مجموعۂ تصانیف

مولانا ابو رجب آصف عطاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(مدرس جامعۃ المدینہ، چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ)



پیشکش مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا ابو رجب آصف عطاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی اصلاحی، تربیتی،
تحقیقی اور علمی کتب و رسائل کا مجموعہ

مجموعہ تصانیف

مولانا ابو رجب آصف عطاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(مدرس جامعۃ المدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ، چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ)

پیش کش

مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : مجموعہ تصانیف مولانا ابو رجب آصف عطاری مدنی

صفحات : 3,928

اشاعت اوّل : اپریل 2026ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

علم ایک نور ہے، جب یہ نور کسی مخلص اور محنتی قلم سے کاغذ کے سینے پر اترتا ہے تو نسلوں کی راہنمائی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حضرت مولانا ابو رجب آصف عطّاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تصانیف اسی نورِ علم کا ایک چمکتا دمکتا مظہر ہیں۔ ان کا قلم جہاں قرآن و حدیث کی تعلیمات کو عام فہم انداز میں پیش کرتا ہے، وہیں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کو درپیش باطنی، اخلاقی اور روحانی بیماریوں کا شافی علاج بھی تجویز کرتا ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ انہی گراں قدر تصانیف کا ایک منتخب و مرتب ذخیرہ ہے، جسے موضوعاتی ابواب میں ترتیب دے کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

پہلا باب: حدیث، سنّت اور فقہ

دینِ اسلام کی عمارت قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہے۔ اس باب میں شامل تصانیف مسلمانوں کو انہی بنیادوں سے جوڑنے کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔

"سنتیں اور آداب" ایک ایسی تصنیف ہے جو روزمرہ زندگی میں سنتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو زندہ کرنے کا شوق پیدا کرتی ہے۔ جب مسلمان چھوٹی چھوٹی سنتوں کو اپناتا ہے تو اس کی پوری زندگی عبادت بن جاتی ہے۔

"وہ ہم میں سے نہیں" وہ احادیثِ مبارکہ یکجا کرتی ہے جن میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ

www.dawateislami.net

والہٖ وسلَّم نے اُن اعمالِ بد سے سختی سے منع فرمایا ہے جو معاشرے کو خراب کرتے ہیں۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے ایک آئینہ ہے۔

"**فیضانِ زکوٰۃ** "زکوٰۃ کی فرضیت، مسائل اور اہم سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔

"**نام رکھنے کے احکام**" ایک ایسے موضوع پر جامع راہنمائی فراہم کرتی ہے جسے اکثر لوگ سنّت کے تناظر میں نہیں دیکھتے، جبکہ اچھا نام بچے کی شخصیت اور دینی شناخت کا حصہ ہوتا ہے۔

دوسرا باب: اصلاح و تربیت اور فکرِ آخرت

انسان کی اصل کامیابی دنیا کی چند روزہ زندگی میں نہیں بلکہ آخرت کی ابدی سعادت میں ہے۔ اس باب کی تصانیف قاری کو اسی فکر سے سرشار کرتی ہیں۔

"**تربیتِ اولاد** "والدین کو وہ اسلامی اصول سکھاتی ہے جن کے ذریعے وہ اپنی اولاد کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب بنا سکتے ہیں۔ آج جب مغربی تہذیب کا سیلاب گھروں میں داخل ہو رہا ہے، یہ کتاب ایک محافظ دیوار کا کردار ادا کرتی ہے۔

"**توبہ کی روایات و حکایات** "گناہ گار دلوں میں امید کی شمع روشن کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ اللہ کریم کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

"**جلد بازی کے نقصانات** "ایک انتہائی عملی موضوع پر لکھی گئی تصنیف ہے جو یہ باور کراتی ہے کہ بے صبری اور عجلت نے کتنے گھر برباد کیے اور کتنی نعمتیں چھینی ہیں۔

"**قبر میں آنے والا دوست** "فکرِ آخرت کو زندہ کرتی ہے اور یاد دلاتی ہے کہ نیک

www.dawateislami.net

اعمال ہی قبر کی تاریکی میں ہمارے حقیقی ساتھی ہیں۔

"جیسی کرنی ویسی بھرنی " اعمال کی جزا و سزا کے واقعات کے ذریعے قاری کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ آج جو بو رہے ہیں کل وہی کاٹیں گے۔

"تکلیف نہ دیجیے " معاشرتی آداب اور انسانی حقوق کی یاددہانی کراتے ہوئے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا سبق دیتی ہے۔

تیسرا باب: باطنی بیماریاں اور ان کا علاج

جسم کی بیماریاں طبیب ٹھیک کرتا ہے، مگر روح کی بیماریاں صرف تزکیہ سے ٹھیک ہوتی ہیں۔ مولانا آصف مدنی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ نے باطنی امراض پر الگ الگ رسائل لکھے ہیں: **"بدگمانی"، "حرص"، "ریاکاری"، "تکبر"، "حسد "اور "بدشگونی "**

یہ تمام وہ روحانی بیماریاں ہیں جو انسان کے ایمان اور اخلاق کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں اور اکثر انسان کو ان کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ یہ رسائل پڑھ کر قاری اپنے اندر جھانکنے اور خود احتسابی کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے — یہی اصل تزکیۂ نفس ہے جو ہر مسلمان پر لازم ہے۔

چوتھا باب: تعارف و تذکرہ

بزرگوں کے تذکرے دلوں کو جلا بخشتے ہیں اور نئی نسل کو اپنی دینی وراثت سے جوڑتے ہیں۔

"شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ " میں سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے مشائخ کرام کا تعارف و حالات زندگی اور شجرہ کے اشعار کی تشریح کی گئی ہے۔

www.dawateislami.net

"**حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات** "ایک عادل خلیفہ کی زندگی کے وہ سنہری پہلو سامنے لاتی ہیں جو آج کے حکمرانوں اور عوام دونوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

"**انفرادی کوشش** "دعوتِ دین کے اس مؤثر منہج کو بیان کرتی ہے جو ہر فرد کو مبلغ بناتی ہے۔

"**محبوبِ عطار کی 122 حکایات** "یہ کتاب حاجی زم زم عطاری مرحوم رکنِ شوریٰ کی زندگی کے واقعات سے قاری کو دینی جذبہ عطا کرتی ہے۔

"**مفتیِ دعوتِ اسلامی** "اس میں مرحوم رکنِ شوریٰ مفتی فاروق عطاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کا تعارف اور تذکرہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی رحمۃُ اللہِ علیہ کو غریقِ رحمت فرمائے، قبر میں راحت اور محشر میں حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت نصیب فرمائے اور اس مجموعے کو امتِ مسلمہ کے لیے نفع بخش بنائے۔

آمین بجاہِ النبی الکریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راشد علی عطاری مدنی

ناظم و ایڈیٹر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

www.dawateislami.net

باب: حدیث، سنّت، فقہ

- سنتیں اور آداب
- وہ ہم میں سے نہیں
- فیضانِ زکوٰۃ
- نام رکھنے کے احکام

باب: اصلاح و تربیت اور فکرِ آخرت

- تربیتِ اولاد
- توبہ کی روایات و حکایات
- جلد بازی کے نقصانات
- قبر میں آنے والا دوست
- جیسی کرنی ویسی بھرنی
- تکلیف نہ دیجیے

باب: باطنی بیماریاں اور ان کا علاج

- بدگمانی

www.dawateislami.net

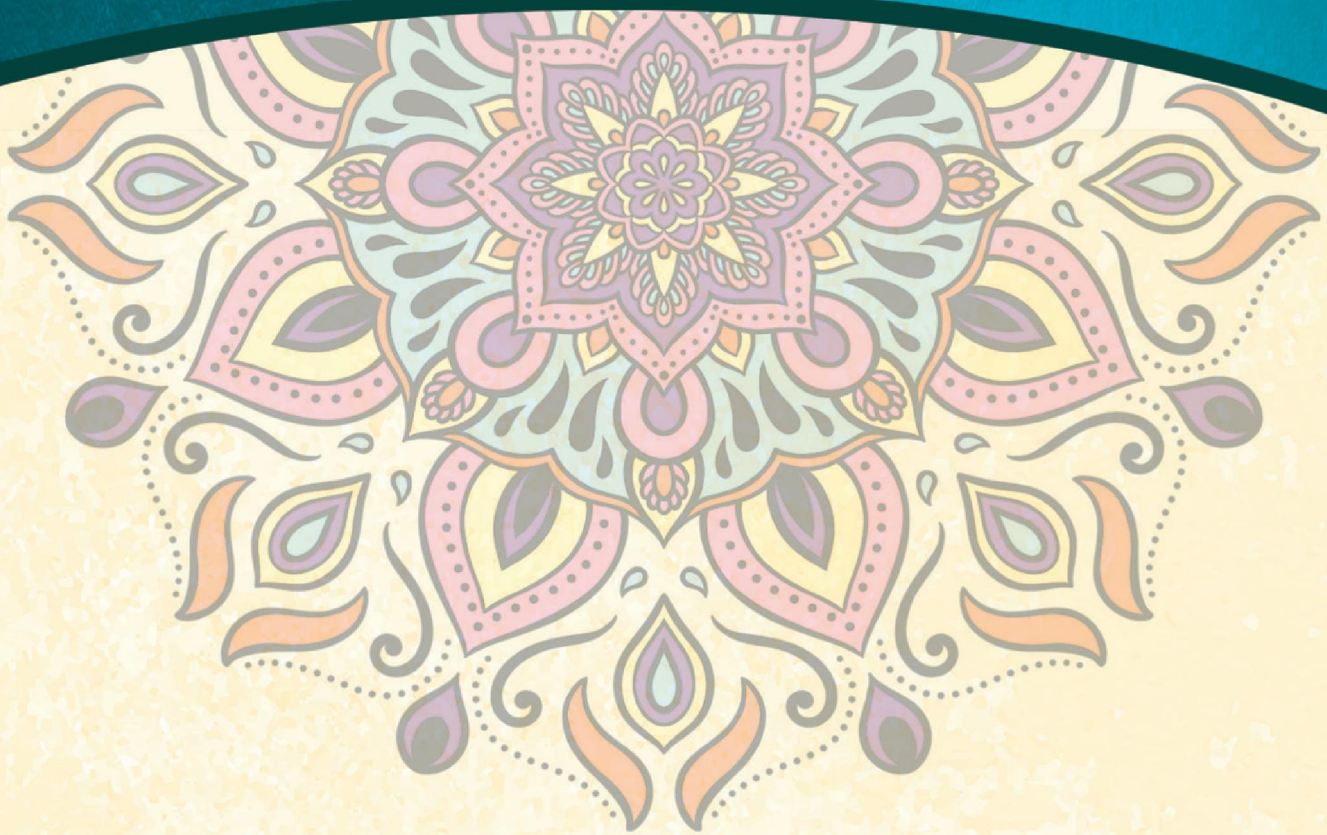
- حرص
- ریاکاری
- تکبر
- حسد
- بدشگونی

باب: تعارف و تذکرہ

- شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ
- حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات
- انفرادی کوشش
- محبوبِ عطار کی 122 حکایات
- مفتیِ دعوتِ اسلامی
- قومِ جنات اور امیرِ اہلِ سنت

www.dawateislami.net

حدیث، سنّت، فقہ



www.dawateislami.net

مُتَعَدِّد سُنّتوں اور آداب کے بیان پر مشتمل تالیف

سُنّتیں اور آداب

(ترمیم واضافہ کے ساتھ)



اس کتاب میں

• سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب • مصافحے کی سنّتیں اور آداب • قرض دینے کے فضائل

ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1286

مدنی چینل دیکھتے رہئے

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
کی تالیفات سے ماخوذ مختلف سنّتوں اور آداب کے بیان پر مشتمل کتاب

سنّتیں اور آداب

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر
مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : سنّتیں اور آداب

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

طباعتِ اوّل :صفر المظفر ۱۴۲۸ھ، فروری 2007ء

طباعتِ دوم :شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ، اگست 2007ء

طباعتِ سوم :ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ، مارچ 2011ء تعداد:20000

طباعتِ چہارم :رجب المرجب ۱۴۳۲ھ، جون 2011ء تعداد:12000

طباعتِ پنجم :ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۲ھ، نومبر 2011ء تعداد:5000

طباعتِ ششم :ربیع الغوث ۱۴۳۳ھ، مارچ 2012ء تعداد:15000

طباعتِ ہفتم :رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء تعداد:20000

طباعتِ ہشتم :ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ، مارچ 2013ء تعداد:20000

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

E.mail:ilmia@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-93 Ext:1268

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِيْم ط

''سنّتیں اور آداب'' کے 12 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''12 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ○ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حَتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضو مُطالَعہ کروں گا ﴿۷﴾ قرآنی آیات اور ﴿۸﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۹﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۱﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت امامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ

سنّت ، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ،پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کرنا دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ اَحَبَ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب العلم، الحدیث ۲۶۸۷، ج۴، ص۳۰۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ایسے نازک حالات میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص وعام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے ہیں، لادینیت و بدمذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچا رہا ہے، گلشنِ اسلام پر خزاں کے بادل مَنڈلا رہے ہیں، ہمیں اپنی زندگی سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِاَۃِ شَہِیْدٍ یعنی فسادِ امت کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔''

(کتاب الزھد الکبیر للامام البیھقی، الحدیث ۲۰۷، ج۱، ص۱۱۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت)

زیرِ نظر کتاب **"سنّتیں اور آداب"** میں تقریباً **23** عنوانات کے تحت سنّتیں اور آداب بیان کئے گئے ہیں تاکہ مختصر مطالعے کے بعد بھی قدرِ کفایت معلومات حاصل ہو سکیں۔اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت ،بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تألیف **فیضانِ سنت ودیگر تالیفات** سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔حتی المقدور روایات کے حوالہ جات بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔سنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا بے حد مفید ہے۔

اس کتاب کو شعبہ اِصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کے مدنی اسلامی بھائیوں نے مرتب کیا ہے۔اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا،اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ کرم،علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب	10
2	مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب	22
3	بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب	30
4	گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب	34
5	سفر کی سنتیں اور آداب	42
6	سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب	56
7	چھینکنے کی سنتیں اور آداب	59
8	ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ کی سنتیں اور آداب	63
9	زُلفیں رکھنے کی سنّتیں اور آداب	69
10	تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب	72
11	زینت کی سنتیں اور آداب	78
12	خوشبو لگانا سنت ہے	82
13	کھانے کی سنتیں اور آداب	89
14	پانی پینے کی سنتیں اور آداب	95
15	چلنے کی سنتیں اور آداب	97
16	بیٹھنے کی سنتیں اور آداب	99
17	لباس پہننے کی سنتیں اور آداب	102

18	جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب	104
19	سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب	106
20	مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب	108
21	عمامہ کے فضائل	111
22	قرض دینے کے فضائل	114
23	مریض کی عِیادت کرنے کا ثواب	118
24	ماٰخذ و مراجع	121
25	المدینۃ العلمیۃ کی کتب	123
26	یادداشت کا صفحہ	125

غم خواری کا ثواب

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی مُصیبت میں تعزیت کرتا (یعنی تسلّی دیتا) ہے اللہ عزوجل بروزِ قیامت اُسے عزت کا لباس پہنائے گا۔

(الترغیب والترھیب، ج٤، ص٣٤٤)

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سلام کرنا ہمارے **پیارے آقا، تاجدارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۸)، بدقسمتی سے آج کل یہ **سنت** بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ اسلامی بھائی جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کے بجائے ''آداب عرض'' کیا حال ہے؟ ''مزاج شریف'' ''صبح بخیر'' ''شام بخیر'' وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے ابتداء کرتے ہیں، یہ **خلافِ سنت** ہے۔ رخصت ہوتے وقت بھی ''خدا حافظ'' ''گڈ بائی'' ''ٹاٹا'' وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کرنا چاہئے۔ ہاں **رخصت** ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ **سلام** کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ۴۰۹)

(۲) سلام کرنے والے کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَاؕ (پ۵، النسا:۸۶)

ترجمہء کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔

(۳) سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں:

''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید، ج۲۲، ۴۰۹)

(۴) سلام کرنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ اور غور سے سنو! کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو انہوں نے جواب دیا، ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' اور انہوں نے ''وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' کے الفاظ زائد کہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، الحدیث ۶۲۲۷، ج۴، ص۱۶۴)

(۵) عام طور پر معروف یہی ہے کہ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' ہی سلام ہے۔ مگر سلام کے دوسرے بھی بعض صیغے ہیں۔ مثلاً کوئی آ کر صرف کہے ''سلام'' تو بھی سلام ہو جاتا ہے اور ''سلام'' کے جواب میں، ''سلام'' کہہ دیا، یا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' ہی کہہ دیا، یا صرف ''وَعَلَیْکُمْ'' کہہ دیا تو بھی جواب ہو گیا۔'' (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۱۶، ص۹۳)

(۶) سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، الحدیث ۵۱۹۳، ج ۴، ص ۴۴۸)

(۷) ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہئے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کیا، اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ (مسکینوں کو) اور سلام کہو ہر شخص کو خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ، الحدیث ۶۲۳۶، ج ۴، ص ۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو جب **بس** میں سوار ہوں، کسی **اسپتال** میں جانا پڑ جائے، کسی **ہوٹل** میں داخل ہوں جہاں لوگ فارغ بیٹھے ہوں، جہاں جہاں مسلمان اکٹھے ہوں، سلام کر دیا کریں۔ یہ دو الفاظ زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں، مگر ان کے فوائد و ثمرات بہت ہی زیادہ ہیں۔

(۸) بعض صحابہ علیہم الرضوان صرف سلام کی غرض سے بازار میں جایا کرتے تھے۔ حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے۔ راوی کہتے ہیں جب ہم چل پڑتے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس ردی فروش، دکاندار یا مسکین کے پاس سے گزرتے تو اس کو سلام کہتے۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ایک دن میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے بازار چلنے کو کہا۔ میں نے عرض کیا، بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں آپ نہ تو خریداری کے لئے رُکتے ہیں، نہ سامان کے متعلق پوچھتے ہیں، نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں، میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ ہم باتیں کریں گے۔ فرمایا: ''اے بڑے پیٹ والے! (سیدنا طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیٹ بڑا تھا) ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں۔ ہم جس سے ملتے ہیں اس کو سلام کہتے ہیں۔''

(ریاض الصالحین، کتاب السلام، باب فضل السلام والامر بافشاءہ، الحدیث ۸۵۰، ص ۲۴۹)

(۹) بات چیت شروع کرنے سے پہلے ہی سلام کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ **نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ''**اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ**'' یعنی سلام بات چیت سے پہلے ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان... الخ، باب ماجاء فی السلام... الخ، ج ۴، ص ۳۲۱)

(۱۰) چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کریں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو، اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، الحدیث ۲۱۶۰، ص ۱۱۹۱)

(۱۱) پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۵)

(۱۲) جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں ''عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام'' یعنی تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلام ہو۔'' حضرت غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی نے بتایا کہ میرے والدِ ماجد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیجا اور فرمایا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو میرا اسلام عرض کر۔ اس نے کہا، میں آپ (حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوگیا اور میں نے عرض کی، سرکار! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے والد صاحب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سلام عرض کرتے ہیں۔ حضور سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''**عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَام** یعنی تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام ہو۔''

(سننِ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام، الحدیث ۵۲۳۱، ج ۴، ص ۴۵۸)

(۱۳) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عزوجل کا مقرب ہے۔ حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو انہیں پہلے سلام کرے۔'' (سننِ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من بدء بالسلام، الحدیث ۵۱۹۷، ج ۴، ص ۴۴۹)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! دو آدمی آپس میں ملیں تو کون پہلے سلام کرے؟ فرمایا: ''جو ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب فضل الذی یبدء بالسلام، الحدیث ۲۸۰۳، ج ۴، ص ۳۱۸)

(۱۴) سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، الحدیث ۸۷۸۶، ج ۶، ص ۴۳۳)

(۱۵) جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کیا کریں اس سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔ اور اگر خالی گھر میں داخل ہوں تو'' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ'' کہیں یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ پر سلام ہو''۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہر مومن کے گھر میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما رہتی ہے۔

(شرح شفاء، الباب الرابع، ج ۲، ص ۱۱۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجآء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، الحدیث ۲۷۰۷، ج ۴، ص ۳۲۰)

گھر میں جب داخل ہوں اس وقت بھی سلام کریں اور جب رخصت ہونے لگیں، اس وقت بھی سلام کریں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم گھر میں داخل ہوا اپنے گھر کے لوگوں کو سلام کہو۔ جب اپنے گھر والوں سے نکلو تو سلام کے ساتھ رخصت ہو۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، الحدیث ۴۶۵۱، ج ۲، ص ۱۶۵)

(۱۶) آج کل اگر کوئی کسی محفل، اجتماع یا مجلس وغیرہ میں آکر سلام کر بھی دیتا ہے تو جاتے ہوئے ''میں چلتا ہوں'' ''خدا حافظ''، ''اچھا'' ''بائی بائی'' وغیرہ کلمات کہتا ہے لہذا مجلس کے اختتام پر **ان سب الفاظ کے بجائے سلام کیا کریں۔** چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''جس وقت تم میں سے کوئی کسی مجلس کی طرف پہنچے، سلام کہے۔ اگر ضرورت محسوس کرے، وہاں بیٹھ جائے۔ پھر جب کھڑا ہو سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی التسلیم عند القیام وعند القعود، الحدیث ۲۷۱۵، ج ۴، ص ۳۲۴)

(۱۷) اگر کچھ لوگ جمع ہیں ایک نے آکر **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہا۔ تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کر کے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا۔ دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔

(ماخوذ از بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۸۹)

حضرت مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے ''جب کوئی شخص گزرتے ہوئے سلام کہہ دے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص جواب دے تو سب لوگوں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجآء فی رد واحد عن الجماعۃ، الحدث ۵۲۱۰، ج ۴، ص ۴۵۲)

(۱۸) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے دس نیکیاں، **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہُ** کہنے سے بیس نیکیاں جبکہ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ** کہنے سے

تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ **چنانچہ** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا، **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، دس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر دوسرا حاضر ہوا اس نے عرض کیا، **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ** "۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو جواب دیا، وہ بھی بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضر خدمت ہوا، اس نے عرض کیا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ** آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو جواب دیا اور فرمایا، تیس نیکیاں ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ما فی فضل السلام، الحدیث ۲۶۹۸، ج۴، ص۳۱۵)

(۱۹) اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی** رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم **السَّلامُ علیکم** اور اس سے بہتر **وَرَحمَۃُ اللّٰہ** ملانا اور سب سے بہتر **وَبَرَکاتُہٗ** شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ **پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ تو ضَرور ہے** اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے **السَّلامُ علیکم** کہا تو یہ **وعَلَیکُمُ السَّلام وَرَحمَۃُ اللّٰہ** کہے۔ اور اگر اس نے **السَّلامُ علیکم وَ رَحمَۃُ اللّٰہ** کہا تو یہ **وَعَلیکمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ** کہے اور اگر اس نے **وبَرَکاتُہٗ** تک کہا **تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں**۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۰) جو سو رہے ہوں ان کو سلام نہ کیا جائے بلکہ صرف جاگنے والوں کو سلام کریں چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم رات کو تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سونے والوں کو نہ جگاتے اور جو جاگ رہے ہوتے ان کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سلام ارشاد فرماتے۔ پس ایک

دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف لائے اور اسی طرح سلام فرمایا جس طرح فرمایا کرتے تھے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، الحدیث ۲۰۵۵، ص ۱۱۳۶)

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا!
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا!

(ذوقِ نعت)

(۲۱) زبان سے سلام کرنے کے بجائے صرف انگلیوں یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام نہ کیا جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں، یہود ونصاریٰ کے مشابہ نہ بنو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث ۲۷۰۴، ج ۴، ص ۳۱۹)

اگر کسی نے زبان سے سلام کے الفاظ کہے اور ساتھ ہی ہاتھ بھی اٹھا دیا تو پھر مضایقہ نہیں۔'' (احکام شریعت، ص ۶۰)

(۲۲) سلام اتنی اونچی آواز سے کریں کہ جس کو کیا ہو وہ سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۳) سلام کا فوراً جواب دینا واجب ہے۔ اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ گار ہوگا اور صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا، توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (ردالمحتار مع درمختار، ج ۹، ص ۶۸۳)

(۲۴) جواب اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے۔

(بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(۲۵) غیر مسلم کو سلام نہ کریں وہ اگر سلام کرے تو اس کا جواب واجب نہیں، جواب میں فقط ''وَعَلَیْکُمْ'' کہہ دیں۔ (بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۶) سلام کرتے وقت حد رکوع تک (اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں) جھک جانا حرام ہے اگر اس سے کم جھکے تو مکروہ۔ (بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

بدقسمتی سے آج کل عام طور پر سلام کرتے وقت لوگ جھک جاتے ہیں۔ البتہ کسی بزرگ کے ہاتھ چومنے میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے اور یہ بغیر جھکے ممکن نہیں یہاں ضرورت ہے۔ جبکہ سلام کے وقت جھکنے کی حاجت نہیں۔

(۲۷) بُڑھیا کا جواب آواز سے دیں اور جوان عورت کے سلام کا جواب اتنا آہستہ دیں کہ وہ نہ سنے۔ البتہ اتنی آواز لازمی ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔

(بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(۲۸) جب **دو اسلامی بھائی** ملاقات کریں تو سلام کریں اور اگر دونوں کے بیچ میں کوئی ستون، کوئی درخت یا دیوار وغیرہ درمیان میں حائل ہوجائے پھر جیسے ہی ملیں دوبارہ سلام کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہوجائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل....الخ، الحدیث ۵۲۰۰، ج ۴، ص ۴۵۰)

(۲۹) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو ''السلام علیکم'' لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(۳۰) اگر کسی نے آپ کو کہا، ''فلاں کو میرا سلام کہنا'' تو آپ خود اسی وقت جواب نہ دے دیں۔ آپ کا جواب دینا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ جس کے بارے میں کہا ہے اس سے کہیں کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

(۳۱) اگر کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

اگر سلام لانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو یوں کہیں: عَلَیْکَ وَ عَلَیْہِ السَّلَام

اگر دونوں عورتیں ہوں تو کہیں عَلَیْکِ وَ عَلَیْہَا السَّلَام

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو عَلَیْکَ وَ عَلَیْہَا السَّلَام

اگر پہنچانے والی عورت ہو اور بھیجنے والا مرد ہو عَلَیْکِ وَ عَلَیْہِ السَّلَام .

(ان سب کا ترجمہ یہی ہے ''تجھ پر بھی سلام ہو اور اس پر بھی'')

(۳۲) جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور اسلامی بھائی تلاوتِ قرآن، ذکر و درود میں مشغول ہوں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں ان کو سلام نہ کریں۔ یہ سلام کا موقع نہیں نہ ان پر جواب واجب ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۲۲۵)

امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 399 پر لکھتے ہیں: ذاکر پر سلام کرنا مطلقاً منع ہے اور اگر کوئی

کرے تو ذاکر کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ ہاں اگر کسی کے سلام یا جائز کلام کا جواب نہ دینا اس کی دل شکنی کا موجب (یعنی سبب) ہو تو جواب دے کہ مسلمان کی دلداری وظیفہ میں بات نہ کرنے سے اہم واعظم ہے۔

(۳۳) کوئی اسلامی بھائی درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے اس کو سلام نہ کریں۔ (بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۴) اجتماع میں بیان ہو رہا ہے، اسلامی بھائی سن رہے ہیں آنے والا سلام نہ کرے۔

(۳۵) جو پیشاب، پاخانہ کر رہا ہے، یا پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لئے جائے پیشاب سکھانے کے لئے ٹہل رہا ہے، غسل خانے میں برہنہ نہا رہا ہے، گانا گا رہا ہے، کبوتر اڑا رہا ہے یا کھانا کھا رہا ہے ان سب کو سلام نہ کریں۔

(بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۶) جن صورتوں میں سلام کرنا منع ہے اگر کسی نے کر بھی دیا تو ان پر جواب واجب نہیں۔ (بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۱)

(۳۷) کھانا کھانے والے کو سلام کر دیا تو منہ میں اس وقت لقمہ نہیں تو جواب دے دے۔

(۳۸) سائل (بھکاری) کے سلام کا جواب واجب نہیں (جبکہ بھیک مانگنے کی غرض سے آیا ہو)۔ (بہارشریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں سلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقت ملاقات مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ علیہم الرضوان بلکہ سنّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۵۵) حضرت ابوالخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کہ مصافحہ (ہاتھ ملانا) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مروج تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''ہاں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب المصافحہ، الحدیث ۶۲۶۳، ج۴، ص۱۷۷)

(۱) آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور دشمنی جاتی رہے گی۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجآء فی المصافحہ، الحدیث ۴۶۹۳، ج۲، ص۱۷۱)

(۲) ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے والوں کے لئے دعا کی قبولیت اور ہاتھ جدا ہونے سے قبل ہی مغفرت کی بشارت ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب دو مسلمانوں

نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی عزوجل کے ان کا کوئی مقصد نہیں تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہاری مغفرت ہو گئی، تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۴۵۴، ج ۴، ص ۲۸۶)

(۳) اسلامی بھائیوں کے آپس میں مصافحہ کرنے کی برکت سے دونوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ''ہاتھ پکڑے'' (یعنی مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ ومودۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۵۰، ج ۶، ص ۴۷۳)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ ومودۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۴۴، ج ۶، ص ۴۷۱)

(۴) سب سے پہلے یمنی اسلامی بھائیوں نے سرکارِ پُروقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کا شرف حاصل کیا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں

حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں، جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحہ، الحدیث ۵۲۱۳، ج۴، ص۴۵۳)

(۵) سلام کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرنے سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیت (سلام کرنا) یہ ہے کہ مصافحہ بھی کیا جائے۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستیذان والادب، باب ماجآء فی المصافحہ، الحدیث ۲۷۴۰، ج۴، ص۳۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا حسن اخلاق میں سے ہے، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں، ''لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہیں۔''

(شعب الایمان، باب حسن الخلق، فصل فی طلاقۃ الوجہ، الحدیث ۸۰۵۴، ج۶، ص۲۵۳)

(۶) خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے گھر میں تھے، زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اٹھ کر کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی المعانقۃ والقبلۃ، الحدیث ۲۷۳۱، ج۴، ص۳۳۵)

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب

فرمایا، جب وہ حاضر ہوئے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرطِ شفقت سے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا لیا۔ چنانچہ حضرت ایوب بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، جس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ملتے تھے کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہارے ساتھ مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہیں ملا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے ساتھ مصافحہ کرتے (یعنی میں نے جب بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مصافحہ ضرور فرمایا) ایک دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا۔ میں اپنے گھر موجود نہیں تھا۔ جب میں آیا مجھے خبر دی گئی۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تخت پر رونق افروز تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے گلے لگا لیا۔ یہ بہت بہتر ہوا اور بہتر۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المعانقۃ، الحدیث ۵۲۱۴، ج ۴، ص ۴۵۳)

حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو ان کو بھی گلے سے لگایا چنانچہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے تو گلے سے لگا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ ما بین العینین، الحدیث ۵۲۲۰، ج ۴، ص ۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

خوش نصیب صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رحمت بھرے ہاتھوں کو چومنے کی سعادت بھی حاصل کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے ایک واقعہ مروی ہے جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الید، الحدیث ۵۲۲۳، ج ۴، ص ۴۵۶)

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

صحابہ کرام سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد میں شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی جلدی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج ۴، ص ۴۵۶)

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا بابا **فرید الدین گنج شکر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مشائخ و بزرگان دین رحمہم اللہ کی دست بوسی یقیناً دین و دنیا کی خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ ؟ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا، اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا، "ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے دستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

؎ رحمت حق "بہا" نہ می جوید رحمت حق "بہانہ" می جوید

یعنی اللہ عزوجل کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی، اللہ عزوجل کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔

(اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

(۷) دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۸) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۷)

(۹) رخصت ہوتے وقت بھی مصافحہ کریں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ''اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری مگر اصل مصافحہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۰) فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(۱۱) مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں

ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔(بہارشریعت،سلام کا بیان،حصہ۱۶،ص۹۸)

(۱۲) مسکرا کر گرم جوشی سے مصافحہ کریں۔ درود شریف پڑھیں اور ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھیں "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ" (یعنی اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔

(۱۳) ہر نماز کے بعد لوگ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔
(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۸۲)

(۱۴) گلے ملنے کو معانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہے۔(بہارشریعت،سلام کا بیان،حصہ۱۶،ص۹۸)

(۱۵) صرف تہبند باندھ کر یا پاجامہ پہنے ہوں اس وقت معانقہ نہ کریں بلکہ کُرتا پہنا ہوا ہو یا کم از کم چادر لپٹی ہوئی ہونی چاہیے۔(بہارشریعت،سلام کا بیان،حصہ۱۶،ص۹۸)

(۱۶) عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔(بہارشریعت،سلام کا بیان،حصہ۱۶،ص۹۰)

(۱۷) عالمِ دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔(بہارشریعت،حصہ۱۶،ص۹۹)

(۱۸) مصافحہ کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔(بہارشریعت،حصہ۱۶،ص۹۹)

(۱۹) ہاتھ پاؤں وغیرہ چومنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ محلِ فتنہ نہ ہو، اگر معاذ اللّٰہ شہوت کے لئے کسی اسلامی بھائی سے مصافحہ یا معانقہ کیا، ہاتھ پاؤں چومے یا نعوذ باللّٰہ پیشانی کا بوسہ لیا تو یہ ناجائز ہے۔(ملخصاً بہارشریعت،حصہ۱۶،ص۹۸)

(۲۰) والدین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔

(۲۱) عالم باعمل اور نیک اسلامی بھائی کی آمد پر تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر وہ عالم یا نیک شخص بذات خود اپنے آپ کو تعظیم کا اہل تصور نہ کرے اور

یہ تمنا نہ کرے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہوجایا کریں۔اور اگر کوئی تعظیما کھڑا نہ ہوتو ہرگز ہرگز دل میں کدورت (میل) نہ لائیں۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۲۳،ص۷۱۹)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ ہر مسلمان کو سلام کرنے اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ مصافحہ کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔'' آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

روزی کا سبب

نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دور اقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا اور دوسرا کوئی کام کرتا تھا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:

((لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ)) شاید! ''تجھے اس کی برکت سے روزی مل رہی ہے۔''

"سنن الترمذي"، أبواب الزهد، باب في التوكل على الله، الحديث: ٢٣٤٥، ص١٨٨٧. و "اشعة اللمعات"، كتاب الرقاق، باب التوكل و الصبر، الفصل الثالث، ج٤، ص٢٦٢.

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس زندگی میں ہمیں ہر وقت بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم لوگ بلا ضرورت بھی ہر وقت بولتے رہتے ہیں حالانکہ یہ بلا ضرورت بولنا بہت بہت ہی نقصان دہ ہے غیر ضروری گفتگو کرنے سے خاموش رہنا افضل ہے۔ لہذا ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بات چیت کے سلسلے میں سنتیں اور آداب اور خاموشی کے فضائل وغیرہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کر لیتا چنانچہ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے، ہر سننے والا اس کو یاد کر لیتا تھا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ، الحدیث ۲۶۲۶۹، ج ۱۰، ص ۱۱۵)

(۲) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھئے ان شاء اللہ عزوجل دونوں کے نزدیک آپ معزّز رہیں گے۔

(۳) چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلفی میں دوست آپس میں

کرتے ہیں، معیوب ہے۔

(۴) دوران گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج۹، ص۵۴۹)

(۵) بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔

(۶) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کر دیں۔

(۷) کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں کہ اس سے اس کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔

(۸) بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے۔)

(ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۴۰۲)

(۹) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

(۱۰) سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم کسی دنیا سے بے رغبت شخص کو دیکھو اور اُسے کم گو پاؤ تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کیونکہ اس پر حکمت کا نزول ہوتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، الحدیث ۴۱۰۱، ج۴، ص۱۲۲)

(۱۱) حدیثِ پاک میں ہے ''جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔''

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عما لایعنیہ، الحدیث ۴۹۸۳، ج۴، ص۲۵۴، جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (نمبر۵) الحدیث ۲۵۰۹، ج۴، ص۲۲۵)

(۱۲)کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے۔ اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے، ''کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ'' (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو۔) یعنی اس طرح کی باتیں نہ کی جائیں کہ دوسروں کی سمجھ میں نہ آئیں، الفاظ بھی سادہ صاف صاف ہوں، مشکل ترین الفاظ بھی استعمال نہ کئے جائیں کہ اس طرح اگلے پر آپ کی علمیت کی دھاک تو بیٹھ جائے گی مگر مدعا خاک بھی سمجھ نہ آئے گا۔

(۱۳)اپنی زبان کو ہمیشہ بُری باتوں سے روکے رکھیں۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نجات کیا ہے؟ فرمایا، ''اپنی زبان کو بری باتوں سے روک رکھو۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، الحدیث ۲۴۱۴، ج۴، ص۱۸۲)

(۱۴)میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے زبان کو صحیح استعمال کیا تو اس کا جو کچھ فائدہ ہوگا وہ سارا ہی جسم پائے گا اور اگر یہ سیدھی نہ چلی کسی کو گالی وغیرہ دے دی تو زبان کو کوئی تکلیف ہو یا نہ ہو پٹائی دیگر اعضاء کی ہوگی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، ''ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی، ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۱۱۹۰۸، ج۴، ص۱۹۰)

(۱۵) آپس میں ہنسی مذاق کی عادت کبھی مہنگی پڑجاتی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''آپس میں ٹھٹھا مذاق مت کیا کرو کہ اس طرح (ہنسی ہی ہنسی میں) دِلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ اور برے افعال کی بنیادیں دِلوں میں استوار ہوجاتی ہیں۔''

(کیمیائے سعادت، رکن سوم مہلکات، باب پیدا کردن ثواب خاموشی، ج۲، ص۵۶۳)

(۱۶) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کریں، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہیں اور یاد رکھیں کہ اپنے بھائی کو گالی دینا حرام ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔''

(کیمیائے سعادت، رکن سوم باب فحش، آنچہ بجم گفتن است، ج۲، ص۵۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گفتگو کرنے کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔'' اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم۔



گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں ہر روز اپنے یا کسی عزیز یا دوست واحباب کے گھر میں جانے کی حاجت پڑتی رہتی ہے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ گھر میں داخل ہونے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ کسی کے گھر میں جائیں تو دروازے کے سامنے کھڑے ہوں یا ایک طرف ہٹ کر؟ اور کس طرح اجازت طلب کریں؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کرنا چاہئے؟ دعا پڑھ کر گھر سے نکلنے کی کیا کیا برکتیں ہیں؟ اگر گھر میں کوئی موجود نہ تو کیا پڑھنا چاہئے؟ گھر میں داخل ہونے اور اجازت طلب کرنے وغیرہ کے حوالے سے متعدد سنتیں اور آداب ہیں:

(۱) اپنے گھر میں آتے ہوئے بھی سلام کریں اور جاتے ہوئے بھی سلام کریں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جاؤ تو سلام کر کے جاؤ۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و.....الخ، فصل فی السلام من خرج من بیتہ، الحدیث ۸۸۴۵، ج ۶، ص ۴۴۷)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ القوی مراٰۃ المناجیح جلد 6 صفحہ 9 پر تحریر فرماتے ہے: ''بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اول دن میں جب پہلی بار گھر میں ہوتے تو بسم اللہ اور قل ہو اللہ پڑھ لیتے، کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے اور

رزق میں برکت بھی۔''

(۲) اللہ عزوجل کا نام لئے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے، شیطان بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ''آج یہاں نہ تمہاری رات گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں کھانا مل سکتا ہے۔ اور جب انسان گھر میں بغیر اللہ عزوجل کا ذکر کئے داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے، آج کی رات یہیں گزرے گی۔ اور جب کھانے کے وقت اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: ''تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھا، الحدیث ۲۰۷۸، ج ۴، ص ۱۱۱۶)

(۳) جب کوئی خوش نصیب اپنے گھر سے باہر جاتے وقت باہر جانے کی دعا پڑھ لیتا ہے تو وہ گھر لوٹنے تک ہر بلا و آفت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے میں برکت ہی برکت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جب وہ آدمی کہتا ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰہِ'' تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے سیدھی راہ اختیار کی۔ اور جب انسان کہتا ہے، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' تو فرشتے کہتے ہیں اب تو ہر آفت سے محفوظ ہے۔ جب بندہ کہتا ہے تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اب تجھے کسی اور کی مدد کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس شخص کے دو شیطان جو اس پر مسلط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اب تم

اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے تو سیدھا راستہ اختیار کیا۔ تمام آفات سے محفوظ ہو گیا اور خداعزَّ وجلَّ کی امداد کے علاوہ دوسرے کی امداد سے بے نیاز ہو گیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، الحدیث ۳۸۸۶، ج ۴، ص ۲۹۲)

(۴) جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کیجئے پھر جب اندر جائیں تو پہلے سلام کریں پھر بات چیت شروع کیجئے۔ (ملخصاً بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''تین مرتبہ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاستئذان والادب، الحدیث ۲۱۵۳، ص ۱۱۸۶)

(۵) جو سلام کئے بغیر گھر میں داخلے کی اجازت مانگے اسے داخلہ کی اجازت نہ دی جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سلام کے ساتھ ابتداء نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔''

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی الاستئذان الحدیث ۸۸۱۶، ج ۶، ص ۴۴۱)

گھر میں داخلہ کی اجازت مانگنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ فوراً گھر میں باہر والے کی نظر نہ پڑے۔ آنے والا باہر سے سلام کر رہا ہو، اجازت چاہ رہا ہو اور صاحب خانہ پردہ وغیرہ کا انتظام کر لے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت طلب کرنے کا حکم آنکھ کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ (اس لئے کہ اہل خانہ کی نجی زندگی کے اسرار منکشف نہ ہو سکیں)۔

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۲۱۵۶، ص ۱۱۸۹)

(۶) جب کسی کے گھر جانا ہو اجازت مانگنا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح اجازت مانگیں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کیا میں اندر آسکتا ہوں؟''

(مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۴۶) حضرت رِبعی بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہمیں بنو عامر کے ایک شخص نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ حضور نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا: باہر اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ، اس سے کہو کہ اس طرح کہے، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟'' اس آدمی نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو اجازت عطا فرمائی اور وہ اندر داخل ہوا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۷، ج۴، ص۴۴۳)

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ میں جب اندر داخل ہوا اور سلام عرض نہ کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''لوٹ جاؤ اور یہ کہو'' اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۶، ج۴، ص۴۴۲)

(۷) اگر کوئی شخص آپ کو بلانے کے لئے بھیجے اور بھیجا ہوا شخص آپ کو ساتھ لے کر جائے تو اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ والا شخص ہی خود

''اجازت'' ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے، اور وہ ایلچی (یعنی قاصد) کے ساتھ آئے یہ اس کا اِذن (اجازت) ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کا کسی کو بلانے کے لئے بھیجنا اس کی طرف سے اجازت ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الرجل اذا دعی أیکون ذلک اذنہ، الحدیث ۹۸۱۵، ج۴، ص۴۴۷)

(۸) اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے کھنکارنا چاہیئے جیسا کہ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۳۷۰۸، ج۴، ص۲۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے اور وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔

(۹) اگر دروازے پر پردہ نہ ہو تو ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب کسی کے دروازہ پر تشریف لاتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے پھر فرماتے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ''

اور یہ اس لئے کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، فصل کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان، الحدیث ۵۱۸۶، ج۴، ص۴۴۶)

(۱۰) جب کوئی کسی کے گھر جائے تو اندر سے جب کوئی دروازے پر آئے تو پوچھے کون ہے؟ باہر والا ''میں'' نہ کہے جیسا کہ آج کل بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ اپنا نام بتائے۔ جواباً ''میں'' کہنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو پسند نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۸۳) جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا، میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی ''میں'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: میں، میں کیا؟ گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذا فقال انا، الحدیث ۶۲۵۰، ج۴، ص۱۷۱)

(۱۱) کسی کے گھر میں جھانکنا نہیں چاہیئے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم شفیع روز محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خانہ اقدس میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو جھانکا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے نیزہ کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم، الحدیث ۲۷۱۷، ج۴، ص۳۲۵)

اسی طرح کسی موقع پر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم دردولت پر جلوہ فرما تھے اور کسی نے جب سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اظہار ناراضگی فرمایا۔ جیسا کہ حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایک شخص نے حجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم لوہے کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا: اگر میری توجہ اس طرف ہوتی کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس لوہے کی کنگھی کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ نظر سے بچاؤ کے لئے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم، الحدیث ۲۷۱۷، ج۴، ص۳۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے گھروں کے دروازے یا کھڑکیاں بند رکھنی چاہئیں یا ان پر کوئی سادہ سا پردہ وغیرہ ڈال دینا چاہیے جس کی وجہ سے بے پردگی نہ ہو۔

(۱۲) گھر کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کریں جس سے میزبان کی دل آزاری ہو۔ ہاں، اگر ناجائز بات دیکھیں، مثلاً جانداروں کی تصاویر وغیرہ آویزاں ہوں تو احسن طریقے سے سمجھا دیں۔ ہو سکے تو کچھ نہ کچھ تحفہ پیش کریں خواہ کتنا ہی کم قیمت ہو، محبت بڑھے گی۔

(۱۳) جو کچھ کھانے پینے کو پیش کیا جائے۔ کوئی صحیح مجبوری نہ ہو تو ضرور قبول کریں۔ ناپسند ہو جب بھی منہ نہ بگاڑیں کہ میزبان کی دل شکنی ہوگی۔

(۱۴) واپسی پر اہل خانہ کے حق میں دعا بھی کریں اور شکریہ بھی ادا کریں۔

(۱۵) سلام کرنے کے بعد رخصت ہوں۔

(۱۶) گھر میں اگر کوئی نہ ہو تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" کہیں کہ مومنوں

کے گھر میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما ہوتی ہے۔

(شرح شفاء، الباب الرابع، ج۲، ص۱۱۸)

(۱۷) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے، اللہ عزوجل ہی کی طرف سے طاقت وقوت ہے اللہ عزوجل ہی کے بھروسے پر۔ (مشکوۃ المصابیح، الحدیث ۲۴۴۳، ج۱، ۴۵۶)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گھر میں آنے جانے کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔" اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم



سفر کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے بلکہ بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو تو راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بھی سعادت ملتی ہے۔ لہٰذا ہم کوشش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنتیں اور آداب سیکھ لیں تا کہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

(۱) ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اراد غزوۃ فَوَرَّی....الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۴۹۶)

(۲) اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''سرکار مدینہ سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الجہاد، باب فی الدرجۃ، الحدیث ۲۵۷۱، ج۳، ص۴۰)

(۳) اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون.....الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج ۳، ص ۵۱، ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نگرانِ قافلہ خوش اخلاق، جذبہ اخلاص وایثار سے آراستہ وپیراستہ ہونا چاہیے۔ اپنے ہم سفر اسلامی بھائیوں کی دیکھ بھال کرے۔ بالفرض اگر شرکاء قافلہ کسی بات پر ناراض بھی ہوجائیں، آپس میں کوئی چپقلش یا رنجش بھی ہوجائے تو حکمت عملی کے ساتھ معاملات کو سلجھا دے مگر عدل وانصاف کا دامن بھی نہ چھوڑے۔ نیز مامور بھائیوں کو بھی چاہیے کہ جہاں تک شریعت کے مطابق نگرانِ قافلہ ہدایات دے ان کی بجا آوری میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ سفر میں حوصلہ بلند رکھنا چاہیے۔ بعض اوقات سفر کی تھکان کے سبب یا آپس میں اختلاف رائے کی وجہ سے کچھ تلخیاں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان مواقع پر صبر وتحمل کا دامن نہ چھوڑیں۔ پیار ومحبت سے سارے معاملات کو سلجھاتے چلے جائیں۔

(۴) چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کے لئے آئے تو وہ اس کا

عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔''
(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، باب برّ وا اباکم تبرکم....الخ، الحدیث ۷۳۴۰، ج ۵، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن جب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو ایک مُنادِی اعلان کرے گا: ''جسکا کچھ ذمہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہوجائے۔'' (لیکن کوئی کھڑا نہ ہوگا) منادی پھر دوسری مرتبہ اعلان کرے گا: ''جسکا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو۔'' (لوگ حیرانی سے پوچھیں گے) ''اللہ کی طرف کسی کا ذمہ کیسے نکل سکتا ہے؟'' جواب ملے گا: ''(وہ) جو لوگوں کو معاف کرنے والے تھے۔'' منادی پھر تیسری مرتبہ اعلان کرے گا: ''جسکا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہوجائے۔'' پس اتنے اتنے ہزار کھڑے ہونگے اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوجائیں گے۔''
(المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۹۸، ج ۱، ص ۵۴۲)

(۵) لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل ''اَلْحَمْدُ وَقُلْ'' سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ پھر اپنی مسجد سے رخصت ہوں۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

(۶) ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عزوجل کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔

اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ ترجمہ: میں تم کو اللہ عزوجل کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشییع الغزوۃ ووداعھم، الحدیث ۲۸۲۵، ج ۳، ص ۳۷۲)

(۷) سفرِ تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں۔

(۱) قُلْ یٰاَیُّھَاالْکٰفِرُوْنَ آخرتک۔ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخرتک۔
(۳) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ آخرتک۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخرتک۔
(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخرتک۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت سیدنا جبیر بن مُطْعَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشۂ سفر میں بڑھ کر رہو۔ (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہو) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو۔

(۱) قُلْ یٰاَیُّھَاالْکٰفِرُوْنَ آخرتک۔
(۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخرتک۔
(۳) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ آخرتک۔
(۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخرتک۔
(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخرتک۔

ہر سورت کو'' بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ '' سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو۔ (اس طرح ان پانچ سورتوں کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہِ شریف چھ بار پڑھی جائے گی)۔

حضرت سیدنا جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشۂ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔

(کنز العمّال، کتاب السفر، فصل فی آداب الوداع، آداب متفرقۃ، الحدیث ۱۷۴۵، ج ۶، ص ۳۱۴)

(۸) ٹرین یا بس وغیرہ میں بسم اللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور سبحان اللّٰہ تین تین بار، لا الٰہ الا اللّٰہ ایک بار پھر کہے:

سُبْحانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

(پ ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴)

ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کردیا اور یہ ہمارے بوُتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب عزوجل کی طرف پلٹنا ہے۔

(فتاوی رضویہ تخریج شدہ، ج ۱۰، ص ۷۲۸)

(۹) جب کشتی میں سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں، ان شاء اللہ عزوجل ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

(المرجع السابق، ص ۷۲۹)

(۱۰) دورانِ سفر ذکر اللہ عزوجل کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں **بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** اور **سُبْحَانَ اللّٰهِ** سب تین تین بار، **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ایک بار۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کبھی سفر پر جائیں تو ذکر و درود کا وِرْد رکھیں یا اس عظیم مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انفرادی کوشش کرتے رہیں کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اگر ہم دورانِ سفر ذکرُ اللہ عزوجل میں مصروف رہیں گے تو فرشتہ راستے بھر حفاظت کرے گا اور اگر معاذ اللہ عزوجل گانے باجے سنتے رہے یا فضول ٹھٹھا مسخری کرتے رہے تو شیطان شریکِ سفر ہوگا جیسا کہ تاجدار مدینہ، سُرُورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سفر کے دوران اللہ عزوجل کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ محافِظ مقرر کر دیتا ہے۔ اور جو بیہودہ شعر و شاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ عزوجل اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص۸۳)

راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جس شخص کا چہرہ راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہو جائے اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن جہنم کے دھویں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہو جائیں اللہ عزوجل اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرما دے گا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۴۸۲، ج۸، ص۹۶)

(۱۱) جب کبھی قافلہ کی صورت میں سفر پر جائیں تو مل جل کر ایک ہی جگہ اُتریں۔ کیونکہ حضرت سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جب منزل پر اُترتے تو

منتشر ہو کر ٹھہرتے تھے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا منتشر ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔'' اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان جب کبھی کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب مایؤمر من انضمام العسکر، الحدیث ۲۶۲۸، ج ۳، ص ۵۸)

(۱۲) دوران سفر اگر کوئی حاجت مند مل جائے تو اس کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس میں ثواب زیادہ ہوگا کہ بسا اوقات مسافر خود بھی تو حاجت مند ہو جاتا ہے پھر بھی وہ دوسروں کی مدد کرے گا تو اس کے اجر و ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ اور دائیں بائیں اسے پھرانے لگا تو مدنی تاجدار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس فالتو سواری ہے تو وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس فالتو زادِ راہ ہو تو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ حتی کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم میں سے کسی کا فالتو مال پر کوئی حق نہیں ہے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال، ج ۲، الحدیث ۱۶۶۳، ص ۱۷۵)

(۱۳) جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جا رہی ہو تو ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' عزوجل کہنا سنت ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ''جب ہم بلندی پر چڑھتے تو ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ پر اُترتے تو

''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' کہتے تھے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفاً، الحدیث ۲۹۹۴، ج ۲، ص ۳۰۷)

(۱۴) مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعا مقبول ہے۔ اسی طرح مظلوم کی دعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کی دعائیں مستجاب (مقبول) ہیں۔ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دعا۔'' (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماذکر فی دعوۃ المسافر، الحدیث ۳۴۵۹، ج ۵، ص ۲۸۰)

(۱۵) منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں ان شاء اللہ عزوجل ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸، ج ۶، ص ۳۰۱)

(۱۶) جب دشمن کا خوف ہو۔ سورۃ ''لِاِیْلٰفِ'' پڑھ لیں۔ ان شاء اللہ عزوجل ہر بلاء سے امان ملے گی۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۰)

(۱۷) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیث پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں:

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہ ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے بندو! میری مدد کرو۔

(الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص۸۲)

(۱۸) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث۱۷۵۰۲، ج۶، ص۳۰۱)

(۱۹) سفر سے واپسی پر اپنی مسجد میں دوگانہ (یعنی دو رکعت نفل) **پڑھنا سنت ہے۔** حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور وہاں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نماز نفل) ادا فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر، الحدیث، ۳۰۸۸، ج۲، ص۳۳۶)

مَدَنی قافلے میں سفر کی ''72'' نیتیں

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

فَرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ''مسلمان کی نیّت اسکے عَمَل سے بہتر ہے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

(۱) اصل مقصود یعنی مدنی قافلے میں سفر کروں گا (۲) اپنے ذاتی خرچ پر سفر کروں گا (۳) پلّے سے کھاؤں گا (۴) سواری کی دعا پڑھوں گا (۵) اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملی تو اپنی نشست پر بااصرار بٹھاؤں گا (۶، ۷) کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئیگا تو اس کے لئے نشست خالی کردوں گا (۸) مدنی قافلے والوں کی خدمت کروں

گا(۹)امیرِ قافلہ کی اطاعت کروں گا(۱۰،۱۱،۱۲)زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فضول گوئی ،فضول نگاہی سے بچوں گا اور بھوک سے کم کھاؤں گا(۱۳) سفر میں ہر موقع پر مدنی انعامات پر عمل جاری رکھوں گا (۱۴،۱۵،۱۶) وضو، نماز اور قرآنِ پاک پڑھنے میں جو غلطیاں ہوں گی وہ عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہ کر درست کروں گا (جاننے والا نیت کرے کہ سکھاؤں گا)(۱۷،۱۸)سنّتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور (۱۹)دوسروں کو سکھاؤں گا اور(۲۰)ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا(۲۱،۲۲،۲۳،۲۴،۲۵)تمام فرض نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا(۲۶)تہجد(۲۷،۲۸)اشراق وچاشت اور(۲۹) اوّابین کی نمازیں پڑھوں گا(۳۰،۳۱)ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، اللہ اللہ کرتا رہوں گا، درود شریف پڑھتا رہوں گا (دورانِ درس وبیان بغیر پڑھے خاموشی سے سننا ہوتا ہے)(۳۲)صدائے مدینہ لگاؤں گا یعنی نماز فجر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا(۳۳،۳۴،۳۵)راستے میں جب جب مسجد نظر آئیگی تو اس کی زیارت کروں گا اور بلند آواز سے درود شریف پڑھوں گا، موقع ملا تو صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب کہہ کر دوسروں کو بھی درود شریف پڑھاؤں گا(۳۶،۳۷)بازار میں جانا پڑا تو بالخصوص نیچی نگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دعا پڑھوں گا(۳۸،۳۹،۴۰)مسلمانوں کو سلام کر کے ان سے پرتپاک طریقے پر ملاقات کروں گا(۴۱)خوب انفرادی کوشش کروں گا (۴۲،۴۳)ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کے لئے مسلمانوں کو تیار کروں گا(۴۴)نیکی کی دعوت دوں گا(۴۵)درس دوں گا(۴۶)موقع ملا تو سنتوں بھرا بیان کروں گا(۴۷،۴۸)جہاں قافلہ جائیگا وہاں کے کسی بزرگ کے مزار شریف پر مدنی

قافلے کے ہمراہ حاضری دوں گا (۴۹) سنی عالم کی زیارت کروں گا (۵۰) اگر مدنی قافلے کا کوئی مسافر بیمار ہوگیا تو تیمارداری کروں گا (۵۱) اگر کسی مسافر کے پاس خرچ ختم ہوگیا تو امیرِ قافلہ کے مشورے سے اس کی مالی امداد کروں گا (۵۲، ۵۳، ۵۴) سفر میں اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور امتِ مسلمہ کے لئے دعائے خیر کروں گا (۵۵، ۵۶) جس مسجد میں قیام ہوگا اس مسجد اور وہاں کے وضوخانے کی صفائی کروں گا (۵۷) اگر کسی نے بلاوجہ سختی کی تب بھی صبر کروں گا (۵۸، ۵۹) تھکن وغیرہ کے سبب غصّہ آگیا تو زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے ضبط کروں گا (۶۰، ۶۱، ۶۲) اگر مسجد میں مدنی قافلہ کو قیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے الجھنے کے بجائے اس کو اپنے اخلاص کی کمی تصور کروں گا اور مدنی قافلے کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا (۶۳) اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوجود اس سے جھگڑا نہ کر کے حدیث پاک میں دی ہوئی بشارت مصطفےٰ کا حقدار بنوں گا: ''جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کردے اسکے لئے جنّت کے درمیان میں مکان بنایا جائے گا۔'' (جامع الترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ج ۳ ص ۴۰۰) (۶۴، ۶۵) اگر کسی نے ظلماً مارا بھی تو جوابی کارروائی کرنے کے بجائے شکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عزوجل میں مار کھانے والی سنتِ بلالی ادا ہوئی (۶۶، ۶۷، ۶۸) اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی تو اسی وقت احسن طریقے پر معافی مانگوں گا (۶۹، ۷۰، ۷۱) چونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تلفیوں کا زیادہ امکان رہتا ہے لہٰذا واپسی پر انتہائی لجاجت کے ساتھ

فرداً فرداً معافی تلافی کروں گا (۷۲) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے تحفہ لے جانے کی سنت ادا کروں گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیّہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔''

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، حدیث ۱۷۵۰۲، ج ۶، ص ۳۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ مدنی انعامات پر عمل کرتے رہئے، دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع جس مسجِد میں، جس نَماز کے بعد شروع ہوتا ہو وہ نماز اُسی مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ ادا کر کے اجتماع میں آخِر تک شرکت فرمائیں۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ زندگی میں کم از کم ۱۲ ماہ اور ہر ۱۲ ماہ میں یکمُشت کم از کم ۳۰ دن نیز ہر ۳۰ دن میں کم از کم ۳ دن سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں ضَرور سفر کرے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں جب کبھی سفر درپیش ہو تو پورا سفر سنتوں کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں بار بار حرمین طیبین کا مبارک سفر نیز عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قافلے میں چلو

(کلام: شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو — سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو — پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو — دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو — ہے بتا دوں تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیئے چشمِ نم — لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو
آنکھ بے نور ہے دِل بھی رنجور ہے — ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام — لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم تم پہ ہو لاجَرم — مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو — رنج وغم مت کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں — بابِ رحمت کُھلیں قافلے میں چلو
دِل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے — آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آکے مانگو دُعاء — پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دکھ کا درماں ملے آئیں گے دِن بھلے — ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں — دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو
ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ — کام سارے بنیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو — پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو
تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو — چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں — چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو

کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں چاہے اولے پڑیں قافلے میں چلو
بارہ ماہ کے لیے تیس دن کیلئے بارہ دِن دے ہی دیں قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
اے میرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
فون پر بات ہو یا ملاقات ہو سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
دوست کے گھر میں ہوں یا کہ دفتر میں ہوں سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
دَرس دیں یا سُنیں یا بیان جو کریں بعد اعلاں کریں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول ان سے رحمت کے پھول آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے لینے دُعا آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سُنیں خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
بخش دے میرے مولیٰ تُو ان کو کہ جو خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا عزوجل ہر گھڑی رَٹ ہو عطّار کی قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سنت ہے۔ سرکار نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے۔ لہذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اتباعِ سنت کی نیت سے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہیے۔ اس سے ہمیں سرمہ لگانے کی سنت کا بھی ثواب ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

سوتے وقت سرمہ ڈالنا سنت ہے:

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سرمہ سوتے وقت استعمال فرماتے تھے چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمہ اثمد کی تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔''

(جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، الحدیث ۱۷۶۳، ج۳، ص۲۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰) لہذا ہم رات کو جب بھی سویا کریں

ہمیں سرمہ لگانا نہ بھولنا چاہیے۔سوتے وقت سرمہ لگانے میں یہ مصلحت ہے کہ سرمہ زیادہ دیر تک آنکھوں میں رہتا ہے اور آنکھوں کے مسامات میں سرایت کر کے آنکھوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سرمہ اِثمد بہتر ہے:

ابن ماجہ کی روایت میں ہے ''تمام سرموں میں بہتر سرمہ ''اِثمد'' ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، الحدیث ۳۴۹۷، ج ۴، ص ۱۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرمہ اثمد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ سرمہ آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا کے دلارے، ہم بے کسوں کے سہارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند ہے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے خود بھی استعمال فرمایا اور اپنے غلاموں کو اس کے استعمال کی ترغیب بھی دلائی اور اس کے فوائد بھی ارشاد فرمائے۔ لہذا ہو سکے تو سرمہ اثمد ہی استعمال کرنا چاہیے۔احادیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرمہ اثمد بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ پلکوں کے بال بھی اُگاتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ اِثمد اصفہان میں پایا جاتا ہے۔علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔بہرحال اثمد کا سرمہ میسر آجائے تو یہی افضل ہے ورنہ کسی قسم کا بھی سرمہ ڈالا جائے سنت ادا ہو جائے گی۔

سرمہ لگانے کا طریقہ

حدیث بالا میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے

تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دونوں مقدس آنکھوں میں سرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے اور اکثر اسی پر عمل تھا۔ تاہم بعض روایات میں سیدھی آنکھ مبارک میں تین سلائیاں اور بائیں میں دو کا بھی ذکر آیا ہے اور ''شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم'' میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر آنکھ مبارک میں دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الفصل الثانی فی صفۃ بصرہ....الخ، ص ۷۷)

لہذا ہمیں مختلف اوقات میں مختلف طریقے پر سرمہ استعمال کرنا چاہیے۔ یعنی کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمہ والی کر کے باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اس طرح کرنے سے تینوں سنتیں ادا ہو جائیں گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیں پھر بائیں آنکھ میں۔ (المرجع السابق، الفصل الثالث، فی صفۃ شعرہ....الخ، ص ۸۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں ہر بار سوتے وقت سرمہ لگانے کی سنت بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔'' امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے!
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

چھینکنا بھی ایک اہم امر ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے ''آ کچھی آ کچھی'' کرلیا۔ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔ایسا نہیں ہے،اس کی بھی سنتیں اور آداب ہمیں سیکھنے چاہئیں۔

(۱) چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳) حضرت عبادہ بن صامت وشداد بن اوس وحضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔''

(شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، الحدیث ۹۳۵۵، ج ۷، ص ۳۲)

(۲) جب چھینک آئے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہیں گے تو فرشتے ''رَبِّ الْعٰلَمِیْن'' کہیں گے۔اگر آپ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن'' کہیں گے تو معصوم فرشتے یہ دعا کریں گے، یَرْحَمُکَ اللّٰہ (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے)۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ “ کہے تو فرشتے کہتے ہیں ”رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ“ اور وہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ “ کہتا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: یَرْ حَمُکَ اللّٰہُ یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ (طبرانی اوسط، الحدیث ۳۳۷۱ ج ۲، ص ۳۰۵)

(۳) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا سنت ہے، بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے۔ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً ”یَرْ حَمُکَ اللّٰہ “ (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم کرے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ اگر جواب میں تاخیر کر دی تو گنہگار ہوگا۔ صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہوگا توبہ بھی کرنا ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲)

(۴) جواب سن کر چھینکنے والا کہے۔ ”یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ “ (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے، ”یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ “ (اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے)۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

(۵) چھینکنے والا زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب ما یحل وما لا یحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

(۶) چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دوبارہ چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی۔ میں بھی موجود تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یَرْ حَمُکَ اللّٰہ ، (اللہ عزوجل تجھ پر رحم

فرمائے) اسے دوبارہ چھینک آئی تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''اسے زکام ہوگیا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء لم یشمت العاطس، الحدیث ۲۷۵۲، ج۴، ص۳۴۱)

(۷) جواب اس صورت میں واجب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۰۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور نبی کریم، رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو تم اس کے لئے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہو۔ اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو تم بھی یَرْحَمُکَ اللّٰہ نہ کہو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب تشمیت العاطس وکراھیۃ التثاوب، الحدیث ۲۹۹۲، ص۱۵۹۶)

(۸) بڑھیا کی چھینک کا جواب مرد، زور سے دے اور جوان عورت کا جواب دل میں دے۔ (البتہ اتنی آواز ضروری ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے) (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۰۳)

(۹) چھینکنے والا دیوار کے پیچھے ہو جب بھی جواب دیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۰۳)

(۱۰) کئی اسلامی بھائی موجود ہوں اور بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔

(المرجع السابق، ص۱۰۳)

(۱۱) نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص۴۹)

(۱۲) آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے

دیا تو آپ کی نماز فاسد ہوگئی۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب ما یحل ومالا یحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص۳۲۶)

(۱۳) کافر کو چھینک آئی اور اس نے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا تو جواب میں **یَھْدِیْکَ اللّٰہُ** (اللہ عزوجل تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (بہارشریعت، حصہ۱۶، ص۱۰۳)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔'' اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم۔

اللہ اللہ اللہ اللہ

نمازِ عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) ذرا ٹھہرو! مجھے **نماز** تو پڑھنے دو۔'' ("سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب ذكر القبر و البلى، الحديث: ٤٢٧٢، ص٢٧٣٦)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث پاک کے اس حصے دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے بارے میں فرماتے ہیں: یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، **عصر** کا وقت جارہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نمازِ عصر کا پابند تھا **اللہ** نصیب کرے۔ مزید فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہوچکی۔ (مرأة المناجيح، ج ١، ص ١٤٣)

ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ سے متعلق سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے سرکار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صفائی کو بے حد پسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا ایمان ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، الحدیث ۳۵۳۰، ج ۵، ص ۳۰۸)

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ظاہر و باطن دونوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ ظاہر کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ اپنا جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھنا چاہیے۔ نیز اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی درست رکھیں۔ ناخن بھی زیادہ نہ بڑھنے دیں کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نیز بغل و زیرِ ناف کے بال بھی صاف کرتے رہنا چاہیے۔ رہا باطن کی صفائی کا معاملہ تو اپنے باطن کو بھی کینہ، مسلم، غرور و تکبر، بغض و حسد، وغیرہ وغیرہ رذائل سے پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ باطن کی صفائی کے لئے اچھی صحبت بے حد ضروری ہے۔ ظاہری صفائی یعنی ناخن، موئے بغل وغیرہ کی صفائی کے متعلق مدنی پھول ملاحظہ ہوں۔

چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں، مونچھیں اور ناخن

تراشنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور موئے زیرِ ناف مُونڈنا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرِ ناف مُونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فی خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۸، ص ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ بالا سے پتا چلا کہ چالیس دن کے اندر اندر یہ کام ضرور کر لینا چاہیے۔ ہفتہ میں ایک بار نہانا اور بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیرِ ناف دور کرنا مستحب ہے۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ وممنوع ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶) پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر جمعہ کو یہ کام کر ہی لینے چاہئیں کیونکہ ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مونچھیں کتر واتے اور ناخن ترشواتے۔

(شعب الایمان، باب فی الطھارات، فصل الوضوء، الحدیث ۲۷۶۳، ج ۳، ص ۲۴)

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کا طریقہ:

ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے یہاں بیان کئے جاتے ہیں ان دونوں میں سے آپ جس طریقے پر بھی عمل کریں گے ان شآءاللہ عزوجل سنت کا ثواب پائیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کبھی ایک پر عمل کر لیں کبھی دوسرے پر۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔ چنانچہ ذیل میں دونوں طریقے پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم

سے ناخن کاٹنے کی یہ سنت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا، پھر بیچ والی، پھر انگوٹھا، پھر منجھلی (یعنی چھنگلیا کے برابر والی) پھر شہادت کی انگلی۔ اب بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا، پھر بیچ والی، پھر چھنگلیا، پھر شہادت کی انگلی، پھر منجھلی۔ یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور الٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۵)

(۲) دوسرا طریقہ آسان ہے اور یہ بھی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراشیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیں۔ اب الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ:

بہار شریعت میں ''دُرِّ مختار'' کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پاؤں کے ناخن تراشنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اُسی ترتیب کے مطابق پاؤں کے ناخن کاٹ لیں۔ یعنی سیدھے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں پھر الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخن کاٹ لیں۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

(۳) دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس سے مرض برص پیدا

ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ معاذاللہ عزوجل (ردالمحتار مع درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۸)

(۴) لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔ یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔

(کیمیائے سعادت، اصل دوم در طہارت، ج۱، ص۱۶۸)

(۵) ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینا چاہئیں۔ بیت الخلا یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۸)

(۶) ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

(۷) بغل کے بالوں کو اُکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا گناہ بھی نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۱)

(۸) ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہوجانے کا خوف ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصا...الخ، ج۵، ص۳۵۸)

(۹) گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰) یعنی جب کہ سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں۔ ہاں اگر پورے سر کے بال مونڈائیں تو اس کے ساتھ گردن کے بھی مونڈا دیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۲۹۶۹، ج۲، ص۱۸۷)

(۱۰) اَبرو کے بال اگر بڑھ جائیں تو ان کو ترشوا سکتے ہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰)

(۱۱) داڑھی کا خط بنوانا جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج۴، ص۶۷۱) **امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت** الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 296 پر

لکھتے ہیں: ''داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا وممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔

(۱۲) ہاتھ، پاؤں اور پیٹ کے بال دور کرنا چاہیں تو منع نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷)

(۱۳) سینہ اور پیٹھ کے بال کٹانا یا مونڈنا اچھا نہیں۔ (المرجع السابق)

(۱۴) داڑھی بڑھانا سنن انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۷) مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ ''ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں۔'' (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۷۱)

(۱۵) مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔ بعض اسلاف رحمہم اللہ (یعنی گزشتہ بزرگوں) کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصا... الخ، ج ۵، ص ۳۵۸)

(۱۶) مرد کو چاہیے کہ موئے زیر ناف اُسترے وغیرہ سے مونڈ دے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

(۱۷)اس کام کے لئے بال صفا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال مرد وعورت دونوں کو جائز ہے۔(بہارشریعت،حصہ۱۶،ص۱۹۷)

(۱۸)موئے زیر ناف کو ناف کے عین نیچے سے مونڈنا شروع کریں۔

(بہارشریعت،حصہ۱۶،ص۱۹۷)

(۱۹)جنابت کی حالت میں (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں) نہ کہیں کے بال مونڈیں نہ ہی ناخن تراشیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔(بہارشریعت،حصہ۱۶،ص۱۹۷)

(۲۰)اسلامی بہنیں اپنے سر وغیرہ کے بال ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔(بہارشریعت،حصہ۱۶،ص۸۱)

(۲۱)انسان کے بال (خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں) ناخن، حیض کا لتہ (یعنی وہ کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون ان چاروں چیزوں کو دفن کر دینے کا حکم ہے۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹،ص۶۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اپنے ظاہر و باطن دونوں کو صاف رکھنے کی توفیق عطا فرما اور اس معاملہ میں جو جو سنّتیں ہیں ان تمام سنّتوں پر خوش دِلی سے عمل کرنے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

دو دَرْد سنتوں کا پئے شاہِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُمت کے دل سے لذت فیشن نکال دو

(مغیلانِ مدینہ،ص۲۸)

زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے مدنی آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے۔ کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لوتک اور بعض اوقات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے۔

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

(حدائق بخشش)

(۱) **چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھئے کہ** حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شب اسراء کے دولہا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے۔

(جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم الحدیث ۲۴ ص ۵۰۷)

دیکھو قراں میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

(حدائق بخشش، ص ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

چونکہ بال بڑھنے والی چیز ہے۔اس لئے جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا دیکھا وہی روایت کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصف کانوں تک دیکھا تو اسی کو روایت کیا اور جس نے اس سے زیادہ بڑے دیکھے اس نے اسی مقدار کو روایت کیا۔

(۲) **چاہیں تو پورے کانوں تک گیسو رکھیئے کہ** حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔

(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۳، ص ۱۷)

(۳) **چاہیں تو شانوں تک گیسو بڑھایئے کہ** امّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ، الحدیث ۲۵، ص ۳۵)

(۴) **سر کے بیچ میں سے مانگ نکالئے کہ سنت ہے۔** جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **بہار شریعت** میں لکھتے ہیں ''بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے۔سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنت منسوخہ اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔''

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اِن احادیث مبارکہ سے ہمیں بخوبی معلوم ہوگیا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر اقدس پر پورے ہی بال رکھے۔ آجکل جو چھوٹے چھوٹے بال رکھے جاتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا سنت نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی تراش خراش والے بال رکھنے کی بجائے ہمیں چاہئے کہ پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی محبت میں اپنے سر پر آدھے کانوں تک، کانوں کی لو تک یا اتنی بڑی زلفیں رکھیں کہ شانوں کو چھو لیں۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک دھاگہ لے کر آدھے کان سے یا ایک کان کی لو سے سر کے پچھلے حصے کی طرف سے دوسرے کان کے نصف تک یا دوسرے کان کی لو تک لے جائیں اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیں، اب اس دھاگے سے نیچے جتنے بال آئیں وہ کٹوا دیجئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہم سب مسلمانوں کو خلافِ سنّت بال رکھنے اور رکھوانے کی سوچ سے نجات دے کر نبی پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی پیاری پیاری، میٹھی میٹھی سنت زلفیں رکھنے والی ''مدنی سوچ'' عطا فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے۔ (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)

(سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج۴، ص۱۰۳)

چنانچہ اب تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتوں اور آداب کا بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) **مانگ سر کے بیچ میں نکالی جائے کہ سنت ہے۔** (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۸)

(۲) **سر میں تیل ڈالنے سے قبل ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھ لینا چاہیے۔**

(۳) **سر میں تیل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی کے۔ اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر الٹی پر۔ اب (پھر ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھ کر) سر میں تیل ڈالیں۔''**

(ملخصاً شمائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، للامام النبہانی، الفصل الثالث فی متعلق شعرہ.... الخ، ص۸۱)

(۳)جب بھی تیل لگائیں تو عمامہ کے نیچے سر بند باندھیئے۔ ہمارے سرکار ، مدینے کے تاجدار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے مزاج مبارک میں چونکہ بے حد نفاست تھی اسی لئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب سر مبارک میں تیل لگاتے تو اپنے عمامہ مبارک اور اس کی ٹوپی شریف اور دیگر لباس کو تیل کے اثر سے بچانے کے لئے سر اقدس پر ایک کپڑا لپیٹ لیا کرتے۔اور چونکہ تیل مبارک کا استعمال بہت زیادہ ہوتا اس لئے وہ مبارک کپڑا تیل شریف والا ہو جاتا۔

(شمائل المحمدیۃ، الحدیث ۳۲، ص ۴۰)

گزشتہ حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیل ڈالنے کے بعد ٹوپی اور عمامہ کے نیچے کوئی کپڑا یا رومال رکھنا یا باندھنا سنت ہے۔حضرت سیدنا امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر بند باندھنے کی سنت سے متعلق ''شمائل ترمذی'' میں ایک باب باندھا ہے۔

(۴)سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھبکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔خوشبودار تیل تیّار رہے۔سر کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہیئے۔

(۵) داڑھی میں اکثر غذائی اَجزاء اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی بدبُو دار رال بھی داخِل ہو جاتی ہے اور اِس طرح بدبُو آتی ہے لہٰذا مشورۃً عرض

ہے، کہ ہو سکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابن سے داڑھی دھولی جائے۔

(۶) بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشُعُوری میں مسجِد کے اندر ''بدبُو'' پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔لہٰذا مَدَنی التجاء ہے کہ **عمامہ، سر بند شریف اور چادر استِعمال کرنے والے اسلامی بھائی حتَّی الامکان ہر ہفتے اور موسم کے اعتِبار سے یا ضَرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔** ورنہ مَیل کُچیل، پسینہ اور تیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں بدبُو ہو جاتی ہے، اگرچہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبُو کے سبب کافی گھِن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُستَقِلاً کوئی مخصوص خوشبو یا بدبُو ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

(۷) **جن اسلامی بھائیوں کے سر پر بال ہوں ان کو چاہیے کہ ان میں کنگھا کیا کریں۔** حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے میں نے عرض کی کہ میرے سر پر پورے بال ہیں، میں ان کو کنگھا کیا کروں؟ تو آقائے مدینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہاں اور ان کا اکرام کرو۔'' لہٰذا حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے کبھی کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ بھی تیل لگایا کرتے۔ (مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث، ۱۸۱۸، ج ۲، ص ۴۳۵)

(۸) **بال بکھرے ہوئے نہ رکھیں۔** حضرت سیدنا عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ تاجدار دو عالم، شاہ بنی آدم، رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کی طرف اس انداز پر اشارہ کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس کو بال درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ شخص بال درست کر کے واپس آیا، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔''

(مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث، ۱۸۱۹، ج ۲، ص ۴۳۵)

میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا ہوا اور بے ترتیب چھوڑنا ناپسندیدہ بتایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ بالوں کا اکرام کیا کرو یعنی ان کو تیل اور کنگھی کے ذریعے درست رکھا کرو۔ بلکہ بیان کی گئی آخری حدیث پاک میں تو بکھرے ہوئے بال رکھنے والے کو شیطان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے لباس کو پاک وصاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے داڑھی اور سر کے بالوں کو بھی درست رکھا کریں۔ بہر حال ہمارا حلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نکھرا ہوا ہونا چاہیے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔

مری ہر ہر ادا سے یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سنت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

(۹) کنگھا کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتداء کیجئے کہ ہمارے پیارے

آقا، مدینے والے مصطفٰے، شب اسرا کے دولہا، شافع روز جزا، سلطان انبیاء، محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر تکریم والا کام سیدھی طرف سے شروع فرماتے جیسا کہ ''ترمذی شریف'' میں ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دائیں جانب سے وضو کرنا پسند فرماتے اور اسی طرح کنگھا بھی سیدھی طرف سے ہی کرتے، نیز نعلین شریفین بھی جب پہننے کا ارادہ فرماتے تو پہلے سیدھا قدم محترم نعل شریف میں داخل فرماتے۔

(جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ، الحدیث ۳۴، ج ۵، ص ۵۰۹)

میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدھی طرف سے وضو کرنا پسند فرماتے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وضو کرتے وقت پہلے سیدھا ہاتھ مبارک دھوتے پھر بایاں۔ اسی طرح پاؤں مبارک دھوتے وقت بھی یہی ترتیب ملحوظ رکھا کرتے۔ نیز اس حدیث پاک میں کنگھا اور نعلین شریفین کے بارے میں بھی سیدھی ہی جانب سے شروع کرنا منقول ہوا۔ یعنی سر اقدس اور داڑھی مبارک میں جب کنگھا فرماتے تو پہلے سیدھی جانب سے شروع کرتے، پھر بائیں جانب۔ نیز نعلین شریفین پہنتے وقت بھی پہلے سیدھے قدم مبارک کو نعل پاک میں داخل فرماتے پھر بائیں قدم مکرم کو۔ صرف ان تین کاموں ہی کی تخصیص نہیں، جتنے بھی تکریم کے کام ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سیدھی جانب سے ہی شروع کرنا پسند فرماتے۔ چنانچہ لباس پہننا، مسجد میں داخل ہونا، سر اور مونچھ وغیرہ کے بال تراشنا، مسواک کرنا، ناخن کاٹنا، آنکھوں میں سرمہ ڈالنا، کسی کو کوئی چیز دینا یا کسی سے لینا، کھانا پینا وغیرہ وغیرہ کام سیدھے ہاتھ سے سیدھی جانب سے کرنے چاہئیں۔

(۱۰) **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ریشِ مبارک میں کنگھا کرتے وقت آئینے میں اپنا روئے انور ملاحظہ فرماتے اور جب آئینہ میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تو اس طرح دعا کرتے۔ ''اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ'' ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کردے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ۲۴۴۴۶، ج۹، ص۳۳۹)

یقیناً یہ دعا اپنے غلاموں کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ اپنے اخلاق کی اصلاح کے لئے دعا کرتے رہا کریں، ورنہ ہمارے سرکارِ عالم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اخلاق کریمہ کے تو کیا کہنے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن اخلاق کے تو قرآن مجید میں چرچے ہیں۔ چنانچہ پ۲۹، سورۃ القلم، آیت نمبر۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ0 (پ۲۹، القلم۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو (خُلق) بڑی شان کی ہے۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا ترے خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا! تیرے خالق حسن وادا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۶۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں سنت کے مطابق اپنے سر اور داڑھی میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

زینت کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں بے حد نفاست تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم صفائی اور پاکیزگی کو بے حد پسند فرماتے تھے۔ اسی ضمن میں گزشتہ صفحات میں ناخن وموئچھیں تراشنے، سر اور داڑھی شریف میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب پیش کئے گئے۔ اب اسی ضمن میں ''**زینت کی سنتیں اور آداب**'' بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ہمارے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو معلوم ہو کہ کون سی زینت بمطابق سنت ہے اور کون سی زینت سنت کا دائرہ توڑ کر فرنگی فیشن کے اندھیرے گڑھے میں جا پڑتی اور دنیا اور آخرت کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

(۱) انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیث مبارک میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت آئی جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

(۲) اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

(۳) اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی اسلامی بہنوں کو سر میں لگانا جائز ہے۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ج۹، ص۶۱۴ تا ۶۱۵)

(۴) لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۸)

(۵) بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۸ ملخصاً)

(۶) عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۹ ملتقطاً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجدار، سرکار ابدقرار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حکم فرمایا: ''کہ اسے شہر بدر کردو۔ لہٰذا اس کو شہر بدر کردیا گیا، مدینہ منورہ سے نکال کر ''نقیع'' کو بھیج دیا گیا۔

(سننِ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، الحدیث ۴۹۲۸، ج۴، ص۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کردیا۔ اس مبارک حدیث سے ہمارے وہ بھائی

درس حاصل کریں جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مواقع پر اپنے ہاتھوں یا انگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔ اور ہاں! جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کر سکتیں۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عباس، الحدیث ۲۲۶۳، ج۱ص۵۴۰)

(۷) جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تصاویر والے اسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں۔

(۸) اپنے بچوں کو ایسے ''بابا سوٹ'' نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۹) خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، الحدیث ۱۱۷۶، ج۲، ص۳۹۲)

(۱۰) ننگے سر پھرنا سنت نہیں ہے۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

نہایت ہی میٹھی سنت ہے۔(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۵۵)

میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو! بس زینت وہی کیجئے جس کی شریعت مطہرہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ہرگز ہرگز فرنگی فیشن نہ اپنایئے جس سے اللہ عزوجل کا قہر و غضب جوش پر آئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں کا دیوانہ بنادے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

تین فرامینِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

..... ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔'' ("صحيح البخاري"، الحديث: ۷۱، ص۸)

..... ''جو شخص طلبِ علم میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہے۔'' ("تاريخ بغداد"، رقم: ۱۵۳۵، ج۳، ص۳۹۷)

..... ''عالِم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کے لیے دو گناہ، عالِم پر وبال صرف گناہ کرنے کا اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا (علمِ دین) نہ سیکھنے کا۔''

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحديث: ۳۱۶۵، ج۲، ص۲۴۸، و"الجامع الصغير" للسيوطي، الحديث ۴۳۳۵، ص ۲۶۴)

خوشبو لگانا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے میٹھے میٹھے سرکار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مختار، شفیع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خوشبو بے حد پسند ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر وقت معطر معطر رہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کا بہت استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ غلام بھی ادائے سنت کی نیت سے خوشبو لگایا کریں ورنہ اس بات میں کس کو شک وشبہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وجود مسعود تو قدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک پسینہ بذات خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔

مشک وعنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لئے
مجھ کو سلطان مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسینہ چاہیے

حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میٹھے میٹھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا دستِ پُر انوار میرے چہرہ پر پھیرا میں نے اسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عطر فروش کے عطر دان سے نکلتی ہے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، الفصل الرابع فی صفۃ عرقہ ....الخ، ص ۸۵)

عمدہ قسم کی خوشبو لگانا سنت ہے:

میٹھے اسلامی بھائیو! ''شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم'' میں ہے کہ ہمارے

مدینے والے آقا، مہکنے اور مہکانے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو عمدہ اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند تھی اور ناخوشگوار بو یعنی بد بو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ناپسند فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔'' حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہمارے معطر معطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم استعمال فرماتے۔''

(المرجع السابق، الفصل الخامس فی صفۃ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۸۷)

سر میں خوشبو لگانا سنت ہے:

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ''مشک'' سر اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔ (المرجع السابق)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں اپنے سرتاج، ماہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو نہایت عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں پاتی۔''

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الرأس واللحیۃ، الحدیث ۵۹۲۳، ج ۴، ص ۸۱)

ائیر فریشنر:

میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا سنت ہے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سر اور داڑھی میں صرف دیسی خوشبو استعمال کریں۔ بدقسمتی سے آجکل دیسی خوشبو جات کا ملنا بے حد دشوار ہو گیا ہے۔ اب عموماً عطریات کیمیکلز سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سر اور داڑھی

میں لگانا نقصان دہ ہے آج کل ''ائیر فریشنر'' کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے ان کا چھڑکاؤ خاص طور پر ان کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں اس سے وقتی طور پر کمرے میں خوشبو تو ہو جاتی ہے مگر اس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں جو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ایک طبی تحقیق کے مطابق ''ائیر فریشنر'' کے استعمال سے چمڑی کا کینسر ہو جاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشبو کے حصول کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔لہٰذا ''ائیر فریشنر'' کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خوشبو کا تحفہ :

''شمائل ترمذی'' میں ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، ہمارے معطر معطر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جب خوشبو تحفۃً پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم رد نہ فرماتے۔

(جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، الحدیث ۲۱۶، ج ۵، ص ۵۴۰)

''شمائل ترمذی'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہئیں (۱) تکیہ (۲) خوشبو و تیل اور (۳) دودھ۔

(المرجع السابق، الحدیث ۲۱۷)

میٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو، تکیہ اور دودھ (اور ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رحمہم اللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی

قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفۃً پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کر لینا چاہیے۔اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

کون کیسی خوشبو استعمال کرے؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مرد انہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی طیب الرجال والنساء، الحدیث ۲۷۹۶، ج ۴، ص ۳۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں، جیسا کہ گلاب، کیوڑہ، صندل اور اسی قسم کے بے رنگ عطریات۔عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔(ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۱۳)

معلوم ہوا کہ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر

مردوں تک پہنچ جائے۔ اسلامی بہنیں حدیث ذیل سے عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ:

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراہیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، الحدیث ۲۷۹۵، ج۴، ص۳۶۱)

خوشبو کی دھونی لینا:

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی کبھی خالص عود (یعنی اگر) کی دھونی لیتے۔ یعنی عود کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور فرمایا کہ میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرہ، باستعمال المسک وانہ....الخ، الحدیث ۲۲۵۴، ص۱۲۳۷)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں ہمارے پیارے سرکار، مہکے مہکے مدینے کے میٹھے میٹھے غمخوار، دو عالم کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے صدقے میں مدینہ منورہ کی معطر معطر فضاؤں اور معنبر معنبر ہواؤں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرما اور پھر انہیں معطر معطر فضاؤں میں معطر معطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جلوؤں میں عافیت کیساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جنت البقیع کی مہکی مہکی سرزمین میں مدفن نصیب فرما۔

ٹوٹ جائے دم مدینے میں مرا یارب بقیع کاش! ہو جائے میسر سبز گنبد دیکھ کر

(مغیلانِ مدینہ، ص۹۹)

خوشبو لگانے کی 47 نیّتیں

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔**

(المعجم الکبیر للطَبَرانی حدیث ۵۹۴۲ ج۶ ص ۱۸۵)

(۱) سنّتِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا **(۲)** لگانے سے قبل بسم اللہ **(۳)** لگاتے ہوئے دُرُود شریف اور **(۴)** لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہوں گا **(۵)** ملائکہ اور **(۶)** مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا **(۷)** عقل بڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنّتیں سیکھنے پر قوّت حاصِل کروں گا، امام شافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے عقل بڑھتی ہے **(۸)** لباس وغیرہ سے بدبو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شَرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مَثَلاً اس طرح سے کہنا کہ ''اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبو آرہی تھی'' غیبت ہے) **(۹)** موقع کی مُناسَبَت سے یہ نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں مَثَلاً **(۱۰)** نماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا **(۱۱)** مسجِد **(۱۲)** نمازِ تہجُّد **(۱۳)** جُمعہ **(۱۴)** پیر شریف **(۱۵)** رَمَضانُ المُبارَک **(۱۶)** عیدُ الفطر **(۱۷)** عیدُ الاَضحیٰ **(۱۸)** شبِ میلاد **(۱۹)** عیدِ میلادُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **(۲۰)** جُلوسِ میلاد **(۲۱)** شبِ مِعراجُ النَّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **(۲۲)** شبِ برأت **(۲۳)** گیارہویں شریف **(۲۴)** یومِ رضا **(۲۵)** درسِ قراٰن و **(۲۶)** حدیث **(۲۷)** تِلاوت **(۲۸)** اَوراد و وظائف **(۲۹)** دُرُود شریف **(۳۰)** دینی کتاب کا مُطالَعہ **(۳۱)** تدریسِ علمِ دین **(۳۲)** تعلیمِ علمِ دین **(۳۳)** فتویٰ نویسی **(۳۴)** دینی کُتُب کی

تصنیف و تالیف (۳۵) سُنّتوں بھرے اجتماع(۳۶) واجتماعِ ذکرونعت(۳۷) قراٰن خوانی(۳۸)درسِ فیضانِ سنّت(۳۹)علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت(۴۰)سُنّتوں بھرا بیان کرتے وَقت(۴۱)عالم(۴۲)ماں(۴۳)باپ(۴۴) مومنِ صالح(۴۵)پیر صاحِب(۴۶)موئے مبارک کی زیارت اور(۴۷)مزار شریف کی حاضِری کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیّت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔

جتنی اچّھی اچّھی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملیگا۔جبکہ نیّت کا موقع بھی ہو اور وہ نیّت شرعاً دُرُست بھی ہو۔زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین نیّتیں کر ہی لینی چاہئیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

کھانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ کھانا کھانے کی کچھ سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) **ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔** حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۲)

(۲) **جب بھی کھانا کھائیں تو** الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹)

(۳) **کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔** حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے لئے راحت ہے۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ، الفصل الثالث، الحدیث ۴۲۴۰، ج ۲، ص ۴۵۴)

(۴) کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام...الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

(۵) اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لیں۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے ''بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ علی الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج ۳، ص ۴۸۷)

(۶) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو ان شاء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔'' (فردوس الاخبار بماثور الخطاب، الحدیث ۱۹۵۵، ج ۱، ص ۲۷۴)

(۷) **سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔** حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص ۱۱۱۷)

(۸) **اپنے سامنے سے کھائیں۔** حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ، الحدیث ۵۳۷۷، ج ۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں اِدھر اُدھر حرکت کر رہا تھا (یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا) جب اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا۔

(صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی الطعام، ج ۳، الحدیث ۵۳۷۶)

(۹) **کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں** مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزید ار نہیں، کچارہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے

پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔ (صحیح البخاری، باب ماعاب النبی طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹)

امام اہل سنت مجدِدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں:

''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے میں اتنی مرچ کا عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اَور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگوانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۶۵۲)

کھانے کی ''40'' نیتیں

(از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ''مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

﴿۱، ۲﴾ کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ، مُنہ کا اِگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) ﴿۳﴾ عبادت ﴿۴﴾ تِلاوت ﴿۵﴾ والدین کی خدمت ﴿۶﴾ تحصیلِ عِلمِ دین ﴿۷﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطر مَدَنی قافِلے میں سفر ﴿۸﴾ عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۹﴾ اُمورِ آخِرت اور ﴿۱۰﴾ حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنم لیتی ہیں) ﴿۱۱﴾ زمین پر ﴿۱۲﴾ دسترخوان بچھانے کی سنّت ادا کرکے ﴿۱۳﴾ سنّت کے مطابق بیٹھ کر ﴿۱۴﴾ کھانے سے قبل بسم اللہ اور ﴿۱۵﴾ دیگر دُعائیں پڑھ کر ﴿۱۶﴾ تین انگلیوں سے ﴿۱۷﴾ چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ﴿۱۸﴾ اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا ﴿۱۹﴾ ہر دو ایک لقمہ پر یا وَاحِدُ پڑھوں گا ﴿۲۰﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھالوں گا ﴿۲۱﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کرکے توڑوں گا تاکہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں ﴿۲۲﴾ ہڈّی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا ﴿۲۳﴾ بھوک سے کم کھاؤں گا ﴿۲۴﴾ آخِر میں سنّت کی

ادائیگی کی نیّت سے برتن اور ﴿۲۵﴾تین بار انگلیاں چاٹوں گا ﴿۲۶﴾ کھانے کے برتن دھوکر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (احیاء العلوم، ج۲،ص۷) ﴿۲۷﴾ جب تک دسترخوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وقت تک بِلا ضَرورت نہیں اُٹھوں گا ﴿۲۸﴾ کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا ﴿۲۹﴾ خِلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیّتیں

﴿۳۰﴾ دسترخوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا ﴿۳۱﴾ مسلمانوں کے قرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿۳۲﴾ ان کو بوٹی، کدّو شریف، کُھرچن اور پانی وغیرہ پیش کرکے اُن کا دل خوش کروں گا ﴿۳۳﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا ﴿۳۴﴾ کھانے کی نیّتیں اور ﴿۳۵﴾ سنّتیں بتاؤں گا ﴿۳۶﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿۳۷﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ﴿۳۸﴾ غذا کا عمدہ حصّہ مَثَلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا ﴿۳۹﴾ ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا ﴿۴۰﴾ کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہوسکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے یا وَاحِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو۔'' (سنن ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث ۱۸۹۲، ج ۳، ص ۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید وخوش گوار ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ التنفس فی الاناء...الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ج ۳، ص ۱۱۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، الحدیث ۳۷۲۸، ج ۳، ص ۴۷۵)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ

راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ الشرب قائما، الحدیث ۲۰۲۴، ص ۱۱۱۹)

پانی پینے کی "15" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

﴿۱﴾ عبادت ﴿۲﴾ تِلاوت ﴿۳﴾ والدین کی خدمت ﴿٤﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿۵﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافلے میں سفر ﴿٦﴾ عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۷﴾ اُمورِ آخِرت اور ﴿۸﴾ حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا۔ یہ نیّتیں اُسی وقت مُفید ہوں گی جب کہ فریزر یا برف کا خوب ٹھنڈا پانی نہ ہو کہ ایسا پانی مزید بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ ﴿۹﴾ بیٹھ کر ﴿۱۰﴾ بسم اللہ پڑھ کر ﴿۱۱﴾ اُجالے میں دیکھ کر ﴿۱۲﴾ چوس کر ﴿۱۳﴾ تین سانس میں پیوں گا ﴿۱٤﴾ پی چُکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا ﴿۱۵﴾ بچا ہوا پانی نہیں پھینکوں گا۔

چائے پینے کی "6" نیتیں

(از: شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

﴿۱﴾ بسم اللہ پڑھ کر پیوں گا ﴿۲﴾ سُستی اُڑا کر عبادت ﴿۳﴾ تلاوت ﴿٤﴾ دینی کتابت اور ﴿۵﴾ اسلامی مطالعہ پر قوت حاصل کروں گا ﴿٦﴾ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا۔

چلنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ مسلمان کی چال بھی امتیازی ہونی چاہیے۔ گریبان کھول کر، گلے میں زنجیر سجائے، سینہ تان کر، قدم پچھاڑتے ہوئے چلنا احمقوں اور مغروروں کی چال ہے۔ مسلمانوں کو درمیانہ اور پُر وقار طریقے پر چلنا چاہیے۔ چلنے کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) **اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں**، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

(۲) **لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں** کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پروقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، الحدیث ۴۸۶۳، ج ۴، ص ۳۴۹)

(۳) **راہ چلنے میں پریشان نظری سے بچیں** اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں

والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آرہی ہو تو بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ رک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق درمیانہ، تکبر سے بالکل پاک چال چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں راستے کے ایک طرف، اِدھر اُدھر جھانکے تاکے بغیر سر جھکا کر شریفانہ چال چلنے کی توفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:

((مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَاَ تَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ .))

یعنی ''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

("سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب كراهية المسألة، الحديث: ١٦٤٣، ص١٣٤٦.)

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارا اٹھنا بیٹھنا بھی سنّت کے مطابق ہونا چاہئیے ۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر قبلہ شریف کی طرف روئے انور کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ زہے نصیب ہم بھی کبھی کبھی قبلہ رو ہو کر بیٹھیں تو کبھی مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں کہ یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے کاش! مدینہ پاک کی طرف رخ کر کے بیٹھتے وقت یہ تصور بھی بندھ جائے اور زبان حال سے یہ اظہار ہونے لگے۔

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
یہ تیری عنایت ہے جو رخ تیرا ادھر ہے ﷺ

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) سر ین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸)

(۲) چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **سے ثابت ہے۔**

(۳) جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر

سے سایہ رخصت ہوجائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۴۴)

(۴) **قبلہ رخ ہوکر بیٹھیں۔** (رسائل عطاریہ، حصہ۲، ص۲۲۹)

(۵) **بزرگوں کی نشست** پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔ **امام اہل سنت مجددِ دین وملت** الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ص۳۶۹/۴۲۴)

(۶) کوشش کریں کہ اٹھتے بیٹھتے وقت **بزرگان دین کی طرف پیٹھ** نہ ہونے پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔

(۷) جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو **لوگوں کو پھلانگ** کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

(۸) **جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں** آپ کے قدم آرام پائیں گے۔

(الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص۴۰)

(۹) **مجلس سے فارغ ہوکر یہ دعا تین بار پڑھ لیں** تو گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر ومجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ'' ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری

طرف توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج۴، ص۳۴۷)

(۱۰) جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو **تعظیماً کھڑے ہوجانا ثواب ہے۔** حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے بلکہ حضور کی سنّت قولی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اٹھنے بیٹھنے کی سنّتوں اور آداب پر عمل پیرا ہونے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ عزوجل کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس کی دولت عطا کی۔ لباس سے ہم سردی، گرمی کے اثرات سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں، یہ لباس ہماری زینت کا سبب بھی ہے اور سببِ وقار بھی ہے۔ ہر قوم کا جدا جدا لباس ہوتا ہے، مگر مسلمان کا لباس سب سے ممتاز ہے۔ لباس کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے اور سرکار مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔''

(سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لبس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج ۴، ص ۳۷۰)

(۲) کپڑا پہننے کے بعد یہ دعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّة''

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری قوت وطاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔ (المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۴۸۶، ج ۵، ص ۲۷۰)

(۳) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے

پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کرتا پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاشتمال، الحدیث ۴۱۴۱، ج۴، ص۹۶)

(۴) پہلے کرتا پہنیں پھر پاجامہ۔

(۵) عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔'' (کنز العمال، کتاب المعیشۃ، الحدیث ۴۱۱۳۲، ج۸، ص۱۳۳)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب العمائم، الحدیث ۴۱۱۳۰ ج۱۵، ص۳۳)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں فیشن والے لباس سے بچا اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق لباس پہننے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نعلین پہننا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ جوتے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چبھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے۔ نیز موسم سرما میں سردی سے بھی پاؤں محفوظ رہتے ہیں اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کے لئے جوتے نہایت ہی کار آمد ہیں۔ جوتا پہننے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(۱) کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔ (کشف الخفاء، الحدیث ۲۵۹۵، ج۲، ص۲۴۶)

(۲) پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب لبس النعال وخل، الحدیث ۳۶۱۶، ج۴، ص۱۶۶)

(۳) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لینا سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ بیٹھے تو سنّت ہے کہ اپنے جوتے اتار لے۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب اللباس، باب فی الافعال،، الحدیث ۴۱۳۸، ج۴، ص۹۵)

(۴) **جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں** تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۵) **استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے** ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔

(سنی بہشتی زیور، حصہ۵، ص۶۰۱)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بدگمانی سے بچئے

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مایخطب علی خطبۃ اخیہ، الحدیث ۵۱۴۳، ج۳، ص۴۴۶)

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نیند بھی ایک طرح کی **موت** ہے۔ جب بھی ہم سونے لگیں تو ہمیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ ہی نہ کھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی سوتے نہ رہ جائیں۔ لہٰذا روزانہ سونے سے پہلے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** اگر ہم **سنت کے مطابق** دعائیں وغیرہ پڑھ کر سوئیں تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں سونے کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو ہی جائے گا۔ اب **سونے اور جاگنے** کے بارے میں سنتیں اور آداب وغیرہ بیان کی جاتی ہیں:

(۱) **سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں** تاکہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۲) **سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا سنت ہے۔** اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

(۳) **الٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب النھی عن الاضطجاع علی الوجہ، الحدیث ۳۷۲۳، ج ۴، ص ۲۱۴)

(۴) **دائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔** حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک سیدھے رخسار شریف کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔

(شمائل الترمذی، کتاب الشمائل، باب ماجاء فی صفۃ نوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ۲۵۳، ج ۵، ص ۵۴۹)

(۵) **قرآن مجید** کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۱۹) ہاں اگر قرآن پاک اور مقدس طغرے وغیرہ اونچی جگہ ہوں تو اس سمت پاؤں کرنے میں مضایقہ نہیں (الفتاویٰ الھندیہ، ج ۵، ص ۳۲۲)۔

(۶) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

(۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں کم سونے اور سنت کے مطابق سونے کی توفیق مرحمت فرما'' آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مہمان نوازی کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مہمان نوازی کرنا سنتِ مبارکہ ہے، احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ مہمان باعثِ خیر و برکت ہے۔ ایک دفعہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے یہاں مہمان حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی فرمائی۔ چنانچہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ فلاں یہودی سے کہو کہ مجھے آٹا قرض دے۔ میں رجب شریف کے مہینے میں ادا کر دوں گا (کیونکہ ایک مہمان میرے پاس آیا ہوا ہے) یہودی نے کہا، جب تک کچھ گروی نہیں رکھو گے، نہ دوں گا۔ حضرت سیدنا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''واللہ! میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔ اگر وہ دے دیتا تو میں ادا کر دیتا۔'' (اب میری وہ زرہ لے جا اور گروی رکھ آ۔ میں لے گیا اور زرہ گروی رکھ کر لایا) (المعجم الکبیر، الحدیث ۹۸۹، ج۱، ص۳۳۱)

مہمان باعث خیر و برکت ہے:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اسی طرح تیزی سے دوڑتی ہے جیسے اونٹ کی کوہان پر چُھری، بلکہ اس سے بھی تیز۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج۴، ص۵۱)

پیارے اسلامی بھائیو! اونٹ کی کوہان میں ہڈی نہیں ہوتی چربی ہی ہوتی ہے اسے چھری بہت ہی جلد کاٹتی ہے اور اس کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے اس لیے اس سے تشبیہ دی گئی۔

مہمان میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب ہوتا ہے:

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔''

(کشف الخفا، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج۲، ص۳۳)

دس۱۰ فرشتے سال بھر تک گھر میں رحمت لٹاتے ہیں:

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کی، اللہ عزوجل کیلئے مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ عزوجل اس کے گھر میں دس۱۰ فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ عزوجل کی تسبیح وتہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت

لکھ دی جاتی ہے اور اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت کی لذیذ غذائیں ''جَنَّةُ الْخُلْدِ'' اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے۔''

(کنز العمال، کتاب الضیافۃ، قسم الافعال، الحدیث ۲۵۹۷۲، ج۹، ص۱۱۹)

سبحان اللہ، سبحان اللہ! کسی کے گھر مہمان تو کیا آتا ہے گویا اللہ عزوجل کی رحمت کی چھما چھم برسات شروع ہوجاتی ہے اس قدر اجر وثواب اللہ! اللہ!

مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنا سنت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۸، ج۴، ص۵۲)

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ مہمان نوازی کی توفیق عطا فرما اور بار بار ہمیں میٹھے میٹھے مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں میں میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مہمان بننے کی سعادت نصیب فرما۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عمامہ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

عمامہ شریف ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیشہ سرِ اقدس پر اپنی مبارک ٹوپی پر عمامہ مبارکہ کو سجا کر رکھا۔ امام اہلسنّت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں عمامہ سنتِ متواترہ دائمہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج۶، ص۲۰۸، ۲۰۹)

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے آٹھ ۸ ارشادات

(۱) عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر (۷۰) رکعتوں سے افضل ہیں۔

(فردوس الاخبار، باب الراء، فصل رکعتان، الحدیث ۳۰۵۴، ج۱، ص۴۱۰)

(۲) عمامہ کے ساتھ نماز دس ۱۰ ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الصاد، الحدیث ۳۶۲۱، ج۲، ص۳۱)

(۳) بے شک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ والوں پر۔

(الجامع الصغیر، حرف الھمزۃ، الحدیث ۱۸۱۷، ص۱۱۳)

(۴) ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائیگا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس، الحدیث ۴۳۴۰، ج۸، ص۱۴۷)

(۵) عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

(المستدرک، کتاب اللباس، باب اعتموا تزدادوا حلماً، الحدیث ۷۴۸۸، ج۵، ص۲۷۲)

(۶) عمامہ مسلمانوں کا وقار اور عرب کی عزت ہے تو جب عرب عمامہ اتار دینگے اپنی عزت اتار دینگے۔ (فردوس الاخبار، باب العین، الحدیث ۴۱۱۱، ج۲، ص۹۱)

(۷) تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔''

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب آداب التعمم، الحدیث ۴۱۹۰۶ ج۱۵، ص۲۰۵)

(۸) عمامہ کیساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر (۷۰) جمعہ کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الجیم، الحدیث ۲۳۹۳، ج۱، ص۳۲۸)

حکایت:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کرکے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ جدید، ج۶، ص۲۱۵)

عمامہ مبارکہ کے پیچ سیدھی جانب ہونے چاہئیں چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت

مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عمامہ شریف اس طرح باندھتے کہ شملہ مبارکہ سیدھے شانہ پر رہتا۔ نیز باندھتے وقت اسکی گردش بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے فرماتے جبکہ سیدھا ہاتھ مبارک پیشانی پر رکھتے اور اسی سے ہر پیچ کی گرفت فرماتے۔

(حیات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ، ج۱، ص۱۴۴)

عمامہ کے آداب:

(۱) عمامہ سات ۷ ہاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ ۱۲ ہاتھ (چھ گز سے بڑا نہ ہو)

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس تحت الحدیث ۴۳۴۰، ج۸، ص۱۴۸)

(۲) عمامہ کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج۲۲، ص۱۸۲، بہار شریعت، حصہ ۱۶ عمامہ کا بیان، ج۳، ص۵۵)

(۳) عمامہ اتارتے وقت بھی ایک ایک کر کے پیچ کھولنا چاہئے۔ عمامہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے کھڑے باندھے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، باب التاسع فی اللباس...الخ، ج۵، ص۳۳۰)

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں عمامہ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قرض دینے کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''ہر قرض صدقہ ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی القرض، الحدیث ۳۵۶۳، ج ۳، ص ۲۸۴)

سرورِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ہر درہم، دس درہم کے برابر ہے اور قرض کا ہر درہم اٹھارہ درہم کے برابر ہے۔ میں نے پوچھا جبرئیل! قرض، صدقے سے کس وجہ سے افضل ہے؟ عرض کی: سائل سوال کرتا ہے جب کہ اس کے پاس (مال) ہوتا ہے اور قرض طلب کرنے والا اپنی ضرورت کے لئے قرض طلب کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۲۵۴۹، ج ۸، ص ۳۷۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو شخص اپنے کسی بھائی کو دو بار قرض دے گا، اللہ عزوجل اس کو ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب دے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، الحدیث ۲۴۳۰، ج ۳، ص ۱۵۳)

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازہ پڑھنے تشریف لے گئے دھوپ کی بڑی شدت تھی اور وہاں کوئی سایہ بھی نہ تھا ساتھ ہی ایک شخص کا مکان تھا۔ اس مکان کی دیوار کا سایہ دیکھ کر لوگوں نے امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ حضور! آپ اس سائے میں کھڑے ہو جایئے۔ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ اس مکان کا مالک میرا مقروض ہے اور اگر میں نے اس کی دیوار سے کچھ نفع حاصل کیا تو میں ڈرتا ہوں کہ عند اللہ (اللہ عزوجل کے نزدیک) کہیں سود لینے والوں میں میرا شمار نہ ہو جائے، کیونکہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس قرض سے کچھ نفع لیا جائے وہ سود ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دھوپ میں ہی کھڑے رہے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۸۸، وکنز العمال، کتاب الدین، قسم الاقوال، الحدیث ۱۵۵۱۲، ج ۶، ص ۹۹)

اللہ اکبر! ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقویٰ کیا ہی خوب تھا۔ بزرگان دین (رحمہم اللہ) کے دلوں میں اللہ عزوجل کا خوف کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ حضراتِ مقدسہ قدم قدم پر اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور انکے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

قیامت کے غم سے بچنے کے لئے:

حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے

کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔
(یعنی معاف کردے) (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، الحدیث ۱۵۶۳، ص ۸۴۵)

قرض بہت ہی بڑا بوجھ ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لئے جنازہ لایا گیا۔ تو حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے پوچھا، اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ عرض کیا گیا، ہاں اس پر قرض ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے پوچھا، اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جاسکے، عرض کیا گیا، نہیں، تو حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، (میں نہیں پڑھوں گا)۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا.....، اے اللہ عزوجل کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آگے بڑھے اور نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا، ''اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے۔ اور تیری جاں بخشی ہو جیسے کہ تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضمان، باب وجوب الحق بالضمان، الحدیث ۱۱۳۹۸، ج ۶، ص ۱۲۱)

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، وہ شخص جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جان دی ہے (یعنی شہید ہوا ہے) اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا

سوائے قرض کے۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ، الحدیث ۱۸۸۶، ص ۱۰۴۶)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ ''جو لوگوں کا مال بطور قرض لے اور وہ نیت اس کے ادا کرنے کی رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف سے ادا کر دے گا۔ اور جس شخص نے مال بطور قرض لیا اور نیت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کر دے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض.....الخ، باب من اخذ اموال الناس.....الخ، الحدیث ۲۳۸۷، ج ۲، ص ۱۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جس شخص نے اپنی جان تک اللہ عزوجل کی راہ میں قربان کر دی اس پر بھی اگر کسی کا قرضہ ہے اور وہ ادا کر کے نہیں آیا ہے تو وہ معاف نہ ہوگا کیونکہ یہ بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ جب تک قرض خواہ معاف نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔

اے ہمارے پیارے اللہ! عزوجل ہمیں فراخ دلی کے ساتھ بہ نیت ثواب حاجتمندوں کو قرض دینے اور قرضدار کے ساتھ نرمی کرنے اور اپنے اوپر آتا ہوا قرض دیانتداری سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مریض کی عِیادت کرنے کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب ہمارا کوئی مسلمان بھائی بیمار ہوجائے تو ہمیں وقت نکال کر اُس اسلامی بھائی کی عیادت کے لئے ضرور جانا چاہیے کہ کسی مسلمان کی عیادت کرنا بھی بہت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عمرو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہوجاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور جس نے **مریض کی عیادت** کی اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹادیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی، الحدیث ۱۳، ۱۴، ج ۴، ص ۱۶۵)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبِّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جوشخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، ''خوش ہوجا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، الحدیث ۱۴۴۳، ج ۲، ص ۱۹۲)

حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''مریضوں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتے رہیں گے۔''

(المسند للامام احمد، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۱۸۰، ج ۴، ص ۴۷)

حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کی اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کردیا جائیگا۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ...الخ، الحدیث ۳۰۹۷، ج ۳، ص ۲۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے جانا ہو تو مریض سے اپنے لئے دعا لازمی کروانی چاہیے کہ مریض کی دعا رد نہیں ہوتی چنانچہ

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''مریض جب تک تندرست نہ ہوجائے اس کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی...الخ، الحدیث ۱۹، ج ۴، ص ۱۶۶)

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جب تم کسی مریض کے پاس آؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، الحدیث ۱۴۴۱، ج ۲، ص ۱۹۱)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی مریض کی عیادت کو جائیں تو مریض کے لئے بھی دعا کریں ایک دعا حدیث مبارکہ میں تعلیم فرمائی گئی ہے ہوسکے تو یہ دعا ہی پڑھ لیں۔

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ عزوجل اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

ترجمہ: میں عظمت والے، عرش عظیم کے مالک اللہ عزوجل سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، الحدیث ۳۱۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عیادت کی سنت پر بھی عمل کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف/مولف	مطبوعہ
۱	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاہور
۲	کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ	ضیاء القرآن لاہور
۳	الجامع لاحکام القرآن تفسیر قرطبی	محمد بن احمد انصاری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۴	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۵	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن حزم بیروت
۶	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۷	سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ	داراحیاء التراث العربیہ بیروت
۸	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
۹	مؤطا للامام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
۱۰	الجامع الصغیر	سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۱	مجمع الزوائد	نور الدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۲	المعجم الکبیر	امام سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۳	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۴	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۵	کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الھادی	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۶	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن محمد عبداللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
۱۷	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبداللہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۸	المسند للامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۱۹	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۲۰	الترغیب والترھیب	امام عبدالعظیم بن القوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۲۱	شرح السنہ للامام بغوی	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمہ	دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۲	فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہر دار رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
۲۳	الموضوعات الکبریٰ	الامام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی علیہ الرحمۃ	دار الفکر بیروت
۲۴	سنن دارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
۲۵	ریاض الصالحین	امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ	دار السلام ریاض
۲۶	ردالمحتار مع درمختار	علامہ علاؤالدین محمد بن علی الحصکفی	دار المعرفہ بیروت
۲۷	فتاوی عالمگیری	شیخ نظام الدین و جماعۃ من علماء الھند	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۲۸	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
۲۹	بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ کراچی
۳۰	احیاء علوم الدین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۱	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن کثیر بیروت
۳۲	جاء الحق	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	قادری پبلشرز لاہور
۳۳	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا
۳۴	وسائل الوصول	علامہ یوسف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ	دار المنہاج بیروت
۳۵	الحصن الحصین	علامہ محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ العصریہ بیروت
۳۶	شرح الشفاء الباب	ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۳۷	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہائی ایران
۳۸	اسرار اولیاء	فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہائی ایران
۳۹	حلیۃ الاولیاء	امام احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۴۰	تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	انتشارات گنجینہ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے شرعی اَحکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیِّ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْخَدِّ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہلِ سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیُ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93) (۱۹، ۲۰) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات:570، 672)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۱) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

(۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۹) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۳۰) کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)

(۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

(۳۲) مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

(۳۳) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)

(۳۴) تحقیقات (کل صفحات:142)

(۳۵) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112) (۳۶) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۷) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) (۳۸) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
(۳۹) قبر کھل گئی (کل صفحات:48) (۴۰) آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
(۴۱) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32) (۴۲ تا ۴۸) فتاوی اہل سنت (سات حصے)
(۴۹) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24) (۵۰) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
(۵۱) تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100) (۵۲) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
(۵۳) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
(۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68) (۵۵) دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
(۵۶) تربیتِ اولاد (کل صفحات:187) (۵۷) آیاتِ قرانی کے انوار (کل صفحات:62)
(۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) (۵۹) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
(۶۰) بدگمانی (کل صفحات:۵۷)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

(۶۱) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمُتَحَرُّ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۴۳۷)
(۶۲) شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْنَ) (کل صفحات:36)
(۶۳) حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
(۶۴) راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِيقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
(۶۵) بیٹے کو نصیحت (اَيُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64) (۶۶) الدعوة الى الفكر (کل صفحات:148)
(۶۷) نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات136)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۶۸) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45) (۶۹) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۷۰) نزهة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات:175) (۷۱) اربعین النوویہ (کل صفحات:121)
(۷۲) نصاب التجوید (کل صفحات:79) (۷۳) گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:180)
(۷۴) وقاية النحو فى شرح هداية النحو

﴿شعبہ تخریج﴾

(۷۵) عجائب القران مع غرائب القران (کل صفحات:422) (۷۶) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۷۷ تا ۸۱) بہارِ شریعت (پانچ حصے) (۸۲) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۸۳) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108) (۸۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)
(۸۵) اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذِمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: مسجد بیکاران۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرگودھا (فیصل آباد): اسٹیشن روڈ بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آخوندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد حسینی والی مسجد حسین آگاہی گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اسلام آباد: کالی دادا بالمقابل نوید مسجد ز/ فیصل ٹریفک سگنل۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی فضل داد پلازہ کمیٹی چوک راجہ بازار روڈ۔ فون: 051-5553785
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور شریف روڈ۔
- ٹانک: ٹاؤن چوک امیر کالونی۔ فون: 0968-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار روڈ۔ MCB۔ فون: 0244-362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ وراچ روڈ۔ فون: 071-5619195
- گودر (لوارالی): فیضانِ مدینہ پشتون پاڑہ گودر لوارالی۔ فون: 055-4225853
- مظفر گڑھ (سرکلر روڈ): فیضانِ مدینہ بالمقابل جامع مسجد نبی رحمت شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net

DAWAT-E-ISLAMI

وہ ہم میں سے نہیں

(مع 38 حکایات)



عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارنے والا
جادو کرنے کرانے والا
سلام کا جواب نہ دینے والا
پڑوسی کا حق ضائع کرنے والا

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود پاک لکھنے کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا ابوالعبّاس اُقْلیشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بڑے ناز و انداز کے ساتھ جنت میں چہل قدمی فرما رہے ہیں۔ دیکھنے والے نے پوچھا: آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے یہ مقام کیسے پایا؟ جواب دیا: اپنی کتاب "اَلْاَرْبَعِیْن" میں کثرت سے دُرُود لکھنے کی وجہ سے۔

(القول البدیع، الباب الخامس، الصلاۃ علیہ عند کتابۃ اسمہ.....الخ، ص ٤٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(1) خوش اِلحانی سے قرآن نہ پڑھنے والے ہم سے نہیں

خَاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰن یعنی جو خوش اِلحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَأَسِرُّوا قَوْلَکُمْ...الخ، ٤/٥٨٦، حدیث: ٧٥٢٧)

خوش آوازی قرآن کا زیور ہے

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یَتَغَنَّ یا تو غِنَاءٌ سے بنا ہے بمعنی خوش اِلحانی اور

www.dawateislami.net

اچھے لہجے سے پڑھنا یا غَنَا سے بنا بمعنی بے پرواہی بے نیازی یعنی جو شخص قرآن شریف خوش اِلحانی سے نہ پڑھے وہ ہمارے طریقہ سے خارِج ہے۔ معلوم ہوا کہ بُری آواز والا بھی بقدرِ طاقت عمدگی سے قرآن شریف پڑھے کہ خوش آوازی قرآن کریم کا زیور ہے، جس سے تلاوت میں کشش پیدا ہوتی ہے لوگوں کے دل مائل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ تبلیغ کا ذریعہ ہے یا جسے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) قرآن کا علم دے اور وہ لوگوں سے بے نیاز نہ ہوجائے بلکہ اپنے کو ان کا محتاج سمجھے وہ ہمارے طریقہ یا ہماری جماعت سے خارِج ہے عالم صرف **اللہ ورسول** (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا محتاج ہے اور باقی مخلوق عالمِ دین کی حاجت مند ہے، اس لئے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھ کر بھیک مانگنا یا علما کا مالداروں کے دروازوں پر ذِلّت سے جانا ممنوع ہے، **اللہ** تعالٰی علمائے دین کو کفایت بھی دے قناعت بھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۲۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”وہ ہم میں سے نہیں“ کا مطلب

حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَوی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سیرت پر عمل پیرا نہیں، ہماری دی ہوئی ہدایت پر گامزن نہیں اور ہمارے اخلاق سے آراستہ نہیں۔ (شرح أبی داود للعینی، کتاب الصلاۃ، باب کیف یستحب الترسل فی القرآن، ۵/۳۸۵، تحت الحدیث: ۱۴۳۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس

www.dawateislami.net

طرح کی احادیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا، ہاں! جو حضرات انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کی توہین کرے وہ اسلام سے خارِج ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ (ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ۲/۱۳۱، حدیث: ۱۳۴۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی خوش اِلحانی اور بہترین لہجے غمگین آواز سے تلاوت کرو اور ہر حرف کو اس کے مَخرج سے صحیح ادا کرو مگر گا کر تلاوت کرنا جس سے مَد شد میں فرق آجائے حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۲۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں چھ چیزوں سے خوفزدہ ہوں

حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: میں چھ

www.dawateislami.net

چیزوں سے خوفزدہ ہوں: (۱) بیوقوفوں کی حکمرانی (۲) رشوت کے فیصلوں (۳) سپاہیوں کی کثرت (٤) قطع رحمی (۵) ایسی قوم سے جو قرآن کو موسیقی کے طرز پر پڑھے گی، اور (٦) قتلِ ناحق۔ (مسند احمد، ۲۵۲/۹ حدیث: ۲٤۰۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کی احتیاطیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: قرآنِ عظیم خوش الحانی سے پڑھنا جس میں لہجہ خوشنما دلکش پسندیدہ، دل آویز، غافل دلوں پر اثر ڈالنے والا ہو، اور **مَعَاذَ اللّٰہ** ❁ رعایتِ اوزانِ موسیقی کے لئے ہیئات نظمِ قرآنی کو بدلا نہ جائے ❁ مَمْدُوْد کا مقصور مقصور کا ممدود نہ بنایا جائے ❁ حروفِ مد کو کثیر فاحش کشش جسے اصطلاحِ موسیقیان میں تان کہتے ہیں نہ دی جائے ❁ زمزمہ پیدا کرنے کے لئے بے محل غُنہ ونون نہ بڑھایا جائے، غرض طرزِ ادا میں تبدیل وتحریف راہ نہ پائے، بیشک جائز ومرغوب بلکہ شرعاً محبوب ومَندوب بلکہ بتاکید مطلوب اعلیٰ درجہ کی ہے، زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنْہُم اَجمعین سے آج تک اس کے جواز واِستحسان پر اجماعِ علما ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۳۵۵/۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جس کی آواز اچھی نہ ہو؟

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ہر شخص کی آواز اس کے لحاظ سے ہوگی، ایک ہی شخص اپنی آواز بُری بھی نکال سکتا ہے اور کچھ اچھی بھی تو قرآن کی تلاوت میں اچھی آواز استعمال کرو یہ مطلب نہیں کہ جس کی آواز اچھی نہ ہو وہ تلاوت قرآن ہی نہ کرے۔ (مراۃ المناجیح، ۲۷۴/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عورت کا اجنبیوں کے سامنے تلاوت کرنا

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: عورتوں کو اذان دینا، تکبیر کہنا، خوش الحانی سے اجنبیوں کے سامنے تلاوت قرآن کرنا سب ممنوع ہے عورت کی آواز بھی ستر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴۴۵/۲) مفتی صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں: جو عورت قاریہ ہو وہ بھی اپنی قرأت عورتوں کو سنائے مردوں کو نہ سنائے کہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۵۹/۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن پڑھنے کا طریقہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور دن رات اس کی تلاوت کرو جیسا کہ تلاوت کا حق ہے اور قرآن کا اعلان کرو، اسے خوش آوازی سے پڑھو اس کے معنٰی میں

www.dawateislami.net

غور کرو تا کہ تم کامیاب ہو اور اس کا ثواب جلدی نہ مانگو کہ اس کا ثواب بہت ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوته، ٢/٣٥٠، حدیث: ٢٠٠٧)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی قرآن شریف پر سر رکھ کر نہ لیٹو کہ یہ بے ادبی ہے قرآن سے بے فکر نہ ہو جاؤ کہ اس کی تلاوت میں سُستی کرو، اس پر عمل نہ کرو، دوسرے معنی قوی ہیں جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔ (''جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے'' کے تحت مفتی صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں:) اس جملہ میں دو حکم ہیں ہمیشہ قرآن پڑھنا اور دُرست پڑھنا، قرآن کا حق تلاوت یہ ہے کہ اس کی تلاوت صحیح طریقہ سے کرے اور اس پر عمل کرے رضائے الٰہی کے لئے پڑھے نہ کہ محض لوگوں کو خوش کرنے کے لیے۔ رب تعالٰی فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ (پ٢٢، فاطر: ٢٩) ﴿ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جو اللّٰہ کی کتاب پڑھتے اور نماز قائم رکھتے ہیں۔﴾

یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ قرآن کریم پر تکیہ لگانا اس کی طرف پاؤں پھیلانا اس پر کوئی اور کتاب رکھنا اس کی طرف پیٹھ کرنا اسے پھینکنا وغیرہ سخت منع ہے[1]،

مدینہ

[1]: فتاوٰی امجدیہ جلد 4 صفحہ 441 پر ہے: جان بوجھ کر قرآنِ پاک کو زمین پر پھینکنا کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص١٩٤)

www.dawateislami.net

قرآن کریم کو چومنا، سر پر رکھنا مستحب ہے، اس سے فال نکالنا حرام ہے۔ ﴿مفتی صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں: ﴾قرآن کریم خوش اِلحانی سے پڑھو اور قرآن کے ذریعہ لوگوں سے غنی و بے نیاز ہو جاؤ، (لفظ تَغَنُّوا) گانے کے معنی میں نہیں کہ قرآن شریف گا کر پڑھنا حرام ہے۔ تدبُّرِ قرآن علما کا اور ہے بے علم لوگوں کا کچھ اور! علما تو اس کے معنی و اَحکام میں غور کریں عوام یہ سمجھ کر پڑھیں کہ یہ وہ الفاظ ہیں جو نبی کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم اور تمام صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضوَان) نے پڑھے تھے، **اللّٰہ اکبر!** ہمارے کہاں نصیب کہ وہ الفاظ ہماری زبان پر بھی آئیں۔ ﴿مفتی صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں: ﴾تلاوتِ قرآن، تعلیمِ قرآن، تجویدِ قرآن کا ثواب آخرت میں ملے گا جو تمہارے علم و فہم سے وَراء ہے تم صرف یہاں ہی اس کا ثواب نہ لو یعنی دنیا کو اسی کا مقصد نہ بنالو۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرآن کریم دُرست پڑھا جائے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: بلاشبہ اتنی تجوید جس سے تصحیحِ حروف ہو اور غلط خوانی سے بچے فرضِ عین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۶/۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

قرآن کریم سیکھنے والوں کے حلقے بنادیتے

جامع مسجد دِمشق میں حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں نمازِ فجر کے بعد لوگ قرآن سیکھنے کے لئے جمع ہوجاتے، آپ ان لوگوں کے دس دس افراد پر مشتمل حلقے بنادیتے اور ہر حلقے پر ایک نگران مقرر فرماتے جو اُن کو پڑھاتا اوران کی غلطیوں کی اِصلاح کرتا۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ خود محراب میں تشریف فرما ہوکر انہیں ملاحظہ فرماتے، اگر کسی نگران کو کوئی مسئلہ دَرپیش ہوتا تو وہ آپ کی خدمت میں رجوع کرتا۔ (معرفة القراء الكبار، ۱/۴۱)

اونچا سننے کے باجود غلطی پکڑلیا کرتے

حضرت سیِّدُنا امام قالون رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اونچا سنتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ تلاوت کرنے والے کے ہونٹوں کو دیکھ کر اس کی غلطی کی نشان دہی فرمادیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، ۹/۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی اور تعلیمِ قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت **قرآنِ پاک** کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اندرون وبیرونِ مُلک حفظ وناظرہ کے کثیر مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** قائم ہیں۔ پاکستان میں **ہزاروں** مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظرہ کی مُفْت تعلیم دی جارہی ہے۔ اسی طرح مختلف

www.dawateislami.net

مَساجِد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدارس المدینہ** بالغان کی 41 منٹ کے لئے ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دُنیا کے مختلف مَمالِک میں اکثر گھروں کے اندر روزانہ ہزاروں مدارِس بنام **مدرسۃُ المدینہ** (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قراٰنِ پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجی مشتاق کی اِنفرادی کوشش

بابُ المدینہ (کراچی) کورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملنے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، گانے باجے سننا، ڈانس پارٹیوں میں ڈانس کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ پھر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی نے مجھے ترغیب دلائی کہ میں عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں قراٰن پاک پڑھنے آیا کروں۔ ان کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مجھ سے انکار نہ ہوسکا اور میں نے ہاں کر لی۔ جب میں عشاء کی نماز پڑھنے مسجد گیا اور نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کیا تو وہاں کا ماحول بہت اچھا لگا اور میں باقاعدگی سے وہاں جانے لگا۔ وہاں قراٰن پڑھایا جاتا،

www.dawateislami.net

وضو و غسل اور نماز کے مسائل سکھائے جاتے اور اخلاقی تربیت بہت ہی پیارے انداز میں کی جاتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ میں تعلیم کی برکت سے میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کا پابند ہوگیا اور نیک اعمال میں رغبت ہونے لگی۔ ایک مرتبہ جب ''دعوتِ اسلامی'' کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری ہمارے علاقے میں تشریف لائے تو مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: آپ فیضانِ سنت کا دَرس کیوں نہیں دیتے؟ میں نے عرض کی: ''حضور! میری داڑھی نہیں۔'' ارشاد فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درس کی برکت سے داڑھی والے بن جاؤ گے۔ باعمل مبلغ کی کہی ہوئی بات پوری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اپنے چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی سجالی۔ یہ بیان دیتے وقت میں ایک علاقائی ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کے پیغام کو عام کررہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَعرابی نے غلطی پکڑلی (حکایت)

حضرت سیِّدُنا امام اَصْمَعِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے: ایک دن میں سورۂ مائدہ کی تلاوت کررہا تھا اور میرے ساتھ ایک اَعرابی موجود تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا: وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۳۸﴾ (ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ۶، المائدہ: ۳۸)) تو غلطی سے ''واللّٰہ غَفُوْرٌ رَّحِیمٌ'' پڑھ دیا۔ اَعرابی نے پوچھا: یہ کس کا کلام ہے؟ میں نے کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے۔ اس نے کہا: دوبارہ پڑھو۔

www.dawateislami.net

میں نے دوبارہ وہی غلطی کردی، پھر میں اپنی غلطی سے آگاہ ہوا تو دُرُست پڑھا۔ اَعرابی نے کہا: اب تم نے دُرُست پڑھا ہے۔ میں نے پوچھا: تمہیں اس غلطی کا کیسے پتہ چلا؟ اس نے کہا: اے شخص! اللہ عَزَّوَجَلَّ غالب حکمت والا ہے اس لئے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا، اگر وہ اسے بخش دیتا اور رحم فرماتا تو ہاتھ کاٹنے کا حکم نہ دیتا۔

(تفسیر کبیر، ۳۵۷/٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِخلاص بھی ضروری ہے (حکایت)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے سحری کے وقت اپنے حجرے میں سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کی، جب میں نے اسے ختم کیا تو مجھ پر اُونگھ طاری ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے اُترا جس کے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا صحیفہ (رجسٹر) تھا، اس نے وہ میرے سامنے رکھ دیا، میں نے اس میں سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی پائی اور سوائے ایک کلمہ کے تمام کلمات کے نیچے دس دس نیکیوں کا ثواب لکھا ہوا دیکھا، میں نے اس کلمے کی جگہ لکھ کر مٹا دینے کے اثرات دیکھے تو مجھے دکھ ہوا، لہٰذا میں نے اس شخص سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اس کلمہ کو بھی پڑھا تھا، لیکن میں اس کا ثواب لکھا ہوا پا رہا ہوں نہ ہی اس کلمے کو! اس شخص نے جواب دیا: آپ سچ کہہ رہے ہیں، آپ نے واقعی اسے پڑھا تھا اور ہم نے بھی اسے لکھ لیا تھا مگر ہم نے ایک ندا دینے والے کو یہ کہتے سنا کہ اسے مٹا دو! اور اس کا اجر و ثواب بھی کم کردو! چنانچہ ہم نے اسے مٹا دیا۔ یہ

www.dawateislami.net

سن کر مَیں خواب میں رونے لگا اور عرض کی: تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: ایک شخص دورانِ تلاوت آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس کی خاطر اپنی آواز بلند کر لی تھی، لہٰذا ہم نے اسے مٹا دیا۔ (قوت القلوب، ۱/ ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کاش یہ آواز قرآن کی تلاوت میں استعمال ہوتی (حکایت)

ایک بار حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن مسعود (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کسی مجلس پر گزرے جہاں ایک گوّیا (singer) بہت اچھی آواز سے گا رہا تھا، آپ نے فرمایا: کاش! یہ آواز قرآن شریف پر استعمال ہوتی۔ یہ خبر گوّیے کو پہنچی اس نے سچی توبہ کی اور حضرت سیِّدُنا ابن مسعود (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کے ساتھ رہنے لگا حتّٰی کہ قرآن کریم کا عالم وقاری ہو گیا۔ (مرقات) (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۷۰)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے
تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) جس نے میری سنت سے رغبتی کی وہ ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ۳/ ۴۲۱، حدیث: ۵۰۶۳)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو کسی سنت کو بُرا جانے وہ اسلام سے خارِج ہے یا جو بلاعُذْر ترکِ سنت کا عادی ہوجائے وہ میرے پرہیزگاروں کی جماعت سے خارِج ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱۵۱/۱)

حدیث میں ''سنت'' سے کیا مراد ہے؟

حضرتِ علامہ بدرُالدین عینی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث میں سنت سے مراد طریقہ ہے اور طریقہ فرض، نفل، اعمال اور عقائد سب کو شامل ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ۵/۱۴، تحت الحدیث: ۵۰۶۳)

سنت کسے کہتے ہیں؟

سنت کا لُغوی معنی طریقہ وراستہ ہے، حضرت علامہ سیّد شریف جُرجانی حنفی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: شرعی طور پر سنّت اس دینی طریقے کو کہتے ہیں کہ جو فرض اور واجب نہ ہو اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پر مَوَاظَبَت (ہمیشگی) فرمائی ہو لیکن کبھی کبھار ترک بھی فرمادیا ہو۔ اگر وہ مَوَاظَبَت (ہمیشگی) عبادت کی غرض سے ہو تو اسے **سننِ ہُدیٰ** (یعنی سنّتِ مؤکدہ) کہتے ہیں اور اگر مَوَاظَبَت (ہمیشگی) عادت کے طور پر ہو تو اسے **سننِ زوائد** کہتے ہیں۔ پس سنّتِ ہُدیٰ (یعنی سنّتِ مؤکدہ) وہ ہے کہ جس پر تکمیلِ دین کے لئے عمل کیا جاتا ہو اس کا ترک مکروہ یا اِسَاءَت (یعنی

www.dawateislami.net

بُرا) ہوتا ہے۔ جبکہ سُنَنِ زَوَائِد (یعنی سنّتِ غیر مؤکدہ) وہ ہیں کہ جن پر عمل کرنا محمود اور اچھا ہوتا ہے ان کے ترک میں کراہت اور اِسَاءَت (یعنی برائی) نہیں ہوتی جیسا کہ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے اور لباس میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے کو اپنانا۔ (التعریفات، ص ۸۸)

سنت کی اقسام

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سنت کی قسمیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: سنت ہدٰی (یعنی سنت مؤکدہ) اس کے ترک سے اساءت وکراہت لازم آتی ہے مثلاً جماعت، اذان اور تکبیر وغیرہ، سنتِ زوائد (یعنی سنت غیر مؤکدہ) اس کے ترک سے اساءت وکراہت لازم نہیں آتی مثلاً آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا لباس پہننا نَفْل ومَندوب کا معاملہ بھی یہی ہے اس کے کرنے والے کو ثواب ہوگا مگر تارک گنہگار نہیں، فقہا نے بعض اوقات سنتِ زوائد کی مثال نماز میں آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا قرأت، رکوع اور سجود کو لمبا کرنا بھی دی ہے جب وہ (یعنی سنت) دین اور شعائرِ دین کا حصہ نہیں تو انہیں سنتِ زوائد کہا جاتا ہے بخلاف سنت ہدٰی کے، وہ سنن مؤکدہ ہوتی ہیں جو واجب کے قریب ہیں ان کا تارک گمراہ ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاوی رضویہ مخرجہ، ۷/۳۹۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

سنّت پر عمل کی برکت سے مغفرت ہوگئی (حکایت)

حضرت سیِّدُنا امام ابو عبد اللّٰہ شمس الدین محمد بن احمد ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا علی بن حسین بن جَدَّاء عُکْبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا ھِبَۃُ اللّٰہ طَبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ عرض کی: کس سبب سے؟ تو انھوں نے رازدارانہ انداز میں کہا: سنّت کی وجہ سے۔

(سیر اعلام النبلاء، اللالکائی (ھبۃ اللہ بن الحسن)، ۱۳/۲۶۹، رقم: ۳۷۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سنّت پر عمل کرنا مغفرت کا ذریعہ بن گیا۔ یقیناً کامیاب و کامران ہے وہ جو فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے۔

ثواب کے حق دار بنئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معمولات میں سے کئی کام ایسے ہیں جنہیں اگر سنّت کے مطابق کیا جائے تو ہم ثواب کے حقدار بن سکتے ہیں مثلاً سنت کے مطابق کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، مسواک کرنا، لباس پہننا، جوتے پہننا اور اُتارنا، تیل لگانا، ناخن کاٹنا، گفتگو کرنا وغیرہ، اللّٰہ تعالٰی ہم سب کو سنت سے محبت عطا

www.dawateislami.net

فرمائے۔سنت سے محبت کے کیا کہنے! چنانچہ

جنت میں آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس

رسولِ بے مثال، صاحبِ جُود ونَوال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکاۃ المصابیح ،کتاب الایمان ۱/۵۵،حدیث:۱۷۵)

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے (حکایت)

حضرت سیّدتنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے۔میں نے سیّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: آپ اس عادت کو ترک فرمادیجئے ورنہ لوگ آپ کو احمق سمجھنے لگیں گے۔حضرت سیّدنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے جب بھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تھے۔(مسند احمد،مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے

سَرْوَرِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اپنے بھائی سے **مُسکرا** کر مِلنا تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور **نیکی کی دعوت دینا** اور بُرائی سے مَنع کرنا **صَدَقہ** ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۳/۳۸٤، حدیث: ۱۹٦۳)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نَقْل کرنے کے بعد ''نیکی کی دعوت'' صفحہ 245 پر لکھتے ہیں: بیان کردہ حدیثِ مبارَکہ میں **مُسکرا** کر ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کو صَدَقہ کہا گیا۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** **مُسکرا** کر ملنے کی تو کیا بات ہے! مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام کو نہایت سَہل و آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں! آپ کی معمولی سی **مُسکراہٹ** کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا کرسکتی ہے اور ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرا سکتا ہے، لہٰذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وَقت حَتَّی الامکان **مُسکراتے** رہئے۔ اگر خُشک مزاجی یا بے توجُّہی سے ملنے کی خصلت ہے تو مِلنساری اور **مُسکرا** کر ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشش کیجئے، بلکہ **مُسکرانے** کی عادت پکّی کرنے کیلئے ضَرورتاً کسی کی ذِمّے داری بھی لگائیے کہ وہ دوسروں سے

www.dawateislami.net

بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پھولا ہوا یا سپاٹ محسوس کرے تو گاہے بہ گاہے یاد دِہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اِس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: **''بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنّت ہے۔''** (ماخوذ از ''نیکی کی دعوت'' ص ۲۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار کی پسند اپنی پسند (حکایت)

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، (حضرت سیّدنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میں بھی دعوت میں شریک ہوگیا، درزی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالن رکھا۔ میں نے دیکھا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدّو شریف تلاش کر کے تناوُل فرما رہے ہیں (اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا عمل بتاتے ہوئے فرماتے ہیں) فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ یعنی اس دن کے بعد میں کدّو شریف کو پسند کرتا ہوں۔

(بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۱۷/۲، حدیث: ۲۰۹۲)

سنت پر عمل کا جذبہ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا **عبدالوہّاب شَعرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدنا **ابوبکر شبلی** بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کو وُضو کے وَقت مِسواک کی

www.dawateislami.net

ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دِینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں **مِسواک** خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی **مِسواک** لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر کے برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا کہ تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں تَرْک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا! (مُلَخَّص از لواقح الانوار القدسیة، ص۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اَسلاف سُنّتوں سے کِس قَدر پیار کرتے تھے! حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک دِینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنت مِسواک پر قُربان کر دیا اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر سنّتوں پر عمل کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔ ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے ایسے پابند تھے کہ ان کے نزدیک کسی سنّت کا انجانے میں رہ جانا بھی قابلِ کَفّارہ تھا چنانچہ

سنّت کے قدردان (حکایت)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا

www.dawateislami.net

ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سُنّت جلد اوّل میں فرماتے ہیں: ''**کیمیائے سعادت**'' میں ہے، ایک بزرگ نے ایک بار سنّت کے مطابق سیدھی جوتی سے پہننے کا آغاز کرنے کے بجائے بے خیالی میں الٹی جوتی پہلے پہن لی اس سنت کے رہ جانے پر انہیں سخت صدمہ ہوا اور اس کے عوض انہوں نے گیہوں کی دو بوریاں خیرات کیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ انہیں حضرات کا حصہ تھا۔ کاش! ہمیں بھی اپنے بزرگوں کے طریقوں پر چلنا نصیب ہو جائے۔ (فیضانِ سنّت، ص۴۶۲)

سنت کی محبت (حکایت)

حافظِ ملّت حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز مبارک پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنے ہر عمل میں سنّت کا بہُت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک بار حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دائیں پاؤں میں زَخم ہو گیا، ایک صاحِب دوا لے کر پہنچے اور کہا: حضرت! دوا حاضِر ہے۔ جاڑے (یعنی سردیوں) کا زمانہ تھا حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مَوزہ پہنے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا مَوزہ اُتارا، وہ صاحِب بول پڑے: حضرت! زَخم تو داہنے (یعنی سیدھے) پاؤں میں ہے! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا پہلے اُتارنا سنّت ہے۔

(نیکی کی دعوت، ص۲۱۳)

www.dawateislami.net

آلۂ ادائے سنت سے محبت اور تعظیم

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا دِل **اتباعِ سنّت** کے جذبہ سے معمور و سرشار ہے۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف خود سنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی زیورِ سنّت سے آراستہ کرنے میں ہمہ تن مصروفِ عمل ہیں۔ **امیرِ اہلِ سنت** دامت برکاتہم العالیہ کے کُرتے میں سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔ **مسواک شریف** رکھنے کیلئے آپ سینے کی بائیں جانب والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اس کی وجہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے یہ ارشاد فرمائی: میں چاہتا ہوں کہ **یہ آلۂ ادائے سنّت میرے دل سے قریب رہے۔**

عطّار سے محبوب کی سنت کی لے خدمت
ڈنکا یہ تیرے دین کا دنیا میں بجا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) عورت کو اس کے خاوند کے خلاف اُبھارنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْعَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ یعنی جو عورت کو اس کے خاوند یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف اُبھارے وہ ہم سے نہیں۔ (ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب امرأۃ علی زوجھا، ۲/۳۶۹، حدیث: ۲۱۷۵)

www.dawateislami.net

دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں: عورت سے خاوند کی برائیاں بیان کرے دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لیے جادو تعویذ گنڈے کرنے سب حرام ہے، اور غلام یا لونڈی کو بگاڑنے کے معنی یہ ہیں کہ اسے بھاگ جانے پر آمادہ کرے، اگر وہ خود بھاگنا چاہیں تو ان کی اِمداد کرے، بہرحال دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو توڑو نہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱۰۱/۵)

بادشاہ اور لالچی عورت (حکایت)

بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار لکڑہارا (لکڑیاں بیچنے والا) تھا، اس کی بیوی بنی اسرائیل کی حسین وجمیل عورتوں میں سے تھی، جب اس ملک کے بادشاہ کو لکڑہارے کی بیوی کے حسن وجمال کی خبر ملی تو اس کے دل میں شیطانی خیال آیا، چنانچہ اس نے ایک بڑھیا کو اس لکڑہارے کی بیوی کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسے ورغلائے اور لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ لکڑہارے کو چھوڑ کر شاہی محل میں اس کی ملکہ بن کر زندگی گزارے۔ وہ مکار بڑھیا لکڑہارے کی بیوی کے پاس گئی اور اس سے کہا: تُو کتنی عجیب عورت ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جو نہایت ہی مفلس اور غریب ہے جو تجھے آسائش وآرام فراہم نہیں کرسکتا، اگر تُو چاہے

www.dawateislami.net

تو بادشاہ کی ملکہ بن سکتی ہے۔ بادشاہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اگر تُو لکڑہارے کو چھوڑ دے گی تو مَیں تجھے اس جھونپڑی سے نکال کر اپنے محل کی زینت بناؤں گا، تجھے ہیرے جواہرات سے آراستہ و پیراستہ کروں گا، تیرے لئے ریشم اور عمدہ کپڑوں کا لباس ہوگا۔ جب اس عورت نے یہ باتیں سنیں تو لالچ میں آ گئی اور اس کی نظروں میں بلند و بالا محلات اور اس کی آسائشیں گھومنے لگیں۔ چنانچہ اس نے لکڑہارے سے بے رُخی اِختیار کر لی اور ہر وقت اس سے ناراض رہنے لگی، بالآخر لکڑہارے نے مجبوراً اس بے وفا لالچی عورت کو طلاق دے دی۔ وہ خوشی خوشی بادشاہ کے پاس پہنچی اور اس سے شادی کر لی۔ جب بادشاہ اپنی نئی دلہن کے پاس حجلہ عروسی میں پہنچا تو اس کی بینائی جاتی رہی، ہاتھ خشک (یعنی بے کار)، زبان گونگی اور کان بہرے ہو گئے، عورت کا بھی یہی حال ہوا۔ جب یہ خبر اس دور کے نبی عَلَیْہِ السَّلام کو پہنچی اور انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ان دونوں کے بارے میں عرض کی تو ارشاد ہوا: میں ہرگز ان دونوں کو معاف نہیں کروں گا، کیا انہوں نے یہ گمان کر لیا کہ جو حرکت انہوں نے لکڑہارے کے ساتھ کی میں اس سے بے خبر ہوں؟ (عیون الحکایات، ص ۱۲۲)

تُو کتنا اچھا ہے! (حکایت)

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز

www.dawateislami.net

ہوتا ہے۔ایک لشکر واپس آ کر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ برپا کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تُو کتنا اچھا ہے! اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔(مسلم،کتاب صفة القيامة...الخ،باب تحريش الشيطان...الخ، ص ۱۵۱۱،حدیث:۲۸۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) ناحق قبضہ جمانے والا ہم سے نہیں

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی اس چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں ڈھونڈے۔

(ابن ماجه،کتاب الاحكام،باب من ادعى...الخ،۳/۹۵،حدیث:۲۳۱۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جھوٹا مدعی دو گناہ کرتا ہے، (۱) جھوٹ بولنا اور (۲) دوسرے کے حق مارنے کی کوشش کرنا لہٰذا وہ ہمارے طور طریقہ سے نکل جاتا ہے۔ مومن کو ان عیوب سے پاک وصاف ہونا چاہیے، ''ڈھونڈے'' امر بمعنی خبر ہے یعنی وہ آگ کا مستحق ہے۔(مراٰۃ المناجیح،۵/۳۹۷)

www.dawateislami.net

اپنا دعویٰ واپس لے لیا (حکایت)

ایک **حَضرَمی** (یعنی مُلکِ یَمَن کے شہر ''حَضْرَمَوت'' کے باشندے) اور ایک **کِندی** (یعنی قبیلۂ کِنْدَہ سے وابستہ ایک شخص) نے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں **یَمَن** کی ایک زمین کے مُتعلِّق اپنا جھگڑا پیش کیا، **حَضرَمی** نے عَرض کی: ''**یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری زمین اِس کے باپ نے چھین لی تھی، اب وہ اِس کے قبضے میں ہے۔'' تو نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟'' عرض کی: ''نہیں، لیکن میں اِس سے قسم لوں گا کہ **اللّٰہ** کی قسم کھا کر کہے: وہ نہیں جانتا کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے باپ نے غَصَب کر لی تھی۔'' **کِندی** قسم کھانے کے لئے تیّار ہو گیا تو رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال دبائے گا وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔'' یہ سن کر **کِندی** نے کہہ دیا کہ یہ زمین اُسی (یعنی حَضرَمی) کی ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور، باب فیمن حلف...الخ، ۲۹۸/۳، حدیث: ۳۲۴۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے اثر اُس زَبانِ فیض تَرجُمان کا کہ دو کلمات میں اُس (کِندی) کے دل کا حال بدل گیا اور سچّی بات کہہ کر

www.dawateislami.net

زمین سے لادعویٰ ہوگیا۔(مراٰۃ المناجیح،۴۰۳/۵)

زمین پر قبضے کا حکم شرعی

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے ''فتاوی رضویہ'' شریف میں اس موضوع سے متعلق ایک سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اراضی مسجد کی جو اس کے پیچھے تھی اپنے مکان میں ڈال لی ہے اور دیوار بنوالی، اور تاج محراب مسجد و مینار مسجد دبا کر اپنی دیوار بلند کرلی، ایسے شخص کے واسطے کیا حکم شرع شریف ہے؟ فقط

الجواب: فاسق، فاجر، ظالم، جائر، مرتکب کبائر، مستحق عذاب النار وغضب الجبار ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی. خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو شخص ایک بالشت بھر زمین ناحق لے گا اللّٰہ تعالٰی وہ زمین، زمین کے ساتوں طبقوں تک اس کے گلے میں قیامت کے دن تک طوق بنا کر ڈالے گا۔(مسلم،کتاب المساقاۃ،باب تحریم الظلم ...الخ،ص ۸۷۰،حدیث:۱۶۱۱)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو شخص کسی قدر زمین ناحق دبالے گا قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبق تک دھنسا دیا جائے گا۔(بخاری،کتاب المظالم والغصب،باب اثم من ظلم شیئامن الارض،۱۲۹/۲، حدیث:۲۴۵۴)

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے **اللہ** تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہنچے پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب کتاب ختم ہو کر فیصلہ فرما دیا جائے۔ (مسند احمد، مسند الشامیین، ۱۸۰/۶، حدیث: ۱۷۵۸۲)

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے **اللہ** تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق ڈالے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔

(مسند ابی یعلی، مسند سعد بن ابی وقاص، ۳۱۵/۱، حدیث: ۷۴۰)

ان احادیث کو لکھنے کے بعد **اعلیٰ حضرت**، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: اس شخص پر فرض ہے کہ مسجد کی زمین وعمارت فورا فورا خالی کر دے، اور اپنی ناپاک تعمیر جو اُن پر کر لی ہے ڈھا کر دور کر دے، **اللہ** قہار وجبار کے غضب سے ڈرے، ذرا مَن دو مَن نہیں بیس پچیس ہی سیر مٹی کے ڈھیلے گلے میں باندھ کر گھڑی دو گھڑی لئے پھرے۔ اس وقت قیاس کرے کہ اس ظلم شدید سے باز آنا آسان ہے یا زمین کے ساتوں طبقوں تک کھود کر قیامت کے دن تمام جہان کا حساب پورا ہونے تک گلے میں، مَعَاذَا للہ یہ کروڑوں مَن کا طوق پڑنا اور ساتویں زمین تک دھنسا دیا جانا، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی، وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاوی رضویہ، ۲۶۳/۱۹)

www.dawateislami.net

(5) بدشگونی لینے والا ہم سے نہیں

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَہٗ اَوْ مَنْ تَکَہَّنَ اَوْ تُکُہِّنَ لَہٗ اَوْ مَنْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَہٗ یعنی جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی لی گئی، یا جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کی گئی، یا جادو کرنے اور کروانے والا ہم سے نہیں۔

(مسند بزار، اول حدیث عمران بن حصین، ۹/۵۲، حدیث: ۳۵۷۸)

بدشگونی کی تعریف اور اسکی قسمیں

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (۱) بُرا شگون لینا (۲) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی تفسیرِ قُرطبی میں نَقْل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا ارادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقْت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بَدشگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔

(الجامع لاحکام القرآن، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۸/۱۳۲، ۴، جزء۱۶)

نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟

بَدشگونی کی عادتِ بَد میں مبتلا شخص کو جب کسی کام میں نقصان ہوتا ہے یا

www.dawateislami.net

کسی مقصد میں ناکامی ہوتی ہے تو وہ یہ جملہ کہتا ہے: آج صبح سویرے نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟ حالانکہ انسان صبح سویرے بستر پر آنکھ کھلنے کے بعد سب سے پہلے اپنے ہی گھر کے کسی فرد کی شکل دیکھتا ہے، تو کیا گھر کا کوئی آدمی اس قدر منحوس ہوسکتا ہے کہ صِرْف اس کی شکل دیکھ لینے سے سارا دن نُحوست میں گزرتا ہے؟ کسی کو منحوس کہنے پر بعض اوقات شرمندگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، ایک سبق آموز حکایت سے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل کی جانب چلے جارہے تھے۔ صبح کے سناٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف سنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستہ میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑے طُمْطُراق (یعنی شان وشوکت) سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آرہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصے سے چیخا: ''اف! یہ تو انتہائی بَدشگونی ہے۔ کیا اس بَد بخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔'' بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے چیخا: ''ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے باندھ

www.dawateislami.net

دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔'' سپاہیوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہوگئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کرلیا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: ''واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!'' اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آرہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھولے نہ سَمارہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زوردار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہوگئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بلاخوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے ''میں یا آپ؟'' میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چلچلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کردیا

www.dawateislami.net

اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔

بدشگونی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی انسان کے لئے دینی ودُنیوی دونوں اعتبار سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انسان کو وسوسوں کی دَلدل میں اُتار دیتی ہے چنانچہ وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی پَرچھائی (یعنی سائے) سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وَہم میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ دنیا کی ساری بدبختی وبدنصیبی اسی کے گِرد جمع ہوچکی ہے اور دوسرے لوگ پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسا شخص اپنے پیاروں کو بھی وہمی نگاہ سے دیکھتا ہے جس سے دلوں میں کدُورت (یعنی دشمنی) پیدا ہوتی ہے۔ بدشگونی کی باطنی بیماری میں مبتلا انسان ذہنی وقلبی طور پر مَفلُوج (یعنی ناکارہ) ہوکر رہ جاتا ہے اور کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرسکتا۔ امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: اِعْلَمْ اَنَّہ لَیْسَ شَیْءٌ اَضَرَّ بِالرَّأْیِ وَلَا اَفْسَدَ لِلتَّدْبِیرِ مِن اِعتِقَادِ الطِّیَرَۃِ جان لو! بدشگونی سے زیادہ فکر کو نقصان پہنچانے والی اور تدبیر کو بگاڑنے والی کوئی شے نہیں ہے۔ (ادب الدنیا والدین، ص ۲۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) کہانت کرنے کرانے والے ہم میں سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ اَوْ تُطُیِّرَ لَہ اَوْ مَنْ تَکَہَّنَ اَوْ تُکُہِّنَ لَہ اَوْ مَنْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَہٗ

www.dawateislami.net

یعنی جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی لی گئی، یا جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کی گئی، یا جادو کرنے اور کروانے والا ہم سے نہیں۔

(مسند بزار، اول حدیث عمران بن حصین، ۹/۵۲، حدیث: ۳۵۷۸)

کہانت کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بعض کاہنوں کا دعویٰ تھا کہ ہمارے پاس جنات آ کر ہم کو غیبی چیزیں غیبی خبریں بتاتے ہیں کہ شیاطین آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر کاہنوں نجومیوں کو بتاتے ہیں۔ بعض کاہن خفیہ علامات، اسباب سے غیبی چیزوں کا پتہ بتاتے ہیں انہیں عَرَّاف کہتے ہیں اور اس عمل کو عرافت، یہ دونوں عمل حرام ہیں ان کی اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ (مرقات واشعہ) لفظ کاہن بہت عام ہے۔ نجومی، رَمّال، عَرَّاف سب کو کاہن کہا جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۲۶۷)

کاہنوں سے غیبی خبریں پوچھنا

کاہنوں سے غیبی خبریں پوچھنا حرام ہے انہیں عالم غیب جاننا ان کی خبروں کی تصدیق کرنا کفر ہے، ہاں! انہیں جھوٹا کرنے کے لیے ان سے کچھ پوچھ کر لوگوں پر ان کا جھوٹا ظاہر کرنا اچھا ہے کہ یہ تبلیغ ہے، یہاں پہلی صورت مراد ہے، اس سے منع فرمایا گیا۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۲۶۸)

www.dawateislami.net

کاہنوں کی بعض باتیں دُرُست ہونے کی وجہ

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ان کی باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو خبر وہ دیتے ہیں بعض اوقات وہ سچ نکلتی ہیں۔ اِرشاد فرمایا: وہ کلمہ جن سے سنا ہوا ہوتا ہے جسے جِنّی اُچک لیتی ہے اور اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈال دیتی ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغیوں کے کان میں آواز پہنچاتی ہے، پھر کاہن اس کلمہ میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں مِلا دیتے ہیں۔

(مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ و اتیان الکھان، ص۱۲۲٤، حدیث:۲۲۲۸)

سفید گدھا اس سے زیادہ نجوم جانتا ہے (حکایت)

نصیر الدین طوسی جو کہ علمِ ریاضی کا بڑا ماہر گزرا ہے ایک ولی کی ملاقات کرنے گیا۔ کسی نے ان بزرگ سے عرض کی: یہ دنیا کا اس وقت بہت بڑا عالم ہے انہوں نے پوچھا کہ اس میں کیا کمال ہے؟ کہا کہ علمِ نجوم میں کامل ماہر ہے۔ فرمایا: سفید گدھا اس سے زیادہ نجوم جانتا ہے۔ طوسی کو بہت ناگوار گزرا اور وہاں سے اٹھ گیا، کمالِ اتفاق سے رات کو ایک چکی والے کے گھر پہنچا جس کے یہاں بہت سے گدھے پلے ہوئے تھے۔ گدھے والا بولا: آج سخت بارش ہوگی، اندر آرام کرو، طوسی

www.dawateislami.net

نے پوچھا: تجھے کیا خبر؟ اس نے کہا کہ جب میرا گدھا اپنی دم تین بار ہلاتا ہے تو سخت بارش ہوتی ہے، آج اس نے دم ہلائی ہے۔ چنانچہ کچھ دیر بعد تیز بارش آ گئی۔ تب یہ نادم ہوا کہ واقعی گدھے بھی علم نجوم والے سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ ہوا میں اڑنا، دریا پر چلنا، بڑا عالم ہو جانا کوئی کمال نہیں۔ مکھی بھی اڑتی ہے، مچھلی بھی تیرتی ہے، چیل آندھی کو اور مینڈک بارش کو پہلے سے ہی معلوم کر لیتے ہیں یہ اوصاف جانوروں میں بھی ہیں بڑا علم شیطان کو بھی تھا۔ تصوُّف اور فقیری اطاعتِ مصطفٰی علیہ السلام سے حاصل ہوتی ہے۔

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا　　تصور میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا　　حقیقت معرفت اہلِ طریقت اس کو کہتے ہیں

(تفسیر نعیمی، ۱/۵۱۵)

نُجومی کو ہاتھ دکھانا

بہت سے لوگ کاہنوں، نُجومیوں، پروفیسروں اور رَمل و جَفر کے جھوٹے دعویداروں کے ہاں جا کر قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں، اپنا ہاتھ دکھاتے ہیں، فالنامے نکلواتے ہیں، پھر اس کے مطابق آئندہ زندگی کا لائحہ عمل بناتے ہیں۔ اس طرزِ عمل میں نقصان ہی نقصان ہے چنانچہ امامِ اہلسنّت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا اگر بطورِ اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفرِ خالص ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا:

www.dawateislami.net

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ یعنی اس نے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر نازل ہونے والی شے کا انکار کیا۔(ترمذی ،کتاب الطھارۃ،باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان الحائض،۱/۱۸۵،حدیث:۱۳۵) اور اگر بطورِ اِعتِقاد وتَیَقُّن(یعنی یقین رکھنے کے طور پر) نہ ہو مگر مَیل ورَغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے،اسی کو حدیث میں فرمایا:لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا اللہ تعالٰی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائیگا،اور اگر ہَزْل واِستہزاء(یعنی ہنسی مذاق کے طور پر) ہو تو عَبَث (یعنی بے کار) ومکروہ وحماقت ہے،ہاں! اگر بقصدِ تَعْجِیْز(یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حَرَج نہیں۔(فتاوٰی رضویہ،۲۱/۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) جادو کرنے کروانے والا ہم سے نہیں

رسولِ نذیر،سِراجِ مُنیر،محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے:لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَاَوْ تُطُیِّرَلَہ اَوْ مَنْ تَکَھَّنَ اَوْ تُکُھِّنَ لَہ اَوْ مَنْ سَحَرَ اَوْسُحِرَ لَہٗ یعنی جس نے بدشگونی لی یا جس کے لئے بدشگونی لی گئی،یا جس نے کہانت کی یا جس کے لئے کی گئی،یا جادو کرنے اور کروانے والا ہم سے نہیں۔

(مسند بزار، اول حدیث عمران بن حصین،۹/۵۲،حدیث:۳۵۷۸)

جادو کیا ہے؟

شریعت میں سحر(جادو) کے معنی ہیں خفیہ طور پر کسی چیز کو خلافِ اصل ظاہر کرنا۔(تفسیر نعیمی،۱/۵۷۱) جادو کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ کسی شریر اور بدکار شخص کا

www.dawateislami.net

مخصوص عمل کے ذریعے عام عادت کے خلاف کوئی کام کرنا جادو کہلاتا ہے۔

(شرح المقاصد، المقصد السادس، الفصل الاول فی النبوۃ، ۵/ ۷۹)

بنی اسرائیل کو جادو سیکھنے سے روکا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے نیک لوگوں اور علما نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جاہل لوگ جادو کو حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم مان کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے، انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ملامت شروع کی۔ ہمارے آقا محمد مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے تک یہی حال رہا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جادو سے بَرَاءَت کا اِظہار فرمایا۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ :۱۰۲، ۱/ ۷۳)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: جادو فرمانبردار اور نافرمان لوگوں کے درمیان امتیاز کرنے اور لوگوں کی آزمائش کے لیے نازل ہوا ہے، جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل

www.dawateislami.net

کرے کافر ہوجائے گا بشرطیکہ اُس جادو میں ایمان کے خلاف کلمات اور افعال ہوں اور اگر کفریہ کلمات وافعال نہ ہوں تو کفر کا حکم نہیں ہے۔(صراط الجنان،۱/۱۷۹)

کسی نے جادو کروادیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر میں بیماری، پریشانی یا بے رُوزگاری ہو تو آج کل اکثر وَسوسہ آتا ہے کہ شاید کسی نے جادو کروادیا ہے، لہٰذا بابا جی (تعویذ دھاگہ دینے والے) سے رابطہ کیا جاتا ہے، بِالفرض بابا جی بتادیں کہ تمہارے قریبی رشتے دار نے جادو کروایا ہے تو عُمُوماً بہو یا بھابھی کی شامت آجاتی ہے۔ بعض اوقات بابا جی جادو کرنے والے یا والی کے نام کا پہلا حَرْف بلکہ نام ہی بتادیتے ہیں! کبھی کبھی تو سوئیوں والا ماش کے آٹے کا پُتلا اور تعویذ وغیرہ بھی گھر سے برآمد ہوجاتا ہے۔ اور پھر لوگ ایسے ''بابا جی'' پر اندھا بھروسہ کر لیتے ہیں اور خاندان بھر میں غیبت و بہتان تراشی کا بدترین سلسلہ چل نکلتا اور نتیجتاً ہرا بھرا لہلہاتا خاندان تاخت وتاراج ہوکر رہ جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بِلا ثُبُوتِ شَرعی صرف عاملوں اور باباؤں کے کہنے پر اگر آپ نے کسی سے کہا: مَثَلاً ہماری بھابھی جادو کرواتی ہے تو یہ بُہتان، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہوا اور اگر کسی نے چھپ کر واقعی جادو کروا بھی دیا ہو اور آپ کو یقینی طور پر پتا چل گیا ہو تب بھی اُس مخصوص فرد کا جادو کے حوالے سے بِلا مَصلَحتِ شرعی کسی سے تذکِرہ کرنا غیبت ہے۔ خیال رہے! عاملوں یا باباؤں کا بتانا شرعی ثُبُوت نہیں کہلاتا۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۲۵)

www.dawateislami.net

جادو سے حفاظت کے تین مدنی پھول

(۱) سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت (رکعت)

حضرت سیِّدُنا عقبہ ابن عامر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ جُحْفَہ اور اَبْواء کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ اچانک ہمیں آندھی اور سخت تاریکی نے گھیر لیا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''سورۃُ الْفَلَق'' اور ''سورۃُ النَّاس'' کے ذریعے پناہ مانگی اور فرمانے لگے: اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کہ کسی نے ان دونوں کے ساتھ پناہ مانگنے والے کی طرح پناہ نہیں مانگی۔

(ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فی المعوذتین، ۱۰۴/۲، حدیث: ۱۴۶۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں سورتیں صرف جادو کے لئے ہی نہیں بلکہ دوسری آفتوں میں بھی کام آتی ہیں اگر ان کا تعویذ لکھ کر ساتھ رکھا جائے تو بھی اَمان ملتی ہے قرآنی آیات سے تعویذ جائز ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲۵۲/۳)

(۲) روزانہ عجوہ کھجور کھانے والا جادو سے محفوظ رہے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو کوئی صُبْح سَویرے سات عَجْوَہ چھوہارے کھائے تو اسے اس دن زہر اور جادو نقصان نہ دے گا۔

(بخاری، کتاب الاطعمہ، باب العجوۃ، ۵۴۰/۳، حدیث: ۵۴۴۵)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَجْوَہ مدینہ منورہ کے اعلیٰ قسم کے چھوہارے ہیں۔ان کا رنگ سیاہ ہوتا ہے ان پر کچھ دھاریاں قدرتی ہوتی ہیں۔عَوَالِی مَدِیْنہ میں ایک باغ ہے۔جس میں عَجْوَہ کے دو درخت ایسے ہیں جنہیں حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ اَقدس سے لگایا، اب کچھ کم پھل دیتے ہیں فقیر نے ان درختوں کو بوسہ دیا ہے اور اس کے پھل کے 11 دانے اپنے ساتھ لایا تھا۔اس کا ایک دانہ ایک ریال کا ملتا ہے، واقعی عَجْوَہ کھجور میں یہ تاثیر ہے مگر عَجْوَہ مدینہ منورہ کا ہو۔(مرقات)(مراٰۃ المناجیح،۲۳/۶)

(۳)سال بھر جادو سے حفاظت

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں :اگر اس رات (یعنی شبِ براءَت) کو سات پتے بیری (یعنی بیر کے دَرخت) کے پانی میں جوش دے کر (جب پانی نہانے کے قابل ہو جائے تو) غُسل کرے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیز تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ (اسلامی زندگی،ص۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جادو ٹونہ کروانے کا الزام

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ ''پردے کے بارے میں سوال جواب''

www.dawateislami.net

میں بصورت سوال جواب تحریر فرماتے ہیں:

سُوال: آج کل عامِل کی باتوں میں آ کر رشتے دار ایک دوسرے کے بارے میں جادو کا بُہتان رکھ دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: کسی مسلمان پر بُہتان رکھنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ عامِل کے بتانے یا خواب یا فال یا اِستخارے کے ذَرِیعے پتا چلنے کو شَرعی ثُبُوت نہیں کہتے کہ جس کو بنیاد بنا کر کسی مسلمان کی طرف ان گناہوں کو منسوب کیا جا سکے۔ یہاں شرعی ثُبوت یہ ہے کہ یا تو ملزَم خود اِقرار کرلے کہ میں نے جادو کیا یا کروایا ہے، یا دو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورَتیں گواہی دیں کہ ہم نے اِس کو خود جادو کرتے یا کرواتے دیکھا ہے۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) مسلمان کو دھوکا دینے والا ہم سے نہیں

اللّٰہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عَنِ العُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم سے نہیں۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی ...الخ، ص٦٥، حدیث: ١٠١)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: غَشَّنَا میں ضمیرِ متکلّم سے مراد سارے مسلمان ہیں یا اہلِ عرب یا اہلِ

www.dawateislami.net

مدینہ یعنی جس نے مسلمانوں کو یا اہلِ عرب کو اہلِ مدینہ کو دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے نہیں۔(مراٰۃ المناجیح،۵/۲۵۴)

دھوکا کسے کہتے ہیں؟

حضرت علامہ عبدالرءُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ''فَیضُ الْقَدِیر شرح جامع الصغیر'' میں لکھتے ہیں:اَلْغِشُّ سَتْرُ حَالِ الشَّیْءِ یعنی کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔(فیض القدیر،٦/ ٢٤٠،تحت الحدیث:٨٨٧٩) تیسری صدی ہجری کے جلیل القدر محدث،فقیہ اور کثیر کتابوں کے مصنف حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اسحٰق بغدادی حَرْبی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی لکھتے ہیں:فَالغِشُّ أَنْ یُظْهِرَ شَیْئًا وَیَخْفِیَ خِلَافَهُ أَوْ یَقُولَ قَوْلاً وَیَخْفِیَ خِلَافَهُ یعنی دھوکا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو ظاہر کرے اور اس کے خلاف (یعنی حقیقت) کو چھپائے یا کوئی بات کہے اور اس کے خلاف (یعنی حقیقی بات) کو چھپائے۔(غریب الحدیث للحربی،٢/ ٦٥٨) مثلاً کسی عیب دار چیز کو اس کا عیب چھپا کر بیچنا،جعلی یا ملاوٹ والی چیزوں کو اصلی اور خالص کہہ کر بیچنا وغیرہ۔

گوشت کو پھونک کر موٹا نہ کرو

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْهَهُ الکریم نے گوشت فروشوں سے ارشاد فرمایا:یَامَعْشَرَ الْقَصَّابِیْنَ لَا تَنْفِخُوْا فَمَنْ نَفَخَ اللَّحْمَ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی اے گوشت فروشو! گوشت کو پُھونک کر موٹا نہ کرو جس نے ایسا کیا وہ ہم سے نہیں۔

(کنزالعمال،کتاب البیوع،قسم الافعال،٢/٦٥،جزء٤،حدیث:٩٩٦٥)

www.dawateislami.net

تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے (حکایت)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ایک بار حضورِ اَنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم غلہ کے بازار میں تشریف لے گئے تو کسی دکان پر گندم یا جو یا کسی اور غلہ کا ڈھیر تھا، حضورِ اَنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ شریف داخل کیا تو پتہ لگا کہ ڈھیر کے اوپر تو غلہ سوکھا ہوا ہے مگر اندر سے گیلا ہے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''گیلے غلہ کو تو نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ ڈالا تا کہ اسے لوگ دیکھ لیتے جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں'' غالبًا دکاندار کو یہ خبر نہ تھی کہ یہ بھی جرم ہے، وہ سمجھے تھے کہ خود گیلا کرنا گناہ ہے جو بارش سے قدرتی طور پر گیلا ہو جائے اس میں ہمارا کیا گناہ؟ لہٰذا اس سے ان صحابی کا فسق ثابت نہیں ہوتا، نیز گناہ کر لینا اور چیز ہے فسق کچھ اور یہ گناہ تھا جس سے توبہ ہوگئی اگر اس گناہ پر جم جاتے توبہ نہ کرتے تو فسق ہوتا، رب تعالٰی فرماتا ہے:

وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ (پ٤، آل عمران: ۱۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

اس واقعہ سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے بلکہ خریدار کو عیب پر مطلع کر دے کہ وہ چاہے تو عیب دار سمجھ کر خریدے چاہے نہ خریدے۔ دوسرے یہ کہ حاکم یا بادشاہ کا بازار میں گشت کرنا، دکانداروں سے ان کی چیزوں کی، باٹ ترازو کی تحقیقات کرنا، قصور ثابت ہونے پر انہیں سزا دینا سنت ہے،

www.dawateislami.net

آج جو یہ تحقیقات حکام کرتے ہیں یہ حدیث سے ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ تجارتی چیز میں عیب پیدا کرنا بھی جرم ہے اور قدرتی پیدا شدہ عیب کو چھپانا بھی جرم۔

(مراۃ المناجیح، ۴/۲۷۲، ملخصاً)

گوشت فروشوں کیلئے اِحتیاطیں

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: اکثر گوشت بیچنے والے آج کل بَہُت ساری غَلَطیاں کر کے گناہ کماتے اور اپنی روزی خراب کر ڈالتے ہیں۔ مِنْجُملہ برف خانے کے نکالے ہوئے باسی گوشت کو تازہ کہہ کر فروخت کرنا، ڈھانڈے (بوڑھے بیل) یا بوڑھی بھینس یا بوڑھے بھینسے کے گوشت کو بچھیا (یعنی نوعمر گائے) کا گوشت کہہ کر بیچنا یا بڈّھی گائے یا بچھڑے کی ران پر کسی اور بچھیا کے چھوٹے چھوٹے تھن لگا کر دھوکہ دے کر فروخت کرنا، جن ہڈّیوں اور چھیچھڑوں کو پھینک دینے کا عُرف (رَواج) ہے اُن کو دھوکے سے وَزن میں چلا دینا، گوشت یا قیمے کو بغیر تولے صرف اندازے سے تول کے نام پر دینا، (مَثَلاً کسی نے آدھ پاؤ قیمہ مانگا تو مُٹّھی میں لیکر وزن کئے بِغیر ہی بطورِ آدھ پاؤ دے دیا) وغیرہ گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ (فیضان سنت، ص ۵۹۹)

اندازے سے تولنے کی مُمانَعَت

سُوال: ابھی آپ نے قیمہ اندازے سے تولنے کی مُمانَعت فرمائی۔ اس میں تو آزمائش ہے کیوں کہ کئی چیزیں آج کل اندازے سے ہی تول کر دینے کا

www.dawateislami.net

عُرف (یعنی رواج) ہے، تو کیا لینے والا بھی گنہگار ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر تول کے نام پر اندازے سے خریدا تو لینے والا بھی گنہگار ہے۔ اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو چیزیں تول کے نام پر بغیر تولے آج کل دی جاتی ہیں وہ آپ تول کے نام پر نہ مانگیں بلکہ اس کی قیمت کہدیں مَثَلاً کہیں، مجھے 5 روپے کی دہی دے دو یا 12 روپے کا قیمہ دیدو۔ اب وہ جس طرح بھی دے، دونوں گناہ سے بچ گئے۔ (ایضا)

عمدہ گوشت کی پہچان

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف ''فیضانِ سنت'' کے بابِ آدابِ طعام میں عمدہ گوشت کی پہچان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: بوڑھا گوشت لال ہوتا ہے، جبکہ جوان گوشت مِٹیالے (بُھورے) رنگ کا اور اس میں عُمُوماً چربی کم ہوتی ہے۔ بُھورا گوشت زیادہ اچّھا ہوتا ہے۔ گھر کے لئے آخری بچا ہوا گوشت خریدنا مُفید ہوسکتا ہے کیوں کہ بیچنے والے جلدی جلدی چربی اور ہڈّیاں تول میں چلا دیتے ہیں اور یوں آخر کے بچے ہوئے گوشت میں بوٹی زیادہ ہوتی ہے! سبزیوں اور پھلوں کا مُعامَلہ اِس سے اُلٹ ہے کہ تازہ اور عُمدہ جلدی جلدی بک جاتے اور آخر میں گلے سڑے بچ رہتے ہیں۔ ان معنوں کر یہ مَقُولہ دُرُست ہے کہ سبزی اور پھل شُروع میں اور گوشت آخر میں خریدو۔

(فیضان سنت، ص ۵۹۴)

www.dawateislami.net

دھوکے باز بیوی

حضرتِ سیِّدُنا امام جلال الدّین رومی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں: ایک شخص مہمانوں کو کھلانے کے لئے آدھا سیر گوشت خرید کر لایا اور پکانے کے لئے بیوی کو دیا، اس کی بیوی بہت چالاک اور نخرے باز تھی، وہ جو کچھ گھر میں لاتا برباد کر دیتی، اس کا شوہر بھی اس سے بہت تنگ تھا۔ بیوی نے گوشت بھونا اور مہمانوں کے بجائے خود کھا گئی۔ شوہر نے آکر پوچھا: گوشت کہاں ہے؟ مہمانوں کو کھلانا ہے۔ بیوی نے ڈھٹائی سے جھوٹ بولا: وہ گوشت تو بلی کھا گئی، چاہیے تو اور لے آؤ۔ وہ آدمی بیوی کی یہ بات سن کر غصے میں نوکر سے بولا: ترازو لاؤ! میں بلی کا وزن کروں گا۔ جب اس نے بلی کو تولا تو وہ آدھا سیر تھی، یہ دیکھ کر شوہر بولا: اے چال باز عورت! میں آدھا سیر گوشت لایا تھا، اس بلی کا وزن بھی آدھا سیر ہے، اگر یہ گوشت ہے تو بلی کہاں ہے؟ اور اگر یہ بلی ہے تو گوشت کہاں ہے؟

(انوار العلوم مثنوی مولانا روم، دفتر پنجم ص ۵۳۳ ماخوذا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) جو ہم پر تلوار اٹھائے وہ ہم سے نہیں

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ سَلَّ عَلَیْنَا السَّیْفَ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو ہم پر تلوار سونتے وہ ہم سے نہیں۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی من حمل علینا السلاح، ص ۶۵، حدیث: ۹۹)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان پر تلوار سونت لے اگر چہ اس کے قتل کا اِرادہ نہ بھی کرے تب بھی مسلمانوں کی جماعت (یعنی طریقے) سے خارج ہے کیونکہ اس نے مسلمانوں کا سا کام نہ کیا، مسلمان پر ظلماً ہتھیار اٹھانا بھی حرام ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۲۵۴/۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) جو بڑائی سے منع نہ کرے وہ ہم سے نہیں

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اچھی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے منع نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی رحمۃ الصبیان، ۳۶۹/۳، حدیث: ۱۹۲۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اِس حصے (جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اپنے سے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اپنے سے بڑوں کا ادب نہ کرے، چھوٹائی بڑائی خواہ عمر کی ہو خواہ علم کی خواہ درجہ کی! یہ فرمان بہت عام ہے۔ خیال رہے صَغِیْرَنَا اور کَبِیْرَنَا فرما کر یہ بتایا کہ چھوٹے بڑے مسلمانوں کا

www.dawateislami.net

ادب ان پر رحم (کرنا) چاہیے یہ قید بھی زیادتی اہتمام کے لئے ہے ورنہ کافر ماں باپ کا بھی مادری ادب، کافر چھوٹے بھائی پر بھی قرابت داری کا رحم چاہیے جیسا کہ فقہاء کے فرامین اور دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے یوں ہی ان کے حقوقِ قرابت ادا کرے۔ (اشعہ)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے (اچھی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے منع نہ کرے) کے تحت فرماتے ہیں: ہر شخص اپنی طاقت اور اپنے علم کے مطابق دینی احکام لوگوں میں جاری کرے یہ صرف علما کا ہی فرض نہیں سب پر لازم ہے۔ حاکم ہاتھ سے برائیاں روکے، عالم عام زبانی تبلیغ سے یہ فرض انجام دیں فی زمانہ اس سے بہت غفلت ہے۔

(مراۃ المناجیح، ٥٦٠/٦)

بددعا کے بجائے دعا فرمائی (حکایت)

حضرت سیِّدُ نا ابراہیم اَطْرُوش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُ نا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک دن بغداد شریف میں دریائے دجلہ کے کنارے تشریف فرما تھے کہ ایک کشتی میں سوار چند نوجوان ہمارے پاس سے گزرے جو گانے بجانے اور شراب نوشی میں مصروف تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ساتھ موجود حضرات نے عرض کی: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ کھلے عام **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں مشغول ہیں، ان کے لئے بددعا فرمائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے آسمان کی

www.dawateislami.net

طرف ہاتھ بلند فرمائے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے: اے میرے مالک ومولیٰ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے انہیں دنیا میں خوش رکھا ہے اسی طرح انہیں آخرت میں بھی خوش وخرم رکھنا۔ ساتھیوں نے عرض کی: ہم نے تو آپ سے ان کے لئے بددعا کرنے کی گزارش کی تھی نہ کہ دعا کرنے کی۔ ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر انہیں آخرت میں خوش رکھنا چاہے گا تو دنیا میں توبہ کی توفیق مرحمت فرمائے گا اور اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلة الرجاء، ۴/۱۹۰)

میں اور تم قیامت میں یوں آئیں گے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اِرشاد فرمایا: بڑوں کی عزت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یوں آئیں گے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا۔

(المطالب العالیہ، کتاب الرقاق، باب الوصایا النافعة، ۷/۵۷۰، حدیث: ۳۱۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) لوگوں کا مال لوٹنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو سرِعام لوٹ مچائے وہ ہم سے

www.dawateislami.net

نہیں۔(ابو داؤد،کتاب الحدود،باب القطع فی الخلسة،۴/۱۸۴،حدیث:۴۳۹۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے ''جو سرِ عام لوٹ مچائے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو ظالم کھلے بندوں لوگوں کا مال چھین لے اور لوگ منہ تکتے رہ جائیں ایسا ظالم ہمارے طریقہ ہماری جماعت سے خارج ہے، اسلام سے نکل جانا مراد نہیں کہ یہ جرم فسادِ عمل ہے فسادِ عقیدہ نہیں۔ خیال رہے کہ ڈاکو کے ہاتھ نہ کٹیں گے بلکہ ڈکیتی کی سزائیں مختلف ہیں بعض صورتوں میں اس کو سولی دی جائے گی۔(مراٰۃ المناجیح،۵/۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان تو مسلمان! اسلام میں کسی غیر مسلم کا مال بھی زبردستی لینے کی اجازت نہیں ہے، چنانچہ **اعلیٰ حضرت**، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے ''**فتاوی رضویہ شریف**'' میں ایک سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندو کا مال مسلمان زبردستی کھا سکتا ہے یا نہیں؟ تو جواب دیا: زبردستی مال کھانے والے ایک دن بڑا گھر (قید خانہ) دیکھتے ہیں۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم۔(فتاوی رضویہ،۱۹/۶۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) مسلمان کے ساتھ بدد یانتی کرنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْضَرَّہٗ اَوْ مَاکَرَہٗ یعنی جس نے کسی مسلمان

www.dawateislami.net

کے ساتھ بد دیانتی کی یا اسے نقصان پہنچایا یا دھوکا دیا وہ ہم سے نہیں۔

(جامع الاحادیث، ۱۹۰/۶، حدیث: ۱۸۰۹۶)

قیمت بڑھ جانے پر بھی نہ بڑھائی

حضرت سیِّدُنا سَرِی سَقَطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے باداموں کا ایک ''کُرّ'' (ایک پیمانے کا نام) 60 دینار میں خریدا اور اپنے روزنامچے (ہر روز کا حساب لکھنے کی کتاب) میں اس کا نفع تین دینار لکھ دیا، گویا کہ انہوں نے ہر دس دینار پر صرف آدھا دینار نفع لینا بہتر خیال فرمایا۔ کچھ ہی دنوں میں باداموں کا ایک ''کُرّ'' 90 دینار کا ہو گیا۔ دَلّال (کمیشن ایجنٹ/Commission Agent) آیا اور اس نے بادام طلب کئے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لے لو! اُس نے پوچھا: کتنے کے؟ فرمایا: 63 دینار کے۔ دلّال بھی نیک لوگوں میں سے تھا، اس نے کہا: اس وقت یہ بادام 90 دینار کے ہو چکے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میں نے ایک عہد کیا ہے جسے میں ہرگز نہیں توڑ سکتا، لہٰذا میں انہیں 63 دینار میں ہی فروخت کروں گا۔ دلّال نے جواب دیا: میں نے بھی اپنے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مابین اس بات کا عہد کر رکھا ہے کہ کسی مسلمان کو دھوکا نہیں دوں گا۔ اس لئے میں آپ سے یہ بادام 90 دینار میں ہی خریدوں گا۔ (احیاء علوم الدین، ۲/ ۱۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تعالٰی ہم سب کو مسلمانوں کا خیر خواہ بنائے، اس کو نقصان پہنچانے یا دھوکہ دینے سے بچائے۔ جو خوش نصیب دعوتِ

www.dawateislami.net

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جاتا ہے وہ لوگوں کو تکلیف دینے، مسلمانوں کا مال لوٹنے جیسے بڑے بڑے گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والا بن جاتا ہے چنانچہ

میں چوریاں کرتا تھا

(پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی زندگی کے سابقہ احوال کچھ اس طرح قلم بند کرتے ہیں: گھر میں مذہبی ماحول ہونے کے باوجود افسوس اسلامی اَحکام کی بجا آوری سے کوسوں دور تھا۔ **چند روپے کی خاطر چوریاں کرنا، راہ گیروں کی جیبیں صاف کرنا اور ان کے مال کو ہڑپ کر جانا میرا شیوہ بن چکا تھا۔** شاید یہ اچھی صحبت سے دوری کا نتیجہ تھا جس کی وجہ سے میں برائیوں کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔ ہوا کچھ اس طرح کہ مدنی ماحول سے منسلک ایک باعمامہ اسلامی بھائی جو سفید لباس زیب تن کئے ہوئے تھے میرے پاس تشریف لائے اور نہایت ہی محبت بھرے انداز میں سلام و مصافحہ کرنے کے بعد مجھے نیکی کی دعوت دینے لگے اور آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کو سنوارنے کے لئے اعمال صالحہ کرنے کی ترغیب دلانے لگے۔ دوران گفتگو بذریعہ انفرادی کوشش انہوں نے مجھے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی۔ یوں اجتماع کی حاضری کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اجتماع کی برکت سے آہستہ آہستہ دعوت اسلامی کی محبت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا نورانی جلوہ خواب میں دیکھا تو میرا

www.dawateislami.net

ایمان تازہ ہوگیا۔آپ انتہائی سادہ مگر صاف وشفاف لباس زیب تن کئے اور سبز عمامہ کا تاج سجائے ہوئے تھے،آپ کے چہرے پر بزرگی کے آثار نمایاں نظر آرہے تھے، پھر وہ وقت بھی آیا کہ میں نے سر کی آنکھوں سے دیدارِامیرِ اہلسنّت کا شرف پایا، دولتِ دیدار ملنے کے بعد نسبتِ عطار سے مشرف ہونے کے لئے بے قرار ہوگیا اور جلد ہی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہوکر عطاری بن گیا۔نسبتِ عطار حصے میں کیا آئی میری زندگی میں سنتوں کی بہار آگئی، چہرے پر داڑھی سجالی، سر پر سبز عمامہ شریف پہن لیا اور مدنی حلیہ بھی اپنا لیا تادمِ تحریر شہر مشاورت میں مدنی انعامات کا ذمہ دار ہوں اور مدنی کام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) علما کا حق نہ پہچاننے والا میری امت سے نہیں

رسولِ اکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمان ہے:

لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَمْ یُجِلَّ کَبِیْرَنَا وَیَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّہ یعنی جو ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے علما کا حق نہ پہچانے (یعنی ان کا احترام نہ کرے) وہ میری امت سے نہیں۔

(مسند احمد،مسند الانصار،۸/۴۱۲،حدیث:۲۲۸۱۹)

تین شخص ایسے ہیں جن کے حقوق کو منافق ہی ہلکا جانے گا

مَحبوبِ رَبُّ العزت،محسنِ انسانیت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کے حقوق کو منافق ہی ہلکا جانے گا: (۱) جسے اسلام میں بڑھاپا آیا (۲) عالمِ دین اور (۳) انصاف پسند بادشاہ۔

(المعجم الکبیر، ۸/۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹)

بادشاہی تو اِسے کہتے ہیں (حکایت)

خلیفہ ہارون رشید اپنے لشکر کے ساتھ شہر رِقَّہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا تو اس قدر ہجوم ہوا کہ لوگوں کی جوتیاں ٹوٹنے لگیں اور اُفق غبار آلود ہو گیا، خلیفہ کی ایک کنیز محل کے بُرج سے یہ عظیم الشان منظر دیکھ رہی تھی، حیرانی کے عالم میں پوچھنے لگی: یہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ خراسان شہر کے عالم حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ رِقَّہ تشریف لائے ہیں اور یہ تمام افراد اُن کے استقبال کے لئے جمع ہوئے ہیں، یہ سن کر وہ کنیز بے ساختہ پکار اٹھی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بادشاہی تو اسے کہتے ہیں، ہارون کی حکومت کیا ہے اس کے لئے تو لوگ حکومتی کارندوں کے دباؤ میں آ کر جمع ہوتے ہیں۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۵۵)

شُرَفا کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، سِراجُ الْاُمّۃ، کاشِفُ الْغُمَّۃ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْخَم حضرت سیِّدُنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے شاگردِ رشید امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: تم ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزت دینا، شُرَفاء کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں سے پیار ومحبت کرنا، عام لوگوں سے تعلق قائم کرنا، فاسق وفاجر کو ذلیل ورُسوا نہ کرنا، اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، سلطان کی اِہانت کرنے سے بچنا، کسی کو بھی حقیر نہ سمجھنا، اپنے اخلاق وعادات میں کوتاہی نہ کرنا، کسی پر اپنا راز ظاہر نہ کرنا، بغیر آزمائے کسی کی صحبت پر بھروسہ نہ کرنا، کسی ذلیل وگھٹیا شخص کی تعریف نہ کرنا اور کسی ایسی چیز سے محبت نہ کرنا جو تمہارے ظاہری حال کے خلاف ہو۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ٢٧)

عالم کی عزت (حکایت)

خلیفۂ بغداد ہارون رشید نے ایک مرتبہ مشہور عالم حدیث حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ محمد ضریر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ القدیر کی دعوت کی۔ وہ آنکھوں سے معذور تھے جب لوٹا اور چلمچی ہاتھ دھلانے کے لیے لائی گئی تو خلیفہ نے چلمچی تو خدمت گار کو دی اور خود لوٹا ہاتھ میں لے کر حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ محمد ضریر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ القدیر کا ہاتھ دھلانے لگا اور کہا کہ اے ابو معاویہ! آپ نے پہچانا کہ کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، خلیفہ نے کہا: ہارون! یہ سن کر ابو معاویہ کے دل سے یہ دعا نکلی کہ جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی ہی اللہ تعالیٰ آپ کی عزت فرمائے، ہارون رشید نے کہا: ابو معاویہ! بس آپ کی اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ کیا تھا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ١٤٥)

www.dawateislami.net

(14) بے صبری کرنے والا ہم میں سے نہیں

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ یعنی جو اپنے منہ پر طمانچے مارے، گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلا مچائے وہ ہم سے نہیں۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من ضرب الخدود، ۱/۴۳۹، حدیث: ۱۲۹۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: میت وغیرہ پر منہ پیٹنے کپڑے پھاڑنے رب تعالٰی کی شکایت بے صبری کی بکواس کرنے والا ہماری جماعت یا ہمارے طریقے والوں سے نہیں ہے یہ کام حرام ہیں ان کا کرنے والا سخت مجرم (ہے) (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) اس حدیث کی تائید قرآن کریم فرما رہا ہے:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

(ترجمہ کنز الایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔) (پ۲، البقرۃ: ۱۵۶)

اسی لئے شہدائے کربلا کے اہل بیت اطہار (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے تا زیست (یعنی زندگی بھر) یہ حرکتیں نہ کیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۰۲)

www.dawateislami.net

آواز سے رونا منع ہے

آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وفات پر بُکا فرمایا۔ (بہارشریعت، ۱/۸۵۵)

آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمزدہ ہے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ حضرت ابوسیف رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکان پر گئے تو یہ وہ وقت تھا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ جان کنی کے عالم میں تھے۔ یہ منظر دیکھ کر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا آپ بھی روتے ہیں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابنِ عوف! میرا رونا شفقت کی وجہ سے ہے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ جب چشمانِ مبارک سے آنسو بہے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانِ مبارک پر یہ کلمات جاری ہوگئے: ''اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَ الْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمزدہ ہے مگر ہم وہی بات زبان سے نکالتے ہیں جس سے ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ خوش ہوجائے اور بلاشبہ اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے بہت

www.dawateislami.net

زیادہ غمگین ہیں۔'' (بخاری،کتاب الجنائز،باب قول النبی انا بك لمحزونون، ۱/۴۴۱،حدیث:۱۳۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گندھک کا کُرتا اور کھجلی کا دوپٹہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چِلّا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن یوں کھڑی کی جائے گی کہ اس کے بدن پر گندھک کا کُرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

(مسلم،کتاب الجنائز،باب التشدید فی النیاحة،ص۴۶۵،حدیث:۹۳۴)

کتے کی طرح بھونکیں گی

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَةٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ان نوحہ کرنے والی عورتوں کو قیامت کے دن جہنم میں دو صفوں میں کھڑا کیا جائے گا، ایک صف جہنمیوں کی دائیں جانب جبکہ دوسری بائیں جانب ہوگی، یہ وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔

(المعجم الاوسط،۴/۶۶،حدیث:۵۲۲۹)

www.dawateislami.net

کیا عزیز کی موت پر صبر کرنا مشکل ہے ؟ (حکایت)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفحہ 404 پر ہے کہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے **عرض** کی گئی کہ اگر بے اِختیاری میں اپنے عزیز کی مَوت پر صَبْر نہ کرے تو جائز ہوگا ؟ **اِرشاد** فرمایا: بے اِختیاری بنا لیتے ہیں ورنہ اگر طبیعت کو روکا جائے تو یقین ہے کہ صَبْر ہوسکتا ہے۔ حُضُور اَقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لئے جا رہے تھے راہ میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کی مَوت پر نَوْحہ کر رہی ہے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے منع فرمایا اور اِرشاد فرمایا: ''**صَبْر** کر۔'' وہ اپنے حال میں ایسی بے خَبر تھی کہ اس کو نہ معلوم ہوا کون فرما رہے ہیں جواب بے ہودَہ دیا کہ آپ تشریف لے جائیں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تشریف لے گئے بعد کو لوگوں نے اس سے کہا کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منع فرمایا تھا۔ وہ گھبرائی اور فوراً دربار میں حاضِر ہوئی اور عرض کیا: **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع فرما رہے ہیں اب میں صبر کرتی ہوں۔ اِرشاد فرمایا: '' **اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی** '' (صبر پہلی ہی بار کرتی تو ثواب ملتا پھر تو صبر آ ہی جاتا ہے۔) (مسلم، کتاب الجنائز، باب فی الصبر...الخ، ص ٤٦٠،

www.dawateislami.net

حدیث:۹۲۶ ملخصا) اِس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہوسکتا ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) میت کے وقت کپڑے پھاڑنے والا ہم سے نہیں

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ سَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ یعنی جو سر منڈائے، چیخیں مارے اور کپڑے پھاڑے وہ ہم سے نہیں۔

(ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی النوح، ۳/۲۶۰، حدیث: ۳۱۳۰)

سر منڈانے سے مراد موت پر غم کے لئے سر منڈانا مراد ہے، مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان ''جو سر منڈائے'' کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ عرب میں بھی کسی کی موت پر سر منڈانے کا رواج تھا۔ ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ خیال رہے کہ صحابہ کرام ایسی حالت میں تبلیغ اور اپنے بال بچوں کی اِصلاح سے غافِل نہیں رہتے تھے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۰۲-۵۰۳)

میں اس سے بیزار ہوں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس سے بیزار ہوں جو سر منڈائے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک

www.dawateislami.net

کرے۔(مسلم،کتاب الایمان،باب تحریم ضرب الخدود،ص٦٦،حدیث:١٠٤)

عمدہ کپڑے پہن لئے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال ہوگیا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ عمدہ کپڑے زیب تن کئے، تیل لگائے لوگوں کے پاس آئے۔ وہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو اس حالت میں دیکھ کر بڑے سیخ پا ہوئے اور بولے: تمہارے بیٹے کا انتقال ہوا ہے اور تم ان کپڑوں میں اور تیل لگائے گھوم رہے ہو؟ فرمایا: تو کیا میں کم ہمتی کا اظہار کروں؟ میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تین انعامات دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور ہر انعام مجھے دنیا وَمَا فِیْھَا سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ(۱۵۶) اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(۱۵۷)

ترجمہ کنزالایمان: کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔ (پ٢، البقرۃ: ١٥٦-١٥٧)

(منہاج القاصدین،کتاب الصبر والشکر،ص١٠٥٥)

www.dawateislami.net

غم سہنے کا ذہن بنالیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر مصیبت پر صبر کرنا چاہئے اور ثواب کا حق دار بننا چاہئے، مصیبت پر صبر کیلئے خود کو تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صبر کا عزم کرلیا جائے۔ مثلاً یہ تصور کرلیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہوگئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں صبر کروں گا، ہمارے بزرگان دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِين فرمایا کرتے: ''جس کو صبر نہ آئے وہ تکلفاً صبر اختیار کرے۔'' **نیز پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: جو تکلفاً صبر کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو صبر عطا فرمادے گا اور کسی کو صبر سے بڑھ کر خیر اور وسعت والی چیز عطا نہیں کی گئی۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الاستعفاف عن المسا ئلۃ، ١/ ٤٩٦، حدیث: ١٤٦٩)

جنات نے غم خواری کی (حکایت)

حضرت ابوخلیفہ عبدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میرا چھوٹا سا بچہ فوت ہوگیا جس کا مجھے بہت سخت صدمہ ہوا اور میری نیند اچاٹ ہوگئی۔ خدا کی قسم! میں ایک رات اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا۔ میرے علاوہ گھر میں کوئی نہ تھا۔ میں اپنے بیٹے کی سوچوں میں گُم تھا کہ اچانک گھر کے ایک کونے سے کسی نے بڑے پیار سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ يَا اَبَا خَلِيْفَةَ۔ میں نے گھبراہٹ کے عالم میں کہا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰه۔ پھر اس نے سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں

www.dawateislami.net

تلاوت کیں جب وہ اس آیت پر پہنچا:

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا۔ (پ ٤، آل عمران: ١٩٨)

تو اس نے مجھے پکارا: ''اے ابوخلیفہ!'' میں نے کہا: ''لَبَّیک'' اس نے پوچھا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ صرف تمہارے بیٹے ہی کے لیے زندگی مخصوص رہے اور دوسرے کے لیے نہیں؟ کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ شان والے ہو یا رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں؟ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تو فوت ہوئے تو حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جو اللہ تعالٰی کو ناراض کردے۔ کیا تم اپنے بیٹے کو موت سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو؟ جبکہ تمام مخلوق کے لئے موت لکھی جا چکی ہے، یا تم چاہتے ہو کہ تم مخلوق کے متعلق اللہ تعالٰی کی تدبیر کو رد کردو۔ اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنی وسیع نہ ہوتی اگر دکھ اور غم نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔'' پھر اس نے کہا: ''تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟'' میں نے پوچھا: ''تم کون ہو؟ اللہ تعالٰی تم پر رحم فرمائے۔'' اس نے انکشاف کیا: ''میں تیرے پڑوسی جنوں میں سے ایک ہوں۔'' (موسوعة امام ابن ابی الدنیا، ٤٥٣/٢، رقم: ٤٠ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(16) غیر جنس سے مشابہت کرنے والا ہم میں سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّہَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ یعنی جو عورت مردوں کی اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم سے نہیں۔ (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو، ٢/٦٤٠، حدیث: ٦٨٩٢)

صبح وشام غضب میں ہوتے ہیں

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عورتوں سے مُشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتیں صبح شام اللہ تعالٰی کی ناراضی اور اس کے غضب میں ہوتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ٤/٣٥٦، الحدیث: ٥٣٨٥)

تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے

ایک اور روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے[1]: (١) دیُّوث (٢) مردانی عورتیں اور (٣) شراب کا عادی۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی شراب کے عادی کو تو ہم نے جان لیا، دیُّوث کون ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ

مدینہ

[1] حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: اس حدیث میں کلام اس شخص کے بارے میں ہے جو ان چیزوں کو حلال جانتے ہوئے کرے، تو ایسا شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (فیض القدیر، حرف الثاء، ٣/ ٤٣٠، تحت الحدیث: ٣٥٣٠)

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کے گھر والوں کے پاس کون کون آتا ہے؟ ہم نے عرض کی: مردانی عورتیں کون ہیں؟ تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔(مجمع الزوائد،کتاب النکاح، باب فیمن یرضی لاھلہ بالخبث،٥٩٩/٤، حدیث:٧٧٢٢)

مردانہ جوتے پہننے والی ملعون ہے

اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے ایک عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مردانہ جوتا پہنتی تھی، اس پر حدیث روایت فرمائی کہ مَردوں سے تشبُّہ کرنے والیاں ملعون ہیں۔

(ابوداؤد، کتاب اللباس،باب فی لباس النساء ،٨٤/٤،حدیث:٤٠٩٩)

مرد کا بال بڑھانا کیسا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سینہ تک بال رکھنا شرعاً مرد کو حرام، اور عورتوں سے تشبُّہ اور بحکمِ احادیثِ صحیحہ کثیرہ معاذاللّٰہ باعثِ لعنت ہے۔(فتاوٰی رضویہ ،٦١٠/٦) فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 600 پر ہے: (مرد کو) شانوں سے نیچے ڈھلکے ہوئے عورتوں کے سے بال رکھنا حرام ہے۔ مرد کو زنانی وضع کی کوئی بات اختیار کرنا حرام ہے۔رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

www.dawateislami.net

(17) بدلہ لینے کے خوف سے سانپ مارنے والا ہم سے نہیں

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ رَاٰی حَیَّۃً فَلَمْ یَقْتُلْھَا مَخَافَۃَ طَلَبِھَا فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو سانپ دیکھے پھر بدلہ کے خوف سے اسے نہ مارے وہ ہم سے نہیں۔

(المعجم الکبیر، ۷/۷۸، حدیث: ٦٤٢٥)

کیا سانپ کو مارنے والے سے اس کی ناگنی بدلہ لیتی ہے؟

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی ہماری سنت کا تارِک ہے۔ پہلے جہلاءِ عرب کہتے تھے اور جہلاءِ ہند اب تک کہتے ہیں کہ سانپ کو مارنے والے سے اس کی ناگنی بدلہ لیتی ہے اس لئے سانپ کو مت مارو۔ اس فرمان عالی میں اسی خیال کی تردید ہے بھلا سانپنی یعنی ناگن کو کیا خبر کہ کس نے مارا ہے؟ لوگوں میں مشہور ہے کہ مارے ہوئے سانپ کی آنکھوں میں مارنے والے کا فوٹو آجاتا ہے اس فوٹو سے ناگن، قاتل کو پہچان لیتی ہے اس لئے سانپ کو مار کر اس کا سر جلا دیا جاتا ہے تاکہ آنکھوں میں فوٹو نہ رہے مگر یہ بھی غلط ہے اس کا سر جلا دینا اسے مار ڈالنے کے لئے ہے، وہ لاٹھی کھا کر بیہوش ہو جاتا ہے لوگ مردہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں، وہ کچھ عرصہ بعد پھر ہوش میں آکر چلا جاتا ہے آگ میں جلانا اس لیے ہے تاکہ واقعی مر جائے۔ خیال رہے کہ جب تک سانپ اُلٹا نہ پڑ جائے کہ پیٹ اوپر آجائے تب تک وہ زندہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٧٨/٥)

www.dawateislami.net

نقصان دینے والے حیوانات کو مارنا جائز ہے

وہ حیوانات جو تکلیف دیتے ہیں ان کو مارنا جائز ہے جیسے کاٹنے والا کتا، نقصان پہنچانے والی بلی۔ (درمختار،کتاب الخنثی،مسائل شتی، ١٠/٥١٧) اسی طرح چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹمل، مچھر، پسّو، مکھی وغیرہ خبیث و مُوذی جانوروں کا مارنا (بھی جائز ہے) اگرچہ حرم میں ہو۔ (بہارشریعت،١/١٠٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم سے نہیں

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَجَابَ السَّلَامَ فَھُوَلَہٗ وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ السَّلَامَ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جس نے سلام کا جواب دیا ثواب پائے گا اور جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم سے نہیں۔

(الاذکار،کتاب السلام،باب فی آداب ومسائل من السلام، ص٢٠٨، حدیث:٧٠٧)

100 میں سے 90 رحمتیں کسے ملتی ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اُس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے، سلام و ملاقات کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ محبوب (یعنی پیارا) وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ

www.dawateislami.net

گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے، پھر جب وہ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں تو اُن پر سو رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں ان میں سے نوّے رَحمتیں (سلام میں) پہَل کرنے والے کے لئے اور دس مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) میں پہَل کرنے والے کے لئے ہیں۔ (مُسنَد البزار، ١/ ٤٣٧، حدیث:٣٠٨) فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مُصافَحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفِرت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی المصافحة، ٤/ ٣٣٣، حدیث:٢٧٣٦)

"رمضان" کے پانچ حروف کی نسبت سے سلام کے پانچ شرعی مسائل

(١) سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوا اور یہ گناہ جواب دینے سے دفع (یعنی دور) نہ ہوگا، بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔

(٢) سائل نے دروازہ پر آ کر سلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔

(٣) کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصدِ تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

(٤) کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو اس کے بعد اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلام، یہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہے جب اس نے اس کا التزام کر لیا ہو یعنی کہدیا ہو کہ ہاں تمہارا

www.dawateislami.net

سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اس کے پاس امانت ہے جو اس کا حقدار ہے اس کو دینا ہی ہوگا ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دربار میں میرا اسلام عرض کر دینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے (یعنی جب کہ التزام کیا ہو)۔

(۵) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ زبان سے جواب دے، دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ لکھا ہوتا ہے اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارِ شریعت، ۳/۴۶۰ تا ۴۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) پڑوسی کا حق ضائع کرنے والا ہم سے نہیں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ یُضِیْعُ حَقَّ جَارِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو اپنے پڑوسی کا حق تلف کرے ''وہ ہم سے نہیں۔'' (المطالب العالیہ، کتاب الادب، باب جمل من الادب، ۷/۱۱۸، حدیث: ۲۶۰۴)

www.dawateislami.net

پڑوسیوں کو گوشت اور کپڑے دیا کرتے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اپنے پڑوس کے گھروں میں سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کے چالیس چالیس گھروں کے لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے، عید کے موقع پر انہیں قربانی کا گوشت اور کپڑے بھیجتے اور ہر عید پر سو غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ (المستطرف، الباب الثالث والثلاثون، ۱/۲۷٦)

پڑوسی کے گیارہ حقوق

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: نبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: پڑوسی کے گیارہ حق ہیں (۱) جب اسے تمہاری مدد کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو (۲) اگر معمولی قرض مانگے دے دو (۳) اگر وہ غریب ہو تو اس کا خیال رکھو (٤) وہ بیمار ہو تو مزاج پرسی بلکہ ضرورت ہو تیمار داری کرو (۵) مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ (٦) اس کی خوشی میں خوشی کے ساتھ شرکت کرو (۷) اس کے غم و مصیبت میں ہمدردی کے ساتھ شریک رہو (۸) اپنا مکان اتنا اونچا نہ بناؤ کہ اس کی ہوا روک دو مگر اس کی اجازت سے (۹) گھر میں پھل فروٹ آئے تو اسے ہدیۃً بھیجتے رہو، نہ بھیج سکو تو خفیہ رکھو اس پر ظاہر نہ ہونے دو، تمہارے بچے اس کے بچوں کے سامنے نہ کھائیں (۱۰) اپنے گھر کے دھوئیں سے اسے تکلیف نہ دو (۱۱) اپنے گھر کی چھت پر ایسے نہ چڑھو کہ اس کی بے پردگی ہو۔ قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق وہ ہی ادا کرسکتا ہے جس پر اللّٰہ رحم فرمائے

www.dawateislami.net

(مرقات) ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ کہا جاتا ہے ہمسایا اور ماں جایا (یعنی سگا بھائی) برابر ہونے چاہئیں۔ افسوس مسلمان یہ باتیں بھول گئے قرآنِ کریم میں پڑوسی کے حقوق کا ذکر فرمایا، بہرحال پڑوسی کے حقوق بہت ہیں ان کے ادا کی توفیق رب تعالیٰ سے مانگے۔ (مراۃ المناجیح، ۵۲/۶)

اچھا کیا یا بُرا؟

ایک شخص نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ باعظمت میں عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟ ارشاد فرمایا: جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک تم نے اچھا کیا، اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بیشک تم نے بُرا کیا۔

(ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الثناء الحسن، ٤/٤٧٩، حديث: ٤٢٢٣)

دیوار کی مٹی (حکایت)

ایک بزرگ رَحمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے کسی کو خط لکھا اور اسکی سیاہی پڑوسی کی دیوار کی مٹی سے خشک کرنے لگا۔ میرے دل نے پڑوسی کی دیوار سے مٹی لینا اچھا نہ سمجھا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اس معمولی سی مٹی کی کیا حیثیت اور اسکے لئے اجازت لینے کی کیا ضرورت؟ چنانچہ میں نے مٹی لے کر سیاہی کو خشک کرنا شروع کر دیا جب مٹی خط پر ڈالی ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا، وہ آواز

www.dawateislami.net

کچھ یوں تھی:

سَیَعْلَمُ مَنِ اسْتَخَفَّ بِتُرَابٍ مَا یَلْقٰی غَدًا مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ

ترجمہ: جو شخص مٹی کو معمولی سمجھتا ہے اسے عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ اسکا حساب کتنا برا ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب النیۃ...الخ، بیان تفصیل الاعمال...الخ، ۵/ ۹۹)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور ناراض پڑوسی (حکایت)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''جنتی محل کا سودا'' کے صفحہ 33 پر لکھتے ہیں: یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں شہید مسجد، کھارادر، بابُ المدینہ کراچی میں اِمامت کی سعادت حاصل کرتا تھا، اور ہفتے کے اکثر دن بابُ المدینہ کے مختلف علاقوں کی مسجِدوں میں جا کر سنّتوں بھرے بیانات کر کر کے مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کا تعارُف کروا رہا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی ایک تعداد میری دعوت قبول کر چکی تھی اور دعوتِ اسلامی اٹھان لے رہی تھی مگر ابھی دعوتِ اسلامی ایک کمزور پودے ہی کی مِثل تھی۔ واقِعہ یوں ہوا کہ مُوسیٰ لین، لیاری، بابُ المدینہ میں جہاں میری قِیام گاہ تھی وہاں کا میرا ایک پڑوسی کسی ناکردہ خطا کی بناء پر صرف وصرف غَلَط فہمی کے سبب مجھ سے سخت ناراض ہو گیا اور پھر کر مجھے ڈھونڈتا ہوا شہید مسجد پہنچا۔ میں وہاں موجود نہ تھا بلکہ کہیں سنّتوں بھرا بیان کرنے گیا ہوا تھا، لوگوں کے بقول اُس شخص نے مسجِد میں نمازیوں کے سامنے میرے بارے میں سخت برہمی کا اظہار کیا اور کافی شور مچایا اور اعلان کیا کہ میں الیاس قادری کے

www.dawateislami.net

(کارناموں) کا بورڈ چڑھاؤں گا وغیرہ۔ میں نے کوئی انتقامی کاروائی نہ کی نیز ہمّت بھی نہ ہاری اور اپنے مَدَنی کاموں سے ذرہ برابر پیچھے بھی نہ ہٹا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد جب میں اپنے گھر کی طرف آرہا تھا تو وُہی شخص چند لوگوں کے ہمراہ مَحَلّے میں کھڑا تھا،، میری کسوٹی کا وقت تھا، ہمّت کی اور اُس کی طرف ایک دم آگے بڑھ کر میں نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ''اِس پر اُس نے باقاعدہ منہ پھیر لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں جذبات میں نہ آیا بلکہ مزید آگے بڑھ کر میں نے اُس کو بانہوں میں لیا اور اُس کا نام لے کر مَحَبَّت بھرے لہجے میں کہا: ''بُہت ناراض ہو گئے ہو!'' میرے یہ کہتے ہی اُس کا غصّہ ختم ہوگیا، بے ساختہ اُس کی زَبان سے نکلا: نا بھئی نا! الیاس بھائی کوئی ناراضگی نہیں! اور پھر۔۔۔ پھر۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: چلو گھر چلتے ہیں آپ کو میرے ساتھ ٹھنڈی بوتل پینی ہوگی۔'' اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر لے جا کر اس نے میری خیر خواہی کی۔

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

برائی کو بھلائی ختم کرتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یاد رکھئے! کہ **نَجاست کو نَجاست سے نہیں پانی سے پاک کیا جاتا ہے۔** لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی وشدّت بھرا

www.dawateislami.net

سُلوک کرے تب بھی آپ اُس کے ساتھ نرمی و مَحبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش فرمایئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے مُثبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہو گا۔ حضرت سیدنا حکیم لقمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! جو شخص یہ کہتا ہے کہ برائی کو برائی دور کرتی ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو دو آگیں روشن کرے اور دیکھ لے کہ کیا ایک آگ دوسری کو بجھاتی ہے۔ برائی کو تو بھلائی دور کرتی ہے جیسے آگ کو پانی بجھاتا ہے۔

(المستطرف، الباب الثانی والثلاثون، ۱/۲۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) جس نے تنگدستی کے خوف سے شادی نہ کی وہ ہم سے نہیں

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ تَرَکَ التَّزْوِیْجَ مَخَافَۃَ الْعَیْلَۃِ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جس نے تنگدستی کے خوف سے شادی نہ کی وہ ہم سے نہیں۔ (جامع الاحادیث، ۷/۱۶۵، حدیث: ۲۱۶۳۰)

رِزْق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رزق کا وعدہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲، ھود: ۶)

ترجمہ کنز الایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللّٰہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو

www.dawateislami.net

لہذا یہ ذہن ہرگز مت بنایئے کہ شادی کرنے سے خرچ بڑھے گا اور تنگدستی کا شکار ہوجاؤں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآىٕكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۲﴾ (پ۱۸، النور: ۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کبھی نکاح غِنَا (خوشحالی) کا سبب ہوجاتا ہے کہ اس کے سبب اللہ تعالی فقیر کو غنی کردیتا ہے، عورت خوش نصیب ہوتی ہے۔ (نورالعرفان، پ۱۸، النور، زیرِ آیت: ۳۲)

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس غِنَا (خوشحالی) سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غِنَا (خوشحالی) ہے جو قانِع (قناعت کرنے والے) کو تَرَدُّد سے بے نیاز کردیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہوجائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج وزوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہوجانا یا فراخی بہ برکتِ نکاح۔

(خزائن العرفان، پ۱۸، النور، زیرِ آیت: ۳۲)

www.dawateislami.net

شادی ''تنگدستی'' کو ختم کرتی ہے

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں تنگدستی کی شکایت لے کر حاضر ہوا تو حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے شادی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(درمنثور، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۳۲، ۶/۱۸۹)

نکاح کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی کردے گا

حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالٰی نے تمہیں نکاح کا حکم دیا ہے اس کی اطاعت کرو، اللہ تعالٰی نے تمہارے ساتھ جو غِنَا (مالداری) کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالٰی اسے پورا کرے گا۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الافعال، ۸/۲۰۳، جزء:۱۶، حدیث:۴۵۵۷۶)

تین آدمیوں کی مدد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے

نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالٰی کے ذمہ کرم پر ہے۔ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہو، مکاتب غلام جو مال دینے کا ارادہ رکھتا ہو، اور اللہ تعالٰی کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

(ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی المجاهد الخ، ۳/۲۴۷، حدیث: ۱۶۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(21) جو نکاح پر قدرت رکھتا ہو پھر بھی نہ کرے وہ ہم سے نہیں

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ قَدَرَعَلٰی اَنْ یَّنْکِحَ فَلَمْ یَنْکِحْ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو نکاح پر قدرت ہونے کے باوجود نکاح نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔

(دارمی، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ۲/۱۷۷، حدیث: ۲۱۶۴)

نکاح کے فوائد

نکاح کے فوائد بے شمار ہیں۔ ان میں سے نیک اولاد کا ہونا، شہوت کا ختم ہونا، گھر کی دیکھ بھال اور قبیلے کا بڑھنا بھی ہے اور ان کے نان ونفقہ کا بندوبست کر کے ان کے ساتھ رہنے میں مجاہدے کا ثواب حاصل ہوتا ہے، اگر بیٹا (اولاد) نیک ہو تو اس کی دعا سے برکت حاصل ہوگی اور اگر فوت ہو جائے تو (بروزِ قیامت تیرا) شفیع ہوگا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب النکاح، فوائد النکاح، ۲/۳۲ ملخصاً)

میرا طریقہ نکاح ہے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ فَھُوَمِنِّیْ وَمِنْ سُنَّتِی النِّکَاحُ یعنی جس نے میری سنت کو اختیار کیا وہ مجھ سے ہے اور میری سنت میں نکاح بھی ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضلہ، ۶/۱۳۵، حدیث: ۱۰۴۱۹)

www.dawateislami.net

نکاح کرنا کب سنّت ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر مہر، نان ونَفَقہ دینے اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا **سنّتِ مؤکدہ** ہے۔ ایسی حالت میں **نکاح** نہ کرنے پر اَڑے رہنا **گناہ** ہے۔ اگر حرام سے بچنا.. یا.. اِتباعِ سنّت.. یا.. اولاد کا حصول پیشِ نظر ہو تو **ثواب** بھی پائے گا اور اگر محض حصولِ لذت یا قضائے شہوت مقصود ہو تو **ثواب** نہیں ملے گا، **نکاح** بہر حال ہو جائے گا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ۲/۴)

نکاح کرنا فرض بھی ہے اور حرام بھی!

نکاح کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات تو حرام بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ یقین ہو کہ **نکاح** نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو نکاح کرنا **فرض** ہے۔ ایسی صورت میں **نکاح** نہ کرنے پر **گناہ گار** ہوگا۔ اگر مہر ونفقہ دینے پر قدرت ہو اور غلبۂ شہوت کے سبب زنا یا بدنگاہی یا مشت زَنی میں مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح **واجب** ہے اگر نہیں کرے گا تو **گناہ گار** ہوگا۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ **نکاح** کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو اب **نکاح** کرنا **مکروہ** ہے۔ اگر یہ یقین ہو کہ **نکاح** کرنے کی صورت میں نان ونَفَقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو اب **نکاح** کرنا **حرام** اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے (ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لئے

www.dawateislami.net

روزے رکھنے کی ترکیب بنائے)۔(ماخوذ از بہارِ شریعت،۱/۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(22) جو بھائی چارہ قائم نہ کرے وہ ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُؤَاخِیْ فِیْنَا وَیَزُوْرُ یعنی جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم نہ کرے، مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارہ اور ملاقات نہ کرے وہ ہم سے نہیں۔(المعجم الأوسط،۳/۳۴۹،حدیث:۴۸۱۲)

عزت کرو عزت پاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آج ہم اپنے سے بڑوں کی عزت نہیں کریں گے تو کل ہمارا بھی کوئی احترام نہیں کرے گا اور اگر آج ہم اپنے بڑوں کو عزت دیں گے اور ان کا احترام کریں گے تو کل اس کا پھل ہم دیکھیں گے چنانچہ

بزرگوں کا احترام کرنے کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو نوجوان کسی بزرگ کے سِنّ رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی،کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی اجلال الکبیر،۳/۴۱۱،حدیث: ۲۰۲۹)

www.dawateislami.net

بزرگوں کا ادب انسان کو جنت میں پہنچا دیتا ہے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اَنس! بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالو گے۔

(شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر۔الخ، ۷/۴۵۸ حدیث: ۱۰۹۸۱)

تبرک کی قدر کی برکت

حضرت ابوعلی روزباری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری کی بہن فاطمہ بنت احمد رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا فرماتی ہیں: شہرِ بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا، اس نے لوٹنے میں تاخیر کردی، یہ لوگ غضب ناک ہونے لگے، اتنے میں وہ ایک خربوزہ لئے ہنستا ہوا آ پہنچا۔ جوانوں نے دریافت کیا: ایک تو تُو دیر سے آرہا ہے، اس پر ہنستا بھی ہے؟ لڑکے نے کہا، میں آپ لوگوں کے لیے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔ سب نے پوچھا: وہ کیا؟ لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا: اس خربوزے پر حضرت بشر حافی علیہ رحمۃُ اللہِ الکافی نے ہاتھ رکھ دیا تھا، اس لئے میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا۔ اس کی بات سن کر سب نے خربوزے کو چوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا، حضرت بشر رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو کس چیز نے اس مقام پر پہنچایا؟ کسی نے کہا: تقویٰ نے۔ سائل نے کہا: میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کرتا ہوں، اس کے بعد سب نے اسی کی

www.dawateislami.net

طرح توبہ کی، پھر وہ سب طرطوس گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پالیا۔

(روض الریاحین، ص۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھائی چارہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی اخوت ومحبت کے متعلق فرماتے ہیں: بھائی چارہ دو آدمیوں کے درمیان ایک رابطہ ہوتا ہے جیسے نکاح میاں بیوی کے درمیان ایک رابطے کا نام ہے اور جس طرح عقدِ نکاح کچھ حقوق کا تقاضا کرتا ہے جن کو پورا کرنا حقِ نکاح قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے، عقدِ اخوّت کا بھی یہی حال ہے۔ تمہارے اسلامی بھائی کا تمہارے مال اور تمہاری ذات میں حق ہے اسی طرح زبان اور دل میں بھی کہ تم اس کو معاف کرو، اس کے لئے دعا کرو، اخلاص ووفا سے پیش آؤ، اس پر آسانی بَرتو اور تکلیف وتکلُّف کو چھوڑ دو۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ...الخ، الباب الثانی...الخ، ۲/ ۲۱۶)

مسلمان سے اُخوّت (بھائی چارہ) اور ملاقات کے فضائل

(۱) نام پوچھنے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: جب ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ

www.dawateislami.net

لے اور یہ کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟ اس سے محبت زیادہ مضبوط ہوگی۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی إعلام الحب، ۱۷۶/۴، حدیث: ۲۴۰۰)

(۲) اللہ کے لئے محبت کرنے کا انعام

رحمتِ عالمیان سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی جو میرے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے، ایک دوسرے پر خرچ کرتے اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند الانصار، ۴۲۱/۸، حدیث: ۲۲۸۴۷)

(۳) محشر کی گرمی اور سایہ عرش

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن فرمائے گا، میرے جلال (بڑائی) کے لئے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب فی فضل الحب فی الله، ص ۱۳۸۸، حدیث: ۲۵۶۶)

جس سے محبت کرو اسے بتادو (حکایت)

ایک شخص نے سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کی: میں فلاں شخص سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے محبت رکھتا ہوں۔

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: تم نے اس کو اطلاع دی؟ عرض کی: نہیں، ارشاد فرمایا: اٹھو! اس کو اطلاع دو۔ اس نے جا کر اسے بتایا، اس نے کہا: جس کے لئے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے، وہ تجھے محبوب بنالے۔ اس کے بعد وہ واپس آ گئے، نبیِ مکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستفسار فرمایا: اس نے کیا کہا؟ جو اس نے کہا تھا کہہ سنایا تو رحمتِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی اور تیرے لیے وہ ہے جو تُو نے قصد (یعنی اِرادہ) کیا ہے۔

(شعب الایمان، فصل فی المصافحة والمعانقة، ۶/۴۸۹، حدیث: ۹۰۱۱)

(۴) گناہ جھڑتے ہیں

حضرت سیِّدُنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جب باہم ملاقات کرتے وقت خوش ہوتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے خشک ہو کر گرتے ہیں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة...الخ، بیان معنی الاخوة...الخ، ۲/۲۰۱)

(۵) مسلمان کو محبت سے دیکھنا بھی ثواب ہے

حضرت سیِّدُنا فضیل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: کسی آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی طرف مودّت و رحمت (محبت و الفت) کے ساتھ دیکھنا عبادت ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة...الخ، بیان معنی الاخوة...الخ، ۲/۲۰۱)

www.dawateislami.net

بھائی چارہ کس سے کیا جائے؟

حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کرّم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم نے فرمایا: فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مزین کریگا (یعنی سنوارے گا) اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور شرم کا باعث ہے اور بیوقوف سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ خود کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی تجھے نفع پہنچانا چاہے بھی تو نقصان پہنچادے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر اور جھوٹے سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہ دے گی، تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا پھر بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔

(تاریخ دمشق، ۴۲/۵۱۶)

بھائی چارے کی سچائی کی علامت

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بھائی چارے کی سچائی میں سے یہ بھی ہے کہ بندہ اپنے بھائی کی عزت فقر (محتاجی) کی حالت میں اس سے کہیں زیادہ کرے جتنی عزت اس کی غنا (امیری) کی حالت میں کرتا تھا کیونکہ فقر غنا سے افضل ہے اور اس کا بھائی اپنے فقر کے سبب نہیں بلکہ اپنے مقام و مرتبے کی وجہ سے زیادہ عزت کا مستحق ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص ۲۱۰)

www.dawateislami.net

حضرت سیدنا ابوحازِم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم فرماتے ہیں: جب تُو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس سے دنیاداروں جیسا معاملہ نہ کر اور بغیر بدلہ کی خواہش کے بکثرت اس کی مدد کرتا کہ تمہارے بھائی چارے کو دوام ملے۔

(تنبیہ المغترین، ص۲۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(23) نماز میں کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ٹھونگیں مارنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ یَنْقُرُ نَقْرَ الْغُرَابِ یعنی جو کوّے کی طرح ٹھونگیں مارے وہ ہم سے نہیں۔

(جامع الاصول للجزری، مقدار الرکوع والسجود، ۵/۳۸۲، حدیث:۳۴۹۷)

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن شِبْل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے، جانوروں کی طرح بازو بچھانے اور آدمی کو مسجد میں اپنی جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اُونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے۔

(ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم ...الخ، ۱/۳۲۸، حدیث: ۸۶۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی ساجِد (سجدہ کرنے والا) سجدہ ایسی جلدی جلدی نہ کرے جیسے کوّا زمین

www.dawateislami.net

پر چونچ مار کر فوراً اٹھا لیتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۸۷)

نماز میں تعدیلِ ارکان واجب ہے

نماز میں تعدیلِ ارکان یعنی رکوع وسجود وقومہ (یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا) و جلسہ (یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا) میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہِ کہنے کی قدر (مقدار) ٹھہرنا (واجب ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۱۸) نمازی کو چاہئے کہ اپنی نماز میں فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کا لحاظ رکھے اور عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) حاسد اور چغل خور ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت نشان ہے: حسد کرنے والے، چغلی کھانے والے اور کاہن کے پاس جانے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ما جاء فی الغیبۃ و النمیمۃ، ۸/۱۷۲، حدیث: ۱۳۱۲۶)

حسد کی تعریف

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام ''حَسَد'' ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۱/ ۶۰۰) حَسَد کرنے والے کو ''حاسِد'' اور جس سے حَسَد کیا جائے اُسے

www.dawateislami.net

''محسود'' کہتے ہیں۔

حسد کی حقیقت

حسد کی حقیقت یہ ہے کہ جب کسی (مسلمان) بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ملتی ہے تو حاسد انسان اسے ناپسند کرتا ہے اور اس بھائی سے نعمت کا زوال چاہتا ہے۔ اگر وہ اپنے بھائی کو ملنے والی نعمت کو ناپسند نہیں کرتا اور نہ اس کا زوال چاہتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسے بھی ایسی ہی نعمت مل جائے تو اسے رشک کہتے ہیں۔

(احیاء علوم الدین،کتاب ذم الغضب...الخ،بیان حقیقة الحسد...الخ،۳/ ۲۳٤)

حسد ایمان کو بگاڑتا ہے

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جیسے ایلوا (ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو بگاڑتا ہے۔

(الجامع الصغیر،حدیث:۳۸۱۹،ص۲۳۲)

ابلیس وفرعون سے بڑھ کر شریر کون؟

مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابلیس نے فرعون کے دروازے پر آ کر دستک دی، فرعون نے پوچھا: کون ہے؟ ابلیس نے کہا: اگر تُو خدا ہوتا تو مجھ سے بے خبر نہ ہوتا، جب اندر داخل ہوا تو فرعون نے کہا: کیا تُو زمین میں اسے جانتا ہے جو تجھ سے اور مجھ سے بڑھ کر شریر ہے؟ کہنے لگا: ہاں! حسد کرنے والا اور میں حسد کی وجہ سے ہی اس مشقت میں ہوں۔ (تفسیر کبیر،۱/ ۲۲٦)

www.dawateislami.net

سب سے پہلا گناہ

حضرت سیِّدُنا جنادہ بن ابوامیہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حسد وہ پہلا گناہ ہے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی گئی، ابلیس ملعون نے حضرت سیِّدُنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے کے معاملے میں اُن سے حسد کیا، پس اسی حسد نے ابلیس کو نافرمانی پر اُبھارا۔

(درمنثور، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ۱/۱۲۵)

سایہ عرش میں کس کو دیکھا؟

حضرت سیِّدُنا عمرو بن میمون رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو اس کے مقام و مرتبہ پر انہیں بہت رشک آیا اور فرمانے لگے یقیناً یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بزرگی والا ہے۔ پس آپ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کا نام جاننے کے لئے عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میں تمہیں اس کا عمل بتاتا ہوں (جس کے سبب اسے یہ مقام ملا) میں نے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا، چغلی نہیں کھاتا تھا اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء، عمرو بن میمون، ۴/۱۶۳، حدیث: ۵۱۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

چغلی کیا ہے؟

حضرتِ علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے ''بخاری شریف'' کی شرح میں نقل فرمایا کہ ''کسی کی بات کو دوسرے آدمی تک پہنچانے اور فساد پھیلانے کیلئے بیان کرنا چغلی ہے۔'' (عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر ...الخ، ۲/۵۹٤، تحت الحدیث: ۲۱٦)

چغلی کا عذاب

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ سے منہ کالا ہوتا اور چغلی سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ٤/۲۰۸، حدیث: ٤۸۱۳)

چغل خوری کا وبال

حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں سخت قحط پڑ گیا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کی ہمراہی میں بارش کے لئے دعا مانگنے چلے لیکن بارش نہ ہوئی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تین دن تک یہی معمول رکھا لیکن بارش پھر بھی نہ ہوئی۔ پھر اللّٰہ تبارک وتعالٰی کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ! میں تمہاری اور تمہارے ساتھ والوں کی دعا قبول نہیں کروں گا کیونکہ ان میں ایک چغل خور ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے

www.dawateislami.net

عرض کی: ''اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے تاکہ ہم اسے یہاں سے نکال دیں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جواب ملا: ''اے موسیٰ! میں تو بندوں کو اس سے روکتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ تم سب بارگاہِ رب العزت میں چغلی سے توبہ کرو۔ جب سب نے توبہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بارش عطا فرمادی۔

(احیاء علوم الدین،کتاب الاذکار والدعوات،الباب الثانی،۱/۴۰۷)

محبت کے چور سے بچئے!

کسی دانا کا قول ہے: چغل خوری دلوں میں دشمنی پیدا کرتی ہے اور جس نے تمہاری چغلی کی بے شک اس نے تمہیں گالی دی اور جو تمہارے سامنے کسی کی چغلی کرتا ہے وہ تمہاری بھی چغلی کرتا ہوگا چغل خور جس کے سامنے چغلی کرتا ہے اس کے لئے جھوٹ بولتا ہے اور جس کی چغلی کرتا ہے اس سے بد دیانتی کرتا ہے۔ شعر

اِحْفَظْ لِسَانَکَ لَاتُؤْذِیْ بِہٖ اَحَدًا ۱ مَنْ قَالَ فِی النَّاسِ عَیْبًا قِیْلَ فِیْہِ بِمِثْلِہٖ

ترجمہ: اپنی زبان کی حفاظت کر، اس کے ذریعے کسی کو بھی تکلیف نہ دے، کہ جو شخص لوگوں پر عیب لگاتا ہے، اس پر بھی عیب لگائے جاتے ہیں۔

(بحر الدموع،تحریم الغیبۃ والنمیمۃ،ص۱۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(25) ریشم کے لباس اور چاندی کے برتنوں کا استعمال

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ وَشَرِبَ فِي الْفِضَّةِ فَلَيْسَ مِنَّا یعنی جو ریشم پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم سے نہیں۔ (المعجم الاوسط، ۳۵۷/۳، حدیث: ٤٨٣٧)

دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں محروم رہے گا

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر...إلخ، ٥٩/٤، حدیث: ٥٨٣٤)

جنتیوں کا لباس

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو مسلمان ناجائز ریشم پہنے وہ اولاً ہی جنت میں نہ جاسکے گا کیونکہ ریشم کا لباس ہر جنتی کو ملے گا وہاں پہنچ کر، رب تعالٰی فرماتا ہے: وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ (ترجمہ کنز الایمان: اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہے۔ (پ۱۷، الحج: ۲۳) بعض صورتوں میں اور بعض ریشم مرد کو حلال ہیں ان کے پہننے پر سزا نہیں۔ خیال رہے کہ کیڑے کا ریشم مرد کو حرام ہے، دریائی ریشم یا سن سے بنا ہوا نقلی ریشم حلال ہے کہ وہ ریشم نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۹۵/٦)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: جس

www.dawateislami.net

کپڑے کا تانا (سوت کے تاگے جو کپڑا بننے میں لمبائی کی طرف ہوں)، بانا (سوت کے تاگے جو کپڑا بننے میں چوڑائی کی طرف ہوں،) یا صرف بانا ریشم کا ہو وہ مرد کو پہننا حرام ہے عورت کو حلال اور جس کا تانا ریشم کا ہو بانا سوت کا یا اون کا اس کا پہننا مرد کو بھی حلال ہے۔ ریشم سے مراد کیڑے کا ریشم ہے، دریائی ریشم یا سن کا ریشم سب کو حلال ہے کہ وہ حریر و دیباج نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۷۴)

تمہارے لئے آخرت میں ہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: حریر اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ان کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

(بخاری، کتاب الاطعمہ، باب الاکل فی اناء مفضّض، ۳/۵۳۵، حدیث: ۵۴۲۶)

چاندی کا برتن پھینک دیا!

حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا گیا، انہوں نے اس کو اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا: **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ریشم، دیباج، سونے اور چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود، کتاب الاشربۃ، باب فی الشرب فی آنیۃ الذھب والفضۃ، ۳/۴۷۳، حدیث: ۳۷۲۳)

www.dawateislami.net

”غوث “کے تین حروف کی نسبت سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے تین اہم مسائل

(۱) سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ان کی پیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطر دان سے عطر لگانا یا ان کی انگیٹھی سے بخور کرنا (یعنی دھونی لینا) منع ہے اور یہ ممانعت مرد وعورت دونوں کے لیے ہے۔ عورتوں کو ان کے زیور پہننے کی اجازت ہے۔ زیور کے سوا دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہے۔

(۲) سونے چاندی کے چمچے سے کھانا، ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، ان کے آئینہ میں منہ دیکھنا، ان کی قلم دوات سے لکھنا، ان کے لوٹے یا طشت سے وضو کرنا یا ان کی کرسی پر بیٹھنا، مرد عورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔

(۳) سونے چاندی کی آرسی (ایک زیور جو عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں، اس میں شیشہ جڑا ہوتا ہے) پہننا عورت کے لیے جائز ہے، مگر اُس آرسی میں منہ دیکھنا عورت کے لئے بھی ناجائز ہے۔ (بہارشریعت، ۳/۳۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(26) جو مسلمان کا حق نہ جانے وہ ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا یعنی جو ہمارے

www.dawateislami.net

چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور مسلمان کا حق نہ جانے وہ ہم سے نہیں۔(المعجم الکبیر، ۱۱/ ۳۵۵، حدیث:۱۲۲۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مسلمان کے حقوق نہایت اہم ہیں، مسلمانوں سے ہمارے کئی طرح کے تعلقات ہوتے ہیں مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، ماموں، چچا، پڑوسی، ملازم وغیرہا۔ ہر ایک کے اعتبار سے ہمیں ان کے حقوق کو ادا کرنا ہے، جہاں شریعتِ مُطَہَّرہ نے مسلمانوں کی عزت وعظمت اور مقام ومرتبہ بیان کیا ہے وہیں ان کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا اور کچھ حقوق گنوائے ہیں۔ چنانچہ

مسلمانوں کے چھ حقوق

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں (۱) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲) جب وہ مرجائے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو (۳) جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرے (٤) جب وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے (۵) جب وہ چھینکے تو جواب دے[1] (٦) اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرے۔(ترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی تشمیت العاطس، ٤/۳۳۸، حدیث: ۲۷٤٦)

مدینہ

[1] : چھینک کا جواب جب دیا جائے جب کہ وہ چھینکنے والا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہے، تو سننے والا کہے: ''یَرْحَمُکَ اللّٰہ''، پھر چھینکنے والا کہے: ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ'' (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۱۵)

www.dawateislami.net

(27) میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَسْتُ مِنَ الدُّنْیَا وَلَیْسَتْ مِنِّی یعنی میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں۔

(فردوس الاخبار، ۲/۲۱٤، حدیث: ۵۳۲۲)

دنیا لعنتی چیز ہے

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ہوشیار رہو دنیا لعنتی چیز ہے اور جو دنیا میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ تعالٰی کے ذکر کے اور اس کے جو رب کے قریب کردے اور عالم کے اور طالب علم کے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ھوان الدنیا علی اللہ، ٤/۱٤٤، حدیث: ۲۳۲۹)

دنیا کیا ہے؟

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیث پاک کے اس حصے ''جو دنیا میں ہے وہ لعنتی ہے'' کے تحت فرماتے ہیں: جو چیز اللہ و رسول سے غافل کردے وہ دنیا ہے یا جو اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے، بال بچوں کی پرورش، غذا لباس، گھر وغیرہ حاصل کرنا سنتِ انبیاء کرام ہے یہ دنیا نہیں۔ اس معنی (یعنی جو اللہ و رسول سے غافل کردے) سے واقعی دنیا اور دنیا والی چیزیں لعنتی ہیں۔ (حدیث پاک کے اس حصے ''سوائے اللہ تعالٰی کے ذکر کے'' کے تحت فرماتے ہیں:) یہ چیزیں دنیا نہیں ہیں۔ اللہ کے ذکر سے مراد ساری عبادات ہیں۔

www.dawateislami.net

والا بنا ہے ولی سے بمعنی قرب یا محبت یا تابع ہونا یا سبب لہٰذا اس جملہ کے چار معنی ہیں: وہ حضرات انبیاء واولیاء جو اللہ سے قریب کردیں یا اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے، یا جو ذکر الٰہی سے قریب کردے، یا جو ذکرُ اللہ کے تابع ہے، یا جو ذکرُ اللہ کا سبب ہے۔ (اشعہ) یعنی اللہ کا ذکر اللہ کے محبوب بندے علما طلبا اگرچہ دنیا میں ہیں مگر دنیا نہیں ہیں یہ تو اللہ کے محبوب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کا ذکر ہر عبادت ہر سعادت کا سر ہے جیسے بدن کے لیے جان ضروری ہے ایسے ہی مؤمن کے لیے ذکرُ اللہ لازمی ہے۔ ذکرُ اللہ سے دنیا کا بقاء آسمان وزمین کا قیام ہے۔ (مرقات) جب ذاکرین فنا ہوجائیں گے تو قیامت آجائے گی۔

(مراۃ المناجیح، ۷/۱۷۱)

دُنیا کی مذمت (حکایت)

ایک مرتبہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استفسار فرمایا (یعنی پوچھا): کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک کس قدر حقیر ہے؟ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جس قدر یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک حقیر ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر وذلیل ہے، اگر دنیا کی قدر وقیمت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس

www.dawateislami.net

سے کبھی ایک قطرہ بھی نہ پلاتا۔

(ابن ماجة،کتاب الزهد،باب مثل الدنیا،۴۲۷/۴،حدیث:۴۱۱۰)

میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں

شہنشاہِ نبوّت،مخزنِ جود وسخاوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ داوٗد (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ اے داوٗد! گنہگاروں کو یہ خوشخبری سنادو کہ کوئی گناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صدیقین کو اس بات کا ڈر سناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ وبرباد ہوجائے گا، اے داوٗد! اگر تو مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں، اے داوٗد! جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ رات کو تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جب غافل لوگ میرے ذکر سے غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ بھولنے والے مجھ سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔

(حلیة الاولیاء،۲۱۱/۸،حدیث:۱۱۹۰۶ الی قوله (الا هلك)،بحر الدموع،ص ۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) گھر والوں کے خرچ میں بخل کرنے والا ہم سے نہیں

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان

www.dawateislami.net

ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ثُمَّ قَتَّرَ عَلٰی عِیَالِہٖ یعنی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خوشحالی عطا فرمائی اس کے باوجود وہ اپنے بال بچوں پر خرچ کرنے میں بخل کرے وہ ہم سے نہیں۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۱٤، حدیث: ۵۳۱۱)

اپنے گھر والوں کی خیر خواہی کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں کی خوب خیر خواہی کیجئے، (اسراف سے بچتے ہوئے) خوراک، لباس اور رہائش وغیرہا کا عمدہ اہتمام کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی آپ کو ثواب ملے گا اور آخرت میں جہاں لوگ ایک ایک نیکی کو ترسیں گے وہاں اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے والے خوش نصیب مسلمان کی اس نیکی کو سب سے پہلے اس کے میزان میں رکھا جائیگا، چنانچہ

میزان میں سب سے پہلے کس عمل کو رکھا جائے گا

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندے کے میزان میں سب سے پہلے اس کے اپنے گھر والوں پر خرچ کئے گئے مال کو رکھا جائے گا۔ (المعجم الاوسط، ٤/۳۲۸، حدیث: ٦۱۳۵)

اہلیہ کو پانی پلانے پر ثواب (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی

www.dawateislami.net

بیوی کے پاس آیا اور میں نے اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا تھا اسے سنایا۔

(مجمع الزوائد ،کتاب الزکاۃ،باب فی نفقۃ الرجل ...الخ،۳/۳۰۰،حدیث:۴۶۵۹)

چادر کا صدقہ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن اُمَیَّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفان یا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ایک اُونی چادر کو خریدنے کے لئے بھاؤ طے کررہے تھے کہ میرا وہاں سے گزر ہوا اور میں نے وہ چادر خرید کر اپنی بیوی **سُخَیْلہ بنت عُبَیْدَہ** (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا) کو اوڑھادی۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عثمان یا عبدالرحمٰن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے جو چادر خریدی تھی اس کا کیا ہوا؟ میں نے کہا، اسے میں نے **سُخَیْلہ بنت عُبَیْدَہ** (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا) پر صدقہ کردیا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا، جو کچھ تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو کیا وہ صدقہ ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب میری یہ بات **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے ذکر کی گئی تو فرمایا: عمرو نے سچ کہا ہے تم جو کچھ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو وہ ان پر صدقہ ہی ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، الترغیب فی النفقۃ...الخ، ۳/۴۳، حدیث: ۱۵)

www.dawateislami.net

گھر والوں کے لئے رزقِ حلال کی تلاش کا ثواب (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کاش! یہ شخص راہِ خدا میں ہوتا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کے لئے نکلا ہے تو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو بچانے کے لیے نکلا ہے تو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریا کاری اور تفاخُر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (المعجم الکبیر، ۱۹/۱۲۹، حدیث: ۲۸۲)

ماہِ رمضان میں اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے رمضان المبارک کے پورے مہینے کو مرحبا! اس کے دن میں روزے ہیں اور راتوں میں قیام اور اس میں بیوی بچوں پر خرچ کرنا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔

(الروض الفائق، المجلس الخامس، ص ۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(29) اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنے والا ہم سے نہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت نشان ہے: مَنْ اُعْطِیَ الذِلَّ مِنْ نَفْسِہٖ طَائِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو شخص بِلا اِکراہ (یعنی مجبور کئے بغیر) اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرے وہ ہم سے نہیں۔

(المعجم الاوسط، ۱/۱۴۷، حدیث: ۴۷۱)

مسلمان اپنے آپ کو ذلت پر کیسے پیش کرسکتا ہے!

حضور رحمتِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عزت نشان ہے: مومن کو لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذِلّت پر پیش کرے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسلمان اپنے آپ کو کیسے ذلت پر پیش کرسکتا ہے! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے آپ کو ایسی آزمائش پر پیش کرنا جسکو آدمی برداشت نہ کرسکے۔ (ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ۴/۱۱۲، حدیث: ۲۲۶۱)

دعائے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقیری، کمی اور ذلت سے اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ

www.dawateislami.net

میں کسی کو ستاؤں یا ستایا جاؤں۔

(ابوداؤد،کتاب الوتر،باب فی الاستعاذۃ،۲/۱۳۰،حدیث:۱۵۴۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: **ذلت سے مراد لوگوں کی نگاہ میں حقارت ہے یا مالداروں کے سامنے عاجزی۔** (مراۃ المناجیح،۴/۶۱)

متکبر کے ساتھ تکبر بھی تواضع ہے

حضرت سیِّدُنا ابونصر بشر بن حارث (المعروف بشر حافی) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: متکبر کے ساتھ تکبر سے پیش آنا بھی تواضع کی ایک قسم ہے۔

(المستطرف،الباب الثلاثون،۱/۲۵۱)

جس امر میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک واجب ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: جس مباح کے ترک (چھوڑنے) میں مسلمانوں کے لئے ذلت ہو وہ واجب ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کو ذلت پہنچانا حرام تو جس امر (کام) میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک (یعنی چھوڑنا) واجب ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت،ص۴۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(30) تین خصلتیں جس میں نہ ہوں وہ ہم سے نہیں

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ثَلَاثٌ مَنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَا مِنَ اللّٰهِ قِيْلَ وَمَا هُنَّ قَالَ حِلْمٌ يُرَدُّ بِهٖ جَهْلُ الْجَاهِلِ أَوْحُسْنُ خُلُقٍ يَعِيْشُ بِهٖ فِي النَّاسِ أَوْوَرَعٌ يَحْجِزُهٗ عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ یعنی جس آدمی میں تین خصلتیں نہ ہوں وہ مجھ سے نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسے آدمی سے کوئی تعلق نہیں، عرض کی گئی: وہ کیا خصلتیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) ایسا حِلْم جس کے ذریعے جاہل کی جہالت کو دور کیا جائے (۲) حسنِ اخلاق جس کے ذریعے لوگوں میں اچھے طریقے سے زندگی بسر کی جائے (۳) ایسا تقویٰ جو آدمی کو گناہوں سے بچائے۔

(المعجم الأوسط، ۳/ ۳۶۲، حدیث: ۴۸۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حِلم (بُردباری) تقویٰ اور حسنِ اخلاق اللہ تبارک وتعالٰی اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ عادتیں ہیں، ہمیں ان کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے، ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں اس کی دعا مانگنا بھی سکھائی ہے چنانچہ

دعائے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا کرتے ہوئے عرض کی: اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِيْ بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّيْ بِالْحِلْمِ وَأَكْرِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَجَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے علم کے ساتھ

www.dawateislami.net

غنا، بُردبادی کے ساتھ زینت، تقوی کے ساتھ عزت اور عافیت کے ساتھ زینت عطا فرما۔(کنز العمال،کتاب الاذکار، قسم الاقوال،۱/۸۱،جزء:۲،حدیث:۳۶۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان دلنشین ہے: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

(المستدرك،کتاب اللباس،باب اعتموا تزدادوا حلماً،۵/۲۷۲،حدیث:۷۴۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْدَاء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔

(ترمذی، کتاب البروالصلة،باب ماجاء فی حسن الخلق،۳/۴۰۳، حدیث:۲۰۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے اخلاق گناہ کو پگھلا دیتے ہیں

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

www.dawateislami.net

اچھے اخلاق گناہ کو اس طرح پگھلا دیتے ہے جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے اور بُرے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

(المعجم الکبیر، ۳۱۹/۱۰، حدیث: ۱۰۷۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تمہارا بہترین دین تقویٰ ہے

نبیِ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارا بہترین دین تقویٰ ہے۔

(المستدرک، کتاب العلم، باب فضل العلم...الخ، ۲۸۲/۱، حدیث: ۳۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) پانی کا اسراف گناہ ہے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: مَنْ تَوَضَّأَ بَعْدَ الْغُسْلِ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو غسل کرنے کے بعد وضو کرے وہ ہم سے نہیں۔

(المعجم الکبیر، ۲۱۳/۱۱، حدیث: ۱۱۶۹۱)

غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ غسل میں وضو کے اعضاء بھی دُھل جاتے ہیں۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم

www.dawateislami.net

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم غُسل کے بعد وُضو نہیں فرماتے۔

(ترمذی،ابواب الطھارۃ،باب ماجاء فی الوضوء بعد الغسل،۱/ ۱۶۱،حدیث: ۱۰۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ غسل سے پہلے وضو فرما لیتے تھے وہ وضو نماز کے لیے کافی ہوتا تھا، بلکہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کیے بھی غسل کرے اور پھر نماز پڑھ لے تو جائز ہے کیونکہ طہارتِ کبریٰ (یعنی غسل) کے ضمن میں طہارتِ صغریٰ (یعنی وضو) بھی ہو جاتی ہے اور بڑے حدث کے ساتھ چھوٹا حدث بھی جاتا رہتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح،۱/۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وضو میں پانی کا اِسراف مکروہ ہے

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: وضو میں پانی کا اِسراف مکروہ ہے خواہ نہر کا پانی ہو یا اپنا مملوک پانی ہو، اور جو پانی پاکی حاصل کرنے والوں کیلئے وقف ہوتا ہے، جس میں مَدارِس کا پانی بھی شامل ہے، اس کا اِسراف حرام ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پانی انہی لوگوں کیلئے وقف ہے جو شرعی وضو کرنا چاہتے ہیں، اور دوسروں کیلئے مباح نہیں ہے۔ (فتاوی رضویہ،۱/۴۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف/مترجم	مطبوعہ
کنزالایمان (ترجمۂ قرآن)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر مدارک	امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مصر
درمنثور	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۳۲ھ
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ اردو بازار، لاہور
خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
نورالعرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی، لاہور
صراط الجنان	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابوصالح محمد قاسم القادری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن دارمی	امام حافظ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ
مسند بزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ

www.dawateislami.net

مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۴ھ
مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
مسند ابویعلی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
جامع الاصول	امام مبارک بن محمد شیبانی المعروف بابن الاثیر جزری، متوفی ۶۰۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
المطالب العالیہ	امام الحافظ احمد بن علی بن الحجر العسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
الاذکار	حافظ محیی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
القول البدیع	الامام الحافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
معرفۃ القراء الکبار	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ۷۴۸ھ	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۴۰۴ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
تاریخ دمشق	علامہ علی بن حسن، متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
الحدیقۃ الندیۃ	سیدی عبدالغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
شرح المقاصد	علامہ مسعود بن عمر سعدالدین تفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
عمدۃ القاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
شرح ابوداؤد للعینی	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد، ریاض، ۱۴۲۰ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

ملفوظات اعلیٰ حضرت	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلماء ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
ادب الدنیا والدین	ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی، متوفی ۴۵۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۸ھ
لواقح الانوار القدسیۃ	ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
منہاج القاصدین	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷	دار التوفیق، دمشق ۱۴۳۱ھ
تنبیہ المغترین	عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مثنوی (مترجم)	حضرت مولانا جلال الدین رومی، متوفی ۶۷۲ھ	خدیجہ پبلی کیشنز، لاہور
روض الریاحین	امام عبداللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
غریب الحدیث للحربی	امام ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی، متوفی ۲۸۵ھ	دار المدنہ، جدہ ۱۴۰۴ھ
عیون الحکایات	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	مرکز اہل السنۃ ۱۴۲۳ھ
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
کتاب التعریفات	علی بن محمد بن علی الجرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
لسان العرب	محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی، متوفی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت ۱۴۲۶ھ
امام اعظم کی وصیتیں	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
اسلامی زندگی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فیضان سنت	مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
وسائل بخشش	مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرُود پاک لکھنے کی بَرَکت	1	بات کرتے وقت مسکرایا کرتے	16
جوخوش اِلحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں	1	مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے	17
خوش آوازی قرآن کا زیور ہے	1	سرکار کی پسند اپنی پسند	18
''وہ ہم میں سے نہیں'' کا مطلب	2	سنت پر عمل کا جذبہ	18
قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو	3	سنّت کے قدردان	19
میں چھ چیزوں سے خوفزدہ ہوں	3	سنت کی محبت	20
خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کی احتیاطیں	4	آلۂ ادائے سنت سے محبت اور تعظیم	21
جس کی آواز اچھی نہ ہو؟	5	عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارنا	21
عورت کا اجنبیوں کے سامنے تلاوت کرنا	5	دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو	22
قرآن پڑھنے کا طریقہ	5	بادشاہ اور لالچی عورت	22
قرآن کریم دُرست پڑھا جائے	7	تو کتنا اچھا ہے!	23
قرآن کریم سیکھنے والوں کے حلقے بنادیتے	8	ناحق قبضہ جمانے والا ہم سے نہیں	24
اونچا سننے کے باجود غلطی پکڑ لیا کرتے	8	اپنا دعویٰ واپس لے لیا	25
دعوتِ اسلامی اور تعلیمِ قرآن	8	زمین پر قبضے کا حکم شرعی	26
حاجی مشتاق کی انفرادی کوشش	9	بدشگونی لینے والا ہم سے نہیں	28
اَعرابی نے غلطی پکڑ لی	10	بدشگونی کی تعریف اور اسکی قسمیں	28
اِخلاص بھی ضروری ہے	11	نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟	28
کاش یہ آواز قرآن کی تلاوت میں استعمال ہوتی	12	بَدشگونی کے نقصانات	31
جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ ہم سے نہیں	12	کہانت کرنے کروانے والا ہم سے نہیں	31
حدیث میں ''سنت'' سے کیا مراد ہے؟	13	کہانت کسے کہتے ہیں؟	32
سنت کسے کہتے ہیں؟	13	کاہنوں سے غیبی خبریں پوچھنا	32
سنت کی اقسام	14	کاہنوں کی بعض باتیں دُرُست ہونے کی وجہ	33
سنّت پر عمل کی برکت سے مغفرت ہوگئی	15	سفید گدھا اس سے زیادہ نجوم جانتا ہے	33
ثواب کے حق دار بنئے	15	نُجومی کو ہاتھ دکھانا	34
جنت میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس	16	جادو کرنے کروانے والا ہم سے نہیں	35
		جادو کیا ہے؟	35
		بنی اسرائیل کو جادو سیکھنے سے روکا	36
		کسی نے جادو کروادیا ہے	37

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
جادو سے حفاظت کے تین مدنی پھول	38	بے صبری کرنے والا ہم میں سے نہیں	55
(۱) سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت	38	آواز سے رونا منع ہے	56
(۲) روزانہ عجوہ کھجور کھانے والا جادو		آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمزدہ ہے	56
سے محفوظ رہے	38	گندھک کا کُرتا اور کھجلی کا دوپٹہ	57
(۳) سال بھر جادو سے حِفاظت	39	کتے کی طرح بھونکیں گی	57
جادو ٹونہ کروانے کا الزام	39	کیا عزیز کی موت پر صبر کرنا مشکل ہے؟	58
مسلمان کو دھوکا دینے والا ہم سے نہیں	40	مصیبت کے وقت چیخیں مارنا اور	
دھوکا کسے کہتے ہیں؟	41	کپڑے پھاڑنا	59
گوشت کو پھونک کر موٹا نہ کرو	41	میں اس سے بیزار ہوں	59
تجارتی چیز کا عیب چھپانا گناہ ہے	42	عمدہ کپڑے پہن لئے	60
گوشت فروشوں کیلئے اِحتیاطیں	43	غم سہنے کا ذہن بنا لیجئے	61
اندازے سے تولنے کی مُمانَعت	43	جنات نے غم خواری کی	61
عمدہ گوشت کی پہچان	44	غیر جنس سے مشابہت کرنیوالا ہم میں	
دھوکے باز بیوی	45	سے نہیں	63
جو ہم پر تلوار اٹھائے وہ ہم سے نہیں	45	صبح وشام غضب میں ہوتے ہیں	63
جو برائی سے منع نہ کرے وہ ہم سے نہیں	46	تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے	63
بددعا کے بجائے دعا فرمائی	47	مردانہ جوتے پہننے والی ملعون ہے	64
میں اور تم قیامت میں یوں آئیں گے	48	مرد کا بال بڑھانا کیسا؟	64
لوگوں کا مال لوٹنے والا ہم سے نہیں	48	بدلہ لینے کے خوف سے سانپ نہ	
مسلمان کے ساتھ بددیانتی کرنے والا		مارنے والا ہم سے نہیں	65
ہم سے نہیں	49	کیا سانپ کو مارنے والے سے اس کی	
قیمت بڑھ جانے پر بھی نہ بڑھائی	50	ناگنی بدلہ لیتی ہے؟	65
میں چوریاں کرتا تھا	51	نقصان دینے والے حیوانات کو مارنا	66
علماء کا حق نہ پہچاننے والا میری امت		جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم	
سے نہیں	52	سے نہیں	66
تین شخص ایسے ہیں جن کے حقوق		100 میں سے 90 رحمتیں کسے ملتی ہیں؟	66
کو منافق ہی ہلکا جانے گا	52	سلام کے پانچ شرعی مسائل	67
بادشاہی تو اسے کہتے ہیں	53	پڑوسی کا حق ضائع کرنے والا ہم سے نہیں	68
اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا	53	پڑوسیوں کو گوشت اور کپڑے دیا کرتے	69
عالِم کی عزت	54	پڑوسی کے گیارہ حقوق	69

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اچھا کیا یا بُرا؟	70	جس سے محبت کروا سے بتادو	81
دیوار کی مٹی	70	(۴) گناہ جھڑتے ہیں	82
امیر اہلسنّت اور ناراض پڑوسی	71	(۵) مسلمان کو محبت سے دیکھنا	82
برائی کو بھلائی ختم کرتی ہے	72	بھائی چارہ کس سے کیا جائے؟	83
جس نے تنگدستی کے خوف سے شادی نہ کی وہ ہم سے نہیں	73	بھائی چارے کی سچائی کی علامت نماز میں کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے	83
رزق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے	73	والا ہم سے نہیں	84
شادی ''تنگدستی'' کو ختم کرتی ہے	75	نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے	85
نکاح کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غنی کردے گا	75	حاسد اور چغل خور ہم سے نہیں	85
تین آدمیوں کی مدد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے	75	حسد کی تعریف	85
جو نکاح پر قدرت رکھتا ہو پھر بھی نہ کرے وہ ہم سے نہیں	76	حسد کی حقیقت	86
نکاح کے فوائد	76	حسد ایمان کو بگاڑتا ہے	86
میرا طریقہ نکاح ہے	76	ابلیس و فرعون سے بڑھ کر شریر کون؟	86
نکاح کرنا کب سنّت ہے؟	77	سب سے پہلا گناہ	87
نکاح کرنا فرض بھی ہے اور حرام بھی!	77	سایۂ عرش میں کس کو دیکھا؟	87
جو مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارہ قائم نہ کرے وہ ہم سے نہیں	78	چغلی کیا ہے؟	88
عزت کرو عزت پاؤ	78	چغلی کا عذاب	88
بزرگوں کا احترام کرنے کی فضیلت	78	چغل خوری کا وبال	88
بزرگوں کا ادب	79	محبت کے چور سے بچئے!	89
تبرک کی قدر کی برکت	79	ریشم کے لباس اور چاندی کے برتنوں کا استعمال	90
بھائی چارہ کیا ہے؟	80	دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں محروم رہے گا	90
مسلمان سے اُخوّت (بھائی چارہ) اور ملاقات کے فضائل	80	جنتیوں کا لباس	90
(۱) نام پوچھ لے	80	تمہارے لئے آخرت میں ہیں	91
(۲) اللہ کے لئے محبت کرنے کا انعام	81	چاندی کا برتن پھینک دیا!	91
(۳) محشر کی گرمی اور سایۂ عرش	81	''غوث'' کے تین حروف کی نسبت سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے تین اہم مسائل	92
		جو مسلمان کا حق نہ جانے وہ ہم سے نہیں	92

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
مسلمانوں کے چھ حقوق	93
میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں	94
دنیا لعنتی چیز ہے	94
دنیا کیا ہے؟	94
دُنیا کی مذمت	95
میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں	96
گھر والوں کے خرچ میں بخل کرنے والا ہم سے نہیں	96
اپنے گھر والوں کی خیر خواہی کیجئے	97
میزان میں سب سے پہلے کس عمل کو رکھا جائے گا	97
اہلیہ کو پانی پلانے پر ثواب	97
چادر کا صدقہ	98
گھر والوں کے لئے رزقِ حلال کی تلاش کا ثواب	99
ماہِ رمضان میں اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت	99
اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنے والا ہم سے نہیں	100
مسلمان اپنے آپ کو ذلت پر کیسے پیش کرسکتا ہے!	100
دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم	100
متکبر کے ساتھ تکبر بھی تواضع ہے	101
جس امر میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک واجب ہے	101
تین خصلتیں جس میں نہ ہوں وہ ہم سے نہیں	102
دعا سکھائے، دعائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم	102
عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا	103
میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں	103
اچھے اخلاق گناہ کو پگھلا دیتے ہے	103
تمہارا بہترین دین تقویٰ ہے	104
پانی کا اسراف گناہ ہے	104
غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں	104
وضو میں پانی کا اسراف مکروہ ہے	105
ماٰخذ ومراجع	106
فہرس	107

ایک چپ سو سکھ

www.dawateislami.net

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-592-6
0126101
مکتبۃ المدینہ MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور عُشر کے فضائل و مسائل پر مشتمل گلدستہ

فیضانِ زکوٰۃ



❁ زکوٰۃ دینے کے فضائل	5	❁ کرنسی نوٹ کی زکوٰۃ	46
❁ زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟	20	❁ جانوروں کی زکوٰۃ	104
❁ سونا چاندی کی زکوٰۃ	27	❁ زکوٰۃ کس کو دیں؟	57
❁ مالِ تجارت کی زکوٰۃ	39	❁ صدقۂ فطر	111

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1256

مدنی چینل دیکھتے رہئے

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور عُشر کے فضائل و مسائل پر مشتمل گلدستہ

فیضانِ زکوٰۃ

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : فیضانِ زکوٰۃ
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
سن طباعت : ۲۰ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۹ھ، 19 نومبر 2008ء
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❁ **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
❁ **لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
❁ **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
❁ **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212
❁ **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
❁ **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
❁ **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
❁ **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
❁ **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
❁ **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
❁ **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
❁ **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
❁ **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

مَدَنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف	۵
2	زکوٰۃ کے مسائل سیکھ لیجئے	۷
3	اسلام کا بنیادی رُکن	1
4	زکوٰۃ فرض ہے	2
5	زکوٰۃ دینے کے فضائل	5
6	زکوٰۃ نہ دینے کی وعیدیں	13
7	زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟	20
8	سونا چاندی کی زکوٰۃ اور اس کی ادائیگی کا طریقہ	27
9	مالِ تجارت کی زکوٰۃ اور اس کی ادائیگی کا طریقہ	39
10	کرنسی نوٹ کی زکوٰۃ اور اس کی ادائیگی کا طریقہ	46
11	قرض اور زکوٰۃ اور اس کی ادائیگی کا طریقہ	51
12	مصارفِ زکوٰۃ	57
13	زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہونے کی شرائط	74
14	جانوروں کی زکوٰۃ اور اس کی ادائیگی کا طریقہ	104
15	صدقۂ فطر	111
16	عُشر کے احکام	123

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''زکوٰۃ کے فضائل'' کے 11 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ حَتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضو اور ﴿۶﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۷﴾ قرآنی آیات اور ﴿۸﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۹﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاطِ صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشق اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

www.dawateislami.net

اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

زکوٰۃ کے مسائل سیکھ لیجئے.....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اسلام کی **بنیاد** پانچ باتوں پر ہے، اس بات کی **گواہی** دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور **محمد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اس کے رسول ہیں، **نماز** قائم کرنا، **زکوٰۃ** ادا کرنا، **حج** کرنا اور رمضان کے **روزے** رکھنا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاءکم ایمانکم، الحدیث ۸، ج ۱، ص ۱٤)

مذکورہ فرمانِ عظمت نشان میں **نماز** کے بعد جس عبادت کا ذکر کیا گیا ہے وہ **زکوٰۃ** ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رُکن اور مالی عبادت ہے۔ قراٰن مجید فرقانِ حمید کی متعدد آیاتِ مقدسہ میں **زکوٰۃ** ادا کرنے والوں کی **تعریف وتوصیف** اور نہ دینے والوں کی **مذمت** کی گئی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے فضائل پانے اور عدمِ ادائیگی کے نقصانات سے بچنے کے لئے زکوٰۃ کے شرعی مسائل کا سیکھنا بے حد **ضروری** ہے۔ مگر صد حیف کہ علمِ دین کی کمی کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت ان مسائل سے **ناواقف** ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات کسی پر **زکوٰۃ** فرض ہوچکی ہوتی ہے لیکن وہ اس سے لاعلم ہوتا ہے۔ یاد رکھئے کہ مالکِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنا **فرضِ عین** ہے۔ **امامِ** اہلسنّت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳٤۰ھ) فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 624 پر لکھتے ہیں: مالِکِ نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہوجائے تو مسائلِ **زکوٰۃ** (سیکھنا فرض عین ہے۔)

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ٦۲۴)

www.dawateislami.net

زیرِنظر کتاب ''**فیضانِ زکوٰۃ**'' کومرتب کرنے کے لئے ردالمحتار، الفتاوٰی الھندیۃ، فتاوٰی رضویہ، بہارِشریعت، فتاوٰی فقیہ ملت اور **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکروں (بالخصوص مدنی مذاکرہ نمبر۱۰۱،۱۰۲) سے موادلیا گیا ہے۔اس کتاب میں حتَّی الوسع **زکوٰۃ، صدقۂ فطراور عُشر کے فضائل** ومسائل کوانتہائی آسان پیرائے میں عنوانات کے تحت حوالہ جات کے التزام کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کم علم بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں، پھربھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ مُمکِن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ،یقیناً بہت سے مقامات اب بھی ایسے ہوں گے کہ علماء سے سمجھنے کی حاجت ہوگی۔لہٰذا جو بات سمجھ میں نہ آئے، سمجھنے کے لئے علماء کرام دامت فیوضھم سے رُجوع کیجئے۔اس کتاب میں (چندایک مقامات کے علاوہ) مسائل کے دلائل اور حوالے کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں کیونکہ اوّل تو دلیلوں کا سمجھنا ہرشخص کا کام نہیں، دوسرا: دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑجاتی ہے کہ نفسِ مسئلہ سمجھنا دشوار ہوجاتا ہے۔اگرکسی کو دلائل کا شوق ہوتو حوالے میں لکھی گئی کُتُب بالخصوص فتاوٰی رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ الحمدللہ عزوجل اس میں ہرمسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجودنہیں۔

اس اہم کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے مسلمانوں کوبھی پڑھنے کی ترغیب دے کرنیکی کی دعوت کوعام کرنے کا ثواب کمائیے۔اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اورساری دنیاکے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پرعمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کودن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرُودِ پاک کی فضیلت	1	شرائط کی تفصیل	20
اسلام کا بنیادی رُکن	1	نصاب کا مالک	20
زکوٰۃ فرض ہے	2	مالکِ نصاب ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینا	20
زکوٰۃ کی فرضیت کی 3 روایات	3	مالِ حرام پر زکوٰۃ	21
زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟	5	مالِ حرام سے نجات کا طریقہ	21
زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنا کیسا؟	5	مالِ نامی کا مطلب	22
زکوٰۃ ادا کرنے کے 16 فضائل وفوائد	5	حاجتِ اَصلیہ کسے کہتے ہیں؟	22
تکمیلِ ایمان کا ذریعہ	5	سال کب مکمل ہوگا؟	23
رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی برسات	6	قمری مہینوں کا اعتبار ہوگا یا شمسی کا؟	23
تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول	6	دورانِ سال نصاب میں کمی ہونا	24
کامیابی کا راستہ	6	دورانِ سال نصاب میں اضافہ ہونا	24
نصرتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مستحق	7	دورانِ سال نصاب ہلاک ہونا	25
اچھے لوگوں میں شمار ہونے والا	7	زمانۂ کفر کی زکوٰۃ	25
دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب	8	نابالغ اور پاگل پر زکوٰۃ	26
اسلامی بھائی چارے کا بہترین اظہار	8	مجنون کے سالِ زکوٰۃ کا آغاز	26
فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق	9	اَموالِ زکوٰۃ	26
مال پاک ہوجاتا ہے	9	سونا چاندی کا نِصاب	27
بُری صفات سے چھٹکارا	9	کتنی زکوٰۃ دینا ہوگی؟	27
مال میں برکت	10	نصاب سے زائد کا حکم	27
شر سے حفاظت	11	نصاب اور خُمس سے زائد پر زکوٰۃ	28
حفاظتِ مال کا سبب	12	ایک ہی جنس کے مختلف اموال اور زکوٰۃ کا حساب	28
حاجت روائی	12	اگر سونے کا نصاب مکمل ہو اور چاندی کا نامکمل	30
دُعائیں ملتی ہیں	12	زکوٰۃ میں سونے چاندی کی قیمت دینا	31
زکوٰۃ نہ دینے کے 8 نقصانات	13	قیمت کی تعریف	31
زکوٰۃ کی تعریف	19	قیمت کی تعریف	31
زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ	19	کس بھاؤ کا اعتبار ہوگا؟	31
زکوٰۃ کی اقسام	19	کس جگہ کی قیمت لی جائے گی؟	31
زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟	20	قیمت کس دن کی معتبر ہے؟	31

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
سونے چاندی کی زکوٰۃ کا حساب	32	دُکان کی زکوٰۃ	42
کھوٹ کا حکم	33	ایڈوانس پر زکوٰۃ	43
پہننے والے زیورات کی زکوٰۃ	34	دھوبی کے صابن اور رنگساز کے رنگ پر زکوٰۃ	43
آگ کے کنگن	34	خوشبو بیچنے والے کی شیشیوں پر زکوٰۃ	43
سونے چاندی کے زیورات اور برتنوں کی زکوٰۃ	34	نان بائی پر زکوٰۃ	44
سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال	35	کتابوں پر زکوٰۃ	44
جہیز کی زکوٰۃ	35	کرائے پر دیئے گئے مکان پر زکوٰۃ	44
بیوی کے زیور کی زکوٰۃ	36	کرائے پر چلنے والی گاڑیوں اور بسوں پر زکوٰۃ	44
شوہر کے سمجھانے کے باجود بیوی زکوٰۃ نہ دے تو؟	36	گھریلو سامان پر زکوٰۃ	45
رہن رکھے گئے زیور کی زکوٰۃ	36	سجاوٹ کی اشیاء پر زکوٰۃ	45
اگر شوہر نے بیوی کا زیور رہن رکھوایا ہو تو؟	37	بیعانہ میں دی گئی رقم پر زکوٰۃ	45
زیور کی گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ	37	خریدی گئی چیز پر قبضہ سے پہلے زکوٰۃ	45
سونے کا ناجائز استعمال کرنے والے پر زکوٰۃ	38	کرنسی نوٹ کی زکوٰۃ	46
ہیروں اور موتیوں پر زکوٰۃ	38	نوٹ کا نصاب	46
سونے یا چاندی کی کڑھائی پر زکوٰۃ	38	نوٹ کی زکوٰۃ کا حساب	46
حج کے لئے جمع کی جانے والی رقم پر زکوٰۃ	38	کرنسی نوٹوں کی زکوٰۃ کا جدول	47
مالِ تجارت اور اس کی زکوٰۃ	39	بیٹیوں کی شادی کے لئے جمع کی گئی رقم پر زکوٰۃ	47
مالِ تجارت کسے کہتے ہیں؟	39	امانت میں دی گئی رقم پر زکوٰۃ	47
وراثت میں چھوڑا ہوا مالِ تجارت	39	انشورنس کی رقم پر زکوٰۃ	47
مالِ تجارت کا نصاب	39	حج کے لئے جمع کروائی گئی رقم پر زکوٰۃ	48
مالِ تجارت کی زکوٰۃ	40	پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ	48
مالِ تجارت کے نفع پر زکوٰۃ	40	ملازمین کو ملنے والے بونس پر زکوٰۃ	49
مالِ تجارت کی زکوٰۃ کا حساب	40	بینک میں جمع کراوائی رقم پر زکوٰۃ	49
قیمت وقت خریداری کی یا سال تمام ہونے کی؟	40	کمیٹی (کمیٹی) کی رقم پر زکوٰۃ	50
ہول سیل کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ	40	حساب کا طریقہ	50
اُدھار میں لیا ہوا مال	41	قرض اور زکوٰۃ	51
ہول سیل کے نرخ کا اعتبار ہوگا یا ریٹیل کا	41	مَدْیُون پر زکوٰۃ؟	51
حساب کا طریقہ	41	اگر خود مَدْیُون نہ ہو مگر مَدْیُون کا ضامن ہو تو؟	52
کیا ہر سال زکوٰۃ دینا ہوگی؟	42	کیا ہر طرح کا قرض وجوبِ زکوٰۃ میں رکاوٹ بنے گا؟	52
خریدنے کے بعد نیت بدل جانا	42		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
سال گزرنے کے بعد مقروض ہو گیا تو؟	52
مہر اور زکوٰۃ	53
عورت پر اس کے مہر کی زکوٰۃ	53
مقروض شوہر کی زوجہ پر زکوٰۃ	53
دَین (قرض) کا حکم	54
قرض کی واپسی کی امید نہ ہو تو؟	55
زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد مال میں کمی کا حکم	55
مصارِفِ زکوٰۃ	57
زکوٰۃ کسے دی جائے؟	57
مستحقِ زکوٰۃ کو کیسے پہچانیں؟	60
زکوٰۃ لینے والا مستحقِ زکوٰۃ نہ ہوا تو؟	60
کیا مدارِس کے سفیر بھی عامل ہیں؟	60
کن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟	61
کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟	61
کن غُلاموں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟	61
کن غُلاموں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟	62
مُطَلَّقہ بیوی کو زکوٰۃ دینا	62
غنی کی بیوی یا باپ کو زکوٰۃ دینا	62
غنی ماں کے نابالغ بچے	63
جس عورت کا مہر ابھی شوہر پر باقی ہو	63
کافر کو زکوٰۃ دینا	63
بدمذہب کو زکوٰۃ دینا	63
طالبِ علم کو زکوٰۃ دینا	63
اِمام مسجد کو زکوٰۃ دینا	64
زکوٰۃ کی رقم سے امام مسجد کو تنخواہ دینا	64
ماں ہاشمی ہو اور باپ غیر ہاشمی تو؟	64
ساداتِ کرام کو زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ	65
بنو ہاشم کون ہیں؟	65
بنو ہاشم کو زکوٰۃ نہ دینے کی حکمت	65
سادات کی امداد کی صورت	66
گداگروں کو زکوٰۃ دینا	66
گداگروں کی تین قسمیں	66
مدرسہ یا جامعہ میں زکوٰۃ دینا	67
زکوٰۃ کے بارے میں بتا دیجئے	68
ایک ہی شخص کو ساری زکوٰۃ دے دینا	68
ایک شخص کو کتنی زکوٰۃ دینا مستحب ہے	68
کس کو زکوٰۃ دینا افضل ہے؟	69
سیِّد کسے زکوٰۃ دے؟	69
کیا بہت ساری کتابوں کا مالک زکوٰۃ لے سکتا ہے؟	69
غنی کا زکوٰۃ لینا	70
جس کے پاس چھ تولے سونا ہو!	71
حاجتِ اصلیہ سے زائد سامان ہو تو؟	71
جس کے پاس بہت سا جہیز ہو!	71
جس کے پاس موتی جواہر ہوں!	72
جس کے پاس سردیوں کے بیش قیمت کپڑے ہوں!	72
جس کے پاس بہت بڑا مکان ہو!	72
جس کے مکان میں باغ ہو!	73
کیا مالدار کے لئے صدقہ لینا جائز ہے؟	73
غیر مستحق نے زکوٰۃ لے لی تو؟	73
زکوٰۃ کی ادائیگی	74
زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط	74
زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنا بھول گیا تو؟	74
زکوٰۃ کے الفاظ	74
زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا	75
زکوٰۃ یک مشت دیں یا تھوڑی تھوڑی؟	75
زکوٰۃ یک مشت دیجئے	75
نیت میں فرق آجاتا	76
کیا زکوٰۃ الگ کر لینا کافی ہے؟	76

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
رمضان المبارک میں زکوٰۃ دینا	76
اعلانیہ یا پوشیدہ؟	77
زکوٰۃ دے کر احسان جتانا	77
سال بھر خیرات کرنے کے بعد زکوٰۃ کی نیت کرنا	77
زکوٰۃ دینے سے پہلے فوت ہوگیا تو؟	78
زکوٰۃ لینے والے کو اس کا علم ہونا	78
مقدارِ زکوٰۃ کا معلوم ہونا	78
قرض کہہ کر زکوٰۃ دینے والا	78
چھوٹے بچے کو زکوٰۃ دینا	79
زکوٰۃ کی نیت سے مکان کا کرایہ معاف کرنا	79
قرض معاف کردیا تو؟	80
معاف کردہ قرض کا شاملِ زکوٰۃ ہونا	80
زکوٰۃ کے طور پر کسی کا قرض ادا کرنا	80
یتیموں کو کپڑے بنوا کر دینے کا حکم	80
زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں خریدنا	80
مالِ زکوٰۃ سے دینی کتب چھپوا کر تقسیم کرنا کیسا؟	81
مٹھائی کے ڈبے میں زکوٰۃ کی رقم رکھنا	81
زکوٰۃ کی رقم واپس لینے کا ناجائز حیلہ	81
وکیل کی فیس ادا کرنا	81
تحفے کی صورت میں زکوٰۃ دینا	82
زکوٰۃ کی رقم سے اناج خرید کر دینا	82
کم قیمت میں اناج بیچ کر زکوٰۃ کی نیت کرنا کیسا؟	82
زکوٰۃ دینے میں شک ہو تو؟	83
لاعلمی میں کم زکوٰۃ دینا	83
زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا	83
وکیل کو زکوٰۃ کا علم ہونا	83
کیا وکیل بھی زکوٰۃ کی نیت کرے؟	84
نفلی صدقہ کے لئے وکیل بنانے کے بعد زکوٰۃ کی نیت کرنا	84
مختلف لوگوں کی زکوٰۃ ملانا	84
وکیل کا کسی کو وکیل بنانا	84
کیا وکیل کسی کو بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے؟	85
کیا وکیل خود زکوٰۃ رکھ سکتا ہے؟	85
زکوٰۃ پیشگی ادا کرنا	85
پیشگی حساب کا طریقہ	86
پیشگی زکوٰۃ زیادہ دے دی تو کیا کرے؟	86
جسے پیشگی زکوٰۃ دی تھی بعد میں وہ مالدار ہوگیا تو؟	86
اختتامِ سال پر نصاب باقی نہ رہا تو؟	86
زکوٰۃ دینے والے کے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی	87
بلا اجازت کسی کے مال سے اس کی زکوٰۃ دینا	87
زکوٰۃ دیئے بغیر انتقال کر جانے والے کا حکم	87
مشروط طور پر زکوٰۃ دینا	87
زکوٰۃ کی رقم تجارت میں لگانا	88
مالِ زکوٰۃ سے وقف	88
زکوٰۃ شہر سے باہر لے جانا	88
بینک سے زکوٰۃ کی کٹوتی	89
حیلۂ شرعی	89
کان چھیدنے کا رَواج کب سے ہوا؟	90
گائے کے گوشت کا تحفہ	91
زکوٰۃ کا شَرعی حیلہ	91
حیلۂ شرعی کا طریقہ	92
100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے	92
رکھ مت لینا	93
اگر شرعی فقیر زکوٰۃ لے کر واپس نہ دے تو؟	94
بھروسے کا آدمی نہ مل سکے تو؟	94
فقیر کو زکوٰۃ کی رقم بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے کا مشورہ دینا	94
حیلۂ شرعی کئے بغیر زکوٰۃ مدرسے میں خرچ کردی کیا کرے؟	95

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
ماں باپ کو زکوٰۃ دینے کے لئے حیلۂ شرعی کرنا	95
زکوٰۃ کی جگہ نفلی صدقہ کرنا	95
حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت	96
غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنبیہ	97
چار فرائض میں سے تین پر عمل کرنا	98
نماز قبول نہیں	99
جو صدقہ وخیرات کر چکا اس کا حکم!	99
شیطان کے وار کو پہچانئے	100
زکوٰۃ کا حساب کیسے لگائے؟	101
قصور اپنا ہے	102
برسوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا ایک حیلہ	102
خوشدِلی سے زکوٰۃ دیجئے	103
جانوروں کی زکوٰۃ	104
جانوروں کی زکوٰۃ کب فرض ہوگی؟	104
تجارت کے لئے جانور خرید کر چَرانا شروع کر دیا تو	104
وقف کے جانوروں کی بھی زکوٰۃ	105
کتنی قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے؟	105
اُونٹ کی زکوٰۃ	105
مادہ اونٹنی کی جگہ نَر اونٹ دینا کیسا؟	108
اونٹوں کی زکوٰۃ میں مذکورہ جانوروں کی جگہ ان کی قیمت دینا	108
گائے کی زکوٰۃ	108
بکریوں کی زکوٰۃ	109
جانوروں کی زکوٰۃ کے دیگر مسائل	110
کتنی عمر کے جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے؟	110
اگر کوئی بھی نصاب کو نہ پہنچتا ہو تو؟	110
گھوڑے گدھے اور خچر کی زکوٰۃ	110
صدقۂ فطر	111
صدقۂ فطر کی فضیلت کی 4 روایات	111
صدقۂ فطر کب مشروع ہوا؟	112

عنوان	صفحہ نمبر
صدقۂ فطر کی ادائیگی کی حکمت	113
صدقۂ فطر کا شرعی حکم	113
صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟	113
وجوب کا وقت	114
زکوٰۃ اور صدقۂ فطر میں فرق	114
فطرہ کی ادائیگی کی شرائط	115
نابالغ پر صدقۂ فطر	115
ماں کے پیٹ میں موجود بچے کا فطرہ	115
چھوٹے بھائی کا فطرہ	115
اگر کسی کا فطرہ نہ دیا گیا ہو تو؟	116
باپ نے اگر روزے نہ رکھے ہوں	116
ماں پر بچوں کا فطرہ واجب نہیں	116
یتیم بچوں کا فطرہ	116
غریب باپ کے بچوں کا فطرہ	116
صدقۂ فطر کے لئے روزہ شرط نہیں	117
نابالغ منکوحہ لڑکی کا فطرہ کس پر؟	117
بچے پاکستان میں اور باپ ملک سے باہر ہو تو	117
شبِ عید بچہ پیدا ہوا تو...؟	118
شبِ عید مسلمان ہونے والے کا فطرہ	118
مال ضائع ہو جائے تو.....؟	118
فوت شدہ شخص کا فطرہ	118
مہمانوں کا فطرہ	119
شادی شدہ بیٹی کا فطرہ	119
بلا اجازت فطرہ ادا کرنا	119
صدقۂ فطر کن چیزوں سے ادا ہوتا ہے	119
صدقۂ فطر کی مقدار	120
صدقۂ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں	120
صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت	120
صدقۂ فطر رمضان میں ادا کر دیا تو؟	121

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
رمضان سے بھی پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا	121
پیشگی فطرہ دیتے وقت صاحبِ نصاب ہونا	121
اگر عید کے بعد صدقۂ فطر دیا تو؟	121
کیا دینا افضل ہے؟	121
فطرہ کس کو دیا جائے؟	122
کسے صدقۂ فطر نہیں دے سکتے؟	122
ایک شخص کا فطرہ ایک ہی مسکین کو دینا	122
عُشْر کا بیان	123
عشر کے فضائل	123
عشر ادا نہ کرنے کا وبال	125
کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟	126
شہد کی پیداوار پر عشر	128
کس پیداوار پر عشر واجب نہیں؟	128
عشر واجب ہونے کے لئے کم از کم مقدار	129
پاگل اور نابالغ پر عشر	129
قرض دار پر عشر	130
شرعی فقیر پر عشر	130
عشر کے لئے سال گزرنا شرط ہے یا نہیں؟	131
مختلف زمینوں کا عشر	131
ٹھیکے کی زمینوں کا عشر	132
اگر خود فصل نہ بوئی تو عشر کس پر ہے؟	132
مشترکہ زمین کا عشر	133
گھریلو پیداوار پر عشر	133
عشر کی ادائیگی سے پہلے اخراجات الگ کرنا	133
عشر کی ادائیگی	134
عشر پیشگی ادا کرنا	134
پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے سے مراد	135
پیداوار بیچ دی تو عشر کس پر ہے؟	135
عشر کی ادائیگی میں تاخیر	135
عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا استعمال	136
عشر دینے سے پہلے فوت ہو گیا تو؟	136
عشر میں رقم دینا	137
اگر طویل عرصے سے عشر ادا نہ کیا ہو تو؟	137
اگر فصل ہی کاشت نہ کی تو؟	137
فصل ضائع ہونے کی صورت میں عشر	137
عشر کس کو دیا جائے	138
خریف کی فصلیں، سبزیاں اور پھل	138
ربیع کی فصلیں، سبزیاں اور پھل	139
سوال کرنے کا وبال	140
سوال کرنے کی مذمت کے بارے میں مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے 6 فرامین	140
مَدَنی التجاء	142
دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں	143
مآخذ و مراجع	149

ایک چُپ سو سکھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر **دُرُود پاک** بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ **بخش** دیئے جاتے ہیں۔''

(مسند ابی یعلی ، الحدیث ۲۹۵۱، ج۳ ،ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کا بُنیادی رُکن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اسلام کی **بنیاد** پانچ باتوں پر ہے، اس بات کی **گواہی** دینا کہ **اللّٰہ** تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) اس کے رسول ہیں، **نماز** قائم کرنا، **زکوٰۃ** ادا کرنا، **حج** کرنا اور **رمضان** کے روزے رکھنا۔''

(صحیح البخاری ، کتاب الایمان ،باب دعا ء کم ایمانکم ،الحدیث۸، ج۱،ص۱٤)

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ قرآنِ مجید فرقانِ

www.dawateislami.net

حمید میں نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ **32** مرتبہ ذکر آیا ہے۔(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۲) **علاوہ ازیں** زکوٰۃ دینے والا خوش نصیب دنیوی واُخری سعادتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔(جن کا ذکر اگلے صفحات میں آرہا ہے۔)

زکوٰۃ فرض ہے

زکوٰۃ کی فرضیت کتاب وسنّت سے ثابت ہے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پ ۱،البقرۃ:۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''اس آیت میں نماز وزکوٰۃ کی **فرضیت** کا بیان ہے۔''

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا (پ ۱۱، التوبۃ:۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو۔

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: آیت میں جو صدَقہ وارِد ہوا ہے اس کے معنٰی میں مفسّرین کے کئی قول ہیں۔**ایک** تو یہ کہ وہ صدَقہ غیر واجِبہ تھا جو بطورِ کفّارہ کے اِن صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذکر اُوپر کی آیت میں ہے۔

www.dawateislami.net

دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدَقہ سے مراد وہ **زکوٰۃ** ہے جو ان کے ذمّہ واجب تھی، وہ تائب ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو **اللہ** تعالیٰ نے اس کے لینے کا حکم دیا۔ امام ابوبکر رازی جصاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ **صدَقہ سے زکوٰۃ مراد ہے**۔ (خازن واحکام القرآن)

''فرض'' کے تین حروف کی نسبت سے زکوٰۃ کی فرضیت کے متعلق 3 روایات

(1) حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس پر مامور کیا ہے کہ مَیں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) خدا کے سچے رسول ہیں، ٹھیک طرح نماز ادا کریں، **زکوٰۃ** دیں، پس اگر ایسا کرلیں تو مجھ سے ان کے مال اور جانیں محفوظ ہوجائیں گے سوائے اس سزا کے جو اِسلام نے (کسی حد کے سلسلہ میں) ان پر لازم کردی ہو۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوۃ، الحدیث ۲۵، ج۱، ص۲۰)

(2) نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ان کو بتاؤ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کے مالوں میں **زکوٰۃ** فرض کی ہے مال داروں سے لے کر فقراء کو دی جائے۔''

(سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ اخذ خیار المال فی الصدقۃ، الحدیث ۶۲۵، ج۲، ص۱۲۶)

www.dawateislami.net

(3) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا وصالِ ظاہری ہوگیا اور حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے اور کچھ قبائل عرب مرتد ہوگئے (کہ زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے) تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ لوگوں سے کیسے معاملہ کریں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَیں لوگوں سے جہاد کرنے پر مامور ہوں جب تک وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نہ پڑھیں۔ جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کرلیا اس نے اپنی جان اور اپنا مال مجھ سے محفوظ کرلیا مگر یہ کہ کسی کا حق بنتا ہو اور وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے۔''

(یعنی یہ لوگ تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے ہیں، ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا)

حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَیں اس شخص سے جہاد کروں گا جو **نماز** اور **زکوٰۃ** میں فرق کرے گا (کہ نماز کو فرض مانے اور زکاۃ کی فرضیت سے انکار کرے) اور **زکوٰۃ** مال کا حق ہے بخدا اگر انہوں نے (واجب الاداء) ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دور میں دیا کرتے تھے تو مَیں ان سے جنگ کروں گا۔''

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''واللہ! میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اُس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکوۃ، الحدیث ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ج۱، ص ۴۷۲، ۴۷۳)

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس روایت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نری **کلمہ گوئی** اِسلام کیلئے کافی نہیں، جب تک تمام **ضروریاتِ دِین** کا اِقرار نہ کرے اور

www.dawateislami.net

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کے علم میں پہلے یہ بات نہ تھی، کہ وہ فرضیت کے منکر ہیں یہ خیال تھا کہ **زکوٰۃ** دیتے نہیں اس کی وجہ سے گنہگار ہوئے، کافر تو نہ ہوئے کہ ان پر جہاد قائم کیا جائے، مگر جب معلوم ہوگیا تو فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے، جو (سیدنا) صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا اور کیا۔'' (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۸۷۰)

زکوٰۃ کب فرض ہوئی؟

زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے قبل فرض ہوئی۔

(الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۲)

زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کرنا کیسا؟

زکوٰۃ کا فرض ہونا قرآن سے ثابت ہے، اس کا اِنکار کرنے والا **کافر** ہے۔

(ماخوذ از الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۰)

''غمِ مال سے بچایا الٰہی'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے زکوٰۃ ادا کرنے کے 16 فضائل و فوائد

(1) تکمیل ایمان کا ذریعہ

زکوٰۃ دینا تکمیلِ ایمان کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مالوں کی **زکوٰۃ** ادا کرو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اداءِ الزکوٰۃ، الحدیث ۱۲، ج۱، ص۳۰۱)

www.dawateislami.net

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ''جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی **زکوٰۃ** ادا کرے۔'' (المعجم الکبیر ،الحدیث ۱۳۵۶۱،ج۱۲،ص۳۲۴)

(2) رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی برسات

زکوٰۃ دینے والے پر رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔

سورۃُ الاعراف میں ہے:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ۹،الاعراف۱۵۶)

(3) تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول

زکوٰۃ دینے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ قرآنِ پاک میں مُتَّقِیْن کی علامات میں سے ایک **علامت** یہ بھی بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں (پ۱،البقرۃ:۳)

(4) کامیابی کا راستہ

زکوٰۃ دینے والا کامیاب لوگوں کی فہرست میں شامل ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں فلاح کو پہنچنے والوں کا ایک کام **زکوٰۃ** بھی گنوایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

(پ ۱۸، المؤمنون ۱ تا ٤)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

(5) نصرتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مستحق

اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا کرنے والے کی مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾

(پ ۱۷، الحج: ٤٠، ٤١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے، وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام۔

(6) اچھے لوگوں میں شمار ہونے والا

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ کے گھروں یعنی مساجد کو آباد کرنے والوں کی صفات میں سے ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۸﴾

(پ ۱۰، التوبۃ: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

(7) اسلامی بھائیوں کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب

زکوٰۃ کی ادائیگی سے غریب اسلامی بھائیوں کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے اوران کے دل میں **خوشی** داخل ہوتی ہے۔

(8) اسلامی بھائی چارے کا بہترین اظہار

زکوٰۃ دینے کا عمل اخوتِ اسلامی کی بہترین تعبیر ہے کہ ایک غنی مسلمان اپنے غریب اسلامی بھائی کو **زکوۃ** دے کر معاشرے میں سر اٹھا کر جینے کا حوصلہ مہیا کرتا ہے۔ نیز غریب اسلامی بھائی کا دل کینہ وحسد کی شکارگاہ بننے سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے غنی اسلامی بھائی کے مال میں اس کا بھی حق ہے چنانچہ وہ اپنے بھائی کے جان، مال اور اولاد میں برکت کے لئے دعا گو رہتا ہے، نبی پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بیشک مؤمن کیلئے مؤمن مثل عمارت کے ہے، بعض بعض کو **تقویت** پہنچاتا ہے۔''

(صَحِیحُ الْبُخَارِیُ، کتاب الصلوۃ، باب تشبیک الاصابع...الخ، الحدیث ۴۸۱، ج ۱، ص ۱۸۱)

www.dawateislami.net

(9)فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا مصداق

زکوٰۃ مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ مضبوط بنانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے جس سے اسلامی معاشرے میں اجتماعیت کو فروغ ملتا ہے اور امدادِ باہمی کی بنیاد پر مسلمان اپنے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے اس فرمانِ عظیم کا مصداق بن جاتے ہیں: مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت اور شفقت کی مثال جسم کی طرح ہے، جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں سارا جسم اس کا شریک ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم ،کتاب البر والصلۃ والآداب،باب تراحم المؤمنین ..الخ،الحدیث۲۵۸٦،ص۱۳۹٦)

(10)مال پاک ہوجاتا ہے

زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ **پاک** کرنے والی ہے، تجھے **پاک** کردے گی۔''

(المسنداللامام احمد بن حنبل،مسند انس بن مالك ،الحدیث ۱۲۳۹۷،ج٤،ص۲۷٤)

(11)بُری صفات سے چھٹکارا

زکوٰۃ دینے سے لالچ وبخل جیسی بُری صفات سے (اگر دل میں ہوں تو) چھٹکارا پانے میں مدد ملتی ہے اور سخاوت وبخشش کا محبوب وصف مل جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

(12)مال میں برکت

زکوٰۃ دینے والے کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ دنیا وآخرت میں بڑھتا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ(۳۹)

(پ۲۲،سبا:۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان:اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔''

ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲)

(پ۳،البقرۃ:۲۶۱،۲۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان:ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں،ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے،وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں،پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (انعام)ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

www.dawateislami.net

پس زکوٰۃ دینے والے کو یہ یقین رکھتے ہوئے خوش دلی سے زکوٰۃ دینی چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔'' (المعجم الاوسط ،الحدیث ۲۲۷۰، ج ۱، ص ۶۱۹)

اگرچہ ظاہری طور پر مال کم ہوتا لیکن حقیقت میں بڑھ رہا ہوتا ہے جیسے درخت سے خراب ہونے والی شاخوں کو اُتارنے میں بظاہر درخت میں کمی نظر آرہی ہے لیکن یہ اُتارنا اس کی نشوونما کا سبب ہے۔ **مُفسّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی **زکوٰۃ** ہر سال بڑھتی ہی رَہتی ہے۔ یہ تجربہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کر لیتا ہے لیکن حقیقت میں مع **اضافہ** کے بھر لیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہوجاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے اُس میں سے خرچ کرتے رہو، **اِن شاءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔ (مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۳ ص ۹۳)

(13) شر سے حفاظت

زکوٰۃ دینے والا شر سے محفوظ ہوجاتا ہے جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جس نے اپنے مال کی **زکوٰۃ** ادا کردی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر کو دور کردیا۔''

(المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱)

www.dawateislami.net

(14) حفاظتِ مال کا سبب

زکوٰۃ دینا حفاظتِ مال کا سبب ہے جیسا کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اپنے مالوں کو **زکوٰۃ** دے کر مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کرو۔''

(مراسیل ابی داؤد مع سن ابی داؤد ،باب فی الصائم یصیب اهله،ص۸)

(15) حاجت روائی

اللہ تعالیٰ **زکوٰۃ** دینے والوں کی حاجت روائی فرمائے گا جیسا کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کسی بندے کی **حاجت روائی** کرے اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اس کی **حاجت روائی** کرے گا۔''

(صحیح مسلم ، کتاب الذکر والدعاء،باب فضل الاجتماع ع....الخ، الحدیث ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''جو کسی مسلمان کو دنیاوی **تکلیف** سے رہائی دے تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی **مصیبت** دور فرمائے گا۔''

(جامع الترمذی ، کتاب الحدود،باب ماجاء فی السترعلی المسلم،الحدیث، ج۳، ص ۱۱۵)

(16) دُعائیں ملتی ہیں

غریبوں کی دعائیں ملتی ہیں جس سے رحمتِ خداوندی اور مددِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل ہوتی ہے جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم کو اللہ تعالیٰ کی مدد اور رزق ضعیفوں کی برکت اور ان کی **دعاؤں** کے سبب پہنچتا ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد،باب عن استعان بالضعفاء،...الخ، الحدیث،۲۸۹۶، ج۲،ص ۲۸۰)

www.dawateislami.net

”عذابِ جہنم“ کے آٹھ حُرُوف کی مناسبت سے زکوٰۃ نہ دینے کے 8 نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کے متعدد نقصانات ہیں جن میں چند یہ ہیں:

(1) ان فوائد سے **محرومی** جو اسے ادائیگیٔ زکوٰۃ کی صورت میں مل سکتے تھے۔

(2) بخل یعنی کنجوسی جیسی **بُری صفت سے** (اگر کوئی اس میں گرفتار ہو تو) چھٹکارا نہیں مل پائے گا۔ پیارے آقا، دو عالم کے داتا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خبر دار ہے: ”**سخاوت** جنت میں ایک درخت ہے جو سخی ہوا اس نے اس درخت کی شاخ پکڑ لی، وہ شاخ اسے نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ اسے **جنت** میں داخل کر دے اور **بخل** آگ میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہوا، اس نے اس کی شاخ پکڑی، وہ اسے نہ چھوڑے گی، یہاں تک کہ **آگ** میں داخل کرے گی۔“

(شعب الایمان ،باب فی الجود والسخاء،الحدیث،۱۰۸۷۷، ج۷،ص ۴۳۵)

(3) مال کی **بربادی** کا سبب ہے جیسا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ”خشکی و تری میں جو مال ضائع ہوا ہے وہ **زکوٰۃ** نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوا ہے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ،باب فرض الزکوٰۃ،الحدیث ۴۳۳۵، ج۳،ص ۲۰۰)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ”زکوٰۃ کا مال جس میں ملا ہوگا اسے **تباہ و برباد** کر دے گا۔“

(شعب الایمان،باب فی الزکوٰۃ،فصل فی الاستعفاف،الحدیث ۳۵۲۲، ج۳،ص ۲۷۳)

www.dawateislami.net

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ)
اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بعض ائمہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کیے کہ **زکاۃ** واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملائے رہا تو یہ حرام اُس حلال کو **ہلاک** کردے گا اور امام احمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے فرمایا کہ معنے یہ ہیں کہ مالدار شخص مالِ زکاۃ لے تو یہ مالِ زکاۃ اس کے مال کو **ہلاک** کردے گا کہ زکاۃ تو فقیروں کے لیے ہے اور دونوں معنے صحیح ہیں۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۵، ص۸۷۱)

(4) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والی قوم کو **اجتماعی نقصان** کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔
نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو قوم **زکوٰۃ** نہ دے گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے **قحط** میں مبتلا فرمائے گا۔''

(المعجم الاوسط ،الحدیث ٤٥٧٧، ج٣، ص٢٧٥)

ایک اور مقام پر فرمایا: ''جب لوگ **زکوٰۃ** کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔''

(سنن ابن ماجه ،کتاب الفتن،باب العقوبات،الحدیث ٤٠١٩، ج٤، ص٣٦٧)

(5) زکوٰۃ نہ دینے والے پر **لعنت** کی گئی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''زکوۃ نہ دینے والے پر رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لعنت فرمائی ہے۔''

(صَحِیحُ ابْنِ خُزَیْمَة، کتاب الزکاة،باب جماع ابواب التغلیظ،ذکر لعن لاوی...الخ،الحدیث ٢٢٥٠، ج٤، ص٨)

www.dawateislami.net

(6) بروزِ قیامت یہی مال **وبالِ جان** بن جائے گا۔ سورۂ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ﴿۳۴﴾ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴿۳۵﴾

(پ ۱۰، التوبۃ: ۳۴، ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درد ناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال **گنجے سانپ** کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس (یعنی زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: **''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔''** اس کے بعد نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

www.dawateislami.net

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ

(پ٤، ال عمران: ١٨٠)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ ، باب اثم مانع الزکوٰۃ،الحدیث١٤٠٣، ج١،ص٤٧٤)

(7) **حساب میں سختی** کی جائے گی جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے مالداروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ،باب فرض الزکوٰۃ،الحدیث ٤٣٢٤، ج٣،ص١٩٧)

(8) **عذابِ جہنم** میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور **جہنم** کے گرم پتھر اور تھوہر اور سخت کڑوی جلتی بدبودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہاں پر مالوں کی **زکوٰۃ** نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا، اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

(الزواجر ، کتاب الزکوٰۃ،الکبیرۃ السابعۃ،الثامنۃ والعشرون....الخ، ج١،ص٣٧٢)

www.dawateislami.net

ایک مقام پر نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن **دوزخ** میں ہوگا۔

(مجمع الزوائد ، کتاب الزکوٰۃ،باب فرض الزکوۃ،الحدیث ٤٣٣٧، ج٣،ص ٢٠١)

ایک اور مقام پر فرمایا: ''دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں سے ایک وہ مالدار کہ اپنے مال میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا نہیں کرتا۔''

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکوٰۃ،باب لذکر ادخال مانع الزکوۃ النار....الخ ،الحدیث ٢٢٤٩، ج٤،ص٨ ملخصاً)

عذابات کا نقشہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اوّل کے صفحہ 405 پر لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زکوٰۃ ادا کرنے کے جہاں بے شُمار ثوابات ہیں نہ دینے والے کیلئے وَہاں خوفناک عذابات بھی ہیں، چُنانچہ میرے آقا اعلیٰحضرت ، اِمامِ اَہلسنّت ، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن قراٰن و حدیث میں بیان کردہ **عذابات** کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں ''خُلاصہ یہ ہے کہ جس **سونے چاندی** کی زکوٰۃ نہ دی جائے ، روزِ قِیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں ، کروٹیں ، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر ، پستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا ، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا ، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس **مال** کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خبیث **خونخوار**

www.dawateislami.net

اَژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اسکا سارا بدن چباڈالے گا۔ والعِیاذ باللّٰہ رب العٰلمین (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۱۰ ص ۱۵۳) میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، **اے عزیز!** کیا خدا و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھّا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں **یہ ایک ہی روپیہ** کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چھکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔ (اَیضاً ص ۱۷۵)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت لکھتے ہیں: غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنا چاہئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سُرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زکوٰۃ وخیرات کے ضَروری احکامات کی معلومات ہوتی رہیں گی اور عمل کے جذبے میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

www.dawateislami.net

زکوٰۃ کی تعریف

زکوٰۃ شریعت کی جانب سے مقرر کردہ اس **مال** کو کہتے ہیں جس سے اپنا **نفع** ہر طرح سے **ختم** کرنے کے بعد رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی ایسے **مسلمان فقیر** کی **ملکیت** میں دے دیا جائے جو نہ تو خود **ہاشمی**[1] ہو اور نہ ہی کسی **ہاشمی کا آزاد کردہ غلام** ہو۔(الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۴، ۲۰۶ ملخصاً)

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ

زکوٰۃ کا لُغوی معنی طہارت، افزائش (یعنی اضافہ اور برکت) ہے۔ چونکہ زکوٰۃ بقیہ مال کے لئے معنوی طور پر طہارت اور افزائش کا سبب بنتی ہے اسی لئے اسے **زکوٰۃ** کہا جاتا ہے۔(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۳ ملخصاً)

زکوٰۃ کی اقسام

زکوٰۃ کی بنیادی طور پر 2 قسمیں ہیں۔

(۱) مال کی زکوٰۃ (۲) اَفراد کی زکوٰۃ (یعنی صدقۂ فطر)

مال کی زکوٰۃ کی مزید دو قسمیں ہیں:

(1) سونے، چاندی کی زکوٰۃ۔

(2) مالِ تجارت اور مویشیوں، زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ (یعنی عشر)۔

(ماخوذ از بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الزکوٰۃ، ج۲، ص۷۵)

[1] بنی ہاشم سے مراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدالمطلب کی اولادیں ہیں۔ ان کے علاوہ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اِعانت نہ کی مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبدالمطلب کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۵، ص۹۳۱)

www.dawateislami.net

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

زکوٰۃ دینا ہر اُس **عاقل، بالغ** اور **آزاد مسلمان** پر **فرض** ہے جس میں یہ **شرائط** پائی جائیں:

(1) **نصاب** کا مالک ہو۔

(2) یہ نصاب **نامی** ہو۔

(3) نصاب اس کے **قبضے** میں ہو۔

(4) نصاب اس کی **حاجتِ اصلیہ** (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے **زائد** ہو۔

(5) نصاب دَین سے **فارغ** ہو (یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔)

(6) اس نصاب پر **ایک سال** گزر جائے۔

(ملخصاً، بہارِ شریعت، ج۱ حصہ۵، ص۸۷۵تا۸۸۴)

شرائط کی تفصیل

نصاب کا مالک

مالکِ نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس **ساڑھے سات تولے سونا**، یا **ساڑھے باون تولے چاندی**، یا اتنی مالیت کی **رقم**، یا اتنی مالیت کا **مالِ تجارت** ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۱، حصّہ۵، ص۹۰۲تا۹۰۵)

مالکِ نصاب ہونے سے پہلے زکوٰۃ دے دی تو؟

اگر پہلے **زکوٰۃ** دے دی پھر مالک نصاب ہوا تو ایسی صورت میں دیا گیا

مال **زکوٰۃ** میں شمار نہیں ہوگا بلکہ اس کی **زکوٰۃ** الگ سے دینا ہوگی۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الاول ج ۱،ص ۱۷۶)

مالِ حرام پر زکوٰۃ

جس کا کل مال **حرام** ہو، اس پر **زکوٰۃ** فرض نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس مال کا **مالک** ہی نہیں ہے، درمختار میں ہے: ''اگر کل مال حرام ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔'' (الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۵۹) **اعلیٰ حضرت**، امام اہلسنّت، مولینا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''چالیسواں حصہ دینے سے وہ مال کیا پاک ہو سکتا ہے جس کے باقی انتالیس حصے بھی ناپاک ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، ج ۱۹، ص ۶۵۶)

ایسے شخص پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور مالِ حرام سے **نجات** حاصل کرے۔

مالِ حرام سے نجات کا طریقہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس** عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''پُراَسرار بھکاری''** کے صفحہ 27 پر لکھتے ہیں:

حرام مال کی دو صورتیں ہیں: **(۱)** ایک وہ **حرام مال** جو چوری، رشوت، غصب اور انہیں جیسے دیگر ذرائع سے مِلا ہو اِس کو حاصِل کرنے والا اِس کا اصلاً یعنی بالکل مالِک ہی نہیں بنتا اور اِس مال کے لئے شَرعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اُسی کو **لَوٹا** دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو **وارِثوں** کو دے اور ان کا بھی پتا نہ چلے تو بِلا نیّتِ ثواب فقیر پر **خیرات** کر دے **(۲)** دوسرا وہ **حرام مال** جس میں قبضہ کر لینے سے مِلکِ خبیث حاصِل ہو جاتی ہے اور یہ وہ مال ہے جو کسی عقدِ فاسد کے ذَرِیعہ حاصِل ہوا ہو جیسے سُود یا

www.dawateislami.net

داڑھی مُونڈنے یا خَشْخَشِی کرنے کی اُجرت وغیرہ۔ اِس کا بھی وُہی حکم ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کو مالِک یا اِس کے وُرثا ہی کو **لَوٹانا** فرض نہیں اوّلاً فقیر کو بھی بِلا نیّتِ ثواب **خیرات** میں دے سکتا ہے۔ البتّہ **افضل** یہی ہے کہ مالِک یا وُرثا کو لوٹا دے۔

(ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱، ۵۵۲ وغیرہ)

مالِ نامی کا مطلب

مالِ نامی کے معنی ہیں بڑھنے والا مال خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً، اس کی **3** صورتیں ہیں:

(1) یہ بڑھنا **تجارت** سے ہوگا، یا

(2) اَفزائشِ نسل کے لئے **جانوروں** کو جنگل میں چھوڑ دینے سے ہوگا، یا

(3) وہ مال خَلْقِی (یعنی پیدائشی) طور پر نامی ہوگا جیسے سونا چاندی وغیرہ

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الاول، ج ۱، ص ۱۷٤)

حاجتِ اَصلیہ کسے کہتے ہیں؟

حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو **ضرورت** ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی و دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علمِ دین سے متعلق کتابیں، اور پیشے سے متعلق اوزار وغیرہ۔ (الهداية، كتاب الزكوٰة، ج ۱، ص ۹٦)

مثلاً جنہیں مختلف لوگوں سے رابطہ کی حاجت ہوتی ہو ان کے لیے ٹیلی فون یا موبائل، جو لوگ کمپیوٹر پر کتابت کرتے ہوں یا اس کے ذریعے روزگار کماتے ہوں ان کے لیے کمپیوٹر، جن کی نظر کمزور ہو ان کے لیے عینک یا لینس، جن لوگوں کو کم سنائی

www.dawateislami.net

دیتا ہو ان کے لیے آلہ سماعت، اسی طرح سواری کے لیے سائیکل، موٹر سائیکل یا کار یا دیگر گاڑیاں، یا دیگر اشیاء کہ جن کے بغیر اہل حاجت کا گزارہ مشکل سے ہو، حاجتِ اصلیہ میں سے ہیں۔

سال کب مکمل ہوگا؟

جس تاریخ اور وقت پر آدمی صاحبِ نصاب ہُوا جب تک نصاب رہے وہی **تاریخ** اور **وقت** جب آئے گا اُسی **منٹ** سال **مکمل** ہوگا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰، ص ۲۰۲)

مثلاً زید کے پاس ماہ ربیع النور شریف کی 12 تاریخ یعنی عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دِن کے بارہ بجے ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم حاصل ہوئی یا مال تجارت حاصل ہوا تو سال گزرنے کے بعد عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم (۱۲ ربیع الاول) کو دن کے 12 بجے اگر وہ نصاب کا بدستور مالک ہوا تو اس مال کی **زکوٰۃ** کی ادائیگی اُس پر فرض ہوگی۔ اگر اب بلا عذر شرعی ادائیگی میں تاخیر کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

قمری مہینوں کا اعتبار ہوگا یا شمسی کا؟

سال گزرنے میں **قمری** (یعنی چاند کے) مہینوں کا اعتبار ہوگا۔ شمسی مہینوں کا اعتبار **حرام** ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰، ص ۱۵۷)

www.dawateislami.net

دورانِ سال نصاب میں کمی ہونا

چونکہ زکوٰۃ کی فرضیت میں سال کے شروع اور آخر کا **اعتبار** کیا جاتا ہے اس لئے اگر سال **مکمل** ہونے پر نصابِ زکوٰۃ **پورا** ہے تو دورانِ سال (نصاب میں) ہونے والی کمی کا کوئی نقصان نہیں موجودہ مال کی **زکوٰۃ** دی جائے گی۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب زکوٰۃ المال ،ج۳،ص۲۷۸،و الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ ،الباب الاول فی نضیرھا....الخ،ج۱،ص۱۷۵)

مثلاً بکر یکم رمضان کو 12 بجے ساڑھے سات تولے سونے کا مالک بنا، اِسی لمحے سال شمار ہونا شروع ہوجائے گا، پھر شوّال میں اس نے ایک تولہ سونا بیچ دیا اور نصاب میں کمی واقع ہوگئی، جب دوبارہ رمضان المبارک کی آمد قریب ہوئی تو اسے شعبان کے مہینے میں کہیں سے ایک تولہ سونا تحفے میں ملا، چنانچہ یکم رمضان کو 12 بجے وہ پھر سے مالکِ نصاب تھا لہٰذا اب اسے اس سونے کی **زکوٰۃ** ادا کرنا ہوگی کیونکہ سال مکمل ہوگیا۔

دورانِ سال نصاب میں اضافہ ہونا

جو شخص مالکِ نصاب ہے اگر درمیان سال میں کچھ اور مال **اُسی جنس** کا حاصل کیا تو اِس **نئے مال کا مُجَدّد سال** نہیں، بلکہ **پہلے مال کا ختمِ سال** اِس کے لیے بھی **سالِ تمام** ہے، اگرچہ سالِ تمام سے ایک ہی **منٹ** پہلے حاصل کیا ہو، خواہ وہ مال اُس کے پہلے مال سے حاصل ہوا یا میراث وہبہ یا اور کسی جائز ذریعہ سے ملا ہو اور اگر **دوسری جنس** کا ہے مثلاً پہلے اُس کے پاس اونٹ تھے اور اب بکریاں ملیں تو اس کے لیے جدید سال شمار ہوگا۔ (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، مسئلہ نمبر۴۳، ص۸۸۴)

www.dawateislami.net

نوٹ: اس سلسلے میں سونا، چاندی، کرنسی نوٹ، سامانِ تجارت ایک ہی جنس شمار ہوں گے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰، ص۲۱۰)

مثلاً زید کو سالانہ گیارہویں شریف یعنی 11 ربیع الغوث کے دن 11000 روپے حاصل ہوئے پھر عید میلا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم یعنی 12 ربیع النور کو بطور میراث 12000 روپے حاصل ہوئے۔ پچیس صفر المظفر (عرسِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے دن 25000 روپے بطور تحفہ یا مکان کے کرائے کے 25000 روپے حاصل ہوئے۔ اس طرح سال کے آخر میں زید کے پاس 48000 ہزار روپے جمع ہوگئے اب زید پر شرعاً واجب ہے کہ ان تمام روپوں کی **زکوٰۃ** نکالے کیونکہ تمام نوٹ ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں لہذا دورانِ سال جتنے روپے حاصل ہوں گے ان سب کا وہی سال شمار کیا جائے گا جو پچھلے 11000 کا تھا۔

دورانِ سال نصاب ہلاک ہونا

اگر دورانِ سال نصاب **ہلاک** ہوجائے کہ اس کا کوئی بھی حصہ نہ بچے تو **شمارِ سال** جاتا رہا، جس دن **دوبارہ** مالکِ نصاب ہوگا اُسی دن نئے سرے سے **حساب** کیا جائے گا۔ مثلاً یکم محرم کو مالکِ نصاب ہوا، صفر میں سب مال سفر کر گیا، ربیع النور میں پھر بہار آئی تو اسی مہینہ سے سال کا آغاز ہوگا۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ج۱۰، ص۸۹)

زمانۂ کفر کی زکوٰۃ

اگر پہلے کوئی **کافر** تھا پھر مسلمان ہوا تو اس پر حالتِ کفر کی **زکوٰۃ** کی ادائیگی فرض نہیں ہے کیونکہ **زکوٰۃ** مسلمان پر فرض ہوتی ہے کافر پر نہیں۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوٰۃ، ج۱، ص۱۷۱۔۱۷۵)

www.dawateislami.net

نابالغ اور پاگل پر زکوٰۃ

نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ **مجنون** کی چند صورتیں ہیں:

(۱) اگر جنون پورے سال کو گھیر لے تو **زکوٰۃ** واجب نہیں، اور

(۲) اگر سال کے اوّل آخر میں افاقہ ہوتا ہے، اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گزرتا ہے تو **زکوٰۃ** واجب ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۸۷۵)

مجنون کے سالِ زکوٰۃ کا آغاز

جنون دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) جنونِ اصلی (۲) جنونِ عارضی

(1) اگر جنون **اصلی** ہو یعنی جنون ہی کی حالت میں بالغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے **شروع** ہوگا۔

(2) اور اگر **عارضی** ہے مگر پورے سال کو گھیر لیا تو جب افاقہ ہوگا اس وقت سے سال کی **ابتدا** ہوگی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۸۷۵)

اَموالِ زکوٰۃ

زکوٰۃ تین قسم کے **مال** پر ہے۔

(۱) سونا چاندی۔ (کرنسی نوٹ بھی انہی کے حکم میں ہیں بشرطیکہ ان کا رواج اور چلن ہو۔)

(۲) مالِ تجارت۔

(۳) سائمہ یعنی چرائی پر چھوٹے جانور۔

(الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج ١، ١٧٤. **فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ**، ج۱۰، ص۱۶۱. بہار شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۸۸۲، مسئلہ۳۳)

www.dawateislami.net

سونے چاندی کا نِصاب

سونے کا نصاب بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولے ہے، جبکہ **چاندی کا نصاب** دوسو درہم یعنی ساڑھے باون تولے ہے[1]۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۵، ص۹۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہارے پاس دوسو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم ہیں اور سونے میں تم پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس دینار ہو جائیں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر نصف دینار **زکوٰۃ** ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، الحدیث ۱۵۷۳، ج۲، ص۱۴۳)

کتنی زکوٰۃ دینا ہوگی؟

نصاب کا چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) **زکوٰۃ** کے طور پر دینا ہوگا۔

(فتاوٰی امجدیہ، ج۱، ص۳۷۸)

نصاب سے زائد کا حکم

اگر کسی کے پاس تھوڑا سا مال نصاب سے زائد ہو تو دیکھا جائے گا کہ نصاب سے زائد مال نصاب کا پانچواں حصہ (خُمُس) بنتا ہے یا نہیں؟

☆ اگر بنتا ہو تو اس پانچویں حصے (خُمُس) کا بھی اڑھائی فیصد یعنی چالیسواں

---

[1] سُناروں کے مطابق ساڑھے سات تولہ سونا میں تقریباً 87 گرام، 48 ملی گرام ہوتے ہیں اور ساڑھے باون تولہ چاندی تقریباً 612 گرام، 41 ملی گرام کے برابر ہے۔

www.dawateislami.net

حصہ **زکوٰۃ** میں دینا ہوگا۔

☆ اگر زائد مقدار پانچوں حصے (خُمُس) سے کم ہے تو وہ **عَفُو** ہے اس پر **زکوٰۃ** نہیں ہوگی۔

مثلاً کسی کے پاس آٹھ تولے سونا ہے تو صرف ساڑھے سات تولے سونے کی زکوٰۃ دینا ہوگی کیونکہ زائد مقدار (یعنی آدھا تولہ) نصاب کے پانچویں حصے (یعنی ڈیڑھ تولہ) کو نہیں پہنچتی ہے اور اگر کسی کے پاس 9 تولے سونا ہو تو وہ 9 تولے کی **زکوٰۃ** دے گا، کیونکہ یہ زائد مقدار (یعنی ڈیڑھ تولہ) سونے کے نصاب کا پانچواں حصہ بنتی ہے۔ علی ھذا القیاس

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۱۰، ص ۸۵)

نصاب اور خُمس سے زائد پر زکوٰۃ

جو نصاب اور خُمس سے زائد ہو مگر دوسرے خُمس سے کم ہو تو **عَفُو** ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً اگر کسی کے پاس **10** تولے سونا ہو تو وہ صرف **9** تولے کی **زکوٰۃ** دے گا، دسواں تولہ معاف ہے۔ اور اگر کسی کے پاس ساڑھے دس تولے سونا ہو تو وہ ساڑھے دس تولے کی زکوٰۃ دے گا کیونکہ دوسرا خُمس مکمل ہوگیا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۱۰، ص ۸۵)

ایک ہی جنس کے مختلف اموال اور زکوٰۃ کا حساب

اگر مختلف مال ہوں اور کوئی بھی نصاب کو نہ پہنچتا ہو تو تمام مال مثلاً سونا، چاندی یا مالِ تجارت یا کرنسی کو **ملا** کر اس کی **کل مالیت** نکالی جائے گی اور اس کی **زکوٰۃ**

www.dawateislami.net

کا حساب اُس **نصاب** سے لگایا جائے گا جس میں فقراء کا زیادہ **فائدہ** ہو مثلاً اگر تمام مال کو چاندی شمار کر کے زکوٰۃ نکالنے میں زکوٰۃ **زیادہ** بنتی ہے تو یہی کیا جائے اور اگر سونا شمار کرنے میں زکوٰۃ **زیادہ** بنتی ہے تو اسی طرح کیا جائے گا اور اگر دونوں صورتوں میں **یکساں** بنتی ہے تو اس سے حساب لگائیں گے جس سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا رواج زیادہ ہو، پھر اگر رواج **یکساں** ہو تو زکوٰۃ دینے والے کو **اِختیار** ہے کہ چاہے تو سونے کے حساب سے زکوٰۃ دے یا چاندی کے حساب سے۔

فتاویٰ شامی میں ہے: ''نصاب کو پہنچانے والی قیمت ضم کے لئے متعین ہوگی دوسرے کی نہیں، اور اگر دونوں سے نصاب پورا ہوتا ہو جبکہ ایک کا زیادہ رواج ہو تو جو زیادہ رائج ہو اسی کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی۔'' (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال، ج۳، ص ۲۷۱ ملخصاً) شرح نقایہ میں ہے: ''اگر دونوں (کا رواج) یکساں ہو تو مالک کو اختیار ہوگا۔'' (شرح نقایہ، کتاب الزکوٰۃ، ج۱، ص۳۱۳)

اگر مختلف مال ہوں اور ہر ایک نصاب کو پہنچتا ہو تو اس میں 3 صورتیں ممکن ہیں:

پہلی: ہر ایک مال محض **مکمل نصاب** پر مشتمل ہو، اس سے کچھ **زائد** نہ ہو، (مثلاً ساڑھے سات تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی ہو) تو ایسی صورت میں اگر ملانا چاہیں تو وہ حساب لگایا جائے گا جس میں زکوٰۃ زیادہ بنتی ہو۔

(ماخوذ از بدائع الصنائع، فصل واما مقدار الواجب فیه، ج ۲، ص۱۰۸)

www.dawateislami.net

دوسری: نصاب کو پہنچنے کے بعد تمام اقسام کے مال کی کچھ مقدارِ عَفْو (یعنی معاف شدہ مقدار) زائد ہوگی تو ہر مال کی محض اس **زائد مقدارِ عفو** کو آپس میں ملا کر اُس نصاب کے مطابق **حساب** لگایا جائے گا جس میں **زکوٰۃ** زیادہ بنے۔ (مثلاً 8 تولے سونا اور 53 تولے چاندی ہو تو دونوں میں آدھا آدھا تولہ مقدارِ عفو ہے ان دونوں کو ملا کر حساب لگایا جائے گا۔)

تیسری: نصاب کو پہنچنے کے بعد ایک مال کی کچھ مقدارِ عَفْو (یعنی معاف شدہ مقدار) زائد ہوگی جبکہ دوسرا مال بغیر عفو کے ہو تو پہلے مال کی محض اس **زائد مقدارِ عفو** کو دوسرے مال (بغیر عفو والے) میں ملائیں گے مثلاً سونے کا نصاب مع عفو ہے اور چاندی کا نصاب بغیر عفو کے تو سونے کے محض عفو کو چاندی میں ملائیں گے۔ (8 تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی ہو تو سونے کی زائد مقدار (عفو) کو چاندی میں ملا کر حساب لگایا جائے گا۔) (ماخوذ از الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، الفصل الاول فی زکوٰۃ الذھب والفضۃ، ج ۱، ص ۱۷۹ و فتاوی رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۱۰، ص ۱۱۶)

اگر سونے کا نصاب مکمل ہو اور چاندی کا نا مکمل

دونوں میں سے جس کا نصاب (بغیر عفو کے) مکمل ہوگا اس میں دوسرے مال کو ملا دیں گے مثلاً ساڑھے باون تولے چاندی ہے اور سونا 4 تولے تو سونے کو چاندی میں ملا دیں گے اور اگر اس کے برعکس ہو یعنی سونا ساڑھے سات تولے اور چاندی 40 تولے ہو تو چاندی کو سونے میں ملائیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۱۰، ص ۱۱۵)

www.dawateislami.net

زکوٰۃ میں سونے چاندی کی قیمت دینا

زکوٰۃ میں سونے یا چاندی کی جگہ ان کی **قیمت** دے دینا **جائز ہے**،

درمختار میں ہے: ''زکوٰۃ میں قیمت دے دینا بھی جائز ہے۔''

(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج۳، ص ۲۵۰)

قیمت کی تعریف

شرعاً قیمت اس کو کہتے ہیں جو اس چیز کا بازار میں بھاؤ ہو، اتفاقی طور پر یا بھاؤ تاؤ کرنے کے بعد کمی یا زیادتی کے ساتھ کوئی چیز خرید لی جائے تو اس کو قیمت نہیں کہیں گے (بلکہ ثَمَن کہیں گے)۔ (فتاویٰ امجدیہ ج۱ص۳۸۲)

کس بھاؤ کا اعتبار ہوگا؟

جس مقام پر اشیاء واقعی حکومتی ریٹ کے مطابق فروخت ہوتی ہوں وہاں اسی ریٹ کا اعتبار ہوگا اور اگر حکومتی ریٹ اور بازار کے بھاؤ میں فرق ہو تو بازار کے بھاؤ کا اعتبار ہوگا۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج۱، ص۳۸۶ ملخصاً)

کس جگہ کی قیمت لی جائے گی؟

قیمت اس جگہ کی ہونی چاہیے جہاں مال ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، حصّہ ۵، مسئلہ ۱۸، ص۹۰۸)

قیمت کس دن کی معتبر ہے؟

قیمت نہ تو بنوانے کے وقت کی معتبر ہے نہ ادائیگیٔ زکوٰۃ کے وقت کی بلکہ جب زکوٰۃ کا سال **پورا** ہوا اسی **وقت** کی قیمت کا **حساب** لگایا جائے گا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰، ۱۳۳)

www.dawateislami.net

سونے چاندی کی زکوٰۃ کا حساب کیسے لگائیں؟

اِس کی دوصورتیں ہیں:

(۱) آپ **رقم** کی صورت میں زکوٰۃ دینا چاہتے ہیں.....یا

(۲) **سونے یا چاندی** کی صورت میں۔

﴿1﴾ **اگر** رقم کی صورت میں زکوٰۃ دینا چاہتے ہیں تو **آسان ترین حساب** یہ ہے کہ **زکوٰۃ** کا سال پورا ہونے پر ان کی **قیمت** معلوم کرلیں پھر اس کا 2.5% (یعنی ہر سو روپے پر اڑھائی روپے) بطورِ زکوٰۃ ادا کردیں۔اس طرح چاہے تھوڑی رقم زائد چلی جائے لیکن زکوٰۃ مکمل ادا ہونا یقینی ہے اور زائد رقم نفلی صدقہ شمار ہوگی۔

(زائد رقم کیسے جائے گی اس کی وضاحت کے لئے اسی کتاب کے صفحہ نمبر 27 کو دوبارہ ملاحظہ کرلیجئے۔)

﴿2﴾ اگر آپ سونے کی زکوٰۃ سونے کی صورت میں یا چاندی کی زکوٰۃ چاندی کی صورت میں دینا چاہتے ہیں تو اس کا بھی چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) **بطورِ زکوٰۃ** دینا ہوگا۔**اس کا حساب** یوں لگائیں گے کہ (سُنار سے حاصل کی گئی معلومات کے مطابق) ایک تولہ تقریباً 11 گرام 665 ملی گرام کے برابر ہوتا ہے۔لہٰذا ساڑھے سات تولے کی زکوٰۃ (2.5%) تقریباً 2 گرام 187 ملی گرام سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی کی زکوٰۃ (2.5%) تقریباً 15 گرام 310 ملی گرام چاندی بنے گی۔

اور اگر آپ کے پاس **نصاب سے تھوڑی زائد سونا یا چاندی** ہو تو **آسانی** اسی میں ہے کہ سونے کی کل مقدار کا اڑھائی فیصد یا چاندی کی کل مقدار کا

www.dawateislami.net

اڑھائی فیصد بطورِ زکوٰۃ ادا کر دیجئے کہ اس طرح چاہے کچھ مقدار زائد چلی جائے لیکن زکوٰۃ مکمل ادا ہونا یقینی ہے اور زائد مقدار نفلی صدقہ شمار ہوگی۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ جلد ۱۰، و بہارِ شریعت حصہ پنجم)

نوٹ: زکوٰۃ کا پورا پورا حساب جاننے کے لئے ''بہارِ شریعت'' حصہ 5 کا مطالعہ کر لیجئے۔

کھوٹ کا حکم

اگر سونے چاندی میں کھوٹ ہو تو **اس کی 3 صورتیں ہیں:**

(1) اگر سونا یا چاندی کھوٹ پر **غالب** ہوں تو کُل سونا یا چاندی قرار پائے گا اور کُل پر **زکوٰۃ** واجب ہے۔

(2) اگر کھوٹ سونے چاندی کے **برابر** ہو تو بھی **زکوٰۃ** واجب ہے۔

(3) اگر کھوٹ غالب ہو تو سونا چاندی نہیں پھر اس کی **2 صورتیں** ہیں۔

(i) اگر اس میں سونا چاندی اِتنی **مقدار** میں ہو کہ جُدا کریں تو **نصاب** کو پہنچ جائے یا وہ نصاب کو نہیں پہنچتا مگر اس کے پاس اور **مال** ہے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے گی یا وہ **ثمن** میں چلتا ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو ان سب صورتوں میں **زکوٰۃ واجب ہے**،.....اور

(ii) اگر ان صورتوں میں کوئی نہ ہو تو اس میں اگر تجارت کی نیّت ہو تو بشرائطِ تجارت اُسے **مالِ تجارت** قرار دیں اور اس کی قیمت **نصاب** کی قدر ہو، خود یا اوروں کے ساتھ مل کر تو **زکوٰۃ** واجب ہے ورنہ نہیں۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۵، مسئلہ نمبر ۶، ص ۹۰۴)

www.dawateislami.net

پہننے والے زیورات کی زکوٰۃ

پہننے کے زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب زکوٰۃ المال ،ج۱،ص ۲۷۰،ملخصاً)

آگ کے کنگن

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے **کنگن** تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس عورت سے پوچھا ''کیا تم ان کی **زکوٰۃ** ادا کرتی ہو؟'' اس عورت نے عرض کی ''جی نہیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے **آگ کے کنگن** پہنا دے؟''

یہ سنتے ہی اس نے وہ کنگن رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے آگے ڈال دیئے اور کہا: ''یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے لئے ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ،باب الکنزماھو؟الحدیث ۱۵۶۳، ج۲،ص۱۳۷)

سونے چاندی کے زیورات اور برتنوں کی زکوٰۃ

اگر سونے، چاندی کے زیورات یا برتنوں وغیرہ کی **زکوٰۃ** روپوں میں دیں تو اصل سونے یا چاندی کی قیمت لیں گے۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج۱،ص۳۷۸)

www.dawateislami.net

سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 39,38 پر لکھتے ہیں:

☆ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ان کی پیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطر دان سے عطر لگانا یا ان کی انگیٹھی سے بخور کرنا (یعنی دھونی لینا) منع ہے اور یہ ممانعت مرد وعورت دونوں کے لیے ہے۔

☆ سونے چاندی کے چمچے سے کھانا، ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، ان کے آئینہ میں منہ دیکھنا، ان کی قلم دوات سے لکھنا، ان کے لوٹے یا طشت سے وضو کرنا یا ان کی کرسی پر بیٹھنا، مرد عورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔

☆ چائے کے برتن سونے چاندی کے استعمال کرنا ناجائز ہے۔

☆ سونے چاندی کی چیزیں محض مکان کی آرائش وزینت کے لیے ہوں، مثلاً قرینہ سے یہ برتن وقلم ودوات لگا دیے، کہ مکان آراستہ ہوجائے اس میں حرج نہیں۔ یوہیں سونے چاندی کی کرسیاں یا میز یا تخت وغیرہ سے مکان سجا رکھا ہے، ان پر بیٹھتا نہیں ہے تو حرج نہیں۔

جہیز کی زکوٰۃ

جہیز چونکہ عورت کی ملک ہوتا ہے لہٰذا فرض ہونے کی صورت میں اس کی زکوٰۃ بھی عورت کو دینا ہوگی۔

www.dawateislami.net

بیوی کے زیور کی زکوٰۃ

اگر شوہر نے بیوی کو زیور بنوا کر دیا ہو تو اگر وہ زیور بیوی کی ملکیت میں دے چکا ہے تو زکوٰۃ بیوی ادا کرے گی اور اگر محض پہننے کے لئے دیا ہے اور مالک شوہر ہی ہے تو شوہر زکوٰۃ ادا کرے گا۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ کتاب الزکوٰۃ، ج۱۰، ص۱۳۳)

شوہر کے سمجھانے کے باجود بیوی زکوٰۃ نہ دے تو؟

اگر شوہر کے سمجھانے کے باوجود زوجہ زیور کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا وبال شوہر پر نہیں آئے گا۔ قرآن پاک میں ہے:

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىۙ﴿۳۸﴾ (پ۲۷: النجم ۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔

ہاں! اس پر مناسب انداز میں سمجھانا لازم ہے کہ قرآن پاک میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ ۲۸، التحریم ٦)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ کتاب الزکوٰۃ، ج۱۰، ص۱۳۲)

رہن رکھے گئے زیور کی زکوٰۃ

رہن رکھے زیور کی زکوٰۃ نہ رکھنے والے (یعنی مرتہن) پر ہے نہ رکھوانے والے (یعنی راہن) پر کیونکہ رکھنے والے کی ملک نہیں اور رکھوانے والے کے قبضے میں نہیں۔ اور جب رہن رکھنے والا اس زیور کو واپس لے گا تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ اس پر واجب نہیں ہوگی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ کتاب الزکوٰۃ، ج۱۰، ص۱۴٦)

www.dawateislami.net

اگر شوہر نے بیوی کا زیور رہن رکھوایا ہو تو؟

رہن رکھا گیا زیور زکوٰۃ کے حساب میں شامل نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ کتاب الزکوٰۃ، ج۱۰، ص۱۴۷)

زیور کی گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

اگر کسی کے پاس زیور ہو اور اُس نے کئی سال سے **زکوٰۃ** ادا نہ کی ہو تو گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کا حساب لگانے کے لئے دیکھا جائے گا کہ صاحبِ نصاب ہونے کے بعد **مقدارِ زیور** میں کوئی **کمی بیشی** ہوئی یا نہیں۔ **اگر نہیں ہوئی** تو **پہلا سال** ختم ہونے کے دن زیور کی قیمت معلوم کر لے اور اس کی زکوٰۃ ادا کرے پھر اگر بچ رہنے والا زیور نصاب کو پہنچے تو اس کی **دوسرے سال** کے اختتام کے دن کی قیمت معلوم کر کے زکوٰۃ دے، اس کے بعد بھی بچ رہنے والا زیور نصاب کو پہنچے تو **تیسرے سال** کے اختتامی دن پر زیور کی قیمت معلوم کرے اور **زکوٰۃ** دے۔ عَلَی ھٰذَا القیاس

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج۱۰، ص۱۲۸)

اور اگر زیور کی مقدار میں **کمی ہوئی ہو یا اضافہ ہوا** ہو تو ہر سال کے اختتامی دن پر **کمی** کو نصاب سے منھا (یعنی خارج) کر لے اور قیمت معلوم کر کے زکوٰۃ ادا کرے **اور اگر اضافہ ہوا** ہو تو نصاب میں شامل کر کے زکوٰۃ ادا کرے۔

www.dawateislami.net

سونے کا ناجائز استعمال کرنے والے پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

سونا چاندی کا استعمال چاہے مالک کے لئے جائز ہو یا نہ ہو، اس پر ان کی **زکوٰۃ** دینا واجب ہے۔ درمختار میں ہے: ''ان دونوں (یعنی سونا اور چاندی) سے بنی ہوئی اشیاء میں چالیسواں حصہ **زکوٰۃ** لازم ہے اگرچہ یہ ڈلی کی صورت میں ہوں یا زیورات کی صورت میں، ان کا استعمال **جائز ہو یا ممنوع**۔''

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال، ج۱، ص۲۷۰، ملخصاً)

ہیروں اور موتیوں پر زکوٰۃ

ہیروں اور موتی پر **زکوٰۃ** واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں، ہاں! اگر **تجارت** کی نیت سے لئے تو **زکوٰۃ** واجب ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۳۰)

سونے یا چاندی کی کڑھائی پر زکوٰۃ

اگر کپڑوں پر سونے یا چاندی کی کڑھائی کروائی ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ ہوگی۔

(فتاویٰ امجدیہ، کتاب الزکوٰۃ، ج۱، ص۳۷۷)

حج کے لئے جمع کی جانے والی رقم پر زکوٰۃ

سفرِ حج و زیارتِ مدینہ کے لئے جمع کی جانے والی رقم پر بھی وجوبِ زکوٰۃ کی شرائط پوری ہونے پر **زکوٰۃ** دینا ہوگی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ ج۱۰، ص۱۴۰)

www.dawateislami.net

مالِ تجارت اور اس کی زکوٰۃ

مالِ تجارت کسے کہتے ہیں؟

مالِ تجارت اُس مال کو کہتے ہیں جسے بیچنے کی **نیت** سے خریدا گیا ہے اور اگر خریدنے یا میراث میں ملنے کے **بعد** تجارت کی **نیت** کی تو اب وہ مالِ تجارت **نہیں** کہلائے گا۔(ماخوذ از ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال، ج۳، ص ۲۲۱)

مثلاً زید نے موٹر سائیکل اس نیت سے خریدی کہ اسے بیچ دوں گا اور نفع کماؤں گا تو یہ مالِ تجارت ہے اور اگر اپنے استعمال کے لیے خریدی تھی، اُس وقت بیچنے کی نیت نہیں تھی صرف استعمال کی تھی مگر خریدنے کے بعد نیت کر لی کہ اچھے دام ملیں گے تو بیچ دوں گا یا پختہ نیت ہی کر لی کہ اب اس کو بیچ ڈالنا ہے تب بھی **زکوٰۃ** فرض نہیں ہوگی کیونکہ خریدتے وقت کی نیت پر زکوٰۃ کے احکام مرتب ہوں گے۔

وراثت میں چھوڑا ہوا مالِ تجارت

اگر کسی نے وراثت میں مالِ تجارت چھوڑا تو اگر اس کے مرنے کے بعد وارثوں نے **تجارت کی نیّت** کر لی تو **زکوٰۃ** واجب ہے۔(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، مسئلہ۳۶، ص۸۸۳)

مالِ تجارت کا نصاب

مالِ تجارت کی کوئی بھی چیز ہو، جس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب (یعنی ساڑھے سات تولے سونے یا ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) کو پہنچے تو اس پر بھی **زکوٰۃ** واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ۴، حصہ۵، ص۹۰۳)

www.dawateislami.net

مال تجارت کی زکوٰۃ

قیمت کا چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) **زکوٰۃ** کے طور پر دینا ہوگا۔

(فتاوٰی امجدیہ، ج۱، ص۳۷۸)

مالِ تجارت کے نفع پر زکوٰۃ

زکوٰۃ مال تجارت پر فرض ہوگی نہ صرف نفع پر بلکہ سال مکمل ہونے پر نفع کی موجودہ مقدار اور مال تجارت **دونوں پر زکوٰۃ ہے۔**

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ کتاب الزکوٰۃ، ج۱۰، ص۱۵۸)

مال تجارت کی زکوٰۃ کا حساب

مالِ تجارت کی زکوٰۃ دینے کے لئے اسکی قیمت لگوالی جائے پھر اس کا **چالیسواں حصہ** زکوٰۃ دے دی جائے۔ (ماخوذاً فتاوٰی امجدیہ ج۱ص۳۷۸)

قیمت وقت خریداری کی یا سال تمام ہونے کی؟

مالِ تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا **اعتبار** ہے۔

(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، مسئلہ۱۶، ص۹۰۷)

ہول سیل کا کاروبار کرنے والے کے لئے زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

ہول سیل کا کاروبار کرنے والا شخص جس دن جس وقت مالکِ نصاب ہوا تھا دیگر شرائط پائے جانے اور **سال گزرنے** پر جب وہ دن وہ وقت آئے تو جتنا مال **موجود** ہے حساب لگا کر اس کی فوراً زکوٰۃ ادا کرے اور جو **اُدھار** میں گیا ہوا ہے اس کا حساب اپنے پاس محفوظ کرلے اور جب اس میں سے مقدارِ نصاب کا **پانچواں حصہ**

www.dawateislami.net

وصول ہوتو اس وصول شدہ حصے کی زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، اسی حساب سے جتنا مال ملتا جائے اتنے حصے کی زکوٰۃ ادا کرتا جائے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی وجوب الزکوٰۃ...الخ، ج۳، ص ۲۸۱) لیکن آسانی اسی میں ہے کہ اُدھار میں گئے ہوئے مال کی زکوٰۃ بھی ابھی ادا کردے تاکہ بار بار کے حساب سے نجات ملے۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰، ص۱۳۳)

اُدھار میں لیا ہوا مال

اُدھار میں لئے ہوئے مال کو اصل مال سے تفریق کرے جو باقی بچے اس کی **زکوٰۃ** ادا کرے۔

ہول سیل (تھوک) کے نرخ کا اعتبار ہوگا یا ریٹیل (پرچون) کا

ہول سیل کا کاروبار کرنے والے ہول سیل کے نرخ کے اعتبار سے اور پرچون کا کاروبار کرنے والے ریٹیل (پرچون) کے نرخ کے اعتبار سے قیمت نکالیں گے۔

حساب کا طریقہ

مالِ تجارت کی زکوٰۃ دینے والے کو چاہئے کہ وہ زکوٰۃ کا حساب اس طرح کرے:

موجودہ سامانِ تجارت کی قیمت	:.....
کرنسی نوٹ	:.....
اُدھار میں گئی ہوئی رقم	:.....
اُدھار میں گیا ہوا سامانِ تجارت	:.....
میزان	:.....

www.dawateislami.net

پھر اس میں سے ادھار لی ہوئی رقم یا اُدھار میں لئے ہوئے سامانِ تجارت کی قیمت **تفریق** کردے اب جو باقی بچے اس کا اڑھائی فیصد (2.5%) بطورِ **زکوٰۃ** ادا کرے۔ **یاد رہے** کہ اُدھار میں گئی ہوئی رقم یا سامانِ تجارت کی زکوٰۃ فی الحال ادا کرنا واجب نہیں، لیکن **آسانی** کی خاطر اسے حساب میں شامل کیا گیا ہے۔

کیا ہر سال زکوٰۃ دینا ہوگی؟

مالِ تجارت جب تک خود یا دیگر اموال سے مل کر نصاب کو پہنچتا رہے گا، وجوبِ زکوٰۃ کی دیگر شرائط مکمل ہونے پر اس پر ہر **سال** زکوٰۃ واجب ہوتی رہے گی۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ کتاب الزکوٰۃ، ج۱۰، ص۱۵۵)

خریدنے کے بعد نیت بدل جانا

اگر کسی نے کوئی چیز مثلاً کار وغیرہ تجارت کی نیت سے خریدی، مگر جب دیکھا یہ کار استعمال کے لیے بہتر ہے تو بیچنے کا ارادہ ترک کردیا، کچھ دنوں بعد اسے رقم کی ضرورت پیش آ گئی اس نے کار کو بیچنے کی نیت کر لی مگر سال بھر تک نہ بک سکی تو اس کار پر زکوٰۃ نہیں بنے گی کیونکہ اگر مالِ تجارت کے بارے میں ایک مرتبہ تجارت کی نیت تبدیل ہوگئی یا اس کو بیچنے کا ارادہ ترک کردیا پھر اس پر تجارت کی نیت کی تو وہ چیز دوبارہ مالِ تجارت نہیں بن سکتی۔

دُکان کی زکوٰۃ

کاروبار کے لئے دکان خریدی تو شاملِ نصاب نہیں ہوگی۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''دکانوں اور جاگیروں میں (زکوٰۃ نہیں)۔''

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع، ج۳، ص۲۱۷)

www.dawateislami.net

ایڈوانس پر زکوٰۃ

کرائے پر دکان یا مکان لینے کے لئے ایڈوانس دیا، نصاب میں شامل ہوگا کیونکہ دکان یا مکان کرائے پر لینے کے لئے دیا جانے والا ایڈوانس یا ڈپازٹ ہمارے عُرف میں **قرض** کی ایک صورت ہے۔ لہٰذا یہ بھی **شاملِ نصاب** ہوگا۔

(وقار الفتاوٰی، ج۱، ص۲۳۹)

دھوبی کے صابن اور رنگساز کے رنگ پر زکوٰۃ

اس سلسلے میں **اُصول** یہ ہے کہ ایسی چیز خریدی جس سے کوئی کام کرے گا اور کام میں اس کا **اثر** باقی رہے گا اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اس پر سال گزرنے پر **زکوٰۃ** فرض ہو جائے گی اور اگر وہ ایسی چیز ہو جس کا **اثر** باقی نہیں رہتا تو اگرچہ بقدرِ نصاب ہو اور سال بھی گزر جائے **زکوٰۃ** فرض نہیں ہوگی۔ چنانچہ دھوبی پر صابن کی **زکوٰۃ** فرض نہیں ہے کیونکہ دھوبی کا صابن **فَـنَـا** (یعنی ختم) ہو جاتا ہے لہٰذا ایسی چیز پر **زکوٰۃ** نہیں جبکہ **رنگساز** پر زکوٰۃ ہوگی کیونکہ رنگ کپڑے پر باقی رہتا ہے اس لئے اس پر **زکوٰۃ** ہوگی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۲ ملخصاً)

خوشبو بیچنے والے کی شیشیوں پر زکوٰۃ

عطر فروش کے پاس **2** قسم کی شیشیاں ہوتی ہیں؛ **ایک** وہ چھوٹی شیشیاں جو عطر کے ساتھ فروخت ہوتی ہیں، ان پر **زکوٰۃ** ہوگی اور **دوسری** وہ بڑی بوتلیں یا شیشے کے جار جن میں عطر بھر کر دکان یا گھر پر رکھتے ہیں بیچتے نہیں ہیں، ان پر **زکوٰۃ** نہیں ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی زکوٰۃ ثمن... الخ، ج۳، ص۲۱۸ ملخصاً)

www.dawateislami.net

نان بائی پر زکوٰۃ

نان بائی (یعنی روٹیاں پکانے والا) روٹی پکانے کے لئے جو **لکڑیاں** یا آٹے میں ڈالنے کے لئے **نمک** خریدتا ہے، ان میں **زکوٰۃ** نہیں اور روٹیوں پر لگانے کے لئے **تِل** خریدے تو ان میں **زکوٰۃ** ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ ،الباب الاول ، ج۱،ص ۱۸۰)

کتابوں پر زکوٰۃ

اگر کسی کے پاس بہت ساری کتابیں ہوں تو اس پر **زکوٰۃ** واجب نہیں ہوگی کیونکہ کتابوں پر **زکوٰۃ** واجب نہیں جبکہ **تجارت** کے لئے نہ ہوں۔

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع، ج۳،ص۲۱۷)

کرائے پر دیئے گئے مکان پر زکوٰۃ

وہ مکانات جو **کرائے** پر اٹھانے کے لئے ہوں اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں ان پر **زکوٰۃ** نہیں ہے، ہاں! ان سے حاصل ہونے والا نفع تنہا یا دیگر مال کے ساتھ مل کر **نصاب** کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ کی دیگر شرائط پائے جانے پر اس پر **زکوٰۃ** دینا ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰،ص۱۶۱ ملخصاً)

کرائے پر چلنے والی گاڑیوں اور بسوں پر زکوٰۃ

کرائے پر چلنے والی گاڑیوں یا بسوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں! ان کی **آمدنی** پر فرض ہوگی۔ (فتاویٰ فقیہ ملت، کتاب الزکوٰۃ، ج۱،ص۳۰۶)

www.dawateislami.net

گھریلو سامان پر زکوٰۃ

جس کے پاس ٹی وی، کمپیوٹر، فریج اور واشنگ مشین (اوون، اے، سی) وغیرہ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ یہ سب گھریلو سامان ہیں، خواہ انہیں استعمال کرتا ہو یا نہیں کیونکہ یہ **مالِ نامی** نہیں ہیں۔

(وقار الفتاویٰ، کتاب الزکوٰۃ، ج۲، ص۳۸۹)

سجاوٹ کی اشیاء پر زکوٰۃ

مکان کی سجاوٹ کی اشیاء مثلاً تانبے، چینی کے برتن وغیرہ پر **زکوٰۃ** نہیں، اگرچہ لاکھوں روپے کی ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ کتاب الزکوٰۃ، ج۱۰، ص۱۶۱)

بیعانہ میں دی گئی رقم پر زکوٰۃ

ہمارے ہاں بیعانہ زرِ ضمانت کے طور پر عموماً خرید و فروخت سے پہلے اس لئے دیا جاتا ہے کہ اس چیز کو ہم ہی خریدیں گے۔ یہ بیعانہ محض **امانت** یا اجازتِ استعمال کی صورت میں **قرض** ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں یہ بیعانہ بھی **شاملِ نصاب** ہوگا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج۱۰، ص۱۴۹)

خریدی گئی چیز پر قبضہ سے پہلے زکوٰۃ

اگر کسی نے کوئی چیز خریدی مگر قبضہ نہیں کیا تو ایسی صورت میں خریدار یا بیچنے والے کسی پر **زکوٰۃ** نہیں۔ خریدار پر اس لئے نہیں کہ قبضہ نہ ہونے کے سبب اس کی **مِلک**

www.dawateislami.net

کامل نہیں ہوئی جو کہ وجوبِ زکوٰۃ کے لئے **شرط** ہے اور بیچنے والے پر اس لئے نہیں کہ بیچ دینے کے سبب وہ اس کا **مالک** نہ رہا، ہاں! **قبضہ** ہونے کے بعد خریدار کو اِس سال کی بھی **زکوٰۃ** دینا ہوگی۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی **بہارِ شریعت** ج1، حصہ 5، صفحہ 878 میں لکھتے ہیں: جو مال تجارت کے لیے خریدا اور سال بھر تک اس پر قبضہ نہ کیا تو قبضہ کے قبل مشتری پر **زکوٰۃ** واجب نہیں اور قبضہ کے بعد اس سال کی بھی **زکوٰۃ** واجب ہے۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۱۵، بہارشریعت، ج۱، مسئلہ۱۶، حصہ۵، ص۸۷۸)

کرنسی نوٹ کی زکوٰۃ

کرنسی نوٹ کی زکوٰۃ بھی واجب ہے، جب تک ان کا رواج اور چلن ہو۔ (بہارشریعت، ج۱، مسئلہ نمبر۹، حصہ۵، ص۹۰۵)

نوٹ کا نصاب

جب نوٹوں کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچے تو ان پر بھی **زکوٰۃ** واجب ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، مسئلہ نمبر۹، حصہ۵، ص۴۰)

نوٹ کی زکوٰۃ کا حساب

نصاب کا چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) زکوٰۃ کے طور پر دینا ہوگا۔

(فتاوٰی امجدیہ، ج۱، ص۳۷۸)

www.dawateislami.net

کرنسی نوٹوں کی زکوٰۃ کا جدول

رقم	زکوٰۃ	رقم	زکوٰۃ
سو روپے	2.5 (یعنی اڑھائی روپے)	دس لاکھ روپے	25,000 روپے
ہزار روپے	25 روپے	ایک کروڑ روپے	2,50,000 روپے
دس ہزار روپے	250 روپے	دس کروڑ روپے	25,00000
ایک لاکھ روپے	25,00 روپے	ایک ارب	2,50,00000

بیٹیوں کی شادی کے لئے جمع کی گئی رقم پر زکوٰۃ

اگر بیٹیوں کی شادی کے لئے رقم جمع کی اور ان کے بالغ ہونے سے پہلے ان کی **مِلک** کر دیا تو بچیوں کے **بالغ** ہونے تک ان پر **زکوٰۃ** فرض نہیں ہوگی کیونکہ نابالغ پر **زکوٰۃ** فرض نہیں ہوتی اور **بالغ** ہونے کے بعد اگر شرائط پائی گئیں تو ان پر **زکوٰۃ** واجب ہو جائے گی۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج ۱۰، ص ۱۴۴)

امانت میں دی گئی رقم پر زکوٰۃ

مالک کی اجازت سے امانت کی رقم خرچ کی تو اس کی زکوٰۃ مالک کے ذمے ہے۔ (حبیب الفتاویٰ، ص ۶۳۷)

انشورنس کی رقم پر زکوٰۃ

انشورنس میں جمع کروائی گئی رقم اگر تنہا یا دیگر اموال سے مل کر **نصاب** کو پہنچتی ہے تو اس پر بھی **زکوٰۃ** ہوگی۔

www.dawateislami.net

حج کے لئے جمع کروائی گئی رقم پر زکوٰۃ

عموماً حج کے لئے جمع کرائی گئی رقم میں سے کچھ **کرایوں** کے مد میں کاٹ لی جاتی ہے اور کچھ حاجی کو عرب شریف میں دیگر **اخراجات** کے لئے دی جاتی ہے۔ کرایوں کی مد میں کٹ جانے والی رقم حاجی کی **ملکیت** نہ رہی کیونکہ اجارے میں بطورِ ایڈوانس دی جانے والی رقم مالک کی **مِلک** نہیں رہتی بلکہ لینے والے کی **مِلک** ہوجاتی ہے چنانچہ یہ رقم **شاملِ نصاب** نہ ہوگی۔ دیارِ عرب میں ملنے والی رقم اسی کی **ملکیت** ہے اور اس کا حکم ہمارے عرف میں **قرض** کا ہے، اس لئے اگر یہ رقم تنہا یا دیگر اموال سے مل کر **نصاب** کو پہنچ جائے اور ان اموال پر سال بھی پورا ہو چکا ہو تو اس کی **زکوٰۃ** فرض ہوجائے گی لیکن جمع کروائی گئی رقم کی زکوٰۃ اُس **وقت** دینا واجب ہے جب مقدارِ نصاب کا کم از کم **پانچواں حصہ** وصول ہوجائے۔

(ماخوذ از فتاوی اہلسنّت، سلسلہ نمبر 4، ص ۲۷، ۲۸)

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ

چونکہ یہ فنڈ مالک کی **مِلک** ہوتا ہے اس لئے اگر ملازم مالک نصاب ہے تو جب سے یہ رقم جمع ہونا شروع ہوئی اُسی وقت سے اِس رقم کی بھی **زکوٰۃ** ہر سال فرض ہوتی رہے گی۔ (فتاوی فیض الرسول، حصّہ اوّل، ص ۴۷۹) لیکن **ادائیگی** اس وقت واجب ہوگی جب مقدارِ نصاب کا کم از کم **پانچواں حصہ** وصول ہوجائے۔ (ماخوذ از فتاوی فقیہ ملت ج ۱، ص ۳۲۰)

www.dawateislami.net

ملازمین کو ملنے والے بونس پر زکوٰۃ

سرکاری یا نجی اداروں کے ملازمین کو سال کے آخر پر کچھ مخصوص رقم تنخواہ کے علاوہ بھی دی جاتی ہے جسے **بونس** کہتے ہے۔ یہ ایک طرح کا **انعام** ہے جس کی شرعی حیثیت **مالِ موہوب** (یعنی ہبہ کئے ہوئے مال) کی ہے چنانچہ اس پر قبضہ کے بغیر **ملکیت** ثابت نہیں ہوگی، ملازم بعدِ قبضہ ہی اس کا مالک ہوگا پھر اگر وہ تنہا یا دیگر اموالِ زکوٰۃ سے مل کر نصاب کو پہنچے تب اس پر **زکوٰۃ** واجب ہوگی۔ (جدید مسائلِ زکوٰۃ، ص۴)

بینک میں جمع کروائی گئی رقم پر زکوٰۃ

بینک میں رقم اگرچہ امانت کے طور پر رکھوائی جاتی ہے مگر ہمارے عرف میں **قرض** شمار ہوتی ہے کیونکہ دینے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رقم بینک انتظامیہ کاروبار وغیرہ میں لگائے گی۔ چنانچہ اس رقم پر بھی **زکوٰۃ** واجب ہوگی مگر ادا اس وقت کی جائے گی جب نصاب کا کم از کم **پانچواں حصہ** وصول ہو جائے۔

(ماخوذ از فتاوٰی امجدیہ، کتاب الزکوٰۃ، ج۱، ص۳۶۸)

فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی **محمد شریف الحق امجدی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی **فتاوٰی امجدیہ** کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: آسانی اسی میں ہے کہ جتنے روپے جمع ہوں، سب کی **زکوٰۃ** سال بسال دیتا جائے۔ معلوم نہیں کب موت آئے اور وارثین زکوٰۃ دیں نہ دیں، شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔

www.dawateislami.net

بیسی (کمیٹی) کی رقم پر زکوٰۃ

بیسی (کمیٹی) کا معاملہ بھی **قرض** کی طرح ہے، لہٰذا دیکھا جائے گا کہ اس کو بیسی (کمیٹی) مل چکی ہے یا نہیں؟ پوری کمیٹی ملنے کی صورت میں اس کی بھری ہوئی رقم پر **زکوٰۃ** ہوگی جتنی رقم بھرنا باقی ہے وہ نصاب میں شامل نہیں ہوگی کیونکہ یہ اس پر ایک طرح سے **قرض** ہے۔

اور اگر بیسی (کمیٹی) نہیں ملی تو نصاب پورا ہونے اور دیگر شرائطِ زکوٰۃ پائے جانے کی صورت میں سال گزرنے پر **زکوٰۃ** فرض ہوجائے گی لیکن ادائیگی اس وقت لازم ہوگی جب مقدارِ نصاب کا کم از کم **پانچواں حصہ** وصول ہوجائے، لہٰذا! اس وصول شدہ حصے کی **زکوٰۃ** ادا کی جائے گی۔ (فتاویٰ اہلِ سنت، سلسلہ نمبر۴، ص۱۰، ملخصاً)

حساب کا طریقہ

بیسی بھرنے والے کو چاہئے کہ اگر وہ بیسی وصول کر چکا ہے تو زکوٰۃ کا حساب اس طرح کرے:

وصول ہونے والی رقم	:.....
بقیہ اقساط کی رقم (خارج کرے)	:.....
کل رقم	:.....

اب اس کل رقم کا اڑھائی فیصد 2.5% بطورِ زکوٰۃ ادا کرے۔

www.dawateislami.net

قرض اور زکوٰۃ

مَدیُون پر زکوٰۃ؟

مَدیُون[1] پر اتنا دَین ہو کہ اگر وہ اِسے ادا کرتا ہے تو **نصاب** باقی رہتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر باقی نہ رہتا ہو تو **زکوٰۃ** فرض نہیں ہوگی۔

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۷۶ھ) بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ 5 صفحہ 878 پر لکھتے ہیں: ''نصاب کا مالک ہے مگر اس پر **دَین** ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتی تو **زکوٰۃ** واجب نہیں، خواہ وہ دَین بندہ کا ہو، جیسے قرض، زرِ ثمن (کسی خریدی گئی چیز کے دام) کسی چیز کا تاوان یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دَین ہو، جیسے زکوٰۃ، خراج۔ مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گذر گئے کہ زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی **زکوٰۃ** واجب ہے دوسرے سال کی نہیں کہ پہلے سال کی زکوٰۃ اس پر **دَین** ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتی، لہٰذا دوسرے سال کی **زکوٰۃ** واجب نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٢-١٧٤، و ردالمحتار، كتاب الزكاة، مطلب: الفرق بين السبب والشرط والعلة، ج٣، ص٢١٠)

---

[1] مَدیُون اس شخص کو کہتے ہیں جس پر کسی کا دَین ہو، جو چیز وَاجِب فِی الذِّمَہ (یعنی کسی کے ذمہ واجب) ہو کسی ''عقد'' مثلاً ''بیع'' یا ''اِجارہ'' کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے اس کے ذمہ ''تاوان'' واجب ہوا یا ''قرض'' کی وجہ سے واجب ہوا، اِن سب کو ''دَین'' کہتے ہیں۔ ''دَین'' کی ایک خاص صورت کا نام ''قرض'' ہے جس کو لوگ ''دستگرداں'' کہتے ہیں ہر ''دَین'' کو آج کل لوگ ''قرض'' بولا کرتے ہیں یہ ''فقہ'' کی اِصطلاح کے خلاف ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۳۰)

www.dawateislami.net

اگر خود مَدیُون نہ ہو مگر مَدیُون کا ضامِن ہو تو؟

اگر خود مدیُون نہیں مگر مدیُون کا **کفیل** ہے اور **کَفَالَت** [1] کے روپے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا، **زکوٰۃ** واجب نہیں، مثلاً زید کے پاس 1000 روپے ہیں اور بکر نے کسی سے ہزار قرض لیے اور زید نے اس کی کفالت کی تو زید پر اس صورت میں **زکوٰۃ** واجب نہیں کہ زید کے پاس اگرچہ روپے ہیں مگر بکر کے قرض میں **مُستَغرَق** ہیں کہ قرض خواہ کو اختیار ہے زید سے مطالبہ کرے اور روپے نہ ملنے پر یہ اختیار ہے کہ زید کو قید کرادے تو یہ روپے دَین میں **مُستَغرَق** ہیں، لہٰذا **زکوٰۃ** واجب نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب: الفرق بین السبب والشرط والعلۃ، ج۳، ص۲۱۰)

کیا ہر طرح کا دَین وجوبِ زکوٰۃ میں رکاوٹ بنے گا؟

جس دَین (یعنی قرض وغیرہ) کا مطالبہ بندوں کی طرف سے نہ ہو اس کا اس جگہ اعتبار نہیں یعنی وہ **مانعِ زکوٰۃ** نہیں مثلاً نذر و کفارہ و صدقۂ فطر و حج و قربانی کہ اگر ان کے مصارف نصاب سے نکالیں تو اگرچہ نصاب باقی نہ رہے **زکوٰۃ** واجب ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب: الفرق بین السبب والشرط والعلۃ، ج۳، ص۲۱۱. وغیرھما)

سال گزرنے کے بعد مقروض ہو گیا تو؟

اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد مقروض ہو گیا تو **زکوٰۃ** ادا کرنا ہوگی **کیونکہ** قرض اس وقت زکوٰۃ کی ادائیگی میں مانع (رکاوٹ) ہوگا جب زکوٰۃ فرض

[1] :اصطلاح شرع میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمّہ کو دوسرے کے ذمّہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر (یعنی ملا) دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت حصّہ 12 کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

ہونے سے پہلے کا ہو اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد مقروض ہوا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع، ج۳، ص۲۱۵)

مہر اور زکوٰۃ

عورتوں کا مہر عموماً مؤخر ہوتا ہے یعنی جن کا مطالبہ بعدِ موت یا طلاق کے بعد ہی کیا جاتا ہے۔ مرد کو اپنے تمام مصارِف (یعنی اخراجات) میں یہ خیال تک نہیں آتا کہ مجھ پر **دَین** (یعنی قرض) ہے، اس لئے ایسا مہر زکوٰۃ کے واجب ہونے میں رکاوٹ نہیں ہے چنانچہ جس کے ذمے مہر ہو اس پر دیگر شرائط پوری ہونے پر **زکوٰۃ** فرض ہوجائے گی۔ (ماخوذ از الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۳)

عورت پر اس کے مہر کی زکوٰۃ

مہر دو قسم کا ہوتا ہے، **مُعَجَّل** (یعنی خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے) اور غیرِ **مُعَجَّل** (جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو)، اگر عورت کا مہر **معجّل** نصاب کے بقدر ہو تو اس کا کم از کم پانچواں حصہ وصول ہونے پر اس کی **زکوٰۃ** ادا کرنا واجب ہوگا اور غیر معجّل مہر میں عموماً ادائیگی کا وقت طے نہیں ہوتا اور اس کا مطالبہ عورت طلاق یا شوہر کی موت سے پہلے نہیں کرسکتی۔ اس پر وصول کرنے کے بعد شرائط پوری ہونے کی صورت میں **زکوٰۃ** فرض ہوگی۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰، ص۱۶۹)

مقروض شوہر کی زوجہ پر زکوٰۃ

بیوی اور شوہر کا معاملہ دنیاوی اعتبار سے کتنا ہی ایک کیوں نہ ہو مگر **زکوٰۃ** کے معاملے میں جدا جدا ہیں، لہٰذا، شوہر پر چاہے کتنا ہی **قرض** ہو شرائطِ وجوبِ زکوٰۃ پوری

www.dawateislami.net

ہونے پر بیوی پر **زکوٰۃ** واجب ہوجائے گی۔(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ کتاب الزکوٰۃ،ج۱۰،ص۱۶۸ملخصاً)

دَین (قرض) کا حکم

ہماری جو رقم کسی کے ذمے ہو اسے **دَین** کہتے ہیں اس کی 3 قسمیں ہیں اور ہر ایک کا حکم الگ الگ ہے:

(۱) دَینِ قوِی:

دین قَوِی اسے کہتے ہیں جو ہم نے کسی کو **قرض** دیا ہوا ہو،.....یا تجارت کا مال **اُدھار** بیچا ہو،.....یا کوئی زمین یا مکان تجارت کی غرض سے خرید کر کرائے پر دیا اور وہ **کرایہ** کسی کے ذمے ہو۔

حکم: اس کی **زکوٰۃ** ہر سال فرض ہوتی رہے گی لیکن ادا کرنا اس وقت واجب ہوگا جب مقدارِ نصاب کا کم از کم **پانچواں حصہ** وصول ہوجائے تو اس پانچویں حصے کی **زکوٰۃ** دینا ہوگی ،مثلاً 50,000 روپے نصاب ہو تو جب اس کا پانچواں حصہ 10,000 روپے وصول ہوجائیں تو اس کا چالیسواں حصہ 250 روپے بطورِ زکوٰۃ دینا واجب ہوگا۔البتہ آسانی اس میں ہے کہ ہر سال اس کی بھی **زکوٰۃ** ادا کردی جائے۔

(۲) دَینِ مُتَوَسِّط:

دَینِ مُتَوَسِّط اسے کہتے ہیں جو غیر تجارتی مال کا عوض یا بدل ہو جیسے گھر کی کرسی یا چارپائی یا دیگر سامان بیچا اور اس کی قیمت لینے والے پر اُدھار ہو۔

حکم: اس میں بھی **زکوٰۃ** فرض ہوگی مگر ادائیگی اُس وقت واجب ہوگی جب بقدرِ نصاب پوری رقم آجائے۔

www.dawateislami.net

(۳) دَینِ ضعیف:

وہ ہے جو غیرِ مال کا **بدل** ہو جیسے مہر اور مکان یا دکان کا کرایہ کہ نفع کا بدلہ ہے مال کا نہیں۔

حکم: اس میں گزشتہ سالوں کی **زکوٰۃ** فرض نہیں ہے۔ جب قبضہ میں آجائے اور شرائطِ زکوٰۃ پائی جائیں تو سال گزرنے پر **زکوٰۃ** فرض ہوگی۔(الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ ،باب زکوٰۃالمال ج۳،ص ۲۸۱ ملخصاً: بہارِ شریعت ،حصہ ۵، ص۹۰۶)

قرض کی واپسی کی امید نہ ہو تو؟

جس کے ذمے ہمارا دَین (قوی یا ضعیف) ہو اور وہ لاپتہ ہوگیا، یا اس نے ہمارا مقروض ہونے سے انکار کردیا اور ہمارے پاس گواہ بھی نہیں ،الغرض قرض کی واپسی کی کوئی امید نہ رہی تو اب ہم پر **زکوٰۃ** دینا واجب نہیں۔

پھر اگر خوش قسمتی سے اس نے قرض لوٹا دیا تو ایسی صورت میں گزشتہ سالوں کی **زکوٰۃ** فرض نہیں ہے۔

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع، ج۳،ص۲۱۸)

زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد مال میں کمی کا حکم

مال میں کمی کی **3 صورتیں** ہیں:

(۱) اِستِہلاک:

یعنی رقم ضائع ہونے میں اس کے فعل کو **دخل** ہو مثلاً خرچ کرڈالا، پھینک دیا یا کسی غنی کو ہبہ کردیا (یعنی تحفۃً دے دیا) یا کسی نذر یا کفارے یا کسی اور صدقۂ واجبہ کی نیت

www.dawateislami.net

سے صدقہ کر دیا۔ اس صورت میں اگرچہ سارا مال جاتا رہے مگر **زکوٰۃ** سے کچھ بھی ساقط نہ ہوگا **مکمل زکوٰۃ** دینا ہوگی۔ **فتاویٰ سراجیہ** میں ہے: ''اگر نصاب کو کسی نے ہلاک کر دیا تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔'' (فتاویٰ سراجیہ، کتاب الزکوٰۃ، باب سقوط الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰) **اور درمختار** میں ہے: ''جب کسی نے نذر کی نیت کر لی یا کسی اور واجب کی تو درست ہے مگر زکوٰۃ کی ضمانت دینی ہوگی۔''

(الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب سقوط الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۲۵)

(۲) تَصَدُّق:

یعنی اگر مطلقاً صدقہ کیا یا کسی واجب یا نذر کی ادائیگی کی نیت کئے بغیر کسی محتاج فقیر کو دے دیا تو تمام مال صدقہ کرنے کی صورت میں **زکوٰۃ** ساقط ہوگئی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ''جس نے تمام مال صدقہ کر دیا اور زکوٰۃ کی نیت نہ کی تو اس سے فرض ساقط ہو جائے گا۔'' (الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۱)

اور اگر کچھ مال صدقہ کیا تو اس کی **زکوٰۃ** ساقط نہ ہوگی، پوری زکوٰۃ دینا ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰، ص۹۳)

(۳) ہلاک:

اس کی صورت یہ ہے کہ اس کے فعل کے بغیر تلف یا ضائع ہو گیا مثلاً چوری ہوگئی یا کسی کو قرض دے دیا پھر وہ مُکر گیا اور اس کے پاس گواہ بھی نہیں یا قرض دار فوت ہو گیا اور اس نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا یا مال کسی فقیر پر دَین (یعنی قرض) تھا اس نے اسے معاف کر دیا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جتنا **ہلاک** ہوا اس کی **ساقط** اور جو باقی ہے اس کی واجب اگرچہ وہ بقدرِ نصاب نہ ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰، ص۹۱، ۹۵)

www.dawateislami.net

مَصارِف زکوٰۃ

زکوٰۃ کسے دی جائے؟

اِن لوگوں کو **زکوٰۃ** دی جاسکتی ہے:

(1) فقیر (2) مسکین (3) عامِل (4) رِقاب (5) غارِم (6) فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ (۷) اِبنِ سبیل (یعنی مسافر)

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۷)

اِن کی تفصیل

فقیر: وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نِصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصلِیَّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) میں مُستَغرَق (گھرا ہوا) ہو۔ مَثَلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضَرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اِسی طرح اگر مَدیُون (مَقروض) ہے اور دَین (قَرضہ) نکالنے کے بعد نِصاب باقی نہ رہے تو **فقیر** ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نِصابیں ہوں۔

(رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص۳۳۳، بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ نمبر۲، حصہ۵ ص۹۲۴)

مِسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اِس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ **فقیر** کو (یعنی جس کے

www.dawateislami.net

پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) **بغیر ضَرورت و مجبوری سُوال حرام ہے۔**(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب السابع فی المصارف ،ج۱،ص۱۸۷)

عامِل: وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب السابع فی المصارف ،ج۱،ص۱۸۸)

نوٹ: صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں کہ ''عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مال زکوٰۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اسے لینا بھی ناجائز، ہاں اگر کسی اور مَد (یعنی ضمن) میں دیں تو لینے میں حرج نہیں۔(بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ نمبر۶، حصہ۵، ص۹۲۵)

رِقاب: سے مراد مکاتب ہے۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو، فی زمانہ رقاب موجود نہیں ہیں۔

غارِم: اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکوٰۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا بھی دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ ،باب المصرف ،ج۳،ص۳۳۹)

فِی سَبِیلِ اللّٰہ: یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا۔ اس کی چند **صورتیں** ہیں:

(۱) کوئی شخص محتاج ہے اور جہاد میں جانا چاہتا ہے مگر اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہیں تو اسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

(۲) کوئی حج کے لئے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے تو اسے

www.dawateislami.net

بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں لیکن اسے حج کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳) طالبِ علم کہ علمِ دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالبِ علم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اُس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(٤) اسی طرح ہر نیک کام میں مالِ زکوٰۃ استعمال کرنا بھی فی سبیل اللہ یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا ہے۔ مالِ زکوٰۃ میں دوسرے کو مالک بنا دینا ضروری ہے بغیر مالک کئے زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی۔ (الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ ، باب المصرف ،ج۳،ص۳۳۵، ۳٤۰،بہارِ شریعت، ج۱،مسئلہ نمبر۱٤،حصہ ۵،ص۹۲٦ ملخصاً)

ابن سبیل: یعنی وہ مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا، یہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں اور اگر اسے قرض مل سکتا ہو تو بہتر ہے کہ قرض لے لے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱،ص۱۸۸)

نوٹ: صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن سبیل (یعنی مسافر) اگرچہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم میں ہے، باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔''

(بہارِ شریعت، ج۱، مسئلہ نمبر۴۴ حصہ۵، ص۹۳۲)

www.dawateislami.net

مستحقِ زکوٰۃ کو کیسے پہچانیں؟

جسے ہم زکوٰۃ دینا چاہ رہے ہیں وہ مستحقِ زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ اس کی مکمل **تحقیق** بہت دشوار ہے اس لئے جس کو دینا ہو اس کے متعلق اگر **غالِب گمان** ہو کہ یہ مستحقِ زکوٰۃ ہے (یعنی ادائیگی کی شرائط پر پورا اترتا ہے) تو دے دے **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی اور اگر گمان غالب نہ ہوتا ہو تو نہ دے۔ (فتاوٰی امجدیہ، ج۱، ص۳۷۴)

زکوٰۃ دینے کے بعد پتہ چلا زکوٰۃ لینے والا مستحقِ زکوٰۃ نہیں تو؟

اگر غالب گمان کے بعد زکوٰۃ دی تھی کہ **مستحق** ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا اُس کے والدین میں کوئی تھا یا اپنی اولاد تھی یا شوہر تھا یا زوجہ تھی یا ہاشمی یا ہاشمی کا غلام تھا یا ذِمّی (کافر) تھا، زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر یہ معلوم ہوا کہ اُس کا غلام تھا یا حَرْبی (کافر) تھا تو ادا نہ ہوئی۔ اور اگر بغیر سوچے سمجھے زکوٰۃ دی پھر معلوم ہوا کہ وہ زکوٰۃ کا **مستحق** نہیں تھا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۹۰، بہارشریعت ج۱، حصہ ۵، ص۹۳۲)

کیا مدارِس کے سفیر بھی عامل ہیں؟

عامل مقرر کرنے کا اختیار شرعی قاضی کے پاس ہے اگر وہ نہ ہو تو شہر کے سب سے بڑے **عالم** کے پاس جس کی طرف مسلمان اپنے دینی معاملات میں رجوع کرتے ہوں۔ لہٰذا، اگر مدارس کے سفیر مذکورہ عالم کے مقرر کئے ہوئے ہوں تو **عامل** کہلائیں گے ورنہ نہیں۔ (فتاوٰی فقیہ ملت، ج۱، ص۳۲۳، ۳۲۷)

www.dawateislami.net

کن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟

اِن مسلمانوں کو **زکوٰۃ** نہیں دے سکتے اگرچہ **شرعی فقیر** ہوں:

(۱) بنو ہاشم (یعنی ساداتِ کرام) چاہے دینے والا ہاشمی ہو یا غیر ہاشمی

(۲) **اپنی اَصل** (یعنی جن کی اولاد میں سے زکوٰۃ دینے والا ہو) **جیسے** ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ

(۳) **اپنی فروع** (یعنی جو اس کی اولاد میں سے ہوں) **جیسے** بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ

(٤) میاں بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے

(۵) غنی کے نابالغ بچے (کیونکہ وہ اپنے باپ کی وجہ سے غنی شمار ہوتے ہیں۔)

(الدرالمختار و رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳٤٤، ۳٤۹، ۳۵۰، فتاوٰی رضویہ، ج۱۰، ص۱۰۹)

کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

اِن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ زکوٰۃ کے **مستحق** ہوں:

﴿1﴾ بہن ﴿2﴾ بھائی ﴿3﴾ چچا ﴿4﴾ پھوپھی ﴿5﴾ خالہ ﴿6﴾ ماموں ﴿7﴾ بہو ﴿8﴾ داماد ﴿9﴾ سوتیلا باپ ﴿10﴾ سوتیلی ماں ﴿11﴾ شوہر کی طرف سے سوتیلی اولاد ﴿12﴾ بیوی کی طرف سے سوتیلی اولاد۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۱۱۰)

کن غُلاموں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟

مملوکِ شرعی (یعنی شرعی غلام) کا وجود فی زمانہ مفقود ہے، بہرحال ان

www.dawateislami.net

غلاموں کو **زکوٰۃ** نہیں دے سکتے: ﴿1﴾ ہاشمی کا غلام، اگرچہ ''مُکاتَب'' ہو ﴿2﴾ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ﴿3﴾ غنی کا غلام ''غیر مُکاتَب'' ﴿4﴾ بیوی کا غلام اگرچہ ''مُکاتَب'' ہو ﴿5﴾ شوہر کا غلام اگرچہ ''مُکاتَب'' ہو ﴿6﴾ اپنی اصْل کا غلام اگرچہ ''مُکاتَب'' ہو ﴿7﴾ اپنی فروع کا غلام اگرچہ ''مُکاتَب'' ہو ﴿8﴾ اپنا غلام اگرچہ ''مُکاتَب'' ہو۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰، ص ۱۰۹)

کن غُلاموں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

اِن غلاموں کو **زکوٰۃ** دے سکتے ہیں جبکہ زکوٰۃ کے **مستحق** ہوں: ﴿1﴾ غیر ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ﴿2﴾ اگرچہ خود اپنا ہی ہو ﴿3﴾ اپنے اور اپنے اُصول (ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی) اور اپنے فُرُوع (بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نوسی) اور شوہر اور بیوی اور ''ہاشمی'' کے علاوہ کسی غنی کا ''مُکاتَب'' غلام۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۱۰)

مُطَلَّقَہ بیوی کو زکوٰۃ دینا

اگر شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہو اور عورت **عدت** میں ہو تو نہیں دے سکتا اور اگر **عدت** گزار چکی ہو تو دے سکتا ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج ۳، ص ۳۴۵ و بہارِ شریعت، ج ۱، مسئلہ نمبر ۲۶، حصہ ۵، ص ۹۲۸)

غنی کی بیوی یا باپ کو زکوٰۃ دینا

غنی کی بیوی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ مالکِ نصاب نہ ہو۔ یوہیں غنی کے باپ کو دے سکتے ہیں جبکہ فقیر ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الزکاۃ، الباب السابع في المصارف، ج ۱، ص ۱۸۹)

www.dawateislami.net

غنی ماں کے نابالغ بچے

غنی ماں کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ ان کا باپ فوت ہو چکا ہو کیونکہ بچہ غنی باپ کی طرف سے غنی شمار ہوتا ہے ماں کی طرف سے نہیں۔

(الدر المختار و ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی حوائج الاصلیہ، ج۳، ص۳۴۹)

جس عورت کا مہر ابھی شوہر پر باقی ہو

جس عورت کا مہر اس کے شوہر پر دَین ہے، اگرچہ وہ بقدر نصاب ہو اگرچہ شوہر مالدار ہو ادا کرنے پر قادر ہو، اُسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

(الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الزکاۃ، باب من یجوز دفع الصدقۃ الیہ ومن لا یجوز، ص۱۶۷)

کافر کو زکوٰۃ دینا

کافر کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰، ص۲۹۰)

بدمذہب کو زکوٰۃ دینا

بدمذہب کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور ان کو دینے سے زکوٰۃ ادا بھی نہیں ہوگی۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰، ص۲۹۰)

طالب علم کو زکوٰۃ دینا

ایسے طلبہ جو صاحبِ نصاب نہ ہوں انہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، بلکہ اُنہیں دینا افضل ہے جبکہ وہ علمِ دین بطورِ دین پڑھتے ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰، ص۲۵۳)

www.dawateislami.net

اِمام مسجد کو زکوٰۃ دینا

اگر مسجد کے امام صاحب شرعاً **فقیر** نہ ہوں یا **سید** صاحب ہوں تو انہیں **زکوٰۃ** نہیں دی جاسکتی اور اگر وہ شرعی فقیر ہوں اور سید صاحب نہ ہوں تو **دی** جاسکتی ہے بلکہ اگر وہ **عالم** بھی ہوں تو انہی کو دینا **افضل** ہے۔ مگر عالم کو دیتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ ان کا **احترام** پیشِ نظر ہو اور دینے والا ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے، بڑوں کو، کوئی چیز نذر کرتے ہیں اور **معاذ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر عالمِ دین کو زکوٰۃ دیتے وقت دل میں حقارت آئی تو باعثِ **ہلاکت** ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۵، ص۹۲۴)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ''فقیر عالم پر صدقہ کرنا جاہل فقیر پر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔'' (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۷)

زکوٰۃ کی رقم سے امام مسجد کو تنخواہ دینا

زکوٰۃ کی رقم سے امام مسجد کو تنخواہ نہیں دے سکتے کیونکہ تنخواہ معاوضۂ عمل ہے اور **زکوٰۃ** خالصاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اگر دیگر اسباب میسر نہ ہوں تو حیلۂ شرعی کے بعد دے سکتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ، ج۱، ص۳۷۶)

ماں ہاشمی ہو اور باپ غیر ہاشمی تو؟

کسی کی والدہ ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے، لہٰذا ایسے شخص کو **زکوٰۃ** دے سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔

(بہارِ شریعت، ج۱، حصّہ ۵، مسئلہ ۴۱، ص۹۳۱)

www.dawateislami.net

ساداتِ کرام کو زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ

سادات کرام اور دیگر بنو ہاشم کو زکوٰۃ اس لئے نہیں دے سکتے کہ سادات کرام اور دیگر بنو ہاشم پر زکوٰۃ حرامِ قطعی ہے جس پر چاروں مذاہب (یعنی حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) کے ائمہ کرام کا اجماع ہے۔ فتاوٰی رضویہ میں ہے: ''باتفاقِ ائمہ اربعہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب پر صدقہ فرضیہ **حرام** ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰، ص ۹۹)

بنو ہاشم کون ہیں؟

بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے مراد پانچ خاندان ہیں، آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث بن عبدالمطلب۔ ان کے علاوہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِعانت نہ کی، مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبدالمطلب کا بیٹا تھا، مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فی المصارف، ج ۱، ص ۱۸۹ و بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۵، مسئلہ ۳۹ ص ۹۳۱)

بنو ہاشم کو زکوٰۃ نہ دینے کی حکمت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے ''یہ صدقات لوگوں کے مَیل ہیں، نہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو حلال ہیں اور نہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی آل کو۔''

(صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، باب ترك استعمال... الخ، الحديث ۱۰۷۲، ص ۵۴۰)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ حدیث ایسی واضح اور صاف ہے جس میں کوئی تاویل نہیں ہوسکتی یعنی

www.dawateislami.net

مجھے اور میری اولاد کو زکوٰۃ لینا اس لئے **حرام** ہے کہ یہ مال کا میل ہے، لوگ ہمارے میل سے ستھرے ہوں ہم کسی کا میل کیوں لیں۔'' (مراٰۃ المناجیح، ج۳، ص۴۶)

سادات کی امداد کی صورت

اولاً تو مالداروں کو چاہئے کہ اپنے مال سے بطورِ ہدیہ ان حضراتِ عالیہ کی خدمت اپنی **جیب** سے کریں اور وہ وقت یاد کریں کہ جب ان ساداتِ کرام کے جدِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سوا ظاہری آنکھوں کو بھی کوئی ملجا و ماوا نہ ملے گا۔ وہ مال جو انہی کی بارگاہ سے عطا ہوا اور عنقریب چھوڑ کر زیرِ زمین جانے والے ہیں اگر ان کی خوشنودی کے لئے ان کی مبارک اولاد پر **خرچ** ہوجائے تو اس سے بڑھ کر کیا **سعادت** ہوگی۔ اور اگر کسی علاقے میں ایسی ترکیب نہ بن سکے تو کسی **مستحق** زکوٰۃ کو **مالِ زکوٰۃ** کا مالک بنا کر مال اس کے قبضہ میں دے دیں پھر اسے اس سید صاحب کی خدمت میں **پیش** کرنے کا مشورہ دیں۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج۱، ص۳۹۰، ملخصاً)

گداگروں کو زکوٰۃ دینا

گداگر تین قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) غنی مالدار: انہیں سوال کرنا **حرام** اور ان کو دینا بھی **حرام**، انہیں دینے سے **زکوٰۃ** ادا نہیں ہوگی کہ مستحقِ زکوٰۃ نہیں ہیں۔

(۲) وہ فقیر جو تندرست اور کمانے پر قادر ہو: یہ لوگ بقدرِ حاجت کمانے پر قادر ہونے کے باوجود مفت کی روٹیاں توڑنے اور اس کے لئے بھیک مانگنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ایسے پیشہ وروں کو سوال کرنا **حرام** ہے اور جو کچھ ان کو ملے ان کے حق میں مالِ خبیث ہے

www.dawateislami.net

جسے مالک کولوٹانا یا صدقہ کر دینا واجب ہوتا ہے۔لیکن اگر ان کو کسی نے **زکوٰۃ** دے دی تو ادا ہو جائے گی کیونکہ یہ شرعی فقیر ہوتے ہیں جبکہ کوئی اور مانعِ زکوٰۃ نہ ہو۔

(۳) کمانے سے عاجز فقیر: یہ لوگ یا تو کمانے کی قدرت نہیں رکھتے یا پھر حاجت کے بقدر کما نہیں سکتے ،انہیں بقدرِ ضرورت سوال حلال ہے اور جو کچھ ان کو ملے ان کے لئے حلال ہے،انہیں **زکوٰۃ** دی تو ادا ہو جائے گی۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۱۰،ص ۲۵۳)

مدرسہ یا جامعہ میں زکوٰۃ دینا

اگر مدرسہ یا جامعہ اہلِ حق کا ہے بدمذہبوں کا نہیں تو اس میں **مالِ زکوٰۃ** اس شرط پر دیا جا سکتا ہے کہ **مُہْتَمِم** (ناظم) اس مال کو جدا رکھے اور محض تملیکِ فقیر میں صرف کرے مثلاً طَلَبہ کو بطورِ امداد جو وظیفہ دیا جاتا ہے اس میں دے یا کتابیں یا کپڑے خرید کر طلبہ کو ان کا مالک بنا دے یا بیمار ہونے کی صورت میں دوائی خرید کر انہیں اس کا مالک بنا دے۔ مدرسین یا دیگر عملے کی **تنخواہ** اس مال سے نہیں دی جا سکتی کیونکہ تنخواہ معاوضۂ عمل ہے اور زکوٰۃ خالصاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے،اور نہ ہی تعمیرات وغیرہ میں استعمال کی جا سکتی ہے اور نہ ہی طلبہ کے لئے پکائے گئے کھانے میں استعمال ہو سکتی ہے کیونکہ یہ کھانا انہیں بطورِ **اباحت** کھلایا جاتا ہے **مالک** نہیں بنایا جاتا ہے لیکن اگر کھانا دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے تو دُرست ہے۔ہاں! اگر **زکوٰۃ** کا روپیہ بنیت زکوٰۃ کسی مصرفِ زکوٰۃ کو دے کر اسے اس کا **مالک** بنا دیں پھر وہ اپنی طرف سے مدرسہ یا جامعہ کو دے دے تو اب یہ **رقم** تنخواہِ مدرسین اور تعمیرات وغیرہ میں استعمال ہو سکتی ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۱۰،ص ۲۵۴)

www.dawateislami.net

زکوٰۃ کے بارے میں بتا دیجئے

بہت سے اسلامی بھائی مالِ زکوٰۃ مدارس و جامعات میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ مدرسہ کے **مُتَوَلّی** کو اطلاع دیں کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے تاکہ متولّی اس مال کو جُدا رکھے اور مال میں نہ ملائے اور غریب طلبہ پر صَرف کرے، کسی کام کی اُجرت میں نہ دے ورنہ **زکوٰۃ** ادا نہ ہوگی۔

ایک ہی شخص کو ساری زکوٰۃ دے دینا

زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو مالِ زکوٰۃ تمام مصارفِ زکوٰۃ میں تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو کسی ایک کو ہی دے دے۔ اگر بطورِ زکوٰۃ دیا جانے والا مال **بقدرِ نصاب** نہ ہو تو ایک ہی شخص کو دے دینا **افضل** ہے اور اگر بقدرِ نصاب ہو تو ایک ہی شخص کو دے دینا مکروہ ہے لیکن **زکوٰۃ** بہر حال ادا ہو جائے گی۔ ایک شخص کو بقدرِ نصاب دینا **مکروہ** اُس وقت ہے کہ وہ فقیر مدیُون نہ ہو اور مدیُون ہو تو اتنا دے دینا کہ دَین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے **مکروہ** نہیں۔ یونہی اگر وہ فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگرچہ نصاب یا زیادہ ہے، مگر اہل و عیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی **حرج** نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج۱، ص۱۸۸، ملخصاً)

ایک شخص کو کتنی زکوٰۃ دینا مستحب ہے

مستحب یہ ہے کہ ایک شخص کو اتنا دیں کہ اُس دن اُسے سوال کی حاجت نہ پڑے اور یہ اُس فقیر کی حالت کے اعتبار سے **مختلف** ہے، اُس کے کھانے بال بچوں کی

www.dawateislami.net

کثرت اور دیگر امور کا لحاظ کر کے دے۔(الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، مطلب في حوائج الأصلية، ج۳، ص۳۵۸)

کس کو زکوٰۃ دینا افضل ہے؟

اگر بہن بھائی غریب ہوں تو پہلے ان کا **حق** ہے، پھر ان کی اولاد کا پھر چچا اور پھوپھیوں کا، پھر ان کی اولاد کا، پھر ماموؤں اور خالاؤں کا، پھر ان کی اولاد کا، پھر **ذَوِی الْاَرْحَام** (وہ رشتہ دار جو ماں، بہن، بیوی یا لڑکیوں کی طرف سے منسوب ہوں) کا، پھر پڑوسیوں کا، پھر اپنے اہلِ پیشہ کا، پھر اہلِ شہر کا (یعنی جہاں اس کا مال ہو)۔

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع في المصارف، ص۱۹۰)

سیّد کسے زکوٰۃ دے؟

زکوٰۃ قریبی رشتہ دار کو دینا افضل ہے مگر سید کس کو دے کیونکہ اس کا قریبی رشتہ دار بھی تو سید ہوگا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: بے شک **زکوٰۃ** اور دیگر صدقات اپنے قریبی رشتہ داروں کو دینا افضل ہے اور اس میں دوگنا اجر ہے لیکن یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ صدقہ قریبی رشتہ داروں کو دینا جائز بھی ہو۔(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۲۸۷)

کیا بہت ساری کتابوں کا مالک زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

اگر کسی کے پاس بہت ساری کتابیں ہوں اور وہ کتابیں اس کی **حاجتِ اصلیہ** میں سے ہیں تو لے سکتا ہے اگرچہ لاکھوں کی ہوں اور اگر **حاجتِ اصلیہ** میں سے نہیں ہیں تو بقدرِ نصابِ ہونے کی صورت میں نہیں لے سکتا۔ اس میں **تفصیل** یہ ہے کہ

www.dawateislami.net

☆ فقہ، تفسیر اور حدیث کی کتابیں اہلِ علم (یعنی جسے پڑھنے، پڑھانے یا تصحیح کے لئے ان کتابوں کی ضرورت ہو) کے لئے **حاجتِ اصلیہ** میں سے ہیں اور دوسروں کے لئے **حاجتِ اصلیہ** میں سے نہیں۔ اگر ایک کتاب کے ایک سے زائد نسخے ہوں تو وہ اہلِ علم کے لئے بھی **حاجتِ اصلیہ** میں سے نہیں ہیں۔

☆ کفار اور بدمذہبوں کے رد اور اہلِ سنت کی تائید میں لکھی گئیں اور فرض علوم پر مشتمل کتابیں، عالم اور غیر عالم دونوں کی **حاجتِ اصلیہ** میں سے ہیں۔

☆ عالم اگر بدمذہبوں کی کتابیں ان کے رد کے لئے رکھے تو یہ اس کی **حاجتِ اصلیہ** میں سے ہیں۔ غیرِ عالم کو تو ان کا دیکھنا ہی جائز نہیں۔

☆ قرآنِ مجید غیرِ حافظ کے لئے **حاجتِ اصلیہ** میں سے ہے حافظِ قرآن کے لئے نہیں۔ (جبکہ اس کا حفظِ قرآن مضبوط ہو)

☆ طب کی کتابیں طبیب کے لئے **حاجتِ اصلیہ** میں سے ہیں جبکہ ان کو مطالعہ میں رکھے یا دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہو۔

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی ثمن المبیع وفاءً، ج۳، ص۲۱۷، بہارِ شریعت، ج۱ حصہ ۵، ص۸۸۲)

غنی کا زکوٰۃ لینا

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ''زکوٰۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اسے ہلاک کردے گی۔'' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے معنی یہ کئے کہ مالدار شخص زکوٰۃ لے لے تو یہ اس کے (بقیہ) مال کو ہلاک کردے

www.dawateislami.net

گی۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترھیب من منع الزکوٰۃ، الحدیث ۱۸، ج ۱، ۳۰۹)

زکوٰۃ تو فقیروں کے لئے ہوتی ہے، غنی کو زکوٰۃ لینا **حرام** ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسے شخص کو اس مالِ حرام کے سبب قبر و حشر اور میزان کی پریشانیوں اور عذاباتِ جہنم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج ۱۰، ص ۲۶۱ ملخصًا)

جس کے پاس چھ تولے سونا ہو!

جس کے پاس چھ تولے یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر سونا ہو اگرچہ اس پر **زکوٰۃ** فرض نہیں ہوتی کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے مگر ایسا شخص **زکوٰۃ** لے نہیں سکتا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۵، مسئلہ ۲۷ ص ۹۲۹)

حاجتِ اصلیہ سے زائد سامان ہو تو؟

جس کے پاس ضرورت کے سوا ایسا سامان ہے جو **مال نامی** نہ ہو اور نہ ہی **تجارت** کے لیے، اور وہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اسے **زکوٰۃ** نہیں دے سکتے اگرچہ خُود اس پر **زکوٰۃ** واجب نہیں۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۵، مسئلہ ۲۷ ص ۹۲۹)

جس کے پاس بہت سا جہیز ہو!

عورت کو ماں باپ کے یہاں سے جو جہیز ملتا ہے اس کی مالک عورت ہی ہے، اس میں 2 طرح کی چیزیں ہوتی ہیں **ایک**: حاجت کی جیسے خانہ داری کے سامان، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن اس قسم کی چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں ان

www.dawateislami.net

کی وجہ سے عورت غنی نہیں، **دوسری:** وہ چیزیں جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہیں زینت کے لیے دی جاتی ہیں جیسے زیور اور حاجت کے علاوہ اسباب اور برتن اور آنے جانے کے بیش قیمت بھاری جوڑے، ان چیزوں کی قیمت اگر بقدر نصاب ہے عورت **غنی** ہے **زکوٰۃ** نہیں لے سکتی۔

(ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، مطلب في جهاز المرأة هل تصير به غنية، ج۳، ص۳۴۷)

جس کے پاس موتی جواہر ہوں!

موتی وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور **تجارت** کے لیے نہ ہوں تو ان کی **زکوٰۃ** واجب نہیں، مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو **زکوٰۃ** لے نہیں سکتا۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، مسئلہ۳۷ص۹۳۰)

جس کے پاس سردیوں کے بیش قیمت کپڑے ہوں!

سردیوں کے کپڑے جن کی گرمیوں میں حاجت نہیں پڑتی **حاجت اصلیہ** میں ہیں، وہ کپڑے اگرچہ بیش قیمت ہوں **زکوٰۃ** لے سکتا ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، مسئلہ۳۵ص۹۳۰)

جس کے پاس بہت بڑا مکان ہو!

جس کے پاس رہنے کا مکان حاجت سے زیادہ ہو یعنی پورے مکان میں اس کی سکونت (یعنی رہائش) نہیں یہ شخص **زکوٰۃ** لے سکتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج۳، ص۳۴۷)

www.dawateislami.net

جس کے مکان میں باغ ہو!

جس کے مکان میں نصاب کی قیمت کا **باغ** ہو اور باغ کے اندر ضروریات مکان باورچی خانہ، غسل خانہ وغیرہ نہیں تو اسے **زکوٰۃ** لینا جائز نہیں۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج ۱، ص ۱۸۹)

کیا مالدار کے لئے صدقہ لینا جائز ہے؟

صدقہ 2 قسم کا ہوتا ہے، صدقۂ واجبہ اور نافلہ۔ **صدقۂ واجبہ** مالدار کو لینا **حرام** اور اس کو دینا بھی **حرام** ہے اور اس کو دینے سے زکوٰۃ بھی ادا نہ ہوگی۔ رہا **صدقۂ نافلہ** تو اس کے لئے مالدار کو مانگ کر لینا **حرام** اور بغیر مانگے ملے تو **مناسب** نہیں جبکہ دینے والا مالدار جان کر دے اور اگر محتاج سمجھ کر دے تو لینا **حرام** اور اگر لینے کے لئے اپنے آپ کو محتاج ظاہر کیا تو دوسرا **حرام**۔ ہاں وہ صدقاتِ نافلہ کہ عام مخلوق کے لئے ہوتے ہیں اور ان کو لینے میں کوئی **ذِلت** نہ ہو تو وہ غنی کو لینا بھی **جائز** ہے جیسے، سبیل کا پانی، نیاز کی شیرینی وغیرہ۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج ۱۰، ص ۲۶۱)

غیر مستحق نے زکوٰۃ لے لی تو؟

غیر مستحق نے زکوٰۃ لے لی، بعد میں پشیمانی ہوئی تو اگر دینے والے نے غور وفکر کے بعد **زکوٰۃ** دی تھی اور اُسے اس کے مستحق نہ ہونے کا معلوم نہیں تھا تو **زکوٰۃ** بہرحال ادا ہوگئی لیکن اس کو لینا **حرام** تھا کیونکہ یہ زکوٰۃ کا مستحق نہیں تھا۔ غیر مستحق مال پر حاصل ہونے والی ملکیت ''ملکِ خبیث'' کہلاتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اُتنا مال **صدقہ** کر دیا جائے۔

www.dawateislami.net

زکوٰۃ کی ادائیگی

زکوٰۃ کی ادائیگی کی شرائط

زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہونے کی 2 شرائط ہیں (۱) **نیت** اور (۲) **مستحق** زکوٰۃ کو اس کا **مالک** بنا دینا۔ **الاشباہ والنظائر** میں ہے: ''زکوٰۃ کی ادائیگی نیت کے بغیر **درست نہیں ہے۔**'' (الاشباہ والنظائر ، القاعدۃ الاولی،ما تکون النیۃ الیٰ آخرہ،ص۱۹)

نیّت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامُّل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔

زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنا بھول گیا تو؟

اگر زکوٰۃ میں وہ مال دیا جو پہلے ہی سے زکوٰۃ کی نیت سے الگ کر رکھا تھا تو **زکوٰۃ** ادا ہوگئی اگرچہ دیتے وقت **زکوٰۃ** کا خیال نہ آیا ہو اور اگر ایسا نہیں ہے تو جب تک محتاج کے پاس موجود ہے دینے والا **نیتِ زکوٰۃ** کرسکتا ہے، اور اگر اس کے پاس بھی نہیں ہے تو اب نیت نہیں کرسکتا، دیا گیا مال صدقۂ نفل ہوگا۔ درمختار میں ہے: ''ادائیگیٔ زکوٰۃ کے صحیح ہونے کے لئے وقتِ ادا نیت کا **مُتَّصِل** (یعنی ملا ہوا) ہونا ضروری ہے، خواہ یہ **اِتِّصال** (یعنی متصل ہونا) حکمی ہو مثلاً کسی نے بلا نیت **زکوٰۃ** ادا کردی اور ابھی مال فقیر کے قبضہ میں ہو تو **نیت** کرلی یا کل یا بعض مال برائے **زکوٰۃ** جدا کرتے وقت **نیت** کرلی۔''

(الدرالمختار ، کتاب الزکوٰۃ، ج۳،ص۲۲۲،۲۲٤)

زکوٰۃ کے الفاظ

زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کے الفاظ بولنا ضروری نہیں فقط دل میں **نیت**

www.dawateislami.net

ہونا کافی ہے چاہے زبان سے کچھ اور کہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''نام لینے کا کوئی اعتبار نہیں، اگر کسی نے زکوٰۃ کو ہبہ، تحفہ یا **قرض** کہہ دیا تب بھی صحیح ترین قول کے مطابق اس کی **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی۔''

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی ثمن المبیع، ج۳، ص۲۲۲)

زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا

زکوٰۃ فرض ہو جانے کے بعد فوراً ادا کرنا **واجب** ہے اور اس کی ادائیگی میں بلا عذرِ شرعی تاخیر کرنا **گناہ** ہے۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، فصل فی مال التجارۃ، الباب الاول، ص۱۷۰)

زکوٰۃ یک مشت دیں یا تھوڑی تھوڑی؟

اگر زکوٰۃ سال مکمل ہونے سے قبل پیشگی ادا کرنی ہو تو چاہے تھوڑی تھوڑی کر کے دیں یا ایک ساتھ دونوں طرح سے **دُرُست** ہے۔ اور اگر سال گزرنے پر **زکوٰۃ** فرض ہو چکی ہو تو فوراً ادا کرنا **واجب** ہے تاخیر پر گنہگار ہوگا، لہٰذا اب یک مشت دینا ضروری ہے۔ (ماخوذ فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۷۵)

زکوٰۃ یک مشت دیجئے

سال مکمل ہو جانے کے بعد ایک ساتھ **زکوٰۃ** دے دیجئے کیونکہ بتدریج یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے دینے میں گناہ لازم آنے کے علاوہ دیگر آفتیں بھی ممکن ہیں۔ مثلاً ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص زکوٰۃ نہ دینے کا **وبال** اپنی گردن پر لئے دنیا سے رُخصت ہو جائے یا پھر اس کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے **مال** ہی نہ رہے اور یہ بھی ممکن

www.dawateislami.net

ہے کہ آج ادائیگی کا جو پختہ **ارادہ** ہے کل نہ رہے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

نیت میں فرق آجاتا

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک قبائے نفیس بنوائی۔ طہارت خانے میں تشریف لے گئے، وہاں خیال آیا کہ اسے راہِ خدا میں دیجئے۔ فوراً خادم کو آواز دی، قریبِ دیوار حاضر ہُوا۔ حضور نے قبائے معلّٰی اُتار کر دی کہ فلاں محتاج کو دے آؤ۔ جب باہر رونق افروز ہُوئے تو خادم نے عرض کی: ''اس دَرَجہ تَعْجِیْل (یعنی جلدی) کی وجہ کیا تھی؟'' فرمایا: ''کیا معلوم تھا باہر آتے آتے **نیت میں فرق** آجاتا۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج۱۰ص۸۴) **سبحان اللہ!** یہ اُن کی احتیاط ہے جو اہلِ تقویٰ کی آغوش میں پلے اور طہارت و پاکیزگی کے دریا میں نہائے دُھلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

کیا زکوٰۃ الگ کر لینے سے بری الذمہ ہو جائے گا؟

زکوٰۃ محض جدا کرنے سے ذمہ داری پوری نہ ہوگی بلکہ فقراء تک پہنچانے سے ہوگی۔ (الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۲۲، ۲۲۴)

رمضان المبارک میں زکوٰۃ دینا

جب سال پورا ہو جائے تو فوراً ادا کرنا **واجب** ہے اور تاخیر **گناہ**، خواہ کوئی بھی مہینہ ہو اور اگر سال تمام ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرنا چاہے تو **رمضان المبارک** میں ادا کرنا بہتر ہے جس میں نفل کا فرض کے **برابر** اور فرض کا ثواب ستّر فرضوں کے

www.dawateislami.net

برابر ہوتا ہے۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰،ص۱۸۳)

اعلانیہ یا پوشیدہ؟

زکوٰۃ اعلان کے ساتھ دینا بہتر ہے جبکہ **ریاکاری** کا اندیشہ نہ ہو تاکہ دوسروں کو ترغیب بھی ملے اور وہ اس کے بارے میں **بدگمانی** کا شکار نہ ہوں کہ یہ **زکوٰۃ** نہیں دیتا۔ پوشیدہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ اگر **زکوٰۃ** لینے والا ایسا خُودداار ہو کہ اعلانیہ لینے میں ذلت محسوس کرے گا تو اسے پوشیدہ دے دینا **بہتر** ہے۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰،ص۱۵۸،والفتاوٰی الھندیۃ،کتاب الزکوٰۃ،الباب الاول ج۱، ص۱۷۱)

زکوٰۃ دے کر احسان جتانا

زکوٰۃ دے کر احسان نہیں جتانا چاہئے کہ احسان جتانے سے ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (پ۳،البقرۃ:۲۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

سال بھر خیرات کرنے کے بعد زکوٰۃ کی نیت کی تو؟

سال بھر خیرات کرنے کے بعد اسے **زکوٰۃ** میں شمار نہیں کرسکتا کیونکہ **زکوٰۃ** دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لیے مال علیحدہ کرتے وقت نیت زکوٰۃ **شرط** ہے۔(ماخوذ از بہارِ شریعت،ج۱،حصہ۵،مسئلہ نمبر۵۴،ص۸۸۶) ہاں! اگر خیرات کردہ مال فقیر کے پاس موجود ہو ، ہلاک نہ ہوا ہو تو زکوٰۃ کی **نیت** کرسکتا ہے۔(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰،ص۱۶۱)

www.dawateislami.net

زکوٰۃ دینے سے پہلے فوت ہوگیا تو؟

ادائیگیٔ زکوٰۃ کی نیت سے مال الگ کیا، پھر فوت ہوگیا تو یہ مال میراث میں شامل ہوجائے گا اور اس پر **وراثت** کے احکام جاری ہوں گے۔

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی الزکوٰۃ...الخ، ج۳، ص۲۲۵)

زکوٰۃ لینے والے کو اس کا علم ہونا

اگر زکوٰۃ لینے والے کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ **زکوٰۃ** ہے تو بھی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی کیونکہ زکوٰۃ لینے والے کا یہ جاننا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے بلکہ دینے والے کی **نیت** کا اعتبار ہوگا۔ غمز العیون میں ہے: ''دینے والے کی **نیت** کا اعتبار ہے نہ کہ اس کے جاننے کا جسے **زکوٰۃ** دی جارہی ہے۔''

(غمز العیون البصائر، شرح الاشباہ والنظائر، کتاب الزکوٰۃ، الفن الثانی، ج۱، ص۴۴۷)

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے مقدارِ زکوٰۃ کا معلوم ہونا

ادائے زکوٰۃ میں مقدارِ واجب کا صحیح معلوم ہونا شرائطِ صحت سے نہیں لہٰذا **زکوٰۃ** ادا ہوجائے گی۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۱۰، ص۱۲۶)

قرض کہہ کر زکوٰۃ دینے والا

قرض کہہ کر کسی کو زکوٰۃ دی، ادا ہوگئی۔ پھر کچھ عرصے بعد وہی شخص اس زکوٰۃ کو حقیقۃً **قرض** سمجھ کر واپس کرنے آیا تو دینے والا اسے واپس نہیں لے سکتا ہے اگرچہ اس وقت وہ خود بھی محتاج ہو کیونکہ **زکوٰۃ** دینے کے بعد واپس نہیں لی جاسکتی،

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''صدقہ دے کر واپس مت لو۔'' (صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب ھل یشتری صدقتہ، الحدیث، ۱۴۸۹، ج۱، ص۵۰۲)

(فتاویٰ امجدیہ، حصہ اول، ص۳۸۹)

چھوٹے بچے کو زکوٰۃ دینا

مالک بنانے میں یہ **شرط** ہے کہ لینے والا اتنی عقل رکھتا ہو کہ قبضے کو جانے دھوکہ نہ کھائے۔ چنانچہ چھوٹے بچے کو زکوٰۃ دی اور وہ **قبضے** کو جانتا ہے پھینک نہیں دیتا تو **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی ورنہ نہیں یا پھر اس کی طرف سے اس کا باپ یا ولی یا کوئی عزیز وغیرہ ہو جو اس کے ساتھ ہو، قبضہ کرے تو بھی **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی اور اس کا مالک وہ بچہ ہوگا۔ (الدر المختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۰۴ ملخصاً)

زکوٰۃ کی نیت سے مکان کا کرایہ معاف کرنا

اگر رہنے کے لئے مکان دیا اور کرایہ معاف کر دیا تو **زکوٰۃ** ادا نہیں ہوگی کیونکہ ادائیگیٔ زکوٰۃ کے لئے مالِ زکوٰۃ کا مالک بنانا شرط ہے جبکہ یہاں محض رہائش کے **نفع** کا مالک بنایا گیا ہے، **مال** کا نہیں۔

ہاں! اگر کرائے دار زکوٰۃ کا مستحق ہے تو اسے زکوٰۃ کی رقم بہ نیتِ زکوٰۃ دے کر اسے مالک بنا دے پھر کرائے میں وصول کر لے، **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی۔

(ماخوذ از بحرالرائق، کتاب الزکوٰۃ، ج۲، ص۳۵۳)

www.dawateislami.net

قرض معاف کر دیا تو؟

کسی کو قرض معاف کیا اور **زکوٰۃ** کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ ، مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع ، ج۳،ص۲۲۶)

معاف کردہ قرض کا شاملِ زکوٰۃ ہونا

کسی کو قرض معاف کر دیا تو معاف کردہ رقم بھی شاملِ نصاب ہوگی یا نہیں؟ اس کی 2 صورتیں ہیں، (1) اگر قرض غنی کو معاف کیا تو اس (معاف شدہ) حصے کی بھی **زکوٰۃ** دینا ہوگی اور (2) اگر شرعی فقیر کو قرض معاف کیا تو اس حصے کی **زکوٰۃ** ساقط ہو جائے گی۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ ، مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع ، ج۳،ص۲۲۶،ملخصاً)

زکوٰۃ کے طور پر کسی کا قرض ادا کرنا

اگر کسی کی اجازت لئے بغیر اس کا **قرض** ادا کر دیا تو **زکوٰۃ** ادا نہیں ہوگی۔ اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ اس شخص کو نیتِ زکوٰۃ کے ساتھ وہ رقم دیدے پھر وہ چاہے تو اپنا قرض ادا کرے یا کہیں اور خرچ کرے۔ (ماخوذ فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰،ص۷۴)

یتیموں کو کپڑے بنوا کر دینے کا حکم

زکوٰۃ کی رقم سے یتیموں کو کپڑے بنوا کر دے سکتے ہیں جبکہ انہیں اس کا **مالک** بنا دیا جائے اور وہ **مستحقِ زکوٰۃ** بھی ہوں۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج۱ص۴۹۵)

زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں خریدنا

زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں خرید کر دے سکتے ہیں جبکہ لینے والے مستحق زکوٰۃ ہوں اور ان کو **مالک** بنا دیا جائے ورنہ **زکوٰۃ** ادا نہ ہوگی۔ (فتاویٰ امجدیہ ج۱ص۳۷۲)

www.dawateislami.net

مالِ زکوٰۃ سے دینی کتب چھپوا کر تقسیم کرنا کیسا؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی کتب چھپوانے کا کام **عظیم ثوابِ جاریہ** ہے لیکن اس کے لئے پہلے کسی مستحقِ زکوٰۃ مثلاً فقیر کو اس کا **مالک** کر دیا جائے پھر وہ کتب کی طباعت کے لئے دیدے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۲۵۶)

مٹھائی کے ڈبے میں زکوٰۃ کی رقم رکھنا

کسی کو آٹے کے تھیلے یا مٹھائی کے ڈبے وغیرہ میں رقم رکھ کر بطورِ زکوٰۃ دی تو اگر دینے والے نے فقیر کو آٹے یا مٹھائی اور رقم دونوں کا مالک کر دیا ہے اور فقیر نے آٹے کے تھیلے پر قبضہ بھی کر لیا ہے تو **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی اگرچہ فقیر کو تھیلے یا ڈبے میں موجود رقم کا علم نہ ہو کیونکہ قبضہ کے لئے مقبوض (یعنی قبضے میں لی جانے والی) اشیاء کا علم ہونا شرط نہیں۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج۱، ص۳۷۴)

زکوٰۃ کی رقم واپس لینے کا ناجائز حیلہ

کسی کو آٹے کے تھیلے یا مٹھائی کے ڈبے وغیرہ میں رقم رکھ کر بطورِ زکوٰۃ دینے کے بعد اسی تھیلے یا ڈبے کو کسی قیمت پر خرید لیا تو اس شخص کے لئے وہ رقم **حرام** ہے کیونکہ فقیر نے محض **آٹے کا تھیلہ** یا **مٹھائی** کا ڈبہ بیچا ہے **رقم** نہیں۔

(فتاویٰ امجدیہ ج۱ ص۳۷۴)

وکیل کی فیس ادا کرنا

زکوٰۃ کی رقم کسی غریب شخص کے وکیل کو بطورِ فیس نہیں دی جاسکتی کیونکہ

www.dawateislami.net

زکوٰۃ کے لئے مالک بنانا شرط ہے۔ اگر وہ غریب شخص مستحق زکوٰۃ ہو تو پہلے اسے زکوٰۃ دے دی جائے پھر وہ چاہے تو وکیل کی فیس ادا کرے یا کچھ اور۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۲۹۱)

تحفے کی صورت میں زکوٰۃ دینا

اگر کوئی شادی وغیرہ کے موقع پر کپڑے یا تحفے دینے میں زکوٰۃ کی نیت کرنا چاہے تو اگر لینے والا مستحقِ زکوٰۃ ہے تو زکوہ کی **نیت** سے دے سکتے ہیں، **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی۔ (فتاویٰ امجدیہ ج۱، ص۳۸۷)

زکوٰۃ کی رقم سے اناج خرید کر دینا

اگر کھانا پکا کر یا اناج خرید کر غریبوں میں تقسیم کیا اور دیتے وقت انہیں **مالک** بنا دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی مگر کھانا پکانے پر آنے والا خرچ شاملِ زکوٰۃ نہیں ہوگا بلکہ پکے ہوئے کھانے کے بازاری دام (یعنی قیمت) زکوٰۃ میں شمار ہوں گے اور اگر محض دعوت کے انداز میں بٹھا کر کھلا دیا تو **مالک** نہ بنانے کی وجہ سے **زکوٰۃ** ادا نہ ہوگی۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۲۶۲)

محتاجوں کو کم قیمت میں اناج بیچ کر زکوٰۃ کی نیت کرنا کیسا؟

اگر اناج خرید کر مستحقین زکوٰۃ کو کم قیمت میں بیچیں اور جتنی رقم کم کی گئی اسے **زکوٰۃ** میں شمار کریں تو ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ یہ صورت رعائت کی ہے، مالک بنانا نہیں پایا گیا۔ اس کے بجائے عاقل و بالغ مستحقین زکوٰۃ کو اناج اصل قیمت مثلاً 50 روپے کلو ہی بیچا جائے اور جتنی رعائت مقصود ہو مثلاً پانچ

www.dawateislami.net

روپے تو اتنی رقم اپنے پاس سے زکوٰۃ کے طور پر دے کر اس کا قبضہ ہو جانے کے بعد قیمت کے طور پر واپس لی جائے۔ اب فی کلو پانچ روپے بطور زکوٰۃ ادا ہو گئے اس کو جمع کر کے **زکوٰۃ** میں شمار کر لیں۔ (ماخوذ فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۷۲)

زکوٰۃ دینے میں شک ہو تو؟

اگر شک ہو کہ زکوٰۃ ادا کی تھی یا نہیں؟ تو ایسی صورت میں **زکوٰۃ** ادا کرے۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی زکوٰۃ ...الخ، ج۳، ص۲۲۸)

لاعلمی میں کم زکوٰۃ دینا

اگر لاعلمی کی بنا پر زکوٰۃ کم ادا کی تو جتنی زکوٰۃ دی وہ ادا ہو گئی کیونکہ ادائے زکوٰۃ میں نیت ضرور **شرط** ہے لیکن مقدارِ زکوٰۃ کا صحیح معلوم ہونا **شرط** نہیں۔ مگر ایسا شخص گنہگار ہوگا کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر گناہ ہے، ایسے شخص کو چاہئے کہ توبہ کرے اور حساب لگا کر بقیہ **زکوٰۃ** ادا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۱۲۶)

زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے کسی کو وکیل بنانا **جائز** ہے۔

(ماخوذ از ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی زکوٰۃ ...الخ، ج۳، ص۲۲۴)

وکیل کو زکوٰۃ کا علم ہونا

وکیل کو زکوٰۃ کے بارے میں بتانا ضروری نہیں، اگر دل میں زکوٰۃ کی نیت ہے اور وکیل کو کہا کہ یہ نفلی صدقہ و خیرات ہے یا عیدی ہے یا قرض ہے فلاں کو دے

www.dawateislami.net

دو،تو بھی وکالت درست ہے۔لیکن بتا دینا بہتر ہے تا کہ وہ ادائیگی کی **شرائط** کا خیال رکھ سکے۔(ماخوذ ازردالمحتار،کتاب الزکوٰۃ ،مطلب فی زکوٰۃ ...الخ،ج۳،ص۲۲۳)

کیا وکیل بھی زکوٰۃ کی نیت کرے؟

اگر وکیل کو مالک (یعنی مؤکل) نے زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت سے مال دیا تو وکیل کو دوبارہ نیت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اصل یعنی مالک کی نیت موجود ہے۔

(الدرالمختار،کتاب الزکوٰۃ ،مطلب فی زکوٰۃ ...الخ،ج۳،ص۲۲۲ ملخصاً)

نفلی صدقہ کے لئے وکیل بنانے کے بعد زکوٰۃ کی نیت کرنا

وکیل کو دیتے وقت کہا نفل صدقہ یا کفارہ ہے مگر اس سے پہلے کہ وکیل فقیروں کو دے،اُس نے **زکوٰۃ** کی نیّت کر لی تو **زکوٰۃ** ہی ہے،اگرچہ وکیل نے نفل یا کفارہ کی نیّت سے فقیر کو دیا ہو۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۲۳)

مختلف لوگوں کی زکوٰۃ ملانا

اگر دینے والوں نے ملانے کی صراحۃً **اِجازت** دی تھی یا اس پر عرف جاری ہو اور مؤکل اس عرف سے **واقف** ہو تو وکیل مختلف لوگوں کی **زکوٰۃ** کو آپس میں ملا سکتا ہے ورنہ نہیں۔

(الدرالمختار،کتاب الزکوٰۃ ،مطلب فی زکوٰۃ ...الخ،ج۳،ص۲۲۳ ملخصاً)

وکیل کا کسی کو وکیل بنانا

وکیل مزید کسی کو وکیل بنا سکتا ہے۔(المرجع السابق،ص۲۲٤)

www.dawateislami.net

کیا وکیل کسی کو بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

اگر دینے والوں نے مطلقاً **اجازت** دی ہو کہ جس مصرفِ زکوٰۃ میں چاہو صرف کرو تو جس میں چاہے **صرف** کرے اور اگر دینے والوں نے کسی **معیَّن** مصرف میں خرچ کرنے کا کہا ہو تو وہیں **صرف** کرنا پڑے گا۔ فتاوی شامی میں ہے: ''جب زکوٰۃ دینے والے نے یہ کہا ہو کہ فلاں پر زکوٰۃ کی رقم صرف کرو تو وکیل کو اس بات کا اختیار نہیں کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور پر زکوٰۃ کی رقم صرف کرے۔'' (المرجع السابق)

کیا وکیل خود زکوٰۃ رکھ سکتا ہے؟

جب دینے والوں نے مطلقاً **اجازت** دی ہو کہ جہاں چاہو صرف کرو تو مستحقِ زکوٰۃ ہونے کی صورت میں وکیل خود **زکوٰۃ** رکھ سکتا ہے ورنہ نہیں۔ درمختار میں ہے: ''وکیل کو جائز ہے کہ اپنے فقیر بیٹے یا بیوی کو زکوٰۃ دے دے مگر خود نہیں لے سکتا، ہاں! اگر دینے والے نے یہ کہا ہو کہ جہاں چاہو مصرفِ زکوٰۃ میں صرف کرو تو اپنے لئے بھی جائز ہے جبکہ فقیر ہو۔'' (الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۲۴)

زکوٰۃ پیشگی ادا کرنا

پیشگی زکوٰۃ دے سکتے ہیں لیکن اس کے لئے 2 **شرائط** ہیں۔

(۱) دینے والا مالکِ نصاب ہو، (۲) اختتامِ سال پر نصاب **مکمل** ہو۔

اگر دونوں میں سے ایک بھی **شرط** کم ہوگی تو دیا جانے والا مال **نفلی صدقہ** شمار ہوگا۔

(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۶)

www.dawateislami.net

پیشگی حساب کا طریقہ

جو صاحبِ نصاب اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں تھوڑی تھوڑی کر کے **پیشگی زکوٰۃ** دینا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے پاس موجود کل مالِ زکوٰۃ (سونا چاندی، کرنسی نوٹ، مالِ تجارت وغیرہ) کا اندازاً حساب لگالیں پھر کل مالِ زکوٰۃ کی قیمت کا 2.5% بطورِ **زکوٰۃ** الگ الگ کرلیں۔ پھر اگر وہ ماہانہ کے حساب سے دینا چاہیں تو زکوٰۃ کی رقم کو 12 پر تقسیم کرلیں اور اگر ہفتہ وار دینا چاہیں تو 48 پر اور اگر روزانہ دینا چاہیں تو 360 پر تقسیم کرلیں۔ پھر جب سال تمام ہو تو **زکوٰۃ** کا مکمل حساب کرلیں اور جو کمی ہو اُسے پورا کریں۔

پیشگی زکوٰۃ زیادہ دے دی تو کیا کرے؟

اگر پیشگی زکوٰۃ زیادہ چلی گئی تو اسے آئندہ سال کی **زکوٰۃ** میں شامل کرلے۔

(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۶)

جسے پیشگی زکوٰۃ دی تھی بعد میں وہ مالدار ہوگیا تو؟

جس فقیر کو پیشگی زکوٰۃ دی تھی وہ سال کے اختتام پر مالدار ہوگیا یا مرگیا یا مرتد ہوگیا تو **زکوٰۃ** ادا ہوگئی۔ (الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۶)

اختتامِ سال پر نصاب باقی نہ رہا تو؟

ایسی صورت میں جو کچھ دیا، **نفلی صدقہ** میں شمار ہوگا۔

(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج۱، ص۱۷۶)

www.dawateislami.net

زکوٰۃ دینے والے کے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی

جس پر زکوٰۃ واجب ہو اسی کے مال سے زکوٰۃ دینا ضروری نہیں کوئی دوسرا بھی اس کی **اجازت** سے **زکوٰۃ** ادا کرسکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۱۳۹) مثلاً بیوی پر زکوٰۃ ہو تو اس کی اجازت سے شوہر اپنے مال سے ادا کرسکتا ہے۔

بلا اجازت کسی کے مال سے اس کی زکوٰۃ دینا

کسی کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے پیشگی زکوٰۃ دیتا رہا پھر اسے خبر کی اور اس نے جائز رکھا تو بھی **زکوٰۃ** ادا نہیں ہوگی اور جو کچھ مالک کی اجازت کے بغیر فقراء کو دیا ہے اس کا تاوان ادا کرے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''اگر کسی نے دوسرے کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ ادا کردی پھر دوسرے تک خبر پہنچی اور اس نے جائز بھی رکھا تب بھی **زکوٰۃ** ادا نہ ہوگی۔'' (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، مطلب فی زکوٰۃ ...الخ، ج۳، ص۲۲۳)

زکوٰۃ دیئے بغیر انتقال کر جانے والے کا حکم

جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ مر گیا تو ساقط ہوگئی یعنی اس کے مال سے **زکوٰۃ** دینا ضروری نہیں، **ہاں** اگر وصیّت کر گیا تو تہائی مال (یعنی کل مال کے تیسرے حصے) تک وصیّت نافذ ہے اور اگر عاقل بالغ ورثہ اجازت دے دیں تو کُل مال سے **زکوٰۃ** ادا کی جائے۔ (بہارِ شریعت، ج۱ حصہ۵، مسئلہ نمبر۸۴، ص۸۹۲)

مشروط طور پر زکوٰۃ دینا

اگر زکوٰۃ دیتے وقت کوئی **شرط** لگا دی مثلاً یہاں رہو گے تو دیتا ہوں ورنہ

www.dawateislami.net

نہیں، یا اس شرط پر زکوٰۃ دیتا ہوں کہ فلاں کام مثلاً تعمیر مسجد یا مدرسہ میں صرف کرو تو لینے والے پر اس شرط کی **پابندی** ضروری نہیں **زکوٰۃ** ادا ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ ایک صدقہ ہے اور صدقہ شرطِ فاسد سے فاسد نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از الدرالمختارو در المحتار ، کتاب الزکوٰۃ ، باب المصرف، ص۳، ص۳۴۳)

زکوٰۃ کی رقم تجارت میں لگا کر اس کا نفع غریبوں میں تقسیم کرنا کیسا؟

اگر سال پورا ہو چکا ہے تو زکوٰۃ کی رقم اس کے مستحق کو دینے کی بجائے تجارت میں لگانا **حرام** ہے۔ ہاں اگر کوئی سال پورا ہونے سے پہلے اس **نیت** کے ساتھ اپنی زکوٰۃ کی رقم کاروبار میں لگائے کہ سال تمام ہونے پر یہ رقم اس کے منافع سمیت فقراء کو دے دوں گا تو یہ **نیت** بہت اچھی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۱۵۹ ملخصاً)

مالِ زکوٰۃ سے وقف

مالِ زکوٰۃ سے کوئی چیز خرید کر **وقف** نہیں کی جاسکتی اس لئے کہ مالِ زکوٰۃ سے **وقف** ممکن نہیں کیونکہ وقف کسی کی ملکیت نہیں ہوتا اور **زکوٰۃ** ادا کرنے کے لئے **مالک** بنانا شرط ہے۔ اس کی تدبیر، یوں کی جاسکتی ہے کہ کسی مصرف زکوٰۃ کو زکوٰۃ دیں پھر وہ اپنی طرف سے کتابیں وغیرہ خرید کر **وقف** کر دے۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ، ج۱۰، ص۲۵۵)

زکوٰۃ شہر سے باہر لے جانا

اگر زکوٰۃ پیشگی ادا کرنی ہو تو دوسرے شہر بھیجنا مطلقاً **جائز** ہے اور اگر سال پورا ہو چکا ہے تو دوسرے شہر بھیجنا **مکروہ**، ہاں اگر وہاں کوئی رشتہ دار ہو یا کوئی شخص زیادہ

www.dawateislami.net

محتاج ہو یا کوئی نیک متقی شخص ہو یا وہاں بھیجنے میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ درمختار میں ہے: ''زکوٰۃ کو دوسری جگہ منتقل کرنا مکروہ ہے، ہاں ایسی صورت میں مکروہ نہیں جب دوسری جگہ کوئی رشتہ دار ہو یا کوئی زیادہ محتاج ہو یا نیک متقی شخص ہو یا اس میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ ہو یا سال سے پہلے جلدی زکوٰۃ دینا چاہتا ہو۔''

(ماخوذاز الدرالمختارو در المحتار ، کتاب الزکوٰۃ ، باب المصرف مطلب فی الحوائج ج۳،ص۲۵۵)

بینک سے زکوٰۃ کی کٹوتی

بینک سے زکوٰۃ کی کٹوتی کی صورت میں ادائیگی زکوٰۃ کی شرائط پوری نہیں ہو پاتیں مثلاً مالک بنانا، کہ زیادہ روپیہ ایسی جگہ خرچ کیا جاتا ہے جہاں کوئی مالک نہیں ہوتا، لہٰذا زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (وقار الفتاویٰ، ج۲،ص۴۱۴ ملخصاً) لہٰذا شرعی احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اپنی زکوٰۃ شریعت کے مطابق خُود ادا کی جائے۔

حیلۂ شرعی

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب **''اسلامی بہنوں کی نماز''** صفحہ 166 پر لکھتے ہیں: **حیلۂ شرعی** کا جواز قرآن وحدیث اور فقہِ حنفی کی مُعتبر کُتُب میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ایّوب عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضِر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ السلام نے قسم کھائی کہ ''میں تندرست ہوکر 100 کوڑے ماروں گا'' **صِحت یاب** ہونے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں 100 تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چُنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:

www.dawateislami.net

وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پ ۲۳، صٓ: ٤٤)

ترجَمۂ کنزالایمان: اورفرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اِس سے مار دے اورقسم نہ توڑ۔

''فتاوٰی عالمگیری'' میں حِیلوں کا ایک مُستقِل باب ہے جس کا نام ''کتابُ الحِیَل'' ہے چُنانچِہ ''عالمگیری کتابُ الحِیَل'' میں ہے، ''جو حِیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں شُبہ پیدا کرنے یا باطِل سے فَریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حِیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدَمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصِل کرلے وہ اچّھا ہے۔ اس قسم کے حیلوں کے جائز ہونے کی دلیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان ہے:

وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پ ۲۳، صٓ: ٤٤)

ترجَمۂ کنزالایمان: اورفرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اورقسم نہ توڑ۔

(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الحیل، ج٦، ص ٣٩٠)

کان چَھیدنے کا رَواج کب سے ہوا؟

حیلے کے جواز پر ایک اور دلیل مُلاحِظہ فرمائیے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما میں کچھ چپقلش ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا کوئی عُضو کاٹوں گی۔

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صُلح کروادیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، "**مَاحِیلَۃُ یَمِیْنِی**" یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وَحی نازِل ہوئی کہ (حضرتِ) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرتِ) ہاجِرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان چَھید دیں۔ **اُسی وقت سے عورتوں کے کان چَھیدنے کا رَواج پڑا۔**

(غمزعُیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، ج۳، ص۲۹۵)

گائے کے گوشت کا تحفہ

اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے کہ دوجہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضِر کیا گیا، کسی نے عَرض کی، یہ گوشت حضرتِ سَیِّدَتُنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صَدَقہ ہوا تھا۔ فرمایا: **هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.** یعنی یہ بریرہ کے لیے صَدَقہ تھا ہمارے لیے ہدیّہ ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، الحدیث ۱۰۷۵ ص ۵۴۱)

زکوٰۃ کا شَرعی حِیلہ

حضرتِ سَیِّدَتُنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صَدَقہ کی حقدار تھیں ان کو بطورِ صَدَقہ مِلا ہوا گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صَدَقہ ہی تھا مگر ان کے قَبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ

www.dawateislami.net

صَدَقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قَبضہ میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفۃً دے سکتا یا مسجِد وغیرہ کیلئے پیش کرسکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ھَدِیَّہ یا عَطِیَّہ ہوگیا۔

حیلۂ شرعی کا طریقہ

حیلہ شرعی کا طریقہ یہ ہے کسی شرعی فقیر کو زکوٰۃ کا مالک بنادیں پھر وہ (آپ کے مشورے پر یا خود) اپنی طرف سے کسی نیک کام میں خرچ کرنے کے لئے دے دے۔ توان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں کو ثواب ہوگا۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی ارشاد فرماتے ہیں، زکوٰۃ کی رقم مُردے کی تَجہیز وتکفین یا مسجِد کی تعمیر میں صَرف نہیں کرسکتے کہ تَملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالِک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان اُمور میں خرچ کرنا چاہیں تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ **فقیر** کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالِک کردیں اور وہ (تعمیرِ مسجِد وغیرہ میں) صَرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۳۴۳)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کفن دَفن بلکہ تعمیرِ مسجِد میں بھی حیلۂ شَرعی کے ذَرِیعہ زکوٰۃ استِعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قَبضہ کرلیا تو اب وہ مالِک ہوچکا، جو چاہے کرے۔ حیلۂ شَرعی کی بَرَکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجِد میں دیکر ثواب کا حقدار ہوگیا۔ فقیرِ شَرعی کو حِیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔ حِیلہ کرتے وقت ممکِن ہو تو زیادہ

www.dawateislami.net

افراد کے ہاتھ میں رقم پھرانی چاہئے تاکہ سب کو ثواب ملے مَثَلاً حِیلہ کیلئے فقیرِ شَرعی کو ۱۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قَبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تُحفۃً دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور کو مالِک بنادے، یوں سبھی بہ نیّتِ ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخِر والا مسجِد یا جس کام کیلئے حِیلہ کیا تھا اُس کیلئے دیدے تو اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صَدَقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُـــوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ ربُّ العزّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صَدَقہ گزرا تو سب کو وَیسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے اَجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (تاریخ بغداد، ج۷، ص۱۳۵)

رکھ مت لینا

حِیلہ کرتے وقْت شَرعی فقیر کو یہ نہ کہئے کہ واپَس دے دینا، رکھ مت لینا وغیرہ وغیرہ، بِالفرض ایسا کہہ بھی دیا تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی وحِیلہ میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ صَدَقات وزکوٰۃ اور تُحفہ دینے میں اِس قسم کے شَرطِیہ اَلفاظ فاسِد ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی شامی کے حوالے سے فرماتے ہیں، ''ہبہ اور صَدَقہ شرطِ فاسِد سے فاسِد نہیں ہوتے''۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰، ص۱۰۸)

www.dawateislami.net

اگر شرعی فقیر زکوٰۃ لے کر واپس نے دے تو؟

اگر حِیلہ کرنے کیلئے شَرعی فقیر کو زکوٰۃ دی جائے اور وہ لے کر رکھ لے تو اب اس سے نیک کاموں کیلئے جبراً نہیں لے سکتے کیونکہ اب وہ مالِک ہو چکا اور اسے اپنے مال پر اختیار حاصل ہے۔ (فتاوی رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰، ص۱۰۸)

حیلہ شرعی کیلئے بھروسے کا آدمی نہ مل سکے تو؟

اگر بھروسے کا کوئی آدمی نہ مل سکے تو اس کا ممکنہ طریقہ یہ ہے کہ اگر پانچ ہزار روپے زکوٰۃ بنتی ہو تو کسی شرعی فقیر کے ہاتھ کوئی چیز مثلاً چند کلو گندم پانچ ہزار کی بیچی جائے اور اسے سمجھا دیا جائے کہ اس کی قیمت تمہیں نہیں دینی پڑے گی بلکہ ہم تمہیں رقم دیں گے اسی سے ادا کر دینا۔ جب وہ بیع قبول کر لے تو گندم اسے دے دی جائے، اس طرح وہ آپ کا پانچ ہزار کا مقروض ہو گیا۔ اب اسے پانچ ہزار روپے زکوٰۃ کی مد میں دیں جب وہ اس پر قبضہ کر لے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی، پھر آپ گندم کی قیمت کے طور پر وہ پانچ ہزار واپس لے لیں، اگر وہ دینے سے انکار کرے تو جبراً (زبردستی) بھی لے سکتے ہیں کیونکہ قرض زبردستی بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔

(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۲۶، ماخوذا فتاوی امجدیہ، ج۱، ص۳۸۸)

فقیر کو زکوٰۃ کی رقم بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے کا مشورہ دینا

حیلہ شرعی میں دینے کے بعد اس فقیر کو کسی امرِ خیر کے لئے دینے کا کہہ سکتے

www.dawateislami.net

ہیں اس پر ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں کو ثواب ملے گا کہ جو کسی بھلائی پر راہنمائی کرتا ہے اس پر عمل کرنے والے کا ثواب اسے بھی ملتا ہے۔

(رد االمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۲۲۷، وماخوذ از فتاویٰ امجدیہ ج۱ ص۳۸۸)

حیلۂ شرعی کئے بغیر زکوٰۃ مدرسے میں خرچ کردی تو؟

اگر کسی نے حیلۂ شرعی کئے بغیر **زکوٰۃ** مدرسے میں خرچ کردی تو اب وہ خرچ **زکوٰۃ** میں شمار نہیں ہوسکتا کیونکہ ادائیگی کی شرائط موجود نہیں ہیں۔ جو کچھ خرچ کیا گیا وہ خرچ کرنے والے کی طرف سے ہوا۔ اس پر لازم ہے کہ اس تمام رقم کا تاوان دے (یعنی اتنی رقم اپنے پاس سے ادا کرے)۔ (ماخوذ از فتاویٰ فقیہ ملت، ج۱، ص۳۱۱)

ماں باپ کو زکوٰۃ دینے کے لئے حیلۂ شرعی کرنا

ماں باپ محتاج ہوں اور حیلہ کر کے **زکوٰۃ** دینا چاہتا ہے کہ یہ فقیر کو دے دے پھر فقیر انھیں دے یہ مکروہ ہے۔ یونہی حیلہ کر کے اپنی اولاد کو دینا بھی **مکروہ** ہے۔

(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، مسئلہ۲۴، ص۹۲۸)

زکوٰۃ کی جگہ نفلی صدقہ کرنا

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے **فتاویٰ رضویہ** جلد 10 صَفْحَہ 175 پر ایک سُوال کے جواب میں جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

اُس سے بڑھ کر **احمق** کون کہ اپنا مال جُھوٹے سچے نام کی **خیرات** میں

www.dawateislami.net

صرف کرے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ شیطان کا بڑا دھوکا ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے۔ نادان سمجھتا ہی نہیں، یہ سمجھا کہ نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے، اس کے **قبول** کی اُمید تو مفقود اور اس کے ترک کا **عذاب** گردن پر موجود۔ اے عزیز! **فرض خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ۔ قرض** نہ دیجئے اور بالائی بیکار **تحفے** بھیجئے وہ قابلِ قبول ہوں گے خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان و جہانیاں سے بے نیاز؟ یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جُھوٹے حاکموں ہی کو **آزمالے**، کوئی زمین دار **مال گزاری** تو بند کرلے اور **تحفے** میں ڈالیاں بھیجا کرے، دیکھو تو سرکاری **مجرم** ٹھہرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں؟ ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے، فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈ ساری (چینی بنانے والے) کا رَس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رَس تو ہرگز نہ دیں مگر تحفے میں آم خربوزے بھیجیں، کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا یا آتے ہوئے اس کی نادہندگی پر جو آزار انھیں پہنچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا؟ سبحان اللہ! جب ایک کھنڈ ساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پُوچھنا!

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

جب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ

www.dawateislami.net

عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلا کر فرمایا : اے عمر! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے، اور خبردار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔

(حلیۃ الاولیاء،اسم ابو بکر الصدیق،ج۱،ص۷۱)

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تنبیہ

حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملّۃ والدّین **ابو محمد عبد القادر جیلانی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب **''فتوح الغیب شریف''** میں کیا کیا جگر شگاف **مثالیں** ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائی ہیں جو **فرض** چھوڑ کر **نفل** بجالائے۔ فرماتے ہیں : اس کی **کہاوت** ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی **خدمت** کے لیے بلائے، یہ وہاں تو **حاضر** نہ ہُوا اور اس کے **غلام** کی **خدمتگاری** میں موجود رہے۔ پھر حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا **مولیٰ علی مرتضٰی** کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں : ایسے شخص کا **حال** اس عورت کی طرح ہے جسے **حمل** رہا جب بچّہ ہونے کے دن قریب آئے **اِسقاط** (یعنی بچہ ضائع) ہوگیا اب وہ **نہ حاملہ ہے نہ بچّہ والی**۔ یعنی جب پُورے دنوں پر اگر اسقاط ہو تو **محنت** تو پُوری اٹھائی اور **نتیجہ** خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو **ثمرہ** (یعنی پھل) خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے **امید** لگی تھی، اب نہ حمل نہ بچّہ، نہ اُمید نہ ثمرہ

www.dawateislami.net

اور **تکلیف** وہی جھیلی جو بچّہ والی کو ہوتی۔ ایسے ہی اس **نفل خیرات** دینے والے کے پاس سے **روپیہ** تو اٹھا مگر جبکہ **فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہُوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں**۔ اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واهین یعنی فرض چھوڑ کر سنّت ونفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔

(شرح فتوح الغیب، ص ۵۱۱ تا ۵۱۴)

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب الملّۃ والدّین سُہروردی قدس سرہ العزیز **عوارف شریف** کے باب الثامن والثلثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں: بلغنا ان اللّٰہ لایقبل نافلة حتی یؤدی فریضة یقول اللّٰہ تعالیٰ مثلکم کمثل العبد السوء بدء بالهدیة قبل قضاء الدین۔ یعنی ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزّ وجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے کہا وت تمھاری بد بندہ کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔

(عوارف المعارف، ص ۱۹۱)

چار فرائض میں تین پر عمل کرنا

خود حدیث میں ہے: حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اربع فرضهن اللّٰہ فی الا سلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنه شیئًا حتی یاتی بهن جمیعاً الصّلوٰۃ والزکوٰۃ وصیام رمضان وحج البیت۔ چار 4 چیزیں

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں جوان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پُوری چاروں نہ بجالائے نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حجِ کعبہ۔

(مسند امام احمد،مسند الشامیین،ج٦،ص٢٣٦)

نماز قبول نہیں

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امرنا باقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ومن لم یزك فلا صلوٰۃ له ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور **جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔**

(المعجم الکبیر،الحدیث ١٠٠٩٥ ج١٠،ص١٠٣)

سبحان اللہ! جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز، روزے، حج تک **مقبول** نہیں تو اس **نفل خیرات** نام کی کائنات سے کیا **امید** ہے بلکہ انہی سے اصبہانی کی روایت میں آیا کہ فرماتے ہیں: من اقام الصلوٰۃ ولم یؤت الزکوٰۃ فلیس بمسلم ینفعه۔ جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مُسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔(الزواجر، ج١، ص٢٨٠) **الٰہی!** مسلمان کو ہدایت فرما آمین!

جو صدقہ وخیرات کر چکا اس کا حکم!

بالجملہ جس شخص نے آج تک جس قدر **خیرات** کی، مسجد بنائی، گاؤں **وقف** کیا، یہ سب امور **صحیح ولازم** تو ہو گئے کہ اب نہ دی ہوئی **خیرات** فقیر سے واپس کر سکتا ہے نہ کئے ہوئے **وقف** کو پھیر لینے کا اختیار رکھتا ہے، نہ اس گاؤں کی تو فیر ادائے زکوٰۃ، خواہ اپنے اور کسی کام میں صرف کر سکتا ہے کہ وقف بعد تمامی **لازم وحتمی** ہو جاتا ہے

www.dawateislami.net

جس کے **ابطال** کا ہرگز اختیار نہیں رہتا۔

مگر اس کے باوجود جب تک **زکوٰۃ** پُوری پُوری نہ ادا کرے ان افعال پر **امیدِ ثواب وقبول** نہیں کہ کسی فعل کا **صحیح** ہوجانا اور بات ہے اور اس پر **ثواب** ملنا، مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے، مثلاً اگر کوئی شخص دکھاوے کے لیے نماز پڑھے نماز صحیح تو ہوگئی فرض اُتر گیا، پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا، بلکہ الٹا گناہگار ہوگا، یہی حال اس شخص کا ہے۔

شیطان کے وار کو پہچانئے

اے عزیز! اب **شیطان لعین** کہ انسان کا کھلا **دُشمن** ہے بالکل ہلاک کر دینے اور یہ ذرا سا ڈورا جو قصدِ خیرات کا لگا رہ گیا ہے جس سے فقراء کو تو نفع ہے اسے بھی کاٹ دینے کے لیے یوں **فقرہ** سُجھائے گا کہ جو خیرات **قبول** نہیں تو کرنے سے کیا **فائدہ**، چلو اسے بھی دُور کرو، اور شیطان کی پوری بندگی بجالاؤ، مگر اللہ عزوجل کو تیری بھلائی اور عذاب شدید سے **رہائی** منظور ہے، وہ تیرے دل میں ڈالے گا کہ اس **حکم شرعی کا جواب** یہ نہ تھا جو اس **دشمنِ ایمان** نے تجھے **سکھایا** اور رہا سہا بالکل ہی **متمرد وسرکش** بنایا بلکہ تجھے تو **فکر** کرنی تھی جس کے باعث عذابِ سلطانی سے بھی **نجات** ملتی اور آج تک کے یہ وقف ومسجد وخیرات بھی سب **قبول** ہوجانے کی اُمید پڑتی، بھلا غور کرو وہ بات **بہتر** کہ بگڑتے ہُوئے کام پھر **بن** جائیں، **اکارت** جاتی محنتیں از سرِ نو **ثمرہ** لائیں یا معاذ اللہ یہ بہتر کہ رہی سہی نام کو جو صورتِ بندگی باقی ہے اسے بھی **سلام**

www.dawateislami.net

کیجئے اور کھلے ہوئے **سرکشوں، اشتہاری باغیوں** میں نام لکھا لیجئے، وہ **نیک تدبیر** یہی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے **توبہ** کیجئے۔

زکوٰۃ ادا کر دیجئے

آج تک جتنی **زکوٰۃ** گردن پر ہے فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اور اسے راضی کرنے کو **ادا** کر دیجئے کہ **شہنشاہِ بے نیاز** کی درگاہ میں **باغی غلاموں** کی فہرست سے نام کٹ کر **فرماں بردار بندوں** کے دفتر میں چہرہ لکھا جائے۔ **مہربان مولا** جس نے جان عطا کی، اعضا دئے، مال دیا، کروڑوں نعمتیں بخشیں، اس کے حضور منہ **اُجالا** ہونے کی صورت نظر آئے اور **مژدہ** ہو، بشارت ہو، نوید ہو، تہنیت ہو کہ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدر **خیرات** دی ہے وقف کیا ہے، مسجد بنائی ہے، ان سب کی بھی مقبولی کی اُمید ہوگی کہ جس جُرم کے باعث یہ قابلِ قبول نہ تھے جب وہ زائل ہوگیا انھیں بھی باذن اللہ تعالیٰ **شرفِ قبول** حاصل ہوگیا۔

زکوٰۃ کا حساب کیسے لگائے؟

چارہ کار تو یہ ہے آگے ہر شخص اپنی بھلائی بُرائی کا اختیار رکھتا ہے، مدّتِ دراز گزرنے کے باعث اگر زکوٰۃ کا **تحقیقی حساب** نہ معلوم ہو سکے تو عاقبت پاک کرنے کے لیے **بڑی سے بڑی رقم** جہاں تک خیال میں آسکے **فرض** کر لے کہ **زیادہ** جائے گا تو **ضائع** نہ جائے گا، بلکہ تیرے **رب** مہربان کے پاس تیری بڑی حاجت کے وقت کے لیے **جمع** رہے گا وہ اس کا **کامل اجر** جو تیرے حوصلہ وگمان سے باہر ہے عطا فرمائے گا، اور کم کیا تو بادشاہ قہار کا مطالبہ جیسا ہزار روپیہ کا ویسا ہی ایک پیسے کا۔

www.dawateislami.net

قصور اپنا ہے

اگر اس وجہ سے کہ مال کثیر اور برسوں کی زکوٰۃ ہے یہ رقم وافر دیتے ہُوئے نفس کو درد پہنچے گا، تو **اوّل** تو یہ ہی خیال کر لیجئے کہ قصور اپنا ہے سال بہ سال دیتے رہتے تو یہ گٹھڑی کیوں بندھ جاتی، پھر خدائے کریم عزّ وجل، کی مہربانی دیکھئے، اس نے یہ حکم نہ دیا کہ **غیروں** ہی کو دیجئے بلکہ **اپنوں** کو دینے میں دُونا ثواب رکھا ہے، ایک تصدّق کا، ایک صلہ رحم کا۔ تو جو اپنے گھر سے پیارے، دل کے عزیز ہوں جیسے بھائی، بھتیجے، بھانجے، انھیں دے دیجئے کہ ان کا دینا چنداں ناگوار نہ ہوگا، بس **اتنا لحاظ** کر لیجئے کہ نہ وہ غنی ہو نہ غنی باپ زندہ کے نابالغ بچّے، نہ اُن سے علاقہ زوجیت یا ولادت ہو یعنی نہ وُہ اپنی اولاد میں نہ آپ انکی اولاد میں۔ پھر اگر رقم ایسی ہی فراواں (یعنی کثیر) ہے کہ گویا ہاتھ بالکل **خالی** ہُوا جاتا ہے تو دئے بغیر تو چھٹکارا نہیں، خدا کے وہ **سخت عذاب** ہزاروں برس تک جھیلنے بہت **دشوار** ہیں، دُنیا کی یہ چند سانسیں تو جیسے بنے **گزر ہی** جائیں گی۔

برسوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا ایک حیلہ

اگر یہ شخص اپنے ان عزیزوں کو بہ نیّتِ **زکوٰۃ** دے کر قبضہ دلائے پھر وہ ترس کھا کر بغیر اس کے جبر و اِکراہ کے (یعنی مجبور کئے بغیر) اپنی خوشی سے بطورِ **ہبہ جس** قدر چاہیں واپس کر دیں تو سب کے لیے سراسر **فائدہ** ہے، اس کے لیے یہ کہ خدا کے **عذاب** سے چُھوٹا، اللہ تعالیٰ کا قرض و فرض **ادا** ہُوا اور مال بھی **حلال و پاکیزہ** ہو کر واپس ملا، جو **بچ** رہا وُہ اپنے جگر پاروں کے پاس رہا، ان کے لیے یہ **فائدے** ہیں کہ دنیا میں **مال** ملا عقبیٰ میں اپنے عزیز مسلمان بھائی پر ترس کھانے اور اسے ہبہ کرنے اور اس کے ادائے زکوٰۃ میں مدد دینے سے **ثواب** پایا، پھر اگر ان پر پُورا اطمینان ہو تو

www.dawateislami.net

زکوٰۃ سالہا سال حساب لگانے کی بھی حاجت نہ رہے گی، اپنا کل مال بطور **تصدّق** انھیں دے کر **قبضہ** دلا دے پھر وہ جس قدر چاہیں اسے اپنی طرف سے **ہبہ** کر دیں، کتنی ہی **زکوٰۃ** اس پر تھی سب ادا ہوگئی اور سب **مطلب** بر آئے اور فریقین نے ہر قسم کے دینی و دنیوی **نفع** پائے، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اپنے کرم سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین آمین یا رب العالمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خوشدلی سے زکوٰۃ دیجئے

حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو ایمان کے ساتھ ان پانچ چیزوں کو بجالایا جنت میں داخل ہوگا، جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو اور رکوع اور سجود اور اوقات کے ساتھ پابندی کی اور رمضان کے روزے رکھے اور جس نے استطاعت ہونے پر حج کیا اور خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الایمان، فیما بنی علیه الا سلام، رقم ۱۳۹، ج۱، ص ۲۰۵)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے تین کام کئے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، (۱) جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اور یہ یقین رکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) جس نے خوشدلی سے ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی (۳) جس نے زکوٰۃ میں بوڑھے اور بیمار جانور یا بوسیدہ کپڑے اور گھٹیا مال کی بجائے اوسط درجے کا مال دیا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے تمہارا بہترین مال طلب نہیں کرتا اور نہ ہی گھٹیا مال دینے کی اجازت دیتا ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، فی زکاۃ السائمہ، رقم ۱۵۸۲، ج۲، ص ۱۴۷)

www.dawateislami.net

جانوروں کی زکوٰۃ

جانوروں کی زکوٰۃ کب فرض ہوگی؟

ہر قسم کے **جانور کی زکوٰۃ** نہیں دیں گے اس میں **تفصیل** یہ ہے کہ

☆ جو جانور **تجارت** کی غرض سے خریدے گئے ہیں، وہ مالِ تجارت ہیں اور ان کی **زکوٰۃ** ان کی **قیمت** کے حساب سے دی جائے گی۔

☆ جو **جانور** سال کا اکثر حصہ جنگل میں **چَر** کر گزارہ کرتے ہوں اور چَرانے سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا اور فربہ کرنا ہے، یہ **سَائِمَہ** کہلاتے ہیں ان کی **زکوٰۃ** دینا ہوگی۔

☆ جو جانور اگرچہ جنگل میں چَرتے ہوں لیکن اس سے **مقصود** بوجھ لادنا یا ہل وغیرہ کے کام میں لانا یا سواری میں استعمال کرنا یا ان کا گوشت کھانا ہو تو یہ جانور سَائِمَہ نہیں ہیں، ان کی **زکوٰۃ** دینا واجب نہیں ہے۔

☆ جن **جانوروں** کو گھر پر چارہ کھلاتے ہوں ان کی بھی **زکوٰۃ** واجب نہیں ہے۔

(ماخوذ از الدرالمختار و رد المحتار ، کتاب الزکوٰۃ ، باب السائمۃ، ج۳، ص۲۳۲، ۲۳٤)

نوٹ: جانوروں کی زکوٰۃ کے مصارف بھی وہی ہیں جو سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں وغیرہ کے ہیں۔

تجارت کے لئے جانور خرید کر چَرانا شروع کر دیا تو....

اگر جانور **تجارت** کے لئے خریدا تھا مگر بعد میں **چَرانا** شروع کر دیا تو اگر اسے **سائمہ** بنانے کی **نیت** کر لی تو اب سال شروع ہو جائے گا اور اگر **نیت** نہیں کی تھی تو **مالِ تجارت** ہی رہے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثانی ،الفصل الاول، ج۳، ص۱۷۷)

www.dawateislami.net

وقف کے جانوروں کی بھی زکوٰۃ

وقف کی جانوروں کی **زکوٰۃ** دینا واجب نہیں ہے۔

(ماخوذاز الدرالمختارو رد المحتار ، کتاب الزکوٰۃ ، باب السائمۃ، ج۳،ص۲۳۶)

کتنی قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے؟

3 قسم کے جانوروں میں **زکوٰۃ** واجب ہے جب کہ سائمہ ہوں:

(1)اونٹ (2) گائے (3) بکری

اُونٹ کی زکوٰۃ

اُونٹ کی زکوٰۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم ازکم 5 اونٹوں پر نصاب پورا ہوتا ہے، پانچ سے کم اونٹوں میں **زکوٰۃ** واجب نہیں ہے۔

☆5 سے 25 تک کی **زکوٰۃ** اس طرح دیں گے کہ ہر 5 کے بدلے **ایک سالہ بکری یا بکرا** دیں گے۔ ایک نصاب سے دوسرے نصاب کی درمیانی تعداد شاملِ زکوٰۃ نہیں ہوگی مثلاً پانچ کے بعد اگر ایک، دو، تین یا چار اونٹ زائد ہوں اُن کی **زکوٰۃ** نہیں دی جائے گی بلکہ دس اونٹ پورے ہونے پر دی جائے گی۔

☆25 سے 35 تک ایک سالہ مادہ اونٹنی جو دوسرے برس میں ہو، دی جائے گی۔

☆36 سے 45 تک مادہ اونٹنی جو دو سال کی ہو کر تیسرے برس میں ہو، دی جائے گی۔

☆46 سے 60 تک مادہ اونٹنی جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہو، دی جائے گی۔

☆61 سے 75 تک مادہ اونٹنی جو چار سال کی ہو کر پانچویں برس میں ہو، دی جائے گی۔

www.dawateislami.net

☆76 سے 90 تک 2 مادہ اونٹنیاں جو دو سال کی ہو کر تیسرے برس میں ہوں، دی جائیں گی۔

☆91 سے 120 تک 2 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی۔

☆121 سے 145 تک 2 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں اور ہر پانچ پر ایک سالہ بکری یا بکرا دیا جائے۔ مثلاً 125 پر 2 اونٹنیوں کے ساتھ ایک بکری، 130 پر 2 اونٹنیوں کے ساتھ دو بکریاں، 135 پر 2 اونٹنیوں کے ساتھ تین بکریاں، 140 میں 2 اونٹنیوں کے ساتھ چار بکریاں۔

☆145 میں 2 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں اور ایک اونٹ کا بچہ جو ایک سال کا ہو کر دوسرے برس میں ہو، دیا جائے گا۔

☆150 اونٹوں پر 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی۔

☆150 سے 170 تک 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی اور ہر پانچ پر ایک سالہ بکری یا بکرا دیا جائے۔ مثلاً 155 پر 3 اونٹنیوں کے ساتھ ایک بکری، 160 پر اونٹنیوں کے ساتھ دو بکریاں، علی ھذا القیاس۔

☆175 سے 185 تک 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی اور ایک سالہ اونٹنی جو دوسرے سال میں ہو دی جائے گی۔

☆186 سے 195 تک 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی اور ایک اونٹنی جو دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں ہو، دی جائے گی۔

www.dawateislami.net

☆195 سے 200 تک 4 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی۔ اگر چاہیں تو 5 مادہ اونٹنیاں جو دو سال کی ہو کر تیسرے برس میں ہوں، دے سکتے ہیں۔

☆ 200 سے 250 تک کا حساب اسی طرح سے کیا جائے گا جس طرح 150 سے 200 تک کیا گیا ہے۔

(الفتاوٰی الھندیہ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثانی، الفصل الثانی، ج۱، ص۱۷۷، الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب نصاب الابل، ج۳، ص۲۳۸)

مزید آسانی کے لئے نیچے دیا گیا جدول ملاحظہ کیجئے:

اونٹوں کی تعداد	زکوٰۃ
5 سے 9 تک	ایک بکری
10 سے 14 تک	دو بکریاں
15 سے 19 تک	تین بکریاں
20 سے 24 تک	چار بکریاں
25 سے 35 تک	اونٹ کا ایک سال کا مادہ بچہ
36 سے 45 تک	اونٹ کا دو سال کا مادہ بچہ
46 سے 60 تک	تین سال کی اونٹنی
61 سے 75 تک	چار سال کی اونٹنی
76 سے 90 تک	دو، دو سال کی دو اونٹنیاں
91 سے 120 تک	تین، تین سال کی دو اونٹنیاں

www.dawateislami.net

اُونٹوں کی زکوٰۃ میں مادہ اونٹنی کی جگہ نَر اونٹ دینا کیسا؟

اُونٹوں کی زکوٰۃ میں مادہ اونٹنی کی جگہ نَر اونٹ بھی دیا جاسکتا ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے وہ قیمت میں مادہ سے کم نہ ہو۔

(الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب نصاب الابل، ج۳، ص ۲۴۰)

اونٹوں کی زکوٰۃ میں مذکورہ جانوروں کی جگہ ان کی قیمت دینا

اونٹوں کی زکوٰۃ میں مذکورہ جانوروں کی جگہ ان کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

گائے اور بھینس کی زکوٰۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم از کم 30 گایوں یا بھینسوں پر نصاب پورا ہوتا ہے، تیس سے کم میں **زکوٰۃ** واجب نہیں ہے۔

☆ 30 سے 39 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کا بچھڑا، یا بچھیا دیں گے۔

☆ 40 سے 59 تک کی زکوٰۃ میں دو سالہ بچھڑا، یا بچھیا دیں گے۔

☆ 60 میں سال بھر کے 2 بچھڑے یا بچھیا دیں گے۔

☆ 70 میں سال بھر کا 1 اور ایک 2 سالہ بچھڑا یا بچھیا دیں گے۔

☆ 80 میں 2 سالہ دو بچھڑے یا بچھیا دیں گے۔

(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ البقر، ج۳، ص ۳۴۱)

مزید آسانی کے لئے جدول ملاحظہ کیجئے:

www.dawateislami.net

گائے یا بھینس کی تعداد	زکوٰۃ
30 ہوں تو	ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا
40 ہوں تو	پورے دو سال کا بچھڑا یا بچھیا
60 ہوں تو	ایک ایک سال کے دو بچھڑے یا بچھیاں
70 ہوں تو	ایک سال کا بچھڑا اور ایک دو سال کا بچھڑا
80 ہوں تو	دو سال کے دو بچھڑے

بکریوں کی زکوٰۃ

بکریوں، بکروں، بھیڑوں یا دُنبوں کی زکوٰۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم از کم 40 بکریوں یا بکروں وغیرہ پر نصاب پورا ہوتا ہے، چالیس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

☆40 سے 120 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کی بکری یا بکرا دیں گے۔

☆121 سے 200 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کی 2 بکریاں یا بکرے دیں گے۔

☆201 سے 399 تک کی زکوٰۃ میں سال بھر کی 3 بکریاں یا بکرے دیں گے۔

☆400 میں سال بھر کی 4 بکریاں یا بکرے دیں گے۔

☆اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری یا بکرے کا اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔

(الفتاوی الھندیہ ، کتاب الزکوٰۃ ،الباب الثانی فی صدقۃ السوائم،الفصل الرابع، ج ۱ ،ص ۱۷۸)

مزید آسانی کے لئے جدول ملاحظہ کیجئے:

www.dawateislami.net

بکریوں کی تعداد	زکوٰۃ
40 سے 120 تک	ایک بکری
121 سے 200 تک	دو بکریاں
201 سے 399 تک	تین بکریاں
400 پورے ہونے پر	چار بکریاں
400 سے زیادہ ہوں تو	ہر سو پر ایک بکری

جانوروں کی زکوٰۃ کے دیگر مسائل

کتنی عمر کے جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے؟

ایک سال کی عمر کے جانوروں کی **زکوٰۃ** واجب ہے مثلاً اگر 39 بکریاں سال سے کم عمر کی ہیں اور ایک سال بھر کا ہو چکا تو اب تمام کو شاملِ حساب کیا جائے گا اور اگر کوئی بھی سال بھر کا نہیں تو نہیں کیا جائے گا۔

(ماخوذ از الجوھرۃ النیرہ ، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الخیل ، ج۳، ص۲۰۸)

اگر کوئی بھی نصاب کو نہ پہنچتا ہو تو؟

اگر کسی کے پاس اونٹ، گائیں اور بکریاں ہوں لیکن ان میں سے کوئی بھی نصاب کو نہ پہنچتا ہو تو ان کو نہیں ملایا جائے گا۔

(ماخوذ از الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال ، ج۳، ص۲۰۸)

گھوڑے گدھے اور خچر کی زکوٰۃ

گھوڑے گدھے اور خچر کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے اگرچہ سائمہ ہوں، ہاں! اگر تجارت کے لئے ہوں تو واجب ہے۔

(ماخوذ از الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم ، ج۳، ص۲۴۴)

www.dawateislami.net

صدقۂ فطر[1]

بعدِ رمضان نمازِ عید کی ادائیگی سے قبل دیا جانے والا صدقۂ واجبہ، **صدقۂ فطر** کہلاتا ہے۔ خلیلِ ملّت حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''**صدقۂ فطر** دراصل رمضان المبارک کے روزوں کا صدقہ ہے تاکہ لغو اور بے ہودہ کاموں سے روزے کی طہارت ہو جائے اور ساتھ ہی غریبوں، ناداروں کی عید کا سامان بھی اور روزوں سے حاصل ہونے والی نعمتوں کا شکریہ بھی۔''

(ہمارا اسلام، حصہ ۷، ص ۸۷)

''حُسَین'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے صدقۂ فطر کی فضلیت کی 4 روایات

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا گیا

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ (پ ۳۰، الاعلیٰ: ۱۴، ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آیت **صدقۂ فطر** کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(صحیح ابن خزیمہ، الحدیث ۳۹۷، ج ٤، ص ۹۰)

(2) سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''جو تمہارے مالدار ہیں اللہ تعالیٰ (صدقۂ فطر دینے کی وجہ سے)

[1] ''صدقۂ فطر کے فضائل و مسائل'' (از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) کا پمفلٹ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے

www.dawateislami.net

انہیں پاک فرمادے گا اور جو تمہارے غریب ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں اس سے بھی زیادہ دے گا۔'' (سنن ابی داود، کتاب الزکوٰۃ، باب روی من ضاع من قمح، الحدیث ۱۶۱۹، ج۲، ص۱۶۱)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ ''**صدقۂ فطر** ادا کرنے میں تین فضلتیں ہیں؛ پہلی روزے کا قبول ہونا، دوسری سکرات موت میں آسانی اور تیسری عذاب قبر سے نجات۔''

(المبسوط للسرخسی، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۲، ص۱۱۴)

(4) حضرت سیدنا ابو خلدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: کہ میں حضرت سیدنا ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ کل جب تم عیدگاہ جاؤ، تو مجھ سے ملتے جانا۔ جب میں گیا تو مجھ سے فرمایا: ''کیا تم نے کچھ کھایا؟'' میں نے کہا: ''ہاں۔'' فرمایا: ''کیا تم نہا چکے ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں۔'' فرمایا: ''صدقۂ فطر ادا کر چکے ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں صدقۂ فطر ادا کر دیا ہے۔'' فرمانے لگے: ''میں نے تمہیں اسی لیے بلایا تھا۔'' پھر آپ نے یہ آیت کریمہ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ ﴾ تلاوت کی اور فرمایا: ''اہل مدینہ صدقۂ فطر اور پانی پلانے سے افضل کوئی صدقہ نہیں جانتے تھے۔''

(تفسیر طبری، ج۱۲، ص۵۴۷، رقم:۳۶۹۹۲)

صدقۂ فطر کب مشروع ہوا؟

۲ھ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے اور اسی سال عید سے دو دن پہلے صدقۂ فطر کا حکم دیا گیا۔ (الدر المختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۲)

www.dawateislami.net

صدقۂ فطر کی ادائیگی کی حکمت

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم، رءوف رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے روزوں کو لغو اور بے حیائی کی بات سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کو کھلانے کے لیے صدقۂ فطر مقرر فرمایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر، الحدیث ۱۶۰۹، ج۲، ص۱۵۷)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یعنی فطرہ واجب کرنے میں ❷ **حکمتیں** ہیں ایک تو روزہ دار کے روزوں کی کوتاہیوں کی معافی۔ اکثر روزے میں غصہ بڑھ جاتا ہے تو بلاوجہ لڑ پڑتا ہے، کبھی جھوٹ غیبت وغیرہ بھی ہو جاتے ہیں، رب تعالیٰ اس فطرے کی برکت سے وہ کوتاہیاں معاف کردے گا کہ نیکیوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دوسرے مساکین کی روزی کا انتظام۔ (مرأۃ المناجیح، ج۳، ص۴۳)

صدقۂ فطر کا شرعی حکم

صدقۂ فطر دینا **واجب** ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۲) **صحیح بخاری** میں **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر صدقۂ فطر مقرر کیا۔

(صحیح البخاري، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض صدقۃ الفطر، الحدیث: ۱۵۰۳، ج۱، ص۵۰۷. ملخصا)

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

صدقۂ فطر ہر اس **آزاد مسلمان** پر واجب ہے جو **مالکِ نصاب** ہو اور

www.dawateislami.net

اسکا نصاب **حاجتِ اصلیہ** سے **فارغ** ہو۔(ما خوذ از الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقة الفطر، ج۳، ص۳۶۵) **مالِک** نِصاب مَرد اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچّوں کی طرف سے اور اگر کوئی **مَجْنُون** (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی **صَدَقَۂ فِطْر** ادا کرے۔ ہاں! اگر وہ بچّہ **یا مَجْنُون** خود صاحِبِ نِصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فِطْرہ ادا کردے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج۱، ص۱۹۲)

مدینہ: مالکِ نصاب اور حاجتِ اصلیہ کی تعریف صفحہ نمبر 20 پر دوبارہ ملاحظہ کرلیجئے۔

وجوب کا وقت

عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا یا غنی تھا فقیر ہوگیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو واجب نہ ہوا اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد مرا یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو واجب ہے۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج۱، ص۱۹۲)

زکوٰۃ اور صدقۂ فطر میں فرق

زکوٰۃ میں **سال کا گزرنا، عاقل بالغ** اور **نصابِ نامی** (یعنی اس میں بڑھنے کی صلاحیّت) ہونا **شرط** ہے جبکہ صدقۂ فطر میں یہ **شرائط** نہیں ہیں۔ چنانچہ اگر گھر میں زائد سامان ہو تو **مالِ نامی** نہ ہونے کے باوجود اگر اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو اس کے مالک پر صدقۂ فطر واجب ہوجائے گا۔ زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے نصاب میں یہ

www.dawateislami.net

فرق کیفیت کے اعتبار سے ہے۔

(ما خوذ ازالدر المختار، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر،ج۳،ص۲۰۷،۲۱٤،۳٦٥)

فطرہ کی ادائیگی کی شرائط

صدقۂ فطر میں بھی **نیت** کرنا اور مسلمان فقیر کو مال کا **مالک** کر دینا **شرط** ہے۔(ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۸۰)

نابالغ پر صدقۂ فطر

نابالغ اگر صاحبِ نصاب ہو تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔اس کا ولی اسکے مال سے فطرہ ادا کرے۔

(ما خوذ ازالدر المختار، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر،ج۳،ص۲۰۷،۲۱٤۔٣٦٥)

ماں کے پیٹ میں موجود بچے کا فطرہ

جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہو،اس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر،ج۱،ص۱۹۲)

چھوٹے بھائی کا فطرہ

اگر بڑا بھائی اپنے چھوٹے غریب بھائی کی پرورش کرتا ہو تو اس کا صدقۂ فطر مالدار باپ پر واجب ہے نہ کہ بڑے بھائی پر۔فتاوی عالمگیری میں ہے :''چھوٹے بھائی کی طرف سے صدقہ واجب نہیں اگرچہ وہ اس کی عیال میں شامل ہو۔''

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ،ج۱،ص۱۹۳)

www.dawateislami.net

اگر کسی کا فطرہ نہ دیا گیا ہوتو؟

نابالغی کی حالت میں باپ نے بچہ کا صدقۂ فطر ادا نہ کیا تو اگر وہ بچہ مالک نصاب تھا اور باپ نے ادا نہ کیا تو **بالغ** ہونے پر خود ادا کرے اور اگر وہ بچہ مالک نصاب نہ تھا تو **بالغ** ہونے پر اس کے ذمہ ادا کرنا واجب نہیں۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۵)

باپ نے اگر روزے نہ رکھے ہوں

باپ جب مالک نصاب ہو اگرچہ اس نے رمضان کے روزے نہ رکھے ہوں تو صدقۂ فطر نابالغ بچوں کا اسی پر واجب ہے، نہ کہ ان کی ماں پر۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۷۔۳۶۸)

ماں پر بچوں کا فطرہ واجب نہیں

اگر باپ نہ ہو تو ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب نہیں ہے۔(الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۸)

یتیم بچوں کا فطرہ

باپ نہ ہو تو اس کی جگہ دادا پر اپنے غریب یتیم پوتے، پوتی کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے جبکہ یہ بچے مالدار نہ ہوں۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۸)

غریب باپ کے بچوں کا فطرہ

باپ غریب ہو تو اس کی جگہ مالک نصاب دادا پر اپنے غریب پوتے، پوتی

www.dawateislami.net

کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے جبکہ بچے مالدار نہ ہوں۔

(الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۸)

صدقۂ فطر کے لئے روزہ شرط نہیں

صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں ،لہٰذا کسی عذر مثلاً سفر مرض، بڑھاپے یا **معاذ اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) بلا عذر روزے نہ رکھنے والا بھی فطرہ ادا کرے گا۔(ما خوذ ازالدر المختار، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر، ج۳،ص۳۶۷)

نابالغ منکوحہ لڑکی کا فطرہ کس پر؟

نابالغ لڑکی جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے یہاں اُسے بھیج بھی دیا تو کسی پر اس کی طرف سے صدقہ واجب نہیں، نہ شوہر پر نہ باپ پر اور اگر قابل خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اُسے بھیجا نہیں تو بدستور باپ پر ہے پھر یہ سب اس وقت ہے کہ لڑکی خود مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ بہر حال اُس کا صدقۂ فطر اس کے مال سے ادا کیا جائے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۸)

بچے پاکستان میں اور باپ ملک سے باہر ہو تو

اگر کسی کے چھوٹے بچے پاکستان میں رہتے ہیں اور باپ ملک سے باہر ہے تو اس صورت میں باپ پر چھوٹے (نابالغ) بچوں کے صدقۂ فطر کے گیہوں کی قیمت بیرونِ ملک کے حساب نکالنا واجب ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے، صدقۂ فطر میں صدقہ دینے والے کے مکان کا اعتبار ہے چھوٹے بچوں کے مکان کا اعتبار نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ،ج۱،ص۱۹۳ ملخصا)

www.dawateislami.net

شب عید بچہ پیدا ہوا تو...؟

شبِ عید بچہ پیدا ہوا تو اس کا بھی فطرہ دینا ہوگا کیونکہ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوجاتا ہے، اور اگر بعد میں پیدا ہوا تو **واجب نہیں**۔ (الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، باب الثامن، ج۱، ص۱۹۲)

شبِ عید مسلمان ہونے والے کا فطرہ

عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر اس وقت سے پہلے کوئی مسلمان ہوا تو اس پر فطرہ دینا واجب ہے اور اگر بعد میں مسلمان ہوا تو **واجب نہیں**۔ (الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، باب الثامن، ج۱، ص۱۹۲)

مال ضائع ہو جائے تو.....؟

اگر صدقۂ فطر واجب ہونے کے بعد مال ہلاک ہوجائے تو پھر بھی دینا ہوگا کیونکہ زکوٰۃ وعشر کے برخلاف صدقۂ فطر ادا کرنے کے لئے مال کا باقی رہنا **شرط نہیں**۔ (الدر المختار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۶۶)

فوت شدہ شخص کا فطرہ

اگر کسی شخص نے وصیت نہ کی اور مال چھوڑ کر مر گیا تو ورثہ پر اس میت کے مال سے فطرہ ادا کرنا واجب نہیں کیونکہ صدقۂ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں، ہاں! اگر ورثہ بطورِ احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہوسکتا ہے کچھ اُن پر جبر نہیں۔

(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب فی صدقۃ الفطر، ج۳، ص۱۹۳)

www.dawateislami.net

مہمانوں کا فطرہ

عید پر آنے والے مہمانوں کا صدقۂ فطر میزبان ادا نہیں کرے گا اگر مہمان صاحبِ نصاب ہیں تو اپنا فطرہ خود ادا کریں۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ ج۱۰،ص۲۹۶)

شادی شدہ بیٹی کا فطرہ

اگر شادی شدہ بیٹی باپ کے گھر عید کرے تو اس کے چھوٹے بچوں کا فطرہ ان کے باپ پر ہے جبکہ عورت کا نہ باپ پر نہ شوہر پر، اگر صاحبِ نصاب ہے تو خود ادا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰،ص۲۹۶)

بلا اجازت فطرہ ادا کرنا

اگر بیوی نے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا فطرہ ادا کیا تو صدقۂ فطر ادا نہیں ہوگا۔ جب کہ صراحۃً یا دلالۃً اجازت نہ ہو۔

(ملخَصًّا الفتاوٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ج۱، ص۱۹۳)

اگر شوہر نے بیوی یا بالغ اولاد کی اجازت کے بغیر ان کا فطرہ ادا کیا تو صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا بشرطیکہ وہ اس کے عیال میں ہو۔

(ماخوذ از الدر المختار و رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۷۰)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں کہ صدقۂ فطر عبادت ہے اور عبادت میں نیت شرط ہے تو بلا اجازت ناممکن ہے ہاں اجازت کے لیے صراحۃً ہونا ضرور نہیں دلالت کافی ہے مثلاً زید اس کے عیال میں ہے، اس کا کھانا پہننا سب اس کے پاس سے ہوتا ہے، اس صورت میں ادا ہو جائے گا۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۲۰، ص۴۵۳)

صدقۂ فطر کن چیزوں سے ادا ہوتا ہے

گندم یا اس کا آٹا یا ستو نصف صاع، کھجور یا منقّٰی یا جَو یا اس کا آٹا یا ستو ایک

www.dawateislami.net

صاع۔ان چار چیزوں (یعنی گیہوں، جو، کھجور، منقی) کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے، مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کی ہو، یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جَو کی ہو۔ (بہارشریعت حصہ پنجم، ص۹۳۹ ملتقطاً)

صدقۂ فطر کی مقدار

صاع کی تحقیق میں اختلاف ہونے کے سبب صدقۂ فطر کی مقدار میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔فتاوی رضویہ میں ہے: احتیاط یہ ہے کہ جَو کے صاع سے گیہوں دیئے جائیں، جَو کے صاع میں گیہوں تین سو اکاون ۳۵۱/۱۷۵ روپے بھر آتے ہیں تو نصف صاع ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر ہوا۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۹۵)

صدقۂ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں

''ایک سو پچھتّر روپے اُٹھنّی بھر اوپر'' (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ، یا 2 کلو اور تقریباً 50 گرام) وَزن گیہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت **ایک صَدَقَۂ فِطْر** کی مِقدار ہے۔اگر کھجور یا **مُنَقّٰی** (یعنی کشمش) یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو یا ان کی قیمت دینا چاہیں تو ''تین سو اِکاون روپے بھر'' (یعنی 4 کلو اور تقریباً 100 گرام) ایک صدقۂ فطر کی مقدار ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ۵ ص۹۳۸)

صدقۂ فطر کی ادائیگی کا وقت

بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کردے۔(الدرالمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج۳، ص۳۷۶)

www.dawateislami.net

صدقۂ فطر رمضان میں ادا کر دیا تو؟

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اگر عیدالفطر سے پہلے فطرہ ادا کریں تو جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ،ج۱،ص۱۹۳)

رمضان سے بھی پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا

اگر صدقۂ فطر رمضان سے بھی پہلے ادا کر دیا تو جائز ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ، ج۱،ص۱۹۲ ملخصا)

پیشگی فطرہ دیتے وقت صاحب نصاب ہونا

اگر نصاب کا مالک ہونے سے پہلے صدقہ دے دیا پھر نصاب کا مالک ہوا تو صحیح ہے۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ، ج۱،ص۱۹۲ ملخصا)

اگر عید کے بعد صدقۂ فطر دیا تو؟

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت فرماتے ہیں: اس (یعنی صدقۂ فطر) کے دینے کا وقت واسع ہے عیدالفطر سے پہلے بھی دے سکتا ہے اور بعد بھی، مگر بعد کو تاخیر نہ چاہیے بلکہ اَولیٰ یہ ہے کہ نمازِ عید سے پہلے نکال دے کہ حدیث میں ہے صاحبِ نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔ (فتاویٰ رضویہ،ج۱۰،ص۲۵۳)

کیا دینا افضل ہے؟

گیہوں اور جَو کے دینے سے اُن کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ کہ قیمت دیدے، خواہ گیہوں کی قیمت دے یا جَو کی یا کھجور کی مگر زمانہ قحط میں خود ان کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے۔(الفتاوی الھندیہ ،کتاب الزکوٰۃ ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ،ج۱،ص۱۹۱۔۱۹۲ ونور الایضاح،کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر،ص۱۷۳۔۱۷۴ ملتقطا)

www.dawateislami.net

فطرہ کس کو دیا جائے؟

صدقۂ فطر کے مصارِف وُہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔(عالمگیری ج۱ ص۱۹۴) یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اِنہیں **فِطرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو **فِطرہ** بھی نہیں دے سکتے۔لہٰذا زکوٰۃ کی طرح صدقۂ فطر کی رقم بھی حیلہ شرعی کے بعد مدارس و جامعات اور دیگر دینی کاموں میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ (فتاوٰی امجدیہ ج۱ص۳۷۶ ملخصًا)

کسے صدقۂ فطر نہیں دے سکتے؟

جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے انہیں صدقۂ فطر بھی نہیں دے سکتے۔چنانچہ ساداتِ کرام کو صدقۂ فطر بھی نہیں دے سکتے۔

(الدر المختارو رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقة الفطر، ج۳،ص۳۷۹)

ایک شخص کا فطرہ ایک ہی مسکین کو دینا

بہتر یہ ہے کہ ایک ہی مسکین یا فقیر کو فطرہ دیا جائے اگر ایک شخص کا فطرہ مختلف مساکین کو دے دیا تب بھی جائز ہے اسی طرح ایک ہی مسکین کو مختلف اشخاص کا فطرہ بھی دے سکتے ہیں۔(الدر المختارو رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقة الفطر،مطلب فی مقدارالفطرج۳،ص۳۷۷ ملخصاً)

www.dawateislami.net

عُشر کا بیان[1]

سوال: عشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: زمین سے نفع حاصل کرنے کی غرض سے اُگائی جانے والی شے کی پیداوار پر جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس، ج۱، ص۱۸۵، ملخصاً)

سوال: زمین کی زکوٰۃ کو عشر کیوں کہتے ہیں؟

جواب: زمین کی پیداوار کا عموماً دسواں (1/10) حصہ بطورِ زکوٰۃ دیا جاتا ہے اس لئے اسے عشر (یعنی دسواں حصہ) کہتے ہیں۔

عشر کے فضائل

سوال: عشر دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: عشر کی ادائیگی کرنے والوں کو انعاماتِ آخرت کی بشارت ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۠ ﴿۳۹﴾

(پ۲۲، سبا:۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔

سورۂ بقرہ میں ہے:

[1] یہ رسالہ "عُشر کے احکام" کے نام سے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، افادیت کے پیشِ نظر اس کا کچھ حصہ اِس کتاب میں بھی شامل کیا جا رہا ہے

www.dawateislami.net

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲)

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱، ۲۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں۔ ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی ترغیبِ امت کے لئے کئی مقامات پر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے کئی فضائل بیان کئے ہیں: چنانچہ

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رءُوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زکوۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا و تضرع (یعنی گریہ وزاری) سے اِستعانت (یعنی مدد طلب) کرو۔''

(مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، باب فی الصائم، ص۸)

اور حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صاحبِ

www.dawateislami.net

لولاک، سیّارِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی، بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سے شر دور فرمادیا۔''

(المعجم الاوسط، باب الالف، الحدیث ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱)

عشر ادا نہ کرنے کا وبال

سوال: عشر ادا نہ کرنے کا کیا وبال ہے؟

جواب: عشر ادا نہ کرنے والے کے لئے قرآن پاک واحادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

(پ۴، آل عمران: ۱۸۰)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، دوعالم کے مالک ومختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو اللہ عزوجل مال دے اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کردیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس (زکوۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال

www.dawateislami.net

ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔اس کے بعد نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

(پ۴، آل عمران:۱۸۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، الحدیث۱۴۰۳، ج۱، ص۴۷۴)

حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو قوم زکوۃ نہ دے گی اللہ عزوجل اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث۴۵۷۷، ج۳، ص۲۷۵)

حضرتِ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رءُوف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے، وہ زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے۔''

(کنزالعمال، کتاب الزکوۃ، الفصل الثانی فی ترھیب مانع الزکوۃ، الحدیث۱۵۸۰۳، ج۶، ص۱۳۱)

کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟

سوال: زمین کی کس پیداوار پر عشر واجب ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا **نفع حاصل کرنا مقصود ہو** خواہ وہ غلہ، اناج اور پھل فروٹ ہوں یا سبزیاں وغیرہ مثلاً **اناج اور غلہ** میں گندم، جو، چاول، گنا، کپاس، جوار، دھان (چاول)، باجرہ، مونگ پھلی، مکئی، اور سورج مکھی، رائی، سرسوں اور لوسن وغیرہ۔

پھلوں میں خربوزہ، آم، امرود، مالٹا، لوکاٹ، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی، جاپانی پھل، سنگ ترا، پپیتا، ناریل، تربوز، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلو بخارا، گرما، اناس، انگور اور آلوچہ وغیرہ۔

سبزیوں میں ککڑی، ٹینڈا، کریلا، بھنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینا، کھیرا، ککڑی (تر) اور اروی، توریا، پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی اور بینگن وغیرہ۔ ان سب کی پیداوار میں سے **عشر** (یعنی دسواں حصہ) یا **نصف عشر** (یعنی بیسواں حصہ) واجب ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس، ج۱، ص۱۸۶)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں فرمایا:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖۗ (پ۸، الانعام:۱۴۲)

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کا حق دو جس دن کٹے۔

امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمٰن لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین مثلاً حضرت ابنِ عباس، طاؤس، حسن، جابر بن زید اور سعید بن المسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس حق سے مراد **عشر** ہے۔

(فتاوی رضویہ مُخَرّجَہ کتاب الزکوۃ، ج۱۰، ص۶۵)

www.dawateislami.net

نبی کریم ،رء وف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''ہر اس شئے میں جسے زمین نے نکالا ،(اس میں) عشر یا نصف عشر ہے۔''

(کنزالعمال،کتاب الزکوۃ،باب زکوۃ النبات والفواکہ ، الحدیث ۱۵۸۷۳ ، ج ٦ ، ص ۱٤۰)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ،نورِ مجسّم ،شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''جن زمینوں کو دریا اور بارش سیراب کرے ان میں عشر (دسواں حصہ دینا واجب) ہے اور جو زمینیں اونٹ کے ذریعے سیراب کی جائیں ان میں نصف عشر (بیسواں حصہ واجب) ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ،باب مافیہ العشر او نصف عشر،الحدیث ۹۸۱،ص٤٨٨)

سوال: نصف عشر سے کیا مراد ہے؟

جواب: نصف عشر سے مراد بیسواں حصہ 1/20 ہے۔(بہارشریعت، ج۱حصہ۵،ص۹۱٦)

شہد کی پیداوار پر عشر

سوال: عشری زمین میں جو شہد پیدا ہو کیا اس پر بھی عشر دینا پڑے گا؟

جواب: جی ہاں۔(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکاۃ،الباب السادس ،ج ۱ ص ۱۸٦)

کس پیداوار پر عشر واجب نہیں؟

سوال: کن فصلوں پر عشر واجب نہیں؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود نہ ہو ان میں عشر نہیں جیسے ایندھن، گھاس، بید، سرکنڈا، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی

www.dawateislami.net

ہیں)، کھجور کے پتے وغیرہ، ان کے علاوہ ہر قسم کی ترکاریوں اور پھلوں کے بیج کہ ان کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں بیج مقصود نہیں ہوتے اور جو بیج دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں مثلاً کندر، میتھی اور کلونجی وغیرہ کے بیج، ان میں بھی عشر نہیں ہے۔ اسی طرح وہ چیزیں جو زمین کے تابع ہوں جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند اس میں عشر واجب نہیں۔

البتہ اگر گھاس، بید، جھاؤ (وہ پودا جس سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں) وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لئے خالی چھوڑ دی تو ان میں بھی عشر واجب ہے۔ کپاس اور بینگن کے پودوں میں عشر نہیں مگر ان سے حاصل کپاس اور بینگن کی پیداوار میں عشر ہے۔ (در مختار، کتاب الزکوٰۃ، باب العشر، ج۳، ص ۳۱۵، الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ، الباب السادس فی زکوۃ زرع، ج۱، ص۱۸۶)

عشر واجب ہونے کے لئے کم از کم مقدار

سوال: عشر واجب ہونے کے لئے غلہ، پھل اور سبزیوں کی کم از کم کتنی مقدار ہونا ضروری ہے؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لئے ان کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ زمین سے غلہ، پھل اور سبزیوں کی جتنی پیداوار بھی حاصل ہو اس پر عشر یا نصف عشر دینا واجب ہو گا۔ (الفتاویٰ الھندیۃ، المرجع السابق)

پاگل اور نابالغ پر عشر

سوال: اگر ان کی پیداوار کا مالک پاگل اور نابالغ ہو تو اس کو بھی عشر دینا ہوگا؟

www.dawateislami.net

جواب: عشر چونکہ زمین کی پیداوار پر ادا کیا جاتا ہے لہذا جو بھی اس پیداوار کا مالک ہوگا وہ عشر ادا کرے گا چاہے وہ مجنون (یعنی پاگل) اور نابالغ ہی کیوں نہ ہو۔

(الفتاوی الھندیہ ،کتاب الزکوۃ،الباب السادس فی زکوۃ زرع،ج۱،ص۱۸۵ ،ملخصاً)

قرض دار پر عشر

سوال: کیا قرض دار کو عشر معاف ہے؟

جواب: قرض دار سے عشر معاف نہیں، اس لئے اگر قرض لے کر زمین خریدی ہو یا کاشت کار پہلے سے مقروض ہو یا قرض لے کر کاشت کاری کی ہو ان سب صورتوں میں قرض دار پر بھی عشر واجب ہے۔''

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوۃ،باب العشر،ج۳،ص۳۱٤)

علامہ عالم بن علاء الانصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''زکوۃ کے برخلاف عشر مقروض پر بھی واجب ہوتا ہے۔'' (فتاوی تاتار خانیہ، کتاب العشر، ج۲،ص۳۳۰)

شرعی فقیر پر عشر

سوال: کیا شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہوگا؟

جواب: جی ہاں ،شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہے کیونکہ عشر واجب ہونے کا سبب زمینِ نامی (یعنی قابلِ کاشت) سے حقیقتاً پیداوار کا ہونا ہے، اس میں مالک کے غنی یا فقیر ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔

(ماخوذ من العنایۃ والکفایۃ، کتاب الزکوۃ،باب زکاۃالزروع، ج۲ص۱۸۸)

www.dawateislami.net

عشر کے لئے سال گزرنا شرط ہے یا نہیں؟

سوال: کیا عشر واجب ہونے کے لئے سال گزرنا شرط ہے؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لئے پورا سال گزرنا شرط نہیں بلکہ سال میں ایک ہی کھیت میں چند بار پیداوار ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوۃ ،باب العشر، ج۳، ص۳۱۳)

مختلف زمینوں کا عشر

سوال: مختلف زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے الگ الگ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں، تو کیا ہر قسم کی زمین میں عشر (یعنی دسواں حصہ ہی) واجب ہوگا؟

جواب: اس سلسلے میں **تفصیل** یہ ہے کہ

☆ جو کھیت بارش، نہر، نالے کے پانی سے (قیمت ادا کئے بغیر) سیراب کیا جائے، اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے،

☆ جس کھیت کی آبپاشی ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے ہو، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے،

☆ اگر (نہر یا ٹیوب ویل وغیرہ کا) پانی خرید کر آبپاشی کی ہو یعنی وہ پانی کسی کی ملکیت ہے اس سے خرید کر آبپاشی کی، جب بھی نصف عشر واجب ہے،

☆ اگر وہ کھیت کچھ دنوں بارش کے پانی سے سیراب کر دیا جاتا ہے اور کچھ ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے، تو اگر اکثر بارش کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ڈول (یا اپنے ٹیوب ویل) وغیرہ سے تو عشر واجب ہے ورنہ نصف عشر واجب ہے۔

(درمختارو رد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳، ص۳۱۶)

www.dawateislami.net

ٹھیکے کی زمینوں کا عشر

سوال: کیا ٹھیکے پر دی جانے والی زمین کی پیداوار پر بھی عشر ہوگا؟

جواب: جی ہاں، ٹھیکے پر دی جانے والی زمین کی پیداوار پر بھی عشر ہوگا۔

سوال: یہ عُشر کون ادا کرے گا؟

جواب: اس عشر کی ادائیگی کا شتکار پر واجب ہوگی۔

(رد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳، ص۳۱٤)

اگر خود فصل نہ بوئی تو عشر کس پر ہے؟

سوال: اگر زمین کا مالک خود کھیتی باڑی میں حصہ نہ لے بلکہ مزارعوں سے کام لے تو عشر مزارع پر ہوگا یا مالکِ زمین پر؟

جواب: اس سلسلے میں دیکھا جائے گا کہ

اگر مزارع سے مراد وہ ہے جو زمین بٹائی پر لیتا ہے یعنی پیداوار میں سے آدھا یا تیسرا حصہ وغیرہ مالکِ زمین کا اور بقیہ مزارع کا ہو تو اس صورت میں دونوں پر ان کے حصہ کے مطابق عشر واجب ہوگا۔ صدر الشریعۃ، بدر الطریقہ، مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں، ''عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ہے'' (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۹۲۱)

اور اگر مزارع سے مراد وہ ہے کہ جس کو مالکِ زمین نے زمین اجارہ پر دی مثلاً فی ایکڑ پچاس ہزار روپیہ تو اس صورت میں عشر مزارع پر ہوگا مالکِ زمین پر نہیں۔

(ماخوذ از بدائع الصنائع، ج۲، ص۸٤)

www.dawateislami.net

مشترکہ زمین کا عشر

سوال: جوزمین کسی کی مشترکہ ملکیت ہوتو عشر کون ادا کرے گا؟

جواب: عشر کی ادائیگی میں زمین کا مالک ہونا شرط نہیں ہے بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے اس لئے جو جتنی پیداوار کا مالک ہوگا وہ اس پیداوار کا عشر ادا کرے گا۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ ''عشر واجب ہونے کے لئے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے کیونکہ عشر پیداوار پر واجب ہوتا ہے نہ کہ زمین پر، اور زمین کا مالک ہونا یا نہ ہونا دونوں برابر ہے۔'' (ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، ج۳، ص۳۱٤)

گھریلو پیدوار پر عشر

سوال: گھر یا قبرستان میں جو پیداوار ہو اس پر عشر ہوگا یا نہیں؟

جواب: گھر یا قبرستان میں جو پیداوار ہو، اس میں عشر واجب نہیں ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الزکوۃ، مطلب مھم فی حکم اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج۳، ص۳۲۰)

عشر کی ادائیگی سے پہلے اخراجات الگ کرنا

سوال: کیا عشر کل پیداوار سے ادا کیا جائے گا یا اخراجات وغیرہ نکال کر بقیہ پیداوار سے ادا کیا جائے گا؟

جواب: جس پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب ہو، اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ زراعت، ہل، بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اجرت یا بیج، کھاد اور ادویات وغیرہ کے اخراجات نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوۃ، مطلب مھم فی حکم

www.dawateislami.net

اراضی مصر والشام السلطانیۃ، ج۳، ص۳۱۷)

سوال: حکومت کو جو مالگزاری دی جاتی ہے کیا اسے بھی پیداوار سے نہیں نکالا جائے گا؟

جواب: جی نہیں، اس مالگزاری کو بھی پیداوار سے الگ نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے بھی شامل کر کے عشر کا حساب لگایا جائے گا۔

عشر کی ادائیگی

سوال: عشر کب ادا کرنا ہوگا؟

جواب: جب پیداوار حاصل ہوجائے یعنی فصل پک جائے یا پھل نکل آئیں اور نفع اٹھانے کے قابل ہوجائیں تو عشر واجب ہوجائے گا۔ فصل کاٹنے یا پھل توڑنے کے بعد حساب لگا کر عشر ادا کرنا ہوگا۔ (الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب العشر، مطلب مھم فی حکم اراضی ....الخ، ج۳، ص۳۲۱)

عشر پیشگی ادا کرنا

سوال: کیا عشر پیشگی طور پر ادا کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں:

(۱) جب کھیتی تیار ہوجائے تو اس کا عشر پیشگی دینا جائز ہے۔

(۲) کھیتی بونے اور ظاہر ہونے کے بعد ادا کیا تو بھی جائز ہے۔

(۳) اگر بونے کے بعد اور ظاہر ہونے سے پہلے ادا کیا تو اظہر (یعنی زیادہ ظاہر) یہ ہے کہ پیشگی ادا کرنا جائز نہیں۔

(۴) پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے دیا تو پیشگی دینا جائز نہیں اور ظاہر ہونے

www.dawateislami.net

کے بعد دیا تو جائز ہے۔(فتا وی عالمگیر ی ،کتاب الزکاۃ،ج ۱ ،ص ۱۸۶)

مدینہ: اگر چہ ذکر کی گئی بعض صورتوں میں پیشگی عشر ادا کرنا جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پیداوار حاصل ہونے کے بعد عشر ادا کیا جائے۔(البحرالرائق،کتا ب الزکوۃ، ج۲،ص ۳۹۲)

پھل ظاھر ھونے اور کھیتی تیار ھونے سے مراد

سوال: پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ کھیتی اتنی تیار ہو جائے اور پھل اتنے پک جائیں کہ ان کے خراب ہونے یا سوکھ جانے وغیرہ کا اندیشہ نہ رہے اگر چہ توڑنے یا کاٹنے کے قابل نہ ہوئے ہوں۔(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰،ص۲۴۱)

پیداوار بیچ دی تو عشر کس پر ھے؟

سوال: پھل ظاہر ہونے اور کھیتی تیار ہونے کے بعد پھل بیچے تو عشر بیچنے والے پر ہوگا یا خریدنے والے پر؟

جواب: ایسی صورت میں عشر بیچنے والے پر ہوگا۔(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰،ص۲۴۱)

عشر کی ادائیگی میں تاخیر

سوال: عشر ادا کرنے میں تاخیر کرنا کیسا؟

جواب: عشر پیداوار کی زکوۃ کا نام ہے اس لئے جو احکام زکوۃ کی ادائیگی کے ہیں ،وہی احکام عشر کی ادائیگی کے بھی ہیں۔اس لئے بغیر مجبوری کے اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار ہے اور اس کی شہادت (یعنی گواہی) مقبول نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکوۃ،الباب الاول ،ج۱،ص ۱۷۰)

www.dawateislami.net

سوال: اگر کوئی عشر واجب ہونے کے باوجود ادا نہ کرے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جو خوشی سے عشر نہ دے تو بادشاہ اسلام جبراً (یعنی زبردستی) اس سے عشر لے سکتا ہے اور اس صورت میں بھی عشر ادا ہو جائے گا مگر ثواب کا مستحق نہیں اور خوشی سے ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے۔''

(الفتاوی الھندیہ ،کتاب الزکوۃ ،الباب السادس فی زکوۃ الزرع والثمار،ج۱،ص۱۸۵)

مدینہ: یاد رہے کہ زبردستی عشر وصول کرنا بادشاہِ اسلام ہی کا کام ہے عام لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ ایسی صورتِ حال میں اسے عشر ادا کرنے کی ترغیب دی جائے اور رب تعالیٰ کی ناراضگی کا احساس دلایا جائے۔ ایسے لوگوں کو رسالہ ''عُشر کے احکام'' یا یہ کتاب ''فیضانِ زکوٰۃ'' پڑھنے کے لئے تحفۃً پیش کرنا بھی بے حد مفید ہوگا، ان شاء اللہ عزوجل۔

عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا استعمال

سوال: کیا عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جب تک عشر ادا نہ کر دے یا پیداوار سے عشر الگ نہ کر لے، اس وقت تک پیداوار میں سے کچھ بھی استعمال کرنا جائز نہیں اور اگر استعمال کر لیا تو اس میں جو عشر کی مقدار بنتی ہے اتنا تاوان ادا کرے البتہ تھوڑا سا استعمال کر لیا تو معاف ہے۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکاۃ،مطلب مھم فی حکم اراضی مصر الخ،ج۳،ص۳۲۱،۳۲۲)

عشر دینے سے پہلے فوت ہوگیا تو؟

سوال: جس پر عشر واجب ہوا اور وہ فوت ہو جائے اور پیداوار بھی موجود ہے تو کیا اس میں سے عشر دیا جائے گا؟

www.dawateislami.net

جواب: ایسی صورت میں اگر پیداوار موجود ہو تو اس پیداوار میں سے عشر دیا جائے گا۔(الفتاوی الھندیہ، کتاب الزکوۃ،الباب السادس فی زکاۃ الزرع، ج۱،ص۱۸۵)

عشر میں رقم دینا

سوال: کیا عشر میں صرف پیداوار ہی دینی ہوگی یا اس کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے؟

جواب: موجودہ فصل میں سے جس قدر غلہ یا پھل ہوں ان کا پورا عشر علیحدہ کرے یا اس کی پوری قیمت (بطورِ عشر) دے، دونوں طرح سے جائز ہے۔(الفتاوی المصطفویۃ،ص۲۹۸)

اگر طویل عرصے سے عشر ادا نہ کیا ہو تو؟

سوال: اگر کئی سال عشر ادا نہ کیا ہو تو کیا کِیا جائے؟

جواب: عشر کی عدمِ ادائیگی پر توبہ کرے اور سابقہ سالوں کے عشر کا حساب لگا کر بقدرِ استطاعت ادا کرتا رہے۔(ماخوذ از الفتاوی المصطفویۃ،ص۲۹۸)

اگر فصل ہی کاشت نہ کی تو؟

سوال: اگر زراعت پر قادر ہونے کے باوجود کسی نے فصل کاشت نہیں کی تو کیا اس صورت میں بھی اس پر عشر واجب ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے زراعت پر قادر ہونے کے باوجود فصل کاشت نہیں کی تو پیداوار نہ ہونے کی بنا پر اس پر عشر کی ادائیگی واجب نہیں کیونکہ عشر زمین پر نہیں اس کی پیداوار پر واجب ہوتا ہے۔(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ ، باب العشر ، ج۳،ص۳۲۳)

فصل ضائع ہونے کی صورت میں عشر

سوال: اگر کسی وجہ سے فصل ضائع ہوگئی تو عشر واجب ہوگا؟

www.dawateislami.net

جواب: کھیت بویا مگر پیداوار ضائع ہوگئی مثلاً کھیتی ڈوب گئی یا جل گئی یا (ٹڈّیاں کھا گئیں) سردی اور لُو سے جاتی رہی تو ان سب صورتوں میں عشر ساقط ہے، جب کہ کل جاتی رہی اور اگر کچھ باقی ہے تو اس باقی کا عشر لیں گے اور اگر جانور کھا گئے تو (عشر) ساقط نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ توڑنے یا کاٹنے سے پہلے ہلاک ہو ورنہ ساقط نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج۳، ص۳۲۳)

عشر کس کو دیا جائے

سوال: عشر کسے دیا جائے؟

جواب: عشر چونکہ کھیت کی پیداوار کی زکوٰۃ کا نام ہے، اس لئے جن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ان کو عشر بھی دیا جاسکتا ہے۔

(الفتاوی الخانیہ، کتاب الزکوۃ، فصل فی العشر فی مایخرجہ الارض، ج۱، ص۱۳۲)

خریف کی فصلیں، سبزیاں اور پھل

خریف: اِس سے مراد موسم گرما کی فصلیں ہیں جن کی کاشت موسم گرما کے آغاز میں مارچ تا جون جبکہ کٹائی موسم گرما کے اختتام اور خزاں میں اگست تا نومبر ہوتی ہے۔

خریف کی اہم فصلیں:

کپاس، جُوار، دھان (چاول)، باجرہ، مُونگ پھلی، مکئی، کماد (یعنی گنّا) اور سورج مُکھی خریف کی اہم فصلیں ہیں دالوں میں دال مونگ، دال ماش اور لوبیا خریف

میں کاشت ہوتی ہیں۔

سبزیاں: گرمیوں میں کدوشریف، (ٹِنڈا) ٹینڈا، کریلا، بھِنڈی توری، آلو، ٹماٹر، گھیا توری، سبز مرچ، شملہ مرچ، پودینہ، کھیرا، ککڑی (تر) اور اَرَوِی شامل ہیں۔

پھل: موسم گرما میں خربوزہ، تربوز، آم، فالسہ، جامن، لیچی، لیموں، خوبانی، آڑو، کھجور، آلو بخارا، گرما، اناس، انگور اور آلوچہ شامل ہیں۔

ربیع کی فصلیں، سبزیاں اور پھل

ربیع: اِس سے مراد موسم سرما کی فصلیں ہیں جن کی کاشت موسم سرما کے آغاز میں اکتوبر سے دسمبر تک ہوتی ہے اور کٹائی موسم سرما کے اختتام اور موسم بہار میں جنوری تا اپریل ہوتی ہے۔

ربیع کی اہم فصلیں:

ربیع کی اہم فصلوں میں گَنْدُم، چنا، جَو، برسیم، توریا، رائی، سرسوں اور لُوسن ہیں دالوں میں مسور کی دال ربیع کی اہم فصل ہے۔

سبزیاں: اِس موسم کی سبزیوں میں پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، گاجر، چقندر، مٹر، پیاز، لہسن، مولی، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ اور میتھی شامل ہیں۔

پھل: ربیع کے پھلوں میں مالٹا، لوکاٹ، بیر، امرود، سیب، چیکو، انار، ناشپاتی، آم، لوک (جاپانی پھل)، سنگترا، پپیتا، اور ناریل شامل ہیں۔ عموماً شہد بھی ربیع کی فصل کے ساتھ ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

سوال کرنے کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل سوال کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھی جاتی۔ اچھے خاصے تندرست لوگ بھیک مانگتے دکھائی دیتے ہیں جو کما کر خود بھی کھا سکتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ یاد رکھئے بلا اجازتِ شرعی سوال کرنا **حرام** اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرّجَہ، ج۱۰،ص۲۵۳)

''مُمانَعَت'' کے چھ حُرُوف کی نسبت سے سوال کرنے کی مذمت کے بارے میں مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 6 فرامین

(۱) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالٰی سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے جسم پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔''

(صحیح مسلم ،کتاب الزکوٰۃ،باب کراھۃالمسألۃ للناس ،الحدیث،۱۰۴۰،ص۵۱۸)

(۲) حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''سوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سوال کر کے اپنے منہ کو نوچتا ہے، جو چاہے اپنے منہ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ،باب ما تجوز فیہ المسألۃ،الحدیث۱۶۳۹، ج۲،ص۱۶۸)

www.dawateislami.net

(۳) حضرت سیدنا عایذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال لے کر نہ جاتا۔'' (سنن نسائی، کتاب الزکوٰۃ، باب المسألۃ ج۵، ص۹۵)

(۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو مال بڑھانے کے لئے سوال کرتا ہے وہ انگارے کا سوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سوال کرے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب کراھۃ المسألۃ للناس، الحدیث، ۱۰۴۰، ص۵۱۸)

(۵) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس پر نہ فاقہ گزرا نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا اور سوال کا دروازہ کھولے، اللہ عزوجل اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، فصل فی الاستعفاف عن المسألۃ، الحدیث ۳۵۲۶، ج۳، ص۲۷۴)

(۶) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان ان الید العلیا... الخ، الحدیث، ۱۰۳۳، ص۵۱۵)

www.dawateislami.net

مَدَنی التجاء

زکوٰۃ ادا کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنی زکوٰۃ قریبی رشتہ داروں کو دیں جو زکوٰۃ کے مستحق بھی ہوں یا پھر ایسے مقام پر دینے کی کوشش فرمائیں جہاں نہ صرف اس کا دینا جائز ہو بلکہ یہ صدقہ آپ کے لئے عظیم الشان ثوابِ جاریہ بن سکے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ اگر آپ کوئی کاروبار کرنا چاہیں اور دو قسم کے کاروبار آپ کے پیشِ نظر ہوں۔

(۱) جس میں ایک مرتبہ نفع حاصل ہوگا پھر منقطع ہو جائے گا۔

(۲) جس میں نفع کا سلسلہ تا قیامت ہو۔

تو یقیناً آپ کا دل و دماغ دوسری قسم کے کاروبار کے حق میں فیصلہ دے گا۔ الحمدللہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی 36 سے زیادہ شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے۔ برائے کرم! اپنی زکوٰۃ وعُشر اور صدقات وخیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر ان کے زکوٰۃ وعشر اور دیگر عَطِیّات **دعوت اسلامی کے مَدَنی مرکز** پر پہنچا کر یا کسی ذمّہ دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مَدَنی مرکز پر فون کر کے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرما دیجئے۔ اللہ عزوجل آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔ [1]

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان

فون: 4921389-91

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

(۱) 66 **مُمالِک**: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' تادمِ تحریر دنیا کے تقریباً 66 **مُمالِک** میں اپنا **پیغام** پہنچا چکی ہے اور **آگے کُوچ** جاری ہے۔ (۲) **کُفّار میں تبلیغ**: **لاکھوں بے عمل مسلمان**، نمازی اور **سُنّتوں کے عادی** بن چکے ہیں۔ **مختلف مُمالک میں کُفّار** بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں **مشرف بہ اسلام** ہوتے رہتے ہیں۔ (۳) **مدنی قافلے**: عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تربیت کے **بے شمار مَدَنی قافلے** مُلک بہ مُلک شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں۔ (۴) **مدنی تربیت گاہیں**: مُتَعَدَّد مقامات پر تربیّت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آکر قیام کرتے، **عاشقانِ رسول کی صُحبت میں سنّتوں کی تربیت** پاتے اور پھر قُرب و جوار میں جا کر ''نیکی کی دعوت'' کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔ (۵) **مساجد کی تعمیر**: کے لیے ''مجلس خُدّامُ المساجد'' قائم ہے، مُتَعَدَّد **مساجد کی تعمیرات** کا ہر وَقْت سلسلہ رَہتا ہے، کئی شہروں میں ''مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ'' کی تعمیرات کا کام بھی جاری ہے۔ (۶) **آئمّۂ مساجد**: بے شمار مساجد کے امام و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے **مُشاہَرے** (تنخواہوں) کی **ادائیگی** کا بھی سلسلہ ہے۔ (۷) **گُونگے، بَہرے اور نابینا**: ان کے اندر بھی **مَدَنی کام** ہو رہا ہے اور ان کے **مَدَنی قافلے** بھی سفر کرتے رہتے ہیں۔ (۸) **جَیل خانے**: **قیدیوں کی تعلیم و تربیت** کے لیے جَیل خانوں میں بھی مدنی کام کی ترکیب ہے۔ کراچی سینٹرل جیل میں قیدیوں کو عالم بنانے کیلئے جامعۃُ المدینہ کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی ڈاکو اور جرائم پیشہ افراد جیل کے اندر ہونے والے مَدَنی کاموں سے مُتأثِّر ہو کر **تائب** ہونے کے بعد رِہائی پا کر عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مسافر بننے اور سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کی سعادت پا رہے ہیں، آتشیں اسلحہ کے ذریعے اندھا دھند گولیاں برسانے والے اب سُنّتوں کے مَدَنی پھول برسا رہے

www.dawateislami.net

ہیں! مُبَلِّغین کی انفرادی کوششوں کے باعث **کُفّارِ قیدی بھی مُشَرَّف بہ اسلام** ہورہے ہیں۔(۹) **اجتماعی اِعْتِکاف**: دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں ماہِ رَمضانُ المبارک کے 30 دن اور **آخِری عَشرہ** میں اِجتماعی اِعْتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی **علمِ دین حاصل کرتے**، سُنّتوں کی تربیت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَکِفین چاندرات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔(۱۰) **حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع**: دنیا کے مختلف مُمالِک میں ہزاروں مقامات پر ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے علاوہ عالَمی اور صوبائی سطح پر بھی سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں، لاکھوں عاشقانِ رسول شرکت کرتے ہیں اور اجتماع کے بعد خوش نصیب اسلامی بھائی سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔ مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف (پاکستان) میں واقع صَحرائے مدینہ کے کثیر رقبے پر ہر سال تین دن کا بینَ الاقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں دنیا کے کئی مُمالِک سے مَدَنی قافلے شرکت کرتے ہیں۔ بِلا شُبہ یہ مسلمانوں کا حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ صَحرائے مدینہ مدینۃُ الاولیاء ملتان اور صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کا کثیر رقبہ دعوتِ اسلامی کی مِلکیّت ہے۔(۱۱) **اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقلاب**: اسلامی بہنوں کے بھی شَرعی پردہ کے ساتھ مُتَعَدَّد مقامات پر ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔ **لاتعداد بے عمل اسلامی بہنیں باعمل، نمازی اور مَدَنی بُرقَعوں کی پابند** ہوچکی ہیں۔ دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر ان کے تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسَۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق فقط باب المدینہ (کراچی) میں اسلامی بہنوں کے 1317 مدرَسے تقریباً روزانہ لگتے ہیں جن میں 12017 اسلامی بہنیں قرآن پاک، نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔(۱۲) **مدنی انعامات**: اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں اور طلباء کو فرائض وواجِبات، سُنَن ومُستَحَبّات اور اخلاقیات کا پابند بنانے اور مہلِکات (یعنی گناہوں) سے بچنے کے لیے مدنی انعامات کی صورت میں ایک **نظامِ عمل** دیا گیا ہے۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلباء مدنی انعامات کے مطابق عمل کرکے روزانہ سونے سے قبل "**فکرِ مدینہ**" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر کارڈ یا

www.dawateislami.net

پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔(۱۳) **مَدَنی مذاکرات**: بسااوقات مدنی مذاکرات کے اجتماعات کا انعقاد بھی ہوتا ہے جس میں عقائد واعمال ،شریعت وطریقت، تاریخ و سیرت، طِبابت وروحانیت وغیرہ **مختلف موضوعات** پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں ۔(یہ جوابات خود امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دیتے ہیں۔ **مجلس مکتبۃ المدینہ**) (۱۴) **رُوحانی علاج اور اِستخارہ**: دکھیارے مسلمانوں کا تعویذات کے ذریعے **فی سبیل اللہ علاج** کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ ماہانہ کم وبیش ڈیڑھ لاکھ مسلمان اس سے مُستَفِیض ہوتے ہیں(۱۵) **حُجّاج کی تربیت**: حج کے مَوسِمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی **حاجیوں کی تربیت** کرتے ہیں۔ حج وزیاراتِ مدینۂ منورہ میں رہنمائی کے لیے مدینے کے مسافروں کو **حج کی کتابیں** بھی **مفت** پیش کی جاتی ہیں۔(۱۶) **تعلیمی ادارے**: تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطلباء کو میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفےٰ ﷺ کی سُنّتوں سے روشناس کروانے کے لیے بھی مدنی کام ہورہا ہے۔ بے شمار طلباء سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں، الحمدللہ عزوجل متعدد دنیوی علوم کے دلدادہ **بے عمل طلبا، نمازی اور سُنّتوں کے عادی** ہوگئے۔ چھٹیوں میں دینی تربیت کے لیے ''**فیضانِ قرآن وحدیث کورس**'' کی بھی ترکیب کی جاتی ہے۔(۱۷) **جامعۃُ المدینہ**: کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) ''درس نظامی'' (یعنی **عالم کورس**) اور اسلامی بہنوں کو ''**عالمہ کورس**'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسنّت کے مدارس کے مُلک گیر ادارہ تنظیم المدارس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے امتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال ''دعوتِ اسلامی'' کے جامعات کے طلباء اور طالبات پاکستان میں **نمایاں کامیابی** حاصل کرکے بسااوقات اول ،دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔(۱۸) **مدرَسۃُ المدینہ**: اندرون وبیرونِ مُلک حفظ وناظرہ کے لاتعداد مدارِس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش **42,000 (بیالیس ہزار)** مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔(۱۹) **مدرَسۃُ المدینہ (بالغان)**: اسی

www.dawateislami.net

طرح مختلف مساجد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء **ہزارہا مدرسۃ المدینہ** کی ترکیب ہوتی ہے جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے ،نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔(۲۰) **شفاخانے** :محدود پیمانے پر شِفا خانے بھی قائم ہیں جہاں بیمار طلباء اور مدنی عملہ کا **مفت علاج** کیا جاتا ہے ضرورتاً داخل بھی کرتے ہیں نیز حسبِ ضرورت بڑے اسپتالوں کے ذریعے بھی علاج کی ترکیب بنائی جاتی ہے(۲۱) **تخصُّص فی الفِقْہ**: یعنی ''مفتی کورس'' کا بھی سلسلہ ہے جس میں مُتَعَدَّد عُلَمائے کرام **اِفتاء کی تربیت** پا رہے ہیں۔(۲۲) **شریعت کورس**:**ضروریاتِ دین** سے رُوشناس کروانے کیلئے اپنی نَوعیّت کا **مُنفرِد** ''شریعت کورس'' بھی شروع کیا گیا ہے جس میں تمام شُعبہ ہائے زندگی سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔اِس کیلئے دعوتِ اسلامی کی ''مجلس تَحقیقاتِ شَرعیہ'' کے مُبَلِّغین عُلَماءِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے باقاعدہ ایک ضَخِیم کتاب بنام ''نِصابِ شَریعت (حصہ اول)'' مُرتّب فرمائی ہے جو کہ مکتبۃُ المدینہ کی تمام شاخوں سے ھَدِیَّۃً طَلَب کی جاسکتی ہے۔(۲۳) **مجلسِ تحقیقاتِ شرعیّہ**:مسلمانوں کو پیش آمدہ **جدید مسائل** کے **حل** کے لئے **مجلسِ تحقیقاتِ شَرعیّہ** مصروفِ عمل ہے جو کہ دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین عُلَماء ومفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔(۲۴) **دارُالافتاء اھلِ سُنّت**: مسلمانوں کے شرعی مسائل کے **حل** کے لیے مُتَعَدَّد ''دارُالاِفتاء'' قائم کئے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین مفتیانِ کرام، بالمشافہ تحریری اور مکتوبات کے ذریعے شرعی مسائل کا حل پیش کررہے ہیں۔اکثر فتاوٰی کمپیوٹر پر کمپوز کرکے دیئے جاتے ہیں۔(۲۵) **انٹرنیٹ**: انٹرنیٹ کی ویب سائٹ www.dawateislami.net کے ذریعے دنیا بھر میں **اسلام کا پیغام عام** کیا جارہا ہے۔(۲۶) **آن لائن دارُالافتاء اھلِ سُنّت**: دعوتِ اسلامی کی website میں دارُالافتاء اہلِ سُنّت پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے **مسائل کا حل** بتایا جاتا، کفّار کے اسلام پر **اعتراضات کے جوابات** دیئے جاتے اور اِن کو **اسلام کی دعوت** پیش کی جاتی ہے۔(۲۷،۲۸) **مکتبۃ المدینہ اور المدینۃُ العلمیّۃ**: ان دونوں اداروں کے ذریعے سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اور **دیگر عُلَمائے اہلسنت کی کتابیں** زیورِطبع سے آراستہ ہوکر

www.dawateislami.net

لاکھوں لاکھ کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی نے اپنا پریس (Press) بھی قائم کرلیا ہے۔نیز سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں بھی دنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں (۲۹) **مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل**: غیر محتاط کُتب چھاپنے کے سبب اُمّتِ مُسلِمہ میں پھیلنے والی گمراہی اور ہونے والے **گناہِ جاریّہ** کے **سدِّ باب** کے لیے ''مجلسِ تفتیشِ کُتُب ورسائل'' قائم ہے جو مُصَنِّفِین ومُؤَلِّفِین کی کُتُب کو عقائد، کفریات، اخلاقیات، عربی عبارات اور فقہی مسائل کے حوالے سے ملاحظہ کر کے سند جاری کرتی ہے۔(۳۰) **مختلف کورسز: مُبَلِّغین کی تربیت** کے لیے مختلف کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیتی کورس، گونگے بہروں کے لیے 30 دن کا مدنی تربیتی کورس، امامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہم۔(۳۱) **ایصالِ ثواب**: اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں تقسیم کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی مکتبۃ المدینہ سے رابطہ کرتے ہیں) (۳۲) **مکتبۃ المدینہ کے بستے**: شادی بیاہ و دیگر خوشی وغمی کے مواقع پر اہلِ خانہ کی طرف سے مفت کتابیں بانٹنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کے بستہ (اسٹال) لگائے جاتے ہیں یہ خدمت مکتبہ کا مدنی عملہ خود پیش کرتا ہے آپ صرف رابطہ فرمائیں) (۳۳) **مجلس تراجم**: مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف رسالوں کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اسے دنیا کے کئی ممالک میں بھیجنے کی ترکیب کی جاتی ہے۔(۳۴) **بیرونِ ملک اجتماعات**: دنیا کے کئی ممالک میں دو، دو دن کے سنتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جہاں ہزاروں مقامی اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں نیز ان اجتماعات کی برکت سے وقتاً فوقتاً غیر مسلم، مسلمان ہوجاتے ہیں پھر ان اجتماعات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے راہِ خدا عزوجل میں سفر اختیار کرتے ہیں۔(۳۵) **تربیتی اجتماعات**: ملک وبیرونِ ملک میں ذمہ داران کے دو/تین دن کے تربیتی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ہزاروں ذمہ داران شرکت کر کے مدنی کام کو مزید بہتر انداز میں کرنے کا عزم کر کے لوٹتے ہیں۔(۳۶) **مدنی چینل**: اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** نے خوب جِدّوجَہد کر کے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ (2008) سے **مدنی چینل** کے ذَرِیعے گھر گھر سنّتوں کا پیغام عام پیش کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نتائج آنے لگے۔یقیناً اس کی یہ بَرَکت تو بچّہ بھی سمجھ سکتا

www.dawateislami.net

ہے کہ جب تک مَدَنی چینل گھر یا دفتر وغیرہ کے .T.V میں آن رہے گا کم از کم اُس وقت تو مسلمان دوسرے گناہوں بھرے چینلز سے بچے رہیں گے۔ الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری توقع سے زیادہ مدنی چینل کو کامیابی حاصل ہورہی ہے۔آج کل ابتدائی آزمائشی سلسلوں (پروگراموں) کی ترکیب ہے اور دنیا کے مختلف مقامات سے روزانہ ہزاروں مبارکبادیوں اور حوصلہ افزائیوں کے پیغامات موصول ہورہے ہیں ۔ان پیغامات میں اس طرح کی باتیں بھی ہوتی ہیں کہ ہم نے مدنی چینل دیکھ کر گناہوں سے توبہ کرلی ہے ہم نمازی اور سنّتوں کے عادی بنتے جارہے ہیں، بلکہ اَلحمدُ للّٰہ عَزَّوَجَل کفّار کی اسلام آوری کی بھی بہاریں موصول ہورہی ہیں۔

تفصیلی معلومات کے لئے رسالہ "دعوتِ اسلامی کا تعارُف"
مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے

کیا غُصّہ حرام ھے؟

عوام میں یہ غلَط مشہور ہے کہ "**غُصّہ** حرام ہے" **غُصّہ** ایک غیر اختیاری اَمر ہے، انسان کو آ ہی جاتا ہے، اِس میں اس کا قُصُور نہیں، ہاں **غُصّہ** کا بے جا استِعمال بُرا ہے۔ بعض صُورَتوں میں **غُصّہ** ضَروری بھی ہے مَثَلاً جہاد کے وَقت اگر **غُصّہ** نہیں آئے گا تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے

www.dawateislami.net

ماخذ ومراجع

(۱)	قران مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(۲)	کَنْزُالْاِیْمَان فِیْ تَرجَمَۃِالْقُرْاٰن	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(۳)	صَحِیْحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۴)	صَحِیْح مُسْلِم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت
(۵)	سُنَن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	دارالفکر بیروت
(۶)	سُنَنُ اَبِی دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی
(۷)	سُنَنُ ابنِ ماجۃ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی متوفّٰی ۲۷۳ھ	دارالفکر بیروت
(۸)	اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَامِ اَحْمَد بْنِ حنبل	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
(۹)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۰)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۱)	شُعَبُ الْاِیْمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۲)	مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت
(۱۳)	التَّرغِیبُ والتَّرھِیب	امام زکی الدین عبدالعظیم المنذری متوفّٰی ۱۱۸۵ھ	دارالفکر بیروت
(۱۴)	المسند لابی یعلیٰ	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد الموصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۵)	صَحِیْحُ ابْنِ خُزَیْمَۃ	امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت
(۱۶)	مَرَاسِیْل اَبِیْ دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	باب المدینہ کراچی
(۱۷)	اَلزَّوَاجِر	امام الشیخ ابن حجر مکی متوفّٰی ۹۷۴ھ	دارالحدیث قاھرہ
(۱۹)	مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن کراچی
(۲۰)	اَلدُّرُّ الْمُخْتَار	علامہ علاؤالدین محمد بن علی متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۲۱)	رَدُّالْمُحتَار	علامہ سید محمد امین بن علی متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۲۲)	بَھارِشَرِیعَت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۲۳)	فتاوٰی فَقِیْہ مِلَت	جلال الدین امجدی متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	لاہور
(۲۴)	وَقَارُ الْفَتَاوٰی	علامہ وقارالدین متوفّٰی ۱۴۱۳ھ	بزم وقارالدین کراچی
(۲۵)	فَتَاوٰی ھِنْدِیہ	علامہ ملا نظام الدین متوفّٰی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
(۲۶)	فَتَاوٰی رَضَوِیہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۲۷)	فَتَاوٰی امجدیہ	مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ لاہور
(۲۸)	فَتَاوٰی فیضُ الرسول	مفتی جلال الدین احمد امجدی	لاہور
(۲۹)	فَتَاوٰی سراجیہ	علامہ علی بن عثمان سراج الدین	باب المدینہ کراچی
(۳۰)	فَتَاوٰی الخانیہ	علامہ عالم بن العلاء انصاری متوفّٰی ۷۸۶ھ	باب المدینہ کراچی
(۳۱)	حبیب الفتاوٰی	مفتی حبیب اللہ نعیمی	لاہور
(۳۲)	بَدَائِعُ الصَّنَائِع	امام علاؤالدین ابوبکر بن مسعود متوفّٰی ۵۸۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
(۳۳)	شرح نقایہ	امام نُورالدین ابوالحسن متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دارارقم بیروت
(۳۴)	حاشیہ الطحطاوی	علامہ احمد بن طحطاوی متوفّٰی ۱۲۳۱ھ	کوئٹہ
(۳۵)	غمز عیون الابصار	علامہ احمد بن محمد الحموی متوفّٰی ۱۰۹۸ھ	کراچی
(۳۶)	تنویر الابصار	شیخ شمس الدین تمرتاشی متوفّٰی ۱۰۰۴ھ	دارالمعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے میٹھے میٹھے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرداراباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632825
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 05827-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آصفی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد حنفیہ والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالی روڈ بالمقابل نوید مسجد ڈاکخانہ کہنہ۔ فون: 044-2550757
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک راجہ بازار۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 اندرون ریحمد۔
- خان پور: ڈاہانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار روڈ MCB۔ فون: 0244-362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ وراچ روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ غلہ منڈی موڑ گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- ڈیرہ غازیخان (سرکلر روڈ عباس مارکیٹ بالمقابل جامع مسجد سیّد مدنی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

بچوں کے نام رکھنے کے لئے اس کتاب میں سینکڑوں
اچھے ناموں کی فہرس بھی شامل ہے

نام رکھنے کے احکام

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

نام رکھنے کے احکام

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحِ کتب)

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: نام رکھنے کے احکام

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

پہلی بار: شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ، جون 2014ء تعداد: 25000 (پچیس ہزار)

ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۷ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ حوالہ: 192

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحبہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''نام رکھنے کے اَحکام''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12 - 11 - 2013

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجلس تفتیش کتب ورسائل
فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”برکت والے نام“ کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ ○ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، ۶/ ۵۸۱، حدیث: ۶۴۹۵)

دو مَدَنی پھول ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔(مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و

www.dawateislami.net

بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وَقت دُرود پاک پڑھا ہے۔

(مسند البزار، ٤/ ٢٥٥، حدیث: ١٤٢٥)

سُبْحٰنَ اللہ! دُرود شریف پڑھنے والا کس قدر خوش نصیب ہے کہ اُس کا نام مع ولدِیّت بارگاہِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیش کیا جاتا ہے۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نام پوچھا کرتے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب

www.dawateislami.net

کسی کو عامِل (زکوٰۃ وعُشر وغیرہ حاصل کرنے والا ذمّہ دار) بنا کر بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے پر دیکھی جاتی اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو اس کی ناپسندیدگی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے پر دیکھی جاتی۔

(ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۴/۲۵، حدیث: ۳۹۲۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھے ہوتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ۶/۲۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بچے کے لئے پہلا تحفہ ہے

نام کسی بھی آدمی کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پہچانا اور پُکارا جاتا ہے۔ گھر، خاندان، محلے، اسکول، مدرسے، جامِعہ، بازار اور دفتر میں نام ہی اس کی شناخت ہوتا ہے جس طرح کہ کتاب کا نام اس کی شناخت ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ نام گھریلو ماحول اور تہذیبی روایات کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ نام اچھا ہو تو انسان کا ضمیر اُسے کام بھی اچھا کرنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا نام رکھنے کے

www.dawateislami.net

لئے غور وفکر شروع ہوجاتا ہے، ایسے میں باپ کو چاہیے کہ اپنے بچے کا اچھا نام رکھے کہ یہ اس کی طرف سے اپنے بچے کے لئے پہلا اور بنیادی تحفہ ہوتا ہے جسے بچہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَوَّلُ مَا یُنْحِلُ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ اِسْمُہٗ فَلْیُحْسِنْ اِسْمَہٗ یعنی آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے اس لئے چاہئے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔

(جمع الجوامع، ۲۸۵/۳، حدیث: ۸۸۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو مبارکباد دینے کے بعد والدین سے عموماً یہی سوال ہوتا ہے کہ **نام کیا رکھا؟** بسا اوقات بچے کا والد اپنے دوست احباب اور رشتے داروں سے پوچھتا دکھائی دیتا ہے کہ **نام کیا رکھیں؟**

نام کیسا ہونا چاہئے؟ نام کون رکھے؟ کونسا نام رکھنا افضل ہے؟ کونسے نام رکھنا ناجائز ہے؟ کسی کا نام بگاڑنا کیسا؟ کنیت کسے کہتے ہیں؟ کنیت رکھنے کی کیا اہمیت ہے؟ لقب کیا ہوتا ہے؟ زیرِ نظر کتاب **''نام رکھنے کے احکام''** (جس کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمایا ہے) اس کتاب میں اسی نوعیت کی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، بچوں اور بچیوں کے نام رکھنے کے لئے 538 اچھے ناموں کی فہرس بھی شاملِ کتاب ہے۔ اس کتاب کو خوب سمجھ کر کم از کم تین مرتبہ پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔

(شعبہ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

قیامت کے دن نام سے پُکارا جائے گا

نام کا تعلق صرف دُنیاوی زندگی تک نہیں بلکہ جب میدانِ حشر قائم ہوگا تو انسان کو اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حضور بلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پکارا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داوٗد، کتاب الادب، باب في تغيير الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں

بچوں کا نام رکھنا اتنا اہم ہے کہ جو بچے ماں کے پیٹ میں ضائع ہوجائیں ان کا بھی نام رکھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھو کہ یہ کچے بچے تمہارے پیش رَو (آگے آگے چلنے والے یا آگے گزرنے والے) ہیں۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، الجزء ۱۶، ۸/۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۰۶)

ایک حدیث پاک میں تو یہاں تک ارشاد ہوا کہ کچا بچہ نام نہ رکھنے کی صورت میں بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں والدین کی شکایت کرے گا کہ انہوں نے میرا نام

www.dawateislami.net

نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: کچے بچے کا بھی نام رکھو کہ ان کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے میزان کے پلڑے کو بھاری کرے گا، بیشک کچا بچہ قیامت کے دن عَرض کرے گا: اے میرے رب! انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، جزء۱۶، ص۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۰۷)

''سِقْط''، یعنی کچے بچے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عربی میں ''سِقْط'' وہ بچہ کہلاتا ہے جو چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے شِکَمِ مادر (یعنی ماں کے پیٹ) سے خارِج ہو جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بچہ فوت ہو جائے تو؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت (جلد1)'' کے صفحہ 841 پر ہے: بچّہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اُس کی خِلْقت (یعنی پیدائش) تمام (یعنی مکمّل) ہو یا ناتمام (نامکمّل) بہرحال اس کا نام رکھا جائے اور قِیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا (یعنی اُٹھایا جائیگا) (دُرِّمُختار، ۳/۱۵۳۔ ۱۵۴، بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۱) لڑکا ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہوسکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد و عورت دونوں

www.dawateislami.net

کے لیے ہوسکتا ہو۔ (بہارشریعت،۳/۶۰۳) (مثلاً: راحت، نُصرت، تسلیم وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کب رکھیں؟

افضل یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اور نام رکھا جائے، عقیقہ کرنے سے پہلے بھی نام رکھنا جائز ہے۔ (نزھۃ القاری،۵/۴۳۰)، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن شعیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے کا حُکْم اِرشاد فرمایا۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود،۴/۳۸۰، حدیث:۲۸۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام کون رکھے گا؟

نام رکھنے کی ذمہ داری بنیادی طور پر بچے کے والد کی بنتی ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔

(شعب الایمان، باب في حقوق الاولاد و الاھلین،۶/۴۰۰، حدیث:۸۶۵۸)

حضرت علّامہ عبدالرؤف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کے تحت نقل کرتے ہیں: اُمّت کو اچھا نام رکھنے کا حکم دینے میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ آدمی کے کام اس کے نام کے مطابق ہونے چاہئیں کیونکہ نام انسان کی شخصیت کیلئے جسم کی طرح ہوتا اور اس کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت اس بات کا

www.dawateislami.net

تقاضہ کرتی ہے کہ نام اور کام میں مناسبت اور تعلق ہو۔نام کا اثر شخصیت پر اور شخصیت کا اثر نام پر ظاہر ہوتا ہے۔(فیض القدیر ،۳/ ۵۲۲،تحت الحدیث:۳۷۴۵)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے جو بے معنی نہ ہو جیسے بُدھوا، تلوا وغیرہ اور فخر وتکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ بُرے معنی ہوں جیسے عاصی وغیرہ۔بہتر یہ ہے کہ انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلِ بیت اَطہار (رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم) کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم واسمٰعیل، عثمان، علی، حُسین وحَسَن وغیرہ، عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) بخشا جائے گا اور دنیا میں اس کی برکات دیکھے گا۔(مراٰۃ المناجیح،۵/۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارے معاشرے میں نام رکھنے کے مختلف انداز

بچے یا بچی (بالخصوص پہلی اولاد) کی پیدائش کے بعد عُمُوماً قریبی رشتہ داروں مثلاً دادی، نانی، پھوپھی، خالہ، تایا چچا وغیرہ کا اِصرار ہوتا ہے کہ اس کا نام میں رکھوں گا اور ہر ایک اپنی پسند کا نام بھی چُن کر لے آتا ہے۔اگر والد راضی ہو تو اس میں بھی حرج نہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ نام رکھنے والے بعض اوقات دینی معلومات کی کمی کی وجہ سے بچوں کے ایسے نام بھی رکھ دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں یا جن کے معانی

www.dawateislami.net

اچھے نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بہر حال بچا جائے۔ والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کا نام نہایت ہی خوبصورت ہو، مگر نام کے حتمی اِنتخاب کے وَقْت الفاظ کی ظاہری خوبصورتی کا خیال تو ہوتا ہے لیکن دیگر پہلوؤں پر توجہ نہیں ہوتی چنانچہ بعض اوقات لوگ اہلِ عِلْم سے ایسے ایسے ناموں کے معانی پوچھتے ہیں جو اُردو، عَرَبی یا فارسی کسی لُغت میں نہیں ملتے، ظاہر ہے اس طرح کے بے معنی نام رکھنا بھی مناسب نہیں۔

نام کیسا ہونا چاہئے؟

اس حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے **صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو، نہ حدیثوں میں ہو، نہ مسلمانوں میں ایسا نام مُستعمَل ہو، اس میں علما کو اِختلاف ہے، بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہارشریعت، ۳/۶۰۳)

مَدَنی مشورہ ہے کہ والد یا رشتہ دار بچے کا جو بھی نام منتخب کریں پہلے اس کے بارے میں مفتیانِ کرام یا علمائے اہلسنّت دَامَتْ فُیُوضُھُمْ سے رہنمائی لیں اور اس پر عمل بھی کریں۔

﴿اپنے شرعی مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء اہلسنّت کے ان نمبرز پر بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے: 03000220112-5 (وقت صبح 10 تا 4 بجے تک، 1 سے 2 بجے تک وقفہ برائے نماز وطعام اور جمعہ کے دن تعطیل ہے۔)﴾

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہیں حبِّ جاہ تو نہیں؟

بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان، محلے میں دُور

www.dawateislami.net

دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے فوراً کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے! یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پھُولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہئے کہ کہیں یہ خوشی حُبِّ جاہ (یعنی تعریف کی خواہش) کے مرض کا نتیجہ تو نہیں؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رکھتے وَقت اچھی اچھی نِیّتیں کرلیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ٦/ ١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول

﴿١﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی جائز کام اچھی نیت سے کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ملتا ہے، لہٰذا ایک دَم نام رکھ دینے کے بجائے پہلے حسب حال نیّتیں کرلینی چاہئیں مثلاً ❁ شریعت کے مطابق جائز نام رکھوں گا ❁ جن ناموں کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب آئی ہے وہ نام رکھوں گا ❁ نسبت کی برکتیں لینے کے لئے انبیاء کرام، صحابہ کرام اور دیگر بُزرگانِ دین کے نام پر نام رکھوں گا۔ ❁ نام کے حتمی اِنتخاب کے لئے علمائے کرام سے مشورہ کرلوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ نام

اگر کسی بچے کا نام ''عَبْد'' سے شروع کرنا ہو تو سب سے افضل نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ناموں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبدُاللہ اور عبدُ الرَّحْمٰن ہیں۔'' (مسلم، کتاب الآداب، باب النهی عن التكني بابی القاسم...الخ، ص۱۱۷۸، حدیث:۲۔(۲۱۳۲))

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: ان دونوں میں زیادہ افضل عبدُ اللہ ہے کہ عَبُودِیت (یعنی عبد ہونے) کی اِضافت (یعنی نسبت) عَلَمِ ذات (یعنی اللہ) کی طرف ہے۔ انہیں (یعنی عبداللہ اور عبدالرحمٰن) کے حُکْم میں وہ اَسماء (یعنی نام) ہیں جن میں عَبُودِیت کی اِضافت (یعنی نسبت) دیگر اَسماءِ صِفاتیہ کی طرف ہو، مثلاً عَبْدُالرَّحِیْم، عَبْدُالْمَلِك، عَبْدُالْخَالِق وغیرہا۔ حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالٰی کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبدُ اللہ وعبدالرحمٰن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبدِ شَمْس (سورج کا بندہ) اور کسی کا عبدالدَّار (گھر کا بندہ) ہوتا۔ (بہارشریعت، ۳/۶۰۱)

''عبدالرحمٰن'' اور ''عبداللہ'' نام مکمل بولنے کی عادت بنائیں

صدرالشریعہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں: عبد اللہ وعبدالرحمٰن بہت

www.dawateislami.net

اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عَبْدُالْخَالِق کو خالق اور عَبْدُالْمَعْبُوْد کو معبود کہتے ہیں، اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رَواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گُمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارشریعت، ۳/۳۵۶) (ایک اور مقام پر صدرالشریعہ لکھتے ہیں:) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی تصغیر کرنا کُفْر ہے، جیسے کسی کا نام عبدُاللہ یا عبدُالْخالِق یا عبدُالرَّحْمٰن ہو اُسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حُرُوف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (بہارشریعت، ٢/٤٦٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عبدُ اللّٰہ'' نام رکھا

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 19 سے زائد خوش نصیب بچوں کا نام ''عبدُ اللّٰہ'' رکھا، ایسی ہی ایک روایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُطِیع رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مَرْوِی ہے کہ ان کے والد نے خواب میں دیکھا کہ انہیں کھجوروں کی تھیلی دی گئی، انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم سے اپنا خواب بیان کیا، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

www.dawateislami.net

فرمایا: کیا تمہاری کوئی زوجہ اُمید سے ہے؟ انہوں نے عَرض کی: جی ہاں! بَنُو لَیْث (قبیلے) سے تعلق رکھنے والی زوجہ۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: عنقریب اس کے ہاں تمہارا بیٹا پیدا ہوگا۔ جب بچہ پیدا ہوا وہ اسے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں لائے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے کھجور کی گھٹی دی، اس کا نام عبد اللّٰہ رکھا اور اس کے لیے بَرَکت کی دعا فرمائی۔

(الاصابة، ۲۱/۵، رقم:۶۲۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک ''جِن'' کا نام ''عبدُ اللّٰہ'' رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عَامِر بن رَبِیْعَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ہم مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا میں سلطانِ اِنس و جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے ساتھ تھے، ہم نے مکہ کے ایک پہاڑ سے ایک غیبی آواز سنی جو مُشرکین کو مسلمانوں کے خلاف اُبھار رہی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: یہ شیطان ہے اور جس شیطان نے کسی نبی علیہ السلام کے خلاف ایسا اِعلان کیا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہلاک کر دیا۔ بعد میں آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک طاقتور جن کے ذریعہ ہلاک کر دیا جس کا نام سَمْحَج ہے، میں نے اس کا نام عبد اللّٰہ رکھ دیا ہے۔ شام کو ہم نے اس جگہ سے غیبی آواز میں یہ اَشعار سنے:

www.dawateislami.net

نَحْنُ قَتَلْنَا مِسْعَرًا لَمَّا طَغٰى وَاسْتَكْبَرَا
وَصَغَّرَ الْحَقَّ وَسَنَّ الْمُنْكَرَا بِشَتْمِهٖ نَبِيَّنَا الْمُظَفَّرَا

یعنی: ہم نے مِسْعَر (خبیث جن) کو قتل کر دیا وہ سرکش اور متکبر تھا، وہ ہمارے کامیاب و کامران نبی کی بدگوئی کرتا تھا اور حق کا مُنکِر تھا۔ (الاصابۃ، ۱۴۸/۳، رقم: ۳۴۸۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

عبدالرحمٰن نام رکھا

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام عبدالرحمٰن بھی رکھا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں میرا نام عبدِ شَمْس (سُورج کا بندہ) تھا، پھر دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے میرا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۳۳۷/۶، رقم: ۶۳۱۹)

تم "ابو راشد عبدالرحمٰن" ہو

حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے 100 افراد کا وفد لے کر حاضر ہوئے اور دولتِ ایمان سے نوازے گئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی حاضری کا اَحوال سناتے ہیں کہ میرے ساتھ آنے والے لوگوں نے مجھ سے کہا: پہلے تم جا کر نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم سے ملاقات کرو، اگر تمہیں ان میں پسندیدہ بات نظر آئے تو ہمیں

www.dawateislami.net

آ کر بتانا ہم بھی حاضری دیں گے ورنہ تم واپس آ جانا ہم لَوٹ جائیں گے۔ میں نے حاضر ہو کر کہا: اَنْعِمْ صَباحاً یَا مُحَمَّد! یعنی صبح بخیر اے محمد! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ اہلِ ایمان کا سلام نہیں۔ میں نے عَرض کیا: تو پھر کس طرح سلام کروں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم اہلِ ایمان کے ہاں آؤ تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ میں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ وبَرَکَاتُہ، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا نام دریافت فرمایا، میں نے کہا: ابو معاویہ عَبْدُ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰی۔ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم ''ابو راشِد عبد الرحمٰن'' ہو۔ نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے میری عزت افزائی فرمائی، مجھے بٹھایا، مجھے اپنی چادر اور عصا عطا فرمایا۔ (جمع الجوامع، ۱۵/۵۵۱، حدیث: ۱۵۱۰۲ ملخصًا)

اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمٰن رکھو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن اَبُو سَبْرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما صحابی ابنِ صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شمار کُوفہ میں رہائش پذیر صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ میرے دادا کے ساتھ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العِباد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے ہاں

www.dawateislami.net

گئے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے میرے دادا سے پوچھا: تمہارے اس بیٹے کا نام کیا ہے؟ انہوں نے عَرْض کی: عَزِیز۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: اس کا نام عَزِیز نہیں ''عبدالرحمٰن'' رکھو، سب سے اچھے نام عبدُ اللہ، عبدُ الرحمٰن اور حارِث ہیں۔ (اسد الغابۃ، ۳/۴۶۶، رقم: ۳۳۱۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: عَزِیْز اَسماءِ الٰہیہ میں سے ہے عزت سے بنا ہے، مسلمان میں فِروتنی (یعنی انکساری)، عجز و نیاز چاہیے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ضروری وضاحت

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام (یعنی عبد اللہ اور عبدالرحمٰن) **محمد و احمد** سے بھی افضل ہیں، کیونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمِ پاک **محمد و احمد** ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود **اللہ** تعالٰی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے منتخب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث میں **مُحَمَّد** نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اسماءِ الٰہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں کی دو قسمیں ہیں: ذاتی اور صفاتی، ذاتی نام صرف ''**اللہ**'' ہے۔ اس ذاتی نام کو کسی انسان کے لیے رکھنا جائز نہیں ہے اگر عبد کی اِضافت کے ساتھ ''**عبدُ اللہ**'' رکھا جائے تو جائز بلکہ باعثِ فضیلت ہے۔ پھر صفاتی ناموں کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً: رحمٰن (ہمیشہ رحم فرمانے والا)، **قُدُّوس** (بڑا پاک)، **قَیُّوم** (از خود ہمیشہ قائم رہنے والی ذات) وغیرہ، اگر یہ نام عبد کی اِضافت کے ساتھ رکھے جائیں مثلاً عبد القُدُّوس، عبد القَیُّوم تو جائز ہے۔ ﴿2﴾ جو نام **اللہ** عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، مثلاً: علی، رَشید، کبیر، بَدِیع وغیرہ، یہ نام عبد کی اضافت اور اس کے بغیر رکھنا بھی جائز ہے، البتہ اس قسم کے ناموں کے رکھنے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ ان ناموں کے وہ معنیٰ مُراد نہ لئے جائیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان کے ہی لائق ہیں، مثلاً: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ''**رشید، کبیر**'' ہونا **ذاتی** ہے اور مخلوق کے اندر یہ معنیٰ **عطائی** ہیں۔ **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد 3 حصہ 16 صَفْحَہ 602 میں فرماتے ہیں: بعض اَسماءِ الٰہیہ جن کا اِطلاق (بولا جانا) **غیرُ اللہ** پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے **علی، رشید، کبیر، بدیع**، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنیٰ مُراد نہیں ہیں جن کا اِرادہ **اللہ** تعالیٰ پر اِطلاق کرنے (بولنے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام

www.dawateislami.net

رکھنا جائز ہے، مَثَلاً **العَلی، اَلرَّشید**۔ ہاں اس زمانہ میں چُونکہ عوام میں ناموں کی تَصغیر کرنے کا بکثرت رَواج ہوگیا ہے، لہٰذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خُصُوصاً جب کہ اسماءِ اِلٰہیّہ کے ساتھ **عبد** کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مَثَلاً **عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز** کہ یہاں مُضاف اِلَیہ سے مُراد **اللہ** تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر (چھوٹا کرنا) اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ **کفر** ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تَصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق کی تَصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اِسی لیے وہ حُکْم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ اِحتمال (گمان) ہو۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۸)

''جبار'' نام تبدیل کر کے ''عبدالجبار'' رکھا

حضرتِ سیِّدُنا عبدالجبار بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پہلا نام ''جبار بن حارِث'' تھا، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تم ''عَبْدُ الْجَبَّار'' (زبردست قدرت والے کے بندے) ہو۔ (اسد الغابۃ، ۱/ ۳۸۷، رقم: ۶۶۷)

عرض: ''عبد'' سے رکھے جانے والے ناموں کی فہرس اسی کتاب کے صفحہ 122 پر ملاحظہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نامِ محمد کی برکتوں پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفٰے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نام

www.dawateislami.net

اقدس ''محمد'' پر نام رکھنا بہت بڑی سعادت ہے ایک سَروے کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ''محمد'' ہے۔ نامِ ''محمد'' کی فضیلت خود ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

❁ جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ بَرَکت کے لئے اس کا نام **محمد** رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنزالعمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/ ۱۷۵، حدیث ۴۵۲۱۵)

❁ جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر بَرَکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنزالعمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/ ۱۷۵، حدیث ۴۵۲۱۳)

❁ روز قیامت دو شخص ربُّ الْعِزّۃ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حُکْم ہوگا: انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عَرْض کریں گے: الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام **احمد** یا **محمد** ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔

(مسند الفردوس، ۲/ ۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵)

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(کشف الخفاء، حرف الخاء، ۱/ ۳۴۵، حدیث: ۱۲۴۳)

www.dawateislami.net

❁ جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ''محمد'' نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں بَرَکت نہ ہوگی۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، ١/ ٢٧٥)

❁ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے، وہ ضرور جاہل ہے۔ (معجم کبیر، ١١/ ٥٩، حدیث: ١١٠٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رزق میں بَرَکت ہوجاتی

حضرت سیِّدُنا امام مالک علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الخالق فرماتے ہیں: اہلِ مکہ آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ جس گھر میں بھی محمد نام کا کوئی فرد ہوتا ہے تو اس گھر میں خیر و بَرَکت ہوتی ہے اور ان کے رِزْق میں کثرت ہوتی ہے۔

(المنتقی شرح مؤطا امام مالك، ٩/ ٤٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''لفظ ''محمد'' کے بارے میں ایمان افروز مدنی پھول

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں لکھتے ہیں: لفظ محمد کے معنی ہیں: ہر طرح تعریف کیا ہوا، ہر وَقْت، ہر زمانہ، ہر زبان میں حمد و ثناء کئے ہوئے، حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضورِ اَنور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم تمام خلقت سے افضل، تمام رسولوں کے سردار ہیں اسی طرح حضورِ اَنور صلَّی اللّٰہ

www.dawateislami.net

علیہ وسلّم کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے ناموں کا سردار ہے، اس نامِ پاک کے بے شمار فضائل ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) اس نام پاک کو اللہ تعالیٰ کے نام یعنی لفظِ ''اللّٰہ'' سے بہت مناسبت ہے، اللّٰہ میں حرف چار، چاروں حرف نقطوں سے خالی ہیں، ان میں ایک ''شد(ّ)''، دو ''حرکتیں''، ایک ''سکون(ْ)'' ہے، اسی طرح لفظ ''محمد'' چار حرف، چاروں حرف نقطوں سے خالی، ایک ''شد(ّ)'' دو ''حرکتیں'' ایک ''سکون''۔

(۲) لفظِ ''اللّٰہ'' بولنے سے دونوں ہونٹ جدا ہو جاتے ہیں، لفظِ ''محمد'' کہتے ہیں تو دونوں لب مل جاتے ہیں، کہ وہ مخلوق کو خالق سے ملانے ہی تو آئے ہیں، اگر ان کا واسطہ نہ ہو تو مخلوق خالق سے بہت دُور رہے۔

(۳) لفظ ''اللّٰہ'' اپنی دلالت میں حرفوں کا محتاج نہیں، اگر اوّل (یعنی شروع) کا الف نہ رہے، تو ''لِلّٰہ'' بن جاتا ہے، اگر اوّل (یعنی شروع) کا لام بھی نہ رہے تو ''لہ'' ہے، اگر درمیان کا الف بھی نہ ہو تو ''ہ'' ہے، یونہی لفظ ''محمد'' دَلالت میں حرفوں کا حاجت مند نہیں، اگر اوّل (یعنی شروع) کی میم الگ ہو جائے تو ''حمد'' رہتا ہے اگر ''ح'' بھی اُڑ جائے تو ''مَدّ'' ہے یعنی کھینچنا، مخلوق کو کھینچ کر خالق تک پہنچانا، اگر بیچ کی میم بھی نہ رہے تو ''دال'' بمعنی رہبر۔

(٤) سب کے نام ان کے ماں باپ رکھتے ہیں، لَقَب قوم دیتی ہے، خطاب حکومت سے ملتا ہے، مگر حضورِ اَنور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے نام، لَقَب و خطاب

www.dawateislami.net

سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرشتے کی بشارت سے یہ نام رکھا۔

(۵) دوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں، مگر حضور اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا نام عالَم کی پیدائش سے پہلے عرشِ اعظم پر لکھا گیا تھا اور حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ولادت سے قریباً 600 برس پہلے اپنی قوم کو فرمایا: اِسْمُہٗ اَحْمَد ان کا نام پاک احمد ہے، پچھلی قومیں آپ کے نام کی بَرَکت سے دعائیں مانگتی تھیں۔

(۶) کوئی شخص آپ کو ''محمد'' کہہ کر بُرا نہیں کہہ سکتا، اگر کہے گا تو خود اپنے منہ سے جھوٹا ہوگا کہ انہیں کہتا تو ہے ''محمد'' یعنی لائقِ حمد اور کرتا ہے برائیاں، اسی لئے کفارِ مکہ نے آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا نام ''مُذَمَّم'' رکھ کر آپ کی شانِ اقدس میں بکواس کی، حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: کہ دیکھو ہم کو ہمارے رب تعالیٰ نے ان کفار کی گالیوں سے بچایا، یہ لوگ ''مُذَمَّم'' کو برا کہتے ہیں، ہوگا کوئی ''مُذَمَّم''، ہم تو ''محمد'' ہیں۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، ۴/ ۴۸۴، حدیث: ۳۵۳۳)

(۷) حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا نام ''محمد'' بہت جامع ہے، جس میں حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بے شمار فضائل بیان ہوگئے ہیں، آدم کے معنی تھے مٹی سے پیدا ہونے والے، اِبراہیم کے معنی ہیں ''مہربان باپ، اَبٌ رَّحِیْم''،

www.dawateislami.net

نُوح کے معنی ہیں ''خوف خدا سے گریہ وزاری ونوحہ کرنے والے''، عیسٰی کے معنی ہیں ''بہت شریفُ النَّفْس، کریمُ الطَّبْع'' ان تمام ناموں میں ایک ایک وَصْف کی طرف اِشارہ ہے، مگر ''محمد'' کے معنی ہیں ہر طرح ہر وَصْف میں بے حد تعریف کئے ہوئے، اس میں حضورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے لاتعداد کمالات وخوبیوں کی طرف اِشارہ ہوگیا۔

(۸) لفظ ''محمد'' میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دنیا وآخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد وثناء ہوا کرے گی، اسی خبر کی صداقت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی، بلکہ جو حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے وابستہ ہوگئے ان کی بھی تعریف ہوگئی، فرش پر ان کی دُھوم، عرش پر ان کے چرچے، اعلیٰ حضرت (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) نے کیا خوب فرمایا:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

(۹) جو اپنے بیٹے کا نام محبت میں ''محمد'' رکھے، اللہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے گا کہ مجھے ایسے شخص کو عذاب دیتے حیا آتی ہے جس نے میرے محبوب کی محبت میں اپنے بیٹے کا نام ''محمد'' رکھا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۱۴/۲۲۰ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

''محمد'' نام رکھا

کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایسے ہیں جن کا نام خود سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''**محمد**'' رکھا، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن **طَلْحَہ** رضی اللہ تعالٰی عنہما، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب بنت **جَحْش** رضی اللہ تعالٰی عنہما کی بہن حضرتِ سیدتنا **حَمْنَہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ جب آپ کی ولادت ہوئی آپ کے والد حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ آپ کو سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس لے گئے تاکہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم بچے کو گھٹی دیں اور اس کا نام رکھیں، پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کا نام ''**محمد**'' رکھا اور اپنی کنیت ''**اَبُو الْقَاسِم**'' عطا فرمائی۔ (اسد الغابۃ، ۵/۱۰۱، رقم: ۴۷۳۸ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ان شاء اللہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا

حضرتِ سیِّدُنا ابو شُعَیب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ، امام عطاء رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ''اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام **محمد** رکھا۔'' اِنْ شَآءَ اللہ الْعَزِیز لڑکا ہوگا۔

(فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۶۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

بے ادبی نہ ہونے پائے

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: **محمد** بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر (یعنی نام بگڑنے) کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے[1] اور ہندوستان (پاک و ہند) میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی بَرَکت بھی ہوگی اور تَصْغِیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہار شریعت، ۳/۳۵۶)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کا طریقہ کار

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: فقیر غفر اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف **محمد** نام رکھا پھر نامِ اَقدس کے حفظِ آداب اور باہم تمیز (یعنی پہچان) کے لئے عُرف جُدا مقرر کئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۸۹)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

جب شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی

[1] مثلاً بلال رضا، بلال رضا وغیرہ

www.dawateislami.net

ہے تو عُموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: محمد اور پکارنے کے لئے عُرف مثلاً: رَجَب رضار کھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اِضافہ امامِ اہلسنّت مجدِدِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

1000 ڈالر انعام

ایک اخباری اطلاع کے مطابق نامِ ''محمد'' کے قدر دان ایک مسلمان حکمران نے اِعلان کیا ہے کہ جو لوگ اپنے نومَولود بچوں کے نام نبی آخر الزمان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نامِ نامی ''**محمد**'' کے نام پر رکھیں گے انہیں ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ جشنِ ولادتِ نبی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موقع پر کئے جانے والے اعلان میں مسلمان حکمران نے کہا ہے کہ ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ ان کی والدہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا کیونکہ یہ خیال بنیادی طور پر والدہ نے ہی پیش کیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو والدین اپنی بیٹیوں کے نام اُمہات المومنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنھن کے ناموں پر رکھیں گے ان کو بھی ایک ہزار ڈالر ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ اس اِعلان پر اس ملک میں رہنے والے مسلمان خاندانوں میں خوشگوار ردِّعمل سامنے آیا ہے۔

(جنگ اردو آن لائن 16 جنوری 2014 بتصرف قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط

خیال رہے کہ پکارنے کے لئے نام ایسا رکھا جائے جسے **محمد** کے ساتھ ملا کر بولنے میں بے ادبی وغیرہ نہ ہو، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلبِ علی (علی کا کُتا)، کلبِ حسین، کلبِ حسن، غلام علی، غلامِ حسین، غلامِ حَسَن، نثارِ حُسَین (حسین پر نثار ہونے والا)، فِدا حُسین (حسین پر فِدا ہونے والا)، قُربان حسین، غلامِ جیلانی (جیلانی کا غلام) و اَمثال ذٰلک کے اَسماء (یعنی اسی طرح کے دوسرے ناموں) کے ساتھ نام پاک (یعنی محمد) ملا کر کہا جائے، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ وَنَجِّنَا مِنْ مُوْرِثَاتِ الْغَضَبِ، اٰمین (اے اللّٰہ! ہمیں حُسنِ ادب سے نواز اور اسبابِ غضب سے بچا۔ آمین۔ت) (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۶۸۳)

مفتیٔ اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الاکرم نے اِصلاح فرمائی

سِراجُ الْعارِفین حضرتِ علامہ مولانا غلامِ آسی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے نام کے شروع میں بَرَکت کے لیے لفظ ''**محمد**'' شامل کرلیا تھا۔ اِس پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم مولانا مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے تنبیہ فرمائی کہ یہاں اِسم رِسالت (یعنی محمد) نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے فوراً عَرض کیا کہ حُضُور پھر ''محمد عبدُ الحَیّ'' کا کیا حُکم ہوگا؟ اِس کے جواب میں حضرت نے فرمایا: کُجا عبد الحیّ و کُجا غلامِ آسی (یعنی کہاں عبد الحیّ اور کہاں غلامِ آسی)؟ علامہ

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: ''یہ جواب سن کر میں حیرت زدہ رہ گیا اور حضرت کے تَفَقُّہ فِی الدِّین کی عظمت دل میں خوب خوب رَچ بس گئی۔''

حضور مفتیٔ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم نے اپنے اِرشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شروع میں لفظ ''**محمد**'' لایا جائے، اگر اُس نام کا اِطلاق لفظ ''**محمد**'' پر دُرُست ہو تو وہاں لفظ ''**محمد**'' لانا درست ہوگا (جیسے محمد صادق) اور اگر نام کا اِطلاق لفظ ''**محمد**'' پر دُرُست نہ ہو تو وہاں لفظ ''**محمد**'' شروع میں لانا دُرُست نہ ہوگا (جیسے محمد غلام حسین)۔ حُضُور سیِّدِ عالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عبدُ الْحیّ[1] ہیں لہٰذا محمد عبدُ الْحَیّ کہنا درست ہے لیکن غلامِ آسی نہیں ہیں، اِس لئے ''محمد غلامِ آسی (یعنی ''آسی'' کا غلام)'' کہنا نامناسب ہے۔

(جہانِ مفتیٔ اعظم، ص ۴۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام **محمد** رکھے تو اسے چاہیے اِس نامِ پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کُشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم سے مَرْوِی ہے کہ نبی

[1]: یعنی اللّٰہ کے بندے ہیں کیونکہ ''حَیّ'' اللّٰہ تعالٰی کا صفاتی نام ہے

www.dawateislami.net

کریم رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیٹے کا نام **محمد** رکھو تو اس کی عزّت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسکی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔ (الجامع الصغیر، ص ۴۹، حدیث: ۷۰۶) ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب لڑکے کا نام **محمد** رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

(مسند البزار، ۹/ ۳۲۷، حدیث: ۳۸۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام بدل دیا

ایک شخص کا نام **محمد** تھا حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی اس کو گالی دے رہا ہے، بلا کر کہا کہ دیکھو تمہاری وجہ سے **محمد** کو گالی دی جارہی ہے، اب تادَمِ مرگ (یعنی اپنی موت تک) تم اس نام سے پکارے نہیں جاسکتے، چنانچہ اسی وَقْت اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا گیا۔ پھر بَنُو طَلْحَہ کے پاس پیغام بھیجا جو لوگ اس نام کے ہوں ان کے نام بدل دیئے جائیں۔ اتفاق سے وہ لوگ سات آدمی تھے اور ان کے سردار کا نام **محمد** تھا۔ اس نے کہا: خود رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہی نے میرا نام **محمد** رکھا ہے۔ بولے: اب میرا اِس پر کوئی زور نہیں چل سکتا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ۶/ ۲۶۷، حدیث: ۱۷۹۱۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

میں بے وضو تھا

سلطان محمود غزنوی نے ایک بار ایاز کے بیٹے کو پکارا: اے ایاز کے بیٹے! اِستنجے کے لئے پانی لا۔ ایاز نے تھوڑے دنوں بعد عَرض کی کہ حضور! مجھ سے یا اس سے (یعنی میرے بیٹے سے) کیا قصور ہوا کہ آپ نے اس کا نام نہ لیا؟ فرمایا: تیرے بیٹے کا نام **محمد** ہے، میں اس دن بے وضو تھا، میں نے کبھی بغیر وضو **محمد** نام کو اپنی زبان سے ادا نہ کیا۔

هزار بار بشَویَم دَهن بَمُشك وگلاب!

هُنوز نامِ تو گُفتَن کمالِ بے ادبی اَسْت

(یعنی: میں اپنے منہ کو ہزار بار مشک وگلاب سے دھوؤں تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے)

(تفسیر نعیمی، ٤/٢٢١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایسی صورت میں ''محمد'' پر درود پاک نہیں لکھا جائے گا

اگر کسی شخص کا نام **محمد** ہو تو بعض کم عِلْم لوگ اس کا نام لکھتے ہوئے نام کے ساتھ دُرود ''صلی اللّٰہ علیہ وسلَّم'' لکھتے ہیں یا پھر ''م'' یا ''صلعم'' وغیرہ لکھ دیتے ہیں، یہاں پر چونکہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات مُراد نہیں ہوتی اس لئے دُرودِ پاک نہ لکھا جائے اور نہ ہی کوئی علامت ''م'' یا ''صلعم'' وغیرہ لکھیں بلکہ جہاں سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ اقدس لکھیں تو مکمل

www.dawateislami.net

دُرُود (مثلاً صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) لکھئے، ''م'' یا ''صلعم'' وغیرہ کی علامت نامِ مبارک کے ساتھ لکھنا بھی ناجائز وحرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت (جلد1)'' کے صفحہ 77 پر ہے: نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم لکھے، بعض لوگ براہِ اختصار ''صلعم'' یا ''م'' لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز وحرام ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''محمد نبی، احمد نبی'' نام نہ رکھا جائے

محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبیُّ الزَّمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نَبِیُّ اللہ بھی سنا گیا ہے، غیرِ نبی کو نبی کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوسکتا۔ **تنبیہ:** اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنی کا لحاظ نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تو یہ شخص مُراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان اِبلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گُریز نہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور بُرے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو، نیز حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے بُرے ناموں کو بدلا نہ ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ؟ (بہارِ شریعت، ۳/۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

''محمد بخش، احمد بخش'' نام رکھنا جائز ہے

محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔ (بہارشریعت، ٣/٦٠٤)

''غلامِ محمد، غلامِ صدیق'' نام رکھنا جائز ہے

غلامِ محمد، غلامِ صدیق، غلامِ فاروق، غلامِ علی، غلامِ حسن، غلامِ حسین وغیرہ اَسما جن میں اَنبیاء وصحابہ و اَولیا کے ناموں کی طرف غلام کو اِضافت کر کے نام رکھا جائے یہ جائز ہے اس کے عدمِ جَواز کی کوئی وجہ نہیں۔ (بہارشریعت، ٣/٦٠٤)

''عبدالمصطفٰے، عبدالنبی'' نام رکھنا جائز ہے

عبدُالْمُصْطَفٰے، عَبْدُالنَّبِی، عبدُالرَّسُول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عُبُودِیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اِضافت غیرُ اللہ کی طرف یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے[1] (بہارشریعت، ٣/٦٠٤) اسی طرح عبدالجمال اور عبدالرفیق نام رکھنا بھی جائز ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] :اس حوالے سے تفصیلی معلومات کے لئے فتاوٰی رضویہ جلد 24 صفحہ 666 تا 669 اور 671 کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

''یسین، طٰہٰ'' نام رکھنا منع ہے

طٰہٰ، یٰس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مُقَطَّعَاتِ قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اَسمائے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ہیں اور بعض علما نے اسمائے الٰہیہ سے کہا۔ بہرحال جب معنی معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا **اللہ تعالٰی** کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ملا کر ''محمد طٰہٰ''، ''محمد یٰس'' کہنا بھی ممانعت کو دَفع (یعنی دُور) نہ کرے گا۔ (بہارشریعت، ۶۰۵/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''غَفُور الدِّین'' نام رکھنے کا حکم

غَفُورُ الدِّین (نام) بھی سخت قَبیح و شَنیع ہے، غفور کے معنی مٹانے والا، چھپانے والا، **اللہ** عزوجل غفورِ ذُنوب ہے یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مٹاتا عیوب چھپاتا ہے، تو غفورُ الدِّین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔

(فتاوٰی رضویہ، ۶۸۱/۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی بُزُرگ کو قیّوم زماں کہنا کیسا؟

سوال: کسی کا نام عبدالقیوم ہو اُس کو قیّوم کہہ کر پکارنا کیسا؟ اِسی طرح کسی بزرگ کو

www.dawateislami.net

''قیّومِ جہاں'' یا قیّومِ زَماں'' کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنا **سخت حرام** ہے۔ بعض **فُقہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام کے نزدیک بندے کو **اللّٰہ** عزوجل کے مخصوص ناموں جیسے **قیوم، قُدّوس یا رحمٰن** کہہ کر پکارنا کفر ہے۔ ''قیّومِ جہاں'' یا ''قیّومِ زماں'' کہنے کا ایک ہی حُکْم ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ **فتاویٰ رضویہ** جلد 15 صَفحہ 280 پر فرماتے ہیں: **فُقہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام نے ''قیّومِ جہاں'' غیرِ خدا کو کہنے پر **تکفیر** فرمائی۔ مَجمَعُ الْاَنْھُر میں ہے: ''اگر کوئی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَسماءِ **مُختَصّہ** (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اِطلاق مخلوق پر کرے جیسے اِسے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) **قُدّوس، قَیّوم یا رحمٰن** کہے تو یہ کفر ہو جائے گا۔'' (مجمع الانھر، ۲/ ۵۰۴)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمٰن کہہ کر نہ پکاریئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' کے صفحہ 591 پر مذکورہ بالا سوال جواب کے بعد لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سخت تاکید ہے کہ کسی بھی شخص کو **رحمٰن، قَیّوم** اور **قُدّوس** وغیرہ مت کہئے بلکہ عادت بنائیے کہ جس کا نام **اللّٰہ** کے کسی نام میں ''عبد'' کی اِضافت کے ساتھ ہو مَثَلاً جن کا نام عبدالمجید یا عبدالکریم وغیرہ ہو ان کو مجید یا کریم کہہ

www.dawateislami.net

کرنہ پکاریں، اُس میں سے ''عبد'' خارج نہ کریں، ہاں! غیرِ خدا کو ''مجید'' یا ''کریم'' کہنا کفر نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۹۱)

عبدُ القادِر کو قادِر کہنا کیسا؟

سُوال: عبدُ القادِر، عبدالقدیر، عبدالرَّزّاق وغیرہ نام والے افراد کو قادِر، قدیر اور رزّاق کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اِس طرح کے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت **حُضُور مفتیِ اعظم ہند** مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں: ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حَذْف (یعنی الگ کر دینا) بَہُت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحدِ **کفر** تک بھی پہنچتا ہے۔ **قادِر** کا اِطلاق تو غیر پر جائز ہے، اس صورت میں عبدُ القادِر کو **قادِر** کہہ کر پکارنا **بُرا** ہے مگر **قدیر** کا اِطلاق غیرِ خدا پر ناجائز۔ کَمَا فِی الْبَیْضَاوِی (جیسا کہ بَیضاوی میں ہے) اور اگر کسی کا نام عبدُ القدوس، عبدالرحمٰن، عبدالقیوم ہے تو اسے **قدوس، رحمٰن، قیوم** کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبدُاللّٰہ ہو (اُس کو) ''**اللّٰہ**'' کہنا بَہُت سخت بات ہے۔ والعِیاذُ بِاللّٰہ تعالٰی۔ جس کا نام عبدُ القادِر ہو اُسے بھی عبدُ القادِر ہی کہا جائے، جس کا عبدُ القدیر اسے عبدُ القدیر ہی کہنا ضَرور ہے۔ عبدُ الرَّزّاق کو عبدُ الرَّزّاق، عبدُ المُقتَدِر کو عبدُ المُقتَدِر۔ غیر پر اطلاقِ قَدیر و مُقتَدِر (یعنی **اللّٰہ** عزوجل کے علاوہ کسی غیر کو قدیر اور مقتدر کہہ سکتے ہیں یا نہیں اِس مسئلے) میں عُلما کا اِختِلاف ہے۔ کَمَا فِی غَایَۃِ الْقَاضِی

www.dawateislami.net

حاشیہ شَرحُ الْبَیْضاوی۔ (فتاوی مصطفویہ، ص۸۹۔۹۰)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''عبدالقیوم'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبیدہ عبدُ الْقَیُّوْم اَزْدِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنے آقا ابوراشد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے ساتھ بنواَزْد کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی خدمت میں آئے، بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ابوراشد سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ بولے: عبدالعُزیٰ ابومُغْوِیہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: تم ''عبدالرحمٰن ابوراشد'' ہو۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عَرض کی: میرا غلام۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ عَرض کی: قیوم (ہمیشہ قائم رہنے والا)۔ ارشاد فرمایا: یہ عبدالقیوم (ہمیشہ قائم رہنے والے کا بندہ) ہے۔

(اسدالغابۃ، ۳/۵۲۵، رقم: ۳۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُزُرگانِ دین سے نام رکھوانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین سے بچوں کا نام رکھوانا باعثِ خیر وبَرَکت ہوتا ہے، دورِ رسالت سراپا بَرَکت میں صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی

www.dawateislami.net

آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لاتے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے لئے دعا کرتے، نام رکھتے اور بسا اوقات اسے گھٹی بھی دیتے، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے لیے خیر و بَرَکت کی دعا فرماتے اور تَحْنِیک فرمایا (یعنی گُھٹی دیا) کرتے تھے۔ (مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیك، ص ١١٨٤، حدیث: ٢١٤٧) ایسی ہی چند روایات ملاحظہ ہوں:

(١) بچے کا نام "عبدُاللہ" رکھا

حضرت سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطلحہ اَنصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بیٹے عبدُ اللہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا، اس وَقْت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عَرْض کی: جی ہاں۔ پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں اور بچے کا منہ کھول کر اس کے منہ میں ڈال دیں، وہ بچہ اسے چُوسنے لگا۔ پھر

www.dawateislami.net

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے۔'' اور اس بچے کا نام عبدُ اللہ رکھا۔

(مسلم:کتاب الادب،باب استحباب تحنيك المولود....الخ،ص ١١٨٣ ،حديث: ٢١٤٤)

(٢) ''اِبراہیم'' نام رکھا

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام ''اِبراہیم'' رکھا اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔

(مسلم،کتاب الادب،باب استحباب تحنيك المولود....الخ ،ص ١١٨٤،حديث: ٢١٤٥)

(٣) ''عبدُ الْمَلِک'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا نابُیْط بن جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ وہ اسے لے کر نبیِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے پاس آئے اور عَرض کی: یا رسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ اس کا نام رکھیں، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام عبدُ الْمَلِک رکھا اور اس کے لیے بَرَکت کی دعا کی۔

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد،٨/٣٢٥،رقم:٤٥٨٥)

(٤) ''سِنان'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سِنان بن سَلَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے

www.dawateislami.net

ہیں: میں غزوۂ حُنَین کے دن پیدا ہوا، میرے والد کو میری وِلادت کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے کہا: مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے دفاع میں تیر چلانا مجھے بیٹے کی خوشخبری سے زیادہ محبوب ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ٧/٢٤٦، حدیث: ٢٠٠٩٣) پھر میرے والد مجھے جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس لائے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے گھٹی دی، میرے منہ میں لعابِ دَہن ڈالا، میرے لیے دعا کی اور میرا نام ''سِنان (یعنی نیزے کی نوک)'' رکھا۔ (الاستیعاب، ٢/٢١٧، رقم: ١٠٧٦)

(۵) ''مُسرِع'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا مُسْرِع بن یاسِر جُہَنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے والد حضرتِ سیِّدُنا یاسر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو کسی سریہ[1] میں بھیجا گیا، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا مُسرع کی ولادت ہوئی، ان کی والدہ بچے کو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں لائیں اور عَرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کے والد لشکر کے ساتھ ہیں، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کا نام رکھیں، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے بچے کو لیا، اس پر ہاتھ پھیرا اور

مدینہ

[1]: وہ جنگی لشکر جس میں حضورِ انور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بنفسِ نفیس شامل ہوئے اُسے ''غزوہ'' اور جس میں لشکر روانہ فرمایا مگر خود شامل نہ ہوئے اُسے ''سریہ'' کہتے ہیں۔
(سیرت رسول عربی، ص ١٢٧ ملخصًا)

www.dawateislami.net

دُعا دی: اے اللہ! ان کے مردوں کو کثرت عطا فرما، ان کے گناہوں کو کم تر فرما، ان کو کسی کا محتاج نہ کر، پھر ارشاد فرمایا: میں نے اس کا نام مُسرِع (جلدی کرنے والا) رکھا ہے اس نے اسلام میں جلدی کی ہے۔

(اسد الغابۃ، ٥/١٦٤، رقم: ٤٨٦١ والاصابۃ، ٦/٥٠١، رقم: ٩٢٣١)

(٦) ''یحییٰ'' نام رکھا

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن خَلَّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عہد میں ہوئی، نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لائے گئے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور چبا کر گھٹی دی اور فرمایا: میں اس کا وہ نام رکھوں گا جو حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا، پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام یحییٰ رکھا۔

(اسد الغابۃ، ٥/٤٨٦، رقم: ٥٥٠٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ علیہ السلام کا نام کس نے رکھا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبلۂ اول میں دعا کرنے والے عظیم القدر عمر رسیدہ پیغمبر حضرتِ سیِّدُنا زکریا علیہ السلام کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے نہ صرف ان کو بیٹے کی بشارت دی بلکہ ان کا نام یحییٰ (علیہ السلام) بھی خود عطا فرمایا اور ارشاد ہوا:

www.dawateislami.net

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ (پ١٦، مریم:٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٧) ''مریم'' نام عطا فرمایا

حضرتِ سیِّدُنا ابومریم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عَرض کی: یا رسول اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ''ابومریم'' رکھی۔

(اسدالغابۃ، ٦/٣٠٠، رقم: ٦٢٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیر خانے سے نام عطا ہوا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفٰی رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) کی ولادت ہوئی تو

www.dawateislami.net

آپ اس وَقْت اپنے مُرشِد خانے میں تھے۔حضرت ابوالحسین نُوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: آپ بریلی تشریف لے جائیں۔اور ''ابوالبرکات محی الدین جیلانی'' نام تجویز فرمایا۔کچھ دن بعد حضرتِ نُوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوشِ نوری میں ڈال دیا گیا۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفٰی رضا خان رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔(تاریخ مشائخ قادریہ،۲ / ٤٤٧،ملخصًا) حضرت مفتی اعظم ہند کا پیدائشی اور اصلی نام **محمد** ہے،والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے عُرفی نام مصطفٰی رضا رکھا،یہ عرفی نام اس قدر مشہور ہوا کہ خاص و عام میں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔(جہانِ مفتی اعظم،ص۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوگوں کے بُرے نام رکھنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت،امامِ اہلسنّت،مجدِّدِ دین وملّت،مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں:کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی[1] کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اُسے ایذاء پہنچے،شرعًا ناجائز و حرام ہے۔اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی

[1] :اب دنیا میں تمام کافر حربی ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں،ص۲٤۲)

www.dawateislami.net

ہو،فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاویٰ رضویہ ۲۳/ ۲۰٤) لہٰذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عُمُوماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کیونکہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ (پ۲٦، الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نَہی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سُور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عَتِیق (جہنم سے آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (حق اور باطل میں

www.dawateislami.net

فرق کرنے والا) اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتُراب (مٹی والا) اور حضرت خالد کا سَیفُ اللّٰہ (اللّٰہ کی تلوار) رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم اور جو اَلقاب بمنزلہ عَلَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہوگئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کمزور نگاہ والا)، اَعْرَج (لنگڑا)۔ (''کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا'' کے تحت صدرالافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو! کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ (خزائن العرفان، ص۹۵۰)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیْر بن سَعْد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (جمع الجوامع، ۲۳/۷، حدیث: ۲۰۶۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا! وغیرہ سے۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، تحت الحدیث: ۲۰۶۱۲، ۴۱۶/۲)

کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حُکم

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے **سوال** ہوا: جو شخص کسی عالِم کی نسبت یا کسی

www.dawateislami.net

دوسرے کی لفظ مَردُود کہے یا یوں کہے کہ وہ ''بیوقوف'' ہے، کچھ نہیں جانتا اور ''اُلّو'' ہے، تو اس شخص کی نسبت شَرع شریف کیا حُکم دے گی؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق اِیذا دینا ہے اور مسلمان کی ناحق اِیذا شرعاً حرام۔ **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بِسَنَدٍ حَسَنٍ جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (المعجم الاوسط، ۲/ ۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷) پھر علمائے دین متین کی شان تو نہایت اَرفع واعلیٰ ہے ان کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا: ثَلٰثَۃٌ لَایَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّامُنَافِقٌ ذُوالشَّیْبَۃِ فِی الْاِسْلَامِ وَذُوالْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبُوالشَّیْخِ فِی التَّوْبِیْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔ یعنی سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ﴿ایک﴾ اسلام میں بُڑھاپے والا ﴿دوسرا﴾ عالم ﴿تیسرا﴾ بادشاہِ اسلام عادِل۔ (المعجم الکبیر، ۸/ ۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹) ایسا شخص شرعاً لائق تعزیر ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ (فتاوٰی رضویہ، ۱۳/ ٦٤٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

محبت بھرے نام سے پُکارنا

بَسا اوقات ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ تعالٰی عنھن کے ناموں کو مختصر یا تصغیر کرکے محبت بھرے انداز سے پکارتے ،اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یا عُثَیْم (مسند احمد، ۱۰/۱۰۱، حدیث: ۲۶۱۹۰) حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا اُنَیس (مسلم، ص ۱۲۶۴، حدیث: ۲۳۰۹) اور یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ (اے دو کانوں والے) (ترمذی، ۳/۳۹۹، حدیث: ۱۹۹۸) حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا جُوَیْبِر (جمع الجوامع، ۱۴/۲۰۸، حدیث: ۱۰۱۸۹) اور یَا جُبَیر (جمع الجوامع، ۱۴/۲۰۹، حدیث: ۱۰۲۰۰) حضرتِ سیِّدُنا مقدام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَا قُدَیم (ابی داؤد، ۳/۱۸۳، حدیث: ۲۹۳۳) حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو یا عَائِش (بخاری، ۲/۵۵۱، حدیث: ۳۷۶۸) اور شُقَیْرَاء (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع، ۳/۱۳۵، حدیث: ۷۸۲۳) اور حُمَیْرَاء (سُرخ رنگ والی) (الطبقات ابن سعد، ۸/۶۴-۶۳، رقم: ۴۱۲۸) اور یا عُوَیْش! (جمع الجوامع، ۵/۴۴۵، حدیث: ۱۶۳۸۰) حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو یَا زُوَیْنَب (جمع الجوامع، ۵/۴۸۹، حدیث: ۱۶۸۳۵) کہہ کر پُکارا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذہن میں رہے کہ ہمیں اس سلسلے میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند نہ ہو مگر وہ ادب و مروّت کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو اور بسا اوقات ہمارا انداز

www.dawateislami.net

دل آزاری کا بھی سبب بن سکتا ہے لہذا احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم ''سفینہ'' ہو

حضرتِ سیِّدُنا سفینہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے ساتھ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم میں سے جب کوئی تھکتا اپنی تلوار، ڈھال اور تیر مجھ پر ڈال دیتا یہاں تک کہ مجھ پر بہت سا سامان جمع ہو گیا، راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم سفینہ (جہاز) ہو۔ اس روز اگر میں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ بھی اُٹھا لیتا تو مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ جب آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے آپ کا نام پوچھا جاتا تو کہتے: میں بالکل نہیں بتاؤں گا، میرے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے میرا لقب سفینہ رکھا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار حدیث ابی عبدالرحمن سفینة، ۸/ ۲۱۵، حدیث: ۲۱۹۸۴-۲۱۹۸۷ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لقب کسے کہتے ہیں؟

نام کے علاوہ ایسے لفظ سے کسی کو پکارنا لَقَب کہلاتا ہے جس میں تعریف و بُرائی کا کوئی خاص معنی ہو۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۳۶) یہ عُمُوماً اہلِ محبت یا

www.dawateislami.net

دشمنوں کی طرف سے دیا جاتا ہے، خود نہیں رکھا جاتا۔

مختلف بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کے القابات اسی کتاب کے صفحہ 166 پر موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تخلص کی تعریف

شاعر کا وہ مختصر نام تَخَلُّص کہلاتا ہے جو اشعار میں استعمال ہوتا ہے، یہ عُمُوماً کلام کے آخری شعر میں آتا ہے۔

11 اکابرینِ اہل سنت کے تخلص

امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	رَضاؔ
استاذِ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حَسَنؔ
حضرت مولانا کفایت اللہ کافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	کافیؔ
اعلیٰ حضرت کے جدِ امجد کے شاگرد مولانا محمد حسن علمی بریلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	علمیؔ
مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	نوریؔ
حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حامدؔ
مَدَّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن رضوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	جمیلؔ
صدرالافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	نَعِیمؔ
حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	سالکؔ

www.dawateislami.net

والدِ صدرالا فاضل حضرت مولانا سید معین الدین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین	نُزْہَت
امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ	عطّار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبت بڑھانے کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طَلْحَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری سچی محبت کا باعث بنیں گی: ﴿۱﴾ جب تم اُسے ملو تو سلام کرو ﴿۲﴾ مجلس میں اس کے لیے فراخی اور وسعت پیدا کرو، اور ﴿۳﴾ اُسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ۔ (جمع الجوامع، ۱۴۱/۴، حدیث: ۱۰۸۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام اور کُنْیَت سے پکارو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام میں جس طرح ایک مسلمان کے لئے نام کی اہمیت ہے اور اچھے نام رکھنے کا حُکْم دیا گیا ہے اسی طرح کُنْیَت بھی اہمیت کی حامل ہے اور مسلمان کو کُنْیَت سے پکارنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حَنْظَلَہ بن حِذْیَم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُود و نوال صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص

www.dawateislami.net

کو اس کے محبوب نام اور کُنْیَت سے بلایا جائے۔

(جمع الجوامع، ١٤/٣٣٨-٣٣٩، حدیث: ١٠٩٠٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت کسے کہتے ہیں؟

اَلْکُنْیَۃُ مَا صَدَرَ بِاَبٍ اَوْ بِاُمٍّ اَوْ بِابْنٍ اَوْ بِاِبْنَۃٍ کُنْیَت سے مراد وہ نام ہے جو ''اَبٌ، اُمٌّ، اِبْن'' یا ''اِبْنَۃ'' سے شروع ہو۔ (التعریفات، ص ١٣٢) مثلاً ابوالقاسم، ابو بلال، ابو رجب اور ابنِ احمد وغیرہ

کُنْیَت میں ''ابو'' کے معنی

مرد کی کُنْیَت میں ''اَبُو'' کا لفظ آتا ہے، اگرچہ ''اَبٌ'' کا لغوی معنی باپ ہے لیکن کُنْیَت میں ہر جگہ ''اَبُو'' سے مراد باپ نہیں ہوتا، چنانچہ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: کُنْیَت میں ''اَبُو'' آتا ہے اس کے معنی ہر جگہ والد نہیں ہوتے ہیں بلکہ اکثر جگہ اس کے معنی ہوتے ہیں: ''والا'' جیسے ''اَبُوجَہْل'' جہالت والا، ''اَبُوھُرَیْرَہ'' بلیوں والے، ایسے ہی ''اَبُوالْحَکَم'' فیصلہ کرنے والا، ''اَبُوبَکْر'' کے معنی ہیں اَوَّلیَّت والے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٤١٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابو ہریرہ (چھوٹی بلی والے)

ایک بار سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ

www.dawateislami.net

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آستین میں چھوٹی سے بلی ملاحظہ فرمائی تو فرمایا: یَا اَبَا ھُرَیْرَۃ یعنی اے چھوٹی سی بلی والے۔ (عمدۃ القاری، کتاب المغازی، قصۃ دوس والطفیل، ۱۲/۳۵۴، تحت الحدیث: ۴۳۹۳) تب سے اس کنیت (یعنی ابو ہریرہ) کو اتنی شہرت مل گئی کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن لوگوں کی غالب اکثریت کو یاد ہی نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوتُراب (مٹی والے)

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کو گھر میں نہ پایا، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے استفسار فرمایا: تمہارے چچازاد کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ اِختلاف ہوگیا تھا اسلئے وہ مجھ سے ناراض ہوکر گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ (یعنی دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص سے فرمایا: جاؤ! دیکھو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر عَرْض کی: یا رسولَ اللّٰہ! وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم آرام فرمارہے تھے، چادر ان کے پہلو سے ہٹ گئی تھی اور

www.dawateislami.net

پہلوئے مبارک پر مٹی لگ گئی تھی۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مٹی صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے: قُمْ یَا اَبَا تُرَاب! قُم یَا اَبَا تُرَاب! اٹھے خاک والے! اٹھے خاک والے۔ (بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد، ١/١٦٩، حدیث: ٤٤١) حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کو تمام ناموں میں سب سے زیادہ محبوب اَبُوتُرَاب تھا اور جب انہیں اَبُوتُرَاب کہہ کر پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب التکنی بابی تراب وان کانت لہ کنیۃ اخری، ٤/١٥٥، حدیث: ٦٢٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوذر (چیونٹیوں والا)

شارحِ بخاری شمس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری شافعی (المُتَوَفّٰی ٩٥٦ھ) نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کنیت ابوذَر اس لئے ہوئی کہ آپ کے پاس روٹی رکھی تھی کہ اچانک اس پر چیونٹیاں نمودار ہوگئیں، آپ نے چیونٹیوں سمیت روٹی کا وَزْن کیا تو اس سے روٹی کے وزن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا: ان چیونٹیوں کو دیکھو! دنیا کے ترازو میں ان کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا اور پلڑا بھاری نہیں ہوا لیکن آخرت کا میزان بڑا ہونے کے باوجود ہلکا ہے اور ایک چیونٹی کی وجہ سے بھی وزن بڑھ جاتا ہے، اس دن سے آپ کی کنیت ابوذَر رکھ دی

www.dawateislami.net

گئی۔(شرح البخاری للسفیری، ۲/ ۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُنْیَت کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام میں کُنْیَت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ❁ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سمیت متعدد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، کثیر صحابہ وصحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، لاتعداد علماء، فقہاء، محدثین اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین نے کنیت کو اِختیار فرمایا۔ ❁ مذکورہ شخصیات میں سے کثیر تعداد نے نہ صرف ایک بلکہ دو اور دو سے زیادہ کنیتیں بھی رکھیں۔ ❁ کئی صحابہ کرام، صحابیات اور بزرگانِ دین کے اصل نام عام مسلمانوں کو معلوم ہی نہیں اور یہ حضرات نام کے بجائے اپنی کنیتوں سے مشہور ہیں، مثلاً: حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر (عبداللہ بن عثمان)، حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ (عبدالرحمٰن)، حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب انصاری (خالد بن زید)، حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ (نُعمان بن ثابت)، حضرتِ سیِّدُنا امام ابوداوٗد (سُلیمان بن اَشْعَث) وغیرہ رِضْوَانُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمعین۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کُنْیَت رکھنا

اگرچہ معروف یہی ہے کہ جس کی اولاد ہو وہی کنیت رکھتا ہے لیکن صاحبِ اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم

www.dawateislami.net

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایسے صحابہ کو بھی کنیت عطا فرمائی جن کی اس وَقْت اولاد نہ تھی، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن صُہَیْب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا صُہَیْب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنی کنیت "اَبُو یَحْیٰی" رکھتے ہو جبکہ ابھی تمہارے یہاں اولاد نہیں ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا صُہَیْب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جواب دیا: سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و اٰلہٖ وسلم نے میری کنیت "اَبُو یَحْیٰی" رکھی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یکنی قبل ان یولد لہ، ۴/ ۲۲۰، حدیث: ۳۷۳۸) جبکہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ و اٰلہٖ وسلم نے ان کی اولاد ہونے سے پہلے ان کی کنیت "اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰن" رکھی۔

(عمدۃ القاری، کتاب البر والصلۃ، باب الکنیۃ للصبی، ۱۵/ ۳۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے بچوں کی کُنْیَت رکھیں

اپنے چھوٹے بچوں کی بھی کنیت رکھ دینی چاہئے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: بَادِرُوا بِاَبْنَائِکُمُ الْکُنٰی، لَا تَلْزَمُھَا الْاَلْقَاب یعنی: اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو، کہیں اُن کے (بُرے) القاب

www.dawateislami.net

نہ پڑ جائیں۔

(کنز العمال،کتاب النکاح،الباب السابع، ۱۷۶/۸،جزء۱۶،حدیث:۴۵۲۲۲)

اس روایت کے تحت حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں: اس روایت میں اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ اپنے بچوں کے لئے کم عمری میں ہی کوئی اچھی کنیت رکھ دی جائے۔ بعض اوقات ایک ہی نام کئی افراد میں مشترک ہوتا ہے اور اس صورت میں لوگ ایسے شخص کو بلانے کے لئے کوئی نہ کوئی لقب رکھ دیتے ہیں جو کہ اکثر بُرا ہوتا ہے۔ بچے کی کنیت رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ بڑا ہوگا تو یہ کنیت اسے بلانے اور پکارنے کے لئے استعمال ہوگی اور کوئی اس کا بُرا لقب نہیں رکھے گا۔

(فیض القدیر،۲۵۱/۳،تحت الحدیث:۳۱۱۶،ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت یاد کرنے کی بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا خِضْر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیت ''اَبُو الْعَبَّاس''، نام ''بَلْیَا''، والد کا نام ''مَلْکَان'' جبکہ لقب ''خِضْر'' ہے جس کے معنی ہیں سبز چیز۔ حضرتِ سیِّدُنا خِضْر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جہاں تشریف فرما ہوتے وہاں آپ کی بَرَکت سے ہری ہری گھاس اُگ جاتی تھی اس لئے لوگ آپ کو خِضْر کہنے لگے۔

بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان حضرتِ سیِّدُنا خِضْر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ

www.dawateislami.net

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا اوران کے والد کا نام، آپ کی کنیت اور لقب (یعنی اَبُو الْعَبَّاس بَلْیَابِنُ مَلْکَان اَلْخِضْر) یاد رکھے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

(صاوی، ٤/١٢٠٧، پ١٥، الکھف:٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنیت شریعت کے مطابق ہونی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کے لئے زندگی کے دیگر معاملات کی طرح کنیت رکھنے میں بھی شریعت کا پاس رکھنا ضروری ہے کیونکہ بعض کنیتیں ایسی بھی ہیں جو شرعاً ممنوع ہیں۔ جس طرح ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمائے اسی طرح بعض کنیتوں کو بھی تبدیل کیا چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ہانی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ہمراہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے لوگوں کو سنا کہ وہ انہیں اَبُو الْحَکَم کہہ کر بلاتے ہیں۔ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں بلا کر ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی حَکَمْ (یعنی فیصلہ فرمانے والا) ہے اور حُکْم کا اختیار اسی کو ہے، تمہاری کنیت اَبُو الْحَکَم کیوں ہے؟ انہوں نے عَرْض کیا: جب میری قوم کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہوجائے تو وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور میں جو فیصلہ کردوں وہ اس پر راضی ہوجاتے ہیں۔ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: یہ بہت اچھا ہے، کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ عَرض گزار ہوئے: شُرَیح، مُسلِم اور عبداللہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے عَرض کی: شُرَیح۔ فرمایا: تو پھر تمہاری کنیت اَبُوشُرَیح ہے۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح ٤/٣٧٦، رقم: ٤٩٥٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بیٹے یا بیٹی کے نام پر کنیت اختیار کرنا بہتر ہے

شرح السنّہ میں ہے: بہتر یہ ہے کہ مرد اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت رکھے، اگر بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے، یونہی عورت کو چاہیے کہ اپنے بڑے بیٹے کی مناسبت سے کنیت اختیار کرے اور اگر بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے۔ (شرح السنۃ، کتاب الاستئذان، باب تغییر الاسماء، ٦/ ٣٩٤) چھوٹے بیٹے یا بیٹی کے نام سے کنیت اختیار کرنے میں بھی حرج نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیت

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ایک کنیت ''ابومحمد'' ہے، اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نَقْل فرماتے ہیں: امام قَسْطَلانی مَوَاہِبِ لَدُنِّیَہ وَمِنَحِ مُحَمَّدِیَّہ میں رسالہ میلاد و امام علامہ اِبْنِ طُغْرُبَکْ سے ناقل، مَرْوِی ہوا: آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے

www.dawateislami.net

عَرض کی: الٰہی! تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا: اے آدم! اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ الصلوۃ و السلام نے سر اٹھایا سرا پردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عَرض کی: الٰہی! یہ نور کیا ہے؟ فرمایا: هٰذَا نُوْرُ نَبِيٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ اَحْمَد وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ وَلَاخَلَقْتُ سَمَاءً وَلَاۤ اَرْضًا یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذُرِّیّت یعنی اولاد سے، اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں **محمد**، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

(المواهب اللدنية، ١/ ٣٥، فتاویٰ رضویہ، ٣٠/ ١٩٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللهُ تعالىٰ علىٰ محمَّد

کُنیت عطا فرمایا کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جس طرح متعدد مدنی منوں کا نام رکھا یوں ہی آپ نے کئی خوش نصیب افراد کو کنیت بھی عطا فرمائی، چنانچہ حضرت سیدتنا حَبِیبَہ بنت اَسْعَد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جب میرے یہاں بیٹے کی وِلادت ہوئی تو اسے سیدِ عالَم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عَرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! اس کا نام رکھ دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اٰلہ وسلم نے سَہْل نام رکھا اور اَبُو اُمامہ کنیت عطا فرمائی۔

(الطبقات الكبرى لابنِ سعد، ٨/ ٣٢٤ رقم: ٤٥٨٣)

www.dawateislami.net

حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو کنیت عطا فرمائی

حضرت سیدتنا ام عَیَّاش رضی اللہ تعالی عنہا سے مَرْوِی ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم کی شہزادی حضرت سیدتنا رُقَیَّہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم نے بچے کا نام عبد اللہ رکھا اور بچے کے والد حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ مقرر فرمائی۔ (اسد الغابۃ، ۳/ ۳٤۱ رقم: ۳۰٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

عورت بھی اپنی کنیت رکھے

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنے سرتاج، محبوبِ ربُّ العباد صلی اللہ تعالی علیہ و الہٖ وسلم سے عَرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ و الہٖ وسلم نے میرے سوا اپنی تمام اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کی کنیت رکھی ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم "اُمِّ عبدُ اللہ" ہو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یکنی قبل ان یولد لہ، ٤/ ۲۲۱، حدیث: ۳۷۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

www.dawateislami.net

مدینے کے پہلے بچے کے والد کی کنیت

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ مشہور قدیمُ الاسلام صحابی حضرتِ سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ مَروِی ہے کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن خَبَّاب رضی اللہ تعالٰی عنہما پیدا ہوئے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام عبد اللّٰہ رکھا اور خَبَّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اَبُو عَبْدُ اللّٰہ کنیت عطا فرمائی۔

(الاستیعاب، ۳/۸۹٤، رقم:۱۵۱۹ و الاصابة، ٤٠/ ٦٤، رقم: ٣٦٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹی کے نام پر بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے

اگرچہ معروف یہی کہ عُمُوماً بیٹے کے نام پر کنیت رکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی بیٹی کے نام پر کنیت رکھنا چاہے تو یہ نہ صرف جائز بلکہ حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مریم (نذیر) رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عَرض کیا: یا رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ابو مریم

www.dawateislami.net

رکھی۔(اسدالغابۃ،٦/٣٠٠، رقم:٦٢٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلِ سنت اور کنیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ایسی بزرگ ہستی ہیں جو لاکھوں لاکھ مسلمانوں کے لئے مرجعِ عقیدت ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ بھی کنیت دینے کی ادائے مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ادا کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ان مدنی اسلامی بھائیوں کو جنہوں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لی ہو، ان کو کنیتیں عطا فرماتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کثیر اسلامی بھائیوں کو امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے کنیتیں عطا کیں جن میں سے 76 درج کی جا رہی ہیں:

۞ اَبُوْ اِخْلَاص ۞ اَبُوْ اِسْمَاعِیْل ۞ اَبُوْ اُسَیْد ۞ اَبُوْ اِشْفَاق ۞ اَبُوْ اَکْبَر ۞ اَبُوْ اَکْمَل ۞ اَبُو الْاَشْرَاف ۞ اَبُو الْاَنْوَار ۞ اَبُو الْاِیْمَان ۞ اَبُو الْبِنْتَیْن ۞ اَبُو الْحَسَن ۞ اَبُو الْحَسَنَیْن ۞ اَبُو الْخِیَار ۞ اَبُو الْعَطَاء ۞ اَبُو

www.dawateislami.net

النُّور ۞ اَبُو الوَفَاء ۞ اَبُو اِنْعَام ۞ اَبُو اَنْوَارِالْمَدِیْنَہ ۞ اَبُو اَنْوَر ۞ اَبُو بِلَال ۞ اَبُو ثَوْبَان ۞ اَبُو جَمَال ۞ اَبُو جُنَیْد ۞ اَبُو حَاشِر ۞ اَبُو حَامِد ۞ اَبُو حَمَّاد ۞ اَبُو خَلِیْل ۞ اَبُو رَاشِد ۞ اَبُو رِضَا ۞ اَبُو رَجَب ۞ اَبُو زَاھِد ۞ اَبُو زِیَاد ۞ اَبُو سَائِل ۞ اَبُو سَجَّاد ۞ اَبُو سَعِیْد ۞ اَبُو سَلْمَان ۞ اَبُو شَاھِد ۞ اَبُو شَرَافَت ۞ اَبُو شَعْبَان ۞ اَبُو شَفِیْق ۞ اَبُو شَھِیْر ۞ اَبُو صَابِر ۞ اَبُو صَادِق ۞ اَبُو صَالِح ۞ اَبُو صَدَاقَت ۞ اَبُو طَاھِر ۞ اَبُو عَارِف ۞ اَبُو عُبَیْد ۞ اَبُو عَتِیْق ۞ اَبُو عُزَیْر ۞ اَبُو عَفِیْف ۞ اَبُو عَقِیْل ۞ اَبُو عَلِی ۞ اَبُو عُمَر ۞ اَبُو غُفْرَان ۞ اَبُو فَرَاز ۞ اَبُو فَیَّاض ۞ اَبُو کَرَم ۞ اَبُو کَلِیْم ۞ اَبُو کُمَیْل ۞ اَبُو مَاجِد ۞ اَبُو مُبِیْن ۞ اَبُو مُحَمَّد ۞ اَبُو مَدَنِی ۞ اَبُو مَسْعُوْد ۞ اَبُو مَنْصُوْر ۞ اَبُو مُوْسٰی ۞ اَبُو مِیْلَاد ۞ اَبُو نَاصِر ۞ اَبُو نُعْمَان ۞ اَبُو نَعِیْم ۞ اَبُو وَاجِد ۞ اَبُو وَاصِف ۞ اَبُو ھِلَال ۞ اَبُو یَاسِر ۞ اَبُو یُوْسُف۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنیت کی سنت کو زندہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کنیت رکھنا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سنت ہے لیکن فی زمانہ دیگر کئی سنتوں کی طرح یہ بھی ترک ہوتی جارہی ہے۔آیئے! ادائے سنت کی نیت سے کنیت کو اختیار کیجیے، اگر آپ صاحبِ اولاد ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ایک سے زیادہ مدنی منوں یا منیوں سے نوازا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت اختیار کریں اگر بیٹا نہ ہو تو بیٹی کی نسبت سے کنیت رکھیں، اولاد ہوتے ہوئے کسی اور نام سے کنیت رکھنا بھی درست ہے اور اگر آپ شادی شدہ یا صاحبِ اولاد نہیں تو بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی کنیتیں اسی کتاب کے صفحہ 157 پر موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟

حضرتِ سیِّدُنا جابِر یہ اَنصاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کو جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے ''یَا اِبْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یعنی اے عبد اللّٰہ کے بیٹے!'' کہہ کر بلاتے تھے۔(جمع الجوامع، ٤٤٩/٥، حدیث:١٦٤١٨)

امام شرف الدین نووی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس

www.dawateislami.net

کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اذیت نہ ہو، اس میں جھوٹ نہ ہو اور نہ ہی خوشامد مثلاً: اے بھائی، اے میرے سردار، اے فلاں، اے فلاں کپڑے والے، اے فلاں جوتی والے، اے گھوڑے والے، اے اونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے الفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسبِ حال ہوں۔ (الاذکار، کتاب الاسماء، باب نداء من لا یعرف اسمه، ص ٢٣١ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پکارنے اور ذکر کرنے کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان چاہے وہ ہم سے بڑے ہوں یا چھوٹے، ان کو پکارنے، ذکر کرنے میں ان کے مقام و مرتبے کا خیال رکھا جائے اور اسی مناسبت سے اَلفاظ اور اَلقاب کا اِنتخاب کیا جائے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: فَلَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ٣/٣٦٩، حدیث: ١٩٢٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ

www.dawateislami.net

ہماری امت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

(مراۃ المناجیح،٦/٥٦٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنت میں مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت پانے کا نُسخہ

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اَنس! بڑوں کا ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالوگے۔ (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ٧/٤٥٨، حدیث: ١٠٩٨١)

ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں جن شخصیات کا ذکر کرنے اور پکارنے کی ضرورت پڑتی ہے ان کو 11 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (١) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (٢) دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (٣) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان (٤) بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین (٥) علمائے کرام ومفتیان عظام (٦) دینی اساتذہ (٧) سادات کرام (٨) بوڑھے اسلامی بھائی (٩) ماں باپ (١٠) رشتے دار (١١) ہم عمر اسلامی بھائی۔ ان سب کو پکارنے کی تفصیل یہ ہے:

(١) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پکارنا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو پکارنے، ان کا ذکر کرنے کا ادب ہمیں قرآن مجید سے سیکھنے کو ملتا ہے چنانچہ پارہ 18 سورۂ نور کی آیت 63 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پ۱۸، النور:۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نِدا کرے تو ادب وتکریم اور توقیر وتعظیم کے ساتھ آپ کے معظّم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ ومنکسرانہ (یعنی عاجزی بھرے) لہجہ میں ''یَانَبِیَّ اللّٰہ، یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہ'' کہہ کر۔ (خزائن العرفان، ص ۶۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان کا پکارنے کا انداز

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان جب رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ہم کلام ہوتے تو یوں عَرض کیا کرتے:

۞ فِدَاكَ اَبِی وَ اُمِّی (میرے ماں باپ آپ پر قربان)

(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۳۰۳/۷، رقم:۱۰۳۸۸)

۞ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (یا رسولَ اللّٰہ! میرے ماں باپ آپ پر

www.dawateislami.net

قربان ہوں)(بخاری، کتاب الصوم باب الریان للصائمین، ۱/۶۲۵، رقم:۱۸۹۷)

❁ نیز آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پکار کے جواب میں کہا کرتے: لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَ اَنَا فِدَاؤُکَ (یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ پر قربان جاؤں میں خدمت میں حاضر ہوں)(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ والموادۃ، ۶/۴۵۸، رقم:۸۸۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا رسول اللہ کیوں نہ کہا؟

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نہ صرف خود سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہایت ادب سے پکارا کرتے تھے بلکہ انہیں یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے سامنے صرف نام لیکر حضورِ اکرم نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ندا کرے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: علمائے یہود میں سے ایک شخص سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ۔ میں نے اس کو زور کا دھکا دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا ہے؟ میں نے کہا: اس لئے کہ تم نے یارسول اللہ نہیں کہا۔

(مسلم، کتاب الحیض، باب بیان صفۃ منی الرجل والمرأۃ، ص۱۷۶، رقم:۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نبی کریم رءوف رحیم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے القابات یوں لکھے: حضورِ اقدس قاسِمُ النِّعَم، مالِکُ الْاَرْض ورِقَابِ الْاُمَم، مُعْطِی، مُنْعِم، قُثَم، قَیِّم، وَلِی، وَالِی، عَلِی، عَالِی، کاشِفُ الْکُرَب، رَافِعُ الرُّتَب، مُعِیْن کافِی، حَفِیْظِ وَافِی، شَفِیْع شَافِی، عَفُوّ عَافِی، غَفُور جَمِیْل، عَزِیز جَلِیل، وَهَّاب کَرِیم، غَنِی عظیم، خَلیفۂ مُطْلَق حَضرَتِ رَبّ، مَالِکُ النَّاسِ ودَیَّانُ الْعَرَب، وَلِیُّ الْفَضْل جَلِی الْاَفْضَال، رَفِیْعُ الْمِثْل، مُمْتَنَعُ الْاَمْثَال صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۲۶)

امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کا معمول

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تذکرہ کرتے ہیں تو ایک ایک لفظ سے ادب واحترام جھلکتا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ عُمُوماً ہم قافیہ القابات کے ساتھ پیارے پیارے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ مبارک کرتے ہیں، مثلاً:

❁ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلَّم ❁ **سرورِ کائنات**، شاہِ موجودات، محبوبِ ربُّ الارض وَالسَّمٰوات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ **سرکارِ دوعالم**، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ رسولِ بے مثال، صاحبِ جُود وَنوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ❁ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار، بِاِذنِ پروردگارِ دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پکارنا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سب سے افضل ہیں حتی کہ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۷) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی ادب واحترام کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے، مثلاً نام ذکر کرنے سے پہلے "حضرت سیِّدُنا" جبکہ نام کے بعد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام (یعنی ہمارے نبی پر اور ان پر درود اور سلام ہوں) کہنا اور لکھنا چاہئے۔ مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جو خاص القابات ہیں ان کے ناموں کے ساتھ وہ القاب ذکر کرنا بھی مناسب ہے، مثلاً حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل ذبیحُ اللّٰہ عَلٰی

www.dawateislami.net

نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام۔ جب ایک نبی کا ذکر ہو تو عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، دو کا ذکر ہو تو عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور دو سے زیادہ کا ذکرِ خیر ہو تو عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کہنا اور لکھنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کو پکارنا

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد ملائکۂ مرسلین اور سادات فرشتگانِ مقربین اور ان کے بعد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان بہت بلند مرتبے کے حامل ہیں اور کوئی ولی چاہے کتنے ہی بلند مقام تک کیوں نہ پہنچ جائے لیکن صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کا ہم مرتبہ ہرگز نہیں ہوسکتا (فتاویٰ رضویہ ۲۳/۳۵۴۔۳۵۷)، فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیفَہٗ میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحُد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو بھی ان کے خرچ کئے ہوئے ایک مُد یا نصف مُد کے برابر نہیں پہنچے گا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی "لو کنت متخذا خلیلا"، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کے مبارک نام سے پہلے "حضرت سیِّدُنا" اور اگر صحابیہ ہوں تو "حضرت سیِّدَتُنا" جبکہ نام کے بعد تعداد اور جنس کی مناسبت سے دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے، چنانچہ مرد صحابی ایک ہوں تو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، دو

www.dawateislami.net

ہوں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، خاتون صحابیہ ایک ہوں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، دو ہوں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔

مختلف صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ناموں کے ساتھ مخصوص القابات وخطابات کا استعمال بھی عین سعادت ہے مثلاً حضرت سیِّدُنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے صدیقِ اکبر، حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فاروقِ اعظم، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ذُوالنُّورَین، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم کے لئے شیرِ خدا، حضرت سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سیفُ اللہ وغیرہ۔

اگرچہ ہمارے معاشرے میں عُمُوماً رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کا استعمال صحابہ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لئے ہوتا ہے جبکہ ائمہ واولیاء کے لئے رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن یاد رکھئے کہ شرعی اعتبار سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال صحابی وغیر صحابی دونوں کے لئے جائز ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ ۲۳/۳۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(٤) بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کو پکارنا

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کے ذکر میں بھی ادب واحترام کا لحاظ رکھنا

www.dawateislami.net

ضروری ہے چاہے وہ حیاتِ ظاہری سے متصف ہوں یا دنیا سے پردہ کر چکے ہوں۔ نام سے پہلے ''حضرت سیِّدُ نا'' جبکہ نام کے بعد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے نیز مختلف بزرگانِ دین کے لئے مخصوص القاب کا لکھنا اور بولنا بھی عین سعادت ہے مثلاً: حضرت سیِّدُ نا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ، قطبِ ربانی، محبوبِ سبحانی حضرت سیِّدُ نا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی وغیرہ۔ جو بزرگانِ دین حیات ہوں ان کے لئے دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے۔ جب ایک بزرگ کا ذِکر ہو تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ، دو ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہم، خاتون بزرگ ایک ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا، دو ہوں تو رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔ بُزُرگوں کے ناموں کے ساتھ دعائیہ کلمہ لکھنے میں یاد آنے پر ہم قافیہ الفاظ استعمال کرنے سے تحریر و تقریر میں کشش پیدا ہوتی ہے مَثَلاً حضرتِ سیِّدُ نا علامہ شامی کے ساتھ ''قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی'' اور سیِّدُ نا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی کے ساتھ ''علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی''۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) علمائے کرام و مفتیانِ عظام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کو پکارنا

علمائے کرام و مفتیانِ عِظام اور قابلِ احترام دینی شخصیات سے ہم کلام

www.dawateislami.net

ہونے اور ان کا تذکرہ کرنے میں بھی ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے مثلاً یوں کہہ کر مخاطب کیجئے: حضرت! حضور! جناب وغیرہ، جس شخصیت کا لقب مشہور ہو اسے اس لقب سے بھی پُکارا اور لکھا جاسکتا ہے جیسے **میرے آقا حضرت** مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا مشہور لقبِ مبارک ''اعلیٰ حضرت'' ہے، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی مصطفٰے رضا خان کا لقب ''مفتیٔ اعظم ہند''، مفتی احمد یار خان کا لقب ''حکیم الامت''، اسی طرح بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مشہور لقب ''امیرِ اہلسنّت'' ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶) دینی اساتذہ کو پکارنا

دینی استاذ رُوحانی باپ ہوتا ہے اس لئے ان کو بھی تعظیمی انداز سے استاذِ محترم، استاذ صاحب، یا اُستاذی کہہ کر پکارنا اور لکھنا چاہئے۔ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عِلْم حاصل کرو اور عِلْم کے لئے بردباری ووقار سیکھو، اور جس سے عِلْم حاصل کررہے ہو اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو۔ (المعجم الاوسط، ۴/ ۳۴۲، حدیث: ۶۱۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) ساداتِ کرام کو پکارنا

حضرتِ مولانا نُور محمد علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اور حضرت مولانا سیِّد قَناعت علی علیہ

www.dawateislami.net

رحمۃُاللہِ القوِی یہ دونوں حضرات، مجددِ دین وملت، **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت جیسے سچے عاشقِ رسول کی صحبتِ بابَرَکت میں رہ کر **علمِ دین** کی دولتِ بے بہا حاصل کر رہے تھے۔ایک مرتبہ مولانا نور محمد علیہ رحمۃُاللہِ الصَّمَد نے سید صاحب کا نام لے کر اس طرح پکارا: ''قناعت علی، قناعت علی!'' جب **سیِّدُ السَّادات** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشقِ صادِق کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے **شہزادے** کو اس طرح نام لے کر پکارا جائے۔فوراً مولانا نُور محمد صاحب کو بلوایا اور فرمایا: ''**کیا سیِّد زادوں کو اس طرح پکارتے ہیں! کبھی مجھے بھی اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟** (یعنی میں تو استاذ ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا)'' یہ سن کر مولانا نور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نگاہیں جھکالیں۔**اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے والے آقا، دوعالَم کے داتا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادوں کو ادب سے پکارنا چاہئے، بعض علاقوں میں سیِّد زادوں کو ''شاہ صاحب، شاہ جی'' جبکہ باب المدینہ کراچی اور دیگر بعض جگہوں پر ''باپُو'' کہہ کر بلایا اور لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۸) بوڑھے اسلامی بھائیوں کو پکارنا

اسلام ایک کامِل واَکمل دین ہے جو ہمیں بُزُرگوں کا اِحترام سکھاتا ہے۔

www.dawateislami.net

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو نوجوان کسی بزرگ کے سِن رَسِیدہ (یعنی بوڑھے) ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ۳/ ۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹)

بوڑھوں کو حسبِ رَواج وعُرف عزت سے پکارنا چاہئے مثلاً بعض علاقوں میں ''بابا جی''، ''بڑے میاں'' کہہ کر پکارنا مُرَوَّج ہے۔ اگر دادا، دادی یا نانا نانی حیات ہوں تو ان کو دادا حضور، دادا جان، دادا جی، نانا حضور، نانا جان، نانا جی وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) ماں باپ کو پکارنا

والدین کا اِحترام کرنا، انہیں عزت سے پکارنا دونوں جہانوں میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے۔ والد صاحب کو حسبِ موقع اور حسبِ رَواج ابو جی، ابا حضور، بابا اور والدہ صاحبہ کو امی حضور، امی جان، امی جی وغیرہ کہہ کر پکارنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) رشتے داروں کو پکارنا

رشتے دار دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو عمر میں ہم سے بڑے ہیں اور دوسرے وہ جن کی عمر ہم سے کم ہوتی ہے۔ بڑے رشتے داروں کو پکارنے کے لئے

www.dawateislami.net

مختلف زبانوں اور علاقوں میں مختلف الفاظ اور انداز رائج ہیں، ان میں سے جو اَدب کے زیادہ قریب اور شریعت کے مطابق ہوں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ انہیں اِختیار کرنا چاہیے۔ بعض علاقوں میں ماموں جان، چچا جان، بھائی جان وغیرہ بولا جاتا ہے۔

کم عمر رشتے داروں مثلاً چھوٹے بھائی بہن، بھانجے، بھتیجے نیز اپنی اولاد سے گفتگو اور انہیں پکارنے میں شفقت سے بھرپور اور مہذب انداز اپنانا اور ''آپ جناب'' سے بات کرنا نہ صرف بات کرنے والے کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے بلکہ یہ انداز بچوں کی تربیت میں بھی مُعاوِن ثابت ہوتا ہے کیونکہ بچے عُمُوماً بڑوں کے اقوال وافعال سے اثر لیتے اور ان کی نقالی کرتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طرزِ عمل کیا تھا اس روایت سے اندازہ لگائیے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بیٹے!

(مسلم، کتاب الادب، باب جواز قوله لغير ابنه يا بنى، ص ۱۱۸۵، رقم: ۲۱۵۱)

میاں بیوی کا ایک دوسرے کو پکارنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1195 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت (جلد3)'' کے صفحہ 657 پر ہے: عورت کو یہ مکروہ ہے کہ شوہر کو نام لے کر پکارے۔ (درمختار، ۹ / ۶۹۰) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ غلط ہے شاید اسے اس لیے گڑھا

www.dawateislami.net

ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر کا نام نہ لے گی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کی عورتیں تو اِس قدر حیاء دار ہوتی تھیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے جِھجکتی تھیں اور مُنّے کے ابُّو وغیرہ کہتی تھیں۔ مگر اب تو بِلا تکلُّف ''میرے میاں'' ''میرے شوہر'' ''میرے ہَز بَینڈ'' (Husband) کہتی ہیں۔ اور مرد بھی میرے بچّوں کی امّی وغیرہ کہنے کے بجائے ''میری بیوی'' ''میری وائف'' ''میری گھر والی کہتے ہیں، اپنے بچّوں کے ماموں کا تعارُف کروانے کا کافی شوق دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ وہ کزن ہو تب بھی بِلا ضَرورت صرف ''سالا'' کہہ کر تعارُف کروائیں گے۔ غالباً حَظِّ نفس کیلئے ایسا کیا جاتا ہوگا۔ کوشش فرمایئے کہ مُہَذَّب اَلفاظ زَبان پر آئیں، ہاں، ضَرورتاً بیوی یا شوہر وغیرہ کا رِشتہ بتانے میں حَرَج بھی نہیں۔ (باحیا نوجوان، ص۳۹)

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں دیگر معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس حوالے سے بھی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے **''72 مَدَنی انعامات''** میں سے ایک مَدَنی انعام اس بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **''مَدَنی انعامات''** کے صفحہ 4 پر مدنی انعام نمبر **7** ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور

www.dawateislami.net

اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امی) کو بھی **تُو** کہہ کر مخاطب کیا یا **آپ** کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو **ہیں** کہہ کر بات کی یا **جی** کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا درست جواب ہے)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) ہم عمر اسلامی بھائیوں کو پکارنا

خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ترجمۂ کنز الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ (پ۲۶، الحجرات: ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا مسلمان چاہے اس سے ہماری کوئی واقفیت یا رشتے داری نہ ہو لیکن مسلمان ہونے کے باعث وہ ہمارا اسلامی بھائی ہے لہٰذا اسے پُکارتے اور اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے نام کے ساتھ ''بھائی'' کہنا مناسب ہے جیسا کہ احمد رضا بھائی، حسن بھائی وغیرہ۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں یہی طریقۂ کار رائج ہے۔ ناواقف مسلمان کو بھائی کہنا صرف نوکِ زبان تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ کوشش کر کے اپنے دل میں بھی اس کے لئے بھائی چارے کے جذبات اجاگر کرنا اور اس کے خوشی وغم کو اپنا خوشی وغم سمجھنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

بلاضرورت دو تین نام ملا کر نہ رکھیں

پاک و ہند کے بعض علاقوں میں والد کے نام کو بیٹے کے نام کا حصہ بنایا جاتا ہے جیسے محمد عارِف جُنید، ایسے عُرف پر عمل کرنے میں حرج نہیں لیکن غیر ضروری طور پر دو یا تین ناموں پر مشتمل ایک نام نہ رکھا جائے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: دو دو تین تین ناموں پر مشتمل نام رکھنا جیسے محمد علی حسین اس کا بھی رَواجِ سَلَف (یعنی بزرگوں میں رواج) کبھی نہ تھا سادے ایک لفظ کے نام ہوتے تھے۔ وَاللہُ تعالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں

بعض اوقات لڑکے کا نام لڑکیوں والا اور لڑکی کا نام لڑکوں والا رکھ دیا جاتا ہے، نام ایسا ہو جسے سُنتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی کا نام ہے یا لڑکے کا! مثلاً لڑکی کے لئے خدیجہ اور لڑکے کے لئے قاسم نام رکھا جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر مسلموں کے لئے مخصوص نام نہ رکھئے

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: مسلمان کو ممانعت ہے کہ کافروں کے نام رکھے "كَمَا صَرَّحُوْا بِهٖ فِی التَّسَمِّی بِیُوْحَنَّا" وغیرہ (جیسا کہ یُوحَنَّا نام رکھنے

www.dawateislami.net

کے متعلق فقہاء نے تصریح فرمائی ہے۔ت)(فتاوٰی رضویہ،۲۳/۲۶۰)ایک اور جگہ نقل کرتے ہیں: ناموں کی ایک قسم کفار سے مُختَصّ ہے جیسے جِرْجِس، بُطْرُس اور یُوْحَنّا وغیرہ لہٰذا اِس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے۔و اللہ تعالٰی اعلم (ت)(فتاوی رضویہ،٢٤/٦٦٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے نام کا اثر

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت فرمایا: کہنے لگا: میرا نام جَمْرَہ (چنگاری) ہے، فرمایا: کس کا بیٹا؟ کہا: اِبنِ شِہَاب (آتش پارہ) کا، فرمایا: کن لوگوں میں سے ہے؟ کہا: حُرَقَہ (سوزش) میں سے، فرمایا: تیرا وطن کہاں ہے؟ کہا: حَرَّۃُ النَّار (آگ کی تپش) میں، فرمایا: اس کے کس مقام پر؟ کہا: ذَاتِ لَظٰی (شعلہ وار) میں، فرمایا: اپنے گھر والوں کی خبر لے سب جل گئے، تو ویسا ہی ہوا جیسا حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا تھا (یعنی اس نے سارا کنبہ جلا ہوا پایا)۔

(مؤطا امام مالك، كتاب الاستئذان، باب مايكره من الاسماء، ٢/٤٥٤، حديث: ١٨٧١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام والے سے کام لیا

سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن ایک اونٹنی منگوائی

www.dawateislami.net

اور فرمایا: اسے کون دَوہے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ ایک شخص نے عَرض کی: میں۔ دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مُرَّۃٌ (یعنی کڑوا)۔ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ نام پوچھا تو اس نے اپنا نام جَمْرَۃٌ (یعنی انگارہ) بتایا۔ اسے بھی بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ اب حضرت سیِّدُنا یَعِیش غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر اپنا نام یَعِیْش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو ارشاد ہوا: تم اونٹنی کو دَوہو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/ ۲۷۷، حدیث: ۷۱۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: نبی پاک صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو افراد کو اونٹنی کا دودھ دوہنے سے روک دیا اور یَعِیْش نام کے شخص کو اس کی اجازت عطا فرمائی تو یہ بدشگونی کے باب سے نہیں ہے یہ تو صرف نام کو اچھا یا برا جاننے کے معنی میں ہے۔ اچھا نام پسند کرنا ایسے ہی ہے جیسے بدصورت عورت پر خوبصورت کو پسند کرنا، میلے کپڑوں کے مقابلے میں صاف ستھرے کپڑوں کو اِختیار کرنا اور جمعہ اور عیدوں میں اچھی ہیئت اور عمدہ خوشبو پسند کرنا تو معلوم ہوا کہ اسلام خوبصورتی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ تو زینت اختیار کرنے کو جائز قرار دیتا ہے اور ناموں وغیرہ میں عمدگی کو پسند کرتا ہے۔

(المنتقی شرح مؤطا امام مالك، ۹/ ۴۵۷، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

نام تبدیل فرمادیا کرتے

کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمادیئے، چنانچہ حضرت سیِّدُنا نائلہ بن عبد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم اس کا نام تبدیل فرمادیتے تھے۔ (جمع الجوامع، ۵/۴۲۱، حدیث: ۱۶۱۵۱) عظیم محدِّث حضرتِ امام ابوداؤد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے عاص (گنہگار)، عَزِیْز (غالب، طاقتور)، عَتَلَہ (شدت اور سختی)، شَیْطَان (ہلاک ہونے والا، بھلائی سے دور)، حَکَم (دائمی حکومت والا)، غُرَاب (کوا، دور نکل جانے والا) اور حُبَاب (شیطان کا نام، سانپ کی ایک قسم) کے نام تبدیل فرمادیئے، شِہَاب (آگ کا شعلہ) کا نام ہِشَام (سخاوت)، حَرْب (جنگ) کا نام سَلْم (صلح) اور مُضْطَجِع (لیٹنے والا) کا نام مُنْبَعِث (اٹھنے والا) رکھا۔

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۴/۳۷۶، تحت الحدیث: ۴۹۵۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ عَاص مخفّف ہے عاصی کا، جس کے معنٰی ہیں گنہگار، اِطاعتِ اِلٰہی سے علیٰحدہ، یہ مؤمن کی شان نہیں، مؤمن اِطاعت شِعار ہوتا ہے۔ عَتَلَہ بنا ہے عَتْلٌ سے بمعنٰی سختی، شدّت، رب تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ (ترجمہ کنز الایمان: درشت خُو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں

www.dawateislami.net

خطا(پ۲۹،القلم:۱۳))،اب ایک مضبوط اوزار کو عَتَلَہ کہتے ہیں جس سے دیوار وغیرہ کھودی جاوے (یعنی کدال) مسلمان سخت نہیں ہوتا، نیز عَزِیْز اَسماءِ الٰہیہ میں سے ہے، عزت سے بنا ہے، مسلمان میں فروتنی عجز و نیاز چاہیے۔ شَیْطَان لقب ہے ابلیس کا، بنا ہے شَیْطٌ سے بمعنٰی جلنا، ہلاک ہونا یا شَطْنٌ سے بمعنٰی بھلائی سے دوری۔ حَکَم صفتِ مشبّہ حکومت یا حُکْم کا بمعنٰی دائمی حکومت والا، یہ رب تعالٰی عَزَّوَجَلَّ کی صفت ہے۔ غُرَاب بنا ہے غُرْبٌ سے بمعنٰی دُوری، یہ نام ہے کوے کا کہ وہ بہت دور نکل جاتا ہے۔ حُبَاب شیطان کا نام بھی ہے اور ایک قسم کے سانپ کو بھی کہتے ہیں لہٰذا یہ نام بھی منحوس ہے اور شِھَاب آگ کے شعلہ کو بھی کہتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے تارے کو بھی جس سے شیاطین کو بھی مارا جاتا ہے مگر یہاں ''مرقات'' نے فرمایا کہ اگر شہاب کو دین کی طرف مضاف کر دیا جائے اور نام ہو شِھَابُ الدِّیْن تو کراہت قطعًا نہیں بلا کراہت جائز ہے (مرقاۃ،۸/۵۳۰)، کہ اب یہ فاسد معنی نکل گئے (اور معنی ہو گئے) چمکدار، لہٰذا کراہت نہ رہی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے نام کو بدل دیتے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُرے نام کو بدل دیتے تھے۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء في تغيير الاسماء، ۴/۳۸۲، حدیث:۲۸۴۸)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم انسانوں کے، جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیتے تھے، چنانچہ ایک شخص کا نام تھا ''اَسْوَد (یعنی کالا)'' حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کا نام اَبْیَض (یعنی سفید) رکھا، مدینہ منورہ کا نام یَثْرِب (ویرانہ، خارزار) تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کا نام مدینہ (جمع ہونے کی جگہ)، طَیِّبَہ (بہتر مٹی والا شہر، آفات سے محفوظ شہر)، اَبْطَح (کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو)، بَطْحَہ (کشادہ زمین) وغیرہ رکھے۔ کفار کے لئے برعکس عمل تھا چنانچہ ''اَبُوالْحَکَم'' (دانائی والا) نام تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ''ابوجہل'' (جہالت والا) رکھا۔

(مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وہ بعض نام جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تبدیل فرمادیئے

﴿۱﴾ ایک صحابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے جن کے چہرے پر زخم کا نشان تھا، رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نام پوچھا۔ انہوں نے عَرْض کی: مُنْذِر (ڈرانے والا)۔ فرمایا: تم اَشَج (زخمی پیشانی والا) ہو۔

(اسد الغابۃ، ۲/۸۹، رقم: ۱۲۹۷)

﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا بَشِیر بن خَصَاصِیَّہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا نام ''زَحْم''

www.dawateislami.net

(رکاوٹ ڈالنے والا) تھا، بَشِیر (خوشخبری دینے والا) نام رکھا۔

(اسدالغابة، ۱/۲۸۹، رقم:۴۵۵)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا سِرَاج رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام فَتْح (کامیابی) تھا، بدل کر سِراج (چراغ) رکھا۔ (الاستیعاب، ۲/۲۴۲، رقم:۱۱۳۶)

﴿۴﴾ ایک صحابی کا نام پہلے ''اَسْوَد (کالے رنگ والا)'' تھا، بدل کر اَبْیَض (گورے رنگ والا) رکھا۔ (جمع الجوامع، مسند سهل بن سعد، ۱۴/۴۳۹، حدیث:۱۱۳۴۳)

﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو الْیَمَان بِشْر یا بَشِیر بن عَقْرَبَہ جُھَنِیّ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نام پوچھا تو عَرْض کی: بَحِیْر (عِلْم، مال میں زیادتی والا)۔ فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام بشیر (خوشخبری دینے والا) ہے۔ (الاصابة، ۱/۴۳۴، رقم:۶۷۱)

﴿۶﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو عِصَام بَشِیر حَارِثِی کَعْبِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام اَکْبَر (سب سے بڑا) تھا۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم بَشِیر (خوشخبری دینے والا) ہو۔ (اسد الغابة، ۱/۲۸۸، رقم:۴۵۴)

﴿۷﴾ حضرتِ سیِّدُنا بَکْر بن جَبَلَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام پہلے عَبْد عَمْرو (عمرو کا بندہ) تھا، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام بَکْر رکھا۔ (جمع الجوامع، مسند بکر بن جبلة الکلبی، ۱۴/۱۵۵)

﴿۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا بَکْر بن حَبِیْب حَنَفِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا پہلا نام

www.dawateislami.net

بَرْبَرْ (فضول باتیں کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام بَرْبَرْ سے بدل کر بَکْر رکھا۔

(الاصابة، ۱/۴۵۳، رقم:۷۲۶)

﴿۹﴾ حضرتِ سیِّدُنا حَبِیْب بن حَبِیْب بِن مَرْوَان رضی اللہ تعالٰی عنہ بطورِ وفد نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام دریافت فرمایا، انہوں نے بتایا: بَغِیْض (قابل نفرت) حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: تم حَبِیْب (قابل محبت، دوست) ہو۔ اس کے بعد ان کو حَبِیْب کہا جاتا تھا۔ (اسد الغابة، ۱/۳۰۰، رقم:۴۸۱)

﴿۱۰﴾ حضرتِ سیِّدُنا ذُؤَیْب بِن شَعْثَنْ/شعثم تَمِیْمِی عَنْبَرِیْ رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا: انہوں نے عَرْض کی: اَلْکُلَاح۔ (تُرش رُو) نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: تمہارا نام "ذُؤَیْب" (بالوں والا) ہے۔ ان کے لمبے لمبے گیسو تھے۔ (اسد الغابة، ۲/۲۱۸، رقم:۱۵۶۶)

﴿۱۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو اَثِیْلَہ راشد بن حَفْص رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام ظالم (ظلم کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے راشد (ہدایت یافتہ) نام رکھا۔ (اسد الغابة، ۲/۲۲۰، ۲۲۱، رقم:۱۵۶۹)

﴿۱۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا راشد بن شِہَاب بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قِرْضاب

www.dawateislami.net

(کھانے میں حریص) تھا، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام راشد (ہدایت یافتہ) رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۲/۲۲۱، رقم: ۱۵۷۰)

﴿۱۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو مُکْنِفْ زید الخیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام "زید الخیل" (بڑائی، خود پسندی میں بڑھنے والا) سے بدل کر "زید الخیر" (بھلائی اور نیکی میں بڑھنے والا) رکھا۔ (الاستیعاب، ۲/۱۲۷، رقم: ۸۶۶)

﴿۱۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن قَیس عَنَزِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عَرْض کی: سعد الخیل (گھوڑوں میں بَرَکت والا) فرمایا: بلکہ تم سعد الخیر (نیکی میں بَرَکت والا) ہو۔ (الاصابۃ، ۳/۶۰، رقم: ۳۱۹۹)

﴿۱۵﴾ ابوداود شریف میں ہے کہ ایک صاحب کا نام حرب (جنگ) تھا، سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام سَلْم (امن) رکھا۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۴/۳۷۶، حدیث: ۴۹۵۶)

﴿۱۸﴾ غزوۂ خندق کے موقع پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے خندق کی کھدائی لوگوں میں بانٹ دی، آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم بھی ان کے ساتھ مصروف کار رہے، ان صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم میں جُعَیْل (بدشکل اور سیاہ آدمی) نامی ایک صاحب بھی تھے، جناب رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام "عَمْرو" رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۱/۴۲۵، رقم: ۷۶۶)

www.dawateislami.net

﴿۲۰﴾ حضرتِ سیِّدُنا شَرِیْد بن سُوَید ثَقَفِیّ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام مالک (ملکیت والا) تھا، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے بدل کر شَرِیْد (دوڑ کر آنے والا) رکھا، بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے ہیں۔

(اسد الغابة، ۲/۵۹۹، رقم: ۲۴۳۰)

﴿۲۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ کَثِیر بن صَلْت بن مَعْدِیکَرِب کِنْدی رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کے عہدِ مبارک میں پیدا ہوئے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قلیل تھا، نبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے آپ کا نام کثیر رکھا۔ (اسد الغابة، ۴/۴۸۵، رقم: ۴۴۲۴)

﴿۲۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہن اُمِّ عاصم کا نام عَاصِیَہ (نافرمان عورت، گنجان درخت) تھا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام جَمِیْلَہ (فضلِ خدا سے نیکیاں کرنے والی، خوبصورت) رکھا تھا۔ (اسد الغابة، ۴/۴۸۵، رقم: ۴۴۲۴)

﴿۲۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا کثیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام قلیل (کوتاہ و دبلے جسم کا آدمی) تھا، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ان کا نام کثیر (وافر، زیادہ) رکھا۔ (اسد الغابة، ۴/۴۸۳، رقم: ۴۴۱۹)

﴿۲۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے نام دریافت فرمایا تو عَرض کی: شِہَاب (آگ کا شعلہ) بن خُمَرِفہ۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (ان کا اور ان کے والد کا نام تبدیل کر دیا اور) ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: تم مُسلِم (سلامتی والے) بن عبد اللّٰہ ہو۔ (اسدالغابۃ، ۲/۶۱۰، رقم: ۲۴۵۳)

﴿۲۶﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُطِیع بنُ اسد بن حارثہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام عاص (نافرمان) تھا، شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام مُطِیع (فرمانبردار) رکھا۔

(مسند امام احمد، حدیث مطیع بن اسود، ۵/۲۵۳، حدیث: ۱۵۴۰۸)

﴿۲۷﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس ایک صاحب آئے، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ وہ بولے: نکِرَہ (اجنبی)۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم معروف (مشہور) ہو۔ (الاصابۃ، ۶/۱۴۲، رقم: ۸۱۵۲)

﴿۲۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُھَاجِر بنُ اَبُو اُمَیَّہ بن مُغِیرَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ صحابی ہیں، اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کے سگے بھائی تھے، آپ کا نام ولید (ابھی ابھی پیدا شدہ، نوکر) تھا۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے یہ نام ناپسند فرمایا اور ان کا نام مُھَاجِر (ہجرت کرنے والا) رکھا۔

(اسدالغابۃ، ۵/۲۹۲، رقم: ۵۱۲۷)

﴿۲۹﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن بَدْر بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ صحابی ہیں، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے قاصد بن کر آئے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عَرض کی: عبدُ العُزّٰی (عزی

www.dawateislami.net

''کفار کے بت کا نام'' کا بندہ)۔سرکارِ دوعالم،نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام بدل کر''عبدُ الْعَزِیْز''(غالب وطاقتور کا بندہ)رکھ دیا۔

(الاستیعاب،۱۲۷/۳،رقم:۱۷۱۹)

﴿۳۰﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو الْمُطَرِّف سُلَیْمَان بن صَرَد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا نام قبل از اسلام یَسَار(خوشحالی،فراخی)تھا،رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام سلیمان رکھا۔(الاستیعاب،۲۱۰/۲،رقم:۱۰۶۱)

﴿۳۱﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا حَسَّانَہ مُزَنِیَّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا نام جَثَّامَہ(ست وکاہل) تھا،آپ اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃُ الْکُبْرٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی سہیلی تھیں،صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے حَسَّانَہ(بہت حسین وجمیل)نام عطا فرمایا۔(اسدالغابۃ،۷۳/۷،رقم:۶۸۴۲)

﴿۳۲﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا عُنُقُوْدَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا نام عِنَبَہ(انگور)تھا، مالک کوثر وجنت،محبوبِ رب العزت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام ''عُنْقُوْدَہ''(خوشۂ انگور)رکھا۔(اسدالغابۃ،۲۲۶/۷،رقم:۷۱۴۷)

﴿۳۳﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا مُطِیْعَہ بِنْت نُعْمَان بنْ مَالِک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا نام عَاصِیَہ(نافرمان)تھا،رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا نام''مُطِیْعَہ''(فرمانبردار)رکھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد،۲۶۴/۸،رقم:۴۳۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اب تک سختی پائی جاتی ہے

نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میرے دادا **رسولِ اکرم** صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: ''تم سہل ہو۔'' انہوں نے جواب دیا: جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم ۔الخ، ۱۵۳/۴، حدیث: ۶۱۹۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ❁ ''حَزْن'' ''ح'' کے فتحہ سے سخت زمین اور سخت دل انسان۔ ''حُزْن'' ''ح'' کے پیش سے رنج وغم۔ ''سَہْل'' ''سین'' کے فتحہ ''ہ'' کے سکون سے، نرم زمین اور نرم دل انسان۔ آسانی ونرمی کو بھی ''سہل'' کہتے ہیں، چونکہ حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم) نے تبدیلی نام کا مشورہ دیا۔ ❁ خیال رہے کہ یہ حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم) کا مشورہ تھا اَمْر (یعنی حکم) نہ تھا۔ اس لیے حضور (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم) نے کچھ ارشاد نہ

www.dawateislami.net

فرمایا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کا مشورہ قبول کرنا مستحب ہے واجِب نہیں، لہٰذا اس عَرض پر اعتراض نہیں۔ ❁ حزن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے مسیّب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں اور مسیّب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے سعید بن مسیّب (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں، سعید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باقی رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا بُرا اثر ہوتا ہے اور کبھی ایک شخص کی غلطی سے پورے خاندان پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۲۴، ۴۲۵)

مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مندرجہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ''حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کا یہ نام بدلنا اِستحباباً (یعنی بطور مستحب) تھا اور تفاؤل (نیک فال) کے طور پر تھا۔ کسی کا نام رکھنے میں لغوی معنی کے ساتھ مناسبت کا لحاظ نہیں ہوتا اور اس واقعہ میں حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی بات نہ ماننے کا اثر پڑا۔'' (نزہۃ القاری، ۵/۵۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں

ایسے نام جن میں تزکیۂ نفس اور خودستائی (یعنی اپنی تعریف) نکلتی ہے، ان کو بھی حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بدل ڈالا بَرَّہ (نیک، صالحہ) کا نام زَینب (ایک حسین خوشبودار پودا) رکھا اور فرمایا کہ ''اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔''

www.dawateislami.net

(مسلم،کتاب الاداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، ص۱۱۸۲، حدیث:۲۱۴۲

ملخصا) شمس الدین (دین کا سورج)، زین الدین (دین کی زینت)، محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا)، فخر الدین (دین کا فخر)، نصیر الدین (دین کا مددگار)، سراج الدین (دین کا چراغ)، نظام الدین (دین کا نظام)، قطب الدین (دین کا محور ومرکز) وغیرہا اسما جن کے اندر خودستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہئیں۔ رہا یہ کہ بزرگانِ دین وائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے! تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے اَلقاب ہیں کہ جب وہ حضرات مَراتبِ عِلِّیہ (بلند مرتبے) اور مَناصبِ جَلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اور اَن پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظِ فَخِیْمَہ (وزنی الفاظ) سے یاد کیا جانے لگا۔ امام مُحَیُّ الدِّیْن نَوَوِی رَحِمَہُ اللّٰہ تعالٰی باوجود اس جلالتِ شان کے ان کو اگر مُحَیُّ الدِّیْن (دین کو زندہ کرنے والا) کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے مُحَیُّ الدِّیْن نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں۔ (بہارشریعت، ۳/۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلِ سنت کا خود کو فقیرِ اہلسنّت کہنا

بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت

www.dawateislami.net

بر کاتھم العالیہ کولوگ ''امیرِ اَہلسنّت'' کہتے ہیں لیکن آپ مدظلہ العالی بطورِ عاجزی خود کو ''فقیرِ اَہلسنّت'' کہتے ہیں اور اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ ''میں اَہلسنّت میں نیکیوں کے معاملے میں سب سے زیادہ مفلس ہوں۔'' حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ دامت بر کاتھم العالیہ کی حکمت وتربیت نے لاکھوں بدکاروں کو نیکوکار بنادیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرّہ نام تبدیل کرکے جُوَیْرِیَہ رکھا

حضرتِ سیِّدَتُنا جویریہ رضی اللّٰہ تعالی عنہا کا نام پہلے بُرّہ (نیکی کرنے والی) تھا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کا نام بدل کر جُوَیریہ رکھ دیا، آپ ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرَّۃ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا۔

(مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن، ص۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: کسی نام کے ممنوع ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں یا تو اس میں تزکیۂ نفس ہوگا یا اس کے لفظ میں کوئی خرابی پائی جاتی ہوگی جیسا کہ ''خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرَّۃ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا'' میں ہے۔ (المنتقی شرح مؤطا امام مالك، کتاب الجامع، باب مایکرہ من الاسماء، ۹/ ۴۵۵، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جن ناموں میں کم تزکیہ ہو وہ رکھ سکتے ہیں

رُوح المعانی میں ہے: ظاہر یہ ہے کہ جن ناموں میں تزکیہ ہوتا ہے وہ مکروہ اس صورت میں ہوں گے جب کہ ان میں تزکیہ بہت زیادہ محسوس ہو مثلاً جب نام کی حدیث میں ممانعت آئی اس سے پہلے بھی تزکیہ پر اس کی دلالت واضح ہو اور وہ تزکیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہو لہٰذا جن ناموں میں تعریف بہت زیادہ محسوس نہ ہو جیسا کہ سعید (بَرَکت والا، سعادت مند، یہ ایک صحابی کا نام بھی ہے) اور حَسَن (اچھا، جو نواسۂ رسول کا نام ہے) تو ایسے نام رکھنا مکروہ نہیں۔ (تفسیر روح المعانی، جزء۲۷، ص ۹۱)

اس طرح کے کئی نام ہیں جو حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رکھے حالانکہ ان میں تزکیہ کا پہلو پایا جاتا ہے، چنانچہ

﴿۱﴾ حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو گھٹی دی، ان کا نام ان کے نانا حضرت اَسعد بن زُرَارَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام پر اَسعد رکھا، ان کی کنیت بھی نانا کی کنیت پر رکھی اور انہیں بَرَکت کی دعا دی۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ۱۰۰ھ میں 92 سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے۔ (الاستعیاب، ۱/۱۷۶، رقم:۳۳، الاصابۃ، ۱/۳۲۶، رقم:۴۱۴)

﴿۲﴾ حضرتِ سیِّدُنا زاہد رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شمار یَمَنی صحابہ میں ہوتا ہے

www.dawateislami.net

آپ فارسی تھے، آپ کا نام یزید (ظالم، سخت دل) تھا، حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام زاہد (عبادت گزار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والا) رکھا۔ (الاصابة، ۵۲۹/۶، رقم: ۹۳۳۶)

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو هُوْد سَعِيْد بِن يَرْبُوْع رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام "صُرْم" (بے برکت) تھا، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام "سعید" (برکت والا) رکھا۔ (اسد الغابة، ۴۷۰/۲، رقم: ۲۱۰۲)

﴿۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا عُفَيْف رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام عازِب (غیر شادی شدہ) تھا، نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام "عُفَيْف" (عفیف (پاکدامن) کی تصغیر) رکھا۔

(الاصابة، ۴۲۷/۴، رقم: ۵۶۰۴)

﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُنا عَاقِل بِنُ الْبُكَيْر رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیم الاسلام مہاجر صحابی ہیں، دارِ ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے اور مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم سے شرفِ بیعت رکھنے والے ہیں، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام غافِل (غفلت والا) تھا، جب اسلام قبول کیا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام "عاقِل" (عقلمند) رکھا۔

(الاصابة، ۴۶۶/۳، رقم: ۴۳۷۹)

www.dawateislami.net

﴿۶﴾ مُطِیع بِن اَسْوَد کا نام عَاصِیْ (نافرمان) تھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام مُطِیع (فرمانبردار) رکھا۔

(اسد الغابۃ، ۴/۴۸۵، رقم: ۴۴۲۴)

﴿۷﴾ بنو غفار کے ایک شخص نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس آئے، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عَرض کی: مُہان (معمولی انسان)۔ رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم مُکَرَّم (عزت والا) ہو۔

(اسد الغابۃ، ۵/۲۷۱، رقم: ۵۰۷۵)

﴿۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا ھِشَام بِن عَامِر بِن اُمَیَّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا نام دورِ جاہلیت میں شہاب (آگ کا شعلہ) تھا، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے بدل کر ''ھِشَام'' (سخاوت) رکھ دیا۔

(اسد الغابۃ، ۵/۴۱۹، رقم: ۵۳۷۲)

﴿۹﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا نام بُرّہ (نیکی) تھا، سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے آپ کا نام میمونہ (مبارک، نیک بخت) رکھا۔ (الاستیعاب، ۴/۴۶۸، رقم: ۳۵۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

تین قسم کے نام نہ رکھیں

شارِحِ بخاری علامہ ابن حجر رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فتح الباری میں امام طبری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے حوالے سے نَقْل کرتے ہیں:

ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے (۱) جس کے معنی برے ہوں یا (۲) اس میں تزکیہ نفس ہو یا (۳) اس میں سَبّ (گالی، اہانت، عیب) کا معنی ہو (علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: تیسری بات پہلی سے اخص (یعنی زیادہ خاص) ہے) اگرچہ نام لوگوں کے لیے علامت ہوتے ہیں ان کے ذریعے صفت کی حقیقت مقصود نہیں ہوتی لیکن کراہت کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اس کا نام سنے گا تو گمان کرے گا کہ اس شخص کے اندر یہ صفت موجود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی شخص کے نام کو ایسے نام سے تبدیل فرما دیتے کہ جب اسے اس نام سے بلایا جائے تو وہ نام اس پر صادق آئے، سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے متعدد نام تبدیل فرمائے اور جو بھی تبدیل فرمائے وہ اس طور پر تبدیل نہیں فرمائے کہ ان ناموں کو رکھنا منع ہے بلکہ اس طور پر کہ انہیں بدل دینا بہتر ہے، نام اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ مذکورہ شخص میں یہ وصف بھی موجود ہے بلکہ اسے دوسروں سے الگ پہچان دینے کے لئے نام رکھا جاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان بُرے شخص کا نام ''حَسَن (یعنی اچھا)'' اور گنہگار شخص کا نام ''صالح (یعنی نیک)'' رکھنے کو

www.dawateislami.net

جائز قرار دیتے ہیں اور اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب حضرت حزن[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نام ''سہل'' سے نہیں بدلا تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان پر ''سہل'' نام رکھنا لازم نہیں کیا، اگر یہ نام رکھنا ان پر لازم ہوتا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کی یہ بات کہ ''میں اپنے والد کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا'' ہرگز قبول نہ فرماتے۔ (فتح الباری لابن حجر، کتاب الادب، باب تحویل الاسم الی اسم، ۱۱/ ۴۸۶، تحت الحدیث: ۶۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

یہ نام رکھنا بہتر نہیں ہے

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے غلام کا نام نہ یَسَار رکھو، نہ رَبَاح، نہ نَجِیْح اور نہ اَفْلَح، کیونکہ تم پوچھو گے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ نہیں ہوگا تو جواب آئے گا: نہیں۔ (مسلم، کتاب الآداب، باب کراھة التسمیة بالاسماء القبیحة، ص ۱۱۸۱، حدیث: ۲۱۳۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: غلام سے مراد مطلقاً لڑکا ہے، خواہ بیٹا ہو یا غلام یا کوئی اور وہ جس کا نام رکھنا ہمارے قبضہ میں ہو، نہی تنزیہہ کی ہے یعنی یہ نام بہتر نہیں۔ یَسَار

[1] حضرتِ سیدنا حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکمل واقعہ اسی کتاب کے صفحہ 95 پر ملاحظہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

کے معنی ہیں: فراخی، عُسْر (تنگ دستی) کا مقابل۔ رِبَاح کے معنی ہیں: نفع، خسارہ کا مقابل۔ نَجِیْح کے معنی ہیں: کامیاب، ظفر یاب۔ اَفْلَح کے معنی ہیں: نجات والا۔ یہ ممانعت صرف ان ناموں میں محدود نہیں بلکہ ان جیسے اور نام جن کے معنی میں خوبی وعمدگی ہو، جیسے: ظفر، برکت وغیرہ (اشعہ) یہ نام نہ رکھنا بہتر ہے اس کی وجہ خود بیان فرمارہے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

منع کرنے کی خواہش تھی لیکن منع نہیں کیا

حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو اپنی امت کو اس بات سے منع کردوں گا کہ کوئی اپنا نام بَرَکت، نَافِع (نفع دینے والا) یا اَفْلَح (زیادہ فلاح وکامیابی پانے والا) رکھے۔ (راوی کا بیان ہے: میں نہیں جانتا کہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان ناموں کے ساتھ رَافِع نام کا ذکر فرمایا یا نہیں!) پوچھا جائے گا کہ بَرَکت یہاں موجود ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نہیں۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پردہ ظاہری فرمانے تک ان ناموں کی ممانعت نہیں فرمائی۔

(الادب المفرد، باب افلح، ص ۲۱۶، حدیث: ۸۳۳)

امام ابوجعفر طحاوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی حدیث پاک کے اس حصے ''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ضرور ان ناموں (یعنی افلح، نافع، برکۃ، یسار) کو رکھنے سے

www.dawateislami.net

منع کردوں گا'' کے تحت فرماتے ہیں: اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ ان ناموں کا رکھنا حرام نہیں ہے کیونکہ اگر حرام ہوتا تو **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ضرور ان کے رکھنے سے منع فرمادیتے اور منع کرنے کو دوسرے وَقْت تک مؤخر نہ فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ '' آپ منع کرنے سے خاموش رہے حتی کہ آپ کا وصال ہو گیا'' اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے ممانعت ان ناموں کو شامل نہیں ہے، جب معاملہ ایسا ہے تو ان ناموں کا رکھنا مباح رہے گا۔ (مشکل الآثار، ج۱، جزء۲، ص۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بستی کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی بستی میں جاتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند فرماتے تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور میں دیکھی جاتی، اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ اقدس میں اس کی ناپسندیدگی محسوس ہوتی۔ (ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۴/۲۵، حدیث: ۳۹۲۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: ہمارے ہاں پنجاب میں بعض دیہات کے نام ہیں: نُور پُور، مدینہ، جمالپور ایسے نام بڑے مبارک ہیں بعض بستیوں کے نام ہیں: شیطانیہ، خُونی چک وغیرہ یہ نام اچھے

www.dawateislami.net

نہیں۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بستیوں کے بُرے نام بھی ناپسند فرماتے تھے۔(مراٰۃ المناجیح،۶/۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل فرمادیتے

جنابِ رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم زمینوں، وادیوں اور قبائل کے بُرے نام بھی تبدیل فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے عَفِرَۃ زمین (بنجر زمین) کا نام خَضِرَۃ (سرسبز زمین) رکھا، شَعْبُ الضَّلَالَۃ (گمراہی کی وادی) نامی وادی کا نام شَعْبُ الْھُدٰی (ہدایت کی وادی) رکھا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے بَنُوزَنْیَۃ (حرام کی اولاد) کا نام تبدیل فرما کر بَنُو الرَّشْدَۃ (حلال زادے) رکھا اور بَنُو مُغْوِیَۃ (گمراہ کن جگہ) کو بَنُو رِشْدَۃ (ہدایت والی جگہ) کا نام عطا فرمایا۔(ابو داؤد،کتاب الادب،باب فی تغییر الاسم القبیح،۴/۳۷۶،حدیث:۴۹۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نام کے ساتھ علاقے کا نام بھی بدل دیا

حضرت وَہْب بن عَمْرو بن سعد بن وَہْب اَلْجُھَنِی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے دادا سے روایت کی کہ دورِ جاہلیت میں ان کو غَیّان کہا جاتا تھا، جب

www.dawateislami.net

وہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ عَرْض کی: غیّان (نامراد)۔ پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کا نام ''رَشْدَان'' (کامیاب) رکھا، اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تمہارے اہل وعیال کہاں رہتے ہیں؟ عَرْض کی: وادی غَوِیٰ (نامُراد وادی) میں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ ''رَشاد'' (کامیاب وادی) میں رہتے ہیں۔ (آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ان کے بُرے نام کے ساتھ ان کی وادی کا بُرا نام بھی بدل دیا) وہ شہر آج تک ''رَشاد'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔[1]

(الاصابة، ۴۰۳/۲، رقم: ۲۶۶۰، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1]: سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ادا کو ادا کرتے ہوئے شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے بھی بعض شہروں کے نام (تنظیمی طور پر) تبدیل کئے ہیں مثلاً سیالکوٹ کا نام اپنے پیرومرشد سیدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی کی نسبت سے ''ضیا کوٹ''، فیصل آباد کا نام محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الاحد کی نسبت سے ''سردار آباد''، لاڑکانہ کا نام مفتیِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد فاروق عطاری مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی کی نسبت سے ''فاروق نگر'' اور حیدر آباد کا نام محبوبِ عطّار مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ حاجی زَم زَم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری کی نسبت سے ''زم زم نگر'' رکھا۔

www.dawateislami.net

چشمے کا نام تبدیل فرمادیا

ایک غزوہ میں رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین، رحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم "بَیْسَان" نامی کھاری پانی کے چشمے سے گزرے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ نُعمان میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام بدل دیا پھر حضرتِ سیِّدُنا طَلحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے وہ چشمہ خرید کر صدقہ کردیا، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: طَلْحہ تم تو فیاض ہو، اسی لیے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو "طَلْحَۃُ الْفَیَّاض" کہا جاتا تھا۔ (الاصابۃ، ۳/۴۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کنویں کا نام تبدیل فرمادیا

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمیہ مخزومی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا مدینہ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ایک کنواں تھا جس کا نام "عَسِیْر (مشکل)" تھا، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام "یَسِیْرَۃ (آسان)" رکھا۔

(النهاية فی غريب الحديث والأثر للجزری، باب العين مع السين ۳/۲۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات کے پیشِ نظر ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف اپنے بچوں کا نام شریعت کے مطابق رکھیں بلکہ خود اپنے نام پر بھی غور کرلیں اگر معنوی طور پر نام غلط اور خلافِ شریعت ہو تو علمائے اہلسنّت سے مشورے کے بعد شرعاً

www.dawateislami.net

جائز اور اچھا نام رکھ لیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی دکان، گھر، محلے، گاؤں، کارخانے، کارخانے میں بننے والی چیزوں (Products) کا نام بھی شریعت کے مطابق کر لینا چاہئے۔

''قادری اگربتی'' سے ''قومی اگربتی''

دعوتِ اسلامی کے بننے سے بہت پہلے کی بات ہے کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے رزقِ حلال کے حصول کے لئے اگربتی تیار کر کے فروخت کرنے کا کام شروع کیا اور اس کا نام ''قادری اگربتی'' رکھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے قادری اگربتی کے پیکٹ کو زمین پر پڑا پایا جو بُری طرح کچلا ہوا تھا، میں ڈر گیا کہ کہیں غوث پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھ سے پوچھ لیا کہ کاروبار چمکانے کے لئے تمہیں میرا ہی نام ملا تھا! میرا نام چند سکوں کی خاطر زمین پر روندنے کے لئے چھوڑ دیا! اسی وَقت میں نے دل میں ٹھان لی کہ میں اپنی اگربتی کا نام ''قومی اگربتی'' رکھوں گا، یوں ''قادری اگربتی'' قومی اگربتی ہوگئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی ہر زَبان کے حُرُوفِ تہجّی (ALPHABETS) کا ادب کرنا چاہیے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں اِلہامی ہیں۔ (تفسیر صاوی، ۱/۳۰) اگربتی کا پیکٹ زمین پر پھینکنے میں اگرچہ امیرِ اہلسنّت کا عمل دخل نہیں تھا لیکن

www.dawateislami.net

آپ کی عقیدت نے گوارہ نہ کیا کہ میرے غوثِ پاک کی پیاری پیاری نسبت ''قادری'' یوں قدموں تلے روندی جائے چنانچہ آپ دامت برکاتھم العالیہ نے اگربتی کا نام ہی تبدیل کرلیا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ کے اس انداز میں ایسے اسلامی بھائیوں کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے جو مدینہ اسٹور، قادری ہوٹل، غوثیہ جنرل اسٹور، عطاری سپر اسٹور وغیرہ کے نام سے دکانیں کھولتے ہیں اسی نام کے لفافے چھپواتے ہیں پھر یہ لفافے زمین پر گرے پڑے دکھائی دیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لباس کا بھی نام رکھتے

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیا کپڑا چاہے عمامہ ہو یا قمیص پہنتے تو اس کا نام رکھتے۔[1] حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک عمامہ شریف کا نام ''سَحَابْ (بادل)'' تھا۔

(شرح الزرقانی علی المواهب ، فی تکمیل ،۵۰/۹۷)

چشمے کا نام رکھا

حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیبر کے مقام پر واقع ایک چشمہ کا نام ''قِسْمَۃُ الْمَلَائِکَۃ (فرشتوں کا حصہ/فرشتوں کی تقسیم)'' رکھا۔

(خلاصة الوفا بأخبار دار المصطفی،الفصل الثامن،۲/۱۱۷۹)

مدینہ

[1] :ابو داؤد، کتاب اللباس ، باب ما یقول اِذا لبس ثوباجدیدا،۴/ ۵۹،حدیث: ۴۰۲۰

www.dawateislami.net

رحمتِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مبارک سواریوں کے نام

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری کے گھوڑوں کے نام ''لَحِیف (لمبی دم والا)''[1] ''ظَرِبْ (مضبوط و طاقتور)''، ''لِزَاز (تیز رفتار)''[2] اور سیاہ گھوڑا تھا جسے ''سَکْبْ (تیز رفتار)'' کہا جاتا تھا اور زین کا نام ''دَاجْ (کشادہ)'' تھا، ایک سیاہی مائل سفید خچر تھا جسے ''دُلْدُلْ'' کہا جاتا تھا، ایک اونٹنی جسے ''قَصْوَاء (تیز چلنے والی)'' کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا جبکہ دَراز گوش کا نام ''یَعْفُوْر (تیز رفتار)'' تھا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، ۱۱/ ۹۲، حدیث: ۱۱۲۰۸)

مبارک بکریوں کے نام

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دس دودھ دینے والی بکریاں تھیں: (۱) عَجْوَۃ (۲) زَمْزَمْ (۳) سُقْیا (٤) بَرَکَۃ (۵) وَرْسَۃ (٦) اِطْلَال (۷) اِطْرَاف (۸) قُمْرَہ (۹) غَوْثَۃ یا غَوْثِیّۃ (۱۰) اور ایک بکری کا نام یُمْن تھا۔

(سبل الھدی والرشاد، الباب السادس فی شیاھه، ومنائحه ﷺ، ۷/ ٤۱۲)

حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مختلف اشیاء کے نام

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدینہ

[1] الجامع الصغیر، جزء: ۲، ص ٤۲۵، حدیث: ٦۸۵۵

[2] فیض القدیر، حرف الکاف، باب کان وھی شمائل شریفه، ۵/ ۲۲۵، حدیث: ٦۸۵٦

www.dawateislami.net

تلوار جسکا دستہ اور دستے کا کنارہ دونوں چاندی کے تھے اسکا نام ''ذُوالْفِقَار'' تھا، کمان کا نام ''سَدَاد'' ترکش (تیر رکھنے کے خول) کا نام ''جُمَع'' زِرہ جو تانبے سے مُزین تھی اس کا نام ''ذَاتُ الْفُضُول''، ''نَبْعَاء'' نامی نیزہ، ایک ڈھال کا نام ''ذَقَن'' اور ایک سفید رنگ کی ڈھال جسکا نام ''مُوْجِز'' تھا، چٹائی کا نام ''کَز'' چھڑی کا نام ''نَمِر'' مشکیزہ کا نام ''صَادِر'' اور آئینہ کو ''مُدِلَّہ'' کہا جاتا تھا، قینچی کا نام ''جَامِع'' اور تلوار کا نام ''مَمْشُوْق'' تھا۔ (معجم کبیر، ۱۱/ ۹۲، حدیث: ۱۱۲۰۸ و مجمع الزوائد ۵/ ۴۹۵، حدیث: ۹۴۰۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک برتنوں کے نام

ایک بڑا سا پیالہ جس کا نام ''سَعَة (کشادہ)'' تھا، دوسرا پیالہ جو بہت بڑا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام ''غَرَّاء (چمکدار)'' تھا۔ (الجامع الصغیر، جزء ۲، ص ۴۲۵، حدیث: ۶۸۵۹) تیسرے پیالے کا نام ''رَیَّان (بھرا ہوا)''، چوتھے کا نام ''مُغِیْث (مددگار)'' اور پانچویں کا نام ''مُضَبَّب (چاندی چڑھا ہوا)'' تھا جس پر چاندی کے تار لگے ہوئے تھے۔

(فیض القدیر، حرف الکاف، باب کان وھی شمائل شریفة، ۵/ ۲۲۶، حدیث: ۶۸۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بدلیں

اگر کوئی شخص زیادہ بیمار رہتا ہو، تنگ دَست ہو، مسلسل ناکامیوں نے اسے

www.dawateislami.net

گھیر رکھا ہو تو شیطان اسے وَسْوَسہ دلاتا ہے کہ یہ ساری مصیبتیں تمہارے نام کی وجہ سے ہیں لہٰذا تم اپنا نام تبدیل کرلو حالانکہ اس کا نام بڑی اچھی نسبت والا ہوتا ہے، بعض اوقات یہ بات عملیات کرنے والے بھی کہہ دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اپنا شرعاً جائز اور اچھے معنٰی والا بلکہ اچھی نسبت والا نام بھی تبدیل کر دیتا ہے۔ ایسا کرنا نام سے بدشگونی لینے کے مترادف ہے اور بدشگونی لینا شیطانی کام ہے جیسا کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْعِیَافَۃُ وَالطِّیَرَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ یعنی اچھا یا برا شگون لینے کے لیے پرندہ اُڑانا، بدشگونی لینا اور طَرْق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔

(ابو داؤد، ٤/ ٢٢، حدیث: ٣٩٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تاریخی نام رکھنا

کئی لوگ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ و سن میں پیدا ہوا اس کا حساب لگا کر نام رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ عِلْمُ الْاَعْدَاد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے لیکن بزرگانِ دین اپنا تاریخی نام اصل نام سے الگ رکھتے تھے۔ بہرحال اگر کوئی تاریخ کے حساب سے نام رکھنا چاہے تاکہ سنِ ولادت بھی محفوظ ہو جائے تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے، بہتر یہی ہے کہ کسی نبی علیہ السلام، کسی صحابی یا کسی ولی کے بابَرَکت نام پر نام

www.dawateislami.net

رکھیں۔اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی نے **عرض** کی: حضور! میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے، اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں۔**ارشاد** فرمایا: تاریخی نام سے کیا فائدہ؟ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام ''محمد'' رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہوجائے۔حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت 1292ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں۔ایک دِقت (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماءِ حُسنٰی سے ایک یا دو جن کے اعداد موافقِ عددِ نامِ قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عددِ نام دو چند (یعنی دُگنے) کرکے پڑھے جاتے ہیں۔وہ قاری کو اسمِ اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہوجائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس 1329ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماء حسنٰی 2658 بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی (184) بار، دونوں میں کس قدر فرق ہوا! (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن سے نام نکالنا

بعض لوگ قرآنِ مجید سے بچوں کا نام نکالتے ہیں، اگر وہ نام قرآنِ پاک میں کسی نبی یا نیک وصالح آدمی کا ہے تب تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض اوقات وہ قرآنِ پاک سے کوئی ایسا لفظ نام کے لئے منتخب کرلیتے ہیں جسے معنوی خرابی کی وجہ سے نام

www.dawateislami.net

کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً پاکستان کے ایک دیہات میں ایک عورت جو ذرا قرآن کریم پڑھنا جانتی تھی اس کے یہاں یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں اس نے خود کو پڑھا لکھا سمجھتے ہوئے بچیوں کے نام تجویز کرنے کے لئے قرآن کریم سے سورہ کوثر کا اِنتخاب کیا چنانچہ بڑی بچی کا نام **کَوثَر** رکھا دوسری کا نام **وَانْحَر** تجویز کیا اور تیسری کا نام **اَبْتَر** مقرر کیا۔ کوثر کے معنی تو بحیثیت نام کسی حد تک دُرست بھی ہیں لیکن وَانْحَر کا معنی ہے ''اور تم قربانی کرو'' جبکہ آخری لفظ اَبْتَر کے معنی ہیں: ''خیر سے محروم رہنے والا'' جو کسی بھی طرح نام رکھنے کے لئے مناسب نہیں مگر جہالت کا کیا علاج؟ اسی طرح ایک بچی کا نام رکھا گیا مُذَبْذَبِیْن۔ پوچھا گیا: یہ کیا نام ہے؟ جواب ملا: قرآن شریف میں ہے، حالانکہ مُذَبْذَبِیْن کا لفظ اُن لوگوں کیلئے استعمال ہوا جو کفر و ایمان کے بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ خالص مؤمن اور نہ کھلے کافر ہیں۔ (خزائن العرفان، ص۱۹۶) دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے فون پر بتایا کہ اس نے اپنی بیٹی کا نام قرآن سے نکال کر رکھا ہے۔ جب نام پوچھا تو کہا: ''زانیہ'' (نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِک) اسی طرح ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام ''خنّاس'' رکھا۔ (والعیاذُ باللّٰہ)

بہرحال ایسے لوگوں کو بطورِ اِصلاح کچھ کہا جائے تو سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم سے رکھے ہوئے ناموں پر اِعتراض کیا جا رہا ہے حالانکہ قرآن کریم سے نام تجویز کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں ورنہ تو قرآن میں حِمار (گدھا)، کَلْب (کتا)،

www.dawateislami.net

خنزیر (سُور)، بقرہ (گائے)، فرعون (خدائی کا دعویٰ کرنے والا مشہور بادشاہ)، ہامان (مشہور کافر) وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں تو کیا ان کے معنی اور نسبت جاننے کے بعد بھی کوئی ان الفاظ کو اپنے بچے یا بچی کا نام رکھنے کے لئے استعمال کرنے پر تیار ہوگا؟ یقیناً نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: مَا مِنْ قَوْمٍ یَکُوْنُ فِیْھِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَیَمُوْتُ فَیَخْلُفُ فِیْھِمْ بِمَوْلُوْدٍ فَیُسَمُّوْنَہٗ بِاِسْمِہٖ اِلَّا خَلَفَھُمُ اللّٰہُ بِالْحُسْنٰی یعنی: جس قوم میں کوئی نیک شخص انتقال کر جائے، اس کے انتقال کے بعد اس قوم میں کوئی بچہ پیدا ہو، اور وہ اُسی بزرگ شخصیت کے نام پر اس بچہ کا نام رکھیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس اچھا نام رکھنے کے سبب ان لوگوں کیلئے اس بچے میں بھی وہی نیک صفات پیدا فرما دیگا۔ (ابن عساکر، ۴۳/ ۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں (یعنی نیک لوگوں) سے طلب کرو۔

(المسند الفردوس، ۲/ ۵۸، حدیث: ۲۳۲۹)

www.dawateislami.net

نبیوں کے نام پر نام رکھو

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اَسلاف رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم سے رُوحانی تعلق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے مَوسُوم ہونے کی بَرَکت سے بچے کی زندگی پر مَدَنی اثرات مُرتَّب ہوں گے۔ تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اَنبیا (علیہم السلام) کے نام پر نام رکھو اور اللّٰہ عزوجل کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللّٰہ وعبدالرحمٰن ہیں اور سچے نام حارِث اور ہَمّام ہیں اور ''حَرْب'' و ''مُرَّہ'' بُرے نام ہیں۔''

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰)

حضرت علّامہ عبدالرؤف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب اسلئے دلائی گئی کیونکہ یہ حضرات انسانوں کے سردار ہیں، ان کے اخلاق سب سے بہتر، ان کے اعمال تمام اعمال سے اچھے اور ان کے نام تمام ناموں سے افضل ہیں لہٰذا ان کے نام پر نام رکھنا شرف وسعادت کا باعث ہے۔ (فیض القدیر، ۳/۳۲۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حارِث کے معنی ہیں کماؤ۔ حَرْث کہتے ہیں کمائی کو۔ ''ہَمّام''

www.dawateislami.net

کے معنی ہیں قصد و اِرادہ کرنے والا ھَمّ کہتے ہیں ارادہ کو۔ کوئی شخص کمائی یا اِرادہ سے خالی نہیں ہوتا لہٰذا یہ نام بہت سچے ہیں، نام مطابق کام کے ہیں۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) حَرْب کے معنی ہیں جنگ وخونریزی، مُرَّہ کے معنی ہیں جھگڑالو یا کڑوی طبیعت کا آدمی۔ مُرَّہ شیطان کا نام بھی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے

فی زمانہ یہ رَواج بھی زور پکڑ چکا ہے کہ اپنے بچوں کا نام رکھنے کے لئے ناولوں، ٹی وی ڈراموں اور فلموں کے اداکاروں کے نام بھی چُن لئے جاتے ہیں، حالانکہ مستحب یہ ہے کہ اللّٰہ والوں کے نام پر نام رکھا جائے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا انبیاء واَولیاء علیہم الصلوۃ والثناء کے اَسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔[1] (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۶۸۵) بہارِ شریعت میں ہے: انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اَسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی بَرَکت بچہ کے شامل حال ہو۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] : مثلاً مُحَرِّم: حرام کرنے والا

www.dawateislami.net

نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا

حدیث میں ہے سیِّدُنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عَرض کی: حَرب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حَسَن ہے۔ پھر سیِّدُنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولی علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے عَرض کی: حَرب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حُسَین ہے، پھر امام مُحسِن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی (کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم) نے وہی عَرض کی۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ مُحْسِن ہے پھر فرمایا: میں نے اپنے بیٹوں کے نام داؤد (علیہ الصلوۃ والسلام) کے بیٹوں پر رکھے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی ابن ابی طالب، ۱/۲۱۱، ۲۱۲، حدیث: ۲۷۶۹ واسد الغابۃ، ۵/۷۷، رقم: ۴۶۸۸)

شَبَر شُبَیْر مُشَبِّر حَسَن حُسَیْن مُحْسِن ان سے ہم وزن وہم معنی ہیں، اس سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اَخیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہٰذا ان کے بعد اپنے صاحبزادوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان، عباس وغیرہا رکھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۹/۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا

حضرت سیِّدُ نا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات میرے ہاں بیٹا ہوا ہے، میں نے اپنے باپ (یعنی خلیلُ اللّٰہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے نام پر اس کا نام ابراہیم (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) رکھا ہے۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبیان ـ الخ ص ۱۲۶۶، حدیث: ۲۳۱۵)

جبکہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، میں اسے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم کے پاس لایا، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا نام ابراہیم رکھا، اسے کھجور چبا کر گھٹی دی، اس کے لیے بَرَکت کی دعا کی اور میرے حوالے کر دیا۔ حضرت ابراہیم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

(بخاری، کتاب العقیقة، باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق وتحنیکه، ۳/۵۴۶ حدیث: ۵۴۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلاصۂ کتاب

❁ بچے کا اچھا نام رکھنا چاہئے ❁ میدانِ محشر میں دنیا میں رکھے گئے نام سے پکارا جائے گا ❁ ساتویں دن نام رکھنا بہتر ہے پہلے بھی رکھا جا سکتا ہے ❁ نام

www.dawateislami.net

رکھنا والد کی ذمہ داری ہے ❁ بچے کا نام منتخب کرتے وَقْت شرعی اَحکام کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے ❁ نام رکھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں ❁ کچھ نام ایسے ہیں جن کا رکھنا افضل، کچھ کا رکھنا جائز، کچھ نام نامناسب اور کچھ ناجائز ہیں ❁ اگر کسی مدنی مُنّے کا نام ''عبد'' سے شروع کرنا ہو تو سب سے افضل نام عبدُاللّٰہ اور عبدالرحمٰن ہیں ❁ محمد نام بڑا پیارا ہے یہ نام رکھنے کے بڑے فوائد وثمرات ہیں ❁ محمد بخش، احمد بخش، غلامِ نبی وغیرہ نام رکھنا جائز ہے ❁ محمد نبی، احمد نبی، نبیُّ الزَّمان، محمد رسول، احمد رسول، محمد رسول نام رکھنا جائز نہیں ❁ مُعیز الدین کے معنی ہیں ''دین کو پناہ دینے والا'' اور اپنا نام ایسا رکھنا سخت عظیم تزکیہ نفس وخودستائی ہے اور وہ حرام ہے (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۶۷۱) ❁ طٰہٰ، یٰسٓ نام بھی نہ رکھے جائیں ❁ غَفُورُ الدِّین (نام) بھی سخت قبیح وشَنیع ہے ❁ ناموں کی ایک قسم کفار سے مُختَصّ ہے جیسے جِرجِس، پُطرُس اور یُوحَنّا وغیرہ اِس نَوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں ❁ بُرے نام کو بدل دینا چاہئے ❁ اپنے گھر، محلے، دکان اور فیکٹری وغیر کا نام بھی اچھا رکھنا چاہئے ❁ ایسے نام نہیں رکھنے چاہئیں جن میں خودستائی بہت نمایاں ہوتی ہو ❁ نیکوں کے نام پر نام رکھنا باعث بَرَکت ہے ❁ حتی المقدور بزرگانِ دین سے نام رکھوانا چاہئے ❁ لوگوں کے بُرے نام رکھنا جائز نہیں ہے ❁ کنیت رکھنا سنّت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

بچوں اور بچیوں کے لئے 538 پیارے پیارے نام

بچوں کے لئے 391 پیارے پیارے نام

”عبد“ کی اضافت کے ساتھ 59 رحمت بھرے نام

عَبْدُ اللّٰه	(اللہ کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحْمٰن	(”بہت مہربان“ کا بندہ)
عَبْدُالْاَحَد	(واحد و یکتا کا بندہ)
عَبْدُالْبَارِی	(بنانے والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَاسِط	(کُشادَگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَاقِی	(ہمیشہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْبَصِیْر	(دیکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُالتَّوَّاب	(توبہ قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْجَبَّار	(عَظَمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْجَلِیْل	(بزرگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَسِیْب	(کافی ہونے والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَفِیْظ	(حفاظت کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَقّ	(خدائی کے لائق کا بندہ)
عَبْدُالْحَکَم	(فیصلہ کرنے والے کا بندہ)

www.dawateislami.net

عَبْدُالْحَکِیْم	(حکمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَلِیْم	(حِلْم (یعنی ضبط وتحمل) والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَمِیْد	(خوبیوں والے کا بندہ)
عَبْدُالْحَیّ	(ہمیشہ زندہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْخَالِق	(پیدا کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّافِع	(بلند کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحِیْم	(''رحمت والے'' کا بندہ)
عَبْدُالرَّزَّاق	(رِزْق دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّشِیْد	(سیدھی تدبیر والے کا بندہ)
عَبْدُالرَّءُوْف	(نہایت مہربان کا بندہ)
عَبْدُالسَّلَام	(سلامتی دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالسَّمِیْع	(سننے والے کا بندہ)
عَبْدُالشَّکُوْر	(قدر فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُالصَّبُوْر	(بُردبار (یعنی باوجود قدرتِ کاملہ کے گناہوں پر جلدی سزا نہ دینے والے) کا بندہ)
عَبْدُالصَّمَد	(بے نیاز کا بندہ)
عَبْدُالْعَزِیْز	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُالْعَظِیْم	(عَظَمت والے کا بندہ)
عَبْدُالْعَلِیْم	(عِلْم والے کا بندہ)
عَبْدُالْغَفَّار	(بہت بخشنے والے کا بندہ)

www.dawateislami.net

عَبْدُالْغَفُوْر	(بخشنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْغَنِی	(ہر چیز سے بے پروا کا بندہ)
عَبْدُالْفَتَّاح	(بہترین فیصلہ کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْقَادِر	(قدرت والے کا بندہ)
عَبْدُالْقُدُّوس	(ہر عیب سے پاک کا بندہ)
عَبْدُالْقَوِی	(قُوَّت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْکَبِیْر	(سب سے بڑے کا بندہ)
عَبْدُالْکَرِیْم	(بہت کرم فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُاللَّطِیْف	(لُطف وکرم کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَاجِد	(بُزُرگی والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَتِیْن	(قُوَّت والے کا بندہ)
عَبْدُالْمُجِیْب	(دعائیں قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَجِیْد	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُالْمَلِک	(بادشاہ کا بندہ)
عَبْدُالْمُؤْمِن	(اَمْن دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالنَّافِع	(نفع دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالنُّوْر	(نور والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَاجِد	(قدرت والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَاحِد	(ذات وصفات میں یکتا کا بندہ)

www.dawateislami.net

عَبْدُالْوَارِث	(وارِث (یعنی ہمیشہ باقی رہنے والے) کا بندہ)
عَبْدُالْوَاسِع	(وسعت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَدُوْد	(بہت دوست رکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُالْوَکِیْل	(کارساز (یعنی کام بنانے والے) کا بندہ)
عَبْدُالْوَلِی	(حمایتی کا بندہ)
عَبْدُالْوَهَّاب	(بہت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُالْهَادِی	(ہدایت دینے والے کا بندہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا نامِ اقدس

عَرض : حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا نامِ اقدس کیا ہے؟

ارشاد : حضور کے علَمِ ذات (ذاتی نام) دو ہیں: کتبِ سابقہ میں **احمد** ہے اور قرآنِ کریم میں **محمد** ہے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اسماء صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی) نے **پانچ سو** جمع فرمائے۔ (المواهب اللدنیه، الفصل الاول فی ذکر اسمائه الشریفة .....الخ، ۱/۳۶۶ ملخصًا) سیرتِ شامی میں **تین سو** اور اضافہ کئے اور میں نے **چھ سو** اور ملائے۔ کل **چودہ سو** ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عَرض : یہ کثرتِ اسماء کثرتِ صفات پر دلالت کرتی ہے؟

ارشاد : ہاں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۹۲)

www.dawateislami.net

شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے 119 برکت والے نام

اَحْسَن	(وہ ذات جس میں اچھی صفات جمع ہوں)
اَحْشَم	(زیادہ وقار واطمینان والا)
اَزْهَر	(سفید رنگت والا)
اَعْظَم	(برتر)
اَکرَم	(بہت مہربان، بہت سخی)
اَمَان	(پناہ، حفاظت)
اَمْجَد	(بزرگی اور شرف والا)
اَمِین	(امانت دار)
بَدْر	(مکمل چاند)
بُرْهَان	(حجت، دلیل جس میں شک شبہ نہ ہو)
بَشِیر	(خوشخبری دینے والا)
جَوَّاد	(سخی)[1]
حَاتِم	(فیصلہ کرنے والا)
حَامِد	(حمد کرنے والا)
حَبِیب	(پیارا)
حَسِیب	(کافی، عزت وشرف والی ہستی)
حَکِیم	(صاحبِ حکمت)
حَلِیم	(بردبار، برداشت والا)

[1] سخی وہ جو خود کھائے اوروں کو بھی کھلائے، جوّاد وہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے اسی لئے رب عزوجل کو سخی نہیں کہتے جوّاد کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۱۹۹)

www.dawateislami.net

حَمَّاد	(کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والا)
حَنِیْف	(اسلام پر ثابت قدم)
دَامِغ	(باطل کی سرکوبی کرنے والا)
رَاغِب	(مائل، خواہش مند)
رَحِیم	(رحم والا)
رَشِید	(سیدھا، استقامت والا)
رَفِیق	(بہت زیادہ مہربانی فرمانے والا)
رَءُوف	(نرم دل)
زَاھِد	(دنیا سے بے رغبت)
زَاھِر	(چمکدار رنگت والا، روشن چہرے والا)
زَیْن	(صورت وسیرت دونوں اعتبار سے کامل وخوبصورت)
سَاجِد	(سجدہ کرنے والا)
سَخِی	(سخاوت کرنے والا)
سَدِیْد	(درست کرنے والا)
سِرَاج	(سورج)
سَعِید	(سعادت مند، خوش نصیب)
سُلْطَان	(بادشاہ، حجت، قوی دلیل)
سَیْف	(تلوار)
شَاکِر	(شکر ادا کرنے والا)

www.dawateislami.net

شَاهِد	(گواہی دینے والا)
شَرِیف	(بلند مرتبہ)
شَفِیع	(شفاعت کرنے والا)
شَفِیق	(مہربان، ہمدرد)
شَهِیر	(شہرت والا)
صَابِر	(صبر کرنے والا)
صَادِق	(سچا)
ضِیَاء	(روشنی، چمک)
طَاهِر	(پاک)
طَبِیب	(بیماروں کا علاج کرنے والا)
طَیِّب	(پاک)
ظَاهِر	(واضح اور روشن)
عَابِد	(عبادت گزار)
عَادِل	(عدل کرنے والا)
عَارِف	(پہچاننے والا)
عَاقِب	(سب سے آخر میں آنے والا، جانشین)
عَزِیز	(غالب)
عَظِیم	(بزرگی اور عظمت والا)
عِمَاد	(ستون، قابلِ اعتماد سردار، سختیوں میں لوگ جس کی طرف بھاگ کر آئیں)

www.dawateislami.net

غِیَاث	(کثیر بارش)
فَاتِح	(کھولنے والا، شروع کرنے والا)
فَاضِل	(کامل عِلْم والا، کثیر فضیلت والا)
قَاسِم	(تقسیم کرنے والا)
قَمَر	(چاند)
قَوِی	(قوت والا)
کَامِل	(مکمل)
کَرِیم	(سخی)
کَفِیْل	(کفالت کرنے والا)
کَوْکَب	(روشن تارا)
لَبِیْب	(عقلمند، دانا)
مَاجِد	(قابل احترام، معزز آدمی)
مَامُوْن	(جس کے پاس امانت رکھنے پر اعتماد ہو)
مُبَارَک	(باعث برکت، نیک، سعید)
مُبَشِّر	(خوشخبری سنانے والا)
مُبِیْن	(روشن، ظاہر)
مَتِیْن	(مضبوط)
مُجَاهِد	(جہاد کرنے والا)
مُجْتَبٰی	(منتخب شدہ)

www.dawateislami.net

مُجِیب	(جواب دینے والا، حاجت روائی کرنے والا)
مَحْفُوْظ	(وہ شخصیت جس کی حفاظت کی گئی)
مُحَمَّد	(جس کی تعریف کی جائے)
مَحْمُوْد	(تعریف کے قابل)
مُخْتَار	(چُنا ہوا، منتخب)
مُدَّثِّر	(چادر اوڑھنے والا)
مُرْتَضٰی	(برگزیدہ، بُزُرگی والا)
مُزَّمِّل	(کمبل پوش)
مُسْتَجِیْب	(اطاعت کرنے والا)
مُسْتَقِیْم	(سیدھے راستے پر چلنے والا)
مَسْعُوْد	(سعادت مند)
مَشْهُود	(گواہی دیا گیا)
مِصْبَاح	(چراغ)
مُصَدِّق	(تصدیق کرنے والا)
مُصْطَفٰی	(چُنا ہوا)
مُطِیْع	(اطاعت گزار)
مُظَفَّر	(وہ ہستی جسے دشمنوں پر فتح عطا کی گئی ہو)
مُعَظَّم	(بزرگ، واجب التعظیم)
مُعَلِّم	(سکھانے والا)

www.dawateislami.net

مُعِین	(مددگار)
مُقْتَصِد	(درمیانی چال چلنے والا)
مُکَرَّم	(عزت والا)
مُنْصِف	(انصاف کرنے والا)
مَنْصُور	(مدد یافتہ، نصرت یافتہ)
مُنِیْب	(حُکْم ماننے والا)
مُنِیر	(روشن کرنے والا)
نَاسِک	(عبادت کرنے والا)
نَاشِر	(کسی چیز کے لپیٹ لینے کے بعد اسے ظاہر کرنے والا)
نَاصِب	(دین کے اَحکام کو بیان کرنے والا)
ناصِح	(نصیحت کرنے والا)
ناصِر	(مدد کرنے والا)
نَجْم	(ستارہ)
نَجِیْب	(اچھے نسب والا، پسندیدہ)
نَجِیْد	(راہنما، ماہر)
نَذِیر	(ڈرانے والا)
نَقِیْب	(سردار، کفالت کرنے والا)
نُوْر	(روشنی)
هُمَام	(باعظمت بادشاہ)

www.dawateislami.net

وَاجِد	(عالم، غنی)
وَاسِط	(درمیانہ)
وَاسِع	(کثرت سے دینے والا)
وَاعِد	(وعدہ کرنے والا)
وَسِیْم	(حسین چہرے والا، خوبصورت)
وَلِی	(اللہ کا دوست)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

25 انبیائے کرام علیہم السلام کے عَظَمت والے نام

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام سے ہمارے حضور سیّد عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم تک **اللّٰہ تعالٰی** نے بہت سے نبی بھیجے، بعض کا صریح ذکر قرآنِ مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۸)

مُحَمَّد	(جس کی بہت تعریف کی جائے)
آدَم	(مٹی سے پیدا ہونے والے)
اِبراھیم	(مہربان باپ)
اِدرِیس	(درس دینے والا)
اِسحاق	(بہت مسکرانے والا)
اِسماعیل	(اللہ تعالٰی کی اطاعت کرنے والا)
اِلیاس	(نہ بھاگنے والا بہادر شخص)

www.dawateislami.net

اَیُّوب	(فرمانبردار)
دَانِیال	(فیصلۂ الٰہی)
داوٗد	(محبوبِ الٰہی)
ذُوالْکِفْل	(ذِمہ لینے والا)
زَکَرِیَّا	(اللہ کا ذکر کرنے والا)
سُلَیمان	(بے عیب شخص)
شُعَیب	(چھوٹی جماعت)
صالِح	(نیک، باعمل)
عُزَیْر	(مددگار)
عیسٰی	(شریفُ النفس)
لُوط	(دلی محبت، چھپا ہوا)
مُوسٰی	(وہ بچہ جسے درخت اور پانی کے درمیان ڈالا گیا ہو کیونکہ قبطی زبان میں پانی کو ''مُو'' اور درخت کو ''سَا'' کہتے ہیں)
نُوح	(خوفِ خدا سے بکثرت رونے والا)
ھارُون	(ہر دلعزیز اور محبوب)
ھُود	(توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کرنے والا)
یَحییٰ	(زندگی والا)
یَعقُوب	(تعاقب کرنے والا)
یُوسُف	(نہایت خوبصورت)

www.dawateislami.net

یُونُس	(اُنس والے، مچھلی والے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شاہِ انام صلی اللہ علیہ وسلم کے 3 شہزادوں کے مبارک نام

قاسِم	(تقسیم کرنے والا)
عبداللّٰہ	(اللّٰہ کا بندہ)
اِبراھیم	(مہربان باپ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے 5 نواسوں کے مقدس نام

عبدُاللّٰہ	(اللّٰہ کا بندہ)
حَسَن	(اچھا)
حُسَین	(خوبصورت)
مُحْسِن	(بھلائی کرنے والا)
علی	(بلند)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عَشَرَۂ مُبَشَّرہ (یعنی جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے دس صحابہ کرام) کے پیارے پیارے نام

ابو بکر	(اَوّل اَولِیّت والے (یعنی افضلیت والے))

www.dawateislami.net

عُمَر	(زندگی)
عثمان	(کوشش کرنے والا)
علی	(بلند)
طَلْحَه	(خالی پیٹ)
زُبَیر	(طاقتور)
عبدالرحمٰن	(بہت مہربانی کرنے والے کا بندہ)
سَعْد	(خوش نصیب)
سَعِیْد	(مبارک)
ابو عُبَیدہ	(چھوٹی کنیز والا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے 135 پاکیزہ نام

اَخْرَم	(وہ ٹیلہ جو کسی نشیب میں اترتا ہو)
اَزْھَر	(چمکدار وصاف رنگ والا)
اَسَد	(شیر)
اَسْعَد	(بہت کامیاب)
اَسْلَم	(زیادہ سلامتی والا)
اُسَیْد	(چھوٹا شیر)
اَشْرَف	(زیادہ شرافت والا)

www.dawateislami.net

اَنَس	(جس سے اُنس حاصل کیا جاتا ہو، اُلفت، سکون قلب)
اَنِیْس	(مانوس، اُنسیت (یعنی محبت) دینے والا)
بَدْر	(چودھویں رات کا مکمّل چاند)
بِلال	(پانی، ہر وہ چیز جس سے حلق کو تَر کیا جائے)
ثابِت	(مستقل مزاج)
ثُمَامَه	(بھری شاخوں والا ایک پودا)
ثَوْبَان	(توبہ کرنے والا)
جابِر	(زور والا)
جُبَیْر	(زبردست)
جَعْفَر	(بہت وسیع نہر)
حابِس	(روکنے والا)
حاتِم	(بلند حوصلہ، سخی، فیصلہ کرنے والا)
حاجِب	(حفاظت کرنے والا)
حارِث	(کمانے والا)
حازِم	(دور اندیش، تیز نظر والا)
حاطِب	(درخت کاٹ کر لکڑیاں جمع کرنے والا)
حُبَاب	(محبوب، دوست)
حِبَّان	(نورانی چہرہ والا)
حُذَیْفَه	(بے عیب)

www.dawateislami.net

حُرّ	(خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک، آزاد، شریف)
حَسَّان	(بہت حسین وجمیل)
حَکِیم	(دانا، طبیب، ہوشیار)
حَمَّاد	(بہت زیادہ تعریف کرنے والا)
حُمْرَان	(سرخ رنگ والا)
حَمزَہ	(شیر)
حُمَیْد	(بُزُرگ)
حَنْظَلَہ	(ایک درخت کا نام)
حُنَیْف	(شر سے خیر کی طرف مائل ہونے والا، سیدھا جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو)
خالِد	(دیرپا)
خَبَّاب	(تیز تیز چلنے والا)
خُبَیْب	(گہرا گڑھا)
خُفَاف	(ہوشیار وذہین)
خَلَّاد	(مکان میں طویل عرصہ اقامت اختیار کرنے والا)
دَارِم	(جس کی ہڈی کو گوشت نے ڈھک دیا ہو)
دَیْلَم	(معاملہ فہم اور بصیرت رکھنے والا شخص)
ذَابِل	(دُبلا پتلا)
ذَکْوَان	(ہوشیار اور ذہین)
راشِد	(ہدایت یافتہ)

www.dawateislami.net

زارِع	(کاشت کار)
زاہِر	(روشن)
زُبَیر	(جاندار، طاقتور آدمی)
زِیَاد	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
زَید	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
سَارِیَہ	(رات میں چلنے والا)
سَالِف	(فضل وکمال یا عمر میں بڑھا ہوا)
سالِم	(آفت وامراض سے چھٹکارا پانے والا)
سائِب	(کھلے دل سے سخاوت کرنے والا)
سُفیان	(جلدی پرواز کرنے والا)
سَلْمان	(فرمانبردار، ہر عیب سے پاک)
سُلَیم	(بے عیب، صحیح وسالم، صاف ستھرا، آفات سے بچا ہوا)
سِمَاک	(بلند چیز)
سَمْعَان	(مطیع وفرمانبردار)
سُمَیْر	(رات کو ساتھی سے باتیں کرنے والا، قصہ کہانی کہنا)
سِنَان	(نیزہ)
سَہْل	(نرم مزاج، آسان)
سُہَیْل	(نرم برتاؤ کرنے والا)
سَیف	(تلوار)

www.dawateislami.net

شُجَاع	(بہادر)
شَدَّاد	(بہت قوت رکھنے والا بہادر شخص)
شُرَیح	(گوشت کے پتلے ٹکڑے کرنے والا، محفوظ، جس کا سینہ کھول دیا گیا ہو، واضح)
شَرِیک	(حصہ دار)
شَمْعُون	(مطیع وفرمانبردار)
شَیْبَان	(سفید، ٹھنڈا، برف)
صُبَیْح	(روشن چہرے والا)
صَفْوَان	(چکنا پتھر، چکنی چٹان)
ضَمْضَم	(دلیر)
طارِق	(روشن ستارہ)
طُفَیْل	(وسیلہ)
ظُهَیْر	(مددگار)
عاصِم	(محافظ، بچانے والا)
عاقِل	(عقل والا، ہوشیار)
عَبَّاد	(بندہ، عبادت گزار)
عَبَّاس	(وہ شیر جسے دیکھ کر دوسرے شیر بھاگ جاتے ہوں)
عَتِیق	(شریف، آزاد)
عُرْوَه	(شیر، قابل اعتماد)
عَفَّان	(بہت زیادہ پاکدامن)

www.dawateislami.net

عُقَیْل	(دانا، ذہین آدمی)
عَمَّار	(تحمل مزاج، باوقار)
عُمَیْر	(لبریز)
غَسَّان	(دل کی گہرائی)
فُضَیْل	(فضیلت والا)
قارِب	(چھوٹی کشتی)
قَتَادَہ	(ایک درخت)
قُطْبَہ	(سردار)
کَثِیر	(بہت، وافر، زیادہ)
کَوْکَب	(روشن ستارہ، قوم کا سردار)
کَھْمَس	(شیر)
لاحِب	(کھلا اور واضح راستہ)
لاحِق	(ملنے والا)
لَبِیْد	(مکان میں قیام کرنے والا)
لُقمَان	(بڑا دانا آدمی، نہایت تجربہ کار آدمی)
ماتِع	(بہت عمدہ چیز)
مَازِن	(بارش برسانے والا بادل)
مالِک	(ملکیت رکھنے والا)
مِدْلَاج	(جو رات میں چلنے یا سفر کرنے کا عادی ہو)

www.dawateislami.net

مَرْزُوْق	(خوشحال)
مَسعُود	(خوش نصیب، کامیاب)
مُصعب	(برداشت کرنے والا)
مُطَرِّف	(کنارے والا)
مَظْهَر	(منظر، شکل، ظاہر ہونے کا مقام)
مُعَاذ	(پناہ کی جگہ)
مُعَاوِیه	(آواز کھینچنے والا)
مَعقِل	(پناہ گاہ)
مُعَوِّذ	(پناہ کی دعا دینے والا)
مُغِیث	(فریاد سننے والا)
مِقْدَاد	(ایک چیز کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والا)
مِقْدَام	(بہادر، لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا)
مَكْحُول	(جس کی آنکھوں میں سُرمہ لگا ہو)
مُنِیب	(خدا کی طرف رجوع کرنے والا)
مُنذِر	(ڈرانے والا)
مُنكَدِر	(جھپٹنے والا)
مِنهَال	(انتہائی سخی)
مُونِس	(دوست، غمخوار)
مَیمُون	(بابرکت، خوش بخت)

www.dawateislami.net

نَاعِم	(خوش حال زندگی بسر کرنے والا)
نَافِع	(نفع دینے والا)
نَصِیب	(حصہ)
نُعْمَان	(نعمتیں پانے والا)
نُعَیم	(صاحبِ نعمت)
نَوْفَل	(فیاض، سخی، دریادل)
واسِع	(وسعت دینے والا)
واقِد	(آگ روشن کرنے والا)
وائِل	(پناہ میں آنے والا)
هِلَال	(پہلی تاریخ کا چاند)
یاسِر	(آسانی ونرمی)
یامِین	(بابرکت)
یَسَار	(دولت مند، امیر کبیر)
یَمَان	(بَرَکت والا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کے 27 مبارک نام

اَرْسَلان	(شیر۔ حضرت سیدنا محمد بن ارسلان مصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے والد جو خود بھی بہت بڑے بزرگ تھے، مزارِ مبارک مصر میں ہے)

www.dawateislami.net

تَقِیّ	(پرہیز گار۔اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ کے دادا کے سگے بھائی امام العلماء مولانا تقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
جَمَال	(حُسن۔اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ کے خلیفہ شیخ محمد جمال رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ جو عرب کے باشندے تھے)
جُنَید	(چھوٹا لشکر۔مشہور ولی اللہ حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی)
جِیُوَن	(زندگی، حیات، وجود۔نورُ الانوار اور تفسیراتِ احمدیہ کے مصنف جو مُلّا جیون کے نام سے مشہور ہیں، اصل نام شیخ احمد بن ابی سعید رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ ہے)
حاکِم	(سردار۔حدیث کی مشہور کتاب اَلْمُسْتَدْرَك عَلَى الصَّحِيْحَيْن کے مؤلف حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ جو امام حاکم کے نام سے مشہور ہیں)
حَشْمَت	(بزرگی، شان وشوکت۔شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
خلیل	(سچا دوست۔مشہور سنی عالم خلیلِ ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
دِیْدَار	(جلوہ، نظارہ۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ اَلْوَری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
رَزِین	(باوقار، بردبار، سنجیدہ۔جلیل القدر محدث حافظ رَزِین عَبْدَرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی)
رَیحَان	(گلاب کے علاوہ تمام پھولوں کو ریحان کہتے ہیں۔ریحانِ ملت مولانا محمد ریحان رضا خان علیہ رحمۃُ الحنّان)

www.dawateislami.net

زَمِیل	(ردیف، پچھلا سوار۔ تابعی بزرگ حضرت سیدنا زَمِیل بن عباس رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ)
سَرفَرَاز	(معزز۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سرفراز احمد رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ)
شریف	(بزرگ، عالی خاندان۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی)
شَہبَاز	(شاہین۔ مشہور صوفی بزرگ شہباز قلندر رَحمَۃُ اللہ علیہ)
عَدنَان	(حضرتِ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جدِ اعلیٰ کا نام)
عِرفَان	(شناخت، پہچان۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا عرفان احمد بیسل پوری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی)
عطاء	(بخشش، انعام۔ مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا عطاء بن یسار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ الغفّار)
عَقِیل	(دانا، ذکی۔ شام کے ایک باکرامت ولیُّ اللہ حضرتِ سیِّدُنا عقیل رَحمَۃُ اللہ علیہ)
عِمرَان	(حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کا نام)
ظَفَر	(کامیابی۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَلِکُ العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین قادری رضوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی)
مُجَاہِد	(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لڑنے والا۔ مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام مُجَاہِد علیہ رَحمَۃُ اللہ الواحِد)
مَعرُوف	(مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا معروف کرخی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی)

www.dawateislami.net

نَقِی	(پاک، صاف، خالص۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ کے والد مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن)
ھاشِم	(روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے والا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پردادا ہاشم بن عبدِ مناف جن کا اصلی نام عَمْرو تھا)
وارِث	(مددگار، حمایتی۔ مشہور صوفی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا وارث شاہ رَحمَۃُ اللّٰہ علیہ)
وَھب	(عطا و بخشش۔ ہمارے نبی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نانا کا نام)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نسبتوں والے 8 متفرق نام

آصف	(حضرت سیِّدنا سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام، مجازاً اہر لائق وزیر)
اُحُد	(ایک عاشقِ رسول پہاڑ کا نام)
اَیَّاز	(محمود بادشاہ کے ایک ذہین اور نیک غلام کا نام)
حُنَین	(سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک غلام کا نام، مکہ معظّمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام جہاں غزوۂ حنین واقع ہوا)
ذُوالْفِقَار	(مہروں والی تلوار۔ حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْھَہُ الکریم کی تلوار کا نام)
رَمَضَان	(ہجری سال کا نواں مہینہ، نزول قرآن کا مہینہ)
رَیَّان	(جنت کے ایک دروازے کا نام جس میں سے روزہ دار داخل ہونگے)
عَرَفَات	(مکہ پاک میں واقع ایک میدان جہاں حاجی ۹ ذوالحجہ کو وقوف کرتے ہیں)

www.dawateislami.net

بیٹوں کے لئے 150 پیارے پیارے نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی امی جان کا مبارک نام

آمِنَہ	(مطمئن اور بے خوف)

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاعی ماؤں (یعنی جنہوں نے سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو دودھ پلایا تھا) کے مبارک نام[1]

اُمِّ اَیْمَن	(برکت وقُوّت والی، ان کا اصل نام بَرَکت تھا)
ثُوَیْبَہ	(رجوع کرنے والی، لَوٹنے والی)
حَلِیْمَہ	(بردبار، متحمل مزاج خاتون)

11 اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہن کے مقدس نام

خَدِیجَہ	(وَقْت سے پہلے پیدا ہونے والی بچی)
سَوْدَہ	(سیاہ رنگت والی)
عائِشہ	(خوشحال)
حَفْصَہ	(خوبصورت)
اُمِّ سَلَمَہ	(اعتراف کرنے والی کی ماں)
اُمِّ حَبِیبہ	(محبوب ہستی کی ماں)

مدینہ

[1]: سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو جتنی بیبیوں نے دودھ پلایا سب اسلام لائیں۔

(السیرۃ الحلبیۃ، ١/١٢٨، فتاوٰی رضویہ، ٣٠/٢٩٦)

www.dawateislami.net

زَینب[1]	(ایک حسین خوشبودار پودا)
زَینب[2]	(ایک حسین خوشبودار پودا)
مَیْمُوْنَہ	(بَرَکت والی)
جُوَیْرِیَہ	(چھوٹی لڑکی)
صَفِیَّہ	(چُنی ہوئی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 4 شہزادیوں کے مبارک نام

زَیْنَب	(ایک حسین مہک دار پودے)
رُقَیَّہ	(ترقی کرنے والی)
اُمِّ کُلثوم	(پُر گوشت چہرے والی کی ماں)
فاطِمہ	(آتشِ جہنم سے چھڑانے والی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 3 مقدس کنیزوں کے نام

مارِیہ	(گوری اور چمک دمک والی)
رَیْحَانہ	(ایک خوشبودار پودا)
نَفِیْسَہ	(پاک وصاف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1]: بنتِ جَحْش۔ [2]: بنتِ خُزَیْمَہ

www.dawateislami.net

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نواسیوں کے نام

اُمَامَہ	(ارادہ کرنے والی)
رُقَیَّہ	(ترقی کرنے والی)
اُمِّ کُلثُوم	(پُر گوشت چہرے والی کی ماں)
زینب	(ایک حسین مہک دار پودا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

59 صحابیات رضی اللہ تعالٰی عنہن کے نام

آسِیَہ	(ستون)
اُثَیْلَہ	(شرف اور بزرگی والی)
اَرْوَی	(حسین وجمیل)
اَسْمَاء	(نشانی، علامت)
اُمَیْمَہ	(پتھر)
اُمَیَّہ	(چھوٹی سی کنیز)
اَنَیْسَہ	(رہنمائی کرنے والی، مہربانی کرنے والی)
اَیْمَن	(سیدھی، داہنی)
بَرِیْرَہ	(ایک درخت کا پھل)
بُسْرَہ	(کونپل)
بَشِیْرَہ	(خوشخبری دینے والی)

www.dawateislami.net

بُهَيَّه	(جمال)
جَمِيلَه	(حسین، خوبصورت)
حَبِيبَه	(پیاری)
حَرْمَلَه	(چھوٹی پوشاک)
حَسَنَه	(نعمت)
حَكِيْمَه	(عقلمند خاتون)
حَمْنَه	(طائف کے انگوروں کی ایک قسم جو سیاہ سرخی مائل ہوتے ہیں)
خالِده	(دیر تک رہنے والی)
خَوْلَه	(ہرنی، خوبصورت)
خَيْرَه	(اعلیٰ اور ممتاز خاتون)
دَقُرَه	(کثیر نباتات والا خوشنما باغ)
رَبَاب	(سفید بادل)
رُزَيْنَه	(عقلمند اور پارسا خاتون)
رُفَيْدَه	(مددگار خاتون، عطیہ)
رُقَيْقَه	(نرم دل)
رَمْلَه	(زمین کا بلند حصہ)
رُمَيْثَه	(زرخیز زمین)
رُمَيْصَاء	(ایک ستارے کا نام)
زُرَيْنَه	(سنہری)

www.dawateislami.net

سَائِرَہ	(سیر کرنے والی)
سُبَیْعَہ	(سات)
سَرَّاء	(خوش حالی، عمدہ زمین)
سُعْدٰی	(مبارک، خوش بختی)
سُعَیْدَہ	(خوش بخت خاتون)
سُکَیْنَہ	(وقار، طمانیت، سکون)
سَلْمٰی	(آفات وغیرہ سے محفوظ، نجات پانے والی)
سُمَیَّہ	(علامت)
سُنْبُل	(ایک قسم کی خوشبودار گھاس)
سِیما	(نشان والی، علامت والی)
شِفَاء	(تندرستی، صحت)
عاتِکہ	(بہت خوشبو ملنے والی)
عَفْرَاء	(کم رفتار)
عَقِیلہ	(عقل والی، سمجھدار)
عَطِیَّہ	(انعام دی ہوئی چیز)
فارِعہ	(لمبے بالوں والی)
قِرْصَافَہ	(تیز رفتار چیز، گھومنے والی چیز)
قُرَیْعَہ	(طویل قد والی، لمبے بالوں والی، پہاڑ کا بلند حصہ)
قُرَّۃُ العَین	(آنکھوں کی ٹھنڈک)

www.dawateislami.net

کَبْشَہ	(حفاظت کا کام انجام دینے والی)
کرِیمہ	(معزز خاتون)
لُبابہ	(ہر چیز کا خالص اور بہترین حصہ)
لُبنٰی	(خوشبودار، خوبصورت خاتون)
مُطِیْعَہ	(فرمانبردار خاتون)
مُعاذَہ	(پناہ گاہ)
مُلَیْکَہ	(ملکہ)
نَسِیْبہ	(حسب ونسب میں مشہور شریف خاتون)
ھُجَیْمَہ	(مشکیزے کا دودھ جو ابھی پورا نہ جما ہو، موتی)
یُسَیْرَہ	(آسان، سیدھی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

49 دیگر بزرگ خواتین کے نام

اَنِیْقَہ	(خوش آیند، خوب۔ ایک قول کے مطابق حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی والدہ محترمہ حضرت امّ سلیم انصاریہ کا نام مبارک)
بَرْدَہ	(کنیز، باندی، ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیدنا جعفر بن بُرقان رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی والدہ کا نام)
بِلْقِیس	(ملکہ سباء کا نام، اسلام قبول کرنے کے بعد حضرتِ سیدنا سلیمٰن علیہ السلام کی زوجہ بنیں)

www.dawateislami.net

تَحِیَّہ	(سلام، سلامی، تحیۃ بنت سلمان ، عالمہ خاتون جنہیں لاکھ سے زائد احادیث یاد تھیں)
جَبَلَہ	(قوم کی سردار، عالمہ، ثابت قدم، ایک تابعی بزرگ حضرتِ سیدنا صَفْح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بیٹی کا نام)
حَنِیْفَہ	(مذہبی عقیدے کی پختہ، دین میں سچی۔ ''بی بی حنیفہ'' نویں صدی ہجری کی شہرہ آفاق، عالمہ، محدثہ، جن کو امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے اپنے شیوخ میں شمار کیا ہے)
حَمَّادَہ	(حمد کرنے والی، شکر کرنے والی، حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بیٹی کا نام)
حَوَّاء	(زندگی، حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلام کی زوجۂ محترمہ کا نام)
رَابِعَہ	(چوتھی، شفقت کرنے والی، رضائے الٰہی پر راضی رہنے والی۔ ایک مشہور ولیّہ خاتون حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا)
رَئِیْسَہ	(دولت مند۔ راویہ حدیث جن سے حضرت سیِّدنا سعد بن علی زنجانی شافعی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی روایت کرتے ہیں)
زُبْدَہ	(کسی چیز کا بہترین حصہ، برگزیدہ، مشہور بزرگ حضرت سیدنا بِشر حافی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بہن کا نام)
زَجْلَہ	(لوگوں کی آواز، شور، زجلہ بنت منظور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آزاد کردہ کنیز کا نام)
زِیْنَت	(خوبصورتی ، سجاوٹ۔ راویہ حدیث حضرتِ سیِّدُتنا زینت بنت ابی

www.dawateislami.net

	طُلَیْق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا)
سَارَہ	(سردار، شریف، معزز، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام)
سَارِیَہ	(رات میں چلنے والی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی سہیلی تھیں)
سِدْرَہ	(بیری کا درخت، حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہو کا نام)
سَفِیْنَہ	(ناؤ، کشتی، راویہ حدیث حضرت سفینہ بنت شیبہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا)
سُکَیْنَہ	(سکون، اطمینان، حضرت سیِّدتنا سُکَیْنَہ بنت حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما)
سَکِینہ	(سکون، اطمینان، مشہور صندوق ''تابوتِ سکینہ'' کا نام جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے، اس صندوق میں مقدس تبرکات موجود تھے اور اس کے طفیل بنی اسرائیل کو فتوحات حاصل ہوتی تھیں)
سَنِیّہ	(روشن، بلند رتبہ، خوبصورت۔ حضرتِ سیدتنا اُمّ خالد رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب جو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ایک حلہ پہنا کر عطا فرمایا تھا)
شَمُسَہ	(روشن دان۔ ایک تابعیہ خاتون رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہا جو حضرتِ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ہاتھ پر اسلام لائیں)
سُوَیْدَہ	(سردار، سانولی، صحابیِ رسول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بیٹی کا نام)
شَعْوانہ	(گھنے بکھرے ہوئے بال، ایک بزرگ خاتون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کا نام)
صُغْریٰ	(چھوٹی۔ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صاحبزادی کا نام)
صَفُوْرَہ	(حضرتِ سیدنا شعیب علیہ السَّلام کی بیٹی اور حضرتِ سیدنا موسیٰ علیہ السَّلام

www.dawateislami.net

	کی زوجہ کا نام)
طافِیہ	(خوشۂ انگور میں نمایاں اور ابھرا ہوا دانہ، ایک عابدہ خاتون رحمۃ اللہ تعالی علیہا کا نام)
طَیِّبَہ	(عمدہ، پاک۔ حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ محترمہ کا نام طیبہ بنت وھب رضی اللہ تعالی عنہا تھا)
عَاتِکہ	(شریف عورت، خوشبودار، قبیلہ بنی سلیم سے تعلق رکھنے والی تین پاکیزہ بیبیوں کے نام جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم کو بچپن میں دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی تھی)
عَاطِفَہ	(مہربانی کرنے والی۔ حضرتِ سیدنا ذُوالنون مِصری رحمۃُ اللہ تعالی علیہ کی بہن جو کہ نہایت صابرہ، زاہدہ، اور عبادت گزار خاتون تھیں)
عَالِیَہ	(ہر چیز کا بلند حصہ، حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ کی پوتی کا نام)
عَبْدَہ	(بندی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی پوتی کا نام)
عَجْرَدَہ	(تیز و سخت، ہلکی پھلکی، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون رضی اللہ تعالی عنہا کا نام)
عَزِیزہ	(محبوب، قریبی رشتہ دار، دوست۔ راویہ حدیث حضرتِ سیِّدَتنا عزیزہ رحمۃ اللہ تعالی علیہا)
عُزَیَّہ (عَزِیَّۃ)	(ارادہ کرنے والی، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی کا نام)
عَالِیَہ	(بلند، بزرگ۔ راویہ حدیث حضرتِ سیدتنا عالیہ بنت اُیْفَعْ بن شَرَاحِیل رضی اللہ تعالی عنہا، یہ حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتی ہیں)

www.dawateislami.net

فَسِیْلَہ	(کھجور کی قلم، حضرت سیدنا واثِلَہ بن اَسْقَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کا نام)
قُرَیْبَہ	(قرابت والی، خوشنودی حاصل کرنے والی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کا نام)
ماجِدَہ	(قابلِ تعظیم، سخی، بہت عمدہ، قبیلۂ قریش سے تعلق رکھنے والی ایک عبادت گزار خاتون)
مَرْجَانَہ	(مونگا، موتی، ایک سبزی کا نام، حضرت سیدنا علقمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا نام، تابعیہ ہیں)
مَرْیَم	(عبادت گزار خاتون، حضرتِ سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی والدہ محترمہ کا نام)
مُنِیْبَہ	(توبہ کرنے والی، فرمانبردار خاتون، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنِیفہ	(حسین وخوش قامت عورت، منیفۃ بنت ابی طارق، بحرین کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنْیَہ	(تمنا، خواہش، صحابیِ رسول حضرتِ سیدنا اَبُو بَرْزَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کا نام)
مُوَافِقہ	(مناسبت والی، ملی ہوئی، ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
نُدْبَہ	(فصیح کلام کرنے والی، صحابیِ رسول حضرتِ سیدنا خُفَاف بن نُدْبَۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام)
وَجِیہَہ	(خوبصورت۔ ام المؤمنین حضرتِ سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ کنیز کا نام)
ھَالَہ	(چاند کے چاروں اطراف کا روشن دائرہ۔ سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ

www.dawateislami.net

	رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ کا نام)
هَاجِرَه	(نہایت گرم دوپہر کا وقت۔حضرتِ سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلام کی والدہ کا نام)
یاسُمِین	(چنبیلی کا پھول۔ایک بزرگ اور راویہ حدیث حضرتِ سیدتنا اُمّ عبداللہ یاسمین بنت سالم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کا نام)

تقریباً 16 متفرق زنانہ نام

اِرَم	(ایک قول کے مطابق جنت کا نام)
اَقْصٰی	(بہت دور۔ملک شام میں حضرتِ سیدنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام کی بنائی ہوئی مسجد بیت المقدس کا نام)
بَتُوْل	(سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
تَسْنِیم	(جنت کی ایک نہر کا نام)
حِرَا	(مکہ مکرمہ کی پہاڑیوں میں موجود غار کا نام)
حَرَمَیْن	(مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو حرمین کہتے ہیں)
حَرِیم	(گھر کی چار دیواری، خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار، مکان، گھر)
حُمَیْرَا	(سرخ رنگ کی۔اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
زَهْرَاء	(روشن اور سفید چہرے والی۔بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
زَیْتُوْن	(ایک مشہور درخت کا نام جسکا ذکر قرآن پاک میں ہے)
سَعْدِیَه	(شیراز کے مضافات میں وہ مقام جہاں شیخ سعدی شیرازی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار ہے)
صِدِّیقه	(نہایت سچی۔حضرتِ سیدتنا عائشہ صِدِّیقہ، حضرتِ سیدتنا مریم رضی اللہ

www.dawateislami.net

	تعالٰی عنہما کا لقب)
طاہِرَہ	(پاک۔ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
طُوبٰی	(خوش خبری۔ایک قول کے مطابق جنت کا نام، دوسرے قول کے مطابق جنت میں ایک درخت کا نام)
عَذْرا	(کنواری، حضرتِ سیدتنا مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا لقب)
کَوْثَر	(بہشت کی ایک نہر، جنت کا حوض، قرآنِ پاک کی ایک سورت کا نام)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کنیتیں

مَدَنی آقا احمد مجتبٰی، محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم	اَبُوالْقَاسِم، اَبُو اِبْرَاھِیْم
حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْبَشَر، اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْاَضْیَاف
حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوسُلَیْمَان
حضرتِ سیِّدُنا اسحاق عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُویَعْقُوْب
حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُویُوْسُفْ
حضرتِ سیِّدُنا خِضْر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام	اَبُوالْعَبَّاس

71 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کنیتیں

حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوبَکْر

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوحَفْص
حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُو عبدِالرحمن، اَبُو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم	اَبُوالْحَسَن، اَبُو تُرَاب
حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وَقَّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواِسْحَاق
حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْاَعْوَر
حضرتِ سیِّدُنا عامر بن جَرَّاح رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعُبَیدَہ
حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد، اَبُو زید، اَبُو یزید، اَبُو خارِجَة
حضرتِ سیِّدُنا اسلم راعی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُو سَلْمٰی
حضرتِ سیِّدُنا اُسَیْد بن حُضَیْر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُو یَحیی، اَبُو عیسٰی، اَبُوعَتِیك، اَبُوحُضَیر، اَبُو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوحَمزة

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعَمْرو، اَبُو عَمَّارَة
حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ بن حَرام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا عَبَّاس بن عبدالمُطَّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْفَضْل
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُو بَکْر، اَبُو خُبَیْب
حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعَمْرو، اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا اَرْقَم بن ابوارْقَم رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا اَشْعَث بن قَیْس رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا اَنْجَشَة رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومارِیَة
حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سَمُرَة رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُوخالد
حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ، اَبُوعبدِالرحمن، اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالمَساکِین
حضرتِ سیِّدُنا حَکِیم بن حِزام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوخالد
حضرتِ سیِّدُنا سُراقہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُفْیان
حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُنْدُب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُلَیمان

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُلَیمان
حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواُحَیحَہ
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوھاشم
حضرتِ سیِّدُنا فَضل بن عَبَّاس رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالعباس، اَبُوعبدِ اللہ، اَبُو محمد
حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسَار رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعلی، اَبُو عبد اللہ، اَبُویَسار
حضرتِ سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواَسْوَد
حضرتِ سیِّدُنا نُعْمان بن بَشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا تَمِیم دَارِی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُورُقَیَّہ
حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعُثْمان
حضرتِ سیِّدُنا عثمان (والدِ صدیق اکبر) رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوقَحَافَہ
حضرتِ سیِّدُنا نُفَیع بن حَارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوبَکْرَۃ
حضرتِ سیِّدُنا اسلم یا ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُورافِع
حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسعید (خُدری)
حضرتِ سیِّدُنا صَخْر بن حَرْب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوسُفیان
حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَہْل رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوطَلْحَہ (انصاری)

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا حارث بن رِبْعی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوقَتَادَہ
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن صَخْر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوھُرَیْرَہ
حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوحَمْزَہ
حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن بُسْر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوبُسْر، اَبُوصَفْوان
حضرتِ سیِّدُنا ناصُدَی بن عَجْلَان رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواُمامہ (باھلی)
حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُونُجَید
حضرتِ سیِّدُنا خالد بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُواَیُّوب (انصاری)
حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومُوسٰی (اشعری)
حضرتِ سیِّدُنا عُوَیمِر بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُودَرْدَاء
حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عَبَسہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُونَجِیح
حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُونَجِیح
حضرتِ سیِّدُنا رافع بن خَدِیج رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا اُھْبَان بن صَیفی غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومُسْلِم
حضرتِ سیِّدُنا جُنْدَرَہ بن خُیَشْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوقِرصافہ
حضرتِ سیِّدُنا حَسَّان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْوَلِید
حضرتِ سیِّدُنا حَکِیم بن حِزام رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوخالد

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوالْمُنْذِر، اَبُوالطُّفَیْل
حضرتِ سیِّدُنا اَجْرَہُم بن ناشِب رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوثَعْلَبَہ
حضرتِ سیِّدُنا اَرَت رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومَعْبَد، اَبُوالْاَسْوَد
حضرتِ سیِّدُنا امقداد بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُومحمد
حضرتِ سیِّدُنا حسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ
حضرتِ سیِّدُنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُویزید
حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب بن جُنَادَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوذَر (غِفاری)
حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَبُوعبداللہ

13 صحابیات رضی اللہ تعالٰی عنہن کی کنیتیں

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ ھِنْد
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَوْدَہ بنت زَمْعہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْاَسْوَد
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ عَبْدِاللہ
ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْحَکَم
ام المؤمنین حضرت سیدتنا زینب بنت خُزیمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْمَسَاکِیْن

www.dawateislami.net

ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا رَمْلَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ حَبِیبَۃ
حضرت سیِّدَتُنا ہند بنت اَبی اُمیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ سَلَمَۃ
حضرت سیِّدَتُنا حَمْنَہ بنت جَحْش رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ حَبِیبَۃ
حضرت سیِّدَتُنا خَیْرَہ بنت ابی حَدْرَد رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الدَّرْدَاء
حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ بنت خُمَرَۃ بن عبد المُطَّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ الْفَضْل
حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ بنت خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ جَمِیل
حضرت سیِّدَتُنا فاخِتَہ بنت ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ ھَانِی
حضرت سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ بنت کعب رضی اللہ تعالٰی عنہا	اُمُّ عَمَّارَۃ

دیگر 65 بزرگانِ دین کی کنیتیں

حضرتِ سیِّدُنا امام زَیْنُ العابِدِین (علی بن حسین) رضی اللہ تعالٰی عنہما	ابو محمد، ابو الْحَسَن، ابو القاسم، ابو بکر
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو جعفر
حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو عبد اللہ، ابو اسماعیل
حضرتِ سیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو الْحَسَن، ابو ابراھیم
حضرتِ سیِّدُنا امام علی رضا رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو الْحَسَن، ابو محمد
حضرتِ سیِّدُنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابو مَحْفُوظ

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا سِرُّ الدِّین (سِرِّی سَقَطِی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالْحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	ابوالقاسم
حضرتِ سیِّدُنا جعفر (ابوبکر شبلی) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوبکْر
حضور غوثُ الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابومحمد
حضرتِ سیِّدُنا آلِ محمد ماذَہَروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالْبَرَکات
حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم	ابواسحاق
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری	ابوعبدِ اللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا امام مُسْلِم بن حَجّاج علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق	ابوالْحُسَیْن
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن عیسٰی ترمذی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عیسٰی
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن یزید ابن ماجہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابو عبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا امام سلیمان بن اشعث سِجِستانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابو داؤد
حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن شُعَیب نَسائی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عبدالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا اِمام قاضی عِیاض مالکی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالْفَضْل
حضرتِ سیِّدُنا امام یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوزَکَرِیَّا
حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن ثابت امام اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم	ابوحَنِیْفَہ
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن اِدْرِیس شافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوعبدِاللّٰہ

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو عبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا مالک بن اَنَس (امام مالک) علیہ رَحمَۃُ اللہ الواحِد	ابو عبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا امام یعقوب بن ابراہیم علیہ رَحمَۃُ اللہ الکریم	ابو یُوسُف
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد علیہ رَحْمَۃُ اللہ الصمد	ابو عبدِاللہ
حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن محمد طَحاوِی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابو جَعْفَر
حضرتِ سیِّدُنا رُفَیع بن مِہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ المنّان	ابو العالِیَہ
حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابو عِمْران
حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش علیہ رَحْمَۃُ اللہ الاحد	ابو محمد
حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عمرو (امام اَوْزَاعی) علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابو عَمْرو
حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ثَوْب رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ	ابو مُسْلِم (خَوْلانی)
حضرتِ سیِّدُنا عبدالمَلِک رَقاشی علیہ رحمۃُ اللہِ الکافی	ابو قِلابہ
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن علی رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی	ابو بَکْر (جَصَّاص)
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن حُسَیْن (امام بَیہقی) علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابو بَکْر
حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصْری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابو سَعِید
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن علی (خطیب بغدادی) علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی	ابو بَکْر
حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن نُصَیر طائی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	ابو سُلَیْمان

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عمر (امام دارقطنی) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوالحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مسلم (امام زُہری) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوبَکْر
حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ بن عمر علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکبر	ابو عُمَر
حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوعبدِاللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابومحمد
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن محمد (امام جَزَرِی) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوالخَیْر
حضرتِ سیِّدُنا عروہ بن زُبیر بن عَوَّام علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ السلام	ابوعبداللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ المجید	ابوحَفْص
حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارک علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکبر	ابوعبدِالرحمن
حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عِیاض علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق	ابوعلی
حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد (امام قُدُوری) علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابوالحُسَیْن
حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی (محمد بن حَنَفِیَّہ) رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابوالقاسِم
حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حسین (امام کَرخی) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	ابوالحَسَن
حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیرِین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین	ابوبکر
حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابوعبداللّٰہ
حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مَعِین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین	ابوزَکَرِیَّا

www.dawateislami.net

قطبِ زمانہ علامہ سید محمد بن سلیمان جزولی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو عبد اللّٰہ
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	ابو محمد
امام المحدثین حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	ابو محمد
محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو الفَضْل
فقیہ اعظم حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو یوسف
سلطان الواعظین حضرت مولانا محمد بشیر علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر	ابو النُّور
استاذ العلماء حضرت مولانا سید احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الصمد	ابو البَرَکات
شارح قصیدہ بردہ حضرت مولانا سید محمد احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	ابو الْحَسَنات
امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	ابو بِلال
شہزادۂ امیر اہل سنت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ	ابو أُسَید
شہزادۂ امیر اہل سنت حاجی بلال رضا عطاری دامت برکاتہم العالیہ	ابو ھِلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

18 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کے القابات

حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	صِدِّیق (ہمیشہ تصدیق کرنے والا)
حضرتِ سَیِّدُنا عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	فَارُوق (باطل سے حق کو ممتاز کرنے والا)
حضرتِ سَیِّدُنا عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ	ذُوالنُّورَین (دونوروں والا)

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَسَدُ اللّٰہِ (اللہ کا شیر)
حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَیْفُ اللّٰہِ (اللہ کی تلوار)
حضرتِ سَیِّدُنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالٰی عنہ	صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار)
حضرتِ سَیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالٰی عنہ	اَمِیْنُ (دیانت دار)
حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ	البَحْر والحِبْر (بہت بڑا عالم)
حضرتِ سَیِّدُنا خُزَیْمَہ بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ	ذُوالشَّھَادَتَیْن (دو گواہیوں والے)
حضرتِ سَیِّدُنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ	حُسَامُ (تیز تلوار)
حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ	ذُو الْاُذُنَیْن (دو کانوں والے)
حضرتِ سَیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ	ذُو الْجَنَاحَیْن (دو بازوؤں والے)
حضرات حسن و حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما	رَیْحَانَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پھول)
حضرتِ سَیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَابِقُ الْحَبَشَۃِ (حبشہ کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیْب رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَابِقُ الرُّوْمِ (روم کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرتِ سَیِّدُنا سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ	سَابِقُ الْفُرَسِ (فارس کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ (حضور علیہ السلام کے مبارک نعلین اٹھانے والے)

9 تابعین و محدثین کے القابات

حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مسیّب رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	اَفْضَلُ التَّابِعِیْن (تابعین میں سب سے زیادہ فضیلت والے)
حضرتِ سَیِّدُنا اُویس قرنی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	خَیْرُ التَّابِعِیْن (تابعین میں سب سے زیادہ بھلائی والے)
حضرتِ سَیِّدُنا ذکوان رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	طَاؤُس (خوبصورت چہرے والا)
حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن حسن بصری رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	مَحْبُوْب (دوست)
حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز علیہ رَحْمَۃُ اللہ القدیر	عُمر ثَانی (دوسرے عمر)
امام ابو زکریا یحیٰی بن شرف الدین نووی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی	مُحْیُ الدِّیْن (دین کو زندہ کرنے والے)
حضرت علامہ عبد الرحمٰن سیوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الغنی	جَلَالُ الدِّیْن (دین کا جلال)
حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی	حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل)
حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہِ الوالی	نُوْرُ الدِّیْن (دین کی روشنی)

9 مشہور بزرگانِ دین کے القابات

حضرت سَیِّدُنا عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	غوثِ اعظم (بڑا مددگار)
حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	گنج بَخْش (بہت بڑا فیاض)
حضرت سَیِّدُنا بابا فرید الدین رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ	گنج شَکَر (شکر کا خزانہ)

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُنا خواجہ معین الدین اجمیری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القو	غریب نواز (غریبوں کی جھولیاں بھرنے والے)
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	بَدْرُ الدِّیْن (دین کو روشن کرنے والا)
حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ شاہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	غازی (کافروں سے لڑنے والا مسلمان)
شاہ آل رسول مارہروی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	خَاتَمُ الْاَکَابِر (بزرگوں کی نشانی)
حضرت علامہ مولانا آل احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	اچھے میاں (اچھے آدمی)
حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغنی	قُطبِ مَدِیْنہ (مدینے کے قطب (مسلمانوں کے عقیدے میں وہ ولی جسکے سپرد کسی علاقہ یا بستی کا انتظام ہو)

پاک وھند کے 31 مشھور علماء کرام کے القابات

حضرت علامہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغنی	شَیْخِ مُحَقِّق (تحقیق کرنے والے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن (علمِ کلام کے ماہر)
امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	اَعلٰی حضرت (سب سے بڑی بارگاہ)
مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	اُستاد زَمَن (اپنے وقت کے استاد)
سید علی حسین اشرفی میاں علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	شَیْخُ الْمَشَائِخ (بزرگوں کے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	مفتی اَعْظَمْ ھند (ہند کے سب سے بڑے مفتی)
حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغنی	صَدْرُ الشَّرِیْعَہ (دین کے مسائل کے جاننے والوں میں بلند مقام رکھنے والے)
حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	مَلِکُ الْعُلَمَاء (علماء کا بادشاہ)

www.dawateislami.net

حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغنی	غَزَالِیِ زَمَان (اپنے زمانے کے امام غزالی)
حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	حَکِیْمُ الْاُمَّت (امت کی اصلاح کرنے والے)
حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	صَدْرُ الْاَفَاضِل (جید عالم)
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	اَمِیرِ مِلَّت (دین کے امیر)
حضرت پیر سید محمد میاں مارہروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	تَاجُ الْعُلَمَاء (علماء کا سردار)
حضرت مولانا سید محمد کچھوچھوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	مُحَدِّثِ اَعْظَمْ ھِنْد (ہند کے سب سے زیادہ احادیث کو زبانی کرنے والے)
علامہ مولانا سراج احمد خانپوری رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ	سِرَاجُ الْفُقَھَاء (عِلْمِ فقہ جاننے والوں کی چمک)
حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	شیر بیشہ اہلسنّت
حضرت علامہ مولانا سید محمد احمد قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری	غازی ملت (قوم کے غازی)
حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز مبارک پوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	حافِظِ مِلَّت (دین کے نگہبان)
حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	محدث اعظم پاکستان (پاکستان کے سب سے بڑے حدیث جاننے والے)
حضرت علامہ مولانا شریف الحق علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد	شارح بخاری / فقیہ اعظم (بخاری کی شرح کرنے والے، سب سے بڑے فقیہ)
حضرت علامہ مولانا ریحان رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن	ریحانِ ملت (ملت کے پھول)
حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	شَیْخُ الْقُرآن (قرآن کے عالم)
حضرت علامہ مفتی خلیل احمد برکاتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری	خَلِیْلِ مِلَّت (ملت کے دوست)
حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی	شَرَفِ مِلَّت (قوم کی عزت)

www.dawateislami.net

حضرت علامہ مولانا عمر نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی	تَاجُ الْعُلَمَاء (علم والوں کے تاج)
حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی	رَئِیسُ التَّحْرِیر (تحریر کے بادشاہ)
حضرتِ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	خطیبِ پاکستان (پاکستان کے نامور خطیب)
حضرت علامہ مولانا فیض احمد اُویسی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	فیضِ ملت (قوم کو فیض دینے والے)
حضرت علامہ مفتی عبدُ الرّحیم بستوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی	اُسْتَاذُ الْفُقَهَاء (علم فقہ جاننے والوں کے استاد)
حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ	امیرِ اہلِ سنت (سنیوں کا امیر، رہنما)
مفتی فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی	مفتیِ دعوتِ اسلامی (دعوت اسلامی کے مفتی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چار چیزیں سردار بنا دیتی ہیں

شہاب الدین حضرت سیدنا محمد بن احمد ابوالفتح اَبْشِیْهِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی "اَلْمُسْتَطْرَف" میں نقل فرماتے ہیں: چار چیزیں انسان کو سردار بنا دیتی ہیں: اَلْعِلْمُ وَالْاَدَبُ وَالصِّدْقُ وَالْاَمَانَۃُ یعنی علم، ادب، سچائی اور امانت۔

(المستطرف، ۱/ ۴۲)

www.dawateislami.net

ماخذ ومراجع

کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام الٰہی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	تاشقند ایران، ۱۳۹۰ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
التیسیر بشرح جامع الصغیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ھ
مسند الفردوس	الحافظ شیرویہ بن شہر دار الدیلمی، متوفی ۱۱۷۶ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند البزار	امام ابو بکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۲ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر	الامام مجد الدین المبارک بن محمد الجزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۲۰۱۱ھ
الاذکار	الامام یحییٰ بن شرف النووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ

www.dawateislami.net

شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
سبل الہدی والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
مشکل الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفّٰی ۳۲۱ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۲۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
المنتقی شرح موطا امام مالک	الامام القاضی سلیمان بن خلف الباجی، متوفی ۴۹۴ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
شرح البخاری للسفیری	شمس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری متوفّٰی ۹۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
عمدۃ القاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
نزھۃ القاری	علامہ مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۳۳۲ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
شرح العلامۃ الزرقانی	محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ
مجمع الانہر	عبدالرحمٰن بن محمد بن سلیمان کلیبولی، متوفی ۱۰۷۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
دُرِّ مُختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
رَدُّ المُحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
جہان مفتی اعظم	علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی، علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی،	رضا اکیڈمی ممبئی
الملفوظ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فتاوی مصطفویہ	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز اردو بازار لاہور ۱۴۲۱ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابوعمر یوسف عبداللہ قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
اسد الغابۃ	عزالدین ابوالحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۱۷ھ

www.dawateislami.net

الاصابۃ	الامام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۵ھ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری المعروف بابن سعد، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
وفاء الوفاء	نور الدین علی بن احمد سمہودی، متوفی ۹۱۱ھ	دار احیاء التراث، بیروت
الکامل فی ضعفاء الرجال	الامام ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
تاریخ دمشق	الامام ابو القاسم علی بن حسن الشافعی المعروف بابن عساکر، المتوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
المواہب اللدنیہ	الشیخ احمد بن محمد القسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۶ھ
سیرت رسول عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا ظفر الدین بہاری متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تاریخ مشائخ قادریہ	ڈاکٹر غلام یحیی انجم	کتب خانہ امجدیہ
کتاب التعریفات	السید الشریف علی بن محمد بن علی السید الزین ابی الحسن الحسینی الجرجانی الحنفی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار

عالم جاہل کو پہچانتا ہے مگر جاہل عالم کو نہیں

حضرت سیدنا امام عبد الرءوف مَنَاوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی "فیض القدیر" میں نقل فرماتے ہیں: اَلْعَالِمُ یَعْرِفُ الْجَاهِلَ لِاَنَّهٗ كَانَ جَاهِلاً وَالْجَاهِلُ لَایَعْرِفُ الْعَالِمَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ عَالِمًا یعنی عالم جاہل کو پہچانتا ہے کیونکہ (حصولِ علم سے پہلے) وہ بھی جاہل تھا لیکن جاہل عالم کو نہیں پہچانتا کیونکہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔

(فیض القدیر، ۳/ ۱۱)

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اس کتاب کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''	3	رزق میں برکت ہوجاتی	24
دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے	6	''لفظ ''محمد'' کے بارے میں ایمان افروز مدنی پھول	24
نام پوچھا کرتے	7	''محمد'' نام رکھا	28
نام بچے کے لئے پہلا تحفہ ہے	8	اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا	28
قیامت کے دن نام سے پُکارا جائے گا	9	بے ادبی نہ ہونے پائے	29
اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں	9	اعلیٰ حضرت کا طریقہ کار	29
بچہ فوت ہوجائے تو؟	10	عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا	29
نام کب رکھیں؟	11	1000 ڈالر انعام	30
نام کون رکھے گا؟	11	پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط	31
معاشرے میں نام رکھنے کے مختلف انداز	12	مفتیِ اعظم نے اِصلاح فرمائی	31
نام کیسا ہونا چاہئے؟	13	بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو	32
کہیں حبِّ جاہ تو نہیں؟	13	نام بدل دیا	33
نام رکھتے وقت اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے	14	میں بے وضو تھا	34
اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ نام	15	ایسی صورت میں ''محمد'' پر درود پاک نہیں لکھا جائے گا	34
''عبدالرحمٰن اور عبدُاللّٰہ'' نام مکمل بولنے کی عادت بنائیں	15	''محمد نبی، احمد نبی'' نام نہ رکھا جائے	35
''عبد اللہ'' نام رکھا	16	''محمد بخش، احمد بخش'' نام رکھنا جائز ہے	36
ایک ''جِنّ'' کا نام ''عبد اللہ'' رکھا	17	''غلام محمد، غلام صدیق'' نام رکھنا جائز ہے	36
عبدالرحمٰن نام رکھا	18	''عبدالمصطفٰے، عبدالنبی'' نام رکھنا جائز ہے	36
تم ''ابو راشد عبدالرحمٰن'' ہو	18	''یٰسین، طٰہٰ'' نام رکھنا منع ہے	37
اپنے پوتے کا نام عبدالرحمٰن رکھو	19	''غَفُورُالدِّین'' نام رکھنا منع ہے	37
ضروری وضاحت	20	کسی بُزُرگ کو قیّومِ زماں کہنا کیسا؟	37
اسماءِ الٰہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول	21	آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمٰن کہہ کر نہ پکاریئے	38
''جبار'' نام تبدیل کر کے ''عبدالجبار'' رکھا	22	عبدالقادر کو قادر کہنا کیسا؟	39
نامِ محمد کی برکتوں پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفٰے	22	''عبدالقیوم'' نام رکھا	40

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
بزرگانِ دین سے نام رکھوانا	40	اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کُنیت رکھنا	57
بچے کا نام ''عبدُاللہ'' رکھا	41	اپنے بچوں کی کُنیت رکھیں	58
''ابراہیم'' نام رکھا	42	کنیت یاد کرنے کی برکت	59
''عبدُالْمَلِک'' نام رکھا	42	کنیت شریعت کے مطابق ہونی چاہیے	60
''سِنان'' نام رکھا	42	بڑے بیٹے یا بیٹی کے نام پر کنیت اختیار کرنا بہتر ہے	61
''مُسرِع'' نام رکھا	43		
''یحییٰ'' نام رکھا	44	حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السلام کی کنیت	61
حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السلام کا نام کس نے رکھا؟	44	کُنیت عطا فرمایا کرتے	62
		عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو کنیت عطا فرمائی	63
''مریم'' نام عطا فرمایا	45	عورت بھی کنیت رکھے	63
پیر خانے سے نام عطا ہوا	45	مدینے کے پہلے بچے کی کنیت	64
لوگوں کے بُرے نام رکھنا	46	بیٹی کے نام پر بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے	64
فرشتے لعنت کرتے ہیں	48	امیرِ اہلِ سنت اور کنیت	65
کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حکم	48	کنیت کی سنت کو زندہ کیجئے	66
محبت بھرے نام سے پُکارنا	50	جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟	67
تم ''سفینہ'' ہو	51	پکارنے اور ذکر کرنے کا انداز	68
لقب کسے کہتے ہیں؟	51	جنت میں مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رفاقت پانے کا نُسخہ	69
تخلص کی تعریف	52		
11 اکابرینِ اہلِ سنت کے تخلص	52	سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم	69
محبت بڑھانے کا سبب	53	صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا پکارنے کا انداز	70
اچھے نام اور کُنیت سے پکارو	53	یا رسول اللہ کیوں نہ کہا	71
کُنیت کسے کہتے ہیں؟	54	اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کا انداز	72
کُنیت میں ''ابو'' کے معنی	54	امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کا معمول	72
ابو ہریرہ (چھوٹی بلی والے)	54	انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام	73
ابوتُراب (مٹی والے)	55	صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان	74
ابوذر (چیونٹیوں والا)	56	بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین	75
کُنیت کی اہمیت	57	علمائے کرام ومفتیانِ عظام	76

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دینی اساتذہ	77	بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل	
ساداتِ کرام	77	فرمادیتے	106
بوڑھے اسلامی بھائی	78	نام کے ساتھ علاقے کا نام بھی بدل دیا	106
ماں باپ	79	چشمے کا نام تبدیل فرمادیا	108
رشتے دار	79	کنویں کا نام تبدیل فرمادیا	108
میاں بیوی کا ایک دوسرے کو بلانا	80	''قادری اگربتی'' سے ''قومی اگربتی''	109
ہم عمر کو بلانا	82	لباس کا بھی نام رکھتے	110
بلاضرورت دو تین نام ملا کر نہ رکھیں	83	چشمے کا نام رکھا	110
نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں	83	رحمتِ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سواریوں کے نام	111
غیر مسلموں کے لئے مخصوص نام نہ رکھئے	83	مبارک بکریوں کے نام	111
بُرے نام کا اثر	84	حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مختلف اشیاء کے نام	111
اچھے نام والے سے کام لیا	84	حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک برتنوں کے نام	112
نام تبدیل فرمادیا کرتے	86	بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بدلیں	112
بُرے نام کو بدل دیتے	87	تاریخی نام رکھنا	113
وہ بعض نام جو سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبدیل فرمادیئے	88	قرآن سے نام نکالنا	114
اب تک سختی پائی جاتی ہے	95	نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت	116
جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں	96	نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو	116
امیرِ اہلِ سنت کا خود کو فقیرِ اہلسنت کہنا	97	نبیوں کے نام پر نام رکھو	117
بُرَّہ نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا	98	محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا	
جن ناموں میں کم تزکیہ ہو وہ رکھ سکتے ہیں	99	مستحب ہے	118
تین قسم کے نام نہ رکھیں	102	نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا	119
یہ نام رکھنا بہتر نہیں ہے	103	اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا	120
منع کرنے کی خواہش تھی لیکن منع نہیں کیا	104	خلاصۂ کتاب	120
بستی کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے	105		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
بچوں اور بچیوں کے لئے 538 پیارے پیارے نام	122	11 امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مقدس نام	146
بچوں کے لئے 391 پیارے پیارے نام	122	سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 4 شہزادیوں کے مبارک نام	147
''عبد'' کی اضافت کے ساتھ 59 رحمت بھرے نام	122	سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 3 مقدس کنیزوں کے نام	147
سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ اقدس	125	سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چار نواسیوں کے نام	148
شاہِ خیر الانام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 119 برکت والے نام	126	59 صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے نام	148
25 انبیائے کرام علیہم السلام کے عظمت والے نام	132	49 دیگر بزرگ خواتین کے نام	151
شاہِ انام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 3 شہزادوں کے مبارک نام	134	تقریباً 16 متفرق زنانہ نام	156
سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 5 نواسوں کے مقدس نام	134	7 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کنیتیں	157
عَشَرَہ مُبَشَّرَہ کے پیارے پیارے نام	134	71 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کنیتیں	157
صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے 135 پاکیزہ نام	135	13 صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی کنیتیں	162
تابعین و بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے 27 مبارک نام	142	دیگر 65 بزرگانِ دین کی کنیتیں	163
نسبتوں والے 8 متفرق نام	145	18 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے القابات	167
بچیوں کے لئے 150 پیارے پیارے نام	146	9 مشہور تابعین و محدثین کے القابات	169
سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امی جان کا مبارک نام	146	9 مشہور بزرگانِ دین کے القابات	169
سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاعی ماؤں کے نام	146	پاک و ہند کے 31 مشہور علماء کرام کے القابات	170
		ماٰخذ و مراجع	173

www.dawateislami.net

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے بعض رسائل



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ









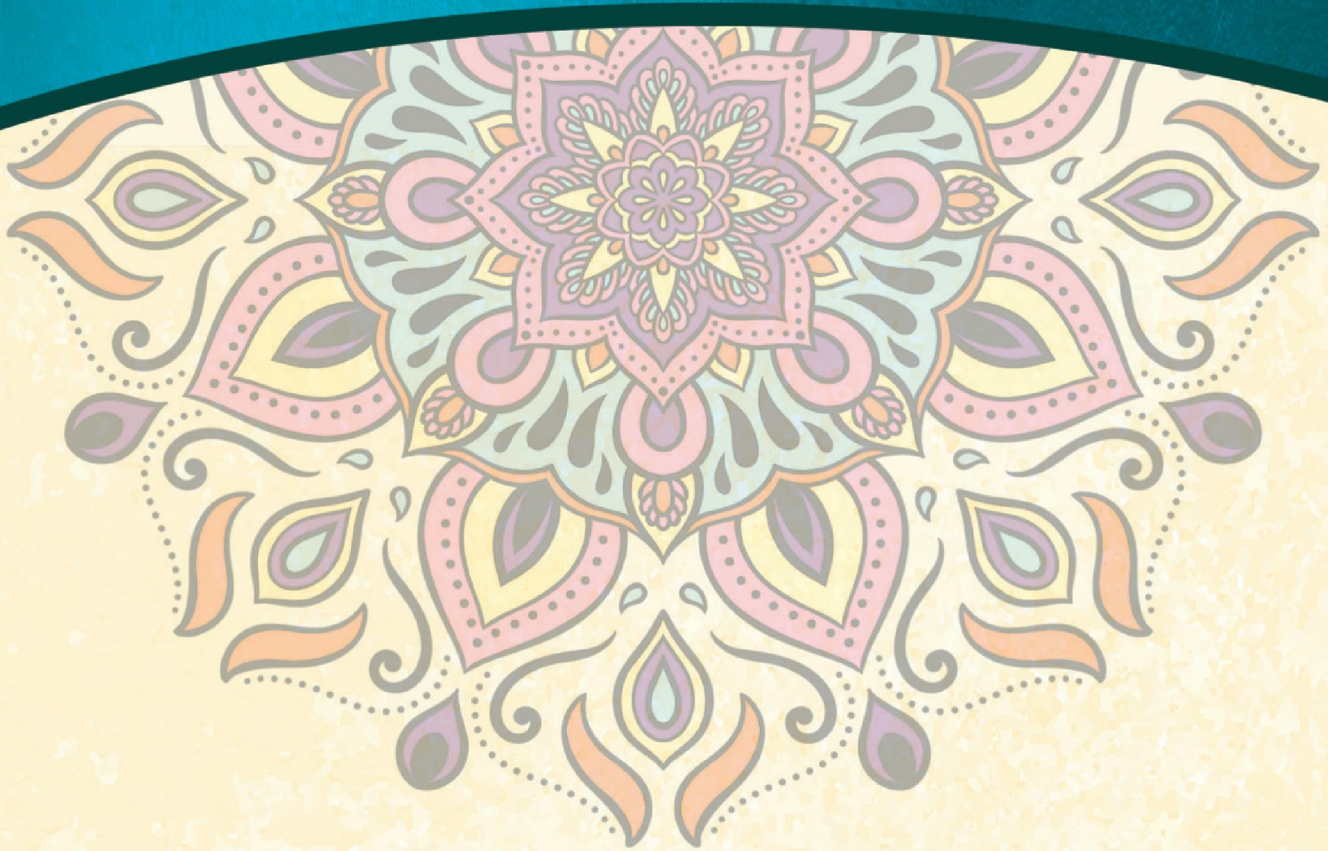


ISBN 978-969-631-382-3
0101940

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

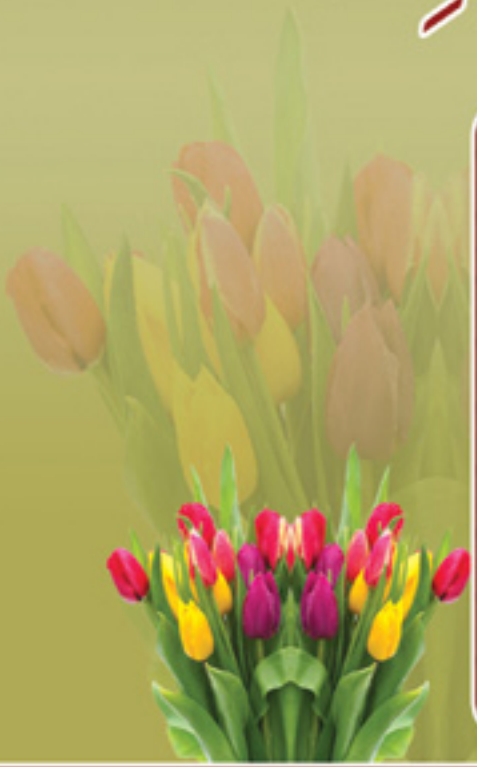
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

اصلاح و تربیت
اور فکرِ آخرت



اولاد کی بہترین تربیت میں معاون تحریر

تربیتِ اولاد



اس کتاب میں ہے:

- اولاد کیسی ہونی چاہئے؟ 16
- تربیتِ اولاد کی اہمیت 21
- نکاح کے لئے اچھی اچھی نیتیں 33
- بچہ و بچّہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ 56
- پیدائش کے بعد کرنے والے کام 62
- نامِ محمد کی برکتیں 69
- دودھ پلانے کی فضیلت 77
- مختلف سنّتیں اور آداب 118
- بیٹے اور بیٹی سے یکساں سلوک 168
- اولاد کب بالغ ہوتی ہے؟ 176

ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC 1286



المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

تربیتِ اولاد

اولاد کی بہترین تربیت میں معاون تحریر

تربیتِ اولاد

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : **تربیتِ اولاد**

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

طباعتِ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ، مئی 2007ء

طباعتِ ۱۴۳۱، 2010ء تعداد:8000

طباعتِ ۱۴۳۲، 2011ء تعداد:12000

طباعتِ ۱۴۳۳، 2012ء تعداد:9000

طباعتِ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء تعداد:12000

طباعتِ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ، مارچ 2013ء تعداد:5000

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❁..... **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311

❁..... **لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679

❁..... **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625

❁..... **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192

❁..... **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767

❁..... **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765

❁..... **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686

E.mail: ilmia@dawateislami.net

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

''**تربیتِ اولاد**'' کے 10 حروف کی نسبت سے **اس کتاب** کو پڑھنے کی 10 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1..... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔

2..... حَتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور

3..... قبلہ رو مطالَعہ کروں گا۔

4..... قرآنی آیات اور

5..... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6..... جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7..... جہاں جہاں ''سرکار'' کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔

8..... (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

9..... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

10..... اس حدیثِ پاک ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم:۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بچے اپنے والدین اور عزیز واقارب کی امیدوں کا محور ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرے کا مفید فرد بنانے کے لئے ان کی بہترین تربیت بے حد ضروری ہے۔ یہی بچے کل بڑے ہوکر والدین، تاجر اور استاذ وغیرہ بنیں گے اور اس معاشرے کی باگ ڈور سنبھالیں گے، اگر یہ اپنی ذمہ داریاں شریعت کے مطابق بطریقِ احسن ادا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو یہ معاشرہ امن وسُکون کا گہوارہ بن جائے گا اور ہر طرف سنّتوں کی بہار آجائے گی۔ آج کے اس پُرفتن دور میں بچوں کی مَدَنی تربیت کی اہمیت دوچند ہوجاتی ہے کہ جب جدت پسندی کی رنگینیاں اور فریب کاریاں مسلم معاشرے کو ٹی.وی، ڈش انٹینا، کیبل نیٹ ورک، انٹرنیٹ کی صورت میں گھیرے ہوئے ہیں۔ تفریح اور معلوماتِ عامہ میں اضافے کے نام پر یہ آلات بے حیائی کو جس تیزی سے فروغ دے رہے ہیں، یہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''**تربیتِ اولاد**'' میں بچوں کی تربیت کے سلسلے میں قرآن واحادیث واقوالِ اکابرین کی خوشبو سے معطر معطر مدنی پھول پیش کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام امور مثلاً نام رکھنا، عقیقہ، ختنہ، تحنیک اور مختلف آدابِ زندگی وغیرہ کا تذکرہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یوں یہ کتاب صاحبِ اولاد مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسروں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دلا کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	دُرودِ پاک کی فضیلت	11	22	تخلیہ میں شرعی حدود کی پاسداری	40
2	رب تعالیٰ کا انعامِ عظیم	11	23	ماں کے لئے خوشخبری	42
3	بسم اللہ شریف پڑھنے کی برکت	13	24	اچھی اچھی نیتیں کیجئے	42
4	عذابِ قبر سے رہائی مل گئی	13	25	زمانۂ حمل کی احتیاطیں	44
5	ایصالِ ثواب کا فائدہ	14	26	مشتبہ غذا نکالنا پڑتی	46
6	روزانہ ایک قرآن پاک کا ایصالِ ثواب	15	27	معذرت کرنا پڑی	46
7	والد صاحب سے عذاب اٹھ گیا	16	28	عظیم ماں	48
8	اولاد کیسی ہونی چاہئے؟	16	29	اولاد ذِرینہ مل گئی	50
9	نامساعد حالات اور بگڑی ہوئی اولاد	18	30	اولاد مل گئی	51
10	اولاد کے بگڑنے کا ذمہ دار کون؟	20	31	بغیر آپریشن کے اولاد	51
11	تربیتِ اولاد کی اہمیت	21	32	مدنی منّے کی آمد	53
12	بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟	23	33	منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام	54
13	تربیت کرنے والے کو کیسا ہونا چاہئے؟	24	34	دربارِ مشتاق سے کرم	55
14	مثالی کردار کیسے اپنائیں؟	25	35	زچہ و بچّہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ	56
15	چند قابلِ لحاظ اُمور	30	36	پیدائش پر ردِّ عمل	57
16	نیک عورت کا انتخاب	30	37	بیٹیوں پر شفقت	59
17	اچھی قوم میں نکاح کرے	32	38	ایثار کرنے والی ماں	61
18	نکاح کے لئے اچھی اچھی نیّتیں	33	39	پیدائش کے بعد کرنے والے کام	62
19	منگنی اور شادی کی رسومات	35	40	کان میں اذان	62
20	نکاح کے مستحبات	39	41	تَحْنِیْک (گھٹی دلوانا)	63
21	اسراف سے پرہیز	39	42	مفتی اعظم ہند کی تَحْنِیْک	65

43	کیسے نام رکھے جائیں؟	66	65	علاج ہوگیا	99
44	اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام	69	66	اللہ عزوجل کا نام سکھایئے	99
45	نامِ محمد کی برکتیں	69	67	باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرایئے	101
46	اولادِ نرینہ کا وظیفہ	71	68	ضروری عقائد سکھایئے	101
47	بال منڈوانا	71	69	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت	104
48	عقیقہ	72	70	صحابۂ کرام واہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت	109
49	عقیقہ کب کریں؟	73	71	اولیاء کرام رحمہم اللہ کا ادب	110
50	بچے کا ختنہ	75	72	قرآن پڑھایئے	111
51	دودھ پلانے کی فضیلت	77	73	مدرسۃ المدینہ	112
52	اپنے بچوں کو مرید بنوادیجئے	8o	74	سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے	113
53	بچوں سے محبت کیجئے	82	75	روزہ رکھوایئے	114
54	شیر خوار بچے کا رونا	84	76	روزہ کشائی	114
55	جگر کا کینسر ٹھیک ہوگیا	86	77	دینی تعلیم دلوایئے	115
56	مدنی منّی کا علاج ہوگیا	88	78	استاذ کا انتخاب	117
57	دودھ پیتے بچّوں کیلئے 16 مَدَنی پھول	89	79	جامعۃ المدینہ	118
58	بچے کو لوری دینا	90	80	شوقِ علم	118
59	بچوں پر خرچ کیجئے	91	81	آداب سکھایئے	118
60	بچوں کو رزقِ حلال کھلایئے	94	82	کھانے کے آداب	119
61	احتیاطِ نبوی	96	83	پینے کے آداب	123
62	بچوں کو نیا پھل کھلایئے	96	84	چلنے کے آداب	124
63	بچے کی صحت کا خیال رکھئے	97	85	لباس پہننے کے آداب	125
64	بینائی واپس آگئی	98	86	لباس پہننے کی دعا	125

87	جوتا پہننے کے آداب	128	109	قناعت	150
88	ناخن کاٹنے کے آداب	128	110	وقت کی اہمیت	150
89	بال سنوارنے کے آداب	129	111	خود اعتمادی	151
90	ملاقات کے آداب	130	112	پڑوسیوں سے حسن سلوک	151
91	گھر میں داخل ہونے کے آداب	136	113	غم خواری	152
92	گفتگو کے آداب	137	114	بزرگوں کی عزت	153
93	چھینکنے کے آداب	138	115	والدین کا ادب واحترام	154
94	جماہی کی مذمت	139	116	اساتذہ وعلماء کا ادب	155
95	سونے جاگنے کے آداب	140	117	عاجزی	156
96	بچوں سے سچ بولئے	141	118	اخلاص	156
97	اپنے بچوں کو سکھایئے	141	119	سچ بولنا	157
98	حُسنِ اخلاق	141	120	اپنے بچوں کو بچایئے	157
99	پاکیزگی	142	121	سوال کرنا	157
100	مختلف دعائیں	142	122	اُلٹا نام لینا	157
101	سخاوت	143	123	مذاق اڑانا	158
102	ذوقِ عبادت	143	124	عیب اچھالنا	159
103	توکُّل	144	125	تکبر	160
104	خوفِ خدا عزوجل	145	126	جھوٹ بولنا	161
105	دیانت داری	147	127	غیبت	161
106	شکر کرنا	148	128	لعنت	162
107	ایثار	149	129	چوری	163
108	صبر	149	130	بغض وکینہ	163

131	حسد	164	142	حوصلہ افزائی کیجئے	174
132	بات چیت بند کرنا	164	143	کھیلنے کا موقع بھی دیجئے	175
133	گالی دینا	165	144	بری صحبت سے بچایئے	175
134	وعدہ خلافی	165	145	بستر الگ کر دیجئے	176
135	آتش بازی	166	146	اولاد کب بالغ ہوتی ہے؟	176
136	پتنگ بازی	167	147	بزرگوں کی حکایات سنایئے	177
137	فلم بینی	167	148	جلد شادی کر دیجئے	178
138	بچوں سے یکساں سلوک کیجئے	168	149	تلاشِ رشتہ	179
139	یک طرفہ رائے سن کر فیصلہ نہ دیجئے	169	150	ایک ماں کی نصیحت	181
140	اپنی اولاد کی اصلاح کیجئے	170	151	ماخذ و مراجع	183
141	اپنی اولاد کو نافرمانی سے بچایئے	174	152	المدینۃ العلمیۃ کی کتب کی فہرست	186

عُلَماء کی شان

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرنور ہے:

''جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لئے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ((تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ)) ''مجھ سے مانگو، جو چاہو''، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟، وہ فرمائیں گے، ''یہ مانگو وہ مانگو'' جیسے وہ لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے، جنت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔''

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحدیث: ۸۸۰، ج۱، ص ۲۳۰. و "الجامع الصغیر" للسیوطي، الحدیث: ۲۲۳۵، ص ۱۳۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج۱۰، ص۲۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رب تعالیٰ کا انعامِ عظیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نیک اولاد اللہ تبارک وتعالیٰ کا عظیم **انعام** ہے۔ اولادِ صالح کے لئے اللہ عزوجل کے پیارے نبی حضرت سیدنا زکریا علی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دُعا مانگی۔ چنانچہ قراٰن پاک میں ہے:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ (پ۳، اٰل عمران: ۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کی یوں دعا مانگی:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (پ۱۳، ابرہیم: ۴۰)

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔

یہی وہ نیک اولاد ہے جو دنیا میں اپنے والدین کے لئے راحتِ جان اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتی ہے۔ بچپن میں ان کے دل کا سرور، جوانی میں آنکھوں کا نور اور والدین کے بوڑھے ہوجانے پر ان کی خدمت کرکے ان کا سہارا بنتی ہے۔ پھر جب یہ والدین دنیا سے گزر جاتے ہیں تو یہ سعادت مند اولاد اپنے والدین کے لئے بخشش کا سامان بنتی ہے جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین کاموں کے کہ ان کا سلسلہ جاری رہتا ہے:

(۱) صدقہ جاریہ.....

(۲) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے.....

(۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائے خیر کرے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶)

ایک اور مقام پر حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں آدمی کا درجہ بڑھا دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: ''میرے حق

میں یہ کس طرح ہوا؟'' تو جواب ملتا ہے'' اس لیے کہ تمہارا بیٹا تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالدین، الحدیث ۳۶۶۰، ج۴، ص۱۸۵)

بسم اللہ شریف پڑھنے کی برکت:

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر پر گزرے تو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ نور ہی نور ہے اور وہاں رحمتِ الٰہی عزوجل کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام بہت حیران ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا: ''اے عیسیٰ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔ اس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب بھیجا گیا، استاذ نے اسے بسم اللہ پڑھائی، مجھے حیاء آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔''
(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج۱، ص۱۵۵ ملخصاً)

عذابِ قبر سے رہائی مل گئی:

ایک شخص جس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اس نے حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''گذشتہ رات، خواب میں اپنے والد کو عذاب میں مبتلاء دیکھا تو میرے والد مرحوم نے مجھ سے کہا کہ'' مجھے عذابِ قبر میں مبتلاء کر دیا گیا ہے، تم غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جا کر میرے لئے دعائے مغفرت کراؤ۔'' غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا کہ'' کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسے کے سامنے سے گزرے تھے؟'' اس شخص نے جواب دیا: ''جی ہاں۔'' یہ سن کر

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار کر لی، پھر وہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔

رات کو اس نے اپنے والد کو خواب میں انتہائی خوش وخرم دیکھا، انہوں نے سبز لباس پہن رکھا تھا اور فرما رہے تھے کہ ''غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے میرا عذاب ختم کر دیا ہے اور انہی کے فیض سے مجھے یہ لباس پہنایا گیا ہے، لہٰذا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ان کی خدمت میں حاضری اپنے لئے لازم کر لے۔'' اس شخص نے یہ واقعہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''خدا عزوجل کی قسم! مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی میرے مدرسے کے پاس سے گزر جائے گا تو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔''

(بہجۃ الاسرار، باب ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص۱۹۴)

ایصالِ ثواب کا فائدہ:

حضرت محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک نوجوان بھی موجود تھا جو کہ کشف کے معاملے میں معروف تھا۔ آپ نے دیکھا کہ کھانا کھاتے ہوئے وہ دفعتاً (یعنی اچانک) رونے لگا۔ وجہ معلوم کرنے پر اس نے بتایا کہ ''بذریعہ کشف مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے میری ماں کو جہنم میں لے جا رہے ہیں۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''میرے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا۔ میں نے دل ہی دل میں اس کی ماں کو ایصالِ ثواب کر دیا۔'' وہ لڑکا فوراً ہنس پڑا، میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ: ''میں نے ابھی دیکھا ہے کہ فرشتے میری ماں کو جنت کی طرف لے جا رہے ہیں۔''

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص۱۰۴)

روزانہ ایک قرآن پاک کا ایصالِ ثواب:

ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مردے اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اس سے جا کر پوچھا کہ ''یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: ''زندہ لوگ جو کچھ صدقہ .. یا .. دعا .. یا .. تلاوتِ قرآن وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔'' اس نے کہا ''تم کیوں نہیں چنتے؟'' جواب دیا ''مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا ہے۔''

یہ شخص صبح اسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں اس نے نوجوان سے پوچھا ''تم کیا پڑھ رہے ہو؟'' اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآن پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

(روض الریاحین، الفصل الثانی الحکایۃ السابعۃ والخمسون، ص ۱۷۷)

والد صاحب سے عذاب اٹھ گیا:

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں شامل ہونے والے الحمدللہ عزوجل دونوں جہاں کی بھلائیاں پاتے ہیں۔ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے عید کے دوسرے روز عاشقانِ رسول کے ساتھ **مدنی قافلے** میں سفر کی سعادت حاصل کی۔اسی دوران والدِ مرحوم جن کو فوت ہوئے دو برس گزر چکے تھے، میرے خواب میں بہت اچھی حالت میں تشریف لائے۔میں نے پوچھا:''ابو انتقال کے بعد کیا ہوا؟'' فرمایا:''کچھ عرصہ گناہوں کی سزا ملی مگر اب عذاب اٹھ گیا ہے،تم **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کو ہرگز مت چھوڑنا کہ اسی کی برکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

واقعی اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے، نیک اولاد صدقہ جاریہ ہوتی ہے اور ان کی دعاؤں کے طفیل فوت شدہ والدین کے لئے آسانیاں ہوجاتی ہیں۔اولاد کو نیک بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک بہترین ذریعہ ہے۔(فیضانِ سنّت، باب آدابِ طعام، ج۱،ص۳۵۶)

اولاد کیسی ہونی چاھئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یقیناً وہی اولاد اُخروی طور پر نفع بخش ثابت ہوگی جو نیک وصالح ہو اور یہ حقیقت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اولاد کو نیک یا بد بنانے میں والدین کی تربیت کو

بڑا دخل ہوتا ہے۔ایک مرتبہ ایک مجرم کو تختہ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔جب اس سے اسکی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔اس کی یہ خواہش پوری کردی گئی۔جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔وہاں پر موجود لوگوں نے اسے سرزنش کی کہ نامعقول ابھی جبکہ تو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کی بجائے میری حوصلہ افزائی کی اور یوں میں جرائم کی دنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور انجام کار آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔(ماخوذ از ''اولاد بگڑنے کے اسباب'' بیان امیر اہلسنت مدظلہ العالی)

اس کے برعکس ماں کی نیک تربیت کی برکت پر مشتمل حکایت بھی ملاحظہ کیجئے:

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے روانہ ہوا تو جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال واسباب لوٹنا شروع کردیا۔اس قافلے میں ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر 18 سال کے لگ بھگ تھی۔ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''صاحب زادے!تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟۔''نوجوان بولا:''میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔''راہزن نے کہا کہ'' صاحب زادے!مذاق نہ کرو سچ سچ بتاؤ؟''نوجوان نے بتایا''میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے''راہزن

نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سردار نے کہا ''نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی کیے بغیر اپنی دولت ظاہر کردی؟'' نوجوان نے کہا ''میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ ''بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔'' بس میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔

نوجوان کا یہ بیان تاثیر کا تیر بن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہوگیا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا چھلکنے لگا۔ اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، وہ کہنے لگا ''صاحبزادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پرواہ کیے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوق خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہوگیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کردیا۔

(تاریخ مشائخ قادریہ، جلد اول، ص ۱۲۱ تا ۱۲۲: بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رضی اللہ عنہ، ص ۱۶۸ ماخوذاً)

نامساعد حالات اور بگڑی ہوئی اولاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

موجودہ حالات میں اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیکیاں کرنا بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بہت آسان ہو چکا ہے، مسجدوں کی ویرانی اور سینما گھروں و ڈرامہ تھیٹروں کی رونق، دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی

ہے، ٹی.وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غلط استعمال کرنے والوں نے اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضروریات وحصولِ سہولیات کی جدوجہد نے انسان کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کردیا ہے، یہی وجہ ہے دنیاوی شان وشوکت اور ظاہری آن بان مسلمانوں کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے مگر افسوس! اپنی قبر کو گلزارِ جنت بنانے کی تمنا دلوں میں گھر نہیں کرتی۔ان نامساعد حالات کا ایک بڑا سبب والدین کا اپنی اولاد کی مدنی تربیت سے غافل ہونا بھی ہے کیونکہ فرد سے افراد اور افراد سے معاشرہ بنتا ہے تو جب فرد کی تربیت صحیح خطوط پر نہیں ہوگی تو اس کے مجموعے سے تشکیل پانے والا معاشرہ زبوں حالی سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔جب والدین کا مقصدِ حیات، حصولِ دولت، آرام طلبی، وقت گزاری اور عیش کوشی بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے اور جب تربیتِ اولاد سے بے اعتنائی کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر کس وناکس کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایسے والدین کو غور کرنا چاہئیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ان کا کتنا ہاتھ ہے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسول عربی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اہمیت پر اس کے سامنے گھنٹوں کلام کیا مگر فرض دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی محبت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شمع فروزاں نہ کی، اسے دنیاوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر امتحان قبر وحشر میں ناکامی سے وحشت نہ دلائی، اسے ہائے ہیلو کہنا تو سکھایا مگر سلام

کرنے کا طریقہ نہ بتایا۔ ارتکابِ گناہ کی مادر پدر آزادی اور لہوولعب کے طرح طرح کے آلات کا بلاروک ٹوک استعمال، کیبل، وی سی آر کی کارستانیاں، رقص وسرود کی محفلوں میں انہماک اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ بچے کی طبیعت میں شیطانیت ونفسانیت کو اتنا قد آور کر دیتا ہے کہ اس سے پاکیزہ کردار کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی جیسے گندے نالے میں ڈبکی لگانے والے کے جسم کی طہارت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اولاد کے بگڑنے کا ذمہ دار کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

عموماً دیکھا گیا ہے کہ بگڑی ہوئی اولاد کے والدین اس کی ذمہ داری ایک دوسرے پر عائد کر کے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے اولاد کی تربیت صرف ماں یا محض باپ کی نہیں بلکہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝
(پ۲۸، تحریم:۶)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

جب نبی اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ آیتِ مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے تلاوت کی تو وہ یوں عرض گزار ہوئے: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم! ہم اپنے اہل وعیال کو آتشِ جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟'' سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ عزوجل کو محبوب ہیں اور ان کاموں سے روکو جو رب تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔''

(الدر المنثور للسیوطی، ج۸، ص۲۲۵)

اور حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراہیۃ التطاول....الخ، الحدیث ۲۵۵۴، ج۲، ص۱۵۹)

تربیتِ اولاد کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اگر ہم اسلامی اقدار کے حامل ماحول کے مُتَمَنّی (یعنی خواہش مند) ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی مَدَنی تربیت بھی کرنی ہوگی کیونکہ اگر ہم تربیتِ اولاد کی اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت برتتے رہے اور بچوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نفس وشیطان انہیں اپنا آلۂ کار بنالیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عصیاں (یعنی

گناہوں کے صحرا) میں سرگرداں رکھیں گی اور وہ عمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دنیا جمع کرنے میں صرف کردیں گے اور یوں گناہوں کا انبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں گے۔ رحمتِ الٰہی عزوجل شامل حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دنیا سے کفِ افسوس ملتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جاسوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچوں کی مدنی تربیت نہیں ہوگی تو وہ معاشرے کا بگاڑ دور کرنے کے لئے کیا کردار ادا کرسکیں گے، جو خود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا، جو خود خوابِ غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا بیدار کرے گا، جو خود پستیوں کی طرف محوِ سفر ہو وہ کسی کو بلندی کا راستہ کیونکر دکھائے گا۔

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رَکھوالی ہے (حدائقِ بخشش)

صاحبِ اولاد اسلامی بھائیو!

آپ کی اولاد، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی ماں کی آنکھوں کا نور سہی لیکن اس سے پہلے اللہ عزوجل کا بندہ، نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا امّتی اور اسلامی معاشرے کا اہم فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیت اسے اللہ عزوجل کی بندگی، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بنانے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے کیونکہ یہ اسلام ہی ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع وفرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی وروحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہوجایئے۔

کیا بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ سمرقند کے ایک عالم ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔'' انہوں نے حیرانگی سے پوچھا: ''کیا کبھی بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''جی ہاں! ایسا ہوا ہے۔'' ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا: ''کیا تو نے اسے علم وادب سکھایا ہے؟'' اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: ''قرآن کریم سکھایا ہے؟'' اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا: ''پھر وہ کیا کرتا ہے؟'' اس نے بتایا: ''وہ کھیتی باڑی کرتا ہے۔''

ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا ہے؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' ابوحفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر چوٹ کی: ''میرا خیال تو یہ ہے کہ جب صبح کے وقت وہ گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جا رہا ہوگا، بیل اس کے آگے اور کتا اس کے پیچھے ہوگا، قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں لہٰذا وہ کچھ گنگنا رہا ہوگا، ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہو گے۔ اس نے سمجھا ہوگا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی، شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔''

(تنبیہ الغافلین، باب حقِ الولد علی الوالد، ص ۶۸)

بچوں کی تربیت کب شروع کی جائے؟

والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچہ چھوٹا ہے جو چاہے کرے، تھوڑا بڑا ہو جائے تو اس کی اخلاقی تربیت شروع کریں گے۔

ایسے والدین کو چاہئیے کہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ اس کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاسکتی ہے۔ جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں راسخ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثلِ موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جا سکتا ہے،..... بچے کی یاداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہوجائے گا،..... بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اسے بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتا، اگر اُسے سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتا ہے، اگر اُسے سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے اور بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنادیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتا ہے بلکہ اس کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

تربیت کرنے والے کو کیسا ہونا چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اِسلامی خطوط پر تربیتِ اولاد کا خواب اسی وقت شرمندۂ تعبیر ہوسکتا ہے جب اس کے والدین اور گھر کے دیگر افراد قدرِ کفایت علمِ دین کے حامل ہوں بلکہ

اس پر عامل بھی ہوں کیونکہ جس کی اپنی نماز دُرُست نہیں وہ کسی کو دُرُست نماز پڑھنا کیسے سکھائے گا، جو خود کھانے پینے، لباس پہننے اور دیگر کاموں کو سنت کے مطابق کرنے کا عادی نہیں وہ اپنی اولاد کو سنتوں کا عامل کس طرح بنائے گا، جو خود روزے وغیرہ کے مسائل نہیں جانتا وہ اپنی اولاد کو کیا سکھائے گا **علٰی ھذا القیاس۔**

تربیت کرنے والوں کے قول وفعل میں پایا جانے والا تضاد بھی بچے کے ننھے سے ذہن کے لئے بے حد باعثِ تشویش ہوگا کہ ایک کام یہ خود تو کرتے ہیں مثلاً جھوٹ بولتے ہیں، آپس میں جھگڑتے ہیں مگر مجھے منع کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اپنے بڑوں کی کوئی نصیحت اس کے دل میں گھر نہ کر سکے گی۔ الغرض تربیتِ اولاد کے لئے والدین کا اپنا کردار بھی مثالی ہونا چاہئے۔

اس کے ساتھ ساتھ گھریلو ماحول کا بھی بچوں کی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر گھر والے نیک سیرت، شریف اور خوش اخلاق ہوں گے تو ان کے زیرِ سایہ پلنے والے بچے بھی حسنِ اخلاق کے پیکر اور کردار کے غازی ہوں گے اس کے برعکس شرابی، عیاش اور گالم گلوچ کرنے والوں کے گھر میں پرورش پانے والا بچہ ان کے ناپاک اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ الغرض بچوں کی تربیت صرف پڑھانے پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ مختلف رویّوں، باتوں اور باہمی تعلقات سے بھی بچوں کی ذہنی تربیت ہوتی ہے۔

مثالی کردار کیسے اپنائیں؟

اس مَدَنی ومثالی کردار کے حصول کے لئے والدین کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، الحمدللہ عزوجل! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی**

سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر ان کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اس کے لئے گھر کے مَردوں بالخصوص بچوں کے ابو کو چاہیئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے **عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں** میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی عزوجل اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادی بن جائے گی، غُصے کی عادت رخصت ہوجائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا اور ان شاءاللہ عزوجل اپنی اولاد کی مدنی تربیت کا جذبہ بھی نصیب ہوگا۔

بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچہ شاھدرہ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد درَجہ **ڈھیٹ** اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے

تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ''لمحے'' میں مجھے **دعوتِ اسلامی** والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت اور پیار سے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیّار کیا۔ چُنانچِہ میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔

نہ جانے ان عاشقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا **پتّھر نُما دل** جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا اور میں مَدَنی قافِلے سے **نَمازی** بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دست بوسی کی اور **امّی جان** کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیّار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! الحمدللہ عزوجل! **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابِقہ بے نَمازی کو مسلمانوں کو نَمازِ فجر کیلئے جگانے یعنی **صدائے مدینہ** لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فجر کیلئے اٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔)

گر چہ اعمالِ بد، اور اَفعالِ بد نے ہے رُسوا کیا، قافِلے میں چلو
کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے مانگو چل کر دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، نفل روزوں کے فضائل، ج۱، ص۱۳۷۰)

اپنی اولاد کی بہتر تربیت کا ذہن پانے کے لئے بچوں کی **امی** کو چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے **اسلامی بہنوں** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں، ان شاء اللہ عزوجل اِن کی زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

الحمدللہ عزوجل! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِ اہلِ سنت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتّب کئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ مَدَنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں

اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کردیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو:

نمازِ باجماعت کے پابند ہوگئے:

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: عَلاقے کی مسجِد کے امام صاحِب جو کہ **دعوتِ اسلامی** سے وابَستہ ہیں، انہوں نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو **مَدَنی انعامات** کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رَہ گئے کہ اِس مختصر سے کارڈ میں ایک مُسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! **مَدَنی انعامات کا کارڈ** ملنے کی بَرَکت سے الحمدللہ عزوجل اُن کو **نماز** کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقت کے **نمازی** بن چکے ہیں، **داڑھی مبارَک** بھی سجالی اور **مَدَنی انعامات** کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج۱، ص۱۱۳۴)

چند قابلِ لحاظ اُمور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یوں تو انسان کی پوری زندگی ہی قرآن وسنّت کے مطابق ہونی چاہیے مگر چند امور ایسے ہیں جن کا اولاد کے وجود میں آنے سے پہلے لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اولاد کی **صَالِحِیَّت** (یعنی پرہیزگاری) ان امور سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔

(1) نیک عورت کا انتخاب:

عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کے لئے عمدہ زمین کا انتخاب کیا جائے۔ ماں بچے کے لئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچھی یا بری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ

﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے، (۱) اس کا مال، (۲) حسب نسب، (۳) حسن و جمال اور (۴) دین۔'' پھر فرمایا: ''تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔''

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، الحدیث ۵۰۹۰، ج ۳، ص ۴۲۹)

﴿۲﴾ حضرتِ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ پروردگار،

ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تقوٰی کے بعد مومن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور اگر وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی خیانت وضائع نہ کرے)۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، الحدیث ۱۸۵۷، ج ۲، ص ۴۱۴)

﴿۳﴾ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دنیا بہترین استعمال کی چیز ہے لیکن اس کے باوجود نیک اور صالحہ عورت دنیا کے مال ومتاع سے بھی افضل وبہترین ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، الحدیث ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۴۱۲)

﴿۴﴾ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''عورتوں سے ان کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دے، بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ کیونکہ چپٹی ناک، اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب تزویج ذات الدین، الحدیث ۱۸۵۹، ج ۲، ص ۴۱۵)

(2) اچھی قوم میں نکاح کرے:

نکاح کے سلسلے میں عورت کے اہلِ خانہ کے طرزِ زندگی کو بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے چنانچہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ عورتیں اپنے ہی بہن بھائیوں کے مشابہ بچے پیدا کرتی ہیں۔''

(کنز العمال: الکامل فی ضعفاء الرجال، عیسیٰ بن میمون الجروی، ج۶، ص۴۲۳)

(3) نکاح کے لئے اچھی اچھی نیّتیں کرے:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: ''جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کے لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی غربت میں اضافہ کریگا، جس نے عورت کے حسب نسب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بنا پہ نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی کمینگی کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، یا صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مرد میں برکت دے گا۔'' (المعجم الاوسط: الحدیث۲۳۴۲، ج۲، ص۱۸)

نکاح کی نیّتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

نکاح کرنے والے کو چاہئے کہ اچھی اچھی نیتیں کر لے تاکہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہو سکے۔ **''نکاح سنّت ہے''** کے نو حروف کی نسبت سے **9** نیتیں پیشِ خدمت ہیں:

(۱) سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ادائیگی کروں گا۔

(۲) نیک عورت سے نکاح کروں گا۔

(۳) اچھی قوم میں نکاح کروں گا۔

(۴) اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا۔

(۵) اس کے ذریعے شرمگاہ کی حفاظت کروں گا۔

(۶) خود کو بدنگاہی سے بچاؤں گا۔

(۷) محض لذت یا قضائے شہوت کے لیے نہیں حصولِ اولاد کے لئے تَخْلِیَہ کروں گا۔

(۸) ملاپ سے پہلے ''بسم اللہ'' اور مسنون دعا پڑھوں گا۔

(۹) سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امّت میں اِضافے کا ذَرِیعہ بنوں گا۔ حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''نکاح میری سنت سے ہے، پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔ پس نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، الحدیث ۱۸۴۶ ج ۲، ص ۴۰۶)

مدنی مشورہ: شادی شدگان نیتوں وغیرہ کی مزید معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ (تخریج شدہ) جلد 23 صفحہ نمبر 386,385, پر مسئلہ نمبر 42,41 کا مطالعہ فرمالیں۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

مسئلہ:

جس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس نیت سے اسے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث پاک میں یہ آیا ہے کہ: ''جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا۔'' (جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النظر...الخ، الحدیث ۱۰۸۹، ج ۲، ص ۳۴۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ''مگر بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور وہ بھی کسی بہانہ سے کہ عورت کو پتہ نہ لگے تاکہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔'' مزید لکھتے ہیں: ''دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن و قبح چہرے میں ہی ہوتا ہے اور اس سے مراد وہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوا لینا نہ کہ باقاعدہ

عورت کا انٹرویو کرنا۔ (مراۃ المناجیح، ج۵، ص۱۱، ۱۲)

جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنے کی ترکیب نہ بن سکے تو اُس شخص کو چاہیے کہ اپنے گھر کی کسی عورت کو بھیج کر دِکھوا لے اور وہ آ کر اس کے سامنے سارا حلیہ ونقشہ وغیرہ بیان کر دے تا کہ اسے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔'' (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج۹، ص۶۱۱)

اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا دیکھ سکتی ہے اگر چہ اندیشۂ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی نیت یہی ہو کہ حدیث پاک پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج۹، ص۶۱۰ ماخوذاً)

(4) منگنی اور شادی کے موقع پر ناجائز رسومات سے بچے:

ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر مختلف **رسومات** ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔ پھر ہر علاقے، ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسوم ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسوم محض عرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض وواجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں کوئی شرعی قباحت نہ پائی جائے اسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کی جاسکتی ہے کہ کسی فعلِ حرام میں مبتلا نہ ہونا پڑے مگر بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہو جائیں اور فتنہ کا دروازہ بند ہو بلکہ سُود جیسی لعنت کو گلے لگانے کے لئے تیار ہو جاتے

ہیں۔ والعیاذ باللّٰہ تعالی (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کثیر رسومات ایسی ہوتی ہیں جو کہ شرعاً ناجائز ہوتی ہیں مثلاً اس میں مرد وعورت کا بے پردہ اختلاط ہوتا ہے یا وہ رسم کسی مسلمان کی دل آزاری پر مشتمل ہوتی ہے، علی ھذا القیاس لیکن حیاء وشرم کو بالائے طاق رکھ کر ان رسومات کو ضرور پورا کیا جاتا ہے۔ مثلاً

اکثر گھروں میں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور محلے کی عورتیں جمع ہو کر **ڈھولک** بجاتی اور گیت گاتی ہیں، یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا، مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق وہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اور اخلاق وعادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص۹۵)

اسی طرح **مہندی** کی رسم بھی ہے جس میں نوجوان لڑکیاں زرق برق لباس

پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جا کر ناچ گانے کی ''پرائیویٹ'' محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کے پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اے کاش! ایسی اسلامی بہنوں کو چادرِ حیاء نصیب ہو جائے اور وہ اس بے ہودہ رسم سے باز آجائیں۔

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ **فنکشن** کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سازوآلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ پیٹ کر تالیوں کی صورت میں انہیں ''داد'' بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخرب اخلاق باتوں کا اجتماع ہوتا ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ معاذ اللہ عزوجل ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور ''حیا'' دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔ انہیں طوائف سے محبت اور اپنی زوجہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے۔

مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا **مہندی** لگانا ناجائز ہے مگر اکثر دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص ۹۵)

بینڈ باجے والے بلوائے جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز وآلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔

رخصتی کے موقع پر **دُودھ پلائی** کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع میں بلایا جاتا ہے۔اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔پھر کوئی نامحرم نوجوان لڑکی اپنی ہمجولیوں کے جھرمٹ میں ''بڑی محبت سے'' دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ''ہلہ گلہ'' ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں کے ساتھ ''ہنسی مذاق'' کا شغل کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتی ہے ایسے موقع پر بے پردگی کے علاوہ بھی بہت تکلیف دہ مناظر دکھائی دیتے ہیں۔

آتش بازی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے مگر بعض لوگ ان کاموں کا اتنا اہتمام کرتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بیباک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ حرام کام نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔مگر آہ! ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کرلیا جاتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کریں

اللہ و رسول عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مخالفت سے بچیں اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ہفتم، ص ۹۵)

(5) نکاح کے مستحبات پر عمل کرے:

مثلاً (۱) اعلانیہ ہونا (۲) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث میں وارد ہوا (۳) مسجد میں ہونا (۴) جمعہ کے دن (۵) گواہان عادل کے سامنے (۶) عورت عمر، حسب، مال، عزت میں مرد سے کم ہو اور (۷) چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش (یعنی زیادہ) ہو۔

(الدر المختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۵)

(6) اِسراف سے پرہیز کرے:

قراٰن پاک میں ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

(پ ۸، الانعام: ۱۴۱)

ترجَمہ کنز الایمان: اور بے جانہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

مُفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اِس آیت کے تحت **بے جا خرچ** (یعنی اِسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، ''ناجائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خَیرات کرکے بال بچّوں کو فقیر بنا دینا بھی بے جا خرچ ہے، **ضَرورت سے زِیادہ خرچ بھی بے جا خرچ ہے** اِسی لئے اَعضائے وُضو کو

(بلا اجازتِ شَرعی) چار بار دھونا اِسراف مانا گیا ہے۔'' (نورُالعرفان، ص۲۳۲)

معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ (یعنی اسراف) ہے مگر عام مشاہدہ ہے کہ احتیاط پسندی کی عادت رکھنے والے اسلامی بھائی بھی ایسے موقع پر بے احتیاطی کر جاتے ہیں، مثلاً مہمانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ کھانا تیار کروالیا جاتا ہے جس کے بچ جانے کی صورت میں خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

(7) تخلیہ میں شرعی حدود کی پاسداری کرے:

جب شوہر اپنی بیوی سے مباشرت کا ارادہ کرے تو شریعت نے اس کے بھی آداب بتائے ہیں۔ چنانچہ شادی کی پہلی رات شوہر کو چاہیے کہ بیوی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَ ھَا وَخَیۡرَمَاجَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّھَا وَ(مِنۡ) شَرِّمَاجَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ یعنی: اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور خاص طور پر جو بھلائی تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کی فطرت میں ہے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، الحدیث ۲۱۶۰، ج۲، ص۳۶۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

'' بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبۡنَا الشَّیۡطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیۡطَانَ مَا رَزَقۡتَنَا یعنی اللہ

کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔'' پس اگر ان کے لئے کوئی بچہ مقدر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ شیطان سے محفوظ رکھے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب مایستحب ان یقولہ عند الجماع، الحدیث ۱۴۳۴، ص ۷۵۱)

اس جذباتی موقع پر شرعی احکام پر عمل ہمیں شیطانی پنجوں سے بچائے گا اور ہماری نسلوں کی بھی حفاظت ہوگی۔ وقتِ جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھنے اور زیادہ باتیں کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرے تو اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کہ اس سے بچہ کے نابینا ہونے کا اندیشہ ہے۔'' (الکامل فی ضعفاء الرجال، بقیۃ ابن الولید، ج ۲، ص ۲۶۵)

حضرت سیدنا قبیصہ بن ذوہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''جماع کے وقت زیادہ گفتگو نہ کرو کہ اس سے (بچے کے) گونگا یا توتلا ہونے کا خطرہ ہے۔''

(کنز العمال: کتاب النکاح، باب محظورات المباشرۃ، ج ۱۶، ص ۱۵۱، الحدیث ۴۴۸۹۳)

ربُّ الْعَالَمِین جل جلالہ کا شکر ادا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انسان کو چاہئے کہ جب اولاد کے حوالے سے کوئی ''اچھی خبر'' ملے تو سجدۂ شکر بجالائے کیونکہ شکرِ نعمت سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (پ ۱۳، ابراہیم: ۷)

ترجمہ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا۔

ماں کے لئے خوشخبری:

ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسے دردِ زِہ (یعنی وقتِ ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان و زمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا، اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی، اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزوجل میں ۷۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۵۹۲، ج۱، ص۹۹)

اچھی اچھی نیتیں کیجئے

والدین بالخصوص والد کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کے لئے اچھی اچھی نیّتیں کرے۔

''یااللہ نیک اولاد عطا کر'' کے اُنیس حروف کی نسبت سے 19 نیتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) اپنی اولاد کی سنّت کے مطابق تربیت کروں گا۔

(۲) جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہوں گا۔

(۳) بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ نعمت الٰہیہ جان کر شکر الٰہی عزوجل بجالاؤں گا۔

(٤) کسی بزرگ سے اس کی تَحْنِیْک کراؤں گا۔ (یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگا دیں)

(۵) اگر لڑکا ہوا تو حصولِ برکت کے لئے اس کا نام ''محمد'' یا ''احمد'' رکھوں گا۔

(٦) ساتھ ہی پکارنے کے لئے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گا۔

(۷) حتی الامکان اس کے نام ''محمد'' یا ''احمد'' کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گا۔

(۸) انہیں کسی جامعِ شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گا۔

(۹) ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گا۔ (یومِ پیدائش کے بعد آنے والا ہر اگلا دن اُس کے لئے ساتواں دن ہوتا ہے مَثَلاً پیر شریف کو بچہ پیدا ہوا تو زندگی کی ہر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)

(۱۰) سر کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کروں گا۔

(۱۱) اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤں گا۔

(۱۲) حرام کمائی سے بچاؤں گا۔

(۱۳) انہیں بہلانے کے لیے جھوٹا وعدہ کرنے سے بچوں گا۔

(۱۴) اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گا۔

(۱۵) انہیں علمِ دین سکھاؤں گا۔

(۱۶) نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطور مشورہ کہہ کر انہیں نافرمانی کی آفت سے بچاؤں گا۔

(۱۷) اگر کبھی میں نے انہیں کوئی کام (حکماً) کہا اور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دکھایا تو ان کو معاف کردوں گا۔ (ماں باپ معاف کر بھی دیں تب بھی اولاد کو توبہ کرنی ہوگی کیوں کہ والدین کی نافرمانی میں اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی ہے۔)

(۱۸) وقتاً فوقتاً اولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتا رہوں گا۔

(۱۹) بالغ ہونے پر جلد تر شادی کی ترکیب کروں گا۔

صلوا علی الحبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علی محمد

زمانۂ حمل کی احتیاطیں

چونکہ زمانۂ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے ماں کو چاہیے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکار و خیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جو اثرات مرتب ہونگے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر بآسانی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ جب تک مائیں عبادت و ریاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم و عمل کا پیکر اور خوفِ خدا عزوجل کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نمازیں ترک کرنا اپنا معمول، فیشن

کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنا لیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی وعریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کر لے گیا۔ الا ماشاء اللہ

بہر حال ماں کو چاہیے کہ

(۱) نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں۔ (نیک اعمال کے فضائل جاننے کے لئے "جنت میں لے جانے والے اعمال" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔)

(۲) نمازوں کی پابندی کرتی رہے، ہرگز ہرگز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہو جاتی۔

(۳) اس مرحلے پر تلاوتِ قرآن کرے کہ ہماری مقدس بیبیاں اس حالت میں بھی نورِ قرآن سے اپنے قلوب کو منوّر کیا کرتی تھیں۔

پندرہ پارے سنا دیئے:

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریبِ بسم اللہ مقرر ہوئی تو لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریبِ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے، بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: "صاحبزادے پڑھئے **بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم**" آپ نے پڑھا **اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم** اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے'' فرمایا: ''میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر انکو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔''

(الملفوظ، حصہ۴، ص۴۱۵)

(۴) اس حالت میں بالخصوص رزقِ حلال استعمال کرے تاکہ بچے کا گوشت پوست حلال غذا سے بنے۔

مشتبہ غذا نکالنا پڑتی:

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔''

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر بایزید بسطامی، ص۱۲۹)

معذرت کرنا پڑی:

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی متقی تھے، ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ایام حمل میں ہمسایہ کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ذکر سفیان ثوری، ص۱۷۴)

(۵) کھانے پینے، لباس، چلنے بیٹھنے، سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔

(۶) زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے۔

(۷) صدقہ وخیرات کی کثرت کرے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔''

(مجمع الزوائد، باب فضل صدقۃ الزکاۃ، الحدیث ۴۶۰۶، ج ۳، ص ۲۸۴)

(۸) بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگالیتی ہیں۔ یاد رکھیئے کہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۸)

اور جس گھر میں جاندار کی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔'' (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب شھود الملائکۃ بدراً، الحدیث ۴۰۰۲، ج ۳، ص ۱۹)

اگر دیکھنا ہی ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھئے اور گھر میں اسلامی طغرے آویزاں کیجئے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

(۹) دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

(پ۳، اٰل عمران ۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔

ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے:

''یا اللہ عزوجل! تیرا کروڑ ہا کروڑ شکر کہ تُو نے مجھے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی، یا اللہ عزوجل! اس کی پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما، یا اللہ عزوجل! تُو اسے اپنا اطاعت گزار اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانبردار بنا، یا اللہ عزوجل! تُو اس کو متقی پرہیزگار اور مخلص عاشقِ رسول بنا، یا اللہ عزوجل! تُو اسے سنتوں کا مبلغ بنا، یا اللہ عزوجل! تُو اس کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، یا اللہ عزوجل! اسے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما، یا اللہ عزوجل! اسے ایمان کی حالت میں شہادت کی موت نصیب کرنا۔

آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عظیم ماں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ

ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں: ''ان شاء اللہ عزوجل میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا'' اور یہ دعا بھی کرتیں: ''تمہارا نام سردار ہے، اللہ تعالیٰ تجھے دین ودنیا کا سردار بنائے۔'' اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم بامسمیٰ بنادیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰)

(۱۰) بعض ماں باپ یہ جاننے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اس کے لئے الٹراساؤنڈ بھی کرواڈالتے ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے برعکس نتیجہ نکلنے پر (معاذ اللہ عزوجل) خصوصاً بیٹی ہونے کی صورت میں حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یوں اپنے بدترین جاہل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ جتنی بھی سائنسی تحقیقات ہوتی ہیں ان کی بنیاد گمان پر ہوتی ہے انہیں کسی بھی طرح سے یقینی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بتایا گیا، حقیقت اس کے برعکس ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سلسلے میں رضائے الٰہی عزوجل پر راضی رہنے میں ہی عافیت ہے، ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی پیدائش پر اس کی ماں سے ناروا سلوک کرنے کی بنا پر رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے۔ اس ضمن میں ایک عبرت ناک سچا واقعہ ملاحظہ فرمائیے:

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی 5 بچیاں تھیں۔ چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جنا تو میں تجھے نومولود بچی سمیت قتل کردوں گا۔ رمضان المبارک کی تیسری شب پھر بچی ہی کی ولادت ہوئی۔ صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخ وپکار کی پرواہ کئے بغیر اس بے رحم باپ نے (معاذ اللہ عزوجل) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر کُکر میں ڈال کر

چولہے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریشر ککر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آ گیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالباً اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔ (الامان والحفیظ)

(''زلزلہ اور اس کے اسباب'' از امیر اہلسنت مدظلہ العالی ص ۵۱)

اس کے برعکس نیکیوں میں مشغول ہو جانے والوں پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، چند **بہاریں** ملاحظہ ہوں:

اولادِ نرینہ مل گئی:

ایک اسلامی بھائی کی دو بیٹیاں تھیں۔ وہ اولادِ نرینہ سے محروم ہونے کی وجہ سے افسردہ رہا کرتے تھے۔ ان کی بچیوں کی امّی پھر امید سے تھیں۔ کسی اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے **عاشقانِ رسول** کے **مدنی قافلے** میں ۳۰ دن کے لئے سفر اختیار کیا کہ اس کی برکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہو۔ اللہ عزوجل کی شان دیکھئے کہ ابھی تیس دن پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹے کی ولادت کی خوشخبری مل گئی۔ جب وہ راہِ خدا عزوجل میں تیس دن کے سفر کے بعد گھر لوٹے تو عجیب منظر تھا گھر میں خوشی بھی خوشی سے جھوم رہی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں **مدنی منّا** اور ان کے چہرے پر **جگمگاتی داڑھی شریف** اور سر پر **سبز سبز عمامے کا تاج** سجا ہوا تھا۔

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں
واہ ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، قسط اول، ص ۱۵)

اولاد مل گئی:

ایک اسلامی بھائی تقریباً ۲۵ سال سے بے اولاد تھے۔ **دعوتِ اسلامی** کا بین الاقوامی اجتماع ہونے والا تھا۔ ایک مبلغ نے انہیں اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہوکر دعا کرنا، وہاں بہت سارے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہوگئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نواز دیا۔

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، حصہ اول، ص ۱۵)

بغیر آپریشن کے اولاد نصیب ہوگئی:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ **فیضانِ سنّت** (جلد اوّل) میں لکھتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برَکتیں ہیں۔ چُنانچِہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، غالباً 1998ء کا واقِعہ ہے، میری اہلیہ امّید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہوگئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید **آپریشن** کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا بین الاقوامی **تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع** (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد

سنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیّت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافِلہ ساتھ لیکر اَسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ مُحترِمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنّتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے الوَداع کیا۔ میرا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی بَرَکت سے عافیّت کے ساتھ وِلادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو **آپریشن** کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بَہر حال میں مدینۃ الاولیا **ملتان شریف** حاضِر ہو گیا۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختِتامی **رقّت انگیز دعا** کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امّی جان نے فرمایا، **مبارک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات عزوجل نے بِغیر آپریشن کے تمھیں چاندسی مَدَنی مُنّی عطا فرمائی ہے۔** میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امّی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آ جاؤں یا 30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنوں؟ امّی جان نے فرمایا، ''بیٹا! بے فکر ہو کر **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرو۔''

اپنی **مَدَنی مُنّی** کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے الحمدللہ عزوجل میں 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ الحمدللہ عزوجل مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی **مَدَنی قافِلوں کی بہاروں** کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، حتّٰی کہ میرے بچوں کی امّی کا کہنا ہے، جب آپ **مَدَنی قافِلے** کے مسافِر

ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو

بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضان سنت، باب فیضانِ رمضان، احکام روزہ، ج۱، ص۹۴۳)

مدنی منّے کی آمد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ایک بار سفر کر کے تجربہ کر لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصِل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی مزید ایک اور بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔چُنانچِہ قصبہ کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے:''ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں ! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مُطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے نیّت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو **30 دن کے مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔میری مَدَنی مُنی کی امّی نے ایک بار

خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آ کر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا، **بلال**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مَدَنی قافِلے کی (نیت کی) بَرَکت سے میرے یہاں **مَدَنی مُنّے** کی آمد ہوگئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے **دو مدنی مُنّے** مزید پیدا ہوئے۔ **اللہ** عزوجل کا کرم دیکھئے! **30 دن کے مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت صِرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے **مَدَنی مُنّے** تولُّد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مَدَنی قافِلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافِلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب　　مَدَنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری　　مُنّا مُنّی ملیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت، باب فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج۱، ص۱۰۶۱، بالتصرّف مّا)

منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام!

(شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی مایہ ناز تألیف فیضانِ سنت میں اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں برآتی ہیں! اُمّیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پژمُردہ کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی

ہیں۔مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضَروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازِمی ہی پوری ہو۔بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سُوال پورا نہیں کیا جاتا۔اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے اِنعام ہوتا ہے۔مَثَلاً یہی کہ وہ **اولادِ نرینہ** مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مُنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔چُنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں ربُّ العِباد عزوجل کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ (پ۲،البقرۃ،۲۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

دربارِ مشتاق سے کرم:

الحمدللہ عزوجل! صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں ''دربارِ مشتاق'' مرجع خلائق ہے،اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر پیش کی،میرے گھر میں ''امید'' سے تھیں۔میڈیکل رِپوٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے ''بیٹے'' کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربارِ مشتاق علیہ رحمۃ الرزّاق میں حاضری دی اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں دعا مانگی۔میڈیکل رِپوٹ غلط ثابت ہوگئی اور الحمدللہ عزوجل ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا **مدنی منّا** تشریف لے آیا۔(فیضانِ سنّت،باب آدابِ طعام،ج۱،ص۶۳۸)

زچہ وبچّہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضَرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر **حامِلہ** گلے میں پہن لے یا بازو میں باندھ لے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حَمْل** کی بھی حفاظت اور **بچّہ** بھی بلا و آفت سے سلامت رہے۔ اگر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** 55 بار (اول و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی **بچّہ کے منہ** پر لگا دیں تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ ذہین ہوگا اور بچّوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر **زَیت** (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچّے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مَل دیا جائے تو بے حد مُفید ہے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیڑے مکوڑے اور دیگر موذی جانور بچّے سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کا پڑھا ہوا زَیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالِش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

(فیضانِ سنّت، باب فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج۱، ص۹۹۵)

صلوا علی الحبیب! صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

پیدائش پر ردِ عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بیٹا پیدا ہو یا **بیٹی**، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے کہ بیٹا اللہ عزوجل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز واقربا کی طرف سے جس مسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں **مٹھائیاں** بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا۔

دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ایسوں کو چاہیے کہ وہ ان **روایات** کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔چنانچہ

(۱) حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں ''اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس

کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں وکمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا عزوجل اس کے شاملِ حال رہے گی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، الحدیث ۱۳۴۸۴، ج ۸، ص ۲۸۵)

(۲) حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار، اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔''

(مسند الفردوس للدیلمی، الحدیث ۷۵۵۶، ج ۲، ص ۴۱۵)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم، رءوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ ''جس کے ہاں بیٹی پیدا ہوا اور وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی برا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۷۴۲۸، ج ۵، ص ۲۴۸)

(۴) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔'' عرض کی گئی: ''اور دو ہوں تو؟'' فرمایا: ''اور دو ہوں تب بھی۔'' عرض کی گئی: ''اگر ایک ہو تو؟'' فرمایا: ''اگر ایک ہو تو بھی۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۹۹، ج ۴، ص ۳۴۷)

(۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، الحدیث ۲۶۲۹، ص ۱۴۱۴)

مدنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بیٹیوں پر شفقت:

(۱) حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہو جاتے، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چُومتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما جاء فی القیام، الحدیث ۵۲۱۷، ج ۴ ص ۴۵۴)

(۲) حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلانِ نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جنگِ بدر کے بعد حضور پرنور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے

زمین پر گرادیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہوگیا۔ نبی کریم رءوف رّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: ''هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِيْ اُصِيْبَتْ فِيَّ یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوگیا تو نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(شرح العلامۃ الزرقانی، باب فی ذکر اولادہ الکرام، ج۲، ص۳۱۸، ماخوذاً)

(۳) حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں کچھ زیورات بطورِ تحفہ بھیجے جن میں ایک حبشی نگینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا انگشتِ مبارکہ سے مس کیا اور اپنی نواسی امامہ کو بلایا جو شہزادیٔ رسول حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا: ''اے چھوٹی بچی! اسے تم پہن لو۔'' (سنن ابی داود، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی ذھب للنساء، الحدیث ۴۲۳۵، ج۴، ص۱۲۵)

(۴) حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابوالعاص کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد، الحدیث ۵۹۹۶، ج۴، ص۱۰۰)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی بیٹی پر شفقت:

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ ''میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟'' اور (ازراہِ شفقت) ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الخد، الحدیث ۵۲۲۲، ج۴ص ۴۵۵)

ایثار کرنے والی ماں:

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی، اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، الحدیث ۲۶۳۰، ص ۱۴۱۵)

پیدائش کے بعد کرنے والے کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اولاد پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں مثلاً ڈھول بجانے بھنگڑا ڈالنے اور میوزیکل پروگرام کرنے کی بجائے صدقہ وخیرات کیجئے اور شکرانے کے نوافل ادا کیجئے، اجتماع ذکر ونعت کیجئے اور اِن امور کو بھی سرانجام دیجئے۔

(1) کان میں اذان:

جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے کہ اس طرح ابتداء ہی سے بچے کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نام پہنچ جائے گا۔ اس طرح ایک مسلمان بچے کے لئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے اور بچے کی روح نورِ توحید سے منور ہوتی ہے اور اس کے دل میں عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ”جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب الاذان فی اذن المولود، الحدیث ۱۵۱۹، ج ۳، ص ۱۷۳)

بچے کے کان میں اذان کہنے سے ان شاء اللہ عزوجل بلائیں دور ہوں گی۔ چنانچہ حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے گھر میں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، الحدیث ۸۶۱۹، ج۶، ص۳۹۰)

بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ (بہارشریعت، حصہ۱۵، ص۱۵۳)

(2) تَحْنِیْک (گھٹی دلوانا):

دورِ رسالت سراپا برکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں لاتے اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کھجور اپنے دہنِ اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے **تَحْنِیْک** کہتے ہیں۔ یوں بچے کو لعابِ دہن کی برکتیں بھی نصیب ہو جاتیں۔ چنانچہ

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ان کے لیے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور **تَحْنِیْک** فرمایا

کرتے تھے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک، الحدیث ۲۱۴۷، ص ۱۱۸۴)

حضرت سیدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ: ''وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک گود میں رکھ دیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے چھوہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا لعاب مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کے لیے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا۔''

(صحیح بخاری، کتاب العقیقہ، باب تسمیۃ المولود...الخ، ج ۳، ص ۵۴۶)

حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس کا نام ''ابراہیم'' رکھا، اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود...الخ، الحدیث ۲۱۴۵، ص ۱۱۸۴)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین،

مَحبوبِ ربُّ العلمین ، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟'' میں نے عرض کی ''جی ہاں'' پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اسے چوسنے لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے'' اور اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔''

(صحیح مسلم: کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود....الخ، الحدیث ۲۱۴۴، ص ۱۱۸۳)

انہی احادیث کی بناء پر مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صالح ومتقی مسلمانوں سے تَحْنِیک کرواتے ہیں۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے تحنیک کی جاسکتی ہے۔

مفتیٔ اعظم ہند کی تَحْنِیک:

اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفیٰ رضا خان (مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مرشد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: ''آپ بریلی تشریف لے جائیں۔''

کچھ دن بعد حضرت نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوشِ نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔

(تاریخ مشائخ قادریہ، ج ۲ ص ۴۴۷، ملخصًا)

(5,4,3) نام رکھنا، بال مُونڈنا اور عقیقہ کرنا:

ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر منڈانے کے وقت اس کا عقیقہ کیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۵۵۸، ج ۱، ص ۱۷۰)

کیسے نام رکھے جائیں؟

والدین کو چاہئیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج ۴، ص ۳۷۴)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (معاذ اللہ عزوجل) کفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذلت کیا ہوگی کہ

مسلمان کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کفار کے ناموں سے پکارا جائے۔ والعیاذ باللہ

ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شرعیہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے احتراز کیا جائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات مرتب ہوں گے۔

حضرت سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۵۰، ج ۴، ص ۳۷۴)

بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابو تراب (یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) وغیرہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان کے (بُرے) القابات نہ پڑ جائیں۔''

(کنز العمال، کتاب النکاح، باب السابع، الفصل الاول، الاکمال، الحدیث ۴۵۲۲۲، ج ۱۶، ص ۱۷۶)

مسئلہ :

عبدالمصطفیٰ ،عبدالنبی اور عبدالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔عبد کے دو معانی ہیں ، بندہ اور غلام ، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔غلام محمد ،غلام صدیق ،غلام فاروق ،غلام علی ،غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔

(بہارِشریعت،حصہ۱۶،ص۲۱۳، ماخوذًا)

مسئلہ :

محمد بخش ،احمد بخش ،پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔(بہارِشریعت،حصہ۱۶،ص۲۱۴)

مسئلہ :

طہ ،یسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مقطعاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔(بہارِشریعت،حصہ۱۶،ص۲۱۳)

مسئلہ :

جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔(بہارِشریعت،حصہ۱۶،ص۲۱۳)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ ، قرارِقلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بُرے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی،کتاب الادب،باب ماجاء فی تغییر الاسماء،الحدیث ۲۸۴۸،ج۴،ص۳۸۲)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پہلے برّہ تھا ،سرورِعالم ، نورِمجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے (برّہ

سے) بدل کر جو یریہ رکھ دیا۔
(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، الحدیث ۲۱۴۰، ص ۱۱۸۲)

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ''تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''
(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، الحدیث ۲۱۳۲، ص ۱۱۷۸)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:
''عبداللہ وعبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں (مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے، اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں) اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے، ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے اور جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں، دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۱، ماخوذًا)

نامِ محمد کی برکتیں:

رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح

وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔‘‘

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، الحدیث ۴۵۲۱۳، ج۱۶، ص۱۷۵)

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ’’جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ برکت کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔‘‘ (کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، الحدیث ۴۵۲۱۵، ج۱۶، ص۱۷۵)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ’’محمد‘‘ نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں برکت نہ ہوگی۔‘‘ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ج۱، ص۲۷۵)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ’’محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے، اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۱۵، ص۱۵۴)

جب شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی

ہے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: محمد اور پکارنے کے لئے عرف (مثلاً) رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے اِس نامِ پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کشا حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزّت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسکی نسبت برائی کی طرف نہ کرو۔''

(تاریخ بغداد، ج۳، ص ۳۰۵)

حضرت ابوشعیب رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ''اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔'' ان شاء اللہ عزوجل لڑکا ہوگا۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ص۲۹۰)

بال منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم زمانۂ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون

ملتے تھے۔لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے ،اس بچہ کا سر منڈاتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب الذبائح، باب عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ، الحدیث ۷۶۶۸، ج۵، ص۳۳۸)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک پھائے میں عقیقے کے جانور کا خون بھر لیتے۔پھر جب بچے کا سر منڈا دیتے تو وہ خون بھرا پھایا اس کے سر پر رکھ دیتے اور اس کے سر کو عقیقے کے خون سے رنگ دیتے۔یہ ایک جاہلانہ رسم تھی۔نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا'' بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے) لگایا کرو۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاطعمۃ، باب العقیقۃ، الحدیث ۵۲۸۴، ج۷، ص۳۵۵)

عقیقہ

بچے کی پیدائش اس کے والدین اور خاندان بھر کے لئے مسرت وشادمانی کا پیغام لاتی ہے۔بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اس نعمت کے شکر کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ بطورِ شکرانہ جانور ذبح کیا جائے۔اسی کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ۱۵، ص۱۵۳)

ہمارے **مدنی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خود اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔چنانچہ حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ

انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے سنا: ''بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو ہٹاؤ۔''

(صحیح البخاری، کتاب العقیقہ، باب اماطۃ الاذی عن الصبی فی العقیقۃ، الحدیث ۱۵۱۸، ج ۳، ص ۵۴۸)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''جو بچہ قبل بلوغ مر گیا اور اس کا عقیقہ کر دیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مر گیا ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کریگا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۰، ص ۵۹۶)

عقیقہ کب کریں؟

عقیقہ کے لئے ساتواں دن بہتر ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاضاحی، باب العقیقہ بشاۃ، الحدیث ۱۵۲۷، ج ۳، ص ۱۷۷)

اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں لیکن سات دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔ اسے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اس سے پہلے والا دن جب بھی آئے گا ساتواں ہوگا۔ مثلاً ہفتے کو بچہ پیدا ہوا تو جمعۃ المبارک ساتواں دن کہلائے گا۔ علیٰ ھذا القیاس (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۵۴)

عقیقے کے جانور:

حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ: ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے عقیقے کی قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب العقیقہ، الحدیث ۲۸۴۱، ج ۳، ص ۱۴۳)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ: ''لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدہ عائشہ، الحدیث ۲۶۱۹۴، ج ۱۰، ص ۱۰۱)

عقیقے کے چند مسائل:

(۱) عقیقہ کے جانور کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔ اس کا گوشت فقراء اور رشتہ داروں میں کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت کھلایا جائے، ہر طرح سے جائز ہے۔

(۲) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کی طرف سے بکرا کیا گیا جب بھی حرج نہیں۔

(۳) گائے ذبح کرنے کی صورت میں لڑکے کے لئے دو حصے اور لڑکی کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔

(۴) گائے کی قربانی میں عقیقہ کرنے کے لئے حصہ ڈالا جاسکتا ہے۔

(۵) بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے چھری وغیرہ سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے۔اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶) گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بہتر ہے کہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

(۷) گوشت کی تقسیم اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ سری پائے حجام کو اور ران دائی کو دینے کے بعد بقیہ گوشت کے تین حصے کرلیں،ایک حصہ فقراء،دوسرا عزیز رشتہ دار اور تیسرا حصہ گھر والے کھائیں۔

(۸) عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ،دادا،دادی اور نانا،نانی وغیرہ بھی کھاسکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹) عقیقے کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ چاہے تو خود استعمال کرے یا مساکین کو دے دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں خرچ کرے۔(ماخوذ از بہارِ شریعت،حصہ ۱۵،ص ۱۵۵)

مدینہ: مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنّت مدظلہ العالی کی تالیف **''عقیقے کے بارے میں سوال جواب''** کا مطالعہ کیجئے۔

بچے کا ختنہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فطرت پانچ چیزیں ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا۔''

(صحیح مسلم، باب خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۷، ص ۱۵۳)

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائرِ اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لئے اسے مسلمانی بھی کہا جاتا ہے۔ ولادت کے سات دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے، ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج ۵، ص ۳۵۷، وبہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۰)

حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنے بچے کا ساتویں دن ختنہ کرو کہ یہ گوشت اگنے کے لئے جلدی اور ستھرا ہے اور دل کے لئے راحت ہے۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثالث فی الختان، الاکمال، الحدیث ۴۵۳۰۴، ج ۸، ص ۱۸۱)

مسئلہ:

بچے کا ختنہ باپ خود بھی کرسکتا ہے۔ (اگر حجام یا ڈاکٹر وغیرہ ختنہ کریں تو عورت ان کے سامنے نہ آئے بلکہ بچے کو کوئی مرد پکڑے۔) (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۰۴)

بچے کو اس کی ماں دودھ پلائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ (پ۲، البقرہ: ۲۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔

بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین تحفہ ہے، بوتل کا دودھ کبھی بھی اس کا نعم

البدل نہیں ہوسکتا۔اس لئے بچے کو ماں کا دودُھ پلانا چاہیے شدید مجبوری کی صورت میں اسے کسی نیک عورت کا دودھ پلایا جائے۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم،نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے۔''(الجامع الصغیر،الحدیث ۴۵۲۵،ص ۲۷۷)

دودھ پلانے کی فضیلت:

نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر،دو جہاں کے تاجْوَر،سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کر دیا ہو۔پھر جب وہ اسکو دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ اسکے کاندھے پر تھپکی دیتا اور کہتا ہے اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔(یعنی اس کے گناہ بخش دیئے گئے اب دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے)

(کنز العمال،کتاب النکاح،الفصل الثانی فی ترغیبات تختص بالنساء،الحدیث ۴۵۱۵۲،ج ۱۶،ص ۱۷۱)

مسئلہ:

زیادہ سے زیادہ دوسال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جاسکتا ہے۔جب بچہ دوسال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا ناجائز ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت،حصہ ۷،ص ۲۹)

مسئلہ:

بچوں کو نظر لگنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار،ہم بے کسوں کے مددگار،شفیعِ روزِ شُمار،دو عالَم کے

مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو ارشاد فرمایا: ''اسے دعا وتعویذ کراؤ، اسے نظرِ بد لگی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین...الخ، الحدیث ۲۱۹۷، ص ۱۲۰۶)

مسئلہ :

بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲: ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۶۰۰)

تعویذات اسمائے الٰہی وکلامِ الٰہی وذکرِ الٰہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا، ''تو عجب گدھا ہے۔'' وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنتا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے، گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کر لیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی **مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہلِ سنّت

حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادی** مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلامبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور تادم تحریر (۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے **ماہانہ سوا دو لاکھ** اور سالانہ کم و بیش **26 لاکھ سے زائد** ''تعویذات'' و ''اَوراد'' دیئے اور کم و بیش **20 سے 25 ہزار مکتوبات** بھیجے جاتے ہیں ان میں **E-mail** کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمدللہ عزوجل **ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ** کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ ''**خوفناک بلا**''، ''**پراسرار کتا**'' اور ''**سینگوں والی دلہن**'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذات عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

مسئلہ:

بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے کا، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطہارۃ، ج۱، ص۴۶)

اس لئے کارپیٹ و قالین پر بچے کو لٹاتے یا بٹھاتے وقت اس کے نیچے

پلاسٹک شیٹ بچھا دی جائے کیونکہ ناپاک ہونے کی صورت میں ان کا پاک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مسئلہ :

جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچے کے لیے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے، دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو اس کے لیے بالغ کا سا حکم ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ج۹، ص۶۰۲)

گھٹنے نہ کھولنے پڑیں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کم عمری میں جب پڑھنے کے لئے جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسمِ برسات میں بھر جاتا۔ اس کو عبور کرنے کے لئے دیگر طلبہ اپنے کپڑے سمیٹ لیتے جس سے ان کے گھٹنے ننگے ہو جاتے۔ چونکہ مرد کے اعضائے ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک ہیں لہٰذا آپ اپنے بڑے بھائی سے عرض کرتے: ''مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروا دیں۔'' تا کہ آپ کو گھٹنے نہ کھولنے پڑیں۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص۳۰)

اپنے بچوں کو کسی پیرِ کامل کا مرید بنوا دیجئے

ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے۔ اس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ نیک اعمال پر

استقامت کے علاوہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل سے بیعت ہوجانا بھی ہے۔ کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے چار شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

(۱) صحیح العقیدہ سنّی ہو۔

(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔

(۳) فاسقِ معلن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یعنی تین یا اس سے زیادہ بار کرنے والا یا صغیرہ کو صغیرہ سمجھ کر ایک بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسقِ معلن ہے۔)

(۴) اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تک **متّصل** (یعنی ملا ہوا) ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۶۰۳)

فی زمانہ جامع شرائط پیر کامل کا ملنا نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے۔ جو کسی کا مرید نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بچوں سمیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بن جائے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ، قطبِ مدینہ میزبانِ مہمانان مدینہ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جانشین قطب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفۂ مجاز ہیں ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی خلافتیں اور اجازت اسانید احادیث حاصل ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ قادریہ میں مرید فرماتے ہیں۔ قادری سلسلے کی عظمت کے کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا

حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضلِ خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص۱۹۱)

مرید ہونے کے لئے اپنا اور بیوی بچوں کا نام و پتہ اس پتے پر روانہ کر دیجئے آپ کو مرید بنا لیا جائے گا۔ مکتب نمبر 3 عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نزد پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

بچوں سے محبت کیجئے

بچوں کی دیرپا تعلیم و تربیت کے لئے ان سے ابتداء ہی سے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ یوں جب ماں کی مامتا اور شفقتِ پدری کی شیرینی گھول کر تعلیماتِ اسلام کا مشروب ان کے حلق میں انڈیلا جائے گا تو وہ فوراً اسے ہضم کر لیں گے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ خاتمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے ''الفرح'' کہا جاتا ہے اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔'' (جامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص۱۴۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم دن کے کسی پہر نکلے نہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کچھ فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کی حتیٰ کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے (وہاں

سے واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی چھوٹے تھے اُن) کے بارے میں دریافت فرمایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں تھوڑی دیر روکے رکھا، میں نے سمجھا شاید انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے انہیں گلے لگا لیا چوما اور کہا ''اے اللہ عزوجل! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔''

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، الحدیث ۲۱۲۲، ج۲، ص۲۵)

حضرت سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سرخ رنگ کی (دھاریوں والی) قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے آئے (چونکہ بچے تھے صحیح طریقے سے چل نہیں سکتے تھے اس لیے کبھی گرتے تھے)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جب انہیں دیکھا تو منبر اقدس سے اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا۔''

(جامع الترمذی، کتاب المناقب الی محمد بن علی بن ابی طالب، الحدیث ۳۷۷۹، ج۵ص ۴۲۹)

حضرت سیدنا ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنی ایک ران پر مجھے اور ایک ران پر امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھاتے اور دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: ''اے اللہ عزوجل! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب وضع الصبی علی الفخذ، الحدیث ۶۰۰۳، ج۴، ص۱۰۱)

شیر خوار بچے کے رونے کے چند اسباب اور چُپ کرانے کے طریقے

بچوں کا رونا کوئی نئی بات نہیں لیکن جب شیر خوار بچہ مسلسل رونے لگے اور چپ ہونے کا نام نہ لے تو ہمیں اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ شیر خوار بچوں کے رونے کے چند اسباب اور ان کا حل ملاحظہ ہو.....

(۱) بھوک:

اکثر بچوں کو دو سے تین گھنٹوں کے اندر بھوک لگنے لگتی ہے ایسی صورت میں اگر بچے کو دودھ دے دیا جائے تو وہ سکون سے سو جاتے ہیں۔

(۲) پیاس:

موسم گرما میں اور بخار کی صورت میں جسم سے زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے، اس کی وجہ سے بچوں کو بار بار پیاس لگتی ہے، پانی نہ ملے تو وہ رونے لگتے ہیں، تھوڑا سا پانی دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں اور انہیں قرار آجاتا ہے۔

(۳) کپڑے گیلے ہونا:

بچے کا پاجامہ یا جانگیا یا NAPKIN (یعنی شیر خوار بچوں کی پیشاب گاہ پر رکھا جانے والا رومال یا تولئے کا ٹکڑا) پیشاب سے تر ہو جائے تو بچوں کو الجھن ہونے لگتی ہے اور فوراً رونے لگتے ہیں NAPKIN تبدیل کر دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں، بعض مائیں اپنی سہولت کی خاطر صبح سے شام تک ''PAMPER'' باندھے رکھتی ہیں۔ کچھ مائیں تو اس انداز سے باندھتی ہیں کہ بچے کی ٹانگوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

(۴) پیٹ کی خرابی:

بچے پیٹ میں اینٹھن (یعنی مروڑ) کی وجہ سے بھی روتے ہیں اگر بچہ ٹانگیں سکیڑ کر اچانک رونا شروع کر دے تو تھوڑی دیر بعد گیس خارج ہونے پر چپ ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایسا ہی کرے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ دودھ پلانے کے بعد بچے کو سینے سے لگا کر ڈکاریں دلا دی جائیں تو بچے عموماً اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتے اگر بچہ اس تکلیف کی وجہ سے رو رہا ہو تو ڈکار دلانے پر فوراً چپ ہو جاتا ہے، اگر پھر بھی چپ نہ ہو اور مسلسل روتا رہے تو اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔

(۵) بوریت:

بچہ کمرے میں تنہا سو رہا ہو اور اچانک اس کی آنکھ کھل جائے اور آس پاس کوئی نظر نہ آئے تو بیزار ہو کر رونے لگتا ہے۔ بچے تنہائی سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں ایسی صورت میں بچے کو گود میں لے کر بہلانے سے بچہ فوراً چپ ہو جاتا ہے۔

(۶) دانت نکلنا:

دانت نکل رہے ہوں تو بچہ اس کی وجہ سے بھی روتا ہے لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر بچہ مسلسل رو رہا ہو تو اس کا کوئی اور سبب ہوگا جسے آپ کا معالج بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

(۷) نیند پوری نہ ہونا:

بچے کی نیند پوری نہ ہو تب بھی وہ رونے لگتا ہے اگر آپ دیکھیں کہ بچے کو کسی

وجہ سے سونے کا موقع نہیں مل سکا اور اس کے سونے کا وقت گزر گیا ہے تو اسے فوراً الٹا کر سلانے کی کوشش کریں۔ بچہ فوراً سو جائے تو سمجھیں اسی وجہ سے رو رہا تھا۔

(۸) کان میں درد:

اکثر بچے تو اس وقت روتے ہیں جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے مثلاً بخار ہو، نزلہ ہو، کان میں درد ہو، آخری صورت میں بچہ بار بار اپنے متاثرہ کان کو ہاتھ لگاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اپنے معالج سے رجوع کریں۔

اگر بچہ کسی صورت سے چپ نہ ہو نہ دودھ پلانے پر، نہ ڈکار دلانے پر، نہ تھپکنے پر، نہ گود میں لینے پر تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے کو کہیں نہ کہیں کوئی تکلیف ضرور ہے جس کی وجہ سے بچہ بے چین ہے۔ ایسی صورت میں گھٹی پلانے، گرائپ واٹر پلانے، پیٹ پر ہینگ ملنے، سینے پر بام ملنے، یا جھنجھلا کر بچے کو تھپڑ مارنے اور بعد میں خود رونے بیٹھ جانے سے بہتر ہے کہ بچے کو فوراً معالج کو دکھائیں۔ اگر بچہ دودھ پینا چھوڑ دے، چہرے سے بیمار لگ رہا ہو، بخار ہو، دست آرہے ہوں، بچہ بے کل ہو، بے قرار ہو، مسلسل رو رہا ہو تو ذرا بھی دیر نہ کریں، جلد از جلد اپنے معالج کو دکھائیں یا پھر کسی ماہر اطفال سے رجوع کریں۔

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنّت (جلد اوّل) میں لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے اور خوب خوب رحمتیں اور بَرَکتیں لوٹئے۔ آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار ہے۔ چُنانچِہ **گلستانِ مصطفٰے** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے **بین الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو **جگر کا کینسر** تھا۔ وہ دُعائے شِفا کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوگئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اَپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر خَتْـــم ہوچکا تھا۔** ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخِر کینسر گیا کہاں!، جبکہ حالت اسقدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سِرِنج بھر کر مَوادنکالا جاتا تھا! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں **کینسر** کا نام ونشان تک نہ رہا تھا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحّت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہوچکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مدنی منّی کا علاج ہوگیا:

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصِل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک اور بہار گزارش کرتا ہوں چُنانچِہ رنچھوڑ لائن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار عاشِقانِ **رسول** کے تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعاء میں بَہُت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ اِستِفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی **مَدَنی مُنّی** ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں! اِس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آرہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدَنی قافِلہ نے ان کی مَدَنی مُنّی کیلئے دعا کی۔ سفر مکمّل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مُسرّت سے جُھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچّی کی امّی نے بتایا کہ آپ کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مَدَنی مُنّی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

کوئی سا بھی ہو مَرَض، آؤ اللہ سے عرض مل کے سارے کریں، قافِلے میں چلو
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے مرحبا! ہنس پڑیں! ، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”حضرت سیِّدنا علی اصغر“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے دودھ پیتے بچّوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

﴿1﴾ بچّہ یا بچّی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد **یَابَرُّ** سات بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر اگر بچّے کو دم کر دیا جائے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا ﴿2﴾ پیدائش کے بعد بچّے کو پہلے نمک مِلے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائیے پھر سادہ پانی سے غُسل دیجئے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچّہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا ﴿3﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے بچّوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچّوں کی تندُرستی کیلئے بے حد مُفید ہے۔ اور نیز ﴿4﴾ نہلانے کے بعد بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچّوں کی صحّت کے لیے اِکسیر ہے ﴿5﴾ بچّوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک اُنگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے ﴿6﴾ خواہ جُھولے میں جُھلائیں یا بچھونے پر سُلائیں یا گود میں کِھلائیں ہر حال میں بچّوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دِہ ہے ﴿7﴾ وِلادت کے بعد بَہُت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچّے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے ﴿8﴾ جب بچّے کے مَسُوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مَسُوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں اور ﴿9﴾ روزانہ ایک دو مرتبہ مَسُوڑھوں پر شہد ملا کریں اور بچّے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مُفید ہے ﴿10﴾ جب دودھ چُھڑانے کا وَقت آئے اور بچّہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت

چیز نہ چبانے دیجئے، بہُت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلایئے ﴿۱۱﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے ﴿۱۲﴾ حسبِ حیثیت بچّوں کو اس عمر میں اچّھی خوراک دیجئے کہ اِس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچّہ زندہ رہا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام عمر کام آئے گی ﴿۱۳﴾ بچّوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز مت دیجئے ﴿۱۴﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہُت بہُت ضَروری ہے کہ یہ چیزیں بچّوں کی صحّت کے لیے بہُت ہی نقصان دِہ ہیں ﴿۱۵﴾ بچّوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہُت ہی اچھا ہے ﴿۱۶﴾ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

(فیضانِ سنّت، باب فیضانِ رمضان، احکامِ روزہ، ج۱، ص۹۹۳)

صلوا علی الحبیب! صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

بچے کو لوری دینا

بچے کو سلانے یا بہلانے کے لئے لوری دینے کا رواج عام ہے لیکن لوری دیتے وقت خیال رکھا جائے کہ یہ بے معانی کلمات پر مشتمل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی کلمہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمد یا نعت یا اولیائے کرام کی منقبت بچے کو سنائی جائے تو ثواب بھی ملے گا اور بچے کو نیند بھی آجائے گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی محتاط عالم کا ہی کلام پڑھا جائے مثلاً امامِ اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰی رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، مولانا

عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ۔

مسئلہ:

بچوں کو سُلانے یا رونے سے باز رکھنے کے لئے افیون دینا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۴، ص۱۹۸)

بچوں پر خرچ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اپنے بچوں اور دیگر اہلِ خانہ پر دل کھول کر خرچ کیجئے اور بشاراتِ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے حق دار بنئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص (ناجائز اور مشتبہ چیز سے) بچنے کے لئے خود پر خرچ کرے گا تو یہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی، اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا صدقہ ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی نفقۃ الرجل، الحدیث۴۶۶۰، ج۳، ص۳۰۲)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث۶۱۳۵، ج۴، ص۳۲۸)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے انہیں ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تُو جتنا بھی خرچ کرتا ہے تجھے اس کا اجر دیا جائے گا حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا بھی اجر ملے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب رثی النبی ﷺ الحدیث ۱۲۹۵، ج۱، ص۴۳۸)

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''خرچ کرنے کے اعتبار سے بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اسی طرح وہ دینار (بھی بہتر ہے) جسے وہ راہ خدا عزوجل میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بھی جسے اپنے ساتھیوں پر راہ خدا عزوجل میں خرچ کر دیتا ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث ۲۴۴۳، ج۸، ص۳۲۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ خاتمُ المُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال.....الخ، الحدیث ۹۹۵، ص۴۹۹)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ خبر پہنچی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس شخص سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟'' اس نے عرض کی ''نہیں'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' حضرت سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا، اور وہ درہم لاکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا ''پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل وعیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر، اور اگر قرابت داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو ادھر اُدھر، اپنے سامنے، دائیں اور بائیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الابتداء فی النفقۃ بالنفس....الخ، الحدیث ۹۹۷، ص ۴۹۹)

مسئلہ:

آدمی پر کم از کم اتنا کمانا فرض ہے جو اس کے لئے، اس کے اہل وعیال کے لئے، ادائیگیٔ قرض کے لئے اور انہیں کفایت کر سکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے۔ ماں باپ محتاج وتنگ دست ہوں تو انہیں بقدرِ کفایت کما کر دینا فرض ہے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، باب الخامس عشر فی الکسب، ج ۵، ص ۳۴۸)

بچوں کو رزقِ حلال کھلائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اپنے گھر والوں کو رزقِ حلال کھلانے کا التزام کیجئے کہ اس کی بڑی برکتیں اور فضائل ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کاش یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز وشبہ والی چیز سے) بچانے کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۲۸۲، ج ۱۹، ص ۱۲۹)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: ''جو شخص لگاتار حلال کی روزی کماتا ہے اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا، اللہ عزوجل اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کردیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہوجاتے ہیں۔''

(کیمیائے سعادت، باب اول، فضیلت طلب حلال، ج ۱، ص ۳۴۴)

حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصل

کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔''

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، الحدیث ۱۰۳۷۵، ج ۷، ص ۲۹۸)

پیارے اسلامی بھائیو!

تکمیلِ ضروریات اور آسائشوں کے حصول کے لئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے دنیا و آخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے جیسا کہ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا ہے۔'' (سنن الدارمی، کتاب الرقاق، باب فی اکل السحت، الحدیث ۲۷۷۶، ج ۲، ص ۴۰۹)

حضرت سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''سود کا ایک درہم جو انسان (اس کا سود ہونا) جانتے ہوئے کھائے، چھتیس بار زنا کرنے سے سخت تر ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث عبداللہ بن حنظلہ، الحدیث ۲۲۰۱۶، ج ۸، ص ۲۲۳)

تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار

سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ آجائے تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر اس زمانہ میں آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔'' (الزھد الکبیر، الحدیث ۴۷۹، ص ۱۸۳)

احتیاطِ نبوی:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (جبکہ ابھی بچے ہی تھے) ایک مرتبہ صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دیکھا تو فوراً فرمایا ''کخ کخ'' یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم یعنی بنو ہاشم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ ﷺ... الخ، الحدیث ۱۰۶۹، ص ۵۰۱)

بچوں کو نیا پھل کھلائیے

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلّم فرماتے: ''یا الٰہی عزوجل! ہمارے مدینے، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت عطا فرما۔'' پھر وہ پھل وہاں موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔''

(صحیح مسلم کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ودعاء النبی ﷺ فیھا بالبرکۃ الحدیث ۱۳۷۳، ص ۷۱۳)

جب کوئی نیا پھل آئے تو اپنے بچوں کو کھلایئے کہ نئے کو نیا مناسب ہے۔ پھل وغیرہ بانٹنے میں پہلے بیٹیوں کو دیجئے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت وشفقت کرے وہ خوفِ خدا عزوجل میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے خوش کرے گا۔''

(فردوس الاخبار، باب المیم، الحدیث ۵۸۳۰، ج ۲، ص ۲۶۳)

بچے کی صحت کا خیال رکھئے

والدین کو چاہیے کہ بچوں کی اچھی صحت کے لئے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے گھر اور موسم کے مطابق آرام دہ لباس کا خیال رکھیں۔ ان کے استعمال کی اشیاء کو جراثیم سے بچا کر رکھیں۔ انہیں حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو کسی ماہر طبیب کی خدمت حاصل کریں۔ حصولِ شفاء کے لئے اللہ عزوجل کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ بابرکت میں لے گئیں اور عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! میرا بھانجا بیمار ہے۔'' (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ، الحدیث ۲۳۴۵، ص ۱۲۷۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کبھی آپ کی اولاد یا گھر کا کوئی اور فرد بیمار ہوجائے تو طِبّی علاج کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں شامل ہوکر اس کی صحت یابی کی دعا بھی کیجئے۔ الحمدللہ عزوجل! راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے ساتھ **مدنی قافلے** میں سفر کی برکت سے شفایابی کے کئی واقعات ہیں۔ **دو بہاریں** ملاحظہ ہوں.....

بینائی واپس آگئی:

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے پاس ایک صاحب اپنے منّے کو گود میں اٹھا کر دم کروانے کے لئے لائے اور بتایا کہ بچے کی بینائی چلی گئی ہے۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے دم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور سفر پر جاکر دعا کریں، ان شاء اللہ عزوجل کرم ہوگا۔ کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منّے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کیا

اورسفر پر جا کر دعا مانگی تھی، الحمدللہ عزوجل! میرے منّے کی آنکھوں کی روشنی واپس آچکی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں، قسط اول، ص۳)

علاج ہوگیا:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوسی کا بچہ کسی مُوذی مرض میں مبتلا ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا علاج پاکستان میں نہیں ہوسکتا اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو اسے بیرونِ ملک لے جاؤ۔ وہ بے چارہ غریب شخص بیرونِ ملک علاج کروانے کے لئے لاکھوں روپے کہاں سے لاتا۔ الغرض وہ اپنے لختِ جگر کی زندگی سے ناامید ہوگیا۔ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والا تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع قریب تھا۔ میں نے اسے اجتماع میں شرکت کرکے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ وہ اپنے بیمار بچے کو بھی اجتماع میں لے گیا اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔ الحمدللہ عزوجل بچہ بالکل تندرست ہوگیا، جب ڈاکٹروں نے بچہ کا دوبارہ طبی معائنہ کیا تو حیران رہ گئے۔ (دعوتِ اسلامی کی بہاریں، حصہ اول، ص۱۵)

زبان کھلنے کے بعد اللہ عزوجل کا نام سکھائیے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہوجائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق و مالک اور رازِق کا اسمِ ذات ''اللہ'' سکھانا چاہیے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ اس کی پاک وصاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہلواؤ۔''

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۴۹، ج۶، ص۳۹۷)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ ''اللہ'' نکلے اور جب وہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذکر اللہ کرتے۔ چنانچہ جب ان کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ ''اللہ'' ہی بولا۔

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن الحاج الحافظ المفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی منّی ان کی وفات کے وقت گیارہ ماہ کی تھی۔ جب مدنی منّی سے گھر کا کوئی فرد کہتا کہ بولو بیٹی ''پاپا'' تو فرماتے: ''اس کو یوں نہ سکھایئے بلکہ اس کے سامنے ''اللہ، اللہ'' کہتے رہیں۔'' (مفتی دعوتِ اسلامی، ص۴۳)

بچے جب بولنا شروع کریں تو ان سے گفتگو کے دوران صاف اور آسان چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کریں۔ بچے شروع شروع میں تتلا کر بولتے ہیں لیکن آپ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ اسی انداز کو اچھا سمجھنا شروع کریں

گے اوران کی یہ عادت بڑے ہوکر بھی باقی رہتی ہے۔

باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرائیے

جونہی بچہ گھر سے باہر نکلنے کے قابل ہوجائے تو اسے اس کے والد اور دادا اور چچا وغیرہ کا نام گلی یا محلے کا نام یاد کروادیجئے تاکہ خدانخواستہ گم ہوجانے کی صورت میں اسے آسانی سے گھر پہنچایا جاسکے۔ اگر آپ اس کام میں سستی کریں گے تو ہوسکتا ہے بچہ گم ہونے کی صورت میں جلدی نہ مل سکے کیونکہ جو شخص بھی اسے گھر پہنچانا چاہے گا وہ اس سے اس کا نام و پتہ پوچھے گا اور جواب میں بچہ اگر یہ کہے گا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں، اور اپنے گھر میں رہتا ہوں تو اس کے گھر بار کا کچھ پتا نہ چل سکے گا۔

ضروری عقائد سکھائیے

والدین کو چاہیے کہ جب ان کی اولاد سن شعور کو پہنچ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، انبیاء کرام علیہم السلام، قیامت اور جنت و دوزخ کے بارے میں بتدریج **عقائد** سکھائیں۔ بچے کو بتائیں کہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، وہی ہمیں **رزق** عطا فرماتا ہے، اسی نے **زندگی** دی ہے وہی **موت** دے گا، ہم صرف اسی کی **عبادت** کرتے ہیں، وہ **جسم، جگہ** اور **مکان** سے پاک ہے (بعض ماں باپ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اپنے بچے کو آسمان کی طرف انگلی اٹھانا سکھاتے ہیں، ایسا نہ کیا جائے)، وہ کسی کا **محتاج نہیں** ساری کائنات اس کی محتاج ہے، وہ اولاد سے **پاک** ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جو کچھ ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے یا ہوگا وہ سب جانتا ہے.....

فرشتے اس کی **نوری مخلوق** ہیں جو اس کے حکم سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں مثلاً بارش برسانا، ہوا چلانا، کسی کی روح نکالنا وغیرھا،.....

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے **صحیفے** اور **کتابیں** نازل فرمائیں جن میں **چار کتابیں** بہت مشہور ہیں،

(1) تورات (یہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)

(2) زبور (یہ حضرت داؤد (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)۔

(3) انجیل (یہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی)

(4) قرآن کریم (یہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نازل ہوئی)۔.....

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے اپنے **انبیاء اور رسولوں** کو بھیجا جن کی مکمل تعداد وہی جانتا ہے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھیجا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اعلیٰ شان عطا فرمائی ہے۔

قیامت سے مراد یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ آسمان و زمین سب تباہ ہو جائیں گے پھر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میدانِ محشر میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا حساب دیں گے پھر جس کے عمل اچھے ہوں گے اسے جنت ملے گی اور جس کے اعمال برے ہوں گے اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔

بچے کے ذہن میں **جنت کا شوق** اور **جہنم کا خوف** بٹھایئے۔اس سلسلے میں بچے کی سمجھ بوجھ کے مطابق انعاماتِ جنت اور عذاباتِ جہنم کی روایات سنایئے اور اسے بتایئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اطاعت کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی میں زندگی بسر کی تو جہنم کا عذاب ہمارا منتظر ہوگا۔والعیاذ باللّٰہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

حکایت:

ایک بزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بچّہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔آپ نے پوچھا، ''اے منّے! تم کیوں رو رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:۶)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔'' آپ نے فرمایا: ''منّے! تم تو بہت چھوٹے ہو، تم جہنم میں نہیں جاؤ گے۔'' وہ کہنے لگا: ''بابا جان! آپ تو سمجھ دار ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کے لئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں۔''

وہ بزرگ اس ننھے مدنی منّے کے اس انداز کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے: ''یہ بچّہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہیے۔''

(درۃ الناصحین المجلس السابع والستون، ص۲۶۳)

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

بچے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈالئے

والدین کو چاہیے کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سیرت کے مختلف واقعات وقتاً فوقتاً بچے کو سناتے رہیں تاکہ اس کے دل میں عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پروان چڑھتا چلا جائے۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث۱۴، ج۱، ص۱۵)

اپنے بچے کو سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ذاتِ والا تبار پر **درود پاک** پڑھنے کی عادت ڈالئے۔اس کے لئے خصوصی طور پر بچے کے سامنے رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ذکرِ انور ہونے پر محبت کے ساتھ دُرُود شریف مثلاً صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھئے اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب (یعنی حبیبِ خدا عَزَّوَجَلَّ پر درود پڑھو) کہہ کر بچے کو بھی **دُرود پڑھنے** کی ترغیب دیجئے۔وقتاً فوقتاً بچے کو درود شریف پڑھنے کے فضائل بتاتے رہیں، چند روایات پیشِ خدمت ہیں،

(۱) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر، آمنہ کے پِسَر، حبیبِ داوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرُود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۲) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۴۰۶، ص۸۷)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۳) سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وقت دُرُود پاک پڑھا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، الحدیث ۱۷۲۹۱، ج۱۰، ص۲۵۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۴) اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستّر آخرت کی۔''

(کنز العُمّال، کتاب الاذکار، الباب السادس، الحدیث ۲۲۲۹، ج۱، ص۲۵۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۵) خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، الحدیث ۴۸۴، ج۲، ص۲۷)

صلوا علی الحبیب صلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۶) آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔'' (الدرالمنثور ج۶، ص۶۵۴)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۷) سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اے

لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب و کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۸) نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ...الخ، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۹) شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، الحدیث ۲۲، ج ۲ ص ۳۲۸)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۱۰) شہنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مَقال، پیکرِ حُسن و جمال، مَخزَنِ

عظمت وکمال، دافع رنج ومَلال، صاحب جودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جس نے دن اوررات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پرحق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اوراُس رات کے گناہ بخش دے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۹۲۸، ج ۲، ص ۳۶۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

والدین کو چاہیے کہ جب بھی نبی کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام اقدس آئے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیں۔ اس کا ثبوت اس روایت میں ہے کہ

حضرتِ سیدنا امامِ حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جوشخص مؤذن کو اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنے اور یہ دعا پڑھے **مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ** اوراپنے انگوٹھوں کو چوم کرآنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہواور نہ کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں۔

(المقاصد الحسنۃ، تحت الحدیث ۱۰۲۱، ص ۳۹۰)

سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر نورِ ایمان وسُرورِ جان ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّے میں سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق وشوق بیدار کریں۔

صحابہ کرام واہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سکھائیے

اپنے اسلاف سے عقیدت ومحبت کا تعلق ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے دل میں صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عقیدت پیدا کریں۔اس کے لئے بچوں کو ان نفوس قدسیہ کی سیرت کے نورانی واقعات سنائیے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانۂ اعتراض نہ بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے۔''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۳۸۸۸، ج ۵، ص ۴۶۳)

حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتیِ نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔''

(المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب وعدنی ربی فی اہل بیتی...الخ، الحدیث ۴۷۷۴، ج ۴، ص ۱۳۲)

اولیاء کرام رحمھم اللہ کا ادب سکھائیے

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب سکھائیے اور ان کی پیروی کا ذہن بنائیے۔ اپنے مقبول بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ0 (پ۱۱، یونس:۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''جو اللہ عزوجل کے کسی ولی سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عزوجل سے اعلانِ جنگ کر دیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن، الحدیث ۳۹۸۹، ج۴، ص۳۵۰)

لیکن یاد رکھئے! کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کیسا ہی عظیم ہو، احکامِ شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہوسکتا، چنانچہ داڑھی منڈانے، ایک مٹھی سے گھٹانے، گالیاں بکنے، گانے سننے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، نامحرم عورتوں کا ہاتھ پکڑنے والا اور دیگر اعلانیہ گناہ کرنے والا شخص کبھی ولی نہیں ہوسکتا۔ بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستہ کی حاجت ان کو ہوتی ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ ایسوں کے بارے میں سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''بے شک وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنم میں۔''

(الیواقیت والجواہر، مبحث السادس والعشرون، الجزء الاول، ص۲۰۶)

اپنے بچے کو قرآن پڑھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل ودماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو ان شاءاللہ عزوجل اُن کا باطن بھی منوّر رہو جائے گا۔ معلمِ اعظم، شفیع معظم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ چنانچہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بناء پر اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۶، ج۱، ص۴۰)

(۲) دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمٰن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۶۳۵، ج۱، ص۵۲۴)

اگر بچّے کا رجحان ہو تو اسے قرآن پاک بھی حفظ کروائیے اس کی فضیلت زیادہ ہے جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس

شخص نے اپنے بیٹے کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے اپنے بچے کو بغیر دیکھے پڑھنا سکھایا تو اللہ تعالیٰ اس باپ کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا: پڑھ، پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرمادے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن ختم کرلے۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۳۵، ج۱، ص۵۲۴)

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّے کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے ایسے صحیح العقیدہ قاری صاحب کا انتخاب کریں جو بچے کو دُرست مخارج سے قرآن پاک پڑھائیں کیونکہ قرآن پاک اتنی تجوید سے پڑھنا فرضِ عین ہے کہ حرف دوسرے سے صحیح ممتاز ہو (فتاویٰ رضویہ ج۳ص۲۵۳)، اس کے ساتھ ساتھ وہ قاری صاحب بچّے کی تربیت میں والدین کے معاون بھی بنیں۔

مدرسۃ المدینہ:

الحمدللہ عزوجل! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے زیرِ انتظام اندرونِ وبیرونِ ملک حفظ وناظرہ کے ہزاروں مدارس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہّ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش 42,000 ہزار مدنی منّے اور مدنی منّیوں کو حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچّے کی بہتر تربیت کے لئے اسے قریبی مدرسۃ المدینہ میں داخل کروائیں۔

سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے

جب بچّہ سات سال کا ہوجائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور اسے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیں تاکہ بچپن ہی سے ادائیگی نماز کی عادت پختہ ہو۔ بچے کو بالخصوص صبح سویرے اٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ مگر سردیوں میں بچے کو وضو کے لئے نیم گرم پانی مہیا کیجئے تاکہ وہ سرد پانی کی مشقت سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائے۔ بلکہ والد صاحب کو چاہیے کہ اسے مسجد میں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کردیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، ادھر ادھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے جماعت کی سب سے آخری صف میں دوسرے بچّوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمتِ عملی کی بدولت بچّے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہوجائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

شاہِ بنی آدم، نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''بچوں کو سات سال کی عمر ہوجانے پر نماز سکھاؤ اور دس سال کے ہوجانے پر انہیں نماز کے معاملے پر مارو۔''

(سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء متی یومر الصبیّ بالصلوٰۃ، الحدیث ۴۰۷، ج۱، ص ۴۱۶)

نماز کے عادی:

جب محدّثِ اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن میں چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا شروع کردیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص ۳۰)

روزہ رکھوائیے

نماز کی طرح بچے کو **روزہ** رکھنے کا بھی عادی بنایا جائے۔اسے روزے کی مشق اس طرح کروائی جائے کہ پہلے اسے چند گھنٹے بھوکا رہنے کا ذہن دیا جائے پھر بتدریج اس دورانیے کو بڑھایا جائے اور جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزہ رکھوایا جائے۔لیکن اسے باور کروایا جائے کہ محض بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزے میں ہر بُرے کام سے بچنا چاہیے۔

روزہ کشائی:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ :''رمضان مبارک کا مقدّس مہینہ ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے، کاشانۂ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ایک محفوظ کمرے میں فیرینی کے پیالے جمانے کے لئے چُنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور کے والدِ ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ کے پٹ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ''اِسے کھالو۔''

آپ عرض کرتے ہیں''میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟''ارشاد ہوتا ہے''بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔''آپ عرض کرتے ہیں،''جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ

رہا ہے۔'' یہ سنتے ہی حضور کے والدِ ماجد کی چشمانِ مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ص ۸۷، مکتبہ نبویہ لاہور)

دینی تعلیم دلوائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کے لئے زیورِ علمِ دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اعلیٰ تعلیم'' کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارالعلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔

بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مطمحِ نظر محض دنیاوی مال وجاہ ہوتی ہے، اُخروی مراتب کا حصول ان کے پیشِ نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہیے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز وروزہ کے مسائل، دیگر فرائض وواجبات، حلال وحرام، خرید وفروخت، اجارہ (یعنی اجرت پر خدمت

لینے یا دینے)، حقوق العباد وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔

اس کے بعد چاہیں تو وہ دنیاوی تعلیم جس سے احکامِ شرعیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، بھی دلائیں لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروائیں تاکہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائقِ تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو علمِ دین بھی سکھائے۔ بطورِ ترغیب علمِ دین سیکھنے کے چند فضائل ملاحظہ ہوں:

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے حتّٰی کہ پانی کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیا علیہم السلام ہیں اور انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ حاصل کرلیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، الحدیث ۲۲۳، ج۱، ص۱۴۵)

طبرانی شریف میں حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' (المعجم الاوسط، باب المیم، الحدیث ۵۷۲۲، ج۴، ص۲۰۴)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے، ایک مجلس کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے۔ اور دوسری مجلس کے لوگ خود بھی فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں، یہی افضل ہیں، میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم انہی میں تشریف فرما ہوئے۔ (سنن الدارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم، الحدیث ۳۴۹، ج۱، ص۱۱۱)

استاذ کا انتخاب:

ان شفاف آئینوں میں تقویٰ و پرہیز گاری کی نقش نگاری کرنے اور شیطان کی کاریگری سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تعلیم کے لئے ایسا استاذ تلاش کیا جائے جو خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پیکر ہو۔ مگر افسوس! کہ فی زمانہ یہ اہم انتخاب بھی دنیاوی تقاضوں اور سہولتوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دنیا میں جتنے بھی لعل و جواہر پیدا ہوئے ان کی تعلیم و تربیت خدا ترس اور شریف النفس علماء و اساتذہ کے ہاتھوں ہوئی۔

حدیث میں ہے ''بے شک یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس سے دین حاصل کر رہا ہے۔''

(کنز العمال، کتاب العلم، الباب الثالث فی آداب العلم، الحدیث ۲۹۲۶۰، ج۱۰، ص۱۰۵)

جامعۃ المدینہ:

الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو(حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ)درسِ نظامی (یعنی عالم کورس)اور اسلامی بہنوں کو''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جامعات میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم وعمل کا پیکر بن کر نکلیں۔آپ بھی اپنی اولاد کو علم وعمل سکھانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں تعلیم دلوائیے۔

شوقِ علم:

امامِ اہلِسنّت ،مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ''اعلیٰ حضرت نے (بچپن میں)کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی،خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے۔جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے۔''(حیاتِ اعلیٰ حضرت،ج۱،ص۸۹)

آداب سکھائیے

حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک،سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:''انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔''

(سنن الترمذی،کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی ادب الولد،الحدیث ۱۹۵۸،ج۳،ص۳۸۲)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث ۱۹۵۹، ج ۳، ص ۳۸۳)

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کو مختلف آداب سکھائیں، بغرضِ سہولت یہاں چند اُمور کا بیان کیا جارہا ہے۔

کھانے کے آداب:

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۲)

(۲) جب بھی کھانا کھائیں تو بیٹھ کر کھائیں کہ یہ سنت ہے۔ بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دوزانو بیٹھیں۔ (تینوں میں سے جس طرح بھی بیٹھیں گے سنت ادا ہو جائے گی)

(اشعۃ اللمعات، کتاب الاطعمۃ، فصل ۱، ج ۳، ص ۵۱۸)

(۳) کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے قدموں کے لئے راحت ہے۔''

(سنن الدارمی، کتاب الاطعمۃ، باب فی خلع النعال عند الاکل، الحدیث ۲۰۸، ج ۲، ص ۱۴۸)

(۴) کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام...الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ عند الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج ۳، ص ۴۸۷)

(۵) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو ان شآءاللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، ''بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَایَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔اے ہمیشہ سے زندہ وقائم رہنے والے۔'' (فردوس الاخبار، الحدیث ۱۹۵۵، ج۱، ص۲۷۴)

(۶) سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص۱۱۱۷)

(۷) اپنے سامنے سے کھائیں۔حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل مما یلیہ، الحدیث ۵۳۷۷، ج۳، ص۵۲۱)

حضرت سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا۔جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھے اس طرح کرتے

ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا''

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین، الحدیث ۵۳۷۶، ج۳، ص۵۲۱)

(۸) کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزید ار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ وخلافِ سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزاری ہو جائے تو ممنوع ہے۔ بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما عاب النبی ﷺ طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹، ج۳، ص۵۳۱)

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم ﷺ کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمالیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرائے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے لئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے (اور) اتنی مرچ کا یہ عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ

کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۶۵۲)

مسئلہ:

بعض بچے مٹی کھاتے ہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: ''مٹی حدِّ ضرر تک (یعنی نقصان دِہ مقدار میں) کھانا حرام ہے۔'' (بہارِ شریعت، حصہ۲، ص۶۳)

پینے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو اور تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث۱۸۹۲، ج۳، ص۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض

گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید و خوشگوار ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب کراھۃ التنفس...الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ص ۱۱۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاشربۃ باب فی النفخ فی الشراب، الحدیث ۳۷۲۸، ج ۳، ص ۴۷۴)

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ،فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھیۃ الشرب قائماً، الحدیث ۲۰۲۵، ص ۱۱۱۹)

چلنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

(۲) لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پروقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، الحدیث ۴۸۶۳، ج ۴، ص ۳۳۸)

(۳) راہ چلنے میں بلاضرورت بار بار اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آرہی ہو تو سڑک کی طرف بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ کنارے پر ہی رک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

لباس پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے کہ حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لبس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج۴، ص۳۷۰)

(۲) جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت وطاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔ (المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۴۸۶، ج۵، ص۲۷۰)

(۳) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتہ پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس

کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں ۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کرتہ پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔''

(جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی القمص، الحدیث ۱۷۶۷، ج ۳، ص ۲۹۷)

(۴) پہلے کرتہ پہنیں پھر پاجامہ۔

(۵) نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا شروع کریں کہ نبی کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عام طور پر نیا کپڑا جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔

(الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۴۰۸)

(۶) اپنے مدنی منے کو عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''عمامہ ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔''

(شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، فصل فی العمائم، الحدیث ۶۲۶۲، ج ۵، ص ۱۷۶)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(فردوس الاخبار، الحدیث ۳۰۵۴، ج ۱، ص ۴۱۰)

بیٹے اور بیٹی کے **لباس** میں فرق رکھئے کہ بیٹے کو مردانہ اور بیٹی کو زنانہ لباس ہی پہنائیے اور جب بچے بالغ ہوجائیں تو انہیں ایسا لباس نہ پہننے دیا جائے جس سے ستر پوشی نہ ہوتی ہو۔حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما باریک کپڑے پہن کر سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب

وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے سامنے آئیں تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: ''اے اسماء! عورت جب بالغ ہوجائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہیے سوائے اس کے۔'' پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فیما تبدی...الخ، الحدیث ۴۱۰۴، ج ۴، ص ۸۵)

حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ایک باریک دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اوڑھا دیا۔

(مؤطا امام مالک، کتاب اللباس باب ما یکرہ للنساء...الخ، الحدیث ۱۷۳۹، ج ۲، ص ۴۱۰)

بچیوں کو پردے کی عادت ڈالنے کے لئے انہیں بچپن سے ہی اسکارف اوڑھنے کی تربیت دیجئے۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو چھوٹا سا برقعہ بنوا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل بچی پردے کی عادی ہوجائے گی۔

مسئلہ:

لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور ان کے کان میں بالی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۰۷)

مسئلہ:

لڑکے کو زیور پہنانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۳، ص ۲۶۰)

جوتا پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔

(تفسیر نسفی، پ۱، البقرہ، تحت آیۃ ۶۹، ص۵۸: روح المعانی، پ۱، البقرہ، تحت آیۃ ۶۹، ج۱، ص۳۹۲)

(۲) پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔''

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب استحباب لبس النعل ...الخ، الحدیث ۲۰۹۷، ص۱۱۶۱)

(۳) جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۴) استعمالی جوتا اٹھانے کے لئے الٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور برابر والی انگلی استعمال کریں۔

(۵) استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ پنجم، اسباب فقر و تنگدستی، ص۲۰۱)

ناخن کاٹنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ج۵، ص۳۵۸)

(۲) ناخن اس طرح تراشیں کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحت، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰)

(۳) ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

بال سنوارنے کے آداب:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج۴، ص۱۰۳)

(۱) مرد کو اختیار ہے کہ پورے بال رکھے یا حلق کروائے۔ پورے بال اس طرح کہ آدھے کان کے برابر یا کانوں کی لو کے برابر بال رکھے یا اتنے بڑے رکھے کہ شانوں کو چُھو لیں اور بیچ سر میں مانگ نکالے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۸)

(۲) سر میں تیل ڈالنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ پھر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں اور پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی پر، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر پھر الٹی پر پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر سر میں پیشانی کی طرف سے تیل ڈالنا شروع کریں۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم جب تیل لگاتے تو الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالتے اور پہلے ابرو پر تیل لگاتے پھر پلکوں پر، پھر اپنے سر مبارک پر تیل لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ، الفصل الثالث، ص ۸۱)

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ۶۲۴۸، ص ۳۹۱)

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم وضو کرنے میں اور کنگھا کرنے میں اور نعلینِ شریفین پہننے میں دائیں جانب کو پسند فرماتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ، الفصل الثالث، ص ۸۱)

ملاقات کے آداب:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان لا یدخل الجنۃ ...الخ، الحدیث ۵۴، ص ۴۷)

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو سلامتی پالوگے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام واطعام الطعام، الحدیث ۴۹۱، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۱) جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے

ہوں، سلام کریں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۸)

(۲) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لیکن اگر فقط السلام علیکم کہا تب بھی درست ہے۔ اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں، اگر صرف وعلیکم السلام کہا تو بھی جواب ہو گیا۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع فی السلام، ج ۵، ص ۳۲۴، وفتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۳۳۲، ۴۰۹)

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مولوی موصوف حسبِ معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا ''جیتے رہو۔'' اس پر آپ نے عرض کی ''یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہیے تھا۔'' مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۸۷)

(۳) سلام کرنا سنت اور اس کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوگا۔

(الدر المختار وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۸۳: بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۸، ۸۹)

(۴) سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔

(فتاویٰ بزازیہ، کتاب الکراہیۃ، نوع فی السلام، ج ۶، ص ۳۵۵)

(۴) سلام کرنے والے کے لیے چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس کا مال اس کی عزت اس کی آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور

میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔
(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۸۲ ملخصاً)

(۵) بہارِ شریعت (حصہ۱۶ص۹۲) میں ہے کہ انگلیوں یا ہتھیلیوں سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص غیروں کی مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے، یہود ونصاریٰ کی مشابہت نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے ہے۔
(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والاداب، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث۲۷۰۴، ج۴، ص۳۱۹)

(۷) سلام میں پہل کیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا: ''پہلے سلام کرنے والا اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔''
(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والاداب، باب ماجاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام، الحدیث۲۷۰۳، ج۴، ص۳۱۸)

حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ''کوہِ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اصغر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعدِ مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں ''ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں۔'' مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امامِ اہلسنّت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیمِ سلام سرکار ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں۔''
(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۹۶)

(۸) گرم جوشی سے سلام کرنے میں زیادہ ثواب ہے، حضرتِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی طلاقۃ الوجہ، الحدیث ۸۰۵۳، ج۶، ص۲۵۳)

(۹) ان کو سلام نہ کریں، تلاوت وذکر ودُرود میں مشغول ہونے والا، نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا، درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں مصروف ہونے والا، کھانا کھانے والا، غسل خانے میں برہنہ نہانے والا، استنجا کرنے والا۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۰، ۹۱)

(۱۰) اگر کسی نے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے تو اگر سلام لانے اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام**،

اگر دونوں عورتیں ہوں تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکِ وَعَلَیْھَا السَّلَام**،

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکَ وَعَلَیْھَا السَّلَام**،

اگر پہنچانے والی عورت اور بھیجنے والا مرد ہو تو جواب میں یوں کہیں **عَلَیْکِ وَعَلَیْہِ السَّلَام**،

(۱۱) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے

کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲، الدر المختار وردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۸۵)

(۱۲) راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہو جائے تو دوبارہ ملاقات پر پھر سلام کیجئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل....الخ، الحدیث ۵۲۰۰، ج ۴، ص ۴۵۰)

(۱۳) مصافحہ کرنا سنت ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے، اس کے بعد مصافحہ کریں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۷، ۹۸)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرما دے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۴۵۴، ج ۴، ص ۲۸۶)

(۱۴) سلام کی طرح مصافحہ میں بھی پہل کریں، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے

بھائی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ان میں سے نوّے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کے لئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں۔''

(البحر الزخار، ابوعثمان الہندی، الحدیث ۳۰۸، ج۱، ص۴۳۷)

(۱۵) دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں اور مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ نہ ہو اور دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۲۹)

(۱۶) عالمِ باعمل، ساداتِ کرام، والدین اور کسی بھی معظم دینی کے ہاتھ چومنا جائز ہے۔ حضرت سیدنا زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وفدِ عبدالقیس میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی سواریوں سے اتر پڑے اور حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دستِ مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج۴، ص۴۵۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے پاؤں چومنے کا جواز ثابت ہوا۔''

(اشعۃ اللمعات، ج۴، ص۲۷)

درمختار میں ہے: ''حصولِ برکت کے لئے عالم اور پرہیز گار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔'' (الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، ج۹، ص۶۳۱)

گھر یا کمرے میں داخل ہونے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) جب بھی گھر یا کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں

حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ ،فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے بھی اجازت لوں ؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے عرض کی :''میں تو اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں۔'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔'' انہوں نے عرض کی :''میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے) پھر اجازت کی کیا ضرورت ؟'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''اجازت لے کر جاؤ، کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو؟'' عرض کی:''نہیں۔'' ارشاد فرمایا:''تو اجازت حاصل کرلیا کرو۔''

(المؤطا للامام مالک، کتاب الاستئذان باب الاستئذان، الحدیث ۱۸۴۷، ج ۲، ص ۴۴۶)

(۲) گھر میں داخل ہونے پر سلام کریں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا:''اے بیٹے ! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیونکہ تمہارا اسلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، الحدیث ۲۷۰۷، ج ۴، ص ۳۲۰)

(۳) جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے

کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہوجائے اور وہ آگے پیچھے ہوسکیں۔ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۳۷۰۸، ص ۲۶۹۸)

(۴) جب کسی کے گھر جائیں تو سلام کریں اور اپنا نام بتائیں اور پوچھیں کہ کیا میں اندر آسکتا ہوں اگر اجازت مل جائے فبھا ورنہ ناراض ہوئے بغیر واپس لوٹ آئیں۔ اس دوران دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ گھر میں نظر نہ پڑے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دائیں یا بائیں طرف دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستیذان، الحدیث ۵۱۸۶، ج ۴، ص ۴۴۶)

گفتگو کے آداب:

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا چپ رہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث ۶۴۷۵، ج ۴، ص ۲۴۰)

حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جنت میں بالاخانے ہیں جس کے بیرونی حصے اندر سے اور اندرونی حصے باہر سے نظر آتے ہیں۔ایک اعرابی نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کس کے لئے ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''جو اچھی گفتگو کرے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی قول المعروف، الحدیث ۱۹۹۱، ج ۳، ص ۳۹۶)

(۱) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات کیجئے۔

(۲) غیر معمولی تیز رفتاری سے گفتگو وقار میں کمی کرتی ہے۔سکون اور وقار سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کریں۔

(۳) چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ گفتگو کرنا آپ کو ہر دل عزیز بنادے گا۔

(۵) جب کوئی بات کر رہا ہو تو اطمینان سے سنیں اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کردیں۔

چھینکنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں۔حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب چھینک آتی تھی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے تھے اور آواز کو پست کر لیتے تھے۔

(جامع الترمذی، کتاب الآداب، باب ماجاء فی خفض الصوت وتخیر الھجہ، الحدیث ۲۷۵۴، ج۴، ص۳۴۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔''

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یشمت، الحدیث ۶۲۲۴، ج۴، ص۱۶۳)

مسئلہ:

اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا (یعنی یَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا) واجب ہے کہ وہ سن لے۔

(الدر المختار والرد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۸۳)

جماہی کی مذمت:

حضرت سیدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب تشمیت العاطس، الحدیث ۲۹۹۵، ص۱۵۹۷)

جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔ جماہی روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آنے لگے تو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو فوراً رک

جائے گی۔'' (ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، مطلب: اذا تردد الحکم بین سنۃ..الخ، ج۲، ص۴۹۸، ۴۹۹)

سونے جاگنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

(۱) سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔

(بہارِ شریعت، حصہ۱۶، ص۷۰)

(۲) سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تاکہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(۳) سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی...الخ، الحدیث ۶۳۱۴، ج۴، ص۱۹۲ ملخصاً)

(۴) اُلٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ الاضطجاع علی البطن، الحدیث ۲۷۷۷، ج۴، ص۳۵۲)

(۵) کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے۔

(۶) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

(۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ

مَـااَمَـاتَنَـا وَاِلَیْـہِ النُّشُوْرُ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج۴، ص۱۹۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

بچوں سے سچ بولئے

بچوں سے سچ بولئے انہیں بہلانے کے لئے جھوٹے وعدے نہ کیجئے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دریافت فرمایا: ''تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اسے کھجور دوں گی۔'' آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، الحدیث ۴۹۹۱، ج۴، ص۳۸۷)

اپنے بچوں کو سکھائیے

(۱) حُسنِ اخلاق:

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو ہر ایک سے حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی ترغیب دیں کہ اس میں بہت سی دنیوی واخروی سعادتیں پوشیدہ ہیں جیسا کہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پرنور، شافع یوم النشور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''حسنِ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، الحدیث ۸۰۳۶، ج۶، ص۲۴۷)

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''میزانِ عمل میں کوئی عمل حسنِ اخلاق سے بڑھ کر نہیں۔'' (الادب المفرد، باب حسن الخلق، الحدیث ۲۷۳، ص۹۱)

(۲) پاکیزگی:

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو صاف ستھرا رہنے کی تاکید کریں۔ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاکی پسند فرماتا ہے، ستھرا ہے، ستھرا پن پسند کرتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النظافۃ، الحدیث ۲۸۰۸، ج۴، ص۳۶۵)

سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، الحدیث ۲۲۳، ص۱۴۰)

(۳) مختلف دعائیں:

اپنی اولاد کو مختلف دعائیں سکھایئے مثلاً کھانا کھانے کی دعا، سونے جاگنے کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دعا، کسی نقصان پر پڑھی جانے والی دعا وغیرہ۔

اس کے لئے مختلف دعاؤں کا مجموعہ ''بہارِ دعا'' مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے۔

(۴)سخاوت:

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے صدقہ وخیرات کرنے کا عادی بنائیں اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انہیں صدقہ کے فضائل بتا کر کسی غریب کو ان کے ہاتھوں سے کوئی شے دلوایئے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سخی آدمی، اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل آدمی، اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور دوزخ سے قریب ہے۔ (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السخاء، الحدیث ۱۹۶۸، ج ۳، ص ۳۸۷)

(۵) ذوقِ عبادت:

والدین کو چاہیے کہ اوائل ہی سے اپنی اولاد کے دل میں عبادت کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں کبھی انہیں تلاوتِ قرآن کے فضائل بتائیں تو کبھی تہجد کے، کبھی روزے کی فضیلت بتائیں تو کبھی باجماعت نماز کی۔

تہجد پڑھنے کی ترغیب:

دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات دیر گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تہجد پڑھوانی چاہیے۔'' اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے

حد غلبہ تھا لہٰذا! پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ لیکن امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا، ''یہ کیا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا، ''چاند۔'' پھر آپ نے پوچھا ''یہ کیا کر رہا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا، ''گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے۔'' اس گفتگو کے دوران مدنی منّا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اسے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

(۶) توکُّل :

اپنی اولاد کو توکل کی صفتِ عظیمہ سے متصف کرنے کے لئے ان کا ذہن بنائیں کہ ہماری نظر اسباب پر نہیں خالقِ اسباب یعنی رب عزوجل پر ہونی چاہیے۔ رب تعالیٰ چاہے گا تو یہ روٹی ہماری بھوک مٹائے گی، وہ چاہے گا تو یہ دوا ہمارے مرض کو دور کرے گی۔

مروی ہے کہ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے کم عمر صاحبزادے کو توکل کی تعلیم دینا چاہی، تو ایک دیوار میں سوراخ کر کے فرمایا: ''بیٹا! جب کھانے کا وقت ہو، اس سوراخ کے پاس آ کر طلب کر لیا کرنا، اللہ تعالیٰ عطا فرما دیا کرے گا۔'' دوسری طرف اپنی زوجہ کو ارشاد فرما دیا کہ ''جب مقررہ وقت ہو، تم چپکے سے دوسری جانب کھانا رکھ دیا کرنا۔''

حسبِ نصیحت بچہ، سوراخ کے پاس آ کر کھانا طلب کرتا، والدہ دوسری جانب سے رکھ دیا کرتیں۔ طلب کے تھوڑی دیر بعد بچہ سوراخ میں ہاتھ ڈالتا،

تو کھانا موجود پا کر، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کرتا۔ ایک دن ان کی والدہ کھانا رکھنا بھول گئیں۔ حتی کہ کھانے کا وقت نکل گیا۔ جب انہیں خیال آیا، تو جلدی سے بچے کے پاس پہنچیں، دیکھا کہ اس کے سامنے نہایت نفیس کھانا رکھا ہوا ہے اور وہ بہت رغبت سے اسے کھا رہا ہے۔ والدہ نے حیرانی سے پوچھا: ''بیٹا! یہ کھانا کہاں سے آیا؟'' عرض کی: ''جہاں سے روزانہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔''

والدہ نے یہ سارا واقعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا، آپ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: ''اب تمہیں کھانا رکھنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ بلاواسطہ ہی پہنچاتا رہے گا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ذکر احمد بن حرب، ج۱، ص۲۱۹)

(۷) خوفِ خدا عزوجل:

اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے ہمارے دل میں خوفِ خدا عزوجل کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ اس کے لئے اپنی اولاد کو ان کے جسم و جاں کی ناتوانی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈراتے رہیے۔ ہمارے اکابرین علیہم رحمۃ اللہ المتین کی اولاد بھی خوفِ خدا عزوجل کا پیکر ہوا کرتی تھی، چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدنی منّے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے،.....

یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا (پ۲۹، المزمل: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

تو خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دم توڑ دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابوبکر وراق ج۲، ص۸۷)

حضرت سَیِّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب یہ علم ہوتا کہ ان کا بیٹا بھی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو خوف وغم کی آیات تلاوت نہ کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سمجھا کہ وہ ان کے پیچھے نہیں ہے اور یہ آیت پڑھی:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ. (پ۱۸، المؤمنون:۱۰۶)

ترجمہ کنزالایمان: کہیں گے اے رب ہمارے! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔

تو ان کا بیٹا یہ آیت سن کر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب آپ کو اس کا اندازہ ہوا تو تلاوت مختصر کر دی۔ جب ان کی ماں کو یہ ساری بات معلوم ہوئی تو انہوں نے آ کر اپنے بیٹے کے چہرے پر پانی چھڑکا اور اسے ہوش میں لائیں۔ انہوں نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی، اس طرح تو آپ اسے مار ڈالیں گے....'' ایک مرتبہ پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ. (پ۲۴، الزمر:۴۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔

یہ آیت سن کر وہ پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ (کتاب التوابین، توبۃ علی بن فضیل، ص۲۰۹)

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہو کر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عزوجل مارے گا (یعنی سزا دے گا)۔ یہ سن کر

آپ دامت برکاتہم العالیہ سہم گئے اور ہمشیرہ سے اصرار کرنے لگے: ''بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا،..... بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا،..... بولو، اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا۔'' آخرِ کار ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دم لیا۔

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلّمہ الباری فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہوگیا۔ جب میں نے اپنے باپا جان امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا، ''دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہوگیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہوگی۔''

(۸) دیانت داری:

اپنی اولاد کو معاشرتی اثرات کی بناء پر بددیانتی کا عادی بننے سے بچانے کے لئے اسے گھر سے دیانت داری کا درس دیجئے۔ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا دین کامل نہیں۔'' (شعب الایمان، باب فی الامانات...الخ، الحدیث ۵۲۵۴، ج۴، ص۳۲۰)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بچپن ہی سے شرعی معاملات میں محتاط ہیں۔ آپ نے چھوٹی عمر سے ہی حصولِ رزقِ حلال کے لئے مختلف ذرائع اپنائے۔ ایک بار بچپن ہی میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ریڑھی پر ٹافیاں اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے کہ

ایک بچے نے دوآنے کی ٹافیاں مانگیں۔آپ نے اسے تین ٹافیاں دیں،ابھی مزید تین دینے ہی لگے تھے کہ وہ بچہ بھاگتا ہوا سامنے گلی میں داخل ہوا اور نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

سخت گرمی کا موسم تھا مگر آپ دامت برکاتھم العالیہ کوفکرِ آخرت نے بے چین کردیا۔ چنانچہ شدید گرمی میں بھی آپ اس بچے کوتلاش کرنے لگے تاکہ اسے بقیہ ٹافیاں دے سکیں۔آپ کو نہ تو اس بچے کا نام معلوم تھا اور نہ ہی پتا۔آپ دروازوں پر دستک دے دے کر اور گلی میں موجود لوگوں کے پاس جاجا کر اس بچے کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں دریافت کرتے۔جب لوگوں پر حقیقت آشکار ہوتی تو کچھ مسکرا کر رہ جاتے اور کچھ حیران رہ جاتے کہ اتنی چھوٹی سے عمر میں تقویٰ کا کیا عالم ہے۔بالآخر آپ مطلوبہ گھر تک جا پہنچے۔دستک کے جواب میں ایک بوڑھی خاتون نے دروازہ کھولا تو آپ نے سارا ماجرا بیان کیا۔وہ بڑھیا تڑپ کر بولی:''بیٹا تم بھی کسی کے لال ہو،ایسی چلچلاتی دھوپ میں تو پرندے بھی گھونسلوں میں ہیں اور تم ایک آنہ کی چیز دینے کے لئے اس طرح گھوم رہے ہو۔''آپ دامت برکاتھم العالیہ نے گفتگو کو طول دینے کی بجائے کہا:''اگر میں ابھی نہیں دوں گا تو بروزِ قیامت رب عزوجل کی بارگاہ میں اس کا حساب کیسے دوں گا؟''یہ کہہ کر آپ نے ٹافیاں اس خاتون کے ہاتھ میں تھمائیں اور سکون کا سانس لیا۔

(۹) شکر کرنا:

اپنی اولاد کو شکرِ نعمت کا عادی بنائیں اور ان کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی نعمت ملے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب استحباب حمد اللہ...الخ، الحدیث ۲۷۳۴، ص ۱۴۶۳)

بچے کو شکر کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے اسے ایک لقمہ کھلانے کے بعد الحمدللہ عزوجل کہنے کی ترغیب دیجئے جب وہ یہ کہہ چکے تو دوسرا نوالہ کھلائیے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں بچہ ہر لقمے پر شکرِ خدا عزوجل کرنے کا عادی بن جائے گا۔

(۱۰) ایثار:

بچے کو سکھایا جائے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت قربان کر دینے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کے لئے مختلف اوقات میں اسے ایثار کی عملی مشق کروائیں اور اس سے کہیں اپنی فلاں ضرورت کی چیز فلاں بچے کو دے دے۔ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم البخل...الخ، بیان الایثار وفضلہ، ج ۹، ص ۷۷)

(۱۱) صبر:

اپنی اولاد کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی صدمہ پہنچے تو بلا ضرورت شرعی کسی کے سامنے بیان نہ کیجئے اور صبر کا ثواب کمائیے۔ حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے

فرمایا: ''جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔'' (جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا...الخ، الحدیث ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(۱۲) قناعت:

اپنی اولاد کو قناعت کی تعلیم دیجئے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے جو مل جائے اسی پر راضی ہو جائیں۔ حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔'' (کتاب الزھد الکبیر، الحدیث ۱۰۴، ص ۸۸)

(۱۳) وقت کی اہمیت:

اپنی اولاد کو وقت کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے ان کا ذہن بنائیے کہ وقت ضائع کرنا عقل مندوں کا شیوہ نہیں۔ سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں ''بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے۔ اور جس مقصد کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر عرصہ حسرت دراز کر دیا جائے۔ (مجموعہ رسائل للامام الغزالی، ایھا الولد، ص ۲۵۷)

اور جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں، تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (الفردوس بماثور الخطاب: باب المیم، الحدیث ۵۵۴۴، ج ۳، ص ۴۹۸)

ہمارے اسلاف رحمھم اللہ اپنے وقت کو کس طرح استعمال کیا کرتے تھے اس

کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: چنانچہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے، ''جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ذکر داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، ج ۱، ص ۲۰۱)

(۱۴) خود اعتمادی:

وقت بے وقت بچوں کو ڈانٹتے رہنے سے بچوں کی خود اعتمادی بُرے طریقے سے مجروح ہوتی ہے۔ والدین سے گزارش ہے کہ بچوں کی غلطی پر انہیں تنبیہ ضرور کریں مگر اتنی سختی نہ کریں کہ وہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔ خود اعتمادی کے حصول کے لئے ہر وقت باوضو رہنا بھی بہت مفید ہے۔

(۱۵) پڑوسیوں سے حسن سلوک:

بچوں کو سمجھائیے کہ پڑوسی گھرانوں کے بڑے افراد کا احترام کریں اور چھوٹے بچوں سے حسنِ سلوک برتیں۔ ایک شخص نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ باعظمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک تم نے اچھا کیا، اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الثناء الحسن، الحدیث ۴۲۲۳، ج ۴، ص ۴۷۹)

اسلام قبول کرلیا:

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔اس مکان کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا اور حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے دروازے کے قریب تھا۔اس یہودی نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالہ کی راہ سے نجاست حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں پھینکا کرتا تھا۔اس نے مدت تک ایسا ہی کیا۔مگر حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کبھی شکایت نہ فرمائی۔

آخر ایک دن اس یہودی نے خود ہی حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا:''حضرت! آپ کو میرے پرنالے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:''ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑو رکھ چھوڑی ہے۔جو نجاست گرتی ہے،اس سے صاف کر دیتا ہوں۔''اس یہودی نے کہا: ''آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟اور آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا؟''فرمایا:''میرے پیارے اللہ عزوجل کا قرآن میں فرمان عالیشان ہے:

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (پ۴،ال عمران ۱۳۴)

ترجمہ کنزالایمان:اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں۔

یہ آیات مقدسہ سن کر وہ یہودی بہت متأثر ہوا،اور یوں عرض گزار ہوا،''یقیناً آپ کا دین نہایت ہی عمدہ ہے۔آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں۔'' پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء،ذکر مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،ج۱،ص۵۱)

(۱۶)غم خواری:

اپنے بچوں کا ذہن بنایئے کہ جب کسی کو غم زدہ دیکھیں تو اس کی دلجوئی وغم خواری کریں۔حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۹۲۹۲، ج ۶، ص ۴۲۹)

(۱۷) بزرگوں کی عزت:

اسلام ایک کامل واکمل دین ہے جو ہمیں **بزرگوں کا احترام** سکھاتا ہے۔اپنی اولاد کو بزرگوں کے احترام کا خوگر بنایئے۔حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''جو نوجوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی کو مقرر کردیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، الحدیث ۲۰۲۹، ج ۳، ص ۴۱۱)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''اے انس! بڑوں کا ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالوگے۔''

(شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، الحدیث ۱۰۹۸۱، ج ۷، ص ۴۵۸)

(۱۸) والدین کا ادب واحترام:

اپنی اولاد کو والدین کا ادب بھی سکھایئے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''اگرچہ والدین ظلم کریں؟'' ارشاد فرمایا: ''اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔''

(شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظ اللسان...الخ، الحدیث ۷۹۱۶، ج ۶، ص ۲۰۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو نیک اولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ عزوجل اس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا۔'' عرض کی گئی: ''اگرچہ روزانہ سو مرتبہ دیکھے؟'' فرمایا: ''ہاں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور پاک ہے۔''

(شعب الایمان، کتاب الایمان، باب فی برالوالدین، الحدیث ۷۸۵۹، ج ۶، ص ۱۸۶)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے

محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دیا تو یہ اس کے لئے جہنم سے روک بن جائے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، الحدیث ۷۸۶۱، ج۶، ص۱۸۷)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔''

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی برالوالدین، الحدیث ۴۵۴۳۱، ج۱۶، ص۱۹۲)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں گے۔''

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباؤکم، الحدیث ۷۳۴۱، ج۵، ص۲۱۴)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: ''اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔''

(تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص۶۹)

(۱۹) اساتذہ وعلماء کا ادب:

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو اساتذہ وعلماء کا ادب سکھائیں کہ (علمِ دین سکھانے والا) استاذ روحانی باپ ہوتا ہے اور حقیقی والد جسم کا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''علم حاصل کرو اور علم کے لئے بردباری ووقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کررہے ہو اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۱۸۴، ج۴، ص۳۴۲)

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے کسی شخص کو قرآن مجید کی ایک آیت بھی سکھائی وہ اس کا آقا ہے، لہٰذا اب اس شخص کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے استاذ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس پر ترجیح دے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۷۵۲۸، ج۸، ص۱۱۲)

(۲۰) عاجزی:

اپنے بچوں کو مبتلائے تکبر ہونے سے بچانے کے لئے انہیں عاجزی کی تعلیم دیں کہ ہر مسلمان کو اپنے سے افضل جانیں۔ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص۱۳۹۷)

(۲۱) اخلاص:

والدین اپنے بچوں کا ذہن بنائیں کہ ہر جائز کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی (ریاکاری) لوگوں میں مشہور کردے گا اور اس کو ذلیل ورسوا کرے گا۔''

(شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ...الخ، الحدیث ۶۸۲۲، ج ۵، ص ۳۳۱)

(۲۲) سچ بولنا:

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق وفجور ہے اور فسق وفجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث ۲۶۰۷، ص ۱۴۰۵)

مدنی مشورہ: ان امور کو بآسانی اپنانے کے لئے اپنی اولاد کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کردیجئے۔

اپنے بچوں کو ان امور سے بچائیے

(۱) سوال کرنا:

دوسروں سے چیزیں مانگنے کی عادت بھی بچوں میں عموماً پائی جاتی ہے۔ آپ اپنی اولاد کو ایسا نہ کرنے دیں اور ان کا ذہن بنائیے کہ شدید ضرورت کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہ مانگیں۔ حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، الحدیث ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(۲) اُلٹا نام لینا:

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا الٹا نام (مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے بالخصوص چھوٹے بچے اس میں پیش پیش ہوتے ہیں حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ (پ۲۶، الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق (یعنی آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (یعنی فرق کرنے والا) اور حضرت عثمان غنی کا ذوالنورین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتراب (تراب مٹی کو کہتے ہیں) اور حضرت خالد کا سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم (یعنی نام کے قائم مقام) ہو گئے اور صاحبِ القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَشْ (یعنی چندھی آنکھوں والا) اَعْرَجْ (لنگڑا)

(۳) تَمَسْخُر (مذاق اڑانا):

تمسخر سے مراد یہ ہے کہ کسی کو گھٹیا یا حقیر جانتے ہوئے اس کے کسی قول یا فعل وغیرہ کو بنیاد بنا کر اس کی توہین کی جائے اور یہ حرام ہے۔

(حدیقہ ندیہ، ج۲،ص۲۲۹)

اپنے بچوں کو اس فعلِ بد سے بچایئے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ

(پ۲۶،الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''لوگوں سے استہزاء کرنے والوں کے لئے روزِ قیامت جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا ''یہاں آجاؤ۔'' جب وہ پریشانی کے عالم میں دروازے کی طرف دوڑ کر آئیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ یہ عمل بار بار کیا جائے گا یہاں تک کہ پھر ان میں سے ایک کے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور اسے بلایا جائے گا لیکن وہ ناامید ہونے کی وجہ سے نہیں آئے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، الحدیث ۶۷۵۷، ج۵،ص۳۱۰)

(۴) عیب اچھالنا:

کسی کا عیب معلوم ہوجانے پر اسے کسی دوسرے پر ظاہر کرنے کی بجائے

خاموشی اختیار کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جب تک ہر جاننے والے پر اس عیب کو بیان نہ کرلیں انہیں چین نہیں آتا۔ اس بُری عادت کے اثرات سے بچے بھی نہیں بچ پاتے اور اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے سامنے اس عادت قبیحہ کی مذمت بیان کرکے انہیں اس سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے راز کھول دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، الحدیث ۲۵۴۶، ج۳، ص۲۱۹)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کی معیت میں شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآن پاک کی تلاوت کررہا تھا۔ ہمارے اطراف میں کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ''اس جماعت میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہوتا کہ دو رکعت نماز ادا کرلے، اس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مر چکے ہیں۔'' یہ سن کر میرے والدِ محترم نے جواب دیا: ''اے باپ کی جان! اگر تُو بھی سو جاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جوئی کرتا۔''

(حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر۴۸، ص۷۵)

(۵) تکبر:

خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔ (مفردات امام راغب، ص۶۹۷)

اور تکبر حرام ہے۔(حدیقہ ندیہ، ج۱،ص۵۴۳،۵۴۴)

یہ بات اپنی اولاد کے دل میں بٹھادیجئے کہ سب مسلمان برابر ہیں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر پرہیزگاری کے سوا کوئی برتری نہیں ہے اور یہ کہ غریب بچے بھی تمہارے اسلامی بھائی ہیں اس لئے انہیں حقیر مت جانو۔

(۶)جھوٹ بولنا:

خلافِ واقع بات کرنے کو''جھوٹ'' کہتے ہیں۔(حدیقہ ندیہ، ج۲،ص۲۰۰)

ہمارے معاشرے میں جھوٹ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اب اسے معاذ اللہ عزوجل برائی ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ایسے حالات میں بچوں کا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔اپنے بچوں کے ذہن میں بچپن ہی سے جھوٹ کے خلاف نفرت بٹھادیں تاکہ وہ بڑے ہونے کے بعد بھی سچ بولنے کی عادتِ پاکیزہ اختیار کئے رہیں۔

اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الحدیث۱۹۷۹، ج۳،ص۳۹۲)

(۷) غیبت:

غیبت سے مراد یہ ہے کہ اپنے زندہ یا مردہ مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے پوشیدہ عیوب کو (جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا اُسے ناپسند ہو) اس کی برائی کے طور پر ذکر کیا جائے، اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔مثلاً، ''مجھے بے وقوف بنا رہا تھا''، ''اس کی نیت خراب ہے''، ''ڈرامہ باز ہے'' وغیرہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۴۵)

غیبت وہ خطرناک مرض ہے کہ شاید ہی کوئی مجلس اس سے محفوظ رہتی ہو۔ جہاں دو آدمی اکٹھے ہوئے اور تیسرے کا ذکر ہوا تو اس سے متعلق گفتگو کا اختتام اس کی برائیاں کرنے پر ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کو غیبت کی نحوست سے بچائیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے۔'' میں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! یہ لوگ کون ہیں؟'' عرض کی: ''یہ ایسے آدمی ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الھبات، باب فی الغیبۃ، الحدیث ۴۸۷۸، ج ۴، ص ۳۵۳)

(۸) لعنت:

لعنت سے مراد کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کہنا ہے۔ یقین کے ساتھ کسی پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں چاہے وہ کافر ہو یا مومن، گنہگار ہو یا فرمانبردار کیونکہ کسی کے خاتمہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۲۳۰)

فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ''لعنت بہت سخت چیز ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۲۲۲)

ہمارے معاشرے میں بات بے بات لعنت ملامت کرنے کا مرض بھی عام ہے اس کے اثرات سے بچے بھی بچ نہیں پاتے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اس کے مضر اثرات سے بچائیں۔ حضرت سیدنا ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب من حلف بملۃ سوی ملۃ الاسلام الحدیث ۶۶۵۲، ج۴، ص۲۸۹)

(۹) چوری:

بچپن کی عادت بہت مشکل سے چھوٹتی ہے۔ اس لئے بچے گھر کی چھوٹی موٹی چیزیں چرا کر کھا جاتے ہیں یا کسی کے گھر سے چرا لاتے ہیں اگر انہیں مناسب تنبیہ نہ کی جائے تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''چور پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد السرقۃ ونصابھا، الحدیث ۱۶۸۷، ص۹۲۶)

(۱۰) بغض وکینہ:

چونکہ بچوں کو قلبی خیالات کے اچھے یا بُرے ہونے کا علم نہیں ہوتا اس لئے دل میں جو آتا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں کسی کا بغض بیٹھ جانا ناممکن نہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس لئے بچوں کو اس سے متعلق بھی معلومات دیجئے اور بچنے کا ذہن بنائیے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ

مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''بندوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دومرتبہ پیش کئے جاتے ہیں، پیر اور جمعرات کو۔ پس ہر بندے کی مغفرت ہوجاتی ہے سوائے اس کے جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے بغض وکینہ رکھتا ہے، اس کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رہو (یعنی فرشتے ان کے گناہوں کو نہ مٹائیں) یہاں تک کہ وہ آپس کی عداوت سے باز آجائیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النھی عن الشحناء والتھاجر، الحدیث ۲۵۶۵، ص ۱۳۸۸)

(۱۱) حسد:

یہ تمنا کرنا کہ کسی کی نعمت اس سے زائل ہوکر مجھے مل جائے ''حسد'' کہلاتا ہے۔ (لسان العرب، ج ۱، ص ۸۲۶) حسد کرنا بالاتفاق حرام ہے۔

(حدیقہ ندیہ، ج ۱، ص ۶۰۰)

اپنے بچوں کو حسد سے بچایئے۔ لیکن اگر یہ تمنا ہے کہ وہ خوبی مجھے بھی مل جائے اور اسے بھی حاصل رہے رشک کہلاتا ہے اور یہ جائز ہے۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاجاتی ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحسد، الحدیث ۴۹۰۳، ج ۴، ص ۳۶۰)

(۱۲) بات چیت بند کرنا:

ہمارے معاشرے میں معمولی وجوہات کی بنا پر ترکِ تعلقات کرنے اور

بات چیت بند کر دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو چھوڑ رکھے۔ اگر تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی سے مل کر سلام کرے۔ اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو (مصالحت کے) ثواب میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا ترکِ تعلقات کے گناہ سے بری ہو گیا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فیمن یھجر اخاہ المسلم، الحدیث ۴۹۱۲، ج۴، ص۳۶۳)

(۱۳) گالی دینا:

کسی کو گالی دیتا دیکھ کر بچے بھی اسی انداز کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں اس کی ہلاکتوں سے آگاہ کر کے بچنے کی تاکید کریں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دلوں کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترھیب من السباب...الخ، الحدیث ۴۳۶۳، ج۳، ص۳۷۷)

(۱۴) وعدہ خلافی:

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل۔''

(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب حرم المدینہ، الحدیث ۱۸۷۰، ج۱، ص۶۱۶)

اپنے بچوں کو وعدہ خلافی سے بچنے کی تربیت دیجئے۔ وعدہ خلافی آج ہمارے ہاں کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی۔ بدعہدی (یعنی پورا نہ کرنے) کی نیت سے وعدہ کرنا حرام ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک پورا کرنے کی نیت سے وعدہ کیا تو اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور توڑنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (حدیقہ ندیہ، ج۱، ص۶۵۶)

اگر کسی سے کوئی کام کرنے کا وعدہ کیا اور وعدہ کرتے وقت نیت میں فریب نہ ہو پھر بعد میں اس کام کو کرنے میں کوئی حرج پایا جائے تو اس وجہ سے اس کام کو نہ کرنا وعدہ خلافی نہیں کہلائے گا، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ''وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔''

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۱۰، حصہ اول، ص۸۹)

(۱۵) آتش بازی:

افسوس! آج آتش بازی میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا بلکہ شعبان کے ایام میں تو ہر علاقہ گویا میدان جنگ نظر آتا ہے۔ جگہ جگہ پٹاخے پھوڑے جارہے ہوتے ہیں اور پھلجھڑیاں چھوڑی جارہی ہوتی ہیں۔ آتش بازی ممنوع ہے اپنے بچوں کو اس سے بچائیے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان لکھتے ہیں:

''آتشبازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی

طرف پھینکے۔'' (اسلامی زندگی، ص ۷۷)

(۱۶) پتنگ بازی :

پتنگ بازی کے نقصانات کا اعتراف وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ سالانہ کروڑوں روپے اس منحوس شوق کی بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ کٹی پتنگ پکڑنے کی کوشش میں متعدد بچے و نوجوان چھت سے گر کر یا کسی گاڑی سے ٹکرا کر عمر بھر کے لئے جسمانی معذوری کو اپنے گلے لگا لیتے ہیں۔ سمجھ دار والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اس شوق کی ہوا بھی نہ لگنے دیں۔

(۱۷) فلم بینی :

فلمیں اور ڈرامے وغیرہ دیکھنا آج نوجوانوں کی اکثریت کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ جو کچھ آنکھ دیکھتی ہے دماغ اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جرائم بہت بڑھ گئے ہیں کیونکہ ''نونہالانِ قوم'' کو ڈکیتی، زنا بالجبر، غنڈہ گردی وغیرہ کی تربیت کے لئے کسی ''کوچنگ سینٹر'' جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ تربیت انہیں ٹی.وی، وی سی آر، ڈش اور کیبل کے ذریعے گھر بیٹھے مل جاتی ہے۔ جب اس ناپاک مشغلے کے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں تو والدین سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ اکثر والدین بچوں کو ڈھال بنا کر گھر میں ٹی.وی لانے کا ''حیلہ'' کرتے ہیں کہ کیا کریں جی بچے ضد کر رہے تھے۔ ایسے والدین کو سوچنا چاہیے کہ اگر آپ کی اولاد آپ سے جلتے ہوئے چولہے پر بیٹھنے یا چھت سے چھلانگ لگانے کا بولے تو کیا پھر بھی آپ ان کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیں گے یا سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے مطالبے کو رد

کردیں گے۔اگران کے مطالبے کے جواب میں چولہے پر بیٹھ جانا نادانی ہے تو آپ ہی فرمایئے کہ ٹی وی میں جس قسم کے لوفر، حیاباختہ اور تہذیب سے کوسوں دور پروگرام دکھائے جاتے ہیں کیا ان کو دیکھنے والا مستحق جنت قرار پائے گا یا دوزخ کا حق دار، تو پھر ٹی وی کے معاملے میں اولاد کی ضد کیوں مان لی جاتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

(اس سلسلے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کے رسائل ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' اور ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' کا مطالعہ کیجئے)

بچوں سے یکساں سلوک کیجئے

ماں باپ کو چاہیے کہ ایک سے زائد بچے ہونے کی صورت میں انہیں کوئی چیز دینے اور پیار محبت اور شفقت میں برابری کا اصول اپنائیں۔بلاوجہِ شرعی کسی بچے بالخصوص بیٹی کو نظر انداز کر کے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازک قلوب پر بغض وحسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ معلمِ اخلاق صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنا کچھ مال دیا تو میری والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک کہ آپ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ نہ کرلیں۔ چنانچہ میرے والد مجھے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے گئے تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مجھے دیئے گئے

صدقے پر گواہ کرلیں۔ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟'' میرے والد محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''نہیں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔'' یہ سن کر وہ واپس لوٹ آئے اور وہ صدقہ واپس لے لیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الھبات، باب کراھیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبۃ، الحدیث ۱۶۲۳، ص ۸۷۸)

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان برابری کا سلوک کرو حتیٰ کہ بوسہ لینے میں بھی (برابری کرو)۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، باب فی العدل بین العطیۃ لھم، الحدیث ۴۵۳۴۲، ج ۱۶، ص ۱۸۵)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں اس کا بچہ آ گیا۔ اس شخص نے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا اور پھر اپنی ران پر بٹھالیا۔ اسی دوران اس کی بچی بھی آ گئی جسے اس نے اپنے سامنے بٹھالیا (یعنی نہ اس کا بوسہ لیا اور نہ گود میں بٹھایا) تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''تم نے ان دونوں کے درمیان برابری کیوں نہ کی؟''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاولاد، الحدیث ۱۳۴۸۹، ج ۸، ص ۲۸۶)

یک طرفہ رائے سن کر فیصلہ نہ دیجئے

اگر کبھی بچوں میں جھگڑا ہو جائے تو ایک فریق کی بات سن کر کبھی بھی فیصلہ نہ دیجئے کیونکہ حق تلفی کا قوی امکان ہے، ہوسکتا ہے کہ جس کی آپ نے بات سنی وہ غلطی پر ہو اس لئے

احتیاط اسی میں ہے کہ فریقین (یعنی دونوں بچوں) کی بات سن کر انہیں صلح پر آمادہ کریں۔

اپنی اولاد کی اصلاح کیجئے

اگر بچہ آگ کی طرف بڑھ رہا ہو تو والدین جب تک لپک کر اپنے بچے کو پکڑ نہ لیں انہیں چین نہیں آتا۔ مگر افسوس یہی اولاد جب رب کریم کی نافرمانیوں میں ملوث ہو کر جہنم کی طرف تیزی سے بڑھنے لگتی ہے، والدین کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بچہ اگر اسکول سے چھٹی کر لے تو اسے ٹھیک ٹھاک ڈانٹ پلائی جاتی ہے مگر افسوس نماز نہ پڑھنے پر اسے سرزنش نہیں کی جاتی۔

امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں کسی نے استفتاء پیش کیا کہ ''والدین کا حق، اولادِ بالغ کو تنبیہ خیر واجب ہے یا فرض؟'' اس کا جواب دیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''جو حکم فعل کا ہے وہی اس پر آگاہی دینی ہے، فرض پر فرض، واجب پہ واجب، سنّت پہ سنّت، مستحب پہ مستحب۔ مگر بشرطِ قدرت بقدرِ قدرت بامید منفعت ورنہ

عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ج لَایَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَااهْتَدَیْتُمْ (پ۷، سورۃ المائدۃ:۱۰۵)

ترجمہ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۴، ص۳۷۱)

لیکن اولاد کی اصلاح کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ ان کی اصلاح بھی ہو جائے اور وہ والدین سے باغی بھی نہ ہوں۔ اس لئے جب بھی بچے کو سمجھائیں تو نرمی سے سمجھائیں۔ بچوں کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں۔ بعض والدین کی عادت ہوتی ہے کہ جونہی بچے نے کوئی غلطی کی وہ اس کے احساسات کا خیال کئے بغیر کوسنا شروع

کر دیتے ہیں ۔اس سے بچے احساسِ کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور والدین کو اپنا مخالف سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ایسا نہ کیا جائے بلکہ بچوں کی غلطی مثبت اور نرم انداز میں ان پر آشکار کی جائے تا کہ وہ اپنے آپ کو قیدی تصور نہ کریں اور سمجھانے والے کو اپنا خیر خواہ اور ہمدرد سمجھیں۔ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث ۲۵۹۴، ص ۱۳۹۸)

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں سے اپنے حصے سے محروم رہا۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الرفق، الحدیث ۲۰۲۰، ج ۳، ص ۴۰۸)

بعض ماؤں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو سمجھاتے وقت مختلف دھمکیوں سے نوازتی ہیں مثلاً اب اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں جنگل میں چھوڑ آؤں گی وغیرہ۔ایسا نہ کیجئے بچے کا ناپختہ ذہن اس کا بہت غلط اثر قبول کرتا ہے اور نتیجۃً وہ بھی جوابی دھمکیوں پر اتر آتا ہے اور سنبھلنے کی بجائے بگڑتا چلا جاتا ہے۔ بچے کو کبھی بھی آناً فاناً غصے میں سزا نہ دیجئے بلکہ اس کی غلطی سامنے آنے پر سوچئے کہ مجھے اسے کس طرح سمجھانا چاہیے پھر اس حکمت عملی کو اختیار کرتے ہوئے اسے سمجھائیے۔سب کے سامنے نہ جھاڑیئے بچہ

بہت سبکی محسوس کرتا ہے لہٰذا! حتی الامکان اسے تنہائی ہی میں سمجھائیں ان شاء اللہ عزوجل مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ بعض مائیں اپنی اولاد کی بار بار کی غلطی پر بددعا دے ڈالتی ہیں پھر جب یہ بددعائیں اپنا اثر دکھاتی ہیں تو یہی مائیں مصلّے بچھا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی مکاشفۃ القلوب میں نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بچے کی شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے خلاف بددعا کی ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں۔'' فرمایا: ''تم نے خود ہی اسے برباد کر دیا ہے، بچے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ہی اچھا کام ہے۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والثمانون، فی برالوالدین وحقوق الاولاد، ص ۲۸۰)

ایک بار کی غلطی پر بچے کو مختلف القابات مثلاً مکار، چور، جھوٹا وغیرہ سے نوازنے والے والدین سخت غلطی پر ہیں۔ ان القابات کی تکرار سے بچہ یہ سوچتا ہے جب مجھے یہ لقب مل ہی گیا ہے تو میں کیوں نہ اس کام کو کامل طریقے سے کروں۔ پھر وہ اسی لقب کا حقیقی مستحق بن کر دکھاتا ہے۔

اگر نرمی کے باوجود بچہ کسی غلطی کو بار بار کرتا ہے تو مقتضائے حکمت یہ ہے کہ اسے ذرا سختی سے سمجھایا جائے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی سزا دینے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربِّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے گھر میں کوڑا لٹکائے جس سے اس کے اہل ادب سیکھیں۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، تربیۃ اہل بیت، الاکمال، الحدیث ۴۴۹۹۰، ج ۱۶، ص ۱۵۹)

لیکن اگر سزا دینی پڑے تو ہاتھ سے دے، اتنی ضرب لگائے کہ بچہ اسے برداشت کر سکے اور چہرے پر مارنے سے بچے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مارے تو اسے چاہیے کہ چہرے پر مارنے سے بچے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی ضرب الوجہ، الحدیث ۴۴۹۳، ج ۴، ص ۲۲۲)

ملاحظہ ہو کہ ہمارے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المتین اپنی اولاد کو ادب سکھانے میں کس قدر مستعد رہا کرتے تھے چنانچہ امام جلیل حضرت سیدنا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دورانِ تعلیم کبھی بازار سے کھانا نہیں کھایا۔ ان کے والد ہر جمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کے لئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی: ''ابا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا، میرا رفیق میری رضامندی کے بغیر خرید کر لایا ہے۔'' والد صاحب نے یہ سن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جرأت نہ ہوتی۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۶۷)

وضاحت: امام زرنوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر ممکن ہو تو غیر مفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خیانت و گندگی کے قریب اور ذکرِ خداوندی عزوجل سے دور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غرباء اور فقراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غربت و افلاس کی بناء پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے برکت

اٹھ جاتی ہے۔'' (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۸۸)

اپنی اولاد کو نافرمانی سے بچائیے

اولاد پر والدین کی اطاعت واجب ہے۔اس لئے اگر وہ والدین کا حکم نہیں مانیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔اپنی اولاد کو مبتلائے گناہ ہونے سے بچانے کا ذہن رکھنے والے والدین کو چاہیے کہ جب بھی اپنی اولاد کو کوئی کام کہیں مشورۃً کہیں حکم نہ دیں۔تنبیہ الغافلین میں ہے کہ ایک بزرگ اپنے بچے کو براہِ راست کوئی کام نہیں کہتے تھے بلکہ جب ضرورت پیش آتی تو کسی اور کے ذریعے کہلواتے۔جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے:''ہوسکتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو کسی کام کا کہوں اور وہ نہ مانے تو (والد کی نافرمانی کے سبب) آگ کا مستحق ہوجائے اور میں اپنے بیٹے کو آگ میں نہیں جلانا چاہتا۔'' (تنبیہ الغافلین، باب حق الوالد علی الولد، ص ۶۹)

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کا مدنی ذہن ملاحظہ ہو کہ آپ دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی اولاد کو عموماً جو بھی کام کہتا ہوں مشورۃً کہتا ہوں تاکہ یہ نافرمانی کرکے گنہگار نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی کیجئے

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں ''جب بچہ اچھا کام کرے اور خوش اخلاق بنے تو اس کی تعریف کریں اور اس کو ایسی چیز دیں جس سے اس کا دل خوش ہوجائے۔اور اگر ماں بچے کو برا کام کرتے دیکھ لے تو اسے چاہیے کہ تنہائی میں سمجھائے اور بتائے کہ یہ کام برا ہے، اچھے اور نیک بچے ایسا

نہیں کرتے‘‘ (کیمیائے سعادت، رکن سوم، مہلکات، اصل اول ریاضت نفس، ص ۵۳۲)

کھیلنے کا موقع بھی دیجئے

جامع صغیر میں ہے: ’’عرامة الصبی فی صغرہ زیادة فی عقلہ فی کبرہ یعنی بچے کا بچپن میں شوخی اور کھیل کود کرنا، جوانی میں اس کے عقل مند ہونے کی علامت ہے۔‘‘ (جامع صغیر، الحدیث ۵۴۱۳، ص ۳۳۵)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عید کے دن کچھ حبشی بچے ڈھال اور نیزوں سے کھیل کود کر رہے تھے۔ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ’’اے حبشی بچو! کھیلتے رہو تاکہ یہود و نصاریٰ جان لیں کہ ہمارے دین میں وسعت ہے۔‘‘ (کنز العمال، کتاب اللھو واللعب، الحدیث ۴۰۶۱۰، ج ۱۵، ص ۹۲)

لیکن خیال رہے کہ ہر کھیل جائز نہیں ہوتا، اس لئے بچوں کو صرف جائز کھیل کھیلنے کی اجازت دی جائے، ناجائز کھیل کی طرف تو رخ بھی نہ کرنے دیا جائے۔

بُری صحبت سے بچائیے

والدین مشاہدہ کرتے رہیں کہ ان کا بچہ کس قسم کے بچوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اگر اس کے قریب جمع ہونے والوں میں بری عادات پائی جاتی ہیں یا وہ گمراہ کن عقائد رکھتے ہیں تو شفقت و نرمی کے ساتھ بچے کو ایسے بچوں سے ملنے سے روکیں اور اسے اچھے ساتھی اور خوش عقیدہ ہم نشین مہیا کریں کیونکہ ہر صحبت اپنا اثر رکھتی ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد

فرمایا،''اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب مجالسۃ الصالحین..الخ، الحدیث ۲۶۲۸، ص ۱۴۱۴)

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں:''آدمی اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ وہ کس کو گہرا دوست بنائے ہوئے ہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من یومران یجالس، الحدیث ۴۸۳۳، ج ۴، ص ۳۴۱)

بچے بڑے ہوجائیں تو بستر الگ کردیجئے

حضرت سیدنا عبدالملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ الگ کردو۔''

(المستدرک، کتاب الصلوٰۃ، باب فی فضل الصلوات الخمس، الحدیث ۷۴۸، ج ۱، ص ۴۴۹)

اولاد کب بالغ ہوتی ہے؟

لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ و بالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ برس کامل کی عمر میں ضرور شرعاً بالغ و بالغہ ہیں، اگرچہ آثارِ بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں۔ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی

کوسوتے خواہ جاگتے میں انزال ہو.. یا..لڑکی کو حیض آئے.. یا.. جماع سے لڑکا (کسی عورت کو) حاملہ کردے.. یا..(جماع کی وجہ سے) لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالغہ ہیں۔اور اگر آثار نہ ہوں،مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام، بلوغ کے نفاذ پائیں گے اور داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱۹،ص۹۳۰)

بزرگوں کی حکایات سنائیے

والدین کو اپنے بچے پر کڑی نظر رکھنی چاہیے کہ وہ کس قسم کے رسائل یا کتابیں پڑھتا ہے۔کہیں وہ رومانی ناول یا گمراہ کن عقائد پر مشتمل بدمذہبوں کی کتابیں پڑھنے کا عادی تو نہیں۔ایسی صورت میں بچے کو سمجھانے میں دیر نہ کی جائے اور اسے اپنے اسلاف کی حکایات اور صحیح العقیدہ علماء کی کتابیں پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے۔بعض مائیں یا دادیاں بچوں کو سوتے وقت خوفناک کہانیاں سناتی ہیں۔جس کی ''برکت'' سے بچے کو ڈراؤنے خواب آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ایسی ماؤں کو چاہیے کہ بچوں کو بزرگوں کی اصلاحی حکایات سنائیں۔

محدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچپن ہی سے اپنے بزرگوں سے والہانہ عقیدت تھی چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران بھی اپنے استاذ سے عرض کیا کرتے تھے:''ماسٹر جی ہمیں بزرگوں کی باتیں سنائیے اور

حضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔‘‘

(حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص۳۲)

مسئلہ:

عجیب وغریب قصّے کہانیاں تفریح کے طور پر سننا جائز ہے جب کہ ان کا جھوٹا ہونا یقینی نہ ہو بلکہ جو یقیناً جھوٹ ہوں اور بطورِ ضرب المثل یا نصیحت کے طور پر سنائے جاتے ہوں ان کا سننا بھی جائز ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۷)

اولاد جوان ہوجائے تو جلد شادی کر دیجئے

اولاد کے جوان ہوجانے پر والدین کی ذمہ داری ہے کہ ان کی نیک اور صالح خاندان میں شادی کردیں۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا نکاح کرو، بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انہیں عمدہ لباس پہناؤ اور مال کے ذریعے ان پر احسان کرو تاکہ ان میں رغبت کی جائے (یعنی ان کے لئے نکاح کے پیغام آئیں)۔ (کنزالعمال، کتاب النکاح، احادیث متفرقہ، الحدیث ۴۴۲۴۵، ج۱۶، ص۱۹۱)

اولاد کے جوان ہونے پر بلاوجہ نکاح میں تاخیر نہ کی جائے۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ’’جس کے ہاں لڑکے کی ولادت ہو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے آداب سکھائے، جب وہ بالغ ہوجائے تو اس کی شادی کردے، اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور لڑکا مبتلائے گناہ ہوا تو اس کا گناہ

والد کے سر ہوگا۔'' (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۶۶، ج ۶، ص ۴۰۱)

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب تمہیں کفو مل جائے تو تم اپنی بچیوں کا نکاح ان سے کردو اور بچیوں کے معاملے میں ٹال مٹول (یعنی آج کل) مت کرو۔'' (کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الثانی فی الکفاءۃ، الحدیث ۴۴۶۸۶، ج ۱۶، ص ۱۳۵)

(**مدینہ**: کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے نسب، اسلام، پیشہ، حریت، دیانت، مال۔
(الفتاوی الھندیہ، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الاکفاء، ج ۱، ص ۲۹۰ تا ۲۹۱، والفتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۱))

نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا یہ فرمانِ عالیشان اپنی اولاد کے نکاح میں کوتاہی برتنے والوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

رشتہ کرتے وقت انہی چیزوں کو مدِّ نظر رکھئے جو کتاب کے شروع میں دی گئی ہیں اور مناسب غور و فکر کے بعد اولاد کا رشتہ طے کیجئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے، لہٰذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔'' (السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب الترغیب فی التزویج، ج ۷، ص ۱۳۳)

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان عالیشان ہے ''جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا اس نے قطع رحمی کی۔''
(الکامل فی ضعفاء الرجال، الحسن بن محمد، ج ۳، ص ۱۶۵)

تلاشِ رشتہ:

حضرت سیدنا شیخ کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد وتقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین وجمیل اور نیک و پرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کے لئے بادشاہ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔

اس دوران آپ مسجد مسجد گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیز گاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے پوچھا: ''تمہاری شادی ہو چکی ہے؟'' اس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا: ''کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔'' اس نے کہا: ''میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔''

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اس پارسا نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ صاحبزادی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: ''یہ روٹی کیسی ہے؟'' شوہر نے جواب دیا: ''یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔'' یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے

میرے گھر چھوڑ آیئے۔نوجوان نے کہا:''مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی۔''لڑکی نے پلٹ کر کہا:''میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے،اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عفیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔''

یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔لڑکی نے پھر کہا:''میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی .....'' یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور روٹی خیرات کردی۔(روض الریاحین،الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعد المائۃ،ص۱۹۲)

اس حکایت سے وہ والدین درسِ عبرت حاصل کریں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار اسلامی بھائی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کردیتے ہیں کہ وہ باریش اور سنتوں کا عامل ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو اور جس کی صحبت ان کی بیٹی کو بھی خوفِ خدا عزوجل سے بے نیاز اور اس کی عبادت سے غافل کردے گی۔

ایک ماں کی نصیحت:

حضرت اسماء بنت خارجہ فزاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی بیٹی کو نکاح کرتے وقت

فرمایا: ''بیٹی تو ایک گھونسلے میں تھی ،اب یہاں سے نکل کر ایسی جگہ (یعنی شوہر کے گھر) جارہی ہے، جسے تو خوب نہیں پہچانتی ،ایک ایسے ساتھی (یعنی شوہر) کے پاس جارہی ہے جس سے مانوس نہیں.....اس کے لئے زمین بن جا، وہ تیرے لئے آسمان ہوگا،.....اس کے لئے بچھونا بن جا وہ تمہارے لئے باعثِ تقویت ستون ہوگا،..... اس کے لئے کنیز بن جا وہ تیرا غلام ہوگا،.....اس کے کسی معاملے میں چمٹ نہ جا کہ وہ تمہیں پرے ہٹا دے،.....اس سے دور نہ ہو ورنہ وہ تجھے بھلا دے گا،.....اگر وہ تجھ سے قریب ہو تو تُو اس سے مزید قریب ہو جا اور اگر وہ تجھ سے ہٹے تو تُو اس سے دور ہو جا،.....اس کے ناک ،کان اور آنکھ (یعنی ہر طرح کے راز) کی حفاظت کر کہ وہ تجھ سے صرف تیری خوشبو سونگھے (یعنی راز کی حفاظت اور وفاداری پائے۔)..... وہ تجھ سے صرف اچھی بات ہی سنے اور صرف اچھا کام ہی دیکھے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب الخامس والتسعون فی حق الزوج علی الزوجۃ، ص۲۹۳)

مذکورہ نصیحتوں سے وہ مائیں نصیحتیں حاصل کریں جو بچیوں کے گھر کو جنت بنانے کے مشورے دینے کی بجائے شوہر ،نندوں اور ساس پر حکومت کرنے کے طریقے سکھاتی ہیں۔ پھر جب بیٹی ان قیمتی مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو فتنہ وفساد بپا ہو جاتا ہے اور دونوں گھرانے اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کتاب کو ہمارے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف/مولف	مطبوعہ
1	قران پاک	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القران لاہور
2	کنزالایمان فی ترجمۃ القران	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	ضیاء القران لاہور
3	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ	داراحیاء التراث بیروت
4	التفسیر النسفی	امام احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفۃ بیروت
5	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
6	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ	دار ابن حزم بیروت
7	جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
8	سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ	داراحیاء التراث بیروت
9	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
10	مؤطا للامام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفہ بیروت
11	الجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
12	مجمع الزوائد	نور الدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
13	المعجم الکبیر	امام سلیمان احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
14	کنز العمال	علامہ علاؤالدین علی متقی بن حسام الدین	دار الکتب العلمیہ بیروت
15	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
16	سنن الدارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
17	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن محمد عبداللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
18	فردوس الاخبار	الحافظ شیرویہ بن شہر دار بن الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
19	المسند للامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت
20	شعب الایمان	امام احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
21	الترغیب والترھیب	امام عبدالعظیم بن القوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر بیروت

22	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علاؤالدین علی بن بلبان رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
23	البحرالزخار	امام ابی بکر احمد بن عمرو البزار رحمۃ اللہ علیہ	دارالفکر بیروت
24	السنن الکبریٰ	امام ابی بکر احمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
25	الادب المفرد	محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
26	مسند ابی یعلی الموصلی	شیخ الاسلام ابی یعلی احمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
27	الزھد الکبیر	حافظ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ	موسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت
28	مقاصد الحسنہ	شیخ محمد عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العربی بیروت
29	ردالمحتار مع درمختار	علامہ علاؤالدین محمد بن علی الحصکفی	دارالمعرفہ بیروت
30	فتاوی عالمگیری	شیخ نظام الدین وجماعۃ من علماء الھند	دارالمعرفہ بیروت
31	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی
32	بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی
33	مکاشفۃ القلوب	امام ابی حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
34	تنبیہ الغافلین	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	دارابن کثیر بیروت
35	انوارالحدیث	علامہ جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ	ضیاء القرآن باب المدینہ کراچی
36	سنی بہشتی زیور	علامہ مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی	فرید بک سٹال لاہور
37	درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبری	دارالفکر بیروت
38	الیواقیت والجواہر	عبدالوھاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ	نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور
39	کتاب التوابین	امام موفق الدین ابی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
40	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	کتب خانہ ہائی ایران
41	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
42	مجموعہ رسائل غزالی	امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی
43	تذکرۃ الاولیاء	فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	انتشارات گنجینہ
44	تعلیم المتعلم	برھان الدین زرنوجی رحمۃ اللہ علیہ	باب المدینہ کراچی

45	مصباح الانام وجلاء الظلام	العلامہ الحبیب علوی بن احمد بن حسن	اھل السنہ برکات رضا غجرات الھند
46	حکایت گلستان سعدی		شمع بک ایجنسی لاہور
47	روض الریاحین	عفیف الدین ابی سعادات عبداللہ بن اسد	دارالکتب العلمیہ بیروت
48	بہجۃ الاسرار	نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف	دارالکتب العلمیہ بیروت
49	شرح الزرقانی	علامہ الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
50	تاریخ بغداد	حافظ ابی بکر احمد بن علی	دارالکتب العلمیہ بیروت
51	الکامل فی الضعفاء	حافظ ابی احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی	دارالکتب العلمیہ بیروت
52	تاریخ مشائخ قادریہ	ابوکلیم فانی	مسلم کتابوی لاہور
53	روحانی حکایات	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی	مکتبہ غوثیہ باب المدینہ کراچی
54	زلزلہ اوراس کے اسباب	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
55	ملفوظات اعلیحضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان مدظلہ العالی	مشتاق بک کارنر لاہور
56	آداب طعام	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
57	فیضان سنت	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
58	مفتی دعوت اسلامی	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
59	دعوت اسلامی کی بہاریں		مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
61	حیات اعلیحضرت	مفتی محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
62	فیضان رمضان	امیر اہلسنت علامہ الیاس عطار قادری مدظلہ عالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
63	حیات محدث اعظم	مولانا عطاء الرحمٰن قادری	مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ)(کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصوف شیخ)(اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ)(کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان)(کل صفحات: 74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالٍ)(کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ)(کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (زَادُ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ)(کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ)(کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہلِ سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیُ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93) (۱۹) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ(المجلد الاول)۔(کل صفحات:570)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۰) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

(۲۱) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۲) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۳) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۴) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۵) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۶) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۷) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۸) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۲۹) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:تقریباً63)

(۳۰) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
(۳۱) مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
(۳۲) حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
(۳۳) تحقیقات (کل صفحات:142)
(۳۴) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
(۳۵) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۶) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
(۳۷) توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124)
(۳۸) قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
(۳۹) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
(۴۰) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
(۴۱ تا ۴۷) فتاوی اہل سنت (سات حصے)
(۴۸) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
(۴۹) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
(۵۰) تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100)
(۵۱) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
(۵۲) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)

شعبہ تراجمِ کتب

(۵۳) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۴۳۷)
(۵۴) شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)
(۵۵) حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
(۵۶) راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
(۵۷) بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)
(۵۸) الدعوة الی الفکر (کل صفحات:148)

شعبہ درسی کتب

(۵۹) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
(۶۰) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۶۱) نزهة النظر شرح نخبة الفکر (کل صفحات:175)
(۶۲) اربعین النوویه (کل صفحات:121)
(۶۳) نصاب التجوید (کل صفحات:79)
(۶۴) گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:180)
(۶۵) وقایة النحو فی شرح هدایة النحو

شعبہ تخریج

(۶۶) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:206)
(۶۷) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۶۸ تا ۷۲) بہارِ شریعت (پانچ حصے)
(۷۳) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۷۴) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
(۷۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ









اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کے شاخیں

- کراچی: شیخ مسجد کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرداآباد (فیصل آباد): اسٹیشن بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں بمبر۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آدم جی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد نیلی والی مسجد بوسن روڈ چوک۔ فون: 061-4511192
- اسلام آباد: کامرس روڈ انفنٹ فوٹ سپر مارکیٹ گراؤنڈ فلور۔ فون: 044-2553757
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیل چوک۔ اڈیالہ روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ کچہری نمبر 1 انارکلی بازار۔
- ٹوبہ: ڈاکٹر ہاشمی چوک غلہ منڈی۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چوک بازار نزد MCB۔ فون: 0344-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ ریلوے اسٹیشن روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ ریلوے روڈ گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ حبیب راحت کوٹ حبیب بینک والی گلی نمبر 1 حیدرآباد۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net



توبہ کی روایات وحکایات

- توبہ کی ضرورت 10
- توبہ کے فضائل 14
- توبہ میں رُکاوٹیں اوران کا حل 17
- سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟ 37
- توبہ کی شرائط 38
- توبہ پر استقامت کیونکر ملے؟ 53
- توبہ کرنے والوں کی 55 حکایات 55

مکتبۃ المدینہ (دعوت اسلامی)
SC 1286

المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

توبہ کی اہمیت، فضائل، شرائط، اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور
توبہ کرنے والوں کے واقعات پر مشتمل تالیف

توبہ کی روایات وحکایات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : توبہ کی روایات وحکایات

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ

مرتب : شعبۂ اصلاحی کتب

طباعتِ ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء

طباعتِ ۱۴۳۰ھ، 2009ء	تعداد:2000
طباعتِ ۱۴۳۱ھ، 2010ء	تعداد:11000
طباعتِ ۱۴۳۲ھ، 2011ء	تعداد:10000
طباعتِ ۱۴۳۳ھ، 2012ء	تعداد:3000
طباعت ۱۴۳۴ھ، 2013ء	تعداد:3000

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشق اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بِالْخُصُوص "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونو ں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ.....	9
2	توبہ کی ضرورت.....	10
3	توبہ کے فضائل.....	14
4	توبہ میں تاخیر کی 12 وجوہات اوران کا حل.....	17
5	سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟.....	37
6	توبہ کی شرائط.....	38
7	ان شرائط کی تفصیل.....	40
8	تجدیدِ ایمان کا طریقہ.....	47
9	توبہ کرنے کا ایک طریقہ.....	48
10	توبہ کی قبولیت کیسے معلوم ہو؟.....	49
11	توبہ کے بعد کیا کرے؟.....	50
12	اگر دل دوبارہ گناہوں کی طرف مائل ہو؟.....	51
13	توبہ کے بعد گناہ سرزد ہوجائے تو کیا کرے؟.....	52
14	توبہ پر استقامت کیسے پائیں؟.....	53
15	**توبہ کرنے والوں کے واقعات**	55
	﴿۱﴾ ایک حبشی کی توبہ	55
	﴿۲﴾ ایک زانیہ کی توبہ	55

	﴿۳﴾ ایک گلوکار کی توبہ	56
	﴿٤﴾ حرامی بچے کو مارنے والی کی توبہ	57
	﴿٥﴾ شرابی نوجوان کی توبہ	58
	﴿٦﴾ ریاکاری سے توبہ	59
	﴿۷﴾ ایک ڈاکو کی توبہ	60
	﴿۸﴾ تیس (۳۰) سال تک سچی توبہ کی دعا کرنے والا	61
	﴿۹﴾ خراسانی عالم کی توبہ	62
	﴿۱۰﴾ شہزادے کی توبہ	63
	﴿۱۱﴾ بادشاہ کے بیٹے کی توبہ	67
	﴿۱۲﴾ ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ	70
	﴿۱۳﴾ ایک قصّاب کی توبہ	71
	﴿۱٤﴾ بے ہوش ہونے والے شرابی کی توبہ	72
	﴿۱٥﴾ گناہوں کے دلدل میں پھنسنے والے نوجوان کی توبہ	73
	﴿۱٦﴾ ایک امیر نوجوان کی توبہ	75
	﴿۱۷﴾ ایک گائکہ کی توبہ	77
	﴿۱۸﴾ ایک وزیر کی توبہ	80
	﴿۱۹﴾ اژدہے سے بچنے والے کی توبہ	80
	﴿۲۰﴾ ایک عاشق کی توبہ	82

	﴿۲۱﴾ ایک رئیس کی توبہ	83
	﴿۲۲﴾ ایک پڑوسی کی توبہ	83
	﴿۲۳﴾ اپنی جان پر ظلم کرنیوالے نوجوان کی توبہ	84
	﴿۲٤﴾ فاحشہ عورت کے عشق میں مبتلاء نوجوان کی توبہ	86
	﴿۲٥﴾ ایک ہاشمی نوجوان کی توبہ	87
	﴿۲٦﴾ لہوولعب میں مشغول شخص کی توبہ	89
	﴿۲۷﴾ نصرانی طبیب کی توبہ	91
	﴿۲۸﴾ ایک عاشق کی توبہ	91
	﴿۲۹﴾ ساز بجانے والے کی توبہ	92
	﴿۳۰﴾ عورت سے زیادتی کرنے والے کی توبہ	93
	﴿۳۱﴾ ایک فاسق وفاجر شخص کی توبہ	94
	﴿۳۲﴾ بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ	96
	﴿۳۳﴾ توبہ پر قائم نہ رہنے والے کی توبہ	96
	﴿۳٤﴾ ایک نافرمان شخص کی توبہ	97
	﴿۳٥﴾ نہر میں غسل کرنے والے شخص کی توبہ	98
	﴿۳٦﴾ ایک بادشاہ کی توبہ	99
	﴿۳۷﴾ ایک سپاہی کی توبہ	101
	﴿۳۸﴾ بسم اللہ کی تعظیم کی برکت سے توبہ نصیب ہوگئی	104

	﴿۳۹﴾ ایک لٹیرے کی توبہ	105
	﴿٤٠﴾ ایک رہزن کی توبہ	106
	﴿٤١﴾ ایک مجوسی کی توبہ	107
	﴿٤٢﴾ نصرانی حکیم کی توبہ	109
	﴿٤٣﴾ لہوولعب میں مشغول نوجوان کی توبہ	110
	﴿٤٤﴾ ایک بدمعاش کی توبہ	111
	﴿٤٥﴾ ایک سودخور کی توبہ	112
	﴿٤٦﴾ حسین عورت پر فریفتہ ہونے والے کی توبہ	114
	﴿٤٧﴾ تائبین کے حالات سن کر توبہ کرنے والا	115
	﴿٤٨﴾ ایک تاجر کی توبہ	116
	﴿٤٩﴾ کفن چور کی توبہ	117
	﴿٥٠﴾ رقص وسرور میں مصروف لوگوں کی توبہ	117
	﴿٥١﴾ عقل مند باپ کے بیٹے کی توبہ	118
	﴿٥٢﴾ شرابی وزیر کے مصاحب کی توبہ	119
	﴿٥٣﴾ سنگین جرائم میں ملوّث شخص کی توبہ	120
	﴿٥٤﴾ ایک دہریئے کی توبہ	121
	﴿٥٥﴾ قادیانی پروفیسر کی توبہ	122
	ماخذ ومراجع	123

پیشِ لفظ

الحمدللہ عزوجل! **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کی جانب سے ایک فکر انگیز کتاب ''**توبہ کی روایات وحکایات**'' آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔اس میں پہلے پہل توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت وفضائل مذکور ہیں۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ سچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے 54 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔**ان شاء اللہ عزوجل**

اس کتاب کو مرتب کرنے کی سعادت **المدینۃ العلمیۃ** کے **شعبۂ اصلاحی کتب** نے حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

شعبہ اصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیارے اسلامی بھائیو!

ایسے پُرفتن حالات میں کہ ارتکابِ گناہ بے حد آسان اور نیکی کرنا بے حد مشکل ہو چکا ہو اور نفس وشیطان ہاتھ دھو کر انسان کے پیچھے پڑے ہوں، انسان کا گناہوں سے بچنا بے حد دشوار ہے۔ لیکن یاد رکھئے! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، لہذا! اس سے پہلے کہ پیامِ اجل آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر، قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جا سوئیں، ہمیں چاہئے کہ ان گناہوں سے چھٹکارے کی کوئی تدبیر کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں کیونکہ سچی توبہ ایسی چیز ہے جو ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامۂ اعمال سے دھو ڈالتی ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

''وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ 0 ترجمہ کنز الایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔'' (پ۲۵، الشوریٰ: ۲۵)

سرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ**۔ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔'' (السنن الکبری، کتاب الشہادات، باب شہادۃ القاذف، رقم ۲۰۵۶۱، ج۱۰، ص۲۵۹)

جبکہ حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تو نے جب بھی مجھے پکارا اور مجھ سے رجوع کیا، میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کر دی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے، تو میں تیری بخشش کر دوں گا اور میری ذات بے نیاز ہے۔ اے ابن آدم! اگر تیری مجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو گھیر لیں، لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے گناہوں کو بخش دوں گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التوبہ والاستغفار، رقم ۳۵۵۱، ج ۵، ص ۲۱۸)

اور حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گناہ بھلا دیتا ہے، اسی طرح اس کے اعضاء (یعنی ہاتھ پاؤں) کو بھی بھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹا ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عزوجل سے ملے گا تو اللہ عزوجل کی طرف سے اسکے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ، رقم ۱۷، ج ۴، ص ۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو!

توبہ کی اہمیت کے پیشِ نظر سرورِ کونین ﷺ اور اکابرینِ امت رضی اللہ عنہم نے بھی اس کے بارے میں ترغیبی کلام ارشاد فرمایا ہے، چند روایات ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، رقم ۲۷۰۲، ص ۱۴۴۹)

(۲) حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ عزوجل اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے اسکے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو پھر وہ سر رکھ کر سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اس کی سواری جا چکی ہو تو وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ گرمی اور شدتِ پیاس یا جس وجہ سے اللہ عزوجل چاہے پریشان ہو کر کہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سو رہا تھا پھر سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مر جاؤں پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اس کی سواری موجود ہو اور اس پر اس کا توشہ بھی موجود ہو تو اللہ عزوجل مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا، رقم ۲۷۴۴، ص ۱۴۶۸)

(۳) حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''سارے انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں، جو توبہ کر لیتے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۵۱، ج ۴، ص ۴۹۱)

(۴) حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جس نے استغفار کو لازم پکڑ لیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں میں آسانی، ہر غم

سے آزادی اور بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم ۱۵۱۸، ج ۲، ص ۱۲۲)

(۵) حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جِلاء (یعنی صفائی) طلبِ مغفرت ہے۔'' (مجمع البحرین، کتاب التوبۃ، باب الاستغفار جلاء القلوب، رقم ۴۷۳۹، ج ۴، ص ۲۷۲)

(۶) حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی اور ایمان کی مثال اپنی کھونٹی (کلہ) کے ساتھ بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے (یعنی گویا مومن کے دل میں ایمان بندھا ہوا ہے) کہ گھوڑا کبھی اچھلتا کودتا ہے، پھر اپنی کھونٹی کے پاس لوٹ آتا ہے۔ چنانچہ مومن بھی کبھی بھول چوک سے (گناہ) کر بیٹھتا ہے پھر لوٹ آتا ہے (یعنی توبہ کر لیتا ہے) تو تم اپنے کھانے پر ہیز گاروں کو کھلایا کرو اور نیکی کے کام اہل ایمان کے ساتھ کیا کرو۔''

(شرح السنۃ، کتاب البر والصلۃ، باب المجالیس الصالح...الخ، رقم ۳۳۷۹، ج ۶، ص ۴۶۹)

(۷) ایک آدمی نے حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی نے گناہ کیا کیا اس کی توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ پھر دوبارہ ادھر توجہ کی تو ان کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔ فرمایا ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سب کھلتے اور بند ہوتے ہیں، سوائے توبہ کے، اس لیے کہ توبہ کے دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو بند نہیں ہوتا، اس لیے نیک عمل کرو اور مایوس نہ ہو۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۱، ۶۲)

(۸) شیخ فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''رب تعالی نے ایک پیغمبر

کوحکم دیا کہ گنہگاروں کو بشارت دے دو کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو میں قبول کروں گا اور میرے دوستوں کو یہ وعید سناؤ (یعنی اس بات سے ڈراؤ) کہ اگر میں ان کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آؤں تو سب کوسزادوں (یعنی سب مستحق سزاہوں گے)۔

(کیمیائے سعادت، رکن چہار، منجیات، اصل اول قبول توبہ، ج۲، ص۷۶۳)

(۹) شیخ طلق بن حبیب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق بندوں پر اس قدر ہیں کہ انکا ادا کرنا ممکن نہیں ہے لہذا چاہیے کہ ہر بندہ جب اٹھے تو توبہ کرے اور رات کو توبہ کر کے سوئے۔''

(کیمیائے سعادت، رکن چہار، منجیات، اصل اول قبول توبہ، ج۲، ص۷۶۳)

توبہ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

تائب ہونے والے خوش نصیب کو گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دیگر فضائل بھی حاصل ہوں گے جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) فلاح وکامرانی کا حصول:

رب تعالیٰ فرماتا ہے: '' **وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝** ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ۱۸، النور:۳۱)

(2) توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: '' **اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ** ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔ (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''**اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ 0** ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔'' (پ۲، البقرہ:۲۲۲)

(3) توبہ کرنے والا رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مستحق:

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''**اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا 0** ترجمہ کنزالایمان: وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔'' (پ۴، النساء:۱۷)

اور فرماتا ہے: ''**فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ** ترجمہ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا۔'' (پ۶، المآئدہ:۳۹)

(4) برائیوں کا نیکیوں میں تبدیل ہونا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''**اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا 0** ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (پ۱۹، الفرقان:۷۰)

(5) دُخولِ جنت کا انعام:

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''**یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ**

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔'' (پ۲۸، التحریم:۸)

ایک اور مقام پر ہے: ''**اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝** ترجمہ کنزالایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا۔'' (پ۱۶، مریم:۶۰)

(6) عذابِ جہنم سے رہائی:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''**اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ رَبَّنَا** ترجمہ کنزالایمان: وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت وعلم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب۔'' (پ۲۴، المؤمن:۷،۸)

توبہ میں تاخیر کی وجوہات اوران کا حل

پیارے اسلامی بھائیو!

توبہ کی تمام تر اہمیت اور فضائل کے باوجود بعض بدنصیب نفس وشیطان کے بہکاوے میں آ کر توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔اس کی چند وجوہات اور ان کا حل پیش خدمت ہے۔

پہلی وجہ گناہوں کے انجام سے غافل رہنا

گناہوں کے انجام سے غافل ہونا بھی توبہ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس عذاب سے ڈرایا گیا ہے وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہے جبکہ اس کی نفسانی خواہشات کا نتیجہ فوری طور پر اس کے سامنے آجاتا ہے اور یہ انسان کا فطری تقاضا ہے کہ یہ تاخیر سے وقوع پزیر ہونے والی چیز کی نسبت فوری طور پر حاصل ہونے والی شے کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے۔مثلاً زنا کرنے والا اس سے فوری طور پر حاصل ہونے والی لذت کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور اس کی اُخروی سزا کے بارے میں سوچنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

اس کا حل:

ایسا شخص غور کرے کہ اگرچہ یہ عذابات میری نگاہوں سے اوجھل سہی لیکن ہیں تو یقینی، کتنے ہی دنیاوی فوائد ایسے ہیں جنہیں میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں مثلاً کوئی غیر مسلم ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ تمہیں دل کا مرض ہے لہذا چکنائی والی چیزیں مثلاً پراٹھا، سموسے، پکوڑے وغیرہ کھانا بالکل ترک کردو ورنہ

تمہاری تکلیف میں اضافہ ہوجائے گا تو میں محض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کر کے آئندہ نقصان سے بچنے کے لئے ان اشیاء کو ان کی تمام تر لذت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں تو کیا یہ نادانی نہیں ہے کہ میں نے ایک بندے کے ڈرانے پر اپنی لذتوں کو چھوڑ دیا لیکن تمام کائنات کے خالق عَزَّوَجَلَّ کے وعدۂ عذاب کو سچا جانتے ہوئے اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو ترک نہیں کرتا۔اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہوجائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

دوسری وجہ دل پر گناہوں کی لذت کا غلبہ

بعض اوقات انسان کے دل ودماغ پر مختلف گناہوں مثلاً زنا، شراب نوشی، بدنگاہی، نامحرم عورتوں سے ہنسی مذاق، فلم بینی وغیرہ کی لذت کا اس قدر غلبہ ہوجاتا ہے کہ وہ ان گناہوں کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ان گناہوں کے بغیر اسے اپنی زندگی بہت اداس اور ویران محسوس ہوتی ہے، یوں وہ توبہ سے محروم رہتا ہے۔

اس کا حل:

اس قسم کی صورتِ حال سے دوچار شخص اس طرح سوچ وبچار کرے کہ جب میں زندگی کے مختصر ایام میں ان لذتوں کو نہیں چھوڑ سکتا تو مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لذتوں (یعنی جنت کی نعمتوں) سے محرومی کیسے گوارہ کروں گا؟ جب میں صبر کی آزمائش برداشت نہیں کرسکتا تو نارِ جہنم کی تکلیف کس طرح برداشت کروں گا؟ ان گناہوں میں لذت یقیناً ہے لیکن ان کا انجام طویل غم کا سبب ہے، جیسا کہ کسی بزرگ نے ارشاد فرمایا:

’’کبھی لذّت کی وجہ سے گناہ نہ کرو کہ لذت جاتی رہے گی لیکن گناہ تمہارے ذمے باقی رہ جائے گا اور کبھی مشقّت کی وجہ سے نیکی کو ترک نہ کرو کہ مشقت کا اثر ختم ہوجائے گا لیکن نیکی تمہارے نامۂ اعمال میں محفوظ رہے گی۔‘‘

ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہوجائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ جب ایسا شخص نیکیوں کی وجہ سے حاصل ہونے والے سکونِ قلب کو ملاحظہ کرے گا تو گناہوں کی لذت کو بھول جائے گا جیسا کہ ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتی کہ گوشت کو بھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اس کا دوست اسے مرغی کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کو ٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جو لذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے مرغی کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج مرغی بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور مرغی کھانے لگا۔ جب اس نے پہلا لقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی پسندیدہ دال کو بھول گیا اور کہنے لگا: ’’ہٹاؤ اس دال کو، اب میں مرغی ہی کھایا کروں گا۔‘‘ بلاتشبیہ جب تک کوئی شخص محض گناہوں کی لذت میں مبتلاء اور نیکیوں کے سکون سے ناآشنا ہوتا ہے، اسے یہ گناہ ہی رونقِ زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصل ہوجاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے اور نیکیوں کے ذریعے سکونِ قلب کا متلاشی ہوجاتا ہے۔

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

تیسری وجہ طویل عرصہ زندہ رہنے کی امید

توبہ میں تاخیر کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ نفس وشیطان اس طرح انسان کا ذہن بناتے ہیں کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے بعد میں توبہ کر لینا.. یا..ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کر لینا.. یا..نوکری سے ریٹائر ہونے کے بعد توبہ کر لینا۔ چنانچہ یہ ''عقل مند'' نفس وشیطان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے توبہ سے محروم رہتا ہے۔

اس کا حل:

ایسے شخص کو اس طرح غور کرنا چاہیے کہ جب موت کا آنا یقینی ہے اور مجھے اپنی موت کے آنے کا وقت بھی معلوم نہیں تو توبہ جیسی سعادت کو کل پر موقوف کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ جس گناہ کو چھوڑنے پر آج میرا نفس تیار نہیں ہو رہا کل اس کی عادت پختہ ہو جانے پر میں اس سے اپنا دامن کس طرح بچاؤں گا؟ اور اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے کہ میں بڑھاپے میں پہنچ پاؤں گا یا نوکری سے ریٹائر ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟ حدیث میں ہے کہ ''توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ..الخ، رقم ۱۸، ج ۴، ص ۴۸)

پھر موت تو کسی خاص عمر کی پابند نہیں ہے، بچہ ہو یا بوڑھا، جوان ہو یا اُدھیڑ عمر یہ بلا امتیاز سب کو زندگی کی رونقوں کے بیچ سے اٹھا کر قبر کے گڑھے میں پہنچا دیتی ہے، یہ وہ ہے کہ جب اِس کے آنے کا وقت آجائے تو کوئی خوشی یا غم، کوئی مصروفیت یا کسی قسم کے ادھورے کام اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے، ایک دن مجھے بھی موت آئے گی اور مجھے زیر زمین دفن ہونا پڑے گا، اگر میں بغیر توبہ کے مر گیا تو مجھے کتنی حسرت وندامت کا سامنا کرنا پڑے گا، ابھی مہلت میسّر ہے لہذا مجھے فوراً توبہ کر لینی چاہئیے۔

اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہوجائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

چوتھی وجہ رحمتِ الٰہی کے بارے میں دھوکے کا شکار ہونا

ہمارے معاشرے میں اس قسم کے لوگ بھی بکثرت پائے جاتے ہیں کہ جب انہیں گناہوں سے توبہ کی ترغیب دی جائے تو اس قسم کے جملے بول کر لاجواب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ:''اللہ تعالیٰ بڑا غفور ورحیم ہے،ہمیں اس کی رحمت پر بھروسا ہے،وہ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔''اور توبہ پر آمادہ نہیں ہوتے۔

اس کا حل:

ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحیم وکریم ہونے میں کسی مسلمان کو شک وشبہ نہیں ہوسکتا لیکن جس طرح یہ دونوں اس کی صفات ہیں اسی طرح قہّار اور جبّار ہونا بھی رب عَزَّوَجَلَّ کی صفات ہیں۔اور یہ بات بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان جہنم میں بھی جائیں گے تو اب آپ ہی بتائیے کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ مسلمان تو غضبِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا شکار ہوں اور جہنم میں جائیں لیکن آپ پر رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی چھما چھم برسات ہو اور آپ کو داخلِ جنت کیا جائے؟اس سلسلے میں ہمارے اکابرین کا طرزِ عمل ملاحظہ ہو:

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:''اگر آواز دی جائے کہ ایک شخص کے سوا سب جہنم میں چلے جائیں تو مجھے امید ہے کہ وہ (یعنی جہنم میں نہ جانے

والا) شخص میں ہوں گا اور اگر اعلان کیا جائے کہ ایک آدمی کے علاوہ سب جنت میں داخل ہو جائیں تو مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (یعنی جنت میں داخلے سے محروم رہ جانے والا) میں نہ ہوں۔''

(حلیۃ الأولیاء، ذکر الصحابۃ من المہاجرین، رقم ۱۴۲، ج ۱، ص ۸۹)

امیر المؤمنین سَیِّدُنا حضرت علّی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا، ''اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ایسا خوف رکھو کہ تمہیں گمان ہونے لگے کہ اگر تم تمام اہلِ زمین کی نیکیاں اس کی بارگاہ میں پیش کرو تو وہ انہیں قبول نہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے ایسی امید رکھو کہ تم سمجھو کہ اگر سب اہلِ زمین کی برائیاں لے کر اس کی بارگاہ میں جاؤ گے تو بھی تمہیں بخش دے گا۔''

(اِحیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، باب بیان ان الافضل ھو غلبۃ الخوف...الخ، ج ۴، ص ۲۰۲)

دیانت داری سے سوچئے کہ رحمتِ الٰہی عزوجل پر اس قدر یقین کا اظہار کہیں سامنے والے کو خاموش کروانے کے لئے تو نہیں ہے؟ اگر آپ کا یقین اتنا ہی کامل ہے تو کیا آپ اپنا تمام مال و دولت، گھر بار غریبوں میں تقسیم کرنے کے بعد اس بات کے منتظر ہونے کو تیار ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے آپ کو زمین میں مدفون خزانے کا پتا بتا دے گا.. یا..ڈاکوؤں کی آمد کی اطلاع ہونے پر آپ اپنے گھر میں موجود تمام روپیہ اور زیورات یہ سوچ کر صحن میں ڈھیر کر دینے کی ہمت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ڈاکوؤں کو اس کی طرف سے غافل کر دے گا یا انہیں اندھا کر دے گا اور اس طرح آپ لُٹ جانے سے محفوظ رہیں گے؟ اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں ہو تو اب آپ کا یقین کامل کہاں رخصت ہو گیا؟ خدارا! نفس و شیطان کے دھوکے سے اپنی جان چھڑائیے کہ گناہ کر کے توبہ کئے بغیر مغفرت کا امیدوار بننے والے کو حدیثِ نبوی میں

احمق قرار دیا گیا ہے، چنانچہ سرورِ عالم، نورِ مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے انعامِ آخرت کی امید رکھے۔

(المسند احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، رقم ۱۷۱۲۳، ج ۶، ص ۷۸،)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم و بردباری سے دھوکہ میں نہ پڑ جائے، جنت و دوزخ تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝** ترجمہ کنز الایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ ...الخ، ۱۸، ج ۴، ص ۴۸)

امیدِ واثق ہے کہ اس نہج پر سوچنے کی برکت سے بہت جلد توبہ کی توفیق مل جائے گی، ان شاء اللہ عزوجل۔

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰه (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

بانجویں وجہ بعدِ توبہ استقامت نہ ملنے کا خوف

بعض لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے آپ پر اعتماد نہیں کہ بعدِ توبہ گناہوں سے بچ پائیں گے یا نہیں؟ اس لئے توبہ کرنے کا کیا فائدہ؟

اس کا حل:

یہ سراسر شیطانی وسوسہ ہے کیونکہ آپ کو کیا معلوم کہ توبہ کرنے کے بعد آپ

زندہ رہیں گے یا نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ توبہ کرتے ہی موت آجائے اور گناہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ وقتِ توبہ آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ ہونا ضروری ہے، گناہوں سے بچنے پر استقامت دینے والی ذات تو رب العالمین کی ہے۔ اگر ارتکابِ گناہ سے محفوظ رہنا نہ بھی نصیب ہوا تو بھی کم از کم گزشتہ گناہوں سے جان تو چھوٹ جائے گی اور سابقہ گناہوں کا معاف ہوجانا معمولی بات نہیں۔ اگر بعدِ توبہ گناہ ہو بھی جائے تو دوبارہ پُرخلوص توبہ کرلینی چاہئے کہ ہوسکتا ہے یہی آخری توبہ ہو اور اسی پر دنیا سے جانا نصیب ہو۔ حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہا، ''اے میرے رب! مجھے تیری عزت وجلال کی قسم! جب تک بندوں کے جسموں میں روح باقی ہے، میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔'' اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا، ''مجھے اپنی عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم! میں ہمیشہ اس وقت تک ان کی مغفرت کرتا رہوں گا، جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۲۳۳، ج ۴، ص ۵۸)

اور حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ ''جب کوئی بندہ گناہ کرلیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ ''اے مولا! میں نے گناہ کرلیا، مجھے معاف کردے۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب عزوجل ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی لیتا ہے، (اے فرشتو! گواہ ہوجاؤ کہ) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جتنا رب عزوجل چاہتا ہے بندہ ٹھہرا رہتا ہے، اس کے بعد پھر کوئی گناہ کرلیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، ''یا الٰہی عزوجل! میں نے پھر گناہ کرلیا، بخش دے۔'' تو رب کریم عزوجل فرماتا ہے کہ میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب

عَزَّوَجَلَّ ہے جو گناہ پر پکڑ بھی لیتا ہے اور معاف بھی کر دیتا ہے، (اے فرشتو! گواہ رہنا کہ) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔''

پھر جتنا رب عَزَّوَجَلَّ چاہے وہ بندہ ٹھہرا رہتا ہے اور پھر مزید گناہ کر بیٹھتا ہے، اور دوبارہ عرض کرتا ہے، ''یارب کریم عَزَّوَجَلَّ! مجھے معاف کر دے۔'' تو رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی لیتا ہے۔ (اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ) میں نے اپنے بندے کی بخشش فرما دی، اب جو چاہے کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب التوحید، رقم ۷۵۰۷، ج ۴، ص ۵۷۵)

اس انداز سے غور وفکر کرنے کی برکت سے مذکورہ رکاوٹ دور ہو جائے گی اور توبہ کرنے میں کامیابی نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

چھٹی وجہ کثرتِ گناہ کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہو جانا

بعض لوگ بدقسمتی سے طویل عرصے تک بڑے بڑے گناہوں مثلاً چوری، قتل، ڈاکے، دہشت گردی وغیرہ میں مبتلاء رہتے ہیں۔ شیطان ان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ اتنے بڑے بڑے گناہوں کے بعد تجھے معافی نہیں ملنے والی.. یا.. اب تیری بخشش ہونا مشکل ہے۔ علمِ دین سے محروم یہ افراد مایوسی کا شکار ہو کر گناہوں پر مزید دلیر ہو جاتے ہیں اور توبہ سے محروم رہتے ہیں۔

اس کا حل:

ایسے بھائیوں سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا

چاہئے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''**لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا** ؕ ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔'' (پ۲۴، الزمر: ۵۳)

رحمتِ خداوندی کس طرح اپنے امیدوار کو آغوش میں لیتی ہے، اس کا اندازہ درجِ ذیل روایات سے لگائیے.....

مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا: ''حق تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے، جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ، رقم ۲۷۵۴، ص ۱۴۷۲)

نورِ مجسم، شاہ بنی آدم ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، ننانوے رحمتیں، اس نے قیامت کے لئے رکھی ہیں اور دنیا میں فقط ایک رحمت ظاہر فرمائی ہے۔ ساری مخلوق کے دل اسی ایک رحمت کے باعث رحیم ہیں۔ ماں کی شفقت ومحبت اپنے بچے پر اور جانوروں کی اپنے بچے پر مامتا، اسی رحمت کے باعث ہے۔ قیامت کے دن ان ننانوے رحمتوں کے ساتھ اس ایک رحمت کو جمع کر کے مخلوق پر تقسیم کیا جائے گا، اور ہر رحمت آسمان وزمین کے طبقات کے برابر ہوگی۔ اور اس روز سوائے ازلی بدبخت کے اور کوئی تباہ نہ ہوگا۔'' (کنز العمال، کتاب التوبۃ، رقم ۱۰۴۰۰، ۴، ص ۱۰۷)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخصوں کو جہنم سے باہر لایا جائے گا۔ حق تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''جو عذاب تم نے دیکھا وہ تمھارے ہی عملوں کے سبب سے تھا، میں اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہوں۔'' پھر ان کو دوبارہ جہنم میں ڈالے جانے کا حکم دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک شخص جلدی جلدی دوزخ کی طرف جائے گا اور کہتا جائے

گا، کہ ''میں گناہوں کے بوجھ سے اتنا ڈر گیا ہوں کہ اب اس حکم کو پورا کرنے میں کوتاہی نہیں کرسکتا۔''

اور دوسرا کہے گا کہ ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں نیک گمان رکھتا تھا اور مجھے امید تھی کہ ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد، دوبارہ دوزخ میں ڈالنا، تیری رحمت گوارا نہ کرے گی۔'' تب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئیگی اوران دونوں کو جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفۃ الجہنم، جلد۴، ص۲۶۹ بتغیر)

پیارے اسلامی بھائیو! انسان سے چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوجائیں لیکن جب وہ نادم ہوکر توبہ کے لئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہوجائے تو اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں چنانچہ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اگر تم گناہ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب التوبۃ، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۴۸، ج۴، ص۴۹۰)

جبکہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب تک بندے کی روح حلقوم تک نہ پہنچ جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، رقم ۴۲۵۳، ج۴، ص۴۹۲)

حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے تھے۔ جب اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: ''میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی

صورت ہے؟'' راہب نے کہا: ''نہیں۔'' اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور سو کا عدد پورا کرلیا۔ پھر اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں سوال کیا تو اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے اس عالم سے کہا: ''میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' اس نے کہا ''ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ فلاں فلاں علاقہ کی طرف جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور اپنے علاقہ کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ برائی کی سرزمین ہے۔''

وہ قاتل اس علاقہ کی طرف چل دیا جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت آ گئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہنے لگے: ''یہ توبہ کے دلی ارادے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف آیا تھا۔'' اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور انہوں نے اسے ثالث مقرر کرلیا۔ اس فرشتے نے ان سے کہا: ''دونوں طرف کی زمینوں کو ناپ لو یہ جس زمین کے قریب ہوگا اسی کا حق دار ہے۔'' جب زمین ناپی گئی تو وہ اس زمین کے قریب تھا جس کے ارادے سے وہ اپنے شہر سے نکلا تھا تو رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔ (کتاب التوابین، توبۃ من قتل مائۃ نفس، ص ۸۵)

امید ہے ان سطور کے مطالعے کے بعد مذکورہ اسلامی بھائی بھی توبہ کرنے کی سعادت پالیں گے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

ساتویں وجہ **بری صحبت میں مبتلاء ہونا**

بعض بھائیوں کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو ''ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھے بھی لے ڈوبیں گے'' کے مصداق ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ نہ خود گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے دوستوں میں سے کسی کو توبہ کی طرف مائل ہونے دیتے ہیں۔ بلکہ اگر کوئی ان کی ''محفل'' سے غیر حاضری کر کے کسی دینی محفل میں شرکت کے لئے چلا جائے اور دوسرے دن انہیں نیکی کی دعوت پیش کرے تو اس کا خوب مذاق اڑاتے ہیں۔

اس کا حل:

پیارے اسلامی بھائیو! ہر صحبت اپنا اثر رکھتی ہے، پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب مجالسۃ الصالحین..الخ، رقم ۲۶۲۸، ص ۱۴۱۴)

اس لئے ہمت کر کے پہلی فرصت میں بری صحبت سے اجتناب کریں کہ اگر ہم ایسے افراد کی صحبت اختیار کئے رہیں گے جو ارتکابِ گناہ میں کسی قسم کی شرم محسوس نہ کریں اور ان کا مطمعِ نظر صرف دنیا ہو تو سچی توبہ کا نصیب ہونا محض ایک خواب ہے۔ لہذا! نیک صحبت اختیار کریں کہ جب ہمیں ایسے اسلامی بھائیوں کی صحبت میسر آئے گی جو اپنے ہر فعل میں اللہ

تعالیٰ کی گرفت کا خیال رکھنے والے ہوں اور عذابِ جہنم کے خوف کی وجہ سے ارتکابِ گناہ سے بچتے ہوں تو ہمارے اندر بھی اِن عمدہ اوصاف کا ظہور ہونا شروع ہوجائے گا۔ پھر ہم بھی جلوت وخلوت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بن جائیں گے اور یہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ ہمیں سابقہ زندگی میں کئے ہوئے گناہوں پر توبہ کرنے کی طرف مائل کرے گا۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

آٹھویں وجہ اپنے بارے میں خوش فہمی کا شکار ہونا

بعض بھائی اس خوش فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ ہم بہت پہلے توبہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، لہذا! ہمیں توبہ کی حاجت نہیں۔

اس کا حل:

ایسے بھائیوں کو چاہیے کہ آئندہ صفحات میں دی گئی توبہ کی شرائط کو پڑھیں اور اپنا محاسبہ کریں کہ کیا واقعی ہم سچی توبہ کر چکے ہیں اور کیا بعدِ توبہ ہم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ امید ہے کہ اس محاسبے کے بعد مذکورہ اسلامی بھائی اپنے خیالات پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے توبہ کی سعادت حاصل کرلیں گے۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

نویں وجہ کسی فتنے کا شکار ہونے کے سبب

بعض بھائی توبہ پر آمادہ ہونے اور بظاہر کوئی رکاوٹ نہ ہونے کے باوجود توبہ سے محروم رہتے ہیں۔ اس کی بڑی اور خفیہ وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی دنیاوی حور کی

''نام نہاد پاکیزہ محبت'' میں مبتلاء ہو چکے ہوتے ہیں، لہذا! انہیں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ توبہ کرنے اور مدنی ماحول اپنانے کے بعد انہیں اپنی من پسند شے سے ہاتھ دھونے پڑیں گے، چنانچہ وہ توبہ کی خواہش کے باوجود توبہ نہیں کر پاتے۔

اس کا حل:

اس قسم کی آزمائش میں مبتلاء بھائیوں کو چاہیے کہ وہ وقتی لذّت کی بجائے اس کے نقصانات مثلاً مال، وقت اور صحت کی بربادی، خاندان کی بدنامی، نیکیوں سے محرومی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ناراضگی وغیرھا پر نگاہ فرمائیں اور ایسے اعمال اختیار کریں جس سے دنیا میں بھی عافیت نصیب ہو اور آخرت میں کامیابی ملے۔ اس آفت سے چھٹکارے کے لئے اپنے ضمیر سے یہ سوال کریں کہ جو جذبات میں کسی کی بہن یا بیٹی کے بارے میں رکھتا ہوں، اگر کوئی دوسرا میری بہن یا بیٹی کے بارے میں بھی ایسے خیالات رکھتا ہو تو کیا مجھے یہ گوارہ ہوگا؟ اس ضمن میں درجِ ذیل حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

ایک نوجوان رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! مجھے زناء کی اجازت دیجئے۔'' یہ سنتے ہی تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''اسے نہ مارو۔'' پھر اسے اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا، ''اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟'' اس نے عرض کی، ''میں اس کو کیسے روا رکھ سکتا ہوں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟'' پھر آپ نے دریافت فرمایا، ''تیری بیٹی

سے اگر اس طرح کیا جائے تو تو اسے پسند کرے گا؟'' عرض کی نہیں۔'' فرمایا،'' اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟'' اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ نے ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرمایا، اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی،'' یا الٰہی عزوجل! اس کے دل کو پاک کر دے، اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔'' اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زناء سے بے زار رہا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ الباھلی، رقم ۲۲۲۷۴، ج۸، ص۲۸۵)

امید ہے کہ اس تفہیم کے بعد مذکورہ اسلامی بھائی توبہ کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

دسویں وجہ دنیاوی ترقی سے محروم ہونے کا خوف

بعض بھائی اس لئے توبہ کی سعادت حاصل نہیں کر پاتے کہ انہیں متوقع طور پر حاصل ہونے والی دنیاوی ترقی سے محرومی کا خوف لاحق ہوتا ہے۔

اس کا حل:

سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:'' دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، رقم ۱۰۵۰۱، ج۷، ص۳۳۸)

لہذا! ایسے اسلامی بھائیوں کو غور کرنا چاہیے کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دینا انہیں سوائے ہلاکت کے کچھ نہ دے گا۔ کیونکہ حدیث میں ہے،'' جو شخص اپنی

دنیا سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے تو (اے مسلمانو!) فنا ہونے والی چیز (یعنی دنیا) کو چھوڑ کر باقی رہنے والی چیز (یعنی آخرت) کو اختیار کرلو۔''

(المسند لامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسی الاشعری، رقم ۱۹۷۱۷، ۷، ص ۱۶۵)

نیز آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کیا حیثیت ہے، اس سلسلے میں فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ملاحظہ ہو: ''اللہ عزوجل کی قسم! دنیا آخرت کے مقابل ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ انگلی کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، رقم الحدیث ۵۱۵۶، ج ۳، ص ۱۰۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

گیارھویں وجہ — اہلِ خانہ کی تنقید

بعض بھائی توبہ کر کے اپنا طرزِ زندگی بدلنا چاہتے ہیں لیکن جونہی وہ کوئی عملی قدم اٹھاتے ہیں ان کے گھر والے آڑے آجاتے ہیں اور انہیں اس طرح ''سمجھاتے'' نظر آتے ہیں کہ دیکھ ابھی تو تم جوان ہو، بڑھاپے میں داڑھی رکھ لینا''، ''ابھی تو تمہاری شادی بھی کرنی ہے اگر تم کسی دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے تو کوئی تمہیں اپنی لڑکی نہیں دے گا'' وغیرہ وغیرہ

اس کا حل:

اس سلسلے میں ذرا سی ہمّت کی ضرورت ہے، اگر ارادہ پختہ ہو اور نگاہ رحمتِ الٰہی پر ہو تو مشکل مراحل بھی بآسانی طے ہو جایا کرتے ہیں۔ لہٰذا! گھر والوں کی تنقید

سے ہرگز مت گھبرائیں اور نہ ہی ان کے ڈرانے پر خوف زدہ ہوں بلکہ ان سے الجھے بغیر گناہوں کو ترک کرنے اور نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔اس ضمن میں شیخِ طریقت امیرِ اہل سنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ ''گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھولوں'' پر عمل کرنا بے حد مفید ثابت ہوگا۔

''گھر میں مدنی ماحول'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے ۱۵ مدنی پھول

۱۔ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔

۲۔ والد یا والدہ کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

۳۔دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

۴۔ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں،ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔

۵۔ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔

۶۔ ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

۷۔اپنے محلّہ کی مسجد میں عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایا کریں کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

۸۔گھر میں اگر نمازوں کی سستی ، بے پردگی ،فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں،سب کو نرمی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی

کیسٹیں سنائیں۔ان شاءاللہ عزوجل ''مدنی'' نتائج برآمد ہوں گے۔

۹۔ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے،صبر صبر اور صبر کیجئے۔اگر آپ زبان چلائیں گے تو ''مدنی ماحول'' بننے کی کوئی امید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔لہذا غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کردیں۔

۱۰۔گھر میں روزانہ (ابوابِ) فیضان سنت کا درس ضرور ضرور دیں یا سنیں۔

۱۱۔ اپنے گھر والوں کی دنیا وآخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیں کہ دعاء مومن کا ہتھیار ہے۔

۱۲۔سسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حسن سلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔

۱۳۔مسائل القرآن ص۲۹۰ پر ہے، ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دعا اوّل وآخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں.ان شآءاللہ عزوجل بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔

(اَللّٰھُمَّ)رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۝ (پ۱۹،الفرقان۷۴)

ترجمہ کنز الایمان۔ اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(۱۴)نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو اس کے سرہانے کھڑے ہوکر ذیل میں دی ہوئی

آیات صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اس کی آنکھ نہ کھلے۔(مدّت ۱۱تا۲۱دن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط بَلۡ ھُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ۙ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ۔ (بلکہ وہ کمال شرف والا ہے لوح محفوظ میں (البروج:۲۱،۲۲)

(اوّل، آخر، ایک مرتبہ درود شریف)

(۱۵) نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تاحصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رخ کر کے ''**یَاشَھِیۡدُ**'' ۲۱ بار پڑھیں (اوّل وآخر، ایک بار درود شریف)۔

مدنی التجا: نافرمانوں کو فرماں بردار بنانے کے لیے اَوراد شروع کرنے سے قبل سیدنا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصال ثواب کے لیے ۲۵ روپے کی دینی کتابیں تقسیم کر دیں۔

بارھویں وجہ شرم وجھجک

کچھ بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی توبہ کی راہ میں مذکورہ رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لیکن وہ پھر بھی یہ سوچ کر توبہ سے محروم رہتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد جب میرا اندازِ زندگی تبدیل ہوگا مثلاً پہلے میں نمازیں قضا کر دیا کرتا تھا مگر بعدِ توبہ پانچ وقت مسجد کا رخ کرتے دکھائی دوں گا، پہلے میں شیو ڈھا بعدِ توبہ میرے چہرے پر سنت مصطفیٰ ﷺ یعنی داڑھی شریف سجی ہوئی نظر آئے گی، پہلے میں خلافِ سنت لباس زیبِ تن کرتا تھا مگر بعدِ توبہ میرے بدن پر سنت کے مطابق لباس دکھائی دے گا، علی ھذا القیاس،.....تو لوگ مجھے عجیب نگاہوں سے دیکھیں گے اور مجھے شرم محسوس ہوگی۔

اس کا حل:

اس قسم کے ''شرمیلے بھائیوں'' کی خدمت میں عرض ہے کہ یقیناً یقیناً یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ آج ان لوگوں کی پرواہ کرتے ہوئے اگر آپ

نیکی کے راستے پر چلنے سے کتراتے رہے اور سنّتوں سے منہ موڑتے رہے لیکن کل جب قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اپنا نامۂ اعمال پڑھ کر سنانا پڑے گا اور اگر اس میں گناہ ہی گناہ ہوئے تو کس قدر شرم آئے گی۔ لہذا! آخرت میں شرمندہ ہونے سے بچنے کے لئے دنیا کی عارضی شرم وجھجک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوراً توبہ کی سعادت حاصل کر لینی چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یاد رکھئے کہ ٹھنڈی آہیں بھرنے .. یا .. اپنے گالوں پر چپت مارنے .. یا .. اپنے ناک اور کانوں کو ہاتھ لگانے .. یا .. اپنی زبان دانتوں تلے دبا لینے .. یا .. سر ہلاتے ہوئے ''توبہ، توبہ، توبہ'' کی گردان کرنے کا نام توبہ نہیں ہے بلکہ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ بندہ کسی گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جان کر اس پر نادِم ہوتے ہوئے رب عزوجل سے معافی طلب کرے اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے بچنے کا پختہ ارادہ کرتے ہوئے، اس گناہ کے ازالہ کے لئے کوشش کرے، یعنی نماز قضا کی تھی تو اب ادا بھی کرے، چوری کی تھی یا رشوت لی تھی تو بعدِ توبہ وہ مال اصل مالک یا اس کے ورثاء کو واپس کرے یا معاف کروالے اور ان دونوں (یعنی اصل مالک یا ورثاء) کے نہ ملنے کی صورت میں اصل مالک کی طرف سے راہِ خدا میں صدقہ کر دے۔ **علی ھذا القیاس** (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰، نصف اول، ص ۹۷)

پیارے اسلامی بھائیو!

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن کئی توبہ کرنے والے ایسے ہوں گے جن کو گمان ہوگا کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں، حالانکہ وہ توبہ کرنے والے نہیں ہیں۔ یعنی توبہ کا طریقہ اختیار نہیں کیا، ندامت نہیں ہوئی، گناہوں سے رک جانے کا عزم نہیں کیا، جن پر ظلم کیا ہے ان سے معاف نہیں کرایا اور نہ ان کو حق دیا بشرطیکہ ممکن تھا، البتہ! جس نے کوشش کی اور ناکامی کی صورت میں اہل حقوق کے لیے استغفار کیا، تو امید ہے کہ اللہ عزوجل اہل حقوق کو راضی کر کے اسے چھڑا لے گا۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص۶۲)

توبہ کی شرائط

شرح فقہ اکبر میں ہے: ''مشائخ عظام نے فرمایا کہ توبہ کے تین ارکان ہیں۔ (۱) ماضی پر ندامت۔ (۲) حال میں اس گناہ کو چھوڑ دینا۔ (۳) اور مستقبل میں اس کی طرف نہ لوٹنے کا پختہ ارادہ۔ یہ شرائط اس وقت ہوں گی کہ جب یہ توبہ ایسے گناہوں سے ہو کہ جو توبہ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوں جیسے شراب پینا۔

اور اگر اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی پر توبہ کی ہے جیسے نماز، روزے اور زکوۃ تو ان کی توبہ یہ ہے کہ اولاً ان میں کمی پر نادم وشرمندہ ہو پھر اس بات کا پکا ارادہ کرے کہ آئندہ انہیں فوت نہ کرے گا اگرچہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے کے ساتھ ہو پھر تمام فوت شدہ کو قضا کرے۔

اور اگر توبہ ان گناہوں پر تھی کہ جن کا تعلق بندوں سے ہے، پس اگر وہ توبہ

مظالم اموال سے تھی تو یہ توبہ ان چیزوں کے ساتھ ساتھ کہ جن کو ہم حقوق اللہ میں پہلے بیان کر چکے ہیں، مال کی ذمہ داری سے نکلنے اور مظلوم کو راضی کرنے پر موقوف ہوگی، اس صورت کے ساتھ کہ یا تو ان سے اس مال کو حلال کروالے (یعنی معاف کروالے) یا انہیں لوٹا دے، یا (اگر وہ نہ ہوں تو) انہیں (دے کہ) جو ان کے قائم مقام ہوں جیسے وکیل یا وارث وغیرہ۔

اور قنیہ میں ہے کہ: ''ایک شخص پر کچھ ایسے لوگوں کے دَین مثلاً غصب شدہ چیز، مظالم اور دیگر جرائم ہیں کہ جن کو یہ نہیں پہچانتا، تو ادائیگی کی نیت سے دیون کی مقدار مال، فقیروں پر صدقہ کرے، (پھر) اگر وہ انہیں، اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے بعد پائے تو ان سے معافی طلب کرے۔''

اور اگر توبہ ایسے مظالم سے ہو کہ جو اعراض (یعنی کسی کی عزت سے تعلق رکھتے) ہیں جیسے زنا کی تہمت لگانا اور غیبت، تو ان کی توبہ میں، حقوق اللہ کے سلسلے میں بیان کردہ چیزوں کے علاوہ یہ ہے کہ جن پر تہمت لگائی یا جن کی غیبت کی انہیں اس بات کی خبر دے کہ جو اس نے ان کے بارے میں کہی تھی اور (پھر) ان سے معافی طلب کرے۔ پھر اگر یہ دشوار ہو تو ارادہ کرے کہ جب بھی ان کو پائے گا تو معافی طلب کرے گا۔ پھر اگر یہ عاجز آ جائے بایں طور کہ مظلوم مر گیا تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرے اور اس کے فضل وکرم سے امید رکھے کہ وہ اس کے مدمقابل کو اپنے احسان کے خزانوں کے ذریعے، اس سے راضی فرما دے گا، کیونکہ وہ جواد، کریم، رؤف اور رحیم ہے۔''

(فتاوی رضویہ ج ۱۰، نصف اول، ص ۹۷)

مشائخ کرام رحمہم اللہ کی تصریح کے مطابق توبہ کے لئے چار امور کا ہونا ضروری ہے۔

(i) پہلے اس گناہ کا ارتکاب ہو چکا ہو،

(ii) اس گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھ کر اس پر نادم ہو،

(iii) اسے آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے،...اور...

(iv) اس گناہ کی تلافی کرے۔

ان شرائط کی تفصیل

(i) پہلے اس گناہ کا ارتکاب ہو چکا ہو:

یعنی توبہ سے ماضی میں کئے گئے گناہ معاف ہوں گے نہ کہ زمانۂ مستقبل میں ارتکاب گناہ کی اجازت ملے گی ،لہذا! آئندہ زمانے میں گناہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوئے اس پر پیشگی توبہ کرنا، پھر گناہ کرنا بہت بڑی جرأت ہے، کیا معلوم کہ انسان گناہ کرنے کے بعد توبہ کرنے کے لئے زندہ رہے گا بھی یا نہیں؟

(ii) اس گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھ کر اس پر نادم ہو:

توبہ گناہ کو چھوڑنے کا نام ہے اور کسی چیز کو چھوڑنا اسی وقت ممکن ہے جب اس کی پہچان ہو، لہذا! سب سے پہلے گناہوں کی معرفت کا ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ جب تک بندہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا اس سے توبہ کیسے کرے گا؟ گناہوں کی معرفت کے لئے سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ''احیاء العلوم'' اور علامہ شمس الدین ذھبی علیہ الرحمۃ کی تالیف ''کتاب الکبائر''، مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' اور ''رسائل امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی'' کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

نیز توبہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کسی گناہ کو اس لئے چھوڑے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، لہذا! اگر کسی شخص کے خوف یا طبعی نقصان کی وجہ سے کسی گناہ کو ترک کیا مثلاً جگر کے امراض کی وجہ سے شراب نوشی ترک کی یا بدنامی کے خوف سے زناء کرنا چھوڑ دیا تو ایسا شخص تائب نہیں کہلائے گا اور نہ ہی اسے توبہ کا ثواب اور فضائل حاصل ہوں گے اگرچہ گناہ کو چھوڑنا بھی ایک سعادت ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ ندامتِ قلبی کس طرح حاصل ہو کیونکہ قلبی جذبات پر تو انسان کا اختیار نہیں؟ اس کے لئے درج ذیل گزارشات پر عمل کریں،.....

(۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس طرح غور وفکر کریں کہ ''اس نے مجھے کروڑہا نعمتوں سے نوازا مثلاً مجھے پیدا کیا،..... مجھے زندگی باقی رکھنے کے لئے سانسیں عطا فرمائیں،..... چلنے کے لئے پاؤں دیئے.....، چھونے کے لئے ہاتھ دیئے.....، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں.....، سننے کے لئے کان دیئے.....، سونگھنے کے لئے ناک دی.....، بولنے کے لئے زبان عطا کی اور کروڑہا ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن پر آج تک میں نے کبھی غور نہیں کیا۔'' پھر اپنے آپ سے یوں سوال کرے: ''کیا اتنے احسانات کرنے والے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرنا مجھے زیب دیتا ہے؟''

(۲) گناہوں کے انجام کے طور پر جہنم میں دیئے جانے والے عذابِ الٰہی کی شدت کو اپنے دل ودماغ میں حاضر کریں مثلاً سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ

''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، رقم ۴۶۷، ص ۱۳۴)

''اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہو جائیں۔''

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء فی صفۃ شراب اھل النار، رقم ۲۵۹۳، ج ۴، ص ۲۶۳)

''دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں' یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے ہوئے خچروں کے مثل بچھو ہیں تو ان کے ایک مرتبہ کاٹنے کا درد چالیس سال تک رہے گا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ، بن الحارث بن جزء الزبیدی، رقم ۱۷۷۲۹، ج ۶، ص ۲۱۷)

''تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم روشن کرتا ہے، جہنم کی آگ سے ستر درجے کم ہے۔'' یہ سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! جلانے کے لئے تو یہی کافی ہے؟'' ارشاد فرمایا ''وہ اس سے اُنہتر (۶۹) درجے زیادہ ہے، ہر درجے میں یہاں کی آگ کے برابر گرمی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب فی شدۃ حرنار جھنم، رقم ۲۸۴۳، ص ۱۵۲۳)

پھر اپنے آپ سے یوں مخاطب ہوں: ''اگر مجھے جہنم میں ڈال دیا گیا تو میرا یہ نرم ونازک بدن اس کے ہولناک عذابات کو کس طرح برداشت کر پائے گا؟ جبکہ جہنم میں پہنچنے والی تکالیف کی شدت کے سبب انسان پر نہ تو بے ہوشی طاری ہوگی اور نہ ہی اسے موت آئے گی۔ آہ! وہ وقت کتنی بے بسی کا ہوگا جس کے تصور سے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔ کیا یہ رونے کا مقام نہیں؟ کیا اب بھی گناہوں سے وحشت محسوس نہیں ہوگی اور دل میں نیکیوں کی محبت نہیں بڑھے گی؟ کیا اب بھی بارگاہِ خداوندی عزوجل میں سچی توبہ پر دل مائل نہیں ہوگا؟''

امید ہے کہ بار بار اس انداز سے فکرِ مدینہ کرنے کی برکت سے دل میں ندامت پیدا ہو جائے گی اور سچی توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

(iii) گناہ کو آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کیا جائے:

یعنی اپنے دل میں اس بات کا پختہ اور مضبوط ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ چنانچہ اگر کوئی شخص فی الحال تو گناہ چھوڑ دے لیکن دل میں ہو کہ دوبارہ اگر موقع ملا تو کرلوں گا یا سرے سے اس گناہ کو چھوڑنے کا ارادہ متزلزل ہو تو ایسا شخص وقتی طور پر گناہوں سے رک جانے کے باوجود تائب نہیں کہلائے گا بلکہ گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنے والوں کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے مذاق کرنے والا قرار دیا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل کا مذاق اُڑانے والے کی طرح ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، رقم ۷۱۷۸، ج ۵، ص ۴۳۶)

(iv) گناہوں کی تلافی کرے:

اس سلسلے میں انسان کو چاہیے کہ بالغ ہونے سے لے کر اب تک اپنی تمام سابقہ زندگی کے ہر لمحے، ہر گھڑی، ہر دن، ہر سال کا تفصیلی محاسبہ کرے کہ وہ کن کن گناہوں اور کوتاہیوں میں ملوث رہا ہے؟ اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھ پاؤں، پیٹ، زبان، دل، شرم گاہ اور دیگر اعضاء سے کون کون سے گناہ سرزد ہوئے ہیں؟ اس غور وفکر کے نتیجے میں سامنے آنے والے گناہوں کی ممکنہ طور پر چھ (6) قسمیں بن سکتی ہیں،.....

(۱) بعض گناہ وہ ہوں گے جن کا تعلق حقوق اللہ عزوجل سے ہوتا ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج، قربانی اور زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی میں سستی کرنا، بدنگاہی کرنا، قرآنِ پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، فحش گانے سننا وغیرھا۔

(۲) بعض ایسے ہوں گے جن کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہوتا ہے۔ جیسے

چوری، غیبت، چغلی، اذیت دینا، ماں باپ کوستانا، امانت میں خیانت کرنا، قرض لے کر دبالینا وغیرھا۔

(۳) ان میں سے بعض گناہ وہ ہوں گے جن کا تعلق انسان کے ظاہر سے ہوتا ہے، مثلاً قتل کرنا وغیرہ اور بعض وہ ہوں گے جن کا تعلق انسان کے باطن سے ہوتا ہے مثلاً بدگمانی کرنا، کسی سے حسد کرنا، تکبر میں مبتلاء ہونا وغیرہ۔

(۴) بعض گناہ وہ ہوں گے جو صرف توبہ کرنے والے کی ذات تک محدود ہوں گے، مثلاً خود شراب پینا اور بعض ایسے ہوں گے جن کی طرف اس شخص نے کسی دوسرے کو راغب کیا ہوگا، اسے گناہِ جاریہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً کسی کو شراب نوشی کی ترغیب دینا یا فحش ویب سائٹ دیکھنے کی ترغیب دینا وغیرہ۔

(۵) بعض گناہ ایسے ہوں گے جو پوشیدہ طور پر کئے ہوں گے مثلاً اپنے کمرے میں فحش فلمیں دیکھنا جبکہ کچھ گناہ وہ ہوں گے جو اعلانیہ کئے ہوں گے مثلاً داڑھی منڈانا، سرعام شراب پینا وغیرہ

(۶) کچھ گناہ ایسے ہوں گے جن کے ارتکاب پر آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہوکر کافر ہوجاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کو ظالم کہنا، سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا۔

اس تقسیم کی بنا پر توبہ بھی مختلف نوعیت کی ہوگی۔ چنانچہ

(1) حقوق اللہ ﷻ سے تعلق رکھنے والے گناہ اگر کسی عبادت میں کوتاہی کی وجہ سے سرزد ہوں تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان عبادات کی قضا بھی واجب ہے مثلاً اگر نمازیں فوت ہوئی ہوں یا رمضان کے روزے چھوٹے ہوں تو ان کا حساب لگائے اور ان

کی قضا کرے، اگر زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہوتو حساب لگا کر ادائیگی کرے، اگر حج فرض ہوجانے کے باوجود ادا نہیں کیا تھا تو اب ادا کرے، کبھی قربانی واجب ہوئی لیکن نہیں کی تو قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرے۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۵، ص ۱۳۸)

اور اگر گناہوں کا تعلق عبادات میں کوتاہی سے نہ ہومثلاً بدنگاہی کرنا، شراب نوشی کرنا وغیرہ، تو اِن پر ندامت وحسرت کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کرے اور نیکیاں کرنے میں مشغول ہوجائے۔

(2) بندوں کے حقوق سے متعلق گناہ اگر ان کی عزت وآبرو میں دست اندازی کی وجہ سے سرزد ہوئے ہوں مثلاً کسی کو گالی بکی تھی یا تہمت لگائی تھی یا ڈرایا دھمکایا تھا،.....تو توبہ کی تکمیل اللہ تعالیٰ اور اس مظلوم سے معافی طلب کرنے سے ہوگی۔

اور اگر مالی معاملہ میں شریعت کی خلاف ورزی کی وجہ سے گناہ واقع ہوا تھا مثلاً امانت میں خیانت کی تھی یا قرض لے کر دبا لیا تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس مظلوم سے معافی طلب کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اس کا مال بھی لوٹائے اور اگر وہ شخص انتقال کر گیا ہوتو اس کے ورثاء کو دے دے یا پھر اس شخص یا اس کے ورثاء سے معاف کروالے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اتنا مال اس مظلوم کی طرف سے اس نیت کے ساتھ صدقہ کردے کہ اگر وہ شخص یا اس کے ورثاء بعد میں مل گئے اور انہوں نے اپنے حق کا مطالبہ کیا تو میں انہیں ان کا حق لوٹادوں گا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے۔

(3) ظاہری گناہوں سے توبہ کا طریقہ تو اوپر گزر چکا لیکن باطنی گناہوں سے بھی توبہ کرنے سے ہرگز غفلت نہ کرے۔ چنانچہ اپنے دل پر غور کرے اور اگر حسد، تکبر، ریاء کاری، بغض، کینہ، غرور، شماتت، اپنی ذات کے لئے غصہ کرنا اور بدگمانی جیسے

گناہ دکھائی دیں تو نادم وشرمسار ہوکر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں معافی طلب کرے۔

(4) جو گناہ اس کی ذات تک محدود ہوں ان سے مذکورہ طریقے کے مطابق توبہ کرے اور اگر گناہِ جاریہ کا ارتکاب کیا ہو تو جس طرح اس گناہ سے خود تائب ہوا ہے اس کی ترغیب دینے سے بھی توبہ کرے اور دوسرے شخص کو جس طرح گناہ کی رغبت دی تھی اب توبہ کی ترغیب دے، جہاں تک ممکن ہو نرمی یا سختی سے سمجھائے، اگر وہ مان جائے تو فبہا ورنہ یہ بریٔ الذمہ ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱۰، نصف اول، ص۹۷)

(5) جو گناہ بندے اور اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ہو یعنی کسی پر ظاہر نہ ہوا ہو تو اس کی توبہ پوشیدہ طور پر کرے یعنی اپنا گناہ کسی پر ظاہر نہ کرے اور اگر گناہ اعلانیہ کیا ہو تو اس کی توبہ بھی اعلانیہ کرے یعنی جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا تھا ان کے سامنے توبہ کرے یا اتنی تعداد میں دوسرے لوگوں کے سامنے توبہ کرلے یا کسی حرج کی بنا پر کم از کم دو افراد کے سامنے توبہ کرلے تو اس کی توبہ صحیح مانی جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱۰، نصف اول، ص۲۵۵)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہاں تک ممکن ہو اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف لازم کرلو، ہر شجر کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہو اور جب کوئی برا کام کر بیٹھو تو ہر برے کام کے لیے نئی توبہ کرو، اگر گناہ خفیہ کیا ہو تو توبہ بھی خفیہ کرو اور اگر گناہ علانیہ ہے تو توبہ بھی علانیہ کرو۔'' (المعجم الکبیر، رقم۳۳۱، ج۲۰، ص۱۵۹)

کنز العمال میں ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ اور اعلانیہ کی اعلانیہ۔''

(کنز العمال، کتاب التوبۃ، الفصل الاول فی فضلھا..الخ، رقم۱۰۲۴۴، ج۴، ص۹۲)

(6) اگر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کلمۂ کفر یا کوئی ایسا فعل صادر ہوجائے جس سے انسان کافر ہوجاتا ہے تو فوراً توبہ کر کے تجدید ایمان کر لینی چاہیے جس کا طریقہ نیچے دیا گیا ہے،

تجدید ایمان کا طریقہ

(از بانی دعوت اسلامی مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

دل کی تصدیق کے بغیر صرف زبانی توبہ کافی نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی نے کفر بک دیا، اس کو دوسرے نے بہلا پھسلا کر اس طرح توبہ کروادی کہ کفر بکنے والے کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فلاں کفر کیا تھا، یوں توبہ نہیں ہوسکتی، اس کا کفر بدستور باقی ہے۔ لہذا جس کفر سے توبہ مقصود ہو وہ اسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس کفر کو کفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اس کفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو جو کفر سرزد ہوا توبہ میں اس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے ویزا فارم پر اپنے آپ کو عیسائی لکھ دیا وہ اس طرح کہے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو ویزا فارم میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا ہے اس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں)۔'' اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدید ایمان بھی۔ اگر معاذ اللہ کئی کفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے جو جو کفریات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں'' پھر کلمہ پڑھ لے، (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کریں: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھ سے کوئی کفر ہوگیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں'' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیں۔

(رسالہ ''۲۸ کلمات کفر''، ص ۷، ۹)

توبہ کرنے کا ایک طریقہ

توبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تنہائی میں دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھے پھر اپنی نافرمانیوں اور رب تعالیٰ کے احسانات، اپنی ناتوانی اور جہنم کے عذابات کو یاد کر کے آنسو بہائے، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لے۔ اس کے بعد توبہ کی شرائط کو مدِنظر رکھتے ہوئے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی طلب کرے اور کچھ اس طرح سے دعا کرے:

''اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ نافرمان بندہ جس کا رُواں رُواں گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے، تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے دن کے اجالے میں رات کے اندھیرے میں، پوشیدہ اور اعلانیہ، دانستہ اور نادانستہ طور پر تیری نافرمانیاں کی ہیں، یقیناً میں نے تجھے ناراض کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن اے مولا عَزَّوَجَلَّ! تُو غفور ورحیم ہے، تُو بندے پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو نے میرے گناہوں پر پکڑ فرمائی تو مجھے نارِ جہنم میں جلنا پڑے گا جس کا عذاب لمحہ بھر کے لئے بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں صدقِ دل سے تیری بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میری ناتوانی پر رحم فرما، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے مولا عَزَّوَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی توفیق دے، جو عبادات ادا ہونے سے رہ گئیں انہیں ادا کرنے

کی ہمت دے دے، جن بندوں کے حقوق میں نے تلف کئے ان سے بھی معافی مانگنے کا حوصلہ عطا فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ہر شے پر قادر ہے، تُو انہیں مجھ سے راضی فرمادے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے پر استقامت عطا فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

یارب عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شہنشاہِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بنا دے

اس کے بعد اس جگہ سے اس یقین سے اٹھے کہ رحیم وکریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اس کی توبہ قبول فرمالی ہے۔ پھر ایک نئے عزم کے ساتھ نئی اور پاکیزہ زندگی کا آغاز کرے اور سابقہ گناہوں کی تلافی میں مصروف ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

توبہ کی قبولیت کیسے معلوم ہو؟

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ایک عالم سے پوچھا گیا: ایک آدمی توبہ کرے، تو کیا اسے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ فرمایا: ''اس میں حکم تو نہیں دیا جاسکتا، البتہ اس کی علامت ہے، اگر اپنے آپ کو آئندہ گناہ سے بچتا دیکھے اور یہ دیکھے کہ دل خوشی سے خالی ہے اور رب تعالیٰ کے سامنے نیک لوگوں سے قریب ہو، بروں سے دور رہے تھوڑی دنیا کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت عمل کو تھوڑا جانے، دل ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض میں منہمک رہے، زبان کی حفاظت

کرے، ہر وقت غور وفکر کرے، جو گناہ کر چکا ہے اس پر غم وغصہ اور شرمندگی محسوس کرے (تو سمجھ لو کہ توبہ قبول ہوگئی)۔'' (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۹)

توبہ کے بعد کیا کرے؟

سب سے پہلا کام یہ کرے کہ کسی طرح گناہوں کی معرفت حاصل کرے تاکہ مستقبل میں کسی قسم کے گناہ کے ارتکاب سے بچ سکے۔ پھر ان گناہوں سے مکمل پرہیز کرے اور ہر اس کام سے بچے جو گناہ کی طرف لے جانے والا ہو۔ اس کے علاوہ کثرت سے نیکیاں کرنے میں مشغول ہو جائے کہ نیکیوں کے نور سے گناہوں کی تاریکی جاتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ** ترجمہ کنز الایمان: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (پ ۱۲، ھود: ۱۱۴)

مدنی آقا ﷺ نے بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''گناہ کے پیچھے نیکی لاؤ وہ اس کو مٹا دے گی۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ذر الغفاری، رقم ۲۱۴۶۰، ج ۸، ص ۹۲)

حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کی مثال جو پہلے برائیوں میں مشغول تھا پھر نیک اعمال کرنے لگا، اس شخص کی طرح ہے کہ جس کے بدن پر تنگ زِرّہ ہو جو اس کی گردن گھونٹ رہی ہو۔ پھر اس نے ایک نیک عمل کیا تو اس زِرّہ کا ایک حلقہ کھل گیا۔ پھر دوسرا نیک کام کیا تو دوسرا حلقہ کھل گیا (اور پھر نیک عمل کرتا چلا گیا) حتی کہ وہ تنگ زرہ کھل کر زمین پر آ گری۔''
(المعجم الکبیر، رقم ۷۸۳، ج ۱۷، ص ۲۸۴)

اگر دل دوبارہ گناہوں کی طرف مائل ہوتو؟

پیارے اسلامی بھائیو! توبہ کے بعد گناہوں کی طرف میلان ہونا یقیناً بہت بڑی آزمائش ہے۔انسان کو چاہئیے کہ اس میلان پر قابو پانے کے لئے اپنے گناہوں کو پیشِ نظر رکھے اوردل میں ندامت کی آگ کو جلائے رکھے ،اس کی تپش نفس کی خواہشات کا قلع قمع کردے گی ،ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔اس سلسلے میں اکابرین کا طرزِعمل ملاحظہ ہو،.....

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک رات اپنے گھر کی چھت پر پہنچے اور دیوار کو تھام کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ کے پیشاب میں خون آنے لگا۔جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا،''دو چیزوں کی وجہ سے، ایک یہ کہ آج میں خدا عَزَّوَجَلَّ کی عبادت نہ کرسکا،دوسری یہ کہ بچپن میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہوگیا تھا، چنانچہ میں ان دونوں چیزوں سے اس قدر خوف زدہ تھا کہ میرا دل خون ہوگیا اور پیشاب کے راستے سے خون آنے لگا۔''

(تذکرۃ الاولیاء،باب چہاردہم ذکر بایزید بسطامی،ج۱،ص۱۳۳)

منقول ہے کہ حضرت سیدنا حسن بصری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بچپن میں ایک گناہ سرزد ہوگیا تھا۔آپ جب بھی کوئی نیا لباس سلواتے تو اس کے گریبان پر وہ گناہ درج کردیتے۔ اوراکثر اس کو دیکھ کر اس قدر گریہ وزاری کرتے کہ آپ پر غشی طاری ہوجاتی۔

(تذکرۃ الاولیاء،باب سوم،ذکر حسن بصری،ج۱،ص۳۹)

حضرت سیدنا کُہمَس بن حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا،''مجھ سے ایک گناہ سرزد ہوگیا تو میں چالیس برس تک روتا رہا۔''لوگوں نے پوچھا،''ابوعبداللہ! وہ کون سا گناہ تھا؟''تو

آپ نے فرمایا، ''ایک دفعہ میرا دوست مجھ سے ملنے آیا تو میں نے اس کے لئے مچھلی پکائی اور جب وہ کھانا کھا چکا تو میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار سے مٹی لے کر اپنے مہمان کے ہاتھ دُھلائے تھے۔'' (منہاج العابدین الی جنۃ رب العالمین، العقبۃ الثانیۃ، ص ۳۵۔۳۶)

توبہ کے بعد گناہ سرزد ہو جائے تو کیا کرے؟

جس شخص نے صدقِ دل سے توبہ کر لی ہو پھر وہ دانستہ یا نادانستہ طور پر غلبۂ شہوت وغیرہ کی وجہ سے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اسے چاہئیے کہ دوبارہ توبہ کرنے میں دیر نہ کرے کیونکہ بعدِ توبہ گناہ کا صدور ایک مصیبت ہے تو دوبارہ توبہ نہ کرنا اس سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے۔ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جب کوئی بندہ مؤمن گناہ کر لیتا ہے، تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، لیکن جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلبِ مغفرت کرتا ہے، تو اس کا قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ گناہ کرتا رہے (یعنی درمیان میں توبہ نہ کرے) تو یہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ پڑ جاتا ہے۔ پس یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرح فرمایا ہے:

''**كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝** ترجمہ کنز الایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔'' (پ ۳۰، المطففین: ۱۴)

(جامع الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطففین، رقم ۳۳۴۵، ج ۵، ص ۲۲۰)

ایک بزرگ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ کیچڑ میں کپڑوں کو بچاتے ہوئے کیچڑ میں چل رہے تھے تاکہ پاؤں پھسل نہ جائے۔ لیکن پھر بھی ان کا پاؤں پھسل گیا اور وہ گر گئے۔ وہ کھڑے ہوئے اور روتے روتے کیچڑ کے درمیان چلنے لگے وہ کہہ

رہے تھے کہ: ''بندے کی یہ ہی مثال ہے وہ گناہ سے بچتا اور کنارہ کش رہتا ہے حتی کہ وہ ایک یا دو گناہوں میں جا پڑتا ہے، اس وقت وہ گناہوں میں ڈوب جاتا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گناہ کی فوری سزا یہ ہے کہ وہ دوسرے گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب التوبۃ، الرکن الرابع فی دواء التوبۃ وطریق العلاج، ج۴، ص۶۷)

توبہ پر استقامت کیسے پائیں؟

عبادات کی ادائیگی اور ارتکابِ گناہ سے بچنے پر استقامت اختیار کرنا عموماً دشوار محسوس ہوتا ہے۔ لیکن یہ دشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں استقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو۔ لہذا! اگر ہم تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں گے تو ہمیں کثیر اسلامی بھائی اجتماعی طور پر عبادات پر استقامت پزیر دکھائی دیں گے جس کی برکت سے حیرت انگیز طور پر ہم بھی کسی قسم کی مشقت کے احساس کے بغیر عبادات اور پرہیزِ گناہ پر استقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ ان شاءاللہ عزوجل

چنانچہ ہمیں چاہئے کہ توبہ پر استقامت پانے کے لئے بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کریں اور باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرمدینہ یعنی اپنے محاسبے کے ذریعے کارڈ پر کر کے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ ان شاءاللہ عزوجل!

ہماری زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول ﷺ کے بے شمار مدنی قافلے ۱۲ماہ، ۳۰دن، ۱۲دن اور ۳دن کے لئے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا عزوجل کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول ﷺ کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

اس کے علاوہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹیں۔

توبہ کرنے والوں کے واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بطورِ ترغیب توبہ کرنے والوں کے چند منتخب واقعات ملاحظہ ہوں کہ کس طرح رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ نے تائبین (یعنی توبہ کرنے والوں) کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

﴿1﴾ ایک حبشی کی توبہ

ایک حبشی نے سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی، ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے گناہ بے شمار ہیں، کیا میری توبہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قبول ہوسکتی ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''کیوں نہیں۔'' اس نے عرض کی، ''کیا وہ مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھتا بھی رہا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''ہاں! وہ سب کچھ دیکھتا رہا ہے۔'' یہ سن کر حبشی نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گرتے ہی دم توڑ گیا۔

(کیمیائے سعادت، رکن چہارم منجیات، اصل ششم مقام دوم در مراقبت، ج۲، ص۸۸۶)

﴿2﴾ ایک زانیہ کی توبہ

حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک عورت اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اسے زنا کا حمل تھا۔ وہ عرض کرنے لگی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں وہ کام (یعنی زنا) کر بیٹھی ہوں جس پر حد واجب ہوتی ہے، آپ مجھ پر حد قائم فرمادیں۔'' رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کے ولی کو بلا کر ارشاد فرمایا: ''اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب وضعِ حمل ہوجائے تو اسے میرے پاس لے آنا۔''

پھر ایسا ہی ہوا (یعنی وضعِ حمل کے بعد ولی اسے لے کر حاضرِ خدمت ہوگیا) تو رسول اللہ

ﷺ نے حکم دیا کہ: ''اسے اس کے کپڑوں کے ساتھ باندھ دیا جائے۔'' پھر اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر سرور دو عالم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھ دی حالانکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا؟'' اس پر حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی یہ توبہ اہل مدینہ کے ستر افراد پر تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے (یعنی ان کی مغفرت ہو جائے) اور کیا تم اس سے افضل کوئی عمل پاتے ہو کہ اس نے اپنی جان خود اللہ عزوجل کے لیے پیش کر دی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسہ بالزنی، رقم ۱۶۹۶، ص ۹۳۳)

﴿3﴾ ایک گلوکار کی توبہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن مضافاتِ کوفہ سے گزر رہے تھے۔ ان کا گزر فاسقین کے ایک گروہ پر ہوا، جو شراب پی رہے تھے۔ زاذان نامی ایک گوّیا ڈھول پر ہاتھ مار مار کر انتہائی خوبصورت آواز میں گا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا: ''کتنی خوبصورت آواز ہے کاش! کہ یہ قرآن کریم کی تلاوت میں استعمال ہوتی۔'' اور سر پر چادر ڈال کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔ زاذان نے جب آپ کو دیکھا تو لوگوں سے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' لوگوں نے بتایا: ''حضور نبی رحمت ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔'' اس نے پوچھا: ''انہوں نے کیا کہا۔'' بتایا گیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ: ''کتنی میٹھی آواز ہے، کاش کہ قرأت قرآن کے لیے ہوتی۔'' یہ بات سنتے ہی اس کے دل پر رعب سا چھا گیا۔ اپنے بربط کو زمین پر پٹخ کر توڑ دیا۔ کھڑا ہوا اور جلدی سے انہیں

جالیا۔اپنی گردن میں رومال ڈالا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے رونے لگ گیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے گلے سے لگایا اور دونوں رونا شروع ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں ایسے شخص کو کیوں نہ محبوب سمجھوں جسے اللہ عزوجل نے محبوب بنا لیا ہو۔'' سیدنا زاذان رضی اللہ عنہ نے گناہوں سے توبہ کی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کر لی۔قران کریم اور دیگر علوم سیکھے۔حتی کہ علم میں امام بن گئے۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کئی روایات حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔''

(تنبیہ الغافلین، باب آخر من التوبۃ، ص ۶۳)

﴿4﴾ حرامی بچے کو مارنے والی عورت کی توبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز عشاء پڑھ کر جا رہا تھا کہ راستہ میں نقاب اوڑھے ایک عورت کھڑی تھی۔ کہنے لگی ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے گناہ کیا ہے کیا توبہ ہو سکتی ہے۔'' میں نے پوچھا: ''کیا گناہ کیا ہے؟'' کہنے لگی: ''میں نے زنا کروایا اور حرامی بچے کو قتل کر ڈالا۔'' یہ سن کر میں نے کہا کہ: ''تو خود بھی ہلاک ہو گئی اور ایک جان کو بھی ہلاک کر دیا، تیرے لیے کوئی توبہ نہیں۔'' یہ سن کر اس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی۔

میں چل پڑا راستہ میں خیال آیا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے اس طرح مسئلہ بتانا اچھا نہیں۔میں نے صبح ہی صبح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر رات والا واقعہ گوش گزار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ''**اِنَّا لِلّٰہِ**'' پڑھی اور فرمایا: ''قسم بخدا! اے ابو ہریرہ تو خود بھی ہلاک ہو گیا اور ایک نفس کو بھی ہلاک کر ڈالا۔شرعی حکم بتاتے ہوئے یہ آیت

تیرے سامنے نہ تھی:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ج ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے۔'' (پ۱۹، الفرقان:۶۸)

''**فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا 0** ترجمہ کنزالایمان: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (پ۱۹، الفرقان:۷۰)

یہ سن کر میں آپ ﷺ کی بارگاہ سے نکل کر مدینہ شریف کی گلیوں میں دوڑ دوڑ کر کہتا تھا کہ ہے کوئی جو مجھے فلاں فلاں اوصاف والی عورت کے بارے میں بتائے۔ حتی کہ رات کے وقت مجھے وہ عورت اسی جگہ ملی۔ میں نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے'' اب اس نے خوشی سے چیخ ماری اور کہنے لگی: ''میرا ایک باغیچہ ہے جسے میں اپنے گناہ کے کفّارہ کے طور پر مساکین کے لیے صدقہ کرتی ہوں۔'' (تنبیہ الغافلین، باب آخر من التوبۃ، ص۶۰۔۶۱)

﴿5﴾ شرابی نوجوان کی توبہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک بار مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے آیا۔ اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟'' اس

بوتل میں شراب تھی ،نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی ۔اس نے دل میں دعا کی ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرمانا،ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمانا ،میں کبھی شراب نہیں پیوں گا۔''اس کے بعد نوجوان نے عرض کیا:''اے امیر المؤمنین !میں سرکہ (کی بوتل)اٹھائے ہوئے ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا:''مجھے دکھاؤ!''جب اس نے وہ بوتل آپ کے سامنے کی اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسے دیکھا تو وہ سرکہ تھا۔(مکاشفۃ القلوب،الباب الثامن فی التوبۃ،ص۲۷۔۲۸)

﴿6﴾ ریاکاری سے توبہ

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ دمشق میں سکونت پذیر تھے اور حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تیار کردہ مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے ۔ایک مرتبہ ان کے دل میں خیال آیا کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ مجھے اس مسجد کا متولی بنا دیا جائے ۔چنانچہ آپ نے اعتکاف میں اضافہ کر دیا اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھیں کہ ہر شخص آپ کو ہمہ وقت نماز میں مشغول دیکھتا۔لیکن کسی نے آپ کی طرف توجہ نہیں کی ۔ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آئے تو ندائے غیبی آئی:''اے مالک! تجھے اب توبہ کرنی چاہیے۔''

یہ سن کر آپ کو ایک سال تک اپنی خود غرضانہ عبادت پر شدید رنج وشرمندگی ہوئی اور آپ اپنے قلب کو ریا سے خالی کر کے خلوصِ نیت کے ساتھ ساری رات عبادت میں مشغول رہے ۔صبح کے وقت مسجد کے دروازے پر لوگوں کا ایک مجمع موجود تھا،اور لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ''مسجد کا انتظام ٹھیک نہیں ہے لہذا اسی شخص کو متولی مسجد بنا دیا جائے اور تمام انتظامی امور اس کے سپرد کر دیے جائیں۔''سارا مجمع اس بات پر متفق ہو کر

آپ کے پاس پہنچا اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے آپ سے عرض کی کہ ''ہم باہمی طور پر کئے گئے متفقہ فیصلے سے آپ کو مسجد کا متولی بنانا چاہتے ہیں۔'' آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے اللہ! میں ایک سال تک ریا کارانہ عبادت میں اس لیے مشغول رہا کہ مجھے مسجد کی تولیت حاصل ہو جائے مگر ایسا نہ ہوا اب جبکہ میں صدق دل سے تیری عبادت میں مشغول ہوا تو تیرے حکم سے تمام لوگ مجھے متولی بنانے آ پہنچے اور میرے اوپر یہ بار ڈالنا چاہتے ہیں، لیکن میں تیری عظمت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو اب تولیت قبول کروں گا اور نہ مسجد سے باہر نکلوں گا۔'' یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب چہارم، ذکر مالک دینار رحمۃ اللہ، ج۱، ص۴۸، ۴۹)

﴿7﴾ ایک ڈاکو کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ بہت نامور محدث اور مشہور اولیائے کرام میں سے ہیں۔ یہ پہلے زبردست ڈاکو تھے۔ ایک مرتبہ ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے کسی مکان کی دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ اتفاقاً اس وقت مالک مکان قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی،

''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمۂ کنز الایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

جونہی یہ آیت آپ کی سماعت سے ٹکرائی، گویا تاثیرِ ربّانی کا تیر بن کر دل میں پیوست ہو گئی اور اس کا اتنا اثر ہوا کہ آپ خوفِ خدا عزوجل سے کانپنے لگے اور بے اختیار آپ کے منہ سے نکلا، ''کیوں نہیں میرے پروردگار عزوجل! اب اس کا وقت آ گیا ہے

۔'' چنانچہ آپ روتے ہوئے دیوار سے اتر پڑے اور رات کو ایک سنسان اور بے آباد کھنڈر نما مکان میں جا کر بیٹھ گئے ۔تھوڑی دیر بعد وہاں ایک قافلہ پہنچا تو شرکائے قافلہ آپس میں کہنے لگے کہ:'' رات کو سفر مت کرو، یہاں رک جاؤ کہ فضیل بن عیاض ڈاکو اسی اطراف میں رہتا ہے۔'' آپ نے قافلے والوں کی باتیں سنیں تو اور زیادہ رونے لگے کہ :''افسوس! میں کتنا گناہ گار ہوں کہ میرے خوف سے امتِ رسول ﷺ کے قافلے رات میں سفر نہیں کرتے اور گھروں میں عورتیں میرا نام لے کر بچوں کو ڈراتی ہیں۔''

آپ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آپ نے سچی توبہ کر کے یہ ارادہ کیا کہ اب ساری زندگی کعبۃ اللہ کی مجاوری اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاروں گا۔ چنانچہ آپ نے پہلے علمِ حدیث پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں ایک صاحبِ فضیلت محدث ہوگئے اور حدیث کا درس دینا بھی شروع کر دیا۔(اولیائے رجال الحدیث ص۲۰۶)

﴿8﴾ تیس سال تک سچی توبہ کی دعا کرنے والا

حضرتِ سیدنا ابو اسحاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''میں نے تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ اے اللہ رب العزت تو مجھے سچی اور خالص توبہ کی توفیق عطا فرما۔'' تیس برس گزر جانے کے بعد میں اپنے دل میں تعجب کرنے لگا اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا:''اے اللہ تو پاک اور بے عیب ہے میں نے تیس برس تک تیری بارگاہ میں ایک حاجت کی التجا کی لیکن تو نے اب تک میری وہ حاجت پوری نہیں کی۔''

جب میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا تھا:''تم اپنی تیس سالہ دعا پر تعجب اور حیرت کرتے ہو کیا تمہیں یہ نہیں معلوم کہ تم اللہ سے کتنی بڑی چیز مانگ رہے ہو؟ تم اس بات کا سوال کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا دوست اور محبوب بنا

لے کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا: ''**اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ** ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔'' (پ۲، البقرہ:۲۲۲)

تو کیا تم اس محبت کو معمولی سمجھتے ہو؟''

(منہاج العابدین، الی جنۃ رب العالمین العقبۃ الثانیۃ عقبۃ التوبۃ، ص ۳۵)

﴿9﴾ خراسانی عالم کی توبہ

ایک مرتبہ کوئی خراسانی عالم صاحب' حضرت قطب الدین اولیاء ابواسحٰق ابراہیم علیہ الرحمۃ کے بیان میں شریک تھے۔ پورے مجمع میں آپ کے پُراثر وعظ سے ایک وجدانی کیفیت طاری تھی۔ اس وقت خراسانی عالم صاحب کے دل میں یہ بات آئی کہ میرا علم شیخ سے کہیں زائد ہے لیکن جو مقبولیت انہیں حاصل ہے وہ مجھے تمام علوم پر دسترس کے باوجود بھی حاصل نہیں۔''

سیدنا ابواسحٰق ابراہیم علیہ الرحمۃ نے اسی وقت اپنے نورِ باطن سے اس عالم کی نیت کو بھانپ کر اجتماع کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اس قندیل کی طرف دیکھو، آج قندیل کا تیل اور پانی آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ پانی کا کہنا ہے کہ خدا عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ہر شے پر فوقیت عطا کی ہے کیونکہ اگر میرا وجود نہ ہوتا تو لوگ شدید پیاس سے مر جاتے اور یہ مرتبہ تجھے حاصل نہیں، اس کے باوجود تو میرے اوپر آجاتا ہے۔ اس کے جواب میں تیل نے کہا کہ میں منکسر المزاج ہوں اور تجھ میں غرور وتکبر ہے کیونکہ میرا بیج پہلے زمین میں ڈالا گیا پھر پودا نکلنے کے بعد مجھے کاٹ کر کولہو میں پیلا گیا، اس کے بعد میں نے خود کو جلا جلا کر دنیا کو روشنی عطا کی اور جس قدر اذیتیں مجھے پہنچائی گئیں میں نے ان سب کو نظر

انداز کر دیا۔'' اس کے بعد آپ نے وعظ ختم کر دیا اور وہ خراسانی عالم آپ کے مقصد کو سمجھ کر آپ کے قدموں پر گر پڑے اور تائب ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب نودم ذکر شیخ ابو اسحاق شہر یار، ج ۱۲، ص ۲۴۶)

﴿10﴾ شہزادے کی توبہ

ایک نیک شخص کے گھر کی دیوار اچانک گر گئی۔ اسے بڑی پریشانی لاحق ہوئی اور وہ اسے دوبارہ بنوانے کے لئے کسی مزدور کی تلاش میں گھر سے نکلا اور چوراہے پر جا پہنچا۔ وہاں اس نے مختلف مزدوروں کو دیکھا جو کام کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ ان میں ایک نوجوان بھی تھا جو سب سے الگ تھلگ کھڑا تھا، اس کے ایک ہاتھ میں تھیلا اور دوسرے ہاتھ میں تیشہ تھا۔

اس شخص کا کہنا ہے کہ،

''میں نے اس نوجوان سے پوچھا، ''کیا تم مزدوری کرو گے؟'' نوجوان نے جواب دیا، ''ہاں!'' میں نے کہا، ''گارے کا کام کرنا ہوگا۔'' نوجوان کہنے لگا، ''ٹھیک ہے! لیکن میری تین شرطیں ہیں اگر تمہیں منظور ہوں تو میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں، پہلی شرط یہ ہے کہ تم میری مزدوری پوری ادا کرو گے، دوسری شرط یہ ہے کہ مجھ سے میری طاقت اور صحت کے مطابق کام لو گے اور تیسری شرط یہ ہے کہ نماز کے وقت مجھے نماز ادا کرنے سے نہیں روکو گے۔'' میں نے یہ تینوں شرطیں قبول کر لیں اور اسے ساتھ لے کر گھر آ گیا، جہاں میں نے اسے کام بتایا اور کسی ضروری کام سے باہر چلا گیا۔ جب میں شام کے وقت واپس آیا تو دیکھا کہ اس نے عام مزدوروں سے دوگنا کام کیا تھا۔ میں نے بخوشی اس کی اجرت ادا کی اور وہ چلا گیا۔

دوسرے دن میں اس نوجوان کی تلاش میں دوبارہ اس چوراہے پر گیا لیکن وہ مجھے نظر نہیں آیا۔ میں نے دوسرے مزدوروں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہفتے میں صرف ایک دن مزدوری کرتا ہے۔ یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ وہ عام مزدور نہیں بلکہ کوئی بڑا آدمی ہے۔ میں نے ان سے اس کا پتا معلوم کیا اور اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ نوجوان زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اسے سخت بخار تھا۔ میں نے اس سے کہا ،''میرے بھائی! تو یہاں اجنبی ہے، تنہا ہے اور پھر بیمار بھی ہے، اگر پسند کرو تو میرے ساتھ میرے گھر چلو اور مجھے اپنی خدمت کا موقع دو۔'' اس نے انکار کر دیا لیکن میرے مسلسل اصرار پر مان گیا لیکن ایک شرط رکھی کہ وہ مجھ سے کھانے کی کوئی شے نہیں لے گا، میں نے اس کی یہ شرط منظور کر لی اور اسے اپنے گھر لے آیا۔

وہ تین دن میرے گھر قیام پذیر رہا لیکن اس نے نہ تو کسی چیز کا مطالبہ کیا اور نہ ہی کوئی چیز لے کر کھائی۔ چوتھے روز اس کے بخار میں شدت آ گئی تو اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا،''میرے بھائی! لگتا ہے کہ اب میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے لہذا جب میں مر جاؤں تو میری اس وصیت پر عمل کرنا کہ،''جب میری روح جسم سے نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈالنا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانا اور اپنے گھر کے اردگرد چکر لگوانا اور یہ صدا دینا کہ لوگو! دیکھ لو اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کا یہ حشر ہوتا ہے۔'' شاید اس طرح میرا رب عزوجل مجھے معاف کر دے۔ جب تم مجھے غسل دے چکو تو مجھے انہی کپڑوں میں دفن کر دینا پھر بغداد میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس جانا اور یہ قرآن مجید اور انگوٹھی انہیں دینا اور میرا یہ پیغام بھی دینا کہ،''اللہ عزوجل سے ڈرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت اور نشے کی حالت میں موت آ جائے اور بعد میں پچھتانا پڑے، لیکن پھر اس

سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔''

وہ نوجوان مجھے یہ وصیت کرنے کے بعد انتقال کر گیا۔ میں اس کی موت کے بعد کافی دیر تک آنسو بہاتا رہا اور غمزدہ رہا۔ پھر (نہ چاہتے ہوئے بھی) میں نے اس کی وصیت پوری کرنے کے لئے ایک رسی لی اور اس کی گردن میں ڈالنے کا قصد کیا تو کمرے کے ایک کونے سے ندا آئی کہ،''اس کے گلے میں رسی مت ڈالنا، کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے؟'' یہ آواز سن کر میرے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی۔ یہ سننے کے بعد میں نے اس کے پاؤں کو بوسہ دیا اور اس کے کفن ودفن کا انتظام کرنے چلا گیا۔

اس کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کا قرآن پاک اور انگوٹھی لے کر خلیفہ کے محل کی جانب روانہ ہوگیا۔ وہاں جا کر میں نے اس نوجوان کا واقعہ ایک کاغذ پر لکھا اور محل کے داروغہ سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہی تو اس نے مجھے جھڑک دیا اور اندر جانے کی اجازت دینے کی بجائے اپنے پاس بٹھالیا۔ آخرِ کار! خلیفہ نے مجھے اپنے دربار میں طلب کیا اور کہنے لگا،''کیا میں اتنا ظالم ہوں کہ مجھ سے براہ راست بات کرنے کی بجائے رقعے کا سہارا لیا؟'' میں نے عرض کی،''اللہ تعالیٰ آپ کا اقبال بلند کرے، میں کسی ظلم کی فریاد لے کر نہیں آیا بلکہ ایک پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں۔'' خلیفہ نے اس پیغام کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے وہ قرآن مجید اور انگوٹھی نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ خلیفہ نے ان چیزوں کو دیکھتے ہی کہا،''یہ چیزیں تجھے کس نے دی ہیں؟'' میں نے عرض کی،''ایک گارا بنانے والے مزدور نے.....'' خلیفہ نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا،''گارا بنانے والا، گارا بنانے والا، گارا بنانے والا.....'' اور رو پڑا۔

کافی دیر رونے کے بعد مجھ سے پوچھا ''وہ گارا بنانے والا اب کہاں ہے؟'' میں نے جواب دیا ''وہ مزدور فوت ہو چکا ہے۔'' یہ سن کر خلیفہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور عصر تک بے ہوش رہا۔ میں اس دوران حیران و پریشان وہیں موجود رہا۔ پھر جب خلیفہ کو کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے دریافت کیا ''اس کی وفات کے وقت تم اس کے پاس تھے؟'' میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کہنے لگا ''اس نے تجھے کوئی وصیت بھی کی تھی؟'' میں نے اسے نوجوان کی وصیت بتائی اور وہ پیغام بھی دے دیا جو اس نوجوان نے خلیفہ کے لئے چھوڑا تھا۔

جب خلیفہ نے یہ ساری باتیں سنیں تو مزید غمگین ہو گیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار دیا، اپنے کپڑے چاک کر ڈالے اور کہنے لگا ''اے مجھے نصیحت کرنے والے! اے میرے زاہد و پارسا! اے میرے شفیق!.....'' اس طرح کے بہت سے القابات خلیفہ نے اس مرنے والے نوجوان کو دیئے اور مسلسل آنسو بھی بہاتا رہا۔ یہ سارا معاملہ دیکھ کر میری حیرانی اور پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا کہ خلیفہ ایک عام سے مزدور کے لئے اس قدر غم زدہ کیوں ہے؟ جب رات ہوئی تو خلیفہ نے مجھ سے اس کی قبر پر لے جانے کی خواہش ظاہر کی تو میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ خلیفہ چادر میں منہ چھپائے میرے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ جب ہم قبرستان میں پہنچے تو میں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا ''عالی جاہ! یہ اس نوجوان کی قبر ہے۔''

خلیفہ اس کی قبر سے لپٹ کر رونے لگا۔ پھر کچھ دیر رونے کے بعد اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور مجھ سے کہنے لگا ''یہ نوجوان میرا بیٹا تھا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے جگر کا ٹکڑا تھا، ایک دن یہ رقص وسُرور کی محفل میں گم تھا کہ مکتب میں

کسی بچے نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی، ''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ط ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

جب اس نے یہ آیت سنی تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور یہ پکار پکار کر کہنے لگا، ''کیوں نہیں؟ کیوں نہیں؟'' اور یہ کہتے ہوئے محل کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس دن سے ہمیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہ ملی یہاں تک کہ آج تم نے اس کی وفات کی خبر دی۔''

(حکایات الصالحین، ص ۶۷)

﴿11﴾ بادشاہ کے بیٹے کی توبہ

ایک روز حضرت سیدنا منصور بن عمار علیہ الرحمۃ بصرہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے۔ آپ نے ایک جگہ ایک محل نما عمارت دیکھی جس کی دیواریں نقش ونگار سے مزین تھیں اور اس کے اندر خدام وحشم کا ایک ہجوم تھا جو ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر مختلف کاموں کو سرانجام دینے میں مصروف تھا۔ اس میں بے شمار خیمے بھی لگے ہوئے تھے اور محل کے دروازے پر دربان بالکل اسی طرح سے بیٹھے تھے جس طرح بادشاہ کے محل کے باہر بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس محل نما عمارت کے منقش دیوان خانے میں سونے چاندی کا جڑا ہوا تخت رکھا ہوا تھا۔ آپ علیہ الرحمۃ نے ایک انتہائی خوبصورت نوجوان کو اس پر بیٹھے ہوئے دیکھا جس کے گرد نوکر اور خادم ہاتھ باندھے کسی اشارے کے منتظر تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس محل نما خوبصورت عمارت میں داخل ہونا چاہا تو دربانوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور اندر داخل ہونے سے منع کر دیا۔ میں نے سوچا کہ

''اس وقت یہ نوجوان دنیا کا بادشاہ بنا بیٹھا ہے لیکن اسے بھی موت تو آنی ہے جب موت آئے گی تو اس کی بناوٹی بادشاہی کا خاتمہ ہو جائے گا جو کچھ اس کے پاس کل تک تھا وہ اگلے دن تک نہیں رہے گا لہذا مجھے ڈرنا نہیں چاہیے اور اسکے پاس جا کر حق بات کی نصیحت کرنی چاہیے شاید اللہ تعالی اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ چنانچہ میں موقع کی تلاش میں رہا جونہی دربان ذرا مشغول ہوئے میں آنکھ بچا کر اندر داخل ہو گیا میں نے دیکھا کہ اس نوجوان نے کسی عورت کو پکارا۔''اے نسواں!''اس کے بلانے پر ایک کنیز حاضر ہو گئی۔

مجھے یوں لگا جیسے اچانک دن چڑھ آیا ہو۔اس کے ساتھ اور بھی بہت سی کنیزیں تھیں جن کے ہاتھوں میں خوشبودار مشروب سے بھرے ہوئے برتن تھے۔اس مشروب کے ساتھ اس نوجوان کے دوستوں کی خدمت کی گئی۔مشروب سے لطف اندوز ہونے کے بعد اس کے تمام احباب یکے بعد دیگرے اس کو سلام کر کے رخصت ہونے لگے۔جب وہ دروازے تک پہنچے تو انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور مجھے ڈانٹنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے خوف زدہ ہونے کے بجائے پوچھا کہ''یہ نوجوان کون ہے؟''انہوں نے بتایا:''یہ بادشاہ کا بیٹا ہے۔''میں یہ سن کر تیزی سے اس نوجوان کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے جا کر رک گیا۔جب بادشاہ کے بیٹے نے مجھ جیسے فقیر کو بالکل اپنے سامنے کھڑا پایا تو سخت غصے میں آ گیا اور کہنے لگا:''ارے پاگل! تو کون ہے؟ تجھے کس نے اندر داخل ہونے دیا؟اور تو میری اجازت کے بغیر یہاں کیسے آیا؟''

میں نے کہا:''اے شہزادے!ذرا ٹھہر جایئے اور میری لاعلمی کو اپنے حلم اور میری خطا کو اپنے کرم سے درگزر کیجئے،میں ایک طبیب ہوں۔میرے اتنا کہنے سے

اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اور کہنے لگا: ''ٹھیک ہے، ذرا ہمیں بھی بتایئے کہ آپ کیسے طبیب ہیں؟'' میں نے کہا: ''میں گناہوں کے درد اور نافرمانیوں کے زخموں کا علاج کرتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''اپنا علاج بیان کرو۔'' میں نے کہا: ''اے شہزادے! تو اپنے گھر میں آرام سے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور لہو ولعب میں مصروف جبکہ تیرے کارندے باہر لوگوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں، کیا تجھے اللہ سے خوف نہیں آتا اس کے دردناک عذاب کا تجھے کوئی ڈر نہیں؟ تجھے اس دن کا کوئی لحاظ نہیں جس دن تمام بادشاہوں اور حکمرانوں کو ان کی بادشاہیوں اور حکمرانیوں سے معزول کر دیا جائے گا اور تمام سرکش ظالموں کے ہاتھ باندھ دیئے جائیں گے، یاد کر اس اندھیری رات کو جو یومِ قیامت کے بعد آنے والی ہے اور جہنم کی وہ آگ جو غصے کی وجہ سے پھٹنے والی ہے اور غیظ وغضب سے چنگھاڑ رہی ہے، سب لوگ اس کے خوف سے حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ عقل مند آدمی کو دنیا کی فانی نعمتوں، چھن جانے والی حکومتوں اور عورتوں کے ان خوبصورت بدنوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے جو مرنے کے بعد صرف تین دن میں خون پیپ اور بدبودار لوتھڑوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں بلکہ عقل مند آدمی تو جنت کی ان عورتوں (یعنی حوروں) کا طالب ہوتا ہے جن کا خمیر کستوری عنبر اور کافور سے اٹھایا گیا ہے، جو اتنی حسین وجمیل ہیں کہ آج تک کسی نے ان جیسی حسین وجمیل عورت نہ دیکھی ہے اور نہ ہی سنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے متعلق فرمایا ہے:

فِیۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ کَاَنَّهُنَّ الۡیَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ۝ ترجمہ کنزالایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں

نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے ،تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے، گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔(پ۲۷،الرحمٰن:۵۶۔۵۸)

لہذا! داناوہی ہے جو جنت کی نعمتوں کی خواہش رکھے اوعذاب جہنم سے بچنے کی کوشش کرے۔''

میری یہ باتیں سن کر بادشاہ کے بیٹے نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کہنے لگا: ''اے طبیب! تونے تو کسی اسلحے کے بغیر ہی مجھے قتل کر ڈالا ہے، مجھے بتاؤ کیا ہمارا رب عزوجل اپنے نافرمان بھگوڑے بندوں کو قبول کر لیتا ہے کیا وہ مجھ جیسے گنہگار کی توبہ قبول فرمائے گا؟'' میں نے کہا:''کیوں نہیں! وہ بڑا غفور ورحیم اور کریم ہے۔'' میرا یہ کہنا تھا کہ اس نے اپنی قیمتی عباء چاک کر ڈالی اور محل کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند سالوں بعد جب میں حج کے لئے بیت اللہ شریف گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک نوجوان طوافِ کعبہ میں مصروف ہے۔اس نے مجھے سلام کیا اور کہنے لگا:''آپ نے مجھے پہچانا نہیں ،میں وہی بادشاہ کا بیٹا ہوں جس نے آپ کی باتیں سن کر توبہ کی تھی۔''(حکایات الصالحین،ص۲۷)

(12) ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے روانہ ہوا تو جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال واسباب لوٹنا شروع کر دیا۔اس قافلے میں ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر اٹھارہ (18) سال کے لگ بھگ تھی۔ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا:''صاحب زادے!تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟۔''نوجوان بولا:''میرے پاس چالیس دینار ہیں جو

کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔'' راہزن نے کہا کہ'' صاحب زادے! مذاق نہ کرو سچ سچ بتاؤ؟'' نوجوان نے بتایا'' میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے'' راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا سردار نے کہا'' نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی کیے بغیر اپنی دولت ظاہر کر دی؟'' نوجوان نے کہا'' میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ'' بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔'' بس میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔''

نوجوان کا یہ بیان تاثیر کا تیر بن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں پیوست ہوگیا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا چھلکنے لگا۔ اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، وہ کہنے لگا'' صاجزادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پرواہ کیے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوق خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہوگیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، ص ٦٦)

﴿13﴾ ایک قصاب کی توبہ

حضرتِ سیدنا شیخ ابو بکر بن عبد اللہ حزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی لونڈی پر عاشق تھا۔ ایک دن وہ لونڈی کسی کام سے دوسرے گاؤں کو جا رہی تھی، قصاب نے موقع غنیمت جان کر اس کا پیچھا کیا اور کچھ دور جا کر اسے پکڑ لیا۔ تب کنیز نے کہا کہ'' اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے لیکن میں اپنے رب عزوجل سے

ڈرتی ہوں۔'' جب اس قصاب نے یہ سنا تو بولا،''جب تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہے تو کیا میں اس ذاتِ پاک سے نہ ڈروں؟'' یہ کہہ کر اس نے توبہ کر لی اور وہاں سے پلٹ پڑا۔راستے میں پیاس کے مارے دم لبوں پر آ گیا۔اتفاقاً اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگئی جو کہ کسی نبی علیہ السلام کا قاصد تھا۔اس مردِ قاصد نے پوچھا،اے جوان کیا حال ہے؟''قصاب نے جواب دیا،''پیاس سے نڈھال ہوں۔'' قاصد نے کہا کہ''آؤ ہم دونوں مل کر خدا عزوجل سے دعا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ابر کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر اپنا سایہ کئے رکھے۔''نوجوان نے کہا کہ''میں نے تو خدا عزوجل کی کوئی قابلِ ذکر عبادت بھی نہیں کی ہے،میں کس طرح دعا کروں؟تم دعا کرو میں آمین کہوں گا۔''اس شخص نے دعا کی،بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہوگیا۔

جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وہ بادل قصاب کے سر پر آ گیا اور قاصد دھوپ میں ہوگیا۔قاصد نے کہا،''اے جوان!تو نے تو کہا تھا کہ تو نے اللہ عزوجل کی کچھ بھی عبادت نہیں کی،پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ فگن ہوگیا؟تو مجھے اپنا حال سنا۔''نوجوان نے کہا،''اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ایک کنیز سے خوفِ خدا عزوجل کی بات سن کر میں نے توبہ ضرور کی تھی۔''قاصد بولا،''تو نے سچ کہا،اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو مرتبہ و درجہ تائب (توبہ کرنے والے) کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہے۔''(کتاب التوابین،توبۃ القصاب والجاریۃ،ص۷۵)

(14) بے ہوش ہونے والے شرابی کی توبہ

حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے''اللہ اللہ'' کہہ رہا تھا۔آپ نے وہیں بیٹھ کر اس کا منہ

پانی سے دھویا اور فرمایا: ''اس بے خبر کو کیا خبر؟ کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے۔'' منہ دھو کر آپ چلے گئے۔ جب شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری علیہ الرحمۃ یہاں آئے تھے اور تمہارا منہ دھو کر گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان و نادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا: ''بے شرم! اب تو سری علیہ الرحمۃ بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں، خدا عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور آئندہ کے لیے توبہ کر۔''

رات کو حضرت سری علیہ الرحمۃ نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: ''اے سری! تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا، ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا۔'' حضرت سری علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو اسی شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ''تم میں یہ انقلاب کیسے آ گیا؟'' تو وہ بولا: ''آپ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کو بتا دیا ہے۔''

(فیضان سنت بحوالہ روض الفائق، ص ۳۱۷)

﴿15﴾ گناہوں کی دلدل میں پھنسنے والے نوجوان کی توبہ

ایک بزرگ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک بار نصف رات گزر جانے کے بعد میں جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جا رہے ہیں۔ میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جا رہے ہیں۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے ہمت کر کے ان سے پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سوال کا جواب دو، کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے

لیے کہاں لے جارہے ہو؟۔''انہوں نے جواب دیا:''ہم نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا انتظار کررہی ہے آؤتم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔''میں تجسس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہولیا۔ہم قبرستان میں پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک تازہ کھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔

میں ان کے قریب گیا اور پوچھا:''اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں تاکہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہو جاتے؟''انہوں نے کہا:''یہ جنازہ میرے لخت جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب کے نشے اور گناہ کی دلدل میں غرق رہتا تھا۔جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی

(۱)جب میں مرجاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے اردگرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔

(۲)مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔

(۳)جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے عذاب سے بچالے۔''

جب یہ فوت ہوگیا تو میں نے اس کی پہلی وصیت کے مطابق جب میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو ہاتف غیبی سے آواز آئی:''اے بڑھیا!

اسے یوں مت گھسیٹو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی (یعنی توبہ) کی وجہ سے معاف فرمادیا ہے۔'' جب میں نے اس بوڑھی عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے اس کی بوڑھی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے ہمیں مخاطب کر کے مسکراتے ہوئے کہا: ''اے شیخ! ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ احسان کرنے والوں کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرمادیتا ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ ہم سب نے مل کر اس کی قبر کو بند کر دیا اور اس پر مٹی درست کر کے واپس آ گئے۔'' (حکایات الصالحین ص ۷۸)

﴿16﴾ ایک امیر نوجوان کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا صالح مری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک محفل میں وعظ فرما رہے تھے۔ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھنے والے ایک نوجوان کو کہا، ''کوئی آیت پڑھو۔'' تو اس نے یہ آیت پڑھ دی،

''وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ط مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ 0 ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔''

(پ۲۴، المؤمن ۱۸)

یہ آیت سن کر آپ نے فرمایا، ''کوئی کیسے ظالم کا دوست یا مددگار ہو سکتا ہے؟

کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوگا۔ بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہوگا اور وہ برہنہ پاؤں ہوں گے، ان کے جسم بوجھل، چہرے سیاہ اور آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی۔'' وہ پکار کر کہیں گے،''ہم ہلاک ہو گئے ! ہم برباد ہو گئے ! ہمیں کیوں جکڑا گیا ہے، ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے اور ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟'' فرشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے ہانکیں گے، کبھی وہ منہ کے بل گریں گے اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رو رو کر ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے تو خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے، ان کے دل دہل جائیں گے اور حیران و پریشان ہوں گے۔ اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے گا، نہ دل کو سنبھال سکے گا اور یہ ہولناک منظر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔''

یہ کہنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا صالح مری رضی اللہ عنہ بہت روئے اور آہ بھر کر کہنے لگے،''افسوس! کیسا خوفناک منظر ہوگا۔'' یہ کہہ کر پھر رونے لگے اور ان کو روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا،''حضور! کیا یہ سارا منظر بروزِ قیامت ہوگا؟'' آپ نے جواب دیا،''ہاں! اور یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہوگا کیونکہ جب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو ان کی آوازیں آنا بند ہو جائیں گی۔'' یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا،''افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی، افسوس! میں کوتاہیوں کا شکار رہا، افسوس! میں اپنے پروردگار عزوجل کی اطاعت میں سستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔'' اور رونے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ کہنے لگا،''اے میرے رب عزوجل! میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے تیری بارگاہ میں

حاضر ہوں، مجھے تیرے سوا کسی سے غرض نہیں، مجھ میں جو برائیاں ہیں انہیں معاف فرما کر مجھے قبول کر لے، میرے گناہ معاف کر دے، مجھ سمیت تمام حاضرین پر اپنا کرم وفضل فرما اور ہمیں اپنی سخاوت سے مالا مال کر دے، یا ارحم الراحمین! میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور صدقِ دل سے تیرے سامنے حاضر ہوں، اگر تو مجھے قبول نہیں کرے گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔'' اتنا کہہ کر وہ نوجوان غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اور چند دن بسترِ علالت پر گزار کر انتقال کر گیا۔

اس کے جنازے میں کثیر لوگ شامل ہوئے اور رو رو کر اس کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت سَیِّدُنا صالح مری رضی اللہ عنہ اکثر اس کا ذکر اپنے وعظ میں کیا کرتے۔ ایک دن کسی نے اس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، ''تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟'' تو اس نے جواب دیا، ''مجھے حضرت صالح مری رضی اللہ عنہ کی محفل سے برکتیں ملیں اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔'' (کتاب التوابین، توبۃ فتی من الازدان، ص ۲۵۰۔۲۵۲)

﴿17﴾ ایک گائیکہ کی توبہ

بصرہ میں ایک انتہائی حسین وجمیل عورت رہا کرتی تھی۔ لوگ اسے شعوانہ کے نام سے جانتے تھے۔ ظاہری حسن وجمال کے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی بہت خوبصورت تھی۔ اپنی خوبصورت آواز کی وجہ سے وہ گائیکی اور نوحہ گری میں مشہور تھی۔ بصرہ شہر میں خوشی اور غمی کی کوئی مجلس اس کے بغیر ادھوری تصور کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے پاس بہت سا مال و دولت جمع ہو گیا تھا۔ بصرہ شہر میں فسق وفجور کے حوالے سے اس کی مثال دی جاتی تھی۔ اس کا رہن سہن امیرانہ تھا، وہ بیش قیمت لباس زیب تن کرتی اور گراں بہا زیورات سے بنی سنوری رہتی تھی۔

ایک دن وہ اپنی رومی اور ترکی کنیزوں کے ساتھ کہیں جارہی تھی۔راستے میں اس کا گزر حضرت صالح المری علیہ الرحمۃ کے گھر کے قریب سے ہوا۔آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔آپ باعمل عالم دین اور عابد وزاہد تھے۔آپ اپنے گھر میں لوگوں کو وعظ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔آپ کے وعظ کی تاثیر سے لوگوں پر رقت طاری ہوجاتی اور وہ بڑی زور زور سے آہ وبکاء شروع کردیتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں۔جب شعوانہ نامی وہ عورت وہاں سے گزرنے لگی تو اس نے گھر سے آہ وفغاں کی آوازیں سنیں۔آوازیں سن کر اسے بہت غصہ آیا۔وہ اپنی کنیزوں سے کہنے لگی:''تعجب کی بات ہے کہ یہاں نوحہ کیا جارہا ہے اور مجھے اس کی خبر تک نہیں دی گئی۔''پھر اس نے ایک خادمہ کو گھر کے حالات معلوم کرنے کے لیے اندر بھیج دیا۔وہ لونڈی اندر گئی اور اندر کے حالات دیکھ کر اس پر بھی خدا عَزَّوَجَلَّ کا خوف طاری ہوگیا اور وہ وہیں بیٹھ گئی۔جب وہ واپس نہ آئی تو شعوانہ نے کافی انتظار کے بعد دوسری اور پھر تیسری لونڈی کو اندر بھیجا مگر وہ بھی واپس نہ لوٹیں۔پھر اس نے چوتھی خادمہ کو اندر بھیجا جو تھوڑی دیر بعد واپس لوٹ آئی اور اس نے بتایا کہ گھر میں کسی کے مرنے پر ماتم نہیں ہورہا بلکہ اپنے گناہوں پر آہ وبکاء کی جارہی ہے،لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رورہے ہیں۔''

شعوانہ نے یہ سنا تو ہنس دی اور ان کا مذاق اڑانے کی نیت سے گھر کے اندر داخل ہوگئی۔لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔جونہی وہ اندر داخل ہوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے دل کو پھیر دیا۔جب اس نے حضرت صالح المری علیہ الرحمۃ کو دیکھا تو دل میں

کہنے لگی: ''افسوس! میری تو ساری عمر ضائع ہوگئی، میں نے انمول زندگی گناہوں میں اکارت کر دی، وہ میرے گناہوں کو کیونکر معاف فرمائے گا؟'' انہی خیالات سے پریشان ہوکر اس نے حضرت صالح المری علیہ الرحمۃ سے پوچھا: ''اے امام المسلمین! کیا اللہ عزوجل نافرمانوں اور سرکشوں کے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں! یہ وعظ ونصیحت اور وعدے وعیدیں سب انہی کے لیے تو ہیں تاکہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں۔'' اس پر بھی اس کی تسلی نہ ہوئی تو وہ کہنے لگی: ''میرے گناہ تو آسمان کے ستاروں اور سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں! اگر تیرے گناہ شعوانہ سے بھی زیادہ ہوں تو بھی اللہ عزوجل معاف فرمادے گا۔'' یہ سن کر وہ چیخ پڑی اور رونا شروع کر دیا اور اتنا روئی کہ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔

تھوڑی دیر بعد جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگی: ''حضرت! میں ہی وہ شعوانہ ہوں جس کے گناہوں کی مثالیں دی جاتی ہیں۔'' پھر اس نے اپنا قیمتی لباس اور گراں قدر زیور اتار کر پرانا سا لباس پہن لیا اور گناہوں سے کمایا ہوا سارا مال غرباء میں تقسیم کر دیا اور اپنے تمام غلام اور خادمائیں بھی آزاد کر دیں۔ پھر اپنے گھر میں مقید ہوکر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد وہ شب وروز اللہ عزوجل کی عبادت میں مصروف رہتی اور اپنے گناہوں پر روتی رہتی اور ان کی معافی مانگتی رہتی۔ رو رو کر رب عزوجل کی بارگاہ میں التجائیں کرتی: ''اے توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھنے والے اور گنہگاروں کو معاف فرمانے والے! مجھ پر رحم فرما، میں کمزور ہوں تیرے عذاب کی سختیوں کو برداشت نہیں کرسکتی، تو مجھے اپنے عذاب سے بچالے اور مجھے اپنی زیارت سے مشرف فرما۔'' اس نے اسی حالت میں چالیس سال زندگی بسر کی اور انتقال کرگئی۔ (حکایات الصالحین ص ۴۷)

﴿18﴾ ایک وزیر کی توبہ

حضرت سَیِّدُ نا جعفر بن حرب رضی اللہ عنہ پہلے پہل بہت مالدار شخص تھے اور اسی کے بل بوتے پر بادشاہ کے وزیر بھی بن گئے اور لوگوں پر ظلم وستم ڈھانا شروع کر دیا۔ ایک دن آپ نے کسی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا، ''**اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ** ط ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ۲۷، الحدید۱۶)

یہ سن کر آپ نے ایک چیخ ماری اور کہا، ''اے میرے رب عزوجل! کیوں نہیں؟'' آپ بار بار یہی کہتے جاتے اور روتے جاتے۔ پھر اپنی سواری سے اتر کر اپنے کپڑے اتارے اور دریائے دجلہ میں چھپ گئے۔ ایک شخص جو آپ کے حالات سے واقف تھا، دریائے دجلہ کے قریب سے گزرا تو آپ کو پانی میں کھڑے ہوئے پایا۔ چنانچہ اس نے آپ کو ایک قمیض اور تہبند بھجوایا۔ آپ نے ان کپڑوں سے اپنا بدن ڈھانپا اور پانی سے باہر نکل آئے۔ لوگوں سے ظلماً لیا گیا مال واپس کر دیا اور بچ رہنے والا مال صدقہ کر دیا۔ اس کے بعد آپ تحصیلِ علم اور عبادت میں مشغول ہو گئے، حتی کہ انتقال کر گئے۔

(کتاب التوابین، جعفر بن حرب، ص۱۶۳)

﴿19﴾ اژدھے سے بچنے والے کی توبہ

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ ایک روز نیل کے ساحل کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کسی گہری سوچ میں مگن تھے۔ اچانک آپ نے ایک بہت بڑے بچھو کو تیزی کے ساتھ ساحل کی طرف جاتے دیکھا۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کے پیچھے پیچھے پانی کے کنارے جا پہنچے۔ آپ نے دیکھا کہ دریا میں سے ایک

مینڈک نکلا، بچھو اس کی پیٹھ پر سوار ہوا اور وہ مینڈک اسے لے کر دریا میں تیرنے لگا اور دریا پار کر گیا۔ حضرت ذوالنون مصری بھی ان کے پیچھے پیچھے دریا کے پار چلے گئے۔ آپ جب دوسرے کنارے پر پہنچے تو بچھو مینڈک کی پیٹھ سے اتر کر ایک طرف کو چلنے لگا۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد وہ ایک درخت کے نیچے جا پہنچا۔ آپ نے دیکھا کہ وہاں ایک نوجوان زمین پر مدہوش پڑا ہوا تھا اور اس کے سینے پر ایک اژدھا اسے ڈسنے کے لیے اپنا پھن پھیلائے جھوم رہا تھا۔ وہی بچھو تیزی کے ساتھ آیا اور اس اژدھے کو ڈنک مار دیا اور واپس چلا گیا۔ اس کے ڈنک سے وہ اژدھا مر گیا۔

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے سوچا کہ یہ نوجوان کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ اللہ عزوجل کا کوئی خاص بندہ ہے لہذا اس کی قدم بوسی کرنی چاہیے۔ آپ اس کی قدم بوسی کے لیے اس کے قریب ہوئے تو اس کے پاس سے شراب کی بڑی سخت بدبو آئی۔ آپ حیران ہو گئے کیونکہ وہ ایک شرابی آدمی تھا۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی:

''اے ذوالنون! حیران کیوں ہوتا ہے' یہ بھی ہمارا ہی بندہ ہے، اگر اللہ عزوجل صرف نیکوکاروں ہی کی حفاظت فرمائے گا تو گنہگاروں کی حفاظت کون کرے گا؟'' آپ اس بات سے وجد میں آ گئے اور کافی دیر تک وجد کی کیفیت میں یہ شعر پڑھتے رہے۔

ترجمہ: اے خوش نصیب سونے والے جس کی خود ربِ جہاں ہر طرف سے حفاظت فرما رہا ہے اور تو تاریکی میں گناہوں میں متحرک رہتا ہے۔ اس بادشاہ کی طرف سے آنکھیں کیونکر غافل ہو جاتیں جو تجھے ہر طرح کی نعمتوں کے فوائد عطا فرما رہا ہے۔

جب سورج غروب ہونے لگا اور ساحل پر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تو اس نوجوان کے بدن میں حرکت پیدا ہوئی۔ جب اس کا نشہ اترا تو اسے کچھ ہوش آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اپنے سامنے حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کو دیکھ کر شرمندہ ہو گیا اور خجالت سے پوچھنے لگا: ''اے قبلہ عالم! آپ یہاں کیسے؟'' آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑو، اپنے بارے میں بتاؤ، تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''آپ دیکھ ہی رہے ہیں میں شرابی آدمی ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''ادھر دیکھو۔'' جب اس نے مرے ہوئے اژدھے کو دیکھا تو اس کے بدن پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ خوف سے کانپنے لگا۔ آپ نے اسے ابتداء سے لے کر انتہا تک سارا واقعہ سنایا تو وہ رو پڑا اور اپنے منہ پر مٹی ملنے لگا اور کہنے لگا: ''اگر وہ ذات اپنے گناہگاروں کے ساتھ ایسا سلوک کرتی ہے تو نیکوکاروں کو کتنا نوازتی ہو گی۔''

یہ کہہ کر جنگل کی طرف چلا گیا اور سخت مجاہدوں میں مصروف ہو گیا۔ آخر کار ایک وقت ایسا آیا کہ اس کا شمار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں میں ہونے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر اتنا کرم فرمایا کہ اگر وہ دور سے بھی کسی بیمار کو دم کر دیتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے شفا عطا فرما دیتا۔ (حکایات الصالحین ص ۷۲)

〈20〉 ایک عاشق کی توبہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کی توبہ کے بارے میں منقول ہے کہ ''آپ ایک عورت پر اس قدر فریفتہ ہو گئے کہ کسی پل چین ہی نہ آتا تھا۔ ایک مرتبہ سردیوں کی ایک طویل رات میں صبح تک اس کے مکان کے سامنے انتظار میں کھڑے رہے۔ حتی کہ فجر کا وقت ہو گیا تو آپ کو شدید ندامت ہوئی کہ ''میں مفت میں ایک مخلوق کی خاطر اتنا انتظار کرتا رہا، اگر میں یہ رات عبادت میں گزارتا تو اس سے لاکھ درجے اچھا تھا۔'' چنانچہ آپ نے فوراً توبہ کی اور عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مصروف ہو گئے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۶)

﴿21﴾ ایک رئیس کی توبہ

ایک رئیس، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے قلبی عناد رکھتا تھا اور (معاذ اللہ عزوجل) آپ کو یہودی تک کہہ جایا کرتا تھا۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ اس سے فرمایا، ''میں تیری بیٹی کی شادی ایک یہودی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔'' یہ سن کر اس نے غصے سے کہا، ''آپ مسلمانوں کے امام ہو کر ایسی بات کرتے ہیں؟ میں تو ایسی شادی کو قطعاً حرام تصور کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا، ''تیرے حرام جاننے سے کیا فرق پڑتا ہے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں (معاذ اللہ عزوجل) ایک ''یہودی'' کے نکاح میں دے دیں؟'' وہ رئیس آپ رضی اللہ عنہ کا اشارہ سمجھ گیا اور توبہ کر کے اپنے برے خیالات سے باز آ گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب ھیجدہم، ذکر ابوحنیفہ، ص، ۱۸۹)

﴿22﴾ ایک پڑوسی کی توبہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن رجاء علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے پڑوس میں ایک موچی رہتا تھا جو تمام دن تو محنت مزدوری کرتا اور رات گئے گھر میں مچھلی یا گوشت لے کر آتا پھر اسے بھون کر کھاتا۔ اس کے بعد شراب پیتا جب شراب کے نشے میں دھت ہو جاتا تو خوب اودھم مچاتا اور شور کرتا۔ اس طرح رات گئے تک سلسلہ رہتا یہاں تک کہ اسے نیند گھیر لیتی۔

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو اس شور وغل سے بے حد تکلیف ہوتی لیکن آپ تمام رات نماز میں مشغول رہتے۔ ایک رات اس ہمسایہ موچی کی آواز نہ سنی۔ صبح کو اس کے بارے میں استفسار فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ کل رات اس کو سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اور وہ قید میں ہے۔ امام اعظم علیہ

الرحمۃ نے نماز فجر ادا کی اور اپنی سواری پر سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور اپنے آنے کی خلیفہ کو اطلاع بھجوائی۔ خلیفہ نے حکم دیا، آپ علیہ الرحمۃ کی سواری کی لگام تھام کر نہایت ہی احترام کے ساتھ فرش شاہی تک لے آؤ اور آپ علیہ الرحمۃ کو سواری سے نہ اترنے دیا جائے۔ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔ خلیفہ نے دریافت کیا: ''کیا حکم ہے؟'' آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ''میرا ایک ہمسایہ موچی تھا جسے کل رات سپاہیوں نے پکڑ لیا ہے اُس کی آزادی کا حُکم فرمایئے۔'' خلیفہ نے فرمان جاری کر دیا کہ اُس موچی کو فوراً رِہا کر دو اور ہر اُس قَیدی کو بھی رِہا کر دو جو آج کے دن پکڑا گیا ہے۔ چنانچہ سب کو آزاد کر دیا گیا۔

پھر امام اعظم علیہ الرحمۃ سواری پر سوار ہو کر چل دیئے۔ وہ ہمسایہ ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے پوچھا: ''اے نوجوان! کیا ہم نے تمہیں کوئی تکلیف دی؟'' اس نے عرض کی: ''نہیں بلکہ آپ نے تو میری مدد فرمائی اور میری سفارش فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزاء عطا فرمائے کہ آپ نے ہمسائے کی حرمت اور حق کی رعایت فرمائی۔'' اس کے بعد اس شخص نے توبہ کر لی اور گناہوں سے باز آ گیا۔ (فیضان سنت ص ۳۶۰ بحوالہ مناقب سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ)

﴿23﴾ اپنی جان پر ظلم کرنے والے نوجوان کی توبہ

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں ایک نوجوان حاضر ہوا اور کہنے لگا، ''میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں جو مجھے گناہوں کو چھوڑنے میں معاون ہو۔'' آپ نے ارشاد فرمایا کہ، ''اگر تم پانچ خصلتوں کو اپنا لو تو گناہ تمہیں کوئی نقصان نہ دیں گے اور ان کی لذت ختم ہو جائے گی۔'' اس نے آمادگی کا اظہار کیا تو آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا،

''پہلی بات یہ ہے کہ جب تم گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کا رزق مت کھاؤ۔''
وہ نوجوان بولا،''پھر میں کھاؤں گا کہاں سے؟ کیونکہ دنیا میں تو ہر شے اللہ ﷻ کی عطا کردہ ہے۔'' آپ نے فرمایا،''کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم رب تعالیٰ کا رزق بھی کھاؤ اور اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' اس نوجوان نے کہا،''نہیں اور کیا، دوسری بات بیان فرمایئے۔''

آپ نے فرمایا،''دوسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرنے لگو تو اللہ ﷻ کے ملک سے باہر نکل جاؤ۔'' وہ کہنے لگا،''یہ تو پہلی بات سے بھی مشکل ہے کہ مشرق سے مغرب تک اللہ ﷻ ہی کی مملکت ہے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،''تو کیا یہ مناسب ہے کہ جس کا رزق کھاؤ یا جس کے ملک میں رہو، اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' نوجوان نے نفی میں سر ہلایا اور کہا،''تیسری بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے ارشاد فرمایا،''تیسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرو تو ایسی جگہ کرو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔'' اس نے کہا،''حضور! یہ کیسے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ تو ہر بات کا جاننے والا ہے کوئی اس سے کیسے چھپ سکتا ہے؟'' تو آپ نے فرمایا،''تو کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم اس کا رزق بھی کھاؤ، اس کی مملکت میں بھی رہو اور پھر اسی کے سامنے اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' نوجوان نے کہا،''نہیں، چوتھی بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،''چوتھی بات یہ ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے تشریف لائیں تو ان سے کہنا،'' کچھ دیر کے لئے ٹھہر جائیں تاکہ میں توبہ کر کے چند اچھے اعمال کرلوں۔'' اس نے کہا،''یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اس مطالبے کو مان لیں۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا،''جب تم جانتے ہو کہ موت یقینی ہے اور اس سے بچنا ممکن نہیں تو چھٹکارے کی توقع کیسے کر سکتے ہو؟'' اس نے عرض کی،''پانچویں بات ارشاد فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،''پانچویں بات یہ ہے کہ جب زبانیہ آئے اور تجھے جہنم کی طرف لے جایا جائے تو مت جانا۔''اس نے عرض کی،''وہ نہیں مانیں گے اور نہ مجھے چھوڑیں گے۔''تو آپ نے ارشاد فرمایا،''تو پھر تم نجات کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟''

وہ نوجوان پکار اٹھا،''مجھے یہ نصیحت کافی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔''اس کے بعد وہ نوجوان مرتے دم تک عبادت میں مشغول رہا۔(کتاب التوابین،توبۃ شاب مسرف علی نفسہ،ص ۲۸۵)

﴿24﴾ فاحشہ عورت کے عشق میں مبتلاء نوجوان کی توبہ

مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔یہ دونوں ایک پہاڑ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ان میں سے ایک شہر میں کچھ خریدنے آیا تو اس کی نگاہ ایک فاحشہ عورت پر پڑ گئی اور وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا اور اس کی مجلس اختیار کر لی۔جب کچھ روز گزر گئے اور وہ واپس نہ آیا تو دوسرا دوست اسے تلاش کرتا ہوا شہر میں پہنچا،معلومات کرنے پر اس کے بارے میں سب کچھ جان گیا۔

یہ اس سے ملنے پہنچا تو عاشق دوست نے شرمندہ ہو کر کہا کہ''میں تو تجھے جانتا ہی نہیں۔''اس نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا،''پیارے بھائی! دل کو اس کام میں مشغول نہ کر،میرے دل میں جس قدر شفقت آج پیدا ہوئی ہے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔''یہ کہہ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔گناہ گار دوست نے جب اس کی طرف سے محبت کا یہ مظاہرہ دیکھا تو جان لیا کہ''میں اس کی نگاہوں سے گرا نہیں ہوں۔''پس فوراً طوائف کی محفل سے اٹھا،توبہ کی اور اس کے ساتھ واپس آ گیا۔

(کیمیائے سعادت،رکن دوم۔در معاملات اصل چہارم،پیدا کردن حقوق دوستی،ج ۱،ص ۳۸۱)

﴿25﴾ ایک ہاشمی نوجوان کی توبہ

بنو امیہ کا حسین وجمیل نوجوان موسیٰ بن محمد بن سلیمان ہاشمی اپنے عیش و عشرت، خوش لباسی اور خوبصورت کنیزوں اور غلاموں کے جھرمٹ میں زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ انواع واقسام کے کھانوں سے اس کا دسترخوان ہمہ وقت لبریز رہتا۔ زرق برق ملبوسات میں لپٹا مجلسِ طرب سجائے، ساری ساری رات غم وآلامِ دنیا سے بے خبر پڑا رہتا۔ ایک سال میں تین لاکھ تین ہزار دینار کی آمدنی تھی، جسے مکمل طور پر اپنی عیاشیوں میں خرچ کر دیتا۔ اس نے شارع عام پر نہایت بلند و بالا خوبصورت محل بنوا رکھا تھا۔ اپنے محل میں بیٹھا کبھی تو وسیع گزرگاہوں کی رونقوں سے محظوظ ہوتا اور کبھی پچھلی جانب واقع شاندار باغ میں مجلسِ طرب سجاتا۔ محل میں ہاتھی دانت کا بنا ہوا ایک قبہ تھا، جس میں چاندی کی کیلیں تھیں۔ اس کے بیچ میں ایک قیمتی تخت خاص شہزادے کے بیٹھنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ موسیٰ اس پر شان وشوکت کے ساتھ بیٹھتا، اردگرد دوست احباب کی نشستیں ہوتیں۔ پشت پر خدام وغلام باادب کھڑے ہوتے۔ قبے کے باہر گانے والوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی، جہاں سے وہ نغمہ وسرور کے ذریعے اس کا اور اس کے دوستوں کا دل بہلاتے۔ کبھی خوبصورت گانے والیاں بھی رونقِ مجلس بڑھاتیں۔ رات ڈھلے عیش و عشرت سے تھک کر کنیزوں میں سے جس کے ہمراہ چاہتا شب باشی کرتا۔ دن کو شطرنج کی بساطیں جمتیں۔ کبھی بھولے سے بھی اس کی مجلس میں موت یا غم وآلام کا تذکرہ نہ چھڑتا۔ اسی عالمِ سرمستی وشباب میں ستائیس سال گزر گئے۔

ایک رات وہ اسی طرح عیش وعشرت میں محو تھا کہ یکا یک ایک دردناک چیخ کی آواز ابھری، جو گانے والوں کی آواز کے مشابہ تھی۔ اس آواز کا کانوں سے ٹکرانا تھا

کہ محفل پر سناٹا چھا گیا۔موسیٰ نے قبے سے سر نکالا اور آواز کا تعاقب کرنے لگا۔شراب و شباب کا یہ رسیا، اس کرب ناک آواز کی تلخی کو برداشت نہ کر سکا۔غلاموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو تلاش کرو اور میرے پاس لاؤ۔غلام و خدام محل سے باہر نکلے، انھیں قریبی مسجد میں ایک کمزور، لاغر اور نحیف و نازار نوجوان ملا، جس کا بدن ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا، رنگ زرد، لب خشک، بال پریشاں، دو پھٹی چادروں میں لپٹا ربِ کائنات کے حضور مناجات کر رہا تھا۔خادموں نے اسے ہاتھ پاؤں سے پکڑا اور موسیٰ کے سامنے حاضر کر دیا۔موسیٰ نے اس سے تکلیف کا سبب پوچھا۔نوجوان نے کہا دراصل میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا، دورانِ تلاوت ایک مقام ایسا آیا کہ اس نے مجھے بے حال کر دیا۔موسیٰ نے کہا ''وہ کون سی آیات تھیں میں بھی تو سنوں۔'' نوجوان نے تعوذ وتسمیہ کے بعد یہ آیات تلاوت کیں، ''**اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ 0 عَلَی الْاَرَآئِکِ یَنْظُرُوْنَ 0 تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ 0 یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ 0 خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَّ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ 0 وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ 0 عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ 0** ترجمہ: بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے، نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہئے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں۔(پ۳۰،المطففین:۲۲۔۲۸)

تلاوت کرنے کے بعد نوجوان نے کہا ''اے فریب خوردہ! بھلا وہ نعمتیں کہاں اور تیری یہ مجلس کہاں؟ جنتی تخت کچھ اور ہی ہوگا، اس پر نرم و نازک بستر ہوں گے، جن کے استر استبرق کے ہوں گے۔سبز قالینوں اور بستروں پر ٹیک لگائے لوگ آرام

کرتے ہوں گے۔ وہاں دونہریں ساتھ ساتھ بہتی ہیں، وہاں ہر پھل کی دو قسمیں ہیں۔ وہاں کے میوے کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ ان سے جنتیوں کو کوئی روکنے والا ہوگا۔ اہلِ جنت، جنت کے پسندیدہ عیش میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں انھیں کوئی ناگوار بات سنائی نہ دے گی۔ وہاں اونچے اونچے تختوں کے اردگرد چمک دار آب خورے قطار سے رکھے ہوں گے۔ یہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کے لئے ہوں گی۔ اور کافروں کے لئے کیا ہوگا؟ ان کے لئے آگ ہی آگ ہوگی، آگ بھی ایسی کہ کبھی سرد نہ ہونے والی، کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے ان کا عذاب کبھی موقوف نہ ہوگا، وہ اس میں اوندھے منہ پڑے ہوں گے اور جب انھیں سر کے بل گھسیٹا جائے گا تو کہا جائے گا ''لو یہ عذاب چکھو۔''

ان پُر اثر کلمات کے باعث موسیٰ کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہوگیا، بے اختیاری میں تخت سے اترا اور اس نوجوان سے لپٹ کر رو پڑا، پھر تمام خدام و غلام وکنیزوں کو رخصت کر کے نوجوان کو ساتھ لئے گھر کے اندرونی حصے میں چلا گیا اور ایک بوریئے پر بیٹھ کر اپنی جوانی کے ضائع ہونے پر خود کو ملامت کرنے لگا۔ نوجوان اسے دلاسا دیتا اور اللہ تعالیٰ کی ستاری وغفاری یاد دلاتا رہا۔ اسی عالم میں پوری رات گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے سچی توبہ کی، تازہ غسل کیا اور نوجوان کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، عبادتِ الٰہیہ کو اپنا مقصد بنالیا۔ (روض الریاحین، ص ۱۲۲)

﴿26﴾ لہو ولعب میں مشغول شخص کی توبہ

حضرت ابو ہاشم صوفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا اور ایک کشتی میں سوار ہونے کے لئے بڑھا۔ اس کشتی میں ایک مرد تھا جس کے ہمراہ اس کی کنیز تھی۔ اس مرد نے مجھ سے کہا: ''کشتی میں جگہ نہیں ہے۔'' کنیز نے اس

سے میری سفارش کی تو اس نے مجھے بھی کشتی میں سوار کرلیا۔ جب ہم کچھ آگے بڑھے تو مرد نے کھانا منگوایا اور اپنے سامنے رکھ لیا۔ کنیز نے اس سے کہا: ''اس مسکین کو بھی اپنے کھانے میں شریک کرلو۔'' چنانچہ اس نے مجھے بھی کھانے میں شریک کرلیا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو وہ کنیز سے کہنے لگا: ''شراب لاؤ۔'' جب وہ شراب لائی تو وہ اسے پینے لگا۔ اس نے کنیز سے مجھے بھی شراب پلانے کو کہا لیکن میں نے منع کردیا۔ جب وہ شخص نشے سے چُور ہوگیا تو اس نے کنیز سے کہا: ''اپنے ساز لے آؤ۔'' کنیز نے ساز سنبھالا اور گانا گانے لگی۔ پھر وہ شخص میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: ''کیا تمہارے پاس اس (گانے) جیسا کچھ ہے؟'' میں نے جواب دیا: ''ہاں! میرے پاس وہ ہے جو اس سے کہیں زیادہ بہتر اور بھلا ہے۔'' اس نے کہا: ''سناؤ۔'' میں نے **اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم** پڑھنے کے بعد یہ آیات تلاوت کیں: ''**اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ 0 وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ 0 وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ** 0 ترجمہ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔ (پ۳۰، التکویر: ۱،۳)

ان آیات کو سن کر وہ شخص رونے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر پہنچا: ''**وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ 0** (ترجمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں'' (پ۳۰، التکویر: ۱۰)'' تو وہ کہنے لگا: ''اے کنیز! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں، اس شراب کو بہادو اور ساز توڑ ڈالو۔'' پھر اس نے مجھے قریب بلایا اور کہنے لگا: ''میرے بھائی! تم کیا کہتے ہو، کیا اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمالے گا؟'' میں نے جواب میں یہ آیت پڑھ دی: ''**اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ** 0 ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے

ستھروں کو۔(پ۲،البقرہ:۲۲۲)'' (یہ سن کر اس نے توبہ کر لی)۔
(درۃ الناصحین،المجلس الخامس والخمسون فی فضیلۃ التوبۃ،ص۲۱۶۔۲۱۷)

﴿27﴾ نصرانی طبیب کی توبہ

حضرت سَیِّدُ نا شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بہت بیمار ہوگئے ۔لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفاء خانے لے گئے ۔شفاء خانے میں بغداد کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراًبادشاہ سے رابطہ کیا کہ کوئی تجربہ کار معالج بھیجئے۔بادشاہ نے ایک طبیبِ حاذق کو بھیج دیا جو اپنے فن میں بہت ماہر تھا لیکن اس کا مذہب نصرانی تھا۔اس نے شیخ کے علاج کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں لیکن آپ کو شفاء نہ ہوئی ۔ایک دن طبیب کہنے لگا،''اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ میرے پارۂ گوشت سے آپ کو شفاء مل جائے گی تو اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر کچھ گراں نہ ہوتا۔''

یہ سن کر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا،''میرا علاج اس سے بھی کم میں ہوسکتا ہے۔'' طبیب نے دریافت کیا،''وہ کیا؟'' ارشاد فرمایا،''زنّار (عیسائیوں کی مذہبی علامت) توڑ دے اور مسلمان ہوجا۔'' یہ سن کر اس نے عیسائیت سے توبہ کر لی اور مسلمان ہوگیا اور اس کے مسلمان ہونے پر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ بھی تندرست ہوگئے۔(روض الریاحین ،ص۲۷۱)

﴿28﴾ ایک عاشق کی توبہ

حضرت سیدنا ابوحفص حداد علیہ الرحمۃ ابتداء میں ایک لونڈی پر عاشق ہوکر اپنے صبر وقرار کو کھو بیٹھے۔کسی نے آپکو بتایا کہ''فلاں علاقے میں ایک یہودی رہتا ہے،وہ بہترین جادو جانتا ہے،وہ یقیناً تم کو تمہاری محبوبہ سے ملادے گا۔'' آپ فوراً اس یہودی کے پاس پہنچے اور اس سے اپنا تمام حال بیان کیا۔اس یہودی نے کہا کہ''تمہارا کام ہو

جائے گا لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ تم چالیس دن تک کسی بھی قسم کا نیک عمل نہیں کرو گے، پہلے اس پر عمل کرو پھر میرے پاس آنا۔''

آپ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور چالیس دن حسبِ شرط گزارنے کے بعد آپ اس کے پاس پہنچ گئے۔اس نے جادو کرنا شروع کیا،لیکن اس کا کوئی اثر مرتب نہ ہوا۔کئی مرتبہ کوشش کرنے کے بعد اس نے کہا کہ ''ہو نہ ہو،تم نے ان چالیس دنوں میں کوئی نہ کوئی نیکی ضرور کی ہے، ورنہ میرا جادو کبھی ناکام نہ جاتا۔'' آپ نے فرمایا ''ویسے تو مجھے کوئی قابل ذکر چیز یاد نہیں، ہاں ایک دن راستے میں پڑے ہوئے پتھر کو اس خیال سے ایک طرف کر دیا تھا کہ کوئی مسلمان بھائی اس سے ٹکرا کر زخمی نہ ہو جائے۔'' یہ سن کر اس جادوگر نے کہا ''کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اس پروردگار کی عبادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں کہ جس نے آپ کے ایک معمولی سے عمل کو وہ شرف قبولیت بخشا کہ میرا جادو مکمل طور پر ناکام ہو گیا؟'' اس بات سے آپ کے دل میں ایک آگ سی لگ گئی،فورا توبہ کی اور اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول ہو کر کچھ ہی عرصہ میں درجہ ولایت پر فائز ہو گئے۔(تذکرۃ الاولیاء،باب سی وھشتم،ذکر ابو حفص حداد،ج ا،ص ۲۷۶)

﴿29﴾ ساز بجانے والے نوجوان کی توبہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ قبرستان میں حاضری دے کر واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں ایک نوجوان پر نظر پڑی جو بربط (ساز کا آلہ) بجا رہا تھا۔آپ نے اسے دیکھ کر ''لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم'' پڑھا تو وہ نوجوان طیش میں آ گیا اور بربط کو اس زور سے آپ کے سر پر دے مارا کہ آپ کا سر مبارک زخمی ہو گیا اور وہ بربط بھی ٹوٹ گیا۔آپ اس نوجوان کو کچھ کہے بغیر وہاں سے

چلے آئے۔ گھر پہنچ کر آپ نے اپنے غلام کے ذریعے بربط کی قیمت اور حلوا بھیجا اور ساتھ ہی یہ پیغام بھی دیا کہ اس رقم سے دوسرا بربط خرید لو اور چونکہ میری وجہ سے تمہارا بربط ٹوٹ گیا تھا جس سے تمہارا دل رنجیدہ ہوا ہو تو حلوا کھالو تا کہ تمہارا صدمہ ختم ہو جائے۔ وہ نوجوان آپ کے اس حسنِ اخلاق سے ایسا متأثر ہوا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب چہاردہم، باب یزید بسطامی، ج۱، ص۱۳۷۔۱۳۸)

﴿30﴾ عورت سے زیادتی کرنے والے کی توبہ

مروی ہے کہ ایک شخص کا گزر کسی حسین ترین عورت کے پاس سے ہوا۔ اس پر نگاہ پڑتے ہی اس کے دل میں برائی کا ارادہ پیدا ہو گیا وہ اس کے پاس گیا اور اپنے ارادے کا اظہار کیا۔ عورت نے کہا، ''جو کچھ تو نے دیکھا ہے اس کے دھوکے میں نہ پڑ، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔'' لیکن مرد پر شیطان سوار رہا حتی کہ اس نے زبردستی عورت پر قابو پا لیا۔ عورت کے ایک طرف آگ کے انگارے پڑے ہوئے تھے اس نے ان پر اپنا ہاتھ رکھ دیا حتی کہ وہ جل کر کوئلہ ہو گیا۔ جب مرد گناہ سے فارغ ہوا تو اس نے حیرت وتعجب سے پوچھا: ''یہ تو نے اپنا ہاتھ کس لیے جلا ڈالا؟'' عورت نے کہا: ''جب تو نے زبردستی مجھ پر قابو پا لیا تو میں ڈر گئی کہ لذتِ گناہ میں کہیں میں بھی تیری شریک نہ ہو جاؤں اور اس کی وجہ سے مجھے بھی گنہگار ٹھہرا دیا جائے، پس اسی وجہ سے میں نے اپنا ہاتھ جلانا مناسب خیال کیا۔''

مرد یہ بات سن کر شرم سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے انتہائی ندامت میں مبتلاء ہوتے ہوئے کہا، ''اگر یہ بات ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی آئندہ کبھی بھی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' پھر اس نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور اللہ تعالی

کی عبادت میں مشغول ہوگیا۔(ذم الھوی،ص۲۱۹)

﴿31﴾ ایک فاسق وفاجر شخص کی توبہ

حضرت عتبہ نوجوان تھے اور (توبہ سے پہلے) فسق وفجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے۔ایک دن حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی مجلس میں آئے۔حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر کررہے تھے:

''اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ۔

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔(پ۲۷،الحدید۱۶)

آپ نے اس قدر مؤثر وعظ فرمایا کہ لوگوں پر گریہ طاری ہوگیا۔ایک نوجوان کھڑا ہوا اور یہ کہنے لگا:''اے نیک آدمی! کیا اللہ تعالی مجھ جیسے فاسق وفاجر کی توبہ قبول کرے گا جب میں توبہ کروں۔'' شیخ نے فرمایا: تیرے فسق وفجور کے باوجود اللہ تعالی تیری توبہ قبول کرے گا۔جب عتبہ نے یہ بات سنی تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور سارا بدن کانپنے لگا، چلایا اور غش کھا کر گر پڑا اور یہ اشعار پڑھے

اَیَا شَابًا لِرَبِّ الْعَرْشِ عَاصِیُ

اَتَدْرِیْ مَاجَزَاءُ ذِوِی الْمَعَاصِیُ

اے عرش والے کی نافرمانی کرنے والے نوجوان کیا تُو جانتا ہے کہ گنہگاروں کی سزا کیا ہے؟

سَعِیْرٌ لِلْعُصَاةِ لَهَا زَفِیْرٌ

وَغَیْظُ یَوْمٍ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیُ

نافرمانوں کے لیے جہنم ہے جس میں گرج ہوگی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے، اس دن غضب ہوگا۔

فَاِنْ تَصْبِرْ عَلَى النَّيْرَانِ فَاَعْصِهُ

وَاِلَّا كُنْ عَنِ الْعِصْيَانِ قَاصِىْ

پس اگر تو آگ پر صبر کر سکے، تو نافرمانی کر، ورنہ نافرمانی سے دور ہو جا۔

وَفِيْمَا قَدْ كَسَبْتَ مِنَ الْخَطَايَا

رَهِنْتَ النَّفْسَ فَاجْهَدْ فِى الْخَلَاصِىْ

تو نے گناہ کس لیے کئے ہیں، تو نے اپنے آپ کو پھنسا دیا، اب نجات کے لیے کوشش کر۔

عتبہ کی چیخ نکل گئی اور غش کھا کر گر پڑا۔ جب افاقہ ہوا، تو کہنے لگا: ''اے شیخ! کیا میرے جیسے کمینے کی توبہ بھی رب رحیم قبول فرمائے گا۔'' شیخ نے فرمایا: ''بدنصیب بندے کی توبہ اور معافی رب تعالی قبول فرماتا ہے۔'' پھر حضرت عتبہ علیہ الرحمۃ نے سر اٹھایا اور تین دعائیں کیں:

{1} اے میرے اللہ! اگر تو نے میری توبہ قبول کر لی اور میرے گناہ معاف فرما دیے تو مجھے فہم و یاداشت عطا کر، مجھے عزت عطا فرما کہ علوم دین اور قرآن مجید سے جو سنوں حفظ کر لوں۔

{2} اے اللہ! مجھے حسن آواز کا اعزاز عطا فرما، جو بھی میری قرأت سنے اگر وہ سنگ دل ہو تو اس کا دل نرم ہو جائے۔

{3} اے اللہ! رزق حلال کا اعزاز عطا فرما، وہاں سے روزی عطا فرما کہ مجھے اس کا

گمان بھی نہ ہو۔

اللہ تعالی نے ان کی تمام دعائیں قبول فرمائیں۔ان کا فہم تیز ہوگیا، جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ،تو ہر سننے والا تائب ہوجاتا، ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔اسی حالت میں آپ کا انتقال ہوگیا۔(مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۸۔۲۹)

﴿32﴾ بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ

بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا جس نے بیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، پھر بیس سال تک نافرمانی کی۔پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے۔وہ غم زدہ ہوگیا اور کہنے لگا:''اے میرے خدا! میں نے بیس سال تک تیری عبادت کی اور بیس سال تک تیری نافرمانی کی اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہوگی؟''اس نے کسی کہنے والے کی آواز سنی:''تم نے ہم سے محبت کی ہم نے تم سے محبت کی، پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کرکے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۲)

﴿33﴾ توبہ پر قائم نہ رہنے والے کی توبہ

حضرت سیدنا موسی کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ میں ایک آدمی توبہ پر پختہ نہیں رہتا تھا، جب بھی توبہ کرتا توڑ ڈالتا۔بیس سال تک اس کی یہی حالت رہی۔اللہ تعالی نے حضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی کی کہ میرے بندے سے کہو کہ میں اس پر غضبناک ہوں۔حضرتِ سیدنا موسی کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس آدمی تک یہ پیغام پہنچادیا۔وہ بڑا غمگین

ہوا اور صحرا کی طرف چل پڑا۔ وہ کہہ رہا تھا: ''اے میرے خدا! کیا تیری رحمت ختم ہوگئی یا تجھے میری نافرمانی نے نقصان دیا' یا تیری معافی کے خزانے ختم ہو گئے؟ کونسا گناہ تیری قدیم صفات عفو وکرم سے بڑا ہے؟ جب تو اپنے بندوں پر رحمت بند کر دے گا تو وہ کس سے امید رکھیں گے؟ اگر تو نے انہیں رد کر دیا تو وہ کس کے پاس جائیں گے؟ اگر تیری رحمت ختم ہوگئی اور مجھے عذاب دینا لازم ہو گیا تو پھر اپنے تمام بندوں کا عذاب مجھ پر کر دے، میں اپنی جان ان کے بدلے میں پیش کرتا ہوں۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''اے موسیٰ علیہ السلام! اس کی طرف جاؤ اور کہو کہ اگر تیرے گناہ زمین بھر کے برابر ہوں، تب بھی تجھے بخش دوں گا کہ تو نے میرے کمال قدرت اور کمال عفو ورحمت کو جان لیا۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الاماتۃ والتوبۃ، ص۶۳۔۶۴)

﴿34﴾ ایک نافرمان شخص کی توبہ

حضرت ربیعہ بن عثمان علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت نافرمانی کرتا تھا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بھلائی اور توبہ کی توفیق دی۔ اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شفاعت کرنے والے کو تلاش کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ صحرا میں نکل گیا اور وہاں جا کر آہ وزاری شروع کر دی: ''اے آسمان میری شفاعت کر دے، اے پہاڑو میری شفاعت کر دو، اے زمین میری شفاعت کر دے، اے فرشتو! میری سفارش کر دو۔'' حتی کہ یہ تھک گیا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اور اس نے اسے اٹھا لیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خوشخبری ہو: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری توبہ قبول فرمالی ہے۔'' تو اس شخص نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

میری سفارش کس نے کی ہے؟'' اس نے کہا کہ ''میں تیرے بارے میں خوف زدہ ہوگیا تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیری سفارش کردی۔''

(کتاب التوابین، توبۃ عاصی من العماۃ، ص۸۴)

﴿35﴾ نہر میں غسل کرنے والے کی توبہ

حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا شخص ایک فاحشہ عورت کے پاس آیا اور جب وہ غسل کرنے کے لئے نہر میں اترا تو پانی سے آواز آئی: ''اے فلاں! کیا تو حیا نہیں کرتا، کیا تو نے اس گناہ سے توبہ نہ کی تھی اور کہا تھا کہ اب دوبارہ نہیں کرے گا۔'' تو وہ شخص یہ آواز سن کر یہ کہتے ہوئے نہر سے نکل گیا ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' پھر یہ ایک پہاڑ پر آیا جہاں بارہ آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کررہے تھے۔ یہ کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہا۔ جب وہاں قحط نازل ہوگیا تو یہ لوگ وہاں سے اترے اور جڑی بوٹیاں تلاش کرنے لگے۔ اس دوران یہ اسی نہر کے پاس سے گزرے تو اس شخص نے کہا: ''میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔'' انہوں نے پوچھا: ''کیوں؟'' اس نے کہا: ''وہاں کوئی ہے جو میری ایک خطا کو جانتا ہے اور مجھے اس کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔'' تو یہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

نہر سے صدا آئی: ''واہ! سبحان اللہ، اگر تم میں سے کوئی اپنے بیٹے یا کسی قریبی عزیز پر غصہ ہو اور وہ توبہ کر کے تمہاری پسندیدہ بات کی طرف لوٹ آئے تو تم اس سے محبت کرنے لگو اور تمہارے اس ساتھی نے توبہ کر کے اپنی پسند سے رجوع کرلیا ہے لہذا میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں، جاؤ اس کو یہ بتا دو اور نہر کے کنارے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو۔'' تو ان لوگوں نے آکر اسے بتایا اور یہ ان کے ساتھ وہاں آگیا اور ان سب

نے وہاں کافی عرصے تک عبادت کی۔

پھر اس شخص کا جب انتقال ہوا تو اس کے ساتھیوں کو نہر نے آواز دی کہ ''اے عبادت گزار و اور زاہدو! اسے میرے پانی سے غسل دے کر نہر کے کنارے دفن کر دو، تا کہ قیامت کے دن میرے قریب سے اٹھے۔'' انہوں نے ایسا ہی کیا اور کہنے لگے کہ آج کی رات ہم اس قبر کے پاس گزاریں گے اور جب صبح ہوگی تو چلے جائیں گے۔ چنانچہ یہ لوگ رات بھر اس قبر پر روتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو ان پر اونگھ طاری ہوگئی۔ جب انہیں ہوش آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی قبر کے قریب بارہ ''سرو'' کے پودے اگا دیئے تھے اور یہ پہلی مرتبہ تھی کہ زمین پر ''سرو'' کا درخت لگا۔ یہ لوگ یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس جگہ ''سرو'' کے پودے صرف اس لیے اگائے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہماری عبادت کو پسند کیا ہے۔ پھر یہ لوگ اسی قبر کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور جب ان میں سے کوئی مرجاتا یا اسے اس شخص کے پہلو میں دفن کر دیتے حتی کہ ان سب کا انتقال ہوگیا۔ (کتاب التوابین، توبۃ صاحب فاحشۃ، ص۹۰)

﴿36﴾ ایک بادشاہ کی توبہ

حضرت عباد بن عباد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اہل بصرہ میں ایک بادشاہ نے درویشی اختیار کی مگر کچھ عرصے بعد وہ دوبارہ دنیا اور مملکت کی طرف مائل ہوگیا۔ اس نے ایک عمارت بنوائی اور اس پر بہترین کام کروایا۔ اس کے حکم پر بہترین قالین وغیرہ بچھائے گئے۔ پھر اس نے عالیشان دعوت کا اہتمام کیا، تو لوگ جوق در جوق آتے، کھاتے پیتے اس عمارت کو دیکھ کر متعجب ہوتے اور چلے جاتے، یہ سلسلہ کئی دن چلتا رہا۔ عام لوگوں سے فارغ ہو کر یہ اپنے گھر والوں اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھا تھا

اور کہنے لگا: ''تم اس گھر کی وجہ سے میری خوشی دیکھ رہے ہو، میں سوچ رہا ہوں کہ میں اپنے ہر بیٹے کے لیے ایک ایسا ہی گھر بناؤں، تم لوگ کچھ دن میرے پاس قیام کروتا کہ میں تم سے گفت وشنید کروں اور اپنے مقصد کے لیے مشورے کرسکوں۔'' تو یہ لوگ کچھ دن اس کے پاس رہے، کھیل کود کرتے اور کچھ مشورے ہوتے کہ بیٹوں کے لیے کس طرح بنایا جائے اور اس کا کیا ارادہ ہے۔'' ایک رات انہوں نے گھر کے کونے سے کسی کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا۔

یاا یھا البانی والناسی میته

لا تاملن فان الموت مکتوب

اے عمارت بنانے والے اور اپنی موت کو بھولنے والے امید نہ کر بے شک موت لکھی ہوئی ہے۔

علی الخلائق ان سروا وان فرحوا

فالموت حتف لذی الامال منصوب

مخلوق پر اگر وہ خوش ہوں اور فرحت میں ہوں، بس موت امید والوں کو کاٹنے کھڑی ہے۔

لاتبنین دیارا لست تسکنھا

وراجع النسک کیما یغفر الحوب

ایسے گھر مت بنا جس میں تجھے رہنا نہیں اور درویشی کی طرف لوٹ جا تا کہ معاف کیا جائے۔

یہ آواز سن کر وہ اور اس کے ساتھ والے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئے اور جو کچھ سنا

اس سے ڈر گئے تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ ''جو آواز میں نے سنی ہے تم نے بھی سنی؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں!'' اس نے پھر پوچھا ''کیا تم بھی وہی محسوس کر رہے ہو جو میں محسوس کر رہا ہوں؟'' انہوں نے پوچھا: ''تجھے کیا محسوس ہو رہا ہے؟'' اس نے کہا: ''واللہ! میں دل پر ایک بوجھ محسوس کر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ موت کی علامت ہے۔''

اس کے بعد یہ خوب رویا اور ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: ''تم میرے دوست اور بھائی ہو تمہارے پاس میرے لیے کیا ہے؟'' انہوں نے کہا ''جو تو پسند کرے وہ حکم کر۔'' تو اس نے شراب پھینکنے کا حکم دیا، کھیل کود کی چیزیں باہر نکلوا دیں، پھر کہنے لگا ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے اور تیرے ان حاضر بندوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور مہلت کے ایام میں اپنے کیے پر نادم ہوں اور میں تجھ سے خود پر تیری نعمتوں کا اتمام تیری رحمت پر رجوع کے واسطہ سے مانگتا ہوں اور اگر تو مجھے اٹھائے تو اپنے فضل سے میرے گناہ معاف کر کے اٹھا۔'' پھر اس کی تکلیف بڑھ گئی اور یہ برابر یہی کہتا رہا: ''واللہ! موت ہے واللہ یہ موت ہے حتی کہ اس کی جان نکل گئی۔''

(کتاب التوابین، توبۃ ملک من ملوک البصرۃ، ص ۱۴۵۔۱۴۶)

﴿37﴾ ایک سپاہی کی توبہ

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ''میں پولیس میں تھا اور بہت شراب پیتا تھا۔ میں نے ایک خوبصورت باندی خریدی جو میرے لیے بہت اچھی ثابت ہوئی، اس سے میرے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی، مجھے اس سے بہت محبت ہو گئی۔ جب وہ اپنے قدموں پر چلنے لگ گئی تو اس کی محبت

میرے دل میں اور بڑھ گئی وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب میں شراب پینے لگتا تو وہ آ کر شراب گرا دیتی تھی۔ جب اس کی عمر دو سال ہوئی تو اس کا انتقال ہو گیا مجھے اس کی موت نے دل کا مریض بنا دیا۔ پندرھویں شعبان کی رات تھی اور جمعہ کا دن تھا، میں نشے میں چور ہو کر سو گیا اور میں نے اس دن عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ

''قیامت قائم ہو گئی ہے اور صور پھونکا جا رہا ہے، قبریں پھٹ رہی ہیں اور حشر قائم ہے اور میں لوگوں کے ساتھ ہوں، اچانک میں نے اپنے پیچھے سرسراہٹ محسوس کی میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بہت بڑا کالا اژدھا میرے پیچھے منہ کھولے میری طرف بڑھ رہا تھا۔ میں اس سے ڈر کر بھاگا بھاگتے ہوئے میں ایک صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے بزرگ کے پاس سے گزرا جن کے پاس خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا تو میں نے کہا: ''شیخ! مجھے اس اژدھے سے بچائیے اللہ ﷻ آپ کو اپنے ہاں پناہ دے گا۔'' وہ بزرگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ ''میں کمزور ہوں اور یہ مجھ سے بہت طاقتور ہے میں اس پر قادر نہیں ہو سکتا لیکن تم جلدی سے بھاگ جاؤ شاید اللہ ﷻ کسی کو تم سے ملا دے جو تمہیں اس سے بچا لے۔'' تو میں سیدھا بھاگنے لگا اور وہاں قیامت کے مناظر دیکھنے لگا۔ میں ایک اونچائی پر چڑھا تو وہاں زبردست آگ تھی میں نے اس کی ہولناکی کو دیکھا اور چاہا کہ اژدھے سے بچنے کے لیے اس آگ میں کود جاؤں مگر کسی نے چیخ کر کہا: ''لوٹ آ، تو اس آگ کا اہل نہیں ہے۔'' میں مطمئن ہو کر لوٹ آیا لیکن اژدھا میری تلاش میں تھا۔

میں اسی بزرگ کے پاس آیا اور انہیں کہا: ''شیخ! میں نے آپ سے پناہ مانگی

تھی لیکن آپ نے نہیں دی۔'' وہ بزرگ پھر معذرت کر کے کہنے لگے کہ ''میں کمزور آدمی ہوں لیکن تم اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ وہاں مسلمانوں کی امانتیں ہیں، ہوسکتا ہے کہ تیری بھی کوئی امانت وہاں ہو جو تیری مدد کر سکے۔'' میں اس پہاڑ پر چڑھا جو چاندی سے بنا ہوا تھا، اس میں جگہ جگہ سوراخ تھے اور سرخ سونے سے بنے ہوئے غاروں پر پردے پڑے ہوئے تھے، ان غاروں میں جگہ جگہ یاقوت اور جواہرات جڑے ہوئے تھے اور سب طاقچوں پر ریشم کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ جب میں اژدھے سے ڈر کر پہاڑ کی طرف بھاگا تو کسی فرشتے نے زور سے کہا: ''پردے ہٹادو۔'' تو پردے اٹھ گئے اور طاق کھول دیے گئے۔ پھر ان طاقچوں سے چاندی کی رنگت جیسے چہروں والے بچے نکل آئے اور اژدھا بھی میرے قریب ہو گیا۔ اب میں بڑا پریشان ہوا۔ کسی نے چلا کر کہا تمہارا ستیاناس! دیکھ نہیں رہے کہ دشمن اس کے کتنا قریب آچکا ہے، چلو سب باہر آؤ پھر بچے فوج در فوج نکلنا شروع ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ میری وہ بچی جو مر چکی تھی، وہ بھی نکلی اور مجھے دیکھتے ہی رونے لگی: ''واللہ! میرے والد۔'' پھر وہ تیزی سے کود کر ایک نور کے ہالے میں گئی اور دوبارہ میرے سامنے نمودار ہو گئی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور دایاں ہاتھ اژدھے کی طرف بڑھایا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا۔

اس کے بعد اس نے مجھے بٹھایا اور میری گود میں آ بیٹھی اور اپنا سیدھا ہاتھ میری داڑھی میں پھیرتے ہوئے کہنے لگی: ''**اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ**ؕ ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ۲۷، الحدید۱۶)

اور رونے لگی تو میں نے کہا: ''میری بچی! کیا تمہیں قرآن معلوم ہے؟'' اس

نے کہا:''ہاں! ہم لوگ آپ سے زیادہ جانتے ہیں۔'' میں نے پوچھا:''مجھے اس اژدھے کے بارے میں بتاؤ جو مجھے ہلاک کر دینا چاہتا تھا؟''اس نے کہا:''وہ آپ کے برے اعمال تھے جنہیں خود آپ نے طاقتور بنایا تھا۔''میں نے پوچھا:''وہ بزرگ کون تھے؟''اس نے بتایا:''وہ آپ کے اچھے اعمال تھے جنہیں آپ نے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ وہ آپ کے برے اعمال کو دور نہ کر سکے۔''میں نے پوچھا:''میری بچی! تم لوگ اس پہاڑ میں کیا کرتے ہو؟''اس نے کہا کہ''ہم مسلمانوں کے بچے اس پہاڑ میں رہتے ہیں اور قیامت ہونے تک رہیں گے، ہم منتظر ہیں کہ تم کب ہمارے پاس آؤ اور ہم تمہاری شفاعت کریں۔''

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں خوفزدہ حالت میں بیدار ہوا اور میں نے شراب پھینک کر اس کے برتن توڑ دیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کر لی، یہ میری توبہ کا سبب بنا۔''(کتاب التوابین، توبۃ مالک بن دینار، ص۲۰۲۔۲۰۵)

﴿38﴾ بسم اللہ کی تعظیم کی برکت سے توبہ نصیب ہوگئی

حضرت سیدنا بشر حافی سے پوچھا گیا تھا کہ تمہاری توبہ کا کیا واقعہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ''یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ہوا میں تمہیں کیا بتاؤں؟ میں بہت چالاک اور جتھے والا انسان تھا، ایک دن میں کہیں جا رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ راستے میں پڑا ملا میں نے اسے اٹھایا تو اس میں بسم اللہ لکھی ہوئی تھی۔ میں نے اسے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ میرے پاس ایک درہم کے سوا اور کوئی پیسے بھی نہیں تھے۔ میں نے اسی درہم کی ایک مہنگی خوشبو لے کر اس کاغذ کو لگائی۔ رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے:''اے بشر بن حارث! تو نے ہمارا نام

راستے سے اٹھا کر اسے خوشبو میں بسایا ہے ہم بھی تیرا نام دنیا وآخرت میں مہکا دیں گے'' پھر ایسا ہی ہوا۔ (کتاب التوابین، توبۃ بشر الحافی، ص ۲۱۰)

﴿39﴾ ایک لُٹیرے کی توبہ

حضرت قعنبی علیہ الرحمۃ کے ایک بیٹے کا بیان ہے کہ (توبہ کرنے سے پہلے) میرے والد شراب پیتے اور نوعمر لڑکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ان لڑکوں کو بلوایا اور دروازے پر ان کا انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں وہاں سے حضرتِ سیدنا شعبہ علیہ الرحمۃ اپنی سواری پر وہاں سے گزرے۔ ان کے پیچھے پیچھے لوگ دوڑتے جارہے تھے انہوں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے بتایا کہ'' یہ شعبہ ہیں۔'' انہوں نے پوچھا کہ'' شعبہ کون ہیں؟'' بتایا گیا: ''محدث ہیں۔'' تو میرے والد ان کے پیچھے دوڑتے ہوئے پہنچے اور کہا کہ مجھے حدیث سناؤ۔ حضرت شعبہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ تُو کوئی محدث تو نہیں کہ تجھے حدیث سناؤں؟

یہ سن کر میرے والد نے چاقو نکال لیا اور کہا کہ'' حدیث سناؤ ورنہ زخمی کردوں گا۔'' تو حضرت شعبہ علیہ الرحمۃ نے حدیث سنائی کہ ہمیں منصور ربعی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر گزر۔''

یہ سن کر میرے والد نے چاقو پھینک دیا اور گھر واپس آگئے اور ساری شراب پھینک دی اور میری والدہ کو کہا کہ ابھی میرے دوست آنے والے ہیں، جب وہ آجائیں تو انہیں کھانا وغیرہ کھلا کر بتا دینا کہ میں نے شراب وغیرہ چھوڑ دی ہے اور برتن توڑ دیئے ہیں تاکہ وہ سب واپس چلے جائیں۔'' (کتاب التوابین، توبۃ القعنبی، ص ۲۱۹)

﴿40﴾ ایک رہزن کی توبہ

حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے عکبر کردی سے پوچھا کہ تمہاری توبہ کا کیا سبب بنا؟ اس نے بتایا:

''میں ایک غار میں رہتا تھا اور رہزنی کیا کرتا۔ وہاں کھجور کے تین درخت تھے۔ ایک درخت پر پھل نہ تھے وہاں ایک چڑیا پھل والے درخت سے پکی ہوئی کھجوریں توڑتی اور اس درخت پر لے جاتی۔ میں نے اسے اس طرح دس چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں ایک خیال آیا کہ اٹھ کر دیکھوں کہ کیا ماجرا ہے۔ جب میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہاں ایک اندھا سانپ تھا اور چڑیا اس کے منہ میں وہ دانے ڈال رہی تھی۔

یہ دیکھ کر میں رونے لگا اور میں نے کہا کہ میرے آقا! سانپ کو تیرے نبی ﷺ نے مار ڈالنے کا حکم دیا اور تو نے اس اندھے سانپ پر چڑیا اسکی کفالت کیلئے متعین کی ہوئی ہے اور میں تیرا بندہ ہوں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے کے باوجود رہزنی کرتا ہوں۔ میرے دل میں جیسے آواز گونجنے لگی: ''اے عکبر! میرا دروازہ کھلا ہے۔'' تو میں نے اپنی تلوار توڑ دی اور اپنے سر پر خاک ڈالی اور زور زور سے پکارنے لگا ''اے اللہ عزوجل معاف کر دے، رحم کر دے۔'' اچانک میں نے غیبی آواز سنی ''ہم نے تجھے معاف کر دیا۔'' میرے رفقاء کو پتا چل گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: ''تجھے کیا ہو گیا ہے تو نے تو ہمیں پریشان کر دیا ہے؟'' میں نے کہا کہ میں دھتکارا ہوا بندہ تھا اور اب نیک ہو گیا ہوں۔ تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم بھی دھتکارے ہوئے ہیں اب ہم بھی نیک بنیں گے۔

پھر ہم سب تین دن تک آہ وزاری کرتے رہے اور ہم بھوکے پیاسے چلتے

ہوئے تیسرے دن ایک بستی میں آئے۔ وہاں ایک اندھی عورت گاؤں کے دروازے پر بیٹھی تھی اس نے پوچھا: ''کیا تم میں کوئی عکبر کردی بھی ہے؟'' ہم نے کہا: ''کیا کوئی کام ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں! میں تین راتوں سے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہی ہوں وہ فرمارہے ہیں کہ عکبر کردی کو اپنے بیٹے کا چھوڑا ہوا مال دے دے۔'' پھر اس نے ساٹھ کپڑے ہمیں دیئے جن میں سے کچھ ہم نے پہن لیے اور اپنے گھروں میں آ گئے۔''

(کتاب التوابین، توبۃ عکبر الکردی، ص۲۲۲)

﴿41﴾ ایک مجوسی کی توبہ

ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ بغداد میں فلاں مجوسی سے جا کر کہو کہ ''تیری دعا قبول ہو گئی ہے۔'' تو یہ شخص کہتا ہے کہ میں بیدار ہو کر سوچنے لگا کہ میں بغداد کیسے جاؤں؟ اسی سوچ و بچار میں پورا دن نکل گیا اور میں سو گیا۔ دوسری رات بھی یہی خواب دیکھا۔ جب تیسرے دن بھی یہی خواب نظر آیا تو میں نے سواری لے کر بغداد کا رخ کیا اور اسی مجوسی کے پاس پہنچ گیا اور اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ وہ بہت مالدار تھا اس نے پوچھا: ''کوئی ضرورت ہے؟'' میں نے کہا: ''اکیلے میں بتاؤں گا۔'' تو کچھ لوگ چلے گئے اور اس کے چند ساتھی رہ گئے۔ میں نے کہا: ''انہیں بھی باہر بھیج دو۔'' تو وہ بھی باہر چلے گئے تو میں نے کہا کہ اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کا قاصد ہوں۔ انہوں نے تمہیں پیغام بھیجا ہے کہ ''تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے۔'' مجوسی نے حیرت سے پوچھا: ''کیا تو مجھے جانتا ہے؟'' میں نے کہا: ''ہاں!'' اس نے کہا کہ ''میں تو اسلام اور محمد ﷺ کی رسالت کا منکر ہوں۔'' میں نے کہا کہ ''تم اس طرح کہہ رہے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس

بھیجا ہے؟'' اس نے کہا: ''کیا میرے پاس بھیجا ہے؟'' میں نے کہا ''ہاں!'' تو اس نے کہا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔''

پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور کہا کہ میں گمراہی میں تھا اور اب حق کی طرف لوٹ آیا ہوں تم میں سے جو شخص اسلام لائے گا میرے مال میں سے اس کو حصہ ملے گا اور جو اسلام نہیں لائے گا اس کو میرا مال واپس کرنا ہوگا۔ تو اس کے ساتھیوں میں سے اکثر لوگ اسلام لے آئے۔ پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ بیٹا! میں گمراہی میں تھا اب حق کی طرف لوٹ آیا ہوں، اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ بیٹے نے کہا: ''میں بھی اسلام لاتا ہوں۔'' پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا اور اسے بھی دعوتِ اسلام دی، وہ بھی اسلام لے آئی۔

پھر اس نے مجھ سے کہا: ''کیا تجھے معلوم ہے وہ دعا کیا تھی جو قبول ہوگئی؟'' میں نے کہا ''نہیں۔'' تو اس نے بتایا کہ ''جب میں نے اپنے بیٹے کی شادی اپنی بیٹی سے کی تو دعوت کا اہتمام کیا اور طرح طرح کے کھانے بنائے۔ میرے پڑوس میں سادات میں سے کچھ غریب لوگ رہتے تھے۔ میں لوگوں کو کھلانے کے بعد تھک گیا تو میں نے خادم کو کہا کہ اوپر کی منزل میں میرا بستر لگا دو میں سونا چاہتا ہوں۔ جب میں سونے گیا تو میں نے پڑوس کی ایک بچی کی آواز سنی وہ کہہ رہی تھی کہ ''اماں جان! اس مجوسی نے اپنے کھانے کی خوشبو سے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے۔'' یہ سن کر میں نیچے آیا اور ان کے لیے بہت سا کھانا بھیجا اور ساتھ کچھ دینار اور کپڑے بھی بھیجے تو ان بچیوں میں سے ایک نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا حشر ہمارے ساتھ کرے اور باقی لوگوں نے آمین کہی تو آج وہ دعا

قبول ہوگئی۔'' (کتاب التوابین، توبۃ مجوسی واسلامہ،ص۳۰۵۔۳۰۶)

﴿42﴾ نصرانی حکیم کی توبہ

مروی ہے کہ ایک صوفی بزرگ اپنے چالیس ساتھیوں سمیت سفر پر روانہ ہوئے۔انہوں نے ایک جگہ تین دن قیام کیا مگر کہیں سے کھانا نہیں آیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رزق کے لیے اسباب اختیار کرنا مباح رکھا ہے،لہذا کوئی جائے اور کچھ کھانے پینے کی چیز لے آئے۔ان میں سے ایک شخص گیا اور بغداد کے ایک علاقے میں جا پہنچا۔وہاں ایک نصرانی طبیب کا مطب تھا جو لوگوں کی نبض دیکھ کر دوائی دے رہا تھا۔جب فقیر کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جس سے یہ ضرورت کا مطالبہ کر سکے تو یہ اس کے مطب میں جا بیٹھا۔

نصرانی حکیم نے پوچھا:''تجھے کیا بیماری ہے تو اس نے اپنی حالت کا شکوہ نصرانی سے کرنا مناسب نہ سمجھا،اس لیے ہاتھ آگے کر دیا۔طبیب نے نبض دیکھی تو کہا کہ میں تمہاری بیماری سمجھ گیا ہوں اور دوائی بھی جانتا ہوں۔یہ کہہ کر اس نے لڑکے کو آواز دی اور کہا کہ ایک رطل روٹی،ایک رطل سالن اور ایک رطل حلوا لے آؤ۔تو فقیر نے کہا:''اس بیماری کے چالیس شکار اور بھی ہیں۔''تو طبیب نے آواز دے کر کہا:''چالیس کھانے اسی مقدار کے مزید لے آؤ۔''جب کھانا آ گیا تو اس نے مزدور کے ذریعے وہاں بھجوا دیا۔جب فقیر اسے لے کر چلا تو طبیب بھی اس کا سچ جھوٹ جاننے کے لئے پیچھے پیچھے گیا۔فقیر چلتا ہوا ایک چھوٹے سے گھر میں داخل ہو گیا جہاں شیخ اور دوسرے فقراء بیٹھے تھے۔فوراً کھانا لگوایا گیا اور شیخ اور فقراء کھانے کے گرد بیٹھ گئے اور یہ نصرانی گھر کی ڈیوڑھی کے پیچھے جا چھپا۔اس نے دیکھا کہ شیخ نے لوگوں کو کھانے سے روک دیا اور اپنے رفیق

سے پوچھا: ''اتنے سارے کھانے کا قصہ کیا ہے؟ کہاں سے لے آیا ہے؟''

تو اس ساتھی نے پورا قصہ بیان کیا۔ شیخ نے کہا: ''کیا تم اس پر راضی ہو کہ بغیر بدلہ دیئے تم ایک نصرانی کا کھانا کھاؤ؟'' تو شرکائے قافلہ بولے: ''اس کا کیا بدلہ ہوسکتا ہے؟'' شیخ نے کہا کہ ''کھانے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نصرانی کو آگ سے نجات عطا فرمائے۔'' تو ان سب نے مل کر دعا کی۔

نصرانی طبیب جو یہ ماجرا دیکھ رہا تھا کہ ان لوگوں نے باوجود بھوکے ہونے کے کھانا نہیں کھایا اور وہ شیخ کی ساری باتیں بھی سن چکا تھا تو اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہوگیا پھر صلیب توڑ کر کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔'' (کتاب التوابین، توبۃ طبیب نصرانی، ص ۳۰۷۔۳۰۸)

﴿43﴾ لہوولعب میں مشغول نوجوان کی توبہ

حضرتِ سیدنا شاہ شجاع کرمانی علیہ الرحمۃ کے یہاں لڑکا تولد ہوا تو اس کے سینہ پر سبز حروف میں ''اللہ جل شانہ'' تحریر تھا لیکن جب شعوری عمر کو پہنچا تو لہولعب میں مشغول رہ کر بربط پر گانا گایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کے وقت جب وہ ایک محلّہ سے گاتا ہوا گزرا تو ایک نئی دلہن جو اپنے شوہر کے پاس سوئی ہوئی تھی مضطربانہ طور پر اٹھ کر باہر جھانکنے لگی۔ اسی دوران جب شوہر کی آنکھ کھلی تو بیوی کو اپنے پاس نہ پا کر اٹھا اور بیوی کے پاس پہنچ کر اس لڑکے سے مخاطب ہوکر کہا کہ ''ابھی تیری توبہ کا وقت نہیں آیا؟'' یہ سن کر لڑکے نے تاثر آمیز انداز میں کہا کہ ''یقیناً آچکا ہے۔'' اور یہ کہہ کر بربط توڑ دیا اور اسی دن سے ذکر الٰہی میں مشغول ہوگیا اور اس درجہ کمال تک پہنچا کہ اس کے والد فرمایا کرتے کہ جو مقام مجھے چالیس سال میں نہ حاصل ہوسکا وہ صاحبزادے کو چالیس دن

میں مل گیا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، باب سی وششم، ذکر شاہ شجاع کرمانی، ج۱، ص۲۷۸)

﴿44﴾ ایک بدمعاش کی توبہ

منقول ہے کہ ایک بدمعاش نوجوان' حضرتِ سیدنا مالک بن دینار علیہ الرحمۃ کا ہمسایہ تھا۔ لوگ اس سے بہت پریشان رہتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ سے اس کے مظالم کی شکایت کی تو آپ نے اس کے پاس جا کر سمجھایا لیکن اس نے گستاخی کے ساتھ پیش آتے ہوئے کہا کہ ''میں حکومت کا آدمی ہوں اور کسی کو میرے کاموں میں دخیل ہونے کی ضرورت نہیں۔'' آپ نے جب اس سے فرمایا کہ ''میں بادشاہ سے تیری شکایت کروں گا۔'' تو اس نے جواب دیا: ''وہ بہت ہی کریم ہے میرے خلاف وہ کسی کی بات نہیں سنے گا۔'' آپ نے فرمایا کہ ''اگر وہ نہیں سنے گا تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کروں گا۔'' اس نے کہا کہ وہ بادشاہ سے بھی زیادہ کریم ہے۔

یہ سن کر آپ واپس آ گئے لیکن کچھ دنوں بعد جب اس کے ظالمانہ افعال حد سے زیادہ ہو گئے تو لوگوں نے پھر آپ سے شکایت کی اور آپ پھر نصیحت کرنے جا پہنچے لیکن غائب سے آواز آئی کہ ''میرے دوست کو مت پریشان کرو۔'' آپ کو یہ آواز سن کر بہت حیرانی ہوئی اور اس نوجوان سے کہا کہ میں اس غیبی آواز کے متعلق تجھ سے پوچھنے آیا ہوں جو میں نے راستہ میں سنی ہے۔ اس نے کہا کہ ''اگر یہ بات ہے تو میں اپنی تمام دولت راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خیرات کرتا ہوں۔'' اور پورا سامان خیرات کر کے نامعلوم سمت چلا گیا۔

اس کے بعد سوائے حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ کے کسی نے اس کو نہیں دیکھا۔ آپ نے بھی مکہ معظّمہ میں اس حالت میں دیکھا کہ بہت ہی کمزور اور مرنے کے

قریب تھا اور کہہ رہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنا دوست فرمایا ہے میں اس کے احکام پر جان ودل سے نثار ہوں اور مجھے علم ہے کہ اس کی رضا صرف عبادت ہی سے حاصل ہوتی ہے اور آج سے میں اس کی رضا کے خلاف کام کرنے سے تائب ہوں۔'' یہ کہہ کر دنیا سے رخصت ہوگیا۔ (تذکرۃ الاولیا، باب چہارم، ذکر مالک دینار، ج ا، ص ۵۰)

﴿45﴾ ایک سُود خور کی توبہ

ابتدائی دور میں حضرتِ سیدنا حبیب عجمی علیہ الرحمۃ بہت امیر تھے اور اہل بصرہ کو سود پر قرضہ دیا کرتے تھے۔ جب مقروض سے قرض کا تقاضا کرنے جاتے تو اس وقت تک نہ ٹلتے جب تک کہ قرض وصول نہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قرض وصول نہ ہوتا تو مقروض سے اپنا وقت ضائع ہونے کا ہرجانہ وصول کرتے، اور اس رقم سے زندگی بسر کرتے۔ ایک دن کسی کے یہاں وصولیابی کے لیے پہنچے تو وہ گھر پر موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ''نہ تو شوہر گھر پر موجود ہے اور نہ میرے پاس تمہارے دینے کے لیے کوئی چیز ہے، البتہ میں نے آج ایک بھیڑ ذبح کی ہے جس کا تمام گوشت تو ختم ہو چکا ہے البتہ سر باقی رہ گیا ہے، اگر تم چاہو تو وہ میں تم کو دے سکتی ہوں۔''

چنانچہ آپ اس سے سر لے کر گھر پہنچے اور بیوی سے کہا کہ یہ سر سود میں ملا ہے اسے پکا ڈالو۔ بیوی نے کہا: ''گھر میں نہ لکڑی ہے اور نہ آٹا، بھلا میں کھانا کس طرح تیار کروں؟'' آپ نے کہا کہ ''ان دونوں چیزوں کا بھی انتظام مقروض لوگوں سے سود لے کر کرتا ہوں۔'' اور سود ہی سے یہ دونوں چیزیں خرید کر لائے۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ آپ نے کہا کہ ''تیرے دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور تجھے کچھ دے بھی دیں تو اس سے تو دولت مند نہ ہو جائے گا لیکن ہم مفلس

ہو جائیں گے۔'' چنانچہ سائل مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔

جب بیوی نے سالن نکالنا چاہا لیکن وہ ہنڈیا سالن کی بجائے خون سے لبریز تھی۔ اس نے شوہر کو آواز دے کر کہا: ''دیکھو تمہاری کنجوسی اور بدبختی سے یہ کیا ہو گیا ہے؟'' آپ کو یہ دیکھ کر عبرت حاصل ہوئی اور بیوی کو گواہ بنا کر کہا کہ آج میں ہر برے کام سے تائب ہوتا ہوں اور یہ کہہ کر مقروض لوگوں سے اصل رقم لینے اور سود ختم کرنے کے لیے نکلے۔

راستہ میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ کو دیکھ کر کچھ لڑکوں نے آوازے کسنا شروع کئے کہ ''دور ہٹ جاؤ حبیب سود خور آ رہا ہے، کہیں اس کے قدموں کی خاک ہم پر نہ پڑ جائے اور ہم اس جیسے بد بخت نہ بن جائیں۔'' یہ سن کر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو گئے انہوں نے آپ کو ایسی نصیحت فرمائی کہ بے چین ہو کر دوبارہ توبہ کی۔ واپسی میں جب ایک مقروض شخص آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا تو فرمایا ''تم مجھ سے مت بھاگو، اب تو مجھ کو تم سے بھاگنا چاہیے تاکہ ایک گنہگار کا سایہ تم پر نہ پڑ جائے۔'' جب آپ آگے بڑھے تو انہی لڑکوں نے کہنا شروع کیا کہ ''راستہ دے دو اب حبیب تائب ہو کر آ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پیروں کی گرد اس پر پڑ جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا نام گناہگاروں میں درج کر لے۔'' آپ نے بچوں کا یہ قول سن کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی: ''تیری قدرت بھی عجیب ہے کہ آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تو نے لوگوں کی زبان سے میری نیک نامی کا اعلان کرا دیا۔''

اس کے بعد آپ نے منادی کرا دی کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ اس کے علاوہ آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی تمام دولت راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں

لٹا دی۔ پھر ساحل فرات پر ایک عبادت خانہ تعمیر کر کے عبادت میں مشغول رہے اور یہ معمول بنا لیا کہ دن کو علم دین کی تحصیل کے لیے حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہنچ جاتے اور رات بھر مشغول عبادت رہتے۔ چونکہ قرآن مجید کا تلفظ صحیح مخرج سے ادا نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپ کو عجمی کا خطاب دے دیا گیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب، ذکر حبیب عجمی، ج ا، ص ۵۶۔۵۷)

﴿46﴾ حسین عورت پر فریفتہ ہونے والے کی توبہ

حضرتِ سیدنا عتبہ بن غلام علیہ الرحمۃ اس طرح تائب ہوئے کہ کسی حسین عورت پر فریفتہ ہوئے اور اس سے کسی نہ کسی طرح اپنے عشق کا اظہار کر دیا۔ اس عورت نے اپنی کنیز کے ذریعے دریافت کرایا کہ ''آپ نے میرے جسم کا کون سا حصہ دیکھا ہے؟'' آپ نے کہا کہ ''تمہاری آنکھیں دیکھ کر عاشق ہوا ہوں۔'' اِس کے جواب میں اس نے اپنی دونوں آنکھیں نکال کر آپ کی خدمت میں روانہ کرتے ہوئے کنیز سے کہلوایا: ''جس چیز پر آپ فریفتہ ہوئے تھے وہ حاضر ہیں۔''

یہ دیکھ کر آپ کے اوپر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور آپ حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو گئے اور فیوض باطنی سے بہرہ ور ہو کر مشغول عبادت رہے، خود اپنے ہاتھ سے جو کاشت کرتے اور خود ہی اپنے ہاتھ سے آٹا پیس کر پانی میں تر کر کے دھوپ میں خشک کر لیا کرتے اور پورے ہفتہ میں ایک ایک ٹکیہ کھا کر عبادت میں مشغول رہتے اور فرمایا کرتے کہ ''روزانہ رفع حاجت کے لیے جاتے ہوئے کراماً کاتبین سے شرم آتی ہے۔''

(تذکرۃ الاولیاء، باب ھفتم، ذکر عتبہ الغلام، ج ا، ص ۶۳)

﴿47﴾ تائبین کے حالات سن کر توبہ کرنے والا

حضرتِ سیدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کے تائب ہونے کا واقعہ عجیب وغریب ہے اور وہ یہ کہ کسی شخص نے آپ کو اطلاع پہنچائی کہ فلاں مقام پر ایک عابد ہے۔ جب آپ اس سے نیاز حاصل کرنے پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا اپنے نفس سے مسلسل یہ کہہ رہا ہے کہ ''جب تک تو عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں میری ہم نوائی نہیں کرے گا میں تجھے یوں ہی اذیت دیتا رہوں گا حتی کہ تیری موت واقع ہو جائے۔'' یہ واقعہ دیکھ کر آپ کو اس پر ایسا ترس آیا کہ رونے لگے اور جب نوجوان عابد نے پوچھا: ''تم کون ہو؟ جو ایک گنہگار پر ترس کھا کر رو رہے ہو۔ یہ سن کر آپ نے اس کے سامنے جا کر سلام کیا اور مزاج پرسی کی۔ اس نے بتایا: ''چونکہ یہ بدن عبادت الٰہی عَزَّوَجَلَّ پر آمادہ نہیں ہے اس لیے سزا دے رہا ہوں۔'' آپ نے کہا کہ ''مجھے تو یہ گمان ہوا کہ شاید تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے یا کوئی گناہ عظیم سرزد ہو گیا ہے۔'' اس نے جواب دیا کہ ''تمام گناہ مخلوق سے میل جول کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، اس لیے میں مخلوق سے رسم وراہ کو بہت بڑی بھول تصور کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا کہ ''تم واقعی بہت بڑے زاہد ہو۔'' اس نے جواب دیا کہ ''اگر تم کسی بڑے زاہد کو دیکھنا چاہتے ہو تو سامنے پہاڑ پر جا کر دیکھو۔''

چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو ایک نوجوان کو دیکھا، جس کا ایک پیر باہر کٹا ہوا پڑا تھا اور اسکا جسم کیڑوں کی خوراک بنا ہوا تھا۔ جب آپ نے یہ صورت حال معلوم کی تو اس نے بتایا کہ ''ایک دن میں اسی جگہ مصروف عبادت تھا کہ ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری جس کو دیکھ کر میں فریب شیطان میں مبتلا ہوا اور اس کے نزدیک پہنچ گیا۔'' اس وقت ندا آئی: ''اے بے غیرت! تیس سال خدا عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزار کر

اب شیطان کی بات ماننے چلا ہے؟'' لہذا میں نے اسی وقت اپنا ایک پاؤں کاٹ دیا کہ گناہ کے لیے پہلا قدم اسی پاؤں سے بڑھایا تھا۔'' پھر اس نے پوچھا: ''بتایئے کہ آپ مجھ گناہگار کے پاس کیوں آئے اور اگر واقعی کسی بڑے زاہد کی جستجو میں ہیں تو اس پہاڑ کی چوٹی پر چلے جایئے۔'' لیکن جب بلندی کی وجہ سے آپ کا وہاں پہنچنا ناممکن نظر آیا تو اس نوجوان نے خود ہی ان بزرگ کا قصہ شروع کر دیا۔ اس نے بتایا کہ'' پہاڑ کی چوٹی پر جو بزرگ ہیں ان سے ایک دن کسی نے یہ کہہ دیا کہ روزی محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ بس اس دن سے انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ جس روزی میں مخلوق کا ہاتھ ہوگا وہ استعمال نہیں کروں گا اور جب بغیر کچھ کھائے دن گزر گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شہد کی مکھیوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے گردرہ کر انہیں شہد مہیا کرتی رہیں، چنانچہ ہمیشہ وہ شہد ہی استعمال کرتے ہیں۔'' یہ سن کر حضرتِ سیدنا ذوالنون علیہ الرحمۃ نے درس عبرت حاصل کیا اور اسی وقت تائب ہو کر عبادت وریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب سیزدھم، ذکر ذکر ذوالنون مصری، ج۱، ص۱۱۲۔۱۱۳)

﴿48﴾ ایک تاجر کی توبہ

حضرتِ سیدنا ابو علی شفیق بلخی علیہ الرحمۃ ایک خاص واقعہ سے متاثر ہو کر تائب ہوئے۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ آپ بغرض تجارت ترکی پہنچے تو وہاں کا ایک مشہور بت کدہ دیکھنے پہنچ گئے اور وہاں ایک پجاری سے فرمایا کہ'' تجھے قادر وزندہ خدا کو نظر انداز کر کے ایک بے جان بت کی پوجا کرتے ہوئے ندامت نہیں ہوتی؟'' اس نے جواب دیا کہ'' آپ جو حصول رزق کے لیے دنیا بھر میں تجارت کرتے پھرتے ہیں اس سے ندامت نہیں ہوتی اور کیا آپ کا خالق گھر بیٹھے روزی پہنچانے پر قادر نہیں ہے؟''

یہ سن کر اسی وقت وطن واپس لوٹے تو کسی نے راستہ میں پیشہ دریافت کیا۔آپ نے فرمایا کہ میں تجارت کرتا ہوں۔اس نے طعنہ دیا:''آپ کے مقدر کا جو کچھ ہے وہ تو گھر بیٹھے بھی میسر آ سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ خداعزوجل کے شکر گزار نہیں ہیں۔''اس واقعہ سے آپ اور زیادہ متاثر ہوئے۔جب گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ شہر کے ایک سردار کا کتا گم ہوگیا ہے اور شبہ میں آپ کے ہمسایہ کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔آپ نے سردار کو یہ یقین دلا کر کہ تمہارا کتا تین دن کے اندر مل جائے گا اپنے ہمسایہ کو رہا کروایا۔جس نے کتا چوری کیا تھا وہ تیسرے دن آپ کے پاس پہنچ گیا اور آپ نے سردار کے یہاں کتا بھجوا کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔(تذکرۃ الاولیاء،ذکر شفیق بلخی،ج۱،ص۱۸۰۔۱۸۱)

﴿49﴾ کفن چور کی توبہ

حضرتِ سیدنا حاتم اصم علیہ الرحمۃ نے بلخ میں دوران وعظ فرمایا''کہ اے خداعزوجل!اس مجلس میں جو سب سے زیادہ گنہگار ہو اس کی مغفرت فرما دے۔''اتفاق سے وہاں ایک کفن چور بھی موجود تھا۔جب رات کو اس نے کفن چوری کرنے کے لیے ایک قبر کو کھولا تو ندا آئی کہ''آج ہی تو حاتم علیہ الرحمۃ کے صدقہ میں تیری مغفرت ہوئی تھی اور آج ہی تو پھر ارتکاب معصیت کے لیے آ پہنچا۔''یہ ندا سن کر وہ ہمیشہ کے لیے تائب ہوگیا۔(تذکرۃ الاولیاء،باب بیست وھفتم،ذکر حاتم اصم،ج۱،ص۲۲۲)

﴿50﴾ رقص وسرور میں مصروف لوگوں کی توبہ

حضرتِ سیدنا معروف کرخی علیہ الرحمۃ کچھ لوگوں کے ہمراہ جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک مجمع رقص وسرور اور مے نوشی میں مصروف تھا۔جب آپ کے ہمراہیوں نے ان کے حق میں بد دعا کرنے کی درخواست کی تو فرمایا''اے اللہ عزوجل!جس طرح تو نے آج

انہیں بہتر عیش دے رکھا ہے آئندہ اس سے بھی بہتر عیش ان کو عطا فرماتے رہنا۔'' اس کے ساتھ ہی وہ مجمع شراب ورباب کو پھینک کر آپکے سامنے آیا اور بیعت حاصل کر کے برے افعال سے تائب ہو گیا اس کے بعد آپ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا'' کہ جو شرنی سے مرسکتا ہو اس کو زہر دینے سے کیا حاصل؟''

(تذکرۃ الاولیاء، باب بیست ونھم، ذکر معروف کرخی، ج ا، ص ۲۴۲)

﴿51﴾ عقلمند باپ کے بیٹے کی توبہ

منقول ہے کہ ایک عقلمند شخص کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنے بیٹے کو بلوایا اور اسے الوداعی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ'' بیٹے! اگر کبھی تیرا شراب پینے کو دل کرے تو پہلے شراب خانے جا کر کسی شرابی کو دیکھ لینا، اگر جوا کھیلنے کو دل چاہے تو پہلے کسی ہارے ہوئے جواری کا مشاہدہ کر لینا اور اگر کبھی زنا کو دل کرے تو بالکل صبح کے وقت طوائف خانے جانا۔''

اس کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد لڑکے کے دل میں شراب پینے کا خیال پیدا ہوا، باپ کی نصیحت کے مطابق وہ نوجوان ایک شرابی کے پاس پہنچا جو نشے میں دُھت ایک نالی میں گرا ہوا تھا، اس کی یہ عبرت ناک حالت دیکھ کر اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ'' اگر میں نے بھی شراب پی تو میرا بھی یہی حشر ہوگا۔'' یہ خیال آتے ہی اس نے شراب پینے کا ارادہ ترک کر دیا۔

پھر ایک مرتبہ شیطان نے اسے جوئے کی ترغیب دلائی، حسب وصیت یہ پہلے ایک ہارے ہوئے جواری کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ ہار جانے کے باعث وہ جواری شدید رنج وغم میں گرفتار تھا اور اس کی حالت نہایت قابل رحم ہو رہی تھی۔ اس کی یہ

حالت دیکھ کر اسے بھی اپنے بارے میں یہی خوف پیدا ہوا اور یوں جوئے سے بھی باز آ گیا۔

پھر کچھ عرصے بعد نفس نے زنا کی خواہش کا اظہار کیا، اس مرتبہ بھی یہ حسب نصیحت صبح کے وقت طوائف خانے جا پہنچا۔ جب دروازہ بجایا تو کچھ دیر بعد ایک طوائف باہر آئی، نیند سے بیدار ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں گندگی بھری ہوئی تھی، بال بکھرے ہوئے تھے، بغیر سرخی پاؤڈر کے چہرہ بالکل بے رونق نظر آ رہا تھا اور اس پر مردنی سی چھائی ہوئی تھی، تروتازگی نام کو نہ تھی، منہ سے بدبو کے بھپکے اڑ رہے تھے، اس نے میلا کچیلا لباس پہن رکھا تھا جس سے پسینے کی بو بھی محسوس ہو رہی تھی، گویا کہ شام کو ملمع کاری کر کے ''شکار'' کو اپنی جانب راغب کرنے والی ''حور پری'' اس وقت غلاظت کا ایک ڈھیر نظر آ رہی تھی۔ طوائف کا یہ بھیانک حلیہ دیکھ کر اس نوجوان کے دل میں زنا سے کراہیت پیدا ہو گئی اور اس نے اپنے ارادے سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی۔ (ماخوذ از ''میٹھا زہر''، ص ۱۷۴)

﴿52﴾ شرابی وزیر کے مصاحب کی توبہ

ایک مرتبہ ایک شرابی وزیر کا مصاحب ابوالفضل دیلمی جو خود بھی شراب پیتا تھا، حضرتِ سیدنا قطب الدین اولیا ابواسحٰق ابراہیم علیہ الرحمۃ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ''کہ شراب نوشی سے توبہ کر لے۔'' اس نے جواب دیا: ''میں ضرور تائب ہو جاتا لیکن جب وزیر کی مجلس میں دورِ جام چلتا ہے تو مجبوراً مجھ کو بھی پینی پڑتی ہے۔'' آپ نے فرمایا ''جب اس محفل میں تجھے شراب نوشی پر مجبور کیا جائے تو میرا تصور کر لیا کرو۔'' چنانچہ جب وہ توبہ کر کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ تمام جام شکستہ پڑے ہیں اور شراب زمین پر بہہ رہی ہے۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوا اور وزیر کے پوچھنے پر پورا واقعہ

بیان کر دیا اس کے بعد سے وزیر نے کبھی اس کو شراب نوشی پر مجبور نہیں کیا۔
(تذکرۃ الاولیاء، باب نودم ذکر شیخ ابو اسحٰق شہریار، ج ۲، ص ۲۴۷)

﴿53﴾ سنگین جرائم میں ملوث شخص کی توبہ

ایک مرتبہ کوئی اسلامی بھائی ایسے شخص کو امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی بارگاہ میں لے کر آئے جو انتہائی سنگین نوعیت کے جرائم میں ملوث تھا حتی کہ تین قتل بھی کر چکا تھا اور جیل میں سزا بھی کاٹ چکا تھا۔ اس نے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں اپنی داستان عرض کی اور کہنے لگا کہ، ''میں اپنی بقیہ زندگی عیسائی بن کر گزارنا چاہتا ہوں لیکن آپ کا یہ اسلامی بھائی بہت اصرار کر کے مجھے آپ کے پاس لے آیا ہے۔ لہذا! اگر آپ مجھے مطمئن کر دیں تو ٹھیک، وگرنہ (معاذ اللہ) میں صبح گرجا گھر جا کر باقاعدہ عیسائی مذہب اختیار کر لوں گا اور پھر سے جرائم کی دنیا میں مصروف ہو جاؤں گا۔''

بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے بڑی توجہ کے ساتھ اس کی باتیں سننے کے بعد بڑے پیار اور شفقت بھرے لہجے میں اس پر انفرادی کوشش شروع کی۔ مدنی مٹھاس سے لبریز کلمات گویا تاثیر کا تیر بن کر اس کے جگر میں پیوست ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ شخص امیرِ اہلِ سنت کی دست بوسی کرتا ہوا نظر آیا۔ الحمدللہ عزوجل! وہ عیسائی بننے کے ارادے سے بھی باز آ گیا، مگر چونکہ وہ عیسائی بننے کا ارادہ کر چکا تھا، اس لئے شرعی حکم کے مطابق وہ مرتد ہو چکا تھا، لہذا! آپ نے اسے توبہ کروائی اور از سرِ نو مسلمان کیا۔ پھر اس نے آپ کے دست مبارک پر بیعت ہو کر شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔ (انفرادی کوشش، ص ۱۱۱)

﴿54﴾ ایک دہریئے کی توبہ

۱۴۰۶ھ میں امیر اہلِ سنت ،حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی پنجاب کے مدنی دورے پر تھے کہ ساہیوال میں آپ کی مڈبھیڑ ایک دہریہ سے ہوگئی ۔ وہ اپنے عقائد ونظریات میں بہت پختہ دکھائی دیتا تھالہذا! بحث مباحثہ کی بجائے آپ نے اس امید پر اسے کافی محبت وشفقت سے نوازا کہ ہوسکتا ہے کہ حسنِ اخلاق سے متاثر ہوکر وہ عقائد باطلہ سے تائب ہوجائے ۔آپ کو پاکپتن شریف میں منعقد ہونے والے اجتماعِ ذکر ونعت میں بیان کرنا تھا،لہذا وہ بھی آپ کے ہمراہ چلنے پر تیار ہوگیا۔ بذریعہ بس پاکپتن شریف پہنچنے کے بعد آپ نے حضرت سیدنا بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دی۔ وہ دہریہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ تھا ۔رات کے وقت اجتماعِ ذکر ونعت میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں رقت انگیز دعا کروائی۔حاضرین پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔دورانِ دعا آپ نے رو رو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی ،''یا اللہ عزوجل! راہِ حق کا ایک متلاشی ہمارے ساتھ چل پڑا ہے اور اس نے تیری بارگاہ میں ہاتھ بھی اٹھادیئے ہیں،اب تُو اس کا دل پھیر دے اور اس کو نورِ ہدایت نصیب کر کے روشنی کا مینار بنادے۔''

جب دعا ختم ہوئی تو اس دہریہ نے آپ سے بڑی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عرض کی ،''دورانِ دعا ایک انجانے خوف کے سبب میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے ،اب میں نے توبہ کر لی ہے۔'' پھر اس نے آپ کے دست مبارک پر دہریت سے باقاعدہ توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور آپ کے ذریعے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹا بھی اپنے گلے میں ڈال لیا۔(انفرادی کوشش،ص۱۰۱)

﴿55﴾ قادیانی پروفیسر کی توبہ

ایک مرتبہ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، میں اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنا چکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سن کر دل کی دنیا زیر وزبر ہوگئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسیٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟''

بانیٔ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بلا تاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً (ہاتھوں ہاتھ) توبہ کر کے اسلام قبول کر لیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (معاذ اللہ عزوجل) مرتد کیا ہے انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔''

الحمدللہ عزوجل! جب یہ مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ (انفرادی کوشش، ص ۱۱۰)

دُعا

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں سچی توبہ کی توفیق دے، اپنا خوف اور اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا عشق عطا فرمائے اور اسے ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم



ماخذ و مراجع

١۔ صحیح البخاری، دارالکتب العلمیہ،بیروت
٢۔سنن ابی دا ؤد، دار احیاء التراث العربی ، بیروت
٣۔المسند لِامام احمد بن حنبل، دارالفکر، بیروت
٤۔جامع الترمذی،دارالفکر،بیروت
٥۔ مجمع البحرین، دار الکتب العلمیہ، بیروت
٦۔ شرح السنّۃ ، دار الکتب العلمیہ ،بیروت
٧۔ السنن الکبریٰ ،دارالمغنی
٨۔ الترغیب والترھیب، دارالکتب العلمیہ، بیروت
٩۔ حلیۃالأولیاء، دارالکتب العلمیہ،بیروت
١٠۔ شعب الایمان، دار الکتب العلمیہ، بیروت
١١۔ مشکوٰۃ المصابیح، دارالفکر،بیروت
١٢۔ احیاء علومِ الدین، دارصادر، بیروت
١٣۔ مکاشِفۃ القلوب ، دارالکتب العلمیہ ،بیروت
١٤۔ کتاب التوابین،دارالکتب العلمیہ، بیروت
١٥۔ کیمیائے سعادت، انتشارات گنجینہ، تہران
١٦۔ منہاج العابدین،مئوسسۃالسیروان، بیروت
١٧۔ تذکرۃالاولیاء، انتشارات گنجینہ، تہران
١٨۔ تنبیہ الغافلین، المکتبۃالحقّانیۃ ،پشاور
١٩۔ اولیائے رجال الحدیث، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی
٢٠۔ حکایاتِ الصالحین ، ضیاء القرآن،لاہور
٢١۔ روض الریاحین، دارابشائر،شام

۲۲۔ درۃالناصحین، دارالفکر، بیروت
۲۳۔ ذمّ الھوی، دارالبشائر، شام
۲٤۔ میٹھا زھر، مکتبہ اعلیٰحضرت، لاھور
۲۵۔ فتاوی رضویہ،(قدیم) مکتبہ رضویہ، کراچی لاھور
۲٦۔ بہارِشریعت، مکتبہ رضویہ، کراچی
۲۷۔ رسالہ ۲۸ کلماتِ کفر، مکتبۃالمدینہ،باب المدینہ، کراچی
۲۸۔ فیضانِ سنّت، مکتبۃالمدینہ، کراچی
۲۹۔ میں سدھرنا چاھتا ھوں، مکتبۃالمدینہ، کراچی

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات: یہ کتاب (کفل الفقیہ الفاهم في أحكام قرطاس الدراهم) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں نوٹ کے تبادلے اوراس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ): یہ رسالہ (الیاقوتة الواسطة) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں پیر ومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان): اس رسالے میں تمہیدِ ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اور ضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح): اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔

(۵) شریعت وطریقت: یہ رسالہ (مقال العرفاء بإعزاز شرع وعلماء) کا حاشیہ ہے۔اس عظیم رسالے میں شریعت اور طریقت کو الگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طرق إثبات هلال): اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لیے مقرر شرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔

(۷) عورتیں اور مزارات کی حاضری: یہ رسالہ (جمل النور في نهي النساء عن زيارة القبور) کا حاشیہ ہے۔اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبور کے لیے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔

(۸) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(إظهار الحقّ الجلي): اس رسالے میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلّدین کی طرف سے کیے گئے چند سوالات کے مدلل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ یہ رسالہ(وشاح الجيد في تحليل معانقة العيد) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔

(۱۰) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل: یہ رسالہ (رادّ القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیرخواہی اور وباء کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔

شائع ہونے والے عربی رسائل:

ازامام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱) كفل الفقيه الفاهم ۔(۲)تمهيد الايمان ۔ (۳)الاجازات المتينة ۔ (٤)اقامة القيامة ۔(٥) الفضل الموهبي ۔ (٦)اجلى الاعلام ۔ (۷)الزمزمة القمرية

شعبہ اصلاحی کتب

(۱) خوفِ خدا عزوجل: اس کتاب میں خوفِ خدا عزوجل سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) انفرادی کوشش: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے

لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ''۹۹'' منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے ''۲۵'' واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

(۳) **شاہراہ اولیاء**: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ''**منہاج العارفین**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔ اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور وفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ**'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہوجائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہورہا ہے؟ اسی طرح عبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو رب تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی، علی ھذا القیاس۔

(۴) **فکرِ مدینہ**: اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبے) کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے ''131'' واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے ۴۱ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

(۵) **امتحان کی تیاری کیسے کریں؟** اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہوسکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درسِ نظامی کے طلباء اسلامی بھائیوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے،

لیکن اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلباء (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ یہ رسالہ اِن طلباء تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاءاللہ عزوجل**'' کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔

(۶) نمازمیں لقمہ کے مسائل : نماز میں لقمہ دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہوسکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہوسکے۔

(۷) جنت کی دوچابیاں: اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے زبان وشرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔ **ذلک فضل اللّٰہ العظیم**

(۸) کامیاب استاذ کون؟ اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہوسکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علی ھذا القیاس۔یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درسِ نظامی کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ وناظرہ کے اساتذہ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز اسکول وکالجز میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے۔

(۹) نصاب مدنی قافلہ: اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق امور کا بیان ہے،

مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہئیے؟ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے امیرِ اہل سنت بانی دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی پھول بھی اس کتاب میں سجادیئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔

(۱۰) حسنِ اخلاق: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف **"مَکارِمُ الاخلاق"** کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب شب وروز انفرادی کوشش میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی ان شاء اللہ عزوجل۔

(۱۱) فیضانِ احیاء العلوم: یہ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب ''**احیاء العلوم**'' کی تلخیص وتسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل، صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔

(۱۲) راہِ علم: یہ رسالہ ''**تعلیم المتعلم طریق التعلم**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔ اور ان باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔

(۱۳) حق وباطل کا فرق: یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمہ اللہ کی تالیف ہے ''جسے حق وباطل کا فرق'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔

(۱۴) تحقیقات: یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذھبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات

کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔

(۱۵) اربعین حنفیہ : یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔ جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔

(۱۶) بیٹے کو نصیحت: یہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''**ایھا الولد**'' کا اردو ترجمہ ہے۔ بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔

(۱۷) طلاق کے آسان مسائل: اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہوسکتا ہے۔

(۱۸) توبہ کی روایات وحکایات: اس کتاب کی ابتداء میں توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت وفضائل مذکور ہیں۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ سچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے تقریباً 55 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔ امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔ **ان شاء اللہ عزوجل**

(۱۹) الدعوۃ الی الفکر (عربی): یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف ''دعوتِ فکر'' کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی روش پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(۲۰) آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے): فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشد کے ظاہری وباطنی آداب سے آشنائی نہیں۔ **اِن** حالات میں اس بات کی اَشَد ضَرورت محسوس ہوئی کہ

کوئی ایسی تحریر ہو جس سے **شریعت کی روشنی میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشد کی پہچان بھی ہو سکے** اور کامل مرشد کے دامن سے وابستگان آدابِ مرشد سے مطلع ہو کر **ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں**۔ اس حقیقت کو جاننے اور مرشدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے **آدابِ مرشدِ کامل** کے **مکمل پانچ حصوں** پر مشتمل اس کتاب میں شریعت وطریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

شعبہ درسی کتب

(۱) **تعریفاتِ نحویہ**: اس رسالہ میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ و توضیحات جمع کر دی گئی ہیں۔ اگر طلباء ان تعریفات کا استحضار کر لیں تو علمِ نحو کے مسائل وابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی، ان شاء اللہ عزوجل۔

(۲) **کتاب العقائد**: صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذّابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔

(۳) **زبدۃ الفکر شرح نخبۃ الفکر**: یہ کتاب فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ''**نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر**'' کی اردو شرح ہے۔ اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔

(۴) **شریعت میں عرف کی اھمیت**: یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے ''**نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف**'' کا عربی ترجمہ ہے۔ تخصص فی الفقہ کے طلباء اس کا ضرور مطالعہ کریں۔

(۵) **اربعین النوویہ** (عربی): علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔

(۶) **نصاب التجوید**: اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

شعبہ تراجم کتب

ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) مردے کے صدمے (هموم الميت) (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) ضیائے درود وسلام (ضياء الصلوة والسلام) مولف: بانی دعوت اسلامی مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درود وسلام، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) غفلت، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) ابوجہل کی موت، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) احترام مسلم، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۵) دعوتِ اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے کئی رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔











اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران۔ فون: 021-32203311
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفس کلاتھ مارکیٹ۔ فون: 042-7311679
سرگودھا: (فیصل آباد) فیضانِ مدینہ۔ فون: 041-2632625
ملتان: فیضانِ مدینہ۔ فون: 061-4511192
بہاولپور: فیضانِ مدینہ۔ فون: 062-2620122
سکھر: فیضانِ مدینہ۔ فون: 071-5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ۔ فون: 055-4225653
راولپنڈی: فیضانِ مدینہ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ۔ فون: 091-5671686
کوئٹہ: فیضانِ مدینہ۔ فون: 081-2450767

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4126999/4921389-93 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net

جلد بازی کے نقصانات

- جلد بازی کی حقیقت 12
- شیطان اور انسان کی جنگ 14
- وہ کام جن میں جلد بازی کی جاتی ہے 21
- بابا دل دیکھتا ہے 62
- ایک استاذ کی انفرادی کوشش 77
- میں دعوتِ اسلامی سے کیوں متاثر ہوا؟ 105
- کام کرنے سے پہلے سوچ لیجئے 128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC 1286

''اَلْعُجْلَةُ مِنَ الشَّیْطٰن یعنی جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے''

جلد بازی کے نقصانات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: جلد بازی کے نقصانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۲ھ حوالہ: 173

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"جلد بازی کے نقصانات"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12 - 11 - 2011

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''تحمل و بُردباری'' کے بارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''12 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{1} ہر بار حمد و {2} صلوٰۃ اور {3} تعوُّذ و {4} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {5} حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور {6} قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {7} قرآنی آیات اور {8} اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا {9} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {10} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ {11} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {12} کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و

www.dawateislami.net

مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

فِہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
مسجد کے پاس دُرُود پڑھئے	10	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نَماز	28
جلد باز شکاری	10	میں اس طرح نَماز پڑھتا ہوں	28
جلد بازی کی حقیقت	12	نَمازِ اعلیٰ حضرت	29
جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے	12	اِطمینان سے نَماز پڑھنے کی فضیلت	30
انسان پر جلد بازی کے وقت حملہ کرو	13	تکبیرِ اُولیٰ پانے میں جلد بازی	31
عملی قدم اٹھانے سے پہلے غور و فِکْر	13	دوڑتے ہوئے نہ آؤ	31
شیطان اور انسان کی جنگ	14	اعضائے وُضو کا پانی مسجد میں ٹپکانا	32
کام کے دو مرحلے	16	لحاف پر وُضو کرلیا	32
جلد بازوں کی اقسام	16	امام کے پیچھے نَماز پڑھتے ہوئے جلد بازی	33
مومن ٹھہر ٹھہر کر کام کرنے والا ہوتا ہے	17	پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں	33
اپنا حصہ گنوا بیٹھیں گے	17	گدھے جیسا سر	33
جلد باز خطا کھاتا ہے	18	عبرت ناک حکایت	34
جلد بازی کے نقصانات	18	مقتدی اپنے امام کی پیروی کرے	34
فُحش فلمیں دیکھنے والے کی توبہ	19	تلاوتِ قرآن میں جلد بازی	35
کیا ہم جلد باز ہیں؟	21	قرآنِ پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے	36
وہ 53 کام جن میں جلد بازی کی جاتی ہے	21	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا افضل ہے	37
وُضو کرنے میں جلد بازی	23	غور و فِکْر کرنا زیادہ محبوب ہے	37
وُضو پورا کرو	23	تین دن سے کم میں ختمِ قرآن کرنا	37
بِلا وُضو ہی پڑھئے گا	24	روزہ افطار کرنے میں جلد بازی	38
نَماز ادا کرنے میں جلد بازی	25	تراویح میں جلد بازی	39
بُرے خاتمے کی وعید	26	صدرالشریعہ کی کڑھن	41
کوّے کی طرح ٹھونگ نہ مارو	26	امام کو لُقمہ دینے میں جلد بازی	41
دوبار نَماز پڑھوائی	27	حافظ صاحب کو پریشان کرنا	42

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حفظ جتلانے کی نیت	43	پُر اَسرار بوڑھا	64
غلط لُقمہ دینے سے نَماز ٹوٹ جاتی ہے	43	فقیر دعا کرے گا	65
قربانی کرنے میں جلد بازی	43	تکیے کے نیچے 500 روپے	67
قربانی کے دو مَدَنی پھول	44	دل اچھل کر حلق میں آ گیا	69
جانور کی کھال اتارنے میں جلد بازی	45	بھیڑ میں جلد بازی	71
حج میں جلد بازی	46	مسلمان کو تکلیف دینا کیسا؟	72
قبولیت دعا میں جلد بازی	47	بھیڑ ہو تو رَمَل نہ کرے	73
قبولیتِ دعا میں تاخیر کا ایک سبب	48	تیز دوڑنے میں خوبی نہیں	73
حکایت	48	بھگدڑ میں بھاگنے میں جلد بازی	74
بد دعا میں جلد بازی	49	شعبہ اپنانے میں جلد بازی	75
بد دعا جلد قبول نہ ہونا ہمارے لئے رحمت ہے	50	والد صاحب کی انفرادی کوشش	75
جلدی سے بد دعا کر دیتا	51	ایک استاذ کی اِنفرادی کوشش	77
دُرُودِ پاک لکھنے پڑھنے میں جلد بازی	52	کرائے کا مکان لینے میں جلد بازی	78
''صَلعم'' لکھنا محروموں کا کام ہے	53	گھر میں ملازم رکھنے میں جلد بازی	79
''صَلعَم'' کے مُوجِد کا ہاتھ کاٹا گیا	53	کسی کو گناہ گار قرار دینے میں جلد بازی	80
دُرُودِ پاک کے الفاظ چبانے سے بھی بچئے	54	ثبوت ضروری ہے	80
ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑھو	54	پہلے سوچ لیجئے	81
وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی	55	فیصلہ کرنے میں جلد بازی	82
دنیا کی طَلَب میں جلد بازی	56	خرید و فروخت میں جلد بازی	83
رشتہ طے کرنے میں جلد بازی	58	جھگڑا مول لینے میں جلد بازی	83
عدت والی کو پیغامِ نکاح دینے میں جلد بازی	59	ظالم کی مدد	83
علاج کروانے میں جلد بازی	60	شرعی مسئلے کا جواب دینے میں جلد بازی	84
متاثر ہونے میں جلد بازی	61	چھوٹی سی شیشی	84
بابا دل دیکھتا ہے	62	اِزالے کی حکایت	86

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
زَبان کو قید کرلو	87	بل وغیرہ جمع کروانے میں جلد بازی	106
بچوں کے جھگڑے میں جلد بازی	87	غم ناک خبر سنانے میں جلد بازی	107
لذتِ گناہ کے حصول میں جلد بازی	88	سمجھانے میں جلد بازی	108
ناپسندیدہ لوگ	88	شکوہ کرنے میں جلد بازی	109
غصہ نافذ کرنے میں جلد بازی	90	میں رضائے الٰہی پر راضی ہوں	109
کون اچھا ہے؟	91	اس پر میری رحمت ہے	109
تحریک سے رشتہ توڑنے میں جلد بازی	91	موت کی طَلَب میں جلد بازی (خودکشی)	111
گِر گِر کر سنبھل گیا	92	آگ میں عذاب	112
بات چیت کرنے میں جلد بازی	94	مطالعہ کرنے میں جلد بازی	112
جاہل کون؟	94	دینی مُطالَعہ کرنے کے 18 مَدَنی پھول	112
ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے	95	ملاقات میں جلد بازی	116
کھانا کھانے میں جلد بازی	96	خبر دینے میں جلد بازی	117
گرم کھانا منع ہے	96	رائے قائم کرلینے میں جلد بازی	117
کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے!	97	گڈری میں لعل	117
گرم کھانے کے نقصانات	97	فیصلہ کرنے میں جلد بازی	120
فاسٹ فوڈ کھانے والے جلد باز ہوتے ہیں	97	تحریر میں جلد بازی	120
بدگمانی کرنے میں جلد بازی	98	امتحان میں جلد بازی	121
گمانوں سے بچو	100	آپ کا مریض 30 سیکنڈ پہلے مر چکا ہے	122
نیک مسلمان کی بات کا بُرا مطلب لینا	101	پیر بنانے میں جلد بازی	122
شاہی دربار میں سِفارِش	101	چنگل میں جا پھنسا	123
گاڑی چلانے میں جلد بازی	102	خود کو باکمال سمجھنے والا جلد باز	127
سڑک پار کرنے میں جلد بازی	103	جلد بازی سے کیسے بچیں؟	128
گاڑی پر سوار ہونے یا اترنے میں جلد بازی	104	کام کرنے سے پہلے سوچ لیجئے	128
میں دعوتِ اسلامی سے کیوں متاثر ہوا؟	105	کسی کام کا فیصلہ کیسے کرے؟	128

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
جلد بازی کے نقصانات پر غور کیجئے	129	گناہوں سے جلد توبہ کر لیجئے	146
بُردبار کی تعریف فرمائی	130	نیک بننے میں جلدی کیجئے	148
کامیابی تمہارا مقدر بنے گی	131	شرابی کی توبہ	149
سِنگر (گلوکار) دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟	131	راہِ خدا میں خرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے	151
کون سے کام جلدی کرنے چاہئیں؟	135	نیت میں فرق آجاتا	152
آخرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے	136	اولاد جوان ہوجائے تو جلد شادی کر دیجئے	152
6 کاموں میں جلدی ضروری ہے	136	مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے	154
کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟	137	مجھے سالن کی خوشبو پسند ہے	154
نَماز کے لئے اٹھنے میں دیر نہ کیجئے	137	کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے	155
شیطان ناک پر گرہ لگا دیتا ہے	138	کان نوچ ڈالا	155
نَماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے	138	نَماز جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے	155
کُفر پر خاتمے کا خوف	139	جلدی دَفن کر دو	156
قضا نَمازیں جلدی ادا کر لیجئے	141	حق تلفی کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے	157
ادائے قرض میں جلدی کیجئے	142	ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے	159
ہمتِ مرداں مددِ خدا	142	950 اُونٹ اور 50 گھوڑے	160
سلام میں پہل کیجئے	143	بَدتر سے عزیز تر بن گیا	161
فرض حج کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے	144	ماخذ و مراجع	165
غسلِ جنابت کرنے میں جلدی کیجئے	145	شعبہ اصلاحی کتب کی کتابیں	168
جَنابت کی حالت میں سونے کے اَحکام	145		

عَقْل مند انسان دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھ لیتا ہے
مگر بے وقوف اپنی غلطیوں سے بھی سبق نہیں سیکھتا۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مسجد کے پاس سے گزرتے وقت بھی دُرُود پڑھئے

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جب کسی **مسجِد** کے پاس سے گزرو تو **رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھو۔

(فَضْلُ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ لِلقاضی الجَھْضَمِی ص ۷۰ رقم ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جلد باز شکاری

ایک شخص کو شِکار (Hunting) کا بہت شوق تھا، ایک مرتبہ تَرکَش میں تیر (Arrows) لے کر پرندوں کے شکار کو نکلا، اس دوران ایک پرندہ وہاں سے اُڑتا ہوا گزرا، جس کا **سایہ** زمین پر پڑ رہا تھا، اُس شکاری نے جلد بازی میں سائے کو ہی شکار سمجھا اور تاک تاک کر اس پر تیر برسانے شُروع کئے یہاں تک کہ سارے تیر ختم ہو گئے مگر **پرندہ** ہاتھ نہ آیا۔ اُس نے اپنے ایک دوست سے اپنی ناکامی (Failure) کی داستان بیان کی اور کہا کہ میں نے ٹھیک نشانے پر تیر چلائے مگر ایک بھی تیر پرندے کو نہیں لگا! اس کے دانا دوست نے اسے سمجھایا کہ نادان! تم نے جلد بازی میں جس کو نِشانہ بنایا وہ پرندہ نہیں اُس کا سایہ تھا، اَصل شکار تو اوپر فَضا میں تھا۔

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیابی کی تمنا کسے نہیں ہوتی مگر یہ ہر ایک کو نہیں ملتی جیسا کہ مذکورہ حکایت میں جلد باز شِکاری کے ساتھ ہوا۔ ناکامیوں کے بہت سے اَسباب (Reasons) ہوتے ہیں جن میں سے ایک بڑا سبب جلد بازی (Hurry) بھی ہے۔ بیج کو پودا، پودے کو درخت اور درخت کو پھلدار بننے میں تھوڑا وَقْت تو لگتا ہے، اسی طرح شام ہونے پر صبح دیکھنے کے لئے خواہی نخواہی رات گزرنے کا اِنتظار کرنا پڑتا ہے اور کوئی تالاب (Pool) یک دَم نہیں بھرتا بلکہ قطرہ قطرہ جمع ہو کر تالاب بنتا ہے مگر ہماری اکثریت اِس حقیقت کو فراموش کر کے بِلا غور و فِکْر ہر کام کو جلدی جلدی کرنے کی کوشش میں مصروف نظر آتی ہے پھر جب جلد بازی کے نتیجے میں کام بگڑ جاتا ہے تو اِس کا ذمّہ دار دوسروں کو ٹھہرایا جاتا ہے حالانکہ سوچے سمجھے بغیر کام شروع کرنا اور بگڑنے پر اِلزام دوسروں کو دینا حَماقت ہے۔ اگر ہم ناکامیوں سے اپنا دامن بچانا اور کامیابی کی منزل کو پانا چاہتے ہیں تو جلد بازی سے جان چھڑانا ہوگی اور اِس کے لئے پہلے ہمیں جلد بازی کو پہچاننا ہوگا، پھر یہ جاننا ہوگا کہ اِس کے نقصانات کیا ہیں؟ ہم کن کن کاموں میں جلد بازی کا شکار ہو جاتے ہیں اور کس قسم کا نقصان اٹھاتے ہیں؟ اور کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟ یہ تفصیلات جاننے کے لئے کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے جس کا نام **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے **''جلد بازی کے نقصانات''** رکھا ہے۔ **اللہ** ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ ہمیں جلد بازی کی آفتوں سے بچائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۱۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۲ھ، بمطابق 12 نومبر 2011ء

www.dawateislami.net

جلد بازی کی حقیقت

سوچے سمجھے بغیر کوئی کام کرنا جلد بازی کہلاتا ہے، اسے عُجلت بھی کہتے ہیں، اگر انسان اپنے کاموں کو سوچ بچار اور غور و فِکْر کے بعد شروع کرے تو اسے توقُّف (یعنی ٹھہراؤ) کہتے ہیں اور کام کو ٹھہر ٹھہر کر آرام سے کرنا تاکہ کام بہتر طریقے سے اَنجام کو پہنچے، اسے تحمل و بُرد باری (اَنَاۃٌ) کہتے ہیں۔ (منہاج العابدین ص ۷۵ ملتقطاً)

جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے

انسان میں ثابت قَدَمی کا فُقْدان اور اس کا جلد بازی کی طرف مَیلان شیطان کا اہم ہتھیار ہے، حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ یعنی غور و فِکْر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی التانی والعجلۃ، الحدیث: ۲۰۱۹، ج ۳، ص ۴۰۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دُنیاوی یا دِینی کاموں کو اِطمینان سے کرنا اللہ تعالٰی کے اِلہام سے ہے اور ان میں جلد بازی سے کام لینا شیطانی وَسْوَسہ ہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۶، ص ۶۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

انسان پر جلد بازی کے وقت حملہ کرو

جب حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی وِلادت ہوئی تو شیطان کے تمام شاگرد اُس کے پاس جمع ہوئے اور خبر دی: آج تمام بُتوں کے سر جھکے ہوئے ہیں! شیطان نے کہا: معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا واقعہ ہوا ہے، تم یہیں ٹھہرو! میں معلوم کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے مشرِق ومغرِب کا چکر لگایا مگر کچھ بھی پتا نہ چلا، یہاں تک کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی جائے وِلادت پر پہنچا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ فِرِشتے حضرتِ عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جُھرمٹ میں لئے ہوئے ہیں۔ شیطان واپس اپنے شاگردوں کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: گذشتہ رات ایک نبی کی وِلادت ہوئی ہے، میں ہر بچے کی وِلادت کے وَقْت موجود ہوتا ہوں مگر مجھے اُن کی پیدائش کا بالکل عِلْم نہیں ہوسکا، لہٰذا اِس رات کے بعد بتوں کی عِبادت سے نا اُمّید ہو جاؤ اس لئے اب انسان پر جلد بازی اور لاپرواہی کے وَقْت حملہ کرو (یعنی اس طرح ہی اسے بت پرستی پر تیار کیا جاسکتا ہے)۔

(احیاء علوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، ج ۳ ص ۴۱)

عملی قدم اٹھانے سے پہلے غور وفِکْر کر لیجئے

شیطان جلد باز انسان کو ایسے طریقے سے بُرائی پر مائل کرتا ہے کہ انسان کو محسوس تک نہیں ہوتا، شیخُ الاسلام شہابُ الدِّین امام احمد بن حجر مکّی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: ''جلد بازی ہوتی تو شیطان کی طرف سے ہے مگر وہ خود جلد باز نہیں

www.dawateislami.net

ہوتا بلکہ انسان کو اِس طرح آہستہ آہستہ برائی میں مبتلا کرتا ہے کہ اُسے خبر بھی نہیں ہوتی، لیکن جو شخص کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے خوب غور و فِکْر کر لیتا ہے تو اُسے اِس کام میں بصیرت حاصِل ہو جاتی ہے، لہٰذا جب تک کسی کام میں بصیرت حاصِل نہ ہو تو کسی بھی عمل میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے سوائے اُس کام کے جس کا فوراً کرنا واجِب ہو اور اُس میں غور و فِکْر کی کوئی گنجائش ہی نہ ہو۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ١ ص ٨١)

شیطان اور انسان کی جنگ

حضرت سیِّدُنا فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری تفسیرِ کبیر میں لکھتے ہیں: انسان کا سارا بدن گویا ایک مکمل ریاست ہے، اُس کا سینہ قِلْعہ کی مانند ہے اور دل شاہی محل کے مُشابِہ ہے، دل کا اندرونی حصہ تختِ بادشاہت کی طرح ہے، انسان کی رُوح بادشاہ، عَقْل اُس کی وزیر، شہوت اُس حکومتی اہلکار کی طرح ہے جو جانوروں کو شہر کی طرف ہانکتا ہے، غصّہ اُس پولیس والے کی طرح ہے جو ہمیشہ مارنے اور سبق سکھانے میں مشغول رہتا ہے، حواس اُس کے جاسوس اور بقیہ اَعضاء خُدَّام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب شیطان اُس سَلْطَنت، قِلْعے اور اس محل کو ختم کرنے کے لئے انسان سے جنگ لڑتا ہے تو وہ (یعنی شیطان) اپنے لشکر کا سِپہ سالار جبکہ خواہشات، حرص ولالچ اور تمام بُرے اخلاق اس کے سپاہی کی حیثیت سے میدان میں آتے ہیں۔ اِس جنگ کے آغاز میں انسانی رُوح اپنے وزیر عَقْل کو آگے بڑھاتی ہے اور شیطان اُس کے مقابلے کے لئے خواہشات کو لاتا ہے۔ عَقْل انسان کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلاتی

www.dawateislami.net

ہے اور خواہش شیطان کی طرف۔ پھر انسانی رُوح فَطانَت یعنی سمجھ بُوجھ کو میدان میں لاتی ہے جو عَقْل کی مدد کرتی ہے اور شیطان فَطانَت کے مقابلے میں شہوت کو لاتا ہے۔ فَطانَت دنیا کے عیوب انسان پر ظاہر کرتی ہے جبکہ شہوت اُسے دنیا کی لذتوں کی طرف مائل کرتی ہے۔ پھر رُوح فَطانَت کی مدد کے لئے غور و فِکْر کو میدان میں اُتارتی ہے جو انسان کو ظاہِری و پوشیدہ عُیُوب سے بچاتی ہے اور شیطان غور و فِکْر کے مقابلے کے لئے غفلت کو لاتا ہے، پھر رُوح بُردباری و ثابِت قَدَمی کو آگے بڑھاتی ہے کیونکہ جلد بازی میں انسان اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھتا ہے جبکہ بُردباری و ثابت قَدَمی انسان کو دنیا کی بُری چیزوں سے باز رکھتی ہے، شیطان اُس کے مقابلے میں عُجْلَت (یعنی جلد بازی) کو لاتا ہے، پس اِسی طرح سے دونوں لشکروں میں جنگ ہوتی رہتی ہے۔ (لہٰذا انسان کو چاہئے کہ شیطان کے لشکریوں سے خبردار رہے تاکہ شیطان سے شکست کھانے سے محفوظ رہے) (تفسیر کبیر پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۳۵، ج۸، ص۴۰، ملتقطاً)

نفس و شیطان ہوگئے غالب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارب (وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے عہد کرتے ہیں کہ

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

کام کے دو مرحلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی کام کے دو مرحلے (Steps) ہوتے ہیں: (1) اُس کام کو کرنے کا فیصلہ کرنا اور (2) اُس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا، جلد بازی کا تعلُّق اِن دونوں سے ہوتا ہے کیونکہ جس طرح کام کو کرنے سے پہلے خوب غور و فِکْر نہ کرنے کی صورت میں نقصان (loss) کا اندیشہ ہے اِسی طرح کام کی تکمیل کے دوران جلد بازی سے بھی نقصان کا خطرہ ہے، اِس لئے سمجھداری یہ ہے کہ دونوں مرحلوں میں جلد بازی سے بچا جائے کیونکہ کانٹے دار جھاڑی میں کپڑا اُلجھ جائے تو نکالنے میں جلد بازی کرنے پر چیتھڑے تو ہاتھ آسکتے ہیں کپڑا نہیں۔

جلد بازوں کی اقسام

بنیادی طور پر جلد بازوں کی تین قسمیں (Categories) ہیں: **ایک** وہ جو ہر کام میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں کسی کام میں غور و فِکْر کی زَحمت گوارا نہیں کرتے کہ ہمیں یہ کام کرنا بھی چاہئے یا نہیں؟ پھر اگر وہ کرنے کا کام بھی ہو تو اسے اتنی جلد بازی سے کرتے ہیں کہ اس کے خاطر خواہ نتائج نہیں ملتے، **دوسرے** وہ جو اکثر کام جلد بازی میں کرتے ہیں مگر کچھ کاموں سے پہلے غور و فِکْر کر لیتے ہیں پھر انہیں اِطمینان (Satisfaction) سے اَنجام دیتے ہیں اور **تیسرے** جو کچھ کام جلد بازی میں جبکہ اکثر کام غور و فِکْر کے بعد اِطمینان سے اَنجام دیتے ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم کے اسلامی بھائی جلد بازی کا سب سے زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں جبکہ دوسری قسم

www.dawateislami.net

والے اُن سے کم اور تیسری والے سب سے کم نقصان اٹھاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اگر تیسری قسم والے اسلامی بھائی اپنے سارے کام مناسِب غور و فِکْر کے بعد شروع کریں اور اِطمینان سے اُن کاموں کو مکمل کریں تو انہیں کسی اور وجہ سے نقصان ہو تو ہو مگر جلد بازی کی وجہ سے نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، عَرَبی مَقُولہ ہے: اِنْ لَمْ تَسْتَعْجِل تَصِلْ یعنی اگر تم جلد بازی نہیں کرو گے تو اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔ (منہاج العابدین ص ۷۴)

مومن ٹھہر ٹھہر کر کام کرنے والا ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدنا حَسَن بَصْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: مومن سوچ سمجھ کر اِطمینان و سنجیدگی سے کام کرنے والا ہوتا ہے، رات کو لکڑیاں جمع کرنے والے کی طرح نہیں ہوتا کہ جلدی میں جو ہاتھ آیا اُٹھالیا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب ...الخ، فضیلۃ الرفق، ج ۳، ص ۲۳۰)

اپنا حصہ گنوا بیٹھیں گے

حضرتِ سیدنا ذُوالْقَرْنَین رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک فِرِشتے سے ملے تو کہا: ''مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جس سے میرے ایمان اور یقین میں اِضافہ ہو۔'' فِرِشتے نے جواب دیا: ''جلد بازی سے بچتے رہئے کیونکہ جب آپ جلد بازی سے کام لیں گے تو اپنا حصہ گنوا بیٹھیں گے۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱ ص ۱۰۷)

www.dawateislami.net

جلد باز خطا کھاتا ہے

کاتبِ وحی حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں لکھا: بھلائی کے کاموں میں غور و فِکْر کرنا زیادہ ہدایت کا سبب ہوتا ہے اور ہدایت یافتہ وہ ہے جو جلد بازی سے بچتا ہے اور نامُراد وہ ہے جو وَقار سے محروم رہتا ہے، مستقل مِزاج آدمی ہی اچھے فیصلے تک پہنچتا ہے جبکہ جلدی مچانے والا خطا کھاتا ہے یا اُس سے خطا سَرْزَد ہونے کا اِمکان ہوتا ہے اور جس شخص کو نَرْمی نفع نہ دے اُسے سختی اور بے وُقوفی سے نقصان ہوتا ہے اور جو آدمی تجربات سے نفع نہ اٹھائے وہ بلند مقام حاصِل نہیں کرسکتا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب ...الخ، فضیلۃ الرفق، ج ۳، ص ۲۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جلد بازی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی کو اُمُّ النَّدَامَۃِ یعنی ندامت کی ماں (Mother of regret) کہا گیا ہے کیونکہ جلد باز آدمی سامنے والے کی بات مکمل ہونے سے پہلے بول پڑتا ہے، سوال کو اچھی طرح سمجھنے سے پہلے ہی اُس کا جواب دے دیتا ہے اور غور و فِکْر کرنے سے قبل کسی کام کے کرنے کا اِرادہ کرلیتا ہے اور کسی کو پَرَکھنے سے پہلے ہی اس کی تعریف کر بیٹھتا ہے اور اَنجامِ کار ندامت اٹھاتا ہے۔ مَقولہ ہے: ''یَدُ الرِّفقِ تَجْنِی ثَمَرَۃَ السَّلَامَۃِ وَیَدُ الْعُجْلَۃِ تَغْرِسُ شَجَرَۃَ النَّدَامَۃِ یعنی بُردباری کا ہاتھ سلامتی کا پھل پیدا کرتا ہے اور جلد بازی کا ہاتھ ندامت کا

www.dawateislami.net

درخت اُگاتا ہے۔'' چنانچہ جو اسلامی بھائی جلد باز ہو، بُردبار اور متحمل مزاج نہ ہو تو وہ کسی کام میں توقُّف، تحمل، بُردباری، ضَروری غور و فِکْر سے کام نہیں لے گا بلکہ ہر کام کی اَنجام دِہی میں جلد بازی کا اِرتکاب کرے گا اور لَغْزِش کھائے گا اور نقصان اٹھائے گا۔ اگر نقصان صِرْف دُنیاوی ہو تو کسی حد تک قابلِ برداشت ہوسکتا ہے لیکن اُخروی نقصان سہنے کی ہمت ہم ناتوانوں میں کہاں! کیونکہ دنیا کا نقصان دنیا ہی میں رہ جائے گا جبکہ اُخروی نقصان جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جلاسکتا ہے۔

فُحش فلمیں دیکھنے والے کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی کے نقصانات سے بچنے کا جذبہ پانے کے لئے ساری دنیا میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا دَرد رکھنے والی ''مَدَنی تحریک'' یعنی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجایئے۔ اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مُشکبار ''مَدَنی بہار'' آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے: **مدینۃُ الاولیاء** (ملتان شریف) میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے: میں نے F.A کے بعد تعلیم کو خیرباد کہہ کر ایک دُکان پر کام کرنا شروع کردیا۔ **بدقسمتی سے مجھے اُس دُکان پر ایسے لوگوں کی صحبت مُیسَّر آئی کہ جو گانے باجے سننے کے عادی اور فلموں ڈراموں کے رسیا تھے۔** مشہور مثل

www.dawateislami.net

صُحْبَتِ طَالِحْ تُرَا طَالِحْ کُنَدْ (ترجَمہ: بُروں کی صحبت بُرا بنا دیتی ہے) کے مِصداق مجھ پر بھی ان کی بُرائیوں کا اَثر چڑھتا رہا اور بالآخر حیا سوز فحش فلمیں دیکھنا میرا محبوب مشغلہ بن گیا۔ اس طرح میں دُکان سے فارغ ہوتے ہی ایسے ہوٹلوں کا رُخ کرتا جہاں یہ فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ ایک دن حسبِ معمول دُکان میں کام سے فارغ ہو کر فلم دیکھنے کے لیے جا رہا تھا کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات سبز عمامہ وسفید لباس میں ملبوس ایک باریش مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوگئی۔ انہوں نے نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور دورانِ گفتگو مجھ پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے **سنّتوں بھرے اِجتماعی اِعتکاف** کی بَرَکتیں بتائیں اور مجھے اجتماعی اعتکاف کی دعوت پیش کی۔ میں ان کے دِل موہ لینے والے اندازِ گفتگو سے پہلے ہی متأثر ہو چکا تھا چُنانچِہ مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا اور میں نے **اِعتکاف** کی نیّت کر لی پھر وقتِ مقررہ پر دعوتِ اسلامی کے اجتماعی سُنّتوں بھرے اِعتکاف میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مسجد میں پہنچ گیا۔ **مَدَنی ماحول** میں **اجتماعی اِعتکاف** کے کیا کہنے! وہ درس و بیان کی بہاریں، وہ سحری و اِفطاری میں رِقّت انگیز مناجات کے پُر کیف مناظر کہ جن کی بَرَکت سے میرے دِل کی سیاہی رفتہ رفتہ دُھلتی چلی گئی اور مَیں اپنے سابقہ گناہوں سے تائب ہوکر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں دعوتِ اسلامی کے ''جامعۃ المدینہ (فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی)'' میں درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کی

www.dawateislami.net

سعادت حاصل کررہا ہوں۔

سَنور جائے گی آخرت اِن شاءَ اللّٰہ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا ہم جلد باز ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیوی واُخروی نقصان سے بچنے کے لئے ہمیں اپنا مُحاسبہ کرنا چاہئے کہ کہیں ہم بھی تو جلد بازوں میں شامل نہیں؟ اِس سوال کا جواب حاصِل کرنے کے لئے پہلے اُن چند کاموں کی فہرست (list) مُلاحظہ کیجئے جن میں عُموماً جلد بازی کی جاتی ہے پھر ان کی مختصر وضاحت پڑھئے کہ ان کاموں میں جلد بازی کرنے والے کس قسم کا نقصان اٹھاتے ہیں؟

وہ 53 کام جن میں جلد بازی کی جاتی ہے

۞ وُضو کرنے میں جلد بازی ۞ نَماز ادا کرنے میں جلد بازی ۞ تکبیرِ اُولٰی پانے میں جلد بازی ۞ اِمام کے پیچھے نَماز پڑھتے ہوئے جلد بازی ۞ تِلاوت قرآن میں جلد بازی ۞ روزہ افطار کرنے میں جلد بازی ۞ تراویح میں جلد بازی ۞ اِمام کو لُقمہ دینے میں جلد بازی ۞ قربانی کرنے میں جلد بازی ۞ ذَبح کے بعد جانور کی کھال اُتارنے میں جلد بازی ۞ اَرکانِ حج ادا کرنے میں جلد بازی ۞ قبولیتِ دعا میں جلد بازی ۞ بَد دُعا میں جلد بازی ۞ دُرُودِ پاک لکھنے پڑھنے میں جلد بازی

www.dawateislami.net

۞ وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی ۞ دنیا طَلَب کرنے میں جلد بازی ۞ رشتہ طے کرنے میں جلد بازی ۞ عِلاج کروانے میں جلد بازی ۞ متاثر ہونے میں جلد بازی ۞ بھیڑ میں جلد بازی ۞ بھگدڑ مچنے کی صورت میں بھاگنے میں جلد بازی ۞ شعبہ اَپنانے میں جلد بازی ۞ کرائے کا مکان لینے میں جلد بازی ۞ گھر میں ملازم رکھنے میں جلد بازی ۞ کسی کو گناہ گار قرار دینے میں جلد بازی ۞ فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے میں جلد بازی ۞ خریداری میں جلد بازی ۞ جھگڑا مول لینے میں جلد بازی ۞ شَرْعی مسئلے کا جواب دینے میں جلد بازی ۞ بچوں کے جھگڑے میں نتیجہ قائم کرنے میں جلد بازی ۞ لذتِ گناہ کے حُصُول میں جلد بازی ۞ غصہ نافذ کرنے میں جلد بازی ۞ تحریک سے رشتہ توڑنے میں جلد بازی ۞ بات چیت کرنے میں جلد بازی ۞ کھانا کھانے میں جلد بازی ۞ بَدگُمانی کرنے میں جلد بازی ۞ گاڑی چلانے میں جلد بازی ۞ روڈ پار کرنے میں جلد بازی ۞ گاڑی پر سوار ہونے یا اترنے میں جلد بازی ۞ بل وغیرہ جمع کروانے میں جلد بازی ۞ غم ناک خبر سنانے میں جلد بازی ۞ سمجھانے میں جلد بازی ۞ شکوہ کرنے میں جلد بازی ۞ موت کی طَلَب میں جلد بازی (خودکشی) ۞ رائے قائم کرنے میں جلد بازی ۞ مطالعہ کرنے میں جلد بازی ۞ ملاقات میں جلد بازی ۞ خبر دینے میں جلد بازی ۞ کسی کے بارے میں رائے قائم کرلینے میں جلد بازی ۞ فیصلہ کرنے میں جلد بازی ۞ تحریر میں جلد بازی ۞ امتحان میں جلد بازی ۞ پیر بنانے میں

www.dawateislami.net

جلد بازی۔(یاد رہے یہ تعداد حتمی (Final) نہیں ہے، بلکہ ان کے علاوہ بھی بہت سے کاموں میں جلد بازی کی جاتی ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱} وُضو کرنے میں جلد بازی

مشہور ہے کہ ''**وُضو جوانوں کا سا اور نماز بوڑھوں کی**'' اگر اِس کا مطلب یہ ہے کہ اتنی جلدی جلدی وُضو کیا جائے کہ فرائضِ وُضو کا بھی خیال نہ رکھا جائے تو سنبھل جایئے کہ اس طرح وُضو کرنے سے اگر مکمل چہرے یا کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں یا ٹخنوں سمیت پاؤں کا تھوڑا سا حصہ بھی دُھلنے سے رہ گیا یا سر کے چوتھائی حصے کا مَسح نہ کیا تو وُضو ہی نہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ جب وُضو نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر آپ اپنی نماز بچانا چاہتے ہیں تو وُضو میں **جلد بازی** نہ کیجئے اور فرائض کے ساتھ ساتھ سُنَن و مُستَحَبّات کا بھی خیال رکھئے۔

وُضو پورا کرو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سردارِ مکۂ مکرمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ مکۂ مکرّمہ سے مدینۂ منوّرہ کی طرف مَحوِ سفر تھے، جب ہم راستے میں موجود پانی تک پہنچے تو وہ لوگ جو ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے اور جلدی جلدی میں وُضو کر چکے تھے اُن کی ایڑیاں جنہیں پانی نہ لگا تھا، وہ چمک رہی تھیں، تب سَرْوَرِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللّٰہ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان ایڑیوں کے لیے آگ کا ''وَیْل'' ہے وُضو پورا کرو۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، الحدیث: ۲۴۱، ص ۱۴۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ہم نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ قافِلے کے پچھلے حصے میں تھے اور وہ حضرات اگلے حصے میں، وہ ہم سے پہلے پانی پر پہنچ گئے اور جلدی میں وُضو کیا۔ معلوم ہوا کہ وُضو بھی نَماز کی طرح اِطمینان سے کرنا چاہیے، ''وَیْل'' کے معنی افسوس بھی ہیں اور دوزخ کے ایک طبقے کا نام بھی ہے یہاں دوسرے معنی مراد ہیں یعنی اگر اَعضائے وُضو میں سے کوئی عُضْو ناخن برابر سوکھا رہ گیا تو وہ شخص ''وَیْل'' میں جانے کا مُسْتَحِق ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۲۸۵)

بِلا وُضو ہی پڑھئے گا

اعلٰی حضرت مُجَدِّدِ دین وملت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ایک مرتبہ گاؤں جانے کا اِتّفاق ہوا، ایک صاحب میرے ساتھ تھے، فجر کی نَماز کے لئے انہوں نے وُضو کیا، بھوؤں سے چہرہ پر پانی ڈالا۔ جب ان سے کہا گیا تو فرمایا: جلدی کی وجہ سے (ایسا کیا) کہ (کہیں) وَقْت (Time) نہ (ختم ہو) جائے۔ میں نے کہا کہ **پھر تو بلا وُضو ہی پڑھئے گا!** مجھے خیال رہا، ظہر کے وَقْت دیکھا انہوں نے اُس وَقْت بھی ایسا ہی کیا، میں نے کہا: ''اب تو وَقْت نہ جاتا تھا!'' آجکل لوگوں کی عام طور سے یہی عادت ہے۔ (ملفوظاتِ اعلٰی حضرت، ص ۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۲}نَماز ادا کرنے میں جلد بازی

افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بہت کم تعداد نَماز پڑھتی ہے اور جو پڑھتے ہیں اُن میں سے بھی بعض نادان جلد بازی کی وجہ سے اپنی نَمازیں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں کو نَماز کا چور(Theif of prayers) قرار دیا گیا ہے، چُنانچہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''سب سے بدْتر چور وہ ہے جو اپنی نَماز میں چوری کرتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی: ''یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کوئی شخص اپنی نَماز میں کس طرح چوری کرسکتا ہے؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ اس کے رُکوع وسُجود پورے نہیں کرتا۔'' یا اِرشاد فرمایا: ''وہ رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۲۷۰۵، ج۸، ص۳۸۶)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز کتاب ''نَماز کے احکام'' میں صفحہ 179 پر نَقْل فرماتے ہیں کہ مفسر شہیر، حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ مال کے چور سے نَماز کا چور بدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نَماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور ''بندے کا حق'' مارتا ہے جبکہ نَماز کا چور ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق''، یہ حالت ان کی ہے جو نَماز کو ناقص پڑھتے

www.dawateislami.net

ہیں، اِس سے وہ لوگ دَرْس عبرت حاصِل کریں جو سِرے سے نَماز پڑھتے ہی نہیں۔''

(مرأۃ المناجیح، ج۲، ص۷۸)

بُرے خاتمے کی وعید

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا تو اُس سے فرمایا: ''تم نے جو نَماز پڑھی اگر اسی نَماز کی حالت میں اِنتقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، ج۱، ص۲۸۴، حدیث۸۰۸) نسائی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: تم کب سے اِس طرح نَماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے۔ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس سے اِرشاد فرمایا: ''تم نے چالیس سال سے بالکل نَماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِس حالت میں تمہیں موت آ گئی تو دینِ محمدی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ والسَّلام پر نہیں مرو گے۔''

(سنن النسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلاۃ، ص۲۲۵ حدیث۱۳۰۹)

کوّے کی طرح ٹھونگ نہ مارو

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن شِبْل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوّے کی سی ٹھونگ مارنے اور دَرِندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ۸۶۲، ج۱، ص۳۲۸)

www.dawateislami.net

یعنی ساجِد (سجدہ کرنے والا) سجدہ ایسی جلدی جلدی نہ کرے جیسے کوّا زمین پر چُونچ مار کر فوراً اُٹھالیتا ہے اور سجدے میں کہنیاں زمین سے نہ لگائے جیسے کتا، بھیڑیا وغیرہ بیٹھتے وَقْت لگا لیتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۲، ص۸۷)

دوبار نَماز پڑھوائی

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا، راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد کے ایک کونے میں جلوہ گر تھے، اس شخص نے نَماز پڑھی اور حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام کیا، اس سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لَوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ وہ لَوٹ گیا نَماز پڑھی پھر آیا سلام کیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ اس نے تیسری بار یا اس کے بھی بعد عَرض کی: یارسول اللہ! صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے سِکھا دیجئے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم نَماز کی طرف اٹھو تو وُضو پورا کرو پھر کعبے کو منہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر جس قدر قرآن آسان ہو پڑھ لو پھر رُکوع کرو حتّٰی کہ رُکوع میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نَماز میں یہی کرو۔ (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، الحدیث: ۶۲۵۱، ج۴، ص۱۷۲)

www.dawateislami.net

رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم جیسی نَماز

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سنّتِ خیرُ الانام علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر عمل کی بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ گورنرِ مدینہ تھے تو نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کے خادمِ خاص اور جلیل القدر صحابی حضرتِ سیِّدنا اَنَس بن مالِک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عراق سے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً آئے تو حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پیچھے نَماز پڑھی۔ انہیں حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی نَماز بہت پسند آئی چنانچہ نَماز پڑھنے کے بعد فرمایا: ''مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ بِصَلَاۃِ النَّبِیِّ مِنْ ھٰذَا الْغُلَامِ یعنی میں نے اس نوجوان سے بڑھ کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم سے مُشابہ نَماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔'' (سیرتِ عمر بن العزیز لابن الجوزی ص ۴۳)

میں اس طرح نَماز پڑھتا ہوں

حضرتِ سیدنا حاتم اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم سے اُن کی نَماز کا حال دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ''جب نَماز کا وَقْت ہوتا ہے، تو اچھی طرح وُضو کرتا ہوں، پھر اُس مقام پر آتا ہوں، جہاں نَماز ادا کرنی ہے، وہاں بیٹھ کر تمام اَعضاء کو جمع کرتا ہوں یعنی انہیں حالتِ اِطمینان میں لاتا ہوں۔ پھر میں نَماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں، تو کعبۃُ اللّٰہ کو

www.dawateislami.net

اپنے سامنے رکھتا ہوں، پُل صِراط کو قدموں تلے، جنت کو سیدھی جانب، جہنم کو بائیں جانب اور ملک الموت علیہ السلام کو اپنے پیچھے تصور کرتا ہوں۔ پھر اس نَماز کو اپنی **آخری نَماز** سمجھ کر خوف واُمّید کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، بلند آواز سے تکبیر کہہ کر تَرتیل کے ساتھ قراءت کرتا ہوں، پھر عاجزی کے ساتھ رُکوع اور خشوع کے ساتھ سُجود ادا کرتا ہوں۔ پھر اپنی اُلٹی سُرین پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا کر لیتا ہوں اور ساری نَماز میں اِخلاص کا خوب خیال رکھتا ہوں۔ پھر (بھی) میں نہیں جانتا کہ یہ نَماز بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوتی ہے یا نہیں؟''

(احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلوۃ ومہماتھا، ج۱، ص۲۰۶)

نَمازِ اعلیٰ حضرت

حضرت مولانا محمد حسین چِشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن جس قدر اِحتیاط سے نَماز پڑھتے تھے، آج کل یہ بات نظر نہیں آتی۔ ہمیشہ میری دو رکعت اُن کی ایک رکعت میں ہوتی تھی اور دوسرے لوگ میری چار رکعت میں کم سے کم چھ رکعت بلکہ آٹھ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱ ص۱۵۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اِطمینان سے نَماز پڑھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نَماز اِطمینان اور سکون سے پڑھنی چاہئے تاکہ ہماری نَماز قبولیت کی مِعراج تک پہنچ سکے، چُنانچہ **حضرت** سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **نبیِّ رَحمت**، شَفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو شَخص اچّھی طرح وُضو کرے، پھر **نَماز** کے لیے کھڑا ہو، اِس کے رُکوع، سُجُود اور قِراءَت (قرا ءَ ت) کو مکمَّل کرے تو **نَماز** کہتی ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔ پھر اس **نَماز** کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور **نور** ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ **نَماز** اُس نَمازی کی شَفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجُود اور قِراءَت مکمَّل نہ کرے تو نَماز کہتی ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے ضائع کردے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس **نَماز** کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نَمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔'' (شعب الایمان، ج ۳، ص ۱۴۲، الحدیث ۳۱۴۰)

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنّتیں وَقت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۳}تکبیر اُولیٰ پانے میں جلد بازی

یقیناً تکبیر اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز پڑھنا بہت بڑی سعادت ہے جیسا کہ حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالِک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے: جس شخص نے رضائے الٰہی کے لئے چالیس دن تک **تکبیر اُولیٰ** کے ساتھ باجماعت نَماز ادا کی، اس کے لیے دو قسم کی نجاتیں لکھی گئیں، ایک نجات جہنم سے اور دوسری مُنافقت سے۔ (ترمذی، الحدیث: ۲۴۱، ج۱، ص۲۷۴) لیکن بعض اسلامی بھائی تکبیر اُولیٰ پانے کی جلدی میں دوڑ لگادیتے ہیں جس کی وجہ سے زمین پر **دھمک** پیدا ہوتی ہے جو کہ آدابِ مسجد کے خلاف ہے۔

دوڑتے ہوئے نہ آؤ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے **حُضورِ** پُرنور، **شافِعِ یومُ النُّشُور** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب نَماز کی تکبیر کہی جائے تو دوڑتے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اِطمینان کے ساتھ آؤ جو پالو وہ پڑھ لو جو رہ جائے پوری کرلو۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، الحدیث: ۶۰۲، ص ۳۰۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جماعت کے لیے گھبرا کر دوڑتے نہ آؤ کہ اِس میں گر جانے چوٹ کھانے کا اندیشہ ہے، اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے سکون سے آنا مستحب ہے، دوڑنا مستحب کے خلاف ہے حرام نہیں، دوسرے یہ کہ آخری جزو مل جانے سے جماعت مل جاتی ہے لہٰذا

www.dawateislami.net

جونَمازِ جمعہ کی اَلتَّحِیَّات میں مل جائے وہ جمعہ پڑھے، تیسرے یہ کہ جس رکعت میں مُقْتَدِی ملے وہ تعداد کے لحاظ سے رکعتِ اول ہے اور قراءت کے لحاظ سے رکعت آخری۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں) جب سے وہ نَماز کے اِرادے سے گھر سے چلا اسے نَماز کا ثواب مل رہا ہے پھر تیزی کیوں کرتا ہے! کیوں گرتا اور چوٹ کھاتا ہے! اِطمینان سے آئے جو پائے اس کو اَدا کرے۔ خیال رہے کہ اگر تکبیرِ اولیٰ یا رُکوع پانے کے لیے قدرے تیزی سے آئے مگر نہ اتنی کہ چوٹ لگنے گرنے کا اندیشہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۱، ص۴۲۵ ملتقطاً)

اعضائے وُضو کا پانی مسجد میں ٹپکانا ناجائز ہے

بعض اسلامی بھائی وُضو کرنے کے بعد جماعت پانے کے لئے جلد بازی میں پانی ٹپکاتے ہوئے مسجد میں پہنچ جاتے ہیں، یاد رکھئے اَعضائے وُضو سے مسجد میں پانی ٹپکانا ناجائز ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اکثر دیکھا گیا ہے کہ فَصِیل (یعنی حوض کی دیوار) پر وُضو کیا اور ویسے ہی ہاتھ جھٹکتے فرشِ مسجد میں پہنچ گئے، یہ ناجائز ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۳۶)

لحاف پر وُضو کرلیا

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: میں نے ایک بار بغیر برتن کے خاص مسجد میں وضو جائز طور پر کیا، وہ یوں کہ پانی مُوسلا دھار پڑ رہا تھا اور میں مُعْتَکِف، جاڑوں کے دن تھے، میں نے تو شک (یعنی روئی دار بستر) بچھا کر اور اِس پر

www.dawateislami.net

لحاف ڈال کر وُضو کرلیا۔ اس صورت میں ایک چھینٹ بھی مسجد کے فرش پر نہ پڑی، پانی جتنا وُضو کا تھا تو شک ولحاف نے جَذْب کرلیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴} امام کے پیچھے نَماز پڑھتے ہوئے جلد بازی

بعض اسلامی بھائی باجماعت نَماز پڑھتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور رُکوع وسُجود وغیرہ میں امام سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، یاد رکھئے: امام سے پہلے مُقْتَدِی کا رُکوع وسُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا مکروہ تحریمی[1] ہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۱۳)

پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو امام سے پہلے سر اٹھاتا اور جُھکاتا ہے اُس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔'' (موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۲۱۲)

گدھے جیسا سر

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ کے محبوب

مدینہ

[1] : مکروہ تحریمی ''واجب'' کا مُقابِل (یعنی الٹ) ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقِص ہوجاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اِس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اِس کا اِرتکاب (یعنی عمل میں لانا) کبیرہ (گناہ) ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۲۸۳)

www.dawateislami.net

صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''کیا جو شخص امام سے پہلے سَر اٹھاتا ہے اِس سے ڈرتا نہیں کہ اللّٰہ تعالٰی اس کا سر گدھے کا سا کردے۔'' (صحیح مسلم ص ۲۲۸ حدیث ۴۲۸)

عبرت ناک حکایت

حضرتِ سیِّدُنا امام نَوَوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی حدیث لینے کے لئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دِمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدّتوں تک اُن کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر اُن کا مُنہ نہ دیکھا، جب زمانۂ دراز گزر گیا اور اُن محدِّث صاحب نے دیکھا کہ اِن (یعنی امام نَوَوِی) کو عِلْمِ حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹادیا! دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا گدھے جیسا منہ ہے!! اُنہوں نے فرمایا: صاحبزادے! دَورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مُسْتَبْعَد (یعنی بعض راویوں کی عَدَمِ صحت کے باعث دُور اَز قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی تو میرا منہ ایسا ہوگیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔

(بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۶۰ بحوالہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، تحت الحدیث: ۱۱۴۱، ج ۳، ص ۲۲۱)

مقتدی اپنے امام کی پیروی کرے

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 517 پر لکھتے ہیں: جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی مُتابَعَت (یعنی پیروی) مُقْتَدِی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل اِمام

www.dawateislami.net

سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رُکوع یا سجدہ کرلیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کرلیا ہوگئی، ورنہ نہیں۔

(درمختار وردالمحتار ج ۲ ص ۱۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب امام صاحب کے سلام پھیرنے سے پہلے آپ نماز سے فارغ نہیں ہوسکتے تو ان سے پہلے رُکوع وسجود میں جانے یا ان سے پہلے سر اٹھانے سے کیا حاصل؟ اس میں تو سَراسَر نقصان (Loss) ہے جیسا کہ مذکورہ روایات وحکایات سے معلوم ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۵} تلاوت قرآن میں جلد بازی

تِلاوتِ قرآن کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے، قرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر **10 نیکیوں** کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللّٰہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمٓ ایک حَرف ہے، بلکہ **اَلِف** ایک حَرف، **لام** ایک حَرف اور **میم** ایک حَرف ہے۔'' (سنن الترمذی ج ۴ ص ۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

بعض اسلامی بھائی نہایت تیز رفتاری سے قرآن پاک پڑھتے ہیں تا کہ زیادہ

www.dawateislami.net

سے زیادہ تِلاوت کی سعادت حاصِل کرلیں مگر دورانِ تِلاوت قواعدِ تجوید کی رعایت نہیں کرتے حالانکہ **قراٰنِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے**، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''بِلاشُبہ اتنی **تجوید** جس سے **تَصحِیح** (تَص۔حی۔رِ) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابق حُروف کو دُرُست مخارِج سے ادا کرسکے)، اور **غَلَط** خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، **فرضِ عَین** ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۶، ص۳۴۳)

قرآنِ پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے

پارہ 29 سورۃُ المُزَّمِّل کی چوتھی آیت میں اِرشادِ ربّانی ہے:

وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝۴ ترجَمۂ کنزالایمان: اور قراٰن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صفحات پر مشتمل کتاب ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اول کے صفحہ **1098** پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کمالین علی حاشیہ جلالین کے حوالے سے ''**تَرْتِیل**'' کی وضاحت کرتے ہوئے نَقْل کرتے ہیں: ''یعنی قراٰنِ مجید اِس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اِس کی آیات و الفاظ گِن سکے۔'' (الکمالین، سورۃ المزمل، تحت الآیۃ: ۴، ص۴۷۶)

مدارک التنزیل میں ہے: قراٰن کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اِطمینان کے ساتھ حُرُوف جُدا جُدا، وَقْف کی حفاظت اور تمام حرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے ''**تَرْتِیلًا**'' اس مسئلہ میں تاکید پیدا کررہا ہے کہ یہ بات تِلاوت کرنے والے

www.dawateislami.net

کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ (تفسیر مدارک التنزیل للنسفی، سورۃ المزمل، تحت الآیۃ: ۴، ص ۱۲۹۲)

(فتاوٰی رضویہ مخرجہ ج ۶، ص ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۷۹ ملتقطاً)

ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا افضل ہے

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کسی کو جلدی جلدی قرآنِ مجید کی تِلاوت کرتے سنا تو فرمایا: یہ شخص نہ قرآن پڑھتا ہے نہ خاموش ہے، اگر عجمی ہو کہ قرآنِ کریم کے معانی نہیں جانتا تو بھی قرآن شریف کی عظمت کیلئے آہستہ اور ٹھہر کر پڑھنا افضل ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۲۲۱)

غور و فِکْر کرنا جلدی پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یا اَلْقَارِعَۃُ میں آہستہ پڑھوں اور غور و تأمُّل کروں تو یہ مجھے سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران جلدی پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔'' (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۲۲۱)

تین دن سے کم میں ختمِ قرآن کرنے والا سمجھے گا نہیں

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ اِنس و جان، رحمتِ عالمیان، سَرْوَرِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کرے وہ سمجھے گا نہیں۔

(سنن ابی داود، کتاب شہر رمضان، باب تحزیب القرآن، الحدیث: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۷۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص ہمیشہ تین دن سے کم میں ختم قرآن کیا کرے، وہ جلدی تِلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قرآن صحیح طور پر سمجھ سکے گا، اور نہ اس کے ظاہری معنے میں غور کر سکے گا، خیال رہے کہ یہ حُکْم عام مسلمانوں کے لئے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تِلاوت کریں، تو زَبان لپٹ جاتی ہے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے خواص کا حُکْم اور ہے، خود حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ چھ چھ پارے پڑھ لیتے تھے۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے، حضرت سیدنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام چند منٹ میں زَبور ختم کر لیتے تھے، حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) یہ حُکْم عوام مسلمانوں کے لئے ہے جو اس قدر جلد قرآن شریف پڑھنے میں دُرُست نہ پڑھ سکیں۔ ختمِ قرآن میں عام بزرگوں کے طریقے مختلف رہے ہیں، بعض ایک ماہ میں ایک ختم کرتے تھے بعض ایک ہفتہ میں ایک ختم۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۳، ص ۲۷۰)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۶} روزہ افطار کرنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی روزہ اِفطار کرنے کی جلدی میں غُروبِ آفتاب کے

www.dawateislami.net

وقت کا خیال نہیں رکھتے اور سارا دن بھوکا پیاسا رہنے کے بعد اپنا روزہ (Fast) ضائع کر بیٹھتے ہیں، سوچنے کی بات ہے کہ بارہ سے چودہ گھنٹے تک کچھ نہ کھانے والا اگر چند منٹ اور نہ کھاتا تو اس کا روزہ مکمل ہو جاتا، لہٰذا ایسوں کو چاہئے کہ غروبِ آفتاب کا یقین ہو جانے کے بعد ہی روزہ اِفطار کیا کریں۔ اس سلسلے میں اپنے اپنے علاقوں کے حساب سے نمازوں کے اوقات کا جَدْوَل (Schedule) دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

نَماز و روزہ وحَج و زکوٰۃ کی توفیق

عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۷} تراویح میں جلد بازی

تراویح پڑھانے والے اکثر حُفاظ جلد بازی کا شکار ہو جاتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ سنت'' کے صفحہ 1097 پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: افسوس! آج کل دینی معاملات میں سُستی کا دور دورہ ہے، عُمُوماً تراویح میں قرآن مجید ایک بار بھی صحیح معنوں میں ختم نہیں ہوتا۔ قرآنِ پاک ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اسکے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اب وہی حافظ پسند کیا جاتا ہے جو تراویح سے جلد فارِغ کر دے۔

www.dawateislami.net

یاد رکھئے! تراویح کے علاوہ بھی تِلاوت میں حَرْف چَبا جانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافظ صاحب پورے قرآن مجید میں سے ایک حَرْف بھی چبا گئے تو ختمِ قرآن کی سنت ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا کسی آیت میں کوئی حرف ''چب'' گیا یا اپنے ''مَخْرَج'' سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے بغیر پلٹ پڑیئے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھئے۔ ایک افسوسناک امر یہ بھی ہے کہ حُفاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمت میں ہمدردانہ مَدَنی مشورہ ہے: لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی بَہُت بھاری پڑے گی لہٰذا بلا تاخیر **تجوید** کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحِب کی مدد سے از اِبتِداء تا اِنتِہا اپنا حِفظ دُرُست فرما لیں۔ مَدّ ولین[1] کا خیال رکھنا لازِمی ہے نیز مَدّ، غُنَّہ، اِظہار، اِخفا وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں۔ صاحبِ بہارِ شریعت حضرت **صَدرُ الشَّریعہ**، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں، ''**فرضوں** میں ٹھہر ٹھہر کر قِراءَت کرے اور **تراویح** میں **مُتَوَسِّط** (یعنی درمیانہ) انداز پر اور **رات کے نوافِل** میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم ''مَدّ'' کا جو دَرَجہ قارِیوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ تَرتیل سے

مدینہ

[1] : واؤ، ی اور الف ساکن اور قبل کی حرکت موافِق (یعنی واؤ کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر) ہو تو اس کو مد اور واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح کو لین کہتے ہیں۔ (نصاب التجوید ص9)

www.dawateislami.net

(یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حُکم ہے۔''

(الدُّرُّ الْمُختار وردُّ المُحتار ج ۲ ص ۲۶۲) (بہار شریعت ج ۱ ص ۵۴۷)

صدرالشریعہ کی کڑھن

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی اپنی کُڑھن کا اِظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں: افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حُفّاظ کی حالت نہایت نا گُفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ وحُروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں اُنھیں دیکھئے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں تَفرِقہ (یعنی فرق) نہیں کرتے جس سے قَطعاً نماز ہی نہیں ہوتی فقیر کو انھیں مصیبتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولا عَزَّوَجَلَّ مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ (یعنی جیسا اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ویسا) پڑھنے کی کوشش کریں۔ (بہار شریعت، ج ۱ ص ۶۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۸} امام کو لُقمہ دینے میں جلد بازی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 47 صفحات پر مشتمل کتاب ''نماز میں لُقمہ دینے کے مسائل'' کے صفحہ 14 پر ہے: نَماز میں اپنے امام کو لُقمہ دینا (یعنی بتانا یا اِصلاح کرنا) بعض صورتوں میں فرض ہے، بعض صورتوں میں

www.dawateislami.net

واجب اور بعض صورتوں میں جائز ہے۔ یوں ہی بعض صورتوں میں حرام ہے، بعض صورتوں میں مکروہ۔ بسا اوقات لُقمہ کا تعلق امام کی قراءت کے ساتھ ہوتا ہے تو بسا اوقات اِنتقالاتِ امام کے ساتھ۔ (نماز میں لقمہ دینے کے مسائل، ص ۱۴)

لہٰذا لُقمہ دینے والے کو معلوم ہونا چاہئے کہ کب لُقمہ دینا ہے اور کب نہیں؟ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ تراویح میں حافظ صاحب ذرا سا بُھولے تو جھٹ سے پیچھے کھڑا سامع یا کوئی اور جلد بازی میں لُقمہ دے دیتا ہے، حالانکہ فوراً ہی لُقمہ دینا مکروہ ہے بلکہ تھوڑا توقُّف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے مگر جبکہ اسکی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے تو بعض ایسے حُرُوف نکلتے ہیں جن سے نَماز فاسِد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔

(بہارِ شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۶۰۷ بحوالہ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...الخ، ج ۲، ص ۴۶۲)

حافظ صاحب کو پریشان کرنے کی نیت حرام ہے

بعض مساجد میں تراویح پڑھانے والے کے پیچھے کئی کئی حافظ کھڑے لُقمے دے رہے ہوتے ہیں، انہیں اپنی نیت کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے اگر ان کی نیت حافِظ صاحب کو پریشان کرنے کی ہوئی تو ایسا کرنا حرام ہوگا، امامِ اہلِ سنّت، مجدِدِ دین وملت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں:

''قاری (پڑھنے والے) کو پریشان کرنے کی نیت حرام ہے، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں: بَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا وَ یَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا ترجمہ: لوگوں کو خوشخبریاں سناؤ نفرت نہ دلاؤ، آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو۔ اور بے شک آج بہت سے

www.dawateislami.net

حفاظ کا یہ شیوہ ہے، یہ بتانا نہیں بلکہ حقیقۃً یہود کے اس فعل میں داخل ہے (جس کا ذکر قرآن پاک میں ہوا، فرمایا گیا:) ''لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ (پ ۲۴، سورۃ حم السجدۃ: ۲۶) ترجمہ کنزالایمان: یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بے ہودہ غُل کرو۔'' (فتاوی رضویہ، ج ۷ ص ۲۸۷)

حفظ جتلانے کی نیت

اگر کسی کی نیت اِمام کو پریشان کرنے کی تو نہ ہو مگر اپنا حِفظ جتلانا مقصود ہو تو یہ بھی حرام ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فتاوٰی رضویہ شریف میں اِرشاد فرماتے ہیں: اپنا حِفظ جتانے کے لیے ذرا ذرا شُبہ پر روکنا رِیا ہے اور رِیا حرام ہے خُصُوصاً نَماز میں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۷، ص ۲۸۷)

غلط لُقمہ دینے سے نَماز ٹوٹ جاتی ہے

جہاں لُقمہ نہیں دینا تھا وہاں ایک ہی دفعہ لُقمہ دینے سے نَماز ٹوٹ جائے گی نَماز ٹوٹنے کے لئے لُقمہ کی تکرار شَرط نہیں فتاوٰی عالمگیری میں ہے: بے محل ایک دفعہ لُقمہ دینے سے ہی نَماز ٹوٹ جاتی ہے۔[1] (الفتاوی الھندیۃ، ج ۱، ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۹} قربانی کرنے میں جلد بازی

صحیح بخاری میں حضرتِ سیدنا براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبی

مدینہ

[1]: نَماز میں لقمے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''نَماز میں لقمہ دینے کے مسائل'' کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اُس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اُس نے ہماری سنت (یعنی طریقے) کو پالیا اور جس نے پہلے ذَبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کرلیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ حضرت ابوبُردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذَبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس بکری کا چھ ماہ کا ایک بچہ ہے، فرمایا: تم اسے ذَبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہ کا بچہ کِفایت نہیں کریگا۔

(بخاری، کتاب الأضاحی، باب سنۃ الأضحیۃ، الحدیث ۵۵۴۵، ج ۳، ص ۵۷۱)

قربانی کے دو مَدَنی پھول

(۱) شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی اور دیہات میں چونکہ نمازِ عید نہیں ہے یہاں طُلوعِ فجر کے بعد سے ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طُلوعِ آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خُطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔ یعنی نماز ہو چکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (۲) اگر شہر میں متعدِّد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی

www.dawateislami.net

جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہوسکتی ہے۔

(بہارشریعت جلد ۳،ص ۳۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۰}ذبح کے بعد جانور کی کھال اتارنے میں جلد بازی

اکثر گوشت فروش (قصاب،Butcher) اسلامی بھائی بالخصوص عیدِ قربان کے دنوں میں بہت جلدی میں ہوتے ہیں چنانچہ وہ جانور کے ٹھنڈا ہونے کا اِنتظار کئے بغیر اس کی کھال اُتارنا شروع کردیتے ہیں ،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ایسوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں : جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں بہر حال ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری بالکل مَس نہ کریں ،بعض لوگ گائے کو جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبح کے بعد گردن کی کھال ادھیڑ کر چھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں ،اسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد گردن چٹخا دیتے ہیں ، بے زَبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں ۔جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے ۔ بہارشریعت ،جلد3 ،حصہ 16 ،ص660 پر ہے'' جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حربی ہیں) ظُلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظُلم کرنا مسلم پر ظُلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی معین و مددگار

www.dawateislami.net

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظُلم سے کون بچائے!'' (اَبلق گھوڑے سوار، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۱} حج میں جلد بازی

جسے جلد بازی کی عادت پڑ جاتی ہے پھر کیا معاملات کیا عبادات! وہ سب میں جلدی کرنے کی کوشش کرتا ہے، حج کے موقع پر جلد بازی کے کئی مناظر (Scenes) دکھائی دیتے ہیں مثلاً وقوفِ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۶، ص ۱۰۴۷) لیکن کئی نادان حدودِ عرفات سے باہر ہی ڈیرہ جمائے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک لمحے کے لئے بھی حدودِ عرفات میں نہیں آتے، یوں ان کا وقوفِ عرفہ کا فرض رہ جاتا ہے اور سفر کی مشقت وصعوبت اٹھانے کے باوجود ان کا حج ادا نہیں ہوتا، اسی طرح بعض لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں حالانکہ غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے نکلنا ترکِ واجب اور گناہ ہے، اسی طرح میدانِ عرفات سے واپسی پر **مُزدلفہ** میں رات گزارنا سُنّتِ مُؤکّدہ ہے مگر اِس کا وُقوف **واجب** ہے **وُقوفِ مُزدلفہ** کا وَقت صُبحِ صادِق سے لے کر طُلُوعِ آفتاب تک ہے، اِس کے درمیان اگر **ایک لمحہ** بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہوگیا، ظاہر ہے کہ جس نے فجر کے وَقت میں یہاں نَمازِ فجر ادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہوگیا، جو کوئی صُبحِ صادِق سے پہلے ہی مُزدلفہ سے چلا گیا اُس کا واجِب تَرک ہوگیا،

www.dawateislami.net

لہٰذا اُس پر دَم واجِب ہے۔ ہاں! عورت، بیمار یا ضَعِیف یا کمزور کہ جنہیں بھیڑ کے سبب اِیذا پہنچنے کا اَندیشہ ہو اگر ایسے لوگ مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ٦ ص ۱۱۳۵) لیکن ایسے موقع پر بھی شیطان جلد بازی میں مبتلا کر دیتا ہے چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ نے خود دیکھا ہے کہ لوگ جلد بازی میں صُبحِ صادِق سے بَہُت پہلے ہی نَمازِ فجر شُروع کر دیتے ہیں تا کہ جلدی جلدی مِنٰی میں پہنچیں۔ مُحترم حاجیو! آپ ایسا نہ کریں۔ آخر ایسی بھی کیا جلدی ہے؟ **یاد رکھئے!** اگر آپ نے وَقتِ فجر شُروع ہونے سے پہلے فجر کی نَماز پڑھ لی تو وہ سرے سے ہوگی ہی نہیں۔ (رفیق الحرمین، ص ۲٦)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی فَضائیں　　تو مکّہ مدینہ دکھا یا الٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا　　چلے طَیبہ پھر قافِلہ یا الٰہی　　(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۲} قبولیتِ دعا میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی دعا کی قبولیت میں بے چینی اور جلد بازی کا مظاہر کرتے ہیں حالانکہ دُعا کے آداب (Manners) میں سے یہ بھی ہے کہ دُعا کی قَبولیت میں جلدی نہ کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ بحر و بَر کے بادشاہ، دو عالَم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ کے مہر و ماہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ گناہ یا قطعِ

www.dawateislami.net

رحمی کی دعا نہ مانگے جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لے۔'' عَرض کیا گیا: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: ''یہ کہ بندہ کہے میں نے دعا مانگی اور مانگی مگر مجھے معلوم نہیں کہ قبول ہو، لہٰذا وہ تھک کر بیٹھ رہے اور دعا مانگنا چھوڑ دے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب بیان انہ یستجاب للداعی.....الخ، ص ۱۴۶۳، حدیث ۲۷۳۵)

قبولیتِ دعاء میں تاخیر کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بَسا اَوقات قَبولِیَّتِ دُعا کی تاخِیر میں کافی مَصْلَحَتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حُضُور، سراپا نُور، فَیض گَنْجُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُرسُرُور ہے: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی پیارا دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالٰی جبرئیل (عَلَیہِ السَّلَام) سے اِرشاد فرماتا ہے: ''ٹھہرو! ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔'' اور جب کوئی کافِر یا فاسِق دُعا کرتا ہے تو فرماتا ہے: ''اے جبرئیل (عَلَیہِ السَّلَام)! اِس کا کام جلدی کردو، تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز ناپسند ہے۔'' (کنز العمال، ج ۲، ص ۳۹، حدیث ۳۲۶۱)

حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ بن سَعید بن قَطَّان (علیہ رحمۃُ اللہ المنّان) نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خواب میں دیکھا، عَرض کی: اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تُو قَبول نہیں فرماتا؟ حُکم ہوا: ''اے یحییٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اِس واسطے تیری دُعا کی قَبولِیَّت میں تاخِیر کرتا ہوں۔'' (اَحْسَنُ الْوِعَاء، ص ۳۵)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک اور حِکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے نیک بندوں کی گِریہ وَزاری پسند ہے تو یُوں بھی بسا اوقات قَبُولِیَّتِ دُعا میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اِس مَصْلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بَہر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۳} بددعا میں جلد بازی

یقیناً دعا مومن کا ہتھیار (Weapon) ہے لیکن بعض اسلامی بھائی غصے میں آکر جلد بازی میں اسے اپنے یا اپنے گھر والوں یا دیگر مسلمانوں کے خلاف اِستِعمال کر ڈالتے ہیں پھر پچھتاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 11 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۱)

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی) اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصّہ میں آکر ان سب کو کوستا رہے

www.dawateislami.net

اوران کے لئے بددعائیں کرتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بددُعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہوجائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔(خزائن العرفان)

بددعا جلد قبول نہ ہونا ہمارے لئے رحمت ہے

پارہ 11 سورۂ یونس کی آیت 11 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝۱۱

(پارہ ۱۱،یونس: ۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر اللہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا تو ہم چھوڑتے انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔

حضرتِ صدرُ الافاضل سیّدُ نا مولانا محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بددعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وَقْت اپنے لئے اور اپنے اہل واولاد و مال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہوجائیں، خدا ہمیں غارت کرے، برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد واَقارِب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں گوسنا کہتے ہیں، اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہو

www.dawateislami.net

گئے ہوتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے، دعائے بد کے قبول میں نہیں، یہ اس کی رحمت ہے۔ (خزائن العرفان)

جلدی سے بددعا کر دیتا

کوئی شخص ایک شیخِ وقت کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت زیادہ خدمت گزاری کے بعد یہ درخواست پیش کی کہ آپ مجھے اسمِ اعظم سکھا دیجئے۔ شیخ نے پوچھا: کیا تمہارے اندر اس کی اہلیت ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اچھا! تم شہر کے پھاٹک پر جاؤ اور جو منظر دیکھو آ کر مجھے اس کی خبر دو۔ یہ شخص شہر کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ ایک لکڑہارا اپنے گدھے پر لکڑیاں لاد کر چلا آ رہا تھا تو ایک سپاہی نے بلاقصور اس کو مار کر اس کی لکڑیوں کو چھین لیا اور وہ لکڑہارا خاموش ہو کر چلا گیا۔ اس شخص نے آنکھوں دیکھا حال شیخ کو سنا دیا۔ شیخ نے پوچھا: اگر تم اسمِ اعظم جانتے ہوتے تو اس موقع پر تم کیا کرتے؟ اس نے کہا: میں اس ظالم سپاہی کے حق میں ایسی بددعا کرتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ شیخ نے کہا: تم میں اسمِ اعظم سیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے، تمہیں کیا معلوم! مجھے اسمِ اعظم سکھانے والے وہی بُزرگ ہیں جو تمہیں لکڑہارے کے روپ میں دکھائی دیئے، یاد رکھو! اسمِ اعظم کی صلاحیت وہی شخص رکھتا ہے جو اتنا صابر اور مخلوقِ خدا پر اس قدر رحیم و شفیق ہو۔ (روح البیان، ج ۱ ص ۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۱۴} درود پاک لکھنے پڑھنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی کلام یا تحریر کے دوران نبی کریم رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام اقدس زَبان سے لیتے یا کاغذ وغیرہ پر لکھتے ہوئے جلد بازی میں مکمل درود پاک کی جگہ ''صلعم'' وغیرہ بول یا لکھ دیتے ہیں ایسا کرنا مکروہ اور شدید محرومی کا باعث ہے، **یاد رکھئے!** ''صلعم'' ایک مُہمَل کلمہ ہے، اس کے کوئی معنی نہیں بنتے۔ (فتاوی افریقہ ص ۵۰ ملخصاً) میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نامِ پاک کے ساتھ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بجائے (صلعم) لکھنے والے کی اِصلاح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے۔ کوئی ''صلعم'' لکھتا ہے کوئی ''عم'' کوئی ''ص''، اور یہ سب بیہودہ ومکروہ وسَخت ناپسند ومُوجِب محرومی شدید ہے اس سے بہت سَخت اِحتراز چاہئے اگر تحریر میں ہزار جگہ نامِ پاک حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم آئے ہر جگہ پورا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں ''صلعم'' وغیرہ نہ ہو علماء نے اس سے سَخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اَشد حُکم لکھ دیا ہے۔'' (فتاوی رضویہ مخرجہ، ج ۶، ص ۲۲۱، ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج کل کیسا نازُک دور ہے۔ فُضول مضامین میں تو ہزار ہا صفحات سیاہ کر دیئے جاتے ہیں لیکن جب میٹھے مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیارا اِسمِ گرامی آتا ہے تو ''صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' کی مختصر عبارت لکھنے میں

www.dawateislami.net

سُستی کر جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن اس پر تنبیہہ (Warn) کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”ایک ذرّہ سیاہی یا ایک اُنگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وَقْت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دُور پڑتے اور محرومی و بے نصیبی کا ڈانڈا (سرا) پکڑتے ہیں۔“

(فتاویٰ افریقہ ص ۵۰)

”صَلعم“ لکھنا محروموں کا کام ہے

حضرتِ سیِّدنا شیخ احمد بن شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ”فتاویٰ حدیثیہ“ میں لکھتے ہیں: ”رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی کے بعد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم لکھا جائے کہ یوں ہی تمام سَلف صالحین کا طریقہ چلا آرہا ہے۔ لکھتے وَقْت اِس کو اختصار کر کے ”صلعم“ نہ لکھا جائے کہ یہ محروم لوگوں کا کام ہے۔“ (فتاوی حدیثیہ، مطلب فی بیان کیفیۃ وضع الکتب ص ۳۰۶)

”صَلعَم“ کے مُوجِد کا ہاتھ کاٹا گیا

حضرتِ سیِّدنا علامہ جلال الدین سُیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں: ”پہلا شخص جس نے دُرُود شریف کا اِختصار (Shortcut) اِیجاد کیا اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔“ (تدریب الراوی للسیوطی النوع خامس والعشرون ص ۲۸۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ مبارک کے ساتھ بھی عَزَّوَجَلَّ یا جَلَّ جَلَالُہٗ پورا لکھیں۔ آدھے جیم (ج) پر اِکتفا نہ کریں۔ (حاشیۃ الطحطاوي علی الدر المختار ج ۱ ص ۶ مفہومًا)

www.dawateislami.net

درودِ پاک کے الفاظ چبانے سے بھی بچیئے

بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان یا گفتگو کرتے ہوئے دُرُود پاک پڑھتے تو مکمل ہیں لیکن جلد بازی کی وجہ سے درودِ پاک کے الفاظ چَب کر ادا ہوتے ہیں، اس طرح نہیں کرنا چاہئے لہٰذا جب بھی دورانِ گفتگو یا بیان دُرودِ پاک پر پہنچنے لگیں فوراً ذہن بنالیں کہ ''اب رفتار آہستہ کر کے دُرُست طریقے سے دُرُودِ پاک ادا کرنا ہے۔'' اس طرح پہلے ہی ذہنی طور پر تیار رہنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد صحیح ادائیگی پر قدرت حاصِل ہوجائے گی۔

ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑھو

حضرتِ سیِّدنا شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں نے تیزی سے حضور پُرنُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود شریف پڑھا تاکہ اپنا وِرْد جو ایک ہزار تھا مکمل کرلوں، تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے (خواب میں) اِرشاد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے؟ پھر فرمایا: اِطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر عمدگی کے ساتھ یہ پڑھو: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' مگر جب وَقْت تنگ ہو تو جلدی پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ (الطبقات الکبری للشعرانی حصہ ۲ ص ۱۰۱ تا ۱۰۲)

ہے کبھی دُرود و سلام تو، کبھی نعت لب پہ سجی رہی
غمِ ہجر میں کبھی رو پڑا، کبھی حاضِری کی خوشی رہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۱۵} وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی جب کوئی وظیفہ شروع کرتے ہیں تو ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ایک ہی دن میں اس کی بَرَکتیں (Blessings) ظاہر ہونا شروع ہو جائیں اور یوں وظیفے کے نتیجے کی طَلَب میں جلد بازی کی وجہ سے اِستقامت (Consistency) رخصت ہو جاتی ہے اور فوائد سے محروم رہنا پڑتا ہے، یاد رکھئے کہ اَوراد و وظائف کی تاثیر کے لئے کم از کم 3 شرائط (Conditions) کا پایا جانا ضروری ہے چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ العِزَّت فتاوٰی رضویہ جلد 23 کے صَفْحَہ 558 پر فرماتے ہیں: وظائف و اعمال کے اثر کرنے میں تین **شرائط** (Conditions) ضروری ہیں:

(1) **حُسنِ اِعْتِقَاد**، دل میں دَغْدَغَہ (یعنی خدشہ) نہ ہو کہ دیکھئے اثر ہوتا ہے یا نہیں؟ بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کرم پر پورا بھروسا ہو کہ ضرور اِجابت (یعنی قبول) فرمائے گا۔ حدیث میں ہے: **رسولُ اللہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ یعنی **اللہ** تعالٰی سے اس حال پر دعا کرو کہ تمہیں اِجابت (یعنی قبولیت) کا یقین ہو۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج ۵ ص ۲۹۲ حدیث ۳۴۹۰)

(2) **صَبْر و تَحَمُّل**، دن گزریں تو گھبرائیں نہیں کہ اتنے دن پڑھتے گزرے ابھی کچھ اثر ظاہر نہ ہوا! یوں اِجابت (یعنی قبولیت) بند کر دی جاتی ہے بلکہ لپٹا رہے اور لَو لگائے رہے کہ اب **اللہ و رسول** (عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اپنا فضل کرتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ(۵۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے، اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول، اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۵۹)

حدیث میں ہے: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ یعنی تمہاری دعائیں قبول ہوتی ہیں جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور اب تک قبول نہ ہوئی۔ (صحیح مُسلِم ص ۱۴۶۳ حدیث ۲۷۳۵)

(3) میرے (یعنی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے) یہاں کی جملہ اِجازات و وظائف و اَعمال و تعویذات میں شرط ہے کہ نماز پنجگانہ باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی کامل پابندی رہے۔ وباللہ التوفیق۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۶} دنیا کی طَلَب میں جلد بازی

بہت سے اسلامی بھائیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی مَن پسند (Favourite) دنیاوی چیز حاصِل کرلیں، حالانکہ ہر تمنا پوری ہونے کی خواہش نادانی ہے، پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت: 18 میں اِرشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: جو یہ جلدی والی چاہے ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں پھر اس کے لئے جہنّم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا۔

حضرتِ صدرالافاضل سیِّدُنا مولانا محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی **خزائن العرفان** میں اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یہ ضروری نہیں کہ طالبِ دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں، اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں، کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں، ان حالتوں میں کافِر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے (یعنی نقصان) میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مُراد دے دی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طَلَب گار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لئے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضلِ الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب، غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافِر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا؟ (خزائن العرفان)

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۱۷}رشتہ طے کرنے میں جلد بازی

شادی (Marriage) کہاں کرنی ہے؟ یہ انسان کی زندگی کا ایک اہم فیصلہ (Decision) ہوتا ہے جس کے اَثرات آئندہ نسلوں (Generations) پر بھی پڑتے ہیں، بعض اسلامی بھائی یا ان کے والدین اس اہم فیصلہ کو بھی جلد بازی کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں اور ظاہری چمک دمک اور دولت کی چکاچوند سے متأثر ہوکر وقتی جذبات کی رو میں بہہ کر رشتے کے لئے ہاں کر دیتے ہیں لیکن بعد میں پَول کھلتے ہیں تو پچھتاوا اُن کا مُقدَّر ہوتا ہے۔ نکاح کہاں کرنا چاہئے؟ اس کے بارے میں شریعت میں واضح رہنمائی (Guidance) موجود ہے، چنانچہ مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں ایک مَدَنی پھول یہ عطا فرمایا ہے کہ ''کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدِّ نظر رکھا جاتا ہے: (۱) اُس کا مال (۲) حَسَب نسب (۳) حُسن و جمال اور (۴) دین۔'' پھر فرمایا: ''فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ یعنی تم دیندار عورت کے حُصُول کی کوشش کرو۔'' (بخاری، کتاب النکاح، الحدیث: ۵۰۹۰، ج ۳، ص ۴۲۹) اسی طرح بیٹی کا رشتہ طے کرنے کے حوالے سے حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتی ہیں: ''نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے، لہٰذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔'' (السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، الحدیث: ۱۳۴۸۱، ج ۷، ص ۱۳۲) حضرت علامہ شَعْبِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے روایت ہے: ''جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا اس نے قطع رحمی کی۔''

www.dawateislami.net

(شعب الایمان للبیہقی، الحدیث ۸۷۰۷، ج۶، ص ۴۱۲) اس لئے مناسب غور وفکر کے بعد ہی رشتہ طے کرنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۱۸} عدت والی کو پیغامِ نکاح دینے میں جلد بازی

جو عورت عِدّت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاحِ فاسِد کی عِدّت میں ہو اور موت کی عِدّت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ (یعنی نکاح ختم ہونے) کی عِدّت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالشبہہ یا نکاح فاسِد کی عدت میں اشارۃً کہہ سکتے ہیں۔ اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے، ورنہ صراحت ہو جائیگی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وَصْف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا (یہ کہے کہ) مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔[1]

(بہارشریعت ج ۲ حصہ ۸ ص ۲۴۴)

---

[1] : **عدت:** نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح یا خاوند کی وفات کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہارشریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۴ ملتقطاً) **وطی بالشبہہ:** شبہ کے ساتھ وطی کرنا، یعنی عورت حلال نہ ہو مگر اسے حلال سمجھ کر وطی کرنا مثلاً اپنی عورت کو تین طلاقیں دینے کے بعد اس کے ساتھ عدت میں وطی کرلے یہ سمجھ کر کہ عدت کے اندر وطی حلال ہے، یہ وطی بالشبہہ ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۲۳۷) **نکاح فاسد:** ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔ (ردالمحتار، ج ۵، ص ۴۳) **طلاق رَجعی:** وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو۔ **طلاق بائن:** وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت، مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۱۰)

www.dawateislami.net

{۱۹} علاج کروانے میں جلد بازی

آج کے دور میں کون ہے جو بیمار نہیں ہوتا؟ مگر بیمار ہونے والا ہر دوسرا شخص چاہتا ہے کہ میں ایک دم صحت یاب (Healthy) ہوجاؤں، اس کے لئے آج ایک ڈاکٹر (Doctor) سے تو کل دوسرے ڈاکٹر سے، آج ایک اَسپتال (Hospital) تو کل دوسرے اَسپتال میں علاج کراتے دکھائی دیتا ہے حالانکہ ہر مَرَض (Disease) کی اپنی اپنی نوعیت ہوتی ہے، جس طرح کوئی مریض صِرْف ایک گولی (Tablet) کے اِسْتِعمال سے صحت یاب ہوجاتا ہے تو کسی کو کورس کی صورت میں دوائی (Medicine) اِسْتِعمال کرنا پڑتی ہے اور شِفایاب ہونے میں کئی ہفتے یا مہینے بلکہ پورا سال لگ جاتا ہے۔ مگر اس جلد بازی کی وجہ سے عُمُوماً کیس (Case) بگڑ جاتا ہے کیونکہ ہر ڈاکٹر نئے سِرے سے اس کا علاج کرتا ہے پھر جب وہ اس کے مرض کو قابو کرنے کی پوزیشن (Position) میں ہوتا ہے یہ جلد باز مریض کسی اور ڈاکٹر کے دروازے پر دستک دے دیتا ہے، یوں اپنی جلد بازی کی وجہ سے اپنی صحت یابی میں تاخیر کا سبب بنتا ہے۔ یہی حال رُوحانی علاج (Spiritual treatment) کروانے والوں کا ہے کہ جب ڈاکٹری علاج سے بَد دل ہوجاتے ہیں تو ادھر کا رُخ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آناً فاناً ایک ہی دَم میں وہ تندرست ہوجائیں حالانکہ رُوحانی علاج میں بھی ممکن ہے کوئی مریض صِرْف دَم کردینے سے ہی شفایاب ہوجائے اور کسی مریض کو چند دن، ہفتوں یا کئی ماہ بعد صحت حاصِل ہو، بہرحال ہمیں رُوحانی علاج تَرْک نہیں

www.dawateislami.net

کرنا چاہئے۔کاش ! ڈاکٹروں کی تجویز کردہ دواؤں کی تاثیر پر یقین کے ساتھ شرِ یُعت کے پابند عاملین کے پیش کردہ اَوراد وتعویذات بھی کامل یقین کے ساتھ اِستِعمال کرنے کا سلسلہ رہتا تو شِفا کا حُصول آسان ہوجاتا۔مگر یہ بھی دھیان رہے کہ بغیر سوچے سمجھے ہر عامِل سے رابطے میں بھی شدید خطرات ہیں۔یقیناً ہر عامِل غلط نہیں ہوتا مگر صحیح عامِل کی پہچان ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔رُوحانی علاج کے لئے آپ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ مکتوبات وتعویذات کے بستے سے اپنے اپنے شہر میں رابطہ (Contact) کرسکتے ہیں یا اس پتے پر بذریعہ ڈاک رابطہ کیجئے : مجلس مکتوبات وتعویذات عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران یونیورسٹی روڈ باب المدینہ کراچی، بذریعہ ای میل بھی تعویذات منگوائے جاسکتے ہیں۔ای میل ایڈریس یہ ہے:

attar@dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۰}متاثر ہونے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی جب کسی رنگ برنگے جبے میں ملبوس، گردن میں موٹے موٹے دانوں والی کئی تسبیحات و مالائیں اور انگلیوں میں متعدّد انگوٹھی چھلے پہنے ہوئے شخص کو دیکھتے ہیں جسکی زلفیں سانپ کی مثل کندھے سے نیچے جھول رہی ہوں، ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا پکڑے، ہاتھ پاؤں میں کڑے ڈالے ہوئے ہو، آنکھیں بند اور سر جھکا کر وقفے وقفے سے ”حق ہو، حق ہو“ کے نعرے بلند کررہا ہو تو اس کے سراپے کے باعث

www.dawateislami.net

بہت جلد اس سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ پھر اس کے کہنے پر عمل کرنے میں بھی جلد بازی کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں، حالانکہ وہ شخص شعبدہ باز ہوتا ہے، شُعْبَدَہ بازی کی **5** عبرت انگیز سچی حکایات ملاحظہ ہوں:

﴿1﴾ بابا دل دیکھتا ہے

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ تقریباً 1998ء کی بات ہے کہ میں جوتوں کی دکان (Shoes Shop) میں نوکری کرتا تھا۔ ایک دن صبح کے وَقْت ایک شخص دکان میں آیا جس نے گلے میں مالا ڈالی ہوئی تھی اور سر پر رومال اوڑھا ہوا تھا، لباس بھی صاف ستھرا تھا، ہاتھوں میں کئی انگوٹھیاں تھیں۔ وہ آکر سیٹھ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس سے پہلے کہ ہم اس سے کچھ معلوم کرتے، سیٹھ نے خود ہی اس سے پوچھا: بابا کیا چاہئے؟ مگر اس شخص نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ سیٹھ کو گھورنے لگا، سیٹھ کے بار بار پوچھنے کے باوُجود وہ خاموش ہی رہا۔ سیٹھ نے ایک بار پھر پوچھا: بابا کیا لینا ہے؟ اب وہ بابا دھیمے اور پُراَسرار لہجے میں بولا: بابا تیری قمیص لے گا، بول! دے گا؟ سیٹھ گھبرا سا گیا اور بولا: بابا میری قمیص پرانی ہے، نئی قمیص منگوا دیتا ہوں۔ مگر وہ بولا ''نہیں! بابا تیری ہی قمیص لے گا، بول! دے گا؟'' آخر سیٹھ نے پریشان ہو کر قمیص اتارنا چاہی تو وہ فوراً بولا: رہنے دے! بابا دل دیکھتا ہے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا: بابا! تیرے جوتے لے گا، بول! دے گا؟ سیٹھ بولا: بابا! میرے جوتے بہت پرانے ہیں نئے جوتے دے دیتا ہوں، وہ بولا: نہیں!'' بابا تیرے ہی جوتے لے گا، بول! دے گا؟''

www.dawateislami.net

سیٹھ اپنے جوتے دینے لگا، تو وہ ایک دم بولا: نہیں! بابا دل دیکھتا ہے، اپنے جوتے اپنے پاس رکھ، بابا دل دیکھتا ہے! پھر کچھ دیر ٹکٹکی باندھے گھور گھور کر سیٹھ کو دیکھتا رہا، سیٹھ نے گھبرا کر پوچھا: بابا کیا چاہئے؟ بولا: ''جو مانگوں گا دے گا؟'' سیٹھ بولا: بابا آپ بولو کیا لینا ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا: اگر میں یہ بولوں کہ اپنی جیب کے سارے پیسے دے دے تو کیا تُو بابا کو دے دے گا؟ اب سیٹھ چونکا، مگر شاید اس شخص نے کوئی عمل کیا ہوا تھا، چنانچہ سیٹھ نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب کی تمام رقم نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ اس بابا نما شخص نے نوٹ ہاتھ میں لئے اور کچھ دیر اُلٹ پُلٹ کر دیکھتا رہا پھر بولا: بابا دل دیکھتا ہے! لے اپنے پیسے واپس لے، بابا پیسوں کا کیا کرے گا؟ بابا دل دیکھتا ہے، یہ کہتے ہوئے تمام نوٹ واپس کر دیئے اور خاموش ٹکٹکی باندھے سیٹھ کو گھورنے لگا اور کچھ دیر بعد مسکرا کر بولا: اگر بابا تجھ سے تیری تجوری کی ساری رقم مانگے تو کیا بابا کو دے دے گا؟ بول! بابا دل دیکھتا ہے، بول! دے دے گا۔ چونکہ اب تک وہ بابا نما پراَسرار شخص تمام چیزیں مانگنے کے بعد ''بابا دل دیکھتا ہے'' کہہ کر واپس کر چکا تھا، لہٰذا سیٹھ نے تاخیر کئے بغیر تجوری خالی کرنا شروع کر دی۔ اس شخص نے اپنا رومال سامنے بچھا دیا اور رقم اس میں رکھنے لگا۔ پھر اسکو باندھ کر گانٹھ لگا دی اور مسکرا کر بولا: بابا اگر یہ ساری رقم لے جائے تو تجھے بُرا تو نہیں لگے گا۔ سیٹھ بولا: بابا! میں نے پیسے آپ کو دے دیئے ہیں، اب آپ جو چاہے کریں۔ وہ پھر بولا: نہیں! تو یہ سوچ رہا ہے کہ کہیں یہ رقم لے نہ جائے، بابا دل دیکھتا ہے، بابا دل دیکھتا

www.dawateislami.net

ہے، بابا دل دیکھتا ہے، کہتے کہتے وہ پراَسرار انداز میں پوٹلی ہاتھ میں لئے اٹھا اور دکان سے نیچے اتر گیا۔ ہم سب سکتے کے عالم میں کچھ دیر تو ایک دوسرے کے چہرے دیکھتے رہے پھر ایک دم سیٹھ چیخا: ارے! وہ شخص مجھے لُوٹ کر چلا گیا، اسے پکڑو۔ مگر باہَر جا کر دیکھا تو وہ پُراَسرار شخص غائب ہو چکا تھا، بہت تلاش کیا لیکن وہ شخص نہ ملا، یوں سیٹھ ہزاروں کی رقم گنوا بیٹھا۔

﴿2﴾ پُراَسرار بوڑھا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً 1991ء کی بات ہے میں نیا نیا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا تھا اور گورنمنٹ اسکول میں بطور استاد (Teacher) ملازمت تھی۔ ایک دن میں اپنے درجے (کلاس، Class) میں بچوں کو پڑھا رہا تھا کہ اچانک ایک پراَسرار بوڑھا جس کی داڑھی کے بال آپس میں الجھے ہوئے تھے، سر ننگا تھا، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس چہرے پر چشمہ لگائے کمرے میں داخل ہوا اور قریب آ کر کہنے لگا: بیٹا! مدینے جائے گا، بیٹا! مدینے جائے گا۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے چل مدینہ کی خواہش تو پیدا ہو ہی چکی تھی۔ لہٰذا یہ سن کر میں اس کی جانب متوجہ ہوا۔ پُراَسرار بوڑھے نے قریب آ کر گفتگو کرتے کرتے سامنے رکھی کاپی میں سے خالی کاغذ کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر لپیٹا اور میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے اسے کھولا تو اس میں تعویذ کی طرح گہرے سرخ رنگ کی تحریر موجود تھی، جس میں ''مدینے جائے گا'' وغیرہ لکھا ہوا تھا۔ میں چونکہ اس طرح کی نظر بندی کے واقعات سُن چکا تھا،

www.dawateislami.net

لہٰذا محتاط ہو کر کہنے لگا: بابا! بس دعا کر دیں۔ وہ بڑے پُراَسرار انداز میں قریب آ کر بولا بیٹا: بابا کو پیسے نہیں دیگا؟ بابا دعا کرے گا۔ میری جیب میں اس وَقْت **2** روپے تھے، جو میں نے اسے دے دیئے، وہ بولا: بس! اتنے کم، یہ کہتے کہتے اس نے نوٹ ہاتھ میں لیا اور اوپر کی جانب لے جا کر میرا ہاتھ پکڑا اور میری ہتھیلی پھیلا کر اوپر اپنے ہاتھ سے نوٹ کو دبایا تو حیرت انگیز طور پر اس نوٹ میں سے پانی ٹپکنا شروع ہو گیا، حتیٰ کہ میری ہتھیلی پانی سے بھر گئی۔ میں نے گھبرا کر پانی نیچے گرا دیا۔ وہ مجھ سے مایوس ہو کر مجھے گھورتا ہوا ہیڈ ماسٹر کے کمرے میں جا پہنچا، اس کے سامنے بھی شُعْبَدے بازی کرتا رہا۔ مثلاً کنکر اٹھا کر ہیڈ ماسٹر کے منہ میں رکھا تو وہ شکّر بن گئی۔ اس نے کچھ پیسے ہیڈ ماسٹر سے اور کچھ دیگر اساتذہ (ٹیچرز) سے دھوکے کے ذریعے حاصِل کئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکول سے باہَر نکلا اور غائب ہو گیا۔

3 فقیر دعا کرے گا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میں ایک پینٹر ہوں۔ کم و بیش **10:00** بجے صبح میں اپنی دکان میں ایک بورڈ (Board) پر لکھائی میں مصروف تھا کہ پیچھے سے سلام کی آواز آئی میں نے جواب دیتے ہوئے مُڑ کر دیکھا تو سامنے ایک شخص کھڑا تھا جس کے سر پر سفید ٹوپی تھی، چہرے پر شیو بڑھی ہوئی تھی، کالے رنگ کا لمبا کرتا پہنا ہوا تھا۔ میں سمجھا کوئی فقیر ہے، لہٰذا! میں نے اسے کچھ پیسے دے کر فارغ کرنا چاہا تو عجیب انداز میں مسکرایا اور کہنے لگا: میں پیسے لینے والا فقیر نہیں، میں تو قلندر سائیں کا فقیر

www.dawateislami.net

ہوں، قلندر سائیں کے پاس جارہا تھا، تجھے دیکھا تو ملنے چلا آیا، بول! کیا مانگتا ہے؟ بابا دینے آیا ہے۔ میں بولا بابا دعا کرو، یہ سن کر اس نے سامنے رکھا چھوٹا سا لکڑی کا ٹکڑا اٹھایا اور منہ میں چبا کر کچھ دیر بعد باہَر نکالا تو وہ الائچی کی صورت اِختیار کر چکا تھا۔ میں بڑا متاثر ہوا اور سمجھا یہ کوئی ''اللّٰہ والا'' ہے جو آج میرے نصیب جگانے آیا ہے۔ اس نے مجھے وہ الائچی کھانے کیلئے دی تو میں نے منہ میں رکھ لی اور کہا! آپ بیٹھئے میں چائے منگواتا ہوں، مگر اس نے کہا: فقیر چائے نہیں پیتا، بول! تُو کیا مانگتا ہے؟ مجھے تُو پریشان لگتا ہے، دشمنوں نے باندھ رکھا ہے، فقیر آج دینے آیا ہے، مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے پھر دعا کیلئے عَرض کی تو کہنے لگا: فقیر قلندر سائیں کے دربار پر جائے گا، نیاز کرے گا، تیرے لئے دعا کرے گا تو نیاز کے لئے پیسے دے گا۔ پیسے مانگنے پر میں چونکا مگر یہ سوچ کر خاموش رہا کہ ہوسکتا ہے یہ کوئی اللّٰہ والا ہو اور مجھے آزما رہا ہو۔ لہٰذا میں نے 100 روپے نکال کر دیئے تو بولا، اتنے کم پیسے! سائیں قلندر کا معاملہ ہے، فقیر دعا کریگا، فقیر دینے آیا ہے، بول! کیا مانگتا ہے؟ قلندر سائیں کی نیاز کیلئے اور پیسے دے تاکہ فقیر خوش ہوکر دعا کرے، فقیر کو خوش نہیں کریگا؟ میں نے 100 روپے اور نکال کر دے دیئے، مگر اس نے شاید میری جیب میں مزید رقم دیکھ لی تھی، لہٰذا اس کا اصرار جاری رہا مجھ پر اب عجیب گھبراہٹ سی طاری ہوگئی تھی، لہٰذا میں نے 100 روپے مزید دیئے اور ہمت کرکے ذرا سَخت لہجے میں کہا: بس بابا! میں اس سے زیادہ نہیں دے سکتا، آپ جاؤ میرے لئے دعا کرنا، اس پر وہ یہ کہتے ہوئے

www.dawateislami.net

دکان سے نیچے اتر گیا'' فقیر دینے آیا ہے، بول کیا مانگتا ہے؟ فقیر دعا کریگا، فقیر دعا کرے گا، قلندر سائیں کا معاملہ ہے، بول کیا مانگتا ہے؟ فقیر دعا کرے گا۔'' مجھے بعد میں بڑا افسوس ہوا کہ وہ مجھے بے وقوف بنا کر 300 روپے لے گیا۔

﴿4﴾ تکیے کے نیچے 500 روپے

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً 1975ء کی بات ہے میرے دادا جن کی عمر کم وبیش **70** سال تھی۔ وہ پنج وقتہ نمازی تھے اور چہرے پر داڑھی بھی تھی۔ ایک روز وہ دوپہر کے وَقْت کسی سنسان گلی سے گزر رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے دو افراد کی تیز گفتگو سنائی دی۔ انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک شخص دکھائی دیا جس نے سر پر رومال اوڑھ رکھا تھا، چہرے پر داڑھی تھی، لباس بھی صاف ستھرا تھا، وہ تیز رفتاری سے چل رہا تھا اور پیچھے ایک شخص عاجزی کے ساتھ کچھ عَرض کر رہا تھا۔ جب یہ لوگ میرے دادا کے قریب پہنچے تو عَرض کرنے والا شخص دادا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: حضور! ان سے میری سفارش کر دیں، میں غریب آدمی ہوں، انہوں نے مجھے ایک ''وِرْد'' پڑھنے کیلئے دیا تھا اور کہا تھا کہ کسی کو بتانا مت صبح روزانہ تیرے تکیے کے نیچے سے **500** روپے ملا کریں گے، یوں ''روزانہ پانچ سو روپے ملنے لگے'' میں خوشحال ہو گیا، بس مجھ سے یہ غلطی ہوگئی کہ یہ بات میں نے کسی کو بتا دی اور وہ پیسے ملنا بند ہو گئے، آپ ان سے میری سفارش کر دیں۔ میرے دادا نے رومال والے شخص کو کہا: بیچارہ غریب آدمی ہے، غلطی ہوگئی اس کو معاف کر دیں، اس پر وہ اس شخص سے بولا کہ

www.dawateislami.net

ان بُزُرگ کے کہنے پر معاف کرر ہا ہوں، جا! اب روزانہ دوبارہ **500** روپے ملنا شروع ہوجائیں گے، مگر کسی سے کہنا مت۔ وہ شخص خوشی خوشی وہاں سے روانہ ہوگیا۔ اب گلی میں وہ شخص اور میرے دادا رہ گئے۔ وہ شخص میرے دادا سے کہنے لگا: چاچا آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں، میں آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں؟ دادا حُضور جو مُعاشی طور پر انتہائی پریشان تھے، رو پڑے اور اسے اپنا خیر خواہ سمجھ کر اپنی پریشانی بتانے لگے۔ اس نے میرے دادا کو تسلی دیتے ہوئے کہا: چاچا آپ ہمت رکھیں سب ٹھیک ہوجائیگا، آپ کے پاس کچھ رقم ہو تو لاؤ میں اس پر دم کردوں، اس سے ایسی بَرَکت ہوگی کہ تمہاری ساری پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔ دادا بے چارے کیا دیتے، ان کی جیب میں چند سکے تھے وہ ہی نکال کر دیئے کہ اس پر دم کردو۔ مگر وہ بولا: نوٹ نہیں ہیں تو چلو آپ کے ہاتھ میں جو گھڑی ہے وہی لاؤ میں اس پر دم کردیتا ہوں۔ دادا نے گھڑی ہاتھ سے اتار کر اس کو تھمادی۔ اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں گھڑی ڈالی اور دم کر کے لفافہ دادا کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا: اسے لے جا کر گھر میں رکھ دو اور صبح کھول کر دیکھنا آپ حیرت زدہ رہ جاؤ گے، مگر صبح تک بالکل خاموش رہنا، ایک لفظ بھی نہیں بولنا۔ پھر لفافہ کھول کر دیکھنا تو، انتہائی حیرت انگیز منظر دیکھنے کو ملے گا۔ بے چارے دادا حضور گھر میں آکر بالکل خاموش ہوگئے۔ اب گھر والے بات کریں تو وہ کوئی جواب ہی نہ دیں۔ سب گھر والے پریشان تھے کہ انہیں کیا ہوگیا۔ خیر جیسے تیسے رات گزاری اور صبح دادا نے جیسے ہی لفافہ کھول کر دیکھا تو اس شخص

www.dawateislami.net

کے کہنے کے بالکل مطابق واقعی دادا حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ اس لفافے میں گھڑی کی جگہ دو پتھر رکھے ہوئے تھے۔تب انہوں نے سب گھر والوں کو اپنی خاموشی کی وجہ بتائی اور اپنے لُٹنے کی داستان سنائی۔

﴿5﴾ دل اچھل کر حلق میں آگیا

مِیر پور خاص (سندھ) کے مقیم ایک شخص نے بتایا کہ میں ایک دن ریلوے اسٹیشن (Railway station) کے قریب سے گزر رہا تھا کہ ایک ادھیڑ عمر شخص نے مجھے اِشارے سے اپنے قریب بلایا۔ میں سمجھا شاید یہ کوئی مسافر (Passenger) ہے اور راستہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے پُراَسرار انداز میں میرا ہاتھ پکڑا اور میرے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے وہ بات کہی جسے صِرْف میں جانتا تھا یا میرے گھر والے۔ میں وہ بات سن کر چونکا تو وہ مسکرا کر کہنے لگا: اور کیا جاننا چاہتا ہے؟ اللّٰہ والے دل کی باتیں جان لیتے ہیں، جا تیری ساری پریشانیاں ختم ہو جائیں گی، اللّٰہ والے کی دعا ہے، جا چلا جا، تیرا ستارہ بہت جلد چمکنے والا ہے۔ یہ سن کر میں تو اس کا گرویدہ ہو گیا اور بے ساختہ اس کے ہاتھ چوم لئے اور کہنے لگا کہ آپ اللّٰہ والے ہیں، مجھ پر کرم فرما دیں۔ یہ سن کر اس نے کچھ دیر کیلئے سر جھکا لیا اور پھر بولا: لا رقم دے تو میں ''دُگنی'' کر دوں۔ میں نے فوراً 100 کا نوٹ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے وہ نوٹ ہاتھ میں لیا اور کچھ پڑھنے کے بعد اس پر دَم کر کے میری ہتھیلی پر رکھا اور مٹھی بند کر دی۔ پھر کہا ''مٹھی کھول.....!'' جیسے ہی میں

www.dawateislami.net

نے مٹھی کھولی تو حیران رہ گیا کہ اس میں سو سو کے دو نوٹ موجود تھے۔ جب وہ شخص مڑ کر جانے لگا تو میں اس کے پیچھے لگ گیا کہ بابا آپ مزید کرم کریں۔ اس پر اس نے ناراضگی والے انداز میں کہا کہ تُو لالچی ہو گیا ہے، دنیا مُردار کی مانند ہے اِس کے پیچھے مت پڑ، نقصان اٹھائے گا۔ مگر میرا اِصرار جاری رہا تو اس نے کہا کہ ''اچھا 1000 کا نوٹ ہے تو نکال۔'' میں نے فوراً جیب سے 1000 کا نوٹ نکالا اور اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے حسبِ سابق دَم کر کے نوٹ میری مٹھی میں دبا دیا۔ میں نے مٹھی کھولی تو حیرت انگیز طور پر میرے ہاتھ میں ہزار ہزار کے دو نوٹ تھے۔ میں نے سوچا کہ آج موقع ملا ہے تو اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ لہٰذا! میں نے اس سے کہا آپ میرے ساتھ میرے گھر چلیں تا کہ میں آپ کی کچھ خدمت وغیرہ کروں۔ تو وہ کہنے لگا کہ خدمت کیا کرے گا، تُو نے گھر کی رقم اور زیورات دُگنے کرانے ہیں۔ یہ سن کر میرے دل کی کلی کھل گئی۔ میں نے کہا: بابا! آپ کرم فرمائیں۔ وہ کہنے لگا: **اللہ** والے دنیا سے سروکار نہیں رکھتے، گھروں پر نہیں جاتے، جا گھر جا اور رقم و زیورات یہیں لے آ، میں دُگنا کر دوں گا مگر کسی کو بتانا مت ورنہ مجھے نہ پا سکے گا۔ میں اُلٹے قدموں گھر پہنچا اور کم و بیش ڈیڑھ لاکھ نقد رقم اور گھر کے تمام سونے کے زیورات تھیلی میں ڈالے اور بھاگم بھاگ اس کے پاس جا پہنچا تو وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے تھیلی ہاتھ میں لے لی اور مجھے کہا'' آنکھیں بند کر لے، رقم زیادہ ہے لہٰذا! پڑھائی بھی زیادہ کرنا ہو گی۔'' تقریباً 5 منٹ میں آنکھیں بند کئے بیٹھا

www.dawateislami.net

رہا۔ پھر اس نے کہا: آنکھیں کھول، میں نے زیورات اور رقم پر دم کر دیا ہے، جا سیدھا گھر جا، مڑ کر دیکھنا نہ راستے میں کسی سے بات کرنا، گھر جا کر تھیلا کھولنا تو دل اچھل کر حلق میں آجائیگا۔ میں نے اسکے ہاتھ چومے اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا گھر پہنچا۔ گھر پہنچ کر میں نے دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ بند کیں اور دھڑکتے دل کے ساتھ جیسے ہی رقم اور گھر کے تمام زیورات نکالنے کیلئے تھیلا کھولا تو واقعی اس شخص کے کہنے کے مطابق نہ صرف میرا دل اچھل کر حلق میں آگیا بلکہ سر بھی چکرا گیا کیونکہ تھیلی میں سے ڈیڑھ لاکھ رقم اور زیورات غائب تھے اور اُن کی جگہ اخبار کی ردی بھری ہوئی تھی۔ میں بے ساختہ چیخنے لگا: ''اَرے میں لُٹ گیا، وہ مجھے دھوکہ دے گیا۔'' میری چیخ وپُکار سن کر گھر کے تمام اَفراد جمع ہو گئے۔ میں نے انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ ہم نے اس کی تلاش میں نہ صرف اِسٹیشن (station) بلکہ شہر کا کونہ کونہ چھان مارا مگر اس چالباز کا پتا نہ چل سکا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان شُعبَدہ بازوں کے واقعات سے پتا چلا کہ محض کسی کی شعبدے بازی سے متاثر ہو کر اسے **اللہ** کا فقیر یا مَجذُوب نہیں سمجھ لینا چاہئے بلکہ ہر معاملے میں شَرِیعت کو پیشِ نظر رکھنے میں ہی عافیت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۱} بھیڑ میں جلد بازی

بھیڑ (Crowd) میں پھنسنے کا بہت سوں کو اِتّفاق ہوا ہوگا، ایسے مواقع پر بعض جلد باز دوسروں کو دھکے دیتے، کندھے مارتے، اُلجھتے جھگڑتے اور شور مچاتے

www.dawateislami.net

ہوئے بھیڑ میں تیز چلتے ہوئے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں حالانکہ مسلمان کو تکلیف دینا مسلمان کا کام نہیں بلکہ اسکا کام تو یہ ہے کہ مسلمان سے اِیذاء (یعنی تکلیف) دینے والی چیزیں دُور کرے۔ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

مسلمان کو تکلیف دینا کیسا؟

کسی مسلمان کی بِلا وجہِ شَرْعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفْحَہ 342 میں طَبرانی شریف کے حوالے سے نَقْل کرتے ہیں: سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرْعی) کسی مسلمان کو اِیذاء دی اُس نے مجھے اِیذاء دی اور جس نے مجھے اِیذاء دی اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اِیذاء دی۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲، ص۳۸۷، حدیث۳۶۰۷) **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِیذاء دینے والوں کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الاحزاب آیت 57 میں اِرشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمہ کنزالایمان : بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۷)

بھیڑ ہو تو رَمَل نہ کرے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 311 صفحات پر مشتمل کتاب ''رفیقُ الحرمین'' کے صفحہ 70 پر ہے: مَرد اِبتدائی تین پھیروں میں رَمَل کرتے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتے، شانے ہِلاتے چلیں، بعض لوگ کُودتے اور دوڑتے ہوئے جاتے ہیں یہ سُنَّت نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھیڑ زِیادہ ہو اور رَمل میں اپنے آپ کو یا دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اُتنی دیر تک رَمل تَرک کر دیں، مگر رَمل کی خاطِر رُکئے نہیں طواف میں مَشغُول رہئے۔ پھر جُوں ہی موقع ملے اُتنی دیر تک کے لئے رَمل کے ساتھ طواف کریں۔ (رفیق الحرمین، ص ۷۰)

تیز دوڑنے میں خوبی نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ آپ عَرَفہ کے دن نبیِّ آخر الزّمان، شَہَنْشاہِ کون ومکان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ واپس ہوئے، سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیچھے اونٹوں کو سَخت ڈانٹ ڈپٹ اور مارنے کی آواز سنی تو انہیں اپنے کوڑے سے اشارہ فرمایا اور حُکم دیا کہ اے

www.dawateislami.net

لوگو اِطمینان اِختیار کرو تیز دوڑنے میں خوبی نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، الحدیث: ۱۶۷۱، ج۱، ص۵۵۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اِس جگہ اونٹ دوڑانا ثواب نہیں بلکہ خطرہ ہے کہ گناہ بن جائے کہ ہجوم زیادہ ہے تیز دوڑانے میں حُجّاج کے کچل جانے، چوٹ کھا جانے کا خطرہ ہے، بلکہ ثواب تو اِطمینان سے اَرکان ادا کرنے میں ہے۔ اب بھی حجاج کو چاہیے کہ وہ بھاگ دوڑ سے بچیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۴، ص۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۲} بھگدڑ میں جلد بازی

بعض اوقات پُر ہُجوم مقام پر کسی بھی وجہ سے بھگدڑ مچ جاتی ہے، پھر جس کا جدھر منہ ہوتا ہے بھاگ کھڑا ہوتا ہے کئی لوگ زخمی ہوجاتے ہیں، بھگدڑ اگر شدید ہو تو کسی کی جان بھی جاسکتی ہے، اگر ایسے موقع پر اپنے اعصاب (Nerves) کو قابو میں رکھا جائے اور جلد بازی سے بچا جائے تو نقصان سے محفوظ (Safe) رہنے کی صورت بن سکتی ہے، مثلاً اگر باہَر نکلنے کی جگہ تنگ اور لوگ زیادہ ہوں تو کسی قریبی دیوار یا کھڑی ہوئی گاڑی کی اَوٹ میں ہوجایئے، کچھ ہی دیر میں بھیڑ چَھٹ جائے گی پھر آپ اِطمینان سے باہَر نکل سکتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر کوئی چیز گر جائے یا پاؤں سے چپل نکل جائے تو ہرگز ہرگز ہرگز اُسے اٹھانے کے لئے نہ جھکئے کہ ہُجوم آپ کو کچل کر

www.dawateislami.net

رکھ دے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۳} شعبہ اپنانے میں جلد بازی

عملی زندگی میں مختلف اَفراد مختلف شعبوں (Departments) میں خدمات انجام دیتے ہیں، کسی بھی شعبے (Department) کو اپنانے کا فیصلہ بہت اہم ہے اسے جلد بازی کی نَذْر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بار بار شعبہ تبدیل کرنا نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے، اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ شعبہ اپنائے جس میں کوئی خلافِ شرع کام نہ کرنا پڑے اور وہ اس کام میں شوق اور دلچسپی رکھتا ہو پھر بھی اگر طویل کوشش کے باوجود اس شعبے میں کامیابی نہ ملے تو مناسب غور و فِکْر اور سمجھدار اسلامی بھائیوں سے مُشاوَرَت کے بعد نیا شعبہ اِختیار کرلے۔ بعض والدین اپنی اولاد کو اپنے من پسند شعبے میں جانے کے لئے نہ صِرْف مجبور کرتے ہیں بلکہ زور زبردستی بھی کرتے ہیں پھر جب حسبِ توقع نتائج نہیں نکلتے تو اپنے غلط فیصلوں پر نادِم ہونے کے بجائے اولاد کو کوسنے دیتے ہیں، ایسوں کو چاہئے کہ اپنی اولاد کا رجحان (Trend) اور صلاحیت دیکھ کر انہیں کسی شعبے کو اپنانے کا مشورہ دیں یا پھر ایسے اقدامات کریں کہ وہ خود آپ کے پسندیدہ شعبے کی طرف راغِب ہوجائے، اس سلسلے میں ایک سچی حکایت ملاحظہ ہو:

والد صاحب کی انفرادی کوشش

مدینۃ الاولیاء (ملتان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں

www.dawateislami.net

نے جب ہوش سنبھالا گھر میں **سنّتوں بھرا** ماحول پایا۔ میرے والِدِ محترم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے **وابستہ** تھے۔ گھر والوں نے بچپن ہی سے میرے سر پر سبز سبز **عمامہ شریف** کا تاج سجا دیا اور میں دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہوکر **عطّاری** بھی بن گیا۔ یوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول ہی میں پروان چڑھا۔ ہمارے خاندان میں کئی لوگ (دُنیوی اعتبار سے) اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بڑے عہدوں پر فائز تھے، چُنانچہ میرا ذہن بھی ایسا ہی کچھ بننے کا تھا۔ جب میں نویں کلاس میں تھا میرے والِد صاحِب نے مجھے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی سنّتوں بھری تالیف **فیضانِ سنّت** سے نیکی کی دعوت کے باب میں سے عِلْم وعلماء کے فضائل پڑھنے اور یاد کرنے کی بھرپور ترغیب دی۔ جب میں نے اِن فضائل کو پڑھا میرے دل ودماغ میں ہلچل مچ گئی اور میں نے **عالِم** (Scholar) بننے کا ذہن بنالیا۔ میٹرک کے بعد 1998ء میں درسِ نظامی (عالِم کورس) کرنے کے لئے **جامعۃ المدینہ** (گودھرا کالونی باب المدینہ کراچی) میں داخِلہ لے لیا۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کام** بھی کرتا مثلاً فیضانِ سنّت کا دَرْس دیتا، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کرتا، مدنی قافلوں میں سفر کرتا وغیرھا، میں اپنے **ذیلی حلقے** کا نگران بھی تھا۔ اپنے میٹھے میٹھے مُرشدِ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے میں نے 2004ء میں دَرْسِ نظامی مکمل کیا۔ پھر تقریباً دوسال تک جامعۃ المدینہ (باب المدینہ کراچی) میں شرفِ تدریس حاصِل رہا۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم

www.dawateislami.net

العالیہ کی غُلامی کے صدقے (تادمِ تحریر) مجھے دعوتِ اسلامی کی **مجلس مدنی چینل** کے رُکن کے طور پر سنّتوں کی خدمت کرنے کی سعادت حاصِل ہے۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک استاذ کی اِنْفِرادی کوشش

اسی طرح ایک جلیل القدر اُستاذ کی اِنْفِرادی کوشش کی حکایت بھی ملاحظہ کیجئے، چنانچہ امام محمد بن اِسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری حضرتِ سیِّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت بابَرَکت میں حاضر ہوئے اور فقہ سیکھنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جب ان کی طبیعت میں عِلْمِ حدیث کی طرف رَغْبَت دیکھی تو ان سے اِرشاد فرمایا: تم جاؤ اور عِلْمِ حدیث حاصِل کرو۔ چنانچہ امام بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے اپنے اُستاذ کا مشورہ قَبول کیا اور عِلْمِ حدیث حاصِل کرنا شروع کیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تمام اَئِمَّہ حدیث سے سبقت لے گئے اور اِمامُ الْمُحَدِّثِیْن کہلائے اور بخاری شریف جیسی شہرہ آفاق کتاب بھی لکھی۔

(تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۵۵ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۲۴}کرائے کا مکان لینے میں جلد بازی

ذاتی گھر بہت کم لوگوں کے پاس ہوتا ہے چنانچہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد کرائے کے مکانات میں رہتی ہے۔ کرائے کے مکان کا اِنتخاب بھی اِحتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ جلد بازی میں لیا گیا مکان بعض اوقات جلدی چھوڑنا بھی پڑ جاتا ہے جس میں نئے مکان کی تلاش اور سامان منتقل کرنے کے حوالے سے شدید مَشَقَّت اٹھانی پڑتی ہے۔ لہٰذا کرائے کا مکان لیتے وَقْت مکان کی مضبوطی اور ہوا داری ہی نہیں پڑوسی بھی دیکھئے کیونکہ اگر پڑوسی نیک اور خوش اخلاق ہوں تو آپ کے مَدَنی منوں اور منیوں کے اَخلاق و کردار پر بھی خوشگوار اثر پڑے گا۔ نیز گھر کے اِستنجا خانے کا رُخ بھی دیکھ لیجئے کہ کہیں بیٹھتے وَقت قِبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ تو نہیں ہوتی کیونکہ جب بھی پیشاب کرنے یا قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو ضروری ہے کہ منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قِبلہ کی طرف نہ ہو، لہٰذا اگر اِستنجا خانے کا رُخ غَلَط ہے یعنی بیٹھتے وَقت قِبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ ہوتی ہے تو مالک مکان سے مل کر اِس کو دُرُست کرنے کی فوراً ترکیب کیجئے۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ معمولی سا ترچھا کرنا کافی نہیں۔ W.C. اِس طرح ہو کہ بیٹھتے وَقت مُنہ یا پیٹھ قِبلہ سے 45 ڈگری کے باہَر رہے۔ آسانی اِسی میں ہے کہ قِبلہ سے 90 ڈگری پر رُخ رکھئے۔ یعنی نَماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف منہ کرتے ہیں ان دونوں سَمتوں میں سے کسی ایک جانِب W.C. کا رُخ رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۲۵}گھر میں ملازم رکھنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی اپنے گھر میں چوکیدار یا مالی وغیرہ رکھتے ہیں اسی طرح اسلامی بہنیں گھر میں صفائی ستھرائی وغیرہ کے لئے بعض اوقات مُلازِمہ رکھتی ہیں، لیکن ملازمین کی مناسب جانچ پڑتال نہیں کی جاتی مثلاً یہ اس شہر میں کہاں رہائش پذیر ہے؟ اس کا مستقل پتا (Adress) کیا ہے؟ وغیرہ بلکہ بعض اوقات تو دروازے پر آکر کام مانگنے والیوں کو پہلی ملاقات ہی میں ملازمت پر رکھ لیا جاتا ہے جس کے بعض اوقات بڑے خطرناک نتائج (Results) دیکھنے پڑتے ہیں، آئے دن یہ خبریں عام ہوتی ہیں کہ فلاں گھر میں ملازمہ نے ساتھی ڈاکوؤں (Docoits) سے مل کر اِتنا اِتنا سونا، روپیہ اور سامان لوٹ لیا۔ اس لئے جلد بازی سے کام لینے کے بجائے مناسب جانچ اور شناخت کے بعد ہی ملازم یا ملازمہ رکھنی چاہئے۔ ایک اخباری خبر ملاحظہ ہو: باب المدینہ کراچی میں گھریلو ملازمہ کی ملی بھگت سے ایک گھر میں گُھسنے والے 3 ڈاکوؤں کو گرِفتار کرلیا گیا۔ پولیس کے مطابق ایک مکان میں 3 مسلح ڈاکو داخل ہوئے اور اسلحے کے زور پر لُوٹ مار شروع کردی۔ اسی دوران مذکورہ گھر میں رہائش پذیر ایک خاتون مکان کی پہلی منزل پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں جنہوں نے ہیلپ لائن (Helpline) پر پولیس کو اِطلاع کردی جس نے موقع پر پہنچ کر 3 ڈاکوؤں کو گرِفتار کر کے ان کے قبضے سے 3 پستول، لُوٹے گئے قیمتی طلائی زیورات، موبائل فون، دستی گھڑی، 2 ہزار امریکی ڈالر، 75 کینیڈین ڈالر، 50 دِرہم اور ایک گاڑی برآمد کرلی۔ تفتیش کے دوران

www.dawateislami.net

ملزمان نے بتایا کہ وہ مذکورہ گھر میں کام کرنے والی ایک ملازِمہ کی مُخبِری پر واردات کے لئے پہنچے تھے۔ملزمان کی نشاندہی پر پولیس نے مذکورہ گھریلو ملازمہ کو بھی حراست میں لے لیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۶}کسی کو گناہ گار قرار دینے میں جلد بازی

مشہور ہے کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا دکھائی دے جاتا ہے مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دکھائی دیتا،شاید اِسی وجہ سے ہمارے ہاں اپنا قُصُور اور غلطی ماننا بہت مشکل مگر کسی کو گناہ گار قرار دینا آسان ہے،لہٰذا ذرا سے شبہے پر جھٹ سے سامنے والے کو جھوٹا، خائن، دھوکے باز اور چور قرار دے دیا جاتا ہے حالانکہ شَرْعی ثبوت کے بغیر کسی کی طرف گناہ کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے۔اس حوالے سے ایک سبق آموز حکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

کسی کو مجرم ثابت کرنے کے لئے ثبوت ضروری ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز کی طرف سے مقرر ہونے والے عُمّال (Officers) بعض اوقات خود اطلاع دیتے کہ ہم سے پہلے جو عمّال تھے، انہوں نے مال غَصَب کیا تھا، اگر امیر المؤمنین کا اِرشاد ہو تو یہ مال اُن سے ضَبْط (Seized) کرلیا جائے؟ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز ان کو حُکْم لکھوا کر بھیجتے کہ اس معاملہ میں مجھ سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں، اگر شہادت

www.dawateislami.net

(Evidence) ہو تو شہادت کی رُو سے اور اِقرار ہو تو اِقرار کی رُو سے مال واپس لو، ورنہ حلف (Oath) لے کر چھوڑ دو جیسا کہ بصرہ کے گورنر عدی بن ارطاۃ کو لکھا: تم نے خط کے ذریعے بتایا تھا کہ تمہارے علاقے میں اہل کاروں کی خیانت (Corruption) کا اِنکشاف ہوا ہے اور انہیں سزا دینے کے لئے مجھ سے اِجازت مانگی تھی، گویا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرفت سے بچنے کے لئے مجھے ڈھال بنانا چاہتے تھے، جب تمہیں میرا یہ خط ملے تو اگر ان کے خلاف شہادت موجود ہو تو ان سے مؤاخذہ کرو اور سزائیں دو ورنہ نمازِ عصر کے بعد ان سے یہ قسم لے لو: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم نے مسلمانوں کے مال میں ذرا بھی خیانت نہیں کی۔'' اگر وہ یہ قسم کھالیں تو انہیں چھوڑ دو کیونکہ ہم یہی کچھ کر سکتے ہیں، واللہ! ان کا اپنی خیانتیں لے کر بارگاہِ الٰہی میں پہنچنا میرے لئے آسان ہے بجائے اس کے کہ میں ان کے خون کا وَبال اپنی گردن پر لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۵)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
بچانا ظُلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۶۹)

کسی کی طرف گناہ کی نسبت کرنے سے پہلے سوچ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ دَرْس بھی ملا کہ بلا ثبوتِ شَرعی کسی کی طرف گناہ کی نسبت نہ کی جائے یعنی کسی کو اس وَقْت تک خائن، راشی، سُود

www.dawateislami.net

خور نہ قرار دیا جائے جب تک ہمارے پاس شَرعی ثبوت نہ ہو، **حجۃ الاسلام** امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بُو آرہی ہو تو اس کو شَرعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہی کلّی کردی ہو یا کسی نے اسے زبردستی شراب پلادی ہو، جب یہ سب اِحتمال موجود ہیں تو (ثبوتِ شَرعی کے بغیر) محض قلبی خیالات کی بنا پر تصدیق کردینا اور اس مسلمان کے بارے میں **بدگُمانی** کرنا جائز نہیں ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۶۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۷} فیصلہ کرنے میں جلد بازی

جب کسی معاملے میں دو یا دو سے زائد فریق وابستہ ہوں تو کسی ایک کی سن کر حتمی رائے قائم کرنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے بلکہ سب کی سننے کے بعد ہی کسی نتیجے پر پہنچنا چاہئے کیونکہ بسا اوقات فریقِ واحد کو بولنے کا فن آتا ہے یا جھوٹ موٹ کے آنسو بہا کر وہ دوسرے فریق پر حاوِی ہونے کی کوشش کرتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] : فیصلہ کرنے کے حوالے سے تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''فیصلہ کرنے کے مدنی پھول'' ملاحظہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

{۲۸}خرید وفروخت میں جلد بازی

ہر خاص وعام کو کچھ نہ کچھ خریدنا یا بیچنا پڑتا ہے، اس حوالے سے بھی جلد بازوں کی کمی نہیں جو دکاندار(Shop keeper) کی چکنی چُپڑی باتوں میں آکر غیر معیاری اشیاء مہنگے داموں خرید بیٹھتے ہیں یا کبھی انہیں اپنی پرانی چیز بیچنے کی ضرورت پڑتی ہے تو تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے نقصان اُٹھاتے ہیں پھر اپنے کئے پر پچھتاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۲۹}جھگڑا مول لینے میں جلد بازی

بات بات پر اُلجھنے، جھگڑا مول لینے والے جلد باز خود تو نفسیاتی، معاشرتی اور جسمانی نقصان اٹھاتے ہی ہیں مگر دوسروں کا بھی سکون برباد کر کے رہتے ہیں۔ ایک تصوُّراتی حکایت ملاحظہ ہو:

ظالم کی مدد

زید ایک جگہ سے گزرا تو دیکھا کہ ایک بچہ کھڑا زاروقِطار رو رہا ہے اور قریب ہی ایک شخص نے اپنے سے کمزور آدمی کو دبوچ رکھا ہے اور اس کی ''خاطر تواضع'' کر رہا ہے، زید نے آؤ دیکھا نہ تاؤ! اس ''مظلوم'' کی مدد کے لئے بیچ میں کود پڑا اور دبوچنے والے کی دُھنائی شروع کردی، اس شخص نے زید سے کچھ کہنا چاہا مگر اس کو سننے کا ہوش کہاں تھا، ان دونوں کے گتھم گتھا ہونے کی دیر تھی وہ کمزور اور ''مظلوم'' آدمی وہاں سے بھاگ نکلا، جب زید کو بتایا گیا کہ جس کو جلد بازی میں وہ مظلوم سمجھ

www.dawateislami.net

بیٹھا تھا درحقیقت ایک ظالم لُٹیرا تھا جو بچے سے پیسے چھین کر بھاگ رہا تھا کہ دھر لیا گیا مگر زید کی جلد بازی کی وجہ سے اسے فرار ہونے کا موقع مل گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۰} شرعی مسئلہ بتانے میں جلد بازی

اپنی لاعلمی کا اِعتراف کرنے سے شرمانے والوں سے اگر کوئی دینی مسائل کے بارے میں سوال کرلے تو جلدی سے کوئی نہ کوئی غَلَط سَلَط جواب دے کر اپنی عزت بچانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اِس طرح عزت بچتی نہیں بلکہ رُسوائی مقدر بنتی ہے بلکہ بعض اوقات تو معاملہ بہت نازُک شکل اِختیار کرلیتا ہے، چنانچہ

چھوٹی سی شیشی

منقول ہے: بعدِ نمازِ عصر شیاطین سَمُنْدَر پر جَمع ہوتے ہیں، **ابلیس** کا تَخت بچھتا ہے، شیاطین کی کارگُزاری پیش ہوتی ہے، کوئی کہتا ہے: اس نے (یعنی میں نے) اتنی شرابیں پلائیں، کوئی کہتا ہے، اِس نے (یعنی میں نے) اتنے زِنا کرائے، سب کی سُنیں۔ کسی نے کہا: اس نے (یعنی میں نے) آج فُلاں طالبِ علم (دین) کو پڑھنے سے باز رکھا۔ (شیطان یہ) سنتے ہی تَخت پر سے اُچھل پڑا اور اس کو گلے سے لگا لیا اور کہا: اَنْتَ اَنْتَ (یعنی بس) تُو نے (زوردار) کام کیا۔ اور شیاطین یہ کیفیت دیکھ کر جل گئے کہ اُنہوں نے اِتنے بڑے بڑے کام کئے ان کو کچھ نہ کہا اور اس (شیطان کے چیلے) کو (طالبِ علم دین کو صِرف ایک چھٹی کروا دینے پر) اتنی شاباش دی! **اِبلیس** بولا: تمہیں

www.dawateislami.net

نہیں معلوم جو کچھ تم نے کیا، سب اِسی (علمِ دین پڑھنے سے روکنے والے) کا صدقہ ہے۔ اگر (دینی) عِلْم ہوتا تو وہ (لوگ) گُناہ نہ کرتے۔ بتاؤ! وہ کون سی جگہ ہے جہاں سب سے بڑا **عابِد** (عِبادت گزار) رہتا ہے مگر وہ عالِم نہیں اور وہاں ایک **عالِم** بھی رہتا ہو۔ اُنہوں نے ایک مقام کا نام لیا۔ صبح کو قبلِ طُلوعِ آفتاب (ابلیس اپنے چیلے) شیاطین کو لئے ہوئے اُس مقام پر پہنچا۔ اور شیاطین مخفی (چُھپے) رہے اور یہ (یعنی ابلیس) انسان کی شکل بن کر رَستہ پر کھڑا ہو گیا۔ **عابِد** صاحِب تہجُّد کی نَماز کے بعد، نَمازِ فجر کے واسطے مسجِد کی طرف تشریف لائے۔ راستہ میں **اِبلیس** کھڑا ہی تھا، حضرت! مجھے ایک مسئلہ (مَس۔ءِ۔لَہ) پوچھنا ہے۔ **عابِد** صاحِب نے فرمایا: جَلد پوچھو۔ مجھے نَماز کو جانا ہے۔ اِس (اِبلیس) نے اپنی جیب سے ایک **شیشی** نکال کر پوچھا: (کیا) **اللہ** تعالیٰ قادِر ہے کہ ان سَماوات و ارض (یعنی آسمانوں اور زمینوں) کو اِس چھوٹی سی شیشی میں داخِل کر دے؟ **عابِد** صاحِب نے سوچا اور کہا: ''کہاں آسمان و زمین اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی!'' (اِبلیس) بولا: بس یہی پوچھنا تھا تشریف لے جائیے اور (پھر اپنے چیلے) شیاطین سے کہا: دیکھو (میں نے) اس (عابِد) کی راہ ماردی، اس کو **اللہ** کی قدرت پر ہی ایمان نہیں (اِس بے ایمان مُرتد کی اب) عِبادت کس کام کی! طُلُوعِ آفتاب کے قریب **عالِم** صاحِب جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اُس (اِبلیس) نے کہا: مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: جلدی پوچھو نَماز کا وَقت کم ہے۔ اِس نے وُہی سُوال کیا۔ (سُن کر عالِم صاحِب نے فرمایا:) **ملعون!** تُو اِبلیس معلوم ہوتا ہے، ارے! وہ قادِر

www.dawateislami.net

ہے کہ یہ شیشی تو بہت بڑی ہے ایک سُوئی کے ناکے کے اندر اگر چاہے تو کروڑوں آسمان وزمین داخل کردے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔پ ۱، البقرہ: ۲۰) عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد شیاطین سے (ابلیس) بولا: دیکھو! یہ علم کی برکت ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم ص ۲۷۰)

اِزالے کی حکایت

حضرتِ سیدنا شیخ جلیل ابوالحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک عورت آئی اور ایک شرعی مسئلے کے بارے میں فتویٰ لیا اور رُخصت ہوگئی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ شیخ جلیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دم پریشان ہوکر اُٹھے اور ننگے پاؤں اس عورت کے پیچھے گئے، اس سے فتویٰ واپس لیا اور لوٹ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں نے جب اس بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ مجھے جواب دینے میں کچھ وہم ہوا ہے اس لئے میں فتوی واپس لینے کے لئے خود گیا کہ وہ عورت کہیں دور نہ نکل جائے۔ شاگردوں نے عَرض کی: حضور! آپ ہمیں فرمادیتے! فرمایا: اوّل تو یہ تمہارا کام نہیں تھا، پھر اگر میں تمہیں کہہ بھی دیتا تو تم اپنے جوتے پہن کر آرام آرام سے جاتے اور تمہیں یہ بھی پتا نہ چلتا کہ وہ عورت کس طرف گئی ہے۔ (المدخل، اخذ الدرس فی البیت والمدرسۃ، المجلد الاول، جز ۲، ص ۳۰۵)

www.dawateislami.net

زَبان کو قید کرلو

بعض حکماء کا کہنا ہے: ''خود کو ضائع کرنے اور قید ہوجانے سے پہلے اپنی زَبان کو قابو کرلو کیونکہ زَبان سے زیادہ کوئی چیز قید کی مُستَحِق نہیں کہ یہ غلطیاں زیادہ کرتی اور جواب دینے میں جلد بازی سے کام لیتی ہے۔'' (بحرالدموع، ص۱۷۶)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۱} بچوں کے جھگڑے میں نتیجہ قائم کرنے میں جلد بازی

بچوں کے باہمی جھگڑے عُموماً بڑوں کو بھی میدان میں گھسیٹ لیتے ہیں، اس موقع پر بعض اسلامی بھائی جلد بازی میں اپنے مَدَنی منے کی بتائی ہوئی بات کو سو فیصد دُرُست تسلیم کرکے دوسروں کے بچوں کو مارتے پیٹتے یا پھر ان کے بڑوں سے اُلجھتے جھگڑتے ہیں، کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ بچوں پر یقین کرکے لڑنے والے لڑتے رہ گئے اور بچے لڑائی بھول کر پھر سے باہم شیر وشکر ہوگئے۔ بعض اوقات تو بچوں کے جھگڑوں کی وجہ سے قتل وغارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، دو اخباری خبریں ملاحظہ کیجئے:

۞ اتوار 20 مارچ 2011ء کو مرکز الاولیاء (لاہور) میں بچوں کے جھگڑے پر ایک شخص نے فائرنگ کرکے محلے دار کو قتل کردیا اور فرار ہوگیا۔ ۞ شاہ پور چاکر (باب

www.dawateislami.net

الاسلام سندھ) میں بچوں کے معمولی جھگڑے کے دوران دو برادریوں میں جھگڑا ہو گیا، جس میں کلہاڑیوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ اِستِعمال کیا گیا جس کے نتیجے میں دونوں طرف کے 10 افراد شدید زخمی ہو گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۲} لذتِ گناہ کے حصول میں جلد بازی

شیطان گناہوں میں لذت دکھا کر بھی انسان کو شکار کرتا ہے اور اسی لذت کے حُصُول کے لئے انسان سوچے سمجھے بغیر مختلف گناہوں مثلاً زنا، شراب نوشی، بدنگاہی، نامَحرَم عورتوں سے ہنسی مذاق اور فلم بینی وغیرہ کی طرف پیش قدَمی شروع کر دیتا ہے اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

ناپسندیدہ لوگ

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''قیامت کے دن 8 قسم کے افراد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہوں گے: (۱) جھوٹ بولنے والے (۲) تکبر کرنے والے (۳) وہ لوگ جو اپنے سینوں میں اپنے بھائیوں سے بُغض چھپا کر رکھتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتے ہیں تو یہ ان کے ساتھ خوش اَخلاقی سے پیش آتے ہیں (۴) وہ لوگ کہ جب انہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی طرف بلایا جاتا ہے تو ٹال مٹول کرتے ہیں اور جب شیطانی کاموں کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس میں

www.dawateislami.net

جلدی کرتے ہیں (۵) وہ لوگ جو کسی دُنیوی خواہش کی تکمیل پر قدرت پاتے ہیں تو قسمیں اُٹھا کر اسے جائز سمجھنے لگتے ہیں اگرچہ وہ ان کے لئے جائز نہ بھی ہو (۶) چُغلی کھانے والے (۷) دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اور (۸) نیک لوگوں کے گناہ میں مبتلا ہونے کی تمنا کرنے والے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے۔'' (کنزالعمال، کتاب المواعظ، الحدیث: ۷۴۰۳۴، ج۱۶، ص۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں میں بظاہر لذت ضرور ہے لیکن ان کا اَنجام طویل غم کا سبب ہے، جیسا کہ ایک بزرگ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اِرشاد فرمایا: ''کبھی لذّت کی وجہ سے گناہ نہ کرو کہ لذت جاتی رہے گی لیکن گناہ تمہارے ذمے باقی رہ جائے گا اور کبھی مشقّت کی وجہ سے نیکی کو تَرک نہ کرو کہ مَشَقَّت کا اثر ختم ہو جائے گا لیکن نیکی تمہارے نامۂ اعمال میں محفوظ رہے گی۔'' لہٰذا جو شخص نیکیوں کی چاشنی کا لُطف اٹھالیتا ہے وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے جیسا کہ ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتّٰی کہ گوشت کو بھی خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اس کا دوست اسے مرغی کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کو ٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جو لذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے مرغی کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج مرغی بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور مرغی کھانے لگا۔ جب اس نے پہلا لُقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی پسندیدہ دال کو بھول گیا اور کہنے لگا: ''ہٹاؤ اس

www.dawateislami.net

دال کو، اب میں مرغی ہی کھایا کروں گا۔'' بلاتشبیہ جب تک کوئی شخص محض گناہوں کی لذت میں مبتلا اور نیکیوں کے سکون سے نا آشنا ہوتا ہے، اسے یہ گناہ ہی رونقِ زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصِل ہوجاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے اور نیکیوں کے ذریعے سکونِ قلب کا متلاشی ہوجاتا ہے۔

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں استغفار کرتا ہوں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۳} غصہ نافذ کرنے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائیوں کو بہت جلد غصہ آجاتا ہے اور وہ اسے بہت جلدی کسی پر ''نکال'' بھی دیتے ہیں، ایسے میں شرعی حُدود وقُیود کا خیال کیونکر رکھا جاسکتا ہے! کہیں ایسا نہ ہو کہ **غُصّہ** کے سبب شیطان سارے اَعمال برباد کروا ڈالے۔ **کیمیائے سعادت** میں **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا **امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ''**غُصّہ کا علاج** اور اس باب میں محنت ومَشَقَّت برداشت کرنا فرض ہے، کیونکہ **اکثر لوگ غُصّے ہی کے باعث جہنَّم میں جائیں گے۔**'' (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۶۰۱) **سیِّدُنا حسن بصری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: اے آدمی! **غُصّہ** میں تو خوب اُچھلتا ہے، کہیں اب کی اُچھال تجھے دوزخ میں نہ ڈال دے۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۰۵)

www.dawateislami.net

کون اچھا ہے؟

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''عنقریب میں تمہیں لوگوں کے معاملات اور ان کی عادتوں کے بارے میں بتاؤں گا، ایک شخص کو غصہ جلدی آتا ہے اور جلد ہی ختم ہو جاتا ہے یہ شخص نہ تو کسی کو نقصان پہنچاتا ہے نہ ہی کسی سے نقصان اٹھاتا ہے اور ایک شخص کو دیر سے غصہ آتا ہے مگر جلد رُخصت ہو جاتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے نقصان دہ نہیں، ایک شخص اپنے حق کا تقاضا کرتا ہے تو غیر کا حق ادا بھی کر دیتا ہے، اس کا یہ عمل نہ اسے نقصان دیتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو۔ اور ایک شخص اپنا حق تو طَلَب کرتا ہے لیکن غیر کا حق ادا نہیں کرتا تو یہ اس کے لئے مضر ہے مُفید نہیں۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۷۶۹۹، ج ۳، ص ۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۴} تحریک سے رشتہ توڑنے میں جلد بازی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے لاکھوں لاکھ مسلمان وابستہ ہیں اور ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**'' میں مصروف ہیں، آئے روز اس تعداد میں اِضافہ ہی ہوتا جارہا ہے مگر بعض اِسلامی بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں جو ''دعوتِ اسلامی'' سے وابستہ تو ہو جاتے ہیں مگر شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ انہیں اِس سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول میں اِستقامت اِختیار نہ کرنے دے چنانچہ وہ ان اسلامی بھائیوں پر ''گھر

www.dawateislami.net

والوں کی مخالفت''، ''ذمہ داران کی طرف سے حوصلہ افزائی نہ ہونا''، ''کسی ذمہ دار کے بارے میں بدگمان کر دینا'' جیسے ہتھیار استعمال کرتا ہے، ایسی صورتِ حال میں جن اسلامی بھائیوں کی طبیعت میں جلد بازی کا عُنْصُر (Element) زیادہ ہوتا ہے وہ شیطان کے جال میں پھنس کر سنّتوں بھری تحریک سے بہت جلد رشتہ توڑ دیتے ہیں اور پھر سے گناہوں سے آلودہ ماحول میں زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ یقیناً اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ مَدَنی تحریک جو اُن کی دنیا و آخرت کی بہتری چاہتی ہے، بے شک ان کی مُحسِنہ ہے اور احسان کرنے والے سے منہ موڑ لینا عَقْل مندوں کا شیوہ نہیں ہے لہٰذا اپنا ذہن بنا لیجئے کہ جب ایک بار دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے تو ہو گئے، اب یہ در نہیں چھوڑیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، چُنانچِہ

گِر گِر کر سنبھل گیا

پنجاب (پاکستان) کے ضِلع مُظفّر گڑھ کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ جب میں نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُتَأَثِّر ہو کر **داڑھی** رکھنا شُروع کی تو گھر میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے ایسی مخالَفت ہوئی کہ مجھے مَعاذَاللّٰہ کٹواتے ہی بنی مگر میں نے دعوتِ اسلامی سے اپنا ناطہ نہیں توڑا۔ سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں گاہے گاہے حاضِری دیتا رہا، اِس سے گویا میری ''بیٹری'' (Battery) چارج ہوتی رہی اور نَمازوں کی پابندی جاری رہی۔ کچھ عرصہ گزرنے

www.dawateislami.net

کے بعد پھر جذبے نے اُٹھان لی، ذِہن بنا اور میں نے دوبارہ **داڑھی** بڑھانی شروع کی، پھر مخالَفت شُروع ہوگئی، اِس مرتبہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ عرصہ مخالَفت جھیلی مگر پھر ہمّت ہار گیا اور **اَسْتَغْفِرُاللّٰہ** میں نے داڑھی کٹوادی۔ بالآخر ہمّت کر کے تیسری بار میں نے **داڑھی** کا آغاز کر دیا، اب کی بار گھر والوں کی طرف سے صِرف برائے نام مخالَفت کی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں داڑھی بڑھانے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ سر پر عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں رَچ بَس گیا اور مَدَنی کام بھی شروع کر دیا۔ آج (تادمِ تحریر) تقریباً 14 سال ہونے کو آئے ہیں، داڑھی شریف بدستور میرے چہرے پر اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج موجود ہے، **اللّٰہ** تعالیٰ یہ سنّتیں قَبْر میں بھی ساتھ لے جانے کی سعادت عنایت فرمائے، اٰمین۔ آج سوچتا ہوں کہ اگر میں داڑھی مُنڈانے کی حالت میں مرجاتا تو میرا کیا بنتا! **اللّٰہ** تعالیٰ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے جس نے مجھے تباہی کی تنگ گلی سے نکال کر جنّت کی شاہراہ پر گامزن کر دیا اور میرے ظاہِر و باطِن پر ایسا مَدَنی رنگ چڑھایا کہ اب میرے گھر والے بلکہ دیگر رشتے دار بھی **دعوتِ اسلامی** کی بَرَکتوں کے قائل ہو چکے ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　　تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے　　نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

www.dawateislami.net

سَنور جائے گی آخرت اِن شاءَ اللّٰہ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۴۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۵}بات چیت کرنے میں جلد بازی

کب؟ کہاں؟ کس سے؟ کیا بولنا ہے؟ اس کی عادت بنانے کے لئے اِطمینان سے غور و فِکْر کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ جلد باز شخص جو منہ میں آیا بول دیتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے، حضرت سیدنا حسن رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: عقلمند کی زَبان اس کے دل کے تابع ہوتی ہے، جب وہ گفتگو کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل سے مشورہ کرتا ہے، اگر وہ بات اس کے حق میں بہتر ہو تو وہ بولتا ہے اور اگر اس کے لئے نقصان دہ ہو تو وہ بات کرنے سے رُک جاتا ہے اور بیشک جاہل کا دل اس کی زَبان کے تابع ہوتا ہے اس لئے وہ دل سے مشورہ نہیں کرتا بلکہ اس کی زَبان پر جو آتا ہے بول دیتا ہے۔ (شعب الایمان، فصل فی فضل السکوت، ج ۴ ص ۲۶۶ حدیث ۵۰۳۴)

جاہل کون؟

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: جب بھی کسی جاہل سے تمہارا واسطہ پڑے گا تم اس میں دو خصلتیں ضرور پاؤ گے: کَثْرَۃُ الْاِلْتِفَاتِ وَسُرْعَۃُ الْجَوَابِ یعنی بہت زیادہ اِدھر اُدھر دیکھنا اور ہر بات کا جلدی جلدی جواب دے دینا۔ (آداب الشرعیۃ، فصل فی حسن الخلق، ج ۲ ص ۳۱۱)

www.dawateislami.net

نیز اتنی تیز رفتاری سے گفتگو کرنا کہ سامنے والے کے پلے ہی کچھ نہ پڑے گفتگو کے آداب (Manners of conversation) کے بھی خلاف ہے، ٹھہر ٹھہر کر بات چیت کرنے سے آپ اپنی بات دوسروں کو اچھی طرح سمجھا سکتے ہیں، اس سلسلے میں ادائے مصطفٰے ملاحظہ ہو:

ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: اپنی ہر صفت میں باکمال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمہاری طرح بات جلدی جلدی نہ کرتے تھے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باتیں یوں کرتے تھے کہ اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا تو انہیں گن لیتا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، الحدیث: ۳۵۶۷، ۳۵۶۸ ج ۲ ص ۴۹۱، ملتقطاً)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا کلام شریف نہ تو لگاتار ہوتا تھا نہ جلدی جلدی بلکہ ایک جملہ پر رُک جاتے تھے تاکہ سننے والا غور کر کے سمجھ لے اور ہر جملے کے کلمات بھی بہت آہستگی سے ادا ہوتے تھے کہ ہر کلمہ دل میں بیٹھ جاتا تھا کیونکہ حضور انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہر کلمہ تبلیغ کے لیے ہوتا تھا، اگر حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلد یا مسلسل یا بہت زیادہ کلام فرماتے تو لوگ بھول جاتے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلام نہایت جامع مگر مختصر ہوتا تھا مگر

www.dawateislami.net

حضرات صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضوَان قرآن کی طرح اسے یاد کر لیتے تھے وہ ہی حدیث کی شکل میں جمع ہو گیا اسی کلامِ مبارک سے آج دین قائم ہے۔ اسی کلامِ مبارک سے قرآن سمجھ میں آ رہا ہے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۸، ص۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۶} کھانا کھانے میں جلد بازی

کھانا کھانے میں جلد بازی کئی حوالے سے نقصان پہنچاتی ہے، حرص (Greedness) کے مارے اسلامی بھائی کھانے کو بغیر چبائے جلدی جلدی معدے میں اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ کھانے کو اچّھی طرح چبا کر کھانا چاہئے کیونکہ اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہَضْم کرنے کیلئے مِعدہ کو سَخْت زَحمت کرنی پڑے گی لہٰذا دانتوں کا کام آنتوں سے نہیں لینا چاہئے۔ اسی طرح گرم گرم کھانا یا چائے بہت سے اسلامی بھائیوں کو مَرغُوب ہوتی ہے، اسی شوق کی وجہ سے وہ اپنا منہ بھی جلا بیٹھتے ہیں۔ کھانے کو تھوڑا ٹھنڈا کر کے ہی کھانا چاہئے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ سنت'' جلد اوّل کے صفحہ 280 پر ہے:

گرم کھانا منع ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رسولِ عظیم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے اِرشاد فرمایا: ''گرم کھانا ٹھنڈا کر لیا کرو

www.dawateislami.net

کیونکہ گرم کھانے میں بَرَکت نہیں ہوتی۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب الاطعمۃ، الحدیث: ۷۲۰۷، ج ۵، ص ۱۶۲)

کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے!

حضرتِ سَیِّدَتُنا جُوَیْرِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے کی بھاپ ختم ہونے سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۱۷۲، ج ۲۴، ص ۶۶)

گرم کھانے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے مگر یہ ضَروری نہیں کہ اتنا ٹھنڈا کر دیں کہ جم کر بدمزہ ہو جائے بلکہ کچھ ٹھنڈا ہو لینے دیں کہ بھاپ (Steam) اُٹھنا بند ہو جائے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں: ''کھانے کا قَدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈا ہو جانا اور پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرنا باعثِ بَرَکت ہے اور اِس طرح کھانے میں تکلیف بھی نہیں ہوتی۔'' (مراٰۃ ج ۶ ص ۵۲)

تیز گرم کھانے یا خوب گرما گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے مُنہ اور گلے کے چھالے، مِعدے میں وَرَم وغیرہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ نیز اس پر فوراً ٹھنڈا پانی پینا مسُوڑھوں اور مِعدے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

فاسٹ فوڈ کھانے والے جلد باز ہوتے ہیں

فاسٹ فوڈز (fast foods یعنی پزا وغیرہ) نہ صِرْف صحت کے لئے نقصان دہ

www.dawateislami.net

ہوتے ہیں بلکہ ایک جدید تحقیق کے مطابق زیادہ فاسٹ فوڈز کھانے والے لوگ بے صبرے اور جلد باز ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف ٹورنٹو میں کی جانیوالی اس ریسرچ میں ماہرین نے باقاعدگی سے فاسٹ فوڈز کھانے والے افراد کے موڈز پر تحقیق کی جس کے مطابق ایسے افراد ہر کام میں جلدی کرتے ہیں اور مختلف فیصلوں میں ٹائم سیونگ (Time saving یعنی وقت بچانے والی) چیزوں کا انتخاب کرتے ہیں، خواہ وہ انکے لیے فائدہ مند ہوں یا نہیں؟ اصل میں فاسٹ فوڈز کا مقصد کم وَقت میں جلدی جلدی کھانا ہے اور یہی عادت کھانے والوں کے رویے پر اثر ڈالتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۷} بد گمانی کرنے میں جلد بازی

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بدگُمانی سے بچو بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یخطب علی خطبۃ اخیہ، الحدیث ۵۱۴۳، ج ۳، ص ۴۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی میں کئے جانے والے گناہوں میں سے ایک گناہ بدگمانی بھی ہے، اس میں جلدی تو کیا تاخیر سے بھی مبتلا نہیں ہونا چاہئے مگر افسوس کہ والدین اولاد، بھائی بہن، زوج و زوجہ، ساس بہو، سُسر داماد، نند بھاوج بلکہ تمام اہلِ خانہ وخاندان نیز استاد شاگرد، سیٹھ اور نوکر، تاجر وگاہک، افسر و مزدور، حاکم ومَحکُوم الغرض ایسا لگتا ہے کہ تمام دینی و دُنیوی شُعبوں سے تعلق رکھنے

www.dawateislami.net

والے مسلمانوں کی اکثریت اِس وَقْت **بدگُمانی کی خوفناک آفت** کی لپیٹ میں ہے۔ کسی کو موبائل پر فون کریں اور وہ وصول (Receive) نہ کرے تو بدگُمانی..... شوہر کی تَوَجُّہ بیوی کی طرف کم ہوگئی تو فوراً **اساس سے بدگُمانی**..... بیٹے کی توجُّہ کم ہو گئی تو فوراً **بہو سے بدگُمانی**..... کسی فیکٹری سے اچھی نوکری سے فارغ ہوگئے تو دفتر کے **کسی فَرْد سے بدگُمانی**..... کاروبار میں نُقصان ہوگیا تو قریبی **کاروباری حَرِیف سے بدگُمانی**..... تنظیمی طور پر خِلافِ تَوَقُّع بات ہوگئی تو **ذِمہ داران سے بدگُمانی**..... اِجْتِماعِ ذِکْر ونعت کے اِنْتِظامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً **مُنْتَظِمِین سے بدگُمانی**..... اجتماعِ ذکر ونعت میں کوئی شخص جُھوم رہا ہے یا رو رہا ہے تو **بدگُمانی**..... کسی بُزُرگ یا پیر نے اپنے **مُرِیدِین** یا **مُتَعَلِّقِین** کی ترغیب کے لئے کوئی اپنا واقِعہ بیان کردیا تو فوراً اُن سے **بدگُمانی**..... جس نے قَرْض لیا اور وہ رَابِطے میں نہیں آرہا یا جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو فوراً **بدگُمانی**..... کسی نے وَقْت دیا اور آنے میں تاخیر ہوگئی تو **بدگُمانی**..... فُلاں کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں فوراً بدگُمانی، اُسے شہرت مل گئی تو **بدگُمانی**۔ آپ غور کرتے جائیں تو شب و روز نہ جانے کتنی مرتبہ ہم **بدگُمانی** کا شکار ہوتے ہوں گے۔ پھر یہ اِبتداءً پیدا ہونے والی بدگُمانی اُس شخص کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی، **حَسَد** پر اُبھارتی، **غیبت** اور **بُہتان** پر اُکساتی اور آخرت برباد کرتی ہے۔ اِسی بدگُمانی کی وجہ سے بھائی بھائی میں **دُشمنی** ہوجاتی ہے، ساس بہو میں **ٹھن** جاتی

www.dawateislami.net

ہے، میاں بیوی میں **جُدائی**، بھائی بہنوں کے درمیان **قَطعِ تَعَلُّقی** ہوجاتی ہے اور یوں ہنستے بستے گھر **اُجڑ** جاتے ہیں، اور اگر یہی بدگُمانی کسی مذہبی تحریک سے وابستہ اَفراد میں آجائے تو نِگران ومَاتَحت کے درمیان **اِعْتِماد کی فضا** ختم ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے ناقابلِ بیان نُقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

گمانوں سے بچو

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں اِرشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہت گُمانوں سے بچو بیشک کوئی گُمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

حضرت علّامہ عبداللہ ابوعُمَر بن محمد شیرازی بَیضاوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کثرتِ گُمان سے مُمانَعَت کی حِکمت بیان کرتے ہوئے تفسیر بیضاوی میں لکھتے ہیں: ''تاکہ مسلمان ہر گُمان کے بارے میں مُحتَاط ہوجائے اور غور وفِکر کرے کہ یہ گُمان کس قبیل سے ہے۔'' (تفسیر بیضاوی، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج۵، ص۲۱۸) اس آیت کریمہ میں بعض گُمانوں کو گناہ قرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِمام فخرالدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی لکھتے ہیں: ''کیونکہ کسی شخص کا کام دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی غَلَطی پر ہو۔'' (التفسیر الکبیر، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج۱۰، ص۱۱۰)

www.dawateislami.net

نیک مسلمان کی بات کا بُرا مطلب لینا بھی بدگمانی ہے

صدرُ الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''مومنِ صالح کے ساتھ برا گُمان ممنوع ہے اس طرح (کہ) اُس کا کوئی کلام سن کر فاسِد معنیٰ مراد لینا باوُجُود یکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے مُوافِق ہو یہ بھی گُمانِ بد میں دَاخِل ہے۔'' (خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرٰت:۱۲)

شاہی دربار میں سِفارِش

شیخ فریدالدّین عطّار علیہ رحمۃ اللّٰہ الغفار (اَلْمُتَوَفّٰی 606ھ) لکھتے ہیں: دو درویش طویل سفر کے بعد حضرت ابو عبداللّٰہ خفیف علیہ رحمۃ اللّٰہ اللطیف سے ملنے پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ شاہی دربار میں جلوہ فرما ہیں۔ یہ سن کر ان لوگوں نے سوچا کہ یہ کس قِسم کے بُزُرگ ہیں جو شاہی دربار میں حاضِری دیتے ہیں۔ بہرحال یہ دونوں بازار کی طرف نکل گئے اور اپنی جیب سلوانے کے لئے ایک درزی (Tailor) کی دُکان پر پہنچے۔ اسی دوران درزی کی قینچی گم ہوگئی اور اس نے ان دونوں کو چوری کے شبہ میں گرِفتار کروادیا۔ جب پولیس (Police) دونوں کو لے کر شاہی دربار میں پہنچی تو حضرت ابوعبداللّٰہ خفیف علیہ رحمۃ اللّٰہ اللطیف نے بادشاہ سے اِن کی سِفارِش کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ دونوں چور نہیں ہیں، لہٰذا اِن کو چھوڑ دیا جائے۔'' چنانچہ آپ کی سفارش پر ان دونوں کو رِہا کردیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے ان دونوں سے

www.dawateislami.net

فرمایا: ''میں اسی وجہ سے دربارِ شاہی میں موجود رہتا ہوں۔'' یہ سن کر وہ دونوں معذرت کرنے لگے اور آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گئے۔[1]

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابو عبداللہ خفیف، ص ۱۰۹)

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۸} گاڑی چلانے میں جلد بازی

ہمارے ملک کے اکثر و بیشتر شہروں کی سڑکوں پر ٹریفک (Traffic) کا ایک رَیلا سا نظر آتا ہے، ہمہ اقسام گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ٹریفک جام (Traffic jam) جیسے مسائل سے دوچار ہونے والا ڈرائیور (Driver) جیسے ہی سڑک (Road) کو ذرا سا خالی دیکھتا ہے اپنی رفتار بڑھا دیتا ہے، اس جلد بازی میں نہ وہ ٹریفک کے اشاروں (Traffic signals) کی پرواہ کرتا ہے نہ دوسری گاڑیوں سے مناسب فاصلہ رکھتا ہے اور ہر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لئے کوشاں دکھائی دیتا ہے، اس جلد بازی کے نتیجے میں وہی ہوتا ہے جس کا ڈر ہوتا ہے یعنی حادثہ (Accident) اور پھر کوئی زخمی ہوتا ہے تو کوئی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

مدینہ

[1] : بدگمانی کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 57 صفحات پر مشتمل رسالے ''بدگمانی'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

اس حادثے کو دیکھ کر لوگ اظہارِ افسوس تو کرتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے چنانچہ کچھ ہی دیر بعد تیز رفتاری کی بنا پر دوسرا حادثہ بھی واقع ہو جاتا ہے۔ اے کاش! ہم میں سے ہر ایک حدِ اعتدال میں رہے تو ان حادثات میں خاطر خواہ کمی ہو سکتی ہے۔ یاد رکھئے: ''دیر سے پہنچنا نہ پہنچنے سے بہتر ہے۔'' ایک اخباری خبر ملاحظہ ہو: مٹھیاں (کھاریاں، پنجاب) سے منڈی بہاؤالدین آنے والی مزدا (mazda) ویگن تیز رفتاری کے باعث بے قابو ہو کر سامنے سے آنیوالی کار اور ٹریکٹر ٹرالی سے ٹکرا گئی نتیجہ میں کار میں سوار ایک ہی خاندان کے تین افراد جاں بحق ہو گئے جبکہ بس میں سوار ایک محنت کش بھی چل بسا، دیگر زخمیوں میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۳۹} سڑک پار کرنے میں جلد بازی

سڑک (Road) پار کرنے میں جلد بازی انسان کو گھر کی بجائے قبرستان پہنچا سکتی ہے۔ اگر ہم ان مدنی پھولوں پر عمل کریں تو حادثے (Accident) سے بچ سکتے ہیں: ❁ پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیسَّر ہو تو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اَوور ہیڈ پُل (Over head bridge)'' استعمال کیجئے ❁ جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے موقع کی مناسبت سے

www.dawateislami.net

وَہیں کھڑے رہ جائیے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی (Train) گزرنے کے اَوقات میں پَٹْریاں (Tracks) عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، رَیل گاڑی کو کافی دُور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں الجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے ریل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹری سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خصوصا اسٹیشنوں پر ان قوانین پر عمل کیجئے۔ ایک اخباری خبر ملاحظہ ہو: 21 جنوری 2011ء کو بروز جمعہ تلہ گنگ (ضلع اٹک پنجاب) کے علاقہ جھاٹلہ کا جوانسالہ رہائشی ڈرائیور سڑک پار کرتے ہوئے تیز رفتار کوچ (Coach) کی زد میں آ کر ہلاک ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق 30 سالہ ٹرالر ڈرائیور ٹرالر لیکر لاہور سے واپس آ رہا تھا کہ راستے میں ایک کام کیلئے ٹریلر کھڑا کر کے دکان پر گیا جہاں سے واپس سڑک پار کرتے ہوئے تیز رفتار کوچ نے اس کو کچل کر ہلاک کر دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۰} گاڑی پر سوار ہونے یا اترنے میں جلد بازی

ٹرین (Train) میں سوار ہوتے وقت یا اُترتے وقت جس طرح دھکم پیل ہوتی ہے اس کا تجربہ ومشاہدہ بہت ساروں کو ہوگا، بارہا دیکھا گیا کہ جونہی ٹرین کسی اسٹیشن (Station) پر رُکتی ہے اور اترنے والے جلدی سے اُترنے اور سُوار ہونے والے تیزی سے چڑھنے کی فکر میں ہوتے ہیں یوں دونوں پھنس کر رہ جاتے ہیں، ایسے

www.dawateislami.net

وقت میں اگر ٹرین چل پڑے تو حادثہ ہونے کا اِمکان بڑھ جاتا ہے۔ اگر سوار ہونے والے پہلے اُترنے والوں کو اُتر لینے دیں پھر خود آرام سے سوار ہو جائیں تو یہ مرحلہ عافیت وسکون سے مکمل ہوسکتا ہے۔ اسی طرح بڑے شہروں میں عوامی سواری (Public Transport) بھی جب کسی اسٹاپ پر پہنچتی ہے تو ہر ایک دوسرے سے پہلے سوار ہونے کی جلدی کرتا ہے اور دھکم دھکا کی اس کیفیت میں کئی مسلمانوں کو تکلیف پہنچ جاتی ہے، اے کاش! ایسے مواقع پر قطار (Row) بنالی جائے تو بحیثیت قوم ہمارے بہت سے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

میں دعوتِ اسلامی سے کیوں متاثر ہوا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلد بازی سے بچنے کا ذہن بنانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمْع کرواتے رہئے۔ آیئے آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں:، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے نگران اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مرکز الاولیاء لاہور سے تعلق رکھنے والے ایک عالمِ دین سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے دعوتِ اسلامی سے متاثر ہونے کا سبب کچھ یوں بیان کیا کہ میں ایک جگہ

www.dawateislami.net

بیٹھا ہوا تھا کہ میری نظر بس اسٹاپ پر کھڑے سبز عمامے والے اسلامی بھائی پر پڑی، جونہی کوئی بس وہاں پہنچتی وہ سوار ہونے کے لئے آگے بڑھتے مگر دیگر سوار ہونے والوں کی دھکم پیل میں شامل ہونے کے بجائے پیچھے ہٹ جاتے، وہاں کئی بسیں آئیں مگر وہ بے چارے بھیڑ کی وجہ سے سوار ہونے میں ناکام رہے، کافی دیر بعد ایک بس آئی جس میں رش نہیں تھا اور بس اسٹاپ سے سوار ہونے والے بھی کم تھے چنانچہ وہ اسلامی بھائی کسی کو دھکا دیئے بغیر اس بس میں سوار ہوکر چلے گئے، میں ان کی شرافت دیکھ کر بہت متاثر ہوا کہ دعوتِ اسلامی کیسی پیاری تحریک ہے جو اپنے وابستگان کی ایسی شاندار تربیت کرتی ہے! بس اُس دن سے میں دعوتِ اسلامی سے بہت محبت کرتا ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۱} بل وغیرہ جمع کروانے میں جلد بازی

بجلی وگیس کے بل (Bill) یا دیگر فارم (Form) وغیرہ جمع کرواتے وقت عموماً قطار بنالی جاتی ہے مگر بعض جلد باز اسے بھی درہم برہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قطار میں کھڑے ہونے والوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا کام پہلے کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں مگر دوسروں کے دل پر کیا گزرتی ہے؟ انہیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

www.dawateislami.net

{۴۲}غم ناک خبر سنانے میں جلد بازی

کسی کو وفات یا کسی سنگین حادثے یا نقصان کی خبر دینے سے پہلے اس کی کیفیت کو ضرور مدِّ نظر رکھنا چاہئے پھر مناسب الفاظ میں تمہید باندھنے کے بعد وہ خبر اسے سنانی چاہئے، ورنہ کئی ایسے واقعات ہیں کہ کسی کمزور دل والے کو اس کے کسی عزیز کے انتقال کی خبر دی گئی تو اس کے صدمے سے اس کو ہارٹ اٹیک (Heart attack) ہوگیا اور وہ خود بھی موت سے ہمکنار ہوگیا۔ خبر کس طرح سنانی چاہئے، ایک سچی حکایت ملاحظہ کیجئے:

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن مفتی دعوتِ اسلامی الحاج مفتی محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃ الغنی کے وِصال کے وقت شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اِسلامی کتابوں کے تحریری کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے کیونکہ پاکستان میں موجود ہونے کی صورت میں خَلْقت کا آپ کی طرف اس قدر رُجوع ہوتا ہے کہ آپ یکسوئی سے تحریری کام نہیں کر پاتے۔ رات آٹھ بجے کے بعد امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو مفتی دعوتِ اسلامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کے اِنْتِقال کی اِطّلاع دی گئی۔ دراصل بابُ المدینہ سے جانے والا فون آپ کے ساتھ مُقیم اسلامی بھائی نے وُصول (Receive) کیا اور اُس نے امیرِ اہلِ سنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کو فوراً نہ بتایا بلکہ جب اطمینان سے رات کے کھانے اور چائے سے فارغ ہوچکے تب اسلامی بھائی کے لب وا ہوئے اور اُن کی آنکھوں سے رُکے ہوئے اَشک بہہ نکلے، انہوں نے مختصر الفاظ میں

www.dawateislami.net

مفتیِ دعوتِ اسلامی کی رِحلَت کی خبرِ وحشت اثر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کو سنائی۔ اپنے مَدَنی بیٹے کی دنیا سے رُخصتی کی درد انگیز خبر ملنے پر بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی بھی صدمے سے نڈھال نظر آنے لگے اور رقّتِ قلبی کی وجہ سے آپ کی چشمانِ مبارکہ میں آنسوؤں کے ستارے جِھلمِلانے لگے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۳} سمجھانے میں جلد بازی

کس کو؟ کس وَقْت ؟ کس طرح سمجھانا چاہئے یہ گُر سیکھنا اُن اسلامی بھائیوں کے لئے بہت ضروری ہے جو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا جذبہ رکھتے ہیں۔ کسی کی اِصلاح کرنا بہت نازُک (Critical) کام ہے ذرا سی جلد بازی بنا بنایا کھیل بگاڑ دیتی ہے۔ بعض والدین اپنی اولاد کو یا بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کو سب کے سامنے ان کی غلطیوں پر تنبیہ کرنا بلکہ جھاڑنا شروع کر دیتے ہیں جس سے وہ اپنی سبکی (Insult) محسوس کرتے ہیں اور مناسب اِصلاح نہیں ہو پاتی۔ جب تک کوئی مصلحت نہ ہو تنہائی میں شفقت کے ساتھ سمجھانے کے خوشگوار نتائج نکلتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزین (آراستہ) کر دیا۔'' (تنبیہ الغافلین ص ۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{۴۴} شکوہ کرنے میں جلد بازی

انسانی زندگی خوشی اور غمی سے عبارت ہے لیکن بعض اسلامی بھائی پریشانی یا مصیبت آتے ہی شکوہ وشکایت کا اَنبار لگا دیتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس مصیبت سے بھی بڑی مصیبت ہم پر آنے والی ہو مگر چھوٹی مصیبت دے کر اسے ہم سے دُور کر دیا گیا ہو لہٰذا جب انسان کو کوئی غم ملے تو صبر کرنا اور رضائے الٰہی پر راضی رہنا ہی عَقل مندی ہے۔

میں رضائے الٰہی پر راضی ہوں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے پوچھا گیا: مَا تَشْتَھِیْ یعنی آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا: مَا یَقْضِی اللّٰہُ یعنی جو اللہ تعالیٰ کا حُکْم ہو۔ (احیاء العلوم، ج۱، ص۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا سعادت مندوں کا شیوہ ہے، اور کیوں نہ ہو کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے: **یا اللہ!** میں تجھ سے تندرستی، پاک دامنی، امانت داری اور اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضا مانگتا ہوں۔ (کتاب الادب للبخاری، ص۸۶، الحدیث ۳۰۷)

اس پر میری رحمت ہے

رضائے الٰہی پر راضی رہنے والے کو بیش بہا بَرَکتیں ملتی ہیں! چُنانچِہ حضورِ اکرم، شفیعِ معظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرتا

www.dawateislami.net

رہتا ہے، اسی جستجو میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ جبرائیل (علیہ السلام) سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے مطلع رہو کہ اس پر میری رحمت ہے، تب جبرائیل (علیہ السلام) کہتے ہیں فلاں پر اللہ کی رحمت ہے، یہی بات حاملینِ عرش فِرشتے کہتے ہیں، یہی ان کے اردگرد کے فِرشتے کہتے ہیں حتّٰی کہ ساتویں آسمان والے یہ کہنے لگتے ہیں پھر یہ رحمت اس کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے۔ (مسند احمد، الحدیث ۴۶۴۲۲، ج۸، ص ۸۲۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بندہ اللہ کی رضا تلاش کرتا رہتا ہے) اس طرح کہ اپنے ہر دینی و دنیاوی کاموں سے رب تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے کہ کھاتا پیتا، سوتا جاگتا بھی ہے تو رضائے الٰہی کیلئے، نَماز و روزہ تو بہت ہی دور رہے خدا تعالیٰ اس کی توفیق نصیب کرے۔ حدیثِ پاک کے اس حصے کہ ''اس پر میری رحمت ہے'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی اس پر میری کامِل رحمت ہے اس طرح کہ میں اس سے راضی ہو گیا خیال رہے کہ اللہ کی رضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جب رب تعالیٰ بندے سے راضی ہو گیا تو کونین (یعنی دونوں جہان) بندے کے ہو گئے، آسمانوں میں اس کے نام کی دُھوم مچ جاتی، شور مچ جاتا ہے کہ رحمۃ اللہ علیہ یہ کلمہ دُعائیہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دعا یا تو فرشتوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود وہ فِرشتے اپنے قُربِ الٰہی بڑھانے کے لیے یہ دعائیں دیتے ہیں

www.dawateislami.net

اچھوں کو دعائیں دینا قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے جیسے ہمارا دُرُود شریف پڑھنا۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۳، ص۳۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۵} موت کی طَلَب میں جلد بازی (خودکشی)

مصائب سے تنگ آکر، خواہشات پوری نہ ہونے پر، سہولیات و آسائشات سے محروم ہونے کے سبب اور گھریلو جھگڑوں وغیرہ کی وجہ سے اپنے ہاتھوں خود کو موت کے منہ میں دھکیل دینا خودکشی (Suicide) ہے جو گناہِ کبیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پارہ5 سورۃُ النّساء آیت نمبر29 اور30 میں اِرشادِ باری تعالٰی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۲۹﴾ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رِضا مندی کا ہو۔ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تم پر مہربان ہے۔ اور جو ظلم و زیادَتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو آسان ہے۔

وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ (یعنی اور اپنی جانیں قتل نہ کرو) کے تحت حضرتِ علّامہ

www.dawateislami.net

مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی" خَزائنُ العِرفان" میں فرماتے ہیں: **مسئلہ:** اس آیت سے **خودکُشی** کی حُرمَت (یعنی حرام ہونا) بھی ثابت ہوئی۔

آگ میں عذاب

یاد رکھئے ! خودکشی کرنے سے جان چھوٹتی نہیں بلکہ پھنستی ہے چنانچہ **حدیثِ** پاک میں ہے: "جو شخص جس چیز کے ساتھ **خودکُشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔" (صحیح البخاری ج ۴ ص ۲۸۹ حدیث ۶۶۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{۴۶} مطالعہ کرنے میں جلد بازی

مطالعہ (Study) حُصولِ عِلْم کا بہترین ذریعہ ہے لیکن جلد بازی سے مطالعہ کرنے کی وجہ سے بہت سی باتیں مکمل سمجھ نہیں آتیں اور مقصدِ مطالعہ فوت ہوجاتا ہے، اس لئے بہت سکون سے نیچے دیئے گئے مَدَنی پھولوں کے مطابق مطالعہ کرنے کی عادت بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس مطالعے سے بہت کچھ حاصِل ہوگا۔

حدیثِ پاک: "اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَۃِ" کے اٹھارہ حُروف کی نسبت سے دینی مُطالَعہ کرنے کے 18 مَدَنی پھول

(1) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعہ کیجئے۔

(2) مُطالَعہ شروع کرنے سے قبل حمد وصلوٰۃ پڑھنے کی عادت بنائیے، فرمانِ مصطفٰے

www.dawateislami.net

صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: جس نیک کام سے قبل اللہ تعالٰی کی حمد اور مجھ پر دُرُود نہ پڑھا گیا اس میں بَرَکت نہیں ہوتی۔ (کنز العمال ج ۱، ص ۲۷۹، حدیث ۲۵۰۷) ورنہ کم از کم **بسم اللّٰہ** شریف تو پڑھ ہی لیجئے کہ ہر صاحبِ شان کام کرنے سے پہلے **بسم اللّٰہ** پڑھنی چاہیے[1]۔ (ایضاً، ص ۲۷۷ حدیث ۲۴۸۷)

(3) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رسالے، ''**جنات کا بادشاہ**'' کے صَفْحہ 23 پر ہے: قبلہ رُو بیٹھئے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زَرنوجی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: دو طَلَبہ علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے پردیس گئے، دو سال تک دونوں ہم سبق رہے، جب وطن لوٹے تو ان میں ایک **فَقِیہ** (یعنی زبردست عالم) بن چکے تھے جبکہ دوسرا علم و کمال سے **خالی** ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام نے اِس اَمْر پر خوب غَور و خَوض کیا، دونوں کے حُصولِ علم کے طریقۂ کار، اندازِ تکرار اور بیٹھنے کے اَطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات جو کہ نُمایاں طور پر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو **فَقِیہ** بن کے پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ سبق یاد کرتے **وَقتِ قِبلہ رُو** بیٹھا کرتے تھے جبکہ دوسرا جو کہ گورے کا گورا پلٹا تھا وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنے کا عادی تھا، چُنانچِہ تمام عُلَماء و فُقَہاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ یہ

---

[1] اِس کتاب کے شروع میں دی ہوئی حمد و صلوٰۃ پڑھ لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائیگا۔

www.dawateislami.net

خوش نصیب اِستِقبالِ قِبلہ (یعنی قبلہ کی طرف رُخ کرنے) کے اِہتِمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے ہیں کیوں کہ بیٹھتے وقت کَعْبَۃُ اللّٰہ شریف کی سَمْت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم ص ٦٧)

(4) صُبح کے وَقْت مُطالَعہ کرنا بَہُت مُفِید ہے کیونکہ عُمُوماً اِس وَقت نیند کا غَلَبہ نہیں ہوتا اور ذِہن زیادہ کام کرتا ہے۔

(5) شور وغُل سے دُور پُرسکون جگہ پر بیٹھ کر مطالعہ کیجئے۔

(6) اگر جلد بازی یا ٹینشن (Tension یعنی پریشانی) کی حالت میں پڑھیں گے مثلاً کوئی آپ کو پُکار رہا ہے اور آپ پڑھے جارہے ہیں، یا اِستنجاء کی حاجت ہے اور آپ مسلسل مُطالَعہ کئے جارہے ہیں، ایسے وَقْت میں آپ کا ذہن کام نہیں کرے گا اور غلط فہمی کا اِمکان بڑھ جائے گا۔

(7) کسی بھی ایسے انداز پر جس سے آنکھوں پر زور پڑے مَثَلاً بَہُت مدھم یا زیادہ تیز روشنی میں یا چلتے چلتے یا چلتی گاڑی میں یا لیٹے لیٹے یا کتاب پر جُھک کر مُطالَعہ کرنا آنکھوں کے لیے مُضِر (یعنی نقصان دہ) ہے۔ بلکہ کتاب پر خوب جھک کر مُطالعہ کرنے یا لکھنے سے آنکھوں کے نقصان کے ساتھ ساتھ کمر اور پھیپھڑے کی بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔

(8) کوشش کیجئے کہ روشنی اُوپر کی جانب سے آرہی ہو، پچھلی طرف سے آنے میں بھی حرج نہیں جبکہ تحریر پر سایہ نہ پڑتا ہو مگر سامنے سے آنا آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

(9) مُطالَعہ کرتے وَقْت ذِہن حاضِر اور طبیعت تَر وتازہ (Fresh) ہونی چاہئے۔

www.dawateislami.net

(10) وَقْتِ مُطالَعہ ضَرورتاً قلم ہاتھ میں رکھنا چاہئے کہ جہاں آپ کو کوئی بات پسند آئے یا کوئی ایسا جملہ یا مسئلہ جس کی آپ کو بعد میں ضَرورت پڑسکتی ہو، ذاتی کتاب ہونے کی صورت میں اسے انڈر لائن (Underline) کرسکیں۔

(11) کتاب کے شُروع میں عُمُوماً دو ایک خالی کاغذ ہوتے ہیں، اس پر **یادداشت** لکھتے رہئے یعنی اشارۃً چند الفاظ لکھ کر اس کے سامنے صَفحہ نمبر لکھ لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ اکثر کتابوں کے شروع میں یادداشت کے صفحات لگائے جاتے ہیں۔

(12) مشکِل الفاظ پر بھی نشانات لگالیجئے اور کسی جاننے والے سے دریافت کرلیجئے۔

(13) صِرْف آنکھوں سے نہیں زَبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔

(14) وقفے وقفے سے آنکھوں اور گردن کی ورزش (Exercise) کرلیجئے کیونکہ کافی دیر تک مسلسل ایک ہی جگہ دیکھتے رہنے سے آنکھیں تھک جاتیں اور بعض اوقات گردن بھی دُکھ جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھوں کو دائیں بائیں، اوپر نیچے گھمائیے۔ اسی طرح گردن کو بھی آہستہ آہستہ حرکت دیجئے۔

(15) اسی طرح کچھ دیر مُطالَعہ کرکے دُرود شریف پڑھنا شروع کردیجئے اور جب آنکھوں وغیرہ کو کچھ آرام مل جائے تو پھر مُطالَعہ شروع کردیجئے۔

(16) ایک بار کے مُطالَعے سے سارا مضمون یاد رہ جانا بَہُت دُشوار ہے کہ فی زمانہ ہاضمے بھی کمزور اور حافِظے بھی کمزور! لہٰذا دینی کتب و رسائل کا بار بار مُطالَعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

(17) مقولہ ہے: اَلسَّبَقُ حَرْفٌ وَ التَّکْرَارُ اَلْفٌ یعنی سبق ایک حرف ہو اور تکرار (یعنی دُہرائی) ایک ہزار بار ہونی چاہئے۔

(18) جو بھلائی کی باتیں پڑھی ہیں ثواب کی نیّت سے دوسروں کو بتاتے رہئے، اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو یاد ہو جائیں گی۔ (علم وحکمت کے 125 مدنی پھول، ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{47} ملاقات میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی جب کسی سے ملنے پہنچتے ہیں تو رُکے بغیر مسلسل دروازہ پیٹتے ہیں یا بار بار گھنٹی (Bell) بجا کر اہلِ خانہ کا سکون برباد کرتے ہیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ دستک (Knock) دے کر تھوڑا اِنتظار کیا جائے تا کہ کسی کو دروازے پر آنے کا موقع مل سکے، یہ بھی ممکن ہے کہ صاحبِ خانہ استنجاء خانے (Toilet) میں ہوں یا پھر نماز پڑھ رہے ہوں اس لئے اگر تھوڑی دیر تک جواب نہ ملے تو پریشان ہوئے بغیر دوسری دستک دیجئے اور تھوڑے وقفے کے بعد تیسری دستک دیجئے، پھر بھی جواب نہ ملے تو ناراض ہوئے بغیر لوٹ آیئے اور دستک کے جواب میں اگر کوئی اندر سے پوچھے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: ''محمد شاہد'' نام بتانے کے بجائے اس موقع پر ''مدینہ!''، ''میں ہوں!''، ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنّت نہیں، جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلنے کے وقت گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

{48}خبر دینے میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائی ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق جلدی سے آگے بڑھا دیتے ہیں اور افواہ سازی (Rumor making) میں کلیدی کردار (Key role) ادا کرتے ہیں حالانکہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کردے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث ۵، ص ۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{49}کسی کے بارے میں رائے قائم کرلینے میں جلد بازی

کسی کے ظاہری حلیے کو دیکھ کر ایک دَم کسی کے بارے میں اچھی یا بُری رائے قائم کرلینا شَرْمِندگی اور نقصان سے دوچار کرواسکتا ہے، ایک سچی حکایت ملاحظہ ہو، چنانچِہ

گڈری میں لعل

ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک روز میرے پاس ایک نہایت ہی شکستہ حال انسان انتہائی بوسیدہ لباس پہنے ہوئے آیا اور اچانک میری اجازت کے بغیر میری مسند پر براجمان ہوگیا۔ اپنا نام ابو یعقوب بصری بتایا اور میری طرف مخاطب ہوکر فخریہ لہجے میں کہا: سَلْ یَا فتٰی عَمَّا بَدَالَکَ یعنی اے جوان! جو تیرے دل میں آئے

www.dawateislami.net

مجھ سے پوچھ لے۔ مجھے اس کے اس فخر آمیز لب ولہجہ پر بڑا غصہ آیا اور میں نے طنز کے طور پر کہہ دیا کہ اگر حجامت (یعنی پچھنا لگانے) کے بارے میں جناب کو کچھ معلومات ہوں تو اِرشاد فرمایئے؟ یہ سن کر ایک دم وہ شخص سنبھل کر بیٹھ گیا اور حدیث "اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْم" کی تمام روایات کو بیان کر کے بتانے لگا کہ کن کن سندوں سے یہ حدیث مُسند ہے، اور کن کن سندوں سے یہ حدیث موقوف ومُرسل ہے، اور کون کون سے فقہا کا اس پر عمل ہے؟ پھر اس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پچھنا لگانے کے مختلف مقامات، مختلف طریقے، پچھنا لگانے والوں کے نام، پچھنا لگانے کی اُجرتوں اور ان کے احکام کا تفصیلی بیان کیا، حدیث وفقہ کی تمام بحثوں کے بعد وہ اطباء کے اقوال کی طرف متوجہ ہوا تو ان تمام طبیبوں کے اقوال بیان کرنے لگا جو مختلف زمانوں میں مختلف اطباء کہتے رہے، پھر حجامت کے فوائد اس کے مختلف طریقوں، اس کے مختلف آلات پر سیر حاصل بحث کرنے کے بعد تاریخ کا نمبر آیا، تو اس نے بہت سے شواہد اور دلائل سے یہ ثابت کر دیا کہ "عملِ حجامت" کے مُوجِد اہلِ اصفہان ہیں۔ اس شخص کی معلومات کی وُسعت اور اس کے سیلابِ تقریر کی جَولانی ورَوانی دیکھ کر میں دریائے حیرت واِستعجاب میں غَرقاب ہو گیا یہاں تک کہ میں نے اس کی طرف مخاطب ہو کر کہہ دیا کہ اے شخص! بس کر مجھے معاف کر دے میں وعدہ کرتا ہوں کہ خدا کی قسم اب تیرے بعد میں کسی شخص کو بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھوں گا۔ (وفیات الاعیان، حرف الدال، ج ۲، ص ۲۱۶)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کسی کو شکستہ حال اور بوسیدہ لباس میں دیکھ کر ہرگز کبھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، بہت سے باکمال پھٹے پرانے کپڑوں میں شکستہ حال ہیں، مگر اپنے علم وفضل کی مَستی میں تمام دنیا سے فارغُ البال ایسے خوشحال ہیں کہ

پھٹے کپڑوں میں خنداں مثلِ گل ہیں
شرافت کیا بہار بے خزاں ہے

بزرگوں نے ایسے لوگوں کو گدڑی میں لعل کہا ہے اور سخت تاکید اور تنبیہ کی ہے۔

خَاکْسَارَانِ جَہَاں رَا بَحَقَارَتْ مَنگَرْ
تُو چِہ دَانِیْ کِہ دَرِیْں گَرْدْ سُوَارَے بَاشَدْ

یعنی دنیا کے خاکساروں کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو، تم کو کیا معلوم؟ کہ اس گرد میں کوئی سوار چھپا ہو اور پھٹے پرانے لباس میں کوئی باکمال شخص ہو صِرْف صورت ولباس دیکھ کر کسی کے عیب وہنر کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ (روحانی حکایات ص ۳۰) انسان کے فضل وکمال کا جوہر تو گفتگو کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے، حضرتِ شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس فلسفہ کو اپنے ایک شعر میں بیان کردیا ہے:

تَا مَرْدْ سُخَنْ نَگُفْتَہ بَاشَدْ عَیْبْ و ہُنَرَشْ نَہُفْتَہ بَاشَدْ

یعنی جب تک آدمی بات نہیں کرتا، اس وَقْت تک اس کا عیب وہنر دونوں چھپے رہتے ہیں۔ (گلستانِ سعدی ص ۱۵)

اسی طرح بعض اوقات اسلامی بھائیوں کو کسی شے کا تلخ تجربہ (Experience) ہوتا ہے تو عمر بھر کے لئے اس شے کو بلیک لسٹ (Black list) قرار

www.dawateislami.net

دے دیتے ہیں حالانکہ ضروری نہیں کہ جس شے کے بارے میں آپ کو برا تجربہ ہوا وہ شے واقع میں بھی بری ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{50}فیصلہ کرنے میں جلد بازی

انسان کو اکثر وبیشتر فیصلہ سازی (Decision) کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے،اسی طرح بہت مرتبہ انسان کودوچیزوں میں سے کسی ایک کا اِنتخاب (Selection) کرنا ہوتا ہے اور یہ فیصلہ بھرپور غوروفکر کا تقاضا کرتا ہے، ایسے موقع پر بھی جلد بازی انسان سے ایسے فیصلے کروادیتی ہے جو مستقبل میں غلط ثابت ہوتے ہیں لیکن اس وَقْت پچھتانے سے کچھ حاصِل نہیں ہوتا۔اس لئے جب بھی کوئی اہم فیصلہ کرنا پڑے تو خوب غوروفکر کیجئے، ماضی کے تجربات سے فائدہ اٹھایئے،طیش یا بہت خوش ہوکر موڈ میں آکر فیصلہ نہ کیجئے، اور حَتَّی الامکان تجربہ کار (Experienced) اسلامی بھائیوں سے مشورے کے بعد فیصلہ کیجئے۔پھر بھی کسی طرف رائے نہ جمے تو استخارہ کرلیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{51}تحریر میں جلد بازی

بعض اسلامی بھائیوں کا خط (یعنی لکھائی) بہت شکستہ (poor) ہوتا ہے جو آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا،اس بدخطی کے پیچھے بھی جلد بازی کارفرما ہوتی ہے،اسی طرح جلد

www.dawateislami.net

بازی میں لکھی گئی تحریر بھی بعد میں شرمندگی کا باعث بنتی ہے اس لئے اپنی ہر تحریر پر خواہ وہ آدھی سطر ہی کیوں نہ ہو **نظرِ ثانی** (Review) کی عادت بنا لیجئے کہ بعض اوقات آدمی بے خیالی میں ''ہاں'' کا ''نا'' اور ''نا'' کا ''ہاں'' نیز جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز لکھ دیتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر علیہ رحمۃُ اللہ القدیر کا قول ہے: لکھنے کے بعد **نظرِ ثانی** نہ کرنے والا ایسا ہے گویا استنجاء خانے جا کر بغیر طہارت کے لوٹ آیا۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ص ۱۰۹) لہٰذا جلد بازی مت کیجئے جب اچھی طرح مطمئن ہو جائیں تو یہ تحریر کسی کے حوالے کیجئے۔ ای میل (E.mail) یا موبائل پر میسج (sms) کرتے وقت بھی اس کا خیال رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{52} امتحان میں جلد بازی

طلبہ (Students) بھی جلد بازی کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں مثلاً جلدی جلدی سبق یاد کرنے سے صحیح سبق یاد نہیں ہو پاتا ایسے طلبہ کو چاہئے کہ سکون کے ساتھ سبق یاد کریں، جلد بازی مت کریں کہ سوائے وَقْت کے ضیاع کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح بعض اسلامی بھائی امتحان (Examination) میں آسان سوالات پوچھے جانے پر جلد بازی کا شکار ہو جاتے ہیں اور غلط جوابات بھی لکھ ڈالتے ہیں۔ پرچہ (paper) جمع کرانے میں بھی جلد بازی مت کیا کریں بلکہ جب آپ بالکل مطمئن ہو جائیں تو جمع کروا دیجئے۔

www.dawateislami.net

آپ کا مریض 30 سیکنڈ پہلے مر چکا ہے

ڈاکٹر بننے کے لئے انٹرویو دینے والے نوجوان سے پروفیسر نے پوچھا کہ اگر کسی کو دل کا دورہ پڑ جائے تو آپ فلاں دوائی اسے کتنی مقدار میں دیں گے؟ نوجوان نے جلد بازی میں جواب دیا: ''چار'' مگر ایک منٹ بعد اس نے پروفیسر سے پوچھا: کیا میں اپنا جواب تبدیل کرسکتا ہوں؟ اجازت ملنے پر اس نے کہا: میں اس مریض کو ایک گولی دوں گا۔ پروفیسر نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا: افسوس! آپ کا مریض تیس سیکنڈ پہلے مر چکا ہے (یعنی: گویا آپ نے جلد بازی کی وجہ سے اسے ضرورت سے زیادہ دوائی کھلا دی جس سے وہ موت کے منہ میں پہنچ گیا)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{53} پیر بنانے میں جلد بازی

سفرِ آخرت کے راستے میں کسی کو اپنا رہنما (یعنی پیر و مُرشِد) بنانا انسانی زندگی کے اہم فیصلوں میں سے ایک ہے لیکن بعض اسلامی بھائی اس معاملے میں انتہائی جلد باز واقع ہوتے ہیں، حالانکہ مکمل معرفت حاصِل کئے بغیر تو کسی کو کاروبار میں پارٹنر (Partner) بھی نہیں بنایا جاتا چہ جائیکہ اُخْرَوِی سفر کیلئے رہنما کا انتخاب کیا جائے۔ چنانچہ کبھی کسی کے بارے میں لوگوں کی سنی سنائی باتوں کو بنیاد بنا کر عقیدت قائم کرلی جاتی ہے حالانکہ محض کسی کی شہرت و مقبولیت بارگاہِ الٰہی میں حُصُولِ مقام و مرتبہ کی دلیل نہیں کیونکہ بسا اوقات فساق و بدعقیدہ لوگوں کو بھی دینی حوالے سے شہرت حاصِل

www.dawateislami.net

ہوجاتی ہے۔کبھی کسی کے ظاہری حُلیے سے متاثر ہوکر اس سے بیعت کرلی جاتی ہے، کبھی کسی کے دیئے ہوئے تعویذ یا اسکی دعا کے سبب دُنیوی فوائد حاصِل ہونے پر اسے بارگاہ الٰہی میں مقرّب سمجھ لیا جاتا ہے۔بہرحال محض ان باتوں کی بنیاد پر کسی شخص کو وَلِیُّ اللّٰہ گمان کرنے اور پیرومرشد بنالینے کے بجائے ہمیں شریعتِ مطہرہ کے بیان کردہ معیار پر نظر رکھنی چاہیے۔چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِشریعت'' جلداول صفحہ 278 پر ہے: پیری کے لیے چار شرطیں ہیں،قبل از بیعت اُن کا لحاظ فرض ہے:**اوّل**: سنّی صحیح العقیدہ ہو۔**دوم**: اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضَروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔**سوم**: فاسق مُعلِن نہ ہو۔**چہارم**: اُس کا سلسلہ نبی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک مُتَّصِل ہو۔(بہارِشریعت،ج۱،ص۲۷۸)

چنگل میں جا پھنسا

ایک **20** سالہ نوجوان نے بتایا کہ میری خوش نصیبی کہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا اور امیرِاَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید بن گیا، اور اِجتماع میں پابندی سے آنے لگا۔روزانہ دَرْس دینا اور مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرنا، پابندی کے ساتھ مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنا میرے معمولات میں شامل ہوگیا۔رمضان المبارک میں سنتوں بھرا اِجتماعی اِعتکاف کرنے کی سعادت بھی

www.dawateislami.net

پائی مگر ہائے میری بدنصیبی کہ میں اللہ کے ایک ولی سے مُرید ہونے کے باوجود طریقت کے اُصولوں سے ناواقف ہونے کے باعث اِدھر اُدھر بھٹکنے کا عادی تھا۔ کاش کہ "یک دَر گیر مُحکَم گِیر" یعنی "ایک دروازہ پکڑ مضبوطی سے پکڑ" پر کاربند رہتا اور صِرْف اپنے پیرومرشد کی محبت اور جلوے دل میں بسائے رکھتا تو میں یوں برباد نہ ہوتا، کاش! میری عقیدت کا محور صِرْف میرے پیرومرشد ہوتے، کاش! میں اپنی عقیدت تقسیم نہ کرتا۔ معاملہ کچھ یوں رہا کہ مجھے جب بھی کسی نام نہاد عامِل یا پیر کے متعلق اطلاع ملتی کہ وہ قلب جاری کر دیتا ہے یا اسمِ اعظم جانتا ہے تو میں بغیر سوچے سمجھے اس کے پاس پہنچ جاتا، مگر ہر جگہ سوائے ظاہری معاملات کے کچھ نہ ملتا، لیکن کیا کرتا میں اپنی عادت سے مجبور تھا، جس کا خمیازہ آخر کار مجھے بھگتنا پڑا۔

ایک دن میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے طریقت کے نام پر کچھ باتیں ایسے سحر انگیز انداز میں بتائیں کہ مجھے بہت اچھا لگا اور میری بدقسمتی کہ میں نے اس سے دوستی کر لی۔ وَقْت گزرتا رہا، ایک دن اس نے اپنے ایک اُستاد سے ملوایا جسے وہ اپنا پیر کہتا تھا۔ اس کے استاد نے مجھے پانی پر کچھ دَم کر کے پلایا اور اپنے پاس پابندی سے آنے کی تاکید کی۔ پھر میرا دوست مجھے اکثر اپنے ساتھ وہاں لے جاتا۔ اس کے استاد نے مجھے روزانہ پڑھنے کے لئے ایک وظیفہ بھی دیا اور کہا کہ اسے پڑھنے کی وجہ سے تم لوگوں کے دل کی پوشیدہ باتیں جان لو گے۔ میں نے بلا سوچے

www.dawateislami.net

سمجھے اس وظیفے کو اپنا معمول بنالیا۔ یوں ایک عرصہ تک وظائف کئے اور پابندی سے اسکے پاس جاتا رہا مگر میرے دل میں رُوحانیت بڑھنے کے بجائے سختی بڑھتی چلی گئی جس کے نتیجے میں میرا دل گناہوں پر دَلیر ہوگیا۔ میں نے اسے آج تک نَماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا اور حیران کن بات یہ تھی کہ میں اس سے بَدظن ہونے کے باوجود اس کے پاس مسلسل جاتا رہتا تھا، نہ جانے مجھے کیا ہوگیا تھا؟ آہستہ آہستہ میں نے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا چھوڑ دی، آہ! پھر سر سے عمامہ شریف بھی اتر گیا اور داڑھی بھی منڈوادی، نَمازیں پڑھنا چھوڑ دیں اور ہر اس گناہ میں بھی مُلَوَّث ہوتا چلا گیا جو مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بھی نہیں کیا کرتا تھا۔ آہ! میری حالت انتہائی عبرتناک ہوچکی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو میرا وہاں بہت دل لگا مگر پھر دل وہاں سے بھی اُچاٹ ہونا شروع ہوگیا اور گھبراہٹ طاری رہنے لگی کیونکہ اب وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگا تھا جنہیں سن کر میں کانپ اٹھتا۔ وہ کہتا کہ (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!) اللہ، رسول اور مرشِد ایک ہی ہیں۔ مرشِد ہی خدا ہے، نَماز روزہ سب کی جگہ بس تصوُّرِ مُرشِد ہی کافی ہے۔ اب میں وہاں جانا نہیں چاہتا تھا مگر میں مجبور تھا کیونکہ وہ شخص مجھے دھمکیاں دیتا کہ یہاں آنے کا راستہ تو ہے جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، واپسی کا صِرف ایک راستہ ہے اور وہ ہے موت۔ میں جب بھی وہاں نہ جانے کا اِرادہ کرتا تو میری طبیعت خراب ہونے لگتی دل گھبرانے لگتا اور میں نہ چاہتے

www.dawateislami.net

ہوئے بھی وہاں پہنچ جاتا۔ بالآخر مایوس ہوکر میں نے خودکشی کا فیصلہ کرلیا اور شاید میں خودکشی کر لیتا مگر خوش قسمتی سے کسی طرح مجھے شہزادۂ عطّار الحاج مولانا ابواُسید احمد عبیدِ رضا عطاری مدنی مدظلہ العالی سے ملاقات کی سعادت مل گئی۔ میری رُوداد سن کر انہوں نے بہت ہی شفقت فرمائی اور بڑے پیار سے مجھے سمجھایا اور توبہ کروائی۔ چونکہ شہزادۂ عطّار وکیلِ عطار بھی ہیں لہٰذا میں نے ان کے ذریعے ان کے والدِ محترم (یعنی امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) سے تجدیدِ بیعت بھی کی۔ انہوں نے مجھے کچھ اس طرح کے مَدَنی پھول عطا فرمائے کہ شَجَرہ عطّاریہ کے اَوراد پڑھنے کا معمول رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے مدد (Help) ہوگی، گھبرایئے مت، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ ایک ولی کامل کے مرید ہیں، بس اِرادت مضبوط رکھئے، کوئی خوف مت رکھئے، کُفریات بکنے والوں کے پاس کسی صورت میں نہ جائیں، فرائض وواجبات کی سختی سے پابندی رکھئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) تین سال سے زائد عرصہ ہوا کہ میں ان لوگوں کے پاس جانا چھوڑ چکا ہوں اور اب میں بَہُت پُرسکون ہوں، عرصہ دراز کے بعد جب میں نے باجماعت نَماز پڑھنا شروع کی تو میرے آنسو نکل آئے۔ جب میں ان حالات کے متعلق غور کرتا ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں کہ اگر مرشدِ کامل کی نگاہ نہ ہوتی تو نہ جانے میرا کیا بنتا؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

www.dawateislami.net

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خود کو باکمال سمجھنے والا جلد باز

حضرتِ سیِّدُنا جُنید بَغْدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کے ایک مرید کو یہ سُوجھی کہ اب وہ کامل (Perfect) ہوگیا ہے۔ اسے ہر رات ایسا دکھائی دیتا کہ فرشتے اسے سُواری پر بٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں۔ آپ اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھا ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذِکْر کیا۔ آپ نے فرمایا: آج جب ''جنّت'' میں جاؤ تو میوے کھانے سے پہلے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ پڑھنا۔ اس نے کہا: بہت اچھا۔ چنانچہ حسبِ معمول جب وہ ''جنّت'' میں پہنچا تو آپ کا فرمان یاد آ گیا۔ تو اس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا۔ یہ ابھی پڑھا ہی تھا کہ اس نے ایک چیخ سنی اور ''جنّت'' کو آنِ واحد میں آنکھوں سے غائب دیکھا اور اپنے آپ کو ایک گندی جگہ پر بیٹھے ہوئے پایا جہاں مُردوں کی ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا جس میں وہ گرِفتار تھا۔ وہ روتے ہوئے اپنے پیر و مُرشِد حضرتِ سیِّدُنا جُنید بَغْدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ کر کے پھر سے ان کی تربیت میں آ گیا۔

(کشف المحجوب، باب آدابھم فی الصحبۃ، ص ۴۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جلد بازی سے کیسے بچیں؟

جلد بازی کا بار بار نقصان اٹھانے کے باوجود اس سے جان چھڑانے کی کوشش نہ کرنا نادانی ہے اس لئے جلد بازوں کو چاہئے کہ جلد بازی سے بچنے کے لئے آج بلکہ ابھی سے ان مَدَنی پھولوں پر عمل شروع کر دیں۔

(۱) کام کرنے سے پہلے سوچ لیجئے

جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو تھوڑا رُک جایئے اور سوچئے کہ مجھے یہ کام کرنا چاہئے یا نہیں؟ حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عَرض کی کہ مجھے نصیحت فرمایئے، تو خَلْق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ دَاوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کام تدبیر سے اِختیار کرو، پھر اگر اس کے اَنجام میں بھلائی دیکھو تو کر گزرو اور اگر گمراہی کا خوف کرو تو باز رہو۔

(شرح السنۃ للبغوی، کتاب البر والصلۃ، باب التأنی والعجلۃ، الحدیث: ۳۴۹۴، ج۶، ص۵۴۵)

یعنی جو کام کرنا ہو پہلے اس کا اَنجام سوچو پھر کام شروع کرو، اگر تمہیں کسی کام کے اَنجام میں دینی یا دنیاوی خرابی نظر آئے تو کام شروع ہی نہ کرو اور اگر شروع کر چکے ہو تو باز رہ جاؤ اسے پورا نہ کرو۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۶۲۶ ملخصا)

کسی کام کا فیصلہ کیسے کرے؟

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز نے فرمایا: اَلْاُمُوْرُ ثَلَاثَۃٌ

www.dawateislami.net

اَمْرٌ اِسْتَبَانَ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ ، وَاَمْرٌ اِسْتَبَانَ ضِدُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ ، وَاَمْرٌ اَشْکَلَ فَرُدَّہٗ اِلَی اللّٰہِ یعنی کام تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) جس کا دُرُست ہونا بالکل واضح ہو، اس کام کو کر ڈالو (۲) جس کا غلط ہونا یقینی ہو، اس کام سے بچو اور (۳) وہ جس کا دُرُست یا غلط ہونا واضح نہ ہو تو ایسے کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اللّٰہ تعالیٰ سے اِستخارہ کرو (یعنی ہدایت چاہو)۔ (بدائع السلک فی طبائع الملک، مشورۃ ذوی رأی، ج ۱ ص ۶۷)

(۲) جلد بازی کے نقصانات پر غور کیجئے

طبیعت میں سکون اور ٹھہراؤ پیدا ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان جلد بازی کی آفات اور نقصانات پر غور و فِکْر کرے اور بے سوچے سمجھے جلد بازی سے کام کرنے پر جو نَدامت و مَلامت ہوگی اسے ذہن میں لائے۔ اس طرح غور و فِکْر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طبیعت میں توقُّف و تحمل کی صفت پیدا ہوگی اور عُجلت (یعنی جلد بازی) سے نجات مل جائے گی۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے:

قَدْ یُدْرِكُ التَّأَنِّیْ بَعْضَ حَاجَتِهٖ وَقَدْ یَكُوْنُ مَعَ الْمُسْتَعْجِلِ الزَّلَل

یعنی بُرْدبار شخص تو اپنے مقاصد پالیتا ہے مگر جلد باز اکثر اوقات پھسل جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۷۵)

روحُ البیان میں ہے:

پَیْشِ سَگ چُوْنْ لُقْمَۂ نَانْ اَفْگَنِیْ بُوْکُنَدْ وَانْگَہْ خُوْرَدْ اَے مُقْتَنِیْ
اُوْبَبِیْنِیْ بُوْکُنَدْ مَا بَا خِرَدْ ہَمْ بَبُوْئَیْمَشْ بَعَقْلْ مُنْتَقِدْ

یعنی: کتّے کو لُقمہ ڈالو تو وہ پہلے اسے سُونگھتا ہے پھر کھاتا ہے حالانکہ وہ ناک سے بُو سونگھتا ہے

www.dawateislami.net

جبکہ ہم عَقْل سے سوچتے ہیں تو ہمیں اس پر فوقیت ہونی چاہئے۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱۰، ج ۵، ص ۱۳۷)

بُردباری کی تعریف فرمائی

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار، بِـــاِذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار سے فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ عزَّوجلَّ پسند فرماتا ہے بُرْدباری اور وقار۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بالایمان...الخ، الحدیث: ۲۵، ص ۲۹)

قبیلے کے سردار کا نام منذر ابن عائذ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تھا۔ یہ لوگ اپنی قوم کے نمائندہ بن کر اسلام لانے آئے تھے۔ دوسرے لوگ تو آتے ہی بھاگتے ہوئے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر انہوں نے اوّلاً غُسْل کیا پھر عمدہ لباس تبدیل کیا پھر نہایت وَقار وسُکون سے مسجد نبوی شریف میں حاضِر ہو کر نفل پڑھے پھر دعا مانگی پھر حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کی یہ ادا بہت پسند آئی تب یہ فرمایا۔ جب حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدنا منذر ابن عائذ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو یہ بِشارت دی تو عرض کی: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری صفتیں کَسْبی ہیں یا رب تعالٰی کی عطا کی ہوئی؟ فرمایا: رب تعالٰی کی عطا کردہ۔ تب انہوں نے سجدہ شکر کیا اور کہا: اگر میری صفتیں کَسْبی ہوتیں تو قابلِ

www.dawateislami.net

زَوال ہوتیں رب کی عطا زائل نہیں ہوتی ،خدا کا شکر ہے جس نے مجھے وہ خصلتیں بخشیں ہیں جس سے وہ اور اس کے رسول راضی ہیں۔(مرأۃ المناجیح،ج۶،ص۶۲۵ملخصا)

جب تم توقف کرو گے تو کامیابی تمہارا مقدر بنے گی

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَرْوِی ہے:اِذَا تَاَنَّیْتَ اَصَبْتَ اَوْ کِدتَّ تُصِیْبُ ،وَاِذَا اسْتَعْجَلْتَ اَخْطَاْتَ اَوْکِدتَّ تُخْطِیُٔ یعنی جب تونے توقف کیا تو پالیا یا قریب ہے کہ تو پالے ،اور جب تو نے جلدی کی تو خطا کی یا قریب ہے کہ تو خطا کھا جائے۔(کنز العمال ج۲ص۴۴حدیث۵۶۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سِنگر (گلوکار) دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی مَدَنی صُحبت پانے ،جلد بازی کی عادت سے پیچھا چھڑانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلٰی اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا

www.dawateislami.net

موقع ملے گا اور دل عاقبت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر ندامت ہوگی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لب پر دُرُودِ پاک کا وِرد ہوگا اور زَبان تلاوتِ قرآن اور ذکر و نعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نرمی، بے صَبری کی جگہ صبر و تحمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجزی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال و دولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اسلامی بہنوں** کو بھی چاہئے کہ اپنے شَہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔ **آپ** کی ترغیب و تحریص کے لئے عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مُمْلُو ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: ملیر (باب المدینہ کراچی) کے اسلامی بھائی (عمر تقریباً 27 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے بچپن میں نعتیں پڑھنے کا شوق تھا، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے گھریلو فنکشنز (تقاریب) میں کبھی کبھار فرمائشی گانا بھی گا لیتا جس پر خوب حوصلہ افزائی ہوتی۔ جب تھوڑا بڑا ہوا تو گٹار (ایک آلۂ موسیقی) سیکھنے کا شوق چرایا، پھر میں نے باقاعدہ گانا سیکھنے کے لئے اکیڈمی میں داخلہ لیا، کئی سال تک سیکھنے کے بعد میں نے گانے کے مقابلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا، کئی ٹی وی چینلز پر بھی گایا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مجھے شہرت بھی ملتی گئی۔ پھر مجھے دبئی کے

www.dawateislami.net

بہت بڑے شو (پروگرام) میں شرکت کا موقع ملا، وہاں سے ھند (بھارت) چلا گیا جہاں تقریباً چھ ماہ تک گانے کے مختلف مقابلوں میں حصہ لیا، بڑے بڑے فنکشنز اور فلموں میں گانا گایا اور کافی نام و مال کمایا۔ پھر گلوکاروں کی ٹیم کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں گیا۔ جب کچھ عرصے کے لئے وطن آیا تو اہل خانہ اور محلے داروں نے بڑی پذیرائی کی جس سے نفس کو بڑا مزہ آیا مگر دل کی دنیا بے سکون سی تھی، کچھ کمی محسوس ہو رہی تھی۔ نماز کے لئے مسجد میں آنا جانا ہوا تو وہاں پر عشاء کی نماز کے بعد ہونے والے درسِ فیضانِ سنّت میں شرکت کی سعادت ملی۔ میں کبھی کبھار درس میں بیٹھنے لگا مگر دل و دماغ پر دوسری مرتبہ ملک سے باہر جانے کا خیال چھایا ہوا تھا، اسی لئے درس میں ملنے والے مَدَنی پھول میری زندگی میں خاص تبدیلی نہ لا سکے۔ اسلامی بھائی مجھ پر انفرادی کوشش کرنا شروع کرتے تو میں ٹال مٹول کر کے نکل جاتا۔ ایک رات سویا تو خواب میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کی زیارت ہوئی جو بلند جگہ پر کھڑے مجھے اپنے پاس بلا رہے تھے گویا کہ مجھے گناہوں کی دلدل سے نکلنے کی ترغیب دے رہے ہوں۔ جب صبح اٹھا تو اپنے اندازِ زندگی پر کچھ دیر غور و فکر کیا مگر پھر ''وہی چال بے ڈھنگی سی۔'' بہر حال کچھ عرصے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مر چکا ہوں اور میری لاش کو غسل دیا جا رہا ہے پھر میں نے خود کو عالَم برزخ میں پایا، جہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا، اس وقت میں نے خود کو ایسا بے بس محسوس کیا کہ کبھی نہ کیا ہوگا، اب میں نے خود سے کہا: ''تم بہت مشہور ہونا چاہتے تھے، دیکھ لی اپنی اوقات!'' صبح جب آنکھ

www.dawateislami.net

کھلی تو میں پسینے میں نہایا ہوا تھا اور میرا بدن کانپ رہا تھا۔ ایسا لگا کہ مجھے ایک موقع اور دیتے ہوئے دوبارہ دُنیا میں بھیج دیا گیا ہے۔ اب میرے سر سے گانا گانے کا بھوت اُتر چکا تھا میں نے فیصلہ کرلیا کہ اب میں گانا نہیں گاؤں گا اور اپنے گناہوں سے توبہ کرلی۔ جب گھر والوں کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے سخت مزاحمت کی مگر اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے میرا مَدَنی ذہن بن چکا تھا لہٰذا میں اپنے فیصلے پر قائم رہا۔ مجھے خواب میں دوبارہ اسی مبلغِ دعوتِ اسلامی کی زیارت ہوئی، انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک: ''وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے، اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے (پ۲۱، العنکبوت:٦٩)'' کے مصداق مجھے دعوتِ اسلامی میں استقامت ملتی گئی۔ میں نے نمازوں کی پابندی شروع کردی، اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالی اور سبز سبز عمامے سے سرسبز کرلیا۔ پہلے میں گانوں کے اشعار پڑھا کرتا تھا اب مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا میرا معمول تھا۔ ایک رات کوئی کتاب پڑھتے پڑھتے میں سویا تو میری خوش نصیبی اپنی معراج کو پہنچ گئی اور مجھے خواب میں اپنے آقا ومولیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُخ زیبا دیکھنا نصیب ہوگیا جس پر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ اس سے میرے دل کو بڑی ڈھارس ملی۔ پھر مفتیِ دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

حضرت علامہ حافظ مفتی محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغنی کی قبر مبارک مسلسل برسات کی وجہ سے کھلی تو ان کے صحیح سلامت بدن، تازہ کفن، سبز سبز عمامے اور زلفوں کے جلوے دیکھ کر میں خوشی سے جھوم اُٹھا کہ دعوتِ اسلامی کے وابستگان پر اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کیسا کرم ہے۔ مَدَنی کام کرتے کرتے کل کا گلوکار مَدَنی ماحول کی برکت سے آج کا مبلغ ونعت خوان بن گیا، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مجھے دعوتِ اسلامی کی ذیلی مشاورت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے مسجد اور بازار میں فیضانِ سنّت کا درس دینے، صدائے مدینہ لگانے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک مَدَنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے، آمین بجاہ النبیِّ الکریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون سے کام جلدی کرنے چاھئیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ کام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے، مگر جلدی کا مطلب یہ ہے کہ ان کو انجام دینے کے لئے جلد قدم بڑھائے نہ کہ ان کاموں کو جلدی جلدی کرنے کی کوشش میں بگاڑ بیٹھے یا ادھورا (Incomplete) چھوڑ دے۔

www.dawateislami.net

آخرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے

حدیث پاک میں ہے: اِطمینان ہر چیز میں ہو، سوائے آخرت کے کام کے۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرفق، الحدیث: ۴۸۱۰، ج ۴، ص ۳۳۵)

یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے اسے موقع (Chance) ملتے ہی کرلو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو (حج کا) موقع ملا نہ کیا پھر نہ کر سکے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ بھلائیوں میں جلدی کرو۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۴۸) شیطان کارِ خیر میں دیر لگوا کر آخر میں اس سے روک دیتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۶۲۷ ملخصا)

6 کاموں میں جلدی ضروری ہے

بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کا فرمان ہے کہ اگرچہ عُجلت شیطانی عمل ہے لیکن چھ امور میں عُجلت ضروری ہے: (۱) نَماز کی ادائیگی میں جب اس کا وَقْت ہو جائے۔ (۲) میّت کو دَفْن کرنے میں جب حاضر ہو۔ (۳) جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے بیاہ میں جلدی کی جائے۔ (۴) قرض کو بھی جلد ادا کیا جائے جب ادائیگی کی طاقت حاصِل ہو۔ (۵) جب مہمان تشریف لائے تو اسے کھانا جلد کھلایا جائے۔ (۶) جب گناہِ صغیرہ یا کبیرہ کا ارتکاب ہو جائے تو توبہ میں عجلت کی جائے۔

(تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۱۳۷)

www.dawateislami.net

کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟

۞ نَماز کے لئے اٹھنے میں دیر نہ کیجئے ۞ نَماز کا وَقْت آجانے پر نَماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے ۞ ادائے قرض میں جلدی کیجئے ۞ سلام میں پہل کیجئے ۞ حجِ فرض کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے ۞ غُسْل فرض ہونے پر غُسْل کرنے میں جلدی کیجئے ۞ گناہوں سے جلد توبہ کر لیجئے ۞ نیک بننے میں جلدی کیجئے ۞ راہ خدا میں خَرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے ۞ اولاد جوان ہو جائے تو جلد شادی کر دیجئے ۞ مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے ۞ کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے ۞ جنازہ حاضر ہو تو نَماز جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے ۞ حق تلفی کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے ۞ ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے۔

﴿1﴾ نَماز کے لئے اٹھنے میں دیر نہ کیجئے

افسوس کہ آج ہمارے مسلمانوں کی اکثریت نَماز کی پابندی نہیں کرتی اور جو نَماز کے عادی ہوتے ہیں ان میں سے بھی ایک تعداد کے لئے نیند سے بیدار ہو کر نَمازِ فجر ادا کرنا بے حد دشوار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب انہیں نَماز کے لئے جگایا جاتا ہے یا دعوتِ اسلامی کے کسی مبلغ کی ''صدائے مدینہ'' ان کے کانوں تک پہنچتی ہے تو وہ اُوں آں کر کے بستر پر پڑے رہتے ہیں حتّٰی کہ شیطان انہیں تھپک کر پھر سے نیند کی وادی میں پہنچا دیتا ہے اور **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! پہلے ان کی جماعت چُھوٹتی ہے پھر نَماز ہی قضا ہو جاتی ہے، اس لئے جونہی فجر کے لئے آنکھ کھلے ہاتھوں ہاتھ بستر چھوڑ

www.dawateislami.net

دینا اور نماز کی تیاری میں مشغول ہو جانا ہی دانشمندی ہے۔

شیطان ناک پر گرہ لگا دیتا ہے

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جب تم میں کوئی انسان سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گُدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ رات لمبی ہے۔ جب وہ بیدار ہو کر **اللہ** تعالٰی کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو اس کی دو گرہیں کھل جاتی ہیں پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پس وہ صبح کے وقت ہشاش بشاش ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت بد باطنی اور سستی کے ساتھ اٹھتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، الحدیث: ۷۷۶، ص ۳۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 499 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**نماز کے احکام**'' صَفحہ 495 پر **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں: ''**خبردار!** جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو جماعت کا وَقت ہوتے ہی کوئی مانعِ شَرعی نہ ہو تو اِنفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نمازِ باجماعت کے لئے مسجد کا رُخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں

www.dawateislami.net

دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نَماز آئے اور سُستی کے باعث **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کے لئے بعد نَمازِ ظہر اور شام کے کھانے کے لئے بعد نَمازِ عشاء مہمانوں کو بلانے میں غالبًا باجماعت نَمازوں کے لئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہئے کہ وَقْت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نَماز کا اِہْتِمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز'' کی مصروفیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ''نَمازِ باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔''

جماعتِ اُولٰی ترک نہ کیجئے

اِفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نَمازوں کی مسجد کی جماعتِ اُولٰی (یعنی پہلی جماعت) تَرک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے تو اُن پر واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اُولٰی کے ساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلا عُذرِ شَرْعی باوجودِ قدرت فَرض نَماز مسجد میں جماعتِ اُولٰی کے ساتھ ادا نہیں کرتے اُن کو ڈر جانا چاہئے کہ صحابیِ رسول، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالٰی سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نَمازوں (کی جماعت) پر وَہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے

www.dawateislami.net

کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے سُنَنِ ھُدٰی مَشْرُوع کیں اور یہ (باجماعات نمازیں) بھی سُنَنِ ھُدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہوجاؤ گے۔'' (مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، ج۱، ص۲۳۲، الحدیث ۶۵۴)، جو لوگ خواہ مخواہ سستی کی وجہ سے پوری جماعت حاصِل نہیں کرتے وہ توجُّہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''بحرالرّائق'' میں ہے، قنیہ میں ہے، اگر اذان سُن کر دُخولِ مسجد (یعنی مسجد میں داخل ہونے کے لئے) اِقامت کا اِنتظار کرتا رہا تو گنہگار ہوگا۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص۱۰۲، البحرالرائق ج۱ ص۶۰۴) فتاوٰی رضویہ شریف کے اُسی صفحہ پر ہے'' جو شخص اذان سُن کر گھر میں اِقامت کا اِنتظار کرتا ہے اُس کی شہادت یعنی گواہی قبول نہیں۔'' (البحرالرائق ج۱ ص۴۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اِقامت تک مسجد میں نہیں آجاتا بعض فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام کے نزدیک وہ گنہگار اور مردودُ الشَّھادۃ یعنی گواہی کے لیے نالائق ہے تو جو بلا عذر گھر میں جماعت قائم کرتا یا بغیر جماعت نماز پڑھتا یا مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ نماز ہی نہیں پڑھتا اُس کا کیا حال ہوگا!

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ ہمیں پانچوں نمازیں مسجد کی جماعتِ اُولٰی میں پہلی صف کے اندر تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ

www.dawateislami.net

اُلْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہیؔ

(نماز کے احکام، ص۲۶۹)

قضانمازیں جلدی ادا کر لیجئے

اَحناف کے نزدیک اگرچہ نماز کی قضا میں جلدی کرنا واجب ہے، لیکن بچوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام کرنے کی ذمہ داری کی وجہ سے اس میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ چنانچہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **''بہارشریعت''** میں نَقْل فرماتے ہیں: ''جس کے ذمہ قضانمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خوردونوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر بھی جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وَقْت فرصت کا ملے اس میں قضا بھی پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں، قضا کے لئے کوئی وَقْت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا۔'' (بہارشریعت، ج۱، حصہ ۴، ص۷۰۶)

مدینہ: قضانمازوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے بہارشریعت جلد اول حصہ 4 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف نماز کے احکام کے باب ''قضانماز کا طریقہ'' کا مطالعہ کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

﴿3﴾ ادائے قرض میں جلدی کیجئے

قرض (loan) کا لین دین باہمی خیر خواہی کا ایک بہترین ذریعہ ہے لیکن جب قرض لینے والا وَقت پر واپس نہ کرے یا آج کل کرنا شروع کردے تو قرض دینے والے کے دل پر کیا گزرتی ہے؟ یہ وہی جانتا ہے۔ بہر حال یاد رکھئے! اگر قرضدار قرض ادا کرسکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بغیر اگر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سو رہا ہو اس کے ذِمّے گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہیگا) اور ہر صورت میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کرسکتا ہے تب بھی کرنا پڑیگا، اگر ایسا نہیں کریگا تو گنہگار رہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گنہگار رہوگا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا اس ظُلم کے جُرم سے نَجات نہیں پائے گا کیونکہ اس کا یہ فعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر لوگ اسے معمولی خیال کرتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۶)

ہمتِ مرداں مددِ خدا

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں نَقْل کرتے ہیں: جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچّھی طرح ادا کردوں گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حفاظت کیلئے چند فِرِشتے مقرّر فرما

www.dawateislami.net

دیتا ہے اور وہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔

(انظر: اِتحاف السّادۃ للزّبیدی ج۶ ص۴۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ سلام میں پہل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو سلام میں پہل کر کے نیکیوں کی طرف جلدی بڑھ جانے کی کوشش کیا کیجئے، چند مَدَنی پھول قبول فرمائیے: ﴿1﴾ **سلام** میں پہل کرنا **سنّت** ہے ﴿2﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے ﴿3﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا **تکبُّر** سے بھی بری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے **سلام** کہنے والا **تکبُّر** سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص۴۳۳) ﴿4﴾ **سلام** (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (الجامع الصغیر، الحدیث ۴۸۷، ص۳۶) ﴿5﴾ اور جب آپ کو کوئی سلام کرے تو جواب دینے میں دیر نہ کیجئے، خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زَبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام دینا فوراً واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زَبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو اَلسَّلامُ

www.dawateislami.net

عَلَیْکُم لکھا ہوتا، اس کا جواب زَبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۴۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ فرض حج کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے

شرائط پوری ہونے پر مسلمان پر عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے لہٰذا جس سال کسی پر حج فرض ہوجائے وہ اُسی سال ادا کر لے کہ عمر کا کچھ بھروسہ نہیں، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔'' (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۱۰۹ حدیث ۲۶) اور ابو داؤد و دارمی کی روایت میں یوں ہے: ''جس کا حج کا اِرادہ ہو تو جلدی کرے۔'' (سنن ابی داود ج ۲ ص ۱۹۷ حدیث ۱۷۳۲)

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 1036 پر لکھتے ہیں: جب حج کے لیے جانے پر قادِر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اُسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسِق ہے اور اس کی گواہی مَردُود مگر جب کرے گا اَدا ہی ہے قضا نہیں۔

(درمختار ج ۳ ص ۵۲۰)

شَرَف حج کا دیدے چلے قافِلہ پھر
مِرا کاش! سُوئے حرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

6 غسلِ جنابت کرنے میں جلدی کیجئے

جب جب غُسل فرض ہو جلدی پا کی حاصِل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر چہ غُسلِ جَنابَت میں دیر کر دینا گناہ نہیں البتّہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نَماز کا وَقْت نکل جائے۔ چُنانچِہ **بہارِ شریعت** میں ہے: ''جس پر غُسل واجِب ہے وہ اگر اتنی دیر کر چکا کہ نَماز کا آخِر وَقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا۔'' (بہارِ شریعت، ج۱، حصّہ ۲ ص ۳۲۵)

جَنابت کی حالت میں سونے کے اَحکام

حضرتِ سیِّدنا ابوسَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: اُمّ **الْمُؤمِنین** حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا گیا: کیا نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جَنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ''ہاں! اور وُضو فرما لیتے تھے۔'' (صحیح البُخاری ج۱، ص ۱۱۷، حدیث ۲۸۶) حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے بیان کیا کہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تذکِرہ کیا: رات میں کبھی جَنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کیا جائے؟) **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وُضو کر کے عُضوِ خاص کو دھو کر سو جایا کرو۔ (ایضاً ص ۱۱۸ حدیث ۲۹۰)

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

www.dawateislami.net

مذکورہ احادیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جُنُبی ہونے (یعنی غسل فرض ہونے) کے بعد اگر سونا چاہے تو مُستَحَب ہے کہ وُضو کرے، فوراً غُسل کرنا واجِب نہیں البتّہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے۔ یہی اِس حدیث کا مَحمل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوداؤد و نَسائی وغیرہ میں مَروی ہے کہ فرمایا: اُس گھر میں فِرِشتے نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتّا یا جُنُبی (یعنی بے غُسلا) ہو۔ (سُنَنُ اَبی دَاوٗد، ج۱ص۱۰۹ حدیث ۲۲۷) اِس حدیث سے مُراد یہی ہے کہ اتنی دیر تک غُسل نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے اور وہ جُنُبی (یعنی بے غُسلا) رہنے کا عادی ہو اور یہی مطلب بُزُرگوں کے اس اِرشاد کا ہے کہ حالتِ جَنابت میں کھانے پینے سے رِزْق میں تنگی ہوتی ہے۔

(نُزھۃُ القاری ج۱ص۷۷۰، ۷۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ گناہوں سے جلد توبہ کر لیجئے

سَرْوَرِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمّے کوئی گناہ نہ ہو۔'' (السنن الکبری، الحدیث: ۲۰۶۱، ج۱۰، ص۲۵۹) مگر توبہ جیسے مُفید اور ضروری کام میں بھی بعض اسلامی بھائی دیر کرتے ہیں اس کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ نفس وشیطان اس طرح انسان کا ذہن بناتے ہیں کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے بعد میں توبہ کر لینا.. یا.. ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کر لینا.. یا.. نوکری سے

www.dawateislami.net

ریٹائر ہونے کے بعد توبہ کر لینا۔ چنانچہ یہ ''نادان'' نفس وشیطان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے توبہ سے محروم رہتا ہے۔ایسے اسلامی بھائی کو اس طرح غور کرنا چاہیے کہ جب موت کا آنا یقینی ہے اور مجھے اپنی موت کے آنے کا وَقْت بھی معلوم نہیں تو توبہ جیسی سعادت کو کل پر موقوف کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ جس گناہ کو چھوڑنے پر آج میرا نفس تیار نہیں ہو رہا کل اس کی عادت پختہ ہو جانے پر میں اس سے اپنا دامن کس طرح بچاؤں گا؟ اور اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے کہ میں بڑھاپے میں پہنچ پاؤں گا یا نوکری سے ریٹائر ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟ حدیثِ پاک میں ہے کہ'' توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی التوبۃ..الخ، رقم ۱۸، ج ۴، ص ۴۸)

پھر موت تو کسی خاص عمر کی پابند نہیں ہے، بچہ ہو یا بوڑھا، جوان ہو یا اُدھیڑ عمر یہ بلاامتیاز سب کو زندگی کی رونقوں کے بیچ سے اٹھا کر قبر کے گڑھے میں پہنچا دیتی ہے، یہ وہ ہے کہ جب اِس کے آنے کا وَقْت آجائے تو کوئی خوشی یا غم، کوئی مصروفیت یا کسی قسم کے ادھورے کام اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے، ایک دن مجھے بھی موت آئے گی اور مجھے زیرِ زمین دَفْن ہونا پڑے گا، اگر میں بغیر توبہ کے مر گیا تو مجھے کتنی حسرت وندامت کا سامنا کرنا پڑے گا، ابھی مہلت میسّر ہے لہٰذا مجھے فوراً توبہ کر لینی چاہیئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

﴿8﴾ نیک بننے میں جلدی کیجئے

بعض اسلامی بھائی بعدِ توبہ نیک بننا چاہتے ہیں اور اس کے لئے کوشاں بھی ہوجاتے ہیں مگر شیطان ان کا ذہن بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ نیک بنو اتنی جلدی کیا ہے! پھر ان کی سست روی سے فائدہ اٹھا کر ان کو دوبارہ گناہوں کی اندھیر نگری میں دھکیل دیتا ہے، اس لئے آہستہ آہستہ نہیں جلدی جلدی نیک بننے کی کوشش کرنی چاہئے، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ اِرشاد فرماتے ہیں کہ صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اے لوگو! مرنے سے پہلے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلو، مشغولیت سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کثرت سے یاد کرکے اور ظاہر و پوشیدہ کثرت سے صدقہ کرکے اپنے رب عزوجل سے ناطہ جوڑ لو کہ تمہیں رِزْق دیا جائے گا، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری پریشانیاں دور کردی جائیں گی اور جان لو! میری اس جگہ، اس دن، اس مہینے اور اس سال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قیامت تک کے لئے تم پر جمعہ فرض فرمادیا ہے لہٰذا جو میری حیاتِ ظاہری میں یا میرے بعد حاکمِ اسلام کی موجودگی میں خواہ وہ عادل ہو یا ظالم، اسے ہلکا جان کر یا بطورِ انکار چھوڑے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بکھرے ہوئے کام جمع نہ فرمائے گا اور نہ ہی اس کے کام میں بَرَکت دے گا، سن لو! جب تک وہ توبہ نہ کرے گا اس کی کوئی نَماز ہے نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ اور نہ ہی کوئی نیک عمل یہاں تک کہ توبہ کرے اور

www.dawateislami.net

جوتوبہ کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔‘‘

(سنن ابن ماجۃ، ابواب اقامۃ الصلوات، باب فی فرض الجمعۃ، الحدیث: ۱۰۸۱، ص ۲۵۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جلدی جلدی نیک بننے کی کوشش کے لئے جلدی جلدی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُری عادتوں سے نَجات **اور اچّھی نیّتوں** کی عادات نصیب ہوں گی، آیئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی ایک زبردست مَدَنی بہار سنتے ہیں:

شرابی کی توبہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ کھارادر کے مقیم اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: ہمارے علاقے میں ایک انتہائی **بدکردار شخص** رہائش پذیر تھا۔ وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے بہت **بدنام** تھا، لوگ اسے بہت **سمجھاتے** مگر اس کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔ دیگر برائیوں کے ساتھ ساتھ دن رات **شراب** کے نشے میں بدمست رہا کرتا۔ اس کے شب و روز بحرِ گناہ میں غوطہ زنی کرتے گزر رہے تھے کہ ایک دن کسی اسلامی بھائی نے اُسے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کی خوش نصیبی کہ وہ اجتماع میں شریک ہوگیا۔ جونہی

www.dawateislami.net

اِجتماع میں شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **سنتوں بھرا بیان** شروع ہوا وہ سراپا اِشتیاق بن گیا ۔جب رقت انگیز بیان کی تاثیر کانوں کے راستے اس کے دل میں اُتری تو وہاں سے **ندامت کے چشمے** پھوٹ نکلے جو آنکھوں کے راستے آنسوؤں کی صورت میں بہنے لگے۔ **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے سبب اس پر اتنی رِقّت طاری ہوئی کہ بیان کے ختم ہوجانے کے بعد بھی وہ بہت دیر تک سر جھکائے زاروقطار **روتا** رہا۔ پھر اس نے شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھ بیعت ہوکر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اس نے اپنے سابقہ **گناہوں سے توبہ** کرکے شراب کو ہمیشہ کے لیے تَرْک کرنے کا اِرادہ کرلیا۔ اچانک شراب چھوڑنے کی وجہ سے اس کی **طبیعت** شدید خراب ہوگئی، کسی نے مشورہ دیا کہ شراب یک دَم نہیں چھوڑی جاسکتی لہٰذا فی الحال تھوڑی بہت پی لیا کرو، تھوڑا سکون مل جائے گا پھر کم کرتے کرتے چھوڑ دینا، لیکن اس نے یہ غلط مشورہ نہ مانا شراب پینے سے **صاف انکار** کردیا اور تکلیفیں اٹھا کر شراب سے **چھٹکارا** پاہی لیا۔ پانچوں **نمازیں** مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کو اپنا معمول بنالیا اور چہرے پر سنت کے مطابق **داڑھی شریف** بھی سجالی۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول نے اُس اسلامی بھائی کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ وہ سنت کے مطابق **سفید لباس** میں ملبوس نظر آتے، ہفتے میں ایک دن علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شریک ہوتے۔ دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** کرنے کی بَرَکت

www.dawateislami.net

سے انہیں ایسی ملنساری نصیب ہوئی کہ جو کوئی ان سے ملتا، ان کا گرویدہ ہو جاتا۔

ایک دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی انہیں اسپتال میں داخل کروادیا گیا، کثرتِ قے واِسہال (دست) کی وجہ سے نڈھال ہوگئے۔ان کی حالت دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ شاید اب **صحت یاب** نہ ہوسکیں۔شام کے وَقْت اچانک بلند آواز سے **کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھا اور ان کی رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے **پرواز** کرگئی۔جب ان کے اِنتقال کی خبر علاقے میں پہنچی تو ان سے محبت رکھنے والا ہر اسلامی بھائی اُداس اور **مغموم** دکھائی دینے لگا۔ان کے جنازے میں کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔اُن کی نَماز جنازہ ان کے پیرومرشد، شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔اسلامی بھائی **مُرید کے جنازے پر مُرشد کی آمد** پر فرطِ رَشک سے اشکبار ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے

سال مکمل ہوجانے کے بعد ایک ساتھ **زکوٰۃ** دے دیجئے کیونکہ بتدریج یعنی تھوڑی تھوڑی کرکے دینے میں گناہ لازم آنے کے علاوہ دیگر آفتیں بھی ممکن ہیں۔ مثلاً ہوسکتا ہے کہ ایسا شخص زکوٰۃ نہ دینے کا **وبال** اپنی گردن پر لئے دنیا سے رُخصت

www.dawateislami.net

ہوجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آج ادائیگی کا جو پختہ اِرادہ ہے کل نہ رہے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

نیت میں فرق آجاتا

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک قَبائے نفیس بنوائی۔ طہارت خانے میں تشریف لے گئے، وہاں خیال آیا کہ اسے راہِ خدا میں دے دیا جائے، فوراً خادم کو آواز دی، قریبِ دیوار حاضر ہُوا۔ حضور نے قبائے معلّٰی اُتار کر دی کہ فلاں محتاج کو دے آؤ۔ جب باہَر رونق افروز ہُوئے تو خادم نے عَرض کی: ''اس دَرَجہ تَعْجِیْل (یعنی جلدی) کی وجہ کیا تھی؟'' فرمایا: ''کیا معلوم تھا باہَر آتے آتے **نیت میں فرق** آجاتا۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج۱۰ص ۸۴) **سبحان اللّٰہ!** یہ اُن کی احتیاط ہے جو اہلِ تقوٰی کی آغوش میں پلے اور طہارت و پاکیزگی کے دریا میں نہائے دُھلے ہیں۔ **اللّٰہ** تعالٰی ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ اولاد جوان ہوجائے تو جلد شادی کر دیجئے

اولاد کے جوان ہوجانے پر والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی نیک اور صالح خاندان میں شادی کر دیں۔ حضرت سیدنا ابنِ عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سَرْوَرِ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اپنے بیٹوں

www.dawateislami.net

اور بیٹیوں کا نکاح کرو، بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انہیں عمدہ لباس پہناؤ اور مال کے ذریعے ان پر اِحسان کرو تا کہ ان میں رَغْبَت کی جائے (یعنی ان کے لئے نکاح کے پیغام آئیں)۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، الحدیث ۴۵۴۲۴، ج۱۶، ص۱۹۱)

نکاح میں بلاوجہ تاخیر نہ کی جائے۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے ہاں لڑکے کی وِلادت ہو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے آداب سکھائے، جب وہ بالِغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، اگر بالِغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور لڑکا مبتلائے گناہ ہوا تو اس کا گناہ والد کے سر ہوگا۔'' (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، الحدیث ۸۶۶۶، ج۶، ص۴۰۱)

نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان اپنی اولاد کے نکاح میں بلاعُذر تاخیر کرنے والوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَرْوِی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب تمہیں کُفْو مل جائے تو تم اپنی بچیوں کا نکاح ان سے کر دو اور بچیوں کے معاملے میں ٹال مٹول (یعنی آج کل) مت کرو۔'' (کنز العمال، کتاب النکاح، الحدیث ۴۴۶۸۶، ج۱۶، ص۱۳۵)

مدینہ: کُفْو کا معنیٰ یہ ہے کہ مرد عورت سے نَسَب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ کفاءت صِرْف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی

www.dawateislami.net

ہو اس کا اِعتبار نہیں۔ کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے: نسب، اسلام، پیشہ، حریت، دیانت، مال۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب النکاح، ج۱، ص۲۹۰، ۲۹۱، وفتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے

مہمان (guest) کو کھانا کھلانا میزبانی کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے لیکن بعض نادان پُر تکلُّف کھانا تیار کروانے کی کوشش میں اتنی تاخیر کر دیتے ہیں کہ بھوک سے مہمان کا بُرا حال ہو جاتا ہے، یہی حال شادیوں میں کھانا کھلانے کا ہے، مہمانوں کو دیئے گئے وَقْت سے تین یا چار گھنٹے بعد کھانا فراہم کرنا بہت تکلیف دہ ہے کیونکہ شادی میں کھانے کی دعوت کی وجہ سے مہمان اپنے گھر سے بھی کھانا کھا کر نہیں آ سکتا، اس لئے شادی ہو یا گھریلو دعوت یا پھر گھر آئے مہمان کو کھانا پیش کرنے کا معاملہ! بلا وجہ تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

مجھے سالن کی خوشبو پسند ہے

ایک عِطْر فَروش کے گھر دوپہر کے وقت دو مہمان آ گئے۔ وہ کافی دیر اُن سے اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا مگر کھانا پیش کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ بھوک کے مارے مہمانوں کا برا حال تھا۔ آخرش باتوں باتوں میں عِطْر فَروش نے جب ایک مہمان سے پوچھا کہ آپ کو کونسی خوشبو پسند ہے؟ تو اس نے جواب میں کہا: سالن کی خوشبو۔ یہ سن کر عِطْر فَروش کی ہنسی چھوٹ گئی، چنانچہ اس نے جلدی سے ان کو کھانا پیش کر دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

﴿12﴾ کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے

کسی کو بُرائی میں مُبْتَلا دیکھ کر اَحسن انداز میں نَرمی اور شفقت کے ساتھ اس کی اِصلاح میں دیر نہ کیجئے کیونکہ بعض اوقات اِصلاح نہ کرنے کے نتائج بڑے بھیانک ہوتے ہیں، ایک حکایت ملاحظہ کیجئے:

کان نوچ ڈالا

ایک مرتبہ ایک مُجرِم کو تختہ دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ جب اس سے اسکی آخری خواہش پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی یہ خواہش پوری کردی گئی۔ جب ماں اس کے سامنے آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کان نوچ ڈالا۔ وہاں پر موجود لوگوں نے اسے سَرزَنش (یعنی تنبیہ) کی کہ نامعقول ابھی جبکہ تو پھانسی کی سزا پانے والا ہے تو نے یہ کیا حرکت کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے پھانسی کے اِس تختے تک پہنچانے والی یہی میری ماں ہے کیونکہ میں بچپن میں کسی کے کچھ پیسے چُرا کر لایا تھا تو اس نے مجھے ڈانٹنے کے بجائے میری حوصلہ افزائی کی تو میں سمجھا کہ یہ اچھا کام ہے اور یوں میں جرائم کی دنیا میں آگے بڑھتا چلا گیا اور اَنجام کار آج مجھے پھانسی دے دی جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ نمازِ جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے

حضرتِ سیِّدُنا حُصَیْن بن وَحْوَح انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت

www.dawateislami.net

ہے کہ بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حسنین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''عَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِجِیْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ اَهْلِهٖ جلدی کرو کہ مسلمان کے جنازے کو روکنا نہ چاہئے کہ مسلمان کی لاش اس کے گھر میں پڑی رہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، ج ۳ ص ۲۶۸، حدیث ۳۱۵۹)

جلدی دَفن کردو

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: ''اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ یعنی جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے نہ روکو اور جلدی دَفن کو لے جاؤ۔'' (المعجم الکبیر، ج ۱۲ ص ۳۴۰ حدیث ۱۳۶۱۳)

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں: ''اگر روزِ جمعہ پیش از جمعہ (یعنی جمعہ کی نماز سے پہلے) جنازہ تیار ہوگیا جماعتِ کثیرہ کے اِنتظار میں دیر نہ کریں پہلے ہی دَفن کردیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اس کے خلاف رائج ہے، جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعتِ کثیر کے اِنتظار میں روکے رکھے ہیں اور نِرے جُہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں، کوئی کہتا ہے: میّت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوجائے، کوئی کہتا ہے: نماز کے بعد دَفن کریں گے تو میّت کو ہمیشہ جمعہ ملتا

www.dawateislami.net

رہے گا۔ یہ سب بے اصل وخلافِ مقصدِ شَرع ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۹ ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ حق تلفی کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 62 صفحات پر مشتمل رسالے ''ظُلْم کا انجام'' کے صفحہ 7 پر ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمد مختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: ''میری اُمّت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہوجائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔'' (صحیح مُسلِم ص۱۳۹۴ حدیث۲۵۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب گھبرا کر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجُوع کرلیجئے، سچی توبہ کرلیجئے اور ٹھہرئے! بندوں کی حق تلفی کے مُعامَلے میں بارگاہِ الٰہی

www.dawateislami.net

عزوجل میں صِرْف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو جو حُقُوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو معاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اور طنز بازی کی، دل آزار نقلیں اُتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گُھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شَرْعی ایذاء کا باعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً معاف کروالیجئے، اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہوجائے گی تو خُدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد آپ کی نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گناہ آپ کے سر ڈالدیگا اُس وَقْت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن (Position)'' کی دھجیاں تو اُس وَقْت اڑیں گی اور آہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے قدموں میں گرکر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتَحتوں کے پاؤں پکڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گڑگڑا کر، ان کے آگے خود کو ذلیل کرکے آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل کرنے کی سعی فرمالیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجِزی

www.dawateislami.net

کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

(شُعَبُ الایمان ج۶ ص ۷۹۲ حدیث ۹۲۲۸) (ظُلم کا انجام، ص ۵ تا ۲۵)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
بچانا ظلم وستم سے مجھے سدا یارب (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی مبارک زندگی میں نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت، تاجدارِ نُبُوَّت، شَہَنشاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دو مرتبہ **جنّت** خریدی، ایک مرتبہ ''بیرِ رُومہ'' (ایک کنویں کا نام) یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وَقف کر کے اور دُوسری بار ''جَیْشِ عُسْرَت (غزوہ تبوک)'' کے موقع پر۔ چُنانچہ سُنَنِ ترمذی میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن خَبَّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: کہ میں بارگاہِ نَبَوی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں حاضِر تھا اور **حُضور اکرم، نورِ مُجَسَّم**، رسولِ محترم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ **مُحتَشَم**، سراپا جُود وکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کو ''جَیْشِ عُسْرَت'' (یعنی غزوۂ تبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرشاد فرما رہے تھے۔ حضرتِ **سیِّدُنا عُثمان بن عَفّان** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُٹھ کر عَرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **پالان** اور دیگر **مُتَعَلِّقہ** سامان سَمیت **سو اُونٹ** میرے ذِمّے ہیں۔ حُضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً فرمایا۔ تو **حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی** رضی اللہ تعالٰی عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں تمام سامان سَمیت **دوسو اُونٹ** حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دو جہاں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پھر تَرغیباً اِرشاد فرمایا تو **حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مع سامان **تین سو اُونٹ** اپنے ذمّے قَبول کرتا ہوں۔

راوِی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور، مدینے کے تاجور، شافِعِ مَحشر، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سن کر منبرِ مُنوَّر سے نیچے تشریف لاکر دو مرتبہ فرمایا: ''آج سے **عثمان** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جو کچھ کرے اس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔''

(سُنَنُ التِّرمِذی ج۵ ص۳۹۱ حدیث ۳۷۲۰)

اِمامَ الاَسخیاء! کردو عطا جذبہ سخاوت کا!
نکل جائے ہمارے دل سے حُبِّ دولتِ فانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

950 اُونٹ اور 50 گھوڑے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دیکھا گیا ہے بعض حضرات دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ لکھوا دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے

www.dawateislami.net

تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں !مگر قربان جائیے محبوبِ مصطَفٰے ،سیِّدُ الْاَسخیاء،عثمانِ باحیا رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جُودوسخا پر کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے اِعلان سے بَہُت زیادہ چندہ پیش کیا چُنانچِہ مُفسّرِ شَہیر، حکیمُ الامّت ،حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اِعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقت آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے 950 اُونٹ ،50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں ۔پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلی بار میں ایک 100 کا اِعلان کیا، دُوسری بار 100 اونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا، (یوں) کُل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۳۹۵)

مجھے گر مل گیا بحرِ سخا کا ایک بھی قطرہ
مِرے آگے زمانے بھر کی ہوگی ہیچ سلطانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَد ترسے عزیز تر بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کے کاموں کا شوق بڑھانے کیلئے ،تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہئے ،نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے ،سنتوں پر عمل کرتے رہئے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے اور

www.dawateislami.net

اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد'' مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** سنتے ہیں: **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 22 سال) کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں کم عُمری ہی سے **بُرے دوستوں** کی صحبت میں پڑ گیا۔ اُنہوں نے مجھے اپنے رنگ میں رنگ لیا، یوں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا کردار **بگڑتا** چلا گیا۔ میں اب **شراب** پینے لگا تھا، ہیروئن کا **نشہ** بھی کرتا تھا۔ محلے کے چند نوجوان بھی میرے پاس اُٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے **نشے کی عادت** میں مبتلاء ہو گئے۔ چنانچہ سارے محلّہ والے مجھ سے **بیزار** تھے۔ اگر محلے کا کوئی لڑکا میرے ساتھ ہوتا تو اس کے گھر والے آکر مجھے **مارتے**، گالیاں بھی دیتے اور کہتے: ''**خبردار!** اب میرے بیٹے یا میرے بھائی کو اپنے ساتھ نہ رکھنا۔'' گھر والے بھی مجھے بُرا بھلا کہتے، سمجھاتے، مگر میں ٹس سے مس نہیں ہوتا تھا۔ تنگ آکر اُنہوں نے مجھے گھر سے **نکال** دیا کہ اس کو کچھ تو اپنی **غلطی** کا احساس ہو مگر مجھے اپنی غلطی کا احساس کیونکر ہو سکتا تھا؟ میرے دل ودماغ پر تو **نشے کا سُرور** چھایا ہوا تھا۔ آخر کار میری حالت ایسی ہو گئی کہ میں ٹھیک سے چل بھی نہیں سکتا تھا۔ **فکرِ آخرت** تو دُور کی بات، مجھے تو دُنیا کی فکر بھی نہیں رہی تھی۔ اپنے **رب**

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے کرتے شاید میں نشے کی حالت میں اس دُنیا سے رُخصت ہوجاتا مگر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اور **دعوتِ اسلامی** پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کا نزول ہو کہ انہوں نے مجھے **تباہی کے گڑھے** سے نکال کر **جنت میں لے جانے والے** راستے پر گامزن کردیا۔ **ہوا یوں** کہ ایک روز میں لڑکھڑاتا ہوا کہیں جارہا تھا کہ کسی نے بڑی **نرمی** سے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے روکا۔ میں نے بمشکل نگاہ اٹھا کر دیکھا تو یہ بڑی عمر کے ایک **باریش** اسلامی بھائی تھے جنہوں نے **سفید لباس** پہنا ہوا تھا اور ان کے سر پر **سبز عمامہ** بھی تھا۔ انہوں نے انتہائی **شفقت** سے میری خیریت دریافت کی۔ میں نے زندگی میں پہلی بار ایسی **اپنائیت** پائی تو بڑا اچھا لگا۔ مختصر سی گفتگو کے بعد یہ اسلامی بھائی مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور ناشتہ کرایا۔ ایسا **محبت** بھرا برتاؤ تو میرے ساتھ کبھی گھر والوں نے بھی نہیں کیا تھا۔ ان کی شفقتیں دیکھ کر سبز عمامے والوں کی **محبت** میرے دل میں گھر کرنے لگی۔ اس اسلامی بھائی نے مجھ پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی برکتوں کے بارے میں بتایا اور مجھے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ میں پہلے ہی متأثر ہو چکا تھا لہٰذا میں نے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی نیت کی۔ پھر میں نے مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا۔ مَدَنی قافلے میں سفر کے دوران **شرکائے قافلہ** کے حُسنِ اخلاق اور شفقتوں کی بارش نے میرے دل کی گندگی کو دھو کر اُجلا اُجلا کردیا۔ ان کی محبتیں دیکھ کر میری آنکھیں بھیگ جاتیں کہ میں وہ **بُرا بندہ** ہوں جسے اپنے گھر والے بھی قبول کرنے کو تیار نہیں۔ میں نے ان خیالات کا اظہار جب ایک اسلامی بھائی سے کیا تو

www.dawateislami.net

انہوں نے یہ کہتے ہوئے مجھے اپنے سینے سے لگالیا کہ جس کو دنیا برا بھلا کہتی ہے **دعوتِ اسلامی** والے **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں۔ محبت کے مزید جام پینے کے لئے میں وہیں سے 12 دن کیلئے **مدنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ جب میں مَدَنی قافلے سے واپس آیا تو میرے سر پر **سبز عمامہ** تھا اور جسم پر صاف ستھرا سنّت کے مطابق **سفید لباس** تھا اور چہرے پر **داڑھی شریف** نمودار ہوچکی تھی۔ **محلے** والے مجھے اس **مَدَنی حلیے** میں دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ وہی لڑکا ہے جس سے پورا محلّہ بیزار تھا۔ میں اپنے گناہوں سے **توبہ** کر کے واپس آیا تھا لہٰذا اہلِ محلّہ اور گھر والوں نے بھی مجھے **قبول** کرلیا۔ مَدَنی ماحول کی مجھے ایسی **برکتیں** نصیب ہوئیں کہ کل جو مجھے **منہ لگانے** کو تیار نہ تھے اور اپنے بچوں کو میرے پاس بیٹھنے سے روکتے تھے آج وہی لوگ اپنی اولاد کو میری (یعنی ایک دعوتِ اسلامی والے کی) صحبت میں رہنے کی **تاکید** کرتے ہیں۔ **دعوتِ اسلامی** نے مجھے گویا نئی زندگی عطا کی ہے چنانچہ میں نے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کاموں** کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	کنزالایمان ترجمۂ قرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
2	التفسیر الکبیر	امام محمد بن عمر فخر الدین رازی	داراحیاء التراث العربی بیروت
3	تفسیر بیضاوی	امام عبد اللّٰہ ابو عمر بن محمد الشیرازی	دار الفکر بیروت
4	تفسیر مدارک التنزیل	امام عبد اللّٰہ بن احمد النسفی	دار المعرفۃ بیروت
5	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی	کوئٹہ
6	تفسیر الکمالین	الشیخ سلام اللّٰہ الدھلوی	لکھنؤ، ھند
7	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	مکتبۃ المدینۃ باب المدینہ
8	صحیح البخاری	امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
9	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری	دار ابن حزم بیروت
10	سنن الترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی	دار الفکر بیروت
11	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب نسائی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
12	سنن ابی داوٗد	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی	دار احیاء التراث العربی بیروت
13	سنن ابن ماجه	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن یزید ابن ماجه	دار المعرفۃ بیروت
14	الموطأ	امام مالک بن انس	دار المعرفۃ بیروت
15	الادب المفرد	امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری	طشقند
16	المستدرک	امام محمد بن عبد اللّٰہ الحاکم النیشاپوری	دار المعرفۃ بیروت
17	السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین البیھقی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
18	المسند	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
19	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	داراحیاء التراث العربی بیروت
20	المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	دار الفکر بیروت
21	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر السیوطی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
22	الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
23	شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود البغوی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
24	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن الحسین البیھقی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
25	کنز العمال	امام علی بن حسام الدین الھندی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
26	نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی	برکاتی پبلشرز کراچی
27	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان القاری	دار الفکر بیروت
28	مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور

www.dawateislami.net

29	الدر المختار	علامه علاء الدين محمد بن علي حصكفي	دار المعرفة بيروت
30	رد المحتار	علامه سيد محمد امين ابن عابدين شامي	دار المعرفة بيروت
31	البحرالرائق	علامه محمد بن حسين القادري الحنفي	كوئٹه
32	الفتاوى الهندية	ملا نظام الدين وعلمائے هند	دار الفكر بيروت
33	الفتاوى الحديثية	علامه احمد بن علي الهيتمي الشافعي	داراحياء التراث العربي بيروت
34	حاشية الطحطاوي	علامه سيد احمد الطحطاوي الحنفي	كوئٹه
35	فتاوىٰ رضوية(مخرجه)	اعلىٰ حضرت امام احمد رضا بن نقي علي خان	رضا فاؤنڈيشن لاهور
36	فتاوى افريقه	اعلىٰ حضرت امام احمد رضا بن نقي علي خان	نوري كتب خانه لاهور
37	بهار شريعت	علامه مفتي محمد امجد علي اعظمي	مكتبة المدينه باب المدينه
38	ملفوظاتِ اعلىٰ حضرت	شهزادۂ اعلىٰ حضرت محمد مصطفى رضا خان	مكتبة المدينه باب المدينه
39	نماز كے احكام	امير اهلسنت حضرت علامه محمد الياس عطارقادري مدظله العالي	مكتبة المدينه باب المدينه
40	رفيق الحرمين	امير اهلسنت حضرت علامه محمد الياس عطارقادري مدظله العالي	مكتبة المدينه باب المدينه
41	نماز ميں لقمه دينے كے مسائل	مولانا علي اصغر العطاري المدني	مكتبة المدينه باب المدينه
42	فضل الصلاة على النبي	القاضي الجهضمي	المكتبة الشاملة
43	كشف المحجوب	علامه علي بن عثمان(المعروف داتا گنج بخش)	مركز الاولياء لاهور
44	احياء علوم الدين	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعي الغزالي	دار صادر بيروت
45	اتحاف السادة المتقين	سيد محمد بن محمد حسيني زبيدي	دارالكتب العلمية بيروت
46	كيميائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعي الغزالي	تهران ،ايران
47	منهاج العابدين	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعي الغزالي	دارالكتب العلمية بيروت
48	آداب الشرعية	محمد بن مفلح حنبلي	المكتبة الشاملة
49	الزواجرعن اقتراف الكبائر	علامه احمد بن محمد المكي الهيتمي	دار المعرفة بيروت
50	تنبيه الغافلين	امام ابو الليث نصر بن محمد السمرقندي	پشاور
51	بحر الدموع	علامه ابو الفرج عبد الرحمٰن علي الجوزي	دار الفجر دمشق
52	گلستان سعدي	مصلح الدين سعدي شيرازي	ايران
53	تعليم المتعلم	امام برهان الاسلام زرنوجي	مكتبة المدينه باب المدينه
54	فضائلِ دعا	مصنف:رئيس المتكلمين مولانا نقي علي خان شارح:اعلىٰ حضرت امام احمد رضا بن نقي علي خان	مكتبة المدينه باب المدينه
55	فيضان سنت(جلد اول)	امير اهلسنت حضرت علامه محمد الياس عطارقادري مدظله العالي	مكتبة المدينه باب المدينه
56	ابلق گھوڑے سوار	امير اهلسنت حضرت علامه محمد الياس عطارقادري مدظله العالي	مكتبة المدينه باب المدينه
57	ظلم كا انجام	امير اهلسنت حضرت علامه محمد الياس عطارقادري مدظله العالي	مكتبة المدينه باب المدينه
58	علم وحكمت كے 125مدني پھول	المدينة العلمية	مكتبة المدينه باب المدينه

www.dawateislami.net

59	جامع بیان العلم وفضله	امام ابو عمر یوسف بن عبد اللّٰہ القرطبی	دارالکتب العلمیة بیروت
60	نصاب التجوید	المدینة العلمیة	مکتبة المدینه باب المدینه
61	تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی	دار الفکر بیروت
62	الطبقات الکبری	علامه عبد الوهاب بن احمد الشعرانی	دار الفکر بیروت
63	المدخل	علامه ابوعبدالله محمد بن محمدالعبدری المالکی	المکتبة العصریة
64	وفیات الاعیان	علامه احمد بن محمد	دارالکتب العلمیة بیروت
65	سیرت عمر بن العزیز	علامه عبدالرحمٰن بن جوزی	دارالکتب العلمیة بیروت
66	سیرت ابن عبدالحکم	علامه عبداللّٰه بن عبدالحکم	المکتبة الوهبه
67	بدائع السلک فی طبائع الملک	ابن الازرق	المکتبة الشاملة
68	تذکرة الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری	انتشارات گنجینه تهران
69	روحانی حکایات	علامه عبد المصطفی اعظمی	رومی پبلیکیشنز لاهور
70	حیاتِ اعلی حضرت	ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بهاری	مکتبة المدینه باب المدینه
71	وسائلِ بخشش	امیر اهلسنت حضرت علامه محمد الیاس عطار قادری مدظله العالی	مکتبة المدینه باب المدینه

مدنی پھولوں کا گلدستہ

ہماری ساری توجُّہ دنیا بہتر بنانے کے لئے حصولِ مال پر مَرکوز ہوتی ہے مگر ہماری ساری ترجیحات اس وقت دَھری کی دَھری رہ جاتی ہیں جب ہم تنگ وتاریک قبر میں جاسوتے ہیں۔

ہم مال خرچ کرنے سے پہلے کم از کم ایک بار ضرور سوچتے ہیں حالانکہ مال دوبارہ مل جاتا ہے لیکن وقت صَرْف کرتے ہوئے ایک بار بھی نہیں سوچتے حالانکہ یہ دوبارہ نہیں ملتا۔

عمل کی عمارت عِلْم کی بنیاد پر تعمیر ہوتی ہے، علم جتنا مضبوط ہوگا عمل کی عمارت بھی اتنی ہی پائیدار بنے گی۔

www.dawateislami.net

مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اِصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ 34 کُتُب و رسائل

01.....غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106) 02.....تکبر (کل صفحات:97)

03.....فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87) 04.....بدگُمانی (کل صفحات:57)

05.....تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33) 06.....نور کا کھلونا (کل صفحات:32)

07.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش (کل صفحات:49) 08.....فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

09.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32) 10.....ریاکاری (کل صفحات:170)

11.....قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262) 12.....عشر کے احکام (کل صفحات:48)

13.....توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124) 14.....فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)

15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) 16.....تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

17.....کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات:63) 18.....ٹی وی اور موویٔ (کل صفحات:32)

19.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) 20.....مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

21.....فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120) 22.....شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)

23.....نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39) 24.....خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)

25.....تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100) 26.....انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

27.....آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62) 28.....قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

29.....فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325) 30.....ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

31.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) 32.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

33.....آدابِ مرشدِ کامل (مکمل 5 حصے) (کل صفحات:275)

34.....حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)

www.dawateislami.net



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثوابِ سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شیخ مسجد بکھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرور آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632525
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پولیس لائن مسجد غوثیہ بوسن روڈ۔ فون: 061-4511192
- اسلام آباد: کاغذی روڈ بالمقابل نوید مسجد ترنول بائی پاس۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کالی چوک اٹک روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبہار نمبر 1 اندر ضریف روڈ۔
- خان بیلہ: ڈاکخانہ چوک اعظم کنارہ روڈ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چوک بازار سازہ MCB۔ فون: 0244-462145
- سکھر: فیضانِ مدینہ پیر اچ روڈ۔ فون: 071-5619195
- کوئٹہ: فیضانِ مدینہ شالیمار روڈ کوئٹہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ حبیب (سرگودھا): فیضانِ مدینہ بائی پاس روڈ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net



”قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا“

قبر میں آنے والا دوست



- وفادار کون؟ 11
- موت کو یاد کرنے کا فائدہ 27
- قبر کو جہنم کا گڑھا بنانے والے اعمال 35
- لُوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام 47
- سود خور کی ہلاکت 56
- قبر کو جنت کا باغ بنانے والے اعمال 61
- عذاب قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب 89



مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

MC 1286

''قَبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا''

(اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب ج ٤ ص ٢٠١، الحدیث ٤١١٥)

قَبر میں آنے والا دوست

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب: قبر میں آنے والا دوست
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)
سنِ طباعت: ۸محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق 14دسمبر 2010ء
ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ:---------- حوالہ:---------

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''قبر میں آنے والا دوست''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

14 - 12 - 2010

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''عذابِ قبر برحق ہے'' کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''13 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ ۝ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۲۴۹۵، ج۶، ص ۵۸۱)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا۔ ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجِم کتب
(٥) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت

اِمامِ اَہلسنّت،عظیم البَرَکت،عظیمُ المرتبت،پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہرممکن تعاون فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہرعملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	9	ابھی سے تیاری کر لیجئے	33
وفادار کون؟	11	جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا	35
ہم کس پر مہربان ہیں؟	12	قبر کو جہنم کا گڑھا بنانے والے اعمال	35
پیچھے کیا چھوڑا؟	13	چغل خوری	35
اہل وعیال کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے	14	قبر میں آگ بھڑک رہی تھی	36
اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا بدنصیب	14	غیبت	37
قیامت کے دن اہل وعیال کا دعویٰ	15	غیبت کسے کہتے ہیں؟	38
کیوں روتے ہو؟	16	اکثریت غیبت کی لپیٹ میں ہے	38
عمل نے کام آنا ہے	18	نماز نہ پڑھنا	39
مردے کی حسرت!	19	سیاہ خچر نما بچھو	40
نیک وبد دونوں کو حسرت ہوگی	20	والدین کی نافرمانی	41
ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں	21	رینگنے والا گدھا	42
دھوکے میں نہ رہئے	21	کن باتوں میں اطاعت کی جائے گی؟	43
قبر کی پکار	23	زکوٰۃ نہ دینے کا وبال	43
تنہائی ہی کافی ہے	24	گنجا سانپ گلے میں ڈال دیا جائے گا	45
دنیا سے جانے والوں کو یاد کیجئے	25	عذابات کا دردناک نقشہ	45
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے	26	زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟	47
موت کو یاد کرنے کا فائدہ	27	لوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام	47
اپنی موت کو یاد کیجئے	27	شراب، زنا، غیبت، جھوٹی قسمیں کھانا	
ہم پر کیا گزرے گی؟	29	اور روزہ نہ رکھنا	48
مردے کے صدمے	30	شرابی کا انجام	49
قبر والے کس پر رشک کرتے ہیں؟	32	خنزیر نما مردہ	49

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
آگ کی کیلیں	50	بدعقیدگی سے توبہ	66
آگ کی لپیٹ میں	50	مسجد روشن کرنے کی فضیلت	69
جوانی میں توبہ کا انعام	50	مریض کی عیادت	70
پیشاب سے نہ بچنا	51	عیادت کے مدنی پھول	70
ملاوٹ کرنے کی سزا	51	مریض کے لئے ایک دعا	71
ملاوٹ کا شرعی حکم	52	مدنی انعامات اور عیادت	71
غسلِ جنابت میں تاخیر	54	سورۂ ملک پڑھنے کا انعام	73
غسلِ جنابت میں تاخیر کب حرام ہے؟	54	قبر میں سورۂ ملک پڑھی جارہی تھی	73
جنابت کی حالت میں سونے کے احکام	55	قبر میں فرشتہ قرآن پڑھائے گا	74
سود خور کا انجام	56	سورۂ یٰس شریف کی برکت	74
مردہ اٹھ بیٹھا	57	سورۂ سجدہ شفاعت کرے گی	74
ماں سے زنا کرنے والا	58	سورۂ زِلزال پڑھنے کی برکتیں	75
پیٹ میں سانپ	58	سورۂ اخلاص پڑھنے کا فائدہ	76
مسجد میں ہنسنا	59	شبِ جمعہ کا دُرُود	76
لذت پر نہیں ہلاکت پر نظر رکھئے	59	قبر کی غم گسار	76
قبر کو جنت کا باغ بنانے والے اعمال	61	تہجد کا نور	77
نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ	62	ایک ہزار انوار	78
مجھے نماز پڑھنے دو	63	نیکی کی دعوت	79
قبر میں نماز پڑھنے والے بزرگ	64	مُبلّغین کی قبریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ	
دو اندھیرے دور ہوں گے	64	جگمگائیں گی	79
خوشبودار قبر	65	دنیا میں مصیبت اٹھانا	80
قبر میں تلاوت کرنے والے بزرگ	65	لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا انعام	80
صبر کے انوار	66	ایصالِ ثواب	81

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
زندوں کا تحفہ	81	قبر میں خوشخبری پانے والوں کی حکایات	91
''کرم'' کے تین حُروف کی نسبت سے		کلمۂ شہادت کی تصدیق کرنے والے	
ایصالِ ثواب کی 3 حکایات	82	کی بخشش ہوگئی	91
باغ صدقہ کردیا	82	اذان کے جواب کی فضیلت	93
فسادی کی مغفرت	82	3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے	93
روزانہ ایک قرآنِ پاک ایصالِ ثواب		اذان واِقامت کے جواب کا طریقہ	94
کرنے والا نوجوان	83	سورۂ کہف کی تلاوت کی برکت	96
صدقہ دینے سے قبر کی گرمی دور ہوتی ہے	84	قبر میں لائبریری	97
راہِ خدا میں خرچ کیجئے	84	شَیخَین کے دیوانے کی نجات	97
اپنے صدقات دعوتِ اسلامی کو دیجئے	85	اولیاء کے نام لیوا کی نجات	97
ختم نہ ہونے والے 7 اعمال	86	بیشک مجھے دو جنتیں عطا کی گئیں	98
علم قبر میں ساتھ رہے گا	86	درجات میں فرق	100
اولاد کو علمِ دین سکھانے کی برکت	86	مفتیِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی	101
مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا		قبر میں میت کے ساتھ تبرکات رکھئے	104
ثواب	87	حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ	
کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے کے		عنہ کی وصیت	104
چند کام	88	تبرکات رکھنے کا طریقہ	105
عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش		قبر پر تلقین کا طریقہ	105
نصیب	89	قبر پر اذان دیجئے	106
شہید عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے	89	کفن کیلئے تین انمول تحفے	107
پیٹ کے مرض میں مرنے والا	90	ماخذ مراجع	109
جمعہ کے دن فوت ہونے والا	90	المدینۃ العلمیۃ کی کتب ورسائل	111
قبر میں وحشت نہ ہوگی	91		

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قبر میں آنے والا دوست

شیطان آپ کو لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ کتاب پڑھ لیجئے، قبر وحشر کی تیاری کا ذہن بنے گا، ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دُرُود شریف کی فضیلت

بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین، سرورِ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج۱ ص۲۵۰ حدیث ۴۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہا سے مَروی ہے کہ ایک دن نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دریافت فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ تمہاری، تمہارے اہل وعِیال، مال اور اَعمال کی مثال کیسی ہے؟'' عَرض کی: ''**اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ** یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا:

''تمہاری، تمہارے اہل وعَیال، مال اور اَعمال کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کے تین بھائی ہوں، جب اُس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اور ایک سے کہے: ''تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟'' وہ جواب دے: ''میں تمہارے لیے اِتنا کر سکتا ہوں کہ فِی الْحَال تمہاری تیمارداری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات وضروریات کو پورا کروں پھر جب تمہارا اِنتقال ہو جائے تو تمہیں غُسْل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں تو کبھی کوئی اور شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اُس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔'' یہ بھائی درحقیقت اُس شخص کے **اہل وعَیال** ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان سے پوچھا: ''اِس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' عرض کی: ''**یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم اِس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔'' آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کلام جاری رکھتے ہوئے اِرشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: ''تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: ''میں اُس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دُنیا سے رُخصت ہو گے ہمارے راستے جُدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دُنیا میں رہ جاؤں گا۔'' یہ بھائی اصل میں اُس شخص کا **مال** ہے، اِس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضوَان نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہم اِسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔'' مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: ''یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل وعیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟'' وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: ''میرے بھائی! میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب یومِ حساب آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اُسے وَزن دار کردوں گا۔'' یہ اُس کا **عمل** ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! یہ تو بہت اچھا **دوست** ہے۔'' حُضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْاَمْرُ هٰكَذَا یعنی یہی حقیقت ہے۔'' (کنزالعمال، کتاب الموت، ج ۱۵، ص ۳۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وفادار کون ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک آسان مثال کے ذریعے عمل کی اہمیّت کو بیان فرمایا۔ یقیناً مال، اہل وعیال اور اَعمال میں سے ہمارا سب سے وفادار دوست

''عمل'' ہے جو قبر و حشر میں بھی ہمارا مددگار رہوگا۔

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سرہانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے

ہم کس پر مہربان ہیں؟

انسان وفادار دوست کا قدردان اور اُسی پر زیادہ مہربان ہوتا ہے، اِسی بات کے پیشِ نظر ہمیں زیادہ اہمیت ''قبر و حشر میں کام آنے والے دوست'' یعنی عمل کو دینی چاہئے تھی مگر افسوس! ایسا نہیں ہے، ہم میں سے کچھ لوگ **مال** کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں حالانکہ یہ اس وقت تک ہمارا ساتھ دیتا ہے جب تک ہماری سانسیں بَحال ہیں، آنکھیں بند ہوتے ہی ہمیں چھوڑ کر ہمارے وارِثوں کے پاس چلا جاتا ہے اور قبر میں ''پُھوٹی کوڑی'' بھی ہمارے ساتھ نہیں جاتی کیونکہ **کَفَن** میں تھیلی ہوتی ہے نہ قبر میں تجوری! ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کے لئے **مال** کی اہمیت سے انکار نہیں مگر آج ہماری غالِب اکثریت مال و دولت کی مَحَبَّت میں ایسی گرفتار ہے کہ زیادہ سے زیادہ **مال** کمانے کی دُھن میں حرام و ناجائز ذرائع بے دریغ استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً **رِشوت** اور سُود کا لین دین کیا جاتا ہے، **ذخیرہ اَندوزی** کی جاتی ہے، زمینوں پر **قبضے** کئے جاتے ہیں، لوگوں کے **قرضے** دبائے جاتے ہیں، اَمانت میں **خِیانت** کی جاتی ہے، **وَقْف** کے اَموال میں **غَبن** و بُرد کی جاتی ہے، **چوری** کی جاتی ہے، **ڈاکہ** مارا جاتا ہے، چِٹھیاں بھیج کر لوگوں سے **بھتہ** وصول کیا جاتا ہے، مالداروں کو تاوان کی خاطر **اِغوا** کیا جاتا ہے، اَلْغَرض تجوری کو روپے پیسے اور سونا چاندی سے بھرنے کے لئے نامۂ اعمال کو خُوب

گناہوں سے بھرا جاتا ہے۔ایسا کرنے والوں کے دل ودماغ پر حرص ولالچ کا اتنا غلبہ ہوجاتا ہے کہ اُنہیں یہ اِحساس تک نہیں ہوتا کہ ایک دن سب یہیں چھوڑ جانا ہے، جیسا کہ

پیچھے کیا چھوڑا؟

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً مَروِی ہے: ''جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں کہ اِس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: اِس نے پیچھے کیا چھوڑا؟'' (شعب الایمان ،الحدیث ۱۰۴۷۵،ج۷،ص ۳۲۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی مرتے وقت اُس کے وارِثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فِکْر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جارہا ہے؟ اور جو ملائکہ (یعنی فِرشتے) اس کی قبضِ رُوح وغیرہ کے لیے آتے ہیں وہ اُس کے اَعمال وعقائد کا حساب لگاتے ہیں۔''

(مراٰۃ المناجیح،ج۷،ص۸۴)

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا　　آخِرت میں مال کا ہے کام کیا
دل سے دنیا کی مَحَبَّت دور کر　　دل نبی کے عِشق سے معمور کر

لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے
بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے

(وسائلِ بخشش،ص ۳۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اہل وعیال کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے

ہم دُنیا میں تنہا آئے تھے اور تنہا ہی لَوٹ جائیں گے، لیکن اس دنیا میں ہم تنہا نہیں رہتے بلکہ بہت سے اَفراد مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، عزیز واَقارب اور دوست اَحباب وغیرہ ہماری زندگی کا حصہ ہوتے ہیں، وہ ہمارا اور ہم ان کا خیال رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہئے کیونکہ شریعت نے بھی ان کے حُقُوق بیان کئے ہیں۔ فطری طور پر ہمیں ان سے مَحَبَّت ہوتی ہے مگر اکثر لوگ اپنے اہل وعیال کی مَحَبَّت میں ایسا گُم ہوجاتے ہیں کہ پھر انہیں قبر یاد رہتی ہے نہ میدانِ مَحشر، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مُؤَذِّن نَماز کے لئے بُلا رہا ہوتا ہے مگر یہ گھر والوں سے خوش گپیوں میں ایسے مگن ہوتے ہیں کہ بھری مَحفِل چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کرنے کو اِن کا جی نہیں چاہتا، ان کے بچوں کا کسی کے بچوں سے جھگڑا ہوجائے تو اپنی اولاد کا قُصُور ہونے کے باوجود معافی مانگنے کے بجائے تُو تکار بلکہ مار دھاڑ پر اُتر آتے ہیں، شریعت عورت سے پردے کا تقاضا کرتی ہے مگر یہ اپنے شوہر کو راضی رکھنے کے لئے بے پردگی کا اِشتہار بن کر رہ جاتی ہے، اسی طرح بعض نادان اپنے گھر والوں کی فرمائشیں اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مالِ حرام کا وَبال بھی اپنے سر لے لیتے ہیں جو کہ سَراسر خسارے کا سودا ہے، چُنانچِہ

اپنے آپ کو ھلاکت میں ڈالنے والا بدنصیب

ہمارے پیارے آقا، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مؤمن کو اپنا دین

بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو اس وقت روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اُسے مال کی کمی کا طعنہ دیں گے تو آدمی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔'' (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک ہوا)

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی العزلۃ لمن لایا من ...الخ رقم ۱۶، ج۳، ص ۲۹۹)

اپنے گھر والوں کو حرام کما کر کھلانے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ میدانِ محشر میں کہ جہاں ایک ایک نیکی کی سخت حاجت ہوگی، یہی ''اپنے'' اس سے کیا سُلوک کریں گے؟ یہ جاننے کے لئے نیچے دی گئی روایت بار بار پڑھئے، چُنانچہ

قیامت کے دن اھل و عیال کا دعوٰی

مَروی ہے کہ مرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد ہے، مگر یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق لے کر دے، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دینی اُمور نہیں سِکھائے اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہیں

تھا۔'' چنانچہ اُس شخص سے اُن کا بدلہ لیا جائے گا۔'' **ایک** اور روایت میں ہے کہ ''بندے کو **میزان** کے پاس لایا جائے گا، فِرِشتے **پہاڑ** کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس سے اس کے **عَیال** کی خبر گیری اور خدمت کے بارے میں سوال ہوگا اور **مال** کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ حتی کہ اُس کے تمام **اعمال** اُن کے مطالبات میں خرچ ہو جائیں گے اور اس کے لئے کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، اُس وقت **فرشتے** آواز دیں گے: ''**یہ وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے اہل وعَیال لے گئے اور وہ اپنے اعمال کے ساتھ گروی ہے۔**''

(قوت القلوب، باب ذکر التزویج الخ، ج ٢ ص ٤٧٨، ٤٧٩)

ہماری بِگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یارب
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ٥٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیوں روتے ہو؟

ایک شخص شدید بیمار تھا، ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں کچھ ہی دیر کا مہمان ہے۔ اس کے بچے، زوجہ اور ماں باپ اِرد گرد کھڑے آنسو بہا رہے تھے۔ اس نے اپنے والد سے پوچھا: ''ابا جان! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟'' کہنے لگے: ''میرے جِگر کے ٹکڑے! جدائی کا غم رُلا رہا ہے، تمہارے مرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟'' اس شخص

نے اپنی والدہ سے پوچھا: ''پیاری امّی جان! آپ کیوں رو رہی ہیں؟'' ماں نے جواب دیا: ''میرے لال! دنیا سے تیری رُخصتی کا سوچ کر رو رہی ہوں، میں تیرے بغیر کیسے رہ پاؤں گی؟'' پھر اپنی بیوی سے پوچھا: ''تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟'' اس نے بھی کہا: ''میرے سَرتاج! آپ کے بغیر ہماری زندگی اَجِیرن ہوجائے گی، جُدائی کا غم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟'' پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قریب بلایا اور پوچھا: ''میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟'' بچے کہنے لگے: ''آپ کے وِصال کے بعد ہم یتیم ہوجائیں گے، ہمارے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟'' ان سب کی یہ باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگا: ''تم سب اپنی دنیا کے لئے رو رہے ہو، تم میں سے ہر شخص میرے لئے نہیں بلکہ اپنا نفع ختم ہوجانے کے خوف سے رو رہا ہے، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قبر میں میرا کیا حال ہوگا، عنقریب مجھے وحشت ناک، تنگ و تاریک قبر میں چھوڑ دیا جائے گا، کیا تم میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد مُنْکَر نَکِیْر (یعنی قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) سے واسطہ پڑے گا! کیا تم میں سے کوئی اس خوف سے بھی رویا کہ مجھے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے سامنے حساب و کتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا! آہ! تم میں سے کوئی بھی میری اُخْرَوی پریشانیوں کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دنیا کی وجہ سے رو رہا ہے۔'' اس گفتگو کے کچھ ہی دیر بعد اس کی رُوح قَفَسِ عُنْصَری سے پرواز کر گئی۔

(عیون الحکایات ص ۸۹ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت ہی عبرت ہے کہ وہ اہل وعیال جن کے عیش وآرام کے لئے ہم اپنی نیندیں قربان کردیتے ہیں، جنہیں آسائشیں دینے کے لئے ہم بڑی خوشی سے مشقتیں برداشت کرتے ہیں، جن کی راحتوں کے لئے ہم خود کو غموں کے حوالے کردیتے ہیں، جونہی ہمارا سفرِ زندگی ختم ہوتا ہے انہیں ہماری نہیں اپنی فکر ستانے لگتی ہے کہ اِس کے جانے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ کاش وہ یہ بھی سوچتے کہ مرنے کے بعد اِس کا کیا بنے گا؟ اور ہمارے لئے دعائے مَغْفِرت وایصالِ ثواب کی کثرت کرتے۔

جبکہ پیکِ اَجَل روح لے جائیگا　　جسمِ بے جاں تڑپ کر ٹھہر جائیگا
لَحد میں کوئی تیری نہیں آئے گا　　تجھ کو دَفنا کے ہر اِک پلٹ جائے گا

(وسائلِ بخشش، ص ۳۵۵)

عمل نے کام آنا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کی دُنیا روشن کرنے کے لئے اپنی قبر میں اندھیرا مت کیجئے، دَولت ومال اور اَہلِ وعِیال کی مَحَبَّت میں نیکیاں چھوڑیئے نہ گناہوں میں پڑیئے کہ ان سب کا ساتھ تو آنکھ بند ہوتے ہی چھوٹ جائے گا جبکہ نیکیاں **ان شآءاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قَبر وآخرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی، مگر افسوس! کہ آج ہماری اکثریت کی توانائیاں صبح سے لے کر شام تک اپنی دُنیوی زندگی کو ہی بہتر سے بہتر اور مزیدار بنانے کی دوڑ دھوپ میں صرف ہورہی ہیں، سامانِ آخرت کی فکر بہت کم دکھائی

دیتی ہے، یاد رکھئے! نیک اعمال کی قدر آج نہیں تو کل ضرور معلوم ہوجائے گی مگر اس وقت سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جیسا کہ

مُردے کی حسرت!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے **''قبر کا امتحان''** کے صفحہ 4 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نقل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عطاء بن یَسار رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جب میّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُسکا عمل آ کر اسکی بائیں ران کو حرکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا **عمل** ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: ''میرے **بال بچّے** کہاں ہیں؟ میری **نعمتیں**، میری **دولتیں** کہاں ہیں؟'' تو عمل کہتا ہے: ''یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔'' وہ مُردہ حسرت سے کہتا ہے: ''اے کاش! میں نے اپنے بال بچوں، اپنی نعمتوں اور دولتوں کے مقابلے میں تجھے ترجیح دی ہوتی کیونکہ تیرے سوا میرے ساتھ کوئی نہیں آیا۔''

(شرح الصدور، باب ضمة القبر لكل احد، ص ۱۱۱، ۱۱۲)

گُھپ اندھیری قَبر میں جب جائے گا　　بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کام مال و زَر وہاں نہ آئے گا　　غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

(وسائلِ بخشش، ص ۳۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک وبَد دونوں کو حسرت ہوگی

محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُود ونَوال، پیکرِ حسن وجمال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو بھی یہاں سے مرکر جاتا ہے نادِم ضرور ہوتا ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ندامت کس بات کی؟ فرمایا: اگر وہ نیک ہو تو نادِم ہوتا ہے کہ کاش کچھ اور نیکی کر لیتا اور اگر خطا کار ہو تو ندامت اور حسرت کرتا ہے کہ وہ (گناہوں سے) کیوں باز نہ آیا۔

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ذھاب البصر، الحدیث ۲۴۱۱، ج ۴، ص ۱۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''مراٰۃُ المناجیح'' جلد 7 کے صفحہ 378 پر اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ موت سے پہلے زندگی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو غنیمت جانے جتنا موقع ملے (نیکی) کر گزرے ؎

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے

اِس دنیا کا ایک ہی پھیرا مڑ نہیں آنا دُو جی وار جو کرنا ہے کر لے یار! ہوجا سمجھدار

حتّٰی کہ اگر کوئی شخص اپنی ساری زندگی سجدہ سُجُود میں گزار دے وہ یہ کہے گا کہ میری عمر اور زیادہ کیوں نہ ہوئی کہ میں سجدے سُجُود اور زیادہ کر لیتا اور آج اس سے بھی اونچا دَرَجہ پاتا! اس فرمان میں کفار اور گنہگار سب داخل ہیں، کفار کو شرمندگی ہوگی کہ ہم مسلمان کیوں نہ بنے؟ گنہگاروں کو شرمندگی ہوگی، ہم نیکوکار پرہیزگار کیوں نہ

بنے؟ گناہوں سے باز کیوں نہ آئے، مگر کفار کو اس وقت کی یہ ندامت کام نہ دے گی۔ (مراۃ المناجیح، ج۷، ص ۳۷۸)

ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس دُنیا میں روزانہ متعدِّد بچے پیدا ہوتے ہیں تو کچھ انسان یہاں سے رُخصت بھی ہوتے ہیں، یوں آنا جانا لگا رہتا ہے، اس لئے یہ سمجھنا نادانی ہے کہ ہم ہمیشہ دوسروں کے جنازے ہی دیکھتے رہیں گے، بھولئے مت! ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہمارا بھی جنازہ اٹھایا جائے گا۔ حضرتِ سیِّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: **"چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آنیوالے ہیں۔"** (البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ، ج۸، ص٦١٦) واقعی آئے دن اُٹھنے والے جنازے ہمارے لئے **خاموش مبلّغ** کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ؎

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دھوکے میں نہ رہئے

جُوں جُوں دن، مہینے اور سال گزرتے جارہے ہیں زندگی ہم سے دور اور موت قریب تَر ہوتی چلی جارہی ہے، لہٰذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانئے اور گناہوں سے توبہ کرکے نیکیاں کمانے میں مصروف ہوجایئے، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو آنے والے

کل کے مُنْتَظِر ہوتے ہیں کہ ''یہ کریں گے وہ کریں گے'' پھر وہ ''کل'' تو آتا ہے مگر اس کا اِنتظار کرنے والے اپنی **قَبْر** میں اُتر چکے ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرتِ سیِّدنا منصور بن عمّار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ''اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، **موت** کو بھلا کر یہ کہتے رہے کہ **کل توبہ** کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں انہیں موت آگئی اور وہ اندھیری **قَبْر** میں جا سوئے، انہیں ان کے مال، غلاموں، اولاد اور ماں باپ نے کوئی فائدہ نہ دیا، فرمانِ الٰہی ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۙ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ﴿۸۹﴾ (پ۱۹، الشعراء:۸۸،۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(مکاشفۃ القلوب، باب فی العشق، ص۴۳)

آہ! ہر لمحہ گُنہ کی کثرت و بھرمار ہے — غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے
زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نفس! — گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر کی پُکار

محترم نبی، مکّی مدنی، محبوبِ ربِّ غنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عِبرت نشان ہے: ''قَبْر روزانہ پکار کر کہتی ہے کہ میں مسافرت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔'' جب مؤمن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قَبْر کہتی ہے: ''مَرْحَبًا! تُو اپنے ہی گھر آیا! میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو، آج جب تم میرے حوالے کر دیئے گئے ہو تو تم عنقریب دیکھو گے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں۔'' چنانچہ قبر اس کے لئے حدِ نگاہ تک کُشادہ ہوجاتی ہے اور اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ مگر جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قَبْر کہتی ہے: ''نہ تو تجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے۔ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے بُرا ہے، آج جب کہ تو میرے سپرد کیا گیا تو عنقریب تُو دیکھے گا میں تیری کیسی خبر لیتی ہوں!'' یہ کہہ کر قَبْر اُسے اس طرح دباتی ہے کہ مُردے کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات فرماتے ہوئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا، پھر فرمایا: ''اس کیلئے ستّر اژدھے مُسَلَّط کر دیئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھُونک مار دے تو رہتی دنیا تک زمین سے کچھ نہ اُگے، یہ اژدھے اُسے ڈَستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔'' (جامع الترمذی، کتاب صفة القیامة، الحدیث ۲۴۶۰، ج ۴، ص ۸۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہم تو اپنی قَبْر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں۔ فَتْحُ الْبَارِی میں ہے: ''**اِنَّ الْبَرْزَخَ مُقَدَّمَةُ الْاٰخِرَة** یعنی بے شک بَرزَخ آخرت کی پیش گوئی ہے۔'' (فتح الباری، کتاب الادب، تحت الحدیث ۶۰۵۵، ج ۱۰، ۳۹۹) آہ! ہماری غفلت کہ نزع کی سختیوں، قبر کے اندھیروں، اس میں موجود کیڑے مکوڑوں، منکر نکیر کے سخت لہجے میں کئے جانے والے سوالوں، بوسیدہ ہوجانے والی ہڈیوں، عذابِ قبر کی شدتوں سے آگاہ ہونے کے باجود نیکیاں کمانے کی جستجو نہیں کرتے!

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہَول گڑھا ہے　　افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی
اے رحمتِ کونَین! کمینے پہ کرم ہو　　ہائے! نہیں جاتی بُری خصلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تنہائی ہی کافی ہے

بالفرض اگر قبر میں کوئی **عذاب** نہ بھی ہو تو تنگ و تاریک قبر میں طویل عرصے تک **تنہا** رہنا ہی شدید آزمائش ہے کیونکہ ہماری نازُک مزاجی کا تو یہ عالَم ہے کہ اگر ہمیں تمام تر سہولیات و آسائشات سے آراستہ و پیراستہ عالیشان بنگلے یا کوٹھی میں کچھ دنوں کے لئے **تنہا** قید کر دیا جائے تو گھبرا جائیں۔

کہہ رہی ہے شاہوں سے قبر کی یہ تنہائی
تاج و تخت کے مالک آج کیوں اکیلے ہیں

دُنیا سے جانے والوں کو یاد کیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی تنہائی میں دل کو ہر طرح کے دُنیاوی خیالات سے پاک کر کے اپنے اُن دوستوں، رشتے داروں کو یاد کیجئے جو وفات پا چکے ہیں، اپنے قُرب وجوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تصوُّر ہی تصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دنیا میں اپنے اپنے مَنصَب وکام میں مشغول تھے، لمبی لمبی اُمّیدیں باندھے دُنیاوی تعلیم کے ذَرِیعے مُستقبل کی بہتری کیلئے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمّل نہ ہوسکیں، دنیاوی کاروبار کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مَشَقَّتیں برداشت کیا کرتے تھے، وہ صِرف اِس دنیا ہی کیلئے کوششوں میں مَصروف تھے، اِسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اِسی کا آرام انہیں مرغوب تھا۔ وہ یوں زندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں، چُنانچِہ وہ موت سے غافِل، خوشیوں میں بدمَست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے۔ ان کے کَفَن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے۔ آہ! اِسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکا یک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچا دیئے گئے۔ اُن کے ماں باپ غم سے نِڈھال ہوگئے، اُن کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، اُن کے بچّے بِلکتے رہ گئے، مستقبل کے حسین خوابوں کا آئینہ چکنا چور ہوگیا۔ اُمّیدیں مَلیامیٹ ہوگئیں، اُن کے کام اَدھورے رہ گئے، دنیا کے لئے اُن کی سب محنتیں رائیگاں گئیں۔ وُرَثاء اُن کے اَموال تقسیم کر کے مزے سے کھا رہے ہیں اور

اُن کو بھول چکے ہیں۔

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(ویران محل، ص ۱۷)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن اور رات گویا دو سواریاں ہیں جن پر ہم باری باری سوار ہوتے ہیں، یہ سواریاں مسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں موت کی منزِل پر پہنچا کر ہی دَم لیں گی، کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہم دن کے گزرنے اور رات کے کٹنے پر بہت خوش ہوتے ہیں حالانکہ ہماری زندگی کا ایک دن یا ایک رات کم ہوجاتی ہے اور ہم موت کے مزید قریب ہوجاتے ہیں، ہماری حیثیت تو اُس بلب کی سی ہے جس کی ساری چمکا چوند اور توانائی پلاسٹک کے ایک بٹن میں چھپی ہوتی ہے، اُس بٹن پر پڑنے والا انگلی کا ہلکا سا دباؤ اس کی روشنیاں گُل کر دیتا ہے، اسی طرح موت کا وقت آنے پر ہمارا چاک چوبند جسم اتنا بے بس ہوجاتا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتے، اگرچہ یہ طے ہے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے مگر ہم نہیں جانتے کہ موت میں کتنا وقت باقی ہے؟ کیا معلوم کہ آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زندگی کی

آخری رات ہو! بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس لے سکیں گے یا نہیں ؟ کیونکہ سانس پھیپھڑوں میں جاتے اور باہر نکلتے وقت انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر اعتبار کیا جاسکتا ہے، عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! کیا خبر یہ سطور پڑھنے کے دوران ہی ملک الموت علیہ السلام ہماری رُوح قبض فرمالیں! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فلاں اسلامی بھائی اچھے خاصے تھے، بظاہر انہیں کوئی مرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہوجانے کی وجہ سے چند منٹ کے اندر اندر اُن کا انتقال ہوگیا، یونہی کسی بھی لمحے ہمیں اس دُنیا سے رخصت ہونا پڑسکتا ہے کیونکہ جو رات قبر میں گزرنی ہے وہ باہر نہیں گزر سکتی۔

بوقتِ نزع سلامت رہے مرا ایماں
مجھے نصیب ہو کلمہ ہے اِلتجا یارب (وسائلِ بخشش، ص ۵۵)

موت کو یاد کرنے کا فائدہ

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہے قبر اس کے لئے جنّت کا باغ بن جائے گی۔''

(جمع الجوامع، الحدیث ۳۵۱۶، ج ۲، ص ۱۴)

اپنی موت کو یاد کیجئے

ذرا تصوُّر کی نگاہ سے دیکھئے کہ میری موت کا وقت آن پہنچا ہے، مجھ پر غشی

طاری ہو چکی ہے، لوگ بے بسی کے عالَم میں مجھے موت کے منہ میں جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں مگر کچھ کر نہیں سکتے، نزع کی سختیاں بھی شروع ہو گئیں مگر میں اپنی تکلیف کسی کو بتا نہیں سکتا کیونکہ ہر وقت چہکنے والی زبان اب خاموش ہو چکی ہے، سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے مگر کسی سے دو گھونٹ پانی نہیں مانگ سکتا، اِسی دوران کوئی مجھے تلقین کرنے (یعنی میرے سامنے کلمۂ پاک پڑھنے) لگا، پھر رفتہ رفتہ سامنے کے مناظر دُھندلے ہونے لگے، گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور بالآخر رُوح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا یعنی میرا اِنتقال ہو گیا۔ عزیز و اَقارب پر گریہ طاری ہو گیا۔ اہل وعیال مثلاً بیوی بچوں، بہن بھائی، ماں باپ وغیرہ کی آنکھیں شدتِ غم سے نَم ہیں۔ کسی نے آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دیں، پاؤں کے دونوں انگوٹھے اور دونوں جبڑوں کو کپڑے کی پٹی سے باندھ کر مجھ پر چادر اَوڑھا دی گئی۔ میری موت کے اِعلانات ہونے لگے، رشتہ داروں اور دوستوں کو اِطلاعات دی جانے لگیں۔ کچھ لوگ میری تکفین و تدفین کے انتظامات میں لگ گئے۔ غسل کا اِنتظام ہونے پر مجھے تختۂ غسل پر لٹا کر غسل دیا گیا اور کفن پہنا کر میری مَیّت آخری دیدار کے لئے رکھ دی گئی۔ میرے چاہنے والوں نے آخری مرتبہ مجھے دیکھا کہ یہ چہرہ اب دنیا میں دوبارہ ہمیں دکھائی نہ دے گا، گھر کی فضا سوگوار ہے اور دَر و دیوار پر اُداسی چھائی ہوئی ہے۔ پھر میرے ناز اٹھانے والوں نے میرا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور جنازہ گاہ کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر میری نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور میرے جنازے کا رُخ اُس قبرستان کی طرف کر دیا گیا جہاں مجھے اپنی زندگی میں رات کے وقت تنہا آنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی مگر اب نہ جانے کتنی راتیں اِس

قبرستان میں گزارنی ہوں گی! یہ وہی قبرستان ہے جو اپنے نئے مکینوں کا منتظر ہوتا ہے، جہاں پر انسانوں کے ساتھ ان کی خواہشات بھی دفن ہو جاتی ہیں۔ لوگوں نے میری لاش کو چارپائی سے اٹھا کر اُس قبر میں منتقل کر دیا جس کے بارے میں حدیث پاک میں آیا کہ جنت کا ایک باغ ہے.. یا.. دوزخ کا گڑھا! (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ٤ ص ٢٠١ ،الحدیث ٤١١٥) قبر پر مٹی ڈال کر جب میرے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلے تو میں نے اُن کے قدموں کی چاپ سُنی، اُن کے جانے کے بعد قبر مجھ سے ہم کلام ہوئی اور کہنے لگی: اے آدمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیاری کی؟

قبر میں مجھ کو لٹا کر اور مٹّی ڈال کر　　چل دیئے ساتھی نہ پاس اب کوئی رشتے دار ہے
خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا　　جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
(وسائلِ بخشش، ص ۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم پر کیا گزرے گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کے دو گھر ہوتے ہیں: ایک زمین کے اوپر اور ایک زمین کے اندر (یعنی قبر)، آج ہم اپنے گھر کو آرام دہ و پُرسکون بنانے کے لئے کیسے کیسے جتن کرتے ہیں، اندھیرے کو دور کرنے کے لئے جگہ جگہ بلب روشن کرتے ہیں، گرمی میں ٹھنڈک کے لئے ایئر کنڈیشنر (Air conditioner) اور سردی کے موسم میں سردی سے بچنے کے لئے ہیٹر (Heater) تک لگواتے ہیں، بجلی چلی جائے تو مُتبادِل

اِنتظام کے طور پر جنریٹر اور یو. پی. ایس (ups) تیار رکھتے ہیں، مگر ایک دن سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ دوسرے گھر یعنی قبر میں منتقل ہو جائیں گے۔ سوچئے تو سہی اُس وقت ہم پر کیا گزرے گی جب قبر کی وحشتوں، گہری تاریکیوں اور اجنبی ماحول کی اُداسیوں میں تنہا ہوں گے، کوئی ہمدرد نہ مددگار، کسی کو بُلا سکیں نہ خُود کہیں جا سکیں، ہم پر کیسی گھبراہٹ طاری ہوگی! ؎

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے — تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یارسولَ اللّٰہ
نکیرَین امتحاں لینے کو جب آئینگے تُربت میں — جوابات اُن کو آقا کیسے دوں گا یارسولَ اللّٰہ
برائے نام دردِ سر سہا جاتا نہیں مجھ سے — عذابِ قبر کیسے سہ سکوں گا یارسولَ اللّٰہ
یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر — شہا بچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش، ص ۱۴۰)

مُردے کے صدمے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''فیضانِ سنت'' جلد 2 کے 499 صَفحات پر مشتمل باب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفحہ 67 پر ہے: اوّل تو موت کے صدمے کا تصوُّر ہی جان کو گھلانے والا ہے اور اوپر سے **خدا و مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں عذاب ہوا تو کیسے برداشت ہو سکے گا! **مُردے کے صدمے** کا نقشہ کھینچتے ہوئے **میرے آقا اعلیٰ** حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے

ہیں: وہ موت کا تازہ صدمہ اٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلتے وقت) جس کا ادنیٰ جھٹکا سَو ضربِ شمشیر (یعنی تلوار کے سوار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضربِ تیغ (یعنی تلوار کے ہزار وار) سے سخت تر، بلکہ ملکُ الموت (علیہ السلام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نِری تنہائی، وہ ہر طرف بھیانک بے کسی چھائی، اِس پر وہ نکیرَین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سخت ہیبت ناک صورتیں دکھانا کہ آدمی دن کو ہزاروں کے مجمع میں دیکھے تو حواس بَجا نہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے برابر بڑی، اَبرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شُعلہ زن، سانس جیسے آگ کی لَپٹ، بیل کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پر گھسٹتے سر کے پیچیدہ بال، قد و قامت جسم و جَسامت بلا وقیامت کہ ایک شانے (یعنی کندھے) سے دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شمار کلومیٹرز) کا فاصِلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ گُرز (یعنی ہتھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جنّ و اِنس جمع ہو کر اٹھانا چاہیں نہ اٹھا سکیں، وہ گرج کڑک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر ان آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مُہلَت نہ دینا، کڑکتی جھڑکتی آوازوں میں امتحان لینا۔ وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اِرْحَمْ ضُعْفَنَا یَا کَرِیْمُ یَا جَمِیْلُ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَ سَائِرِ الْاُمَّۃِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (ترجمہ: اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رَحم و کرم فرما، اے

ربِّ جمیل! دُرُود وسلام بھیج نبیِّ رَحمت (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر اور ان کی عزّت والی آل اور بقیّہ تمام اُمّت پر۔ قَبول فرما، قَبول فرما، اے سب سے زیادہ رَحم وکرم فرمانے والے!)

(فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ۹۳۴ تا ۹۳۷)

گھُپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا — قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب!

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ — ہائے بربادی! کہاں جا کے چُھپوں گا یارب!

ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سَہا جاتا نہیں — قبر میں بچّھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یارب!

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی — ہائے! میں نارِ جَہنَّم میں جلوں گا یارب!

عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا

گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۶۷)

قَبْر والے کس پر رشک کرتے ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے: ''کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں ملک الموت (علیہ السلام) قبرستان میں یہ اعلان نہ کرتے ہوں: ''اے قبر والو! آج تمہیں کن لوگوں پر رشک ہے؟'' تو وہ جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''ہمیں مسجد والوں پر رشک ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں اور ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ روزے رکھتے ہیں اور ہم نہیں رکھ سکتے۔ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر

سکتے۔ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔'' پھر اہلِ قبر اپنے گذشتہ زمانے پر نادِم (یعنی شرمسار) ہوتے ہیں۔''

(الروض الفائق،المجلس الثالث فی ذکر الموت .....الخ،ص ۲۷)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی مَحَل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابھی سے تیّاری کر لیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں قبر و حشر کی تیاری کا ذہن عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی **عَقْلْمَنْد** وہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لے جائے اور یوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کر لے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟ **امیر** ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، **نمازیں** قَصداً قضاء کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عُذْرِ شَرْعی نہ رکھے، فَرْض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی

کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضگی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ **جس** نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی پابندی کی، رَمَضَانُ الْمُبارَک کے عِلاوہ نفلی روزے بھی رکھے، کُوچہ کُوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قرآنِ پاک کی تعلیم نہ صِرْف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک دَرْس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرْس جاری کیا، سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں باقاعِدگی سے سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اسکی ترغیب دلائی، روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ اپنے ذمّہ دار کو جَمْع کروایا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُسکے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے فضل وکرم سے ایمان سلامت لیکر دنیا سے رخصتی ہوئی تو **ان شآءاللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر میں حشر تک رحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبْر میں لہرائیں گے تاحَشْر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَتِ رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(بادشاہوں کی ہڈیاں، ص ۱۷)

جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قبر یا تو جہنَّم کا گڑھا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ۔ (اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب ج ٤ ص ١١٨ دارالفکر بیروت)

قبر کو جہنم کا گڑھا بنانے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر گناہ عذابِ قبر کا سبب بن سکتا ہے مگر چند ایسی روایات و حکایات ملاحظہ کیجئے جن میں عذابِ قبر میں مبتلا کرنے والے گناہوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے:

(1) چُغل خوری

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دو قبروں کے پاس سے گزرے (تو غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جارہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں (جس سے بچنا دشوار ہو) عذاب نہیں دیئے جارہے بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چُغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک حصّہ گاڑ دیا اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(سُنَنُ النَّسَائی ص ١٣ حدیث ٣١ صَحِیحُ البُخارِیّ ج ١ ص ٩٥ حدیث ٢١٦)

قبر میں آگ بھڑک رہی تھی

حضرت سیِّد نا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بیمار ہوئی تو یہ شخص اس کی تیمارداری میں لگا رہا مگر وہ اسی مرض میں انتقال کر گئی۔ اس شخص نے اپنی بہن کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا، جب دفن کر کے واپس آیا تو اُسے یاد آیا کہ وہ **رقم** کی ایک تھیلی قبر میں بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے ایک دوست سے مدد طلب کی دونوں نے جا کر اس کی قبر کھود کر تھیلی نکال لی۔ تو اس نے دوست سے کہا: ''ذرا ہٹنا میں دیکھوں تو سہی میری بہن کس حال میں ہے؟'' اس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں **آگ** بھڑک رہی تھی، وہ چپ چاپ واپس چلا آیا اور ماں سے پوچھا: ''کیا میری بہن میں کوئی خراب عادت تھی؟'' ماں نے کہا: تیری بہن کی عادت تھی کہ وہ **ہمسایوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی تھی اور چغل خوری کیا کرتی تھی۔**''

(مکاشفة القلوب، ص ۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** ہے۔(شرح مسلم للنووی ج ۱، ص ۳۱۱) **چغل خور محبتوں کا چور** ہے، آج ہمارے معاشرے میں محبتوں کی فضا آلودہ ہونے کا ایک بڑا سبب چغل خوری بھی ہے، لوگوں کے درمیان چغلیاں کھا کر فساد برپا کر کے اپنے کلیجے میں ٹھنڈک محسوس کرنے والے کو کل جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑے گا، اگر کبھی زندگی میں یہ گناہ ہوا ہو تو توبہ

کر کے یہ نیت کر لیجئے کہ ہم چغلی کھائیں گے نہ سُنیں گے، **ان شآءاللہ** عَزَّوَجَلَّ۔

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی
تری پسند کی باتیں فَقَط سنا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) غِیبت

حضرت سیِّدُنا ابی بکرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بائیں طرف تھا۔ اسی دوران ہم نے اپنے سامنے **دو قبریں** پائیں تو نُبُوَّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ان دونوں کو **عذاب** ہو رہا ہے اور کسی بڑے اَمر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لا دے۔'' ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور **ایک ٹہنی** (یعنی شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: ''یہ جب تک تَر (یعنی سبز و تر و تازہ) رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو **غیبت** اور **پیشاب** کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔'' (مُسند اِمام احمد ج ۷ ص ۳۰۴ حدیث ۲۰۳۹۵)

غِیبت کسے کہتے ہیں؟

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے **غیبت کی تعریف** اس طرح بیان کی ہے: ''کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔'' (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۵)

اکثرِیّت غیبت کی لپیٹ میں ہے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی لکھتے ہیں: ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بہو، سُسر داماد، نَند بھاوج بلکہ اہلِ خانہ و خاندان نیز استاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر، تاجر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دنیادار و دیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْغَرَض تمام دینی اور دُنیوی شُعبوں سے تعلُّق رکھنے والے **مسلمانوں کی بھاری اکثریّت اِس وقت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے**، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عُمُوماً **غیبت** سے خالی نہیں ہوتی۔

غیبت و چُغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کے بارے میں مزید معلومات اور اس سے

بچنے کا ذہن بنانے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **''غیبت کی تباہ کاریاں''** کا ضرور مطالعہ کیجئے، غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ بھی کیجئے کہ **''غیبت کریں گے نہ سُنیں گے، ان شآءاللہ** عَزَّوَجَلَّ۔''

(3) نَماز نہ پڑھنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃ المدینہ'' کی مطبوعہ **853** صفحات پر مشتمل کتاب **''جہنم میں لے جانے والے اعمال''** جلد اوّل کے صفحہ **444** پر ہے: ''بے نمازی کو قبر میں دی جانے والی سزائیں یہ ہیں (۱) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی (۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات انگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا اور (۳) قبر میں اس پر ایک اژدھا مسلط کر دیا جائے گا جس کا نام **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت تک ہوگی، وہ میت سے کلام کرتے ہوئے کہے گا: ''میں **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** یعنی گنجا سانپ ہوں۔'' اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہوگی، وہ کہے گا: ''میرے ربّ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ **فجر** ضائع کرنے پر طلوعِ آفتاب کے بعد تک مارتا رہوں اور نمازِ **ظہر** ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نمازِ **عصر** ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نمازِ **مَغْرِب** ضائع کرنے پر عشاء تک مارتا رہوں اور نمازِ **عشاء** ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔'' جب بھی وہ اسے مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک

زمین میں دھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۲۹۵)

اے فجر کے وقت غفلت کی چادر تان کر گہری نیند سونے والو! ہوش میں آؤ، اے ظہر کے وقت مسجد کا رُخ کرنے کے بجائے اپنے کاروبار اور نوکری میں مگن رہنے والو! مرنے کے بعد تمہارے پاس فرصت ہی فرصت ہوگی مگر نیکیاں کرنے کی مہلت ختم ہو چکی ہوگی! عصر اور مغرب کی نماز پر اپنے کام کاج کو ترجیح دینے والو! ایک دن تمہاری زندگی کی شام ڈھل جائے گی، گھر والوں اور یار دوستوں کی بیٹھک میں دل لگا کر عشاء کی نماز چھوڑ دینے والو! گناہوں کی تاریکی تمہاری قبر کو مزید تاریک کر دے گی، اے دُنیا کا ہر کام پابندی سے کرنے مگر سالہا سال سے نمازوں سے منہ موڑنے والو! اپنی آخرت کی فکر کرو، اس سے پہلے کہ موت تم سے زندگی چھین لے، جلدی کرو جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں، توبہ بھی کرو اور ان کا حساب لگا کر ادا کر لو۔

سیاہ خَچَّر نُما بِچُّھو

منقول ہے، جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام "**لَمْلَم**" ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح **موٹے موٹے سانپ** ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مَسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ **بے نَمازی** کو ڈسے گا تو اُس کا زہر اس کے جسم میں **ستَّر سال** تک جوش مارتا رہے گا اور جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام "جُبُّ الْحُزْن" ہے اس میں **کالے خَچَّر کی مانند بچّھو** ہیں۔ اس کے ستَّر ڈنک ہیں اور

ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے۔ وہ **بچھو** جب **بے نَمازی** کو ڈنک مارتا ہے تو اُس کا زہر اس کے سارے جسم میں سَرایت کر جاتا ہے اور اس زَہر کی گرمی **ایک ہزار سال** تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اس کی ہڈّیوں سے گوشت جَھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنَّمی اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(قُرَّةُ العُیُون معه الرَّوضُ الفائِق ص ٣٨٥، کوئٹه)

بے نَمازی تیری شامت آئیگی قبر کی دیوار بس مل جائیگی
توڑ دیگی قبر تیری پسلیاں دونوں ہاتھوں کی ملیں جُوں اُنگلیاں
عمر میں چُھوٹی ہے گر کوئی نَماز جلد ادا کر لے تُو آ غفلت سے باز

(وسائلِ بخشش، ص ٣٧٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَماز کے تفصیلی مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب ''**نَماز کے احکام**'' کا مطالعہ کیجئے۔

(4) والدین کی نافرمانی

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے **والدین کی نافرمانی** کی اس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی کی، اور والدین کے نافرمان کو جب قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو قبر اس کو اس طرح **دبائے** گی کہ اس

کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔''

(حاشیہ اعانۃ الطالبین،فصل فی الشھادات،ج ٤، ٤٦٢)

رینکنے والا گدھا

حضرت سیِّدُنا عوام بن حَوشَب رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں ایک قبیلہ میں گیا، وہاں پر ایک طرف کچھ قبریں تھیں، **عَصْر** کے بعد اس قبرستان کی ایک قبر پھٹی اور اس سے ایک شخص نمودار ہوتا جس کا سر گدھے اور جسم انسان کی طرح ہوتا تھا وہ تین بار گدھے کی سی آواز نکال کر پھر قبر میں غائب ہو جاتا تھا۔ میں نے اس بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ **شراب کا عادی** تھا، جب یہ شراب پیتا تو اس کی ماں کہتی کہ ''بیٹے! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈر!'' تو وہ جواب دیتا: ''تو گدھے کی طرح رینکتی رہتی ہے۔'' پھر عصر کے بعد وہ مر گیا، اب ہر روز عصر کے بعد نکلتا ہے اور تین مرتبہ **رینکتا** ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور،باب عذاب القبر،ص ١٧٢)

اپنے والدین کی شفقتیں، محبتیں اور عنایتیں بُھلا کر ان کے سامنے زبان درازی بلکہ دَست دَرازی کی جرأت کرنے والے اِس روایت سے عبرت پکڑیں اور قبر وحشر اور دنیا کی پریشانیوں سے بچنے کے لئے جتنی جلدی ہو سکے اپنے والدین سے معافی مانگیں، ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر رو رو کر اُن کو منالیں اور اگر ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو چکا ہو تو ہر **جُمُعہ** کو اُن کی قبر پر حاضری دینے کی کوشش کریں، **سرکارِ** نامدار، دو عالم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کافرمانِ خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر **جُمُعہ** کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے **گناہ** بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوا درالاصول للترمذی، ص ٤٢ دار صادر بیروت)

کن باتوں میں اطاعت کی جائے گی؟

یاد رہے کہ اطاعت صرف جائز باتوں میں کی جائے گی جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: جائز باتوں میں والدین کی اِطاعت فرض ہے اور اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اِس میں اُن کی اِطاعت جائز نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ١٢ ص ٧٥١) مثلاً اگر والدین نماز نہ پڑھنے، فرض روزہ بلا عذرِ شرعی ترک کرنے یا داڑھی منڈانے کا حکم دیں تو اب اُن کی بات نہ ماننے والے کو نافرمان نہیں کہا جائے گا بلکہ ایسی باتیں ماننے والا شریعت کا نافرمان قرار پائے گا۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی　　بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی
مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا　　ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ٤٧، ٤٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) زکوٰۃ نہ دینے کا وبال

حضرت سیدنا محمد بن یُوسُف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کہتے ہیں: ''ہم حضرتِ سیِّدنا ابی سِنان رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کے ساتھ ان کے ہمسائے کی تَعْزِیَت کے لئے گئے تو دیکھا کہ اس کا بھائی بہت **آہ و بکاء** کر رہا تھا، ہم نے اسے کافی تسلیاں دیں،

صَبْـــر کی تلقین کی مگر اس کی گریہ وزاری برابر جاری رہی۔'' ہم نے کہا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہر شخص کو آخر مرجانا ہے؟'' وہ کہنے لگا: ''یہ صحیح ہے، مگر میں اپنے بھائی کے **عذاب** پر روتا ہوں۔'' ہم نے پوچھا: ''کیا **اللّٰہ** تعالیٰ نے تمہیں غیب سے تمہارے بھائی کے عذاب کی خبر دی ہے؟'' کہنے لگا: ''نہیں، بلکہ ہوا یوں کہ جب سب لوگ میرے بھائی کو دَفْن کر کے چل دیئے تو میں وہیں بیٹھا رہا، میں نے اس کی قبر سے آواز سُنی وہ کہہ رہا تھا ''**آہ! وہ مجھے تنہا چھوڑ گئے اور میں عذاب میں مبتلا ہوں، میری نمازیں اور روزے کہاں گئے؟**'' مجھ سے برداشت نہ ہوسکا، میں نے اس کی قبر کھودنا شروع کردی تاکہ دیکھوں کہ میرا بھائی کس حال میں ہے؟ جونہی قبر کھلی، میں نے دیکھا اس کی قبر میں **آگ** دہک رہی ہے اور اُس کی گردن میں آگ کا طَوق پڑا ہوا ہے، میں مَحَبَّت میں دیوانہ وار آگے بڑھا اور اس طَوق کو اُتارنا چاہا مگر ناکام رہا اور میرا یہ ہاتھ انگلیوں سمیت جل گیا ہے۔'' راوی کا کہنا ہے کہ ہم نے دیکھا واقعی اس کا ہاتھ بالکل سیاہ ہو چکا تھا۔ اس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: میں نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور واپس لوٹ آیا، اب اگر میں نہ روؤں تو اور کون روئے گا؟ ہم نے پوچھا: ''تیرے بھائی کا کوئی ایسا کام بھی تھا جس کے باعث اسے یہ سزا ملی؟'' اس نے کہا: شاید اس لئے کہ وہ اپنے **مال کی زکوٰۃ** نہیں دیتا تھا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۳ بتصرف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے، زکوٰۃ کی اَدائی میں مال کی حفاظت، نجاتِ آخرت اور رِزْق میں بَرَکت جیسے فوائد بھی

پوشیدہ ہیں، مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت مال، مال اور مال کی رٹ لگانے والے فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، ایسوں کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ کل بروزِ قیامت یہی مال ان کے لئے وبالِ جان بن جائے گا، چُنانچہ

گنجا سانپ گلے میں ڈال دیا جائے گا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال **گنجے سانپ** کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس (یعنی زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: **''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔''**

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ، الحدیث ۱۴۰۳، ج ۱، ص ۴۷۴)

عذابات کا دردناک نقشہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن قراٰن وحدیث میں بیان کردہ **عذابات** کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خُلاصہ یہ ہے کہ جس **سونے چاندی** کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں

گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس **مال** کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خبیث **خونخوار اژدہا** بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اسکا سارا بدن چبا ڈالے گا۔'' والعیاذ باللّٰہ رب العٰلمین (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ١٠ ص ١٥٣) میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: **اے عزیز!** کیا خدا اور رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھّا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں **یہ ایک ہی روپیہ** کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چھکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ **اللّٰہ** تعالٰی مسلمان کو ہدایت بخشے۔ (اَیضاً ص ١٧٥)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت لکھتے ہیں: غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ (یعنی انتہائی تکلیف دہ) آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آ سکے (یعنی طاقت رکھی جاسکے)، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی اُمید رکھنا چاہئے کہ **ضَعِیفُ الْبُنْیان** (یعنی بہت کمزور) انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سُرمہ ہو کر خاک

میں مل جائیں۔(فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۸۷۱)

نَماز و روزہ وحَجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کوسدا یاربّ

(وسائلِ بخشش،ص ۵۵)

زکوٰۃ کس پرفرض ہے؟

زکوٰۃ دینا ہراُس **عاقل، بالغ** اور **آزاد مسلمان** پر **فرض** ہے جس میں یہ **شرائط** پائی جائیں: (1) **نصاب** کا مالک ہو۔(2) یہ نصاب **نامی** ہو۔(3) نصاب اس کے **قبضے** میں ہو۔(4) نصاب اس کی **حاجتِ اصلیہ** (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے **زائد** ہو۔(5) نصاب دَین سے **فارغ** ہو (یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔) (6) اس نصاب پر **ایک سال** گزر جائے۔(ملخصاً، بہارشریعت، ج ۱ حصہ ۵، ص ۸۷۵ تا ۸۸۴)

ان شرائط کی تفصیل اور زکوٰۃ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 149 صفحات پر مشتمل کتاب **''فیضانِ زکوٰۃ''** کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

لُوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام

ایک قافلہ حج کو جارہا تھا کہ راستے میں ایک مسافر چل بسا۔ قافلے والوں نے کسی سے ایک پھاوڑا اُدھار لیا اور اس سے قبر کھود کر اسے وہیں دفن کر دیا۔ جب قبر

بند کر چکے تو انہیں یاد آیا کہ پھاوڑا ابھی قبر ہی میں رہ گیا۔ انہوں نے اسے نکالنے کے لئے قبر کھودی ۔ اب جو اندر دیکھا تو اس شخص کے ہاتھ پیر پھاوڑے کے حلقہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر قبر فوراً بند کر دی اور پھاوڑے والے کو کچھ پیسے دے کر جان چھڑائی۔ حج سے واپسی پر اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس کے ہمراہ ایک مال دار شخص نے سفر کیا۔ راستے میں اس نے اس کو مار ڈالا، اب تک یہ حج اور جہاد سب کچھ اسی کے مال سے کرتا رہا ہے۔'' (شرح الصدور، ص ١٧٤)

مِٹا دے ساری خطائیں مری مِٹا یا رب　　بنادے نیک بنا نیک دے بنا یارب
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر　　کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یا رب
گنا ہ گار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں　　کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ٥٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6 تا 10) شراب، زنا، غیبت، جھوٹی قسمیں کھانا اور روزہ نہ رکھنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ''**کفن چوروں کے انکشافات**'' میں ہے: **ایک** بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا: **عالی جاہ!** میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے مُعافی بھی ہے یا نہیں؟ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین

وآسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لَوح وقلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عرش وکرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ **خلیفہ** نے کہا: بھئی آخر مجھے پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اِس پر اُس نے کہا: **حضور!** مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد نَدامت ہورہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی **داستانِ دہشت نشان** سنانی شروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک **کفن چور** ہوں۔ آج رات میں نے **پانچ قبروں** سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفن چُرانے کی غرض سے میں نے جب **پہلی قبر** کھودی تو مُردے کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوفزدہ ہوکر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ''اِس مُردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کرلے۔'' میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہمّت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص **شرابی** اور **زانی** تھا۔

خنزیر نُما مردہ

دوسری قبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا منہ خِنزیر جیسا ہوچکا ہے اور طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔** غیب سے آواز آئی: یہ **جھوٹی قسمیں** کھاتا اور **حرام روزی** کماتا تھا۔

آگ کی کیلیں

تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ **مردہ گدّی کی طرف زَبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں**۔ غیبی آواز نے بتایا: یہ **غیبت** کرتا، **چغلی** کھاتا اور لوگوں کو آپس میں **لڑواتا** تھا۔

آگ کی لپیٹ میں

چوتھی قبر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! **مُردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے اس کو آگ کے گُرزوں** (یعنی آہنی ہتھوڑوں) **سے مار رہے تھے**۔ مجھ پر ایک دم دہشت طاری ہوگئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب **نَماز اور روزۂ رَمَضان** میں سُستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا اِنعام

پانچویں قبر جب کھودی تو اسکی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس تھی۔ **قبر حدِ نظر تک وسیع تھی، اندر ایک تخت پر خُوبرُو نوجوان بیٹھا ہوا تھا**۔ غیبی آواز نے بتایا: اِس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور نماز و روزہ کا سختی سے پابند تھا۔

(ماخوذ از تذکرۃ الواعظین ص۲۱۶ کوئٹہ) (کفن چوروں کے انکشافات، ص۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) پیشاب سے نہ بچنا

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عذابِ قبر عموماً پیشاب سے (نہ بچنے کی وجہ سے) ہوتا ہے۔''

(ابن ماجه، کتاب الطهارت، باب التشديد فی البول، الحديث ۳۴۸، ج ۱، ص ۲۱۹)

(12) ملاوٹ کرنے کی سزا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: ''حضور! ہم بہت سے لوگ حج کرنے آئے ہیں۔ صفا ومروہ کی سعی کے دوران ہمارے ایک دوست کا انتقال ہوگیا۔ غسل وتکفین وغیرہ کے بعد اسے قبرستان لے جایا گیا۔ جب اس کے لئے قبر کھودی تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک بہت بڑا اژدھا قبر میں موجود ہے۔ ہم نے اسے چھوڑ کر دوسری قبر کھودی۔ وہاں بھی وہی اژدھا موجود تھا۔ پھر تیسری قبر کھودی تو اس میں بھی وہی خوفناک سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ ہمیں بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ اب میں اس میّت کو وہیں چھوڑ کر آپ کی بارگاہ میں مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ اس خوفناک صورت حال میں کیا کریں؟'' حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''وہ اژدہا اس کا بُرا عمل ہے جو وہ دنیا میں کیا کرتا تھا، تم جاؤ اور ان تین قبروں میں سے کسی ایک میں اسے دفن کردو، اگر تم اس شخص کے لئے ساری زمین بھی کھود ڈالو تب

بھی وہاں اس اثر دہے کو ضرور پاؤ گے۔'' وہ شخص واپس چلا گیا اور اس فوت شدہ شخص کو ان کھودی ہوئی قبروں میں سے ایک قبر میں دفن کر دیا گیا اور اژدہا بدستور اس قبر میں موجود تھا۔ پھر جب ہمارا قافلہ حج کے بعد اپنے علاقے میں پہنچا تو لوگوں نے اس شخص کی زوجہ سے پوچھا: ''تمہارا شوہر ایسا کون سا گناہ کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کو ایسی دردناک سزا ملی؟'' اس عورت نے افسوس کرتے ہوئے کہا: ''میرا شوہر غلّے کا تاجر تھا اور وہ غلّے میں ملاوٹ کیا کرتا تھا۔ روزانہ گھر والوں کی ضرورت کے مطابق گندم نکال لیتا اور اتنی مقدار میں جَو کا بھوسا گندم میں ملا دیتا، یہ اس کا روز کا معمول تھا، لگتا ہے اسے اسی (یعنی ملاوٹ کے) گناہ کی سزا دی گئی ہے۔''

(عیون الحکایات:الحکایۃ الرابعۃ عشرۃ بعد المأۃ،ص ۱۳۲)

ملاوٹ کا شرعی حکم

ملاوٹ والا مال بیچنے کی جائز صورتیں بھی ہیں اور ناجائز بھی، چُنانچِہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے ملاوٹ والے گھی کی خرید وفروخت کے بارے میں سوال ہوا تو فتاوٰی رضویہ جلد 17 صَفْحَہ 150 پر فرمایا: اگر یہ مصنوع جعلی (یعنی نقلی) گھی وہاں عام طور پر بکتا ہے کہ ہر شخص اس کے جعل (یعنی نقلی) ہونے پر مُطّلع ہے اور باوُجُودِ اِطلاع خریدتا ہے تو بشرطیکہ خریدار اسی بَلَد (یعنی بستی) کا ہو، نہ غریب الوطن تازہ وارِد ناواقف (یعنی مسافر، نیا آنے والا اور انجان نہ ہو) اور گھی میں اس قدر مَیل (یعنی ملاوٹ) سے جتنا وہاں عام

طور پر لوگوں کے ذِہن میں ہے اپنی طرف سے اور زائد نہ کیا جائے نہ کسی طرح اس کا جعلی (یعنی نقلی) ہونا چھپایا جائے۔ خُلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت **مَکْشُوف** (یعنی ظاہر) ہو اور فریب ومُغالَطہ راہ نہ پائے (یعنی دھوکہ دینے کی کوئی صورت نہ پائی جائے) تو اس (یعنی ملاوٹ والے گھی) کی تجارت جائز ہے، گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اُس کا بیچنا بھی، جیسے **بازاری دودھ** کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصفِ علم (یعنی جاننے کے باوُجُود) خریدتے ہیں، یہ (یعنی ناجائز ہونا تو) اس صورت میں ہے جبکہ بائع (یعنی بیچنے والا) وقتِ بَیع (یعنی بیچتے وقت) اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کردے اور اگر خود بتادے تو ظاہرُ الرّوایہ[1] ومذہبِ امام اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ میں مطلقاً جائز ہے خواہ (گھی میں) کتنا ہی مَیل (یعنی ملاوٹ) ہو، اگرچہ خریدار غریبُ الوطن (یعنی پردیسی) ہو کہ بعدِ بیان فریب (یعنی دھوکہ) نہ رہا۔ بالجملہ مدارِ کار ظہورِ امر (یعنی ہر چیز کا دارومدار ظاہر) پر ہے خواہ خود ظاہر ہو جیسے گیہوں میں جَو (نظر آرہے ہوں)، یا بجہتِ عرف واشتہار (یعنی عرف وشہرت کے اعتبار سے) مُشتری (یعنی خریدار) پر واضح ہو جیسے (کہ) دودھ کا معمولی پانی، خواہ یہ (بیچنے والا) خود حالت واقعی (یعنی حقیقت حال) تمام وکمال (یعنی اچھی طرح) بیان کرے۔'' (فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۱۵۰)

مدینہ

[1]: فقہ حنفی میں ظاہرُ الرِّوایہ ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو حضرتِ سیِّدنا امام مُحمّد بن حَسَن شَیْبانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی چھ کتابوں (1) جَامِعِ صَغِیر (2) جامِعِ کَبِیر (3) سِیَرِ کَبِیر (4) سِیَرِ صَغِیر (5) زِیادات (6) مَبْسُوط میں مذکور ہوں

(13) غسلِ جَنابَت میں تاخیر

حضرتِ سیِّدُنا ابان بن عبداللّٰہ بَجلی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الولی فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی مرگیا تو ہم کفن ودفن میں شریک ہوئے۔ جب **قَبْر** کھودی گئی تو اس میں **بِلّے** کی مِثل ایک جانور تھا، ہم نے اس کو مارا مگر وہ نہ ہٹا۔ چُنانچِہ **دوسری** قَبْر کھودی گئی تو اس میں بھی وُہی **بِلّا** موجود تھا! اس کے ساتھ بھی وُہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہِلا۔ اس کے بعد **تیسری** قَبْر کھودی گئی تو اس میں بھی یہی مُعامَلہ ہوا، آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اِسی قَبْر میں **دَفن** کردو، جب اس کو **دَفن** کردیا گیا تو قَبْر میں سے ایک **خوفناک آواز** سنی گئی! تو ہم اس شخص کی بیوہ کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا **عمل** کیا تھا؟ بیوہ نے بتایا: ''**وہ غسلِ جَنابَت** (یعنی فرض غسل) **نہیں کرتا تھا۔**''

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص ١٧٩)

غسلِ جَنابَت میں تاخیر کب حرام ہے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''اسلامی بہنوں کی نماز'' کے صفحہ 48 پر اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: دیکھا آپ نے! وہ بدنصیب غسلِ جَنابَت کرتا ہی نہیں تھا۔ غسلِ جَنابَت میں دیر کردینا گناہ نہیں البتّہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے۔ چُنانچِہ **بہارِ شریعت** میں ہے: ''جس پر غُسل واجِب ہے وہ اگر اتنی دیر کرچکا کہ نَماز کا آخِر وَقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض

ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا۔'' (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۵۲۱)

جَنابت کی حالت میں سونے کے احکام

حضرتِ سیِّدنا ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہا سے پوچھا گیا، کیا نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جَنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ''ہاں اور وُضو فرما لیتے تھے۔'' (صَحِیحُ البُخارِی ج ۱ ص ۱۱۷ حدیث ۲۸۶)

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تذکرہ کیا: رات میں کبھی جَنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کیا جائے؟) رسولُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وُضو کر کے عُضوِ خاص کو دھو کر سو جایا کرو۔ (ایضاً ص ۱۱۸ حدیث ۲۹۰)

شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مذکورہ احادیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جُنبی ہونے (یعنی غسل فرض ہونے) کے بعد اگر سونا چاہے تو مُستَحَب ہے کہ وُضو کرے، فوراً غسل کرنا واجب نہیں البتہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے۔ یہی اِس حدیث کا مَحْمَل (یعنی معنیٰ) ہے۔ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے ابوداؤد و نَسائی وغیرہ میں مروی ہے کہ فرمایا: اُس گھر میں فِرِشتے نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتّا یا جُنبی (یعنی بے غُسلا) ہو۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد، ج ۱ ص ۱۰۹ حدیث ۲۲۷) اِس حدیث سے مُراد یہی ہے کہ اتنی دیر تک غسل نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے اور وہ جُنبی (یعنی بے غُسلا) رہنے کا عادی ہو اور یہی

مطلب بُزُرگوں کے اس ارشاد کا ہے کہ حالتِ جَنابت میں کھانے پینے سے رِزق میں تنگی ہوتی ہے۔ (نُزھۃُ القاری ج ۱ ص ۷۷۰۔۷۷۱)

(14) سُود خور کا انجام

حضرت علامہ ابن حجر مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد ماجد رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی قَبْر پر حاضری دیتا اور قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نماز فجر کے فوراً بعد قبرستان گیا۔ اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی قَبْر کے قریب بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک مجھے کسی کے زور زور سے رونے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایک قَبْر سے آرہی تھی۔ میں گھبرا گیا اور تلاوت چھوڑ کر قَبْر کی طرف دیکھنے لگا، ایسا لگتا تھا جیسے قَبْر کے اندر کسی کو عذاب دیا جارہا ہو، قَبْر میں دفن مردے کی آہ وزاری سن کر مجھے خوف محسوس ہونے لگا۔ جب دن خوب چڑھ گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہوگئی۔ ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے قَبْر کے بارے میں پوچھا، اس نے مجھے بتایا کہ یہ فلاں کی قَبْر ہے۔ میں اس شخص کو پہچان گیا، یہ بڑا پکا نمازی تھا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا۔ ایسے نیک شخص کی قَبْر سے رونے پیٹنے کی آوازیں سن کر میں بڑا حیران تھا۔ میں نے معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ سُود خور تھا، شاید اسی وجہ سے اسے قَبْر میں عذاب ہو رہا تھا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱: ص ۲۳،۱۳)

اس حکایت سے چند سِکّوں کی خاطِر اپنے آپ کو جہنَّم کے شُعلوں کی نذر کرنے کی جِسارت کرنے والے سُود خوروں کو عبرت پکڑنی چاہئے کہ کہیں مرنے کے بعد ان کا بھی یہی انجام نہ ہو!

مُردہ اُٹھ بیٹھا

جوہر آباد (ٹنڈو آدم) کے ایک کپڑے کے تاجِر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطّلاع کے مطابق قبرِستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیَّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیَّت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹا دیا۔ **تین مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔** امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا **سود خور** تھا؟ انہوں نے اِثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اِس پر امام صاحِب نے نمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاش قَبْر میں رکھی تو قَبْر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مٹّی وغیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ **ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

(پُر اسرار بھکاری ص ۱۲)

ماں سے زِنا کرنے والا

نبی اکرم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **سُود** تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زِنا کرے۔(سنن ابن ماجه ج۳ ص۲۷ حدیث ۵۷۲۲،٤۷۲۲ مُلتَقَطاً مِنَ الْحَدِیثَین)

پیٹ میں سانپ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، ان میں سانپ تھے، جو پیٹوں کے باہر سے بھی نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ''**سُود کھانے والے**۔'' (سنن ابن ماجه ج۳ ص ۷۱، ۷۲ حدیث ۷۳ ۲۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے، تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بیقرار ہو جاتا ہے، تو سمجھ لو! کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں بچھوؤں سے بھر جائے، تو اُس کی تکلیف و بیقراری کا کیا حال ہوگا، رب (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ۔(مرأة المناجیح ج٤ ص۹۵۲ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاهور)

(15) مسجد میں ہنسنا

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ النَّبِیّین، صاحِبِ قراٰنِ مُبین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔ (مسند الفردوس، الحدیث ۳۷۰۶، ج ۲، ص ۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں سنجیدہ رہنے کے لئے مسجد سے باہر بھی بے جا ہنسی مذاق اور فُضول گوئی کی عادت ترک کر دیجئے۔

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہو سکا
درگزر فرما الٰہی بہرِ شاہِ بحر و بَر

(وسائلِ بخشش، ص ۷۴۳)

لذت پر نہیں ہلاکت پر نظر رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج گناہوں میں لذّت ضرور محسوس ہوتی ہے مگر ان کی ہلاکت خیزیاں ہمیں اُس جہان میں بھگتنی ہوں گی جہاں سے واپسی کی کوئی صورت نہیں ہے! ان گناہوں کو چھوڑنا کڑوی گولی کی مثل سہی مگر صحت کا خواہشمند دوا کی کڑواہٹ کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ شفا کو اپنا مقصود جانتا ہے۔ اس بات کو ایک حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، چُنانچِہ

ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتی کہ گوشت کو بھی

خاطر میں نہ لاتا تھا۔اس کا دوست اسے مرغی کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کو ٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جو لذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے مرغی کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج مرغی بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور مرغی کھانے لگا۔جب اس نے پہلا لقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی من پسند دال کو بھول گیا اور کہنے لگا: ''ہٹاؤ اس دال کو،اب میں مرغی ہی کھایا کروں گا۔'' بلاتشبیہ جب تک کوئی شخص محض گناہوں کی لذت میں مبتلا اور نیکیوں کے سکون سے ناآشنا ہوتا ہے،اسے یہ گناہ ہی رونقِ زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصل ہو جاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے اور نیکیوں کے ذریعے سکونِ قلب کا متلاشی ہو جاتا ہے۔

نیکیوں میں یارسولَ اللّٰہ دل لگ جائے کاش! اور گناہوں سے مجھے ہو جائے نفرت یارسول
لمحہ لمحہ بڑھ رہی ہیں ہائے! نافرمانیاں اور گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول

(وسائلِ بخشش،ص ٧٧)

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر کو جنت کا باغ بنانے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت دارُ الْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، جو ہم یہاں بوئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، گندم بَو کر چاول کی فصل حاصل کرنے کی چاہت کو دیوانے کا خواب ہی کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ جو آپ کاٹنا چاہتے ہیں اُسی کا بیج بوئیے۔ لہٰذا جنّت میں جانے کے لئے جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے ہوں گے، وہ جنّت جہاں ایک انتہائی خوب صورت جہان آباد ہے، جس میں موت کا آزار نہیں، بیماریاں اور قرض داریاں نہیں، جس میں بڑھاپے کی کمزوری نہیں، غریبی، ناداری، معذوری اور مجبوری نہیں بلکہ یہ وہ مقام ہے جہاں زندگی کی ساری رعنائیاں جمع کردی گئی ہیں۔ حسین حُوریں، مزیدار کھانے اور پھل ایسے کہ لوگ تَصَوُّر نہیں کر سکتے، بستر اور لباس ایسے عمدہ کہ آج بادشاہوں کو نصیب نہیں، کمرے اور محل ایسے شاندار کہ دُنیا کے بڑے بڑے محلات ان کے سامنے چھوٹے دکھائی دیں۔ پھر یہ سب کچھ ہمیشہ کے لئے ملے گا، اس میں کمی کا اندیشہ ہے نہ چھن جانے کا کھٹکا لیکن نیکیاں کمانے کے لئے کچھ تو محنت کرنی پڑے گی، انسان روزگار میں بھی تو مشقت اٹھاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں روزی ملتی ہے۔ آج ہم مال کو بہت اہم سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے کہ بِالْفَرض ہماری قبر سونے سے بھر دی جائے، ہمارا سارا سرمایہ اس میں منتقل کر دیا جائے تو بھی ہمیں راحت کا ایک لمحہ نہیں دلوا سکتا، یہ زمین یہ پلاٹ بھی ہمارے کسی کام نہ آئیں

گے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ زمین ہماری ہے؟ نہیں! بلکہ ہم اس کے ہیں کہ ایک دن اسی میں سَما جائیں گے۔ اولاد واحباب اور رشتہ دار صرف خاک میں لٹانا جانتے ہیں، پھر صرف اعمال ہی ہمارے رفیقِ قبر ہوں گے۔ دنیا والوں کی اَشک باریاں اور اُداسیاں بَرزَخ میں ہمارے کیا کام آئیں گی، سوگواروں کی کثرت کیا فائدہ دے گی! کبھی آپ نے سوچا؟ اے کاش! فکرِ آخرت ہم پر ایسی غالِب ہوجائے کہ جب تاریکی دیکھیں تو قَبْر کا اندھیرا یاد آجائے، کوئی تکلیف پہنچے تو قبر وحشر کی پریشانیاں سامنے آجائیں، سونے لگیں تو موت اور قَبْر میں لیٹنا یاد آجائے، اے کاش! ہمارا دل نیکیوں میں ایسا لگ جائے کہ گناہ کے خیال سے بھی دُور بھاگیں! آیئے! قَبْر کو رونق بخشنے اور اسے آرام دہ بنانے والے چند اعمال کے بارے میں جانتے ہیں: چُنانچِہ

﴿1 تا 5﴾ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ

حضرتِ سیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب نیک آدمی کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ، نماز، روزہ، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ اس کے پاس جمع ہوجاتے ہیں، جب عذاب کے فِرِشتے اس کے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے: اس سے دور رہو، تمہارا یہاں کوئی کام نہیں، یہ ان پیروں پر کھڑا ہوکر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر وہ فِرِشتے سَر کی طرف سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے: تمہارے لئے اس طرف کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ دنیا میں اللّٰہ تعالٰی کی خوشنودی کے لئے اس نے بہت روزے رکھے اور طویل بھوک پیاس برداشت کی،

فرشتے اس کے جسم کے دوسرے حصوں کی طرف سے آتے ہیں تو **حج** اور **جہاد** کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ، اس نے اپنے جسم کو تکلیف میں ڈال کر **اللہ** تعالیٰ کی رضا کے لئے حج اور جہاد کیا تھا لہٰذا تمہارے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ پھر وہ ہاتھوں کی طرف سے آتے ہیں تو **صدقہ** کہتا ہے: میرے دوست سے ہٹ جاؤ، ان ہاتھوں سے کتنے صدقات نکلے ہیں جو محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے دیئے گئے اور ان ہاتھوں سے نکل کر وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کے درجے پر فائز ہوئے لہٰذا یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ پھر اس میِّت کو کہا جاتا ہے کہ تیری زندگی اور موت دونوں بہترین ہیں اور رحمت کے فِرشتے اس کی **قَبْر** میں جنّت کا فرش بچھاتے ہیں، اس کے لئے جنّتی لباس لاتے ہیں، حدِ نگاہ تک اس کی **قَبْر** کو فراخ کر دیا جاتا ہے اور جنّت کی ایک قِندِیل اس کی **قَبْر** میں روشن کر دی جاتی ہے جس سے وہ قیامت کے دن تک روشنی حاصل کرتا رہے گا۔ (مکاشفة القلوب، باب فی بیان القبر و سؤالہ، ص ١٧١)

مجھے نَماز پڑھنے دو

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب میِّت **قَبْر** میں داخل کی جاتی ہے تو اُسے (یعنی میِّت کو) سورج ڈوبتا (یعنی غروب ہوتا) ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: مجھے چھوڑو میں نَماز پڑھ لوں۔ (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، الحدیث ٤٢٧٢، ج٤، ص٥٠٣)

حضرتِ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی لکھتے ہیں: ''گویا وہ اس وقت اپنے آپ کو دنیا ہی میں تَصَوُّر کرتا ہے کہ سوال و جواب رہنے دو مجھے فرض ادا کرنے دو، وقت

ختم ہوا جارہا ہے، میری نماز جاتی رہے گی۔'' پھر لکھتے ہیں: ''یہ بات وہی کہے گا جو دنیا میں نماز کا پابند تھا اور اس کو ہر وقت نماز کا خیال لگا رہتا تھا۔''

(مرقاة المفاتيح، تحت الحديث: ١٣٨، ج ١، ص ٣٦١)

قبر میں نماز پڑھنے والے بُزرگ

حضرت سیدنا ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے ایک مرتبہ دعا مانگی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو کسی کو قَبْر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو مجھے ضرور دینا۔'' جب ان کا انتقال ہوا تو قَبْر میں اُتارنے والوں کا بیان ہے کہ جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی، ہم نے دیکھا کہ حضرت ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اپنی قَبْر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدنا ابراہیم بن صمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے آپ کے مَزار کے قریب سے گزرنے والے کئی لوگوں نے بتایا کہ جب ہم حضرتِ ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی قَبْر کے پاس سے گزرتے ہیں تو قرآن پڑھنے کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ (شرح الصدور، ص١٨٨)

دو اندھیرے دور ہوں گے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ''فیضانِ سنت'' جلد 1 کے صفحہ 872 پر لکھتے ہیں: منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا مُوسٰی کَلِیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا کہ میں نے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ علی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام کو دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دو اندھیروں کے ضَرَر (یعنی نُقصان) سے مَحْفُوظ

رہیں۔سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلیمُ اللّٰہ علی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے عَرض کی: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ دونور کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا: ''نورِ رَمضان اور نُورِ قُرآن۔'' عَرض کی: دو اندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا: ''ایک قَبْر کا اور دُوسرا قِیامت کا۔''

(دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص٩)

خوشبودار قبر

حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن غالب حدانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو جب دَفن کیا گیا تو ان کی قَبْر سے مشک کی مہک آنے لگی۔ایک مرتبہ کسی نے ان کوخواب میں دیکھا تو پوچھا: ''آپکی قَبْر سے خوشبو کیسی آتی ہے؟'' فرمایا: ''تِلْکَ رَائِحَۃُ التِّلَاوَۃِ وَالظَّمَاءِ یعنی یہ تلاوت اور روزے کی برکت ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء ،الحدیث٨٥٥٣، ج٦، ص٢٦٦)

نَماز وروزہ وحَـــــجّ وزکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کوسدا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر میں تلاوت کرنے والے بزرگ

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی نقل کرتے ہیں کہ کسی نے حضرتِ سیدنا ابوبکر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کوخواب میں دیکھا کہ وہ قرآن پڑھ رہے ہیں۔پوچھا: آپ تو انتقال فرما چکے ہیں، کیسے پڑھ رہے ہیں؟ جواب دیا: ''اس لئے کہ میں ہر نماز اور ختم قرآن کے بعد دعا کیا کرتا تھا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے قَبْر میں تلاوتِ قرآن کی توفیق دینا۔'' (شرح الصدور ،ص٠٩١)

﴿6﴾ صَبْر کے انوار

ایک طویل حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ جب مرنے والے کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو نماز اس کی دائیں طرف آتی ہے اور روزے بائیں طرف اور قرآن و ذکر و اذکار اس کے سر کے پاس اور اس کا نمازوں کی طرف چلنا قدموں کی طرف اور صَبْر قَبْر کے ایک گوشہ میں آتا ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ عذاب بھیجتا ہے تو نماز کہتی ہے: ''پیچھے ہٹ کہ یہ تمام زندگی تکالیف برداشت کرتا رہا، اب آرام سے لیٹا ہے۔'' پھر عذاب بائیں طرف سے آتا ہے تو روزے یہی جواب دیتے ہیں، سَر کی جانب سے آتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے۔ پس عذاب کسی جانب سے بھی اس کے پاس نہیں پہنچتا۔ جس راہ سے جانا چاہتا ہے اُسی طرف سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست کو محفوظ پاتا ہے لہٰذا وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اس وقت صَبْر تمام اعمال سے کہتا ہے کہ میں اس لیے نہ بولا کہ اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں بولتا، لیکن میں اب پلِ صراط اور میزان پر کام آؤں گا۔ (الموسوعة لابن ابی الدنیا، الحدیث ٢٥٤، ج ٥، ص ٤٧٢)

بدعقیدگی سے توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامِل مسلمان بننے، غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروائیے اور ہفتہ وار سنّتوں

بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایمان افروز **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ **لطیف آباد** حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بِنا پر میرا ذِہن خراب ہوگیا اور میں تین سال تک **نیاز شریف** اور **میلاد شریف** وغیرہ پر گھر میں اعتراض کرتا رہا مجھے پہلے **دُرُود شریف** سے بَہُت شَغَف تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غلَط صحبت کے سبب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اتِّفاق سے ایک بار میں نے **دُرُود شریف** کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب **دُرُود شریف** پڑھتے پڑھتے سوگیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** مجھے خواب میں **سبز گُنبد** کا دیدار ہوگیا اور بے ساختہ میری زَبان سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** جاری ہوگیا۔ صبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اِس سوچ میں پڑ گیا کہ آخِر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اتِّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیّت کا **مَدَنی قافِلہ** ہمارے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی، میں چُونکہ مُتَذَبْذِب (Confuse) تھا اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَنی قافِلے** والوں نے سفر کے دَوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طَنْز کیا بلکہ اجنبیت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ **امیرِ قافِلہ** نے **مَدَنی اِنعامات** کا تعارُف کروایا اور اسکے مطابِق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مَدَنی انعامات** کا بغور مُطالَعہ کیا

تو چونک اٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی **مَدَنی پھول** زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ **عاشقانِ رسول** کی صحبت اور **مَدَنی انعامات** کی بَرَکت سے مجھ پر **ربِّ لَمْ یَزَل** عَزَّوَجَلَّ کا فَضل ہوگیا۔ میں نے مَدَنی قافِلے کے تمام مسافِروں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت و مُسرّت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن **30** روپے کی نُکتی (بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ **عبدالقادر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں 35 سال سے **سانس کے مَرَض** میں مبتلا تھا، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی **داڑھ میں تکلیف** تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں سیدھی داڑھ سے بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ **عقائدِ اَہلسنّت** حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے رسول** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنت، تو کریں دیر مت　　قافلے میں چلیں، قافِلے میں چلو
صحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ　　گر گیا ہو چلیں، قافِلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص٦٠)

﴿7﴾ مسجد روشن کرنے کی برکت

حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مرفوعاً روایت کی کہ ''جس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی **مساجِد** کو روشن کیا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی **قبر** کو روشن فرمائے گا اور جس نے اس میں **خوشبوئیں** رکھیں تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جنّت میں اس کے لئے خوشبو مہیا کرے گا۔''

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص١٥٩)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: معلوم ہوا مسجِدیں بنانا اور انہیں عُود، لُوبان اور اگربتّی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِ ثواب ہے۔ مگر مسجِد میں دِیا سلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے کہ اس سے بارُود کی **بدبُو** نکلتی ہے اور مسجِد کو **بد بُو** سے بچانا واجِب ہے۔ بارُود کا **بَدبُودار** دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہَر سے لُوبان یا اگربتّی وغیرہ سُلگا کر مسجِد میں لایئے۔ اگربتّیوں کو کسی بڑے طَشت وغیرہ میں رکھنا ضَروری ہے تاکہ اس کی راکھ مسجِد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگربتّی کے **پیکِٹ** پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو کُھرچ ڈالئے۔ مسجِد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ''ائیر فریشنر'' (AIR FRESHNER) سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیاوی مادّے فَضاء میں پھیل جاتے اور سانس کے ذَریعے **پھیپھڑوں** میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبّی تحقیق کے مطابِق ائیر فریشنر کے استِعمال سے جِلد کا سرطان یعنی (SKIN CANCER) ہوسکتا ہے۔ (مسجدیں خوشبودار رکھئے، ص٢، ٣)

مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالہ ''مسجدیں خوشبودار رکھئے'' کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ مریض کی عِیادت

حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرتِ سیِّدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی کہ ''مریض کی عیادت کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اس کے لئے دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک اس کی قبر میں روزانہ اس کی عیادت کریں گے۔'' (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص۱۵۹)

عِیادت کے مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 310 صَفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' کے حصہ 16 صَفحہ 148 پر صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

❁ مریض کی عِیادت کرنا سنت ہے ❁ اگر معلوم ہے کہ عِیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزرے گا ایسی حالت میں عِیادت نہ کرے ❁ عِیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہِر نہ کرے کہ تمھاری حالت خراب ہے اور نہ سر

ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❁ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں ❁ اس کی مزاج پُرسی کرے ❁ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ❁ فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حقوقِ اسلام سے ہے اور فاسق بھی مُسلِم ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۴۸)

مریض کے لئے ایک دُعا

حضرتِ سیِّدنا ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے کسی ایسے مریض کی عِیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا: **اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ** یعنی میں عظمت والے، عرشِ عظیم کے مالک یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داوٗد ، کتاب الجنائز ، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ ، الحدیث ۳۱۰۶، ج ۳ ، ص ۱۵۲)

مَدَنی انعامات اور عیادت

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ''**مَدَنی انعامات**'' بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا ہے۔ اِسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی

مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''**فکرِ مدینہ کرتے ہوئے**'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** تعالیٰ کے فضل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ان مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام مریض کی عیادت بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 23 صفحات پر مشتمل رسالے ''**مَدَنی انعامات**'' کے صفحہ 17 پر مدنی انعام نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس ہفتہ کم از کم ایک مریض یا دُکھی کی گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق **غمخواری** کی اور اسکو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطّاریہ** کے استعمال کا مشورہ دیا؟

اُتار دے مری نَس نَس میں ''مَدَنی اِنعامات''
نصیب ہوتا رہے ''مَدَنی قافِلہ'' یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ سورۂ مُلک پڑھنے کا انعام

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ''جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے: ''تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں **سورۂ مُلک** پڑھا کرتا تھا۔'' پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ ''تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں **سورۂ مُلک** پڑھا کرتا تھا۔'' پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ ''تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں **سورۂ مُلک** پڑھا کرتا تھا۔'' تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام **سورۂ مُلک** ہے۔ جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔

(المستدرك ،كتاب التفسير ، باب المانعة من عذاب القبر ، الحديث ۳۸۹۲، ج۳ ،ص ۳۲۲)

قبر میں سورۂ مُلک پڑھی جارہی تھی

خطیبِ سامرہ حضرت سیدنا ابوالحسن سامری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بہت پرہیزگار بُزرگ تھے، انہوں نے لوگوں کو سامرہ کے قبرستان میں ایک قبر دکھائی کہ مجھے یہاں سے مسلسل سورۂ ملک پڑھنے کی آواز سنائی دی تھی۔ (شرح الصدور، ص ۱۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سورۂ ملک کی تلاوت کرنا ایک مَدَنی انعام بھی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 3 ہے: کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت

کم از کم ایک ایک بار آیَتُ الکُرسی، سورۃُ الْاِخلاص اور تسبیحِ فاطِمہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہا پڑھی؟ نیز روزانہ رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر میں فرشتہ قرآن پڑھائے گا

رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھنا شروع کرے اور اسے اَز بَر کرنے سے پہلے ہی مر جائے تو اس کی قبر میں ایک فرشتہ اسے قرآن شریف سکھاتا ہے تو اس حال میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرے گا کہ اسے پورا قرآن حِفظ ہوگا۔'' (کنز العمال، الحدیث ٤٤٢٦، ج ١، ص ٣٧٢)

﴿10﴾ سورۂ یٰس شریف کی برکت

مُلک یمن میں جب لوگ ایک مُردے کو دفن کر کے واپس ہونے لگے تو انہوں نے قبر میں مارنے پیٹنے کی آواز سنی۔ پھر اچانک قبر سے ایک کالا کتا نمودار ہوا۔ ایک شخص نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''میں میِّت کا بُرا عمل ہوں۔'' پوچھا: ''پٹائی تمہاری ہو رہی تھی یا اس مردے کی؟'' اس نے کہا: ''میری ہی ہو رہی تھی، سورۂ یٰس اور دوسری سورتیں اس کے پاس تھیں، وہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئیں اور مجھ کو مار بھگایا۔'' (شرح الصدور ص ١٨٦)

﴿11﴾ سورۂ سجدہ شَفاعت کرے گی

حضرت خالد بن مَعْدَان تابِعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ

سجدہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اور عرض کرے گی: ''یَااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سِفارش قبول فرمالے اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹادے۔'' سورۂ سجدہ پرندے کی مانند ہوگی اور اپنے پروں کو پڑھنے والے پر پھیلادے گی، اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے قبر کے عذاب سے بچائے گی۔ (درمنثور ج٦ ص٥٣٥)

﴿12﴾ سورۂ زِلزال پڑھنے کی برکتیں

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: جس نے جمعہ کے دن مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''اِذَا زُلْزِلَت'' (یعنی سورۂ زِلْزَال) پندرہ مرتبہ پڑھی تو اللّٰہ تعالٰی اس پر سکراتِ موت کی سختی نرم کردے گا، اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرمادے گا اور پُلِ صراط پر ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ (شرح الصدور ص١٨٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب میّت قبر میں دفن کی جاتی ہے تو قبر اسے دباتی ہے، قبر کے دبانے سے نہ مؤمن بچتا ہے نہ کافر، نہ نیک نہ بد، بچہ نہ جوان، فرق صرف یہ ہے کہ کافر سخت دباؤ میں پکڑا جاتا ہے اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر ہوجاتی ہیں اور مؤمن کے لئے دباؤ ایسا ہوتا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو پیار سے دباتی ہے، بلی اپنے بچے کو بھی منہ میں دباتی ہے اور چوہے کو بھی مگر دونوں میں فرق ہے۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح ج ١ ص ١٤١ و ج ٢ ص ٤٥٧، ٤٥٦)

﴿13﴾سورۂ اخلاص پڑھنے کا فائدہ

حضور اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مرض الموت میں سورۃُ الْاِخلاص پڑھی تو وہ قبر کے فتنے اور اس کے دبانے سے محفوظ رہے گا۔(المعجم الاوسط ج٤ ص٢٢٢ حدیث٥٧٨٥)

﴿14﴾شبِ جمعہ کا دُرُود

بُزُرگانِ دین علیہم رحمۃُ اللّٰہِ الْمُبِین نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

وہ موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔

(اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ١٥١ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

﴿15﴾ قبر کی غم گُسار

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کو کندھا دینے کے بعد کہا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے لیے موت میں بَرَکت

دے۔تو ایک غیبی آواز سُنائی دی: ''اور موت کے بعد بھی۔'' یہ سن کر مجھ پر بہت خوف طاری ہوا۔ جب لوگ اسے دفن کر چکے تو میں قبر کے پاس بیٹھ کر احوالِ آخرت پر غور وفکر کرنے لگا۔اچانک قبر سے ایک حسین وجمیل شخص باہر نکلا،اس نے صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے تھے جن سے خوشبو مہک رہی تھی۔اس نے مجھ سے کہا کہ :''اے ابراہیم!'' میں نے کہا:''لَبَّیْك۔'' پھر میں نے ان سے پوچھا:''خدا عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: تخت پر سے ''موت کے بعد بھی'' کہنے والا میں ہی ہوں۔میں نے کہا کہ آخر آپ کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا نام **سنّت** ہے میں دنیا میں انسان کی ہمدرد ہوتی ہوں اور قبر میں نور ومُونس وغم گُسار اور قیامت میں جنت کی طرف رہنما اور قائد بنتی ہوں۔(شرح الصدور،ص۲۰۴)

﴿16﴾ تَہَجُّد کا نور

تاجدارِ حَرَم، سَرَاپا جُود و کرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے فرمایا:''جب تم کہیں سفر پر روانہ ہوتے ہو تو کتنی تیاری کرتے ہو! قیامت کی تیاری کا عالَم کیا ہوگا! اے ابوذر (رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ)! کیا میں تم کو ایسی شے کی خبر نہ دوں جو تمہیں قیامت کے دن نفع دے؟'' حضرت سیدنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان ضرور ارشاد فرمایئے تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:''سخت گرمی کے موسم میں حَشْر کے لئے روزہ رکھو اور رات کی تاریکی میں دو

رکعتیں پڑھوتا کہ قبر میں روشنی ہو۔“

(موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب التهجد وقیام اللیل، الحدیث ۱۰، ج ۱، ص ۲۴۷)

حضرتِ سیِّدُنا شَفیق بلخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا (۱) گناہوں کے علاج کو نمازِ چاشت میں (۲) قبروں کی روشنی کو تَہَجُّد میں (۳) مُنکَر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قُرآن میں (٤) پُلِ صراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صَدَقہ وخیرات میں (۵) حشر میں سایۂ عَرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔ (مُلَخَّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، ص ۱٤٦)

نمازِ تَہَجُّد ادا کرنا ایک مَدَنی انعام بھی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 19 ہے:

کیا آج آپ نے نماز تَہَجُّد، اِشراق و چاشت اور اَوّابین ادا فرمائے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿17﴾ ایک ہزار اَنوار

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ”جس شخص نے عید کے دن تین سو مرتبہ **سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ** پڑھا اور فوت ہوجانے والے مسلمانوں کی روحوں کو اس کا ثواب ہدیہ کیا تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ مرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قبر میں ایک ہزار اَنوار داخل فرمائے گا۔“ (مکاشفة القلوب، ص ۳۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ نیکی کی دعوت

اللہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''**بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔**'' (حلیۃ الاولیاء ج٦، ص٥، رقم٧٦٢٢)

مُبلِّغین کی قبریں اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جگمگائیں گی

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **اِس** روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر وثواب معلوم ہوا۔ **سنّتوں بھرا بیان** کرنے یا **درس** دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، **اِنْ شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینے والوں، **مَدَنی قافِلے** میں سفر اور **فکرِ مدینہ** کر کے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی **نیکی کی دعوت** کو سننے والوں کی قُبور بھی **ان شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے نورٌ علٰی نور ہوں گی۔

عطا ہو ''نیکی کی دعوت'' کا خوب جذبہ کہ
دوں دھوم سنّتِ محبوب کی مچا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿19﴾ دنیا میں مصیبت اٹھانا

کسی بُزرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو اُن کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو اِستِفسار کیا: کونسی قَبریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا، دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔

(تنبیہ المغترین،الباب الثالث، ص١٦٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گُھپ اندھیری قَبر جسے دنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کرسکتا **ان شآء اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ **میٹھے میٹھے** آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے پریشان حالوں کیلئے نور نور ہوکر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا　　جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یارسولَ اللّٰہ آکر قبر روشن کیجئے　　ذات بے شک آپ کی تو مَنبَعِ انوار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا انعام

حضرت سیِّدنا ابوکاہِل رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے قَبْر کی تکلیف سے بچائے گا۔

(المعجم الکبیر،الحدیث ٩٢٨، ج ١٨، ص ٣٦١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان کی بلاوجہِ شرعی دل آزاری کبیرہ گناہ

حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ یعنی جس نے (بلاوجہِ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔''

(المعجم الاوسط، ج ۲ ص ۳۸٦ الحدیث ۳٦۰۷)

﴿21﴾ ایصالِ ثواب

شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ **قَبْر** میں میّت ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے، پھر جب اُسے دعا پہنچ جاتی ہے تو یہ اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ زمین والوں کی دعا سے **قبر** والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے اور یقیناً زندہ کا مُردوں کے لئے دعائے مَغْفِرت کرنا ان کے لئے تحفہ ہے۔ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، الحدیث ۷۹۰۵، ج٦، ص۲۰۳)

زندوں کا تحفہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا کہ ''جب کوئی میّت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) اسے ایک نورانی طباق میں رکھ کر **قبر** کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اے گہری **قبر** کے ساتھی! یہ تحفہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے، اسے قبول کر لے۔'' پھر جب وہ ثواب اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ

مُردہ اس سے بے حد خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی غمگین ہو جاتے ہیں جن کی طرف کوئی شے ہدیہ نہیں کی گئی ہوتی۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه محمد، الحدیث ٦٥٠٤، ج ٥، ص ٣٧)

”کَرَم“ کے تین حُروف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کی 3 حکایات

(۱) باغ صدقہ کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری ماں فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے نفع پہنچائے گا؟“ رحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ انہوں نے عرض کی: ”میرے پاس ایک باغ ہے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گواہ رہئے میں نے یہ باغ اُس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔“

(الترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء فی الصدقة، الحدیث ٦٦٩ ج ٢، ص ١٤٨)

(۲) فسادی کی مغفرت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن صالح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابونواس کو (اس کے مرنے کے بعد) خواب میں دیکھا کہ وہ بڑی نعمتوں میں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟“ اس نے جواب دیا کہ ”اللہ تعالٰی نے میری بخشش فرمانے کے ساتھ ساتھ یہ نعمتیں بھی عطا فرمائی ہیں۔“

میں نے دریافت کیا کہ ''تیری مغفرت کا سبب کیا چیز بنی حالانکہ تُو تو فسادی تھا؟'' اس نے کہا کہ ''دراصل ایک نیک شخص رات کو قبرستان میں آیا اور اپنی چادر بچھا کر اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دونوں رکعتوں میں دو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد** پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو بخش دیا۔ چنانچہ اس کی برکت سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمام قبرستان والوں کی مغفرت فرمادی اور چونکہ میں بھی ان تمام میں شامل تھا لہٰذا مجھے بھی بخش دیا۔ (شرح الصدور، ص ۲۹۲)

(۳) روزانہ ایک قراٰنِ پاک ایصالِ ثواب کرنے والا نوجوان

ایک بزرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کی تمام قبریں پھٹ گئی ہیں اور مردے ان سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اسے جا کر سلام کیا اور پوچھا: ''یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: ''زندہ لوگ جو کچھ صدقہ، دُعا یا دُرُود وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔'' اس نے کہا: تم کیوں نہیں چُنتے؟'' جواب دیا: ''مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہے۔'' یہ شخص صبح اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔ اس شخص نے جب نوجوان سے پوچھا ''تم کیا پڑھ

رہے ہو؟'' تو اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآن پاک پڑھ کر بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب) کرتا تھا، اُسے چنتے دیکھ کر اِسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ (روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والخمسون بعد المائۃ، ص۱۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ صدقہ دینے سے قبر کی گرمی دور ہوتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک کسی شخص کا صدقہ اس کی قبر سے گرمی کو دور کر دیتا ہے اور قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۸۸، ج۱۷، ص۲۸٦)

راہِ خدا میں خرچ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے، آخرت میں اجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل عطا کیا جاتا ہے اور یہ

یقینی بات ہے کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: دوعالَم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالٰی کی رِضا کی خاطِر انکساری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)

اپنے صدقات دعوتِ اسلامی کو دیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی 41 سے زیادہ شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے۔ برائے کرم! اپنی زکوٰۃ وعُشر اور صدقات وخیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفِرادی کوشش فرما کر ان کے زکوٰۃ وعشر اور دیگر عَطِیّات **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز پر پہنچا کر یا کسی ذمّہ دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مَدَنی مرکز پر فون کر کے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرما دیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان

فون: 4921389-91

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿23 تا 29﴾ ختم نہ ہونے والے 7 عمل

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مومن کے انتقال کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو کچھ اسے **ملتا** رہے گا، وہ یہ ہے: (۱) اس کا وہ علم جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا اور (۲) نیک بیٹا جسے اس نے چھوڑا، یا (۳) وہ قرآن پاک جسے وِرثہ میں چھوڑا، یا (۴) وہ مسجد جسے اس نے بنایا، یا (۵) مسافر خانہ بنایا، یا (۶) کسی نہر کو جاری کیا، یا (۷) وہ صدقہ جاریہ جسے اس نے حالتِ صحت اور زندگی میں اپنے مال سے دیا، ان کا **ثواب** اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔''

(ابن ماجه ، كتاب السنة ،باب ثواب معلم الناس الخير،الحديث ۲۴۲، ج ۱، ص ۱۵۸)

عِلْم قبر میں ساتھ رہے گا

سیِّدُ المُرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب عالم فوت ہوتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قبر میں اس کو مانوس کرنے کے لئے مُتَشَکِّل ہو کر (یعنی شکل اختیار کر کے) رہتا ہے اور زمین کے کیڑوں کو دور کرتا ہے۔

(شرح الصدور للسيوطى،باب احاديث الرسول ﷺ فى عدة امور،ص ۱۵۸)

اولاد کو عِلْمِ دین سکھانے کی بَرَکت

حضرت سیِّدنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ قبر میں مُردے کو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برس رہی ہے۔ آپ عَلَیْہِ

السّلام بہت حیران ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس کا راز بتادے کہ پہلے اس پر عذاب کیوں ہو رہا تھا اور اب اسے جنت کی نعمتیں کیسے مل گئیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے عیسیٰ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا، مرنے کے بعد اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مدرسے بھیجا گیا، استاذ نے اسے بِسْمِ اللّٰہ پڑھائی، مجھے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔''

(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج ۱، ص ۱۵۵)

اَلْحَمْدُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم دین سکھانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ بھی ہیں جہاں پر ہزارہا طلبہ وطالبات الگ الگ علمِ دین حاصل کرتے ہیں۔ ؎

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿30﴾ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب

نبی رحمت، شفیعِ اُمت، قاسمِ نعمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذکر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے: ''کیا تو

مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے کہ'' تو کون ہے؟'' تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ''میں وہ **خوشی** ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری **وحشت** میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے **جنت** میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔'' (الترغیب والترھیب ، کتاب البر والصلة ،باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلین ، الحدیث ۲۳ ، ج ۳ ، ص ۲٦٦)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کسی کے دل میں خوشی داخل کرنا کتنا آسان مگر اس کا انعام کتنا شاندار ہے، مگر یہ فضیلت اسی وقت حاصل ہو سکے گی جب وہ خوشی عین شریعت کے مطابق ہو چُنانچِہ اگر عورت نے شوہر کو خوش کرنے کے لئے بے پردگی کی یا بیٹے نے باپ کو خوش کرنے کے لئے داڑھی منڈا دی یا ایک مٹھی سے گھٹا دی تو وہ اس فضیلت کا ہرگز حقدار نہیں ہوگا بلکہ مبتلائے عذابِ نار ہوگا۔ ہم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں اور اس سے رحمت کا سوال کرتے ہیں۔

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے کے چند کام

۞ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا ۞ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا ۞ کوئی دعا کے لئے کہے تو فوراً اس کے لئے دعا کر دینا ۞ ضرورت مند کی مدد کرنا ۞ حاجت مند کو قرض دینا ۞ تنگدست مقروض کو قرض ادا کرنے میں مہلت دینا ۞ غریب مریض کی عیادت کو جانا ۞ مسکرا کر بات کرنا ۞ کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس سے درگزر

کرنا ❁ پسندیدہ چیز کھلانا ❁ اہم مواقع پر تحفہ دینا ❁ والدین کی خدمت کرنا ❁ مظلوم کی مدد کرنا ❁ دورانِ سفر بیٹھنے کے لئے جگہ دے دینا۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب

(۱) شہید عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا مِقدام بن مَعدِی کَرِبَ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ''شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شہید کو چھ انعام عطا فرماتا ہے: (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرماتا ہے (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یاقوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا (۵) اس کا حُوروں میں سے 72 حوروں کے ساتھ نکاح کرائے گا (۶) اس کی ستّر رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا۔''

(ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبیل الله، الحدیث ۲۷۹۹، ج۳، ص ۳۶۰)

(۲)پیٹ کے مرض میں مرنے والا

سیِّدُ الصّٰلِحین،سیِّدُ المُرسَلِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جسے اس کے پیٹ نے مارا (یعنی جسے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے موت آئی) تو اسے عذابِ قبر نہ ہوگا۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الشھداء من ھم، الحدیث ۱۰۶۶، ج ۲، ص ۳۳٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: پیٹ کی بیماری سے مرنے والا عذابِ قبر سے محفوظ ہے کیونکہ اسے دنیا میں اس مرض کی وجہ سے بہت تکلیف پہنچ چکی ہے، یہ تکلیفِ قبر کا دفعیہ بن گئی۔

(مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۲۵، ۴۲۶)

(۳)جمعہ کے دن فوت ہونے والا

مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوجائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب فیمن مات یوم الجمعۃ، الحدیث ۱۰۷۶، ج ۲، ص ۳۳۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن مرنے والے مومن سے نہ حسابِ قبر ہو نہ عذابِ قبر کیونکہ اس دن کی موت شہادت کی موت ہے اور شہید حساب و عذاب سے

محفوظ ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ آٹھ شخصوں سے حساب قبر نہیں ہوتا جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔(مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۲۸، ۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴)قبر میں وحشت نہ ہوگی

شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، انیسُ الْغَرِیْبِین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے دن میں سو مرتبہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن'' پڑھا تو وہ فَقْر سے محفوظ رہے گا، اسے قَبْر میں وحشت نہ ہوگی اور جنت کے دروازے اس کیلئے کھل جائیں گے۔(کنز العمال، الحدیث ۳۸۹۳، ج ۲، ص ۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر میں خوشخبری پانے والوں کی حکایات

(۱) کلمۂ شہادت کی تصدیق کرنے والے کی بخشش ہوگئی

ایک بصری بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بھتیجا غلط صحبت میں پڑ گیا اور طوائفوں کے پاس آنے جانے لگا۔ وہ جب بھی اپنے بھتیجے کو نصیحت کرتے وہ سُنی اَن سُنی کر دیتا۔ بعدِ انتقال جب اس لڑکے کو قَبْر میں اتار دیا گیا تو لوگوں کو کچھ شُبہ ہوا، چنانچہ ایک اینٹ ہٹا کر اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی قَبْر بصرہ کے گھڑ دوڑ کے میدان سے بھی وسیع ہے اور وہ درمیان میں کھڑا ہے۔ اینٹ کو اسی جگہ واپس لگا دیا گیا اور گھر آ کر جب اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ یہ جب موذن کو یہ کہتے سنتا: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں)'' تو کہا کرتا: '' **وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهٖ** یعنی جس کی تو گواہی دیتا ہے اسی کی گواہی میں بھی دیتا ہوں۔'' اور دوسروں سے بھی کہتا تھا کہ یہی کہو۔

(الموسوعة لابن ابی الدنیا ،الحدیث ۳۱۹، ج ۵، ص ۵۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر برائی سے بچنا ضروری ہے اسی طرح چھوٹی سے چھوٹی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے کیا معلوم کہ وہ نیکی جو بظاہر بہت آسان نظر آتی ہے ہماری بخشش کا وسیلہ بن جائے۔ اِس حکایت سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خوب جی بھر کے گناہ کرتے رہیں گے، تھوڑی بہت نیکیاں کر لیا کریں گے کوئی نہ کوئی نیکی بخشش کا سبب بن ہی جائے گی، ایسا سوچنا نادانی ہے کیونکہ **اللّٰہ** تعالٰی بے نیاز ہے وہ چاہے تو نیکیوں کے پہاڑ کھڑے کرنے والے کو صرف ایک گناہ کی وجہ سے جہنم میں بھیج دے اور اگر چاہے تو گناہوں کے دفتر بھرے ہونے کے باوجود کسی کو محض ایک نیکی کی وجہ سے بخش دے، بہرحال یہ سب اس کی مرضی پر موقوف ہے، ہمیں خوب خوب نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی سعی کرنی چاہئے۔ نیز اس حکایت سے ضمناً اذان کا جواب دینے کا فائدہ بھی معلوم ہوا، جوابِ اذان کی احادیثِ مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''فیضانِ اذان'' میں ہے:

اذان کے جواب کی فضلیت

مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایکبار فرمایا: اے عورَتو! جب تم بِلال کو اذان و اِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کَلِمہ کے بدلے **ایک لاکھ** نیکیاں لکھے گا اور **ایک ہزار** دَرَجات بُلند فرمائے گا اور **ایک ہزار** گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی، یہ تو عورَتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دُگنا۔

(تاریخ دِمشق لابنِ عَساکِر ج ۵۵ ص ۷۵)

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجُود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارَک میں **جوابِ اذان** کی جو فضلیت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحظہ فرمایئے:

"اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر" یہ دو کلمات ہیں اسطرح پوری اذان میں **۱۵ کَلِمات** ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَذِّن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو **۱۵ لاکھ** نیکیاں ملیں گی۔ **۱۵ ہزار** دَرَجات بُلند ہونگے اور **۱۵ ہزار** گناہ مُعاف ہونگے۔ اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔

فجر کی اذان میں دومرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم ہے تو فجر کی اذان میں ۱۷ **کلمات** ہوگئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بُلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اِقامت میں دومرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ بھی ہے یوں اِقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اِقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ **الحاصِل اگر کوئی اسلامی بہن اِہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہوجائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔**

اذان واِقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر دونوں مل کر (بغیر سَکْتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کَلِمہ ہیں دونوں کے بعد سَکْتہ کرے (یعنی چُپ ہوجائے) اور سَکْتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سَکْتہ کا تَرک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مُستَحَب ہے۔ (دُرِّمُختار وردُّالمُحتار ج۲ ص۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مُؤَذِّن صاحِب اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سَکْتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰہُ اَکْبَر

اَللّٰہُ اَکْبَر کہے۔ اِسی طرح دیگر کلمات کا جواب دے۔ جب مُؤَذِّن پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے یہ کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ترجمہ: آپ پر دُرُود ہو یارسولَ اللّٰہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۸٤)

جب دوبارہ کہے، یہ کہے:

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے، آخر میں کہے:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری سننے اور دیکھنے کی قُوّت سے مجھے نفع عطا فرما۔ (اَیْضاً)

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔ (اَیْضاً)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں (چاروں بار) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لَاحَوْل بھی) بلکہ مزید یہ بھی مِلا لے:

مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ ترجَمہ: جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا

(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ترجَمہ: تُو سچّا اور نیکوکار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔

(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۸۳)

اِقامت کا جواب مُستَحَب ہے۔اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں کہے:

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ترجَمہ :اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

(بہارشریعت ج۱ص۴۷۳، عالَمگیری ج ۱ ص ۵۷) (نماز کے احکام،ص۴تا۹)

(۲)سورۂ کھف کی تلاوت کی برکت

سیف الدین بَلْبَان کا بیان ہے کہ میں نے قبرستان میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک قبر کے پاس روتے ہوئے تلاوت کررہا ہے اور دعائیں مانگ رہا ہے،میرے پوچھنے پر اس نے بتایا: یہ میرے دوست کی قبر ہے ،اس نے تلاوت کرتے ہوئے میری نگاہوں کے سامنے دم توڑا،تدفین کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا تو حال دریافت کیا،اس نے بتایا: جب تم لوگ مجھے قبر میں رکھ کر چلے گئے تو ایک غضبناک کتا میری طرف بڑھا،قریب تھا کہ وہ مجھ پر حملہ کردیتا مگر ایک انتہائی خوبصورت و پاکیزہ بزرگ وہاں تشریف لے آئے اور کتے کو وہاں سے بھگا دیا اور میرے پاس بیٹھ گئے ،ان کی صحبت سے مجھے بہت سکون ملا، میں نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: تم جمعہ کے دن سورۂ کھف پڑھا کرتے تھے میں اُسی کا ثواب ہوں۔(الدرالکامنۃ فی اعیان المائۃ لابن حجر عسقلانی ج۵ ص۳۵۲)

(۳)قبر میں لائبریری

حافظ ابوالعلاء ہمدانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے ایک ایسے شہرِ علم میں دیکھا کہ جس کے در و دیوار سب کتابوں کے بنے ہوئے تھے۔ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بتایا کہ میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تھی کہ جس طرح میں دنیا میں علم میں مصروف ہوں اسی طرح آخرت میں بھی مصروف رہوں۔لہٰذا یہاں پر بھی مجھے یہی مصروفیت نصیب ہوئی ہے۔(شرح الصدور ص ۱۹۰)

(٤)شیخین کے دیوانے کی نجات

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''مردے کے صدمے'' صفحہ 38 پر لکھتے ہیں: ''ایک شخص کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا: مُنکَر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں نے اُن سے عرض کی، حضرات ابوبکر صِدّیق و عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما کے وسیلے سے مجھے چھوڑ دیجئے۔تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اِس نے بَہُت ہی بُزُرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لھٰذا اس کو چھوڑ دو۔چُنانچِہ وہ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔

(مُلَخَّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور،باب فتنة القبر الخ، ص ۱٤۱)

(۵) اولیاء کے نام لیوا کی نجات

ایک نیک شخص جو حضرتِ سیِّدُنا ابو یزید عَلَیْہِ رَحمَۃُ المجید کے دیوانے اور

آپ کے غاشیہ بردار یعنی فرماں بردار خادِم تھے، اُن کی وفات ہوگئی، تدفین کے بعد قبر شریف کے پاس موجود بعض افراد نے سُنا وہ مُنکَر نکیر سے کہہ رہے تھے: ''مجھ سے کیوں سُوالات کرتے ہو میں تو ابو یزید کے غاشیہ برداروں میں سے ہوں۔'' چُنانچِہ مُنکَر نکیر انہیں چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ (مُلَخَّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، باب فتنة القبر الخ، ص ۱۴۲)

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیّت کے لئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ اپنے یہاں کے ذِیلی نگران کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ **ان شآءاللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت اور سنّتوں پر عمل کا ذہن بنے گا نیز عذابِ قبر سے نَجات کا سامان ہوگا۔ (مُردے کے صدمے، ص ۹۳)

(۶) بے شک مجھے دو جنتیں عطا کی گئیں

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت متقی و پرہیزگار و عبادت گزار تھا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبرو عورت اسے اپنی طرف بلاتی اور چھیڑتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے جایا کرتا تھا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وَرغَلانے اور اس عورت کی دعوت پر برائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب

دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آ گیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ (پ ۹، الاعراف ۲۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ پاک کے یاد آتے ہی اس کے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہوکر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ دریافت کیا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کا دم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل وکفن ودفن کا انتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرتِ سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ''ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہوجاتے؟'' اس نے عرض کی، ''امیر المومنین! آپ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مناسب معلوم نہ ہوا۔'' آپ نے فرمایا کہ ''مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔'' وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ (پ ۲۷، الرحمن: ٤٦)

ترجمۂ کنزالایمان :اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پکار کر کہا: ''یا امیر المومنین! بیشک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔''

(شرح الصدور ص ۲۱۳)

(۷) درجات میں فرق

ایک بُزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے اہلِ قبور کے مقامات دکھادے۔ ایک روز کیا دیکھتا ہوں کہ قبریں پھٹ گئیں۔ اب ان میں سے کچھ مردے تو ''ریشم'' پر سو رہے ہیں اور کچھ ''دیباج'' پر، کچھ ''پھولوں کی سیج'' پر اور کچھ ''تختوں'' پر، کچھ ہنس رہے ہیں تو کچھ رو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر تو چاہتا تو ان سب کو ایک ہی مقام عطا فرمادیتا! تو قبر والوں ہی میں سے کسی نے پکارا کہ اے فلاں! یہ قبریں اعمال کی منازل ہیں، جو ''سُندس نشین'' ہیں وہ **خوش خلق** تھے، جو ''حریر و دیباج نشین'' ہیں وہ **شہداء** ہیں، جو ''پھولوں کی سیج'' پر سونے والے ہیں وہ **روزہ دار** ہیں اور ''تخت والے'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں مَحَبَّت کرنے والے ہیں، جبکہ **رونے والے** گنہگار اور **ہنسنے والے** توبہ شعار ہیں۔

(شرح الصدور، ص ۱۸۷)

(۸)مفتیِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کُھلی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صفحہ 466 پر لکھتے ہیں: تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی ''مرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے رُکن مُفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج الحافِظ القاری حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلص مبلّغ اور اللہ عزوجل سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: ''کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔'' (صحیح البخاری ج ٤ ص ٢٢٣ حدیث ٦٤١٦) ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بمطابق 17-2-2006 بروز جُمُعہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قیام گاہ (واقع گلشنِ اقبال، بابُ المدینہ کراچی) میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کے سبب بعُمر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صحرائے مدینہ، باب المدینہ کراچی میں دفن کیا گیا۔ وِصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجّب ۱۴۳۰ھ بمطابق 18-7-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات باب المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتیِ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی قبر درمیان سے کُھل گئی۔ جو اسلامی بھائی صحرائے مدینہ میں حفاظتی اُمور پر مُتَعَیَّن ہیں اُنہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ قبر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے۔ عارضی طور پر قبر دُرُست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان

ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کی مبارک لاش اور کفن اِس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی انتقال ہوا ہو، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سرِ مبارک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زُلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نُورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رُخ تھا۔ مفتیِ دعوتِ اسلامی کی قَبْر مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آ رہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعَطَّر ہو گئے۔ قَبْر میں بارش کا پانی اتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قَبْر مزید دھنس جائے اور سلیں مرحوم کے وجُودِ مسعود کو صدمہ پہنچائیں لہٰذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ ۶ شعبانُ المعظم ۱۴۳۰ھ (28-7-2009) بَشُمُول مفتیانِ کرام و علمائے عِظام ہزارہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مجمع ہوا، غلامزادہ ابواُسید حاجی عُبید رضا ابنِ عطار مدنی سلَّمہُ اللہ الغنی پہلے سے موجود شگاف کے ذریعے قَبْر کے اندر اترے تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کیلئے جسمِ مبارک باہر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قَبْر شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی صاحِب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بدن مبارک باہر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، غلامزادہ حاجی عُبید رضا کو مُووی کیمرہ دیا گیا چنانچہ پُرانی قَبْر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹّی وغیرہ گرنے کے باوُجُود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زُلفوں کے بعض حصّے کی کامیاب مووی بنالی جو کہ کچھ ہی دیر بعد ''صحرائے مدینہ'' میں لگائی گئی مختلف اسکرینوں پر

ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھا دی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دِیدَنی تھے، یہ روح پرور منظر دیکھ کر بے شُمار اسلامی بھائی اشکبار ہوگئے۔اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ۱۷شعبانُ المعظّم ۱۴۳۰ھ(29-7-2009) کو دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی چینل** پر براہِ راست ''خُصوصی مَدَنی مُکالَمہ'' نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف مُمالِک کے لاکھوں ناظرین کو کیمرے کے اندر محفوظ کردہ **قبر** کا اندرونی منظر اور مفتیٔ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہٰذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کا لُبِّ لُباب ہے کہ **خُصوصی مدنی مکالمے** کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سُونے ہوگئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رَمَضانُ الْمبارک میں اِفطار کے وقت ہوتے ہیں اور T.V. پر گھر گھر سے ''خُصوصی مدنی مکالمے'' کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں T.V. سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہُجوم در ہُجوم جمع ہوکر **مَدَنی چینل** پر مفتیٔ دعوتِ اسلامی قدّس سرہ السّامی کی مَدَنی بہاروں کے نظّارے کررہے تھے۔ایک اطّلاع کے مطابق مدنی چینل پر ''خُصوصی مدنی مُکالمہ'' سُن کر اور مفتیٔ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی مبارک لاش کی رُوح پرور جھلکیاں دیکھ کر ایک غیر مسلم مشرَّف بہ اسلام ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اِس سلسلے میں شبِ براءت ۱۴۳۰ھ کے مبارک موقع

پر ایک تاریخی V.C.D بنام ''مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی'' جاری کر دی چند ہی روز میں بہت بڑی تعداد میں V.C.Ds فروخت ہو گئیں۔

جَبیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا

غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

قبر میں میّت کے ساتھ تبرکات رکھئے

جب کسی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا انتقال ہو جائے تو تدفین کے وقت کچھ نہ کچھ تبرکات میّت کے ساتھ رکھ دیجئے، **اِنْ شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ عمل میّت کے لئے سکون و اطمینان اور نکیرین کے سوالات کے جواب دینے میں مددگار ثابت ہوگا۔

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ کی وصیّت

حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت فرمائی: ''ایک دن حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب ہُوا۔ حضور پُر نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا پہنا ہوا ایک کُرتا مجھے بطورِ انعام عطا فرمایا، وہ کُرتا میں نے آج کے لئے سنبھال رکھا تھا۔ اور ایک روز حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ناخن ومُوئے مبارک تراشے، وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے سنبھال رکھے تھے، جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن میں رکھنا اور موئے مبارک وناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سُجُود پر رکھ دینا۔''

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ترجمه معاویه بن سفیان، ج۳، ص ۳۷٤)

تَبَرُّکات رکھنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''شجرہ طَیِّبَہ (اور دیگر تبرکات) قَبْر میں طاق بنا کر رکھیں خواہ سرہانے کہ نکیرین پائینتی کی طرف سے آتے ہیں اُن کے پیشِ نظر ہو، خواہ جانبِ قبلہ کہ میّت کے پیش رو (یعنی سامنے) رہے اور اس کے سکون واطمینان واِعانتِ جواب کا باعث ہو۔''

(فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

قَبْر پر تلقین کا طریقہ

حدیث میں ہے حضور سیّد عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جب تمہارے کسی مسلمان بھائی کا انتقال ہو اور اس کی قَبْر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کی قَبْر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَةٍ کہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَةٍ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے: یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَةٍ، وہ کہے گا: ہمیں ارشاد کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر

تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: اُذْکُرْ (اُذْکُرِی) مَاخَرَجْتَ (خَرَجْتِ) عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ (اَنَّکِ رَضِیْتِ) بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا'' نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے: چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، فرمایا: تو حوّا کی طرف نسبت کرے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۸، حدیث۷۹۷۹، ص۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

قَبْر پر اذان دیجئے

مٹی برابر کرنے کے بعد قَبْر پر اذان دیجئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''یہ وقت امتحانِ قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہوگی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہوگا اور اگر قَبْر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھا دی جائے گی، اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنّت ہے۔'' (مراٰۃ المناجیح، ج۲، ص۴۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

کفن کیلئے تین انمول تُحفے

(۱) جو ہر نَماز (یعنی فرض سنتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فِرِشتہ اسے لکھ کر مُہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے کو قَبْر سے اٹھائے، فِرِشتہ وہ نَوِشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور ندا کی جائے: عہد والے کہاں ہیں؟ انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اسے روایت کر کے فرمایا: ''امام طاؤس رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی وصیّت سے یہ عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔'' (الدر المنثور، ج ۵، ص ۵۴۲ دارُ الفکر بیروت) امام فقیہ ابن عجیل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا، جب یہ عہد نامہ لکھ کر میّت کے ساتھ قَبْر میں رکھ دیں تو اللّٰہ تعالٰی اُسے سُوالِ نکیرین وعذابِ قبر سے اَمان دے، عہد نامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، اَلرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تُکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تُکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ لِیْ عَھْدًا عِنْدَکَ تُؤَدِّیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ'' (الدر المنثور، ج ۵، ص ۵۴۲ دارُ الفکر بیروت)

(۲) جو یہ دُعا میّت کے کفن میں لکھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت تک اس سے عذاب اٹھالے۔ وہ دعا یہ ہے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِیْمَ الْخَطَرِ یَا خَالِقَ

الْبَشَرِ یَامُوْقِعَ الظَّفَرِ یَامَعْرُوْفَ الْاَثَرِ یَا ذَاالطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْمِحْنِ یَااِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ هُمُوْمِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ"

(فتاوی رضویه مخرجه بحواله فتاوی کبری، ج۹،ص ۱۱۰ مرکز الاولیاء لاهور)

(۳) جو یہ دُعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اُسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں، اور وہ دعا یہ ہے" لَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَآاِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"

(فتاوی رضویه مخرجه بحواله فتاوی کبری، ج ۹،ص ۱۰۸ مرکز الاولیاء لاهور)

مَدَنی پھول: بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (بلکہ یہ پرچہ اور شجرہ وغیرہ) میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بهار شریعت ،حصه ٤،ص ١٦٤ مکتبه رضویه بابُ المدینه کراچی)

مَدَنی مشورہ: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے "**کفن کے تین انمول تحفے**" کے پرچے ہدیَّۃً طلب کیجئے، کچھ پرچے اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوتگی کے مواقع پر پیش کر کے ثواب کمایئے نیز کفن فروشوں اور تجہیز و تکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر مسلمان کیلئے کفن کے ساتھ ایک پرچہ فِی سَبِیلِ اللّٰہ دے دیا کریں۔

ماخذ ومراجع

(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۲)	کَنْزُ الْاِیْمَانِ فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳)	اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرآن	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفّٰی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت
(۴)	روح البیان	امام إسماعیل حقّی الحنفی متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ
(۵)	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مرادآبادی متوفّٰی ۱۳۲۷ھ	ضیاء القرآن کراچی
(۶)	صحِیحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۷)	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت
(۸)	جامع الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	دارالفکر بیروت
(۹)	سُنَنُ اَبِیْ دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۰)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۱)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۲)	شُعَبُ الْاِیْمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۳)	الجامع الصغیر	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۴)	کَنْزُ الْعُمَّال	علامہ علاء الدین علی المتقی الھندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۵)	اَلْمُسْنَدُ للامام احمد	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
(۱۶)	اَلْمُسْنَدُ لِاَبِیْ یَعْلٰی الْمُوْصلی	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد الموصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۷)	المستدرك عَلَی الصَّحِیْحَیْن	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری متوفّٰی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۱۸)	مُصَنَّف ابن ابی شَیبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن اَبی شیبۃ الکوفی متوفّٰی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت
(۱۹)	مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت
(۲۰)	الزُّھد	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالغد الجدید مصر
(۲۱)	حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
(۲۲)	اَلزَّوَاجِر عن اقتراف الکبائر	امام الشیخ ابن حجر مکی متوفّٰی ۹۷۴ھ	دارالحدیث قاھرہ
(۲۳)	شرح صحیح البخاری لابن بطّال	ابوالحسن علی بن خلف بن بطال القرطبی متوفّٰی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد عرب شریف
(۲۴)	فیض القدیر	علامہ عبدالرؤف المناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۲۵)	مِرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت
(۲۶)	مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور
(۲۷)	تاریخ بغداد	الحافظ احمد بن علی الخطیب متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۸)	تاریخ دمشق	امام أبی القاسم علی ابن عساکر متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت
(۲۹)	تاریخ الخُلفا	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
(۳۰)	احیاء العلوم	امام محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(۳۱)	اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیۃ	علامہ عبدالغنی نابلسی متوفّٰی ۱۱۴۳ھ	پشاور
(۳۲)	تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء	شیخ فریدالدین عطار متوفّٰی ۶۰۶/ ۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ ایران
(۳۳)	مثنوی مولانا روم	مولانا جلال الدین رومی متوفّٰی ۶۷۲ھ	خدیجہ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
(۳۴)	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مولانا ظفرالدین قادری متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳۵)	حیات محدّث اعظم	حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۳۶)	جامع العلوم والحکم	ڈاکٹر محمد بکر اسماعیل متوفّٰی ۷۹۵ھ	الفیصلیۃ مکۃ مکرمہ
(۳۷)	روحانی حکایات	علّامہ عبدالمصطفٰی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبہ غوثیہ باب المدینہ کراچی
(۳۸)	منہاج العابدین	امام محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۳۹)	الرسالۃ القشیریۃ	امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری متوفّٰی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۴۰)	الابریز	علّامہ عبدالعزیز الدباغ متوفّٰی ۱۱۳۲ھ	.....
(۴۱)	اَلْقَوْلُ الْبَدِیع	علامہ امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی متوفّٰی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
(۴۲)	رَدُّالْمُحتَار	علامہ سید محمد امین بن علی متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۴۳)	فَتَاوٰی ھِنْدِیہ	علامہ ملا نظام الدین متوفّٰی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
(۴۴)	فَتَاوٰی رَضَوِیہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۴۵)	بَہارِشَرِیعَت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۷۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۶)	ملفوظات اعلیٰحضرت	اعلیٰحضرت امام احمد رضا	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۷)	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۸)	غیبت کی تباہ کاریاں	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۹)	101 مدنی پھول	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۰)	وَظِیفۃ الکریمۃ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان	ادارہ تحقیقات باب المدینہ کراچی
(۵۱)	فیضان سنت	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۲)	ماہنامہ اشرفیہ	علمائے اہلسنّت	مبارک پور یوپی انڈیا
(۵۳)	المُفْرَدات للرّاغب	علامہ راغب الاصفہانی متوفّٰی ۲۰۵ھ	دارالشامیۃ بیروت

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ201کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

1.....المفظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات561)

2.....کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات:199)

3.....فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

4.....والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

5.....اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیِّ) (کل صفحات:100)

6.....ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7.....ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالِ) (کل صفحات:63)

8.....ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

9.....شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10.....عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْخَدِّ) (کل صفحات:55)

11.....حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات47)

12.....معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13.....راہِ خدا عزَّوجلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (زَادُ الْفَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14.....اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات31)

15.....الوظیفۃ الکریمۃ (کل صفحات46)

عربی کتب:

16،17،18،19،20.....جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 483،650،713،672،570)

21.....اَلزُّمُرَّمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93)

22.....تَمْھِیْدُ الْاِیْمَانِ ۔ (کل صفحات:77)

23.....کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ (کل صفحات:74)

24.....اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70)

25.....اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60)

26.....اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)

27.....اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیُّ (کل صفحات:46)

28.....التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

عنقریب آنے والی کتب

1.....جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد السادس)

2.....اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

شعبہ تراجم کتب

1..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (الزواجر عن اقتراف الکبائر) (کل صفحات:853)

2..... جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:743)

3..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات:641)

4..... عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

5..... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

6..... الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

7..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8..... مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرُفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات:112)

9..... راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّمُ) (کل صفحات :102)

10..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدُ وَ قَصْرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

11..... حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)

12..... بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

13..... شاہراہ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)

14..... سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْھِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْحِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:28)

15..... حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات:649)

16..... آداب دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات:63)

17..... عیون الحکایات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

18..... امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتیں (وصایاامام اعظم) (کل صفحات:46)

19..... نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف ونھی عن المنکر) (کل صفحات:98)

20..... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (المواعظ فی الاحادیث القدسیہ) (کل صفحات:54)

21..... اچھے برے عمل (رسالۃ المذاکرۃ) (کل صفحات:120)

22..... اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ) (کل صفحات:866)

23..... شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)

عنقریب آنے والی کتب

1..... راہ نجات و مہلکات جلد دوم (الحدیقۃ الندیۃ) 2..... حلیۃ الاولیاء (مترجم، جلد 1)

شعبہ درسی کتب

1..... اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات:325) 2..... نصاب الصرف (کل صفحات:343)

3.....اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:299) 4.....نحو میر مع حاشیہ نحو منیر(کل صفحات:203)
5.....دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ(کل صفحات:241) 6.....خاصیات ابواب(کل صفحات:141)
7.....مراح الارواح مع حاشیۃضیاء الاصباح (کل صفحات:241) 8.....نصاب التجوید (کل صفحات:79)
9.....نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:280) 10.....صرف بھائی مع حاشیہ صرف بنائی(کل صفحات :55)
11.....عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو(کل صفحات:175) 12.....تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
13.....الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل(کل صفحات: 158) 14.....شرح مئۃ عامل(کل صفحات:44)
15.....الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155) 16.....المحادثۃ العربیۃ(کل صفحات:101)
17.....نصاب النحو(کل صفحات:288) 18.....نصاب المنطق(کل صفحات:168)
19.....مقدمۃالشیخ مع التحفۃالمرضیۃ (کل صفحات:119) 20.....تلخیص اصول الشاشی(کل صفحات144)
21.....نورالایضاح مع حاشیۃالنورو الضیاء (کل صفحات392)
22.....نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات95)
23.....شرح العقائد مع حاشیۃجمع الفرائد(کل صفحات384)

عنقریب آنے والی کتب

1.....قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی 2..... انوارالحدیث(مع تخریج وتحقیق) 3.....نصاب الادب

شعبہ تخریج

1.....بہارشریعت،جلداوّل(حصہ اول تاششم،کل صفحات1360) 2.....جنتی زیور(کل صفحات:679)
3.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن(کل صفحات:422) 4.....بہارشریعت(سولہواں حصہ،کل صفحات312)
5.....صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کاعشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم(کل صفحات:274)
6.....علم القرآن(کل صفحات:244) 7.....جہنم کے خطرات(کل صفحات:207)
8.....اسلامی زندگی(کل صفحات:170) 9.....تحقیقات(کل صفحات:142)
10.....اربعین حنفیہ(کل صفحات:112) 11.....آئینۂ قیامت(کل صفحات:108)
12.....اخلاق الصالحین(کل صفحات:78) 13.....کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14.....أمہات المؤمنین(کل صفحات:59) 15..... اچھے ماحول کی برکتیں(کل صفحات:56)
16..... حق وباطل کافرق (کل صفحات:50) 17تا23.....فتاوی اہل سنت(سات حصے)
24.....بہشت کی کنجیاں(کل صفحات:249) 25.....سیرت مصطفیٰ(کل صفحات:875)
26.....بہارشریعت حصہ۷(کل صفحات133) 27.....بہارشریعت حصہ۸(کل صفحات206)
28.....کرامات صحابہ علیہم الرضوان(کل صفحات346) 29..... سوانح کربلا(کل صفحات:192)

30.....بہارِ شریعت حصہ۹ (کل صفحات:218)
31.....بہارِ شریعت حصہ۱۰ (کل صفحات:169)
32.....بہارِ شریعت حصہ۱۱ (کل صفحات:280)
33.....بہارِ شریعت حصہ۱۲ (کل صفحات:222)
34.....منتخب حدیثیں (246)
35.....بہارِ شریعت حصہ۱۳ (کل صفحات:201)
36.....بہارِ شریعت جلد دوم (2) (کل صفحات:1304)
37.....بہارِ شریعت حصہ۱۴ (کل صفحات:243)
38.....بہارِ شریعت حصہ۱۵ (کل صفحات:219)
39.....گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات : 244)
40.....آئینۂ عبرت

عنقریب آنے والی کتب

1.....بہارِ شریعت حصہ۱۳،۱۴
2.....معمولات الابرار
3.....جواہر الحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

1.....ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
2.....فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
3.....رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات255)
4.....انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
5.....نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات:196)
6.....تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
7.....فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
8.....خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)
9.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
10.....توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
11.....فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
12.....غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
13.....مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
14.....40 فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:87)
15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16.....کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات:تقریباً63)
17.....آیاتِ قرانی کے انوار (کل صفحات:62)
18.....بدگمانی (کل صفحات:57)
19.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
20.....نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)
21.....تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
22.....ٹی وی اور ڈرامہ (کل صفحات:32)
23.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
24.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
25.....فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
26.....ریاکاری (کل صفحات:170)
27.....عشر کے احکام (کل صفحات:48)
28.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
29.....نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
30.....تکبر (کل صفحات:97)
31.....قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262)
32.....شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
33.....تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100)

شعبہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

1.....آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
2.....معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)
3.....دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات:220)
4.....مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)

5.....فیضانِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:101)
6.....بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
7.....گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
8.....تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط(1) (کل صفحات:49)
9.....تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط(2) (کل صفحات:48)
10.....قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
11.....غافل درزی (کل صفحات:36)
12.....میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
13.....کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
14.....ہیرو نچی کی توبہ (کل صفحات:32)
15.....ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
16.....مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
17.....بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
18.....عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
19.....حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
20.....دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات
21.....قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
22.....تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط سوم (سنّت نکاح)
23.....25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)
24.....فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
25.....کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)
26.....جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
27.....سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات49)
28.....صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)
29.....نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
30.....شرابی کی توبہ (کل صفحات:32)
31.....تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط4 (کل صفحات:49)
32.....خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
33.....کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)
34 مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب
35.....وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
35.....بآواز بلند ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)
36.....پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)
37.....گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)
38 کفن کی سلامتی (کل صفحات:33).....
39.....ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)
40.....مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
41.....چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
42.....اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)
43.....اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
44.....شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:48)
45.....بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
46.....نادان عاشق (کل صفحات:32)
47.....میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
48.....بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
49.....ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
50.....خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
51.....نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
52.....ناکام عاشق (کل صفحات:32)
53.....آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
54.....میوزیکل شو کا متوالا (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والے رسائل

1.....V.C.D کی مدنی بہاریں قسط3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
2.....اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
3.....دعوتِ اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ









مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-34250168
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کیپٹل چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور اسٹریٹ، صدر۔
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-362145
- حیدر آباد: فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- سکھر: فیضان مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شفو پورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گجرات: میلاد (فوارہ) چوک نزد لاری اڈا۔ فون: 053-3021911
- گلزار طیبہ (سرگودھا) فیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) MC 1286

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

جیسی کرنی ویسی بھرنی

(مع 54 دلچسپ وعبرت انگیز حکایات)

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غیبت سے باز رکھے گا

حضرتِ علّامہ مَجْدُ الدّین فیروز آبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی سے مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یوں کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا، اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۲۷۸)

کون جانے دُرود کی قیمت ہے عجب دُرِّ شاہوار درود
ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے دَم بدم اور بار بار درود
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(1) نقصان اپنا ہے

حضرت مولانا جلالُ الدین رُومی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے مَثنوی شریف میں ایک سبق آموز حکایت لکھی ہے کہ مٹی کھانے کا شوقین شخص ایک دکان سے شکر (چینی) خریدنے کے لئے گیا تو دکاندار نے کہا کہ میرے باٹ مٹی کے ہیں، اگر منظور ہو تو اسی سے تول دوں؟ یہ سن کر گاہک کہنے لگا: مجھے شکر سے مطلب ہے چاہے کسی بھی باٹ

سے تولو۔ اُدھر دکاندار شکر لینے دکان کے اندر گیا اِدھر مٹی کھانے کے شوقین گاہک نے مٹی کے باٹ کو چاٹنا شروع کیا، ساتھ ہی ساتھ وہ ڈر بھی رہا تھا کہ کہیں دکاندار کو پتا نہ چلے کہ میں اس کا نقصان کررہا ہوں۔ دوسری طرف دکاندار اسے مٹی کھاتے ہوئے دیکھ چکا تھا اور جان بوجھ کر شکر ڈالنے میں تاخیر کررہا تھا کہ یہ نادان شخص جتنی مٹی کھائے گا اتنا ہی باٹ کا وزن کم ہوجائے گا اور اسے شکر کم مقدار میں ملے گی اور جب گھر جا کر یہ شکر تولے گا تو اسے پتا چلے گا کہ حقیقت میں یہ اپنا ہی نقصان کر آیا ہے۔

(مثنوی مولوی معنوی، دفتر چہارم، ص ۷۱، ۷۲)

جیسی کرنی ویسی بھرنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا دارُالْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) ہے اور آخرت دارُالْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کا مقام) ہم دنیا میں جو اچھا یا بُرا بیج بوئیں گے اس کی فصل آخرت میں کاٹیں گے بعض اوقات تو دنیا میں بھی بدلہ مل جاتا ہے، اچھا یا بُرا بدلہ ملنے کو ہمارے ہاں ''جیسی کرنی ویسی بھرنی''، ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے''، ''جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے'' اور ''مُکافاتِ عمل'' جبکہ عربی زبان میں ''كَمَا تَدِينُ تُدَانُ''، ''بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكْتَالُ يُكَالُ لَكَ'' اور انگریزی زبان میں، ''As you sow so shall you reap'' کہا جاتا ہے۔

جیسا کرے گا ویسا بھرے گا

یہی بات ہمارے سَرکارِ والا تبار، دوعالَم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

www.dawateislami.net

والہٖ وسلَّم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی نیکی پُرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کبھی فنا نہیں ہوگا، لہٰذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کروگے ویسا بھروگے۔'' (مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/ ۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰)

حضرت علّامہ عبدُ الرؤف مَناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری ''اَلتَّیْسِیر شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِیْر'' میں ''کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ'' کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کروگے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کروگے وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔ (التیسیر، ۲/ ۲۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو کسی کو رُسوا کرتا ہے وہ خود بھی ذلیل ہوتا ہے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو کسی مسلمان کو ایسی جگہ رُسوا کرے جہاں اس کی بے عزتی اور آبروریزی کی جارہی ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں وہ اپنی مدد چاہتا ہوگا اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی عزت گھٹائی جارہی ہو اور اس کی آبروریزی کی جارہی ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی جگہ اس کی مدد کرے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طلب گار ہوگا۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب من رد۔الخ، ۴/ ۳۵۵، حدیث: ۴۸۸۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس طرح کہ جب کچھ لوگ کسی مسلمان کی آبرو ریزی کررہے ہوں تو یہ بھی انکے ساتھ شریک ہوکر ان کی مدد کرے ان کی ہاں میں ہاں ملائے۔ (''اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی جگہ میں ذلیل کرے گا جہاں وہ اپنی مدد چاہتا ہوگا'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں:) یعنی اللہ تعالیٰ اس جرم کی سزا میں اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں اسے عزت کی خواہش ہوگی۔ خیال رہے کہ یہ احکام مسلمان کے لئے ہیں۔ کفار، مُرتدین، بے دین لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عزت نہیں ان کی بے دینی ظاہر کرنا عبادت ہے۔ غرضکہ کَمَا تَدِیْنُ تُدَان جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ کَرْدَنِیْ خَوِیْش آمَدَنِیْ پِیْش مسلمان بھائی کی عزت کروا اپنی عزت کرالو، اسے ذلیل کروا اپنے کو ذلیل کرالو۔ جگہ عام ہے دنیا میں ہو یا آخرت میں جہاں بھی اسے مدد کی ضرورت ہوگی رب تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا، صرف ایک بار نہیں بلکہ ہمیشہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵۶۹/۶)

گَنْدَمْ اَزْ گَنْدَمْ بِرُوْجَوْ زِجَوْ! اَزْمُکَافَاتِ عَمَلْ غَافِلْ مَشُو

(ترجمہ: گندم سے گندم اور جو سے جو اُگتے ہیں مکافاتِ عمل سے غافل مت ہو)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دیں، اس کی چیز نہ چُرائیں، اسے دھوکہ نہ دیں، اس پر جھوٹا اِلزام نہ لگائیں، اس کا قرض نہ دبائیں،

www.dawateislami.net

اس کی زمین پر قبضہ نہ کریں ، اس کی گھریلو زندگی میں زہر نہ گھولیں ، بدگمانیاں نہ پھیلائیں، کسی کا دل نہ دکھائیں، پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں نہ کریں، اس کا مذاق اڑا کر اس کی عزت کا جنازہ نہ نکالیں، سازشیں کر کے اس کی ترقی میں روڑے نہ اٹکائیں اور اس کی برائیاں لوگوں میں پھیلا کر بدنام نہ کریں کیونکہ جو آج ہم کسی کے ساتھ کریں گے کل ہمارے ساتھ بھی وہی کچھ ہوسکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم کسی کی عزت کا تحفظ کریں گے، اس کے مال میں خیانت نہیں کریں گے، اسے دھوکہ نہیں دیں گے، اس سے سچ بولیں گے، اس کی غیبت نہیں کریں گے، اس کے بارے میں حُسنِ ظن رکھیں گے، اس کی خیرخواہی کریں گے تو ہمیں بھی بھلائی کی اُمید رکھنی چاہئے۔ ''**جیسی کرنی ویسی بھرنی**''[1] رسالے میں اسی عنوان پر **54** سبق آموز حکایات مع مختصر دَرْس پیش کی گئی ہیں، انہیں خوب توجہ سے پڑھئے اور ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ'' کے مَدَنی مقصد کو پانے کے لئے کوشاں ہوجایئے۔

اِس رسالے کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس کے مُطالَعہ کی ترغیب دے کر **ثوابِ جارِیہ** کے مُستَحِق بنئے۔ **اللّٰہ** تعالیٰ ہمیں مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے اور مَدَنی قافِلوں کا مُسافِر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

مدینہ

[1] : یہ نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی نے عطا فرمایا ہے۔

www.dawateislami.net

(2) زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہوگئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے گھر کے بعض حصے کے متعلق جھگڑا کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین اسی کو دے دو، میں نے رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ طُوِّقَہٗ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی قیامت کے دن اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ کَاذِبَۃً فَاَعْمِ بَصَرَھَا وَاجْعَلْ قَبْرَھَا فِیْ دَارِھَا یعنی یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کردے اور اسکی قبر اسی گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہوچکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مرگئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔

(مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم، ص٨٩٦، حدیث: ١٦١٠)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: زمین کے سات طبقے اوپر نیچے ہیں صرف سات ملک نہیں، پہلے تو اس غاصب کو زمین کے سات طَبَق کا طوق پہنایا جائے گا پھر اسے زمین میں دھنسایا جائے گا، لہٰذا جن احادیث میں ہے کہ اسے زمین میں دھنسایا جائے گا وہ احادیث اس حدیث کے

www.dawateislami.net

خلاف نہیں، **اللہ** تعالیٰ اس غاصِب کی گردن اتنی لمبی کردے گا کہ اتنی بڑی ہنسلی اس میں آجائے گی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب دوسرے غصب سے سخت تر ہے۔

(مراۃ المناجیح،۴/۳۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ زمینوں پر ناجائز قبضے کے واقعات کی کثرت ہے، اپنی جمع پونجی خرچ کر کے ذاتی مکان کا خواب آنکھوں میں سجائے کوئی شخص جب زمین خریدنے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے تو اسے یہ فکر سونے نہیں دیتی کہ قبضہ گروپ سے اپنی زمین کو محفوظ کس طرح رکھا جائے؟ اِحتیاطی تدابیر اپنانے کے باوجود اگر اس کی زمین پر قبضہ ہو جائے تو منت سماجت کرنے پر بھی بے شرم قبضہ خوروں کو اس پر ترس نہیں آتا بلکہ اسی کی زمین اسے واپس کرنے کے لئے بھاری رقم طلب کی جاتی ہے، اگر وہ مظلوم شخص قبضہ چھڑانے کے لئے کورٹ کچہری کا دروازہ کھٹکھٹائے تو ایسے ایسے تاخیری حربے اختیار کئے جاتے ہیں کہ زمین کا اصل مالک زمین میں جا سوتا ہے لیکن اسے زمین واپس نہیں ملتی۔ زمینوں پر قبضہ کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ آج جس زمین پر قبضہ کر کے وہ خوش ہو رہے ہیں اور مظلوم کی بددعائیں لے رہے ہیں کل مرنے کے بعد یہی زمین گلے کا طوق بن کر رسوائی کا سبب نہ بن جائے۔ بسا اوقات دنیا میں ہی قبضہ گروپوں کا انجام قتل و غارت اور قید کی صورت میں دوسروں کو درسِ عبرت دیتا ہے۔ اگر بالفرض انہیں دنیا میں اپنے کئے کی سزا نہ بھی ملے تو کل مرنے کے بعد انہیں زمین میں ہی دفن ہونا ہے اور بعدِ مرگ اس

حرام و ناجائز فعل کی جو سزائیں ملیں گی وہ بھی کان کھول کر سن لیں، چنانچہ

(۱) سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو زمین کا کچھ حصہ ناحق لے لے اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

(بخاری، کتاب المظالم، باب اثم..الخ، ۲/۱۲۹، حدیث: ۲۴۵۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ عذاب تو قیامت کے دن ہوگا بعد میں دوزخ کا عذاب اس کے علاوہ ہے کیونکہ حقوق العباد میں بڑا فرق ہے کہ اور چیزیں فانی ہیں، زمین پشت ہا پشت تک باقی رہتی ہے، اس کی سزا بھی زیادہ۔ لمعات میں فرمایا گیا کہ بعض غاصبینِ زمین کو دھنسانے کی سزا دی جائے گی اور بعض کے گلے میں (زمین) طوق بنا کر ڈالی جائے گی لہٰذا یہ حدیث طوق والی حدیث کے خلاف نہیں۔ (لمعات) اور ہوسکتا ہے کہ ایک ہی غاصِب کو دو وقت میں یہ دو عذاب ہوں۔

(مراٰۃ المناجیح، ۴/۳۲۳)

(۲) طوق گلے میں ڈالا جائے گا

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص ظلماً بالِشت بھر زمین لے لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اس بات کا پابند کرے گا کہ وہ

www.dawateislami.net

اس زمین کو سات زمینوں کی تہہ تک کھودے پھر قیامت کے دن اس کا طوق پہنائے گا حتّٰی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث یعلی بن مرة، ۱۸۰/٦، حدیث: ۱۷۵۸۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ غاصبِ زمین کا تیسرا عذاب ہے یا ایک ہی شخص کو یہ تینوں عذاب تین وقت میں دیئے جائیں گے یا کسی کو وہ گزشتہ عذاب اور کسی کو یہ یعنی یہ شخص خود سات تہہ زمین تک بورنگ (Boring) کرے اور خود ہی اپنے گلے میں طوق بنا کر پہنے پھرے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳۲۴/۴)

(۳) مٹی اٹھا کر میدانِ حشر میں لائے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے ناحق زمین لی قیامت کے دن اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی اٹھا کر میدانِ حشر میں لائے۔ (مسند احمد، حدیث یعلی بن مرة، ۱۷۷/٦، حدیث: ۱۷۵٦۹)

(٤) فرض قبول ہوتے ہیں نہ نفل

ایک حدیث میں ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو تھوڑی مقدار زمین بھی ناجائز طور پر لے لے تو ساتوں زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا، نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

(مسند ابی یعلی، ۳۱۵/۱، حدیث: ۷٤۰)

www.dawateislami.net

گلے میں بیس پچیس سیر مٹی ڈال کر دیکھ لو

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن زمین پر قبضہ کرنے والے کو جھنجھوڑتے ہوئے فتاویٰ رضویہ جلد 19 صفحہ 665 پر لکھتے ہیں: اللہ قہار وجبار کے غضب سے ڈرے، ذرا من دو من نہیں بیس پچیس ہی سیر مٹی کے ڈھیلے گلے میں باندھ کر گھڑی دو گھڑی لئے پھرے، اُس وقت قیاس کرے کہ اس ظلم شدید سے باز آنا آسان ہے یا زمین کے ساتوں طبقوں تک کھود کر قیامت کے دن تمام جہان کا حساب پورا ہونے تک گلے میں مَعَاذَ اللّٰہ یہ کروڑوں مَن کا طوق پڑنا اور ساتویں زمین تک دھنسا دیا جانا، والعیاذباللہ تعالٰی، واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوی رضویہ، ۱۹/۶۶۵)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارب (وسائلِ بخشش، ص۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) جھوٹا الزام لگانے کی سزا

ایک شخص نے حضرت سیدنا مُطَرِّف بن عبداللہ بن شِخِّیر علیہ رَحْمَۃُ اللہ القدیر پر جھوٹا الزام لگایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جلدی موت عطا فرمائے، آپ کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ اس شخص کی موت واقع ہوگئی۔ (جامع العلوم والحکم، ص۴۵۷)

www.dawateislami.net

(4) بہتان لگانے کی سزا

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ پر ایک شخص نے تین جھوٹے الزامات لگائے: (۱) یہ لشکرِ اسلام کے ساتھ جہاد میں شریک نہیں ہوتے (۲) مالِ غنیمت برابر تقسیم نہیں کرتے (۳) مقدمات کا فیصلہ کرنے میں عدل سے کام نہیں لیتے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: سنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس کے خلاف تین دعائیں کرتا ہوں: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے، دکھانے اور سنانے کیلئے کھڑا ہوا ہے تو (۱) اس کی عمر دراز فرمادے (۲) اس کے فقر میں اِضافہ فرمادے اور (۳) اسے فتنوں میں مبتلا فرما۔ جب کوئی اس سے اس کا حال پوچھتا تو وہ کہا کرتا تھا: میں کیا بتاؤں؟ میں وہ بوڑھا ہوں جو فتنوں میں مبتلا ہوں کیونکہ مجھ کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔ حضرتِ سیدنا عبدالملک بن عمیر تابعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: اس دعا کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ ''ابو سَعدہ'' نامی وہ شخص اس قدر بوڑھا ہو چکا تھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی دونوں بھویں اس کی دونوں آنکھوں پر لٹک پڑی تھیں، وہ در بدر بھیک مانگ کر انتہائی فقیری اور محتاجی کی زندگی بسر کرتا تھا اور اس بڑھاپے میں بھی وہ راہ چلتی ہوئی جوان لڑکیوں کو چھیڑتا اور ان کے بدن میں چٹکیاں بھرتا رہتا تھا۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القرأۃ۔الخ، ۱/ ۲۶۶، حدیث: ۷۵۵)

www.dawateislami.net

اس حکایت سے لوگوں پر جھوٹے الزام لگانے کے عادی افراد کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو موقع کی نزاکت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسروں پر جھوٹے الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں، نہ اس کے منصب کا لحاظ رکھتے ہیں نہ رُتبے کا خیال، شاید ایسا کرنے والوں کے دل و دماغ میں ایک ہی بات سمائی ہوتی ہے کہ ''ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں'' انہیں ڈرنا چاہئے کہ ہمارے ساتھ بھی اسی طرح مُکافاتِ عمل ہوسکتا ہے جیسا اس بوڑھے کے ساتھ ہوا، تہمت دھرنے والے کو آخرت میں جو سزا ملے گی اسے سن کر خائفین کے بدن میں جھرجھری آجاتی ہے، چنانچہ

دوزخیوں کی پیپ میں رہنا پڑے گا

نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک رَدْغَةَ الْخَبَال میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔

(ابوداؤد، کتاب الاقضیة، باب فیمن یعین علی خصومة ..الخ، ۳/ ۴۲۷، حدیث: ۳۵۹۷)

رَدْغَةَ الْخَبَال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔

(مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۱۳)

توبہ ضروری ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1199

www.dawateislami.net

صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' (جلد3) حصّہ 16 میں **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: **بُہتان** کی صورت میں توبہ کرنا اور مُعافی مانگنا ضَروری ہے بلکہ جن کے سامنے **بہتان** باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضَرور ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر میں نے **بہتان** باندھا تھا۔ (بہارِ شریعت، ۵۳۸/۳)

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانے والی اندھی ہوگئی

ایک عورت نے حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی قدس سرہ النورانی کی زوجہ کو آپ کے خلاف بھڑکا دیا تھا، آپ نے اس عورت کی بینائی زائل ہونے کی دعا فرمائی تو وہ اسی وقت اندھی ہوگئی۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں آکر فریاد کرنے لگی اور آپ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ کو اس کے حال پر رحم آگیا اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا فرمائی تو اس کی بینائی لوٹ آئی اور آپ کی زوجہ بھی واپس آگئیں۔

(جامع العلوم والحکم، ص۴۵۷)

عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارنے والا ہم سے نہیں

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْعَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ یعنی جوعورت کو اس کے خاوند یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف اُبھارے وہ ہم سے نہیں۔

(ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب ۔الخ، ۲/۳٦۹، حدیث: ۲۱۷۵)

دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری امت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٥٦٠) مفتی صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں: عورت سے خاوند کی برائیاں بیان کرے، دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لئے جادو تعویذ گنڈے کرے سب حرام ہے، اور غلام یا لونڈی کی بگاڑنے کے معنی یہ ہیں کہ اسے بھاگ جانے پر آمادہ کرے، اگر وہ خود بھاگنا چاہیں تو ان کی اِمداد کرے، بہرحال دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو توڑو نہ۔

(مراۃ المناجیح، ۵/۱۰۱)

تُو برائے وَصل کَردن آمدی　　نے برائے فَصل کردن آمدی

(یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا۔)

www.dawateislami.net

تُو کتنا اچھا ہے!!

جو لوگ عورت کو بھڑکاتے شوہر کے خلاف اُبھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں شیطان کے زیادہ قریب اس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے۔ اس کا ایک لشکر واپس آکر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ بَرپا کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر شیطان اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تُو کتنا اچھا ہے، اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔ (مسلم، کتاب صفة القیامة۔الخ، باب تحریش الشیطان۔۔۔الخ، ص ۱۵۱۱، حدیث: ۲۸۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) لوگوں کو ستانے کی سزا

ایک شخص حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی مجلس میں آکر لوگوں کو تکلیف دیا کرتا تھا، جب اس کی شرارتوں کا سلسلہ حد سے بڑھنے لگا تو آپ نے دعا فرمائی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو اس شخص کی اِیذا رسانی سے خوب واقف ہے، تو جس طرح چاہے ہمیں اس کے معاملے میں کفایت فرما۔ اُسی وقت وہ شخص کھڑے

www.dawateislami.net

کھڑے گر کر مر گیا اور اس کی لاش چار پائی پر رکھ کر اس کے گھر لے جائی گئی۔

(جامع العلوم والحکم، ص٤٥٧)

مسلمانوں کو تکلیف دینے والوں کو خبردار ہو جانا چاہئے کہ سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ (یعنی) جس نے (بلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو ایذاء دی اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اُس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذاء دی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ٢/٣٨٧، حدیث: ٣٦٠٧) **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذاء دینے والوں کے بارے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں **اللّٰہ** اور اس کے رسول کو ان پر **اللّٰہ** کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور **اللّٰہ** نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

معافی مانگ لیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ کبھی کسی مسلمان کی بلا وجہ شرعی دل آزاری کر بیٹھے ہیں تو آپ کا چاہے اس سے کیسا ہی قریبی رشتہ ہے، بڑے بھائی ہیں، والِد ہیں، شوہر ہیں، سُسر ہیں یا کتنے ہی بڑے رُتبے کے مالک ہیں، چاہے

صدر ہیں یا وزیر ہیں، استاذ ہیں یا پیر ہیں، مؤذِّن ہیں یا امام وخطیب ہیں جو کچھ بھی ہیں بغیر شرمائے توبہ بھی کیجئے اور اُس بندے سے مُعافی مانگ کر اس کو راضی بھی کر لیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) ٹھٹھہ مسخری کر کے ستانے والے کی سزا

ایک شخص حضرت سیدنا ابو محمد حبیب عجمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے اکثر ہنسی مذاق اور تفریح کر کے آپ کو تنگ کرتا تھا، آپ نے دعا فرمائی تو وہ بَرَص کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔(جامع العلوم والحکم، ص۴۵۸)

لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کا انجام

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنت کا دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا: آؤ، قریب آؤ، جب وہ آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا یہاں تک کہ جب اس کے لئے پھر دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا: آؤ آؤ قریب آؤ، تو وہ نا اُمیدی اور مایوسی کے مارے نہیں آئیگا۔(شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، فصل فیما ورد من الاخبار۔الخ، ۵/۳۱۰، حدیث: ۶۷۵۷)

مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا

حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی لیلی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: صحابہ کرام

www.dawateislami.net

عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کا بیان ہے کہ وہ حضرات رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر میں تھے، اس دوران ان میں سے ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سو گئے تو ایک دوسرے صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان کے پاس رکھی اپنی ایک رسی لینے گئے، جس سے وہ گھبرا گئے (یعنی اس سونے والے کے پاس رسی تھی یا اس جانے والے کے پاس تھی اس نے یہ رسی سانپ کی طرح اس پر ڈالی وہ سونے والے اسے سانپ سمجھ کر ڈر گئے اور لوگ ہنس پڑے۔[1]) تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یاخذ...الخ، ۳۹۱/۴، حدیث: ۵۰۰۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ ہنسی مذاق میں کسی کو ڈرانا جائز نہیں کہ کبھی اس سے ڈرنے والا مر جاتا ہے یا بیمار پڑ جاتا ہے، خوش طبعی وہ چاہیے جس سے سب کا دل خوش ہو جائے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی دل لگی ہنسی کسی سے کرنی جس سے اس کو تکلیف پہنچے مثلاً کسی کو بیوقوف بنانا اس کے چپت لگانا وغیرہ حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲۷۰/۵)

؎ بھائیوں کا دل دکھانا چھوڑ دو
اور تَمَسْخُر بھی اُڑانا چھوڑ دو (وسائلِ بخشش ص۷۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] : مراٰۃ المناجیح، ۲۷۰/۵

www.dawateislami.net

(8) مشکیزہ کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دورانِ سفر میرا گزر زمانۂ جاہلیت کے قبرستان سے ہوا۔ یکا یک ایک **مُردہ قَبْر سے باہَر نکلا**، اُس کی گردن میں آگ کی زنجیر بندھی ہوئی تھی، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: ''اے عبدُاللہ! مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو!'' میں نے دل میں کہا: اس نے میرا نام لے کر مجھے پکارا ہے یا تو یہ مجھے جانتا ہے یا عَرَبوں کے طریقے کے مطابق ''عبدُاللہ'' کہہ کر پکار رہا ہے۔ پھر اچانک اسی قَبْر سے ایک اور شخص نکلا، اُس نے مجھ سے کہا: ''اے عبدُاللہ! اس نافرمان کو ہرگز پانی نہ پلانا، یہ **کافر** ہے۔'' دوسرا شخص پہلے کو گھسیٹ کر واپس قَبْر میں لے گیا۔ میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس کے گھر کے قریب ایک قَبْر تھی، میں نے قَبْر سے یہ آواز سنی: بَوْلٌ وَّمَا بَوْل؟ شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ ؟ یعنی ''پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' اِس آواز کے مُتَعَلِّق بڑھیا سے پوچھا تو اُس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قَبْر ہے، اسے دو خطاؤں کی سزا مل رہی ہے۔ پیشاب کرتے وقت یہ **پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا**، میں اس سے کہتی کہ تجھ پر افسوس! جب اُونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں کُشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے، لیکن تُو اس مُعامَلے میں بِالکل بھی اِحتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجُّہ نہ دیتا، پھر یہ مر گیا تو مرنے کے بعد سے آج تک اس کی قَبْر سے روزانہ اسی طرح کی

آوازیں آتی ہیں۔ میں نے پوچھا: شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ ؟ یعنی ''مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' کی آواز آنے کا کیا مقصد ہے؟ بڑھیا نے کہا: ایک مرتبہ اِس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اس نے پانی مانگا تو (اِس نے اُس کو پریشان کرنے کیلئے خالی مشکیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اِس مشکیزے سے پانی پی لو، وہ پیاسا بے تابانہ مشکیزے کی طرف لپکا، جب اُٹھایا تو اُسے خالی پایا، پیاس کی شدّت سے وہ بے ہوش ہوکر گر گیا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ پھر جب سے میرا شوہر مرا ہے آج تک روزانہ اُس کی قَبْر سے آواز آتی ہے: شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ یعنی ''مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' (عُیونُ الْحِکایات، ص۳۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تم پر سچ بولنا لازِم ہے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنُمائی کرتا ہے اور نیکی جنَّت کا راستہ دکھاتی ہے، آدَمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی جُستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق (یعنی بہت سچا) لکھ دِیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنَّم میں پہنچا دیتے ہیں، آدَمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور اس کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کَذَّاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الصدق والکذب، ۳/ ۳۹۱، حدیث: ۱۹۷۸)

سچے آدمی کی بات دشمن کے بارے میں بھی قبول کی جاتی ہے

حضرت سیدنا اَحنف رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! سچ کی فضیلت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ سچے آدمی کی بات اس کے دشمن کے بارے میں بھی قبول کی جاتی ہے جبکہ جھوٹ کے بُرا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جھوٹے شخص کی بات نہ تو اس کے دوست کے بارے میں قبول کی جاتی ہے اور نہ دشمن کے بارے میں۔

(التذکرة الحمدونیة الباب الثامن فی الصدق والکذب، ۳/ ٦٤)

غیبت سے اور تُہمت و چغلی سے دُور رکھ
خُوگر تُو سچ کا دے بنا یارَبِّ مصطَفٰے (وسائلِ بخشش، ص ۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار

حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو، ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم کردے گا اور تجھے مبتلا کردے گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (ت: ۱۱۹)، ٤/ ۲۲۷، حدیث: ۲۵۱٤)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی کسی مسلمان کو دینی یا دنیاوی آفت میں مبتلا دیکھ کر اس پر خوشی میں طعن نہ کرو! بعض دفعہ خوشی میں بھی کسی پر لَاحَوْل پڑھی جاتی ہے۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اگر ملامت کرنا اس کی فہمائش کے لیے ہو تب جائز ہے جب کہ اس طریقہ سے اس کی اِصلاح ہو سکے۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ہے مسلمان کی آفت پر خوشی منانے کا انجام! کہ خوشی منانے والا خود گرفتار ہو جاتا ہے، بارہا کا آزمودہ، ہمیشہ خدا سے خوف کرنا چاہیے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۴۷۴) مشہور ہے: ''مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ'' یعنی جو دوسرے پر ہنستا ہے اس پر بھی ہنسا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) بدگوئی کی سزا

حضرت سیدنا ابو محمد حبیب عجمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ایک دفعہ حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ الغفّار کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں ایک شخص وہاں آدھمکا اور حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ الغفّار پر کچھ دراہم کے معاملے میں سختی کرنے لگا جو انہوں نے تقسیم فرما دیئے تھے۔ جب اس کی بدگوئی کا سلسلہ نہ رکا تو حضرت سیدنا ابو محمد حبیب عجمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے بارگاہِ خداوندی میں دستِ دعا دراز کیا اور عرض کی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس شخص نے ہمیں تیرے ذکر سے روک دیا ہے، تو جس طرح چاہے اس کے معاملے میں ہم پر رحم فرما۔ اسی وقت وہ شخص منہ کے

www.dawateislami.net

بل زمین پر گرا اور اس کا دم نکل گیا۔(جامع العلوم والحکم، ص۴۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جارحانہ اور طنزیہ اندازِ گفتگو اختیار کرتے وقت ہم اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان کی ''تیز دھار'' سے نہ جانے کتنے مسلمانوں کے دل گھائل ہوجاتے ہوں گے! کس سے کس وقت کس انداز میں بات کرنی ہے ہمیں شاید معلوم ہی نہیں، یاد رکھئے کہ تیر وتلوار کے گھاؤ تو کچھ عرصے میں مندمل ہوجاتے ہیں لیکن زبان سے لگنے والا زخم بعض اوقات مرتے دم تک نہیں بھرتا، کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَام وَلَايَلْتَامُ مَاجَرَحَ اللِّسَان

(یعنی نیزوں کے زخم تو بھر جاتے ہیں، زبان کے گھاؤ نہیں بھرتے)

بَہر حال ہمیں بات کرنے کی بھی تربیّت لینی ہوگی اور اس کی اِحتیاطیں بھی سیکھنی ہوں گی، جی ہاں اندازِ گفتگو کو یکسر بدل کر اِس پر عاجزی ونرمی کا پانی چڑھانا اور حُسنِ اخلاق سے آراستہ کرنا ہوگا۔ یقین مانئے آج ہماری غالِب اکثریت کو شریعت و سنّت کے مطابِق بات چیت کرنا ہی نہیں آتی، معمولی سا خلافِ مزاج مُعاملہ ہوتے ہی اچّھا خاصا مذہبی وَضع قطع کا آدمی بھی ایک دم جارحانہ انداز پر اُتر آتا ہے! ایک غیبت ہی نہیں، تہمت، چغلی، بدگمانی، جھوٹا مُبالَغہ، دل آزاری اور اِیذائے مُسلم کے تعلُّق سے بَہُت ساری چیزیں آج کل کی جانے والی اکثر گفتگو کا حصّہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا دل برداشتہ ہوئے بغیر اوّلاً اس بات کو تسلیم کر لیجئے کہ ہمیں دُرُست بولنا ہی نہیں آتا پھر ہم

www.dawateislami.net

مسلسل جِد وجہد کریں گے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَریعت وسنّت کے مطابِق بات کرنا سیکھ ہی جائیں گے۔

نرمی کی فضیلت

مسلم شریف میں ہے: جس چیز میں نَرمی ہوتی ہے اُسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے جُدا کرلی جاتی ہے اُسے عیب دار بنادیتی ہے۔

(مسلم ،کتاب البر والصلة،باب فضل الرفق،ص۱۳۹۸،حدیث:۲۵۹٤)

مزاج میں نرمی پیدا کرنے کا نسخہ

بکری (بکرا) اور مَینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مِزاج میں نرمی اور اِنکساری پیدا ہوتی ہے۔(بہارشریعت،۱/۴۰۳ملخصاً)

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) کل کا فقیر آج کا امیر

ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ بُھنی ہوئی مرغی کھارہا تھا کہ اتنے میں دروازے پر ایک سائل آ گیا۔اس شخص نے باہر نکل کر سائل کو جھڑک دیا جس پر سائل واپس چلا گیا۔اس واقعے کے بعد وہ شخص محتاجی میں مبتلا ہوگیا،اس کی دولت جاتی رہی اور اس نے اپنی بیوی کو بھی طلاق دیدی جس نے ایک اور شخص سے شادی کرلی۔یہ

www.dawateislami.net

عورت ایک دن اپنے اس دوسرے شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی اور ان کے سامنے بھنی ہوئی مرغی رکھی تھی کہ ایک سائل نے دروازے پر صدا لگائی۔ شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ مرغی اس مانگنے والے کو دیدو۔ بیوی نے مرغی اس سائل کے حوالے کی اور روتی ہوئی واپس آئی۔ جب شوہر نے رونے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ یہ سائل اس کا سابقہ شوہر ہے اور پھر یہ واقعہ بیان کیا کہ اس کے پہلے شوہر نے ایک سائل کو جھڑک کر واپس کردیا تھا۔ عورت کے دوسرے شوہر نے یہ سن کر کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہی وہ سائل ہوں۔ (المستطرف، ۱/۲۰) گردشِ زمانہ کا ایک عجیب نظارہ یہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بدمست مالدار کی ہر چیز، مال، کوٹھی، حتّٰی کہ بیوی بھی چھین کر اس شخص کو دے دیا جو فقیر بن کر اس کے گھر پر آیا تھا اور چند سال بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو فقیر بنا کر اسی کے دَر پر لے آیا۔ واقعی دولت پر غرور نہیں کرنا چاہئے کہ یہ ہرتی پھرتی چھاؤں ہے، آج اِس کے پاس تو کل اُس کے پاس! تاریخ ایسے سبق آموز واقعات سے بھری پڑی ہے اب یہ انسان کا کام ہے کہ ان سے عبرت پکڑے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) بدکاری کی تہمت لگانے کا انجام

مدینۂ منورہ میں ایک نیک پرہیز گار عورت کا انتقال ہوا، غسل دینے والی عورت نے اپنی کسی دشمنی کی وجہ سے اس نیک عورت کی پردے کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر کہا:

www.dawateislami.net

یہ کس قدر بدکار تھی۔فوراً ہی غسل دینے والی عورت کا ہاتھ وہاں ایسا چمٹ گیا کہ ہزاروں کوششوں کے باوجود جدا نہیں ہوا۔تمام علمائے مدینہ اس کا سبب اور تدبیر معلوم کرنے سے عاجز رہے لیکن حضرت سیدنا امام مالک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے کشف و کرامت سے معلوم کرلیا اور فرمایا: اس غسل دینے والی عورت کو حدِ قذف (یعنی وہ سزا جو شریعت نے زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے مقرر کی ہے) لگائی جائے، چنانچہ آپ کے ارشاد کے مطابق جب اس غسل دینے والی کو 80 کوڑے لگائے گئے تو خود بخود اس کا ہاتھ مرنے والی عورت سے جدا ہوگیا اور سب کے دلوں میں حضرت سیدنا امام مالک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی امامت وکرامت کا نور جگمگانے لگا۔(بستان المحدثین،ص۱۶)

تمہارے عیب کھل جائیں گے

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے عیب فاش فرمادے گا اور جس کے عیب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فاش کرے وہ مکان میں ہوتے ہوئے بھی ذلیل ورسوا ہوجائے گا۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی تعظیم المومن، ۳/۴۱۶، حدیث: ۲۰۳۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کسی کو بلاوجہ بدنام کرے گا قدرت اسے بدنام کردے گی۔ (مراٰۃ المناجیح،۶/۶۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(12) چالیس سال تک افلاس کا شکار رہا

حضرت سیدنا امام ابن سیرین علیہ رحمۃُ اللّٰہِ المُبین فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عار دلاتے ہوئے کہا: اے مُفْلِس، اس کے بعد میں چالیس سال تک اِفلاس کا شکار رہا۔ (صید الخاطر، ص۱۸)

کس وقت کس سے کیا بولنا ہے؟ کاش یہ گُر ہمیں آجائے تو ہماری زندگی پُر سکون ہوجائے، اندھے کو بھی اندھا بولیں تو اسے بُرا لگتا ہے، آنکھوں والے کو اندھا کہہ کر پکارا جائے گا تو اسے یقیناً برا لگے گا۔

لوگوں کے بُرے نام رکھنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اُسے اِیذاء پہنچے، شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اگرچہ بات فِی نَفْسِہٖ سچی ہو، فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۲۰۴) لہٰذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عُمُوماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا

www.dawateislami.net

چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ (پ۲۶، الحجرات:۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نَہی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سُور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عَتِیق (جہنم سے آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (حق اور باطل میں فرق کرنے والا) اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتُراب (مٹی والا) اور حضرت خالِد کا سَیفُ اللّٰہ (اللّٰہ کی تلوار) رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اور جو اَلقاب بمنزلہِ علَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہوگئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کمزور نگاہ والا)، اَعْرَج (لنگڑا)۔ (''کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا'' کے تحت صدرالافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو! کسی

www.dawateislami.net

مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ (خزائن العرفان، ص ۹۵۰)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن سَعْد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (جمع الجوامع، ۲۳/۷، حدیث: ۲۰۶۱۲) علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: کسی ایسے بُرے لقب سے بلانا جو اُسے برا لگے، نہ کہ اے بندۂ خدا! وغیرہ الفاظ سے۔ مزید فرماتے ہیں: فرشتوں کی لعنت کرنے سے مراد یہ ہے کہ فرشتے اس کے لئے نیکوکاروں کے مقام سے دوری کی دعا کرتے ہیں۔ (التیسیر، ۴۱۶/۲)

کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حُکْم

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحْمٰن سے **سوال** ہوا: جو شخص کسی عالِم کی نسبت یا کسی دوسرے کی لفظ مَردُود کہے یا یوں کہے کہ وہ ''بیوقوف'' ہے، کچھ نہیں جانتا اور ''اُلّو'' ہے، تو اس شخص کی نسبت شَرع شریف کیا حُکْم دے گی؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے **جواب** دیا: بلاوجہِ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق اِیذا

www.dawateislami.net

دینا ہے اور مسلمان کی ناحق اِیذا شرعاً حرام۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالٰی عنہ بِسَنَدٍ حَسَنٍ جس نے بلاوجہِ شرعی کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (المعجم الاوسط، ۲/۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷) پھر علمائے دینِ متین کی شان تو نہایت اَرفع واعلیٰ ہے ان کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا: ثَلٰثَۃٌ لَایَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّامُنَافِقٌ ذُوالشَّیْبَۃِ فِی الْاِسْلَامِ وَذُوالْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبُوالشَّیْخِ فِی التَّوْبِیْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہم عَنِ النَّبِی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ یعنی سیدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ﴿ایک﴾ اسلام میں بُڑھاپے والا ﴿دوسرا﴾ عالم ﴿تیسرا﴾ بادشاہِ اسلام عادِل۔ (المعجم الکبیر، ۸/۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹) ایسا شخص شرعاً لائقِ تعزیر ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَم (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۶۴۴)

گناہوں کے اَمراض سے نیم جاں ہوں
پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص۱۰۵)

(13) مچھلی نے انگوٹھا کاٹا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں سزا کے متعلق ایک اور عجیب وغریب حکایت ملاحظہ کیجئے اور سزا کا اِنتظار کئے بغیر اپنے گناہوں سے فوری توبہ کرکے آئندہ باز

www.dawateislami.net

رہنے کا عزم کیجئے اور جن گناہوں کی تلافی ضروری ہے اُس پر بھی کمر باندھ لیجئے۔ چنانچہ حضرت امام محمد بن احمد ذَہبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کاٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: ''میرا معاملہ بڑا عجیب وغریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی میں طبیب کے پاس گیا اور اسے اپنا سُوجا ہوا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا ورنہ بعد میں سارا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، چنانچہ میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پرانا زخم تازہ ہوگیا، مجھے شدید تکلیف ہورہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: ''اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کر لیتے تو شاید تمہیں یہ اَعضاء کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو راضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے

www.dawateislami.net

جسم میں پھیل جائے۔'' میں نے بمشکل تمام مچھیرے کو ڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے اس کے پاؤں میں گر گیا۔ اس نے پریشان ہو کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: ''میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا'' پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا: ''میرے بھائی! میں نے تمہیں معاف کیا۔'' میں نے اسے گواہ بنا کر آئندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کر لی۔

(کتاب الکبائر، ص۱۲۷)

مظلوم کی مدد ضرور ہوتی ہے

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مظلوم سے فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! بیشک میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد۔

(ترمذی، أحادیث شتی، باب: ۱۳۲، ۵/۳۴۳، حدیث: ۳۶۰۹)

مظلوم کی بددعا مقبول ہے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر ہی ہو کیونکہ اس کے سامنے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ (مسند احمد، مسند انس بن مالك، ۴/ ۳۰۶، حدیث: ۱۲۵۵۱)

شارحِ بخاری علامہ ابوالحسن علی بن خلف قُرطبی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی شرح بخاری میں لکھتے ہیں: ظلم تمام شریعتوں میں حرام تھا، حدیثِ پاک میں ہے: مظلوم کی

www.dawateislami.net

دعا رد نہیں کی جاتی اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح مومن پر ظلم کرنے سے ناراض ہوتا ہے اسی طرح کافر پر ظلم سے بھی ناراض ہوتا ہے۔

(شرح بخاری لابن بطال،کتاب الزکاۃ،باب اخذ الصدقۃ من الاغنیاء،۳/۵۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مظلوم جانور کی بددعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **ظلم کا انجام** کس قدر بھیانک ہے۔انسان تو انسان جانور پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں،مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں: مظلوم جانور بلکہ مظلوم کافر و فاسق کی بھی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ مسلمان مظلوم کی دعا زیادہ قبول ہے، کیونکہ مظلوم مُضطَر و بے قرار ہوتا ہے اور بے قرار کی دعا عرش پر قرار کرتی ہے رب فرماتا ہے: اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ (ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے، (پ ۲۰، النمل: ۶۲)۔(مراۃ المناجیح،۳/۳۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) ہاتھ بے کار ہو گیا

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ایک بچھڑے کو اس کی ماں کے سامنے ذبح کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

نے اس کے ہاتھ شل فرما دیئے۔ایک مرتبہ یہی شخص بیٹھا ہوا تھا کہ ایک پرندے کا بچہ اچانک گھونسلے سے گر پڑا اور اپنے والدین کو بے بسی سے تکنے لگا، والدین بھی بے بسی سے اسے دیکھ رہے تھے، یہ سب دیکھ کر اس شخص کو ترس آیا اور اس نے اس بچے کو اٹھا کر گھونسلے میں رکھ دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے پرندے کے بچے پر شفقت کرنے کی وجہ سے اس پر رحم فرمایا اور اس کے ہاتھ پھر سے ٹھیک ہو گئے۔

(شعب الایمان ، الخامس و السبعون ، باب فی رحم الصغیر ...الخ ، ٧/ ٤٨٤ ، رقم : ١١٠٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) مکھی سے تکلیف دور کی تو بیوی بھی ٹھیک ہو گئی

حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: میری زوجہ فاطمہ اُمِّ عبدالرحمٰن کے دل پر وَرَم آ گیا، مجھے بہت تشویش ہو رہی تھی، میں ایک خالی راستے میں تنہا موجود تھا کہ کسی کہنے والے نے کہا: اپنے سامنے موجود سوراخ میں ایک مکھی کو مکھی خور جانور سے نجات دلا دو! ہم تمہاری زوجہ کو تکلیف سے نجات دے دیں گے، میں نے جا کر سوراخ دیکھا تو اس میں انگلی جانے کی گنجائش نہیں تھی، اس لئے میں نے ایک تیلی لے کر اندر ڈالی اور مکھی سمیت اس جانور کو بھی باہر کھینچ لیا، وہ جانور مکھی کی گردن پر چپکا ہوا تھا اور مکھی درد سے بلبلا رہی تھی، میں نے مکھی کو اس جانور سے نجات دلا دی، اسی وقت میری زوجہ بھی ٹھیک ہو گئی اور اسے تکلیف سے نجات مل گئی۔ (المنن الکبری ، الباب السابع ، ص ٣٠٥)

www.dawateislami.net

(16) کیڑے پڑے ہوئے کتوں کا علاج کرتے

حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَحمد رِفاعی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کیڑے پڑے ہوئے کتوں کے پیچھے علاج کیلئے چکر لگایا کرتے تھے، کئی دفعہ کتا آپ سے بھاگ جاتا تو اس کے پیچھے جاتے اور فرماتے: میں تو صرف تیرا علاج کرنا چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کوڑھ کے مریضوں کے گھر جاتے، ان کے کپڑے دھوتے، سروں اور کپڑوں سے جوئیں نکالتے، کھانا لے کر جاتے، مل کر کھاتے، ان سے دعا کرواتے، وہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو ''اَبُو الْاِیْتَامِ وَ الْمَسَاکِیْن'' کہتے۔ بسا اوقات دوسرے شہر میں موجود کسی فقیر کی بیماری کی خبر سنتے تو وہاں جا کر اس کی بیمار پرسی کرتے اور خدمت کرتے، پھر دو یا تین دن کے بعد واپس آجاتے، شارعِ عام میں اس مقصد سے کھڑے رہتے کہ اندھوں کی رہنمائی کریں، ان بوڑھوں کی خبر گیری کرتے جو بیت الخلاء جانے سے عاجز ہوتے اور اپنے کپڑوں میں ہی بول و براز کر دیا کرتے تھے، ان کے کپڑے اُتارتے، دھوتے، خشک کرتے، پھر انہیں پہنا دیتے اور ان کے پڑوسیوں کو ان کی خبر گیری کی نصیحت کرتے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس ایک یتیم لڑکا تھا جس کے ماں باپ دونوں ہی نہ تھے، وہ دوران وِرْد یا مجلس وعظ میں آپ کے پاس آجاتا اور آپ سے کھانے کی یا کھیلنے کی کوئی چیز مانگتا، آپ کھڑے ہوتے اور وہ چیز مہیا کر دیتے، آپ کے ہم عصر مشائخ فرمایا کرتے تھے کہ احمد بن رِفاعی (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) کو جو مقامات حاصل ہیں وہ خلق پر کثرتِ شفقت

کی وجہ سے ہیں۔ (المنن الکبری ، الباب الثانی عشر ، ص۵۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(17) فقیر کو دُھتکارا تو خود فقیر بن گیا

ایک شکستہ حال فقیر نے ایک مالدار شخص کے سامنے دستِ سوال دراز کیا مگر مالدار شخص نے فریادرسی کرنے کے بجائے الٹا اس پر زبان سے نیزہ زنی شروع کردی اور اسے خوب ذلیل کیا، فقیر کا دل خون خون ہوگیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: ''تمہارے غصہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذلت کا احساس نہیں۔'' یہ جملہ سن کر مالدار شخص آگ بگولا ہوگیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوا دیا۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ وہ مغرور مالدار کچھ عرصہ بعد قلّاش ہوگیا اور محتاجی نے اس کے آنگن میں بسیرہ کرلیا، دوست، رشتے دار اور غلام و دربان سب چھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آ گیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکے دے کر نکالا تھا اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریاد رس اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر سائلین کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر صدا لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے موجود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پرانا مغرور آقا تھا، اپنے پرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام آبدیدہ ہوگیا

www.dawateislami.net

اوراس کی امداد کر کے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔آقا نے جب غلام کو آزُردہ و آبدیدہ دیکھا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سن کر غلام نے اپنے پرانے آقا کا سارا حال اس کے گوش گزار کر دیا، ساری کہانی سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں جسے اس نے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کی کایا کیسی پلٹی ہے کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔

(بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص۸۰)

صدقہ نہ روکو کہیں تمہارا رزق نہ رک جائے

حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: صدقہ وخیرات مت روکو کہیں تمہارا رزق نہ روک دیا جائے۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی الصدقۃ ...الخ، ۱/ ۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳)

حضرتِ سیِّدُنا امام بدرُ الدّین عینی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس خوف سے اپنے مال کو صدقہ کرنے سے مت روک کہ وہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر مال کی تنگی فرما دے گا یا تجھ سے مال روک لے گا اور رزق کے وسائل ختم فرما دے گا۔ حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ صدقہ مال بڑھاتا اور اس میں برکت اور زیادتی کا سبب ہوتا ہے، اور بلا شبہ جو بخل سے کام لے اور صدقہ نہ کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مال میں تنگی فرمائے گا اور مال میں برکت

www.dawateislami.net

اوراضافہ ہونے سے بھی روک دے گا۔

(عمدة القاری ، کتاب الزکاة ، باب التحریض ...الخ ، ٦/ ٤١٠ ، تحت الحدیث : ١٤٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) تول کم کیوں ہوا؟

گاؤں میں رہنے والا ایک کسان کھیتی باڑی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر میں تیار کیا ہوا مکھن بھی شہر میں فروخت کیا کرتا تھا۔ایک دن حسبِ معمول اس کی بیوی نے مکھن تیار کر کے اس کے حوالے کیا تا کہ وہ اسے شہر جا کر بیچ آئے۔ یہ مکھن ایک ایک کلو کے گول پیڑوں (یعنی ٹکڑوں) کی شکل میں تھا۔شہر پہنچ کر کے کسان نے مکھن دکاندار کو فروخت کیا،اس کی رقم وصول کی اور اسی دکان سے گھر کا راشن چائے کی پتی، چینی اور دالیں وغیرہ خریدیں اور واپس اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔کسان کے جانے بعد دکاندار نے مکھن کو فریزر میں رکھنا شروع کیا تو اچانک اس کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ ایک پیڑے کا وزن کیا جائے۔!جب وزن کیا تو مکھن ایک کلو کے بجائے 900 گرام نکلا یعنی 100 گرام کم تھے۔حیرت وصدمے سے دوچار اس دکاندار نے سارے پیڑے ایک ایک کر کے تول ڈالے مگر کسان کے لائے ہوئے سب پیڑوں کا وزن ایک جیسا یعنی 900 گرام ہی تھا یوں ہر پیڑے میں 100 گرام کم تھے۔اگلی مرتبہ جیسے ہی کسان مکھن لے کر دکاندار کے پاس پہنچا تو اس نے غصے سے بپھر کر کہا: دُور ہو جاؤ میری نظروں سے! میں تم جیسے دھوکے باز سے ہرگز

www.dawateislami.net

مکھن نہیں خریدوں گا تم ایک کلو کا بول کر مجھے کم مکھن دے دیتے ہو۔ کسان مسکین سی صورت بنا کر بولا: بھائی! اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہم تو غریب لوگ ہیں ہمارے پاس وزن تولنے کے باٹ خریدنے کی طاقت کہاں! بات دراصل یہ ہے کہ میں آپ سے چینی اور دال وغیرہ کے جو ایک ایک کلو کے پیکٹ لے جاتا ہوں، اس میں سے ایک پیکٹ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ کر ایک ایک کلو مکھن کے پیڑے تول لیتا ہوں اور آپ کے پاس لا کر بیچ دیتا ہوں۔ یہ سن کر مارے شرمندگی کے دکاندار کے ماتھے پر پسینہ آ گیا اور وہ سمجھ گیا کہ تول کیوں کم ہوا؟

دیکھے ہیں یہ دن اپنے ہی ہاتھوں کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) کر بھلا ہو بھلا

ایک بوڑھا اور ایک جوان شخص ایک کھیت میں حصہ دار تھے، جب کھیتی تیار ہو کر تقسیم ہوگئی تو بوڑھا شخص اپنے حصے کی کچھ کھیتی چھپ کر جوان شخص کے حصے میں یہ سوچ کر ڈالنے لگا کہ جوان کا ہاتھ کچھ کھل جائے گا، جبکہ دوسری طرف وہ جوان شخص اپنے حصے کی کچھ کھیتی بوڑھے شخص کے حصے میں یہ سوچ کر ڈالنے لگا کہ ان کا کنبہ بڑا ہے، انہیں زیادہ حاجت ہوگی، جیسے جیسے وہ دونوں یہ کام کرتے جا رہے تھے گندم بھی بڑھتی جا رہی تھی اور اس کے دانے بھی بڑے ہوتے جا رہے تھے، جب انہوں نے یہ

www.dawateislami.net

چیز دیکھی تو ایک دوسرے کو بتائی، اس وقت کے بادشاہ نے اس گندم کا ایک دانہ لے کر اپنے خزانے میں رکھوالیا تا کہ بعد والوں کے لئے یادگار بن جائے۔

(نزهة المجالس ، باب الكرم ...الخ ، ١/ ٢٨٢)

آسانیاں دو گے آسانی ملے گی

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی قیامت کی تکلیف دور فرمائے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم ،كتاب الذكر والدعاء ...الخ ، باب فضل الاجتماع ... الخ ، ص١٤٤٧ ، حديث : ٢٦٩٩)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی تم کسی کی فانی مصیبت دفع کرو! اللہ تم سے باقی مصیبت دفع فرمائے گا، تم مؤمن کو فانی دنیوی آرام پہنچاؤ! اللہ تمہیں باقی اُخروی آرام دے گا کیونکہ بدلہ احسان کا احسان ہے۔ یہ حدیث بہت جامع ہے، کسی مسلمان کے پاؤں سے کانٹا نکالنا بھی ضائع نہیں جاتا، حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف قیامت ہی میں بدلہ ملے گا، بلکہ قیامت میں بدلہ ضرور ملے گا، اگرچہ کبھی دنیا میں بھی

www.dawateislami.net

مل جائے۔مفتی صاحب فرماتے ہیں: جومقروض کومعافی یا مہلت دے،غریب کی غربت دور کرے،تواِنْ شَاءَ اللہ دین ودنیامیں اس کی مشکلیں آسان ہوں گی۔''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی'' کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: (یعنی) چھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کرے!بشرطیکہ اس ظاہر نہ کرنے سے دین یا قوم کا نقصان نہ ہو، ورنہ ضرور ظاہر کردے!کفار کے جاسوسوں کو پکڑوائے!خفیہ سازش کرنے والوں کے رازکوطشت ازبام کرے!ظلماً قتل کی تدبیر کرنے کی مظلوم کوخبر دے دے!اخلاق اور ہیں،معاملات اورسیاسیات کچھ اور۔ (مراٰۃ المناجیح،۱/۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) تینوں قتل ہوگئے

ایک شخص کوکہیں سے بہت سا سونا مل گیا،وہ اسے چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی گھر کی طرف روانہ ہوا۔راستے میں اسے دوشخص ملے،اُنہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کوقتل کردینے کے لئے تیّار ہوگئے تاکہ سونا لے لیں۔وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا:تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو!ہم اس سونے کے تین حصّے کر لیتے ہیں اورایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔وہ دونوں اس پرراضی ہوگئے۔وہ شخص بولا:بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک شخص تھوڑا سا سونا لے کرقریب کے شہر میں جائے اورکھانا خرید کرلے آئے تاکہ کھاپی کرسونا تقسیم کرلیں۔چُنانچِہ ان میں سے ایک شخص شہر پہنچا،کھانا خرید کرواپَس ہونے لگا تو اس نے سوچا کہ بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زہر

www.dawateislami.net

ملا دُوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں ہی لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے زَہر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لیکر آئے گا ہم دونوں ملکر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لیکر آیا تو دونوں اُس پر پِل پڑے اور اُس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زَہر نے اپنا کام کر دکھایا اور یہ دونوں لالچی بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔

(اِتحافُ السَّادَۃِ المُتّقِین، ۹/۸۳۶ بتصرف)

پیسوں کے لالچ میں دوسروں کی جان لینے اور دورانِ سفر نشہ آور مشروب پلا کر جمع پونجی سے محروم کر دینے والوں کے لئے اس حکایت میں عبرت ہی عبرت ہے۔

؎ مال و دولت کے عاشِقوں کی ہر
آرزو ناتَمام ہوتی ہے (وسائلِ بخشش، ص۴۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(21) بُلندی چاہنے والے کی رُسوائی

ایک بزرگ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے کوہِ صفا کے قریب ایک شخص کو خچّر پر سُوار دیکھا، کچھ غُلام اُس کے سامنے سے لوگوں کو ہٹا رہے تھے، پھر میں نے اُسے بغداد میں اِس حالت میں پایا کہ وہ ننگے پاؤں اور حسرت زدہ تھا نیز اُس کے بال بھی بہت بڑھے ہوئے تھے، میں نے اُس سے پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے

www.dawateislami.net

ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو اُس نے جواب دیا: ''میں نے ایسی جگہ بلندی چاہی جہاں لوگ عاجزی کرتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایسی جگہ رُسوا کر دیا جہاں لوگ رِفعت (یعنی بلندی) پاتے ہیں۔'' (الزواجر، ١/ ١٦٤)

ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ اپنا ذہن بنائے کہ فانی پر فخر نادانی ہے، عزّت ومَنصَب کب تک ساتھ دیں گے، جس مَنصَب کے بَل بوتے پر آج اکڑتے ہیں کل کلاں کو چھن گیا تو شاید انہی لوگوں سے مُنہ چُھپانا پڑے جن سے آج تحقیر آمیز سُلوک کرتے ہیں، آج جن پر حکم چلاتے ہیں کل عہدہ جانے کے بعد اپنا کام کروانے کے لئے انہی سے منتیں کرنا پڑیں گی! الغرض فانی چیزوں پر **غرور وتکبر** کیونکر کیا جائے! اِس لئے کیسا ہی بڑا مَنصَب یا عہدہ مل جائے اپنی اوقات نہیں بھولنی چاہئے۔ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **آدمی** کو اپنی حالت کا لحاظ ضرور ہے نہ کہ اپنے کو **بھولے** یا ستایشِ مردم (یعنی آدمیوں کے تعریف کرنے) پر **پھولے**۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص٦٦)

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خُودی سے رَہیدہ ہونا تھا (حدائقِ بخشش، ص٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(22) قتل کی کوشش کرنے والے کے اپنے دو بیٹے مر گئے

ایک حکمران نے حضرتِ سیِّدُنا محمد شمس الدّین کَفَوی مصری رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ

کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور ایک برتن میں زہریلا کھانا رکھ کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے ساتھ آپ کے برتن میں کھا سکے، جب آپ نے اس میں سے تھوڑا سا کھایا تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ کھانے میں زہر ہے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اٹھے اور (برتن وہیں چھوڑ کر) خانقاہ میں چلے آئے، سارے برتن مکس (mix) ہو گئے، اتنے میں اسی حکمران کے دو بیٹے آئے اور آپ کے برتن سے تھوڑا تھوڑا کھالیا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گئے، جبکہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو زہر نے کچھ نقصان نہ پہنچایا۔

(جامع کرامات الاولیاء، محمد شمس الدین الحنفی، ۱/ ۲٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(23) زمین میں دھنس گیا

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی 5 بچیاں تھیں، چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جَنا تو میں تجھے نومولود بچی سمیت قتل کر دوں گا۔ رمضان المبارک کی تیسری شب پھر بچی ہی کی ولادت ہوئی۔ صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخ و پکار کی پرواہ کئے بغیر اس بے رحم باپ نے (**مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر ککر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریشر ککر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آ گیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا

www.dawateislami.net

لیا گیا اور غالباً اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔ (الامان والحفیظ)

(''زلزلہ اور اس کے اسباب''، ص۵۱)

؎ زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے
یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ چاہے تو بیٹا دے یا بیٹی یا کچھ نہ دے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی'' کے صفحہ 5 پر لکھتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے **بیٹی** کو عظمت بخشی اور اس کا وقار بُلند کیا ہے، مسلمان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا عاجز بندہ اور اس کے احکام کا پابند ہوتا ہے، **بیٹا** ملے یا **بیٹی** یا **بے اولاد** رہے ہر حال میں اِسے راضی بَرِضا رہنا چاہئے۔ پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت: 49 اور 50 میں ارشاد ہوتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ علم وقدرت والا ہے۔

''خاتونِ جنّت'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے بیٹیوں کے فضائل پر مَبنی 8 فرامینِ مصطفٰے

﴿۱﴾ **بیٹیوں** کو بُرا مت سمجھو، بے شک وہ مَحَبَّت کرنے والیاں ہیں۔[1]

﴿۲﴾ جس کے یہاں **بیٹی** پیدا ہو اور وہ اُسے اِیذا نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو **بیٹی** پر فضیلت دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کو **جنت** میں داخِل فرمائے گا۔[2] ﴿۳﴾ جس شخص پر **بیٹیوں** کی پرورش کا بوجھ آ پڑے اور وہ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک (یعنی اچّھا برتاؤ) کرے تو یہ **بیٹیاں** اس کے لئے جہنَّم سے روک بن جائیں گی۔[3]

﴿٤﴾ جب کسی کے ہاں **لڑکی** پیدا ہوتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم اَهْلَ الْبَيْت یعنی اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔'' پھر فِرِشتے اُس **بچّی** کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے جو ایک ناتُواں (یعنی کمزور) سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اِس ناتواں جان کی پرورِش کی ذمّے داری لے گا، قِیامت تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد اُس کے شاملِ حال رہے گی۔[4] ﴿۵﴾ جس کی **تین بیٹیاں** ہوں، وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اُس کے لئے **جنت** واجِب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی: اور دو ہوں تو؟ فرمایا: اور دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو؟

مدینہ

[1] مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٦ ص١٣٤ حدیث١٧٣٧٨ [2] المستدرك ج ٥ ص ٢٤٨ حدیث: ٧٤٢٨ [3] مسلم ص ١٤١٤ حدیث ٢٦٢٩ [4] مجمع الزوائد ج٨ ص٢٨٥ حدیث١٣٤٨٤

www.dawateislami.net

فرمایا: اگر ایک ہو تو بھی[1] ﴿٦﴾ جس کی تین **بیٹیاں** یا تین **بہنیں** ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ اُن کی اچھی طرح پرورش کرے اور ان کے مُعامَلے (مُ۔عا۔مَلے) میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہے تو اُس کیلئے **جنت** ہے[2] ﴿٧﴾ جس کی تین **بیٹیاں** یا تین **بہنیں** ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرے تو وہ **جنت** میں داخل ہوگا[3] ﴿٨﴾ جس نے اپنی دو **بیٹیوں** یا دو **بہنوں** یا دو رشتے دار **بچیوں** پر ثواب کی نیّت سے خرچ کیا یہاں تک کہ **اللہ** تَعَالٰی انہیں بے نیاز کر دے (یعنی ان کا نِکاح ہو جائے یا وہ صاحِبِ مال ہو جائیں یا ان کی وفات ہو جائے) تو وہ اس کیلئے آگ سے آڑ ہو جائیں گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ١٠ ص ١٧٩ حدیث ٢٦٥٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) اندھی لڑکی

ایک ماہنامے میں دی گئی عبرت ناک حکایت کچھ یوں ہے کہ دو سگی بہنوں نے اپنی اولاد کے رشتے آپس میں طے کئے، لڑکی کی نظر کمزور تھی جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اختلافات نے سر اٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ ایک بہن دوسری سے کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی بیٹی سے نہیں کرسکتی۔ یہ سن کر دوسری بہن کے دل پر گویا تیروں کی

مدینہ

[1] معجم الاوسط ج٤ ص٣٤٧ حدیث ٦١٩٩ مُلَخّصاً [2] ترمذی ج ٣ ص ٣٦٧ حدیث ١٩٢٣
[3] ترمذی ج ٣ ص ٣٦٦ حدیث ١٩١٩

www.dawateislami.net

برسات ہوگئی کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اس کی سگی بہن تھی، بہرحال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جا چکی تھی۔ دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اسے خیال آیا کہ لوہے کے پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں انہیں چھت پر منتقل کر دیتی ہوں، اس نے اپنے بیٹے کو بھی اس کام میں شامل کرلیا۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اچانک لوہے کا پائپ اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اس کی آنکھ پپوٹے سمیت باہر نکل پڑی، اس کے دل پر قیامت گزر گئی اور اس کے ذہن میں اپنی سگی بہن کو کہے گئے الفاظ گونجنے لگے کہ میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی لڑکی سے نہیں کرسکتی، اب اسے اپنے انداز پر ندامت ہونے لگی لیکن اب کیا فائدہ! بیٹے کی آنکھ تو جا چکی تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(25) تم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا

کسی شہر میں ایک پانی بھرنے والا ماشکی رہتا تھا جو ایک سُنار کے گھر پانی بھرا کرتا تھا۔ اسے پانی بھرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ ہوگیا تھا۔ اس سنار کی زوجہ نیک اور پارسا خاتون تھی۔ ایک روز وہ ماشکی پانی بھرنے آیا تو اس نے سنار کی بیوی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچا۔ عورت نے بمشکل ہاتھ چھڑایا اور دروازہ بند کرلیا۔ تھوڑی دیر بعد سنار گھر آیا تو اس کی بیوی نے پوچھا: آج دکان پر کونسا کام خدا کی نافرمانی کا کیا ہے؟ سنار بولا کہ آج ایک عورت کے ہاتھ میں کنگن پہناتے ہوئے مجھے اس کا بازو بہت خوبصورت نظر آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا، بس

www.dawateislami.net

یہی لغزش مجھ سے واقع ہوئی ہے۔ بیوی بولی: اب معلوم ہوا کہ تمہارے ماشکی نے آج میرا ہاتھ کیوں پکڑ کر کھینچا تھا! سنار نے سارا واقعہ سنا تو کہنے لگا کہ میں اپنی غلطی سے توبہ کرتا ہوں، خدا مجھے معاف فرمائے۔ دوسرے روز ماشکی پانی بھرنے آیا تو اس نے بھی اپنے کئے کی معافی مانگی۔ (روح البیان، ١٠/١٥٠)

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوارِ آہنی پر، حماقت تو دیکھئے

کیا آپ کو یہ گوارا ہوگا؟

دوسروں کی عزت کی طرف گندی اور للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے والوں کے لئے اس واقعے میں درسِ عبرت ہے **بدکاری** کی لذتِ بَد کے شوقین لمحہ بھر کے لئے سوچیں کہ اگر یہی کام کوئی میری بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ کرے تو کیا مجھے گوارا ہوگا؟ یقیناً نہیں! تو پھر کوئی دوسرا یہ کیسے گوارا کرسکتا ہے کہ آپ اس کی بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ اس طرح کا فعل کریں، شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر برسانے والے کو یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی اس کے گھر پر بھی پتھر برسا سکتا ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: عِفُّوْا تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَ بِرُّوْا آبَاءَكُمْ يَبِرَّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ. یعنی پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی اور اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے اچھا سلوک کرے گی۔

(معجم اوسط، ٤/٣٧٦، حدیث: ٦٢٩٥)

www.dawateislami.net

مجھے بدکاری کی اجازت دیجئے

ایک نوجوان سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بدکاری کی اجازت مانگی۔ یہ سنتے ہی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور نوجوان کو اپنے قریب بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا: اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اس نے عرض کی: میں اس کو کیسے رَوا رکھ سکتا ہوں؟ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟ پھر دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اس طرح کیا جائے تو تُو اسے پسند کریگا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرماتے رہے اور وہ جواب میں یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں ہوں گے۔ تب **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دُعا کی: یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس کے دل کو پاک کر دے، اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔ اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زنا سے بے زار رہا۔

(مسند احمد، حدیث ابی امامة الباهلی، ۸/۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷٤ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(26) اپنا بچہ سمجھ کر آپریشن کرنے کا صلہ

ایک خاتون کا بیان ہے کہ پاکستان کی ایک مشہور ومعروف سرجن کا اکلوتا بیٹا جو مشکل سے چھ سال کا ہے میرے اسکول میں پڑھتا تھا، ایک صبح اچانک سر درد کی وجہ سے زور زور سے رونے لگا۔ پتہ چلا کہ اسے بہت تیز بخار بھی ہے. میں نے بچے کی والدہ سے بذریعہ موبائل رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی مگر رابطہ نہ ہوسکا، ایک کے بعد ایک کال مگر بے فائدہ! دوسری طرف بچے کی حالت درد سے بگڑتی جارہی تھی۔ مجبوراً اپنی ذمہ داری پر ڈاکٹر کو بلوایا گیا، ڈاکٹر نے چیک کیا اور انجکشن لگا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے سکون ملا تو وہ سو گیا۔ میں بار بار اسکی والدہ کے نمبر پر رابطے کی کوشش کرتی رہی مگر کوئی جواب نہ آیا۔ انکے اسپتال فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ آپریشن میں مصروف ہیں۔ میں نے انکے نمبر پر ایک میسج بھیج دیا تاکہ وہ آپریشن سے فارغ ہوکر اسے لے جائیں۔ وہ بچہ میری گود میں سویا رہا۔ جب اسکی والدہ آئیں ان کا چہرہ تھکاوٹ سے زرد اور آنکھیں سرخ سوجی ہوئی تھیں۔ اپنے بچے کو سکون سے سوتا دیکھ کر میرے پاس بیٹھ گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ کئی گھنٹے سے وہ ایک بچے کا آپریشن کررہی تھیں جو اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہے، اس دوران انہیں اپنے بچے کا خیال بھی آتا رہا کہ انکا اپنا بھی اکلوتا بچہ ہے۔ اسی لئے انہوں نے اسے اپنا بچہ سمجھ کر بڑی توجہ سے اسکا کامیاب آپریشن کیا۔ اسکے والدین بہت خوش ہیں۔ جب مجھے آپکا میسج ملا تو میری آنکھیں بھر آئی تھیں کہ میں کسی کے بچے کو اپنا سمجھ کر اسے بچانے کے لئے اتنی کوشش کرتی رہی مگر

میرا بیٹا پتہ نہیں اکیلا کتنی تکلیف میں ہوگا! پتا نہیں کسی نے اسکو سنبھالا بھی ہوگا یا نہیں؟ مگر جب میں نے اسکو آپکی گود میں اتنے سکون سے سوتا دیکھا تو ساری پریشانی دور ہوگئی اور اس بات پر میرا یقین مضبوط ہوگیا کہ دنیا مُکافاتِ عمل ہے۔

اچھا کروگے اچھا ملے گا

فرمانِ مصطفیٰ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہے: دوسروں کے لئے عافیت طلب کرو تمہیں بھی عافیت نصیب ہوگی۔ (الترغیب والترھیب، ۱۱۹/۳، حدیث: ۲۱۹۹، مطبوعة: دار الحدیث۔ القاھرة)

مسلمان بھائی کے لئے دعائے خیر کا فائدہ

حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پسِ پشت دعا ضرور قبول ہے، اس کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ وہ جب اپنے بھائی کے لیے دعا خیر کرتا ہے تو مقرر فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تجھے بھی اس جیسا ملے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظھر الغیب، ص ۱۴۶۲ حدیث: ۲۷۳۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی تم مسلمان بھائی کے لیے دعا کرو تو فرشتہ تمہارے لیے دعا کرے گا اگر تم نے فرشتہ کی دعا لینا ہے تو دوسروں کو دعا دو۔ بعض

www.dawateislami.net

بزرگ جب کوئی دعا کرنا چاہتے ہیں تو پہلے دوسروں کے لیے دعا کرتے ہیں اور اپنے لئے بھی جمع کے صیغہ سے دعا کرتے ہیں، ان عملوں کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ یہ عمل بھی ہے کہ پہلے اپنے لئے دعا کرلے پھر دوسرے کے لئے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ (یعنی اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میرے والدین کی)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲۹۳/۳)

دوسروں کی سلامتی مانگو تمہیں بھی سلامتی ملے گی

حضرت سیدنا ابو اسحاق شیرازی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو فقہائے کرام کے درمیان شیخِ مُطْلَق کہا جاتا ہے، اس کی وجہ یہ منقول ہے کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ خواب میں سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کی: مجھے ایسے کلمات سکھایئے جن کی بدولت میں نجات پاسکوں۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے شیخ! دوسروں کے لئے سلامتی طلب کرو، تمہیں بھی سلامتی نصیب ہوگی۔ (فیض القدیر، ۶۸۸/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(27) ظالم اپنے انجام کو پہنچا

طبرستان کا ایک ظالم و بدکار بادشاہ شہر کی کنواری لڑکیوں کا گوہرِ عصمت لُوٹا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے ایک غریب بڑھیا کو پیغام بھجوایا کہ آج وہ اس کی بیٹی کے پاس آئے گا۔ یہ جان لیوا خبر سن کر غریب بڑھیا اس وقت کے مشہور ولی حضرت سیدنا شیخ ابوسعید قَصّاب علیہ رحمۃُ اللّٰہِ التَّوّاب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رو رو کر دردِ

www.dawateislami.net

دل بیان کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی نے دُکھیاری ماں کی فریاد سن کر اپنا سر جھکا لیا، پھر کچھ دیر بعد سر اُٹھا کر ارشاد فرمایا: محترمہ! اس علاقے میں زندہ لوگوں میں کوئی ایسا شخص نہیں جو مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات ہو (یعنی جس کی ہر دعا قبول ہوتی ہو) ہاں! فلاں قبرستان میں آپ کو اِس اِس طرح کا ایک شخص ملے گا، وہ آپکی حاجت پوری کرسکتا ہے۔ بڑھیا قبرستان پہنچی تو وہاں ایک حسین وجمیل نوجوان نظر آیا جس کے نورانی وجود اور خوبصورت لباس سے نکلنے والی خوشبو نے سارے ماحول کو معطر کر رکھا تھا۔ بڑھیا نے سلام کے بعد آنے کا مقصد بتایا۔ نوجوان نے بڑی توجہ سے ساری بات سنی پھر کہا: ''دوبارہ حضرت ابوسعید قصاب علیہ رَحمۃُ اللہِ التَّوّاب کے پاس جا کر دعا کرائیے! ان کی دعا قبول ہوگی۔'' بڑھیا نے جھنجھلا کر کہا: ''عجیب بات ہے میری مشکل کوئی حل نہیں کر رہا، میں کہاں جاؤں؟ زندہ مجھے مُردوں کے پاس بھیجتا ہے اور مردہ زندہ کے پاس۔ نوجوان نے کہا: ''وہاں جائیے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب مسئلہ حل ہوجائے گا۔'' چنانچہ بڑھیا پھر حضرت سیدنا شیخ ابوسعید قصاب علیہ رَحمۃُ اللہِ التَّوّاب کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ بڑھیا کی رُوداد سن کر آپ رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے سر جھکا لیا، کچھ ہی دیر میں آپ رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے جسم سے پسینہ ٹپکنے لگا، پھر ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے۔ اچانک پورے شہر میں شور بَرپا ہوا: ''بادشاہ مرگیا، بادشاہ کی گردن ٹوٹ گئی۔'' ہوا یوں کہ جب وہ بدبخت بادشاہ بڑھیا کی بیٹی کی طرف چلا تو اچانک گھوڑے کو ٹھوکر لگی بادشاہ منہ کے بَل گرا اور فوراً ہی موت کے

www.dawateislami.net

گھاٹ اتر گیا اور یوں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایک ولیِ کامل کی دعا کی برکت سے لوگوں کو ایک ظالم و بدکار بادشاہ سے نجات مل گئی۔

پھر جب لوگوں نے حضرت سیدنا شیخ ابوسعید قصاب علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ التَّوّاب سے پوچھا کہ بڑھیا کو قبرستان کیوں بھیجا گیا، پہلے ہی دعا کیوں نہ فرمادی گئی؟ تو ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میری بددعا سے کوئی ہلاک ہو، اس لئے میں نے اسے حضرت سیدنا خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس بھیجا تھا۔ پھر انہوں نے اشارہ بھجوایا کہ ایسے بدکار و سرکش کے لئے بددعا کرنا جائز ہے، لہٰذا میں نے بددعا کی تو وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ (روض الریاحین، ص۲۶۶)

بادشاھوں کی بکھری ہوئی ھڈّیاں　　کہہ رہی ہیں نہ بننا کبھی حکمراں
اِحتِساب اِسکا گزرے گا تم پر گِراں　　حشر میں جب کہ جاؤ گے مر کر میاں

(وسائلِ بخشش، ص۶۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بددعا نہ کرو

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں، اپنی اولاد اور اپنے اَموال پر بددعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ قبولیت کی گھڑی ہو اور بددعا قبول ہو جائے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب حدیث جابر الطویل، ص۱۶۰۴، حدیث: ۳۰۰۹)

www.dawateislami.net

بددعا کرنے کے چند شرعی احکام

۞ اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظن غالِب ہو اور جینے سے دین کا نقصان ہو، یا کسی ظالم سے امید توبہ اور ترکِ ظلم کی نہ ہو اور اس کا مرنا تباہ ہونا خلق کے حق میں مفید ہو، ایسے شخص پر بددعا دُرُست ہے۔ (فضائل دعاء، ص ۱۸۷)

۞ کسی مسلمان کو یہ بددعا کہ تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو! اور تو آگ یا دوزخ میں داخل ہو! نہ دے، کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت وارِد ہے۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی اللعن، ٤/٣٦٢، حدیث: ٤٩٠٦)

(فضائل دعاء، ص ۲۰۳)

۞ اپنے اور اپنے احباب کے نفس واہل ومال وولَد (بچوں) پر بددعا نہ کرے! کیا معلوم کہ وقتِ اجابت ہو اور بعدِ وقوعِ بَلا (مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد) پھر ندامت ہو۔ (فضائل دعاء، ص ۲۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) مزدور کو زندہ جلانے والا خود بھی زندہ جل گیا

ایک وکیل کے بیان کا لبِّ لباب ہے کہ ہمارے علاقے میں جاگیرداروں کا ایک خاندان ہے، خاندان کا سربراہ بہت بڑے سرکاری عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد زمینوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ اس کے دو عجیب وغریب شوق تھے، ایک مہنگی گاڑی پر سیر سپاٹے کرنا اور دوسرا موٹی رقم اپنے پاس رکھنا اور وقتاً فوقتاً اسے گنتے رہنا۔

www.dawateislami.net

ایک دوپہر وہ اپنے ڈیرے پر موجود تھا کہ نامعلوم کس بات پر ایک مزارع (زمینوں پر کام کرنے والے مزدور) پر غصہ آ گیا، زمیندار نے ڈنڈا پکڑا اور اس کی پٹائی شروع کر دی۔ اس بے چارے نے جان بچانے کے لئے بھاگ کر ایک جھونپڑے میں پناہ لی۔ زمیندار نے باہر سے کنڈی لگا کر جھونپڑے کو آگ لگا دی، جھونپڑا گھاس پھونس اور لکڑی کا ہی تو تھا، چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے الاؤ کی شکل اختیار کر گیا۔ کسی مائی کے لال میں جراءت نہیں تھی کہ زمیندار کی موجودگی میں آگے بڑھ کر اس غریب کی مدد کرتا لہٰذا وہ غریب جھونپڑے کے اندر ہی جل کر بھسم ہو گیا۔ کسی نے زمیندار کے خلاف قانونی کاروائی کی ہمت نہیں کی، کچھ دن قرب وجوار میں سرگوشیوں کے انداز میں اس سانحے کا ذکر ہوا پھر خاموشی چھا گئی۔

اس کے چند ہفتوں بعد زمیندار کے گھٹنوں میں شدید تکلیف شروع ہو گئی، پہلے درد پھر سوجن اور پھر فالج کا مرض لاحق ہو گیا۔ زمیندار کے لئے ہلنا جُلنا دوبھر ہو گیا، ملازم اسے بستر سے استنجا خانے لے جاتے اور واپس بستر پر ڈال دیتے۔ اس کی زندگی بے رونق ہو گئی۔ پھر مئی کا مہینہ آیا اور گندم کی کٹائی شروع ہو گئی۔ زمیندار نے زمینوں پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا کہ تھریشر سے گندم نکلتے ہوئے بھی دیکھ لوں گا، ہوا خواری بھی ہو جائے گی یوں میرا دل بہل جائے گا۔ ملازموں نے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور ڈرائیور لے کر چل دیا۔ چلتے چلتے وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں زمین پر گنے کے خشک پتے بکھرے ہوئے تھے جسے ''چھوئی'' کہتے ہیں۔ تھریشر کے ذریعے گندم کے دانے

www.dawateislami.net

ایسی جگہ الگ کئے جارہے تھے جہاں گاڑی لے جانا دشوار تھا، ڈرائیور نے زمیندار کو آگاہ کیا تو اس نے کہا کہ میں یہیں گاڑی میں بیٹھا ہوں تم جا کر دیکھو کہ کتنی گندم باقی ہے؟ ڈرائیور حکم کی تعمیل کے لئے چل پڑا۔ پیچھے زمیندار نے سگریٹ سلگایا اور جلتی ہوئی تیلی گاڑی سے باہر پھینک دی، مئی کا مہینہ چلچلاتی دھوپ اور گاڑی کے نیچے اور چاروں طرف ''چھوئی'' بکھری ہوئی تھی جو آگ پکڑنے کا بہانہ مانگتی ہے، گاڑی کے چاروں طرف آگ کا الاؤ بھڑک اٹھا، معذور زمیندار بھاگتا بھی تو کیسے! وہیں گاڑی کے ساتھ جل کر راکھ ہوگیا۔ بعد میں پتا چلا کہ یہ وہی جگہ تھی جہاں اس نے غریب مزدور کو جلا کر مارا تھا۔

جبکہ پیکِ اَجَل روح لے جائیگا　　جسمِ بے جاں تڑپ کر ٹھہر جائیگا
لَحد میں کوئی تیری نہیں آئے گا　　تجھ کو دفنا کے ہر اِک پلٹ جائے گا

(وسائلِ بخشش، ص۵۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(29) حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی شہادت

دمشق کے بادشاہ ''حداد بن حدار'' نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر وہ چاہتا تھا کہ بغیر حلالہ اس کو واپس کر کے اپنی بیوی بنالے۔ اس نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فتویٰ طلب کیا تو آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا کہ وہ اب تم پر حرام ہوچکی ہے اس کی بیوی کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ حضرت

www.dawateislami.net

سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قتل کے درپے ہوگئی۔ چنانچہ اس نے بادشاہ کو مجبور کرکے قتل کی اجازت حاصل کرلی اور جب حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ''مسجد جبرون'' میں نماز پڑھ رہے تھے بحالت سجدہ ان کو قتل کرادیا اور ایک طشت میں ان کا سر مبارک اپنے سامنے منگوایا۔ مگر کٹے ہوئے سر مبارک میں سے اس حالت میں بھی یہی آواز آتی رہی کہ ''تو بغیر حلالہ کرائے بادشاہ کے لئے حلال نہیں'' اس عورت پر خدا عَزَّوَجَلَّ کا عذاب نازل ہوگیا اور وہ زمین میں دھنس گئی۔[1]

(عجائب القرآن ص۲۹۲ والبدایہ والنہایہ، ۱/ ۵۱۰ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(30) تابعی بزرگ کی شہادت

حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ بعض محدثین نے آپ کو خیر التابعین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلافِ شرع باتوں پر

مدینہ

[1] : ''دعوتِ اسلامی'' کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''بہارِ شریعت'' جلد 2 کے صفحہ نمبر 177 پر ہے ''حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مَدْخُولہ ہے (یعنی جس سے جماع کیا گیا ہو) تو طلاق کی عِدّت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاحِ صحیح کرے اور شوہر ثانی اس عورت سے وطی بھی کرلے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عِدّت پوری ہونے پر شوہرِ اوّل سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر عورت مَدْخُولہ نہیں ہے (یعنی اس سے جماع نہیں کیا گیا) تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے کہ اس کے لئے عدت نہیں۔''

www.dawateislami.net

روک ٹوک کرتے رہتے تھے، اس لئے اس ظالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرادیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب وغریب ہے، حجاج نے پوچھا: سعید بن جبیر! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کریگا قیامت کے دن اسی طریقے سے میں تجھے قتل کروں گا۔ حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہیں چھوڑ دوں گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا۔ حجاج نے جھلا کر جلاد سے کہا: اس کو قتل کردے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے۔ حجاج نے تعجب سے پوچھا: اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے تمہاری جراءت پر مجھے تعجب ہوا اور ہنسی آ گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلاّد کے سامنے قبلہ رُو کھڑے ہو گئے اور یہ آیت پڑھی:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ (پ٧، الانعام:٧٩)

ترجَمۂ کنزالایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔

حجاج نے جلاد سے کہا: اس کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (پ١، البقرۃ:١١٥)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہُ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔

www.dawateislami.net

حجاج بولا: منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈالو۔ جب جلاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ کے بل بحالتِ سجدہ لٹایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ١٦، طٰہٰ: ٥٥)

جب جلاد نے خنجر اٹھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھا اور یہ دعا مانگی کہ ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا مقبول ہوگئی اور آپ کی شہادت کے بعد حجاج صرف پندرہ رات زندہ رہا اور کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہو گیا تھا۔ طبیب بدبودار گوشت کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کے حلق میں ڈالتا تھا اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا تو وہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی اور ان پندرہ راتوں میں حجاج کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ خواب دیکھتا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں، بس آنکھ کھل جاتی۔

(آئینۂ عبرت، ص٣٦)

ظلم سے چھٹکارے کی دعا کیوں نہیں کی؟

حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستجابُ الدعوات بزرگ

www.dawateislami.net

تھے۔آپ نے ایک مرغ پال رکھا تھا جس کی بانگ پر رات میں نماز کیلئے بیدار ہوا کرتے تھے۔ایک رات مرغ نے اپنے وقت پر بانگ نہ دی جس کے سبب حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کیلئے نہ اٹھ سکے۔یہ بات آپ پر گراں گزری اور آپ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی آواز کو منقطع کرے! اسے کیا ہوا؟ آپ کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ اس کے بعد اس مرغ نے کبھی بانگ نہ دی۔آپ کی والدۂ محترمہ نے آپ سے فرمایا: بیٹا! آج کے بعد کسی چیز پر بددعا نہ کرنا۔اس قدر مقبول الدعا ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجاج بن یوسف کے ظُلْم پر صَبْر کیا یہاں تک کہ آپ کو شہید کر دیا گیا لیکن آپ نے اس مصیبت سے چھٹکارے کیلئے دعا نہ کی۔(جامع العلوم والحکم،ص٤٥٨ بتصرف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) لالچی بیوی

حضرتِ سیدنا شَمْعُون رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عِبادت کی کہ رات کو قِیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جِہاد بھی کرتے۔وہ اِس قَدَر طاقتور تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مَضبُوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔کُفَّارِ نَہَنجار نے جب دیکھا کہ **حضرتِ شَمْعُون** رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بَہُت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی

حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی مضبوط رسّیوں سے خوب اچھّی طرح جکڑ کر اِن کے حوالے کردے۔ چُنانچہ بے وفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رسّیوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضاء کو حَرکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رسّیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستِفسار کیا: مجھے کِس نے باندھا تھا؟ بے وفا بیوی نے وفاداری کی نَقلی اَداؤں سے جُھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کررہی تھی کہ آپ اِن رسّیوں سے کِس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں؟ بات رَفع دَفع ہوگئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوُجُود بے وفا بیوی نے ہمّت نہیں ہاری اور مُسلسل اِس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ اِنہیں باندھ دے۔ آخر کار ایکبار پھر موقع مل ہی گیا، لہٰذا جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر نیند کا غلَبہ ہُوا تو اُس ظالمہ نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھّی طرح جکڑ دیا۔ جُوں ہی آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آنکھ کھُلی، ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کردی اور بآسانی آزاد ہوگئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرادی کہ میں تو آپ کو آزمارہی تھی۔ دَورانِ گفتگو حضرتِ شَمعون رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشاء کردیا کہ مجھ پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایت فرمایا ہے، مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثَر نہیں کرسکتی مگر

www.dawateislami.net

ہاں! ''میرے سَر کے بال'' ۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔ آخر ایک بار مَوقع پا کر اُس نے آپ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو آپ ہی کے اُن آٹھ گیسوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بزرگ تھے، ہمارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتِ گیسو آدھے کان، پورے کان اور مبارک کندھوں تک ہے۔ فتاوٰی رضویہ میں ہے: شانوں سے نیچے ڈھلکے ہوئے عورتوں کے سے بال رکھنا حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ، ٢١/٦٠٠) آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نَشہ میں بَدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ کُفّارِ بَد اَطوار نے حضرتِ شَمْعُون (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنتہائی بے دردی اور سَفّاکی سے اُن کے کان اور ہونٹ کاٹ دیئے، تمام کفار وہیں جمع تھے، تب اس مردِ مجاہد نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ مجھے ان بندھنوں کو توڑنے کی قوت بخش دے اور ان کافروں پر یہ ستون مع چھت کے گرادے اور مجھے ان کے چُنگل سے نجات دیدے چنانچہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں قوت عطا فرمائی وہ ہلے تو ان کے تمام بندھن ٹوٹ گئے، انہوں نے ستون کو ہلایا جس کی وجہ سے چھت کافروں پر آ گری اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سب کو ہلاک کر دیا اور حضرتِ شَمْعُون (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو ان سے نجات بخش دی۔ (مُکاشَفَۃُ القُلُوب، فی فضل لیلۃ القدر، ص٣٠٦، بتغیرٍ)

گناہ بے عَدَد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
معاف کردے نہ سہ پاؤں گا سزا یاربّ (وسائلِ بخشش ص٧٨)

www.dawateislami.net

(32) شیر نے سر چباڈالا

شہزادیٔ رسول حضرت سیِّدَتُنا ام کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا پہلے ابولہب کے بیٹے ''عُتَیْبَہ'' کے نکاح میں تھیں لیکن ابولہب کے مجبور کر دینے سے بدنصیب عُتَیْبَہ نے ان کو رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دی اور اس ظالم نے بارگاہِ نبوت میں انتہائی گستاخی بھی کی۔ یہاں تک کہ بدزبانی کرتے ہوئے حضور رحمۃٌ للعالمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر جھپٹ پڑا اور آپ کے مقدّس پیراہن کو پھاڑ ڈالا۔ اس گستاخ کی بے ادبی سے آپ کے قلبِ نازُک پر انتہائی رنج وصدمہ گزرا اور جوشِ غم میں آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرمادے۔'' اس دعائے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ ابولہب اور عُتَیْبَہ دونوں تجارت کے لئے ایک قافلے کے ساتھ ملک شام گئے اور مقامِ ''زَرْقا'' میں ایک راہب کے پاس رات میں ٹھہرے۔ راہب نے قافلہ والوں کو بتایا کہ یہاں درندے بہت ہیں، آپ لوگ ذرا ہوشیار ہوکر سوئیں۔ یہ سن کر ابولہب نے قافلہ والوں سے کہا کہ اے لوگو! محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے میرے بیٹے عُتَیْبَہ کے لئے ہلاکت کی دعا کر دی ہے۔ لہٰذا تم لوگ تمام تجارتی سامانوں کو اکٹھا کر کے اس کے اوپر عُتَیْبَہ کا بستر لگا دو اور سب لوگ اس کے اردگرد چاروں طرف سو جاؤ تاکہ میرا بیٹا درندوں کے حملہ سے محفوظ رہے۔ چنانچہ قافلہ والوں نے عُتَیْبَہ کی حفاظت کا پورا پورا بندوبست کیا لیکن رات میں بالکل اچانک ایک شیر آیا اور سب کو سونگھتے ہوئے کود کر

www.dawateislami.net

عُتَیْبَہ کے بستر پر پہنچا اور اس کے سر کو چبا ڈالا۔ لوگوں نے ہر چند شیر کو تلاش کیا مگر کچھ بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ شیر کہاں سے آیا تھا اور کدھر چلا گیا؟

(شرح الزرقانی، فی ذکر اولادہ الکرام، ٤/٣٢٥)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم
کہ جس کو تم نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

خدا کی شان دیکھئے کہ ابولہب کے دونوں بیٹوں عُتْبَہ اور عُتَیْبَہ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دونوں شہزادیوں کو اپنے باپ کے مجبور کرنے سے طلاق دے دی مگر عتبہ نے چونکہ بارگاہِ نبوت میں کوئی گستاخی اور بے ادبی نہیں کی تھی اس لئے وہ قہرِ الٰہی میں مبتلا نہیں ہوا بلکہ فتح مکہ کے دن اس نے اور اس کے ایک دوسرے بھائی ''مُعَتِّب'' دونوں نے اسلام قبول کرلیا اور دستِ اقدس پر بیعت کر کے شرفِ صحابیت سے سرفراز ہوگئے۔ ''عُتَیْبَہ'' نے چونکہ بارگاہِ اقدس میں گستاخی و بے ادبی کی تھی اس لئے وہ قہرِ قہار و غضبِ جبّار میں گرفتار ہو کر کفر کی حالت میں ایک خونخوار شیر کے حملے کا شکار بن گیا۔ (والعیاذ باللہ تعالٰی منہ) (سیرت مصطفٰی، ص٦٩٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(33) ظلم کا انجام

ابونصر محمد بن مَروان ایک کُردی کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا، دسترخوان پر دو بھنے ہوئے چکور بھی موجود تھے۔ کردی نے ایک چکور اٹھایا اور ہنسنا شروع کر دیا۔

www.dawateislami.net

ابونصر محمد بن مروان نے اس سے ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو کردی کہنے لگا کہ میں جب جوان تھا تو چور تھا۔ ایک روز میں نے ایک تاجر کو ہدف بنایا اور اس کو قتل کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر تاجر نے گڑگڑاتے ہوئے اپنی جاں بخشی کی درخواست کی لیکن میں باز نہ آیا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں اسے قتل کر کے رہوں گا تو وہ یکا یک پہاڑ پر بیٹھے دو چکوروں کی طرف دیکھنے لگا اور ان سے کہنے لگا کہ تم دونوں گواہ ہو جاؤ یہ آدمی مجھ کو ظلماً ہلاک کر رہا ہے۔ پھر میں نے اس کو قتل کر دیا۔ جس وقت مجھے کھانے میں ان دو چکوروں کی جھلک دکھائی دی تو مجھے اس تاجر کی بیوقوفی پر ہنسی آئی جو کہ دو چکوروں کو میرے خلاف گواہ بنا رہا تھا۔ کُردی کی یہ بات سن کر ابونصر بن مروان نے کہا: بخدا! ان دونوں چکوروں نے تیرے خلاف ایسے شخص کے پاس گواہی دی ہے، جس کے پاس گواہی دینا مفید بھی ہے اور وہ تمہیں سزا بھی دے سکتا ہے۔ پھر ابونصر بن مروان نے کُردی کا سر قلم کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ (حیاۃ الحیوان، ١/٣٢٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(34) ایک ٹانگ کٹ گئی

حضرتِ علّامہ کمالُ الدّین دَمیری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں: ''زَمَخْشَری'' (جو کہ مُعتزِلی فرقے کا ایک مشہور عالم گزرا ہے اُس) کی ایک **ٹانگ کٹی ہوئی** تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے انکِشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بددُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک **چڑیا** پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری

www.dawateislami.net

باندھ دی، اِتّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دراڑ میں گُھس گئی مگر ڈوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر زور سے کھینچی تو چڑیا پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی مگر بے چاری کی **ٹانگ** ڈوری سے کٹ چکی تھی، **میری ماں** نے یہ دردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ **بددُعا** نکل گئی: ''جس طرح تو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، **اللہ** تَعَالٰی تیری ٹانگ کاٹے۔'' بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ علم کیلئے میں نے ''بُخارا'' کا سفر اختیار کیا، اِثنائے راہ سُواری سے گر پڑا، **ٹانگ** پر شدید چوٹ لگی، ''بُخارا'' پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی، بالآخر ٹانگ **کٹوانی پڑی**۔

(حیاۃُ الحیوان، ٢/ ١٦٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(35) پُراسرار معذور

حضرتِ سیِّدُنا ابُو قِلابَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے مُلکِ شام میں ایک آدَمی دیکھا جو بار بار یہ صدا لگا رہا تھا: ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں اُٹھ کر اس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور مُنہ کے بل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہے جا رہا ہے کہ ''ہائے افسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔'' میں نے اس سے پوچھا کہ اے آدمی! کیوں اور کس بِناء پر تُو یہ کہہ رہا ہے؟ یہ سُن کر اس نے کہا: اے

www.dawateislami.net

شخص! میرا حال نہ پوچھ، میں ان بدنصیبوں میں سے ہوں جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں داخِل ہو گئے تھے، میں جب تلوار لے کر قریب پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں تو میں نے غصّے میں آکر بی بی صاحِبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تھپڑ مار دیا! یہ دیکھ کر امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تڑپ کر یہ دعا مانگی: ''اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے، تجھے اندھا کرے اور تجھ کو جہنَّم میں جھونک دے۔'' اے شخص! امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پُر جلال چہرے کو دیکھ کر اور ان کی اس قاہِرانہ دعا کو سن کر میرے بدن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور میں خوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ میں **امیرُ المؤمنین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کی چار دُعاؤں میں سے تین کی زَد میں تو آچکا ہوں**، تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور آنکھیں بھی اندھی ہو چکیں، آہ! اب صِرف چوتھی دعا یعنی میرا جہنَّم میں داخِل ہونا باقی رہ گیا ہے۔ (الرّیاض النضرة فی مناقِب العَشرة، جُزء: ٣، ص ٤١)

؎ عداوت اور کینہ ان سے جو رکھتا ہے سینے میں
وہی بدبخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی (وسائلِ بخشش، ص ٥٨٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(36) جیسی کرنی ویسی بھرنی

حضرتِ سیِّدُنا ابوصالح رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ خَبّاب بن اَرَتّ تمیمی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوہار کا کام کرتے تھے اور مسلمان ہو چکے تھے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے محبت فرماتے اور ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ اس بات کی خبر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مالکہ ''اُمِّ اَنْمار'' کو ہوگئی، لہٰذا وہ سزا کے طور پر لوہا لے کر دہکاتی اور اسے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سر پر رکھا کرتی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ نبوی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم میں فریاد کی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! خَبّاب کی مدد فرما۔ دعا کی قبولیت کا ظہور یوں ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مالکہ کے سر میں کوئی بیماری ہوگئی، جس کی تکلیف کی وجہ سے وہ کتے کی طرح چلایا کرتی تھی۔ کسی نے اسے یہ علاج بتایا کہ اپنے سر کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغو۔ اس نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ کرنے کا حکم دیا۔ یوں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ لوہا دہکاتے اور اس کا سر داغا کرتے تھے۔ (اسد الغابۃ، رقم الترجمہ: ۱۴۰۷، خباب بن الارت ۱۴۲/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(37) قرآن کریم بھلا دیا گیا

حافِظ ابوعُمَر و مدرَسے میں قراٰنِ پاک پڑھاتے تھے، ایک بار ایک خوبصورت لڑکا پڑھنے کیلئے آگیا، اُس کی طرف گندی لذّت کے ساتھ دیکھتے ہی اُن کو

www.dawateislami.net

سارا قراٰن شریف بُھلا دیا گیا، خوب توبہ کی اور روتے ہوئے مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر رُوداد عرض کرکے طالبِ دُعا ہوئے۔ فرمایا: اِسی سال **حج** کی سعادت حاصل کرو اور **منیٰ** شریف کی **مسجدُ الخَیف** شریف میں جاکر وہاں **پیش امام** سے دعا کرواؤ۔ چنانچِہ (سابِقہ) حافِظ صاحِب نے حج کیا اور **مسجدُ الْخَیف** شریف میں ظُہر سے پہلے حاضِر ہوگئے، ایک نورانی چہرے والے بوڑھے پیش امام صاحِب لوگوں کے جُھرمَٹ کے اندر محراب میں تشریف فرما تھے۔ کچھ دیر کے بعد ایک صاحِب تشریف لائے، بَشْمُول امام صاحِب سب نے کھڑے ہوکر ان کا اِستِقبال کیا، نو وارِد (نئے آنیوالے صاحِب) بھی اسی **حلقے** میں بیٹھ گئے۔ اذان ہوئی اور نَماز ظُہر کے بعد لوگ مُنتَشِر ہوگئے۔ پیش امام صاحِب کو تنہا پاکر (سابِقہ) حافِظ صاحِب آگے بڑھے اور سلام و دست بوسی کے بعد روتے ہوئے مُدَّعا عرض کرکے دُعا کی التجا کی، **پیش امام صاحِب کے دُعا کرتے ہی سارا قراٰنِ مجید پھر حِفظ ہوگیا**، امام صاحِب نے پوچھا: تمہیں میرا پتا کس نے بتایا؟ عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) نے۔ فرمانے لگے: اچّھا! اُنہوں نے میرا پردہ فاش کیا ہے، اب میں بھی اُن کا راز کھولتا ہوں، سنو! ظہر سے پہلے جن صاحِب کی آمد پر اُٹھ کر سب نے تعظیم کی تھی وہ حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) تھے! وہ اپنی **کرامت** سے بصرہ سے یہاں مِنیٰ شریف کی **مسجدُ الْخَیف** میں تشریف لاکر روزانہ نَمازِ ظہر ادا فرماتے ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر حسن بصری،

www.dawateislami.net

جزء:۱،ص۴۰ ماخوذاً) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حافِظے کی تباہی کا ایک سبب

اے دیدارِ مدینہ کے آرزومند عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! **اَمرَد** کی طرف ''گندی لذّت'' کے ساتھ دیکھنے سے **حافِظہ** بھی تباہ ہوسکتا ہے۔ آج کل یادداشت کی کمی کی شکایت عام ہے، حُفّاظ کی بھی ایک تعداد حافِظے کی کمزوری کی آفت میں مبتلا ہے اور بَہُت سوں کو تو قراٰنِ پاک ہی بُھلا دیا جاتا ہے (قراٰن شریف یا فُلاں آیت ''بھول'' گیا کہنے کے بجائے ''بُھلا دیا گیا'' کہنا چاہئے) بدنِگاہی اور **T.V.** وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے دیکھنا گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اس سے **حافِظہ** بھی کمزور ہوجاتا ہے۔ حافِظہ کمزور ہونے کے اور بھی کئی اسباب ہیں لہٰذا خبردار! کسی حافِظ صاحِب کی منزِل کمزور ہونے کی صورت میں مَحض اپنی اٹکل سے یہ ذِہن بنالینا کہ بدنِگاہی کے سبب ایسا ہوا ہے، **بدگُمانی** ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔

؎ یا الٰہی! رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں

ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش،ص۱۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(38) خوفناک ڈاکو

شیخ عبداللہ شافعی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں: ایک بار میں شہر بصرہ سے ایک قَریہ (یعنی گاؤں) کی طرف جارہا تھا۔ دوپہَر کے وقت یکا یک ایک **خوفناک ڈاکو** ہم پر حملہ آور ہوا، میرے رفیق (یعنی ساتھی) کو اس نے شہید کر ڈالا، ہمارا مال ومَتاع چھین کر میرے دونوں ہاتھ رسّی سے باندھے، مجھے زمین پر ڈالا اور فِرار ہوگیا۔ میں نے جوں توں ہاتھ کھولے اور چل پڑا مگر پریشانی کے عالَم میں رستہ بھول گیا، یہاں تک کہ رات آ گئی۔ ایک طرف آگ کی روشنی دیکھ کر میں اُسی سَمْت چلدیا، کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک خَیمہ نظر آیا، میں شدّتِ پیاس سے نڈھال ہو چکا تھا، لہٰذا خَیمے کے دروازے پر کھڑے ہوکر میں نے صدا لگائی: **اَلْعَطَش! اَلْعَطَش!** یعنی ''ہائے پیاس! ہائے پیاس!'' اِتّفاق سے وہ خیمہ اُسی **خوفناک ڈاکو** کا تھا! میری پکار سن کر بجائے پانی کے ننگی تلوار لئے وہ باہَر نکلا اور چاہا کہ ایک ہی وار میں میرا کام تمام کردے، اُس کی بیوی آڑے آئی مگر وہ نہ مانا اور مجھے گھسیٹتا ہوا دور جنگل میں لے آیا اور میرے سینے پر چڑھ گیا میرے گلے پر تلوار رکھ کر مجھے ذَبح کرنے ہی والا تھا کہ یکا یک جھاڑیوں کی طرف سے ایک شیر دَہاڑتا ہوا برآمد ہوا، شیر کو دیکھ کر خوف کے مارے ڈاکو دُور جا گرا، شَیر نے جھپٹ کر اُسے چیر پھاڑ ڈالا اور جھاڑیوں میں غائب ہوگیا۔ میں اس غیبی امداد پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالایا۔ (ظلم کا انجام، ص۲)

ع سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

www.dawateislami.net

ظالم کو مُہلَت ملتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **ظلم کا انجام** کس قدر بھیانک ہے۔ حضرت سیِّدُنا شیخ محمد بن اسمٰعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری "**بُخاری شریف**" میں نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ظالم کو مُہلَت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کڑی ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب وکذٰلك اخذ ربك...الخ، ٣/٢٤٧، حدیث: ٤٦٨٦)

دہشت گردوں، لٹیروں، قتل و غارتگری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حکایت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے، انہیں اپنے انجام سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو اس طرح کے ظالم لوگ کُتّے کی موت مارے جاتے ہیں اور ان پر دو آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(39) زبان لٹک کر سینے پر آ گئی

بَلْعَمْ بِنْ بَاعُوْرَاء اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا۔ اس کو اسمِ اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ بہت ہی مستجاب الدعوات تھا کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اس کی درسگاہ میں طالب علموں کی صرف دواتیں 12 ہزار تھیں۔ جب حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ''قومِ جبارین'' سے جہاد کرنے کے لئے بنی اسرائیل کے لشکروں کو لے کر روانہ ہوئے تو بلعم بن باعوراء کی قوم اس کے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور کہا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بہت ہی بڑا اور نہایت ہی طاقتور لشکر لے کر حملہ آور ہونے والے ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہماری زمینوں سے نکال کر یہ زمین اپنی قوم بنی اسرائیل کو دے دیں۔ اس لئے (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) آپ موسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے لئے ایسی بددعا کر دیجئے کہ وہ شکست کھا کر واپس چلے جائیں، آپ چونکہ مستجاب الدعوات ہیں اس لئے آپ کی دعا ضرور مقبول ہو جائے گی۔ یہ سن کر بلعم بن باعوراء کانپ اٹھا اور کہنے لگا: تمہارا ناس ہو، خدا کی پناہ! حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں اور ان کے لشکر میں مومنوں اور فرشتوں کی جماعت ہے ان پر بھلا میں کیسے اور کس طرح بددعا کر سکتا ہوں؟ لیکن اس کی قوم نے رو رو کر اور گڑگڑا کر اس طرح اِصرار کیا کہ اس کو کہنا پڑا کہ اِستخارہ کر لینے کے بعد اگر مجھے اجازت مل گئی تو

www.dawateislami.net

بددعا کردوں گا۔ جب اِستخارے میں بددعا کی اجازت نہیں ملی تو اس نے صاف صاف جواب دے دیا کہ اگر میں بددعا کروں گا تو میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی۔ اب کی بار اس کی قوم نے بہت سے گراں قدر ہدایا اور تحائف اس کے سامنے رکھے اور بددعا کرنے پر بے پناہ اِصرار کیا۔ یہاں تک کہ بلعم بن باعوراء پر **حرص و لالچ** کا بھوت سوار ہو گیا اور وہ مال کے جال میں پھنس کر ان کی خواہش پوری کرنے پر تیار ہو گیا اور اپنی گدھی پر سوار ہو کر بددعا کے لئے چل پڑا۔ راستے میں بار بار اس کی گدھی ٹھہر جاتی اور منہ موڑ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر یہ اس کو مار مار کر آگے بڑھاتا رہا۔ یہاں تک کہ گدھی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے گویائی کی طاقت عطا فرمائی اور اس نے کہا: افسوس! اے بلعم! تُو کہاں اور کدھر جا رہا ہے؟ دیکھ! میرے آگے فرشتے ہیں جو میرا راستہ روکتے اور میرا منہ موڑ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اے بلعم! تیرا برا ہو کیا تُو **اللہ** کے نبی اور مومنین کی جماعت پر بددعا کرے گا؟ مگر بلعم بن باعوراء کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ چکی تھی لہٰذا وہ گدھی کی تنبیہ سن کر بھی واپس نہیں ہوا اور ''حُسْبَان'' نامی پہاڑ پر چڑھ گیا اور بلندی سے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لشکروں کو بغور دیکھا اور بددعا شروع کر دی۔ لیکن خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لئے بددعا کرتا تھا مگر اس کی زبان پر اس کی اپنی قوم کے لئے بددعا جاری ہو جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی مرتبہ اس کی قوم نے ٹوکا کہ اے بلعم! تم تو اُلٹی بددعا کر رہے ہو۔ کہنے لگا: میں کیا کروں! میں بولتا کچھ اور

www.dawateislami.net

ہوں اور میری زبان سے کچھ اور ہی نکلتا ہے! پھر اچانک اس پر غضبِ الٰہی نازل ہوا اور اس کی **زبان لٹک کر اس کے سینے پر آ گئی**۔ اس وقت بلعم بن باعوراء نے اپنی قوم سے رو کر کہا: افسوس میری دنیا و آخرت دونوں تباہ و برباد ہو گئیں، میرا ایمان جاتا رہا اور میں قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ جاؤ! اب میری کوئی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر صاوی، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۷۵، ۲/۷۲۷ ملخصًا)

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا
گر تُو ناراض ہو گیا یارب (وسائلِ بخشش ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(40) قارون کا انجام

قارون حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے چچا ''یَصْہَر'' کا بیٹا تھا۔ بہت ہی شکیل اور خوبصورت آدمی تھا۔ اسی لئے لوگ اُس کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر اُس کو ''مُنَوَّر'' کہا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس میں یہ کمال بھی تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں ''تورات'' کا بہت بڑا عالم، اور بہت ہی ملنسار و با اخلاق انسان تھا اور لوگ اُس کا بہت ہی ادب و احترام کرتے تھے لیکن بیشمار دولت اُس کے ہاتھ میں آتے ہی اُس کے حالات میں ایک دَم تَغَیُّر پیدا ہو گیا اور سامری کی طرح مُنافِق ہو کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا بہت بڑا دشمن ہو گیا اور بہت زیادہ متکبر اور مغرور ہو گیا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اُس

www.dawateislami.net

نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے روبرو یہ عہد کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزار ہواں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اُس نے مالوں کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم زکوٰۃ کی نکلی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم حِرص و بخل کا بھوت سوار ہو گیا اور نہ صرف زکوٰۃ کا مُنکِر ہو گیا بلکہ عام طور پر بنی اسرائیل کو بہکانے لگا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اس بہانے تمہارے مالوں کو لے لینا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے لوگوں کو بَرگشتہ (یعنی خلاف) کرنے کے لئے اُس خبیث نے یہ گندی اور گھناؤنی چال چلی کہ ایک بے شرم عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کر لیا کہ وہ آپ پر بدکاری کا الزام لگائے۔ چنانچہ عین اُس وقت جب کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وعظ فرما رہے تھے۔ قارون نے آپ کو ٹوکا کہ آپ نے فلانی عورت سے بدکاری کی ہے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا کہ اُس عورت کو میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ وہ عورت بلائی گئی تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے عورت! اُس **اللہ** کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا اور عافیت و سلامتی کے ساتھ دریا کے پار کرا کر فرعون سے نجات دی، سچ سچ کہہ دے کہ **اصل بات کیا ہے؟** وہ عورت سہم کر کانپنے لگی اور اس نے مجمعِ عام میں صاف صاف کہہ دیا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی! مجھ کو قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر **بہتان** لگانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آبدیدہ ہو کر سجدے میں گر گئے اور بحالتِ سجدہ آپ نے یہ

www.dawateislami.net

دعا مانگی کہ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! قارون پر اپنا **قہر و غضب** نازل فرمادے۔ پھر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے لوگوں سے فرمایا کہ جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے جدا ہو جائے۔ چنانچہ دو خبیثوں کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہو گئے۔

پھر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون رونے اور بلبلانے لگا اور قرابت و رشتہ داری کا واسطہ دینے لگا مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس پر توجُّہ نہیں فرمائی یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ دو منحوس آدمی جو قارون کے ساتھی ہوئے تھے، لوگوں سے کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے قارون کو اِس لئے دھنسا دیا ہے تا کہ قارون کے مکان اور اُس کے خزانوں پر خود قبضہ کر لیں۔ یہ سن کر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے۔ چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں دھنس گیا۔ (تفسیر صاوی، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۴/ ۱۵۴۶ ملخصًا، عجائب القرآن، ص ۱۹۴)

؎ گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چُھڑا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(41) شکاری خود شکار ہو گیا

ایک شخص کو کسی بادشاہ کے دربار میں خصوصی رُتبہ حاصِل تھا۔ وہ روزانہ بادشاہ کے رُوبرو کھڑے ہو کر بطورِ نصیحت کہا کرتا تھا: ''**اِحسان کرنے والے کے اِحسان کا بدلہ دو، برے شخص سے بُرائی سے پیش نہ آؤ کیونکہ بُرے انسان کے لئے تو خود اُس کی برائی ہی کافی ہے۔**'' بادشاہ اس کی بہترین نصیحتوں کی وجہ سے اُسے بہت محبوب رکھتا تھا۔ بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی عزت ومحبت دیکھ کر ایک درباری کو اُس شخص سے **حَسَد** ہو گیا۔ ایک دن حاسِد درباری اس شخص کی عزّت کے خاتمے کے لئے **بادشاہ** سے جھوٹ بولتے ہوئے کہنے لگا: یہ شخص آپ کے بارے میں لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ'' بادشاہ کے منہ سے بَہُت بدبو آتی ہے۔'' **بادشاہ** نے پوچھا: ''تمہارے پاس اِس کا کیا ثبوت ہے؟'' اُس نے عَرض کی: ''کل اسے اپنے قریب بلا کر دیکھئے، یہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لے گا۔'' اگلے روز حاسِد، اُس مقرَّب شخص کو اپنے گھر لے گیا اور اُسے بہت سارا کچّے لہسن والا سالن کھلا دیا۔ یہ مُقرَّب شخص کھانے سے فارِغ ہو کر حسبِ معمول دربار پہنچا اور بادشاہ کے رُوبَرو نصیحت بیان کی۔ **بادشاہ** نے اُسے اپنے قریب بلایا، اُس نے اِس خیال سے کہ میرے مُنہ کی لَہسن کی بو بادشاہ تک نہ پہنچے، اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ بادشاہ کو اِس حَرَکت کے باعِث یقین ہو گیا کہ دوسرا درباری دُرُست کہہ رہا تھا۔ **بادشاہ** نے اپنے ہاتھ سے ایک ''عامِل'' (یعنی سرکاری اہل کار) کو خط لکھا: اِس خط کے لانے والے کی **فوراً** گردن اُڑا دو اور اِس کی

www.dawateislami.net

لاش میں بُھس بھر کر ہماری طرف روانہ کرو۔

بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کو اِنعام و اِکرام دینا مقصود ہوتا تو خود اپنے ہاتھ سے خط لکھتا، اِس کے علاوہ کوئی بھی حُکْم اپنے ہاتھ سے نہ لکھتا تھا لیکن اِس مرتبہ اُس نے خلافِ معمول اپنے ہاتھ سے سزا کا حُکْم لکھ دیا۔ جب وہ مُقَرَّب آدمی خط لے کر شاہی مَحَل سے باہَر نکلا تو حاسِد نے اُس سے پوچھا: ''یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' اُس نے جواب دیا: ''بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے فُلاں عامِل کے لئے خط لکھا تھا، یہ وُہی ہے۔'' حاسِد نے خط لکھنے کے سابِقہ طریقے پر قِیاس کرتے ہوئے لالچ میں آ کر کہا: ''یہ خط مجھے دے دو۔'' مُقَرَّب نے اعلیٰ ظَرفی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خط اس کے حوالے کر دیا۔ حاسِد فوراً عامِل کے پاس پہنچا اور خط اس کے ہاتھ میں دینے کے بعد اِنعام و اِکرام طلب کیا۔ عامِل نے کہا: ''اِس میں تو خط لانے والے کے قتل کرنے کا حُکْم دَرج ہے۔'' اب تو حاسِد کے اَوسان خطا ہو گئے، بڑی عاجزی سے بولا: ''یقین کرو کہ یہ خط تو کسی دوسرے شخص کے لئے لکھا گیا تھا، تم بادشاہ سے معلوم کروا لو۔'' عامِل نے جواب دیا: ''بادشاہ سلامت کے حُکْم میں کسی ''اگر مگر'' کی گنجائش نہیں ہوتی۔'' یہ کہہ کر اسے قتل کروا دیا۔

دوسرے دن مُقَرَّب آدمی، حسبِ معمول دربار میں پہنچا اور نصیحت بیان کی۔ بادشاہ نے مُتَعَجِّب ہو کر اپنے خط کے بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا: ''وہ تو مجھ سے فُلاں درباری نے لے لیا تھا۔'' بادشاہ نے کہا: ''وہ تو تمہارے بارے میں بتاتا تھا کہ تم

www.dawateislami.net

مجھے گندہ دَہَن (یعنی بدبودار منہ والا) کہا کرتے ہو!'' مقرَّب شخص نے عَرْض کی: ''میں نے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی۔'' بادشاہ نے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ دریافت کی، تو اِس نے عَرْض کی: ''اس شخص نے مجھے بہت سا کچّا لَہسن کھلا دیا تھا، میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بُو آپ تک پہنچے۔'' بادشاہ سارا معاملہ سمجھ گیا اور کہا: تم اپنی جگہ پر لوٹ جاؤ، تم نے سچ کہا، برے آدمی کی برائی اسے کفایت کر گئی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب۔الخ، بیان ذم الحسد، ۲۳۳/۳)

شکار کرنے چلے تھے، شکار ہو بیٹھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَسَد ولالچ کے مَذْمُوم (یعنی برے) جذبے نے دَرباری کو کیسی خطرناک اور شَرْمناک سازِش کرنے پر تیار کیا لیکن ''خود آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا'' کے مِصْدَاق وہ اپنے ہی پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر موت کے منہ میں جا پہنچا۔ نیز اِس حِکایت سے یہ دَرْس بھی ملا کہ کسی کی نعمتیں یا فضیلتیں دیکھ کر دل نہیں جلانا چاہئے اور نہ ہی اُس سے نعمتوں کے چھن جانے کی تمنّا کرنی چاہئے کیونکہ اسے یہ سب کچھ دینے والا ہمارا خالق و مالِک عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ بے نیاز ہے جس کو چاہے جتنا چاہے نَواز دے، ہم کون ہوتے ہیں اس کی تقسیم پر اِعتراض یا شکوہ کرنے والے!

رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس وشیطاں سے
ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(42) یہ میری ذمہ داری نہیں ہے

وَقْت بے وَقْت کسی کو ٹوکتے رہنے، ڈانٹ پلانے یا جھاڑنے کی عادت سے ممکن ہے کہ وہ ایسے وقت میں ہماری مدد سے انکار کردے جب ہم شدید پریشانی میں مدد کے طلب گار ہوں۔ اس بات کو ایک حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ ایک نک چڑھا رئیس اپنے نوکروں کو وَقْت بے وَقْت ڈانٹتا جھاڑتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نوکروں کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ چکی تھی۔ اس رئیس نے ہر نوکر کو اس کی ذمہ داریوں کی تحریری لسٹ (List) بنا کر دی ہوئی تھی اگر کوئی نوکر کبھی کوئی کام چھوڑ دیتا تو رئیس اُسے وہ لسٹ دِکھا دِکھا کر ذلیل کرتا۔ ایک مرتبہ وہ گھڑ سواری کا شوق پورا کر کے گھوڑے سے اُتر رہا تھا کہ اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اسی دوران گھوڑا بھاگ کھڑا ہوا، اب رئیس اُلٹا لٹکا گھوڑے کے ساتھ ساتھ گھسٹ رہا تھا۔ اس نے پاس کھڑے نوکر کو مدد کے لئے پکارا مگر اسے تو بدلہ چُکانے کا موقع مل گیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے مالک کی مدد کرنے کے بجائے جیب سے رئیس کی دی ہوئی لسٹ نکالی اور دُور ہی سے اس کو دکھا کر کہنے لگا کہ اِس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر تمہارا پاؤں گھوڑے کی رِکاب میں اُلجھ جائے تو اسے چُھڑانا میری ڈیوٹی ہے۔ یہ سن کر رئیس نوکروں سے کئے ہوئے بُرے سلوک پر پچھتانے لگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(43) پانچ درہم بھی مل گئے اور پانی بھی

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے: ایک بار سفر کے دوران مجھے ایک خشک بیابان سے گزرنا پڑا، اس دوران مجھے پیاس لگی لیکن کہیں سے پانی دستیاب نہ ہوسکا۔ میں نے ایک اَعرابی کو دیکھا جس کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ پانی کا یہ مشکیزہ کتنے کا بیچو گے؟ اس نے کہا: پانچ درہم میں۔ میں نے قیمت کم کرانے کی کوشش کی لیکن وہ نہ مانا اور آخر میں نے پانچ درہم کے بدلے اس سے مشکیزہ خرید لیا۔ کچھ دیر بعد میں نے اس سے کہا: میرے بھائی! میرے پاس ستو موجود ہیں، کیا آپ کھائیں گے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ ایک پیالے میں ڈال کر اسے ستّو دیئے گئے اور وہ انہیں کھانے لگا۔ ستو کھا کر اسے پیاس لگی اور اس نے پوچھا: پانی کا ایک پیالہ کتنے کا ملے گا؟ میں نے کہا: پانچ درہم میں، اس نے منت سماجت کی لیکن میں نہ مانا۔ آخر کار اس نے پانچ درہم کے بدلے پانی کا پیالہ حاصل کیا، اس طرح مجھے پانی بھی حاصل ہوا اور اپنے پانچ درہم بھی واپس مل گئے۔ (المناقب للموفق، ١٨٩/١)

اس حکایت میں گراں فروشوں (یعنی بہت مہنگا مال بیچنے والوں) کے لئے درسِ عبرت ہے کہ ہوسکتا ہے کہ بطورِ کریانہ فروش آپ کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہوں اور کوئی ڈاکٹر آپ کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار بیٹھا ہو، جو رقم آپ کمائیں وہ کسی ڈاکٹر کسی مکینک کسی الیکٹریشن کی جیب میں چلی جائے، کر بھلا ہو بھلا۔

www.dawateislami.net

(44)ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نگل گئی!

کسی گاؤں میں ایک کِسان کے گھر کے اندر ساس بَہُو کے درمیان ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی، کئی بار کِسان کی بیوی روٹھ کر مَیکے چلی جاتی اور وہ مِنّت سَماجت کر کے اُس کو لے آتا۔ آخری بار بیوی نے کسان سے کہہ دیا کہ اب اِس گھر کے اندر میں رہوں گی یا تمہاری ماں۔ کِسان اپنی بیوی پر لٹّو تھا، اِس نادان نے دل ہی دل میں طے کر لیا کہ روز روز کے جھگڑے کا حل یہی ہے کہ ماں کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ چُنانچِہ ایک بار وہ کسی حیلے سے ماں کو اپنے گنّے کے کھیت میں لے گیا، گنّے کاٹتے کاٹتے موقع پا کر ماں کا رُخ کر کے جُوں ہی اُس پر کلہاڑی کا وار کرنا چاہا ایک دم زمین نے اُس کِسان کے پاؤں پکڑ لئے، کلہاڑی ہاتھ سے چھوٹ کر دُور جا پڑی اور ماں گھبرا کر چلّاتی ہوئی گاؤں کی طرف بھاگ نکلی۔ زمین نے آہِستہ آہِستہ کِسان کو نگلنا شُروع کر دیا، وہ گھبرا کر چیختا رہا اور اپنی ماں کو پکار پکار کر مُعافی مانگتا رہا لیکن ماں بَہُت دُور جا چُکی تھی، کچھ دیر بعد جب لوگ وہاں پہنچے تو وہ چھاتی تک زمین میں دھنس چکا تھا، لوگ اُسے نکالنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے مگر زمین اُسے نگلتی ہی رہی یہاں تک کہ وہ زمین کے اندر سَما گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ! توبہ!! لرز اٹھو!!! اور اگر ماں باپ کو کبھی ناراض کیا ہے تو جلدی جلدی ان کے قدموں میں گر کر رو رو کر ان سے مُعافی کی بھیک مانگ لو، یہ تو دنیا کی سزا تھی جو اُس ماں کے نافرمان نادان کسان کی دیکھی گئی اگر وہ

www.dawateislami.net

کسان مسلمان تھا تو ہم خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ سے اس کیلئے رحم وکرم کی درخواست کرتے ہیں۔ دنیا کی سزا جب نا قابلِ برداشت ہوا کرتی ہے تو آخرت کی سزا کیسے سہی جا سکے گی۔ (نیکی کی دعوت، ص ۴۳۸)

؎ دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا (وسائلِ بخشش، ص ۷۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں باپ کے نافرمان کو جیتے جی سزا ملتی ہے

سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب گناہوں کی سزا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قِیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی دیتا ہے۔

(مُستدرَک، کتاب البر والصلة، باب کل الذنوب۔الخ، ۵/۲۱۶، حدیث: ۷۳۴۵)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ وبُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے

ہمیں اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خوب عبادت کر لینی چاہئے کہ مرنے کے بعد اِس کا موقع نہ مل سکے گا۔ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب لوگوں کے پاس بیٹھتے تو فرماتے: ''اے لوگو! شب و روز گزرنے کے ساتھ ساتھ تمہاری عمریں بھی کم ہوتی جارہی ہیں، تمہارے اعمال لکھے جارہے ہیں۔ موت اچانک آئے گی، پس جو نیکی کی فصل بوئے گا جلد ہی اسے شوق سے کاٹے گا اور جو برائی کی کھیتی بوئے گا اسے ندامت کے ساتھ کاٹنا پڑے گا۔ ہر ایک اپنی ہی اُگائی ہوئی کھیتی کاٹے گا۔ سستی و کاہلی کرنے والا اپنے عمل کے ذریعے آگے کبھی نہیں بڑھ پائے گا اور حرص و لالچ میں مبتلا صرف اپنا مقدر ہی حاصل کر پائے گا۔ جسے بھی بھلائی کی توفیق ملی وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے اور جسے برائی سے بچایا گیا تو وہ بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے کرم سے ہے۔ متقی و پرہیزگار عام لوگوں کے سردار اور فقہا، رہنما ہیں۔ ان کی صحبت اختیار کرنا نیکیوں میں اضافے کا سبب ہے۔''

(الزھد للامام احمد، باب فضل ابی ھریرۃ، ص۱۸۳، رقم:۸۸۹)

(45) اذان کا مذاق اڑانے والے کا انجام

ایک غیر مسلم جب موذن کو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ کہتے سنتا تو کہتا: جھوٹا جل جائے (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)۔ ایک دن اس کی خادمہ رات میں آگ لیکر آئی تو اس میں سے ایک چنگاری اُڑی جس سے گھر میں آگ لگ گئی اور وہ شخص

www.dawateislami.net

اپنے اہل خانہ سمیت جل کر ہلاک ہوگیا۔

(تفسیر کبیر، پ٦، المائدة، تحت الآیة:٣٨٨/٤،٥٨)

ناچ رنگ کی محفل جاری تھی کہ۔۔۔

۳ رَمَضانُ المبارَك ١٤٢٦ھ بمطابق 8.10.05 کو اسلام آباد کی پُرشکوہ عمارت ''**مارگلہ ٹاور**'' میں کچھ مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مل کر **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اِحترامِ رَمَضانُ المبارَك کو بالائے طاق رکھ کر **شراب** پی کر خوب **ناچ رنگ** کی محفل برپا کی۔ یہ لوگ اپنی عاقبت کے انجام سے بالکل بے خبر گناہوں کے اِن گھنونے کاموں میں ابھی مشغول تھے کہ اچانک **خوفناک زلزلہ** آیا اور اس نے عیش پرستوں کی تمام تر مسرّتوں اور سرمستیوں کو **خاک** میں ملا کر رکھ دیا!

کٹا ہوا سر

اسلام آباد مارگلہ ٹاور کے ملبہ میں ایک شخص کا کٹا ہوا سر ملا، دھڑ نہ مل سکا اس کے بعض شناساؤں نے بتایا کہ یہ بدنصیب شخص جب **اذان** شروع ہوتی تو گانوں کی آواز مزید اونچی کر لیتا تھا۔

یاد رکھ تُو موت اچانک آئیگی
ساری مستی خاک میں مل جائیگی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(46) چوراپاہج ہوگیا

حضرتِ شیخ ابوالحسن نوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لبِ دریا کپڑے رکھ کر پانی میں غسل کرنے کے لئے گئے، اتنے میں ایک چور آپ کے کپڑے لے کر نو دو گیارہ ہوگیا۔ جب آپ غسل کر کے واپس آئے تو ادھر سے چور بھی حضرت کے کپڑے لئے واپس آ گیا، اس کے ہاتھ معذور ہوگئے تھے۔ آپ نے اپنے کپڑے پہن لئے تو دعا مانگی: مالک ومولا! اس نے میرے کپڑے واپس کردیئے تو اس کی تندرستی اور صحت اسے واپس کردے۔ وہ فوراً صحت یاب ہوکر چلا گیا۔ (روض الریاحین، ص ۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(47) محل ویران ہوگیا

ایک اسرائیلی مومنہ کا واقعہ ہے کہ اس کا مکان شاہی محل کے سامنے تھا جس کی وجہ سے محل کی خوشنمائی داغدار ہورہی تھی۔ بادشاہ نے بار بار کہا کہ یہ مکان میرے ہاتھ فروخت کردو مگر وہ راضی نہیں ہوئی اور انکار کردیا۔ ایک بار جب وہ سفر پر گئی تو بادشاہ نے اس کی جھونپڑی گرادینے کا حکم دے دیا، جب وہ واپس آئی تو اپنی گری ہوئی جھونپڑی دیکھ کر پوچھا: یہ کس نے گرائی؟ اسے بتایا گیا: بادشاہ نے۔ وہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر عرض کرنے لگی: اے میرے مالک، اے میرے مولا! میں سفر میں تھی مگر تُو تو موجود تھا، کمزوروں اور مظلوموں کا تُو ہی تو مددگار ہے، یہ کہہ کر وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔ بادشاہ جب سواری پر ادھر سے گزرا تو پوچھا: کس کا انتظار کررہی ہو؟ کہنے لگی:

www.dawateislami.net

تیرے محل کے ویران ہونے کا انتظار ہے، یہ سن کر بادشاہ ہنسا اور اس مظلومہ کا مذاق اڑایا مگر جب رات ہوئی تو بادشاہ کا محل زمیں بوس ہوگیا اور بادشاہ مع اہل خانہ اس میں دفن ہوگیا۔ محل کی ایک دیوار پر کچھ اشعار لکھے ہوئے نظر آئے جن کا مفہوم یہ ہے:

کیا دعا کو حقیر جان کر اس کا مذاق اُڑاتا ہے، کیا اسے معلوم نہیں کہ دعا نے کیا کر ڈالا؟ رات کے تیر کبھی خطا نہیں کرتے، لیکن اس کے لئے ایک وقفہ ہوتا ہے، اور مدت کا اختتام کبھی تو ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہی کیا جو تو نے دیکھا اور تمہاری بادشاہی کو دوام ہرگز نہیں۔ (روض الریاحین، ص ۲۵۳)

اُونچے اُونچے مکان تھے جن کے تنگ قبروں میں آج آن پڑے
آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی نام کو بھی نہیں ہیں نشاں باقی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(48) مجھے آگے جا کر پھینکو

کہتے ہیں ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آ کر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔ باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔ بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔ یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہو گا۔ وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن سے نکال دیں کہ آج آپ اپنے

www.dawateislami.net

ماں باپ کی نافرمانی کریں اور کل آپ کی اولاد آپ کی فرمانبردار ہو اور آپ کے لئے فتنہ، آزمائش اور جگ ہنسائی کا باعث نہ بنے۔ کانٹے بو کر گلاب کی توقُّع رکھنا بے کار ہے۔ خزاں کے موسم میں بہار کی اُمیدیں باندھنا نادانی ہے۔ بَنجر زمینوں میں بیج بو کر نخلستانوں کے خواب دیکھنا حماقت ہے۔ اگر موتیے، چنبیلی اور گلاب کی پیوند کاری کریں گے تو یقیناً طرح طرح کی خوشبوؤں سے آپ کی زندگی مہک جائے گی، یہی قانونِ قدرت ہے۔ آج سے اپنے والدین کو پھولوں کی سیج پر بٹھائیں، ان کے احکامات سر آنکھوں پر رکھیں، انھیں اُف تک نہ کہیں تاکہ کل آپ کی اولاد آپ کے سر پر عزت و وقار اور قدر دانی کا تاج پہنائے۔ یہ دنیا دارُالعمل ہے، آخرت دارُالجزا ہے۔ دارالجزا میں بدلہ پانے سے پہلے اس دنیا میں ہی بہترین جزا کے حقدار بن کر دکھائیں تاکہ اللہ تعالٰی کی رضا اور رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کے حقدار ٹھہریں۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: بے عقل اور شریر اور ناسمجھ جب طاقت وتوانائی حاصل کر لیتے ہیں تو بوڑھے باپ پر ہی زور آزمائی کرتے ہیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی اختیار کرتے ہیں جلد نظر آجائے گا کہ جب خود بوڑھے ہوں گے تو اپنے کئے ہوئے کی جزا اپنے ہاتھ سے چکھیں گے، (کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے (ت)۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/۴۲۴)

www.dawateislami.net

(49) بوڑھی ماں

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''نیکی کی دعوت'' کے صفحہ 442 پر لکھتے ہیں: **انگلینڈ** کے ایک جَریدے میں کچھ اِس طرح کا سنسنی خیز قِصّہ لکھا تھا، ایک ماں کی ایک ہی اکلوتی بیٹی ''مَیری'' MARY کے علاوہ کوئی اولاد نہیں تھی، ''مَیری'' جب جوان ہوئی تو ماں نے ایک کھاتے پیتے اور سماجی طور پر مُعزَّز نوجوان سے اُس کی شادی کردی اور خود بھی انہیں کے ساتھ مُقیم ہوگئی۔ ان کے یہاں ایک چاندسی مُنّی پیدا ہوئی، اُس کا نام اِلیزَبیتھ (ELIZABETH) رکھا گیا، نانی کو گویا ایک کھلونا مل گیا، نواسی اِلیزَبیتھ اُس کے ساتھ خوب ہِل گئی، وَقت گزرتا گیا اِدھر اِلیزَبیتھ بڑی ہوتی جا رہی تھی تو اُدھر نانی بڑھاپے کی طرف رواں دواں تھی۔ اب ننھی اِلیزَبیتھ اتنی سنبھل گئی تھی کہ اپنے کپڑے وغیرہ خود تبدیل کرلیتی تھی۔ ''مَیری'' نے سوچا ماں اب بوڑھی ہوچکی ہے، مہمان وغیرہ آتے ہیں تو اُن میں یہ جچتی نہیں ہے، لہٰذا اُس نے ماں کو بوڑھوں کے خُصُوصی گھر یعنی اَولڈ ہاؤس (OLD HOUSE) میں داخِل کروادیا، ماں نے بَہُت احتجاج کیا، گھر میں اپنی ضَرورت کا اِحساس دلایا، نواسی اِلیزَبیتھ کی پرورش کا عُذر کیا، مگر اس کی ایک نہ چلی۔ اِلیزَبیتھ کو بھی نانی سے پیار ہو گیا تھا، اُس نے بھی نانی کی بَہُت حمایت کی مگر اُس کی بھی شِنوائی نہ ہوئی۔ ''مَیری'' حیلے بہانے کرتی رہی کہ مکان میں تنگی ہو رہی ہے، آپ بے فکر رہیں ہم وقتاً فوقتاً

www.dawateislami.net

اولڈ ہاؤس ملنے آیا کریں گے، ہفتہ اتوار (دو دن) گھر پر بھی لایا کریں گے، بھلا اولڈ ہاؤس میں جانے سے کوئی رشتے بھی ٹوٹتے ہیں! شُروع شُروع میں ''مَیری'' نے ماں سے ملاقاتیں بھی کیں مگر رفتہ رفتہ اِس میں فاصِلے بڑھتے گئے۔ اور بالآخر ''اِنتِظار'' بڑھیا کا مقدّر بن گیا۔ وہ مَحبَّت بھرے لمبے لمبے خط تیّار کرتی، نواسی اِلیزَبیتھ کو پیار لکھتی مگر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ ایکبار خط میں بیٹی نے لکھا کہ اب کی بار کرِسمس (CHRISTMAS) کی اگلی رات میں آپ کو لینے آؤں گی، گھر چلیں گے۔ بڑھیا کی خوشی کی انتہا نہ رہی، اُس نے اُون (WOOL) سے اپنی پیاری نواسی کیلئے سوئیٹر وغیرہ بُنا تاکہ اُسے تحفے میں دے۔ 24 دسمبر کو رات سخت برفباری تھی ''مَیری'' نے لینے کیلئے آنا تھا اس لئے وہ اپنا ''تحفۂ مَحبَّت'' لئے اِنتِظار میں بلڈنگ کی بالکونی میں بیٹھی بے قراری کے ساتھ سڑک پر آنے جانے والی ہر گاڑی کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ دیکھو ''مَیری'' کی گاڑی کب آتی ہے! اولڈ ہاؤس کی ایک خادِمہ لڑکی ''نَینسی'' (NENSI) کو بڑھیا کی بیقراری دیکھ کر بڑا ترس آرہا تھا اُس نے ہیٹر والے کمرے میں چلنے کیلئے بَہُت اِصرار کیا مگر بڑھیا نہ مانی۔ نَینسی نے ایک گرم شال لاکر اُسے اُڑھا دی اور ہمدردی کے ساتھ بار بار گرما گرم چائے پیش کرتی رہی، بُڑھیا نے سخت سردی کے اندر ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے اِنتِظار میں ساری رات جاگ کر گزار دی مگر بیٹی نے نہ آنا تھا، نہ آئی۔ شدید سردی کی وجہ سے بُڑھیا کو سخت نمونیا ہوگیا، جو کہ سردی لگنے، کھانسی ہو جانے اور گلا خراب ہونے سے لاحق ہوتا ہے، اِس میں پھیپھڑے کے کسی حصّے میں

www.dawateislami.net

سُوجن ہو جاتی ہے، جس سے وہاں ہوا نہیں جا سکتی اور مریض کو سانس لینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور اِس کا درجۂ حرارت (یعنی بخار) 105 ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔ اِس بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے بُڑھیا نے دم توڑ دیا۔ کچھ دن بعد ''مَیری'' اپنی ماں کا سامان لینے اولڈ ہاؤس آئی، اُس نے وہاں کی خادِمہ نَینسی کا بَہُت شکریہ ادا کیا کیوں کہ وہ آخِری وَقت تک اُس کی بوڑھی ماں کی خدمت کرتی رہی تھی، چونکہ نَینسی ابھی جوان تھی اور کافی خدمت گزار بھی، اِسلئے ''مَیری'' نے بہتر تنخواہ کا لالچ دیکر اُسے اپنے گھر خدمتگاری کے کام کیلئے چلنے کی آفر کی۔ ''نَینسی'' نے چوٹ کرتے ہوئے کہا: آپ کے گھر ضَرور آؤں گی، مگر ابھی نہیں، جس دن آپ کی بیٹی اِلیزَبیتھ آپ کو یہاں اَولڈ ہاؤس میں چھوڑ جائیگی، میں اُس کے ساتھ اُس کی خدمت کیلئے چلی جاؤں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو ایک غیر مسلم خاندان کا واقِعہ تھا، اسے سُن کر آپ کو شاید کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہوگا۔ غیر اسلامی مُمالِک میں بکثرت اولڈ ہاؤس ہیں اور افسوس اب ان کی دیکھا دیکھی اسلامی ملکوں حتّٰی کہ پاکستان میں بھی اس کا آغاز ہو چکا ہے! دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 16 ربیعُ النور شریف ۱۴۳۲ھ (19.2.2011) کو مُعمَّر حضرات (یعنی بوڑھوں) کا مَدَنی مذاکرہ ہوا تھا جس میں مُلک بھر سے ہزاروں سِن رَسیدہ بزرگوں نے شرکت کی تھی اور یہ مدنی مذاکرہ ''مدنی چینل'' پر براہِ راست ٹیلی کاسٹ (TELECAST) کیا گیا تھا۔ کسی پاکستانی اولڈ ہاؤس میں مقیم دو نہایت کمزور بزرگوں نے اسلامی بھائیوں سے

www.dawateislami.net

نہایت غمگین لہجے میں اپنا درد بیان کیا اور اولڈ ہاؤس میں چھوڑ کر **چلے جانے** پر اپنے عزیزوں کے متعلّق نہایت تَـأَسُّف وحسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری آرزو ہے کہ ہمارے خاندان والے ہمیں گھر واپس لے چلیں ہم یہاں کافی دُکھی ہیں ۔ ہائے ! ہائے !وہ اولاد کتنی احسان فراموش اور ناخَلَف و نالائق ہے جو بچپن میں ماں باپ کی طرف سے کئے جانے والے تمام احسانات کو فراموش کر کے بُڑھاپے میں انہیں ٹھکرا دیتی ہے۔ حالانکہ بڑھاپے میں تو بے چاروں کو ہمدردیوں کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔ اسلامی بھائیو ! آپ عہد کیجئے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ماں باپ کو عمر بھر نبھائیں گے اور ان کی خدمت کر کے خود کو جنّت کا حقدار بنائیں گے ۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ (نیکی کی دعوت،ص۴۴۲)

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں انکا
ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیوں اور گناہوں کا بدلہ دنیا میں بھی مل کر رہتا ہے

علامہ ابنِ جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں جو بھی چیز پیدا فرمائی وہ آخرت کا نمونہ ہے اسی طرح دنیا میں پیش آنے والے معاملات بھی اخروی معاملات کا نمونہ ہیں۔ حضرت سیدنا عبدُاللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: جنت کی نعمتیں صرف اپنے ناموں میں دنیوی اشیاء کے مشابہ ہیں

www.dawateislami.net

(یعنی جنت کی نعمتوں کی حقیقت دنیوی چیزوں سے مختلف ہے)۔اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیوی نعمتوں کے ذریعے اخروی نعمتوں کا شوق دلایا اور دنیوی عذابات کے ذریعے آخرت کے عذابوں سے ڈرایا ہے۔دنیا میں جاری معاملات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ظلم کرنے والے کو آخرت کے بدلے سے پہلے دنیا میں ہی اس کے ظلم کا بدلہ مل جاتا ہے یونہی دیگر گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان عالی شان: مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ترجَمۂ کنز الایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔(پ ۵، النساء: ۱۲۳) کا یہی مفہوم ہے۔بعض اوقات گناہوں کا ارتکاب کرنے والا شخص اپنے بدن اور مال کو سلامت دیکھ کر یہ گمان کرتا ہے کہ اسے کوئی سزا نہیں مل رہی حالانکہ اس کا اپنی سزا سے غافل ہونا بھی ایک قسم کی سزا ہے۔

حکماء فرماتے ہیں: ایک گناہ کے بعد دوسرے گناہ میں مبتلا ہونا پہلے گناہ کی سزا ہے جبکہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ملنا پہلی نیکی کا بدلہ ہے۔بعض اوقات گناہوں کی جلد ملنے والی سزا (حسی اور ظاہری نہیں بلکہ) معنوی (باطنی، روحانی) ہوتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ایک عبادت گزار شخص نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے میرے رب! میں تیری کتنی نافرمانی کرتا ہوں لیکن تو مجھے سزا نہیں دیتا۔ جواب دیا گیا: میں تجھے سزا دیتا ہوں لیکن تجھے اس کا احساس نہیں ہوتا، کیا میں نے تجھے مناجات کی حلاوت (مٹھاس) سے محروم نہیں کر دیا؟

www.dawateislami.net

جوشخص سزا کی اس قسم کے بارے میں غور کرے گا وہ اسے اپنی تاک میں پائے گا یہاں تک کہ حضرت سیدنا وہب بن وردرحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا گناہ کرنے والا اطاعت کی لذت پاتا ہے؟ ارشاد فرمایا: (گناہ کا ارتکاب کرنے والا تو دور) گناہ کا ارادہ کرنے والا بھی اطاعت کی لذت نہیں پاسکتا۔ چنانچہ جوشخص اپنی نگاہوں کو آزاد چھوڑتا ہے (یعنی بدنگاہی سے نہیں بچاتا) وہ نگاہِ عبرت سے محروم ہوجاتا ہے، زبان کی حفاظت نہ کرنے والا دل کی صفائی سے محروم ہوجاتا ہے، کھانے کے معاملے میں شبہات سے نہ بچنے والے کا دل سیاہ ہوجاتا ہے اور وہ رات میں عبادت اور مناجات ودعا کی حلاوت (مٹھاس) سے محروم رہتا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ نفس کا محاسبہ کرنے والے حضرات اس سے واقف ہوتے ہیں۔ گناہوں کی جلد سزا ملنے کی طرح نیکیوں کا معاملہ بھی ہے کہ ان کی جزاء بھی جلد (دنیا میں ہی) مل جاتی ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے: عورت کی طرف دیکھنا شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جس نے میری رضا کے حصول کیلئے اسے ترک کیا تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔ حضرت سیدنا عثمان نیشاپوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے: میں نمازِ جمعہ کیلئے جارہا تھا کہ میرے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں اسے دُرُست کرنے کیلئے ٹھہرا اور پھر میں نے کہا: یہ تسمہ اسلئے ٹوٹا ہے کیونکہ میں نے غسلِ جمعہ نہیں کیا۔

((صید الخاطر، ص۳۷، ملخصاً))

www.dawateislami.net

؎ گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں
پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(50) جھوٹے گواہ بننے والے غرق ہوگئے

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَرْخ جی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الولی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّوْن مِصْرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے ساتھ ایک کشتی میں سوار تھا کہ ایک اور کشتی ہمارے پاس سے گزری۔ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّوْن مِصْرِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو بتایا: یہ کشتی والے بادشاہ کے پاس جارہے ہیں اور وہاں جا کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے خلاف کفر (یعنی مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے کافر ہونے) کی گواہی دیں گے۔ یہ سن کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کشتی کے غرق ہوجانے کی دعا کی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے دعا کرتے ہی ان کی کشتی اُلٹ گئی اور سب کے سب ڈوب گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَرْخ جی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الولی فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: حضور! ملاح (کشتی چلانے والے) کا کیا قصور تھا؟ فرمایا: اس نے ان لوگوں کو کیوں سوار کیا حالانکہ وہ ان کے مقصدِ سفر کو جانتا تھا۔ پھر فرمایا: ان لوگوں کا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں غرق ہو کر حاضر ہونا جھوٹا گواہ بن کر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔ اس کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی کیفیت تبدیل ہوئی اور آپ کانپتے ہوئے فرمانے لگے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عزت وشان کی قسم! میں آئندہ کسی کے لئے بددعا نہیں کروں گا۔

www.dawateislami.net

پھر ایک دن آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو بادشاہِ مصر نے بلایا اور آپ کے عقائد کے بارے میں پوچھنے لگا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے وہاں اَحسن انداز سے اپنے عقائد کو بیان کیا جنہیں سن کر وہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے خوش ہوگیا، اس کے بعد ایک دن آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خلیفہ **مُتَوَکِّلْ بِاللّٰہ** نے بھی طلب کیا، اس نے بھی جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے نظریات وافکار ملاحظہ کئے تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا اتنا دلدادہ اور گرویدہ ہوگیا کہ کہا کرتا تھا: جب بھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکر ہو تو سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا **ذُوالنُّوْن مِصْرِی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا ذکر کیا کرو۔

(سیر اعلام النبلاء، ذوالنون المصری، ۱۰/۱۸، رقم الترجمہ: ۱۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(51) آج تو مجھے قتل ہی کرادیا تھا

خلیفہ منصور کے مصاحِب ربیع کو حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے چَشْمَک تھی، ایک دن امام صاحب کی موجودگی میں اس نے خلیفہ سے کہا: اے امیر المومنین! ابوحنیفہ آپ کے جدِّ امجد حضرت سیدنا عبدُاللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کی مخالفت کرتے ہیں، اُن کا قول ہے کہ اگر کوئی قسم کھائے اور پھر اس کے ایک دو دن بعد بھی **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** کہہ دے تو اس کا استثناء صحیح ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک صرف وہی استثناء درست ہے جو قسم سے متصل ہو (یعنی قسم کے فوراً بعد

اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہا گیا ہو)۔ یہ سن کر حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: اے امیر المومنین! ربیع کا گمان یہ ہے کہ آپ کے لشکر کی آپ سے بیعت درست نہیں ہے۔ منصور نے سبب پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس جگہ قسم کھا کر بیعت کر لی اور پھر گھر میں جا کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہہ کر بیعت کو توڑ دیا۔ یہ سن کر خلیفہ منصور ہنسنے لگا اور اس نے ربیع سے کہا: اے ربیع! امام صاحب کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ جب دربار سے باہر نکلے تو ربیع نے کہا: آج تو آپ نے مجھے قتل کرا ہی دیا تھا۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ تم نے میرے قتل کی کوشش کی تھی لیکن میں نے تمہیں اور اپنے آپ کو بچا لیا۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمہ: ۷۲۹۷، النعمان بن الثابت، ۱۳/۳۶۲)

حسد کی بیماری بڑھ چلی ہے لڑائی آپس میں ٹھن گئی ہے

شہا مسلمان ہوں منظّم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش، ص۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(52) پانی کے چند قطروں کا وبال

حضرتِ علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: کسی گاؤں میں ایک دودھ فروش رہا کرتا تھا جو دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ سیلاب آیا اور اس کے مویشی بہا کر لے گیا تو وہ روتے ہوئے کہنے لگا کہ سب قطرے مل کر سیلاب

www.dawateislami.net

بن گئے جبکہ قضاء اُسے ندا دے رہی تھی:

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ (پ۱۷، الحج: ۱۰)

یاد رکھو! چوری اور خیانت ہلاکت میں ڈالنے والے اور دین کے لئے شدید نقصان دہ ہیں۔ (بحرالدموع، الفصل الثانی والثلاثون، ص ۲۱۲)

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی دھوکہ دہی سے مال کمانے والوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: **اصل بات** یہ ہے کہ اس بات کا یقین رکھے کہ دَغا بازی سے رِزْق کم زیادہ نہیں ہوسکتا بلکہ اُلٹا مال سے برکت ختم ہوجاتی ہے اور بہتری جاتی رہتی ہے اور عَیاری وفریب سے انسان جو کچھ کماتا ہے اچانک ایسا واقعہ پیش آتا ہے کہ وہ سب کچھ تباہ اور ضائع ہوجاتا ہے اور فریب وعیاری کا گناہ ہی باقی رہ جاتا ہے اور اس شخص کا سا حال ہوجاتا ہے جو دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا ایک بار اچانک سیلاب آیا اور اس کی گائے کو بہالے گیا۔ اس کے دانا بیٹے نے کہا: ابا جان بات یہ ہے کہ دودھ میں ملایا ہوا سارا پانی جمع ہوا اور سیلاب کی شکل اِختیار کرکے گائے کو بہالے گیا۔

(کیمیائے سعادت، باب سیم در عدل وانصاف.....الخ، ۳۲۹/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(53) یقین کی دولت

دو بزرگ حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کے یہاں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور باہم گفتگو کرنے لگے کہ اگر رابعہ اس وقت کھانا پیش کردیں تو بہت اچھا ہو کیونکہ ان کے یہاں رزقِ حلال میسر آجائے گا۔ اس وقت آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کے گھر میں صرف دو ہی روٹیاں تھیں، آپ نے وہ روٹیاں ان دونوں کے سامنے رکھ دیں، اتنے میں کسی سائل نے دروازے پر صدا بلند کی تو آپ نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں افراد حیرت زدہ رہ گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد ایک کنیز بہت سی گرم روٹیاں لئے حاضر خدمت ہوئی اور عرض کی کہ یہ میری مالکہ نے بھجوائی ہیں۔ حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا نے جب گنتی کی تو وہ اٹھارہ روٹیاں تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غلط فہمی ہوگئی ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں بھیجی گئی ہیں۔ کنیز نے یقین کے ساتھ عرض کی کہ یہ آپ ہی کے لئے بھجوائی گئی ہیں مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصرار کے باوجود روٹیاں واپس لوٹا دیں۔ کنیز نے جب واپس جا کر اپنی مالکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حکم دیا کہ اس میں مزید دو روٹیوں کا اِضافہ کر کے لے جاؤ، کنیز جب بیس روٹیاں لے کر حاضر ہوئی اور حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا نے گنتی فرمالی تو پھر ان کے ذریعے مہمانوں کی خاطر مدارت فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد جب ان دونوں نے ماجرا دریافت کیا تو حضرت سیدتنا رابعہ بصریہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بھوک کا شکار ہیں چنانچہ جو کچھ گھر میں حاضر تھا وہ میں نے پیش کر دیا، اتنے میں سائل نے صدا لگائی تو میں نے وہ دونوں روٹیاں اسے دیکر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تیرا وعدہ ایک کے بدلے دس دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مکمل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس معاملے میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے اس لئے میں نے انہیں واپس کر دیا، پھر جب وہ بیس روٹیاں لیکر آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کر لیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر رابعہ، ۱/۶۸)

(54) لُقمے کے بدلے لُقمہ

حضرتِ سیِّدُنا امام عبداللہ بن اَسعَد یافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی "**رَوْضُ الرَّیَاحِیْن**" میں نقل فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے ایک عورت نے کسی محتاج (یعنی مسکین) کو کھانا دیا اور پھر اپنے شوہر کو کھانا پہنچانے کھیت کی طرف چل پڑی، اُس کے ساتھ اُس کا بچّہ بھی تھا، راستے میں ایک دَرِندے (یعنی پھاڑ کھانے والے جانور) نے بچّے پر حملہ کر دیا، وہ دَرِندہ بچّے کو نگلنا ہی چاہتا تھا کہ ناگہاں (یعنی اچانک) غیب سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس نے اُس دَرِندے کو ایک زوردار ضَرب لگائی اور بچّے کو چُھڑا لیا، پھر غیب سے آواز آئی: ''اے نیک بخت! اپنے بچّے کو سلامتی کے ساتھ لے جا! ہم نے **لُقمے کے بدلے تجھے لُقمہ عطا کر دیا**۔'' (یعنی تُو نے غریب کو کھانے کا لُقمہ کھلایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے بچّے کو دَرِندے کا لُقمہ بننے سے بچالیا)۔ (رَوْضُ الرَّیاحِین

www.dawateislami.net

ص ٢٧٤) اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرَت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں سب دولت رہِ حق میں لٹا دوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو (وسائلِ بخشش ص٣١٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچ کر نیکیوں بھری زندگی کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجانا مفید ترین ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ سُدھر گئے، اس کی ایک جھلک اس مدنی بہار میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نیوائیر نائٹ منانے سے باز رہا

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً35 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرا تعلق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا، نہ نماز پڑھتا نہ قرآن بلکہ شراب نوشی، بدکاری، جُوا بازی کا شوقین تھا حتی کہ اپنی زمینیں بیچ بیچ کر جوا کھیلا کرتا۔ بیوی بچوں کو بھی تنگ کیا کرتا۔ میرے کردار کی وجہ سے میرے گھر والے بھی سخت پریشان تھے۔ وہ اکثر مجھے برائیوں سے روکتے لیکن میں نہ مانتا۔ ایک مرتبہ میں نے اپنے ڈیرے پر نیوائیر نائٹ منانے کا پروگرام بنایا، شراب نوشی و بدکاری کے تمام لوازمات جمع کئے، 31 دسمبر کی رات میرے یار بداطوار سب میرے ڈیرے پر جمع

www.dawateislami.net

ہوگئے۔تقریباً10 بجے میں گھر آیا کہ 12 بجے تک واپس آجاؤں گا۔گھر پہنچ کر میں نے ٹی وی لگایااور چینل بدلتے بدلتے مدنی چینل میرے سامنے آگیا جس پر ایک بزرگ (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) نیوائیر نائٹ منانے والوں کو سمجھا رہے تھے، انداز ایسا پیارا اور دلچسپ تھا کہ میں نے وہ بیان سننا شروع کردیا، اس بیان سے مجھے بڑی معلومات ملیں اور عبرت ہوئی کہ ہم کیا کرنے جارہے تھے، میں خوفِ خدا سے رونے لگا اور بالآخر میں نے نیوائیر نائٹ میں خرافات کرنے اور دیگر گناہوں سے توبہ کرلی۔دوسری طرف میرے دوست میرے انتظار میں تھے، جب میں نہ پہنچا تو وہ مجھے فون کرنے لگے لیکن میں نے اپنا موبائل بند کردیا اور سوگیا۔بدلی ہوئی صبح سے میری نئی زندگی کا آغاز ہوا، میں نے برائیاں اور بری صحبت چھوڑ دی، اپنا موبائل نمبر بھی تبدیل کرلیا تاکہ بُرے دوستوں سے نجات مل جائے، قادری عطاری سلسلے میں بیعت ہوکر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید بھی بن گیا۔اولاً تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیا پھر دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے 30 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بھی بیٹھا۔داڑھی بڑھالی، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا شروع کردیا۔یہ سب دعوتِ اسلامی کا فیضان ہے ورنہ اس وقت میں نہ جانے کس حال میں ہوتا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

ماٰخذ ومراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمہ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر کبیر	ابوعبداللہ محمد بن عمر التیمی الرازی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند ابی یعلی	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۲ھ
مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ

www.dawateislami.net

کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
جامع العلوم والحکم	عبد الرحمن بن شہاب الدین بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	المکتبۃ الفیصلیہ مکۃ المکرمہ
شرح صحیح البخاری	ابو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک، متوفی ۴۴۹ھ	مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۲۰ھ
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
التیسیر بشرح جامع الصغیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۰ھ	مکتبۃ الامام الشافعی ریاض ۱۴۰۸ھ
کتاب الجامع	امام حافظ معمر بن راشد ازدی، متوفّٰی ۱۵۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
البدایہ والنہایہ	ابو فداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
المناقب للموفق	الموفق بن احمد المکی، متوفّٰی ۵۶۸ھ	کوئٹہ پاکستان ۱۴۰۷ھ
الزہد	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
حیاۃ الحیوان	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۱۸۶۳ء
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
الریاض النضرۃ	الامام شیخ ابو جعفر احمد الشہیر الطبری، متوفّٰی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
اسد الغابۃ	عز الدین ابو الحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۷ھ
القول البدیع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
شرح العلامۃ الزرقانی	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ ابو حامد امام محمد بن ابو بکر ابراہیم فرید الدین عطار نیشاپوری، متوفی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران ایران ۱۳۷۹ھ
صید الخاطر	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفّٰی ۵۹۷ھ	نزار مصطفی الباز ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

بحر الدموع	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی، متوفّٰی ۵۹۷ھ	مکتبہ دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
عیون الحکایات	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
التذکرۃ الحمدونیۃ	ابن حمدون، متوفی ۵۶۲ھ	دار صادر، بیروت ۱۹۹۶ء
مستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفّٰی ۸۵۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
اتحاف السادۃ المتقین	علامہ سید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی الشہیر بمرتضی، متوفی ۱۴۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الزواجر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
روض الریاحین	عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی مالکی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
کتاب الکبائر	الامام الحافظ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور
مثنوی مولوی معنوی	مولانا جلال الدین رومی	الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور
فضائل دعاء	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلی حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
الملفوظ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)	شہزادہ اعلی حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
مراۃ المناجیح	حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان	ضیاء القرآن
سیرت مصطفیٰ	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفی اعظمی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
آئینہ عبرت	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفی اعظمی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
عجائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفی اعظمی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	امیر اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
زلزلہ اور اس کے اسباب	امیر اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
حدائق بخشش	اعلی حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
ظلم کا انجام	امیر اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
وسائل بخشش	امیر اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
غیبت سے باز رکھے گا	1	سچے آدمی کی بات کی قبولیت	21
نقصان اپنا ہے	2	کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار	21
جیسی کرنی ویسی بھرنی	2	بدگوئی کی سزا	22
جیسا کرے گا ویسا بھرے گا	2	نرمی کی فضیلت	24
خود بھی ذلیل ہوتا ہے	3	مزاج میں نرمی پیدا کرنے کا نسخہ	24
دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیجئے	4	کل کا فقیر آج کا امیر	24
قبضہ کی کوشش کرنے والی اندھی ہوگئی	6	بدکاری کی تہمت لگانے کا انجام	25
سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا	7	تمہارے عیب کھل جائیں گے	26
طوق گلے میں ڈالا جائے گا	8	چالیس سال تک افلاس کا شکار رہا	27
مٹی اٹھا کر میدانِ حشر میں لائے	8	لوگوں کے بُرے نام رکھنا	27
فرض قبول ہوتے ہیں نہ نفل	10	فرشتے لعنت کرتے ہیں	29
گلے میں بیس پچیس سیر مٹی ڈال کر دیکھ لو	10	کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حکم	29
جھوٹا الزام لگانے کی سزا	10	مچھلی نے انگوٹھا کاٹا	30
بہتان لگانے کی سزا	11	مظلوم کی مدد ضرور ہوتی ہے	32
دوزخیوں کی پیپ میں رہنا پڑے گا	12	مظلوم کی بددعا مقبول ہے	32
توبہ ضروری ہے	12	مظلوم جانور کی بددعا	33
بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانے والی اندھی ہوگئی	13	ہاتھ بے کار ہوگیا	33
عورت کو اس کے خاوند کے خلاف ابھارنا	13	مکھی سے تکلیف دور کرنے کا صلہ	34
دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو	14	کتوں کا علاج کرتے	35
تُو کتنا اچھا ہے!!	15	فقیر کو دھتکارا تو خود فقیر بن گیا	36
لوگوں کو ستانے کی سزا	15	صدقہ نہ روکو	37
معافی مانگ لیجئے	16	تول کم کیوں ہوا؟	38
ٹھٹھہ مسخری کر کے ستانے والے کی سزا	17	کر بھلا ہو بھلا	39
لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کا انجام	17	آسانیاں دو گے آسانی ملے گی	40
مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا	17	تینوں قتل ہوگئے	40
مشکیزہ کیا ہے؟	19	بُلندی چاہنے والے کی رُسوائی	42
جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے	20	اپنے دو بیٹے مر گئے	43
		زمین میں دھنس گیا	44

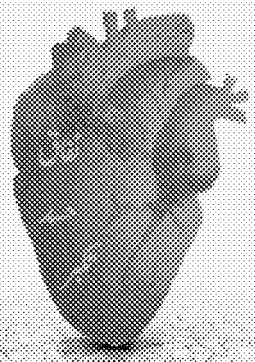
www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
اللہ جو چاہے دے	45
بیٹیوں کے فضائل	46
اندھی لڑکی	47
تم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا	48
کیا آپ کو یہ گوارا ہوگا؟	49
مجھے بدکاری کی اجازت دیجئے	50
اپنا بچہ سمجھ کر آپریشن کرنے کا صلہ	51
دعائے خیر کا فائدہ	52
اچھا کرو گے اچھا ملے گا	52
دوسروں کی سلامتی مانگنے کا صلہ	53
ظالم اپنے انجام کو پہنچا	53
بددعا نہ کرو	53
بددعا کرنے کے چند شرعی احکام	56
مزدور کو زندہ جلانے والا خود بھی زندہ جل گیا	56
حضرت سیِّدُنا یحییٰ علیہ السلام کی شہادت	58
تابعی بزرگ کی شہادت	59
ظلم سے چھٹکارے کی دعا کیوں نہیں کی؟	61
لالچی بیوی کا انجام	62
شیر نے سر چباڈالا	65
ظلم کا انجام	66
ایک ٹانگ کٹ گئی	67
پُراسرار معذور	68
جیسی کرنی ویسی بھرنی	70
قرآن کریم بھلا دیا گیا	70
حافظے کی تباہی کا ایک سبب	72
خوفناک ڈاکو	74
ظالم کو مُہلت ملتی ہے	74
زبان لٹک کر سینے پر آ گئی	75
قارون کا انجام	77
شکاری خود شکار ہو گیا	80
شکار کرنے چلے تھے، شکار ہو بیٹھے	82
یہ میری ذمہ داری نہیں ہے	83
پانچ درہم بھی مل گئے اور پانی بھی	84
ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نگل گئی!	85
ماں باپ کے نافرمان کو جیتے جی سزا ملتی ہے	86
جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے	87
اذان کا مذاق اڑانے والے کا انجام	87
ناچ رنگ کی محفِل جاری تھی کہ۔۔۔	88
کٹا ہوا سر	88
چورا پاہج ہو گیا	89
محل ویران ہو گیا	89
مجھے آگے جا کر پھینکو	90
بوڑھی ماں	92
نیکیوں اور گناہوں کا بدلہ دنیا میں بھی مل کر رہتا ہے	95
جھوٹے گواہ بننے والے غرق ہو گئے	98
آج تو مجھے قتل ہی کرا دیا تھا	98
پانی کے چند قطروں کا وبال	99
یقین کی دولت	100
لُقمے کے بدلے لُقمہ	102
نیو ائیر نائٹ منانے سے باز رہا	103
ماخذ و مراجع	104
	106

www.dawateislami.net

باطنی بیماریوں کی تمام بیماریوں اور ان کے علاج پر مشتمل معلومات پر مبنی ایک منفرد کتاب

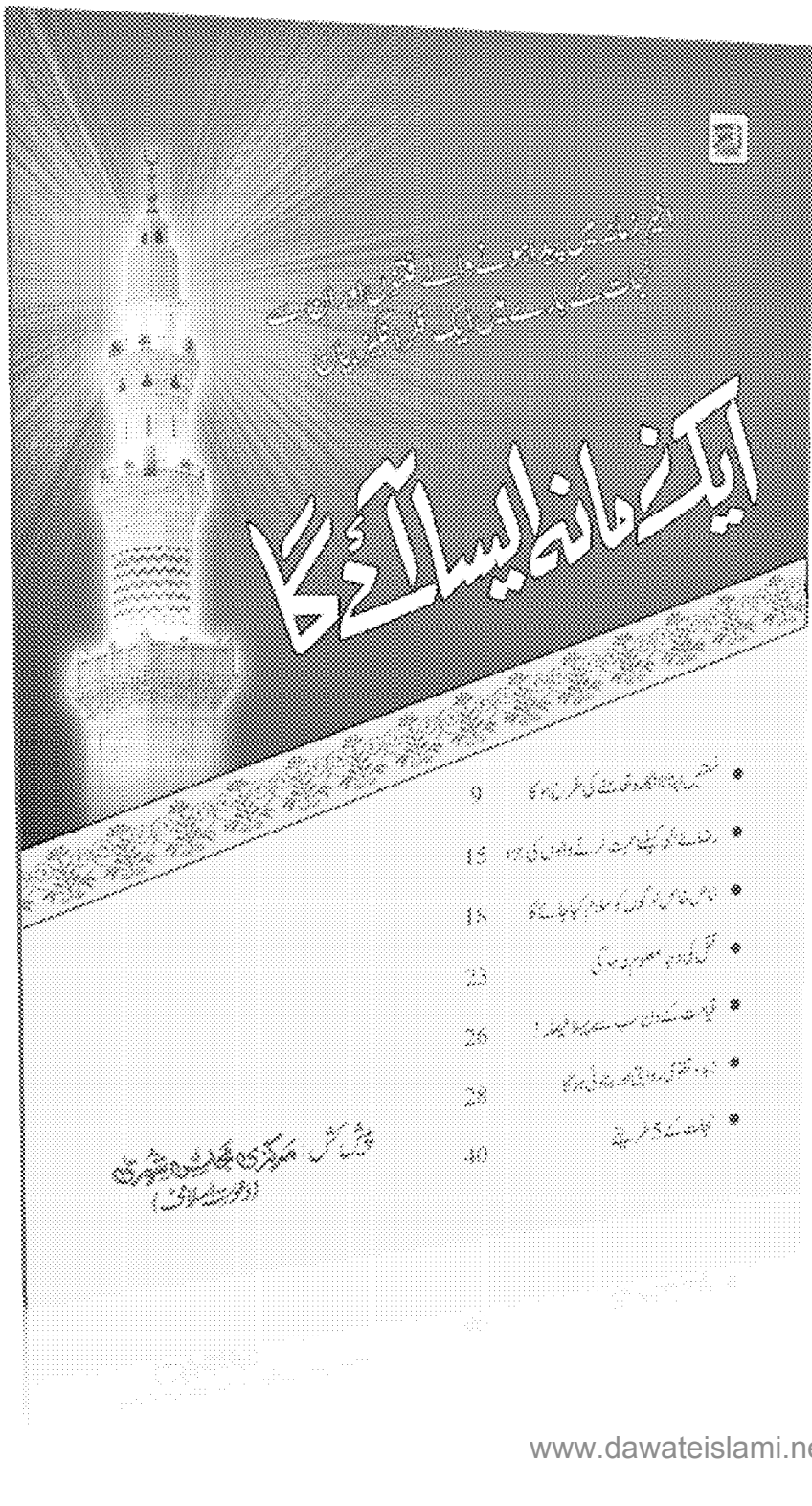
باطنی بیماریوں کی معلومات



* کولیسٹرول کسے کہتے ہیں؟ 88 * بچوں کی ہیپاٹائٹس سے حفاظت کیسے 143
* ہیپاٹائٹس اے 59 * لیور سیرہوسس اور ہیپاٹائٹس B 278
* ہیپاٹائٹس کسے کہتے ہیں؟ 197 * ہیپاٹائٹس کسے کہتے ہیں؟ 283

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافِلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-593-3
0126102

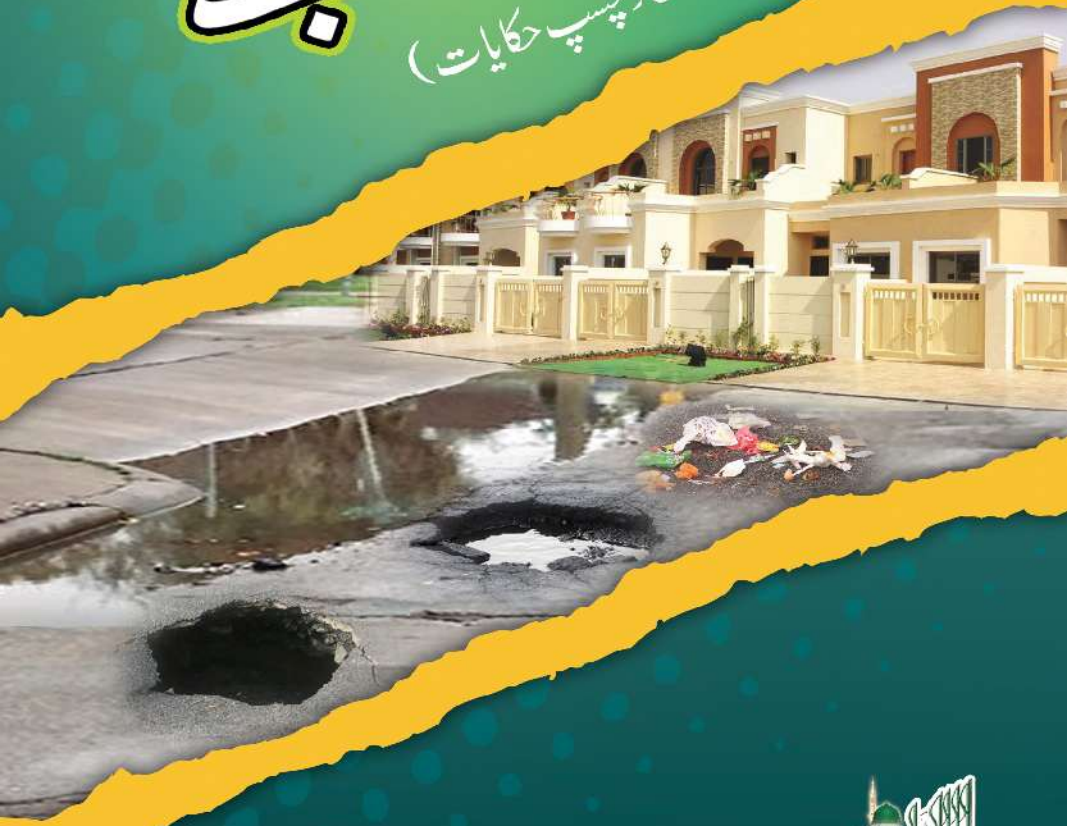
مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286



فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

تکلیف نہ دیجئے

(مع 96 دلچسپ حکایات)



المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

تکلیف نہ دیجئے

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: تکلیف نہ دیجئے

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۴ جمادی الاخری ۱۴۳۷ھ حوالہ: 207

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"تکلیف نہ دیجئے"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

03 - 04 - 2016

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجلس تفتیشِ کتب ورسائل
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”تحمل و بُردباری“ کے بارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”12 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج٦، ص ٥٨١، حدیث: ٦٤٩٥)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿2﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿12﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃ العلمیۃ"** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں: [1]

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

---

[1] تادمِ تحریر (جمادی الاُخری ۱٤۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہل بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیاوعلما (۱٤) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوت اسلامی (۱٦) عربی تراجم۔ **(مجلس المدینۃ العلمیۃ)**

www.dawateislami.net

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بِشُمُول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف لکھنے والے کی مغفرت ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک اسلامی بھائی تھا، مرنے کے بعد اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہنے لگا: میں حدیث لکھتا تھا جب بھی **شاہِ خیرُ الْاَنام** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ذِکرِ خیر آتا میں ثواب کی نیّت سے "صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلَّم" لکھتا، اسی عمل کی بَرَکت سے میری مغفِرت ہوگئی۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۴۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گندم کی بالی

(حکایت:1)

حضرت علامہ ابنُ الحاج مکی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقْل کرتے ہیں کہ ایک بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنے اَصحاب کے ساتھ گندم کے کھیت کے پاس سے گزرے تو ان کے ساتھ جانے والے ایک شخص نے گندم کی بالی کو چُھوا اور فوراً ہاتھ ہٹالیا۔ بزرگ نے یہ منظر دیکھ لیا اور اسے حکم فرمایا کہ کھیت کے مالک سے اس معاملے کو معاف کروائے۔ اس شخص نے عرض کی: حضرت! گندم کی بالی تو اسی طرح موجود

www.dawateislami.net

ہے اور میرے ہاتھ لگانے سے اس میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بزرگ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر ایک ہزار یا اس سے زیادہ لوگ یہاں سے گزریں اور سب تمہاری طرح اسے ہاتھ لگائیں تو کیا اسے نقصان پہنچے گا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ اِرشاد فرمایا: تم نے جو کیا ہے وہ اس ظُلْم میں سے تمہارا حصہ ہے، پھر اس شخص نے جب تک گندم کے مالک سے معاف نہیں کروالیا آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالی علیہ نے نہ اس سے کلام فرمایا اور نہ ہی اسے اپنی صحبت میں رہنے کی اجازت دی۔ (المدخل، ۲۸۶/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک اس دنیا میں تنہا آتا ہے اور اکیلا ہی رخصت ہوتا ہے لیکن یہاں رہتا تنہا نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ زندگی بَسر کرتا ہے، ہماری ذات سے کبھی کسی کو راحت پہنچتی ہے تو کبھی تکلیف اور کبھی کچھ بھی نہیں یعنی تکلیف نہ راحت، اگر دیگر مسلمانوں کو ہم سے راحت پہنچے گی تو نیتِ خیر ہونے کی صورت میں ہمیں اس کا ثواب ملے گا، بلاوجہِ شرعی تکلیف پہنچائیں گے تو عذاب کی حقداری ہے اور تیسری صورت میں نہ ثواب نہ عذاب۔ کوشش ہونی چاہئے کہ ہم باعثِ زحمت نہیں سببِ راحت بنیں۔ اس حوالے سے ہمارے رویّے مختلف ہوتے ہیں، بعض اسلامی بھائیوں کی اس طرف خوب توجہ ہوتی ہے کہ ہماری ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر ان سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچ بھی جائے تو انہیں احساسِ نَدامت ہوتا ہے اور وہ توبہ کرکے اس سے ہاتھوں ہاتھ معافی مانگ لیتے ہیں، جبکہ کچھ اسلامی بھائی

www.dawateislami.net

اس حوالے سے غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ انہوں نے کسی کو تکلیف پہنچادی ہے اور کئی اسلامی بھائی اس بات کی خواہش تو رکھتے ہیں کہ کسی کو ان سے تکلیف نہ پہنچے لیکن معلومات کی کمی اور غیر محتاط انداز کی وجہ سے اکثر انہیں پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ اپنی حرکات وسکنات سے دوسرے کو تکلیف میں مبتلا کر چکے ہیں، انسان کے ہاتھوں صرف زندہ انسان ہی تکلیف نہیں اٹھاتا بلکہ مُردوں، فرشتوں، جنوں اور جانوروں کو بھی تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح کے تقریباً 78 معاملات کی نشاندہی اس کتاب میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم کس کس طریقے سے دوسروں کے لئے باعثِ تکلیف بن سکتے ہیں؟ نیز مسلمان کو تکلیف پہنچانے کی کیا کیا وعیدیں ہیں؟ اور تکلیف سے بچانے کی کیسی کیسی نویدیں ہیں؟ جس کو کسی سے تکلیف پہنچ جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے لئے کیا کیا بشارتیں ہیں؟ اس کتاب کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ''**تکلیف نہ دیجئے**'' رکھا ہے جبکہ دعوتِ اسلامی کے ''دارالافتاء اہلسنّت'' کے اسلامی بھائی نے اس کی شرعی تفتیش فرمائی ہے، اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو پڑھنے کی ترغیب دے کر اپنا ثواب کھرا کیجئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**'' کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مَدَنی مقصد کے حصول کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سعادت بھی عطا کرے۔ **اٰمِین** بشعبہ اِصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی))

www.dawateislami.net

اچھا کون اور بُرا کون؟

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے بُروں کی خبر نہ دوں؟ سب خاموش رہے، تین بار یہی اِستفسار فرمایا تو ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں ہمارے بُرے بھلوں کی خبر دیجئے! فرمایا: تمہارا بھلا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شَر سے اَمْن ہو، اور تمہارا بُرا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب (ت: ٧٦)، ٤/ ١١٦، حدیث: ٢٢٧٠)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے کہ ''جس سے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شَر سے امن ہو'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قدرتی طور پر لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے اِطمینان ہو کہ یہ شخص کسی کو تکلیف نہیں دیتا، ہوسکتا ہے تو خیر ہی کرتا ہے۔ ''جس سے خیر کی اُمید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو'' کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: یعنی قدرتی طور پر لوگ اس سے ڈرتے ہوں کہ یہ شخص خطرناک ہے اس سے بچو، اس سے خیر نہ پہنچے گی شر (یعنی بُرائی) ہی پہنچے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/ ٥٧٩)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی نقل فرماتے ہیں: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ عَدْل کرنا واجب ہے اور عدل تین

www.dawateislami.net

چیزوں کے ذریعے ہوسکتا ہے:۔(1) زیادتی نہ کرنا (2) ذلیل کرنے سے بچنا (3) تکلیف نہ دینا۔ کیونکہ زیادتی نہ کرنے سے محبت بڑھتی ہے، ذلیل کرنے سے بچنا سب سے بڑی مہربانی ہے اور تکلیف نہ دینا سب سے بڑا اِنصاف ہے۔ اگر یہ تین چیزیں نہ چھوڑی جائیں تو آپس میں دشمنیاں جنم لینے لگتی ہیں اور فساد برپا ہوجاتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۳/ ۱۳۲، تحت الحدیث: ۲۸۵۷)

مسلمان کا خون، مال اور عزت مسلمان پر حرام ہے

ہمارا پیارا مذہب اسلام ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے چنانچہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حرمت نشان ہے: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم ...الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلماً قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۳)

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ

www.dawateislami.net

اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! یا بُرے لَقب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشوں، نسبوں، یا غربت و اِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی، وہ سندھی، وہ سرحدی، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ مختلف لکڑیوں کو آگ جلا دے تو اس کا نام راکھ ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی! (مراٰۃ المناجیح، ۵۵۲/۶)

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی

بلا اِجازتِ شرعی مسلمان کو تکلیف دینا کتنی بڑی جُرأت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ **اعلیٰ حضرت**، مجدّدِ دِین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفحہ 342 میں طَبرانی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ. (یعنی) جس نے (بلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (اَلْمُعْجَمُ

www.dawateislami.net

اَلْاَوْسَط، ۲/۳۸۷، حدیث ۳۶۰۷) **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینے والوں کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **پارہ22 سورۃُ الاَحزاب** آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ذرا سوچئے کہ کون سا مسلمان اس بات کو گوارہ کرے گا کہ وہ **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دے اور جہنم کے عذاب کا مستحق قرار پائے! ہم قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار عزوجل سے اُسی کی پناہ مانگتے ہیں۔

خدایا! کسی کا نہ دل میں دکھاؤں
اماں تیرے اَبَدی عذابوں سے پاؤں

کس قدر بدترین جُرم ہے!

حضرتِ سیدنا فُضَیل رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ کتّے اور سؤر کو بھی ناحق اِیذا (یعنی تکلیف) دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو اِیذا دینا کس قدر بدترین جُرم ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۲، الاحزاب، زیرِ آیت: ۵۸)

www.dawateislami.net

قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہوگئے (حکایت 2)

سیِّدُنا مِسْعَر بِن کِدام علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ السلام سے روایت ہے: ایک روز ہم امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: یَا شَیْخُ أَ لَاتَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ! ''یعنی **جناب! کیا آپ قیامت کے روز لئے جانے والے انتقام خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟**'' یہ سنتے ہی امام اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم پر لرزہ طاری ہوگیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا گئے؟ فرمایا: ''کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہدایت ہو۔'' (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق، ۲/ ۱۴۸)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا دو الفتِ مصطفٰے خدارا
کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کو اِیذا دینے والو خبردار!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''**اشکوں کی برسات**'' میں اس حکایت کو نَقْل کرنے کے بعد صفحہ 18 پر لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے**

www.dawateislami.net

اسلامی بھائیو! یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم جان بوجھ کر کسی پر ظُلم کریں اور اُس کا پَیْر کُچل دیں، بے خیالی میں سرزد ہونے والے فِعل پر بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **خوفِ خدا** عزوجل کے سبب بے ہوش ہوگئے اور ایک ہم لوگ ہیں کہ جان بوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے اِیذائیں دیتے ہوں گے، مگر افسوس! ہمیں اِس بات کا اِحساس تک نہیں ہوتا کہ اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قِیامت کے روز ہم سے انتِقام لیا تو ہمارا کیا بنے گا! (اشکوں کی برسات، ص۱۸)

بداخلاقی کی دو علامتیں

حضرت سیِّدُنا ابوحازِم رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: آدمی کے بدخُلُق ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس اس حالت میں جائے کہ وہ خوشی سے مُسکرا رہے ہوں اور اسے دیکھ کر خوف سے الگ الگ ہوجائیں اور ایک علامت یہ ہے کہ بلّی اس سے (ڈر کر) بھاگ جائے یا کتا خوف کی وجہ سے دیوار پھلانگ جائے۔ (تنبیہ المغترین، ص۱۹۹)

خوش خلقی کے درجات

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: خوش خُلُقی کا اَدنیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی کو جانی، مالی، عزت کی اِیذا نہ دے، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے کرے، یہ بہت اعلیٰ چیز ہے، جسے خدا تعالیٰ نصیب کرے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۶۱)

www.dawateislami.net

بدی را بدی سَہل باشَد جَزا

اگر مَردی اَحسِن اِلی مَن اَسا

(یعنی بدی کا بدلہ بدی سے دینا تو آسان ہے اگر تو مرد ہے تو برائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کر) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۴۲)

سزا کا مستحق ہے

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت جلد2 صفحہ 407 پر لکھتے ہیں: جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے اِیذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اِشارے سے وہ مستحقِ تعزیر ہے۔ [1]

(الدر المختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ٦/ ١٠٦)

بُرے خاتمے کے چار اسباب

شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اَسباب ہیں: (۱) نماز میں سُستی (۲) شراب نوشی

مدینہ

[1] تعزیر: کسی گناہ پر بغرضِ تادیب (اَدب سکھانے کے لئے) جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں، شارِع نے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو، آقا غلام کو، ماں باپ اپنی اولاد کو، اُستاذ شاگرد کو تعزیر کر سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 2/ 403 بحوالہ الدر المختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ٦/ ١٠٦) اس کے تفصیلی مسائل جاننے کے لئے بہارِ شریعت جلد2 کے حصہ 9 صفحہ 403 کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

(۳) والدین کی نافرمانی (٤) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۷)

مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت
پئے سیِّدِ مُحْتَشَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۳)

(حکایت 3) چھڑی باغ میں واپس رکھ آئے

حضرتِ سیِّدُنا صالح دَبّاس علیہ رحمۃُ الحنّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک مرتبہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایک باغ سے گزرے تو کتوں کو بھگانے کے لئے وہاں سے ایک شاخ اٹھالی اور گھر لَوٹتے وقت مسجد میں رکھ دی۔ مسجد میں موجود لوگوں سے کہا: اس کا خیال رکھنا! یہ میں نے ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرتے وقت اٹھالی تھی۔ لوگوں نے کہا: اے ابوشَعْثاء! اس شاخ کی کیا اہمیت ہے؟ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر باغ سے گزرنے والا ہر شخص ایک ایک شاخ لیتا رہے تو باغ میں کچھ بھی نہیں بچے گا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو آپ وہ شاخ اُسی باغ میں واپس رکھ آئے۔

(حلیۃ الاولیاء، جابر بن زید، ۳/ ۱۰۳، رقم: ۳۳۳۵)

دو اچھی اور دو بُری خصلتیں

منقول ہے: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے افضل کوئی خصلت نہیں: (۱) اللّٰہ تعالٰی پر ایمان لانا (۲) مسلمانوں کو نفع پہنچانا، جبکہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ

www.dawateislami.net

ان سے زیادہ بُری کوئی خَصلت نہیں (۱) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (۲) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (اَلْمُنَبِّہات، ص۳)

کروں یا خدا مومنوں کی میں خدمت
نہ پہنچے کسی کو بھی مجھ سے اَذِیَّت

عبادت کا طعنہ دینے کا انجام

(حکایت 4)

بَحْرُ الْعُلُوْم حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمنّان علیہ رحمۃُ المنّان اپنے دادا مرحوم عبدالرحیم بن دوست محمد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دادا جان ایک بازار میں مزدوری کرتے تھے، ایک دفعہ اُجرت لینے کے لئے اس شخص کے پاس گئے جس کے یہاں مزدوری کرتے تھے تو اس کے لڑکے نے کہا: ابھی گزشتہ ہفتے تو خرچی لے کر گئے تھے، آج پھر چلے آئے، اتنی عبادت و ریاضت تو کرتے ہیں، اسی سے خوب ڈھیر سارا روپیہ کیوں نہیں مانگ لیتے! دادا جان نے ان کو کوئی جواب نہ دیا، فوراً گھر واپس لوٹ آئے اور دیر تک یہ فرماتے رہے: کیسے لوگ ہیں، یہ مسلمان کہے جائیں گے؟ اللّٰہ کا نام لینے اور بندگی کرنے پر طعنہ دیتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں کو کیا احساس ہوتا، البتہ حضرت اس جملے پر نہایت دُکھی رہے اور آپ نے اس شخص کے لئے کام کرنا چھوڑ دیا۔ بحرالعلوم رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: اللہ تعالٰی کسی کی سرکشی پسند نہیں فرماتا، میرے زمانے تک وہ لوگ زندہ رہے، ساری اکڑفوں ختم ہوگئی تھی۔ ان میں ایک صاحب تو اس طرح مرے کہ مرتے دم انہیں کوئی ایک چمچہ پانی دینے

www.dawateislami.net

والا نہ تھا حالانکہ تین چار جوان بچے موجود تھے۔(بحرالعلوم نمبر ملخصاً،ص۲۲۴)

لوگوں کو تکلیف دینے والا ملعون ہے

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: جس نے مسلمان کو تکلیف یا دھوکا دیا وہ ملعون ہے۔(ترمذی ، کتاب البر والصلة ، باب ماجاء فی الخیانة والغش ، ۳/ ۳۷۸ ، حدیث : ۱۹۴۸)

(حکایت 5)

لوگوں کو تکلیف دینے والے کا عذاب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ہم شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ چل رہے تھے، ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم رُک گئے لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا رنگ مبارک متغیر ہونے لگا یہاں تک کہ آپ کی قمیص مبارک کی آستین کپکپانے لگی۔ ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا ماجرا ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم بھی وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! آپ کیا سماعت فرما رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان دونوں افراد پر ان کی قبروں میں انتہائی سخت عذاب ہو رہا ہے وہ بھی ایسے گناہ کی وجہ سے جو حقیر ہے (یعنی ان دونوں کے خیال میں حقیر تھا یا پھر یہ کہ اس سے بچنا ان کے لئے آسان تھا)۔ہم نے عرض کی: وہ کون

www.dawateislami.net

سا گناہ ہے؟ ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو اذیت دیتا تھا اور چغلی کرتا تھا۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کھجور کی دو ٹہنیاں منگوائیں اور ان میں سے ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹہنی رکھ دی۔ ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کیا یہ چیز ان کو کوئی نفع دے گی؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب تک یہ دونوں ٹہنیاں تَر رہیں گی ان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الأذکار، ٢/٩٦، حدیث: ٨٢١)

آگ میں پھینک دیا جائے گا

مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: میری اُمّت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی

www.dawateislami.net

جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔

(مُسلِم،کتاب البر والصلة،باب تحریم الظلم،ص۱۳۹٤،حدیث:۲۵۸۱)

خارش مُسَلَّط کردی جائے گی

مسلمانوں کو تکلیف دینے والے جہنم جیسے مقامِ عذاب میں مزید عذابات کا سامنا بھی کریں گے چنانچہ حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جہنمیوں پر ایک قسم کی خارش مُسَلَّط کردی جائے گی، جس کی وجہ سے وہ اپنے بدنوں کو کُھجائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی ہڈی ظاہر ہوجائے گی تو ندا کی جائے گی: اے فلاں! کیا تجھے اس کی وجہ سے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں! تو ندا دینے والا کہے گا: یہ اس کا بدلہ ہے جو تم مسلمانوں کو تکلیف دیتے تھے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب آداب الالفة، الباب الثالث،۲/۲٤۲)

کھال تک اُتار لیں گے

مسلمانوں کی عزت کی دھجیاں اُڑا کر خوش ہونے والے سنبھل جائیں کہ اس کا انجام بہت بُرا ہوگا چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خچروں جیسے بچھو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک

www.dawateislami.net

اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھران پر کھجلی مُسلَّط کردی جائے گی وہ اس قدر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا: یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تو مومِنوں کو دیا کرتا تھا۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل فی ذکر...الخ، ٤ / ٢٨٠، حدیث: ٥٦٤٩ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا اب بھی باز نہیں آئیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو بلا وجہِ شرعی تکلیف دینے والا اپنی زندگی میں، موت کے وقت، حسابِ حشر میں اور سب سے بڑھ کر عذاباتِ جہنم کی وجہ سے خود تکلیف میں آجائے گا، کیا یہ سب کچھ ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی نہیں ہے! کیا اب بھی ہم مسلمانوں کو تکلیف دینے سے باز نہیں آئیں گے! آیئے دیکھتے ہیں کہ ہم کس کس انداز سے دوسروں کے لئے باعثِ تکلیف بن سکتے ہیں؟ چنانچہ

(1) مسلمان کو گھور کر دیکھنا

کسی کو ڈرانے یا خوفزدہ کرنے کے لئے صرف ہاتھ پاؤں یا چھڑی یا اسلحہ ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ یہ کام آنکھوں سے بھی لیا جاتا ہے، چنانچہ ہمارے معاشرے میں تیز نگاہوں سے گھور کر ڈرانا بہت معمولی سمجھا جاتا ہے (بالخصوص بچوں کو)، لیکن یہ

www.dawateislami.net

نادانی ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف ڈرانے والی نظروں سے گھورے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ڈرائے گا۔ (شعب الایمان، باب فی طاعة اولی الامر، فصل فی ذکر...الخ، ۶/۵۰، حدیث: ۷۴۶۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بھائی سے مراد مسلمان بھائی ہے یعنی جو شخص کسی مسلمان کو بلاقصور تیز نظر سے گھور کر ڈرائے ورنہ قصور مند کو گھورنا ڈرانا ضروری ہے۔ (مزید لکھتے ہیں:) اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کو رحمت کی نظر سے دیکھنا ثواب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے عنایت کی نظر سے دیکھے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۶۹)

آنکھ سے تکلیف پہنچانا جائز نہیں

سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفة...الخ، الباب الثالث، ۲/۲۴۳) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یاخذ...الخ، ۴/۳۹۱، حدیث: ۵۰۰۴)

المدد یا شہِ اَبرار مدینے والے

قلب سے خوفِ خدا دُور ہوا جاتا ہے (وسائلِ بخشش، ص۴۳۲)

www.dawateislami.net

(2) اِحسان جتا کر اِیذا دینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ حالات ایسے ہیں کہ اوّل تو کوئی کسی ضرورت مند پر اِحسان کرنے، اس کی خیر خواہی اور مدد کرنے کے لئے تیار نہیں پھر اگر کسی پر احسان کر بھی دے تو ظَرْف اتنا کمزور ہوتا ہے کہ اس احسان کے بدلے میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ سامنے والا اس کے احسان کے بوجھ تلے دبا رہے، اس کی ہر صحیح غلط بات پر ہاں میں ہاں ملائے، اس کی کسی غلطی کی نشاندہی نہ کرے، اگر کبھی وہ قابو سے باہر ہونے لگے یا اس کی شان میں کچھ گستاخی کر بیٹھے تو اس پر اِحسان جتانا اپنا حق سمجھا جاتا ہے (مگر جسے اللہ بچائے)، احسان جتانے کے لئے متعدد جملے بولے جاتے ہیں جو اکثر سامنے والے پر طعنے کے تیر بن کر برستے ہیں اور اس کے کلیجے کو چھلنی کر جاتے ہیں، مثلاً ❁ تم پھٹے پرانے کپڑوں میں میرے پاس آئے تھے میں نے تمہیں ترس کھا کر نوکری دی تھی ❁ تمہارے پاس دو وقت کھانے کو نہیں تھا مجھے ترس آیا تو تمہارے گھر میں مہینے بھر کا راشن ڈلوایا تھا ❁ یاد ہے جب تمہارا کاروبار تباہ ہو گیا تھا اور تم فٹ پاتھ پر آ گئے تھے میں نے تمہیں قرض میں موٹی رقم فراہم کی تھی تو تم نے دوبارہ کاروبار شروع کیا تھا ❁ مالک مکان نے کئی مہینے کا کرایہ نہ دینے کی وجہ سے تمہیں مکان خالی کرنے کا نوٹس دے دیا تھا میں تمہارا کرایہ نہ دیتا تو تم دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہوتے ❁ تمہارا بچہ بیمار تھا دوائی کے لئے پیسے تک نہ تھے میں نے اس کا علاج کرایا تھا ❁ تمہاری والدہ کو کتنا اَرمان تھا سفرِ مدینہ کا، میں نے اپنے خرچ

www.dawateislami.net

پر انہیں عمرے کے لئے بھیجا تھا ۞ جب پولیس نے تم پر جھوٹا کیس ڈال دیا تھا میں نے تمہاری جان چھڑائی تھی ورنہ آج جیل میں سڑ رہے ہوتے ۞ تم نے جتنی ترقی کی ہے اس میں میرا ہاتھ ہے۔

نیکی کر دریا میں ڈال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحسان جتانے والا اس طرح کی باتیں کر کے خوش تو بہت ہوتا ہے لیکن اس کا انجام جان لے اور عبرت پکڑے تو کبھی کسی پر احسان نہ جتائے بلکہ ''**نیکی کر دریا میں ڈال**'' کے مَقُولے پر عمل پیرا ہو جائے۔ پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت 264 میں ارشادِ ربانی ہے:

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰىۙ (پ۳، البقرة:۲٦٤)

ترجمہ کنزالایمان: اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: احسان رکھنا تو یہ ہے کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اِظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور اس کو مکدّر (یعنی رنجیدہ وملول) کریں۔ (خزائن العرفان، پ۳، البقرة، زیرِ آیت:۲٦۲) تفسیر خازِن میں ہے: اِحسان جتانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی پر احسان کرنے کے بعد اسے یوں کہا جائے کہ میں نے تمہیں فلاں فلاں چیز دی ہے اور سارے احسانات گِنوا کر ان احسانات کا مزہ کرکرا کر دے۔ (خازن، پ:۳، البقرة، تحت الآیة: ۲٦۲، ۱/۲۰٦)

www.dawateislami.net

جنت میں نہیں جائے گا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اِحسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔

(نسائی، کتاب الاشربۃ، الروایۃ فی۔۔الخ، ص ۸۹۵، حدیث: ۵۶۸۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی یہ لوگ اَوَّلاً جنت میں جانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ خیال رہے کہ گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ بن جاتا ہے۔ شراب خوری خود ہی سخت جرم ہے پھر اس پر ہمیشگی ڈبل جرم۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۳۰)

اِحسان جتانا کب بُرا ہے؟

ایک اور مقام پر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: خیال رہے کہ بندے کا بندے کو احسان جتانا اگر طعنہ زنی کے لیے ہو تو بُرا ہے اگر مُطیع (یعنی فرمانبردار) کرنے کے لئے ہو تو اچھا، **اللہ تعالٰی یا رسولُ اللہ** صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے بہت جگہ اپنی نعمتوں کے اِحسان جتائے ہیں تاکہ بندے اس کی اِطاعت کریں اس کا احسان مانیں یہ اسی کا کرم ہے، **مَنَّان** کے ایک معنٰے یہ بھی ہیں یعنی احسان جتانے والا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۳۳)

احسان جتانے کی بنیاد

امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: احسان جتانے کی بنیاد یہ ہے کہ

www.dawateislami.net

صدقہ دینے والا یہ سمجھے کہ میں نے اس پر اِنعام اور اِحسان کیا جبکہ حق یہ ہے کہ فقیر تو مُحسِن ہے کہ اس نے اس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق قبول کیا جو اس کے لئے طہارت اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے کہ اگر وہ قبول نہ کرتا تو یہ اس کے سبب گِروی رہتا۔

(احیاء علوم الدین ،کتاب اسرار الزکاۃ،بیان دقائق الآداب...الخ،۱/ ۲۹۱)

نقصان اُٹھانے والے تین افراد

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا نہ نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: وہ تو ٹوٹے اور خسارے ہی میں پڑ گئے، **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: تہبند لٹکانے والا، اِحسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے مال بیچنے والا۔

(مسلم،کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم...الخ، ص٦٧، حدیث:١٧١)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کلام سے مراد محبت کا کلام ہے، دیکھنے سے مراد کرم کا دیکھنا ہے اور پاک فرمانے سے مراد گناہ بخشنا ہے یعنی دوسرے مسلمانوں پر یہ تینوں کرم ہوں گے مگر ان تین قسم کے لوگ ان تینوں عنایتوں سے محروم رہیں گے لہٰذا ان

www.dawateislami.net

سے بچتے رہو۔(مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:)یعنی جو فیشن کے لیے ٹخنوں سے نیچا پاجامہ تہبند استعمال کریں جیسے آجکل جاہل چودھریوں کا طریقہ ہے اور جو کسی کو کچھ صدقہ وخیرات دے کر ان کو طعنے دیں، اِحسان جتائیں، لوگوں میں انہیں بدنام کریں کہ فلاں آدمی ہمارا دستِ نگر رہ چکا ہے اور جو جھوٹی قسم کھا کر دھوکا دے کر مال فروخت کریں۔(مراٰۃ المناجیح،۴/۲۴۴)

(حکایت 6)

بھلائی نہیں رہتی

حضرت سیدنا امام ابنِ سیرین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے ایک شخص کو سنا کہ وہ دوسرے سے کہہ رہا تھا: ''میں نے تیرے ساتھ بھلائی کی اور یہ کیا، وہ کیا۔'' تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس شخص سے فرمایا: ''خاموش ہوجاؤ، جب نیکی کو شمار کیا جائے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں رہتی۔''

(الجامع لاحکام القرآن،پ۳،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۶۴،۲/۲۳۶،جزء:۳)

احسان کے بدلے میں دعا بھی طلب نہ کرتیں

جو کسی پر احسان کرے اور اس بات کی تمنا کرے کہ سامنے والا احسان کے بوجھ تلے دب کر میرے سامنے جی جی کرتا رہے، میری آؤ بھگت کرے، میرا بندۂ بے دام بن کر رہے تو ایسی توقعات رکھنے والا غلطی پر ہے، ہمارے بزرگانِ دین جب کسی پر احسان کرتے تو جواباً دعا کے طلب گار بھی نہیں ہوتے تھے کہ کہیں یہ دعا ان کی نیکی کا بدلہ نہ ہوجائے اور اگر کوئی دعا دے بھی دیتا تو بدلے میں اس کے لئے دعا کردیا

www.dawateislami.net

کرتے، چنانچہ امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ اور ام المومنین حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما جب فقیر کی طرف کوئی ہدیہ بھیجتیں تو لے جانے والے سے کہتیں کہ اس کے دعائیہ کلمات کو یاد رکھے، پھر اس جیسے کلمات کے ساتھ جواب دیتیں اور فرماتیں: دعا کے بدلے اس لئے دعا دی ہے تاکہ ہمارا صدقہ محفوظ رہے۔ الغرض! صالحین تو دعا کی توقُّع بھی نہیں رکھتے تھے کیونکہ یہ بدلے کے مُشابِہ ہے اور وہ دعا کے بدلے دعا دیا کرتے تھے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور آپ کے بیٹے حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الزکاۃ، بیان دقائق الآداب...الخ، ۲۹۲/۱)

(حکایت 7) چیز واپس کر کے احسان کیا ہے

ایک بزرگ نے کسی کی دی ہوئی چیز واپس کر دی، لوگوں نے اس بات کا بُرا مانا تو انہوں نے وضاحت کی: میں نے تو ان پر اِحسان کیا ہے کہ اگر میں ان کا عطیہ قبول کر لیتا تو وہ مجھ پر احسان جتاتے، ان کا مال بھی جاتا اور ثواب بھی۔

(کیمیائے سعادت، ص۸۴۳)

(حکایت 8) کوئی چیز ہاتھ میں نہ دیتے

حضرت سیدنا ابو سہل صُعْلُوکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سخی لوگوں میں تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کوئی چیز کسی کے ہاتھ میں نہیں دیتے تھے بلکہ اسے زمین پر رکھ دیتے تھے

www.dawateislami.net

اور لینے والا اسے زمین سے لے لیتا تھا۔اس کی وجہ یہ ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی اتنی حیثیت نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر نظر آئے۔

(المستطرف، ۱ / ۲۷۵)

(حکایت ۹)

تھیلی تو ملتی مگر دینے والے کا پتا نہ چلتا

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللّٰہ بن زُبیر رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ان لوگوں کے پاس جو سجدے میں ہوتے درہم و دینار سے بھری تھیلیاں لے کر جاتے اور ان کی چَپّلوں کے پاس ایسے انداز میں رکھ کر آجاتے کہ انہیں تھیلی کا تو پتہ چل جاتا مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا پتہ نہیں لگ پاتا۔کسی نے ان سے عرض کی: آپ خود جانے کے بجائے کسی کے ہاتھ تھیلیاں کیوں نہیں بھجواتے؟ فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب کبھی وہ میرے قاصِد کو دیکھا کریں یا مجھ سے ملا کریں تو اِحسان تلے ہونے کی وجہ سے شرمندگی محسوس کریں۔(مختصر منهاج القاصدين، ص ۳۹)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارب (وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) تیسرے فرد کی موجودگی میں سرگوشی کرنا

جب تیسرا فرد موجود ہو تو ایک دوسرے کے کان میں سَرگوشی نہیں کرنی چاہئے کہ اس سے اسے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے، فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلَّم ہے: لَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ یُؤْذِی الْمُؤْمِنَ وَاللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَكْرَہُ اَذَی الْمُؤْمِنِ دوافراد تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے ایک مومن کو تکلیف ہوگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن کی تکلیف کو ناپسند فرماتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء لا یتناجی ..الخ، ۴/۳۷۷، حدیث: ۲۸۳۴)

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: جب تم تین ہو تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں جب تک مجلس میں بہت سے لوگ نہ آجائیں، یہ اس وجہ سے کہ اس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر...الخ، ۴/۱۸۵، حدیث: ۶۲۹۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اگر تین ساتھیوں میں سے دو خُفیہ سرگوشی کریں گے تو تیسرے کو اندیشہ ہوگا کہ کوئی بات میرے خلاف طے کی جائے گی میرے خلاف مشورہ کررہے ہیں، جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو باقی کسی کو یہ خطرہ نہ ہوگا کہ میرے خلاف سازش ہورہی ہے۔ خیال رہے کہ یہ ممانعت وہاں ہے جہاں تیسرے کو اپنے متعلق یہ شُبہ ہوسکتا ہو اگر یہ شبہ نہ ہوسکے تو بلا کراہت یہ عمل جائز ہے لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالٰی عنہا) حاضر ہوئیں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے انہیں مرحبا کہا اور ان سے کچھ سرگوشی فرمائی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۵۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تیسرے فرد کو بھی چاہئے کہ دو افراد کی سرگوشی کی صورت میں حُسن ظن کا جام پی کر عمدہ عبادت کا ثواب کمائے کہ یہ دونوں اپنے کسی معاملے میں بات چیت کر رہے ہوں گے۔

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) میزبان کو تکلیف دینا

ایک دوسرے کے گھر آنا جانا ہماری سماجی زندگی کا اہم حصہ ہے، اس میں مسلمان بھائی سے ملاقات کی اچھی نیت کر لی جائے تو ثواب کی حقداری بھی ہے، لیکن کسی کے گھر جانے سے پہلے پیشگی اِطلاع دے دی جائے تو بہت بہتر ہے کیونکہ اچانک مہمان آجانے کی صورت میں بعض اوقات گھر والے آزمائش میں آجاتے ہیں مثلاً وہ خود کسی جگہ جانے کے لئے تیار کھڑے ہوتے ہیں یا کوئی اور مہمان ان کے گھر پہلے سے موجود ہوتا ہے یا وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ سب گھر والوں سو چکے ہوتے ہیں یا گھر کی صفائی ستھرائی کی حاجت ہوتی ہے یا مہمان کی خاطر تواضع کے لئے گھر میں مناسب اشیا نہیں ہوتیں۔

کسی کے گھر جا کر ہم کئی قسم کے اَفعال کرتے ہیں جن میں سے کچھ کرنے کے ہوتے ہیں اور کچھ نہ کرنے کے، **''کرنے کے کاموں''** میں اسے سلام کرنا، بیمار

www.dawateislami.net

ہوتو عِیادت کرنا، خوش ہوتو اس کی حوصلہ افزائی کرنا، غمگین ہوتو غم خواری کرنا جبکہ نہ ''کرنے کے کاموں'' میں اس کے رہن سہن، گھریلو سامان، لباس وغیرہ میں کیڑے نکالنا، دعوت کرے تو کھانے میں عیب نکالنا، طرح طرح کی چیزوں کی فرمائش کر کے اسے آزمائش میں مبتلا کرنا۔ اس قسم کے جملے بول کر میزبان کو تکلیف نہ پہنچایئے: ۞ آپ کے گھر کا پنکھا بہت آہستہ چلتا ہے، یہاں تو اے سی بھی نہیں ہے ۞ حیرت ہے آپ کے یہاں فریج نہیں ہے ۞ دیواروں کا پلستر اُکھڑا ہوا ہے ۞ رنگ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کا گھر بھوت بنگلہ دکھائی دے رہا ہے ۞ کمرے بہت چھوٹے ہیں ۞ صوفے بہت پرانے ہیں ۞ ٹی وی کا سائز بہت چھوٹا ہے کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا، مدنی چینل دیکھنے کا لُطف تو بڑی اسکرین پر آتا ہے وہ کیوں نہیں لے لیتے ۞ ٹوائلٹ (Toilet، اِستنجاخانے) کی صفائی بھی کروائی ہے کبھی؟ میں اندر گیا تو مارے بدبو کے میرا سر پھٹا جارہا تھا ۞ آپ کے گھر میں بچوں کا شور بہت ہوتا ہے ۞ آپ بڑے کنجوس لگتے ہیں گھر میں لائٹیں ہوتے ہوئے بھی انہیں روشن نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ مختلف فرمائشیں کرنے پر بھی میزبان تکلیف میں آسکتا ہے، مثلاً ۞ کھانے میں اتنی تیز مرچ! ساتھ میں کچھ میٹھا ہی بنالیتے ۞ سادہ پانی ہی لے آئے میں تو لسّی کا شوقین ہوں ذرا ایک گلاس بنوالیجئے ۞ کھانے کے ساتھ سَلاد کھانے کا موڈ ہورہا ہے، لادیجئے۔

خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے

کھانے میں کسی قسم کا عیب نہیں لگانا چاہئے مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزید ار نہیں، کچا

www.dawateislami.net

رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ وخلافِ سنت ہے، جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور اگر ناپسند فرماتے تو چھوڑ دیتے۔

(بخاری، کتاب الاطعمة، باب ماعاب النبی ﷺ طعاماً، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۰۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی کھانے پکانے میں کبھی عیب نہ نکالا کہ نمک کم ہے یا زیادہ، جیسا بعض لوگوں کا عام طریقہ ہے کہ بغیر عیب نکالے کھانا کھاتے ہی نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو عیب نہیں لگایا جاتا

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن علی بن خلف رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یہ عمل حُسنِ ادب میں سے ہے کیونکہ جب بندہ اپنے ناپسندیدہ کھانے کو عیب لگاتا ہے تو وہ بلاشبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رِزْق ٹھکراتا ہے، اور بعض اوقات انسان اس کھانے کو بھی پسند نہیں کرتا جسے دوسرے پسند کر رہے ہوتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو عیب نہیں لگایا جاتا، ان کا تو شکر ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔

(شرح ابن بطال، کتاب الاطعمة، باب ماعاب النبی طعاما، ۹/ ۴۷۸)

اپنے گھر میں بھی کھانے میں عیب نہ نکالیں

امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں:

www.dawateislami.net

کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناوُل فرمایا ورنہ نہیں۔ اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروَّتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مُضِر (نقصان دینے والی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اِظہار کیا نہ کہ بطورِ طعن وعیب مثلاً ''اس میں مرچ زائد ہے میں اتنی مرچ کا عادی نہیں'' تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کُنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دَست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ **واللہ تعالٰی اعلم** (فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۶۵۲)

(حکایت 10)

میرا لوٹا گروی نہ ہوتا

حضرت سیِّدُنا شقیق علیہ رحمۃ اللہِ المُتین بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیارت کے لئے گیا، انہوں نے روٹی اور نمک سے ہماری میزبانی کی اور فرمایا: اگر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی

www.dawateislami.net

علیہ والہٖ وسلَّم نے ہمیں تکلُّف کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف کرتا۔ میرے دوست نے کہا: پودینہ بھی ہوتا تو زیادہ اچھا تھا۔ چنانچہ، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ باہر گئے اور اپنا لوٹا گروی رکھ کر پودینہ لے آئے۔ جب ہم کھا چکے تو میرے دوست نے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا'' یعنی تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں عطا کردہ رِزْق پر قناعت کی توفیق دی۔ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اگر تم موجود رزق پر قناعت کرتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا۔ (المستدرك،كتاب الاطعمة،كرامة الخبز...الخ،۵/ ۱۶۹،حدیث : ۷۲۲۸)

پوچھ گچھ نہ کرے

تمہاری آمدنی حرام ہے یا حلال؟ یہ کھانا یا پانی کہاں سے لائے ہو؟ جیسے سوالات نہیں کرنے چاہئیں، **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو اس کا کھانا کھائے اور پوچھ گچھ نہ کرے، اس کا پانی پیے اور پوچھ گچھ نہ کرے۔

(شعب الایمان،باب فی المطاعم والمشارب،۵/ ۶۷،حدیث:۵۸۰۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: خواہ مخواہ اس سے یہ نہ پوچھو کہ یہ کھانا یا دودھ پانی کہاں سے آیا ہے؟ تیری کمائی کیسی ہے؟ حرام ہے یا حلال؟ کہ اس میں بلاوجہ بھائی مسلمان پر بدگمانی ہے اور صاحبِ خانہ کو اِیذا رسانی۔ خیال رہے کہ مخلوط آمدنی والے

www.dawateislami.net

کے ہاں دعوت کھانا درست ہے۔ (مراۃ المناجیح،۵/۸۰)

کسی کے کھانے کے بارے میں تفتیش نہ کی جائے

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: شرعِ مطہر میں مَصلحت کی تحصیل سے مُفْسِدہ (یعنی نقصان دہ چیز) کا اِزالہ مُقَدَّم تَر ہے مثلاً مسلمان نے دعوت کی (اور) یہ اس کے مال وطعام کی تحقیقات کر رہے ہیں: کہاں سے لایا؟ کیونکر پیدا کیا؟ حلال ہے یا حرام؟ کوئی نجاست تو اس میں نہیں ملی ہے؟ کہ بیشک یہ باتیں وحشت دینے والی ہیں اور مسلمان پر بدگمانی کر کے ایسی تحقیقات میں اُسے اِیذا دینا ہے خصوصاً اگر وہ شخص شرعاً معظم ومحترم ہو، جیسے عالمِ دین یا سچا مرشد یا ماں باپ یا استاذ یا ذی عزت مسلمان سردارِ قوم تو اِس نے (تحقیقات کر کے) اور بے جا کیا، ایک تو بدگمانی دوسرے مُوحِش (یعنی وحشت میں ڈالنے والی) باتیں، تیسرے بزرگوں کا ترکِ ادب۔ اور (یہ خواہ مخواہ کا متقی بننے والا) یہ گمان نہ کرے کہ خفیہ تحقیقات کرلوں گا، حَاشَا وَکَلَّا! اگر اسے خبر پہنچی اور نہ پہنچنا تعجب ہے کہ آج کل بہت لوگ پرچہ نویس (یعنی باتیں پھیلانے والے) ہیں تو اس میں تنہا بَرُو (یعنی اکیلے میں اس سے) پوچھنے سے زیادہ رنج کی صورت ہے کَمَا هُوَ مُجَرَّبٌ مَعْلُوْمٌ (جیسا کہ تجربہ سے معلوم ہے۔ت) نہ یہ خیال کرے کہ احباب کے ساتھ ایسا برتاؤ برتوں گا، هَيْهَاتَ! اَحِبّا (دوستوں) کو رنج دینا کب روا ہے؟ اور یہ گمان کہ شاید اِیذا نہ پائے، ہم کہتے ہیں شاید اِیذا پائے، اگر ایسا ہی ''شاید'' پر عمل ہے تو اُس کے مال وطعام کی حِلّت وطہارت میں ''شاید'' پر کیوں

www.dawateislami.net

نہیں عمل کرتا۔ مَعَ ھٰذَا اگر اِیذا نہ بھی ہُوئی اور اُس نے براہِ بے تکلفی بتا دیا تو ایک مسلمان کی پردہ دَری ہوئی (یعنی عیب کھل گیا) کہ شرعاً ناجائز۔ غرض ایسے مقامات میں وَرع واحتیاط کی دو ہی صورتیں ہیں: یا تو اس طور پر بچ جائے کہ اُسے (یعنی مہمان نواز کو) اِجتناب ودامن کشی پر اِطلاع نہ ہو یا سوال وتحقیق کرے تو اُن امور میں جن کی تفتیش مُوجِبِ اِیذا نہیں ہوتی مثلاً کسی کا جوتا پہنے ہے وُضو کر کے اُس میں پاؤں رکھنا چاہتا ہے دریافت کرلے کہ پاؤں تَر ہیں یوں ہی پہن لوں وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس یا کوئی فاسِق بیباک مجاہِر مُعلِن اس درجہ وقاحت وبے حیائی کو پہنچا ہوا ہو کہ اُسے نہ بتا دینے میں باک ہو، نہ دریافت سے صدمہ گزرے، نہ اُس سے کوئی فتنہ مُتوقّع ہو نہ اظہارِ ظاہر میں پردہ دَری ہو تو عندالتحقیق اُس سے تفتیش میں بھی حرج نہیں، ورنہ ہرگز بنامِ ورع واحتیاط مسلمانوں کی نفرت ووحشت یا اُن کی رُسوائی وفضیحت یا تجسّسِ عیوب ومعصیت کا باعث نہ ہو کہ یہ سب امور ناجائز ہیں اور شکوک وشبہات میں ورع نہ برتنا ناجائز نہیں۔ عجب کہ امرِ جائز سے بچنے کے لئے چند ناروا باتوں کا ارتکاب کرے، یہ بھی شیطان کا ایک دھوکا ہے کہ اسے محتاط بننے کے پردے میں محض غیر محتاط کر دیا۔ اے عزیز! مدارات خَلْق واُلفت ومُوانست (یعنی لوگوں سے اچھی طرح پیش آنا اور اُلفت ومحبت کا برتاؤ کرنا) اہم اُمور سے ہے۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ، ۵۲۶/۴)

حلال کو حلال ہی جانو

(حکایت 11)

حضرت سیدنا امام شاذلی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہت بڑے متقی بزرگ تھے۔

www.dawateislami.net

ایک مرتبہ آپ اور آپ کے اصحاب کئی دن تک بھوکے رہے، پھر اسکندریہ کے ایک عادِل شخص نے ان کے لئے کھانا بھیجا۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے اصحاب کو وہ کھانا کھانے سے منع کر دیا اور ان حضرات نے بھوکے پیٹ رات گزاری، جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا: اس کھانے کو کھالو، آج رات مجھ سے کہا گیا: حلال کو حلال ہی جانو جب تک تمہارے دل میں کوئی خیال نہ آئے اور تم کسی مرد یا عورت سے اس کے بارے میں نہ پوچھ لو۔ (فیض القدیر، ۱/ ۳۷۳)

یہ حرام ہے

(حکایت 12)

حضرت سیدنا یاقُوت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے میرے سامنے کھانا رکھا اور اسے کھانے پر اِصرار کیا۔ میں نے اس کھانے پر ظُلمت (یعنی تاریکی) دیکھی تو کہا: ''یہ حرام ہے'' اور نہیں کھایا۔ پھر میں حضرت سیدنا مُوسٰی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: مریدین کی جہالت میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ ان کے سامنے کھانا رکھا جائے اور وہ اس کھانے پر تاریکی دیکھیں تو کہتے ہیں: ''یہ حرام ہے۔'' اے مسکین! تمہاری پرہیز گاری اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں تمہاری بدگمانی کے برابر نہیں ہے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہیں چاہتا کہ میں اس کھانے کو کھاؤں۔ (فیض القدیر، ۱/ ۳۷۳)

مُردار اونٹ

(حکایت 13)

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوطالب مکی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ میں نے

www.dawateislami.net

اپنے ایک ساتھی سے نفس کے لالچ وحرص میں مبتلا ہونے کے متعلق یہ حکایت سنی، اس نے بتایا کہ ایک بزرگ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے اپنے ایک پڑوسی سے ایک بُھنا ہوا اونٹ خریدا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کی دعوت کی۔ جب انہوں نے اپنا ہاتھ کھانے کے لئے بڑھایا اور ایک لقمہ اٹھا کر منہ میں رکھا تو فوراً ہی باہر پھینک دیا اور اس کے بعد کھانے سے الگ ہوتے ہوئے کہنے لگے کہ تم سب کھاؤ! مجھے ایک ایسی تکلیف ہے جو مجھے کھانے سے روک رہی ہے۔ ہم نے عرض کی: اگر آپ نہیں کھائیں گے تو ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم جو بہتر سمجھو، بہرحال میں نہیں کھاؤں گا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے چل دیئے اور ہم نے ان کے بغیر کھانا کھانا پسند نہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمیں اونٹ بُھوننے والے کو بلا کر اس اُونٹ کی حقیقت کے متعلق پوچھنا چاہئے، ممکن ہے ناپسندیدگی کی کوئی وجہ ہو۔ چنانچہ ہم نے بھوننے والے کو بلایا اور اس سے مسلسل اور بار بار پوچھتے رہے تو آخر اس نے اِقرار کرتے ہوئے بتایا: یہ اُونٹ مُردہ تھا اور میرا نفس اس مردہ اونٹ کو بیچ کر قیمت حاصل کرنے کے لالچ میں مبتلا ہو گیا، پس میں نے اسے بھون لیا اور اتفاق سے تم لوگوں نے اسے خرید لیا۔ یہ سن کر ہم نے وہ اونٹ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دیا۔ پھر جب میں کافی دنوں کے بعد اُس بزرگ سے ملا تو عرض کی: کس وجہ سے آپ نے اُونٹ کا گوشت کھانا چھوڑا تھا اور کیا عارضہ لاحق ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: 20 سال تک میرے نفس نے کسی کھانے کا لالچ نہ کیا، لیکن جب تم لوگوں نے کھانا

www.dawateislami.net

پیش کیا تو میرا نفس اس کھانے کی ایسی حرص میں مبتلا ہو گیا کہ اس سے پہلے کبھی اُس نے ایسا نہ کیا تھا، چنانچہ میں نے جان لیا کہ کھانے میں کچھ خرابی ہے لہٰذا میں نے نفس کی حرص کی وجہ سے کھانا چھوڑ دیا۔ (قوت القلوب، ۱ / ۱۵۳)

کھانے کی حرص سے تو یا رب! نجات دیدے
اچھا بنادے مجھ کو، اچھی صفات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) مل کر کھانے میں تکلیف نہ دیجئے

بہت مرتبہ ہمیں کوئی چیز مثلاً کھجوریں، آم، مٹھائی وغیرہ دوسروں کے ساتھ مل کر کھانے کا اتفاق ہوتا ہے، ایسے میں بعض اسلامی بھائی حرص ولالچ کی وجہ سے بڑے بڑے ہاتھ مارتے ہیں اور دوسروں کا حصہ بھی کھا جاتے ہیں، یہ سخت ناپسندیدہ، دوسروں کو اذیت پہنچانے والا انداز ہے، حضرت سیدنا جَبَلَہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ جب ہم قحط سالی کا شکار تھے تو حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن زبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ہمیں کھجوریں عنایت فرماتے تھے۔ حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما جب ہمارے پاس سے گزرتے تو ارشاد فرماتے: رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرح ملا کر کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے، ہاں اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت لے لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(بخاری، کتاب المظالم، باب اذا اذن انسان...الخ، ۲/ ۱۲۹، حدیث: ۲۴۵۵)

www.dawateislami.net

شارحِ بُخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: جب چند آدمی بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوں تو یہ سخت مَعیوب اور ناپسندیدہ ہے کہ اگر کوئی خاص چیز سب کے کھانے کے لئے آئی ہو تو کوئی شخص زیادہ مقدار میں کھائے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے مثلاً کھجوریں ہیں، سب لوگ ایک ایک کھا رہے ہوں اور کوئی شخص دو یا دو سے زائد کھا رہا ہے، یہ کھانے والے کی حرص، تنگ دلی، دون ہمتی کے ساتھ ساتھ دوسرے شرکاء کو ایذاء پہنچانا ہے اس لئے حدیث میں اس سے ممانعت فرمائی گئی اور یہاں اس حدیث میں خصوصی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبد اللّٰہ بن زبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما) نے یہ کھجوریں سب شرکاء کے لئے بھیجی تھیں صرف کھانے کے لئے اور ملکیت حضرت عبد اللّٰہ بن زبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما) کی تھی۔ دوسرے کی مِلک میں اس کی مرضی کے خلاف تصرُّف سخت معیوب ہے۔ انہوں نے اس مقصد سے بھیجا تھا کہ اسے سب لوگ بقدرِ ضرورت اور حصہ رسدی کھائیں اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ ایک شخص دونا (یعنی ڈبل) کھالے، ہاں اگر کھانا اپنی ملک ہو تو اختیار ہے آدمی جیسے چاہے کھائے۔ (نزھۃ القاری، ۳/۶۷۳)

(حکایت 14) انوکھا دسترخوان

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحسن انطاکی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الباقی کے پاس ایک بار بَہُت سے مہمان تشریف لے آئے۔ رات جب کھانے کا وَقت آیا تو روٹیاں کم تھیں، چُنانچِہ روٹیوں کے ٹکڑے کر کے دَسترخوان پر ڈال دیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھا

www.dawateislami.net

دیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں **دَستر خوان** پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھا چکے ہونگے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جُوں کے تُوں موجود تھے۔ **ایثار** کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یہی مَدَنی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تاکہ ساتھ والے اسلامی بھائی کا پیٹ بھر جائے۔ (اِتحافُ السّادَۃ المتقین، ۹/ ۷۸۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اپنی ضَرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''مدینے کی مچھلی''** میں اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد صفحہ 26 پر لکھتے ہیں: **اللہ ! اللہ !** ہمارے اَسلاف کا **جذبۂ ایثار** کس قدَر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبۂ حِرص وطَمع کہ جب کسی دعوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو ''کھاؤں کھاؤں'' کرتے کھانے پر ایسے ٹوٹ پڑیں کہ ''کھانا اور چبانا'' بھول کر ''نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا'' شروع کر دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا دوسرا اسلامی بھائی تو کھانے میں کامیاب ہو جائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حرص کی کیفیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسرے کے منہ سے نوالہ (نِ۔والہ) بھی چھین کر نگل جائیں! کاش! ہم بھی ''اِیثار'' کرنا سیکھیں۔ **سلطانِ دو جہاں** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: **''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے**

www.dawateislami.net

اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔"

(اِتحافُ السّادَة المتقين، ۹/ ۷۷۹)

ہمیں بھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر
عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) مریض کو تکلیف نہ دیجئے

بیمار کی عیادت کرنا کارِ ثواب ہے لیکن بعض اوقات عیادت کرنے والے مریض کے لئے راحت کے بجائے زحمت کا باعث بن جاتے ہیں۔ بلاضرورت مرض کی تفصیل پوچھنا، طِبّی معاملات سے لاعِلْم ہوتے ہوئے بھی اسے طرح طرح کے مشورے دینا اور دیگر فضول سوالات کرنا مریض کے لئے کوفت کا سبب بن جاتے ہیں، بہرحال عیادت کرنے میں مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر یہ محسوس ہو کہ ہماری موجودگی مریض کے لئے تکلیف کا سبب ہے تو جلد وہاں سے روانہ ہوجانا چاہیے۔ فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَفْضَلُ الْعِیَادَةِ سُرْعَةُ الْقِیَام بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی عیادة المریض، فصل فی آداب العیادة، ۶/ ۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تمام اس صورت میں ہے جب بیمار کو اس کے بیٹھنے

www.dawateislami.net

سے تکلیف ہو۔(مراۃ المناجیح،۲/۴۳۳) حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری لکھتے ہیں: جس وقت یہ گمان ہو کہ مریض اس شخص کے زیادہ بیٹھنے کو ترجیح دیتا ہے، مثلاً: وہ اس کا دوست یا کوئی بُزُرگ ہے یا وہ اس میں اپنی مصلحت سمجھتا ہے، اسی طرح کوئی اور فائدہ ہو تو اس وقت مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(مرقاة المفاتيح،كتاب الجنائز،٤/٦٠،تحت الحديث:١٥٩١)

اس حدیث پاک کے تحت حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے چار سبق آموز مختصر حکایات نقل کی ہیں، چنانچہ

(حکایت 15) (۱) انہیں مریض کی عیادت کرنا سکھا

منقول ہے کہ بعض لوگ مرض الموت میں حضرتِ سیِّدُنا سَری سقطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی عیادت کو گئے اور کافی دیر وہاں بیٹھے رہے، وہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا تھے، لوگوں نے ان سے کہا: آپ ہمارے لئے دعا فرمایئے تاکہ ہم واپس جائیں، حضرتِ سیِّدُنا سَری سقطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! انہیں مریض کی عیادت کرنا سکھا۔

(حکایت 16) (۲) دروازہ بند کردو

ایک شخص مریض کی عیادت کو گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا تو مریض نے کہا: لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے، وہ آدمی کہنے لگا، میں اٹھ کر دروازہ بند کردوں؟ مریض نے کہا: ہاں! لیکن باہر سے۔

www.dawateislami.net

(۳) تمہیں تکلیف کیا ہے؟

(حکایت 17)

ایک شخص کسی بیمار کے پاس بہت دیر بیٹھا پھر بولا کہ تمہیں تکلیف کیا ہے؟ بیمار نے کہا: تمہارے بیٹھنے کی۔

(٤) مریض کے پاس زیادہ دیر مت بیٹھو

(حکایت 18)

چند لوگ ایک مریض کے پاس آئے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے اور کہنے لگے: ہمیں وصیت کیجئے! مریض نے کہا: میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ جب تم مریض کی عیادت کرنے جاؤ تو اس کے پاس زیادہ دیر مت بیٹھو۔

(مرقاة المفاتيح،كتاب الجنائز،٤/٦٠، تحت الحديث:١٥٩١)

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے عِیادت کے 7 مَدَنی پھول

❁ مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے ❁ اگر معلوم ہے کہ عِیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا ایسی حالت میں عِیادت نہ کرے ❁ عِیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❁ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں ❁ اس کی مزاج پُرسی کرے ❁ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے ❁ فاسق کی عِیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حُقوقِ اسلام سے

www.dawateislami.net

ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے۔ (بہارِ شریعت، ۵۰۵/۳)

تو سارے مریضوں کو اللّٰہ شفا دیدے

اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے

بے وقوفوں کا عیادت کرنا

حضرتِ سیِّدُنا شعبی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: بے وقوف لوگوں کا مریض کی عیادت کرنا اس کے گھر والوں پر اس کے مرض سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے، کیونکہ وہ بے وقت آتے ہیں اور دیر تک بیٹھے رہتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، عامر بن شراحیل الشعبی، ٤/ ٣٤٨، رقم: ٥٨١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) بلا اجازت کسی کا خط دیکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلا اجازت کسی کا ایس ایم ایس (sms) پڑھ لینا، واٹس اپ (whatsapp) پیغام سن یا دیکھ لینا یا کسی کا خط یا ای میل (برقی خط)، یا ذاتی ڈائری پڑھ لینا بعضوں کے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ''مجھ سے کیا پردہ''، ''ہماری آپس میں بے تکلفی ہے''، ''ہم تو گہرے دوست ہیں'' اس قسم کے جملے بول کر دل کو منا لیا جاتا ہے، یہ ان کی غلط فہمی بھی ہوسکتی ہے کیونکہ شاید ہی کوئی ان کی اس حرکت کو گوارہ کرتا ہو، زبان سے اگرچہ وہ کچھ نہ کہے لیکن اس کا دل غالباً صدمے میں مبتلا ہوگا، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: جس نے اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا اس نے جہنم میں دیکھا۔(ابوداؤد، کتاب الوتر، باب الدعا، ۲/۱۱۱، حدیث:۱۴۸۵)

شارحِ بخاری حضرت علامہ مولانا محمود بن احمد بدرالدین عینی حنفی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ اس حدیث میں وہ خط مراد ہے جس میں کسی کا راز یا امانت موجود ہو اور صاحبِ راز اس پر کسی کے مُطّلِع ہونے کو ناپسند کرتا ہو، علمِ دین پر مشتمل کتاب یا خط مراد نہیں کیونکہ اسے دیکھنے سے منع کرنا اور چھپانا جائز نہیں ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق یہ فرمان ہر کتاب (یعنی لکھی ہوئی چیز) کو عام ہے کیونکہ چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

(شرح ابوداؤد للعینی، ۵/۴۰۰، تحت الحدیث:۱۴۵۵)

''اس نے جہنم میں دیکھا'' کے تحت علامہ ابن اثیر جزری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: یہ ایک مثال ہے یعنی جس طرح انسان آگ سے بچتا ہے اسی طرح اس فعل سے بچنا چاہیے۔ ایک قول کے مطابق اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ایسی چیز کو دیکھتا ہے جو اس پر دوزخ کی آگ لازم کرتی ہے۔ ایک اِحتمال اس معنی کا بھی ہے کہ ایسا کرنے والے کی آنکھوں کو سزا دی جائے گی کیونکہ ان کے ذریعے جرم کا اِرتکاب کیا گیا جیسا کہ اگر کسی کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کی گفتگو سنی جائے تو سننے والے کے کانوں کو سزا دی جائے گی۔ (النهاية فی غريب الحديث والاثر، ۴/۱۲۸)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان

www.dawateislami.net

عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کسی کا خط بلا جازت دیکھنے کے بارے میں کئے گئے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: بکر کو اصلاً اختیار نہیں، نہ خالد کے خطوط روکنے کا، نہ دیکھنے کا، اور وہ ضرور گنہگار رہوگا، حدیث میں ارشاد ہوا کہ جو بلا اجازت دوسرے کا خط دیکھے وہ جہنم کی آگ دیکھتا ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء، ۱۱۱/۲، حدیث: ۱۴۸۵)

(فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۷۱۳)

آنکھوں میں سرِ حشر نہ بھر جائے کہیں آگ
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش، ص۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) پڑوسی کو تکلیف نہ دیجئے

کوئی تکلیف دے تو اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کے قریب سے اُٹھا جاسکتا ہے، آئندہ اس سے ملنے سے بچا جاسکتا ہے، اس سے تعلقات ختم کئے جاسکتے ہیں لیکن اگر پڑوسی ہی تکلیف دینے پر تُل جائے تو انسان کہاں پناہ ڈھونڈے؟ کیونکہ اس کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا یا مکان بدلنا پڑے گا جو کہ بہت دشوار ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ مسلمانوں اور خاص طور پر پڑوسی کو تکلیف دینے سے بچیں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ہرگز تکلیف نہ دے۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار والضیف۔۔۔الخ، ص۴۳، حدیث: ۴۷)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اس کو تکلیف دینے کے لیے کوئی کام نہ کرے، (مزید فرماتے ہیں:) کہا جاتا ہے: ہمسایا اور ماں جایا برابر ہونے چاہئیں۔ افسوس! مسلمان یہ باتیں بھول گئے۔ قرآن کریم میں پڑوسی کے حقوق کا ذکر فرمایا، بہرحال پڑوسی کے حقوق بہت ہیں، ان کے ادا کی توفیق رب تعالیٰ سے مانگئے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۳)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: پڑوسی کی حاجت پوری کرنے کے لئے اس کی مدد کرے، اس سے برائی دور کرے، اور اس پر خصوصی عطائیں کرے، تاکہ وعید کا مستحق نہ ہو۔ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا قاضی عیاض رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: جو شریعتِ اسلامیہ کا اِلتزام کرنا چاہے اس کے لئے پڑوسی اور مہمان کا اِکرام اور ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا بھی لازم ہے۔

(مرقاة المفاتيح ، كتاب الاطعمة ، باب الضيافة ، ٨/ ٦٩ ، تحت الحديث : ٤٢٤٣)

وہ ایمان والا نہیں ہوسکتا

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کون ہے؟ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی برائیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہے۔

(بخاری،کتاب الادب،باب اثم من لایامن جارہ بوائقہ،۱۰۴/۴،حدیث:۶۰۱۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: تین بار فرمانا تاکید کے لئے ہے، ''لَا یُؤْمِنُ'' میں کمالِ ایمان کی نفی ہے، یعنی مؤمنِ کامل نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا۔ حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اس کی وضاحت پہلے ہی نہ فرمادی، بلکہ سائل کے پوچھنے پر بتایا، تاکہ سننے والوں کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے، جو بات انتظار اور پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہو وہ بہت دلنشین ہوتی ہے، اگرچہ ہر مسلمان کو اپنی شَر سے بچانا ضروری ہے مگر پڑوسی کو بچانا نہایت ہی ضروری کہ اس سے ہر وقت کام رہتا ہے، وہ ہمارے اچھے اخلاق کا زیادہ مستحق ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،۵۵۵/۶)

(حکایت 19) تم ہمارے ساتھ نہ بیٹھو

رسولِ انور، صاحبِ کوثر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم ایک غزوہ پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: آج وہ شخص ہمارے ساتھ نہ بیٹھے جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی ہو۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار کے نیچے پیشاب کیا تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: آج تم ہمارے ساتھ نہ بیٹھو۔

(المعجم الاوسط، ۴۸۱/۶،حدیث:۹۴۷۹)

www.dawateislami.net

40 گھر پڑوس میں داخل ہیں

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں نے فلاں قبیلے کے محلے میں رہائش اختیار کی ہے لیکن ان میں سے جو مجھے سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے وہ میرا سب سے زیادہ قریبی پڑوسی ہے۔ سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم کو بھیجا، وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر پُکارنے لگے: بے شک چالیس گھر پڑوس میں داخل ہیں اور جس کے شر سے اس کا پڑوسی خوفزدہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(المعجم الکبیر، ۱۹/۷۳، حدیث: ۱۴۳)

(حکایت 20)

ہمسائے کی بکری کو بھی تکلیف نہ دو

اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک دن ہمسائے کی بکری گھر میں داخل ہوگئی۔ جب اس نے روٹی اٹھائی تو میں اسکی طرف گئی اور روٹی کو اس کے جبڑے سے کھینچ لیا۔ یہ دیکھ کر حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا: تجھے اس کو تکلیف دینا اَمان نہ دے گا کیونکہ یہ بھی ہمسائے کو تکلیف دینے سے کچھ کم نہیں۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی، ص ۳۹۵، حدیث: ۲۳۹ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

پڑوسیوں کو تکلیف دینے کی مختلف صورتیں

❁اس کے دروازے کے سامنے کچرا ڈال دینا ❁اس کے دروازے کے پاس شور کرنا ❁بچوں کا (بالخصوص سونے کے اوقات میں) شور کرنا ❁وقت بے وقت کیل وغیرہ ٹھونکنا ❁دیوار میں سوراخ کرنے کے لئے ڈرل مشین چلانا ❁مصالحہ وغیرہ پیسنے کے لئے رات کے اوقات میں آواز دینے والا گرینڈر (Grinder) چلانا ❁اس کے گھر میں جھانکنا ❁ایک ہی بلڈنگ میں رہنے کی صورت میں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے زور زور سے پاؤں پٹخنا ❁اونچی آواز سے ٹیپ ریکارڈ یا ڈیک وغیرہ بجانا (چاہے نعتیں ہی کیوں نہ چلائیں اس کی آواز اپنے تک محدود رکھئے) ❁اپنے گھر کا فرش دھونے کے بعد پانی پڑوسیوں کے گھر کے سامنے چھوڑ دینا ❁ان کے بچوں کو جھاڑنا، مارنا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان تمام باتوں سے بچائے، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسئلہ : مکان خریدا اور اُس میں چمڑا پکاتا ہے یا اُس کو چمڑے کا گودام بنایا ہے جس سے پڑوسیوں کو اذیت ہوتی ہے اگر وقتی طور پر ہے یہ مصیبت برداشت کی جاسکتی ہے اور اس کا سلسلہ برابر جاری ہے تو اس کام سے وہاں روکا جائے گا۔

(بہارشریعت،۲/۸۱۴)

پڑوسی کے حقوق

حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الباری نقل کرتے ہیں: فرمانِ مصطفٰی صلَّی

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اگر وہ تم سے مدد مانگے تو اس کی مدد کرو، قرض مانگے تو قرض دو، اگر وہ محتاج ہو تو اسے کچھ دو، بیمار ہو تو عیادت کرو، مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اسے کوئی خوشی حاصل ہو تو مبارک باد دو، مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، بلا اجازت اس کے مکان سے اونچا مکان بنا کر اس کی ہوا نہ روک دو، اگر تم پھل خریدو تو تحفۃً اسے بھی دو اور اگر ایسا نہ کرو تو پھر پوشیدہ طور پر لاؤ اور تمہارے بچے انہیں لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج پہنچے گا۔ اپنی ہانڈی کے دھوئیں سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ مگر یہ کہ اسے بھی کچھ نہ کچھ بھجوادو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! پڑوسی کا حق وہی شخص ادا کرسکتا ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے۔ (مرقات، ۶۹/۸، تحت الحدیث: ۴۲۴۳)

پڑوسیوں کی خاطر شوربہ زیادہ پکالو

حدیث پاک میں پڑوسیوں سے خیرخواہی کرنے کی ترغیب آئی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذَرّ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذَر! جب شوربہ پکاؤ تو اس کا پانی زیادہ کرو! اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب الوصية بالجار...الخ، ص ۱۴۱۳، حدیث: ۲۶۲۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے

www.dawateislami.net

ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ معمولی سالن بھی پڑوسیوں کو بھیجتے رہنا چاہیے، کیونکہ سرکار (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے یہاں شوربہ فرمایا گوشت کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ دوسرے یہ کہ ہر پڑوسی کو ہدیہ دینا چاہیے، قریب ہو یا دور، اگرچہ قریب کا حق زیادہ ہے۔ تیسرے یہ کہ ہمیشہ لذت پر اُلفت اور محبت کو ترجیح دینا چاہیے، کیونکہ جب شوربے میں فقط پانی پڑے گا تو مزہ کم ہوجائے گا، لیکن اس کے ذریعہ پڑوسیوں سے تعلقات زیادہ ہوجائیں گے، اسی لیے ''مَاءَهَا'' فرمایا، یعنی صرف پانی ہی بڑھادو! اگرچہ گھی اور مصالحہ نہ بڑھا سکو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱۲۱/۳)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرَّءُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اس حدیث کے تحت نقل فرماتے ہیں: اس حدیث میں فقراء اور پڑوسیوں پر وسعت کرنے کی خاطر کھانے کا شوربہ بڑھا لینے کا اِستحباب موجود ہے، شوربہ میں گوشت والی قوت موجود ہوتی ہے کیونکہ شوربہ میں گوشت کو جوش دینے سے اس کی خاصیت شوربے میں آجاتی ہے۔ اس حدیث میں پکے ہوئے گوشت کے بُھنے ہوئے گوشت سے افضل ہونے کا بھی ثبوت موجود ہے کہ پکا ہونے کی صورت میں سب کو فائدہ ہوگا، کیونکہ گھر والے اور پڑوسی سب کھاسکیں گے، پھر یہ کہ اس میں ثَرید بھی بنائی جاسکے گی جو کہ سب سے افضل کھانا ہے، مزید اس حدیث میں پڑوسی پر احسان کرنے اور اپنے کھانے میں سے کچھ پڑوسیوں کے لئے الگ کرنے کا بھی اِستحباب موجود ہے۔

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/ ۵۱۰، تحت الحدیث: ۷۴۱)

www.dawateislami.net

پڑوسیوں کے لئے بھی گوشت خریدتے تھے

(حکایت 21)

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ مَہْدی بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم نے ہمیشہ صوفی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبداللہ محمد عَرَبی فِشْتالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کے پڑوسیوں سے اُن کی تعریفیں ہی سنی ہیں، آپ کے پڑوسی بہت اچھے الفاظ سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ پڑوسیوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ جب بھی گھر والوں کے لئے گوشت خریدتے تو پڑوسیوں کے لئے بھی خریدتے اور فرماتے تھے: میں اکیلا گوشت پکا کر اپنے پڑوسیوں کو محروم نہیں چھوڑ سکتا۔

(الابریز، مقدمة المؤلف، الفصل الاول، ۱/ ۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) تکلیف دینے والا مذاق نہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی ڈور بیل (Door Bell) بجا کر بھاگ جانا، سونے والوں کی چارپائی دوسری جگہ رکھ دینا، کسی کو کمرے یا باتھ روم میں بند کردینا، بہروپ دھار کر یا ڈراؤنی شکل بنا کر کسی کو ڈرانا، واش روم کا پانی بند کردینا، دوستوں کی مَنڈلیوں میں، رشتے داروں کے جھرمٹ میں کسی کا مذاق اُڑا کر، اس پر فقرے کس کر، کسی کے سر پر اچانک چَپت لگا کر، یا بیٹھنے والے کے نیچے سے کرسی کھینچ کر اس پر ہنسنے بلکہ قہقہے لگانے کو زِندہ دِلی قرار دیا جاتا ہے، لیکن اس طرف کسی کا مشکل ہی دھیان جاتا ہے کہ جس کا مذاق اُڑایا گیا اس کے دل پر کیا گزر

www.dawateislami.net

رہی ہے بلکہ اگر کوئی ہمت کر کے اپنا صدمہ بیان کر دے تو اُسے بُرا بھلا کہا جاتا ہے کہ ''ہماری اتنی سی بات بھی تم سے برداشت نہیں ہوئی !'' **یاد رکھئے!** کسی مسلمان کو مذاق میں بھی تکلیف پہنچانے سے منع کیا گیا ہے چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَ لَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑا کرو، نہ اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ ہی اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کی خلاف ورزی کرو۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی المراء، ۳/۴۰۰، حدیث: ۲۰۰۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: آپس کا مذاق جس سے ہر ایک کا دل خوش ہو یہ چند شرطوں سے جائز ہے جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے مگر کسی کا مذاق اُڑانا جس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچے بہر حال حرام ہے وہ ہی یہاں مراد ہے کیونکہ مسلمان کو اِیذاء دینا حرام ہے۔ ''نہ ایسا وعدہ کرو جس کی خلاف ورزی کرو'' کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: یہاں وعدے سے وہ وعدہ مراد ہے جو جائز ہو، بعض فقہاء کے نزدیک ایسا وعدہ پورا کرنا واجب ہے، اکثر کے ہاں مستحب ہے اگر وعدہ کے وقت اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہہ دیا جائے تو سب کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۰۱)

www.dawateislami.net

مزاح اور سُخرِیہ میں فرق

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: ایسی بات جس سے اپنا اور سننے والے کا دل خوش ہو جائے مِزاح ہے اور جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے جیسے کسی کا مذاق اڑانا سُخرِیَّہ ہے۔ مِزاح اچھی چیز ہے، سُخرِیَّہ بری بات ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۹۳)

لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کا انجام

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشُبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنت کا دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا: آؤ! قریب آؤ، جب وہ آئے گا دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا یہاں تک کہ جب اس کے لئے پھر دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا: آؤ! آؤ! قریب آؤ! تو وہ نا اُمیدی اور مایوسی کے مارے نہیں آئیگا۔

(شعب الایمان، ۵/ ۳۱۰، حدیث: ۶۷۵۷)

مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی لیلی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کا بیان ہے کہ وہ حضرات **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر میں تھے، اس دوران ان میں سے ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سو گئے تو ایک دوسرے صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان کے پاس رکھی اپنی ایک رسی لینے گئے، جس سے

www.dawateislami.net

وہ گھبرا گئے (یعنی اس سونے والے کے پاس رسی تھی یا اس جانے والے کے پاس تھی اس نے یہ رسی سانپ کی طرح اس پر ڈالی وہ سونے والے اسے سانپ سمجھ کر ڈر گئے اور لوگ ہنس پڑے[1]) تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یاخذ الشیء من مزاح، ٤/ ٣٩١، حدیث: ٥٠٠٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سنا تو یہ فرمایا، اس فرمان عالی کا مقصد یہ ہے کہ ہنسی مذاق میں کسی کو ڈرانا جائز نہیں کہ کبھی اس سے ڈرنے والا مر جاتا ہے یا بیمار پڑ جاتا ہے، خوش طبعی وہ چاہیے جس سے سب کا دل خوش ہو جائے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی دل لگی ہنسی کسی سے کرنی جس سے اس کو تکلیف پہنچے مثلاً کسی کو بے وقوف بنانا، اس کے چپت لگانا وغیرہ حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٥/ ٢٧٠)

بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو
اور تمسخر بھی اُڑانا چھوڑ دو

اپریل فُول

اپریل فُول دوسروں کے ساتھ عملی مذاق کرنے اور بے وقوف بنانے کا نام

مدینہ

[1] : مراٰۃ، ٥/ ٢٧٠

www.dawateislami.net

ہے۔اسکا خاص دن یکم اپریل (First April) ہے۔مغربی ممالک میں یکم اپریل کو مذاق کا دن قرار دیا جاتا ہے اور جھوٹے مذاق کا سہارا لے کر لوگوں کو بیوقوف بنایا جاتا ہے، یہ فضول اور فُول (Fool) رَسْم مسلم معاشرے میں بھی جڑیں پکڑ چکی ہے اور مسلمان اپنے ہی اسلامی بھائیوں کو فُول (یعنی بے وقوف) بنا کر خوش ہوتے ہیں۔ اپریل فول میں آدمی کو پریشان کُن جھوٹی خبر دے دی جاتی ہے پھر جب اس پر حقیقت کھلتی ہے تو اسے ''اپریل فول، اپریل فول'' کہہ کر اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے، مثلاً ٹیلی فون پر یہ بتایا جاتا ہے کہ ❁ آپ کا جوان بیٹا فلاں جگہ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے شدید زخمی ہے اور اسے فلاں ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے یا ❁ آپ کا فلاں رشتہ دار انتقال کر گیا ہے ❁ آپ کی دکان میں آگ لگ گئی ہے ❁ آپ کی دکان میں چوری ہوگئی ہے ❁ آپ کے پلاٹ پر قبضہ ہوگیا ہے ❁ آپ کی گاڑی چوری ہوگئی ہے ❁ آپ کے بیٹے کو تاوان کے لئے اغوا کرلیا گیا ہے ❁ آپ کا دیا ہوا چیک باؤنس ہوگیا ہے اور پولیس آپ کو گرفتار کرنے کے لئے ڈھونڈ رہی ہے۔

ہر سال اپریل فُول کے بارے میں خبریں منظرِ عام پر آتی ہیں، افسوس کہ جھوٹ بول کر، اپنے مسلمان بھائیوں کو پریشان کر کے ان کی ہنسی اُڑانے کو تفریح کا نام دیا جاتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

غلط خبر نے جان لے لی

رِینالہ خُورْد (پنجاب، پاکستان) کے 70 سالہ رہائشی شخص کو خبر ملی کہ اس کے بھائی کا اوکاڑہ میں ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں انتقال ہوگیا ہے، وہ اوکاڑہ اسپتال آرہا تھا کہ تحصیل روڈ پر گر پڑا اور دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، بعد میں پتہ چلا کہ کسی منچلے نے اپریل فول کا مذاق کیا تھا۔ (اردو پوائنٹ، یکم اپریل 2008)

اپریل فُول کا دھوکا

یکم اپریل 2012ء کی بات ہے ہند کے ایک شہر ناگپور (تاجپور) میں ایک شخص کرائے کے مکان میں رہتا تھا، وہ اور اس کے اہل خانہ گھر سے باہر نکلے ہوئے تھے کہ ان کے ایک پڑوسی نے موبائل پر خبر دی کہ تمہارے گھر میں آگ لگ گئی ہے لیکن انہوں نے اسے اپریل فول سمجھا اور کہا: لگنے دو۔ دھیرے دھیرے آگ پورے مکان میں پھیل گئی۔ آس پاس کے لوگوں نے فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ پر قابو پالیا لیکن اس وقت تک اپریل فول اپنا اثر دکھا چکا تھا۔ (''دی سنڈے انڈین'' ویب سائٹ)

اپریل فول کیسے شروع ہوا؟

اپریل فول کیا ہے؟ اس کے بارے میں بہت کم لوگ جاننے کی کوشش کرتے ہیں البتہ دیگر خُرافات کی طرح اس کو بھی بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے، اپریل فول کے آغاز کے بارے میں ایک تحقیق یہ ہے کہ جب عیسائی اَفواج نے اسپین کو فتح کیا تو اس وقت اسپین کی زمین پر مسلمانوں کا اتنا خون بہایا گیا کہ فاتح فوج کے

www.dawateislami.net

گھوڑے جب گلیوں سے گزرتے تھے تو ان کی ٹانگیں مسلمانوں کے خون میں ڈوبی ہوتی تھیں جب قابض افواج کو یقین ہوگیا کہ اب اسپین میں کوئی بھی مسلمان زندہ نہیں بچا ہے تو انہوں نے گرفتار مسلمان حکمران کو یہ موقع دیا کہ وہ اپنے خاندان کیساتھ واپس مراکش چلا جائے جہاں سے اسکے آباؤ اجداد آئے تھے، قابض افواج غرناطہ سے کوئی بیس کلومیٹر دور ایک پہاڑی پر اسے چھوڑ کر واپس چلی گئیں۔ جب عیسائی افواج مسلمان حکمرانوں کو اپنے ملک سے نکال چکیں تو حکومتی جاسوس گلی گلی گھومتے رہے کہ کوئی مسلمان نظر آئے تو اسے شہید کر دیا جائے، جو مسلمان زندہ بچ گئے وہ اپنے علاقے چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا بسے اور اپنی شناخت پوشیدہ کر لی، اب بظاہر اسپین میں کوئی مسلمان نظر نہیں آ رہا تھا مگر اب بھی عیسائیوں کو یقین تھا کہ سارے مسلمان قتل نہیں ہوئے کچھ چھپ کر اور اپنی شناخت چھپا کر زندہ ہیں اب مسلمانوں کو باہر نکالنے کی ترکیبیں سوچی جانے لگیں اور پھر ایک منصوبہ بنایا گیا۔ پورے ملک میں اعلان ہوا کہ یکم اپریل کو تمام مسلمان غرناطہ میں اکٹھے ہو جائیں تا کہ جس ملک میں جانا چاہیں جا سکیں۔ اب چونکہ ملک میں امن قائم ہو چکا تھا اس لئے مسلمانوں کو خود ظاہر ہونے میں کوئی خوف محسوس نہ ہوا، مارچ کے پورے مہینے اعلانات ہوتے رہے، اَلْحَمراء کے نزدیک بڑے بڑے میدانوں میں خیمے نصب کر دیے گئے، جہاز آ کر بندرگاہ پر لنگر انداز ہوتے رہے، مسلمانوں کو ہر طریقے سے یقین دلایا گیا کہ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ جب مسلمانوں کو یقین ہوگیا کہ اب

www.dawateislami.net

ہمارے ساتھ کچھ نہیں ہوگا تو وہ سب غرناطہ میں اکٹھے ہونا شروع ہوگئے۔اس طرح حکومت نے تمام مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرلیا اور انکی بڑی خاطر مدارت کی۔یہ یکم اپریل کا دن تھا جب تمام مسلمانوں کو بحری جہاز میں بٹھایا گیا مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑتے ہوئے تکلیف ہورہی تھی مگر اطمینان تھا کہ چلو جان تو بچ جائے گی۔دوسری طرف حکمران اپنے محلات میں جشن منانے لگے، جرنیلوں نے مسلمانوں کو الوداع کیا اور جہاز وہاں سے چل دیئے،ان مسلمانوں میں بوڑھے، جوان،خواتین، بچے اور کئی ایک مریض بھی تھے جب جہاز گہرے سمندر میں پہنچے تو منصوبہ بندی کے تحت انہیں گہرے پانی میں ڈبو دیا گیا اور یوں وہ تمام مسلمان سمندر میں ڈوب گئے۔اس کے بعد اسپین میں خوب جشن منایا گیا کہ ہم نے کس طرح اپنے دشمنوں کو بیوقوف (Fool) بنایا۔

فرسٹ ائیر فول

کالج میں پہلے دن داخل ہونے والے طلبہ کو بھی مختلف انداز سے فرسٹ ائیر فول (First year fool) بنایا جاتا ہے،کبھی ان سے اُوٹ پٹانگ سوالات پوچھے جاتے ہیں،کبھی غلط کلاس روم میں گھسا دیا جاتا ہے،کبھی ان کی پُشت پر فرسٹ ائیر فول کا کارڈ یا اسٹیکر چِپکا دیا جاتا ہے کبھی ان کے کپڑوں کو پین کی سیاہی سے رنگ دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کرنے والوں کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(10) نام بگاڑنا

اصل نام پکارنے کے بجائے نامناسب ناموں مثلاً لمبو! کالُو! موٹُو! وغیرہ کہہ کر بلانا بھی سامنے والے کو تکلیف دے سکتا ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو، اُسے ایذاء پہنچے، شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی ہو، فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاویٰ رضویہ ۲۳/ ۲۰۴) لہٰذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عُمُوماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ (پ۲۶، الحجرات: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔

www.dawateislami.net

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سُور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عَتِیق (جہنم سے آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (حق اور باطل میں فرق کرنے والا) اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتُراب (مٹی والا) اور حضرت خالد کا سَیفُ اللّٰہ (اللّٰہ کی تلوار) رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم اور جو اَلقاب بمنزلہِ عَلَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہوگئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کمزور نگاہ والا)، اَعْرَج (لنگڑا)۔ (''کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا'' کے تحت صدرالافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو! کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔

(خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، زیرِ آیت:۱۱)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن سَعْد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ و سَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت

www.dawateislami.net

کرتے ہیں۔(جمع الجوامع،۲۳/۷،حدیث:۲۰۶۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا! وغیرہ سے۔

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف المیم، ٤١٦/٢)

کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حُکم

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے **سوال** ہوا: جو شخص کسی عالِم کی نسبت یا کسی دوسرے کی لفظ مَردُود کہے یا یوں کہے کہ وہ ''بیوقوف'' ہے، کچھ نہیں جانتا اور ''اُلّو'' ہے، تو اس شخص کی نسبت شَرع شریف کیا حُکم دے گی؟ **اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے **جواب** دیا: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق اِیذا دینا ہے اور مسلمان کی ناحق اِیذا شرعاً حرام۔ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بِسَنَدٍ حَسَنٍ جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔(المعجم الاوسط،۳۸۶/۲،حدیث:۳۶۰۷) پھر علمائے دین متین کی شان تو نہایت اَرفع واعلیٰ ہے ان کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا: ثَلٰثَۃٌ لَایَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّامُنَافِقٌ ذُوالشَّیْبَۃِ فِی الْاِسْلَامِ وَذُوالْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبُوالشَّیْخِ فِی التَّوْبِیْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہ رضی

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی عنہم عَنِ النَّبِی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ یعنی سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ﴿ایک﴾ اسلام میں بُڑھاپے والا ﴿دوسرا﴾ عالم ﴿تیسرا﴾ بادشاہِ اسلام عادِل۔ (المعجم الکبیر، ٨/٢٠٢، حدیث:٧٨١٩) ایسا شخص شرعاً لائق تعزیر ہے۔ وَاللہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَم (فتاوٰی رضویہ، ١٣/ ٦٤٤)

محبت بھرے نام سے پُکارا

بَسا اوقات ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کے ناموں کو مختصر یا تصغیر کرکے محبت بھرے انداز سے پکارتے، اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

❁ حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **یا عُثَیْم** (مسند احمد، ١٠/١٠١، حدیث:٢٦١٩٠) ❁ حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **یَا اُنَیس** (مسلم، ص١٢٦٤، حدیث:٢٣٠٩) اور **یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ** (اے دو کانوں والے) (ترمذی، ٣/٣٩٩، حدیث:١٩٩٨) ❁ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **یَا جُوَیْبِر** (جمع الجوامع، ١٤/٢٠٨، حدیث:١٠١٨٩) اور **یَا جُبَیر** (جمع الجوامع، ١٤/٢٠٩، حدیث:١٠٢٠٠) ❁ حضرتِ سیِّدُنا مقدام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو **یَا قُدَیم** (ابو داؤد، ٣/١٨٣، حدیث:٢٩٣٣) ❁ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو **یا عائِش** (بخاری، ٢/٥٥١، حدیث:٣٧٦٨) اور **شُقَیْرَاء** (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع، ٣/١٣٥،

www.dawateislami.net

حدیث:٧٨٢٣) اور **حُمَیْرَاء**(سُرخ رنگ والی)(الطبقات الکبری لابن سعد، ٦٤/٨، رقم:٤١٢٨) اور یا **عُوَیْش!** (جمع الجوامع،٤٤٥/٥،حدیث:١٦٣٨٠) ۞ حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو یا **زُوَیْنَب**(جمع الجوامع،٤٨٩/٥، حدیث:١٦٨٣٥) کہہ کر پُکارا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس انداز میں پکارنے سے ان صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات علیہم الرضوان کا دل خوش ہوتا تھا لیکن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے انداز پر ہم اپنے آپ کو قیاس نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ہمیں اس سلسلے میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند نہ ہو مگر وہ ادب و مروّت کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو اور بسا اوقات ہمارا انداز دل آزاری کا بھی سبب بن سکتا ہے لہٰذا احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

جب ''گلہری'' بڑی ہوئی

ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد ایک اور مَدَنی مُنّی آسیہ عطاریہ سے نوازا تو دل کی کلی کِھل اٹھی، وہ مدنی منی جب مسکراتی تو گِلہری جیسی دکھائی پڑتی، ہم نے پیار سے اسے گلہری کہنا شروع کر دیا وہ بھی گلہری کے نام پر متوجہ ہوجاتی کہ مجھے آواز دی گئی ہے، جب اسے دارُالمدینہ میں داخل کروایا تو اصل نام آسیہ سے پکارنا شروع کر دیا۔ اب وہ کلاس 3 میں ہے، لیکن اب کبھی اسے (آزمائشی طور پر) گلہری کہا جائے تو وہ بُرا مناتی ہے اور

www.dawateislami.net

اصل نام سے پکارنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) راستوں کو تنگ کر دینا

دکان کا سامان فٹ پاتھ پر رکھ کر راہ گیروں کا راستہ بند کر دینا، گھر کے آگے چبوترہ یا گٹر یا پودوں کی کیاری بنا کر گلی تنگ کر دینا، دیگیں پکانے کے لئے گڑھے کھودنا، گلی میں غلط پارکنگ کر کے دیگر گاڑی والوں کو پریشان کرنا ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں، حضرت سیدنا سَہْل بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے، میرے والدِ گرامی فرماتے ہیں کہ ہم پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ جہاد میں گئے تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور راستہ روک لیا۔ اس پر **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ یہ اِعلان کرے: بے شک جو منزلیں تنگ کرے یا راستہ روکے تو اس کا کچھ جہاد نہیں۔

(ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب ما یؤمر...الخ، ۵۸/۳، حدیث: ۲۶۲۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان (راستہ روک لیا) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس طرح کہ بعض لوگوں نے راستہ پر اپنا سامان رکھ دیا جس سے راستہ بند ہو گیا اور گزرنے والوں کو تکلیف ہونے لگی اور بعض نے ضرورت سے زیادہ منزل پر جگہ گھیر لی جس سے ساتھیوں پر تنگی ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ ہر وقت سفر و حضر میں ہر مسلمان کو اپنے ساتھیوں کے آرام کا خیال رکھنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

(اس کا کچھ جہاد نہیں) کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: یعنی اس جہاد کا پورا ثواب نہ ملے گا۔ بعض لوگ مسجد میں گزرگاہ پر نماز شروع کر دیتے ہیں جس سے آنے جانے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے، بعض حضرات صف میں زیادہ جگہ گھیر کر بیٹھتے ہیں انہیں اس حدیث سے سبق لینا چاہیے، مسلمانوں کو تکلیف سے بچانا عبادت کا مغز ہے۔

(مراۃ المناجیح، ۵/۴۹۸)

بند نالیاں کھولنے کے لئے پتھر اکھڑوا دیئے

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مکّۂ مکرّمہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا تشریف لائے تو اہلِ مکہ نے آپ سے فریاد کی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے گھروں کی نالیوں کو بند کر دیا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اس پتھر کو اُکھاڑو! انہوں نے اکھاڑ دیا۔ پھر فرمایا: اسے بھی اُکھاڑو! انہوں نے اکھاڑ دیا۔ آپ فرماتے رہے وہ اکھاڑتے رہے یہاں تک کہ کئی پتھر اُکھاڑ ڈالے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، جزء ۱۲، ۶/ ۲۹۶، رقم: ۳۶۰۱۲ ملخصاً)

مسلماں رات بھر سوئیں عمر فاروق پہرا دیں
رعایہ کے نگہباں حضرت فاروقِ اعظم ہیں

(دیوانِ سالک، ص ۲۸)

www.dawateislami.net

حقوقِ عامہ کا اِحساس

حقوقِ عامہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، ہمارے اَسلاف اس بارے میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس (حصولِ علم کے لئے) کئی سال تک آتا جاتا رہا، اس کے بعد آپ نے اس سے اِعراض (یعنی پہلو تہی، بے توجّہی) فرما کر کلام کرنا ترک کر دیا۔ وہ آپ سے مسلسل اس تبدیلی کا سبب پوچھتا لیکن آپ جواب نہ دیتے، آخر کار آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے سڑک کی جانب سے اپنی دیوار کو لیپا ہے اور سڑک کے کنارے سے قدِ آدم کے برابر مٹی لی ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی عام گزرگاہ ہے اس لئے تم عِلْم منتقل کئے جانے کے قابل نہیں ہو۔ (احیاء علوم الدین، ٩٦/٥)

مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ

حضرتِ سیدنا ابو بَرْزَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ!** مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے کہ میں اس سے نفع پاؤں تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْن یعنی مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ٣٦٢/١، حدیث: ١٩٠٦)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا عبد المصطفٰی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

القوی اس حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: ہر وہ تکلیف دہ چیز مثلاً کانٹا، شیشہ، ٹھوکر کی چیزیں جس سے چلنے والوں کو ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کو راستوں سے ہٹا دینا بہت معمولی کام ہے لیکن یہ عمل **اللہ** تعالٰی کو اِس قدر پسند ہے کہ وہ اس کی جزا میں اپنے فضل و کرم سے جنت عطا فرما دیتا ہے۔ آج کل کے مسلمان اس عملِ صالح کی عظمت اور اِس کے اجر و ثواب سے بالکل ہی غافل ہیں بلکہ اُلٹے راستوں میں تکلیف کی چیزیں ڈال دیا کرتے ہیں۔ مثلاً عام طور پر لوگ کیلا کھا کر اُس کا چھلکا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پھینک دیا کرتے ہیں۔ گاڑی آنے پر مسافر بدحواس ہو کر ٹرین میں چڑھنے کے لئے دوڑتے اور کیلے کے چھلکوں پر پاؤں پڑ جانے سے پھسل کر گر جاتے ہیں اور بعض شدید زخمی ہو جاتے ہیں، اسی طرح ہڈیاں اور شیشے کے ٹکڑے عام طور پر لوگ راستوں میں ڈال دیا کرتے ہیں۔ اِن حرکتوں سے مسلمان کو بچنا چاہیے بلکہ راستوں میں کوئی تکلیف دہ چیز اگر نظر پڑ جائے تو اس کو راستوں سے ہٹا دینا چاہیے اِن شاء اللہ تعالٰی اگر یہ عمل مقبول ہو گیا تو جنت ملے گی۔ واللہ تعالٰی اَعْلَم (بہشت کی کنجیاں، ص۲۰۹)

عام راستے کی طرف بیت الخلا یا پرنالہ بنانا

بہارِ شریعت میں ہے: عام راستے کی طرف بیت الخلاء یا پرنالہ یا برج یا شہتیر یا دکان وغیرہ نکالنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے عوام کو کوئی ضَرر نہ ہو اور گزرنے والوں میں سے کوئی مانع نہ ہو اور اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی معترِض ہو تو ناجائز

www.dawateislami.net

ہے۔(بہارشریعت، ۸۷۱/۳بحوالہ ردالمحتار،کتاب الدّیات،باب مایحدثہ الرجل ...إلخ، ۲٦٥/۱۰)

راستے پر خرید وفروخت کرنے کے تین مسائل

صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: جو شخص راستہ پر خرید وفروخت کرتا ہے اگر راستہ کُشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے سے راہ گیروں پر تنگی نہیں ہوتی تو حرج نہیں اور اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوجائے تو اُس سے سودا خریدنا نہ چاہیے کہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب کوئی خریدے گا نہیں تو وہ بیٹھے گا کیوں!(الفتاوی الھندیۃ،کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروھۃ ...إلخ،۲۱۰/۳) (بہارشریعت،۷۲٦/۲)

مسئلہ:عام راستہ پر خرید وفروخت کے لیے بیٹھنا جائز ہے جبکہ کسی کے لیے تکلیف دہ نہ ہو اور اگر کسی کو تکلیف دے تو وہ ناجائز ہے۔(ردالمحتار،کتاب الدّیات،باب مایحدثہ الرجل ...إلخ، ۲٦۷/۱۰)(بہارشریعت، ۸۷۱/۳)**مسئلہ**: شارع عام کے کنارے بیٹھ کر خرید وفروخت اگر کسی چیز کو ضَرر نہ دے اور حکومت کی اجازت سے ہو تو جائز ہے اور اگر مُضِر ہو تو ناجائز ہے۔(ردالمحتار،کتاب الدّیات،باب مایحدثہ الرجل...إلخ، ۲٦۷/۱۰)(بہارشریعت،۸۷۷/۳)

راستہ پر کسی کو تکلیف نہ دو!

سرکارِ مدینہ،سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

www.dawateislami.net

الرِّضوان سے ارشاد فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے بچو! لوگوں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہم کو وہاں بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں، ہم وہاں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر بغیر بیٹھے نہ مانو تو راستہ کو اس کا حق دو! انہوں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! راستہ کا کیا حق ہے؟ فرمایا: نگاہ نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیز ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھائیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا۔

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، ٤/ ١٦٥، حدیث: ٦٢٢٩)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: راستہ سے عورتیں بچے گزرتے رہتے ہیں، نیز وہاں سے لوگوں کے مال سواریاں گزرتی ہیں، اس لئے وہاں بیٹھنا خطرناک بدنظری کا اندیشہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں: راستوں پر بیٹھ کر یہ پانچ نیکیاں یا ان میں سے جس قدر بن پڑیں کیا کرو! نگاہیں نیچی رکھوتا کہ اجنبی عورتوں پر نہ پڑیں، راستہ سے کانٹا، اینٹ، پتھر الگ کر دیا کروتا کہ کسی راہ گیر کو نہ چبھے نہ ٹھوکر لگے، جو راستہ گزرنے والا تمہیں سلام کرتا ہوا گزرے اس کا جواب دو، اگر تم راستہ میں کسی کو کوئی برا کام کرتے دیکھو تو اس سے روکو، اس کی عوض اسے اچھے کام کرنے کا مشورہ دو، اس صورت میں تمہارا وہاں بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیمیا پیتل، تانبہ کو سونا کر دیتی ہے، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی تعلیم گناہوں کو ثواب بنا دیتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ٦/ ٣٢٢)

www.dawateislami.net

کھیتی کے مالک کی شکایت

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر شکایت کی: میں نے کھیتی کاشت کی تھی کہ اہلِ شام کا لشکر وہاں سے گزرا اور اِسے خراب کردیا۔ آپ نے اس کے بدلے اُسے دس ہزار دِرْہم دیئے۔

(سیرت ابن جوزی، ص۹۷)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اسی نوعیت کی ایک حکایت کے بعد لکھتے ہیں: اُن لوگوں کو دَرْس حاصِل کرنا چاہئے جو لوگوں کی دیواروں اور سیڑھیوں کے کونوں وغیرہ کو پیک (یعنی پان کے رنگین تھوک) کی پچکاریوں سے بدنُما کردیتے ہیں، اِسی طرح بغیر اِجازتِ مالِک مکانوں اور دُکانوں کی دیواروں اور دروازوں نیز سائن بورڈز اور گاڑیوں، بسوں وغیرہ کے باہَر یا اندر اِسٹیکرز اور پوسٹر لگانے والے، دیواروں پر مالِک کی اِجازت کے بغیر ''چاکنگ'' کرنے والے بھی دَرْس حاصِل کریں کہ اس طرح کرنے سے لوگوں کے حُقُوق پامال ہوتے ہیں۔ بے شک **حُقُوقُ اللّٰہ** ہی عظیم تر ہیں مگر توبہ کے تعلُّق سے **حُقُوقُ الْعِباد** کا مُعامَلہ **حُقُوقُ اللّٰہ** سے سَخْت تر ہے، دنیا میں جس کسی کا حق ضائع کیا ہوا گر اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب دنیا ہی میں نہ بنی ہو گی تو قِیامت کے روز اُس صاحِبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق ادا نہ ہوا تو اُس کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ مَثَلاً جس نے بلاعُذرِ شَرْعی کسی کو جھاڑا ہوگا، گُھور کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہوگا، دل دُکھایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کے پیسے دبا

www.dawateislami.net

لئے ہوں گے، پِیک، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہوگی، کسی کی دکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہوگا، کسی کی عمارت سے قریب غیر واجِبی طور پر زبردستی اپنی عمارت بنا کر اُس کی ہوا اور روشنی میں رُکاوٹ کھڑی کی ہوگی، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے ڈینٹ ڈال کر یا خَراش لگا کر راہِ فرار اِختیار کی ہوگی، یا بھاگ نہ سکنے کی صورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زَبانی یا رُعب داب سے اُسی کو مُجرِم باور کرا کر اُس کی حق تلفی کی ہوگی، عیدِ قرباں وغیرہ کے موقع پر صاحِبِ مکان کی رِضامندی کے بغیر اُس کے گھر کے آگے جانور باندھ کر یا ذَبح کر کے اُس کی دیوار یا گھر سے نکلنے کا رَستہ گوبر، خون اور کیچڑ وغیرہ سے آلودہ کر کے اُس کیلئے اِیذا کا سامان کیا ہوگا، کسی کے مکان یا دکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کُن گند کچرا پھینکا ہوگا، اَلْغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچہ نَمازیں، حج، عمرے، خیراتیں اور بڑی بڑی نیکیاں لیکر گیا ہوگا، مگر بروزِ قِیامت اُس کی عِبادتیں وہ لوگ لے جائیں گے جن کو ناحق نقصان پہنچایا ہوگا یا بلا اِجازتِ شَرْعی کسی طرح سے ان کی دل آزاری کا باعث بنا ہوگا۔ نیکیاں دینے کے باوُجُود حُقُوق باقی رہنے کی صورت میں اُن کے گناہ اِس ''نیک نَمازی'' کے سر تھوپ دیئے جائیں گے اور یوں دوسروں کی حق تلفی کرنے کے سبب حاجی، نَمازی، روزہ دار اور تہجُّد گزار ہونے کے باوُجُود وہ جہنَّم میں جا پڑے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی۔ (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے چاہے گا محض اپنے

www.dawateislami.net

فضل وکرم سے صُلح کرائے گا۔مزید تفصیلات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ رسالہ'' **ظُلم کا اَنجام** ''مُلاحظہ فرمالیجئے۔

(ماخوذ از''اشکوں کی برسات''،ص۱۶)

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پر اتنا بوجھ بھاری واہ واہ (حدائقِ بخشش،ص۱۳۴)

رَسی کھلوادی

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ ۱۲ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۰ھ کو اپنے بڑے شہزادے الحاج ابواُسید **عبید رضا** عطاری المدنی مدظلہ العالی کے یہاں قیام پذیر تھے، اونٹ کی قربانی ہونے کا وقت قریب تھا،کسی نے باہر گلی میں آنے جانے کی دشواری کے باعث **رسی** سے گلی کا راستہ کچھ دیر کے لیے روک دیا۔**امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے فوراً ''مدنی پیڈ'' پر کچھ یوں تحریر فرمایا:''راستہ بند کردیا گیا ہے، حقوقِ عامہ کا لحاظ رہے اس لئے **رسی** کھلوادی جائے۔'' تحریر نیچے موجود متعلقہ اسلامی بھائیوں تک پہنچادی گئی اور یوں فوری طور پر راستہ کھلوادیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) ورثاء کو تکلیف نہ دیجئے

اپنا سارا مال کسی ایک یا چند وارثوں کو دے کر بلا وجہِ شرعی بقیہ کو محروم کردینا ممنوع ہے، چنانچہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: فتحِ مکہ

www.dawateislami.net

کے سال میں ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہوگیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے پاس مال بہت ہے اور میری بیٹی کے سوا کوئی وارث نہیں، کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر جاؤں؟ سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: دو تہائی مال کی، فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: آدھے کی؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: تہائی کی؟ فرمایا: تہائی کی کرو اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو غنی بنا کر چھوڑو تو یہ اس سے اچھا ہے کہ تم انہیں فقیر کر کے جاؤ کہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ تم کوئی خرچہ ایسا نہ کرو گے جس سے اللہ کی رضا چاہو مگر تمہیں اس پر ثواب دیا جائے گا حتی کہ اس نوالے پر بھی جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ۔ (مشکوٰۃ، کتاب الفرائض، باب الوصایا، ۱/۵۶۶، حدیث: ۳۰۷۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے والا مرتے وقت صرف تہائی کی وصیت کر سکتا ہے زیادہ کی نہیں اور اگر زیادہ کی کر بھی گیا تو جاری نہ ہوگی، یہ بھی معلوم ہوا کہ تہائی سے بھی کم کی وصیت کرنا بہتر ہے کہ حضورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے تہائی کو بھی زیادہ فرمایا۔ یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اپنے عزیزوں سے سلوک کرنا غیروں سے سلوک کرنے سے افضل ہے کہ وصیت میں غیروں سے سلوک ہے میراث میں اپنوں سے سلوک۔ (حدیثِ پاک کے آخری جملے کی

www.dawateislami.net

وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) یعنی تم وصیت کیوں کرتے ہو؟ حصولِ ثواب کے لیے، اور میراث جو وارثوں کو پہنچے گی اگر اس میں تم رضائے الٰہی (کی) نیت کرلو کہ اپنے عزیزوں کو اپنا مال پہنچنا رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے تب بھی تم کو ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ملے گا، لہٰذا وصیت تہائی سے بھی کم کی کرو۔ (مراۃ المناجیح، ۳۸۲/۴)

بہارِ شریعت میں ہے: شریعت نے متوفّٰی (یعنی مرنے والے) کو ورثاء کی موجودگی میں اپنے تمام مال کی وصیت کرنے کی اجازت نہیں دی کہ اس سے وارثوں کو ضَرر (یعنی نقصان) پہنچتا ہے، اور ان کا حق ضائع ہوتا ہے۔ (بہارشریعت، ۹۳۰/۳)

ساٹھ سال عبادت کے باوجود دوزخ کا فیصلہ

سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مرد و عورت ساٹھ سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہیں پھر ان کا وقت موت قریب آجائے اور وصیّت میں ضرر پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہوتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الوصایا، باب ما جاء فی الضرار فی الوصیة، ٤/ ٤١، حدیث: ٢١٢٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہاں ساٹھ سال سے مراد بڑی مدت ہے خواہ اس سے زیادہ ہو یا کم۔ موت آنے سے مراد موت کے علامات نمودار ہونا ہیں ورنہ خاص موت آجانے پر بولنا مشکل ہوجاتا ہے، وصیت کرنا یا وصیت میں نقصان پہنچانا

www.dawateislami.net

کیسا؟ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) وصیت میں نقصان پہنچانے کی چند صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اپنے وارثوں کو نقصان پہنچانے کی نیت سے وصیت کر جائے کہ تہائی مال وصیت میں نکل جائے تو وارثوں کے حصے کم ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ نالائق اور برے لوگوں کو وصیت کر جائے، اپنا تہائی مال کسی بدمعاش کو دے جائے تا کہ وہ وارثوں کے ساتھ رہ کر انہیں تنگ کرے۔ تیسرے یہ کہ پہلے وصیت کی تھی پھر مرتے وقت وصیت سے رجوع کرے یا اس میں کچھ ترمیم کرے تا کہ وصیت والے کو نقصان ہو۔ ''ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہوتی ہے'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں: یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہو جاتا ہے، رہا دوزخ میں جانا یہ رب تعالیٰ کی مرضی پر ہے یہاں وجوب اِستحقاق کا ہے نہ کہ دُخول کا۔ (مرقات) (مراۃ المناجیح، ۴/۳۸۴)

مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے
ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے (وسائلِ بخشش، ص۴۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) اولاد سے یکساں سلوک نہ رکھنا

جیتے جی بھی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرنا چاہیے، کچھ کو دینا اور کچھ کو محروم رکھنا نہ صرف باعثِ تکلیف بن سکتا ہے بلکہ اس کے سبب بغض وکینہ اور غیبت و تہمت وغیرہ گناہوں کے دروازے کھلنے کا بھی اندیشہ ہے۔ مُعلمِ اخلاق صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مُساوی سلوک کرنے کی تاکید

www.dawateislami.net

فرمائی ہے چنانچہ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ میرے والد مجھے اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اس بات پر گواہ ہو جائیں کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو اپنے مال میں سے فلاں فلاں چیز دی۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اتنا دیا ہے جتنا نعمان کو دیا ہے؟ میرے والد نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اس پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ۔ مزید اِستفسار فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں تمہاری سب اولاد برابر ہو؟ میرے والد نے عرض کی: کیوں نہیں! ارشاد فرمایا: تو پھر ایسا مت کرو۔

(مسلم، کتاب الهبات، باب کراهة تفضیل...الخ، ص ۸۷۹، حدیث: ۱۶۲۳)

حضرتِ سیدنا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم کا عمل اس حدیثِ پاک پر ہے اور وہ (تحفہ دینے میں) اولاد کے درمیان برابری کو پسند کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک بزرگ نے فرمایا: اولاد کے درمیان برابری کرے یہاں تک کہ بوسہ دینے میں بھی۔

(ترمذی، کتاب الاحکام، باب ما جاء فی النحل...الخ، ۸۲/۳، حدیث: ۱۳۷۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کو برابر عطیے دے، بعض کو

www.dawateislami.net

بعض پر ترجیح نہ دے کہ کسی کو کچھ نہ دے یا کسی کو زیادہ دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ زندگی میں لڑکی لڑکے کو برابر دے، لڑکے کا دوگنا حصہ میراث میں ہے نہ کہ عطیہ میں، بعض نے فرمایا کہ زندگی میں بھی لڑکے کو دوگنا دے اور لڑکی کو ایک حصہ۔ (درمختار، شامی، وغیرہ) بعض بزرگ لڑکیوں کو دوگنا دیتے ہیں کہتے ہیں کہ لڑکیاں ماں باپ کے گھر مہمان ہیں، لڑکے مقیم۔ (مراۃ المناجیح، ۳۵۳/٤)

میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا

بعض روایات میں ہے کہ حضرت سیدنا بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک غلام دیا تو ان کی زوجہ حضرت سیدتنا عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اس پر راضی نہیں جب تک کہ آپ اس بات پر سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو گواہ بنالیں۔ جب وہ اس مقصد کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تم نے اپنے سارے بچوں کو اسی طرح دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو، نیز ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔ اس پر حضرت سیدنا بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تحفے سے رجوع کرلیا۔

(مشکوٰۃ، کتاب البیوع، باب: ۱۷/۱، ۵۵٦، حدیث: ۳۰۱۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تحریر فرماتے ہیں: اس حدیث کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ باپ اپنی زندگی میں بیٹا بیٹی

www.dawateislami.net

ساری اولاد میں برابری کرے، بیٹے کے لیے دوگنا حصہ بعد وفات ہے، حتی کہ پیار محبت بلکہ چومنے میں بھی برابری کرے۔ (مرقات) اگرچہ قدرتی طور پر چھوٹے بچے سے زیادہ محبت ہوتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالی عنہا) بہت پیاری تھیں کہ سب سے چھوٹی تھیں۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) خیال رہے کہ متقی بیٹے کو فاسق بیٹے سے زیادہ دینا یا غریب معذور بے دست و پا اولاد کو دوسری امیر اولاد سے کچھ زیادہ دینا بلا کراہت دُرُست ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/۳۵۴)

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنَّم حرام ہو (وسائلِ بخشش، ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) بچوں کو تکلیف نہ دیجئے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم اپنے بچوں کو دبانے سے تکلیف نہ دو گلے آجانے میں تم قُسْط اختیار کرو۔

(بخاری، کتاب الطب، باب الحجامة من الداء، ۴/۲۱، حدیث: ۵۶۹۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کبھی بچوں کے حلق میں گلٹیاں نکل آتی ہیں اس کے علاج کے لئے عورتیں اپنی انگلی میں دوا لگا کر حلق میں انگلی ڈال کر دباتی ہیں جس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے، خون جاری ہوجاتا ہے، میں بھی بچپن میں یہ مصیبت

www.dawateislami.net

بھگت چکا ہوں، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے اس سے منع فرمایا۔ ''قُسط اختیار کرو'' کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں: یعنی قُسطِ بَحری کو پانی میں حل کر کے مریض کے ناک میں ٹپکا دو کہ دماغ وحلق میں پہنچ جائے۔ اس علاج سے اَطِبَّاء حیران ہیں کیونکہ گلے کی گلٹیاں جسے گلے آنا کہا جاتا ہے گرمی سے ہوتی ہیں اور قسط بحری بھی گرم ہے تو گرم کو گرم کیسے دفع کرسکتا ہے مگر اکثر گلے کی گلٹیاں اس خون سے پیدا ہوتی ہیں جس پر بَلغم غالِب ہو اور قسط بحری بلغم چھانٹنے میں اکسیر ہے، لہٰذا اس سے علاج مفید ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۲۱۹/۶)

لڑکے کے ختنے میں بھی خیال رکھئے

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: بچہ پیدا ہی ایسا ہوا کہ ختنہ میں جو کھال کاٹی جاتی ہے وہ اس میں نہیں ہے تو ختنہ کی حاجت نہیں اور اگر کچھ کھال ہے جس کو کھینچا جاسکتا ہے مگر اسے سخت تکلیف ہوگی اور خَشْفَہ (سُپاری) ظاہر ہے تو حجاموں کو دکھایا جائے، اگر وہ کہہ دیں کہ نہیں ہوسکتی تو چھوڑ دیا جائے، بچہ کو خواہ مخواہ تکلیف نہ دی جائے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، ۳۵۷/۵) (بہارِ شریعت، ۵۸۹/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) دعوتِ ولیمہ وغیرہ میں غریبوں کا خیال نہ رکھنا

دعوتِ ولیمہ میں امیروں کو بلانا غریبوں کو نظر انداز کردینا ان کی دل شکنی کا

www.dawateislami.net

سبب بن سکتا ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: زِنْہار، زِنْہار (یعنی خبردار، ہرگز) ایسا نہ کریں کہ کھاتے پیتوں کو بُلائیں، محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انہیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں اِیذا دینا اور دل دُکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی **مَعَاذَ اللّٰہ** وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کردے گی، ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بُلائے جائیں جنہیں پرواہ نہیں اور بُھوکے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ۱۵۸/۲۳)

بدترین کھانا

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: بدترین کھانا اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے۔

(مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بإجابة الداعي...الخ، ص ۷۵۰، حدیث: ۱۱۰)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: ولیمے کے کھانے کو بدترین اکثر لوگوں کی حالت دیکھ کر فرمایا ہے کہ وہ دعوتِ ولیمہ پر مالداروں کو تو بلا لیتے ہیں مگر محتاجوں کو کوئی نہیں بلاتا۔ مزید فرماتے ہیں: ولیمے کا کھانا مطلقاً بدترین نہیں ہے، کیونکہ ولیمہ کرنے اور لوگوں کو بلانے کا تو حکم ہے، بدترین

www.dawateislami.net

فرمانے کی وجہ وہ ہے جو آخر میں بیان ہوئی (یعنی مالداروں کو بلانا محتاجوں کو نہ بلانا)۔

(فیض القدیر ، حرف الشین ، ٤/ ٢٠٩ ، تحت الحدیث : ٤٨٧٢)

کپڑوں کو کھانا کھلا رہا ہوں

بعض جگہ تو باقاعدہ حارِسین (پہرے دار) کھڑے کئے جاتے ہیں جو آنے والے مہمانوں پر نظر رکھتے ہیں لیکن ان کی توجہ بھی عموماً غریب ،سادہ اور پرانے کپڑوں میں مَلْبُوس افراد پر ہوتی ہے، چنانچہ وہ انہی سے پُوچھا پاچھی کرتے ہیں اور ولیمے کی دعوت کا کارڈ طلب کرتے ہیں اگر بے چارہ بُھولے سے گھر چھوڑ آیا ہو تو اسے اپنی عزت بچانا مشکل ہوجاتا ہے ،اس بات کو ایک فرضی مگر سبق آموز حکایت سے سمجھئے ، چنانچہ ایک شخص کسی دعوت میں سادہ اور پُرانے کپڑوں میں ہی چلا گیا تو دربانوں نے اسے اندر داخل نہیں ہونے دیا، وہ واپس آیا اور عالیشان لباس پہن کر جاہ وحَشَم کے ساتھ دوبارہ دعوت میں پہنچا، دربان اسے پہچان نہ سکے اور عزت وتکریم کے ساتھ پنڈال میں پہنچادیا، جب کھانا شروع ہوا تو سب لوگ اپنے من پسند کھانوں کے نوالے منہ میں ڈالنے لگے لیکن اس شخص نے ایک پلیٹ میں کھانا ڈالا اور اپنے کپڑوں کا سرا پکڑ کر پلیٹ میں ڈبونے لگا، میزبان حیرت کے ساتھ اس کی طرف لپکا اور پوچھا: جناب! یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ کھانا کھایئے! اس شخص نے جواب دیا کہ اصل میں دعوت میری نہیں ان کپڑوں کی ہے کیونکہ میں سادہ کپڑوں میں آیا تو اندر نہیں گھسنے دیا گیا، جب اس لباس میں آیا تو بڑی آؤ بھگت ہوئی، اس لئے انہی کپڑوں

www.dawateislami.net

کو کھانا کھلا رہا ہوں، میزبان یہ سن کر شرمندہ ہوا اور اس سے معذرت کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(16) ذخیرہ اندوزی نہ کیجئے

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِینَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ یعنی جو مسلمانوں پر ان کی روزی (غلہ) روکے اللہ اسے کوڑھ اور مُفْلِسی میں مارے۔

(ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الحکرة والجلب، ۳/۱٤، حدیث: ۲۱۵۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: ان کی روزی فرمانے میں اشارۃً فرمایا کہ اِحتکار مطلقاً ممنوع ہے مگر مسلمانوں پر اِحتکار زیادہ بُرا کہ مسلمان کو تکلیف دینا دوسروں کو تکلیف دینے سے بدتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۹۰)

اِحتکار کیا ہے؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے سوال ہوا کہ غلہ کو روک کر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: غلہ کو اس نظر سے روکنا کہ گرانی (یعنی مہنگائی) کے وقت بیچیں گے بشرطیکہ اسی جگہ یا اس کے قریب سے خریدا اور اس کا نہ بیچنا لوگوں کو مُضِر (نقصان دہ) ہو مکروہ وممنوع ہے، اور اگر غلہ دور سے خرید کر لائے اور بانتظارِ گرانی

www.dawateislami.net

نہ بیچے یا نہ بیچنا اس کا خَلْق کو مُضِر (یعنی لوگوں کو نقصان دہ) نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ، ۱۸۹/۱۷)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: حرام یہ ہے کہ بستی میں آنے والا غلہ خود خرید لے اور بند رکھے کہ جتنا مہنگا چاہے بیچے جس سے بستی پر تنگی ہو جائے اور مکروہ یہ ہے کہ اس کے خریدنے سے بستی پر تنگی تو نہ ہو مگر اسے آرزو ہو کہ قحط پڑے کہ مجھے نفع بہت ملے، اور جب ان دونوں باتوں سے پاک ہے جیسا صورت سوال میں ہے تو اصلاً کراہت بھی نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۱۹۲/۱۷)

اِحتکار صرف غلے میں ہوتا ہے

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: احتکار یعنی غلہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید لے اور اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں (مہنگا) کر کے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہو جاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ اِحتکار ہے نہ اس کی ممانعت۔ غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں اِحتکار نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۷۲۵/۲)

مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونے والا

حضرت سیدنا معاذ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ ابد قرار،

www.dawateislami.net

شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: غلہ روکنے والا بندہ بہت برا ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ بھاؤ سستے کرے تو رنجیدہ ہو اور اگر مہنگے کرے تو خوش۔ (شعب الایمان، باب فی ان یحب المسلم...الخ، فصل فی ترك الاحتكار، ۵/۷، حدیث: ۱۱۲۱۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونا اور ان کی خوشی پر ناراض ہونا لعنتی آدمیوں کا کام ہے، خوشی وغم میں مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیے۔ غلہ کے ناجائز بیوپاریوں کا عام حال یہ ہی ہے کہ اَرزانی سن کر ان کا دل بیٹھ جاتا ہے، گرانی (مہنگائی) کے لیے ناجائز عمل کرتے ہیں، اُلٹے وظیفے پڑھتے ہیں، لوگوں سے قحط کی دعائیں کراتے ہیں، نَعُوْذُ بِاللہ! وقت پر بارش ہو تو ان کے گھر صفِ ماتم بچھ جاتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/۲۹۰)

غلہ مہنگا ہونے کا انتظار کرنے والے کی تفہیم

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ واسِط کے مقام پر تھے۔ انہوں نے گندم سے بھری ایک کشتی بصرہ شہر کی طرف بھیجی اور اپنے وکیل کو لکھا: جس دن یہ کھانا بصرہ پہنچے اسی دن اسے بیچ دینا اور اگلے دن تک مُؤخَّر نہ کرنا۔ اتفاقاً وہاں پر بھاؤ (Rate) کم تھا تو تاجروں نے ان کے وکیل کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اسے جمعہ کے دن تک مُؤخَّر کریں تو اس میں دُگنا نفع ہوگا۔ چنانچہ اس

www.dawateislami.net

نے جمعہ تک گندم فروخت نہیں کی پھر جب بیچی تو اس میں کئی گنا فائدہ ہوا۔ وکیل نے یہ واقعہ مالک کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے وکیل کو خط لکھا کہ اے فلاں! ہم اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے نفع پر ہی قناعت کر لیا کرتے ہیں مگر تم نے اس کے خلاف کیا، ہمیں یہ پسند نہیں ہے کہ ہمیں اس سے کئی گنا نفع ہو لیکن اس کے بدلے ہمارے دین میں سے کوئی شے چلی جائے۔ تم نے ہم پر ایک جرم لاگو کر دیا ہے، لہٰذا جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو تمام مال لے کر بصرہ کے فقرا پر صدقہ کر دینا شاید کہ میں ذخیرہ اندوزی کے گناہ سے برابر برابر نجات پا سکوں کہ نہ تو میرا نقصان ہوا اور نہ ہی فائدہ۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الکسب، الباب الثالث، ۹۳/۲)

جتنے کا خریدا ہے اسی میں بیچ دو

امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے کبھی کسی بیچنے والے کی غفلت اور لاعلمی سے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ آپ ان کی بھلائی کے لیے ان کی بہترین راہنمائی فرماتے تھے۔ آپ اپنے احباب سے یا کسی غریب خریدار سے نفع بھی نہیں لیا کرتے تھے بلکہ اپنے نفع میں سے بھی اس کو دے دیا کرتے۔ ایک بوڑھی عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے کہا: (میری زیادہ استطاعت نہیں، اس لیے) یہ کپڑا جتنے میں آپ کو پڑا ہے اس دام پر میرے ہاتھ فروخت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: تم چار درہم میں لے لو۔ وہ بولی: میں ایک بوڑھی عورت ہوں، میرا مذاق کیوں اڑاتے ہو (کیونکہ یہ قیمت بہت کم ہے)؟ آپ نے فرمایا: میں نے دو کپڑے خریدے تھے اور ان میں سے ایک کپڑے کو دونوں

www.dawateislami.net

کی قیمت خرید سے چار درہم کم پر فروخت کر چکا ہوں، اب یہ دوسرا کپڑا ہے جو مجھے چار درہم میں پڑا ہے، تم 4 درہم میں اسے لے لو۔ (تاریخ بغداد، ۳۵۹/۱۳)

پانچ دینار واپس کر دیئے

حضرت محمد بن مُنکَدِر رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ جلیل القدر بزرگ تھے، دکانداری کرتے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس کئی قسم کے کپڑے ہوتے تھے کسی کی قیمت دس دینار تو کسی کی پانچ دینار۔ آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی عدم موجودگی میں آپ کے شاگرد نے پانچ دینار قیمت والا کپڑا دس دینار میں ایک اَعرابی (یعنی دیہاتی) کو فروخت کر دیا۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ تشریف لائے اور اس بات کا پتا چلا تو سارا دن اَعرابی کو تلاش کرتے رہے۔ آخر جب وہ ملا تو فرمایا: وہ کپڑا پانچ دینار سے زیادہ قیمت کا نہیں تھا۔ اعرابی نے کہا: ہوسکتا ہے کہ میں نے بخوشی وہ کپڑا دس دینار سے خریدا ہو۔ آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جو چیز میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا دوسرے کسی مسلمان کے لئے بھی پسند نہیں کرتا اس لئے یا تو بیع فَسخ (یعنی ختم) کرلو یا پانچ دینار واپس لے لو یا میرے ساتھ آؤ تا کہ دس دینار کی قیمت کا کپڑا دے دوں۔ اَعرابی نے پانچ دینار واپس لے لئے پھر کسی سے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ حضرت محمد بن مُنکَدِر ہیں تو کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جب بارش نہیں ہوتی تو میدان میں جا کر ہم ان کا نام لیتے ہیں تو پانی برسنے لگتا ہے۔ (کیمیائے سعادت، رکن دوم در معاملات، اصل سوم، ۳۳۳/۱)

www.dawateislami.net

(17) بلا اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کریں

کسی کا قلم، تولیہ، جوتا، کنگھا، لحاف، چادر، تیل، سرمہ اور موبائل وغیرہ بلا اجازت استعمال کر لینا بھی ہمارے یہاں عام ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قیامت کے روز پکڑ ہوئی تو کیا بنے گا؟ چُنانچِہ حضرتِ علامہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ''تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن'' میں نقل کرتے ہیں: مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، ستّر سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اس کے انتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خِلال کر لیا تھا (اور یہ معاملہ حقوق العباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاول، کثرۃ الخوف من اللہ ...الخ، ص ۵۱)

لاٹھی بھی بلا اجازت نہ لے

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی

www.dawateislami.net

مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کا کوئی مال ناحق طور پر لے، اس لئے کہ اللہ تعالی نے مسلمان کا مال مسلمان پر حرام کیا ہے، اور اس کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی بھی اس کی خوش دِلی کے بغیر لے۔

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب الغصب...الخ، ٤/٣٠٤: رقم: ٦٨٥٩۔٦٨٦٠)

خوش دلی کے بغیر دوسرے کی چیز حلال نہیں

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: لَایَحِلُّ مَالُ امْرِیٍٔ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ ترجمہ: کسی بھی مسلمان کا کوئی مال اس کی خوش دلی کے بغیر دوسرے کے لیے حلال نہیں۔

(مسند احمد، مسند البصریین، حدیث عم...الخ، ٧/٣٧٦، حدیث: ٢٠٧٢٠)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ حدیث بہت سے اَحکام کا ماخذ ہے۔ مالی جرمانے کسی کی چوری، کسی کا مال لوٹ لینا، کسی کا مال جبرًا نیلام کر دینا یہ سب حرام ہے۔ خیال رہے کہ دیوالیہ کا مال درحقیقت اس کے قرض خواہوں کا مال ہے اس لیے حاکم دیوالیہ کی اجازت کے بغیر نیلام کر دیتا ہے۔ غرضکہ بعض صورتیں اس سے مستثنٰی ہیں۔ لَاتَظْلِمُوْا کے معنی ہیں کہ غیر پر ظلم نہ کرو یا اپنے پر ظلم نہ کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، ٤/٣١٨)

مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو
تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تُو سچّی تَوبہ سے ہو جائے گا پاک تُو

(وسائلِ بخشش، ص٦٥٦)

www.dawateislami.net

درخت کی چند پتیاں

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں **ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام** ۱۴۲۹ھ کو **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے بڑے شہزادے جانشینِ عطّار حاجی ابواُسَید عُبید رضا عطاری المدنی مدظلہ العالی کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی نظر اپنی کم سِن نواسیوں پر پڑی کہ انہوں نے گھر کی کھڑکی کے قریب لگے درخت کی چند **پتیاں** توڑ لی ہیں تو تشویش کے عالَم میں مَدَنی منیوں کو احساس دلایا کہ بچو! یہ درخت پڑوسی کا ہے اور آپ لوگوں نے کسی دوسرے کے درخت کے پتے توڑ لئے ایسا نہیں کرنا چاہیے پھر آپ نے فرمایا: رضا (یعنی ابواُسید حاجی عبید رضا) سے کہتا ہوں کہ وہ برابر مکان والوں سے جا کر اس سلسلے میں معافی مانگ لیں۔

کسی کی دیوار کا سایہ لے لینا کیسا؟

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کر لینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔

(مراۃ المناجیح، ۱۸/ ۱۷۷)

وقف کی چیزوں کا استعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقف کی اشیاء کا بلا اجازتِ شرعی استعمال بھی

www.dawateislami.net

جائز نہیں، اس میں زیادہ احتیاط دَرکار ہے لیکن افسوس! وقف کی چیزوں کو مالِ مفت سمجھ کر بے رحمی سے استعمال کیا جاتا ہے، ہمارے اکابرین اس حوالے سے کتنی احتیاط کرتے تھے اس حکایت سے اندازہ لگائیں، چنانچہ

ذاتی چراغ جلالیا

ایک خلیفہ کی حفاظت میں آنے والی سب سے اہم چیز بیت المال یعنی خزانہ ہے، اس لیے اس کی دیانت کا اصلی مِعْیَار اسی کو قرار دیا جاسکتا ہے، حالات وواقعات بتاتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی دیانت ہمیشہ اِس مِعْیَار پر پوری اتری۔ وہ رات کے وقت خلافت کا کام بیت المال کی شمع سامنے رکھ کر اَنجام دیا کرتے تھے اور جب اپنا کوئی کام کرنا ہوتا تو اس شمع کو اٹھوا دیتے اور ذاتی چراغ منگوا کر کام کرتے۔ اسی طرح کی ایک سبق آموز حکایت مُلاحظہ ہو، چُنانچہ حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس رات کے وقت کسی دُور دَراز علاقے کا قاصِد آیا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ آرام فرمانے کے لئے لیٹ چکے تھے لیکن اسے اندر آنے کی اِجازت دے دی اور بڑی دیر تک اس کے علاقے کے حالات بڑی تفصیل سے دریافت فرماتے رہے کہ وہاں کے مسلمانوں اور ذِمّیوں کی حالت کیسی ہے؟ گورنر کا رَہن سہن کیسا ہے؟ چیزوں کے بھاؤ کیسے ہیں؟ مہاجرین و اَنصار کی اولاد کے حالات کیا ہیں؟ مسافروں اور فقراء کی کیا کیفیت ہے؟ کیا ہر حقدار کو اس کا حق دیا جاتا ہے؟ کیا کسی کو شکایت تو نہیں؟ گورنر نے کسی سے بے اِنصافی تو

www.dawateislami.net

نہیں کی؟ اسی طرح آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک ایک چیز کے بارے میں کُرید کُرید کر دریافت فرماتے رہے اور قاصِد اپنی معلومات کے مطابق جواب دیتا رہا۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سُوالات کا سلسلہ ختم ہوا تو قاصد نے آپ کی مِزاج پُرسی کی کہ آپ کی صحت کیسی ہے؟ اہل وعِیال کے بارے میں بھی پوچھا تو حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فوراً پھونک مار کر چراغ بجھا دیا اور دوسرا چراغ لانے کا حکم دیا چنانچہ ایک معمولی چراغ لایا گیا جس کی روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ہاں! اب جو چاہو پوچھو۔ اس نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے اہل وعِیال اور متعلقین کے حالات پوچھے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جواب دیتے رہے۔ قاصد کو چراغ بجھانے سے بڑا تعجب ہوا تھا، چنانچہ اس نے پوچھ ہی لیا: **یاامیرَالمُؤمنین!** آپ نے ایک انوکھا کام کس لئے کیا؟ فرمایا: وہ کیا؟ عَرض کی: جب میں نے آپ کی اور اہل وعیال کی مزاج پرسی کی تو آپ نے چراغ گُل کر دیا؟ فرمایا: **اللّٰہ** کے بندے! جو چراغ میں نے بجھایا تھا وہ مسلمانوں کے مال سے روشن تھا، لہٰذا جب تک میں تم سے مسلمانوں کے حالات وضَروریات دریافت کر رہا تھا تو یہ روشن تھا، اس طرح یہ مسلمانوں کے کام اور ان ہی کی ضرورت کے لئے میرے پاس روشن تھا مگر جب تم نے میری ذات اور میرے اہل وعِیال کے بارے میں بات چیت شروع کی تو میں نے مسلمانوں کے مال سے جلنے والا چراغ بجھا دیا اور ذاتی چراغ روشن کر دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم، ص۱۳۳)

www.dawateislami.net

ایسے رہا کرو کہ کریں لوگ آرزو
ایسے چلن چلو کہ زمانہ مثال دے
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) تلاوت کرتے ہوئے تکلیف نہ دیجئے

اسلامی شریعت میں حقوق العباد کا اتنا خیال رکھا گیا ہے کہ قرآنِ کریم جیسی مبارک کتاب کی تلاوت کرنے والے کو بھی اتنی آواز سے تلاوت کرنے کی تاکید ہے جس سے خود اسے تکلیف پہنچے نہ کسی اور کو چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ رات میں نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قِرَاءَت یوں تھی کہ کبھی بلند پڑھتے کبھی پَست۔

(ابوداؤد،کتاب التطوع،باب رفع الصوت...الخ،۲/۵٤، حدیث: ۱۳۲۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی تہجد میں کبھی بلند آواز سے قرأت کرتے تھے اور کبھی آہستہ آواز سے یعنی اگر تنہائی میں تہجد پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے اور اگر وہاں سونے والے ہوتے تو آہستہ قراءت فرماتے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔

(مراۃ المناجیح،۲/۲۴۲)

تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر کب؟

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے

www.dawateislami.net

پوچھا گیا کہ قرآن شریف کی تلاوت آواز سے کرنا یا آہستہ چاہئے؟ جواب دیا: قرآن مجید کی تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر نہ اتنی آواز سے کہ اپنے آپ کو تکلیف یا کسی نمازی یا ذاکر (یعنی ذکر کرنے والے) کے کام میں خلل ہو یا کسی جائز نیند سونے والے کی نیند میں خلل آئے یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے یا بازار یا سرا یا عام سڑک ہو یا لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہیں اور کوئی سننے کے لئے حاضر نہ رہے گا ان صورتوں میں آہستہ ہی پڑھنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوی رضویہ، ۳۸۳/۲۳)

حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا کیسا؟

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۳۰٤/۲) (بہارشریعت، ۵۴۴/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) مقتدیوں کو تکلیف نہ دیجئے

نماز کی اِمامت کرنے والے کو بھی مقتدیوں کی تکلیف کا خیال رکھنے کا کہا گیا ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 324 پر ہے: خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں ایک بچے کے رونے کی آواز سن کر اس خیالِ رحمت سے کہ اُس کی ماں جماعت میں حاضر ہے طولِ قراءت سے اُدھر بچہ پھڑکے گا اِدھر ماں کا دل

www.dawateislami.net

بے چین ہوگا صرف قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے نماز پڑھا دی۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْن

(فتاوی رضویہ، ۶/۳۲۴)

بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے دراز کرنا چاہتا ہوں کہ بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز میں اِختصار کرتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت گھبراہٹ جان لیتا ہوں۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف...الخ، ۱/۲۵۳، حدیث: ۷۰۹)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: چونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھتی تھیں جو اپنے بچوں کو گھر سُلا کر آتی تھیں، جب گھروں سے ان کے رونے کی آواز آتی تو سرکار (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ان کی ماؤں کے خیال سے نماز ہلکی کرتے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۰۳)

طویل قراءت نہ کرے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: شریعتِ اسلامیّہ

www.dawateislami.net

ایذائے مسلم کے اِرتِکاب کی سخت حَوصَلہ شکنی کرتی ہے۔مسلمان کو اِیذا پہنچتی ہوتو سُنّت پر عمل کرنا بھی بعض صورتوں میں حرام ہو جاتا ہے۔مَثَلاً نمازِ فجر وظُہر میں **طِوالِ مُفَصَّل** (سورۃُ الحُجُرات تاسُورۃُ البُرُوج کوطِوالِ مُفَصَّل کہتے ہیں) سے پوری دوسورَتیں ہر رَکعت میں **سورۂ فاتِحہ** کے بعدایک ایک سورت پڑھنی سنّت ہے۔ایک قول کے مطابِق فجر وظہر میں **سورۂ فاتِحہ** کے علاوہ مجموعی طور پر چالیس یا پچاس اور دوسری روایت کے مطابِق ساٹھ سے لیکر سوتک آیتیں پڑھی جائیں۔(فتاوی رضویہ،۶/۳۲۴) البتّہ کوئی مریض یا ایسا آدمی نَماز میں شامل ہوجس کو جلدی ہے اور دیر ہونے کی صورت میں اس کوتکلیف ہوگی تو ایسی صورت میں تکلیف دِہ حدتک طویل قِراءَت کرنا **حرام** ہے۔میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد6 صَفحَہ 325 پرفرماتے ہیں: یہاں تک کہ اگر ہزار آدمی کی جماعت ہےاورصبح کی نَماز ہےاورخوب وسیع وَقت ہےاور جماعت میں **999** آدمی دِل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورَتیں پڑھے مگر ایک شخص بیمار یاضَعیف بوڑھا یا کسی کام کاضَرورت مند ہے کہ اس پرتَطویل (یعنی طوالت) بارہوگی اسے تکلیف پہنچے گی تو امام کو**حرام** ہے کہ تَطویل (یعنی طوالت) کرے بلکہ ہزار میں اس ایک کے لحاظ سے نَماز پڑھائے جس طرح مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے صرف اُس عورت اوراس کے بچّے کے خیال سے نَمازِ فجر **مُعَوَّذَتَین** (یعنی سورۃُ الفلق اور سورۃُ النّاس) سے پڑھا دی۔اورمُعاذ ابنِ جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ پرتَطویل میں سخت ناراضی فرمائی یہاں تک

www.dawateislami.net

کہ رُخسارۂ مبارَک شدّتِ جلال سے سُرخ ہو گئے اور فرمایا: کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فِتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! اے معاذ! (فتاوٰی رضویہ، ۳۲۵/۶) (ذکروالی نعت خوانی، ص۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) استاد کو تکلیف دینا

دینی استاد روحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے لہٰذا طالبُ العلم کو چاہئے کہ اسے اپنے حق میں حقیقی باپ سے بڑھ کر مُخلِص جانے اور اسے تکلیف پہنچانے سے بچے۔ تفسیرِ کبیر میں ہے: اُستاذ اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دنیا کی آگ اور مصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اساتذہ اسے نارِ دوزخ اور مصائبِ آخرت سے بچاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر، ۱/ ۴۰۱)

علم کی برکت سے محروم رہے گا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ جلد 23 کے صفحہ نمبر 639 پر لکھتے ہیں: علماء فرماتے ہیں: جس سے اس کے استاد کو کسی طرح کی اِیذا پہنچی وہ علم کی برکت سے محروم رہے گا۔

استاد کے حقوق

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے معتبر کُتُب کے حوالے سے اُستاد کے حقوق بیان فرمائے ہیں، جن کا خلاصہ اپنے الفاظ

www.dawateislami.net

میں پیش خدمت ہے: عالِم کا جاہل پر اور استاد کا شاگرد پر ایک ساحق ہے اور وہ یہ کہ (۱) اس سے پہلے گفتگو شروع نہ کرے۔(۲) اس کی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔(۳) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔(٤) اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بُخل سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کردے اور اس کے قبول کر لینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔ (۵) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مقدم رکھے۔(٦) اور اگر چہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو، اس کے سامنے عاجزی کا اِظہار کرے۔ (۷) اگر وہ گھر کے اندر ہو، تو باہر سے دروازہ نہ بجائے، بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔(۸) (اسے اپنی جانب سے کسی قسم کی اَذیت نہ پہنچنے دے کہ) جس سے اس کے استاد کو کسی قسم کی اذیت پہنچی، وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔

(فتاوٰی رضویہ، ٤ ۲/ ٤۱۲ ملخصاً)

استاد کو دھوکہ دینا زیادہ برا ہے

اپنے استاد کو اپنی طرف سے عبارتیں گھڑ کر دھوکا دینے والے طالب علم کے بارے میں دریافت کئے گئے سوال کے جواب میں امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سُخن پَروری یعنی دانستہ باطِل پر اِصرار ومکابرہ **ایک کبیرہ**، کلمات علماء میں کچھ الفاظ اپنی طرف سے اِلحاق کر کے ان پر اِفترا **دوسرا کبیرہ**، علماء کرام اور خود اپنے اساتذہ کو دھوکہ دینا خصوصاً امرِ دین میں

www.dawateislami.net

تیسرا کبیرہ، یہ سب خصلتیں یہود لَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی ہیں۔قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔(پ ۱،البقرہ ۴۲)

وَقَالَ تَعَالٰی : فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔(پ ۱،البقرۃ :۷۹)

وَقَالَ تَعَالٰی : يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ ترجمہ کنزالایمان: سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے۔(پ ۱،البقرۃ:۷۵)

(فتاوی رضویہ،۲۳/۶۸۲)

ادب استادِ دینی کا مجھے آقا عطا کردو
دل وجاں سے کروں ان کی اطاعت یارسولَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش،ص۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(21) بزرگوں کو تکلیف دینا

ابوالحسن علَوی کا بیان ہے، میں نے ایک بار گھر میں فرمائش کی کہ فُلاں حلال پرندہ بُھوننے کیلئے تندور میں لٹکا دو، میں وقتِ مناسب پر آ کر کھالوں گا۔ پھر میں حضرتِ سیِّدُنا جعفر خُلدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں زیارت کیلئے حاضر

www.dawateislami.net

ہوا، اُنہوں نے فرمایا، رات یہیں قِیام کر لیجئے۔ میرا دل چُونکہ پرندہ کھانے میں پھنسا ہوا تھا میں کوئی بہانہ کر کے گھر پہنچ گیا۔ گرما گرم بُھنا ہوا پرندہ دسترخوان پر رکھ دیا گیا۔ یکا یک گھر میں کُتّا گُھس آیا اور جھپٹ کر بُھنا ہوا پرندہ لے بھاگا۔ اُس پرندے کا بچا ہوا شوربہ خادِمہ لا رہی تھی کہ اُس کے کپڑے کے دامن کا جھٹکا لگنے سے وہ شوربہ بھی سارے کا سارا گر گیا۔ پھر صُبح جب میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ جعفر خُلدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے: جو شخص مَشائخ کے دِلوں کا لحاظ نہیں رکھتا اس کے دِل کو اِیذاء پہنچانے کیلئے کُتا مُسلّط کر دیا جاتا ہے۔

(الرِّسالۃُ القُشَیریّہ، ص ۳۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، بُزُرگوں کی بات نبھانے اور وہ جو حکم دیں اُس کو بجالانے ہی میں عافیّت ہے۔ **اللّٰہ** والوں کے ساتھ چالاکی اور بہانے بازی کارآمد نہیں ہوتی۔

ولایت کا معیار

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے: مغربی دیناج پور اسلام پور کے علاقے میں ایک شخص نے مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کو مدعو کیا اور بہت اہتمام کیا۔ جب حضرت آرام کے لئے لیٹے تو وہ شخص رات بھر جاگتا رہا، حضرت نے وہاں بھی نمازِ تہجد ادا نہ فرمائی۔ اذانِ فجر کے بعد جب میں نے حسبِ دستور حاضر ہو کر جگایا

www.dawateislami.net

تو اٹھے اور اپنی عادت کے مطابق اِسْفَار کے بعد باجماعت نمازِ فجر پڑھی۔ ناشتے کے بعد ہم لوگ وہاں سے رخصت ہو گئے۔ سننے میں آیا کہ اس شخص نے یہ کہنا شروع کیا کہ بہت مشہور تھا کہ بہت بڑے بزرگ ہیں، میں نے تو ان میں بزرگی کی کوئی بات نہ دیکھی، انہوں نے تہجد تک نہیں پڑھی۔ وہ شخص عتاب کا شکار ہوا، اس کے گھر میں آگ لگ گئی، سارا گھر اور سارا سامان، مال ومتاع جل گیا۔ ہزاروں کے نوٹ گھر میں تھے جل کر راکھ ہو گئے، صرف بدن کے کپڑے بچے، اس تباہی سے وہ نیم پاگل ہو گیا۔ اَطراف کے علما نے اسے تنبیہ کی کہ تو نے ایک عارفِ کامل کی شان میں گستاخی کی ہے، یہ اسی کی سزا ہے۔ اب اسے ہوش آیا مگر کیا کرتا؟ دل ہی دل میں توبہ کی، عاجزی وزاری کی۔ اتفاق کہ سال بھر کے بعد پھر حضرت مفتیٔ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم اس اطراف میں تشریف لے گئے تو اس نے حاضر ہو کر معافی مانگی اور حضرت کو پھر اپنے گھر لے گیا اور مرید ہوا۔ اب وہ ایک خوش حال فرد ہے، اس قسم کے اور بھی واقعات ہوئے ہیں۔ (جہانِ مفتیٔ اعظم ہند، ص۳۳۲ ملخصاً)

بات نہ ماننے کا انجام

حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مرحوم کا بیان ہے: ایک مرتبہ میں اپنے قریب ترین عزیز کے ساتھ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، ملاقات کے بعد حضرت نے مہمان نوازی کے لئے اِصرار کیا تو ہم رک گئے۔ اسی اثنا میں شاہ جہاں پور سے چند عقیدت مند متوسلین

www.dawateislami.net

حاضر ہوئے، حضرت کی دست بوسی کر کے بیٹھ گئے اور پھر فوری طور پر جانے لگے۔ حضرت نے ان حضرات کو روکنے کی طرف خصوصی توجہ فرمائی لیکن وہ لوگ نہیں رکے اور جنکشن کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کو ٹرین نہیں ملی، اس کے بعد بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں پر ان کو بس بھی نہیں ملی۔ مینیجر بس اسٹینڈ نے بتایا کہ شاہ جہاں پور کو اب کوئی بس نہیں جائے گی، صبح کو جائے گی۔ دل برداشتہ ہو کر حضرت کے دولت کدے کی طرف روانہ ہو گئے، حضرت نے ان لوگوں کے جانے کے بعد مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب سے فرمایا کہ یہ سب حضرات تھوڑی دیر بعد واپس آجائیں گے، ان کو نہ بس نہ ٹرین ملے گی۔ تھوڑی دیر بعد کافی پریشانی اٹھا کر تھک کر دوبارہ حضرت کے دولت کدے پر آگئے، ان کو دیکھ کر مولانا صاحب مسکرانے لگے، حضور مفتی اعظم ہند رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی تبسم فرمایا اور سب لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناوُل فرمایا۔

(جہانِ مفتیِ اعظم ہند، ص۹۱۲)

تڑپنا اس طرح بلبل کہ بال و پر نہ ہلیں
ادب ہے لازمی شاہوں کے آستانے کا

(22) توبہ کے بعد گناہوں پر عار دلانا

گناہوں کی عادت بہت بُری اور ان سے توبہ کر لینا بہت اچھا ہے پھر جو گناہوں کا راستہ چھوڑ چکا ہو اس کو ان گناہوں پر عار دلانا بہت ہی بُرا ہے، ''کل تک تم چوریاں کرتے تھے آج بڑے نیک بنے پھرتے ہو''، ''کل خود نماز نہیں پڑھتے تھے

www.dawateislami.net

آج امام بن بیٹھے ہو‘‘ جیسے جملے بول کر طنز کرنا سخت دل آزار ہے۔

خود بھی اسی گناہ میں مبتلا ہوگا

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی گناہ پر عار دلائے تو وہ نہ مرے گا حتی کہ خود بھی کرے گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب:۱۱۸، ۴/۲۲۶، حدیث:۲۵۱۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہے یا وہ پرانا گناہ جسے لوگ بھول چکے یا خُفیہ گناہ جس پر لوگ مُطَّلع نہ ہوں اور عار دلانا توبہ کرانے کے لیے نہ ہو محض غصہ اور جوشِ غضب سے ہو یہ قیود خیال میں رہیں۔ ’’وہ نہ مرے گا حتی کہ خود بھی کرے گا‘‘ کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں: یعنی اپنی موت سے پہلے یہ گناہ خود کرے گا اور اس میں بدنام ہوگا، مظلوم کا بدلہ ظالم سے خود رب تعالٰی لیتا ہے۔ مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: یہاں گناہ سے مراد وہ گناہ ہے جس سے گنہگار توبہ کر چکا ہے ایسے گناہ کا ذکر بھی نہیں چاہیے، جس گناہ میں بندہ گرفتار ہے اس سے عار دلانا تاکہ توبہ کرے یہ تو تبلیغ ہے اس پر ثواب ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۴۷۳)

نہ تھی اپنے عیبوں کی جب خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی خامیوں پر جب نظر تو جہاں میں کوئی بُرا نہ رہا

www.dawateislami.net

(23) طنزیہ اندازِ گفتگو اختیار کرنا

حضرت سیدنا عروہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور ایک انصاری شخص کے درمیان حَرَّہ کی نال کے متعلق جھگڑا ہوا۔ (یہ معاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا تو) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پانی دے کر پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا: وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہوئے۔ اس پر حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا: اے زبیر! پانی دو پھر پانی روک لو حتّٰی کہ مینڈھ تک لوٹ جائے پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔

(یہ حدیث نقل کرنے کے بعد حضرت سیدنا امام شہاب الدین زہری رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:[1]) یعنی اب نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت زبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو اپنا پورا حق لینے کا صریح حکم دیا جب کہ انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا حالانکہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان دونوں کو وہ مشورہ دیا تھا جس میں دونوں کے لیے گنجائش تھی۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب فلا وربك...الخ، ۳/۲۰۵، حدیث: ۴۵۸۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے

---

[1]: وَهَذَا الْكَلَامُ لِلزُّهْرِي ذَكَرَهُ إِدْرَاجًا (عمدة القاری، کتاب التفسیر، باب فلا وربك...الخ، ۱۲/۵۳۸، تحت الحدیث: ۴۵۸۵)

www.dawateislami.net

اِس حدیثِ پاک کے مختلف حصوں کی جو شرح فرمائی وہ درج ذیل ہے: ان دونوں صاحبوں کے کھیت برابر تھے جو اس نالے سے سینچے جاتے تھے، جھگڑا ہوا آگے پانی دینے کا، انصاری کہتے تھے پہلے میں پانی دوں، زبیر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں پہلے میں دوں، کیونکہ آپ کا کھیت اوپر تھا جدھر سے پانی آتا تھا اور انصاری کا کھیت نیچے بہاؤ کی طرف اور اوپر والا پہلے پانی دیتا ہے۔ (''اس پر انصاری نے کہا: وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہوئے'' کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں:) یعنی آپ نے اس فیصلہ میں ان کی قرابت داری کا لحاظ فرمایا ہے۔ شارحین نے فرمایا کہ یہ شخص قوم انصار سے تو تھا مگر مؤمن نہ تھا یا یہودی تھا یا منافق، مگر ترجیح اِسے ہے کہ تھا تو مسلمان مگر نَومسلم (یعنی نیا مسلمان ہوا) تھا، آداب بارگاہ سے بے خبر تھا اسی لئے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے صحابہ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔ (مرقات) اشعہ نے فرمایا: یہ منافق ہی تھا جیسے عبداللہ ابن اُبی کہ قبیلہ انصار سے تھا مگر منافق تھا، قتل اس لیے نہ کرایا کہ منافقوں کو قتل نہ کرایا جاتا تھا۔ واللہ اعلم!

حضور انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو اس کے اس کلام سے بہت ہی تکلیف ہوئی حتی کہ چہرہ انور سرخ ہو گیا، منافقوں، ناواقفوں سے بسا اوقات حضور انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ایسی باتیں سن لیتے تھے تکلیف ہوتی تھی مگر صبر فرماتے تھے۔ (''اے زبیر پانی دو پھر پانی روک لو حتی کہ مینڈھ تک لوٹ جائے پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں:) پہلے تو فرمایا تھا کہ اے

www.dawateislami.net

زبیر اپنی زمین تَر کر کے پانی انصاری کو دے دو اب پورا حق زبیر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو عطا فرمایا کہ پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو، پھر اتنی دیر تک پانی روکے رکھو کہ کھیت آس پاس کی مینڈھ (بنّا) تک پہنچ جائے اور کھیت لبریز ہو جائے تب انصاری کو دو۔ یعنی پہلے انصاری کی رعایت کی گئی تھی اور حضرت زبیر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو حسنِ اخلاق کی تعلیم دی گئی تھی مگر جب انصاری نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اُلٹا ناراض ہو گیا تو ہر ایک کو پورا حق دیا گیا، پہلے فَضْل تھا اب عَدْل۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۳۴۰)

زبان سے تکلیف دینے والی کا انجام

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فلاں عورت کی نماز روزے اور صدقات کی فَراوانی کا چرچا ہے لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ستاتی ہے۔ ارشاد فرمایا: وہ آگ میں ہے۔ عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فلاں عورت کی نماز روزے اور صدقات کی کمی کا ذکر ہوتا ہے البتہ وہ پَنِیر کے کچھ ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ جنتی ہے۔

(مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/۴۴۱، حدیث: ۹۶۸۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: زبان کا ذکر اس لئے کیا اکثر لوگ دوسروں کو زبانی

www.dawateislami.net

تکلیف دیتے ہیں لڑنا بھڑنا، غیبت، چغلی کرنا وغیرہ۔ زبان کا زخم سِنَان یعنی بھالے کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے کہ یہ مرہم سے بھر جاتا ہے مگر وہ نہیں بھرتا۔ حضرت علی (کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم) فرماتے ہیں:

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَام وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَان

کسی اردو شاعر نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

چھری کا تیر کا تلوار کا تو گھاؤ بھرا لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

''وہ آگ میں ہے'' کی وضاحت میں مفتی صاحب فرماتے ہیں: یعنی یہ کام دوزخیوں کے ہیں اگر یہ عبادت گزار بی بی اپنی تیز زبان سے توبہ نہ کرے گی تو اولاً دوزخ میں جائے گی، نوافل سے لوگوں کے حق معاف نہیں ہوتے، پھر سزا بھگت کر جنت میں جائے گی لہٰذا یہ حدیث اس قانون کے خلاف نہیں کہ صحابہ تمام ہی عادل ہیں کوئی فاسق نہیں، بعض حضرات صحابہ سے گناہ ہوئے مگر وہ قائم نہ رہے توبہ کر کے دنیا سے گئے۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اس فرمان عالی سے ہم لوگوں کے کان کھل جانے چاہئیں ہم میں سے بہت لوگ اُصول چھوڑ کر فُضول میں کوشش کرتے ہیں فرائض کی پرواہ نہیں نوافل پر زور، معاملات خراب وظیفوں چلوں کا اہتمام، دوا کے ساتھ پرہیز ضروری ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۷۷)

مَدارج النبوۃ میں ہے کہ جب عکرمہ ابن ابی جہل (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

www.dawateislami.net

ایمان لائے تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضوَان) کو تاکید فرمادی کہ عکرمہ کے سامنے کوئی ابوجہل کو برا نہ کہے کہ اس سے فطری طور پر عکرمہ کو تکلیف ہوگی۔ (مراۃ المناجیح، ۳۴/۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) گزرگاہ کے بیچ یا کنارے پر بول و براز کرنا

قضائے حاجت ایک بشری تقاضا ہے، کسی بھی جگہ کسی بھی وقت انسان کو اس کی ضرورت پیش آسکتی ہے لیکن لوگوں کی گزرگاہ پر قضائے حاجت کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ لوگوں کے لئے باعثِ تکلیف ہوگا چنانچہ حکیم ترمذی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عام راستے میں قضائے حاجت سے منع فرمایا۔ عام راستہ وہ ہے جس پر لوگ چلتے ہوں، عام راستے کی قید اس لئے لگائی گئی کہ اس پر ایسا کرنے سے مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف پہنچتی ہے۔ مزید ارشاد فرمایا: ''جو عام راستے، نہر کے کنارے یا پھل دار درخت کے نیچے قضائے حاجت کرے اس پر اللّٰہ تعالٰی، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔'' ایسا کرنے والا مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے لعنت کا مستحق قرار پاتا ہے کیونکہ فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اذیت دی۔ (المنهيات للحكيم الترمذی، ص٤٦)

www.dawateislami.net

خُدایا نہ تکلیف کا میں باعث بنوں
تری جنتوں کا میں وارث بنوں
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(25) مسجد میں تکلیف نہ دیجئے

مسجد اسلامی معاشرے میں بہت اہمیت رکھتی ہے، اس کی صفائی ستھرائی، زیب وزینت کا خیال اپنے ذاتی گھر سے کہیں بڑھ کر رکھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ کو بدبو، گندگی اور ہر اس چیز سے بچانا ضروری ہے جس سے دیگر مسلمان تکلیف میں مبتلا ہو سکتے ہوں۔ مسجد میں جانے والے کے کپڑے بدبودار نہیں ہونے چاہئیں۔

غسلِ جمعہ کی ابتداء کیسے ہوئی؟

حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ کچھ عراقی لوگ آئے اور بولے: اے ابن عباس! کیا آپ جمعہ کے دن کا غُسل واجب سمجھتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، لیکن یہ بہت پاکی ہے اور غسل کرنے والے کے لئے اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر ضروری نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل شروع کیسے ہوا! لوگ مشقت میں تھے کہ اُون پہنتے اور اپنی پیٹھ پر مزدوریاں کرتے تھے ان کی مسجد تنگ تھی جس کی چھت نیچے تھی جو صرف چھپر (خس پوش) تھی، حضورِ انور صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایک گرم دن میں تشریف لائے اور لوگ اسی اُون میں پسینہ پسینہ تھے کہ ان سے بُو پھیل گئی جس کی

www.dawateislami.net

وجہ سے بعض نے بعض سے تکلیف پائی تو جب رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بو پائی تو فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن ہوا کرے تو نہالیا کرو، اور چاہئے کہ ہر ایک اپنا بہترین تیل وخوشبو مل لیا کرے۔ حضرت سیدنا عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور لوگوں نے اُون کے علاوہ دیگر اچھے لباس پہنے اور کام کاج سے چھوٹ گئے، ان کی مسجد فراخ ہوگئی اور پسینہ سے جو بعض کو بعض سے تکلیف پہنچتی تھی وہ جاتی رہی۔

(ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی الرخصة ...الخ، ۱/ ۱۶۰، حدیث: ۳۵۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے حصے ''ہر ایک اپنا بہترین تیل وخوشبو مل لیا کرے'' کے تحت لکھتے ہیں: تیل سر وجسم میں اور خوشبو کپڑوں میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے مجمعوں میں اچھے کپڑے پہن کر جانا چاہئے، شادی، عُرس، تبلیغ کے جلسے سب میں اس بات کا خیال رکھا جائے۔ مجلسوں میں ہار پھول ڈالنے کی اصل یہ حدیث ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۴۸)

یہ تسلیم، عمدہ ہے خوشبوئے جنّت
مجھے کاش مل جائے اُن کا پسینہ

(وسائلِ بخشش، ص ۳۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(26) گردنیں نہ پھلانگیں

حضرت سیدنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں سے خطاب فرمارہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور آپ کے قریب آ کر بیٹھ گیا، جب نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز پڑھا چکے تو ارشاد فرمایا: اے فلاں! تجھے ہماری جماعت میں سے ہونے سے کس چیز نے منع کیا؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے چاہا کہ میں اس جگہ بیٹھوں جو آپ کی نگاہ میں ہو، تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے اور انہیں اِیذا پہنچاتے ہوئے دیکھا، جس نے کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔ (المعجم الاوسط، ۳۸۶/۲، حدیث: ۳۶۰۷)

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طرف پُل بنایا۔ (تِرمِذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء فی کراهیة...الخ، ۴۸/۲، حدیث: ۵۱۳) یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پُل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔ (حاشیہ بہارِ شریعت، ۷۶۲/۱)

www.dawateislami.net

جہنم کا پل

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اسے دوزخ کی طرف پل بنایا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء فی کراهیة التخطی یوم الجمعة، ۲/ ۴۸، حدیث: ۵۱۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ پھلانگنا سخت گناہ ہے اور دوزخ میں جانے کا ذریعہ، کیونکہ اس میں مسلمانوں کی توہین بھی ہے اور اِیذا بھی، ہاں اگر اگلی صفوں میں جگہ ہو اور لوگ سُستی سے پیچھے بیٹھ گئے ہوں تو اس جگہ کو پُر کرنے کے لیے یہ آگے جاسکتا ہے، کیونکہ یہاں قصوران بیٹھنے والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(27) نوک دار چیز احتیاط سے لے کر چلیں

حضرت سیدنا جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں چند تیر لے کر گزرا جن کے پَیکان (یعنی تیروں کی نوک) کھلے ہوئے تھے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا کہ وہ ان کے پیکان پکڑ لے تاکہ وہ کسی مسلمان کو چُبھ نہ جائیں۔

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب امر من مر...الخ، ص ۱۴۰۹، حدیث: ۲۶۱۴)

www.dawateislami.net

شارح بخاری ابوالحسن حضرت سیدنا علی بن خلف المعروف ابنِ بطال رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اسی مفہوم پر مشتمل ایک اور حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یہ فرمانِ عالیشان حرمتِ مسلم کی تاکید پر مشتمل ہے کہ تیر کی وجہ سے کہیں وہ خوفزدہ نہ ہوجائے یا اسے تکلیف نہ پہنچے۔ مسجد میں لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے جو کہ نماز کے اوقات میں زیادہ ہوتا ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس بات کا اندیشہ ہوا کہ تیروں کی وجہ سے کسی کو تکلیف ہوسکتی ہے۔ یہ حدیثِ پاک آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمہ اور مسلمانوں پر مہربانی کا نمونہ ہے۔ (شرح ابن بطال، کتاب الصلاۃ، باب یاخذ بنصول...الخ، ۲/۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) مُنہ میں بدبُو ہو تو دوسروں کو ایذا پہنچتی ہے

فتاوٰی رضویہ جلد 7 صَفحہ 384 پر ہے: مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجِد جانا حرام ہے جب تک مُنہ صاف نہ کرلے اور دوسرے نَمازی کو اِیذا پہنچنی حرام ہے اور دوسرا نَمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے ملائکہ کو اِیذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: جس چیز سے انسان تکلیف مَحسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف مَحسوس کرتے ہیں۔

(مُسلِم، کتاب المساجد، باب نھی من اکل...الخ، ص ۲۸۲، حدیث ۵۶۴)

www.dawateislami.net

بدبُو دار مرہم لگا کر مسجِد میں آنے کی مُمانَعت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''جس کے بدن میں **بدبو** ہو کہ اُس سے نمازیوں کو اِیذا ہو مَثَلاً مَعَاذَاللّٰہ گندہ دَہَن (یعنی جس کو مُنہ سے بدبو آنے کی بیماری ہو)، (یا) **گندہ بَغَل** (یعنی جس کے بغل سے بدبو آنے کا مرض ہو) یا جس نے **خارِش** وغیرہ کے باعِث **گندھک ملی** (یا کوئی سا بدبو دار مرہم یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجِد میں نہ آنے دیا جائے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ۷۲/۸)

کچّی پیاز کھانے سے بھی مُنہ بدبُو دار ہو جاتا ہے

کچّی مُولی، کچّی پیاز، کچّا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی **بُو** ناپسند ہو اسے کھا کر مسجِد میں اُس وقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں **بو** باقی ہو کہ فِرِشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے پیاز، لہسن یا گِندنا (لہسن سے مِلتی جُلتی ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجِد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ (مُسلِم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل...الخ، ص ۲۸۲، حدیث ٥٦٤) اور فرمایا: اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی **بُو** دُور کر لو۔ (ابوداؤد، کتاب الاطعمة، باب فی اکل الثوم، ۵۰۶/۳، حدیث: ۳۸۲۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی پیاز ولہسن کھانا حرام نہیں بلکہ کھا کر بدبودار منہ لئے مسجد میں آنا حرام ہے۔خواہ وہاں نمازی ہوں یا نہ ہوں کیونکہ فرشتے ہر وقت رہتے ہیں۔''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بُو دُور کرلو'' کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں: تا کہ ان کی بو جاتی رہے کیونکہ بدبو ہی ممانعت کی وجہ ہے۔پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ یہ حکم ہر مسجد کا ہے، بلکہ ہر دینی مجلس میں اس کا خیال رکھا جائے۔

(مراۃ المناجیح،۱/۴۵۲)

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

صَدرُ الشَّریعہ،بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو جیسے گِندنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچا گوشت، مٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔جس کو گندہ دہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو مُنقَطِع (یعنی ختم) نہ ہو اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔

(بہارِ شریعت،۱/۶۴۸)

کچّی پیاز والے کچومر اور رائتے سے مُحتاط رہئے

کچّی پیاز والے چنے، چھولے، رائتے اور کچومر نیز کچّے لہسن والے اَچار چٹنی

www.dawateislami.net

وغیرہ کھانے سے نَماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ بعض اوقات کباب سموسے وغیرہ میں بھی کچّی پیاز اور کچّے لہسن کی بُو محسوس ہوتی ہے لہٰذا نَماز سے پہلے ان کو بھی نہ کھائیے۔ ایسی بُو والی چیزیں مسجِد میں لانے کی بھی اجازت نہیں۔

بدبُودار مُنہ لیکر مسلمانوں کے مجمع میں جانے کی ممانَعت

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مَجمَعوں، درسِ قرآن کی مجلسوں، عُلَمائے دین واولیائے کامِلین کی بارگاہوں میں بدبودار مُنہ لے کر نہ جاؤ۔ مزید فرماتے ہیں: جب تک مُنہ میں بدبو رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مَجمَعوں میں نہ جاؤ۔ حُقّہ پینے والے، تمباکو والا پان کھا کر کُلّی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ فقہاء فرماتے ہیں: جسے گندہ دہَنی کی بیماری ہو اُسے مسجِدوں کی حاضِری مُعاف ہے۔

(مِراٰۃُ المناجیح، ۲۵/۶)

گوشت، مچھلی بیچنے والے

گوشت یا مچھلی بیچنے والے کے لباس میں سخت بدبو ہوتی ہے لہٰذا ان کو چاہئے کہ فارِغ ہو کر اچّھی طرح نہائیں، صاف لباس زیبِ تن فرمائیں، خوشبو لگائیں اور پھر مسجِد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شَرْط نہیں صِرْف مشورۃً عرض کیا ہے، کوئی بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبُو مکمّل طور پر زائِل (یعنی دُور) ہو جائے۔

(مسجدیں خوشبودار رکھئے، ص۱۵)

www.dawateislami.net

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے خوشبودار پسینے کا واسطہ! ہمارے ظاہر و باطن کو ہر قسم کی بدبو سے پاک فرما کر معطر و معنبر فرمادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۵)

(29) فرشتوں کو تکلیف نہ دیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی بِهٖ بَنُوْ اٰدَمَ، ملائکہ ہر اس شے سے اذیّت پاتے ہیں جس سے بنی آدم اذیت پاتے ہیں۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل ثوما...الخ، ص۲۸۲، حدیث: ٥٦٤)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اگر مسجد انسانوں سے خالی بھی ہو تب بھی وہاں بدبُو لے کر نہ جائے کہ وہاں رحمت کے فرشتے ہر وقت رہتے ہیں اس کی بدبو سے اِیذا پائیں گے۔ خیال رہے کہ مسجد کے فرشتے رحمت کے فرشتے ہیں، ان کی طبیعت نازُک اور ان کا اِحترام زیادہ ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اِعتراض نہیں کہ فرشتے تو ہر انسان کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں تو چاہئے کہ کبھی یہ چیزیں نہ کھائے کیونکہ اللہ تعالٰی نے

www.dawateislami.net

ساتھی فرشتوں کی طبیعت اور قسم کی بنائی ہے۔علماء فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے کسی مجمع میں بدبودار منہ یا کپڑے لیکر نہ جائے تا کہ لوگوں کو ایذاء نہ پہنچے۔(مراۃ المناجیح،۴۳۸/۱)

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کِراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرّر ہیں اُسے اِس حال میں نَماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔(معجم کبیر،۱۷۷/٤،حدیث: ٤٠٦١)

فرشتوں کو تکلیف دینا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ جلد 1 کے صفحہ نمبر 839 پر فرماتے ہیں: متعدد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھتا ہے۔یہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتہ کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

(فتاوی رضویہ،۸۳۹/۱)

مسواک کرلیا کرے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: تم میں سے جب کوئی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا چاہے تو مسواک کرلیا کرے! کیونکہ جب کوئی نماز میں قراءت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے، اور اس کے

www.dawateislami.net

منہ سے جو بھی نکلتا ہے فرشتے کے منہ میں جاتا ہے۔(شعب الایمان،باب فی تعظیم القراٰن،فصل فی السواك لقرأة القراٰن،۲/ ۳۸۱، حدیث:۲۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(30) کسی کی جگہ یا سیٹ پر قبضہ جمانا

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی محفل میں سے اٹھ کر تھوڑی دیر کے لئے کوئی چیز لینے گیا تو دوسرا فوراً اس کی جگہ پر قبضہ جما لیتا ہے حالانکہ وہ جگہ اٹھنے والے کی تھی لیکن وہ بے چارہ منہ دیکھتا رہ جاتا ہے،اسی طرح ٹرین یا بس میں کسی نے اپنی سیٹ ریزرو(Reserve) کروائی ہوتی ہے لیکن دوسرا شخص اس پر براجمان ہو جاتا ہے، جب اسے سیٹ خالی کرنے کی درخواست کی جائے تو وہ ٹالم ٹول سے کام لیتا ہے جس پر سیٹ بک کروانے والے کو کافی پریشانی ہوتی ہے،بسا اوقات تُو تُو ، میں میں تک بلکہ ہاتھا پائی تک نوبت جا پہنچتی ہے اور بالآخر اسے سیٹ خالی کروانے کے لئے عملے کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

اپنی جگہ کا زیادہ حقدار کون؟

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(مسلم،کتاب السلام،باب اذا قام...الخ،ص۱۱۹۹،حدیث:۲۱۷۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے کہ جانے والا اپنی جگہ کوئی نشانی رکھ گیا ہو جس سے پتہ لگے کہ وہ لوٹ کر آئے گا یا کوئی اور علامت ہو۔(مراٰۃ المناجیح،۶/۳۷۱) حضرت علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: ہمارے علماء فرماتے ہیں: یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو مسجد وغیرہ میں مثلاً نماز کے لئے بیٹھے اور پھر واپس آنے کے ارادے سے وہاں سے جائے مثلاً وضو کرنے یا کسی معمولی کام کے لئے جا کر واپس آئے تو اس جگہ کے لئے اس کی خصوصیت ختم نہ ہوگی بلکہ واپس آنے پر وہی شخص اس نماز کے لئے اس جگہ کا حقدار ہوگا۔ اگر اس مقام پر کوئی اور بیٹھ گیا ہو تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ اسے وہاں سے اٹھا دے اور بیٹھنے والے کو وہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔ اپنی جگہ سے اٹھنے والا اس جگہ جانماز وغیرہ چھوڑ کر اٹھے یا ویسے ہی جائے دونوں صورتوں میں وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(شرح مسلم للنووی، جزء:۱٤، ۷/۱٦۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) گاڑی پر اسکریچ ڈالنا

گلی میں کھڑی کار یا جیپ بالخصوص نئی گاڑی پر چابی یا کسی نوکدار چیز سے چوری چھپے اسکریچ (لکیر، Scratch) ڈال دینے میں بعضوں کو بڑا مزہ آتا ہے لیکن مالک کا دل مُرجھا جاتا ہے کیونکہ اسکریچ کی صورت میں گاڑی کی قیمت میں بھی کمی

www.dawateislami.net

ہوجاتی ہے اور وہ لکیریں بُری بھی دکھائی دیتی ہیں۔ایسا کرنے والے غور کرلیں کہ اس کا حساب وہ بروزِ محشر کیونکر دے پائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(32) گلیوں میں کرکٹ، فٹبال وغیرہ کھیلنا

چھٹی کے دن سے پہلے والی رات گلی محلے کو میدان سمجھ کر کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کھیل کر، شور مچا کر محلے والوں کی نیند اور اپنا وقت برباد کرنے والوں کو یہ تفریح دکھائی دیتی ہے لیکن مریضوں، دودھ پیتے بچوں کے آرام کا انہیں کوئی خیال نہیں ہوتا اور نہ ہی پڑھائی کرنے والے طلبہ کے تعلیمی نقصان کا احساس ہوتا ہے، راہ چلتے مسافر اور گاڑیاں بھی ان سے متاثر ہوتی ہیں، گھروں کے شیشے بھی محفوظ نہیں رہتے۔ان سب کی حق تلفی کا وبال میچ کے کھلاڑیوں اور اس کی انتظامیہ پر ہوگا۔

دن لَہْو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(33) پان کی پچکاری

ناقص پان گٹکے کے طبی نقصانات اپنی جگہ لیکن اس کا خمیازہ دوسروں کو بھی بھگتنا پڑتا ہے جب یہ پان گٹکا کھانے کے شوقین ان کے دروازے، سیڑھیوں کو اپنے

www.dawateislami.net

تھوک سے لال کر دیتے ہیں، پھر جہاں ایک بار کوئی پان تھوک دے دوسروں کو گویا اجازت نامہ مل جاتا ہے وہ بھی اسی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہیں تھوکتے ہیں اور چند دنوں میں وہ جگہ کچرا کونڈی کا منظر پیش کرنے لگتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(34) استنجا خانے کا استعمال

بعض لوگ صفائی پسند نہ ہونے کی وجہ سے دوسروں کے لئے بھی تکلیف دہ بن جاتے ہیں، مثلاً اِستنجا خانے میں جائیں گے تو اس کے فرش پر اپنے گندے جوتوں کے نشانات چھوڑ آئیں گے، کموڈ یا WC میں حسبِ ضرورت پانی بہا کر فُضلہ نہیں بہائیں گے، صابُن سے ہاتھ دھوئیں گے تو اپنے ہاتھوں کی میل صابُن پر لگی چھوڑ آئیں گے، ایسے میں ان کے بعد اِستنجا خانے (بالخصوص عوامی استنجا خانے) کا رُخ کرنے والے کو گھن آتی ہے لیکن وہ بے چارا کچھ بول نہیں سکتا، اے کاش! ہمیں نظافت پسندی نصیب ہو جائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْامین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(35) غلط پارکنگ

بعض لوگ کسی کی گاڑی کے پیچھے اس طرح گاڑی پارک (Park) کر دیتے ہیں کہ دوسری گاڑی کا وہاں سے نکلنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے، بعض اوقات تو غلط پارکنگ کسی کی جان جانے کا سبب بھی بن جاتی ہے کہ جس کی گاڑی پھنس گئی

www.dawateislami.net

اس نے مریض کے لئے ایمرجنسی دوائی لے کر جانی تھی، یا اسے اچانک گھر پر کسی حادثے کی اطلاع ملی لیکن وہ نکل نہ سکا اور گھر پر نہ پہنچنے کی وجہ سے جانی نقصان ہو گیا یا کسی طالب علم کو امتحان دینے یا نوکری کے متلاشی کو انٹرویو کے لئے پہنچنا تھا، کسی کو اسٹیشن تو کسی کو ائیر پورٹ پہنچنا تھا لیکن وہ وقت پر نہ پہنچ سکا اور ٹرین یا جہاز چھوٹ گیا، اس کا ذمہ دار کون؟ صاف ظاہر ہے غلط پارکنگ کرنے والا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دوسروں کا احساس کرنے والا بنائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(36) بلاضرورت فون یا ایس ایم ایس کرنا

بعضوں کو نہ اپنا وقت عزیز ہوتا ہے نہ دوسروں کا وقت ضائع ہونے کی پرواہ ہوتی ہے، چنانچہ وہ وقت بے وقت کسی کو فون یا ایس ایم ایس کرتے رہتے ہیں، سامنے والا فون نہ اٹھائے تو مسلسل فون کریں گے یہ سوچے بغیر کہ ہوسکتا ہے وہ سویا ہو یا استنجا خانے میں ہو یا نماز پڑھ رہا ہو یا کسی اور اہم کام میں مصروف ہو۔ بعض تو نیند بھری آواز سن کر بھی بھولپن سے پوچھتے ہیں کہ میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کر دیا؟ فون سننے والا بھی مروت میں نہ بول دیتا ہے حالانکہ اُدھوری نیند سے کسی کو جگانے میں راحت ملتی ہے یا کُلفت (یعنی تکلیف)؟ اس کا فیصلہ اپنے دل سے لے لیجئے۔ پھر گفتگو کا سلیقہ بھی کسی کسی کو آتا ہے ایک منٹ کی بات کرنے میں دس منٹ لگا دینے

www.dawateislami.net

والوں کی بھی ایک تعداد ہے پھر بھی یہ شکوہ کرتے ہیں کہ لوگ ہمارا فون نہیں اٹھاتے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(37) اوپر سے کوئی چیز پھینکنا

اوپر کی منزلوں میں رہنے والے اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ دُرُست انداز میں ٹھکانے لگانے کے بجائے کھڑکی سے ہی گلی میں پھینک دیتے ہیں جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، بعض اوقات تو وہ کُوڑا بلکہ بچوں کا استعمال شدہ ڈائپر (Diaper) عین اس وقت پھینکا جاتا ہے جب نیچے سے کوئی گزر رہا ہوتا ہے، اس پر جو گزرتی ہے وہ ہی بتا سکتا ہے۔ ایسے میں اگر پتا چل جائے کہ یہ کس کھڑکی سے آیا ہے تو جھگڑے بلکہ مار کٹائی کی نوبت بھی آجاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(38) کچرا کُونڈی بنالینا

بڑے شہروں میں انتظامیہ کی طرف سے رہائشی علاقے سے تھوڑی دور ایک جگہ مقرر ہوتی ہے کہ آس پاس کے لوگ اپنے گھروں کا کچرا وہاں ڈال دیں پھر وہاں سے انتظامیہ کی گاڑیاں اس کچرے کو ٹھکانے لگانے کے لئے لے جاتی ہیں، لیکن بعض لوگ عین روڈ (Road) کے درمیان یا کسی کے گھر کے سامنے کچرے کا ڈھیر لگانا

www.dawateislami.net

شروع کر دیتے ہیں، ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا بھی اپنے گھر کا کچرا وہاں پھینکتا ہے تو گویا لائن لگ جاتی ہے، وہی جگہ عوامی طور پر کچرا کونڈی قرار پاتی ہے، لیکن جس کے گھر کے باہر یہ کاروائی کی جاتی ہے وہ کس کَرب وتکلیف سے گزرتا ہے اس کا حال وہی بتا سکتا ہے جس پر یہ گزری ہو۔

پالتو بلّا گھر میں ہی دفنا دیا

حضرتِ سیِّدُنا ابوحیان تَیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی فرماتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شُرَیح رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا پالتو بلا مر گیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے گھر کے صحن میں دفنا دو! میں نے دفنا دیا، اس کو پھینکنے کی کوئی عوامی جگہ نہ تھی، لہٰذا مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے گھر ہی میں دفن کروا دیا۔

(حلیۃ الاولیاء، شریح بن الحارث الکندی، ٤/ ١٤٨، رقم: ٥٠٧١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(39) بن مانگے مشورے دینا

کسی بھی اہم کام کے لئے مشورہ کر لینا بہت مفید ہے، اس سے غلطی اور ناکامی سے کافی حد تک بچا جا سکتا ہے، لیکن بعضوں کو مشورہ لینے کی نہیں صرف دینے کی عادت ہوتی ہے، جہاں جاتے ہیں بن مانگے مشوروں کی پٹاری کھول کر بیٹھ جاتے ہیں، بول بول کر دوسروں کے لئے ذہنی اذیت کا سبب بنتے ہیں اور اپنا وقار بھی گراتے ہیں۔ اپنی عزت کا تحفظ اسی میں ہے کہ جب تک ہم سے مشورہ مانگا نہ جائے، لب

www.dawateislami.net

کشائی نہ کریں۔ادھوری بات سن کر مشورہ دینے والے کو اکثر آئینۂ ندامت دیکھنا پڑتا ہے، دلیل کے بغیر مشورہ ایسا ہی ہے جیسے کمان کے بغیر تیر، جس شعبے کا تجربہ نہ ہو اس کے بارے میں مشورہ دینے سے گریز کیجئے، گاڑی خراب ہو جائے تو کار مکینک سے مشورہ کیا جاتا ہے نہ کہ ڈاکٹر سے، مشہور ہے: لِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ یعنی ہر فن کے لئے ماہرین ہوتے ہیں۔ مشورہ دینے والا یہ بات بھی ذہن میں رکھے کہ مشورہ لینے والے کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کی رائے سے اتفاق نہ کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(40) کسی کے گھریلو معاملات میں دخل اندازی کرنا

آج سالن میں کیا پکے گا؟ عید کے کپڑے کب اور کتنے خریدنے ہیں؟ قربانی کا جانور چھوٹا (یعنی بکرا وغیرہ) لینا ہے یا بڑا (یعنی بیل وغیرہ)؟ گھر میں رنگ وروغن کب اور کونسا کروانا ہے؟ فریج چھوٹا لینا ہے یا بڑا؟ بچوں کو جوتے کس طرح کے لے کر دینے ہیں؟ بچوں کو، ان کی امّی کو کتنی جیب خرچی دینی ہے؟ سودا سلف کس دکان سے لانا ہے؟ الغرض اس طرح کے درجنوں معاملات ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں جنہیں انسان اپنے معاشی اور سماجی حالات کے مطابق انجام دیتا ہے لیکن کچھ لوگوں کو اس طرح کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کرنے کی عادت ہوتی ہے جو سامنے والے کو اکثر ناگوار گزرتی ہے لیکن وہ اس کا مروتاً اظہار نہیں کر پاتا، کبھی وہ جی کڑا کر کے دل کی بات زبان پر بھی لے آتا ہے کہ آپ اپنے کام سے کام رکھئے یہ

www.dawateislami.net

ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(41) ہجوم میں دھکے مارنا

کسی بھی عوامی مقام مثلاً اسٹیشن، حج، عُرس اور دیگر مذہبی اجتماعات وغیرہ میں رش میں پھنس جانا پریشان کن ہوتا ہے لیکن کچھ لوگ اس پریشانی کے عالَم میں بھی لوگوں کو پریشان کرنے سے باز نہیں آتے اور دوسروں کو دھکے مارنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ سب اپنی نارمل (Normal) رفتار میں چلتے رہیں تو بھیڑ سے نکل ہی آتے ہیں لیکن ان بے صبروں اور جلد بازوں کی وجہ سے کئی مرتبہ بھگدڑ بھی مچ جاتی ہے جس سے لوگ زخمی ہوتے ہیں بلکہ بعض تو انتقال بھی کر جاتے ہیں۔

(42) وال چاکنگ کرنا، اشتہار لگانا

کسی بھی کاروباری شے یا مذہبی اجتماع کی تشہیر کی اپنی اہمیت ہوتی ہے لیکن اس تشہیر کے لئے کسی کی دیوار پر بلا اجازت چاکنگ کر کے اسے بدنُما کر دینے، گوند سے کاغذی اشتہار چپکا کر دیوار خراب کر دینے کو کوئی بھی مفتی اسلام جائز نہیں کہے گا۔ لیکن ہمارے معاشرے میں یہ کام بھی اپنا حق سمجھ کر کیا جاتا ہے، اگر مکان یا فیکٹری کا مالک اپنی دیوار پر چاکنگ سے منع کرنے کی جراءت کر لے تو اسے بُرا بھلا کہا جاتا ہے بلکہ بھیانک نتائج کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ کیا ہمیں یہ پسند ہوگا کہ کوئی ہماری دیوار پر چاکنگ کر جائے،

www.dawateislami.net

یقیناً نہیں تو دوسروں کے لئے بھی یہی ذہن رکھئے اور اس کی حق تلفی سے بچئے۔

دیوار کی کیچڑ

حضرتِ سیِّدُنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: امامِ اعظم علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم اپنے ایک مقروض مَجُوسی (یعنی آتش پرست) کے یہاں قرضہ وُصول کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اِتّفاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جوتوں میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کیلئے جوتے کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر مَجُوسی کی دیوار سے لگ گئی، پریشان ہوگئے کہ اب کیا کروں! کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مِٹّی بھی اُکھڑے گی اور صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہورہی ہے۔ اِسی شَش وپَنج میں دروازے پر دستک دی، مَجُوسی نے باہَر نکل کر جب امامِ اعظم علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کو دیکھا تو اُس نے قَرض کی ادائیگی کے سلسلے میں ٹالَم ٹُول شروع کردی۔ امامِ اعظم علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے قَرض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر نہایت ہی لَجاجت (یعنی عاجزی) کے ساتھ مُعافی مانگتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتایئے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ امامِ اعظم علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی حُقُوقُ الْعِباد کے مُعاملے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عزوجل دیکھ کر مَجُوسی بے حد مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہُوا اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے دل کی کیچڑ صاف کرکے مجھے مسلمان بنا دیجئے۔ چُنانچِہ وہ مَجُوسی امامِ اعظم علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کا تقویٰ

www.dawateislami.net

دیکھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوگیا۔

(تفسیر کبیر، ۱/۲۰۴)

جو بے مثال آپکا ہے تقوٰی، تو بے مثال آپکا ہے فتوٰی
ہیں علم و تقوٰی کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(43) قربانی کے جانور کے خون وغیرہ سے کسی کی دیوار وغیرہ خراب کرنا

عیدِ قربان کے موقع پر جانور کی قربانی دینا بڑی سعادت کی بات ہے لیکن اس دوران حقوق العباد کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے، بعض لوگ کسی کے گھر کے قریب جانور ذبح کرتے ہیں اور بے احتیاطی کی وجہ سے جانور کے خون کے چھینٹے اس کی دیوار پر جا پڑتے ہیں، جانور کے جسم سے نکلنے والی آلائشیں بھی بدبو اور گندگی پھیلاتی ہیں لیکن قربانی کرنے والا اس پر شرمندہ ہوتا ہے اور نہ معذرت کرتا ہے۔

جب پڑوسی کی دیوار پر خون کے چھینٹے پڑے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مدنی مذاکرے میں ارشاد فرمایا[1]: دو سال پہلے میرے بیٹے (حاجی عبید رضا) کے یہاں قربانی کا بڑا جانور پڑوسی کے گھر کے پاس بندھا ہوا تھا، اس کے ذبح کے وقت خون اُڑ کر دیواروں پر

مدینہ

[1] :ضرورتاً جملوں کی نوک پلک سنواری گئی ہے۔

www.dawateislami.net

پھیل گیا، میری توجہ گئی تو بڑی تشویش ہوئی اور میں نے کہا کہ اب تو ہم پر لازم ہے کہ اس سے ترکیب بنائیں کہ معاف بھی کردو اور رنگ بھی کردیتے ہیں۔ پھر میں نے اپنے بیٹے کو ہی بولا کہ تم جا کر اس کے مالک سے ترکیب بنالو، چنانچہ میرے بیٹے نے رابطہ کیا تو اس نے کہہ دیا کہ کوئی بات نہیں۔ (میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!) اگر کسی کی دیوار پر ہماری طرف سے نقصان ہوجائے تو اس کی تلافی ضروری ہے، اس سے معافی مانگئے، اگر وہ اس کا خرچہ نہیں لیتا رنگ چُونا نہیں لیتا، معاف کردیتا ہے تو اچھی بات ہے، اگر وہ مطالبہ کرتا ہے کہ تم پہلے جیسا ہی بنادو تو بنانا پڑے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(44) نمازی یا سونے والے کے پاس بلند آواز سے باتیں کرنا

بعض اسلامی بھائی کسی نمازی یا سونے والے کے پاس اتنی اونچی آواز میں باتیں کرنا شروع کردیتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی نماز یا نیند میں خلل آتا ہے، اس طرف عموماً ہماری توجہ نہیں ہوتی، اس سے بچنا چاہئے۔

بلند آواز سے گفتگو کرنے والوں کو سمجھایا

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے تو قریب کھڑے ہوئے بعض اسلامی بھائیوں نے اونچی آواز میں گفتگو شروع کردی، جس سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو نماز میں تشویش ہورہی تھی، کچھ ہی دیر میں وہ اسلامی بھائی وہاں سے ہٹ گئے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے سلام

www.dawateislami.net

پھیرنے کے بعد ان کو جمع کر کے اَحسن طریقے سے سمجھایا تو ان اسلامی بھائیوں نے فوراً توبہ کرلی۔

اصلاح فرمادی

اسی طرح کا ایک اور واقعہ پیش آیا کہ ایک اسلامی بھائی سوئے ہوئے تھے اور قریب ہی دوسرے اسلامی بھائی مدنی منے یا مُنی سے کھیل رہے تھے، جس سے آوازیں پیدا ہورہی تھیں، اس پر بھی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس اسلامی بھائی کو شرعی مسئلہ سمجھایا تو انہوں نے ہاتھوں ہاتھ توبہ کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(45) وقت پر دعوت شروع نہ کرنا

دعوت ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے لیکن یہ بھی اس وقت باعثِ تکلیف بن جاتی ہے جب وقت پر شروع نہ ہو، کئی اسلامی بھائیوں کا تجربہ ہوگا کہ شادی وغیرہ کی دعوت کا وقت 10 بجے کا دیا لیکن رات کے 12 بجے جا کر شروع ہوتی ہے، وقت پر پہنچنے والے مہمان بڑی آزمائش میں آجاتے ہیں کہ رات کا کھانا گھر سے کھا کر جائیں تو دعوت میں شرکت کس بات کی؟ اور نہ کھانے کی صورت میں بھوکے بیٹھے میزبان کی تسلیاں سنتے رہتے ہیں کہ جی بس ابھی فلاں کا انتظار ہے وہ آجائیں تو دعوت شروع ہوجائے گی، کئی گھنٹے وقت ضائع ہونے کے بعد رات کے ایک بجے فارغ ہوکر دو تین بجے گھر پہنچنے والا صبح اپنی ملازمت یا کاروبار پر کس طرح

www.dawateislami.net

جائے یہ الگ آزمائش ہے۔کئی لوگ اسی وجہ سے دعوت میں شرکت سے معذرت کر لیتے ہیں لیکن کچھ دعوتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ انکار نہیں کر سکتے مگر تاخیر کی وجہ سے تکلیف میں آجاتے ہیں۔کاش! میزبان اور مہمان وقت کی پابندی کریں تو کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

گوشت بھننے کی آواز

امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: ایک شخص نے اپنے ہاں کسی دوست کو بلایا، لیکن اُسے کھانے کو کچھ نہ دیا، بیٹھے بیٹھے عَصْر کا وقت ہوگیا، یہاں تک کہ اُسے شدید بھوک لگ گئی اور اس پر جُنونی کیفیت طاری ہوگئی۔میزبان نے سِتار (گٹار) لیا اور دوست سے کہا: تم کون سی آواز سننا پسند کرو گے؟ اس نے کہا: گوشت بھننے کی آواز۔ (احیاء علوم الدین، ۳/۳۱۶)

(46) ٹرین، بس میں صفائی کا خیال نہ رکھنا

بعض لوگ اپنے گھر میں صفائی پسند ہوتے ہیں اور باہر بھی، جبکہ کچھ لوگ گھر میں تو صفائی رکھنا پسند کرتے ہیں لیکن باہر گندگی پھیلانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، بازار، بس، ٹرین ان کی اس عادت کا نشانہ بنتے ہیں، پھلوں کی باقیات، مونگ پھلی کے چھلکے، استعمال شدہ ٹشو پیپر، بچا ہوا پانی پھینک کر دوسرے مسافروں کے لئے مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ٹرین کا واش روم استعمال کریں گے تو اس انداز سے کہ ان کے بعد وہاں جانے والے کو گھن آئے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظافت پسندی نصیب

www.dawateislami.net

کرے۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(47) گھریلو استعمال کی شے اس کی جگہ پر نہ رکھنا

نیل کٹر (ناخن کاٹنے کا آلہ) کنگھی، جوتوں کی پالش، ازار بند دانی، بیرونی دروازے کی چابی، چھری، ماچس جیسی کئی گھریلو اشیاء مشترکہ استعمال میں آتی ہیں، ان کو استعمال کرنے کے بعد مقررہ جگہ نہ رکھا جائے تو دوسروں کے لئے پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔

(48) قرض خواہ کو بلاوجہ ٹالنا

قرض دار کو چاہئے کہ وعدے کے مطابق قرض لوٹا دے، بغیر کسی مجبوری کے یہ کہنا: کل دوں گا، پہلی تاریخ کو لے لینا، شام کو لے لینا، تھوڑی دیر تک آنا الغرض قرض خواہ کو بلاوجہ چکر لگوانا اچھی بات نہیں۔

اب میری رقم بھی لوٹا دو

نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سلمہ الغنی کا کچھ یوں بیان ہے کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا تھا، اس دوران اسے کسی کا فون آیا کہ میں فیملی سمیت حج پر جارہا ہوں، فون وصول کرنے والے نے مبارک دینے کے بعد بڑی نرمی سے کچھ یوں کہا کہ یار آپ فیملی سمیت عمرے پر جاتے ہو، حج بھی کر آتے ہو، کافی مدت گزر گئی اب میری رقم (جو بڑی اماؤنٹ Amount میں تھی) بھی لوٹا دو۔

www.dawateislami.net

قرض کی ادائیگی میں اچھی نیت کا صلہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس نے قرض لیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اسے ادا کرنے کے معاملہ میں حریص ہے پھر وہ اسے ادا کئے بغیر مر گیا تو اللّٰہ عزوجل اس بات پر قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو اپنے پسندیدہ انعامات کے ذریعے راضی کر دے اور مرنے والے کی مغفرت فرما دے اور جس نے قرض لیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے پھر وہ اسے ادا کئے بغیر مر گیا تو اس سے پوچھا جائے گا، کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ ہم فلاں کو تجھ سے اس کا پورا حق لے کر نہ دیں گے؟ پھر اسکی نیکیوں میں سے کچھ نیکیاں لے لی جائیں گی اور قرض خواہ کی نیکیوں میں قرض کے بدلے کے طور پر ڈال دی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو قرض خواہ کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے۔ (الترغیب والترھیب، ۲/ ۳۷۲، رقم: ۱۲)

(49) مقروض کو دھمکیاں دینا

بعض اوقات قرض دار وقت پر قرض ادا نہیں کر سکتا کیونکہ بے چارے کے پاس واقعی اتنی رقم ہی نہیں ہوتی، ایسے میں قرض خواہ کو صبر کا دامن تھامے رکھنا چاہئے، لیکن بہت سے قرض خواہ ایسے مواقع پر گالم گلوچ، دھمکیوں اور مار پیٹ پر اتر آتے ہیں، بعض تو مقروض کو جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہیں بلکہ عملاً اسے قتل بھی کر دیتے ہیں جس پر مقروض اپنی جان اور وہ اپنی رقم سے محروم ہو جاتے ہیں اور قتل کی سزا الگ

www.dawateislami.net

ملتی ہے۔کچھ قرض خواہ دھمکیاں دے دے کر قرض دار کو اتنی ٹینشن میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ مایوسی کے عالم میں وہ خودکشی جیسی حرام موت کو گلے لگانے پر تیار ہو جاتا ہے، کاش! وہ یہ سمجھتا کہ خودکشی سے جان چھوٹتی نہیں مزید پھنس جاتی ہے۔حدیثِ پاک میں ہے:''جو شخص جس چیز کے ساتھ **خودکشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔''(بُخاری، ٤/ ٢٨٩، حدیث: ٦٦٥٢)

قرض کا ثواب

قرض واپس ملنے میں تاخیر پر قرض خواہ کو چاہئے کہ صبر کرے اور اس حدیث شریف میں بیان کردہ ثواب کا مستحق بنے، چنانچہ رسول اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا دوسرے پر دَین (یعنی قرض) ہو اور اس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اسی قدر روپیہ کی **خیرات کا ثواب** ملتا ہے جتنا دَین (یعنی قرض) ہے۔(شعب الایمان، ٧/ ٥٣٨، حدیث: ١١٢٦١)

امام بخاری اور ایک مقروض

محمد بن عباس فِرَبْرِیْ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے پچیس ہزار درہم کا مقروض تھا، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو خبر ملی کہ وہ شخص ''آمُل'' (وادیٔ جَیحون کی مغربی جانب ایک شہر) آیا ہوا ہے، ہم اس وقت ''فِرَبْر'' (وادیٔ جَیحون کی مشرقی جانب ایک شہر) میں تھے، ہم نے آپ سے عرض کی: آپ کو ''آمُل'' پہنچ کر اپنا مال وصول کرنا چاہیے۔فرمایا: ہمیں

www.dawateislami.net

اسے ڈرانا، دھمکانا نہیں چاہیے۔ مقروض کو معلوم ہوا کہ آپ ''فِرَبر'' میں ہیں تو وہ خُوارِزْم چلا گیا، (آمُل سے خُوارِزْم 12 دن کی مسافت پر ہے۔) ہم نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے عرض کی: آپ ''آمُل'' کے حاکم ابوسلمہ کُشانی سے کہیں کہ وہ خُوارِزْم کے حاکم کے نام اس مقروض کو گرفتار کرنے اور آپ کا مال وصول کرنے کے لئے ایک مکتوب لکھ دے۔ فرمایا: اگر میں اس سے سفارشی مکتوب لکھواؤں گا تو وہ بھی مجھ سے سفارشی مکتوب لکھوانے کا لالچ رکھے گا، اور میں دنیا کے بدلے دین کبھی نہیں بیچوں گا، ہم نے بہت کوشش کی لیکن آپ نہ مانے، حتی کہ ہم نے خود بغیر اجازت ''آمُل'' کے حاکم سے بات کر کے مکتوب لکھوا دیا۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو پتہ چلا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا: مجھ پر میری ذات سے زیادہ شفقت نہ کرو! اور ''خُوارِزْم'' میں اپنے ایک دوست کو مکتوب لکھا کہ مقروض سے بھلائی کے ساتھ پیش آیا جائے! بعد ازاں مقروض ''آمُل'' لوٹ آیا اور ''مَرْو'' جانے کا ارادہ کیا۔ (آمُل سے مَرْو 6 دن کی مسافت ہے۔) حاکم کو مقروض کی خبر پہنچی تو اس نے سختی کرنا چاہی لیکن آپ نے سختی کرنا پسند نہ فرمایا۔ بالآخر اس بات پر صلح ہوئی کہ مقروض آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ہر سال 10 درہم کے حساب سے قرض چکائے گا، لیکن آپ کو 10 تو کُجا قرضے کا ایک درہم تک واپس نہ ملا۔ (سیر اعلام النبلاء، ابو عبد الله البخاری، ۱۰/ ۳۰٦)

(50) رشتے دیکھنے کا انداز

نکاح کا رشتہ قائم کرنا صرف دو افراد کو ایک دوسرے سے وابستہ نہیں کرتا

www.dawateislami.net

بلکہ دونوں کے خاندانوں کا بھی تعلق جوڑتا ہے،لہٰذا رشتہ دیکھنے کا کام بڑی احتیاط سے کیا جاتا ہے لیکن بعض لوگ اس احتیاط میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کا انداز سامنے والے کے لئے تکلیف دہ ہوجاتا ہے مثلاً جو عورتیں رشتہ دیکھنے جاتی ہیں کبھی لڑکی کو چلا کر دیکھیں گی کہ کہیں لنگڑاتی تو نہیں، دھوپ میں لے جا کر اس کے گورے رنگ کے اصلی ہونے کا یقین کریں گی بعض تو حد ہی کر دیتی ہیں کہ منہ کھلوا کر دانت چیک کرتی ہیں۔اس کے بعد بھی اتنی منہ پھٹ ہوتی ہیں کہ لڑکی کے سامنے ہی اس کے عیب گنوانا شروع کر دیتی ہیں کہ تھوڑی موٹی ہے اگر دُبلی (smart) ہوتی تو ہم کچھ سوچتے، قد چھوٹا ہے، رنگ سانولا ہے،تعلیم کم ہے،عمر تھوڑی زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ،اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کبھی کبھار لڑکے والوں کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ رشتہ پسند نہیں آیا تو معذرت کرنے کا انداز بھی شائستہ اور ایسا نپا تُلا ہونا چاہئے کہ جس میں کسی کی دل شکنی ہو نہ جھوٹ بولنا پڑے۔

نفسیاتی مریضہ بن گئی

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ ایک خاتون اور اس کا خاوند اپنی جوان بچی کے علاج معالجے کے لئے میرے پاس آئے۔انہوں نے بتایا کہ ہماری بچی نے ایم ایس سی کیا ہوا ہے اور پورے خاندان میں ہنس مکھ،ملنسار،عقلمند مشہور تھی،ایم ایس سی کرنے کے بعد آئے روز رشتے آنا شروع ہوگئے لیکن سانولی رنگت کی وجہ سے جو لوگ بھی آتے کئی اسی وقت انکار کر دیتے تو کئی فون پر معذرت کر دیتے۔رشتہ دیکھنے

www.dawateislami.net

والے بچی کو اس انداز سے دیکھتے جیسے انہوں نے کوئی بھیڑ بکری خریدنی ہو۔ان کے دیکھنے کے انداز، تیکھے سوالات اور پھر انکار نے ہماری پھول جیسی بچی کے دل کو ایسی ٹھیس پہنچائی کہ ہماری بچی شروع شروع میں کھوئی کھوئی رہتی پھر اس نے مکمل چپ سادھ لی ہر وقت اپنے آپ کو کمرے میں قید کیا ہوا ہے کھانا بھی زبردستی کھلانا پڑتا ہے۔ایسی حالت کی وجہ سے ہماری بچی دن بدن کمزور ہوکر ہڈیوں کا ڈھانچا بن گئی ہے۔ عاملوں کے پاس جائیں تو وہ کالے جادو کا کہہ دیتے ہیں ڈاکٹرز کے پاس جائیں تو وہ نفسیاتی مریض قرار دیتے ہیں، کسی بھی طریقہ علاج سے فائدہ نہیں ہورہا۔ بچی کے حالات بتاتے ہوئے دُکھیارے والدین نے رونا شروع کردیا۔

رشتے میں نیک عورت کا انتخاب کیا جائے

عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کے لئے عمدہ زمین کا انتخاب کیا جائے۔ ماں بچے کے لئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے،لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچھی یا بُری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ تاجدارِ رسالت،شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے :(۱)اس کا مال، (۲)حسب نسب،(۳)حسن و جمال اور(٤)دین۔ پھر فرمایا:تمہارا ہاتھ خاک آلود

www.dawateislami.net

ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔

(بخاری،کتاب النکاح،باب الاکفاء فی الدین ،۳/۴۲۹،حدیث: ۵۰۹۰)

اس نے قطع رحمی کی

رحمتِ دو عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا اس نے قطع رحمی کی۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال،الحسن بن محمد ،۳/۱۶۵)

بیٹی کو کہاں بیاہ رہے ہیں؟

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے: نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے، لہٰذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔

(السنن الکبریٰ ،کتاب النکاح ،باب الترغیب فی التزویج ،۷/۱۳۳)

تلاشِ رشتہ

حضرت سیدنا شیخ کرمانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زُہد وتقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین وجمیل اور نیک و پرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کے لئے بادشاہ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔ اس دوران آپ مسجد مسجد

www.dawateislami.net

گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیز گاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے پوچھا: ''تمہاری شادی ہوچکی ہے؟'' اس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا: ''کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔'' اس نے کہا: ''میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔''

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اس پارسا نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ صاحبزادی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: ''یہ روٹی کیسی ہے؟'' شوہر نے جواب دیا: ''یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔'' یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔ نوجوان نے کہا: ''مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی۔'' لڑکی نے پلٹ کر کہا: ''میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے، اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو

www.dawateislami.net

پاکیزہ خصلت، عفیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔''

یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔ لڑکی نے پھر کہا: ''میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی!'' یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور روٹی خیرات کر دی۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعد المائۃ، ص۱۹۲)

کیوں پھریں شوق میں ہم مال کے مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص۲۹۴)

اس حکایت سے وہ والدین درسِ عبرت حاصل کریں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار اسلامی بھائی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیتے ہیں کہ وہ باریش اور سنتوں کا عامل ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے بُرے اعمال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو اور جس کی صحبت ان کی بیٹی کو بھی خوفِ خدا عزوجل سے بے نیاز اور اس کی عبادت سے غافل کر دے گی۔

رشتہ کا اصول

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض

www.dawateislami.net

کی: میری ایک بیٹی ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے اس کی شادی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کی ایسے شخص سے شادی کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہو، کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزت دے گا، اور اگر نفرت بھی کرے گا تو ظلم نہیں کرے گا۔ (شرح السنة للبغوی، ۵ / ۹، تحت الحدیث: ۲۲۳۴)

رشتہ یوں بھی ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عَقیل بغدادی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے سُرخ ڈوری میں پروئے ہوئے موتیوں کا ہار ملا۔ اتنے میں مجھے ایک نابینا بوڑھا شخص نظر آیا جو اس ہار کی گمشدگی اور اسے لوٹانے والے کے لئے 100 دینار کے انعام کا بھی اعلان کر رہا تھا۔ میں نے ہار اسے لوٹا دیا، اس نے انعام میں مجھے دینار دینا چاہے تو میں نے منع کر دیا۔ وہاں سے میں ملک شام پہنچا، بَیْتُ الْمُقَدَّس حاضری دی، پھر بغداد جانے کے ارادے سے روانہ ہو گیا لیکن ''حَلَب'' (ملک شام کے ایک قدیم شہر) میں بھوک اور سخت سردی سے دوچار ایک مسجد میں داخل ہو گیا۔ مسجد کے نمازیوں نے مجھے امامت کے لئے آگے کر دیا، میں نے انہیں نماز پڑھائی۔ انہوں نے مجھے کھانا پیش کیا، ماہِ رمضان شروع ہو چکا تھا، لوگوں نے کہا: ہمارے امام صاحب وفات پا گئے ہیں تو اس مہینے آپ ہمیں نمازیں پڑھائیں۔ میں نے حامی بھر لی اور سارا مہینہ ان کی امامت کی۔ بعدِ رمضان انہوں

www.dawateislami.net

نے مرحوم امام صاحب کی بیٹی کا رشتہ پیش کیا جسے میں نے قبول کرلیا۔شادی کے ایک سال بعد ہمارے یہاں بیٹا پیدا ہوا تو میری زوجہ بیمار پڑ گئی۔ایک دن میں اسی پریشانی کے عالم میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میری نظر اپنی زوجہ کے گلے کے ہار پر پڑی، یہ بالکل ویسا ہی ہار تھا جو میں نے دورانِ حج نابینا حاجی کو واپس کیا تھا۔میں نے ہار کا سارا قصہ اپنی زوجہ کو سنایا تو وہ رونے لگی اور بولی:اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ وہی ہیں جن کے بارے میں میرے والد رو رو کر یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری بیٹی کو ہار لوٹانے والے شخص جیسا شوہر عطا فرمانا،اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔ کچھ ہی عرصے میں میری زوجہ کا انتقال ہوگیا۔میں اس کی میراث اور ہار لے کر بغداد لَوٹ آیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ۱۴/۳۹۴)

(51) قیمتِ خرید پر تبصرے

بعضوں کو قیمتِ خرید پر تبصرہ کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے، چیز کوئی بھی خریدے یہ اس سے ضرور پوچھیں گے کہ کتنے میں خریدی؟ پھر جو بھی جواب ملے ان کا واحد تبصرہ یہ ہوتا ہے کہ بہت مہنگی خرید لائے، یہ سن کر بعض اوقات خریدنے والے کی دل شکنی بھی ہوتی ہے کہ میں اتنا گھوم پھر کر بھاؤ تاؤ کر کے اپنے گمان میں سستی چیز خرید کر لایا مگر موصوف نے اسے بھی مہنگا قرار دے دیا۔یہ الگ بات ہے کہ تبصرہ کرنے والے کو یہی چیز خرید کر لانے کا کہا جائے تو شاید اس سے بھی مہنگی خرید لائے۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ اگر ہمارا کوئی شناسا واقعی مہنگے داموں چیز خرید لایا ہو تو بھی

www.dawateislami.net

ضرورتاً ایسی حکمت عملی سے نشاندہی کریں کہ خریداری کرنے والے کی دل شکنی نہ ہو۔

(52) گھن دلانے والی حرکتیں کرنا

بعض لوگ کبھی کان میں انگلی ماریں گے تو کبھی ناک میں، کبھی بغلیں کھجائیں گے تو کبھی سر میں خارش کریں گے پھر ہاتھ دھوئے بغیر کھانے پینے میں بھی مشغول ہوجائیں گے، ان کی اس حرکت سے دیکھنے والے کو کیسی گھن آتی ہے! کاش وہ اس کا اِدراک کرپاتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقلِ سلیم نصیب کرے۔

(53) ہاتھا پائی کی عادت

بعضوں کو زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ چلانے کی بھی بیماری ہوتی ہے، چنانچہ دورانِ گفتگو کبھی سامنے والے کے کندھے پر ہاتھ ماریں گے تو کبھی اس کی کمر پر تھپڑ جڑ دیں گے، کبھی اس کا سر پکڑ کر جھٹکا دیں گے تو کبھی ہاتھ پر ہاتھ مارنے کی فرمائش کریں گے۔ ان کا یہ انداز بھی سامنے والے کے لئے تکلیف دہ ہوسکتا ہے۔

(54) بات کاٹنا

کسی کی بات غور سے مکمل سننے کی بعضوں کو عادت نہیں ہوتی چنانچہ ایسے افراد ''کان'' بننے کے بجائے ''زبان'' بننے کے شوقین ہوتے ہیں، سامنے والا کتنی ہی اہم بات کررہا ہو یہ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کردیں گے جس سے سامنے والا کوفت میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ہم بحث ومباحثہ کررہے تھے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے

www.dawateislami.net

پاس تشریف لائے اور رنجیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بات کاٹنا چھوڑ دو کہ اس میں بھلائی کم ہے، بات کاٹنا چھوڑ دو کہ اس میں نفع تھوڑا ہے کیونکہ یہ دو بھائیوں کے درمیان دشمنی پیدا کر دیتی ہے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، ۳۳/۳۷۰)

اُم المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے اِرشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو گفتگو کرتے دیکھو تو ان کی بات نہ کاٹو۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطی، ص ۲۲۱، رقم: ۵۳۸) حضرت عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا ارشاد ہے: کسی بیوقوف کی بات نہ کاٹو کہ وہ تمہیں اذیت دے گا اور کسی عقل مند کی بات نہ کاٹو کہ وہ تم سے بُغض رکھے گا۔ (احیاء العلوم، ۲/۲۲۴)

فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 170 پر ہے: بے ضرورت شرعیہ دوسرے کی بات کاٹنا (ممنوع) ہے جبکہ وہ علمِ شرعی کے ذکر میں ہو۔

(55) کیلے وغیرہ کے چھلکے پلیٹ فارم پر پھینک دینا

بعضوں کا صفائی کا ذہن نہیں ہوتا، ایسے لوگ کسی کے کمرے یا گاڑی میں مونگ پھلی کھائیں گے تو چھلکے وہیں پھیلا دیں گے، آم، کینو یا کیلا وغیرہ کھا کر اُس کا چھلکا روڈ یا پلیٹ فارم پر پھینک دیں گے، ان کا یہ عمل کسی کو زخمی کر سکتا بلکہ کسی کی جان بھی لے سکتا ہے چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بڑے بھائی عبد الغنی صاحب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پنجاب سے بابُ المدینہ آتے ہوئے ٹرین جب زم زم نگر (حیدر آباد) کے اسٹیشن پر رُکی تو وہ پانی پینے کیلئے اُترے، جب ٹرین چل پڑی تو

www.dawateislami.net

تیزی سے اُس کی طرف لپکے، کسی کے پھینکے ہوئے کیلے کے چھلکے پر پاؤں پڑا، آہ! پھسل کر چلتی ٹرین کے نیچے جا پڑے اور کٹ جانے کے سبب انتقال کر گئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(56) محافل میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

بیانات اور نعت خوانی کرنا بڑی سعادت کی بات ہے لیکن بلند آواز والا ساؤنڈ سسٹم لگا کر محلے والوں کی نیند میں خلل ڈال کر اس کا اِنعقاد کرنا دین کی خدمت نہیں بلکہ لوگوں کی حق تلفی کا گناہ اپنے سر لینا ہے۔ اگر کوئی یوں اپنے دل کو منائے کہ ہم نے گھر گھر جا کر اِجازت لے لی ہے تو سفید بالوں والی ضعیف بڑھیا، بیمار بوڑھے، دودھ پیتے بچے اور گھر میں بستر پر دَراز مریض کی اجازت کیونکر مل گئی، اس لئے حاضرین کی تعداد کے مطابق بغیر اسپیکر ہی نعت و بیان کی ترکیب بنا لینے میں عافیت ہے یا پھر کھلے گراؤنڈ میں جہاں سے گھروں تک آواز نہ پہنچے اتنی آواز میں اسپیکر چلائے جائیں جتنی حاجت ہو، الغرض جس نے احتیاط کرنی ہو اس کے لئے راستے ہزار اور جس نے نہ کرنی ہو اس کے لئے بہانے بے شمار۔

عصا توڑ دیا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر کے باہر ایک واعظ بیان کیا کرتا تھا جس

www.dawateislami.net

کی آواز سے آپ کو تکلیف ہوتی اور کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پیغام بھیج کر اس بات کی شکایت فرمائی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس واعظ کو اس فعل سے منع فرمایا جس پر وہ وقتی طور پر باز آیا لیکن چند دنوں بعد دوبارہ وہی سلسلہ شروع کر دیا۔ اس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنا عصا لیکر اس واعظ کے پاس گئے اور مار مار کر اس پر اپنا عصا توڑ دیا۔ (تاریخ المدینۃ المنورۃ ، ذکر القصص ، ۱/ ۱۵)

لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال نہ کریں

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ واعظین عبرت پکڑیں جو تیز لاؤڈ سپیکروں پر آدھی آدھی رات تک تقریریں کر کے مزدوروں، بیماروں کو پریشان کرتے ہیں، ساری بستی کو جگاتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ پھر عوام حکومت کو درخواستیں دیتے ہیں جس پر دفعہ 144 نافذ کی جاتی ہے، کتنی بڑی ذلت اور علم کی توہین ہے۔ اگر یہ واعظین اس فرمان پر عمل کرتے تو یہ نوبت کیوں آتی، حکام اور افسران خود ان سے عِلْم سیکھنے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ (مراۃ المناجیح، ۱۱/ ۲۱۷)

(57) بے مقصد ملاقات میں وقت ضائع کرنا

بعضوں کو نہ اپنے وقت کی دولت کا احساس ہوتا ہے نہ دوسرے کے وقت کی قدر و قیمت کا پاس، چنانچہ وہ بے مقصد کسی بھی وقت کسی سے ملاقات کے لئے جا پہنچتے

www.dawateislami.net

ہیں اور اگر وہ وقت نہ دے تو اسے مغرور، متکبر جیسے القابات سے نواز کر اس کا سینہ چھلنی کر دیتے ہیں اور اگر وہ ملاقات کرنے پر تیار ہو جائے تو پھر جلدی ٹلتے نہیں۔

میں خود ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں

ایک شخص کسی فرم میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھا، اس کی عادت تھی کہ جب اسے کسی ماتحت سے کوئی کام ہوتا یا اس کو کوئی فائل دینی ہوتی تو وہ خود اٹھ کر اس کی ٹیبل پر جاتا اور فائل دے کر واپس آجاتا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں ان کو اپنے کمرے میں بلا سکتا ہوں لیکن یہ جائیں گے اپنی مرضی سے اور میرا وقت ضائع ہوگا، اس لئے میں اپنا وقت بچانے کے لئے خود ان کے پاس چلا جاتا ہوں اور کام پورا ہونے کے بعد واپس آجاتا ہوں۔

(58) گاڑی چلاتے ہوئے کیچڑ اُڑانا

سڑک پر بعض اوقات پانی کھڑا ہوتا ہے، یا گٹر سے رسنے والا ناپاک پانی جمع ہو جاتا ہے یا بارش کے بعد کیچڑ بن جاتی ہے، ایسے میں بعض کار یا ویگن چلانے والے پیدل چلنے والوں کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں، وہ یوں کہ کیچڑ وغیرہ سے تیزی سے گاڑی گزاریں گے اور اُڑنے والے چھینٹے پیدل چلنے والوں کے منہ اور کپڑوں پر جا پڑتے ہیں، اب وہ بے چارا کہیں نوکری کا انٹرویو دینے جا رہا ہو یا اس کی نوکری کا پہلا دن ہو یا دعوت میں جا رہا ہو، اس سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی کیونکہ ان کے اپنے کپڑے اور چہرے محفوظ رہتے ہیں، اگر یہ خود کبھی پیدل ہوں اور کسی تیز

www.dawateislami.net

رفتار گاڑی سے اُڑنے والے چھینٹوں کا نشانہ بنیں تو انہیں صحیح معنوں میں دوسروں کی تکلیف کا احساس ہوگا۔

(59) مصافحے اور معانقے میں زور سے دبانا

اسلامی بھائیوں کا ایک دوسرے سے مصافحہ ومعانقہ کرنا بقائے محبت کا ذریعہ ہے لیکن بعضوں کو ایک دَم شرارت سوجھتی ہے کہ مصافحے کے دوران دوسرے کا ہاتھ ایک دم جکڑ کر دبانا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح مُعانقے (یعنی ایک دوسرے سے گلے ملنے) کے دوران بھی اتنی زور سے دباتے ہیں کہ سامنے والے کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔

بے ہوش ہو گیا

کئی برس پہلے ہیڈ پنجند (جنوبی پنجاب) کے اسکول ماسٹر کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا کہ کسی نے اس سے عید ملنے کے دوران اتنی زور سے دبایا کہ بے چارا بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا پھر اسے اسپتال لے جانا پڑا، جہاں اسے بڑی مشکل سے ہوش میں لایا گیا۔

(60) کسی کو جھوٹا، بددیانت یا رشوت خور قرار دینا

جھوٹ بولنا، خیانت کرنا یا رشوت خوری بہت ہی بُرے اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں لیکن اس سے بھی بُرا کام یہ ہے کہ کسی کو بلا دلیلِ شرعی جھوٹا، بددیانت یا رشوت خور قرار دیا جائے۔ ایسا کرنا تہمت ہے اور اس کی سزا بہت سخت ہے

www.dawateislami.net

چنانچہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک رَدْغَةَ الْخَبَال میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔[1]

(ابوداؤد،کتاب الاقضیة،باب فیمن یعین علی خصومة ..الخ،۳/ ۴۲۷، حدیث: ۳۵۹۷)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش،۸۵)

(61) زوجہ کو چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے اٹھانا

اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعثِ سعادت اور **عظیم سنّت** ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے نعلینِ مبارکین گانٹھتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔

(کنزالعمال، ۴/ ۶۰، جز۷، حدیث: ۱۸۵۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھوٹی چھوٹی باتوں پر بیوی کو حُکم دینا مَثَلاً یہ اُٹھا دو، وہ رکھ دو، فُلاں چیز ڈھونڈ کر لا دو وغیرہ سے بچنا اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لینا گھر کو اَمن کا گہوارہ بنانے میں مدد دیتا ہے۔ نیز اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے

[1] رَدْغَةَ الْخَبَال دوزخ کا وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا پیپ وخون جمع ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۳۱۳)

www.dawateislami.net

بیوی کو نیند سے جگا دینا، کام کاج اور جھاڑو پوچے کے دَوران، آٹا گوندھتے ہوئے، نیز دردِ سر، نزلہ یا دیگر بیماریوں کے ہوتے ہوئے اُن کو کام کے آرڈر دیئے جانا گھر کے ماحول کو خراب کرسکتا ہے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جس طرح آپ کو نیند پیاری ہے، سُستی ہوتی ہے، موڈ آف ہوتا ہے اسی طرح کے عوارِض عورت کو بھی درپیش ہوتے ہیں بلکہ مرد کے مقابلے میں عورت کو نیند زیادہ آتی ہے۔

(62) میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا

میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا کر ان کی ہنستی بستی زندگی میں زہر گھولنے میں بعضوں کو عجیب لذت ملتی ہے لیکن درحقیقت وہ شیطان کے پیارے ہیں، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں شیطان کے زیادہ قریب اس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے۔ اس کا ایک لشکر واپس آکر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ بَرپا کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر شیطان اسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تُو کتنا اچھا ہے، اور اپنے ساتھ چمٹالیتا ہے۔ (مسلم، کتاب صفة القيامة..الخ، باب تحريش الشيطان...الخ، ص ۱۵۱۱، حدیث: ۲۸۱۳)

www.dawateislami.net

(63) رشتے پر رشتہ بھیجنا

رشتے پر رشتہ بھیجنے میں بھی اس کی دل شکنی ہے جس کی بات پہلے طے ہو چکی ہو، اگر وہ جھگڑے پر اتر آئے تو بعض اوقات نوبت قتل وغارت تک بھی جا پہنچتی ہے۔ **صَدرُ الشَّریعہ**، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: ایک شخص کی منگنی ہو جانے کے بعد دوسرے کو پیغام دینا منع ہے خواہ مہر بڑھا کر نکاح کرنا چاہتا ہو یا اس کی عزت ووجاہت کے سامنے پہلے کو جواب دیدیا جائے گا، بہر صورت پیغام دینا ممنوع ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/۷۲۴)

(64) بیع پر بیع یا اجارے پر اجارہ کرنا

جو خرید وفروخت یا اِجارہ کر رہے ہوں اور کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہوں تو بیچ میں تیسرے کو ٹانگ نہیں اَڑانی چاہئے کہ منع ہے چنانچہ **صَدرُ الشَّریعہ** بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: ❁ ایک شخص کے دام چکا لینے کے بعد دوسرے کو دام چکانا ممنوع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ بائع ومشتری (یعنی خریدنے اور بیچنے والا) ایک ثَمن پر راضی ہو گئے صرف اِیجاب وقبول ہی یا مَبیع (یعنی بِکنے والی چیز) کو اُٹھا کر دام دیدینا ہی باقی رہ گیا ہے دوسرا شخص دام بڑھا کر لینا چاہتا ہے یا دام اُتنا ہی دیگا مگر دُکاندار سے اسکا مَیل (تعلق) ہے یا یہ ذِی وَجاہت شخص ہے دُکاندار اسے چھوڑ کر پہلے شخص کو نہیں دے گا۔ ❁ جس طرح بیع میں اس کی ممانعت ہے اِجارہ میں بھی ممنوع ہے مثلاً کسی مزدور سے مزدوری طے ہونے کے بعد

www.dawateislami.net

یا ملازِم سے تنخواہ طے ہونے کے بعد دوسرے شخص کا مزدوری یا تنخواہ بڑھا کر یا اُتنی ہی دیکر مقرر کرنا۔ ❁ جس طرح خریدار کے لئے یہ صورت ممنوع ہے بائع کے لئے بھی ممانعت ہے مثلاً ایک دُکاندار سے دام طے ہوگئے دوسرا کہتا ہے میں اس سے کم میں دونگا یا وہ اس کا ملاقاتی ہے کہتا ہے: میرے یہاں سے لو میں بھی اتنے ہی میں دونگا، یا اجارہ میں ایک مزدور سے اُجرت طے ہونے کے بعد دوسرا کہتا ہے: میں کم مزدوری لوں گا یا میں بھی اتنی ہی لونگا، یہ سب ممنوع ہیں۔ (بہارشریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۷۲۳)

(65) قطار توڑنا

شناختی کارڈ آفس ہو یا پاسپورٹ کا دفتر، بینک ہو یا ائیر پورٹ یا ریلوے کا کاؤنٹر، رش کی صورت میں قطار بنالینے میں سب کا فائدہ اور وقت کی بچت ہے، لیکن یہاں بھی بعض لوگ زیادتی کرتے ہیں کہ بعد میں آنے کے باوجود قطار میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر دیدہ دلیری کے ساتھ سب کے حقوق پر لات مارتے ہوئے سیدھا کھڑکی پر جا پہنچتے ہیں اور نہ جانے کتنوں کی دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔

قِطار میں کھڑے رہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۴۰۰ ہجری میں حَرَمین طیّبین کی زِیارت کا ارادہ کیا اور اپنا پاسپورٹ ویزا لگوانے کے لئے جمع کروادیا۔ ویزا لگ جانے

www.dawateislami.net

پر جب آپ دامت برکاتھم العالیہ اپنا پاسپورٹ لینے کے لئے متعلقہ ایمبیسی (Embassy، سفارت خانے) پہنچے تو ویزا لینے والوں کی ایک طویل قِطار لگی ہوئی تھی۔ آپ بھی قطار ہی میں کھڑے ہوگئے۔ کسی جاننے والے ٹریول ایجنٹ (TRAVEL AGENT) کی نظر آپ پر پڑی کہ اتنے اعلیٰ مرتبے کے حامل ہونے کے باوُجود قِطار میں کھڑے ہوئے ہیں تو اس نے بعدِ سلام عرض کی: حضور! قِطار بہت طویل ہے، آپ کو کئی گھنٹوں تک دھوپ میں انتظار کرنا پڑے گا، آیئے میں آپ کو (اپنے تعلقات کی بنا پر) کھڑکی کے قریب پہنچا دیتا ہوں۔ مگر آپ دامت برکاتھم العالیہ نے بڑی نرمی سے منع فرمادیا، جس کی وجہ یہ تھی کہ اگر آپ اس کی پیش کش قبول فرما کر آگے تشریف لے جاتے تو پہلے سے قِطار میں کھڑے ہونے والوں کی حق تلفی ہوجاتی۔

(66) کسی کا راز فاش کرنا

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کوئی بات کرے پھر اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی نقل الحدیث، ۴/۳۵۱، حدیث: ۴۸۶۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص تم سے اکیلے میں کوئی بات کہے اور بات کے دوران یا بات کے درمیان میں اِدھر اُدھر دیکھے کہ کوئی سُن نہ لے تو وہ اگرچہ منہ سے نہ کہے کہ یہ کسی سے نہ کہنا مگر اس کی یہ حرکت بتاتی ہے کہ وہ راز کی ہے لہٰذا

www.dawateislami.net

اسے امانت سمجھو اس کا راز ظاہر نہ کرو کسی سے یہ بات نہ کہو۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیسی پاکیزہ (تربیت) ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶۲۹/۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راز امانت ہوتا ہے، انسان اسی کو اپنا رازدار بناتا ہے جس پر اسے اعتماد ہوتا ہے، لیکن جب وہی شخص اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتا ہے اور راز کو لوگوں کے سامنے کھول دیتا ہے تو اسے سخت رَنج پہنچتا ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: خیانت صرف مال کی ہی نہیں ہوتی بلکہ مال، راز اور عِصمت وغیرہ سب میں ہوتی ہے بلکہ مال میں خیانت سے بَدْ تَر جہاں بَدْ تَر (یعنی کہیں زیادہ بُری) رازداری میں خیانت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶۱/۵)

راز فاش نہیں کروں گی

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا بارگاہِ رسالت میں چل کر حاضر ہوئیں اور آپ کے چلنے کا انداز سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرح تھا۔ پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید! اس کے بعد انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا کر سرگوشی میں ان سے کچھ ارشاد فرمایا جسے سن کر وہ رونے لگیں، پھر دوبارہ سرگوشی کی تو وہ مُسکرانے لگیں۔ جب میں نے ان سے اس بارے میں اِستفسار کیا تو انہوں نے فرمایا: میں رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد میں نے ان سے دوبارہ اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا: حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہر سال ایک مرتبہ میرے ساتھ قرآنِ پاک کا دَور کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ دَور کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا وقتِ رخصت قریب آچکا ہے اور میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملوگی۔ یہ بات سن کر میں رو پڑی۔ اس کے بعد حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا (پھر یہ ارشاد فرمایا کہ) مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو، یہ بات سن کر میں مُسکرا دی۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۵۰۷، حدیث: ۳۶۲۳)

یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے، ہمیں سلام کیا اور مجھے ایک کام کے سلسلے میں بھیج دیا۔ (اس کام کے سبب) مجھے اپنی والدہ کے پاس حاضری میں تاخیر ہوگئی۔ جب میں واپس پہنچا تو والدہ محترمہ نے مجھ سے سببِ تاخیر دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ایک کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے پوچھا: کس کام

www.dawateislami.net

سے؟ تو میں نے جواب دیا: یہ ایک راز ہے۔اس پر والدہ محترمہ نے ارشاد فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔(مسلم،کتاب فضائل الصحابة،باب فضائل انس بن مالك، ص۱۳٤۸، حدیث: ۲٤۸۲)

راز نہیں کھول سکتا تھا

حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے شوہر حضرتِ سیدنا خُنَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ جو کہ بَدری صحابی ہیں، انتقال فرما گئے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیوہ ہوگئیں تو آپ کے والدِ محترم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنی صاحبزادی سے نکاح کی پیشکش کی۔حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: میں اس بارے میں غور کروں گا، پھر چند دنوں کے بعد جواب دیا: میرا یہ ذہن بنا ہے کہ فی الحال شادی نہ کروں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس گیا اور انہیں بھی یہی پیشکش کی لیکن وہ میری بات سن کر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بنسبت مجھے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ردِّعمل سے زیادہ رنج پہنچا۔اس کے چند دن بعد سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا تو میں نے یہ نکاح کر دیا۔بعد میں جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: جب آپ نے مجھے اپنی صاحبزادی سے نکاح

www.dawateislami.net

کی پیشکش کی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تو غالبًا آپ کو رنج ہوا ہوگا۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کو جواب دینے سے مجھے صرف یہ بات مانع (یعنی رُکاوٹ) ہوئی کہ میں جانتا تھا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ذکر فرمایا ہے اور میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رازِ افشا نہیں کرسکتا تھا۔ اگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے نکاح نہ فرماتے تو میں ان کا رشتہ قبول کرلیتا۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب: ۱۲، ۳/ ۲۰، حدیث: ۴۰۰۵)

(67) خوشیاں منانے کے نام پر دوسروں کو تکلیف دینا

نیو ائیر نائٹ ہو یا بسنت، یومِ آزادی ہو یا کوئی اور میلہ ٹھیلہ، منگنی کی رسم ہو یا مہندی کا ہلہ گلہ! خوشیاں منانے کے نام پر ڈھول ڈھمکے، ہوائی فائرنگ، آتش بازی کے پٹاخے پھوڑ کر، بغیر سائلنسر موٹر سائیکل چلا کر، وَن وِیلنگ کرکے، کان پھاڑ آواز میں موسیقی کی محفلیں سجا کر دیگر مسلمانوں، بچوں، مریضوں اور گھریلو خواتین کو ناقابلِ بیان اذیت و تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے، اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ، ایسا کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن مرنا ہے اور بارگاہِ ذوالجلال میں حاضر ہوکر اپنی کرنی کا حساب دینا ہے اور اس کا انجام دیکھنا ہے۔

شادیوں میں مت کرو نادان گر
خانہ بربادی کا مت ساماں کرو (وسائلِ بخشش، ص۷۱۵)

www.dawateislami.net

(68) ملازمین وخادمین کو تکلیف نہ دیجئے

بعض لوگ اپنے ملازمین اور گھریلو خادمین سے جانوروں سے بَدتر سلوک کرتے ہیں، بات بات پر ان کی بے عزتی کرتے ہیں، ان سے زیادہ کام لیتے ہیں، اِنکار پر نوکری سے فارغ کردینے کی دھمکی دیتے ہیں، ایسے افراد یاد رکھیں کہ ان ملازمین وخادمین کی بھی حق تلفی کرنا اوران کو بلاوجہِ شرعی تکلیف پہنچانا جائز نہیں۔ ہمارے اکابرین تو اپنے خُدام سے مثالی حُسنِ سلوک رکھا کرتے تھے چنانچہ

غلام کو تکلیف نہ دی

منقول ہے کہ ایک رات امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاں کوئی مہمان آیا، اس وقت آپ لکھ رہے تھے۔ چراغ بجھنے لگا تو مہمان نے عرض کی: میں اُٹھ کر ٹھیک کردیتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: یہ بات مہمان کی خاطر داری کے خلاف ہے کہ اس سے خدمت لی جائے۔ اس نے کہا: غلام کو جگادیتا ہوں، وہ یہ کام کرلے گا۔ فرمایا: وہ ابھی ابھی سویا ہے۔ یہ فرما کر خود اٹھے اور تیل کی کپّی لے کر چراغ میں تیل بھرا۔ مہمان نے کہا: اے امیر المومنین! آپ یہ کام خود انجام دے رہے ہیں! فرمایا: میں جب اس کام کے لئے گیا تب بھی عمر تھا اور جب واپس لوٹا تب بھی عمر ہی ہوں، میرے اس کام سے میرے مقام ومرتبے میں کوئی فرق نہیں پڑا اور لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عاجزی کرنے والا ہو۔

(احیاء علوم الدین، ۳/۴۳۵)

www.dawateislami.net

خادمہ کی تکلیف کا خیال

فی زمانہ شرعاً کوئی غلام موجود نہیں لیکن اپنے پاس کام کرنے والے ملازمین اور خادمین کا خیال رکھنا بھی شیوۂ مسلمانی ہے چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں جب مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ المنّان کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوا تو آپ نے دارُالافتاء کی خدمت میرے سپرد فرمادی۔ میں دن میں مسائل کا جواب لکھتا اور عشاء کے بعد آپ کو سنایا کرتا اور جہاں مناسب معلوم ہوتا آپ اصلاح فرمایا کرتے تھے، یہ مجلس عموماً دو تین گھنٹے کی ہوتی جبکہ بسا اوقات چار گھنٹے کی بھی ہوجاتی تھی۔ انہی ایّام میں ایک دفعہ جبکہ سخت سردیوں کے دن تھے، کمرے میں حضرت کے لئے انگیٹھی تھی جو کچھ دیر کے بعد ٹھنڈی ہونے لگی اور حقے کی آگ بھی ختم ہونے پر آئی۔ اچانک آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر کوئلہ اور ہوتا تو انگیٹھی ہی گرم ہوجاتی اور تمباکو ابھی پورا جلا نہیں ہے، وہ بھی کام آجاتا۔ میں نے عرض کی: اندر خادمہ کو آواز دے کر کوئلہ مانگ لوں۔ فرمایا: دن بھر کی تھکی ہاری بے چاری سوگئی ہوگی، جانے دیجئے۔ (جہانِ مفتیٔ اعظم، ص۳۲۸)

خادم سے کپڑے پر سیاہی گرگئی

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن بُلبُل شَیْبانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کے خادِم نے قلم سیاہی میں ڈبو کر آپ کو پیش کیا تو بے خیالی میں سیاہی کے چند قطرے آپ

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قیمتی جبّے پر گر گئے، خادم خوف سے کانپنے لگا (کہ نہ جانے اب کیا سزا ملے گی) لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درگزر کرتے ہوئے فرمایا: گھبراؤ نہیں! پھر اشعار پڑھے:

إِذَا مَا الْمِسْكُ طَيَّبَ رِيحَ قَوْمٍ كَفَانِيْ ذَاكَ رَائِحَةُ الْمِدَادِ

فَمَا شَيْءٌ بِأَحْسَنَ مِنْ ثِيَابٍ عَلَى حَافَاتِهَا حُمَمُ السَّوَادِ

ترجمہ: جب کستوری قوم کی خوشبو کو عمدہ کرے مجھے یہی سیاہی کی خوشبو کافی ہوگی۔ ان کپڑوں سے بڑھ کر کوئی چیز اچھی نہیں جن کے کناروں پر کوئلہ کی سیاہی ہو۔

(سیر اعلام النبلاء، اسماعیل بن بلبل، ۱۰/ ۵٦٦)

یہ میری ذمہ داری نہیں ہے

وَقْت بے وَقْت کسی کو ٹوکتے رہنے، ڈانٹ پلا دینے یا جھاڑنے کی عادت سے ممکن ہے کہ وہ ایسے وقت میں ہماری مدد سے انکار کر دے جب ہم شدید پریشانی میں مدد کے طلب گار ہوں۔ اس بات کو ایک فرضی حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ ایک نک چڑھا رئیس اپنے نوکروں کو وَقْت بے وَقْت ڈانٹتا جھاڑتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نوکروں کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ چکی تھی۔ اس رئیس نے ہر نوکر کو اس کی ذمہ داریوں کی تحریری لسٹ (List) بنا کر دی ہوئی تھی اگر کوئی نوکر کبھی کوئی کام چھوڑ دیتا تو رئیس اُسے وہ لسٹ دِکھا دِکھا کر ذلیل کرتا۔ ایک مرتبہ وہ گھڑ سواری کا شوق پورا کر کے گھوڑے سے اُتر رہا تھا کہ اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اسی دوران گھوڑا

www.dawateislami.net

بھاگ کھڑا ہوا، اب رئیس اُلٹا لٹکا گھوڑے کے ساتھ ساتھ گھسٹ رہا تھا۔ اس نے پاس کھڑے نوکر کو مدد کے لئے پکارا مگر اسے تو بدلہ چُکانے کا موقع مل گیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے مالک کی مدد کرنے کے بجائے جیب سے اس کی دی ہوئی لسٹ (List) نکالی اور دُور ہی سے دکھا کر کہنے لگا کہ اِس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر تمہارا پاؤں گھوڑے کی رِکاب میں اُلجھ جائے تو اسے چُھڑانا میری ڈیوٹی ہے۔ یہ سن کر رئیس نوکروں سے کئے ہوئے بُرے سلوک پر پچھتانے لگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(69) حج کے دوران تکلیف نہ دیجئے

حج کی سعادت ملنا بڑی خوش نصیبی ہے لیکن اس اہم عبادت کو انجام دیتے وقت بھی دیگر مسلمانوں کو تکلیف دینے سے بچنا بہت ضروری ہے چنانچہ سفر میں، مَطار (ائیر پورٹ، Airport)، دورانِ طواف، حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت، منیٰ میں، میدانِ عَرَفات، مُزْدَلفہ میں، اور خاص طور پر رَمی کرتے وقت بہت احتیاط کیجئے کہ کسی کو ہم سے تکلیف نہ پہنچ جائے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ رَمی کے دوران بھگدڑ مچی اور دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں حجاج جان سے چلے گئے۔

حجرِ اسود کو بوسہ کس طرح دیں؟

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: میسر ہو سکے تو حجرِ اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں

www.dawateislami.net

منہ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسا ہی کرو یہ نصیب ہو تو کمالِ سعادت ہے۔ یقیناً تمہارے محبوب و مولےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور رُوئے اقدس اس پر رکھا۔ زہے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اَوروں کو ایذا دو، نہ آپ دبو کُچلو بلکہ اس کے عِوَض ہاتھ سے چُھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے چُھو کر اسے چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اُس کی طرف اِشارہ کر کے انھیں بوسہ دے لو، محمد رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چُھو کر چُوم لینے یا اِشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو اِستلام کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۰۹۶)

رَمَل میں بھی احتیاط

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ مزید لکھتے ہیں: پہلے تین پھیروں میں مرد رَمَل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کُودتا نہ دوڑتا، جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رَمَل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رَمَل ترک کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۰۹۷)

تکلیف دینے کی مختلف صورتیں

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی تحریر فرماتے ہیں: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ

www.dawateislami.net

سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی مسلمان کا اسلامی نشان یہ ہے کہ تمام مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے سلامت رہیں۔(بخاری،۱/۱۵،حدیث:۱۰) مطلب یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہ دے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے اسلامی بھائیوں کے لیے بھی پسند کرے۔(بخاری،۱/۱۶، حدیث:۱۳) ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے لئے یہ پسند نہیں کریگا کہ وہ تکلیفوں میں مبتلا ہو اور دُکھ اٹھائے تو پھر فرمانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مطابق ہر شخص پر یہ لازِم ہے کہ وہ اپنے کسی قول وفعل سے کسی کو اِیذا اور تکلیف نہ پہنچائے، اس لئے مُنْدَرَج ذیل باتوں کا خاص طور پر ہر مسلمان کو خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

(۱) کسی کے گھر مہمان جاؤ یا بیمار پُرسی کے لیے جانا ہو تو اس قدر زیادہ دنوں تک یا اتنی دیر تک نہ ٹھہرو کہ گھر والا تنگ ہو جائے اور تکلیف میں پڑ جائے۔

(۲) اگر کسی کی ملاقات کے لیے جاؤ تو وہاں اتنی دیر تک مت بیٹھو یا اس سے اتنی زیادہ باتیں نہ کرو کہ وہ اُکتا جائے یا اس کے کام میں حرج ہونے لگے کیونکہ اس سے یقیناً اس کو تکلیف ہوگی۔

(۳) راستوں میں چارپائی یا کرسی یا کوئی دوسرا سامان برتن یا اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ روزانہ کی عادت کے مطابق بے کھٹکے تیزی کے ساتھ چلے آتے ہیں اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر اُلجھ کر گر پڑتے ہیں بلکہ

www.dawateislami.net

خود ان چیزوں کو راستوں میں ڈالنے والا بھی رات کے اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور چوٹ کھا جاتا ہے۔

(٤) کسی کے گھر جاؤ تو جہاں تک ہو سکے ہرگز ہرگز اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرو بعض مرتبہ بہت ہی معمولی چیز بھی گھر میں موجود نہیں ہوتی اور وہ تمہاری فرمائش پوری نہیں کر سکتا ایسی صورت میں اس کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور تم کو بھی اس سے کوفت اور تکلیف ہوگی کہ خواہ مخواہ میں نے اس سے ایک گھٹیا درجے کی چیز کی فرمائش کی اور زبان خالی گئی۔

(۵) ہڈی یا لوہے شیشے وغیرہ کے ٹکڑوں یا خاردار (کانٹے والی) شاخوں کو نہ خود راستوں میں ڈالو نہ کسی کو ڈالنے دو اور اگر کہیں راستوں میں ان چیزوں کو دیکھو تو ضرور راستوں سے ہٹا دو ورنہ راستہ چلنے والوں کو ان چیزوں کے چُبھ جانے سے تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ غفلت میں تمہیں کو تکلیف پہنچ جائے اسی طرح کیلے اور خربوزہ وغیرہ کے چھلکوں کو راستوں پر نہ ڈالو ورنہ لوگ پھسل کر گریں گے۔

(٦) کھانا کھاتے وقت ایسی چیزوں کا نام مت لیا کرو جس سے سننے والوں کو گِھن پیدا ہو کیونکہ بعض نازُک مزاج لوگوں کو اس سے بہت تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔

(۷) جب آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو جھاڑو مت دلواؤ کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔

(۸) تمہاری کوئی دعوت کرے تو جتنے آدمیوں کو تمہارے ساتھ اس نے بلایا

www.dawateislami.net

ہے خبردار اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر اس کے گھر نہ جاؤ شاید کھانا کم پڑ جائے تو میزبان کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور مہمان بھی بھوک سے تکلیف اٹھائیں گے۔

(۹) اگر کسی مجلس میں دو آدمی پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہوں تو خبردار تم ان دونوں کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھ جاؤ کہ ایسا کرنے سے ان دونوں ساتھیوں کو تکلیف ہوگی۔

(۱۰) عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد کی خوبصورتی یا اس کی کسی خوبی کا ذکر نہ کرے کیونکہ بعض شوہروں کو اس سے تکلیف ہوا کرتی ہے اسی طرح مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے سامنے کسی دوسری عورت کے حُسن و جمال یا اس کی چال ڈھال کا تذکرہ اور تعریف نہ کرے کیونکہ بیوی کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔

(۱۱) کسی دوسرے کے خط کو کبھی ہرگز نہ پڑھا کرو ممکن ہے خط میں کوئی ایسی راز کی بات ہو جس کو وہ ہر شخص سے چھپانا چاہتا ہو تو ظاہر ہے کہ تم خط پڑھ لو گے تو اس کو تکلیف ہوگی۔

(۱۲) کسی سے اس طرح کی ہنسی مذاق نہ کرو جس سے اس کو تکلیف پہنچے اسی طرح کسی کو ایسے نام یا اَلقاب سے نہ پکارو جس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہو قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

(۱۳) جس مجلس میں کسی عیبی آدمی کے عیب کا ذکر کرنا ہو تو پہلے دیکھ لو کہ

www.dawateislami.net

وہاں اس قسم کا کوئی آدمی تو نہیں ہے ورنہ اس عیب کا ذکر کرنے سے اس آدمی کو تکلیف اور ایذاء پہنچے گی۔

(۱۴) دیواروں پر پان کھا کر نہ تھوکو کہ اس سے مکان والے کو بھی تکلیف ہوگی اور ہر دیکھنے والے کو بھی گھن پیدا ہوگی۔

(۱۵) دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور تم سے کچھ پوچھتے گچھتے نہ ہوں تو خواہ مخواہ تم ان کو کوئی رائے مشورہ نہ دو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے یہ تکلیف دینے والی بات ہے۔

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ تم اس کوشش میں لگے رہو کہ تمہارے کسی قول یا فعل یا طریقے سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور (نہ) تم خود بلاضرورت خواہ مخواہ کسی تکلیف میں پڑو۔ (جنتی زیور، ص ۵۴۸)

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خوا
نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(70) دورانِ سفر تکلیف نہ دیجئے

دورانِ سفر کسی ایک پر سارا بوجھ ڈال دینے کے بجائے کاموں کی آپس میں تقسیم ہونی چاہیے، ایک مرتبہ کسی سفر میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بکری ذَبح

www.dawateislami.net

کرنے کا ارادہ کیا اور کام تقسیم کرلیا، کسی نے اپنے ذمے ذَبح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا نیز کوئی پکانے کا ذمے دار ہوگیا۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لکڑیاں جمع کرنا میرے ذمے ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: آقا! یہ بھی ہم ہی کرلیں گے۔ فرمایا: یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم یہ کام (بخوشی) کرلو گے مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ تم لوگوں میں نمایاں رہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کو پسند نہیں فرماتا۔ (حکایت:67)

(اتحاف السادة المتقين، ٨/٢١٠)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

(71) مردے کو تکلیف نہ دیجئے

اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الْمَيِّتَ يُؤْذِيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ مَايُؤْذِيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ یعنی میّت کو جس بات سے گھر میں اِیذا ہوتی تھی قبر میں بھی اس سے اذیت پاتا ہے۔ (شرح الصدور، ص٢٩٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح زندہ کے ہاتھوں زندہ تکلیف اُٹھاتا ہے اسی طرح مُردے بھی زندوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھاتے ہیں، آیئے دیکھتے ہیں کہ ہم مُردوں کو تکلیف سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟

www.dawateislami.net

مرنے والے کے پیٹ پر بھاری چیز رکھنے میں احتیاط

اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول،۱/ ۱۵۷) مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعثِ تکلیف ہے۔ (بہارشریعت،۱/۸۰۹)

گھر والوں کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے

سرکارِ دوعالم،نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ یعنی گھر والوں کے رونے کی وجہ سے مُردے پر عذاب کیا جاتا ہے۔

(بخاری،كتاب الجنائز،باب البكاء عند المريض،۱/ ٤٤١،حديث:١٣٠٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: مَیِّت سے مراد وہ ہے جس کی جان نکل رہی ہو اور عذاب سے مراد تکلیف ہے یعنی اگر جان نکلتے وقت رونے والوں کا شور مچ جائے تو اس شور سے مرنے والے کو تکلیف ہوتی ہے، بلکہ بیمار کے پاس بھی شور نہ کرنا چاہئے کہ اس سے بیمار کو اِیذا پہنچتی ہے لہٰذا حدیث پر یہ اِعتراض نہیں کہ کسی کا گناہ میت پر کیوں پڑتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،۲/۵۰۲)

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا ابو محمد محمود بن

www.dawateislami.net

احمد عینی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی حضرت سیدنا امام نووی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے نقل فرماتے ہیں: حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لوگ مُردے پر روتے ہیں تو ان کا رونا سن کر مردے کو صدمہ ہوتا ہے اور ان کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے۔ اس پر دلیل یہ حدیثِ پاک ہے کہ ایک خاتون اپنے بیٹے پر رو رہی تھیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انھیں منع کیا اور ارشاد فرمایا: اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا بَکٰی اِسْتَعْبَرَ لَہٗ صُوَیْحِبُہٗ فَیَا عِبَادَاللّٰہِ لَاتُعَذِّبُوْا اِخْوَانَکُمْ جب تم میں کوئی روتا ہے تو اس کے رونے پر مردے کے بھی آنسو نکل آتے ہیں تو اے خدا کے بندو! اپنے بھائیوں کو تکلیف نہ دو۔

(عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی یعذب المیت...الخ، ۱۰۹/۶، تحت الحدیث:۱۲۸۸)

زیارتِ قبر کا محتاط طریقہ

زیارتِ قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب (یعنی قدموں کی طرف) سے جا کر میّت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ میّت کے لیے باعثِ تکلیف ہے یعنی میّت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۱۷۹/۳)

(بہارِ شریعت، ۸۰۹/۱)

مرنے والے کو راحت پہنچائیے

ابنِ ابی شیبہ نے حضرت ابنِ مسعود (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سے روایت کی کہ مؤمن کو بعد موت ایذاء دینا ایسا ہی ہے جیسے اسے زندگی میں ستانا۔ مرقات میں ہے کہ

www.dawateislami.net

جن چیزوں سے مومن زندگی میں راحت پاتا تھا انہی چیزوں سے بعدموت بھی راحت پاتا ہے،لہٰذا وہاں تلاوت کرنا،خوشبودار چیزیں رکھنا وغیرہ بہتر ہے۔

(مراۃ المناجیح،۲/۴۹۶)

جوتوں کی آواز سے تکلیف ہوتی ہے

اَبُو الْاِخلاص حضرت علامہ مولانا حَسن بن عمّار شُرُنْبُلالِی حَنَفی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مَراقِی الْفَلاح میں لکھتے ہیں: مجھ کو میرے استاذ علامہ محمد بن احمد حنفی رحمہ اللّٰہ تعالٰی نے خبر دی کہ جوتے کی پہچل (یعنی آواز) سے مُردے کو اِیذا ہوتی ہے۔

(مراقی الفلاح ،فصل فی زیارۃ القبور،ص ۱۵۲)

قبر پر بیٹھنے والے کو تنبیہ

عُمارَہ بن حَزْم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا،فرمایا: اوقبر والے! قبر سے اُتر آ،نہ تو صاحبِ قبر کو اِیذا دے نہ وہ تجھے۔(فتاوٰی رضویہ،۹/۴۳۴) اِس مَدَنی حکایت سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو جنازے کے ساتھ قبرِستان جاتے ہیں اور تدفین کے دَوران مَعَاذَاللّٰہ بِلا تکلُّف قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں۔

قبر پر پاؤں رکھا تو آواز آئی

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمَرَ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: کسی شخص نے ایک قبر پر پاؤں رکھا،قبر سے آواز آئی: اِلَیْكَ عَنِّیْ وَلَاتُؤْذِنِی اپنی طرف ہٹ،(یعنی

www.dawateislami.net

دور ہو! اے شخص میرے پاس سے!) اور مجھے اِیذا نہ دے۔

(فتاوٰی رضویہ، ۹/۴۵۲، شَرْحُ الصُّدُور، ص۳۰۱)

اٹھ تُو نے مجھے اِیذا دی!

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مِینا تابِعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں قبرِستان میں گیا، دو رَکعات پڑھ کر ایک قَبْر پر لیٹا رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سُنا، صاحبِ قبر کہتا ہے: قُمْ فَقَدْ اٰذَیْتَنِی اُٹھ کہ تو نے مجھے ایذا دی۔

(دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی، ۷/ ۴۰)

قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ قَبْر پر پاؤں رکھنے یا سونے سے قَبْر والے کو اِیذا ہوتی ہے اور بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کی قَبْر پر پاؤں نہ رکھے، نہ کسی قَبْر کو رَوندے اور نہ کسی قَبْر پر بیٹھے اور نہ ہی ٹیک لگائے کیونکہ اس سے نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم نے منع فرمایا ہے: دو فرامینِ مصطَفٰے صلی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: (۱) مجھے آگ کی چِنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جُوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اِس سے کہ میں کسی مسلمان کی قَبْر پر چلوں۔ (اِبن ماجہ، ۲/ ۲۵۰، حدیث: ۱۵۶۸)

(۲) ایک آدمی کو آگ کی چِنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے کو جلا کر

www.dawateislami.net

اس کی کھال تک پہنچ جائے، اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

(مسلم، ص ۴۸۳، حدیث: ۹۷۱)

قبر کے قریب گندگی کرنا

قبر پر رہنے کا مکان بنانا، یا قبر پر بیٹھنا، یا سونا، یا اس پر بَول و بَراز (یعنی پیشاب پاخانہ) کرنا یہ سب اُمور اَشَدّ (یعنی سخت ترین) مَکْرُوہ قریب بحرام ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۹/۴۳۶) سیّدِ عالم صلّی اللہُ تعالٰی عَلیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: مُردے کو قبر میں بھی اس بات سے ایذا ہوتی ہے جس سے گھر میں اسے اَذِیَّت ہوتی۔ (فردوس الاخبار، ۱/۱۲۰، حدیث: ۷۴۹)

ردالمحتار میں ہے: قبرستان میں پیشاب کرنے کو نہ بیٹھے: لِاَنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِمَا یَتَاَذّٰی بِہِ الْحَیُّ اس لئے کہ جس چیز سے زندوں کو اَذیت ہوتی ہے اس سے مُردے بھی ایذا پاتے ہیں۔ (ردالمحتار، ۱/۶۱۲)

(72) بداعمالیوں سے تکلیف نہ دو

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور پیش ہوتے ہیں، اور ہر جمعہ کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور والدین کے سامنے پیش ہوتے ہیں، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور انکے چہروں کی چمک دمک بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! اور اپنے فوت شدگان کو اپنی بداعمالیوں سے تکلیف نہ دو۔

(نوادر الاصول، الاصل التاسع والستون والمأة، جزء ۱، ص ۶۷۱، حدیث: ۹۲۵)

www.dawateislami.net

جانوروں کو بھی تکلیف نہ دیجئے

جس طرح ہم پر انسانوں کے حقوق ہوتے ہیں اسی طرح جانوروں کے بھی ہم پر حقوق ہیں، لہٰذا جانوروں کو بلاوجہ شرعی تکلیف پہنچانا جائز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا احنف بن قَیس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم وفْد کی صورت میں ایک بار بارگاہِ فاروقی میں عظیم فتح کی خوشخبری لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے استفسار فرمایا: تم لوگ کہاں ٹھہرے ہو؟ میں نے جگہ کے بارے میں بتایا تو آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ہمارے ساتھ اس جگہ تک آئے اور ہر سواری کو غور سے دیکھتے رہے، پھر فرمایا: تم لوگ اِن سواریوں کے معاملے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتے؟ تم نہیں جانتے کہ ان جانوروں کا بھی تم پر حق ہے! (حکایت:71)

(تاریخ دمشق، ٤٤/ ٢٩١ ملتقطاً)

(73) جانوروں کو کرسی نہ بنالو

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ (جامع الاحادیث، ١/ ٤٠٤، حدیث: ٢٧٦٥)

www.dawateislami.net

اس کے بچے اسے لوٹا دو

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا، چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے تو دریافت فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔

(ابوداؤد، ۳/ ۷۵ حدیث: ۲۶۷۵)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شُتر انِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۳)

چڑیا کی شکایت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چڑیا کو بلا ضرورت قتل کریگا تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے عرض کرے گی: اے میرے رب! فلاں نے مجھے بلا ضرورت قتل کیا تھا کسی نفع کے لئے قتل نہیں کیا۔ (نسائی، ۳/ ۷۳ حدیث: ۴۵۳۵)

www.dawateislami.net

چڑیا کو تکلیف دینے کا انجام

حضرتِ علّامہ کمالُ الدّین دَمیری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نقل کرتے ہیں: ''زَمَخْشَری'' (جو کہ مُعتزِلی فرقے کا ایک مشہور عالم گزرا ہے اُس) کی ایک **ٹانگ کٹی ہوئی** تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے انکِشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بددُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک **چڑیا** پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دراڑ میں گُھس گئی مگر ڈوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر زور سے کھینچی تو **چڑیا** پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی **ٹانگ** ڈوری سے کٹ چکی تھی، **میری ماں** نے یہ دردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ **بددُعا** نکل گئی: ''جس طرح تو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، **اللہ** تَعَالٰی تیری ٹانگ کاٹے۔'' بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ علم کیلئے میں نے ''بُخارا'' کا سفر اختیار کیا، اِثنائے راہ سُواری سے گر پڑا، **ٹانگ** پر شدید چوٹ لگی، ''بُخارا'' پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بالآخر ٹانگ **کٹوانی پڑی**۔

(اور یوں ماں کی بددعا رنگ لائی) (حیاۃُ الحیوان الکبریٰ، ۲ / ۱٦۳)

نیک بندے چیونٹیوں کو بھی اِیذا نہیں دیتے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ چیونٹیوں تک کو اِیذا دینے سے گُریز کرتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

القوی اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ (ترجَمۂ کنز الایمان : بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں (پ ۳۰، المطففین ۲۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلَّذِیْنَ لَایُؤْذُوْنَ الذَّرَّ یعنی نیک بندے وہ ہیں جو چیونٹیوں کو بھی اَذِیَّت نہ دیں۔

(تفسیر حسن بصری، ۵ / ۲٦٤) (غصے کا علاج، ص ۲۷)

چیونٹیوں کے لئے روٹی رکھا کرتے

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو طَریف عَدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چیونٹیوں کے لئے روٹی چورا کر کے رکھا کرتے تھے، اور فرماتے تھے: یہ بھی ہماری پڑوسی ہیں، اِن کا بھی حق ہے۔

(شعب الایمان، الباب الخامس والسبعون، ۷/ ٤٨٣، رقم: ۷۹-۱۱۰۷۸)

بے تاب چیونٹی

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انسان تو انسان بلا وجہ **جانوروں** بلکہ چیونٹی تک کو بھی تکلیف دینا گوارا نہیں کرتے حالانکہ عوامُ النّاس کی نَظَر میں اس کی کوئی وُقعت نہیں۔ ایک مرتبہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی خِدمت میں پیش کئے گئے کیلوں کے ساتھ اتفاقاً ایک چھلکا بھی آ گیا جس پر ایک چیونٹی بڑی بے تابی سے پھر رہی تھی۔ آپ فوراً معاملہ سمجھ گئے لہٰذا فرمایا کہ دیکھو یہ چیونٹی اپنے قبیلے سے بچھڑ گئی ہے۔ کیونکہ چیونٹی ہمیشہ اپنے **قبیلے** کے ساتھ رہتی ہے اس لئے بے تاب ہے۔ برائے مہربانی کوئی اسلامی بھائی اس چھلکے کو چیونٹی سمیت لے جائیں اور واپس وہیں جا کر رکھ آئیں

www.dawateislami.net

جہاں سے اُٹھایا گیا ہے، یوں وہ چھلکا چیونٹی سمیت اپنی جگہ پہنچا دیا گیا۔

(تعارفِ امیرِ اہلسنّت، ص۴۴)

چیونٹیوں کے ہٹنے کا انتظار

اسی طرح ایک بار آپ دامت برکاتہم العالیہ واش بیسن (Washbasin) پَر ہاتھ دھونے کیلئے پہنچے مگر رُک گئے، پھر ارشاد فرمایا کہ واش بیسن میں چند چیونٹیاں رِینگ رہی ہیں، اگر میں نے ہاتھ دھوئے تو یہ بہہ کر مر جائیں گی، لہٰذا کچھ دیر انتظار فرمانے کے بعد جب چیونٹیاں آگے پیچھے ہوگئیں تو پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے ہاتھ دھوئے۔ (تعارف امیرِ اہلسنت، ص۴۵)

(74) ذبح کے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف نہ دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ نفع کے لئے اگرچہ شریعت نے جانور ذبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس عمل کے دوران ہر ایسے کام سے منع بھی کیا ہے جو جانور کے لئے بلاسبب تکلیف کا باعث بنے، چنانچہ صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی حیات باقی ہو ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اتارنا اس کے اعضا کاٹنا یا ذبح سے پہلے اس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا یوہیں جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا۔ (الھدایۃ،

www.dawateislami.net

کتاب الذبائح، ۲/ ۳۵۰) (بہارشریعت، ۳/۳۱۵) اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے یعنی جب تک اس کی روح بالکل نہ نکل جائے اس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اُتاریں۔ (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...إلخ، ۲/ ۵۷)

(بہارشریعت، ۳/ ۳۵۳)

جانوروں پر رحم کی اپیل

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''ابلق گھوڑے سوار'' کے صفحہ 15 پر لکھتے ہیں: **گائے** وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہوجائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد

www.dawateislami.net

بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔اگر باوُجُود قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہو گا۔**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: ''جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!'' (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۶۲)

مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسلَّط ہوسکتا ہے

ذبح کرنے کے بعد رُوح نکلنے سے قبل چُھریاں چلا کر بے زَبان جانوروں کو بلا وجہ تکلیف دینے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہیں مرنے کے بعد عذاب کیلئے یہی جانور مُسلَّط نہ کر دیا جائے۔**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد 2 صَفْحہ 323 تا 324 پر ہے: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظُلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔اس پر درج ذَیل حدیثِ پاک دَلالت کرتی ہے۔چُنانچِہ رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنَّم

www.dawateislami.net

میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔ (اَلزَّواجِرُ ج ۲ ص ۱۷۴)

مکھی پر رحم کرنا باعثِ مغفِرت ہوگیا

کسی نے خواب میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی کو دیکھ کر پوچھا: ما فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔

(لطائف المِنَن وَالْاَخلاق لِلشَّعرانی ص ۳۰۵)

رَحْمتِ حق ''بہا'' نہ می جوید
رَحْمتِ حق ''بہانہ'' می جوید

(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ''بہا'' یعنی قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت تو ''بہانہ'' طلب کرتی ہے)

مکّھی کو مارنا کیسا؟

یاد رہے! مکھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی حُصولِ نَفْع یا دَفعِ ضَرر (یعنی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان زائل کرنے) کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زَبان

www.dawateislami.net

کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خواہ مخواہ اُس کو بار بار زندہ کُچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلاضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُمُوماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص ۱۵ تا ۲۱)

اُونٹ والے کو مار کیوں پڑی؟

حضرتِ سیِّدُنا مسیَّب بن دارِم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ ایک اونٹ والے کو مار رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: تم اپنے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادتے ہو جسے وہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(الامر بالمعروف والنهی عن المنکر، ص ٤٥)

ایک مچھلی بھی نہ چکھی

حضرتِ سیِّدُنا اسلم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا تازہ مچھلی کھانے کا دل کر رہا ہے۔ یہ سن کر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا غلام ''یَرْفا'' چار میل دور کسی

www.dawateislami.net

جگہ سے تازہ مچھلیوں کا ایک ٹوکرا خرید لایا۔ بعدازاں اپنی سواری اور اس کے کجاوے وغیرہ کو دھویا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: چلو! میں بھی تمہاری سواری دیکھ لوں۔ جب ملاحظہ کیا تو فرمایا: تم اس کے کانوں کے نیچے کا پسینہ دھونا بھول گئے، تم نے عمر کی خواہش پوری کرنے کیلئے اس جانور کو تکلیف میں ڈالا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب عمر تمہارے ٹوکرے کی ایک مچھلی بھی نہیں چکھے گا۔

(کنز العمال، فضائل الصحابة، جزء ۱۲، ۶/ ۲۸۷، حدیث: ۳۵۹۶۶)

(75) جانور لڑوانے سے منع فرمایا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جانور لڑوانے سے منع فرمایا۔

(ترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء فی کراهية التحريش، ۳/ ۲۷۱، حدیث: ۱۷۱۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، آج مسلمانوں میں مرغ لڑانا، کتے لڑانا، اونٹ، بیل لڑانے کا بہت شوق ہے یہ حرام سخت حرام ہے کہ اس میں بلاوجہ جانوروں کو ایذاء رسانی ہے، اپنا وقت ضائع کرنا۔ بعض جگہ مال کی شرط پر جانور لڑائے جاتے ہیں یہ جوا بھی ہے حرام دَر حرام ہے۔ جب جانوروں کو لڑانا حرام ہے تو انسان کو لڑانا سخت حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۵۹)

www.dawateislami.net

زخمی گدھا

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بار اپنے سنّتوں بھرے بیان ''جانوروں کو ستانا حرام ہے'' میں ضمناً فرمایا کہ میں ایک دن اپنے گھر سے نماز ظہر کیلئے نکلا تو دیکھا کہ اپنی گلی کے تھوڑے فاصلے پر ایک بیمار گدھا پڑا ہے۔ اس میں اٹھنے کی سکت نہ تھی، بے چارے کی گردن پر خارش کے باعث زخم ہوگیا تھا۔ جس کے سبب اس نے گردن کو زمین سے اوپر اٹھا رکھا تھا، گردن میں تکلیف بڑھنے پر جیسے ہی گردن زمین پر رکھنا چاہتا تو تکلیف کے باعث دوبارہ گردن اٹھالیتا، وہ انتہائی تکلیف اور بے بسی کے عالم میں مبتلا تھا۔ میں نے جب اُس کی یہ حالت دیکھی تو مجھے اُس پر بہت رحم آیا کہ یہ (بے زبان) جانور ہے کس سے فریاد کرے۔ بہرحال میں نے اپنے گھر سے ایک پُرانی گدڑی منگوالی اور اس کی گردن کے نیچے رکھ دی (تاکہ زمین کی سختی کی تکلیف سے اس کو نجات ملے) ایسا کرنے سے اسے فی الواقع تسکین ہوئی، اور اس نے اپنی گردن سے گدڑی پر ٹیک لگالی، آپ مانیں یا نہ مانیں، وہ مجھے سر اٹھا کر شکریہ بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

(تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۶)

مچھر، ہڈی اور بلی پر شفقت

حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسم پر مچھر بیٹھ جاتا تو اُسے نہ ہی خود اڑاتے اور نہ کسی کو اُڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جو خون اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے، اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے

www.dawateislami.net

اور کوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بلی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلی کو نہ جگاتے، اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔

(فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۱)

خارش زَدہ کتے کی خبر گیری

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خارش زَدہ کتے کو دیکھا جسے بستی والوں نے باہر نکال دیا تھا، آپ اسے جنگل میں لے گئے اور اس پر سائبان بنایا، نیز اسے کھلاتے پلاتے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھتے رہے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھرپور توجُّہ کے نتیجے میں جب وہ تندرُست ہو گیا تو آپ نے اسے گرم پانی سے نہلا کر اُجلا کر دیا۔ (فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۱)

بلی پر رحم رحمت خداوندی کا ذریعہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شِبْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا گیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے دربار میں کھڑا کر کے اِرشاد فرمایا: تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کیوں بخش دیا؟ میں اپنے نیک اعمال شمار کرنے لگا جو نجات کا ذریعہ بن سکتے تھے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان اعمال میں سے کسی عمل کے سبب تیری بخشش نہیں فرمائی۔ میں نے عرض کی: الٰہی! پھر تو نے

www.dawateislami.net

کس سبب سے میری مغفرت فرمائی؟ ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ تم بغداد کی گلی سے گزر رہے تھے کہ تم نے ایک بلی کو دیکھا جسے سردی نے کمزور کر دیا تھا تو اس پر ترس کھاتے ہوئے تم نے اسے اپنے چوغے (جبے) میں چھپالیا تا کہ وہ سردی سے بچ جائے، پس بلی پر رحم کی وجہ سے میں نے آج تم پر رحم فرمایا ہے۔

(حیاۃ الحیوان، باب الھاء تحت الھر، ۲/ ۵۲۲)

طالبِ مغفِرت ہوں یا اللہ
بخش حیدر کا واسطہ یاربّ (وسائلِ بخشش، ص۸۰)

(76) گھریلو بلی اور پرندوں کا خیال رکھئے

امام قرطبی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے فرمایا: جس گھر میں اس کی بلی کو اس کی خوراک اور ضروریات نہ ملیں اور جس کے پنجرے میں بند پرندوں کی پوری خبر گیری نہ ہوتی ہو تو وہ کتنی ہی عبادت کرے مُحسِنین میں شمار نہیں ہوگا۔

(الجامع لاحکام القرآن، ۵/۱۲۲ تحت الایۃ: ۹۰)

تکلیف دینے والی بلی کا کیا کیا جائے؟

سوال: بلی تکلیف دیتی ہو تو اس کو بستی میں چھڑوانا گناہ تو نہیں ہے؟

جواب: بلی اگر ایذا دیتی ہو تو اسے باہر چھوڑ دینے میں حرج نہیں اور تیز چھری سے ذبح بھی کر سکتے ہیں مگر چھڑوانا ایسی جگہ جائز نہیں جہاں سے وہ اپنے کسی رِزْق تک نہ پہنچ سکے۔ فقط۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۶۶۰)

www.dawateislami.net

جانور کو چابُک یا آنکڑا نہیں مارتے تھے

حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: جس جانور پر بھی مجھے سوار ہونے کا موقع ملے چاہے وہ اونٹ ہو، گدھا ہو یا کوئی اور جانور میں اس پر بہت شفقت کرتا ہوں اور چابک رکھنا پسند نہیں کرتا، اس خوف سے کہ کہیں جانور کے سرکشی کرتے وقت مجھ پر نفس کی گرمی حاوی نہ ہو جائے اور میں اسے مارنے لگوں، یوں ہی جانور کے مالک کی اِجازت سے بھی کسی کو اپنے ساتھ جانور کی پیٹھ پر سوار نہیں کرتا، ہاں جب اندازہ ہو کہ جانور کو تکلیف نہیں ہوگی (تب کسی کو بٹھالیتا ہوں)، اسی طرح اس پر سواری کے دوران یا جب وہ لڑکھڑائے اور مجھے زمین پر گرادے اسے گالی نہیں دیتا اور نہ ہی بددعا دیتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز دِیْرِیْنی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جب جانور پر سوار ہوتے تو لاٹھی ساتھ نہیں رکھتے تھے، اور نہ ہی آنکڑا مارتے، اور فرماتے: جب یہ راستہ سے ہٹنے لگے گا تو اپنی آستین کے ذریعے اسے سیدھا کرنا کفایت کر جائے گا، کیونکہ روزِ قیامت جیسا میں نے اسے مارا ہوگا ویسا ہی مجھ سے بھی بدلہ لیا جائے گا، اور میں اس کے جیسا خود کو لاٹھی سے مارنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اپنی گدی پر آنکڑا مارنے کی ہمت ہے کہ خون نکلے گا۔

(المنن الکبری، الباب الرابع عشر، ص۵۷۷)

(77) پرندوں کو نشانہ بازی کے لئے استعمال کرنا

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قریش کے بچوں کے پاس سے

www.dawateislami.net

گزرے، جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے جبکہ انہوں نے پرندے کے مالِک سے یہ طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر (Arrow) نشانے پر نہ لگا وہ اس کا ہوگا۔ جب انہوں نے آپ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنہ کو آتے دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنہُ نے دریافت فرمایا: ''یہ کس نے کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائے، بے شک رسولِ اَکرم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی ذِی رُوح (یعنی جاندار، Alive) کو تیر اندازی کا نشانہ بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔''

(مسلم، ص ۷۲۰۱، حدیث: ۲۶۰۵)

مگر مچھ نے جان بچائی

علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی لکھتے ہیں کہ میں نے کم عمری کے زمانے میں دریائے نیل میں تیرنا شروع کر دیا، دریا چڑھا ہوا تھا لہٰذا میں جلد ہی تھک گیا اور ڈوبنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک مگر مچھ کو بھیج دیا جو میرے پاؤں کے نیچے آ ٹھہرا جس سے میں نے سکون کا سانس لیا اور سمجھا کہ میرے پاؤں کسی چٹان پر ہیں۔ پھر وہ مگر مچھ پانی کی سطح پر آ کر تیرنے لگا اور مجھے سہارا دیتا رہا یہاں تک کہ میں کنارے تک پہنچ گیا۔ اس مگر مچھ نے ڈُبکی لگائی اور میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہوا کہ میری جان بچ گئی۔ (لطائف المِنَن ص ۵۶)

اجمیری گائیں

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ

www.dawateislami.net

مجھے ۱۴۲۰ھجری (بمطابق1999عیسوی) میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ ہند کے سفر کا موقع ملا۔ **سلطان الہند** خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پرانوار کی زیارت کیلئے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی امارت میں جو قافلہ روانہ ہوا میں بھی خوش قسمتی سے اس میں شامل تھا۔ رات کم وبیش **3:00** بجے **اجمیر شریف** کے اسٹیشن پر اتر کر مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے پیدل روانہ ہوئے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ برہنہ پا تھے، یہ دیکھ کر تقریباً شرکاء نے بھی ادباً اپنے پاؤں سے چپل اتار دیئے۔ چلتے چلتے جب ایک گلی میں داخل ہونے لگے تو دیکھا کہ **"چند گائیں"** بیٹھی ہوئیں ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قافلے کو آگے بڑھنے سے روکتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اس گلی سے گزرنے سے **"گائیں"** تشویش میں مبتلا ہونگی، ان کے کھڑے ہوئے کان اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ آخر کار مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے دوسری گلی میں داخل ہوگئے۔ (حقوق العباد کی احتیاطیں، ص۱۶)

شہد کی مکھی کا ڈنک

عرب امارات کے قیام کے دوران غالباً ۴ ربیع الغوث ۱۴۱۸ھ کو قیام گاہ پر علی الصبح اندھیرے میں **شیخِ طریقت امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا پاؤں **ایک شہد کی مکھی** پر پڑ گیا۔ اس نے آپ کے **پاؤں** کے **تلوے** پر ڈنک مار دیا، جس پر آپ نے بے تاب ہو کر قدم اٹھالیا اور وہ **شہد کی مکھی** رینگنے لگی۔ ایک اسلامی بھائی اس مکھی کو مارنے کیلئے دوا کا اسپرے (Flying Insect Killer) اٹھالائے لیکن

www.dawateislami.net

آپ نے فوراً اس کا ہاتھ روک دیا اور فرمایا: ''اس بے چاری کا قصور نہیں، قصور میرا ہی ہے کہ میں نے بغیر دیکھے غریب پر پاؤں رکھ دیا، اب وہ اپنی جان بچانے کے لئے ڈنک نہ مارتی تو اور کیا کرتی؟'' پھر فرمایا: ''شہد کی مکھی کے ڈنک میں **عذاب قبر و جہنم** کی تذکیر یعنی یاد ہے، یہ تو مقامِ شکر ہے کہ مجھے شہد کی مکھی نے کاٹا، اگر اس کی جگہ کوئی بچھو ہوتا تو میں کیا کرتا؟'' (تعارف امیر اہلسنّت، ص ۴۵)

ڈنک مچھر کا سہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر
قبر میں بچھّو کے ڈنک آہ سہوں گا یارب! (وسائلِ بخشش، ص ۸۴)

(78) جِنّات کو بھی تکلیف نہ دیجئے

رَحمت والے آقا، دو جہاں کے داتا، شافعِ روزِ جزا، مکّی مَدَنی مصطفٰے، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفقت نشان ہے: تم میں سے کوئی شخص سُوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ (سُنَنِ نَسائی ص ۱۴ حدیث ۳۴)

جِنّ نے شہید کر دیا

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: **جُحر** سے مُراد یا زمین کا سُوراخ ہے یا دیوار کی پھٹن (یعنی دراڑ)، چُونکہ اکثر سوراخوں میں زہریلے جانور (یا) چیونٹیاں وغیرہ کمزور جانور یا **جنّات** رہتے ہیں، چیونٹیاں پیشاب یا پانی سے تکلیف پائیں گی یا سانپ و جِنّ نِکل کر ہمیں تکلیف دیں گے، اس لیے وہاں پیشاب کرنا منع فرمایا گیا۔ چُنانچہ (حضرتِ سیِّدُنا) سعد ابنِ عُبادہ

www.dawateislami.net

انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی وفات اسی سے ہوئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سُوراخ میں پیشاب کیا، جنّ نے نکل کر آپ کو شہید کر دیا۔ لوگوں نے اُس سُوراخ سے یہ آواز سُنی: نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَ رَمَيْنَاهُ بِسَهْمٍ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَه ترجمہ: یعنی ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو شہید کر دیا اور ہم نے (ایسا) تیر مارا جو ان کے دل سے آر پار ہو گیا۔

(مِراٰۃ، ۱/۲۶۷، مِرقاۃ، ۲/۷۲، اَشِعۃُ اللَّمعات ۱/۲۲۰)

بوسیدہ ہڈیوں سے اِستنجا نہ کیا کریں

حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضورِ پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک سانپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنا منہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کانِ مبارک کے قریب لے جا کر کچھ عرض کی۔ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' اس کے بعد وہ لوٹ گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ''یہ ایک جن تھا جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ آپ اپنی امت کو حکم فرمائیے کہ وہ لید اور بوسیدہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا کریں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے۔''

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب الحادی عشر فی ان الجن یاکلون ویشربون، ص۳۲)

www.dawateislami.net

جس ہڈی کو جنات لیتے ہیں اس پر انہیں گوشت ملتا ہے اور جس لِید (گوبر) کو لیتے ہیں وہ دانہ یا پھل بن جاتا ہے۔اس لئے یہ اِشکال وارِد ہی نہیں ہوتا کہ گوبر تو ناپاک ہے اس کا کھانا جنات کے لئے کیسے جائز ہے؟ کیونکہ ماہیت بدلنے سے ناپاک چیز پاک ہوجاتی ہے۔(ماخوذ از نزھۃ القاری، ٤/ ٦٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تکلیف نہ دینے کے فضائل

کون سا مسلمان افضل

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ان المسلم من سلم الخ، ٤/ ٢٨٥، حدیث: ٢٦٣٧)

تکلیف نہ دینے والے کا ثواب

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لوگوں کو ضَرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔(بخاری، کتاب العتق، باب أیّ الرقاب أفضل، ٢/ ١٥٠، حدیث: ٢٥١٨) (بہارِ شریعت، ٢/ ٢٨٤)

www.dawateislami.net

جیسا کروگے ویسا بھروگے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ خود کو ضَرر پہنچنے دے، نہ دوسرے کو ضَرر پہنچائے، جو دوسرے کو ضَرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اُس کو ضَرر دے گا اور جو دوسرے پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اُس پر مشقت ڈالے گا۔

(المستدرك،كتاب البيوع،باب النهى عن المحاقلة ...إلخ، ۲/ ۳۶۹، حديث: ۲۳۹۲) (بہارشریعت،۲/ ۶۷۳)

تکلیف دہ چیز سے بچانا ایمان کی ایک شاخ ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستّر سے کچھ زائد شاخیں (یعنی خصلتیں) ہیں، ان سب میں اعلیٰ یہ کہنا ہے: ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (شعب الايمان،السابع والسبعون من شعب الايمان، ۷/ ۵۴۰، حديث: ۱۱۲۶۹)

ایک نیکی کا بدلہ جنت

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد رحمت بنیاد ہے: مَنْ زَحْزَحَ عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا يُّؤْذِيْهِمْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ حَسَنَةً وَّمَنْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً اَوْجَبَ لَهٗ بِهَا الْجَنَّةَ یعنی جو مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف

www.dawateislami.net

وہ چیز دور کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے میں اس شخص کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے ایک نیکی لکھ دے تو اس کے لئے اس نیکی کی وجہ سے جنت واجب فرما دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث أبی الدرداء، ۱۰/۳۱۵، حدیث: ۲۷۵۴۹)

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مفلِس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

بھلائی کا انعام

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے اللہ تعالٰی اس کی بدولت قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت اس سے دور فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۰) (فتاوی رضویہ، ۵/۶۶۷)

بارگاہِ رسالت میں پیش کئے جانے والے اعمال

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مجھ پر میری اُمت کے اچھے برے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا پایا اور ان کے برے اعمال میں سے اس تھوک کو پایا

www.dawateislami.net

جو مسجد میں ہو کہ دفن نہ کیا گیا۔

(مسلم،کتاب المساجد،باب النهی عن البصاق...الخ، ص۲۷۹،حدیث:۵۵۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس فرمانِ عالیشان (مجھ پر میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کئے گئے) کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی تا قیامت میرا جو اُمتی جو اچھا برا عمل کرے گا مجھے سب دکھا دیئے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر اُمتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں اندھیرے، اجیالے، کھلی، چھپی، موجود و معدوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ جس کی آنکھ میں مَـازَاغَ کا سرمہ ہو اس کی نگاہ ہمارے خواب وخیال سے زیادہ تیز ہے، ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ سے ہر چیز کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اَعمال بھی داخل ہیں لہٰذا حضور علیہ السلام ہمارے دلوں کی ہر کیفیت سے خبردار ہیں۔ ''تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں: راستہ سے مسلمانوں کا راستہ مراد ہے، یعنی جس راستہ سے مسلمان گزرتے یا گزر سکتے ہوں وہاں سے کانٹا، اینٹ، پتھر دور کر دینا ثواب ہے۔ (مراۃ المناجیح،۴۳۹/۱)

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش،ص۱۰۹)

www.dawateislami.net

تکلیف دہ درخت کاٹنے پر انعام میں جنت ملی

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے سے پھرتے دیکھا اس درخت کی وجہ سے جسے اس نے راستے کے کنارے سے کاٹ دیا تھا جو لوگوں کے لئے باعثِ تکلیف تھا۔

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة...الخ، ص ۱۴۱۰، حدیث: ۱۹۱۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی وہ درخت خاردار تھا یا بے خار اس کی جڑ راستہ کے کنارہ پر تھی مگر شاخیں راستہ پر پھیلی ہوئی تھیں اس نے تکلیف دور کرنے کے لئے اسے جڑ سے ہی اُکھیڑ دیا تا کہ آئندہ بھی شاخیں نہ پھیل سکیں اگر یہ درخت اس کی اپنی ملکیت تھا یا خودرَو تھا تب تو اس کے کاٹ دینے اور اس کی لکڑی گھر لے جانے پر کچھ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور اگر کسی غیر کی ملکیت تھا تو اس نے فقط دفعِ ایذاء (یعنی تکلیف دُور کرنے) کے لئے کاٹ دیا ہوگا اس کی لکڑی پر قبضہ نہ کیا ہوگا۔ اس صورت میں اس حدیث سے مسئلہ مُسْتَنْبَط (اخذ، حاصل) ہوگا کہ مُوذی (اذیت دینے والی) چیز کو ختم کر دینا جائز ہے اگرچہ دوسرے کی ملکیت ہو، دیوانہ کتا جو کسی کا پالتو تھا، سرکس والوں کا بھاگا ہوا شیر، سپیروں کا چھوٹا ہوا سانپ مار دیئے جائیں، راستہ میں کھودا ہوا کنواں پاٹ دیا جائے اس میں مالک کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.dawateislami.net

اسے جنت میں یا شب معراج میں دیکھا یا نمازِ کُسُوف (یعنی سورج گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز) میں جب آپ پر جنت پیش کی گئی یا عام حالت میں۔

(مراۃ المناجیح،۱۰۱/۳)

تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(بخاری،کتاب الجهاد،باب من اخذ ... الخ ، ۳۰۶/۲،حدیث: ۲۹۸۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی رستہ سے کانٹا، ہڈی، اینٹ، پتھر، گندگی غرض جس سے کسی مسلمان راہ گیر کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کو ہٹا دینا بھی نیکی ہے جس پر صدقہ کا ثواب اور جوڑ کا شکریہ ہے۔ (مراۃ المناجیح،۹۷/۳)

حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن خلف بطال علیہ رَحمَۃُ اللہ الرزّاق فرماتے ہیں: اگر یہ سوال کیا جائے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صدقہ کا معنی ہے جس پر صدقہ کیا جائے اسے فائدہ پہنچانا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا مسلمان بھائی کی اس تکلیف سے حفاظت کا سبب بنتا ہے تو گویا کہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے والا اپنے بھائی پر اس تکلیف سے حفاظت کا صدقہ کرتا ہے اس لئے اس عمل پر اسے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ

www.dawateislami.net

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی کے شر سے باز رہنے کو اس کے اپنے اوپر صدقہ قرار دیا ہے۔ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے اور اس جیسے دیگر اعمال میں اس بات کی ترغیب ہے کہ نیک اعمال کی کثرت کی جائے اور کسی نیکی کو چھوٹا نہ سمجھا جائے۔(شرح ابن بطال،کتاب المظالم،باب اماطة الاذی،۵۹۱/۶)

جنت میں داخل کیا گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص درخت کی شاخ پر گزرا جو برسرِ راہ پڑی تھی۔ وہ بولا کہ اسے مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دوں کہیں انہیں تکلیف نہ دے، وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

(مسلم،کتاب البرو الصلة ، باب فضل ازالة...الخ، ص ۱۴۱۰،حدیث :۱۹۱۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: وہ شاخ یا تو خاردار تھی جس کے کانٹے لوگوں کو چبھ جانے کا اندیشہ تھا اور اگر بے خار تھی تو اتنی موٹی تھی جس سے راہ گیر ٹھوکر کھاتے۔ اس حدیث سے اشارۃً معلوم ہو رہا ہے کہ موذی چیز کو راستہ سے ہٹانے میں مسلمانوں کی خدمت کی نیت کرے نہ کہ کفار کی۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ اس شخص نے ہٹانے کی نیت ہی کی تھی اس نیت پر بخشا گیا نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے اور ممکن ہے کہ اس نے ہٹا بھی دی ہو جس کا یہاں ذکر نہیں آیا۔(مراۃ المناجیح،۱۰۱/۳)

www.dawateislami.net

راستے کا کانٹا ہٹانے نے بخشش کرادی

حضرتِ سَیِّدُنا ابو منصور بن ذَکِیر علیہ رَحْمَۃُ اللہ القدیر نیک اور پرہیز گار آدمی تھے، جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ بہت زیادہ روئے۔ پوچھا گیا: حضرت! آپ موت کے وقت کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے ایسے راستے پر جانا ہے جس پر میں کبھی نہیں چلا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے بیٹے نے چوتھے روز اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اے بیٹے! معاملہ تمہارے گمان سے بھی مشکل رہا، میں سب سے اچھے انصاف کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے کئی جھگڑا کرنے والوں کو بحث کرتے دیکھا، مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے کہا: اے ابو منصور! تمہاری عمر 70 سال ہوئی آج کیا لے کر آئے ہو؟ میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے 30 حج کئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں نے وہ قبول نہیں کئے، میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! 40 ہزار درہم میں نے اپنے ہاتھ سے صدقہ کئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں نے وہ قبول نہیں کئے، میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! 60 سال میں نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں عبادت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں نے تیری یہ عبادت بھی قبول نہیں کی، میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے 40 غزوات میں شرکت کی، اِرشاد ہوا: یہ بھی قبول نہیں، میں نے کہا: میں ہلاک ہوا۔

www.dawateislami.net

اتنے میں رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: یہ میری شان کے لائق نہیں کہ میں تجھ جیسے آدمی کو عذاب دوں تجھے یاد ہے! ایک مرتبہ تو اپنے گھر سے باہر کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں تو نے ایک کانٹا دیکھا اور مسلمان کو اَذیت سے محفوظ رکھنے کی نیت سے وہ کانٹا راستے سے ہٹا دیا تھا، میں نے تیرے اسی عمل کے سبب تجھ پر رحم کیا اور بیشک میں بھلائی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

اس حکایت کو ذکر کرنے کے بعد شیخ اسماعیل حقی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے تحریر فرمایا: اس سے معلوم ہوا: جب راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا رحمت اور مغفرت کا ذریعہ ہے تو لوگوں سے تکلیف کو دور کرنا، خصوصاً مسلمانوں سے تکلیف دور کرنا، سب سے بڑھ کر اپنے اہل وعیال سے تکلیف کو دور کرنا کل قیامت میں کس قدر نفع مند ہوگا! مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو نفع دینے والوں میں شامل فرمائے نہ کہ تکلیف دینے والوں میں۔

(روح البیان، ۲۹۸/۲)

رضاؔ ئے خستہ! جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آ جائے گا دامن اُن کی رحمت کا (حدائقِ بخشش، ص۳۹)

اللہ کا پیارا کون؟

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ، فَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ مخلوق

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عیال ہے، تو لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے پیارا وہ شخص ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

(المعجم الاوسط ، من اسمه محمد ، ٤/ ١٥٣ ، حديث : ٥٥٤١)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: عیال کے معنی پَروَردَہ (وہ لوگ جنہیں پالا جائے) بہت مناسب ہیں۔ بال بچوں کو عیال اِسی لئے کہتے ہیں کہ وہ صاحب خانہ کے پَروَردَہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کا رازِق ہے، مخلوق اس کی مَرزُوق ہے، لہٰذا اس کی عیال ہے یعنی پَروَردَہ۔ تم اس شخص سے بہت خوش ہوتے ہو جو تمہارے غلاموں لونڈیوں بال بچوں سے اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ تمہارے پَروردہ ہیں ایسے ہی جو کوئی اللہ کی مخلوق سے بھلائی کرے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۸۲)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں: عیال سے مراد یہ ہے کہ مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محتاج ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ مزید نقل فرماتے ہیں: مخلوق کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عیال کہنا مجازاً ہے، چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کے رِزْق کا ضامن وکفیل ہے تو مخلوق عیال کی طرح ہوگئی۔ اچھے برتاؤ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہدایت دینا، تعلیم دینا، مہربانی کرنا، رحم کرنا، ان پر خرچ کرنا وغیرہ دینی ودنیاوی بھلائیاں شامل ہیں۔ آقا کو اپنے بندوں پر کسی کا احسان کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس حدیث میں مخلوق کی حاجات پوری کرنے اور علم، مال، عزت، جائز

www.dawateislami.net

سفارش وغیرہ جو آسان لگے اس کے ذریعے نفع پہنچانے کی فضیلت موجود ہے۔

(فیض القدیر، حرف الخاء، ۳/ ٦٧٤، تحت الحدیث: ٤١٣٥)

کھوٹا درہم ضائع کردیتے

حضرتِ سیِّدُنا صالح دَبّان علیہ رحمۃُ الحنّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس کوئی کھوٹا درہم آجاتا تو اس کے ٹکڑے کرکے پھینک دیتے، تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کو دھوکا نہ دیا جاسکے۔

(حلیۃ الاولیاء، جابر بن زید، ۳/ ١٠٤، رقم: ٣٣٣٨)

لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا: کونسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا: جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی: اگر ایسا نہ کرسکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کرسکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کیلئے دو گے۔

(بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ١٥٠ حدیث: ٢٥١٨)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کوشش کرو کہ تم سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

(مراۃ المناجیح،۵/۱۸۱)

علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی حدیث پاک کے اس حصے ''لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو'' کے تحت امام قُرطبی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: لوگوں کو اپنے شر سے بچانے پر ثواب اسی صورت میں ملے گا جبکہ نیت اور ارادہ ہو اور اگر لوگوں کو اپنے شر سے بچانا بے خیالی اور غفلت میں ہو تو اس صورت میں ثواب حاصل نہیں ہوگا۔(فتح الباری ،کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل،۶/۱۲۷ تحت الحدیث:۲۵۱۸)

فقہ اکبر کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عثمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن کے والد سے حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا، بعد ازاں ارشاد فرمایا: اسے فِقہ اکبر کی تعلیم دو۔ اُنھوں نے پوچھا: فِقہ اکبر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قناعت اختیار کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔

(تاریخ الخلفاء ، عمر بن عبد العزیز ، ص ۱۹۵)

قبر کی تکلیف سے بچاؤ کا نسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو کاہل قَیْس بن عائذ اَحْمَسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے

www.dawateislami.net

کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوکاہل! جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے قبر کی تکلیف سے بچائے۔ (المعجم الکبیر، ۱۸/ ۳۶۱، رقم: ۹۲۸)

سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے
قبر میں کچھ نہ دے سزا یارب (وسائلِ بخشش، ص۸۰)

طلبہ کو زحمت نہ دی

اجمیر شریف تدریس کے زمانے میں **صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے چھوٹے صاحبزادے جو حضرت سے بہت مشابہ تھے اور آپ ان سے بہت پیار کرتے تھے ان کا انتقال ہوگیا۔ **صَدرُ الشَّریعہ** علیہ الرحمۃ کے دولت خانے اور طلبہ کی قیام گاہ کے درمیان تقریباً ایک میل کا فاصلہ تھا۔ طلبہ کو اس سانحے کی بہت دیر سے خبر ہوئی، جب پہنچے تو **صَدرُ الشَّریعہ** علیہ الرحمۃ صاحبزادے کی تدفین سے فارغ ہو چکے تھے۔ طلبہ عرض گزار ہوئے: حضور نے ہمیں اطلاع نہ دی۔ ارشاد فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ گرمی کا وقت ہے، آپ لوگوں کو تکلیف ہوگی لہٰذا دفن کر دیا۔ (ماہنامہ اشرفیہ، صدرالشریعہ نمبر، ص۱۳)

کسی کی دل شکنی نہ ہو

مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المَنّان ۱۳ اپریل ۱۹۷۴ء بدھ کو ''ذاکر نگر جمشید پور'' میں کسی کے یہاں قیام فرما تھے، رات

www.dawateislami.net

جلسے کی وجہ سے کافی تاخیر ہوگئی، فجر سے قبل بہت قلیل وقت آرام کرنے کو ملا، اس لئے بعد نمازِ فجر وظائف سے فارغ ہوکر آنکھوں میں سرمہ استعمال فرمایا اور سونے کا ارادہ کیا، اتنے میں جو لوگ موجود تھے ان کو کوئی صاحب ہٹانے لگے۔ اس پر حضرت نے فرمایا: ان لوگوں سے پوچھ لیں، شاید ان کو کوئی حاجت ہو، اسے ناپسند فرمایا کہ ان کو ہٹایا جائے، گویا ان کی حاجت بَرآری کو اپنے آرام پر ترجیح دی اور یہ معمول ہمیشہ ہی کا تھا کہ جملہ حاضرین کی حاجات کی تکمیل کے بعد ہی سونے اور آرام کرنے کی کوشش کرتے، ہاں خود سے لوگ خیال کرتے ہوئے اٹھ کر چلے جائیں تو دوسری بات ہے۔ **''ہٹو! حضرت کو آرام کرنے دو، آپ لوگ جائیں حضرت سوئیں گے، آپ لوگ آرام کرنے دیں''** اس قسم کے جملوں سے ناراض ہوتے تھے کہ شاید کسی کی دل شکنی ہو جائے یا کسی کی کوئی اہم ضرورت پوری ہونے سے رہ جائے۔ غرض کہ خَلْق کا وہ خیال فرماتے تھے کہ اس زمانے میں اس کا تصوُّر بھی دشوار ہے۔ یہ خاص اولیاءُ اللّٰہ کی شان ہے اور اخلاق کی نہایت اعلیٰ مثال بھی۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص۹۰۳)

ظُلمًا ایذا دینے کی قسم کھالی تو کیا کرے؟

اگر کسی کو ظُلمًا ایذا دینے کی قَسم کھائی تو اِس قَسَم کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اِس قسم کے بدلے کَفّارہ دینا ہوگا۔ چُنانچِہ بُخاری شریف میں ہے، رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے اَہل کے مُتَعلِّق اس کو اَذِیَّت اور ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضَرر دینا اور

www.dawateislami.net

قَسم کو پورا کرنا عِندَ اللّٰہ (یعنی اللّٰہ کے نزدیک) زیادہ گناہ ہے اِس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفّارہ دے جو اللّٰہ تعالٰی نے اس پر مقرّر فرمایا ہے۔

(بُخاری، ۲۸۱/۴، حدیث: ۶۶۲۵، فتاوی رضویہ، ۵۴۹/۱۳)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تلفی) کرنے پر قسم کھالے مَثَلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بَہُت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ ربِّ عزوجل کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا مُوجِب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱۹۸/۵ مُلَخَّصًا)

تکلیف پر صبر کرکے ثواب کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں دوسروں کو تکلیف نہ دینا کارِ ثواب ہے وہیں ان کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر و شکیبائی کا مظاہرہ کرنا بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ ہے، چنانچہ: حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ دو جہاں کے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے میل جول

www.dawateislami.net

رکھتا اور اُن کے تکلیف دینے پر صبر کرتا ہے، اُس کا ثواب اس مومن سے زیادہ ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور اُن کے تکلیف پہنچانے پر صبر نہیں کرتا۔

(ابن ماجه،کتاب الفتن،باب الصبر علی البلاء،۴/۳۷۵،حدیث:۴۰۳۲)

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

(وسائلِ بخشش،ص۴۱۲)

عرضِ کلیمی اور ارشادِ الٰہی

حضرتِ سیِّدُنا وہْب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں کی زبانوں کو مجھے تکلیف دینے سے روک دے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کے لئے ایسا کرنا ہوتا تو اپنے لئے کرتا۔

(حلیة الاولیاء، وهب بن منبه، ۴/ ۴۵، رقم: ۴۶۹۶)

عورت کی بداَخلاقی پر صبر

حضرت سَیِّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا ایک مرید جو کئی مرتبہ خواب میں آپ کو جنّت میں دیکھ چکا تھا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کا کوئی ذکر نہ کیا تھا، ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی بیوی کو آپ سے بدسُلوکی کرتے پایا اور دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس زیادتی پر خاموش ہیں۔ وہ مرید یہ

www.dawateislami.net

دیکھ کر بے قرار ہوگیا اور دیگر عقیدت مندوں کے پاس جا کر کہنے لگا: یہ حضرت پر اس قدر زیادتی کرتی ہے اور تم خاموش رہتے ہو؟ کسی نے کہا: اس کا مہر پانچ سو دینار ہے اور حضرت غنی نہیں ہیں۔ وہ آدمی گیا اور پانچ سو دینار لے کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر دیئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: اس عورت کا حق مہر ہے جو آپ کے ساتھ بُرا سُلوک کرتی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُسکراتے ہوئے فرمایا: اگر میں اس کی بدزبانی اور بدسُلوکی پر صبر نہ کرتا تو کیا تم مجھے جنّت میں دیکھ پاتے۔ (فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۹)

تکلیف دینے والے کو تکلیف دینا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے فتاویٰ رضویہ میں ایک سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص زید کو تکلیف دیتا رہتا ہے، اور تکلیف دینے پر آمادہ ہے، ہر طریق سے تعویذ یا جادو وغیرہا سے، اور زید اب تک خاموش ہے اور سب تکالیف سہہ رہا ہے، ایک دو شخص سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اب جان لینے پر آمادہ ہے، قصہ یہ ہے کہ زید کا مکان ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ مکان مجھ کو مل جائے اور اس کی دلی منشا یہی ہے، زید کا ذاتی مکان ہے بلاوجہ مانگتا ہے، اب زید متحمل نہیں ہوسکا، اب زید بھی یہ چاہتا ہے کہ میں ہر طریق سے اس کو تکلیف رساہوں، شریعت کہاں تک حکم دیتی ہے؟

جواب ارشاد فرمایا: اِیذا رسانی کے اِرادے پر اِیذا نہیں دے سکتا، اپنے

www.dawateislami.net

بچاؤ کی تدبیر کرسکتا ہے، جب تک کہ اس کا عزم ایسا نہ ثابت ہو کہ بے ایذا دیئے اپنا بچاؤ نہ ہوسکے گا تو اس وقت صرف اتنی بات جس میں اپنا بچاؤ ہوسکے کرسکتا ہے، اور جو اِیذا اس نے پہنچائی ہے اس کا عوض اتنا ہی لے سکتا ہے، اس سے زیادہ کرے تو اس کا ظلم ہوگا، اور اگر صبر کرے تو بہت بہتر۔ واللہ تعالٰی اعلم (فتاوی رضویہ،۲۴/۳۴۹)

احسان کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا فرمان عالیشان ہے: احسان یہ نہیں کہ جو تجھ پر احسان کرے تو بھی اس کے ساتھ احسان کر، یہ تو اس کے احسان کا بدلہ ہوگا، احسان تو یہ ہے کہ جو تیرے ساتھ برا کرے اس پر بھی احسان کر۔ (تاریخ دمشق ، عیسی ابن مریم ، ٤٧/ ٤٣٦)

مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجُوع کر لیجئے، سچی توبہ کر لیجئے اور ٹھہرئے! بندوں کی حق تلفی کے مُعامَلے میں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں صرف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو جو حُقُوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو معاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اور طنز بازی کی، دل آزار نقلیں اتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گُھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلغَرَض کسی طرح بھی بے

www.dawateislami.net

اجازتِ شرعی ایذاء کا باعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً معاف کروالیجئے، اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہوجائے گی تو خدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد آپ کی نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گناہ آپ کے سر ڈالدیگا اُس وقت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن'' کی دھجیاں تو اُس وقت اڑیں گی اور آہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے قدموں میں گرکر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتحتوں کے پاؤں پکڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گڑگڑا کر آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخرت کی عزّت حاصِل کرنے کی سعی فرمالیجئے۔

بدمعاش نے توبہ کرلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجانا بے حد مفید ہے، آپ اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، ان اجتماعات کی بَرَکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، اس کی ایک جھلک اس **مَدَنی بہار** میں مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ ایک عالِم صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مبلّغ ہیں انہوں نے بتایا کہ 1995ء میں ایک شخص جس پر کم وبیش 11 ڈکیتیوں کے کیس تھے جن میں ایک قتل کا مقدّمہ بھی شامِل ہے۔ ایک سال جیل کی سَلاخوں کے

www.dawateislami.net

پیچھے بھی رہا تھا۔محکمۂ نہر میں ملازمت بھی تھی۔تنخواہ 3000 تھی مگر وہ ناجائز ذرائع سے مَثَلاً دَرَخت فَروخت کرکے، چوری کا پانی وغیرہ دے کر ماہانہ 10000 تک کرلیتا۔اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی تھیں، دیکھنے والے کو اس سے وَحشت ہوتی۔ ایک روز میں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر اس نے میری دعوت ٹال دی، میں نے ہمّت نہیں ہاری وقتاً فوقتاً دعوت پیش کرتا رہا۔آخرِ کار کم وبیش دو سال بعد اس نے دعوت قبول کر لی اور وہ **''ریوالور''** کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوگیا۔اِتّفاق سے اُس دن میرا ہی بیان تھا جو کہ جہنَّم کے عذاب کے مُتَعلِّق تھا۔**جہنَّم کی تباہ کاریاں** سُن کر سخت سردیوں کا موسم ہونے کے باوُجُود **بدمَعاش** پسینے سے شرابور ہوگیا۔بعد اجتماع وہ روتا جاتا اور کہتا جاتا: ہائے! میرا کیا بنے گا! میں نے بَہُت سارے گناہ کئے ہیں۔پھر وہ تین دن بخار کے عالَم میں رہا۔اسے اپنے گناہوں کا شدّت سے اِحساس ہو چکا تھا، اس نے توبہ کرلی اور نمازیں بھی پڑھنے لگا۔**دوسری** جُمعرات اسے پھر اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی اور **جنَّت** کے موضوع پر بیان سن کر اُس کو ڈھارس ملی۔آہستہ آہستہ اس پر **مَدَنی رنگ** چڑھتا چلا گیا۔یہاں تک کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا۔اس نے گھر سے .T.V نکال باہَر کیا (کیوں کہ اس میں صرف گناہوں بھرے چینلز ہی دیکھے جاتے تھے،''مدنی چینل'' شروع نہ ہوا تھا) **داڑھی** اور **سبز عمامہ** سجانے کی سعادت بھی حاصِل کرلی۔یہ بیان دیتے

www.dawateislami.net

وَقت وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مشغول تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر مجلس **خُدّامُ المساجد** کی ذمّے داری پر فائز ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۱۸۱)

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص ۲۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر کبیر	امام فخرالدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر، بیروت
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	اکوڑہ خٹک نوشہرہ
تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر حسن بصری	امام حسن بن عبد اللہ بصری، متوفّٰی ۱۱۰ھ	باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
سنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث، بیروت ۱۴۲۲ھ

www.dawateislami.net

المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
نوادر الاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبہ امام بخاری، مصر ۱۴۲۹ھ
تاریخ مدینہ دمشق	علامہ علی بن حسن المعروف بابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۴ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
الترغیب والترہیب	زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	الامام مجدالدین المبارک بن محمد الجزری، متوفی ۶۰۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۲۰۱۱ء
عمدۃ القاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال، مرکز الاولیاء لاہور
شرح ابن بطال	ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک متوفی ۴۴۹ھ	مکتبۃ الرشد الریاض، ۱۴۲۰ھ
شرح مسلم	امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۱ھ
شرح ابوداود	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد، ریاض، ۱۴۲۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
التیسیر بشرح جامع الصغیر	علامہ محمد عبدالرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
سیر اعلام النبلاء	شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد الہاشمی البصری المعروف بابن سعد، متوفی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ

www.dawateislami.net

الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
مکارم الاخلاق	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ
سیرت ابن جوزی	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی، المتوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۴ھ
سیرت ابن عبدالحکم	ابومحمد عبداللہ بن عبدالحکم، المتوفی ۲۱۴ھ	مکتبۃ وھبۃ
الزواجر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
تاریخ المدینۃ المنورۃ	ابوزید عمر بن شبۃ النمیری البصری المتوفی: ۲۶۵ھ	دارالفکر، ۱۴۱۰ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
المنبہات	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	پشاور
المنہیات	ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۵۵ھ	مکتبۃ القرآن، مصر
قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی، متوفّٰی ۳۸۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
آکام المرجان فی احکام الجان	علامہ بدرالدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الشبلی، المتوفی ۷۶۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ، تہران ۱۳۷۹ھ
مختصر منہاج القاصدین	الامام الشیخ احمد بن عبدالرحمٰن بن قدامۃ المقدسی، المتوفی ۶۸۲ھ	مکتبۃ دارالبیان ۱۳۹۸ھ
تنبیہ المغترین	ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد المعروف بالشعرانی، المتوفی ۹۷۳ھ	دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
الرسالۃ القشیریۃ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
الابریز	احمد بن المبارک المغربی، المتوفی ۱۱۵۵ھ	موافق وزارۃ الاعلام السوریۃ، ۱۴۰۴ھ
روض الریاحین	امام عبد اللّٰہ بن اسعد الیافعی، متوفّٰی ۷۶۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
المنن الکبری	ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد المعروف بالشعرانی، المتوفی ۹۷۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت 2005ء
حیاۃ الحیوان الکبریٰ	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
الامر بالمعروف والنہی عن المنکر	ابوبکر احمد بن محمد بارون الخلال، المتوفی ۳۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ھ

www.dawateislami.net

الھدایۃ	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
الفتاوی الھندیۃ	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
الحاوی للفتاوی	جلال الدین سیوطی الشافعی، المتوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
درالمختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
البحرالرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ ۱۴۲۰ھ
مراقی الفلاح	الشیخ حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفی، المتوفی ۱۰۶۹ھ	ملتان، پاکستان
المدخل	علامہ محمد بن محمد ابن الحاج، متوفی ۷۳۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہارشریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
المناقب للموفق	الموفق بن احمد المکی، متوفّٰی ۵۶۸ھ	کوئٹہ پاکستان
جہانِ مفتی اعظم	علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی، علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی،	رضا اکیڈمی ممبئی
صدرالشریعہ نمبر	مبارک حسین مصباحی	الجامعۃ الاشرفیۃ، اعظم گڑھ، یوپی
بحرالعلوم نمبر	مولانا حنیف خان رضوی	امام احمد رضا اکیڈمی، یوپی
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی رحمہ اللہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
بہشت کی کنجیاں	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی رحمہ اللہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
آنسوؤں کی برسات	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
غصے کا علاج	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
ذکر والی نعت خوانی	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
ابلق گھوڑے سوار	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فیضان سید احمد کبیر رفاعی	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
حقوق العباد کی احتیاطیں	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تعارف امیر اہلسنّت	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
خوف خدا	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرُود شریف لکھنے والے کی مغفرت	1	احسان جتانے کی بنیاد	20
گندم کی بالی (حکایت)	1	نقصان اُٹھانے والے تین افراد	21
اچھا کون اور بُرا کون؟	4	بھلائی نہیں رہتی	22
مسلمان کا خون، مال اور عزت مسلمان پر حرام ہے	5	احسان کے بدلے میں دعا بھی طلب نہ کرتیں (حکایت)	22
جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی	6	چیز واپس کر کے احسان کیا ہے (حکایت)	23
کس قدر بدترین جرم ہے!	7	کوئی چیز ہاتھ میں نہ دیتے (حکایت)	23
قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہوگئے (حکایت)	8	تھیلی تو ملتی مگر دینے والے کا پتا نہ چلتا (حکایت)	24
دوسروں کو اِیذا دینے والو خبردار!	8	(3) تیسرے فرد کی موجودگی میں سرگوشی کرنا	24
بداخلاقی کی دو علامتیں	9	(4) میزبان کو تکلیف دینا	26
خوش خلقی کے درجات	9	خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے	27
سزا کا مستحق ہے	10	نعمتوں کو عیب نہیں لگایا جاتا	28
بُرے خاتمے کے چار اسباب	10	اپنے گھر میں بھی کھانے میں عیب نہ نکالیں	28
چھڑی باغ میں واپس رکھ آئے (حکایت)	11	میرا لوٹا گروی نہ ہوتا (حکایت)	29
دو اچھی اور دو بُری خصلتیں	11	پوچھ گچھ نہ کرے	30
عبادت کا طعنہ دینے کا انجام (حکایت)	12	کھانے کے بارے میں تفتیش نہ کی جائے	31
لوگوں کو تکلیف دینے والا ملعون ہے	13	حلال کو حلال ہی جانو	32
لوگوں کو تکلیف دینے والے کا عذاب	13	یہ حرام ہے (حکایت)	33
آگ میں پھینک دیا جائے گا	14	مُردار اونٹ (حکایت)	33
خارش مُسلَّط کر دی جائے گی	15	(5) مل کر کھانے میں تکلیف نہ دیجئے	35
کھال تک اُتار لیں گے	15	انوکھا دسترخوان (حکایت)	36
کیا اب بھی باز نہیں آئیں گے؟	16	اپنی ضرورت کی چیز دینے کی فضیلت	37
(1) مسلمان کو گھور کر دیکھنا	16	(6) مریض کو تکلیف نہ دیجئے	38
آنکھ سے تکلیف پہنچانا جائز نہیں	17	انہیں مریض کی عیادت کرنا سکھا (حکایت)	39
(2) احسان جتا کر اِیذا دینا	18	دروازہ بند کر دو (حکایت)	39
نیکی کر دریا میں ڈال	19	تمہیں تکلیف کیا ہے؟ (حکایت)	40
جنت میں نہیں جائے گا	20	مریض کے پاس زیادہ دیر مت بیٹھو (حکایت)	40
احسان جتانا کب بُرا ہے؟	20		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
عِیادت کے 7 مَدَنی پھول	40	حقوقِ عامہ کے احساس کی حکایت	65
بے وقوفوں کا عیادت کرنا	41	راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ	65
(7) بلا اجازت کسی کا خط دیکھنا	41	عام راستے کی طرف بیت الخلا وغیرہ بنانا	66
(8) پڑوسی کو تکلیف نہ دیجئے	43	راستے پر خرید وفروخت کرنے کے تین مسائل	67
وہ ایمان والا نہیں ہوسکتا	44	راستہ پر کسی کو تکلیف نہ دو!	67
تم ہمارے ساتھ نہ بیٹھو (حکایت)	45	کھیتی کے مالک کی شکایت (حکایت)	69
40 گھر پڑوس میں داخل ہیں	46	رسی کھلوادی (حکایت)	71
ہمسائے کی بکری کو بھی تکلیف نہ دو (حکایت)	46	(12) ورثاء کو تکلیف نہ دیجئے	71
پڑوسیوں کو تکلیف دینے کی مختلف صورتیں	47	60 سال عبادت کے باوجود دوزخ کا فیصلہ	73
پڑوسی کے حقوق	47	(13) اولاد سے یکساں سلوک نہ رکھنا	74
پڑوسیوں کی خاطر شوربہ زیادہ پکالو	48	میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا (حکایت)	76
پڑوسیوں کے لئے بھی گوشت خرید لیتے (حکایت)	50	(14) بچوں کو تکلیف نہ دیجئے	77
(9) تکلیف دینے والا مذاق نہ کیجئے	50	لڑکے کے ختنے میں بھی خیال رکھئے	78
مزاح اور سخریہ میں فرق	52	(15) دعوتِ ولیمہ وغیرہ میں غریبوں کا خیال نہ رکھنا	78
لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کا انجام	52	بدترین کھانا	79
مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا (حکایت)	52	کپڑوں کو کھانا کھلا رہا ہوں (حکایت)	80
اپریل فول	53	(16) ذخیرہ اندوزی نہ کیجئے	81
غلط خبر نے جان لے لی (حکایت)	55	احتکار کیا ہے؟	81
اپریل فول کا دھوکا (حکایت)	55	اِحتکار صرف غلے میں ہوتا ہے	82
اپریل فول کیسے شروع ہوا؟ (حکایت)	55	مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونے والا	82
فرسٹ ائیر فول	57	غلہ مہنگا ہونے کا انتظار کرنے والے کی تفہیم (حکایت)	83
(10) نام بگاڑنا	58	جتنے کا خریدا ہے اسی میں بیچ دو (حکایت)	84
فرشتے لعنت کرتے ہیں	59	پانچ دینار واپس کردیئے (حکایت)	85
کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حکم	60	(17) بلا اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کریں	86
محبت بھرے نام سے پکارا	61	لاٹھی بھی بلا اجازت نہ لے	86
جب گلہری بڑی ہوئی (حکایت)	62	خوش دلی کے بغیر دوسرے کی چیز حلال نہیں	86
(11) راستوں کو تنگ کردینا	63		
بند نالیاں کھلوادیں (حکایت)	64		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
جنت سے روک دیا گیا ہے (حکایت)	87
درخت کی چند پتّیاں (حکایت)	88
کسی کی دیوار کا سایہ لے لینا کیسا؟	88
وقف کی چیزوں کا استعمال	88
ذاتی چراغ جلالیا (حکایت)	89
(18) تلاوت کرتے ہوئے تکلیف نہ دیجئے	91
تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر کب؟	91
حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا کیسا؟	92
(19) مقتدیوں کو تکلیف نہ دیجئے	92
نماز مختصر کردیتے	93
طویل قراءت نہ کرے	93
(20) استاذ کو تکلیف دینا	95
علم کی برکت سے محروم رہے گا	95
استاد کے حقوق	95
استاذ کو دھوکہ دینا زیادہ برا ہے	96
(21) بزرگوں کو تکلیف دینا	97
ولایت کا معیار (حکایت)	98
بات نہ ماننے کا انجام (حکایت)	99
(22) توبہ کے بعد گناہوں پر عار دلانا	100
خود بھی اسی گناہ میں مبتلا ہوگا	101
(23) طنزیہ اندازِ گفتگو اختیار کرنا	102
زبان سے تکلیف دینے والی کا انجام	104
(24) گزرگاہ کے بیچ یا کنارے پر بول و براز کرنا	106
(25) مسجد میں تکلیف نہ دیجئے	107
غسلِ جمعہ کی ابتداء کیسے ہوئی؟ (حکایت)	107

عنوان	صفحہ نمبر
(26) گردنیں نہ پھلانگیں	109
جہنم کا پل	110
(27) نوک دار چیز احتیاط سے لے کر چلیں	110
(28) مُنہ میں بدبُو ہو تو دوسروں کو ایذا پہنچتی ہے	111
بدبُو دار مرہم لگا کر مسجِد میں آنے کی مُمانَعت	112
کچّی پیاز کھانے سے بھی مُنہ بدبُو دار ہوجاتا ہے	112
مسجد میں کچا گوشت نہ لے جائیں	113
کچّی پیاز والے کچومر اور رائتے سے مُحتاط رہئے	113
بدبُو دار مُنہ لیکر مسلمانوں کے مَجمع میں جانے کی مُمانَعت	114
گوشت، مچھلی بیچنے والے	114
(29) فرشتوں کو تکلیف نہ دیجئے	115
فرشتوں کو ایذا	116
مسواک کرلیا کرے	116
(30) کسی کی جگہ یا سیٹ پر قبضہ جمانا	117
اپنی جگہ کا زیادہ حقدار کون؟	117
(31) گاڑی پر اسکریچ ڈالنا	118
(32) گلیوں میں کرکٹ، فٹبال وغیرہ کھیلنا	119
(33) پان کی پچکاری	119
(34) استنجا خانے کا استعمال	120
(35) غلط پارکنگ	120
(36) بلاضرورت فون یا sms کرنا	121
(37) اوپر سے کوئی چیز پھینکنا	122

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
(38) کچرا کونڈی بنالینا	122
پالتو بلّا گھر میں ہی دفنا دیا (حکایت)	123
(39) بن مانگے مشورے دینا	123
(40) کسی کے گھریلو معاملات میں دخل اندازی کرنا	124
(41) ہجوم میں دھکے مارنا	125
(42) وال چاکنگ کرنا، اشتہار لگانا	125
دیوار کی کیچڑ (حکایت)	126
(43) قربانی کے جانور کے خون وغیرہ سے کسی کی دیوار وغیرہ خراب کرنا	127
جب پڑوسی کی دیوار پر خون کے چھینٹے پڑے (حکایت)	127
(44) نمازی یا سونے والے کے پاس بلند آواز سے باتیں کرنا	128
بلند آواز سے گفتگو کرنے والوں کو سمجھایا (حکایت)	128
اصلاح فرمادی (حکایت)	129
(45) وقت پر دعوت شروع نہ کرنا	129
گوشت بھننے کی آواز (حکایت)	130
(46) ٹرین، بس میں صفائی کا خیال نہ رکھنا	130
(47) گھریلو استعمال کی شے اس کی جگہ پر نہ رکھنا	131
(48) قرض خواہ کو بلاوجہ ٹالنا	131
اب میری رقم بھی لوٹادو (حکایت)	131
قرض کی ادائیگی میں اچھی نیت کا صلہ	132
(49) مقروض کو دھمکیاں دینا	132
قرض کا ثواب	133
امام بخاری اور ایک مقروض (حکایت)	133
(50) رشتے دیکھنے کا انداز	134
نفسیاتی مریضہ بن گئی (حکایت)	135

عنوان	صفحہ نمبر
رشتے میں نیک عورت کا انتخاب کیا جائے	136
اس نے قطع رحمی کی	137
بیٹی کو کہاں بیاہ رہے ہیں؟	137
تلاشِ رشتہ (حکایت)	137
رشتہ کا اصول	139
رشتہ یوں بھی ہوتا ہے (حکایت)	140
(51) قیمتِ خرید پر تبصرے	141
(52) گھن دلانے والی حرکتیں کرنا	142
(53) ہاتھا پائی کی عادت	142
(54) بات کاٹنا	142
(55) کیلے وغیرہ کے چھلکے پلیٹ فارم پر پھینک دینا	143
(56) محافل میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	144
عصا توڑ دیا (حکایت)	144
لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال نہ کریں	145
(57) بے مقصد ملاقات میں وقت ضائع کرنا	145
میں خود ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں (حکایت)	146
(58) گاڑی چلاتے ہوئے کیچڑ اڑانا	146
(59) مصافحے معانقے میں کچھ زیادہ ہی زور سے دبانا	147
بے ہوش ہوگیا (حکایت)	147
(60) کسی کو جھوٹا، بددیانت یا رشوت خور قرار دینا	147
(61) سوئی ہوئی زوجہ کو چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے اٹھانا	148
(62) میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا	149
(63) رشتے پر رشتہ بھیجنا	150
(64) بیع پر بیع یا اجارے پر اجارہ کرنا	150

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
(65) قطار توڑنا	151
قطار میں کھڑے رہے (حکایت)	151
(66) کسی کا راز فاش کرنا	152
راز فاش نہیں کروں گی (حکایت)	153
یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا (حکایت)	154
راز نہیں کھول سکتا تھا (حکایت)	155
(67) خوشیاں منانے کے نام پر دوسروں کو تکلیف دینا	156
(68) خادمین کو تکلیف نہ دیجئے	157
غلام کو تکلیف نہ دی (حکایت)	157
خادمہ کی تکلیف کا خیال (حکایت)	158
خادم سے کپڑے پر سیاہی گرگئی (حکایت)	158
یہ میری ذمہ داری نہیں ہے (حکایت)	159
(69) حج کے دوران تکلیف نہ دیجئے	160
حجرِ اسود کو بوسہ کس طرح دیں؟	160
رمل میں بھی احتیاط	161
تکلیف دینے کی مختلف صورتیں	161
(70) دورانِ سفر تکلیف نہ دیجئے	165
(71) مردے کو تکلیف نہ دیجئے	166
مرنے والے کے پیٹ پر بھاری چیز رکھنے میں احتیاط	167
گھر والوں کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے	167
زیارتِ قبر کا محتاط طریقہ	168
مرنے والے کو راحت پہنچایئے	168
جوتوں کی آواز سے تکلیف ہوتی ہے	169
قبر پر بیٹھنے والے کو تنبیہ (حکایت)	169
قبر پر پاؤں رکھا تو آواز آئی (حکایت)	169

عنوان	صفحہ نمبر
اٹھ تُو نے مجھے ایذا دی! (حکایت)	170
قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے	170
قبر کے قریب گندگی کرنا	171
(72) بداعمالیوں سے تکلیف نہ دو	172
(73) جانوروں کو بھی تکلیف نہ دیجئے	172
جانوروں کو کرسی نہ بنالو	172
اس کے بچے اسے لوٹا دو (حکایت)	173
چڑیا کی شکایت (حکایت)	173
چڑیا کو تکلیف دینے کا انجام	174
نیک بندے چیونٹیوں کو بھی ایذا نہیں دیتے (حکایت)	174
چیونٹیوں کے لئے روٹی رکھا کرتے (حکایت)	175
بے تاب چیونٹی (حکایت)	175
چیونٹیوں کے ہٹنے کا انتظار (حکایت)	176
ذبح کے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف نہ دیجئے	176
جانوروں پر رحم کی اپیل	177
مظلوم جانور مُسلّط ہوسکتا ہے	178
مکھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہو گیا (حکایت)	179
مکھی کو مارنا کیسا؟	179
اونٹ والے کو مار کیوں پڑی؟ (حکایت)	180
ایک مچھلی بھی نہ چکھی (حکایت)	180
جانور لڑوانے سے منع فرمایا	181
زخمی گدھا (حکایت)	182
مچھر، ٹڈی اور بلی پر شفقت	180
خارش زدہ کتے کی خبر گیری (حکایت)	183
بلی پر رحم رحمت خداوندی کا ذریعہ	183
گھریلو بلی اور پرندوں کا خیال رکھئے	184

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
تکلیف دینے والی بلی کا کیا کیا جائے؟	184
جانور کو چابک یا آنکڑا نہیں مارتے تھے	185
پرندوں کو نشانہ بازی کے لئے استعمال کرنا (حکایت)	185
مگرمچھ نے جان بچائی (حکایت)	186
اجمیری گائیں (حکایت)	186
شہد کی مکھی کا ڈنک (حکایت)	187
(74) جنات کو بھی تکلیف نہ دیجئے	188
جِنّ نے شہید کر دیا (حکایت)	188
بوسیدہ ہڈیوں سے استنجا نہ کیا کریں	189
تکلیف نہ دینے کے فضائل	190
کون سا مسلمان افضل	190
تکلیف نہ دینے والے کا ثواب	190
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے	190
تکلیف دہ چیز سے بچانا ایمان کی ایک شاخ ہے	191
ایک نیکی کا بدلہ جنت	191
بھلائی کا انعام	192
بارگاہِ رسالت میں پیش کئے جانے والے اعمال	192
تکلیف دہ درخت کاٹنے پر انعام میں جنت ملی (حکایت)	194
تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے	195
جنت میں داخل کیا گیا	196
راستے کا کانٹا ہٹانے نے بخشش کرا دی (حکایت)	197
اللہ کا پیارا کون؟	198
کھوٹا درہم ضائع کر دیتے (حکایت)	200
لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ	200
فقرِ اکبر کیا ہے؟	201
قبر کی تکلیف سے بچاؤ کا نسخہ	201
طلبہ کو زحمت نہ دی (حکایت)	202
کسی کی دل شکنی نہ ہو (حکایت)	202
ظُلماً ایذا دینے کی قسم کھا لی تو کیا کرے؟	203
تکلیف پر صبر کا ثواب	204
کلیسی عرض اور ارشادِ الٰہی	205
عورت کی بداَخلاقی پر صبر	206
کسی کی تکلیف پر تکلیف دینا	206
احسان کیا ہے؟	207
مُعافی مانگ لیجئے	207
بدمعاش نے توبہ کر لی	208
ماخذ و مراجع	210

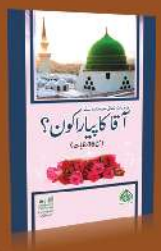
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

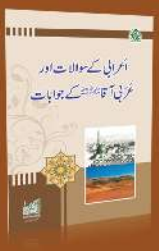
نیک نمازی بننے کیلئے

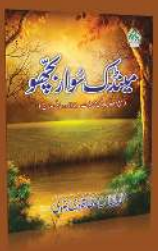
ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ









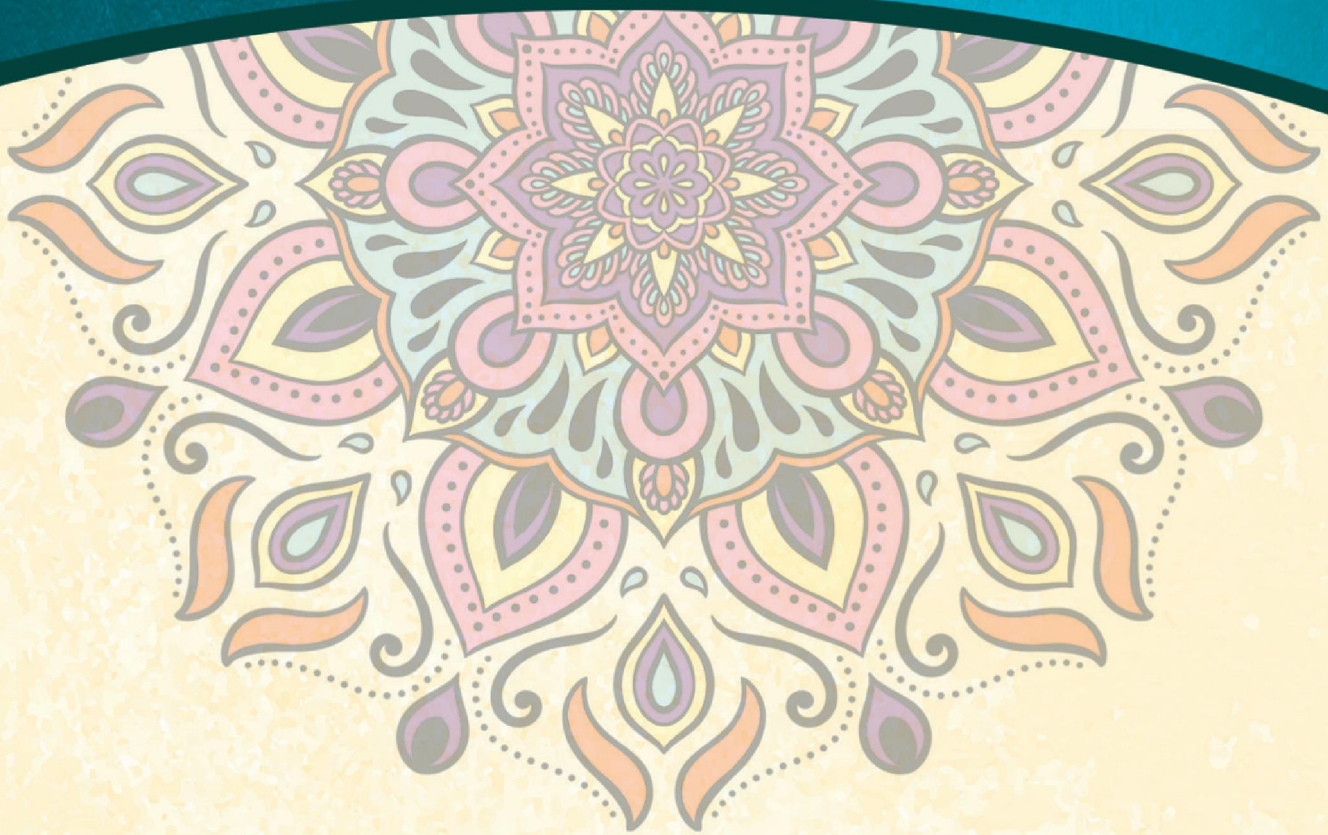
ISBN 978-969-631-679-4
0125429



مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

باطنی بیماریاں
اور ان کا علاج



اِصلاحِ قلب کیلئے ایک رہنما تحریر

بدگمانی





اس کتاب میں ہے:

نقصان اٹھانے والا تاجر ص13 گمان کسے کہتے ہیں؟ ص16 بدگمانی سے بچنے ص29
بدگمانی پر حکمِ شرعی کب لگے گا؟ ص21 بدگمانی کے علاج ص33 دوسروں کو بدگمانی سے بچایئے ص46
ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبۂ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Web:www.dawateislami.net, Email:maktaba@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''بدگمانی سے بچیں'' کے 13 حُروف کی نسبت سے اِس رسالے کو پڑھنے کی ''13 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول:

﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضَروری نکات لکھوں گا۔ ﴿۱۳﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی

حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے علماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مُندَرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿۱﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ﴿۲﴾ شعبۂ درسی کُتُب

﴿۳﴾ شعبۂ اِصلاحی کُتُب ﴿۴﴾ شعبۂ تراجم کتب

﴿۵﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتُب ﴿۶﴾ شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت،

www.dawateislami.net

عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّتُ الْبقیع میں مدفن اور جنّتُ الْفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضانُ المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

پہلے پڑھئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس فانی دُنیا میں ''عمرِ عزیز کے چار دن'' گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا جس کی وَحشت آمیز تنہائیوں میں نہ جانے کتنا عرصہ ہمارا قِیام ہوگا۔ پھر جب مَحْشَر کے مَیدان میں ہم اپنے خالِق و مالِک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفرِ زِیست (یعنی زندگی کے سفر) کے اَحوال سُنانے کے لئے حاضِر ہوں گے تو ہمیں اپنا ہر ہر عمل اپنے نامۂ اَعمال میں لکھا ہوا دِکھائی دے گا جیسا کہ قراٰنِ عظیم، فرقانِ حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ	ترجمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے رب
لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ	کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر تا کہ اپنا کیا
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ	دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ	کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر
(پ ٣٠، الزلزال: ٦-٨)	بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس کے بعد بارگاہِ ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ سے پروانۂ بخشش جاری ہوگا یا (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) دُخولِ جہنم کا حکم ملے گا۔ (نَسْئَلُ الْعَافِيَةَ یعنی ہم عافِیَّت کا سُوال کرتے ہیں۔)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی! ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا ربّ (عَزَّوَجَلَّ)
عَفْو کر اور سَدا کے لئے راضی ہوجا گر کرم کردے تو جنت میں رہوں گا یا ربّ (عَزَّوَجَلَّ)

(اَرمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

www.dawateislami.net

دل سے بھی حساب لیا جائے گا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! گناہ یا نیکی کے اِرتکاب میں جسم کے ظاہری اَعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں، آنکھ وغیرہ کا کردار تو سب پر واضح ہے مگر اِس طرف عموماً ہماری توجُّہ نہیں ہوتی کہ سینے میں دھڑکنے والا دِل بھی ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیوں یا گناہوں کے اِضافے میں اِن کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ چنانچہ جب میدانِ مَحْشَر میں آنکھ کان وغیرہ سے حساب لیا جائے گا تو یہ دِل بھی ان کے ساتھ شریک ہوگا۔ قراٰن پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دِل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۶)

اس آیت کے تحت علّامہ محمد بن احمد اَنصاری قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۷۱ھ) تفسیرِ قُرطبی میں لکھتے ہیں کہ ''یعنی ان میں سے ہر ایک سے اس کے استعمال کے بارے میں سُوال ہوگا، چنانچہ دِل سے پوچھا جائے گا کہ اِس کے ذریعے کیا سوچا گیا اور پھر کیا اِعتِقاد رکھا گیا جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا تمہارے ذریعے کیا دیکھا اور کیا سُنا گیا۔'' (الجامع لاحکام القران، الاسراء، تحت الآیۃ ۳۶، ج ۵، ص ۱۸۸)

جبکہ علّامہ سیِّد محمود آلُوسی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں اِسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ ''یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کے دِل کے اَفعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گناہ کا پختہ اِرادہ کر

www.dawateislami.net

لینا.. یا.. دِل کا مختلف بیماریوں مثلاً کینہ، حَسَد اور خُود پسندی وغیرہ میں مُبتَلا ہوجانا، ہاں علماء نے اس بات کی صَراحَت فرمائی کہ دِل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی جبکہ اس کے کرنے کا پختہ اِرادہ نہ رکھتا ہو۔''

(روح المعانی، پ١٥، الاسراء، تحت الآیة ٣٦، ج ١٥، ص ٩٧)

دِل کو قلب کیوں کہتے ہیں؟

دِل کو عَرَبی زبان میں قَلْبٌ (یعنی بدلنے والا) کہتے ہیں اور اسے قلب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مختلف اوقات میں مَحْمُود و مَذْمُوم (یعنی پسندیدہ و ناپسندیدہ) دونوں قسم کی کیفیات سے دوچار ہوتا ہے۔ (مرقاة المفاتیح، کتاب الایمان، ج ١، ص ٣٠٤)

اِس حقیقت کو فرمانِ نبوی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''دِل کی مثال اس پَر کی سی ہے جو میدانی زمین میں ہو جسے ہوائیں ظاہِر باطِن اُلٹیں پلٹیں۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، الحدیث ١٩٧٧٨، ج ٧، ص ١٧٨)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنے دل پر غور کریں تو یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ کبھی اس پر رَحم غالِب ہوتا ہے اور کبھی سختی اسے جکڑ لیتی ہے، کبھی سَمُنْدَرِ سَخَاوَت ٹھاٹھیں مارتا ہے تو کبھی بُخل (یعنی کنجوسی) کا طُوفان اپنی ہلاکت خیزیاں دِکھاتا ہے، کبھی تو عاجزی کا ایسا پیکر کہ کتّے کو بھی حَقِیر نہ جانے اور کبھی ایسا مُتَکَبِّر کہ بڑوں بڑوں کو خاطر میں نہ لائے، کبھی تو ایسا مُخْلِص کہ اپنا نیک عمل ظاہِر ہونے پر پریشان ہوجائے اور کبھی ایسی حالت کہ تعریف نہ ہونے پر مَلال محسوس کرے، کبھی ایسا صابِر کہ بڑی سے بڑی مُصیبت پر اُف تک نہ کرے اور کبھی ایسی بے صبری کہ ذَرا سی تکلیف پر واویلا مچادے، کبھی تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ایسا خوف کہ گناہ

www.dawateislami.net

کرنے کے تَصَوُّر ہی سے گھبرائے اور کبھی ایسی **غَفْلَت** کہ بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی آثارِ نَدامت دِکھائی نہ دیں، کبھی تو **عشقِ رسول** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا ایسا جذبہ کہ زبانِ حال سے پکار اُٹھے:

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

اور کبھی **دُنیا کی محبت** کا ایسا غَلَبہ کہ اِسی کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھے، کبھی تو مسلمانوں کی **خیر خواہی** کا ایسا جذبہ کہ خود نُقصان اُٹھا کر بھی دوسروں کا بَھلا کرے اور کبھی ایسا خودغَرَض کہ اپنے فائدے کے لئے مسلمان بھائی کو نُقصان پہنچانے سے بھی دریغ نہ کرے، کبھی تو ایسا **اِستِغناء** (یعنی بے نیازی) کہ جائے عزت پر باوجودِ اِصرار نہ بیٹھے اور کبھی ایسی **حُبِّ جاہ** (یعنی عزت کی خواہش) کہ نُمایاں جگہ نہ ملنے پر منہ پُھلائے بلکہ اس مَحْفِل سے ہی رُخصت ہوجائے، کبھی تو ایسی **قَنَاعَت** کہ حاجَت سے زائد مال ملے بھی تو لینے پر تیار نہ ہو اور کبھی ایسی **لالچ** کہ کثیر مال ہونے کے باوُجُود مال بڑھانے کی کوشش میں لگا رہے، کبھی تو ایسی حیاء کہ تنہائی میں بھی خلافِ حیاء کام نہ کرے اور کبھی ایسی **بے باکی** کہ لوگوں کے سامنے بھی بے حیائی کے کام کرنے سے نہ شرمائے، عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس۔

تشویش ناک تبدیلیاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دِل میں ہونے والی یہ تبدیلیاں اِنتہائی تَشْوِیش ناک ہیں لہٰذا ہمیں اِس کی طرف سے ہرگز کوتاہی نہیں برتنی چاہئے۔ اس کے لئے

www.dawateislami.net

ہمیں اوّلاً بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں **قلبِ سَلیم** (یعنی اچھی باتوں کا اثر قبول کرنے والے دِل) کا سوال کرنا چاہئے۔ ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جن کے **قلبِ اَطْہَر** سے جارِی ہونے والے رُوحانی چشموں سے سارا عالَم سَیراب ہو رہا ہے، وہ بھی اللہ تعالٰی سے اس طرح دُعا کیا کرتے: ''**یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ** یعنی اے دِلوں کو پھیرنے والے! میرے دِل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند انس بن مالك،الحدیث۱۲۱۰۸،ج٤،ص۲۲۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بارگاہِ خداوندی میں دُعا کے ساتھ ساتھ اِصلاحِ قلب کے لئے عَمَلی کوشش کرنا بھی بَہُت ضَروری ہے۔ اِس کے لئے ہمیں سب سے پہلے اپنے دِل کا مُحاسَبہ کرنا چاہئے کہ فِی الْوَقت ہمارے دِل پر جن صِفات کا غَلَبہ ہے اِن میں کتنی صِفاتِ حَسَنہ (یعنی اچھی صِفات مثلاً سَخَاوَت، اِخلاص، رَحم وغیرہ) ہیں اور کتنی سَیِّئہ (یعنی بُری مثلاً حَسَد، تَکَبُّر، بُغض، بدگُمانی وغیرہ)؟ پھر نتیجہ سامنے آنے پر اچھی صِفات کی بَقا کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اور بُری صفات سے چُھٹکارے کی کوشش شروع کر دیں۔

زیرِ نظر رِسالے ''**بدگُمانی**'' میں دِل کو عارِض ہونے والی ایک صفت **بدگُمانی** کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً گُمان کسے کہتے ہیں؟ اِس کی کتنی اَقسام ہیں؟ **بدگُمانی** کب جائز ہے اور کب ناجائز؟ اس پر شَرعی حکم کب لگے گا؟ وغیرھا نیز اس کی ہلاکت خیزیوں کے بیان کے بعد **عِلاج** کے طریقے بھی دَرَج کر دیئے گئے ہیں۔ اِس رسالے کو مُرَتَّب کرنے کے لئے قرآن مجید،

www.dawateislami.net

اِس کی 8 تفاسیر، 10 کُتُبِ اَحادیث، ان کی 5 شُرُوحات، فتاویٰ اَفْرِیقِیَّہ، فتاویٰ رَضَوِیَّہ، فیضانِ سُنّت (جلد اوّل) اور 12 دیگر کُتُب سے مَواد لیا گیا ہے، علاوہ ازیں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کی مرکزی مَجْلِسِ شوریٰ کے نگران مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے کیسٹ بیان ''بدگمانی'' سے بھی بھرپور اِسْتِفَادَہ کیا گیا ہے (یہ کیسٹ بیان مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے)۔ اِس رِسالے میں تقریباً 5 آیاتِ قرآنیہ، 20 احادیثِ مبارکہ اور 11 حکایات شامل ہیں۔ اُمّیدِ واثِق ہے کہ اِصلاحِ قلب کے سلسلے میں یہ رسالہ بَہُت مُفِید ثابت ہوگا، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 624 تا 626 پر لکھتے ہیں: ''مُحَرَّمَاتِ باطِنیہ (باطنی ممنوعات مَثَلاً) تکبُّر و رِیا و عُجْب (یعنی غرور) وحَسَد وغیرہا اور اُن کے مُعَالَجَات (یعنی علاج) کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اَہم فَرائض سے ہے۔'' اس رسالے کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اِسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنے اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مَجْلِسُ الْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

درود پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج۲، ص ۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قصہ اَحمق تاجر

ایک بُزُرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجِد میں نَماز ادا کرنے گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک مالدار تاجِر بیٹھا ہے اور قریب ہی ایک فقیر دُعا مانگ رہا ہے: ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! آج میں اِس طرح کا کھانا اور اِس قِسم کا حلوہ کھانا چاہتا ہوں۔'' تاجِر نے یہ دُعا سن کر بدگُمانی کرتے ہوئے کہا: ''اگر یہ مجھ سے کہتا تو میں اِسے ضرور کھلاتا مگر یہ بہانہ سازی کر رہا ہے اور مجھے سُنا کر اللہ تعالٰی سے دُعا کر رہا ہے تاکہ میں سُن کر اسے کھلا دوں، وَاللّٰہ! میں تو اسے نہیں کھلاؤں گا۔'' وہ فقیر دُعا سے فارغ ہو کر ایک کونے میں سو رہا۔ کچھ دیر بعد ایک شخص ڈھکا ہوا طَبَاق لے کر آیا اور دائیں

www.dawateislami.net

بائیں دیکھتا ہوا فقیر کے پاس گیا اور اسے جگانے کے بعد وہ طَبَاق بصد عاجزی اس کے سامنے رکھ دیا۔ تاجر نے غور سے دیکھا تو یہ وُہی کھانے تھے جن کے لئے فقیر نے دُعا کی تھی۔ فقیر نے حسبِ خواہش اس میں سے کھایا اور بقیہ واپس کر دیا۔

تاجر نے کھانا لانے والے کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھا: ''کیا تم اِنہیں پہلے سے جانتے ہو؟'' کھانا لانے والے نے جواب دیا: ''بخدا! ہرگز نہیں، میں ایک مزدور ہوں میری زوجہ اور بیٹی سال بھر سے ان کھانوں کی خواہش رکھتی تھیں مگر مہیا نہیں ہو پاتے تھے۔ آج مجھے مزدوری میں ایک مِثْقَال (یعنی ساڑھے چار ماشے) سونا ملا تو میں نے اس سے گوشت وغیرہ خریدا اور گھر لے آیا۔ میری بیوی کھانا پکانے میں مصروف تھی کہ اس دوران میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھیں تو کیا سوئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جلوۂ زیبا نظر آ گیا، میں نظارۂ محبوب میں گم تھا کہ لَبہائے مُبَارَکہ کو جُنْبِش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**آج تمہارے علاقے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک ولی آیا ہوا ہے، اُس کا قِیام مسجِد میں ہے۔ جو کھانے تم نے اپنے بیوی بچوں کے لئے تیار کروائے ہیں اِن کھانوں کی اسے بھی خواہش ہے، اس کے پاس لے جاؤ وہ اپنی خواہش کے مطابق کھا کر واپس کر دے گا، بقیہ میں اللہ تعالیٰ تیرے لئے بَرَکت عطا فرمائے گا اور میں تیرے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔**'' نیند سے اُٹھ کر میں نے حکم کی تعمیل کی جس کو تم نے بھی دیکھا۔

www.dawateislami.net

وہ تاجِر کہنے لگا: ''میں نے اِن کو اِنہی کھانوں کے لئے دُعا مانگتے سنا تھا، تم نے ان کھانوں پر کتنی رقم خرچ کی؟'' اس شخص نے جواب دیا: ''مثقال بھر سونا۔'' اس تاجِر نے اسے پیش کش کی: ''کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ مجھ سے دس مثقال سونا لے لو اور اس نیکی میں مجھے ایک قیراط کا حصہ دار بنالو؟'' اس شخص نے کہا: ''یہ ناممکن ہے۔'' اُس تاجِر نے اِضافہ کرتے ہوئے کہا: ''اچھا میں تجھے بیس مثقال سونا دے دیتا ہوں۔'' اس شخص نے اپنے اِنکار کو دُہرایا حتّٰی کہ اس تاجِر نے سونے کی مقدار بڑھا کر پچاس پھر سو مثقال کردی مگر وہ شخص اپنے اِنکار پر ڈٹا رہا اور کہنے لگا: ''وَاللّٰہ! جس شے کی ضمانت رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دی ہے، اگر تو اس کے بدلے ساری دُنیا کی دولت بھی دیدے پھر بھی میں اسے فروخت نہیں کروں گا، تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہل کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالٰی اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔'' تاجِر نہایت نادِم و پریشان ہوکر مسجد سے چلا گیا گویا اس نے اپنی قیمتی مَتاع کھودی ہو۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثلاثون بعد الثلاث مئۃ، ص ۲۷۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکایت بدگمانی کی مذمت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰن پاک میں اِرشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہت گُمانوں سے بچو بیشک کوئی گُمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (پ ۲۶، الحجرٰت: ۱۲)

www.dawateislami.net

حضرت علّامہ عبداللہ ابوعُمر بن محمد شیرازی بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۹۱ھ) تفسیر بیضاوی میں لکھتے ہیں: ''تاکہ مسلمان ہر گُمان کے بارے میں مُحْتَاط ہو جائے اور غور و فکر کرے کہ یہ گُمان کس قبیل سے ہے۔''

(تفسیر بیضاوی، پ۲۶، الحجرٰت، تحت الآیۃ ۱۲، ج۵، ص۲۱۸)

اس آیتِ کریمہ کے تحت حضرت سیدنا اِمام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۰۶ھ) تفسیرِ کبیر میں لکھتے ہیں: ''کیونکہ کسی شخص کا کام دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی غلطی پر ہو۔''

(التفسیر الکبیر، پ۲۶، الحجرٰت، تحت الآیۃ ۱۲، ج۱۰، ص۱۱۰)

گمان کسے کہتے ہیں؟

ہر وہ خیال جو کسی ظاہری نشانی سے حاصل ہوتا ہے گُمان کہلاتا ہے، اس کو ظَن بھی کہتے ہیں۔ مثلاً دُور سے دُھواں اُٹھتا دیکھ کر آگ کی موجودگی کا خیال آنا۔

(مفردات اِمام راغب، ص۵۳۹، ماخوذاً)

گمان کی اقسام

بُنیادی طور پر گُمان (ظَن) کی دو قسمیں ہیں:

(1).....حُسنِ ظن (یعنی اچھا گُمان)۔

(2).....سوئے ظن (یعنی بُرا گُمان، اسے بدگُمانی بھی کہتے ہیں)۔

پھر اِن میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

چنانچہ حُسنِ ظن کبھی تو واجِب ہوتا ہے جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اچھا گُمان

www.dawateislami.net

رکھنا اور کبھی مُستَحَب جیسے مُؤمِن صَالِح کے ساتھ نیک گُمان۔

(خزائن العرفان، پ٢٦، الحجرٰت، تحت الآیۃ ١٢)

اسی طرح سوئے ظن (بدگُمانی) کی بھی دو قسمیں ہیں:

(1).....جائز۔ (2).....مَمنُوع۔

(1) بدگُمانی کے جائز ہونے کی صورتیں

پہلی صورت:

فاسِقِ مُعلِن (یعنی علانیہ گناہ کرنے والے) کے ساتھ ایسا گُمان کرنا جیسے اَفعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ (خزائن العرفان، پ٢٦، الحجرٰت، تحت الآیۃ ١٢)

علّامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٦٧١ھ) لکھتے ہیں: ''اگر کوئی شخص نیک ہو تو اس کے بارے میں بدگُمانی جائز نہیں اور جو علانیہ گناہ کبیرہ کا مُرتکِب ہو اور فِسق میں مشہور ہو تو اُس کے بارے میں بدگُمانی کرنا جائز ہے۔''

(الجامع لاحکام القراٰن، پ٢٦، الحجرٰت تحت الآیۃ ١٢، ج٨، ص٢٣٨ ملخصًا)

علّامہ سیِّد محمود آلُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ١٢٧٠ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''سوئے ظن اُس وقت حرام ہوگا جب مَظنُون (یعنی جس کے بارے میں گُمان کیا جائے) ایسا شخص ہو جس کے عُیُوب کی پوشیدگی، صالِحیَّت (یعنی نیک ہونے) اور اَمانَت و دِیانَت کا مُشاہَدہ کیا جائے (یعنی وہ نیکی میں مشہور ہو) اور اگر کوئی شک میں مُبتَلا کرنے والے بُرے کاموں میں علانیہ طور پر مَشغُول ہو جیسے شراب کی دُکان میں آنا جانا یا گانے والی فاجِرہ عورتوں کی صُحبت اِختیار کرنا یا کسی بے رِیش (بغیر داڑھی

www.dawateislami.net

والے) کی طرف مسلسل دیکھتے رہنا، تو اس صورت میں بدگُمانی حرام نہیں، چاہے گُمان کرنے والے نے انہیں شراب پیتے یا زِنا کرتے یا بے ہودہ کام (یعنی بدفعلی) کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔''

(روح المعانی، پ۲٦، الحجرٰت تحت الآیة ۱۲، ج۲٦، ص٤۲۸ ملخصاً)

علّامہ اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۳۷ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''گُمان کی طرف اُس وقت تک پیش رفت نہ کی جائے جب تک کہ مَظْنُوْن (یعنی جس کے بارے میں دِل میں گُمان آئے) کے بارے میں غور وفکر نہ کرلیا جائے۔ چنانچہ اگر مظنون نیک ہے تو اُس پر معمولی وہم کی وجہ سے بدگُمانی نہ کی جائے بلکہ احتیاط برتی جائے اور تم اس وقت تک کسی کے ساتھ بدگُمانی نہ کرو جب تک کہ تمہارے لئے حُسنِ ظن رکھنا ممکن ہو۔ رہا فُسّاق کا معاملہ تو ان کے ساتھ ایسی بدگُمانی رکھنا جائز ہے جو ان کے اَفعال سے ظاہر ہو۔''

(روح البیان، پ۲٦، الحجرٰت تحت الآیة ۱۲، ج۹، ص۸۵)

صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۷٦ھ) لکھتے ہیں: ''بیشک مسلمان پر بدگُمانی حرام ہے مگر جبکہ کسی قرینہ سے اُس کا ایسا ہونا ثابت ہوتا ہو، تو اَب حرام نہیں۔ مثلاً کسی کو بھٹی (یعنی شراب خانے) میں آتے جاتے دیکھ کر اُسے شراب خور (یعنی شراب پینے والا) گُمان کیا تو اِس (یعنی بدگُمانی کرنے والے) کا قصور نہیں، اُس (یعنی شراب خانے میں آنے جانے والے) نے مَوْضِعِ تُہمت (یعنی تہمت لگنے کی جگہ) سے کیوں اِجْتِنَاب (یعنی پرہیز) نہ کیا۔'' (فتاوٰی امجدیہ، ج۱، ص۱۲۳)

امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''جو اپنے

www.dawateislami.net

آپ کو خود تہمت کے لئے پیش کر دے تو وہ اپنے بارے میں بدگمانی کرنے والے کو مَلامت نہ کرے۔'' (الدرالمنثور، ج٧، الحجرات تحت الآیة ١٢، ص ٥٦٦)

بدگمانی جائز ہونے کا مطلب

یاد رہے کہ اَہلِ مَعْصِیّت اور علانیہ گناہ کرنے والوں سے بدگمانی جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان کی بدگوئی یا عیب اُچھالنا شروع کر دیں بلکہ ایسی صورت میں رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے صرف دِل میں انہیں بُرا سمجھا جائے۔ (الحدیقة الندیة، ج٢، ص ١١، ملخصًا) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، الحدیث ١٩٣٤، ج٣، ص٣٧٢)

دوسری صورت:

جب نقصان میں مُبتلاء ہونے کا قَوِی اِحتمال ہو۔ مثلاً کسی اسلامی بھائی نے کسی کے ساتھ کاروباری شَرِاکت کی یا خرید و فروخت کی یا اس سے کرائے پر کوئی چیز لی یا کسی بھی طرح کا مالی مُعامَلہ طے کیا اور سامنے والے کی کسی مشکوک حَرَکت کی وجہ سے دِل میں بے اختیار بدگمانی پیدا ہوئی اور اس نے اس بدگمانی کی بنیاد پر ایسی اِحتیاطی تدابیر اِختیار کیں جس سے سامنے والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو جائز ہے کیونکہ اگر حقیقتاً سامنے والے کی نیت دُرُست نہ ہو اور یہ شخص حُسنِ ظَن ہی قائم کرتا رہ جائے تو نقصان میں مبتلا ہونے کا قَوِی اِمکان ہے۔

www.dawateislami.net

جیسا کہ علّامہ سیّد محمود آلُوسی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: ''گُمان کرنے والے کے لئے بُرے گُمان کے تقاضے پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں (جبکہ مظنون کو کوئی نقصان نہ پہنچے) مثلاً اس نے کسی شخص کے بارے میں گُمان کیا کہ وہ اُسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ اس سے بچنے کے لئے ایسے اَقدامات کرسکتا ہے جن کی وجہ سے اُس (سامنے والے) شخص کو نقصان نہ پہنچے۔ طبرانی شریف میں ہے: ''لوگوں سے سوئے ظَن کے ذریعے اپنی حفاظت کرو۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۹۸، ج۱، ص۱۸۱) مزید لکھتے ہیں: ''بُرے گُمانوں میں سے بعض وہ ہیں جن کی پیروی مُباح (جائز) ہے جیسے معاشی معاملات میں بدگُمانی ہونا۔''

(روح المعانی، پ۲۶، الحجرات تحت الآیۃ ۱۲، ج۲۶، ص۴۲۸، ۴۲۹)

علّامہ اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں: ''بعض گُمان مُباح (جائز) ہیں جیسے اُمورِ معاش یعنی دُنیاوی معاملات اور معاش کے مُہِمّات میں بدگُمانی کرنا بلکہ ان اُمور میں بدگُمانی مُوجِبِ سلامتی (یعنی سلامتی کا سبب) ہے۔'' (روح البیان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج۹، ص۸۴)

(۲) بدگمانی ممنوع ہے

جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُرا گمان رکھنا اور نیک مُؤمن کے ساتھ بُرا گُمان رکھنا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، فتح الباری، کتاب البر والصلۃ، ج۱۰، ص۲۱۹)

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بدگُمانی کا مطلب یہ ہے کہ یہ گُمان رکھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے رِزْق نہیں دے گا یا میری حفاظت نہیں فرمائے گا یا میری مدد نہیں کرے گا، وغیرہا۔ (الحدیقة الندیة ،ج۲،ص۷)

''حُکم'' کے تین حُرُوف کے نِسبت سے بدگُمانی سے بچنے کے 3 فرامین

(1).....نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بدگُمانی سے بچو بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مایخطب علی خطبة اخیه، الحدیث ۵۱۴۳، ج۳، ص۴۴۶)

(2).....ارشاد فرمایا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''مسلمان کا خون، مال اور اس سے بدگُمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔''

(شعب الایمان ،باب فی تحریم اعراض الناس، الحدیث ۶۷۰۶، ج۵، ص۲۹۷)

(3).....حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مرفوعاً مروی ہے: ''جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بُرا گُمان رکھا، بے شک اس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے بُرا گُمان رکھا۔'' (الدرالمنثور، پ۲۶، الحجرٰت، تحت الآیة ۱۲، ج۷، ص۵۶۶)

بدگُمانی پر حکمِ شرعی کب لگے گا؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کسی شخص کے دِل میں کسی کے بارے میں بُرا گمان آتے ہی اسے گنہگار قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ محض دِل میں بُرا خیال آجانے کی بنا پر سزا کا حقدار ٹھہرانے کا مطلب کسی اِنسان پر اس کی طاقت سے زائد بوجھ

www.dawateislami.net

ڈالنا ہے اور یہ بات شرعی تقاضے کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۶)

بدگمانی کے حرام ہونے کی دو صورتیں

(۱).....جب اِنسان اس بدگُمانی کو دِل پر جمالے (یعنی اس کا یقین کرلے)۔

(۲).....اِس کو زبان پر لے آئے یا اِس کے تقاضے پر عمل کرلے۔

(۱) بدگُمانی کو دِل پر جمالینا

شارح بخاری علّامہ بدرُالدِّین محمود بن احمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) فرماتے ہیں: گُمان وہ حرام ہے جس پر گُمان کرنے والا مُصِر ہو (یعنی اصرار کرے) اور اسے اپنے دِل پر جمالے نہ کہ وہ گُمان جو دِل میں آئے اور قرار نہ پکڑے۔

(عمدۃ القاری، الحدیث ۹۶ ج ۱۴، ۹۶)

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: ''(مسلمان سے) بدگُمانی بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح زبان سے بُرائی کرنا حرام ہے۔ لیکن بدگُمانی سے مُراد یہ ہے کہ دِل میں کسی کے بارے میں بُرا یقین کرلیا جائے، رہے دِل میں پیدا ہونے والے خدشات و وَسْوَسے تو وہ معاف ہیں بلکہ شک بھی معاف ہے۔'' مزید لکھتے ہیں: ''بدگُمانی کے پُختہ ہونے کی پہچان یہ ہے کہ مظنون کے بارے میں تمہاری قلبی کَیْفِیَّت تبدیل ہوجائے، تمہیں اُس سے نفرت محسوس ہونے لگے، تم اُس کو بوجھ سمجھو، اس کی عزت و اِکرام اور اس کے لئے

www.dawateislami.net

فکرمند ہونے کے بارے میں سُستی کرنے لگو۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: **جب تم کوئی بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو۔** (المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج۳، ص۲۲۸) یعنی اسے اپنے دِل میں جگہ نہ دو، نہ کسی عمل کے ذریعے اس کا اِظہار کرو اور نہ اَعضاء کے ذریعے اس **بدگمانی** کو پُختہ کرو۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج۳، ص۱۸۶)

مثلاً شیطان نے کسی اِسلامی بھائی کے دِل میں کسی نیک شخص کے بارے میں **ریاکاری** کا گُمان ڈالا تو اس اِسلامی بھائی نے اس گُمان کو فوراً جھٹک دیا اور اس مسلمان کے بارے میں **مُخلِص** ہونے کا **حُسنِ ظَن** قائم کرلیا تو اب اس کی گرِفت نہیں ہوگی اور نہ ہی یہ گنہگار ہوگا۔ اِس کے برعکس اگر دِل میں بدگُمانی آنے کے بعد اُس کو نہ جھٹلایا اور وہ **بدگُمانی** اس کے دِل میں قَرار پکڑے رہی حتّٰی کہ یقین کے دَرَجے پر پہنچ گئی کہ فُلاں شخص ریاکار ہی ہے تو اب بدگُمانی کرنے والا گناہ گار ہوگا چاہے اس بارے میں زبان سے کچھ نہ بولے۔

(۲) بدگمانی کو زبان پر لانا یا اس کے تقاضے پر عمل کرلینا

علّامہ عبدالغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ) **لکھتے ہیں:** شک یا وہم کی بناء پر مؤمنین سے **بدگُمانی** اِس صورت میں **حرام** ہے جب اس کا اثر اَعضاء پر ظاہر ہو یعنی اس کے **تقاضے پر عمل** کرلیا جائے مثلاً اس بدگُمانی کو زبان سے بیان کردیا جائے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۲، ص۱۳ ملخصًا)

اور علّامہ سیِّد محمود آلُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) **لکھتے ہیں:**

www.dawateislami.net

جب بدگمانی غیر اختیاری ہو تو جس چیز کی مُمانَعَت ہے، وہ اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا ہے یعنی مظنون (یعنی جس کے بارے میں دِل میں گُمان آئے) کو حقیر جاننا یا اس کی عیب گوئی کرنا یا اس بدگُمانی کو بیان کر دینا۔

(روح المعانی، پ ۲۶، الحجرات: تحت الآیۃ ۱۲، ج ۲۶، ص ۴۲۹، ملخصاً)

مثلاً آپ کی دعوت میں نہ پہنچنے والے اِسلامی بھائی نے ملاقات ہونے پر اپنا کوئی عُذر پیش کیا مگر آپ کے دِل میں شیطان نے وَسْوَسہ ڈالا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور آپ نے اس گُمان کی پیروی کرتے ہوئے فوراً بول دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، تو ایسی بدگُمانی حرام ہے۔

بدگمانی کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی میں مبتلا ہونے والا وادیٔ ہلاکت میں جا پڑتا ہے کیونکہ اِس ایک گناہ کی وجہ سے دیگر کئی گناہ سرزَد ہو جاتے ہیں مثلاً:

(1).....اگر سامنے والے پر اِس کا اظہار کیا تو اُس کی دِل آزاری کا قوی اندیشہ ہے اور بغیر اِجازتِ شرعی مسلمان کی دل آزاری حرام ہے۔ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو اَذِیَّت دی اس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، پس اس نے اللہ تعالیٰ کو اَذِیَّت دی۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۳۶۰۷، ج ۲، ص ۳۸۶)

(2).....اگر اس کی غیر موجودگی میں کسی دوسرے پر اِظہار کیا تو غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مَرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ (پ ۲۶، الحجرٰت: ۱۲)

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''مسلمانوں سے **بدگمانی** رکھنا شیطان کے **مکروفریب** کی وجہ سے ہوتا ہے، بیشک بعض گُمان گناہ ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص کسی کے بارے میں **بدگمانی** کو دِل پر جمالیتا ہے تو شیطان اس کو اُبھارتا ہے کہ وہ زبان سے اِس کا اِظہار کرے اس طرح وہ شخص **غیبت** کا مُرتکِب ہوکر ہلاکت کا سامان کرلیتا ہے یا پھر وہ اس کے **حُقُوق** پورے کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا پھر اُسے حقیر اور خود کو اُس سے بہتر سمجھتا ہے اور یہ تمام چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۲، ص۸)

(3)..... بدگُمانی کے نتیجے میں **تَجَسُّس** پیدا ہوتا ہے کیونکہ دِل محض گُمان پر صَبر نہیں کرتا بلکہ **تَحْقِیق** طَلَب کرتا ہے جس کی وجہ سے اِنسان **تَجَسُّس** میں جا پڑتا ہے اور یہ بھی **ممنوع** ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوْا

ترجمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈھو۔

(پ ۲۶، الحجرٰت: ۱۲)

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''یعنی

www.dawateislami.net

مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چُھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستّاری سے چُھپایا۔''

(4).....بدگمانی سے **بُغض** اور **حَسد** جیسے باطِنی اَمراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

(فتح الباری ،الحدیث ٦٠٦٦،ج ١٠،ص ٤١٠)

بدگمانی کی خوفناک آفت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! والدین اولاد، بھائی بہن، زوج وزوجہ، ساس بہو، سُسر داماد، نند بھاوج بلکہ تمام اہلِ خانہ وخاندان نیز استاد شاگرد، سیٹھ اور نوکر، تاجر وگاہک، افسر ومزدور، حاکم ومَحکُوم، الغرض ایسا لگتا ہے کہ تمام دینی ودُنیوی شُعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی اکثریت اِس وقت **بدگمانی کی خوفناک آفت** کی لپیٹ میں ہے۔ کسی کو موبائل پر فون کریں اور وہ Receive نہ کرے تو **بدگمانی**.....شوہر کی تَوَجُّہ بیوی کی طرف کم ہوگئی تو فوراً ساس سے **بدگمانی**..... بیٹے کی توجہ کم ہوگئی تو فوراً بہو سے **بدگمانی**.....کسی فیکٹری سے اچھی نوکری سے فارغ ہوگئے تو دفتر کے کسی فَرد سے **بدگمانی**.....کاروبار میں نُقصان ہوگیا تو قریبی کاروباری حَرِیف سے **بدگمانی**.....تنظیمی طور پر خِلافِ تَوَقُّع بات ہوگئی تو ذِمہ داران سے **بدگمانی**.....اِجتماعِ ذِکر ونعت کے اِنتِظامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً مُنتَظِمین سے **بدگمانی**.....اجتماعِ ذکر ونعت میں کوئی شخص جُھوم رہا ہے یا رو رہا ہے تو **بدگمانی**.....کسی بُزُرگ یا پیر نے اپنے مریدین یا مُتَعَلِّقین کی ترغیب کے لئے کوئی اپنا واقعہ بیان کردیا تو فوراً اُن سے **بدگمانی**.....جس نے قَرض لیا اور وہ

www.dawateislami.net

رَابِطے میں نہیں آرہا یا جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو فوراً **بدگُمانی**..... کسی نے وقت دیا اور آنے میں تاخیر ہوگئی تو **بدگُمانی**.....فُلاں کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں فوراً **بدگُمانی**، اُسے شہرت مل گئی تو **بدگُمانی**۔

آپ غور کرتے جائیں تو شب و روز نہ جانے کتنی مرتبہ ہم **بدگُمانی** کا شکار ہوتے ہوں گے۔ پھر یہ اِبتداءً پیدا ہونے والی **بدگُمانی** اُس شخص کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی، **حَسَد** پر اُبھارتی، **غیبت** اور **بُہتان** پر اُکساتی اور آخرت برباد کرتی ہے۔ اِسی **بدگُمانی** کی وجہ سے بھائی بھائی میں **دشمنی** ہوجاتی ہے، ساس بہو میں **ٹھن** جاتی ہے، میاں بیوی میں **جُدائی**، بھائی بہنوں کے درمیان **قَطع تَعَلُّقی** ہوجاتی ہے اور یوں ہنستے بستے گھر **اُجڑ** جاتے ہیں اور اگر یہی **بدگُمانی** کسی مذہبی تحریک سے وابستہ اَفراد میں آجائے تو نگران و ماتحت کے درمیان **اعتماد کی فضا** ختم ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے ناقابلِ بیان نُقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ اور اگر یہ **بدگُمانی اولیاءِ کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام بالخصوص اپنے **پیر و مُرشِد** سے ہو تو ایسا شخص فُیُوض و بَرَکات سے محروم رہ جاتا ہے۔ اِمامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و ملت **شاہ مولانا احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **مُرید** پر **پیر کے حُقُوق** کا بیان کرتے ہوئے کچھ یوں لکھتے ہیں: ''(اپنے پیر سے متعلق) دِل میں **بدگُمانی** کو جگہ نہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی **غَلَطی** ہے۔''

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج٢٤، ص٣٦٩)

www.dawateislami.net

”ھِدَایَت“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے اولیاءُ اللہ سے بد گُمانی کرنے والوں کی توبہ کی5حکایات

(1) سوداگر کی توبہ

علّامہ عبد اللہ بن اسعد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۸ھ) لکھتے ہیں: ایک صاحِبِ علم وفضل بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک سوداگر تھا جو اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی شان میں بدکلامی کیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے اسی شخص کو اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی صُحبت میں دیکھا اور کسی نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی ساری دولت انہیں پر لُٹا دی ہے۔ میں نے اس سوداگر سے اِس تبدیلی کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا: ”میں غَلَطی پر تھا اور اس کا اِحساس مجھے اِس طرح ہوا کہ ایک مرتبہ جمعہ کی نَماز کے بعد میں نے حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو دیکھا کہ بَہُت جلدی میں مسجِد سے نکل رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ دیکھو تو سہی یہ شخص بڑا صوفی کہلاتا ہے اور تھوڑی دیر کے لئے مسجد میں رُکنے کو تیار نہیں۔ میں نے سب کچھ چھوڑا اور اپنے دِل میں کہا: دیکھوں تو سہی کہ یہ کہاں جاتے ہیں؟ اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ انہوں نے بازار جا کر نان بائی سے نرم نرم روٹیاں خریدیں، میں نے سوچا صُوفی صاحِب کو دیکھئے نرم نرم روٹیاں لے رہے ہیں، اس کے بعد آپ نے کباب والے سے ایک دِرہم کے کباب خریدے۔ یہ دیکھ کر میرا غصہ اور فُزُوں ہوا۔ وہاں سے وہ حلوائی کی دُکان پر پہنچے اور ایک دِرہَم کا فالُودہ لیا۔ میں نے دِل میں ٹھان لی کہ انہیں خریدنے دو، جب یہ اسے کھانے بیٹھیں گے تو

www.dawateislami.net

میں اِن کا مزہ کِرکِرا کروں گا۔ سب چیزیں خریدنے کے بعد انہوں نے جنگل کی راہ لی۔ میں نے سوچا انہیں بیٹھ کر کھانے کے لئے شاید سبزہ زار اور پانی کی تلاش ہے چنانچہ میں ان کے پیچھے لگا رہا حتّٰی کہ عَصر کے وقت آپ ایک گاؤں کی مسجِد میں پہنچے، جہاں ایک بیمار آدمی موجود تھا۔ آپ اس کے سرہانے بیٹھ کر اسے کھانا کھلانے لگے۔ میں تھوڑی دیر کے لئے وہاں سے چلا گیا اور گاؤں کی سیر کو نکل گیا۔ جب میں واپس لوٹا تو حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی وہاں نہیں تھے۔ میں نے اس بیمار سے آپ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ بغداد چلے گئے۔ میں نے پوچھا: ''بغداد یہاں سے کتنی دُور ہے؟'' اس نے بتایا: ''تقریباً 120 میل۔'' میری زبان سے نکلا: ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔'' مجھے اپنے کئے پر بہُت پچھتاوا ہوا۔ میرے پلّے اتنے پیسے نہ تھے کہ سواری پر جاؤں اور نہ جسم میں اتنی سکت کہ پیدل جا پہنچوں۔ اس بیمار نے مشورہ دیا کہ حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے آنے تک یہیں رہو۔ چنانچہ میں دوسرے جمعہ تک وہیں رُکا رہا۔

اگلے جمعۃُ المبارک حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کھانا لے کر پھر سے بیمار کے پاس پہنچے۔ جب آپ اسے کھانا کھلا چکے تو اس نے کہا: ''اے ابونصر! یہ شخص گزشتہ جمعہ آپ کے پیچھے یہاں آیا تھا اور ہفتہ بھر سے یہیں پڑا ہوا ہے اسے واپس پہنچا دیجئے۔'' حضرت بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے جلال سے میری طرف دیکھا اور پوچھا: ''میرے ساتھ کیوں آئے تھے؟'' میں نے کہا: ''مجھ سے غلطی ہوگئی۔''

www.dawateislami.net

فرمایا: ''میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔'' میں ان کے پیچھے چلتا رہا حتّٰی کہ مغرب کے وقت ہم شہر کے قریب جا پہنچے۔ انہوں نے میرے مَحَلّے کے بارے میں پوچھا اور میرے بتانے کے بعد فرمانے لگے: ''جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔'' میں نے اسی وقت سے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے بارے میں بدگوئی سے توبہ کر لی اور ان کی صُحبت اِختیار کر لی اور اب اسی پر قائم رہوں گا، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ۔

(روض الریاحین، الحکایة السابعة والثلاثون بعد المئتین، ص۲۱۸، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے بُغض وعَداوَت رکھنے اور اُن کے بارے میں بدگُمانی کر کے ٹوہ میں پڑنے والے کو کتنی شرمندگی اُٹھانا پڑی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اولیاء سے حُسنِ عقیدت قائم رکھنے کی توفیق دے، اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) بدگمانی کرنے والی چیز

علّامہ عبدالکریم بن ھوازن قشیری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۶۵ھ) رقم طراز ہیں: حضرت سیدنا ابوالحسن نوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی کی خادِمہ زیتونہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ سخت سردی تھی، میں نے حضرت سے پوچھا: ''آپ کے لئے کچھ لاؤں؟'' تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے دودھ اور روٹی لانے کا حکم فرمایا۔ میں مطلوبہ چیزیں لے کر حاضرِ خدمت ہوئی تو دیکھا کہ آپ کے سامنے کچھ کوئلے پڑے تھے جنہیں آپ ہاتھ سے اُلٹ پُلٹ رہے تھے۔ آپ نے روٹی لی اور کھانا شروع

www.dawateislami.net

کردی۔اب منظر یہ تھا کہ آپ روٹی کھا رہے تھے اور دُودھ آپ کے ہاتھ پر بہہ رہا تھا جس پر کوئلے کی کالک لگی ہوئی تھی۔یہ دیکھ کر میں نے دِل میں کہا:''الٰہی عَزَّوَجَلَّ! تیرے یہ ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں ان میں سے کوئی بھی صفائی کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا۔''

اِس کے بعد میں کسی کام سے گھر سے باہر نکلی تو اچانک ایک عورت آ کر مجھ سے چمٹ گئی اور مجھ پر اپنے کپڑوں کی گٹھڑی کی چوری کا اِلزام لگانے لگی۔ میرے فریاد کرنے کے باوُجُود لوگ مجھے پکڑ کر کوتوال کے پاس لے گئے۔حضرت کو اِطّلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے اور میرے حق میں سِفارِش فرمائی۔مگر کوتوال نے بصد ادب عرض کی:''حضرت میں اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں جبکہ یہ عورت اس پر چوری کا اِلزام لگا رہی ہے۔''اتنے میں ایک لڑکی وہاں آئی جس کے پاس وہی گٹھڑی تھی اور میری جان بخشی ہوگئی۔حضرت مجھے لے کر گھر واپس آئے اور فرمایا: ''کیا اب دوبارہ کہو گی کہ اللہ کے ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں۔'' یہ سُن کر میں حیران رہ گئی اور فوراً توبہ کر لی۔ (الرسالة القشيرية،باب حديث الغار،ص٤٠٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) ولی کی طاقت

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دِین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳٤۰ھ) کا بیانِ حِکایت ہے:حضرت خواجہ نقشبند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بخارا میں حضرت امیر کلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا شُہرہ سُن کر خدمت میں حاضِر ہوئے۔

www.dawateislami.net

آپ نے دیکھا کہ مکان کے اندر خاص لوگوں کا مَجْمَع ہے اور اکھاڑے میں کُشتی ہو رہی ہے۔ حضرت بھی موجود ہیں اور کُشتی میں شریک ہیں، حضرت خواجہ نقشبند عالمِ جلیل پابندِ شریعت (تھے)، ان کے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا حالانکہ اس میں شرعاً (آج کل کی کُشتیوں کی مثل) کوئی ناجائز بات بھی شامل نہ تھی، یہ خیال آنا ہی تھا کہ غنودگی آ گئی، دیکھا کہ حشر کا میدان ہے، ان کے اور جنّت کے درمیان دلدل کا ایک دریا حائل ہے۔ یہ گزر کر اس کے پار جانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اِس میں اُترے اور جتنا زور لگاتے اتنا دھنستے چلے جاتے، یہاں تک کہ بغلوں تک دھنس گئے۔ اب نہایت پریشان ہوئے کہ کیا کریں، اتنے میں دیکھا کہ حضرت امیر کلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے باہر نکال کر دریا کے پار پہنچا دیا۔ پھر آپ کی آنکھ کُھل گئی اور اس سے پہلے کہ آپ کچھ کہتے، حضرت امیر کلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ اگر ہم کُشتی نہ لڑیں تو یہ طاقت کہاں سے آئے (یعنی ہمارا لڑنا اللہ تعالٰی کی رضا اور جہاد کی تیاری کے لئے ہے)۔ یہ سُن کر آپ فوراً ان کے قدموں میں گر گئے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(ملفوظاتِ اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، حصہ ۴، ص ۳۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) خوش رنگ سیب

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) کا بیان ہے: ایک صاحِب اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ میں

www.dawateislami.net

سے تھے۔آپ کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضِر ہوا۔حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔حضور نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا کھاؤ۔اس نے عرض کی حضور بھی نوش فرمائیں۔چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وہی سیب اُٹھا کر فرمایا:''ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا، دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا ساری مجلس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔'' یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ، حصہ۴، ص۳۴۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اولیاءُاللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کی بارگاہ میں زبان کے ساتھ ساتھ دِل بھی سنبھال کر جانا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) شاہی دربار میں شاندار پیشی

شیخ فریدالدین عطّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْغَفَّار (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں: دو درویش طویل سفر کے بعد حضرت ابوعبداللّٰہ خفیف عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ اللَّطِیْف سے ملنے

www.dawateislami.net

پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ شاہی دربار میں جلوہ فرما ہیں۔ یہ سُن کر ان لوگوں نے سوچا کہ یہ کس قسم کے بُزُرگ ہیں جو شاہی دربار میں حاضری دیتے ہیں۔ بہرحال یہ دونوں بازار کی طرف نکل گئے اور اپنی جیب سِلوانے کے لئے ایک درزی کی دُکان پر پہنچے۔ اسی دوران درزی کی قینچی گم ہوگئی اور اس نے ان دونوں کو چوری کے شبہ میں گرفتار کروادیا۔ جب پولیس دونوں کو لے کر شاہی دربار میں پہنچی تو حضرت ابو عبداللہ خفیف عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ اللَّطِیْف نے بادشاہ سے اِن کی سِفارِش کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ دونوں چور نہیں ہیں، لہٰذا اِن کو چھوڑ دیا جائے۔'' چنانچہ آپ کی سفارش پر ان دونوں کو رِہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے ان دونوں سے فرمایا: ''میں اسی وجہ سے دربارِ شاہی میں موجود رہتا ہوں۔'' یہ سُن کر وہ دونوں معذرت کرنے لگے اور آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہوگئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابو عبداللہ خفیف، ص ۱۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''بدگمانی سے بچئے'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بد گُمانی کے 12 علاج

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ اس باطِنی مرض کے علاج کے لئے عملی کوششوں کا آغاز کر دیں۔

پہلا علاج

ہمیں چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خوبیوں پر نظر رکھیں۔ جو اپنے

www.dawateislami.net

مسلمان بھائیوں کے بارے میں حُسنِ ظَن رکھتا ہے اسے سکونِ قلب نصیب ہوتا اور جو بدگُمانی کی بُری عادت میں مبتلا ہو اس کے دِل میں وحشتوں کا بسیرا رہتا ہے۔

دوسرا علاج

اپنی اِصلاح کی کوشش جاری رکھئے کیونکہ جو خود نیک ہوتا ہے وہ دوسروں کے بارے میں بھی اچھے گُمان رکھتا ہے۔ جو خود بُرے کاموں میں مشغول رہتا ہے اسے دوسرے بھی اپنے جیسے دِکھائی دیتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ یعنی جب کسی کے کام بُرے ہو جائیں تو اس کے گُمان بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ (فیض القدیر، ج۳، ص۱۵۷)

تیسرا علاج

بُری صُحبت سے بچتے ہوئے نیک صحبت اِختیار کیجئے، جہاں دوسری بَرَکتیں ملیں گی وہیں بدگُمانی سے بچنے میں بھی مدد ملے گی۔ روح المعانی میں ہے: ''صُحْبَةُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ یعنی بُروں کی صحبت اچّھوں سے بدگُمانی پیدا کرتی ہے۔ (روح المعانی، پ۱۶، مریم، تحت الآیة ۹۸، ج۱۶، ص۶۱۲)

چوتھا علاج

جب بھی دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگُمانی پیدا ہو تو اپنی توجہ اس کی طرف کرنے کے بجائے بدگُمانی کے شَرعی اَحکام کو پیشِ نظر رکھئے اور بدگُمانی کے انجام پر نگاہ رکھتے ہوئے خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرائیے۔ میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یقیناً ہم جہنم کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ حضرت

www.dawateislami.net

ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔''

(صحیح البخاری، باب صفة الجنة والنار، الحدیث ٦٥٦١، ج٤، ص٢٦٢)

پانچواں علاج

اپنے مالک ومولا عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دستِ دُعا دراز کر دیجئے اور یوں عرض کیجئے: ''اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ کمزور و ناتواں بندہ دُنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے اس بدگُمانی سے اپنے دِل کو بچانا چاہتا ہے۔ اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میری مدد فرما اور میری اس کوشش کو کامیابی کی منزل تک پہنچا دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دِل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

چھٹا علاج

جب بھی کسی مسلمان کے بارے میں دِل میں بُرا گُمان آئے تو اسے جھٹکنے کی کوشش کریں اور اس کے عمل پر اچھا گُمان قائم کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً کوئی اِسلامی بھائی نعت یا بیان سُنتے ہوئے اَشک بہا رہا ہو اور اسے دیکھ کر آپ کے دِل میں اس کے متعلق رِیاکاری کی بدگُمانی پیدا ہو تو فوراً اس کے اِخلاص سے رونے کے بارے میں حُسنِ ظَن قائم کر لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ ترجمۂ کنزالایمان: کیوں نہ ہوا جب تم نے

www.dawateislami.net

وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ (پ١٨، النور: ١٢)

اسے سُنا تھا کہ مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کُھلا بہتان ہے۔

علّامہ محمد بن جریر طبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٣١٠ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یعنی مؤمنین ایک دوسرے کے بارے میں حُسنِ ظَن قائم کریں اور اسے بیان بھی کریں اگرچہ یہ گُمان یقین کے دَرَجے تک نہ پہنچا ہو۔

(جامع البیان فی تاویل القرآن، پ ٢٦، الحجرات، تحت الآیۃ ١٢، ج ١١، ص ٣٩٤، ملخصا)

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ''مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گُمان کرے اور بدگُمانی ممنوع ہے۔''

''حُسنِ ظَن'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے حُسنِ ظن کے بارے میں 5 روایات

(1) اچھا گمان عبادت ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اچھا گُمان اچھی عبادت سے ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، ج ٤، ص ٣٨٧، الحدیث ٤٩٩٣)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ١٣٩١ھ) اس حدیث کے مختلف مطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یعنی مسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔''

(مراٰۃ المناجیح، ج ٦، ص ٦٢١)

www.dawateislami.net

(۲) بدگمانی کی مذمت

حضرت سیدنا حارثہ بن نعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''میری امت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی: **بدفالی، حَسَد اور بدگُمانی۔**'' ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح تَدارُک کرے؟'' ارشاد فرمایا: ''**جب تم حَسَد کرو تو اللّٰہ تعالٰی سے اِستِغفار کرو اور جب تم کوئی بدگُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کرلو۔**''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج۳، ص۲۲۸)

علّامہ محمد عبدالرؤوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۰۳۱ھ) **فیض القدیر** میں لکھتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تینوں خصلتیں **اَمراضِ قلب** میں سے ہیں جن کا عِلاج ضَروری ہے جو کہ حدیث میں بیان کردیا گیا ہے۔ بدگُمانی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ دِل یا اعضاء سے اس کی تصدیق نہ کرے۔ تصدیقِ قلبی سے مراد یہ ہے کہ اس گُمان کو دِل پر جمالے اور اسے ناپسند نہ جانے اور اس (یعنی تصدیقِ قلبی) کی علامت یہ ہے کہ بدگُمانی کرنے والا اس بُرے گُمان کو زبان سے بیان کردے۔

(فیض القدیر، الحدیث ۳۴۶۵، ج۳، ص۴۰۱)

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: ''بدگُمانی کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دِل کے بھیدوں کو صرف اللّٰہ تعالٰی جانتا

www.dawateislami.net

ہے۔لہٰذا تمہارے لئے کسی کے بارے میں **بُرا گُمان** رکھنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک تم اس کی بُرائی اس طرح ظاہر نہ دیکھو کہ اس میں تاوِیل کی گنجائش نہ رہے۔پس اُس وقت تمہیں لامُحالہ اسی چیز کا یقین رکھنا پڑے گا جسے تم نے جانا اور دیکھا ہے۔اور اگر تم نے اُس کی بُرائی کو نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی کانوں سے سُنا مگر پھر بھی تمہارے دِل میں اس کے بارے میں بُرا گُمان پیدا ہو تو سمجھ جاؤ کہ یہ بات تمہارے دِل میں شیطان نے ڈالی ہے۔اس وقت تمہیں چاہئے کہ دِل میں آنے والے **اس گُمان کو جھٹلا دو** کیونکہ یہ سب سے بڑا فسق ہے۔''

مزید لکھتے ہیں:''یہاں تک کہ اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بُو آرہی ہو تو اس کو شرعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہی کُلّی کردی ہو یا کسی نے اسے زبردستی شراب پلادی ہو،جب یہ سب احتمال موجود ہیں تو (ثبوتِ شرعی کے بغیر) محض قلبی خیالات کی بنا پر تصدیق کردینا اور اس مسلمان کے بارے میں **بدگُمانی** کرنا جائز نہیں ہے۔''

(احیاء علوم الدین ، کتاب آفات اللسان،ج۳،ص۱۸۶)

(۵) اچھی صورت پر محمول کرو

جلیلُ الْقدر تابعی حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:''اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں سے میرے بعض بھائیوں نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ **اپنے مسلمان بھائی کے فعل کو اچھی صورت پر محمول کرو** جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل غالب نہ ہوجائے اور کسی مسلمان بھائی کی زبان سے نکلنے

www.dawateislami.net

والے کلمے کو اس وقت تک بُرا گُمان نہ کرو جب تک کہ تم اسے کسی اچھی صورت پر محمول کر سکتے ہو اور جو خود اپنے آپ کو تہمت کے لئے پیش کرے اسے اپنے سوا کسی کو ملامت نہیں کرنی چاہئے۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترك الغضب، الحدیث ۸۳۴۵، ج۶، ص۳۲۳)

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: ''اپنے بھائی کی زبان سے نکلنے والے کلمات کے بارے میں بدگُمانی مت کرو جب تک کہ تم اسے بھلائی پر محمول کر سکتے ہو۔''

(الدر المنثور، ج۷، الحجرات، تحت الآیة ۱۲، ص ۵۶۵)

(4) مسلمان کا حال حَتَّی الْاِمْکان اچھائی پر محمول کرنا واجب ہے

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں: ''مسلمان کا حال حَتَّی الْاِمْکان صَلاح (یعنی اچھائی) پر حمل کرنا (یعنی گُمان کرنا) واجب ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج۱۹، ص۶۹۱)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''مؤمنِ صالح کے ساتھ بُرا گمان ممنوع ہے اس طرح (کہ) اُس کا کوئی کلام سُن کر فاسِد معنٰی مراد لینا باوُجُود یکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے مُوافق ہو یہ بھی گُمانِ بَد میں داخل ہے۔'' (خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات ۱۲)

(5) مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا مُستحب ہے

علّامہ عبدالغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ) لکھتے ہیں: جب

www.dawateislami.net

کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک ہونے کا بھی اِحتمال ہو اور بد ہونے کا بھی) تو اُس سے حُسنِ ظَن رکھنا مُستَحَب اور اُس کے بارے میں بدگُمانی حرام ہے۔

(الحديقة الندية، ج ۲، ص ۱۶، ۱۷ ملخصًا)

حکایت سے حاصل شدہ

علّامہ عبداللہ بن اسعد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۸ھ) لکھتے ہیں: اِمامُ الطَّائفہ حضرت سیدنا ابوالقاسم جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی ایک مرتبہ مسجد شونیزیہ میں بیٹھے کسی جنازے کا اِنتظار کر رہے تھے، اور بھی بَہُت سے باشندگانِ بغداد وہاں موجود تھے۔ آپ نے وہاں ایک فقیر کو دیکھا جس کے چہرے سے عبادت و ریاضت کے آثار نُمایاں تھے۔ وہ لوگوں سے سُوال کر رہا تھا۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے سوچا کہ اس کے بجائے اگر یہ کوئی ایسا کام کرتا جس کے سبب یہ لوگوں سے سُوال کرنے کی آفت سے بچ جاتا تو بہتر تھا۔ اسی شب کی بات ہے کہ سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی پر آپ کے معمولاتِ شب (یعنی نوافل اور وظائف وغیرہ) دُشوار ہو گئے اور کسی کام میں جی بھی نہیں لگ رہا تھا۔ آپ بَہُت دیر تک یونہی جاگتے رہے بالآخر آپ پر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اسی فقیر کو لایا گیا ہے اور ایک دسترخوان پر ڈال دیا گیا اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ اس کا گوشت کھا، تو نے اس کی غیبت کی ہے، مجھ پر حقیقتِ حال واضح ہو گئی (یعنی میں سمجھ گیا کہ اس فقیر کے بارے میں بدگمانی کرنے کے بارے میں تنبیہ کی جا رہی ہے)۔ میں نے عرض

www.dawateislami.net

کی: ''میں نے اس کی غیبت نہیں کی، ہاں! اس سے متعلق دِل میں کچھ ایسا سوچا تھا۔'' جواب ملا: ''تم ان لوگوں میں سے نہیں، جن سے ہم اس قدر بھی گوارا کریں جاؤ اس بندے سے معافی مانگو۔'' آپ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''صبح میں اس کی تلاش میں نکلا، وہ دریا کے کنارے مجھے مل گیا اور سبزیاں دھونے والے جو پتے وہاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ چُن رہا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب دینے کے بعد کہا: ''اے اَبُوالْقاسم! پھر ایسا کرو گے؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: ''جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں معاف فرمائے۔''

(روض الریاحین، الحکایۃ الثامنۃ والعشرون بعد المائۃ، ص ۱۵۵، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی کے ظاہری لباس کی سادگی دیکھ کر اسے حقیر نہیں جاننا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ''گُدڑی کا لعل'' ہو۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''بُہت سے بوسیدہ کپڑے والے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم کھالیں تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان کی قسم پوری فرماتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب المعجزات، باب من ابطل وجود المعجزات... الخ، الحدیث ۶۴۴۹ ج۸، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گمانوں سے بچو

اِمامِ اہلسنّت مُجَدِّدِ دین وملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) نے فرمایا: ایک مرتبہ اِمام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تنہا ایک

www.dawateislami.net

گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظّمہ کو تشریف لیے جاتے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ (ٹین کا برتن) تھا۔ حضرت شقیق بلخی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دیکھا (تو) دِل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ وسوسۂ شیطانی آنا تھا کہ اِمام جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: شقیق بچو گُمانوں سے بعض گُمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور وسوسہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہوگئی اور اِمام کے ساتھ ہولئے۔ راستہ میں ایک ٹیلہ پر پہنچ کر اِمام نے اس سے تھوڑی ریت لے کر تاملوٹ میں گھول کر پیا اور سیدنا شقیق بلخی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے بھی پینے کو فرمایا۔ انہیں اِنکار کا چارہ نہ ہوا۔ جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ خوشبودار ستّو تھے کہ عمر بھر میں بھی نہ دیکھے نہ سُنے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، حصہ دوم، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساتواں علاج

اپنے کام سے کام رکھنے کی عادت بنائیے اور دوسروں کے معاملات کی ٹوہ میں نہ رہئیے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بدگُمانی پیدا ہی نہیں ہونے پائے گی۔ شفیعُ المُذنبین، اَنیسُ الْغریبین، سراجُ السّالکین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''لوگوں سے منہ پھیر لو کیا تم نہیں جانتے کہ اگر تم لوگوں میں شک کے پیچھے چلو گے تو انہیں فساد میں ڈال دو گے۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۵۹، ج ۱۹، ص ۳۶۵)

حکایت

حافظ ابُونُعَیم احمد بن عبداللّٰہ اصفہانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

www.dawateislami.net

حِلیۃُ الاولیاء میں لکھتے ہیں: حضرت سیدنا بکر بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے۔'' اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میرے گناہ اِس سے کہیں زیادہ ہیں۔'' اور فرماتے: ''اے بھائیو! تم پر ایسے اَمر کا اِختیار کرنا لازِم ہے کہ جس میں تم دُرُست ہو تو اجر وثواب کے حقدار ٹھہرو اور اگر تم خطا پر ہو تو گنہگار نہ ہو اور ہر ایسے کام سے بچو کہ اگر تم اس میں دُرُست ہو تو تمہیں اجر نہ ملے اور اگر تم اس میں خطا کے مرتکب ہو جاؤ تو گناہ گار قرار پاؤ۔'' ان سے پوچھا گیا: ''وہ کیا ہے؟'' فرمایا: **''لوگوں سے بدگُمانی رکھنا کیونکہ اگر تمہارا گُمان دُرُست ثابت ہوا تو بھی تمہیں اس پر اجر وثواب نہیں ملے گا لیکن اگر گُمان غلط ثابت ہوا تو گنہگار ٹھہرو گے۔''**

(حلیۃ الاولیاء، ج۲، ص ۲۵۷، الحدیث ۲۱۴۳)

حُسنِ ظن میں کوئی نقصان نہیں

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **''حُسنِ ظَن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگُمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔''**

آٹھواں علاج

جب بھی کسی کے بارے میں **بدگُمانی** پیدا ہو تو خود کو اس طرح سمجھائیے کہ مجھ پر اس کے باطنی حالات کی تفتیش واجِب نہیں ہے، اگر یہ واقعتاً اسی شے میں مبتلا ہے جو میرے دِل میں آئی تو یہ اس کا اور اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کا معاملہ ہے اور اگر

www.dawateislami.net

یہ اس شے سے محفوظ ہے تو میں بدگمانی میں مبتلا رہ کر عذابِ نار کا حق دار کیوں بنوں۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''بے شک ظن غلط بھی ہوسکتا ہے اور صحیح بھی۔'' (الدرالمنثور، ج۷، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ص ٥٦٥)

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ٥٠٥ھ) فرماتے ہیں: ''جب تمہارے دِل میں کسی کے بارے میں بدگمانی آئے تو تمہیں چاہئے کہ اس کی طرف دھیان نہ دو اور اس بات پر مضبوطی سے قائم رہو کہ اس شخص کا حال تم سے پوشیدہ ہے اور جو تم نے اس کے بارے میں دیکھا ہے اس میں اچھی اور بُری دونوں باتوں کا احتمال ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج۳، ص۱۸٦)

علّامہ عبدالغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱٤۳ھ) لکھتے ہیں: جب کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک ہونے کا بھی احتمال ہو اور بد ہونے کا بھی) تو اس سے حُسنِ ظَن رکھنا مُستَحَب اور اس کے بارے میں بدگمانی حرام ہے۔ اور جب معاملہ بَہُت پیچیدہ ہو جائے (یعنی نہ تو حسنِ ظن رکھا جا سکے اور نہ بدگمانی کی شرعی اِجازت کی شرائط پائی جائیں) تو مَظنون کو اس کے حال پر چھوڑ دینا واجب ہے خصوصاً اس وقت کہ جب وہ ظاہری طور پر عادِل (یعنی نیک) ہو۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ج۲، ص۱٦، ۱۷ ملخصًا)

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جب تم کسی

www.dawateislami.net

کو روتا ہوا دیکھو تو تم بھی رو ؤ اور اسے ریا کاری نہ سمجھو میں نے ایک دفعہ کسی شخص کے بارے میں یہ خیال کیا تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔''

(تنبیہ المغترین،باب رقة قلوبهم و کثرة بکائهم،ص۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نواں علاج

اپنے دِل کو سُتھرا رکھنے کی کوشش کیجئے اس کے لئے یادِ موت اور فکرِ آخرت کرنا بے حد مفید ہے۔اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 231 پر حضرت سیدنا عارف بِاللّٰہ احمد زرّوق رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا قول نقل فرماتے ہیں: ''خبیث گُمان خبیث دِل سے نکلتا ہے۔''

(الحدیقة الندیة،الخلق الرابع و العشرون،ج۲،ص۸)

دسواں علاج

جب بھی کسی اِسلامی بھائی کے بارے میں دِل میں بدگُمانی آئے تو اس کے لئے دُعائے خیر کیجئے اور اس کی عزت و اِکرام میں اضافہ کر دیجئے۔ حُجَّةُ الْاِسْلام اِمام محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''جب تمہارے دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگُمانی آئے تو تمہیں چاہئے اس کی رعایت میں اضافہ کر دو اور اس کے لئے دُعائے خیر کرو، کیونکہ یہ چیز شیطان کو غصہ دِلاتی ہے اور اسے تم سے دُور بھگاتی ہے۔شیطان دوبارہ تمہارے دِل میں بُرا گُمان نہیں ڈالے گا کہ کہیں تم پھر سے اپنے بھائی کی رعایت اور اس کے لئے دُعائے

www.dawateislami.net

خیر میں مشغول نہ ہو جاؤ۔'' (احیاء علوم الدین ، کتاب آفات اللسان، ج۳،ص۱۸۷)

گیارھواں علاج

دِل کے مُحاسَبے میں کبھی غفلت نہ کیجئے ورنہ شیطان مسلسل کوشش کے ذریعے بالآخر بدگُمانی میں مبتلا کرواسکتا ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) لکھتے ہیں: ''شیطان بعض اوقات معمولی حیلے سے انسان کے دِل میں لوگوں کی بُرائیوں کو پُختہ کر دیتا ہے اور اسے باور کراتا ہے کہ'' (ان بُرائیوں تک پہنچ جانا) تمہاری سمجھ داری اور عقل کی تیزی کی وجہ سے ہے اور مومن تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔'' حالانکہ حقیقت میں وہ شخص شیطان کے دھوکے میں ہوتا ہے۔''

(احیاء علوم الدین ، کتاب آفات اللسان، ج۳،ص۱۸۷)

بارھواں علاج

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی سے بچنے کے لئے مذکورہ اُمور کے ساتھ ساتھ ''روحانی علاج'' بھی کیجئے:

''بِسْمِ اللّٰہ'' کے سات حُرُوف کی نِسبت سے 7 روحانی علاج

(i)..... جب بھی کسی سے مُتَعَلِّق بدگُمانی محسوس ہو تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیں۔

(ii)..... روزانہ دس بار ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

(مسند ابی یعلی ،مسند انس بن مالك ،الحدیث ٤١٠٠ ،ج٣،ص٤٠٠ ملخصاً)

www.dawateislami.net

(iii).....سورۂ اِخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔ (الوظیفة الکریمه،الاذکار الصباحیة،ص۱۸)

(iv).....سورۃُ النَّاس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دُور ہوتے ہیں۔

(v).....جو کوئی صبح وشام اکیس۲۱ اکیس۲۱ بار "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بَہُت حد تک امن میں رہے گا۔ (مراۃ المناجیح، باب الوسوسۃ، ج۱،ص۸۷)

(vi)....."هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ" کہنے سے فوراً وسوسہ دُور ہو جاتا ہے۔

(vii).....سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ ط اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ط وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ o کی کثرت اسے (یعنی وسوسے کو) جڑ سے قطع کر دیتی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ، ج۱،ص۷۷۰)

کوشش جاری رکھئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اگر اوراد و وظائف پڑھنے اور دیگر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باوُجُود بدگُمانی کے مرض سے جان نہ چھوٹے تو گھبرائیے نہیں بلکہ مسلسل کوشش جاری رکھئے۔ حضرت سیدنا اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: "اگر تم محسوس کرو کہ شیطان، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجُود تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتا اور غالب آنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ

www.dawateislami.net

ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہمارے مجاہدے، ہماری قوّت اور صَبر کا امتحان مقصود ہے یعنی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کہ تم شیطان سے مُقابَلہ اور مُحاربہ کرتے ہو یا اس سے مغلوب ہو جاتے ہو۔'' (منهاج العابدين،العائق الثالث: الشيطٰن ،ص٤٦ ،ملخصاً)

دوسروں کو بدگمانی سے بچایئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اپنے آپ کو بدگُمانی سے بچانے کے ساتھ ساتھ ایسے کاموں سے بھی بچیئے جن کے سبب دوسروں کے بدگُمانی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔ حضرت سیدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: ''جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔''

(صحيح البخاری ،كتاب الاستئذان،الحديث٦٢٨٨،ج٤،ص١٨٥)

حضرت سیدنا ملّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی (اَلْمُتَوَفّٰی ١٠١٤ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ''تاکہ وہ یہ گُمان نہ کرے کہ یہ دونوں اس کے خلاف سرگوشی کر رہے ہیں۔'' (مرقاة المفاتيح ،كتاب الآداب ، ج٨،ص٦٩٩)

اس کے علاوہ جب آپ محسوس کریں کہ آپ کے کسی فعل کی بنا پر کوئی بدگُمانی میں مُبتلا ہو سکتا ہے تو اس کی روک تھام کی ترکیب کیجئے۔

''مَدَد'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے دوسروں کو بدگُمانی سے بچانے کی 3 حکایات

(1) یہ میری زوجہ ہے

حضرت سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجد میں (مُعْتَکِف) تھے۔ اور آپ کے پاس اَزواجِ مُطَہَّرات موجود تھیں وہ اپنے کمروں کو چلی گئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدَتنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا: ٹھہرو میں بھی (تھوڑی دُور تک) تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ چلے تو دو اَنصاری صحابہ ملے جو آپ کو دیکھ کر آگے بڑھ گئے۔ آپ نے ان دونوں کو بُلا کر اِرشاد فرمایا: ''یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حیی ہے۔'' انہوں نے عرض کی: سُبْحَانَ اللّٰہ! یارسولَ اللّٰہ! (یعنی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم آپ سے بدگُمانی کریں)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں نے خوف محسوس کیا کہ کہیں وہ تمہارے دِل میں کوئی وَسْوَسہ نہ ڈال دے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارۃ المرأۃ... الخ، الحدیث ۲۰۳۸، ج۱، ص٦٦٩)

شارِح بخاری علّامہ ابنِ حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۲ھ) فتح الباری میں لکھتے ہیں: ''اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے کاموں سے بچا جائے جو کسی کو بدگُمانی میں مبتلا کر سکتے ہوں۔ علماء و مُقْتَدا ہستیوں کو تو بطور خاص ہر اس کام سے بچنا چاہئے جس کی وجہ سے لوگ ان سے بدظَن ہو جائیں اگرچہ اس کام میں ان کے لئے خُلاصی کی راہ موجود ہو کیونکہ بدظن ہونے کی صورت میں لوگ ان کے علم سے نفع نہیں اُٹھا پائیں گے۔ (فتح الباری، الحدیث ۲۰۳۵، ج٤، ص٢٤٢)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

(۲) اَرنڈی کا تیل

ملکُ العُلَماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۸۲ھ) ''**حیاتِ اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ'' میں رقم طراز ہیں: مولانا سید ایوب علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کا بیان ہے برسات کا موسم تھا، عشاء کے وقت ہوا کے تیز جھونکے مسجد کے گڑوے تیل کا چراغ بار بار گُل کر دیتے تھے، جس کے روشن کرنے میں بارش کی وجہ سے سخت دِقّت ہوتی تھی۔ اور اس کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ خارِجِ مسجد دِیا سلائی جلانے کا حکم تھا۔ اس زمانہ میں ناروے کی دِیا سلائی استعمال کی جاتی تھی، جس کے روشن کرنے میں گندھک کی بو نکلتی تھی، لہٰذا اس تکلیف کی مدافعت حضور کے خادِمِ خاص حاجی کِفایتُ اللّٰہ صاحب نے یہ کی کہ ''ایک لالٹین میں معمولی شیشے لگوا کر کُپّی میں اَرنڈی کا تیل ڈالا اور روشن کر کے اِمام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ساتھ ساتھ مسجد کے اندر لے جا کر رکھ دی۔''

تھوڑی دیر ہوئی کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی نظر اس پر پڑی، ارشاد فرمایا: ''حاجی صاحب! آپ نے یہ مسئلہ بارہا سنا ہوگا کہ ''مسجد میں بدبودار تیل نہیں جلانا چاہئے۔'' انھوں نے عرض کیا: ''حضور! اس میں ارنڈی کا تیل ہے۔'' فرمایا: ''راہگیر دیکھ کر کیسے سمجھیں گے کہ اس لالٹین میں ارنڈی کا تیل جل رہا ہے؟ وہ تو یہی کہیں گے کہ دوسروں کو فتویٰ دیا جاتا ہے کہ مٹی کا بدبودار تیل مسجد میں نہ جلاؤ اور خود مسجد میں لالٹین جلوا رہے ہیں، ہاں! اگر آپ برابر اسکے پاس یہ کہتے رہیں کہ اس

www.dawateislami.net

لالٹین میں ارنڈی کا تیل ہے، تو مضایقہ نہیں،'' چنانچہ حاجی صاحب نے فوراً اس لالٹین کو گُل کر کے خارِجِ مسجد کر دیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، ج۱، ص۱۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) یہ آبِ زم زم ہے

ایک مرتبہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ اور تخصص فی الفقہ کے اِسلامی بھائی امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں حاضِر تھے۔ اس دوران آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا کہ ''یہ آبِ زم زم ہے، اس لئے میں نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ کو بتانے میں میری ایک نیّت یہ بھی ہے کہ کہیں کوئی اِسلامی بھائی بدگُمانی میں مبتلا نہ ہو جائے۔''

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول اپنائیے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدگُمانی اور دیگر ظاہِری و باطنی عُیوب سے جان چُھڑانے کے لئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اَعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کِردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت

www.dawateislami.net

اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دِل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں اِرتِکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادی بن جائے گی، غصیلہ پن رخصت ہو جائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابِر و شاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگُمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تکبُّر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال و دولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹ جائے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

فیشن ایبل نوجوان کی توبہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اول کے صفحہ 93 پر لکھتے ہیں: کلکتہ (ہند) کے ایک اِسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ عرض کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے، میں سنّتوں بھری زندگی سے بَہُت دُور ایک فیشن ایبل نوجوان تھا، ایک

www.dawateislami.net

رات گھر کی طرف آتے ہوئے اثنائے راہ سبز سبز عماموں کی بہاریں نظر آئیں، قریب گیا تو پتا چلا کہ بمبئی سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافلہ** آیا ہوا ہے جس کے سبب یہاں سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے، میرے دِل میں آیا کہ یہ لوگ طویل سفر کر کے ہمارے شہر کلکتہ آئے ہیں، ان کو سُننا چاہئے لہٰذا میں اجتماع میں شریک ہو گیا، اختتام پر ان حضرات نے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے بانٹنے شروع کئے، خوش قسمتی سے ایک رسالہ میرے ہاتھ میں بھی آ گیا، اس پر لکھا تھا، ''**بھیانک اونٹ**'' میں گھر آ گیا، کل پڑھوں گا یہ ذہن بنا کر رسالہ رکھ دیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا، سونے سے قبل یونہی رسالہ ''**بھیانک اونٹ**'' کا جب ورق پلٹا تو میری نظر اس عبارت پر پڑی ''**شیطان لاکھ سُستی دِلائے مگر یہ رِسالہ ضَرور پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اندر مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو جائے گا۔**'' اس جملہ نے میری زبردست رہنمائی کی میں نے سوچا، واقعی شیطان مجھے یہ رسالہ کہاں پڑھنے دے گا، کل کس نے دیکھی ہے! نیکی میں دیر نہیں کرنی چاہئے، اس کو ابھی پڑھ لینا چاہیے، یہ سوچ کر میں نے پڑھنا شروع کیا، اس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے دربارِ عالی میں حاضر ہو کر بروزِ قیامت حساب دینا پڑے گا! جب میں نے رسالہ ''**بھیانک اونٹ**'' پڑھا تو اس میں کُفّارِ نابکار کی جانب سے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر توڑے جانے والے مظالم کا پُرسوز بیان پڑھ کر میں اَشکبار ہو گیا، میری نیند اُچٹ گئی، کافی دیر تک میں روتا رہا۔ راتوں رات میں نے عزم کیا کہ صبح ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں سفر کروں گا۔ جب صبح والدین کی خدمت میں عرض کی تو انہوں نے بخوشی اِجازت مرحمت فرما دی

www.dawateislami.net

اور میں تین دن کے لئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا، قافلے والوں نے مجھے بدل کر کیا سے کیا بنا دیا!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن کر پلٹا، سبز عمامہ شریف کے تاج سے سر ''سبز'' ہو گیا، تَن مَدَنی لباس سے آراستہ ہو گیا، میری ماں نے جب مجھے تبدیل ہوتا دیکھا تو بے حد خوش ہوئیں اور خوب دُعاؤں سے نوازا، عزیز و رشتہ دار سب مجھ سے خوش ہو گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آجکل دعوتِ اسلامی کی ایک تحصیل مشاورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے حسبِ توفیق سنّتوں کی دُھومیں مچانے کی سعادت پا رہا ہوں۔

عاشِقانِ رسول لائے جنّت کے پھول آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
بھاگتے ہیں کہاں آ بھی جائیں یہاں پائیں گے جنّتیں قافلے میں چلو

(فیضانِ سنت، باب آدابِ طعام، ج۱، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واَخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِ اہلِ سنّت، شیخِ طریقت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِسلامی بھائیوں کیلئے 72، اِسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 مَدَنی اِنعامات سُوالات کی صورت میں مُرتّب کئے ہیں۔ ان مَدَنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بَتدریج دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔

www.dawateislami.net

ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے رسالہ پُر کریں اور ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ **مَدَنی انعامات** نے نہ جانے کتنے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا ہے! اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو:

نمازی بن گئے

نیو کراچی کے ایک اِسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحِب جو کہ **دعوتِ اسلامی** سے وابَستہ ہیں، انہوں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو **مَدَنی انعامات** کا ایک رسالہ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رَہ گئے کہ اِس مختصر سے رسالہ میں ایک مسلمان کو اِسلامی زندگی گُزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! **مَدَنی انعامات کا رسالہ** ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کو **نماز** کا جذبہ ملا اور نَماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجِد میں حاضِر ہوگئے اور اب پانچ وَقت کے نَمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور **مَدَنی انعامات** کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنّت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج۱، ص۱۱۳۳)

www.dawateislami.net

حاشیہ و مراجع

(۱)قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲)کَنْزُ الْاِیْمَان فِیْ تَرجَمَۃِ الْقُرْآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳)خَزَائِنُ الْعِرْفَان	محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۴)اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرْآن	محمد بن احمد قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
(۵)رُوْحُ الْمَعَانِی	علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۶)اَلتَّفْسِیْرُ الْکَبِیر	امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی
(۷)صَحِیْحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۸)سُنَنُ اَبِی دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی
(۹)اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَامِ اَحْمَد بْنِ حنبل	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
(۱۰)اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۱۱)شُعَبُ الْاِیْمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۲)اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۳)فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
(۱۴)صَحِیْحُ ابْنُ حِبَّان	علاؤ الدین علی بن بلبان متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۵)رَوْضُ الرَّیَاحِیْن	علامہ عبد اللہ بن اسعد متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۶)مُفْرَدَات	علامہ راغب اصفہانی متوفی ۴۲۵ھ	الدار الشامیۃ بیروت
(۱۷)فَتَاوٰی رِضَوِیَّه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۱۸)فتاوٰی اَمْجَدِیَّه	صدر الشریعہ امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۷۶ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
(۱۹)اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ	امام عبد الکریم بن ہوازن قشیری متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۰)تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء	شیخ فرید الدین عطار متوفی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ
(۲۱)تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن	عبد الوہاب بن احمد متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
(۲۲)مُسْنَد اَبِیْ یَعْلٰی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۳)مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن	امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۵)اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
(۲۶)اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ	علامہ عبد الغنی نابلسی متوفی ۱۱۴۳ھ	پشاور
(۲۷)مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح	مفتی احمد یار خان متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲۸)مَلْفُوْظَاتِ اعلیحضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	حامد اینڈ کمپنی لاہور
(۲۹)حَیَاتِ اعلیحضرت	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(۳۰)فیضانِ سُنَّت	امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	دُرُودِ پاک کی فضیلت	10	23	اچھی صورت پر محمول کرو	36
2	نقصان اُٹھانے والا تاجر	10	24	مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا مستحب ہے	37
3	کثرتِ گُمان کی مُمانَعت	12	25	عبادت گزار فقیر	38
4	گُمان کسے کہتے ہیں؟	13	26	بوسیدہ کپڑوں والے	39
5	گُمان کی اقسام	13	27	گُمانوں سے بچو	39
6	بدگُمانی سے بچئے	18	28	ساتواں علاج	40
7	بدگُمانی پر حکمِ شرعی کب لگے گا؟	18	29	سلامتی کی راہ	40
8	بدگُمانی کی تباہ کاریاں	21	30	آٹھواں علاج	41
9	سوداگر کی توبہ	25	31	سال بھر کی محرومی	42
10	بدگُمانی کرنے والی کنیز	27	32	نواں علاج	43
11	وَلِیُّ اللہ کی طاقت	28	33	دسواں علاج	43
12	خوش رنگ سیب	29	34	گیارہواں علاج	44
13	شاہی دربار میں سِفارِش	30	35	بارہواں علاج	44
14	بدگُمانی کے 12 علاج	31	36	دوسروں کو بدگُمانی سے بچایئے	46
15	پہلا علاج	31	37	یہ میری زوجہ ہے	46
16	دوسرا علاج	32	38	اَرنڈی کا تیل	48
17	تیسرا علاج	32	39	یہ آبِ زم زم ہے	49
18	چوتھا علاج	32	40	مَدَنی ماحول اپنا لیجئے	49
19	پانچواں علاج	33	41	فیشن ایبل مسلمان کی توبہ	50
20	چھٹا علاج	33	42	نمازی بن گئے	53
21	اچھا گُمان عبادت ہے	34		ماخذ و مراجع	54
22	بدگُمانی پر نہ جمے رہو	35			

www.dawateislami.net

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

المدینۃ العلمیۃ کی کتب









مکتبۃ المدینہ کے مفت ڈاکس

کراچی:۔ شیخ مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045 حیدرآباد:۔ فیضانِ مدینہ آخری چوراہا۔ فون: 3642211
ملتان:۔ سہ بازار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679 سکھر:۔ مسجد انصار پوائنٹ۔ فون: 451192
سرداآباد (فیصل آباد):۔ امین پور بازار۔ فون: 2632625 راولپنڈی:۔ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ۔ فون: 4411665
آزاد کشمیر، بیرک شیبان مرکز:۔ 058610-82772

حِرص







مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

(دعوتِ اسلامی)

حرص

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: حرص
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
طباعتِ اول: جُمَادی الأُخریٰ ۱۴۳۳ھ مئی 2012ء
طباعتِ دوم: محرم الحرام ۱۴۳۴ھ دسمبر 2012ء تعداد: 15000
طباعتِ سوم: ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ مارچ 2013ء تعداد: 15000
ناشر: مَکتَبَۃُ المَدِینہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۲ جُمَادی الأُخریٰ ۱۴۳۳ھ حوالہ: ۱۷۸

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"حرص"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

14 - 05 - 2012

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجلس
تفتیشِ کتب ورسائل
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''قناعت میں عظمت ہے'' کے چودہ حُروف کی نسبت سے
اس کتاب کو پڑھنے کی ''14 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے، مثلاً **{1}** ہر بار حمد و **{2}** صلوٰۃ اور **{3}** تعوُّذ و **{4}** تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ **{5}** حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور **{6}** قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا **{7}** قرآنی آیات اور **{8}** اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا **{9}** جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور **{10}** جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ {11} شَرعی مسائل سیکھوں گا۔ {12} اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا **{13}** دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ **{14}** کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و

مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عرش کے سائے میں ہوگا

سَرْوَرِ کائنات، شاہِ موجودات، مَحْبوبِ ربِّ الْارض وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: **(1)** وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے **(2)** میری **سُنّت** کو زِندہ کرنے والا **(3)** مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔

(البدور السافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کا انڈہ دینے والی ناگن

حضرتِ سیِّدنا عبدالرحمٰن بن علی جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے **''عُیونُ الحکایات''** میں ایک دلچسپ سبق آموز حکایت نَقْل کی ہے کہ کسی گھر میں ایک عجیب وغریب ناگن رہتی تھی جو روزانہ سونے کا ایک انڈا دیا کرتی۔ گھر کا مالک مُفْت کی

دولت ملنے پر بہت خوش تھا۔اُس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔کئی ماہ تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ایک دن ناگن اپنے بِل سے نکلی اور اُن کی بکری کو ڈَس لیا۔اس کا زہر ایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی موت واقع ہوگئی۔یہ دیکھ کر گھر والوں کو بڑا طیش آیا اور وہ ناگن کو ڈھونڈنے لگے تاکہ اسے مار سکیں مگر اس شخص نے یہ کہہ کر انہیں ٹھنڈا کر دیا کہ ''ہمیں ناگن سے ملنے والے سونے کے انڈے کا نفع بکری کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔'' کچھ عرصہ بعد ناگن نے ان کے پالتو گدھے کو ڈَس لیا جو فوراً مر گیا۔اب تو وہ شخص بھی سخت گھبرایا مگر لالچ کے مارے اس نے فوراً خود پر قابو پالیا اور کہنے لگا: ''اس نے آج ہمارا دوسرا جانور مار ڈالا، خیر کوئی بات نہیں، اس نے کسی انسان کو تو نقصان نہیں پہنچایا۔'' گھر والے چُپ ہو رہے۔اس کے بعد دو سال کا عرصہ گزر گیا مگر ناگن نے کسی کو نہیں ڈسا، اہلِ خانہ بھی اپنے جانوروں کے نقصان کو بھول گئے۔پھر ایک دن ناگن نے اُن کے غُلام کو ڈَس لیا۔اس بے چارے نے مدد کے لئے اپنے مالک کو پکارا، مگر اِس سے پہلے کہ مالک اُس تک پہنچتا، زہر کی وجہ سے غلام کا جسم پھٹ چکا تھا۔اب وہ شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: ''اس ناگن کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اس نے جس جس کو ڈَسا وہ فوراً موت کے گھاٹ اُتر گیا، اب کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈَس لے۔'' کئی دن اسی پریشانی میں گزر گئے کہ اِس ناگن کا کیا کیا جائے! دولت کی حِرص نے ایک بار پھر اس شخص کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور اس نے یہ کہہ

کر اپنے گھر والوں کو مطمئن کر دیا: ''اگر چہ اس ناگن کی وجہ سے ہمیں نقصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو ملتے ہیں، لہٰذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔''

کچھ ہی دنوں بعد ناگن نے اس کے بیٹے کو ڈَس لیا۔ فوراً طبیب کو بلایا گیا لیکن وہ بھی کچھ نہ کر سکا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ جوان بیٹے کی موت میاں بیوی پر بجلی بن کر گری اور وہ شخص غضبناک ہو کر کہنے لگا: ''اب میں اس ناگن کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' مگر وہ اُن کے ہاتھ نہ آئی۔ جب کافی عرصہ گزر گیا تو سونے کا انڈہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی، چنانچہ دونوں میاں بیوی ناگن کے بِل کے پاس آئے، وہاں کی صفائی کی اور دُھونی دے کر خوشبو مہکائی، یوں ناگن کو صُلح کا پیغام دیا گیا۔ حیرت انگیز طور پر وہ واپس آ گئی اور انہیں پھر سے سونے کا انڈا ملنے لگا۔ مال و دولت کی حِرص نے انہیں اندھا کر دیا اور وہ اپنے بیٹے اور غلام کی موت کو بھی بھول گئے۔ پھر ایک دن ناگن نے اس کی زوجہ کو سوتے میں ڈَس لیا، تھوڑی ہی دیر میں اس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا تو اس نے ناگن والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتا ہی دی۔ سب نے یہی مشورہ دیا: ''تم نے بہت بڑی غلطی کی، اب بھی وَقْت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے اس خطرناک ناگن کو مار ڈالو۔'' اپنے گھر آ کر وہ شخص ناگن کو مارنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ اچانک اُسے ناگن کے بِل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اس کی لالچی طبیعت خوش ہوگئی۔ دولت کی ہَوَس نے اسے سب کچھ بھلا دیا، وہ کہنے لگا: ''وَقْت طبیعتوں کو بدل

دیتا ہے، یقیناً اس ناگن کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اب موتی دینے لگی ہے، اسی طرح اس کا زہر بھی ختم ہوگیا ہوگا، چُنانچہ اب مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔'' یہ سوچ کر اس نے ناگن کو مارنے کا اِرادہ تَرک کردیا۔ روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خوش رہنے لگا اور ناگن کی پرانی دھوکہ بازی کو بھول گیا۔ ایک دن اس نے سارا سونا اور موتی برتن میں ڈالے اور اس پر سر رکھ کر سوگیا۔ اسی رات ناگن نے اُسے بھی ڈَس لیا۔ جب اس کی چیخیں بلند ہوئیں تو آس پاس کے لوگ بھاگم بھاگ وہاں پہنچے اور اس سے کہنے لگے: ''تم نے اسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤ پر لگادی!'' لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نہ بول سکا، سونے سے بھرا ہوا برتن اپنے رشتے داروں اور دوستوں کے حوالے کیا اور کراہتے ہوئے بڑی مشکل سے کہا: ''آج کے دن میرے نزدیک اس مال کی کوئی قدر و قیمت نہیں کیونکہ اب یہ دوسروں کا ہوجائے گا اور میں خالی ہاتھ اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔'' کچھ ہی دیر میں اُس کا اِنتقال ہوگیا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ، ص ۴۳۹ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ مال و دولت کی حِرص نے ہنستے بستے گھرانے کو اُجاڑ کر رکھ دیا! یقیناً حریص کی نگاہ محدود ہوتی ہے جو صرف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرُست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے اور نقصان اُٹھاتا ہے۔ حکایت میں مذکور گھر کے سربراہ کو سنبھلنے کے کئی مواقع ملے لیکن مُفْت کی

دولت کے نشے نے اسے ایسا مدہوش کر دیا کہ بیٹے اور زوجہ کی ناگن کے ہاتھوں ہلاکت بھی اسے ہوش میں نہ لاسکی، اَنجامِ کار وہ خود بھی موت کے منہ میں جا پہنچا۔ ؎

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حرص کسے کہتے ہیں؟ کیا ہم حرص سے بچ سکتے ہیں؟ حرص کن کن چیزوں کی ہوسکتی ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمیں کونسی چیزوں کی حرص رکھنی چاہئے؟ کن اشیاء کی حرص دنیا و آخرت کے لئے نقصان دہ ہے؟ ایسی حرص کو کیونکر کم کیا جاسکتا ہے؟ مال کی حرص اچھی ہے یا بُری؟ اسی طرح کے درجنوں سوالات کے جوابات اور حرص کے بارے میں دیگر معلومات کے لئے 85 عَرَبی واُردُو کتب کی مدد سے زیرِ نظر کتاب مُرَتّب کی گئی ہے جس کا نام **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے "**حرص**" رکھا ہے۔[1] 16 آیاتِ قرآنیہ، 49 احادیثِ نبویہ، 68 روایاتِ عظیمہ، 40 دلچسپ حکایات، پانچ مَدَنی بہاروں اور بیشمار مَدَنی پھولوں پر مشتمل یہ کتاب نہ صرف خود مکمل پڑھئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دے کر عظیم الشان ثوابِ جاریہ کمائیے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اس کاوِش کو قبول فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

۲۱ جُمادَی الْاُخریٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق 12 مئی 2012ء

[1] : اس کتاب کی فہرست صفحہ 228 پر ملاحظہ کیجئے۔

حرص کسے کہتے ہیں؟

کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو **حرص** اور حرص رکھنے والے کو **"حَرِیص"** کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۷، ص۸۶ ملتقطاً)

حرص کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تعلق صِرْف **"مال و دولت"** کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ حرص تو کسی شے کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور وہ چیز کچھ بھی ہوسکتی ہے، چاہے مال ہو یا کچھ اور! چنانچہ مزید مال کی خواہش رکھنے والے کو **"مال کا حریص"** کہیں گے تو مزید کھانے کی خواہش رکھنے والے کو **"کھانے کا حریص"** کہا جائے گا اور نیکیوں میں اِضافے کے تمنائی کو **"نیکیوں کا حریص"** جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو **"گناہوں کا حریص"** کہیں گے۔ تلمیذِ صدر الشریعہ حضرتِ علامہ عبدالمُصطَفٰے اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔ (جنتی زیور، ص۱۱۱ ملخصًا)

ہم حرص سے بچ نہیں سکتے

حرص ایسی چیز ہے کہ دودھ پیتا بچہ ہو یا کڑیل جوان ہو یا پھر سو سال کا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا مزدور، غریب ہو یا امیر، عالم ہو یا جاہل! اِس سے بچ نہیں سکتا، یہ الگ بات ہے کہ کسی کو ثوابِ آخرت کی حرص ہوتی ہے تو

کسی کو مال و دولت، جاہ وحشمت اور عزت وشہرت کی! قرآن مجید فرقانِ حمید کی سورۂ نساء کی آیت 128 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ (پ۵، النسآء: ۱۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

تفسیرِ خازن میں اس آیت کے تحت ہے: لالچ دل کا لازمی حصہ ہے کیونکہ یہ اسی طرح بنایا گیا ہے۔ (تفسیر الخازن، ج۱، ص ۴۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لالچ تو جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے

انسان تو ایک طرف رہے! حرص ولالچ میں تو جانور بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ کُتّے کا لالچ مشہور ہے، یہ ایسا حریص ہوتا ہے کہ اگر اس کو کوئی مَرا ہوا جانور کھانے کو مل جائے تو اکیلے ہی اُسے ہڑپ کرنا چاہتا ہے اور اگر اس دوران دوسرا کتا وہاں آنکلے تو اُسے قریب بھی نہیں آنے دیتا۔ آیئے! ایک لالچی کتے کی مشہور سبق آموز حکایت سنتے ہیں:

لالچی کتّا

ایک کتا بہت بھوکا تھا اور کھانے کی تلاش میں اِدھر اُدھر مارا مارا پھر رہا تھا۔ اچانک اس کو ایک ہڈی ملی جسے اس نے منہ میں دَبایا اور ایک نہر کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ ایک دَم اس کی نظر نہر میں پڑی تو اسے اپنا عکس دکھائی دیا۔ وہ سمجھا کہ میرے آس پاس ایک اور کتا بھی ہے جس کے منہ میں ہڈی ہے۔ اس نے سوچا کیوں نہ وہ

دوسرے کتے کی ہڈی بھی چھین لے۔مگر جلد ہی اس نے اپنا اِرادہ بدل دیا کہ چھوڑو! اپنے پاس ایک ہڈی تو ہے نا! لیکن یہ سوچ اس کے لالچ پر غالب نہ آسکی چنانچہ اس کے دل میں پھر سے یہ خواہش جاگ اٹھی کہ اگر ایک کے بجائے دو ہڈیاں مل جائیں تو خوب مزہ آئے گا۔ یہ سوچ کر اس نے دوسرے کتے کو ڈرانے کے لئے بھونکنا شروع کیا مگر وہ صرف ایک بُھوں کر کے رہ گیا کیونکہ اُس کے منہ میں دبی ہوئی ہڈی پانی میں گر گئی اور پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہتی ہوئی کہیں دُور نکل گئی۔ یوں وہ لالچی کتا دوسری ہڈی حاصل کرنے کے چکر میں ایک ہڈی بھی گنوا بیٹھا۔

حرص کی تین قسمیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حِرْص کا تعلق جن کاموں سے ہوتا ہے ان میں سے کچھ کام باعثِ ثواب ہوتے ہیں اور کچھ باعثِ عذاب جبکہ کچھ کام محض مُباح (یعنی جائز) ہوتے ہیں یعنی ایسے کاموں کے کرنے پر کوئی ثواب ملتا ہے اور نہ ہی چھوڑنے پر کوئی عِتاب ہوتا ہے لیکن یہی مُباح (یعنی جائز) کام اگر کوئی اچھی نیت سے کرے تو وہ ثواب کا مستحق اور اگر بُرے اِرادے سے کرے تو عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے، یوں بنیادی طور پر حِرْص کی تین قسمیں بنتی ہیں:

(۱) حِرْصِ محمود (یعنی اچھی حِرْص) **(۲)** حِرْصِ مذموم (یعنی بُری حِرْص)

(۳) حِرْصِ مباح (یعنی جائز حِرْص)، لیکن اگر اس حِرْص میں اچھی نیت ہوگی تو یہ حِرْص محمود بن جائے گی اور اگر بُری نیت ہوگی تو مذموم ہو جائے گی۔

ہر حرص بری نہیں ہوتی

حِرص کی مذکورہ تقسیم سے معلوم ہوا کہ ہر حِرص بُری نہیں ہوتی بلکہ حِرص کی اچھائی یا بُرائی کا اِنحصار اُس شے پر ہے جس کی حِرص کی جارہی ہے، لہٰذا اچھی چیز کی حِرص اچھی اور بُری کی حِرص بُری ہوتی ہے، مگر اچھائی یا بُرائی کی طرف جانا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ لیکن سب سے پہلے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ کن کن چیزوں کی حِرص **''محمود''** ہے؟ تاکہ اسے اپنایا جاسکے اور کون کونسی اشیاء کی **''مذموم''**؟ تاکہ اس سے بچا جاسکے۔ اس سلسلے میں حِرص کی اَقسام کی مختصر وضاحت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

(۱) کونسی حرص محمود ہے؟

رضائے الٰہی کے لئے کئے جانے والے نیک اَعمال اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انسان کو جنت میں لے جائیں گے، لہٰذا **نیکیوں کی حرص** محمود (یعنی پسندیدہ) ہوتی ہے مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ وخیرات، تلاوت، ذکرُ اللّٰہ، دُرُودِ پاک، حصولِ علمِ دین، صِلہ رحمی، خیر خواہی اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی حِرص محمود ہے۔

(۲) کن چیزوں کی حرص مذموم ہے؟

جس طرح گناہوں کا اِرتکاب ممنوع ہے اسی طرح ان کی حِرص بھی ممنوع و مذموم ہوتی ہے کیونکہ اس حِرص کا اَنجام آتشِ دوزخ میں جلنا ہے مثلاً رشوت، چوری، بدنگاہی، زِنا، اِغلام بازی، اَمْرَد پسندی، حُبِّ جاہ، فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے، نشے، جُوئے کی حِرص، غیبت، تُہمت، چُغلی، گالی دینے، بدگمانی، لوگوں کے عیب ڈھونڈنے اور انہیں اُچھالنے و دیگر گناہوں کی حِرص مذموم ہے۔

(۳) کونسی حرص محض مباح ہے؟

کھانا پینا، سونا، دولت اِکٹّھی کرنا، مکان بنانا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا اور دیگر **بَہُت** سارے کام **مُباح** ہیں، چنانچہ ان کی حِرص بھی مباح ہے۔ مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو بولتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ! لہٰذا ان کی حِرص میں بھی ثواب یا گناہ نہیں ملے گا، مثلاً کسی کو نت نئے اور عمدہ کپڑے پہننے کی حِرص ہے اور نیت کچھ بھی نہیں (نہ تکبر کی اور نہ ہی اِظہارِ نعمت کی) تو اُسے اِس کا نہ گناہ ملے گا اور نہ ہی ثواب، جبکہ اس حِرص کو پورا کرنے میں شریعت کی خلاف ورزی نہ کرے، چنانچہ اگر اس قسم کی حِرص کو پورا کرنے کے لئے رِشوت، چوری، ڈاکہ جیسے حرام کمائی کے ذَرائع اِختیار کرنے پڑتے ہیں تو ایسی حِرص سے بچنا لازِم ہے۔

حرصِ مباح کب حرصِ محمود بنے گی اور کب مذموم؟

اگر کوئی مُباح کام اچّھی نیّت سے کیا جائے **تو اچّھا** ہو جائے گا، لہٰذا اِس کی حِرص بھی **محمود** ہوگی اور اگر وہی کام بُری نیّت سے کیا جائے **تو بُرا** ہو جائے گا اور اس کی حِرص بھی **مذموم** ہوگی اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو وہ کام اور اس کی حِرص **مُباح** رہے گی۔ **میرے آقا اعلیٰ** حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حَسَن (یعنی اچّھی نیّت) سے **مُستَحَب** ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ **مُخَرَّجہ** ج ۸ ص

۴۵۲) فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: مُباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حُکم الگ الگ نیّتوں کے اِعتِبار سے مختلف ہوجاتا ہے، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُـــــوَّت حاصِل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مَثَلاً کھانا پینا، سونا، حُصولِ مال اور وَطی (یعنی زوجہ سے ہم بستری) کرنا۔

(اَیضاً ج ۷، ص ۱۸۹، رَدُّ الْمُحتار ج ۴ ص ۷۵)

مُباح حرص کے محمود یا مذموم بننے کی ایک مثال

عِطر لگانا ایک مُباح کام ہے جس پر اچھی اچھی نیتیں کر کے ثواب کمایا جاسکتا ہے چنانچہ جسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ عطر لگانے کی حِرص ہو تو اس کی یہ حِرص محمود ہوگی۔ عارِف بِاللّٰہ، مُحَقِّق عَلَی الاطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی لکھتے ہیں: مُباح کاموں میں بھی اچّھی نیّت کرنے سے ثواب ملے گا، مَثَلاً خوشبو لگانے میں اِتّباعِ سنّت اور (مسجِد میں جاتے ہوئے لگانے پر) تعظیمِ مسجِد (کی نیّت بھی کی جاسکتی ہے)، فَرحَتِ دِماغ (یعنی دِماغ کی تازگی) اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دُور کرنے کی نیّتیں ہوں تو **ہر نیّت کا الگ ثواب** ملے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۳۷)

خوشبو لگانے میں اکثر شیطان غَلَط نیّت میں مُبتلا کر دیتا ہے، لہٰذا اگر کوئی اِس نیت سے خوشبو لگاتا ہے کہ لوگ واہ واہ کریں، جدھر سے گزروں خوشبو مہک

جائے ،لوگ مڑ مڑ کر دیکھیں اور میری تعریف کریں تو ایسی نیت مَذموم ہے چنانچہ اس نیت سے خوشبو لگانے کی حِرص بھی مذموم ہے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا ابو حامد امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: اِس نیّت سے خوشبو لگانا کہ لوگ واہ واہ کریں یا قیمتی خوشبو لگا کر لوگوں پر اپنی مالداری کا سکّہ بٹھانے کی نیّت ہو تو ان صُورَتوں میں خوشبو لگانے والا گنہگار ہوگا اور خوشبو بروزِ قیامَت مُردار سے بھی زِیادہ بدبودار ہوگی۔ (نیکی کی دعوت (حصہ اول)، ص۱۱۸ بحوالہ احیاء علوم الدین، کتاب النیۃ...الخ، بیان تفصیل الاعمال...الخ، ج۵، ص۹۸)

نیت حاضِر ہونے پر خوشبو لگائی

ایک مرتبہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے خوشبو استعمال کرنے کیلئے عِطْر کی شیشی اُٹھائی لیکن غالباً اس خیال سے پھر واپس رکھ دی کہ اگر میں صِرْف خوشبو حاصل کرنے کیلئے عِطْر لگاؤں گا تو خوشبو تو ملے گی مگر دل میں سنت کی نیت حاضِر نہ ہونے کی بِنا پر سنت کا ثواب نہیں ملے گا۔ چند لمحوں بعد آپ دامت برکاتہم العالیہ نے دوبارہ عِطْر کی شیشی اُٹھائی اور سنت کی نیت سے خوشبو اِستعمال فرمائی۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: میری کوشش ہوتی ہے کہ جب نماز کیلئے تیاری ہو تو تعظیمِ نماز کی نیت سے خوشبو اِستعمال کر کے نماز پڑھوں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

ہمیں کونسی حرص اپنانی چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حِرص کی تینوں قسمیں ہمارے سامنے ہیں اور یہ بھی کھلی حقیقت ہے کہ حِرص ہماری طبیعت میں رَچی بسی ہوئی ہے، ہم اس سے مکمل طور پر کنارہ کش نہیں ہو سکتے لیکن اس حِرص کا رُخ موڑنا ہمارے اختیار میں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی حِرص کو کہاں استعمال کرنا چاہیے؟ تو اس کا جواب بڑا آسان ہے کہ اُن کاموں میں جن سے ہمیں دنیا و آخرت کا نفع ہی نفع حاصل ہوتا ہے نقصان کچھ بھی نہیں ہوتا، اور یہ خوبی صِرف اور صِرف **نیکیوں کی حرص** میں ہی پائی جاتی ہے کیونکہ یہ حِرصِ محمود (یعنی اچھی حِرص) ہی ہے جو انسان کے جنت کے اعلیٰ درجات میں پہنچنے کا وسیلہ بنتی ہے جبکہ **حِرصِ مذموم** (یعنی بُری حِرص) میں ہمارا سَراسر نقصان ہے کیونکہ یہ ہمیں جہنم کے نچلے طبقات میں پہنچا سکتی ہے اور **حِرصِ مباح** (یعنی جائز چیزوں کی حِرص) میں بنیادی طور پر اگرچہ کوئی قباحت نہیں لیکن یہ اُس وقت تک ہے جب تک دل میں اچھی یا بُری نیت موجود نہ ہو، چنانچہ بُری نیت ہونے کی صورت میں یہ حِرص بھی مَذموم ہو جائے گی جبکہ نیکی کی سچی نیت حاضِر ہونے کی صورت میں اس کا حُکم حِرصِ محمود والا ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبادت پر حرص کرو

بہرحال **نیکیوں کا حریص** بننا بے حد ضروری ہے، ہمارے پیارے آقا، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اِسی کی تاکید فرمائی

چنانچہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: **اِحْرِصْ عَلٰی مَایَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَاتَعْجِزْ** یعنی **اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللّٰہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔** (صحیح مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ...الخ، الحدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲)

شارحِ مسلم حضرت علامہ شرف الدین نَوَوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خوب حرص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے **اللّٰہ** تعالٰی سے مدد مانگو۔ (شرح صحیح مسلم للنووی، الجزء ۱۶، ج ۸، ص ۲۱۵ ملخصا) جبکہ **مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیاں کمانے میں لگ جایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی محبت میں زِیادتی اور آخرت کی اُلفت میں کمی کی وجہ سے مسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عبادت سے کوسوں دُور اور گناہوں کی حرص کے بہت قریب ہے۔ آج کا نوجوان قطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے

کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے ریموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد خالص اسلامی چینل ''**مَدَنی چینل**'' دیکھنے میں نفس وشیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، سینکڑوں سطروں پر مشتمل کئی کئی اخبار روزانہ پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قراٰن پاک کی چند آیات کی تلاوت کی فُرصت اور دینی کتابیں پڑھنے کا وَقْت نہیں ملتا، بُرے دوستوں کی گندی صحبت میں بلا ناغہ گھنٹوں اپنا وَقْت برباد کرنے والا ہفتے میں صِرْف ایک دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں اپنا ایک ڈیڑھ گھنٹہ صَرْف کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ **یاد رکھئے!** گناہوں کا اَنجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ پیامِ اَجَل آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقربا ء کو روتا چھوڑ کر اس دُنیا سے کُوچ کر جائیں ہمیں چاہئے کہ بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ کرلیں اور نیکیاں کمانے کی کوشش میں لگ جائیں۔

وہ ہے عیش وعشرت کا کوئی مَحَل بھی　　جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی　　یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے

نیکیاں دو قسم کی ہوتی ہیں: **پہلی** وہ جن کا کرنا ہم پر فرض یا واجب ہوتا ہے جیسے نماز، روزہ وغیرہ، ان کی ادائیگی پر ثواب اور عدمِ ادائیگی پر عتاب وعِقاب (یعنی مَلامت کرنے کے ساتھ ساتھ سزا بھی) ہے اور **دوسری** وہ نیکیاں جو مُسْتَحَبّات کے درجے میں ہیں جیسے نوافل اور تلاوتِ قرآن وغیرہ یعنی اگر کریں تو ثواب اور نہ کریں تو گناہ نہیں لیکن ثواب سے بہرحال محروم رہیں گے، اس لئے کوئی بھی **نیکی** چھوڑنی نہیں چاہئے۔ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ یعنی نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو چاہے وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔ (مسلم، کتاب البر، الحدیث: ۲۶۲۶، ص ۱۴۱۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

مجھے ایک نیکی دے دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قیامت کے دن ہمیں ایک ایک نیکی کی قدر و قیمت کا احساس ہوگا، اس ضمن میں ایک عبرت انگیز روایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے: قِیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کے پاس آ کر کہے گا: اَبو جان! کیا میں آپ کا فرماں بَردار نہ تھا؟ کیا میں آپ سے مَحَبَّت بھرا سُلوک نہ کرتا تھا؟ کیا میں آپ کے ساتھ بھلائی نہ کرتا تھا؟

آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرِفتار ہوں! مجھے اپنی نیکیوں میں سے **صِرْف ایک نیکی** عطا کر دیجئے یا میرے **ایک گناہ کا بوجھ** اُٹھا لیجئے۔ باپ کہے گا: ''میرے بیٹے! تو نے مجھ سے جو چیز مانگی وہ آسان تو ہے لیکن میں بھی اُسی چیز سے ڈرتا ہوں جس سے تم ڈر رہے ہو۔'' اس کے بعد باپ بیٹے کو اپنے اِحسانات یاد دِلا کر یہی مطالَبہ کرے گا تو بیٹا جواب دے گا: آپ نے بَہُت تھوڑی چیز کا سُوال کیا ہے لیکن مجھے بھی اُسی بات کا خوف ہے جس کا آپ کو ڈر ہے۔ (تفسیر قرطبی، ج۷، الجزء ۱۴، ص ۲۴۷)

قِیامت کی گرمی میں سایہ عطا ہو کرم سے ترے عرش کا یاالٰہی
خُدایا مجھے بے حساب بخش دینا مرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

جَوار اپنی جنت میں مجھ کو عطا کر
ترے پیارے محبوب کا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیوں کی حِرص بڑھانے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے اپنا مَدَنی ذہن بنا لیجئے کہ مجھے **نیکیوں کا حریص** بننا ہے، پھر ان **مَدَنی پھولوں** پر عمل کیجئے:

۞ نیکیوں کے فضائل کا مطالعہ کیجئے (کیونکہ انسانی طبیعت اس شے کی طرف جلدی راغب ہوتی ہے جس میں اسے اپنا فائدہ دکھائی دیتا ہے) پھر ۞ رضائے الٰہی پانے کی نیت سے راہِ عمل پر قدم رکھ دیجئے ۞ نیکیوں کا حریص بننے کی راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پانے کے لئے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین

کے شوقِ عبادت کی حکایات پڑھئے اور ۞ نیکیوں پر اِستقامت حاصل کرنے کے لئے اچھی صحبت اِختیار کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیوں کے فضائل کا مطالعہ کیجئے

نیکیوں کے فضائل جاننے کے بعد نیکیوں کا شوق بڑھ جاتا ہے، یہ فضائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ کتب ورسائل سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔[1] دینی کتب ورسائل کے مطالعے سے جہاں

---

[1] : مثلاً **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تصانیف بالخصوص ۞ فیضانِ سنت (جلد اول) ۞ تلاوت کی فضیلت ۞ نماز کے احکام ۞ رفیق الحرمین ۞ رفیق المعتمرین ۞ نیکی کی دعوت (فیضانِ سنت کا ایک باب) ۞ اسلامی بہنوں کی نماز ۞ مدنی پنج سورہ ۞ سمندری گنبد ۞ مدینے کی مچھلی ۞ عفوودرگزر کے فضائل ۞ ابلق گھوڑے سوار ۞ 163 مدنی پھول ۞ 101 مدنی پھول ۞ مسجدیں خوشبودار رکھیے ۞ صبحِ بہاراں ۞ خاموش شہزادہ ۞ آقا کا مہینہ ۞ میٹھے بول ۞ انمول ہیرے (وغیرہ) کا مطالعہ کیجئے **اور مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) کی پیش کردہ تالیفات میں سے ۞ فیضانِ زکوٰۃ ۞ جنت کی دو چابیاں ۞ توبہ کی روایات وحکایات ۞ ضیائے صدقات ۞ قبر میں آنے والا دوست ۞ خوفِ خدا ۞ چالیس فرامینِ مصطفٰی ۞ جنت میں لے جانے والے اعمال ۞ حسن اخلاق ۞ سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟ ۞ شکر کے فضائل ۞ راہِ علم ۞ فضائلِ دعا ۞ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل ۞ بہشت کی کنجیاں ۞ اخلاقِ صالحین ۞ جنت کی تیاری کا **مطالعہ** بے حد مفید ہے۔ **اِن** کتب و رسائل کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (**I.T**) کی طرف سے ''**المدینہ لائبریری**'' کے نام سے ایک سافٹ وئیر بھی شائع کیا جاچکا ہے جس کی مدد سے ان کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا اور اپنا مطلوبہ مواد تلاش کرنا بے حد آسان ہوگیا ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِك۔

ہمیں بے شُمار معلومات حاصل ہوں گی وہیں یہ مطالعہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کا جذبہ بھی دِلائے گا۔ مثلاً جب ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ **نماز** سے رحمت نازِل ہوتی اور گناہ معاف ہوتے ہیں، **نماز** دعاؤں کی قبولیت اور روزی میں بَرَکت کا سبب ہے، **نماز** جنت کی کنجی اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نیز نَفْل نمازوں کے بھی بے شمار فضائل ہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل میں فَرْض نماز کے ساتھ ساتھ نوافِل پڑھنے کی بھی حِرص پیدا ہوگی۔ (علی ھذا القیاس)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

راہِ عَمل پر قدم رکھ دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے، اس لئے اگر آپ نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں تو **نیت** کر لیجئے کہ میں فرائض وواجبات کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ جب بھی کسی مُسْتَحَب عمل کی فضیلت کے بارے میں پڑھوں یا سنوں گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ موقع ملتے ہی اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

جتنی زیادہ مشقت اُتنا زیادہ ثواب

بعض لوگ گناہ کرنے کے لئے تو بڑی سے بڑی مَشَقَّت اُٹھا لیتے ہیں مگر جونہی نیکیوں کا موقع ملتا ہے انہیں ایسا لگتا ہے جیسے بہت بڑا پہاڑ سر پر رکھنے کو کہا جا رہا ہے اور وہ نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ نیکی میں جتنی مَشَقَّت زیادہ ہوگی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اتنا ہی ثواب

زیادہ ملے گا جیسا کہ منقول ہے: ''اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زِیادہ ہے۔'' (کشف الخفاء ج ۱ ص ۱۴۱، الحدیث ۴۵۹) امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: ''عبادات میں مَشَقَّت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہوجاتی ہے۔'' (شرح صحیح مسلم للنووی ج ۴ جزء ۸ ص ۱۵۲) حضرتِ سیدُنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا فرمانِ معظَّم ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزْن دار ہوگا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آسان نیکیاں

ہر نیکی مَشَقَّت والی نہیں ہوتی بلکہ بے شمار نیکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جن میں محنت ومَشَقَّت نہ ہونے کے برابر یا پھر قدرے کم ہوتی ہے مگر ان کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن توجُّہ نہ ہونے یا لاعلمی کی وجہ سے ہم ایسے سینکڑوں مواقع ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجُّہ کر لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے نامہ اعمال میں لاکھوں کروڑوں نیکیاں اکٹھی ہوسکتی ہیں۔

82 آسان نیکیاں

۞ اچھی اچھی نیتیں کرنا ۞ ہر جائز کام ''بسم اللّٰہ'' سے شروع کرنا ۞ ذکرُ اللّٰہ کرنا ۞ بازار میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنا ۞ تلاوت کرنا ۞ قرآن مجید

دیکھ کر پڑھنا ۞ دُرودِ پاک پڑھنا ۞ مختلف سنتوں پر عمل کرنا ۞ توبہ کرنا ۞ عمامہ شریف باندھنا اور کھولنا ۞ اذان دینا ۞ اذان کا جواب دینا ۞ اذان کے بعد کی دُعا پڑھنا ۞ وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا ۞ وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا ۞ باوُضو رہنا ۞ باوُضو سونا ۞ مسجدیں آباد کرنا ۞ مسجد سے محبت کرنا ۞ عمامے کے ساتھ نماز پڑھنا ۞ نماز سے پہلے مِسواک کرنا ۞ پہلی صَفّ میں نماز پڑھنا ۞ صف میں داہنی طرف کھڑے ہونا ۞ صف میں خالی جگہ پُر کرنا ۞ نماز کے اِنتظار میں بیٹھنا ۞ سلام میں پہل کرنا ۞ سلام کے الفاظ بڑھانا ۞ گرم جوشی سے سلام کرنا ۞ مصافحہ کرنا ۞ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ۞ دُعا کرنا ۞ قبرستان والوں کے لئے دُعا کرنا ۞ آیت یا سنّت سکھانا ۞ نیکی کی دعوت دینا ۞ جمعے کے دن ناخن کاٹنا ۞ صالحین کا ذکرِ خیر کرنا ۞ شعائرِ اسلام کی تعظیم کرنا ۞ اِیثار کرنا ۞ خاموش رہنا ۞ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ۞ نرم گفتگو کرنا ۞ مسلمان بھائی کو تکیہ پیش کرنا ۞ مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا ۞ بیچی ہوئی چیز واپس لینا ۞ قبلہ رخ بیٹھنا ۞ مجلس برخاست ہونے کی دُعا پڑھنا ۞ مسلمان سے محبت رکھنا ۞ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ۞ جانوروں پر رحم کھانا ۞ مریض کی عِیادت کرنا ۞ مسلمان کی حاجت روائی کرنا ۞ جائز سفارش کرنا ۞ جھگڑے سے بچنا ۞ اِعتکاف کرنا ۞ تعزیت کرنا ۞ تنگ دَسْت قَرْض دار کو مہلت دینا یا اس کے قَرْض میں کچھ کمی کرنا ۞ رشتے دار پر صَدَقہ کرنا ۞ تنگ

دَست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ کرنا ۞ چھپا کر صَدَقہ دینا ۞ اہل خانہ پر خرچ کرنا ۞ سوال نہ کرنا ۞ قَرْض دینا ۞ یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا ۞ تَلْبِیہ پڑھنا ۞ بیت اللّٰہ میں داخل ہونا ۞ آبِ زَم زَم پینا ۞ مُصیبت چھپانا ۞ صَبْر کرنا ۞ عَفْو ودَرگزر کرنا ۞ صلح کرنا ۞ شکر کرنا ۞ اپنی آخرت کے بارے میں غور وفکر کرنا ۞ ماں باپ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا ۞ والدین کی قبروں پر جمعہ کے دن حاضِری دینا ۞ نمازِ جنازہ پڑھنا ۞ عاجِزی کرنا ۞ نیک مسلمان سے حسنِ ظن رکھنا ۞ عیب پوشی کرنا ۞ اِیصالِ ثواب کرنا ۞ مسلمانوں کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرنا ۞ نیک اِجتماعات میں شرکت کرنا۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُزرگانِ دین کو اپنا آئیڈیل بنالیجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح مال ودولت کے حریص لوگ مالداروں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں کہ مجھے بھی اِنہی کی طرح مالدار بننا ہے، اسی طرح ہمیں بھی چاہئے کہ نیکیاں کرنے کا جذبہ بڑھانے ، اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پانے کے لئے اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کو اپنا آئیڈیل بنالیں کیونکہ ان پاکیزہ ہستیوں کی زندگیاں یقیناً ہمارے لئے مَشعلِ راہ ہیں۔ جتنی فِکْر ایک دنیادار کو اپنی دنیا بنانے کی

[1] : مزید تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''آسان نیکیاں'' کا مطالعہ کیجئے۔

ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ان نفوسِ قُدسیہ کو اپنی آخرت سنوارنے کی دُھن ہوتی تھی اور یہ اس کے لئے بہت زیادہ کوششیں فرمایا کرتے تھے۔ اگر ہم ان کے حالات زندگی تفصیل سے پڑھیں تو ہمیں بخوبی اندازہ ہوجائے گا کہ یہ حضراتِ کرام نیکیوں کی کس قدر حِرص رکھتے تھے! اور فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادتوں کے لئے بھی ان کا ذوق مثالی اور قابلِ رشک ہوا کرتا تھا۔ بطورِ ترغیب 13 منتخب حکایات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

(۱) صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شوقِ عبادت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سرکارِ** والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا **صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: میں نے۔ پھر پوچھا: آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت کی؟ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے مِسکین کو کھانا کھلایا؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: میں نے۔ اِرشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: ''میں نے۔'' تو بحر وبَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس کسی میں یہ خَصلتیں جمع ہوجائیں وہ جنت میں داخِل ہوگا۔ (صحیح مسلم، ص ۵۱۳ حدیث ۱۰۲۸)

نہایت مُتَّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں تَقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیقِ اکبر ہیں
امیرُ المؤمنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ نبی نے جنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش ص ۴۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ پر نمازِ فجر سے پہلے خنجر سے قاتِلانہ حملہ کیا گیا، مگر آپ شدید زخمی ہونے کے باوجود اپنی زندگی کے آخری سانس تک نَماز کا اِہتمام کرتے رہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مِسْوَرْ بِن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابنِ عباس (رضی اللہ تعالٰی عنہما) حضرتِ سیِّدُنا عمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان پر کپڑا اڑا لا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اٹھیں گے، چنانچہ ہم نے عَرْض کی: یا امیرَ الْمُؤْمِنِین! نماز!! یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ اُٹھے اور فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو نماز تَرْک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸، ص ۵۷۹، حدیث ۱۲)

وہ عُمر وہ حبیبِ شہِ بحر و بر وہ عمر خاصۂ ہاشمی تاجور

وہ عمر کھل گئے جس پہ رحمت کے در وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سَقَر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) شہادتِ عثمان دورانِ تلاوتِ قرآن

حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُ ناعثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ **اللہ** کے محبوب ،دانائے **غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے ،آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''اے عثمان! تم سورۂ بقرہ پڑھتے ہوئے شہید ہوگے اور تمہارا خون اِس آیت پر پڑے گا: ''**فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ**'' (مستدرک ج ۴ ص ۶۲ حدیث ۴۶۱۱) اپنی خلافت کے آخری ایام میں جب حضرتِ سیِّدُ ناعثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ آزمائش میں مبتلاء ہوئے تو بھی نفلی روزے رکھتے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے حتّٰی کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی شہادت ہوئی تو اس وقت بھی تلاوت کررہے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے جسم مبارک سے نکلنے والے خونِ شہادت کے قطرے سامنے کھلے ہوئے قرآن پاک کی اِسی آیت پر پڑے جس کے بارے میں غیب داں آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی تھی۔ چنانچہ **مُحَدِّثِین و مُؤَرِّخِین** فرماتے ہیں کہ جب **مِصْری** لوگ قتل کے اِرادے سے

حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے گھر میں گُھسے تو وہ اتنے پُرخَطر حالات میں بھی قرآن شریف کھولے ہوئے یہی رُکوع پڑھ رہے تھے ایک شَقِی (یعنی بدبخت) نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر تلوار ماری جس سے خون نکل کر اُسی لفظ پر پڑا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ قرآن پاک کو صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سب سے پہلے اِسی ہاتھ سے قرآن لکھا ہے۔'' ان مِصْریوں میں سے سب بُرے حال پر مَرے، کچھ ہی عرصہ کے بعد لوگوں نے اُس قرآن پاک کی زِیارت کی اور اس پر خون کا اثر دیکھا۔ (درمنثور ۱/ ۳۴۰) (تفسیر نعیمی ۱/ ۶۸۵)

واسِطہ نبیوں کے سَرْوَر کا واسِطہ صِدِّیق اور عُمَر کا
واسِطہ عثمان وحیدر کا یااللّٰہ مِری جھولی بھر دے

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کردی

حضرت سَیِّدُنا کَہْمَس بن حسن رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ روزانہ ایک ہزار نوافِل پڑھتے تھے، جب فارِغ ہوتے تو چلنے کی سَکت باقی نہ رہتی تھی۔ اس کے بعد بھی قَناعت سے کام نہ لیتے تھے بلکہ عاجِزی کرتے ہوئے اپنے نَفْس سے فرماتے: اے ہر برائی کے مرکز! اب دوسری عبادت کے لئے اُٹھ۔ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

آخری عمر میں کمزور ہوگئے تو روزانہ 500 رکعتیں پڑھا کرتے تھے،اس پر بھی یہ فرماتے:افسوس!میں نے آدھی عبادت کم کردی! (تنبیہ المغترین،الباب الثانی،ص ۱۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرتِ سیِّدُ نا **صَفْوان بن سُلَیم** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الکریم کی پنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کر سکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔جب **سردی کا موسم** آتا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مکان کی چھت پر سویا کرتے تا کہ سردی آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو جگائے رکھے اور جب **گرمیوں کا موسم** آتا تو کمرے کے اندر آرام فرماتے تا کہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں (کیونکہ A.C. کُجا اُن دنوں بجلی کا پنکھا بھی نہ ہوتا تھا!)۔سجدہ کی حالت میں ہی آپ کا اِنتقال ہوا۔آپ دعا کیا کرتے تھے: **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔

(اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین ج ۱۳ ص ۲۴۷،۲۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶) جوانی نے ساتھ چھوڑ دیا مگر نوافل نہ چھوڑے

حضرت سَیِّدُنا جُنید بَغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی جب بُڑھاپے کو پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: حضور! آپ ضعیف ہوگئے ہیں، لہٰذا بعض عباداتِ نافلہ تَرْک فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: یہی تو وہ چیزیں ہیں جن کو اِبتدا میں کر کے اِس مرتبے کو پایا ہے، اب یہ کیسے ممکن ہے کہ اِنتہا پر پہنچ کر ان کو چھوڑ دوں!

(کشف المحجوب، کشف الحجاب الخامس فی الصلوۃ، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) نماز کے وقت اُٹھ کھڑے ہوتے

حضرت سَیِّدُنا سہل بن **عبداللّٰہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس قدر کمزور ہوگئے تھے کہ اپنی جگہ سے اُٹھ نہیں سکتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تو شوقِ نماز کی بدولت ان کی قوت لَوٹ آتی اور وہ لوہے کی سلاخ کی طرح سیدھے کھڑے ہوجاتے اور جب نماز سے فارِغ ہوتے تو پھر سے پہلی کمزوری کی حالت میں آجاتے اور اپنی جگہ سے اُٹھ نہ سکتے تھے۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) روزہ کی خوشبو

حضرتِ سَیِّدُنا امام قَتادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن غالِب حَدّانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی شہید کردیئے گئے۔ تدفین کے بعد

ان کی قَبْـــر شریف کی مِٹّی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَـاصُـنِعَـتَ**؟یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعَامَلہ فرمایا گیا؟ کہا، ''اچھا معاملہ فرمایا گیا۔'' پوچھا: آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ''جنّت میں۔'' پوچھا، ''کون سے عمل کے باعِث؟'' فرمایا، ''ایمانِ کامِل، تہجُّد اور **گرمیوں کے روزوں** کے سبب۔'' پھر پوچھا، ''آپ کی قَبْـــر سے مُشک کی خوشبو کیوں آرہی ہے؟'' تو جواب دیا: ''**یہ میری تِلاوت اور رَوزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔**''

(حِلیَۃُ الاَوْلِیاء، ج٦ص٢٦٦ حدیث ٨٥٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) بخار میں بھی روزہ نہ چھوڑا

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **ایک بار رَمَضانُ المبارَک میں صَدرُ الشَّریعہ** بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو سخت سردی کا بخار چڑھ گیا۔ اس میں خُوب ٹھنڈ لگتی اور **شدید بخار** چڑھتا ہے نیز پیاس اتنی شدّت سے لگتی ہے کہ نا قابلِ برداشت ہوجاتی ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ تک اِس **بخار** میں گرفتار رہے۔ ظہر کے بعد خُوب سردی چڑھتی پھر **بخار** آجاتا مگر قربان جائیے! اس حال میں بھی کوئی **روزہ** نہیں چھوڑا۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) مرض الموت میں بھی تلاوت

حضرتِ جُنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی وقتِ نَزْع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، اُن سے اِستفسار کیا گیا: اس وَقْت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامۂ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کررہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الجوزی ص ۲۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) نیند بھگانے کے لئے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے

اِمام محمد شیبانی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی **شب بیداری** فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فَن سے تھک جاتے تو دوسرے فن کے **مطالعے** میں لگ جاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب **نیند** کا غلبہ ہونے لگتا تو **پانی** کے چھینٹے دے کر نیند کو دُور فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ نیند گرمی سے ہے لہٰذا ٹھنڈے پانی سے دُور کرو۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۱۰۱) آپ کو **مطالعے** کا اتنا شوق تھا کہ رات کے **تین حصے** کرتے، ایک حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے اپنے والد کی میراث میں سے تیس ہزار درہم ملے تھے ان میں سے پندرہ ہزار میں نے علمِ نَحو، شعر و اَدَب اور لُغَت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل میں خرچ کئے اور پندرہ ہزار حدیث و فِقہ کی تکمیل پر۔'' (تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۲) مَرَضُ الموت میں بھی ایثار

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی ''اِحْیاءُ الْعُلُوم'' میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن حارِث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مَرَضُ الموت میں مُبتَلا تھے، کسی نے آکر سُوال کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنی قمیص اُتار کر اُسے دیدی، اپنے لئے اُدھار کپڑا حاصِل کیا اور اُسی میں اِنتِقال فرمایا۔

(اِحیاء الْعُلُوم ج ۳ ص ۳۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۳) کام کرنے کی مشین

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو خدمتِ دین کی دُھن تھی، چنانچہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا روزانہ کا **جَدْوَل** کچھ اِس طرح تھا کہ بعد نمازِ فَجر ضَروری **وظائف وتلاوتِ قرآن** کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ **پریس کا کام** انجام دیتے۔ پھر فوراً مدرَسہ جا کر **تدریس** فرماتے۔ دوپَہر کے کھانے کے بعد مُستَقِلاً کچھ دیر تک پھر پریس کا **کام** انجام دیتے۔ نمازِ ظہر کے بعد عَصْر تک پھر **مدرَسہ** میں تعلیم دیتے۔ بعد نمازِ عصر مغرِب تک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں **نشست** فرماتے۔ بعدِ مغرِب عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ بجے تک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں **فتوٰی نویسی** کا کام انجام دیتے۔ اسکے بعد گھر **واپسی** ہوتی اور کچھ **تحریری** کام کرنے کے بعد تقریباً

دو بجے شب میں **آرام** فرماتے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے اخیر زمانۂ حیات تک یعنی کم وبیش **دس برس** تک روزمرّہ کا یہی **معمول** رہا۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی اس محنتِ شاقّہ وعَزم واِستقلال سے اُس دَور کے اکابِر علماء **حیران** تھے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الحنان فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی **کام کی مشین** ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی **فیل** نہ ہو۔

مصنّف بھی، مقرّر بھی، فقیہِ عصرِ حاضِر بھی
وہ اپنے آپ میں تھا اک اِدارہ علم وحکمت کا

(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۶)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہماری کیا حالت ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ کیا کہ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کو نیکیاں کمانے کی کیسی حِرص ہوتی تھی اور وہ اس کے لئے کیسی کیسی مَشَقَّتیں و تکلیفیں اٹھایا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ نفلی عبادتوں کی حِرص رکھنا دَرکنار فرائض کی بھی پابندی نہیں کر پاتے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ

ساتھ نوافل کی بھی حرص عطا کرے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھی صُحبت اختیار کر لیجئے

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا بے وَقعت پتّھر بھی **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے اَنمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو لَبَّیْک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت اور راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مَدَنی اِنعامات**

کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی اِبتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے، آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیشِ خدمت ہے: چُنانچِہ

سُدھرنے کا راز

محراب پور (سندھ) کے اسلامی بھائی (عمر تقریباً 18 سال) کا بیان ہے کہ والد صاحب کی دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے میں بھی مدنی ماحول سے وابستہ اور **مدرسۃ المدینہ** کا طالب علم تھا۔ پھر میرے والد صاحب روزگار کے سلسلے میں بیرونِ ملک چلے گئے۔ میں بہن بھائیوں میں سب سے بڑا تھا، آزادی ملی تو میرے پَر پُرزے نکلنا شروع ہوئے اور میں ہر کام اپنی مرضی سے کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ **نمازوں کی پابندی ختم ہوگئی اور لڑنا جھگڑنا میرا معمول بن گیا**۔ کردار بگڑا تو میرے سر پر عشقِ مَجازی کا بُھوت بھی سوار ہوگیا اور مُراد نہ ملنے پر میں نفسیاتی مریض بن کر رہ گیا۔ میرے بگڑنے کی خبر والد صاحب تک پہنچی تو وہ سخت پریشان ہوئے اور مجھے فون پر سمجھانے کی کوشش کی مگر میرے رنگ ڈھنگ نہ بدلے لیکن اتنا فرق ضرور پڑا کہ میرا ضمیر اب مجھے مَلامت کرنے لگا تھا۔ ایک دن بیٹھا **مَدَنی چینل** دیکھ رہا تھا کہ 63 دن کے **تربیتی کورس** کا اِعلان ہوا تو میرے دل میں یہ کورس کرنے کا جذبہ پیدا ہوا لیکن یہ

سوچ کر ہمت ہار گیا کہ میں تو بہت گناہ گار انسان ہوں، میرے **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ مجھے کہاں قبول فرمائیں گے! لیکن اگلے ہی روز ابو جان کا فون آ گیا اور انہوں نے مجھ پر اِس کورس میں شامل ہونے کے لئے بھرپور **اِنفرادی کوشش** کی تو میرے منہ سے نکل گیا کہ ٹھیک ہے! میں امتحان دیتے ہی باب المدینہ کراچی چلا جاؤں گا۔ چنانچہ پیپر دینے کے بعد میں نے عالَمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** باب المدینہ کراچی کا رُخ کیا۔ جونہی میں نے فیضان مدینہ میں قدم رکھا تو ایسا رُوحانی سکون ملا جو پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ تربیتی کورس میں داخلہ لینے کے بعد میں نے ایک نئی زندگی کا آغاز کیا جس میں **پانچ وقت کی باجماعت نمازیں تھیں، تلاوت، نعت، ذکر و دُرود اور نیکی کی دعوت کی بہاریں تھیں**۔ تربیتی کورس مکمل کرنے کے بعد 12 ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیت کر کے جب میں واپس گھر پہنچا تو میرے والدین میرے کردار میں مثبت تبدیلیاں دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ ہمارا وہی بیٹا ہے یا کوئی اور ہے! میں نے عَرض کی: ''یہ میرے **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مجھ پر کرم ہے۔''

تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں کی حرص مذموم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہ جہنَّم میں لے جانے والے اَعمال ہیں اور ان کی حِرص مذموم ہوتی ہے مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! آج مسلمانوں کی بھاری اکثریَّت گناہوں کی حِرص کا شکار ہے۔ مَساجِد، مَدارِس، جامِعات، سنّتوں بھرے اِجتماعات اور دینی لائبریریوں میں آنے والوں کی تعداد بہت کم جبکہ سینما گھروں، ڈرامہ ہالوں اور نائٹ کلبوں جیسے گناہوں کے اَڈّوں میں جانے والوں کی تعداد اِس سے کئی گُنا زیادہ ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈی وی ڈی پلیئر، ڈش اِنٹینا، اِنٹرنیٹ اور کیبل کا غلَط استعمال عام ہے۔ نمازیں قَضا کرنا، فرض روزے چھوڑ دینا، گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چُغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عاریتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، زِنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، اَمانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابَہت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبُّر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کینہ رکھنا، غصّہ آجانے پر شریعت

کی حدتوڑ ڈالنا، حُبِّ جاہ، بخل، خود پسندی جیسے مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

نفس وشیطان ہوگئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارب

نیم جاں کردیا گناہوں نے مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک لوگ گناہوں سے ڈرتے ہیں

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے گناہ سے بَہُت زیادہ ڈرتے ہیں مگر گناہوں کے عادی لوگ اِس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے جیسا کہ ''بخاری شریف'' میں **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مومن اپنے گناہوں کو اس انداز سے دیکھ رہا ہوتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ تلے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں یہ پہاڑ اِس کے اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق و فاجِر کے نزدیک گناہوں کا مُعامَلہ ایسا ہے گویا کوئی مکّھی اس کی ناک پر بیٹھی اور اس نے ہاتھ کے اِشارے سے اُڑادی۔ (بخاری ج ۴ ص ۱۹۰ حدیث ۶۳۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں کی حرص سے بچنے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کی حِرص سے بچنا بے حد ضروری ہے، اس کے لئے سب سے پہلے **گناہوں کی پہچان** حاصل کیجئے، پھر ان کے **نقصانات**

پر غور کیجئے کیونکہ ہمارا نَفْس فائدے کی طرف لپکتا اور نقصان سے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقی معنوں میں اِحساس ہوجائے کہ ہمیں گناہوں کی کیسی ہولناک سزا ملے گی تو ہم گناہ کے خیال سے بھی دُور بھاگیں۔ حصولِ عبرت کے لئے مختلف گناہوں میں مُلَوَّث ہونے والوں کے لَرزہ خیز اَنجام کی **حکایات** پڑھنا بھی بے حد مفید ہے۔

گناہوں کی پہچان ہونا ضروری ہے

گناہوں سے بچنے کے لئے ان کی شناخت و پہچان بہت اہم ہے تاکہ ان سے بچا جاسکے، ان گناہوں کی پہچان حاصل کرنے اور سزائیں جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ کتب و رسائل سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔[1]

---

[1] : مثلاً **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تصانیف بالخصوص ❁ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ❁ غیبت کی تباہ کاریاں ❁ بُرے خاتمے کے اسباب ❁ پُراسرار بھکاری ❁ گانے باجے کی ہولناکیاں ❁ غصے کا علاج ❁ کالے بچھو ❁ خودکشی کا علاج ❁ پردے کے بارے میں سوال جواب ❁ گانے باجے کے 35 کفریہ اشعار ❁ خزانے کے انبار ❁ کفن چوروں کے انکشافات ❁ شیطان کے چار گدھے ❁ ظلم کا انجام ❁ چندے کے بارے میں سوال جواب ❁ زخمی سانپ ❁ چار سنسنی خیز خواب اور ❁ ٹی وی کی تباہ کاریاں کا مطالعہ بے حد مفید ہے اور **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) کی پیش کردہ تالیفات میں سے ❁ ریاکاری ❁ حسد ❁ بدگمانی ❁ تکبر ❁ نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ❁ جنت کی دو چابیاں ❁ قبر میں آنے والا دوست ❁ جہنم کے خطرات ❁ جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول و دوم) ❁ اصلاحِ اعمال اور ❁ جلد بازی کے نقصانات (وغیرہ)

ایک گناہ کے دس نقصانات

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: گناہ چاہے ایک ہو اپنے ساتھ **دس بُری خصلتیں** لے کر آتا ہے:

(۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو غَضَب دلاتا ہے۔

(۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس مَلْعُون کو خوش کرتا ہے۔

(۳) جنت سے دُور ہو جاتا ہے۔

(۴) جہنم کے قریب آ جاتا ہے۔

(۵) اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔

(۶) اپنے باطِن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے۔

(۷) اَعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتِبین کو اِیذاء دیتا ہے۔

(۸) نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قبرِ انور میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔

(۹) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔

(۱۰) تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

(بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص ۳۰ ملخصًا)

؎ آہ طُغیانیاں گناہوں کی
پار نیّا مِری لگا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے خاتمے سے بے خوف نہ ہو

حضرت سیِّدُ نا ابن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنھما اِرشاد فرماتے ہیں: **اے گناہ کرنے والے!** تو بُرے خاتمے سے بے خوف نہ ہو اور جب تو کوئی گناہ کر لے تو اس کے بعد اس سے **بڑا گناہ** نہ کر۔ تیرا دائیں، بائیں جانب کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا اس گناہ سے **بڑا گناہ** ہے جو تو نے کیا۔ اور تیرا گناہ کر لینے پر خوش ہونا اس سے بھی **بڑا گناہ** ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ کیا سُلوک فرمانے والا ہے! اور گناہ کرتے ہوئے تیز ہوا سے دروازے کا پردہ اُٹھ جائے تو تُو ڈر جاتا ہے مگر تیرا دل اس بات سے نہیں ڈرتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **تجھے دیکھ رہا ہے۔** تیرا یہ عمل اس سے بھی **بڑا گناہ** ہے۔ (ابن عساکر ج ۱۰، ص ۶۰)

؎ خدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں کی نحوست

گناہوں کے حریص کی ایک عبرتناک **حکایت** ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت سیِّدُ نا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ الغفّار اِرشاد فرماتے ہیں: میرا ایک شخص سے ملنا جُلنا تھا، میں اس کو بڑا عبادت گزار، تہجُّد گزار اور خوفِ خدا سے گریہ وزاری کرنے والا سمجھتا تھا۔ ہماری اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ کافی دن ہو گئے وہ مجھے دکھائی

نہیں دیا، جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ بہت بیمار اور کمزور ہو گیا ہے۔ میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ وہ صحن میں ایک بستر پر پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے تھے۔ میں نے اسے کہا: "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ" کی کثرت کرو۔'' آواز سن کر اس نے بڑی مشکل سے میری طرف دیکھا، پھر اس پر غشی طاری ہو گئی۔ میں نے دوسری مرتبہ یہی تلقین کی تو اس نے اُداس نگاہوں سے میری طرف دیکھا اور اس پر دوبارہ غَشی طاری ہو گئی۔ جب میں نے تیسری مرتبہ کلمۂ پاک پڑھنے کی تلقین کی تو اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور لڑکھڑاتی آواز میں کہنے لگا: ''میرے بھائی منصور! اس کلمہ کے اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔'' میں نے حیرانی سے پوچھا: کہاں گئیں وہ نمازیں، وہ روزے، تہجد اور راتوں کا قیام؟ تو اس نے مجھے بڑی حسرت سے بتایا: میرے بھائی! یہ سب کچھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے نہیں تھا بلکہ میں یہ عبادتیں اس لئے کیا کرتا تھا تا کہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تہجد گزار کہیں، میں لوگوں کو دکھانے کے لئے ذِکرُ اللّٰہ کیا کرتا تھا لیکن جب میں تنہا ہوتا تو کمرے کا دروازہ بند کر کے بَرَہنہ ہو کر شراب پیتا اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرنے والے کاموں میں مشغول رہتا۔ ایک عرصہ تک میں اِسی طرح کرتا رہا پھر ایسا بیمار ہوا کہ بچنے کی اُمید نہ رہی، میں نے اپنی بیٹی سے قرآن پاک منگوایا اور حَرف بحَرف پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ سورۂ یٰسٓ تک پہنچ گیا، اس وَقْت میں نے قرآن مجید کو ہاتھوں میں اُٹھا کر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا کی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس قرآنِ عظیم کے

صدقے مجھے شفا عطا فرما، آئندہ میں گناہ نہیں کروں گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری سُن لی اور میں صحت یاب ہوگیا۔

مگر آہ! کچھ ہی دن بعد دوبارہ لَہْو ولَعِب اور لذّات وخواہشات میں پڑ گیا۔ شیطان لعین نے مجھے وہ عہد بھلا دیا جو میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کیا تھا۔ عرصۂ دَراز تک میں اپنے نامہ اَعمال کو گناہوں سے بھرتا رہا یہاں تک کہ دوبارہ بیمار ہوگیا، جب میں نے موت کے سائے مَنڈلاتے دیکھے تو گھر والوں سے کہا کہ مجھے صحن میں ڈال دیں۔ پھر قرآن شریف منگوا کر پڑھا اور بلند کر کے عَرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس پاک کلام کی عظمت کا واسطہ! مجھے اس مرض سے نجات عطا فرما۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مرتبہ بھی میری دعا قبول فرمائی اور مجھے دوبارہ شفا مل گئی۔ لیکن افسوس صد افسوس! کہ ایک بار پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا اور اب میں جس حال میں ہوں تم دیکھ ہی رہے ہو، ایک بار پھر میں نے قرآن حکیم منگوایا اور پڑھنا چاہا تو ایک حَرْف بھی نہ پڑھ سکا، میں سمجھ گیا کہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مجھ سے بہت ناراض ہے، جب میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس مصحف شریف کی عظمت کا صدقہ! اس مرض سے میرا پیچھا چھڑا دے۔'' تو میں نے ایک غیبی آواز سنی کہ ''جب تُو بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے اور جب تندرست ہوجاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگ جاتا ہے۔ تُو جب تک تکلیف میں مبتلا رہتا ہے روتا رہتا ہے اور جب قوت حاصل کر لیتا ہے تو بُرے کام کرنے لگتا ہے۔

کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں میں تو مبتلا ہوا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے ان سب سے نجات عطا فرمائی۔ اُس کے منع کرنے اور روکنے کے باوجود تو گناہوں میں ڈُوبا رہا۔ کیا تجھے موت کا خوف نہ تھا؟ تو عَقْل اور سمجھ رکھنے کے باوجود گناہوں پر ڈَٹا رہا! اور تجھ پر جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم تھا اسے بھلا دیا! اور کبھی بھی تجھ پر نہ کپکپی طاری ہوئی، نہ ہی کوئی خوف لاحق ہوا، کتنی مرتبہ تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ عہد کیا لیکن پھر توڑ دیا۔'' حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ الغفّار فرماتے ہیں: یہ سُننے کے بعد میں اس کی بے بسی پر آنسو بہاتا ہوا وہاں سے نکل آیا، ابھی میں اپنے گھر کے دروازے تک بھی نہ پہنچا تھا کہ مجھے خبر ملی کہ اس کا اِنتقال ہو چکا ہے۔ (الروض الفائق، المجلس الثانی، ص ۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے رِیا کاری کی باطِنی بیماری اور چُھپ کر گناہ کرنے کی حِرص نے بظاہر نیک و پارسا دکھائی دینے والے کو کیسے عبرت ناک اَنجام سے دوچار کیا! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے **لرز** جایئے اور اس کے حضور گڑگڑا کر **اِخلاص و مَغْفِرَت** کی بھیک مانگ لیجئے۔

آج بنتا ہوں معزَّز جو کُھلے حَشْر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ! (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں کا انجام جہنم ہے

گناہوں کی منزل جہنم ہے اور جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گُنا تیز

ہے۔اگر جہنم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام اہلِ زمین اس کی گرمی سے مرجائیں۔اگر جہنمیوں کو باندھنے والی ایک زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دی جائے تو وہ زمین میں دَھنس جائے۔جہنم میں اُونٹ کے برابر سانپ ہیں،ان میں سے اگر کوئی سانپ کسی کو کاٹ لے تو چالیس سال تک اس کا درد محسوس ہوتا رہے گا۔اس میں خچر کے برابر بچھو ہیں جو ایک مرتبہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک تکلیف محسوس ہوتی رہے۔جہنم کا ہلکا ترین عذاب یہ ہے کہ انسان کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی،جس سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولنے لگے گا۔(اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

سب تکلیفیں بھول جائے گا

جہنَّم کا صِرْف ایک جھونکا عمر بھر کی راحت سامانیوں کو بُھلا کر رکھ دے گا،چنانچہ تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے:قیامت کے دن اس دوزخی کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملیں اور اسے جہنَّم کا ایک جھونکا دے کر پوچھا جائے گا:اے ابنِ آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت ملی تھی؟ تو وہ کہے گا:''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم!نہیں۔'' پھر اس جنتی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں رہا اور اُسے جنّت کی سیر کروائی جائے گی پھر اس سے پوچھا جائے گا:''اے انسان! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی؟ تجھ پر کبھی کوئی سختی آئی تھی؟'' تو وہ کہے گا:بخدا!اے میرے رب! کبھی نہیں،مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔(صحیح مسلم،ص ۱۵۰۸ حدیث ۲۸۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے نرم و نازُک جسم جہنم کا عذاب سیکنڈ کے کروڑویں حصے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے ،لہٰذا گناہوں کی حِرص سے چھٹکارا پانے میں ہی عافیت وسلامتی ہے۔

؎ گنہگار طلبگارِ عَفْوْ ورحْمت ہے

عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یاربّ (وسائل بخشش ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم گناہوں میں کیوں مبتلاء ہوجاتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب گناہ ہماری آخرت کے لئے سخت نقصان دہ ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ ہم پھر بھی گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں؟ شاید اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس **عذاب** سے ڈرایا گیا ہے وہ فی الحال اس کی نگاہوں سے اوجھل ہے جبکہ اس کی **نفسانی خواہشات** کا نتیجہ فوری طور پر اس کے سامنے آجاتا ہے اور انسان کی فطرت ہے کہ یہ اُدھار کی جگہ نَقْد کو پسند کرتا ہے ،مثلاً زِنا کرنے والے کی نظر زنا سے فوری طور پر حاصل ہونے والی **ناپاک لذت** پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ زنا کی **اُخروی سزا** سے غافِل ہوجاتا ہے۔لیکن ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ یہ عذابات اگرچہ فوراً نہیں ملتے لیکن جب ملیں گے تو کیا میں برداشت کر پاؤں گا۔کیا میں جہنم کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے باز نہیں رہ سکتا! کتنے ہی دنیاوی فوائد ایسے ہیں جنہیں میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں

مثلاً کوئی ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ تمہیں دل کا مرض ہے لہٰذا چکنائی والی چیزیں مثلاً پراٹھا، سموسے، پکوڑے وغیرہ کھانا بالکل تَرْک کردو ورنہ تمہاری تکلیف میں اِضافہ ہوجائے گا تو میں محض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کرکے آئندہ نقصان سے بچنے کے لئے اپنی مَن پسند چیزوں کو ان کی تمام تَر لذت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں لیکن کیا بات ہے کہ میں ساری کائنات کے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کے وعدۂ عذاب کو سچا جانتے ہوئے اپنے نَفْس کی ناجائز خواہشات کو کیوں نہیں تَرْک کرتا! اس انداز سے غور و فِکْر کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم گناہوں کی بیماری سے شفا پانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں کی وجہ سے اپنا ہی نہیں دوسروں کا بھی نقصان ہوتا ہے

کئی گناہ ایسے بھی ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے اور معاشرے میں بگاڑ بڑھتا چلا جاتا ہے، مَثَلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا تو اُس شخص کا نقصان ہوگا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بِالکل یہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے ،اَسلحہ (اَس۔لِ۔حَہ) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نقصانات تو ایک طرف رہے گناہ کرنے والے کا اَصل بڑا نقصان تو آخِرت کا ہے۔

؎ گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
مرا حشر میں ہوگا کیا یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں گناہوں کی دلدل سے کیسے نکلا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کی دَلْدَل سے نکلنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار پیشِ خدمت ہے، چنانچِہ باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے گناہوں کی دلدل سے نکلنے کی داستان کچھ یوں بیان کی: یہ اس دَور کی بات ہے جب پاکستان میں VCR نیا نیا مُتعارِف ہوا تھا، ہمارے کچھ رشتہ دار روزی کمانے کے لئے بیرون ملک گئے تو مال کے ساتھ ساتھ وہاں سے وی سی آر کی نحوست بھی اپنے گھروں میں لے آئے۔ میں اس وقت کم سِن تھا اور بُرے بھلے کا شعور نہ تھا، لہٰذا میں اور میرے ہم عمر فلم دیکھنے کے شوق میں روزانہ اپنے رشتہ داروں کے گھر پہنچ جاتے۔ عِشق ومحبت کی داستانیں اور فلمی اداکاراؤں کی منحوس ادائیں دیکھ دیکھ کر میں بے راہ رَوی کا شکار ہوگیا۔ عورتوں کو بُری نظر سے دیکھنا میرا معمول بن گیا۔ میری بدنگاہیوں کا سلسلہ دَراز ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے لگا۔ اپنے ہی جیسے گندے ذہن کے دوستوں کی صحبت نے مجھے شہوت کی تسکین کے لئے اَمردوں سے بدفعلی کا راستہ دکھایا لیکن اُس وقت نہ تو مجھے اس فعل کے حرام ہونے کے بارے میں علم تھا اور نہ ہی مجھے کوئی سمجھانے والا تھا۔ اب میں کبھی کبھار جِنسی مناظِر پر مشتمل فُحش فلمیں بھی دیکھنے لگا تھا۔ قصہ مختصر! میں تقریباً 9 سال تک تباہی کے اس راستے پر چلتا رہا۔ پھر ایک روز مجھے اپنے محلے دار اسلامی

بھائی کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں درسِ فیضانِ سنّت سننے کی سعادت ملی ، میری خوش نصیبی کہ اس روز دَرْس میں جو صفحات پڑھے گئے ان میں لواطت کی لرزہ خیز سزا کا بھی ذکر تھا جسے سن کر میں کانپ اٹھا اور اُسی وقت اس فعلِ بد سے توبہ کر لی ۔ پھر میں اپنے علاقے کے مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی شفقتوں کے نتیجے میں مَدَنی ماحول کے قریب ہوتا چلا گیا ۔ اس دوران **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا اُمّت کی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا پرچہ ''برباد جوانی'' پڑھ کر اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی باز آ گیا ۔ نمازوں کی پابندی ، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر ، درسِ فیضانِ سنّت میں شرکت اور دیگر مَدَنی کاموں میں شمولیت میرا معمول بن گیا ۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! دعوتِ اسلامی نے مجھے خوفِ خدا و عشقِ رسول کا ایسا جام پلایا کہ (تادمِ تحریر) تقریباً 16 سال ہو گئے ہیں میں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہوں ۔

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رُسوائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں کے شائقین کا عبرت ناک انجام

نیکی میں کوئی نقصان اور گناہ میں کوئی فائدہ نہیں ۔ گناہوں کی حِرص

کا نقصان اٹھانے والوں کی عبرت ناک حکایات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ایسی ہی **12** منتخب حکایات پڑھئے اور خوفِ خدا سے لرز یئے کہ کہیں ہمارا بھی یہی اَنجام نہ ہو! اور گناہوں سے بچنے کی سبیل کیجئے۔

(۱) بارہ ہزار لوگ بندر بن گئے

حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کی قوم کے ستر ہزار آدمی ''عَقَبَہ'' کے پاس سمندر کے کنارے ''اَیْلَہ'' نامی گاؤں میں رہتے تھے اور یہ لوگ بڑی فراخی اور خوشحالی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا اس طرح امتحان لیا کہ سنیچر (یعنی ہفتے) کے دن مچھلی کا شکار اُن لوگوں پر حرام فرما دیا اور ہفتے کے باقی دنوں میں شکار حلال فرما دیا۔ ہفتے کے روز دوسرے دنوں کے مقابلے میں بہت زیادہ مچھلیاں آتیں۔ یہ انہیں دیکھ کر للچاتے مگر کچھ کر نہ پاتے۔ شیطان نے اُن لوگوں کو یہ حیلہ سُجھایا کہ سمندر سے کچھ نالیاں نکال کر خشکی میں چند حوض بنالو اور جب ہفتے کے دن اُن نالیوں کے ذریعہ مچھلیاں حوض میں آجائیں تو نالیوں کا منہ بند کردو اور اس دن شکار نہ کرو بلکہ دوسرے دن آسانی کے ساتھ اُن مچھلیوں کو پکڑ لو۔ حِرص کے ماروں کو یہ شیطانی حیلہ بازی پسند آ گئی، اُن لوگوں نے یہ نہیں سوچا کہ حوض میں مچھلیاں قید کرنا بھی تو شکار ہی ہے۔ بہرحال وہ اس طریقے سے ہفتے کے دن بھی شکار کر کے اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے۔ اس موقع پر ان یہودیوں کے تین گروہ ہو گئے:

﴿۱﴾ کچھ لوگ ایسے تھے جو شکار کے اس شیطانی حیلہ سے منع کرتے رہے اور ناراض

و بیزار ہو کر شکار سے باز رہے ﴿۲﴾ کچھ لوگ اس کام کو دل سے بُرا جان کر خاموش رہے مگر دوسروں کو منع نہ کرتے تھے بلکہ منع کرنے والوں کو سمجھاتے کہ تم لوگ ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا یا سخت سزا دینے والا ہے اور ﴿۳﴾ کچھ وہ سَرکش و نافرمان لوگ تھے جنہوں نے حکمِ خداوندی کی اعلانیہ مخالفت کی اور شیطان کی حیلہ بازی کو مان کر ہفتے کے دن شکار کر لیا اور ان مچھلیوں کو کھایا اور بیچا بھی۔

جب نافرمانوں نے منع کرنے کے باوجود شکار کر لیا تو منع کرنے والی جماعت نے کہا کہ اب ہم ان گنہگاروں سے کوئی میل ملاپ نہ رکھیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار بنالی اور آمد و رفت کے لئے ایک الگ دروازہ بھی بنالیا۔ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے غضب ناک ہو کر ہفتے کے دن شکار کرنے والے نافرمانوں پر لعنت فرمادی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ ایک دن خطا کاروں میں سے کوئی باہر نہیں نکلا۔ جب انہیں دیکھنے کے لئے کچھ لوگ دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ سب لوگ بندروں کی صورت میں مَسخ ہو گئے ہیں۔ اب لوگ ان مجرموں کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آ کر اُن کے کپڑوں کو سُونگھتے تھے اور زار و زار روتے تھے، مگر لوگ اُن بندر بن جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے۔ اُن بندر بن جانے والوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ یہ سب تین دن تک زندہ رہے اور اس درمیان میں کچھ بھی کھا پی نہ سکے اور یوں ہی بھوکے پیاسے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ (تفسیر الصاوی، ج۱، ص۷۲، پ۱، البقرۃ: تحت الآیۃ ۶۵) **اس**

واقعہ کا اجمالی بیان پہلے پارے کی "**سورۂ بقرہ**" کی آیت 65 اور تفصیلی بیان "**پارہ 9، سورۂ اعراف**" کی آیت: 163 تا 166 میں ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شیطانی جال میں پھنس کر اَحکامِ خداوندی کی نافرمانی کرنے کا اَنجام کس قدر ہولناک وخطرناک ہوتا ہے۔ اس دل ہلا دینے والے واقعہ میں ہر اسلامی بھائی کے لئے عبرتوں اور نصیحتوں کا وافر سامان ہے۔ کاش! ہمارے دلوں میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا سمندر موجزن ہوجائے اور ہم **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں کی پگڈنڈیوں پر چلنے کے بجائے اِطاعت وفرمانبرداری کی سیدھی سڑک پر رواں دواں ہوجائیں جس کے نتیجے میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہمارا مقدر بن جائے۔

؎ گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) آندھی نے تباہ وبرباد کردیا

قومِ عاد مقامِ "اَحقاف" میں رہتی تھی جو "عُمان وحَضرَمَوت" کے درمیان ایک بڑا ریگستان ہے۔ یہ لوگ بُت پَرست اور بہت بداعمال وبدکردار تھے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے پیغمبر حضرتِ سیِّدُنا ہُود عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کو اُن لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا مگر اس قوم نے اپنے تکبُّر اور سرکشی کی وجہ سے حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَ السَّلام کو جھٹلا دیا اور اپنے کُفْر پر اَڑے رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام بار بار اُن سَرکشوں کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے رہے، مگر گناہوں کی حِرص میں مبتلا اُس قوم نے نہایت ہی بے باکی اور گستاخی کے ساتھ اپنے نبی (عَلَیْہِ السَّلام) سے یہ کہہ دیا:

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(پ۸، الاعراف: ۷۰)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم ہمارے پاس اسلئے آئے ہو کہ ہم ایک **اللہ** کو پوجیں اور جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو۔

آخِرش عذابِ الٰہی کی جھلکیاں شروع ہوگئیں۔ تین سال تک بارش ہی نہیں ہوئی اور ہر طرف قَحط و خشک سالی کا دور دورہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ لوگ اَناج کے دانے دانے کو ترس گئے۔ اُس زمانے کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی ''بلا'' اور ''مصیبت'' آتی تھی تو لوگ مکّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً) جا کر خانۂ کعبہ میں دعائیں مانگتے تھے اور بلائیں ٹل جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک جماعت مکّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً) گئی۔ اس جماعت میں حضرت مَرْثَد بن سَعْد (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) بھی تھے جو مومن تھے مگر اپنے ایمان کو قوم سے چھپائے ہوئے تھے۔ جب ان لوگوں نے مکّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً) میں دعا مانگنی شروع کی تو حضرت مرثد بن سعد (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے جوشِ ایمانی سے تڑپ کر کہا کہ اے میری قوم! تم لاکھ دعائیں مانگو، مگر اس وقت تک پانی نہیں برسے گا جب تک تم اپنے نبی حضرت ہُود (عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ

السَّلام) پر ایمان نہ لاؤ گے۔ حضرت مَرْثَد بن سَعْد (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے جب اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو قومِ عاد کے غُنڈوں نے ان کو مار پیٹ کر الگ کر دیا اور دعائیں مانگنے لگے۔ اس وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سفید، سُرخ اور سیاہ رنگ کی تین بدلیاں بھیجیں۔ آسمان سے ایک آواز آئی: ''اے قوم عاد! تم لوگ اپنے لئے ان میں سے ایک بدلی کو پسند کر لو۔'' ان لوگوں نے کالی بدلی کو پسند کر لیا اور یہ لوگ اس خیال میں مگن تھے کہ کالی بدلی خوب زیادہ بارش دے گی۔ چنانچہ وہ ابرِ سیاہ قومِ عاد کی آبادیوں کی طرف چل پڑا۔ قومِ عاد کے لوگ کالی بدلی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا کہ اے میری قوم! دیکھ لو عذابِ الٰہی ابر کی صورت میں تمہاری طرف بڑھ رہا ہے مگر قوم کے گستاخوں نے اپنے نبی (عَلَیْہِ السَّلام) کو جھٹلا دیا اور کہا کہ کہاں کا عذاب اور کیسا عذاب؟

هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ ترجمۂ کنز الایمان: یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا۔ (پ ۲۶، الاحقاف: ۲۴)

(روح البیان، ج ۳، ص ۱۸۶ تا ۱۸۹، پ ۸، الاعراف: تحت الآیۃ ۷۰)

یہ بادل مغرب کی طرف سے آبادیوں کی طرف برابر بڑھتا رہا اور ایک دَم اس میں سے ایک آندھی آئی جو اتنی شدید تھی کہ اونٹوں کو سواروں سمیت اُڑا کر کہیں سے کہیں پھینک دیتی تھی۔ پھر اتنی زوردار ہوگئی کہ درختوں کو جڑوں سے اُکھاڑ کر اُڑا لے جانے لگی۔ یہ دیکھ کر قومِ عاد کے لوگوں نے اپنے مضبوط مکانوں

میں داخل ہو کر دروازوں کو بند کرلیا مگر آندھی کے جھونکے نہ صرف دروازوں کو اُکھاڑ کر لے گئے بلکہ پوری عمارتوں کو جھنجھوڑ کر ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ سات رات اور آٹھ دن مسلسل یہ آندھی چلتی رہی یہاں تک کہ قومِ عاد کا ایک بھی شخص زندہ نہ بچا۔ جب آندھی ختم ہوئی تو اس قوم کی لاشیں زمین پر اس طرح پڑی ہوئی تھیں جس طرح کھجوروں کے درخت اُکھڑ کر زمین پر پڑے ہوں۔ قرآن پاک میں ان کی اسی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 29 کی سورۃ الحاقۃ کی آیت 6 تا 8 میں ہے:

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍۙ(۶) سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰىۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ(۷) فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ(۸) (پ ۲۹، الحاقۃ: ۶ تا ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو پچھڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے) ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو!

پھر قدرتِ خداوندی سے کالے رنگ کے پرندوں کا ایک غول نمودار ہوا جنہوں نے ان کی لاشوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام چند مومنین کو ساتھ لے کر مکّۂ مکرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً) چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے۔ (تفسیر الصاوی، ج ۲، ص ۶۸۶، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ''قوم عاد'' جو بڑی طاقتور، قد آور اور خوشحال قوم تھی، ان کے پاس لہلہاتی کھیتیاں اور ہرے بھرے باغات تھے۔ پہاڑوں کو تراش خَراش کر ان لوگوں نے گرمیوں اور سردیوں کے لئے الگ الگ محلات تعمیر کئے تھے، ان کو اپنی کثرت اور طاقت پر بڑا اِعتماد، اپنے تموُّل اور سامانِ عیش و عشرت پر بڑا ناز تھا مگر کُفر اور بداعمالیوں و بدکاریوں کی نحوست نے ان لوگوں کو قہرِ الٰہی کے عذاب میں اس طرح گرفتار کردیا کہ آندھی کے جھونکوں نے ان کی پوری آبادی کو جھنجھوڑ کر مَلیا میٹ کردیا، مضبوط محلات کو توڑ پھوڑ دیا اور اس پوری قوم کے وجود کو صفحۂ ہستی سے مٹاڈالا۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اپنی زندگی اطاعتِ الٰہی میں بسر کریں، ورنہ قراٰنِ مجید کی آیتیں ہمیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر یہ دَرْس دے رہی ہیں کہ نیکی کی تاثیر آبادی اور بدی کی تاثیر بربادی ہے۔

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے
یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) پتھروں کی برسات

حضرتِ سیِّدُنا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے شہر ''سَدُوم'' کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سَرسبز و شاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اَناج اور قسم

قِسم کے پھل اور میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے۔شہر کی خوشحالی کی وجہ سے اَطراف کی آبادیوں کے لوگ اکثر مہمان بن کر یہاں آیا کرتے اور شہر کے لوگوں کو اُن مہمانوں کی مہمان نوازی کا بار اُٹھانا پڑتا تھا۔اس لئے اس شہر کے لوگ مہمانوں کی آمد سے بہت ہی کَبِیدہ خاطِر اور تنگ ہو چکے تھے مگر مہمانوں کو روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔اس ماحول میں اِبلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان لوگوں سے کہنے لگا کہ اگر تم لوگ مہمانوں کی آمد سے نجات چاہتے ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی مہمان تمہاری بستی میں آئے تو تم لوگ زبردستی اس کے ساتھ بدفعلی کرو۔چنانچہ سب سے پہلے اِبلیس خود ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں مہمان بن کر اس بستی میں داخل ہوا اور ان لوگوں سے خوب بدفعلی کرائی اس طرح یہ ''فعلِ بد'' ان لوگوں نے شیطان سے سیکھا۔پھر رفتہ رفتہ یہ لوگ اس گندے کام کے اِس قدر حریص بن گئے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرنے لگے۔

(روح البیان، ج۳،ص۱۹۷، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۸۴) حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے ان لوگوں کو اس فعلِ بد سے منع کرتے ہوئے اس طرح سمجھایا:

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ (پ۸، الاعراف: ۸۰، ۸۱)	ترجمۂ کنز الایمان: کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔

حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے اس اِصلاحی بیان کو سن کر ان کی قوم نے نہایت بے باکی اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ کیا کہا؟ اس کو قرآن سے سنئے:

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ۝۸۲ (پ۸، الاعراف: ۸۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ انکو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں۔

جب قومِ لُوط کی سَرکشی اور بدفعلی قابلِ ہدایت نہ رہی تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام چند فرشتوں کو ہمراہ لے کر آسمان سے اُتر پڑے۔ یہ فرشتے مہمان بن کر حضرتِ سیِّدُنا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے پاس پہنچے اور یہ سب فرشتے بہت ہی حسین اور خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے۔ ان مہمانوں کے حُسن و جمال کو دیکھ کر اور قوم کی بدکاری کا خیال کر کے حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام بہت فکرمند ہوئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کا اندیشہ دُرست ثابت ہوا اور تھوڑی دیر بعد قوم کے بدکاروں نے حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان مہمانوں کے ساتھ بدفعلی کے اِرادہ سے دیوار پر چڑھنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے نہایت دل سوزی کے ساتھ ان لوگوں کو سمجھایا اور اس بُرے کام سے منع کیا

مگر بدفعلی کے نشے میں چُور سَرکش قوم نے بے ہُودہ جوابات دیئے اور بُرے ارادے سے باز آنے پر تیار نہ ہوئے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی تنہائی اور مہمانوں کے سامنے شرمندگی کے خیال سے غمگین ورَنجیدہ ہوگئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: ''اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (عَلَیْہِ السَّلام)! آپ بے فکر رہئے، ہم لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو اِن بدکاروں پر عذاب لے کر اُترے ہیں، لہٰذا آپ عَلَیہ السَّلام مومنین اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر صبح ہونے سے پہلے ہی اس بستی سے دُور نکل جائیں اور کوئی شخص پیچھے مڑ کر اس بستی کی طرف نہ دیکھے ورنہ وہ بھی اس عذاب میں گرفتار ہوجائے گا۔'' چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے گھر والوں اور مومنین کو ہمراہ لے کر بستی سے باہر نکل گئے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام اس شہر کی پانچوں بستیوں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان کی طرف بلند ہوئے اور کچھ اوپر جا کر ان بستیوں کو الٹ دیا اور یہ آبادیاں زمین پر گر کر چکنا چور ہوکر زمین پر بکھر گئیں۔ پھر کنکر کے پتھروں کا مینہ برسا اور اس زور سے پتھر برسے کہ قومِ لُوط کے تمام لوگ مر گئے اور ان کی لاشیں بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بکھر گئیں۔ عین اس وقت جب کہ یہ شہر اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ایک بیوی جس کا نام ''وَاعِلَہ'' تھا جو درحقیقت مُنافِقہ تھی اور قوم کے بدکاروں سے محبت رکھتی تھی، اس نے پیچھے مُڑ کر دیکھ لیا، اس کے منہ سے نکلا ''ہائے رے میری قوم''، یہ کہہ کر وہ ایک جگہ کھڑی ہوگئی۔ عذابِ الٰہی کا

ایک پتھر اس کے اوپر بھی گرا اور وہ بھی ہلاک ہوگئی۔ جو پتھر اس قوم پر برسائے گئے وہ کنکروں کے ٹکڑے تھے اور ہر پتھر پر اُس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جو اُس پتھر سے ہلاک ہوا۔ (تفسیر الصاوی، ج ۲، ص ۶۹۱، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۸۴)

پتھر نے پیچھا کیا!

حضرتِ سیِّدُنا **لوط** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا ایک تاجِر اُس وَقْت کاروباری طور پر **مکّۃُ المکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا آیا ہوا تھا، اُس کے نام کا **پتھر** وَہیں پہُنچ گیا مگر فِرِشتوں نے یہ کہہ کر روک لیا کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا **حرم** ہے۔ چُنانچِہ وہ **پتھر** 40 دن تک **حرم** کے باہَر زمین وآسمان کے درمیان مُعلّق (یعنی لٹکا) رہا جُوں ہی وہ تاجِر فارِغ ہوکر **مکّۃُ المکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا سے نکل کر **حرم** سے باہَر ہوا وہ **پتھر** اُس پر گرا اور وہ وَہیں ہلاک ہوگیا۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۶۷ ماخوذاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ **لواطت** کس قدر شدید اور ہولناک **گناہ کبیرہ** ہے کہ اس جُرْم میں قومِ لوط کی بستیاں **اُلٹ پلٹ** کردی گئیں اور سارے مُجرِم پتھراؤ کے عذاب سے مرکر دنیا سے نیست ونابود ہوگئے۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ گناہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 46 صفحات پر مشتمل رسالے ''قومِ لُوط کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ 5 پر **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **حضرتِ** سیِّدُنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے

ایک مرتبہ شیطان سے پوچھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو سب سے بڑھ کر کون سا گناہ ناپسند ہے؟ ابلیس بولا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو یہ گناہ سب سے زیادہ ناپسند ہے کہ مَرد، مَرد سے بدفِعلی کرے اور عورت، عورت سے اپنی خواہش پوری کرے۔ (روحُ البیان ج ۳ ص ۱۹۷) **خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب مرد مرد سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانیہ ہیں۔ (السّنَنُ الکبریٰ ج ۸ ص ۴۰۶ حدیث ۱۷۰۳۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس فعلِ بد کے تصوُّر سے بھی کوسوں دُور رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ **الْاَمین** صلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا
رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) آگ لپکتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللہِ الغفّار ایک بیمار کے سرہانے تشریف لائے جو قریبُ الموت تھا۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے کئی بار اسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ **"دس گیارہ، دس گیارہ"** کی آوازیں لگاتا رہا! جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے **آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی ہے۔** پھر آپ نے

لوگوں سے پوچھا: دنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ یہ **سُود خور** تھا اور **کم تولا** کرتا تھا۔

(تذکرۃُ الاولیاء ص ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سامان اور سودا دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو **حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام** ہے۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں پورا پورا تولنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۳۵، ۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

کم تولنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵﴾ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ (پ ۳۰، المطففین: ۱ تا ۶)

ترجمہ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

تاجر اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہ کریں،

یہ رب عزوجل کو ناراض اور تجارت کو برباد کرنے والا کام ہے۔ دنیا کی فانی دولت کی خاطر خود کو جہنَّم کے شُعلوں کی نَذر کرنا بہت بڑی جرأت ہے۔ **روحُ البیان** میں منقول ہے: جو شخص **ناپ تول** میں خِیانت کرتا ہے قِیامت کے روز اسے جہنَّم کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور **دو پہاڑوں** کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا: ''ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو'' جب تولنے لگے گا تو آگ اس کو جلا دیگی۔ (روح البیان ج ۱۰ ص ۳۶۴)

گر ان کے فضل پہ تم اعتماد کر لیتے
خدا گواہ کہ حاصِل مُراد کر لیتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) سُود خور کا انجام

حضرت علامہ ابن حجر مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **قبر** پر حاضری دیتا اور قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نماز فجر کے فوراً بعد قبرستان گیا۔ اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **قبر** کے قریب بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک مجھے کسی کے زور زور سے رونے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایک **قبر** سے آرہی تھی۔ میں گھبرا گیا اور تلاوت چھوڑ کر **قبر** کی طرف دیکھنے لگا، ایسا لگتا تھا جیسے **قبر** کے اندر کسی کو عذاب دیا جارہا ہو، **قبر** میں دفن مُردے کی آہ وزاری سن کر مجھے

خوف محسوس ہونے لگا۔ جب دن خوب چڑھ گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہوگئی۔ ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے **قبر** کے بارے میں پوچھا، اس نے مجھے بتایا کہ یہ فلاں کی **قبر** ہے۔ میں اس شخص کو پہچان گیا، یہ بڑا پکا نمازی تھا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا۔ ایسے نیک شخص کی **قبر** سے رونے پیٹنے کی آوازیں سن کر میں بڑا حیران تھا۔ میں نے معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ سُود خور تھا، شاید اسی وجہ سے اسے **قبر** میں عذاب ہو رہا تھا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص ۳۰۰، ۳۰۱) **اِس** حکایت سے سُود خوروں کو عبرت پکڑنی چاہئے کہ کہیں مرنے کے بعد اُن کا بھی یہی اَنجام نہ ہو!

سُود حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ اس قدر غلیظ فعل ہے کہ اسے **70** گناہوں کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ نبی اکرم، نُورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **سُود** ستر گناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زِنا کرے۔

(سنن ابن ماجہ ج۳، ص ۷۲ حدیث ۲۲۷۴)

سُود باعث لعنت ہے

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سُود کھانے والے اور سُود کھلانے والے اور سُود لکھنے والے اور سُود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث ۱۵۹۸، ص ۸۶۲)

غور کیجئے کہ سود کتنا بڑا جرم ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صِرْف اس کے کھانے والے اور لینے والے پر لعنت نہیں فرمائی بلکہ سود دینے والے، اس معاملہ میں گواہ بننے والے اور اس معاملے کو قلم بند کرنے والے اور ان تمام لوگوں کے لئے جنہوں نے اس میں کسی بھی طرح کا تعاوُن کیا ہے لعنت بھیجی ہے اور سب کو اس گناہ عظیم اور لعنت میں شریک اور مُساوی قرار دیا ہے۔ ذرا سوچئے! کہ جن پر **رسولِ اکرم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین ہو کر لعنت بھیجیں اور ان کے لئے **اللہ** کی رحمت اور خیر سے دُوری کی دعا کریں، انہیں دنیا میں کہاں پناہ ملے گی اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

سود سے مال بڑھتا نہیں گھٹتا ہے

سود کا لین دین کرنے والا سمجھتا ہے کہ اس کے مال میں اِضافہ ہو رہا ہے حالانکہ سُود ہرگز ہرگز باعثِ برکت نہیں ہوسکتا، چنانچہ خلق کے رہبر، شافعِ محشر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سُود سے مال خواہ کتنا ہی بڑھے آخرِ کار قِلّت کی طرف لے جاتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب الربا، الفصل الثالث، الحدیث ۲۸۲۷، ج۱، ص ۵۲۴)

سود لینے والوں کی پریشانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسے بہت سے واقعات آپ کو ملیں گے کہ فلاں صاحب آرام سے حلال کی روٹیاں کھاتے، چین سے سوتے اور عزت کی زندگی گزارتے تھے۔ کسی نے انہیں سُودی قرض لے کر اچھا اور بڑا کاروبار کرنے یا کارخانہ

وغیرہ لگانے کی ترغیب دی اور انہیں لالچ دیا کہ اس طرح تم بھی بہت بڑے آدمی بن جاؤ گے۔ اس کی باتوں میں آ کر انہوں نے ایک موٹی رقم سود پر قرض لے کر کاروبار شروع کیا یا کارخانہ لگایا مگر سُود کی نحوست سے آج وہ قلاش اور انتہائی ذلیل وخوار ہیں کیونکہ اتنی بڑی رقم دیکھ کر انہوں نے اور ان کے اہل خانہ نے خوب ٹھاٹ باٹ کئے اور شاہانہ زندگی گزارنا شروع کر دی جس سے اَخراجات میں اِضافہ ہوا، اُدھر کاروبار میں نقصان ہوا اور قرض کے ساتھ سود کی رقم بھی بڑھتی گئی اور وقت پر قرض کی ادائیگی نہ ہو سکنے کی بنا پر زمین، جائداد بیچنی پڑی، کوٹھی نیلام ہوگئی اور آج بے گھر اور پیسے پیسے کے محتاج اور ذلیل وخوار ہیں۔ ''نوائے وقت'' آن لائن سے لی گئی ایسی ہی چند عبرت ناک اخباری خبریں ملاحظہ کیجئے: ۞ سمن آباد مرکز الاولیاء لاہور کا ایک رہائشی جس کی کپڑے کی فیکٹری تھی، اس نے سُود خوروں سے ایک کروڑ روپے قرض لیا، اس نے تین کروڑ روپے واپس کر دیئے اس کے باوجود اس کے ذمے اصل رقم واجب الادا تھی۔ وہ یہ رقم ادا نہ کر سکا، آخر کار اس نے اپنی فیکٹری اور گھر لاہور کے سود خوروں کے ہاتھوں اونے پونے داموں میں فروخت کر دیا، اب وہ بیچارا باب المدینہ کراچی میں ملازمت کر رہا ہے اور اس کے بیوی بچے مُفلِسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ۞ مرکز الاولیاء لاہور میں ملتان روڈ کے رہائشی ایک رکشہ ڈرائیور نے سُودی قرض ادا نہ کر سکنے پر اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ زہر کھا کر زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ ۞ باغبانپورہ مرکز الاولیاء لاہور میں دو بچیوں کے باپ نے بھی سود خوروں سے تنگ آ کر گلے میں پھندہ لے کر خودکشی کر لی۔ ۞ سود

خوروں نے رقم نہ ملنے پر کھاریاں کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ ❁ راولپنڈی میں ویسٹرج کے علاقے میں ایک شخص کو سود خور نے چُھریاں مار کر شدید زخمی کر دیا۔

ایسی مثالیں بکثرت ملیں گی کہ مسلمانوں کی بیشتر جائیدادیں سُود کی نذر ہوگئیں۔ پھر قرض خواہ کے تقاضے اور اس کے تشدُّد آمیز لہجے سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے، شرح سُود زیادہ ہونے کی وجہ سے کچھ ہی عرصے میں قرض لی گئی رقم دُگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے جسے پورا کرنا سُودی قرض لینے والوں کی پہنچ سے باہر ہوجاتا ہے پھر سُود خور اپنی رقم کی واپسی کیلئے ان کے بچے تک اِغوا کر لیتے ہیں اور رقم نہ ملنے پر انہیں قتل بھی کر دیتے ہیں۔ افسوس کہ لوگ یہ ساری تباہی بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر عبرت نہیں ہوتی، آنکھیں نہیں کھلتیں اور وہ اپنے بچوں کی شادیوں، ان کی تعلیم یا بیماری پر اٹھنے والے اخراجات پورے کرنے کیلئے سود خوروں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! سود کا وبال یہیں تک محدود نہیں بلکہ آخرت کا عذاب الگ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی پناہ و عافیت میں رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سود خوروں کی سزاؤں کی جھلکیاں

سود خور دنیا میں چاہے کتنی ہی عیش کرلیں مگر آخرت میں انہیں ایسی ایسی

سزائیں ملیں گی جن کا ذکر سنتے ہی رُونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، صِرْف دوسزائیں ملاحظہ ہوں: **(۱)** بخاری شریف میں ہے: کچھ دوزخیوں کوخون کے دریا میں ڈال دیا جائے گا اوروہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئیں گے تو ایک فرشتہ پتھر کی ایک چٹان اُن کے منہ پر اِس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر چلے جائیں گے۔ بار بار یہی عذاب اُن کو دیا جاتا رہے گا۔ یہ سودخوروں کا گروہ ہوگا۔ (بخاری، کتاب الجنائز، حدیث ۱۳۸۶ ملخصاً، ج۱، ص۴۶۷، ۴۶۸ ملتقطاً) **(۲)** ابن ماجہ شریف میں ہے: معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، ان میں سانپ تھے، جو پیٹوں کے باہر سے بھی نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ''**سُود کھانے والے**۔''

(سنن ابن ماجہ، ج۳، ص۱۷، حدیث ۲۲۷۳)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہوجائے تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بیقرار ہوجاتا ہے، تو سمجھ لو! کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں بچھوؤں سے بھر جائے، تو اُس کی تکلیف وبیقراری کا کیا حال ہوگا، رب (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ۔ (مرأۃ المناجیح ج۴ ص۲۵۹) **ہم قَھرِ قَھّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

مری لاش سے سانپ بچھو نہ لپٹیں
کرم بہرِ احمد رضا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶) قبر میں آگ بھڑک رہی تھی

حضرت سیِّد نا عَمرو بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ شریف کے قریب ایک بستی میں رہتی تھی۔ وہ بیمار ہوئی تو یہ شخص اس کی تیمارداری میں لگا رہا مگر وہ اسی مرض میں اِنتقال کر گئی۔ اس شخص نے اپنی بہن کی تجہیز و تکفین کا اِنتظام کیا، جب دفن کر کے واپس آیا تو اُسے یاد آیا کہ وہ **رقم** کی ایک تھیلی قبر میں بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے ایک دوست سے مدد طلب کی دونوں نے جا کر اس کی قبر کھود کر تھیلی نکال لی۔ تو اس شخص نے دوست سے کہا: ''ذرا ہٹنا میں دیکھوں تو سہی میری بہن کس حال میں ہے؟'' اس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں **آگ** بھڑک رہی تھی، وہ چپ چاپ واپس چلا آیا اور ماں سے پوچھا: ''کیا میری بہن میں کوئی خراب عادت تھی؟'' ماں نے کہا: تیری بہن کی عادت تھی کہ وہ **ہمسایوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی تھی اور چغل خوری کیا کرتی تھی۔** (مکاشفۃ القلوب، ص ۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں چُغلی کے حریصوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے۔ امام نَوَوِی علیہ رحمۃ القوی نے چغلی کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** ہے۔(شرح مسلم للنووی ج۱، جزء ۲،ص ۱۱۲) **چغل خور محبتوں کا چور** ہے، آج ہمارے معاشرے میں محبتوں کی فضا آلُودہ ہونے کا ایک بڑا سبب چغل خوری بھی ہے، لوگوں کے درمیان چغلیاں کھا کر فساد بَر پا کر کے اپنے کلیجے میں ٹھنڈک محسوس کرنے والے کو کل جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑے گا، اگر کبھی زندگی میں یہ گناہ ہوا ہو تو توبہ کر کے یہ نیت کر لیجئے کہ ہم **چغلی کھائیں گے نہ سُنیں گے**، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

سنوں نہ خُش کلامی نہ غیبت وچغلی

تِری پسندکی باتیں فَقَط سنا یارب (وسائلِ بخشش،ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷)زانیوں کاانجام

مِعراج کی رات سَرورِ کائنات، شاہِ مَوجودات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تَنُّور جیسے ایک سُوراخ کے پاس پہنچے اس کے اندر جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اچانک ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اُٹھتا تو مرد اور عورتیں دھاڑیں مارتے اور ہائے ہائے کرتے۔ **سرکارِ عالم مدار** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستفسار پر **حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ اَمین** علیہ السلام نے عرض کی: یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۷ ص ۲۴۹ حدیث ۲۰۱۱۵ ملتقطاً دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زِنا کی برائی محتاجِ بیان نہیں، یہ بھی حرام اور جہنم

میں لے جانے والا کام ہے۔اس ناپاک فعل کی ممانعت کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

زنا کی سزا

زنا اس قدر گھناؤنا فعل ہے کہ شریعت نے اس کی دنیا میں بھی سزا مقرر فرمائی ہے۔چنانچہ نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آ کر وقتی لذّت کی خاطر زِنا کا اِرتکاب کرنے والا مرد یا عورت اگر غیر شادی شدہ ہو تو اس کی شرعی سزا یہ ہے کہ اسے کسی نرمی کے بغیر اعلانیہ طور پر 100 کوڑے مارے جائیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾ (پ۱۸، النور ۲)

ترجمہ کنزالایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اور اگر کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اس فعل میں مبتلاء ہو جائے تو بِالْاِجماع اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔البحر الرائق میں ہے: اگر زنا کرنے والا شادی شدہ ہو تو اسے

کسی کھلی جگہ میں پتھر مارے جائیں حتی کہ مر جائے۔(البحر الرائق، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۱۳) لیکن یاد رہے کہ ان سزاؤں کے تعیّن کا ایک طریقہ کار ہے اور یہ سزائیں دینے کا حق بھی بادشاہِ اسلام کو ہے نہ کہ ہر کس و ناکس کو۔ نیز ہمیں چاہئے کہ محض شک یا گمان یا سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر کسی کو زانی قرار نہ دیں اور اگر ہمیں کسی کے گندے کام کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو بھی جائے تو ہر کسی کے سامنے رُسوا کرنے کے بجائے اس کی پردہ داری کرتے ہوئے حتی المقدور اَحسن انداز میں سمجھانا چاہئے۔ اس ضمن میں **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف **''پردے کے بارے میں سوال جواب''** کے صفحہ 389 سے اہم اِقتباس ملاحظہ کیجئے:

سُوال: کسی کا گناہ معلوم ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اُس کا پردہ رکھنا چاہئے کہ بِلا مَصلحتِ شَرعی کسی دوسرے پر اس کا اظہار کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب چُھپانے کا ذِہن بنائیے کہ جو کسی کا عیب چُھپائے اس کیلئے جنّت کی بِشارت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اُس کی پردہ پوشی کردے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائیگا۔ (مُسْنَدُ عَبْدِ بْنِ حُمَید ص ۲۷۹، الحدیث ۸۸۵) لہٰذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فُلاں نے **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! زِنا یا لواطت کا اِرتکاب کیا ہے، بدنِگاہی کی ہے، جھوٹ بولا ہے، بدعہدی یا غیبت کی ہے یا کوئی بھی ایسا جُرم چُھپ کر کیا ہے جس کو ظاہِر کرنے میں کوئی شَرعی مَصلحت نہیں تو

ہمیں اس کا پردہ رکھنا لازِم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ۔یقیناً غیبت اور آبروریزی کا عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔(پردے کے بارے میں سوال جواب ص۳۸۹)

زنا کی اُخروی سزائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا سزاؤں کا تعلُّق تو دُنیاوی زندگی سے ہے،اگر زنا کا حریص بغیر توبہ کے مرگیا تو اسے انتہائی دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا: مثلاً

(۱)جہنَّم میں ایک ''غیّ'' نامی وادی ہے اس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک ہولناک کنواں ہے جس کا نام ''ہب ہب'' ہے جب جہنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے یہ ہولناک کُنواں بے نَمازیوں، **زانیوں**، شرابیوں، سودخوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔(بہارِشریعت ج۱،حصہ ۳،ص ۴۳۴)

(۲) علامہ شمس الدین ذہبی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نقل فرماتے ہیں کہ زبور شریف میں ہے: زانیوں کو ان کی شرمگاہوں کے ذَرِیعے جہنَّم میں لٹکایا جائے گا اور لوہے کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔جب کوئی زانی اس سزا سے بچنے کے لیے مدد طلب کرے گا تو فرشتے کہیں گے کہ تیری یہ آواز اُس وقت کہاں تھی جب تو ہنستا تھا،خوش ہوتا اور اکڑتا تھا۔ نہ **اللہ** تعالیٰ کی عظمت کو دیکھتا اور نہ ہی اس سے حیا کرتا تھا۔(کتاب الکبائر،ص۵۵)

(۳) حضرت مکحول دمشقی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دوزخیوں

کو شدید بدبو محسوس ہوگی تو وہ کہیں گے: ہم نے اس سے گندی بدبو کبھی محسوس نہیں کی! تو انہیں بتایا جائے گا: یہ زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے۔ (کتاب الکبائر، ص ۵۷)

(۴) منقول ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ ہر بچھو، خچر کے برابر موٹا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں ایک زہر کی تھیلی ہے۔ یہ زانی کو ڈنک ماریں گے اور اپنا زہر اس کے بدن میں چھوڑ دیں گے، زانی اس کے درد کی تکلیف کو ہزار سال تک محسوس کریگا۔ پھر اس کا گوشت زرد پڑ جائے گا اور اس کی شرمگاہ سے پیپ اور زرد پانی بہنے لگے گا۔ (کتاب الکبائر، ص ۵۹)

ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

؎ گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
مِرا حَشْر میں ہوگا کیا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا آپ کو یہ گوارا ہوگا؟

بدکاری کی گندی لذت کے شوقین لمحہ بھر کے لئے سوچیں کہ اگر یہی کام کوئی اور میری بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ کرے تو کیا مجھے گوارا ہوگا؟ یقیناً نہیں! تو پھر کوئی دوسرا یہ کیسے گوارا کرسکتا ہے کہ آپ اس کی بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ حرام کاری کریں، شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر برسانے والے کو یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی اس کے گھر پر بھی پتھر برسا سکتا ہے۔ اس ضمن میں ایک سبق آموز روایت ملاحظہ کیجئے:

مجھے زنا کی اجازت دیجئے

ایک نوجوان سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے زنا کی اجازت دیجئے۔ یہ سنتے ہی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور نوجوان کو اپنے قریب بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا: اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اس نے عرض کی: میں اس کو کیسے رَوا رکھ سکتا ہوں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟ پھر دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اس طرح کیا جائے تو تو اسے پسند کریگا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرماتے رہے اور وہ جواب میں یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں ہوں گے۔ تب **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دُعا کی: یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس کے دل کو پاک کردے، اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔ اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زنا سے بے زار رہا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ج۸، ص۲۸۵، الحدیث ۲۲۲۷۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زنا جیسے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام سے دُوری کے لئے ہر اُس راستے پر چلنے سے بچئے جو زِنا کی طرف لے جاتا ہے، اپنی نگاہ کی حفاظت کیجئے، نامحرم اور بے پردہ عورتوں سے بے تکلفی سے کوسوں دُور بھاگئے، مخلوط محفلوں میں جانے سے کترائیے۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ نامحرم مردوں کے ساتھ غیر ضروری اور لوچ دار گفتگو، ہنسی مذاق اور تنہائی اختیار کرنے سے بچیں اور ان سے اس طرح کترائیں جیسے سانپ کو دیکھ کر بھاگتی ہیں۔ الغرض نیت صاف منزل آسان! آیئے زنا سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ تک جلا ڈالنے والے عابد کی سبق آموز حکایت سنتے ہیں: چنانچہ

بدکاری کی دعوت ٹھکرادی

حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک عابِد تھے جو کہ صِدّیق (یعنی اوّل دَرَجے کے ولی) کے مَنصب پر فائز تھے۔ شان یہ تھی کہ خانقاہ پر بادشاہ حاضِر ہو کر حاجت دریافت کرتا مگر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ مَنع فرمادیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے عبادت خانے پر انگور کی بیل لگی ہوئی تھی جو ہر روز ایک انوکھا انگور اُگاتی تھی کہ جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اُس کی طرف اپنا مبارَک ہاتھ آگے بڑھاتے تو اُس میں سے پانی اُبل پڑتا جسے آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نوش فرمالیتے۔ ایک دن مغرِب کے وَقت ایک جوان لڑکی نے دروازے پر دستک دیکر کہا، اندھیرا ہوگیا ہے، میرا گھر کافی دُور ہے، مجھے

رات گزارنے کیلئے اجازت دے دیجئے۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ترس کھا کر اسے اپنی خانقاہ میں پناہ دیدی۔رات جب گہری ہوئی تو وہ ایک دَم گلے پڑ گئی کہ میرے ساتھ ''منہ کالا'' کرو! یہاں تک کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فوراً آنکھیں بند کرلیں اور اُس کو کپڑے پہننے کا حکم دیا مگر وہ نہ مانی بلکہ برابر مُطالَبہ کرتی رہی۔

آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُضْطَرِب (مُض۔طَ۔رِب) ہوکر اپنے نَفْس سے پوچھا: اے نَفْس! تُو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا: خدا کی قسم! میں تو اِس نادِر موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔فرمایا: تیرا ناس ہو! کیا تُو میری عمر بھر کی عبادت ضائع کرنے کا اُمّید وار ہے؟ کیا تُو طالبِ عذابِ نار ہے؟ کیا تُو دوزخ کے گندھک کے لباس کا خواستگار ہے؟ کیا تُو جہنَّم کے سانپوں اور بچّھوؤں کا طلبگار ہے؟ یاد رکھ! زانی کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنَّم کے گہرے غار میں جھونک دیا جائے گا۔مگر اُس بدنیَّت لڑکی کے ساتھ ساتھ نَفْس نے بھی اپنی تحریک برابر جاری رکھی۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنے نَفْس سے فرمایا: چل پہلے تجرِبہ کرلے کہ آیا تُو دنیا کی معمولی آگ بھی برداشت کرسکتا ہے یا نہیں! یہ کہہ کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جلتے ہوئے چَراغ پر ہاتھ رکھ دیا مگر وہ نہ جلا۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جلال میں آکر پکارا: اے آگ! تجھے کیا ہوگیا ہے تُو کیوں نہیں جلاتی؟ اِس پر آگ نے پہلے انگوٹھا جلایا، پھر اُنگلیوں کو پگھلایا حتّٰی کہ ہاتھ کا سارا پنجہ کھا گئی۔یہ دردانگیز منظر دیکھ کر اُس لڑکی پر ایک دم خوف طاری ہو

گیا، اُس کے مُنہ سے ایک زوردار چیخ بُلند ہوکر فَضا کی پہنائیوں میں گم ہوگئی، وہ دھڑام سے گری اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فوراً اُس کی بَرَہنہ لاش پر چادر اُڑھادی۔

صبح ہوتے ہی ابلیس نے چِلّا کر اعلان کیا: اِس عابِد نے فُلانہ بنتِ فُلاں کے ساتھ رات کو زیادَتی کر کے اُس کو قتل کر دیا ہے۔ یہ خبرِ وَحشت اثر سُن کر بادشاہ آگ بگولہ ہوکر سپاہیوں کے ساتھ عابِد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خانقاہ پر آ پہنچا۔ جب وہاں سے لڑکی کی بَرَہنہ لاش برآمد ہوگئی تو عابِد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے گلے میں زنجیر ڈالکر گھسیٹ کر باہَر نکالا گیا اور پھر سپاہیوں نے خانقاہ کی اِینٹ سے اِینٹ بجادی۔ وہ عابِد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ صبر وشکیبائی کا دامن تھامے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا جلا ہوا ہاتھ بھی کپڑے میں چُھپائے رکھا اور کسی پر ظاہِر نہ ہونے دیا۔ اُس وَقت دستور یہ تھا کہ زانی کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا۔ چُنانچِہ بادشاہ کے حکم سے عابد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سر پر آرہ رکھ کر اُن کے بدن کے دو پَر کالے کر دیئے گئے۔ عابِد کی وفات ہوجانے کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس عورت کو زندہ کیا اور اُس نے از ابتِدا تا اِنتِہا ساری رُوداد سنائی۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے ہاتھ سے کپڑا ہٹایا گیا تو لڑکی کے بیان کے مطابِق واقِعی وہ جلا ہوا تھا اِس کے بعد لڑکی حسبِ سابِق پھر مُردہ ہوگئی۔ حیرت انگیز حقیقت سُن کر لوگوں کے سر عقیدت سے جھک گئے اور خوش نصیب عابد کی اِس دردناک رِحلت پر سبھی تأسُّف وحسرت کرنے لگے۔

جب ان کیلئے قَبر کھودی گئی تو اُس سے مُشک وعَنبر کی لپٹیں آنے لگیں۔جوں ہی دونوں کے جنازے لائے گئے تو آسمان سے صدا آنے لگی: اِصْبِرُوا حتّٰی تُصَلِّیَ عَلَیْھِمَا الْمَلٰئِکَۃُ یعنی صبر کرو یہاں تک کہ ان پر فرشتے نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔ تدفین کے بعد اللّٰہُ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ نے خوش نصیب عابِد کی قَبر پر چنبیلی کو اُگایا۔ لوگوں نے مزارِ پُر انوار پر ایک کتبہ آویزاں پایا جس میں کچھ اس طرح مضمون تھا: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اپنے بندے اور ولی کی طرف۔میں نے اپنے فِرِشتوں کو جَمع فرمایا، جبرئیل (علیہ السلام) نے خُطبہ سنایا اور میں نے پچاس ہزار دُلہنوں کے ساتھ جنَّتُ الفردوس میں اِس (اپنے ولی) کا نِکاح فرمایا۔ میں اپنے فرماں برداروں اور مُقَرَّبوں کو ایسے ہی اِنعاموں سے نوازتا ہوں۔

(بَحرُ الدُّمُوع ص ۱۶۹ مُلَخَّصاً)

؎ عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ! (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) برائیوں کی ماں

امیر المومنین حضرت سیدنا **عثمانِ غنی** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک دن **خطبہ** دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے **حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: **برائیوں کی ماں** (یعنی **شراب**) سے بچو کیونکہ تم سے

پہلے ایک شخص تھا جو لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا، ایک عورت اُس کی محبت میں گرفتار ہوگئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ گواہی کے سلسلے میں تمہاری ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا اور جس دروازے سے اندر داخل ہوتا وہ بند کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت کے پاس جا پہنچا جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا جس میں شراب تھی۔ وہ عورت بولی: میں نے تمہیں کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بلایا بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ تم اِس لڑکے کو قتل کر دو یا میری نفسانی خواہش کو پورا کر دو یا پھر شراب کا ایک جام پی لو، اگر اِنکار کیا تو میں شور کروں گی اور تمہیں ذلیل ورُسوا کر دوں گی۔ جب اُس شخص نے دیکھا کہ چُھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو شراب پینے پر راضی ہوگیا۔ عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے (نشے میں جھومتے ہوئے) مزید شراب مانگی، وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ نہ صِرْف اس عورت کے ساتھ منہ کالا کیا بلکہ لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید فرمایا: پس تم شراب سے بچتے رہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بے شک ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی ایک ہی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے، (اگر کوئی ایسا کرے گا تو) ایمان وشراب میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، الحدیث ۵۳۲۴، ج۷، ص۳۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب برائیوں کی

ماں ہے۔ وہ نادان عابد سمجھا کہ شراب پی کر میں بقیہ گناہوں سے بچ جاؤں گا مگر یہ اس کی خوش فہمی تھی۔ شراب پیتے ہی گویا گناہوں کا دروازہ کھل گیا پھر وہ بدکاری اور قتل جیسے گناہ میں بھی مبتلاء ہوگیا۔ شراب کی انہی خرابیوں کی وجہ سے اسلام نے اسے ہمیشہ کے لئے حرام قرار دیا ہے مگر ہمارے معاشرے میں جہاں دوسری بے شمار برائیاں پھیل رہی ہیں اِن میں شراب نوشی بھی شامل ہے۔ فلموں ڈراموں میں دکھائے گئے شراب نوشی کے مناظر اور بُری صحبت سے متاثر ہوکر ہزارہا نوجوان شرابی بن چکے ہیں۔ اس فعلِ حرام کے بھیانک اثرات نے ان کی زندگیاں تباہ کردی ہیں۔ بعض تو شراب نوشی کی وجہ سے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، ایسی ہی ایک اخباری خبر ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

(۹)36 نوجوان ہلاک ہوگئے

7 رمضان المبارک 1428 ہجری بمطابق 21 ستمبر 2007ء باب المدینہ (کراچی) کے رہائشی چند نوجوانوں نے رقص و سرود کی ایک محفل سجانے کا پروگرام بنایا۔ محفل میں ناچ گانے کے ساتھ شراب و کباب کا بندوبست بھی تھا۔ دوست یار مل کر یہ تقریباً 40 نوجوان تھے۔ شام کے سائے گہرے ہوتے ہی مصنوعی روشنیوں نے جب کراچی کی اس کالونی میں چراغاں کردیا اور چاروں طرف سے لوگ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونے کے لئے مساجد کا رخ کرنے لگے تو ان نوجوانوں نے اکٹھے ہوکر ناچ گانا شروع کردیا اور ساتھ ہی ساتھ شراب کے جام چھلکانے لگے۔ اس طرح انہوں نے پوری کالونی میں وہ اودھم مچایا کہ خدا کی پناہ۔ اس دوران چند نوجوان شراب کے نشے

میں دُھت ہو کر لڑکھڑائے اور دَھڑام سے نیچے گر گئے۔ دوسرے نوجوانوں نے ان کے گرنے پر ایک زوردار قہقہہ لگایا اور ساتھ ہی شراب کا دَور تیز کر دیا۔ یوں جام پر جام بنتے رہے، رقص ہوتا رہا اور نوجوان دنیا و مافیہا سے بے نیاز اس محفل کے رنگ میں رنگتے چلے گئے۔ رات گہری ہونے کے ساتھ ساتھ نوجوان شراب پیتے جاتے اور تھرتھراتے و کانپتے ہوئے فرش پر گرتے جاتے یہاں تک کہ فرش پر ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اچانک ایک دوست نے دوسرے سے پوچھا: ان سب کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ سب کیوں سو گئے ہیں؟ دوسرے نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے دوستوں کو فرش پر پڑے دیکھا اور اس کے بعد اپنے دوست کی طرف دیکھا تو دونوں معاملے کی نوعیت کو بھانپ گئے۔ لہٰذا انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی اور جب پولیس محفل میں پہنچی تو 27 نوجوان فرش پر تڑپ تڑپ کر جان دے چکے تھے جبکہ جو زندہ بچے تھے وہ بھی بری طرح تڑپ رہے تھے۔ پولیس نے فوری طور پر زندہ بچ جانے والوں کو ہسپتال پہنچا دیا، وہاں مزید 9 نوجوانوں نے دَم توڑ دیا۔ یوں رمضان کے مقدس مہینے میں سجنے والی رقص و سرود کی محفل موت کی محفل بن گئی اور 36 نوجوان زہریلی شراب کے گھاٹ اتر گئے۔

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلا ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شرابی پر لعنت برستی ہے

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شراب کے معاملہ میں 10 بندوں پر **لعنت** فرمائی ہے: (۱) شراب بنانے والا (۲) بنوانے والا (۳) پینے والا (۴) اُٹھانے والا (۵) اُٹھوانے والا (۶) پلانے والا (۷) بیچنے والا (۸) اس کی قیمت کھانے والا (۹) خریدنے والا اور (۱۰) خریدوانے والا۔

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلا، الحدیث ۱۲۹۹، ج ۳، ص ۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شراب کے طبّی نُقصانات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، فیضانِ سنّت صَفْحَہ 426 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شمار حکمتیں ہیں، اب کُفّار بھی اِس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچِہ ایک غیر مسلم مُحَقِّق کے تَاَثُّرات کے مطابِق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کر لیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوتِ

برداشت ختم ہو جاتی اور مُستقِل مُضِرّ اثرات مُرتَّب ہونے لگتے ہیں۔شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیجے) پر پڑتا ہے اور وہ سُکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بالآخر نِڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو مُتَوَرَّم (یعنی سُوجن میں مُبتَلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہو جاتی ہے نَتیجَۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے مِعدہ میں سُوجن ہو جاتی ہے، ہڈّیاں نرم اور خَستہ (یعنی بَہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز کے ذخائر کو تباہ کرتی ہے، وٹامن B اور C اِس کی غارتگری کا بِالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اِس کے نقصان دہ اثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ رہتا ہے۔بکثرت شراب پینے والا تھکن، سر درد، متلی اور شدّتِ پیاس میں مبتَلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔(فیضانِ سنت، ج۱، ص۴۲۶)

کر لے توبہ اور تُو مت پی شراب ہوں گے ورنہ دو جہاں تیرے خراب
جو جُوا کھیلے، پیئے ناداں شراب قبر و حشر و نار میں پائے عذاب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شرابی نے بیوی بچوں کو قتل کر دیا

اَخلاق پر بھی شراب کا بُرا اثر پڑتا ہے، شرابی شخص اپنے گھر والوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کم ہی کرتا ہے اسے تو صِرْف اپنا نشہ پورا کرنے سے غرض ہوتی ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ شرابی باپ نے اپنی اولاد کو قتل کر دیا، 2009ء میں چھپنے والی ایک ایسی ہی ایک اخباری خبر ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حجرہ شاہ مقیم (پنجاب) کے ایک شخص نے 12 سال قبل ایک لڑکی سے پسند کی شادی کی تھی۔ یہ شخص عادی شرابی اور کوئی کام نہیں کرتا تھا جس کی وجہ سے گھر میں اکثر فاقے رہتے اور میاں بیوی میں جھگڑا رہتا۔ گزشتہ روز جھگڑے کے بعد اس نے اپنی بیوی، 10 سالہ بیٹے، 6 سالہ بیٹی اور 3 سالہ بیٹی کو نشہ آور حلوہ کھلا کر بے ہوش کیا اور چاروں کے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کر ڈالا اور فرار ہو گیا۔ ملزم نے اپنی بیوی کے دونوں پاؤں بھی تیز دھار آلے سے کاٹ ڈالے۔

؎ جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شرابی کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے جہاں چوروں، ڈکیتوں، سُود خوروں اور بدمعاشوں کی اِصلاح ہوئی وہیں شراب پینے والوں کو بھی توبہ نصیب ہوئی، آیئے ایک **مدنی بہار** سنتے ہیں، چنانچہ مرکز الاولیاء لاہور (کینٹ) کے اسلامی

بھائی (عمر تقریباً 30 سال) کا بیان کا خلاصہ ہے کہ میں معاشرے کا بگڑا ہوا فرد تھا، اپنی والدہ کے ساتھ گستاخی سے پیش آنا، بڑے بھائیوں سے ہاتھا پائی کرنا میرے لئے معمولی بات تھی۔ پھر میں نے نشے کو اپنا دوست بنالیا، چنانچہ میں **شراب، بھنگ، چرس اور دیگر خطرناک نشہ آور اشیاء بڑی بے باکی سے استعمال کرتا** اور اس بات کی بالکل پرواہ نہ کرتا کہ یہ نشہ میری جان بھی لے سکتا ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ نشے میں دُھت ہوکر سویا تو اگلی رات ہی آنکھ کھلی۔ گھر والے نشے کے لئے رقم دینے سے انکار کرتے تو میں دھمکی دیتا کہ اگر مجھے پیسے نہیں دیئے تو سالن میں زہر ملا کر تم سب کو مار ڈالوں گا۔ میری قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کا یہ عالَم تھا کہ جب گھر والے میری حرکتوں سے تنگ آکر مجھے بددعائیں دیتے تو میں اس پر آمین کہا کرتا تھا۔ فلموں کا ایسا چسکا تھا کہ دن دیہاڑے گندی فلمیں دیکھ لیا کرتا، مجھے اس بات کا بھی خوف نہیں ہوتا تھا کہ کمرے میں والدہ یا بھائی آگئے تو کیا کہیں گے! پھر میں نے اپنی عیاشیاں پوری کرنے کے لئے رنگ وروغن کرنے اور کھانے کی دیگیں پکانے کا کام سیکھ لیا۔ ایک دن میں صدر بازار مرکز الاولیاء لاہور (کینٹ) میں اپنے استاذ کے ہمراہ دیگیں پکا رہا تھا کہ ایک مبلغ دعوتِ اسلامی جو وہاں کی حلقہ مُشاوَرت کے نگران بھی تھے، ہمارے پاس تشریف لائے اور دورانِ ملاقات مجھے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی دعوت پیش کی۔ میں نے انہیں ٹَرخانے کے لئے سفر کی ہامی بھر لی اور بعد میں بھول بھال گیا۔ جس دن مَدَنی قافلے کی روانگی تھی وہی اسلامی بھائی یاددِہانی کے لئے

میرے پاس تشریف لائے۔ میرا سفر کا اِرادہ تو تھا نہیں اس لئے میں انہیں منع کرنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈنے لگا لیکن اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ ارے نادان! جب **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تجھے ہدایت دینا چاہتے ہیں تو تُو کون ہوتا ہے منع کرنے والا! چنانچہ میں نے اسلامی بھائیوں سے روانگی کا وَقت اور مقام پوچھا اور مغرب کے وقت ان کی بتائی ہوئی جگہ ''جامع مسجد مَدَنی'' میں پہنچ گیا۔ یوں مبلغِ دعوتِ اسلامی کی **اِنفرادی کوشش** کی برکت سے میں 30 دن کے مَدَنی قافلے میں روانہ ہوگیا جس پر میرے والدین اور بہن بھائیوں نے بہت خوشی کا اِظہار کیا۔ راہِ خدا میں سفر کے دوران جب مجھے عاشقانِ رسول کی صحبت ملی تو مجھے اپنی زندگی کا مقصد پتا چلا، باجماعت نماز ادا کرنے کی عادت بنی اور خوفِ خدا و عشقِ رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جذبہ نصیب ہوا۔ مَدَنی قافلے میں ہی میں نے نشے اور دیگر گناہوں سے توبہ کی، سر پر عمامہ سجایا، رُخ پر داڑھی اور جسم پر مَدَنی لباس سجانے کی پکی نیّت کی، بعدازاں اس کو عملی شکل بھی دے دی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! پھر مجھے 63 دن کا تربیتی کورس کرنے کی بھی سعادت ملی، دورانِ کورس مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے ولیوں کے امام **حضور غوث پاک** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی خواب میں زیارت بھی نصیب ہوئی۔ **اَللّٰہُ ربُّ العٰلمین** عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے ماں باپ کا فرمانبردار، بڑے بھائیوں کا ادب اور مسلمانوں سے محبت کرنے والا بنائے، کروڑوں رحمتیں نازل ہوں میرے پیر و مُرشِد **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ پر کہ جن کی بنائی ہوئی تحریک دعوتِ اسلامی کی بدولت میں گناہوں کی دلدل سے نکلنے میں کامیاب ہوسکا۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سُدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول

نمازیں جو پڑھتے نہیں ہیں ان کو لا رَیب
نمازی ہے دیتا بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) مجھے میرے باپ نے برباد کردیا!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: ایک نوجوان نے مجھے ایک دردناک مکتوب دیا، جس کا لُبِّ لباب کچھ یوں ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے نیا نیا وابَستہ ہوا تھا۔ ایک بار رات کے ابتدائی حصّے میں اپنے کمرے کے اندر معصیَّت پر نَدامت کے باعِث ہاتھ اٹھائے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا تھا۔ رونے کی آواز سن کر والِد صاحِب گھبرا کر میرے کمرے میں آگئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ناواقِفیَّت و دُوری کے باعِث میری گِریہ وزاری اُن کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اُنہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کر دیا اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بٹھا کر. T.V آن کر کے کہا: بالکل ہی مولوی مت بن جاؤ، یہ بھی دیکھ لیا کرو۔ میں اگرچہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے فلموں، ڈِراموں اور گانے باجوں سے

تائب ہو چکا تھا، مگر والِد صاحِب نے مجھے .T.V دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ اُس وقت .T.V پر کوئی ڈِرامہ چل رہا تھا، بے حیا لڑکیوں کی فُحش اداؤں نے میرے جذبات میں ہیجان پیدا کرنا شروع کیا، آہ ! تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث گریہ کناں تھا اور اب..... اب ..... نَفسانی خواہشات نے مجھ پر غلَبہ کیا۔ موقع دیکھ کر شیطان نے اپنا داؤ چلا دیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر ''غسلِ فرض'' ہو گیا! اس واقِعہ کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کے دلدل میں اُتر گیا۔ چُونکہ ظالم مُعاشَرے کے بے جا رَسم و رَواج میرے نکاح کے مقابِل بَہُت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں، میں شَہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا ہوں اور گندی حَرکتوں کے باعث اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں شادی کے قابِل نہیں رہا۔ بتائیے ! مجرم کون؟ میں خود یا کہ میرے والد صاحِب؟ (T.V کی تباہ کاریاں، ص۲۶)

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت پڑھ کر شاید آپ کا سر شَرْم سے جُھک گیا ہو اور زبان پر کلماتِ افسوس جاری ہو گئے ہوں، لیکن یہ بھی غور کر لیجئے کہ کہیں آپ نے بھی تو اپنی اولاد یا چھوٹے بہن بھائیوں کو تفریح اور ترقی کے نام پر ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا اور کیبل کی سہولت مہیا نہیں کر رکھی! کیا آپ کو اِحساس ہے کہ آپ

اورآپ کے گھر والے کس قسم کے مُخَرِّب اَخلاق ڈرامے، ناچ گانے اور نازیبا فلمیں بِلا ناغہ دیکھتے ہیں! کیا آپ نہیں جانتے کہ انسان جو کچھ دیکھتا ہے اس کا اثر ضرور قبول کرتا ہے اور وہی کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بعد انسان بے راہ رَوِی کی طرف مائل ہوگا یا پھر نیک رَوِی کی طرف! کیا کوئی کیچڑ سے بھرے گڑھے میں کُود نے کے بعد اپنا دامن صاف رکھ سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا آپ بھی اپنے گھر سے فلمیں ڈرامے دیکھنے کا سلسلہ ختم کرنے کے لئے کسی ایسی ہی آگ کا انتظار کررہے جس نے مذکورہ نوجوان کی جوانی برباد کردی! ٹی وی پر فحش مناظر دیکھنے کی وجہ سے اس کے ساتھ جو کچھ پیش آیا کچھ بعید نہیں کہ ہمارے معاشرے میں بہت سے نوجوان اِسی طرح کے گھناؤنے نتائج بُھگت چکے ہوں! شاید آپ یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کریں کہ ہمیں اپنے بچوں پر اِعتماد ہے، تو پھر بتایئے کہ کیا شیطان پر بھی بھروسہ ہے کہ وہ جو سب کو جہنم کی طرف ہانکنے پر تُلا ہوا ہے آپ کی اولاد یا آپ کو چھوڑ دے گا! کہیں ایسا تو نہیں کہ خود آپ کے دل ودماغ پر فلموں ڈراموں کی اتنی حِرص چھائی ہوئی ہے کہ گھر والوں میں سے جو اِن چیزوں سے بچنا چاہے وہ آپ کو اچھا نہ لگتا ہو بلکہ آپ اسے بھی اِس نشے کا شکار کرنے کے لئے کوشاں ہوجاتے ہوں!

مدنی چینل دیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ اسی طرح کے کسی اَلمناک سانحے اور جہنم کی آگ سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانا چاہتے ہیں تو آج بلکہ ابھی سے اپنے گھر سے

فلموں ڈراموں کا سلسلہ ختم کر دیجئے (جبکہ آپ کی گھر میں چلتی ہو ورنہ منت سماجت کے ذریعے اپنے بڑوں کا ذہن بنا کر یہ کام کر لیجئے) اور صرف وصرف 100 فیصد اسلامی چینل **مدنی چینل** دیکھا کیجئے۔ مَدَنی چینل کی بہاروں کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل دیکھ کر بعض کفّار کو تو ایمان کی دولت ہی نصیب ہو گئی! نیز نہ جانے کتنے ہی بے نمازی نمازی بن گئے، متعدِّد افراد نے گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی کا آغاز کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل سو فیصدی اسلامی چینل ہے، نہ اس میں موسیقی ہے نہ ہی عورت کی نمائش۔ مَدَنی چینل میں کیا ہے؟ اس میں فیضانِ قرآن، فیضانِ حدیث، فیضانِ انبیا، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اولیاء ہے۔ اِس میں تلاوتیں، نعتیں، منقبتیں ہیں، دعا و مُناجات میں اِلحاح وزاری کے دل ہِلا دینے والے اور عشقِ رسول میں رونے، رُلانے اور تڑپانے والے رقّت انگیز مناظِر ہیں، دارالافتاء اہلسنّت، روحانی طبّی علاج، سنّتوں بھرے مَدَنی پھول آخرت بہتر بنانے والی خوب مدنی بہاریں ہیں۔ الغَرَض مَدَنی چینل ایک ایسا چینل ہے کہ اس کے ذَرِیعے انسان گھر بیٹھے اچّھا خاصا علمِ دین سیکھ سکتا ہے۔ آیئے میں آپ کو ایک مَدَنی بہار سُناتا ہوں، چنانچہ

مدنی چینل اصلاح کا ذریعہ بن گیا

سبی (بلوچستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 22 سال) کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں یادِ خدا سے دُور دنیا کی لذتوں میں گم اور گناہوں میں مشغول تھا۔ رات کو جب تک ایک **فلم** نہیں دیکھ لیتا تھا مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ رات دیر تک جاگنے

کی وجہ سے دن چڑھے اٹھتا۔ جب آنکھ کھلتی تو آوارہ دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق میں لگ جاتا۔ میری جوانی کا بہترین وقت غفلتوں کی نذر ہو رہا تھا۔ میرے ماں باپ میری حرکتوں کی وجہ سے سخت پریشان رہتے مگر مجھے ان کا کوئی اِحساس نہ تھا۔ ایک دن میں ٹی وی پر فلمیں دیکھنے میں مصروف تھا، ریموٹ میرے ہاتھ میں تھا، اس دوران میں نے چینل بدلنے شروع کئے تو ایک چینل پر **سبز سبز عمامہ** سجائے اسلامی بھائی بیان کر رہے تھے۔ میں تو فلمیں دیکھنے کے موڈ میں تھا ایسے میں شیطان مجھے مذہبی بیان کہاں سننے دیتا! چنانچہ پہلے تو میں نے چینل بدلنا چاہا پھر میں نے سوچا کہ دیکھوں تو سہی یہ ''**مدنی چینل**'' والے کیا بتاتے ہیں؟ جوں جوں بیان سنتا گیا میری ندامت بڑھتی چلی گئی، آنکھوں سے شرم کا پانی بہنے لگا۔ اب میں خوابِ غفلت سے بیدار ہو چکا تھا۔ میں نے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کر لی۔ صبح میں نے اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے رابطہ کیا اور **دعوتِ اسلامی** کی بہاریں لُوٹنے والوں میں شامل ہو گیا۔ آج سبز سبز عمامہ میرے سر پر ہے، چہرے پر داڑھی شریف ہے، نمازوں کا اہتمام میری عادت ہے اور **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ڈویژن مشاورت میں **مَدَنی انعامات** کی ذمہ داری نبھانے کے لئے کوشاں ہوں۔

مَدَنی چَینل کی مُہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف
جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَاللّٰہ اِعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زوردار
کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

(۱۱) بیٹا برباد ہوگیا

نثار صاحب ایک بین الاقوامی کمپنی میں اچھی پوسٹ پر فائز تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا جس کی تعلیم وتربیت کے لئے انہوں نے اسے مہنگے ترین اسکول میں داخل کروایا۔ صِرْف 6 سال کی عمر میں وہ اتنا **ذہین** تھا کہ اسے اُردو اور انگلش کے بڑے بڑے شاعروں کی نظمیں زبانی یاد تھیں، وہ اس چھوٹی سی عمر میں اخبارات ورسائل بھی پڑھ لیتا تھا، ملکی معاملات پر بھی اس کی نظر ہوتی تھی۔ یہ اپنی کلاس میں کبھی پہلی تو کبھی دوسری **پوزیشن** لیا کرتا تھا۔ لیکن 19 سال کی عمر میں پہنچتے پہنچتے اس کے سر کے دو تہائی **بال سفید** ہوگئے، اس کے چہرے پر **جھریاں** پڑ گئیں، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے، یہ جوانی کی دہلیز پر ہی **ہڈیوں کا ڈھانچہ** بن چکا تھا، اس کے کندھے اور کمر جھکی رہنے لگی۔ اب اس میں خود اعتمادی نام کی کوئی چیز باقی نہ رہی یہ کسی سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کرسکتا تھا، دوران گفتگو ایک دَم **سہم** کر خاموش ہوجاتا اور دائیں بائیں دیکھنے لگتا تھا۔ عُرُوج سے زَوال تک کے سفر کا سبب یہ بنا کہ اس کے والد نے چودہ سال کی عمر میں اسے لیپ ٹاپ (Laptop) لے دیا اور ان لمیٹڈ (یعنی ہر وقت آن رہنے والا) **انٹرنیٹ** (Internet) لگوا دیا۔ والد کا خیال تھا کہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے میرا بیٹا مزید ترقی کرے گا لیکن بیٹا ابھی کم عمر تھا، جونہی اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ اور انٹرنیٹ آیا تو اس کی سرگرمیوں کا رُخ تبدیل ہونے لگا۔ شروع شروع میں وہ کمپیوٹر کو ایک آدھ گھنٹہ دیتا مگر پھر اس کا زیادہ تر وقت کمپیوٹر پر ہی صَرْف

ہونے لگا۔ وہ صبح آنکھ کھلتے ہی لیپ ٹاپ کا بٹن دبا دیتا اور سارا دن اس کا لیپ ٹاپ آن رہتا۔ اسکول میں بھی اسے جب موقع ملتا وہ **لیپ ٹاپ** سے کھیلنے لگتا، اسکول سے واپسی پر وہ اپنے کمرے میں بند ہو جاتا اور رات گئے تک انٹرنیٹ کھولے رکھتا۔ الغرض اب وہ **انٹرنیٹ** کا ہی ہو کر رہ گیا۔ اس کی صحت گرنے لگی اور ذہانت کو گرہن لگنے لگا۔ نثار صاحب نے اپنے بیٹے کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی لیکن معاملہ ان کے ہاتھ سے نکل چکا تھا کیونکہ ان کا بیٹا **فحش ویب سائیٹس** دیکھنے کا عادی ہو چکا تھا۔ اب اس میں اور ہیروئن کے عادی میں کوئی فرق نہیں رہا تھا۔ ان ویب سائیٹس کے مہلک اثرات اس کے دل و دماغ کو اپنے گھیرے میں لے چکے تھے وہ اپنے ہاتھوں اپنی **جوانی** برباد کرنے لگا تھا یوں **صحت** گنوانے کے ساتھ ساتھ پڑھائی سے بھی فارغ ہو گیا اور اپنے جیسے ہزاروں نوجوانوں کے لئے **نشانِ عبرت** بن گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ سچا واقعہ حال ہی میں مقامی اخبار کے ایک کالَم میں چھپا تھا جسے ناموں کی تبدیلی اور ضَرورتاً تصرُّف کے بعد آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس داستانِ عبرت نشان میں آپ نے **انٹرنیٹ** (Internet) کے غلط اِستعمال کا نتیجہ ملاحظہ کیا کہ کس طرح ایک ذہین ترین نوجوان اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی برباد کر بیٹھا۔ انٹرنیٹ (Internet) جدید دَور کی پیداوار ہے۔ اس کی بدولت گویا پوری دنیا کی معلومات سِمَٹ کر کمپیوٹر کی اسکرین پر آجاتی ہیں، لیکن ہر ذِی شُعُور جانتا ہے کہ معلومات اچھی بھی ہوتی ہیں اور بُری بھی! اسی انٹرنیٹ کے ذریعے **نیکی کی**

دعوت بھی عام کی جاسکتی ہے، اسلامی بھائیوں کو عقائد وفقہ اور حلال وحرام کے حوالے سے مسائل بتائے جاسکتے ہیں اور اسی انٹرنیٹ (Internet) سے فحاشی وعُریانی پھیلانے کا بھی کام لیا جاسکتا ہے۔اس کی مثال یوں سمجھئے کہ **چُھری** سے پھل اور سبزی بھی کاٹی جاسکتی ہے اور کسی کی گردن بھی! لیکن تیز چھری کو ناسمجھ بچوں کے ہاتھ میں نہیں دیا جاتا کہ کہیں خود کو زخمی نہ کر بیٹھیں۔ بالکل اسی طرح **انٹرنیٹ** بھی اسی شخص کو استعمال کرنا چاہئے جو اس کے مُضِر اَثرات سے بچ سکتا ہو۔ کچی عمر کے نوجوان کو اس کے کمرے میں انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرنا ''آ بیل مجھے مار'' والی بات ہے۔اپنے کمرے میں تنہا بیٹھ کر آپ کا بیٹا یا بیٹی کیا دیکھ رہے ہیں، آپ کو کیا معلوم؟ اگر آپ یہ جواب دیں کہ **''جناب! ہمیں اپنے بچوں پر بھروسہ ہے۔''** تو بتائیے کہ حکایت میں مذکور نوجوان کے باپ نے اِسی اِعتماد کے ہاتھوں ذِلّت و پریشانی نہیں اٹھائی! پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ آپ کے ساتھ ایسا نہیں ہوسکتا! لہٰذا عافیت وسلامتی اسی میں ہے کہ گھر پر بلا حاجت **انٹرنیٹ** (Internet) نہ لگوائیے۔ پھر بھی اگر آپ مُثبت مقاصِد کے لئے اپنے گھر میں انٹرنیٹ کی سہولت رکھنا ہی چاہتے ہیں تو اس کا کنکشن ایسی جگہ لگوائیے جہاں گھر کے اَفراد کا عام آنا جانا ہوتا کہ اگر شیطان کسی کو اس کے غلط استعمال پر بہکائے بھی تو کم از کم گھر والوں کا خوف اسے باز رکھ سکے۔اس سلسلے میں گھر کے کسی بھی فرد کے **تنہائی میں انٹرنیٹ کے استعمال پر پابندی** لگانا بے حد مفید ہے۔جن اسلامی بھائیوں کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے وہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ کو

استعمال کر کے علمِ دین کا انمول خزانہ سمیٹ سکتے ہیں، مدنی چینل بھی دیکھ سکتے ہیں اس ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے: ww.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۲) ملاوٹ کرنے کی سزا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عَرض کی: ''حضور! ہم بہت سے لوگ حج کرنے آئے ہیں۔ صَفا ومَروہ کی سعی کے دوران ہمارے ایک دوست کا اِنتقال ہو گیا۔ غسل وتکفین وغیرہ کے بعد اسے قبرستان لے جایا گیا۔ جب اس کے لئے **قَبْر** کھودی تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک بہت بڑا **اژدھا** قبر میں موجود ہے۔ ہم نے اسے چھوڑ کر دوسری **قَبْر** کھودی۔ وہاں بھی وہی اژدھا موجود تھا۔ پھر تیسری **قَبْر** کھودی تو اس میں بھی وہی خوفناک سانپ کُنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ ہمیں بڑی پریشانی ہوئی۔ اب ہم اس میّت کو وہیں چھوڑ کر آپ کی بارگاہ میں مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں کہ اِس خوفناک صورت حال میں کیا کریں؟'' حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''وہ اژدہا اس کا بُرا عمل ہے جو وہ دنیا میں کیا کرتا تھا تم جاؤ اور ان تین قبروں میں سے کسی ایک میں اسے دفن کر دو، اگر تم اس شخص کے لئے ساری زمین بھی کھود ڈالو تب بھی وہاں اس اژدہے کو ضرور پاؤ گے۔'' وہ شخص واپس چلا گیا اور اس فوت شدہ شخص کو ان کھودی ہوئی قبروں میں سے ایک **قَبْر** میں دفن کر دیا گیا اور اژدہا بدستور اس **قَبْر** میں

موجود تھا۔ پھر جب ہمارا قافلہ حج کے بعد اپنے علاقے میں پہنچا تو لوگوں نے اس شخص کی زوجہ سے پوچھا: ''تمہارا شوہر ایسا کون سا گناہ کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کو ایسی دردناک سزا ملی؟'' اس عورت نے افسوس کرتے ہوئے کہا: ''میرا شوہر غلّے کا تاجر تھا اور وہ غلّے میں مِلاوٹ کیا کرتا تھا۔ روزانہ گھر والوں کی ضرورت کے مطابق گندم نکال لیتا اور اتنی مقدار میں جَو کا بُھوسا گندم میں ملا دیتا، یہ اس کا روز کا معمول تھا، لگتا ہے اُسے اِسی گناہ کی سزا دی گئی ہے۔''

(عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ عشرۃ بعد المأۃ، ص ۱۳۲)

پانی کے چند قطروں کا وبال

حضرتِ علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: کسی گاؤں میں ایک دودھ فَروش رہا کرتا تھا جو دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ سیلاب آیا اور اس کے مویشی بہا کر لے گیا تو وہ روتے ہوئے کہنے لگا کہ سب قطرے مل کر سیلاب بن گئے جبکہ قضاء اسے ندا دے رہی تھی:

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾

(پ ۱۷، الحج: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

یاد رکھو! چوری اور خیانت ہلاکت میں ڈالنے والے اور دین کے لئے شدید ضرر رساں ہیں۔ (بحر الدموع، الفصل الثانی والثلاثون تحریم الربا...الخ، ص ۲۱۲)

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی دھوکہ دہی سے مال کمانے والوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: **اصل بات** یہ ہے کہ اس بات کا یقین رکھے کہ دَغا بازی سے رِزْق کم زیادہ نہیں ہوسکتا بلکہ اُلٹا مال سے برکت ختم ہوجاتی ہے اور بہتری جاتی رہتی ہے اور عَیاری وفریب سے انسان جو کچھ کماتا ہے اچانک ایسا واقعہ پیش آتا ہے کہ وہ سب کچھ تباہ اور ضائع ہوجاتا ہے اور فریب وعیاری کا گناہ ہی باقی رہ جاتا ہے اور اس شخص کا سا حال ہوجاتا ہے جو دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا ایک بار اچانک سیلاب آیا اور اس کی گائے کو بہالے گیا۔ اس کے دانا بیٹے نے کہا: ابا جان بات یہ ہے کہ دودھ میں ملایا ہوا سارا پانی جمع ہوا اور سیلاب کی شکل اختیار کر کے گائے کو بہالے گیا۔

(کیمیائے سعادت، باب سیم درعدل وانصاف.....الخ، ج۱، ص۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ملاوٹ والے مصالحے کا کاروبار بند کردیا

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے تجارت کا غلط طریقہ اپنانے والوں کی بھی اِصلاح کے کئی واقعات ہیں، ایسی ہی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، چنانچہ رنچھوڑ پوری روڈ بھیم پورہ (مَدَنی پورہ) بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں ایسا بے نَمازی تھا کہ جُمعہ کی نَماز بھی نہیں پڑھتا تھا، خوش قسمتی سے میں نے تبلیغِ قرآن وسنت کی غیر

سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ آخری عَشَرَہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ-2004ء) کے اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ دس دن میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے میری قلبی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے کچھ نہ کچھ نَماز سیکھ لی اور پانچوں وقت کی نَمازِ باجماعت کا پابند بن گیا۔ سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہوکر حضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے نیک اعمال کا ایسا ذِہن ملا کہ کم وبیش 63 سے زائد مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشش جاری ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اِعتکاف کا ایک بڑا اِنعام یہ بھی مِلا کہ میں جو ملاوٹ والے مِرچ مَصالَحہ کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ تَرْک کر دیا۔ میرے مَصالَحے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازِم کام کرتے تھے میں نے وہ کارخانہ ہی خَتْم کر دیا۔ کیوں کہ دَور بڑا نازُک ہے، بڑے پیمانے پر خالِص مَصالَحہ کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دُشوار ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحّت کی کِس کو پڑی ہے۔ بس یار لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حرام۔ بَہر حال عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے میں رِزقِ حلال کے حُصُول میں مشغول ہوگیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت، اَوّابین اور

تہجُّد کے نوافِل کے ساتھ پہلی صَف میں نَماز کی بھی عادت بن گئی۔

(فیضانِ سنّت جلد اول، ص ۱۵۲۲)

؎ گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ
گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش، ص ۶۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی مشورہ: وہ اسلامی بھائی جو دودھ بیچنے کا یا کوئی اور ایسا کاروبار کرتے ہیں جس میں مِلاوٹ کے اِحتمالات و معاملات ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کے حوالے سے تفصیلات بتا کر دارُالافتاء سے شَرْعی حُکْم معلوم کرلیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام **''دارالافتاء اہلسنّت''** کی کئی شاخیں قائم ہوچکی ہیں جہاں رابطہ کر کے فتویٰ لیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں سے بچنے کا انعام

گناہ سے بچنا بھی ایک **نیکی** ہے، **اعلیٰ حضرت**، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 202 پر یہ حدیث پاک نقل کرتے ہیں: تَرْکُ ذَرَّۃٍ مِّمَّانَھَی اللّٰہُ عَنْہُ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْن یعنی ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑ دینا جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔ (الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القاعدۃ الخامسۃ، ص ۹۱) چنانچہ کسی گناہ کو جی چاہا مگر ہم اپنے **رب** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سوچ کر اس سے رک گئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر ہمیں ثواب ملے گا، گناہوں سے توبہ کرنے والے پر رحمتِ الٰہی کی کیسی برسات ہوتی ہے، ان **حکایات** سے اندازہ

لگایئے، چنانچہ

(1) ڈاکو محدّث کیسے بنا؟

حضرتِ سَیِّدُنا **فضیل بن عیاض** علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ التَّوّاب بہت نامور **محدث** اور **مشہور اولیائے کرام** میں سے ہیں۔ یہ پہلے **زبردست ڈاکو** تھے۔ ایک مرتبہ ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے کسی مکان کی دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ اتفاقاً اس وقت مالکِ مکان **''قراٰنِ مجید''** کی تلاوت میں مشغول تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللّٰہ کی یاد (کے لئے)۔

جونہی یہ آیت آپ کی سماعت سے ٹکرائی، گویا تاثیرِ ربّانی کا تیر بن کر دل میں پیوست ہوگئی اور اس کا اتنا اثر ہوا کہ آپ **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ **سے کانپنے** لگے اور بے اختیار آپ کے منہ سے نکلا: ''کیوں نہیں **میرے پروردگار!** عَزَّوَجَلَّ اب اس کا وقت آ گیا ہے۔'' چنانچہ آپ روتے ہوئے دیوار سے اتر پڑے اور رات کو ایک سنسان اور بے آباد کھنڈر نما مکان میں جا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک قافلہ پہنچا تو شرکائے قافلہ آپس میں کہنے لگے کہ ''رات کو سفر مت کرو، یہاں رک جاؤ کہ **فضیل بن عیاض** ڈاکو اسی اطراف میں رہتا ہے۔'' آپ نے قافلے والوں کی باتیں سنیں تو اور زیادہ رونے لگے کہ ''**افسوس! میں کتنا گناہ گار ہوں کہ میرے خوف سے**

اُمتِ رسول کے قافلے رات میں سفر نہیں کرتے اور گھروں میں عورتیں میرا نام لے کر بچوں کو ڈراتی ہیں۔''

آپ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آپ نے سچی توبہ کر کے یہ ارادہ کیا کہ اب ساری زندگی **کعبۃ اللہ** (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً) کی مجاوری اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزاروں گا۔ چنانچہ آپ نے پہلے علمِ حدیث پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں ایک صاحبِ فضیلت محدث ہوگئے اور حدیث کا درس دینا بھی شروع کر دیا۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۲۰۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) بادل نے سایہ کیا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کہتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی کنیز پر عاشق تھا۔ ایک دن وہ کنیز کسی کام سے دوسرے گاؤں کو جا رہی تھی، قصاب نے موقع غنیمت جان کر اس کا پیچھا کیا اور کچھ دور جا کر اسے پکڑ لیا۔ تب کنیز نے کہا کہ ''اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے لیکن میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہوں۔'' جب اس قصاب نے یہ سنا تو بولا: ''جب تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہے تو کیا میں اس ذاتِ پاک سے نہ ڈروں؟'' یہ کہہ کر اس نے

توبہ کر لی اور وہاں سے پلٹ پڑا۔راستے میں پیاس کے مارے دم لبوں پر آ گیا۔ اتفاقاً اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگئی جو کہ کسی نبی علیہ السلام کا قاصد تھا۔اس مردِ قاصد نے پوچھا: اے جوان کیا حال ہے؟ قصاب نے جواب دیا: ''پیاس سے نڈھال ہوں۔'' قاصد نے کہا کہ ''آؤ ہم دونوں مل کر خدا عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ابر کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر اپنا سایہ کئے رکھے۔'' نوجوان نے کہا کہ ''میں نے تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی کوئی قابلِ ذکر عبادت بھی نہیں کی ہے، میں کس طرح دعا کروں؟ تم دعا کرو میں آمین کہوں گا۔'' اس شخص نے دعا کی، بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہوگیا۔

جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وہ بادل قصاب کے سر پر آ گیا اور قاصد دھوپ میں ہوگیا۔قاصد نے کہا: ''اے جوان! تُو نے تو کہا تھا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کچھ بھی عبادت نہیں کی، پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ فگن ہوگیا؟ تُو مجھے اپنا حال سنا۔'' نوجوان نے کہا: ''اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ایک کنیز سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی بات سن کر میں نے توبہ ضرور کی تھی۔'' قاصد بولا: ''تو نے سچ کہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور میں جو مرتبہ و درجہ تائب (توبہ کرنے والے) کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہے۔'' (کتاب التوابین، توبۃ القصاب والجاریۃ، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہِیرَوئِنچی کی توبہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے کورنگی کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ایک **آوارہ گرد** نوجوان تھا۔ دوستوں کے ساتھ فضول گپ شپ اور سگریٹ نوشی میرا معمول تھا۔ ہم سب دوستوں کے **سدھرنے** کا اہتمام کچھ اس طرح سے ہوا کہ ہم نے بابُ المدینہ کراچی (کورنگی ساڑھے تین) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ (یہ باب المدینہ کراچی میں 1993ء میں ہونے والا آخری بین الاقوامی اجتماع تھا، اس کے بعد اجتماع مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں منتقل ہوگیا تھا۔) ہم اجتماع میں شریک تو ہوئے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ پروگرام بنایا کہ رات کے وقت اِجتماع گاہ سے باہر جا کر خوب **گھومیں پھریں** گے اور سگریٹ بھی پیئیں گے۔ چنانچہ جب رات ہوئی تو ہم نے سگریٹ کے پیکٹ خریدے اور اکٹھے بیٹھ کر سگریٹ نوشی شروع کر دی۔ جن بھوت وغیرہ کے ڈراؤنے واقعات سنائے جانے لگے، جس کی وجہ سے ماحول خاصا دلچسپ اور سنسنی خیز ہوگیا۔ ہم یونہی گپ شپ میں مگن تھے کہ ایک ادھیڑ عمر کے اسلامی بھائی (جن کے سر پر سبز عمامہ شریف تھا) نے قریب آ کر ہمیں **سلام** کیا اور ہمارے درمیان آ بیٹھے۔ انہوں نے بڑی شفقت سے کہا: ''اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔'' ہم نے کہا: ''فرمایئے۔'' وہ کہنے لگے کہ اتفاق سے میں آپ لوگوں کو سگریٹ پیتے اور اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے بہت دیر سے دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگوں کا یہ انداز دیکھ کر مجھے اپنی

آپ بیتی یاد آ گئی، لہٰذا میں نے سوچا کہ خدانخواستہ کہیں آپ بھی اس **تباہ کن راستے** پر نہ چل نکلیں جس پر میں ایک عرصے تک چلتا رہا ہوں۔

پھر انہوں نے اپنی داستانِ عبرت سنائی کہ وہ کس طرح **بُرے دوستوں** کی صحبت میں پڑے اور ابتداء میں سگریٹ نوشی شروع کی۔ پھر انہیں بُری صحبت کی نحوست نے **چرس اور ہیروئن** جیسے مہلک نشے کا عادی بنا دیا۔ ''**آہ! میں 16 سال تک نشے کا عادی رہا۔**'' یہ بتاتے ہوئے ان کی آواز بھر آئی۔ پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگے: میری بُری عادتوں سے بیزار ہو کر مجھے گھر سے **نکال** دیا گیا۔ میں فٹ پاتھ پر سوتا اور **کچرے** کے ڈھیر سے کھانے کی چیزیں چن کر یا لوگوں سے مانگ مانگ کر کھاتا۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے **میں نے ایک ہی لباس میں 16 سال گزار دیئے**۔ میری کیفیت پاگلوں کی سی ہو چکی تھی۔ لوگ مجھے دیکھ کر گھِن کھاتے اور قریب سے گزرنا بھی **گوارا** نہ کرتے۔ میری اُجڑی ہوئی زندگی دوبارہ اس طرح آباد ہوئی کہ **ایک** رات غالباً وہ شبِ براءت تھی، میں بدنصیب ایک گلی کے کونے میں کچرے کے ڈھیر کے پاس بنائی ہوئی چھوٹی سے پناہ گاہ میں لیٹا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے بڑے ہی پیارے انداز سے **سلام** کیا۔ میں نے حیرانی کے عالم میں نگاہ اٹھائی کہ مجھ جیسے گندے شخص سے کسی کو کیا کام ہو سکتا ہے؟ مجھے اپنے سامنے نورانی چہروں والے 2 اسلامی بھائی نظر آئے جن کے سروں پر **سبز عماموں** کے تاج تھے۔ وہ آگے بڑھتے ہوئے بڑی اپنائیت سے کہنے لگے:

''آپ سے کچھ عرض کرنی ہے۔'' مجھے زندگی میں پہلی بار کسی نے اتنی **محبت** سے مخاطب کیا تھا۔ میں اپنی پناہ گاہ سے باہر نکل آیا۔ انہوں نے مجھ سے میرا نام وغیرہ پوچھا، پھر مجھے **شبِ براءت** کی اہمیت اور برکتوں کے بارے میں بتانے لگے۔ میں ان کے شفقت بھرے اندازِ گفتگو سے پہلے ہی متاثر ہو چکا تھا۔ جب انہوں نے مجھے اس رات کی عظمت سے آگاہ کیا تو میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا کہ کیا اتنی **عظیم رات** بھی میں اپنے **خالق** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں گزاروں گا جس میں بڑے بڑے گناہ گاروں کو بخش دیا جاتا ہے، مگر آہ! نشہ کرنے والا بدنصیب مغفرت کے پروانے سے محروم رہتا ہے۔ یہ سوچ کر میں تڑپ کر رہ گیا، محرومی کے صدمے نے مجھے بے چین کر دیا۔ اُن اسلامی بھائیوں کی **اِنفرادی کوشش** رنگ لائی اور میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو منانے کی ٹھان لی۔ چنانچہ میں اُن کے ساتھ **مسجد** کی طرف چل دیا اور غسل کر کے کپڑے (جو کسی نے ترس کھا کر مجھے کچھ ہی دن پہلے دیئے تھے) تبدیل کئے۔ **16 برس** کے بعد جب میں مسجد میں داخل ہوا اور نماز کی نیت باندھی تو مجھ پر ایسی **رقّت** طاری ہوئی کہ رحمتِ الٰہی کی بارش میری آنکھوں کے ذریعے رُخساروں کو تَر کرنے لگی۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اور **دعوتِ اسلامی** پر رب تعالیٰ کی کروڑوں رحمتوں کا نزول ہو جن کی بدولت ایک بھاگا ہوا غلام اپنے **مولیٰ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تھا۔ میں کافی دیر تک اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا اور اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ سے **معافی** مانگتا رہا۔ جب میں وہاں سے اٹھا تو مجھے ایسا لگا کہ میرے

کریم عَزَّوَجَلَّ نے میری **گریہ وزاری** کو قبول فرمالیا ہے۔

میں نے گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول اپنا لیا اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے مرید ہو کر **عطاری** بھی بن گیا۔ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ بغیر کسی علاج اور دوائی کے **نشہ** کی عادت سے پیچھا چھڑاؤں گا۔ اس کے لیے مجھے شدید ترین آزمائشوں سے گزرنا پڑا بلکہ یوں سمجھئے کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ میں تکلیف کے باعث **چیختا چلّاتا** اور بُری طرح تڑپتا، حتّٰی کہ گھر والے میری حالت دیکھ کر رو پڑتے اور مجھے مشورہ دیتے کہ کہیں تمہارا دم ہی نہ نکل جائے، ہیروئن کا ایک آدھ سگریٹ ہی پی لو، تھوڑا سکون مل جائے گا پھر کم کرتے کرتے چھوڑ دینا۔ مگر میں منع کر دیتا اور ان سے التجاء کرتا کہ مجھے چارپائی سے باندھ دو۔ وہ مجبوراً مجھے باندھ دیتے۔ مجھے سخت تکلیف ہوتی، سارا بدن درد سے دُکھنے لگتا مگر مجھے یقین تھا کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ میری حالت **بہتر** ہونے لگی اور بالآخر **پیر و مرشد** امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے صدقے مجھے نشے کے اثرات سے نَجات مل گئی اور میں مکمل طور پر **صحت یاب** ہو گیا۔ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کیسا کرم ہے کہ کل کا ہیروئنچی آج **دعوتِ اسلامی** کا مبلغ بن کر نیکی کی دعوت دینے کی سعادت پا رہا ہے۔'' یہ کہتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں آنسوؤں کے ستارے جھلملانے لگے۔

(اُس اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ) اُن کی حیرت انگیز رُوداد سُن کر ہم بھی اشکبار ہو گئے اور سابقہ گناہوں سے توبہ کر کے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے

رشتہ جوڑ لیا اور **امیرِ اَہلسنّت** کے دامن سے وابستہ ہو کر **عطاری** بھی بن گئے ہیں۔ **الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج میں ڈویژن سطح پر **مدنی انعامات** کے ذمہ دار کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ معاشرے کا وہ طبقہ جسے کوئی منہ لگانے کو بھی تیار نہیں ہوتا، **دعوتِ اسلامی** نے اسے بھی سینے سے لگا لیا اور اسلامی بھائیوں کی **اِنفرادی کوشش** سے وہ ہیرو ئنچی جس نے اپنی زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، کس طرح سنتوں کی راہ پر نہ صرف خود گامزن ہو گیا بلکہ دوسروں کو **نیکی کی دعوت** دینے والا بن گیا۔ لیکن یاد رہے کہ کسی بھی قسم کے نشے کے عادی اسلامی بھائی پر **انفرادی کوشش** کرتے وقت انتہائی **احتیاط** اور **حکمت** سے کام لینا ہوگا، خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ وہ خُود دَسُد **دھرنے** کے بجائے آپ کو **بگاڑ** ڈالے۔ لہٰذا ایسوں پر بڑی عمر کے **اسلامی بھائیوں** یا چند اسلامی بھائیوں کا مل کر **انفرادی کوشش** کرنا ہی **مناسب** ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم — دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ — **یا اللّٰہ** میری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مباح کاموں کی حرص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُباح کام کرنے میں کوئی ثواب ہے نہ گناہ! لہٰذا بظاہر اس کی حِرص میں کوئی حرج نظر نہیں آتا لیکن اگر غور کیا جائے تو اس حِرص میں بھی نقصان کا پہلو موجود ہے وہ اس طرح کہ جتنا وقت مباح کاموں کی حِرص پوری کرنے میں صرف ہوگا وہی وقت اگر نیکیوں کی حِرص میں خرچ کیا جائے تو نفع ہی نفع ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر آپ کے پاس کچھ رقم ہو اور آپ کے سامنے دو ایسی چیزیں پیش کی جائیں جن میں سے ایک کو خریدنے میں فائدہ ہے اور دوسری میں نہ نفع نہ نقصان! اور آپ کو ان دونوں میں سے ایک چیز خریدنے کا اِختیار دیا جائے تو یقیناً آپ فائدے والی چیز ہی خریدیں گے، بالکل اسی طرح ہمیں اپنا سرمایۂ وقت نیکیاں کمانے میں خرچ کرنا چاہئے جو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے ڈھیروں بھلائیوں کا سبب ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جائز کاموں کی حِرص بعض اوقات اتنی بڑھ جاتی ہے کہ حلال کمائی سے اسے پورا کرنا ممکن نہیں رہتا لہٰذا انسان حرام کمانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ہمارے اَسلاف اپنا وقت نیکیاں کمانے میں کس طرح صَرْف کیا کرتے تھے، اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: چنانچہ

قلم کا قط لگاتے وقت ذکر اللہ شروع کر دیتے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 26 صفحات پر مشتمل رسالے **''انمول ہیرے''** کے صفحہ 9 پر **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم

العالیہ لکھتے ہیں: (پانچویں صدی کے مشہور بزرگ) حضرت سیِّدُنا سلیم رازی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا قلم جب لکھتے لکھتے گھس جاتا تو قَط لگاتے (یعنی نوک تراشتے) ہوئے ذکرُ اللّٰہ شُروع کر دیتے تا کہ یہ وَقت صِرف قَط لگاتے ہوئے ہی صَرف نہ ہو! (انمول ہیرے، ص۹)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وہ حرصِ مباح جو ''محمود'' بھی ہوسکتی ہے اور ''مذموم'' بھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیت وہ چیز ہے کہ کسی مباح کام کو باعثِ ثواب بھی بنا سکتی ہے اور سببِ عذاب بھی، چنانچہ بے شمار مباح کام ایسے ہیں جن میں اچھی نیت بھی ہوسکتی ہے اور بُری بھی! مثلاً خوشبو لگانا، اچھے اچھے لباس پہننا، کھانا کھانا، مال کمانا اور جمع کرنا وغیرہ۔ سرِ دست **مال کی حرص** کے حوالے سے تفصیلات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

مال کسے کہتے ہیں؟

عام طور پر صِرف روپے پیسے کو ہی مال سمجھا جاتا ہے حالانکہ کرنسی نوٹوں کے ساتھ ساتھ زمین، مکان، کپڑے، زیور، گاڑی، جانور، گھریلو استعمال اور سجاوٹ کا سامان بھی مال ہی ہیں، یہ الگ بات ہے کہ کرنسی نوٹ کو خرید و فروخت میں زیادہ

استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کسی نے جانور بیچ کر گاڑی خریدنی ہو تو وہ پہلے جانور کے بدلے کرنسی نوٹ حاصل کرتا ہے پھر ان نوٹوں سے گاڑی خریدتا ہے۔

مال کی ہماری زندگی میں اہمیت

مال و دولت ایسی چیز ہے جس سے دنیا کا کوئی بھی شخص بے نیاز نہیں ہوسکتا چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، عالم ہو یا جاہل! کیونکہ زندہ رہنے کے لئے روٹی، تَن ڈھانپنے کے لئے کپڑے، سر چُھپانے کے لئے مکان، سفر کے لئے سواری اور بیماری کے علاج کے لئے دوائی وغیرہ ہر انسان کی بنیادی ضروریات ہیں اور یہ چیزیں مال کے ذریعے ہی حاصل ہوسکتی ہیں۔ اگر انسان کو بالکل ہی مال نہ ملے تو محتاجی ہوتی ہے اور اگر زیادہ مل جائے تو سَرکشی کا خطرہ رہتا ہے۔ الغرض مال میں جہاں بے شمار فائدے ہیں وہیں اس کی آفات بھی بے حساب ہیں، لہٰذا جو شخص اس کے فوائد اور آفات کو پہچانتا ہو وہی اس سے بھلائی حاصل کرسکتا ہے اور اس کے شَر سے بچ سکتا ہے۔ مال کے حوالے سے چند باتیں جاننا بہت ضروری ہے: مثلاً (۱) مال کے کیا کیا فائدے ہیں؟ (۲) اس کے نقصانات کیا ہیں؟ (۳) مال کیوں کمانا چاہئے؟ (۴) کس طرح کا مال کمانا چاہئے؟ (۵) مال کہاں خرچ کرنا چاہئے؟ (۶) کیا ہر ایک مال جمع کرسکتا ہے؟ ان سوالات کا جواب جاننے کے لئے اِس کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کے فوائد

مال انسان کو دوطرح سے فائدہ پہنچا سکتا ہے: **(۱) دنیاوی:** مثلاً کھانے پینے، لباس ورہائش اور علاج معالجے کے فوائد وغیرہ مال کے ذریعے ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ **(۲) اُخروی:** مثلاً عبادت (حج وغیرہ) یا عبادت پر مدد حاصل کرنے کے لئے کھانے یا علاج وغیرہ پر خرچ کرنا، لوگوں پر صدقہ وخیرات کرنا، ثوابِ جاریہ کے ذرائع مثلاً مَساجِد، مَدارِس، کنوئیں اور پل وغیرہ بنوانا اور عبادت کے لئے وقت نکالنے کی خاطر اپنے کام دوسروں سے اُجرت پر کروانا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کی آفات

مال اگرچہ حلال طریقے سے کمایا جائے دوطرح سے نقصان دے سکتا ہے: **(۱) دنیاوی اِعتبار** سے اس طرح کہ مال کی حفاظت کا غم، لُٹ جانے، چوری ہو جانے کا خوف اور حاسدوں کے حسد سے بچنے کی مشقت انسان کے ساتھ لگی رہتی ہے، جبکہ **(۲) دینی اِعتبار** سے اس طرح نقصان پہنچا سکتا ہے کہ ❁ گناہ پر قادِر نہ ہونا بھی گناہ سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے لیکن مال آنے کے بعد بندہ کئی ایسے گناہوں پر قادِر ہو جاتا ہے جو وہ مال نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کر پاتا تھا مثلاً شراب نوشی وغیرہ۔ ❁ مال مباح کاموں میں بھی عیش وعشرت تک پہنچاتا ہے، مالدار سے یہ توقُّع فضول ہے کہ وہ لذیذ کھانے چھوڑ کر جَو کی روٹی کھائے گا اور کُھردرے کپڑے پہنے گا۔

❁ جب انسان کا نَفْس ناز و نَعَم کا عادی ہو جائے اور حلال کمائی سے عیاشیاں پوری نہ ہو سکیں تو وہ حرام مال میں جا پڑتا ہے۔ ❁ مال کی زیادتی کی فِکْر یادِ آخرت سے غافِل کر دیتی ہے۔ ❁ حریص کی زندگی بے سکونی، محتاجی، گلے شکوے اور بے صبری میں گزرتی ہے، مال و دولت کی فراوانی کے باوجود وہ دماغی طور پر مُفْلِس رہتا ہے ❁ جس کے پاس مال کثرت سے ہو، اُسے لوگوں سے میل جول اور تعلُّقات بڑھانے کی بھی زیادہ ضَرورت ہوتی ہے اور جو اِس چیز میں مبتَلا ہو جائے وہ عُمُوماً لوگوں سے مُنافَقت سے پیش آئے گا اور اُنہیں راضی یا ناراض کرنے کے مُعامَلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا مُرتکِب ہوگا تو اِس کے نتیجے میں وہ **عداوت، کینہ، حسد، رِیاکاری، تکبُّر، جھوٹ، غیبت، چغلی** وغیرہ کا باعث بننے والے دیگر کئی بڑے بڑے گناہوں میں مبتَلا ہو جائے گا۔

دے حُسنِ اخلاق کی دولت　　کردے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا　　یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کمانے کی حرص

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ مال نہ تو مُطلَقاً خیر (یعنی بھلائی کی چیز) ہے نہ ہی مَحض شَر (یعنی بُرائی کی شے)، چنانچہ مال کمانے کی حِرص بھی ہر صورت میں مذموم

نہیں ہے بلکہ اس میں تفصیل ہے، چنانچہ قدرِ کفایت سے زیادہ مال کمانے کی حِرص اس لئے رکھنا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کرے گا تو یہ حِرص **محمود** جبکہ دوسروں پر فخر جتانے کی نیت سے ایسا کرنا **مذموم** ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** جلد 3 حصہ 16 صفحہ 609 پر ہے: اتنا کمانا **فرض** ہے جو اپنے لیے اور اہل وعیال کے لیے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجِب ہے ان کے نفقہ کے لیے اور ادائے دَین (یعنی قرض وغیرہ ادا کرنے) کے لیے کفایت کر سکے اس کے بعد اسے اِختیار ہے کہ اتنے ہی پر بس کرے یا اپنے اور اہل وعیال کے لیے کچھ پس ماندہ رکھنے کی بھی سعی وکوشش کرے۔ ماں باپ محتاج و تنگدست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انھیں بقدرِ کفایت دے۔ قدرِ کفایت سے زائد اس لیے کماتا ہے کہ فقراء ومساکین کی خبر گیری کر سکے گا یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کریگا یہ **مستحب** ہے اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے اور اگر اس لیے کماتا ہے کہ مال ودولت زیادہ ہونے سے میری عزت ووقار میں اضافہ ہوگا، فخر وتکبر مقصود نہ ہو تو یہ **مباح** ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تو **منع** ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر فی الکسب، ج ۵، ص ۳۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھی نیت کا کمال اور بری نیت کا وبال

رحمتِ عالمیان، شہنشاہِ کون ومکان، مالکِ دو جہان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے پس جس نے اسے **اچھی نیت** سے لیا تو اسے اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے دل کے **حرص ولالچ** سے حاصل کیا اسے اس میں برکت نہیں دی جائے گی اور وہ ایسا ہے کہ کھا کر بھی سیر نہیں ہوتا۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۳۰، الحدیث ۶۴۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ اللہ کی راہ میں ہے

حضرتِ سیِّدُنا کَعْب بِن **عُجْرَہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے اس کی چُستی دیکھ کر عَرْض کی: ''**یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! کاش اس کی یہ بھاگ دوڑ اور چستی اللہ کی راہ میں ہوتی!'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر یہ اپنے **چھوٹے بچوں کی ضرورت** پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ **راہِ خدا** میں ہے اور اگر اپنے **بوڑھے والدین کی خدمت** کے لئے نکلا ہے تو بھی **راہِ خدا** میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے یا حرام کھانے سے) بچانے کے لئے نکلا ہے تو بھی **راہِ خدا** میں ہے اور اگر یہ **ریاکاری** اور تفاخُر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ **شیطان کی راہ** میں ہے۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث ۲۸۲، ج ۱۹، ص ۱۲۹)

چودھویں کا چاند

حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو

شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ **چودھویں کے چاند** کی طرح چمکتا ہوگا۔

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، الحدیث ۱۰۳۷۵، ج۷، ص۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کمانے کی اچھی اچھی نیتیں

مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آخرت کی **نیت** پر دنیا عطا فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی **نیت** پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الزھد، الحدیث: ۵۰۶۳، ج۳، ص۵۷) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ایک عمل میں جتنی **نیّتیں** ہوں گی اتنی نیکیوں کا **ثواب** ملے گا، چنانچہ مال کمانے میں حسبِ حال یہ نیتیں کی جاسکتی ہیں: ۞ رزقِ حلال کماؤں گا ۞ حلال کمانے کے فضائل کا حقدار بنوں گا ۞ حرام کمانے کی آفتوں سے بچوں گا ۞ سوال کرنے سے بچوں گا ۞ اپنے عیال کی کفالت کروں گا ۞ کمایا ہوا مال جائز ونیک کاموں میں خرچ کروں گا ۞ کمائے ہوئے مال سے راہِ خدا میں کچھ نہ کچھ صدقہ کروں گا ۞ بقدرِ ضرورت روزی پر قناعت کروں گا ۞ رشتہ داروں سے صِلہ رحمی کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھی نیت کی حفاظت بھی ضروری ہے

اچھی نیت کرنا ایک کام تو اس کو سنبھالنا دوسرا کام ہے، لہٰذا کسی بھی کام میں اچھی نیتیں کرنے کے بعد انہیں باقی رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہمیں چاہئے کہ مال کمانے کے حوالے سے جو بھی اچھی اچھی نیتیں کریں، انہیں شیطانی حملوں سے بھی بچائیں تاکہ شیطان ہمارے ثواب کو ضائع نہ کر سکے۔ شیطانی وَسوسوں سے چھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں: **(1)** اس وسوسے کو پہچاننا **(2)** اسے بُرا جاننا اور **(3)** اسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔ مثلاً کسی نے اچھی اچھی **نیتیں** کر کے مالِ حلال کمانا شروع کیا، بعد میں شیطان نے دل میں فخر و تکبر اور گناہوں کے اِرتکاب کا وسوسہ ڈالا کہ جب میں مالدار ہو جاؤں گا تو لوگوں کو نیچا دکھاؤں گا اور خوب گُل چھرے اُڑاؤں گا، اب اِس وسوسے کو فوری طور پر **پہچاننا** کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اس شخص کے لئے بہت ضروری ہے، پھر اسے **بُرا** بھی جانے اور اس وسوسے سے اپنا پیچھا چھڑا لے۔

نفس وشیطان ہوگئے غالب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ (وسائلِ بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حصولِ مال کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال وراثت یا تحفے میں مل سکتا ہے اور کمائی کے

ذریعے بھی! اور ہر شخص دو طریقوں سے مال کما سکتا ہے: (۱) **حلال ذریعے** سے مثلاً شریعت کے مطابق تجارت کرنا یا اُجرت پر کام کرنا وغیرہ (۲) **حرام ذریعے** سے جیسے شراب وغیرہ بیچنا، چوری، ڈاکے، غَبن، رشوت، عِصمت فروشی، سود اور جوئے وغیرہ کی کمائی۔

مالِ حرام کا وبال

حرام کی کمائی سے کوسوں دُور رہنے میں ہی بھلائی ہے کیونکہ اس میں ہرگز ہرگز برکت نہیں ہوسکتی۔ ایسا مال اگرچہ دنیا میں بظاہر کچھ فائدہ دے بھی دے مگر آخرت میں وبالِ جان بن جائے گا لہٰذا اس کی حِرص سے بچنا لازِم ہے، چُنانچِہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص **حرام مال** کماتا ہے اور پھر صدَقہ کرتا ہے اُس سے قَبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے **دوزخ** کا زادِ راہ ہوگا۔

(شرح السنۃ للبغوی، ج ۴، ص ۲۰۵، حدیث ۲۰۲۳)

لُقمۂ حرام کی تباہ کاریاں

تکمیلِ ضروریات اور حصولِ آسائشات کے لئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے دنیا و آخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے، شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نے فرمایا: وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا ہے۔

(سنن الدارمی، کتاب الرقاق، الحدیث ۲۷۷۶، ج ۲، ص ۴۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حرام کے ایک درہم کا اثر

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: جس نے 10 درہم کا کپڑا خریدا اور اس میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک وہ لباس اس کے بدن پر رہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کوئی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر ارشاد فرمایا: اگر میں نے یہ بات تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۵۷۳۶، ج ۲، ص ۴۱۶)

تنگ دستی کی وجہ سے بھی حرام نہ کمایئے

بعض لوگ حرام کمانے کے لئے یہ عُذر پیش کرتے ہیں کہ ہم تنگ دستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ ایسوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر جان کا رِزْق مقرَّر ہے جو اسے ضرور ملے گا تو پھر ذریعہ حلال اپنانے کے بجائے حرام کمانے کا وَبال اپنے سر کیوں لیا جائے، امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، سلطانُ الْمُتَوَکِّلین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عنبرین ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رِزْق پورا نہ کر لے اس لئے رِزْق کے مل جانے کو دُور خیال نہ کرو، اور اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

ڈرواور اَحسن انداز سے رِزْق حاصل کرو، حلال کو اِختیار کرواور حرام سے اِجتناب کرو۔

(المستدرک للحاکم، کتاب البیوع، باب لم یکن عبد لیموت...الخ، الحدیث:۲۱۸۰، ج۲، ص۲۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھر والوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والا

ہمارے پیارے آقا، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مؤمن کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو اس وقت روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔'' (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک ہوا)

(الزھد الکبیر، الحدیث ۴۳۹، ص۱۸۳)

دُعا قبول نہ ہونے کا سبب

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کسی

مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اٹھائے رو رو کر بڑے رِقّت انگیز انداز میں مصروفِ دعا تھا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اسے دیکھتے رہے پھر بارگاہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عَرْض گزار ہوئے: اے میرے رحیم وکریم پروردگار! عَزَّوَجَلَّ تُو اپنے اس بندے کی دعا کیوں نہیں قبول کر رہا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بلند کرلے کہ آسمان کو چھولیں تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: میرے مولیٰ! عَزَّوَجَلَّ اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: یہ **حرام** کھاتا اور **حرام** پہنتا ہے اور اس کے گھر میں **حرام** مال ہے۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ والخمسون بعد الثلاثمائۃ، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مالِ حرام سے جان چھڑا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی شخص جتنا بھی مالِ حرام جمع کرلے، ایک دن ایسا آئے گا کہ اسے یہ سارا مال دنیا میں ہی چھوڑ کر خالی ہاتھ دُنیا سے جانا ہوگا کیونکہ کفن میں تھیلی ہوتی ہے نہ قبر میں تجوری، پھر قبر کو نیکیوں کا نُور روشن کرے گا نہ کہ سونے چاندی کی چمک دمک! الغرض یہ دولت فانی ہے اور ہرتی پھرتی چھاؤں ہے کہ آج ایک کے پاس تو کل کسی دوسرے کے پاس اور پرسوں کسی تیسرے کے پاس!

آج کا صاحبِ مال کل کنگال اور آج کا کنگال کل مالا مال ہوسکتا ہے، تو پھر مالِ حرام جیسی ناپائیدار شے کی وجہ سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو کیوں ناراض کیا جائے! اس لئے ہمیں چاہئے کہ آج اور ابھی اپنے مال واَسباب پر غور کرلیں کہ خدانخواستہ کہیں اس میں حرام تو شامل نہیں، اگر ایسا ہو تو ہاتھوں ہاتھ توبہ کریں اور مالِ حرام سے جان چھڑا لیں اور اگر حرام مال خرچ ہو چکا ہے تو بھی توبہ کیجئے اور درجِ ذیل طریقے پر عمل کیجئے۔

مالِ حرام سے نجات کا طریقہ

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس** عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''پُراَسرار بھکاری''** کے صفحہ 26 پر لکھتے ہیں: **حرام** مال کی دو صورتیں ہیں: **(۱)** ایک وہ **حرام مال** جو چوری، رشوت، غَصَب اور انہیں جیسے دیگر ذرائع سے مِلا ہو اِس کو حاصِل کرنے والا اِس کا اصلاً یعنی بالکل مالِک ہی نہیں بنتا اور اِس مال کے لئے شَرعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اُسی کو **لَوٹا** دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو **وارِثوں** کو دے اور ان کا بھی پتا نہ چلے تو بِلا نیّتِ ثواب فقیر پر **خیرات** کر دے **(۲)** دوسرا وہ **حرام مال** جس میں قبضہ کر لینے سے مِلکِ خبیث حاصِل ہو جاتی ہے اور یہ وہ مال ہے جو کسی عقدِ فاسِد کے ذَرِیعہ حاصِل ہوا ہو جیسے سُود یا داڑھی مُونڈنے یا خَشْخَشِی کرنے کی اُجرت وغیرہ۔ اِس کا بھی وُہی حکم ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کو مالِک یا اُس کے وُرثا ہی کو **لَوٹانا** فرض نہیں اوّلاً فقیر کو بھی بِلا نیّتِ ثواب **خیرات** میں دے سکتا ہے۔ البتّہ **افضل** یہی ہے کہ مالِک یا وُرثا کو لوٹا

دے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱، ۵۵۲ وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حرام مال سے خیرات کرنا کیسا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے فرمانِ عالیشان کا خُلاصہ ہے: جس نے **مالِ حرام** کو اپنا ذاتی مال تصوُّر کر کے بَرِضاء و رغبت ثواب کی نیّت سے **خیرات** کیا اُس کو ہرگز ثواب نہیں ملیگا بلکہ اس کی بعض صورَتوں کو **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام نے **کفر** قرار دیا ہے۔ اور اگر اُس **حرام مال** کو **حرام** ہی سمجھا، اُس پر نادِم ہوا، توبہ بھی کی مگر شریعت کے حکم کے مطابِق اُس کے مالِکان یا وُرثاء تک پہنچانا ممکن نہ رہا اور چُونکہ ایسی صورت میں اب اُس کو **خیرات** کر دینے کا شرعاً حکم ہے لہٰذا اسی حکمِ شرعی کی بجا آوری کی نیَّت سے اُس نے اس **مالِ حرام** کو **خیرات** کر دیا۔ تو اگرچہ اُس مال کی **خیرات** کا ثواب نہ ملیگا مگر **خیرات** کر دینے کے ''حکمِ شرعی'' پر عمل کرنے کے ثواب کا حقدار ہوگا بلکہ اُس کا یہ فعل اُس کی توبہ کی تکمیل کا باعِث ہے۔ (اس کی تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 19 صَفحہ 656 تا 661 ملاحظہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حرام مال سے جان چھڑانے کی سبق آموز حکایت

مشہور **ولیُّ اللّٰہ** حضرتِ سیدنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی پہلے پہل بہت

امیر تھے اور اہل بصرہ کو سُود پر قرضہ دیا کرتے تھے۔ جب مقروض سے قَرض کا تقاضا کرنے جاتے تو اس وقت تک نہ ٹلتے جب تک قرض وصول نہ ہو جاتا۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قرض وصول نہ ہوتا تو مقروض سے اپنا وَقْت ضائع ہونے کا ہرجانہ وُصول کرتے اور اس رقم سے زندگی بسر کرتے۔ ایک دن کسی کے یہاں وُصولی کے لیے پہنچے تو وہ گھر پر موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ''نہ تو شوہر گھر پر موجود ہے اور نہ میرے پاس تمہارے دینے کے لیے کوئی چیز ہے، البتہ میں نے آج ایک بھیڑ ذبح کی ہے جس کا تمام گوشت تو ختم ہو چکا ہے البتہ سری باقی رہ گئی ہے، اگر تم چاہو تو وہ میں تم کو دے سکتی ہوں۔'' آپ نے اس سے سری لی اور گھر پہنچ کر بیوی سے کہا کہ یہ سُود میں ملی ہے اسے پکا ڈالو۔ بیوی نے کہا: ''گھر میں نہ لکڑی ہے اور نہ آٹا، بھلا میں کھانا کس طرح تیار کروں؟'' آپ نے کہا: ''ان دونوں چیزوں کا بھی انتظام مقروض لوگوں سے سود لے کر کرتا ہوں۔'' اور سود ہی سے یہ دونوں چیزیں خرید کر لائے۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو ایک سائل نے آ کر سوال کیا۔ آپ نے کہا کہ ''تجھے دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور کچھ دے بھی دیں تو اس سے تُو دولت مند نہ ہو جائے گا لیکن ہم مُفْلِس ہو جائیں گے۔'' چنانچہ سائل مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔ جب بیوی نے سالن نکالنا چاہا تو وہ ہنڈیا سالن کے بجائے خون سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے گھبرا کر شوہر کو آواز دی: ''دیکھو! تمہاری کنجوسی اور بدبختی سے یہ کیا ہو گیا ہے؟'' آپ کو یہ دیکھ کر بڑی عبرت ہوئی اور بے تاب ہو کر گھر سے نکل پڑے۔ گلی

میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ کو دیکھ کر کچھ لڑکوں نے آوازے کسنا شروع کئے:
''دُور ہٹ جاؤ حبیب سُود خور آرہا ہے، کہیں اس کے قدموں کی خاک ہم پر نہ پڑ جائے اور ہم اس جیسے بد بخت نہ بن جائیں۔'' یہ سن کر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ انہوں نے آپ کو ایسی نصیحت فرمائی کہ بے چین ہو کر توبہ کی۔ واپسی میں جب ایک مقروض شخص آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا تو فرمایا: ''تم مجھ سے مت بھاگو، اب تو مجھ کو تم سے بھاگنا چاہیے تاکہ ایک گنہگار کا سایہ تم پر نہ پڑ جائے۔'' جب آپ آگے بڑھے تو اُنہی لڑکوں نے کہنا شروع کیا کہ ''راستہ دے دو اب حبیب تائب ہو کر آرہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پیروں کی گرد اس پر پڑ جائے۔'' آپ نے بچوں کی یہ بات سن کر بارگاہِ خداوندی میں عَرض کی: ''تیری قدرت بھی عجیب ہے کہ آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تو نے لوگوں کی زبان سے میری نیک نامی کا اِعلان کرا دیا!''

اس کے بعد آپ نے مُنادِی کرا دی کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی بقیہ دولت راہِ خدا میں لُٹا دی اور ساحلِ فُرات پر ایک عبادت خانہ تعمیر کر کے عبادت میں مشغول ہو رہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا یہ معمول تھا کہ دن کو علمِ دین کی تحصیل کے لیے حضرتِ سیدنا حَسَن بَصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضر ہوتے اور رات کو شب بیدار رہ کر عبادت کیا کرتے۔ چونکہ قرآن مجید کا تلفُّظ صحیح مَخْرَج سے ادا نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپکو

عَجَمِی کا خطاب دے دیا گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب ششم، ذکر حبیب عجمی، ج۱، ص۵۶۔۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میدانِ محشر کے چار سوالات

مال کس طرح کمانا اور کہاں خرچ کرنا ہے؟ اس کا خیال رکھنا بھی بہت ضَروری ہے، سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ گُہر بار ہے: ''قِیامت کے دن بندہ اُس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اُس سے یہ **چار سُوالات** نہ کر لئے جائیں: **(۱)** اپنی عمر کن کاموں میں گزاری **(۲)** اپنے عِلم پر کتنا عمل کیا **(۳)** مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور **(۴)** اپنے جسم کو کن کاموں میں بوسیدہ کیا؟'' (جامع الترمذی، الحدیث: ۲۴۲۵، ج۴ ص۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کا استعمال اور اُخروی وبال

حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اَنبیاء کے تاجْدار، شَہَنْشاہِ اَبرار، دوعالَم کے مالِک ومختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ بروزِ قِیامت ایک ایسے مال دار شخص کو لایا جائے گا جس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری میں زندگی بَسر کی ہوگی، پُل صراط پار کرتے ہوئے اُس کا مال اس کے سامنے ہوگا، جب وہ لڑکھڑانے لگے گا تو اُس کا مال کہے گا: ''چلتے جاؤ! کیونکہ تم نے مجھ سے مُتَعَلِّق **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا کر دیا ہے۔'' پھر ایک اور مال دار کو لایا جائے

گا جس نے دُنیا میں اپنے مال میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا نہیں کیا ہوگا، اُس کا مال اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوگا، وہ شخص جب پُلْ صِراط پر لڑکھڑائے گا تو اُس کا مال اُس سے کہے گا: تُو برباد ہو! تُو نے مجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ پس وہ اسی طرح ہلاکت و بربادی کو پکارتا رہے گا۔

(تاریخ دِمشق لابن عَساکر، ج ۴۷ ص ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایت میں عِبرت ہے اُن صاحِبانِ ثَروَت وحیثیت لوگوں کے لئے جو فرض ہونے کے باوُجُود **زکوٰۃ** دینے سے کتراتے، اپنی دولت کو گناہوں کے کاموں میں گنواتے، بھلائی کے کاموں میں خَرچ کرنے سے جی چُراتے اور محتاجوں کی مدد سے جان چُھڑاتے ہیں۔ غور فرمائیے کہ آج خوش حال کر دینے والا مال بروزِ قِیامت **وبال** کی صورت اِختیار کر گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ کاش! ہمارے دلوں سے دُنیا و مالِ دُنیا کی بے جا مَحَبَّت نکل جائے اور ہماری قَبْر و آخِرت بہتر ہو جائے۔ (ماخوذ از ''خزانے کے انبار''، ص ۱۷)

مِرے دل سے دُنیا کی اُلفت مِٹا دے مجھے اپنا عاشِق بنا یاالٰہی!
تُو اپنی وِلایَت کی خیرات دے دے مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال بچھو کی طرح ہے

حضرتِ سیِّدُنا **یحییٰ بن مُعاذ** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: دِرہَم (یا روپے)

بچّھو ہیں اگر تم اِس کے زَہر کا اُتار نہیں جانتے تو اسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اس نے ڈس لیا تو اس کا زَہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔عرض کی گئی: اِس کا اُتار کیا ہے؟ فرمایا: حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اس کے حقوقِ واجِبہ ادا کرنا۔(اِحیاءالعُلوم، ج۳،ص۲۸۸)

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یا ربّ!
اپنا شیدا مجھے بنا یا ربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کے حوالے سے انسان کی پانچ ذمہ داریاں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الوالی اِحْیَاءُ الْعُلُوْم میں فرماتے ہیں: مال کئی صورتوں میں **اچھا** ہے اور کئی صورتوں میں **بُرا**، یہ سانپ کی مثل ہے سپیرا اس کو پکڑ کر اس سے تِریاق (یعنی زہر کا علاج) نکالتا ہے لیکن اناڑی آدمی پکڑے گا تو سانپ کا زہرا سے ہلاک کر دے گا۔ بہرحال مال کے زہر سے وہی شخص بچ سکتا ہے جو (درج ذیل) پانچ ذمہ داریوں کو پورا کرے:

﴿۱﴾ مال کے مقصد کو سمجھے کہ اسے کس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور اس کی حاجت کیوں ہوتی ہے؟ اِس صورت میں وہ بقدرِ ضَرورت کمائے گا اور بقدرِ حاجت مال کو محفوظ رکھے گا یوں وہ مال کمانے پر اتنی ہی محنت کرے گا جتنی کرنی چاہئے۔

﴿۲﴾ ذریعۂ آمدنی کا خیال رکھے، حرام اور ایسے مکروہ طریقوں سے بھی پرہیز

کرے جو اس کی مُرَوَّت کو نقصان پہنچاتے ہیں جیسے وہ تحائف جن میں رشوت کا شائبہ ہو، اور ایسا سوال کرنا جس کی وجہ سے ذلت اٹھانا پڑتی ہے اور مُرَوَّت ختم ہو جاتی ہے۔

﴿۳﴾ یہ دیکھے کہ مال کتنی مقدار میں کمانا ہے؟ اور اس کا معیار حاجت ہے مثلاً لباس، رہائش اور کھانے کی ہر انسان کو حاجت ہوتی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے تین درجے ہیں: (۱) اَدنیٰ (۲) درمیانہ اور (۳) اَعلیٰ۔

﴿۴﴾ مال کہاں خرچ کر رہا ہے اس کا خیال رکھے اور خرچ کرنے میں میانہ رَوِی اختیار کرے، نہ تو ضرورت سے زیادہ خرچ کرے اور نہ کم۔

﴿۵﴾ مال لینے دینے، خرچ کرنے اور جمع کرنے میں نیت صحیح ہونی چاہیے، اس لئے مال حاصل کرے کہ عبادت پر مدد حاصل ہو اور مال چھوڑنا ہو تو زُہد کی نیت سے اور اسے حقیر سمجھتے ہوئے چھوڑے جب یہ طریقہ اختیار کرے گا تو مال کا موجود ہونا اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اسی لیے امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمام رُوئے زمین کا مال حاصل کرے اور اس کا اِرادہ رضائے خداوندی کا حُصول ہو تو وہ زاہِد ہے اور اگر سارا مال چھوڑ دے لیکن رضائے خداوندی مقصود نہ ہو تو وہ زاہِد نہیں ہے۔'' چنانچہ ہماری تمام حرکات وسکنات اللّٰہ تعالٰی کی رضا کے لئے ہونی چاہئیں۔ کھانا عبادت پر مددگار ہے، چنانچہ جب کھانے سے مقصود عبادت میں مدد حاصل کرنا ہوگا تو یہ

بھی عبادت ہوگا۔اسی طرح جو چیزیں انسان کی حفاظت کرتی ہیں مثلاً لباس، بستر اور برتن وغیرہ، ان میں بھی اچھی نیت ہونی چاہیے کیونکہ دین کے سلسلے میں ان تمام چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جو کچھ ضرورت سے زائد ہو اس سے بندگانِ خدا کو نفع پہنچانے کی نیت ہونی چاہیے اور جب کسی شخص کو اس کی ضرورت ہو تو انکار نہیں کرنا چاہئے۔

جو شخص ان (پانچ) **ذمہ داریوں** کو پورا کرے گا، اس نے مال کے سانپ سے اس کا جَو ہر اور تریاق لے لیا اور زہر سے محفوظ رہا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کو مال کی کثرت نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(احیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳،ص ۳۲۴ تا ۳۲۵ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ ذمہ داریاں کون پوری کرسکتا ہے؟

یہ پانچ ذمہ داریاں وہی شخص نبھا سکتا ہے جو اتنا علم رکھتا ہو کہ مال کے حقوق ادا کر سکے اور اس کے فتنوں کو پہچان کر ان سے بچ سکے۔ چنانچہ امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی مزید لکھتے ہیں: لیکن یہ ذمہ داریاں وہی شخص پوری کرسکتا ہے جس کا ایمان مضبوط اور علم زیادہ ہو۔ عام آدمی جب زیادہ مال حاصل کرنے میں کسی عالم سے مُشابَہت اختیار کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ مالدار صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم اجمعین کے مشابہ ہے تو وہ اس بچے کی طرح ہے جس نے کسی ماہر سپیرے کو دیکھا کہ وہ سانپ کو

پکڑ کر اپنے عمل کے ذریعے اس میں سے تریاق نکال رہا ہے تو بچے نے سمجھا کہ سپیرے نے سانپ کی شکل وصورت کو اچھا اور اس کی جِلد کو نرم سمجھ کر پکڑا ہے، چنانچہ اس بچے نے سپیرے کی نقل کرتے ہوئے سانپ کو پکڑ لیا تو سانپ نے اس بچے کو ڈس لیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ البتہ سانپ اور مال میں باریک سا فرق یہ ہے کہ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہونے والے کو اپنی غلطی کا احساس ہوجاتا ہے لیکن جو شخص مال سے ہلاک ہوتا ہے اسے پتا بھی نہیں چلتا۔ دنیا کو بھی سانپ سے تشبیہ دی گئی ہے، چنانچہ منقول ہے: ''هِيَ دُنْيَا كَحَيَّةٍ تَنْفُثُ السَّمَّ وَاِنْ كَانَتِ الْمُجَسَّةُ لَانَت یعنی یہ دنیا سانپ کی طرح ہے جو زہر اُگلتا ہے اگرچہ اس کا جسم نرم ہوتا ہے۔'' جس طرح نابینا آدمی کا دیکھنے والے کی مشابہت میں پہاڑوں کی چوٹیوں اور دریاؤں کے کناروں تک پہنچنا نیز کانٹے دار راستوں سے گزرنا ناممکن ہے اسی طرح مال حاصل کرنے کے سلسلے میں عام آدمی کا کسی کامل عالم کی مشابہت اختیار کرنا بھی دشوار ترین ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۳۲۵ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہماری حیثیت ایک خزانچی کی سی ہے

حضرت سیدنا سہل بن **عبداللہ** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کثرتِ مال اس کے لئے رَوا (یعنی مناسب) ہے جو اذنِ خداوندی کو جانتا ہو کہ اپنا مال اسی قدر خرچ

کرے جتنا خرچ کرنے کی اجازت اسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ نے دی ہو اور اگر وہ مال کو اپنے پاس جمع رکھے تو بھی اسی قدر کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی ہو اور وہ اس مال کی نگہداشت (یعنی دیکھ بھال) لوگوں کے حقوق کی خاطر کرے نہ کہ اپنے نفس کے لئے، اس شخص کی حیثیت ایک خزانچی کی سی ہے جو مال میں اسی طرح تصرف کرتا ہے جس طرح اس کا مالک اسے کہتا ہے مگر انسان کا اپنی اس حیثیت کو پہچاننا بہت مشکل ہے، بہت سے لوگ غلط فہمی میں اس مال کو صرف اپنا سمجھ بیٹھتے ہیں اور تاریک راہوں میں مارے جاتے ہیں۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۰۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال جَمْع کرنے، نہ کرنے کی صورَتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال جمع کرنا بعض صورتوں میں **واجب** ہے، بعض صورتوں میں **محمود** اور بعض صورتوں میں **مذموم و ناجائز** ہے، اس بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تفصیل بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں بے حد اِضافہ ہوگا۔

آدمیوں کی دو قسمیں

اس دنیا میں بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جن پر دیگر افراد مثلاً بال بچوں کی

کفالت کی ذمہ داری ہوتی ہے ان کو **مُعِیْل** کہتے ہیں اور بعض لوگوں پر کسی کی کفالت کی ذمہ داری نہیں ہوتی انہیں **مُنْفَرِد** کہتے ہیں۔

منفرد کی 7 صورتیں اور ان کے احکام

{1} اگر منفرد اہلِ انقطاع یعنی اُن لوگوں میں سے ہو جنہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر دنیا سے کنارہ کَشی اختیار کر لی ہو اور ان پر اہل وعِیال کی ذمّے داری نہ ہو یا انکے اہل وعِیال ہی نہ ہوں اور اُس منفرد نے اپنے رب سے کچھ مال نہ رکھنے کا وعدہ کیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ مال جمع نہ کرے کیونکہ اگر وہ کچھ بچا کر رکھے گا تو وعدہ خلافی ہوگی اور وعدہ کرنے کے بعد مال جمع کرنا ضرور یقین میں کمزوری کی وجہ سے ہوگا یا کم از کم کمزوری کا وہم ہوگا ،چنانچہ ایسے حضرات اگر مال کا کچھ بھی ذَخیرہ کریں تو مستحقِ عِقاب (یعنی سزا کے حق دار) ہوں۔

{2} منفرد اگر فَقر وتوکُّل ظاہِر کر کے صَدَقات لینے والوں میں سے ہو تو انہی لوگوں میں شامل رہنے کے لئے اسے اُن صَدَقات میں سے کچھ جمع کر رکھنا **ناجائز** ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صَدَقہ لے گا **حرام وخبیث** ہوگا۔

{3} وہ منفرد جسے اپنی حالت معلوم ہو کہ حاجت سے زائد جو کچھ بچا کر رکھتا ہے نَفس اُسے سرکشی ونافرمانی پر اُبھارتا ہے، یا اسے کسی گناہ کی عادت پڑی ہوئی ہے جس میں خرچ کرتا ہے تو اُس پر گناہ سے بچنا **فرض** ہے اور جب اس کا راستہ صرف یہ

ہو کہ باقی مال اپنے پاس نہ رکھے تو اِس حالت میں منفرد کے لئے حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو بھلائی کے کاموں میں صَرف (یعنی خرچ) کر دینا لازِم ہوگا۔

{4} جو ایسا بے صَبرا ہو کہ اگر اُسے فاقہ پہنچے تو **مَعَاذَ اللّٰہ** ربعَزَّوَجَلَّ کی شکایت کرنے لگے اگرچہ صِرف دل میں کرے زبان سے نہیں، یا پھر ناجائز طریقوں مَثَلاً چوری یا بھیک وغیرہ کا مرتکِب ہو تو اس پر لازِم ہے کہ حاجت کے بقدَر جَمع رکھے، پھر اگر پیشہ وَر ہے کہ رَوز کماتا رَوز کھاتا ہے تو ایک دن کا، اور ملازِم ہے کہ ماہوار ملتا ہے یا مکانوں دکانوں کے کرائے پر بسر ہے کہ کرایہ مہینے بعد آتا ہے تو ایک مہینے کا اور اگر زمیندار ہے کہ چھ ماہ یا سال بعد فصل پر آمدنی ہوتی ہے تو چھ مہینے یا سال بھر کا خرچ جمع رکھے اور اصل ذَرِیعۂ مَعاش مَثَلاً کام کے اَوزار یا دکان و مکان بقَدرِ کِفایت کا باقی رکھنا تو مُطلَقاً اس پر لازِم ہے۔

{5} اگر کوئی عالِمِ دین مُفتی یا بدمذہبیت کو روکنے والا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں: دیکھا جائے گا کہ وہاں کوئی اور عالمِ دین اِس مَنْصَبِ دینی کی ذمہ داری نبھانے والا موجود ہے یا نہیں؟

(i) اگر نہ ہو تو فتویٰ دینے یا دَفعِ بِدعات میں اپنے اَوقات کا صَرف کرنا اِس عالِمِ دین پر **فرضِ عَین** ہے، اگر ایسے عالِمِ دین کے لئے بیت المال سے کوئی وظیفہ مقرر نہ ہو بلکہ وہ اپنا مال وجائداد رکھتا ہے جس کے باعث اُسے مالی طور پر مضبوطی اور

ان فرائضِ دِینیہ کے لیے فارِغُ البالی (یعنی روزگار وغیرہ سے بےفکری) ہے تو اگر وہ سارا ہی مال خَرچ کر دے گا تو کام کاج کرنے کا محتاج ہوگا اور ان اُمُور یعنی ان دینی فریضوں کی ادائیگی میں خَلَل پڑے گا، لہٰذا ایسے عالم دین پر بھی ذریعۂ آمدنی کا باقی رکھنا اور آمَدَنی کا جَمع رکھنا **واجِب** ہے، اگر آمدنی ماہانہ آتی ہو تو ماہانہ بنیاد پر اور اگر ششماہی یا سالانہ آتی ہو تو چھ ماہ یا سال کی بنیاد پر مال جمع رکھے۔

(ii) اور اگر وہاں اور بھی عالِم یہ کام کر سکتے ہوں تو حسبِ ضَرورت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع باقی رکھنا اگرچہ واجِب نہیں مگر اَہَم ومُؤَکَّد (یعنی بے حد تاکیدی) بیشک ہے کہ علمِ دین وحمایتِ دین کے لیے خوشحالی، مال کمانے میں مشغول ہونے سے لاکھوں درجے افضل ہے، دوسری بات یہ ہے کہ ایک سے دو اور دو سے چار بھلے ہوتے ہیں، وہ یوں کہ ایک عالم کی نظر کبھی خطا کرے تو دوسرے عُلَماء اُسے درست بات کی طرف توجہ دلا دیں گے، ایک عالم اگر بیمار پڑ جائے تو دوسرے علماء موجود ہونے کی برکت سے کام بند نہ رہے گا، لہٰذا عُلَمائے دین کی کثرت کی ضَرورحاجت ہے۔

{6} اگر کوئی شخص طلبِ علمِ دین میں مشغول ہے اور مال کمانے میں مشغول ہونا علمِ دین کی طلب میں رکاوٹ بنے گا تو اس کے لئے بھی حسبِ ضَرورت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع کو باقی رکھنا بَہُت اَہَم وضَروری ہے۔

{7} جو شخص اوپر بیان کردہ قسموں سے خارج ہو تو وہ اپنی حالت پر غور

کرے کہ

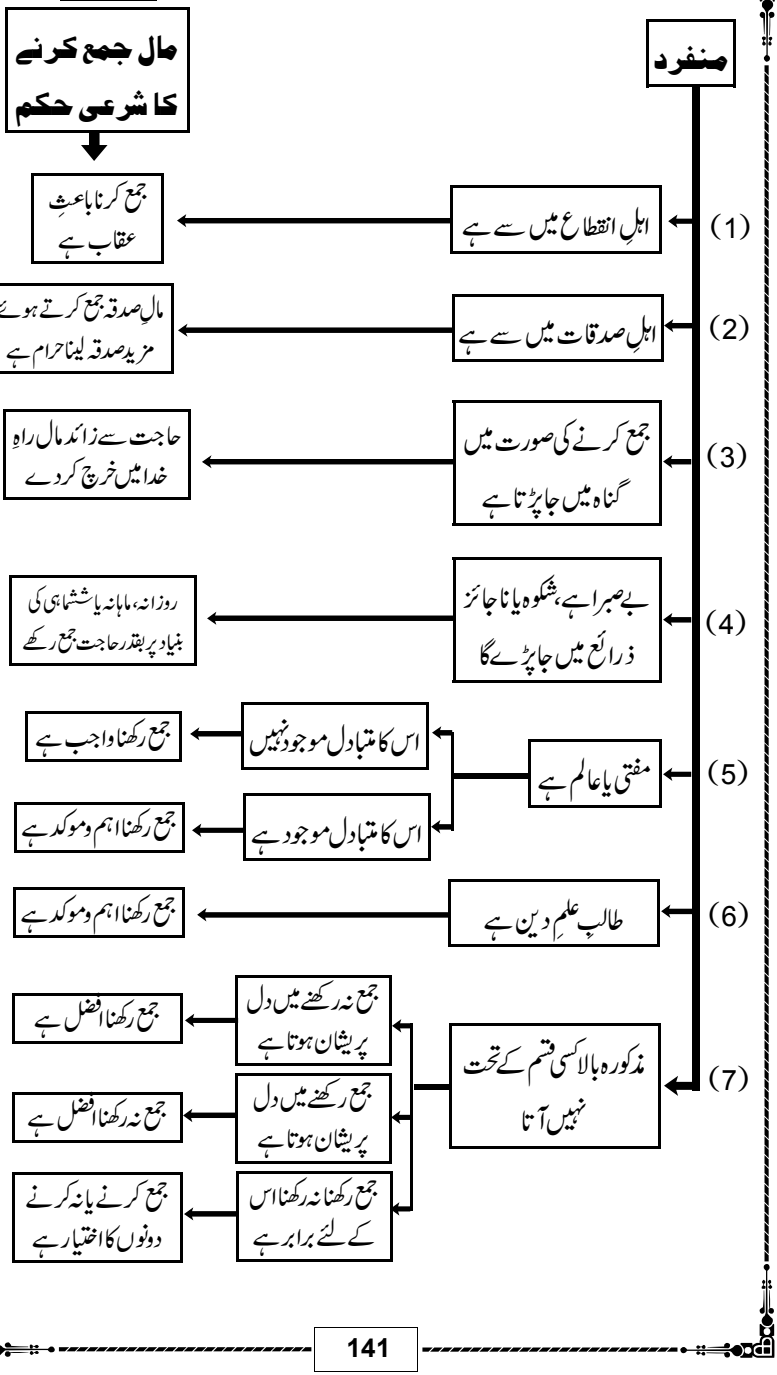
۞ اگر جَمع نہ رکھنے میں اس کا قلب پریشان ہو، عبادت میں توجہ اور ذِکرِ الٰہی میں خَلَل پڑے تو چوتھی قسم میں بیان کردہ مدت کے مطابق بَقَدرِ حاجت جَمع رکھنا ہی افضل ہے اور اکثر لوگ اِسی قسم کے ہیں۔

۞ اگر جَمع رکھنے میں اس کا دل مُنتَشِر ہو اور مال کی حفاظت یا اس کی طرف مائل ہو جائے تو جمع نہ رکھنا ہی افضل ہے کہ اَصل مقصود ذِکرِ الٰہی کے لئے فارغ البال (فارِغ ہونا) ہے جو اُس میں مُخِل (خلل ڈالنے والا) ہو وُہی ممنوع ہے۔

۞ اور اگر وہ اصحابِ نُفُوسِ مُطمَئِنَّہ (یعنی اہلِ اطمینان) میں سے ہو کہ مال نہ ہونے سے اُن کا دل پریشان ہو نہ مال ہونے سے اُن کی نظر پریشان ہو تو وہ بااختیار ہے کہ چاہے تو بقیہ مال صَدَقہ و خیرات کر دے یا اپنے پاس ہی رکھے۔

ضروری بات: تیسری صورت میں منفرد کے لئے حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو بھلائی کے کاموں میں صَرف (یعنی خرچ) کر دینا لازِم ہے، اس کے علاوہ تمام صورتوں میں حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو بھلائی کے کاموں میں صَرْف (یعنی خرچ) کر دینا بہرحال مطلوب (یعنی پسندیدہ) ہے اور جمع رکھنا ناپسند و مَعیوب ہے کیونکہ مال جمع کرنا لمبی اُمّید یا دُنیا سے مَحَبَّت ہی کی وجہ سے ہوگا اور یہ دونوں صورتیں اچھی نہیں ہیں۔

(اِن اقسام کا وضاحتی نقشہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کیجئے)


منفرد
مال جمع کرنے کا شرعی حکم
(1)
اہلِ انقطاع میں سے ہے
جمع کرنا باعثِ عقاب ہے
(2)
اہلِ صدقات میں سے ہے
مالِ صدقہ جمع کرتے ہوئے مزید صدقہ لینا حرام ہے
(3)
جمع کرنے کی صورت میں گناہ میں جا پڑتا ہے
حاجت سے زائد مال راہِ خدا میں خرچ کردے
(4)
بے صبرا ہے، شکوہ یا ناجائز ذرائع میں جا پڑے گا
روزانہ، ماہانہ یا ششماہی کی بنیاد پر بقدر حاجت جمع رکھے
(5)
مفتی یا عالم ہے
اس کا متبادل موجود نہیں
جمع رکھنا واجب ہے
اس کا متبادل موجود ہے
جمع رکھنا اہم و موکد ہے
(6)
طالبِ علمِ دین ہے
جمع رکھنا اہم و موکد ہے
(7)
مذکورہ بالا کسی قسم کے تحت نہیں آتا
جمع نہ رکھنے میں دل پریشان ہوتا ہے
جمع رکھنا افضل ہے
جمع رکھنے میں دل پریشان ہوتا ہے
جمع نہ رکھنا افضل ہے
جمع رکھنا نہ رکھنا اس کے لئے برابر ہے
جمع کرنے یا نہ کرنے دونوں کا اختیار ہے

مُعِیل کی 3 صورتیں اور ان کے احکام

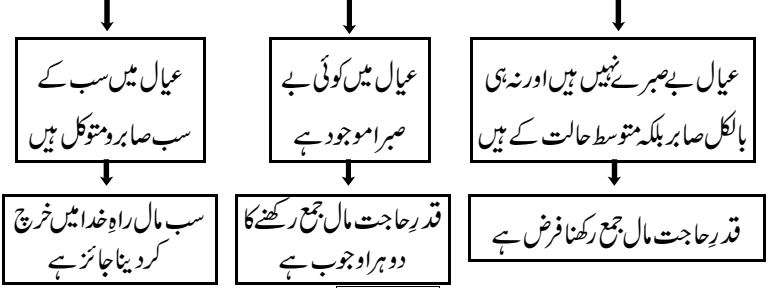
مُعِیل خود اپنے حق میں ''مُنفَرِد'' ہے لہٰذا خود اپنی ذات کے لیے اُسے اوپر بیان کردہ اَحکام کا لحاظ رکھنا چاہئے، جبکہ اس کے عِیال (بال بچوں وغیرہ) کی تین صُورتیں ہیں:

{1} عِیال کی کَفالَت شَرع نے اِس پر فَرض کی، وہ ان کو تَوَکُّل و تَبَتُّل (یعنی دنیا سے کنارہ کشی) اور بھوک پیاس پر صبر پر مجبور نہیں کرسکتا، اپنی جان کو جتنا چاہے آزمائش میں ڈالے مگر اپنے عِیال کو خالی چھوڑنا اس پر **حرام** ہے۔

{2} وہ جس کی عِیال میں کوئی ایسا بے صبرا ہو کہ اگر اُسے فاقہ پہنچے تو **مَعَاذَ اللّٰہ** ربعَزَّوَجَلَّ کی شکایت کرنے لگے اگرچہ صِرْف دل میں کرے زبان سے نہیں تو اس کے لحاظ سے تو اس پر دوہرا وُجُوب ہوگا کہ قَدرِ حاجت جَمع رکھے۔ بے شک بَہُت سے لوگ ایسے نکلیں گے۔

{3} ہاں جس کی سب عِیال (یعنی بال بچّے) صابِر و مُتَوَکِّل ہوں اُسے رَوا (جائز) ہوگا کہ سب مال راہِ خدا میں خَرچ کردے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۰ص۳۱۱تا۳۲۷ملخصًا)

نقشے کے ذریعے وضاحت:



انسان کا پیٹ تو مِٹّی ہی بھر سکتی ہے

دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اس کو حاصِل کرنے کی فِکْر میں گُھلتے رہنے اور دن رات اِس مقصد کے حُصول کے لئے غلط وصحیح ہر قسم کی تدبیروں میں لگے رہنے کے پیچھے حِرص ولالچ کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اور یہ درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔ چنانچہ **سرکارِ** مدینۂ منورہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ یعنی اگر انسان کے لئے مال کی دو وادِیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور انسان کے پیٹ کو تو **صرف مِٹّی ہی بھر سکتی ہے** اور جو شخص توبہ کرتا ہے **اللہ** تعالٰی اُس کی توبہ قَبول فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص۵۲۱، حدیث ۱۰۴۸)

مال کی محبت بڑھتی رہتی ہے

حریص آدمی کی کوئی مطلوبہ اِنتہا نہیں ہوتی جس پر جا کر وہ ٹھہر جائے کہ بس اب مجھے مزید مال نہیں چاہئے بلکہ عمر کے ساتھ ساتھ اُس کی **حرص** بھی بڑھتی رہتی ہے، تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جوں جوں ابنِ آدم کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے ساتھ دو چیزیں بھی بڑھتی رہتی ہیں: (۱) مال کی محبت اور (۲) لمبی عمر کی خواہش۔ (صحیح البخاری، ج۴ص۴۲۲، حدیث ۶۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال آزمائش ہے

خَلْق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ دَاوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃٌ وَّ فِتْنَۃُ اُمَّتِی الْمَالُ یعنی ہر اُمت کا کوئی فتنہ ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فتنۃ ھذہ الامۃ فی المال، الحدیث: ۲۳۴۳، ج ۴، ص ۱۵۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی گزشتہ اُمتوں کی آزمائشیں مختلف چیزوں سے ہوئیں، میری امت کی سخت آزمائش مال سے ہوگی۔ رب تعالٰی مال دے کر آزمائے گا کہ یہ لوگ اَب میرے رہتے ہیں یا نہیں! اکثر لوگ اِس امتحان میں ناکام ہوں گے کہ مال پا کر غافِل ہوجائیں گے۔ اِس کا تجربہ برابر ہورہا ہے، اکثر قتل و غارت، غفلت اور مال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۷، ص ۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''مال آزمائش ہے'' یہ جاننے کے باجود آج ہمارے مُعاشَرے میں اَکثر لوگوں کے ذِہنوں پر دولتوں اور **خزانوں کے اَنبار** جمع کرنے کی دُھن سُوار ہے اور اِس راہِ پُرخار میں خواہ کتنی ہی تکالیف سے دوچار ہونا پڑے، پرواہ نہیں، بس! ہر وقْت دولتِ دُنیا جمع کرنے کی حرص ہے۔

؎ مجھے مال ودولت کی آفت نے گھیرا
بچا یاالٰہی بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بعض صحابہ کرام نے بھی تو مال جمع کیا تھا

اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ بعض صحابہ کرام رضوانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمعین نے بھی تو **مال** جمع کیا تھا اگر ہم کرلیں تو **کیا قباحت ہے؟** تو اس کا جواب امام **غزالی** علیہ رحمۃ اللہِ الوالی کی زبانی سنئے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے پاس مال تھا لیکن ان کا **مقصد** سوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خرچ کرنا تھا۔ انہوں نے حلال کمایا، اِعتدال کے ساتھ خرچ کیا اور اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجا۔ ان پر جو کچھ لازِم تھا انہوں نے اسے نہ روکا اور نہ ہی بخل سے کام لیا بلکہ انہوں نے زیادہ مال اللّٰہ تعالٰی کی رضا پانے کے لئے سخاوت سے خرچ کر دیا۔ بعض نے تو تمام مال خرچ کر دیا اور تنگی کے وقت بھی اللہ تعالٰی کے حکم کو اپنی ذات پر ترجیح دی۔ اے لوگو! قسم کھا کر کہو: **کیا تم بھی ایسے ہو؟** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم لوگوں کی ان کے ساتھ مشابَہت بہت دُور کی بات ہے۔ علاوہ ازیں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم خالی ہاتھ رہنا پسند کرتے تھے، وہ فَقر کے خوف سے بے نیاز تھے اور اپنے رِزْق کے سلسلے میں اللّٰہ تعالٰی پر پورا یقین رکھتے تھے۔ اللّٰہ تعالٰی نے ان کے لیے جو کچھ مُقَدَّر فرمایا اُس پر خوش تھے۔ مصیبت و آزمائش کی حالت میں راضی، کُشادگی کی حالت میں شاکِر، تکلیف پر صابِر، خوشی میں حمدِ الٰہی بجالانے والے تھے۔ وہ اللّٰہ تعالٰی کے لئے تواضُع کرنے والے اور فخر و تکبُّر سے دُور رہنے والے تھے۔ وہ دنیا کے مال سے مُباح کی حد تک حاصل کرتے تھے اور حاجت کی مِقدار پر راضی رہتے تھے۔ انہوں نے دنیا کو

ٹھوکر ماری اور اِس کی سختیوں پر صبر کیا، اِس کا کڑوا گھونٹ بھرا، اِس کی نعمتوں اور تَر وتازگی سے بے رغبت رہے۔ **بتاؤ! کیا تم لوگ بھی ایسے ہو؟**

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل، ج ۳، ص ۳۲۸، ۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں نے مال کیوں جمع کیا؟

حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں ہرگز **مال** جمع نہ کرتا اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ کہیں اسلام میں خلل نہ پڑ جائے تو میں اس **مال** کے ذریعے اس خلل کو دُور کرسکوں گا۔ یہی وجہ ہے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنا اپنے پاس جمع رکھنے سے آپ کو زیادہ پیارا تھا مثلاً جب جَیشِ عُسْرَت (یعنی غَزوہ تَبُوک) کے لئے ساز وسامان کی ضرورت پڑی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے اور 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 11000 اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کیں[1] اور جب مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں مسلمانوں کو پانی کی تنگی ہوئی تو بئر رومہ (یعنی رومہ کا کنواں) خرید کر مسلمانوں کے لئے وَقْف کردیا۔ آپ کے اِس عمل سے خوش ہوکر سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آج سے عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) جو کچھ کرے اس پر مُواخَذَہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔[2] اسی طرح ایک بار حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے

[1]: مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۵۹۳ [2]: ترمذی، ج ۵، ص ۳۹۱، حدیث ۳۷۲۰

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس اپنے غلام کے ذریعے ایک ہزار درہموں کی تھیلی بھیجی اور غلام سے کہا: ''اگر انہوں نے یہ تھیلی قبول کر لی تو تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کر دوں گا۔'' حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اس طَرزِ عمل کی چند ہی جھلکیوں سے یہ بخوبی واضح ہو گیا کہ آپ کا مال اِسی قسم کے کاموں کے لئے تھا۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۰۲ ماخوذاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آزمائش میں کامیابی کی صورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا حاجت دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کا جذبہ قابلِ تعریف نہیں اور جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بکثرت دُنیوی دولت عنایت فرمائی ہو اُس کیلئے کامیابی کی صورت یہی ہے کہ وہ اُس کو **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے مطابق خَرچ کر کے نیکیوں کی دولت میں اِضافہ کرے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **417** صفحات پر مُشتمِل مُنتَخَب کتاب ''**لُبابُ الاِحیاء**'' صَفحہ **258** پر ہے: **حضرتِ** سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِرشاد فرمایا: ''دُنیا کو **آقا** نہ بناؤ ورنہ وہ تمہیں **غلام** بنا لے گی، اپنا مال اُس ذات کے پاس جمع کرو جس کے پاس سے ضائع نہیں ہوتا کیونکہ جس کے پاس دُنیا کا خزانہ ہو اُسے (چوری ہونے یا چھن جانے وغیرہ کی)

آفت کا ڈر ہوتا ہے، لیکن (صدقہ وخیرات کرکے) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس اپنا مال جمع کرانے والے کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا۔'' (اَلبابُ الاِحیاء (عربی) ص ۲۳۱ ماخوذاً)

ترے غم میں کاش **عطّار**، رہے ہر گھڑی گرِفتار
غمِ مال سے بچانا، مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُزرگانِ دین کا مدنی ذہن

زیادہ مال جمع نہ کرنے کے حوالے سے ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کا کیسا مَدَنی ذِہن تھا! اس ضمن میں 8 روایات وحکایات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

(۱) اُحُد پہاڑ جتنا سونا ہوتب بھی۔۔۔۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالَم مدار، سَخیوں کے سردار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ سَخاوت آثار ہے: **''اگر میرے پاس اُحُد (پہاڑ) کے برابر سونا ہوتو بھی مجھے یہی پسند ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں کہ ان میں سے میرے پاس کچھ رہ جائے، ہاں اگر مجھ پر دَین** (یعنی قرض) **ہوتو اس کیلئے کچھ رکھ لوں گا۔''** (صحیح بُخاری ج ۴ ص ۴۸۳ حدیث ۷۲۲۸)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کا دم بھرنے والو اور سنّتوں کے ڈنکے بجانے والو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اُحُد پہاڑ** کے برابر بھی سونا ہوتو اُس کو

اپنے پاس رکھنے کیلئے تیّار نہیں، اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کے دعوے کے باوُجُود مال جمع کرنے کی فِکر سے ہی خَلاصی (یعنی چھٹکارا) نہیں پاتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) میرے پاس مال جمع ہوگیا ہے

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ محترمہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر کچھ ثقل محسوس کیا تو دریافت فرمایا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ شاید ہم سے کوئی تکلیف پہنچی ہے اس لئے آپ ہم سے ناراض ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، تم مسلمان مرد کی اچھی بیوی ہو مگر بات یہ ہے کہ میرے پاس بہت سا مال جمع ہوگیا ہے اور میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ اس کا کیا کروں؟ بیوی نے کہا: اس میں غمگین ہونے کی کیا بات ہے! اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر وہ مال ان میں تقسیم کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے غلام سے ارشاد فرمایا: میری قوم کے لوگوں کو بلا لاؤ۔ اس دن جو مال تقسیم ہُوا وہ چار لاکھ درہم تھے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث ۱۹۵، ج۱، ص ۱۱۲، بتغیرٍ قلیلٍ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) 300 دینار واپس کر دیئے

حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن مُنْکَدِر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملکِ شام کے گورنر حَبِیب بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس تین سو 300 دینار ہدیہ بھیجے اور کہا: اس سے اپنی ضروریات پوری

فرمالیں۔حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کا ہدیہ لوٹا دیا اور فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ دھوکہ کرنے کے لئے اسے کوئی اور نہیں ملا۔ہمیں تو سر چھپانے جتنی جگہ اور کچھ بکریاں جو شام کو لوٹ آیا کریں اور ایک کنیز جو ہماری خدمت کر سکے، کافی ہے اور جو اس سے زائد ہو ہم اس سے ڈرتے ہیں۔''

(الزہد للامام احمد بن حنبل، زہد ابی ذر، الحدیث ۷۹۴، ص ۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) شوقِ عبادت میں ترکِ تجارت

حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مصروف تاجر تھے۔جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل میں عبادت و ریاضت کا مزید شوق پیدا ہوا تو ان دونوں چیزوں کو ایک ساتھ لے کر چلنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کچھ مشکل ہو گیا تو بغیر کسی تردُّد کے تجارت کو خیر آباد کہہ کر اپنا سارا کاروبار تَرْک کر دیا اور عبادت و ریاضت اور علمِ دین سیکھنے میں مصروفِ عمل ہو گئے۔چنانچہ ایک بار حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ جب شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کی بِعثت ہوئی اُس وقت میں تجارت کیا کرتا تھا۔اوّلا میں نے کوشش کی کہ میری تجارت بھی باقی رہے اور میں عبادت بھی کرتا رہوں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور بالآخر میں تجارت کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابودَرْ دَاء کی جان ہے! اگر

مسجد کے دروازے پر میری دکان ہو اور اس سے روزانہ چالیس دینار کما کر راہِ خدا میں صدقہ کروں اور میری نمازوں میں بھی خلل واقع نہ ہو تو پھر بھی میں تجارت کرنا پسند نہیں کروں گا۔ اِس پر کسی نے عرض کی: آپ تجارت کو اس قدر ناپسند کیوں جانتے ہیں؟ فرمایا: حساب کی شدّت کے خوف کی وجہ سے۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۶۴۵ عویمر بن زید، ج ۴۷، ص ۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) آپ زیادہ مال کیوں نہیں کماتے؟

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ ویسی کمائی نہیں کرتے جیسی فلاں کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سنا: ''تمہارے لیے دشوار گزار گھاٹی ہے جسے بوجھل لوگ طے نہ کرسکیں گے۔'' لہٰذا! میں چاہتا ہوں کہ اُس گھاٹی کے لئے ہلکا رہوں۔ (شعب الایمان للبیہقی، الحادی والسبعون من شعب الایمان، الحدیث: ۱۰۴۰۹، ج ۷، ص ۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۶) مال مانگنا تو درکنار کوئی پیش بھی کرتا تو منع فرمادیتے

حضرت سیدنا احمد بن حسین رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابوعبداللہ محاملی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عیدالفطر کے

دن نمازِ عید کے بعد میں نے سوچا کہ آج عید کا دن ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ میں حضرت سیدنا داؤد بن علی علیہ رحمۃ اللہِ القوی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں عید کی مبارکباد دوں! چنانچہ میں ان کے گھر کی طرف چل دیا۔ آپ سادگی پسند بزرگ تھے اور ایک چھوٹے سے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ جب میں ان سے اِجازت لے کر گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے ایک برتن میں پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے اور ایک برتن میں آٹے کی بُور (یعنی بھوسی) رکھی ہوئی تھی جسے آپ تناوُل فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے انہیں عید کی مبارکباد دی اور سوچنے لگا کہ آج عید کا دن ہے، ہر شخص اَنواع واَقسام کے کھانوں کا اہتمام کر رہا ہوگا لیکن آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ آج کے دن بھی اس حالت میں ہیں کہ چھلکے اور آٹے کی بھوسی کھا کر گزارہ کر رہے ہیں۔ میں نہایت غم کے عالم میں وہاں سے رخصت ہوا اور اپنے ایک صاحبِ ثروَت دوست **''جُرجانی''** کے پاس پہنچا۔ جب اس نے مجھے پریشان دیکھا تو وجہ دریافت کی۔ میں نے اُسے بتایا: ''تمہارے پڑوس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی رہتے ہیں، آج عید کا دن ہے لیکن ان کی یہ حالت ہے کہ وہ پھلوں کے چھلکے کھا رہے تھے، تم تو نیکیوں کے معاملے میں بہت زیادہ حریص ہو، تم اپنے اس پڑوسی کی خدمت سے غافِل کیوں ہو؟'' یہ سن کر اس نے کہا: ''حضور! آپ جن کی بات کر رہے ہیں وہ دُنیادار لوگوں سے دُور رہنا پسند کرتے ہیں۔ میں نے آج صبح ہی ان کی خدمت میں ایک ہزار درہم بھجوائے تھے اور اپنا ایک غلام بھی ان کی خدمت کے لئے

بھیجا تھا لیکن انہوں نے میرے دراہم اور غلام کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ ’’جاؤ! اور اپنے مالک سے کہہ دینا کہ تم نے مجھے کیا سمجھ کر یہ درہم بھجوائے ہیں؟ کیا میں نے تم سے اپنی حالت کے بارے میں کوئی شکایت کی تھی؟ مجھے تمہارے ان درہموں کی کوئی حاجت نہیں، میں ہر حال میں اپنے پَروردگار عزوجل سے خوش ہوں، وہی میرا مقصودِ اصلی ہے، وہی میرا کفیل ہے اور وہ مجھے کافی ہے۔‘‘

اپنے دوست سے یہ بات سن کر میں بہت متعجب ہوا اور اس سے کہا: ’’تم وہ درہم مجھے دو، میں ان کی بارگاہ میں یہ پیش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ قبول فرمالیں گے۔‘‘ اُس نے فوراً غلام کو حکم دیا: ’’ہزار ہزار درہموں سے بھرے ہوئے دو تھیلے لاؤ۔‘‘ اور مجھ سے کہا: ’’ایک ہزار درہم میرے پڑوسی کے لئے ہیں اور ایک ہزار آپ قبول فرما لیں۔‘‘ میں وہ دو ہزار درہم لے کر حضرت سیدنا داؤد بن علی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی کے مکان پر پہنچا اور دروازے پر دستک دی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دروازے پر آئے اور اندر ہی سے پوچھا: ’’اے ابوعبداللہ! تم دوبارہ کس لئے یہاں آئے ہو؟‘‘ میں نے عرض کی: ’’حضور! ایک معاملہ دَرپیش ہے، اسی کے متعلق کچھ گفتگو کرنی ہے۔‘‘ انہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت عطا فرمادی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور درہم نکال کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔ یہ دیکھ کر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ’’میں نے تمہیں اپنے پاس آنے کی اجازت دی تھی اسی لئے تم میری حالت سے واقِف ہوگئے۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ تم میری اِس حالت کے امین ہو۔ میں نے تم پر اِعتماد کیا تھا، کیا اس اِعتماد کا صِلہ تم اس دُنیوی

دولت کے ذریعے دے رہے ہو؟ جاؤ! اپنی یہ دنیوی دولت اپنے پاس ہی رکھو، مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔''

حضرت سیدنا عبداللہ محاملی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ان کی یہ شانِ بے نیازی دیکھ کر میں واپس چلا آیا۔ اب میری نظروں میں بھی دنیا حقیر ہوگئی تھی، چنانچہ میں اپنے دوست جُرجانی کے پاس گیا اسے سارا ماجرا سنا کر ساری رقم واپس کرنا چاہی تو اس نے یہ کہتے ہوئے وہ درہم واپس کر دیئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں جو رقم راہِ خدا میں دے چکا ہوں اُسے کبھی واپس نہ لوں گا، یہ سارا مال آپ ہی رکھئے اور جہاں چاہے خرچ کیجئے۔ میں یہ سوچ کر وہاں سے چلا آیا کہ میں یہ ساری رقم ایسے لوگوں میں تقسیم کر دوں گا جو شدید حاجت مند ہونے کے باوجود دوسروں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے بلکہ صبر وشکر سے کام لیتے ہیں اور اپنی حالت حتی الامکان کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ (عیون الحکایات، ص ۴۷۱ ملخصًا)

نہ دے جاہ وحشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یاالٰہی! (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) ایک عجیب وغریب قوم

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو دیکھا ان کے پاس دُنیاوی ساز وسامان نام کو بھی نہ تھا، انہوں نے بہت

سی قبریں کھودرکھیں تھیں، صبح کے وقت وہاں کی صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھا کر پیٹ بھر لیتے کیونکہ وہاں کوئی جانور ہی موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کوان کا سادہ ترین طرزِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی چنانچہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ان کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس پر کسی دوسری قوم کو نہیں دیکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ سردار نے سوال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: میرا مطلب یہ کہ تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے اور تم سونا اور چاندی سے بھی نفع نہیں اٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجاتی ہے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہوں؟ اور جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے ہو اور وہاں نماز پڑھتے ہو۔ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کی کوئی حِرص و طمع ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اس سے باز رہیں۔آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ ان کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہماری گزر اوقات ہو جاتی ہے اور انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ادنیٰ چیز ہی کافی ہے اور ویسے بھی حَلْق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں ایک جیسی ہو جاتی ہیں ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔حضرتِ سَیِّدُنا ذوالقرنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اس کی دانائی بھری باتیں سن کر پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشیر بنالوں گا

اور اپنی دولت میں سے بھی حصہ دوں گا۔ مگر اس نے معذرت کرلی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ وہاں سے چلے آئے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ ذوالقرنین، ج ۱۷، ص ۳۵۳ تا ۳۵۵ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) دُنیوی دولت سے بے رغبتی

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے کُرتے میں سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔ مسواک شریف رکھنے کیلئے آپ اپنے الٹے ہاتھ (یعنی دل کی جانب) والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اس کا سبب آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ آلۂ ادائے سنّت میرے دل سے قریب رہے۔ اس کے برعکس دُنیوی دولت سے بے رغبتی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں رقم رکھنی پڑے تو سیدھے ہاتھ والی جیب میں رکھتے ہیں۔ اس کی حکمت دریافت کرنے پر فرمایا: میں الٹے ہاتھ والی جیب میں رقم اسلئے نہیں رکھتا کہ دنیوی دولت دل سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہٰذا میں ضرورت پڑنے پر رقم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔ (فکر مدینہ، ص ۱۲۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھلائی کس میں ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل مال ودولت میں فراوانی کو ہی خیر و بھلائی سمجھا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بھلائی اس میں نہیں کہ تمہیں کثیر مال واولاد مل جائے بلکہ بھلائی تو اس میں ہے کہ تمہارا حِلم بڑھے، علم ترقی کرے اور تم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں دوسرے لوگوں سے آگے بڑھ جاؤ اور جب کوئی نیکی کرنے کی سعادت پاؤ تو اس پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اور گناہ ہوجانے پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزہد، الحدیث ۶، ج ۸، ص ۱۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حرصِ مال بھی ایک باطنی بیماری ہے

مال کی مذموم حِرص بھی یقیناً ایک باطنی بیماری ہے جو محتاجِ علاج ہے، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: عنقریب میری اُمت کو پچھلی اُمتوں کی بدترین بیماری پہنچے گی جو کہ تکبر، کثرتِ مال کی حِرص، دنیوی معاملات میں کینہ رکھنا، باہم ایک دوسرے سے بغض رکھنا اور حسد (کرنے پر مشتمل) ہے، یہاں تک کہ وہ سَرکشی اختیار کرلے گی۔

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب داء الامم... الخ، الحدیث ۷۳۱۹، ج ۵، ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

باطنی بیماری جسمانی بیماری سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کو کوئی چھوٹی سی جسمانی بیماری لگ جائے تو وہ فوراً علاج کی فکر کرتا ہے حالانکہ اس بیماری کا زیادہ سے زیادہ نقصان یہ ہوسکتا ہے کہ یہ بڑی ہوکر انسان کو دھیرے دھیرے موت کے حوالے کردے لیکن دوسری جانب اسی شخص کو گناہوں کی کتنی ہی بڑی ظاہری بیماریاں مثلاً جھوٹ، غیبت اور چغلی وغیرہ اور حسد، تکبر اور بخل جیسی کتنی ہی بڑی بڑی باطنی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں جو عذابِ جہنم میں مبتلا کرواسکتی ہیں مگر اسے ان کے علاج کی کوئی فکر نہیں ہوتی حالانکہ یہ بھی جسمانی بیماریوں کی طرح علاج ہی سے ختم یا کم ہوتی ہیں۔ یاد رکھئے کہ جسمانی بیماریوں کا جتنا بھی علاج کروالیں موت سے فرار ممکن نہیں آخر ایک دن مرنا ہی پڑے گا لیکن اگر باطنی بیماریوں کا علاج کرلیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذابِ جہنم سے بچنا ممکن ہے، اس لئے عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ جسمانی بیماریوں کے علاج سے کہیں زیادہ رُوحانی و باطنی بیماریوں کے علاج پر توجہ دی جائے تاکہ نارِ جہنم سے چھٹکارا مل سکے۔

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا
پئے رضا ہو عطا عشقِ مصطفٰے یا ربّ (وسائلِ بخشش ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حرصِ مال کا علاج کیسے کیا جائے؟

مال کی مذموم حِرص کے علاج کے لئے ان باتوں پر عمل کرنا بے حد مفید

ہے۔ ❁ بارگاہِ الٰہی میں حِرص سے بچنے کی دعا کیجئے ❁ حِرصِ مال کے نقصانات پر غور کیجئے ❁ صبر وقناعت اپنا لیجئے ❁ خواہشات کو کنٹرول کیجئے ❁ اخراجات میں میانہ روی اختیار کیجئے ❁ اپنے رب پر حقیقی توکل کیجئے ❁ لمبی امیدیں نہ لگائیے ❁ موت کو یاد کیجئے ❁ میدانِ محشر میں مالداروں سے حساب کا تصور کیجئے ❁ وصفِ سخاوت اپنا لیجئے ❁ مال کے حریصوں کے عبرتناک انجام اپنے پیشِ نظر رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(پہلا علاج) بارگاہِ الٰہی میں حرص سے بچنے کی دعا کیجئے

دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابو یعلٰی، ج ۲، ص ۲۰۱، الحدیث: ۱۸۰۶) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس ہتھیار کو حِرص کے خلاف بھی استعمال کیجئے اور حرص سے نَجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ میں گڑگڑا کر دعا مانگئے۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کرتے ہیں:

تاج وتخت وحکومت مت دے کثرتِ مال ودولت مت دے
اپنی رضا کا دیدے مُژدہ یااللّٰہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(دوسرا علاج) حرصِ مال کے نقصانات پر غور کیجئے

حِرصِ مال کا علاج مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں ، اگر اس کے نقصانات پر ہماری توجہ ہوجائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاج کی مَشَقَّت برداشت کرنا سہل ہوجائے گا کیونکہ انسان نفسیاتی طور پر نقصان سے گھبراتا ہے اور اس سے بچنے کے لئے اپنی پوری صلاحیتیں صَرْف کردیتا ہے ۔ بلاشبہ مال ودولت کی بے جا حِرص کے نقصانات بے شمار ہیں مثلاً مال کی لالچ اور بھوک جب کسی انسان کو لگ جاتی ہے تو وہ دولت کے حصول کے لئے بسا اوقات ہر وہ شرمناک کام کرگزرتا ہے جس سے اُسے بعض اوقات دنیا میں رُسوائی اٹھانی پڑتی ہے اور آخرت کی تباہی میں بھی کوئی کسر باقی نہیں رہتی ۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ جو حِرص انسان کو سُود ورشوت ، جھوٹ ، خیانت ، اِغوا برائے تاوان ، بخل ، زکوٰۃ کی عدم ادائیگی ، بَھتہ خوری ، دھوکا دہی ، ناجائز مقدمہ بازی ، عیب جوئی ، بلیک میلنگ (Blackmailing یعنی افشائے راز کی دھمکی دے کر رشوت لینا) ، ذخیرہ اندوزی ، عِصمت فروشی ، چوری ، ڈکیتی ، جعل سازی کے ذریعے دوسروں کی جائیداد ہڑپ کرنے اور زمینوں پر ناجائز قبضے جیسے گناہوں پر اُکساتی ، دَربدر پھراتی ، لُوٹ مار کرواتی ، نسل در نسل دشمنیاں کرواتی حتّٰی کہ لاشیں گِرواتی ہے اس میں کیونکر خیر ہوسکتی ہے ! لیکن حیرت وافسوس ہے کہ انسان کی آنکھیں نفسانی خواہشات کی جگمگاہٹ سے اس طرح خیرہ ہوجاتی ہیں کہ اسے جہنم میں لے جانے والے اِن قبیح افعال کے عَواقِب ونتائج نظر ہی نہیں آتے کہ وہ ان سے بچ سکے البتہ جب وہ دنیا سے

رختِ سفر باندھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس نے گناہوں کے بدلے جو مال سمیٹا تھا وہ یہیں رہ جائے گا تو اس وقت آنکھیں کھلتی ہیں کہ اس دنیا میں میری حیثیت وہی تھی جو ایک سرائے (یعنی ہوٹل) میں ایک مسافر کی ہوتی ہے، جو وہاں کچھ دیر قیام کر کے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے وہ اس سرائے کے ساز وسامان میں کسی قسم کا اِضافہ نہیں کرتا اور نہ ہی وہاں کی زیبائش وآرائش پر لَلچاتا ہے، اُسے صِرْف یہی فکر ہوتی ہے کہ اِس سرائے میں میرا وقت خیریت وعافیت سے گزر جائے اور میں وقتِ مقررہ پر اپنی منزل کی جانب روانہ ہوسکوں۔ یہ سب کچھ سوچ کر موت کے منہ میں جانے والے لالچی شخص کو یقیناً پچھتاوا ہوتا ہے مگر اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عُمر یونہی تمام ہوتی ہے
مال ودولت کے عاشِقوں کی آرزو ناتمام ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دو بھوکے بھیڑیئے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال ودولت کی حِرص اور حبِّ جاہ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ (جامع الترمذی، کتاب الزھد، ج ۴، ص ۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نہایت نفیس تشبیہ ہے مقصد یہ ہے کہ مومن کا دین گویا بکری ہے اور اس کی حرصِ مال، حرصِ عزت گویا دو بھوکے بھیڑیئے ہیں مگر یہ دونوں بھیڑیئے مومن کے دین کو اس سے زیادہ برباد کرتے ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حرص میں حرام وحلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اوقات کو مال حاصل کرنے میں ہی خرچ کرتا ہے پھر عزت حاصل کرنے کے لئے ایسے جتن کرتے ہیں جو بالکل خلافِ اسلام ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۹)

جاہ وجلال دو نہ ہی مال و مَنال دو　　سَوزِ بلال بس مِری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو　　غم اپنا یا نبی مجھے بَہرِ بلال دو

(وسائلِ بخشش، ص ۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدترین شخص کون؟

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: بدتر ہے وہ بندہ جس کا رہنما حرص ہو، بدتر ہے وہ بندہ جس کو خواہشات راہِ حق سے بھٹکا دیں، بدتر ہے وہ بندہ جس کا شوق اور رغبت اس کو ذلیل وخوار کردے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ج ۴، الحدیث: ۲۴۵۶، ص ۲۰۳)

حرص میں ہلاکت ہے

حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک مرتبہ نصیحتیں کرتے

ہوئے بلند آواز سے فرمایا: لوگو! حِرص (سے بچو کہ اس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے کیونکہ یہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور نہ تم حرص کو پورا کر سکتے ہو۔

(صفۃ الصفوۃ، الرقم ۶۴، ابوذر جُنْدُب بن جُنَادۃ، ج۱، ص۳۰۱)

حریص رُسوا ہو جائے گا

حضرتِ سیِّدنا فضیل بن عیاض رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حریص کبھی اِس چیز کی اور کبھی اُس چیز کی طلب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب کچھ حاصل کر لینا چاہتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اس کا سابقہ مختلف لوگوں سے پڑتا ہے۔ جب وہ اس کی ضرورتیں پوری کریں گے تو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے، وہ اس سے اپنی عزت چاہیں گے حتی کہ حریص رُسوا ہو جائے گا اور اسی محبتِ دنیا کے باعث جب بھی وہ ان کے سامنے سے گزرے گا تو انہیں سلام کرے گا اور جب وہ بیمار ہوں گے، تو عیادت کو جائیگا مگر اس کے یہ تمام افعال خدا کی رضا کے لئے نہیں ہوں گے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب القناعۃ، ص۱۲۴ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دولت سے فائدہ ملنا بھی یقینی نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: مال و دولت ہماری ہر پریشانی کا علاج نہیں ہے کیونکہ اس سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے صحت نہیں، بڑے بڑے دولت مند طرح طرح کی

پریشانیوں میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں،کوئی اولاد کے لئے تڑپتا ہے،کسی کی ماں بیمار ہے،کسی کا باپ مریض تو کوئی خودمُوذی بیماری میں گرِفتار ہے۔کتنے مالدار آپ کوملیں گے جو **ہارٹ** (دل) کے مریض ہیں۔کئی **شُوگر** کے مریض ہیں جو بیچارے میٹھی چیز نہیں کھا سکتے۔طرح طرح کی کھانے کی اَشیاء سامنے موجودمگر **اَرَب پتی** سیٹھ صاحِب چکھ تک نہیں سکتے۔ بے چارے فقَط دولت وجائیداد کے تصوُّر سے دل بہلاتے رہتے ہوں گے۔پھربھی دولت کا نشہ عجیب ہے کہ اُترنے کا نام ہی نہیں لیتا! یقین جانئے!دَھن کماتے چلے جانا صِرف اورصرف نادانوں کی دُھن ہے۔اتنا نہیں سوچتے کہ آخِر اتنی دولت کہاں ڈالوں گا؟فُلاں فُلاں سرمایہ دار بھی تو آخِر موت کے گھاٹ اُتر ہی گئے!ان کی دولت انہیں کیا کام آئی!اُلٹا وارِثوں میں ورثے کی تقسیم میں لڑائیاں ٹھن گئیں،دشمنیاں ہوگئیں،کورٹوں میں پہنچ گئے اوراخباروں میں چَھپ گئے اورخاندانی شرافتوں کی دھجیاں بکھر گئیں۔ ؎

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا　　آخِرت میں مال کا ہے کام کیا!
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال　　کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(تیسیر اعلاج) صبر وقناعت سے علاج

حِرصِ مال کے قلبی مرض کا ایک علاج صبر وقناعت بھی ہے یعنی جو کچھ رازِقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کو مل جائے اُس پر راضی ہوکر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر

بجالائے اور یہ اِعتقاد رکھے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے، اُسی وقت ایک فِرِشتہ خداعَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے چار چیزیں لکھ دیتا ہے: انسان کی عمر، روزی، نیک بختی اور بدبختی، یہی انسان کا نوشتۂ تقدیر ہے۔ لہٰذا اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ لاکھ حِرص کرو مگر ملے گا وہی جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد خداعَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہوجایئے اور رزقِ حلال کے لئے کوشاں رہئے۔ اگر سہولیات وآسائشات کی کمی کی وجہ سے کبھی دل صدمے میں مبتلا ہو اور نَفْس اِدھر اُدھر لپکے تو صبر کے ذریعے اس کی لگام کھینچ لیجئے۔ اِس سے آپ کو کم از کم دو فائدے حاصل ہوں گے، **ایک** تو صبر کا ثواب ملے گا اور **دوسرا** حِرص میں کمی آئے گی۔ اسی طرح کرتے کرتے ایک دن آئے گا کہ آپ کے دل میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا اور حِرص و لالچ کا سیاہ بادل چھٹ جائے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

حِرص ذلت بھری فقیری ہے
جو قناعت کرے تو نگر ہے

یاد رکھئے! مَشَقَّت دونوں میں ہے حِرص میں بھی اور قناعت میں بھی، ایک کا نتیجہ بربادی دوسری کا آبادی! آپ کو کیا چاہئے؟ اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ جو قَناعَت کرے گا اِن شاءَ اللّٰہُ الغفّار عَزَّوَجَلَّ خوشگوار زندگی گزارے گا۔ جس کے دل میں دنیا کی **حِرص** جتنی زیادہ ہوگی اُتنی ہی زندگی میں بدمزگی بڑھے گی، مقولہ ہے: اَلْحِرصُ مِفْتاحُ الذُّلِّ یعنی حِرص ذلّت کی کنجی ہے اور اَلْقَناعَۃُ مِفْتاحُ الرَّاحَۃِ یعنی

قَناعَت راحت کی کنجی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثِ پاک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی گیارھویں کی نسبت سے قناعت کے فضائل پر مشتمل 11 روایات وحکایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قناعت کی بدولت جہاں حرص سے چھٹکارہ ملے گا وہیں قناعت کی دیگر برکتیں اور فضیلتیں بھی ملیں گی، قناعت کے فضائل سے مالا مال 11 روایات وحکایات پڑھئے اور جُھومئے: چنانچہ

(۱) کامیابی کا راز

نبیِّ محترم، رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ یعنی وہ کامیاب ہوگیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کِفایت رِزْق دیا گیا اور اللّٰہ تعالٰی نے اسے دیئے ہوئے پر قَناعَت دی۔

(مسلم، الحدیث ۱۰۵۴، ص ۵۲۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسے ایمان وتقویٰ بقدرِ ضَرورت مال اور تھوڑے مال پر صَبْر، یہ چار نعمتیں مل گئیں، اُس پر اللّٰہ تعالٰی کا بڑا ہی کَرَم وفَضْل ہوگیا۔ وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) قناعت پسند حقیقی مالدار ہے

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرْض کی: اے میرے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! تیرا کونسا بندہ زیادہ مالدار ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، ۷۷۴۱۔ موسیٰ بن عمران...الخ، ج۶۱، ص۱۳۹)

(۳) بہترین کون؟

صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤمنوں میں سے بہترین شخص قناعت پسند اور بدترین شخص لالچی ہوتا ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، باب الخاء، الحدیث: ۲۷۰۷، ج۱، ص۳۶۵)

(۴) خشک روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے

حضرتِ سیدنا محمد بن واسع رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ خشک روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے اور فرماتے: جو اِس پر قناعت کر لے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۱۲۲)

(۵) امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کی نصیحت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: عیش چند گھڑیوں کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔ اپنی زندگی میں قَناعت اِختیار کر، راضی رہے گا اور اپنی خواہش تَرْک کر دے، آزادی کے ساتھ زندگی گُزارے گا۔ کئی مرتبہ موت سونے، یاقوت اور موتیوں کے

سبب آتی ہے (ڈاکوؤں کے ذَرِیعے)۔ (اِحیاءالعلوم ج ۳ ص ۲۹۵)

(۶) ایک دیہاتی کی شاندار نصیحت

ایک اعرابی نے اپنے بھائی کو حِرص کرنے پر جھڑکتے ہوئے کہا: میرے بھائی! ایک چیز وہ ہے جسے تم ڈھونڈ رہے ہو حالانکہ وہ تمہیں مل کر رہے گی (یعنی رزق) اور ایک شے وہ جو تمہیں ڈھونڈ رہی ہے جس سے تم بچ نہیں سکتے (یعنی موت)، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ حریص کی حِرص کی وجہ سے اسے بہت کچھ مل جاتا ہے اور زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے) کو کبھی رزق نہیں ملتا۔ (احیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل، ج ۳، ص ۲۹۶)

غالباً اعرابی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ نہ تو حِرص کے سبب بندے کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی بے رغبتی کی وجہ سے کوئی کمی ہوتی ہے تو حِرص میں مبتلا ہو کر رسک کیوں لیا جائے؟ اس کے بجائے بے رغبتی اپنا کر اس کے فضائل کیوں نہ حاصل کئے جائیں!

(۷) کاش! مجھے میری ضرورت کے مطابق ہی رزق ملتا

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر فقیر اور مالدار اس بات کو پسند کرے گا کہ اسے دنیا میں ضَرورت کے مطابق رِزْق ملتا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۲۱۶۴، ج ۴، ص ۲۳۵)

(۸) قلیل کثیر سے بہتر ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہر دن

ایک فرشتہ آواز دیتا ہے: اے ابنِ آدم! وہ قلیل (یعنی تھوڑا) جو تمہیں کفایت کرے اُس کثیر سے بہتر ہے جو تمہیں سَرکش بنادے۔ (احیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل، ج۳،ص۲۹۵)

(۹) سیِّدُنا ابوحازِم کی قناعت مرحبا!

بنواُمَیَّہ کے کسی بادشاہ نے حضرتِ سیدنا ابوحازِم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خط لکھا اور قسم دے کر کہا کہ آپ کی جو حاجات ہوں مجھے بتائیں۔ حضرتِ سیدنا ابوحازِم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً لکھا: میں نے اپنی حاجات اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کردی ہیں، وہ جو کچھ دے گا لے لوں گا اور جو کچھ مجھ سے روک رکھے گا اس پر صبر کروں گا۔ (احیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج۳،ص۲۹۵)

(۱۰) قَناعت میں عزت ہے

یاد رکھئے کہ حِرص سے رِزْق نہیں بڑھتا مگر ذِلت بڑھ جاتی ہے اور قناعت سے رِزْق نہیں گھٹتا مگر عزت بڑھ جاتی ہے۔ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عَزَّ مَنْ قَنَعَ وَ ذَلَّ مَنْ طَمَعَ یعنی جس نے قَناعت کی اُس نے عزّت پائی اور جس نے لالچ کیا ذلیل ہوا۔

(روح البیان ج۱ص۱۶۱ تحت الآیۃ:۷۱)

ذرا تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھئے تو آپ کو فِرعون، شَداد، نَمرود، ہامان اور یزید جیسے بہت سے نام ملیں گے جنہوں نے دولت واِقتدار کی حِرص ولالچ کو پورا کرنے کیلئے انسانیت پر اَن گنت مَظالم ڈھائے، اُن کے نام تاریخِ انسانیت کے سیاہ

ترین باب میں شمار کئے گئے ہیں اور آج بھی ان کا ذِکر نفرت سے کیا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز اور حضرتِ سیِّدُنا اِبراھیم بن اَدھم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیھما جیسے بے شُمار بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین نے دنیا میں قناعت پسندی کی ایسی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ تاریخ نے انہیں سنہری الفاظ میں یاد کیا ہے اور آج ان کا نام لیتے ہی نگاہ و دل ان کی عظمت کے سامنے جھک جاتے ہیں ، ان کا ذِکْر دِلوں کو سکون بخشتا ہے اور ان کی سیرت آج بھی بھٹکی ہوئی انسانیت کیلئے مشعلِ راہ ہے۔

(۱۱) واپس لوٹ آتے

حضرت سیدنا ابوالقاسم مُنَادِی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلتے ، جب ان کے پاس اَخراجات کے لئے رقم جمع ہوجاتی تو مزید کمانے کے لئے نہ رُکتے بلکہ فوراً گھر واپس آجاتے چاہے کوئی بھی وقت ہوتا۔

(کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۹۰ ملخصًا)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کے مال پر بھی نظر نہ رکھئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی**

بھائیو! دوسرے کے مال کے آسرے پر رہنا کہ وہ مجھ سے بَہُت مَحَبَّت کرتا ہے، خود ہی مجھے آفر بھی کرتا رَہتا ہے کہ جب بھی ضَرورت ہو، کہہ دیا کرو۔ اِس لئے کبھی ضَرورت پڑی تو اس سے مانگ لوں گا، مَنْع نہیں کریگا وغیرہ اُمّیدیں بَہُت ہی کھوکھلی ہیں کہ آدمی کا دل بدلتا رَہتا ہے۔ یاد رکھئے! ''دینے والا'' انسان'' لینے والے'' سے مُتأثِّر نہیں ہوسکتا البتّہ اگر کوئی دینے آئے اور آپ قَبول نہیں کریں گے تو ضَرور مُتأثِّر ہوگا۔ **حضرتِ سیِّدُنا ابوایّوب اَنصاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ ایک دَیہاتی نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوکر عرض کی، یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے ایک مختصر وصیّت فرمائیے! فرمایا: جب نَماز پڑھو تو زندگی کی آخِری نَماز (سمجھ کر) پڑھو اور ہرگز ایسی بات نہ کرو جس سے تمہیں کل معذِرت کرنا پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اُس سے نا اُمّید ہوجاؤ۔

(سُنَنِ ابنِ ماجہ، ج ۴، ص ۴۵۵، حدیث ۴۱۷۱) (فیضان سنت ج ۱ ص ۵۰۵)

؎ مِرے دل سے ہَوَس دنیا کی دولت کی نکل جائے
عطا کردو مجھے بس اپنی اُلفت یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص ۲۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(چوتھا علاج) خواہشات کو کنٹرول کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مہنگے ترین فرنیچر سے سجے سجائے فُل ائیر کنڈیشنڈ بنگلوں، چمکتی دَمکتی قیمتی گاڑیوں اور نت نئے کپڑوں جیسی خواہشات پوری کرنے کے

لئے بہت سا مال دَرکار ہوتا ہے، اگر ان خواہشات کو ہی کنٹرول کرلیا جائے تو حرصِ مال سے کافی حد تک نجات حاصل کی جاسکتی ہے کیونکہ جو سادَ گی اپنائے اور سادہ غِذا ولباس پر قَناعت کرے، اُس کو نہ دولت کی حاجت ہوتی ہے نہ دولت مند کی۔ اس بات کو ایک دلچسپ حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

خواہشات کا پیالہ

کہتے ہیں کسی سلطنت کا ایک بادشاہ بڑا طاقتور، سر بلند اور شان وشوکت والا تھا۔ اُسے اپنی عظیم الشان سلطنت، سونا اُگلتی زمینوں اور زر وجواہر کے خزانوں پر بڑا ناز تھا۔ برسوں کی محنت سے اُس نے اپنے اِقتدار کو اِس قدر مُستحکم کر دیا تھا کہ اب اُسے کسی دشمن کا خطرہ نہیں تھا۔ ایک روز وہ اپنے دارُالحکومت میں دَورے کے لیے نکلا۔ وزیر اور کچھ درباریوں کے علاوہ محافظوں کا دستہ بھی ساتھ تھا۔ بادشاہ کو شہر کا چکر لگانا بڑا مَرغُوب تھا۔ شان وشوکت کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کچھ فریادیوں کی دادرَسی کا موقع بھی مل جاتا۔ واپسی پر محل کے قریب اُسے ایک فقیر نظر آیا جو پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک سائیڈ پر بے نیاز بیٹھا تھا۔ بادشاہ نے نَرم لہجے میں دریافت کیا: اپنی کوئی ضرورت بتاؤ، تاکہ میں اسے پورا کرسکوں۔ فقیر کی ہنسی نکل گئی۔ بادشاہ نے قدرے سختی سے پوچھا: اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے! اپنی خواہش بتاؤ، میں تمہیں ابھی مالا مال کردوں گا۔ فقیر نے کہا: بادشاہ سلامت! پیشکش تو آپ ایسے کررہے ہیں جیسے میری ہر خواہش پوری کرسکتے ہوں؟ اب بادشاہ نے برہمی سے کہا: بے شک میں تمہاری ہر

بات پوری کرسکتا ہوں، میں بہت طاقتور بادشاہ ہوں، تمہاری کوئی خواہش ایسی نہیں، جو میں پوری نہ کر پاؤں۔ فقیر نے اپنی جھولی سے ایک بھیک مانگنے والا کشکول نکالا اور کہا: اگر آپ کو اپنی دولت پر اتنا ہی ناز ہے تو اِس پیالے کو بھر دیجئے۔ بادشاہ نے حیرت سے کشکول کو دیکھا، وہ سیاہ رنگ کا عام سا لکڑی کا خالی پیالہ تھا۔ اُس نے اِشارے سے ایک وزیر کو قریب بلایا اور نخوت سے حکم دیا: اس پیالے کو سونے کی اَشرفیوں سے بھر دو، یہ فقیر بھی یاد کرے گا کہ کس فیاض اور سخی بادشاہ سے پالا پڑا تھا! وزیر نے حکم کی تعمیل میں کمر سے بندھی اشرفیوں کی تھیلی کھولی اور پیالے میں خالی کر دی۔ کھنکھناتے سکے پیالے میں گرے اور فوراً غائب ہوگئے۔ وزیر نے حیرت سے پیالے میں جھانکا، پھر ایک اور تھیلی کھولی اور پیالے میں ڈال دی۔ اس بار بھی سکے غائب ہوگئے، بادشاہ کے اِشارے پر وزیر نے سپاہیوں کو بھیجا کہ محل میں رکھی اشرفیوں کی کچھ تھیلیاں لے آئیں۔ وہ تھیلیاں بھی ختم ہوگئیں مگر پیالہ ویسے کا ویسا خالی ہی رہا۔ یہ ماجرا دیکھ کر بادشاہ نے خزانے سے سچّے قیمتی موتیوں سے بھری ایک بوری منگوائی، وہ بھی خالی ہوگئی۔ اب کی بار بادشاہ کا چہرہ سرخ ہوگیا، اُس نے ضدی لہجے میں وزیر سے کہا: اور بوریاں منگوالو، جو کچھ بھی ہے اِس پیالے میں ڈال دو، اسے ہر حال میں بھرنا چاہیے۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔ دوپہر ہوگئی لیکن پیالہ بدستور خالی رہا کیونکہ جو چیز پیالے میں ڈالی جاتی وہ فوراً ہی غائب ہوجاتی اور پیالہ ویسے کا ویسے خالی رہتا۔ آخر شام ہونے کو آئی تو بادشاہ کے چہرے پر بے بسی جھلکنے لگی، شکست خوردگی کے عالَم میں اس نے آگے بڑھ کر فقیر کا

ہاتھ تھام لیا، نظریں جھکا کر اس سے معافی مانگی اور گویا ہوا: اے مردِ درویش! اب تم ہی بتاؤ کہ اس پیالے میں ایسا کیا راز ہے جو یہ بھرتا ہی نہیں؟ فقیر نے سنجیدگی سے جواب دیا: اس میں کوئی خاص راز کی بات نہیں ہے، دراصل یہ پیالہ **انسانی خواہشات** سے بنا ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوسکتیں، جتنا چاہو ڈال دو، خواہشات اور تمناؤں کا پیالہ ہمیشہ خالی رہتا ہے ہمیشہ مزید کی طلب میں کھلا رہتا ہے۔

عیب میں ڈالنے والی خواہش سے بچو

مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللّٰہ** عزوجل کی پناہ مانگو ایسی خواہش سے جو عیب میں ڈال دے اور ایسی خواہش سے جو دوسری خواہش میں ڈال دے اور بے فائدہ چیز کی خواہش سے۔'' (المسند لامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، الحدیث: ۲۲۰۸۲، ج۸، ص۲۳۷)

طویل غم میں مبتلاء کردیتی ہیں

حضرت سیدنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: بہت سی خواہشات محض ایک گھڑی کے لئے ہوتی ہیں مگر انسان کو طویل غم میں مبتلاء کردیتی ہیں۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص۲۱۷)

آخرت سے اتنا حصہ کم کردیا جاتا ہے

حضرت فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کو دنیا میں سے کچھ حصّہ دیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے: یہ لے لو اور اِس سے دُگنی حرص،

دُگنی مشغولیت اور دُگنا غم بھی لے لو۔ اور جس کو دنیا میں کوئی نعمت دی جاتی ہے تو اس کی آخرت سے اتنا حصہ کم کر دیا جاتا ہے۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا: دنیا سے جو بھی لو سوچ سمجھ لو، پس چاہو تو کم کرو اور چاہو تو زیادہ لو۔

(شعب الایمان للشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی، ج ۳ ص ۴۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارے لئے آخرت ان کے لئے دنیا ہو

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آسائشات سے پاک زندگی بسر کرتے تھے۔ جب صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم کے سامنے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خانگی زندگی کا ایسا ہی کوئی منظر آجاتا تو وہ فرطِ محبت سے آبدیدہ ہو جاتے۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، جس پر کوئی بستر نہیں ہے۔ جسم مبارک پر تہبند کے سوا کچھ نہیں، پہلو میں چٹائی کے نشانات پڑے ہیں، توشہ خانہ میں مٹھی بھر جَو کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ دیکھ کر آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل آئے، اِرشاد ہوا: عمر کیوں روتے ہو؟ عَرض کی: کیوں نہ روؤں! آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ حالت ہے اور قیصر و کسریٰ دنیا کے مزے اُڑا رہے ہیں! فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ ہمارے لئے آخرت اور ان

کے لئے دنیا ہو! (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، الحدیث :۱۴۷۹، ص ۷۸۴)

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا کبھی ہاتھ کا سرہانا مَدَنی مدینے والے
تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں ہوں سلامِ عاجزانہ مَدَنی مدینے والے
(وسائلِ بخشش، ص ۲۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رہن سہن میں اِنقلابی تبدیلی

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز جب تک خلیفہ نہیں بنے تھے آپ کی نَفاسَت پسندی کا یہ حال تھا کہ نہایت بیش قیمت لباس زیب تن کرتے تھے اور تھوڑی دیر بعد اسے اُتار کر دوسرا قیمتی لباس پہن لیتے تھے۔ لباس کے متعلق خود ان کا بیان ہے کہ جب میرے کپڑوں کو لوگ ایک مرتبہ دیکھ لیتے تھے تو میں سمجھتا تھا کہ پرانا ہو گیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۷۳) بسا اوقات آپ کے لئے ایک ہزار دینار میں عالیشان جُبَّہ خریدا جاتا تھا مگر فرماتے: اگر یہ کُھردرا نہ ہوتا تو کتنا اچھا تھا! لیکن جب تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو مزاج میں ایسی اِنْقِلابی تبدیلی آئی کہ آپ کے لئے پانچ دِرْہم کا معمولی سا کپڑا خریدا جاتا مگر آپ فرماتے: اگر یہ نَرم نہ ہوتا تو کتنا اچھا تھا! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا: **یاامیرَالْمُؤمنین!** آپ کا وہ عالیشان لباس، اعلیٰ سواری اور مہنگا عِطْر کہاں گیا؟ آپ نے فرمایا: میرا نفس زِینت کا شوق رکھنے والا ہے وہ جب کسی دُنیوی مرتبے کا مزا چکھتا تو اِس سے اُوپر والے مرتبے کا شوق رکھتا، یہاں تک کہ جب خلافت کا مزا چکھا جو سب سے بلند طبقہ ہے تو اب اُس

چیز کا شوق ہوا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۳۶)

بارونق گھر دیکھ کر رَو پڑے

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مُطِیع علیہ رَحْمَۃُ السَّمِیع نے ایک دن اپنے بارونق گھر کو دیکھا تو خوش ہوگئے مگر پھر فوراً رونا شروع کر دیا اور فرمایا: ''اے خوبصورت مکان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخِر کار تنگ قَبْر میں جانا نہ ہوتا تو دنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔'' یہ فرمانے کے بعد اِس قدر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (اِتحافُ السَّادَۃِ المُتَّقِین، ج ۱۴ ص ۳۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(پانچواں علاج) **احساسِ نعمت کیجئے**

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محض اپنے فضل سے جو نعمتیں ہمیں بن مانگے عطا کر دی ہیں ان پر غور کیجئے مثلاً آنکھ، کان، دانت، ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ جب سر چھپانے کو چھت، پیٹ بھر کر کھانا مل رہا ہو تو خوامخواہ اپنے سے بَرتَر لوگوں کی آسائشوں اور عیشوں پر نگاہیں نہ جمائیے ورنہ آپ کے دل میں لالچ کا پودا اُگ آئے گا، بلکہ اپنے سے کم تَر لوگوں کی طرف دیکھنے کی عادت ڈالئے تو زبان پر بے اختیار کلماتِ شکر جاری ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اوپر نہیں نیچے دیکھو

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر مال اور صورت میں فضیلت حاصل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کمتر پر بھی نظر ڈال لے۔

(صحیح البخاری، ج ۴، ص ۲۴۴ حدیث: ۶۴۹۰)

میرے پاؤں تو سلامت ہیں

حضرت شیخ سعدی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ ایک وقت مجھے جوتے پہننے کو میسر نہ ہوئے۔ اس سے میں تھوڑا غم زدہ ہو رہا تھا۔ خدائے تعالٰی کی قدرت کہ اُسی وقت میری نظر ایک شخص پر پڑی جو دونوں پاؤں سے معذور تھا۔ یہ دیکھ کر میں پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالایا اور جوتے نہ ہونے پر صبر کیا۔ (گلستانِ سعدی ص ۹۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہُ تعالٰی علَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں ہے

اگر تھوڑا غور کیا جائے تو لکھ پتی ہو یا کھرب پتی (یعنی کنگال) کوئی اپنی حالت پر مطمئن دکھائی نہیں دیتا اور خواہشات کا درخت اپنی شاخیں پھیلاتا ہی چلا جاتا ہے۔ سائیکل والے کو اِسکوٹر چاہئے، اِسکوٹر والے کو کار اور کار والے کو پجارو (Pajero) جبکہ

پجارو والے کو مَرسڈیز (Mercedes) چاہئے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ **خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے**۔ایک سبق آموز **حکایت** ملاحظہ ہو: چنانچہ منقول ہے کہ ایک بُزُرگ جو مستجابُ الدعوات تھے(یعنی ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی تنگ دستی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمدنی صِرْف پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے،آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہوجائے۔انہوں نے دعا کردی۔پھر ایک دکاندار آیا اور عَرْض کی: حضور! میرے یہاں چار آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا ہوں، مجھے دس ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں،میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمدنی میں اِضافے کی دعا کردیجئے۔جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجاء کی: حضرت! میرا کنبہ چار افراد پر مشتمل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط پچاس ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا میرے لئے دعا کیجئے۔وہ بزرگ حاضِرین سے فرمانے لگے: لگتا ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے،اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور عاقبت میں سرفراز رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صبر وشکر کرتا رہے کہ اس کی برکت سے مالک کریم عَزَّوَجَلَّ اس کو زیادہ دے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنی تنگ دستی پر زیادہ غور نہ کریں

بعض حُکَماء کا قول ہے: تین چیزوں میں غور نہ کر{۱} اپنی مفلِسی وتنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حِرص میں زیادَتی ہوگی{۲} خود پر ظلم کرنے والے کے ظلم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غصّہ باقی رہے گا{۳} دنیا میں زِیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جَمع کرنے میں اپنی عُمر ضائع کردے گا اور عمل کے مُعامَلے میں ٹالَم ٹول (ٹالَم۔ٹول) سے کام لے گا۔

؎ مِرے آنسو نہ ہوں برباد دنیا کی محبت میں
رُلائے بس مجھے تیری محبت یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص۲۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(چھٹا علاج) اخراجات میں میانہ روی اختیار کیجئے

بے تحاشہ اور بے جا اَخراجات سے تو بڑے سے بڑا خزانہ بھی ختم ہوجاتا ہے۔ جب آمدنی اور خرچ میں توازُن نہ رہے تو انسان کو مال کی کمی کا اِحساس ستانے لگتا ہے اور جب وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہوتا ہے تو حِرص اُسے اپنا شکار بنالیتی ہے۔ لہٰذا شروع سے ہی اَخراجات میں میانہ روی اپنا کر حِرصِ مال سے بچا جاسکتا ہے۔ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (اخراجات میں) اِعتدال اختیار کرتا ہے اللّٰہ

تعالیٰ اسے مالدار بناتا ہے اور جو آدمی ضَرورت سے زائد خرچ کرتا ہے **اللہ** تعالیٰ اُسے محتاج کر دیتا ہے اور جو شخص تواضُع (اِنکساری) کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔ (المسند البزار، مسند طلحۃ بن عبید اللہ، الحدیث: ۹۴۶، ج ۳، ص ۱۶۰)

نہ دے جاہ و حشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(ساتواں علاج) اپنے رب پر حقیقی توکل کیجئے

بعض اسلامی بھائی یہ سوچ کر زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں کہ کل کلاں کو کاروبار ڈُوب گیا، نوکری چھوٹ گئی یا بیمار ہو گئے تو کہاں سے کھائیں گے؟ یا میرے مرنے کے بعد بچوں کا کیا بنے گا؟ یاد رکھئے جس رب عَزَّوَجَلَّ نے آج کھلایا ہے کل بھی وہی کھلائے گا۔ لہٰذا اپنے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل مضبوط کر کے حِرص مال سے بچا جا سکتا ہے کہ بے شک وُہی چِیُونٹی کو کَن اور ہاتھی کو مَن عطا فرمانے والا ہے۔ یقیناً یقیناً یقیناً ہر جاندار کی روزی اُسی کے ذِمّۂ کرم پر ہے، چُنانچِہ بارھویں پارے کی ابتِداء میں **ارشادِ باری** عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَامِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲، ھود ۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

توکل کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: تَوَکُّل تَرکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اِعتِماد علی الاسباب کا تَرک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اَسباب ہی کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے بلکہ توکُّل تو یہ ہے کہ اَسباب پر بھروسہ نہ کرے، چنانچہ ہماری نظر اَسباب پر نہیں خالقِ اسباب یعنی رب عَزَّوَجَلَّ پر ہونی چاہیے مثلاً مریض دوا کھانا نہ چھوڑے بلکہ دوا کھائے اور نظر خالقِ اسباب کی طرف رکھے کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو ہی اِس دوا سے شِفا ملے گی۔ اے کاش ہمیں حقیقی توکُّل نصیب ہو جائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

توکل کیسا ہونا چاہئے؟

حُضُور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا یعنی اگر تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توکُّل کرنے کا حق ہے تو تم کو ایسے رِزْق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِی، ج ۴ ص ۱۵۴ حدیث ۲۳۵۱)

رزق پہنچ کر رہے گا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ ! اِتَّقُوااللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ لِاَحَدِکُمْ رِزْقٌ فِیْ رَأسِ جَبَلٍ اَوْحَضِیْضِ اَرْضٍ یَاْتِیْہِ یعنی لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور حلال ذریعے سے رِزْق تلاش کرو کیونکہ اگر تمہارا رِزْق کسی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے یا زمین کی تہہ میں، تمہیں مل کر رہے گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دانے دانے پہ لکھا ہے کھانے والے کا نام

حضرت مولانا سیِّد ایوب علی صاحب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے دریافت کیا: ''حضور! یہ جو مشہور ہے کہ دانہ دانہ پر مہر ہوتی ہے کیا یہ صحیح ہے؟'' ارشاد فرمایا: ہر دانہ پر ایک ہی مہر نہیں بلکہ اس دانہ کے ہر ریزے پر جن جن کو پہنچتے ہیں ان سب کی مہریں ہوتی ہیں۔ (پھر فرمایا) بنگال میں لوگ چاول زیادہ کھاتے ہیں، ایک مسلمان رئیس کے کھانا کھاتے وقت ایک دانہ چاول کا دماغ پر چڑھ گیا، بہت کوشش کی طبیب ڈاکٹر وغیرہ سب مُعالج حیران ہوئے مگر دانہ دماغ سے نہ اُترنا تھا، نہ اُترا۔ شروع میں تو بڑی تکلیف رہی پھر وہ بے چارے اِس تکلیف کے عادی ہوگئے۔ برسوں گزر گئے۔ پھر وہ ایک سال حَرَمَین طیبین حاضر ہوتے

ہیں، جس وقت مکہ معظّمہ پہنچ کر حرم شریف میں داخل ہوتے ہیں، ایک چھینک آتی ہے اور وہ دانہ جو برسوں سے پَرْوَرْدگار عالَم نے ان کے دماغ میں محفوظ رکھا تھا، نکل کر زمین پر گرتا ہے جسے فوراً حرم شریف کا ایک کبوتر قبول کر لیتا ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۱)

نہ ہوں اَشک برباد دنیا کے غم میں
محمد کے غم میں رُلا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لمبی امیدیں نہ لگائیے

(آٹھواں علاج) حضرت سیدنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جُوں جُوں ابنِ آدم کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے ساتھ دو چیزیں بھی بڑھتی رہتی ہیں: (1) مال کی محبت اور (2) لمبی عمر کی خواہش۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۲۴، الحدیث ۶۴۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طویل عرصہ جینے کی امید بھی حِرص کا سبب ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ مال جمع کر لوں تاکہ میرا بڑھاپا آرام سے کٹ جائے حالانکہ زندگی کا تو ایک پل کا بھی بھروسہ نہیں کہ جو سانس لے لیا وہ بھی باہر نکلے گا یا نہیں؟ لہٰذا ''مستقبل'' کی فکر میں اپنا ''حال'' خراب نہیں کرنا چاہئے۔

تمہیں شرم نہیں آتی

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک

موقع پر ارشاد فرمایا: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَمَا تَسْتَحْیُوْنَ اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضِرین نے عَرض کی : یارسولَ اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جَمع کرتے ہو جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزُوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہنچو گے اس سے شرماتے نہیں۔ (اَلمعجم الکبیر لِلطّبرانی، ج۲۵، ص۱۷۲، حدیث ۴۲۱)

انسان کا معاملہ بھی عجیب ہے!

ایک دانشور کا کہنا ہے کہ انسان کا معاملہ بھی عجیب ہے اگر اُسے یہ کہا جائے کہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے تو اسے جمع کرنے کی اس قدر حِرص نہ ہوگی جتنی اب ہے حالانکہ نفع حاصل کرنے کی مدت کم ہے اور زندگی چند دنوں کی ہے۔

(احیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج۳، ص۲۹۷)

اس حرص سے کیا حاصل؟

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک دنیا دار شخص کو نصیحت آموز خط لکھا کہ مجھے بتایئے کہ آپ دنیا کے کاموں میں اَن تھک محنت کرتے اور دنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے؟ اور کیا آپ کی ساری تمنائیں پوری ہوگئیں؟ اس شخص نے جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں! بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اب دیکھ لیجئے جس کے آپ اس قدر حریص ہیں وہ آپ کو نہیں مل سکی! تو آخرت جس کی طرف آپ کی توجہ ہی نہیں، اس کی نعمتیں کیسے حاصل کرسکیں گے! میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضرب

لگا رہے ہیں۔(قوت القلوب،الفصل الثامن والعشرون،ذکر المقام الاول من المراقبۃ،ج۱،ص۱۷۸)

؎ حِرصِ دنیا نکال دے دل سے
بس رہوں طالبِ رضا یا ربّ (وسائلِ بخشش ص۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(نواں علاج) موت اور اس کے بعد والے معاملات میں غور و فکر کیجئے

یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں پڑ کر حِرصِ مال میں مبتلا نہیں ہوسکتا مگر افسوس ہماری ساری توجہ دنیا بہتر بنانے کے لئے حصولِ مال پر مرکوز ہوتی ہے لیکن ہماری ساری ترجیحات اس وقت دھری کی دھری رہ جاتی ہیں جب ہم تنگ و تاریک قبر میں جا سوتے ہیں۔ اِدھر انسان کی آنکھیں بند ہوئیں اُدھر مال کا ساتھ ختم! انسان دُنیا سے پُھوٹی کَوڑی تک بھی اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا مگر حساب اُسے سارے مال کا دینا پڑے گا حالانکہ وہ مال اس کے وارِث استعمال کرتے ہیں، کسی بُزرگ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ اس نے بہت مال جمع کر لیا ہے تو انہوں نے دریافت فرمایا: کیا اس کو خَرچ کرنے کے لئے اَیّام بھی جمع کر لئے ہیں؟ (منہاج القاصدین) یقیناً یہ بے وفا دنیا نہ پہلے کسی کی ہوئی نہ اب ہوگی، اِس دنیا کے مال و اَسباب کے پیچھے ہم کتنا ہی دوڑیں یہ پیٹ بھرنے والا نہیں ہے، اکثر لوگ اپنا وقت اور صلاحیتیں محض دنیا کمانے میں صَرْف کرتے ہیں حالانکہ دنیا کی حقیقت تو یہ ہے کہ **محنت سے جوڑنا، مَشَقَّت**

سے سنبھالنا اور حَسْرَت سے چھوڑنا۔ مگر ہمارا اندازِ زندگی یہ بتا رہا ہے کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں کیونکہ اگر موت ہمارے پیشِ نظر ہوتی تو ہم اپنے اَنجام سے غافل نہ ہوتے۔ حدیث پاک میں ہے: ''لذتوں کو ختم کرنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔'' (سنن الترمذی، کتاب الزہد، حدیث ۲۳۱۴، ج ۴، ص ۱۳۸) ظاہر ہے جب انسان ہر وقت اس تصور کو اپنے ذہن میں رکھے گا کہ ''مجھے ایک دن اس دنیا سے خالی ہاتھ جانا ہے'' تو اس کی امیدیں بھی کم ہوں گی، حِرص وطمع بھی نہیں ہوگی، الغرض وہ دنیا کی رنگینیوں میں منہمک رہنے کے بجائے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہی کو پیشِ نظر رکھے گا اور مقصدِ حیات کو پانے کے لیے کوشاں رہے گا۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

؎ مِری زندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوگ مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں

حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: لوگ مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں، ویران کرنے کے لئے مکان تعمیر کرواتے ہیں، فناء ہونے والی چیز کی حِرص رکھتے ہیں اور باقی رہنے والی (یعنی آخرت) کو بھلا دیتے ہیں۔

(الزہد لابن المبارک، باب النہی عن طول الأمل، الحدیث ۲۶۲، ص ۸۸)

دُنیا سے کیا لے کر جارہا ہوں؟

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے وصال سے قبل اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: میری حالت سے عبرت پکڑو کیونکہ ایک دن تمہیں بھی موت کا سامنا کرنا ہے اور جب تم مجھے قبر میں اُتار چکو تو دیکھ لینا کہ میں تمہاری دُنیا سے کیا لے کر جارہا ہوں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۲۲)

؎ دُنیا کے نظارے ہمیں اِک آنکھ نہ بھائیں
نظروں میں بسیں کاش بیابانِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کی اینٹ

ایک نیک شخص کو کہیں سے سونے کی اینٹ مل گئی جس نے اس کا دماغ آسمان پر پہنچا دیا۔ وہ ساری رات رَقص کرتا رہا اور اپنی آنکھوں میں طرح طرح کے خواب سجاتا رہا، مثلاً میں سنگِ مَرمَر کا محل بناؤں گا اس میں صندل کی لکڑی کا کام کرواؤں گا۔ دوستوں کے لئے ایک خاص کمرہ بناؤں گا جس کا دروازہ باغ کی طرف کھلے گا۔ کپڑوں کو پیوند لگا لگا کر تنگ آ گیا ہوں اب میں نئے نئے مخملی لباس پہنا کروں گا، میں کُھردرا کمبل چھوڑ دوں گا کہ اس نے میرا جسم چھیل دیا ہے۔ اب تو ریشمی بستر تیار کراؤں گا اور چین کی نیند سویا کروں گا۔ انہی سوچوں میں گم وہ اپنی نماز بھی قضا کر بیٹھا۔ صبح کے وقت متکبرانہ چال چلتے چلتے جنگل کی طرف چل دیا۔ اچانک کیا دیکھتا

ہے کہ ایک قبر کے سرہانے ایک شخص مٹی کی اینٹیں بنا رہا ہے۔ جب اُس نے یہ منظر دیکھا تو آنکھیں کھل گئیں اور اپنے آپ سے کہنے لگا: شرم کر! سونے کی اینٹ میں دل لگا کر سب کچھ بھول گیا ہے کہ ایک دن تیرا اپنا وجود مٹی کے ڈھیر تلے ڈال دیا جائے گا! لالچ کا منہ ایک اینٹ سے تو نہیں بھرتا، حِرص کے دریا کے آگے ایک اینٹ سے بند نہیں باندھا جاسکتا! تو مال کی فکر میں اپنی عمر کی پُونجی برباد کر بیٹھا! تمناؤں کی گَرد نے تیری آنکھوں کو سی دیا ہے اور ہَوَس کی آگ نے تیری زندگی کی کھیتی برباد کر دی ہے! اب بھی وقت ہے غفلت کا سُرمہ آنکھوں سے نکال دے اور اپنی آخرت کی طرف دیکھ کیونکہ کل تو خود قبر کی مٹی کے نیچے خاک کا سُرمہ بننے والا ہے۔ یہ سوچنے کے بعد اس نے تمام تر غلط منصوبے ختم کر دیئے اور پھر سے نیکیاں کمانے میں مصروف ہو گیا۔

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا　　بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کام مال و زر وہاں نہ آئے گا　　غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا
جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے　　قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے

(وسائلِ بخشش ص ۶۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(دسواں علاج) قِیامت میں حسابِ مال کی لرزہ خیز کیفیت کو یاد کیجئے

بروزِ قِیامت دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ مال کے بارے میں بھی حساب ہوگا، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی

اِحیاءُ الْعُلُوم کی تیسری جلد میں نَقل کرتے ہیں: قِیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے **حرام مال کمایا اور حرام جگہ پر خَرچ کیا**، کہا جائے گا: اسے جہنَّم کی طرف لے جاؤ اور ایک دوسرے شخص کو لایا جائے گا **جس نے حلال طریقے سے مال کمایا اور حرام جگہ پر خَرچ کیا**، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ، پھر ایک تیسرے شخص کو لایا جائے گا **جس نے حرام ذرائع سے مال جَمع کر کے حلال جگہ پر خَرچ کیا**، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ پھر (چوتھے) ایک اور شخص کو لایا جائے گا **جس نے حلال ذرائع سے کما کر حلال جگہ پر خَرچ کیا**، اُس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ! ممکِن ہے تم نے طلبِ مال میں کسی فرض میں کوتاہی کی ہو، وقت پر نَماز نہ پڑھی ہو، اور اس کے رُکوع وسُجُود اور وُضو میں کوئی کوتاہی کی ہو! وہ کہے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مَقام پر خَرچ کیا، اور تیرے فرائض میں سے کوئی فَرض بھی ضائع نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے اس مال میں تکبُّر سے کام لیا ہو، سُواری یا لباس کے ذَرِیعے دوسروں پر فَخْر ظاہِر کیا ہو! وہ عَرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تکبُّر بھی نہیں کیا اور فَخْر کا اظہار بھی نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے کسی کا حق دبایا ہو جس کی ادائیگی کا میں نے حکم دیا ہے کہ اپنے رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافِروں کو ان کا حق دو! وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ایسا نہیں کیا، میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مقام پر خَرچ کیا اور تیرے کسی فَرض کو ترک نہیں کیا، تکبُّر وغُرُور بھی نہیں کیا اور کسی کا حق بھی ضائع نہیں کیا، تُو نے جسے دینے کا

حکم دیا (میں نے اُسے دیا)۔

پھر وہ سب لوگ آئیں گے اور اس سے جھگڑا کریں گے، وہ کہیں گے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تُو نے اسے مال عطا کیا اور مال دار بنایا اور اسے حکم دیا کہ وہ ہمیں دے اور ہماری مدد کرے۔ اب اگر اس نے ان کو دیا ہوگا، اور فرائض میں کوتاہی بھی نہیں کی ہوگی، تکبُّر اور فخر بھی نہیں کیا ہوگا پھر بھی کہا جائے گا **رُک جا! میں نے تجھے جو بھی نعمت عنایت کی تھی، خواہ وہ کھانا تھا، پانی تھا یا کوئی سی بھی لذّت، ان سب کا شکر ادا کر، اِسی طرح سُوال پر سُوال ہوتا رہے گا۔**

(اِحیاء العُلوم، ج ۳ ص ۳۳۱)

سُوال اُس سے ہوگا جس نے حلال کمایا ہوگا

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''خزانے کے انبار'' کے صفحہ 15 پر لکھتے ہیں: **یہ** روایت نقل کرنے کے بعد سیِّدُنا امام **غزالی** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالِی نے جو کچھ فرمایا ہے اُس کو اپنے انداز میں عَرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بتائیے! اِن سُوالات کے جوابات دینے کے لیے کون تیار ہوگا؟ سُوالات اُس آدَمی سے ہوں گے جس نے حلال طریقے پر کمایا ہوگا نیز تمام حُقُوق اور فرائض بھی کماحَقُّہٗ (مکمّل طور پر) ادا کیے ہوں گے۔ جب ایسے شخص سے یہ **حِساب** ہوگا تو ہم جیسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو دُنیوی فِتنوں، شُبہوں، نفسانی خواہشوں، آرائشوں اور زینتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں! ان سُوالات ہی کے خوف

کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیا اور اس کے مال ومَتاع سے آلُودہ ہونے سے ڈرتے ہیں، وہ فقط ضَرورت کے مطابِق مختصر سے مالِ دُنیا پر قَناعت کرتے ہیں اور اپنے مال سے طرح طرح کے اچّھے کام کرتے ہیں۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالِی نیک بندوں کے کثرتِ مال سے بچنے کی کیفیت بیان کرنے کے بعد عام مسلمانوں کو ''نیکی کی دعوت'' دیتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کو اُن نیک لوگوں کے طریقے کو اختیار کرنا چاہئے، اگر اس بات کو آپ اِس لئے تسلیم نہیں کرتے کہ آپ اپنے خیال میں پرہیزگار اور نہایت ہی محتاط ہیں اور صرف حلال مال کماتے ہیں اور کمانے سے مقصود بھی محتاجی اور سُوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خَرچ کرنا ہے اور آپ کا ذِہن یہ بنا ہوا ہے کہ میں اپنا حلال مال نہ تو گناہوں میں صَرف کرتا ہوں نہ ہی اِس سے فُضُول خَرچی کرتا ہوں نیز مال کی وجہ سے میرا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ راستے سے بھی نہیں بدلتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے کسی ظاہِر اور پوشیدہ عمل سے ناراض بھی نہیں ہے، اگرچہ ایسا ہونا **ناممکن** ہے۔ بِالفَرض ایسا ہو تب بھی آپ کو چاہئے کہ صِرف ضَرورت کے مطابِق مال پر ہی راضی رہیں اور مال داروں سے علیٰحِدگی اختیار کریں، **اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ان مالداروں کو قِیامت میں حساب کیلئے روکا جائے گا تو آپ پہلے ہی قافلے کے ساتھ سرورِ کائنات** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے پیچھے پیچھے آگے بڑھ جائیں گے اور آپ کو حساب و کتاب اور سُوالات کے لیے نہیں**

روکا جائے گا کیونکہ حساب کے بعد نَجات ہوگی یا سختی۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: 'فُقَراءِ مُہاجِرین، مالدار مُہاجِرین سے پانچ سو سال پہلے جنَّت میں جائیں گے۔ (ترمذی، ج۴ص۱۵۷، حدیث ۲۳۵۸) (ماخوذ از اِحیاء العُلوم، ج۳ص۳۳۲)

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سو اونٹ صدقہ کر دیئے

عَشَرۂ مُبَشَّرہ کے روشن ستارے حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے زیادہ مالدار تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا ہی مال یقینی طور پر حَلال تھا اور کثرتِ مال غفلت شعاری کے بجائے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خشیتِ الٰہی کا سبب بن گئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسابِ قیامت کی حِکایت بھی سراپا عبرت ہے، ملاحظہ فرمائیے چُنانچِہ ایک بار سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تشریف لا کر فرمایا: ''اے اصحابِ محمد! آج رات اللہ تَعَالٰی نے جنَّت میں تمہارے مکان اور منزلیں نیز میرے مکان سے کس کا مکان کتنا دُور ہے سب مجھے دکھائے۔''

پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جلیل القدر اصحابِ کرام کی منزلیں فرداً فرداً

بیان کرنے کے بعد حضرتِ عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! (میں نے دیکھا کہ) تم مجھ سے بَہُت دُور ہوگئے یہاں تک کہ مجھے تمہاری ہلاکت کا خَدشہ ہونے لگا پھر کچھ دیر بعد تم پسینے میں شَرابور مجھ تک پہنچے تو میرے پوچھنے پر تم نے بتایا: مجھے حساب کے لیے روک لینے کے بعد مجھ سے پوچھ گچھ شُروع ہوگئی کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ راوی کہتے ہیں، حضرتِ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سُن کر رو پڑے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! یہ سو اُونٹ جو آج ہی رات مِصر سے مالِ تجارت سَمیت آئے ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ بنا کر انہیں مدینۂ پاک کے غریبوں اور یتیموں پر صَدَقہ کرتا ہوں۔ (تاریخ دِمشق ج۳۵ ص ۲٦٦) حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی: مجھے اندیشہ ہے کہ کثرتِ مال کہیں (آخرت میں) مجھے ہلاکت میں نہ ڈال دے! انہوں نے فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرتے رہا کرو۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۲ ص۳۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقینی قَطعی حلال مال رکھنے والے اپنا مالِ حلال دونوں ہاتھوں سے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لٹانے والے کے حسابِ قیامت کی اس لرزہ خیز حکایت پر نظر رکھتے ہوئے مال داروں کو غور کرنا اور قِیامت کے ہوشرُبا اَھوال (یعنی دہشتوں اور گھبراہٹوں) سے ڈرنا چاہئے اور جو لوگ محض دُنیوی حِرص کے سبب مال اِکٹھا

کئے جاتے، اس کیلئے در بدر بھٹکتے پھرتے اور مال بڑھانے کے نظام کو بہتر سے بہترین بناتے چلے جاتے ہیں اُنہیں اپنی اس رَوِش پر نظرِ ثانی کر لینی چاہئے اور جو صورت دنیا وآخرت دونوں کیلئے بہتر ہو وہ اختیار کرنی چاہئے۔ (نیکی کی دعوت ص ۳۵۳)

میری ہر خصلتِ بد دُور ہو جانِ عالَم!
نیک بن جاؤں میں سرکار، رسول عَرَبی (وسائلِ بخشش ص ۳۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سخاوت اپنا لیجئے

(گیارھواں علاج)

مال کا تریاق یہ ہے کہ اس سے گزر اوقات کے لئے لینے کے بعد بقیہ اچھے کاموں پر خرچ کر دیا جائے۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دنیا آجائے تو اس سے خرچ کرو کیونکہ اسے ہمیشگی نہیں اور اگر دنیا تم سے جانے لگے تب بھی اس میں سے خرچ کرو کیونکہ یہ باقی رہنے والی نہیں ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۳۰۴)

جنتی درخت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخاوت کی فضیلتوں کے کیا کہنے! سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی ٹہنیاں دنیا کی طرف جھکی ہوئی ہیں تو جو

شخص ان میں سے ایک ٹہنی پکڑتا ہے وہ اس کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، حرف السین، فصل فی المحلی بأل...الخ، الحدیث: ۴۸۰۳، ص ۲۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر حال میں سخاوت کرنی چاہئے

امام غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: جب مال نہ ہو تو بندے کو قناعت اپنا کر حرص کو کم کرنا چاہیے اور جب مال موجود ہو تو ایثار اور سخاوت اختیار کرے، اچھے کام کرے اور کنجوسی اور بخل سے دُور رہے کیونکہ سخاوت انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اخلاق سے ہے اور نجات کی اصل بھی یہی ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۳۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کے تین حصے دار

حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ”مال میں تین حصے دار ہوتے ہیں: (۱) تقدیر، یہ وہ حصے دار ہے جسے بھلائی اور برائی (یعنی مال یا تجھے ہلاک کرنے) میں تیری اجازت کی حاجت نہیں (۲) دوسرا حصے دار تیرا وارث، اسے اس بات کا انتظار ہے کہ تو مرے اور یہ تیرے مال پر قبضہ کرے اور (۳) تیسرا حصے دار تُو خود ہے، یقیناً تم ان دونوں حصے داروں کو عاجز نہیں کر سکتے لہٰذا اپنا مال راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کر دو۔“ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ (پ۴،ال عمران: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اس آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کے بعد حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنے اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے: مجھے میرے مال میں یہ اونٹ سب سے بڑھ کر پسند ہیں اس لئے میں انہیں خیرات کر کے اپنے لئے آخرت میں ذخیرہ کرنا پسند کرتا ہوں۔ (الزہد لہناد بن السری، باب الطعام فی اللہ، الحدیث ۶۵۱، ج۱، ص۳۴۸)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(بارھواں علاج) **مال کے حریصوں کے عبرتناک انجام اپنے پیشِ نظر رکھئے**

بہت سی باتیں انسان اپنی غلطیوں سے سیکھتا ہے اور بہت سی دوسروں کی غلطیوں سے! مال کی مذموم حِرص میں مبتلا ہو کر ٹھوکر کھا کر سنبھلنے کا انتظار کرنے کے بجائے ان حریصوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے جو حِرصِ مال کا انجام بھگت چکے ہیں، ایسی ہی 9 حکایات ملاحظہ کیجئے۔

(۱) تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی: میں آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رَہ کر خدمت کرنا اور علمِ

شریعت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس کو اجازت دے دی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نَہر کے کنارے پہنچے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ''آؤ کھانا کھالیں۔'' آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نَہر سے پانی نوش فرمانے لگے۔اِسی دوران اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پا کر اِستفسار فرمایا: ''**تیسری روٹی کہاں گئی؟**'' اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: **مجھے نہیں معلوم**۔آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام خاموش ہو رہے۔تھوڑی دیر بعد فرمایا: ''آؤ آگے چلیں۔'' راستہ میں ایک ہرنی **ملی** جس کے ساتھ دو بچّے تھے،آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **ہرنی** کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آ گیا،آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُسے ذَبح کیا، بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔گوشت کھا چکنے کے بعد آپ نے ہڈّیوں کو جَمع کیا اور فرمایا: **قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ** (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہرنی کا بچّہ **زندہ** ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی! سچ بتا، **وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟** وہ بولا: ''مجھے نہیں معلوم۔'' فرمایا: ''آؤ آگے چلیں۔'' چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے

اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ **وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟** وہ بولا: ''مجھے نہیں معلوم!'' آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ''آؤ آگے چلیں۔'' چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: ''اے رَیت کی ڈھیری! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے **سونا** بن جا۔'' وہ فوراً **سونا** بن گئی، آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس کے **تین حصّے** کئے پھر فرمایا: ''یہ ایک حصّہ میرا ہے اور ایک حصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے **وہ تیسری روٹی لی۔**'' یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا: **یارُوحَ اللہ!** وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: یہ سارا **سونا** تُو ہی لے لے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔

یہ شخص **سونا** چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا۔راستے میں اسے دو شخص ملے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس **سونا** ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لئے تیّار ہو گئے تا کہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا: تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو! ہم اس سونے کے تین حصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں اس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا: بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک شخص تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور **کھانا** خرید کر لے آئے تا کہ کھا پی

کرسونا تقسیم کرلیں۔چُنانچِہ ان میں سے ایک شخص شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اس نے سوچا کہ بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زَہر ملا دُوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں ہی لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے زَہر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لیکر آئے گا ہم دونوں ملکر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لیکر آیا تو **دونوں اُس پر پل پڑے اور اُس کو قتل کر دیا**۔اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زَہر نے اپنا کام کر دکھایا اور **یہ دونوں لالچی بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہوگئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا**۔پھر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام واپَس لوٹے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ہمراہ تھے۔آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سونے اور تینوں لاشوں کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا: **دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے پس تم کو لازم ہے کہ اس سے بچتے رہو۔**

(اِتحافُ السَّادَۃِ المُتَّقِین، ج۹، ص۸۳۵)

نہ مجھ کو آزما دنیا کا مال وزر عطا کر کے
عطا کر اپنا غم اور چشمِ گریاں **یا رسول اللّٰہ!**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) لالچی بیوی کا انجام

حضرتِ سیدنا شَمْعُون رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عِبادت کی کہ

رات کو قِیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کُفّار کے ساتھ جِہاد بھی کرتے۔ وہ اِس قدَر **طاقتور** تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مَضبوط **زنجیروں** کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔ **کُفّارِ** بَنجار نے جب دیکھا کہ **حضرتِ شَمْعُون** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بَہُت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو اُنہیں نِہایَت ہی **مضبوط رَسّیوں** سے خوب اچھّی طرح جَکڑ کر اِن کے حوالے کردے۔ چُنانچِہ **بے وَفا بیوی** نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو **رَسّیوں** سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضاء کو حَرَکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رسّیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستِفسار کیا: مجھے کِس نے باندھا تھا؟ **بے وفا بیوی** نے وفاداری کی نَقلی اَداؤں سے جُھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کررہی تھی کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اِن رسّیوں سے کِس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔ بات رَفع دَفع ہوگئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوُجُود **بے وفا بیوی** نے ہِمّت نہیں ہاری اور مُسَلْسَل اِس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ اِنہیں باندھ دے۔ **آخر کار** ایکبار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہٰذا جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ پر نیند کا غَلَبہ ہُوا تو اُس ظالمہ نے نِہایَت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو **لوہے کی زنجیروں** میں اچھّی طرح

جکڑ دیا۔جُوں ہی آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آنکھ کُھلی ، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کردی اور بآسانی آزاد ہوگئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرادی کہ میں تو آپ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو آزمارہی تھی۔دَورانِ گفتگو حضرتِ **شَمْعُون** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشاء کردیا کہ مجھ پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایَت فرمایا ہے، مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثَر نہیں کرسکتی مگر ہاں! **"میرے سَر کے بال"**۔چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔آخر ایک بار مَوقع پاکر اُس نے آپ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو آپ ہی کے اُن **آٹھ گیسوؤں** سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔(یہ اگلی اُمّت کے بزرگ تھے، ہمارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتِ گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہوسکے۔دُنیا کی دولت کے نَشہ میں بَدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کردیا۔**کُفّارِ** بَد اَطوار نے **حضرتِ شَمْعُون** (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) **کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنتہائی بے دردی اور سَفّاکی سے اُن کے ناک ، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نِکال لیں۔** اپنے وَلیٔ کامِل کی بے کَسی پر **رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی غیرت کو جوش آیا۔ قَہّار قَہّار وغَضَبِ جَبّار نے ظالم کافروں کو زَمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آکر بے وفائی کرنے والی **بدنصیب بیوی پر قَہْـــرِ** خُداوندی کی بجلی گِری اور وہ بھی

خاکِستر ہوگئی۔ (ماخوذ از مُکاشَفَۃُ القُلُوب، ص۳۰۶)

؎ گناہ بے عَدَد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
کر عَفْوْ سہ نہ سکوں گا کوئی سزا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) ایک حریص کو چڑیا کی نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے چڑیا کو شکار کیا تو اس نے کہا: تم میرا کیا کرو گے؟ اس آدمی نے کہا: ذَبح کر کے کھاؤنگا۔ چڑیا نے کہا: میرے کھانے سے تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا، میں تمہیں تین ایسی باتیں بتاؤں گی جو میرے کھانے سے کہیں بہتر ہیں، **ایک** تو میں تم کو اس قید کی حالت میں ہی بتاؤنگی، **دوسری** درخت پر بیٹھ کر اور تیسری پہاڑ پر بیٹھ کر بتاؤں گی۔ آدمی نے کہا: چلو ٹھیک ہے پہلی بات بتاؤ۔ چڑیا نے کہا: یاد رکھو! **گزری بات پر افسوس نہ کرنا**۔ یہ سنتے ہی آدمی نے اسے چھوڑ دیا، جب وہ درخت پر جا کر بیٹھ گئی تو آدمی نے کہا: دوسری بات بتاؤ۔ چڑیا نے کہا: **ناممکن بات کو ممکن نہ سمجھنا**۔ پھر وہ اڑ کر پہاڑ پر جا بیٹھی اور کہنے لگی: اے بدنصیب! اگر تو مجھے ذَبح کر دیتا تو میرے پوٹے سے بیس بیس مِثقال کے دو موتی نکلتے! یہ سن کر وہ شخص افسوس سے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہنے لگا: اب تیسری بات بھی بتادے۔ چڑیا بولی: تم نے تو پہلی دو کو بھلا دیا ہے، اب تیسری بات کس لئے پوچھتے ہو؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ گزشتہ بات پر افسوس نہ

کرنا اور ناممکن چیز کو ممکن نہ سمجھنا، میں تو اپنے گوشت، خون اور پَروں سمیت بھی بیس مِثقال کی نہیں ہوں تو میرے پوٹے میں بیس بیس مثقال کے دو موتی کیونکر ہو سکتے ہیں! یہ کہا اور پُھر سے اُڑ گئی۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فضل القناعۃ، ص ۱۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) زبان لٹک کر سینے پر آ گئی

بَلْعَمْ بِنْ بَاعُوْرَاء اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا۔ اس کو اسمِ اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ بہت ہی مستجاب الدعوات تھا کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اس کی درسگاہ میں طالب علموں کی صرف دواتیں بارہ ہزار تھیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ''قومِ جبارین'' سے جہاد کرنے کے لئے بنی اسرائیل کے لشکروں کو لے کر روانہ ہوئے تو بلعم بن باعوراء کی قوم اس کے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور کہا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بہت ہی بڑا اور نہایت ہی طاقتور لشکر لے کر حملہ آور ہونے والے ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہماری زمینوں سے نکال کر یہ زمین اپنی قوم بنی اسرائیل کو دے دیں۔ اس لئے (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) آپ موسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے لئے ایسی بددعا کر دیجئے کہ وہ شکست کھا کر واپس چلے جائیں، آپ چونکہ مستجاب الدعوات ہیں اس لئے آپ کی دعا ضرور مقبول ہو جائے گی۔ یہ سن کر بلعم

بن باعوراء کانپ اٹھا اور کہنے لگا: تمہارا ناس ہو، خدا کی پناہ! حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں اور ان کے لشکر میں مومنوں اور فرشتوں کی جماعت ہے ان پر بھلا میں کیسے اور کس طرح بددعا کرسکتا ہوں؟ لیکن اس کی قوم نے رو رو کر اور گڑگڑا کر اس طرح اِصرار کیا کہ اس کو کہنا پڑا کہ اِستخارہ کر لینے کے بعد اگر مجھے اجازت مل گئی تو بددعا کردوں گا۔ جب اِستخارے میں بددعا کی اجازت نہیں ملی تو اس نے صاف صاف جواب دے دیا کہ اگر میں بددعا کروں گا تو میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہوجائیں گی۔ اب کی بار اس کی قوم نے بہت سے گراں قدر ہدایا اور تحائف اس کے سامنے رکھے اور بددعا کرنے پر بے پناہ اِصرار کیا۔ یہاں تک کہ بلعم بن باعوراء پر **حرص و لالچ** کا بھوت سوار ہوگیا اور وہ مال کے جال میں پھنس کر ان کی خواہش پوری کرنے پر تیار ہوگیا اور اپنی گدھی پر سوار ہوکر بددعا کے لئے چل پڑا۔ راستے میں بار بار اس کی گدھی ٹھہر جاتی اور منہ موڑ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر یہ اس کو مار مار کر آگے بڑھاتا رہا۔ یہاں تک کہ گدھی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گویائی کی طاقت عطا فرمائی اور اس نے کہا: افسوس! اے بلعم باعوراء تو کہاں اور کدھر جارہا ہے؟ دیکھ! میرے آگے فرشتے ہیں جو میرا راستہ روکتے اور میرا منہ موڑ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اے بلعم! تیرا برا ہو کیا تُو اللہ کے نبی اور مومنین کی جماعت پر بددعا کرے گا؟ مگر بلعم بن باعوراء کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ چکی تھی لہٰذا وہ گدھی کی تنبیہ سن کر بھی واپس نہیں ہوا اور ''حُسْبَان'' نامی پہاڑ پر چڑھ گیا اور بلندی سے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے

لشکروں کو بغور دیکھا اور بددعا شروع کردی۔لیکن خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ وہ حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لئے بددعا کرتا تھا مگر اس کی زبان پر اس کی اپنی قوم کے لئے بددعا جاری ہوجاتی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی مرتبہ اس کی قوم نے ٹوکا کہ اے بلعم !تم تو اُلٹی بددعا کررہے ہو۔ کہنے لگا: میں کیا کروں !میں بولتا کچھ اور ہوں اور میری زبان سے کچھ اور ہی نکلتا ہے! پھر اچانک اس پر غضبِ الٰہی نازل ہوا اور اس کی **زبان لٹک کر اس کے سینے پر آ گئی**۔اس وقت بلعم بن باعوراء نے اپنی قوم سے رو کر کہا: افسوس میری دنیا وآخرت دونوں تباہ و برباد ہوگئیں، میرا ایمان جاتا رہا اور میں قہر قہار وغضب جبار میں گرفتار ہوگیا ہوں۔ جاؤ! اب میری کوئی دعا قبول نہیں ہوسکتی۔ (تفسیر الصاوی، ج۲،ص۷۲۷، پ۹، الاعراف:۱۷۵ ملخصًا)

کس کے در پر میں جاؤں گا مولا
گر تُو ناراض ہوگیا یارب (وسائلِ بخشش ص۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) پُراسرار بھکاری

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **ایک** صاحِب کا بیان ہے: مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں **حضرتِ سَیِّدُنا غوث بہاؤ الحقّ وَالدِّین زکریا مُلتانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مزارِ پُرانوار پر سلام عرض کرنے کے لئے میں حاضِر ہوا، فاتحہ کے بعد جب لوٹنے لگا تو ایک شخص پر میری نظر پڑی جو مشغولِ دُعا

تھا۔ میں ٹھٹھک کر وَہیں کھڑا رہ گیا۔ دراز قد، مگر بدن نہایت ہی کمزور اور چہرے پر اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ چَونک کر کھڑے ہونے کی وجہ یہ تھی کہ **اس کے گلے میں پانی کا ایک ڈَول لٹکا ہوا تھا جس میں اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں ڈُبَو رکھی تھیں،** اُس کے چِہرے کو بَغور دیکھا تو کچھ آشنائی کی بُو آئی۔ میں اس کے فارِغ ہونے کا اِنتِظار کرنے لگا، جب اُس نے دعا ختم کی تو میں نے اُس کو سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دے کر میری طرف بَغور دیکھا اور مجھے پہچان لیا۔ لمحہ بھر کے لئے اُس کے سُوکھے ہونٹوں پر پھیکی سی مُسکُراہٹ آئی اور فوراً ختم ہوگئی پھر حسبِ سابِق وہ اُداس ہوگیا۔ میں نے اُس سے گلے میں پانی کا ڈَول لٹکانے اور اُس میں دائیں ہاتھ کی اُنگلیاں ڈُبَوئے رکھنے کا سبب دریافت کیا۔ اِس پر اُس نے ایک آہ سَرد، دلِ پُر دَرد سے کھینچنے کے بعد کہنا شُروع کیا:

میری ایک چھوٹی سی پرچُون کی دُوکان ہے۔ ایک بار میرے پاس آکر ایک **بھکاری** نے دستِ سُوال دراز کیا، میں نے ایک سِکّہ نکال کر اُس کی ہتھیلی پر رکھ دیا، وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ پھر دُوسرے دن بھی آیا اور اِسی طرح سِکّہ لے کر چلتا بنا۔ اب وہ روز روز آنے لگا اور میں بھی کچھ نہ کچھ اُس کو دینے لگا۔ کبھی کبھی وہ میری دُکان پر تھوڑی دیر بیٹھ بھی جاتا اور اپنے دُکھ بھرے اَفسانے مجھے سُناتا۔ اُس کی داستانِ غم نِشان سُن کر مجھے اُس پر بڑا تَرس آتا، یُوں مجھے اُس سے کافی ہمدردی ہوگئی اور ہمارے درمیان ٹھیک ٹھاک یارانہ قائم ہوگیا۔ دِن گُزرتے رہے۔ ایک بار خِلافِ

معمول وہ کئی روز تک نظر نہ آیا مجھے اُس کی فِکر لاحِق ہوئی کہ ہو نہ ہو وہ بے چارہ بیمار ہو گیا ہے ورنہ اتنے ناغے تو اُس نے آج تک نہیں کئے میں نے اُس کا مکان تو دیکھا نہیں تھا البتّہ اتنا ضَرور معلوم تھا کہ وہ شہر کے باہَر ویرانے میں ایک جَھونپڑی میں تنہا رَہتا ہے۔ خیر میں تلاش کرتا ہوا بِالآخر اُس کی جَھونپڑی تک پہنچ ہی گیا۔ جب اندر داخِل ہوا تو دیکھا کہ ہر طرف پُرانے چیتھڑے بکھرے پڑے ہیں، ایک طرف چند ٹُوٹے پُھوٹے برتن رکھے ہیں، اَلغَرَض دَر و دِیوار غُربت و اِفلاس کے افسانے سُنا رہے تھے۔ ایک طرف وہ ایک ٹُوٹی ہوئی چارپائی پر لیٹا کَراہ رہا تھا، وہ سخت بیمار تھا اور ایسا لگتا تھا کہ اب **جانْبَر** (جاں۔بَر) نہ ہو سکے گا۔ میں سلام کر کے اُس کی چارپائی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُس نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی، اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا، میں بیٹھ گیا۔ بَمُشکِل تمام اُس نے لَب کھولے اور مَدھم آواز میں بولا: **بھائی!** مجھے مُعاف کر دو کہ میں نے تم سے بَہُت **دھوکہ** کیا ہے۔ میں نے حیرت سے کہا: وہ کیا؟ کہنے لگا: میں نے تم کو اپنے دُکھ دَرد کے جتنے بھی اَفسانے سُنائے وہ سب کے سب مَن گھڑت تھے اور اِسی طرح **گھڑھی ہوئی داستانیں** سُنا سُنا کر میں لوگوں سے بھیک مانگتا رہا ہوں۔ اَب چُونکہ بچنے کی بَظاہِر کوئی اُمّید نظر نہیں آتی اِس لیے تمہارے سامنے حقائق کا اِنکِشاف کئے دیتا ہوں:

''**میں** مُتَوَسِّطُ الْحَال گھرانے میں پَیدا ہوا، شادی بھی کی، بچّے بھی ہوئے۔ میں کام چَور ہو گیا اور مُجھے **بھیک مانگنے** کی لَت پڑ گئی۔ میری بیوی کو میرے اِس پیشے

سے سخت نفرت تھی۔ اس سلسلے میں اکثر ہماری لڑائی ٹھنی رہتی۔ رَفتہ رَفتہ بچّے جوان ہوئے میں نے اُن کو اعلیٰ دَرَجے کی تعلیم دِلوائی تھی۔ اُن کو بڑی بڑی مُلازمتیں مِل گئیں۔ اب وہ بھی مُجھ پر خفا ہونے لگے۔ اُن کا پیہم اِصرار تھا کہ میں **بھیک مانگنا** چھوڑ دُوں لیکن میں عادت سے مجبور تھا، مجھے دولت سے بے حد پیار تھا اور بغیر محنت کے آتی ہوئی دولت کو میں چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ آخرِ کار ہمارا اِختلاف بڑھتا گیا اور میں نے بیوی بچّوں کو خیر باد کہہ کر اِس ویرانے میں جَھونپڑی باندھ لی۔''

اتنا کہنے کے بعد اُس نے چیتھڑوں کے ایک ڈھیر کی طرف جو جھونپڑی کے ایک کونے میں تھا اِشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سے چیتھڑے ہٹاؤ اس کے نیچے تمہیں چار بوریاں نظر آئیں گی اُن میں سے ایک بوری کا مُنہ کھول دو۔ چُنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ **میں نے جُونہی بوری کا مُنہ کھولا تو میری آنکھیں پَھٹی کی پَھٹی رَہ گئیں اِس پُوری بوری میں نوٹوں کی گڈّیاں تہ در تہ رکھی ہوئی تھیں** اور یہ ایک اچھّی خاصی رقم تھی۔ اب وہ **بھکاری** مجھے بڑا **پُر اَسرار** لگ رہا تھا۔ کہنے لگا: یہ چاروں بوریاں اِسی طرح نوٹوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے بھائی! دیکھو میں نے تم پر اعتماد کر کے اپنا سارا راز فاش کر دیا ہے اب تم کو میری **وصیّت** پر عمل کرنا ہوگا، کرو گے نا! میں نے حامی بھر لی تو کہا: دیکھو! میں نے اس دولت سے بڑا پیار کیا ہے، اِسی کی خاطِر اپنا بھرا گھر اُجاڑا، نہ کبھی اچھّا کھایا، نہ عمدہ لباس پہنا، بس اس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہا۔۔۔۔ پھر تھوڑا رُک کر کہا، ذرا نوٹوں کی

چند گڈّیاں تو اُٹھا کر لاؤ کہ انہیں تھوڑا پیار کرلوں!! میں نے بوری میں سے چند گڈّیاں نکال کر اس کی طرف بڑھادیں، اُس کی آنکھوں میں ایک دَم چمک آ گئی اوراس نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انہیں لے لیا اوراپنے سینے پر رکھ دیا اور باری باری چومنے لگا، ہر ایک گڈّی کو چومتا اور آنکھوں سے لگاتا جاتا اور کہتا جاتا کہ میری **وصیّت خاص وصیّت** ہے اوراس کو تمہیں پُورا کرنا ہی پڑے گا اور وہ یہ ہے کہ میری زِندَگی بھر کی پُونجی یعنی چاروں نوٹوں کی بوریوں کو تمہیں کسی طرح بھی میرے ساتھ دَفن کرنا ہوگا۔ میں نے وعدہ کرلیا۔ **وہ نہایت حسرت کے ساتھ نوٹوں کو چوم رہا تھا کہ اچانک اس کے حَلق سے ایک خوفناک چیخ نکل کر فَضا کی پہنائیوں میں گُم ہوگئی، میں خوف کے مارے تھَر تھَر کانپنے لگا، اُس کا نوٹوں والا ہاتھ چارپائی کے نیچے کی طرف لٹک گیا، نوٹ ہاتھ سے گِر پڑے۔ اور سَر دُوسری طرف ڈَھلَک گیا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔**

میں نے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پالیا اوراس کے سینے وغیرہ سے اور نیچے سے بھی نوٹ اکٹھے کر کے اس بوری میں واپس ڈال دیئے۔ بوری کا مُنہ اچھّی طرح بند کر کے چاروں بوریاں حسبِ سابق چیتھڑوں میں چُھپا دِیں۔ پھر چند آدمیوں کو ساتھ لے کر اس کی تکفین کی اور کسی بھی حِیلے سے بڑی سی قَبر کُھدوا کر حسبِ **وصیّت** وہ چاروں بوریاں اُس کے ساتھ ہی دَفن کردیں۔

کچھ عَرصے بعد مجھے کاروبار میں خَسارہ شروع ہوگیا اور نوبت یہاں تک

آ گئی کہ میں اچھّا خاصا مَقروض ہوگیا۔قرض خواہوں کے تقاضوں نے میرے ناک میں دم کردیا، ادائے قرض کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی تھی۔ایک دن اچانک مجھے اپنا وُہی پُرانا یار **پُر اَسرار بھکاری** یاد آ گیا اور مجھے اپنی نادانی پر رَہ رَہ کر افسوس ہونے لگا کہ میں نے اُس کی **وصیّت** پر عمل کر کے اتنی ساری رقم اس کے ساتھ کیوں دَفن کردی۔یقیناً مرنے کے بعد اُسے قَبْر میں اس کے مال نے کوئی نَفع نہ دینا تھا، اگر میں اُس مال کو رکھ لیتا تو آج ضَرور مالدار ہوتا۔مزید شیطان نے مجھے مشورے دینے شروع کیے کہ اب بھی کیا گیا ہے۔وہاں قَبْر میں اب بھی وہ دولت سلامت ہوگی۔ میں نے کسی پر ابھی تک یہ راز ظاہِر کیا ہی نہیں ہے، حیلہ کر کے میں نے تو بوریاں دَفن کی ہیں، وہ اب بھی قَبْر میں موجود ہوں گی۔شیطان کے اِس مشورے نے مجھ میں کچھ ڈھارس پیدا کی اور میں نے عزْم کرلیا کہ خواہ کچھ بھی ہوجائے میں وہ نوٹوں کی بوریاں ضَرور حاصِل کر کے رہوں گا۔

ایک رات کُدال وغیرہ لے کر میں قَبْرِستان پہنچ ہی گیا۔میں اب اُس کی قَبْر کے پاس کھڑا تھا، **ہر طرف ہولناک سنّاٹا اور خوفناک خاموشی چھائی ہوئی تھی، میرا دل کسی نامعلوم خوف کے سبب زور زور سے دَھڑک رہا تھا اور میں پسینے میں شرابُور ہورہا تھا۔آخِر کار ساری ہمّت جَمْع کر کے میں نے اُس کی قَبْر پر کُدال چلا ہی دی۔** دو[۲] تین[۳] کُدال چلانے کے بعد میرا خوف تقریباً جاتا رہا، تھوڑی دیر کی محنت کے بعد میں اُس میں ایک مُناسِب سا شِگاف کرنے میں کامیاب ہوگیا۔اب

بس ہاتھ اندر بڑھانے ہی کی دیر تھی لیکن پھر میری ہمّت جواب دینے لگی، خوف و دَہشت کے سبب میرا سارا وُجود تھر تھر کانپنے لگا، طرح طرح کے ڈراوَنے خیالات نے مجھ پر غلَبہ پانا شُروع کیا، ضمیر بھی چِلّا چِلّا کر کہہ رہا تھا کہ لَوٹ چلو اور مالِ حرام سے اپنی عاقِبت کو برباد مَت کرو لیکن بِالآخِر حِرص وطمع غالِب آئی اور مالدار ہوجانے کے سُنہرے خواب نے ایک بار پھر ڈھارس بندھائی کہ اب تھوڑی سی ہمّت کرلو منزلِ مُراد ہاتھ میں ہے۔ **آہ! دولت کے نشے نے مجھے انجام سے بالکل غافِل کردیا اور میں نے اپنا سیدھا ہاتھ قَبْر کے شِگاف میں داخل کردیا! ابھی بوری ٹٹول ہی رہا تھا کہ میرے ہاتھ میں اَنگارا آگیا۔ دَرْد وکَرْب سے میرے مُنہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی اور قبرِستان کے بھیانک سنّاٹے میں گم ہوگئی، میں نے ایک دَم اپنا ہاتھ قَبْر سے باہَر نکالا اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔** میرا ہاتھ بُری طرح جُھلَس چکا تھا اور مجھے سخت جَلن ہورہی تھی، میں نے خوب رو رو کر بارگاہِ خُداوندی عزوجل میں توبہ کی لیکن میرے ہاتھ کی جلن نہ گئی۔ اب تک بے شُمار ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج بھی کرا چکا ہوں مگر ہاتھ کی جلن نہیں جاتی۔ ہاں اُنگلیاں پانی میں ڈَبونے سے کچھ آرام ملتا ہے۔ اسی لیے ہر وَقت اپنا دایاں ہاتھ پانی میں رکھتا ہوں۔

اُس شخص کی یہ رِقّت انگیز داستان سُن کر میرا دل ایک دم دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا۔ دنیا کی دولت سے مجھے نفرت ہوگئی اور بے ساختہ قرآنِ عظیم کی یہ آیات مجھے یاد آگئیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ تمہیں غافِل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ(۱) حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ(۲) (پ ۳۰، التکاثر ۱، ۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مال کی مَحبت نے کس قدر تباہی مچائی۔ بھکاری اپنے مالِ حرام کو چُومتے چُومتے مرا اور اُس کا دوست اس مالِ حرام کو حاصل کرنے گیا تو اِس مصیبت میں پڑا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پُر اسرار بھکاری اور اُس کے دوست کے گناہوں کو معاف فرمائے اور ان دونوں کی بے حساب مغفِرت کرے اور یہ دعائیں ہم گنہگاروں کے حق میں بھی قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

(پراسرار بھکاری، ص۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦) شیخ چلّی کی حکایت

شیخ چلّی کو طرح طرح کے خواب دیکھنے کی بہت عادت تھی، ایک دن وہ اپنے گہرے خوابوں میں کھویا ہوا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی: بھائی! یہ انڈوں کا ٹوکرا میرے گھر تک چھوڑ آؤ تو تمہیں ایک انڈہ دوں گا۔ شیخ چلی نے فوراً حامی بھر لی۔ انڈوں کا ٹوکرا سر پر رکھا اور اس شخص کے پیچھے پیچھے اس کے گھر کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اس نے جاگتی آنکھوں سے لالچ بھرا خواب دیکھنا شروع کر دیا اور سوچنے لگا کہ جب یہ آدمی مجھے ایک انڈہ دے گا تو میں اسے پڑوسیوں کی مرغی کے نیچے رکھوں گا تو اس سے ایک عدد چوزہ نکل آئے گا۔ میں اسے دانہ دُنکا ڈال کر بڑا کروں گا تو وہ بڑی مرغی بن جائے گی۔ پھر وہ روزانہ ایک انڈہ دیا کرے گی پھر میں ان سے بچے نکلواؤں گا۔ جب وہ بچے بڑے ہو کر مرغیاں بنیں گے تو پھر وہ روزانہ ڈھیر سارے انڈے دیں گے، یوں پھر ان سے بچے نکلیں گے اور آگے مزید انڈے اور مرغیاں بنتی جائیں گی۔ اسی طرح کرتے کرتے جب میں ایک بہت بڑے مرغی خانے کا مالک بن جاؤں گا تو آدھی مرغیاں بیچ کر ایک بکری لے لوں گا۔ پھر وہ بکری بھی اسی طرح بچے دیتی رہے گی اور پھر اس کے بچے آگے بچے دیتے رہیں گے، اس طرح میں ایک بہت بڑے ریوڑ کا مالک بن جاؤں گا۔ پھر اس آدھے ریوڑ کو بیچ کر میں کافی ساری گائیں لے لوں گا، اسی طرح جب گائیں اور بیلوں کا ایک بہت بڑا ریوڑ ہو جائے گا تو اس میں سے آدھے کو بیچ کر میں بھینسیں لے لوں گا۔ ان کا دودھ

اور بچے بیچتے بیچتے میں ایک بہت بڑا رئیس بن جاؤں گا، میرے بہت سارے نوکر چاکر ہوں گے۔ پھر میں شادی کروں گا تو میرے بہت سارے بچے ہوں گے جب وہ مجھ سے پیسے مانگیں گے: ابوابو! ہمیں پیسے دو تو میں انھیں تھپڑ مارنے کا ڈراوا دیتے ہوئے کہوں گا: بھاگو یہاں سے۔ جونہی شیخ چلی نے ڈروا دینے کا عملی انداز اپنانے کے لئے ہاتھ گھمائے انڈوں کا ٹوکرا زمین پر جا پڑا اور ان سے زردی نکل کر زمین کو رنگنے لگی۔ انڈوں کے مالک نے یہ دیکھ کر شور مچادیا اور شیخ چلی کو مارنے کے لئے لپکا کہ تم نے میرے اتنے سارے انڈے توڑ دیئے! شیخ چلی نے جلے ہوئے دل سے کہا: تمہارے تو صرف انڈے ٹوٹے ہیں جبکہ میرا تو بنا بنایا گھر تباہ و برباد ہوگیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) قارون کا انجام

قارون حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے چچا ''یَصْہَر'' کا بیٹا تھا۔ بہت ہی شکیل اور خوبصورت آدمی تھا۔ اسی لئے لوگ اُس کے حسن و جمال سے متاثر ہوکر اُس کو ''مُنَوَّر'' کہا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس میں یہ کمال بھی تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں ''توراۃ'' کا بہت بڑا عالم، اور بہت ہی ملنسار و با اخلاق انسان تھا اور لوگ اُس کا بہت ہی ادب و احترام کرتے تھے لیکن بے شمار دولت اُس کے ہاتھ میں آتے ہی اُس کے حالات میں ایک دَم تَغَیُّر پیدا ہوگیا اور سامری کی طرح مُنافِق ہوکر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا بہت بڑا دشمن ہوگیا اور

بہت زیادہ متکبر اور مغرور ہو گیا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اُس نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے روبرو یہ عہد کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزار ہواں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اُس نے مالوں کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم زکوٰۃ کی نکلی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم حِرص و بخل کا بھوت سوار ہو گیا اور نہ صرف زکوٰۃ کا مُنکِر ہو گیا بلکہ عام طور پر بنی اسرائیل کو بہکانے لگا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اس بہانے تمہارے مالوں کو لے لینا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے لوگوں کو بَرگشتہ (یعنی خلاف) کرنے کے لئے اُس خبیث نے یہ گندی اور گھناؤنی چال چلی کہ ایک بے شرم عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کر لیا کہ وہ آپ پر بدکاری کا الزام لگائے۔ چنانچہ عین اُس وقت جب کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وعظ فرما رہے تھے۔ قارون نے آپ کو ٹوکا کہ آپ نے فلانی عورت سے بدکاری کی ہے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا کہ اُس عورت کو میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ وہ عورت بلائی گئی تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے عورت! اُس **اللہ** کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا اور عافیت و سلامتی کے ساتھ دریا کے پار کرا کر فرعون سے نجات دی، سچ سچ کہہ دے کہ **اصل بات کیا ہے؟** وہ عورت سہم کر کانپنے لگی اور اس نے مجمعِ عام میں صاف صاف کہہ دیا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی! مجھ کو قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر **بہتان** لگانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آبدیدہ ہوکر سجدہ شکر میں گر گئے اور بحالتِ سجدہ آپ نے یہ دعا مانگی کہ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! قارون پر اپنا **قہر و غضب** نازل فرمادے۔ پھر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے لوگوں سے فرمایا کہ جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے جدا ہو جائے۔ چنانچہ دو خبیثوں کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہو گئے۔

پھر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون رونے اور بلبلانے لگا اور قرابت و رشتہ داری کا واسطہ دینے لگا مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس پر توجُّہ نہیں فرمائی یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ دو منحوس آدمی جو قارون کے ساتھی ہوئے تھے، لوگوں سے کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے قارون کو اِس لئے دھنسا دیا ہے تاکہ قارون کے مکان اور اُس کے خزانوں پر خود قبضہ کرلیں۔ یہ سن کر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے۔ چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں دھنس گیا۔

(تفسیر صاوی، ج ۴، ص ۱۵۴۶۔۱۵۴۷، پ ۲۰، القصص: ۸۱ ملخصًا)

؎ گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چُھڑا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۹)

(۸) دولت کے لالچ میں دوستی کرنے والا نادان

ایک غریب آدمی کے تین بیٹے تھے، جو کچھ اس کو دال روٹی میسر ہوتی ان کو کھلاتا تھا۔ اِن میں سے ایک بیٹا باپ کی غریبی اور دال روٹی سے ناخوش رہتا تھا، چنانچِہ اس نے ایک دولتمند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچھا کھانا ملنے کے لالچ میں اس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن ان کے درمیان کسی بات پر اَن بن ہوگئی۔ دولت مند نے اپنی امیری کے گھمنڈ میں اسے خُوب مارا پیٹا اور دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب اپنے دل ہی دل میں توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اس مار دھاڑ اور ذلت کے تَر نوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچھے کھانے پینے کی حِرص نہ کرتا تو آج اتنی مار نہیں کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹوٹتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس طرح کے بہت سے غریب نوجوان ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو دولت سے ملنے والے عارضی فائدوں کے لئے امیرزادوں سے دوستیاں لگاتے ہیں اور حِرص ولالچ کے ہاتھوں ذلت اٹھاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو نشے جیسی مہلک عادت اور جرائم میں بھی ملوث ہوکر اپنے غریب والدین کے لئے مزید دُشواریوں کا باعث بنتے ہیں۔ دوستی نیک اسلامی بھائیوں سے ہونی چاہئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہونی چاہئے۔ پیارے آقا مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اچھے اور برے مصاحِب کی مِثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں

تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی ، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔

(مسلم،، ص ۱۴۱۴، رقم الحدیث ۲۶۲۸)

ہمیں چاہئے کہ **دینی** مَشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اِختیار کریں یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصِل کریں جن کی باتیں خوفِ خدا و عِشْقِ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری برائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ اچّھی صحبت کے مُتَعَلِّق **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: **(1)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ جب تو خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بُھولے تو وہ یاد دلائے۔ (موسوعۃ الامام لِابْنِ اَبِی الدُّنْیا، ج ۸، ص ۱۶۱ رقم ۴۲) **(2)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے تمہیں خدا عَزَّوَجَلَّ یاد آئے اور اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادَتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخِرت کی یاد دلائے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۷ ص ۵۷ حدیث ۹۴۴۶)

(ماخوذ از غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۵۷)

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ
گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹)مال کی حرص نے تباہ کر دیا

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ثَعْلَبہ نامی شخص، جناب رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان، سرورِ ذیشان صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یارسول اللّٰہ! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم آپ اللّٰہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے۔ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اے ثعلبہ! قلیل مال جس کا تو شکر ادا کرے اس کثیر مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر ادا نہ کرے۔ کہنے لگا: یارسول اللّٰہ! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نہیں بس آپ اللّٰہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے، اللّٰہ کی قسم! اگر اس نے مجھے مال دے دیا تو میں ضرور صدقہ کروں گا، اور میں یہ کروں گا وہ کروں گا، سرکار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے دعا فرمائی: یااللّٰہ! عزوجل ثعلبہ کو مال عطا کر۔ (راوی کہتے ہیں کہ) اللّٰہ عزوجل نے اس کو بکریاں عطا کر دیں وہ سرکار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا تھا جب بکریاں زیادہ ہوگئیں تو وہ مدینہ سے چلا گیا پھر وہ صرف مغرب اور عشاء میں حضورِ اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آتا تھا، جب بکریاں اور بڑھ گئیں تو پھر وہ صرف جمعہ میں حضورِ اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آتا تھا، جب بکریاں مزید بڑھ گئیں تو اس نے جمعہ کے دن آنا بھی چھوڑ دیا، پھر نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے کچھ لوگ بھیجے کہ اس سے صدقہ یعنی زکوۃ وصول کر آئیں وہ جب پہنچے تو اس نے ان سے ٹال مٹول کی اور کہا کہ پہلے اور

لوگوں سے لے آئیں جب واپس جانے لگیں تو میری طرف آئیں۔ وہ لوگ جب فارغ ہوکر پہنچے تو اس نے کہا: اللّٰہ کی قسم! یہ مال دینا تو جزیہ (ٹیکس) ہی ہے۔ وہ یہ سن کر اس سے مالِ زکوۃ وصول کئے بغیر ہی لوٹ گئے، انہوں نے حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو جو کچھ اس نے کہا تھا بتایا۔ اللّٰہ عزوجل نے یہ آیاتِ مبارکہ نازل فرمائیں:

وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

(پ ۱۰، التوبۃ: ۷۵۔۷۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللّٰہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہوجائیں گے تو جب اللّٰہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے اللّٰہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللّٰہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

جب قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں تو ثعلبہ اپنی زکوۃ وصدقات لے کر حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آیا مگر آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے اس سے زکوۃ لینے سے انکار کردیا۔ جب سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ظاہری وصال فرمایا تو وہ اپنا صدقہ لے کر امیر المؤمنین حضرت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو مال سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا۔ جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو وہ مالِ زکوٰۃ لے کر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو مال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے نہیں لیا اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا۔

شیخ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے زکوٰۃ نہ لی اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کی سنت پر عمل کیا اس لیے کہ وہ منافق تھا اور وہ آیت جو اس کے بارے میں کتابُ اللّٰہ میں نازل ہوئی وہ اس بات کی دلیل ہے اور اسی پر ناطق ہے وہ یہ ہے:

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ۝۷۷ (پ ۱۰، التوبۃ: ۷۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تو اس کے پیچھے اللّٰہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللّٰہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

اسی آیت سے انھوں نے جان لیا تھا کہ اب وہ موت تک نفاق پر قائم رہے

گا، باقی رہا اس کا اپنے مال کی زکوۃ لے کر پیش ہونا وہ اس خوف سے تھا کہ وہ اس سے زبردستی وصول نہ کریں۔ (شعب الایمان، الباب الثانی والثلاثون، الحدیث: ۴۳۵۷، ج۴، ص۷۹ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسے کئی اسلامی بھائی ہوں گے جو یہ سوچ کر مال کمانے میں اپنے دن رات صرف کرتے ہوں گے کہ ہم مالدار بننے کے بعد غریبوں کی مدد کریں گے، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خوب خوب خرچ کیا کریں گے وغیرہ وغیرہ مگر جونہی مال کی آمد شروع ہوئی سب ارادے بھول بھال کر عیش کوشیوں کی راہ پر چل پڑے اور مال سے اتنا دل لگا لیا کہ زکوۃ وفطرہ وغیرہ ادا کرنے سے بھی کترانے لگے، مولا کریم ایسوں کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں مال کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر آپ سُدھرنا چاہتے ہیں تو .....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنا لیجئے کہ یہ ماحول **خزانوں کا اَنبار** اِکٹھّے کرنے کے بجائے اَبدی سعادَتوں کا حقدار بننے کا ذِہن دیتا ہے، لہٰذا اگر **آپ سُدھرنا چاہتے ہیں** تو دل سے دُنیا کی بے جا مَحبَّت نکالنے، رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل کرنے کی تڑپ قلب میں ڈالنے، سینہ سنّتِ مصطَفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مدینہ بنانے، مال ودولت کو صحیح مَصرَف (یعنی خرچ کی دُرُست جگہ) میں اِستِعمال کرنے کا عِلْم پانے اور دل کو فکرِ

آخِرت کی آماجگاہ بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہئے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے اور سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر بنتے رہئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

منزل مل گئی

نواب شاہ (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ یہ اُس وقت کی بات ہے جب میں روزگار کے سلسلے میں کراچی میں مقیم تھا۔ میں فیشن زدہ اور اسٹیج پر **گانے** کا شوقین تھا۔ رمضان المبارک کا مُبارک مہینہ تشریف لایا تو میں نے بھی نمازوں کی پابندی شروع کردی۔ دل عمل کی طرف مزید مائل ہوا مگر میرے ساتھ پریشانی یہ تھی کہ میں کسی مکتبِ فکر سے سو فیصد **مطمئن** نہیں تھا، لوگوں کے ایک مخصوص طبقے کی طرح میرا بھی یہی خیال تھا کہ مذہبی لوگوں سے دُور ہی رہنا چاہئے کہ ہر گروہ خُود کو صحیح اور دُوسرے کو غلط کہتا ہے۔ بالآخر مجھے **دعوتِ اسلامی** کے صدقے مذہبِ مہذب اہلسنّت کے حق ہونے کا **یقینِ کامل** ہوگیا۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ 27 ویں رمضان کی مقدس رات تھی، میں نے بھی چوکی مسجد بیلہ انجینئرنگ میں شب بیداری کی اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں رو رو کر دُعا کی: **''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے نیک بندوں کے قریب کردے، مجھے اہلِ حق سے ملادے، سیدھا راستہ دکھادے۔''** مجھ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ میں سحری بھی نہ کرسکا اور بغیر سحری کے روزہ رکھا۔

رَمَضَان شریف کا مہینہ تشریف لے گیا تو باجماعت **نمازوں** کا جذبہ کچھ کم ہوگیا۔ ایک دن ظہر کے وقت **نفس کی پکار** پر میں نے سوچا کہ آج مسجد کے بجائے فیکٹری ہی میں نماز پڑھ لیتا ہوں مگر کوئی **رُوحانی قوت** مجھے مسجد کی جانب کھینچ رہی تھی، چنانچہ میں نماز ادا کرنے کے لئے مسجد بیلہ انجینئرنگ پہنچ گیا۔ وہاں پر میں نے بہت سے **عمامے** اور داڑھی والوں کو دیکھا تو دل ہی دل میں اُن کا مذاق اڑانے لگا۔ مگر نہ جانے اُن میں کیا **کشش** تھی کہ کچھ ہی دیر میں میری حالت ایسی ہوگئی کہ میں بار بار انہی کی طرف دیکھنے لگا، ان کی داڑھی اور عمامہ اب مجھے **اچھا** لگنے لگا۔ جماعت کا وقت ہوا تو امام صاحب نے **امامت** کے لئے اُنہی عمامے والوں میں سے ایک کو آگے کردیا۔ نماز کے بعد **اعلان** ہوا کہ ''نماز کے بعد تشریف رکھیں، ہم سنتیں سیکھیں گے اور سنت پر بیان ہوگا۔'' کچھ اسی طرح کے الفاظ تھے۔ ان کی دعوت میں بڑی **مٹھاس** تھی جس کی حلاوت سے میں پہلی بار آشنا ہوا تھا۔ بقیہ نماز کے بعد نفس نے مجھے **بھاگ** نکلنے کا مشورہ دیا مگر میں نے دیکھا کہ دو عمامے والے وہاں سے جانے والوں کو محبت و شفقت سے بیان میں بیٹھنے کی درخواست کررہے ہیں تو میں نے اٹھنے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا اور وہیں بیٹھ گیا۔ ایک عمامے والے نے جن کا چہرہ بڑا **نُورانی** تھا، بیان فرمایا۔ ان کی ایک بات میرے دل پر چوٹ کرگئی کہ ''**اپنے سر سے لیکر پاؤں تک دیکھیں کہ ہم عملی طور پر کیسے مسلمان ہیں کہ چہرہ یہودیوں جیسا اور لباس عیسائیوں جیسا! اگر مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **نے بروزِ محشر ہمیں چھوڑ دیا تو ہم کیا کریں گے!**'' بیان کے بعد اُس مبلغ نے مسلسل چار جمعرات جامع

مسجد گلزارِ حبیب گلستانِ اوکاڑوی باب المدینہ کراچی میں **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہونے کی نیتیں کروائیں تو میں نے بھی ہاتھ اٹھا دیا۔ بیان کے بعد ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ مبلغ ہمارے میٹھے میٹھے امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطّار** قادری دَامَت بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ تھے۔

اب میں بے چینی سے جمعرات کا انتظار کرنے لگا۔ جمعرات کو اجتماع میں پہنچا، بیان سنا، دعا میں شرکت کی اور ہمیشہ کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں رہنے کی نیت کی۔ گانا گانے اور دیگر گناہوں سے **توبہ** کرلی۔ پھر وہ گھڑی بھی آئی جب میری **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ سے دوبارہ مُلاقات ہوئی۔ میں نے جب آپ دَامَت بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ کو بتایا کہ ''حضور! میں آپ کا چوکی مسجد بیلہ والا بیان سن کر یہاں آیا ہوں۔'' تو آپ دَامَت بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ نے اس قدر **شفقت** دی کہ میں دل و جان سے فریفتہ ہوا جارہا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ کی غلامی اختیار کر کے **عطّاری** بھی ہوگیا کہ یہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے مجھے صحیح العقیدہ سُنّی بنا دیا، مجھے **عشقِ مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایسے جام پلا دیئے کہ آج تک ان کی لذت باقی ہے، اور **سنتوں کی خدمت** کا ایسا درس دیا کہ مجھے اپنی ۲۷ ویں شبِ رمضان کی دُعا کا حاصل مل گیا۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی کے صدقے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنے کی سعادت اور اس پر اِستقامت نصیب ہوئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مطبوعہ	نام کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان ترجمۂ قران	مکتبة المدینه باب المدینه	تفسیر قرطبی	دار الفکر بیروت
تفسیر الخازن	اکوڑہ خٹک پاکستان	تفسیر در منثور	دار الفکر بیروت
تفسیر الصاوی	دار الفکر بیروت	تفسیرنعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاهور
تفسیر روح البیان	کوئٹه	المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیة بیروت	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیة بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	مصنف ابن ابی شیبة	دار الفکر بیروت
سنن الترمذی	دار الفکر بیروت	مسند عبد بن حمید	المکتبة الشاملة
سنن ابن ماجه	دار المعرفة بیروت	الترغیب والترهیب	دار الکتب العلمیة بیروت
سنن الدارمی	دارالکتاب العربی بیروت	شرح السنة	دار الکتب العلمیة بیروت
فردوس الاخبار	دار الفکر بیروت	شعب الایمان	دار الکتب العلمیة بیروت
الموسوعة لابن ابی الدنیا	مکتبة العصریة بیروت	مشکاة المصابیح	دار الکتب العلمیة بیروت
المستدرک	دار المعرفة بیروت	حلیة الاولیاء	دارالکتب العلمیة بیروت
السنن الکبریٰ	دار الکتب العلمیة بیروت	کنز العمال	دارالکتب العلمیة بیروت
المسند	دار الفکر بیروت	کشف الخفاء	دارالکتب العلمیة بیروت
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیة بیروت	مسند البزار	مکتبةالعلوم والحکم المدینة المنورة
شرح النووی علی المسلم	دارالکتب العلمیة بیروت	اشعة اللمعات	کوئٹه
مراة المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور	الاشباه والنظائر	باب المدینه کراچی
رد المحتار	دار المعرفة بیروت	فتاویٰ رضویه(مخرجه)	رضا فاؤنڈیشن لاهور
البحرالرائق	کوئٹه	بهارِ شریعت	مکتبة المدینه باب المدینه
الفتاوی الهندیة	دار الفکر بیروت	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیة بیروت
تاریخ مدینة دمشق	دار الفکر بیروت	الزهد الکبیر	مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت
الزهد	دارالغد الحدید مصر	کتاب الزهد	دارالکتب العلمیة بیروت
کتاب الزهد	دار الخلفاء للکتاب الاسلامی کویت	قوت القلوب	مرکزاهل سنّت(الهند)
کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)	اسلام آباد	کشف المحجوب	مرکز الاولیاء لاهور
احیاء علوم الدین	دار صادر بیروت	اتحاف السادة المتقین	دارالکتب العلمیة بیروت
کیمیائے سعادت	تهران ،ایران	کتاب التوابین	دارالکتب العلمیة بیروت
مکاشفة القلوب	دارالکتب العلمیة بیروت	تنبیه المغترین	دار المعرفة بیروت
لباب الاحیاء	دار البیروتی دمشق	بحر الدموع	دار الفجر دمشق
ادب الدنیا والدین	المکتبه الشاملة	گلستانِ سعدی	ایران
صید الخاطر	نزار مصطفی الباز عرب	فکرِ مدینه	مکتبة المدینه باب المدینه
الزواجرعن اقتراف الکبائر	دار المعرفة بیروت	کتاب الکبائر	پشاور پاکستان
تعلیم المتعلم(مترجم)	مکتبة المدینه باب المدینه	اولیائے رجال الحدیث	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاهور
جنتی زیور	مکتبة المدینه باب المدینه	غیبت کی تباه کاریاں	مکتبة المدینه باب المدینه
فیضان سنت(جلد اول)	مکتبة المدینه باب المدینه	نیکی کی دعوت	مکتبة المدینه باب المدینه
انمول هیرے	مکتبة المدینه باب المدینه	پردے کے بارے میں سوال جواب	مکتبة المدینه باب المدینه
خزانے کے انبار	مکتبة المدینه باب المدینه	تذکرۂ صدر الشریعه	مکتبة المدینه باب المدینه
پراسرار بهکاری	مکتبة المدینه باب المدینه	T.V کی تباه کاریاں	مکتبة المدینه باب المدینه
قوم لوط کی تباه کاریاں	مکتبة المدینه باب المدینه	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	دارالکتب العلمیة بیروت
سیرة عمر بن عبد العزیز	دارالکتب العلمیة بیروت	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبة المدینه باب المدینه
صفة الصفوة	دارالکتب العلمیة بیروت	روحانی حکایات	رومی پبلیکیشنز لاهور
تذکرة الاولیاء	انتشارات گنجینه تهران	الروض الفائق	کوئٹه
عیون الحکایات	دارالکتب العلمیة بیروت	سامانِ بخشش	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
وسائلِ بخشش	مکتبة المدینه باب المدینه		

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرُود شریف کام آ گیا	6	بُزرگانِ دین کو اپنا آئیڈیل بنا لیجئے	27
سونے کا انڈہ دینے والی ناگن	6	صدیقِ اکبر کا شوقِ عبادت	28
حرص کسے کہتے ہیں؟	11	زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی	29
حرص کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے	11	شہادتِ عثمان دورانِ تلاوتِ قرآن	30
ہم حرص سے بچ نہیں سکتے	11	افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کردی	31
لالچ جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے	12	عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز	32
لالچی کتّا	12	جوانی نے ساتھ چھوڑ دیا مگر نوافل نہ چھوڑے	33
حرص کی تین قسمیں	13	نماز کے وقت اٹھ کھڑے ہوتے	33
ہر حرص بری نہیں ہوتی	14	روزہ کی خوشبو	33
کونسی حرص محمود ہے؟	14	بخار میں بھی روزہ نہ چھوڑا	34
کن چیزوں کی حرص مذموم ہے؟	14	مرض الموت میں بھی تلاوت	35
کونسی حرص محض مباح ہے؟	15	منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے	35
حرصِ مباح کب محمود بنے گی اور کب مذموم؟	15	مَرَضُ الموت میں بھی ایثار	36
حرص کے محمود یا مذموم بننے کی ایک مثال	16	کام کرنے کی مشین	36
نیت حاضر ہونے پر خوشبو لگائی	17	ہماری کیا حالت ہے؟	37
ہمیں کونسی حرص اپنانی چاہئے؟	18	اچھی صحبت اختیار کرلیجئے	38
عبادت پر حرص کرو	18	سُدھرنے کا راز	39
نیکیاں کمانے میں لگ جایئے	19	گناہوں کی حرص مذموم ہے	41
کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے	21	نیک لوگ گناہوں سے ڈرتے ہیں	42
مجھے ایک نیکی دے دیجئے	21	گناہوں کی حرص سے بچنے کا نسخہ	42
نیکیوں کی حرص بڑھانے کا طریقہ	22	گناہوں کی پہچان ہونا ضروری ہے	43
نیکیوں کے فضائل کا مطالعہ کیجئے	23	ایک گناہ کے دس نقصانات	44
راہِ عمل پر قدم رکھ دیجئے	24	بُرے خاتمے سے بے خوف نہ ہو	45
جتنی مشقت زیادہ اتنا ثواب زیادہ	24	گناہوں کی نحوست	45
82 آسان نیکیاں	25	گناہوں کا انجام جہنم ہے	48

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
سب تکلیفیں بھول جائے گا	49	شرابی پر لعنت برستی ہے	87
ہم گناہوں میں کیوں مبتلاء ہوجاتے ہیں؟	50	شراب کے طبّی نقصانات	87
اپنا ہی نہیں دوسروں کا بھی نقصان ہوتا ہے	51	شرابی نے بیوی بچوں کو قتل کردیا	89
میں گناہوں کی دلدل سے کیسے نکلا؟	52	شرابی کی توبہ	89
گناہوں کے شائقین کا عبرت ناک انجام	53	مجھے میرے باپ نے برباد کردیا!	92
بارہ ہزار لوگ بندر بن گئے	54	مدنی چینل دیکھئے	94
آندھی نے تباہ و برباد کردیا	56	مدنی چینل اصلاح کا ذریعہ بن گیا	95
پتھروں کی برسات	60	بیٹا برباد ہوگیا	97
پتھر نے پیچھا کیا!	64	ملاوٹ کرنے کی سزا	100
سب سے زیادہ ناپسندیدہ گناہ	64	پانی کے چند قطروں کا وبال	101
آگ لپکتی ہے	65	ملاوٹ والے مصالحے کا کاروبار بند کردیا	102
سُود خور کا انجام	67	گناہوں سے بچنے کا انعام	104
سُود حرام ہے	68	ڈاکو محدِّث کیسے بنا؟	105
سُود باعثِ لعنت ہے	68	بادل نے سایہ کیا	106
سود سے مال بڑھتا نہیں گھٹتا ہے	69	**ھِیرَوئِنچی** کی توبہ	108
سود لینے والوں کی پریشانیاں	69	مباح کاموں کی حرص	113
سودخوروں کی سزاؤں کی جھلکیاں	71	ذِکر اللہ شروع کردیتے	113
قبر میں آگ بھڑک رہی تھی	73	وہ حرصِ مباح جو ''محمود'' بھی ہوسکتی ہے	
زانیوں کا انجام	74	اور ''مذموم'' بھی	114
زنا کی سزا	75	مال کسے کہتے ہیں	114
زنا کی اُخروی سزائیں	77	مال کی ہماری زندگی میں اہمیت	115
کیا آپ کو یہ گوارا ہوگا؟	78	مال کے فوائد	116
مجھے زنا کی اجازت دیجئے	79	مال کی آفات	116
بدکاری کی دعوت ٹھکرادی	80	مال کمانے کی حرص	117
برائیوں کی ماں	83	اچھی نیت کا کمال اور بری نیت کا وبال	118
36 نوجوان ہلاک ہوگئے	85	یہ اللہ کی راہ میں ہے	119
شراب حرام ہے	87	چودھویں کا چاند	119

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
مال کمانے کی اچھی اچھی نیتیں	120	بعض صحابہ کرام نے بھی تو مال جمع کیا تھا	145
اچھی نیت کی حفاظت بھی ضروری ہے	121	میں نے مال کیوں جمع کیا؟	146
حصولِ مال کے ذرائع	121	آزمائش میں کامیابی کی صورت	147
مالِ حرام کا وبال	122	بُزرگانِ دین کا مدنی ذہن	148
لُقمۂ حرام کی تباہ کاریاں	122	اُحُد پہاڑ جتنا سونا ہوتب بھی	148
حرام کے ایک درہم کا اثر	123	میرے پاس مال جمع ہوگیا ہے	149
تنگ دستی کی وجہ سے بھی حرام نہ کمایئے	123	300 دینار واپس کردیئے	149
گھر والوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والا	124	شوقِ عبادت میں ترکِ تجارت	150
دُعا قبول نہ ہونے کا سبب	124	آپ زیادہ مال کیوں نہیں کماتے؟	151
مالِ حرام سے جان چھڑا لیجئے	125	منع فرمادیتے	151
مالِ حرام سے نجات کا طریقہ	126	ایک عجیب وغریب قوم	154
حرام مال سے خیرات کرنا کیسا؟	127	دُنیوی دولت سے بے رغبتی	156
سبق آموز حکایت	127	بھلائی کس میں ہے؟	157
میدانِ محشر کے چار سوالات	130	حرصِ مال بھی ایک باطنی بیماری ہے	157
مال کا استعمال اور اُخروی وبال	130	باطنی بیماری زیادہ خطرناک ہوتی ہے	158
مال بچھو کی طرح ہے	131	حرصِ مال کا علاج کیسے کیا جائے؟	158
انسان کی پانچ ذمہ داریاں	132	حرص سے بچنے کی دعا کیجئے	159
یہ ذمہ داریاں کون پوری کرسکتا ہے؟	134	حرصِ مال کے نقصانات پر غور کیجئے	160
ہماری حیثیت ایک خزانچی کی سی ہے	135	دو بھوکے بھیڑیئے	161
مال جمع کرنے نہ کرنے کی صورتیں	136	بدترین شخص کون؟	162
آدمیوں کی دو قسمیں	136	حرص میں ہلاکت ہے	162
منفرد کی 7 صورتیں اور ان کے احکام	137	حریص رسوا ہوجائے گا	163
مُعیّل کی 3 صورتیں اور ان کے احکام	142	دولت سے فائدہ ملنا بھی یقینی نہیں ہے	163
نقشے کی ذریعے وضاحت	142	صبر وقناعت سے علاج	164
انسان کا پیٹ تو مٹّی ہی بھر سکتی ہے	143	قناعت کے 11 فضائل	166
مال کی محبت بڑھتی رہتی ہے	143	کامیابی کا راز	166
مال آزمائش ہے	144	قناعت پسند حقیقی مالدار ہے	167

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
بہترین کون؟	167	دانے دانے پہ لکھا ہے کھانے والے کا نام	183
خشک روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے	167	لمبی امیدیں نہ لگائیے	184
امام غزالی کی نصیحت	167	تمہیں شرم نہیں آتی	184
ایک دیہاتی کی شاندار نصیحت	168	انسان کا معاملہ بھی عجیب ہے!	185
ضرورت کے مطابق ہی رزق ملتا	168	اس حرص سے کیا حاصل؟	185
قلیل کثیر سے بہتر ہے	168	غور وفکر کیجئے	186
سیدنا ابو حازم کی قناعت مرحبا!	169	لوگ مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں	187
قَناعت میں عزت ہے	169	دُنیا سے کیا لے کر جا رہا ہوں؟	188
واپس لوٹ آتے	170	سونے کی اینٹ	188
دوسروں کے مال پر بھی نظر نہ رکھئے	170	حسابِ مال کی لرزہ خیز کیفیت کو یاد کیجئے	189
خواہشات کو کنٹرول کیجئے	171	سُوال اُس سے ہوگا جس نے حلال کمایا ہوگا	191
خواہشات کا پیالہ	172	سو اونٹ صدقہ کر دیئے	193
عیب میں ڈالنے والی خواہش سے بچو	174	سخاوت اپنا لیجئے	195
آخرت سے اتنا حصہ کم کر دیا جاتا ہے	174	جنتی درخت	195
ہمارے لئے آخرت ان کے لئے دنیا ہو	175	ہر حال میں سخاوت کرنی چاہئے	196
رہن سہن میں انقلابی تبدیلی	176	مال کے تین حصے دار	196
بارونق گھر دیکھ کر رَو پڑے	177	مال کے حریصوں کے عبرتناک انجام	197
احساس نعمت کیجئے	177	تیسری روٹی کہاں گئی؟	197
اوپر نہیں نیچے دیکھو	178	لالچی بیوی کا انجام	200
میرے پاؤں تو سلامت ہیں	178	ایک حریص کو چڑیا کی نصیحت	203
کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں ہے	178	زبان لٹک کر سینے پر آ گئی	204
اپنی تنگ دستی پر زیادہ غور نہ کریں	180	پُر اسرار بھکاری	206
اخراجات میں میانہ روی اختیار کیجئے	180	شیخ چلّی کی حکایت	214
اپنے رب پر حقیقی توکل کیجئے	181	قارون کا انجام	215
توکل کسے کہتے ہیں؟	182	دولت کے لالچ میں دوستی کرنے والا نادان	218
توکل کیسا ہونا چاہئے؟	182	مال کی حرص نے تباہ کر دیا	220
رزق پہنچ کر رہے گا	183	منزل مل گئی	224

مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اِصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ39 کُتُب و رسائل

01.....غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (صفحات:106)
02.....تکبر (صفحات:97)
03.....فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (صفحات:87)
04.....بدگُمانی (صفحات:57)
05.....تنگ دَستی کے اسباب (صفحات:33)
06.....نور کا کھلونا (صفحات:32)
07.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش (صفحات:49)
08.....فکرِ مدینہ (صفحات:164)
09.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (صفحات:32)
10.....ریاکاری (صفحات:170)
11.....قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت (صفحات:262)
12.....عشر کے احکام (صفحات:48)
13.....توبہ کی روایات وحکایات (صفحات:124)
14.....فیضانِ زکوٰۃ (صفحات:150)
15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (صفحات:66)
16.....تربیتِ اولاد (صفحات:187)
17.....کامیاب طالب علم کون؟ (صفحات:63)
18.....ٹی وی اور موبی (صفحات:32)
19.....طلاق کے آسان مسائل (صفحات:30)
20.....مفتیٔ دعوتِ اسلامی (صفحات:96)
21.....فیضانِ چہل احادیث (صفحات:120)
22.....شرح شجرہ قادریہ (صفحات:215)
23.....نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (صفحات:39)
24.....خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (صفحات:160)
25.....تعارفِ امیرِ اہلسنّت (صفحات:100)
26.....انفرادی کوشش (صفحات:200)
27.....آیاتِ قرآنی کے انوار (صفحات:62)
28.....قبر میں آنے والا دوست (صفحات:115)
29.....فیضانِ احیاء العلوم (صفحات:325)
30.....ضیائے صدقات (صفحات:408)
31.....جنت کی دو چابیاں (صفحات:152)
32.....کامیاب استاذ کون؟ (صفحات:43)
33.....آدابِ مرشدِ کامل (مکمل5حصے) (صفحات:275)
34.....تذکرۂ صدرالافاضل (صفحات:25)
35.....مزاراتِ اولیاء کی حکایات (صفحات:48)
36.....نیک بننے اور بنانے کے طریقے (صفحات:696)
37.....جلد بازی کے نقصانات (صفحات:168)
38.....آسان نیکیاں (صفحات:192)
39.....حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی425حکایات (صفحات:590)

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثوابِ سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ








مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرداراباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- سکھر: بیرون شیراں مہر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد بوسیلی والی مسجد، بوسن روڈ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اسلام آباد: کالی روڈ، بالمقابل غوثیہ مسجد زرالہ سیل بال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمالی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1، انور شریف ہمدرد۔
- خان پور: زرانی بک لینڈ کارنر۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکر بازار روڈ MCB۔ فون: 0244-362145
- سکھر: فیضان مدینہ پیر اِلٰہی روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ حبیب (سرگودھا): نزد جامع مسجد غوثیہ، بالمقابل جامع مسجد سیدنا حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284
MC 1286
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

ریاکاری

- ریاکاروں کا انجام 1
- ریاکاری کا علم سیکھنا فرض ہے 6
- ریاکاری کی 22 تباہ کاریاں 12
- کسی کو ریاکار کہنا کیسا؟ 26
- ریاکاری کیسے ہوتی ہے؟ 29
- اپنی نیکیوں کا اظہار کرنا کیسا؟ 61
- اپنی تعریف پر خوش ہونا کیسا؟ 75
- ریاکاری کے خوف سے عبادت چھوڑنا کیسا؟ 83
- ریاکار کی علامتیں 88
- ریاکاری کے 10 علاج 92
- اچھی نیت کے 7 فضائل 111
- 21 حکایات 136

مکتبۃ المدینہ (دعوت اسلامی)

SC1286

رِیا کاری کی تباہ کاریوں اور علاج کا بیان

رِیاکاری

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawateislami

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب: رِیاکاری
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
طَباعتِ اوّل: ۲ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۹ھ، 1 دسمبر 2008ء
طَباعتِ دوم: رجب المرجب ۱۴۳۲ھ، جون 2011ء تعداد: 4000
طَباعتِ سوم: صفر المظفر ۱۴۳۳ھ، جنوری 2012ء تعداد: 4000
طَباعتِ چہارم: ربیع الغوث ۱۴۳۳ھ، مارچ 2012ء تعداد: 3000
طَباعتِ پنجم: رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء تعداد: 6000
ناشر: مَکتَبَۃُ المَدِینہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۹ھ حوالہ: 161

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”رِیاکاری“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

1 - 12 - 2008

E.mail:ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net Ph:34921389-93 Ext:1268

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''اِخلاص کی برکتیں'' کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''13 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بارحمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا۔ ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّـی الْـوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

دِل کی اِصلاح کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''آگاہ رہو کہ جسم میں ایک لوتھڑا گوشت کا ہے جب وہ **سنورے** تو پورا جسم **سنور** جاتا ہے، اگر وہ **بگڑے** تو پورا جسم **بگڑ** جاتا ہے، سُنو! وہ **دِل** ہے۔''

(صحیح البخاری ،کتاب الایمان ،باب من استبراء لدینہ ،الحدیث ۵۲، ج ۱، ص ۳۳)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دل بادشاہ ہے جسم اِس کی رِعایا، جیسے بادشاہ کے دُرُست ہوجانے سے تمام مُلْک ٹھیک ہوجاتا ہے، ایسے ہی دل سنبھل جانے سے تمام جسم ٹھیک ہوجاتا ہے، دل اِرادہ کرتا ہے جسم اس پر عَمَل کی کوشش، اس لیے صوفیاءِ کرام دل کی اِصلاح پر بہت زور دیتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۴، ص ۲۳۱)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں: تم پر دل کی حفاظت، اس کی اِصلاح اور اسے دُرُست رکھنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ دل کا معاملہ باقی اَعضاء سے زیادہ خطرناک ہے، اور اس کا اثر باقی اعضاء سے زیادہ ہے۔ (مزید لکھتے ہیں) ظاہری اَعمال کا باطنی اَوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اَعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حَسَد، رِیا اور تکبُّر وغیرہ عیوب سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی دُرُست ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی اپنے اَعمال صالحہ کو رب تعالیٰ کا فضل و کرم سمجھے تو ٹھیک ہے اور اگر انہیں اپنا ذاتی کمال تَصَوُّر کرے تو خُود سِتائی (خُد۔سِتا۔ای) کے باعث وہ اَعمال برباد ہوجاتے ہیں، اس لیے جب تک باطنی اُمُور کا ظاہری اعمال سے تعلق، باطنی اوصاف کی ظاہری اعمال میں تاثیر

اور اوصاف باطنی کے ذریعہ ظاہری اعمال کی حفاظت کی کیفیت وغیرہ کا پتہ نہ چلے، ظاہری اَعمال بھی دُرُست نہیں ہوسکتے۔ (منہاج العابدین، ص ۶۷، ۱۳)

باطنی گناہوں میں سے ایک گناہ **رِیاکاری** بھی ہے۔ یہ کتاب اسی موضوع پر ہے۔ **''رِیاکاری''** کو مُرَتَّب کرنے کے لئے اِحیاء العلوم، حدِیقہ ندیہ، زَوَاجر، فتاوٰی رضویہ، بہارِشریعت اور فیضانِ سنّت وغیرھا سے مدد لی گئی ہے۔ اس کتاب میں ریاکاری کی معلومات کو قدرے آسان انداز میں عنوانات کے تحت حوالہ جات کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کم علم بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ مُمکِن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں، لہٰذا جو بات سمجھ میں نہ آئے، سمجھنے کے لئے علماء کرام دامت فیوضھم سے رُجوع کیجئے۔ رِیاکاری سے نجات کا جذبہ پانے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے کیسٹ بیانات مثلاً ''نیکیاں چھپاؤ، اِخلاص، قبولیت کی چابی''، شہزادہ امیرِ اہلسنّت الحاج مولانا ابواُسید احمد عبید رضا العطاری المدنی مدظلہ العالی کا بیان ''اخلاص کیسے اپنائیں؟'' اور نگرانِ شورٰی (دعوتِ اسلامی) حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی کا Vcd بیان ''ریاکاری اور اس کا علاج'' سننا بھی بے حد مفید ہے۔

اس اہم کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب کمائیے۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
قُربِ مُصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم	1	ریا کار پر جنت حرام ہے	18
رِیا کاروں کا انجام	1	جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا	19
اخلاص کی بھیک مانگ لیجئے	3	اپنے رب کی توہین کرنے والا مُجرم	19
اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟	4	زمین وآسمان میں ملعون	20
حقیقی کامیابی	6	ریا کاروں کا ٹھکانا	20
ریا کاری کا علم سیکھنا فرض ہے	6	اللہ تعالٰی کے ذمّہ کرم سے بری ہوجانے والا	20
ریا کاری کسے کہتے ہیں؟	7		
رِیا کاری کے دَرَجات	7	اپنے رب عزوجل کو ناراض کرنے والا	21
ریا کاری سے بچو	7	حصولِ مال کے لئے علم سیکھنے والے کا انجام	21
ریا کاری شرکِ اصغر ہے	8	بروزِ قیامت ندامت کا سامنا	21
مَدَنی پھول	11	اعمال رد ہوجائیں گے	21
ریا کار کی نادانی	12	ریا کار قاری کا انجام	22
ریا کاری کی 22 تباہ کاریاں	12	اپنا اجر اسی سے مانگ جس کے لئے عمل کیا تھا	23
عمل ضائع ہوجاتا ہے	12		
شیطان کے دوست	12	ریا کار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں	24
جہنم کی وادی ریا کاروں کا ٹھکانہ ہوگی	13	ہمارا کیا بنے گا؟	24
اعمال برباد ہوجائیں گے	14	جَہنَّم کا ہلکا ترین عذاب	25
ریا کاروں کی حسرت	14	ہمارا ناز ُک وجود	25
عمل قبول نہیں ہوتا	15	کسی کو ریا کار کہنا کیسا؟	26
ریا کار کے چار نام	16	ریا کاری کے 3 شرعی احکام	27
جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے	17	ایک سال تک رونے سے محروم رہے	28
رُسوائی کا عذاب	17	تجَسُّس نہ کیجئے	28

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اے ریاکار!	29	اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے	57
ریاکاری کیسے ہوتی ہے؟	29	دورانِ عبادت دل میں ریاکاری آئے تو؟	58
کلام کے ذریعے ریاکاری کی 15 صورتیں	30	اپنی نیکیوں کا اظہار کرنا کیسا؟	61
فعل کے ذریعے ریاکاری کی 15 صورتیں	33	بطورِ ترغیب نیکی ظاہر کرنے کی 2 شرائط	62
دُوسروں کی موجودگی میں کم کھانے کا طریقہ	35	مُخلِصین کا حِصّہ	63
دو شعر حُصولِ برکت کیلئے	37	نفس وشیطان کے دھوکے کو پہچاننے کا طریقہ	64
ریاکاری کن چیزوں میں ہوتی ہے؟	39	نیکیاں چھپائیے	65
ایمان میں ریا	40	ریاکاری سے بچنا عمل کرنے سے زیادہ مشکل ہے	65
دُنیوی معاملات میں ریا	41	تحدیثِ نعمت کسے کہتے ہیں؟	66
سرکارِ مدینہ ﷺ نے گیسو مبارک سنوارے	42	101 بار دل پر غور کر لیجئے	67
عبادات میں ریاکاری	44	چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ریا	68
ادائیگی میں ریاکاری	44	ریائے خفی کی 4 اَقسام	69
اوصاف میں ریاکاری	46	کیا تمہاری حاجتیں پوری نہیں کی جاتی تھیں!	71
شرعی حکم	47	کہیں نقصان نہ ہو جائے	72
ریائے خالص اور مَخلُوط	47	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مخلص بندے	74
خدمتِ دین پر اُجرت لینا کیسا؟	49	اپنی تعریف پر خوش ہونا کیسا؟	75
کیا اُجرت لینے والے کو ثواب ملے گا؟	49	خوفِ خدا سے لرز جائیے!	79
اُجرت لینے والے کے لئے ثواب کی صورت	50	رِیاکاری کی تربیت گاہ	80
ثواب حاصل کرنے کا آسان طریقہ	51	گناہوں سے بچنے میں بھی ریاکاری	81
دین کو دُنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنائیے	53	اِخلاص کی پہچان	82
دین کے ذریعے دنیا کے طلب گار کا انجام	54	ریاکاری کے خوف سے عبادت چھوڑنا کیسا؟	83
عبادت سے پہلے نیت دُرست کر لیجئے	54	ریاکاری کا وسوسہ آنا گناہ نہیں ہے	83
نیت دُرست ہونے کا انتظار	55	شیطان کو ناکام ونامُراد کر دیجئے	84
ایک وسوسہ اور اس کا جواب	56	کیا نیکیاں چھوڑ کر شیطان سے بچ جائیں گے؟	86

عنوان	صفحہ نمبر
ریا کے خوف سے نیک عمل چھوڑ دینے والے کی مثال	87
لوگ کیا کہیں گے؟	87
ریا کار کی علامتیں	88
کہیں ہم ریا کار تو نہیں؟	89
ریا سے توبہ کر لیجئے	89
ریا کاری سے توبہ کی برکت	90
مرضِ ریا کا علاج کیجئے	90
مایوس نہ ہوں	90
مشکل سے نہ گھبرائیے	91
ریا کاری کے 10 علاج	92
﴿پہلا علاج﴾ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیجئے	92
﴿دوسرا علاج﴾ ریا کاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے	92
دکھاوے کے لئے عمل کرنے والے کی مثال	94
﴿تیسرا علاج﴾ اسباب کا خاتمہ کیجئے	94
تعریف کی خواہش پر کیسے قابو پائیں؟	95
حبِ جاہ کے نقصانات پر مشتمل 5 روایات	95
یوں فکرِ مدینہ کیجئے	96
جھوٹی تعریف کو پسند کرنا حرام ہے	97
تعریف کو پسند کرنا کب مستحب ہے؟	97
لوگوں کی مذمت کا خوف کس طرح دُور کریں؟	98
مال و دولت کی حرص سے نجات	99
دنیا کی محبت سے پیچھا چھڑا لیجئے	99
﴿چوتھا علاج﴾ اخلاص اپنا لیجئے	100
اخلاص کے 6 فضائل	101
مُخلص مومن کی مثال	105
مُخلِص کون؟	106
اللہ عزوجل کی رضا سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے	107
﴿پانچواں علاج﴾ نیّت کی حفاظت کیجئے	108
نیت کسے کہتے ہیں؟	109
جتنی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ	109
صدقہ دینے سے پہلے نیت پر غور	110
ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے	110
اچھی نیت کے 7 فضائل	111
جیسی نیت ویسا صلہ	112
مار کھانا نیّتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے	113
جہاد کا ثواب	113
خُلوصِ نیت	114
نیک اعمال کی نیّت کر لیا کرو	116
﴿چھٹا علاج﴾ دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے	116
﴿ساتواں علاج﴾ تنہائی ہو یا ہُجوم یکساں عمل کیجئے	119
﴿آٹھواں علاج﴾ نیکیاں چھپائیے	120
سب سے مضبوط مخلوق	121
پوشیدہ عمل افضل ہے	122

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حضرت سیِّدنا عیسیٰ کا ارشاد	122	مبلغ کو برباد کرنے والے چند	
اَسلاف کے اقوال	123	شیطانی وار	147
حکایت	124	دکھتی رگ پر ہاتھ پڑ گیا	148
روزے کے بارے میں نہ پوچھو	124	دل کا چور پکڑا گیا	149
پوچھنے پر روزے دار اپنے روزے		سراپا عاجزی کا نمونہ بن جائیں	150
کے بارے میں بتادے	124	کوئی بلاتا تو بزرگانِ دین بلاتکلف	
بدترین ریاکار	125	بیان کے لئے پہنچ جاتے	150
﴿نواں علاج﴾ اچھی صحبت اختیار کیجئے	126	کپڑا خدا عزوجل کے لئے پہنا ہے	151
دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول	127	نیکی کا بدلہ	151
الحمدللہ عزوجل میں بدل گیا	128	ثواب ہی کافی ہے	152
مَدَنی انعامات	130	گناہوں کی نحوست	153
عاملینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ	131	اچھی نیت کا پھل اور بری نیت کا وبال	156
﴿دسواں علاج﴾ اَوراد و وَظائف کا		گفتگو کا جائزہ	158
مَعْمُول بنالیجئے	131	میرا قرض کس نے دیا	158
علاج کے باوجود افاقہ نہ ہو تو؟	132	میرا نام ظاہر نہ فرمائیں	160
خُلاصۂ کلام	133	بعد وصالِ سخاوت	161
18 حکایات	136	میں کس لئے دکھاوا کروں	161
اخلاص کا انعام	136	یہاں تعویذ نہیں بکتا	162
میں اپنی نیت کو حاضر نہیں پاتا	138	میں علم نہیں بیچتا	163
مسلسل چالیس سال تک روزے	140	عقیدت نہیں بیچ سکتا	164
نیکیاں چھپانے والا غلام	140	دُعا	164
اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کیا	142	ماخذ و مراجع	165
ماں کا حکم نفس پر کیوں گراں گزرا؟	142		
پہلی صف چھوٹ جانے پر پریشانی کیوں؟	143		
اِخلاص فروش	144		

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قُربِ مُصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: ''**اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً** یعنی **بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تر وہ ہوگا، جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔**''

(جامع الترمذي، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم، الحديث ٤٨٤، ج٢، ص٢٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رِیاکاروں کا انجام

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **نبیِ مُکَرَّم**، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبْرَت نشان ہے: ''**قِیامت** کے دن سب سے پہلے ایک **شہید** کا فیصلہ ہوگا[1] جب اُسے لایا جائے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ اِن نعمتوں کا اِقرار کرے گا پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد

---

[1] : یعنی ریا کاروں میں سے پہلے ریا کار شہید کا فیصلہ ہوگا لہٰذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ پہلے حساب نماز کا ہوگا یا پہلے ظلماً قتل کا حساب ہوگا۔ عبادات میں نماز کا، معاملات میں قتل کا، رِیا میں ایسے شہید کا فیصلہ پہلے ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج۱، ص۱۹۱)

فرمائے گا: ''تُو نے اِن نعمتوں کے بدلے میں کیا عمل کیا؟'' وہ عَرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں **جہاد** کیا یہاں تک کہ **شہید** ہوگیا۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تُو **جھوٹا** ہے تو نے جہاد اس لئے کیا تھا کہ تجھے **بہادُر** کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا[1]، پھر اس کے بارے میں **جَہَنَّم** میں جانے کا حکم دے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر **جہنم** میں ڈال دیا جائے گا۔[2]

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جس نے **عِلْم** سیکھا، سکھایا اور **قرآن کریم** پڑھا، وہ آئے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے دریافت فرمائے گا: ''تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کِیا؟'' وہ عرض کرے گا کہ ''میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآنِ کریم پڑھا۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تُو **جھوٹا** ہے تو نے علم اِس لئے سیکھا تا کہ تجھے **عالِم** کہا جائے اور قرآنِ کریم اس لئے پڑھا تا کہ تجھے **قاری** کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔''[3] پھر اُسے بھی **جہنم** میں ڈالنے کا حکم ہوگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر **جہنم** میں ڈال دیا جائے گا، پھر ایک **مالدار** شخص کو لایا جائے گا جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کثرت سے

---

[1]: یعنی تیرے جہاد اور شہادت کا عوض یہ ہوگیا کہ لوگوں نے تیری واہ واہ کردی کیونکہ تو نے اسی نیت سے جہاد کیا تھا نہ کہ خدمتِ اسلام کے لیے (مرآۃ المناجیح ج۱، ص۱۹۱) [2]: یعنی نہایت ذلت کے ساتھ مرے ہوئے کتے کی طرح ٹانگ سے گھسیٹ کر کنارۂ جہنم سے نیچے پھینکا جائے گا۔ جہنم کی گہرائی آسمان وزمین کے فاصلہ سے کروڑوں گنا زیادہ ہے۔ اللہ (عزوجل) کی پناہ! (مرآۃ المناجیح ج۱، ص۱۹۱) [3]: تیری یہ ساری محنت خدمتِ دین کے لیے نہ تھی بلکہ علم کے ذریعے عزت اور مال کمانے کی تھی وہ تجھے حاصل ہوگئے (اب) ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اسی حدیث کو دیکھتے ہوئے بعض علماء نے اپنی کتابوں میں اپنا **نام** بھی نہ لکھا اور جنہوں نے لکھا ہے وہ ناموری کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی دعا حاصل کرنے کے لیے لکھا ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج۱، ص۱۹۱)

مال عطا فرمایا تھا، اسے لاکر نعمتیں یاد دلائی جائیں گی وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو نے ان نعمتوں کے بدلے کیا کیا؟'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے تیری راہ میں جہاں ضرورت پڑی وہاں **خرچ** کیا۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تو جھوٹا ہے تو نے ایسا اس لئے کیا تھا تا کہ تجھے **سخی** کہا جائے اور وہ کہہ لیا گیا۔'' پھر اس کے بارے میں **جہنم** کا حُکْم ہوگا، چُنانچِہ اُسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر **جہنم** میں ڈال دیا جائے گا۔'' (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریاء.....الخ، الحدیث: ۱۹۰۵، ص ۱۰۵۵)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: معلوم ہوا کہ جیسے **اِخلاص** والی نیکی **جنت** ملنے کا ذریعہ ہے ایسے ہی **رِیا** والی نیکی **جہنم** اور ذِلَّت حاصل ہونے کا سبب۔ یہاں ریا کار شہید، عالِم اور سخی ہی کا ذِکْر ہوا، اس لئے کہ انہوں نے **بہترین عمل** کئے تھے جب یہ عمل ریا سے **برباد** ہو گئے تو دیگر اعمال کا کیا پوچھنا! **رِیا کے حج وزکوۃ اور نماز کا بھی یہی حال ہے۔**

(مِرْاٰۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۹۳)

اِخلاص کی بھیک مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **رِیا کاری** کی باطِنی بیماری نے اِن بدنصیبوں کو کہیں کا نہ چھوڑا! غور تو کیجئے کہ **جہاد** جیسا عملِ خیر، **شہادت** جیسی جلیل القدر نعمت، **تعلیم وتعلُّم** جیسا پاکیزہ مشغلہ، **صدقہ وخیرات** جیسا نفیس کام مٹّی

ہوگیا کیونکہ کرنے والے کی نیّت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشنُودی کے بجائے دُنیا کی **ناموری** اور شہرت کا حُصول تھا۔ اپنے اہل وعِیال کو روتا چھوڑ کر میدانِ جنگ میں اپنی **جان** قربان کردینے والا بھی جنت کی **نعمتوں** کو نہ پاسکا کیونکہ اُس کے دل میں بہادُر کہلوانے کا شوق تھا، مالدار اپنی محبوب شے یعنی **مال** خرچ کرکے بھی **خسارے** میں رہا کیونکہ اسے سخی پُکارے جانے کی تمنا تھی، اور رات دن ایک کرکے **علم وقِرَاءَت** سیکھنے والے عالِم وقاری کے ہاتھ بھی کچھ نہ آیا کیونکہ اسے شہرت کی طَلَب تھی۔ افسوس! ان کی کوششیں بے کار گئیں اور اپنی **واہ واہ** کروانے کی **فاسِد نِیَّت** نے انہیں جنّتی عمل کرنے کے باوجود جہنم کی آگ میں جَلا دیا۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے **لرز** جایئے اور اس کے حُضُور گڑگڑا کر **اِخلاص** کی بھیک مانگ لیجئے۔

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اوّل تو **نفس وشیطان** ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نفس وشیطٰن ہماری عبادت کو مقبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگادیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروادیتے ہیں جو اِسے ضائع

کر دیتی ہے یا پھر عبادت کے بعد ہمارے دل میں **نام ونُمود** کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری **نیکیوں کا چرچا** کرے نہ کرے ہم خُود بلاضرورتِ شرعی اپنی نیکیوں کا **اظہار** کر کے ''اپنے منہ میاں مٹھو'' بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نفس وشیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی **رِیاکاری** میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے **روزے** رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریا کار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریا کاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ) کوئی بولتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیْض (یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کے **روزے** رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے **حج** کی تعداد کا تو کوئی **عُمرے** کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے **دُرُود شریف** پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دلائلُ الخیرات شریف کا **وِرْد** کر رہا ہوں، اتنی **تِلاوَت** کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا **چندہ** پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خواہ مخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب **چرچا** کیا جاتا ہے۔ آہ! **اے اِخلاص** تُو کہاں ہے؟

(افادات: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامَت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حقیقی کامیابی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نیکیوں کی توفیق مل جانا بہت بڑی **سَعادَت** ہے مگر بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِن کا مقبول ہوجانا ہی حقیقی **کامیابی** ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم **مَشَقَّتیں** برداشت کر کے عبادتیں کریں مثلاً شدید سردی یا گرمی میں بھی مسجد جا کر باجماعت **نماز** پڑھیں، راتوں کی نیند قُربان کر کے **نوافل** ادا کریں، بھوک پیاس برداشت کر کے **روزے** رکھیں، خوب **صَدَقہ** کریں، خُود تکلیف اٹھا کر دوسروں کے لئے **اِیثار** کا مظاہرہ کریں مگر **رِیا کاری** کی وجہ سے ہماری **نیکیاں** ضائع ہورہی ہوں اور ہمیں خبر تک نہ ہو اِسلئے ہمیں چاہیے کہ اپنی نیکیوں کو **ضائع** ہونے سے بچانے کے لئے سیکھیں کہ **رِیا** کسے کہتے ہیں؟ اس کی **پہچان** کیسے ہوگی؟ ہم کس کس طرح ریا کاری میں **مبتلا** ہوسکتے ہیں؟ کیا ہم کسی کو ریا کار کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ ریا کاری کی کتنی **اقسام** ہیں اور ان کا شرعی **حُکْم** کیا ہے؟ مرضِ رِیا کا **عِلاج** کیا ہے؟ وغیرھا

ریاکاری کا علم سیکھنا فرض ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا کاری کا علم اور اس کا علاج سیکھنا فرض عُلُوم میں سے ہے۔ چنانچہ **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مجدِدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولیٰنا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ 624 پر لکھتے ہیں: ''**مُحَرَّمَاتِ باطِنیہ** (یعنی باطنی ممنوعات مَثَلاً) تکبُّر و **رِیا** و عُجب و حَسَد وغیرہا اور اُن کے **مُعالَجات** (یعنی علاج) کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریا کاری کسے کہتے ہیں؟

"اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی رضا کے علاوہ کسی اور نیّت یا اِرادے سے عبادت کرنا ریا کاری ہے۔"** مثلاً لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی **دھاک** بٹھانا مقصود ہو کہ لوگ اس کی **تعریف** کریں، اسے **عزت** دیں اور اس کی خدمت میں **مال** پیش کریں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۳۳، الزواجر، ج ۱، ص ۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رِیاکاری کے دَرَجات

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: رِیا کے بہت دَرَجے ہیں، ہر دَرَجے کا حکم علیحدہ ہے بعض رِیا **شرکِ اَصغر** ہیں، بعض ریا **حرام**، بعض ریا **مکروہ**، بعض **ثواب**۔ مگر جب رِیا مطلقاً بولی جاتی ہے تو اس سے **ممنوع رِیا** مراد ہوتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریا کاری سے بچو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا سے بچنے کا حُکم خُود ہمارا معبود یعنی رب عَزَّوَجَلَّ دے رہا ہے چُنانچہ پارہ 16 سورۃ الکہف میں ارشاد ہوا:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ (پ ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو، اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اس کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے یعنی **ریا** نہ کرے کہ وہ ایک قسم کا شرک ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج۱۶، ص۱۰۳)

"تَنْبِیہ" کے پانچ حُرُوف کی مناسبت سے ریا کاری کے شرکِ اصغر ہونے کے بارے میں 5 فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

(1) حضرتِ سیِّدُنا محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور شافِعِ یومُ النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز کا تم پر زیادہ خوف ہے، وہ **شرکِ اصغر** ہے۔'' لوگوں نے عرض کی: شرکِ اصغر کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: ''**رِیا**۔''

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، حدیث محمود بن لبید، الحدیث: ۲۳۶۹۲، ج۹، ص ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ پہلی حدیث ہے جس میں ریا کو **شرکِ اصغر** فرمایا گیا ہے۔ مشرک اپنی عبادات سے اپنے **جھوٹے معبودوں** کو راضی کرنے کی نیت کرتا ہے، (اور) رِیا کار (مسلمان) اپنی عبادات سے اپنے **جھوٹے مقصودوں** یعنی لوگوں کو راضی کرنے کی نیت کرتا ہے۔ اس لیے **ریا کار** چھوٹے درجہ کا **مشرک** ہے اور اس کا یہ عمل چھوٹے درجہ کا شرک ہے۔ چونکہ ریا کار کا **عقیدہ** خراب نہیں ہوتا **عمل وارادہ** خراب ہوتا ہے اور کھلے مشرک کا (عمل وارادہ کے ساتھ ساتھ) **عقیدہ** بھی خراب ہوتا ہے، اس لیے ریا کو **چھوٹا شرک** فرمایا۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۴۴)

(2) حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ مسیح دَجّال[1] کا ذکر کررہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میں

[1] دجّال کا ظاہر ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ اوّل، ص۱۲۰ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کرلیجئے۔

تمھیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر **خوف** ہے؟ [1] ہم نے عرض کی: ''ہاں یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔'' ارشاد فرمایا: ''وہ شرکِ خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اِس وجہ سے **طویل** کرتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے **دیکھ** رہا ہے۔''

(سنن ابن ماجه، أبواب الزهد، باب الرياء والسمعة، الحديث: ٤٢٠٤، ج٤، ص ٤٧٠)

یعنی اگر اکیلے میں **نماز** پڑھے تو تھوڑی اور **ہلکی** پڑھے مگر جب اسے کوئی دیکھ رہا ہو تو نوافل بہت تعداد میں پڑھے اور خوب **لمبے دَراز** پڑھے۔

(مِرْاٰۃ المناجیح، ج۷، ص۱۴۳)

(3) حضرت سیدنا شَدّاد بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ مدینہ، سُرُورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے **دِکھاوے** کے لیے **روزہ** رکھا تو اس نے شرک کیا، جس نے **دِکھاوے** کے لیے **نماز** پڑھی تو اس نے شرک کیا اور جس نے **ریاکاری** کرتے ہوئے **صدقہ** دیا تو اس نے **شرک** کیا۔''

(شعب الايمان، باب فی الاخلاص العمل للهو ترك الرياء، رقم٦٨٤٤، ج ٥، ص ٣٣٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرک کی دو قسمیں ہیں: **(۱)** شرکِ جَلی، اور **(۲)** شرکِ خفی، **شرکِ جلی** تو کھلم کھلا مشرک و بت پَرَسْت کرتا ہے اور **شرکِ خفی** سے مُراد ریاکاری ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ **شرکِ اِعْتِقادی** تو کھلا ہوا شرک ہے اور **شرکِ**

[1]: یعنی دجال کو تو کوئی شخص ہی پائے گا وہ بھی قیامت کے قریب، پھر انسان اس سے بچ بھی سکے گا کہ نہ اس کے پاس جائے نہ اس کے پھندے میں پھنسے! مگر ریاکاری کی مصیبت ہر شخص کو ہر وقت درپیش ہے، اس لیے یہ آفت دجال سے زیادہ خطرناک ہے۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، ج۷، ص۱۴۳)

عملی ریا کاری ہے۔اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ **روزے** میں بھی **ریا کاری** ہوسکتی ہے۔بعض لوگ **روزہ** رکھ کر دوسروں کے سامنے بہت کلیاں کرتے، سر پر پانی ڈالتے رہتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں: ''ہائے روزہ بہت لگا ہے، بڑی پیاس لگی ہے وغیرہ وغیرہ'' یہ بھی **روزے کی ریا** ہے اور اِس حدیث میں داخل ہے۔

(مِرْاٰۃُ المناجیح، ج۷، ص۱۴۱، ملخصًا)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ 16 **صَفْحَہ** 240 پر فرماتے ہیں: ''فرض اگر **ریا** کے طور پر ادا کیا جب بھی اس کے ذمہ سے ساقط ہوجائے گا، اگرچہ **اِخلاص** نہ ہونے کی وجہ سے ثواب نہ ملے۔'' **روزہ** کے متعلق بعض علما کا یہ قول ہے کہ اس میں **ریا** نہیں ہوتا اس کا غالبًا یہ مطلب ہوگا کہ روزہ چند چیزوں سے باز رہنے کا نام ہے اس میں کوئی کام نہیں کرنا ہوتا جس کی نسبت کہا جائے کہ **ریا** سے کیا، ورنہ یہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کو جتانے کے لیے یہ کہتا پھرتا ہے کہ میں روزہ سے ہوں یا لوگوں کے سامنے منہ بنائے رہتا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ اس کا بھی روزہ ہے اس طور پر روزہ میں بھی **ریا** کی مداخلت ہوسکتی ہے۔

(4) ایک اور مقام پر فرمایا: ''**شرکِ خفی** سے بچتے رہو جو یہ ہے کہ بندہ لوگوں کی نگاہوں کی وجہ سے نماز کے رکوع وسجود کامل طریقے سے ادا کرے۔''

(شعب الایمان ،باب فی الصلوات ،الحدیث: ۳۱۴۱، ج۳، ص۱۴۴)

(5) حضرتِ سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روتا دیکھ کر کسی نے پوچھا:

''کیوں رورَہے ہیں؟'' فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ایک بات سنی تھی، وہ یاد آ گئی اور مجھے رُلا دیا، (پھر فرمایا) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ ''میں اپنی امت پر خفیہ **شرک** اور **پوشیدہ شہوت** کا اندیشہ کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا آپ کی امت آپ کے بعد **شرک** کرے گی؟ فرمایا: ہاں! مگر وہ لوگ چاند، سورج، پتھروں اور بتوں کو نہیں پوجیں گے، بلکہ اپنے اعمال میں **ریا** کریں گے اور شہوت خفیہ یہ کہ صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دے گا۔''

(المسند للإمام أحمد بن حنبل، حديث شداد بن اوس، الحديث: ١٧١٢٠، ج٦، ص٧٧)

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: ''(صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دے گا) یعنی اِس طرح کہ اس نے روزہ رکھ لیا ہوگا کوئی اچھے کھانے کی دعوت آ گئی یا کسی نے شربت سوڈا پیش کیا تو اِس کھانے (یا) شربت کی وجہ سے روزہ توڑ دیا یا روزہ کی نیت تھی کہ آج روزہ رکھوں گا مگر یہ چیزیں دیکھیں (تو) ارادہ بدل دیا (کہ) محض نفسانی لذت وخواہش کے لیے کہ ایسا مزے دار کھانا کون چھوڑے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۴۲)

مَدَنی پھول: (۱) نَفْل روزہ قَصْداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہوجاتا ہے اگر توڑے گا تو قضاء واجِب ہوگی۔ (دُرِّمُختار ج۳ص۴۱۱) (۲) نَفْل روزہ بِلاعُذْر توڑنا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر مَیزبان نہ کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گُزرے گا یا **مہمان** اگر کھانا نہ کھائے تو **مَیزبان** کو اَذِیّت ہوگی تو نَفْل روزہ توڑنے

کیلئے یہ عُذْر ہے بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قَضا رکھ لے گا اور یہ بھی شَرْط ہے کہ ضَحْوَۂ کُبْرٰی سے پہلے توڑے، بعد کو نہیں۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۴۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریا کار کی نادانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا کاری ایسا مُھلِک **باطِنی مرض** ہے جو انسان کی عَقْل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔کتنا نادان ہے وہ شخص جو رِیا کارانہ عبادت کے ذریعے لوگوں سے **عزت، مال** اور **قدر و منزلت** کا طلب گار ہو کیونکہ اس نے **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا، **جنت** کی اعلٰی نعمتوں اور اَبَدی راحتوں پر اِن عارِضی چیزوں کو ترجیح دی جو ختم ہو جانے والی ہیں، گویا یہ شخص **ثواب** بیچ کر **عذاب** خرید رہا ہے اور اُس **مخلوق** کو راضی کرنے کے لئے مَشَقَّتیں برداشت کر رہا ہے جو اُسے اِن نیکیوں کا کچھ **بدلہ** نہیں دے سکتی، جنت کی نعمتیں نہ عذابِ جہنم سے رہائی! بلکہ دُنیا ہی میں لوگوں کو اس کی نیت کا پتا چل جائے تو وہ اس سے **نفرت** کرنے لگیں۔

”سُن لو! ریا کاری باعثِ ہلاکت ہے“ کے بائیس حُرُوف کی مناسبت سے ریاکاری کی 22 تباہ کاریاں

(1) عمل ضائع ہو جاتا ہے

دِکھاوے کے لئے عِبادَت کرنے والے کا عَمَل **ضائع** ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اِرشاد ہوا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ (پ۳، بقرة: ۲٦٤)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر، اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے۔

(2) شیطان کے دوست

لوگوں پر اپنی دھاک بٹھانے کے لئے مال خرچ کرنے والے ریا کاروں کو شیطان کے **دوست** قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 5 سورۃ النساء میں ارشاد ہوا:

وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا(۳۸)

(پ٥، النسآء: ۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے **اللہ** اور نہ قیامت پر، اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا برا مصاحب ہے۔

(3) جہنم کی وادی ریا کاروں کا ٹھکانہ ہوگی

دکھاوے کی نمازیں پڑھنے والے بدنصیبوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَیَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾ (پ ۳۰، الماعون: ٤ ـ ٧)

ترجمہ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں، وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

(4) اعمال برباد ہو جائیں گے

دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادانوں کے عمل **برباد** ہو جائیں گے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِیۡهَا وَهُمۡ فِیۡهَا لَا یُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِیۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ (پ ۱۲، ھود: ۱۵، ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے، یہ ہیں وہ جن کے لیے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت **ریاکاروں** کے حق میں نازل ہوئی۔ (روح البیان، ھود، تحت الآیۃ ۱۵، ج ٤، ص ۱۰۸)

(5) ریاکاروں کی حَسرَت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو **جنت** میں لے جانے کا حکم ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ کر اس کی **خوشبو** سونگھیں گے اور اس کے **محلات** اور اہل جنت کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تیار کردہ **نعمتیں** دیکھ لیں گے، تو ندا دی جائے گی: ''انہیں لَوٹا دو کیونکہ ان کا جنت میں کوئی **حصہ** نہیں۔'' تو وہ ایسی **حسرت** لے کر لوٹیں گے جیسی اوّلین وآخرین نے نہ پائی ہوگی، پھر وہ عرض کریں گے: ''یارب عَزَّوَجَلَّ! اگر تو وہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں **جہنم** میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ **آسان** ہوتا۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''بدبختو! میں نے ارادۃً تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے جب تم **تنہائی** میں ہوتے تو میرے ساتھ **اعلانِ جنگ** کرتے اور جب لوگوں کے سامنے ہوتے تو میری بارگاہ میں دوغلے پن سے حاضر ہوتے، نیز لوگوں کے **دکھلاوے** کے لئے عمل کرتے جبکہ تمہارے دلوں میں میری خاطر اس کے بالکل برعکس صورت ہوتی، لوگوں سے محبت کرتے اور مجھ سے محبت نہ کرتے، لوگوں کی عزت کرتے اور میری عزت نہ کرتے، لوگوں کے لئے **عمل** چھوڑ دیتے مگر میرے لئے **برائی** نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے **ثواب** سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے **عذاب** کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث: ۵۴۷۸، ج۴، ص۱۳۵، ملخصًا)

اللہ کے سامنے وہ گُن تھے
یاروں میں کیسے مُتَّقِی سے (حدائقِ بخشش)

(6) عَمَل قُبُول نہیں ہوتا

لوگوں کو خوش کرنے کے لئے مشقتیں برداشت کرنے والا ریاکار قیامت

کے دن اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں **خالی ہاتھ** پیش ہوگا چنانچہ صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی طالبِ شہرت، ریا کار، اور **لَھو و لَعب** میں پڑے رہنے والے کا کوئی عمل **قبول** نہیں فرماتا۔'' (حلیۃ الاولیاء، الربیع بن حثیم ، الحدیث: ۱۷۳۲، ج۲، ص۱۳۹)

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی **ریا** ہو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الاخلاص، الحدیث ٥٤، ج١، ٤٧)

(7) رِیاکار کے چار نام

ایک شخص نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: ''کل بروزِ قیامت کونسی چیز **نجات** دلائے گی؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بد دیانتی نہ کرنا۔'' تو اس نے پھر عرض کی: ''بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بد دیانتی کیسے کرسکتا ہے؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول نے دیا ہو لیکن تمہارا مقصود غیرُ اللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا **رِیاکاری** سے بچتے رہو کیونکہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ **شرک ہے** اور قیامت کے دن ریا کار کو لوگوں کے سامنے **چار ناموں** سے پکارا جائے گا یعنی

''اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خسارہ پانے والے! تیرا عمل خراب ہوا اور تیرا اجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اس کے پاس جا کر **تلاش** کر جس کے لئے تو **عمل** کیا کرتا تھا۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر،الکبیرۃ الثانیۃ،الشرک الاصغر.....الخ، ج۱، ص٦٨)

(8) جھنّم بھی پناہ مانگتا ھے

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک **جہنم** میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ **پناہ** مانگتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ان **ریاکاروں** کے لئے تیار کی ہے جو قرآنِ پاک کے **حافظ**، غیر اللہ کے لئے **صدقہ** کرنے والے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے **حاجی** اور راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں **نکلنے** والے ہوں گے۔''

(المعجم الکبیر،الحدیث:١٢٨٠٣، ج١٢، ص١٣٦)

(9) رُسوائی کا عذاب

آج دنیا میں لوگوں پر اپنی عبادتوں کا اظہار کر کے **نیک نامی** چاہنے والا قیامت کے دن **ذلیل وخوار** ہو جائے گا۔ جیسا کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو **شہرت** کے لئے عمل کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے **رُسوا** کرے گا، جو **دکھاوے** کے لئے عمل کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے **عذاب** دے گا۔'' (جامع الاحادیث،قسم الاقوال،الحدیث: ٢٠٧٤٠، ج٧، ص٤٤)

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ''یعنی جو کوئی **عبادات** لوگوں کے **دکھلاوے** (اور) **سنانے** کے لیے کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں اس کے عمل لوگوں میں **مشہور** کردے گا مگر عزت کے ساتھ نہیں بلکہ **ذِلّت** کے ساتھ کہ لوگ اس کے عمل سن کر اس پر پھٹکار ہی کریں گے۔'' (مِرْاٰۃ المناجیح، ج۷، ص۱۲۹)

آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حشر میں عیب
ہائے رسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب

(10) ریا کار پر جنت حرام ھے

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر **رِیا کار** پر جنت کو **حرام** کر دیا ہے۔''

(جامع الاحادیث، الحدیث: ٦٧٢٥، ج٢، ص٤٧٦)

حضرتِ علامہ محمد عبد الرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس حدیث کے تحت فَیْضُ الْقَدِیْر شَرْحُ جَامِعِ الصَّغِیْر میں فرماتے ہیں: ''یعنی **رِیا کار** پہلے پہل جنت میں داخل ہونے والے خوش نصیبوں کے ساتھ دُخُولِ **جنت** کا شرف نہیں پا سکتا کیونکہ اُس نے ایسے شخص کی رعایت میں اپنے آپ کو مشغول کر کے کہ جو حقیقتاً اُس کے کسی نَفْع و نقصان کا مالک ہی نہیں، اپنا عمل **ضائع** کر دیا اور اپنے دین کو نقصان پہنچایا۔ پس ہمیشہ **رِیا کار** اس (ریا کاری کی) گندگی کے سبب لت پت رہتے ہیں تو ان کو

بھٹی میں ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی گندگیاں اور ناپاکیاں **مٹادی جائیں**۔ اِسی لیے ہمارے اَسلاف نیک اعمال کرتے تھے اور رد کئے جانے کے خوف سے اپنی نیتوں کے **اِخلاص** کی ہمیشگی کی حفاظت کرتے رہتے تھے۔

(فیض القدیر، تحت الحدیث ۱۷۲۵، ج۲، ص۲۸۶)

(11) جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا

جب رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل کرنے والے مسلمان خُوشی خُوشی **جنت** کی طرف بڑھ رہے ہوں گے تو اپنے اَعمال **ریاکاری** کی نذر کرنے والا بدنصیب جنت کی **خوشبو** بھی نہ سونگھ پائے گا۔ جیسا کہ سیِّدُ المُبلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**جنت** کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے **عمل** سے دنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب الریاء، الحدیث: ۷۴۸۹، ج۳، ص۱۹۰)

(12) اپنے رب کی توہین کرنے والا مُجرِم

شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے لوگوں کے سامنے **اچھے طریقے** سے اور تنہائی میں **برے طریقے** سے نماز ادا کی، بے شک اس نے اپنے **رب** عَزَّوَجَلَّ کی **توہین** کی۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عبداللہ بن مسعود، الحدیث: ۵۰۹۵، ج۴، ص۳۸۰)

حضرتِ سیِّدُنا اِمام **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی اس کی مثال ہمیں یوں سمجھاتے

ہیں: کوئی شخص سارا دن بادشاہ کے سامنے کھڑا رہے جس طرح خدّام کی عادت ہوتی ہے لیکن اس کا **مقصود** بادشاہ کا قرب حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اس کی کسی کنیز کو دیکھنا ہو تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے تو اس سے زیادہ حقارت کیا ہوگی کہ کوئی شخص **اللہ** تعالیٰ کی عبادت اس کے ضعیف بندے کو دکھانے کے لئے کرے جو اس کو بالذات نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ **نقصان**۔(احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، فصل الثانی، ج۳، ص۳۶۹ ملخصًا)

(13) زمین و آسمان میں ملعون

مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے آخرت کے عمل سے زینت پائی حالانکہ آخرت اس کی مراد تھی نہ طلب تو وہ زمین و آسمان میں **ملعون** ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء، الحدیث:۱۷۹۴۸، ج۱۰، ص۳۷۷)

(14) ریاکاروں کا ٹھکانا

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حصولِ) دنیا کے لئے حسن و جمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا **جہنم** ہے۔'' (جامع الاحادیث، الحدیث:۱۱۶۹، ج۱، ص۱۸۳)

(15) اللہ تعالیٰ کے ذمّہ کرم سے بری ہوجانے والا

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ غیرِ خدا کے لئے **دکھلاوا** کیا تحقیق وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم سے **بَری** ہوگیا۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۸۰۵، ج۲۲، ص۳۲۰)

(16) اپنے رب عزوجل کو ناراض کرنے والا

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو دکھاوے اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہو تو جب تک بیٹھ نہ جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء، الحدیث: ۱۷۶۶٤، ج۱۰، ص۳۸۳)

؎ گر تُو ناراض ہُوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب

(17) حصول مال کے لئے علم سیکھنے والے کا انجام

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے حاصل کیا جانے والا علم، دنیا کا مال پانے کے لئے حاصل کیا تو قیامت کے دن وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب فی طلب العلم لغیر اللہ، الحدیث: ۳٦٦٤، ج۳، ص٤٥١)

(18) بروزِ قیامت ندامت کا سامنا

رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب لوگ اپنے اعمال لے کر آئیں گے تو ریاکاروں سے کہا جائے گا: ''ان کے پاس جاؤ جن کے لئے تم ریاکاری کیا کرتے تھے اور ان کے پاس اپنا اجر تلاش کرو۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث: ٤۳۰۱، ج٤، ص۲۵۳)

(19) اعمال رد ہو جائیں گے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں

کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''میں شریک سے بے نیاز ہوں جس نے کسی عمل میں کسی کو میرے ساتھ شریک کیا میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دوں گا۔'' اور جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک مُہر بند صحیفہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نصب کیا جائے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے ملائکہ سے ارشاد فرمائے گا: ''اِنہیں قبول کرلو اور اُنہیں چھوڑ دو۔'' فرشتے عرض کریں گے: ''یارب عَزَّوَجَلَّ! تیری عزت کی قسم! ہم ان میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں پاتے۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''تم درست کہتے ہو مگر یہ میرے **غیر** کے لئے ہیں اور آج میں صرف وہی **اعمال** قبول کروں گا جو **میری رضا** کے لئے کئے گئے تھے۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف الراء، باب الریاء، الحدیث: ۷۴۷۱، ۷۴۷۲، ج۳، ص۱۸۹)

(20) ریا کار قاری کا انجام

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**جُبُّ الْحُزْن**'' سے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ مانگو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ''**جُبُّ الحزن**'' کیا ہے؟ فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز **سو** مرتبہ اس سے **پناہ** مانگتا ہے، اس میں وہ **قاری** داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں **ریا** کرتے ہیں۔'' ("جامع الترمذي"، أبواب الزهد، باب ماجاء في الرياء والسمعة، الحديث: ۲۳۹۰، ج٤، ص ۱۷۰)

یہاں **قاری** سے مراد وہ **بے دین علماء** ہیں جو اچھے اعمال کے لباس میں لوگوں کے سامنے آئیں اور لوگوں کو گمراہ اور بے دین بنائیں تا کہ ان سے دولت لے کر ان کی بدکاریوں کو جائز ثابت کریں اور ظلم میں ان کے مددگار رہوں بلکہ **چاپلوس عالم** بھی خطرناک ہے جو ہر جگہ پہنچ کر وہاں جیسا بن جائے ہمارا اللہ، نبی، قران وکعبہ ایک، دین بھی ایک ہونا چاہئے۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۲۲۹)

(21) اپنا اجر اسی سے مانگ جس کے لئے عمل کیا تھا

ریاکار کے لیے ایک بڑا نقصان وخَسارَہ یہ ہے کہ جب لوگوں کو ان کے اَعمال کا **ثواب** ملے گا اور ان پر اِنعامات کی بارش ہوگی تو **رِیاکار** کی تمام لوگوں کے سامنے **بے عزتی** ہوگی۔ اس سے کہا جائے گا، تو نے اپنے عمل کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **رضا** نہیں چاہی بلکہ تیرا مقصود یہ تھا کہ لوگ تیری تعریف کریں تو تُو ان کے پاس جا اور ان ہی سے اپنا **اِنعام** وصول کر اور وہ لوگ کیونکر کچھ دے سکیں گے کیونکہ وہ تو خود ایک ایک نیکی کے محتاج ہوں گے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے **اللہ** کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمام اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ایک مُنادِی یہ ندا کرے گا کہ جس نے کسی عمل میں کسی کو شریک کیا (یعنی ریاکاری کی) تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا **ثواب** اس ہی سے لے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ شرک سے بے پرواہ ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، الحدیث ۳۱۶۵، ج ۵، ص ۱۰۵)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جو کام **رضائے الٰہی** کے لیے کئے جاتے ہیں ان میں کسی **بندے کی رضا** کی نیت کرے۔ بندے سے مراد دُنیا دار بندہ ہے اور ظاہر کرنا بھی اپنی **ناموَری** کے لیے ہونا مراد ہے لہٰذا جو شخص اپنی عبادت میں **حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا کی بھی نیت کرے یا جو کوئی مسلمانوں کو **سکھانے** کی نیت سے لوگوں کو اپنے اعمال دکھائے وہ اِس وعید میں **داخل** نہیں۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، ج۷، ص۱۳۰)

(22) ریا کار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

حضرت سیدنا اُبَیُ بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اس اُمت کو روشنی و بلندی اور زمین میں اختیارات کی خوشخبری سناؤ اور جس نے آخرت کا عمل (یعنی نیکی) دنیا کے لیے کیا اس کا آخرت میں کوئی **حصہ** نہیں۔''

(مجمع الزوائد ،کتاب الزهد، با ماجاء فی الریاء ،الحدیث ١٧٦٤٦ ، ج ١٠ ،ص ٣٧٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارا کیا بنے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت **تشویش** کا مقام ہے کہ اگر **اِخلاص** نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں بھی **ریاکاروں** کی صف میں کھڑا کر دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کی **ناراضی**، دودھ و شہد کی بہتی ہوئی نہریں، جنّت کی حُوریں، عالیشان

محلّات اور جنّت کے دیگر انعامات سے **محرومی** اور میدانِ محشر میں سب کے سامنے **رُسوائی** کا صدمہ ہم کیسے سہیں گے؟ ہمارا نازُک وجُود جو **گرمی یا سردی** کی ذرا سی شدت سے پریشان ہوجاتا ہے جہنم کے ہولناک **عذابات** کیونکر برداشت کر پائے گا۔ ؎

ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
گرمیِ حشر میں پھر کیسے سہوں گا یا ربّ

جَھَنَّم کا ھلکاترین عذاب

حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ''دوزخیوں میں سب سے **ہلکا عذاب** جس کو ہوگا اسے **آگ کے جوتے** پہنائے جائیں گے جن سے اس کا **دماغ کھولنے لگے گا**۔''

(صحیح البخاری، باب صفة الجنة والنار، الحدیث ٦٥٦١، ج٤، ص٢٦٢)

ھمارا نازُک وجود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا تصور تو کیجئے کہ اگر ہمیں **رِیاکاری** کی سزا کے طور پر **جہنم** کا صرف یہی عذاب دیا جائے تو بھی ہم سے **برداشت** نہ ہوسکے گا کیونکہ ہمارے پاؤں اتنے **نازُک** ہیں کہ کسی گرم انگارے پر جا پڑیں تو پورے وُجود کو اُچھال کر رکھ دیں، معمولی سا سر درد ہمارے **ہوش گُم** کر دیتا ہے تو پھر وہ **عذاب** جس سے دماغ کھولنے لگے، برداشت کرنے کی کس میں **ہمت** ہے؟ مگر آہ! **ریاکاروں** کو تو جہنم کی اس وادی میں ڈالا جائے گا جس سے جہنم بھی **پناہ** مانگتا ہے۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ) اسلامی بھائیو! کیا اب بھی ہم **ریاکاری** سے باز نہیں آئیں گے، کیا

اب بھی **اخلاص** نہیں اپنائیں گے؟ کب تک یونہی **غافل** رہیں گے؟ آہ! اگر رحمتِ خداوندی شاملِ حال نہ ہوئی تو **ہمارا کیا بنے گا؟**

کب گناہوں سے کنارہ میں کروں گا یارب
نیک کب اے میرے **اللہ**! بنوں گا یارب

دردِ سر ہو یا بخار میں تڑپ جاتا ہُوں
میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یارب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پہلے کہ **موت** ہمیں عمدہ بچھونے سے اٹھا کر قبر میں فرشِ خاک پر سُلا دے، ہمیں چاہیے کہ **ریاکاری** کی تاریکی سے نجات پانے کے لئے اپنے سینے کو **نورِ اخلاص** سے منوّر کرلیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کو ریاکار کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریاکاری کی معلومات حاصل کرنے میں اپنی **اصلاح** مقصود ہونی چاہئیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم شیطٰن کے بچھائے ہوئے **ریاکاری** کے جال سے بچتے بچتے **بدگمانی** کے چنگل میں جا پھنسیں، لہٰذا کسی بھی **مسلمان** کو ہرگز ریاکار **قرار** نہ دیجئے کیونکہ کسی کے ریاکار یا مُخلص ہونے کا انحصار اس کی **نیت** پر ہے۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔**'' (صحیح البخاری، الحدیث ۱، ج ۱، ص ۱) اور نیت کا تعلق دل سے ہے، ہمارے پاس کوئی ایسا آلہ یا ذریعہ موجود نہیں کہ کسی کے

بتائے بغیر اس کے **دل کی بات** یقینی طور پر جان سکیں۔ لہٰذا ہماری **آخرت** کی بہتری اسی میں ہے کہ کسی کو بھی ریا کار **گمان** نہ کریں کہ یہ **بدگمانی**[1] ہے اور بدگمانی **حرام** اور **جہنم** میں لے جانے والا کام ہے۔

''نِیَّت'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے 3 شرعی احکام

(1) اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 16 صفحہ 500 پر لکھتے ہیں: ''بلاوجہ شرعی مسلمان پر قصدِ **ریا** کی بدگمانی بھی **حرام** (ہے)۔''

(2) کسی نے **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت سے **پوچھا** کہ ایک صاحب نے چندہ (دیکر) مسجد بنوانے کی کوشش کی، اِسی وجہ سے اپنا نام بھی پتھر میں کُنْدہ کرانا چاہتے ہیں آیا **نام** کا کندہ کرانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اس کا **جواب** دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''نام کندہ کرانے کا حکم اختلافِ **نیت** سے مختلف ہوتا ہے اگر نیت **ریا و نمود** ہے **حرام و مردُود** ہے اور اگر **نیت** یہ ہے کہ تا بقائے نام (یعنی جب تک نام لکھا رہے) مسلمان **دُعا** سے یاد کریں تو حرج نہیں، اور حتی الامکان مسلمان کا کام محملِ **نیک** ہی پر محمول کیا جائے گا۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۳، ص ۳۸۹)

(3) کسی نے کچھ اس طرح کا سوال کیا کہ اگر کوئی امام آگے پیچھے تو مغرب کی اذان تاخیر سے دلواتا ہو مگر اپنے پیر کی موجودگی میں اُسے **دکھانے** کے لئے جلد اذان دلوائے اور جماعت کرواتے وقت سجدہ و رکوع میں عام معمول سے ہٹ کر زیادہ دیر لگائے تو کیا یہ اس کے **ریا کار و مکّار** ہونے کی علامت ہے؟ **اعلیٰ** حضرت

[1]: بدگمانی کی تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ ''بدگمانی'' ہدیۃً طلب کیجئے۔

علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت نے اس کا جواب یہ دیا: اذانِ مغرب میں بلاوجہ شرعی تاخیر خلاف سنّت ہے، پیر کے سامنے جلد دلوانا **ریا** پر کیوں محمول کیا جائے بلکہ پیر کے **خوف** یا لحاظ سے اُس خلافِ سنّت (فعل) کا ترک (کیوں نہ سمجھا جائے؟)، پیر کے سامنے رکوع وسجود میں دیر بھی خواہ نخواہ **ریا** اور **مکاری** پر **دلیل** نہیں بلکہ اس کے موجود ہونے سے تاثر (یعنی اثر ہونا) بھی ممکن اور مسلمانوں کا **فعل** حتی الامکان محملِ حسن (یعنی اچھائی) پر محمول (گمان) کرنا **واجب** اور **بدگمانی ریا سے کچھ کم حرام نہیں**، ہاں اگر رکوع وسجود میں اتنی **دیر** لگاتا ہو کہ سنّت سے زائد اور مقتدیوں پر **گراں** ہو تو ضرور **گناہگار** ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵، ص ۳۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک سال تک رونے سے محروم رہے

حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ''جب تم کسی کو روتے دیکھو تو اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ **بدگُمانی** نہ کرو کہ وہ لوگوں کو **دکھانے** کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر **بدگمانی** کی تھی کہ یہ **رِیاکاری** کر رہا ہے تو اِس کی سزا میں ایک سال تک (خوف خدا اور عشق مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں) رونے سے **محروم رہا**۔'' (تَنبِیہ المُغتَرین ص ۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَجَسُّس نہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! کسی کے بارے میں **تجسُّس** کرنا اور اس میں ریاکاری کی علامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے **یہ سب بھی حرام ہے۔**

(احیاء علوم الدین، کتاب الحلال والحرام، الباب الثالث الحالۃالاولی، ج۲،ص ۱۵۰/کتاب الامر بالمعروف.....الخ، ج۲،ص۳۹۹ ملخصاً) بہرحال ہمیں چاہئے کہ دوسروں میں **عیب** تلاش کرنے کے بجائے **ریاکاری** کی بیان کردہ صورتوں کو اپنے اندر تلاش کرنے کے بعد **علاج** کی تدبیر کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ریاکار !

ایک عورت نے حضرتِ سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار کو اِن الفاظ سے پکارا: ''**اے ریاکار!**'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عاجزی سے کہا: ''اے خاتون! بصرہ کے لوگ میرا نام بھول گئے تھے، تو نے اس نام کو تلاش کرلیا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ص۵۳)

سُبْحَانَ اللّٰہ ! سُبْحَانَ اللّٰہ ! ہمارے اَسلاف **سراپا اخلاص** ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی بُردبار اور خوش اخلاق ہوا کرتے تھے۔ کوئی کتنا ہی تنگ کرے مگر ان کو اپنے نفس کی خاطر غصہ نہیں آتا تھا، اگر کبھی آ بھی جاتا تو دامنِ صبر ہاتھوں سے ہرگز نہ جاتا۔ اگر ہمیں بھی کوئی **ریاکار** کہہ دے تو آپے سے باہر ہونے کے بجائے **صبر** کرکے **اجر** کمانا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریا کاری کیسے ہوتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریاکاری سے بچنے کے لئے یہ جاننا بَہُت ضروری ہے کہ ہم کس طرح ریاکاری میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ ریاکاری کبھی تو **زبان** کے ذریعے ہوتی ہے اور کبھی **فعل** کے ذریعے، اِس کی ضروری تفصیل مُلاحظہ ہو:

”زبان کی بے احتیاطی“ کے پندرہ حُرُوف کی مناسبت سے کلام کے ذریعے ریاکاری کی 15 صورتیں

(1) نپے تُلے الفاظ میں اِس **نیت** سے دینی باتیں کرنا کہ لوگوں پر اس کی وسیع **دینی معلومات** اور فصاحت و بلاغت کا سکّہ بیٹھ جائے کہ میں ایسا قادرُ الکلام ہوں کہ کوئی مجھ سے بڑھ کر اچھے طریقے سے اپنا مُدَّعا بیان کر ہی نہیں سکتا۔ ایسے لوگ اپنے اندازِ گفتگو کے ذریعے **نمایاں** مقام حاصل کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ واعظین، مبلغین اور مصنّفین **ریاکاری** کی اس صورت کا بآسانی شکار ہو سکتے ہیں۔

(2) مصنف کا کتاب کے مقدمے (یعنی شروع) میں اِس قسم کے **الفاظ** لکھنا کہ ”میں نے اتنی بڑی مثلاً 1000 صفحات کی کتاب محض 10 دن میں لکھی ہے۔“ تاکہ پڑھنے والوں پر اس کے ہمہ وقت **دینی کاموں** میں مصروف رہنے کی **دھاک** بیٹھ جائے۔

(3) بیان کرنے والے کا بیان کے آغاز میں اِس طرح کے کلمات کہنا کہ سُننے والے اُسے **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں **قربانیاں** دینے والا تصور کرتے ہوئے خود کو اس کا احسان مند سمجھیں۔ مثلاً میں 6 دن سے مسلسل سفر پر ہوں، 13 گھنٹے کا سفر کر کے یہاں پہنچا ہوں، بہت تھکا ہوا ہوں، ابھی کھانا بھی نہیں کھایا تھا مگر بیان کرنے پہنچ گیا ہوں وغیرھا۔

(4) **دورانِ** گفتگو بات بات پر اپنے **دینی کارنامے** بیان کرنا تاکہ سُننے والے اسے دین کا بہت بڑا **خادِم** تصور کریں اور اس کی **عظمتوں** کے قائل ہو جائیں۔ مثلاً مجھے تو 15 سال ہو گئے نیکی کی دعوت عام کرتے ہوئے، میں اتنے عرصے تک

فلاں فلاں **ذمہ داری** پر فائز رہا، میں نے اتنے علاقوں بلکہ مُلکوں میں جا کر **مَدَنی کام** کیا، میں نے سینکڑوں افراد کو گناہوں سے **توبہ** کروائی، مَدَنی کام کرنے پر آمادہ کیا، ان کی **تربیت** کی وغیرھا۔ کسی بھی مذہبی تنظیم یا تحریک سے وابَستہ افراد **رِیاکاری** کی اس صورت کا بآسانی شکار ہو سکتے ہیں۔

(5) **کسی** شرعی مسئلے کا زبانی یا تحریری جواب دیتے وقت اِس **نیّت** سے عربی عبارات پڑھنا یا لکھنا اور بلاضرورت ایک سے زائد کُتب کا حوالہ دینا کہ سائل و سامعین پر اس کے **کثرتِ مطالعہ** کا راز کھل جائے اور وہ اُسے بہت بڑا عالِم اور مفتی تصور کریں۔

(6) **دینی** حوالے سے شہرت رکھنے والے یا کسی مُعَظَّم شخص کا نئے ملاقاتی کو اپنا **تعارُف** اِس نیت سے کروانا کہ یہ میرے مقام و مرتبے سے آگاہ ہو کر مجھے **عزت** دے یا کوئی **دُنیاوی نفع** پہنچائے۔

(7) **کسی** جامعہ یا مدرسے کے استاذ کا بلاضرورت طَلَبہ کے سامنے اپنے **کارنامے** بیان کرنا تاکہ طلبہ اُس کے گرویدہ ہو جائیں کہ ہمیں پڑھنے کے لئے کتنا عظیم اُستاذ ملا ہے۔

(8) **کسی** کو اپنے کثیر فضائل بتا کر یہ کہنا کہ ''آپ کسی اور کو مت بتانا۔'' تاکہ سامنے والا متأثر ہو جائے کہ بہت **مخلص** شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

(9) **کسی** کو نیکی کی دعوت اِس **نیت** سے دی کہ لوگ اسے مسلمانوں کا عظیم **خیر خواہ** تصور کریں یا کسی کو برائی سے اس لئے منع کیا کہ لوگ اس سے **متأثر** ہو جائیں

کہ ''بڑا **غیرت مند** شخص ہے جو برائی دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔'' حالانکہ اِس نے اپنے **گھر** میں ہونے والی برائی دیکھ کر کبھی ایسی غیرت نہیں کھائی۔

(10) **حافظِ** قرآن یا عالمِ دین کا بلاضرورت اپنا حافظ یا عالم ہونا اس نیت سے ظاہر کرنا کہ لوگ اس کی **آؤ بھگت** کریں۔ اسے نمایاں جگہ پر بٹھائیں۔

مدینہ : بہارِ شریعت میں ہے: عالم اگر اپنا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ **تفاخُر** (فخر جتانے) کے طور پر یہ اظہار نہ ہو کہ **تفاخُر حرام** ہے بلکہ محض تحدیثِ نعمت الٰہی کے لیے یہ ظاہر ہوا اور یہ مقصد ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا تو اِستفادہ کریں گے کوئی دین کی بات پوچھے گا اور کوئی پڑھے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۷۰)

(11) **حج** کرنے والے کا بلاضرورت اپنا **حاجی** ہونا اس نیت سے ظاہر کرنا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں۔

(12) **اظہارِ فخر** کے لئے مشہور و معروف مشائخ سے ملاقات یا ان کی صحبت میں رہنے یا ان سے رشتہ داری کا دعویٰ اس **نیت** سے کرنا کہ لوگ اسے بھی مُعَظَّم سمجھیں اور اس کی راہ میں آنکھیں بچھائیں۔

(13) **عاجزی** یا ہمدردی کے ایسے الفاظ بولنا جن کی دل **تائید** نہ کرتا ہو، مثلاً میں تو بہت **کمینہ** ہوں، میں تو آپ کے دَر کا **کتا** ہوں (اور جب کوئی اسے ان الفاظ سے مخاطب کرنے کی ہمت کر بیٹھے تو یہ آپے سے باہر ہو جائے)

(14) اپنی نیکیوں کا **بلاضرورت** اِظہار اِس نیت سے کرنا تاکہ لوگوں

کے دلوں میں اس کی **عزت و مرتبے** میں اضافہ ہو جائے۔

(15) مناظرانہ اندازِ گفتگو اِس **نیت** سے اختیار کرنا تا کہ سننے والے اس کی فقاہت اور ذہانت کے قائل ہو جائیں۔

خبردار! خبردار! خبردار! کسی بھی مسلمان کو (بالخصوص جن کا ذکر ہوا) **ریاکار** گمان نہ کیجئے، **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں: لاکھوں مسائل واحکام، نیت کے فرق سے **تبدیل** ہو جاتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۸، ص۹۸) بدگمانی **حرام** ہے اور نیک مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا **مستحب** ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ کلام کے ذریعے ہونے والی ریاکاری کی ان صورتوں کو اپنے آپ میں **تلاش** کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''اپنی نیکیاں چھپائیے'' کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے

فعل (یعنی عمل) کے ذریعے ریاکاری کی 15 صورتیں

(1) **گفتگو** یا بیان کرنے یا سننے یا نعت شریف پڑھنے یا سننے کے دوران اِس نیت سے **آبدیدہ** ہو جانا کہ دیکھنے والے اسے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ رکھنے والا، بہت بڑا **عاشقِ رسول** سمجھیں۔

(2) **لوگوں** کی موجودگی میں یا کسی محفل میں مسلسل **ہونٹ ہلاتے** رہنا تا کہ لوگ اسے کثرت سے ذکرُ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کرنے والا یا دُرُودِ پاک **پڑھنے والا** سمجھیں۔

(3) فقط **اِس** لئے زبانی بیان کرنا کہ لوگ اسے بہت بڑا **عالم** تصور کریں یا دیکھ کر بیان کرنے سے اِس لئے کترانا کہ سننے والے کہیں اسے **جاہل** نہ سمجھیں۔

(4) **باہَر** عفوودرگزراور عاجزی کا پیکر بنے رہنا اور گھر میں ایسا شیرِ بَر کہ ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دے۔

(5) **لوگوں** کے سامنے **خوش اَخلاقی** کا اشتہار ہو اور گھر والے اس کی **بداَخلاقی** سے بیزار ہوں۔

(6) **لوگوں** کے سامنے **خشوع وخضوع** سے تمام آداب بجالاتے ہوئے نماز پڑھے اور تنہائی میں ایسی کہ فرائض وواجبات پورے ہونا مشکوک ہوجائے۔

(7) **جَلْوَت** میں (یعنی لوگوں کے سامنے) تو کھانے، پینے، بیٹھنے اور دیگر سنتوں پر خوب **عمل** کرنا، مگر خَلْوَت (یعنی تنہائی) میں **سستی** کرنا۔

(8) **لوگوں** کے سامنے **سخاوت** کا موقع ملے تو کسی سے پیچھے نہ رہے مگر کوئی اکیلے میں **مدد** کے لئے درخواست کرے تو حیلے بہانے کرے۔

(9) **کسی** دعوت میں جانا پڑے تو اِس لئے کم کھائے کہ شُرَکاء اسے مُتَّبِعِ سنت (یعنی سنّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیْلُ الْغِذاء (یعنی کم کھانے والا) تصور کریں مگر جب گھر میں یا بے تکلف دوستوں کے درمیان ہو تو دوسروں کا حصہ بھی چَٹ کر جائے۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فیضانِ سنت جلد اول صفحہ 752 پر لکھتے ہیں: بے شک عمر بھر ڈَٹ کر کھائے تب بھی گنہگار نہیں اور

اگر زندگی میں ایک بار بھی **رِیا کار** بنا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اسلامی بھائیوں کے سامنے تو سنبھل کر تھوڑا سا کھائے تا کہ یہ تأثُّر قائم ہو کہ واہ بھئی! اِس نے **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگایا ہوا ہے اور پھر ''کھاؤں کھاؤں'' کرتا ہوا گھر پہنچے اور بھوکے شیر کی طرح غذاؤں پر ٹوٹ پڑے ایسا شخص پکّا ریا کار اور دوزخ کا حقدار ہے۔ بیشک وہ اسلامی بھائی بَہُت عَقْلْمند ہے جو دوسروں کے سامنے اِس طرح کھائے کہ اُس کی **کم خوری** کا کسی کو اندازہ نہ ہو سکے اور گھر وغیرہ میں خوب اچّھی طرح پیٹ کا قفلِ مدینہ لگائے رکھے۔ عمل صِرْف وصِرْف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہونا چاہئے کہ **اِخلاص قبولیّت کی کُنجی ہے۔**

ریا کاریوں سے بچا یا الٰہی
کر اِخلاص مجھ کو عطا یا الٰہی

دُوسروں کی موجودگی میں کم کھانے کا طریقہ

(امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مزید لکھتے ہیں) **دوسروں** کی موجودگی میں **ریا کاری** یا میزبان وغیرہ کے اِصرار سے بچنے کیلئے ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تین انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے نوالے لیکر خوب چبا کر کھائیے اور ہمیشہ ان سنّتوں کا خیال رکھئے۔ بالخصوص دعوتوں میں اکثر لوگ جلد جلد کھاتے ہیں لہٰذا ہوسکتا ہے کھانے کی مشغولیت انہیں آپ سے بے توجُّہ رکھے۔ اگر پھر بھی آپ خود کو جلد فارِغ ہوتا محسوس فرمائیں تو اطمینان سے ہڈّیاں چُوستے رہئے۔ امّید ہے اس طرح آپ سب

کے ساتھ فراغت حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ سب کے سامنے جلدی جلدی ہاتھ کھینچ لینا اگر **ریا یعنی** دکھاوے کی خاطِر ہو کہ لوگ سمجھیں کہ نیک آدمی ہے اور تقوے کی وجہ سے **کم** کھاتا ہے تو ایسا کرنا **حرام** اور **جہنَّم** میں لے جانے والا کام ہے۔ **رِیا کاری** سے اپنے آپ کو بچانا بہت ضَروری ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس عمل کو قبول نہیں فرماتا جس میں ایک ذَرّہ کے برابر بھی **ریا** (یعنی دِکھاوا) ہو۔ (التَّرغیب وَالتَّرھیب ج ۱ ص ۸۷) (فیضانِ سنت جلد اول صفحہ 752)

(10) **اگر** نفلی روزہ رکھے ہوئے ہو تو لوگوں کے سامنے ہونٹوں پر زبان پھیرے یا ایسی حرکتیں کرے جس سے لوگ اس کے **روزہ دار** ہونے پر آگاہ ہو جائیں۔

(11) **کثیر** مجمع کے سامنے ایکو ساؤنڈ پر نعت شریف پڑھنے کا موقع ملے تو خوب **جھوم جھوم** کر پڑھے اور ایکو ساؤنڈ نہ ہو یا تھوڑے لوگ ہوں یا تنہائی میں پڑھے تو تھوڑی ہی دیر میں گلا تھک جائے۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے اپنے رسالے **''شیطان کے چار گدھے''** کے صفحہ 39 پر لکھتے ہیں: **حُسنِ** قِراءَت یا نعت خوانی کے مقابلے میں جو دُوم آیا وہ اوّل آنے والے سے، اور جو سِوم آیا وہ دُوم اور اوّل آنے والے سے اگر حسَد کرتا ہے یا تو اپنے زُعم میں یہ سمجھتا ہے کہ میں نے بہترین آواز میں قِراءَت کی یا نعتِ پاک پڑھی مگر پھر بھی میں سِوم رہا اور لوگوں سے کہتا ہے، یہ **مُنصِفِین** (جج صاحبان) کی ناانصافی ہے۔ تو تُہمت اور غیبت وغیرہ بدگمانی کی

آفت میں پھنسا۔اِس میں **ریاکاری** کے بھی خطرات ہیں جبکہ اس نے نعتِ پاک **اللہ** اوراس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لئے نہیں صِرْف **"تمغہ"** حاصِل کرنے ،ٹرافی جیتنے، انعام یا رَقَم حاصِل کرنے کے لئے پڑھی تھی اور اِسی لئے کوشش کی تھی کہ میں اوّل آجاؤں تا کہ اَخبارات میں میری تصویر یا نام آجائے اور میری خوب واہ! واہ! ہو،سب میری آواز کی داد دیتے ہوں،مبارکباد وتحائف پیش کرتے ہوں وغیرہ۔اِس طرح **ثواب** کی کوئی امّید نہیں بلکہ **ریاکاری** کی آفت میں مُبتَلا ہونے کے سبب عذاب کا اِسْتِحقاق ہے۔اس طرح کے "مقابلے" شرعاً دُرُست ہیں مگر شرکت کرنے والے کو اپنے دل پر غور کر لینا چاہئے کہ اُس میں کتنا **اِخلاص** ہے۔

دو شعر حُصولِ برکت کیلئے پڑھنے دیجئے؟

کہیں کثیر اجتماع ہو،ایکوساؤنڈ لگا ہوا ہو تو عوام کا اِزْدِحام دیکھ کر تقریباً ہر ایک کو مائک پر آکر بیان کرنے ،قراءت کرنے یا نعت شریف پڑھنے کو جی چاہتا ہوگا،اگر نعتیں ریکارڈ کی گئی ہوں تو پھر کیسٹ میں صِرْف اپنی پڑھی ہوئی نعت شریف کی تلاش ہوگی کہ میری بھی کہیں آواز ہے یا نہیں! اگر کیسٹ میں آواز نہیں تو رنجیدہ ہوتا ہوگا،اِس طرح یہ غمگین ہونا کیسا؟ نیز خوش اِلْحَان قاری ونعت خوان کی یہ آرزو کہ میری کیسٹ بازار میں آنی چاہیے، کیا اِس آرزو میں **اِخلاص** کی بھی کوئی اُمّید ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قِراءَت ونعت تھی یا کیسٹ کے لئے؟ اگر کہیں بَہُت بڑا اجتماعِ ذکر ونعت ہو رہا ہے اِیکوساؤنڈ لگا ہوا ہے تو بعض کہیں گے، کہ حُصُولِ بَرَکت کے لئے

دو اشعار مجھے بھی پڑھنے دیئے جائیں۔ برائے مہربانی اپنے دل کے اندر جھانک کر دیکھئے کہ **برکت چاہئے یا شُہرت**! اگر واقعی آپ کو **بَرَکت** ہی کی طلب ہے تو میرا مدنی مشورہ ہے کہ گھر کا بند کمرہ ہو اور تصوُّرِ گنبدِ خضراء ہو پھر نعت شریف پڑھئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ **ریاکاری** سے بھی بچت اور بَرَکت ہی بَرَکت بلکہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکات کی برسات ہوگی اور آپ کا نامۂ اعمال حَسَنات کے نور سے بھرپور ہوجائے گا۔ **اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ** یعنی عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں **اِخلاص** عطا فرمائے۔

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو (ذوقِ نعت)

(ماخوذ از رسالہ ''شیطان کے چار گدھے'' ص ۳۹)

(12) **بیان** میں عوام کی تعداد زیادہ تو **جوشِ خطابت** کا یادگار مظاہرہ اور اگر کسی وجہ سے تعداد کم ہو تو سارا **جوش ٹھنڈا** پڑ جائے یا بیان کرنے کو ہی جی نہ چاہے۔

(13) **اگر** قسمت سے شب بیداری کرنے یا تہجد پڑھنے کا موقع ملے تو دن میں لوگوں کے سامنے آنکھیں مَلے یا اِس انداز سے انگڑائیاں وغیرہ لے کہ اس کی **شب بیداری** کا سب کو پتا چل جائے۔

(14) **لوگوں** کے سامنے تو عورت کو آتا دیکھ کر نگاہیں **جھکا** لے اور اگر لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو تو ٹکٹکی باندھ کر **بدنگاہی** کرے۔

(15) **گانے** باجے کی آواز آنے پر لوگوں کے سامنے کانوں میں انگلیاں ڈال لے تاکہ لوگ اسے **مُتَّبِعِ شریعت** تصور کریں اور حال یہ ہو کہ گھر یا موبائل وغیرہ میں میوزیکل ٹون والی گھنٹی لگوائی ہوئی ہو۔

اِسی طرح غور کرتے چلے جائیں گے تو ہمیں پتا چلے گا کہ لباس، گفتار، کردار میں کیسے کیسے انداز سے **ریا کاری** ہوسکتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ کسی کی **دُکھتی رگ** پر ہاتھ پڑ گیا ہو، ایسے اسلامی بھائیوں کو بھی چاہیے کہ **ناراض** ہونے کے بجائے بعدِ توبہ اپنے **علاج** کی ترکیب بنائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ ہمیں کسی مسلمان کے کسی فعل پر **بدگمانی** نہیں کرنی کیونکہ بدگمانی **حرام** ہے اور نیک مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا **مُستَحَبْ** ہے۔ بلکہ ایسے افعال کرنے والوں کو چاہیے کہ **ریا کاری** کی ان صورتوں کو اپنے آپ میں تلاش کرنے کے بعد **علاج** کی تدبیر کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریاکاری کن چیزوں میں ہوتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا کاری ممکنہ طور پر تین چیزوں میں ہوسکتی ہے:

(۱) **اِیمان** میں.....(۲) **دُنیوی** معاملات میں.....(۳) **عبادات** میں۔

اِن کی ضروری **تفصیل** ملاحظہ ہو:

(1) ایمان میں ریا

ظاہری طور پر مسلمان ہونا اور باطن میں اِسلام کو جھٹلانے والا، اِس ریا کو **نفاق** بھی کہتے ہیں یعنی زَبان سے اسلام کا دعوٰی کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا، یہ بھی **خالص کُفر** ہے۔ایسا شخص **مُنافق** ہے اور دعوٰیٔ ایمان میں جھوٹا ہے۔ پارہ 27 سورۃ المنافقون کی پہلی آیت میں ارشادِ رب العالمین ہے:

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان : جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً **اللہ** کے رسول ہیں اور **اللہ** جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو، اور **اللہ** گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

ایسے لوگوں کے لئے جہنَّم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قراٰن مجید میں اس کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ (پ۵، النسآء: ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں۔

سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیات کے زمانے میں اِس صِفَت کے کچھ افراد بطورِ **مُنافِقین** مشہور ہوئے، ان کے باطِنی کُفر کو **قراٰنِ مجید** میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز **سلطانِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بعطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ اپنے وسیع عِلم سے ایک ایک کو پہچانا اور نام بنام فرمادیا کہ یہ یہ **منافق**

ہے۔(المعجم الاوسط،الحدیث ۷۹۲، ج ۱،ص ۲۳۱) **اب اِس زمانے میں کسی مخصوص شخص** کی نسبت یقین سے کہنا کہ وہ **مُنافِق** ہے ممکن نہیں کہ ہمارے سامنے جو **اسلام** کا دعویٰ کرے ہم اُسے **مسلمان** ہی سمجھیں گے۔(الیواقیت ،ج ۲،ص ۳۷۳) **جب تک کہ ایمان** کے مُنافِی (یعنی ایمان کے اُلٹ) کوئی قَول (بات) یا فِعل (کام) اُس سے سَرزَد نہ ہو۔ **البتّہ نِفاق** یعنی مُنافَقَت کی ایک شاخ اِس زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ بَہُت سے **بدمذہب** اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جائے تو **اسلام** کے دعوے کے ساتھ ساتھ بَہُت سے **ضَروریاتِ دین** کا انکار بھی کرتے ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ اوّل ص ۹۶ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) دُنیوی معاملات میں ریا

کبھی ریاکاری کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص دنیاوی عمل کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں اپنی **عزت و مرتبہ** قائم ہونے کی خواہش کرے۔ مثلاً وہ اِس لیے صاف ستھرا، خوشبو میں بسا ہوا اور اچھا لباس زیب تن کرتا ہے کہ لوگ اس کی جانب متوجہ ہوں اور گھر میں اس کی حالت اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ لوگوں کے لئے کی جانے والی ہر آرائش و زیبائش اور عزت افزائی کو اِسی پر قیاس کر لیجئے۔

شرعی حُکم: ایسی ریاکاری **حرام** نہیں کیونکہ اس میں دینی معاملات کی تَلْبِیْس (یعنی ملاوٹ) اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِہْزاء نہیں پایا جاتا۔(الزواجر عن اقتراف

الکبائر، ج ۱، ص ۷۸) ۔**امام غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام بنانا اگر عبادات کے علاوہ دیگر امور سے ہو تو یہ مال طلب کرنے کی طرح ہے لہٰذا **حرام نہیں ہے**۔(احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، فصل الثانی، ج ۳، ص ۳۶۸) **حدیقہ ندیہ** میں ہے: دنیاوی کام اگر حقیقت کے چھپانے اور جھوٹ سے خالی ہیں اور وہ کام کرنے والا ان کی وجہ سے کسی ممنوع، حرام یا مکروہ میں نہیں پڑتا تو ان میں **ریاکاری** حرام نہیں۔لیکن ایسی ریاکاری **مذموم** ہے کیونکہ یہ دین میں **ریاکاری** کی طرف لے جاتی ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج ۱، ص ۴۷۸) واللہ تعالٰی اعلم

بہرحال مباح کاموں میں بھی اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ثواب کمایا جا سکتا ہے۔مثلاً خوشبو لگانے میں اتباعِ سنت، تعظیمِ مسجد، فرحتِ دماغ اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دور کرنے کی نیّتیں ہوں تو ہر نیّت کا الگ **ثواب** ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۳۷)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیسو مبارک سنوارے

سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے جب اپنے دولت کدے سے باہر تشریف لانے کا ارادہ فرمایا تو اپنے عمامہ شریف اور گیسوؤں کو **دُرُست** فرمایا اور آئینہ میں اپنا مبارک چہرہ مُلَاحَظَہ فرمایا تو حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم! کیا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم بھی ایسا کر رہے ہیں؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

''ہاں! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بندے کا بننا سنورنا اس وقت پسند فرماتا ہے جب وہ اپنے بھائیوں کے پاس جانے لگے۔''

(اتحاف السادة المتقين، كتاب ذم الجاه والرياء، باب بيان حقيقة الرياء، ج ١٠، ص ٩٣، ٩٤)

امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ''شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار بِاِذْنِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے لئے یہ ایک **مؤکّدہ** عبادت تھی کیونکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم مخلوق کو دعوت دینے اور حتَّی الامکان ان کے دلوں کو دینِ حق کی طرف **مائل** کرنے پر مامور ہیں کیونکہ اگر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم لوگوں کی نظروں میں **معزز** نہ ہوتے تو وہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے منہ پھیر لیتے لہٰذا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم پر لوگوں کے سامنے اپنے عمدہ ترین **احوال** ظاہر کرنا لازم تھا تاکہ لوگ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو ناقابلِ اعتبار سمجھ کر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے منہ نہ پھیریں کیونکہ عام لوگوں کی **نگاہ** ظاہری احوال پر ہی ہوتی ہے مخفی امور پر نہیں ہوتی۔ نیز آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا یہ عمل بھی **نیکی** ہی تھا۔ یہی حکم **علماء کرام** رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان جیسے **دیندار** لوگوں کے لئے ہے جبکہ وہ اپنی اچھی ہیئت سے وہی **نیت** کریں جو اُوپر بیان ہوا۔''

(احياء العلوم، كتاب ذم الجاه والرياء، فصل الثانی، ج٣، ص٣٦٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) عبادات میں ریاکاری

عبادات میں دوطرح سے **ریاکاری** ہوسکتی ہے:

(i) ادائیگی میں ریاکاری، اور (ii) اوصاف میں ریاکاری

(1) ادائیگی میں ریاکاری:

اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص لوگوں کے سامنے تو عبادت کرے، اگر کوئی دیکھنے والا نہ ہوتو **نہ کرے**۔ مثلاً لوگوں کے سامنے ہوتو نماز پڑھے تنہائی میں نہ پڑھے، کوئی دیکھنے والا ہوتو روزہ رکھے ورنہ نہیں۔ نماز جمعہ میں لوگوں کی مذمت کے خوف سے حاضر ہو، لوگوں کے خوف کی وجہ سے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے تو ایسا شخص **ریاکار** ہے۔

شرعی حکم: ایسے شخص کو عبادت کا **ثواب** نہیں ملے گا بلکہ یہ سخت **گناہ گار** اور عذابِ نار کا **حقدار** ہے، **علامہ** عبدالغنی نابلسی علیہ رحمۃ اللہ الھادی حدیقہ ندیہ میں نقل کرتے ہیں: ''اگر کسی شخص نے لوگوں کو **دکھانے** کے لئے نماز پڑھی تو اس کے لئے کچھ **ثواب** نہیں اُلٹا اس کو گناہ ملے گا کہ اس نے نیکی نہیں بلکہ **گناہ** کیا۔'' (حدیقہ ندیہ، ج ۱، ص ۴۷۸، ملخصًا) لیکن اس کا فرض **ادا** ہوجائے گا۔ **اعلیٰ** حضرت امامِ اہلسنّت مُجدِّدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ریا کے لئے نماز روزہ رکھا تو فرض ادا ہوگا یا نہیں؟ **ارشاد فرمایا**: فقہی نماز روزہ ہوجائے گا کہ مُفْسِد (یعنی نماز یا روزہ توڑنے والا کوئی کام) نہ پایا گیا، **ثواب** نہ ملے گا، بلکہ عذابِ نار کا

مستحق ہوگا۔ روزِ قیامت اُس سے کہا جائے گا: ''او فاجِر! او غادِر! او خاسِر! او کافِر! تیرا عمل حَبط (یعنی ضائع) ہوا، اپنا اجر اُس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا۔'' (ملتقطاً، شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل .....الخ، الحدیث ٦٨٣١، ج٥، ص٣٣٣) یہی **ایک برائی رِیا** کی مذمت کو کافی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ اول ص ۷۷ امطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ 16 **صَفحہ** 238 پر فرماتے ہیں: ''عبادت کوئی بھی ہو اس میں **اِخلاص** نہایت ضروری چیز ہے یعنی محض رضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا ضرور ہے۔ **دکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاجماع حرام ہے۔**'' صفحہ 239 پر مزید فرماتے ہیں: ''لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں یہ **ریائے کامل** ہے کہ ایسی عبادت کا بالکل **ثواب** نہیں۔''

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی **احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''**ریا والی عبادت گُھنے ہوئے تُخم** (یعنی وہ بیج جسے گھن (کیڑے) نے کھا کر اندر سے ریزہ ریزہ کر کے بیکار کر دیا ہو) **کی طرح ہے جس سے پیداوار نہیں ہوتی۔**'' (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کو فرض ادا کرنے میں **ریا** کی مُدَاخَلَت کا اندیشہ ہو تو اس مداخلت کی وجہ سے فرض نہ چھوڑے بلکہ فرض ادا کرے اور ریا کو دُور اور **اِخلاص** حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2)اوصاف میں ریا کاری:

اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو **دکھانے** کے لئے بہت **خوبی کے** ساتھ عبادت کرے۔ مثلاً لوگوں کی موجودگی میں ارکانِ نماز بہت **عمدگی** اور خشوع وخضوع سے ادا کرے اور جب اکیلا ہوتو **جلدی جلدی** پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص یہ کام کرے وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی **توہین** کرتا ہے۔'' یعنی اسے اِس بات کی پرواہ نہیں کہ **اللہ** تعالیٰ اسے خلوت (یعنی تنہائی) میں بھی دیکھ رہا ہے اور جب کوئی آدمی دیکھ رہا ہوتو وہ اچھی طرح نماز پڑھتا ہے۔ امام **غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی ہمیں یہ بات ایک **مثال** کے ذریعے یوں سمجھاتے ہیں کہ جو کسی شخص کے سامنے ٹیک لگا کر یا چار زانو بیٹھا ہو، پھر اس شخص کا غلام آجائے تو وہ سیدھا ہوکر اچھی طرح بیٹھ جائے تو یہ شخص اس غلام کو اس کے مالک پر **فوقیت** دیتا ہے اور یہ یقیناً اس کے مالک کی **توہین** ہے، ریا کار کی حالت بھی یہی ہے کہ وہ مجلس میں اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تنہائی میں نہیں یعنی گویا بندوں کو ان کے مالک عَزَّوَجَلَّ پر **فوقیت** دیتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، فصل الثانی، ج۳، ص ۳۷۲)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر کوئی تنہا خشوع کے لیے نماز پڑھے اور عادت ڈالے تاکہ سب کے سامنے بھی خشوع ہوتو یہ **ریا** ہے یا کیا؟ ارشاد فرمایا: یہ بھی **ریا** ہے کہ دل میں نیتِ غیرِ خدا ہے۔ (ملفوظات، حصہ دوم، ص ۱۶۶)

شرعی حکم : ریا کاری کی یہ قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے، ایسے شخص کو اصل عبادت کا **ثواب** تو ملے گا مگر **عمدہ** پڑھنے کا ثواب نہ ملے گا۔ **ریا کاری** کا وبال بہر حال اس کی گردن پر ہوگا۔ **بہارِ شریعت** حصہ 16 صفحہ 239 پر ہے: ''(ریا کاری کی) دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں **ریا** نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا مگر وصف میں **ریا** ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔ یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے اس میں اصل نماز کا **ثواب** ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ **یہ ریا سے ہے اخلاص سے نہیں**۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریائے خالص اور مَخلُوط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادات میں پایا جانے والا **ریا** کبھی **خالص** ہوتا ہے اور کبھی **مخلوط** (یعنی ملاوٹ والا):

(1) اگر عبادت سے محض مخلوق کو راضی کرنا یا دُنیوی نفع حاصل کرنا مقصود ہو تو اسے **ریائے خالص** کہتے ہیں۔ اس کا **شرعی حکم** یہ ہے کہ اگر **اصلِ عبادت** میں ریا ہوگی تو ثواب سے **محروم** رہنے کے ساتھ ساتھ ریا کاری کی **سزا** بھی ملے گی اور اگر ریا کاری **وصفِ عبادت** میں ہو تو جو خُوبی عبادت میں پیدا ہوئی اس کا **ثواب** نہیں ملے گا اور ایسے شخص پر **ریا کاری** کا وبال ہوگا۔

اور **(2)** اگر دنیوی نفع حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ثوابِ آخرت بھی پیشِ

نظر ہوتو اسے **ریائے مخلوط** کہتے ہیں۔اس کی چند صورتیں ہیں:

(1) دنیوی نفع کا اِرادہ، نیتِ ثواب پر **غالب** ہوگا تو ثواب **نہیں** ملے گا۔

(2) دنیوی نفع کا اِرادہ، نیتِ ثواب کے **برابر** ہوگا تو بھی ثواب **نہیں** ملے گا۔

(3) نیتِ ثواب دنیوی نفع کے ارادہ پر **غالب** ہوگی (یعنی دنیوی نفع کا ارادہ، نیتِ ثواب سے مغلوب ہوگا) تو نیت کے مطابق **ثواب** ملے گا۔

حضرتِ سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر دنیا کی نیت غالب ہوتو اسے کوئی **ثواب** نہیں ملے گا اور اگر آخرت کی نیت غالب ہوتو اسے **ثواب** ملے گا اور اگر دونوں نیتیں برابر ہوں تب بھی **ثواب** نہیں ملے گا۔'' **مزید** ارشاد فرمایا: ''اگر کسی شخص کی عبادت کا لوگوں پر ظاہر ہونا اس کے نشاط میں اِضافہ اور قوت پیدا کرتا ہے اور اگر لوگوں پر اس کی عبادت ظاہر نہ ہوتی تب بھی وہ عبادت نہ چھوڑتا پھر اگرچہ اس کی نیت **ریا** ہی کی ہوتو ہمارا گمان ہے کہ اس کا اصل **ثواب** ضائع نہ ہوگا، **ریا** کی مقدار کے مطابق اسے سزا ملے گی جبکہ **ثواب** کی نیت جتنا ثواب اسے ملے گا۔''

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۷۸)

بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 240 میں ہے: جو شخص حج کو گیا اور ساتھ میں اَموالِ تجارت بھی لے گیا، اگر تجارت کا خیال غالب ہے یعنی تجارت کرنا مقصود ہے اور وہاں پہنچ جاؤں گا حج بھی کرلوں گا یا دونوں پہلو برابر ہیں یعنی سفر ہی دونوں مقصد سے کیا تو ان دونوں صورتوں میں **ثواب نہیں** یعنی جانے کا ثواب نہیں اور اگر مقصود

حج کرنا ہے اور یہ کہ موقع مل جائے گا تو مال بھی بیچ لوں گا تو حج کا **ثواب** ہے۔اسی طرح اگر جمعہ پڑھنے گیا اور بازار میں دوسرے کام کرنے کا بھی خیال ہے، اگر اصلی مقصود جمعہ ہی کو جانا ہے تو اس جانے کا **ثواب** ہے اور اگر کام کا خیال **غالب** ہے یا دونوں **برابر** تو جانے کا **ثواب** نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خدمتِ دین پر اُجرت لینا کیسا ؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد 19 صَفحہ 494 پر فرماتے ہیں: قرآن عظیم کی تعلیم، دیگر دینی علوم، اذان اور امامت پر اجرت لینا **جائز** ہے جیسا کہ متاخرین ائمہ نے موجودہ زمانہ میں شعائرِ دین وایمان کی حفاظت کے پیش نظر فتوٰی دیا ہے اور باقی طاعات مثلاً زیارتِ قبور، اموات کے لئے ختمِ قرآن، قراءت، میلادِ پاک سید الکائنات علیہ وعلی آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتحیات، پر اصل ضابطہ کی بناء پر **منع** باقی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا اُجرت لینے والے کو ثواب ملے گا؟

کسی نے **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن سے پوچھا کہ امامِ جمعہ اور امام پنجوقتہ کا اکثر جگہوں پر تنخواہ کر کے لینا جائز یا نہیں؟ تعلیمِ قرآن اور تعلیمِ فقہ واحادیث کی اُجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سوالات کا بالترتیب جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (۱) جائز ہے مگر اِمامت کا **ثواب** نہ پائیں

گے کہ **امامت** بیچ چکے، (۳) جائز ہے اور ان کیلئے آخرت میں ان پر **ثواب** کچھ نہیں، **واللہ تعالٰی اعلم**۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۱۹، ص۴۹۴)

لہٰذا اگر سخت مجبوری نہ ہو تو بلا اُجرت ان خدمات کو انجام دے کر آخرت کے لئے ثواب کا خزانہ اکٹھا کیجئے کہ **جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے**۔ مگر بلا معاوضہ مذکورہ خدمات انجام دینے میں ایک امتحان سخت امتحان یہ ہے کہ جو بغیر اجرت لئے امامت یا تدریس وغیرہ کرتا ہے اُس کی کافی **واہ! واہ!** ہوتی ہے ایسی صورت میں وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح **ریاکاری** سے بچا پاتا ہوگا! زہے مقدّر! ایسا جذبہ نصیب ہو جائے کہ تنخواہ لے لے اور چُپ چاپ خیرات کر دے مگر اپنے قریبی کسی ایک اسلامی بھائی بلکہ گھر کے کسی فرد کو بھی نہ بتائے، ورنہ **ریاکاری** سے بچنا دشوار ہو جائے گا۔ لُطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اُس کا ربّ عَزَّوَجَلَّ جانے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو　　کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

اُجرت لینے والے کے لئے ثواب کی ایک صورت

اگر اہل وعیال کے اخراجات کسی کے ذمّے ہوں اور وہ اس نیت سے مذکورہ خدمات کی اجرت لے کہ اگر مجھ پر اپنے گھر والوں کی کفالت کی ذمہ داری نہ ہوتی تو میں پڑھانے کی اجرت کبھی نہ لیتا تو **اللہ** تعالٰی کی رحمت سے امید ہے کہ اسے **دُگنا ثواب** ملے گا جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی رَدُّالْمُحْتَار میں

اجرت لینے والے مؤذن کو اذان دینے کا ثواب ملنے یا نہ ملنے کی بحث میں لکھتے ہیں: ''ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر وہ (یعنی مؤذن) رضائے الٰہی کا قصد کرے لیکن اوقات کی پابندی اور اس کام میں مصروفیت کی بنا پر اپنے عیال کے لئے قدرِ کفایت روزی نہ کما سکے۔ چنانچہ وہ اس لئے اجرت لے کہ روزی کمانے کی مصروفیت کہیں اسے اِس سعادتِ عظمیٰ سے محروم نہ کروادے اور اگر اسے مذکورہ مجبوری نہ ہوتی تو وہ اجرت نہ لیتا تو ایسا شخص بھی مؤذن کے لئے ذکر کردہ **ثواب** کا مستحق ہوگا بلکہ وہ دو عبادتوں کا جامع (یعنی جمع کرنے والا) ہوگا، ایک اذان دینا اور دوسری عیال کی کفالت کے لئے سعی کرنا، اور **اعمال کا ثواب نیتوں کے مطابق ہوتا ہے۔**''

(ردالمحتار، مطلب فی المؤذن اذا کان.....الخ، ج۲، ص۷۴)

ثواب حاصل کرنے کا آسان طریقہ

بہتر یہ ہے کہ اجارہ کام کے بجائے وقت پر کرے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ **ثواب** کی نیت کرنے والے کو اُجرت کے ساتھ ساتھ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پڑھانے کا **ثواب** بھی ملتا رہے گا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں اُجرت دے کر میّت کے ایصالِ ثواب کیلئے **خَتْمِ قراٰن** وذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کروانے سے مُتَعَلِّق جب اِسْتِفتاء پیش ہوا تو جواباً ارشاد فرمایا: ''**تلاوتِ قراٰن وذکرِ الٰہی** عزوجل **پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔** لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فِعلِ حرام کے مُرتکِب ہیں تو ثواب

کس چیز کا اَموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمّید اور زیادہ سخت واَشَد (یعنی شدید ترین جُرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقۂ جائزہ شَرْعِیہ بھی حاصِل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے) تو اُوس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اُتنی دیر کی ہر شَخْص کی **مُعَیَّن** (مقرّر) کردیں۔ مَثَلاً پڑھوانے والا کہے، میں نے تجھے آج فُلاں وَقْت سے فُلاں وَقْت کیلئے اِس اُجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔ وہ کہے، میں نے قَبول کیا۔ اب وہ اُتنی دیر کے واسطے اَجیر (یعنی مُلازِم) ہوگیا۔ جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُوس سے کہے فُلاں مَیِّت کے لئے اِتنا قراٰنِ عظیم یا اِس قدر کلمۂ طیِّبہ یا دُرُود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔ (کیونکہ اب ان کی ذات سے منافع پر اِجارہ ہے، طاعات وعبادات پر نہیں ہے)'' (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ص۱۹۳،۱۹۴)

اِس مبارَک فتویٰ کی روشنی میں امامت، اذان اور تدریس کرنے والوں کی بھی ترکیب ہوسکتی ہے۔ مسجِد یا مدرسے کی انتظامیہ اُجرت طے کرکے معیّن وقت مثلاً 5 گھنٹے کے لئے قاری صاحب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی بتادیں۔ اگر قاری صاحِب منظور فرمالیں گے تو وہ ملازم ہوگئے۔ اب روزانہ اُن کی اِن پانچ گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ بچوں کو قراٰن پڑھادیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا خطابت، مـــؤَذِّنـــی ہو یا کسی قسم کی مَزدوری جس کام کیلئے بھی **اِجارہ** کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ کا

لین دَین یقینی ہے تو پہلے سے رَقم **طے کرنا واجِب** ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار رہوں گے۔

دین کو دُنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنائیے

اِمامت، خطابت، مؤذنی اور تدریس یقیناً عمدہ **عبادت** ہے اوران پر اُجرت لینا بھی جائز ہے مگر اِنہیں **دُنیا** کمانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے کیونکہ دین کے بہانے دُنیا کمانے والوں کے لئے احادیثِ مبارکہ میں سخت **وعیدیں** بھی آئی ہیں۔ چنانچہ **رسولِ** اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو **دین** کے بہانہ سے **دنیا** کمائیں گے، لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اوران کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا مجھے دھوکا دیتے ہیں یا مجھ پر جراءت کرتے ہیں، میں اپنی قسم فرماتا ہوں کہ ان لوگوں پر انہی سے ایسا فتنہ بھیجوں گا جو بُردبار کو حیران کر چھوڑے گا۔

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذھاب البصر، الحدیث ۲۴۱۲، ج۴، ص۱۸۱)

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یہاں دونوں معنی بن سکتے ہیں یعنی **دنیا** کو دین کے ذریعہ **دھوکا** دیں گے یا دین کے بہانہ **دنیا کمائیں** گے لوگ اسلام کا نام لے کر قرآن کی آڑ میں جبہ و دستار سے فریب دے کر **دنیا** کماتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دین کے ذریعے دنیا کے طلب گار کا انجام

ایک شخص حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا خادم تھا، جب وہ بہت زیادہ مال دار ہوگیا تو کافی عرصہ دکھائی نہ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا مگر اس کا کوئی پتا نہ چلا پھر ایک دن ایک شخص آیا جس کے ہاتھ میں ایک **خنزیر** تھا جس کے گلے میں کالی رسی تھی۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس سے استفسار فرمایا: ''کیا تُو فلاں شخص کو جانتا ہے؟'' اس نے کہا کہ ''جی ہاں! یہ **خنزیر** وہی شخص ہے۔'' تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو اس شخص کو اس کی پہلی حالت پر لوٹا دے تاکہ میں اس سے پوچھ سکوں کہ کس سبب سے یہ اس حالت کو پہنچا ہے۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ''اگر تم مجھ سے آدم علیہ السلام کی طرح یا اس سے بھی زیادہ دعا کرو گے میں اس کے بارے میں قبول نہ کروں گا مگر میں تمہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ اس کے ساتھ یہ سب اس لئے ہوا کہ ''**یہ دین کے ذریعے دنیا کا طلب گار تھا۔**'' (احیاء علوم الدین، کتاب العلم، ج ۱، ص ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبادت سے پہلے نیت دُرُست کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ کوئی بھی نیک عمل شروع کرنے سے پہلے اپنے دل پر خوب غور کر لیں کہ میں یہ عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کر رہا

ہوں یا لوگوں کو دکھانے کے لئے، پھر اپنی نیت کو درست کرتے ہوئے صرف اور صرف رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کے لئے اس نیکی کو کرنا چاہیے۔

نیت دُرُست ہونے کا انتظار

یاد رکھئے! اعمال دو طرح کے ہوتے ہیں؛ (۱) وہ جن **کا تعلق صرف ہماری ذات سے ہوتا ہے** جیسے روزہ، نماز اور حج وغیرہ۔ اگر ایسے عمل کا مقصد صرف لوگوں کو **دکھانا** ہو تو یہ خالص گناہ ہے لہٰذا جب تک **نیت** دُرُست نہ ہو جائے اس عمل کو نہ کیا جائے۔ ہاں! اگر نیت درست ہونے کے انتظار میں کوئی فرض یا واجب ترک ہوتا ہو مثلاً جماعت چھوٹ جائے یا نماز ہی قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر کی **اجازت** نہیں۔

(۲) وہ اعمال جن **کا تعلق مخلوق سے** ہوتا ہے مثلاً خلافت، قضا، وعظ و نصیحت، تدریس و افتاء وغیرہ۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے نمازِ فجر سے فراغت کے بعد لوگوں کو نصیحت کرنے کی اجازت چاہی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو منع فرما دیا، تو اس نے عرض کی: ''کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے لوگوں کو وعظ کرنے سے روک رہے ہیں؟'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے **خوف** ہے کہ کہیں تم پھول کر آسمان تک نہ پہنچ جاؤ۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، ج۳، ص ۴۰۰)

حضرتِ سیدنا امام **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی ہمیں سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: لہٰذا انسان کو وعظ و نصیحت اور علم کے بارے میں وارِد فضائل سے **دھوکا** نہیں کھانا

چاہئے کیونکہ ان کے خطرات سب سے زیادہ ہیں۔ہم کسی کو یہ **اعمال** چھوڑنے کا نہیں کہہ رہے کیونکہ ان میں فی نفسہٖ کوئی آفت نہیں بلکہ آفت تو وعظ ونصیحت، درس واِفتاء اور روایتِ حدیث میں **ریاکاری** میں مبتلا ہونے میں ہے، لہٰذا جب تک آدمی کے پیشِ نظر کوئی دینی منفعت ہوتو اسے ان اعمال کو ترک نہیں کرنا چاہئے، اگرچہ اس میں **ریاکاری** کی ملاوٹ بھی ہو جائے بلکہ ہم تو اسے ان اعمال کے بجالانے کے ساتھ ساتھ نفس سے جہاد کرنے، اخلاص اپنانے اور ریا کے خطرات بلکہ اس کے شائبہ تک سے بھی **بچنے** کا کہہ رہے ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، ج۳، ص۳۹۹ تا ۴۰۱ ملخصاً)

ایک وسوسہ اور اس کا جواب

ایک اسلامی بھائی عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتا ہے۔جب جدول کے مطابق رات میں وقت مناسب پر راہِ خدا (عزوجل) کے مسافر اسلامی بھائیوں نے بیدار ہوکر **تہجد** ادا کی تو انہیں دیکھ کر اِس اسلامی بھائی نے بھی ہمت کی اور نمازِ تہجد پڑھی حالانکہ وہ تہجد ادا کرنے کا عادی نہ تھا، اسے وسوسہ آیا کہ شاید یہ **ریاکاری** ہے مگر درحقیقت ایسا نہیں ہے بلکہ اس کی چند **صورتیں** ہیں؛

﴿1﴾ اگر مذکورہ اسلامی بھائی نمازِ تہجد اور دیگر نیکیوں میں اوروں کی موافقت اس لئے کرتا ہے کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دین سے **مخلص** ہیں اور انہوں نے تہجد کی سعادت پانے یا صدائے مدینہ لگانے کے لئے اپنی نیند کو قربان کردیا ہے، میں بھی ان

کی صحبت کی برکتیں پاتے ہوئے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے **تہجد** ادا کر رہا ہوں تو یہ **ریاکاری** نہیں ہے کیونکہ اگر یہی اسلامی بھائی اپنے گھر پر ہوتا تو نیند کے غلبہ کے سبب رات کی عبادت نہ کرسکتا یا اس میں سستی ہوجاتی یا گھر کے دیگر معاملات میں مشغول ہوجاتا۔ ایسی صورت میں **شیطانی وسوسوں** کی طرف توجہ نہ دے کیونکہ ایسے موقع پر انسان اکثر شیطانی وسوسے کا شکار ہوجاتا ہے یوں کہ شیطان اس سے کہتا ہے کہ ''جو کام تو گھر پر نہیں کرتا اگر لوگوں کے سامنے کرے گا تو **ریاکار** بن جائے گا۔'' اور یوں انسان نیکیوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

(۲) اور اگر وہ اسلامی بھائی دوسروں کے ساتھ تہجد اس لئے پڑھتا ہے کہ لوگ اس کی **تعریف** کریں یا اس لئے کہ تہجد نہ پڑھنے پر کہیں کوئی مجھے **سست** اور غافل نہ سمجھے تو یہ **ریاکاری** ہے کیونکہ اس کا لوگوں سے مدح وتعریف کی خواہش رکھنا یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت خود سے مذمت کو دور کرنے یا اپنے مرتبے میں کمی کے خوف کی وجہ سے بجالانا یہ سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **نافرمانی** ہے۔ (ایسے اسلامی بھائی کو چاہئے کہ نیک عمل چھوڑنے کے بجائے اپنی نیت دُرست کرلے۔)

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان مایصح من نشاط.....الخ، ج۳، ص۴۰۴، ملخصًا)

اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے

نبی کریم رءوف رّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے **تَشَبُّہ** (یعنی مشابہت) کرے گا تو وہ انہی میں سے ہوگا۔

(ابو داؤد، کتاب اللباس، الحدیث ۴۰۳۱، ج۶، ص۲۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جو شخص دنیا میں کفار، فاسق و بدکار کے سے لباس پہنے، انکی سی شکل بنائے، کل قیامت میں ان کے ساتھ اٹھے گا اور جو **متقی مسلمانوں** کی سی شکل بنائے انکا **لباس** پہنے وہ کل قیامت میں انشاءاللہ (عزوجل) متقیوں کے زمرہ میں اٹھے گا خیال رہے کہ کسی کی سی صورت بنانا تَشَبُّہ ہے اور کسی کی سی سیرت اختیار کرنا تَخَلُّق ہے یہاں تشبہ فرمایا گیا ہے۔ **حکایت**: غرقِ فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے مگر فرعونیوں کا بہروپیا بچ گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''مولیٰ یہ کیوں بچ گیا؟'' فرمایا: ''اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا، ہم محبوب کی صورت والے کو بھی **عذاب** نہیں دیتے۔'' (مرقات) مسلمان کو چاہیے کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادات میں بھی **اچھوں** خصوصاً اچھوں سے اچھے یعنی **محبوب** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی **نقل** کرنے کی **نیت** کرے۔ دل لگے یا نہ لگے شکل تو حضور کی سی بن جاتی ہے۔ ان شاء اللہ (عزوجل) اصل کی برکت سے خدا ہم نقالوں کو بھی **بخش** دے گا۔ (مِرْاٰۃُ المناجیح، ج۶، ص۱۰۹) ہاں! یہ نیت نہ ہو کہ لوگ میری تعریف کریں یہ **ریا** ہے اور حرام ہے۔

دورانِ عبادت دل میں ریاکاری آئے تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریا کاری کا دخل عبادت کے **آغاز** ہی میں نہیں ہوتا بلکہ **دورانِ عمل** اور اس کے **بعد** بھی ہوتا ہے۔ اگر کسی نے **اخلاص** کے ساتھ عبادت شروع کی پھر دورانِ عبادت **ریاکاری** کا خیال دل میں آیا تو اگر اس نے اس

شیطانی خیال کوفوراً **جھٹک** دیا تو اس کی یہ عبادت خالص (یعنی اخلاص والی) ہوگی اور اسے **ثواب** بھی ملے گا۔ اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیۃ، جلد اوّل میں ہے: فقط **ریاکاری** کا دل میں خیال آنا اور طبیعت کا اس طرف مائل ہونا **نقصان دہ** نہیں ہے کیونکہ شیطان تو ہر انسان پر مسلط ہے۔ اس لئے یہ بات بندۂ مکلّف کی قدرت میں نہیں کہ وہ شیطانی وسوسوں کو روک سکے اور ان کی طرف مائل نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان وسوسے ڈالتا ہی رہتا ہے اور انسان کو چاہیے کہ ان وساوس کو دل میں نہ بٹھائے اور شیطانی حیلوں کا علمِ دین اور **نفرت و انکار** سے مقابلہ کرے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج ۱، ص ۴۹۶)

اور اگر اس نے ریاکاری کے اس **شیطانی خیال** کو دل پر جما لیا یہاں تک کہ وہ عبادت مکمل ہوگئی تو دیکھا جائے گا کہ

(۱) وہ بقیہ عبادت اسی **ریا** کی وجہ سے پوری کر رہا ہے، یا

(۲) اگر **ریا** نہ بھی ہوتا تو بھی عبادت مکمل کرتا۔

پہلی صورت میں (یعنی جب اس نے یہ عبادت محض ریا کی وجہ سے مکمل کی) دیکھا جائے گا کہ اگر وہ عبادت نماز، روزہ اور حج ہے تو ایسی صورت میں اِن کاموں کا **ثواب** نہیں ملے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے نماز پڑھنا شروع کی پھر اسے اپنا بھولا ہوا مال اچانک یاد آیا اور وہ اسے فوراً ڈھونڈنا چاہتا ہے تو اگر لوگ نہ ہوتے تو یہ نماز توڑ دیتا، لیکن اس نے اپنی نماز کو لوگوں کی مذمت کے خوف سے پورا کیا تو اس کا ثواب **ضائع** ہوگیا۔ **نبی** اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمل برتن کی طرح

ہے جب اس کا آخر اچھا ہوگا تو اوّل بھی اچھا ہوگا۔

(سنن ابن ماجه ،کتاب الزهد،باب التوقی علی العمل،الحدیث ٤١٩٩،ج٤،ص٤٦٨)

اور اگر وہ عمل نماز ،روزہ اور حج کے علاوہ مثلاً **صدقہ** اور **تلاوتِ قرآن** وغیرہ ہو تو جتنے عمل میں **ریاکاری** شامل ہوئی اتنے عمل کا ثواب **ضائع** ہوگا اس سے پہلے کا نہیں کیونکہ ان کے ہر حصے کا **الگ حکم** ہوگا۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الجاه والریاء،فصل الثانی، ج٣، ص٣٧٧/٣٧٨)

دوسری صورت میں (یعنی اگر ریا نہ بھی ہوتا تو بھی عبادت مکمل کرتا) جتنی **ریاکاری** اس فعل میں اچانک شامل ہوگئی تو اتنی ہی **مقدار** میں ثواب ضائع ہوگا پوری عبادت کا نہیں۔مثلاً کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کچھ افراد آجائیں (اگر وہ نہ بھی آتے تو بھی وہ نماز پوری پڑھتا) اور وہ ان کے آنے پر خوش ہو اور دکھاوے کی صورت پیدا ہوجائے مثلاً وہ اپنے رکوع وسجود بہتر انداز میں کرنا شروع کردے تو اسے اس نماز کا **ثواب** تو ملے گا مگر جو خوبی ریا کے باعث پیدا ہوئی اس کا ثواب **نہیں** ملے گا۔امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اگر کسی شخص کی عبادت کا لوگوں پر ظاہر ہونا اس کے **نشاط** میں اضافہ اور قوت پیدا کرتا ہے اور اگر لوگوں پر اس کی عبادت ظاہر نہ ہوتی تب بھی وہ **عبادت** نہ چھوڑتا پھر اگرچہ اس کی نیت **ریا** ہی کی ہو تو ہمارا گمان ہے کہ اس کا اصل ثواب ضائع نہ ہوگا، ریا کی مقدار کے مطابق اسے سزا ملے گی جبکہ **ثواب** کی نیت جتنا ثواب اسے ملے گا۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج١،ص٧٨)

بہارِشریعت حصہ 16 صفحہ 239 پر ہے: ''کسی عبادت کو **اخلاص** کے ساتھ شروع کیا مگر اَثنائے عمل میں (یعنی دورانِ عمل) **ریا** کی مداخلت ہوگئی تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ ریا سے **عبادت** کی بلکہ یہ عبادت **اخلاص** سے ہوئی، ہاں اس کے بعد جو کچھ عبادت میں **حسن وخوبی** پیدا ہوگئی وہ **ریا** سے ہوگی۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنی نیکیوں کا اظہار کرنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی عبادت **اخلاص** کے ساتھ مکمل ہوجائے یعنی اس کے اوّل تا آخر میں ریا کاری نہ پائی جائے لیکن بعد میں کوئی اس کا لوگوں پر اظہار کرے تو اس کی **2** صورتیں ہیں: **پہلی**: اس لئے عبادت کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ لوگوں کا پیشوا ہے اور اس کے عمل سے انہیں نیکیوں کی **ترغیب** ملے گی تو اس کو اپنی نیکیاں لوگوں پر ظاہر کرنا **جائز وافضل** ہے۔ مثلاً فقیہ، محدث، مرشد، واعظ، استاذ یا ایسا کوئی بھی شخص ہے کہ لوگ اس کی **پیروی** کرتے ہوں۔ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: خفیہ عبادت علانیہ عبادت سے افضل ہے اور مقتدیٰ بہ (یعنی جس کی لوگ پیروی کرتے ہیں) کی علانیہ (عبادت) خفیہ (عبادت) سے افضل ہے۔

(شعب الایمان ٤٦، باب فی السرور بالحسنة والاغتمام بالسیئه، الحدیث ٧٠١٢، ج٥، ص٣٧٦)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: اپنی

عبادات لوگوں کو دکھانا تعلیم کے لیے یہ **ریا** نہیں بلکہ علمی تبلیغ و تعلیم ہے اس پر **ثواب** ہے۔ مشائخ فرماتے ہیں: **صدیقین کی ریا مریدین کے اخلاص سے بہتر ہے**۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۲۷)

دوسری: لوگوں پر اس لئے عبادت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس کی مدح وثنا (یعنی تعریف) کریں گے تو یہ فعل **مذموم** ہے اور اس صورت میں عبادت **پوشیدہ** ہی رکھنے کا حکم ہے۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ۴۸۱)

عبادت کے بعد اسے بلا اجازتِ شرعی ظاہر کرنے کی صورت میں اس کا **ثواب** باقی رہے گا یا نہیں، اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے، تاہم **امام** غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی تحقیق یہ ہے کہ ثواب **باقی** رہے گا لیکن **ریاکاری** کی سزا ملے گی۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''یہ بات بعید ہے کہ عمل کے بعد طاری ہونے والی چیز عمل کے ثواب **کو ضائع** کر دے بلکہ زیادہ قرینِ قیاس یہی ہے کہ کہا جائے کہ اسے اس کے گذشتہ عمل پر **ثواب** ملے گا اور فارغ ہونے کے بعد جو اس نے دکھاوا کیا (یعنی ریاکاری کی) اس کی **سزا** ملے گی۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، فصل الثانی، ج۳، ص۳۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بطورِ ترغیب نیکی ظاہر کرنے کی 2 شرائط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے عمل کو بطورِ ترغیب ظاہر کرنے والے کی 2 ذمہ داریاں ہیں؛ **ایک** یہ کہ ایسی جگہ ظاہر کرے جہاں **پیروی** کا یقین ہو یا کم از کم

اس کا گمان ہو، کیونکہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی اقتدا اُن کے گھر والے کرتے ہیں مگر پڑوسی نہیں کرتے، کئی ایسے ہیں کہ ان کے پڑوسی ان کی **پیروی** کرتے ہیں بازار والے نہیں، کئی ایسے ہیں کہ ان کے محلّہ داران کی اقتدا کرتے ہیں۔اس لئے جہاں پر اس کی **پیروی** کی جاتی ہو وہیں **اظہار** مناسب ہے۔لیکن مشہور عالم کی اقتدا سب لوگ کرتے ہیں۔لہٰذا جب غیر عالم بعض عبادات کو ظاہر کرے گا تو ہوسکتا ہے اسے **ریا** اور نفاق کی طرف منسوب کیا جائے اور لوگ اس کی **پیروی** کرنے کے بجائے اس کی برائی بیان کریں تو اظہارِ عمل کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔الغرض اظہار کے لئے پیروی کی **نیت** ہونا ضروری ہے اور یہ نیت اُسی شخص کو کرنی چاہے جس کی اقتدا کی جاتی ہے اور وہ ان لوگوں کے درمیان ہو جو اس کی **پیروی** کریں۔**دوسری** ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے دل کا خیال رکھے کیونکہ بعض اوقات اس میں **پوشیدہ ریا** موجود ہوتا ہے جو اُسے عمل کے اظہار پر **مجبور** کرتا ہے اقتدا تو محض ایک **بہانہ** ہوتا ہے۔

مُخلصین کا حصّہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ دونوں ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا **مخلصین** کا ہی حصہ ہے لہٰذا کمزور آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ اس طریقے سے نفس وشیطان کے جال میں پھنس جائے اور غیر شعوری طور پر **ہلاک** ہوجائے کیونکہ کمزور آدمی کی مثال اس ڈوبنے والے کی طرح ہے جو تھوڑا بہت **تیرنا** جانتا ہو اور وہ کچھ لوگوں کو **ڈوبتا** ہوا دیکھ کر ان پر رحم کھائے اور وہ ان کی طرف متوجہ ہوجائے جب وہ اسے پکڑیں تو وہ بھی **ہلاک** ہوجائیں اور یہ خُود بھی **ڈوب** جائے۔پھر دنیا میں پانی میں

ڈوبنے کی **تکلیف** ایک ساعت کے لیے ہوتی ہے مگر ریا کاری کا **عذاب** تو دائمی ہے اور طویل مدت تک رہے گا۔ کمزور تو ایک طرف رہے یہ تو ایسا دشوار گزار مرحلہ ہے کہ علماء اور عبادت گزار لوگوں کے قدم بھی پھسل سکتے ہیں کہ وہ عمل کے اظہار میں مضبوط لوگوں کی **مشابہت** تو اختیار کریں لیکن ان کے دل اخلاص پر مضبوط نہ ہوں لہٰذا **ریا** کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔

نفس وشیطان کے دھوکے کو پہچاننے کا طریقہ

نفس وشیطان کے دھوکے کو اس طرح بھی پہچانا جاسکتا ہے کہ بطورِ ترغیب اپنا نیک عمل **ظاہر** کرنے سے پہلے اپنے دل سے **سوال** کیجئے کہ ''اگر تجھے کہا جائے کہ اپنے عمل کو **پوشیدہ** رکھو تاکہ لوگ کسی دوسرے کے عمل کی **پیروی** کریں جو تیرا ہم عصر ہے اور تجھے عمل کے پوشیدہ رکھنے کا **ثواب** اسی قدر ملے گا جس قدر ظاہر کرنے سے ہوتا ہے۔'' اب اگر اس کا دل اس بات کی طرف مائل ہو کہ اسی کی **پیروی** کی جائے اور وہی عمل کو **ظاہر** کرے تو اُسے سمجھ جانا چاہیے کہ اظہارِ عمل کا مقصود **ریا کاری** ہے طلبِ ثواب نہیں، نہ لوگوں کو اپنے پیچھے لانا ہے اور نہ ہی ان کو بھلائی کی **ترغیب** دینا ہے کیونکہ لوگ تو دوسرے شخص کو دیکھ کر بھی **رغبت** حاصل کر لیتے اور اسے عمل کو پوشیدہ رکھنے کا زیادہ ثواب مل جاتا! اگر لوگوں کو دکھانا مقصود نہیں ہے تو **اس کا دل عمل پوشیدہ رکھنے پر کیوں نہیں مانتا؟**

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان الرخصۃ فی قصد.....الخ، ج۳، ۳۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکیاں چھپائیے

ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ اپنے منہ **میاں مٹھو** بن کر نفس وشیطان کے **جال** میں پھنسنے سے بچے کیونکہ **نفس** بڑا دھوکے باز ہے، **شیطان** بھی تاک میں رہتا ہے اور **جاہ ومرتبہ** کی خواہش دل پر غالب رہتی ہے اور ظاہری اعمال آفات سے بہت کم محفوظ رہتے ہیں اور عمل کی **سلامتی** اِسے **پوشیدہ** رکھنے میں ہے۔ جب اس کے **اظہار** میں ایسے **خطرات** ہیں جن سے مقابلے کی **قوت** ہم جیسوں کو حاصل نہیں ہے تو ہم جیسے کمزور لوگوں کے لیے اظہار سے بچنا ہی زیادہ **بہتر** ہے۔ **لہٰذا** کسی پر اپنی نیکیوں کا اظہار کرنے سے پہلے اپنے دل پر خوب **غور** کر لیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم شیطان کے جال میں پھنس کر **ریاکاری کا وبال** اپنے سر پر لے لیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریاکاری سے بچنا عمل کرنے سے زیادہ مشکل ہے

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک عمل کر کے اسے **ریاکاری** سے بچانا عمل کرنے سے زیادہ **مشکل** ہے اور آدمی عمل کرتا ہے تو اس کے لئے ایسا نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے جو تنہائی میں کیا گیا ہوتا ہے اور اس کے لئے ستر گنا **ثواب** بڑھا دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے (اور اُکساتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ آدمی اس عمل کا ذکر **لوگوں کے**

سامنے کر دیتا ہے، اسے ظاہر کرتا ہے تو اب اس کے لئے یہ عمل (مخفی کی بجائے) **علانیہ** لکھ دیا جاتا ہے اور اَجر میں ستر گنا اضافہ **مٹا** دیا جاتا ہے۔ شیطان پھر اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ **دوسری مرتبہ** لوگوں کے سامنے اس عمل کا **ذکر** کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ بھی اس کا **تذکرہ** کریں اور اس عمل پر اس کی **تعریف** کی جائے تو اسے علانیہ سے بھی مٹا کر **ریاکاری** لکھ دیا جاتا ہے۔ پس بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے، اپنے دین کی حفاظت کرے اور بے شک **ریاکاری** شرک (اصغر) ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب المقدمہ، باب الترھیب من الریاء، الحدیث ٥٦، ص ٢٩)

علّامہ عبدالغنی نابلسی علیہ رحمۃ اللہ الھادی ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب **ریا و اخلاص** میں سے ہر ایک میں **شیطانی چالیں** اور دھوکہ بازیاں ہیں تو تجھے بیدار رہنا لازم ہے پس اگر تجھے پتا نہ چلے کہ تو مخلص ہے یا ریاکار تو پھر تجھے اپنے **نیک اعمال چھپانا ہی بہتر ہے** کہ اس میں تیرے لئے کسی قسم کا نقصان نہیں۔''

(الحدیقۃ الندیۃ، ج ١، ص ٥١٧)

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی (عَزَّوَجَلَّ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تحدیثِ نعمت کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی عبادت کی تکمیل کے بعد لوگوں کے سامنے **رب** عزوجل کی نعمت کا چرچا کرنے کے طور پر اس کو بیان کرنا **تحدیثِ نعمت** کہلاتا ہے۔

اس میں بھی **اخلاص** اور **ریا کاری** دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔اس کا بھی یہی حکم ہے کہ مقتدٰی (یعنی جس شخص کی لوگ پیروی کرتے ہوں) کے لئے **افضل** یہ ہے لوگوں سے بیان کردے اور اگر لوگوں سے اپنی **قصیدہ خوانی** کروانا مقصود ہو تو یہ **گناہ** ہے۔ہاں! اگر اس طرح عبادت کے اظہار میں **ریا کاری** راہ پا جائے تو یہ گناہ ہے مگر اس سے گذشتہ عبادت **ضائع** نہیں ہوتی کیونکہ یہ عبادت جب ادا کی گئی تھی اس وقت صحیح طور پر ادا ہوئی تھی اور یہ کہ لوگوں کو اپنی عبادت کے قصے سنانا یہ گذشتہ عبادت کے بعد پیدا ہونے والا ایک **نیا کام** ہے جس سے بندہ فقط **گناہ گار** ہوتا ہے گذشتہ عبادت ضائع نہیں ہوتی۔**بہر حال** وہ عبادات جن کو ظاہر کرنے میں انسان مجبور نہیں ہوتا، ان میں **افضل** یہ ہے کہ ان کو چھپائے کہ اس میں بہت سی خرابیوں سے **بچت** ہے، پھر اگر کسی کو سِکھانے کا ارادہ ہے یا یہ کہ اس شخص کی پیروی کی جاتی ہے تو اب چھپانے سے **ظاہر** کر دینا **افضل** ہے۔ (الحديقة الندية، ج ١، ص ٤٧٤)

101 بار دل پر غور کر لیجئے

شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے **''فیضانِ سنت''** جلد اوّل، صفحہ 1453 پر لکھتے ہیں: ''تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) کی نیّت سے نیک عمل کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔اِسی طرح کوئی **پیشوا** ہے اور وہ اپنا عمل اِس نیّت سے ظاہر کرتا ہے کہ ماتحت اَفراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو اب **رِیا کاری** نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہر کرتے وَقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر **غور** کر لینا چاہئے، کیونکہ شیطٰن بڑا مکّار ہے، ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے

اُبھار کر بھی وہ **ریا کاری** میں مُبتَلا کر دے، مثلاً دل میں وَسوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ''میں تو صِرْف **تحدیثِ نعمت** کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔'' حالانکہ دل میں لڈّو پھوٹ رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری **عزّت** بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً **ریا کاری** ہے اور ساتھ میں تحدیثِ نعمت کا کہنا ریا کاری در ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی **تباہ کاری** بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کُتُبِ تصوُّف **اِحیاءُ العُلُوم** یا کیمیائے سعادت سے نیّت، اِخلاص اور رِیا کے ابواب کا مُطالَعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطان محروم نہ کرے، کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالص ہو کر **مقبول** ہو جائے۔

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں اِخلاص کے ساتھ عبادت اور نفلی روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطان کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذَرِیعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا ہے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ریا کاریوں سے بچا یا الٰہی
مجھے عبدِ مخلص بنا یا الٰہی
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ریا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہر اور پوشیدہ ہونے کے اعتبار سے ریا کاری کی دو قسمیں ہیں ریائے **جلی** اور **خفی**۔ ریائے **جلی** سے مراد وہ ریا ہے جو عمل پر اُبھارے

اور اسکی ترغیب دے۔ یہ بہت واضح اور ظاہر ریا ہے۔ جبکہ ریائے **خفی** سے مراد وہ ریا ہے جو پوشیدہ ہو۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۸۱) **نبی اکرم نورِ مجسم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ریا کی ایک قسم وہ ہے جو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ **خفیف** ہوتی ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب مایقول اذ خاف.....الخ، الحدیث:۱۷۶۶۹، ج۱۰، ص۳۸۴)

ریائے خفی سے بچنا بے حد دُشوار ہے مگر جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توفیق دے۔ اس کی چند **اقسام** ہیں:

''جہنم'' کے چار حُرُوف کی مناسبت سے ریائے خفی کی 4 اَقسام

﴿1﴾ وہ ریا جو کسی عمل پر تو نہ ابھارے البتہ اسکی مشقت میں **کمی** کر دے اور اس کا کرنا **آسان** ہو جائے جیسے کوئی شخص روزانہ نمازِ تہجد پڑھنے کا عادی ہو لیکن اسے بوجھ بھی محسوس ہوتا ہے اور جب اس کے ہاں کوئی مہمان آئے یا کسی کو اس کے تہجد گزار ہونے کا پتا چل جائے تو اُس کی **چستی** میں اضافہ ہو جائے اور وہ اسے **خوشدلی** سے پڑھے۔

﴿2﴾ وہ ریا جس کا نیکی میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا یعنی وہ ریا جو نہ تو عمل پر **ابھارتا** ہے، نہ اس کی مشقت میں **کمی** کرتا ہے لیکن اس کی وجہ سے بندے کا دل **ریاکاری** میں اس طرح مبتلا ہو جاتا ہے جیسے پتھر میں آگ پوشیدہ ہوتی ہے۔ ریائے

خفی کی **اس قسم کو پہچاننا آسان نہیں**، اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ جب لوگوں کو اس کی عبادت کا پتا چلے تو اسے **خوشی** ہو۔ چنانچہ کئی اسلامی بھائی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے عمل میں مخلص ہوتے ہیں، ریاکاری کو ناپسند کرتے ہیں اور اپنے عمل کو ریاکاری میں مبتلاء ہوئے بغیر مکمل بھی کر لیتے ہیں لیکن جب لوگوں کو ان کی عبادت کا پتا چلتا ہے انہیں **خوشی** حاصل ہوتی ہے اور انہیں عبادت کی مشقتیں بھول جاتی ہیں۔ اس صورت میں ریا ان کے دل میں اس طرح پوشیدہ ہوتی ہے جیسے پتھر میں آگ پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ **خوشی ریائے خفی پر دلالت** کرتی ہے کیونکہ اگر دل لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہوتا تو وہ اپنی عبادت پر ان کے آگاہ ہونے پر خوش نہ ہوتا، اب اگر وہ اس خوشی کو دل ہی دل میں مذموم نہ جانے تو **ریا** کا یہ پوشیدہ سلسلہ مزید مضبوط ہو جاتا ہے اور پھر یہ شخص کوشش کرتا ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً کسی بھی طرح سے لوگوں کو اس کی عبادت کا حال **معلوم** ہو جائے بلکہ بعض اوقات ایسی عادتیں اپنا لیتا ہے جس سے اس کی نیکیوں کا **اظہار** ہو سکے مثلاً کمزوری کے سبب آواز پست رکھنا، ہونٹوں کو خشک رکھنا، روزے اور آنسوؤں کے آثار، خوفِ خدا سے گریہ وزاری اور انگڑائیوں اور جمائیوں سے نیند کے غلبے کا اظہار طویل تہجد گزاری پر دلالت کرتا ہے۔

﴿3﴾ وہ **ریا** ہے کہ نہ تو لوگوں کے آگاہ ہونے کی خواہش ہو اور نہ ہی عبادت کے ظاہر ہونے پر خوشی ہو، البتہ اس بات پر خوشی ہو کہ ☆ ملاقات کے وقت لوگ اسے **پہلے** سلام کریں ☆ اُسے خندہ پیشانی اور **عزت واحترام** سے ملیں ☆

اس کی **تعریف** کریں اور اس کی ضرورتوں کو خوشی خوشی پورا کریں ☆ خرید و فروخت میں اس کے ساتھ رعایت برتیں (یعنی سستے میں چیز بیچیں یا دام ہی نہ لیں) ☆ کسی محفل میں جائے تو اس کے لئے جگہ چھوڑ دیں ☆ اس کی آؤ بھگت کریں وغیرھا۔

اگر کوئی ان معاملات میں ذرّہ برابر کوتاہی کرے تو اسے بہت **ناگوار** گزرے۔ گویا وہ اپنی **پوشیدہ عبادت** کا اظہار تو نہیں چاہتا لیکن اس کے بدلے لوگوں سے عزت واحترام کا طلب گار ہے، بالفرض اس نے یہ **عبادتیں** نہ کی ہوتیں تو اس کا دل ان چیزوں کا **مطالبہ** بھی نہ کرتا۔ جب کوئی اسلامی بھائی اِس قسم کی **ریاکاری** میں مبتلا ہو جائے تو اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ محض اِس بات پر قناعت نہیں کرتا کہ دلوں کا حال جاننے والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کو اس کی نیکیوں کا **علم** ہے۔ ان تمام صورتوں میں نیکیوں کا ثواب ضائع ہو سکتا ہے اور اس سے صرف صِدقِ یقین ہی محفوظ رہتے ہیں۔''

کیا تمہاری حاجتیں پوری نہیں کی جاتی تھیں!

حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن قاریوں سے ارشاد فرمائے گا کیا تمہیں سودا سستا نہیں دیا جاتا تھا؟ کیا تمہیں سلام کرنے میں پہل نہیں کی جاتی تھی؟ کیا تمہاری حاجتیں پوری نہیں کی جاتی تھیں؟'' ایک حدیث (قُدسی) میں ہے: ''تمہارے لئے کوئی اَجر نہیں کیونکہ تم نے اپنا اَجر پورا پورا وصول کر لیا۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۸۲)

کہیں نقصان نہ ہوجائے

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کے دوران ایک بزرگ نے اپنے ہم سفروں سے فرمایا: ہم نے سرکشی کے خوف سے اپنے مالوں اور اولاد کو چھوڑ دیا لیکن ہمیں اِس بات کا **خوف** ہے کہ مالدار لوگوں کو مال کے سبب جس قدر سرکشی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے زیادہ کہیں ہمیں دین میں **نقصان** نہ ہو کیونکہ ہم میں سے کوئی ایک جب ملاقات کرتا ہے تو اپنے دینی مقام کی وجہ سے اپنی تعظیم کا **خواہش مند** ہوتا ہے اور اگر کوئی چیز خریدتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کے دینی منصب کی وجہ سے اسے **کم قیمت** پر ملے۔ جب یہ بات ان کے بادشاہ تک پہنچی تو وہ ایک لشکر کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ پہاڑ اور میدان لوگوں سے بھر گئے۔ اُس بزرگ نے کسی سے دریافت کیا: یہ سب کیا ہے؟ کہا گیا: بادشاہ آپ سے ملنے آیا ہے۔ انہوں نے خادم سے کہا: میرے لئے کھانا لاؤ۔ وہ ساگ زیتون اور کھجور کے خوشے لے آیا۔ اس بزرگ نے خوب منہ کھول کر **بڑے بڑے لقمے** ڈالنے شروع کر دیئے۔ بادشاہ نے پوچھا: تمہارے وہ **سردار** کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہی ہیں۔ بادشاہ نے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ بزرگ نے جواب دیا: عام لوگوں کی طرح ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ نے کہا: اس شخص کے پاس کوئی بھلائی نہیں ہے اور واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد بزرگ کہنے لگے: **اللہ** تعالیٰ

کا شکر ہے جس نے تجھے مجھ سے یوں پھیرا کہ تم میری **مذمت** کر رہے ہو۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، فصل الرابع، ج۳، ص ۳۷۵/۳۷۶)

﴿**اللہ** عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔﴾

﴿4﴾ **ریائے خفی** کی ایک **قسم** ایسی ہے جو واعظین، مدرسین اور علماء کے ساتھ خاص ہے۔ وہ یوں کہ ان میں سے اگر کوئی زبان کی مہارت، وسیع مطالعے اور بہترین حافظے کی بدولت اچھا **بیان** کرتا ہو، شریعت وطریقت کی معرفت رکھتا ہو، لوگوں کا اس کی طرف میلان ہو، پھر کوئی اور واعظ یا عالم ان لوگوں کی **اصلاح** کرے یا وہ اسے چھوڑ کر کسی اور عالم یا شیخ کے پاس جائیں تو وہ **ملال** محسوس کرے اور حسد میں مبتلا ہو جائے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ **ریائے خفی** کا شکار ہو چکا ہے۔ اسی طرح دورانِ بیان جب کوئی مالدار شخص یا کوئی صاحبِ منصب ان کی محفل میں حاضر ہو تو اپنی گفتگو ادھوری چھوڑ کر ان کی **خوشامد** شروع کر دینا یا اپنے کلام میں شائستگی اور نرمی پیدا کر لینا۔ ہاں! اگر ان کی اصلاح کی **نیت** سے بیان طویل کرتا ہے تاکہ وہ اپنے فسق وفجور سے **توبہ** کریں اور اصلاح کی طرف **مائل** ہو جائیں تو یہ نیت درست ہے مگر اس صورت میں بھی ریاکاری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا بیان کرنے والے کو چاہیے یہ کہ تمام خلقِ خدا کو ایک نظر سے دیکھے اور امیر کو اس کی امیری کے سبب غریب سے اور بڑے کو چھوٹے سے ممتاز نہ کرے تو یوں وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ **ریاکاری** سے بچ جائے گا۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۱، ص ۴۷۶/۴۷۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مخلص بندے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مخلص بندے ہمیشہ **خفی ریا** سے ڈرتے ہیں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ لوگ ان کے نیک اعمال کے سلسلہ میں انہیں دھوکا نہ دے سکیں دیگر لوگ جتنی کوشش اپنے **گناہ** چھپانے میں کرتے ہیں یہ ان سے زیادہ اپنی **نیکیاں** چھپانے کے حریص ہوتے ہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی نیکیوں کو خالص رکھنا چاہتے ہیں تاکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے انہیں ثواب عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قیامت کے دن صرف وہی اعمال مقبول ہوں گے جو **اخلاص** کے ساتھ کئے گئے ہوں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ قیامت کے دن وہ سخت محتاج اور بھوکے ہوں گے اور ان کا مال واولاد انہیں کچھ کام نہ آئے گا سوائے اس کے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قلبِ سلیم (یعنی گناہوں سے محفوظ دل) لے کر حاضر ہوگا اور نہ کوئی باپ اپنی اولاد کے کام آئے گا یہاں تک کہ صدیقین کو بھی اپنی ہی فکر ہوگی ہر شخص نَفْسِی نَفْسِی پکار رہا ہوگا، جب صدیقین کا یہ حال ہوگا تو دیگر لوگ کس حال میں ہوں گے؟ ہر وہ شخص جو اپنے دل میں بچوں، دیوانوں اور دیگر لوگوں کے اپنے عمل پر آگاہ ہونے سے فرق محسوس کرتا ہو وہ ریا کے شائبے میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ یہ جان لیتا کہ نفع ونقصان دینے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور دوسرے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے تو اس کے نزدیک بچوں اور دیگر لوگوں کا آگاہ ہونا **برابر** ہوتا اور

بچوں یا بڑوں کو **خبر** ہونے سے اس کے **دل پر کوئی فرق نہ پڑتا۔**

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۸۲)

یاد رہے ریاکاری کی یہ تمام علامات بندے کے اپنے نفس کے لئے ہیں کسی دوسرے کے لئے نہیں کیونکہ ان کا تعلق دل کے حالات سے ہے اور دل کے حالات پر کوئی دوسرا مطلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن حالات کو کسی پر قیاس کر کے **بدگمانی** نہ کیجئے کہ بدگمانی حرام ہے اور اسی طرح کسی کے بارے میں تجسُّس کرنا، اس کی پردہ دری کرنا اور اس میں یہ علامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے **یہ بھی حرام ہے۔**'' (احیاء علوم الدین، کتاب الحلال والحرام، الباب الثالث الحالۃ الاولی، ج۲، ص۱۵۰/ کتاب الامر بالمعروف.....الخ، ج۲، ص۳۹۹ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنی تعریف پر خوش ہونا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کے نیک عمل پر اس کی تعریف کی جائے تو اس کا **خوش** ہونا فطری بات ہے۔ لیکن یاد رکھئے کہ اپنی (سچی) تعریف پر خوش ہونے کی بھی **صورتیں** ہیں، چنانچہ یہ خوشی کبھی **محمود** (یعنی پسندیدہ) ہوتی ہے اور کبھی **مذموم** (یعنی ناپسندیدہ)، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب کوئی ہماری (سچی) تعریف کرے تو اسے نرمی سے منع کردیں، پھر بھی کوئی ہماری تعریف کرنے سے باز نہ آئے تو پھولنے کے بجائے دل میں داخل ہونے والی خوشی کے بارے میں **اچھی اچھی نیّتیں** کر لینی

چاہئیں۔محمود خوشی کی 4 صورتیں ہیں:

(۱).....اپنا یوں ذہن بنائے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میرے اچھے عمل کو لوگوں پر ظاہر کر کے مجھ پر کرم فرمایا ہے، کیونکہ وہی عبادت اور گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے محض اپنے کرم سے گناہوں پر پردہ ڈال کر اس کی عبادت کو ظاہر فرمادیا اور اس سے بڑا احسان کسی پر کیا ہوگا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کے گناہوں کو چھپا دے اور عبادت کو ظاہر کردے لہٰذا بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اس پر نظرِ رحمت کی وجہ سے خوش ہو لوگوں کی تعریف اور ان کے دلوں میں اس کے لئے جو مقام و مرتبہ ہے اس کی وجہ سے خوش نہ ہو (تو یہ ریا نہیں) جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ (پ ۱۱، یونس:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ **اللہ** ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یہ فرمائیے کہ آدمی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی **تعریف** کرتے ہیں (یہ ریا ہے یا نہیں)؟ فرمایا: ''یہ مومن کے لیے جلد یعنی دنیا میں بشارت ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البرو الصلة و الادب، باب اذا اثنی علی الصالح.....الخ، الحدیث ۲۶۴۲، ص ۱۴۲۰)

(یعنی یہ ریا نہیں ہے بلکہ قبولیت کی علامت ہے کہ لوگوں کے منہ سے خود بخود اس کی تعریف

نکلتی ہے۔غرض یہ کہ ریا کا تعلق عامل کی نیت سے ہے کہ وہ دکھلاوے شہرت کی نیت سے نیکی کرے یہ ہے ریا۔ (مِرْاٰۃ المناجیح، ج۷، ص۱۲۹ ملخصًا)

(۲).....یا خوشی کا قابلِ تعریف ہونا اس وجہ سے ہے کہ بندہ یہ سوچ کر خوش ہو جاتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جب دنیا میں اس کے گناہوں کو چھپایا اور اس کی نیکیوں کو ظاہر فرمایا تو آخرت میں بھی اس کے ساتھ یہی سلوک فرمائے گا، چنانچہ صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس بندے کے گناہ کی دنیا میں پردہ پوشی فرماتا ہے آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' (کنز العمال، کتاب التوبة، قسم الاقوال، باب فی فضلها والترغیب فیها الحدیث:۱۰۲۹۶، ج٤، ص۹۷، بدون "ذنباً")

(۳).....یا پھر بندہ یہ خیال کرے کہ میرے نیک اعمال پر مطلع ہونے والوں کو میری اِقتدا میں **رغبت** ملے گی اور اس طرح مجھے دُگنا **ثواب** ملے گا ایک ثواب تو اس بات کا ہوگا کہ اس کا مقصود ابتداء میں عمل کو پوشیدہ رکھنا تھا اور دوسرا **ثواب** اس کے ظاہر ہونے اور لوگوں کی اقتداء کی وجہ سے ہوگا کیونکہ عبادت و طاعت میں جس کی پیروی کی جاتی ہے اسے ان پیروی کرنے والوں کا **ثواب** بھی ملتا ہے اور ان کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہوتی لہٰذا اس خیال سے خوشی حاصل ہونا بالکل درست ہے کیونکہ نفع کے آثار کا ظہور لذت بخشتا ہے اور خوشی کا سبب بنتا ہے۔ **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: **یہ** اس صورت میں

ہے کہ عبادت اس لیے نہیں کی کہ لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ عابد سمجھیں، عبادت خالصاً اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے ہے، عبادت کے بعد اگر لوگوں پر ظاہر ہوگئی اور طبعًا یہ بات **اچھی** معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے اچھی حالت پر پایا، اس طبعی مسرت سے **ریا** نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا، ایک شخص آ گیا اور یہ بات مجھے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حال میں دیکھا (یہ ریا تو نہ ہوا)؟ ارشاد فرمایا: ''ابو ہریرہ! تمھارے لیے دو[2] ثواب ہیں، پوشیدہ عبادت کرنے کا اور علانیہ کا بھی[1]'' (شرح السنة، کتاب الرقاق، باب من عمل لله فحمد عليه، الحديث ٤٠٣٦، ج٧، ص ٣٤٦)

(۴).....اسی طرح کبھی بندہ اس وجہ سے خوش ہوتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایسے عمل کی توفیق دی ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں اور اس کی وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں کیونکہ بعض گنہگار مسلمان ایسے بھی ہوتے ہیں جو عبادت گزار لوگوں کو دیکھ کر ان کا مذاق اڑاتے اور انہیں ایذا دیتے ہیں، اس صورت میں **اِخلاص کی علامت** یہ ہے کہ جس طرح اسے اپنی تعریف پر خوشی حاصل ہوتی

---

[1] یعنی تمہارے اس کام کی ابتداء محض اخلاص پر تھی اسی سے تم گھر کے گوشہ میں یہ کام کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس کام کو ظاہر فرما دیا یہ بھی اس کا کرم ہے۔ تمہارا اس پر خوش ہونا کہ مجھے مسلمان نے برے کام پر نہ دیکھا اچھے کام پر دیکھا یہ خوشی بھی اللہ کا کرم ہے اس پر بھی ثواب ہے کہ یہ خوشی شکر کی ہے نہ کہ فخر کی۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۳۳)

ہے اسی طرح دوسروں کی تعریف بھی اس کے لئے باعثِ مسرت ہو۔

قابلِ مذمت خوشی یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے نزدیک اپنے مقام ومرتبہ پر خوش ہو اور یہ خواہش کرے: ''وہ اس کی تعریف وتعظیم کریں، اس کی حاجتیں پوری کریں، آمدورفت میں اسے اپنے آگے کریں۔''

(الزواجر،الکبیرۃ الثانیہ الشرك الاصغر.....الخ،ج ۱،ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ خدا سے لرز جائیے!

جب کوئی آپ کی **تعریف** کرے تو اس طرح بھی غور وخوض (یعنی فکرِ مدینہ) کیجئے: جس وجہ سے میری **تعریف** کی گئی ہے وہ مجھ میں پائی بھی جارہی ہے یا نہیں؟ مثلاً لوگوں نے مجھے **متقی وپرہیزگار** کہا، کیا میں واقعی تقوٰی کے شرعی **معیار** پر پُورا اترتا ہوں اور اگر لوگوں کی تعریف **سچی** بھی ہے تو اس میں میرا کیا کمال ہے یہ تو میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا ہے پھر اعمال کا اعتبار تو خاتمے پر ہے، میں نہیں جانتا کہ میرا **خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں؟** کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن مجھے انہی لوگوں کے سامنے بلا کر کہا جائے: ''**اے فاجر!** اے دھوکے باز! اے ریاکار! **کیا تجھے حیا نہ آئی** جب تُو نے **اللّٰہ** عزوجل کی اطاعت کے بدلے دنیا کا ساز وسامان خریدا؟ تُو نے بندوں کے دلوں پر نظر رکھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رحمت پر قناعت نہ کی، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہیں صرف اُس کے بندوں سے محبت کی، لوگوں کے لئے ایسی چیزوں سے آراستہ ہوا جو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بری تھیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُوری اختیار کر کے لوگوں کی قربت پائی۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رِیاکاری کی تربیت گاہ

آج کل بچہ یا بچی اگر حفظِ قرآن مکمل کرلے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے۔ جس میں اس کو گُل پوشی وگل پاشی اور تحائف وتعریفی کلمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ اس قسم کی تقریبات کا انعقاد کرنے والوں کو ''**فکرِ مدینہ**'' کی دعوت دیتے ہوئے فیضانِ سنت جلد اوّل کے صفحہ 1448 پر لکھتے ہیں: گھر والے شاید سمجھتے ہوں گے ہم **حوصلہ افزائی** کررہے ہیں۔ مگر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچہ بلند حوصلہ تھا جبھی تو **حافظ** بنا۔ ہاں حفظ شروع کرواتے وقت حوصلہ افزائی کی واقعی ضروت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔ بہرحال **حافظ** مَدَنی منے، منی کے **حفظ کی تقریب** میں حوصلہ افزائی ہورہی ہے یا وہ خود ''**پھول کر کُپّا**'' ہوا جارہا ہے اس پر غور کرلیا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری یہ ''تقریب سعید'' اس بے چارے سادہ لوح بھولے بھالے حافظ مَدَنی منے کی **ریاکاری کی تربیت گاہ** بن رہی ہو! **میں** نے اس طرح کی تقاریب میں **اخلاص** کو بہت تلاشا، مجھے نہ مل سکا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

تصاویر بھی کھینچی جاتی ہیں۔اسی طرح اکثر کمسن مَدَنی منے، منی کی ''روزہ کشائی'' کی تقریب میں بھی **تصاویر کے گناہ** کا سلسلہ ہوتا ہے۔ ورنہ سادگی کے ساتھ روزہ کشائی کی رسم ادا کی جائے یا حافظ مَدَنی منے کی دینی ترقی کیلئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے بُزُرگوں کی بارگاہوں میں پیش کر کے عمر بھر قرآن پاک یاد رہنے اور اس پر عمل کرنے کی **دعائیں** لی جائیں تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس میں **بَرَکتیں** زیادہ ہوں گی۔ **الحاصل** اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جو تقریب کرنے جا رہے ہیں اس میں **ہماری آخرت کا کتنا فائدہ ہے؟** اگر آپکا دل واقعی مطمئن ہے کہ حفظ قران کی خوشی کی تقریب سے مقصود نمائش نہیں اور یہ بھی یقین ہے کہ مَدَنی منے کو **ریاکاری** کا کوئی خَطَرہ نہیں یعنی **آپ اس کو اخلاص کی اعلیٰ تربیت دے چکے ہیں** تو بے شک تقریب کیجئے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) (فیضانِ سنّت، ج۱، باب فیضانِ رمضان ص۱۴۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں سے بچنے میں بھی ریاکاری

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: تقوٰی کے دو رُکن ہیں (1) اچھے کام کرنا (2) بُرے کام سے بچنا، مگر اس کا رُکن اعلیٰ بُرے کاموں سے بچنا ہے، عبادات آسان ہیں مگر محرمات (یعنی حرام کاموں) سے پرہیز،

برے معاملات سے بچنا بہت ہی مشکل ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۶۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح دیگر نیکیاں **ریاکاری** کی نذر ہوسکتی ہیں اسی طرح گناہوں سے بچنے میں بھی **ریاکاری** ممکن ہے کیونکہ گناہ سے بچنا بھی نیکی ہے اور شیطان کبھی نہیں چاہے گا کہ مسلمان **ثواب** کمانے میں کامیاب ہوجائے۔ لہٰذا اگر اس لئے گناہ ترک کرتا ہے کہ لوگ اسے متقی، پرہیزگار، عبادت گزار اور خوف وخشیت کا پیکر سمجھیں تو یہ صورت خالص **ریاکاری** کی ہے۔ چنانچہ گناہوں کو چھوڑنے میں رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پیشِ نظر ہونی چاہئے، ضمناً اور بھی اچھی اچھی نیّتیں کی جا سکتی ہیں مثلاً **(۱)** کہیں میری دیکھا دیکھی لوگ بھی اس گناہ میں نہ لگ جائیں، یوں میرا **گناہ** بڑا ہو جائے گا **(۲)** اس گناہ کی وجہ سے میں لوگوں کی نظر سے گر جاؤں گا اور وہ میری **پیروی** کرنا چھوڑ دیں گے اور میری **نیکی کی دعوت** قبول نہ کریں گے، یوں میں لوگوں کی اصلاح کرنے کے **ثواب** سے محروم ہوجاؤں گا وغیرھا۔

اِخلاص کی پہچان

گناہ چھوڑنے میں **اخلاص** کی پہچان یہ ہے کہ بندہ جس طرح لوگوں کے سامنے **گناہ** سے باز رہتا ہے اسی طرح تنہائی میں بھی **گناہ** سے باز رہے۔ بہرحال گناہ سے ہر حال میں بچا جائے اور دل میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھی جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریاکاری کے خوف سے عبادت چھوڑنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ کسی کے دل میں شیطان یہ **وسوسہ** ڈالے کہ جب **ریاکاری** کی اِس قدر **آفتیں** ہیں اور ریاکاری سے **بچنا** بھی بے حد **دُشوار** ہے تو سِرے سے **نیک عمل** ہی نہ کیا جائے تاکہ کم از کم ہم ریاکاری کی **سزا** سے تو بچ جائیں۔ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں **عرض** ہے کہ ریاکاری کے خوف سے نیک عمل چھوڑنا **دانشمندی** کی بات نہیں کیونکہ اس طرح ہم **اخلاص** اور **نیکی** دونوں کے ثواب سے **محروم** ہوجائیں گے۔حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: ''لوگوں کے لئے عمل **ترک** کردینا **ریاکاری** ہے اور لوگوں کے لئے عمل کرنا **شرکِ** (اصغر) ہے، جبکہ **اخلاص** یہ ہے کہ **اللہ** عزوجل تجھے ان دونوں چیزوں سے نجات عطا فرمادے۔'' (الزواجر،الکبیرۃالثانیۃ الشرك الاصغر.....الخ، ج ۱، ص ۷۶)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نیک عمل چھوڑنے کے بجائے اپنی **نیت** درست کرلیں کیونکہ اگر **ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریاکاری کا وسوسہ آنا گناہ نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریاکاری کا دل میں صرف خیال آنا اور طبیعت کا اس طرف مائل ہونا **نقصان دہ** نہیں ہے کیونکہ **شیطان** تو ہر انسان پر مسلّط ہے یہ انسان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ شیطانی **وسوسوں** کو دل میں **داخل** ہی نہ ہونے دے

اوران کی طرف **مائل** نہ ہو۔یہی وجہ ہے کہ شیطان وسوسے ڈالتا ہی رہتا ہے **اب** انسان کو چاہیے کہ ان وسوسوں کو دل میں نہ بٹھائے اور شیطانی حیلوں کا علمِ دین اور نفرت وانکار سے مقابلہ کرے۔(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ٤٩٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مروی ہے آپ فرماتے ہیں: سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں جس نے شیطان کے مکروفریب کو **وسوسوں** میں بدل دیا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی رد الوسوسة، الحدیث ٥١١٢، ج ٤، ص ٤٢٥)

حضرت ابو حازم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: ''جو خطرہ تیرے **نفس** کی طرف سے ہو اور تیرا **نفس** اسے اپنے لئے پسند کرے لیکن اس پر تو اس کو جھڑکتا بھی رہے تو اس صورت میں شیطانی وسوسہ اور نفسانی خیالات تجھے **نقصان** نہیں پہنچائیں گے جب انکار اور ناپسندیدگی کے ذریعے نفس وشیطان کی **مراد** کو پورا نہ ہونے دے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان دواء الریاء.....الخ، ج ۳، ص ۳۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان کو ناکام ونامُراد کر دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کا تو کام ہی یہی ہے کہ وہ ہمیں **نیکیوں** سے روک کر **گناہوں** میں مبتلا کردے۔اس لئے **ریاکاری** کے ڈر سے نیکیاں چھوڑنے کے بجائے اِن کی کثرت کرکے شیطان کو **ناکام ونامُراد** کردیجئے۔**شیطان**

گویا ایک بھونکنے والے **کتے** کی طرح ہے کہ اگر ہم اِس کے قریب جا کر خاموش کروانے کی کوشش کریں تو یہ اور زیادہ **بھونکتا** ہے اور اگر ہم اُسے اس کے حال پر چھوڑ کر اپنی راہ لیں تو یہ بالآخر **بھونکنا** چھوڑ دیتا ہے۔اسی طرح **شیطان** بھی پہلے پہل ہمیں نیک عمل چھوڑنے کا **مشورہ** دیتا ہے، اگر ہم اس کے مشورے کو **نظر انداز** کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جائیں تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم سے ایسی **غلطی** کروا دے جس کی وجہ سے ہمارا نیک عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں **مقبول** نہ ہو سکے، اگر اس میں بھی **ناکام** رہے تو وہ ہمارے دل میں **ریاکاری** کے وسوسے ڈالتا ہے اور ہمیں ریا کاری کرنے پر **آمادہ** کرتا ہے۔اگر ہم اس پر پھر بھی توجہ نہ دیں بلکہ **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے نیکیوں کی طرف ہی متوجہ رہیں تو وہ ہمارے دل میں **وسوسے** ڈالے گا اور کہے گا: ''تیرا عمل **خالص** نہیں، تُو **ریاکار** ہے، تیری کوشش **بے کار** ہے، اس عمل کا کیا فائدہ جس میں **اخلاص** نہ ہو؟'' یوں وہ ہمارے ساتھ مسلسل **چمٹا** رہے گا تا کہ کسی طرح وہ ہمیں اس عمل کے **چھوڑنے** پر آمادہ کرے تو اگر ہم نے وہ عمل **چھوڑ** دیا تو شیطان **کامیاب** ہو گیا۔لہٰذا اسے ہرگز **خوش** نہ کیجئے اور نیک کام پر استقامت پذیر رہیے تا کہ وہ ہم سے **ناامید و مایوس** ہو جائے۔یہ ہماری **کامیابی** ہو گی اور اس کی **ناکامی**!

حضرتِ ابراہیم تیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: شیطان بندے کو **گناہ** کے ایک دروازے کی طرف بلاتا ہے اور وہ بندہ اس کی بات نہیں مانتا بلکہ اس کی جگہ کوئی **نیکی** کرتا ہے تو شیطان یہ صورتِ حال دیکھ کر اسے **چھوڑ** دیتا ہے۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ جب شیطان تمہیں **متردّد** دیکھتا ہے (کہ کبھی نیکی کی اور کبھی چھوڑ دی) تو تم میں **طمع** (یعنی لالچ) رکھتا ہے اور جب تمہیں ہمیشہ **نیکی** کرتا ہوا دیکھتا ہے تو تم سے **نفرت** کرتا ہے اور تمہیں **چھوڑ** دیتا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان دواء الریاء.....الخ، ج ۳، ص ۳۸٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا نیکیاں چھوڑ کر ہم شیطان سے بچ جائیں گے؟

پھر اِس بات کی کیا ضمانت ہے کہ **ریاکاری** کے ڈر سے نیکی چھوڑ کر ہم شیطان کی گرفت سے **محفوظ** ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے! شیطان ہمارا پھر بھی **پیچھا** نہیں چھوڑے گا، بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارا یوں ذہن بنائے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ''تم نے عمل **اخلاص** کی وجہ سے چھوڑا ہے اور تم **شہرت** کے طالب نہیں ہو۔'' اب جبکہ تمہارے اخلاص کا **چرچا** ہو رہا ہے تم اِس جگہ کو چھوڑ دو، اگر ہم وہ جگہ بھی **چھوڑ** دیں اور بالفرض کسی غار یا زمین کے نیچے کسی **بل** میں چلے جائیں تو وہ ہمارے دل میں اس بات کی **لذت** ڈالے گا کہ لوگ تمہیں **زاہد** سمجھتے ہیں اور ان کو تمہارے **خلوت نشیں** ہونے کا علم ہے لہٰذا اس وجہ سے وہ تمہاری **تعظیم** کرتے ہیں..... علٰی ھذا القیاس۔ یوں وہ قدم قدم پر ہمارے لئے **مسائل** کھڑے کرتا رہے گا۔ چنانچہ ہمیں **ریاکاری** کے ڈر سے نیک عمل کو نہیں **چھوڑنا** چاہیے اور **شیطانی وسوسوں** پر زیادہ **توجہ** بھی نہیں دینی چاہیے۔

ریا کے خوف سے نیک عمل چھوڑ دینے والے کی مثال

حجۃ الاسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی احیاءُ العلوم میں لکھتے ہیں: **جو** شخص **ریا** کے خوف سے عمل کو چھوڑ دیتا ہے اس کی **مثال** اس طرح ہے کہ ایک **شخص** کو اس کے **آقا** نے ایسی گندم دی جس میں گندم کے مشابہ دوسرے **دانے** ملے ہوئے تھے اور اس نے حکم دیا کہ اسے بالکل **صاف** کر دو یہاں تک کہ اس میں گندم کے علاوہ ایک بھی **دانہ** نہ رہے اب وہ شخص اس خوف سے کہ شاید میں اسے بالکل **صاف** نہ کر سکوں، اس عمل کو بالکل ہی **چھوڑ** دیتا ہے تو یہی حال اس شخص کا ہے جو **اخلاص** پیدا نہ ہونے کے خوف سے **نیکی** کرنا ہی چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جب **اخلاص** ہی نہ ہوگا تو عمل کا کیا فائدہ ہوگا؟

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ترك الطاعت.....الخ، ج۳، ص۳۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوگ کیا کہیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی نے اس خوف سے **نیکی** چھوڑ دی کہ لوگ مجھے **ریا کار** کہیں گے اور **گناہ گار** ہوں گے لہٰذا اُن کو **گناہ** سے بچانے کے لئے میں نیک عمل ہی نہیں کرتا، یہ بھی **شیطانی مکر و فریب** ہے اور اس میں سب سے **پہلی خرابی** یہ ہے کہ یہ شخص مسلمانوں کے بارے میں **بدگمانی** کا شکار ہوا حالانکہ اِسے اِس کا کوئی حق نہ تھا، پھر اگر یہ بات **سچ** ثابت ہو جاتی تو بھی اسے کوئی **نقصان** نہ پہنچتا۔ لیکن اس

نے اپنے ہاتھوں خُود اپنا **نقصان** کرلیا کہ نیکی چھوڑ کر ثواب سے **محروم** ہوگیا۔ **دوسری خرابی** یہ ہے کہ اس کا عمل کو اس لئے چھوڑنا کہ لوگ اسے **ریاکار** کہیں گے، یہ بھی **ریا** ہے کیونکہ اگر اسے لوگوں کی **تعریف** اور **مذمت** سے کوئی سروکار نہ ہوتا تو وہ اس بات کی کیوں پرواہ کرتا کہ **لوگ اسے ریاکار کہتے ہیں یا مخلص؟**

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ترک الطاعت.....الخ، ج۳، ص۳۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریاکار کی علامتیں

حضرت سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ریاکار کی تین **علامتیں** ہیں:

(1) **تنہائی** میں ہو تو عمل میں **سستی** کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو **جوش** دکھائے،

(2) اس کی **تعریف** کی جائے تو عمل میں **اضافہ** کردے اور

(3) اگر **مذمت** کی جائے تو عمل میں **کمی** کردے۔

(الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر.....الخ، ج۱، ص۷۵)

حضرت سیِّدُنا خواجہ حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے تھے کہ جو شخص کسی مجمع میں اپنی **مذمت** کرتا ہے وہ درحقیقت اپنی **تعریف** کرتا ہے اور یہ بھی **ریا** کی علامتوں میں سے ایک **علامت** ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کہیں ہم ریا کار تو نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ بڑی **دیانت داری** سے خود پر غور کریں کہ کہیں ہم **تنہائی** میں عبادت کے معاملے میں **سستی وغفلت** اور لوگوں کے سامنے **چستی** کا مظاہرہ تو نہیں کرتے ؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر **بلاضرورت اظہار** تو نہیں کر دیتے ؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری **تعریف** کر دے تو پھول کر عمل میں **اضافہ** تو نہیں کر دیتے ؟ اور **تعریف** نہ ہونے کی صورت میں کہیں ہم **غمگین** تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں **کمی** تو نہیں کر دیتے ؟ ہمیں لوگوں کے **سامنے** نیکی کرنے میں بڑی **لذت** ملتی ہے مگر تنہائی میں **مزا** نہیں آتا ؟ کہیں ہم لوگوں کے سامنے اپنی **مذمت** اُنہیں **متأثر** کرنے کے لئے تو نہیں کرتے ؟ وغیرھا۔

ریا سے توبہ کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ان سوالات کا جوابات **ہاں** میں آئے تو فوراً سے پیشتر **توبہ** کر لیجئے اور حُصولِ **اخلاص** کی **کوششوں** میں لگ جائیے کہ کہیں توبہ سے پہلے موت نہ آجائے اور ہمیں **ریا کاری** کے اُخروی **نقصانات** کا سامنا کرنا پڑے۔

ریاکاری سے توبہ کی برکت

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان لکھتے ہیں: خیال رہے کہ **ریا** سے عبادت **ناجائز** نہیں ہو جاتی بلکہ **نامقبول** ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر **ریا**

کار آخر میں ریا سے **توبہ** کرے تو اس پر ریا کی عبادت کی **قضا** واجب نہیں بلکہ اس توبہ کی **برکت** سے گزشتہ **نامقبول ریا کی عبادات بھی قبول ہو جائیں گی۔** مطلقاً **ریا** سے خالی ہونا بہت **مشکل** ہے **کوئی شخص ریا کے اندیشہ سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ ریا سے بچنے کی دعا کرے۔** (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرضِ ریا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں اس مرضِ **ریا** کی **علامات** محسوس کریں تو بعدِ توبہ **علاج** میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم اپنے **باطن** کو **پاکیزہ** کرنے کی کوشش کریں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہر بھی **ستھرا** ہو جائے گا۔ **شہنشاہِ مدینہ**، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو اپنے **باطن کی اِصلاح** کرے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے **ظاہر کی اِصلاح** فرما دے گا۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۵۲۷۳، ج۳، ص۱۳، ملخصًا)

مایوس نہ ہوں

مایوسی کا شکار ہو کر یہ نہیں کہنا چاہیے کہ **اِخلاص** پر تو **اولیاء کرام** علیہ رحمۃ اللہ السلام ہی **قادر** ہو سکتے ہیں، ہم **کہاں اِس قابل؟** اور اس طرح **اخلاص** کی کوشش ترک کر دی جائے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہم جیسے گنہگاروں کے لئے کامل طور پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کے نقشِ قدم پر چلنا ناممکن نہیں

تو بے حد **دُشوار** ضرور ہے لیکن اِس دُشواری کو آڑ بنا کر اپنی اِصلاح کی کوشش **ترک** کر دینا بہت بڑی **نادانی** ہے۔ اگر چہ ہم اِن پاکیزہ ہستیوں جیسا نہیں بن سکتے مگر ان کے حالات وملفوظات کی روشنی میں اپنی نیتوں اور معاملات کی دنیا تو **سنوار** سکتے ہیں، اپنے نفس کی خوشنودی کے سودوں سے تو **باز** رہ سکتے ہیں، آخرت کے **نفع ونقصان** اور اپنے **ربّ قدیر** عَزَّوَجَلَّ کے **غضب ورضا** کا خیال تو رکھ سکتے ہیں۔

مشکل سے نہ گھبرائیے

بیماری جتنی **پرانی** ہوتی ہے اس کا **علاج** بھی اُتنا ہی **مشکل** ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمیں اپنا ذہن بنا لینا چاہئے کہ جس طرح ہم اپنے جسمانی امراض کے **علاج** کے لئے خلافِ طبیعت **کڑوی دوائیاں** پینے پر تیار ہو جاتے ہیں اسی طرح اِس باطنی بیماری یعنی **ریاکاری کے علاج** کے لئے بھی اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کی **مشقت** برداشت کریں گے۔ اِن مشقتوں کو برداشت کرنا شروع شروع میں **دُشوار** محسوس ہوگا بعد میں قدرے **آسان** لگے گا جس طرح سخت سردی میں **ٹھنڈے پانی** سے **وضو** کرنا بے حد **دشوار** محسوس ہوتا ہے لیکن اگر ہم ہمت کر کے پانی اپنے جسم پر ڈالنا شروع کر دیں تو وضو کرنا ہمارے لئے **آسان** ہو جاتا ہے۔

غم سے خوگر ہُوا اِنساں تو مِٹ جاتا ہے غم
مشکلیں اِتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''اِخلاص کا نُور'' کے دس حروف کی نسبت سے ریاکاری کے 10 علاج

﴿پہلا علاج﴾ اللہ تعالٰی سے مدد طلب کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے اسے نفس وشیطان کے خلاف جنگ میں استعمال کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کیجئے کہ ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے **ریاکاری** کی بیماری سے **شفا** عطا فرما، میری خالی جھولی کو **اخلاص** کی عظیم دولت سے بھر دے، میرا سامنا اس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خود دکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اس کو **ملاحظہ** فرما رہا ہے اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے اس دشمن کے **مکروفریب** سے بچالے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ **لوگوں کی نظر** میں میرا حال بہت **اچھا** ہو وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھیں مگر تیری بارگاہ میں **سزا کا حقدار** ٹھہروں۔

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿دوسرا علاج﴾ ریاکاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم **ریاکاری کی آفتوں** کو اپنے پیشِ نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وقت تک **پسند** کرتا ہے جب تک وہ اسے نفع بخش اور **لذیذ** نظر آتی ہے مگر جب اسے اُس شے کے **نقصان دہ** ہونے کا پتہ چلتا

ہے تو وہ اس سے بچتا ہے مثلاً ایک اسلامی بھائی **شہد** کو اس کی لذت اور **مٹھاس** کی وجہ سے بہت پسند کرتا ہے لیکن اگر اسے یہ بتادیا جائے کہ یہ **شہد** جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں **زہر** ملا ہوا ہے تو وہ اس میں موجود مٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز **نہیں پیئے گا**۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل **ظاہر** کرنے اور ان کی طرف سے **واہ واہ** ہونے میں یقیناً نفس کو بڑی **لذت** ملتی ہے لیکن اگر ہم اِس لذت کے بجائے **ریاکاری کے نقصانات** ذہن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا۔ کیا **ریاکاری** کا یہی نقصان کم نہیں کہ نیک عمل میں **مشقت** اٹھانے کے باوجود ثواب سے **محروم** کردیا جائے! اس **مزدور** کا کیا حال ہوگا جو سارا دن دھوپ میں **پسینہ** بہائے اور جب **مزدوری** ملنے کا وقت آئے تو اُس کی مزدوری یہ کہہ کر روک لی جائے کہ فُلاں فُلاں **غلطی** کی وجہ سے تمہیں مزدوری نہیں دی جاسکتی۔ مگر آہ! **ریاکار** کو تو ثواب سے **محرومی** کے ساتھ ساتھ **عذاب** بھی برداشت کرنا ہوگا۔ وہ شخص کتنا **نادان** ہے کہ جس شے سے وہ **لاکھوں** کما سکتا ہے وقتی خوشی کی خاطر اسے کوڑیوں کے مول **بیچ** دے، بالکل اسی طرح وہ **عبادت گزار** کتنا **ناسمجھ** ہے جو عبادت کے ذریعے **خالق کا قرب** چاہنے کے بجائے **مخلوق کو اپنا** بنانے کی کوشش کرے، ایسے ریاکار نے گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **نافرمانی** کے بدلے لوگوں سے **محبت** چاہی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے **مذمت** کے بدلے لوگوں کی **تعریف** کا طالب ہوا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **ناراضی** کے بدلے لوگوں کی **رضا** کا طالب ہوا اور باقی رہنے والی **جنتی نعمتوں** کو **فانی دُنیا** کے بدلے بیچ ڈالا۔ پھر سب لوگوں کو راضی رکھنا **دودھ کی نہر** کھودنے کے

مترادف ہے کہ اگر کچھ لوگ ایک بات سے **خوش** ہوتے ہیں تو **ناراض** ہونے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دکھاوے کے لئے عمل کرنے والے کی مثال

دکھاوے اور سنانے کے لئے عمل کرنے والے کی **مثال** اُس شخص کی طرح ہے جو اپنی پوٹلی (یعنی جیب یا تھیلی) **پتھروں** سے بھر کر **خریداری** کے لئے بازار چلا گیا۔ جب لوگوں نے اُسے دیکھا تو حیرت سے کہنے لگے: ''اس کی جیب کتنی بھری ہوئی ہے!'' مگر جب وہ دکاندار کے سامنے اپنی **پوٹلی** کھولے گا تو **ذلیل و رسوا** ہوگا اور اس کی **پٹائی** ہوگی، اسے لوگوں کی واہ واہ کے سوا کوئی **نفع** حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح **دکھاوے** اور **سنانے** کے لئے عمل کرنے والے کو لوگوں کی طرف سے بولے جانے والے **تعریفی کلمات** کے علاوہ کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے قیامت کے دن کوئی **ثواب** ملے گا۔ (الزواجر،الکبیرۃالثانیۃ الشرک الاصغر.....الخ، ج۱، ص۷۶ماخوذًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿تیسرا علاج﴾ اسباب کا خاتمہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی **سبب** ہوتا ہے اگر سبب مٹا دیا جائے تو بیماری بھی **رخصت** ہوجاتی ہے۔ اسی طرح **ریاکاری** کے بھی بنیادی طور پر **تین اسباب** ہوتے ہیں اگر اِن تین چیزوں سے جان چھڑالی جائے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری سے بچنا بے **حد آسان** ہوجائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں:

(1)تعریف کی خواہش،(2)مذمت کا خوف اور(3)مال ودولت کی حرص۔

تعریف کی خواہش پر کیسے قابو پائیں؟

ہمیں چاہئیے کہ **تعریف کی خواہش** پر قابو پانے کے لئے ان نقصانات پر غور وفکر کریں:

''تباہی'' کے پانچ حروف کی مناسبت سے حبِ جاہ کے نقصانات پر مشتمل 5 روایات

(۱)اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کو بندوں سے **تعریف کی محبت** سے ملانے سے بچتے رہو کہیں تمہارے **اعمال برباد** نہ ہو جائیں۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، فصل فی التحذیر والوعید، الحدیث:۱۵۶۷، ج۱، ص۲۲۳)

(۲)سیِّدُ الْمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **مال اور مرتبے کی محبت** مومن کے دل میں **منافقت** کو اس طرح بڑھاتی ہے جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے۔(کنزالعمال، کتاب اللھو.....الخ، قسم الاقوال التغنی المحظور، الحدیث ۴۰۶۵۲/۴۰۶۶۱/۴۰۶۶۳، ج۱۵، ص۹۵/۹۶)

(۳)اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **دو بھوکے بھیڑیے** بکریوں کے ریوڑ میں اتنی **تباہی** نہیں مچاتے جتنی **مال اور عزت وآبرو کی تمنا** مسلمان کے دین کو **خراب** کرتی ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال الاکمال حب الجاہ، الحدیث ۷۴۳۳، ج۳، ص۱۸۵)

رہزن نے لُوٹ لی کمائی

فریاد ہے خضرِ ہاشمی سے (حدائقِ بخشش)

(٤) رسولِ اکرم ،نورِ مجسّم ،شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: ستائش پسندی آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق،الحدیث٧٤٢٨، ج٣،ص١٨٥)

(٥) حضرت ابوعبداللہ انطا کی علیہ رحمۃ اللہ الباقی فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے اعمالِ ظاہرہ میں **اخلاص** کا طالب ہو اور دل سے **مخلوق پر نظر** رکھتا ہو، وہ طلبِ مُحال میں مبتلا ہے کیوں کہ **اخلاص قلب کا پانی ہے اور ریا اس کو مُردہ کرنے والی ہے۔**

(تنبیہ المغترین،ص ٢٤)

یُوں فکرِ مدینہ کیجئے

کوشش کر کے اس طرح غور وخوض (یعنی فکرِ مدینہ) کیجئے: ''لوگوں کا میری **تعریف** میں چند جملے بول دینا یا مجھے **ستائشی** (یعنی تعریف بھری) **نگاہوں** سے دیکھنا، یا شہرت مل جانا نفس کے لئے یقیناً **باعثِ لذّت** ہے مگر ان کی تعریف مجھے میدانِ حشر میں بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں **کامیابی وکامرانی** نہیں دلواسکتی کیونکہ یہ لوگ تو خود خوفِ عتاب سے **لرزہ بَراندَام** ہوں گے۔ان کی **تعریف** سے میرا **رزق** بڑھے گا نہ عمر میں **اضافہ** ہوگا اور نہ ہی آخرت میں کوئی **مقام ومرتبہ** نصیب ہوسکتا ہے تو ایسے لوگوں کی **تعریف کی خواہش کا کیا فائدہ؟** میں کیوں ان لوگوں کو **دکھانے** کے لئے نیک عمل

کروں بلکہ میں صرف **اپنے رب** عَزَّوَجَلَّ **کی رضا کے لئے عبادت کروں گا**، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حشر میں عیب
ہائے رسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب

جُھوٹی تعریف کو پسند کرنا حرام ھے

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 597 پر لکھتے ہیں: اگر اپنی **جھوٹی تعریف** کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فضائل سے اس کی ثناء (یعنی تعریف) کریں جو اس میں نہیں جب تو صریح **حرام قطعی** ہے۔ قَالَ اللّٰہُ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾

(پ۴، ال عمران: ۱۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

تعریف کو پسند کرنا کب مُستَحَب ھے؟

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت مزید لکھتے ہیں: ہاں اگر **تعریف** واقعی ہو تو اگرچہ تاویل معروف ومشہور کے ساتھ، جیسے شَمْسُ الْاَئِمَّہ وفَخْرُ الْعُلَمَاءِ وَتَاجُ الْعَارِفِیْن وَاَمْثَالُ ذٰلِك (یعنی اماموں کے آفتاب، اہلِ علم کے لئے فخر اور عارفوں کے تاج، اور اسی قسم کے دوسرے توصیفی کلمات (جو مدح کی تعریف وتوصیف ظاہر کریں) کہ مقصود اپنے

ہم عصر یا مصر (یعنی ہم زمانہ یا شہر) کے لوگ ہوتے ہیں اور اس پر اس لئے **خوش** نہ ہو کہ میری **تعریف** ہو رہی ہے بلکہ اس لئے کہ ان لوگوں کی (تعریف) ان کو **نفعِ دینی** پہنچائے گی سمعِ قبول سے سنیں گے جو ان کو نصیحت کی جائے گی تو یہ حقیقۃً حبِّ مدح (تعریف کی محبت) نہیں بلکہ حبِّ نصحِ مسلمین (مسلمانوں کی خیر خواہی کی محبت) ہے اور وہ محض ایمان ہے۔ طریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ میں ہے: ''ریاست کی چاہت اور محبت کے تین اسباب ہیں، دوسرا یہ ہے کہ اقتدار اس لئے چاہتا ہے تاکہ اس کی وجہ سے نفاذِ حق اعزاز دین اور لوگوں کی اصلاح کر سکے، اگر یہ ممنوع اُمور مثلاً ریا تلبیس، اور واجب اور سنت کے چھوڑنے سے خالی ہو تو نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب (موجب اجر وثواب ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کی حکایت بیان فرمائی (کہ وہ بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوتے ہیں) اے پروردگار! ہمیں پرہیز گار اور ڈرنے والے لوگوں کا امام (یعنی پیشوا) بنادے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱ص۵۹۷)

لوگوں کی مذمّت کا خوف کس طرح دُور کریں؟

لوگوں کی مذمت کا خوف اس طرح دُور کیا جاسکتا ہے کہ اپنا ذہن بنا لیجئے کہ لوگوں کے **مذمت** کرنے سے میری **موت** جلد نہیں آجائے گی، نہ میرے **رزق** میں کمی بیشی ہوگی، اگر میرا **ربّ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے **راضی** ہے تو لوگوں کی ناراضی میرا **بال بھی بیکا** نہیں کرسکتی۔ یہ لوگ تو خود **عاجز** ہیں کہ اپنے لیے نفع ونقصان اور موت وحیات کے **مالک** نہیں تو میں کیوں ان کی مذمت کے **خوف** سے نیک عمل کروں یا چھوڑوں، **مجھے صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے ڈرنا چاہیے۔**

یقیناً ہر وہ شخص جو اپنے دل میں بچوں، دیوانوں اور دیگر لوگوں کے اپنے عمل

پر آگاہ ہونے سے **فرق** محسوس کرتا ہو وہ **ریا** کے شائبے میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ یہ جان لیتا کہ **نفع ونقصان** دینے والا اور ہر چیز پر **قدرت** رکھنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور دوسرے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے تو اس کے نزدیک بچوں اور دیگر لوگوں کا آگاہ ہونا **برابر** ہوتا اور بچوں یا بڑوں کے مطلع ہونے سے اس کے دل پر کوئی **فرق** نہ پڑتا۔

مال ودولت کی حِرص سے کیسے نجات حاصل کریں؟

مال ودولت کی حرص سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنا ذہن بنائے کہ **مال** دینے اور روکنے کے سلسلے میں **اللہ** تبارک وتعالیٰ ہی دلوں کو مُسَخَّر فرمانے والا ہے، یہ لوگ تو مجبورِ محض ہیں، رزق دینے والی ذات صرف **اللہ** تعالیٰ کی ہے۔ جو شخص لوگوں کے مال کی **لالچ** رکھتا ہے وہ **ذلیل ورُسوا** ہوجاتا ہے اور اگر اسے مال مل بھی جائے تو دینے والے کا **اِحسان مند** ہونا پڑتا ہے، تو جب مال کا ملنا بھی **یقینی** نہیں اور ذلت ورسوائی کا **اندیشہ** بھی ہے تو میں کیوں عبادت کے ذریعے لوگوں کو **متاثر** کرکے ان سے **مال** حاصل کرنے کی کوشش کروں بلکہ **میں اپنے رب** عَزَّوَجَلَّ **کو راضی کرنے کے لئے عبادت کروں گا** اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا کی محبت سے پیچھا چھڑا لیجئے

ریاکاری کے ان تینوں **اسباب** کا تعلق دنیا کی حد تک ہے لہٰذا اگر ہم **دُنیا**

کی محبت ہی اپنے دل سے نکال دیں تو ان **اسباب** کا راستہ روکنا کوئی مشکل کام نہیں جس کے نتیجے میں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ریاکاری** سے جان چُھڑانا بے حد **آسان** ہو جائے گا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''**دُنیا کی محبت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔**''

(مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح ،کتاب الرقاق،الحدیث ۵۲۱۲،ج۲،ص ۲۵۰)

پیچھا مِرا دنیا کی محبت سے چُھڑا دے
یا رب مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿چوتھا علاج﴾ اخلاص اپنا لیجئے

سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اے لوگو! **اللہ** عزوجل کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ **اللہ** عزوجل وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اس کے لئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام **اللہ** عزوجل اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔''

(سنن الدارقطنی،کتاب الطھارت ، باب النیۃ ،الحدیث: ۱۳۰،ج۱،ص۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کپڑے سے میل کچیل **صاف** کرنے کے لئے اعلیٰ قسم کا **صابن** یا سرف استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح **ریاکاری** کی گندگی سے اپنے دل کو صاف کرنے کے لئے **اخلاص** کا صابن درکار ہے۔ اخلاص ریاکاری کی ضد ہے۔ اِس عظیم دولت کو پانے کے لئے اس کے فضائل پر غور کیجئے:

”قبولیت“ کے چھ حروف کے نسبت سے اخلاص کے 6 فضائل

(1) قراٰن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ﴿جو آخرت کی کھیتی چاہے﴾ یعنی **اللہ** (عزوجل) کی رضا اور جناب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی **خوشنودی** چاہے، **ریا** کے لئے اعمال نہ کرے ﴿**ہم اس کی کھیتی بڑھائیں**﴾ یعنی اسے زیادہ نیکیوں کی **توفیق** دیں گے، نیک کام **آسان** کر دیں گے، اعمال کا **ثواب** بے حساب بخشیں گے۔ ﴿**اور جو دنیا کی کھیتی چاہے**﴾ کہ محض **دنیا** کمانے کے لئے نیکیاں کرے، **عزت وجاہ** کے لئے عالم، حاجی بنے، **غنیمت** کے لئے غازی، ﴿**ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں**﴾ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے **عمل** کئے ہی نہیں، معلوم ہوا کہ **ریا کار ثواب سے محروم رہتا ہے** مگر شرعاً اس کا عمل درست ہے، ریا کی نماز سے فرض ادا ہو جائے گا، مگر ثواب نہ ملے گا اس لئے فِی الْاٰخِرَةِ کی قید لگائی۔ (نورُالعرفان، ص۷۷۴)

(2) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اپنے دین میں **مخلص** ہوجاؤ **تھوڑا عمل** بھی تمہارے لئے **کافی** ہوگا۔''

(المستدرك ، كتاب الرقاق ، الحديث ٧٩١٤، ج٥، ص٤٣٥)

(3) حضرت سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جو دنیا سے اس حال میں مرا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے تمام اعمال میں **مخلص** تھا اور نماز، روزے کا پابند تھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے **راضی** ہے۔''

(المستدرك ، باب خطبة النبی ﷺ فی حجة الوداع ، رقم الحديث ٣٣٣٠، ج٣، ص٦٥ ملتقطاً)

(4) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب آخری زمانہ آئے گا تو میری امّت **تین گروہ** میں بٹ جائے گی۔ ایک گروہ خالصًا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **عبادت** کرے گا دوسرا گروہ **دکھاوے** کے لیے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے گا اور تیسرا گروہ اس لیے عبادت کرے گا کہ وہ لوگوں کا **مال** ہڑپ کر جائے۔ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت ان کو اٹھائے گا تو لوگوں کا **مال** کھا جانے والے سے فرمائے گا: میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا **ارادہ** تھا؟'' عرض کرے گا: ''تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! لوگوں کو **دکھانا**۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''اس کی کوئی نیکی میری بارگاہ میں **مقبول** نہیں، اسے **دوزخ** میں ڈال دو۔'' پھر خالصًا

اپنی عبادت کرنے والے سے فرمائے گا: ''میری عزّت اور میرے جلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا **مقصود** تھا؟'' وہ عرض کرے گا: ''تیری عزت وجلال کی قسم! میرے اِرادے کو تو بہتر جانتا ہے، میں نے تیری **رضا** چاہی۔'' ارشاد فرمائے گا: ''میرے بندے نے سچ کہا، **اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔**''

(المعجم الاوسط ،رقم ، ٥١٠٥ ،ج٤ ، ص ٣٠)

(5) حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جس کی **نیت** آخرت کمانا ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی **غنا** اس کے دل میں ڈال دے گا اور اس کی متفرقات کو جمع کردے گا اور اس کے پاس دنیا **ذلیل** ہو کر آئے گی اور جس کی **نیت** دنیا طلبی ہو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **فقیری** اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا اور اس پر اس کے کام **پراگندہ** کردے گا اور اس کے پاس آئے گی اتنی جتنی اس کے **لیے لکھی** گئی۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق،باب الریاء والسمعۃ،الحدیث، ٥٣٢٠، ج٢،ص٢٦٧)

حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی **اخلاص** والے کو رب تعالیٰ دِلی **استغناء** بھی بخشتا ہے اور اس کی متفرق حاجتیں **یکجا** جمع بھی فرما دیتا ہے کہ **گھر بیٹھے** اس کی ساری ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ ضرورتوں کے پاس وہ نہیں جاتا، ضروریات اس کے **پاس** آتی ہیں۔ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ہو جاتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا ہو جاتا ہے۔ جس جانور کو کیلے (کھونٹے) سے باندھ دیتے ہیں اس کی ہر ضرورت وہاں ہی پہنچ جاتی ہے۔

دُنیا سے مراد دنیاوی نعمتیں بھی ہیں اور دنیا کے لوگ بھی یعنی دنیا اور دنیا دار اس کے پاس **خادم** بن کر حاضری دیتے ہیں جیسا کہ **اولیاء اللہ** کے آستانوں پر دیکھا جارہا ہے۔شعر

وہ کہ اِس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اِس در سے پھِرا اللہ اُس سے پھر گیا

فقیری سے مراد ہے لوگوں کی **محتاجی**، ان کا حاجت مند رہنا ہے ان کے دروازوں پر **دھکے** کھانا انکی **خوشامدیں** کرنا۔یعنی اس کا دل **پریشان** رہے کبھی روٹی کے پیچھے دوڑے گا کبھی کپڑے کی فکر میں مارا مارا پھرے گا کبھی دیگر ضروریات کے لیے **پریشان** پھرے گا **اللہ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرنے کا وقت ہی نہ پائے گا یہ بھی تجربہ سے ثابت ہے۔یعنی اس کی ایسی دوڑ دھوپ سے اس کی دنیا میں **اضافہ** نہ ہوگا بلکہ اس کی پریشانیوں میں ہی اضافہ ہوگا **دنیا** اتنی ہی ملے گی جتنی مقدر میں ہے۔

(مِرْاٰۃُ المناجیح، ج۷،ص۱۳۱)

(۶) محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:''اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی روشندان، تب بھی اس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو ہونا ہے ہو کر رہے گا۔''

(المسنداللامام احمد بن حنبل،مسند ابی سعید خدری ، الحدیث: ۱۱۲۳۰، ج٤،ص٥٧)

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس حدیث

کے تحت لکھتے ہیں: اس فرمان عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم **ریا** کر کے اپنے ثواب کیوں **برباد** کرتے ہو تم **اخلاص** سے نیکیاں کرو خفیہ کرو اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا لوگوں کے دل تمہیں **نیک** ماننے لگیں گے۔ یہ نہایت ہی مُجَرَّب ہے بعض لوگ **خفیہ تہجد** پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجد خواں کہنے لگتے ہیں، تہجد بلکہ ہر **نیکی کا نور** چہرے پر نمودار ہو جاتا ہے۔ جس کا دن رات مشاہدہ ہو رہا ہے لوگ حضور غوث پاک خواجہ اجمیری کو **ولی** کہتے ہیں کیونکہ رب تعالیٰ کہلوا رہا ہے یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظہور۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مخلص مؤمن کی مثال

قرآن پاک میں مخلص مؤمن کی مثال ان الفاظ کے ساتھ دی گئی ہے؛

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾

(پ۳، البقرۃ:۲۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اوران کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

حضرتِ صدرالاَفاضل سیِّدُنا مولیٰنا **محمد نعیم الدین مُرادآبادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اس کے تحت لکھتے ہیں: کہ یہ **مؤمن مخلص** کے اعمال کی ایک

مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی **بہتر زمین** کا باغ ہر حال میں خوب **پھلتا** ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ! ایسے ہی **با اخلاص** مؤمن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو **بڑھاتا** ہے اور **وہ تمہاری نیت اور اخلاص کو جانتا ہے۔**

(خزائن العرفان، ص ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُخلص کون؟

انسان مخلص کب ہوتا ہے؟ اس بارے میں **اسلاف کرام** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے چند اقوال ملاحظہ ہوں:

(1) حضرتِ سیدنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سُوال ہوا کہ **انسان کب مُخلص ہوتا ہے؟** فرمایا: ''جب **شِیر خوار بچہ** کی طرح اُس کی **عادت** ہو۔ شِیر خوار بچہ کی کوئی **تعریف** کرے تو اُسے **اچھی** نہیں لگتی اور **مذمّت** کرے تو اُسے **بُری** نہیں معلوم ہوتی۔ جس طرح وہ اپنی **تعریف و مذمّت** سے **بے پرواہ** ہوتا ہے۔ اِسی طرح **انسان جب تعریف و مذمّت کی پرواہ نہ کرے تو مُخلص کہا جا سکتا ہے۔**'' (اَخْلاقُ الصّالِحِیْن مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

(2) حضرت ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کسی نے پوچھا کہ **آدمی کس وقت سمجھے کہ وہ مخلصین میں سے ہے؟** تو آپ نے فرمایا کہ **جب وہ اعمالِ صالحہ میں پوری کوشش صَرْف کردے اور اس کو پسند کرے کہ میں معزز نہ سمجھا جاؤں۔** (تنبیہ المغترین، ص ۲۳)

(3) کسی امام سے پوچھا گیا: ''**مخلص کون ہے؟**'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''مخلص وہ ہے جو اپنی **نیکیاں** اس طرح **چھپائے** جس طرح اپنے **گناہ چھپاتا ہے۔**''

(4) **ایک** اور بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا گیا: ''اخلاص کی **اِنتہا کیا** ہے؟'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''وہ یہ کہ تم **لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔**''

(الزواجر،الکبیرۃالثانیۃ الشرك الاصغر.....الخ،خاتمۃ فی الاخلاص،ج۱، ص۹۰)

یکساں ہو مدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم
نہ خوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللّٰہ عزوجل کی رضا سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے

حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اہل جنت سے فرمائے گا: ''اے جنتیو!'' تو وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تو تیرے ہی دستِ قدرت میں ہے۔'' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''کیا تم راضی ہو؟'' تو وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم کیوں نہ راضی ہوں کہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت نہ عطا فرماؤں؟'' وہ عرض کریں گے: ''اس سے افضل شے کونسی ہوگی؟'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''میں تمہیں اپنی **رضا**

سونپتا ہوں لہٰذا! آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔‘‘

(بخاری ج٤ ص٢٦٠ حدیث٦٥٣٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿پانچواں علاج﴾ نیّت کی حفاظت کیجئے

حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ’’اعمال کا دارومدار **نیتوں** پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ **نیت** کرے۔‘‘

(صحیح البخاری ، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال.....الخ،الحدیث: ٥٤،ص٧)

حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے **روایت** ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاذنِ پروَرْدگار دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا کہ ’’ایک آدمی شجاعت کے **اظہار**، دوسرا قومی **غیرت** اور تیسرا **ریاکاری** کی غرض سے لڑتا ہے، ان میں سے کون **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے؟‘‘...فرمایا، ’’جو شخص صرف اِس **غرض** سے لڑے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کلمہ **بلند** ہو، وہ اس کے راستے میں **مجاہد** ہے۔‘‘ (صحیح البخاری، کتاب الجهادوالسیر/کتاب التوحید،باب من قاتل لکتون کلمة.....الخ/باب قوله تعالی ولقد سبقت .....الخ، الحدیث ٧٤٥٨/٢٨١٠،ج٢/٤،ص٥٦١/٢٥٦)

اس حدیث سے معلوم ہوا تمام **نیکیوں** کے ثواب کے حصول کے لئے **اخلاص** اور رضائے الٰہی شرط ہے۔ (فیوض الباری، ج١١،١٢،ص١٩٤)

نیت کسے کہتے ہیں؟

نیت لُغوی طور پر دل کے **پختہ اِرادے** کو کہتے ہیں اور شَرْعاً عبادت کے اِرادے کو **نیت** کہا جاتا ہے۔ (ماخوذ از نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۱، ص۲۲۶)

جتنی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک عمل میں جتنی **نیّتیں** ہوں گی اتنی نیکیوں کا **ثواب** ملے گا، مثلاً محتاج قرابت دار کی مدد کرنے میں اگر نیت فقط لِوَجْہِ اللّٰہِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے) دینے کی ہوگی تو ایک نیت کا **ثواب** پائے گا اور اگر صلۂ رحمی کی نیّت بھی کرے گا تو دوہرا **ثواب** پائے گا۔ (اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۳۶) **اسی** طرح مسجد میں نماز کے لئے جانا بھی ایک عمل ہے اس میں بہت سی **نیّتیں** کی جاسکتی ہیں، امامِ اہلسنّت الشاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 673 میں اس کے لئے چالیس نیّتیں بیان کیں اور فرمایا: ''بے شک جو **علمِ نیّت** جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی **نیکیاں** کرسکتا ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج۵، ص۶۷۳)

بلکہ مباح کاموں میں بھی اچھی **نیتیں** کرنے سے **ثواب** ملے گا، مثلاً خوشبو لگانے میں اتباعِ سنت، تعظیمِ مسجد، فرحتِ دماغ اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دور کرنے کی **نیّتیں** ہوں تو ہر نیّت کا الگ **ثواب** ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدقہ دینے سے پہلے نیت پر غور

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''بزرگانِ دین علیہم رحمۃُ اللہِ المُبین میں سے اگر کوئی صدقہ کرنا چاہتا تو وہ **غور وفکر** کرتا اور سوچتا، اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رضا** کے لئے ہوتا تو کر دیتا۔''

(احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة ، ج ۵، ص ۱۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ **اچھی نیت** کرنا ایک ایسا عمل ہے جو محنت کے اعتبار سے بے حد ہلکا، لیکن **اجر وثواب** کے لحاظ سے حد درجہ **عظیم** ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہر نیک عمل کے شروع کرنے سے پہلے **اچھی اچھی نیتیں** کر لیں حتی کہ کھانے ، پینے ، لباس ، نیند اور نکاح کرنے میں بھی اچھی نیت شامل حال ہو۔ مثلاً **کھانے پینے** سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اطاعت پر قوت** حاصل کرنے کی **نیت** ہو۔ **لباس** پہنتے وقت یہ نیت ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی پوشیدہ چیزیں **چھپانے** کا حکم دیا ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی نعمت** کے اظہار کی **نیت** ہو۔ **سونے** سے یہ مقصود ہو کہ جو عبادات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **فرض** کی ہیں ان کو ادا کرنے میں **مدد** حاصل ہو۔ نکاح کرنے میں **پاکدامنی** حاصل کرنے اور **حرام** سے بچنے کی نیت ہو۔

مدینہ: اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا سنّتوں بھرا کیسٹ بیان ''**نیّت کا پھل**'' اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ **کارڈ یا پمفلٹ مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ہدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

''چل مدینہ'' کے سات حروف کی نسبت سے اچھی نیت کے 7 فضائل

(1) فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: **مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔** (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

(2) شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''سچی نیت سب سے **افضل عمل** ہے۔''

(جامع الاحادیث، قسم الاقوال، الحدیث: ۳۵۵۴، ج۲، ص۱۹)

(3) تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ عالیشان** ہے: ''**اچھی نیت** بندے کو **جنت** میں داخل کر دیتی ہے۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف النون باب النیة، الحدیث: ۷۲۴۵، ج۳، ص۱۶۹)

(4) محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللہ** عزوجل آخرت کی **نیت** پر دنیا **عطا** فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی **نیت** پر آخرت **عطا** فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف الزای، باب الزهد، الحدیث: ۶۰۵۳، ج۳، ص۷۵)

(5) مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اچھی نیت** عرش سے چمٹ جاتی ہے پس جب کوئی بندہ اپنی نیت کو **سچا** کر دیتا ہے تو عرش **ہلنے** لگ جاتا ہے، پھر اس بندے کو **بخش** دیا جاتا ہے۔''

(تاریخ بغداد، القاسم، الحدیث: ۶۹۲۶، ج۱۲، ص۴۴۴)

(6) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رء وف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے **نیکی کا ارادہ** کیا پھر اسے نہ کرسکا تو اس کے لیے ایک **نیکی** لکھی جائے گی۔''

(صحیح مسلم ، کتاب الرعات، باب اذاھم العبد بحسنة کتبت.....الخ، الحدیث ۱۳۰ ،ص ۷۹)

(7) حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے افضل اعمال فرائض ادا کرنا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے بچنا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نیّتوں کو درست کرنا ہے۔

(اتحاف السادة المتقین، کتاب النیةو الاخلاص، ج ۱۳ ،ص ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جیسی نیت ویسا صلہ

حضرتِ سیدنا ابو کبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **نبی کریم رءوف رّحیم** علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ **چار** قسم کے ہیں؛ **پہلا**: وہ جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مال اور علم عطا فرمایا تو وہ پرہیز گاری کرتا، صلہ رحمی کرتا اور اس نعمت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق جانتا ہے تو یہ **بہترین** مرتبہ و منزل میں ہے۔ **دوسرا**: وہ شخص جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے علم عطا فرمایا اس کے پاس مال نہیں اور وہ **نیت** میں سچا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو فلاں کی طرح عمل کرتا تو وہ اپنی **نیت** کے ساتھ ہے۔ اور ان دونوں کا **اجر و ثواب** برابر ہے۔ **تیسرا**: وہ شخص جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور علم عطا نہ فرمایا اور وہ اپنا مال بغیر علم کے خرچ کرتا، پرہیز گاری نہیں کرتا، نہ صلہ رحمی

کرتا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق نہیں جانتا تو یہ **بدترین** مرتبہ ومنزل میں ہے۔ **چوتھا:** وہ شخص جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مال اور علم نہیں دیا اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا تو وہ اپنی **نیت** کے ساتھ ہے اور ان دونوں کا **گناہ** برابر ہے۔'' (جامع الترمذی ، کتاب الزھد ، باب ماجاء مثل الدنیا.....الخ ، الحدیث ۲۳۳۲ ،ج ٤ ، ص ١٤٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کہ ایک شخص نے اپنی **اچھی نیت** کی بنا پر کچھ خرچ کئے بغیر خرچ کا **ثواب** حاصل کرلیا، جب کہ دوسرا بغیر خرچ کئے ہی حرام فعل کا مرتکب ٹھہرا۔ **فرق** صرف اچھی اور بری نیت کی وجہ سے پیدا ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مار کھانا نیّتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے

حضرتِ نعیم بن حماد علیہ رحمۃ اللہ الوھاب فرماتے تھے کہ ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے **نیتِ صالحہ** سے زیادہ آسان ہے۔ (تنبیہ المغترین،ص ٢٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہاد کا ثواب

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ واپس آئے تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''بیشک ہم نے مدینہ منورہ میں ایسے لوگوں کو چھوڑا کہ ہم جس پہاڑی

راستے اور وادی سے گزرے وہ ہمارے ساتھ تھے اور عذر کے سبب رک گئے تھے۔''

(صحیح البخاری ،کتاب الجهاد والسیر ، الحدیث ۲۸۳۹ ، ج۲ ، ص ۲٦٥)

حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: مختلف جماعتوں وقبیلوں کے مسلمان وہ بھی ہیں جو اس غزوہ میں جانے کی دل سے تمنا کرتے تھے مگر کسی سخت مجبوری کی وجہ سے نہ جاسکے۔ (وہ تمہارے ساتھ تھے) اس طرح کہ **جسم** ان کے مدینہ میں رہے اور **دل** تمہارے ساتھ جہاد میں رہے۔ نیز ان کی **نیت**، ان کے ارادے تمہارے ساتھ رہے یا وہ **اجر وثواب** میں تمہارے ساتھ رہے کہ تمہارے پیچھے تمہارے گھر بار کی دیکھ بھال اور تمہارے بال بچوں کی خدمت کرتے رہے۔ اِس طرح وہ نفس **ثواب** میں تمہارے ساتھ شریک رہے۔ اگرچہ عملی جہاد میں تم ان سے بڑھ گئے۔ اس وجہ سے غنیمت میں ان کا حصہ نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ **نیتِ خیر** کا بڑا درجہ ہے۔ اس طرح کسی نیکی سے رہ جانے پر افسوس کرنا بھی **ثواب** ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۵، ص۴۲۹/۴۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُلوصِ نیت

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار دِمشق میں مُقیم تھے اور **حضرتِ** سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تیار کردہ مسجد میں اِعْتِکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے دل میں **خیال** آیا کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ مجھے اس مسجد کا مُتَوَلّی (یعنی انتظام سنبھالنے والا) بنا دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اعتکاف میں

اضافہ کردیا اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھیں کہ ہمہ وقت نماز میں مشغول دیکھے جاتے۔لیکن کسی نے آپ کی طرف توَجُّہ نہیں کی۔ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آئے تو ندائے غیبی آئی:''**اے مالک! تجھے اب توبہ کرنی چاہیے۔**'' یہ سن کر آپ کو ایک سال تک اپنی خودغرضانہ عبادت پر شدید رنج وشرمندگی ہوئی اور آپ اپنے قلب کو **رِیا** سے خالی کر کے **خلوصِ نیت** کے ساتھ ساری رات عبادت میں مشغول رہے۔

صبح کے وقت مسجد کے دروازے پر لوگوں کا ایک مجمع موجود تھا،اور لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ''مسجد کا انتظام ٹھیک نہیں ہے لہٰذا اسی شخص کو **مُتَوَلِّی** بنادیا جائے اور تمام انتظامی امور اس کے سپرد کردیے جائیں۔'' سارا مجمع اس بات پر متفق ہوکر آپ علیہ رحمۃ اللہ الغفار کے پاس پہنچا اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے آپ سے عرض کی کہ''ہم باہمی طور پر کئے گئے متفقہ فیصلے سے آپ کو مسجد کا **مُتَوَلِّی** بنانا چاہتے ہیں۔'' آپ علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی:''اے **اللہ**! میں ایک سال تک **ریاکارانہ عبادت** میں اس لیے مشغول رہا کہ مجھے مسجد کی **تَوَلِّیت** حاصل ہوجائے مگر ایسا نہ ہوا اب جبکہ میں **صِدْقِ دل** سے تیری عبادت میں مشغول ہوا تو تمام لوگ مجھے **مُتَوَلِّی** بنانے آپہنچے اور میرے اوپر یہ بار ڈالنا چاہتے ہیں،لیکن میں تیری عظمت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو اب تولیت قبول کروں گا اور نہ مسجد سے باہر نکلوں گا۔'' یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہوگئے۔

(تذکرۃ الاولیاء،باب چہارم،ذکر مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ،ج۱،ص۴۸،۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک اعمال کی نیّت کر لیاکرو

مروی ہے کہ ایک طالب علم نے **علماء کرام** کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، ''مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جس کے باعث میں ہمیشہ **نیکیاں** حاصل کرتا رہوں، کیونکہ مجھے یہ بات محبوب نہیں کہ رات اور دن میں مجھ پر کوئی ایسا لمحہ آئے کہ میں اس میں کوئی **نیک عمل** نہ کر رہا ہوں۔'' اسے جواب دیا گیا کہ ''جس قدر ممکن ہو نیکی کرو، جب تھک جاؤ تو نیک اعمال کی **نیت** کرو، کیونکہ **نیت کرنے والا بھی نیک عمل کرنے والے کی مثل ہے۔**''

(احیاء علوم الدین، کتاب النیة والاخلاص والصدق، الباب الاول فی النیة، ج۵، ص۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿چھٹا علاج﴾ دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص قبولیت کی کُنجی (چابی) ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں **اخلاص** ہونا ضروری ہے اسی طرح عبادت کے دوران اسے قائم رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وسوسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض (علیہ رحمۃ الرزاق) فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے اعمال میں ساحر (یعنی جادوگر) سے زیادہ **ہوشیار** نہ ہوگا ضرور **ریا میں** پھنس جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص۲۳)

عبادت کے دوران شیطانی وسوسوں سے چھٹکارے کے لئے تین چیزیں

ضروری ہیں: (1) اس وسوسے کو پہچاننا، (2) اسے ناپسند کرنا، (3) اسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔ مثلاً کسی نے اچھی اچھی **نیتیں** کر کے نمازِ تہجد ادا کرنا شروع کی، اب دورانِ نماز شیطان نے دل میں **ریاکاری** کا وسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجد گزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بہت متاثر ہوں گے، اب اِس وسوسے کو فوری طور پر **پہچاننا** کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اس نمازی کے لئے بہت ضروری ہے۔ پھر اسے **ناپسند** بھی جانے کہ **خالق** عزوجل کی رضا کے لئے کئے جانے والے عمل سے **مخلوق** کو متاثر کرنے کی کوشش کرنا **غضبِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ کو دعوت دینے کے مترادف ہے، پھر اس **وسوسے سے اپنی توجہ ہٹالے**۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ یہ کام بہت **مشکل** سہی مگر **ناممکن** نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلف کر کے ایک عرصہ تک اس پر صبر کرے تو **اللہ** تعالیٰ کے فضل و کرم اور حسنِ توفیق سے یہ کام **آسان** ہو جاتا ہے، چنانچہ ہمارا کام **کوشش** کرنا ہے کامیابی دینے والی ذات **ربّ کائنات** عزوجل کی ہے: **اللہ** تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾

(العنکبوت: ٦٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ۔

کوشش کے باوجود وسوسہ دُور نہ ہوتو؟

اگر ہمارے ناپسند کرنے کے باوجود بھی ہمارا نفس شیطان کی دی ہوئی راہ پر چل پڑے تو **اللہ** تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ **ریاکاری** کا گناہ ہمارے ذمہ نہیں لکھا جائے گا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں:

''جان لیجئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندوں کو ان کی **طاقت** کے مطابق ہی **مکلّف** بناتا ہے اور انسان کے بس میں نہیں کہ وہ **شیطانی وسوسوں** کو روک سکے یا طبیعت کو اس حالت پر لے آئے کہ وہ **خواہشات** کی طرف مائل نہ ہو۔ انسان تو یہی کرسکتا ہے کہ وہ خواہشات کا مقابلہ اس **کراہت** سے کرے جو انجام کی معرفت، علم دین اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان کی وجہ سے اسے حاصل ہوئی ہے، جب وہ ایسا کرلے تو اس نے اس عمل کی ادائیگی میں **انتہائی کوشش** کرلی اور وہ اسی بات کا **مُکلّف** ہے۔ **اس** بات پر **احادیث** مبارکہ دلالت کرتی ہیں جیسا کہ مروی ہے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں شکایت کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے دلوں میں کچھ ایسے **خیالات** آتے ہیں کہ اگر ہم آسمان سے گر جائیں اور ہمیں پرندے اچک لیں یا ہوا ہمیں کسی جگہ سے اٹھا کر کسی دوسری جگہ پھینک دے تو ہمیں یہ بات ان خیالات کو زبان پر لانے سے زیادہ **پسند** ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے پوچھا کیا تم ان خیالات

کو ناپسند کرتے ہو؟انہوں نے عرض کیا:جی ہاں۔تو آپ نے فرمایا:''یہ تو واضح **ایمان** ہے۔'' (سنن ابی داؤد،کتاب الادب،باب فی رد الوسوسة، الحدیث ۵۱۱۱، ج ٤، ص ٤٢٥) اوران کے دلوں میں وسوسے اوران کی **ناپسندیدگی** پائی جاتی تھی تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صریح ایمان سے آپ نے وسوسے **مراد** لئے تو اب صرف ایک بات رہ گئی یعنی اس سے مراد ان وسوسوں کی **کراہت** تھی جو ان (وسوسوں) کے ساتھ ہوتی تھی۔**ریا** اگرچہ بہت بڑا **گناہ** ہے لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حق میں **وسوسوں سے کم** ہے تو جب ناپسند کرنے کی وجہ سے **بڑا گناہ** دور ہو گیا تو **ریا** کا ضرر بدرجہ اولیٰ **دُور** ہوجانا چاہئے۔(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء،بیان دواء الریاء.....الخ، ج ۳، ص ۳۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿ساتواں علاج﴾ تنہائی ہویا ہُجوم یکساں عمل کیجئے

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم،نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ علانیہ نماز پڑھے تو بھی **اچھی** اور خفیہ نماز پڑھے تو بھی **اچھی** تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا **سچا بندہ** ہے۔

(سنن ابن ماجہ،کتاب الزھد،باب التوقی علی العمل،الحدیث ٤٢٠٠،ج ٤،ص ٤٦٨)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اس بندے میں **ریا کاری** نہیں ہے یہ بندہ **مخلص** ہے اگر ریا کار ہوتا تو **علانیہ** نماز **اچھی** طرح پڑھتا **خفیہ** میں **معمولی** طرح، جب یہ خفیہ میں بھی اچھی طرح پڑھتا ہے تو **مخلص** ہی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم تنہائی میں ہوں یا اسلامی بھائیوں کے درمیان ،خُوب کوشش کر کے دونوں جگہ عمل کو **یکساں** انداز میں کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً جس **خشوع وخضوع** سے لوگوں کے سامنے **نماز** پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اُسی انداز کو تنہائی میں بھی **قائم** رکھیں اور جس **کام** کو لوگوں کے سامنے کرنے سے **جھجکتے** ہیں تنہائی میں بھی وہ **کام** نہ کیا کریں۔ شفیعُ المذنبین ، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو کام لوگوں کے **سامنے** کرنے کو **ناپسند** کرتے ہو وہ **تنہائی** میں بھی **نہ** کیا کرو۔'' (الجامع الصغیر، حرف المیم، الحدیث: ۷۹۷۳، ج۲، ص۴۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿آٹھواں علاج﴾ نیکیاں چھپائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ حتی الامکان اپنی نیکیوں کو اُسی طرح چھپائیں جس طرح اپنے گناہوں کو چھپاتے ہیں اور اسی پر قناعت کریں کہ **اللہ** تعالیٰ ہماری نیکی کو جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نفس کی خوب نگرانی کریں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نفس میں اس عبادت کو ظاہر کرنے کی حرص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اطلاع ہوجائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہوجائیں۔ تُو اپنے عمل کو چھپانے پر کیسے راضی ہوگیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مقام ومرتبہ کا علم نہیں ہوگا، چنانچہ وہ تیری قدر ومنزلت کا انکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے ایسے میں تُو لوگوں کا مقتدٰی کیسے بنے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں **اللہ** تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دُعا

کرنی چاہئے اور اپنے بڑے عمل کے مقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنت کی نعمتوں کو یاد کیجئے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص **اللہ** تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے اس کے بندوں سے اجر کا طالب ہوتا ہے اس پر **اللہ** تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہر کرنے کی صورت میں وہ ان کے نزدیک تو محبوب ہو جائے لیکن **اللہ** تعالیٰ کے نزدیک اس کا مقام گر جائے! یوں میرا عمل ضائع ہو جائے گا۔ پھر نفس کو اس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجز ہیں نہ تو وہ مجھے رزق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحیات کے مالک ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے مضبوط مخلوق

حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کانپنے لگی۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑوں کو پیدا فرما کر انہیں زمین کے لئے میخیں بنا دیا۔ فرشتے آپس میں کہنے لگے شاید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑوں سے زیادہ **سخت** کوئی شے پیدا نہیں فرمائی۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے لوہا پیدا فرمایا، اس نے پہاڑوں کو کاٹ ڈالا۔ پھر آگ پیدا فرمائی، اس نے لوہے کو پگھلا دیا۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے پانی کو حکم دیا، اس نے آگ کو بجھا دیا۔ پھر ہوا کو حکم دیا اس نے پانی کو گدلا کر دیا۔ اب فرشتوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ سب

سے زیادہ **مضبوط** کون سی شے ہے؟ چنانچہ اس سلسلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے استفسار کیا گیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے انسان کے قلب سے زیادہ **مضبوط** کسی شے کو پیدا نہیں کیا۔ جس وقت کہ وہ سیدھے ہاتھ سے صدقہ کرتے ہوئے بائیں ہاتھ سے بھی اسے **چھپاتا** ہے، پس وہ میری مخلوق میں سب سے زیادہ **مضبوط** ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب التفسیر، الحدیث ۳۳۸۰، ج ۵، ص ۲۴۲ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پوشیدہ عمل افضل ہے

نبی پاک صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **ظاہری اعمال** کے مقابلے میں **پوشیدہ عمل** ستّر گُنا **افضل** ہے۔

(کنز العُمّال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، الحدیث ۱۹۲۵، ج ۱، ص ۲۲۷ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت سیِّدنا عیسٰی علٰی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد

حضرت سیِّدنا عیسٰی علٰی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی ایک کا روزہ ہو تو وہ اپنے سر اور داڑھی میں تیل لگائے اور ہونٹوں پر بھی ہاتھ پھیرے تاکہ لوگوں کو **معلوم** نہ ہو کہ یہ روزہ دار ہے اور جب دائیں ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو اور جب نماز پڑھے تو اپنے دروازے پر **پردہ** ڈال دے۔ **اللہ** تعالٰی ثنا (یعنی تعریف) بھی اسی طرح **تقسیم** کرتا ہے جس طرح **رزق** تقسیم فرماتا ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الریاء.....الخ، ج ۳، ص ۳۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَسلاف کے اقوال

(1) حضرت سفیان ثوری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ میں نے جس قدر اعمال اپنے **ظاہر** کر کے کئے ہیں، ان کو میں نہ ہونے کے برابر سمجھتا ہوں کیونکہ جب لوگ دیکھ رہے ہوں اُس وقت **اخلاص** کا باقی رکھنا ہم جیسوں کی قدرت سے باہر ہے۔

(تنبیہ المغترین، ص ۲۶)

(2) حضرت بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے تھے کہ ہم جیسوں کے لئے یہ بھی مناسب نہیں کہ اپنے اعمال خالصہ میں سے بھی کچھ ظاہر کریں۔ تو ان اعمال کی کیا حالت ہوگی جن میں صریحاً **ریا** داخل ہو چکی ہے، پس ہم جیسوں کے لئے تو اعمال کا **پوشیدہ** رکھنا ہی مناسب ہے۔ (تنبیہ المغترین، ص ۲۹)

(3) حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ عمل وعلم وہی بہتر ہے جو لوگوں سے **پوشیدہ** ہو۔ (تنبیہ المغترین، ص ۲۹)

(4) حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگوں کی صحبت اختیار کی جن کے دلوں میں حکمت کی ایسی باتیں گزرتی تھیں کہ اگر وہ ان کو زبان پر لاتے تو وہ ان کو بھی اور ان کے ساتھیوں کو بھی نفع دیتیں لیکن انہوں نے **شہرت** کے خوف سے ان باتوں کو ظاہر نہیں کیا اور ان میں سے کوئی ایک راستے میں اذیت دینے والی چیز دیکھتا تو وہ اس کو صرف اس لیے نہ ہٹاتا کہ شہرت نہ ہو۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الریاء.....الخ، ج ۳، ص ۳۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الولی لکھتے ہیں: کسی زمانے میں بصرہ کے ہر گلی کوچے سے ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن پاک کی آوازیں **بلند** ہوتی تھیں اور اِس طرح لوگوں کو ذکر الٰہی اور تلاوتِ قرآن پاک کی **ترغیب** ہوتی تھی۔ اتفاقاً اس زمانے میں کسی عالم نے **ریا کی باریکیوں** کے بارے میں ایک رسالہ لکھا (اس رسالہ کی جب اِشاعت ہوئی) تو تمام لوگ ذکر و تلاوتِ جہری سے **دست بردار** ہو گئے، کئی لوگوں نے کہا: کاش اس عالم نے یہ **رسالہ** نہ لکھا ہوتا۔

(کیمیائے سعادت، ج۲، ص۶۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کے بارے میں نہ پوچھو

حضرت ابراھیم بن ادھم علیہ رحمۃ الاکرم فرماتے تھے کہ اپنے بھائی سے اس کے **روزے** کے بارے میں نہ پوچھو، کیونکہ اگر وہ کہتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں تو اس کا نفس **خوش** ہوگا اور اگر کہے کہ میں روزہ دار نہیں ہوں تو اس کا نفس **غمگین** ہوگا اور یہ دونوں **ریا** کی علامتوں میں سے ہیں۔ (تنبیہ المغترین، ص۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پوچھنے پر روزہ دار اپنے روزے کے بارے میں بتادے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ محترم نبی، مکّی مَدَنی،

محبوبِ ربِّ غنی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی کسی کو کھانے کی دعوت دے تو اسے چاہیے کہ قبول کرلے، اور اگر روزے دار ہے تو اسے دعا دے۔''

(جامع الترمذی ، کتاب الصوم ،باب ماجاء فی اجابة الصائم الدعوة ، رقم ۷۸۰،ج۲ ، ص۲۰۳)

مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ''جب کسی کو دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے چاہیے کہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب الصائم یدعی.....الخ، الحدیث ۱۱۵۰ ،ص۵۷۹)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ''یا اس طرح کہ دعوت قبول ہی نہ کرے یا اس طرح کہ قبول کرلے اور پہنچ بھی جائے، مگر وہاں کھائے نہیں، یہ عذر کردے۔ خیال رہے کہ نفلی روزے کا چھپانا بہتر ہے مگر چونکہ یہاں چھپانے سے صاحب خانہ کے دل میں عداوت پیدا ہوگی یا رنج وغم، مسلمان کے دل کو خوش کرنا بھی عبادت ہے اس لیے روزے کے اظہار کا حکم دیا گیا۔''

(مِرْاٰۃُ المناجیح، ج۳،ص۱۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد ترین ریا کار

حضرت فضیل بن عیاض علیہ رحمۃ اللہ التوّاب فرماتے تھے کہ ہم نے پہلے تو لوگوں کو اِس حالت میں پایا تھا کہ وہ اُن نیکیوں میں ریا کرتے تھے جو وہ کرتے تھے اور اب لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ان باتوں میں ریا کرتے ہیں جو وہ نہیں کرتے۔ (تنبیہ المغترین ۲۵)

یعنی پہلے لوگ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے نیک کام کرتے تھے اور اب

نیک کام بھی نہیں کرتے بلکہ نیکوں کی صورت بنا کر اس کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ نیک کام کرتے ہیں پس یہ پہلے **ریاکاروں** سے بھی بدتر ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿نواں علاج﴾ اچھی صحبت اختیار کیجئے

مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں **تحفہ** دے گا یا تم اس سے **خریدو** گے یا تمہیں اس سے عمدہ **خوشبو** آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے **جلائے** گا یا تمہیں اس سے **ناگوار** بو آئے گی۔'' (صحیح مسلم، ص ۱۱۱۶، رقم الحدیث ۲۶۲۸)

چنگے بندے دی صحبت یار وجیویں دکان عطاراں سودا بھاویں مُل نہ لیے حُلّے آن ہزاراں

بُرے بندے دی صحبت یار وجیویں دکان لوہاراں کپڑے بھاویں کُنج کُنج ہیے چنگاں پین ہزاراں

﴿یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے تو اسے خوشبو تو آ ہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مثل ہے جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سمیٹ کر رکھیں چنگاریاں اس تک پہنچ ہی جاتی ہیں﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی! ہر صحبت اپنا اثر رکھتی ہے، مثلاً اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو جس کی آنکھوں میں اپنے کسی عزیز کی موت کی وجہ سے **نمی** تیر رہی ہو، اس کے چہرے پر **غم** کے بادل چھائے ہوئے ہوں اور اس کے

لہجے سے **اُداسی** جھلک رہی ہو تو اس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی **غمگین** ہو جائیں گے اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہو، جس کا چہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے **خوشی** سے دمک رہا ہو، اس کے لبوں پر **مسکراہٹ** کھیل رہی ہو اور اس کی باتوں سے **مسرت** کا اظہار ہو رہا ہو تو خواہی نخواہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اس کی **خوشی** میں شریک ہو جائیں گے۔

بالکل اِسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے یکسر **غافل** ہوں اور گناہوں کے اِرتکاب میں کسی قسم کی **جھجک** محسوس نہ کرتے ہوں تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد انہی کی **مانند** ہو جائے گا اور اگر کوئی ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جن کے دل **فکرِ مدینہ** سے معمور ہوں، وہ دن رات اخروی کامیابی کے لئے اپنی **اصلاح** کی کوشش میں مصروف رہیں، ان کی آنکھیں **اللہ** تعالیٰ کے **خوف** سے روئیں تو یقینی طور پر یہی کیفیات اس شخص کے دل میں بھی سرایت کر جائیں گی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی صحبت کو پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس

طور پر ان کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے **عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں** میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اِن شَاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی عزوجل اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عادی بن جائے گی، غُصے کی عادت رخصت ہوجائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا، اِن شَاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اسلامی بہنوں** کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے **اسلامی بہنوں** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

الحمدللّٰہ عزوجل میں بدل گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے: میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا

رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعِث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صُحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خَزاں رسیدہ شام کے صبحِ بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک **دعوتِ اسلامی** والے **عاشقِ رسول** کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی ترغیب دِلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنّتوں بھرے **مَدَنی لباس** کا جذبہ ملا، سر پر **سبز سبز عمامہ** سجا اور میرے جیسا گنہگار ابُو الفُضُول سنّتوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز و اقربا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج ۱، ص ۱۰۹۱)

مَدَنی انعامات

الحمدللہ عزوجل! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مَدَنی انعامات"** بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63** اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83** اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے **40** اور خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے **27** **مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلباء مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل **"فکرِ مدینہ"** یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی انعامات کے پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ **ان** **مَدَنی** انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بھی بنے گا۔ ہمیں چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگائیے چُنانچِہ حیدَرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رحمت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔**

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱، ص۱۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿دسواں علاج﴾ اَوراد ووَظائِف کا مَعْمُول بنا لیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! **ریاکاری** سے بچنے کے لئے مذکورہ امور کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی کیجئے، مثلاً

(1) جب بھی دل میں ریاکاری کا خیال آئے تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کردیجئے۔

(2) روزانہ دس بار ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **ایک** فرشتہ مقرر کردیتا ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، الحدیث ۴۱۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰ ملخصاً)

(3) سورۂ اخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ، الاذکار الصباحیۃ، ص ۱۸)

(4) سورۃ الناس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔

(5) جو کوئی صبح وشام اکیس اکیس بار ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم'' پانی پر دم کرکے پی لیا کرے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بہت حد تک امن میں رہے گا۔ (مراۃ المناجیح، باب الوسوسۃ، ج ۱، ص ۸۷)

(6) ''ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ'' کہنے سے فوراً وسوسہ دور ہوجاتا ہے۔

(7) سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ ط اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ط وَمَاذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ○ کی کثرت اسے (یعنی وسوسے کو) جڑ سے قطع کردیتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱، ص ۷۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج کے باوجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی **افاقہ** نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئے کہ ''**دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا**'' کیونکہ اگر ہم نے علاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ جو ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ **ریاکاری** سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) ہم جیسوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اگر تم محسوس کرو کہ شیطان، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوجود تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتا اور غالب آنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ہمارے مجاہدے، ہماری قوت اور صبر کا امتحان مقصود ہے یعنی **اللہ** تعالیٰ آزماتا ہے کہ تم شیطان سے مقابلہ اور مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہو یا اس سے مغلوب ہو جاتے ہو۔''

(منہاج العابدین، العائق الثالث: الشیطٰن، ص ۴۶، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُلاصۂ کلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب تک کے مطالعے سے ہمیں معلوم ہوا کہ

☆ ریاکاری یقیناً ایک **بُری خصلت** اور بدترین **باطنی مرض** ہے۔

☆ یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

☆ قراٰنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں اس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

☆ **ریاکاروں** کو جہنم کی اس وادی میں ڈالا جائے گا جس سے جہنم بھی **پناہ** مانگتا ہے۔

☆ ریا کاری اور اس کا علاج سیکھنا فرض عُلوم میں سے ہے۔

☆ **ریا کاری** سے مُراد یہ ہے کہ ''**بندہ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت یا اِرادے سے عبادت کرے۔**''

☆ کسی کو ریا کار کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ دل کا معاملہ ہے۔

☆ ریا کاری کبھی تو **زبان** کے ذریعے ہوتی ہے اور کبھی **فعل** کے ذریعے۔

☆ ممکنہ طور پر تین چیزوں میں ریا کاری ہوسکتی ہے: (۱) **ایمان** میں (۲) **دُنیوی** معاملات میں (۳) **عبادات** میں۔

☆ **عبادات** میں دو طرح سے **ریا کاری** ہوسکتی ہے: (i) ادائیگی میں ریا کاری، اور (ii) اوصاف میں ریا کاری۔ پھر عبادات میں پایا جانے والا **ریا** کبھی **خالص** ہوتا ہے اور کبھی **مخلوط** (یعنی ملاوٹ والا)۔

☆ ہمیں چاہئے کہ **عبادت سے پہلے، دوران اور بعد** میں اپنی نیت کی حفاظت کریں۔

☆ نیکیوں کا اظہار بعض صورتوں میں جائز ہے لیکن چھپانا بہتر ہے۔

☆ ریا کی ایک قسم **ریائے خفی** بھی ہے جس سے بچنا بہت دُشوار ہے مگر جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توفیق دے۔

☆ اگر کسی کے نیک عمل پر اس کی تعریف کی جائے تو اس کا **خوش** ہونا فطری بات ہے۔ لیکن یاد رکھئے کہ اپنی تعریف پر خوش ہونے کی بھی **صورتیں** ہیں، چنانچہ یہ خوشی کبھی **محمود** ہوتی ہے اور کبھی **مذموم**۔

☆ گناہوں سے بچنے میں بھی **ریا کاری** ممکن ہے کیونکہ گناہ سے بچنا بھی نیکی ہے۔

☆ ریا کاری کے خوف سے نیک عمل چھوڑنا **دانشمندی** کی بات نہیں کیونکہ اس طرح ہم **اخلاص**

اور نیکی دونوں کے ثواب سے **محروم** ہو جائیں گے۔

☆ ریا کاری کا دل میں صرف خیال آنا اور طبیعت کا اس طرف مائل ہونا **نقصان دہ** نہیں ہے کیونکہ **شیطان** تو ہر انسان پر مسلّط ہے یہ انسان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ شیطانی **وسوسوں** کو دل میں **داخل** ہی نہ ہونے دے۔

☆ ریا کار کی تین **علامتیں** ہیں: (1) **تنہائی** میں ہو تو عمل میں **سستی** کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو **جوش** دکھائے، (2) اس کی **تعریف** کی جائے تو عمل میں **اضافہ** کر دے اور (3) اگر **مذمت** کی جائے تو عمل میں **کمی** کر دے۔

☆ اگر یہ علامتیں ہم میں پائی جائیں تو فوراً سے پیشتر **توبہ** کر لینی چاہئے اور حُصولِ **اخلاص** کی **کوششوں** میں لگ جائیں کہ کہیں توبہ سے پہلے موت نہ آجائے اور ہمیں **ریاکاری** کے اُخروی **نقصانات** کا سامنا کرنا پڑے۔

☆ ریا کاری سے پیچھا چھڑانا دُشوار ضرور ہے ناممکن نہیں۔

☆ ریا کاری کی بیماری سے شفا کے لئے درجِ ذیل دس علاج بہت مُفید ہیں۔

﴿پہلا علاج﴾ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیجئے ﴿دوسرا علاج﴾ ریا کاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے ﴿تیسرا علاج﴾ اسباب کا خاتمہ کیجئے ﴿چوتھا علاج﴾ اخلاص اپنا لیجئے ﴿پانچواں علاج﴾ نیّت کی حفاظت کیجئے ﴿چھٹا علاج﴾ دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے ﴿ساتواں علاج﴾ تنہائی ہو یا ہُجوم یکساں عمل کیجئے ﴿آٹھواں علاج﴾ نیکیاں چھپایئے ﴿نواں علاج﴾ اچھی صحبت اختیار کیجئے ﴿دسواں علاج﴾ اَوراد و وَظائف کا مَعْمُول بنا لیجئے۔

☆ تفصیل یاد رکھنے کے لئے اس کتاب کا پھر سے مطالعہ کر لیجئے۔

''میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو'' کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے 21 حکایات

(1) اخلاص کا انعام

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ ''گزشتہ زمانے میں تین آدمی کہیں جارہے تھے، رات گزارنے کے لئے انھیں ایک غار کا سہارا لینا پڑا۔ وہ غار میں داخل ہوئے تو پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آ گئی، جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ انھوں نے باہم طے کیا کہ اس چٹان سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ **اللہ** تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے **دُعا** مانگیں۔

اُن میں سے ایک نے عرض کی، ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میرے ماں باپ بوڑھے ہو گئے تھے، اور میں ان سے پہلے اپنے بچوں اور خدّام کو دودھ نہیں دیا کرتا تھا۔ ایک دن میں لکڑیوں کی تلاش میں دور نکل گیا۔ جب واپس لوٹا تو دیکھا کہ والدین سو چکے ہیں، میں ان کے لئے دودھ لایا لیکن انھیں جگانا مناسب نہ سمجھا، اور نہ ان سے پہلے اہل وعیال کو دودھ پلانا پسند آیا۔ بچے میرے پاؤں میں بلکتے رہے، لیکن میں تمام رات دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر میرے والدین نے دودھ پیا۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل **تیری رضا** کے لئے کیا ہو تو، تُو ہم

سے اس چٹان کی مصیبت کو دور فرما دے۔'' چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن وہ ابھی باہر نہ نکل سکتے تھے۔

دوسرے نے عرض کی، ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی چچازاد بہن سے محبت تھی، میں نے اُس سے بُری خواہش کا اظہار کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ قحط سالی کا شکار ہو کر میرے پاس آئی، میں نے اسے 100 دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ میرے ساتھ تنہائی میں جائے، وہ رضامند ہوگئی، جب ہم تنہائی میں پہنچے تو اس نے کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور یہ گناہ مت کر۔'' یہ سن کر میں اس گناہ سے باز آ گیا اور وہ دینار بھی اسے دے دیئے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر میرا یہ **عمل محض تیری رضا کے لئے تھا**، تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دے۔'' چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن ابھی بھی باہر نکلنا ممکن نہ تھا۔

تیسرے نے عرض کی: ''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں نے کچھ آدمیوں کو مزدوری پر لگایا، پھر ایک کے سوا سب اپنی مزدوری لے گئے، میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا، یہاں تک کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ میں نے کہا کہ، ''یہ جتنے اونٹ، گائے، بکری اور غلام وغیرہ دیکھ رہا ہے، یہ سب تیرے ہیں۔'' اس نے کہا، ''آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟'' میں نے کہا، ''نہیں، میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (بلکہ یہ حقیقت ہے)۔'' یہ سن کر وہ تمام مال لے کر چلا گیا، اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر

میرا یہ **عمل محض تیری رضا کے لئے تھا** تو ہمیں اس پریشانی سے نجات دلا دے۔'' اس کی دعا کے ساتھ ہی چٹان ہٹ گئی اور وہ اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئے۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا.....الخ، باب قصة اصحاب الغار.....الخ، الحدیث ۲۷۴۳، ص ۱۴۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے غار میں قید ہوجانے والوں کو **اِخلاص** کے ساتھ کئے گئے نیک اعمال کی کیسی برکتیں نصیب ہوئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) میں اپنی نیت کو حاضر نہیں پاتا

حضرتِ سیدنا علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں: ''عبدالملک بن مروان نے ایک شخص کو حاکم بنا کر مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرْفاً وَّتَعْظِیْمًا بھیجا تا کہ وہ بیعت وغیرہ کا سلسلہ کرے اور انتظامات سنبھالے۔'' چنانچہ میں حضرت سیدنا سالم بن عبداللہ، حضرت سیدنا قاسم بن محمد اور حضرت سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پاس گیا اور ان سے کہا: ''آؤ ہم سب اپنے شہر کے نئے حاکم کے پاس چلتے ہیں تا کہ اس سے ملاقات کریں اور اسے اِعتماد میں لیں۔'' چنانچہ ہم اس حاکم کے پاس گئے اور اسے سلام کیا، اس نے ہمیں اپنے پاس بلایا اور کہا: ''تم میں سعید بن مسیّب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کون ہے؟'' حضرت سیدنا قاسم بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: ''سعید بن مسیّب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اُمراء سے تعلق نہیں رکھتے انہوں نے مسجد میں رہنے کو لازم کرلیا ہے، وہ ہر

وقت دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغولِ عبادت رہتے ہیں، دنیاداروں سے انہیں کوئی غرض نہیں، وہ اُمراء کے درباروں میں جانا پسند نہیں فرماتے۔''

اُس حاکم نے کہا: ''تم لوگ اسے میرے پاس آنے کی ترغیب دلاؤ اور اسے میرے پاس ضرور لے کر آنا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ نہ آیا تو مَیں اسے ضرور **قتل** کردوں گا۔'' اس حاکم نے تین مرتبہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ قتل کی دھمکی دی۔ حضرت سیدنا قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس ظالم حکمران کی یہ دھمکی سن کر ہم بہت پریشان ہوئے اور واپس چلے آئے۔ مَیں سیدھا مسجد میں گیا اور حضرت سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ستون سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کیا اور عرض کی: ''حضور! میری تو رائے یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عمرہ** کرنے چلے جائیں اور کچھ عرصہ مکۂ مکرمہ میں گزاریں تاکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شریر حاکم کی نظروں سے اوجھل رہیں اور معاملہ رفع دفع ہوجائے۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''مَیں اس عمل میں اپنی **نیت** حاضر نہیں پاتا اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو **خلوصِ نیت** سے ہو اور صرف **رضائے الٰہی** عزوجل کے لئے ہو۔'' (عیون الحکایات، ص۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) مسلسل چالیس سال تک روزے

حضرتِ سَیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **اِخلاص** کا یہ **عالَم** تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرِب کے بعد گھر آ کر کھانا کھالیا کرتے۔

(فیضان سنّت، ج ۱، ص ۱٤٤٥ بحوالہ مَعْدِنِ اَخلاق حصّہ اول ص ۱۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) نیکیاں چھپانے والا غلام

ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ اس غلام نے کہا کہ اے میرے آقا! میں تین شرطیں لگاتا ہوں:

(1) آپ مجھے فرض **نماز** سے منع نہیں کریں گے، جب اس کا وقت آجائے۔

(2) آپ مجھے دن کو جو چاہیں **حکم** دیں، رات کو **حکم** نہیں کریں گے۔

(3) اپنے گھر میں میرے لئے ایک کمرہ **جدا** کر دیں، جس میں میرے سوا کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔

اس آدمی نے کہا میں نے یہ **شرطیں** قبول کیں۔ پھر اس آدمی نے کہا کہ اپنے لئے کمرہ پسند کرلو۔ چنانچہ غلام نے ایک خراب سا ٹوٹا پھوٹا کمرہ پسند کرلیا۔ اس پر آدمی نے کہا کہ اے غلام! تو نے خراب وخستہ کمرہ کیوں پسند کیا؟ غلام نے جواب دیا،

میرے آقا! کیا آپ نہیں جانتے کہ ٹوٹا پھوٹا کمرہ بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **یاد** اور اس کے **ذکر** کی برکت سے باغ بن جاتا ہے۔ چنانچہ وہ غلام دن کو اپنے آقا کی خدمت کرتا اور رات کو **اللہ** تعالیٰ کی **عبادت** کرتا۔

کچھ مدت کے بعد ایک رات کو اس کا آقا گھر میں چلتے چلتے غلام کے کمرے میں پہنچ گیا تو دیکھا کہ کمرہ **روشن** ہے اور غلام **اللہ** تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہے اور اس کے سر پر آسمان وزمین کے درمیان ایک روشن قندیل لٹکی ہوئی ہے اور وہ اللہ رب العلمین کی بارگاہ میں عاجزی انکساری کے ساتھ **مناجات** کر رہا ہے کہ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھ پر میرے آقا کا حق اور دن کو اسکی خدمت لازم کر دی ہے، اگر یہ مصروفیت نہ ہوتی تو میں دن رات صرف تیری **عبادت** میں مصروف رہتا اسلئے اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میرا عذر قبول فرمالے۔ آقا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی اور روشن قندیل واپس چلی گئی اور مکان کی چھت مل گئی۔

یہ سارا منظر دیکھ کر آقا واپس آ گیا اور سب ماجرا اپنی بیوی کو سنایا۔ دوسری رات وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے کر غلام کے دروازے پر آیا تو دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور **قندیل** اس کے سر پر ہے وہ دونوں کھڑے ہوئے یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور **رو** رہے تھے۔ آخرِ کار صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بلا کر کہا ''تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آزاد ہو، تاکہ تم جو عذر پیش کر رہے تھے، وہ دور ہو جائے اور تم یکسوئی کے ساتھ **اللہ** تعالیٰ کی **عبادت** کر سکو۔ غلام نے یہ سن کر اپنا سر آسمان کی

طرف اٹھایا اور کہا ''اے صاحبِ راز! راز تو کھل گیا، اب **راز کھلنے** کے بعد میں زندگی نہیں چاہتا۔'' پس اسی وقت وہ غلام گرا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

(مکاشفة القلوب، الباب الحادی عشر، بیان فی طاعة اللّٰه ومحبة رسوله ﷺ، ص ۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) اللّٰہ تعالٰی کے لیے معاف کیا

حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو اپنے دُرّے سے مارا پھر فرمایا: مجھ سے اِس کا بدلہ لو۔ اس نے عرض کیا: میں نے **اللّٰہ** تعالٰی کے لیے اور آپ کی خاطر معاف کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہ تو کچھ بھی نہ ہوا یا تو میرے لیے معاف کرو تا کہ مجھ پر احسان ہو یا صرف **اللّٰہ** تعالٰی کے لیے چھوڑ دو۔ اس نے عرض کیا: میں نے صرف **اللّٰہ** تعالٰی کے لیے معاف کیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں اب بات ہوئی ہے۔ (الحدیقة الندیة، المبحث السابع .....الخ، ص ۵۲۹)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں یہ مَدَنی درس ملا کہ ہر نیک عمل خالصتاً ''رضائے الٰہی'' کیلئے ہو، نیت ''غیر'' کی آمیزش سے پاک ہوتا کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت پا جائے اور ہمارے لیے توشۂ آخرت بنے۔ ع

جس کا عمل ہے بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) ماں کا حکم نفس پر کیوں گراں گزرا؟

حضرت سیدنا ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''میں نے بہت سے حج کئے

اوران میں سے اکثر سفر کسی قسم کا زادِراہ لئے بغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار ہوا کہ یہ سب تو میری خواہشِ نفسانی سے آلودہ تھے کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے گھڑے میں پانی بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نفس پر ان کا حکم گراں گزرا، چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ سفرِ حج میں میرے نفس نے میری موافقت فقط اپنی لذت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نفس فنا ہو چکا ہوتا تو آج ایک حقِ شرعی پورا کرنا اسے بے حد دشوار کیوں محسوس ہوتا؟'' (الرسالة القشيرية ،ص ۱۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے پتا چلا کہ بسا اوقات نفس نیکیوں کے پردے میں بھی اپنا کام کر دِکھاتا ہے وہ اِس طرح کہ جس نیک کام میں یہ لذت محسوس کرتا اور اپنی خواہش پُوری ہوتے دیکھتا ہے اسے کرنے پر بخوشی تیار ہو جاتا ہے اور جس نیک کام میں اِس کے لیے کوئی کشش (charm) نہ ہو اس میں گرانی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ؎

او شہد نمائے زہر در جام

گُم جاؤں کدھر تری بدی سے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) پہلی صف چھوٹ جانے پر پریشانی کیوں؟

سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ القوی کیمیائے سعادت میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تیس برس کی نماز قضا کی جسے میں نے ہمیشہ پہلی صف میں کھڑے ہو کر ادا کیا تھا۔ اسکا باعث یہ ہوا کہ ایک دن مجھے کسی وجہ سے

تاخیر ہوگئی تو آخری صف میں جگہ ملی۔ میں نے اپنے دل میں اِس بات سے شرم محسوس کی کہ ''لوگ کیا کہیں گے کہ یہ آج اتنی دیر سے آیا ہے؟'' اُس وقت میں سمجھا کہ ''یہ سب لوگوں کے دِکھانے کے لیے تھا کہ وہ مجھے پہلی صف میں دیکھیں'' (چنانچہ یہ تمام نمازیں اَکارت گئیں اور میں نے ان کی قضا لوٹائی) (کیمائے سعادت، ج ۲، ص ۸۷۶)

اللہ اکبر! ہمارے اَسلاف کِرام رحمہم اللہ السلام کا جذبۂ اِخلاص صد مرحبا! فقط ایک ''خطرۂ دِلی'' کی بنا پر تیس برس کی نمازوں کو رائیگاں تصور کر کے ان کی قضا لوٹائی اور ایک طرف ہم ہیں کہ ان کی غلامی کا دَم بھرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اوّل تو ''کِشتِ قلب (یعنی دل کی کھیتی)''، ''ذوقِ عبادت'' کے ''بیج'' سے خالی اور جیسے تیسے کر کے عبادت کر بھی لی تو ''اِخلاص کے پانی'' سے سیرابی مفقود بلکہ ''نام ونمود کی آفتِ بد'' سے ''فصلِ عبادت'' تباہ کر بیٹھتے ہیں۔ ع

کھا گئی سب نیکیوں کو خواہشِ نام ونمود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) اِخلاص فروش

حضرت سیدنا مبارک بن فُضالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''کسی علاقے میں ایک بہت بڑا درخت تھا، لوگ اس کی پوجا کیا کرتے تھے اور اس طرح اس علاقے میں کفر وشرک کی وبا بہت تیزی سے پھیل رہی تھی۔ ایک مسلمان شخص کا وہاں سے گزر ہوا تو اسے یہ دیکھ کر بہت غُصّہ آیا کہ

یہاں غیر **اللّٰہ** کی عبادت کی جارہی ہے۔ چنانچہ وہ جذبۂ توحید سے معمور بڑی غضبناک حالت میں کلہاڑا لے کر اس درخت کو کاٹنے چلا، اس کے ایمان نے یہ گوارا نہ کیا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کی عبادت کی جائے۔ اسی جذبہ کے تحت وہ درخت کاٹنے جارہا تھا کہ شیطان مردود اس کے سامنے اِنسانی شکل میں آیا اور کہنے لگا: ''تُو اتنی غضبناک حالت میں کہاں جارہا ہے؟'' اس مسلمان نے جواب دیا: ''میں اس درخت کو کاٹنے جارہا ہوں جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں۔'' یہ سُن کر شیطان مردود نے کہا: ''جب تُو اس درخت کی عبادت نہیں کرتا تو دوسروں کا اس درخت کی عبادت کرنا تجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ تُو اپنے اس ارادے سے باز رہ اور واپس چلا جا۔'' اس مسلمان نے کہا: ''میں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔'' معاملہ بڑھا اور شیطان نے کہا: ''میں تجھے وہ درخت نہیں کاٹنے دوں گا۔''

چنانچہ دونوں میں کُشتی ہوگئی اور اس مسلمان نے شیطان کو پچھاڑ دیا، پھر شیطان نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا: ''اگر تُو اس درخت کو کاٹ بھی دے گا تو تجھے اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ میرا مشورہ ہے کہ تو اس درخت کو نہ کاٹ، اگر تُو ایسا کرے گا تو روزانہ تجھے اپنے تکیے کے نیچے سے دو دینار ملا کریں گے۔'' وہ شخص کہنے لگا: ''کون میرے لئے دو دینار رکھا کرے گا۔'' شیطان نے کہا: ''میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ روزانہ تجھے اپنے تکیے کے نیچے سے دو دینار ملا کریں گے۔'' وہ شخص شیطان کی اِن لالچ بھری باتوں میں آگیا اور دو دینار کی لالچ میں اس نے درخت

کاٹنے کا ارادہ ترک کیا اور واپس گھر لوٹ آیا۔ پھر جب صبح بیدار ہوا تو اس نے دیکھا کہ تکیے کے نیچے دو دینار موجود تھے۔

پھر دوسری صبح جب اس نے تکیہ اٹھایا تو وہاں دینار موجود نہ تھے، اسے بڑا غُصّہ آیا اور کلہاڑا اٹھا کر پھر درخت کاٹنے چلا۔ شیطان پھر انسان کی شکل میں اس کے پاس آیا اور کہا: ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' وہ کہنے لگا: ''مَیں اس درخت کو کاٹنے جا رہا ہوں جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں، میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ لوگ غیرِ خدا کی عبادت کریں، لہٰذا میں اس درخت کو کاٹ کر ہی دَم لوں گا۔'' شیطان نے کہا: ''تُو جھوٹ بول رہا ہے، اب تُو کبھی بھی اس درخت کو نہیں کاٹ سکتا۔'' چنانچہ شیطان اور اس شخص کے درمیان پھر سے کُشتی شروع ہوگئی۔ اِس مرتبہ شیطان نے اس شخص کو بری طرح پچھاڑ دیا اور اس کا گلا دبانے لگا، قریب تھا کہ اس شخص کی موت واقع ہو جاتی۔ اس نے شیطان سے پوچھا: ''یہ تو بتا کہ تُو ہے کون؟'' شیطان نے کہا: ''میں ابلیس ہوں اور جب تُو پہلی مرتبہ درخت کاٹنے چلا تھا تو اس وقت بھی میں نے ہی تجھے روکا تھا لیکن اس وقت تُو نے مجھے گرا دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت تیرا غصہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے تھا لیکن اس مرتبہ میں تجھ پر غالب آ گیا ہوں کیونکہ اب تیرا غُصّہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے نہیں بلکہ دیناروں کے نہ ملنے کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا اب تو کبھی بھی میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔''

(عیون الحکایات، الحکایۃ العاشرۃ بعد المائۃ، حکایۃ ابلیس والرجل.....الخ، ص۱۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انسان بڑی آزمائش میں پڑ جاتا ہے کیونکہ دین کے کاموں میں اِخلاص حاصل ہونا یہ نہایت ہی مشکل امر ہے۔ شیطان اِس قدر مکّاری کے ساتھ انسان کی نیت سے کھیلتا ہے کہ اسے پتا تک نہیں چلتا اور وہ بے چارہ شیطان کے ہاتھوں شکست کھا چکا ہوتا ہے۔ نیز اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ مَدَنی کام محض رِضائے اِلٰہی کی نیت سے کرنے والے کو تائیدِ ایزدی حاصل ہوتی ہے جس سے مخلوق کو راضی کرنے کی نیت والا محروم رہتا ہے۔ حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اِرشاد فرماتے ہیں: امر بالمعروف (یعنی نیکی کی دعوت) کرنے والے کو چاہیے کہ اِس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رِضا اور دین کی سربلندی کا قصد کرے، اپنی کوئی ذاتی غرض پیشِ نظر نہ ہو کیونکہ اللہ تبارَک وتعالیٰ کی رضا اور دین کی سربلندی مقصود ہو گی تو اس عمل کی توفیق اور نُصرتِ خداوندی حاصل ہو گی، اگر کوئی نفسانی غرض آگے رکھی تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا (اور ناکام ونامراد) کر دے گا۔

(تنبیہ الغافلین، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، صفحہ ۵۰)

مبلغ کو برباد کرنے والے چند شیطانی وار

شیطان کے چند کامیاب ترین وار آشکار کئے جاتے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر یا سن کر کسی کو ناگوار بھی گذر سکتا ہے بلکہ غصہ بھی آسکتا ہے اور جب کوئی ایسی کیفیات اپنے اندر محسوس کرے تو اسے فوراً "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ" پڑھ کر **اللہ** سے شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے۔

(۱) مُبلّغ کے دل میں بعض اوقات یہ بات آتی ہے کہ میں تو بہت اچھا بیان کرتا ہوں۔ لوگ میری تعریف کیوں نہیں کرتے؟ میری واہ واہ کیوں نہیں کی جاتی؟ (۲) اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہونے لگتی ہے کہ چونکہ میں مُبلّغ ہوں، لوگوں کو چاہیے کہ جب میں ان کے پاس پہنچوں تو میرے احترام کے لئے کھڑے ہو جایا کریں۔ (۳) مجھے اچھی اور نمایاں جگہ پر بٹھائیں۔ (٤) مُعْلِنْ صاحب (یعنی اعلان کرنے والے) میرا نام مَع اَلقاب اچھی طرح پکاریں۔ (۵) میرے اِستقبال کے لئے نعرے لگنے چاہئیں۔ (٦) سامعین سُبْحَانَ اللّٰہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ کر میرے بیان کی داد دیں۔ (۷) میرے گلے میں پھولوں کا ہار پہنائیں۔ (۸) میری آؤ بھگت ہو۔ (۹) مجھے کھانا وغیرہ پیش کیا جائے۔ (۱۰) اگر شیرینی وغیرہ تقسیم کی جاتی ہے تو فوراً دل میں خیال آتا ہے کہ مجھے عام لوگوں سے زیادہ ملنی چاہیے۔ (۱۱) مجھے کم از کم چائے تو ملنی ہی چاہیے۔ (۱۲) میری خدمت ہونی چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

دکھتی رگ پر ہاتھ پڑ گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دکھتی رگ پر ہاتھ پڑ گیا ہے لیکن آپ انصاف کیجئے کیا یہ ساری خواہشات اس لئے پیدا نہیں ہوتیں کہ آپ کو **"مُبلّغ"** بننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ سامعین کے دل میں یہ خواہشات کیوں پیدا نہیں ہوتیں؟ آخر اس کارِ عظیم کے صلہ اور اجر کی عوام سے کیوں توقُّع کی جارہی ہے؟ جب آپ کے استقبال کو کوئی نہیں اٹھتا، سواری پیش نہیں کی جاتی، تعظیم کی جگہ پر نہیں بٹھایا جاتا، چائے، پانی،

کھانا وغیرہ پیش نہیں کیا جاتا تو رنجیدہ کیوں ہو جاتے ہیں؟ اور اس طرح کے شکوہ سے آپ کیا چاہتے ہیں؟ جیسا کہ بعض مُبلّغین کہہ ڈالتے ہیں کہ میں کیا کروں مجھے تو لِفٹ ہی نہیں ملی یا لوگوں نے پانی تک کو نہیں پوچھا، مجھے تو آنے جانے کا کرایہ بھی پلے سے دینا پڑا وغیرہ وغیرہ۔

دل کا چور پکڑا گیا

اسلامی بھائیو! کیا یہ شکوہ آپ کے دل میں چھپے ہوئے چور کو ظاہر نہیں کر رہا کہ آپ نے بیان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے نہیں اپنی واہ واہ کے لئے، چائے پانی کے لئے اور آؤ بھگت کرانے کے لئے کیا تھا۔ ذرا ماضی میں جھانک کر **اَسلاف کا کردار** دیکھئے کہ نیکی کی دعوت کی راہ میں کیسی کیسی صعوبتیں برداشت کرتے تھے اور اس کے باوجود کس قدر عاجزی کا مظاہرہ کرتے تھے اور طلبِ جاہ (یعنی عزّت کی خواہش) سے کس قدر بچتے تھے۔

ابھی مُبلّغ کے دل میں پیدا ہونے والی جن خواہشات کا ذکر ہوا، ان سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں محفوظ فرمائے اور اِخلاص عطا فرمائے البتہ یہ چیزیں ہماری خواہش کے بغیر ہمیں مل جائیں تو پھر اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ مثلاً ہمارے مطالبہ کے بغیر کوئی سواری اپنی مرضی سے پیش کرے تو قبول کر سکتے ہیں۔ اسی طرح تعظیم وغیرہ کے دیگر معاملات ہیں۔ ان معاملات میں اپنے دل کو **اللہ** عَزَّوَجَل سے ڈراتے رہیں کہ کہیں ریاکاری نہ پیدا ہو جائے۔

سراپا عاجزی کا نمونہ بن جائیں

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کو عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے دیوانو! حتی الامکان اپنی رفتار میں گفتار میں اور پورے کردار میں تواضُع پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی پیدا کریں۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عظمت و سربلندی خود آپ کے قدم چومے گی۔ جب بھی کوئی آپ کو بیان کی دعوت پیش کرے تو بغیر کسی طمع کے قبول کرلیا کریں۔ ہاں اگر کوئی عذر ہے تو پھر دوسری بات ہے۔ اس خواہش کو اپنے دل میں ہرگز ہرگز جگہ نہ دیں کہ آپ کی سواری کا انتظام کردیا جائے اور آپ کو عزت کے ساتھ لے جایا جائے بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے احکام اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی سنتیں سیکھنے سکھانے کے لئے خود ہی پہنچ جایا کریں۔

جس کا عمل ہو بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے

کوئی بلاتا تو بزرگانِ دین بلاتکلف بیان کے لئے پہنچ جاتے

بزرگانِ دین کی خدمت میں جب بیان وغیرہ کی درخواست کی جاتی تو یہ حضرات بلاتکلف تشریف لے جایا کرتے۔ چنانچہ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب رملہ میں آئے تو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں پیغام بھیجا کہ ہمارے ہاں آؤ اور ہمیں درس حدیث سناؤ۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے کہا، آپ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے مُحدِّث اور زبردست

عالم اور بزرگ کو کہتے ہیں کہ آپ کے پاس چل کر آئیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں میں تمہیں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شدت تواضع دکھلانا چاہتا ہوں ۔ پھر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ آئے اور ان کو حدیثِ پاک سنائی۔

(تنبیہ المغترین،الباب الرابع،ومن اخلاقیم زیادتھم.....الخ،ص۲۲۸)

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر عمل میں اخلاص عطا فرما اور ریاکاری کی مذموم بیماری سے ہماری حفاظت فرما کر ہمیں ہر عمل صرف اپنی رضا کی خاطر کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنے مخلص بندوں میں شامل فرما۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم)

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) کپڑا خدا عزوجل کے لئے پہنا ہے

حضرت داؤد طائی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک مرتبہ کپڑا اُلٹا پہن لیا تو لوگوں نے کہا کہ آپ اس کو اس حالت سے بدل کیوں نہیں دیتے ،اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کو خدا کے لئے پہنا ہے اس لئے میں نہ بدلوں گا۔

(تنبیہ المغترین،ص۲٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) نیکی کا بدلہ

ایک شخص حضرت سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے پاس کوئی تحفہ لایا۔ آپ

نے اسے لینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تجھ سے یہ تحفہ نہیں لے سکتا، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کبھی تو نے مجھ سے علم کی کوئی بات سیکھی ہو اور یہ تحفہ اس نیکی کا بدلہ بن جائے، نتیجتاً میں ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ اس نے عرض کی حضور! میں نے کبھی بھی آپ سے علمِ دین نہیں سیکھا۔ آپ نے فرمایا، ''ہاں، یاد آیا تیرے بھائی نے مجھ سے علم دین سیکھا تھا۔'' یہ کہہ کر اسے واپس لوٹا دیا۔

(کمیائے سعادت، فصل نشاط عبادت همیشه ریا نبود، ج۲، ص۷۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) ثواب ہی کافی ہے

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عمر اوزاعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک روز خلیفہ ابو جعفر منصور کو اس کے مطالبے پر کچھ نصیحتیں فرمائیں۔ جب حضرت سیدنا امام اوزاعی علیہ رحمۃ اللہ القوی وہاں سے جانے لگے تو خلیفہ منصور نے تحائف اور رقم وغیرہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہی مگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تحائف وہَدَایا لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ''مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں کیونکہ میں اپنی دینی نصیحتوں کو دنیوی حقیر مال کے بدلے فروخت نہیں کرنا چاہتا، (یعنی مجھے میرے رب عزوجل کی طرف سے ملنے والا اجر ہی کافی ہے۔) (عیون الحکایات، الحکایة العشرون، نصائح الاوزاعی للمنصور، ص٤٥)

؎ میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن تعلیم وتعلّم اور تبلیغ واِشاعتِ دین کے خالصاً لِوَجْہِ اللہ ہونے کے متعلق کس قدر حَسَّاس ہوتے تھے کہ صرف اِس بنا پر کسی کا تحفہ لینے سے انکار کر دیتے تھے کہ کہیں یہ اس کا عوض نہ بن جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) گناہوں کی نحوست

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفار ارشاد فرماتے ہیں: میرا ایک اسلامی بھائی تھا جو کہ میرا بہت مُعْتَقِد تھا۔ وہ ہر دُکھ سُکھ میں مجھ سے ملاقات کرتا۔ میں اس کو انتہائی عبادت گزار، تہجد گزار اور گریہ وزاری کرنے والا سمجھتا تھا۔ میں نے کچھ دنوں تک اسے نہ پایا اور مجھے بتایا گیا کہ وہ تو بے حد کمزور ہو گیا ہے۔ میں نے اس کے گھر کے متعلق دریافت کر کے اس کے دروازے پر دَستک دی تو اس کی بیٹی آئی اور پوچھا: ''کس سے ملنا چاہتے ہیں؟'' میں نے کہا: ''فلاں سے۔'' وہ میرے آنے کی اجازت طلب کرنے اندر گئی، پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی: ''آپ اندر آجائیں۔'' میں نے داخل ہو کر دیکھا کہ وہ گھر کے وسط میں بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے ہیں۔ میں نے اسے ڈرتے ڈرتے کہا: ''اے میرے بھائی! ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ'' کی کثرت کرو۔'' اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور بڑی مشکل سے میری طرف دیکھا، پھر اس پر غشی طاری ہو گئی۔ میں نے دوسری مرتبہ یہی تلقین کی تو اس نے مجھے بمشکل آنکھیں کھول کر دیکھا لیکن دوبارہ اس پر غشی طاری ہو گئی۔

جب میں نے تیسری مرتبہ کلمہ پڑھنے کی تلقین کی تو اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا: ''اے میرے بھائی! اے منصور! اس کلمہ کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کردی گئی ہے۔'' میں نے کہا: ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' کہاں گئیں وہ نمازیں، وہ روزے، تہجد اور راتوں کا قیام؟'' تو اس نے مجھے حسرت سے بتایا: ''اے میرے بھائی! **یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے نہیں تھے، بلکہ میں یہ عبادتیں اس لئے کیا کرتا تھا تاکہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار، اور تہجد گزار کہیں اور میں لوگوں کو دکھانے کے لئے ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیا کرتا تھا۔** جب میں تنہائی میں ہوتا تو دروازہ بند کرلیتا، بَرَہنہ ہوکر شراب پیتا اور نافرمانیوں سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا مقابلہ کرتا۔ ایک عرصہ تک میں اِسی طرح کرتا رہا پھر ایسا بیمار ہوا کہ بچنے کی امید نہ رہی، میں نے اپنی اسی بیٹی سے کہا کہ قرآنِ پاک لے کر آؤ، اس نے ایسا ہی کیا، میں مصحف شریف کے ایک ایک حرف کو پڑھتا رہا یہاں تک کہ جب سورۂ یٰسٓ تک پہنچا تو مصحف شریف کو بلند کرکے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس قرآنِ عظیم کے صدقے مجھے شفا عطا فرما، میں آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے بیماری کو دور کردیا۔ جب میں شفایاب ہوا تو دوبارہ لہو ولعب اور لذات وخواہشات میں پڑ گیا۔ شیطان لعین نے مجھے وہ عہد بھلا دیا جو میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے اور میرے درمیان ہوا تھا، عرصۂ دراز تک گناہ کرتا رہا، پھر اچانک اسی بیماری میں مبتلا ہوگیا جس میں مَیں نے موت کے سائے دیکھے تو گھر والوں سے کہا کہ مجھے میری عادت کے مطابق وسطِ مکان میں نکال دیں۔ میں نے مصحف شریف منگوا کر پڑھا اور بلند کرکے عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی عظمت کا واسطہ جو اس مصحف شریف میں ہے، مجھے

اس مرض سے نجات عطا فرما۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری دعا قبول فرمائی اور دوبارہ اس بیماری سے مجھے شفا عطا فرمادی۔لیکن میں پھر اسی طرح نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا یہاں تک کہ اب اس مرض میں مبتلا یہاں پڑا ہوں، میں نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ اس دفعہ بھی مجھے وسطِ مکان میں نکال دو جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب میں مصحف شریف منگوا کر پڑھنے لگا تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔میں سمجھ گیا کہ **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مجھ پر سخت ناراض ہے، میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر عرض کی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس مصحف شریف کی عظمت کا صدقہ! مجھ سے اس مرض کو زائل فرمادے۔'' تو میں نے ہاتفِ غیبی کی آواز سنی مگر اُسے دیکھ نہ سکا۔ یہ آواز اشعار کی صورت میں تھی، جن کا مفہوم یہ ہے:

''جب تو بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے اور جب تندرست ہوتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگ جاتا ہے۔تو جب تک تکلیف میں مبتلا رہتا ہے تو روتا رہتا ہے اور جب قوت حاصل کر لیتا ہے تو بُرے کام کرنے لگتا ہے۔ کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں میں تو مبتلا ہوا مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تجھے ان سب سے نجات عطا فرمائی۔اس کے منع کرنے اور روکنے کے باوجود تو گناہوں میں مستغرق رہا اور عرصۂ دراز تک اس سے غافل رہا۔کیا تجھے موت کا خوف نہ تھا؟ تو عقل اور سمجھ رکھنے کے باوجود گناہوں پر ڈٹا رہا اور تجھ پر جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم تھا، تُو نے اسے بھلا دیا اور کبھی بھی تجھ پر نہ کپکپی طاری ہوئی، نہ ہی خوف لاحق ہوا۔کتنی مرتبہ تو نے **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ عہد کیا لیکن پھر توڑ دیا، بلکہ ہر بھلی اور اچھی بات کو تو بھول چکا ہے۔ اس جہانِ فانی سے منتقل ہونے سے پہلے پہلے جان لے کہ تمہارا ٹھکانہ قبر ہے، جو ہر لمحہ تجھے موت کی آمد کی خبر سنا رہی ہے۔''

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس سے اس حال میں جدا ہوا کہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور ابھی گھر کے دروازے تک بھی نہ پہنچا تھا کہ مجھے بتایا گیا کہ وہ شخص انتقال کر چکا ہے۔ ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے حُسنِ خاتمہ کی دعا کرتے ہیں کیونکہ بہت سے روزے دار اور راتوں کو قیام کرنے والے برے خاتمے سے دوچار ہو گئے۔

(روض الفائق، المجلس الثانی، ص ۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) اچھی نیت کا پھل اور بری نیت کا وبال

منقول ہے کہ دو بھائی تھے، ان میں سے ایک عابد اور دوسرا فاسق تھا۔ عابد کی آرزو تھی کہ وہ شیطان کو اپنی محراب میں دیکھے، ایک دن اس کے پاس انسانی شکل میں ابلیس آیا اور کہنے لگا: ''افسوس ہے تجھ پر! تو نے اپنی عمر کے چالیس سال نفس کو قید اور بدن کو مشقت میں ڈال کر ضائع کر دیئے۔ تمہاری جتنی عمر گزر چکی اتنی ابھی باقی ہے، اپنے نفس کی خواہشات پوری کر کے لذت حاصل کر لے، اس کے بعد دوبارہ توبہ کر لینا اور واپس عبادت کی طرف لوٹ آنا، بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا مہربان ہے۔'' یہ سن کر عابد نے اپنے دل میں کہا: ''میں نیچے جا کر اپنے بھائی کے پاس بیس

سال لذات حاصل کروں گا اور خواہشات پوری کروں گا پھر توبہ کرلوں گا اور اپنی عمر کے بقیہ بیس سال عبادت میں صَرف کردوں گا'' اب یہ نیچے اُترنے لگا۔ ادھر اس کے گنہگار بھائی نے اپنے نفس سے کہا: ''تو نے اپنی عمر کو نافرمانی میں ضائع کردیا اور تیرا بھائی جنت میں جبکہ تو جہنم میں جائے گا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ضرور توبہ کروں گا اور اپنے بھائی کے ساتھ اوپر والے کمرے میں جا کر اپنی بقیہ عمر عبادت میں گزاروں گا، شاید! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے بخش دے۔'' ادھر وہ **توبہ کی نیت** لے کر اوپر کو چڑھنے لگا اور اس کا عابد بھائی **نافرمانی کی نیت** لے کر اترنے لگا کہ اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور وہ اپنے بھائی پر گر پڑا اور دونوں سیڑھیوں پر اکٹھے مر گئے۔ اب عابد کا حشر نافرمانی کی نیت پر ہوگا اور گنہگار کا حشر توبہ کی نیت پر ہوگا۔''

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دن رات ہونے والے واقعات سے عبرت پکڑنے کے لئے اپنے دلوں کو فارغ کرلیجئے، کتنے ہی لوگ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دور تھے قریب ہوگئے اور بہت سے قرب والے دور کردیئے گئے۔ ان کے گھر والوں اور پڑوسیوں نے ان سے جفا کی۔ قُرب حاصل کرنے والوں کے لئے جنت اور دوری اختیار کرنے والوں کے لئے دوزخ ہے تو اے عقل والو! عبرت حاصل کرو۔ بلاشبہ جب عابد ٹھوکر کھا کر پھسلا تو اپنی نیت تبدیل کرنے اور عبادت کے بعد حد سے بڑھنے اور گناہ کرنے پر رویا، وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے محبت تو کرتا تھا لیکن اگر اس کی محبت خالص ہوتی تو وہ ضرور وفا کی طرف لوٹتا اور عنقریب جان لے گا کہ اس نے گرنے والے کنارے پر بنیاد رکھی۔ پس اے عقل والو! نصیحت حاصل کرو۔ (روض الفائق، ص۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) گفتگو کا جائزہ

''مِنہاجُ العابدین'' میں ہے، ایک بار حضرت سیدنا **فضیل بن عیاض** اور حضرت سیدنا **سُفیان ثوری** رَحِمَہُمَا اللّٰہ کی آپس میں مُلاقات ہوئی۔ دیر تک گفتگو کرنے کے بعد حضرت سیدنا سُفیان ثوری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا: میں آج کی اِس صُحبت کو بہترین صُحبت تصور کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض علیہ رحمۃ الرزاق نے فرمایا: ''میں تو اِسے خطرناک صحبت خیال کرتا ہوں''۔ حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ الباری نے پوچھا کیوں؟ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض علیہ رحمۃ الرزاق نے جواب دیا: کیا ہم دونوں اپنی گفتگو کو مزیّن اور آراستہ نہیں کررہے تھے؟ کیا ہم تکلف اور **رِیا** میں مُبتلا نہیں تھے؟ حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ الباری یہ سُن کر رو پڑے۔

(منهاج العابدين ،ص ٥٣، موئسسة السيروان بيروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اِن نیک بندوں کی مُلاقات مُخلصانہ اور اِن کی بات چیت خالِص اِسلامی تھی مگر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب رو رہے تھے کہ کہیں ہماری گفتگو میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تو نہیں ہوگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) میرا قرض کس نے ادا کیا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رومیوں کے مقابلہ میں

جہاد کے لئے طَرَسُوس جاتے ہوئے شہر رَقَّہ کے ایک مسافر خانے میں قیام فرماتے تو ایک نوجوان آتا، آپ کی ضروریات پوری کرتا اور کچھ احادیث پڑھ لیتا تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ وہاں پہنچے تو وہ نوجوان ملنے نہیں آیا۔ آپ جلدی میں تھے تو لشکر کے ساتھ چلے گئے جب جنگ سے فارغ ہو کر واپس رقہ پہنچے تو لوگوں سے اس کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کسی کا اس پر قرض چڑھ گیا تھا، قرض خواہ نے نوجوان کو جیل میں ڈلوا دیا ہے۔ پوچھا: اس پر کتنا قرض ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ''دس ہزار درہم۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رات میں قرض خواہ کو اپنے پاس بلوایا اور اسے دس ہزار درہم دے کر قسم دی کہ جب تک عبداللہ زندہ ہے تم اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤ گے اور کہا کہ صبح تم اس نوجوان کو قید سے آزاد کروا دینا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے بعد وہاں سے روانہ ہو گئے۔ نوجوان جیل سے آزاد ہو کر جب شہر آیا تو آپ کی آمد کی اطلاع ملی اور معلوم ہوا کہ کل یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ نوجوان اسی وقت روانہ ہوا اور چند منزل بعد ملاقات ہو گئی، فرمایا: کہاں تھے؟ میں نے تمہیں مسافر خانے میں نہیں دیکھا۔ عرض کی: حضور! قرض کے سبب قید خانے میں تھا۔ فرمایا: پھر تمہیں آزادی کیسے ملی؟ عرض کی: مجھے معلوم نہیں کس نے میرا قرض ادا کر دیا جس کی وجہ سے مجھے رہائی مل گئی۔ فرمایا: اے نوجوان! خدا کا شکر ادا کرو، اللہ رب العزت نے کسی کو تیرا قرض ادا کرنے کی توفیق دے دی ہو گی۔ اس نوجوان کو **اِس حسن سلوک کا پتا اس وقت چلا جب آپ کا وصال ہو چکا تھا۔** (تاریخ بغداد، ج ۱۰، ص ۱۵۸)

(16) میرا نام ظاہر نہ فرمائیں

حضرت سیدنا **ابواسمٰعیل** بن نُجید نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی ''**علمِ حدیث**'' میں ''**محدث کبیر**'' اور ''**تصوف**'' و''**عبادات**'' و''**معاملات**'' میں اپنے زمانے کے ''**شیخ اکبر**''، ''**زُہد وتقویٰ**'' میں ''**یکتائے زمانہ**'' اور اپنے دور کے ''**ولی کامل**'' تھے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احوال وکرامات کو دیکھ کر عام طور پر لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ اپنے وقت کے ''**ابدال**'' ہیں۔ حضرت سیِّدُ نا ابن نُجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بہت مالدار شخص تھے۔ میراث میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیشمار مال ملا۔ مگر دولتِ علم وعمل کے اس دھنی نے درہم ودینار کی ساری دولت کو علماء ومشائخ وطلبہ پر نثار کر دیا اور چند ہی دنوں میں میراث کا سارا مال خدا عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کر ڈالا۔ ایک مرتبہ انکے شیخ ابو عثمان حیری علیہ رحمۃ القوی کو مجاہدین کی ضرورت کے لئے کچھ رقم کی ضرورت آن پڑی۔ کہیں سے کچھ انتظام نہ ہوسکا تو شیخ نے سیدنا ابن نُجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس ضرورت کو بیان فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً دو ہزار درہموں کی تھیلیاں لا کر شیخ کے قدموں پر ڈال دیں۔ شیخ بیحد خوش ہوئے اور بھری مجلس میں اس کا اعلان فرمادیا اور لوگوں نے خوب واہ واہ کی۔ مگر ابن نُجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انتہائی صدمہ ہوا کہ افسوس! میرا یہ عملِ خیر لوگوں پر ظاہر ہوگیا۔ بے تابانہ مجلس سے اُٹھے اور تھوڑی دیر میں پھر واپس آئے اور بھری مجلس میں شیخ سے عرض کیا کہ حضور! مجھے میرا مال واپس کر دیجئے میں ابھی اس کو خدا عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ شیخ نے فوراً درہموں کی تھیلیاں ابن نُجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ڈال دیں اور سیِّدُ نا ابن نُجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تھیلیاں اُٹھا کر گھر لائے۔ پھر حاضرینِ مجلس میں خوب چہ میگوئیاں ہوئیں۔ مگر جب رات ہوئی اور شیخ اکیلے رہ گئے تو حضرت سیِّدُنا ابن نُجید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھر دو ہزار درہموں کی تھیلیاں لے کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے شیخ! **آپ اس مال کو پوشیدہ طور پر خرچ فرمائیں اور میرا نام ہرگز کسی پر ظاہر نہ فرمائیں۔** یہ سن کر شیخ ابوعثمان علیہ رحمۃ الرحمٰن پر حالت گریہ طاری ہوگئی اور فرمانے لگے کہ ابن نُجید! (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تیری ہمت پر صد آفرین ہے!

(بستان المحدثین، جزء ابن نُجید، علامہ ابن نُجید کی خدمات.....الخ، ص ۲۵۲)

(17) بعدِ وصال سخاوت کا پتا چلا

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال راہِ خدا عزوجل میں خیرات کیا اور آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ بہت سے غرباء اہل مدینہ کے گھروں میں ایسے **پوشیدہ** طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے کہ ان غرباء کو خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ **یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟** مگر جب آپ کا وصال ہوگیا تو ان غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **سخاوت** تھی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۵، ص ۳۳۶، ۳۳۷ دارالفکر بیروت)

(18) میں کس کے لئے دکھاوا کروں گا؟

جلیل القدر محدث حضرت سیدنا محمد بن عبدالرحمٰن علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک مرتبہ کسی سے ملنے گئے۔ درمیان گفتگو میں اس نے آپ سے کہہ دیا: میرا خیال ہے کہ آپ کے اعمال میں کچھ **ریا کاری** اور **دِکھاوے** کی بو آتی ہے تو آپ نے فوراً زمین سے ایک

تنکا اٹھایا اور فرمایا کہ میں کس کو **دکھانے** کے لئے اعمال کروں گا؟ خدا کی قسم! تمام روئے زمین کے **دُنیادار** انسان میری نظر میں اس تنکے سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ج۷، ص ۱۱۰ دارالفکر بیروت)

(19) یہاں تعویذ نہیں بکتا

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے بدایونی پیڑوں کی ایک کوری (یعنی بالکل نئی) ہانڈی پیش کی۔ حضور (یعنی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: ''کیسے تکلیف فرمائی؟'' انہوں نے کہا کہ ''حضور کو سلام کرنے حاضر ہوا ہوں۔'' حضور جوابِ سلام فرما کر کچھ دیر خاموش رہے اور پھر دریافت کیا: ''کیا کوئی کام ہے؟'' انہوں نے عرض کیا ''کچھ نہیں حضور! محض مزاج پرسی کے لئے آیا تھا۔'' ارشاد فرمایا: ''عنایت، نوازش'' اور قدرے سکوت کے بعد حضور نے پھر بایں الفاظ مخاطب فرمایا: ''کچھ فرمائیے گا؟'' انہوں نے پھر نفی میں جواب دیا۔ اس کے بعد حضور نے وہ شیرینی مکان میں بھجوادی۔

اب وہ صاحب تھوڑی دیر کے بعد ایک تعویذ کی درخواست کرتے ہیں، ارشاد فرمایا کہ ''میں نے تو آپ سے تین بار دریافت کیا، مگر آپ نے کچھ نہ بتایا، اچھا تشریف رکھئے۔'' اور اپنے بھانجے علی احمد خاں صاحب مرحوم کے پاس سے تعویذ منگا کر (کہ یہ کام انہیں کے متعلق تھا) ان صاحب کو عطا فرمایا اور ساتھ ہی حاجی کفایت اللہ صاحب نے حضور کا اشارہ پاتے ہی مکان سے وہ مٹھائی کی ہانڈی منگوا کر سامنے رکھ دی، جسے حضور نے بایں الفاظ واپس فرمایا: ''اس ہانڈی کو ساتھ لیتے جایئے میرے

یہاں تعویذ بِکتا نہیں ہے۔'' انہوں نے بہت کچھ معذرت کی، مگر قبول نہ فرمایا۔ بالآخر وہ بے چارے اپنی شیرینی واپس لیتے گئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۱۷۱)

سبحان اللہ! اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ تقویٰ پر قربان! اگرچہ وہ نذرانہ درحقیقت تعویذ کی اُجرت نہ تھا اور ہوتا بھی تو اس کی اجرت جائز ہے مگر آپ کے خُلوص نے ایک امرِ دینی سے ذاتی نفع کا حصول گوارا نہ کیا اور آپ نے وہ نذرانہ واپس لوٹا دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) میں علم نہیں بیچتا

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے جہانگیر خان صاحب قادری رضوی ساکن محلّہ چھپی ٹولہ قلعہ سے فرمایا کہ ''مجھے ایک پیپا مڑی کے تیل کی ضرورت ہے۔'' کیونکہ وہ تیل فروخت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک پیپا تیل لے کر حاضر ہوئے، حضور نے قیمت دریافت فرمائی، انہوں نے جو قیمت تھی اس کا اظہار بایں الفاظ فرمایا: ''ویسے تو اس کی قیمت یہ ہے مگر حضور کچھ کم کر کے اتنی دے دیں۔'' اس پر حضور نے فرمایا: ''مجھ سے وہی قیمت لیجئے جو سب سے لیتے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: ''نہیں! حضور آپ میرے بزرگ ہیں، عالم ہیں، آپ سے عام بِکری (یعنی قیمت) کے دام کیسے لے سکتا ہوں؟'' حضور نے فرمایا: ''میں علم نہیں بیچتا ہوں۔'' اور وہی عام بِکری کے دام خان صاحب کو دیئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، موضوع خودداری، ج۱، ص۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(21) عقیدت نہیں بیچ سکتا

امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ **دعوتِ اسلامی** کے اوائل میں جہاں سنتوں بھرا بیان فرمانے تشریف لے جاتے تو کوئی اسلامی بھائی عطریات وغیرہ کا بستہ لگا لیتے جو **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی ملکیت میں تھا مگر ہر ایک کو معلوم نہ تھا۔ امامِ مسجد کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا یہ کسبِ حلال کے لئے کوشش کرتے ہیں کسی سے مانگ کر گھر نہیں چلاتے۔ جذبات میں آ کر مائیک پر اعلان کر دیا کہ جو باہر عطریات وغیرہ کا بستہ ہے وہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی ملکیت ہے۔ آپ کسبِ حلال کے لئے کوشش فرماتے ہیں کسی سے سوال نہیں کرتے۔ آپ کے مزاج مبارک پر یہ بات انتہائی گراں گزری کہ یہ لوگوں کو کیوں معلوم ہوا، اب لوگ شاید میری عقیدت میں سامان خریدیں۔ آپ نے بستے پر ہونے والی اس دن کی آمدنی خود اپنے استعمال میں نہ لائے بلکہ راہِ خدا عزوجل میں دے دی اور فرمایا کہ **"میں اپنی عقیدت نہیں بیچ سکتا۔"**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُعا

یا اللہ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا واسطہ ہماری خالی جھولیوں کو دولتِ اخلاص سے بھر دے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

ماخذ و مراجع

(1)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(2)	کَنزُ الْاِیمَانِ فِیْ تَرجَمَۃِ الْقُرْاٰنِ	امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(3)	رُوْحُ الْبَیَانِ	علامہ اسلاعیل حقی متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ
(4)	خَزَائِنُ الْعِرفَان	مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(5)	نُورُ الْعِرفَان	مفتی احمد یار خان نعیمی	نعیمی کتب خانہ گجرات
(6)	صَحِیحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(7)	صَحِیحُ الْمُسْلِمُ	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
(8)	جَامِعُ تِرْمَذِی	امام محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
(9)	سُنَنِ اَبِیْ دَاؤد	امام ابوداؤد سلیمان ابن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء الراث العربی
(10)	سُنَنِ اِبنِ مَاجَہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار الفکر بیروت
(11)	سُنَنُ الدَّارِقُطنِی	امام علی بن عمر دار قطنی متوفّٰی ۳۵۸ھ	مکتبہ نشر السنۃ پاکستان
(12)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء الراث العربی
(13)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء الراث العربی
(14)	اَلْجَامِعُ الصَّغِیرُ	امام جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(15)	شُعَبُ الْاِیمَان	امام احمد بن الحسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(16)	مِشکَاۃُ الْمَصَابِیح	شیخ محمد بن عبداللہ خطیب التبریزی متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(17)	کَنزُ الْعُمَّال	علاء الدین علی متقی الھندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(18)	فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
(19)	اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَامِ أَحْمَدِ بْنِ حَنبَل	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
(20)	مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی اَلْمُوْصَلِی	ابو یعلی احمد موصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(21)	اَلْمُسْتَدْرَكُ عَلَی الصَّحِیْحَین	امام محمد بن عبداللہ الحاکم متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت
(22)	مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
(23)	اَلتَّرغِیبُ وَالتَّرْھِیبُ	امام زکی الدین عبدالعظیم المنذری متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت
(24)	جَامِعُ الْاَحَادِیث	امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
(25)	فَیضُ الْقَدِیر	علامہ محمد عبدالرءوف المناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(26)	شَرحُ السُّنَّۃِ	محمد بن حسین بن مسعود بغوی متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(27)	نُزْھَۃُ الْقَارِی	مفتی محمد شریف الحق امجدی	فرید بک اسٹال لاہور
(28)	اَشِعَّۃُ اللَّمعَات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	کوئٹہ
(29)	مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیحُ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور
(30)	دُرِّمُخْتار	علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت

(31)	رَدُّالْمُحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت
(32)	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(33)	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، مکتبہ رضویہ
(34)	تَنبِیہُ الْغَافِلِینَ	ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفّٰی ۳۷۲ھ	پشاور
(35)	حِلیَۃُ الْاَوْلِیَاء	امام الحافظ ابونعیم الاصفہانی متوفّٰی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(36)	اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیرِیَّۃُ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری متوفّٰی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(37)	اِحیَاءُ الْعُلُوم	امام محمد بن احمد الغزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(38)	کیمیائے سعادت	امام محمد بن احمد الغزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(39)	مُکَاشِفَۃُ الْقُلُوب	امام محمد بن احمد الغزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(40)	مِنْہَاجُ الْعَابِدِین	امام محمد بن احمد الغزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(41)	تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء	شیخ فریدالدین عطار متوفّٰی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ
(42)	رَوْضُ الْفَائِق	شیخ شعیب الحرّ یفیش متوفّٰی ۸۱۰ھ	کوئٹہ
(43)	تَنبِیہ الْمُغتَرِین	عبدالوہاب بن احمد بن علی انصاری متوفّٰی ۹۷۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(44)	اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ	ابوالعباس احمد بن محمد ھیثمی متوفّٰی ۹۷۴ھ	دارالفکر بیروت
(45)	اَلْحَدِیقَۃُ النَّدِیَّۃ	علامہ عبدالغنی نابلسی متوفّٰی ۱۱۴۳ھ	پشاور
(46)	اِتّحَافُ السَّادَۃِ الْمُتَّقِین	علامہ مرتضٰی الزبیدی متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(47)	اَخلاقُ الصَّالِحِین	علامہ ابویوسف محمد شریف کوٹلوی	المدینۃ العلمیہ کراچی
(48)	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(49)	اَلْیَوَاقِیتُ وَالْجَوَاہِرُ	امام احمد بن علی الشعرانی متوفّٰی ۹۷۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(50)	اَلْوَظِیفَۃُ الْکَرِیمَہ	امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
(51)	عُیُونُ الْحِکَایَات	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(52)	ملفوظات	امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور
(53)	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مولانا ظفر الدین متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ رضویہ لاہور
(54)	حدائقِ بخشش	امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
(55)	شیطان کے چار گدھے	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
(56)	فیضانِ سنت	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَتِيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے مَرنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: غریب آباد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: لعل حویلی، بیرون کمرشل مارکیٹ، اڈیالہ روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: داتا دربار روڈ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گھنٹہ گھر نمبر 1، اندرون ریتی چھدرہ۔
- سرگودھا: بھاٹی چوک۔ فون: 041-2633625
- خانیوال: بوہڑ والا چوک، اندرون پرانا بس اڈہ۔
- کشمیر: چوک شہیداں، مظفر آباد۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد نیو شالیمار ہوٹل، بوسن روڈ۔ فون: 061-4511102
- بہاولپور: نزد الآصفیہ مسجد، اندرون سمن آباد۔ فون: 044-2550767
- ڈیرہ غازی خان: نزد سخی سرور روڈ، ڈیرہ غازی خان۔
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بالمقابل بس اسٹینڈ۔ فون: 071-5619195
- گودڑ: فیضانِ مدینہ، گودڑ بازار۔ فون: 055-4225653
- شکارپور: فیضانِ مدینہ، بالمقابل بس اسٹینڈ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

تکبر کا علم سیکھنا فرض ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۶۲۴ ملخصاً)

تکبر

- تکبر کسے کہتے ہیں؟ 16
- تکبر کے 6 نقصانات 22
- تکبر کی 19 علامات 27
- انوکھی چھینک 35
- تکبر کے مختلف انداز 36
- تکبر کے 8 اَسباب اور اُن کا علاج 39
- خود کو حقیر سمجھنے کا طریقہ 43
- بُزرگانِ دین کی عاجزی کی دس حکایات 47
- سات مفید اَوراد 92



مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

تکبُّر کی تباہ کاریوں، علامات اور عِلاج کا بیان

تکبُّر

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام رسالہ : تکبر
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
پہلی بار : ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ، اکتوبر 2009ء
دوسری بار : محرم الحرام ۱۴۳۱ھ، جنوری 2010ء تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)
تیسری بار : جمادَی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ، اپریل 2010ء تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)
چوتھی بار : شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ، جولائی 2011ء تعداد: 28000 (اٹھائیس ہزار)
پانچویں بار : ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ، فروری 2014ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)
چھٹی بار : رجب المرجب ۱۴۳۵ھ، مئی 2014ء تعداد: 10000 (دس ہزار)
ساتویں بار : رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، جون 2015ء تعداد: 4000 (چار ہزار)
ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ:---------- حوالہ:---------

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"تکبر"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

26 - 11 - 2009

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''عاجزی کی برکتیں'' کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''13 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ ○ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تَعَوُّذ و ﴿4﴾ تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا۔ ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب
(٥) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

www.dawateislami.net

اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
نِفاق و نار سے نَجات	9	﴿٦﴾ جنت میں داخِل نہ ہو سکے گا	25
میں اِس سے بہتر ہوں	10	اِس تکبّر کا کیا حاصل!	25
تکبّر نے کہیں کا نہ چھوڑا!	11	تکبر کی 19 علامات	27
تم اِسی حالت پر رہنا	12	اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنالے	27
سیِّدُنا جبرائیل کی گریہ وزاری	12	عجمیوں کی طرح کھڑے نہ رہا کرو	28
یہ عِبرت کی جا ہے	12	بیان کردہ حدیث کی تشریح	28
تکبّر کا عِلْم سیکھنا فرض ہے	13	اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ	29
تکبّر سے بچنے کی فضیلت	14	صحابۂ کرام علیہم الرضوان کھڑے ہو کر تعظیم کیا کرتے	29
اِس کتاب میں کیا ہے؟	15	دُوری میں اِضافہ ہوتا رہتا ہے	30
تکبّر کسے کہتے ہیں؟	16	جب حجام برابر آ کر بیٹھا.....	31
تکبّر کی 3 اقسام	16	دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا	32
فرعون ڈوب مرا	16	انوکھی چھینک	35
نَمرود کی مچھر کے ذریعے ہلاکت	17	چھینک کی بَرَکتیں	35
تکبّر کرنے والے کی مثال	19	تکبّر کے مختلِف انداز	36
انسان کی حیثیت ہی کیا ہے؟	19	تکبّر کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بُرائیاں	37
عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی بَرَکات	20	تکبّر سے جان چُھڑا لیجئے	37
تکبّر کے 6 نقصانات	22	تکبر پر اُبھارنے والے 8 اَسباب اور اُن کا عِلاج	39
﴿١﴾ اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ بندہ	22		
﴿٢﴾ مَدَنی آقا ﷺ کا متکبّر کے لئے اِظہارِ نفرت	23	عِلْم سے پیدا ہونے والے تکبر کے عِلاج	40
﴿٣﴾ بدترین شخص	23	اہلِ علم کے تکبّر میں مبتلا ہونے کا سبب	40
﴿٤﴾ قیامت میں رُسوائی	24	عالم کا خود کو عالم سمجھنا	41
﴿٥﴾ ٹخنے سے نیچے پاجامہ لٹکانا	24	خُود کو عالِم کہنے والا جاہِل ہے!	42

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
سب سے زیادہ عذاب	43	دوسرا امام تلاش کرلو	56
خود کو حقیر سمجھنے کا طریقہ	43	مال و دولت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج	57
کافر کو کافر کہنا ضروری ہے	45	بلا حساب جہنّم میں داخلہ	57
یہ مجھ سے بہتر ہے	46	عاجزی کرنے والے دولت مند کے لئے خوشخبری	58
غیر نافع علم سے خدا کی پناہ	46	مالدار متکبر کو انوکھی نصیحت	58
قیامت کے چار سوالات	46	حسب ونسب کی وجہ سے پیدا ہونے	
بُزُرگانِ دین کی عاجزی کی دس حکایات	47	والے تکبر کا علاج	59
(۱) کاش میں پرندہ ہوتا	47	آباء واجداد پر فخر مت کرو	59
(۲) کاش! میں پھل دار پیڑ ہوتا	47	9 پشتیں جہنّم میں جائیں گی	60
(۳) میں ان کی عاجزی دیکھنا چاہتا تھا	47	حُسن وجمال کے تکبُّر کے علاج	60
(٤) اِسی وجہ سے تو وہ مالک ہیں	48	حضرت لقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت	61
(۵) امام فخر الاسلام کے آنسو	48	حضرت ابوذرّ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حکایت	61
(٦) قیدیوں کے ساتھ کھانا	49	حسن والا نجات پائے گا.....مگر کب؟	62
(۷) کتے کے لئے راستہ چھوڑ دیا	50	کامیابیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے	
(۸) اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو	50	تکبر کا علاج	63
(۹) جب دریائے دِجلہ استقبال کیلئے بڑھا	51	طاقت وقوّت کی وجہ سے پیدا ہونے	
(۱۰) اب مزید کی گنجائش نہیں	51	والے تکبُّر کا علاج	64
عبادت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج	52	عُہدہ ومنصب کی وجہ سے پیدا ہونے	
اسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار	53	والے تکبُّر کا علاج	64
بدنصیب عابد	54	5 حکایات	65
میرے سبب فُلاں برباد ہوگیا!	54	(۱) اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں	65
لوگوں کی تکلیفوں کا سبب میں ہوں!	55	(۲) ساری سَلطَنَت کی قیمت ایک گلاس پانی	66
تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہئے	55	(۳) سالارِ لشکر کو نصیحت	67

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
(۴) بُلندی چاہنے والے کی رُسوائی	67	﴿۱۳﴾ گھر کے کام کیجئے	78
(۵) میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی	68	گھر کے کام کاج کرنا سنّت ہے	79
تکبّر کے مزید علاج	68	چیز کا مالک اسے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے	79
﴿۱﴾ بارگاہِ الٰہی میں حاضِری کو یاد رکھئے	68	لکڑیوں کا گٹھا	79
﴿۲﴾ دعا کیجئے	69	کمال میں کوئی کمی نہیں آتی	80
﴿۳﴾ اپنے عُیُوب پر نظر رکھئے	69	عِیال دار کو اپنا سامان خود اُٹھانا مناسب ہے	80
﴿۴﴾ نقصانات پیشِ نظر رکھئے	70	صدرالشریعہ اپنے گھر کے کام کیا کرتے	80
﴿۵﴾ عاجزی اختیار کر لیجئے	70	﴿۱۴﴾ خود مُلاقات کے لئے جایئے	81
خنزیر سے بدتر	70	﴿۱۵﴾ غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے	81
ہر ایک کے سر میں لگام	71	ایسی دعوت روز قبول کروں	81
کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے!	71	غریبوں پر خصوصی شفقت	84
عاجزی کا ایک پہلو	72	﴿۱۶﴾ لباس میں سادگی اختیار کیجئے	84
عاجزی کس حد تک کی جائے؟	72	کاش! یہ لباس نرم نہ ہوتا	85
﴿۶﴾ سلام میں پہل کیجئے	72	امیرِ اہلسنّت کی سادگی	86
سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے	73	﴿۱۷﴾ مَدَنی ماحول اپنا لیجئے	87
قُربِ الٰہی کا حقدار	73	ایمان کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں	88
اعلیٰ حضرت کی سلام میں پہل کی عادتِ مبارکہ	74	کیا آپ نیک بننا چاہتے ہیں؟	90
امیرِ اہلسنّت کی عادت کریمہ	74	آقا ﷺ نے خواب میں بشارت دی	91
﴿۷﴾ اپنا سامان خود اٹھایئے	75	﴿۱۸﴾ سات مفید اَوراد	92
﴿۸﴾ ان اعمال کو اختیار کیجئے	75	علاج کے باوُجُود افاقہ نہ ہو تو؟	93
بکری کی کھال پر بیٹھنے کی برکت	75	5 متفرّق مَدَنی پھول	94
﴿۹﴾ صدقہ دیجئے	76	ماخذ و مراجع	96
﴿۱۰﴾ حق بات تسلیم کر لیجئے	76		
﴿۱۱﴾ اپنی غلطی مان لیجئے	76		
غلطی کا اعتراف	76		
امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مَدَنی انداز	77		
﴿۱۲﴾ نُمایاں حیثیت کے طالب نہ بنئے	78		

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تکبّر

شیطان آپ کو بہُت روکے گا مگر آپ یہ کتاب پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ شیطان آپ کو کیوں نہیں پڑھنے دے رہا تھا

نِفاق و نار سے نَجات

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے بیان کے تحریری گلدستے **''میں سُدھرنا چاہتا ہوں''**[1] میں منقول ہے کہ **حضرتِ** سَیِّدُنا امام سخاوِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقل فرماتے ہیں: **سرکارِ دو عالَم** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامَت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۳۳ مؤسسۃ الریان بیروت)

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا دُرُود و سلام
کہ دَفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرُود و سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] یہ رسالہ (40 صفحات) مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر کے ضرور پڑھئے۔

www.dawateislami.net

میں اِس سے بہتر ہوں

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) کے بعد تمام فرشتوں اور اِبلیس (شیطان) کو حکم دیا کہ اِن کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے حکمِ خداوندی کی تعمیل میں سجدہ کیا۔[1] فرشتوں میں سے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل پھر حضرتِ سیِّدُنا میکائیل، حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل پھر حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل پھر دیگر مقرّب فرشتے (علیہم السلام) تھے۔[2] یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زَوال سے عَصر تک کیا گیا۔[3] مگر اِبلیس نے انکار کر دیا اور تکبُّر کر کے کافروں میں سے ہو گیا۔[4] جب ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ نے اِبلیس سے اُس کے اِنکار کا سبب دریافت فرمایا تو اَکڑ کر کہنے لگا:

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ (پ۲۳، سورۂ صٓ:۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: میں اِس سے بہتر ہوں کہ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

اِس سے اِبلیس کی فاسِد مُراد یہ تھی کہ اگر حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر اِن کو سجدہ کروں (معاذ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)۔ اِبلیس کی اِس سرکشی، نافرمانی اور تکبُّر پر اُس کی حسین صورت ختم ہو گئی اور وہ بدشکل رُوسیاہ ہو گیا، اُس کی نُورانیت سَلب کر لی گئی۔[5] اللہ ربُّ العزت جَلَّ جَلَالُہٗ نے

---

[1]: پ۱، البقرۃ:۳۴ [2]: روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۱۰۴
[3]: تفسیر خزائن العرفان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ص۱۰۹ [4]: پ۱، البقرۃ:۳۴
[5]: تفسیر خزائن العرفان، ص۸۲ ملخصاً

www.dawateislami.net

اِبلیس کو اپنی بارگاہ سے دُھتکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۚ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْۤ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

ترجمۂ کنزالایمان: تو جنّت سے نکل جا کہ تُو راندھا (لعنت کیا) گیا اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔ (پ۲۳، سورۂ صٓ: ۷۷، ۷۸)

تکبّر نے کہیں کا نہ چھوڑا!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح **تکبّر** کے باعث اِبلیس (یعنی شیطان) کو اپنے اِیمان سے ہاتھ دھونے پڑے! شیطان جس کا نام پہلے عِزازِیل تھا[1] اِبتدا ہی سے سرکش و نافرمان نہ تھا بلکہ اُس نے **ہزاروں سال عبادت** کی، جنت کا **خزانچی** رہا[2] یہ جِن تھا[3] مگر اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا اور اس قدر مقرّب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے پہلو بہ پہلو حاضر ہوتا تھا۔ مگر چند گھڑیوں کے **تکبّر** نے اُسے کہیں کا نہ چھوڑا! حکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں اَکارت (یعنی بے کار) اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہوگئیں، **ذلّت** و رُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے **لعنت** کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) **عذاب** کا مستحق ٹھہرا۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

---

[1] : الجامع لاحکام القرآن، البقرة، تحت الآیة ۳۴، ج۱، ص۲۴۶

[2] : الجامع لاحکام القرآن، البقرة، تحت الآیة ۳۴، ج۱، ص۲۴۷

[3] : پارہ ۱۵، الکھف: ۵۰

www.dawateislami.net

تم اِسی حالت پر رہنا

منقول ہے کہ جب اِبلیس کے مَردُود ہونے کا واقعہ ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل اور حضرتِ سیِّدُنا میکائیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رونے لگے تو رب تعالٰی نے دَرْیافت کیا (حالانکہ سب کچھ جانتا ہے) کہ ''تم کیوں روتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں۔'' ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: ''تم اِسی حالت پر رہنا۔'' (الرسالة القشيرية،باب الخوف، ص١٦٦)

سَیِّدُنا جبرائیل علیہ السلام کی گریہ وزاری

نبیِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ اِبلیسِ نَحِیس کے اَنجامِ بد سے عِبرت گیر ہو کر کعبۂ مُشَرَّفہ کے پردے سے لپٹ کر نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ دُعا کر رہے ہیں: ''اِلٰهِی وَسَیِّدِیْ لَا تُغَیِّرْ اِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ جِسْمِیْ یعنی اے میرے اللہ! اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! کہیں میرا نام نیکوں کی فہرست سے نہ نکال دینا اور کہیں میرا جسم اہلِ عطا کے زُمرے سے نکال کر اہلِ غضب کے گروہ میں شامل نہ فرما دینا۔'' (منهاج العابدين ، ص١٥٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ عبرت کی جا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ تکبّر کس قدر خطرناک باطِنی مرض ہے جس کی وجہ سے ''مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فِرِشتوں کے اُستاذ'' کا رُتبہ پانے والے اِبلیس (شیطان) نے خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی اور اپنے مقام ومَنْصَب

www.dawateislami.net

سے محروم ہوکر **جَھَنَّمی** قرار پایا۔ اِبلیس کا یہ اَنجام دیکھ کر جب حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام جیسے مقرّب ومعصوم فرشتے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے اَشک بار ہوجائیں اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عافیت وسلامتی کی مُناجات (یعنی دُعائیں) کرنا شروع کردیں تو ہم جیسے عِصیاں شِعاروں (یعنی گنہگاروں) کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خفیہ تدبیر** سے بدرَجہَ اَولیٰ ڈرنا چاہئے!

تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھرتھر رہوں کانپتا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تکبّر کا عِلم سیکھنا فَرض ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس جدید سائنسی دور میں میڈیا (ذرائعِ ابلاغ) کی وُسعتوں نے ہر دوسرے شخص کو معلومات کا حریص بنادیا ہے، آج ہم اپنے اِردگرد، اَڑوس پڑوس، مَحلّے اور گاؤں، شہر اور ملک، خِطّے بلکہ ساری دنیا کی **معلومات** حاصل کرنے کا شوق تو رکھتے ہیں کہ فُلاں ملک میں الیکشن ہوئے تو کس سیاسی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی! فُلاں میچ کونسی ٹیم جیتی! فُلاں جگہ زلزلہ یا طوفان آیا تو کتنے لوگ ہلاک ہوئے! فُلاں ملک کا صدر، یا فُلاں صُوبے کا گورنر کون ہے! وغیرہ وغیرہ مگر افسوس اِس کے مقابلے میں ہماری دینی معلومات عُمُوماً سطحی نوعیّت کی ہوتی ہیں پھر اُن میں سے دُرُست کتنی ہوتی ہیں؟ کوئی صاحبِ عِلم ہمارا امتحان لے تو پتا چلے۔ یاد رکھئے! دُنیوی معلومات کی کثرت پر ہمیں آخرت میں کوئی جزا ملے گی نہ کم ہونے پر کوئی سزا! البتّہ بقدرِ ضرورت دینی معلومات نہ ہونا نقصانِ آخرت کا باعث ہے کیونکہ

www.dawateislami.net

اِس جہانِ فانی (یعنی دُنیا) میں کی گئی نیکیاں جہانِ آخرت کی آبادکاری جبکہ گناہ بربادی کا سبب ہیں اور نیکیوں اور گناہوں کی پہچان کے لئے عِلمِ دین کا ہونا بہت ضَروری ہے۔ جہنم میں لے جانے والے گناہوں میں سے ایک **تکبّر** بھی ہے جس کا عِلْم سیکھنا **فرض** ہے چنانچہ **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولیٰنا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ 624 پر لکھتے ہیں: ''**مُحَرَّمَاتِ باطِنِیَّہ** (یعنی باطنی ممنوعات مَثَلاً) **تکبّر و رِیا و عُجب** وحَسَد وغیرہا اور اُن کے **مُعَالَجات** (یعنی عِلاج) کہ ان کا عِلْم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم **فرائض** سے ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ مخرجہ، ج ٢٣، ص ٦٢٤)

اس لئے ہر اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہن کو چاہیئے کہ پہلے **تکبّر** کی تعریف، تباہ کاریاں، اَقسام، اَسباب، علامات اور عِلاج وغیرہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر کے دیانتداری کے ساتھ اپنا مُحاسَبہ کرے پھر اگر اِس **باطِنی گناہ** میں گرفتار ہونے کا اِحساس ہو تو ہاتھوں ہاتھ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں **توبہ** کرے اور **عِلاج** کے لئے بھرپور کوششیں شروع کر دے۔

تکبّر سے بچنے کی فضیلت

مَخزنِ جُود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو شخص **تکبّر**، خِیانت اور دَین (یعنی قرض وغیرہ) سے بَری ہو کر مرے گا وہ **جنّت** میں داخل ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث ١٥٧٨، ج ٣، ص ٢٠٨)

www.dawateislami.net

اِس کتاب میں کیا ہے؟

اِس کتاب میں **تکبّر** کی معلومات کو قدرے آسان انداز میں عنوانات کے تحت حوالہ جات کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کم عِلْم بھی اِس سے فائدہ حاصل کرسکیں، پھر بھی **عِلْم** بہت مشکل چیز ہے یہ مُمکِن نہیں کہ عِلْمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں، جو بات سمجھ میں نہ آئے، سمجھنے کے لئے عُلَماءِ کرام دامت فیوضھم سے رُجوع کیجئے۔ **تکبّر** سے نَجات کا جذبہ پانے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطّار قادِری** دامت برکاتہم العالیہ کے کیسٹ بیانات ''مغرور بادشاہ''، ''تکبُّر کسے کہتے ہیں؟''، ''تکبُّر کی علامات''، ''تکبُّر کے اسباب'' اور مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ ونگران پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری سَلَّمَهُ الْبَارِی کا بیان ''باطنی امراض کا عِلاج'' سننا بھی بے حد مفید ہے۔

اس اہم کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دیگر اِسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب کمائیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور ''مَدَنی قافلوں'' کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ اِصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

٦ ذوالقعدۃ الحرام ١٤٣٠ھ بمطابق 26 اکتوبر 2009ء

www.dawateislami.net

تکبُّر کسے کہتے ہیں؟

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام **تکبُّر** ہے۔ چنانچہ رسولِ اکرم نُورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ** یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، الحدیث: ٩١، ص ٦١)

اِمام راغب اِصفہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: **ذٰلِكَ اَنْ يَّرَى الْاِنْسَانُ نَفْسَهٗ اَكْبَرَ مِنْ غَيْرِهٖ.** یعنی تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔

(المُفرَدات للرّاغب ص٦٩٧)

مدینہ: جس کے دل میں **تکبُّر** پایا جائے اُسے ''**مُتکبِّر**'' کہتے ہیں۔

''مَلَّہ'' کے تین حُرُوف کی نسبت سے تکبُّر کی 3 اقسام

(١) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں تکبُّر

تکبر کی یہ قسم کُفر ہے،[1] جیسے فِرعون کا **تکبُّر** کہ اُس نے کہا تھا:

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

ترجمۂ کنز الایمان: میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں تو اللہ نے اُسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔ (پ ٣٠، النّٰزعٰت: ٢٤)

فرعون ڈوب مرا

فرعون کی ہدایت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ

[1]: مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب و الکبر، ج٨، ص٨٢٨

www.dawateislami.net

اور حضرتِ سیِّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھیجا مگر اُس نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ربّ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اور اُس کی قوم کو دریائے نیل میں غَرق کر دیا۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ج ۱، ص ۵۴۹)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنم میں لے جانے والے اعمال**'' صَفحہ 132 پر ہے: مُفَسِّرین کرام علیہم رحمۃ اللہ السلام فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے **فرعون** کو مرے ہوئے **بیل** کی طرح دریا کے کنارے پر پھینک دیا تا کہ وہ باقی ماندہ بنی اسرائیل اور دیگر لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے اور ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ جو شخص ظالم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں **تکبّر** کرتا ہو اُس کی پکڑ اس طرح ہوتی ہے کہ اسے ذِلّت واہانت کی پستی میں پھینک دیا جاتا ہے۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر (عربی)، ج ۱، ص ۷۱)

نَمرود کی مچھر کے ذریعے ہلاکت

نَمرُود بھی **تکبّر** کی اسی قسم کا شکار ہوا، اِس نے خدائی کا دعوی کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نَمرود کی طرف بھیجا تو اُس نے آپ علیہ السلام کو جُھٹلایا حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر **تکبّر** کرتے ہوئے کہنے لگا: ''میں آسمان کے رب کو قتل کر دوں گا (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اور اِس اِرادے سے آسمان کی طرف تیر برسائے، جب تیر خون آلودہ ہو کر واپس زمین پر آ گرے تو اُس نے اپنی جہالت، بُغض وعداوت اور کُفر کی شامت کی وجہ سے گُمان کیا کہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ''اُس نے آسمان کے رب کو قتل کر دیا۔'' حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نَمرود کی طرف ایک **مچھر** کو بھیجا جو ناک کے ذریعے اُس کے دماغ میں گھس گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس

www.dawateislami.net

مغرور کو ایک معمولی مچھر کے ذریعے ہلاک فرما دیا۔(الحديقة الندية، ج ۱، ص ۵۴۹)

(۲) اللہ ربُّ العزّت کے رسولوں کے مقابلے میں

اِس کی صورت یہ ہے کہ **تکبّر**، جہالت اور بُغض وعداوت کی بنا پر رسول کی پیروی نہ کرنا یعنی خود کو عزت والا اور بلند سمجھ کر یوں تصوُّر کرنا کہ عام لوگوں جیسے ایک انسان کا حکم کیسے مانا جائے، جیسا کہ بعض کُفّار نے حضور نبیِّ کریم رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں حقارت سے کہا تھا:

اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا (پ ۱۹، الفرقان: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا؟

اور یہ بھی کہا تھا:

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ (پ ۲۵، الزخرف: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: کیوں نہ اُتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر؟

(الحديقة الندية، ج ۱، ص ۵۵۰)

نبی کے مقابلے میں بھی تکبر کُفر ہے۔'' (مراٰة المناجيح، ج ۶، ص ۶۵۵)

(۳) بندوں کے مقابلے میں

یعنی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی پر **تکبّر** کرنا، وہ اِس طرح کہ اپنے آپ کو بہتر اور دوسرے کو حقیر جان کر اُس پر بڑائی چاہنا اور مُساوات (یعنی باہم برابری) کو ناپسند کرنا، یہ صورت اگرچہ پہلی دو صورتوں سے کم تر ہے مگر اِس کا گناہ بھی بہت بڑا ہے کیونکہ کبریائی اور عظمت بادشاہِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

ہی کے لائق ہے نہ کہ عاجز اور کمزور بندے کے۔(احیاء العلوم، ج۳، ص ۴۲۵ ملخصًا)

تکبّر کرنے والے کی مثال

تکبّر کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی غُلام بغیر اِجازت بادشاہ کا تاج پہن کر اُس کے شاہی تخت پر براجمان ہو جائے، تو جس طرح یہ غُلام بادشاہ کی طرف سے سخت سزا پائے گا بالکل اِسی طرح ''صفتِ کِبْر'' میں شرکت کی مذموم کوشش کرنے والا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے سزا کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ نبیِّ اکرم نُورِ مجسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: رب عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ''کِبْریائی میری چادر ہے، لہٰذا جو میری چادر کے مُعامَلے میں مجھ سے جھگڑے گا میں اُسے پاش پاش کر دوں گا۔''

(المستدرك للحاكم، كتاب الايمان، باب اهل الجنة المغلوبون.....الخ، الحديث: ۲۱۰، ج۱، ص ۲۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رب تعالیٰ کا کبریائی کو اپنی چادر فرمانا ہمیں سمجھانے کے لئے ہے کہ جیسے ایک چادر کو دو نہیں اَوڑھ سکتے، یونہی عظمت و کبریائی سوائے میرے دوسرے کے لیے نہیں ہوسکتی۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص ۶۵۹)

انسان کی حیثیت ہی کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی پیدائش بدبودار نُطْفے (یعنی گندے قطرے) سے ہوتی ہے انجامِ کار سڑا ہوا مُردہ ہے اور اس قدر بے بس ہے کہ اپنی بھوک، پیاس، نیند، خوشی، غم، یادداشت، بیماری یا موت پر اسے کچھ اختیار نہیں، اِس لئے اسے چاہئے کہ اپنی اصلیّت، حیثیت اور اوقات کو کبھی فراموش نہ کرے، وہ اس دنیا میں ترقّیوں کی منزلیں طے کرتا ہوا کتنے ہی بڑے مقام و مرتبے پر کیوں نہ پہنچ جائے، خالقِ کون و مکاں عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے، صاحبِ عَقْل انسان تواضُع اور عاجزی

www.dawateislami.net

کا چلن اختیار کرتا ہے اور یہی چلن اس کو دنیا میں بڑائی عطا کرتا ہے ورنہ اس دنیا میں جب بھی کسی انسان نے فِرعونیت، قارونیت اور نَمرودیت والی راہ پکڑی ہے بسا اوقات اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا ہی میں ایسا ذلیل وخوار کیا ہے کہ اُس کا نام مقامِ تعریف میں نہیں بطورِ مذمت لیا جاتا ہے۔ لہٰذا عقل وفہم کا تقاضہ یہ ہے کہ اِس دنیا میں اونچی پرواز کے لئے انسان جیتے جی پیوندِ زمین ہو جائے اور عاجزی و اِنکساری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے پھر دیکھئے کہ اللہ ربُّ العزت اُس کو کس طرح عزت وعظمت سے نوازتا ہے اور اُسے دنیا میں محبوبیت اور مقبولیت کا وہ اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے جو اُس کے فضل وکرم کے بغیر مل جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی بَرکات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ''فیضانِ سنت'' جلد 2 کے 505 صَفحات پر مشتمل باب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفحہ 223 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: شہر قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالتَّصَرُّف پیش کرتا ہوں: ''میں اُن دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی عادتِ بد اِس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والِد صاحِب کُجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مَدَنی قافِلہ ہمارے مَحلّے کی مسجِد میں آ پہنچا، خدا عَزَّوَجَلَّ کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک اسلامی

www.dawateislami.net

بھائی نے **اِنفِرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے **دَرس** میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے **میٹھے بول** نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے **درس** کے بعد انتہائی میٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد ''صحرائے مدینہ'' مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہورہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے **درس** نے مجھ پر بَہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان) میں حاضِر ہوگیا۔ وہاں کی رونَقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، اجتماع میں ہونے والے آخری بیان ''**گانے باجے کی ہَولناکیاں**'' سُن کر میں تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا۔ میری **مَدَنی ماحول** سے وابَستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بد اخلاق اور خَستہ خراب نوجوان میں مَدَنی انقِلاب سے مُتأثِّر ہوکر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی مبارک رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری اکلوتی بہن نے بھی **مَدَنی بُرقع** پہن لیا، **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخِل ہوکر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور اس انفِرادی کوشش کرنے والے میرے مُحسن اسلامی بھائی کے میٹھے بول کی برکت سے مجھ پر **اللّٰہ** اعظم عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے **قراٰنِ پاک حِفظ** کرنے کی سعادت حاصِل کر لی اور **درسِ نظامی** (عالِم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ

www.dawateislami.net

بیان دیتے وقت دَرَجۂ ثالثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے علاقائی قافِلہ ذِمّہ دار ہوں۔ میری نیّت ہے کہ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَعبانُ المُعظَّم ۱۴۲۷ھ سے یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زنگ ہو، گھر کا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حِفظ قراٰن ہو، کر کے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

''پناہِ خدا'' کے چھ حروف کی نسبت سے تکبُّر کے 6 نقصانات

اِس باطِنی گناہ کے کثیر دُنیوی واُخروی نقصانات ہیں، جن میں سے 6 یہ ہیں:

﴿۱﴾ اللّٰہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ بندہ

ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ تکبُّر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا جیسا کہ سورۂ نحل میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ (پ ۱۴، النحل: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ متکبرین (یعنی مغروروں) اور اِترا کر چلنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔'' (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۷۷۲۷، ج۳، ص ۲۱۰)

www.dawateislami.net

﴿۲﴾ مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مُتکبّر کے لئے اظہارِ نفرت

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے نزدیک اور پسندیدہ شخص وہ ہوگا جو تم میں سے اَخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہوگا اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے قابلِ نفرت اور میری مجلس سے دُور وہ لوگ ہوں گے جو واہیات بکنے والے، لوگوں کا مذاق اُڑانے والے اور مُتَفَیْہِق ہیں۔'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! بے ہودہ بکواس بکنے والوں اور لوگوں کا مذاق اُڑانے والوں کو تو ہم نے جان لیا مگر یہ مُتَفَیْہِق کون ہیں؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اِس سے مراد ہر **تکبّر** کرنے والا شخص ہے۔''

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، الحدیث: ۲۰۲۵، ج۳، ص ۴۱۰)

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم
کہ جس کو تُو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

﴿۳﴾ بد ترین شخص

تکبّر کرنے والے کو بدترین شخص قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِرشاد فرماتے ہیں کہ ہم دافِعِ رنج ومَلال، صاحِبِ جُود ونَوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بداَخلاق اور مُتکبّر ہے، کیا میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے بہترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کمزور اور ضَعیف سمجھا جانے والا بوسیدہ لباس پہننے والا شخص ہے

www.dawateislami.net

لیکن اگر وہ کسی بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اٹھالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قسم ضَرور پوری فرمائے۔'' (المسندللامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۳۵۱۷، ج۹، ص۱۲۰)

﴿٤﴾ قیامت میں رُسوائی

تکبّر کرنے والوں کو قیامت کے دن ذلت ورُسوائی کا سامنا ہوگا، چنانچہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''قیامت کے دن متکبرین کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذلّت طاری ہوگی، انہیں جہنم کے ''بُولَس'' نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیکر ان پر غالب آجائے گی، انہیں ''طِینَۃُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کی پیپ'' پلائی جائے گی۔''

(جامع الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی شدة .....الخ، الحدیث: ۲۵۰۰، ج٤، ص۲۲۱)

﴿۵﴾ ٹخنے سے نیچے پاجامہ لٹکانا

رحمتِ الٰہی سے محروم ہونے والوں میں متکبر بھی شامل ہوگا، جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو **تکبّر** کی وجہ سے اپنا تہبند لٹکائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اُس پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من جرثوبهٗ من الخیلاء، الحدیث: ۵۷۸۸، ج٤، ص٤٦)

مَدَنی پھول: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں'' : پائچوں کا کَعبَین (یعنی دونوں ٹخنوں) سے نیچا ہونا جسے عربی میں ''اِسبَال'' کہتے ہیں اگر براہِ عُجب وتکبر (یعنی خود پسندی اور تکبر کی وجہ سے) ہے تو قَطعًا ممنوع وحرام ہے اور اُس پر وعیدِ شدید

www.dawateislami.net

وارِد، اور اگر بوجہ تکبر نہیں تو بحکمِ ظاہر احادیث مَردوں کو بھی جائز ہے۔ مگر عُلَماء دَر صورتِ عدمِ تکبُّر (یعنی تکبر کے طور پر نہ ہونے کی صورت میں) حکمِ کراہت تنزیہی دیتے ہیں۔ بِالْجُمْلَہ (یعنی خلاصہ یہ کہ) اِسْبَالْ اگر براہِ عُجب وتکبر ہے حرام ورنہ مکروہ اور خلافِ اَولیٰ۔

(ملخصًا از فتاوی رضویہ، ج ۲۲، ص ۱۶۴، ۱۶۷)

﴿۶﴾ جنّت میں داخل نہ ہوسکے گا

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا (یعنی تھوڑا سا) بھی **تکبُّر** ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث: ۱۴۷، ص ۶۰)

حضرتِ علّامہ مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری لکھتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ **تکبُّر** کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ **تکبُّر** اور ہر بُری خصلت سے عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ تعالیٰ کے عَفْو وکرم سے پاک وصاف ہوکر جنّت میں داخِل ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ج ۸، ص ۸۲۸، ۸۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اس تکبُّر کا کیا حاصل!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ اِس **تکبُّر** کا کیا حاصل! محض لذّتِ نَفْس، وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جبکہ اِس کے نتیجے میں **اللہ ورسول** عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذِلّت ورُسوائی، رب عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنّم کا رہائشی بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات کا سامنا ہے! اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ چند لمحوں کی لذّت چاہئے یا ہمیشہ کے لئے جنّت! میدانِ محشر میں عزّت چاہئے یا ذلّت! یقیناً ہم خسارے (یعنی نقصان) میں نہیں رہنا چاہیں گے تو ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر اِس مرضِ **تکبّر** کی موجودگی کا پتا چلائیں اور اِس کے **عِلاج** کے لئے کوشاں ہوجائیں۔ ہر باطنی مرض کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، آیئے! سب سے پہلے ہم **تکبّر** کی علامات کے بارے میں جانتے ہیں پھر سنجیدگی سے اپنا مُحاسَبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رہے! **تکبّر** کی معلومات حاصل کرنے کا مقصد اپنی **اِصلاح** ہو نہ کہ دیگر مسلمانوں کے عُیُوب جاننے کی جستجو، خبردار! اپنی ناقِص معلومات کی بنا پر کسی بھی مسلمان پر خواہ مخواہ **مُتکبّر** ہونے کا حکم نہ لگایئے، **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں: لاکھوں مسائل واحکام، نیّت کے فرق سے **تبدیل** ہوجاتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۸، ص۹۸)

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اِن علامات کو محض ایک مرتبہ پڑھنا اور سرسری طور پر اپنا جائزہ لے لینا ہی کافی نہیں کیونکہ نفس وشیطان کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہم ان علامات کو اپنے اندر تلاش کرکے **تکبّر** کا عِلاج کرنے میں کامیاب ہوجائیں، لہٰذا! **علاماتِ تکبر** کو بار بار پڑھ کر خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے پھر اپنا مسلسل مُحاسَبہ جاری رکھئے تو کامیابی کی راہ ہموار ہوجائے گی، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

”تکبُّر جہنم میں لے جائے گا“ کے 19 حُروف کی نسبت سے تکبُّر کی 19 علامات

پہلی علامت: اِس بات کو پسند کرنا کہ لوگ مجھے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں تا کہ دوسروں پر میری شان وشوکت کا اِظہار ہو۔(الحديقة الندية، ج ۱، ص ۵۸۳)

مُحاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

مَدَنی پھول: اگر کوئی لوگوں کے کھڑے ہونے کو اِس لئے پسند کرتا ہے کہ کم عِلْم (جاہل) لوگوں کو اُس کی حیثیت کا عِلْم ہو جائے اور وہ دین کے معاملے میں اُس کی نصیحت کو قبول کریں، **تکبر** کا نام ونشان بھی دل میں نہ ہو تو ایسا شخص متکبر نہیں ہے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر آدمی کے لئے وہی ہے جس کی اُس نے نیّت کی اور نیتوں کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے۔ مگر یہ بہت مشکل کام ہے لہٰذا! ایسے شخص کو اپنے دل پر ایک سو بارہ بار غور کر لینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ نفس وشیطان اُسے دھوکے میں مبتلا کر کے ہلاکت کے جنگل میں پہنچا دیں۔(الحديقة الندية، ج ۱، ص ۵۸۳)

دوسری علامت: یہ چاہنا کہ اسلامی بھائی میری تعظیم کی خاطر میرے سامنے باادب کھڑے رہیں تا کہ لوگوں میں میرا مقام ومرتبہ ظاہر ہو۔(ایضاً)

مُحاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنالے

سیّدُ الْمُرسَلین، خاتم النبیین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔“

(جامع الترمذي، كتاب الادب، الحديث: ۲۷۶۴، ج ۴، ص ۳۴۷)

www.dawateislami.net

عجمیوں کی طرح کھڑے نہ رہا کرو

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحبِ قراٰنِ مُبین، محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادِق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عصا پر ٹیک لگا کر باہَر تشریف لائے۔ ہم آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے کھڑے ہوگئے۔ارشاد فرمایا: ''اِس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عَجَمی کھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان کے بعض، بعض کی تعظیم کرتے ہیں۔''

(سنن أبي داود، کتاب الادب، الحدیث ۵۲۳۰، ج٤،ص٤٥٨)

بیان کردہ حدیث کی تشریح

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 113 پر **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی عجمیوں کا کھڑے ہونے میں جو طریقہ ہے وہ قبیح و مذموم (یعنی بُرا) ہے، اس طرح کھڑے ہونے کی **مُمانعت** ہے، وہ یہ ہے کہ اُمَرا بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بروجہ تعظیم ان کے قریب کھڑے رہتے ہیں۔ دوسری صورت عَدَمِ جواز کی وہ ہے کہ وہ خود پسند کرتا ہو کہ میرے لیے لوگ کھڑے ہوا کریں اور کوئی کھڑا نہ ہو تو بُرا مانے جیسا کہ ہندوستان میں اب بھی بَہُت جگہ رَواج ہے کہ امیروں، رئیسوں، زمینداروں کے لئے اُن کی رعایا کھڑی ہوتی ہے، نہ کھڑی ہو تو زَدوکوب تک نوبت آتی ہے۔ ایسے ہی مُتَکَبِّرین و مُتَجَبِّرین (یعنی تکبر اور ظلم کرنے والوں) کے متعلّق حدیث میں وعید آئی ہے اور اگر اُن کی طرف سے یہ نہ ہو بلکہ یہ کھڑا ہونے والا اس کو مستحقِ تعظیم سمجھ کر ثواب کے لیے کھڑا ہوتا ہے یا تواضُع کے طور پر کسی کے لئے کھڑا ہوتا

www.dawateislami.net

ہے تو یہ ناجائز نہیں بلکہ **مُستَحَب** ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۱۳)

اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بنی قُرَیظہ اپنے قلعے سے حضرت سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر اترے، حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور وہ وہاں سے قریب میں تھے۔ جب مسجد کے قریب آ گئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار کے پاس اُٹھ کر جاؤ۔''

(صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب اذا نزل العدو .....الخ، الحديث ۳۰۴۳، ج۲، ص۳۲۲)

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کھڑے ہو کر تعظیم کیا کرتے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجِد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اُتنی دیر کھڑے رہتے کہ حُضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مکان میں تشریف لے گئے۔ (شعب الإيمان، باب في مقاربة.....الخ، الحديث ۸۹۳۰، ج٦، ص٤٦٧)

تیسری علامت: کہیں آتے جاتے وقت یہ خواہش رکھنا کہ میرا کوئی شاگرد یا مُرید یا عقیدت مند یا کوئی رفیق برابر یا پیچھے پیچھے چلے تاکہ لوگ مجھے مُعزّز سمجھیں۔

(الحديقة الندية، ج۱، ص٥٨٤)

مُحاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

www.dawateislami.net

دُوری میں اِضافہ ہوتا رہتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب تک کسی آدمی کے پیچھے چلنے والے ہوں اللہ تعالیٰ سے اس کی دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، ج۳، ص ٤٣٤)

مَدَنی پھول: کبھی انسان کی عادت میں یہ شامل ہوتا ہے کہ چلنے میں اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہو اِس لئے کہ تنہا جانے میں اُسے وحشت ہوتی ہے یا اکیلے جانے میں دشمن کا خوف ہے کہ وہ اَذِیَّت ونقصان پہنچائے گا تو ایسی صورت میں کسی کو ساتھ لے لینا تکبُّر میں داخِل نہیں۔(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ٥٨٤)

چوتھی علامت: کسی سے ملاقات کے لئے خود چل کر جانے میں ذلّت سمجھنا، اِس بات کو پسند کرنا کہ دوسرا مجھ سے ملنے آئے۔(ایضاً)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

مَدَنی پھول: اگر کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مصروفیات کے سبب لوگوں سے ملاقات کرنے نہیں جاتا یا اِس لئے نہیں ملتا کہ غیبت وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے یا سامنے والے پر اُس کی ملاقات گراں گزرے گی تو ایسا کرنا تکبر نہیں اور ان وجوہات کی بِناء پر ملاقات نہ کرنا مذموم (یعنی قابلِ مذمت) بھی نہیں ہے۔(ایضاً)

پانچویں علامت: بظاہر کسی کم تر اِسلامی بھائی کا برابر آ کر بیٹھ جانا اِس لئے ناگوار گزرنا کہ میں اِس سے افضل ہوں، یہ بھی تَکَبُّر میں داخِل ہے۔

(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ٥٨٥)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

www.dawateislami.net

جب حجام برابر آ کر بیٹھا.....

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد **ایُّوب علی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کا بیان ہے کہ ایک صاحِب جن کا نام مجھے یاد نہیں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت، حضرتِ علّامہ مولٰینا شاہ امام **احمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت بھی کبھی کبھی ان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے مَحلّے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن کے کنارے پڑی تھی جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحِبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شُروع کیا یہاں تک کہ وہ نَدامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کو صاحِبِ خانہ کی اِس مغرورانہ روِش پر سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش حجام حُضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کے لئے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' اور ان صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحِب کے غصہ کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ پُھنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔ خلافِ معمول جب عرصہ گزر گیا تو **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: اب فُلاں صاحِب تشریف نہیں لاتے ہیں! پھر خود ہی فرمایا: میں بھی ایسے شخص سے ملنا نہیں چاہتا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، حصہ ۱، ص ۱۰۸)

دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا

محدِّث اعظم پاکستان حضرت علاّمہ مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں دو دیہاتی ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقت چار پائی پر جلوہ گر تھے، دیہاتیوں نے آپ کے علمی مقام کا پاس کرتے ہوئے زمین پر بیٹھنا چاہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عاجزی کرتے ہوئے اُن دیہاتیوں کو اِصرار کر کے نہ صرف چار پائی پر بیٹھایا بلکہ اپنی چار پائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا۔حکم کی تعمیل کے لئے انہیں آپ کے برابر بیٹھنا پڑا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے مسئلہ کا جواب مَرحمت فرمایا۔(حیات محدّث اعظم،ص۱۹۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھٹی علامت: مریضوں،معذوروں اور غریبوں کو حقیر جانتے ہوئے ان کے پاس بیٹھنے سے اِجتناب کرنا۔(الحدیقۃ الندیۃ،ج۱،ص۵۸۵)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

ساتویں علامت: کسی کو حقیر جانتے ہوئے سلام میں پہل نہ کرنا بلکہ دوسرے اِسلامی بھائی سے توقُّع رکھنا کہ یہ مجھے سلام کرے۔(احیاء علوم الدین،ج۳،ص۴۲۷ ملخصًا)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

آٹھویں علامت: اپنے ماتحت یا کسی اور اِسلامی بھائی کو حقیر جان کر اُس سے مُصَافَحہ کرنے کو ناپسند کرنا،اگر ہاتھ مِلانا ہی پڑ جائے تو طبیعت پر گراں (یعنی ناگوار) گزرنا۔

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

نویں علامت: کسی مُعَظَّمِ دینی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونے کو گوارا نہ کرنا۔

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

دسویں علامت: اپنے لباس، اٹھنے بیٹھنے اور گفتگو میں امتیاز چاہنا تاکہ دوسروں کو نیچا دکھا سکے۔

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

گیارھویں علامت: اپنا قُصُور ہوتے ہوئے بھی غَلَطی تسلیم نہ کرنا اور مُعافی مانگنے کے لئے تیّار نہ ہونا۔(الحديقة الندية، ج ۱، ص ۵۸۸ ملخصًا)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

بارھویں علامت: کسی کی نصیحت یا مشورہ قَبول کرنے میں ذِلّت محسوس کرنا۔

(احياء علوم الدين، ج۳، ص ۴۲۲)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

تیرھویں علامت: اگر کسی کو نصیحت کی یا کوئی مشورہ دیا اور اُس نے کسی معقول وجہ سے قَبول نہ کیا تو آپے سے باہَر ہوجانا۔(احياء علوم الدين، ج۳، ص ۴۲۲)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

چودھویں علامت: ہر ایک سے بحث کر کے غالِب آنے کی کوشش کرنا، دوسرے کی دُرُست بات کو غَلَط اور اپنی غَلَط بات کو بھی سب سے بہتر تَصَوُّر کرنا۔

(الحديقة الندية، ج ۱، ص ۵۸۸)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

www.dawateislami.net

پندرھویں علامت: کسی کو حقیر جان کر اُس کے حُقُوق ادا نہ کرنا اور اگر اُس سے حق کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے تو اسے تسلیم نہ کرنا۔(جامع العلوم والحکم،ص٤١٧ ملخصاً)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

سولھویں علامت: ہر وقت دوسروں کے مقابلے میں اپنی برتری کے پہلو تلاش کرتے رہنا۔(احیاء علوم الدین، ج٣،ص ٤٣٠ ملخصًا)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

سترھویں علامت: اپنے گھر کے کام کاج کرنے، بازار سے سودا سُلَف اُٹھا کر لانے کو کسرِ شان سمجھنا۔(الحدیقة الندیة، ج١،ص٥٨٦)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

مَدَنی پھول: اگر مرض، تکلیف، سُستی یا بڑھاپے کی وجہ سے گھر کے کام کاج میں ہاتھ نہیں بٹاتا تو ایسے شخص پر کوئی الزام نہیں۔ (الحدیقة الندیة، ج١،ص٥٨٦)

اٹھارھویں علامت: کم قیمت لباس پہننے میں شرم محسوس کرنا کہ لوگ کیا کہیں گے!(ایضاً)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

اُنیسویں علامت: امیروں کی دعوت میں پورے اہتمام سے شریک ہونا اور غریبوں کی دعوت کو سرے سے قَبول ہی نہ کرنا۔(ایضاً)

مُحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

انوکھی چھینک

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''فیضانِ سنت'' جلد2 کے 505 صفحات پر مشتمل باب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفحہ325 پر ہے: نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیشِ خدمت ہے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے کہ میری **ریڑھ کی ہڈی** کا مُہرہ اپنی جگہ سے ہل گیا تھا۔ بَہُت علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ ایک اسلامی بھائی کے ترغیب دلانے پر عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیا۔ رات کے کھانے کے وَقت اچانک مجھے زوردار چھینک آئی جس سے میرا سارا جسم لرز اٹھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اس انوکھی چھینک کی بَرَکت سے میری ریڑھ کی ہڈی کا مُہرہ اپنی جگہ پر دُرُست ہوگیا۔**

ریڑھ کی ہڈّیوں، کی بھی بیماریوں، سے ملیگی شِفا، قافِلے میں چلو
تاجدارِ حرم کا، جو ہو گا کرم، پائیگا دل جِلا، قافِلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھینک کی بَرَکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! کہ اِس کی برکت سے زوردار چھینک آئی اور پیٹھ کا مُہرہ درست ہوگیا! چھینک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے اور اس کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! **دعوتِ اسلامی**

www.dawateislami.net

کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفحات پر مشتمل رسالہ، ''101 مدنی پھول'' صَفحہ 13 تا 14 پر ہے: ﴿1﴾ جوکوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مراٰۃُ المناجیح ج ٦ ص ٣٩٦) ﴿2﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جوکوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہوگا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح ج ٨ ص ٤٩٩ تحت الحدیث ٤٧٣٩) ﴿3﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے۔ ﴿4﴾ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللّٰہ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص ١١٩) ﴿5﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: ''یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٢٦) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ٣٢٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تکبُّر کے مختلف انداز

تکبُّر کا اظہار کبھی تو انسان کی حَرَکات وسَکَنات سے ہوتا ہے جیسے منہ پُھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بَل ڈالنا، گُھورنا، سر کو ایک طرف جھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اکڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گفتگو سے مثلاً یہ کہنا: ''کیچوے کی اولاد! تم

www.dawateislami.net

میرے سامنے زبان چلاتے ہو، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو" وغیرہ وغیرہ۔ الغرض مختلف اَحوال، اَقوال اور اَفعال کے ذریعے **تکبّر** کا اظہار ہوسکتا ہے، پھر بعض متکبرین میں اِظہار کے تمام انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبرین (مُ۔تَ۔کَبْ۔بِر ین) میں بعض۔لیکن **یاد** رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت **تکبّر** کے زُمرے میں آئیں گی جبکہ دل میں **تکبّر** موجود ہو محض ان چیزوں کو **تکبّر** نہیں کہا جاسکتا۔

(ماخوذ از احیاء العلوم، ج۳، ص ٤٣٤)

تکبّر کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بُرائیاں

تکبر ایسا مُہلِک (مُہْ۔لِک) مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی **برائیوں** کو لاتا ہے اور کئی **اچھائیوں** سے آدمی کو محروم کردیتا ہے۔چُنانچِہ حجۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں: "متکبر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کرسکتا، ایسا شخص **عاجزی** پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقوٰی و پرہیزگاری کی جڑ ہے، **کینہ** بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزت بچانے کے لئے **جھوٹ** بولتا ہے، اس جھوٹی عزت کی وجہ سے **غصّہ** نہیں چھوڑ سکتا، **حَسَد** سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیرخواہی نہیں کرسکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی **غیبت** میں مبتلا ہوجاتا ہے الغرض متکبّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر برائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے۔" (احیاء العلوم، ج۳، ص ٤٢٣ ملخصًا)

تکبّر سے جان چُھڑا لیجئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس گناہ کی تعریف، تباہ کاریاں، بعض علامتیں جاننے اور مسلسل غور وفکر کے بعد اپنے اندر **تکبّر** کی موجودگی کا اِنکشاف ہونے کی

www.dawateislami.net

صورت میں فوری طور پر عِلاج کی کوششیں کرنا ہم پر لازِم ہے۔ یقیناً نفس وشیطان اپنا سارا زور لگائیں گے کہ ''ہم سُدھرنے نہ پائیں''، لیکن سوچئے تو سہی کہ آخر ہم کب تک نَفْس وشیطان کے سامنے چاروں شانے چِت ہوتے رہیں گے! کب تک ہم خوابِ خرگوش کے مزے لیتے رہیں گے! قبر میں میٹھی نیند سونے کے لئے ہمیں آج ہی بیدار ہونا پڑے گا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں نفس وشیطٰن کے خلاف یوں فریاد کرتے ہیں، ؎

سرورِ دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم لیجئے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس وشیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائیں گے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! گناہوں کے عِلاج میں ہماری ذرا سی غفلت طویل **پریشانی** کا سبب بن سکتی ہے کہ نہ جانے کب موت ہمیں دُنیا کی رونقوں سے اٹھا کر ویران قبر کی تنہائیوں میں پہنچا دے، جہاں نہ صرف گُھپ اندھیرا بلکہ وحشت کا بسیرا بھی ہوگا، کوئی مُونس نہ کوئی ہمدرد! اگر **تکبّر** اور دیگر گناہوں کے سبب ہمیں عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا، آگ بھڑکا دی گئی، سانپ اور بچھو ہم سے لپٹ گئے، ہمیں مارا پیٹا گیا تو کیا کریں گے! کس سے فریاد کریں گے! کون ہمیں چھڑانے آئے گا! آج موقع ہے کہ **تکبّر** سمیت اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر کے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو منا لیجئے ؎

کر لے توبہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

''عِلاجِ تکبُّر'' کے آٹھ حروف کی نسبت سے تکبر پر اُبھارنے والے 8 اَسباب اور اُن کا عِلاج

ہر مرض کے عِلاج کے لئے اُس کے اَسباب کا جاننا بہت ضروری ہے، بنیادی طور پر دل میں **تکبّر** اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب آدمی خود کو بڑا سمجھے اور اپنے آپ کو وہی بڑا سمجھتا ہے جو اپنے اندر کسی کمال کی بُو پاتا ہے، پھر وہ کمال یا تو دینی ہوتا ہے جیسے علم و عمل وغیرہ اور کبھی دُنیوی مثلاً مال و دولت اور طاقت و مَنْصَب وغیرہ، یوں **تکبّر** کے کم از کم 8 اَسباب ہیں: (۱) عِلم (۲) عبادت (۳) مال و دولت (٤) حسب و نَسَب (۵) عہدہ و مَنْصَب (٦) کامیابیاں (۷) حُسن و جمال (۸) طاقت و قوت۔

(احیاء علوم الدین، ج۳، ص٤٢٦ تا ٤٣٣ ملخصًا)

(۱) عِلْم

عِلْمِ دین سیکھنا سِکھانا بہت بڑی سعادت ہے اور اپنی ضَرورت کے بقدر اس کا حاصل کرنا فرض بھی ہے مگر بعض اوقات انسان کثرتِ عِلْم کی وجہ سے بھی **تکبّر** کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کم عِلْم اِسلامی بھائیوں کو حقیر جاننے لگتا ہے۔ بات بات پر انہیں جھاڑنا، وہ کوئی سوال پوچھ بیٹھیں تو ان کی کم علمی کا اِحساس دلا کر ذلیل کرنا، انہیں ''جاہل'' اور ''گنوار'' جیسے بُرے اَلقابات سے یاد کرنا اُس کی عادت بن جاتا ہے۔ ایسا شخص توقُّع رکھتا ہے کہ لوگ اُسے سلام کرنے میں پہل کریں اور اگر یہ کسی اَن پڑھ کو سلام میں پہل کر لے یا دو گھڑی اُس سے ملاقات کر لے یا اس کی دعوت قبول کر لے تو اُس پر اپنا اِحسان سمجھتا ہے، عام طور پر لوگ اس کی خیر خواہی کرتے

www.dawateislami.net

ہیں مگر یہ ان کے ساتھ حسنِ سُلوک نہیں کرتا، لوگ اس کی ملاقات کو آتے ہیں لیکن یہ خُود چل کر ان سے ملاقات کو نہیں جاتا، لوگ اس کی بیمار پُرسی کرتے ہیں مگر یہ ان کی بیمار پُرسی نہیں کرتا، کوئی اس کی خدمت میں کوتاہی کرے تو اسے بُرا جانتا ہے، وہ خُود کو اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے لوگوں سے افضل واعلیٰ سمجھتا ہے، ان کے گناہوں کو بُرا جانتا اپنی خطائیں بھول جاتا ہے۔ الغرض ایسا شخص سر سے پاؤں تک آفتِ علم یعنی **تکبّر** میں گرفتار ہو جاتا ہے، چُنانچہ مروی ہے کہ: ''اٰفَۃُ الْعِلْمِ الْخُیَلَاءُ یعنی علم کی آفت **تکبّر** ہے۔'' (فیض القدیر، تحت الحدیث: ٩٦٥٤ ج٦ ص٤٧٨)

علم سے پیدا ہونے والے تکبر کے علاج

﴿١﴾ ایسے اِسلامی بھائیوں کو ''مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت'' کے مَنصب تک پہنچنے والے (یعنی شیطان) کا اَنجام یاد رکھنا چاہئے جس نے اپنے آپ کو حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے افضل قرار دیا تھا مگر اُسے اِس **تکبّر** کے نتیجے میں کیا ملا! ڈرنا چاہئے کہ کہیں یہ **تکبّر** ہمیں بھی عذابِ جہنَّم کا حقدار نہ بنادے۔

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے میں نارِ جہنَّم میں جلوں گا یارب

﴿٢﴾ اِس روایت کو غور سے پڑھئے اور اپنا مُحاسَبہ کیجئے کہ آپ کہاں کھڑے ہیں!

اہلِ علم کے تکبّر میں مبتلا ہونے کا سبب

حضرت سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: ''علم کی مثال تو بارش کے اُس پانی کی طرح ہے جو آسمان سے صاف وشَفّاف اور میٹھا نازل

www.dawateislami.net

ہوتا ہے اور درخت اُس کو اپنی شاخوں کے ذریعے جَذْب کر لیتے ہیں۔اب اگر درخت کڑواہوتا ہے تو بارش کا پانی اُس کی کڑواہٹ میں اِضافہ کرتا ہے اور اگر وہ درخت میٹھا ہوتا ہے تو اُس کی مٹھاس میں اِضافہ کرتا ہے بس یونہی **عِلْم** بذاتِ خود تو فائدے کا باعث ہے مگر جب خواہشاتِ نَفْس میں گرفتار انسان اِس کو حاصل کرتا ہے تو یہ عِلم اُس کے **تکبّر** میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتا ہے اور جب شریفُ النَّفس انسان کو یہ دولت عِلْم حاصل ہوتی ہے تو یہ اُس کی شرافت، عبادت، خوف وخَشْیَّت اور پرہیزگاری میں اِضافہ کرتا ہے۔(الحدیقة الندیة، ج ١، ص ٥٥٧)

عالِم کا خود کو "عالِم" سمجھنا

﴿٣﴾ خود کو "عالِم" بلکہ "علّامہ" کہنے بلکہ دل میں سمجھنے والوں کیلئے بھی مقامِ غور ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جنہیں 55 سے زائد علُوم وفنون پر عبور حاصل تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **عِلْمی وجاہت، فِقْہی مہارت** اور **تحقیقی بَصیرت** کے جلوے دیکھنے ہوں تو **فتاوٰی رضویہ** دیکھ لیجئے جس کی 30 جِلدیں (تخریج شدہ) ہیں۔ایک ہی مُفتی کے قلم سے نکلا ہُوا یہ غالباً اُردو زَبان میں دنیا کا ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفَحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشْتَمِل ہے۔جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ بَحث آئے ہیں۔ایسے عظیمُ الشّان عالِمِ دین اپنے بارے میں عاجزی کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ "فقیر تو ایک ناقِص، قاصِر، ادنیٰ طالبِ علم ہے، کبھی خواب میں بھی اپنے لیے کوئی مرتبۂ عِلْم قائم نہ کیا اور بحمدہٖ تعالیٰ بظاہر اَسباب یہی ایک وجہ ہے کہ رحمتِ الٰہی میری دستگیری فرماتی ہے، میں

www.dawateislami.net

اپنی بے بضاعتی (یعنی بے سروسامانی) جانتا ہوں، اس لیے پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوں، مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کرم سے میری مدد فرماتے ہیں اور مجھ پر عِلْمِ حق کا اِفاضہ فرماتے (یعنی فیض پہنچاتے) ہیں، اور انہیں کے ربِّ کریم کے لیے حمد ہے، اور ان پر ابدی صلوٰۃ وسلام۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۹، ص۵۹٤) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: کبھی میرے دل میں یہ خطرہ نہ گزرا کہ میں ''**عالِم**'' ہوں۔'' (فتاوی رضویہ، ج۱، ص۹۳)

مقامِ غور ہے کہ جب اتنے بڑے مُفتی، مُحدِّث، مُفَسِّر اور فَقِیہ خُود کو ''عالِم'' نہیں سمجھتے تو ماوشُما کس شمار میں ہیں!

خُود کو عالِم کہنے والا جاہِل ہے!

حدیثِ پاک میں تو یہاں تک آیا کہ ''مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ یعنی جس شخص نے یہ کہا کہ میں عالِم ہوں، تو ایسا شخص جاہِل ہے۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ٦٨٤٦، ج٥، ص١٣٩)

شارِحین نے اِس حدیثِ مبارکہ میں اپنے آپ کو ''**عالِم**'' کہنے والے کو جاہِل سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ جو واقعی عالِم ہوتا ہے وہ اِس عِلْم کے ذریعے اپنے نفس کی معرِفت رکھتا ہے اُسے اپنا نفس انتہائی حقیر وعاجز نظر آتا ہے، اس لئے اپنے لئے ''عِلم کا دعویٰ'' نہیں کرتا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ حقیقی عِلم تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے پاس ہے جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (پ۲، البقرہ:۲۱٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' اور جو عالِم ہونے کا دعویٰ کرے تو گویا اُس نے ابھی عِلم کو سمجھا ہی نہیں ہے لہٰذا اُسے **جاہِل** کہا گیا۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ج۱، ص٥٦٧ ملخصًا)

مَدَنی پھول: عالِم اگر اپنا ''عالِم'' ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں مگر یہ

www.dawateislami.net

ضروری ہے کہ تفاخُر (فخر جتانے) کے طور پر یہ اظہار نہ ہو کہ تفاخُر حرام ہے بلکہ محض تحدیثِ نعمتِ الٰہی کے لیے یہ ظاہر ہوا اور یہ مقصد ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا تو اِستفادہ کریں گے کوئی دین کی بات پوچھے گا اور کوئی پڑھے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۷۰)

﴿٤﴾ ایسی روایات پیشِ نظر رکھے جس میں عُلَما کو عذاب دیئے جانے کا تذکرہ ہے اور خُود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ڈرائے، مثلاً:

سب سے زیادہ عذاب

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالِم کو ہوگا جس کے عِلْم نے اُسے نفع نہ دیا ہوگا۔'' (شعب الایمان، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۷۸، ج ۲، ص ۲۸۵)

خود کو حقیر سمجھنے کا طریقہ

﴿٥﴾ زیورِ عِلْم سے آراستہ اسلامی بھائی دوسروں کو حقیر اور خود کو افضل سمجھنے کے شیطانی وار سے بچنے کے لئے یہ مَدَنی سوچ اپنا لے کہ اگر اپنے سے کم عمر کو دیکھے تو اسے اپنے سے یہ خیال کر کے افضل سمجھے کہ اس کی عمر تھوڑی ہے، اس کے گناہ بھی مجھ سے کم ہوں گے، اس لئے مجھ سے بہتر ہے اور اگر اپنے سے کسی بڑے کو دیکھے تو اس کو بھی خود سے بہتر سمجھے اور یہ جانے کہ اس کی عمر مجھ سے زیادہ ہے، اس نے نیکیاں بھی مجھ سے زیادہ کی ہوں گی، اور اگر ہم عمر کو دیکھے تو اس کے بارے حُسنِ ظن رکھے کہ یہ اِطاعت، عبادت اور نیکی میں مجھ سے بہتر ہے، اگر اپنے سے کم عِلْم یا جاہل کو دیکھے تو اس کو بھی اپنے سے بہتر سمجھے کہ یہ اپنی جہالت و کم علمی کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اور میں عِلْم رکھنے کے باوُجُود گناہ میں گرفتار ہوں اس لئے یہ جاہل تو مجھ سے زیادہ

www.dawateislami.net

عذر والا ہے یعنی اِس کے پاس تو عِلم کے نہ ہونے کی وجہ سے جہل کا عذر ہے میں کونسا عذر پیش کروں گا! اور اگر خود سے **زیادہ علم** والے کو دیکھے تو اس کو بھی خود سے بہتر سمجھے اور یہ جانے کہ اس کا علم زیادہ ہے لہٰذا تقویٰ اور علم کی وجہ سے عبادات بھی زیادہ ہوں گی اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ کس کس عبادت کا اجر وثواب زیادہ ہے! کون کون سے اعمال کا درجہ بلند ہے! اس نے نیکیاں بھی اپنے علم کی وجہ سے زیادہ جمع کر لی ہوں گی اور علم کی فضیلت کی وجہ سے جو بخشش وعطا ہوگی وہ اس کے نصیب میں ہوگی، اگر کسی **کافر** کو دیکھے تو اگرچہ اسے حقیر جاننے میں شرعاً کوئی حرج نہیں مگر اپنے دل سے **تَکَبُّر** کا صفایا کرنے کے لئے اسے بھی بحیثیت انسان کے خود سے حقیر اور کم تر نہ جانے، کافر کو دیکھ کر اپنے اندر اس طرح عاجزی پیدا کرے کہ اس وقت یہ کافر ہے اور میں مومن، لیکن کیا معلوم کہ یہ توبہ کر لے اور آخری وقت میں مسلمان ہو جائے یوں اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے اور یہ بخشش ونجات کا مستحق بن جائے جبکہ میں ساری عمر ایمان پر گزار کر ممکن ہے اپنی موت سے پہلے کوئی ایسا کام کر بیٹھوں کہ میرا ایمان جاتا رہے اور میرا خاتمہ کفر پر ہو! حدیث پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ یعنی اَعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔'' (صحیح البخاری الحدیث ٦٦٠٧، ج٤، ص٢٧٤) **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی مرتے وقت جیسا کام ہوگا ویسا ہی انجام ہوگا لہٰذا چاہیے کہ بندہ ہر وقت ہی نیک کام کرے کہ شاید وہی اس کا آخری وقت ہو۔'' (مرآۃ المناجیح، ج١، ص٩٥)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی ''خفیہ تدبیر'' کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے عِلم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ

www.dawateislami.net

تکبّر کی نُحُوست کی وجہ سے مرنے سے پہلے ہمارا اِیمان سَلْب ہوجائے اور معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا خاتمہ کُفر پر ہو، اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو عِلْم کے دفینے اور عبادتوں کے خزینے ہمارے کچھ کام نہ آئیں گے۔

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو اِیمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

کافِر کو کافِر کہنا ضروری ھے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' کے صَفْحہ 59 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: کافِر کو کافِر کہنا نہ صرف جائز بلکہ بعض صورتوں میں فرض ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ایک یہ وَبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ہم تو کافِر کو بھی کافِر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کُفْر پر ہوگا'' یہ بھی غَلَط ہے قرآنِ عظیم نے کافِر کو کافِر کہا اور کافِر کہنے کا حکم دیا۔ (چُنانچہ ارشاد ہوتا ہے:)

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اے کافرو!

(پ ۳۰ الکافرون ۱)

اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافِر و مُسلِم میں امتیاز رکھا ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد ۲، حصّہ ۹، ص ۴۵۵)

www.dawateislami.net

یہ مجھ سے بہتر ہے

حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ تابِعی علیہ رحمۃ اللہ القوی جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے۔'' اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے: ''یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میرے گناہ اِس سے کہیں زیادہ ہیں۔'' (حلیۃ الاولیاء، ج۲، ص ۲۵۷، الحدیث ۲۱۴۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر نافِع عِلْم سے خدا عَزَّوَجَلَّ کی پناہ

﴿۶﴾ نفع نہ دینے والے عِلم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے۔ مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَایَخْشَع یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ایسے عِلم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے (تیری پناہ چاہتا ہوں) جو عاجِزی وانکساری نہ کرے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الحدیث: ۲۷۲۲، ص ۱۴۵۷ ملخصًا)

قیامت کے چار سوالات

﴿۷﴾ اپنے عِلم پر عمل کیجئے۔ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عُبرت نشان ہے: ''قِیامت کے دن بندہ اُس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اُس سے یہ چار سُوالات نہ کرلئے جائیں: (۱) اپنی عمر کن کاموں میں گزاری (۲) اپنے عِلْم پر کتنا عمل کیا (۳) مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (۴) اپنے جسم کو کن کاموں میں بوسیدہ کیا۔'' (جامع الترمذی، الحدیث: ۲۴۲۵، ج۴ ص ۱۸۸)

www.dawateislami.net

﴿۸﴾ اپنے اَکابِرین علیہم رحمۃ اللہ المبین کے نُقُوشِ قدم سے رہنمائی حاصل کیجئے کہ علم و عمل کے پہاڑ ہونے کے باوجود کیسی عاجزی کیا کرتے تھے!

''عاجزی کا نُور'' کے 10 حُرُوف کی نسبت سے بُزُرگانِ دین کی عاجزی کی دس حکایات

(۱) کاش میں پرندہ ہوتا

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: **اے پرندے!** تُو بڑا خوش بخت ہے، **وَاللہ!** کاش! میں بھی تیری طرح ہوتا، درخت پر بیٹھتا، پھل کھاتا، پھر اُڑ جاتا، تجھ پر کوئی حساب وعذاب نہیں، خدا کی قسم! کاش! میں کسی راستے کے کنارے پر کوئی دَرَخت ہوتا، وہاں سے کسی اُونٹ کا گزر ہوتا، وہ مجھے منہ میں ڈالتا چَباتا پھر نگل جاتا۔ **اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔** (مُصَنَّف ابن ابی شَیبۃ ج۸ ص ۱٤٤، دارالفکر بیروت) **ایک موقع پر فرمایا:** ''کاش! میں کسی مسلمان کے پہلو کا بال ہوتا۔'' (الزُّھد،للامام احمد بن حنبل ص ۱۳۸ رقم ٥٦٠)

(۲) کاش! میں پھل دار پیڑ ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار غَلَبۂ خوف کے وَقت فرمانے لگے: ''خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس دن مجھے پیدا فرمایا تھا کاش! اُس دن وہ مجھے ایسا پیڑ بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا اور اس کے پھل کھا لئے جاتے۔''

(مصنف ابنِ ابی شیبہ ج۸ص۱۸۳)

(۳) میں ان کی عاجزی دیکھنا چاہتا تھا

جلیلُ القدر مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی رَملہ تشریف

www.dawateislami.net

لائے تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے ان کو پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس تشریف لا کر کوئی حدیث سنائیے۔ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی تشریف لے آئے تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے عرض کی گئی: ''آپ ایسے لوگوں کو یوں بلاتے ہیں!'' فرمایا: ''میں ان کی تواضُع (یعنی عاجزی) دیکھنا چاہتا تھا۔'' (احیاء العلوم، ج۳، ص ٤٣٥)

(٤) اِسی وجہ سے تو وہ ''مالِک'' ہیں

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: ''اگر کوئی اِعلان کرنے والا مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر اِعلان کرے کہ تم میں سے جو سب سے بُرا ہے وہ باہر نکلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ سے پہلے کوئی نہیں نکلے گا، ہاں! جس میں دوڑنے کی زیادہ طاقت ہو وہ مجھ سے پہلے نکلے گا۔'' راوی کہتے ہیں جب حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی یہ بات حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک علیہ رحمۃ اللہ الخالق کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اسی وجہ سے تو وہ ''مالک'' ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، فصل فضیلۃ التواضع، ج۳، ص ٤٢٠)

(٥) امام فخر الاسلام کے آنسو

امام فخر الاسلام حضرتِ سیِّدُنا علی بن محمد بَزْدَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی جب بغداد شریف کے مدرسۂ نظامیہ میں صدر مُدَرِّس مقرر کئے گئے تو پہلے ہی دن جب وہ مَسندِ تدریس پر بیٹھے تو انہیں خیال آ گیا کہ یہ وہی مَسند ہے جس پر کبھی حضرتِ سیِّدُنا ابواسحٰق شیرازی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور حجۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی جیسے اکابرِ اُمّت بیٹھ کر درس دے چکے ہیں۔ یہ تَصَوُّر آتے ہی ان کے دل پر ایک عجیب

www.dawateislami.net

کیفیت طاری ہوگئی اور آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب امنڈ آیا۔ بڑی دیر تک عمامہ اپنی آنکھوں پر رکھ کر روتے رہے اور یہ شعر پڑھا ؎

خَلَتِ الدِّيَارُ فَسُدْتُ غَيْرَ مَسُوْدٍ

وَمِنَ الْعِنَاءِ تَفَرُّدِي بِالسُّوْدِ

یعنی ملک باکمال لوگوں سے خالی ہوگیا اور میں جو سرداری کے لائق نہیں تھا سردار بن گیا۔ مجھ جیسے آدمی کا سردار بن جانا کس قدر تکلیف دہ ہے! (روحانی حکایات، ص۹۰)

(۶) قیدیوں کے ساتھ کھانا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے اپنے پیر و مُرشِد حضرتِ سیِّدُنا ضیاء الدین ابو نجیب سُہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ہمراہ مُلکِ شام جانے کا اِتّفاق ہوا۔ کسی مالدار شخص نے کھانے کی کچھ اشیا قیدیوں کے سروں پر رکھوا کر شیخ کی خدمت میں بھجوائیں۔ ان قیدیوں کے پاؤں بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ جب دسترخوان بچھایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادِم کو حکم دیا: ''ان قیدیوں کو بلاؤ تاکہ وہ بھی دَرویشوں کے ہمراہ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔'' لہٰذا ان سب قیدیوں کو لایا گیا اور ایک دسترخوان پر بٹھا دیا گیا۔ شیخ ضیاءُ الدین ابو النجیب علیہ رحمۃ اللہ المجیب اپنی نشست سے اٹھے اور ان قیدیوں کے درمیان جا کر اس طرح بیٹھ گئے کہ گویا آپ انہی میں سے ایک ہیں۔ ان سب نے آپ کے ہمراہ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت کی عاجزی وانکساری ہمارے سامنے ظاہر ہوئی کہ اِس قدر عِلْم وفضل اور مرتبہ ومقام کے باوجود آپ نے **تَکَبُّر** سے اپنے آپ کو بچائے رکھا۔ (الابریز، ج۲، ص۱٤٦ ملخصًا)

www.dawateislami.net

(۷) کتے کے لئے راستہ چھوڑ دیا

حضرت سیِّدُ نا شیخ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن علیہ رحمۃ الرحمٰن جیِّد عالمِ دین اور بہت بڑے فقیہ تھے۔ایک دن شدید بارش اور کیچڑ کے موسم میں اپنے عقیدت مندوں کی ہمراہی میں کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ سامنے سے ایک کتا آتا دکھائی دیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دیوار کے ساتھ لگ گئے اور کتے کے گزرنے کے لئے راستہ چھوڑ دیا۔جب کتا قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نچلی طرف کیچڑ میں آگئے اور راستے کا اوپری صاف حصہ کتے کے گزرنے کے لئے چھوڑ دیا۔جب کتا گزر گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہیوں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر افسوس کے آثار موجود ہیں۔انہوں نے عرض کی: ''حضرت! آج ہم نے ایک حیران کن بات دیکھی ہے کہ آپ نے کتے کے لئے صاف راستہ چھوڑ دیا اور خود کیچڑ میں پاؤں رکھ دیا!'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: ''جب میں پہلے دیوار کے ساتھ لگا تو مجھے خیال آیا کہ میں نے اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہوئے اپنے لئے صاف جگہ منتخب کر لی، میں ڈرا کہ میری اِس حرکت کے باعث کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، لہٰذا میں وہ جگہ چھوڑ کر کیچڑ میں آگیا۔'' (الابریز، ج ۲، ص ۱٤٦)

(۸) اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو

حضرت سیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السامی کو ایک مرتبہ یہ تَصَوُّر ہو گیا کہ میں بہت بڑا بزرگ اور شیخِ وقت ہو گیا ہوں، لیکن اِس کے ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ میرا یہ سوچنا فخر و تکبر کا آئینہ دار ہے۔'' چنانچہ فوراً خراسان کا رُخ کیا اور ایک منزل پر پہنچ کر دعا کی: ''اے اللہ جب تک ایسے کامِل بندے کو نہیں بھیجے گا جو مجھ کو میری حقیقت سے رُوشناس

www.dawateislami.net

کرا سکے اُس وقت تک یہیں پڑا رہوں گا۔'' تین دن اِسی طرح گزر گئے تو چوتھے دن ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اونٹ پر آئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قریب آنے کا اشارہ کیا لیکن اس اشارے کے ساتھ اونٹ کے پاؤں زمین میں دھنستے چلے گئے۔ انہوں نے چُبھتے ہوئے لہجہ میں کہا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کرلوں اور بند آنکھ کھول دوں اور بایزید سمیت پورے بِسطام کو غرق کردوں؟'' یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور پوچھا: ''آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟'' جواب دیا کہ ''جس وقت تم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اُس وقت میں یہاں سے تین ہزار میل دُور تھا اور اِس وقت میں سیدھا وہیں سے آرہا ہوں، میں تمہیں باخبر کرتا ہوں کہ اپنے قَلب کی نگرانی کرتے رہو۔'' یہ کہہ کر وہ بُزُرگ غائب ہوگئے۔ (تذکرۃ الاولیاء فارسی، ص ۱۳۴)

(۹) جب دریائے دِجلہ اِستقبال کیلئے بڑھا.....

حضرتِ سیدنا بایزید بِسطامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دریائے دِجلہ پر پہنچا تو پانی جوش مارتا ہوا میرے اِستقبال کو بڑھا لیکن میں نے کہا: ''مجھے تیرے اِستقبال سے (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) شَمَّہ برابر (یعنی تھوڑا سا) بھی غُرور نہ ہو گا کیونکہ میں اپنی تیس سالہ ریاضت کو تکبّر کر کے ہرگز ضائع نہیں کرسکتا۔''

(تذکرۃ الاولیاء (فارسی)، ص ۱۴۵)

(۱۰) اب مزید کی گنجائش نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی قدس سرہُ النورانی اِرشاد فرماتے ہیں: ''اگر ساری مخلوق بھی مجھے کمتر مرتبہ دینے اور ذلیل کرنے کی کوشش کرے تو نہیں کر سکے گی کیونکہ

www.dawateislami.net

میں نے خود ہی اپنے نفس کو اتنا ذلیل و کمتر کر دیا ہے جس میں مزید کمی نہیں ہو سکتی۔''

(الحدیقۃ الندیۃ، ج ۱، ص ۵۹۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اِن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) عبادت و ریاضت

علم سے بھی بڑھ کر جو چیز **تکبّر** کا باعث بن سکتی ہے وہ کثرتِ عبادت ہے مثلاً کسی اِسلامی بھائی کو فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نوافِل مثلاً تہجُّد، اِشراق و چاشت، اَوّابین کے نوافِل، روزانہ تلاوتِ قرآن، نفلی روزے رکھنے، ذِکر و اَذکار اور دیگر وظائف کرنے کی سعادت میسر ہو تو وہ بعض اوقات دیگر اِسلامی بھائیوں کو جو نفلی عبادت نہیں کر پاتے، حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے جس کا بعض اوقات زَبان سے اور کبھی اِشاروں کنایوں سے اِظہار بھی کر بیٹھتا ہے۔ عبادت بذاتِ خود ایک نہایت ہی اعلیٰ چیز ہے لیکن بعض اسلامی بھائی عبادت گزار ہونے کے زُعم میں خود کو ''بڑا پہنچا ہوا'' سمجھنے لگتے ہیں اور دوسروں کو گناہ گار قرار دے کر ہر وقت ان کی عیب جوئی میں مبتلا رہتے ہیں۔ خود کو نیک و پارسا اور نجات پانے والا اور دوسروں کو گناہ گار و بدکار اور تباہ و برباد ہونے والا سمجھنا **تکبّر** کی بدترین شکل ہے۔

عبادت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

ایسے اِسلامی بھائی کو یہ بات اپنے دل و دماغ میں بٹھا لینی چاہئے کہ اگر وہ نفلی عبادتیں کرتا بھی ہے تو اِس میں اُس کا کیا کمال! یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے کہ اسے

www.dawateislami.net

عبادت کی توفیق عطا فرمائی نیز عبادت وہی مُفید ہے جس میں شرائطِ ادا کے ساتھ ساتھ شرائطِ قبولیت مثلاً نیّت کی دُرُستی وغیرہ بھی پائی جائیں اور وہ مفسِدات (یعنی فاسِد کر دینے والی چیزوں) سے بھی محفوظ رہے۔ کیا خبر کہ جن عبادتوں پر وہ اِترا رہا ہے شرائط کی کمی کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مقبول ہی نہ ہوں! یا پھر تکبّر کی وجہ سے ان کا ثواب ہی جاتا رہے، بلکہ وہ تکبّر کی وجہ سے ہوسکتا ہے بجائے جنت کے مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں پہنچ جائے۔

اسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار

بنی اِسرائیل کا ایک شخص جو بہت گنہگار تھا ایک مرتبہ بہت بڑے عابد (یعنی عبادت گزار) کے پاس سے گزرا جس کے سر پر بادَل سایہ فگن ہوا کرتے تھے۔ اُس گنہگار شخص نے اپنے دل میں سوچا: ''میں بنی اِسرائیل کا انتہائی گنہگار اور یہ بہت بڑے عبادت گزار ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر بھی رحم فرمادے۔'' یہ سوچ کر وہ اُس عابد کے پاس بیٹھ گیا۔ عابد کو اُس کا بیٹھنا بَہُت ناگوار گزرا، اُس نے دل میں کہا: ''کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے درجے کا گنہگار! یہ میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے!'' چنانچِہ اُس نے بڑی حقارت سے اُس شخص کو مخاطَب کیا اور کہا: ''یہاں سے اُٹھ جاؤ!'' اِس پر اللہ تعالیٰ نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ ''ان دونوں سے فرمائیے کہ وہ اپنے عمل نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حسنِ ظن کے سبب) بخش دیا اور عبادت گزار کے عمل (اس کے تکبر کے باعث) ضائع کر دیئے۔'' (احیاء علوم الدین، ج۳، ص۴۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب ایک گنہگار شخص نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو اپنے دل میں بَسایا اور عاجزی کو اپنایا تو اُس کی بخشش کر دی گئی جبکہ **تکبّر**

www.dawateislami.net

کرنے والے نیک پرہیز گار انسان کی نیکیاں برباد ہوگئیں۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

بد نصیب عابِد

بنی اسرائیل میں ایک شخص ایک عابِد کے پاس آیا۔ وہ اس وقت سجدہ ریز تھا، اُس شخص نے عابد کی گردن پر پاؤں رکھ دیا، عابد نے سخت طیش کے عالَم میں کہا: ''پاؤں اٹھاؤ! اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ تمہیں نہیں بخشے گا۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میرا بندہ مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں اپنے بندے کو نہیں بخشوں گا، بے شک میں نے اسے بخش دیا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب التوبة، الحدیث ١٧٤٨٥ ج ١٠، ص ٣١٧)

میرے سبب فُلاں برباد ہوگیا!

اِس روایت سے وہ نادان اسلامی بھائی عبرت پکڑیں کہ اگر اُن کے سامنے کوئی شخص دوسرے مسلمان کو اذیّت پہنچائے تو انہیں کوئی ناگواری محسوس نہیں ہوتی، ماتھے پر شکن تک نہیں آتی لیکن جب یہی شخص خُود ان کی ''شان'' میں گستاخی کی جرأت کر بیٹھے تو یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ دیکھنا! عنقریب اِسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسی سزا ملتی ہے! پھر جب وُہی شخص تقدیرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے کسی مصیبت میں گرفتار ہوجاتا ہے تو یہ سمجھتے بلکہ بول پڑتے ہیں: ''دیکھا! اس کا انجام!'' اور اپنے تئیں گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے بدلہ لے لیا ہے، حالانکہ اُس شخص کو مصیبت پہنچنا اِس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس کا یہ حال ''موصوف'' کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہوا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے کئی انبیاء

www.dawateislami.net

علیہم السلام (جو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں یقیناً وقطعاً مقبول تھے) کو کفّار نے شہید کیا، انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کفّار کو مہلت دی اور بعضوں کو دنیا میں سزا نہیں دی پھر ان میں سے بعض تو اسلام کے دامن میں بھی آ گئے اور دنیا و آخرت کی سزا سے بچ گئے۔ تو کیا آپ خود کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء علیہم السلام سے بھی زیادہ معزّز سمجھ بیٹھے ہیں کہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ نے آپ کا ''انتقام'' تو لے لیا مگر ان انبیاء کرام علیہم السلام کا کوئی انتقام نہیں لیا! عین ممکن ہے کہ آپ خود اِس خود پسندی اور **تکبّر** کی وجہ سے غضبِ جبّار عَزَّوَجَلَّ کے شکار ہو کر عذاب کے حقدار قرار پا چکے ہوں اور آپ کو اس کی خبر بھی نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی عبادت گزار بندوں کے مَدَنی کردار کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے اور اپنی اصلاح کا سامان کیجئے!

لوگوں کی تکلیفوں کا سبب میں ہوں!

جب کبھی آندھی چلتی یا بجلی گرتی تو حضرتِ سیِّدُنا عطاء سُلَمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے: لوگوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس کا سبب میں ہوں، اگر **عطاء** فوت ہو جائے تو لوگوں کی جان اس مصیبت سے چھوٹ جائے۔ (احیاالعلوم، ج۳، ص۴۲۹)

تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہئے

حضرتِ سیِّدُنا بِشْر بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور ان لوگوں میں سے تھے جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ اور آخرت کا گھر یاد آتا تھا کیونکہ وہ عبادت کی پابندی کرتے تھے،

www.dawateislami.net

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دن طویل نماز پڑھی، ایک شخص پیچھے کھڑا دیکھ رہا تھا، حضرتِ سیِّدُنا بِشْر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معلوم ہو گیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز سے سلام پھیرا تو عاجزی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو کچھ تم نے مجھ سے دیکھا ہے اس سے تمہیں تعجُّب نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ شیطانِ لعین نے فرشتوں کے ہمراہ ایک طویل عرصے تک عبادت کی پھر اس کا جو انجام ہوا وہ واضح ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، فصل بیان ذم العجب وآفاته، ج٣، ص٤٥٣)

دوسرا اِمام تلاش کرلو

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گروہ کو نماز پڑھائی، جب نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: ''کوئی دوسرا اِمام تلاش کرو یا اکیلے اکیلے نماز پڑھو، کیونکہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ مجھ سے افضل کوئی نہیں ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، فصل بیان مابه التکبر، ج٣، ص٤٢٨)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اِن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٣) مال ودولت

تَکَبُّر کا ایک سبب مال ودولت اور دنیاوی نعمتوں کی فراوانی بھی ہے۔ جس کے پاس کار، بنگلہ، بینک بیلنس اور کام کاج کے لئے نوکر چاکر ہوں وہ بعض اوقات تَکَبُّر کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اُسے غریب لوگ زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح حقیر دکھائی دیتے ہیں (مگر جسے اللہ تعالیٰ بچائے)۔

www.dawateislami.net

بسا اوقات اس قسم کے متکبّرانہ جملے اس کے منہ سے نکلتے سُنائی دیتے ہیں: ''تم میرے منہ لگتے ہو! تمہارے جیسے لوگ تو میری جُوتیاں صاف کرتے ہیں، میں ایک دن میں اتنا خرچ کرتا ہوں جتنا تمہارا سال بھر کا خرچ ہے۔''

مال و دولت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

مال و دولت کی کثرت کے باعث پیدا ہونے والے **تَکَبُّر** کا علاج یوں ہوسکتا ہے کہ انسان اِس بات کا یقین رکھے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ اُسے یہ سب کچھ یہیں چھوڑ کر خالی ہاتھ دُنیا سے جانا ہے، کفن میں تھیلی ہوتی ہے نہ قبر میں تجوری، پھر قبر کو نیکیوں کا نُور روشن کرے گا نہ کہ سونے چاندی کی چمک دمک! الغرض یہ دولت فانی ہے اور ہِرتی پھرتی چھاؤں ہے کہ آج ایک کے پاس تو کل کسی دوسرے کے پاس اور پرسوں کسی تیسرے کے پاس! آج کا صاحبِ مال کل کنگال اور آج کا کنگال کل مالا مال ہوسکتا ہے، تو ایسی ناپائیدار شے کی وجہ سے **تَکَبُّر** میں مبتلا ہوکر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو کیوں ناراض کیا جائے!

بِلا حساب جہنَّم میں داخِلہ

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''چھ قسم کے لوگ بِغیر حساب کے جہنَّم میں داخل ہوں گے۔'' (۱) اُمراء **ظلم** کی وجہ سے (۲) عَرَب **عَصَبِیَّت** (عَ۔صَ۔بِی۔یَت یعنی طرف داری) کی وجہ سے (۳) رئیس اور سردار **تَکَبُّر** کی وجہ سے (۴) تجارت کرنے والے **جھوٹ** کی وجہ سے (۵) اہلِ علم **حَسَد** کی وجہ سے (۶) مالدار **بُخل** کی وجہ سے۔''

(کنزالعمال، کتاب المواعظ والرقاق.....الخ، قسم الاقوال، الحدیث ۴۴۰۲۳، ج۱۶، ص۳۷)

www.dawateislami.net

مالدار اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ حدیث پاک میں بیان کردہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں:

عاجزی کرنے والے دولت مند کے لئے خوشخبری

مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جو تنگدستی نہ ہوتے ہوئے تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرے اور اپنا مال جائز کاموں میں خرچ کرے اور محتاج و مسکین پر رحم کرے اور اہلِ علم و فِقْہ سے میل جول رکھے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث:٤٦١٦، ج٥، ص٧٢)

مالدار مُتکبر کو انوکھی نصیحت

حضرت سیِّدُنا حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک امیر کو متکبرانہ (مُ۔تَ۔کَبْ۔بِرانہ) چال چلتے ہوئے دیکھا تو اُس سے فرمایا کہ اے احمق! **تکبّر** سے اِتراتے ہوئے ناک چڑھا کر کہاں دیکھ رہا ہے؟ کیا اُن نعمتوں کو دیکھ رہا ہے جن کا شکر ادا نہیں کیا گیا یا اُن نعمتوں کو دیکھ رہا ہے کہ جن کا تذکرہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام میں نہیں۔ جب اُس نے یہ بات سنی تو معذِرت کرنے حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرشاد فرمایا: ''مجھ سے معذِرت نہ کر بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کر کیا تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (پ١٥، بنی اسرائیل:٣٧)

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج١، ص١٤٩)

www.dawateislami.net

(۴) حَسَب ونَسَب

تکبّر کا ایک سبب حَسَب ونَسَب بھی بنتا ہے کہ انسان اپنے آباء واجداد کے بل بوتے پر اَکڑتا اور دوسروں کو حقیر جانتا ہے۔

حسب ونسب کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

دوسروں کے کارناموں پر گھمنڈ کرنا جہالت ہے، کسی شاعر نے کہا ہے :

لَئِنْ فَخَرْتَ بِآبَاءٍ ذَوِی شَرَفٍ
لَقَدْ صَدَقْتَ وَلٰکِنْ بِئْسَ مَاوَلَدُوْا

ترجمہ: تمہارا اپنے عزّت وشرف والے باپ، دادا پر فخر کرنا تو دُرُست ہے لیکن انہوں نے تجھ جیسے کو جَن کر برا کیا۔ (یعنی تیرے آباء نے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے مگر تیرے جیسا ناخَلَف (جو دوسروں کے کارناموں پر فخر کر کے نام کماتا ہے) کو جنم دے کر بہت برا کام کیا ہے)

آباء واجداد پر فخر مت کرو

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اپنے فوت شدہ آباء واجداد پر فخر کرنے والی قوموں کو باز آجانا چاہئے، کیونکہ وہی جہنم کا کوئلہ ہیں، یا وہ قومیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک گندگی کے ان کیڑوں سے بھی حقیر ہوجائیں گی جو اپنی ناک سے گندگی کو کریدتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم سے جاہلیت کا تکبّر اور ان کا اپنے آباء پر فخر کرنا ختم فرمادیا ہے، اب آدمی متقی ومؤمن ہوگا یا بدبخت وبدکار، سب لوگ حضرتِ آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اولاد ہیں اور حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مٹّی سے پیدا کیا گیا ہے۔'' (جامع الترمذی، الحدیث ۳۹۸۱، ج ۵ ص ۴۹۷)

www.dawateislami.net

9 پشتیں جہنَّم میں جائیں گی

سلطانِ اِنس و جان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''موسیٰ کے زمانے میں دو آدمیوں نے باہم فخر کیا، ان میں سے ایک (جو کہ کافر تھا) نے کہا **''میں فُلاں کا بیٹا فُلاں ہوں''** اس طرح وہ نو پشتیں شمار کر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ علیٰ نبیِّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی کہ ''اس سے فرما دیجئے کہ وہ نو کی نو پشتیں (کفر کی وجہ سے) **جہنَّم میں جائیں گی** اور تم ان کے ساتھ **دسویں** ہو گے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ٢٨٥، ج ٢٠ ص ١٤٠، ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) حُسْن و جمال

تکبُّر کا پانچواں سبب **حُسْن و جمال** ہے کہ بعض اوقات انسان اپنی خوبصورتی کی وجہ سے **متکبِّر** ہو جاتا ہے، کسی کا رنگ گورا ہے تو وہ کالے رنگ والے کو، کوئی قد آور ہے تو وہ چھوٹے قد والے کو، کسی کی آنکھیں بڑی بڑی ہیں تو وہ چھوٹی آنکھوں والے کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے، عُمُوماً یہ بیماری مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

حُسْن و جمال کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبُّر کے عِلاج

(1) حُسن و جمال کے باعث پیدا ہونے والے **تکبُّر** کا عِلاج کرنے کے لئے اپنی اِبتداء اور انتہاء پر غور کیجئے کہ میرا آغاز ناپاک نُطفہ (یعنی گندہ قطرہ) اور اَنجام سڑا ہوا مُردہ ہے۔ عمر کے ہر دَور میں حُسن یکساں نہیں رہتا بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ماند پڑ جاتا ہے، کبھی کوئی حادِثہ بھی اس حُسن کے خاتمے کا سبب بن جاتا

www.dawateislami.net

ہے، کھولتا ہوا تیل تو بہت بڑی چیز ہے، ابلتا دودھ بھی سارے حُسن کو غارت کرنے کیلئے کافی ہے۔ یہ بھی پیشِ نظر رہے کہ انسان جب تک دنیا میں رہتا ہے اپنے جسم کے اندر مختلف گندگیاں مَثَلاً پیٹ میں پاخانہ و پیشاب اور رِیح (یعنی بدبودار ہوا)، ناک میں رینٹھ (رِیں۔ٹھ)، منہ میں تھوک، کانوں میں بدبودار میل، ناخُنوں میں مَیل، آنکھوں میں کیچڑ اور پسینے سے بدبودار بغلیں لئے پھرتا ہے، روزانہ کئی کئی بار اِستنجا خانے میں اپنے ہاتھ سے پاخانہ و پیشاب صاف کرتا ہے، کیا ان سب چیزوں کے ہوتے ہوئے فَقَط گوری رنگت، ڈیل ڈول اور قد وقامت نیز چوڑے چکلے سینے وغیرہ پر **تکبّر** کرنا زیب دیتا ہے! یقیناً نہیں۔ حضرت سیِّدُنا اَحنَف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''آدمی پر تعجُّب ہے کہ وہ **تکبّر** کرتا ہے حالانکہ وہ دومرتبہ پیشاب گاہ سے نکلا ہے۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج١، ص ١٤٩) حضرت سیِّدُنا حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''آدمی پر تعجُّب ہے کہ وہ روزانہ ایک یا دومرتبہ اپنے ہاتھ سے ناپاکی دھوتا ہے پھر بھی زمین وآسمان کے بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سے مقابلہ کرتا ہے۔'' (ایضاً)

حضرت سیِّدُنا لُقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت

حضرتِ لقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اُس شخص کو **تکبّر** کرنا کس طرح رَوَا (یعنی جائز) ہے جس کی اصل یہ ہے کہ اسے پاؤں سے روندا گیا ہے یعنی اُس کا خمیر مٹّی ہے اور کیونکر **تکبّر** کرتا ہے جبکہ اُس کی اصل ایک گندہ قطرہ ہے۔'' (الحدیقۃ الندیۃ، ج١، ص٥٧٩)

حضرتِ ابو ذَر اور حضرتِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ

www.dawateislami.net

عنہ کو سیاہ رنگ پر عار (یعنی شرم) دلائی، انہوں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں شکایت کی تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی تصدیق کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تمہارے دل میں ابھی تک جاہلیت کے **تکبّر** میں سے کچھ باقی ہے۔'' یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا اور قسم کھائی کہ جب تک حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے رُخسار کو اپنے قدموں سے نہیں روندیں گے وہ اپنا سر نہیں اٹھائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے سر نہ اٹھایا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح کا عمل کیا۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطّال، باب السلام من الاسلام، ج ١، ص ٨٧)

حُسن والا نجات پائے گا ..... مگر کب؟

(2) حسین وجمیل ہوتے ہوئے بھی عاجزی اختیار کیجئے اور اِس فضیلت کے حقدار بنئے، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جو حسین وجمیل اور شریفُ الاصل (یعنی اونچے خاندان والا) ہونے کے باوُجود منکسِر المزاج ہوگا تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نجات عطا فرمائے گا۔'' (حلیۃ الاولیاء، رقم: ٣٧٧٧، ج ٣، ص ٢٢٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦) کامیابیاں

انسان کی زندگی کامیابی وناکامی کی داستان ہے، جب مسلسل کامیابیاں بعض اِسلامی بھائیوں کے قدم چُومتی ہیں تو وہ پے در پے ناکامیوں کے شکار ہونے والے دُکھیاروں کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں، خود کو بے حد تجربہ کار گردانتے ہوئے

www.dawateislami.net

انہیں بے وُقُوف، نادان، گدھا اور نہ جانے کیسے کیسے القابات سے نوازتے ہیں۔

کامیابیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

کامیابیوں پر پھولے نہ سما کر جامے سے باہَر ہونے والوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا، بلندیوں پر پہنچنے والوں کو اکثر واپس پَستی میں بھی آنا پڑتا ہے، ہر کمال کو زَوال ہے۔ آپ کو کامیابی ملی اِس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے نہ کہ اپنا کمال تَصَوُّر کر کے ناشکروں کی صَف میں کھڑے ہونے کی جَسارت! پھر جسے آپ ''کامیابی'' سمجھ رہے ہیں اُس کا سفر دنیا سے شروع ہو کر دنیا ہی میں ختم ہو جاتا ہے، حقیقی کامیاب تو وہ ہے جو قبر و حشر میں کامیاب ہو کر رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں جنت میں داخل ہو گیا، جیسا کہ پارہ 28 سورۂ تغابن کی آیت 9 میں ارشادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ یَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (پ ۲۸ التغابن ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی **بڑی کامیابی** ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) طاقت و قوّت

تکبّر کا ایک سبب طاقت و قوت بھی ہے، جس کا قد کاٹھ نکلتا ہوا ہو، بازوؤں کی مچھلیاں پھڑکیں اور سینہ چوڑا ہو تو وہ بسا اوقات کمزور جسم والے کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔

www.dawateislami.net

طاقت وقوّت کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبُّر کا علاج

طاقت وقُوّت سے پیدا ہونے والے **تکبّر** کا عِلاج کرنے کے لئے یوں فکرِ مدینہ کیجئے کہ قُوّت و پھرتی تو چوپایوں اور درندوں میں بھی ہوتی ہے بلکہ ان میں انسان سے زیادہ طاقت ہوتی ہے تو پھر اپنے اندر اور جانوروں میں ''مُشْتَرَک'' صفت پر **تکبّر** کیوں کیا جائے! حالانکہ ہمارے جسم کی ناتُوانی کا تو یہ حال ہے کہ اگر ایک دن بخار آجائے تو طاقت وقُوّت کا سارا نشہ اتر جاتا ہے، معمولی سی گرمی میں ذرا پیدل چلنا پڑے تو پسینے سے شَرابُور ہوکر نِڈھال ہوجاتے ہیں، سَرد ہوا چلے تو کپکپانے لگتے ہیں۔ بڑی بیماریاں تو بڑی ہی ہوتی ہیں انسان کی ڈاڑھ میں اگر درد ہوجائے تو اُس وقت خوب اندازہ ہوجاتا ہے کہ اُس کی طاقت وقوت کی حیثیت کیا اور کتنی ہے! پھر جب موت آئے گی تو یہ ساری طاقت وقُوّت دَھری کی دَھری رہ جائے گی اور بے بسی کا عالَم یہ ہوگا کہ اپنی مرضی سے ہاتھ تو کیا اُنگلی بھی نہیں ہلا سکیں گے۔ لہٰذا میرے میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ایسی عارِضی قُوّت پر نازاں ہونا ہمیں زَیب نہیں دیتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) عُہدہ و مَنصَب

کبھی عُہدہ ومَنصَب کی وجہ سے بھی انسان **تکبّر** کا شکار ہوجاتا ہے۔

عُہدہ ومنصب کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبُّر کا علاج

ایسے اِسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ اپنا ذہن بنائیں کہ فانی پر فخر نادانی ہے، عزّت ومَنْصَب کب تک ساتھ دیں گے، جس مَنْصَب کے بَل بوتے پر آج اکڑتے ہیں کل کلاں کو چھن گیا تو شاید انہی لوگوں سے مُنہ چُھپانا پڑے جن سے آج تحقیر آمیز

www.dawateislami.net

سُلوک کرتے ہیں، آج جن پر حکم چلاتے ہیں ریٹائرمنٹ کے دوسرے دن انہی کی خدمت میں حاضر ہوکر پنشن کیس نپٹوانا ہے! الغرض فانی چیزوں پر غُرور وتکبُّر کیونکر کیا جائے! اِس لئے کیسا ہی بڑا مَنْصَب یا عہدہ مل جائے اپنی اوقات نہیں بھولنی چاہئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''آدمی کو اپنی حالت کا لحاظ ضَرور ہے نہ کہ اپنے کو بُھولے یا ستایشِ مَرْدُم (یعنی آدمیوں کے تعریف کرنے) پر پُھولے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص٦٦)

''عاجِزی'' کے پانچ حروف کی نسبت سے 5 حکایات

(۱) اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں

ایاز سلطان محمود غزنوی کا ایک ادنیٰ غُلام تھا پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسِدین درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح ایاز کو محمود کی نظروں سے گرادیں۔ آخِر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہوا یوں کہ ایاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ درباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خرد بُرد کر کے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لئے کمرۂ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگرچہ ایاز پر مکمل اعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھسے۔

www.dawateislami.net

مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ **محمود** نے **ایاز** سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دور کی یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج پر **تکبّر** میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر **محمود** اپنے وفادار خادِم **ایاز** سے اور زیادہ متأثِّر نظر آنے لگا اور درباریوں کا منہ کالا ہوا۔ (مثنوی مولانا روم (مترجم)، دفتر پنجم، ص ۴۵، ملخصًا)

(۲) ساری سَلْطَنَت کی قیمت ایک گلاس پانی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 540 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفحہ 376 پر ہے: حضرت خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ عُلَماء دوست تھے۔ دربار میں علماء کا مجمع ہر وقت لگا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ پانی پینے کے واسطے منگایا، منہ تک لے گئے تھے، پینا چاہتے تھے کہ ایک عالِم صاحب نے فرمایا: ''اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین! ذرا ٹھہریئے! میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔'' فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا۔ اُنہوں نے فرمایا: ''اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی مُیَسَّر نہ ہو اور پیاس کی شِدَّت ہو تو اِتنا پانی کس قَدَر قیمت دے کر خریدیں گے؟'' فرمایا: ''**وَاللّٰہ**! آدھی سلطنت دے کر۔'' فرمایا: ''بس پی لیجئے!'' جب خلیفہ نے پی لیا، انہوں نے فرمایا: ''اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے (یعنی پیشاب ہی بند ہو جائے) تو کس قَدَر قیمت دے کر اس کا نکلنا مول (یعنی خرید) لیں گے'' کہا: **وَاللّٰہ**! پوری سلطنت دے کر۔ ارشاد فرمایا: ''بس آپ کی سلطنت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک مرتبہ ایک چُلّو پانی

www.dawateislami.net

پر آدھی بک جائے اور دوسری بار پوری۔ اِس (حکومت) پر جتنا چاہے **تکبّر** کر لیجئے!''

(تاریخ الخُلفَا ،ص۲۹۳ ملخصاً)

(۳) سالارِ لشکر کو نصیحت

حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک لشکر کے سپہ سالار ''مُھَلَّب'' کو ریشمی جُبّے میں مَلْبُوس اکڑ کر چلتے ہوئے دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول کو یہ چال پسند نہیں۔ اُس نے جواباً کہا: کیا تم مجھے پہچانتے نہیں کہ میں کون ہوں! فرمایا: کیوں نہیں، میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں، تمہارا آغاز ایک بدلنے والا نُطْفہ (یعنی گندہ قطرہ)، اَنجام بدبودار مُردہ اور درمیانی وقفے (یعنی زندگی بھر پیٹ) میں گندگی اُٹھائے پھرنا ہے۔ یہ سُن کر ''مُھَلَّب'' (شرمندہ ہوکر) چلا گیا اور اُس نے یہ چال چھوڑ دی۔

(اِحْیَاءُ الْعُلُوْم ج ۳ ص ٤١٧ دارصادر بیروت)

(٤) بُلندی چاہنے والے کی رُسوائی

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے کوہِ صَفا کے قریب ایک شخص کو خچّر پر سُوار دیکھا، کچھ غُلام اُس کے سامنے سے لوگوں کو ہٹا رہے تھے، پھر میں نے اُسے بغداد میں اِس حالت میں پایا کہ وہ ننگے پاؤں اور حسرت زدہ تھا نیز اُس کے بال بھی بہت بڑھے ہوئے تھے، میں نے اُس سے پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو اُس نے جواب دیا: ''میں نے ایسی جگہ بلندی چاہی جہاں لوگ عاجزی کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایسی جگہ رُسوا کر دیا جہاں لوگ رِفعت (یعنی بلندی) پاتے ہیں۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ١٦٤)

www.dawateislami.net

(۵) میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی

ایک رات حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں کوئی مہمان آیا، آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ قریب تھا کہ چَراغ بجھ جاتا۔ مہمان نے عرض کی میں اُٹھ کر ٹھیک کر دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا: مہمان سے خدمت لینا اچّھی بات نہیں ہے۔ اُس نے کہا غُلام کو جگا دوں؟ فرمایا: وہ ابھی ابھی سویا ہے۔ پھر آپ خود اٹھے اور کُپّی لے کر چَراغ میں تیل بھر دیا۔ مہمان نے کہا: یا امیرَ المؤمنین! آپ نے خود ذاتی طور پر یہ کام کیا؟ فرمایا: جب میں (اس کام کے لئے) گیا تو بھی عُمر تھا اور جب واپَس آیا تو بھی عُمر ہی تھا، میرے مقام میں کوئی کمی نہیں آئی اور بہترین آدمی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں تواضُع کرنے والا ہو۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، ج۳، ص ۴۳۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المُبین مقام و مرتبہ اور عہدہ و مَنْصَب ملنے کے باوُجُود کس قدر عاجزی فرمایا کرتے تھے! **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔**

اٰمین بجاہِ النّبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تکبُّر کے مزید عِلاج

﴿۱﴾ بارگاہِ الٰہی میں حاضِری کو یاد رکھئے

اس طرح "فکرِ مدینہ" (یعنی اپنا محاسبہ) کیجئے کہ کل جب حَشْر بپا ہوگا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربِّ ذوالجلال کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اُس وقت میں انتہائی عَجز، ذِلّت اور پَستی کی جگہ پر

www.dawateislami.net

ہوں گا۔ اگر میرا رب مجھ سے ناراض ہوا تو میرا کیا بنے گا! اگر **تکبّر** کے سبب مجھے جہنّم میں پھینک دیا گیا تو وہ ہولناک عذاب کیونکر برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح تصور میں عذاب کو یاد کرنے کی وجہ سے اِنکساری پیدا ہوگی۔ ان تمام باتوں کو سوچ کر اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **تکبّر** دُور ہوجائے گا، اور بندہ خود کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر و عاجز خیال کرے گا۔

﴿۲﴾ دعا کیجئے

تکبّر سے نجات پانے کے لئے مومن کے ہتھیار یعنی دُعا کو اِستعمال کیجئے اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے کچھ اِس طرح دُعا مانگئے: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، **تکبّر** سے جان چھڑانا چاہتا ہوں مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، اے میرے مالک مجھے ان کے مقابلے میں کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے، عاجزی کا پیکر بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہوں کی عادت چُھڑا یا الٰہی
مجھے نیک انساں بنا یا الٰہی

﴿۳﴾ اپنے عُیُوب پر نظر رکھئے

تکبّر سے بچنے کے لئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مُفید ہے اور اپنی عادات واطوار کو تقویٰ کی چھلنی سے گزارنا عُیُوب و نقائص کی پہچان کے لئے بہت مُعاوِن ہے۔ دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: ''عنقریب میری اُمّت کو پچھلی اُمّتوں کی بیماری لاحق ہوگی۔'' صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: ''تکبّر کرنا، اِترانا، کثرت سے مال جمع کرنا اور دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا نیز آپس میں بُغض وحسد رکھنا، بُخل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظُلم میں تبدیل ہوجائے اور پھر فتنہ وفساد بن جائے۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث:۹۰۱۶، ج۶، ص۳۴۸)

﴿۴﴾ نُقصانات پیشِ نظر رکھئے

مُہلکات (مُہ۔لِ۔کات) کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب کسی مُہلِک کے درپیش ہونے کا اندیشہ ہو تو اُس کے نقصانات وعذابات پر خوب غور کرے تاکہ اپنے اندر اُس مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والے عمل) سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔

﴿۵﴾ عاجِزی اختیار کر لیجئے

اپنے دل سے تکبّر کی گندگی کو صاف کرنے کے لئے عاجِزی کا پانی اِستعمال کرنا بے حد مُفید ہے، خاتَمُ المُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تکبّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔'' (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۵۷۲۲، ج۳، ص۴۶)

خنزیر سے بدتر

غرور وتکبّر نے نہ کسی کو شائستگی (شائس۔تَ۔گی) بخشی ہے اور نہ کسی کو عظمت وسربلندی کی چوٹی پر پہنچایا ہے، ہاں! ذلّت کی پستیوں میں ضرور گرایا ہے جیسا کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجِزی اختیار کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوگا اور جو تکبّر کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کردے گا،

www.dawateislami.net

پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوگا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہوگا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتّے اور خنزیر سے بھی بدتر ہوجاتا ہے۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق ، قسم الاقوال، الحدیث:۵۷۳٤، ج۳، ص ۵۰)

ہر ایک کے سر میں لگام

ایک اور جگہ فرمانِ عالیشان ہے: ''ہر انسان کے سر میں ایک لگام ہوتی ہے جو ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جب بندہ تواضُع کرتا ہے تو اس لگام کے ذریعے اُسے بلندی عطا کی جاتی ہے اور فرشتہ کہتا ہے: ''بلند ہوجا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بلند فرمائے۔'' اور اگر وہ اپنے آپ کو (تکبر سے) خود ہی بلند کرتا ہے تو وہ اُسے زمین کی جانب پَست (یعنی نیچا) کرکے کہتا ہے: ''پَست (یعنی نیچا) ہوجا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے پَست کرے۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق،قسم الاقوال،باب التواضع، الحدیث: ۵۷٤۱، ج۳، ص ۵۰)

کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہوسکتا ہے!

حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی اِس قدر مُنْکَسِرُ المزاج تھے کہ ہر فرد کو اپنے سے بہتر تَصَوُّر کرتے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن دریائے دِجلہ پر کسی حَبشی کو عورت کے ساتھ اِس طرح شراب نوشی میں مبتلا دیکھا کہ شراب کی بوتل اُسکے سامنے تھی۔ اُس وقت آپ کو یہ تَصَوُّر ہوا کہ کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہوسکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو شرابی ہے۔ اِسی دَوران ایک کَشتی سامنے آئی جس میں سات افراد تھے اور وہ غَرق ہوگئی، یہ دیکھ کر حبشی پانی میں کود گیا اور چھ افراد کو ایک ایک کرکے نکالا۔ پھر آپ سے عرض کیا: آپ صرف ایک ہی کی جان بچالیں۔ میں تو یہ امتحان لے رہا تھا کہ آپ کی چشمِ باطن کُھلی ہوئی ہے یا نہیں! اور یہ عورت جو میرے پاس ہے، میری

www.dawateislami.net

والِد ہ ہیں اور اِس بوتل میں سادہ پانی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ اِس یقین کے ساتھ کہ یہ تو کوئی غیبی شخص ہے اُس کے قدموں میں گر پڑے اور حبشی سے کہا کہ جس طرح تو نے چھ افراد کی جان بچائی اِسی طرح **تکبّر** سے میری جان بھی بچادے۔ اُس نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نُورِ بصیرت عطا فرمائے یعنی کِبر وغُرُور (کِب۔رَو۔نَخ۔وَت) کو دُور کردے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اِس کے بعد اپنے آپ کو کبھی بہتر تصوُّر نہیں کیا۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی، ص۴۳)

عاجِزی کا ایک پہلو

حضرت سیِّدُنا حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''تواضُع یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان سے بھی ملو اُسے اپنے آپ سے افضل جانو۔''

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۶۳)

میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو مگر آپ کا ہوں نگاہِ کرم ہو

عاجِزی کس حد تک کی جائے؟

دیگر اَخلاقی عادات کی طرح عاجِزی میں بھی اِعتِدال رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر عاجِزی میں بلاضَرورت زیادَتی کی تو ذلّت اور کمی کی تو **تکبّر** میں جاپڑنے کا خدشہ ہے۔ لہٰذا اِس حد تک عاجِزی کی جائے جس میں ذلّت اور ہلکا پن نہ ہو۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۴۵۱)

﴿۶﴾ سلام میں پہل کیجئے

ہر مسلمان کو امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا سلام میں پہل کیجئے۔ ہمارے **مَدَنی آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت

www.dawateislami.net

سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: ''رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، الحدیث ۶۲۴۷، ج۴، ص۱۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کس قدر مُنکسِرُ المزاج ہیں کہ چھوٹوں کو بھی سلام میں پہل کیا کرتے ہیں۔ کاش! ہم بھی اگر بڑے ہیں تو چھوٹوں کے پہل کرنے کا انتظار کئے بغیر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی **عاجزی والی سنّت** ''پہلے سلام کرنا'' ادا کرلیا کریں۔ ؎

تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''پہلے سلام کہنے والا **تکبّر** سے بَری ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، الحدیث ۸۷۸۶، ج۶، ص۴۳۳)

قُربِ الٰہی کا حقدار

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا: ''پہلے سلام کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، الحدیث ۲۷۰۳، ج۴، ص۳۱۸)

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سلام میں پہل کی عادتِ مبارکہ

حضرتِ مولانا سید ایّوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ''کوہِ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادۂ اَصْغَر (حضور مفتیِ اعظم ہند) حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحِب مدظلہ الاقدس، بعدِ مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح (مَم۔دُوح یعنی جس کی تعریف کی جائے) اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں: ''ابھی حُضور کو آپ کے آنے کی اِطّلاع کرتا ہوں۔'' مگر باوُجُود اس آگاہی کے کہ حُضور (یعنی امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیمِ سلام سرکار (یعنی سلام میں پہل اعلیٰ حضرت) ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حُضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں۔''

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۹۶)

عاشقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عادت کریمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی مدظلہ العالی بھی حتّی المقدور ملنے والوں سے سلام میں پہل فرماتے ہیں۔ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے بارہا کوشش کی کہ میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو پہلے سلام کروں مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کی عادتِ کریمہ کی وجہ سے بہت کم مواقع پر ایسا کرنے میں کامیاب ہوسکا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

﴿۷﴾ اپنا سامان خود اٹھائیے

شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جس نے اپنا سامان خود اٹھالیا وہ **تکبّر** سے آزاد ہوگیا۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث: ۸۲۰۱، ج۶، ص۲۹۲)

﴿۸﴾ ان اعمال کو اختیار کیجئے

مَحبوبِ رَبُّ الْعِزّت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ براءَت نشان ہے: ''اُون کا لباس پہننا، مؤمن فُقَراء کی صحبت میں بیٹھنا، درازگوش (گدھے) پر سُواری کرنا اور بکری کو رسّی سے باندھ دینا **تکبّر** سے براءَت (یعنی چھٹکارے) کے اسباب ہیں۔''

(شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، الحدیث ۶۱۶۱، ج۵، ص۱۵۳)

بکری کی کھال پر بیٹھنے کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل حصّہ 2 صَفْحَہ 403 پر ہے: ''بکری اور مینڈھے کی (پکائی ہوئی یعنی مخصوص طریقے سے خشک کی ہوئی) کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور اِنکسار پیدا ہوتا ہے۔'' (بہارِ شریعت، جلد اوّل، ص۴۰۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر عُمُوماً بکری کی (خشک کی ہوئی) کھال بچھانے کا اہتمام فرماتے ہیں بلکہ بیان کے دوران بھی اکثر اوقات آپ دامت برکاتہم العالیہ کی فرشی چٹائی پر بکری کی کھال بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی کوشش کرکے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بکری یا مینڈھے کی

www.dawateislami.net

(خشک کی ہوئی) کھال بچھا لیجئے اور اس کی بَرَکتوں کا کھلی آنکھوں سے نظارہ کیجئے۔

﴿۹﴾ صدقہ دیجئے

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر و بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلمان کا صَدَقہ عمر میں زیادَتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے **تکبّر** وفخر کو دور فرما دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد ، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، رقم ٤٦٠٩، ج ٣، ص ٢٨٤)

﴿۱۰﴾ حق بات تسلیم کر لیجئے

جب کسی ہم عصر سے اختِلافِ رائے ہو، پھر آپ پر کھل جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اس بات کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ ''آپ دُرُست فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔'' اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچہ نفس پر بہت بہت بہت گراں ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا آپ کی عادت بن جائے گی اور اس کی برکت سے **تکبّر** سے بھی جان چھوٹتی چلی جائے گی۔

﴿۱۱﴾ اپنی غلطی مان لیجئے

انسان خطا اور بھول کا مُرَکَّب ہے لہٰذا جب بھی کوئی آپ کی کسی غلطی کی نشاندہی کرے اپنی غلطی مان لیجئے چاہے وہ عمر، تجربے اور رُتبے میں آپ سے کم ہی کیوں نہ ہو۔

غلطی کا اعتراف

جلیلُ القَدر محدِّث امام دارِقُطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی جب نوعمر طالب عِلم تھے تو

www.dawateislami.net

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی درسگاہ میں حاضِر ہوئے۔ حدیث لکھوانے میں امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے ایک راوی کے نام میں غلطی کی، حضرت سیِّدُنا دارقُطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کمالِ ادب کے سبب امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری کو تو ٹوک نہیں سکے مگر ان کے مُستَمْلِی کو جو اُن کی آواز شاگردوں تک پہنچاتا تھا اِس غلطی سے آگاہ کر دیا۔ جب دوسرے جمعہ کو امام دارِقُطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی پھر مجلسِ درس میں گئے تو امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری کا جوشِ حق پسندی اور بے نفسی کا عالَم دیکھئے کہ انھوں نے بھری مجلس کے سامنے یہ اعلان فرمایا کہ اُس روز فُلاں نام میں مجھ سے غلطی ہوگئی تھی تو اِس نوجوان طالبِ عِلم نے مجھ کو آگاہ کر دیا۔ (تاریخ بغداد، ج۳، ص ۴۰۰)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مَدَنی انداز

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد اِلیاس عطّار** قادِری دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں ایسے عظیم الشّان اَوصاف وکمالات سے نوازا ہے کہ فی زمانہ اِس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے ''مَدَنی مُذاکرات'' میں اسلامی بھائی مختلف قسم کے مَثَلاً عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات واِسلامی معلومات، معاشی ومعاشرتی وتنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انہیں حکمت آموز وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ عِلْم کا سمندر ہونے کے باوجود آپ دامت برکاتہم العالیہ آغاز میں شرکائے مَدَنی مذاکرہ سے کچھ اس طرح عاجزی

www.dawateislami.net

بھرے اَلفاظ ارشاد فرماتے ہیں: ''آپ سوالات کیجئے، مگر ہر سوال کا جواب وہ بھی بِالصَّواب (یعنی دُرست) دے پاؤں، ضروری نہیں، معلوم ہوا تو عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر مجھے بھول کرتا پائیں تو فوراً میری اِصلاح فرمائیں، مجھے اپنے موقف پر بے جا اڑتا ہوا نہیں، اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ شکریہ کے ساتھ رُجوع کرتا پائیں گے۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۲﴾ نُمایاں حیثیت کے طالب نہ بنئے

اپنے رُفَقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی نے ازخود آپ کو نمایاں جگہ پر بیٹھنے کی درخواست کی تو قَبول کرنے میں حرج نہیں۔ امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِب خانہ نے حضرت کے لئے مسند حاضر کی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قَبول نہ کرے گا۔

(فتاوٰی رضویہ، ج ۲۳، ص ۷۱۹)

﴿۱۳﴾ گھر کے کام کیجئے

اگر کوئی عُذر نہ ہو تو گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کیجئے۔ گھر والوں کی ضرورت کا سامان اپنے ہاتھ سے اٹھا کر بازار سے گھر تک لائیے۔

www.dawateislami.net

گھر کے کام کاج کرنا سنّت ہے

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ ''سلطانِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوَّرہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے نعلین مبارک گانٹھتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔'' (الجامع الصغیر، الحدیث ۷۰۱۸، ص ۴۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چیز کا مالک اسے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بازار گیا۔ ایک دکان سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چار درہم کا پائجامہ خریدا، جب واپس پلٹے تو میں نے رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم سے پائجامے کو اس غرض سے پکڑا تاکہ اسے میں اٹھالوں، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''چیز کا مالک اسے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے ہاں اگر وہ کمزور ہو، اسے اٹھانے سے عاجز ہو تو اس کا اسلامی بھائی اسے اٹھانے میں اس کی مدد کرے۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، باب ما ورد فی شعرہ .....الخ، ج ٤، ص ٢٠٥ ملتقطا)

لکڑیوں کا گٹھّا

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ اپنے باغ سے نکلے تو سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا رکھا تھا، کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیرت سے پوچھا: ''آپ

www.dawateislami.net

کے ہاں تو بیٹے اور غلام موجود ہیں جو اِس کام کے لئے کافی ہیں۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرشاد فرمایا: ''میں اپنے نفس کی آزمائش کر رہا ہوں کہ یہ اس کام سے اِنکار تو نہیں کرتا۔'' (شرح صحیح البخاری لابن بطال، ج ۱۰، ص ۲۱٤) تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اس ارادے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس کا عملی تجربہ بھی کیا کہ ''آیا! نفس سچا ہے یا جھوٹا!''

کمال میں کوئی کمی نہیں آتی

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر کوئی کامل شخص اپنے گھر والوں کے لئے کوئی چیز اٹھا کر لے جائے تو اِس سے اُس کے کمال میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص ٤۳۵)

عِیال دار کو اپنا سامان خود اُٹھانا مناسب ہے

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں نے امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک دِرہم کا گوشت خریدا اور اسے اپنی چادر میں اٹھالیا، میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! میں اٹھا کر لے جاتا ہوں۔ فرمایا: ''نہیں، عِیال دار آدمی کو اپنا سامان خود اُٹھانا مناسِب ہے۔'' (احیاء العلوم، ج۳، ص ٤۳۵)

گھر کے کام کر دیا کرتے

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہت بڑے عالِم دین اور فقیہ ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ حدیث شریف میں ہے: ''کَانَ یَکُونُ فِی مِهْنَةِ أَهْلِهِ یعنی حضور صلَّی

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے (یعنی گھر والوں کا کام کرتے تھے)'' (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من کان فی حاجۃ أھلہ، الحدیث ۶۷۶، ج ۱، ص ۲۴۱) اِسی سنت پر عمل کرتے ہوئے صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر کے کام کاج سے عار محسوس نہ فرماتے، گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کردیا کرتے تھے۔

(ماہنامہ اشرفیہ، صدرالشریعہ نمبر، ص ۵۴، ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۴﴾ خود مُلاقات کے لئے جائیے

دوسروں کو اپنے پاس بلانے کے بجائے نَفْس کے **تَکَبُّر** کو توڑنے کے لئے حَتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جائیے۔

﴿۱۵﴾ غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے

صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کے عادی نہ بنئے بلکہ اپنے شناساؤں میں غریبوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قَبول کیجئے۔

ایسی دعوت روز قبول کروں

ایک کمسِن صاحبزادے نہایت ہی بے تکلُّفانہ انداز میں سادگی کے ساتھ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولٰینا شاہ امام **احمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں

www.dawateislami.net

حاضر ہوئے اور عرض کی: ''میری بُوا (یعنی بوڑھی والدہ) نے تمہاری دعوت کی ہے، کل صبح کو بلایا ہے۔'' اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے بڑی اپنائیت وشفقت سے اُن سے دریافت فرمایا: ''مجھے دعوت میں کیا کھلائیے گا؟'' اِس پر اُن صاحِبزادے نے اپنے کُرتے کا دامن جو دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے تھے پھیلا دیا، جس میں ماش کی دال اور دو چار مرچیں پڑی ہوئی تھیں۔ کہنے لگے: دیکھئے نا! یہ دال لایا ہوں۔ حُضور نے ان کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا: ''اچّھا میں اور (خادِمِ خاص حاجی کفایَتُ اللہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہ کل دس بجے آئیں گے۔'' اور حاجی صاحِب سے فرمایا مکان کا پتہ دریافت کر لیجئے۔ غرض صاحبزادے مکان کا پتہ بتا کر خوش خوش چلے گئے۔

دوسرے دن جب وقتِ مقررّہ پر اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت عصائے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے باہَر تشریف لائے اور حاجی صاحِب سے فرمایا: ''چلئے۔'' (تو) انہوں نے عرض کی: ''کہاں؟ فرمایا: ''ان صاحبزادے کے یہاں دعوت کا جو وعدہ کیا ہے، آپ کو مکان کا پتہ معلوم ہو گیا ہے یا نہیں؟'' عرض کی: ''ہاں حُضور! ملوک پور میں ہے۔'' اور ساتھ ہو لئے۔ جس وقت مکان پر پہنچے تو وہ صاحبزادے دروازہ پر کھڑے انتظار میں تھے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے مکان کے اندر کی طرف بھاگے: ''مولوی صاحِب آ گئے۔'' دروازہ کے باہَر ایک چَھپَّر بنا ہوا تھا۔ آپ عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت وہاں کھڑے ہو کر انتظار فرمانے لگے۔ کچھ دیر بعد ایک بوسیدہ چٹائی آئی اور ڈَھلیا میں موٹی موٹی باجرہ کی روٹیاں اور مٹّی کی رکابی میں وُہی ماش کی دال جس میں مرچوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے، لا کر رکھ دی گئی اور وہ

www.dawateislami.net

صاحبزادے کہنے لگے: ''کھایئے۔'' اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے فرمایا: ''بہت اچھا! کھاتا ہوں، ہاتھ دھونے کے لئے پانی لے آیئے۔'' اُدھر وہ پانی لانے کو گئے اور اِدھر حاجی صاحِب نے کہا کہ حضور! یہ مکان نَقّار چی (یعنی نَقّارہ بجانے والے) کا ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت یہ سن کر کَبیدہ خاطر (یعنی رنجیدہ) ہوئے اور طنزاً فرمایا: ''ابھی کیوں کہا، کھانا کھانے کے بعد کہا ہوتا!'' اِتنے میں وہ صاحبزادے پانی لے کر آ گئے۔ آپ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے دریافت فرمایا: ''آپ کے والِد صاحب کہاں ہیں اور کیا کام کرتے ہیں؟'' دروازہ کے پردے کے پیچھے سے ان صاحبزادے کی والِدہ صاحِبہ نے عرض کی: ''حضور! میرے شوہر کا اِنتِقال ہو گیا، وہ کسی زمانے میں نَوبت (یعنی نقّارہ) بجاتے تھے، اِس کے بعد توبہ کر لی تھی، اب صرف یہ لڑکا ہے جو راج مزدُوروں کے ساتھ مزدُوری کرتا ہے۔'' اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے یہ سُن کر دعائے خیر و بَرَکت فرمائی۔ حاجی صاحب نے حضور کے ہاتھ دھلوائے اور خود بھی ہاتھ دھو کر شریکِ طَعام ہو گئے مگر دل ہی دل میں یہ سوچتے رہے کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو کھانے میں بہت اِحتیاط ہے، غذا میں سوجی کے بِسکُٹ کا اِستعمال ہے، یہ روٹی اور وہ بھی باجرے کی اور اِس پر ماش کی دال، کس طرح تناوُل فرمائیں گے؟'' مگر قربان اِس اَخلاق اور دِلداری کے کہ میزبان کی خوشی کے لئے خوب سیر ہو کر کھایا۔ حاجی صاحب کا بیان ہے کہ میں جب تک کھاتا رہا، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت بھی برابر تناول فرماتے رہے وہاں سے واپسی میں پولیس چوکی کے قریب میرے شبہے کو دُور کرنے کے لئے اِرشاد فرمایا: اگر ایسی خُلوص کی دعوت روز ہو تو میں روز قبول کروں۔'' (حیات اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۱۲۲، ۱۲۳)

www.dawateislami.net

غریبوں پر خصوصی شفقت

محدّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی عُمُوماً مالداروں کی دعوت قبول نہ کرتے تھے لیکن اس کے برعکس اگر کوئی غریب مسلمان دعوت کی پیشکش کرتا تو جہاں تک ممکِن ہوتا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبول فرما لیتے اور اس کے معمولی وسادہ کھانے پر بھی اُس کی تعریف فرماتے تاکہ اس کے دل میں کوئی مَلال نہ آئے۔ایک مرتبہ ایک غریب آدمی کی دعوت پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس کا مکان چھپر نما اور بدبودار علاقہ میں واقع تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی دِلجوئی کے لئے اس کے ہاں کھانا تناوُل فرمایا اور اپنے کسی عمل سے اُس غریب کو محسوس نہ ہونے دیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بدبو محسوس کر رہے ہیں، حالانکہ عام حالات میں معمولی سی بدبو بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے ناگوار ہوتی۔(حیات محدّث اعظم، ص۱۸۴، ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۶﴾ لباس میں سادگی اختیار کیجئے

لباس میں سادگی اختیار کیجئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحَہ 52 پر **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: اتنا لباس جس سے سِتْرِ عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی

www.dawateislami.net

تکلیف سے بچے **فرض** ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ (عزوجل) نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ **مُستَحَب** ہے۔ خاص موقع پر مَثَلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا **مُباح** ہے۔ اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اِترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظرِ **حقارت** سے دیکھے، لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ اور **تکبّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ **ممنوع** ہے، **تکبّر** ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے **تکبّر** پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو **تکبّر** آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ **تکبّر** بہت بُری صِفَت ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر و الإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۷۹)

کاش! یہ لباس نرم نہ ہوتا

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب تک خلیفہ نہیں بنے تھے آپ کے لئے جُبّہ ایک ہزار دینار میں خریدا جاتا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے اگر یہ کُھردرا نہ ہوتا (بلکہ خوب ملائم ہوتا) تو کتنا اچّھا تھا لیکن جب تختِ خلافت پر متمکن (مُ۔تَ۔مَکْ۔کِن) ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے پانچ درہم کا کپڑا خریدا جاتا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے اگر یہ نرم نہ ہوتا (بلکہ کُھردرا ہوتا) تو کتنا اچھا تھا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا: اے امیرَ المؤمنین! آپ کا وہ عُمدہ لباس، اعلیٰ سواری اور بیش قیمت عطر کہاں گیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میرا نفس زینت کا شوق رکھنے

www.dawateislami.net

والا ہے وہ جب کسی دُنیوی مرتبے کا مزا چکھتا تو اس سے اوپر والے مرتبے کا شوق رکھتا، یہاں تک کہ جب میں نے خلافت کا مزا چکّھا جو سب سے بُلند مرتبہ ہے تو اب اُس چیز کا شوق ہوا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یعنی جنّت)۔ (احیاء علوم الدین، ج۳، ص۴۳۶)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی سادگی

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **عموماً سادہ اور سفید لباس بغیر اِستری کے** استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر کھلتے ہوئے **سبز رنگ کا سادہ عمامہ** باندھتے ہیں۔ایک مَدَنی مذاکرے میں اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ''میں **عمدہ اور مہنگا لباس** پہننا پسند نہیں کرتا حالانکہ میں اللہ عزوجل کے کرم سے بہترین لباس پہن سکتا ہوں۔ مجھے تحفے میں بھی لوگ نہایت قیمتی اور چمکدار قسم کے کپڑے دے جاتے ہیں لیکن میں خود پہننے کی بجائے کسی اور کو دے دیتا ہوں کیونکہ ایک تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے مزاج میں اللہ تعالیٰ نے سادگی عطا فرمائی ہے، دوسرا میرے پیچھے لاکھوں لوگ ہیں اگر میں مہنگے ترین لباس پہنوں گا تو یہ بھی میری پیروی کرنے کی کوشش کریں گے۔ مالدار اسلامی بھائی تو شاید پیروی کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں لیکن میرے غریب اسلامی بھائی کہاں جائیں گے اس لئے میں اپنے غریب اسلامی بھائیوں کی محبت میں عمدہ لباس پہننے سے کتراتا ہوں۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

﴿۱۷﴾ مَدَنی ماحول اپنا لیجئے

تکبر اور دیگر گناہوں سے بچنے کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول اپنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ''**دعوتِ اسلامی**'' نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان **توبہ** کر کے راہِ راست پر آگئے، بے نمازی نہ صرف **نمازی** بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رَوِیّہ اختیار کرنے والے **باادب** ہوگئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نورِ اسلام نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند **کعبۃُ الْمُشَرَّفہ** و **گنبدِ خضرا** کی زیارت کے لئے **بیقرار** رہنے لگے، دنیا کے بے جا غموں میں گھلنے والے فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے **حامل** بن گئے، فُحش رَسائل اور پھوہڑ ڈائجسٹوں کے شائقین عُلَمائے اَہلسنّت دَامَتْ فُیُوْضُھُمْ کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا **مطالعہ** کرنے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی مدنی قافلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور محض دنیا کی دولت اکٹھی کرنے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنالیا کہ (ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ) ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' ''**دعوتِ اسلامی**'' سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی

www.dawateislami.net

اَوصاف اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے کردار کا بھی حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے ''دعوتِ اسلامی'' کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے **عاشِقانِ رسول کے مدنی قافلوں** میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے آپ کی زندگی میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہوجائے گا، اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اِسلامی بہنوں** کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے **اِسلامی بہنوں** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کی مُسافِرہ بننے کی سعادت بھی حاصِل فرماتی رہیں مگر اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافِلے کی ہر مُسافِرہ کے ساتھ اُس کے بچّوں کے ابّو یا قابِلِ اعتماد مَحرم کا ساتھ ہونا لازِمی ہے نیز ذمّے داران کو اپنی مرضی سے مَدَنی قافِلے سفر کروانے کی اجازت نہیں مَثَلاً پاکستان کی اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کے لئے ''اسلامی بہنوں کی مجلس برائے پاکستان'' کی منظوری ضَروری ہے۔

ایماں کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''فیضان سنت'' جلد 2 کے 505 صَفحات پر مشتمل باب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفحہ 96 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار

www.dawateislami.net

قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **سلطان آباد** (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لبِّ لُباب ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک غیر مسلم (عمر تقریباً 30 سال) اپنے دوستوں کے ساتھ رہتا تھا جن میں کچھ مسلمان بھی تھے، آج کل کے اکثر نوجوانوں کی طرح یہ لوگ بھی کیبل پر فلمیں ڈِرامے دیکھا کرتے تھے۔ جب رَمَضانُ المبارَک (۱۴۲۹ھ) میں **مَدَنی چینل** کا آغاز ہوا تو کیبل پر اس کے مَدَنی سلسلے جاری ہوئے، اُس غیر مسلم نے جب یہ سلسلے دیکھے تو اُسے بڑے اچّھے لگے۔ اب وہ اکثر و بیشتر **مَدَنی چینل** ہی دیکھا کرتا، مَدَنی چینل کی بَرَکت سے آخر کار وہ **کفر کے اندھیرے** سے نَجات پانے اور **اسلام کے نُور** سے اپنے دل کو چمکانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** حاضِر ہوا، اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ پھر یہ اسلامی بھائی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ہزاروں اسلامی بھائیوں اور **مَدَنی چینل** کے ناظِرین کے سامنے **سرکارِ غوثِ اعظم** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کا مُرید ہوکر قادری رضوی بھی بن گیا۔ نمازِ باجماعت کی پابندی شروع کردی، چہرے پر داڑھی شریف سجالی، کبھی کبھار سبز سبز عمامہ شریف سر پر سجا کر اس کا فیض بھی لُوٹنے لگا، **دعوتِ اسلامی** کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قراٰنِ مجید پڑھنے کا سلسلہ بھی شُروع کردیا۔ صَحرائے مدینہ، مدینۃ الاَولیاء **ملتان شریف** میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی

www.dawateislami.net

شریک ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو ایمان پر ثابت قدم رکھے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کیا آپ نیک بننا چاہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنامِ ''مَدَنی انعامات'' بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 اور ''خصوصی اسلامی بھائیوں'' (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 **مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ ''مدنی انعامات'' کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''فکرِ مدینہ'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر ''مَدَنی انعامات'' کے پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ **ان مَدَنی انعامات** کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے

www.dawateislami.net

لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ''مَدَنی انعامات کا رسالہ'' حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ (ہجری سن) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں بشارت دی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگائیے چُنانچِہ حیدَرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حَلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رحمت** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔**

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسِطے سوغات ہے

(فیضانِ سنت، ج۱، باب فیضانِ رمضان، ص۱۱۳۵)

www.dawateislami.net

﴿۱۸﴾ سات مُفید اَوراد

پیارے اسلامی بھائیو! تکبُّر سے بچنے کے لئے مذکورہ اُمُور کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی کیجئے، مَثَلاً

(1) جب بھی دل میں تکبّر محسوس ہو تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

(2) روزانہ دس بار ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ ،مسند انس بن مالك ،الحدیث ٤١٠٠ ،ج٣،ص ٤٠٠ ملخصاً)

(3) سورۂ اخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ،الاذکار الصباحیۃ،ص۱۸)

(4) سورۃُ الناس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔

(5) جو کوئی صبح و شام اکیس اکیس بار ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم'' پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بہت حد تک امن میں رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح،باب الوسوسۃ،ج۱،ص۸۷)

(6) ''هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ''

www.dawateislami.net

کہنے سے فوراً وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔

(7) سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ ط اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ط وَمَاذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ o کی کثرت اسے (یعنی وسوسے کو) جڑ سے قطع کر دیتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱، ص ۷۷۰)

علاج کے باوُجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہو تو گھبرایئے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئے کہ ''دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔'' کیونکہ اگر ہم نے علاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمّل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا اور وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تکبّر سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) ہم جیسوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اگر تم محسوس کرو کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجود تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتا اور غالب آنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہمارے مجاہدے، ہماری قُوّت اور صبر کا امتحان مقصود ہے یعنی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کہ تم شیطان سے مقابلہ اور مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہو یا اس سے مغلوب ہو جاتے ہو۔''

(منہاج العابدین، العائق الثالث: الشیطٰن، ص ۴۶، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

”مدینہ“ کے پانچ حُروف کی نسبت سے 5 متفرّق مَدَنی پھول

﴿1﴾ مکان کو ریشم، چاندی، سونے سے آراستہ کرنا مثلاً دیواروں، دروازوں پر ریشمی پردے لٹکانا اور جگہ جگہ قرینے سے سونے چاندی کے ظُرُوف وآلات (یعنی برتن اور اَوزار) رکھنا، جس سے مقصود محض آرائش وزیبائش ہو تو کراہت ہے اور اگر **تکبّر** وتفاخُر سے ایسا کرتا ہے تو ناجائز ہے۔ (ردالمحتار، ج۹، ص۵۸۵) غالِباً کراہت کی وجہ یہ ہوگی کہ ایسی چیزیں اگرچہ ابتداءً **تکبّر** سے نہ ہوں، مگر بالآخر عُموماً ان سے **تکبّر** پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ (بہار شریعت، حصّہ ۱۶، ص۵۷)

﴿2﴾ ریشم کا رومال ناک وغیرہ پونچھنے یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے کے لیے رکھنا جائز ہے یعنی جبکہ اس سے پونچھنے کا کام لے، رومال کی طرح اُسے نہ رکھے اور **تکبّر** بھی مقصود نہ ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر و الإباحة، ج۹، ص۵۸۷ ـ ۵۸۸)

﴿3﴾ ناک، منہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے، اسی طرح پسینہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے اور اگر براہِ **تکبّر** ہو تو منع ہے۔“ (الفتاوی الهندية، کتاب الکراهية، ج۵، ص۳۳۳)

﴿4﴾ یہ شخص سواری پر ہے اور اِس کے ساتھ اور لوگ پیدل چل رہے ہیں، اگر محض اپنی شان دکھانے اور **تکبّر** کے لیے ایسا کرتا ہے تو منع ہے۔“ (الفتاوی

www.dawateislami.net

الھندیۃ، ج۵، ص۳۶۰) اور ضرورت سے ہو تو حرج نہیں، مثلاً یہ بوڑھا یا کمزور ہے کہ چل نہ سکے گا یا ساتھ والے کسی طرح اس کے پیدل چلنے کو گوارا ہی نہیں کرتے جیسا کہ بعض مرتبہ علما و مشائخ کے ساتھ دوسرے لوگ خود پیدل چلتے ہیں اور ان کو پیدل چلنے نہیں دیتے، اس میں کراہت نہیں جبکہ اپنے دل کو قابو میں رکھیں اور **تکبّر** نہ آنے دیں اور محض ان لوگوں کی دلجوئی منظور ہو۔'' (بہار شریعت، حصّہ ۱۶، ص۲۴۰)

﴿5﴾ قدرِ کفایت سے زائد اس لیے کماتا ہے کہ فُقَراء و مساکین کی خبر گیری کر سکے گا یا اپنے قریبی رشتے داروں کی مدد کرے گا یہ مستحب ہے اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے، اور اگر اس لیے کماتا ہے کہ مال و دولت زیادہ ہونے سے میری عزّت و وقار میں اضافہ ہوگا، فخر و **تکبّر** مقصود نہ ہو تو یہ مُباح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخُر مقصود ہے تو منع ہے۔''

(الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر في الکسب، ج۵، ص۳۴۹)

خبردار: غیبت حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے

غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ

''نہ غیبت کریں گے نہ غیبت سنیں گے''

اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

ماخذ ومراجع

(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۲)	کَنزُالْاِیمَان فِیْ تَرجَمَۃِالْقُرْاٰن	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳)	اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرآن	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفّٰی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت
(۴)	روح البیان	امام إسماعیل حقّی الحنفی متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ
(۵)	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مرادآبادی متوفّٰی ۱۳۲۷ھ	ضیاء القرآن کراچی
(۶)	صَحِیحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۷)	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت
(۸)	جامع الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	دارالفکر بیروت
(۹)	سُنَنُ اَبِیْ دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۰)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۱)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۲)	شُعَبُ الْاِیْمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۳)	الجامع الصغیر	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۴)	کَنزُ الْعُمَّال	علامہ علاء الدین علی المتقی الھندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۱۵)	اَلْمُسْنَدُ للامام احمد	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
(۱۶)	اَلْمُسْنَدُ لِاَبِیْ یَعْلٰی الْمُوْصلی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد الموصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۷)	المستدرك عَلَی الصَّحِیْحَیْن	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری متوفّٰی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۱۸)	مُصنَّف ابن ابی شَیبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن اَبی شیبۃ الکوفی متوفّٰی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت
(۱۹)	مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت
(۲۰)	الزُّھد	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالغد الجدید مصر
(۲۱)	حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
(۲۲)	الزَّوَاجِرعن اقتراف الکبائر	امام الشیخ ابن حجر مکی متوفّٰی ۹۷۴ھ	دارالحدیث قاھرہ
(۲۳)	شرح صحیح البخاری لابن بطّال	ابوالحسن علی بن خلف بن بطال القرطبی متوفّٰی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد عرب شریف
(۲۴)	فیض القدیر	علامہ عبدالرؤف المناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۲۵)	مِرقاۃ المفاتیح	علامہ ملاعلی قاری متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت
(۲۶)	مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور
(۲۷)	تاریخ بغداد	الحافظ احمد بن علی الخطیب متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

(۲۸)	تاریخ دمشق	امام أبی القاسم علی ابن عساکر متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت
(۲۹)	تاریخ الْخُلَفَاء	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
(۳۰)	احیاء العلوم	امام محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(۳۱)	اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیۃ	علامہ عبدالغنی نابلسی متوفّٰی ۱۱۴۳ھ	پشاور
(۳۲)	تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء	شیخ فریدالدین عطار متوفّٰی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ ایران
(۳۳)	مثنوی مولانا روم	مولانا جلال الدین رومی متوفّٰی ۶۷۲ھ	خدیجہ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
(۳۴)	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مولانا ظفرالدین قادری متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳۵)	حیاتِ محدّث اعظم	حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۳۶)	جامع العلوم والحکم	ڈاکٹر محمد بکر اسماعیل متوفّٰی ۹۵ھ	الفیصلیۃ مکہ مکرمہ
(۳۷)	روحانی حکایات	علّامہ عبدالمصطفی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبہ غوثیہ باب المدینہ کراچی
(۳۸)	منہاج العابدین	امام محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۳۹)	الرسالۃ القشیریۃ	امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری متوفی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۴۰)	الابریز	علّامہ عبدالعزیز الدباغ متوفّٰی ۱۱۳۲ھ	.....
(۴۱)	اَلْقَوْلُ الْبَدِیع	علامہ امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی متوفّٰی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
(۴۲)	ردُّالْمُحتَار	علامہ سید محمد امین بن علی متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۴۳)	فَتَاوٰی ھِنْدِیہ	علامہ ملا نظام الدین متوفّٰی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
(۴۴)	فَتَاوٰی رَضَوِیہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۴۵)	بَہارِشَرِیعَت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۷۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۶)	ملفوظات اعلیٰحضرت	اعلیٰحضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۷)	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۸)	غیبت کی تباہ کاریاں	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۹)	101 مدنی پھول	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۰)	وَظیفۃ الکریمۃ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ادارہ تحقیقات باب المدینہ کراچی
(۵۱)	فیضان سنت	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۲)	ماہنامہ اشرفیہ	علمائے اہلسنّت	مبارک پور یوپی انڈیا
(۵۳)	المُفْرَدات للرّاغب	علامہ راغب الاصفہانی متوفّٰی ۵۰۲ھ	دارالشامیۃ بیروت

www.dawateislami.net











اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی، شعبہ مسجد گولڈن۔ فون: 021-32203311
بہاولپور، اسلامی بازار۔ فون: 042-7311679
سرگودھا (فیصل آباد)، اسلامی بازار۔ فون: 041-2632635
کشمور، بک شاپ بس اسٹینڈ۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد، فیضانِ مدینہ آفس شاہ آباد۔ فون: 022-2620122
ملتان، نزد ریلوے جنرل اسٹور، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
ڈیرہ غازی خان، نزد ریلوے جنرل اسٹور، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 051-5553765
چک، فیضانِ مدینہ گھر نمبر 1، ناظم آباد۔
تلہ گنگ، نزد ریلوے پھاٹک۔ فون: 0668-5571686
ٹوبہ ٹیک سنگھ، نزد اسلامی مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
تھرپارکر، فیضانِ مدینہ چوک۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ، فیضانِ مدینہ شیرانوالہ باغ۔ فون: 055-4225653
ڈیرہ غازی خان، فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران۔ فون: 044-2550787

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
(دعوتِ اسلامی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net

حَسَد

- شکاری خود شکار ہو گیا 1
- حسد، غیرت اور رَشک میں فرق 10
- کون کس سے حسد کرتا ہے؟ 63
- حاسد کے شر سے بچنے کے مَدَنی پھول 91

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان، محبوبِ رَحْمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے، جو روزِ جُمعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۳۲۰، الحدیث ۵۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شکاری خود شکار ہو گیا

ایک شخص کو کسی بادشاہ کے دربار میں خصوصی رُتبہ حاصِل تھا۔ وہ روزانہ بادشاہ کے رُوبرو کھڑے ہو کر بطورِ نصیحت کہا کرتا تھا: ''اِحسان کرنے والے کے اِحسان کا بدلہ دو، برے شخص سے بُرائی سے پیش نہ آؤ کیونکہ بُرے انسان کے لئے تو خود اُس کی بُرائی ہی کافی ہے۔'' بادشاہ اس کی بہترین نصیحتوں کی وجہ سے اُسے بہت محبوب رکھتا تھا۔ بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی عزت و محبت دیکھ کر ایک درباری کو اُس شخص سے حَسَد ہو گیا۔ ایک دن حاسِد درباری اس شخص کی عزّت کے خاتمے کے لئے بادشاہ سے جھوٹ بولتے ہوئے کہنے لگا: یہ شخص آپ کے بارے میں لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ ''بادشاہ کے منہ سے بَہُت بدبو آتی ہے۔'' بادشاہ نے پوچھا:

www.dawateislami.net

''تمہارے پاس اِس کا کیا ثبوت ہے؟'' اُس نے عَرض کی: ''کل اسے اپنے قریب بلا کر دیکھئے، یہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لے گا۔'' اگلے روز حاسِد، اُس مقرَّب شخص کو اپنے گھر لے گیا اور اُسے بہت سارا کچّے لہسن والا سالن کھلا دیا۔ یہ مُقرَّب شخص کھانے سے فارِغ ہوکر حسبِ معمول دربار پہنچا اور بادشاہ کے رُوبَرو نصیحت بیان کی۔ بادشاہ نے اُسے اپنے قریب بلایا، اُس نے اِس خیال سے کہ میرے مُنہ کی لَہسن کی بُو بادشاہ تک نہ پہنچے، اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ بادشاہ کو اِس حَرکت کے باعِث یقین ہوگیا کہ دوسرا درباری دُرُست کہہ رہا تھا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک ''عامِل'' (یعنی سرکاری اہل کار) کو خط لکھا: اِس خط کے لانے والے کی **فوراً گردن اُڑا دو** اور اِس کی لاش میں بُھس بھر کر ہماری طرف روانہ کرو۔

بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کو اِنعام و اِکرام دینا مقصود ہوتا تو خود اپنے ہاتھ سے خط لکھتا، اِس کے علاوہ کوئی بھی حُکْم اپنے ہاتھ سے نہ لکھتا تھا۔ لیکن اِس مرتبہ اُس نے خلافِ معمول اپنے ہاتھ سے سزا کا حُکْم لکھ دیا۔ جب وہ مُقَرَّب آدمی خط لے کر شاہی مَحَل سے باہَر نکلا تو حاسِد نے اُس سے پوچھا: ''یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' اُس نے جواب دیا: ''بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے فُلاں عامِل کے لئے خط لکھا تھا، یہ وُہی ہے۔'' حاسِد نے خط لکھنے کے سابِقہ طریقے پر قیاس کرتے ہوئے لالچ میں آکر کہا: ''یہ خط مجھے دے دو۔'' مُقَرَّب نے اعلیٰ ظَرفی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خط اس کے حوالے کر دیا۔ حاسِد فوراً عامِل کے پاس پہنچا اور خط اس کے ہاتھ میں دینے

www.dawateislami.net

کے بعد اِنعام و اِکرام طلب کیا۔ عامِل نے کہا: ''اِس میں تو خط لانے والے کے قتل کرنے کا حُکم دَرج ہے۔'' اب تو حاسِد کے اَوسان خطا ہو گئے، بڑی عاجزی سے بولا: ''یقین کرو کہ یہ خط تو کسی دوسرے شخص کے لئے لکھا گیا تھا، تم بادشاہ سے معلوم کروا لو۔'' عامِل نے جواب دیا: ''بادشاہ سلامت کے حُکم میں کسی ''اگر مگر'' کی گنجائش نہیں ہوتی۔'' یہ کہہ کر اسے قتل کروا دیا۔

دوسرے دن مُقَرَّب آدمی، حسبِ معمول دربار میں پہنچا اور نصیحت بیان کی۔ **بادشاہ** نے مُتَعَجِّب ہو کر اپنے خط کے بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا: ''وہ تو مجھ سے فُلاں درباری نے لے لیا تھا۔'' **بادشاہ** نے کہا: ''وہ تو تمہارے بارے میں بتاتا تھا کہ تم مجھے گندہ دَہَن (یعنی بدبودار منہ والا) کہا کرتے ہو!'' مقرَّب شخص نے عَرض کی: ''میں نے تو کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی۔'' **بادشاہ** نے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ دریافت کی، تو اِس نے عَرض کی: ''اس شخص نے مجھے بہت سا کچّا لَہسن کھلا دیا تھا، میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بُو آپ تک پہنچے۔'' **بادشاہ** سارا معاملہ سمجھ گیا اور اسے تاکید کی: **اب تم نصیحت کرتے ہوئے روزانہ یہ بات بھی کہا کرو: انسان کی تباہی کے لئے اس کا بُرا ہونا ہی کافی ہے جیسا کہ اس حاسِد کا حال ہوا۔** (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَسَد ولالچ کے مَذْمُوم (یعنی بُرے) جذبے نے دَرباری کو کیسی خطرناک اور شَرْمناک سازِش کرنے پر تیار کیا لیکن ''خود آپ اپنے دام میں صَیَّاد آ گیا'' کے مِصْداق وہ اپنے ہی پھیلائے ہوئے جال

www.dawateislami.net

میں پھنس کر موت کے منہ میں جا پہنچا۔ نیز اِس حِکایت سے یہ دَرْس بھی ملا کہ کسی کی نعمتیں یا فضیلتیں دیکھ کر دل نہیں جلانا چاہئے اور نہ ہی اُس سے نعمتوں کے چِھن جانے کی تمنّا کرنی چاہئے کیونکہ اسے یہ سب کچھ دینے والا ہمارا خالق و مالِک عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ بے نیاز ہے جس کو چاہے جتنا چاہے نَواز دے، ہم کون ہوتے ہیں اس کی تقسیم پر اِعتراض یا شکوہ کرنے والے!

؎ رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے
تِرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

باطِنی گناہوں کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو اس دنیا میں اپنے اپنے حصے کی زندگی گزار کر جہانِ آخرت کے سفر پر روانہ ہوجانا ہے۔ اس سفر کے دوران ہمیں قبر و حشر اور پُلْ صِراط کے نازُک مرحلوں سے گزرنا پڑے گا، اس کے بعد جنت یا دوزخ ٹھکانہ ہوگا۔ اس دنیا میں کی جانے والی نیکیاں دارِ آخرت کی آبادی جبکہ گناہ بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ جس طرح کچھ نیکیاں ظاہری ہوتی ہیں جیسے نماز اور کچھ باطِنی مثلاً اِخلاص، اسی طرح بعض گناہ بھی ظاہری ہوتے ہیں جیسے قتل اور بعض باطِنی مثلاً تکبُّر! اس پُر فِتَن دور میں اَوّل تو گناہوں سے بچنے کا ذہن بہت ہی کم ہے اور جو خوش نصیب اسلامی بھائی گناہوں کے عِلاج کی کوشِشیں کرتے بھی ہیں تو ان کی زیادہ تَر توجُّہ ظاہری گناہوں سے بچنے پر ہوتی ہے، ایسے میں باطِنی گناہوں کا عِلاج

www.dawateislami.net

نہیں ہو پاتا حالانکہ یہ ظاہری گناہوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ ایک باطنی گناہ بے شمار ظاہری گناہوں کا سبب بن سکتا ہے مثلاً قتل، ظُلم، غیبت، چُغلی، عیب دَری جیسے گناہوں کے پیچھے کینے اور کینے کے پیچھے غصّے کا ہاتھ ہونا ممکن ہے۔ چنانچہ اگر باطنی گناہوں کا تسلّی بَخش عِلاج کرلیا جائے تو بہت سے ظاہری گناہوں سے بچنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے حد آسان ہوجائے گا۔ **حُجَّۃُ الْاِسْلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: ظاہری اَعمال کا باطنی اَوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلُّق ہے۔ اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اَعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حَسَد، رِیا اور تکبُّر وغیرہ عیوب سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی دُرُست ہوتے ہیں۔ (منہاج العابدین، ص ۱۳ ملخصا) چنانچہ ہر اسلامی بھائی پر ظاہری گناہوں کے ساتھ ساتھ باطنی گناہوں کے عِلاج پر بھی بھرپور توجُّہ دینا لازم ہے تاکہ ہم اپنے دارِ آخرت کو ان کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ باطنی گناہوں میں سے ایک گناہ **حَسَد** بھی ہے جس کے بارے میں عِلْم ہونا فَرض ہے چنانچہ **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، پروانۂ شمعِ رِسالت مولیٰنا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ 624 پر لکھتے ہیں: ''**مُحَرَّمَاتِ باطِنِیَّہ** (یعنی باطنی ممنوعات مَثَلاً) **تَکَبُّر** و **رِیا** و **عُجب** و حَسَد وغیرہا اور اُن کے **مُعَالَجات** (یعنی عِلاج) کہ ان کا عِلْم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم **فرائض** سے ہے۔''

(فتاوی رضویہ مخرجہ، ج ۲۳، ص ٦٢٤)

www.dawateislami.net

اِس وَقت جو کتاب آپ کے سامنے ہے اس کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری مدظلہ العالی نے ''حَسَد'' رکھا ہے، ہم نے اس کتاب میں حَسَد کی تعریف، اَقسام، نقصانات، اَسباب، علامات اور عِلاج وغیرہ کے بارے میں ضَروری معلومات دلچسپ پیرائے میں فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ 10 قرآنی آیات، 39 احادیثِ مبارکہ، بُزُرگانِ دین کے 39 فرامین، 10 حکایات، دو مَدَنی بہاریں اور بے شمار مَدَنی پھول اس کتاب کی زینت ہیں۔ آخر میں حَسَد کی معلومات کا خُلاصہ بھی دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو یاد رکھنے میں آسانی ہو۔ اس کتاب کو ترتیب دینے میں بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کی تالیفاتِ بابرکات بالخصوص اِمام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کی تصنیف احیاءُ العلوم سے بھرپور اِستفادہ کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری مدظلہ العالی کی کُتُب و رسائل سے ضَرورتاً مواد نَقْل کیا ہے جس کا حتی المقدور حوالہ بھی دے دیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ کتاب اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں دونوں کے لئے یکساں مُفید ہے۔ اسے نہ صِرْف خود پڑھئے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلا کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

اللّٰہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں کا مسافِر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کُتُب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

۹ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ 31 مئی 2012ء

www.dawateislami.net

آپس میں حَسَد نہ کرو

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سَرْوَرِ ذیشان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آپس میں حَسَد نہ کرو، آپس میں بُغض وعَداوَت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! بھائی بھائی ہو کر رہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، ج۴، الحدیث: ۶۰۶۶، ص۱۱۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بدگُمانی، حَسَد، بُغْض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے، لہٰذا یہ عیوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶، ص۶۰۸)

تکبر، رِیاکاری و جھوٹ، غیبت
سے بھی اور حَسَد سے بچایا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد کسے کہتے ہیں؟

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام ''حَسَد'' ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الخامس عشر، ج۱، ص۶۰۰، ۶۰۱) حَسَد کرنے والے کو ''حاسِد'' اور جس سے حَسَد کیا جائے اُسے ''مَحْسُود'' کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

حَسَد کی چند مثالیں

✿ کسی کو مالی طور پر خوشحال دیکھ کر جلنا کُڑھنا اور یہ تمنا کرنا کہ اس کے ہاں چوری یا ڈکیتی ہوجائے یا اس کی دُکان ومکان میں آگ لگ جائے اور یہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہوجائے، یا ✿ کسی کو اعلیٰ دینی یا دنیاوی مَنْصَب ومرتبے پر فائز دیکھ کر دل جلانا اور یہ تمنا کرنا کہ اس سے کوئی ایسی غَلَطی سَرزَد ہو کہ یہ مقام ومرتبہ اس سے چھن جائے اور یہ ذلیل ورُسوا ہوجائے، یا ✿ یہ خواہش رکھنا کہ فُلاں ہمیشہ تنگ دَسْت ہی رہے کبھی خوشحال نہ ہو، یا ✿ فُلاں کو کبھی کوئی عزت ومرتبہ نہ ملے وہ ہمیشہ ذِلّت کی چکی میں ہی پِستا رہے، اِس مذموم خواہش کا نام حَسَد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد کو حَسَد کیوں کہتے ہیں؟

''حَسَد'' کا لفظ ''حَسْدَلٌ'' سے بنا ہے جس کا معنی چیچڑی (جوں کے مشابہ قدرے لمبا کیڑا) ہے، جس طرح چیچڑی انسان کے جسم سے لپٹ کر اس کا خون پیتی رہتی ہے اسی طرح حَسَد بھی انسان کے دل سے لپٹ کر گویا اس کا خون چُوستا رہتا ہے اس لئے اسے حَسَد کہتے ہیں۔ (لسان العرب، باب الحاء، ج۱، ص۸۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد باطِنی بیماریوں کی ماں ہے

غصّے کی کوکھ سے کینہ اور کینے کے بَطن سے حَسَد جنم لیتا ہے کیونکہ جب

www.dawateislami.net

انسان کو کسی پر غصّہ آتا ہے تو وہ زبان ہاتھ یا آنکھوں وغیرہ سے اس کا اِظہار کرتا ہے یا پھر رضائے الٰہی کے لئے اسے پی لیتا ہے لیکن اگر کسی رُکاوٹ کی وجہ سے اپنا غصہ سامنے والے پر ''اُتار'' نہ سکے بلکہ اپنے دل میں بٹھا لے تو وہ غصہ اندر ہی اندر کینے اور حَسَد میں تبدیل ہوجاتا ہے اور حَسَد سے بدگُمانی وشَماتت جیسی بہت سی ظاہری وباطنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، اسی لئے حَسَد کو ''اُمُّ الْاَمْرَاض (یعنی بیماریوں کی ماں)'' کہا گیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کی مثال

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: حاسد کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دشمن کو مارنے کے لیے پتھر پھینکے لیکن وہ پتھر دشمن کو لگنے کے بجائے پلٹ کر پھینکنے والے شخص کی سیدھی آنکھ پر لگے اور وہ پھُوٹ جائے اب غصہ اور زیادہ ہو، دوسری بار اور زور سے پتھر پھینکا لیکن اس بار بھی دشمن کو نہ لگا بلکہ پلٹ کر اسی کو لگا اور دوسری آنکھ بھی پھُوٹ گئی، تیسری بار پھر پھینکا اس مرتبہ سر ہی پھٹ گیا اور دشمن سلامت رہا۔ پتھر پھینکنے والے کے دوسرے دشمن اسے اس حال میں دیکھ کر اس پر ہنستے ہیں، حاسِد کا بھی یہی حال ہے شیطان اُس سے اِسی طرح مذاق کرتا ہے۔ (کیمیائے سعادت، ج۲، ص۶۱۴)

؎ گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

حَسَد، غیرت اور رَشک میں فرق

ہر حَسَد ایک سا نہیں ہوتا بلکہ اس کی چار قسمیں ہیں جن کا الگ الگ شرعی حُکم ہے، لہٰذا جب بھی دل میں کسی کی نعمت چِھن جانے کی خواہش پیدا ہو تو خوب اچھی طرح غور کر لیجئے کہ یہ خواہش حَسَد کی کونسی قِسم کے تحت آتی ہے۔ ان اَقسام کی وضاحت کرتے ہوئے **مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی جلد **1** صفحہ **614** پر لکھتے ہیں: **حَسَد کے چار دَرَجے ہیں:**

﴿**پہلا**﴾ یہ ہے کہ حاسِد دوسروں کی نعمت کا زَوال چاہے کہ خواہ مجھے نہ ملے مگر اس کے پاس سے جاتی رہے، اس قسم کا حَسَد مسلمانوں پر **گناہِ کبیرہ** ہے اور کافِر و فاسِق کے حق میں جائز مثلاً کوئی مالدار اپنے مال سے کُفر یا ظُلم کر رہا ہے اُس کے مال کی اِس لئے بربادی چاہنا کہ دُنیا کُفر و ظُلم سے بچے، **"جائز"** ہے (اس کو غیرت بھی کہتے ہیں)۔

﴿**دوسرا**﴾ دَرَجہ یہ ہے کہ حاسِد دوسرے کی نعمت خود لینا چاہے کہ فُلاں کا باغ یا اُس کی جائداد میرے پاس آجائے یا اُس کی رِیاست کا میں مالِک بنوں، یہ حَسَد بھی مسلمانوں کے حق میں **حرام** ہے۔ ﴿**تیسرا**﴾ درجہ یہ ہے کہ حاسِد اس نعمت کے حاصِل کرنے سے خود تو عاجِز ہے اس لئے آرزو کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس بھی نہ رہے تاکہ وہ مجھ سے بڑھ نہ جائے یہ بھی **منع** ہے۔ ﴿**چوتھا**﴾ دَرَجہ یہ ہے کہ وہ تمنّا کرے کہ یہ نعمت اوروں کے پاس بھی رہے مجھے بھی مل جائے یعنی اوروں کا زَوال نہیں چاہتا اپنی تَرَقّی کا خواہش مند ہے اسے **غِبْطَہ** (یعنی رشک) یا **تَنافُس** (یعنی للچانا) کہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج۱، ص ۶۴۹ تا ۶۵۱ ملخصًا)

www.dawateislami.net

رشک کی مختلف صورتیں

رَشک (یعنی غِبطہ) کبھی واجِب ہوتا ہے کبھی مُستحب اور کبھی جائز۔ اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ رَشک دینی نعمتوں پر ہوگا یا دنیاوی نعمتوں پر! پھر اگر یہ دینی نعمت ایسی ہو جس کا حاصِل کرنا اِس شخص پر بھی واجِب ہے تب تو اِسے اُس نعمت پر رشک کرنا **واجِب** ہے جیسے باجماعت نماز اور رمضان کے روزوں کی پابندی کرنا، کیونکہ اگر یہ بھی اس جیسا نمازی وروزہ دار نہ ہونا چاہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ بے نمازی وروزہ خور رہنے پر خوش ہے جس سے گناہ پر راضی رہنا لازم آئے گا اور یہ **حرام** ہے، اور اگر اس دینی نعمت کا تعلُّق فرائض وواجبات سے نہیں فضائل سے ہو تو اس صورت میں رشک **مستحب** ہے جیسے **ذِکرُ اللّٰہ** کرنا، دُرود پاک پڑھنا، نوافِل ادا کرنا، راہِ خدا میں خَرچ کرنا اور سنتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کرنا وغیرہ، اور اگر وہ نعمت ایسی ہے جسے حاصِل کرنا جائز ہے جیسے نکاح تو اس میں رشک کرنا **جائز** ہے، پھر اگر یہ رشک دنیاوی نعمتوں میں ہو جیسے خوبصورت مکانات، کپڑے، گاڑیاں اور زیورات وغیرہ تو ایسا رشک **معاف** ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب، ج۳، ص۲۳۶ ملخصاً والزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول، ج۱، ص۱۲۵ ملخصاً)

رشک ہے یا حَسَد؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ کیسے پتا چلے گا کہ ہمارے دل میں کسی کے لئے رشک ہے یا حَسَد؟ کیونکہ ممکن ہے جسے ہم رشک سمجھیں وہ حَسَد ہو جو ہمیں برباد

www.dawateislami.net

کردے! تو اس کی کسوٹی (یعنی پرکھنے کا معیار) یہ ہے کہ اگر کسی اسلامی بھائی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر آپ کے دل میں آئے کہ کاش ایسی ہی نعمت مجھے بھی مل جائے لیکن یہ بھی اس سے محروم نہ ہو تو یہ **رَشک** ہے لیکن اگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دل میں آئے کہ اگر مجھے نہ ملے تو اس کے پاس بھی نہ رہے تو سنبھل جایئے کہ یہ **حَسَد** ہے جو حرام اور **جہنَّم میں لے جانے والا کام** ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب، ج ۳، ص ۲۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قابلِ رشک کون؟

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروِی ہے کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حَسَد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر **ایک** وہ شخص جسے خدا عَزَّوَجَلَّ نے قرآن سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تِلاوت کرتا ہے، اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا: کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جو فُلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُس کی طرح عمل کرتا۔ **دوسرا** وہ شخص کہ خدا عَزَّوَجَلَّ نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خَرچ کرتا ہے، کسی نے کہا: کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فُلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُسی کی طرح عمل کرتا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، ج ۳، ص ۴۱۰، الحدیث: ۵۰۲۶)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اِرشاد فرماتے ہیں: (یہاں) **حَسَد** سے مراد غِبطہ ہے جس کو لوگ رَشک

www.dawateislami.net

کہتے ہیں، جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حَسَد میں یہ آرزو ہوتی ہے، اسی وجہ سے حَسَد مذموم ہے اور غِبطہ مذموم نہیں۔ (مزید لکھتے ہیں:) یہی دو چیزیں غِبطہ کرنے کی ہیں کہ یہ دونوں خدا عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں غِبطہ اِن پر کرنا چاہیے نہ کہ دوسری نعمتوں پر، واللہ تعالٰی اَعْلَمُ بِالصّواب۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۶، ص۵۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شانِ محبوبی پر رشک کریں گے

اللہ تعالٰی نے ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی شانِ رِفْعَت عطا فرمائی ہے کہ میدانِ محشر میں اس کی ایک جھلک دیکھ کر سب رشک کریں گے، چنانچہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قیامت کے حالات بیان کرتے ہوئے یہ بھی اِرشاد فرمایا: میں اُس مقام پر کھڑا ہوں گا کہ مجھ پر اگلے اور پچھلے رَشک کریں گے۔ (سنن الدارمی، کتاب الرقائق، ج۲، ص۴۱۹، الحدیث: ۲۸۰۰)

یعنی مقامِ محمود عرشِ اعظم کے داہنے طرف، وہ خاص ہمارا مقام ہے جس پر سارے انبیاء واولیاء رشک فرمائیں گے۔ خیال رہے کہ دینی عظمت پر رشک کرنا اچھی چیز ہے حَسَد بُری چیز۔ (مرقاۃ المفاتیح ج۹ص۵۶۲ ملخصاً ومراٰۃ المناجیح، ج۷، ص۴۶۱)

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

www.dawateislami.net

صحابہ کرام نیکیوں میں رشک کیا کرتے تھے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجر فقراء نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ ،سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عَرْض کی: مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے! فرمایا: وہ کیسے؟ عَرْض کی: جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں مگر وہ خیرات کرتے ہیں ہم نہیں کرتے ، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جس سے تم آگے والوں کو پکڑ لو اور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو سوائے اس کے جو تمہارے جیسا عمل کرے! عَرْض کی: ہاں! یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا: ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار تسبیح، تکبیر اور حمد کرو (یعنی سُبْحٰنَ اللہ، اَللّٰہُ اَکْبَر اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو)۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ پھر مہاجر فقراء حضور انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لَوٹے اور عَرْض کی: ہمارے اس عمل کو ہمارے مالدار بھائیوں نے سُن لیا تو انہوں نے بھی یونہی کیا! تب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ یعنی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر...الخ، ص ۳۰۰، الحدیث: ۵۹۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ

www.dawateislami.net

پاک کے اس حصے کہ ”مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے!“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ہمارے مُقابل درجات میں بڑھ گئے اور جنت کی اعلیٰ نعمتوں کے مُستَحِق ہوگئے، اس میں نہ تو رب عَزَّوَجَلَّ کی شکایت ہے اور نہ مالداروں پر حَسَد بلکہ اُن پر رشک ہے، دینی چیزوں میں رشک **جائز** ہے یعنی دوسروں کی سی نعمت اپنے لئے بھی چاہنا، حَسَد **حرام** ہے یعنی دوسروں کی نعمت کے زَوال کی خواہش۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۱۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مؤذنین ہم سے بڑھ جائیں گے

نیکیوں پر رَشک کی ایک اور روایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُؤَذِّنین (یعنی اذان دینے والے) ہم سے (ثواب میں) بڑھ جائیں گے! سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جیسے وہ (اذان کے کلمات) کہتے ہیں تم بھی کہہ لیا کرو، جب فارِغ ہوجاؤ تو دُعا کرو، دیئے جاؤ گے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب مایقول اذا سمع المؤذن، ج۱، ص۲۲۱، الحدیث: ۵۲۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قیامت میں ہم ان کے درجے تک نہ پہنچ سکیں گے کیونکہ تمام عبادات میں ہم اور وہ برابر ہیں اور اذان میں وہ ہم سے بڑھے ہوئے (ہیں)، معلوم ہوا کہ **دینی کاموں میں رشک جائز بلکہ کبھی عبادت ہے**۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۴۱۹)

کم سامان والے پر رشک

حضرتِ سیِّدُنا ابوامامہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ آخرالزّمان، شَہَنْشاہِ کون ومکان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''میرے دوستوں میں زیادہ قابلِ رشک میرے نزدیک وہ مسلمان ہے جو کم سامان والا نماز کے بڑے حصہ والا ہو، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت خوب اچھی طرح کرے اور خُفیہ اس کی اِطاعت کرے اور لوگوں میں چُھپا ہوا رہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اِشارے نہ کئے جائیں، اس کا رِزْق بقدرِ ضرورت ہو اس پر صبر کرے۔'' پھر فرمایا: اس کی موت جلد آجائے، اس پر رونے والیاں کم ہوں اور اس کی میراث تھوڑی ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب الزہد، ج۴، ص۱۵۵، الحدیث: ۲۳۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدکار پر رشک نہ کرو

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَتِهٖ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ یعنی تم کسی بدکار پر کسی نعمت کی وجہ سے رشک نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ مرنے کے بعد کس چیز سے ملے گا۔ (شرح السنۃ للبغوی، کتاب الرقاق، ج۷، ص۳۲۴، الحدیث: ۴۳۹۸)

یہاں نعمت سے مراد دنیاوی نعمت ہے جیسے اولاد، مالِ ظاہری، دنیاوی عزت اور حکومت وغیرہ یعنی اگر کسی بدکار سیاہ کار کو یہ نعمتیں مل جائیں تو تم اس پر رشک

www.dawateislami.net

نہ کرو یہ خیال نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی وخوش ہے۔اس کے لیے یہ نعمتیں بعدِ موت مصیبت بن جائیں گی جن سے اس کے عذاب میں اور زیادتی ہوگی لہٰذا یہ نعمت راحت کی شکل میں عذاب ہے۔(مراۃ المناجیح، ج۷، ص۱۷ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارا رَشک کن چیزوں میں ہوتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا روایات وحکایات سے ہمیں یہ دَرْس ملا کہ رشک تقویٰ وپرہیز گاری پر ہونا چاہیے نہ کہ مالداری پر!اب ہمیں خود پر غور کرنا چاہئے کہ ہم کن چیزوں میں رشک کرتے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی کا عالیشان بنگلہ، شاندار گاڑی، بینک بیلنس، نوکر چاکر اور دیگر سہولیات وآسائشات اور تعیّشات دیکھ کر ہمارے دل میں بھی ان چیزوں کے حُصُول کی خواہش بیدار ہوجاتی ہے؟ بلکہ ہم تَن مَن دَھن سے ان چیزوں کے حُصُول میں کوشاں بھی ہوجاتے ہیں؟لیکن ذرا سوچ کر بتائیے کہ کیا کبھی ایسا بھی ہوا کہ کسی مسلمان کو نماز، روزے اور دیگر فرائض وواجِبات کی پابندی کرتے دیکھ کر ہمارے دل میں بھی اُس جیسا بننے کی تمنا پیدا ہوئی ہو؟ کسی اسلامی بھائی کو سُنَن ومستحبات مثلاً تِلاوتِ قرآن، تہجُّد، اِشراق وچاشت اور اَوّابین کے نوافِل کی پابندی کرتا دیکھ کر ہمیں اس کی پیروی کرنے کا جذبہ ملا ہو؟ کسی کو دُرود پاک کی کثرت کرتا دیکھ کر ہمارا بھی دُرود شریف پڑھنے کو جی چاہا ہو؟ کسی کو صدقہ وخیرات کرتے دیکھ کر ہمارا بھی راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا ذہن بنا ہو؟ کسی

www.dawateislami.net

عاشقِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کا مسافر بنتے دیکھ کر ہم نے بھی راہِ خدا میں سفر کرنے کی نیت کی ہو؟ یاد رکھئے! دنیا کا مال واَسباب اس لائق ہی نہیں کہ اس پر رشک کیا جائے کیونکہ یہ تو یہیں دنیا ہی میں رہ جائے گا، آخرت کی عالیشان نعمتیں اسی کو ملیں گی جس نے دنیا میں نیکیوں کا خزانہ جمع کیا ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ دنیاوی نعمتوں پر لَٹّو نہ ہوجانے کے بجائے انعاماتِ آخرت پانے کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کرنے کا مَدَنی ذہن بنانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، عاشِقانِ رسول کے ہمراہ ہر مہینے تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے اور نیک بننے کے نُسخے یعنی **مَدَنی انعامات** کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کرکے ان انعامات پر پابندی سے عمل کے ساتھ ساتھ روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کی دس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروادیجئے، آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے، چنانچہ

www.dawateislami.net

میں چرس اور شراب کا عادی تھا

لَودھراں (پنجاب) کے نَواحی علاقے کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 25 سال) نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی تفصیل کچھ یوں بیان کی کہ میں بے نمازی تھا، میرا کوئی کام ڈھنگ کا نہ تھا، سارا دن مذاق مَسخَری کرتے اور قہقہے مارتے ہوئے گزر جاتا۔ غَلَط دوستوں کی صُحبت نے مجھے ایسا بگاڑا کہ میں **چَرس** اور **شراب** کے نشے کا عادِی ہوگیا۔ صبح اُٹھتے ہی شراب حاصِل کرنے کے لئے کوشاں ہوجاتا۔ میری بُری عادتوں نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا، پولیس بھی میری تلاش میں رہتی۔ اس صورت حال سے میرے گھر والے سخت پریشان تھے لیکن مجھے کب کسی کی پرواہ تھی! اتنا ضرور تھا کہ رمضان کے مہینے میں بہت سارے لوگوں کی طرح میں کم از کم جُمعہ کی نماز تو پڑھ ہی لیتا تھا۔ ایک دن نمازِ جمعہ کے بعد ایک اسلامی بھائی نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے دس دن کے اِعتکاف میں بیٹھنے کی دعوت پیش کی۔ میری خوش نصیبی کہ میں نے وہ دعوت قبول کرلی اور فیضانِ مدینہ (جلال پور، پیر والا) میں ہونے والے اِعتکاف میں شریک ہوگیا۔ جب مجھے عاشِقانِ رسول کی صُحبت میسّر آئی اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیانات سننے کا موقع ملا تو مجھے بڑی شِدّت سے یہ اِحساس ہوا کہ میں کتنا بُرا انسان ہوں۔ ضمیر کی مَلامت نے مجھے توبہ پر مائل کیا اور میں نے **دورانِ اعتکاف ہی نشے و دیگر گناہوں سے توبہ کرلی**، چہرے پر داڑھی شریف سجانے کی نیت کرلی اور سبز عمامے سے سرسبز

کرلیا۔ مَدَنی کام کرتے کرتے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ڈویژن مُشاوَرَت میں حفاظتی اُمور کے خادِم کی ذِمّہ داری نبھانے کے لئے کوشاں ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نَمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتکاف
نیکیوں میں تمنّا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کی قسمیں

اگر حاسِد کو طاقت مل جائے تو وہ محسود کو برباد کرکے رکھ دیتا ہے اور اگر اس کا بس نہ چلے تو حسد کی مَشَقَّت اور بیماری کی وجہ سے خود کو برباد کرلیتا ہے۔ بہرحال حَسَد میں مبتلا ہونے والوں کی بنیادی طور پر چار قسمیں ہیں: ﴿**پہلا**﴾ وہ شخص جو محسود سے اُس نعمت کے زائل ہونے کی تمنا اپنے دل میں بٹھالے اور اپنے سینے کو حَسَد سے پاک کرنے کے لئے کوئی کوشش نہ کرے تو ایسا شخص حَسَد کو اپنے دل پر جما لینے کی وجہ سے **گناہ گار** ہوگا، ﴿**دوسرا**﴾ وہ جو محسود سے اُس نعمت کو زائل کرنے کی کوشش بھی کرے، ایسا شخص حاسِد کے ساتھ ساتھ **ظالم** بھی ہوگا اور اسے دُگنا (Double) گناہ ہوگا، ﴿**تیسرا**﴾ وہ شخص جو صِرْف اپنی بے بسی کی وجہ سے محسود سے زوالِ نعمت کے لئے کوئی کوشش نہ کرسکے لیکن اگر اُس کا بس چلتا تو ضرور کوشش کرتا، ایسا شخص بھی **گناہ گار** ہے اور ﴿**چوتھا**﴾ وہ شخص جو خوفِ خدا و فِکْرِ آخِرت کی وجہ سے محسود کے بارے میں ہر اُس کام سے باز رہے جس سے شریعت نے روکا ہے اور نہ ہی اپنے حَسَد کو

ظاہر کرے بلکہ زوالِ نعمت کی تمنا کو بُرا جانتے ہوئے اپنے دل سے حَسَد کو ختم کرنے کے لئے کوشاں رہے تو ایسا شخص **معذور** ہے کیونکہ وہ اپنے نفسانی جذبات کو مکمل طور پر ختم کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ (ماخوذ از فتح الباری، ج۱۱، ص۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلے شیطان نے حَسَد کیا تھا

حَسَد شیطانی کام ہے کیونکہ سب سے پہلا آسمانی گناہ حَسَد ہی تھا اور یہ شیطان نے کیا تھا جیسا کہ حضرت علّامہ جلالُ الدین سُیوطی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقْل کرتے ہیں: رب تعالٰی کی پہلی نافرمانی جس گناہ کے ذریعے کی گئی وہ حَسَد ہے، اِبلیس مَلْعُون نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ کرنے کے معاملے میں اُن سے حَسَد کیا، لہٰذا اِسی حَسَد نے اِبلیس کو **اللّٰہ** رب العٰلمین کی نافرمانی پر اُبھارا۔ (الدر المنثور فی التفسیر المأثور، سورۃ البقرۃ.....تحت الآیۃ۳۴، ج۱، ص۱۲۵)

شیطان کے اَنجام سے عبرت پکڑو

حضرتِ علامہ عبدُ الوہاب شَعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ جسے **اللّٰہ** تعالٰی نے تجھ پر بَرتری دی ہے اس سے حَسَد کرنے سے پرہیز کر ورنہ تجھے حق تعالٰی اس طرح مَسْخ کردے گا جس طرح اس نے اِبلیس کو صورتِ ملکی سے صورتِ شیطانی میں مَسْخ کردیا جب اس نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے حَسَد کیا اور سجدے سے اِنکار کیا اور اُن پر اپنی بڑائی ظاہر کی۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، الجزء الثانی، ص۶۷)

www.dawateislami.net

حَسَد شیطان کا ہتھیار ہے

اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر کے شیطان خود تو تباہ و برباد ہو چکا، اب وہ دوسروں کی تباہی و بربادی کے دَرپے ہے اور حَسَد اس کا ایک اہم ہتھیار ہے، چنانچہ جب حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنی قوم پر پانی کا عذاب آنے سے پہلے بحکمِ خداوندی ہر جِنس کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کیا اور خود بھی سوار ہوئے تو آپ نے ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھ کر پوچھا: تمہیں کس نے کشتی میں سوار کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ لوگوں کے دلوں میں وَسْوَسے ڈالوں تا کہ اس وَقْت ان کے دل میرے ساتھ اور بدن آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن! سفینے سے اُتر جا کیونکہ تو مَرْدُود ہے۔'' تو شیطان نے کہا: ''میں لوگوں کو پانچ چیزوں سے ہلاکت میں ڈالتا ہوں، تین چیزیں تو آپ (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو ابھی بتا سکتا ہوں مگر دو نہیں بتاؤں گا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا نوح (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کی طرف وحی فرمائی: ''آپ اس سے کہئے کہ مجھے تین سے آگاہی کی ضرورت نہیں تُو مجھے صِرْف وہی دو بتا دے۔'' شیطان کہنے لگا: وہ دو ایسی ہیں جو مجھے کبھی جھوٹا نہیں کرتیں اور نہ ہی کبھی ناکام لوٹاتی ہیں اور انہیں سے میں لوگوں کو تباہی کے دَہانے پر لا کھڑا کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک حَسَد ہے اور دوسری حِرْص! اسی حَسَد کی وجہ سے تو میں راندۂ دَرگاہ اور ملعون ہوا ہوں اور حِرْص کے باعث آدم (علیہ السلام) کو ممنوعہ چیز کی خواہش پیدا ہوئی

www.dawateislami.net

اور میرا وَار کامیاب ہوگیا۔ (تفسیر حقی، سورۂ ھود، تحت الآیۃ: ۴۰، ج ۴، ص ۱۲۷)

؎ نفس وشیطان ہوگئے غالب

ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارب (وسائلِ بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد کے نقصانات

حَسَد کی جو صورتیں ناجائز یا ممنوع ہیں ان کا دنیا یا آخرت میں کچھ بھی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے مگر حیرت ہے حاسِد کی نادانی پر کہ وہ پھر بھی اس رَوگ کو پالتا ہے! اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: حَسَد کی برائی محتاجِ بیان نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۴۲۷) ایک اور جگہ لکھتے ہیں: حَسَد ایسا مرض ہے جس کو لاحق ہوجائے ہلاک کردیتا ہے (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۹، ص ۴۲۰) بہرحال حَسَد کرنے والے کو 11 نقصانات کا سامنا ہوسکتا ہے: (۱) اللہ ورسول کی ناراضی (۲) ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ (۳) نیکیاں ضائع ہوجانا (۴) مختلف گناہوں میں مبتلا ہوجانا (۵) نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا (۶) دُعا قبول نہ ہونا (۷) نُصرتِ الٰہی سے محرومی (۸) ذِلّت ورُسوائی کا سامنا (۹) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوجانا (۱۰) خود پر ظُلم کرنا (۱۱) بغیر حساب جہنم میں داخِلہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

١ اللہ ورسول کی ناراضگی

اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کوراضی کرنا دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیوں اور ناراض کرنا ہزار ہا بربادیوں کا سبب ہے۔ایسے میں کون سا مسلمان **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی مول لینے کی جرأت کرے گا مگر حاسِد کی بے وقوفی دیکھئے کہ وہ یہ اَحمقانہ کام کرگزرتا ہے اور حَسَد کرکے رب تعالٰی کی ناراضی کا شکار ہوجاتا ہے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی مخالفت کرکے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لادتا ہے اوراس کی نعمتوں کا دشمن قرار پاتا ہے، چنانچہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کے بھی دشمن ہوتے ہیں۔'' عَرض کی گئی: ''وہ کون ہیں؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جولوگوں سے اس لئے حَسَد کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فَضل وکَرَم سے اُن کو نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

(التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ج۱، ص۶۴۵ والزواجر، ج۱، ص۱۱۴)

حاسِد اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مقابلہ کرتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابواللّیث نَصر بن محمد سَمرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''تنبیہ الغافلین'' میں نقل کرتے ہیں: حاسِد، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ پانچ طرح سے مقابلہ کرتا ہے: (۱) ہر اس نعمت پر غصہ ہوتا ہے جو کسی دوسرے کو ملتی ہے (۲) وہ تقسیمِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) پر ناراض ہوتا ہے یعنی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کہتا ہے کہ ایسی تقسیم کیوں

www.dawateislami.net

کی؟ (۳) وہ فَضلِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) پر بخل کرتا ہے (۴) وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست (یعنی محسود) کو رُسوا کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے (۵) وہ اپنے دوست یعنی اِبلیس کی مدد کرتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۹۷)

حاسِد گویا اللہ تعالٰی پر اِعتراض کرتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: حَسَد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حَسَد کرنے والا گویا اللہ تعالٰی پر اِعتراض کر رہا ہے کہ فُلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے؟ اب تم خود ہی سمجھ لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کوئی اِعتراض کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ج ۳، ص ۲۴۳)

؎ کس کے دَر پر میں جاؤں گا مولا
گر تُو ناراض ہوگیا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاسِد سے اپنی بیزاری کا اِظہار ان اَلفاظ میں فرمایا ہے: لَیْسَ مِنِّیْ ذُوْحَسَدٍ وَلَا نَمِیْمَۃٍ وَلَا کَھَانَۃٍ وَلَا اَنَا مِنْہُ یعنی حَسَد کرنے والے، چُغلی کھانے والے اور کاہِن کا مجھ سے اور میرا ان سے کوئی تعلُّق نہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ، الحدیث: ۱۳۱۲۶، ج ۸، ص ۱۷۲)

www.dawateislami.net

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم

جسے نبی نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢ ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ

ایمان ایک اَنمول دولت ہے اور ایک مسلمان کے لئے ایمان کی سلامتی سے اہم کوئی شے نہیں ہوسکتی لیکن اگر وہ حَسَد میں مبتلا ہوجائے تو ایمان کو خطرات لاحق ہوجاتے ہیں، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں پچھلی اُمّتوں کی بیماری حَسَد اور بُغْض سرایت کرگئی، یہ مُونڈ دینے والی ہے، میں نہیں کہتا کہ بال مُونڈتی ہے لیکن یہ دین کو مُونڈ دیتی ہے۔ (سنن الترمذی، ج۴، ص۲۲۸، الحدیث: ۲۵۱۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ دین وایمان کو جَڑ سے خَتْم کردیتی ہے کبھی انسان بُغْض وحَسَد میں اسلام ہی چھوڑ دیتا ہے شیطان بھی انہیں دو بیماریوں کا مارا ہوا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۶۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد ایمان کو بگاڑ دیتا ہے

نبیِّ پاک صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان

www.dawateislami.net

ہے: اَلْحَسَدُ یُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ یعنی حسد ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے، جیسے ایلوا، شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۲۳۲، الحدیث: ۳۸۱۹)

حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ حسد کے ایمان میں فساد پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایمان کے کمال اور تمام نیکیوں کو برباد کرتا ہے یہ مراد نہیں ہے کہ حسد سرے سے ایمان کو لے جاتا اور اسے فنا کر دیتا ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکاۃ، ج ۸، ص ۷۷۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ایلوا ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رَس ہے، سخت کڑوا ہوتا ہے اگر شہد میں مل جائے تو تیز مٹھاس اور تیز کڑواہٹ مل کر ایسا بدترین مزہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا چکھنا مشکل ہو جاتا ہے، نیز یہ دونوں مل کر سخت نقصان دہ ہو جاتے ہیں۔ اکیلا شہد بھی مُفید ہے اور اکیلا ایلوا بھی فائدہ مند، مگر مِل کر کچھ مُفید نہیں بلکہ مُضِر ہے جیسے شہد و گھی ملا کر کھانے سے بَرَص کا مَرَض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، یوں ہی مچھلی اور دودھ۔

(مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۶۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسد اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: لَایَجْتَمِعُ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اَلْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ یعنی مومن کے

www.dawateislami.net

دل میں ایمان اور حَسَد جمع نہیں ہوتے۔ (شعب الایمان، ج۵، ص۲۶۶، الحدیث ۶۶۰۹)

؎ بوقتِ نزع سلامت رہے مرا ایماں

مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہودی حَسَد کی وجہ سے ایمان سے محروم رہے

پارہ 1 سورۂ بقرہ کی آیت 90 میں ارشاد ہوتا ہے:

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ یَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کس بُرے مَول اُنہوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ اللہ کے اُتارے سے مُنکِر ہوں اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی اُتارے، تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے اور کافروں کے لئے ذِلّت کا عذاب ہے۔ (پ۱، البقرۃ: ۹۰)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی آدمی کو اپنی جان کی خَلاصی کے لئے وہی کرنا چاہئے جس سے رہائی کی اُمید ہو، یہود نے یہ بُرا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اسکی کتاب کے مُنکِر ہوگئے۔ یہود کی خواہش تھی کہ خَتمِ نبوت کا مَنْصَب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حَسَد (کی وجہ) سے مُنکِر ہوگئے اور اَنواع واَقسام کے غَضَب کے سزاوار ہوئے۔ (خزائن العرفان، ص۳۱)

www.dawateislami.net

حسد کرنے والے کا بُرا خاتمہ

حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عیاض** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرزّاق اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: ''**سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کردو۔**'' پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی[1]۔ وہ بولا: ''**میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بَیزار ہوں۔**'' **بس انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہوگئی۔** حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **خواب** میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کس سبب سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفَت سَلْب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: **تین عُیُوب** کے سبب سے: (۱) **چُغلی** کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو کچھ اور (۲) **حَسَد** کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (۳) **شراب نوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (منہاجُ العابِدین، ص۱۵۱)

مدینہ

[1] مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھ بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کلمہ شریف کا وِرد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔

www.dawateislami.net

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد اپنے رسالے ''بُرے خاتمے کے اسباب'' کے صفحہ 8 پر لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوفِ خدا سے لَرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جائیے۔ آہ! **چُغلی، حَسَد اور شراب نوشی** کے سبب ولیٔ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: مرتے وَقت **مَعاذَاللّٰہ** اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حُکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔

(بہارِ شریعت ج۱، حصہ ۴، ص۸۰۹ بحوالہ درمختار ج۳، ص۹۶)

ہمارا کیا بنے گا؟

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزع کے وَقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بَہُت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں: اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نزع کے وَقت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم فرمائیں۔ (بُرے خاتمے کے اسباب، ص۲۹)

نَزع کے وَقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۳ نیکیاں ضائع ہوجانا

آخرت کی نعمتیں پانے کے لئے نیکیوں کا خزانہ پاس ہونا بے حد ضروری ہے مگر اوّل تو شیطان ہمیں نیکیاں کمانے نہیں دیتا اور اگر ہم اُسے پچھاڑ کر تھوڑی بہُت نیکیاں جمع کر ہی لیں تو اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح ہماری نیکیاں ضائع ہوجائیں لہٰذا وہ ہمیں ایسے گناہوں میں مُبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو نیکیوں کو نِگل جاتے ہیں۔ انہی گناہوں میں سے ایک حَسَد بھی ہے، حَسَد کی نُحوست سے نیکیوں کے خزانے کو گویا گُھن لگ جاتا ہے اور وہ ضائع ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ چنانچہ نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی حَسَد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔ (سنن ابی داؤد، ج۴، ص۳۶۰، الحدیث: ۴۹۰۳)

حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: یعنی تم مال اور دُنیوی عزت وشہرت میں کسی سے حَسَد کرنے سے بچو کیونکہ حاسِد حسد کی وجہ سے ایسے ایسے گناہ کر بیٹھتا ہے جو اس کی نیکیوں کو اسی طرح مٹا دیتے ہیں جیسے آگ لکڑی کو! مثلاً حاسِد محسود کی غیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی نیکیاں محسود کے حوالے کردی جاتی ہیں، یوں محسود کی نعمتوں اور حاسد کی حسرتوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے! (مرقاۃ المفاتیح ج۸ ص۲۷۲ ملخصاً)

؎ تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دَم
پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۲)

www.dawateislami.net

٤ مختلف گناہوں میں مبتلا ہوجانا

بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کا عِلاج اگر وَقْت پر نہ کیا جائے تو وہ مزید بیماریوں کا سبب بنتی ہیں اسی طرح کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن میں مبتلا ہوکر انسان گناہوں کی دَلْدَل میں پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔ حَسَد بھی انہی میں سے ایک ہے۔ حَسَد کی وجہ سے انسان غیبت، تُہمت، عیب دَری، چُغلی، جھوٹ، مسلمان کو تکلیف دینا، قَطع رحمی، جادو اور شَماتت (یعنی کسی کی پریشانی پر خوشی محسوس کرنا) جیسی مذموم و بے ہُودہ حرکات میں مُلوَّث ہوجاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو محسود کو قتل تک کر ڈالتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ حاسِد ان برائیوں میں کیونکر مبتلا ہوتا ہے۔

حَسَد، غیبت اور تہمت

چونکہ حاسِد کی دِلی خواہش ہوتی ہے کہ محسود سے اس کی نعمتیں چھن جائیں یا اس کے مقام و مرتبے میں کمی واقع ہوجائے، یا اسے فُلاں نعمت ملنے ہی نہ پائے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لئے وہ محسود کو لوگوں کی نظروں سے گِرانے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ وہ لوگوں کے سامنے اس کی جُھوٹی سچی برائیاں بیان کرتا ہے اور اس پر کیچڑ اُچھالتا ہے لیکن اس کوشش میں خود اس کے اپنے ہاتھ غیبت و تُہمت اور عیب دَری کی غَلاظَت سے گندے ہوجاتے ہیں اور اسے اِحساس تک نہیں ہوتا ہے کہ وہ خود کو ہلاکت کے لئے پیش کر چکا ہے۔

www.dawateislami.net

غیبت کی 20 تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ 26 پر امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی لکھتے ہیں: قراٰن وحدیث اور اَقوالِ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِين سے منتخب کردہ **غیبت کی 20 تباہ کاریوں** پر ایک سَرسَری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھرجھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر مُلاحظہ فرمائیے: ۞ **غیبت** ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے ۞ **غیبت** بُرے خاتمے کا سبب ہے ۞ بکثرت **غیبت** کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی ۞ **غیبت** سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے ۞ **غیبت** سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں ۞ **غیبت** نیکیاں جلا دیتی ہے ۞ **غیبت** کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنَّت میں داخِل ہوگا، اَلغرض **غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے** ۞ **غیبت** زنا سے سخت تَر ہے ۞ مسلمان کی **غیبت** کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے ۞ **غیبت** کو اگر سَمُنْدَر میں ڈال دیا جائے تو سارا سَمُنْدَر بدبُودار ہو جائے ۞ **غیبت** کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا ۞ **غیبت** مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے ۞ **غیبت** کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا ۞ **غیبت** کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا ۞ **غیبت** کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا تھا ۞ **غیبت** کرنے والا قیامت میں **کتّے کی**

www.dawateislami.net

شکل میں اٹھے گا ۞ **غیبت** کرنے والا جہنَّم کا **بندر** ہوگا ۞ **غیبت** کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا ۞ **غیبت** کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنَّمی بھی بیزار ہوں گے ۞ **غیبت** کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا۔

مجھے غیبتوں سے بچا یاالٰہی بچوں چُغلیوں سے سدا یاالٰہی
کبھی بھی لگاؤں نہ تہمت کسی پر دے توفیقِ صِدق و وَفا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور چُغلی

محسود سے متاثر ہونے والوں کو بَدظَن کرنا حاسِد کی اَوَّلین کوشش ہوتی ہے، لگائی بُجھائی کر کے محسود کو بدنام کرنا اس کے لئے باعثِ سکون ہوتا ہے چنانچہ وہ محبتوں کی قینچی ''چُغلی'' کو اِستِعمال کرتا ہے اور اپنے کندھوں پر ایک اور گناہ کا بوجھ لاد لیتا ہے۔ چُغل خور کے عبرت ناک اَنجام کی ایک لَرزہ خیز روایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ نبیِّ آخرالزّمان، شَہَنْشاہِ کون ومکان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چار طرح کے جہنَّمی جو کہ **حَمِیْم** اور **جَحِیْم** (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ھلاکت) مانگتے ہونگے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنَّمی کہیں گے: اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ ''بد بخت'' لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی

www.dawateislami.net

غیبت کرتا) اور **چُغلی** کرتا تھا۔ (الغیبۃ والنمیمۃ لابن ابی الدنیا ص ۸۹ رقم ۴۹)

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی

تری پسند کی باتیں فقط سنا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسد اور جھوٹ

اگر محسود کے بارے میں مَنفی تاثر پھیلانے کے لئے کوئی سچی بات نہ ملے تو حاسِد مَذْمُوم مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی زبان کو جھوٹ کی گندگی سے آلودہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا یوں وہ ایک اور جہنم میں لے جانے والے کام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ **فتاوٰی رضویہ** مُخَرَّجہ جلد اوّل صَفْحَہ 720 پر ہے: **جھوٹ اور غیبت** مَعنوی نَجاست (یعنی باطنی گندگیاں) ہیں وَلہٰذا **جُھوٹے** کے منہ سے ایسی **بدبو** نکلتی ہے کہ حفاظت کے فِرِشتے اُس وَقْت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے، **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ یعنی جب بندہ **جھوٹ** بولتا ہے، اس کی بدبو سے فِرِشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ (سُنَنِ ترمذی ج ۳ ص ۳۹۲ حدیث ۱۹۷۹)

(فتاوٰی رضویہ مخرجہ، ج ۱۲، ص ۷۲۰)

کتے کی شکل میں بدل جائے گا

مشہور **ولیُّ اللّٰہ حضرتِ** سیِّدُنا حاتِم اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ: **غیبت** کرنے والا جہنَّم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا، **جھوٹا** دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا اور **حاسِد** جہنَّم میں سُوَر کی شکل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص ١٩٤)

؎ میں جھوٹ نہ بُولوں کبھی گالی نہ نِکالوں
اللہ مَرَض سے تُو گناہوں کے شِفا دے (وسائلِ بخشش ص ١٠٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور بدگمانی

حاسِد اپنی مَنفی سوچ کی وجہ سے محسود کے ہر کام اور کلام میں بُرے پہلو تلاش کرتا ہے اور بدگُمانی میں مبتلا ہو کر **وادیٔ ہلاکت** میں جا پڑتا ہے کیونکہ اِس ایک گُناہ کی وجہ سے دیگر **کئی گناہ** سَرْزَد ہو جاتے ہیں مثلاً

(1) اگر سامنے والے پر اِس کا اِظہار کیا تو اُس کی **دِل آزاری** کا قوی اندیشہ ہے اور **بغیر اِجازتِ شرعی مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے**۔ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو **اَذِیَّت** دی اس نے **مجھے اَذِیَّت** دی اور جس نے **مجھے اَذِیَّت** دی، پس اس نے **اللہ تعالٰی** کو **اَذِیَّت** دی۔ (المعجم الاوسط، ج ٢، ص ٣٨٦، الحدیث ٣٦٠٧)

(2) اگر اس کی غیر موجودگی میں کسی دوسرے پر اِظہار کیا تو **غیبت** ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا **حرام** ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان :اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

(پ ۲۶،الحجرٰت:۱۲)

حجۃ الاسلام اِمام **محمد غزالی** علیہ رحمۃُ اللہ الوالی (اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں: مسلمانوں سے **بدگمانی** رکھنا شیطان کے **مکر وفریب** کی وجہ سے ہوتا ہے، بیشک بعض گُمان گناہ ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص کسی کے بارے میں **بدگُمانی** کو دِل پر جمالیتا ہے تو شیطان اس کو اُبھارتا ہے کہ وہ زبان سے اِس کا اِظہار کرے اس طرح وہ شخص **غیبت** کا مُرْتَکِب ہوکر ہلاکت کا سامان کر لیتا ہے یا پھر وہ اس کے **حُقُوق** پورے کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا پھر اُسے حقیر اور خود کو اُس سے **بہتر** سمجھتا ہے اور **یہ تمام چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں**۔(الحدیقۃ الندیۃ، ج۲،ص۸)

(3) بدگُمانی کے نتیجے میں **تَجَسُّس** پیدا ہوتا ہے کیونکہ دِل محض گُمان پر صَبْر نہیں کرتا بلکہ **تَحْقِیْق** طَلَب کرتا ہے جس کی وجہ سے اِنسان **تَجَسُّس** میں جا پڑتا ہے اور یہ بھی **ممنوع** ہے۔**اللہ** تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوْا

ترجمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈھو۔

(پ۲۶،الحجرٰت:۱۲)

صدرالافاضل حضرت مولانا سید **محمد نعیم الدین مرادآبادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی

www.dawateislami.net

(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان صفحہ 950 پر لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی **عیب جوئی** نہ کرو اور ان کے **چھپے حال کی جُستجو** میں نہ رہو جسے **اللہ** تعالیٰ نے اپنی ستّاری سے چھپایا۔

؎ کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور قَطع رحمی

اگر محسود حاسِد کے ذِی رحم رشتہ داروں میں سے ہو تو وہ اس سے خیر خواہی کر کے صِلہ رحمی کے تقاضے پورے کرنے کے بجائے قَطع رحمی کی راہ اِختیار کرتا ہے اور خود کو شریعت کا نافرمان ثابت کرتا ہے۔ ''طبرانی'' میں حضرتِ سیِّدُنا اَعمَش رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ** ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ **ایک بار** صُبح کے وَقت مَجْلِس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطِع رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو **اللہ** کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تا کہ ہم **اللہ** تَعَالٰی سے مغفِرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطِع رِحم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دعا قَبول نہیں ہوگی) (المعجم الکبیر ج ۹ ص ۱۵۸ رقم ۸۷۹۳)

؎ رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم
کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۷)

www.dawateislami.net

حَسَد اور مسلمانوں کو تکلیف دینا

محسود کی تکلیف حاسِد کو راحت دیتی ہے، اس لئے حاسِد اسے تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتا حالانکہ کسی مسلمان کو تکلیف دینا مسلمان کا کام نہیں بلکہ اسے تو چاہئے کہ اپنے اسلامی بھائی کو تکلیف سے بچائے۔ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ (صحیح البخاری، ج۱، ص۱۵، الحدیث۱۰) لیکن حَسَد کا مارا شخص محسود کی تکلیف میں ہی خوشی محسوس کرتا ہے اس لئے موقع ملتے ہی اس سے بدسُلوکی بھی کرتا ہے اور بعض اوقات اس کے خلاف سازشیں کرتا ہے لیکن خود پسِ پردہ رہتا ہے تاکہ محسود کو اس کی حرکتوں کا عِلْم نہ ہو سکے۔

مسلمان کو تکلیف دینا کیسا؟

کسی مسلمان کی بِلا وجہِ شَرعی دل آزاری گناہ و حرام اور جَہَنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ (یعنی) جس نے (بِلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذاء دی اُس نے مجھے اِیذاء دی اور جس نے مجھے اِیذاء دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذاء دی۔ (المعجم الاوسط، ج۲، ص۳۸۶، الحدیث۳۶۰۷) **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِیذاء دینے والوں کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ کنزالایمان : بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۷)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں
بچانا ظُلم وستم سے مجھے سدا یاربّ (وسائل بخشش ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسد اور جادو ٹونہ

کسی شریر اور بدکار شخص کا مخصوص عمل کے ذَرِیعے عام عادت کے خِلاف کوئی کام کرنا جادو کہلاتا ہے۔ (شرح المقاصد ج۳، ص۳۳۲) محسود کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں حاسِد جادو ٹونہ جیسے قبیح اَفعال بھی کر گزرتا ہے۔ جادو ٹونہ کروانے کے چکر میں بعض مرتبہ وہ خود جعلی جادوگروں اور عامِلوں کے ہتّھے چڑھ جاتا ہے اور اسے لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسد اور شماتت

محسود کو تکلیف میں دیکھ کر حاسِد خوشی سے پھُولے نہیں سماتا اور سمجھتا ہے کہ مجھے میری کوششوں کا پھل مل گیا مگر اس نادان کو یہ خبر نہیں ہوتی ہے وہ خود ایک اور

www.dawateislami.net

آفت میں مبتلا ہوگیا ہے، چنانچہ ''احیاء العلوم'' میں ہے: حَسَد کی ایک آفت یہ بھی ہے کہ اس میں شَماتت یعنی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اِظہار کرنا بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ (پ ٤، ال عمرٰن: ١٢٠)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: اس آیت میں خوشی سے مراد شَماتت ہے اور حَسَد اور شَماتت ایک دوسرے کو لازِم ہیں۔

(احیاء العلوم، ج ٣، ص ٢٣٤)

کہیں تم اس پریشانی میں مبتلا نہ ہوجاؤ

کسی کا گھر جلتا دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے گھر کو جلانے والی آگ آپ کے گھر تک بھی پہنچ سکتی ہے، چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْكَ فَیَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَیَبْتَلِیْكَ یعنی اپنے بھائی کی پریشانی پر خوشی کا اظہار مت کرو کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس سے نَجات دے کر تمہیں اس میں مبتلا نہ فرمادے۔

(جامع الترمذی، ج ٤، ص ٢٢٧، الحدیث: ٢٥١٤)

www.dawateislami.net

حاسِد کب خوش ہوتا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں ہر شخص کو راضی کرسکتا ہوں سوائے اس شخص کے جو میری کسی نعمت سے حَسَد کرتا ہے کیونکہ وہ اسی وَقت راضی ہوگا جب وہ نعمت مجھ سے چھن جائے گی۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۱۶)

؎ کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کردے
شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَسَد اور قتل

حَسَد کا مرض بعض اوقات اتنا بگڑ جاتا ہے کہ حاسِد محسود کو قتل ہی کر ڈالتا ہے، چنانچہ دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: حَسَد سے بچتے رہو کیونکہ حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو حَسَد ہی کی بنا پر قتل کیا تھا، لہٰذا حَسَد ہر خطا کی جڑ ہے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، الحدیث: ۹۳۱۴، ج۳، ص۳۹۰ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلا قاتل ومقتول

رُوئے زمین پر سب سے پہلا قاتِل قابیل اور سب سے پہلے مقتول حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔ یہ دونوں حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

www.dawateislami.net

کے فرزند ہیں۔ان کا واقعہ یہ ہے کہ حضرتِ سیدتنا حوّا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے قابیل کا نکاح ''لیوذا'' سے کرنا چاہا جو حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اِقْلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار رہا۔حضرت سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس کو سمجھایا کہ اقلیما تمہارے ساتھ پیدا ہوئی ہے اس لئے وہ تیری بہن ہے اُس کے ساتھ تمہارا نکاح نہیں ہوسکتا مگر قابیل اپنی ضد پر اَڑا رہا۔بالآخر حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ حُکْم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانیاں رب عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو،جس کی قربانی مقبول ہوگی وہی اِقْلیما کا حق دار ہوگا۔اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ اُتر کر اس کو کھالیا کرتی تھی۔چنانچہ قابیل نے گیہوں (یعنی گندم) کی کچھ بالیں اور حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔آسمانی آگ نے حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔اس بات پر قابیل کے دل میں بُغْض وحَسَد پیدا ہوگیا اور اس نے حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قتل کی دھمکی دی۔حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ مُتَّقی بندوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے،اگر تو مُتَّقی ہوتا تو

www.dawateislami.net

ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھ پر اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں۔ لیکن قابیل پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا اور موقع پا کر اس نے اپنے بھائی حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا۔ بوقتِ قتل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیس برس کی تھی اور قتل کا یہ حادثہ مکہ مکرمہ میں جبلِ ثور کے پاس یا جبلِ حرا کی گھاٹی میں ہوا اور بعض کا قول ہے کہ بصرہ میں جس جگہ مسجدِ اعظم بنی ہوئی ہے، منگل کے دن یہ سانحہ ہوا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) جب قابیل نے حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا تو چونکہ اس سے پہلے کوئی آدمی مرا ہی نہیں تھا اس لئے قابیل حیران تھا کہ بھائی کی لاش کو کیا کروں۔ چنانچہ کئی دنوں تک وہ لاش کو اپنی پیٹھ پر لادے پھِرا۔ پھر اس نے دیکھا کہ دو کوے آپس میں لڑے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ پھر زندہ کوے نے اپنی چُونچ اور پنجوں سے زمین کُرید کر ایک گڑھا کھودا اور اس میں مرے ہوئے کوے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا۔ یہ منظر دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مُردے کی لاش کو زمین میں دَفن کرنا چاہئے۔ چنانچہ اُس نے قبر کھود کر اس میں بھائی کی لاش کو دَفن کر دیا۔ (مدارک التنزیل، المائدۃ، تحت الآیۃ ۳۱، ص ۲۸۲)

قابیل کا عبرت ناک اَنجام

حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے قابیل کیسا برباد ہوا اس کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے: قابیل جو بہت ہی گورا اور خوبصورت تھا، بھائی کا خون

www.dawateislami.net

بہاتے ہی اس کا چہرہ بالکل کالا اور بدصورت ہوگیا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو حضرت سیِّدنا ہابیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل کا بے حد رنج وقلق ہوا۔ یہاں تک کہ سو برس تک کبھی آپ عَلَیْہِ السَّلام کے لبوں پر مسکراہٹ نہیں آئی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے شدید غضب کے عالَم میں قابیل کو پھٹکار کر اپنے دربار سے نکال دیا اور وہ اِقلیما کو ساتھ لے کر یمن کی سرزمین ''عَدَن'' میں چلا گیا۔ وہاں ابلیس اس کے پاس آکر کہنے لگا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ نے اس لئے کھالیا کہ وہ آگ کی پوجا کیا کرتا تھا لہٰذا تُو بھی آگ کی پَرَستش کیا کر۔ چنانچہ قابیل پہلا وہ شخص ہے جس نے آگ کی عِبادت کی۔ اس کی موت کا سبب یہ بنا کہ اس کے ایک نابینا بیٹے نے اسے ایک پتھر مار کر قتل کردیا اور یہ بدبخت آگ کی پَرَستش (یعنی عبادت) کرتے ہوئے کُفر و شِرک کی حالت میں مارا گیا۔ (روح البیان، ج۲، ص۳۷۹)

دنیا میں ہونے والے ہر قتل کا گناہ قابیل کو بھی ملتا ہے

رُوئے زمین پر قیامت تک جو بھی خون ناحق ہوگا قابیل اس میں حصہ دار ہوگا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا دستور نکالا۔ رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: کوئی بھی شخص ناحق قتل ہوتا ہے تو اس قتل کا گناہ حضرتِ آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بیٹے (قابیل) کو ضرور ملتا ہے کیونکہ اُسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ رائج کیا۔ (صحیح البخاری، الحدیث ۳۳۳۵، ج۲، ص۴۱۳)

www.dawateislami.net

اُلٹا لٹکا دیا گیا

عبد اللّٰہ کہتے ہیں: ہم چند افراد سَمُنْدَرِی سفر پر روانہ ہوئے۔ اِتّفاقاً چند روز تک اندھیرا چھایا رہا، جب روشنی ہوئی تو ایک بستی آ گئی۔ میں پینے کیلئے پانی کی تلاش میں روانہ ہوا تو بستی کے دروازے بند تھے، میں نے بَہُت آوازیں دیں، کوئی جواب نہ آیا، اسی اَثنا میں دو شَہسوار (یعنی دو گھوڑے سُوار) نُمودار ہوئے، انہوں نے کہا: اے **عبد اللّٰہ**! اس گلی میں داخِل ہو جاؤ تو تمہیں پانی کا ایک حوض ملے گا اس میں سے پانی لے لینا اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر خوف زدہ نہ ہونا۔ میں نے اُن سے اُن بند دروازوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں ہوائیں چل رہی تھیں، انہوں نے بتایا: ''یہ وہ گھر ہیں جن میں **مُردوں** کی رُوحیں رہتی ہیں۔'' پھر میں **حَوض** پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ **ایک شخص پانی پر اُلٹا لٹکا ہوا ہے** وہ اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے لیکن ناکام ہو جاتا ہے، مجھے دیکھ کر پکارنے لگا: عبد اللّٰہ! مجھے پانی پلاؤ۔ میں نے برتن لے کر ڈبویا تاکہ اسے پانی پِلا سکوں لیکن کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے اُس **لٹکے ہوئے آدمی** سے کہا: اے بندۂ خدا! تو نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی کہ تجھے پانی پلاؤں لیکن میرا ہاتھ پکڑا گیا، تو مجھے اپنا واقِعہ بتا۔ اُس نے کہا: میں حضرتِ **آدم** (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا لڑکا (قابیل) ہوں، جس نے دنیا میں سب سے پہلا قتل کیا۔ (کتاب مَن عاشَ بَعدَ المَوت مع موسوعۃ لابن اَبِی الدُّنیا ج ٦، ص ٢٩٦، رقم ٤٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۵ نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا

مسلمان کی خیر خواہی کرنا، اسے سلام ومصافحہ کرنا، اس کے سامنے عاجزی کا بازو بچھانا، اس کے دل میں خوشی داخِل کرنا، اس کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا، وہ بیمار ہوجائے تو عِیادت کرنا، کسی رَنج میں مبتلا ہو تو اس کی تعزیت کرنا، حسبِ ضرورت اس کے لئے جائز سِفارِش کرنا، یہ سب ثواب کے کام ہیں مگر حاسِد کب اپنے محسود کا بھلا چاہے گا! لہٰذا وہ یہ کام نہیں کرتا اور نیکیوں سے محروم رہتا ہے۔

؎ عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۶ دعا قبول نہ ہونا

عموماً ہم ہر نیک صورت و نیک سیرت کو دعا کے لئے کہتے ہیں تا کہ کسی طرح ہماری مرادیں بَر آئیں مگر حاسِد پر ایسی بدبختی آتی ہے کہ اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں چنانچہ **حضرت** سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دُعا قَبول نہیں ہوتی ﴿1﴾ جو مالِ حرام کھاتا ہو ﴿2﴾ جو بکثرت **غیبت** کرتا ہو ﴿3﴾ جو کہ مسلمانوں سے **حَسَد** رکھتا ہو۔ (تنبیہ الغافلین ص۹۵)

؎ دل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد
کوئی ایسی ہوا چلا یارب (وسائلِ بخشش ص۸۹)

www.dawateislami.net

۷ نُصرتِ الٰہی سے محرومی

لوگ مصیبت وآزمائش میں مددِ خداوندی کے طلب گار ہوتے ہیں لیکن حاسِد اس سے محروم رہتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم نے ارشاد فرمایا: کینہ پَرْوَر کامل دین دار نہیں ہوتا، لوگوں کو عیب لگانے والا خالص عبادت گزار نہیں ہوسکتا، چُغل خور کو اَمْن نصیب نہیں ہوتا اور حاسِد کی مدد نہیں کی جاتی۔

(منہاج العابدین، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸ ذلّت ورسوائی کا سامنا

عزت پانے اور ذِلّت ورُسوائی سے بچنے کے لئے لوگ کیا کچھ نہیں کرتے مگر حاسِد اپنے ہاتھوں سے اپنی ذِلّت ورُسوائی کا سامان خریدتا ہے۔ امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: ''حاسِد شخص مجلس میں ذِلّت اور مَذَمّت پاتا ہے، ملائکہ سے لعنت اور بُغْض پاتا ہے، مخلوق سے غم اور پریشانیاں اٹھاتا ہے، نَزْع کے وَقْت سختی اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور قِیامت کے دن حَشْر کے میدان میں بھی رُسوائی، توہین اور مصیبت پائے گا۔'' (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۳۳)

؎ تُو نے دنیا میں بھی عَیبوں کو چُھپایا یا خدا
حَشْر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو ستّار ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جلنے والوں کا منہ کالا

ایاز سلطان **محمود** غزنوی کا ایک ادنیٰ غُلام تھا پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسِد درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح **ایاز** کو **محمود** کی نظروں سے گرادیں۔ آخِر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہُوا یوں کہ **ایاز** کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وَقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ درباریوں نے **محمود** کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور **ایاز** نے شاہی خزانے میں خُرد بُرد کر کے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لئے کمرۂ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اِجازت نہیں دیتا۔ **محمود** کو اگرچہ ایاز پر مکمل اِعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ **محمود** نے **ایاز** سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دَور کی یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج پر **تکبّر** میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر **محمود** اپنے وفادار وزیر **ایاز** سے اور زیادہ متأثِّر نظر آنے لگا اور حاسِدین کا منہ کالا ہوا۔ (مثنوی مولانا روم (فارسی مع ترجمہ)، دفتر پنجم، ص ۱۹۰، ملخصًا)

www.dawateislami.net

گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے

سلطان الہند حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور حَسَد کے مارے اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔ جب وہ مر گیا اور اس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اُس کا منہ قِبلہ رُخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دوسری طرف ہو گیا اور بار ہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔ اچانک غیب سے آواز آئی: اے لوگو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو، اِس کو یوں ہی رہنے دو، کیونکہ یہ دنیا میں میرے پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے پیاروں سے منہ پھیرے اُس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندۂ درگاہ ہو جاتا ہے اور کل قیامت کے دن ایسے کو گدھے کی صورت میں اُٹھائیں گے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ تعالٰی

(دلیل العارفین، ص ۲۵ و آبِ کوثر، ص ۲۵۲)

؎ مجھے اولیا کی محبت عطا کر
تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جانا

غور و تفکُّر انسان کی ترقّی میں اہم کردار ادا کرتا ہے مگر حاسِد کی عَقْل پر حَسَد کے پردے پڑ جاتے ہیں، حجۃ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ

www.dawateislami.net

رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ''حَسَد کے باعث، حاسِد کا دل اندھا ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو سمجھنے کی صلاحیت خَتْم ہوجاتی ہے۔'' (منہاج العابدین ص ۷۵) حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرمایا کرتے تھے: لَا تَکُنْ حَاسِداً تَکُنْ سَرِیْعَ الْفَھْمِ حاسِد نہ بن، تجھے سوچنے سمجھنے کی تیزی نصیب ہوگی۔

(درۃ الناصحین، ص ۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰ خود پر ظُلْم کرنا

دوسروں پر ظُلْم کرنے والا خود کو تکلیف نہیں پہنچنے دیتا لیکن حاسِد وہ نادان ہے جو خود اپنے آپ پر ظُلْم کرتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سماک علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق اِرشاد فرماتے ہیں: میں نے حاسِد کے علاوہ کسی ظالِم کو مظلوم کے ساتھ زیادہ مُشابہت رکھنے والا نہ دیکھا، ہر وَقت اَفْسُرْدَہ طبیعت، پریشان خیال اور غم میں مبتلاء رہتا ہے۔ (درۃ الناصحین ص ۷۱) حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: اَلْحَسَدُ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ یعنی حَسَد آگ سے زیادہ گرم ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۶۰)

حَسَد سے بڑھ کر نقصان دہ شے کوئی نہیں

حضرتِ فقیہ ابواللَّیث سَمَرقندی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: حَسَد سے بڑھ کر بدترین اور نقصان دہ کوئی شے نہیں، کیونکہ حَسَد کا اثر دشمن سے پہلے خود حاسِد کو پانچ چیزوں میں مبتلاء کر دیتا ہے: (1) کبھی خَتْم نہ ہونے والا غم۔ (2) بے اَجْر

www.dawateislami.net

مصیبت۔(3) ناقابلِ تعریف اور لائقِ مذمّت حالت۔(4) اللہ تعالیٰ کی ناراضی۔(5) توفیقِ الٰہی کے دروازے اس پر بند ہوجانا۔ (تنبیہ الغافلین، ص۹۴)

ہوں بظاہر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہر اچھا ہے باطن بُرا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش ص۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱ بغیر حساب جہنم میں داخلہ

خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان جنت میں بے حساب داخلے کی رو رو کر دعا کرتے ہیں مگر حاسِد کی بدنصیبی دیکھئے کہ اس کو حساب لئے بغیر ہی جہنم میں داخل کیا جائے گا، چنانچہ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے، چھ اَفراد ایسے ہیں جو بروزِ قیامت بغیر حساب کے جہنَّم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ عَرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: (۱) حاکم اپنے ظُلم کے باعِث (۲) اہلِ عَرَب تعَصُّب (یعنی قوم پرستی کہ ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرتے رہنے) کے سبب (۳) گاؤں کا سردار تکبُّر کی بدولت (٤) تاجِر خِیانت کرنے کی وجہ سے (۵) دیہاتی اپنی جَہالت کے سبب (٦) اور ذی عِلْم اپنے حَسَد کے باعِث۔

(کنز العمال، ج۱٦، ص۳۷، حدیث: ۴۴۰۲۳/۴۴۰۲۴ ملخصًا)

؎ گناہگار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں
کرم سے بَخْش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۳)

www.dawateislami.net

حَسَد کے مزید نقصانات

مذکورہ بالا نقصانات کے ساتھ ساتھ حاسِد دُنیاوی اِعتبار سے بھی خَسارے میں رہتا ہے کیونکہ ❁ اس کے تعلُّقات کسی کے ساتھ بھی خوشگوار نہیں رہتے کیونکہ وہ اپنی مَنْفی سوچ کی وجہ سے ہر ایک سے حَسَد و بدگمانی میں مبتلا ہونے لگتا ہے ❁ حاسِد ذہنی اِنتشار کا شکار ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے وہ مختلف جسمانی بیماریوں مثلاً ہائی بلڈ پریشر اور دل کے مَرَض میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے ❁ دوسروں کی تَنَزُّلی کی کوشش میں وہ اپنی ترقی سے محروم رہتا ہے ❁ لوگوں کو ذلیل کرنے کی کوشش میں رہتا ہے جواباً اسے بھی اِحترام نہیں ملتا ❁ لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اسے اپنی خوشیوں میں شریک نہیں کرتے کیونکہ نہ وہ خود خوش رہتا ہے نہ کسی کو خوش دیکھ سکتا ہے ❁ دوسروں کے دُکھ میں خوش رہنے والے کو کبھی سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی ❁ حاسِد کے حَسَد کے نتیجے میں بعض اوقات ہنستے بستے گھر ناچاقیوں کا شکار ہوجاتے ہیں ❁ چونکہ فرد سے معاشرہ بنتا ہے اس لئے حاسِد کا بگاڑ معاشرتی زندگی کو بگاڑ دیتا ہے اور جس علاقے یا ملک کے لوگ ایک دوسرے سے حَسَد کرنے لگیں تو ذاتی نقصانات کے ساتھ ساتھ معاشرتی ترقی کا پہیہ بھی رُک جاتا ہے کیونکہ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کا عمل تعمیری صلاحیتوں کو تخریبی مقاصد میں اِستِعمال ہونے پر مجبور کردیتا ہے ❁ حَسَد کا ناسُور اگر کسی اِدارے یا تحریک کے اَفراد کے دلوں میں جَڑ پکڑ جائے تو وہ ادارہ یا تحریک پے دَر پے نقصانات کا شکار ہونے لگتی ہے۔

www.dawateislami.net

حَسَد کیوں ہوتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنے سارے دُنیوی واُخْرَوِی نقصانات کا سبب بننے والا مَرَضِ حَسَد یونہی بیٹھے بٹھائے پیدا نہیں ہوجاتا بلکہ اس کے بہت سارے اَسباب ہوتے ہیں مثلاً بعض اوقات حاسِد کی محسود سے کوئی دشمنی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ نہیں چاہتا کہ اس کے دشمن (یعنی محسود) کو کوئی نعمت ملے، یا حاسِد محسود پر اپنی بَرتری قائم رکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ فخر وتکبر سے اپنے نَفْس کو لذّت دے سکے اس لئے وہ یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ محسود کو کوئی ایسی نعمت حاصِل ہو جس کی وجہ سے وہ اس کا ہم پلّہ ہوجائے، یا حاسِد محسود پر بڑائی حاصِل کرنے کا تمنائی ہوتا ہے لیکن محسود کے پاس موجود نعمتیں اس میں رُکاوٹ ہوتی ہیں اس لئے وہ محسود سے نعمت چھن جانے کی خواہش کرتا ہے تاکہ وہ اس نعمت کو حاصِل کرکے اسے نیچا دکھا سکے اور اپنی خود پسندی کو تَسکین دے سکے۔ یوں سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں: (۱) بُغْض وعداوت (۲) خودساختہ عزت (۳) تکبر (۴) اِحساسِ کمتری (۵) مَن پسند مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (۶) حبِّ جاہ (۷) قلبی خباثت۔ (احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۲۳۷ تا ۲۳۹ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا سبب بغض وعداوت

یہ حَسَد کا سخت ترین سبب ہے کیونکہ جب ایک شخص کو دوسرے سے کوئی تکلیف یا رنج وغم پہنچتا ہے تو اسے تکلیف دینے والے پر غصہ آتا ہے پھر اگر وہ سامنے والے پر اپنا غصہ نہ ''اُتار'' سکے تو اس کے دل میں بُغْض وعداوت اور کینہ جَڑ پکڑ لیتا ہے

www.dawateislami.net

جو عِلاج نہ کرنے کی صورت میں وَقْت کے ساتھ ساتھ تَن آور درخت کی شکل اِختیار کر لیتا ہے۔ پھر اس شخص کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے دشمن کی غمی پر خوشی اور خوشی پر غمی محسوس کرتا ہے اور اسے کوئی نعمت ملتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی لئے کبھی وہ چاہتا ہے کہ میرے دشمن سے یہ نعمت زائل ہو جائے چاہے مجھے حاصل ہو یا نہ ہو اور کبھی یہ تمنا ہوتی ہے کہ یہ اس سے چھن کر مجھے مل جائے۔ یوں وہ خود کو بُغْض و کینہ کے ساتھ ساتھ حَسَد جیسے ہلاکت خیز باطِنی مَرَض میں بھی مبتلا کر لیتا ہے۔ اس کی بقیہ زندگی اپنے مُخالِف سے نعمت کے اِزالے کی تمناؤں، اس کی تباہی و بربادی کی سازِشوں، عیب جوئیوں، پردہ دَریوں اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں بھرے کاموں میں گزر جاتی ہے۔ اس طرح کی مثالیں موجودہ معاشرے میں بکثرت دیکھی جا سکتی ہیں مثلاً اگر کسی کو اپنے رشتہ دار سے بُغْض و عداوت ہو جائے تو وہ قرابت داری کو پسِ پُشت ڈال کر کچھ اس طرح کی حاسِدانہ تمنائیں کرنے لگتا ہے کہ کاش! کسی طرح اس کا کاروبار، زمینیں اور فصلیں تباہ و برباد ہو جائیں، یا اس کی نوکری خَتْم ہو جائے، یا ان کے ہنستے بستے گھر میں ناچاقیاں شروع ہو جائیں، یا اس کا ایسا ایکسیڈنٹ ہو کہ اس کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں اور یہ عمر بھر کے لئے معذور ہو جائے، یا اس کے گھر میں ایسا ڈاکہ پڑے کہ گھر میں پھوٹی کوڑی بھی باقی نہ رہے اور یہ لوگوں سے بھیک مانگتا پھرے اور اس کی اولاد دَر دَر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو جائے، وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس کی یہ تمنائیں کسی حد تک پوری ہو جاتی ہیں تو وہ اپنے دل میں شیطانی سکون محسوس کرتا ہے لیکن اگر اس کی یہ مذموم خواہشات اَز خود پوری نہ ہوں تو اکثر ایسا ہوتا

www.dawateislami.net

ہے کہ حاسِد اِن تمناؤں کو حقیقت کا رُوپ دینے کے لئے بھیانک ترین کاوِشیں کرنے لگتا ہے، وہ اس طرح کہ اپنے مُخالِف کے گھر میں ڈاکہ ڈلوادیتا ہے یا اس کی زمینوں پر کھڑی تیار فصلوں میں آگ لگوادیتا ہے یا اُس کے بچے کو قتل کروادیتا ہے یا ناجائز مقدمات دَرج کروا کر انہیں کورٹ کچہری کے چکر میں پھنسا دیتا ہے پھر جب اس کے مُخالِف کو موقع ملتا ہے تو وہ بھی اسی قسم کی شیطانی حرکتیں کرتا ہے پھر یہ دشمنی نسل دَر نسل چلتی ہے، مار کُٹائی ہوتی ہے، لاشیں گرتی ہیں اور ایسے ایسے گھناؤنے کام کئے جاتے ہیں کہ شیطان بھی شَرما جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہودیوں کے مسلمانوں سے حَسَد کی وجہ

جب مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوتِ اسلام پر لَبَّیک کہتے ہوئے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد دامنِ اِسلام میں آگئی تو یہودی اِسی دشمنی والی عِلّت کے باعث مسلمانوں سے حَسَد کی لعنت میں گرفتار ہوئے جیسا کہ پارہ 1 سورۂ بقرہ آیت 109 میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ

ترجمۂ کنز الایمان: بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے، بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

اس آیتِ پاک کے تحت ''تفسیر خزائن العرفان'' میں صدرُ الافاضِل حضرتِ

www.dawateislami.net

علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کُفر و اِرتداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہوجائیں، حَسَد کے طور پر تھا۔ (خزائن العرفان، ص ۳۷)

یہودیوں کے حَسَد کی مزید وجوہات

رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں یہود کا تذکرہ ہوا تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک وہ لوگ کسی چیز میں ہم سے حَسَد نہیں کرتے جتنا جمعہ پر ہم سے حَسَد کرتے ہیں جس کی طرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہماری رہنمائی فرمائی اور انہوں نے اسے کھو دیا اور قِبلہ پر حَسَد کرتے ہیں جس کی طرف رب تعالٰی نے ہمیں ہدایت فرمائی اور انہوں نے اسے کھو دیا اور امام کے پیچھے ہمارے ''اٰمین'' کہنے پر ہم سے حَسَد کرتے ہیں۔ (الترغیب والترھیب، ج۱، ص۱۹۴، الحدیث: ۲)

ایک اور مقام پر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہود اپنے دین سے اُکتا گئے اور وہ حاسِد قوم ہیں اور وہ مسلمانوں سے تین چیزوں پر زیادہ حَسَد کرتے ہیں، سلام کا جواب دینے، صفوں کے کھڑا ہونے اور فرض نماز میں اِمام کے پیچھے اٰمین کہنے پر۔ (الترغیب والترھیب، ج۱، ص۱۹۴، الحدیث: ۲)

اٰمین کہنے والے کے گناہ مُعاف ہوجاتے ہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: امام جب ''وَلَا الضَّآلِّیْنَ'' کہے تو تم لوگ اٰمین کہو جس کی اٰمین فرشتوں کی اٰمین کے مُوافق ہوتی ہے، اُس کے پچھلے گناہ مُعاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری، ج۱، ص۲۷۵، الحدیث ۷۸۰)

www.dawateislami.net

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے اٰمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ ''وَلَا الضَّآلِّیْنَ'' کہے، تو اٰمین کہو۔ (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۳، ص۵۰۲)

یہودی معالج کا امام مازری کے ساتھ حسد

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد21 صَفْحَہ 243 پر لکھتے ہیں: ''امام مازری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی علیل (یعنی بیمار) ہوئے (تو) ایک یہودی مُعالج (یعنی طبیب، آپ کا عِلاج کر رہا) تھا، اچھے ہو جاتے پھر مَرَض عَود کرتا (یعنی دوبارہ ہو جاتا)، کئی بار یوں ہی ہوا، آخر اُسے تنہائی میں بُلا کر دریافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اِس سے زیادہ کوئی کارِ ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھو دُوں۔ امام رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اسے دَفع (یعنی دُور) فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شِفا بخشی، پھر امام رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے طِب کی طرف توجُّہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حاذِق اَطِبّا (یعنی ماہر طبیب) کر دیا اور مسلمانوں کو مُمانَعَت فرما دی کہ کافِر طبیب سے کبھی عِلاج نہ کرائیں۔[1]

(فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۲۴۳)

مدینہ

[1] : کفار سے عِلاج کروانے کے بارے میں مزید تفصیلات فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 238 تا 243 پر ملاحظہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

منافقین بھی مسلمانوں سے حَسَد کرتے تھے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے زبان سے اسلام کا اِقرار اور دل سے اِنکار کرنے والے منافقین نفاق جیسی ایمان لیوا بیماری کے ساتھ ساتھ مسلمانوں سے حَسَد میں بھی مبتلا تھے۔ ان کے حَسَد کا تذکِرہ پارہ 4 سورۂ اٰل عمران کی آیت 119 اور 120 میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ(۱۱۹) اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْۚ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرمادو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن میں اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات۔ تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسرا سبب خودساختہ عزت کے جاتے رہنے کا خوف

اس کا مطلب یہ ہے کہ حاسِد دوسروں کو اپنے سے بلند مقام و مرتبے پر دیکھ کر دل میں بوجھ محسوس کرتا ہے۔ جب اس کے ہم پلہ آدمی کو حکومت یا مال و دولت یا عِلْم یا مال یا کوئی عہدہ وغیرہ ملتا ہے تو اسے ڈر ہوتا ہے کہ اب دوسرا شخص اس سے آگے بڑھ جائے گا، لوگ اسی کی تعریفیں کریں گے اور مَحافِل میں اسے نمایاں مقام پر بٹھایا جائے گا، ہر کوئی

اس سے ملنے اور بات چیت کرنے میں فخر محسوس کرے گا جبکہ مجھے کوئی گھاس بھی نہیں ڈالے گا۔ یوں خود ساختہ عزت کے جاتے رہنے کا خوف اس کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے چنانچہ وہ محسود کی ترقی پر جلنے کُڑھنے اور اس سے زوالِ نعمت کی تمنا کرنے لگتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تیسرا سبب تکبُّر

تکبر جو بذات خود ایک خطرناک باطنی بیماری ہے، یہ بھی حَسَد میں مبتلا کروا دیتا ہے کیونکہ حاسِد فطری طور پر دوسروں پر بَرتری چاہتا اور انہیں ذلیل وحقیر سمجھتا ہے اور یہ توقع رکھتا ہے کہ کوئی اس کے سامنے سر نہ اٹھا سکے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دنیا کی ہر نعمت اور کامیابی پر اس کا حق ہے لہٰذا جب دوسرے شخص کو نعمت ملتی ہے تو اسے خوف ہوتا ہے کہ اب وہ اس کی بات نہیں سنے گا یا اس کی برابری کا دعویٰ کرے گا یا اس سے بلند مرتبہ ہو جائے گا تو وہ اس سے حَسَد کرنے لگتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چوتھا سبب اِحساسِ کمتری

بعض اوقات انسان اپنے مدِّ مُقابل کو قدرتی صلاحیتوں اور نعمتوں سے مالا مال پاتا ہے چنانچہ وہ بھرپور کوشش کے باوجود اس سے آگے نکلنے میں ناکام رہتا ہے۔ یہ ناکامی اسے اِحساسِ کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے اور وہ مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے جس کا واحد حل اس کی نظر میں یہی ہوتا ہے کہ کسی طرح سامنے والا بھی ان

www.dawateislami.net

نعمتوں سے محروم ہوجائے جو مجھے حاصِل نہیں ہیں اور یوں یہ نادان حَسَد کی دلدل میں دَھنستا چلا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانچواں سبب مقصد فوت ہوجانے کا خوف

جب بہت سے لوگ ایک ہی مقام ومَنصَب کے حصول کے تمنائی ہوں تو وہ آپس میں حَسَد میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔شوہر کا دل جیتنے کے لئے سوتنوں کا ایک دوسرے سے حَسَد کرنا، ماں باپ کے دل میں جگہ حاصِل کرنے کے لئے بھائیوں کا ایک دوسرے سے حَسَد کرنا بھی اسی زُمرے میں آتا ہے۔اسی طرح شاگردوں کا استاد کے ہاں مقام حاصِل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے حَسَد کرنا اور بادشاہ کے درباریوں کا بادشاہ کے دل میں جگہ پانے کیلئے ایک دوسرے سے حَسَد بھی اسی قسم کا ہوتا ہے تاکہ وہ مال اور مرتبہ حاصِل کریں۔اسی طرح حَسَد کا اظہار الیکشن میں بھی خوب ہوتا ہے، اگر کسی کی پوزیشن مضبوط ہو تو کمزور نُمایندہ صِرف تمنّا ہی نہیں بلکہ پورا زور لگاتا ہے کہ کسی طرح مدِّ مقابل کی ''پوزیشن نُما نعمت'' اُس سے چھن کر مجھے مل جائے اور اُس کو ملنے والی ''کُرسی'' مجھے حاصِل ہوجائے۔خواہ اِس کی خاطر، بلیک میلنگ کرنی پڑے، جھوٹ بولنا پڑے، غَلَط افواہیں اُڑانی پڑیں، غَلَط اِلزامات دھرنے پڑیں، ووٹر خریدنے پڑیں، یا اَسلِحہ کی طاقت استِعمال کرنی پڑے۔اَلْغَرَض شیطان اُس کو باؤلا بنا دیتا ہے اور حَسَد کے مارے وہ نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑتا ہے نہ

www.dawateislami.net

بڑا، **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی اور آخرت کی بربادی کی اُسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی، نَزْع کی سختیوں، قَبْر کی وَحشتوں، قِیامت کی ہولناکیوں اور جہنَّم کے اُٹھتے ہوئے خوفناک شُعلوں سے قَطْعِ نظر وہ صِرْف ایک ''عارِضی کُرسی'' کی خاطِر سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے! یہ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ اگر دل آزاریاں، ووٹروں کی خریداریاں اور طرح طرح کی دھاندلیاں کر کے میں ''کُرسی'' پا بھی گیا تب بھی بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی؟ اور میں اس ''کُرسی'' پر کب تک بِراجمان رہوں گا؟ (ماخوذ از ''شیطان کے چار گدھے'' ص ۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھٹا سبب حُبِّ جاہ

حُبِّ جاہ بھی حَسَد کا ایک سبب ہے، بعض اوقات کوئی انسان اپنے عِلْم، حیثیت، عہدے، مرتبے اور دیگر صلاحیتوں میں مُمتاز ہوتا ہے، جب کوئی اس کی یوں تعریف کرے کہ ''جناب! آپ تو یکتائے زمانہ ہیں، اس فن میں آپ کا ثانی نہیں'' تو اُسے بڑا مزا آتا ہے لیکن جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی اس کا ہم پلّہ ہے تو اسے بُرا لگتا ہے اور اس کے دل میں حاسِدانہ خیالات پروان چڑھنے لگتے ہیں پھر وہ اُس شخص کی موت یا کم از کم اس نعمت کا زَوال چاہتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس کے مقابلے میں آیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

ساتواں سبب قلبی خباثت

قَلْبی خَباثت بھی حَسَد کا سبب بنتی ہے مثلاً جب ایک شخص کے سامنے کسی کو ملنے والی نعمتِ الٰہی کا تذکِرہ کیا جائے تو اس کے دل میں خواہ مخواہ جلن ہونے لگتی ہے جبکہ اس کے برعکس کسی کی بدحالی یا مصیبت کا ذِکر کیا جائے تو وہ اس پر خوش ہوتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ دوسروں کے نقصان کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر اس طرح بُخل کرتا ہے جیسے وہ نعمتیں اس کے خزانے سے دی گئی ہوں۔ اس قسم کے حَسَد کا کوئی ظاہری سبب نہیں ہوتا صِرف حاسِد کی نفسانی خَباثت اور طَبْعی کمینگی وجہ بنتی ہے، بہرحال حَسَد کے اس سبب کا عِلاج بہت مشکل ہے۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۳۴ تا ۴۳۸ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون کس سے حَسَد کرتا ہے؟

یوں تو کسی کو کسی سے بھی حَسَد ہوسکتا ہے لیکن اس شخص سے حَسَد ہوجانے کا اِمکان زیادہ ہوتا ہے جس سے انسان کا زیادہ میل جول ہوتا ہے یا وہ اس کا ہم پیشہ یا ہم پلہ ہوتا ہے یا پھر اس سے کوئی قریبی تعلُّق ہوتا ہے، مثلاً ✿ تاجِر کاروباری ترقی کی وجہ سے دوسرے تاجر سے حَسَد کرتا ہے کسی ڈاکٹر سے نہیں ✿ ایک ڈاکٹر عِلاج میں مہارت و کامیابی کی وجہ سے دوسرے ڈاکٹر سے حَسَد کرتا ہے کسی ٹرانسپورٹر سے نہیں ✿ ایک ٹرانسپورٹر مسافروں کو اپنی طرف مائل کرلینے میں کامیابی کی بنا پر دوسرے ٹرانسپورٹر سے حَسَد کرتا ہے کسی سیاستدان سے نہیں ✿ ایک سیاستدان انتخابات میں کامیابی اور

www.dawateislami.net

حکومتی عہدے کی وجہ سے دوسرے سیاستدان سے حَسَد کرتا ہے کسی طالبِ عِلْم سے نہیں ۞ ایک طالبِ عِلْم ذہانت، اچھے حافظے، علمی مقام، امتحانات میں ملنے والی پوزیشن اور استاذ کی طرف سے ملنے والی شاباش اور دیگر صلاحیتوں کی وجہ سے دوسرے طالبِ عِلْم سے حَسَد کرتا ہے کسی نعت خواں سے نہیں ۞ ایک نعت خواں اچھی آواز، پُرسوز انداز اور نوٹوں کی برسات کی وجہ سے دوسرے نعت خواں سے تو مبتلائے حَسَد ہوسکتا ہے مدرسے میں پڑھانے والے کسی استاذ سے نہیں ۞ ایک استاذ اچھے اندازِ تدریس اور طلبہ وانتظامیہ میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے استاذ سے تو حَسَد میں مبتلا ہوجاتا ہے کسی پیر صاحب سے نہیں ۞ ایک پیر مریدوں کی کثرت اور ہر خاص وعام میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے پیر سے حَسَد کرتا ہے کسی بزنس مین سے نہیں ۞ ایک بزنس مین کُھلی آمدنی، بنگلہ وگاڑی، عیش وعشرت، سماجی حیثیت، شخصیات کی نظروں میں ملنے والے مقام اور خاندان میں ملنے والی عزت کی وجہ سے دوسرے بزنس مین سے حَسَد کرتا ہے کسی عالم سے نہیں ۞ ایک عالمِ عزت وشہرت، عقیدت مندوں کی کثرت، دولت مندوں کی ''شفقت''، جلسے میں کثیر سامعین کی شرکت اور بھاری بھرکم القابات کے ساتھ لوگوں میں مقبولیت کی وجہ سے دوسرے عالم سے حَسَد میں مبتلا ہوسکتا ہے ۞ اسلامی بہنوں میں لباس وزیور، گھر کی آرائش وزیبائش، حسن وجمال، سسرال میں اچھا برتاؤ اور پُرسکون گھریلو زندگی جیسی چیزیں حَسَد کی بنیاد بنتی ہیں جس سے گھریلو سازشیں جنم لیتی ہیں اور گھروں کا ماحول کشیدہ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح مختلف وجوہات کی بنا پر ساس بہو، سگے بھائی بہنوں اور قریبی رشتہ داروں تک میں حَسَد پیدا ہوسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

پیر بھائی کی شیخ سے زیادہ رسائی پر رنج کرنا کیسا؟

اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **عَرض** کی گئی کہ اگر کسی مُرید کی اپنے شیخ سے زیادہ رسائی ہو اس پر اس کے پیر بھائی رنج رکھیں (تو یہ کیسا ہے)؟ **ارشاد** فرمایا: یہ حَسَد ہے جو لے جاتا ہے جہنم میں۔ ربُّ العزت تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو یہ رُتبہ دیا کہ تمام ملائکہ سے سجدہ کرایا، شیطان نے حَسَد کیا وہ جہنم میں گیا۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ۲ص ۲۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کی تین نشانیاں

حضرتِ سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حاسِد کی تین نشانیاں ہیں: (۱) محسود کی موجودگی میں چاپلُوسی (یعنی بے جا تعریف) کرنا (۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرنا (۳) محسود کی مصیبت پر خوش ہونا۔ (منھاج العابدین، ص ۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا ہم کسی کے حَسَد میں مبتلاء ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ خدانخواستہ کہیں ہم کسی سے حَسَد تو نہیں کرتے! اس کے لئے خود کو ایک امتحان (Test) سے گزاریئے اور اپنے آپ سے چند سوالات کے جوابات طلب کیجئے:

www.dawateislami.net

مثلاً آپ کے رشتہ داروں، محلے والوں، دوست اَحباب اور ملنے جُلنے والوں الغرض جس جس سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے، ان میں سے کوئی شخص ایسا تو نہیں جس کی عزت وشہرت، مال ودولت، تقوٰی وعِبادت، ذہانت یا دیگر خصوصیات کی وجہ سے آپ دل ہی دل میں اس سے جَلتے ہوں؟ ۞ اس کی کسی نعمت کے زَوال کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بددعائیں کرتے ہوں؟ ۞ اس شخص سے ملنے سے کتراتے ہوں اور اگر ملنا ہی پڑے تو بے دِلی کے ساتھ ملتے ہوں؟ ۞ اس کی تعریف سننے کا جی نہ چاہتا ہو؟ ۞ اس کی تعریف سن کر مارے جلن کے آپ کی سانسیں بے ترتیب ہو جاتی ہوں اور فوراً بات کا رخ بدلنے کی کوشش کرتے ہوں؟ ۞ اگر مجبوراً خود اس کی تعریف کرنی پڑے تو مُردہ دِلی سے کرتے ہوں؟ ۞ اس کی عزت وشہرت کے زوال کے لئے اس کی منفی باتوں اور عیبوں کی تلاش وجستجو میں مصروف رہتے ہوں؟ ۞ اور اگر اس کی کوئی غَلَطی یا خامی مل جائے تو خوب اُچھالتے ہوں؟ ۞ اس کی غیبت وچُغلی کرنے اور سننے سے سکون حاصِل ہوتا ہو؟ ۞ جب اسے کوئی دینی یا دُنیوی نقصان پہنچے تو آپ خوشی سے پھُولے نہ سماتے ہوں جبکہ اسے خوشی ملنے پر رَنجیدہ وملول ہوجاتے ہوں؟ ۞ اس کی ترقی پر آپ آگ کے انگاروں پر لوٹنے لگتے ہوں؟ ۞ اس کی صلاحیتوں کا مختلف انداز میں مذاق اڑاتے ہوں؟ ۞ اسے نگاہِ حقارت سے دیکھتے ہوں؟ ۞ اسے لوگوں کی نظروں سے بھی گرانے کی کوشش کرتے ہوں؟ ۞ جب اسے آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو باوجود قدرت اِنکار کردیتے ہوں؟ بلکہ

www.dawateislami.net

کوشش کرتے ہوں کہ دوسرے بھی اس کی مدد نہ کرنے پائیں؟ ۞ موقع ملنے پر اسے نقصان پہنچاتے ہوں؟

اگر ان سوالات کا جواب ہاں میں آئے تو سنبھل جایئے کہ **حَسَد** آپ کے دل میں گُھس چکا ہے، اس سے پہلے کہ یہ آپ کو تباہ و برباد کردے اسے نکال باہر کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنا باطن سُتھرا رکھئے

انسان میں جہاں بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں وہیں کچھ عیوب بھی اس کی ذات کا حصہ ہوتے ہیں۔ بروزِ قیامت جس طرح ظاہری عیوب پر گرِفت ہوگی اسی طرح باطنی عیوب کی بھی پکڑ ہوگی، لہٰذا اپنے ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کو بھی گناہوں میں مُبتلاء ہونے سے بچانا ضروری ہے۔ قراٰن پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دِل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۶)

علّامہ سیِّد محمود آلُوسی بَغدادی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں اِسی آیت کے تحت لکھتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کے **دِل** کے اَفعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گُناہ کا پُختہ اِرادہ کر لینا.. یا.. **دِل** کا مختلف بیماریوں مثلاً کینہ، حَسَد اور خُود پسندی وغیرہ میں مُبتلا ہو جانا، ہاں عُلَماء نے اس

www.dawateislami.net

بات کی صَراحت فرمائی کہ دِل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی جبکہ اِس کے کرنے کا پختہ اِرادہ نہ رکھتا ہو۔ (روح المعانی، پ۱۵، الاسراء: تحت الآیۃ ۳۶، ج۱۵، ص۹۷)

؎ مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فَنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”جنّت کا رُخ کر لیجئے“ کے چودہ حروف کی نسبت سے حَسَد کے 14 عِلاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ بیماریاں وَقت کے ساتھ ساتھ خود ہی خَتْم ہو جاتی ہیں جبکہ بعض تھوڑے بہت عِلاج سے جاتی رہتی ہیں لیکن بعض اَمراض ایسے خطرناک ہوتے ہیں جن کے خاتمے کے لئے باقاعدہ اور طویل عِلاج کی ضرورت ہوتی ہے، انہی میں سے ایک ”حَسَد“ بھی ہے۔ اس کا عِلاج مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں، دَرْجِ ذیل تدابیر اِختیار کر کے حَسَد سے جان چُھڑائی جاسکتی ہے:

۞ توبہ کر لیجئے ۞ دُعا کیجئے ۞ رضائے الٰہی پر راضی رہیے ۞ حَسَد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے ۞ اپنی موت کو یاد کیجئے ۞ حَسَد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے ۞ لوگوں کی نعمتوں پر نگاہ نہ رکھئے ۞ حَسَد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھئے ۞ اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جایئے ۞ حَسَد کی عادت کو رشک میں تبدیل کر لیجئے ۞ نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئے ۞ دوسروں کی خوشی میں خوش

www.dawateislami.net

رہنے کی عادت بنالیجئے ❁ رُوحانی عِلاج بھی کیجئے ❁ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے۔(ان سب کی تفصیل آگے آرہی ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

① توبہ کرلیجئے

سب سے پہلے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حَسَد بلکہ ہر گناہ سے توبہ کرلیجئے کہ ''یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے فُلاں اسلامی بھائی سے حَسَد کرتا تھا، مجھے معاف کردے، میں پُختہ ارادہ کرتا ہوں کہ تیری عطا سے تادَمِ حیات حَسَد و دیگر گناہوں سے بچتا رہوں گا۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس توبہ کی بَرَکت سے اَعمال نامہ صاف ہوجائے گا کیونکہ سچی توبہ ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامۂ اعمال سے دَھوڈالتی ہے، چنانچہ سَرْوَرِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمّے کوئی گناہ نہ ہو۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، الحدیث: ۲۰۵۶۱، ج۱۰، ص۲۵۹)

؎ مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے
پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۲ دعا کیجئے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابویعلی، ج۲، ص۲۰۱، الحدیث: ۱۸۰۶) ہمیں چاہئے کہ اس ہتھیار کو حَسَد کے خلاف اِستِعمال کریں اور حَسَد سے نَجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ میں گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ یاربَّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ! میں تیری رضا کے لئے حَسَد سے چُھٹکارا پانا چاہتا ہوں، تُو مجھے اس باطِنی بیماری سے شفا دے دے اور مجھے حَسَد سے بچنے میں اِستِقامت عطا فرما، اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چھڑا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۳ رضائے الٰہی پر راضی رہیے

تمام جہانوں کے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ نے جس کو جو نعمت عطا کی ہے، اس کی تقسیم پر راضی رہنے کی عادت ڈالئے اور اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ اس کو یہ نعمتیں ربِّ کریم نے دی ہیں اور وہ اس پر قادِر ہے کہ جس کو جس وَقت جتنا چاہے عطا کرے! مجھے اِعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا! سورۃ النساء کی آیت 32 میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

www.dawateislami.net

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ (پ۵، النساء: ۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی۔

اس آیتِ پاک کے تحت ''تفسیر خزائن العرفان'' میں **صدرُ الافاضِل** حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: (یہ آرزو کرنا) خواہ دنیا کی جہت (یعنی جانب) سے ہو یا دین کی! تاکہ آپس میں بُغْض وحَسَد پیدا نہ ہو۔ حَسَد نہایت بُری صِفَت ہے۔ حَسَد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لئے اس کی خواہش رکھتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہو جائے، یہ ممنوع ہے، بندے کو چاہئے کہ **اللّٰہ** تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے، اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی، خواہ دولت وغنا کی یا دینی مناصِب و مدارِج کی، یہ اس کی حکمت ہے۔ (خزائن العرفان، ص۱۶۳)

تھوڑا ملے یا زیادہ! ہمیں ہر حال میں **اللّٰہ** تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنا چاہئے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ وَقَدَرِیْ فَلْیَلْتَمِسْ رَبًّا غَیْرِیْ یعنی جو میرے فیصلے اور میری تقدیر پر راضی نہیں اسے چاہئے کہ میرے علاوہ دوسرا رب تلاش کر لے۔ (شعب الایمان، ج۱، ص۲۱۸، الحدیث: ۲۰۰)

سدا کیلئے ہو جا راضی خدایا
ہمیشہ ہو لُطف و کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۲)

www.dawateislami.net

٤ حَسَد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے

حَسَد کی ہولناک تباہ کاریوں اور خوفناک نقصانات کو ذِہن میں دُہراتے رہئے کہ کیا میں **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضگی گوارا کرسکتا ہوں؟ ایمان کی دولت چِھن جانے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنے کا خطرہ مَول لے سکتا ہوں؟ کیا نیکیاں ضائع ہوجانے کا نقصان برداشت کرسکتا ہوں؟ حَسَد کے ہوتے ہوئے غیبت، چُغلی، بدگُمانی جیسے مختلف گناہوں سے بچ سکتا ہوں؟ صِلہ رحمی، عیادت، تعزیت، مسلمان کی حاجت روائی جیسی نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنے کی نادانی کرسکتا ہوں؟ بغیر حساب جہنم میں داخلہ مجھے گوارا ہوگا؟ ہر وَقت کی ٹینشن، اُداسی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا رہ کر خوش رہ سکتا ہوں؟ یقیناً نہیں! تو اس حَسَد سے سینکڑوں میل دور ہوجائیے۔

مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٥ اپنی موت کو یاد کیجئے

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ قَلَّ حَسَدُہٗ وَقَلَّ فَرَحُہٗ جو موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اُس کے حَسَد اور خوشی میں کمی آجائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۸، ص ۱۶۷، الحدیث ۴) لہٰذا اپنی موت کو بکثرت

www.dawateislami.net

یاد کیجئے کہ عنقریب کسی بھی لمحے کسی بھی پَل مجھے یہ دنیا چھوڑ کر اندھیری قبر میں اُتر جانا ہے، تو پھر میں اِس دنیا کی عارِضی چیزوں کی وجہ سے کسی سے حَسَد کر کے اپنی آخِرت کیوں خراب کروں؟

؎ نیم جاں کر دیا گناہوں نے
مرضِ عصیاں سے دے شِفا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۶ حَسَد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے

یہ بھی غور کیجئے کہ جن نعمتوں پر آپ کو حَسَد محسوس ہوتا ہے وہ دینی ہیں یا دنیاوی؟ اگر مال و دولت، عزت و شہرت جیسی دُنیاوی چیزیں آپ کو حَسَد پر مجبور کرتی ہیں تو یاد رکھئے کہ یہ نعمتیں عارِضی ہیں جو آپ کے پاس ہوں یا کسی اور کے پاس! بالآخر موت آتے ہی چھن جائیں گی۔ امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نقل کرتے ہیں: دنیا کو انتہائی بدصورت بُڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا اور لوگوں سے کہا جائے گا: ''کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟'' وہ کہیں گے: ''ہم اس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔'' تو ان سے کہا جائے گا: ''یہی وہ دنیا ہے جس سے تم محبت کرتے تھے، اسی کے لئے آپس میں حَسَد کیا کرتے تھے اور اس کی وجہ سے ایک دوسرے پر غَضَب و غصّہ کرتے تھے۔''

(احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، بیان صفۃ الدنیا بالامثلۃ، ج۳، ص۲۶۵)

www.dawateislami.net

یارَبِّ محمد مِری تقدیر جگادے صَحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دکھادے

پیچھا مِرا دنیا کی محبت سے چُھڑا دے یارَبّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں دُنیوی چیز کی وجہ سے کیوں حَسَد کروں؟

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے کسی سے دُنیوی شے کی وجہ سے حَسَد نہیں کیا کیونکہ اگر وہ شخص جنّتی ہے تو میں دنیا کی وجہ سے اس سے حَسَد کیسے کروں حالانکہ دنیا جنّت کے مقابلہ میں بہت حقیر ہے، اور اگر وہ جہنّمی ہے تو میں دُنیوی شے کی وجہ سے اس سے حَسَد کیسے کروں جبکہ وہ خود جہنّم میں جانے والا ہے۔'' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۱۶)

میں نے کبھی کسی سے حَسَد نہیں کیا

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عاجزی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فقیر میں لاکھوں عیب ہیں مگر میرے رب نے مجھے حَسَد سے بالکل پاک رکھا ہے، اپنے سے جسے زیادہ پایا اگر دنیا کے مال و مَنال میں زیادہ ہے قَلْب نے اندر سے اُسے حقیر جانا، پھر حَسَد کیا حقارت پر؟ اور اگر دینی شَرف واَفضال میں زیادہ ہے اس کی دَست بوسی وقدم بوسی کو اپنا فخر جانا، پھر حَسَد کیا اپنے مُعَظَّم بابَرَکت پر؟ اپنے میں جسے حمایتِ دین پر دیکھا اس کے نَشرِ فضائل (یعنی

www.dawateislami.net

فضائل کو پھیلانے) اور خَلق کو اس کی طرف مائل کرنے میں تحریراً و تقریراً ساعی رہا۔ اس کے لیے عمدہ اَلقاب وَضع کر کے شائع کئے جس پر میری کتاب ''اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَدُ'' وغیرہ شاہِد (یعنی گواہ) ہیں، حَسَد شہرت طَلَبی سے پیدا ہوتا ہے اور میرے ربِّ کریم کے وجہِ کریم کے لیے حمد ہے کہ میں نے کبھی اس کے لیے خواہش نہ کی بلکہ ہمیشہ اس سے نَفُور (یعنی بچتا) اور گوشہ نشینی کا دلدادہ رہا۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۹، ص۵۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

جسے اللہ عزت دے اس سے حَسَد نہ کرو

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! اپنے بھائی سے حَسَد نہ کر کیونکہ اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کی تکریم کے لئے وہ نعمت اُسے عطا فرمائی ہے تو جسے ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ عزت دے اس سے حَسَد نہ کرو۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے

دوسروں کی نعمتوں کے بارے میں زیادہ سوچنا چھوڑ دیجئے کیونکہ اپنے سے زیادہ نعمتوں والے کے بارے میں سوچتے رہنے سے اکثر اِحساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے جس سے حَسَد جنم لیتا ہے، لہٰذا اِس حدیثِ پاک کو حرزِ جان بنا لیجئے کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار

www.dawateislami.net

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: اپنے سے نیچے کے دَرَجے والوں کی طرف دیکھا کرو اوپر کے دَرَجے کے لوگوں کی طرف نظر مت کرو، اگر تم اس طرح کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کسی بھی نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۱۴۲ ج ۴ ص ۴۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٨ حَسَد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھئے

حَسَد سے بچنے کے فضائل وفوائد پر نظر رکھنے کی بَرَکت سے عِلاج میں اِستقامت نصیب ہوگی۔ بطورِ ترغیب پانچ فضائل ملاحظہ کیجئے:

1 سب سے افضل کون؟

حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی گئی: ''لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''زبان کا سچا اور مَخْمُوْمُ الْقَلْب مسلمان۔'' عرض کی گئی: ''یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ تو ہم جانتے ہیں کہ زبان کا سچا کون ہوتا ہے لیکن ''مَخْمُوْمُ الْقَلْب'' سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سَرکشی، دھوکا دہی اور حسد سے بچنے والا۔

(سنن ابن ماجہ، ج ۴، ص ۴۷۵، الحدیث: ۴۲۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

2 تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں صِرْف **ایک مہینے** کے روزے رکھتا ہوں اس پر اِضافہ نہیں کرتا، اور صِرْف **پانچ** نمازیں پڑھتا ہوں اس سے زیادہ نہیں پڑھتا اور میرے **مال** میں زکوٰۃ فَرْض نہیں اور نہ ہی مجھ پر **حج** فَرْض ہے اور نہ ہی نَفل حج کرتا ہوں، میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا؟ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **تبسُّم** فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم **جنَّت** میں میرے ساتھ ہو گے جب کہ تم اپنے دل کو دو باتوں یعنی **خِیانت اور حَسَد** سے بچاؤ اور اپنی زَبان کو دو باتوں یعنی **غیبت اور جھوٹ** سے اور دو باتوں سے آنکھوں کو بچاؤ یعنی جس کی طرف **نظر** کرنا **اللہ** تعالٰی نے **حرام** قرار دیا ہے اُس کی طرف نہ دیکھو اور کسی مسلمان کو **حقارت** سے نہ دیکھو۔ (قُوتُ القُلُوب ج۱ص۴۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

3 سایہ عرش میں کس کو دیکھا!

حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایک شخص کو عَرْش کے سایہ میں دیکھا۔ عَرْض کی: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اس کو یہ درجہ کس عمل سے حاصِل ہوا؟ ارشادِ الٰہی ہوا کہ تین عملوں سے: **ایک** یہ کسی پر حَسَد نہ کرتا تھا، **دوسرا** یہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار تھا، **تیسرا** یہ چُغل خوری سے محفوظ تھا۔ (مکارم الاخلاق، ص۱۸۳، الحدیث: ۲۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

4 جنتی شخص

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سرکارِ والا تبار،

www.dawateislami.net

بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ابھی اس دروازے سے ایک جنتی شخص داخل ہوگا۔'' تو ایک انصاری شخص داخل ہوا جس کی داڑھی وضو کی وجہ سے تَر تھی اور اس نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں لٹکا رکھے تھے، اس نے حاضرِ بارگاہ ہو کر سلام عَرض کیا۔ پھر جب دوسرا دن آیا تو اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہی بات ارشاد فرمائی کہ ''ابھی اس دروازے سے ایک جنتی مرد داخل ہوگا۔'' تو وہی شخص پہلے کی طرح حاضرِ بارگاہِ اقدس ہوا، پھر جب تیسرا دن آیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہی بات اِرشاد فرمائی تو حسبِ معمول وہی شخص داخل ہوا، پھر جب دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کے پیچھے چل دیئے اور کسی ترکیب سے اس کے پاس تین رات قیام فرمایا۔ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ تین راتیں اس کے ساتھ گزاریں لیکن رات کے وَقت اسے کوئی عِبادت کرتے ہوئے نہ دیکھا، ہاں! مگر جب وہ بیدار ہوتا یا کروٹ بدلتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو بستر سے اٹھ جاتا اور میں نے اسے اچھی بات کے علاوہ کچھ کہتے ہوئے نہ سنا، پھر جب تین دن گزر گئے تو میں نے اسے بشارتِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں بتایا کہ میں نے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو

www.dawateislami.net

تمہارے بارے میں تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا: ''ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔'' تو تینوں مرتبہ تم ہی آئے تو میں نے سوچا کہ تمہارے پاس رہ کر دیکھوں کہ تمہارا عمل کیا ہے؟ تاکہ میں بھی تمہاری پیروی کرسکوں مگر میں نے تو تمہیں کوئی خاص بڑا عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا، پھر تمہیں اس مقام تک کس عمل نے پہنچایا؟'' تو اس نے کہا: ''میرا عمل تو وہی ہے جو تم نے دیکھ لیا مگر میں اپنے دل میں کسی مسلمان سے بددیانتی نہیں پاتا اور نہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بھلائی پر کسی سے حَسَد کرتا ہوں۔'' یہ سن کر میں نے کہا: بس یہی وہ اعمال ہیں جنہوں نے تجھے اس مقام تک پہنچادیا۔

(شعب الایمان، الحدیث: ۶۶۰۵، ج۵، ص۲۶۴، ۲۶۵، بتغیرٍ قلیلٍ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

5 لمبی عمر کا راز

امام اَصْمَعِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے مَرْوِی ہے کہ میں نے ایک دیہاتی شخص کو دیکھا جس کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ میں نے حیرت کا اِظہار کیا کہ تم نے بہت طویل عمر پائی ہے! تو اس نے جواب دیا: میں حَسَد سے بچتا رہا، یہ اسی کی بَرَکت ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ، ص۱۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹ اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جائیے

انسان کی ذات خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہوتی ہے، اپنی خامیوں پر قابو

www.dawateislami.net

پاکر ہی خوبیوں کی حفاظت وآبیاری کی جاسکتی ہے مگر دوسروں کی خوبیوں پر جلنے کُڑھنے والا اپنی خامیوں کی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے۔ اگر ہم اپنی اِصلاح کی کوشش میں لگ جائیں تو حَسَد جیسے بُرے کام کے لئے ہمیں فرصت ہی نہیں ملے گی یوں ہم اس سے بچنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: نفس میں سات عیب ہیں: (۱) خود پسندی (۲) غُرور (۳) رِیاکاری (٤) غصّہ (۵) حَسَد (٦) مال کی محبّت اور (۷) عزّت کی چاہت، اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں: جوان سات عیبوں کو نکالے اس پر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ دروازے بند ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی ج۱، ص۵۲۰)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
مجھ بُرے کو بھی کر بھلا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰ حَسَد کی عادت کو رشک میں تبدیل کر لیجئے

حَسَد کو رشک میں تبدیل کر کے بھی اس کے نقصانات سے بچا جاسکتا ہے مثلاً کسی سے اس کے مضبوط حافِظے کی وجہ سے حَسَد ہے تو اللّٰہ تعالٰی سے دعا کیجئے کہ اُس کے حافظے میں مزید بَرَکتیں دے اور ایسا حافِظہ مجھے بھی عطا فرمادے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۱۱ نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئے

حاسِد کو چُونکہ ''مَحْسُوْد'' (یعنی جس سے حَسَد کیا جائے اُس) سے سَخْت نفرت ہو جاتی ہے لہٰذا اِس نفرت کو مَحَبّت سے بدلنے کی یہ تدبیریں کرے: ۞ اُس سے سلام میں پہل کرے ۞ ملاقات ہو تو گرمجوشی کا مظاہَرہ کرے ۞ ممکن ہو تو کبھی کبھی تحائف پیش کرے ۞ اس کی جس نعمت کے باعث حَسَد ہوتا ہو اُس میں بَرَکت کی دعا کرے ۞ اُسکی بدگوئی سے بچے بلکہ دوسرا بھی بُرائی کرے تو نہ سُنے ۞ بیماری یا مصیبت میں اس کی تعزیت کرے ۞ خوشی کے موقع پر مُبارکباد پیش کرے ۞ ضَرورت کے موقع پر اُس کی مدد کرے ۞ لوگوں کے سامنے اُس کی بکثرت جائز تعریف کرے ۞ دوسرا اُس کی جائز تعریف کرے تو خوشی کا اِظہار کرے ۞ اپنی طرف سے جس قدَر فائدہ پہنچا سکتا ہو **مَحْسُوْد** کو پہنچائے۔

عین مُمکن ہے کہ شروع شروع میں مذکورہ بالا تدبیریں نَفْس پر بہت گراں ہوں لیکن بہ تکلُّف بار بار کرنے سے ان کی عادت ہو جائے گی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَسَد سے جان چھوٹ جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سر کا بوسہ لے لیا

قاضی تَنُوْخِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے: ایک مرتبہ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے کچھ دیر قبل میں ''جامع منصور'' میں موجود تھا، میری سیدھی طرف حضرتِ سیِّدُنا

www.dawateislami.net

علی بن طَلحہ بَصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی تھے، میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو میرے بہت ہی قریبی دوست عبدُ الصَّمَد بھی کچھ فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دم وہ اٹھے اور میری طرف بڑھنے لگے۔ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر کہنے لگے: ''قاضی صاحب! آپ تشریف رکھئے، میں آپ کے لئے نہیں بلکہ علی بن طلحہ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کی خاطِر اُٹھ کر آیا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے نَفْس نے مجھے ان کے متعلِّق حَسَد میں مبتلا کرنے کی کوشش کی اور انہیں دیکھ کر میرے نَفْس کو ناگواری محسوس ہوئی تو میں نے ٹھان لی کہ میں اپنے نَفْس کی بات نہ مان کر اس کو ذلیل ورُسوا کروں گا اور علی بن طلحہ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کے پاس ضَرور جاؤں گا۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا علی بن طلحہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کھڑے ہوگئے اور پیار سے اُن کا ماتھا چوم لیا۔ (عیون الحکایات، ص ۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۲ دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنالیجئے

خالقِ کائنات کی مخلوقات پر غور کیا جائے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ چَرِند ہوں یا پَرِند، حیوانات ہوں یا نباتات اسی طرح انسان کو اللّٰہ تعالٰی نے ہُوبہُو ایک جیسا نہیں بنایا بلکہ ان میں مختلف اِعتبارات سے فرق رکھا ہے مثلاً ہر چَوپایہ گھاس نہیں کھاتا، ہر پرندہ اونچا نہیں اُڑتا، ہر درخت پھل نہیں دیتا، یونہی انسانوں کو بھی ایک دوسرے پر فوقیت حاصِل ہوتی ہے ان میں سے کوئی کسی خوبصورتی وحُسن کا شاہکار تو کوئی بدصورتی کا نمونہ، کوئی خوبیوں کا مُرَقَّع تو کوئی خامیوں کا پیکر، کوئی عِلْم کا سَمُنْدَر تو کوئی

جہالت کا جوہڑ، کوئی صنعت وحرفت میں ماہر تو کوئی اناڑی و پھوہڑ، کوئی خوش اِلحان تو کوئی بھونڈا، کوئی ذہنی قوت کا حامل تو کوئی جسمانی! اب جو شخص دوسرے کو فوقیت ملنے پر واویلا مچائے اور اپنا دل جلائے نقصان اُسی کا ہوگا۔ ذرا سوچئے کہ کسی کی خوبصورتی پر حَسَد کرنے سے آپ حسین وجمیل بن جائیں گے! کسی کی ذہانت چھن جانے سے آپ ذہین وفطین ہوجائیں گے! کسی کی دولت چھن جانے سے آپ امیر ہوجائیں گے! اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ چیز اس سے چھن کر آپ کو مل جائے گی تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اُسے آگے بڑھتا دیکھ نہیں سکتے؟ کیوں کسی کی نعمتوں کی پامالی کے خواہاں ہیں؟ کیوں حَسَد جیسے خطرناک مرض کو اپنے اندر جگہ دیتے ہیں؟ اگر ان تمام باتوں کی جگہ آپ دوسروں کی نعمتوں پر خوش ہونا سیکھ لیں تو حَسَد آپ کے دل کا راستہ بھول جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۳ رُوحانی عِلاج بھی کیجئے

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین بیماریاں میری اُمت کو ضرور ہوں گی: حَسَد، بدگُمانی اور بدفالی، کیا میں تمہیں ان سے چھٹکارے کا طریقہ نہ بتادوں؟ جب تم میں بدگُمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو، اور جب تم حَسَد میں مبتلا ہو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرلیا کرو اور جب بدشگونی پیدا ہو تو اس کام کو کرگزرو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۲۲۷، ج ۳، ص ۲۲۸، تقدماتاً خرا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَد سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے

www.dawateislami.net

ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 7 رُوحانی علاج بھی کیجئے:

﴿۱﴾ جب بھی دل میں حَسَد کا خیال آئے تو "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم" ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھوتُھو کر دیجئے۔

﴿۲﴾ روزانہ دس بار "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم" پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرّر کر دیتا ہے۔

﴿۳﴾ سورۃُ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفة الکریمه ص ۲۱)

﴿٤﴾ سورۃُ النّاس پڑھ لینے سے بھی وَسوَسے دور ہوتے ہیں۔

﴿٥﴾ مُفَسِّرِ شَهِيْر حَكِيْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رَحمۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: "صُوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار "لاحَول شریف" پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بہُت حد تک اَمن میں رہے گا۔" (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۸۷)

﴿٦﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۳

(پ۲۷، الحدید: ۳) کہنے سے فوراً وَسوَسہ دور ہو جاتا ہے۔

﴿۷﴾ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۱۹

www.dawateislami.net

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ (پ۱۳، ابراھیم:۱۹،۲۰) کی کثرت اسے یعنی وَسْوَسے کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (اِس دعا کے حصۂ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہلالین اور رسمُ الخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے) (ماخوذ از نیکی کی دعوت، ص۱۰۴تا۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۴ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مَدَنی انعامات**" بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا ہے۔ اِسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ عِلْمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل "فکرِ مدینہ کرتے ہوئے" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللّٰہ** تعالٰی کے فَضْل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اور ان کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے

www.dawateislami.net

نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ان مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام حَسَد سے بچنے کے بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے **"72 مَدَنی انعامات"** کے صفحہ 13 پر مَدَنی انعام نمبر 38 ہے: "کیا آج آپ جھوٹ، غیبت، چُغلی، حَسَد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک بیان نے میری زندگی بدل دی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ظاہر و باطن کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کے لئے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی ماحول کی برکت سے بے شمار اسلامی بھائیوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، آیئے میں آپ کو ایسی ہی ایک **مَدَنی بہار** سناتا ہوں، چنانچہ مدینۃ الاولیاء (ملتان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: ہمارے خاندان کے اکثر لوگ تجارت سے وابستہ تھے مگر میں پڑھائی میں تیز نکلا اور چھوٹی سی عمر میں ہی ایف۔اے (F.A) کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کرلیا۔میری ذِہانت دیکھ کر میرے گھر والوں نے مجھے ہر طرح کی آزادی دے رکھی تھی کہ یہ پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بنے گا اور ہمارا نام روشن کرے گا۔اسی آزادی کے طُفیل میں نے ڈانس سیکھا، سینکڑوں گانے سُنے اور دن میں کئی کئی فلمیں دیکھیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کالج میں نِت نئے فیشن

www.dawateislami.net

کے لباس پہن کر اور عجیب اسٹائل کے بال بنا کر جاتا۔ میرے کمرے کی دیواروں پر فلمی اداکاراؤں کی بڑی بڑی تصویریں آویزاں رہتی تھیں۔ طبیعت کی شوخی اور ہنسی مذاق میں محلے بھر میں میرا ثانی نہ تھا۔ گھر کی چھت پر کھڑا ہو کر بدنگاہی کرنا میرا معمول تھا۔ میرے یہ لچّھن دیکھ کر گھر والے ''آزادی'' دینے پر پچھتانے لگے اور مجھے سمجھانا چاہا لیکن میرے تو مزے تھے لہٰذا میں نے ان کی بات ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دی۔ پھر 1990ء کا سال آ پہنچا اور میرے نصیب چمکے، ہوا یوں کہ ایک اسلامی بھائی نے میرے ماموں زاد بھائی کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کی ایک کیسٹ ''**قبر کی پُکار**'' سننے کے لئے دی، میرے کزن نے وہ کیسٹ کچھ دن رکھنے کے بعد بغیر سُنے واپس کرنے کے لئے مجھے دے دی، جب میں نے اس اسلامی بھائی کو کیسٹ واپس کرنا چاہی تو انہوں نے بڑی محبت سے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس بیان کو سن لوں، میں نے یہ سوچ کر رکھ لی کہ کچھ دنوں بعد میں بھی بغیر سُنے واپس کر دوں گا۔ پھر ایک دن جب میں گھر کی چھت پر بدنگاہی میں مصروف تھا، میں نے گانے سننے کے لئے کیسٹ نکالنا چاہی تو میرے ہاتھ میں بیان کی کیسٹ آ گئی۔ میں نے سوچا کہ سنوں تو سہی کہ حضرت کیا فرماتے ہیں؟ میں نے بیان سننا شروع کیا تو اپنے اردگرد سے بے خبر ہو گیا اور بیان کے الفاظ میرے ضمیر کو جھنجھوڑنے لگے، کچھ ہی دیر بعد مجھے اپنے رُخساروں پر آنسوؤں کی نَمی محسوس ہوئی۔ اس بیان کو سننے کے بعد

www.dawateislami.net

ایک دَم میری زندگی کا رُخ تبدیل ہوگیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ میں نے داڑھی مُنڈانے سے بھی توبہ کی اور سر پر عمامہ شریف سجالیا۔ ہر شخص حیران پریشان تھا کہ اچانک اسے کیا ہوگیا ہے! بعض تو کہتے تھے کہ یہ ڈرامہ باز ہے کوئی نیا ڈرامہ کررہا ہے، کوئی کہتا تھا: اتنی جلدی نہ کرو، جلدی بھاگ جاؤ گے۔ الغرض جتنے منہ اتنی باتیں! لیکن میں نے سُدھرنے کا پختہ اِرادہ کرلیا تھا کہ میں نے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما کر اپنے گناہوں کا گویا کفّارہ ادا کرنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں میری غیر معمولی دلچسپی کی وجہ سے میں تنظیمی طور پر آگے بڑھتا چلا گیا، تقریباً 20 سال تک مختلف ذمّہ داریاں نبھانے کی کوشش کے بعد تادَمِ تحریر رُکنِ کابینہ کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔

ترا شُکر مولا دیا مَدَنی ماحول　　نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول　　بچے بدنظر سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پھر بھی حَسَد نہ جائے تو؟

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الوالی اِحیاءُ الْعُلُوم میں فرماتے ہیں: اگر تم اپنے ظاہر کو بھی حَسَد سے روک دو اور دل میں پیدا ہونے والے جذبۂ حَسَد کو بھی ناپسند کرو اور دوسروں سے نعمت کے زَوال کی دل

www.dawateislami.net

میں پیدا ہونے والی تمنّا کو بھی پسند نہ کرو یہاں تک کہ اپنے نَفْس پر بھی اِس سبب سے غصّہ کرو تو تم نے اپنے اِختیار کے مطابِق اپنی ذمّہ داری پوری کی۔ یعنی اتنا کر چکنے کے بعد مجبوراً پیدا ہونے والے حَسَد کا گناہ نہیں ملے گا۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کو آپ سے حَسَد ہو تو؟

پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک فرمانِ عالیشان میں یہ بھی ہے: **کُلُّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ** یعنی ہر ذی نعمت حَسَد کیا جاتا ہے۔ (المعجم الکبیر ج۲۰ ص۹۴ حدیث ۱۸۳ ملخصاً) اس حدیث پاک کے پیشِ نظر ہر اس شخص کے حاسِدین کی کچھ نہ کچھ تعداد ضرور ہوگی جسے اللّٰہ تعالٰی نے مال و دولت، عزت و شہرت اور دیگر فضائل و کمالات سے نوازا ہے لیکن شرعی دلیل کے بغیر کسی کو مُعَیَّن کر کے کہنا کہ "یہ مجھ سے حَسَد کرتا ہے" جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بدگُمانی ہے اور بدگُمانی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

مجھے غیبت و چُغلی و بدگُمانی

کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیخ سعدی کے استاذ نے کیا خوب ٹوکا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ سعدی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے ایک بار اپنے استادِ محترم حضرتِ علّامہ اَبُو الْفَرَج عَبْدُ الرَّحمٰن بِن جَوزِی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

القوی سے عَرض کی: میں لوگوں میں دَرسِ حدیث پیش کرتا ہوں تو **فُلاں شخص حَسَد کرتا اور جلتا ہے!** استادِ محترم نے فرمایا: اے سعدی! **تَعَجُّب** ہے کہ تم **حَسَد** کو تو بُری چیز تسلیم کرتے ہو مگر میرے سامنے کسی کو ''حاسِد'' کہہ کر اُس کی بلا تکلُّف **غیبت** کر رہے ہو! آخر تمہیں یہ کس نے کہہ دیا کہ صِرف **حَسَد** ہی حرام ہے کیا **غیبت** حرام نہیں؟ یاد رکھو! اگر **حاسِد** جہنَّم کا حقدار ہے تو **غیبت** کرنے والا بھی عذابِ نار کا سزاوار ہے۔

(بوستانِ سعدی ص ۱۸۸ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! اَساتِذہ ہوں تو ایسے! صِرف مخصوص اَسباق پڑھانے ہی سے غرض نہ ہو، بلکہ طَلَبہ کی اَخلاقی تربیت پر بھی دھیان رکھیں، ایک استاذ ہی کیا ہر مسلمان اپنی اس ذِمّے داری کو سمجھے اور **نیکی کی دعوت** اور گناہ سے مُمانَعت کی ترکیب وصورت بناتا رہے۔ ''بوستانِ سعدی'' کی **حکایت** سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ ''فُلاں مجھ سے حَسَد کرتا ہے'' کہنا **غیبت** ہے، بلکہ یہ جملہ **غیبت** سے بھی سخت گناہ **تہمت** کی طرف جارہا ہے کیوں کہ ''حَسَد'' باطِنی امراض میں سے ہے اور اس کا تعلُّق دل سے ہے اگرچہ کبھی کبھار واضح قَرائن (یعنی بالکل صاف علامتوں) سے بھی **حَسَد** کا اظہار ہو جاتا ہے مگر اکثر لوگ قِیاس ہی سے کسی کو **حاسِد** کہہ دیا کرتے ہیں۔ حَسَد کے مُتَعَلِّق **غیبت کے مزید سات فقرات مُلاحَظہ ہوں:** ❁ جل کُڑھ رہا ہے ❁ مجھ سے جلتا ہے ❁ میری ترقّی دیکھ نہیں سکتا ❁ میری خوشی سے خوش نہیں ہوا ❁ میرا نقصان چاہتا ہے ❁ میری بھلائی میں راضی نہیں

www.dawateislami.net

❁ مجھے دیکھ کر اُس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نظرِ بد اونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے

حَسَد کے اثرات کا نظرِ بد کی صورت میں ظاہر ہونا ممکن ہے، حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَ تُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ بے شک نظر مرد کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی ہے۔ (جمع الجوامع، ج۵، ص۲۰۴، الحدیث: ۱۴۵۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد کے شر سے بچنے کے مَدَنی پھول

۱ دعا کرتے رہئے

بہر حال کسی پر حَسَد کا یقینی حُکم لگائے بغیر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاسِد کے شر سے بچنے کی دعا کرتے رہئے، قرآن مجید میں حاسِد کے حَسَد سے پناہ مانگتے رہنے کی تاکید کی گئی ہے، چنانچہ پارہ 30 سورۂ فلق آیت 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵ (پ ۳۰، الفلق: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور حَسَد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

www.dawateislami.net

۲ توجُّہ ہٹا لیجئے

دل کو ان خیالات سے خالی کر لیجئے کہ فلاں شخص مجھ سے حَسَد یا دشمنی کر رہا ہے کیونکہ بَسا اوقات انسان کو اس کا یہی احساس، کہ میرا کوئی دشمن یا حاسِد ہے، نقصان پہنچاتا ہے۔

۳ صدقہ وخیرات کیجئے

اس سے بھی بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں اور یہ حاسِدوں کے حَسَد اور نظرِ بد سے بچنے کا مُجَرَّب نُسخہ ہے۔ حضرتِ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بَلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ (مجمع الزوائد، ج۳، ص۲۸۴، الحدیث ۴۶۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کو کسی سے حَسَد نہ ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب کسی کو کسی سے حسد نہ ہوگا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، باذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: خدا کی قسم! ابنِ مریم (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) اُتریں گے، حاکم عادِل ہو کر کہ صَلیب توڑ دیں گے اور خنزیر فنا

www.dawateislami.net

کردیں گے، جِزیہ ختم فرمادیں گے، اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی جن پر کام کاج نہ کیا جائے گا اور کینے، بُغْض اور حَسَد جاتے رہیں گے، وہ مال کی طرف بلائیں گے تو کوئی اُسے قبول نہ کرے گا۔ (صحیح مسلم، ص۹۱، الحدیث: ۲۴۳)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے ''اور کینے، بُغض اور حسد جاتے رہیں گے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی حضرتِ سیدنا عیسٰی علیہ السلام کی برکت سے لوگوں کے دلوں سے حسد، بغض (اور) کینے نکل جائیں گے کیونکہ کسی کے دل میں دنیا کی محبت نہ رہے گی۔ ہر ایک کو دین وایمان کی لگن لگ جائے گی محبتِ دنیا ان سب کی جَڑ ہے جب جَڑ ہی کٹ گئی تو شاخیں کیسے رہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۷، ص۳۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلاصۂ کتاب

❁ حسد کے بارے میں جاننا فرض ہے ❁ کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام ''حَسَد'' ہے ❁ حسد کی چار قسمیں ہیں اور ہر قسم کا حکم الگ الگ ہے ❁ رشک کبھی واجب ہوتا ہے تو کبھی مستحب اور کبھی جائز ہوتا ہے ❁ حسد کرنے والے کو ان نقصانات کا سامنا ہے: (۱) اللّٰہ ورسول کی ناراضی (۲) ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ (۳) نیکیاں ضائع ہوجانا (۴) مختلف گناہوں

www.dawateislami.net

میں مبتلا ہوجانا (۵) نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا (۶) دعا قبول نہ ہونا (۷) نصرتِ الٰہی سے محرومی (۸) ذِلّت ورُسوائی کا سامنا (۹) سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوجانا (۱۰) خود پر ظُلم کرنا (۱۱) بغیر حساب جہنم میں داخلہ۔ ❁ سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں: (۱) بُغْض وعداوت (۲) خود ساختہ عزت (۳) تکبر (۴) احساسِ کمتری (۵) من پسند مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (۶) حبِّ جاہ (۷) قلبی خباثت۔

❁ دَرْجِ ذیل تدابیر اختیار کرکے حَسَد سے جان چھڑائی جاسکتی ہے:

❁ توبہ کرلیجئے ❁ دعا کیجئے ❁ رضائے الٰہی پر راضی رہیے ❁ حَسَد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے ❁ اپنی موت کو یاد کیجئے ❁ حَسَد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے ❁ لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے ❁ حَسَد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھئے ❁ اپنی خامیوں کی اِصلاح میں لگ جایئے ❁ حَسَد کی عادت کو رشک میں تبدیل کرلیجئے ❁ نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیریں کیجئے ❁ دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنالیجئے ❁ رُوحانی عِلاج بھی کیجئے ❁ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے۔

(تفصیل کے لئے کتاب کا پھر سے مطالعہ کیجئے)

مَدَنی پھول

دوسروں کی غَلَطی پکڑتے ہوئے اِس اِمکان کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم خود بھی غَلَطی پر ہوسکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

ماٰخذ و مراجع

نام کتاب	مطبوعہ	نام کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان ترجمۂ قراٰن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	تفسیرنعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
التفسیر الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
تفسیر روح البیان	کوئٹہ	تفسیر الدر المنثور	دار الفکر بیروت
تفسیر المدارک	دار المعرفۃ بیروت	تفسیر روح المعانی	داراحیاء التراث العربی بیروت
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابی داوٗد	دار احیاء التراث العربی بیروت	مصنف ابن ابی شیبۃ	دار الفکر بیروت
سنن الترمذی	دار الفکر بیروت	شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	الترغیب والترھیب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن الدارمی	دارالکتاب العربی بیروت	المعجم الاوسط	دار الفکر بیروت
المستدرک	دار المعرفۃ بیروت	شرح السنۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الموسوعۃ لابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت	مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الغیبۃ والنمیمۃ	المکتبۃ العصریۃ بیروت	جامع الاحادیث	دار الفکر بیروت
السنن الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کنز العمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت	فتح الباری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مرأۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	الدر المختار	دار المعرفۃ بیروت
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	فتاویٰ رضویہ(مخرجہ)	رضا فاؤنڈیشن لاہور
الطبقات الکبریٰ للشعرانی	دار الفکر بیروت	قوت القلوب	مرکزاہل سنّت(الھند)
مکارم الاخلاق	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الرسالۃ القشیریۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
احیاء علوم الدین	دار صادر بیروت	الزواجرعن اقتراف الکبائر	دار المعرفۃ بیروت
منہاج العابدین	دارالکتب العلمیۃ بیروت	الحدیقۃ الندیۃ	پشاور
کیمیائے سعادت	تہران ،ایران	درۃ الناصحین	دار الفکر بیروت
مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تنبیہ المغترین	دار المعرفۃ بیروت
تنبیہ الغافلین	پشاور	شرح المقاصد	دارالکتب العلمیۃ بیروت
بوستانِ سعدی	انتشارات عالمگیرکتابخانہ ملی ایران	دلیل العارفین	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	الوظیفۃ الکریمۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
مثنوی مولانا روم	مرکز الاولیاء لاہور	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
بُرے خاتمے کے اسباب	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	آبِ کوثر	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
شیطان کے چار گدھے	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	72 مدنی انعامات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
عیون الحکایات	دارالکتب العلمیۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
لسان العرب	مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات بیروت		

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	1	حاسد کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں	25
شکاری خود شکار ہو گیا	1	ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ	26
باطنی گناہوں کی تباہ کاریاں	4	حسد ایمان کو بگاڑ دیتا ہے	26
آپس میں حسد نہ کرو	7	حسد اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے	27
حسد کسے کہتے ہیں؟	7	حسد کی وجہ سے ایمان سے محروم رہے	28
حسد کی چند مثالیں	8	حسد کرنے والے کا برا خاتمہ	29
حسد کو حسد کیوں کہتے ہیں؟	8	ہمارا کیا بنے گا؟	30
حسد باطنی بیماریوں کی ماں ہے	8	نیکیاں ضائع ہو جانا	31
حاسد کی مثال	9	مختلف گناہوں میں مبتلا ہو جانا	32
حسد، غیرت اور رَشک میں فرق	10	حسد، غیبت اور تہمت	32
رشک کی مختلف صورتیں	11	غیبت کی 20 تباہ کاریاں	33
رشک ہے یا حسد؟	11	حسد اور چغلی	34
قابل رشک کون؟	12	حسد اور جھوٹ	35
شانِ محبوبی پر رشک کریں گے	13	کتے کی شکل میں بدل جائے گا	35
صحابہ کرام کا نیکیوں میں رشک	14	حسد اور بدگمانی	36
مؤذنین ہم سے بڑھ جائیں گے	15	حسد اور قطع رحمی	38
کم سامان والے پر رشک	16	حسد اور مسلمانوں کو تکلیف دینا	39
بدکار پر رشک نہ کرو	16	مسلمان کو تکلیف دینا کیسا؟	39
ہمارا رشک کن چیزوں میں ہوتا ہے؟	17	حسد اور جادو ٹونہ	40
میں چرس اور شراب کا عادی تھا	19	حسد اور شماتت	40
حاسد کی قسمیں	20	کہیں تم اس پریشانی میں مبتلا نہ ہو جاؤ	41
سب سے پہلے شیطان نے حسد کیا تھا	21	حاسد کب خوش ہوتا ہے؟	42
شیطان کے انجام سے عبرت پکڑو	21	حسد اور قتل	42
حسد شیطان کا ہتھیار ہے	22	سب سے پہلا قاتل و مقتول	42
حسد کے نقصانات	23	قابیل کا عبرت ناک انجام	44
اللہ و رسول کی ناراضی	24	ہر قتل کا گناہ قابیل کو بھی ملتا ہے	45
حاسد اپنے رب سے مقابلہ کرتا ہے	24	الٹا لٹکا دیا گیا	46
حاسد گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے	25	نیکیوں کے ثواب سے محروم رہنا	47

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
دعا قبول نہ ہونا	47
نصرتِ الٰہی سے محرومی	48
ذلت ورسوائی کا سامنا	48
جلنے والوں کا منہ کالا	49
گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے	50
سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوجانا	50
خود پر ظلم کرنا	51
حسد سے بڑھ کر نقصان دہ شے کوئی نہیں	51
بغیر حساب جہنم میں داخلہ	52
حسد کے مزید نقصانات	53
حسد کیوں ہوتا ہے؟	54
بغض وعداوت کے سبب حسد	54
یہودیوں کے حسد کی وجہ	56
یہودیوں کے حسد کی مزید وجوہات	57
یہودی معالج کا حسد	58
منافقین کا مسلمانوں سے حسد	59
خودساختہ عزت جاتے رہنے کا خوف	59
تکبر کے سبب حسد	60
احساس کمتری کے سبب حسد	60
مقصد فوت ہوجانے کا خوف	61
حبِ جاہ کے سبب حسد	62
قلبی خباثت کے سبب حسد	63
کون کس سے حسد کرتا ہے؟	63
پیر بھائی کی شیخ سے زیادہ رسائی پر رنج	65
حاسد کی تین نشانیاں	65
کیا ہم کسی کے حسد میں مبتلا ہیں؟	65
اپنا باطن ستھرا رکھئے	67
حسد کے چودہ علاج	68
(۱) توبہ کرلیجئے	69
(۲) دعا کیجئے	70
(۳) رضائے الٰہی پر راضی رہیے	70
(۴) حسد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھئے	72
(۵) اپنی موت کو یاد کیجئے	72
(۶) حسد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور	73
کیوں حسد کروں؟	74
میں نے کبھی کسی سے حسد نہیں کیا	74
جسے اللہ عزت دے اس سے حسد نہ کرو	75
(۷) لوگوں کی نعمتوں پر نظر نہ رکھئے	75
(۸) حسد سے بچنے کے فضائل پر نظر	76
سب سے افضل کون؟	76
تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے	76
سایہ عرش میں کس کو دیکھا!	77
جنتی شخص	77
لمبی عمر کا راز	79
(۹) اپنی خامیوں کی اصلاح	79
(۱۰) حسد کی عادت کو رشک میں بدلنا	80
(۱۱) نفرت کو محبت میں بدلنے کی تدبیر	81
سر کا بوسہ لے لیا	81
(۱۲) دوسروں کی خوشی میں خوش رہئے	82
(۱۳) روحانی علاج بھی کیجئے	83
(۱۴) مدنی انعامات پر عمل کیجئے	85
ایک بیان نے میری زندگی بدل دی	86
پھر بھی حسد نہ جائے تو؟	88
اگر کسی کو آپ سے حسد ہو تو؟	89
شیخ سعدی کے استاذ نے کیا خوب ٹوکا	89
نظر بد اونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے	91
حاسد کے شر سے بچنے کے مدنی پھول	91
کسی کو کسی سے حسد نہ ہوگا	92
خلاصۂ کتاب	93
ماخذ ومراجع	95

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بے حد ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ



مکتبۃ المدینہ کراچی

- کراچی: نزد مسجد کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرداد آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آدھی دادان۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد بوسن روڈ مسجد اقصیٰ بوسن روڈ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- راولپنڈی: فیضانِ مدینہ فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اٹک روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 اشاعت سنٹر۔
- خان پور: نزد نئی چوک نہر کنارہ روڈ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چوک بازار روڈ MCB۔ فون: 0244-362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ نزد اسٹیشن روڈ۔ فون: 071-5619195
- کوئٹہ: فیضانِ مدینہ فخر پور موڑ کوئٹہ۔ فون: 055-4225653
- فیصل آباد: کچہری روڈ جامع مسجد غوثیہ۔ فون: 041-2550767
- ڈیرہ غازی خان: نزد بائی پاس چوک۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net



بَدشُگُونی

13

(مرکزیہ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

"لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ وَلَا تُطُیِّرَ لَه

یعنی جس نے بدشگونی لی اور جس کے لیے بدشگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

(المعجم الکبیر، ۱۸/ ۱۶۲، حدیث:۳۵۵)

بدشگونی

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب : بدشگونی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

پہلی بار : محرم الحرام ۱۴۳۵ھ، دسمبر 2013ء تعداد: 25000 (پچیس ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۷ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ حوالہ: 188

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''بدشگونی''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12 - 11 - 2013

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجلس
تفتیشِ کتب و رسائل
فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail: ilmia@dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''اسلامی زندگی'' کے 11 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۵۸۱، حدیث: ۶۴۹۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃ العلمیۃ"** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب

(٥) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و

www.dawateislami.net

بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بشارت کا نور

شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ نُور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔ (الجامع الصغیر، ص ٢٨٠، حدیث ٤٥٨٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

منحوس کون؟

ایک بادشاہ اپنے وزیروں مُشیروں کے ساتھ دربار میں موجود تھا کہ کالے رنگ کے ایک آنکھ والے آدمی کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا، لوگوں کو شکایت تھی کہ یہ ایسا منحوس ہے کہ جو صبح سویرے اِس کی شکل دیکھ لیتا ہے اُسے ضرور کوئی نہ کوئی نُقصان اُٹھانا پڑتا ہے لہٰذا اِسے مُلک سے نکال دیا جائے۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد بادشاہ نے کہا: کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے میں خود تجربہ کروں گا اور کل صبح سب سے پہلے اِس کی صورت دیکھوں گا پھر کوئی دوسرا کام کروں گا۔ اگلے دن جب بادشاہ بیدار ہوا اور خوابگاہ کا دروازہ کھولا تو وہی ایک آنکھ والا آدمی سامنے کھڑا تھا۔ بادشاہ اس کو دیکھ کر واپس پلٹ آیا اور دربار میں جانے کے لئے تیار ہونے لگا۔ لباس تبدیل کرنے

www.dawateislami.net

کے بعد جُونہی بادشاہ نے جوتے میں اپنا پاؤں ڈالا اُس میں موجود زہریلے بچھو نے ڈنک ماردیا۔ بادشاہ کی چیخیں بلند ہوئیں تو خدمت گار بھاگم بھاگ اس کے پاس پہنچے۔ زہر کے اثر سے بادشاہ کا سُرخ وسفید چہرہ نیلا پڑ چکا تھا محل میں شور مچ گیا کہ ''بادشاہ سلامت کو بچھو نے کاٹ لیا ہے۔'' چند لمحوں میں وزیرِ خاص بھی پہنچ گئے، ہاتھوں ہاتھ شاہی طبیب کو طَلَب کرلیا گیا جس نے بڑی مَہارت سے بادشاہ کا علاج شروع کردیا۔ جیسے تیسے کرکے بادشاہ کی جان تو بچ گئی لیکن اسے کئی روز بسترِ عَلالت پر گزارنا پڑے۔ جب طبیعت ذرا سنبھلی اور بادشاہ دربار میں بیٹھا تو ایک آنکھ والے آدمی کو دوبارہ پیش کیا گیا تاکہ اسے سزا سُنائی جائے کیونکہ شکایت کرنے والوں کا کہنا تھا کہ اب اس کے ''منحوس'' ہونے کا تجربہ خود بادشاہ سلامت کرچکے ہیں۔ وہ شخص رو رو کر رحم کی فریاد کرنے لگا کہ مجھے میرے وطن سے نہ نکالا جائے۔ یہ دیکھ کر ایک وزیر کو اس پر رحم آگیا، اس نے بادشاہ سے بولنے کی اِجازت لی اور کہنے لگا: بادشاہ سلامت! آپ نے صبح صبح اس کی صورت دیکھی تو آپ کو بچھو نے کاٹ لیا اس لئے یہ منحوس ٹھہرا لیکن معاف کیجئے گا کہ اِس نے بھی صبح سویرے آپ کا چہرہ دیکھا تھا جس کے بعد سے یہ اب تک قید میں تھا اور اب شاید اسے مُلک بَدری (یعنی مُلک چھوڑنے) کی سزا سُنا دی جائے تو ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ منحوس کون؟ یہ شخص یا آپ؟ یہ سُن کر بادشاہ لاجواب ہوگیا اور ایک آنکھ والے کالے آدمی کو نہ صِرْف آزاد کردیا بلکہ اِعلان کروادیا کہ آئندہ کسی نے اس کو منحوس کہا تو اُسے سخت سزا دی جائے گی۔

www.dawateislami.net

کیا کوئی شخص منحوس ہوسکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص ،جگہ، چیز یا وَقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت ،مجدّدِ دِین وملّت ،مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اسی نوعیت کا **سُوال** کیا گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح کو اس کی منحوس صورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہوجانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسہ) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہوگی چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمْر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہوجائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: **شرعِ مطہر** میں اس کی کچھ اصل نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شگونِ بد گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔[1] وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "اَللّٰھُمَّ

[1] فتح الباری، کتاب الطب، باب الطیرۃ، ۱۱/ ۱۸۱، تحت الحدیث: ۵۷۵٤

www.dawateislami.net

لَاطَیرَ اِلَّا طَیرُکَ ،وَلَا خَیرَ اِلَّا خَیرُکَ ،وَلَا اِلٰہَ غَیرُکَ ‘‘[1] (اے اللہ! نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کر کے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللّٰہُ تعالٰی اَعْلَمُ (فتاوٰی رضویہ، ۲۹/۶۴۱ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خنثوں کا جنوبہ

کسی شخص کو منحوس قرار دینے میں اس کی سخت دل آزاری ہے اور اس سے تُہمت دھرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ مذکورہ گناہوں کی مذمّت پر مشتمل 2 روایات ملاحظہ کیجئے اور خوفِ خداوندی سے لرزیئے، چنانچہ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اُس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وَقْت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔ (ابوداؤد، کتاب القضیہ، باب فی الشھادات، ۳/۴۲۷، الحدیث ۳۵۹۷) سلطانِ دوجہان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ’مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی

[1] مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب مایقول الرجل اذا نعق الغراب، ۷/۱۴۲، الحدیث: ۱

اللّٰہ۔ (یعنی) جس نے (بلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو ایذاء دی اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اُس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذاء دی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۲/۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷) اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذاء دینے والوں کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت 57 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللّٰہ اور اس کے رسول کو ان پر اللّٰہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللّٰہ نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شگون کی تعریف

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (۱) بُرا شگون لینا (۲) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی تفسیرِ قُرطبی میں نَقْل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقْت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بَدشگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی

www.dawateislami.net

خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔

(الجامع لاحکام القراٰن للقرطبی،پ۲٦، الاحقاف،تحت الأیة:٤،ج۸،جزء١٦،ص١٣٢)

اچھے بُرے شگون کی مثالیں

اچھے شگون کی مثال یہ ہے کہ ہم کسی کام کو جارہے ہوں، کسی نے پکارا: ''یارَشِید(یعنی اے ہدایت یافتہ)''، ''یا سَعِید(یعنی اے سعادت مند)''، ''اے نیک بَخت''، ہم نے خیال کیا کہ اچھا نام سُنا ہے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ہوگی یا کسی بُزُرگ کی زِیارت ہوگئی اسے اپنے حق میں اچھا سمجھا کہ اب اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی جبکہ بدشگونی کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص سفر کے اِرادے سے گھر سے نکلا لیکن راستے میں کالی بلی راستہ کاٹ کر گزر گئی، اب اس شخص نے یہ یقین کرلیا کہ اس کی نُحوست کی وجہ سے مجھے سفر میں ضَرور کوئی نقصان اُٹھانا پڑے گا اور سفر کرنے سے رُک گیا تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص بدشگونی میں مبتلا ہوگیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں جہالت کی وجہ سے رواج پانے والی خرابیوں میں ایک بدشگونی بھی ہے جس کو بد فالی بھی کہا جاتا ہے جبکہ عربی میں اس کو طَائِرٌ، طَیْرٌ اور طِیَرَۃٌ کہا جاتا ہے، عرب لوگ طائِر (یعنی پرندے) کو اُڑا کر اس سے فال لیتے تھے، پرندے کے دائیں طرف اُڑنے سے اچھی فال لیتے اور بائیں طرف اُڑنے اور کووں کے کائیں کائیں کرنے سے بدشگونی (بُری فال) لیتے، اس کے بعد مطلقاً

www.dawateislami.net

بَدشگونی کے لیے طائِرٌ، طَیْرٌ اور طِیَرَۃٌ کا لفظ استعمال ہونے لگا۔(تفسیر کبیر ۵/ ۳۴۴ ملتقطًا) عرب لوگ پرندوں کے ناموں، آوازوں، رنگوں اور ان کے اُڑنے کی سمتوں سے فال لیا کرتے تھے چنانچہ عُقاب (ایک طاقتور شکاری پرندہ) سے مصیبت، کوے سے سفر اور ہُدہُد (ایک خوبصورت پرندہ) سے ہدایت کی فال لیتے اسی طرح اگر پرندے دائیں جانب اُڑتے تو اچھا شگون اور بائیں جانب اُڑتے تو بَدشگونی لیا کرتے تھے۔(بریقه محمودیه شرح طریقه محمدیه، باب الخامس والعشرون، ۲/ ۳۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطانی کام

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْعِیَافَۃُ وَالطِّیَرَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ یعنی اچھا یا بُرا شگون لینے کے لیے پرندہ اُڑانا، بَدشگونی لینا اور طَرْق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔

(ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الخط و زجر الطیر، ۴/ ۲۲، حدیث: ۳۹۰۷)

بَدشگونی حرام اور نیک فال لینا مستحب ہے

حضرت سیدنا امام محمد آفَنْدِی رُومی بِرْکِلی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الولی اَلطَّرِیْقَۃُ الْمُحَمَّدِیَۃ میں لکھتے ہیں: بَدشگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے۔

(الطریقة المحمدیة، ۲/ ۱۷، ۲۴)

احمد رضا ۱۰ ساعت

نہ چاہتے ہوئے بھی بعض اوقات انسان کے دل میں بُرے شگون کا خیال آ ہی جاتا ہے اس لئے کسی شخص کے دِل میں بَدشگونی کا خیال آتے ہی اسے گنہگار قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ محض دِل میں بُرا خیال آجانے کی بنا پر سزا کا حقدار ٹھہرانے کا مطلب کسی اِنسان پر اس کی طاقت سے زائد بوجھ ڈالنا ہے اور یہ بات شرعی تقاضے کے خلاف ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (پ۳، البقرۃ:۲۸۶)

حضرت علامہ مُلّا جِیُون رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اس آیت کے تحت تفسیراتِ احمدیہ میں لکھتے ہیں: یعنی اللہ تعالٰی ہر جاندار کو اس بات کا مُکَلَّف (یعنی ذمہ دار) بناتا ہے جو اس کی وُسعت وقدرت میں ہو۔ (التفسیرات الاحمدیہ، ص۱۸۹)

چنانچہ اگر کسی نے بَدشگونی کا خیال دل میں آتے ہی اسے جھٹک دیا تو اس پر کچھ اِلزام نہیں لیکن اگر اس نے بَدشگونی کی تاثیر کا اِعتقاد رکھا اور اِسی اعتقاد کی بنا پر اس کام سے رُک گیا تو گناہ گار ہوگا مثلاً کسی چیز کو منحوس سمجھ کر سفر یا کاروبار کرنے سے یہ سوچ کر رُک گیا کہ اب مجھے نقصان ہی ہوگا تو اب گنہگار ہوگا۔ شیخ الاسلام شہاب الدّین امام احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی علیہ رحمۃُ اللہِ الباری اپنی کتاب اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر میں بَدشگونی کے بارے میں دو حدیثیں نَقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

www.dawateislami.net

پہلی اور دوسری حدیثِ پاک کے ظاہری معنی کی وجہ سے بَد فالی کو گناہِ کبیرہ شمار کیا جاتا ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ یہ حکم اس شخص کے بارے میں ہو جو بَد فالی کی تاثیر کا اِعتقاد رکھتا ہو جبکہ ایسے لوگوں کے اسلام (یعنی مسلمان ہونے نہ ہونے) میں کلام ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الكبار ،باب السفر، ١/٣٢٦)

؎ کریں نہ تنگ خیالاتِ بَد کبھی ، کردے
شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ (وسائلِ بخشش،ص٩٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارہ ترین مسئلہ

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ یعنی بَد فالی لینا شِرْک ہے، بَد فالی لینا شِرْک ہے، یہ تین مرتبہ فرمایا، (پھر اِرشاد فرمایا:) ہم میں سے ہر شخص کو ایسا خیال آجاتا ہے مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ توکّل کے ذریعے اسے دُور فرما دیتا ہے۔

(ابو داؤد،كتاب الكهانة والطير،باب فى الطيرة، ٤ / ٢٣، حديث: ٣٩١٠)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ مُلا علی قاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: بَد شگونی لینے کو شِرْک قرار دیا گیا ہے کیونکہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا اِعتقاد تھا کہ بَد شگونی کے تقاضے پر عمل کرنے سے ان کو نَفْع حاصل ہوتا ہے یا ان سے

www.dawateislami.net

ضَرر اور پریشانی دُور ہوتی ہے اور جب انہوں نے اس کے تقاضے پر عمل کیا تو گویا انہوں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرْک کیا اور اسے شرکِ خَفی کہا جاتا ہے (جو کہ گناہ ہے) اور اگر کسی شخص نے یہ عقیدہ رکھا کہ فائدہ دِلانے اور مصیبت میں مبتلا کرنے والی اللّٰہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ذات ہے جو ایک مستقل طاقت ہے تو اس نے شرکِ جَلی کا اِرتکاب کیا ہے (جو کہ کُفر ہے)۔ (مرقاة المفاتيح ،كتاب الطب والرقى ، باب الفال والطيرة، ۸/ ۳۴۹، تحت الحديث: ٤٥٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شِرْک میں آلودہ ہوگیا

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ شَيْءٍ فَقَدْ قَارَفَ الشِّرْكَ یعنی جو شخص بدشگونی کی وجہ سے کسی چیز سے رُک جائے وہ شِرْک میں آلودہ ہوگیا۔[1]

(مجمع الزوائد، كتاب الطب، باب فيمن يتطير ۵/ ۱۸۰، حديث: ۸٤۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشگونی کی مختلف شکلیں

بدشگونی لینا عالَمی بیماری ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے ایسی ایسی بدشگونیاں لیتے ہیں کہ انسان سُن کر حیران رہ جاتا ہے

[1] : شِرْک کہنے کی وجہ اوپر گزر چکی۔

www.dawateislami.net

چنانچہ: ۞ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سن کر بَدشگونی کا شکار ہو جاتے ہیں ۞ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بَد فالی لیتے ہیں ۞ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نَقْص کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بَدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا ۞ کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) کی آواز سے بَدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں ۞ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین و رَنجیدہ کر لیتے ہیں ۞ کبھی مہمان کی رُخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں ۞ کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جوتا آنے سے بَدشگونی لیتے ہیں ۞ کسی کا کٹا ہوا ناخن پاؤں کے نیچے آجائے تو آپس میں دشمنی ہو جانے کی بَدشگونی لیتے ہیں ۞ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی ۞ عید جمعہ کے دن ہو جائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں ۞ کبھی بلی کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کتے کے رونے کو ۞ مُرغا دن کے وَقْت اذان دے تو بَد فالی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے ذَبح کر ڈالتے ہیں ۞ پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بَدشگونی لیتا ہے ۞ نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صِرْف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس

www.dawateislami.net

ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے ❁ حامِلہ عورت کو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا ❁ جوانی میں بیوہ ہوجانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں، نیز یہ سمجھتے ہیں کہ ❁ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے ❁ کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے ❁ خالی برتنوں یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہوجاتا ہے ❁ جب بادلوں میں بجلی کڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ (پلوٹھا، پہلوٹھا) باہر نکلے تو بجلی اس پر گر جائے گی ❁ بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں ❁ دودھ پیتے بچے کے بالوں میں کنگھی کی جائے تو اس کے دانت ٹیڑھے نکلتے ہیں ❁ چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ❁ بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ❁ مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں ❁ زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گر گیا وہ گونگا ہوجائے گا ❁ رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں ❁ انگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے[1] ❁ سورج

---

[1] : انگلیاں چٹخانے کے تین اَحکام: (الف) نَماز کے دَوران مکروہِ تحریمی ہے اور تَوابِعِ نَماز میں مَثَلاً نَماز کیلئے جاتے ہوئے، نَماز کا اِنتظار کرتے ہوئے بھی اُنگلیاں چٹخانا مکروہ ہے (بہارِ شریعت ۱/۶۲۵) (ب) خارجِ نَماز میں (یعنی توابِعِ نَماز میں بھی نہ ہو) بغیر حاجت کے اُنگلیاں چٹخانا مکروہ تنزیہی ہے (ج) خارجِ نَماز میں کسی حاجت کے سبب مَثَلاً اُنگلیوں کو آرام دینے کیلئے اُنگلیاں چٹخانا مُباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے (رَدُّالْمُحتار ۲/ ۴۹۳-۴۹۴)

www.dawateislami.net

گرہن کے وَقْت حامِلہ عورت چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہوگا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہوگا ❁ نومَولُود (یعنی بہت چھوٹے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہوگا ❁ کبھی نمبروں سے بَد فالی لیتے ہیں (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے)، اسی لئے ان کی بڑی بڑی عمارتوں میں 13 نمبر والی منزل نہیں ہوتی (بارھویں منزل کے بعد والی منزل کو چودھویں منزل قرار دے لیتے ہیں)، اسی طرح ان کے اسپتالوں میں **13** نمبر والا بستر یا کمرہ بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ اس نمبر کو منحوس سمجھتے ہیں ❁ رات کے وَقْت کنگھی چوٹی کرنے یا ناخن کاٹنے سے نُحوست آتی ہے ❁ گھر کی چھت یا دیوار پر اُلّو بیٹھنے سے نُحوست آتی ہے (جبکہ مغربی ممالک میں اُلو کو بابَرَکت سمجھا جاتا ہے) ❁ مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔ **مذکورہ** بالا بَدشگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بَدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشگونی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَدشگونی انسان کے لئے دینی و دُنیوی دونوں اعتبار سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انسان کو وسوسوں کی دَلدل میں اُتار دیتی ہے چنانچہ وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی پَرچھائی (یعنی سائے) سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وَہم میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ دنیا کی ساری

www.dawateislami.net

بَد بختی وبَد نصیبی اسی کے گِرد جمع ہوچکی ہے اور دوسرے لوگ پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسا شخص اپنے پیاروں کو بھی وہمی نگاہ سے دیکھتا ہے جس سے دلوں میں کُدُورَت (یعنی دشمنی) پیدا ہوتی ہے۔ بَدشگونی کی باطنی بیماری میں مبتلا انسان ذہنی وقلبی طور پر مَفْلُوج (یعنی ناکارہ) ہوکر رہ جاتا ہے اور کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرسکتا۔ امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: اِعْلَمْ اَنَّہ لَیْسَ شَیْءٌ اَضَرَّ بِالرَّأْیِ وَلَا اَفْسَدَ لِلتَّدبِیرِ مِن اِعتِقَادِ الطِّیَرَۃِ جان لو! بَدشگونی سے زیادہ فِکْر کو نقصان پہنچانے والی اور تدبیر کو بگاڑنے والی کوئی شے نہیں ہے۔ (ادب الدنیا والدین، ص ۲۷٤)

کثیر احادیثِ مبارکہ میں بھی بَدشگونی کے نقصانات سے خبردار کیا گیا ہے چنانچہ

(۱) وہ ہم میں سے نہیں

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بَدفالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اِظہار ان الفاظ میں فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ وَلَا تُطُیِّرَ لَہ یعنی جس نے بَدشگونی لی اور جس کے لیے بَدشگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔ (المعجم الکبیر، ۱۸/ ۱٦۲، حدیث: ۳۵۵ و فیض القدیر، ۲۸۸/۳، تحت الحدیث: ۳۲۰٦)

(۲) بلند درجوں تک نہیں پہنچ سکتا

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان

www.dawateislami.net

ہے::ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ لَمْ يَنَلِ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مَنْ تَكَهَّنَ اَوِ اسْتُقْسَمَ اَوْ رَدَّهُ مِنْ سَفَرٍ طِيَرَةٌ یعنی تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا ﴿۱﴾ جو اپنی اَٹکل سے غیب کی خبر دے (یعنی آیندہ کی بات بتائے) یا ﴿۲﴾ فال کے تیروں سے اپنی قسمت معلوم کرے یا ﴿۳﴾ بَدشگونی کے سبب اپنے سفر سے رُک جائے۔(تاریخ ابن عساکر،رجاء بن حیوۃ،۱۸/۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشگونی کے چند نقصانات

۞ بَدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعتماد اور توکُّل کمزور ہوجاتا ہے ۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بَدگمانی پیدا ہوتی ہے ۞ تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے ۞ شیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے ۞ بَدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پَست ہمتی اور تنگ دلی پیدا ہوجاتی ہے ۞ ناکامی کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرست نہ ہونا، غَلَط وَقْت اور غَلَط جگہ پر کام کرنا اور ناتجربہ کاری لیکن بَدشگونی کا عادی شخص اپنی ناکامی کا سبب نُحوست کو قرار دینے کی وجہ سے اپنی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے ۞ بَدشگونی کی وجہ سے اگر رشتے ناطے توڑے جائیں تو آپس کی ناچاقیاں جنم لیتی ہیں ۞ جو لوگ اپنے اوپر بَدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں انہیں ہر چیز منحوس نظر آنے لگتی ہے، کسی کام کے لیے گھر سے نکلے اور کالی بلی نے راستہ کاٹ لیا تو یہ ذہن بنالیتے

www.dawateislami.net

ہیں کہ اب ہمارا کام نہیں ہوگا اور واپس گھر آ گئے ،ایک شخص صبح سویرے اپنی دکان کھولنے جاتا ہے راستہ میں کوئی حادثہ پیش آیا تو سمجھ لیتا ہے کہ آج کا دن میرے لیے منحوس ہے لہٰذا آج مجھے نقصان ہوگا یوں ان کا نظامِ زندگی درہم برہم ہوکر رہ جاتا ہے ۞ کسی کے گھر پر اُلّو کی آواز سن لی تو اِعلان کر دیا کہ اس گھر کا کوئی فرد مرنے والا ہے یا خاندان میں جھگڑا ہونے والا ہے ،جس کے نتیجے میں اس گھر والوں کے لئے مصیبت کھڑی ہوجاتی ہے ۞ نیا ملازم اگر کاروباری ڈِیل نہ کر پائے اور آرڈر ہاتھ سے نکل جائے تو فیکٹری مالک اسے منحوس قرار دے کر نوکری سے نکال دیتا ہے ۞ نئی دلہن کے ہاتھوں اگر کوئی چیز گر کر ٹُوٹ پُھوٹ جائے تو اس کو منحوس سمجھا جاتا ہے اور بات بات پر اس کی دل آزاری کی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی اور طرح طرح کے ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمٰی سے کم نہیں، اِس سے ہر دَم وابَستہ رہئے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے مُنسلک (مُن۔سَ۔لک) ہونے والوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں بلکہ مَدَنی اِنقلاب برپا ہوجاتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ ہو، چُنانچِہ

www.dawateislami.net

آسمان پر سے کاغذ کا پرزہ گرا

قَصبہ کالونی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں **9** لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذِہن کے مُطابِق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروادیا ہے! میں نے نیت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو **30 دن کے مَدَنی قافِلے** میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مُنّی کی امّی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آ کر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا، **بلال۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **30** دن کے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے میرے یہاں **مَدَنی مُنّے** کی آمد ہوگئی! نہ صِرْف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے **دو**[2] **مَدَنی مُنّے** مزید پیدا ہوئے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم دیکھئے! **30 دن کے مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت صِرْف مجھ تک مَحدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے **مَدَنی مُنے** تَوَلُّد (یعنی پیدا) ہوئے۔ یہ بیان دیتے وَقْت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں عَلاقائی مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافِلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

www.dawateislami.net

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب مَدَنی مُنّے ملیں، قافِلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہوگی ہری مُنّا مُنّی ملیں، قافِلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بَر آتی ہیں! اُمّیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پَژمُردہ (یعنی مُرجھائی ہوئی) کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ ضَروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازِمی ہی پوری ہو، بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طَلَب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سُوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے اِنعام ہوتا ہے۔ مَثَلاً یہی کہ وہ **اولادِ نرینہ** مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مُنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چُنانچِہ پارہ دوسرا سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(۲۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (پ۲، البقرۃ:۲۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ۱/۱۰۶۱ بتغیر قلیل)

www.dawateislami.net

بدشگونی لینا غیر مسلموں کا طریقہ ہے

کسی شخص یا چیز کو منحوس قرار دینا مسلمانوں کا شیوہ نہیں یہ تو غیر مسلموں کا پُرانا طریقہ ہے۔اس قسم کے 4 واقعات ملاحظہ ہوں:

(۱) فرعونیوں کا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے بدشگونی لینا

پارہ 9 سورۃُ الْاَعراف کی آیت 131 میں ہے:

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب انہیں بھلائی ملتی کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے، سُن لو ان کے نصیبہ کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں۔

(پ۹،الاعراف:۱۳۱)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: جب فرعونیوں پر کوئی مصیبت (قحط سالی وغیرہ) آتی تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی مؤمنین سے بدشگونی لیتے تھے، کہتے تھے کہ جب سے یہ لوگ ہمارے ملک میں ظاہر ہوئے ہیں تب سے ہم پر مصیبتیں بلائیں آنے لگیں۔(مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) انسان مصیبتوں، آفتوں میں پھنس کر توبہ کر لیتا

www.dawateislami.net

ہے مگر وہ لوگ ایسے سَرکش تھے کہ ان سب سے ان کی آنکھیں نہ کُھلیں بلکہ ان کا کُفر وسَرکشی اور زیادہ ہوگئی کہ جب کبھی ہم ان کو آرام دیتے ہیں، اَرزانی، چیزوں کی فَراوانی وغیرہ تو وہ کہتے کہ یہ آرام وراحت ہماری اپنی چیزیں ہیں، ہم اس کے مستحق ہیں نیز یہ آرام ہماری اپنی کوششوں سے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ۹/ ۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) قومِ ثمود نے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے بَدشگونی لی

حضرتِ سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو قومِ ثمود کی طرف مبعوث کیا گیا کہ انہیں ایک رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی طرف بلائیں۔ جب آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے انہیں اس کی دعوت پیش کی تو ایک گروہ آپ پر ایمان لے آیا جب کہ دوسرا گروہ اپنے کُفْر پر قائم رہا اور حضرتِ سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو چیلنج دینے لگا کہ اے صالح! جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو! جواباً آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ان کو سمجھاتے: تم عافیت کی جگہ مصیبت وعذاب کیوں مانگتے ہو، عذاب نازِل ہونے سے پہلے کُفر سے توبہ کر کے ایمان لاکر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے شاید تم پر رحم ہو اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے مگر قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رُک گئی قحط ہوگیا، لوگ بھوکے مرنے لگے۔ اس کو انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا اور بولے: ہم نے

www.dawateislami.net

بُرا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے۔ حضرتِ سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: تمہاری بَدشگونی **اللّٰہ** کے پاس ہے بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو یعنی آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔

(ماخوذ از سورۃ النمل، پ۱۹، آیت: ۴۵ تا ۴۷ مع تفسیر خزائن العرفان، ص ۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) مبلغین کو منحوس کہنے والے بَد بخت لوگ

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تا کہ وہاں کے لوگوں کو جو بُت پَرست تھے دینِ حق کی دعوت دیں۔ جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چَرا رہا ہے۔ اس شخص کا نام حبیب نجّار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا، ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دینِ حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بُت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو۔ حبیب نجّار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں، اندھوں کو بینا کرتے ہیں، بَرَص والے کا مرض دُور کر دیتے ہیں۔ حبیب نجّار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا، انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندُرُست ہو گیا، حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہو گئی یہاں تک کہ کثیر لوگوں نے ان کے ہاتھوں اپنے اَمراض سے شفا پائی۔ یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بُلا کر کہا: کیا ہمارے معبودوں

www.dawateislami.net

کے سوا اور کوئی معبود ہے؟ ان دونوں نے کہا: ''ہاں! وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا''، پھر لوگ ان کے دَرپے ہوئے اور انہیں مارا اور یہ دونوں قید کر لئے گئے پھر حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ شمعون (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین ومقرَّبین سے رسم وراہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا۔ جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذِکْر کیا کہ دو جو آدمی قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی؟ وہ کیا کہتے تھے؟ بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصّہ آ گیا۔ حضرت شمعون (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے، دیکھیں ان کے پاس کیا ہے؟ چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے، حضرت شمعون (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا: اس **اللہ** نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں، حضرت شمعون (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے کہا: اس کی مختصر صفت بیان کرو۔ انہوں نے کہا: وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ حضرت شمعون (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے کہا: تمہاری نشانی کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ''جو بادشاہ چاہے۔'' تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا، انہوں نے دُعا کی وہ فوراً بینا (یعنی دیکھنے والا) ہو گیا۔ حضرت شمعون (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تُو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں

www.dawateislami.net

تا کہ تیری اوران کی عزّت ظاہر ہو۔ بادشاہ نے حضرت شمعون (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سے کہا کہ تم سے کچھ چُھپانے کی بات نہیں ہے، ہمارا معبود نہ دیکھے، نہ سنے، نہ کچھ بگاڑ سکے، نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مُردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں۔ انہوں نے کہا: ہمارا معبود ہر شے پر قادِر ہے، بادشاہ نے ایک کسان کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو گئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا، بَد بو پھیل رہی تھی، ان کی دُعا سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مُشرِک مرا تھا مجھ کو جہنّم کی سات وادیوں میں داخل کیا گیا، میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے، ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: کون تین؟ اس نے کہا: ایک شمعون اور دو یہ (قیدی)۔ (یہ سُن کر) بادشاہ کو تعجّب ہوا۔ جب حضرتِ شمعون (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) نے دیکھا کہ ان کی بات بادشاہ میں اثر کر گئی تو انہوں نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ نہیں لائے بلکہ کہنے لگے: ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی، بیشک تم اگر اپنے دین کی تبلیغ سے باز نہ آئے تو ضَرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی۔ انہوں نے فرمایا: تمہاری نُحوست (یعنی تمہارا کُفر) تو تمہارے ساتھ ہے، کیا اس پر بَد کتے ہو کہ تم سمجھائے گئے

www.dawateislami.net

اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی! بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ضلال وطُغیان میں اور یہی بڑی نُحوست ہے۔ (سورۂ یٰسین آیت ۱۳ تا ۱۹ مع تفسیر خزائن العرفان، ص ۸۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٤) یہود ومنافقین نے آمدِ مصطفٰے سے بدشگونی لی

سورۃ النساء آیت 78 میں ہے:

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی تم فرمادو سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے!

(پ ٥، النساء: ٧٨)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: جب حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم ہجرت فرما کر مدینہ پاک (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا) میں رونق اَفروز ہوئے اور یہود مدینہ کو دعوتِ اسلام دی تو اکثر یہود نے سَرکشی کرتے ہوئے حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور ان میں سے بعض لوگ **تَقِیَّہ** کر کے (یعنی اپنے کُفر کو چھپاتے ہوئے) کلمہ پڑھ کر مسلمانوں میں گھس آئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے لگے جس

www.dawateislami.net

کی سزا میں کبھی وہاں وَقت پر بارش نہ ہوتی کبھی پھل کم ہوتے جیسے کہ گزشتہ امتوں کا حال ہوتا رہا ہے تو مَردُود یہودی اور منافقین بولے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ان صاحب (محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کے قدم آنے سے ہمارے ہاں کی خیر و بَرَکت کم ہوگئی، یہ سب مصیبتیں ان کی آمد سے ہوئیں، ان کی تَرْدِید میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) اب بھی بعض کفار مسلمانوں کو منحوس کہتے ہیں بلکہ بعض جاہل مسلمان نمازی پرہیزگار متقی مسلمان کو منحوس اور ان کے نیک اعمال کو نُحوست کہتے سنے گئے، یہ سب انہی شیاطین کا تَرَکہ (یعنی چھوڑی ہوئی چیز) ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۵/ ۲۴۰)

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے یثرب مدینہ بنا

مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: اس زمانہ پاک میں صِدِّیقین تو کہتے تھے: حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی تشریف آوری سے ہمارا یَثْرِب مدینہ شریف بن گیا، یہاں کی خاک شفا، یہاں کی آب و ہوا علاج ہوگئے مگر منافقین و یہود یعنی زِندیقین کہتے تھے کہ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے قدم سے مدینہ کی برکتیں اُڑ گئیں،.....اعلیٰ حضرت (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے کیا خوب فرمایا ہے:

کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی!
نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

ہم نے عرض کیا ہے:

www.dawateislami.net

طیبہ کی زینت ان ہی کے دَم سے　　کعبہ کی رونق ان کے قدم سے !!
کعبہ ہی کیا ہے سارے جہاں میں　　دُھوم ہے ان کی کون ومکاں میں !

یعنی حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے دَم قدم سے مدینہ کے باشندے آپس میں شِیر وشکر ہو گئے، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے دَم سے مدینہ تمام دنیا کا مَلجا وماوٰی بن گیا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی وجہ سے مدینہ کی صدہا تاریخیں لکھی گئیں اور یہ تاریخی مقام ہو گیا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی وجہ سے مدینہ کی تعریف میں ہزار ہا قصیدے لکھے گئے، کسی شہر کو یہ عزت نہ ملی، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی وجہ سے مدینہ کی طرف تمام مخلوق کھنچنے لگی، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے قدم سے مدینہ کو مدینہ منورہ کہا جانے لگا یہ سب بہاریں ان کے دَم قدم کی ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ۵/۲۴۳)

کر کے ہجرت یہاں آ گئے مصطفٰے　　روشنی آج گھر گھر مدینے میں ہے
جانتے ہو مدینہ ہے کیوں دل پسند　　دونوں عالَم کا دِلبر مدینے میں ہے
نور کی دیکھو برسات ہے چار سُو　　کیا سماں کیف آور مدینے میں ہے
ہے مدینے کا رُتبہ بڑا خُلد سے　　کیوں کہ محبوبِ داوَر مدینے میں ہے

سبز گنبد کا عطّارؔ منظر تو دیکھ
کس قدر کیف آور مدینے میں ہے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] مکمل کلام پڑھنے کے لئے "**وسائل بخشش**" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا صفحہ نمبر 150 ملاحظہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

برائی کی نسبت اپنی طرف کرنی چاہیے

سورۃ النساء آیت 78 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ (پ ۵، النساء: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: کہ تو نے ایسے گناہوں کا اِرتکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا۔ **مسئلہ:** یہاں بُرائی کی نسبت بندے کی طرف مَجاز ہے اور اُوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ بَدی کی نسبت بندے کی طرف بَرسبیلِ ادب ہے، خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعلِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اُسی کی طرف سے جانے اور جب اَسباب پر نظر کرے تو بُرائیوں کو اپنی شامتِ نَفْس کے سبب سے سمجھے۔ (خزائن العرفان، ص ۱۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مشرکین بدشگونی لیا کرتے تھے

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں مشرکین پرندوں پر اِعتماد کرتے تھے، جب ان میں سے کوئی شخص کسی کام کے لیے نکلتا تو وہ پرندے کی طرف دیکھتا اگر وہ پرندہ دائیں طرف اُڑتا

www.dawateislami.net

تو وہ اس سے نیک شگون لیتا اور اپنے کام پر روانہ ہو جاتا اور اگر وہ پرندہ بائیں جانب اُڑتا تو وہ اس سے بَدشگونی لیتا اور لَوٹ آتا، بعض اوقات وہ کسی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے خود پرندے کو اُڑاتے تھے، پھر جس جانب وہ اُڑتا تھا اس پر اِعتماد کر کے اس کے مطابق مہم پر روانہ ہوتے یا رُک جاتے۔ جب شریعت آ گئی تو ان کو اس طریقہ سے روک دیا۔ (فتح الباری، کتاب الطب، باب الطیرۃ، ۱۱/ ۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ تمہارے ذہن کا وہم ہے

حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن حَکَم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم زمانہ جاہلیت میں کچھ کام کرتے تھے (آپ ہمیں ان کا حکم بتایئے؟) ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے پوچھا: ہم (پرندوں وغیرہ سے) شگون بھی لیتے تھے؟ اِرشاد فرمایا: یہ ایک چیز (یعنی خیال) ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے لیکن یہ تمہیں (تمہاری حاجت وغیرہ سے) نہ روک دے۔

(مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ و اتیان الکھان ص ۱۲۲۳، حدیث: ۵۳۷ و مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب و الرقی، الفصل الاول، ۸/ ۳۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

پرندے بھی تقدیر کے مطابق ہی اُڑتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوبُرْدَہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خود سُنی ہو؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے جواب دیا: **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: پرندے تقدیر کے مطابق اُڑتے ہیں[1] اور نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اچھی فال کو پسند فرماتے تھے۔

(مسند امام احمد، ٩/ ٤٥٠، حدیث: ٢٥٠٣٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَد فالی کی کچھ حقیقت نہیں ہے

بخاری شریف میں حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عَدْویٰ نہیں (یعنی مرض لگنا اور متعدی ہونا نہیں) ہے اور نہ بَد فالی ہے اور نہ هَامَّة ہے، نہ صفر اور مَجْذُوم سے بھاگو، جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ (بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ٤/ ٢٤، حدیث: ٥٧٠٧، و عمدة القاری، کتاب الطب، باب الجذام، ١٤/ ٦٩٢، الحدیث: ٥٧٠٧)

---

[1]: اس لیے ان کے دائیں بائیں اڑنے میں کوئی تاثیر نہیں ہے۔
(التیسیر بشرح جامع الصغیر ٢/ ١٢٣)

www.dawateislami.net

شارحِ بُخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے اس حدیث کی جو شرح فرمائی ہے اس سے حاصل ہونے والے چند مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں:

❁ اہلِ جاہلیت کا اِعتقاد تھا کہ بعض بیماریاں ایسی ہیں جو دوسرے کو لگ جاتی ہیں، جیسے جُذام، خارش، طاعون وغیرہ، اس کی حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے نفی فرمائی۔ ایک اَعرابی حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی کہ ہمارے اونٹ صاف سُتھرے اچھے ہوتے ہیں، اس میں ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے اور سب کو خارش زدہ بنا دیتا ہے، حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کس نے پہلے کو خارش زدہ بنایا؟ انہوں نے عرض کی: **اللّٰہ** نے۔ فرمایا: اسی طرح سب کو **اللّٰہ** نے خارش زدہ بنایا۔

❁ عرب کی عادت تھی کہ جب سفر کے لیے نکلتے تو اگر کوئی پرندہ داہنے طرف سے اڑتا تو اس کو مبارک جانتے اور اگر بائیں طرف اڑتا تو اس کو بُرا شگون جانتے، اس قسم کے اور بھی توہّمات پھیلے ہوئے تھے اور آج ہمارے بھی معاشرے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اِن تمام **تَوَہُّمات** کو **دَفع** (یعنی دُور) فرمایا۔ ❁ ”**ھَامَّة**“ ایک چڑیا کا نام ہے، ایک قول ہے کہ یہ اُلّو ہے، اہلِ جاہلیت کا اِعتقاد تھا کہ یہ چڑیا جب کسی گھر پر بیٹھتی ہے تو اس گھر میں کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے۔ آج بھی جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ اُلّو جس گھر میں بولے یا جس گھر کی چھت پر بولے اس گھر میں کوئی مصیبت نازل ہوگی۔ ایک قول یہ ہے کہ اہلِ جاہلیت کا اِعتقاد تھا کہ مُردہ کی ہڈیاں ”ھامّہ“ ہو کر اُڑتی ہیں، ایک قول یہ ہے کہ ان کا اِعتقاد یہ

www.dawateislami.net

تھا کہ جس مقتول کا قِصاص (یعنی بدلہ) نہ لیا جائے وہ ''ھامّہ'' ہوجاتا ہے، اور وہ کہتا رہتا ہے مجھے پلاؤ مجھے پلاؤ، جب اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو وہ اُڑ جاتا ہے۔ ان سب تَوَھُّمات کا حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے رَد فرمایا کہ یہ سب کچھ نہیں ہے۔ (نزھۃ القاری، ۵۰۲/۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا گھر بدلنے سے بَرَکت ختم ہوجاتی ہے؟

منقول ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم ایک مکان میں رہتے تھے، اس میں ہمارے اہل وعیال کثیر اور مال کثرت سے تھا پھر ہم نے مکان بدلا چنانچہ ہمارے مال اور اہل وعیال کم ہوگئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: چھوڑو! ایسا کہنا بُری بات ہے۔ (اٰدب الدین والدنیا للماوردی، ص۲۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَدشگونی لینا میرا وہم تھا

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اتنا تنگ دَست ہوگیا کہ بھوک مٹانے کے لئے مٹی کھانی پڑی مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔ میں نے سوچا کاش! کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلا دے، چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں اِیران کے شہر اَہواز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی

www.dawateislami.net

واقف نہ تھا۔ جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی، میں نے اسے بَد فالی پر محمول کیا۔ پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سوراخ تھا، یہ دوسری بَد فالی ہوئی۔ میں نے کشتی کے ملاح کا نام پوچھا تو اس نے ''دیوزادہ'' بتایا (جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے) یہ تیسری بَد فالی تھی۔ بہرحال میں اس کشتی پر سوار ہوگیا، جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی: اے بوجھ اٹھانے والے مزدور! میرا سامان لے چلو، اس وَقْت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔ جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا (یعنی کانا) تھا، میں نے کہا: یہ چوتھی بَد فالی ہے۔ میرے جی میں آئی کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کرکے واپسی کا اِرادہ تَرْک کردیا۔ جب میں سرائے (مسافرخانے) پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون؟ تو جواب ملا کہ میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے دل میں کہا: ''یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا قاصِد!'' میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھے فلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اخلاقی حقوق کی ادائیگی ضَروری ہے، میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اسلئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات کی کفالت کروں۔ اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں قیام کریں تو

www.dawateislami.net

آپ کی زندگی بھر کی کفالت کی ترکیب ہو جائے گی اور اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دینار ہیں انہیں اپنی ضروریات پر خرچ کر لیجئے اور تشریف لے جایئے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں کبھی 30 دینار کا مالک نہیں ہوا تھا نیز مجھ پر یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔

(روح البیان، ۱/ ۳۰۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تیروں سے فال نہ نکالو

پارہ 7 سورۂ مائدہ کی آیت 90 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ (پ۷، المائدہ: ۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاکی ہیں، شیطان کے کاموں سے ہیں، ان سے بچو تا کہ فلاح پاؤ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پانسے ڈالنا (یعنی تیر پھینک کر فال نکالنا) گناہ کا کام ہے

پارہ 6، سورۂ مائدہ کی آیت 3 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ (پ۶، المائدۃ: ۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام دَرپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکمِ الٰہی جانتے ، ان سب کی ممانعت فرمائی گئی ۔ (خزائن العرفان،ص۲۰۷) بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے: تین تیروں میں سے ایک پر لکھا ہوتا: ''اَمَرَنِی رَبِّی (یعنی مجھے میرے رب نے حکم دیا)'' دوسرے پر: ''نَھَانِی رَبِّی (یعنی مجھے میرے رب نے روکا)'' اور تیسرے تیر پر کچھ نہ لکھا ہوتا، اگر پہلا تیر نکلتا تو وہ کام کرلیا کرتے ،اگر دوسرا نکلتا تو اس کام سے رُک جاتے اور اگر تیسرا نکلتا تو دوبارہ پانسے ڈالتے ۔ان تیروں اور اس طرح کی دوسری چیزوں کا استعمال جائز نہیں۔

(بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، باب الخامس والعشرون،۲/ ۳۸۵)

قرآنی فال نکالنا ناجائز ہے

بعض لوگ قرآن مجید کا کوئی بھی صفحہ کھول کر سب سے پہلی آیت کے ترجمے سے اپنے کام کے بارے میں خودساختہ مفہوم اَخذ کرکے فال نکالتے ہیں ،اس طرح فال نکالنا ناجائز ہے۔حدیقہ ندیہ میں ہے: قرآنی فال، فالِ دانیال اور اس طرح کی دیگر فال جو فی زمانہ نکالیں جاتی ہیں نیک فالی میں نہیں آتیں بلکہ ان کا بھی وہی حکم ہے جو پانسوں کے تیروں کا ہے لہٰذا یہ ناجائز ہیں۔(حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ۲/ ۲۶ ملخصًا) جبکہ بریقہ محمودیہ میں ہے: قرآن پاک سے بَدشگونی لینا مکروہِ تحریمی

www.dawateislami.net

ہے۔(بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، باب الخامس والعشرون ،۲/ ۳۸٦)

ایک عبرت انگیز حکایت

ایک دن وَلِیْد بِنْ یَزِیْد بِنْ عبد الملک نے قرآن پاک سے فال نکالی تو جیسے ہی قرآن پاک کھولا تو یہ آیت مبارکہ نکلی:

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ (پ۱۳، ابراھیم ۱۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور انہوں نے فیصلہ مانگا اور ہر سرکش وہٹ دھرم نامُراد ہوا۔

تو وَلِیْد بِنْ یَزِیْد نے قرآن پاک کو (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) شہید کر دیا اور یہ شعر پڑھا:

أَتَوَعَّدُ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ فَهَا أَنَا ذَاكَ جَبَّارٌ عَنِيدُ

إِذَا مَا جِئْتَ رَبَّكَ يَوْمَ حَشْرٍ فَقُلْ يَا رَبِّ خَرَّقَنِي الْوَلِيدُ

ترجمہ: کیا تُو ہر سرکش وہٹ دھرم کو دھمکی دیتا ہے (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)، ہاں! میں ہوں وہ سرکش وہٹ دھرم، جب تُو قیامت کے دن اپنے رب کے پاس حاضر ہو تو کہہ دینا مجھے ولید نے شہید کیا تھا۔

اس سانحے کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد کسی نے ولید کو بے دردی سے قتل کر دیا، اس کے سر کو پہلے اس کے محل پھر شہر کی دیواروں پر لٹکا دیا گیا۔

(ادب الدنیا والدین، ص۲۷٦)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

www.dawateislami.net

انہوں نے کبھی فال کا تیر نہیں پھینکا

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب بیتُ اللہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے مٹا دیا گیا، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم اور حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلام کی تصویروں کو دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں فال کے تیر تھے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں (یعنی تصویر بنانے والوں) کو ہلاک کرے، بخدا! ان دونوں بزرگوں نے کبھی ان تیروں کے ذریعے قسمت معلوم نہیں کی۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲/ ٤٢١، حدیث: ٣٣٥٢)

فال کے تیر کیسے ہوتے تھے؟

شارحِ بُخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: مشرکین نے فال کے سات تیر بنا لئے تھے ایک پر لکھا تھا ''نَعَمْ (ہاں)'' دوسرے پر ''لَا (نہیں)'' تیسرے پر ''مِنْهُمْ (ان میں سے)'' چوتھے پر ''مِنْ غَيْرِهِمْ (ان کے علاوہ میں سے)'' پانچویں پر ''مُلْصَق (وابستہ ہونے والا)'' چھٹے پر ''اَلْعَقْل (دِیت)''[1] ساتویں پر ''فَضْلُ الْعَقْل (بقیہ دیت)''۔ یہ تیر کعبے کے خادم کے

[1] دِیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) کے بدلے میں لازم ہوتا ہے (بہارِ شریعت ۳/ ۸۳۰)

www.dawateislami.net

پاس رہتے تھے۔ مشرکین جب کہیں جانے یا بیاہ کرنے کا اِرادہ کرتے یا انہیں اور بھی کوئی ضرورت ہوتی تو یہ خادم پانسہ پھینکتا اگر ''نَعَمْ (ہاں)'' نکلتا تو وہ کام کرتے اگر ''لَا (نہیں)'' نکلتا تو نہیں کرتے اور اگر کسی کے نسب میں شک ہوتا تو ان تین تیر کا پانسہ پھینکتے جن پر ''مِنْهُمْ''، ''مِنْ غَيْرِهِمْ''، ''مُلْصَق'' ہوتا اگر ''مِنْهُمْ (ان میں سے)'' نکلتا تو کہتے اس کا نسب دُرُست ہے اور اگر ''مِنْ غَيْرِهِمْ (ان کے علاوہ میں سے)'' نکلتا تو کہتے یہ اس قوم کا نہیں اس کا حلیف ہے اور اگر ''مُلْصَق (وابستہ ہونے والا)'' نکلتا تو کہتے کہ اس کا اس قوم سے نہ نسب ہے نہ اس کا حلیف ہے اور اگر کوئی جُرم کرتا اور اس میں اختلاف ہوتا کہ اس کی دیت (مالی تاوان) کس پر ہے تو بقیہ دونوں تیر سے کام لیتے، ایک فریق کو متعین کر کے پانسہ ڈالتے اگر اس کے نام پر ''عَقْل (دیت)'' والا تیر آجاتا تو اس پر دیت لازم کر دیتے اور دوسرے فریق کو بَری (یعنی آزاد) اور اگر ان سے دیت کی پوری رقم وصول نہ ہوتی اور اختلاف ہوتا کہ کون ادا کرے؟ تو پھر ''فَضْلُ الْعَقْل (بقیہ دیت)'' والا تیر پھینکتے جس کے نام پر گرتا وہ ادا کرتا۔ اس کی تفصیل میں اور بھی اَقوال ہیں میں نے تعارف کے لئے یہ ایک ذِکْر کر دیا ہے۔ یہ تو تُہم پرستی تھی جہالت تھی بلکہ نسب اور دیت کے معاملے میں ظُلْم، اس لئے اسلام نے اسے سختی سے منع فرما دیا ہے، اِرشاد ہے: وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ (پ٦، المائدۃ:٣) تم پر حرام کیا گیا ہے پانسوں سے قسمت کا حال معلوم کرنا۔

(نزھۃ القاری، ٣/١٠٥)

www.dawateislami.net

فال کھولنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے ایسے شخص کے بارے میں **سُوال** کیا گیا کہ جو شخص فال کھولتا ہو، لوگوں کو کہتا ہو: تمہارا کام ہو جائے گا یا نہ ہوگا، یہ کام تمہارے واسطے اچھا ہوگا یا بُرا ہوگا، اس میں نفع ہوگا یا نقصان؟ تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: (۱) اگر یہ احکام قطع ویقین کے ساتھ لگاتا ہو جب تو وہ مسلمان ہی نہیں، اس کی تصدیق کرنے والے کو صحیح حدیث میں فرمایا: فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّد یعنی اس نے اس چیز کے ساتھ کُفر کیا جو محمد صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر اُتاری گئی [1] اور (۲) اگر یقین نہیں کرتا جب بھی عام طور پر جو فال دیکھنا رائج ہے معصیت (یعنی گناہ) سے خالی نہیں۔ (فتاوی رضویہ ۲۳/۱۰۰ ملخصًا)

فال کی اُجرت لینے کا حکم

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تفسیرِ نعیمی میں لکھتے ہیں: فال کھولنا یا فال کھولنے پر اُجرت لینا یا دینا سب حرام ہے۔

(نور العرفان، پ۷، المائدہ ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] : ترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی کراهیة اتیان الحائض، ۱/۱۸۵، حدیث: ۱۳۵

www.dawateislami.net

استخارہ کیا ہے؟

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو فال کی جگہ اِستخارہ کی تعلیم دی ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم کو تمام اُمور میں استخارہ تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے۔

(بُخاری، کتاب التهجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۱۱۶۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِستخارہ کے معنی ہیں خیر مانگنا یا کسی سے بھلائی کا مشورہ کرنا، چونکہ اس دُعا و نماز میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گویا مشورہ کرتا ہے کہ فلاں کام کروں یا نہ کروں اسی لئے اسے اِستخارہ کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِستخارہ کرنے والا نقصان میں نہیں رہے گا

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی جو اِستخارہ کرے وہ نقصان میں نہ رہے گا، جو مُشاورت سے کام کرے وہ پشیمان نہ ہوگا اور جس نے میانہ رَوِی اختیار کی وہ محتاج نہ ہوگا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاة، باب الاستخارة، ۲ / ٥٦٦، حدیث: ٣٦٧٠)

www.dawateislami.net

استخارہ چھوڑنے کا نقصان

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ یعنی بندے کی بدبختی میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالٰی سے اِستخارہ کرنا چھوڑ دے۔

(ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء فی الرضا بالقضاء، ٤/ ٦٠، حدیث: ٢١٥٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِستخارہ کن کاموں کے بارے میں ہوگا؟

صِرْف ان کاموں کے بارے میں استخارہ ہوسکتا ہے جو ہر مسلمان کی رائے پر چھوڑے گئے ہیں مثلاً تجارت یا ملازمت میں سے کس کا انتخاب کیا جائے؟ سفر کے لئے کون سا دن یا کون سا ذریعہ مناسب رہے گا؟ مکان ودکان کی خریداری مفید ہوگی یا نہیں؟ کون سے علاقے میں رہائش مناسب ہوگی؟ شادی کہاں کی جائے؟ وغیرہ وغیرہ۔ جن کاموں کے بارے میں شریعت نے واضح اَحکام بیان کردیئے ہیں ان میں استخارہ نہیں ہوتا جیسے پنج وقتہ فرض نمازیں، مالدار ہونے کی صورت میں زکوۃ کی ادائیگی رمضان المبارک کے روزے وغیرہ کے بارے میں استخارہ نہیں کیا جائے گا کہ میں نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ زکوۃ ادا کروں یا نہ کروں؟ اسی طرح جھوٹ بولنا یا کسی کی حق تلفی کرنا وغیرہ جن کاموں سے شریعت نے منع کیا ہے وہ کروں یا نہ کروں؟ بلکہ ان تمام کاموں میں شریعت کی ہدایات پر عمل کرنا ضَروری ہے نیز استخارہ کے لئے یہ بھی

www.dawateislami.net

شرط ہے کہ وہ کام جائز ہونا جائز کاروبار وغیرہ کے لئے استخارہ نہیں کیا جائے گا۔ حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی استخارہ سے متعلق حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: بشرطیکہ وہ کام نہ حرام ہو، نہ فرض و واجب اور نہ روزمرہ کا عادی کام، لہٰذا نماز پڑھنے، حج کرنے یا کھانا کھانے، پانی پینے پر استخارہ نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۳۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اس کام کا مکمل اِرادہ نہ کیا ہو

اِستخارہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اِستخارہ ایسے کام کے متعلق کیا جائے جس کے کرنے کے بارے میں طبیعت کا کسی طرف مَیلان نہ ہو کیونکہ اگر کسی ایک طرف رَغبت پیدا ہو چکی ہوگی تو پھر اِستخارہ کی مدد سے صحیح صورتحال کا واضح ہونا بہت مشکل ہو جائیگا۔ (فتح الباری، ۱۲/ ۱۵۵ ملخصاً) **صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِ شریعت جلد **1** صفحہ **683** پر لکھتے ہیں: استخارہ کا وَقْت اس وَقْت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جَم نہ چکی ہو۔ (بہارِ شریعت ۱/۶۸۳) **مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: یہ بھی ضَروری ہے کہ اس کام کا پورا اِرادہ نہ کیا ہو صِرْف خیال ہو، جیسے کوئی کاروبار، شادی بیاہ، مکان کی تعمیر وغیرہ کا معمولی اِرادہ ہو اور تردّد ہو کہ نہ معلوم اس میں بھلائی ہوگی یا نہیں تو استخارہ کرے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۳۰۱)

استخارہ کا مطلب طلبِ خیر (یعنی بھلائی کو طلب کرنا) ہے چنانچہ استخارہ کر لینے کے بعد اس پر عمل کرنا بہتر ہے، ہاں! کسی سبب سے عمل نہ کیا تو گناہ گار نہیں ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

استخارہ کے مختلف طریقے

اِستخارہ چونکہ رب عَزَّوَجَلَّ سے خیر مانگنے یا کسی سے بھلائی کا مشورہ کرنے کو کہتے ہیں، اس لئے مختلف دعاؤں کے ذریعے رب تعالٰی سے استخارہ کیا جاتا ہے، جس میں سے ایک دُعا نماز کے بعد مانگی جاتی ہے اسی وجہ سے اس نماز کو نمازِ استخارہ کہا جاتا ہے۔

نمازِ استخارہ کا طریقہ

جب کوئی کسی اَمر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ.

www.dawateislami.net

(اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) میں تیرے عِلْم کے ساتھ تجھ سے خیر طَلَب کرتا (کرتی) ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلبِ قدرت کرتا (کرتی) ہوں اور تجھ سے تیرا فضلِ عظیم مانگتا (مانگتی) ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا (رکھتی) تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا (جانتی) اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے، اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے عِلْم میں یہ اَمْر (جس کا میں قصد و اِرادہ رکھتا (رکھتی) ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے اَنجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور میرے لیے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے بَرَکت کردے۔ اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے عِلْم میں یہ کام میرے لیے بُرا ہے میرے دین و ایمان میری زندگی اور میرے اَنجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لیے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کردے۔) (بُخارِی، کتاب التهجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی، ١ / ٣٩٣، حدیث: ١١٦٢، رَدُّالْمُحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی رکعتی الاستخارة، ٢ / ٥٦٩)

علامہ ابن عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں حدیث میں وارِد اس دعا میں ''هٰذَا الْاَمْرَ'' کی جگہ چاہے تو حاجت کا نام لے یا اُس کے بعد۔ (ردالمحتار ٢ / ٥٧٠) یعنی اگر عربی جانتا ہے تو اس جگہ اپنی حاجت کا تذکرہ کرے یعنی هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اپنے کام کا نام لے، مثلاً هٰذَا السَّفَرَ یا هٰذَا النِّکَاحَ یا هٰذِهِ التِّجَارَةَ یا هٰذَا الْبَیْعَ کہے، اور اگر عربی نہیں جانتا تو ''هٰذَا الْاَمْرَ'' ہی کہہ کر دل میں اپنے اس کام کے بارے میں سوچے اور دھیان دے جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے۔

www.dawateislami.net

نمازِ استخارہ میں کون سی سورتیں پڑھیے؟

مُستحب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل آخر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور دُرود شریف پڑھے اور پہلی رَکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ یَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾

(پ ۲۰، القصص: ۶۸، ۶۹)

اور دوسری میں وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶) پڑھے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۲/ ۵۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اشارہ کیسے ملے گا؟

بعض مشائخِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۲/ ۵۷۰) **مُفَسِّرِ شَہِیر** حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے بھی اس مسئلہ کی تفصیل اِرشاد فرمائی ہے: بعض صوفیاء فرماتے ہیں کہ اگر سوتے وَقْت دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے پھر باوضو قبلہ رُو ہو جائے تو اگر خواب میں سبزی یا سفید جاری پانی یا روشنی

www.dawateislami.net

دیکھے تو کامیابی کی علامت ہے اور اگر سیاہی یا گدلا پانی یا اندھیرا دیکھے تو ناکامی اور نامُرادی کی علامت ہے سات روز یہ عمل کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دوران خواب میں اشارہ ہوجائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲ / ۳۰۲)

سات مرتبہ استخارہ کرنا بہتر ہے

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ''اے اَنس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اُسی میں خیر ہے۔'' (رَدُّالْمُحتَار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی رکعتی الاستخارۃ، ۲ / ۵۷۰ و عمل الیوم واللیل لابن سنی باب کم مرۃ یستخیر اللہ عزوجل، ص ۵۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر اشارہ نہ ہو تو؟

استخارہ کرنے کے بعد اگر خواب میں کوئی اشارہ نہ ہو تو اپنے دل کی طرف دھیان کرنا چاہیے، اگر دل میں کوئی پختہ اِرادہ جم جائے یا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں از خود رُجحان بدل جائے اسی کو استخارہ کا نتیجہ سمجھنا چاہیے اور طبیعت کے غالب رُجحان پر عمل کرنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

صِرْف دُعا کے ذریعے بھی استخارہ کیا جاسکتا ہے

علامہ ابن عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فتاویٰ شامی میں لکھتے ہیں: وَلَوْ تَعَذَّرَتْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ اِسْتَخَارَ بِالدُّعَاءِ یعنی اور اگر کسی پر نمازِ استخارہ پڑھنا دشوار ہوجائے تو وہ دُعا کے ذریعے اِستخارہ کرلے۔

(رَدُّالْمُحتَار،کتاب الصلاۃ، مطلب فی رکعتی الاستخارۃ،۲/ ۵۷۰)

استخارہ کی مختصر دعائیں

مشہور محدّث حضرت علامہ ملا علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری ''مِرقَاۃُ الْمَفَاتِیْح'' میں لکھتے ہیں: جسے کام میں جلدی ہو تو وہ صرف یہ کہہ لے: اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتِرْلِیْ وَاجْعَلْ لِیَ الْخِیَرَۃَ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا کام بہتر کردے اور میرے لیے (دو کاموں میں سے بہتر کو) اختیار فرما کر (اس میں) میرے لیے بہتری رکھ دے) یا یہ کہے: اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتِرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا کام بہتر کردے اور میرے لیے (دو کاموں میں سے بہتر کو) اختیار فرما اور مجھے میری پسند کے حوالے نہ فرما)

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب التطوع، ۳/ ۴۰۶)

بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین سے اِستخارہ کرنے کے اور بھی کئی طریقے اور وظائف منقول ہیں مثلاً تسبیح کے ذریعے اِستخارہ کرنا جو قلیل وَقت میں مکمل ہوجاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اگر استخارے کے بعد بھی نقصان اٹھانا پڑے تو؟

بعض اوقات انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استخارہ کرتا ہے کہ جس کام میں میرے لیے بہتری ہو وہ ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے وہ کام عطا کرتا ہے جو اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے لیکن ظاہری اعتبار سے وہ کام اس شخص کی سمجھ میں نہیں آتا تو اس کے جی میں آتا ہے کہ میں نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ چاہا تھا کہ مجھے وہ کام ملے جو میرے لئے بہتر ہو لیکن جو کام ملا وہ تو مجھے اچھا نظر نہیں آرہا ہے، اس میں میرے لیے تکلیف اور پریشانی ہے، لیکن کچھ عرصے بعد جب اَنجام سامنے آتا ہے تب اس کو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے جو فیصلہ کیا تھا وہی اس کے حق میں بہتر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا مکحول اَزدی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو فرماتے سنا کہ آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استخارہ کرتا ہے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے کوئی کام پسند فرماتا ہے تو وہ آدمی اپنے رب سے ناراض ہو جاتا ہے لیکن جب وہ آدمی اس کے اَنجام میں نظر کرتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔ (کتاب الزھد لابن مبارک، ماروا ہ نعیم بن حماد الخ، باب فی الرضا بالقضا، ص ۳۲، حدیث: ۱۲۸)

اس کی مثال یوں سمجھیں بخار میں تپنے والا بچہ ماں باپ کے سامنے مچل رہا ہے کہ فلاں چیز کھاؤں گا اور ماں باپ جانتے ہیں کہ اس وَقْت یہ چیز کھانا بچے کے لیے نقصان دہ اور مُہلک ہے، چنانچہ ماں باپ بچے کو وہ چیز نہیں دیتے بلکہ کڑوی

www.dawateislami.net

دوائی کھلاتے ہیں، اب بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے یہ سمجھتا ہے کہ میرے ماں باپ نے مجھ پر ظُلم کیا، میں جو چیز مانگ رہا تھا وہ مجھے نہیں دی اور اس کے بدلے میں مجھے کڑوی کڑوی دوا کھلا رہے ہیں، اب وہ بچہ اس دوا کو اپنے حق میں خیر نہیں سمجھ رہا ہے لیکن بڑا ہونے کے بعد جب اسے عَقْل وشعور کی نعمت ملے گی تو اس کو سمجھ آئے گی کہ میں تو اپنے لیے موت مانگ رہا تھا اور میرے ماں باپ میرے لیے زندگی اور صحت کا راستہ تلاش کر رہے تھے۔ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ تو اپنے بندوں پر ماں باپ سے کہیں زیادہ مہربان ہے، اس لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مسلمان کو وہی شے عطا فرماتا ہے جو اَنجام کے اعتبار سے اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس کا بہتر ہونا دنیا میں پتہ چل جاتا ہے اور بعض کا آخرت میں معلوم ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دریائے نیل کے نام خط

دریائے نیل ہر سال خشک ہو جایا کرتا تھا، جس سے جہالت کی بنیاد پر لوگ یہ بَدشگونی لیتے کہ دریا کو جان کی طَلَب ہے چنانچہ وہ ایک کنواری لڑکی کو عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے جس کے بعد دریا جاری ہو جایا کرتا تھا۔ جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مصر نے حضرت سیِّدُنا عُمَر و بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رسم ہے جب تک اس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِستفسار فرمایا: کیا؟ کہا: ہم ایک

www.dawateislami.net

کنواری لڑکی کو اس کے والدین سے لے کر عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجا کر **دریائے نیل** میں ڈالتے ہیں۔حضرت سیِّدُنا عَمْر و بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **اسلام** میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اور اسلام پرانی واہیات رسموں کو مٹاتا ہے۔ چنانچہ وہ رسم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قصد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْر و بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے **امیرُ الْمُؤمِنین** خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا۔آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا، بے شک **اسلام** ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو **دریائے نیل** میں ڈال دینا۔حضرت سیِّدُنا عَمْر و بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے پاس جب **امیرُ الْمُؤمِنین** کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اس میں لکھا تھا: ''(اے دریائے نیل!) اگر تو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور **اللّٰہ** تعالٰی نے جاری فرمایا ہے تو میں **واحِد و قَہّار** عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتا ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔'' حضرت سیِّدُنا عَمْر و بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے یہ رُقعہ **دریائے نیل** میں ڈالا ایک رات میں **16** گز پانی بڑھ گیا اور یہ رسم مصر سے بالکل موقوف (یعنی ختم) ہوگئی۔ (العظمة لابی الشیخ الاصبهانی،باب صفة النیل ومنتهاه، ص٣١٨ حدیث ٩٤٠ ملخصاً وموضحاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

افسوس ناک صورتِ حال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اہلِ مصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے غلَط اِعتقاد پر مبنی رسمِ بَد جاری تھی اِسی طرح دورِ حاضِر میں بھی بہت سے غلَط سَلط اِعتقادات، توہُّمات اور ناجائز رُسومات زور پکڑتی جارہی ہیں جن کا تعلق بَدشگونی سے بھی ہوتا ہے، ان میں سے چند چیزوں کی نشاندہی کی کوشش کرتا ہوں:

(۱) ماہِ صفر کو منحوس جاننا

نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینہ سمجھتے ہیں خصوصا اس کی ابتدائی تیرہ تاریخیں جنہیں ''تیرہ تیزی'' کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رُخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کردیتے ہیں، اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہورہی ہیں اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہوجائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابلی چنے) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز فاتحہ کرنا مُستَحَب و باعثِ ثواب ہے اور ہر طرح کے

www.dawateislami.net

رزقِ حلال پر ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جاسکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہوگا، یہ بے بنیاد خیالات ہیں۔

عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا

دورِ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے) میں بھی ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔

(عمدة القاری، ۱۱۰/۷ مفهوماً)

عرب لوگ حُرمت کی وجہ سے چار ماہ رجب، ذُوالقعدۃ، ذُوالحجہ اور مُحَرَّم میں جنگ و جَدَل اور لُوٹ مار سے باز رہتے اور انتظار کرتے کہ یہ پابندیاں ختم ہوں تو وہ نکلیں اور لوٹ مار کریں لہٰذا صفر شروع ہوتے ہی وہ لوٹ مار، رہزنی اور جنگ و جدل کے ارادے سے جب گھروں سے نکلتے تو انکے گھر خالی رہ جاتے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے: ''صَفَرَ الْمَكَان (مکان خالی ہوگیا)''۔ جب عربوں نے دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوتے ہیں اور گھر برباد یا خالی ہوجاتے ہیں تو انہوں نے اس سے یہ شگون لیا کہ یہ مہینہ ہمارے لئے منحوس ہے اور گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ پر غور نہیں کیا، نہ اپنے عمل کی خرابی کا احساس کیا اور نہ ہی لڑائی جھگڑے اور جنگ و جدال سے خود کو باز رکھا بلکہ اس مہینے کو ہی منحوس ٹھہرا دیا۔

صفر کچھ نہیں

ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صفر المظفر کے بارے میں وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: ''**لَاصَفَرَ**'' **صفر کچھ نہیں۔** (بخاری، کتاب الطب، باب الجذام ٤/ ٢٤، حدیث: ٥٧٠٧) محقق علی الاطلاق حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات (فارسی)، ٣/ ٦٦٤)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ ''صفر کوئی چیز نہیں'' یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلَط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں یہ بھی غلَط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 (تاریخ) کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لَغْو (یعنی بے کار) بات ہے۔ (بہارِ شریعت، ٣/ ٦٥٩)

www.dawateislami.net

کوئی دن منحوس نہیں ہوتا

علامہ سید محمد امین بن عمر بن عبد العزیز شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی لکھتے ہیں: علامہ حامد آفندی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے سُوال کیا گیا: کیا بعض دن منحوس یا مبارک ہوتے ہیں جو سفر اور دیگر کام کی صلاحیت نہیں رکھتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص یہ سُوال کرے کہ کیا بعض دن منحوس ہوتے ہیں اس کے جواب سے اِعراض کیا جائے اور اس کے فعل کو جہالت کہا جائے اور اس کی مذمت بیان کی جائے، ایسا سمجھنا یہود کا طریقہ ہے، مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے جو اللہ تعالی پر توکُّل کرتے ہیں۔

(تنقیح الفتاوی الحامدیہ، ۲/ ۳۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت وفضیلت والا تو ہوسکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیع الاول، جمعۃ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینہ یا دن منحوس نہیں ہوسکتا۔ تفسیر رُوح البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرست نہیں، تمام اوقات **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وَقْت میں بندۂ مومن **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وبندگی میں مشغول ہو وہ وَقْت مبارک ہے اور جس وَقْت میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرے وہ وَقْت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔ (تفسیر روح البیان، ۳/ ۴۲۸)

ماہِ صفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے جس طرح دوسرے مہینوں میں

www.dawateislami.net

ربّ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم کی بارشیں ہوتی ہیں اس میں بھی ہوسکتی ہیں، اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر کہا جاتا ہے یعنی کامیابی کا مہینہ، یہ کیونکر منحوس ہوسکتا ہے؟ اب اگر کوئی شخص اس مہینہ میں احکامِ شرع کا پابند رہا، نیکیاں کرتا اور گناہوں سے بچتا رہا تو یہ مہینہ یقیناً اس کے لئے مبارک ہے اور اگر کسی بَدکردار نے یہ مہینہ بھی گناہوں میں گزارا، جائز ناجائز اور حرام حلال کا خیال نہ رکھا تو اس کی بربادی کے لئے گناہوں کی نُحوست ہی کافی ہے۔ اب ماہِ صفر ہو یا کسی بھی مہینے کا سیکنڈ، منٹ یا گھنٹہ! اگر اُسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ اس کی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) صفر المظفر کا آخری بدھ منانا

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: ماہ صفر کا آخر چہار شنبہ (بُدھ) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کردیتے ہیں، سیر وتفریح وشکار کو جاتے ہیں، پُوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مرض شدت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع ہیں۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی

www.dawateislami.net

جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔(بہارشریعت،۳/۶۵۹)

صفر کے مہینے میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات

صفر المظفر پہلی ہجری میں حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ جنت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔(الکامل فی التاریخ،۲/۱۲) صفر المظفر سات ہجری میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔(البدایۃ والنہایۃ،۳/۳۹۲) سیفُ اللّٰہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ عبدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ،۲/۱۰۹) مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح صفر المظفر سولہ ہجری ہی کے مہینے میں ہوئی۔(الکامل فی التاریخ، ۲/۳۵۷)

کیا اب بھی آپ صفر کو منحوس جانیں گے؟ یقیناً نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) چھینک سے بدشگونی لینا

بعض لوگ چھینک کو بدشگونی سمجھتے ہیں اگر کسی کام کے لئے جاتے وَقْت خود کو یا کسی اور کو چھینک آ گئی تو لوگ یہ بد فالی لیتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہوگا، یہ بہت بڑی جہالت اور بے عقلی کی دلیل ہے۔ **اعلیٰ حضرت**، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے فرمایا: چھینک اچھی چیز ہے، اسے بدشگونی جاننا

www.dawateislami.net

مشرکینِ ہند کا ناپاک عقیدہ ہے۔ حدیث[1] میں تو یہ اِرشاد فرمایا: لَعَطْسَةٌ وَاحِدَةٌ عِنْدَ حَدِيْثٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاهِدِ عَدْلٍ بات کے وَقْت چھینک عادل گواہ[2] ہے۔[3] یعنی جو کچھ بیان کیا جاتا ہو جس کا صِدْق و کِذْب (یعنی سچا اور جھوٹا ہونا) معلوم نہیں اور اس وَقْت کسی کو چھینک آئے تو وہ اس بات کے صدق (یعنی سچا ہونے) پر دلیل ہے۔[4] اور یہ بھی آیا ہے کہ دُعا کے وَقْت چھینک آنا دلیلِ قبول ہے۔[5] غرض چھینک محبوب چیز ہے مگر وہ کہ نماز میں آئے حدیث میں اسے شیطان کی طرف سے شمار فرمایا ہے۔[6]

(ملفوظات، ص ۳۱۹، ۳۲۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

(٤) شوال میں شادی نہ کرنا

شریعت نے کسی مہینے یا موسم میں نکاح کرنے سے منع نہیں کیا لیکن کچھ نادان مخصوص مہینوں یا دنوں میں شادی کرنے کو منحوس سمجھتے ہیں، ان کو یہ وہم ہوتا ہے

---

[1]: یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے [2]: علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: اب غور کرو کہ جب چھینک کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''شاہدِ عدل (یعنی عادل گواہ)'' کا لقب دیا تو پھر بھلا چھینک منحوس اور بدشگونی کا سامان کیسے بن سکتی ہے؟ اس لئے لوگوں کو اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیے کہ چھینک منحوس اور بدفالی کی چیز ہے۔ خداوند کریم مسلمانوں کو اتباعِ سنت اور پابندی شریعت کی توفیق بخشے آمین۔ (جنتی زیور، ٤٣١)

[3]: نوادر الاصول، ٢/٧٧٤، حدیث: ١٠٦٤ [4]: کنز العمال، ٩/٦٩، حدیث: ٢٥٥٣٣ [5]: المعجم الکبیر، ٢٢/٣٣٦، حدیث: ٨٤٣

[6]: ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء ان العطاس.....الخ، ٤/٣٤٤، حدیث: ٢٧٥٧

www.dawateislami.net

ان دنوں میں جو شادیاں ہوتی ہیں ان سے میاں بیوی کے تعلقات اچھے نہیں بنتے اور ان میں وہ اُلفت ومحبت پیدا نہیں ہو پاتی جو خوشگوار گھریلو زندگی کے لئے ضَروری ہے۔ بعض علاقوں میں شوال المکرّم کو بھی انہی مہینوں میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ شوال کے مہینے میں شادی بیاہ کو منحوس فعل سمجھتے تھے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ کسی زمانے میں شوال کے مہینے میں طاعون واقع ہوا جس میں بہت سی دلہنیں ہلاک ہوگئیں، اس کے سبب لوگ شوال میں شادی کو منحوس سمجھنے لگے جبکہ شریعت مطہرہ نے اس تصوُّر کو غَلَط قرار دیا ہے۔ ام المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شوال کے مہینے میں مجھ سے نکاح فرمایا اور اسی مہینے میں میری رُخصتی ہوئی اور آپ کے نزدیک مجھ سے زیادہ کسی بیوی کا مرتبہ نہیں تھا۔ (تفسیر روح البیان، ۳/۴۲۸)

مخصوص تاریخوں میں شادی نہ کرنے کے بارے میں سُوال جواب

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **سُوال** ہوا: اکثر لوگ 3، 13 یا 23، 8، 18، 28 وغیرہ تواریخ اور پنجشنبہ ویکشنبہ وچہارشنبہ (یعنی جمعرات، اتوار اور بدھ) وغیرہ ایام کو شادی وغیرہ نہیں کرتے۔ اِعتقاد یہ ہے کہ سخت نقصان پہنچے گا ان کا کیا حکم (ہے)؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: یہ سب باطِل و بے اصل ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاوٰی رضویہ، ۲۳/۲۷۲)

www.dawateislami.net

(۵) ستاروں کے اچھے بُرے اثرات پر یقین رکھنا کیسا؟

خود کو پڑھا لکھا سمجھنے والوں کی بہت بڑی تعداد ستاروں کے اثرات کی اس قدر قائل ہوتی ہے کہ شادی اور کاروبار جیسے اہم فیصلے بھی ستاروں کی نَقْل وحرکت کے مطابق کرتی ہے، ایسے لوگ ستارہ شناسی کا دعویٰ کرنے والوں کا آسان شکار ہوتے ہیں جو ان کو بے وقوف بنا کر بڑی بڑی رقمیں بٹورتے رہتے ہیں۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ لڑکا لڑکی کا رشتہ طے ہو چکا ہوتا ہے، ضَروری چھان بین بھی ہو چکی ہوتی ہے لیکن ایک فریق یہ کہہ کر رشتے سے انکار کر دیتا ہے کہ ہم نے پتا کروایا ہے کہ لڑکے اور لڑکی کا ستارہ آپس میں نہیں ملتا لہٰذا یہ شادی نہیں ہوسکتی۔ **میرے آقا اعلیٰ** حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سُوال کیا گیا کہ کواکبِ فلکی (یعنی آسمانی ستاروں) کے اثراتِ سعد ونَحْس (یعنی اچھے اور منحوس اثرات) پر عقیدت (یعنی بھروسا) رکھنا کیسا ہے؟ **اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: مسلمان مُطیع (یعنی اطاعت گزار مسلمان) پر کوئی چیز نَحْس (یعنی منحوس) نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سَعد (یعنی اچھا) نہیں، اور مسلمان عاصی (یعنی نافرمانی کرنے والے مسلمان) کے لئے اس کا اسلام سَعد (یعنی نیک بختی) ہے۔ طاعت (یعنی عبادت) بشرطِ قبول سعد (یعنی نیک بختی) ہے۔ مَعْصِیت (یعنی گناہ گاری) بجائے خود نَحْس (یعنی منحوس) ہے اگر رحمت وشفاعت اس کی نُحوست سے بچالیں بلکہ نُحوست کو سعادت کردیں، فَاُولٰٓىٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ (پ۱۹، الفرقان: ۷۰) (ترجمۂ

www.dawateislami.net

کنزالایمان: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔) بلکہ کبھی گناہ یوں سعادت ہوجاتا ہے کہ بندہ اس پر خائف وترساں وتائب وکوشاں رہتا ہے، وہ دُھل گیا اور بہت سی حَسَنات (یعنی نیکیاں) مل گئیں، باقی کواکب میں کوئی سعادت وُحُوست نہیں اگر ان کو خود مُؤَثِّر (یعنی اثر کرنے والا) جانے شِرک ہے اور ان سے مدد مانگے تو حرام ہے، ورنہ ان کی رعایت ضَرور خلافِ توکُّل ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۲۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کچھ مؤمن رہے کچھ کافر ہوگئے

حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالد جُہنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں حُدیبیہ کے مقام پر بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب رُخ انور کیا اور اِرشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کی: اللّٰہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن ہوئے اور کچھ کافر، جس نے کہا: ہم پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے اور جن لوگوں نے کہا: ہم پر فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی، کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْکَوَاکِب یعنی وہ میرے منکر اور ستاروں کے ماننے والے ہوئے۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم ۱/۲۹۵، حدیث: ۸٤٦)

www.dawateislami.net

شارحِ بُخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اگر یہ اِعتقاد ہو کہ ستارے ہی بارش برساتے ہیں تو یہ اِعتقاد کُفر ہے اور اگر یہ اِعتقاد ہو کہ بارش بِاِذنِ اِلٰہی (یعنی اللّٰہ تعالیٰ کی اِجازت سے) برستی ہے مختلف ستاروں کا طلوع وغروب اس کی علامت ہے تو اس میں کوئی حَرَج نہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ فلاں نَچھتَّر کی وجہ سے بارش ہوئی ممنوع ہے اور یہ کہنا کہ فلاں نَچھتَّر (ستاروں کی منزل) میں بارش ہوئی جائز ہے۔ (کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْکَوَاکِب کی تشریح میں مفتی صاحب لکھتے ہیں:) یہاں کُفر اور ایمان کے لُغوی معنی مراد ہیں یعنی میرا مُنکِر (یعنی انکار کرنے والا) اور نَچھتَّر (یعنی ستاروں کی منزلوں) کا ماننے والا ہے۔

(نزھۃ القاری ۲/۴۹۵، ۴۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جس ستارے کو جہاں چاہے پہنچادے

ایک دن مولانا محمد حسین میرٹھی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے والد صاحب (جو علمِ نجوم میں بڑی مہارت رکھتے تھے) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے پاس آئے تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُن سے دریافت فرمایا: فرمایئے! بارش کا کیا اندازہ ہے کب تک ہوگی؟ انہوں نے ستاروں کی وضع سے زائچہ بنایا اور بتایا: اِس مہینہ میں پانی نہیں ہے آئندہ ماہ میں ہوگا۔ یہ کہہ کر وہ زائچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی طرف بڑھا دیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ نے دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالٰی کو سب قدرت ہے چاہے تو آج بارش ہو۔ اُنہوں نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ ستاروں کی وَضع کو نہیں دیکھتے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میں سب دیکھ رہا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ستاروں کے واضع (بنانے والے) اور اُس کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس مشکل مسئلے کو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے آسان طریقے پر سمجھا دیا۔ وہ اس طرح کہ سامنے گھڑی لگی ہوئی تھی، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اُن سے پوچھا: وَقْت کیا ہوا ہے؟ بولے: سوا گیارہ بجے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بارہ بجنے میں کتنی دیر ہے؟ شاہ صاحب بولے: ''ٹھیک پون گھنٹہ (یعنی 45 منٹ)۔'' اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اُٹھے اور بڑی سوئی کو گھما دیا فوراً ٹن ٹن بارہ بجنے لگے۔ اب اعلیٰ حضرت نے فرمایا: آپ نے تو کہا تھا ٹھیک پون گھنٹہ ہے بارہ بجنے میں۔ شاہ صاحب بولے: آپ نے اسکی سوئی کھسکا دی ورنہ اپنی رفتار سے پون گھنٹے ہی کے بعد بارہ بجتے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اِسی طرح اللہ ربُّ العزت قادرِ مُطْلَق ہے کہ جس ستارے کو جس وَقْت جہاں چاہے پہنچا دے، وہ چاہے تو ایک مہینہ کیا، ایک ہفتہ کیا، ایک دن کیا، ابھی بارش ہونے لگے۔ اتنا زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ چاروں طرف سے گھنگھور (گہری) گھٹا آ گئی اور پانی برسنے لگا۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص ١١٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

نُجومیوں کے ڈھکوسلے

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں : قمر دَرعَقرَب یعنی چاند جب بُرجِ عقرب[1] میں ہوتا ہے تو سفر کرنے کو بُرا جانتے ہیں اور نُجومی اسے منحوس بتاتے ہیں اور جب برجِ اسد میں ہوتا ہے تو کپڑے قَطع کرانے (یعنی کٹوانے) اور سلوانے کو بُرا جانتے ہیں۔ ایسی باتوں کو ہرگز نہ مانا جائے، یہ باتیں خلافِ شرع اور نُجومیوں کے ڈھکوسلے ہیں۔ نجوم کی اس قسم کی باتیں جن میں ستاروں کی تاثیرات بتائی جاتی ہیں کہ فلاں ستارہ طلوع کرے گا تو فلاں بات ہوگی، یہ بھی خلافِ شَرع ہے۔ اس طرح نَچھتّروں کا حساب کہ فلاں نَچھتّر (یعنی ستاروں کی منزل) سے بارش ہوگی یہ بھی غلَط ہے حدیث میں اس پر سختی سے انکار فرمایا۔ (بہارشریعت، ۳/ ٦٥٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] : صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا ترجمہ کنزالایمان: بڑی بَرَکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے۔ (پ ١٩، الفرقان، آیت: ٦١) کے تحت تفسیر خزائن العرفان صفحہ 678 پر لکھتے ہیں: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ بروج سے کواکبِ سبعہ سیّارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے (١) حَمَل (٢) ثَور (٣) جَوزَا (٤) سَرَطان (٥) اَسَد (٦) سُنبُلہ (٧) میزان (٨) عَقرَب (٩) قَوس (١٠) جَدی (١١) دَلو (١٢) حُوت۔

www.dawateislami.net

بَدشگونی کی تَردِید

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **590** صفحات پر مشتمل کتاب ''حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز کی **425** حکایات'' کے صفحہ **90** پر ہے: **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے: جب ہم مدینۂ طیّبہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند ''دَبَران'' میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمائیے، کتنا خوبصورت لگتا ہے! آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دیکھا تو چاند دَبَران[1] میں تھا، فرمایا شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں، بلکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ واحد وقہّار کے حُکْم و مَشِیَّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔ (سیرت ابن عبدالحکم، ص ۲۷)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦) نُجومی کو ہاتھ دکھانا

بہت سے لوگ کاہنوں، نُجومیوں، پروفیسروں اور رَمل و جَفر کے جھوٹے

---

[1]: دَبَران چاند کی ایک منزل کا نام ہے، اس وَقْت چاند ثریا اور جوزا کے درمیان ہوتا ہے۔ عرب میں نُجومیوں کا یہ وہم رائج تھا کہ یہ ساعت منحوس ہوتی ہے، مزاحم کا اشارہ غالباً اسی طرف تھا۔

www.dawateislami.net

دعویداروں کے ہاں جا کر قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں، اپنا ہاتھ دکھاتے ہیں، فالنامے نکلواتے ہیں، پھر اس کے مطابق آیندہ زندگی کا لائحہ عمل بناتے ہیں۔ اس طرزِ عمل میں نقصان ہی نقصان ہے چنانچہ امامِ اہلسنّت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا اگر بطورِ اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفرِ خالص ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا: فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّد یعنی اس نے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر نازل ہونے والی شے کا انکار کیا[1] اور اگر بطورِ اعتقاد وتیقُّن (یعنی یقین رکھنے کے) نہ ہو مگر مَیل ورَغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا: لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا اللہ تعالٰی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائیگا، اور اگر بطور ہَزْل واِستہزاء (یعنی ہنسی مذاق کے طور پر) ہو تو عَبَث (یعنی بے کار) ومکروہ وحماقت ہے، ہاں! اگر بقصدِ تعجیز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حَرَج نہیں۔

(فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۵۵)

کاہنوں کی بعض باتیں دُرُست ہونے کی وجہ

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کاہنوں (یعنی ان کی باتیں قابلِ اعتماد ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں پوچھا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

[1] :ترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی کراهية اتيان الحائض، ۱/۱۸۵، الحديث: ۱۳۵

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمایا: ان کی باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو خبر وہ دیتے ہیں بعض اوقات وہ سچ نکلتی ہیں۔ اِرشاد فرمایا: وہ کلمہ جن سے سنا ہوا ہوتا ہے جسے جِنّی اُچک لیتی ہے اور اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈال دیتی ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغیوں کے کان میں آواز پہنچاتی ہے، پھر کاہن اس کلمہ میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں مِلا دیتے ہیں۔

(مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ و اتیان الکھان، ص ۱۲۲٤، حدیث: ۲۲۲۸)

نُجومی کے پاس جانے والوں کے لئے سبق آموز حکایت

علمِ نجوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک روز میرے پاس دو میاں بیوی آئے۔ دونوں میں جھگڑا چل رہا تھا۔ میں نے دونوں کا ہاتھ دیکھا تو علمِ نجوم کے مطابق طلاق کی لکیر واضح اور یقینی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ دونوں جو مرضی آئے کر گزریں، آپ دونوں میں طلاق نہیں ہوسکتی۔ دو سال بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑی خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔ پوچھا تو کہنے لگے: جب آپ نے ہمیں بتایا کہ طلاق کسی صورت نہیں ہوسکتی تو ہم نے سوچا کہ جب طلاق نہیں ہونی تو کیوں نہ مل جل کر زندگی گزاری جائے، اس دن کے بعد سے ہماری گھریلو زندگی خوشیوں سے بھر گئی۔

سرجری کے ذریعے ہاتھوں کی لکیریں بدلنے والے نادان

اس جدید دَور میں بھی بہت سے لوگ ہاتھوں کی لکیروں پر اندھا اعتقاد

www.dawateislami.net

رکھتے ہیں۔ایسا ہی ایک حیرت انگیز مظاہرہ جاپان میں دیکھنے میں آیا جہاں لوگوں کو ہاتھوں کی لکیروں پر اتنا یقین ہے کہ انہوں نے اپنی قسمت کی لکیروں کو بدلنے کے لئے ہتھیلیوں کی سرجری کرانا شروع کروادی ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ مرد تو اس سرجری کے ذریعے اپنے ہاتھوں پر لمبی دولت کی لائنیں بنواتے ہیں جبکہ خواتین کی خواہش شادی کی بڑی لکیر ہوتی ہے۔(جنگ نیوز،آن لائن،17 جولائی 2013)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) گھر میں پپیتہ کا دَرَخت لگانے کو منحوس سمجھنا

اعلیٰ حضرت،امامِ اہلِسنّت،مجدّدِ دِین وملّت،مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے ''کاٹھیاواڑ'' کے علاقے سے کچھ اس طرح کا **سُوال** ہوا کہ یہاں عام طور پر تمام شہر متفق ہے کہ دَرَخت پپیتہ جس کو اَرَنڈ خَرْبُزَہ کہتے ہیں، مکان مَسکونہ (یعنی رہائشی مکان) میں لگانا منحوس ہے اور منع ہے چونکہ یہاں یہ بکثرت اور نہایت لذیذ ہیں لہٰذا اِلتماس ہے کہ اس بارے میں احکامِ شرعی سے خبردار کیجئے؟ **امامِ اہلسنّت**،اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا:شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں،شرع نے نہ اسے منحوس ٹھہرایا نہ مبارک،ہاں جسے عام لوگ نَحْس سمجھ رہے ہیں اس سے بچنا مناسب ہے کہ اگر حسبِ تقدیر اسے کوئی آفت پہنچے ان کا باطل عقیدہ اور مستحکم ہوگا کہ دیکھو یہ کام کیا تھا اس کا یہ نتیجہ ہوا اور ممکن کہ شیطان اس کے دل میں بھی وَسوسہ ڈالے۔(فتاوٰی رضویہ،۲۳/۲۶۶)

www.dawateislami.net

(۸) لڑکیوں کی مسلسل پیدائش کو منحوس سمجھنا

بیٹا پیدا ہو یا **بیٹی**، انسان کو **اللہ** تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے کہ بیٹا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز واَقْرِبا کی طرف سے جس خوشی کا اِظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں **مٹھائیاں** بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ **دنیاوی** طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی شادی کے کثیر اَخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک چڑھاتے (یعنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے) ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔اس پر یہ ظُلْم بھی ہوتا ہے کہ بیٹیوں کو ہی منحوس قرار دے دیا جاتا ہے، اس وہم کی بھی شَرْعاً کوئی حیثیت نہیں، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے **سُوال** ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے تیسری لڑکی ہوئی، اس دن سے زید نہایت پریشان ہے۔اکثر لوگ کہتے ہیں کہ تیسری لڑکی اچھی نہیں ہوتی تیسرا لڑکا نصیب وراور اچھا ہوتا ہے۔زید نے ایک صاحب سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا یہ سب باتیں اہلِ ہنود اور عورتوں کی بنائی

www.dawateislami.net

ہوئی ہیں اگر تم کو وہم ہو صدقات کر دو، ایک گائے یا سات بکریاں قربانی کر دو اور توشہ شاہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالٰی عنہ کر دو، حق تعالٰی بتصدُّقِ سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر طرح کی بلا و نُحوست سے محفوظ رکھے گا۔ **امامِ اہلسنّت**، اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: یہ محض باطل اور زنانے اَوہام اور ہندوانہ خیالاتِ شیطانیہ ہیں ان کی پیروی حرام ہے۔ تصدُّق اور توشۂ سرکارِ ابدِ قرار رضی اللہ تعالٰی عنہ بہت اچھی چیز ہے مگر اس نیت سے کہ اس کی نُحوست دَفع ہو جائز نہیں کہ اس میں اس کی نُحوست مان لینا ہوا اور یہ شیطان کا ڈالا ہوا وہم تسلیم کر لینا ہوا، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ (اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کچھ سطور کے بعد لکھتے ہیں:) یہ توشہ کہ انہوں نے بتایا ہے نہایت مفید چیز ہے اور حاجتیں بَر لانے (یعنی پوری کرنے) کے لئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ)۔

(فتاوٰی رضویہ، ۲۹/۶۴۴ و ۶۴۶ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹیوں کی پرورش کے فضائل

بیٹیوں کی پیدائش پر دل چھوٹا کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ درج ذیل **فرامینِ مصطفٰے** کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

www.dawateislami.net

(۱) ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں: ''اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔'' پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں و کمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) اس کے شاملِ حال رہے گی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ۸/ ۲۸۵، حدیث ۱۳۴۸۴)

(۲) ''بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔''

(مسند الفردوس للدیلمی، ۲/ ۴۱۵، حدیث ۷۵۵۶)

(۳) ''جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے اِیذاء نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (المستدرك للحاكم، كتاب البر والصلة، ۵/ ۲۴۸، حدیث ۷۴۲۸)

(۴) ''جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' عرض کی گئی: ''اور دو ہوں تو؟'' فرمایا: ''اور دو ہوں تب بھی۔'' عرض کی گئی: ''اگر ایک ہو تو؟'' فرمایا: ''اگر ایک ہو تو بھی۔'' (المعجم الاوسط، ۴/ ۳۴۷، حدیث ۶۱۹۹)

www.dawateislami.net

(۵) ''جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنَّم سے روک بن جائیں گی۔''

(مسلم،کتاب البر والصلة ،باب فضل الاحسان الی البنات ،ص۱٤۱٤،حدیث۲٦۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیٹیوں پر شفقت

(۱) حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جب اپنے والدِ بزرگوار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھڑے ہوجاتے ،ان کی طرف متوجہ ہوجاتے ، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے ،اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے ۔اسی طرح جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھ کر کھڑی ہوجاتیں ،آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چُومتیں اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔'' (ابو داؤد، کتاب الادب ،باب ماجاء فی القیام،٤/٤٥٤،حدیث ٥۲۱۷)

(۲) حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا رسولِ اکرم ،نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اِعلانِ نبوت سے دس سال قبل مکّۂ مکرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئیں ۔جنگِ بدر کے بعد حضور پُرنُور ،شافعِ یوم النشور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلالیا۔جب یہ ہجرت کے

www.dawateislami.net

اِرادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ نبی کریم رءوف ورحیم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: **هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِيْ اُصِيْبَتْ فِيَّ** یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا انتقال ہو گیا تو نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(شرح العلامة الزرقانی ،باب فی ذکر اولادہ الکرام ،٤/ ٣١٨،ماخوذاً)

(۳) حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے **رسولِ اکرم**، **نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں کچھ زیورات بطورِ تحفہ بھیجے جن میں ایک حبشی نگینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا اَنگشتِ مبارکہ سے مَس کیا (یعنی چُھوا) اور اپنی نواسی اُمامہ کو بلایا جو شہزادیٔ رسول حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا: ''اے چھوٹی بچی! اسے تم پہن لو۔''

(ابو داوٗد،کتاب الخاتم،باب ماجاء فی ذھب للنساء ،٤/ ١٢٥، حدیث:٤٢٣٥)

(٤) **حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس

www.dawateislami.net

تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وَقْت انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد، ٤/ ١٠٠، حدیث: ٥٩٩٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) مکان میں نئے بچے کی ولادت کو منحوس جاننا

بعض لوگ رہنے کے پرانے مکان میں نئے بچے کی ولادت کو منحوس جانتے ہیں، اسی طرح کا ایک سوال (فارسی زبان میں) اعلٰی حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں کیا گیا کہ ''علمائے دین اور مفتیانِ شرعِ متین اس رسم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ بنگال میں یہ رواج ہے کہ نومَولُود کی ولادت کے لئے اس کی ولادت سے قبل الگ کمرہ تعمیر کیا جاتا ہے اور پہلے سے تعمیر شدہ مکان جہاں وہ رہائش پذیر ہوتے ہیں اس میں نئے بچے کی ولادت منحوس خیال کی جاتی ہے۔ کیا ان کا یہ اقدام شَرْعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور حضرتِ سیِّدُ نارسولُ اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایسے ہوتا تھا یا نہیں؟ (ت) **امامِ اہلسنّت**، اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: یہ قبیح (یعنی بُری) رسم اس پاک زمانے میں بالکل نہ تھی بلکہ اس کے بعد بھی عرصہ دراز تک بلکہ اب تک عام اسلامی ممالک میں اس کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا، یہ ہندوانہ اور

www.dawateislami.net

مشرکانہ رسوم کے مشابہ بلکہ ان سے بھی بدتر ہے کیونکہ ہندو بھی ایسا نہیں کرتے اگر یہ عمل بدفالی اور گمراہی کے خیال سے نہ ہو تب بھی بوجہِ اسراف مَعْیُوب ہے جبکہ اللہ تعالٰی کا اِرشاد ہے: وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ (پ۸، انعام: ۱۴۱) (ترجمۂ کنزالایمان: اور بے جانہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔) یہ اقدام متعدد وُجوہ کی بنا پر فائدے اور بھلائی سے خالی ہے اور تبذیر کے زُمرے میں آتا ہے جبکہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے کہ ''اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۷) (ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔) اس وہم کی بنیاد شیطانی ہے مزید یہ کہ اس میں بدفالی وبدشگونی والی گمراہی بھی شامل ہے۔ سیِّد عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا بُری فال نکالنا اور اس پر کاربند ہونا مشرکین کا طریقہ اور دستور ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۳/ ۲۶۴ تا ۲۶۶ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) گرہن سے جُڑے ہوئے توہمات

سورج اور چاند گرہن کے بارے میں لوگ اِفراط وتفریط کا شکار نظر آتے ہیں۔ کہیں تو سورج گرہن کا (مخصوص شیشوں کے ذریعے) نظارہ کرنے کے لئے پارٹیاں منعقد کی جاتی ہیں اور کہیں گرہن کے بارے میں مختلف تصورات وتوہُّمات پائے جاتے ہیں، مثلاً: ❁ گرہن اس وَقْت لگتا ہے جب سورج کو بلائیں اور خوفناک جانور نگل لیتے ہیں، ایک ویب سائٹ سے لی گئی معلومات کے مطابق جب بھی چاند کو

www.dawateislami.net

گرہن لگتا تو قدیم چین کے لوگ اکٹھے مل کے پوری قوت سے شور مچاتے، ان کا عقیدہ تھا کہ چاند کو ایک بہت بڑا اژدھا کھا رہا ہے، ہمارا یہ شور چاند کو بچانے کی کامیاب کوشش ہے۔ چاند گرہن اپنے وَقْت پر ختم ہوجاتا لیکن یہ لوگ اپنی کامیابی سمجھ کر اس کا جشن مناتے اور اگلی دفعہ پہلے سے زیادہ شور مچایا کرتے۔ ۞ گرہن کے وَقْت حاملہ خواتین کو کمرے کے اندر رہنے اور سبزی وغیرہ نہ کاٹنے کی ہدایت کی جاتی ہے تاکہ ان کے بچے کسی پیدائشی نَقْص کے بغیر پیدا ہوں ۞ گرہن کے وَقْت حاملہ خواتین کو سلائی کڑھائی سے بھی منع کیا جاتا ہے کیونکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے بچے کے جسم پر غَلَط اثر پڑسکتا ہے۔ ایک مغربی ملک میں رہنے والی دنیاوی تعلیم یافتہ خاتون سورج گرہن سے چند روز پہلے سَخْت پریشان تھی کیونکہ اس کے ہاں پہلے بچے کی وِلادت ہونے والی تھی اور اس سے محض چند روز پہلے سورج گرہن کے بچے پر ممکنہ اثرات کا خوف اسے تشویش میں مبتلا کیے ہوئے تھا۔ اس نے اپنی ڈاکٹر کو محض یہ پوچھنے کے لیے فون کیا کہ آیا بچے کو گرہن کے مضر اثرات سے بچانے کے لیے اس کی قبل از وَقْت ولادت ممکن ہے؟ ڈاکٹر نے اسے دلاسا دیتے ہوئے سمجھایا کہ اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور گرہن کے اثرات کی حقیقت توہمات سے زیادہ نہیں ہے۔ ۞ لوگوں کا ایک غَلَط خیال یہ بھی ہے کہ جب سورج یا چاند کو گرہن لگتا ہے تو حاملہ گائے، بھینس، بکری اور دیگر جانوروں کے گلے سے رسی یا زنجیر کھول دینی چاہئے تاکہ ان پر بُرا اثر نہ پڑے ۞ بعض علاقوں میں گرہن کے وَقْت ضعیف

www.dawateislami.net

اِلْاِعتقاد اَفرادخودکو کمروں میں بند کر لیتے ہیں تا کہ بقول ان کے وہ گرہن کے وَقْت خارِج ہونے والی نقصان دہ لہروں سے بچ سکیں ❁ بعض معاشروں میں جس دن گرہن لگتا ہے اکثر لوگ کھانا پکانے سے گُریز کرتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ گرہن کے وَقْت خطرناک جراثیم پیدا ہوتے ہیں ❁ کئی مشرقی ملکوں میں عِلْم نجوم کے ماہرین سورج گرہن سے منسلک پیشن گویاں کرتے ہیں جن میں کسی تباہی یا نقصان کی نشان دہی کی جاتی ہے، مثلاً چوری، اغوا، قتل وغارت، خودکشیاں اور تشدد کے واقعات بالخصوص خواتین کی اموات میں اضافہ، لاقانونیت اور بے انصافی کے واقعات کثرت سے ہونے کی پیشن گوئی کی جاتی ہے۔ الغرض مشرق ومغرب، ترقی پذیر اور ترقی یافتہ دنیا میں ہر جگہ سورج اور چاند گرہن کے انسان پر مضر اثرات کے حوالے سے خدشات پائے جاتے ہیں۔

گرہن کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا

عرب معاشرے میں بھی سورج اور چاند گرہن کے متعلق عام خیال تھا کہ یہ کسی بڑے واقعہ مثلاً کسی کی وفات یا پیدائش پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جب دنیا کے نقشے پر اسلام کی اِنقلابی دعوت اُبھری تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان توہمات کو خَتْم کیا۔ جس دن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ انتقال کر گئے اسی دن سورج میں گہن لگا۔ بعض لوگوں نے خیال کیا کہ یہ حضرت

www.dawateislami.net

ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غم میں واقع ہوا ہے، چنانچہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو سورج گہن کی نماز پڑھنے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں گرہن کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ پس جب تم اسے دیکھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارو، اس کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ (بخاری، کتاب الکسوف، باب الصدقة فی الکسوف ۱/۳۵۷، ۳۶۳، حدیث: ۱۰۴۴، ۱۰۶۰، ملخصاً)

مَدَنی پھول: سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مُسْتَحَب ہے اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کرسکتا ہے جو جمعہ کی کرسکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔ (بہارشریعت، ۱/۷۸۷)

ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس نظارے سے محظوظ ہونے (ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ گرہن کے وَقْت سورج کو براہ راست دیکھنے سے آنکھ کی بینائی بھی جاسکتی ہے) اور توہمات کا شکار ہونے کے بجائے بارگاہِ الٰہی میں حاضری دیں اور گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی طَلَب کریں، اس یومِ قیامت کو یاد کریں جب سورج اور چاند بے نور ہوجائیں گے اور ستارے توڑ دیئے جائیں گے اور پہاڑ لپیٹ دیئے

www.dawateislami.net

جائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱)عورت گھر اور گھوڑے کو منحوس جاننا

بعض لوگ عورت، گھر اور گھوڑے کو منحوس سمجھتے ہیں اور دلیل کے طور پر یہ حدیثِ پاک پیش کرتے ہیں کہ رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: نُحوست عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شئوم المراۃ ۳/ ۴۳۰، حدیث: ۵۰۹۳)

اگر اس حدیث پاک کی تشریح پڑھ اور سمجھ لی جائے تو امید ہے کہ ایسے لوگ اپنے مؤقف سے رجوع کرلیں گے، چنانچہ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس حدیث کے بہت معنی کئے گئے **ایک** یہ کہ اگر کسی چیز سے نُحوست ہوتی تو ان تین میں ہوتی، **دوسرے** یہ کہ عورت کی نُحوست یہ ہے کہ اولاد نہ جَنے اور خاوند کی نافرمان ہو، مکان کی نُحوست یہ ہے کہ تنگ ہو وہاں اذان کی آواز نہ آئے اور اس کے پڑوسی خراب ہوں، گھوڑے کی نُحوست یہ ہے کہ مالک کو سواری نہ دے، سرکش ہو، بہرحال یہاں شُؤم سے مراد بَد فال (یعنی بَدشگونی) نہیں کہ اس کی وجہ سے رِزْق گھٹ جائے یا آدمی مر جائے کہ اسلام میں بَد فالی ممنوع ہے۔ لہٰذا یہ حدیث لَاطِیَرَۃَ کی حدیث کے خلاف نہیں۔ خیال رہے کہ بعض بندے اور بعض چیزیں مبارک تو ہوتی ہیں کہ ان سے

گھر میں مال میں عمر میں زیادتیاں ہوجاتی ہیں جیسے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: وَ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا (ترجمہ کنزالایمان: اور اس نے مجھے مبارک کیا۔ (پ۱۶، مریم: ۳۱)) مگر کوئی چیز اس کے مقابل معنی میں منحوس نہیں، ہاں! کافر، کفر، زمانۂ عذاب منحوس ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ (ترجمہ کنزالایمان: ایسے دن میں جس کی نُحوست (ان پر ہمیشہ کے لئے رہی)۔ (پ۲۷، القمر: ۱۹)) (مراۃ المناجیح، ۶/۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مؤقف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں: جب اُمُّ المومنین (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا) کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث پہنچی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ عورت، گھر اور گھوڑے میں نُحوست ہے تو آپ بہت زیادہ غضبناک ہوئیں اور فرمایا: اس خدا بُزُرگ و بَرتَر کی قسم! جس نے محمد کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مقدس قرآن نازِل فرمایا کہ حضور پاک (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نے اس طرح نہیں اِرشاد فرمایا بلکہ یوں اِرشاد فرمایا کہ دورِ جاہلیت والے ان چیزوں سے نُحوست اور بدشگونی لیتے تھے۔ امام طحاوی وابن جریر نے بواسطہ قتادہ بواسطہ ابوحسان اسے روایت کیا ہے نیز حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے۔ (ت) (شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراھۃ، باب الاجتناب من ذی داء الطاعون، ۴/ ۱۳۴) (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

فتاویٰ رضویہ کا ایک سُوال جواب

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے **سُوال** کیا گیا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ جو مشہور ہے کہ گھر اور گھوڑا اور عورت منحوس ہوتے ہیں اس کی کیا اصل ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: یہ سب محض باطِل ومردود خیالات ہندوؤں کے ہیں، شریعتِ مطہرہ میں ان کی کوئی اصل نہیں، شَرْعاً گھر کی نُحوست یہ ہے کہ تنگ ہو، ہمسائے بُرے ہوں، گھوڑے کی نُحوست یہ کہ شریر ہو، بَد لگام، بَد رکاب ہو، عورت کی نُحوست یہ کہ بَد زبان ہو، بَد رو یہ ہو، باقی وہ خیال کہ عورت کے پہرے سے یہ ہوا، فلاں کے پہرے سے یہ، یہ سب باطِل اور کافروں کے خیال ہیں۔ واللّٰہ تعالٰی اَعْلَم۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۲) میت کو غسل دینے کے بعد گھڑا توڑ دینا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے **سُوال** کیا گیا کہ گھڑے، بَدھنے (یعنی لوٹے) میّت کو غسل دینے کے بعد پھوڑ ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: گناہ ہے کہ بلاوجہ تَضْیِیعِ مال (یعنی مال کو ضائع کرنا) ہے کہ اگر وہ ناپاک بھی ہو جائیں تاہم پاک کر لینا ممکن۔ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ کَرِہَ لَکُمْ ثَلٰثًا اللہ تعالیٰ تین باتیں تمہارے لئے ناپسند رکھتا ہے: قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ فضول بک بک اور سُوال کی کثرت اور مال کی اِضاعت (یعنی مال کو ضائع کرنا)۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَغَیْرُھُمَا (یعنی اسے بخاری و مسلم اور دیگر نے روایت کیا)

اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ ان سے مُردے کو نہلایا ہے تو ان میں **نُحوست** آ گئی تو یہ خیال اَوہامِ کفارِ ہند (یعنی ہند کے غیر مسلموں کے وہموں) سے بہت ملتا ہے۔ وَاللّٰہُ تعالٰی اَعْلَم (فتاوٰی رضویہ، ۹/۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟

بَدشگونی کی عادتِ بَد میں مبتلا شخص کو جب کسی کام میں نقصان ہوتا ہے یا کسی مقصد میں ناکامی ہوتی ہے تو وہ یہ جملہ کہتا ہے: آج صبح سویرے نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟ حالانکہ انسان صبح سویرے بستر پر آنکھ کھلنے کے بعد سب سے پہلے اپنے ہی گھر کے کسی فرد کی شکل دیکھتا ہے، تو کیا گھر کا کوئی آدمی اس قدر منحوس ہوسکتا ہے کہ صِرْف اس کی شکل دیکھ لینے سے سارا دن نُحوست میں گزرتا ہے؟ کسی کو منحوس کہنے پر بعض اوقات شرمندگی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، ایک سبق آموز حکایت سے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل کی جانب چلے جارہے تھے۔ صبح کے سناٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف

www.dawateislami.net

سنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستہ میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑے طُمطُراق (یعنی شان وشوکت) سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آ رہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصے سے چیخا: ''اف! یہ تو انتہائی بَدشگونی ہے۔ کیا اس بَد بخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔'' بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے چیخا: ''ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے باندھ دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔'' سپاہیوں نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہو گئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کر لیا۔ وزیر نے جانور اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: ''واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!''

www.dawateislami.net

اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آ رہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھولے نہ سَمار ہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زوردار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہو گئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بلا خوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے ''میں یا آپ؟'' میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چلچلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کر دیا اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔

کیا کسی کو نظر لگ سکتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسانی جسم اور دیگر اشیاء کو نظر لگنا، اس سے بچنے کی تدابیر کرنا، اس کا علاج کرنا شَرْعاً ثابت ہے لیکن یاد رہے کسی کی نظر لگنا اور چیز ہے اور کسی کو منحوس سمجھنا اور چیز۔ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دس بیٹے بہت خوبصورت اور بہت باکمال تھے، مصر کے چار دروازے تھے، جب دس بیٹے مِصْر روانہ ہونے لگے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو یہ خدشہ ہوا کہ اگر دس

www.dawateislami.net

کے دس ایک دروازے سے داخل ہوئے تو ان پر دیکھنے والوں کی نظر لگ جائے گی اس لیے ارشاد فرمایا:

يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ (پ۱۳، یوسف:٦٧)

ترجمہ کنزالایمان: اے میرے بیٹو ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا۔

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ نظر حق ہے اور اس میں اثر ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ نظرِ بد سے بچنے کی تدبیر کرنا سنتِ پیغمبر ہے۔ (نور العرفان، ص ۳۸۷) **صدرُ** الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: تاکہ نظرِ بد سے محفوظ رہو۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے۔ پہلی مرتبہ حضرتِ یعقوب علیہ الصلوۃ و السلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اس لئے کہ اس وَقْت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لئے نظر ہو جانے کا احتمال تھا، اس واسطے آپ نے علیٰحدہ علیٰحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب اِحتیاطیں انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا طریقہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ نے اَمر (یعنی معاملہ) **اللّٰہ** کو تفْوِیض کر دیا کہ باوجود اِحتیاطوں کے توکّل و اِعتماد **اللّٰہ** پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں۔ (خزائن العرفان، ص ٦٥٤)

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کو نظر لگانے کی کوشش ناکام رہی

پارہ 29 سورۃ القلم کی آیت 51 میں ہے:

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ (پ ۲۹، القلم: ۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور ضَرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظر لگا کر تمہیں گرادیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضَرور عَقل سے دُور ہیں۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گُزند (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی، ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے۔ کفّار نے ان سے کہا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی سِتم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام

www.dawateislami.net

جِدّوجُہد بھی مثل ان کے اور مکائد (یعنی بُری چالوں) کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بے کارگئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (حضرتِ) حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دَم کر دی جائے۔ (خزائن العرفان، ص ۱۰۴۸) مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: عرب میں بعض لوگ نظرِ بَد لگانے میں مشہور تھے اگر وہ بھوکے ہو کر کسی کو تیز نگاہ سے دیکھ کر کہتے کہ ''ایسا ہم نے آج تک نہ دیکھا، کیا ہی اچھا ہے!'' تو وہ آدمی یا جانور فوراً ہلاک ہو جاتا۔ کفارِ مکہ بہت لالچ دے کر انہیں لائے، یہ حسبِ عادت تین دن بھوکے رہے پھر حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تلاوتِ قرآن فرما رہے تھے انہوں نے بار بار یہی کہا مگر اللہ تعالیٰ نے حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو ان کی نظرِ بَد سے محفوظ رکھا، اس پر آیت آئی۔ معلوم ہوا کہ بَد نیتی سے حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا چہرہ اَنور دیکھنا کُفر ہے، اِعتقاد سے رُخِ انور کی زیارت صحابی بنا دیتی ہے، یہی حال قرآن شریف کا ہے، بَد نیتی سے اس کا پڑھنا کُفر ہے، نیک نیتی سے عبادت۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نظرِ بَد حق ہے، دوسرے یہ کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رب کے ایسے محبوب ہیں کہ رب انہیں نظرِ بَد سے بچاتا ہے کیونکہ کفار نے ان لوگوں سے نظرِ بَد لگانے کو کہا تھا جن کی بُری نظر لوگوں کو ہلاک کر دیتی تھی،

www.dawateislami.net

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے حبیب (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو ان کے شَر سے محفوظ رکھا۔ یہ آیت نظرِ بَد سے بچنے کے لیے اَکسیر (یعنی مُفید) ہے۔ (نورالعرفان، ص ۹۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نظر حق ہے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: نظر حق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ سکتی تو اس پر نظر بڑھ جاتی اور جب تم دھلوائے جاؤ تو دھودو۔

(مسلم، کتاب السلام، باب الطب و المرض و الرقی، ص ۱۲۰۲، حدیث: ۲۱۸۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ نظرِ بَد کا اثر برحق ہے اس سے منظور (یعنی جسے نظر لگی اس) کو نقصان پہنچ جاتا ہے ۞ نظر کا اثر اس قدر سخت ہے کہ اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کرسکتی تو نظرِ بَد کر لیتی کہ تقدیر میں آرام لکھا ہو مگر یہ تکلیف پہنچا دیتی مگر چونکہ کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ نہیں کرسکتی اس لیے یہ نظرِ بَد بھی تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔ ۞ اگر کسی نظرے ہوئے (یعنی جس کو نظر لگی ہو اس) کو تم پر شبہ ہو کہ تمہاری نظر اسے لگی ہے اور وہ دفعِ نظر (یعنی نظر اُتارنے) کے لیے تمہارے ہاتھ پاؤں دُھلوا کر اپنے پر چھینٹا مارنا چاہے تو تم بُرا نہ مانو بلکہ فوراً اپنے یہ اَعضاء دھو کر اسے دے دو، نظر لگ جانا عیب نہیں

www.dawateislami.net

نظر تو ماں کی بھی لگ جاتی ہے۔ ❁ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلافِ شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضَروری نہیں، دیکھو نظر والے کے ہاتھ پاؤں دھو کر مَنْظُور (یعنی جس کو نظر لگی ہو) کو چھینٹا مارنا عرب میں مُرَوَّج (یعنی اس کا رواج) تھا، حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو باقی رکھا۔ ❁ ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سُرخ مرچیں منظور (یعنی جس کو نظر لگی ہو) پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں تک پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بُھس نہیں اٹھتی اور ربّ تعالٰی شفاء دیتا ہے۔ ❁ جیسے دواؤں میں نَقْل کی ضرورت نہیں تجربہ کافی ہے ایسے ہی دعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نَقْل ضَروری نہیں خلافِ شرع نہ ہوں تو دُرُست ہیں اگرچہ ماثُور دعائیں افضل ہیں۔ ❁ حضرت عثمان غنی (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) نے ایک خوبصورت تندُرُست بچہ دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تا کہ نظر نہ لگے۔ ❁ حضرت ہشام ابن عروہ (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: **مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ**۔ ❁ علماء فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے۔ (مرقات) (مراٰۃ المناجیح، ۶/۲۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھیتوں وغیرہ کو نظر لگنے سے بچانے کا نسخہ

علامہ ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی لکھتے ہیں: اس بات میں کوئی حَرَج نہیں ہے کہ کھیتی یا خربوز اور تربوز کے کھیت میں نظرِ بد سے بچاؤ کے لیے ہڈیاں لٹکائی

www.dawateislami.net

جائیں کیونکہ نظرِ بَد مال، آدمی اور جانور سب کو لگ جاتی ہے اور اس کا اثر علامات سے ظاہر ہو جاتا ہے تو دیکھنے والا جب کھیتی کی جانب دیکھے گا تو اس کی نگاہ پہلے ہڈیوں پر پڑے گی کیونکہ وہ کھیت سے بلند ہوتی ہیں اس کے بعد کھیتی پر پڑے گی تو یوں اس کی نظر کا زہر وہیں ضائع ہو جائے گا اور کھیت کو نقصان نہیں پہنچے گا، حدیث پاک میں ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ ہم کسان لوگ ہیں اور ہمیں اپنے کھیتوں پر نظرِ بَد کا اندیشہ رہتا ہے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھیتی میں ہڈیاں رکھنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔

(سنن الکبری للبیھقی، ۶/۲۲۸، حدیث:۱۱۷۵۳)

(رد المحتار، ۹/۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نظر اونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَ تُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ بے شک نظر مرد کو قبر میں اور اُونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی ہے۔ (جمع الجوامع، ۵/۲۰۴، حدیث:۱۴۵۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جلد نظر لگ جاتی ہے

حضرت سیِّدَتُنا اَسما بنت عُمَیْس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اولادِ جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے، کیا میں انہیں جھاڑ پُھونک کراؤں؟ فرمایا: ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظرِ بَد سبقت لے جاتی۔

(ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الرقیۃ من العین، ٤/ ١٣، حدیث: ٢٠٦٦)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت وضاحت فرماتے ہیں: ۞ کیونکہ یہ بچے ظاہری باطنی خوبیوں والے ہیں اس لیے لوگ انہیں تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ بچے نظر کی وجہ سے بیمار ہوجاتے ہیں۔ نظر کا اثر زہر سے زیادہ تیز اور سخت ہوتا ہے اس لیے تُسْرِع (یعنی جلدی) فرمانا بالکل دُرُست ہے۔ ۞ غالباً انہوں (یعنی حضرت سیِّدَتُنا اسما بنت عُمَیْس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا) نے حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہی نظر کا دَم سیکھا ہوگا، اس کی اِجازت چاہ رہی ہیں جو عطا ہوگئی۔ ۞ نظرِ بَد بڑی موثر ہوتی ہے اگر کسی چیز سے تقدیر پلٹ جاتی تو نظر سے پلٹ جاتی۔ ۞ خیال رہے کہ غصہ کی نظر منظور میں ڈر پیدا کردیتی ہے محبت کی نظر خوشی اسی طرح تعجب کی نظر بیماری پیدا کرسکتی ہے۔ ۞ رب تعالٰی جس چیز میں چاہے تاثیرِ خاص پیدا فرمادے وہ قادرِ مُطْلَق ہے۔ ۞ پھر جیسے بُری نظر بُرا اثر پیدا کرتی ہے یوں ہی صالحین مقبولین کی رحمت کی نظر منظور میں اِنقلاب (یعنی

www.dawateislami.net

تبدیلی) پیدا کردیتی ہے، نظرِ بَد بیماریاں پیدا کرتی ہے تو نظرِ خوب بیماریاں دُور کرتی ہے۔ شیطان نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اَنْظِرْنِیْ مجھے مہلت دے، اگر کہتا: اُنْظُرْ اِلَیَّ مجھے نظرِ رحمت سے دیکھ لے تو اس کا بیڑا پار ہوجاتا۔ (مرقات) ۞ (حکایت:) ایک شخص نے کہا کہ میں نے بڑے بڑوں کو دیکھا کسی میں کچھ نہیں ہے۔ دوسرے نے کہا: مگر کسی نے تجھے نہ دیکھا، اگر کوئی نظر والا تجھے دیکھ لیتا تو تیرا یہ حال نہ ہوتا۔ الغرض نظر بڑی چیز ہے، کوئی نظر خانہ خراب کردیتی ہے کوئی نظر خراب کو آباد کردیتی ہے۔ شعر

نظر کی جو لانیاں نہ پوچھو نظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اُٹھے تو بجلی پناہ مانگے گرے تو خانہ خراب کردے

(مراۃ المناجیح، ۶/۲۴۱ بتغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُوئے مبارک کی بَرَکت سے نظر والے کو شفا مل جاتی

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عبداللّٰہ بن مَوْھَب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ میرے گھر والوں نے مجھے پیالہ دے کر اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کے پاس بھیجا، جب کسی آدمی کو نظر یا کوئی شے لگ جاتی تو ان کے پاس لگن بھیجتے تھے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا ام سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے حضورِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُوئے مبارک چاندی کی کُپی (ڈبی) میں رکھا ہوا تھا۔ میں نے

www.dawateislami.net

کپی میں جھانکا تو چند سرخ بال دیکھے۔

(بخاری، کتاب اللباس، باب ما یذکر فی الشیب ٤/ ٧٦، حدیث: ٥٨٩٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ یعنی اہلِ مدینہ کو جب کوئی بیماری یا نظرِ بَد یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو وہ کسی ایسے برتن میں جس میں کپڑے دھوئے جاتے تھے پانی بھیج دیتے ۞ غالباً آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) وہ بال شریف مع اس کُپی کے پانی میں گھول دیتی تھیں، لوگ وہ پانی پیتے اور شفا پاتے۔ ۞ بال کی یہ سرخی خضاب کی نہ تھی بلکہ وہ بال خوشبوؤں میں رکھے گئے تھے یہ رنگ اسی خوشبو کا تھا۔ ۞ اس حدیث سے چند فائدے حاصل ہوئے: **ایک** یہ کہ حضرات صحابہ کرام (علیہم الرضوان) حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے بال شریف بَرَکت کے لیے اپنے گھروں میں رکھتے تھے۔ **دوسرے** یہ کہ اس بال شریف کا بہت ہی ادب واحترام کرتے تھے کہ اس کے لیے خاص کُپی (ڈبی) یا پونگی بناتے اس میں خوشبو بساتے تھے کیونکہ یہ رنگت خوشبو کی تھی نہ کہ خضاب کی۔ **تیسرے** یہ کہ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے بال شریف کو دافعِ بَلا، باعث شفا سمجھتے تھے کہ انہیں پانی میں غسل دے کر شفاء کے لیے پیتے تھے، کیوں نہ ہو کہ جب (حضرتِ سیِّدُنا) یوسف (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کی قمیص دافعِ بلا ہوسکتی ہے جیسا (کہ) قرآن کریم فرمارہا ہے:

www.dawateislami.net

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ الخ [1] تو حضورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے بال شریف بدرجہ اَولٰی دافعِ بَلا ہو سکتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے بال شریف کی زیارت کرنے جاتے تھے جیسا کہ روایت سے معلوم ہوا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۲۴۸)

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو (حدائقِ بخشش، ص۱۱۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دودھ کو بھی نظر لگ سکتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو حُمَیْد رضی اللہ تعالٰی عنہ نَقِیع (ایک مقام کا نام) سے دودھ بھرا برتن سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لائے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم نے اسے ڈھک کیوں نہیں لیا اگرچہ اس پر لکڑی کھڑی کر دیتے۔

(بخاری، کتاب الاشربہ، باب شرب اللبن ۳/۵۸۶، حدیث: ۵۶۰۵)

مدینہ

[1] پارہ 13 سورۂ یوسف کی آیت 93 میں ہے: اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ترجمہ کنزالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: وہ حضرت کھلے برتن میں دودھ لائے تھے اس پر حضورِ انور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ فرمایا یعنی دودھ ڈھک کر لانا چاہیے تھا، اگر ڈھکنا نہ تھا تو اس کے اوپر لکڑی ہی کھڑی کر لیتے۔ ہمارے ہاں عوام میں مشہور ہے کہ دودھ اور دہی کو نظرِ بَد بہت جلد لگتی ہے، اس پر لکڑی کھڑی کر لینی چاہیے۔ اس کی اصل یہ حدیث ہوسکتی ہے۔ خیال رہے دکانوں پر دودھ دہی کھلا رکھا رہتا ہے وہ اس حکم میں داخل نہیں، کہیں لے کر جاؤ تو ڈھک لو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بلاحساب جنت میں داخلہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میں نے حج کے موسم میں تمام اُمتوں کو دیکھا، پس میں نے اپنی اُمّت کو دیکھا کہ انہوں نے میدانوں اور پہاڑوں کو گھیر رکھا ہے، مجھے ان کی کثرت اور انداز نے تعجب میں ڈال دیا، مجھ سے پوچھا گیا: کیا آپ اس بات پر راضی ہیں؟ میں نے کہا: میں راضی ہوں۔ کہا گیا: ان کے ساتھ مزید 70 ہزار ہیں جو کسی حساب کے بغیر جنت میں

www.dawateislami.net

داخل ہوں گے، وہ جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے[1]، داغ نہیں لگواتے، بَد فالی نہیں لیتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُ ناعکاشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں کردے۔ چنانچہ نبی رحمت، قاسمِ نعمت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُعا مانگی: ''**یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اسے بھی ان لوگوں میں سے کردے۔'' دوسرے صحابی نے کھڑے ہوکر عرض کی: میرے لئے بھی دُعا کیجئے کہ

---

[1]: اس حدیث میں اس دَم کی نفی ہے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں کرواتے تھے (جس میں شرکیہ الفاظ ہوتے تھے) لیکن جس دَم میں کتابُ اللّٰہ کے الفاظ ہوں تو ایسا دَم جائز ہے کیونکہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ایسا دَم کیا ہے اور ایسا دَم کرانے کا حکم دیا ہے اور یہ دَم توکُّل کے منافی نہیں ہے۔ (عمدۃ القاری، ۱۴/ ۶۹۰) حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نظرِ بَد، ڈَنک اور پھوڑے پھنسیوں کی صورت میں دَم کروانے کی اِجازت دی۔ (مُسلِم ص۱۲۰۶، حدیث ۲۱۹۶) مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اَشِعَّۃُ اللَّمعات (فارسی) جلد 3 صَفحہ 645 پر اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یاد رہے کہ تمام بیماریوں اور تکلیفوں میں دَم کرنا جائز ہے، صرف اِن تین کے ساتھ مخصوص نہیں، خاص طور پر ان کے ذِکر کی وجہ یہ ہے کہ دوسری بیماریوں کی نسبت اِن تین میں دَم زیادہ مُناسِب اور مُفید ہے۔ (اشعۃ اللمعات ۳/ ۶۴۵) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ افریقہ صَفحہ 168 پر فرماتے ہیں: جائز تعویذ کہ قراٰنِ کریم یا اَسمائے الٰہیّہ یا دیگر اَذکار ودَعوات (یعنی دُعاؤں) سے ہو اُس میں اصلاً حَرَج نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنِ اسْتَطَاعَ مِنکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ یعنی تم میں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچا سکے پہنچائے۔'' (مُسلِم ص ۱۲۰۸ حدیث ۲۱۹۹)

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی ان میں سے کردے۔تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقاء والتمائم،۶۲۸/۷،حدیث: ۶۰۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشگونی سے کیسے بچا جائے؟

بَدشگونی ایک ہلاکت خیز باطنی بیماری ہے اس لئے اس کا علاج بہت ضَروری ہے،اگر آپ سے کبھی بَدشگونی پر عمل کا گناہ سرزد ہوا ہو تو سب سے پہلے اس سے توبہ کیجئے ،اس کے بعد درج ذیل نسخوں پر عمل کیجئے اس بیماری پر قابو پانا بے حد آسان ہوجائے گا،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(۱) اسلامی عقائد کی معلومات حاصل کیجئے

عِلْم سے وحشت دُور ہوتی ہے،اسلامی عقائد کی ضَروری معلومات رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔اگر تقدیر پر ان معنوں پر ایمان رکھا جائے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے،جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ لیا[1]۔(بہارشریعت ۱/۱۱) تو بَدشگونی دل میں جگہ ہی نہیں بنا سکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے

---

[1]: عقائد کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے بہارشریعت جلد اول (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کے حصہ اول کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

گا کہ یہ میری تقدیر میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

پارہ 27 سورۃ الحدید کی آیت 57 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۲۲﴾ (پ۲۷، الحدید: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں، بیشک یہ اللہ کو آسان ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنا ذہن بنا لیجئے کہ وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے، کالی بلی کے راستہ کاٹنے یا گھر کی چھت پر اُلّو کے بولنے سے ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچے گا، کتنے ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے سامنے سے کالی بلی نہیں گزرتی پھر بھی انہیں کوئی نہ کوئی نقصان اٹھانا پڑتا ہے لہٰذا کالی بلی میں کوئی نُحوست نہیں ہے۔ سورہ توبہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں سے اِرشاد فرماتا ہے کہ یوں کہا کریں:

لَنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ (پ ۱۰، التوبہ: ۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: ہمیں ہرگز نہ پہنچے گی مگر وہ بات جو اللہ تعالٰی نے ہمارے لئے لکھ دی، وہ ہمارا مولی ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

www.dawateislami.net

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: اس آیت مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ ہمیں کوئی خیر وشر، خوف اور امید، شدت وسختی نہیں پہنچے گی مگر وہی کہ جو ہمارا مقدر ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس لوح محفوظ پر لکھی ہوئی ہے۔

(التفسیر الکبیر، ٦/٦٦)

رِزْق اور مصیبتوں کو لکھ دیا گیا ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک جان کو پیدا فرمایا ہے اور اس کی زندگی، رِزْق اور مصیبتوں کو لکھ دیا ہے۔

(ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء لا عدوی و لا ھامۃ ولا صفر، ٤/٥٧، حدیث: ٢١٥٠ ملتقطاً)

لہٰذا ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا اس بات پر یقینِ کامل ہونا چاہئے کہ رنج ہو یا خوشی! آرام ہو یا تکلیف! اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ہے اور جو مشکلات، مصیبتیں، تنگیاں اور بیماریاں ہمارے نصیب میں نہیں لکھی گئیں وہ ہمیں نہیں پہنچ سکتیں۔

نقصان نہیں پہنچا سکتے

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے فرمایا: یقین رکھو کہ اگر پوری اُمّت اس پر متفق ہو جائے کہ تم کو نفع پہنچائے تو وہ تم کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اس چیز کا

www.dawateislami.net

جو اللّٰہ نے تمہارے لیے لکھ دی اور اگر اس پر متفق ہو جائیں کہ تمہیں کچھ نقصان پہنچا دیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اس چیز سے جو اللّٰہ نے لکھی۔

(ترمذی ،کتاب صفة القيامة، ٤ / ٢٣١، حديث: ٢٥٢٤، ملتقطاً)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے ،اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ یعنی ساری دنیا مل کر تم کو نفع نہیں پہنچا سکتی اگر کچھ پہنچائے گی تو وہ ہی جو تمہارے مقدر میں لکھا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کا لکھا ہوا نفع دنیا پہنچا سکتی ہے۔طبیب کی دوا شفا دے سکتی ہے، سانپ کا زہر جان لے سکتا ہے مگر یہ اللّٰہ تعالیٰ کا طے شدہ اس کی طرف سے (ہے)، حضرت یوسف (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی قمیص نے دیدۂ یعقوبی (یعنی حضرتِ سیِّدُنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں) کو شفا بخشی، حضرت عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مُردے زندہ، بیمار اچھے کرتے تھے مگر اللّٰہ کے اِذن (یعنی اجازت) سے۔ ۞ لکھنے سے مراد لوحِ محفوظ میں لکھنا ہے اگرچہ وہ تحریر قلم نے کی مگر چونکہ اللّٰہ کے حکم سے کی تھی اس لیے کہا گیا کہ اللّٰہ نے لکھا مطلب ظاہر ہے کہ اگر سارا جہاں مل کر تمہیں کوئی نقصان دے تو وہ بھی طے شدہ پروگرام کے تحت ہوگا کہ لوحِ محفوظ میں یوں ہی لکھا جا چکا تھا ۞ خیال رہے کہ تدبیر بھی تقدیر میں آ چکی ہے لہٰذا تدبیر سے غافل نہ رہو مگر اس پر اِعتماد نہ کرو نظر اللّٰہ کی قدرت و رحمت پر رکھو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۱۷)

www.dawateislami.net

(۲) توکّل بہترین علاج ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ پر اِعتماد کرنا اور کاموں کو اُس کے سپرد کر دینا توکُّل کہلاتا ہے لہٰذا جب بھی کوئی بدشگونی دل میں کھٹکے تو رب تعالیٰ پر توکُّل کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدشگونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔ رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: بدفالی لینا شِرْک ہے، بدفالی لینا شِرْک ہے، یہ بات تین بار اِرشاد فرمائی (پھر فرمایا) اور ہر شخص کے دل میں اس کا خیال بھی آتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ توکّل کے ذریعے اسے دُور فرما دیتا ہے۔

(ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۴/۲۳، حدیث: ۳۹۱۰)

حافظ ابوالقاسم اَصفہانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی اِرشاد فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ میری اُمّت کے ہر شخص کے دل میں ان میں سے کچھ نہ کچھ خیال آتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر اس شخص کے دل سے یہ خیال نکال دیتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتا ہے اور اس بدفالی پر قائم نہیں رہتا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب السفر، ج ۱/۳۲۵)

شارحِ بخاری علامہ اسماعیل بن محمد عَجْلُونی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی علامہ مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جس کا یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن کے بغیر کوئی چیز کسی چیز میں اثر نہیں کرتی، اس پر کسی بدشگونی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ (کشف الخفاء، ۱/۱۱)

www.dawateislami.net

(۳) کام سے نہ رکئے

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری اُمّت میں **تین چیزیں** لازِماً رہیں گی: **بَد فالی، حَسَد اور بَدگُمانی**۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح **تدارُک** کرے؟ اِرشاد فرمایا: جب تم **حَسَد** کرو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی بَدگُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم **بَد فالی** نکالو تو اس کام کو کرلو۔ (المعجم الکبیر، ۳/۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷)

بَدشگونی باطنی بیماری ہے

علّامہ محمد عبدالرؤوف مناوی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی **فیض القدیر** میں لکھتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تینوں خصلتیں **اَمراضِ قلب** میں سے ہیں جن کا عِلاج ضَروری ہے جو کہ حدیث میں بیان کردیا گیا ہے۔

(فیض القدیر، ۳/۴۰۱، حدیث: ۳۴۶۵)

بُراشگون تمہیں واپس نہ کرے

حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے بَدشگونی کا ذِکر ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فال اچھی چیز ہے اور بُراشگون کسی مسلم کو واپس نہ کرے۔

(ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۴/۲۵، حدیث: ۳۹۱۹)

www.dawateislami.net

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: یعنی کہیں جارہا تھا اور بُرا شگون ہوا تو واپس نہ آئے، چلا جائے۔ (بہارِ شریعت ۳/۵۰۴)

سفر سے نہ رُکے

منقول ہے کہ امیر المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جب خارجیوں سے جنگ کیلئے سفر کا اِرادہ کیا تو ایک مُنَجِّمْ (یعنی ستاروں کا عِلْم رکھنے والا ایک شخص، نُجومی) رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)! آپ تشریف نہ لے جائیے، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقْت چاند عَقْرَبْ (آسمان کے برجوں میں سے ایک بُرج کا نام) میں ہے اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہوجائے گی۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جواب دیا: نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صدیق وعمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے، میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اس سفرِ جہاد پر تشریف لے گئے، **اللّٰہ** تعالٰی نے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہِری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمن مارے گئے اور حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ

www.dawateislami.net

الْکَرِیْم فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔

(غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب، ۱/۱۹۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَدشگونی پر عمل نہ کرو

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دِین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شگونِ بَدگمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ (فتح الباری، کتاب الطب، باب الطیرة، ۱۱/۱۸۱)

(فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۶۴۱ ملخصاً)

کام نہ کرنے کا بھی اختیار ہے

کسی چیز کا منحوس ہونا مشہور ہو تو اس کام کو نہ کرنے کا بھی اختیار ہے لیکن بَدشگونی پر اِعتقاد ہرگز نہ رکھا جائے، **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دِین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: جسے عام لوگ نَحْس (یعنی منحوس) سمجھ رہے ہیں اس سے بچنا مناسب ہے کہ اگر حسبِ تقدیر اسے کوئی آفت پہنچے ان کا باطِل عقیدہ اور مستحکم ہوگا کہ دیکھو یہ کام کیا تھا اس کا یہ نتیجہ ہوا اور ممکن کہ شیطان اس کے دل میں بھی وسوسہ ڈالے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۲۶۷)

www.dawateislami.net

گناہوں کے سبب بھی مصیبت آتی ہے

مصیبت آنے پر دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرانے، صَبر پر اِستِقامت پانے اور غلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ و اِستِغفار کرتے ہوئے یہ ذِہن بھی بنائیے کہ ہم پر جو مُصیبت نازِل ہوئی ہے اُس کا سبب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں نہ کہ کسی کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، پارہ 25 سورۃُ الشُّوریٰ کی 31 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾ (پ ۲۵، الشوریٰ ۳۰)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: 'یہ خطاب مُؤمِنین مُکَلَّفِین سے ہے جن سے گناہ سَرزد ہوتے ہیں، مراد یہ کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمِنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گناھوں کا کفّارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اُس کے رَفعِ دَرَجات (یعنی بلندیٔ دَرَجات) کیلئے ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

ساتھواں حصّہ

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم پر آنے والی مصیبت ہمارے گناہوں کی سزا ہوتی ہے، چُنانچِہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِعَبْدٍ خَیْرًا عَجَّلَ لَہٗ عُقُوْبَۃَ ذَنْبِہٖ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **جب کسی بندے سے بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا فوری طور پر اُسے** (دنیا ہی میں) **دے دیتا ہے۔** (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ۵/۶۳۰ حدیث: ۱۶۸۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) مختلف وظائف کا معمول بنا لیجئے

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دِین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: اس قسم (یعنی بدشگونی وغیرہ) کے خطرے وَسْوَسے سے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر وبیشمار نافِع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر میں پڑھ لیں۔ اگر دل پُختہ ہوجائے اور وہ وہم جاتا رہے بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ **اللہ ورسول** (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں **بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی** (یعنی **اللہ** تعالٰی کی مدد سے) وہ وہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہوجائے گا اور اصلاً کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ

www.dawateislami.net

ہیں:

❁ لَنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

(ہمیں نہ پہنچے گی مگر جو ہمارے لیے اللہ نے لکھ دی وہ ہمارا مولٰی، اور اللہ ہی پر بھروسا کرنا لازم) (پ ۱۰، التوبۃ: ۵۱)

❁ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ﴿۱۷۳﴾ (اللہ ہمیں کافی ہے اور کیا اچھا بنانے والا)

(پ ٤، اٰل عمران: ۱۷۳)

❁ اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْهَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ (الٰہی! اچھی باتیں کوئی نہیں لاتا تیرے سوا اور بُری باتیں کوئی دور نہیں کرتا تیرے سوا اور کوئی زور طاقت نہیں مگر تیری طرف سے)

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب مایقول الرجل اذا تطیرہ، ۷/ ۸۷، حدیث: ۲،۱)

❁ اَللّٰهُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ (الٰہی! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب مایقول الرجل اذا نعق الغراب، ۷/ ۱٤۲، حدیث: ۱)

(فتاوٰی رضویہ، ۲۹/ ٦٤٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! **نیکی کی دعوت** کا مَدَنی کام جاری رکھنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی

www.dawateislami.net

قافلوں، عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مَدَنی تربیّتی کورس، فرض عُلُوم کورس، مَدَنی چینل اور **درسِ فیضانِ سنّت** وغیرہ کے ذَرِیعے خوب سَرگرمِ عمل ہے، آپ بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے، اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیرمحسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابِقہ طَرزِ زندگی پر غوروفکر کا موقع ملے گا اور دل عاقِبت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر ندامت ہوگی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لب پر دُرُودِ پاک کا وِرد ہوگا اور زَبان تلاوتِ قرآن اور ذکر ونعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نرمی، بے صَبری کی جگہ صبر وتحمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجزی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال ودولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوجائے گا، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **آپ** کی ترغیب وتحریص کے لئے عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مَمْلُو (یعنی بھری ہوئی) ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش

www.dawateislami.net

گزار کرتا ہوں، چنانچہ

نشے کی عادتِ بَد چھوٹ گئی

عطّار آباد (جیکب آباد، باب الاسلام سندھ) کے علاقے ٹُھل سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: پہلے میں غلَط عقائد کا حامِل اور اخلاقی برائیوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا، روزانہ رات کو 8 سے 12 بجے تک بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا کرتا پھر بَدمست ہوکر گھر پہنچتا اور بستر پر بے سُدھ ہوکر سو رہتا۔ میری ماں میری حالت دیکھ کر روتی رہتی اور مجھے سمجھاتی لیکن مجھ پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا۔ پھر غالباً 2010ء میں ہمارے علاقے میں سیلاب آیا تو ہم نے ایک محفوظ مقام پر پناہ لی۔ وہاں میں شدید بیمار ہوگیا حتی کہ مجھے خون کی اُلٹیاں آنے لگیں۔ میری خوش نصیبی کہ اسی دوران میری ملاقات ایک دعوتِ اسلامی والے سے ہوگئی جس نے مجھ پر انفرادی کوشش کی اور میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار مَدَنی قافلے میں سکھر کی طرف سفر کیا۔ مجھے بَدعقیدگی اور نشے کی عادتِ بَد سے توبہ کی توفیق ملی، پھر راہیں کھلتی چلی گئیں۔ مدنی کام کرتے کرتے مجھے حصولِ علمِ دین کا ایسا شوق ہوا کہ میں نے لاڑکانہ فاروق نگر میں جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا، کچھ عرصے بعد باب المدینہ کراچی منتقل ہوگیا۔ تادمِ بیان جامعۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق باب المدینہ (کراچی) میں درجہ ثانیہ کا طالب العِلْم ہوں۔

www.dawateislami.net

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل　　سب کرو نیّتیں قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں　　ہوں ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک فال یا اچھا شگون لینا

نیک فال یا اچھا شگون لینا بَدشگونی کی ضِد ہے یعنی کسی چیز کو اپنے لئے باعث خیر و بَرَکت سمجھنا اور یہ مُسْتَحَب ہے، مثلاً بزرگانِ دین کی زِیارت ہونا، بُدھ کے دن نیا سبق شروع کرنا، پیر اور جمعرات کو سفر شروع کرنا۔ ہمارے مکی مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نیک فال لینا پسند تھا چنانچہ اِرشاد فرمایا: بَد فالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کی: فال کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''اچھا کلمہ جو کسی سے سنے۔'' (بخاری، کتاب الطب، باب الطیرۃ، ٤/ ٣٦، حدیث: ٥٧٥٤)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی کہیں جاتے وَقْت یا کسی کام کا اِرادہ کرتے وَقْت کسی کی زبان سے اگر اچھا کلمہ نکل گیا، یہ فال حَسَن ہے۔

(بہارِ شریعت ۳/ ۵۰۳)

اچھا معلوم ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی کام کے لیے نکلتے تو یہ بات حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلَّم) کو پسند تھی کہ یَا رَاشِد (اے ہدایت یافتہ)، یَا نَجِیْح (اے کامیاب) سنیں۔

(ترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الطیرۃ، ۳/۲۲۸، حدیث: ۱۶۲۲)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اس وَقْت اگر کوئی شخص ان ناموں کے ساتھ کسی کو پُکارتا یہ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو اچھا معلوم ہوتا کہ یہ کامیابی اور فلاح کی فال نیک ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اب تمہارا کام آسان ہوگیا ہے

صلح حُدَیبیہ[1] کے موقع پر جب مشرکین نے مسلمانوں سے صلح کرنے کے لیے سہیل بن عَمْرو (جو اس وَقْت تک ایمان نہیں لائے تھے) کو بھیجا، ان کو دیکھ کر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (نیک فال لیتے ہوئے) صحابہ سے فرمایا: قَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ اب تمہارا کام آسان ہوگیا۔ (بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد، ۲/۲۲۶، حدیث: ۲۷۳۱، ۲۷۳۲ ملخصاً)

شارحِ بخاری حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی اپنی کتاب اِرشادُ السّاری میں لکھتے ہیں: یعنی یہ نیک فال تھی اور نبی پاک صلَّی اللّٰہ

---

[1] صلح حدیبیہ کا تفصیلی احوال پڑھنے کے لئے سیرت مصطفٰے (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) صفحہ 346 تا 364 کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

شارحِ بخاری حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی اپنی کتاب اِرشادُ السّاری میں لکھتے ہیں: یعنی یہ نیک فال تھی اور نبی پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیک فال کو پسند کرتے تھے۔ (اِرشاد الساری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد، ۶/ ۲۲۹) علامہ ابنِ جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس فرمانِ رسول کے تحت لکھتے ہیں: یہ فرمانِ عالیشان اچھے نام سے اچھا شگون لینے کے مُستَحَب ہونے پر دلیل ہے۔ (کشف المشکل عن حدیث الصحیحین، ۱/ ۱۰۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھا شگون لیا

رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بدشگونی نہیں لیتے تھے لیکن آپ (نیک) فال لیتے، حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قبیلہ بنو سہم کے 70 سواروں کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: بُرَیْدَۃ، تب رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف مُڑ کر فرمایا: بَرَدَ اَمْرُنَا وَ صَلَحَ، ہمارا معاملہ ٹھنڈا اور اچھا ہو گیا، پھر فرمایا: تم کن لوگوں سے ہو؟ انہوں نے کہا: اَسْلَمْ سے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: سَلِمْنَا، ہم سلامتی سے رہیں گے، پھر فرمایا تم کس قبیلہ سے ہو؟ انہوں نے کہا بَنُوْ سَهْم سے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خَرَجَ سَهْمُكَ (اے ابوبکر) تمہارا حصہ نکل آیا۔ (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ۱/ ۲۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے نام والے سے کام لیا

سیّدِ عالَم ،نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن ایک اُونٹنی منگوائی اور فرمایا: اسے کون دَوہے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ ایک شخص نے عرض کی: میں۔ دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مُـرَّۃٌ (یعنی کڑوا)۔ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ نام پوچھا تو اس نے اپنا نام جَـمْـرَۃٌ (یعنی انگارہ) بتایا۔ اسے بھی بیٹھنے کا اِرشاد فرمایا۔ اب حضرت سیِّدُنا یعیش غفاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر اپنا نام یَـعِـیْـش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو اِرشاد ہوا: تم اونٹنی کو دَوہو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔

(المعجم الکبیر، ۲۲/ ۲۷۷، حدیث: ۷۱۰)

پرندوں اور جانوروں سے نیک فال نہیں لے سکتے

نیک فال صِرْف کسی اچھی بات، نیک شخص کی زیارت یا بابَرَکت ایام مثلاً ایامِ عید، پیر شریف وغیرہ سے لے سکتے ہیں پرندے اور جانوروں سے جس طرح بُرا شگون لینا منع ہے اسی طرح نیک فال لینے کی بھی اِجازت نہیں ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے: اہلِ عرب کے نزدیک فال اور بَدشگونی کا معاملہ ایک تھا، سیِّدِ عالم ،نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فال کو برقرار رکھا اور بدشگونی کو باطِل قرار دیا۔ امام محمد رازی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: فال اور بَدشگونی میں فرق کا بیان ضَروری ہے، اس سلسلے میں بہتر بات یہ ہے کہ انسانی رُوح درندوں اور پرندوں کی رُوحوں سے زیادہ

www.dawateislami.net

قوی اور صاف ہوتی ہے لہٰذا انسان کی زبان پر جاری ہونے والے کلمے سے اِستدلال کرنا (فال لینا) ممکن ہے لیکن پرندوں کے اُڑنے یا دَرِندوں کی کسی حرکت سے کسی بات پر اِستدلال کرنا (یعنی اچھا یا برا شگون لینا) ممکن نہیں کیونکہ ان کی رُوحیں کمزور ہوتی ہیں۔ (تفسیر کبیر، ۵/ ۳٤٤)

اس میں خیر اور شر کی کیا بات ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: ایک دن ہم لوگ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس بیٹھے تھے۔ ہمارے پاس سے ایک پرندہ چہچہاتا ہوا گزرا۔ مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے کہا: خیر ہی ہوگی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فوراً اس کی اِصلاح فرمائی اور کہا: نہ خیر ہوگی نہ شر ہوگا۔ (یعنی ایک پرندہ چہچہاتے ہوئے اڑ رہا ہے تو اس میں خیر اور شر کی کیا بات ہے؟) (فیض القدیر، ۵/۲۹٤، تحت الحدیث: ۷۱۰۱)

ناگواری کا اظہار کیا

امام طاؤس رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ایک شخص کے ہمراہ سفر میں تھے، اس نے کوے کی آواز سنی تو کہا: خیر ہوگی۔ یہ سنتے ہی آپ نے ناگواری سے فرمایا: اَیُّ خَیرٍ عِنْدَ ھٰذَا اَوْ شَرٍّ، لَاتَصحَبنِی اس میں خیر یا شر کی کونسی بات ہے! میرے ساتھ مت جاؤ۔

(مصنف عبدالرازق، کتاب الجامع، باب الطیرۃ ایضاً، ۱۰/ ۲٤، رقم: ۱۹٦۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ان کا اَنداز حسنِ ثنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن اپنے دوسرے سفرِ مدینہ کے اَحوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اب یہاں کامران (ایک جگہ کا نام) میں نو دن ہو چکے۔ کل جہاز پر جانا ہے۔ دفعۃً (یعنی اچانک) رات کو میرے سب ساتھیوں کو دردِ شِکَم (یعنی پیٹ کا درد) و اِسْہال (اِس۔ہال، یعنی پیچش) عارض (یعنی لاحق) ہوا، میرے درد تو نہ تھا مگر پانچ بار اِجابت (یعنی رفع حاجت) کو مجھے جانا ہوا، دن چڑھ گیا اور ڈاکٹر کے آنے کا وَقْت ہوا، باہر تُرکی مرد اور اندر عورتوں کو تُرکیہ عورت روزانہ آکر دیکھا کرتے۔ میرے بھائی ننھے میاں سلمہ (یعنی علامہ محمد رضا خان علیہ رحمۃ الحنان) کو اندیشہ ہوا اور عَزْم کر لیا کہ اپنی حالتوں کو ڈاکٹر سے کہہ دو۔ مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے کہا: اگر بیمار سمجھ کر روک لئے گئے اور حج کا وَقْت قریب ہے مَعَاذَ اللّٰہ وَقْت پر نہ پہنچ سکے تو کیسا خسارہ (یعنی نقصان) ہوگا۔ کہا: ''اب ڈاکٹر اور ڈاکٹرنی آتے ہوں گے اگر انہیں اطلاع ہوئی تو ہمارا نہ کہنا اِخْفا (یعنی پوشیدگی) میں نہ ٹھہرے گا؟'' میں نے کہا: ذرا ٹھہرو! میں اپنے حکیم سے کہہ لوں۔ مکان سے باہر جنگل میں آیا اور حدیث کی دعائیں پڑھیں اور سیِّدُنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسْتِمْداد (یعنی مدد طلب) کی کہ دفعۃً سامنے سے حضرت سید شاہ غلام جیلانی صاحب سجادہ نشین سرکار بانسہ شریف کہ اولاد اَمْجاد حضور سیِّدُنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھے اور بمبئی سے ہمارا ان کا ساتھ ہو گیا تھا، سامنے سے تشریف لائے۔

www.dawateislami.net

ان کی تشریف آوری فالِ حَسَن (یعنی نیک شگون) تھی۔ میں نے ان سے بھی دُعا کو کہا، انہوں نے بھی دُعا فرمائی۔ مجھے مکان سے باہر آئے شاید دس منٹ ہوئے ہوں گے، اب جو مکان میں جا کر دیکھا بِحَمْدِ اللّٰہ سب کو ایسا تندُرُست (تَن۔دُرُست) پایا کہ گویا مَرَض ہی نہ تھا، درد وغیرہ کیسا! اس کا ضُعف بھی نہ رہا۔ سب ڈھائی تین میل پیادہ (یعنی پیدل) چل کر سَمُنْدَر (سَمُن۔دَر) کے کنارے پہنچے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۶)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق

ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ بَدشگونی لینا شَرْعاً ممنوع اور اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے، اس کے علاوہ ❁ اچھا شگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بَدشگونی کفار نا ہنجار کا شیوہ ہے ❁ اچھا شگون لینے سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رحم وکرم سے اچھائی اور بھلائی کی امید ہوتی ہے جبکہ بَدشگونی سے ناامیدی پیدا ہوتی ہے ❁ نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بَدشگونی سے بلاوجہ رَنج وتردُّد پیدا ہوتا ہے ❁ نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بَدشگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو تَنَزُّلی کی طرف لے جاتی ہے۔

www.dawateislami.net

خلاصۂ کتاب

❁ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔

❁ شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اگر اچھا سمجھا تو اچھا شگون یا نیک فال ہے اور اگر بُرا سمجھا تو بَدشگونی ہے۔

❁ نیک فال لینا مُسْتَحَب ہے، بَد فالی (یا) بَدشگونی لینا شیطانی کام ہے۔

❁ بَدشگونی پر گناہ اس وَقْت ہوگا جب اس کے تقاضے پر عمل کرلیا اور اگر اس خیال کو کوئی اہمیت نہ دی تو کوئی اِلزام نہیں۔

❁ بَدشگونی لینا عالَمی بیماری ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے بَدشگونیاں لیتے ہیں۔

❁ بَدشگونی انسان کے لئے دینی ودُنیوی دونوں اعتبار سے بے حد خطرناک ہے۔

❁ بَدشگونی سے اِیمان بھی ضائع ہوسکتا ہے۔

❁ بَدشگونی لینا مسلمان کو زیب نہیں دیتا بلکہ یہ غیر مسلموں کا پُرانا طریقہ ہے۔

❁ دورِ حاضِر میں بھی بہت سے غَلَط سَلَط اِعتقادات، توہُّمات اور ناجائز رُسومات زور پکڑتی جارہی ہیں جن کا تعلق بَدشگونی سے بھی ہوتا ہے مثلاً ماہِ صفر کو منحوس جاننا، چھینک کو منحوس جاننا، ستاروں کے اثرات پر یقین رکھنا، مسلسل بیٹیوں کی پیدائش کو منحوس سمجھنا، گھر میں پپیتہ کا دَرَخْت لگانے کو منحوس سمجھنا، شوال یا مخصوص تاریخوں

www.dawateislami.net

میں شادی کو منحوس جاننا، عورت گھر اور گھوڑے کو منحوس سمجھنا وغیرہ۔

۞ اِستخارہ کرنا جائز و مستحسن ہے۔

۞ نظر لگنا ایک حقیقت ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

۞ اسلامی عقائد کی معلومات حاصل کر کے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر سچا توکُّل کر کے، بَدشگونی کے تقاضے پر عمل نہ کر کے اور مختلف وظائف کے ذریعے بَدشگونی کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

تفصیلات کے لئے کتاب کا مکمل مطالعہ کیجئے

زاھد کون؟

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمام رُوئے زمین کا مال حاصل کرے اور اس کا اِرادہ رضائے خداوندی کا حُصول ہو تو وہ **زاھِد** ہے اور اگر سارا مال چھوڑ دے لیکن رضائے خداوندی مقصود نہ ہو تو وہ **زاھِد** نہیں ہے۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج۳، ص۳۲۵ ملخصًا)

www.dawateislami.net

فِہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
قیامت کا ثُور	6	یہ تمہارے ذہن کا وہم ہے	33
منحوس کون؟	6	پرندے بھی تقدیر کے مطابق ہی اُڑتے ہیں	34
کیا کوئی شخص منحوس ہوسکتا ہے؟	8	بدفالی کی کچھ حقیقت نہیں ہے	34
گناہوں کا مجموعہ	9	کیا گھر بدلنے سے بَرَکت ختم ہوجاتی ہے؟	36
شگون کی قسمیں	10	بدشگونی لینا میرا وہم تھا	36
اچھے بُرے شگون کی مثالیں	11	تیروں سے فال نہ نکالو	38
شیطانی کام	12	پانسے ڈالنا گناہ کا کام ہے	38
بدشگونی حرام اور نیک فال لینا مستحب ہے	12	قرآنی فال نکالنا ناجائز ہے	39
اہم ترین وضاحت	13	ایک عبرت انگیز حکایت	40
نازُک ترین معاملہ	14	انہوں نے کبھی فال کا تیر نہیں پھینکا	41
شرک میں آلودہ ہوگیا	15	فال کے تیر کس طرح کے تھے؟	41
بدشگونی کی مختلف شکلیں	15	فال کھولنے اور اس پر اجرت لینے کا حکم	43
بدشگونی کے نقصانات	18	اِستخارہ سکھاتے تھے	44
وہ ہم میں سے نہیں	19	اِستخارہ کرنے والا نقصان میں نہیں رہے گا	44
بلند درجوں تک نہیں پہنچ سکتا	19	استخارہ چھوڑنے کا نقصان	45
بدشگونی کے بھیانک نتائج	20	اِستخارہ کن کاموں کے بارے میں ہوگا؟	45
آسمان پر سے کاغذ کا پرزہ گرا	22	اس کام کا مکمل اِرادہ نہ کیا ہو	46
بدشگونی لینا غیر مسلموں کا طریقہ ہے	24	استخارہ کے مختلف طریقے	47
فرعونیوں کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منحوس جاننا	24	نمازِ استخارہ کا طریقہ	47
قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو منحوس کہا	25	نمازِ استخارہ میں کون سی سُورَتیں پڑھیں؟	49
مبلغین کو منحوس کہنے والے بدبخت لوگ	26	اشارہ کیسے ملے گا؟	49
یہود و منافقین نے آمدِ مصطفٰے سے بدشگونی لی	29	سات مرتبہ استخارہ کرنا بہتر ہے	50
یثرب مدینہ بنا	30	اگر اشارہ نہ ہو تو؟	50
برائی کی نسبت اپنی طرف کرنی چاہئے	32	صِرف دُعا کے ذریعے استخارہ	51
مشرکین بدشگونی لیا کرتے تھے	32	استخارہ کی مختصر دعائیں	51
		اگر استخارے کے بعد بھی نقصان اٹھانا پڑے تو؟	52
		دریائے نیل کے نام خط	53

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
افسوس ناک صورت حال	55	بیٹیوں کی پرورش کے فضائل	73
ماہِ صفر کو منحوس جاننا	55	مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں پر شفقت	75
عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا	56	مکان میں نئے بچے کی ولادت کو منحوس جاننا	77
صفر کچھ نہیں	57	گرہن سے جڑے ہوئے توہمات	78
کوئی دن منحوس نہیں ہوتا	58	گرہن کسی کی موت اور زندگی کی وجہ	
صفر المظفر کا آخری بدھ منانا	59	سے نہیں لگتا	80
صفر کے مہینے میں پیش آنے والی		ہمیں کیا کرنا چاہئے	81
چند تاریخی واقعات	60	عورت گھر اور گھوڑے کو منحوس جاننا	82
چھینک سے بدشگونی لینا	60	حضرت عائشہ صدیقہ کا مؤقف	83
شوال میں شادی نہ کرنا	61	فتاویٰ رضویہ کا ایک سوال جواب	84
مخصوص تاریخوں میں شادی نہ کرنے		میت کو غسل دینے کے بعد گھڑا توڑ دینا	84
کے بارے میں سوال جواب	62	نہ جانے کس منحوس کی شکل دیکھی تھی؟	85
ستاروں کے اچھے برے اثرات پر		کیا کسی کو نظر لگ سکتی ہے؟	87
یقین رکھنا کیسا؟	63	رحمت عالم کو نظر لگانے کی کوشش ناکام رہی	89
کچھ مؤمن رہے کچھ کافر ہو گئے	64	نظر حق ہے	91
جس ستارے کو جہاں چاہے پہنچا دے	65	کھیتوں وغیرہ کو نظر لگنے سے بچانے کا نسخہ	92
نجومیوں کے ڈھکوسلے	67	نظرِ بد اونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے	93
بدشگونی کی تردید	68	جلد نظر لگ جاتی ہے	94
نجومی کو ہاتھ دکھانا	68	موئے مبارک کی برکتیں	95
کاہنوں کی بعض باتیں درست ہونے کی وجہ	69	دودھ کو بھی نظر لگ سکتی ہے	97
نجومی کے پاس جانے والوں کے لئے		بلا حساب جنت میں داخلہ	98
سبق آموز حکایت	70	بدشگونی سے کیونکر بچا جائے؟	100
سرجری کے ذریعے ہاتھوں کی لکیریں		اسلامی عقائد کی معلومات حاصل کیجئے	100
بدلنے والے نادان	70	وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے	101
گھر میں پپیتہ کا درخت لگانے کو منحوس سمجھنا	71	رزق اور مصیبتوں کو لکھ دیا گیا ہے	102
مسلسل لڑکیوں کی پیدائش کو منحوس سمجھنا	72	نقصان نہیں پہنچا سکتے	102

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
توکل بہترین علاج ہے	104	نیک فال یا اچھا شگون لینا	113
کام سے نہ رکئے	105	اچھا معلوم ہوتا	113
بدشگونی باطنی بیماری ہے	105	اب تمہارا کام آسان ہوگیا ہے	114
بُرا شگون تمہیں واپس نہ کرے	105	اچھا شگون لیا	115
سفر سے نہ رُکے	106	اچھے نام والے سے کام لیا	116
بدشگونی پر عمل نہ کرو	107	نیک فال کس سے لی جائے؟	116
کام نہ کرنے کا بھی اختیار ہے	107	اس میں خیر اور شر کی کیا بات ہے؟	117
گناہوں کے سبب بھی مصیبت آتی ہے	108	ناگواری کا اظہار کیا	117
ہاتھوں ہاتھ سزا	109	ان کا آنا فالِ حسن تھا	118
مختلف وظائف کا معمول بنا لیجئے	109	بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق	119
نشے کی عادتِ بد چھوٹ گئی	112	خلاصۂ کتاب	120

ماٰخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مرتب	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام الٰہی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
نورالعرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی، لاہور
تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
التفسیرات الاحمدیہ	شیخ احمد بن ابی سعید ملّا جیون جونپوری، متوفی ۱۴۳۰ھ	پشاور
الجامع لاحکام القرآن القرطبی	ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ

www.dawateislami.net

سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
التیسیر بشرح الجامع الصغیر	علامہ محمد عبدالرءُوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ھ
السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الزھد	امام عبداللہ بن مبارک مروزی متوفی ۱۸۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءُوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
ارشاد الساری	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۳۳۲ھ
عمدۃ القاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
الطریقۃ المحمدیۃ	امام محمد آفندی رُومی برکلی متوفی ۹۸۱ھ	نوریہ رضویہ سرداآباد فیصل آباد ۱۹۷۷ء
مسند الفردوس	الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ	ابوسعید محمد بن مصطفیٰ نقشبندی حنفی، متوفی ۱۱۷۶ھ	شرکت صحافیہ عثمانیہ ۱۳۱۸ھ
حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ	سیدی عبدالغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور

www.dawateislami.net

العظمۃ	ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، متوفّٰی ۳۶۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
شرح العلامۃ الزرقانی	محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
کشف الخفاء	شیخ محمد بن علی العجلونی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
کشف المشکل عن حدیث الصحیحین	ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن الجوزی، المتوفی ۵۹۷ھ	دارالنشر، ۱۴۱۸ھ
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابوعمر یوسف عبداللہ بن محمد بن عبدالبر قرطبی، متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
رَدُّ المُحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
تنقیح الفتاوی الحامدیہ	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	مکتبہ حقانیہ پشاور
فتاویٰ رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۱۸ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
الزواجر عن اقتراف الکبار	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
ادب الدنیا والدین	لابی الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری الماوردی، المتوفی ۴۵۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۸ھ
تاریخ دمشق	ابن عساکر، المتوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
البدایۃ والنہایۃ	عمادالدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
الکامل فی التاریخ	ابن الأثیر الجزری، المتوفی ۶۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ
سیرت ابن عبدالحکم	ابومحمد عبداللہ بن عبدالحکم، المتوفی ۲۱۴ھ	مکتبۃ وھبۃ
عمل الیوم واللیل	احمد بن محمد المعروف بابن السُّنّی، المتوفی ۳۶۴ھ	دارالقبلۃ للثقافۃ الاسلامیۃ بیروت
حیاۃ الحیوان الکبریٰ	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
غذاء الألباب شرح منظومۃ الآداب	محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
المنن الکبریٰ	امام عبدالوہاب شعرانی المتوفی ۹۷۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبہ امام بخاری
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
الملفوظ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
وسائل بخشش	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فیضان سنت	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
جنتی زیور	حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تجلیاتِ امام احمد رضا خان	خلیفہ مفتی اعظم ہند الحاج قاری محمد امانت رسول قادری	رضا اکیڈمی لاہور

www.dawateislami.net

یاغفارُ کے آٹھ حُروف کی نسبت سے وسوسوں کے ۸ علاج

(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع کیجئے۔(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شیطان سے نجات کے لیے اِمداد طلب کیجئے اور ذِکرُ اللہ شروع کردیجئے)

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھئے۔

(۳) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھئے۔

(٤) سُوْرَةُ النَّاس کی تلاوت کیجئے۔

(۵) اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہئے۔

(٦) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۳ (پ۲۷الحدید۳) کہئے،ان سے فوراً وسوسہ دَفع ہوجاتا ہے۔

(۷) سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۙ۱۹ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۝۲۰﴾ (پ۱۳ ابراھیم آیت ۱۹،۲۰) کی کثرت اسے یعنی وَسوسے کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ۱۰/۷۷۰)(اِس دعا کے حصۂ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہلالین اور رسمُ الخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے)

(۸) مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ''صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار

www.dawateislami.net

''لاحول شریف'' پانی پر دم کرکے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بہُت حدتک اَمن میں رہے گا۔'' (مراٰۃ المناجیح،۱/۸۷)

مُحیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ اَمّارہ دِماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یاربّ

رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس وشیطاں سے

ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ (وسائلِ بخشش،ص۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر وَسوَسے کسی صُورت نہ جائیں تو.....

اگر وَظائف و اعمال سے شیطان کے وَسوسوں سے چھٹکارا نہ ہو تو گھبرانے کی ضَرورت نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ منہاجُ العابِدین میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی نے جو کچھ فرمایا اس کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگنے کے باوُجُود شیطان پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صبر کا اِمتحان مَطلُوب ہے، یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آزمارہا ہے کہ آپ شیطان سے مقابَلہ اور مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اس سے مَغلوب ہو (یعنی ہار) جاتے ہیں۔

(مِنہاجُ العابِدین (عربی)، ص۴۶)

وسوسوں کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''وسوسوں کا علاج'' کا مطالعہ کیجئے

www.dawateislami.net

یہ کتاب ایک نظر میں

❁ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں ❁ شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اگر اچھا سمجھا تو اچھا شگون یا نیک فال ہے اور اگر بُرا سمجھا تو بدشگونی ہے ❁ نیک فال لینا مُستَحَب ہے، بد فالی (یا) بدشگونی لینا شیطانی کام ہے ❁ بدشگونی پر گناہ اس وَقت ہوگا جب اس کے تقاضے پر عمل کر لیا اور اگر اس خیال کو کوئی اہمیت نہ دی تو کوئی اِلزام نہیں ❁ بدشگونی لینا عالمی بیماری ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے بدشگونیاں لیتے ہیں ❁ بدشگونی انسان کے لئے دینی و دُنیوی دونوں اعتبار سے بے حد خطرناک ہے ❁ بدشگونی سے اِیمان بھی ضائع ہوسکتا ہے ❁ بدشگونی لینا مسلمان کو زیب نہیں دیتا بلکہ یہ غیر مسلموں کا پُرانا طریقہ ہے ❁ دورِ حاضر میں بھی بہت سے غَلَط سَلَط اِعتقادات، توہُّمات اور ناجائز رُسومات زور پکڑتی جارہی ہیں جن کا تعلق بدشگونی سے بھی ہوتا ہے مثلاً ماہِ صفر کو منحوس جاننا، چھینک کو منحوس جاننا، ستاروں کے اثرات پر یقین رکھنا، مسلسل بیٹیوں کی پیدائش کو منحوس سمجھنا، گھر میں پپیتہ کا درخت لگانے کو منحوس سمجھنا، شوال یا مخصوص تاریخوں میں شادی کو منحوس جاننا، عورت گھر اور گھوڑے کو منحوس سمجھنا وغیرہ ❁ اِستخارہ کرنا جائز و مستحسن ہے ❁ نظر لگنا ایک حقیقت ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا ❁ اسلامی عقائد کی معلومات حاصل کر کے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر سچا توکل کر کے، بدشگونی کے تقاضے پر عمل نہ کر کے اور مختلف وظائف کے ذریعے بدشگونی کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

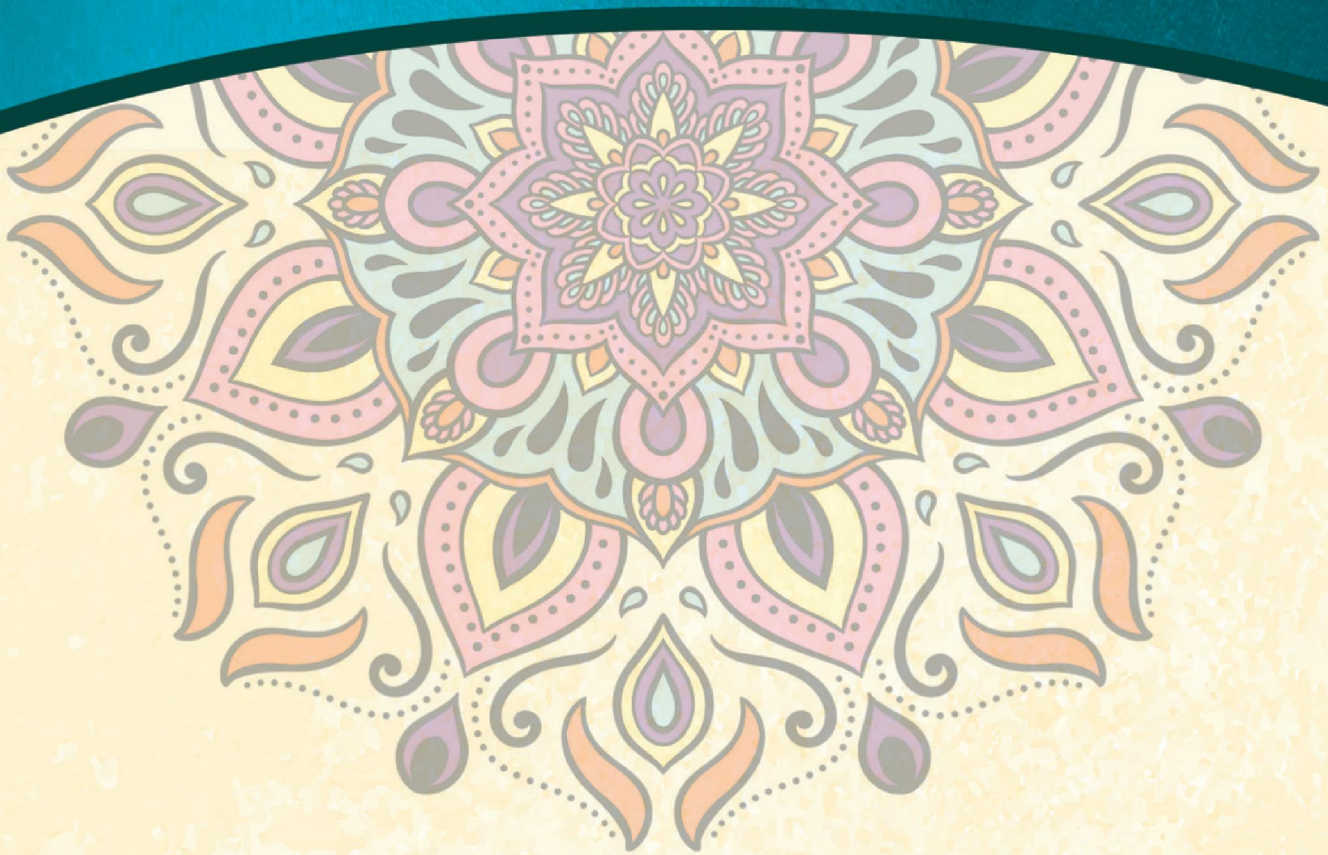
تفصیلات کے لئے اِسی کتاب ''بدشگونی'' کا مکمل مطالعہ کیجئے



ISBN 978-969-631-122-5
0109919
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

تعارف و تذکرہ

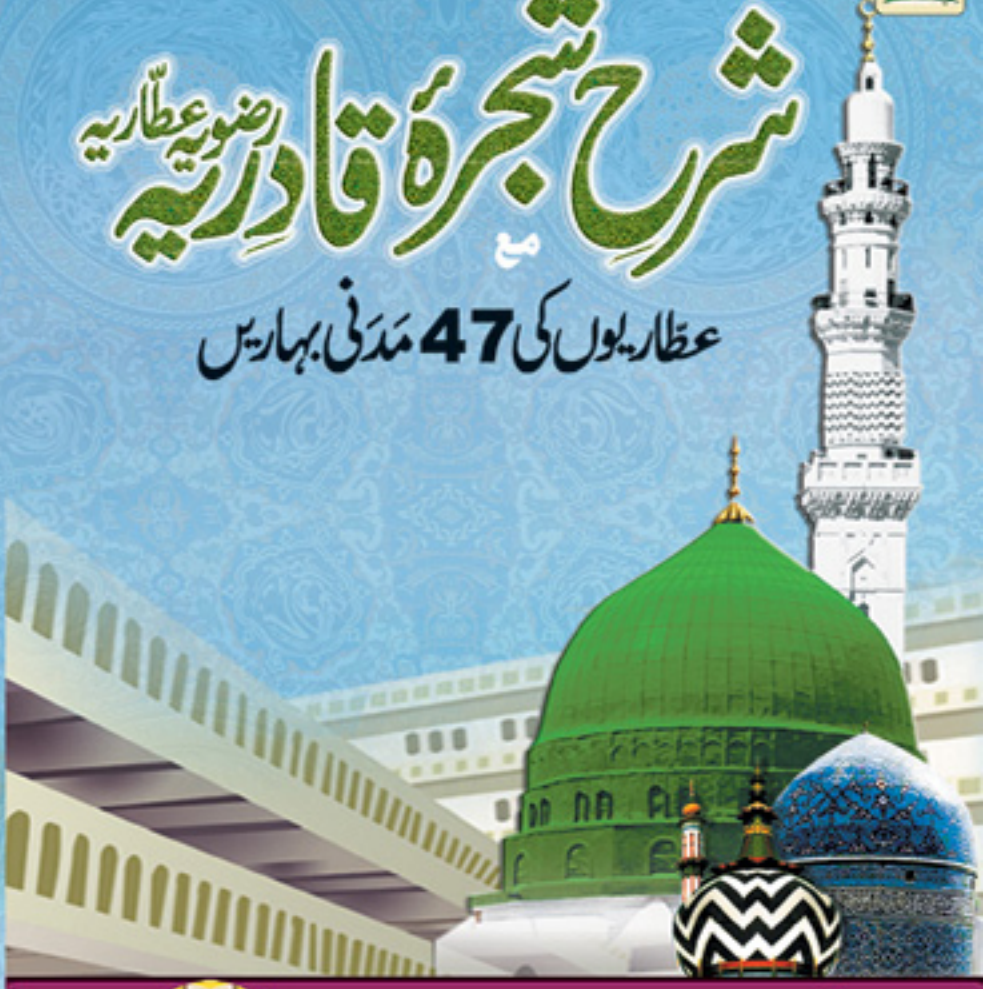


شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کی اہمیت وافادیت، مختصر وضاحت اور مدنی بہاروں پر مشتمل مدنی گلدستہ

شرحِ شجرۂ قادِریہ رضویہ عطّاریہ

مع

عطاریوں کی 47 مدنی بہاریں



پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ
SC1286

فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کی اہمیت واَفادیت، مختصر وضاحت اور
مَدَنی بہاروں پر مشتمل مَدَنی گلدستہ

شرحِ شجرۂ قادِریہ رضویہ عطّاریہ

مع

عطّاریوں کی 47 مَدَنی بہاریں

پیش کش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ
پیش کش: شعبۂ اصلاحی کتب (اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)
سنِ طباعت: ۸ ربیعُ الغوث ۱۴۲۹ھ، 15 اپریل 2008ء
ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۸ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ حوالہ: ۱۵۴

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

15 - 04 - 2008

E.mail:ilmia26@yahoo.com
www.dawateislami.netPh:4921389-90-91 Ext:1268

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
اِس کتاب کو پڑھنے کی 25 نیّتیں	6
دُرُود شریف کی فضیلت	9
انمول نعمت	9
بُرے خاتمے سے امان	11
ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ	12
حکمِ قرانی	13
بیعت کی 4 شرائط	14
فیضانِ امیرِ اہلسنّت	14
سلسلہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ	16
مدنی مشورہ	17
شجرہ عالیہ کے اشعار کس نے لکھے؟	18
دعائیہ اشعار کی ایک خوبی	19
وسیلہ ڈھونڈو	21
بینائی واپس آ گئی	21
بارش کی دُعا	22
شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکتیں	23
دعا مؤمن کا ہتھیار ہے	24
دُعا دافعِ بلا ہے	24
دُعا کے تین فائدے	24
شجرہ پڑھنے کے بعد ایصال ثواب کا طریقہ	25
درودِ غوثیہ	26
شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کے 4 فوائد	26
شجرہ قادریہ کی بارگاہ رسالت میں مقبولیت	30
شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ	32
؎ یاالٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے	34
رحمۃٌ للعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم	36
؎ مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے	40
حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ	41
بخشش ہوگئی	43
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ	45
کنویں کا پانی اُبل پڑا	49
؎ سیِّد سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے	50
امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ	51
اونٹنی سُدھر گئی	54
امام محمد باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ	54
غضب ناک شیر	56
؎ صِدقِ صادق کا تَصَدُّق صادق الاسلام کر	57
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ	58
خلیفہ پر دبدبہ طاری ہوگیا	60
امام موسٰی کاظم رضی اللہ تعالٰی عنہ	61
شیر کی تصویر کو زندہ فرمادیا	62
امام علی رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ	63
تیز ہوا نے تعظیم پیش کی	64
؎ بَہرِ مَعروف وسری معروف دے بے خُود سَری	66
حضرت معروف کرخی علیہ رحمۃ القوی	67
چہرے کا نشان	69
حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ القوی	70
شرابی کو نمازی بنادیا	71

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	72
کامل مرید	73
؎ بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا	75
حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	76
عیسائی طبیب مسلمان ہوگیا	77
حضرت عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	78
؎ بُوالفرح کا صدقہ کر غم کو فَرَح، دے حُسن وسَعد	78
حضرت شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	80
حضرت علی بن احمد ہکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	80
حضرت مبارک مخزومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	81
؎ قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا	82
غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	83
عذابِ قبر دور ہوگیا	86
عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہوگیا	87
؎ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رِزقِ حَسَن	88
حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	89
؎ نَصر اَبی صالح کا صدقہ صالح ومنصور رکھ	89
حضرت عبداللہ نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	91
حضرت محمد بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	92
؎ طُورِ عرفان وعُلُوّ وحمد وحسنیٰ وبَہا	92
حضرت شیخ علی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	93
حضرت میر سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	94
حضرت شیخ حسن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	95
حضرت احمد جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	95
حضرت بہاؤالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	96

عنوان	صفحہ نمبر
؎ بہرِ ابرھیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر	96
حضرت ابراھیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	97
حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	98
؎ خانۂ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال	99
حضرت قاضی ضیاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	100
حضرت شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	101
؎ دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے	101
حضرت شیخ فتح محمد کالپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	102
بدکار کو نیکوکار بنادیا	103
حضرت سیّد احمد کالپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	104
حضرت سیّد فضل اللہ کالپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	106
؎ دین ودنیا کے مجھے برکات دے برکات سے	107
حضرت برکت اللہ مارھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	108
؎ حُبِّ اَہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے	109
حضرت آلِ محمد مارھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	111
حضرت شاہِ حمزہ مارھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	111
؎ دل کو اچھا، تن کو ستھرا، جان کو پُرنور کر	113
حضرت اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	114
برص زدہ اچھا ہوگیا	114
تین بیٹوں کی بشارت	115
؎ دوجہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر	116
حضرت آلِ رسول مارھروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	116
؎ کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسَل مجھے	118
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	119
؎ پُرضیاء کر میرا چہرہ حَشر میں اے کبریا	129

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت ضیاء الدین مَدَنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	130
اَحیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنیا سَلامٌ بالسلام	134
عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر	136
امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ	135
امیرِ اہلسنت کا تاریخی کارنامہ	142
پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہوگئیں	149
سبز عمامے والے بزرگ	153
صدقہ ان اَعیاں کا دے چھ عین، عزّ و علم و عمل	155
عطّاریوں کی مَدَنی بہاریں	
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مرحبا	156
نزع کی سختیاں آسان ہوگئیں	158
قبر میں راحتیں نصیب ہوئیں	159
بغیر آپریشن پتھری سے نجات مل گئی	160
کھوئی ہوئی رقم واپس مل گئی	161
سر کا درد جاتا رہا	162
گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے	163
مقدمہ بازی سے جان چھوٹ گئی	164
شادی کی تیاریاں مکمل ہوگئیں	165
مکان مل گیا	166
مسجد دوبارہ آباد ہوگئی	167
جن بھاگ کھڑا ہوا	168
صحت یابی مل گئی	169
دم توڑتے مریض کو شفا	170
اجتماع میں شریک ہوگئے	172
گردے کا درد جاتا رہا	173
ویزے مل گئے	175
بھائی کی شادی ہوگئی	176
چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی	177
مسئلہ حل ہوگیا	178

عنوان	صفحہ نمبر
ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی	179
مالی طور پر خوشحال ہوگئے	180
کتّے بھاگ گئے	181
پوشیدہ بیماری دور ہوگئی	182
طویل پریشانی سے نجات مل گئی	182
سبق یاد ہوجاتا ہے	184
مَدَنی ماحول میں استقامت مل گئی	184
لاکھوں کا کاروبار واپس مل گیا	186
ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی	186
تنخواہ بڑھ گئی	188
کھوئی ہوئی چابی مل گئی	189
دل نیکیوں کی طرف مائل ہوگیا	191
دل ستھرا ہوگیا	191
گھریلو مسائل حل ہوگئے	192
مَدَنی مُنّی صحت یاب ہوگئی	193
خوفناک بلا	195
ہوش میں آگئیں	198
گھریلو پریشانیاں دور ہوگئیں	199
سینے کی تکلیف دور ہوگئی	200
اثرات ختم ہوگئے	201
خوفناک خواب	201
پُراسرار بچی	202
ڈرنا چھوڑ دیا	203
مَدَنی منے نے رونا چھوڑ دیا	204
T.V خریدنے سے باز آگئے	205
ڈر سے نجات مل گئی	206
سکون کی نیند سویا	207
میں فنکار تھا	211
روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام	214
تواریخِ اعراس و مدفن شریف	216

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''دوجَہاں میں خادِمِ آلِ رَسولُ اللہ کر'' کے پچیس مقدس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''25 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** ○ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حَمْد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیّہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''**اللّٰہ**'' کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲،۱۳﴾ شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کا معمول بناؤں گا۔ ﴿۱۴﴾ اس روایت ''**عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ**'' یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حِلیۃُ الاولیاء، حدیث ۱۰۷۵۰، ج۷،

ص۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے ذکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا ﴿۱۵﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔ ﴿۱۶﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۷﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔ ﴿۱۸﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۹،۲۰﴾ اس حدیثِ پاک ''**تَهَادَوْا تَحَابُّوْا**'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' ﴿مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم:۱۷۳۱﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿۲۱﴾ اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ﴿۲۲﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشِرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۲۳﴾ ہر سال ایک بار یہ کِتاب پوری پڑھا کروں گا۔ ﴿۲۴﴾ جو نہیں جانتے انہیں سِکھاؤں گا۔ ﴿۲۵﴾ مشائخِ کِرام قُدِّسَ سِرُّهُم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

اچھی اچھی **نیّتوں** سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان ''**نیّت کا پھل**'' اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ **کارڈ** اور **پمفلٹ مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

پہلے اسے پڑھ لیجئے

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ادارے ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی تادمِ تحریر تقریباً 119 کتب (بشمول مختصر رسائل) **مکتبۃ المدینہ** سے شائع ہوکر علماء وعوام سے دادِ تحسین پاچکی ہیں۔ طویل عرصے سے دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ **عطّاری** اسلامی بھائیوں کی طرف سے اصرار تھا کہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کی شرح وفوائد پر مشتمل کوئی کتاب شائع کی جائے۔ چنانچہ اسی موضوع پر ایک کتاب بنام ''**شرحِ شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ**'' شائع کی جارہی ہے۔ یہ کتاب **3 اَبواب** پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں **شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ** کی اہمیت وافادیت کا بیان ہے، دوسرے باب میں شجرہ شریف کے دعائیہ اشعار کی مختصر **وضاحت** اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے **مشائخ کرام** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا مختصر تعارُف پیش کیا گیا ہے، تیسرے باب میں **شجرہ** عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی 47 منتخب **بہاریں** (حکایات) درج کی گئی ہیں۔

اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو پڑھنے کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ **اللّٰہ** تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

﴿پہلا باب﴾

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّب نشان ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمع الزوائد، ج۱۰، ص۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۸، دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَنمول نعمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں ایمان جیسی اَنمول نعمت عطا فرمائی۔ ہم اپنی قیمتی دنیاوی اشیاء کو عموماً بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں کہ کوئی اسے چُرا نہ لے تو اس اَنمول نعمت (یعنی ایمان) کی حفاظت کی فکر تو ہمیں دُنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''**خدا کی قسم!** کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہوسکتا کہ مرتے وقت اس کا **اسلام** باقی رہے گا یا نہیں!''

(کیمائے سعادت ج۲ ص ۸۲۵ انتشارات گنجینه تهران)

امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت **اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ارشاد ہے: عُلَمائے **کرام** فرماتے ہیں جس کو (زندگی میں) سلْبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔

(الملفوظ حصہ۴، ص۳۹۰، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی خفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے علم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ شیطان نے **ہزاروں سال عبادت** کی، اپنی رِیاضت اور علمیّت کے سبب **مُعَلِّمُ المَلَکُوت** یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا تھا لیکن اس بدبخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافِر ہوگیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندگی بھر تو وسوسے ڈالتا ہی رَہتا ہے مگر مرتے وقت پوری طاقت صَرف کردیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا **بُرا خاتمہ** ہو جائے۔ چُنانچِہ روحُ البیان جلد10 صفحہ 315 میں ہے: ایکبار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں شیطان مکّار روپ بدل کر ہاتھ میں **پانی کی بوتل** لئے حاضِر ہوا اور عرض کی: میں لوگوں کو نَزع کے وَقت یہ بوتل **ایمان** کے بدلے فروخت کیا کرتا ہوں۔ یہ سن کر آقائے نامدار، شفیعِ روزِ شمار، اُمّت کے غمخوار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اتنا روئے کہ **اہلبیت اطہار** بھی رونے لگے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے وحی بھیجی، **اے میرے محبوب!** آپ غم مت کیجئے! میں بحالتِ نزع اپنے

بندوں کو شیطان کے مکر سے بچاتا ہوں۔(روح البیان ج ۱۰ ص ۳۱۵ کوئٹہ)

ہر امّتی کی فکر میں آقا ہیں مُضطَرِب
غمخوار والدین سے بڑھ کر حضور ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزع کے وَقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بَہُت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعاء کرتے ہیں اے **اللہ!** عَزَّوَجَلَّ نزع کے وقت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کرم فرمائیں۔

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا ربّ

بُرے خاتمے سے اَمان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: **بُرے خاتمے** سے **اَمن** چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوف غالِب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا **رونا دھونا** طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ **غمگین** رہو۔ آگے چل کر **مزید فرماتے ہیں:** تمہیں **اچّھے خاتمے** کی تیاّری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذکرُ اللہ میں لگے رہو، دل سے دنیا کی مَحَبَّت

نکالدو، گناہوں سے اپنے اَعضاء بلکہ دل کی بھی حِفاظت کرو، جس قدَر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہوسکتا ہے۔ (احیاء العلوم ج٤ ص ٢١٩۔٢٢١ مُلَخصاً دار صادر بیروت)

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(ماخوذ از رسالہ ''بُرے خاتمے کے اسباب'')

مدینہ: ایمان کی حفاظت کا مزید جذبہ پانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کے رسالہ **''بُرے خاتمے کے اسباب''** مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے اور آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا VCD بیان **''ایمان کی سلامتی''** دیکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال پر استقامت کے ساتھ ساتھ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **''مرشدِ کامل''** سے **بیعت** ہوجانا بھی ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی نزْع کا جب وقت قریب آیا تو شیطان آیا اور ان کا ایمان سلْب کرنے کی بھرپور کوشش کی (کیونکہ شیطان اس وقت ہر مسلمان کا ایمان برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے)۔ اُس نے پوچھا: اے رازی! تم نے ساری عمر مناظروں میں گزاری ذرا یہ تو بتاؤ تمہارے پاس خدا کے ایک ہونے پر کیا دلیل ہے؟ آپ نے ایک دلیل دی۔ وہ خبیث چونکہ مُعَلِّمُ المَلَکوت رہ چکا تھا۔ اس نے وہ دلیل اپنے علمِ

باطل کے زور سے (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دی۔ آپ نے دوسری دلیل دی، اس نے وہ بھی (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دی، یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں اور اس نے وہ سب (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دیں۔ اب آپ سخت پریشان ہوئے۔ شیطان نے کہا، اب بول خدا کو کیسے مانتا ہے؟ آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے میلوں دور کسی مقام پر وُضو فرماتے ہوئے چشمِ باطن سے یہ مناظرہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپ نے وہیں سے آواز دی: رازی! کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل کے ایک مانا۔ امام رازی نے یہ کہا اور کلمۂ طیبہ پڑھ کر جان! جان آفرین کے سپُرد کر دی۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۳۸۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

حکمِ قراٰنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

تفسیر **نورُ العِرفان** میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیئے **شریعت** میں ''**تقلید**'' کرکے، اور **طریقت** میں ''**بَیْعَت**'' کرکے، تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

بیعت کی 4شرائط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے 4 شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ امامِ اہلسنّت، مجدِدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 603 پر پیر کی شرائط کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

(۱) صحیح العقیدہ سنّی ہو۔(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔(۳) فاسقِ مُعلِن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسقِ معلن ہے۔) (۴) اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تک متّصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

مدینہ: بیعت اور طریقت کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے المدینۃ العلمیۃ کی پیش کردہ کتاب **"آدابِ مُرشِدِ کامل"** مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

فیضانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر دور میں امّتِ محبوب علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو ایسی نابغہ روزگار ہستیاں عطا فرمائیں جنہوں نے نہ صرف خُود اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے) کا مقدّس فریضہ بطریقِ احسن انجام دیا بلکہ مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن دیا۔ اُنہی میں ایک ہستی **شیخِ طریقت**، امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری** رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جنہوں

نے آج سے تقریباً پچیس سال قبل **۱۴۰۱ھ** بمطابق **1981ء** میں بابُ المدینہ کراچی میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے مَدَنی کام کا آغاز اپنے چند رُفَقاء کے ساتھ کیا۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے **اِس مَدَنی** تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے ذریعے **لاکھوں** مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان **توبہ** کر کے راہِ راست پر آگئے، بے نمازی نہ صرف **نمازی** بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی امام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رویّہ اختیار کرنے والے **باادب** ہوگئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو **نورِ اسلام** نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند **کعبۃُ الْمُشَرَّفہ و گنبدِ خضریٰ** کی زیارت کے لئے **بے قرار** رہنے لگے، فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے **حامل** بن گئے، فُحش رَسائل وڈائجسٹ کے شائقین عُلَمائے اَہلسنّت دَامَتْ فُیُوْضُھُم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا **مطالعہ** کرنے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور ''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنالیا کہ (ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ) **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے کم وبیش **66** مُمالک میں پہنچ چکا ہے۔

اس عظیم الشان تحریک کے بانی حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خدا عزوجل وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم،

جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت ،جذبہ احیاءِ سنّت ،زہدوتقویٰ، عفو ودرگزر، صبروشکر، عاجزی وانکساری، سادگی، اخلاص، حسنِ اخلاق، جودوسخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علم دین، خیرخواہیٔ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِاسلاف ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل خداعَزَّوَجَلَّ) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔

(بهجة الاسرار،ص ۱۹۱،مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت)

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قطبِ مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت سیدنا **ضیاء الدین** مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے بیعت کی اور آپ علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ہی خلیفہ حضرت مولانا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو خلافت حاصل ہے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ کو دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء ومشائخ دامت فیوضھم سے **خلافت** حاصل ہے، مثلاً شارِح بخاری، فقیہ اعظم ہند **مفتی شریف الحق** امجدی علیہ رحمۃ اللہ الولی ، مفتی اعظم پاکستان حضرت **مفتی وقار الدین** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی اور **جانشین سیدی قطبِ مدینہ** حضرت مولانا **فضل الرحمٰن**

صاحب اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید و اِجازات سے نوازا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مشورہ

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے وجودِ مسعود کو غنیمت جانتے ہوئے بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشائخِ کِرام کا یہ دستور رہا ہے کہ اپنے مُریدین و طالبین کو ایک **شجرہ** شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ دعائیہ اشعار پر مشتمل شجرہ عالیہ بھی ہوتا ہے۔ ان اشعار میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اس ترتیب سے لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبیِ کریم رؤف رحیم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بھی ایک بہت ہی پیارا رسالہ **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** مرتب فرمایا ہے۔ جس کے شروع میں **شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ** منظوم اشعار کی صورت میں موجود ہے (یہ

رسالہ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے)۔اسی رسالے میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہئے، نیز جادوٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہئے، اسی طرح کم وبیش 52 **''اَوراد ووظائف''** لکھے ہیں۔اس کو صرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں، جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مُرید یا طالب ہوتے ہیں۔ان کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی **اجازت نہیں**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرۂ عالیہ کے اشعار کس نے لکھے؟

شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کل 23 اشعار پر مشتمل ہے۔اس کے ابتدائی 18 اشعار اور مقطع (یعنی آخری شعر) امامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت علامہ مولانا **الشاہ امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا کلام ہے۔ملک العلماء مولانا **محمد ظفر الدین** بہاری علیہ رحمۃ اللہ الباری **حیات اعلیٰ حضرت** جلد 3 صفحہ 54 پر لکھتے ہیں: ''ہم لوگ متوسلین بارگاہِ رضویہ، **اعلیٰ حضرت** قدس سرہ العزیز کی حیات میں تو اسی طرح پڑھا کرتے تھے جیسے اعلیٰ حضرت نے نظم فرمایا اور اس کتاب (یعنی حیاتِ اعلیٰ حضرت) میں درج ہے اور مقطع (یعنی آخری شعر) کا یہ مطلب لیتے تھے کہ خداوندا (یعنی اے خداعزوجل) ببرکتِ پیرومُرشِد برحق حضرت **مولانا احمد رضا خان** صاحب ہم لوگوں کو چھ عین؛ عز، علم، عمل، عفو، عرفاں، عافیت عطا فرما۔جب ۲۵ صفر روزِ جمعہ مبارکہ ۱۳۴۰ھ میں اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا وصال ہوا اور حضرت حجۃ الاسلام

مولانا شاہ **حامد رضا خان** صاحب خلف اکبر (یعنی بڑے بیٹے) **اعلیٰ حضرت** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے جانشین ہوئے تو ایک شعر (یعنی انیسواں) انہوں نے **اعلیٰ حضرت** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے نامِ نامی کا اضافہ فرمایا:

کر عطا احمد رضا ئے احمد مُرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

اور مقطع میں بجائے ''**احمد رضا**''، ''**اِس بے نوا**'' بنادیا اور اس کو اس طرح پڑھنے لگے:

صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین، عِزّ، عِلم وعَمَل
عَفْو و عرفاں، عافیت، اِس بے نوا کے واسطے

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج سوم، ص ۵۴ تا ۵۶)

(مدینہ: یہاں لفظ ''واسطے''، ''کے لئے'' کے معنی میں ہے)

جبکہ یہ اشعار (یعنی ۲۰واں اور ۲۲واں) **عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہیں:

پُر ضیاء کر میرا چہرہ حَشْر میں اے کبریا (عَزَّوَجَلَّ)
شَہْ ضیاءُ الدین پیرِ باصَفا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اور.....

عشقِ اَحمد میں عطا کر چشمِ تَر سوزِ جگر
یاخُدا اِلیاس کو اَحمد رضا کے واسطے

۲۱واں شعر ''اَحِینَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنیَا الخ'' کے بارے میں حتمی طور پر معلوم نہ ہوسکا کہ کس کا ہے۔واللّٰہ تعالٰی اعلم بالصواب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعائیہ اشعار کی ایک خوبی

اِن دعائیہ اشعار کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مصرع میں جہاں کسی بُزُرگ کے نامِ مبارَک یا ان کے مشہور وَصف کو ذکر کرتے ہوئے وسیلہ بنا کر بارگاہِ الٰہی میں **دعا** مانگی گئی ہے وہیں اس نام کے الفاظ کی مناسبت سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے **نعمت** طلب کی گئی ہے اور کہیں نام مبارَک کے معنی کے اعتبار سے **مراد** مانگی گئی ہے جیسے **مشکلیں حل کر ''شہ مُشکل کُشا'' کے واسِطے** ۔اس مصرع میں مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے مشہور ومعروف وَصف **''مُشکل کُشا''** کو ذکر کر کے اللہ تعالٰی سے مشکلیں آسان ہونے کی دعا کی گئی اور ساتھ ساتھ **''مُشکل کُشا''** اور ''مشکلیں'' کے الفاظ میں استعمال ہونے والے حُروف (ش،ک،ل) میں یہ مناسبت ہے کہ ان کے معنی ایک ہیں اور کبھی صرف الفاظ کے لحاظ سے مناسبت یوں پائی گئی جیسے **''کربلائیں رَدّ ''شہیدِ کربلا کے واسِطے''** اس مصرعہ میں **''کربَلائیں رَدّ''** کا معنی کچھ، اور **''کربَلا''** کا کچھ اور ہے، یہاں شہید کربلا کا واسطہ دے کر بلاؤں سے حفاظت طلب کرنے میں معنوی مناسبت نہیں بلکہ لفظی مناسبت اس لطیف انداز میں ہے کہ دونوں کلموں میں **''کربَلا''** کی شکل بن گئی ہے **حالانکہ دونوں کے معنی مختلف ہیں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وسیلہ ڈھونڈو

شجرہ عالیہ کے ہر شعر میں کسی نہ کسی بزرگ کا وسیلہ پیش کیا گیا ہے اور وسیلہ اختیار کرنے کا حکم خُود ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے چنانچہ **سورۃُ المآئدہ** کی آیت نمبر **35** میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پ٦، المائدہ: ٣٥)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

مُتَعَدَّد احادیثِ مبارَکہ میں اس بات کا واضح ثُبوت موجود ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اَنبیاء اَولیاء کا وسیلہ پیش کرنا دعاؤں کی قَبولیت کا آسان ذریعہ ہے۔

بینائی واپس آگئی

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت عرض کی، آپ نے ارشاد فرمایا: ''صبر کرو۔'' عرض کی: ''مجھے ہاتھ پکڑ کر چلانے والا کوئی نہیں ہے، جس کی وجہ سے مجھے مشقت کا سامنا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''جا کر وُضو کرو اور دو رَکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْـَٔلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَتُقْضٰی لِیْ حَاجَتِیْ

یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے نبیِّ رحمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ **یارسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تا کہ وہ پوری ہو جائے۔

راوی (یعنی سیِّدُنا عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم وہاں سے اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ وہی صاحب دوبارہ وہاں آئے تو اُن کی بینائی اس طرح بحال ہوچکی تھی کہ گویا وہ کبھی نابینا ہی نہ تھے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ،ج۹، ص ۳۰، الحدیث ۸۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دُعا

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کے زمانۂ خلافت میں) لوگ قحط میں مبتلا ہوئے تو **حضرت عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے وسیلے سے بارش کے لیے یوں دعا کی:** ''اَللّٰھُمَّ إنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ إلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا، وَإنَّا نَتَوَسَّلُ إلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا (ترجمہ:) اے ہمارے اللہ! ہم تجھ سے اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے وسیلے سے دعا مانگتے تھے تو تُو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا، اب ہم اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے چچا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں ہمیں بارش عطا فرمادے۔'' راوی فرماتے ہیں: **پھر اس دعا کی بَرَکت سے انہیں بارش دی جاتی۔**

(صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، الحدیث (۱۰۱۰، ج۱/ص۳٤٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِمام مُوسیٰ کاظِم رضی اللہ عنہ کا وسیلہ

اپنے زمانے میں حنابلہ (یعنی فقہ حنبلی کے پیروکاروں) کے **شیخ امام خلّال** رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں **امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق** (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے مزار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مشکل کو آسان کر کے **میری مراد مجھے عطا فرما دیتا ہے۔**

(تاریخ بغداد، باب ماذکر فی مقابر بغداد الخصوصۃ بالعلماء والزھاد، ج ۱ ص ۱۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکتیں

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اس شجرہ عالیہ کو پڑھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ جیسا کہ ابھی گزرا کہ یہ **شجرہ عالیہ** دراصل اپنے بزرگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی منظوم **دُعا** ہے اور **دُعا** مانگنا بڑی پیاری نعمت، عمدہ دولت اور بہت بڑی سعادت ہے۔ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے اور دنیوی واُخروی مصائب ومشکلات کے حل کے لئے اس سے بڑھ کر **مؤثر ذریعہ** کوئی نہیں۔ قراٰن واحادیثِ مبارَکہ میں جگہ جگہ دُعا مانگنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 24 سورۂ مؤمن کی آیت 60 میں ارشادِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط — ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے **دُعاء** کرو میں قَبول کروں گا۔

(پ ٢٤، المؤمن: ٦٠)

سورۂ بقرہ کی آیت 186 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ 0 — ترجَمۂ کنزالایمان: میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھے پکارے۔

(پ ٢، البقرۃ: ١٨٦)

دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

خاتَمُ النَّبِیّین، صاحِبِ قراٰنِ مُبین، محبوبِ ربُّ العلَمِین، جنابِ صادِق وامین عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نَجات دے اور تمہارا رِزْق وسیع کردے، رات دن اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔''

(مسند ابی یعلیٰ، مسند جابر بن عبداللہ، الحدیث ۱۸۰۶، ج۲، ص ۲۰۱)

دُعا دافعِ بلا ہے

مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: ''بلا اُترتی ہے پھر دُعا اُس سے جاملتی ہے۔ پھر دونوں قیامت تک جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ یعنی دُعا اُس بلا کو اُترنے نہیں دیتی۔'' (المستدرک، کتاب الدُعاء، باب الدُعاء ینفع ... الخ، الحدیث ۱۸۵۶، ج ۲، ص ۱۶۲)

دُعا کے تین فائدے

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: دُعاء بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا اُس کا گُناہ بخشا جاتا ہے۔ یا ﴿۲﴾ اُسے فائِدہ حاصِل ہوتا ہے۔ یا ﴿۳﴾ اُس کے لئے آخِرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَجاب (یعنی مَقبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کرے

گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی **دُعا** قَبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخِرت) کے واسِطے جمع ہو جاتیں۔ (اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب ج۲ ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دُعا** رائِگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخِرت میں اَجْر وثواب مِل ہی جائے گا۔ لہٰذا **دُعا** میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ** کے دعائیہ اشعار کو **روزانہ** کم از کم ایک بار ضرور پڑھ لیا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرہ پڑھنے کے بعد ایصال ثواب کا طریقہ

ہر روز بعد نماز فجر ایک بار ''**شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ**'' پڑھ لیا کریں۔ اس کے بعد ''دُرُود غوثیہ'' سات بار، ''اَلْحَمْد شریف'' ایک بار ''آیت الکرسی'' ایک بار ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف'' سات بار، پھر ''دُرُود غوثیہ'' تین بار پڑھ کر اس کا ثواب **بارگاہ رسالتمآب** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) میں نذر کر کے تمام **انبیاء** علیہم السلام، **صحابۂ کرام** اور **اولیائے عظام** رضی اللہ تعالٰی عنہم کی ارواح طیبہ کی نذر کریں جن کے ہاتھ پر **بیعت** کی ہے وہ زندہ ہوں تب بھی ان کا نام شاملِ فاتحہ کر لیا کریں کہ جیتے جی بھی ایصال ثواب ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا صالح ابن درہم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی روایت میں آتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں، ہم حج کرنے

جارہے تھے کہ ایک شخص ملا تو اس نے کہا، کیا تم سے کوئی قریب بستی ہے جسے ''اُبُلّہ'' کہا جاتا ہے۔ ہم نے کہا، ہاں (یہ سن کر) اس شخص نے کہا تم میں کون اس کا ضامن بنتا ہے کہ ''مسجد عشّار'' میں میرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھ دے اور کہہ دے کہ یہ نماز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے (ایصال ثواب) کیلئے ہے۔ الخ (کہنے والے خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے) (مشکوٰۃ کتاب الفتن ۔ باب الملاحم، ص ٤٦٨) اور ساتھ ہی دعائے درازی عمر بالخیر بھی کریں۔ (شجرہ قادریہ عطّاریہ رضویہ عطّاریہ، ص ١٧)

دُرُود غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَم وَآلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شجرہ عالیہ پڑھنے کا معمول بنانے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دعا مانگنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دیگر **فوائد** بھی حاصل ہونگے۔

''شَجَرَہ'' کے چار حُروف کی نسبت سے ''شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ'' پڑھنے کے 4 فوائد

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 26 صفحہ 590 پر لکھتے ہیں: ''شجرہ **حضور** سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک بندے کے اِتصال (یعنی سلسلہ کے ملنے) کی سند ہے جس طرح حدیث کی

اسنادیں۔'' مزید لکھتے ہیں: شجرہ خوانی سے (یعنی شجرہ پڑھنے کے) متعدد **فوائد** ہیں:

(قوسین ﴿﴾ میں دیئے گئے الفاظ ادارے کی طرف سے تسہیل ووضاحت کی کوشش ہے۔)

اوّل: رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **تک اپنے اتصال** (یعنی سلسلہ کے ملنے) **کی سند کا حفظ۔**

﴿**یعنی** شجرہ عالیہ بار بار پڑھنے سے نبی مکرّم، نُورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تک اپنے (سلسلۂ طریقت کے) اِتّصال (یعنی ملنے) کی سَنَد یاد ہوجاتی ہے، جو یقیناً سعادت ہے۔ کیونکہ جب مرید کو یہ یاد رہے گا کہ میں نے جس مرشِد کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، اُن کا سلسلہ اِن مشائخِ عِظام سے ہوتا ہوا نبیِ کریم رؤف رحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دل میں ''اپنے مشائخ'' کی محبت مزید بڑھے گی اور صالحین سے محبت اُخروی نعمتوں کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، الحدیث ٦١٦٨، ج٤، ص١٤٧)﴾

دُوم: صالحین (یعنی نیک بندوں) **کا ذکر کہ مُوجِبِ نُزُولِ رحمت** (یعنی رَحمت کے نازل ہونے کا سبب) **ہے۔**

﴿**یعنی** شجرہ شریف پڑھنے سے صالحین کا ذکر نصیب ہوتا ہے اور ذکرِ صالحین رَحمت کے نازل ہونے کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''نیک لوگوں کا ذکر گناہوں کے لئے کفّارہ ہے۔'' (کشف الخفاء، الحدیث ١٣٤٣، ج١، ص٣٧١) **ایک اور**

روایت میں ہے کہ نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت (اللہ تعالیٰ) کی رَحمت نازل ہوتی ہے۔(کشف الخفاء، ج ۲،ص ٦٥)

عارِف باللہ سَیِّد عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السّامی سبع سنابل میں فرماتے ہیں مشائخِ کرام رحمھم اللہ کا ذکر سچے مریدوں کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ان کے واقعات، مریدین کے ایمان پر تجلیاں ڈالتے ہیں۔(سبع سنابل،ص ۵۷) شَیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اخبارالاخیار کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعثِ رَحمت، قُربِ الٰہی ہے۔(اخبارالاخیار،ص ٦)﴾

سوُم: نام بنام اپنے آقایانِ نعمت (یعنی سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ) کو **ایصالِ ثواب کہ ان کی بارگاہ سے موجبِ نظرِعنایت** (یعنی نظرکرم ہونے کا سبب) **ہے۔**

﴿یعنی نام بنام اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کوایصالِ ثواب کا موقع ملتا ہے اور یہ ان کی بارگاہ سے نظرکرم ہونے کا سبب ہے۔چنانچہ جب مرید شجرۂ عالیہ پابندی سے پڑھتا ہے۔اور سلسلے کے بُزُرگوں کی ارواحِ مقدسہ کوایصالِ ثواب بھی کرتا ہے۔تو اس سے ان بُزُرگوں کی ارواحِ مقدسہ خوش ہوتی ہیں ۔اور ایصال ثواب کرنے والے مرید پرخُصوصی نظرِعنایت کی جاتی ہے۔جس سے مرید کو دینی ودنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں۔﴾

چھارم: جب یہ (یعنی شَجَرہ عالیہ پڑھنے والا) **اوقاتِ سلامت** (یعنی راحت)

میں ان کا (یعنی اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کا) **نام لیوار ہے گا۔تو وہ اوقاتِ مصیبت** (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) **میں اسکے دستگیر ہونگے** (یعنی اسکی مدد فرمائیں گے)۔ **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **فرماتے ہیں:** تعرّف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ. رواہ ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ عن ابی ھریرۃ وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم بسند حسن. **تُو خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان وہ مصیبت میں تجھ پر نظر کرم فرمائے گا۔** اس کو ابوالقاسم بن بشران نے امالی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی کے غیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، حرف التاء، رقم ۳۳۱۷، ج۳ ص ۳۳۱)

واللہ تعالیٰ اعلم

﴿یعنی جب شجرہ عالیہ پڑھنے والا خوشحالی میں اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کا نام لیوار ہے گا۔تو وہ اوقاتِ مصیبت میں (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) اسکے دستگیر ہونگے (یعنی اسکی مدد فرمائیں گے)۔**ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ﴾

(فتاوٰی رضویہ، جلد۲۶،ص۵۹۰،۵۹۱)

مزید یہ کہ شَجَرہ شریف میں دیئے ہوئے ''**اَورادووظائف**'' اور مخصوص ہدایات پڑھنے سے مرید کو اپنا وہ عہد بھی یاد رہے گا، جو اس نے مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کیا تھا، نیز اَورادووظائف پڑھنے کی بھی **ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ برکتیں حاصل ہوں گی۔

شجرۂ قادریہ کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

بابُ المدینہ(کراچی) کے علاقے ملیر ہالٹ کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے:۲۹رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ کی بات ہے، عالمی مَدَنی مرکز **فیضان مدینہ** باب المدینہ کراچی میں **اجتماعی اعتکاف** کے پُر کیف مناظر تھے اورنمازِ فجر کے بعد معتکفین اسلامی بھائی شیخ طریقت **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **دیدار** کی برکتیں لُوٹ رہے تھے۔**اعتکاف** کے جدول کے مطابق **شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ** پڑھا جانے لگا تو میں پہلی صف میں آ کر بیٹھ گیا۔سب اسلامی بھائی مل کر بلند آواز سے شجرہ عالیۂ قادریہ رضویہ کے منظوم دعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے جب **سرکارِ مدینہ** سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر مبارک آیا تو میں نے اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔یکا یک مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی، سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ میں نے دیکھا کہ **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ شجرۂ شریف پڑھنے والے تمام اسلامی بھائی **سنہری جالیوں** کے روبرو حاضر ہیں۔ ہمارے مَدَنی آقا،دوعالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہاں اپنے عشاق کو شربتِ دیدار پلا رہے ہیں۔حاضرین شجرۂ عالیہ کے **دُعائیہ اشعار** پڑھ رہے تھے اور ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے دست پر اَنوار بلند کئے ان دعائیہ اشعار پر **امین** فرما رہے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُعا کا ایک ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دعا فہمِ معنی کے ساتھ ہو کیونکہ لفظ بے معنی قالبِ بے جان (یعنی بے جان دل) ہے۔ چنانچہ آنے والے صفحات میں شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار کے مطالب نثر میں آسان انداز سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس دوران اِن اُمور کی پابندی کی گئی ہے:

(۱) تلفظ کی درستگی کے لئے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المبین کے ناموں اور مشکل الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں کیونکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عقیدت میں شجرہ عالیہ تو پڑھتے ہیں مگر الفاظ کی ادائیگی میں عموماً غلطیاں کرتے ہیں اور بزرگوں کے نام بھی ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتے۔

(۲) مشکل الفاظ کے معانی بیان کردیئے گئے ہیں۔

(۳) اہلِ ذوق کی تسکین کے لئے اس شعر کی ادبی خُوبی کو وضاحت کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔

(۴) شعر میں ذکر کردہ بزرگ کا مختصر تعارُف بھی پیش کیا گیا ہے۔ جس کے لئے زیادہ تر اِن کتب ورسائل سے مدد لی گئی ہے: (1) **سیرتِ مصطفٰی** صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (2) **صبح بہاراں** (3) **امام حسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کرامات (4) **مدینہ شریف سے بریلی تک** (5) **تذکرہ امام احمد رضا** رحمۃ اللہ علیہ (6) **سیدی قطبِ مدینہ** رحمۃ اللہ علیہ، از: امیر اہلسنّت مدظلہ العالی (7) **تذکرۃ الاولیاء** از: حضرت فرید الدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ (8) **روض الریاحین** از: علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ (9) **تذکرۂ مشائخ قادریہ** از: مولانا عبدالمجتبٰی رضوی قدس سرہ (10) **تعارفِ امیر اہلسنّت** از: المدینۃ العلمیۃ

شَجَرَۂ عالیّہ

حضراتِ مشائخِ کرام سلسلہ مبارکہ قادِریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ

یاالٰہی رحم فرما مُصطفٰے[1] کے واسطے
یارسولَ اللہ کرم کیجیے خُدا کے واسطے

مُشکِلیں حل کر شہِ مُشکِل کُشا[2] کے واسطے
کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا[3] کے واسطے

سیِّدِ سَجّاد[4] کے صدقے میں ساجِد رکھ مجھے
عِلمِ حق دے باقِر[5] عِلمِ ہُدٰی کے واسطے

صِدقِ صادِق[6] کا تَصَدُّق صادِقُ الاِسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظِم[7] اور رضا[8] کے واسطے

بہرِ معروف[9] وسری معروف[10] دے بے خُودسَری
جُندِ حق میں گِن جنیدِ[11] باصَفا کے واسطے

بہرِ شبلی[12] شیرِ حق دُنیا کے کُتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحِد[13] بے رِیا کے واسطے

بُوالفَرَح[14] کا صدقہ کر غم کو فَرَح دے حُسن وسَعد
بُوالحَسَن[15] اور بُوسعید[16] سعدِ زا کے واسطے

قادِری کر قادِری رکھ قادِریوں میں اُٹھا
قدرِ عبدُالقادِر[17] قدرت نُما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقاً[1] سے دے رزقِ حَسَن
بندۂ رزّاق تاجُ الاَصفیا[18] کے واسطے

نَصرابی صالِح[19] کا صدقہ صالِح و مَنصور رکھ
دے حیاتِ دِین مُحیِّ[20] جانفزا کے واسطے

طُورِ عِرفان و عُلُوّ و حَمد و حُسنٰی و بَہا
دے علی[21] موسیٰ[22] حَسَن[23] احمد[24] بَہا[25] کے واسطے

---

1 : یعنی اللہ تعالٰی نے اُنہیں اچھی روزی عطا فرمائی۔

بہرِ ابراھیم[26] مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بِھکاری[27] بادشا کے واسطے

خانۂ دِل کو ضِیا دے رُوئے ایماں کو جَمال
شہ ضیا[28] مولیٰ جمالُ الاولیا[29] کے واسطے

دے محمد[30] کے لیے روزی کر احمد[31] کے لیے
خوانِ فضلُ اللہ[32] سے حصہ گدا کے واسطے

دِین ودُنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے[33]
عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنتِمَا[1] کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد[34] کے لیے
کر شہیدِ عشق، حمزہ[35] پیشوا کے واسطے

دِل کو اچھّا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نُور کر
اچھّے پیارے شمسِ دیں بدرُ العُلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادِمِ آلِ رسولُ اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ[37] مُقتدا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مُرسَل مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ احمد رضا[38] کے واسطے

پُرضِیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا
شہ ضِیاءُ الدِین[39] پیرِ باصَفا کے واسطے

اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامٌ بِالسَّلَامِ[2]
قادِری عبدُالسلام[40] خوش ادا[3] کے واسطے

عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر
یاخُدا اِلیاس[41] کو احمد رضا کے واسطے

صدقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عَین عِز، علم وعمل
عَفو و عِرفاں عافیت اِس بے نَوا کے واسطے

---

[1] یعنی عشق کی نسبت رکھنے والے۔ [2] یعنی ہمیں دین ودُنیا میں سلامتی عطا فرما۔
[3] قبل ازیں مطبوعہ شجرے کے شعر کے اندر ''عبدالسلام عبدرضا'' میں چونکہ فنّی اعتبار سے ''م'' گر رہا تھا لہٰذا ترمیم کی گئی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

﴿دوسرا باب﴾

دُرُود شریف کی فضیلت

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ اپنے رسالے ''ضیائے دُرُود و سلام'' میں فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں: ''مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔''

(مسند ابی یعلی، ج٥، ص٤٥٨ ،رقم الحدیث ٦٣٨٣،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شَجَرۂ عالیہ مَنْظُومہ قادِریہ رَضَویہ عَطّارِیہ

﴿1﴾ یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰے کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)
یارسولَ اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم تجھ سے اپنے آقا و مولا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلہ سے کرم اور بخشش کے سوالی ہیں اور یارسولَ اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے ہم پر کرم فرما دیجئے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ضروری وضاحت:

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں لفظ **''واسِطے''** لایا گیا ہے لیکن دونوں جگہ اس کے **معنیٰ** الگ الگ ہیں۔چُنانچہ پہلے مصرعے میں اس کا معنی ہیں **وسیلہ** اور دوسرے مصرعے میں اِسے (یعنی لفظ ''واسِطے'' کو) مُحاورۃً لایا گیا ہے۔ جیسے کوئی منگتا کسی سخی داتا سے اس طرح کہتا ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **واسِطے** مجھ پر کرم کرو یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **رِضا** کے لیے میرا کام کردو۔'' اس کی مُراد یہ نہیں ہوتی ہے کہ (مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو وسیلہ بنا کر تم سے سوال کرتا ہوں کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وسیلہ بننے سے پاک ہے چنانچہ **اعلیٰ** حضرت امامِ اہلسنّت مجدِدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 304 پر لکھتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **وسیلہ وتوسّل بننے سے پاک ہے**، اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے سوا **حقیقی حاجت روا** کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا؟'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ص۳۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ: اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کی اصل یعنی **خاتَمُ النَّبِیّین**، صاحِبِ قراٰنِ مُبین، **محبوبِ ربُّ العلَمِین**، جنابِ صادِق وامین عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ خیر ہے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(1) رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، **بِاذنِ** پروَرْدگار دو عالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام عالَمین کے لئے رحمت بن کر ملکِ عرب کے شہر **مکۃ المکرّمہ** میں ۱۲ ربیع الاول بمطابق 571ء **پیر شریف** کو صبحِ صادق کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا **آمنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ مبارک سے حضرتِ سیِّدنا **عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنگن میں اِس مادَرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

مُبارَک ہو کہ ختمُ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے
جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے

یوں تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت سے نام ہیں مگر دو نام **محمد** اور **احمد** بہت مشہور ہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابھی شکمِ مادر میں تھے کہ والد نامدار حضرتِ سیِّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کی حالت میں **مدینۃ المنورہ** میں انتقال فرمایا۔ وِلادت کے بعد شہر مکہ کے دستور کے مطابق دائی حضرتِ سیِّدَتُنا **حلیمہ سعدیہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابھی 6 برس کے تھے کہ والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا **آمنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دورانِ سفر ابْوا نامی گاؤں میں انتقال ہوگیا، وہیں ان کا مزار اقدس ہے۔ پھر 8 برس کی عمر تک آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے دادا حضرت **عبدالمطلب** کے پاس رہے۔ جب وہ راہیٔ مُلکِ بقا ہوئے (یعنی انتقال فرما گئے) تو پرورش کا ذمہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

چچا ابوطالب نے لے لیا۔ 25 برس کی عمر میں حضرتِ سیِّدَتُنا **خدیجۃ الکبریٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے **پہلا نکاح** ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال فرما جانے کے بعد حضور نبی کریم رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اور بھی **نکاح** فرمائے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **ازواجِ مطہرات** رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی تعداد 11 ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے مشہور کنیت **ابوالقاسم** ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا **قاسم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلے فرزند ارجمند ہیں جو حضرتِ **خدیجۃ الکبریٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے اور صرف 17 دن حیات رہے۔ اس کے علاوہ حضرتِ سیِّدَتُنا **ماریہ قبطیہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطنِ اقدس سے پیدا ہونے والے دوسرے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا **ابراہیم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کا 17 یا 18 ماہ کی عمر میں وصال ہوگیا تھا) کے حوالے سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کُنیت **ابوابراہیم** بھی ہے۔ ان دونوں کے علاوہ آپ کے ایک شہزادے حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں جو بچپن ہی میں وفات پاگئے تھے۔ آپ کی 4 صاحبزادیاں تھیں جن کے نام یہ ہیں: (۱) حضرتِ سیِّدَتُنا زینب (۲) حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ (۳) حضرتِ سیِّدَتُنا امِّ کلثوم اور (۴) حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

40 سال کی عمر میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **اعلانِ نبوّت** فرمایا اور لوگوں کو ایک خدا عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور بطورِ نبی اپنی اطاعت کی طرف بُلایا۔ اعلانِ نبوّت کے 12 سال بعد معجزۂ معراج وقوع پذیر ہوا۔ تقریباً 53 سال **مکۃ المکرّمہ** کی

سرزمین کو اپنے قدم چومنے کا شرف عطا فرمانے کے بعد کفارِ مکّہ کے ظلم وستم سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے حکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ پر عمل کرتے ہوئے **مدینہ شریف** کی طرف ہجرت کی اور تقریباً 10 برس تک **مدینۂ طیّبہ** کو اپنے نورِ جمال سے روشن کرنے کے بعد 63 برس کی عمر میں ۱۲ ربیع النور ۱۱ھ میں وصالِ ظاہری فرما کر **روضۂ اقدس** میں رونق افروز ہوئے۔

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **حسنِ اخلاق** کے تمام گوشوں کے جامع تھے یعنی حلم وعفو، رحم وکرم، عدل وانصاف، جود وسخا، ایثار وقربانی، مہمان نوازی، عدم تشدد، شجاعت، ایفائے عہد، حسن معاملہ، صبر وقناعت، نرم گفتاری، خوشروئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی وبے تکلفی، تواضع وانکساری، حیاداری کی اتنی بلند منزلوں پر فائز وسرفراز ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا **عائشہ صدیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جملے میں اس کی عکاسی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ یعنی تعلیماتِ قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق تھے۔"

جس طرح ہمارے **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے کمالِ سیرت میں تمام اولین وآخرین میں افضل واعلیٰ بنایا اسی طرح آپ کو جمالِ صورت میں بھی بے مثل وبے مثال پیدا فرمایا۔ **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو دن رات، **سفر وحضر** میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **جسمِ نورانی** کی تجلیاں دیکھتے رہے،

انہوں نے آپ کے سراپا اقدس کے فضل وکمال کی جو منظر کشی کی ہے اس کی دل کشی سے دل شوقِ زیارت سے بے تاب ہوجاتا ہے۔ مدّاح رسول حضرتِ سیّدُنا **حسان بن ثابت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ اقدس میں اس طرح عرض کی:۔

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ!
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

یعنی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ سے زیادہ حسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ!
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

(یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ ہر عیب ونقصان سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے حسین وجمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

حضرت علامہ **بوصیری** علیہ رحمۃ القوی نے اپنے قصیدۂ بردہ میں فرمایا کہ ؎

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

یعنی حضرت محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں کہ اس معاملہ میں ان کا کوئی شریک ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں جو حسن کا جوہر ہے وہ قابل تقسیم ہی نہیں۔

حسّانُ الہند اعلیٰ حضرت مولانا **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے بھی اس مضمون کی عکاسی فرماتے ہوئے کتنے نفیس انداز میں فرمایا ہے کہ ؎

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن وادا کی قسم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُورج پلٹ آیا

حضرتِ سیِّدُ تنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ''**خیبر**'' کے قریب ''منزل صہبا'' میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر حضرتِ سیِّدُ نا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں اپنا سر اقدس رکھ کر سو گئے اور آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر اقدس کو اپنی آغوش میں لیے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **نماز عصر** قضا ہو گئی تو آپ نے یہ دعا فرمائی کہ ''یا اللہ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے لہٰذا تو سورج کو واپس لوٹا دے تا کہ علی **نماز عصر** ادا کر لیں۔''

حضرتِ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈُوبا ہوا سورج **پلٹ** آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دھوپ پھیل گئی۔ (المواهب اللدنية وشرح الزرقاني ،باب ردالشمس له، ج٦،ص٤٨٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **اِن کے صد قے ہماری مغفِرت فرمائے**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ **مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسِطے** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسِطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

شہ: سردار **مشکل کُشا:** مشکلیں حل کرنے والا **رَد:** دُور **واسِطے:** وسیلہ سے

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے امیر المؤمنین مولا **مُشکل کُشا** حضرتِ سیِّدُنا **علی المرتضٰی** کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم اور اِن کے فرزندِ دِلْبَنْد، **شہیدِ کربلا** امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا **امامِ حسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا واسطہ میری مشکلات حل فرما کر مجھے پریشانیوں سے نجات عطا کر۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ: اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دوسرے اور تیسرے شیخِ طریقت یعنی مولا **مُشکل کُشا** حضرتِ سیِّدُنا **علی المرتضٰی** کرم اللہ وجہہ الکریم اور اِن کے فرزندِ دِلْبَنْد، امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا **امامِ حسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(2) حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **علی المرتضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **مکۂ مکرّمہ** میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت **ابوالحسن** اور **ابوتُراب** ہے اور مشہور القابات مرتضٰی، اسدُ اللہ، حیدرِ کرار، شیرِ خدا اور مولا مشکل کُشا ہیں۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب اور والدۂ ماجدہ کا نام **فاطمہ** بنت اسد رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا بیان ہے کہ پیدا ہونے کے بعد آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے 3 دن تک دودھ نہیں نوش فرمایا جس کی وجہ سے گھر کے سارے افراد پریشان ہوگئے۔

اس بات کی خبر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور حضرت **علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر پیار فرمایا اور اپنی **زبان اطہر** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دہن میں ڈالی۔ حضرت **علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **زبان اقدس** کو چوسنے لگے۔ اس کے بعد سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **دودھ** نوش فرمانے لگ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف 5 سال اپنے والدین کے زیرِ سایہ پرورش پائی اس کے بعد نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے **سایۂ رحمت** میں لے لیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت فرمانے لگے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور شجرِ اسلام کی آبیاری میں اپنا حصہ ملانے لگے۔ **نبیٔ** محترم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی مجھ سے ہے میں علی سے ہوں اور وہ ہر مومن کے لئے ولی ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ج٤، ص٤٢٨، الحدیث ٦٠٩٢)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح شہزادیٔ رسول حضرت **فاطمۃ الزہرا** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا، جن سے آپ کے 3 صاحبزادے؛ حضرت سیدنا **امام حسن**، حضرت سیدنا امام **حسین**، حضرت سیدنا **محسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور 3 صاحبزادیاں؛ حضرتِ سیِّدَتُنا **زینب**، حضرتِ سیِّدَتُنا **ام کلثوم** اور حضرتِ سیِّدَتُنا **رقیہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت سیِّدُنا **عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دوسرے دن ۳۵ھ میں

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ کے طور پر **مسندِ خلافت** پر جلوہ افروز ہوئے۔ جمعرات ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو کوفہ میں نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد جارہے تھے کہ **ابن ملجم** خارجی نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہوگئے اور چند دن **صاحبِ فراش** رہنے کے بعد اتوار کی رات 63 برس کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا امام حسین وحسن اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا اور امام **حسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **نمازِ جنازہ** پڑھائی۔ قبرِ انور کے بارے میں مشہور ومعروف قول یہ ہے کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **نجف شریف** میں مدفون ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **ان کے صدقے ہماری مغفِرت فرمائے**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بخشش ہو گئی

ایک بار امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم زِیارتِ قُبُور کے لئے کوفہ کے قبرِستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قَبْر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے **حالات** معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے، ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا فوراً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے

ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردَے حائل تھے تمام اٹھادیئے گئے۔اب ایک قَبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح **فریاد** کررہا ہے:''یَا عَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّار یعنی یاعلی! کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔''

قَبر کے دَہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کردیا۔آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھادیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس مَیّت کی **بخشش** کیلئے درخواست پیش کی۔غیب سے آواز آئی،''اے **علی** (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم)! آپ اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ **روزے** رکھنے کے باوُجُود یہ شخص رَمَضانُ الْمُبارَک کی بے حُرمتی کرتا،رَمَضانُ الْمُبارَک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔مَولائے کائنات **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سَجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے،یا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے،اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے،میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما،اس کی بے بَسی پر رَحم فرمادے اور اِس بیچارے کو **بخش** دے۔حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ

الْکَرِیْم رو رو کر مُناجات کر رہے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور ندا آئی، **اے علی!** (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) ہم نے تمہاری شِکستہ دِلی کے سَبَب اِسے **بخش** دیا۔ چُنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھا لیا گیا۔

(انیسُ الْواعِظین، ص۲۵)

کیوں نہ مُشکِل کُشا کہوں تم کو!
تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی عظمت وشان کے کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اہلِ قُبور سے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) حضرتِ سیِّدُنا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا **حسین** بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیدائش ۵ شعبان المعظم ۴ھ میں **مدینۂ منورہ** میں ہوئی۔ نانائے حَسَنَین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمَین، سرورِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے داہنے کان میں **اذان** دی اور بائیں میں **تکبیر** پڑھی اور اپنے دہنِ مبارک سے **تحنیک** فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ ساتویں دن آپ کا نام **حسین** رکھا اور ایک بکری سے **عقیقہ** کیا اور آپ کی والدۂ محترمہ خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا **فاطمہ زہرا** رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ارشاد

فرمایا: حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے) کی طرح اس کا سر منڈا کر بالوں کے برابر چاندی خیرات کرو۔'' امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت **ابوعبداللہ** اور مشہور القابات سیدالشہداء، شہیدِ کربلا، ذکی، مبارک، سبطِ رسول، ریحانۃ الرّسول ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آغوشِ رسالت میں تربیت پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا جان حضور پُرنُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''**حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ہے اور **میں** حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دوست رکھے اسے جو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوست رکھے، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط ہے اسباط سے۔''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، الحدیث ۳۸۰۰، ج۵، ص۴۲۹)

جدائی گوارا نہ فرمائی

ایک روز نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے داہنے زانو پر امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرتِ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی کہ ''ان دونوں کو خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس نہ رکھے گا ایک کو **اختیار** فرمالیجئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **جدائی** گوارا نہ فرمائی، تین دن کے بعد حضرت **ابراہیم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **انتقال** ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد جب حضرت **حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بوسے لیتے اور

فرماتے: ”ایسے کو **مرحبا** جس پر میں نے اپنا بیٹا **قربان** کیا۔“

(تاریخ بغداد، ج۲، ص ۲۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غلام کو آزاد کر دیا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رحم دل ،سخی ،عبادت گزار ،تقویٰ شعار اور عفوودرگزر کا پیکر تھے۔ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمارہے تھے، غلام گرم گرم شوربے کا پیالہ دسترخوان پر لاتے ہوئے رُعب سے کانپا جس کی وجہ سے شوربے کا پیالہ گر کر **ٹوٹ** گیا اور شوربہ آپ کے رخسار مبارک پر پڑ گیا۔آپ نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے نہایت عجز وادب سے عرض کیا: ”**وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ**“ (یعنی غصہ پینے والے (**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں)) آپ نے فرمایا: ”**کَظَمْتُ غَیْظِی** یعنی میں نے اپنا غصہ پی لیا۔“ غلام نے پھر کہا: ”**وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ**“ (یعنی لوگوں سے درگزر کرنے والے (**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں))“ آپ نے فرمایا ”قَدْ عَفَوْتُ عَنْکَ یعنی میں نے تم کو معاف کردیا۔“ غلام نے کہا: ”**وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ**“ (یعنی نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں)“ آپ نے فرمایا: ”اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہ یعنی میں نے تجھے **اللّٰہ** تعالیٰ کی رضاوخوشنودی کے لئے **آزاد** کردیا۔

(روح البیان ، ج۲ ، ص ۹۵،تحت الآیۃ ۱۳۴ ،ال عمران)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شہیدِ کربلا

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُ نا **امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ۶۰ھ میں **یزید پلید** تختِ سلطنت کو اپنے ناپاک قدموں سے روندتے ہوئے **خُود ساختہ** بادشاہ بن بیٹھا۔ اس نے تمام گورنروں کو اپنی بیعت کے لئے خطوط روانہ کئے اور عاملِ مدینہ ولید بن عقبہ کو لکھا کہ وہ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بیعت لے۔ ولید بن عقبہ نے رات کے اندھیرے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فوری بیعت کا مطالبہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف **انکار** کر دیا جس کی وجہ صاف ظاہر تھی کہ یزید ایک شرابی، ظالم اور فاسق و فاجر شخص تھا۔ ماہِ شعبان ۶۰ھ کی اسی رات امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں **آخری سلام** عرض کرنے کے بعد مع اہل وعیال **مکۃ المکرّمہ** کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں قیام کے دوران آپ کو اہلِ کوفہ کے کم و بیش 150 **خطوط** موصول ہوئے جن میں آپ سے محبت اور وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے **کوفہ** تشریف لا کر انہیں یزید کے ظلم و ستم سے نجات دلانے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونے کی درخواستیں کی گئی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے اپنے چچازاد بھائی حضرتِ سیِّدُ نا مُسلِم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حالات **معلوم** کرنے کے لئے کُوفہ روانہ کیا۔ حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کوفہ** پہنچے، ادھر کوفیوں نے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدد دینے کا وعدہ کیا، بلکہ 18,000 (اٹھارہ ہزار) **داخلِ بیعت** بھی ہو گئے اور حضرت **مسلم** رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو یہاں تک باتوں میں لے کر اطمینان دلایا کہ انہوں نے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **تشریف** لانے کی نسبت لکھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸ ذو الحجۃ الحرام ۶۰ھ کو موسمِ حج کی رونقیں چھوڑ کر **کوفہ** کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ ۲ محرم الحرام ۶۱ھ کو **میدانِ** کربلا میں قیام فرمایا۔ محرم کی ساتویں تاریخ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت شرکائے قافلہ پر نہرِ فرات کا **پانی** بند کر دیا گیا۔ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ کو یزیدی لشکر کی شقاوت اپنی انتہا کو پہنچی اور آپ کے جانثاران جن میں بھتیجے بھی تھے اور بیٹے بھی، میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دینے کے بعد ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ سوائے حضرت سیِّدُ نا **امام زین العابدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (جو بیمار تھے) کوئی مرد زندہ نہ بچا تو آخر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تن تنہا ہزاروں یزیدیوں کے مقابلے پر تشریف لائے اور بے شُمار یزیدیوں کو اپنے ہاتھ سے جہنم واصل کرنے کے بعد شجرِ اسلام کی آبیاری کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی پیش کر دیا اور بارگاہِ خداوندی میں **مرتبۂ شہادت** سے سرفراز ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **مزارِ** پُر انوار کربلائے معلیٰ میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

کُنویں کا پانی اُبل پڑا

حضرتِ سیِّدُ نا امامِ عالی مقام امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب **مدینۂ منوَّرہ** سے **مکّۂ مکرّمہ** زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں

حضرتِ سیّدنا ابنِ مُطیع علیہ رحمۃ اللہ البدیع سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی، میرے کُنویں میں پانی بَہُت ہی کم ہے، برائے کرم! دُعائے بَرَکت سے نواز دیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کُنویں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضِر کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلی کی۔ پھر ڈول کو واپس کنویں میں ڈال دیا تو **کنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔** (الطبقاتُ الکُبریٰ ج ۵ ص ۱۱۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مُژدہ نارکا اے دشمنانِ اہلبیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ سَیِّدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
عِلْمِ حَقْ دے باقِر علمِ ہُدیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

سجاد: کثرت سے سجدے کرنے والا **ساجد:** سجدہ کرنے والا **ہدی:** ہدایت

باقرِ علمِ ہُدیٰ: علمِ ہدایت کے ماہر عالم

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے **سَیِّدِ سجاد** یعنی حضرتِ سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واسطہ مجھے سجدہ کرنے والا یعنی نَمازی بنا اور **باقرِ علمِ ہُدیٰ** یعنی

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے **امام باقر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے **عِلْمِ دین** کی دولت سے مالا مال فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

''**سجاد**'' اور ''**ساجد**'' میں معنوی مناسبت یہ ہے کہ دونوں میں ''س، ج اور د'' کا معنی ایک ہے یعنی سجدہ کرنے والا۔ جبکہ ''**عَلَمِ ہُدٰی**'' اور ''**عِلْمِ حق**'' میں لفظی مناسبت پائی جارہی ہے کہ دونوں میں ایک ہی طرح کے حُرُوف ''**ع، ل اور م**'' کا استعمال ہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چوتھے اور پانچویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اِن کے فرزندِ ارجمند **امام محمد باقر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(4) حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا امام زَین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی **وِلادت** ۳۸ھ میں **مدینۃ المنورہ** میں ہوئی۔ آپ کے والدِ بزرگوار حضرتِ سیدنا **امام حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اظہارِ عقیدت کے لئے

اپنے بچوں کے نام **علی** رکھتے تھے۔اسی مناسبت سے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی **علی** ہے اور کنیت ابو محمد، ابوالحسن، ابوالقاسم اور ابوبکر ہے، جبکہ کثرتِ عبادت کے سبب آپ کا لقب سجاد، زین العابدین، سید العابدین اور امین ہے۔آپ کی والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا فارس کے آخری بادشاہ یزدجرد کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 سال تک اپنے دادا حضور حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آغوشِ عاطفت میں **پرورش** پائی، پھر 10 سال اپنے تایا جان حضرتِ سیِّدُنا **امام حسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ سایہ رہے اور تقریباً 11 سال اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا **امام حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ نگرانی تربیت پاکر علوم معرفت کی **منازل طے کیں**۔

چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اکابرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پاکیزہ زندگیوں کی چلتی پھرتی تصویر تھے اور خوفِ خدا میں یگانۂ روزگار تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو کرتے تو خوف کے مارے آپ کے چہرے کا رنگ **زرد** پڑ جاتا۔گھر والے دریافت کرتے، ''یہ وضو کے وقت آپ کو کیا ہو جاتا ہے؟'' تو فرماتے: ''تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں؟''

(احیاء العلوم ، کتاب الخوف والرجاء ج ٤، ص ٢٢٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے ہوش ہو گئے

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کا احرام باندھا تو **تَلْبِیہ** (یعنی لبیک) نہیں پڑھی۔ لوگوں نے عرض کی، ''حضور! آپ **لبیک** کیوں نہیں پڑھتے؟'' آبدیدہ ہوکر ارشاد فرمایا، ''مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں **لبیک** کہوں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ''**لَا لَبَّیْکَ**'' کی آواز نہ آجائے، یعنی میں تو یہ کہوں کہ ''اے میرے مالک! میں بار بار تیرے دربار میں حاضر ہوں۔'' اور ادھر سے یہ آواز نہ آجائے کہ ''نہیں نہیں! تیری حاضری قبول نہیں۔'' لوگوں نے کہا، ''حضور! پھر **لبیک** کہے بغیر آپ کا احرام کیسے ہوگا؟'' یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ** پڑھا لیکن ایک دم **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے لرز کر اونٹ کی پشت سے زمین پر گر پڑے اور **بے ہوش** ہو گئے۔ جب ہوش میں آتے تو ''**لبیک**'' پڑھتے اور پھر **بے ہوش** ہو جاتے، اسی حالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا۔

(اولیائے رجال الحدیث ص ۱۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میدانِ کربلا کی طرف جانے والے حُسینی قافلے کے شرکاء میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے مگر جب ۱۰ محرم الحرام کو بزمِ شہادت سجی تو آپ **شدید بیمار** تھے۔ چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسینی قافلے کے ان مردوں میں سے ایک تھے جو اس معرکۂ حق و باطل کے بعد

زندہ بچے تھے۔58 برس کی عمر میں ولید بن عبدالملک نے آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محرم الحرام ۹۴ھ میں شہادت کے منصب پر فائز ہوکر مدینہ شریف میں **جنت البقیع** میں آرام فرما ہوئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

اونٹنی سُدھر گئی

ایک مرتبہ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونٹنی نے شوخی کرنا شروع کر دی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بٹھایا اور کوڑا دکھایا اور فرمایا: سیدھی ہوکر چلو ورنہ یہ دیکھ لو! چنانچہ اس کے بعد اس نے شوخی چھوڑ دی۔(جامع کرامات اولیاء، ج۲،ص۳۱۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ کربلا سے تین سال پہلے ۵۷ھ میں مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام محمد، کنیت ابوجعفر ومبارک اور لقب سامی ،باقر ،شاکر اور ہادی تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حضرتِ** سیِّدُنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔آپ کی والدہ محترمہ امّ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرت وصورت میں اپنے آباء کی طرح تھے۔جس قدر علمِ دینِ مُتین ،علمِ سنّت ،علمِ

قراٰن پاک وتاریخ وسیرت اورفنونِ ادب وغیرہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ظاہر ہوئے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرتِ امام قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے سیِّدُ نا **امامِ اعظم** ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''آپ نے حضرتِ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی ہے؟'' فرمایا: ''ہاں میں نے ملاقات کی ہے اوران سے ایک مسئلہ بھی دریافت کیا تھا جس کا اتنا شاندار جواب عطا فرمایا کہ اس سے **شاندار جواب کسی سے نہ سُنا**۔

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ خشیتِ الٰہی کا خزینہ تھا۔ آپ کے غلام افلح کا بیان ہے: حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ جب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے **روئے** کہ چیخیں نکلنے لگیں۔ میں نے کہا ''حضور! اس قدر زور سے نہ چیخیں کیونکہ تمام لوگوں کی نظریں آپ کی طرف مرکوز ہوگئیں ہیں۔'' تو آپ نے فرمایا: ''میں کیوں نہ روؤں؟ شاید **اللہ** تعالیٰ میرے رونے کی وجہ سے مجھ پر **رحمت** کی نظر فرمائے اور میں کل قیامت کے دن اس کے نزدیک **کامیاب** ہو جاؤں۔'' پھر آپ نے **طواف** کیا اور مقامِ ابراہیم پر **نماز** پڑھی اور جب سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ **آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی**۔

(روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات کرامات الاولیاء، ص ۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **وصال** مشہور قول کے مطابق ۷ ذو الحجۃ الحرام ۱۱۴ھ پیر شریف کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کی تھی کہ مجھے اسی کپڑے کا کفن دیا جائے جس میں میں نماز پڑھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے غسل دینے کے بعد حسبِ وصیت اسی کپڑے کا **کفن** دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پُر انوار **جنت البقیع** میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

غضب ناک شیر

ایک مرتبہ بادشاہ وقت نے حضرتِ سیِّدُ نا امام ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **شہید** کرنے کے ارادہ سے ایک شخص کی معرفت بلوایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کے ہمراہ بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ جب بادشاہ وقت کے قریب پہنچے تو وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **معافی** طلب کرنے لگا اور اظہار معذرت کرتے ہوئے تحائف پیش کئے اور بڑی ہی **عزت واحترام** کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الوداع کیا۔ لوگوں نے بادشاہ وقت سے دریافت کیا کہ تُو نے انہیں قتل کی غرض سے بلوایا تھا لیکن ہم نے تو کچھ اور ہی دیکھا، آخر اسکی کیا وجہ ہے؟'' بادشاہ نے جواب دیا کہ جب حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے قریب تشریف لائے تو میں نے دو بڑے ہی

غضبناک شیروں کو دیکھا جوان کے دائیں بائیں کھڑے ہوئے تھے اور مجھ سے کہہ رہے تھے کہ اگر تم نے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوئی بھی گستاخی کی تو ہم تمہیں **مار ڈالیں گے**۔(کشف المحجوب(فارسی)،ص ۸۰)

﴿4﴾ **صِدْقِ صادق کا تَصَدُّق صادقُ الاسلام کر** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بے غَضَب راضی ہو کاظِم اور رضا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

مشکل الفاظ کے معانی:

صِدق: سچائی **صادِق**: سچّا **تصدُّق**: صدقہ **صادِق الاسلام**: سچا مسلمان

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے امام جعفر صادِق علیہ رحمۃ اللہ الرازِق کے **"صِدْق"** کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صدقے مجھ سے بغیر غضب فرمائے راضی ہو جا۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

پہلے مصرع میں **"صِدْق ،صادق اور صادق الاسلام"** میں معنوی اور لفظی دونوں طرح مناسبت ہے،لفظی اس طرح کہ تینوں میں " ص ،د اور ق" کا استعمال ہوا ہے اور معنوی اس طرح کہ تینوں میں سچائی کا معنیٰ موجود ہے۔دوسرے مصرع میں **کاظِم** کا معنی ہے غضب نہ کرنے والا ،تو یوں کاظم اور بے غضب میں معنوی مناسبت ہوئی اور **رضا** اور **راضی** میں لفظی و معنوی دونوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چھٹے، ساتویں اور آٹھویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا امام جعفر صادِق علیہ رحمۃ اللہ الرازِق، اِن کے صاحبزادے **امام موسیٰ کاظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اِن کے صاحبزادے امام **علی رضا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان تینوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(6) حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام **جعفر صادِق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وِلادت ۱۷ ربیع النّور ۸۳ھ پیر شریف کے دن **مدینۃ المنورہ** میں ہوئی۔آپ کی کنیت **ابوعبداللہ** اور **ابواسماعیل** جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حضرتِ** سیِّدُ نا امام **محمد باقر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **والدہ** حضرتِ سیِّدَتُنا امّ فردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا **ابوبکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے اور ریاضت وعبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ کی خدمتِ مبارکہ میں آتا رہا۔میں نے ہمیشہ آپ کو **تین عبادتوں** میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ **نماز** پڑھتے ہوئے ملتے یا **تلاوتِ قرآن** میں مشغول ہوتے یا پھر **روزہ دار** ہوتے۔

آپ کی عاجزی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ایک مرتبہ حضرت سیدنا **داؤدطائی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام **جعفر صادق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکرعرض کی،''آپ چونکہ اہلِ بیت میں سے ہیں،اس لئے مجھے کوئی **نصیحت** فرمائیں۔''لیکن وہ خاموش رہے۔جب آپ نے دوبارہ عرض کی کہ''اہلِ بیت ہونے کے اعتبار سے **اللہ** تعالیٰ نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے،اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔''یہ سن کر امام **جعفر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا''مجھے تو خود یہ خوف لاحق ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے **جدِ اعلیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری **پیروی** کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے۔''یہ سن کر حضرت **داؤدطائی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رونا آ گیا کہ وہ ہستی جن کے جدامجد سرورِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہیں، جب ان کے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا یہ عالم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں؟'' (تذکرۃ الاولیاء)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 68 برس کی عمر میں ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ کو کسی شقی القلب نے **زہر** دیا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا سبب بنا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **مزار اقدس** جنت البقیع (مدینۃ المنوّرہ) والدِ محترم حضرت سیدنا **امام محمد باقر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

خلیفہ پر دبدبہ طاری ہوگیا

خلیفہ منصور نے ایک شب اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ امام ابوجعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے روبرو پیش کرو، تاکہ میں ان کو **قتل** کردوں۔ وزیر نے منع کیا کہ دنیا کو خیر آباد کہہ کر جو شخص عزلت نشین ہوگیا ہو اس کو قتل کرنا قرین مصلحت نہیں۔ لیکن خلیفہ نے **غضب ناک** ہوکر کہا کہ میرے حکم کی تعمیل کرنا تم پر ضروری ہے۔ چنانچہ مجبوراً! جب وزیر حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لینے چلا گیا۔ تو منصور نے غلاموں کو ہدایت کردی کہ جب میں اپنے سر سے تاج اتاروں تو تم فوراً امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **قتل کردینا** لیکن جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ کی عظمت و جلال نے خلیفہ کو اس قدر متأثِّر کیا کہ وہ بے قرار ہوکر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کیلئے **کھڑا** ہوگیا اور نہ صرف آپ کو صدر مقام پر بٹھایا بلکہ خود بھی **مؤدّبانہ** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیٹھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاجات اور ضروریات کے متعلق دریافت کرنے لگا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری سب سے اہم حاجت وضرورت یہ ہے کہ آئندہ پھر کبھی مجھے دربار میں **طلب** نہ کیا جائے تاکہ میری عبادات وریاضات میں خلل واقع نہ ہو۔ چنانچہ منصور نے وعدہ کرکے عزت واحترام کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **رخصت** کیا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دبدبے کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ لرزہ براندام ہوکر مکمل تین شب وروز بے ہوش رہا۔ بہرحال خلیفہ کی یہ حالت دیکھ کر وزیر اور غلام حیران ہوگئے اور جب خلیفہ سے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے

بتایا کہ جس وقت امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے پاس تشریف لائے تو ان کے ساتھ اتنا بڑا **اژدھا** تھا جو اپنے جبڑوں کے درمیان پورے چبوترے کو گھیرے میں لے سکتا تھا اور وہ اپنی زبان میں مجھ سے کہہ رہا تھا ''اگر تو نے ذرا سی گستاخی کی تو تجھ کو **چبوترے سمیت نگل جاؤں گا**۔'' چنانچہ اس کی دہشت مجھ پر طاری ہوگئی اور میں نے آپ سے **معافی** طلب کر لی۔ (تذکرۃ الاولیاء مترجم، ص ۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) حضرتِ سیِّدُنا امام موسٰی کاظِم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقامِ ابوا (جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے) ۷ صفر المظفر ۱۲۸ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نامِ پاک **موسیٰ** اور کنیت سامی، ابوالحسن اور ابوابراہیم اور **القابات** صابر، صالح، امین جبکہ مشہور لقب کاظم ہے۔ **حضرتِ** سیِّدُ نا امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی راتیں اپنے رب کی بارگاہ میں سجدوں اور دن روزوں میں گزرتے۔ حلم اور بردباری کا پیکر ہونے کی وجہ سے آپ کا لقب **کاظم** (یعنی غصہ کو پی جانے والا) ہوا۔ جُود وسخا کا یہ عالم تھا کہ فقراءِ مدینہ کو تلاش کرتے اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق رقم رات کے وقت اِس طرح پہنچاتے کہ انہیں خبر تک نہ ہوتی کہ یہ رقم کون دے کر گیا ہے۔ **مستجاب الدعوات** تو ایسے تھے کہ جو لوگ آپ کے وسیلے سے دُعا کرتے یا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دُعا کرواتے وہ اپنے مقصود کو پہنچتے اور ان کی حاجتیں پوری ہو جاتیں۔ یہی

وجہ ہے کہ اہلِ عراق آپ کو بابُ الحوائج (یعنی حاجتیں پوری ہونے کا دروازہ) کہتے تھے۔ **اپنے** زمانے میں حنابلہ (یعنی فقہ حنبلی کے پیروکاروں) کے شیخ **امام خلّال** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں **امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے مزار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ **اللہ** تعالیٰ میری مشکل کو آسان کر کے **میری مراد مجھے عطا فرما دیتا ہے۔**

(تاریخ بغداد ۱ باب ماذکر فی مقابر بغداد الخصوصۃ بالعلماء والزھاد، ج ۱ ص ۱۳۳)

55 برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بادشاہِ وقت کے حکم پر کھجور میں **زہر** ملا کر دیا گیا۔ کھجور کھاتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دشمنوں نے مجھے زہر دیا ہے تین دن کے بعد میری **وفات** ہوگی۔ جیسا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یوں ۲۵ صفر المظفر ۱۸۳ھ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مرتبۂ شہادت** کو پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُر اَنوار **بغدادِ معلّٰی** میں کاظمین شریف کے مقام پر واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

شیر کی تصویر کو زندہ فرما دیا

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف و کرامات کے میدان میں بھی یکتائے روزگار تھے اور حقانیت کے علمبردار تھے حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہنے

میں ذرہ برابر چوکتے نہ تھے اور کسی بھی تخت وتاج والے کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بلندی کے آگے رعب و دبدبہ نہ چلتا۔ ایک مرتبہ آپ خلیفہ ہارون رشید کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ معجزۂ عصائے موسیٰ علیہ السلام کا ذکر چھڑ گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''اگر میں اس شیر کی تصویر جو قالین پر بنی ہے، اس کو کہوں کہ ابھی **شیرِ اصلی** ہو جا!!! یہ جملہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ فوراً وہ **تصویر اصلی شیر کا روپ دھار گئی**۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شیر کو حکم دیا کہ ٹھہر جا میں نے ابھی تم کو حکم نہیں دیا ہے۔ یہ کہتے ہی **شیر دوبارہ تصویر بن گیا**۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) حضرتِ سیِّدُنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادتِ مبارکہ ۱۵۳ھ میں **مدینۂ منوّرہ** میں ہوئی۔ آپ کا **نامِ** مبارک علی اور **کنیت** سامی، ابوالحسن اور ابومحمد اور **القابات** صابر، ولی، ذکی، ضامن، مرتضٰی اور سب سے مشہور لقب **رضا** ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **حضرتِ** سیِّدُ نا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نورُ العین ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی ذہین وفطین اور اعلیٰ درجے کے **عالم وفاضل** تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رب کریم نے فہمِ قرآن کی عظیم دولت سے ایسا نوازا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر سوالات کے جوابات آیاتِ قرآنی سے دیا کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر ماہ تین

دن اہتمام کے ساتھ روزے رکھا کرتے۔اس قدر عاجزی پسند تھے کہ غلاموں کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انفرادی کوشش نے بے شمار **کفار** کو دامنِ **اسلام** سے وابستہ کیا۔مشہور بزرگ حضرت سیدنا **معروف کرخی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کی دعوتِ اسلام پر **مسلمان** ہوئے اور آسمان ولایت کے روشن ستارے بن کر چمکے۔امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انگوروں میں **زہر** ملا کر دیا گیا جس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۱ رمضان المبارک ۲۰۳ھ 55 برس کی عمر میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف مشہد مقدس (ایران) میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

تیز ہوا نے تعظیم پیش کی

جب مامون نے اپنے بعد کا ولیٔ عہد امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا تو مامون کے دائیں بائیں بیٹھنے والوں میں کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں یہ نامزدگی **اچھی نہ لگی** اور انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ خلافت بنو عباس سے ختم ہو جائے گی اور بنو فاطمہ میں چلی جائے گی۔اس سوچ کی وجہ سے ان میں حضرت سیِّدُنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **نفرت** پیدا ہو گئی۔حضرت سیِّدُنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ جب مامون کے گھر ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو وہ نوکر چاکر جو دربان ہوتے یا پردہ ہٹانے کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی یہ سب اور دوسرے خادمین آپ کا **استقبال**

کرتے اور سلام عرض کرتے پھر پردہ ہٹاتے تا کہ آپ اندر تشریف لاسکیں۔ جب ان لوگوں کو آپ سے نفرت ہوگئی اور اس فیصلہ کے بارے میں پریشان ہو گئے تو آپس میں انہوں نے مشورہ کیا کہ اب جب حضرت سیِّدُنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''مامون'' سے ملنے آئیں ہم ان سے **منہ موڑ لیں گے** اور دروازوں کے پردے نہیں اٹھائیں گے۔ اس پر سب متفق ہو گئے ابھی وہ یہ مشورہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ تشریف لائے اور اپنی عادت کے مطابق ملاقات کرنے اندر آنے لگے تو ان لوگوں کو اپنے **مشورہ پر عمل** کرنے کی ہمت نہ پڑی چنانچہ سب کھڑے ہوئے **استقبال** کیا اور دروازوں کے پردے بھی پہلے کی طرح اٹھائے جب آپ اندر تشریف لے گئے تو وہ ایک دوسرے کو **ملامت** کرنے لگے تم نے اپنے منصوبہ اور مشورہ پر عمل نہیں کیا۔ پھر یہ طے پایا کہ اب جو ہو گیا سو ہو گیا آئندہ اگر آئے تو پھر لازماً ہم اپنے مشورہ پر عمل کریں گے۔ جب دوسرے دن آپ حسبِ عادت تشریف لائے اب کی باری یہ کھڑے تو ہو گئے سلام بھی کیا لیکن پردے نہ اٹھائے، فوراً تیز ہوا چلی اس نے پردوں کو اٹھا دیا اور آپ اندر تشریف لے گئے پھر باہر نکلتے وقت بھی **تیز ہوا** نے آپ کی خاطر **پردے اٹھا دیئے**۔ اب یہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور کہنے لگے ''اس شخص کا **اللہ** تعالیٰ کے نزدیک بڑا **مرتبہ** ہے اور اس کی ان پر بڑی مہربانی ہے، دیکھو کہ ہوا کیسے آئی اور ان کے اندر آتے وقت اس نے کس طرح پردوں کو اٹھا دیا لہٰذا **چھوڑو** اپنے مشورہ کو اور دوبارہ اپنی اپنی ڈیوٹی دو۔'' (جامع کرامات اولیاء، ج۲، ص۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ بَہرِ مَعْرُوف وسری معروف دے بےخُودَسری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)
جُندِ حق میں گن جُنیدِ با صَفا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے معروف: بھلائی بےخُودَسری: عاجزی، فرمانبرداری جُندِ حق: حق کا لشکر
باصفا: سُتھرا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے حضرتِ سَیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے طفیل نیکی اور بھلائی عطا فرما اور حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا واسطہ مجھے عاجزی وانکساری کا پیکر بنادے اور حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا واسطہ اپنے لشکر میں شامل فرمالے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

پہلے مصرع میں لفظِ معروف دو مرتبہ آیا ہے۔ پہلا معروف تو بُزُرگ کا نام ہے اور دوسرے معروف کے معنی نیکی و بھلائی کے ہیں۔ یونہی لفظ سری (یہ بھی بُزُرگ کا نام ہے) کے ساتھ بےخودسَری کا ذِکر کرنے میں یہ خوبی ہے کہ دونوں میں لفظ ''سری'' موجود ہے۔ دوسرے مصرع میں جنید (یہ بھی بُزُرگ کا نام ہے) سے پہلے لفظ ''جُنْد'' لایا گیا ہے، دونوں میں لفظی مناسبت ہے کہ دونوں میں ''ج، ن اور د'' ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے نویں، دسویں اور گیارھویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی، حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان تینوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(9) حضرتِ سیِّدُنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرتِ سیِّدُنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی وِلادت مقامِ کرخ میں ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام **اسد الدین** ہے لیکن **معروف کرخی** کے نام سے مشہور ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **کنیت** ابو محفوظ ہے۔آپ کے والدِ ماجد کا نام فیروز ہے۔

قبولِ اسلام کا واقعہ

ابتداء میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **غیر مسلم** تھے مگر بچپن ہی سے آپ کے قلب وجگر میں **اسلام** کی تڑپ اور جوش وعقیدت موجود تھی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمان بچوں کے ساتھ **نماز** پڑھتے اور ماں باپ کو اسلام کی ترغیب دیتے رہتے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین نے ایک عیسائی معلم کے پاس آپ کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھا دیا۔اس معلم نے پہلے آپ سے سوال کیا کہ بچے! یہ بتاؤ کہ تمہارے گھر میں کتنے افراد ہیں؟ آپ نے کہا: ''میں، میرے والد اور میری والدہ کل تین افراد ہیں۔'' وہ کہنے لگا: ''تو تم کہو ''ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ'' یعنی عیسیٰ تین خداؤں میں

تیسرا ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میری غیرت نے یہ گوارہ نہ کیا کہ ایک کے سوا دوسرے کو **رب** مانوں، اس لئے میں نے فوراً انکار کر دیا۔ اس پر معلم نے مجھ کو **مارنا** شروع کیا۔ وہ جس شدت سے مارتا میں اسی جرأت سے **انکار** کرتا۔ آخر عاجز ہو کر اس نے میرے والدین سے کہا کہ اس کو قید کر دو۔ تین روز تک قید میں رہا اور ہر روز ایک روٹی ملتی تھی مگر میں نے اس کو **چھوا تک نہیں**۔ جب مجھے وہاں سے نکالا گیا تو میں بھاگ گیا۔ چونکہ میں والدین کا ایک ہی بیٹا تھا اس لئے میری جدائی سے انہیں سخت **قلق** ہوا۔ وہ کہنے لگے: ''ہمارا بیٹا جہاں بھی گیا ہے ہمارے پاس لوٹ تو آئے، وہ جس مذہب کو چاہے **اختیار** کرے ہم بھی اسی کے ساتھ اپنا دین **تبدیل** کر دیں گے۔'' جب میں حضرت سیدنا امام **علی رضا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک پر **داخلِ اسلام** ہو کر **ایمان** کی انمول دولت کو اپنے سینے سے لگائے گھر واپس ہوا، میرے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ **میرے والدین بھی مسلمان** ہو گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکمل **تعلیم و تربیت** حضرت سیدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیرِ سایہ پائی اور **علمِ طریقت** کے لئے حضرت سیِّدُنا حبیب راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عارفِ اسرارِ معرفت، قطبِ وقت اور بدرِ طریقت تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **وصال شریف** ۲محرم الحرام ۲۰۰ھ کو ہوا۔آپ کا مزار شریف **بغدادِ معلیٰ** میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔حضرت سیدنا خطیب بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں:''آپ کی **قبر** مبارک حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہونے کے لئے **مجرّب** (یعنی آزمودہ) ہے۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

چہرے کا نشان

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُ نا ابو محفوظ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے لئے **دعا** فرمائی اور میں واپس گھر آ گیا۔دوسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر **نشان** بنا ہوا ہے جیسے **کوئی چوٹ لگی ہو**۔کسی نے آپ سے پوچھا:''اے ابو محفوظ! ہم کل آپ کے پاس سارا دن رہے،آپ کے چہرہ پر کوئی نشان نہ تھا، یہ کیا نشان ہے اور کیسے ہوا؟'' آپ نے فرمایا:''اپنے مطلب کی بات کرو اسے چھوڑو، یہ تمہارے مطلب کا سوال نہیں ہے۔''اس شخص نے عرض کیا،آپ کو اپنے معبود کی قسم! آپ اس بارے میں کچھ بتائیں!اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:''میں نے گزشتہ رات یہاں نماز ادا کی اور خواہش ہوئی کہ بیت اللہ کا **طواف** کرلوں پس میں **مکہ شریف** چلا گیا،**طواف** کیا پھر **زمزم** کی طرف چل پڑا، تا کہ اس کا پانی بھی پی لوں

تو میں دروازہ پر **پھسل** گیا، گرنے کی وجہ سے میرے چہرہ پر جو تم دیکھ رہے ہو **چوٹ** آ گئی۔ (جامع کرامات اولیاء، ج۲،ص۴۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرتِ سیِّدُ نا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش تقریباً ۱۵۵ھ میں **بغداد شریف** میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام سرُّ الدین اور کنیت ابوالحسن ہے اور سری سقطی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدِ گرامی کا نام حضرت مغلس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تھا۔

ولی کی دعا کی تاثیر

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ابتدائے حالِ طریقت سے کچھ آگاہ فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت **حبیب راعی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا گزر میری دُکان سے ہوا۔ میں نے انہیں روٹی کے کچھ ٹکڑے **پیش** کئے تا کہ فقراء میں تقسیم فرمادیں اس وقت انہوں نے مجھے دعا دی: ''خدا تجھے نیکی کی توفیق دے۔'' اسی دن سے اپنی **دنیا کو سنوارنے کا خیال میرے دل سے جاتا رہا**۔ آپ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مرید و خلیفہ تھے اور انہیں سے علوم ظاہر و باطن اکتساب فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کی وصیت

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہوگئے تو میں آپ کی **عیادت** کو گیا۔ آپ کے پاس ہی ایک **پنکھا** پڑا ہوا تھا۔ میں نے اس کو اٹھا لیا اور آپ کو جھلنے لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنید! اسے رکھ دو کیونکہ آگ ہوا سے زیادہ تیز اور روشن ہوتی ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کی کیا حالت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ (یعنی وہ غلام جسے کسی کام کا اختیار نہیں ہوتا)، حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ **مخلوق** کی صحبت کی وجہ سے **خالق** عَزَّوَجَلَّ سے **غافل** نہ ہونا۔ (الروض الفائق ۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ بروز منگل صبح صادق کے وقت 98 برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف بغداد میں مقام شونیز میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شرابی کو نمازی بنا دیا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ ایک شرابی کو دیکھا جو نشے کی حالت میں

مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اسی نشے کی حالت میں **اللہ، اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس کا منہ پانی سے **صاف** کیا اور فرمایا کہ اس بے خبر کو کیا خبر کہ ناپاک منہ سے کس **ذات** کا نام لے رہا ہے؟ آپ کے جانے کے بعد جب شرابی ہوش میں آیا تو لوگوں نے اس کو بتایا کہ تمہاری بے ہوشی کی حالت میں تمہارے پاس حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی تشریف لائے تھے اور تمہارا منہ **دھو** کر چلے گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بہت ہی **شرمندہ** ہوا اور شرم وندامت سے رونے لگا اور نفس کو ملامت کر کے بولا: ''اے بے شرم! اب تو حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی تم کو اس حالت میں دیکھ کر چلے گئے ہیں، خدا سے ڈر اور آئندہ کے لئے **توبہ** کر۔'' رات میں حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ندائے غیبی سنی کہ اے سری سقطی! تم نے ہمارے لئے شرابی کا منہ دھویا ہے **ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا**۔ جب حضرت نماز تہجد کے لئے مسجد میں گئے تو اس شرابی کو تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر یہ **انقلاب** کیسے آ گیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ آپ مجھ سے کیوں دریافت فرما رہے ہیں جبکہ خود آپ کو **اللہ** تعالیٰ نے اس پر آگاہ فرما دیا ہے۔ (الروض الفائق، ص ۲۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ مبارکہ تقریباً ۲۱۸ھ میں **بغداد شریف** میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جُنید، نسبت بغدادی، کنیت

ابوالقاسم ہے اورالقابات سیِّدُ الطائفہ،طاؤس العلماء ،زجاج، قواریری اور لسانُ القوم ہیں ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد حضرت سیِّدُ نا محمد بن جنید شیشہ کی تجارت کرتے تھے اور نہاوند کے رہنے والے تھے ۔**حضرت** جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں آئینہ کی **تجارت** کرتے تھے اور اس وقت آپ کا معمول تھا کہ بلاناغہ اپنی دوکان پر تشریف لے جاتے اور پردہ گرا کر چار سو رکعت **نماز نفل** ادا فرماتے ۔ایک مدت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ نے اپنی دکان کو چھوڑ دیا اور اپنے شیخ طریقت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے مکان کی ایک کوٹھری میں خلوت گزیں ہو کر اپنے دل کی **پاسبانی** شروع کر دی اور حالت مراقبہ میں آپ اپنے نیچے سے مصلیٰ کو بھی نکال ڈالتے تا کہ آپ کے دل پر سوائے **اللہ** ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خیال کے کوئی دوسرا خیال نہ آئے ۔اس طرح آپ نے 40 سال کا طویل عرصہ گزارا۔تیس سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک **اللہ اللہ** کہا کرتے اور اسی **وضو** سے صبح کی نماز ادا کرتے ۔آپ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ بیس برس تک تکبیر اولیٰ مجھ سے **فوت** نہیں ہوئی اور نماز میں اگر دنیا کا خیال آجاتا تو میں اس نماز کو دوبارہ ادا کرتا اور اگر بہشت اور آخرت کا خیال آتا تو **میں** سجدہ سہو ادا کرتا۔

کامل مُرید

حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک **مرید** تھے جن کی طرف

آپ **زیادہ توجہ** فرماتے تھے۔ کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی۔ آپ کو جب اس بات سے آگاہی ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ میرا یہ مرید ادب وعقل میں تم سب سے فائق و بلند ہے اسی وجہ سے میں اسے **بہت چاہتا ہوں**۔ جس کا ثبوت میں تمہیں ابھی دے رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس میں کون سی **خوبی** ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر ایک مرید کو ایک ایک چھری مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ ایسی جگہ ان مرغیوں کو ذبح کر کے لاؤ جہاں **کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو**۔ سبھی مرید وہاں سے چلے گئے اور پوشیدہ جگہوں میں ان **مرغیوں کو ذبح** کر کے لے آئے لیکن وہ آپ کا مرید خاص اس مرغی کو **زندہ** واپس لے آیا۔ حضرت نے دریافت کیا کہ تم نے ذبح کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ''حضور! میں جس جگہ بھی پہنچا وہاں قدرتِ الٰہی کو موجود پایا اور اس کو **دیکھنے والا پایا**۔'' اس لئے مجبوراً واپس لے آیا ہوں۔ اس جواب کے بعد حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم سبھی لوگوں نے سن لیا۔ یہ اس کا خاص وصف ہے جس کی وجہ سے میں اسے بہت چاہتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ کو ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بھی **بغداد شریف** میں شونیزیہ کے علاقے میں واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

مومن کی فراست

ایک مرتبہ بیان کے دوران ایک **آتش پرست** مسلمانوں کے بھیس میں حاضر ہوا اور حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس حدیث کی وضاحت چاہی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ''مسلمان کی **فراست** سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔'' یہ قول سن کر آپ نے فرمایا کہ ''اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تجھے **مسلمان ہونا چاہیے**۔'' اس کرامت سے گرویدہ ہو کر وہ **مسلمان** ہوگیا۔ (تذکرۃ الاولیاء (مترجم)، ص62)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ بہرِ شِبلی شیرِ حق دنیا کے کُتّوں سے بچا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک کا رَکھ عبدِ واحد بے رِیا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے **عبد:** بندہ **بے رِیا:** مُخلص

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **شیرِ حق** حضرتِ سیدنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کے صدقے دُنیا کے کتوں (یعنی مال و دولت کے حریصوں) سے بچا اور حضرتِ سیِّدُنا **عبدالواحد** علیہ رحمۃ اللہ الواحد کا واسطہ مجھے ایک در کا بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

عبدالواحد کا معنی ہے ایک خدا کا بندہ ، چُنانچہ عبدالواحد (یہ بزرگ کا نام ہے) کے ساتھ ''ایک کا رکھ'' دعا مانگنے میں یہ مناسبت ہے کہ دونوں کلمات میں **''ایک''** کا معنی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے بارہویں اور تیرہویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا **ابوبکر شبلی** علیہ رحمۃ اللہ الولی اور حضرتِ سیِّدُنا **عبدالواحد** علیہ رحمۃ اللہ الواحد کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزُرگوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(12) حضرت سیِّدُنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش بغداد کے نواحی علاقے سامرہ میں ۲۴۷ھ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام **جعفر** اور **کنیت** ابوبکر ہے۔ آپ کو شبلی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ موضع شبلہ یا شبیلہ میں رہنے والے تھے۔

آپ نے حضرت جنیدِ بَغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے دستِ مبارک پر بَیْعَت کی اور **خلافت** سے نوازے گئے۔ آپ نے شیخ کی **خدمت** میں رہ کر بہت ہی ریاضت وعبادت کی۔ حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک آپ کو زبانی یاد تھی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۲۷ ذوالحجۃ الحرام ۳۳۴ھ کو 88 برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزارِ پُرنُور بغداد شریف میں سامرہ کے مقام میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

عیسائی طبیب مسلمان ہو گیا

حضرت سَیِّدُنا شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک مرتبہ بہت بیمار ہو گئے۔ لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفاء خانے لے گئے۔ شفاء خانے میں بغداد کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراً بادشاہ سے رابطہ کیا کہ کوئی تجربہ کار معالج بھیجئے۔ بادشاہ نے ایک عیسائی طبیبِ حاذق کو بھیج دیا۔ اس نے شیخ کے علاج کے لئے سرتوڑ **کوششیں** کیں لیکن آپ کو **شفاء** نہ ہوئی۔ ایک دن طبیب کہنے لگا، ''اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ میرے پارۂ گوشت سے آپ کو **شفاء** مل جائے گی تو اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر کچھ گراں نہ ہوتا۔'' یہ سن کر شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ارشاد فرمایا، ''میرا علاج اس سے بھی کم میں ہوسکتا ہے۔'' طبیب نے دریافت کیا، ''وہ کیا؟'' ارشاد فرمایا، ''زُنّار (کمر میں باندھا جانے والا دھاگہ جو کہ عیسائیوں کی مذہبی علامت ہے) توڑ دے اور **مسلمان** ہوجا۔'' یہ سن کر اس نے عیسائیت سے توبہ کر لی اور مسلمان ہو گیا اور اس کے مسلمان ہونے پر شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی تندرست ہو گئے۔

(روض الریاحین ، الحکایۃ الرابعۃ والثلاثون بعد المئۃ، ص ۲۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُ نا **شیخ** ابوالفضل عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو تمیمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ عرب کے قبیلے بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔آپ حضرت شیخ عبدالعزیز تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے جگر گوشہ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانہ کے ممتاز ترین مشائخ میں سے ایک ہیں۔عبادت و ریاضت وتقویٰ اور عبادت میں یگانہ روزگار تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی اور انہی کی صحبت میں رہ کر راہِ سلوک کی منازل طے کیں اور **خلافت** سے سرفراز ہوئے۔آپ عادات و خصائل میں اپنے پیرومُرشد حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آئینہ دار تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مُقَلِّد** تھے۔آپ نے ۲۶ جمادی الثانی ۴۱۰ھ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزار** پُر انوار بغداد شریف میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ بُوالْفَرَح کا صدْقہ کر غم کو فَرَح، دے حُسن وسَعد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بُوالْحَسَن اور بُوسَعِید سَعْد زا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

مشکل الفاظ کے معانی:

بوالفرح: خوشی والا **فرح:** خوشی **حُسن:** اچھائی و بھلائی **سعد:** خوش بختی

بوالحسن: بھلائی والا **بوسعید:** سعادت والا **سعدزا:** سعادت والا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرتِ سیِّدُنا **ابوالفَرَح** شیخ **محمد** یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ میرے غموں کو خوشیوں میں تبدیل کردے، حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن **علی** بن **احمد** علیہ رحمۃ اللہ الاَحَد کا واسطہ مجھے بھی اچھا کردے اور حضرت سیدنا **اَبُوسَعید** مبارَک مَخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے مجھے خوش بخت اور سعادت مند بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

اس شعر کی خوبی یہ ہے کہ جس بزرگ کی جو کُنیت ذکر کی گئی ہے اسی کی مناسبت سے دعا مانگی گئی ہے، مثلاً ''ابوالفرح'' کا وسیلہ پیش کر کے فرح یعنی خوشی طلب کی گئی ہے۔ نام اور مدعا میں یہ مناسبت ہے کہ دونوں میں **''فَرَح''** کا لفظ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چودھویں، پندرھویں اور سولھویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا **ابوالفَرَح** شیخ **محمد** یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن **علی** بن **احمد** علیہ رحمۃ اللہ الاَحَد اور حضرت سیدنا **اَبُوسَعید** مبارَک مَخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان تینوں بُزُرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(14)حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابوالفرح محمد یوسف بن شیخ عبداللہ طرطوسی علیہما رحمۃ اللہ القوی **ملک** شام کے خوبصورت شہر طرطوس کے رہنے والے تھے۔اسی نسبت سے آپ کو **طرطوسی** کہا جاتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُ نا عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے صفِّ اوّل کے مریدین وخلفاء میں سے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پیرومُرشِد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ متین کی بے شمار خدمات انجام دیں۔آپ کا **وصال** ۳ شعبان المعظم ۴۴۷ھ کو ہوا۔شہر طرطوس میں آپ کا **مزارِ مبارک** مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15)حضرتِ سیِّدُنا علی بن احمد ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سیِّدُ نا ابوالحسن علی بن احمد ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی ولادتِ باسعادت ۴۰۹ھ میں عراق میں مُوصل کے نزدیک ایک گاؤں ہکار میں ہوئی۔آپ کے اصل نام کے بارے میں مختلف روایات ہیں تاہم **اکثر** مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کا نام **علی بن محمد** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لَقَب **شیخ الاسلام** اور کنیت **ابوالحسن** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وقت کے ممتاز ترین علماء ومشائخ کی بارگاہ میں زانوئے اَدَب تہہ کرکے علمِ ظاہری وباطنی حاصل کیا۔علمِ حدیث وفقہ وغیرہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔علم کے ساتھ عمل میں بھی آپ یکتائے روزگار

تھے۔**آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قطبِ وقت حضرت سیدنا ابو الفرح **محمد** طرطوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شرفِ بَیْعَت وخلافت کی سعادت حاصل ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری زندگی اسلام کی نشر واشاعت میں صرف فرمائی اور اپنے فُیوض و بَرَکات سے مخلوق کو فیضیاب کرتے رہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **صائم الدہر** اور **قائم اللیل** تھے۔عشاء کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کی تلاوت شروع فرماتے اور نمازِ تہجد سے پہلے دو قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **وصال** صبح صادق کے وقت یکم محرم الحرام ۴۸۶ھ کو ہوا۔بغداد شریف کے قصبہ ہکار میں آپ کا **مزارِ مبارک** مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(16)حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُ نا ابو سعید مبارک بن علی مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی پیدائش مبارک بغداد شریف میں ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وقت کے ممتاز علماء ومشائخ سے علومِ دینیہ حاصل کئے۔ یہاں تک کہ فقہ، حدیث اور علم معقولات ومنقولات میں **مہارت** تامہ حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ ابراہیم ابو الحسن علی ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے **مرید وخلیفہ** ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ یادِ الٰہی اور عبادت مولیٰ میں مصروف رہتے اور اپنے وقت کے ممتاز ترین فقیہ اور بُزُرگ ترین امام تھے۔علومِ

ظاہری وباطنی کے جامع تھے۔مذاہب اَرْبَعہ میں سے حنبلی مذہب کے پیروکار تھے۔باب الازج بَغداد شریف کا تاریخ ساز مدرَسہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی نے قائم فرمایا۔سلسلۂ قادریہ کے مشہور بزرگ حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی آپ ہی کے خلیفہ ہیں۔حضرت ابوسعید مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی خود فرماتے ہیں: شیخ **عبدالقادر** علیہ رحمۃ اللہ القادر نے خرقہ مجھ سے پہنا اور میں نے ان سے اور ہر ایک نے دوسرے سے تبرک لیا (یعنی برکت حاصل کی)۔**آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۷ شعبان المعظم ۵۶۱ھ کو بَغداد شریف میں ہوا۔مزارِ مبارَک مدرَسہ بابُ الازج بَغداد میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ **قادِری کر، قادِری رکھ، قادِریوں میں اُٹھا**

قُدْرِ عبدُ القادِرِ قُدرَت نُما کے واسِطے

مشکل الفاظ کے معانی:

قدر: عزت ومنزلت **قُدرت نُما:** قدرت کا مظہر

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی جو **قُدْرَت نُما** یعنی تیری قُدْرَت کے مظہر ہیں، اُن کی قدر ومنزلت اور عظیم رُتبے کا واسطہ مجھے قادِری بنا قادِری ہونے پر استقامت دے اور بروز قیامت ان کے غلاموں میں اٹھا۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامِ پاک **''عبدالقادِر''** کو اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ لفظی مناسبت ہو جائے۔ اگر یہاں لفظِ **قادِری** کے ساتھ آپ کا لقب غوث اعظم ذکر کیا جاتا تو لفظ مختلف ہو جاتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے سترہویں شیخِ طریقت یعنی حضورِ سیِّدُنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(17) غوثُ الاعظم سیِّدُنا عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی **ولادتِ** باسعادت یکم رمضان ۴۷۰ھ جمعۃ المبارک کو گیلان میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **کنیت** ابومحمد اور محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوث ثقلین وغیرہ **القابات** ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ بزرگوار کا نام حضرت سیدنا ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اور **والدۂ محترمہ** کا نام اُمّ الخیر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد کی طرف سے حَسَنی اور والدہ کی طرف سے حُسینی سید ہیں۔ امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

تُو حسینی حَسَنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحریں ہے دیار تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

18 پارے زبانی سُنا دئیے

جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عمر 4 سال کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد سیدنا ابوصالح رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ کو مکتب میں داخل کرنے کی عرض سے لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ استاذ کے سامنے آپ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ استاذ نے کہا پڑھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! تو آپ نے بسم اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ **الٓمٓ** سے لیکر مکمل 18 پارے استاذ کو زبانی سنا دیئے۔ استاذ نے حیرت سے دریافت کیا کہ: ''یہ کب پڑھا اور کیسے یاد کیا؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: ''میری والدہ ماجدہ 18 سپارے کی حافظہ ہیں، جب میں شکم مادر میں تھا تو وہ اکثر ان کو پڑھا کرتی تھیں لہٰذا یہ سترہ سپارے سنتے سنتے یاد ہو گئے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کیلئے ۴۸۸ھ میں **بغداد** تشریف لائے اور اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور آئمہ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کے اَساتذہ میں ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی، ابو زکریا یحیٰی بن علی تبریزی، ابوالغالب محمد بن حسن باقلائی اور ابوسعید محمد بن عبدالکریم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم جیسے نہایت

نامور اور معروف بزرگ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علومِ قرآن کو روایت و درایت اور تجوید و قرأت کے اسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدثین اور اہل فضل و کمال و مستند علماء کرام سے سماع حدیث فرما کر علوم کی اس شاندار طریقے سے تحصیل و تکمیل فرمائی کہ اپنے ہم عصر علماء میں نمایاں مقام پالیا اور ان کے بھی مرجع بن گئے۔

چھٹی صدی ہجری میں نیکی کی دعوت کی جو دُھومیں **غوث الاعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مچائیں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے تصوُّف کو اگر ایک فن کا دَرَجہ دیا تو غوثُ الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **عملی** طور پر اس میں جان ڈال دی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیانات انتہائی **پُر تاثیر** ہوتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس وقت بیان کی محافل شروع کیں تو لوگ آپ کی طرف اُمنڈ پڑے۔**اللہ** تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں کو آپ کی عظمت و ہیبت کے سامنے سرنگوں کر دیا اور اس وقت کے اولیاء کرام کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سایۂ قدم اور دائرۂ حکم میں دے دیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں:

''قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی **اللہ** کی گردن پر ہے۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیعت و خلافت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے حاصل تھی۔**اللہ** تعالیٰ نے سلسلۂ قادریہ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت سے وہ **شرف** عطا فرمایا ہے کہ اس کو سارے سلاسل کا مرجع بنا دیا۔آج بھی سلسلۂ قادریہ کا فیض دیگر سلاسل پر جاری ہے۔اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ؎

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پر برسا نہیں جھالا تیرا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں 91 برس کی عمر میں بغداد شریف میں **انتقال** فرمایا۔ **نمازِ جنازہ** حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب علیہ رحمۃ اللہ الوھاب نے پڑھائی اور لاتعداد لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ **مزارِ مبارک** بغداد شریف میں ہے جہاں دن رات زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذاب قبر دُور ہو گیا

حضورِ غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک جوان حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ ''میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے میں نے آج رات ان کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ **عذاب قبر** میں مبتلا ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں جاؤ اور میرے لئے ان سے دعا کا کہو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نوجوان سے فرمایا: ''کیا وہ میرے مدرسہ کے قریب سے گزرا تھا؟'' نوجوان نے کہا: ''جی ہاں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر دوسرے روز اس کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ ''میں نے آج رات اپنے والد کو سبز حلہ زیب تن کیے ہوئے **خوش و خرم** دیکھا ہے۔'' انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ''میں

عذاب قبر سے **محفوظ** ہو گیا ہوں اور جو لباس تو دیکھ رہا ہے وہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی **برکت** سے مجھے پہنچایا گیا ہے پس اے میرے بیٹے! تم ان کی بارگاہ میں حاضری کو لازم کرلو۔'' پھر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا: ''میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ''میں اس مسلمان کے عذاب میں **تخفیف** کروں گا جس کا گزر (تمہارے) مدرسۃ المسلمین پر ہوگا۔''

(بهجة الاسرار، ذكر اصحابه و بشراهم، ص ١٩٤)

رہائی مل گئی اس کو عذابِ قبر و محشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہو گیا

حضرت عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں ایک رات حضور پُرنور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اندر سے ایک **عصا** دست اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ ''کاش حضور اپنے اس عصا سے کوئی **کرامت** دکھلائیں۔'' ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور نے عصا کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ عصا مثل چراغ کے **روشن** ہو گیا اور بہت دیر تک روشن رہا پھر حضور پُرنور نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ عصا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اس کے بعد حضور نے فرمایا: ''بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔''

(بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه.....الخ، ص ١٥٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقاً سے دے رِزْقِ حَسَنْ

بندۂ رَزَّاق تاجُ الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

حسن: اچھا **رزّاق:** رزق دینے والا **تاج الاصفیاء:** ستھروں کے سردار

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے سرکارِ بغداد حضورِ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند دلبند شیخ عبدالرزاق قادری نور اللہ مرقدہٗ کا واسطہ مجھے رزقِ حلال نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

عبدالرزاق، رِزْقاً اور **رِزْقِ حَسَن** کو ذکر کرنے میں یہ مناسبت ہے کہ ان کلمات میں ''ر، ز اور ق'' استعمال ہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اٹھارہویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا شیخ **عبدالرزاق** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(18) حضرتِ سیِّد عبدُالرَّزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّد عبد الرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی ۱۸ ذی القعدہ ۵۲۸ھ میں بَغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت **ابوبکر، ابوالفرح، عبدالرحمٰن** اور لقب **تاج الدین** ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت آپ کے والدِ محترم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی کی آغوشِ ولایت میں ہوئی اور آپ کو **بَیْعَت و خلافت** کا شرف بھی انہی سے حاصل تھا۔ زُہد وتقویٰ میں اپنے والد بزرگوار کے مظہر تھے۔ **شرم وحیا** کا یہ عالم تھا کہ مسلسل تین سال تک **اللہ** تعالیٰ سے شرم وحیا اور خشیت الٰہی کی وجہ سے آسمان کی طرف **نگاہ نہیں اٹھائی**۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۶ شوال المکرّم ۶۲۳ھ کو بغدادِ معلیٰ میں ہوا۔ جب **نماز جنازہ** کا اعلان ہوا تو ہر طرف لوگوں کا ہجوم دکھائی دینے لگا۔ اس قدر کثیر تعداد میں شہر میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے سات مقامات پر 7 مرتبہ آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی گئی، اس کے بعد دفن کیا گیا۔ آپ کا **مزارِ** اقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ **نَصر اَبی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دے حیاتِ دین مُحیِ جانفزا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

صالح: نیک **حیات:** زندگی **جاں فزا:** دل کو خوشی دینے والا **منصور:** کامیاب و کامران

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا شیخ **ابوصالح** عبداللہ نَصْر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا صدقہ مجھے بھی نیک اور **منصور** بنا دے یعنی اپنی مدد سے کامیابیاں عطا فرما۔ اور سید محی الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے وسیلے سے ایمان کی سلامتی نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

''**ابوصالح**'' کے ساتھ ''صالح'' ذکر کرنے میں یہ خوبی ہے کہ دونوں الفاظ کے معنی ایک ہیں یعنی نیک۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے انیسویں اور بیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا شیخ **ابوصالح** عبداللہ نَصْر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّد محی الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزُرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(19)حضرتِ سیِّد ابوصالح عبداللّٰہ نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیِّد ابوصالح نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۴ ربیع الثانی ۵۶۲ھ میں **بغداد** شریف میں پیدا ہوئے۔آپ حضرت سیِّد عبدالرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے **بیٹے** اور حضور سیِّدُ نا **غوث الاعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے **پوتے** ہیں۔کنیت **ابوصالح** اور لقب **عمادُالدین** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدِ محترم کے سائے میں رہ کر عُلومِ حدیث کی تکمیل کی اوران کے عِلاوہ بھی دیگر جید عُلَماء سے علمِ فقہ وحدیث حاصل کیا۔آپ **شیخ الوقت، مناظر، محدث** اور بہترین **مقرر** ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دادا حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مدرسے کے متولی بھی تھے۔خلیفہ وقت کی طرف سے آپ **قاضی القضاۃ** مقرر ہوئے اور خلیفہ کے انتقال تک منصبِ قضا پر فائز رہے۔اس عظیم عہدے پر فائز ہونے کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاق واطوار اور **تواضع وانکساری** میں کوئی فرق نہ آیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن امور کو خلاف شرع دیکھتے اس کو ختم کرنے میں تکلیف شاقہ برداشت کرتے مگر شریعت سے متجاوز نہ ہونے دیتے۔بے شمار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علمِ فقہ وحدیث حاصل کیا اور آسمانِ علم وفضل پر دَرَخشندہ ستارے بن کر چمکے۔علم فقہ میں آپ کی تصنیف ''ارشاد المبتدئین'' اپنی نظیر آپ ہے۔آپ ۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ کو محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جاملے۔آپ کا **مزارِ پُر اَنوار** بغداد شریف میں ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20)**حضرتِ سیِّدُنا مُحیِ الدین محمد بن صالح** علیہ رحمۃ اللہ الھادی **حضرتِ** سیِّدُ نا محی الدین ابونصر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **بغداد شریف** میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے جدِّ امجد حضور سیدنا **غوث الاعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے بہت **مشابہت** رکھتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت والد گرامی حضرتِ سیِّد ابو صالح نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سایۂ عاطفت میں ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ دَرَجے کے **محقق، مدرس** اور **محدث** تھے۔۲۲ ربیع النُّور ۶۵۶ھ بروز پیر شریف بغداد شریف میں **انتقال** فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزار** اپنے پردادا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسے کے احاطے میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ طُورِ عرفان و عُلُوّ و حَمْد و حُسْنٰی و بَہا

دے علی، موسٰی، حَسَن، اَحمد، بَہا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

مشکل الفاظ کے معانی:

عرفان: پہچان، معرفت **علو:** بلندی **حمد:** خُوبی ونیک نامی **حسنی:** بھلائی **بہا:** چمک

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے حضرتِ سیِّدُ نا شیخ علی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے **دین ودنیا میں بلندی**، حضرت شیخ سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل اپنی معرِفت میں بلند مُقام، حضرت سیِّدُ نا شیخ حسن قادِری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے بھلائیاں،

حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل خوبی و نیک نامی اور حضرت بہاؤالدین علیہ رحمۃ اللہ المبین (یعنی دین کا نور) کے وسیلے سے دنیا و آخرت میں نور عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

اِس ایک شعر میں لفظی و معنوی پانچ مناسبتیں ہیں یعنی ''علی'' کے ساتھ ''عُلُّو''، ''موسیٰ'' کے ساتھ ''طورِ عرفان''، ''حَسَن'' کے ساتھ ''حُسنیٰ''، ''اَحمد'' کے ساتھ ''حمد'' اور ''بَہاؤالدین'' کے ساتھ ''بَہا'' مناسبت رکھتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اکیسویں، بائیسویں، تئیسویں، چوبیسویں اور پچیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا **شیخ علی بغدادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی، حضرت **شیخ سید موسیٰ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت سیِّدُنا **شیخ حسن قادِری** علیہ رحمۃ اللہ الھادی، حضرت **شیخ احمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا **بہاؤالدین** علیہ رحمۃ اللہ المبین کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان بُزُرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(21) حضرتِ سیِّدُنا شیخ علی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّد علی بَغدادی علیہ رَحمۃُ اللہ الھادی بَغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت والدگرامی **حضرتِ** سیِّدُنا محی الدین ابونصر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت بابرکت میں ہوئی اور دیگر مشائخِ وقت سے بھی حدیث و فقہ و دیگر عُلوم کی تعلیم

حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد محترم ہی سے شرفِ بیعت وخلافت کیا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علومِ ظاہری و باطنی میں یکتائے روزگار تھے۔آپ نے ۲۳ شوال المکرّم ۷۳۹ھ میں **داعیٔ اجل کو لبیک کہا**۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **قبرِ انور** بغدادِ معلیٰ میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(22) حضرتِ میر سیّد موسٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی میر سید علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت و اِرادت اور تلقینِ اَذکار وخلوت گزینی پائی۔شیخ المشائخ،سردارالاولیاء،سرورزُمَرۂ اصفیاء سرکار میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل،عبادت وریاضت میں بے مثل اور صاحبِ تصرفات ظاہر و باطن تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے اکثر افراد نے فیض پایا اور علوم و معارف کو بڑی لگن سے پھیلایا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳ رجب المرجب ۷۶۳ھ کو بغداد شریف ہی میں دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف کُوچ فرمایا۔**مزارِ مبارک** بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(23)حضرتِ سیِّدُنا شیخ حَسَن بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّد حسن بَغدادی علیہ رَحمۃُ الھادی **بغداد** شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت اور پرورش والدِ محترم **حضرتِ** میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوشِ محبت میں ہوئی۔ والد بزرگوار ہی نے آپ کو بیعت سے مشرف فرما کر خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت وریاضت میں اپنے معاصرین سے فائق تھے اور ذکر وفکر میں مشہور تھے۔ ۲۶ صفر المظفر ۷۸۱ھ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصال ہوا۔ **مزار** پُر اَنوار بَغداد شریف میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24)حضرتِ سیِّدُنا احمد جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سَیِّد اَحمد جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بَغداد میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حضرت شیخ **حسن** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم وتربیت پائی اور شرفِ **بیعت وخلافت** حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشاہیرِ اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ آپ کا **وصال** شریف ۱۹ محرم الحرام ۸۵۳ھ کو بَغداد میں ہوا اور وہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزار** فائض الانوار ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(25)حضرتِ سیِّدُنا بھاؤ الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین

حضرت شیخ بہاؤالدین بن ابراہیم الانصاری شطاری جُنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرزمینِ ہند (انڈیا) میں **''جُنید''** نامی شہر میں پیدا ہوئے۔ وہیں پر پرورش اور تعلیم وتربیت پائی۔ آپ کے شیخِ طریقت حضرت شیخ احمد جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے خاص حرم شریف میں آپ کو بیعت کیا اور جملہ اوراد و وظائف کی اجازات دے کر **خلافت** سے بھی نوازا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ تصانیف بُزُرگ تھے۔

آپ کو اچھی خوشبو سونگتے ہی ایسا **ذوق وحال** طاری ہوتا تھا کہ جاں بلب ہو جاتے تھے چنانچہ ظاہری سبب آپ کے وصال کا یہی ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کی خدمت میں غالیہ (یعنی مشک وعنبر کافور کی بنی ہوئی مہنگی خوشبو) لایا تو اسی اچھی خوشبو کے اثر سے آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ یوں ۱۱ ذوالحجۃ الحرام ۹۲۱ھ میں آپ وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُر اَنوار دولت آباد (دَکَّن) میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12﴾ بہرِ ابراہیم مجھ پَر نارِغم گلزار کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے **نارِغم:** غم کی آگ **گلزار:** باغ

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میرے غموں کی آگ بجھادے اور حضرتِ سیِّدُنا نظام الدین عرف شاہ **بھکاری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل مجھے رَحمتوں کی **بھیک** دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

''ابراہیم'' کے ساتھ **''نارِ غم''** کا تذکرہ گویا اس طرف اشارہ کررہا ہے کہ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تیری اس رَحمت کا صدقہ جو تو نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فرمائی اور نمرود کی لگائی ہوئی آگ کو گل گلزار بنادیا ہمارے غموں کی آگ بھی گلزار بنادے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چھبیسویں اور ستائیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا نظام الدین عرف شاہ **بھکاری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزُرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(26) حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابراھیم ایرجی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **ولادتِ** باسعادت **''ایرج''** کے مَقام میں ہوئی، اسی نسبت سے آپ کو ایرجی کہا جاتا ہے۔ آپ کے

والد ماجد کا نام حضرت سید معین بن **عبدالقادر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمِ شریعت وطریقت پانے کے لئے وقت کے جید علماء ومشائخ کرام سے اِستفادہ کیا اور اپنے شیخِ طریقت شیخ بہاؤالدین جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علمِ طریقت اَخذ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دَستور تھا کہ لوگوں کی جہالت، ناقدری اور ناانصافی کی وجہ سے گوشہ نشین ہوکر کتابوں کا مطالعہ فرماتے اور ان کی تصحیح فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **وفات** پاک ۵ ربیع الثانی ۹۵۳ھ میں ہوئی۔ **مزار** شریف دہلی (ہند) میں اِحاطہ دَرگاہِ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(27) حضرتِ سیِّدُنا نظام الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین

حضرتِ سیِّدُنا **قاری** نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ (ہند) میں ۸۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ مُریدین وخلفاء کے درمیان بھکاری کے نام سے مشہور ہیں چنانچہ **شجرہ عالیہ** میں اسی نام سے یاد کئے گئے ہیں۔ ان کا یہ لقب غالبًا اس لئے مشہور ہوا کہ یہ بارگاہِ ربّ العزت میں مانگنے سے نہیں شرماتے تھے، (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) مالداروں سے مانگنے والے بھکاری نہ تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد حضرت سیدنا **سیف الدین** علیہ رحمۃ اللہ المُبین اپنے وقت کے بڑے مایہ ناز عالم اور قراءتِ سبعہ کے **مسلّم امام** تھے۔ انہی کی نگرانی میں آپ نے عُلومِ عقلیہ ونقلیہ وتفاسیر وتجوید نیز اعمال واَذکار حاصل کئے۔ **آپ**

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **بَیعَت** کا شرف حضرت سَیِّد ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل تھا اور اُن ہی سے خرقہ خلافت واجازت حاصل ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد بار حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عظیم بشارتوں سے فیض یاب ہوئے۔ اکثر مرتبہ سرکارِ غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی **زیارت** فرمائی۔ چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اکثر زیارتِ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشرف ہوا ہوں مگر حضرت **غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تنہا کبھی بھی نہیں دیکھا بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہوتے ہیں۔ 91 برس کی عمر میں ۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ کو آپ کا **وِصال** ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزار** مُبارَک قصبہ کاکوری کے وسط میں محلّہ جھنجھری میں واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ خانۂ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیاء مولیٰ جمالُ الاولیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

ضیاء: نُور، روشنی **روئے ایماں:** ایمان کا چہرہ **جمال:** خوبصورتی

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے وسیلہ جلیلہ سے

میرا دل روشن فرما اور حضرت شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میرے رُوئے ایمان (یعنی ایمانی چہرے) کو **حسن و جمال** عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

''**ضیاء الدین**'' کے ساتھ ''**ضیاء**'' اور ''جمال الاولیاء'' کے ساتھ ''**جمال**'' مانگنا باہم لفظی مناسبت رکھتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اٹھائیسویں اور انتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا قاضی **ضیاء الدین** علیہ رحمۃ اللہ المُبین اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ **جمال الاولیاء** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزُرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(28) حضرتِ سیِّدُنا قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین

حضرتِ سیِّدُنا شیخ قاضی **ضیاء الدین** بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹۲۵ھ میں ضلع **لکھنؤ** (ہند) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ اس کے بعد گجرات کا سفر کیا اور وہاں علامہ وجیہ الدین بن نصر اللہ علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عُلوم و فنون کی تکمیل کی۔ آپ نے شرفِ **بیعت** و خلافت حضرت شیخ نظام الدین شاہ

بھکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۲۲ رجب المرجب ۹۸۹ھ میں **وصال** فرمایا۔ **مزار** مبارک قصبہ نیوتنی ضلع اُناؤ میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(29) حضرتِ سیِّدُنا شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ **جمال الاولیاء** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹۷۳ھ میں **کوڑا جہان** آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدِ ماجد مخدوم جہانیاں ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے **ابتدائی تعلیم** حاصل کی اور انہی کے دَستِ مبارَک پر بَیْعَت کی اور **خلافت** کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدگرامی نے مزید تعلیم وتربیت کیلئے حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کی خدمت میں بھیجا۔ 5 سال تک ان کی خدمت میں رہ کر عُلومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ انہوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **وِصال** مبارَک شبِ عیدالفطر ۱۰۴۰ھ میں ہوا۔ **روضۂ مبارَک** قصبہ کوڑا جہاں آباد ضلع فتح پور ہنسوا (ہند) میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ **دے محمد کے لئے روزی کرا حمد کے لئے** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

خوانِ فَضْلُ اللہ سے حصہ گدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

خوان: دسترخوان **گدا:** منگتا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا شیخ **محمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ حضرتِ سَیِّد **فضل اللہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سخاوت والے دسترخوان سے اس فقیر کو بھی **حصہ** عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے تیئسویں[۲۳]، اکتیسویں[۳۱] اور بتیسویں[۳۲] شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا شیخ **محمد کالپوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سَیِّد **فضل اللہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان تینوں بُزُرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(30) حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سید میر محمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری ۱۰۰۶ھ کو ہند کے شہر کالپی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت ابی سعید علیہ رحمۃ اللہ الرشید آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **ولادت** سے قبل شہر دکن کی طرف تشریف لے گئے اور **مَفْقُوْدُ الْخَبَر** (یعنی لاپتہ) ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ محترمہ کی آغوش **تربیت** میں پروان

چڑھے اور 7 برس کی عمر میں اپنے وقت کے مشہور محدث شیخ محمد یونس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر علومِ دینیہ سیکھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حضرت سیدنا جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عالی ظرف کو دیکھتے ہوئے اپنے سلسلہ **بیعت** میں داخل کیا اور تمام سلاسل کی **اجازت وخلافت** عطا کی۔

سات سال کی عمر سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ باجماعت کبھی قضاء نہ ہوئی۔ آخر عمر میں **۲۶ سال** تک مسلسل روزہ رکھتے رہے سوائے اُن دِنوں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ اپنے مرشد کامل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اکتسابِ فیض کے بعد کالپی شریف واپس آئے اور درس وتدریس میں مشغول ہوگئے۔ **13** مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 65 برس کی عمر پاکر ۶ شعبان المعظم ۱۰۷۱ھ اس **دارِ فانی** سے **رخصت** ہوئے۔ **مزارِ** پُر انوار کالپی شریف کے باہر دکھن اور پچھّم گوشے میں شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ میر محمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

بدکار کو نیکوکار بنادیا

منقول ہے کہ ایک شخص صاحب ثروت تھا اور متعدد گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کی عادت تھی جس درویش کا شہرہ سنتا ان کی صحبت میں جاتا۔ بالآخر ایک مرتبہ

اس نے سوچا کہ کالپی شریف حضرت **میر سید محمد** قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں چلنا چاہئے۔ اور اپنے دل میں یہ خیال باندھا کہ اگر پہلی بار دیکھنے کے ساتھ ہی میرے اوپر کوئی کیفیت طاری ہوگئی تو میں اپنے تمام گناہوں سے تائب ہوجاؤں گا اور اگر کوئی کیفیت ظاہر نہیں ہوگی تو علی الاعلان شراب نوشی کروں گا۔ جب وہ حضرت کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھتے ہی بے ہوش ہوگیا اور کافی دیر تک عالم بے ہوشی میں پڑا رہا۔ جب افاقہ ہوا تو اپنے گریبان کو چاک کردیا اور فقر اختیار کرکے **تارک الدنیا** ہوگیا۔ آپ نے اپنے کشف سے اس کے آئندہ حالات کا مشاہدہ فرمایا اور ایک عمدہ جوڑا مع خادم کے اس کے پاس روانہ فرمایا۔ اس نے خلعت کو قبول نہ کیا۔ خادم نے ہر چند کوشش کی مگر وہ انکار ہی کرتا رہا۔ آخر کار حضرت خود تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ''تم میری اِرادت کی وجہ سے مرجعِ اربابِ سعادت ہوچکے ہو، اس لئے جو کچھ بھی تمہیں دیا جارہا ہے **اسے قبول کرلو**، تم کیا جانتے ہو کہ اس میں کیا راز ہے؟'' یہاں تک کہ اس نے خلعت کو پہنا اور پھر اس پر راز سربستہ منکشف ہوئے اور وہ آپ کے در کا **خادم** ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) حضرتِ سیِّد احمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ میر سیِّد **احمد کالپوی** علیہ رحمۃ اللہ الباری کالپی شہر (**ہند**) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی کُتُبِ دینیہ اپنے والدِ گرامی حضرتِ میر سید **محمد** بن ابی سعید الحسنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے پڑھیں۔ آپ نے جملہ عُلومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد اپنے والدِ

معظم سے **بَیْعَت** کا شرف حاصل کیا اور صرف **24** سال کی عمر میں مسندِ والدِ ماجد پر رونق افروز ہوئے اور تلقین و اِرشاد کی محفل کو رونق بخشی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اَخلاق و عادات اپنے اَسلاف کے قدم بقدم تھے۔ رَحم و کرم، بخشش و عطا، عفو و دَرگزر میں اپنے اسلاف کے آئینہ دار تھے۔ **علمِ نَبَوی** اور اَخلاقِ نَبَوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِشاعت میں مثالی کارنامے انجام دیئے۔ آپ جامع عُلومِ ظاہر و باطن اور حقیقت و معرفت سے آشنا تھے۔ زُہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت میں کامل تھے۔ **اخلاق و عادات** میں یگانۂ عصر تھے۔ عُنفوانِ جوانی ہی سے نورِ ہدایت آپ کی جبین ہمایوں سے چمکتا تھا۔ ۱۹ صفر المظفر **۱۰۸۴ھ** جمعرات کے دن شام کے وقت **انتقال** فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزار** مُبارَک کالپی شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ سیِّد احمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

توجہ کی تاثیر

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کشف و توجہ میں بڑی تاثیر تھی، جس شخص پر توجہ کرتے وہ بے خُود ہو کر گر پڑتا۔ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''حضور! میرے دل کی سختی اور تنگی اپنے شباب پر ہے، میرا کوئی قریبی رشتہ دار یا لڑکا بھی وصال کر جائے تو حالتِ گریہ نہیں آسکتی۔ اس لئے حضور سے التماس ہے کہ میری اس حالت زار پر توجہ فرمائیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے

دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ کر ہلایا مگر اس کی کیفیت بدستور باقی رہی، یہاں تک کہ تیسری بار میں اس پر رقّت کی کیفیت طاری ہوئی اور وہ آہ وبُکا کرنے لگے، اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب اسے افاقہ ہوا تو اِس عظیم کرامت کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک پر **بیعت** ہوا اور عقیدت مندوں میں داخل ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(32) حضرتِ سیِّدفضل اللّٰہ کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ میر سَیِّد فضل اللہ کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری کالپی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکمل تعلیم وتربیت والد ماجد حضرت میر سید احمد علیہ رحمۃ اللہ الماجد سے پائی اور اپنے وقت کے جملہ عُلوم وفنون کو حاصل فرما کر مقتدائے وقت و امام بن کر خلقِ خدا کی ہدایت وراہنمائی میں مشغول ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زُہد و تقویٰ، عبادت وریاضت میں ممتاز اور مشائخِ عصر میں معزز ومقبول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **وصال** مبارَک ۱۴ **ذُوالْقَعْدَۃ الحَرَام** بروز جمعرات شام کے وقت ۱۱۱۱ھ میں ہوا۔ **مزارِ** مبارَک کالپی شہر میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ دین ودنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنْتِمَا کے واسطے

مشکل الفاظ کے معانی:

انتما: نسبت رکھنا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سَیِّد **شاہ بَرَکت اللہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلہ سے مجھے دین ودنیا کی **بَرَکات** عطا فرما اور اِنہی کے صدقے مجھے اپنا عاشقِ صادق بنا۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

اِنْتِمَا کا معنی ہے **''انتساب''** یعنی نسبت رکھنا۔ **عشقِ اِنْتِمَا** کا معنی ہوا عشق کی نسبت رکھنا یعنی ''عشق کی نسبت رکھنے والے حضرتِ عشقی'' کا تجھے واسطہ ہمیں بھی اپنا **عشق** عطا فرما۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے تینتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ **شاہ بَرَکت اللہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(33)حضرتِ سیِّدُنا برکت اللّٰہ مارھروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سیِّد **بَرَکت اللہ مارہروی** علیہ رحمۃ اللہ الباری ۲۶ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ کو بلگرام (ہند) میں **پیدا** ہوئے۔ اپنے والد ماجد حضرت سید اویس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہ کر تفسیر وحدیث، اُصول حدیث، فقہ، وغیرہ کا دَرْس لیا اور بہت ہی قلیل مدت میں ان تمام عُلو مِ مُرَوَّجہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ والدِ ماجد نے جملہ سلاسل کی **اجازت وخلافت** مرحمت فرما کر سلاسل خمسہ قادِریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ میں بَیْعَت لینے کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل **۲۶ سال** تک روزہ رکھتے رہے اور صرف ایک کھجور سے افطار کرتے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا **شاہ فضل اللہ کالپوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم وحکمت و سلوک ومعرفت کا شہرہ سنا تو کالپی شریف جانے کا رختِ سفر باندھا۔ کالپی شریف اس وقت علم وحکمت وتہذیب وتمدنِ اسلامی کا قبلہ تھا۔ آپ سفر کی صعوبتیں اُٹھا کر نُور العارفین حضرت سید **شاہ فضل اللہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ عالی وقار میں پہنچے تو انہوں نے تین بار فرمایا: دریا بدریا پیوست یعنی دریا دریا میں مل گیا۔ صرف اسی **کلمے** ہی سے حضرت سید میر شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلوک وتصوف اور دیگر بہت سے مقامات کی سیر کرادی۔ **پانچوں** سلاسلِ طریقت کی اجازت ہونے کے باوُجود حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت کی بنا پر سلسلہ عالیہ قادِریہ میں **بَیْعَت** فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۰ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ کو

صبح صادق کے وقت اس دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف روانہ ہوئے۔ مارہرہ شریف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

خطرات دل پر آگاہی

ایک بار فرخ آباد کے ایک شخص شجاعت خان نے مارہرہ شریف کی سرائے میں قیام کیا۔ اُس نے سوچا کہ حضور **صاحب البرکات** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صاحب تصرف اس وقت سمجھوں گا کہ وہ مجھے ملاقات کے وقت کچھ کھانے کو دیں۔ عصر کے وقت جب وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک میں باجرے کی روٹیاں اور گوشت پڑا ہوا میتھی کا ساگ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شجاعت خاں کو دیکھ کر مسکرائے تو شجاعت کے پاؤں کپکپانے لگے اور جسم میں لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ نے شجاعت خاں کو باجرے کی روٹی اور وہ ساگ عنایت فرمایا۔ اس کے بعد سے شجاعت خاں کو آپ کے **صاحب تصرف** ہونے کا یقین کامل ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ حُبِّ اَہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

حُب: محبت پیشوا: امام

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت **شاہ ابوالبرکات آلِ محمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ مجھے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اہلِ بیت کی محبت عطا فرما اور حضرت **شاہ سید حمزہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے مجھے بھی شہیدِ عشق بنا یعنی اپنی محبت میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والا بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

''**حمزہ**'' کے ساتھ ''**شہید**'' ذکر کرنے میں سَیِّدُ الشُّہَداء **حضرت حمزہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے راہِ حق میں **شہید** ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ **عطّاریہ** کے چونتیسویں اور پینتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرت **شاہ ابوالبرکات آلِ محمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا شاہ حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزُرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(34)حضرتِ سیِّدُنا آلِ محمد مارھروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ ابوالبَرَکات سَیِّد آلِ محمد مارِہروی علیہ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوی ۱۸ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ جمعرات کو بلگرام میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والدِ گرامی حضرت شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوشِ شفقت میں پروان چڑھے اور والدِ مکرم ہی سے شرفِ **بَیْعَت** وخرقہ **خلافت واجازت** حاصل تھا۔ آپ مکمل 3 سال تک اعتکاف میں خلوت گزیں رہے اور جو کی روٹی سے افطار کیا کرتے تھے۔ والد محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی آپ کو اپنا مکمل **سجادہ نشین** مقرر فرما دیا تھا۔ چنانچہ جب کوئی طالب ان کی خدمت میں آتا تو فرماتے: آلِ محمد کے پاس جاؤ، اس نے میرے سر سے بہت بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور مجھے بہت **راحت وآرام** بخشا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقریباً 22 خلفائے کرام تھے۔ جن کی وجہ سے سلسلہ قادِریہ کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ پیر شریف کی رات کو آپ کا **وصال** ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ** مبارک مارہرہ شریف میں ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(35)حضرتِ شاہِ حمزہ مارھروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سیِّد **حمزہ** مارِہروی علیہ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوی ۱۴ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ میں مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی الشاہ

ابوالبرکات آل محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جملہ عُلوم وفُنون کی تکمیل کی اوران ہی کی خدمت میں رہ کر سُلوک کی منازل طے کیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے دستِ حق پرست پر **بَیْعَت** کی اور **خرقہ خلافت** سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم وفضل میں یکتا، مایہ ناز مصنف اور صاحبِ کرامت وتصرف بُزُرگ تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ بدھ کے روز اس **جہان فانی** سے **کوچ** فرمایا۔آپ کی قبرِ انور مارہرہ شریف میں پرانے مقبرے میں **زیارت گاہِ** خاص وعام ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

ایک باکمال درویش نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت مبارکہ میں ایک **دُرود شریف** نذر کیا۔حضرت نے اسے پسند فرما کر رکھ لیا۔اِسی شب میں **حضورِ اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی **زیارت** نصیب ہوئی۔لب ہائے مبارکہ سے رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے :''صاحبزادے اٹھو !اور درود شریف پڑھو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے،غسل فرمایا،عطر لگایا،بخور وغیرہ روشن کئے اوراس درود شریف کا ورد شروع کیا۔ابھی درود شریف ختم بھی نہ کیا تھا کہ **زیارتِ سرورِ کونین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے مشرف ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر کی آنکھوں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا **دیدار** کیا۔آپ تعظیماً کھڑے ہوگئے اور درود

شریف کے بقیہ اعداد پورے کئے۔ درود شریف تمام ہونے تک آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپکے پاس تشریف فرما رہے۔

﴿17﴾ دل کو اچھا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شَمْسِ دِیں بَدْرُ الْعُلیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

شمس: سورج **بدرالعلیٰ**: بلندیوں کا چاند

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت سَیِّد **شاہ آلِ اَحمد** اچھے میاں مارِہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا واسطہ جو **"شَمْسِ دِیں"** (یعنی دینِ متین کے چمکتے سورج) اور **"بَدْرُ الْعُلیٰ"** (یعنی بلندیوں کے چاند) ہیں، میرے دل کو **اچھا** اور تن کو **ستھرا** بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چھتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرت سَیِّد **شاہ آلِ اَحمد** اچھے میاں مارِہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(36)**حضرتِ سیِّد آلِ احمد اچھے میاں مارہروی** علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سَیِّد شاہ آلِ اَحمد اچھے میاں مارِہروی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوی کی **ولادتِ** باسعادت ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ میں ہوئی۔ اسمِ گرامی **آلِ احمد** اورلَقَب **اچھے میاں** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عُلومِ ظاہری و باطنی اور منازلِ سُلوک کی تکمیل اپنے والدِ ماجد **حضرتِ** سیِّد شاہ حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمائی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سید شاہ حمزہ نوراللہ مرقدہٗ کے ہی خلیفہ وسجادہ نشین ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد ایک اندازے کے مطابق قریب **دو لاکھ** تھی۔آپ نے سرطان (کینسر) کی بیماری میں مبتلاء رہ کر **۱۷ ربیع النور ۱۲۲۵ھ کو وِصال** فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کا مزارِ مقدس** مارہرہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

برص زدہ اچھا ہوگیا

ایک مرتبہ ایک برص زدہ سپاہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دُور ہی کھڑا رہا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:''بھائی آگے آؤ؟'' وہ عرض کرنے لگا:'' حضور! میں اس **قابل** نہیں ہوں۔'' پھر فرمایا:'' آگے آؤ۔'' وہ شخص آگے آیا تو جس جگہ سفید داغ تھا حضرت نے اپنے دست مبارک کو رکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔جب سپاہی نے اس جگہ دیکھا تو **سفید داغ بالکل غائب تھا۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری کرامت﴾

تین بیٹوں کی بشارت

خلیفہ محمد ارادت اللہ بدایونی نامی آپ کے ایک مرید تھے جو ہمہ وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ خداوند تعالیٰ ایک بیٹا عطا فرمائے۔ایک مرتبہ حضور صاحب البرکات کے عرس میں اپنے مرشد کے رُوبرو کھڑے تھے۔دریائے سخاوتِ عرفانی جوش پر تھا۔ارشاد فرمایا:''ارادت اللہ کیا چاہتے ہو؟انہوں نے عرض کیا کہ غلام کو کوئی **فاتحہ خواں** (یعنی بیٹا)نہیں ہے۔''حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **دعا** کی:''یارب کریم عَزَّوَجَلَّ ہمارے ارادت اللہ کو فرزند دیدے۔''اس کے بعد فرمایا: خلیفہ! پہلے **بیٹے** کا نام کریم بخش رکھنا، دوسرے کا رحیم بخش اور تیسرے کا نام الٰہی بخش رکھنا۔خلیفہ موصوف قدموں میں گر پڑے اور عرض کرنے لگے:''حضور! مجھے تو ایک کی بھی **اُمید** نہیں تھی۔'' تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سر مبارک کا کلاہ (ایک خاص قسم کی ٹوپی) دینے کے بعد ارشاد فرمایا:''خدا کی ذات سے مجھ کو امید ہے۔''خلیفہ ارادت اللہ واپس ہوئے۔جلد ہی **خدا کی قدرت** ظاہر ہوئی اور ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔خلیفہ نے اس کا نام کریم بخش رکھا۔یہاں تک کہ تین سالوں میں 3 بیٹے ہوئے اور تینوں کا نام حضرت کے حکم کے مطابق رکھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ اللہ کر

حضرتِ آلِ رسول مُقتدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل لفظ کا معنٰی: **مقتدا**: جس کی پیروی کی جائے۔

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ تجھے سَیِّد **آلِ رسول** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ مجھے دونوں جہاں میں **رَسولُ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم **کی آل کا خادم بنا**۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے سینتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سَیِّد **آلِ رسول** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(37) حضرتِ سیِّدُنا آلِ رسول مارھروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ شاہ **آلِ رسول** مارِہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری تیرھویں صدی ہجری کے اَکابر اولیائے کرام میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **ولادتِ** باسعادت رجب المرجب **۱۲۰۹ھ** میں ہوئی اور والد ماجد حضرت شاہ آلِ بَرَکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوشِ شفقت و محبت میں **تربیت** اور نشو ونما پائی۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے بڑے

چچا حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے **اجازت وخلافت** حاصل تھی۔ والد ماجد نے بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی مگر مرید اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلہ میں فرماتے تھے۔ ۱۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۲۹۶ھ کو **وصال** شریف ہوا۔ **وقتِ** رحلت لوگوں نے استدعا کی کہ حضور! کچھ وصیت فرما دیجئے۔ بہت اصرار پر فرمایا، مجبور کرتے ہو تو لکھ لو **ہمارا وصیت نامہ۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ** (یعنی اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرو) بس یہی کافی ہے اور اسی میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزار شریف** مارہرہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

معراج کی حقیقت

بدایوں کے ایک صاحب جو آپ کے مرید خاص تھے۔ وہ ایک مرتبہ سوچنے لگے کہ **معراج شریف** چند لمحوں میں کس طرح ہوگئی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ فوراً اس سے کہا: ''میاں اندر سے ذرا تولیہ تو لاؤ!'' موصوف جب اندر گئے تو ایک کھڑکی نظر آئی۔ اس جانب نگاہ دوڑائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ پُر فضا باغ ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سیر کرتے ہوئے ایک **عظیم الشان** شہر میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے کاروبار شروع کر دیا، شادی بھی کی اولاد بھی ہوئی، یہاں تک کہ 20 سال کا عرصہ گزر گیا۔ جب اچانک حضرت نے آواز دی تو وہ گھبرا کر کھڑکی

میں آئے اور تولیہ لئے ہوئے دوڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابھی وضو کے قطرات حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر موجود ہیں اور دست مبارک بھی تر ہیں۔ وہ انتہائی حیران و ششدر ہوئے، تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبسم آمیز لہجے میں فرمایا: ''میاں بیس برس رہے اور شادی بھی کی اور یہاں ابھی تک وضو خشک نہیں ہوا اب تو معراج کی حقیقت کو سمجھ گئے ہو گے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿19﴾ **کر عطا اَحمد رضائے اَحمدِ مُرسَل مجھے** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

میرے مولیٰ حضرتِ اَحمد رَضا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

احمد: پسندیدہ **رضا:** خوشنودی **مولیٰ:** آقا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

اے میرے **مولیٰ** عَزَّوَجَلَّ تجھے میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت امام **اَحمد رضا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کا** واسطہ **مجھے اَحمدِ مُرسَل** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) **کی سب سے پسندیدہ رضا و خوشنودی** عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

یہ شعر شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا **حامد رضا خان** علیہ رحمۃ اللہ المنّان کا ہے، اس شعر کے پہلے مصرع میں اَحمد **دو مرتبہ** لایا گیا ہے۔ اس شعر کی وضاحت دو طرح سے کی گئی ہے جن میں زیادہ فرق نہیں ہے:

(۱) پہلے **احمد** سے مراد کسی کا نام نہیں بلکہ اس کے لغوی معنی ملحوظ ہیں یعنی **زیادہ پسندیدہ** اور ''رضاء'' کے معنی ہیں **خوشنودی**۔ لہذا اَحمد رضائے اَحمدِ مرسل (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) کا معنی ہوا: **اَحمدِ مُرسَل** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) **کی پسندیدہ رضا**۔ اور دوسرے مصرع میں اَحمد رضا سے امامِ اَہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسمِ گرامی **اَحمد رضا** مراد ہے۔ چنانچہ اس شعر میں نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی پسندیدہ رضا کو واعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے وسیلے سے طلب کیا گیا ہے۔

(۲) پہلے **احمد** سے مراد نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہیں اور رضائے احمد کا مطلب ہے احمد یعنی سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی رضا! چنانچہ اس شعر میں سرکارِ مدینہ اور رضائے سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو اعلیٰ حضرت مولانا **احمد رضا خان** کے وسیلے سے طلب کیا گیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اڑتیسویں شیخِ طریقت یعنی اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(38) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت، عَظِیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام **احمد رَضا خان**

علیہ رحمۃ الرحمٰن کی **ولادت** باسعادت بریلی شریف (ہند) کے محلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ سنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔آپ کا نامِ مبارَک **محمد** ہے، اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نام کے ساتھ عبدالمصطفےٰ کا اضافہ فرمایا، جب آپ دستخط کرتے تو ''عبدالمصطفےٰ احمد رضا'' لکھا کرتے۔ایک نعتیہ غزل کے مقطع میں لکھتے ہیں ؎

خوف نہ رکھ ذرا رضا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمین مولانا **نقی علی خان** علیہ رحمۃ المنّان سے کر کے سَنَدِ فراغت حاصل کر لی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں **پہلا فتویٰ** تحریر فرمایا تھا۔فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کر دی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۹۴ھ، 1877ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حضرتِ شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مارہرہ مطہرہ میں حاضر ہوئے اور سلسلہ قادریہ میں بیعت سے مشرف ہو کر اجازت و خلافت سے بھی نوازے گئے-اس پر کسی نے حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت سراپا اقدس میں عرض کی: ''حضور! آپ کے یہاں تو ایک لمبے عرصے تک

مجاہدات وریاضات کے بعد خلافت واجازت مرحمت کی جاتی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ان دونوں (یعنی مولانا نقی علی خان اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) کو بیعت کرتے ہی خلافت عطا فرمادی؟'' اِرشاد فرمایا: ''اور لوگ زنگ آلود میلا کچیلا دل لے کر آتے ہیں، اس کی صفائی وپاکیزگی کے لئے مجاہداتِ طویلہ اور ریاضات شاقہ کی ضرورت پڑتی ہے، یہ دونوں حضرات صاف ستھرا دل لے کر ہمارے پاس آئے ان کو صرف اِتصالِ نسبت کی ضرورت تھی اور وہ مُرید ہوتے ہی حاصل ہوگئی۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اندازہ **عُلُومِ جَلِیلہ** سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم وبیش **پچاس عُلُوم** میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت، (عِلمِ۔تَو۔قِی۔ت) میں اِس قَدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو **ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے**۔ وَقْت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔

ہاتھوں ہاتھ مسئلہ حل فرمادیا

علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچِہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر **ضِیاءُ الدین** جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا، فرمایئے! اُنہوں نے کہا، وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے انتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلہ کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً

ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیّد **سُلیمان اشرف** صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اِسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصدِ فرحت ومُسرّت واپس تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے اِس قدر مُتَأَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ **عِلاوہ ازیں اعلیٰحضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علمِ تکسیر، علمِ ہَیئت، علمِ جَفَر وغیرہ میں بھی کافی مُہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُداداد حافظہ

حضرت ابوحامِد سیّد **محمد محدِّث کچھوچھوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیلِ جواب کے لیے جُزئیّاتِ فِقْہ کی تلاشی میں جولوگ تھک جاتے وہ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عَرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ **رَدُّالْمُحْتَار** جلد فُلاں کے فُلاں صَفْحہ پر فُلاں سَطر میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئیّہ موجود ہے۔ **دُرِّ مُخْتَار** کے فُلاں صَفْحے پر فُلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ **عالمگیری** میں بقید جلد وصَفْحہ وسَطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ **ہندیہ** میں **خَیریہ** میں **مَبْسُوط** میں ایک ایک کتاب فِقہ کی اصل عبارت مع صَفْحہ وسَطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صَفْحہ وسَطر وعبارت پاتے جو زَبانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔ اِس کو ہم زِیادہ سے زِیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ **خُداداد قوّتِ حافِظہ** سے چودہ سو سال کی کتابیں حِفظ تھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف ایک ماہ میں قراٰن پاک حفظ کرلیا

آپ نے صرف ایک ماہ میں قراٰن پاک حفظ کیا۔ چنانچہ حضرتِ جناب سیّد ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے **حافِظ** لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سَیِّد ایوّب علی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز سے دَورشُروع کردیا جس کا وَقْت غالِباً عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ **تیسویں روز 30 واں پارہ** یاد فرمالیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سراپا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نُمُونہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام (حدائقِ بخشش شریف) اس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قلب سے نِکلا ہوا ہر مِصْرَعہ آپ کی سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بے پایاں عقیدت و مَحَبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اِطاعت وغلامی کو دل وجان سے قبول کرلیا تھا۔ اس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح فرمایا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دنیا سے مسلمان گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چشمانِ سر سے زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو زیارتِ نبیِّ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مَطْلَع میں دامنِ رحمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔ ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مَقْطَع میں مذکورہ واقِعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیشِ نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔ ؎

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مِصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے مگر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھ دیا ہے)

یہ غَزَل عرض کر کے دیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر سے بیداری میں زیارتِ حُضُورِ اَقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے مشرَّف ہوئے۔ (حیات اعلی حضرت، ج ۱، ص ۹۲، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے ان آنکھوں پر کہ جنہوں نے عالمِ بیداری میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دیدار کیا۔ کیوں نہ ہو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ''**فَنا فی الرَّسول**'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اِس اَمر کا شاہد ہے۔**آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے ،اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کردے تو ایک پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا،ص۹۶،مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غُرَبا ء کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وَقت بھی عزیز واقارِب کو **وصیّت** کی کہ غُرَبا ء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مطلق نہ جھڑکنا۔**آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر تصنیف وتالیف میں لگے رہتے۔نماز ساری عمر باجماعت ادا کی،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوراک بہت کم تھی،اور روزانہ ڈیڑھ دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سوتے۔(حیات اعلی حضرت ، ج ۱، ص ۹۶، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تالیفات

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم وبیش **ایک ہزار** کتابیں لکھی ہیں۔یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک **لاکھوں فتوے** لکھے،لیکن افسوس! کہ سب کو نَقل نہ کیا جاسکا، جو نَقل کر لیے گئے تھے ان کا نام''

العطایا النبّویہ فی الفتاوی الرضویہ ''رکھا گیا۔**فتاویٰ رضویہ (جدید) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کُل صفحات: 21656، کل سُوالات وجوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔**

(فتاویٰ رضویہ (جدید)، ج ۳۰، ص ۱۰، رضا فائونڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔**قرآن** وحدیث، فِقْہ، مَنْطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وُسْعَتِ **نظری** کا اندازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔

قراٰنِ پاک کا اردو ترجمہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنِ مجید کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجَمہ کا نام ''**کنزُ الایمان**'' ہے۔جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ صدرالافاضل مولانا سَیِّد **نعیم الدین مُرادآبادی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ لکھا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وصال شریف

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی **وفات** سے چار ماہ بائیس دن پہلے خود اپنے **وِصال** کی خبر دے کر ایک آیتِ قرآنی سے سالِ وفات کا اِستخراج فرمایا تھا۔وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ

ترجمۂ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔ (پ ۲۹، الدھر:۱۵)

(سوانح امام احمد رضا ، ص ۳۸٤، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

۲۵ صفر الْمُظَفَّر ۱۳٤۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو **جُمُعَۃُ الْمبارَک** کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر، عین اذان کے وقت اِدھر مُؤَذِّن نے **حَیَّ عَلَی الْفَلاح** کہا اور اُدھر امامِ اَہلسنّت ،مُجَدِّدِ دِین وملّت ، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافِظ القاری الشاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے داعیٔ اَجل کو لبیک کہا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیہِ رَاجِعُون.

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ پُر اَنوار** بریلی شریف (ہند) میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام بنا ہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمَّد

دربارِ رسالت میں انتظار

۲۵ صفر الْمُظَفَّر کو بیت المقدّس میں ایک **شامی بُزُرگ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا **اِنتظار** ہے۔ شامی

بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں عرض کی، حُضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، **ہمیں احمد رضا کا اِنتظار ہے**۔ شامی بزرگ نے عرض کی، حُضُور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا، ہندوستان میں **بریلی** کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشقِ رسول کا اسی روز (یعنی **۲۵ صفر المظفّر ۱۳۴۰ ھ**) کو **وصال** ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ۔ **''ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے''**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿اعلیٰ حضرتِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

ٹرین رُکی رہی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار پیلی بھیت سے **بریلی شریف** بذریعہ رَیل جا رہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دو مِنٹ کے لیے ریل رُکی، مغرِب کا وَقت ہو چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نَماز کے لیے پلیٹ فارم پر اُترے۔ ساتھی پریشان تھے کہ رَیل چلی جائے گی تو کیا ہوگا لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اطمینان سے اذان دِلوا کر جماعت سے نَماز شُروع کر دی۔ اُدھر ڈرائیور **انجن چلاتا** ہے لیکن رَیل نہیں چلتی، اِنجن اُچھلتا اور پھر پٹری پر گرتا ہے۔

ٹی ٹی، اسٹیشن ماسٹر وغیرہ سب لوگ جمع ہوگئے، ڈرائیور نے بتایا کہ انجن میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اچانک ایک پنڈِت جی چیخ اُٹھا کہ وہ دیکھو کوئی **دَرویش** نماز پڑھ رہا ہے، شاید رَیل اسی وجہ سے نہیں چلتی؟ پھر کیا تھا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد لوگوں کا ہُجُوم ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطمینان سے نَماز سے فارِغ ہوکر جیسے ہی رُفَقا کے ساتھ رَیل میں سُوار ہوئے تو رَیل چل پڑی۔ سچ ہے جو اللہ کا ہوجاتا ہے کائنات اسی کی ہوجاتی ہے۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا　　دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا
دَورِ باطل اور ضَلالت ہند میں تھا جس گھڑی　　تُو مجدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

از: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ **پُر ضیاء کر میرا چہرہ حَشْر میں اے کبریا** (عَزَّوَجَلَّ)
شَہْ ضیاءُ الدین پیرِ باصَفا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

پرضیا: روشن　　**باصفا:** صاف ستھرا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے پیرِ باصفا قطبِ مدینہ حضرتِ ضیاء الدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا واسطہ ہمارے چہروں کو بروزِ قیامت روشن فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اُنتالیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا ضیاء الدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(39) حضرتِ سیِّدُنا ضیاء الدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُنا قطبِ مدینہ کی **ولادتِ** باسعادت **۱۲۹۴ھ**، ۱۸۷۷ء میں پاکستان کے شہر **ضیاء کوٹ** (سیالکوٹ) میں بمقام کلاس والا ہوئی۔ **"یاغفورُ"** سے سنِ وِلادت نکلتا ہے۔ **آپ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ **ابتدائی تعلیم** ضیاء کوٹ میں حاصِل کی پھر مرکز الاولیاء (لاہور) اور دہلی میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا بالآخر پیلی بھیت (یوپی انڈیا) میں حضرتِ علامہ مولیٰنا **وَصی احمد مُحَدِّث سُورتی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تقریباً چار سال رہ کر عُلُومِ دِینیہ حاصِل کئے اور دَورۂ حدیث کے بعد سَنَدِ فَراغَت حاصِل کی۔ زَہے قسمت **امامِ اَہلسنت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دستِ مبارَک سے سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستار بندی فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امامِ اَہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **بیعت** بھی کی اور صِرْف ۱۸ سال کی عُمر میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سَنَدِ خلافت بھی

پائی۔

کلی ہیں گلستانِ غوث الوریٰ کی ۔۔۔ یہ باغ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کراچی تا بَغداد

۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء) میں تقریباً ۲۴ سال کی عُمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے پیرو مرشِد **امامِ اہلسنت** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رخصت ہوکر باب المدینہ (کراچی) تشریف لائے۔ کچھ عرصہ کراچی میں گزار کر حُضُورِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے خُصُوصی فُیُوض و بَرَکات حاصِل کرنے کیلئے **بَغدادِ مُعلّٰی** وارِد ہوئے۔ وہاں تقریباً چار برس اِسْتِغْراق کی کیفیت رہی اور **مَجْذُوب** رہے۔ بَغداد شریف میں ۹ برس اور کچھ ماہ قِیام رہا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزانہ محفلِ میلاد

حضرتِ قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے جُنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **فَنا فی الرَّسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے منصب پر فائز تھے۔ ذِکرِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہی آپ کا روز و شبانہ مَشغَلہ تھا۔ اکثر زیارت کیلئے آنے والے سے اِسْتِفسار فرماتے، آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مَحْظُوظ ہوتے، بارہا جذباتِ تاثر سے آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہوجاتا، روزانہ

رات کو آستانہ عالیہ پر **محفلِ میلاد** کا انعقاد ہوتا۔ جس میں مَدَنی، تُرکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی، اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُم العالیہ فرماتے ہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی کئی بار اُس مقدس محفِل میں نعت شریف پڑھنے کا شَرَف حاصِل ہوا ہے میں نے ایک خاص بات قطبِ مدینہ کی محفِل میں یہ دیکھی کہ حُضور اختِتام پر (بطورِ تَواضُع) **دُعا** نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ محفِل کو **دُعا** کا حکم فرمادیتے۔ **دُعا** کے بعد روزانہ لازِمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طَمَع نہیں، مَنْع نہیں اور جمع نہیں

حضرتِ قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک کریمُ النَّفس اور شریف الفِطرت بُزرگ تھے ان کی قُربت میں اُنس ومحبَّت کے دریا بہتے تھے اور سلف صالحین کی یاد تازہ ہوجاتی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سخی اور بَہُت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے، **طَمَع نہیں، مَنْع نہیں اور جمع نہیں** (یعنی لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بِغیر مانگے دے تو منع مت کرو اور جب لے لو تو جمع مت کرو) جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کوئی عِطر پیش کرتا تو خوش ہوکر اُسے اِس طرح دعا دیتے **عَطَّرَ اللّٰہُ اَیَّامَکُم** یعنی

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ایّام مُعَطّر (خوشبودار) کرے۔آپ کو شہنشاہِ اُمم، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حُضُورِ سیِّدُنا غوثُ الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے حد الفت تھی ایک بار فرمانے لگے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ بعدِ مُردَن روح وتن کی اس طرح تقسیم ہو روح طیبہ میں رہے لاشہ مرا بغداد میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِصال

۴ **ذُوالحجۃ الحرام** ۱۴۰۱ھ 81-10-2 بروز جمعۃ المبارک مسجدِ نَبَوِی الشَّریف علیٰ صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُؤَذِّن نے ''**اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ**'' کہا اور سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کَلِمہ شریف پڑھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قَفَسِ عُنْصَری سے پرواز کرگئی۔ بعدِ غسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حُجرہ مَقصورہ شریف کی خاک مبارَک رکھی گئی۔ آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قبرِ انور کا غُسّالہ شریف اور مختلف تبرُّکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عَصْر دُرود وسلام اور **قصیدہ بُردہ شریف** کی گونج میں جنازہ مبارکہ اُٹھایا گیا۔

؎ عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی آرزو کے مطابق جنّتُ البقیع کے اُس حصے میں جہاں اہلبیتِ اطہار علیہم

الرضوان آرام فرما ہیں وَ ہیں سیِّدَۃُ النِّساء فاطمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پُر انوار سے صِرف دوگز کے فاصلے پر سپُردِ خاک کیا گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿21﴾ اَحْیِنَافِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامً" بِا لسَّلَامَ

قادِری عبد السلام عبدِ رَضا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرتِ مولانا **عبدالسلام** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا واسطہ ہمیں **دنیا وآخرت میں سلامتی** عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چالیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ مولانا **عبدالسلام** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ حضرت علاّمہ عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی، شیر بَیشۂ سنّت حضرت علامہ مولانا **حشمت علی خان** علیہ رحمۃ اللہ المنّان کے مُرید اور قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وکیل وخلیفہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کولمبو (سی لنکا) میں گیارہ ربیع الغوث ۱۳۹۹ھ، 10 مارچ 1979ء میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت

حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خلافت اور قطب مدینہ مولانا **ضیاء الدین مَدَنی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی (جو ابھی بقیدِ حیات تھے) کی وکالت دی تھی۔ جب تک میزبانِ مہمانانِ مدینہ حضرت سیدنا قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات تھے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ وکیلِ قطب مدینہ کی حیثیت سے مسلمانوں کو اپنے پیرومُرشِد کا ہی مرید بناتے تھے۔ جب قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے پردہ فرما گئے تو آپ نے اسلامی بھائیوں کے اصرار پر مولانا **عبدالسلام** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دی ہوئی خلافت کو استعمال کرتے ہوئے **بیعت** ہونے کی خواہش رکھنے والوں کو اپنا مُرید یعنی عطّاری بنانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اگرچہ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ دامت فیوضھم سے **خلافت** حاصل ہے، مثلاً شارِح بخاری، فقیہ اعظم ہند **مفتی شریف الحق** امجدی علیہ رحمۃ اللہ الولی، مفتی اعظم پاکستان حضرت **مفتی وقار الدین** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی اور جانشین **سیدی قطبِ مدینہ** حضرت مولانا **فضل الرحمٰن** صاحب اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید و اِجازات سے نوازا ہے۔ مگر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے چونکہ حضرت سیِّدُنا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی دی ہوئی خلافت کے ذریعے **بیعت** کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا تھا اس لئے شجرہ کے اشعار کے اُسلوب (یعنی پہلے شعر میں اُن کا ذکر ہے جس نے خلافت دی اور دوسرے میں اُن کا جسے خلافت ملی) کو سامنے رکھتے ہوئے اس شعر کو شجرہ میں شامل رکھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ عشقِ اَحمد میں عطا کر چشمِ تَر سوزِ جگر
یاخدا! اِلیاس کو اَحمد رضا کے واسطے

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

اِس شعر میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرتے ہیں: یا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے عاشقانِ رسول کے امام، اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا واسطہ مجھے عشقِ رسول میں **"چشمِ تَر"** یعنی رونے والی آنکھیں اور **"سوزِ جگر"** یعنی انکی یاد میں تڑپنے والا دل عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اکتالیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ کا ذکر ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(41)امیرِ اہلسنّت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری

دامت برکاتہم العالیہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری** رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی **ولادت مبارکہ** ۲۶ رَمَضانُ المبارَک ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں **پاکستان** کے مشہور شہر **باب المدینہ کراچی** میں ہوئی۔

والدِ بزرگوار

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے والدِ بُزُرگوار **حاجی عبدالرحمٰن قادِری** علیہ رحمۃ اللہ الھادی باشرع اور پرہیز گار شخص تھے اور **سلسلۂ عالیہ قادِریہ** میں **بیعت** تھے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ عالَمِ شِیْر خوارگی ہی میں تھے کہ آپ کے **والدِ** محترم ۱۳۷۰ھ میں **سفرِ حج** پر روانہ ہوئے۔ **ایامِ حج** میں منٰی میں سخت لُو چلی جس کی وجہ سے کئی حجاج کرام فوت ہوگئے، ان میں حاجی عبدالرحمٰن علیہ رحمۃ المنّان بھی شامل تھے جو مختصر علالت کے بعد ۱۴ **ذوالْحِجَّۃ الحرام** ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے **رخصت** ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان افروز خواب

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بڑی **ہمشیرہ** کا بیان ہے کہ **ابا جان** علیہ رحمۃ المنان

کے وِصال کے بعد میں نے ایک مرتبہ یہ **ایمان افروز خواب** دیکھا کہ ''**ابا جان** علیہ رحمۃ المنان **ایک** انتہائی نورانی چہرے والے **بزرگ** کیساتھ تشریف لائے، میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے، بیٹی! تم ان کو پہچانتی ہو؟ یہ ہمارے مدنی آقا **میٹھے میٹھے مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں، پھر **شہنشاہ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک لبوں سے رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: تم بہت **نصیب دار** ہو۔

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہوجائے چراغاں یارسول اللہ ﷺ

حصولِ علمِ دین

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دورِ شباب ہی میں **علومِ دینیہ** کے زیور سے آراستہ ہو چکے تھے۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے **حصولِ علم** کے ذرائع میں سے کتب بینی اور صحبتِ علماء کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ **مفتی اعظم** پاکستان حضرت علامہ مفتی **وقارالدین قادِری** رَضَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کیا اور مسلسل **۲۲ سال** آپ علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی صحبت بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے قبلہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خلافت واجازت سے بھی نوازا۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! کثرتِ مطالعہ، بحث وتمحیص اور اَکابر علَماءِ کرام سے تَحَقِّق وتدقیق کی وجہ سے **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کو **مسائلِ شَرْعیہ** اور **تصوّف واَخلاق** پر دسترس ہے۔ صدرالشریعہ بدرالطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی شہرۂ آفاق

تالیف ''**بہارِ شریعت**'' اور امامِ اہلسنّت ،مجددِ دین وملت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے فتاویٰ کا عظیم الشان مجموعہ ''**فتاویٰ رضویہ**'' عموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ کے زیرِ مطالعہ رہتے ہیں۔ **حجۃُ الاسلام امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کتب بالخصوص ''**احیاء العلوم**'' کی بہت تحسین فرماتے ہیں اور اپنے مُتَوَسِّلین کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، ان کے علاوہ دیگر اکابرین دامت فیوضہم کی کتب کا چیدہ چیدہ مطالعہ بھی آپ کے معمولات میں شامل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یادگارِ اسلاف

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت ،جذبہ احیاءِ سنّت ،زہدوتقویٰ، عفو ودرگزر، صبروشکر، عاجزی وانکساری، سادگی ،اخلاص، حسنِ اخلاق، جود وسخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علم دین، خیر خواہیِ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بھرپور محبت کا نتیجہ ہے کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی **سنّتِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سانچے میں ڈھلی

ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کا **عاشقِ رسول** ہونا ہر خاص و عام پر اتنا ظاہر و باہر ہے کہ آپ کو **عاشقِ مدینہ** کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو بارہا **یادِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور **فراقِ طیبہ** میں آنسو بہاتے دیکھا گیا ہے۔ **اجتماعِ ذکر و نعت** میں تو آپ کی رقّت کا بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ کبھی کبھی آپ یادِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں اس قدر دیوانہ وار تڑپتے اور روتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو رحم آنے لگتا ہے اور وہ بھی رونے لگتے ہیں۔

سرکار کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے ﷺ
جو اشک مری آنکھ کی پُتلی سے گرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عقیدتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّدِ دین و ملت **مولٰینا شاہ اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **متعارف** ہو چکا تھا۔ پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی **محبت** دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بِلا خوفِ تردید، کہتا ہوں کہ **ربُّ العُلٰی** کی پہچان، **میٹھے مصطفٰی** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذریعے ہوئی۔ تو مجھے **میٹھے مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پہچان **امام اَحمد رضا** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سبب نصیب ہوئی۔''

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

اسی عقیدت کا صدقہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زندگی کا پہلا مدنی رسالہ بھی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے متعلق لکھا جس کا نام ''**تذکرۂ امام احمد رضا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا شعر ہے:

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیعت وارادت

امامِ اہلِسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے بے حد **عقیدت** کی بنا پر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ جیسا کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ خود لکھتے ہیں: ''(مرید ہونے کے لئے) ایک ہی ''ہستی'' مرکزِ توجہ بنی، گو مشائخِ اہلِ سنت کی کمی تھی نہ ہے مگر

؎ پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ''ہستی'' میں **ایک کشش** یہ بھی تھی کہ براہِ راست **گنبدِ خضرا** کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اس ''مقدس ہستی'' سے میری مراد حضرت شَیْخُ الفضیلت آفتابِ رَضَویت ضیاء المِلَّت، مُقْتَدائے اَہلسنّت، مُرید وخلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ

طریقت، رَہبرِ شَرِیْعَت، شَیْخُ العَرَب والعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ، حضرت علامہ **مولینا ضیاء الدین اَحمد مَدَنی قادِری رَضَوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ذات گرامی (ہے)۔

ضیاء پیر ومرشد مِرے رہنما ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
سُرورِ دل وجاں مِرے دل رُبا ہیں
مُنوَّر کریں قلبِ عطّار کو بھی
شہا! آپ دینِ مبیں کی ضِیا ہیں

امیرِ اہلسنّت مد ظلہ العالی کا تاریخی کارنامہ

﴿تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا قیام﴾

اس پُر فِتن دور میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی تھی۔ قبلہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، **حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی** دامت برکاتہم العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری مَحسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو یہ ذہن دینا شروع کیا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** یہاں تک کہ آپ نے ۱۴۰۱ھ میں **"دعوتِ اسلامی"** جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کے مَدَنی کام کا آغاز فرمادیا۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ یہ آپ کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مختصر سے عرصے میں **دعوتِ اسلامی** کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا

کے **66** ممالک میں پہنچ چکا ہے اور لاکھوں عاشقانِ رسول نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، مختلف ممالک میں کُفار بھی مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں **مُشَرَّف بہ اسلام** ہوتے رَہتے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی جہدِ مسلسل نے **لاکھوں مسلمانوں** بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا جس کی بدولت وہ **فرائض وواجبات** کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سر پر سبز **سبز عمامے** کے تاج اور چہرے پر سنت کے مطابق **داڑھی** بھی سجا لیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے **منفرد اور تاریخی کام** کا بیّن **ثُبوت** یہ ہے کہ امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جن **شعبوں** کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہوگئے اور آج **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہو چکا ہے، مَثَلاً مساجد کی تعمیرات کے لئے **''خدامُ المساجد''**، حفظ و ناظرہ کے لئے **''مدرَسۃُ المدینہ''** بالِغان کی تعلیمِ قرآن کے لئے، **''مدرَسۃُ المدینہ برائے بالِغان''**، شرعی مسائل میں رَہنمائی کے لئے **''دارُالاِفتاء''**، علماء کی تیاری کے لئے **''جامعۃُ المدینہ''**، تربیتِ اِفتاء کے لئے **''تَخَصُّص فِی الفِقہ''** اور امّت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لئے **''مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ''** پیغامِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کو عام کرنے کے لئے **''مجلسِ المدینۃُ العِلْمِیّۃ''**، تصنیفات وتالیفات کو شرعی اَغلاط وغیرہ سے مَحفوظ رکھنے کے لئے **''مجلسِ تفتیشِ کتب و رَسائل''**، روحانی علاج کے لئے **''مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ''**، اسلامی بہنوں کو باحیا بنانے کے لئے ان کے **''ہفتہ وار اجتماعات ودیگر**

مَدَنی کام، مسلمانوں کو باعمل بنانے کے لئے **''مَدَنی انعامات کا تحفہ''** اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں **''مَدَنی قافلوں** اور **ہفتہ وار اجتماعات''** کا مَدَنی جال بچھا دیا، **''گونگے بہرے**، نابینا اور جیلوں میں **قید اسلامی بھائیوں کی اصلاح''** کے لئے مجالس قائم کر دیں، **''مختلف سطح کی مشاورتیں''** اور اس طرح سنتوں کی خدمت کے کم و بیش **30** شعبہ جات قائم فرمانے کے بعد **آپ** دامت بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ نے سارا نظام **''مرکزی مجلسِ شوریٰ''** کے سپُرد کر دیا اور اب ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے اور ضَرورتاً اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کے مریدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے کردارِ سنّت شعار سے متأثر ہو کر کروڑوں مسلمان **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں بَیْعَت ہو کر حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر، پیرانِ پیر، قطبِ ربّانی شیخ **عبد القادر جیلانی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے تخلص **عطّار** کی نسبت سے آپ کے مُریدین اپنے نام کے ساتھ **عطّاری** لکھتے اور بولتے ہیں۔

ہیں شَرِیْعَت اور طریقت کی حسیں تصویر جو
زُہد و تقویٰ کے نظّارے حضرتِ عطار ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علمائے اہلسنّت سے محبت

اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **عُلَمائے اہلسنّت** دامت فیوضہم سے بے حد عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور نہ صرف خود انکی تعظیم کرتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے عُلَمائے اَہلسنّت دامت فیوضہم کے بارے میں کوئی نازیبا کلِمہ کہہ دے تو اس پَر سخت **ناراض** ہوتے ہیں۔ایک جگہ تَحریر فرماتے ہیں کہ ''اسلام میں **عُلَماءِ حق** کی بَہُت زیادہ اَہمِیَّت ہے اور وہ **علْمِ دین** کے باعِث عوام سے افضل ہوتے ہیں۔ غیر عالم کے مقابلے میں ان کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔'' چُنانچِہ حضرتِ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے: ''عالم کی دو رَکْعَت غیرِ عالم کی ستّر رَکْعَتْ سے افضل ہے۔'' (کنزالعُمّال،ج ۱۰ ص ٦٧ ،دارالکتب العلمیۃ بیروت) **لہٰذا دعوتِ اسلامی** کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضَروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے **ادب واحترام** میں کوتاہی نہ کریں، عُلَمائے اہلسنّت کی تَحقیر سے قَطْعاً گُرَیز کریں، بِلا اجازتِ شرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرتِ سیِّدُنا ابوالحَفص الکبیر علیہ رحمۃُ القدیر فرماتے ہیں: ''جس نے کسی **عالِم** کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رَحْمت سے مایوس ہے۔''

(مُکاشَفَۃُ الْقُلُوْب،ص ۱۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایک **مکتوب** میں لکھتے ہیں: ''**علماء** کو ہماری نہیں، **ہمیں** علماء دامت فیوضھم کی

ضرورت ہے، یہ **مَدَنی پھول** ہر **دعوتِ اسلامی** والے کی نس نس میں رچ بس جائے۔'' ایک مرتبہ فرمایا: ''**علماء** کے قدموں سے ہٹے تو بھٹک جاؤ گے۔''

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالموں سے پیار ہے
ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ علمائے اہلِسنّت دامت فیوضہم بھی آپ کی مَدَنی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کے پُرتاثیر بیانات

نیکی کی دعوت دینے کا ایک مؤثر ذریعہ بیان بھی ہے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلِسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بھی ان علماء میں سے ہیں جن کے بیانات سننے والوں پر جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ **مُنجیات** (یعنی نجات دلانے والی چیزوں) مَثَلاً صبر، شُکر، تَوَکُّل، قناعت اور خوف و رجا وغیرہ کی تعریفات وتفصیلات اور **مہلکات** (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں) مَثَلاً جھوٹ، غیبت، بغض، کینہ اور غفلت وغیرہ کے اسباب وعلاج آسان وسہل طریقے سے بیان کرنا آپ دامت برکاتہم العالیہ کا خاصہ ہے۔ آپ کے **سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات** کو سننے والوں کی محویّت کا عالم قابلِ دید ہوتا ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے بین الاقوامی اور صوبائی سطح کے **اجتماعات** میں بیک وقت لاکھوں مسلمان آپ کے

بیان سے مستفیض ہوتے ہیں، بذریعہ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ، بیان سننے والوں کی **تعداد** اس کے علاوہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے بیانات بذریعہ **کیسٹ** گھروں، دکانوں، مساجد، جامعات وغیرہ میں بھی نہایت شوق سے سنے جاتے ہیں۔ بیانات کی ان کیسیٹوں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز کو **مکتبۃ المدینہ** شائع کرتا ہے۔ آپ کا **اندازِ بیان** بے حد سادہ اور عام فہم اور **طریقہ تفہیم** ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں تاثیر کا تیر بن کر پیوست ہوجاتا ہے۔ **لاکھوں مسلمان** آپ کے بیانات کی برکت سے **تائب** ہوکر راہِ راست پر آچکے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کی تالیفات

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **صاحبِ قلم** عالمِ دین ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو صفِ مصنفین میں **امتیازی حیثیت** حاصل ہے۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کردیا یہی وجہ ہے کہ عوام وخواص دونوں آپ دامت برکاتہم العالیہ کی تحریروں کے **شیدائی** ہیں اور آپ دامت برکاتہم العالیہ کی **کتب ورسائل** کو نہ صرف خود پڑھتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو مطالعے کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں خرید کر **مفت تقسیم** بھی کرتے ہیں۔ آپ کی عظیم تالیف **''فیضانِ سنت''** (جلد اول) پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، اس کے علاوہ بھی درجنوں موضوعات پر آپ کی کتب ورسائل موجود ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت کی شاعری

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ شاعری بھی فرماتے ہیں مگر **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا سرمایہ شاعری بھی صرف نعت ومنقبت اور مناجات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جو اسلامی بھائی **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ حیرت زدہ ہیں کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو شعر کہنے کا **موقع** کیسے مل جاتا ہے؟ پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ دیگر ارباب سخن کی طرح ہر وقت شاعری کیلئے مصروف بھی نہیں رہتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جب **پیارے پیارے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد تڑپاتی اور سوزِ عشق آپ کو بے تاب کرتا ہے تو آپ **نعتیہ اشعار ومناجات** لکھتے ہیں۔ شیخ طریقت دامت برکاتہم العالیہ نے **حمد ونعت** کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بزرگان دین رحمہم اللہ کی شان میں متعدد **منقبتیں** اور مدحیہ قصائد بھی قلم بند فرمائے ہیں، تادمِ تحریر آپ دامت برکاتہم العالیہ کے 226 کلام شمار میں آئے ہیں۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی شاعری میں ایک انفرادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کی شاعری میں **نیکی کی دعوت کی تڑپ** اور مسلمانوں کی **خیر خواہی** کا جذبہ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں — تری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

ملے سنتوں کا جذبہ مرے بھائی چھوڑیں مولیٰ — سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

مِری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں — ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ ہمیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سنّتوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کرامات﴾

﴿1﴾ پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہو گئیں

صوبہ پنجاب کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ غالباً 1995ء کی بات ہے مجھے یہ خوشخبری ملی کہ (واہ کینٹ) میں امیرِ **اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا سنتوں بھرا بیان ہے۔ چنانچہ میں نے انفرادی کوشش کے ذریعے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ تیار کیا کہ سفر کے اختتام پر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائیں گے۔ شرکاء میں میرے بہنوئی بھی شامل تھے جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں بیٹھنے کے باعث عقائد کے معاملے میں تَذَبْذُب کا شکار تھے۔

اسی دوران ایک پیدائشی نابینا حافظ صاحب تشریف لے آئے جو کسی اور پیر صاحب سے نقشبندی سلسلے میں مُرید تھے اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے طالب تھے اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ وہ بھی مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے اصرار کرنے لگے۔ انہیں سمجھایا گیا کہ آپ **نابینا** ہیں، 3 دن سفر میں کس طرح رہ سکیں گے؟ مگر وہ بضد رہے حتّٰی کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، وہ کہنے لگے، کہ زندگی میں کم از کم ایک بار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس ولی یعنی **امیرِ**

اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے ملنے کی ترکیب بنادیں۔ان کا شوق وجذبہ دیکھ کر آخر کار انہیں بھی ساتھ لے لیا گیا۔

3 دن مَدَنی قافلے میں سفر کے بعد جب ہمارا مَدَنی قافِلہ اجتماع گاہ میں پہنچا تو لوگوں کی تعداد اس قدر کثیر تھی کہ منچ (اسٹیج) نظر نہیں آرہا تھا۔**امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا بیان جاری تھا۔ اچانک دورانِ بیان آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے شرکاءِ اجتماع سے ارشاد فرمایا! ''ابھی بارش ہوگی مگر معمولی ہوگی ،لہٰذا کوئی بھی فکر مند نہ ہو۔'' یہ سن کر میری نظر بے ساختہ آسمان کی طرف اٹھی مگر وہاں بارش کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے اور مطلع بالکل صاف تھا۔مگر حیرت انگیز طور پر بیان کے بعد دورانِ دعا اچانک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہوئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ایک ولیِ کامل کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی تائید میں ہونے والی بارش نے عقیدت کے پھولوں کو مزید مَہکا دیا۔

اجتماع کے اختتام پر جب ہم گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تو راستے میں خوش قسمتی سے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی گاڑی آتی دکھائی دی۔بس پھر کیا تھا،اسلامی بھائی گاڑی سے اتر کر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کار کے گرد جمع ہوگئے۔**امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے کار کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے سلام ارشاد فرمایا اور ہماری خیریت دریافت فرمائی۔اجتماع چونکہ بہت کامیاب ہوا تھا،لہٰذا آپ بہت خوش تھے۔ میں نے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔میرے بہنوئی بھی قریب کھڑے تمام منظر

دیکھ رہے تھے مگر انہوں نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی کسی عقیدت کا اظہار کیا۔ اتنے میں **پیدائشی نابینا** اسلامی بھائی بھی کسی طرح اپنی گاڑی سے اتر کر گرتے پڑتے آپہنچے اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کار کے اگلے حصے پر ہاتھ مار مار کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی توجہ چاہنے لگے۔ کسی نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو اشارے سے عرض کی کہ یہ مادرزاد نابینا ہیں ان پر دم کردیں اور دعا بھی فرمادیں۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے جُھک کر شیشے میں سے اس مادرزاد نابینا کے چہرے پر اپنی نگاہ ولایت ڈالی اور سامنے رکھے بیگ میں سے ٹارچ نکال کر اسکی روشنی اُس مادرزاد نابینا کے چہرے پر ڈالتے ہوئے جیسے ہی دَم کرنے کے انداز میں پھونک ماری تو اُس مادرزاد نابینا نے ایکدم جُھرجُھری سی لی اور **اسکی آنکھیں روشن ہوگئیں**۔

وہ اسلامی بھائی اچانک آنکھیں روشن ہوجانے پر عجیب کیفیت و دیوانگی کے عالم میں چِلّانے لگے کہ **مجھے نظر آرہا ہے، میری آنکھیں روشن ہوگئیں، مجھے نظر آرہا ہے**۔ یہ کہتے ہوئے وہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی جانب بڑھے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے قدموں میں گر پڑے۔ یہ ایسا ناقابلِ یقین منظر تھا کہ وہاں موجود **35** کے قریب چَشْم دید گواہ دَم بَخود رہ گئے۔ رات کا آخری پہر تھا۔ لوگوں پر کچھ دیر تو سکتہ طاری رہا پھر جب حواس بحال ہوئے تو ان کی آنکھیں بھی زمانے کے ولی کی کُھلی کرامت دیکھ کر جذباتِ تاثر سے بھیگ گئیں۔ پیدائشی نابینا جن کی اب آنکھیں روشن ہوچکی تھیں اُن کی حالت قابلِ دید تھی، وہ آنکھوں

کو روشن پا کر پھولے نہیں سما رہے تھے اور امیرِ **اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ پر فِدا ہوئے جا رہے تھے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اسے سینے سے لگا کر پیٹھ تھپکتے ہوئے فرمایا: **بیٹا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **شفاء دینے والا ہے۔**

میرے بہنوئی بھی (جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں رہے تھے) یہ ایمان افروز کرامت دیکھ کر اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے قدموں میں گر پڑے اور **بدعقیدگی اور سابقہ گناہوں سے توبہ** کرنے کے ساتھ ساتھ سنّت کے مطابق داڑھی شریف سجانے کی نیت بھی کر لی اور امیرِ **اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے مرید ہو کر سلسلہ عالیہ **قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل بھی ہو گئے۔

گویا کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے ایک طرف اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عطا سے ظاہری آنکھوں کو روشن فرمایا تو دوسری طرف ایک شخص کو راہِ حق کی روشنی عطا فرما دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے بہنوئی کی زندگی میں ایسا مَدَنی انقلاب برپا ہوا کہ گھر آ کر نہ صرف خود باجماعت نماز پڑھنے لگے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرنے لگے۔ گھر سے **T.V** اور **V.C.R.** نکال باہر کیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾سبز عمامے والے بزرگ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ اورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالبّ لباب ہے: ہماری خوش نصیبی کہ مجھ سمیت تمام گھر والے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید ہیں۔صفر المظفر ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری 2008ء میں مجھے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت ملی۔اسی دوران میں نے 63 دن کا **تربیتی کورس** کرنے کی نیت بھی کی اور نام بھی لکھوادیا۔اسی طرح کی اچھی اچھی نیّتیں کرنے کے بعد جب میں گھر پہنچا تو میرے بچوں کی امّی نے بتایا کہ کل شام دونوں بیٹے گھر کے باہر کھیلتے کھیلتے کہیں نکل گئے۔کافی تلاش کیا مگر نہ ملے۔**صدمے** سے میرا بُرا حال تھا۔دل میں طرح طرح کے وسوسے آرہے تھے۔میں **رونے** لگ گئی۔اتنے میں دونوں مَدَنی مُنّے گھر میں داخل ہوئے،انہیں دیکھ کر میری **جان میں جان** آگئی۔وہ بہت **گھبرائے** ہوئے تھے۔جب ان کی حالت ذرا سنبھلی تو بتایا کہ ہم باہر کھیل رہے تھے کہ ایک کچرا چُننے والا شخص (جس کے ہاتھ میں بوری تھی) ہمارے قریب آیا اور آناً فاناً کوئی چیز سنگھائی جس سے ہم **بے سُدھ** ہوکر گر پڑے اس نے جلدی سے ہمیں بوری میں ڈال لیا۔اس کے بعد ہمیں کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔پھر نہ جانے کتنی دیر بعد جب ہمیں ہوش آیا تو دیکھا کہ ہم بوری سے باہر **زمین** پر

پڑے ہیں اور وہ کچرا چُننے والا ہمارے قریب ہی زمین پر پڑا **درد** کے مارے کراہ رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اسے بہت مارا ہو۔ پھر ہماری نظر سبز عمامے والے ایک **بُزُرگ** پر پڑی جن کے چہرے سے نُور برس رہا تھا۔ وہ ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگے: ''بچو! گھبراؤ مت، آؤ میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔'' چنانچہ وہی بزرگ ابھی ہمیں گھر چھوڑ کر گئے ہیں۔ (میری بیوی نے مزید بتایا کہ) میں نے ربّ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شُکر ادا کیا اور اس بزرگ کے بارے میں سوچنے لگی کہ ہمارے مُحسن، وہ سبز عمامے والے بزرگ **نہ جانے کون تھے؟** پھر جب میں نے سونے سے پہلے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ VCD **''عوامی وسوسے اور امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کے جوابات''** لگائی تو جیسے ہی شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا جلوۂ مبارک دکھائی دیا تو دونوں مَدَنی منّے بے ساختہ پُکارنے لگے: **امّی! یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہوں نے ہمیں اغوا ہونے سے بچایا تھا اور گھر تک چھوڑنے بھی آئے تھے۔''**

اس اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر میری آنکھوں میں **آنسو** آ گئے اور میں **اللہ** تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگا جس نے ہمیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ جیسے ولیِ کامل کے دامن سے وابستہ ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿23﴾ صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین، عِزّ، عِلم وعَمَل عَفْو و عرفاں، عافیت ، احمد رضا کے واسطے

اس شعر میں اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے لئے یہ دعا کر رہے ہیں: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مذکورہ بالا سردارانِ طریقت ومعرفت کا واسطہ مجھے چھ چیزیں؛ عزت، علم، عمل، معافی، اپنی معرفت اور عافیت عطا فرما۔

یہ شعر ''حدائقِ بخشش'' میں اسی طرح ہے، مگر اس کی جگہ تبدیل شدہ شعر پڑھا جاتا ہے:

صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین، عِز، عِلم وعَمَل
عَفْو وعرفاں، عافیت، اِس بے نوا کے واسطے

مشکل الفاظ کے معانی:

اعیان: سرداروں، بزرگوں **عز:** عزت **عفو:** معافی **عرفان:** معرفت **عافیت:** سلامتی **بے نوا:** فقیر، مفلس

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مذکورہ بالا سردارانِ طریقت ومعرفت کا واسطہ مجھ بے نوا کو چھ چیزیں؛ عزت، علم، عمل، معافی، اپنی معرفت اور عافیت عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت: جن چھ چیزوں کا سُوال کیا گیا ہے ان کی خوبی یہ ہے کہ ہر لفظ کا پہلا حرف ''عین'' ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

﴿تیسرا باب﴾

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمعہ مجھ پر **اَسّی** بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (جامعِ صَغیر ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دُعائیہ اشعار کی برکتیں'' کے سینتالیس حروف کی نسبت سے عطّاریوں کی 47 مَدَنی بہاریں

﴿1﴾ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مرحبا

پنجاب (پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ میں تقریباً 8 سال سے **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں اور مجھے عطاری نسبت بھی حاصل ہے۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** سے شجرۂ عالیہ اور منتخب اوراد و وَظائف بعدِ فجر پڑھنے کا معمول ہے۔ ایک روز میں نے شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ اور اورادووَظائف پڑھنے کے بعد اشراق و چاشت کے نوافل ادا کئے

اور آرام کے لئے لیٹ گیا۔ جلد ہی میں نیند کی آغوش میں پہنچ گیا۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک کمرے میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بھی وہاں موجود ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج اس شہر میں **سرکارِ مدینہ**، سُرورِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔ میں یہ سُن کر خوشی سے جھوم اٹھا اور اپنے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا، دوعالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے استقبال کے لئے باہر کی طرف لپکا۔ جونہی میں دروازے کے قریب پہنچا تو اسے بند پایا۔ میں نے پریشان ہوکر ادھر ادھر دیکھا کہ باہر نکلنے کا کوئی دوسرا راستہ مل سکے مگر اس کمرے سے باہر نکلنے کا ایک ہی راستہ تھا جو بند تھا۔ پھر اچانک دروازہ خود بخود کھل گیا۔ میں فوراً باہر نکلا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تو تشریف لے جاچکے ہیں۔ زیارت سے محرومی کے **صدمے** نے مجھے غمگین کردیا اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ پھر میں نے (خواب ہی میں) اپنے آپ کو حضرت بہاؤالدین زکریا (ملتانی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے قریب پایا۔ سامنے سے چند گھڑسوار آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جب وہ میرے قریب سے گزرے تو میں نے دیکھا کہ ایک گھوڑے پر **میرے آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سوار ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرِ انور پر عمامہ شریف تھا اور سفید لباس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وجودِ مسعود کی برکتیں لوٹ رہا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک انتہائی نُورانی اور لب ہائے مبارکہ پر تبسم تھا۔ بقیہ گھوڑوں پر **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم سوار تھے۔ میں خوشی کے عالم میں **''آقا کی آمد مرحبا''** کا استقبالی نعرہ لگانے لگا۔ پھر میں مسجد میں

داخل ہوگیا اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آمد کا اعلان کیا۔اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس نُورِ مجسم کا سراپا نظر آئے
ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

اِنہی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اسی طرح ایک مرتبہ میں **شجرہ** عالیہ قادریہ رضویہ کے دعائیہ اشعار پڑھ کر سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں **جنتُ البقیع** میں حاضر ہوں۔میں نے وہاں پر مدفون نفوسِ قدسیہ کو سلام عرض کیا تو انہوں نے بیک زبان میرے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔پھر میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا جہاں ہمارے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خدمتِ اقدس میں حاضر ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ نزع کی سختیاں آسان ہوگئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن (جو کافی عرصے سے شدید بیمار تھیں) پر **نزع کا عالم** طاری تھا۔وہ بیچاری روح نکلنے کے معاملے میں کافی تکلیف میں تھیں۔اردگرد موجود اسلامی بہنوں سے ان کی حالت دیکھی نہ گئی۔چُنانچہ کسی نے فوراً **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے **شجرۂ**

عالیہ پڑھا اور پانی پر دم کر کے ان کے منہ میں ٹپکایا۔ جُونہی تھوڑا سا پانی ان کے منہ میں داخل ہوا، ان پر نزع کی سختیاں آسان ہوگئیں اور ان کی روح قفسِ عنصری سے **پرواز** کرگئی۔ (**اللہ** تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔)

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
یہ کرم کر دے تو میں شاد مروں گا یا ربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ قبر میں راحتیں نصیب ہوئیں

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) سے موصول ہونے والے مکتوب میں کچھ اس طرح تحریر تھا: اگست 2004ء میں ایک عطّاریہ اسلامی بہن کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد اُنہیں غسل دینے والی دعوتِ اسلامی کی مبلغہ اسلامی بہن نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالہ **''شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ''** ان کی رشتہ دار خواتین کو دیتے ہوئے ان کی **قبر** میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ گھر کے مرد اَفراد کے ذریعے **شجرۂ عالیہ** ان کی قبر میں رکھوا دیا گیا[1]۔ کچھ عرصے بعد مرحومہ اپنی ایک رشتہ دار اسلامی بہن کو خواب میں **شاندار بچھونے** پر بیٹھی ہوئی نظر آئیں۔ وہ بڑی **خوش و خُرم** دکھائی دے رہی تھیں۔ مرحومہ مُسکراتے ہوئے کچھ یوں کہنے لگیں

---

[1]: ''شَجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ ''دُرِّمُختار'' میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی امّید ہے۔'' (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۱۹۷)

:’’یہ شجرہ شریف لے لو اوران اسلامی بہن کوشکریہ کے ساتھ واپس کردو، یہ ان کی امانت ہے،**الحمدللہ**عَزَّوَجَلَّ **اس شجرہ**(عطّاریہ) **کی برکت سے مجھے قبر میں بہت سکون ملا ہے۔**‘‘

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ بغیر آپریشن پتھری سے نجات مل گئی

بحرین میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کاخُلاصہ ہے :میں تقریباً 2 سال سے **گردے کے درد** میں مبتلا تھا۔کافی علاج کروایا مگر مستقل **آرام** نہ آیا۔ بالآخر مجھے بحرین آرمی ہاسپٹل میں داخل کرلیا گیااورڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ لئے اور مجھے بتایا کہ تمہارے گُردے میں **پتھری** ہے جوآپریشن کے ذریعے ہی نکالی جاسکتی ہے۔دودِن بعد میرا **آپریشن** تھا۔24 گھنٹے پہلے انہوں نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا۔مجھے شدت کی بھوک لگ رہی تھی مگر کیا کرتا مجبور تھا۔جب وقتِ مقررہ پر مجھے آپریشن تھیٹر لے جایا گیااورایک بار پھرالٹراساؤنڈ اورایکسرے وغیرہ کئے گئے تو ڈاکٹروں نے یہ دیکھ کرسر پکڑلیا کہ اس کے گُردے میں تو **پتھری کا نام ونشان ہی نہیں**۔وہ مجھ سے پوچھنے لگے تم نے کونسی دوائی کھائی ہے کہ پتھری غائب ہوگئی۔میں نے انہیں بتایا کہ میں نے کوئی دوانہیں کھائی، بات دراصل یہ ہے کہ میں مسلسل اپنے پیرومرشد **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دعائیہ اشعار صحت یابی کی **نیت** سے پڑھ رہا تھااور اپنے شیخ طریقت **امیرِ**

اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں خوب **استغاثہ** پیش کررہا تھا، یہ اسی کی برکت ہے۔ یہ دیکھ کر وہ ڈاکٹر اور آپریشن تھیٹر کا عملہ بہت **متأثر** ہوا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عالیہ کی برکت سے میرے **گُردوں کا درد بغیر آپریشن دور** ہوگیا اور میں اپنے قدموں پر چلتا ہوا آپریشن تھیٹر سے باہر نکل آیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ کھوئی ہوئی رقم واپس مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی مقیم عطّاریہ اسلامی بہن کے بیان کا لبِّ لباب ہے کہ میرے والد صاحب ایک کاروباری آدمی ہیں اور روزانہ گھر سے نکلتے وقت خاصی بڑی رقم اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک دن حسبِ معمول وہ گھر سے نکلے اور جب واپسی پر حساب کیا تو 35000 (پینتیس ہزار) روپے کم تھے۔ ذہن پر بہت زور دیا مگر یاد نہ آیا کہ کہاں دیئے تھے۔ جہاں جہاں گئے تھے وہاں سے بھی معلوم کیا کہ شاید وہاں کہیں گر گئے ہوں مگر ہر ایک نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اب تو والد صاحب شدید **پریشان** ہوئے۔ انہی دنوں میں نے اپنے علاقے میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تربیتی اجتماع میں شرکت کی تو وہاں پر ایک مبلغہ اسلامی بہن نے **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کی ایک بہار بیان کرنے کے بعد ترغیب دلائی کہ ہمیں بھی اپنی پریشانیوں کے حل کے لئے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار کو بطورِ وظیفہ پڑھنا چاہئے، **ان شاء اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری پریشانیاں دُور ہوجائیں گی۔ چنانچہ میں نے بھی

اپنے والد صاحب کی پریشانی دُور ہونے کی **نیت** سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ یہ خبر ملی کہ والد صاحب کی رقم مارکیٹ میں کسی کو ملی ہے اور وہ یہ رقم جلد والد صاحب کے حوالے کر دے گا۔ اور واقعی چند دن بعد وہ رقم میرے والد صاحب کو **واپس مل گئی**۔ ہم نے **اللہ** تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی **برکت** سے ایسی جگہ سے ہماری رقم واپس مل گئی جہاں کوئی چیز گرنے کے بعد ملنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

تیرا کرم ہے ذاتِ باری عطاری ہوں عطاری
نسبت کیا ہے پیاری پیاری عطاری ہوں عطاری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ سر کا درد جاتا رہا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے سر میں مسلسل **درد** رہتا تھا جس کی وجہ سے میں شدید پریشان تھی۔ طویل عرصے تک علاج کروایا مگر خاص **فائدہ** نہ ہوا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہونے لگا کہ شاید میرے سر کا درد کبھی **دُور** نہیں ہوگا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیر و مُرشِد شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے **شجرۂ عالیہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے۔ **الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ سر درد جس کے علاج سے میں تقریباً مایوس ہو چکی تھی، **شجرۂ عالیہ** قادریہ

رضویہ عطاریہ پڑھنے کی برکت سے مکمل طور پر دُور ہوگیا۔

میرا ہر مرض دُور ہو جائے پیارے
کرو ایسا آکر کے دم غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا لبِّ لباب ہے کہ ہمارے گھر میں **ناچاقیوں** نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ دن بدن آپس میں کشیدگی بڑھتی جارہی تھی، آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون **برباد** ہوکر رہ گیا تھا۔ دیگر گھر والوں کی طرح میں بھی اس صورتِ حال سے **سخت پریشان** تھی۔ گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی سبیل دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی توجُّہ سے مجھے آپ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے شجرہ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! میں نے شجرہ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دور ہونے کی **نیت** سے پڑھنا شروع کردیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کی ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ ہمیں گھریلو جھگڑوں سے (جو پہلے ختم ہونے کا نام نہیں لیتے تھے) **نجات** مل گئی اور ہمارے گھر میں ایسا **امن** قائم ہوگیا جیسے یہاں کبھی ناچاقی تھی ہی نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ مقدمہ بازی سے جان چھوٹ گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ ہم کافی عرصے سے **مختلف پریشانیوں** میں گھرے ہوئے تھے۔ کسی نے کورٹ میں ہمارے خلاف کیس (یعنی مقدمہ) بھی دائر کیا ہوا تھا۔ طویل مدت گزرنے کے باوجود کیس ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ فیصلہ ہمارے حق میں نہ ہونے کی صورت میں ہمیں بہت زیادہ **مالی نقصان** کا اندیشہ تھا جس کی وجہ سے ہماری پریشانیوں میں مزید اضافہ ہوجاتا۔ میں شدید **ذہنی کرب** (ٹینشن) میں مبتلا تھی۔ امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی تھی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہوا اور میں **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوئی۔ وہاں میں نے ایک اسلامی بہن سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے **شجرۂ عالیہ** کے دُعائیہ اشعار باقاعدگی سے پڑھنے کا مدنی مشورہ دیا۔ میں نے پابندی سے شجرۂ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی برکت سے کچھ ہی عرصے میں ہماری پریشانیاں **ختم** ہونا شروع ہوگئیں اور کورٹ میں چلنے والے مقدمے سے بھی **نجات** مل گئی۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ اب میں نے یہ نیت کی ہے کہ تادمِ مرگ **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے **سنتوں بھرے اجتماع میں** شریک ہوتی رہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ شادی کی تیاریاں مکمل ہوگئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ میری بہن کی **شادی** کی تاریخ مقرر کی جاچکی تھی۔ جوں جوں شادی کا دن قریب آرہا تھا، ہماری **پریشانیوں** میں اضافہ ہوتا چلا جارہا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنے **وسائل** نہیں تھے کہ شادی کی مناسب **تیاریاں** کرسکیں۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک رات میں نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ**'' سے **شجرۂ عالیہ** پڑھا اور دعا مانگ کر نیند کی آغوش میں چلی گئی۔ میری خوش نصیبی کی معراج کہ میں نے **خواب** میں دیکھا کہ کوئی ہم دونوں بہنوں سے کہہ رہا ہے: کھڑی ہو جاؤ! دیکھو! شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ تشریف لارہے ہیں۔ یہ سن کر میں اور میری بہن فوراً ادب سے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ تشریف لے آئے۔ اسی دوران کسی نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں میرے بڑے بھائی کا نام لے کر عرض کی کہ یہ انکی ہمشیرہ ہیں اور ہماری پریشانی کا تذکرہ بھی کیا۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں تسلی دی اور فرمایا: ''**ان شاء اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی پریشانی دُور ہوجائے گی۔'' جب میں بیدار ہوئی تو اس **بشارت** کی وجہ سے بہت پُرسکون تھی۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خواب میں بندھائی ہوئی ڈھارس **حقیقت** میں تبدیل ہوگئی اور شادی کی تیاریوں کے **اسباب** مہیا ہوتے چلے گئے۔ یوں شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ

پڑھنے کی برکت سے مجھے نہ صرف **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت نصیب ہوئی بلکہ میری بہن کی شادی بھی **بخوبی انجام پائی**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ مکان مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ 2004ء میں ہمارا گھر گلشن اقبال میں زیرِ تعمیر تھا۔ جس کی وجہ سے ہم کسی اور علاقے میں کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ ہمارا اندازہ تھا کہ ستمبر تک گھر کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ چنانچہ ہم نے مالک مکان سے ستمبر تک کیلئے ہی معاہدہ کیا تھا۔ ستمبر آپہنچا مگر کچھ ناگزیر وجوہات کی بناء پر گھر تعمیر نہ ہوسکا۔ ادھر مالک مکان نے گھر **خالی** کرنے کا نوٹس دے دیا۔ باوجود کوشش کے فوری طور پر دوسرا مکان بھی نہیں مل رہا تھا۔ ہم بہت **پریشان** تھے۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن میں نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے **شجرۂ عالیہ** پڑھا اور اس سلسلے کے تمام **بزرگانِ دین** رحمہم اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو ایصالِ ثواب کرکے ان کے وسیلے سے دعا مانگی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! کا ایسا کرم ہوا کہ ہمارے برابر والوں نے ہمیں بخوشی اپنا **مکان** رہنے کے لئے دے دیا۔ یوں **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے وسیلے سے ہمارا یہ **مسئلہ حل** ہوگیا۔

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** کی برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد **شجرۂ عطّاریہ** میں موجود اَوراد و وظائف روزانہ باقاعدگی سے پڑھنے کا معمول بنا چکی ہوں۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** کی برکت سے میرے بگڑے کام بن جاتے ہیں۔

شجرۂ عطاریہ سے ہمیں تو پیار ہے
ان شآء اللہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ مسجد دوبارہ آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم صوبہ سرحد کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ سرحدی علاقے میں ہماری کچھ زمین ہے۔ جس میں ہم نے ایک **مسجد** اور **مدرسہ** بھی بنایا۔ جب وادی میں **اذان** کی آواز گونجتی تو اس سے پہلے **سرکارِ مدینہ**، سُرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر **دُرود وسلام** بھی پڑھا جاتا جس سے فضا مہک اٹھتی۔ مگر افسوس کہ وہاں پر کچھ لوگوں کو "**یارسول اللہ**" کہنا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے زبردستی ہماری زمینوں پر قبضہ کرلیا اور میرے بھائی کو اذان سے پہلے دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے **شہید** کرڈالا۔ ان کے تین چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہوگئے۔ اس کے بعد مدرسہ بھی بند ہوگیا اور مسجد میں نمازوں کی ادائیگی کا سلسلہ بھی رک گیا۔ ہم بہت **پریشان** تھے کہ اب اس وادی میں سنّتوں کی خدمت کیونکر ہوسکے گی۔ ہم نے پیرومُرشد شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم

العالیہ کے عطا کردہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے **دُعائیہ اشعار** کو اپنا وظیفہ بنالیا۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ایسی غیبی مدد نصیب ہوئی کہ مدرسہ بھی دوبارہ کُھل چکا ہے اور مسجد میں **نمازوں** کا سلسلہ پھر سے شروع ہوگیا اور وادی کی فضاؤں میں اذان سے پہلے **دُرُودوسلام** کے نغمے بھی گونجنے لگے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12﴾ جنّ بھاگ کھڑا ہوا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ہونے والے اسلامی بھائی کو مَدَنی کہتے ہیں) نے بتایا کہ مریم مسجد میں **مَدَنی قافِلہ** ٹھہرا ہوا تھا۔ شرکاءِ قافلہ میں سے ایک اسلامی بھائی عرصۂ دراز سے آسیب زدہ تھے۔ اُن پر مسلّط جِنّ ایک روز انہیں تنگ کرنے لگا۔ طبیعت زیادہ خراب ہونے کی بِنا پر **شرکائے قافِلہ** پریشان ہورہے تھے۔ مَدَنی اسلامی بھائی نے بُلند آواز سے جُونہی **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے شروع کئے تو جس اسلامی بھائی پر جِنّ تھا وہ چیخنے لگے اور اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ مگر پڑھنے والے نے **شجرۂ عالِیہ** پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے کچھ ہی دیر میں ان کی حالت بہتر ہونے لگی۔ شجرۂ عالِیہ پڑھنے والے مَدَنی اسلامی

بھائی کا حَلَفِیہ بیان ہے کہ میں نے سر کی آنکھوں سے یہ ناقابلِ فراموش منظر دیکھا کہ قبلہ شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ وہاں تشریف لے آئے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ مبارک میں **''عصا''** ہے اور آپ کے آگے آگے ایک عجیبُ الخلقت شخص (جو غالباً وہی جن تھا جو اسلامی بھائی کو تنگ کر رہا تھا) بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہا ہے۔یہاں تک کہ وہ **جن** مسجد سے باہَر نکل کر بھاگ گیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس اسلامی بھائی کی طبیعت سنبھل گئی۔(قوم جنات،ص۲۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ صحت یابی مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن نے کچھ اس طرح بتایا کہ میری چھوٹی بہن کی طبیعت **مسلسل خراب** رہتی تھی۔ڈاکٹروں سے بہت علاج کروایا مگر ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق کچھ **افاقہ** نہ ہوا۔ان کی بیماری سے سب گھر والے بہت **پریشان** تھے۔اسی پریشانی کے عالم میں ہم نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ''** میں دیا گیا **شجرۂ عالیہ** پڑھا۔**الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے میری بہن کچھ ہی دنوں میں **مکمل طور پر صحت یاب ہوگئی**۔

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض دردر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دستگیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ دم توڑتے مریض کو شفا مل گئی

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضان مدینہ** باب المدینہ (کراچی) سے **عاشقانِ رسول** کا ایک **مَدَنی قافلہ** 30 دن کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر بلوچستان روانہ ہوا۔ سفر کرتے کرتے یہ مَدَنی قافلہ بعدِ نمازِ مغرب بلوچستان کے شہر دالبندین سے کوئٹہ کے لئے بس میں سوار ہوا۔ بس نے ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ **شرکائے قافلہ** میں سے ایک اسلامی بھائی کے سینے اور پیٹ میں **شدید درد** اٹھا اور ساتھ ہی ساتھ **قے** بھی ہونے لگی۔ شرکائے قافلہ ان کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہوئے۔ بس ویرانے میں سے گزر رہی تھی چُنانچہ فوری طور پر کوئی حکیم یا ڈاکٹر بھی نہیں مل سکتا تھا۔ ایسے میں ایک اسلامی بھائی نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے **شجرہ عالیہ** پڑھنا شروع کردیا۔ حیرت انگیز طور پر اس اسلامی بھائی کی طبیعت **سنبھلنا** شروع ہوگئی اور وہ قدرے **پُرسکون** ہوگئے۔ تمام اسلامی بھائی مطمئن ہوکر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے اور جلد ہی **نیند** کی آغوش میں جا پہنچے۔ صرف خیر خواہ اسلامی بھائی جاگتے رہے اور شجرہ عالیہ پڑھ کر مریض اسلامی بھائی پر دم کرتے رہے۔

کافی وقت یونہی گزر گیا۔ پھر اچانک اسلامی بھائی کی طبیعت دوبارہ **بگڑنا** شروع ہوگئی۔ انہوں نے چند جھٹکے لئے اور **بے حس و حرکت** ہوگئے۔ اسلامی بھائیوں نے آگے بڑھ کر انہیں سنبھالنے کی کوشش کی تو یہ دیکھ کر ان کے اوسان خطا

ہو گئے کہ اس اسلامی بھائی کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

پوری بس میں شور مچ گیا کہ ''**ایک مسافر کا انتقال ہو گیا ہے۔**'' سب مسافر پریشان تھے۔ان اعصاب شکن حالات میں بھی خیر خواہ اسلامی بھائی نے ہمت نہیں ہاری اور ان کے منہ پر پانی کی چھینٹے مارے اور انہیں **ہوش** میں لانے کی کوششیں کرنے لگے۔مختلف **قرانی سُورتیں** پڑھ کر دم کیا، دیگر دُعائیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ مصیبت کے وقت کی یہ **دعا** بھی پڑھی: ''**اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَاللّٰہ**'' اور بھی دُعائیں پڑھیں پھر **شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ** کے ان اشعار کی تکرار شروع کر دی:

یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰی کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

یا رسولَ اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دل کو اچھا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے شَمْسِ دِیں بَدْرُالْعُلٰی کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ایک اسلامی بھائی کے پاس شیخ طریقت، **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے بال مبارک موجود تھے۔انہوں نے وہ **بال** پانی میں ڈبوئے اور اس پانی کے چھینٹے مریض اسلامی بھائی کے منہ پر مارنے لگے۔حیرت انگیز طور پر اچانک اس

اسلامی بھائی کے جسم میں **حرکت** پیدا ہوئی اور وہ ہڑ بڑا کر **اٹھ بیٹھے**۔ یہ دیکھ کر اسلامی بھائیوں کی جان میں جان آئی۔ مختلف اوراد و وظائف پڑھ کر دم کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ راستے میں بس رکی تو انہیں کچھ دیر تازہ ہوا میں لٹا دیا جس سے ان کی طبیعت مزید **بہتر** ہوگئی۔ یوں الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **شجرہ عالیہ** کی برکتیں پاتے ہوئے کم و بیش صبح 6:00 بجے وہ مریض اسلامی بھائی بخیر و عافیت **دعوت اسلامی** کے صوبائی مدنی مرکز **فیضان مدینہ** جامع مسجد نورانی (کوئٹہ) پہنچ گئے۔ وہاں سے انہیں **دعوت اسلامی** کے عالمی مدنی مرکز **فیضان مدینہ** باب المدینہ کراچی روانہ کر دیا گیا جہاں سے وہ بخیریت اپنے گھر پہنچ گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ اجتماع میں شریک ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی مقیم اسلامی بہن کا بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سالانہ بین الاقوامی **سنتوں بھرے اجتماع** کی آمد آمد تھی۔ میں نے اپنے بچوں کے ابّو پر اجتماع میں شریک ہونے کے لئے **انفرادی کوشش** کی تو وہ تیّار ہو گئے اور ٹرین میں سیٹ بھی بُک کروالی۔ جس روز روانگی تھی گھر میں کوئی جھگڑا ہوگیا۔ انہوں نے غصے کے عالم میں اجتماع میں نہ جانے کا اعلان کر دیا، یہاں تک کہ مجھے بھی خصوصی نشست میں شرکت کے لئے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں جانے سے منع کر دیا۔ میں شدید

پریشان تھی۔ بہت کوشش کی کہ کسی طرح وہ اجتماع میں جانے کے لئے راضی ہوجائیں مگر ناکام رہی۔شام کے وقت توجہ مُرشِد سے 3 مرتبہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ پڑھا اور خوب دعائیں مانگیں۔ٹرین روانہ ہونے میں کچھ ہی وقت باقی رہ گیا تھا میں نے آخری کوشش کے طور پر ایک بار پھر اُن سے درخواست کی: ''اجتماع میں چلے جایئے۔'' **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی **برکت** سے وہ (جو پہلے اس سلسلے میں میری کوئی بات سننے کے لئے تیّار نہیں تھے) حیرت انگیز طور پر اجتماع میں شریک ہونے کے لئے **تیار ہوگئے** اور کہنے لگے: ''ٹھیک ہے میرا سامان تیار کردو۔'' میری خوشی کی انتہاء نہ رہی، میں نے جھٹ پٹ ان کا بیگ تیار کیا اور وہ اُسی ٹرین سے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے لئے روانہ ہوگئے جس میں سیٹ بُک کروائی تھی۔صرف یہی نہیں بلکہ جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں **شجرہ عالیہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کردیتی ہوں تو **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ میری وہ پریشانی دور ہوجاتی ہے۔

یہ عطائے دستگیری کوئی میرے دل سے پوچھے
وہیں آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پُکارا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ گُردے کا درد جاتا رہا

بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد کے عطّاری اسلامی بھائی (جو روزگار کے سلسلے میں بحرین میں مقیم ہیں) کے بیان کا خلاصہ ہے: ایک مرتبہ رات تقریباً

2:00 بجے کا وقت ہوگا۔ بحرین میں میرے پڑوسی اسلامی بھائی **گھبرائے** ہوئے میرے پاس آئے اور بتایا کہ چھوٹے بھائی کی طبیعت اچانک **خراب** ہوگئی ہے اور وہ اسپتال میں **داخل** ہے۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ اس کے گردے میں **پتھری** ہے اور صبح 10:00 بجے **آپریشن** ہوگا۔ میں نے انہیں تسلی دی اور صبح اسپتال پہنچا تو دیکھا کہ ان کا چھوٹا بھائی تکلیف کی شدت سے **تڑپ** رہا ہے۔ آپریشن ہونے میں ابھی دیر تھی۔ میں نے اپنے پڑوسی اسلامی بھائی (جو وہیں موجود تھے) کو ترغیب دی کہ قریبی مسجد چلتے ہیں کہ **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ کوئی مشکل آن پڑے تو **صلوٰۃُ الحاجات** پڑھ کر **دعا** مانگئے۔ چنانچہ ہم مسجد پہنچے صلوۃ الحاجات پڑھی اور وہیں بیٹھ گئے۔ میں نے اپنی جیب سے **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' نکالا اور بلند آواز سے **شجرۂ عالیہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنے لگا۔ وہ بھی میرے ساتھ مل کر پڑھنے لگے۔ ہم کافی دیر تک رو رو کر شجرہ شریف کے **دعائیہ اشعار** کی تکرار کرتے رہے۔ جب ہم وارڈ میں واپس پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے ان کا چھوٹا بھائی جو کچھ دیر پہلے تکلیف کے مارے تڑپ رہا تھا اب **سکون** سے لیٹا ہوا تھا بلکہ **اٹھکیلیوں** میں مشغول تھا۔ جب آپریشن کا وقت ہوا اور سرجن صاحب آئے تو بچے کو بھلا چنگا دیکھ کر وہ حیرت میں پڑ گئے اور اُس کا دوبارہ اچھی طرح چیک اپ کیا، کچھ ٹیسٹ بھی کروائے۔ رپورٹ دیکھی تو گردے کی پتھری غائب تھی۔ وہ ہم سے کہنے لگے: آپ اسے گھر لے جائیے **یہ بالکل ٹھیک**

ہے ،اب آپریشن کی کوئی حاجت نہیں ۔'' میرے پڑوسی اسلامی بھائی **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ کی یہ برکتیں دیکھ کر اتنے متأثر ہوئے کہ فوراً اپنا نام **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے **بیعت** ہونے کے لئے لکھوا دیا اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہونے لگے۔تادمِ بیان الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے چھوٹے بھائی کے گردے میں **کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿17﴾ ویزے مل گئے

عمان کے عطّاری اسلامی بھائی کے بیان کا لبّ لباب ہے : میں تقریباً 14 سال سے عرب ملک **عمان** میں مقیم اور 6 سال سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں ۔ یہاں میرا اپنا کاروبار ہے ۔ مجھے ایک بار اپنے کارخانے میں لیبر (کام کرنے والوں) کی ضرورت پڑی۔میں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر ان تھک کوشش کے باوجود ویزے نہ مل سکے۔کئی سال یونہی گزر گئے ، میں بہت **پریشان** تھا کہ لیبر نہ ہونے کی وجہ سے مجھے **نقصان** اٹھانا پڑ رہا تھا۔خیر میں نے ہمّت کر کے ایک مرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ایک اسلامی بھائی نے مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے شجرۂ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کا مشورہ دیا۔میں نے شجرۂ عالیہ کے ان **دعائیہ اشعار** کو بلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ

عطّاریہ پڑھنے کی **برکت** سے میرا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حیرت انگیز طور پر **چند دنوں** میں ہو گیا اور مجھے مطلوبہ تعداد میں ویزے مل گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ بھائی کی شادی ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی مقیم اسلامی بہن کے بیان کا لبِّ لباب ہے کہ میرے گھر والے بڑے بھائی کی شادی کے لئے طویل عرصے سے کوششیں کر رہے تھے مگر جہاں کہیں رشتے کی بات کرتے کوئی نہ کوئی **رُکاوٹ** کھڑی ہو جاتی۔ خاندان میں رشتے موجود تھے مگر بھائی راضی نہ ہوتے۔ اسی دوران چھوٹے بھائی کی شادی بھی بخیر و عافیت ہو چکی تھی۔ گھر والے شدید **پریشان** تھے۔ ایک اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ بطورِ وظیفہ پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ میں نے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے۔ ابھی 5 دن ہی گزرے تھے کہ میرے بھائی خاندان میں شادی کے لئے **رضامند** ہو گئے یوں شجرہ عالیہ کی برکت سے گھر والوں کو طویل پریشانی سے نجات ملی اور میرے بھائی کی شادی ہو گئی۔ اب میں خود بھی دوسری اسلامی بہنوں کو اپنے مسائل کے حل کے لئے **شجرہ عالیہ** پڑھنے کی ترغیب دلاتی ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿19﴾ چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی

صوبہ پنجاب (پاکستان) اٹک کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ 2003ء میں مجھ پر جنات کے اثرات ہوگئے۔ایک چڑیل آکر مجھے پریشان کیا کرتی تھی۔میں نے باب المدینہ (کراچی) حاضر ہوکر اپنے پیرومرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں تحریری رقعہ لکھ کر حالات پیش کردیئے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ نے رقعہ پر کچھ لکھا اور تسلی دی۔اس دن سے میری طبیعت بہتر ہونا شروع ہوگئی۔ کم وبیش 2 سال بعد 2005ء میں تربیتی کورس میں شرکت کیلئے مظفرآباد (کشمیر) پہنچا۔10 مئی 2005ء بروز منگل انتہائی سیاہ رنگ کی ایک بدصورت عورت جس کے سر کے بال کُھلے ہوئے تھے میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی اور انتہائی غصے کے عالم میں کہنے لگی: ''میری دوست چڑیل کو تمہارے کراچی والے پیر نے پکڑ لیا ہے اب میں تمہیں اور تمام تربیتی کورس والوں کو ماردوں گی۔'' یہ سن کر میں خوف کے مارے زور زور سے چیخیں مارنے لگا۔

اسلامی بھائیوں نے میری حالت دیکھ کر **شجرہ عالیہ قادریہ رَضَویہ عطاریہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کئے۔جب تک وہ شجرہ شریف پڑھتے رہتے تو طبیعت سنبھل جاتی مگر جب رک جاتے تو پھر ویسی حالت ہوجاتی۔نمازِ عشاء کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو سب نے مل کر اپنے پیرومرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنا شروع کردیا، ''یا عطار پیر ہر بلا چیر'' تو اچانک اسلامی بھائیوں نے دیکھا کہ کمرے کی کھڑکیاں ہوا کے زور سے کھل گئیں اور دیوار گیر گھڑی زور زور سے

ہلنے لگی۔ ہم گھبرا گئے کہ نہ جانے یہ جنّات اب ہمارا کیا حشر کریں گے۔ یکا یک دروازے سے قبلہ امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے۔ وہ چڑیل روہانسی ہو کر کہنے لگی: ''مجھے معاف کردو میں چلی جاؤنگی۔'' امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا۔ میری طبیعت بھی سنبھل گئی مگر دوسرے دن کچھ اور چڑیلیں پہنچ گئیں اور دھمکی دینے لگیں: ''تم 80 طلباء ہو اگر 80,000 بھی ہوں تو ہمارا کچھ نہیں کر سکتے، تمہارے فیضان مدینہ کے کچھ عطاری جن ہیں جن کے باعث ہم مجبور ہیں ورنہ ہم تم سب کا گلا دبا دیتیں۔ ہم نے پھر سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کیا تو سب چڑیلوں نے یہ کہتے ہوئے بھاگنا شروع کر دیا کہ ہم صرف تمہارے کراچی والے پیر عطار سے ڈرتی ہیں۔ (قومِ جنات، ص۲۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ مسئلہ حل ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے بچوں کے ابو نے ایک جگہ **ملازمت** کے لئے درخواست دی مگر انہوں نے اس کے لئے نئے شناختی کارڈ کی شرط رکھ دی۔ میرے بچوں کے ابو نے نیا شناختی کارڈ بنانے کے لئے درخواست جمع کروائی مگر 2 سال کا لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود شناختی کارڈ نہیں بن سکا۔ ہم بہت **پریشان** تھے کہ شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے نوکری بھی نہیں مل رہی تھی جس کی وجہ سے بڑی **تنگ دستی** تھی۔ میں نے 21 دن شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی نیت کی۔ ابھی 17 دن ہی پڑھا تھا کہ حیرت انگیز طور

پر شناختی کارڈ بھی بن گیا اور انہیں **نوکری بھی مل گئی**۔ یوں ہمیں الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **شجرہ عالیہ** کی برکت سے تنگدستی اور پریشانی سے نجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿21﴾ ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ میرا روزانہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کا معمول ہے۔ اس کے دعائیہ اشعار اکثر چلتے پھرتے بھی پڑھتی رہتی ہوں۔ ایک مرتبہ میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے مَدَنی مشورے میں جانے کے لئے تیاری کر رہی تھی۔ ایک دم میرا پاؤں پھسلا اور میں دھڑام سے پُختہ فرش پر گر پڑی۔ مجھے شدید **تکلیف** محسوس ہو رہی تھی مگر میں ہمت کر کے مَدَنی مشورے میں شرکت کے لئے پہنچ گئی اور اس شعر کی تکرار کرتی رہی:

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

جب گھر واپس آئی تو درد کی شدت میں اضافہ ہو چکا تھا۔ جب گھر والے مجھے لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تو وہ حیران رہ گئی کہ ایسی زبردست چوٹ کے باوجود کمر کی ہڈی ٹوٹنے سے **محفوظ** رہی۔ بہرحال اس نے میرا علاج شروع کیا اور میں نے حسبِ

معمول **شجرہ عالیہ** پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکت سے میں کچھ ہی دنوں میں مکمل طور پر صحت یاب ہوگئی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے اور میرے گھر والوں کو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی اور **دعوتِ اسلامی** میں استقامت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ مالی طور پر خوشحال ہوگئے

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: گھر والوں نے بڑے ارمان سے میری شادی کی۔ شادی ہونے کے بعد میں شدید **معاشی مسائل** کا شکار ہوگیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری خستہ حالی میں **اضافہ** ہوتا چلا گیا۔ میں **شدید پریشان** تھا کہ ضروریاتِ زندگی کیونکر پوری ہوں گی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوکر **عطّاری** بن چکا تھا اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھی وابستہ تھا۔ **توجُّہ مُرشِد** سے ایک دن میری نگاہ رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ**'' میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کے اس شعر پر پڑی:

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقاً سے دے رِزْقِ حَسَنْ

بندۂ رَزّاق تاجُ الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

میں نے اس شعر کے ذریعے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مالی حالات کی **بہتری** کے

لئے **دُعا** کو اپنا معمول بنالیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دنوں میں میری **تنگ دستی خوشحالی میں بدل گئی**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿23﴾ کُتّے بھاگ گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں اسلامی بہنوں کا مَدَنی مشورہ تھا۔ ہم چند اسلامی بہنیں اس میں شرکت کے لئے بس اسٹاپ پر بس کے انتظار میں کھڑی تھیں۔ کافی دیر گزر گئی مگر بس نہ آئی۔ اچانک مڑ کر پیچھے دیکھا تو خوف کے مارے میرا دل اچھل کر حلق میں آ گیا کہ بہت سے **خوفناک کتے** ہمیں گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ میں نے ہمت کر کے **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے **دعائیہ اشعار** میں سے اس شعر کو پڑھنا شروع کر دیا:

بَہرِ شِبلی شیرِ حق دنیا کے کُتّوں سے بچا (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ایک کا رَکھ عبدِ واحد بے رِیا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

حیرت انگیز طور پر وہ کتے یکا یک منتشر ہو گئے۔ یوں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی **برکت** سے ہمیں اس مصیبت سے نجات ملی۔ شجرہ عالیہ کی یہ برکت دیکھ کر میں نے روزانہ شجرہ عالیہ پڑھنے کی **نیت** بھی کر لی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿24﴾ پوشیدہ بیماری دور ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک پریشان کُن مردانہ **بیماری** میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹری علاج سے بات بنتی ہوئی نظر نہ آتی تھی۔ کچھ عرصہ قبل ہی میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوا تھا اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوکر **عطّاری** بھی بن چکا تھا۔ **پیر و مرشد** کے عطا کردہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ**'' میں دیئے گئے اوراد وظائف پڑھنا میرا معمول تھا۔ میں رسالے کے شروع میں دیا گیا **شجرۂ عالیہ** بھی پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن جب میں اس شعر پر پہنچا:

دل کو اچھا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شَمسِ دِیں بَدْرُ العُلیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

تو میں نے اپنے **مرض سے شفایابی** پانے کی نیت سے اس شعر کی تکرار کرنا شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کرتے ہوئے کچھ ہی دِن گزرے ہوں گے کہ کوئی دوائی استعمال کئے بغیر حیرت انگیز طور پر اس مرض سے میری جان **چھوٹ** گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿25﴾ طویل پریشانی سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ابو جان پر 2 سال سے ایک ایکسیڈنٹ (حادثے) کے حوالے سے مقدمہ چل رہا تھا۔

دوسرے فریق سے صلح کا معاہدہ بھی ہوگیا اور انہوں نے ڈیڑھ یا دو لاکھ رقم بھی وصول کر لی تھی مگر مقدمہ کی سماعت **طویل** ہوتی چلی جارہی تھی۔ سب گھر والے بہت **پریشان** تھے۔ ایک اسلامی بہن کو ہماری اس پریشانی کا پتا چلا تو انہوں نے مجھے **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ 3 یا 12 یا 26 دن کا ارادہ کر کے اپنی پریشانی دُور ہونے کی نیت سے روزانہ شجرہ عالیہ پڑھئے اور اس شعر کی بالخصوص تکرار کیجئے:

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور اس کی برکتیں دیکھئے۔ میں نے 12 دن تک شجرہ عالیہ پڑھنے کی نیت کی اور اس پر عمل شروع کر دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ صرف 3 دن پڑھنے کی برکت سے اس مقدمے کا (جس کا دو سال سے کوئی فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا) فیصلہ ہوگیا اور میرے ابو باعزت بری ہوگئے۔ یوں **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کی برکت سے ہمیں اس طویل پریشانی سے نجات مل گئی۔ اس دن کے بعد گھر والوں نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کرنے کی مکمل اجازت دے دی ہے ورنہ پہلے کافی رُکاوٹ کا سامنا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿26﴾ سبق یاد ہو جاتا ہے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لبِّ لباب ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کے اس نے مجھے شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوکر **عطّاریہ** ہونے کا شرف بخشا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ میں **مدرسۃ المدینہ** میں **قرآن پاک حفظ** کر رہی ہوں۔ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا میرا معمول ہے۔ بالخصوص جب کبھی مجھے سبق یاد کرنے میں دُشواری ہوتی ہے یا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آج میں سبق ٹھیک سے نہیں سُنا پاؤں گی تو میں گھر سے مدرسہ تک اس شعر کی تکرار کرتی ہوئی آتی ہوں:

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تو **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے سارا **سبق** بالکل صحیح سنا دیتی ہوں اور میری معلّمہ کو بھی مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوتی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿27﴾ مَدَنی ماحول میں استقامت مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (جو دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات وتعویذات کے ذمہ دار بھی ہیں) کا بیان کچھ یوں ہے: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول ملا اور شیخِ طریقت

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے شرفِ **بیعت** نصیب ہوا۔ مگر میرے دل کو یہ دھڑکا لگا رہتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ **استقامت** نہ ملنے کی وجہ سے میں **دعوتِ اسلامی** کے اس سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور ہو جاؤں۔ میں اس **عظیم نعمت** کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں **دعائے استقامت** کے لئے رسالہ **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ''** میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کے اس شعر کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنا شروع کیا:

نَصرا اَبی صالح کا صدْقہ صالح و منصور رکھ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دے حیاتِ دین مُحیِ جانْفزا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دعائیہ شعر کی بَرَکت سے شیطانی وسوسوں سے نجات مل گئی اور مجھے ایسی استقامت **نصیب** ہوئی کہ تادمِ بیان تقریباً 12 سال ہو گئے، میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں اور نگاہِ مُرشِد کے صدقے (تادمِ بیان) دعوتِ اسلامی کی پاکستان انتظامی کابینہ کا رُکن بھی ہوں۔ آج بھی مجھے کوئی **پریشانی** آتی ہے تو میں اُس پریشانی کی مناسبت سے **شجرہ عالیہ** کے کسی ایک شعر کو اپنی **دُعا** کا حصہ بنالیتا ہوں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری وہ پریشانی **دُور** ہو جاتی ہے۔ نہ صرف میں خُود ایسا کرتا ہوں بلکہ خیر خواہی کے جذبے کے تحت دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کا مشورہ پیش کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿28﴾ لاکھوں کا کاروبار واپس مل گیا

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے **شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ** سے حاصل ہونے والی برکتوں کا بیان کچھ یوں کیا: میرا چلتا ہوا کاروبار تھا اور **مالی** طور پر کسی قسم کی پریشانی نہ تھی۔ پھر حالات نے ایسی کروٹ لی کہ میرا سارا کاروبار **ڈُوب گیا** اور میں گویا عالیشان بنگلے سے نکل کر **فٹ پاتھ** پر آ گیا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابَستہ ہو کر **عطّاری** بن چکا تھا۔ آزمائش کے ان دنوں میں یہ نسبت میرے **کام** آئی۔ وہ اس طرح کہ میں نے رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ**'' میں دیئے گئے **شجرہ عالیہ** کے اس شعر کے ذریعے اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں **دُعا** کرنا شروع کی۔

بَہرِ ابراہیم مجھ پَر نارِغم گلزار کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چند ہی دنوں میں ایسے اسباب بنے کہ میرا ڈُوبا ہوا لاکھوں کا کاروبار مجھے **واپس** مل گیا اور میری خوشحالی کے دن لَوٹ آئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿29﴾ ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں کورنگی انڈسٹریل ایریا کی ایک فیکٹری میں مُلازم تھا۔ وہاں میری ایک ذمہ داری یہ بھی

تھی کہ اگر کپڑا بننے کی مشین کا کوئی پُرزہ خراب ہوجائے تو میں اسے فیکٹری والوں کی اجازت سے لے جاؤں اور اسے دکھا کر بازار سے نیا پُرزہ خرید لاؤں۔ میں اپنا یہ فریضہ بخوبی انجام دیتا تھا مگر مجھے شدید ذہنی **پریشانی** کا سامنا کرنا پڑتا۔ وہ یوں کہ جب میں فیکٹری سے وہ قیمتی پُرزہ لے کر بازار کا رُخ کرتا تو راستے میں کچھ پولیس والے آنے جانے والوں کو چیکنگ کے نام پر روکتے اور ''چائے پانی'' کا مطالبہ کرتے۔ میں اُن کی اس زیادتی سے بچنے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرتا جو خاصا **طویل** تھا۔ مجھے کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا مگر کیا کرتا مجبور تھا۔ ایک دن میں نے ایک اسلامی بھائی سے اپنا یہ مسئلہ بیان کیا تو وہ فرمانے لگے کہ آپ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید ہیں، **عطّاری** ہیں، کیا ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' کا رسالہ اپنے پاس رکھتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ رسالہ اپنے پاس رکھئے اور **شجرۂ عالیہ** کا ایک شعر کثرت سے پڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا: آپ **ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ کھلی آنکھوں سے اس کی برکتیں دیکھیں گے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جس دن مجھے بازار جانا تھا۔ اسی شعر کی تکرار کرتے ہوئے پھٹ پھٹ کرتی ففٹی موٹر سائیکل پر پولیس والوں کے پاس سے گزرا تو وہ حسبِ معمول وہاں سے گزرنے والی گاڑیوں کو روکنے میں مصروف تھے مگر حیرت انگیز طور پر انہوں نے روکنا

تو دُور کی بات میری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ یہ دیکھ کر میرا حوصلہ اتنا **بُلند** ہوگیا کہ اب میں اسی راستے سے اپنی پھٹ پھٹ کرتی فِفٹی موٹر سائیکل پر انہی پولیس والوں کے پاس سے گزرتا ہوں مگر انہوں نے مجھے کبھی تنگ نہیں کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ میں انہیں دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی برکت سے مجھے **ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿30﴾ تنخواہ بڑھ گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے واٹر پمپ (گلستانِ مرشد) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں ایک سیٹھ کے ہاں نوکری کرتا تھا اور شادی شدہ تھا۔ 5 بچے تھے اور تنخواہ بہت کم تھی، لہٰذا بڑی **تنگی** سے گزر بسر ہوتی تھی۔ ایک دن میں نے اپنے سیٹھ سے اپنی اس پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے تنخواہ **بڑھانے** کی درخواست کی تو اس نے صاف انکار کردیا۔ جس پر میری ان سے تلخ کلامی ہوگئی اور میں نے جذبات میں آکر نوکری سے ہی **استعفیٰ** دے دیا۔ میری تنگ دستی مزید بڑھ گئی۔ ایک اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوئی تو انہوں نے میرا مسئلہ سُن کر پوچھا: کیا آپ اپنے پیر ومرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** سے شجرہ عالیہ پڑھتے ہیں؟ میں نے نفی میں سر ہلا کر اپنی سُستی کا اقرار کیا۔ انہوں نے میرا ذہن بنایا کہ آپ شجرہ عالیہ پڑھنے کا معمول بنالیجئے اور

بالخصوص ان **3 دُعائیہ اشعار** کی بار بار تکرار کیجئے:

﴿1﴾ دے محمد کے لئے روزی کر اَحمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

خوانِ فَضْلُ اللہ سے حصہ گدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿2﴾ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقاً سے دے رِزْقِ حَسَن

بندۂ رَزَّاق تاجُ الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿3﴾ دین و دنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنْتِمَا کے واسطے

میں نے ان کے مشورے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے بالخصوص مذکورہ اشعار کی تکرار کی مجھے ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ تیسرے ہی دن وہ سیٹھ (جو پہلے مجھ سے سیدھے منہ بات کرنے کو تیار نہ تھا) خود چل کر میرے گھر آیا اور نہ صرف مجھے دوبارہ نوکری دی بلکہ میرے مطالبے کی مطابق میری تنخواہ بھی **بڑھا** دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿31﴾ کھوئی ہوئی چابی مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں موٹر سائیکل پر کسی کام سے ایم اے جناح روڈ پر گیا۔ مارکیٹ کے باہر میں نے موٹر سائیکل کو تالا لگایا اور اندر کی طرف چل دیا۔ ابھی مارکیٹ میں داخل بھی نہ ہوا تھا

کہ میری نظر اپنے ہاتھ پر گئی تو چابی کا پلاسٹک کا خول میری انگلیوں میں دبا ہوا تھا اور بقیہ چابی غائب تھی۔ پریشان ہوکر زمین پر تلاش شروع کردی۔ بہت کوشش کے باجود چابی نہ ملی۔ موٹر سائیکل کے اِگنیشن (یعنی سوئچ) میں بھی دیکھا مگر دکھائی نہ دی۔ میں بہت پریشان تھا کہ اب شدید رش میں کس طرح موٹر سائیکل کو گھسیٹ کر چابی بنانے والے کے پاس لے جاؤں گا۔ اچانک میرے ذہن میں شجرہ شریف کی برکتوں کا خیال آیا۔ چنانچہ میں نے اپنا مسئلہ حل ہونے کی نیت سے شجرہ شریف کے یہ دو اشعار پڑھنا شروع کئے اور تلاش بھی جاری رکھی۔

؎ یا الٰہی رَحم فرما مصطفیٰ کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

یارسولَ اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

؎ مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ایک یا دو منٹ گزرے ہوں گے کہ میرے ذہن میں تجویز آئی کہ ہینڈل لاک میں دیکھنا چاہئے۔ جب میں نے دیکھا تو بقیہ چابی مجھے وہاں لگی ہوئی مل گئی۔ میں نے رب تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شجرہ شریف کی برکتوں پر میرا اعتقاد اور بھی مضبوط ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿32﴾ دل نیکیوں کی طرف مائل ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول اور اپنے پیرومرشد شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستگی کی برکت سے میں **نماز** تو پڑھنے لگا تھا مگر ثواب کمانے کے دیگر ذرائع مثلاً درسِ فیضانِ سنّت، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور دیگر **مَدَنی کاموں** سے محروم تھا۔ نفس وشیطان مجھے **ثوابِ جاریہ** کے ان عظیم کاموں کی طرف آنے ہی نہیں دیتے تھے۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں اس مَدَنی ماحول سے دُور ہوکر پھر سے غفلت کا شکار نہ ہوجاؤں۔ ایک اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوئی تو میں نے اُن سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے شجرہ عالیہ پڑھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ تین یا چار دن ہی گزرے ہوں گے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا دل **نیکیوں** کی طرف مائل ہوگیا اور میں نے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام بھی کرنا شروع کردیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿33﴾ دل سُتھرا ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں نے اپنے علاقے کے ایک اسلامی بھائی (جو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ نہیں تھے) کو **نماز** کی دعوت پیش کی تو انہوں نے اپنی حالتِ زار کچھ اس طرح بیان کی: ''آہ! نماز

تو دُور کی بات، میں تو غسلِ جنابت تک میں ایسی **سستی** کرتا ہوں کہ کئی کئی دن ناپاکی کی حالت میں گزر جاتے ہیں، میں کیا کروں میرا دل ہی اس معنوی گندگی سے صفائی کی طرف **مائل** نہیں ہوتا۔'' میں نے ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے عرض کی: ''آپ ہمت رکھئے اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** سے **شجرۂ عالیہ** بالخصوص یہ شعر کثرت پڑھا کریں:

دل کو اچھا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شَمسِ دِیں بدرُ العُلیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

انہوں نے اس پر عمل کی نیت کر لی۔ چند دن کے بعد جب ان سے مُلاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ شجرۂ عالیہ کی برکت سے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا دل **نیکیوں** کی طرف مائل ہو گیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿34﴾ گھریلو مسائل حل ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں چند گھریلو مسائل کی وجہ سے شدید **ذہنی اذیت** کا شِکار تھا۔ اس پریشانی سے نجات پانے کے لئے میں ایک **عامل** کے پاس جا پہنچا۔ اس نے مجھے اپنی چکنی چپڑی باتوں میں اُلجھا کر **10,000** (دس ہزار) روپے ہتھیا لئے اور مجھے کچھ پڑھنے کے لئے کہا۔ میں نے حسبِ ہدایت عمل شروع کر دیا۔ مسائل تو کیا حل ہونے تھے، میری اپنی طبیعت **خراب** رہنے لگی۔ سر درد سے دُکھتا اور جسم **بخار** میں جلتا رہتا۔ اس دوہری

مصیبت سے میرے اوسان خطا ہوگئے۔ کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا۔ میں نے اپنا مسئلہ ایک اسلامی بھائی سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا: آپ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے **سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ** میں بیعت ہیں۔ آپ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کا معمول کیوں نہیں بنا لیتے۔'' اور خصوصاً مجھے یہ شعر بار بار پڑھنے کا مشورہ دیا:

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میں نے شجرۂ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا اور ہر نماز کے بعد مذکورہ **شعر** پڑھ پڑھ کر اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پریشانیوں سے چھٹکارے کے لئے **دُعا** مانگنے لگا۔ دوسرے ہی دن کوئی دوائی استعمال کئے بغیر حیرت انگیز طور پر میرا سر درد اور بخار **جاتا رہا** اور میری طبیعت **بحال** ہونے لگی اور بتدریج میرے گھریلو مسائل بھی **حل** ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿35﴾ مَدَنی مُنّی صحت یاب ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میری اڑھائی سالہ مَدَنی مُنّی کو اچانک فِٹس Fits کا دورہ پڑا (جس میں مریض کے ہاتھ پاؤں اور قوتِ حس کام کرنا چھوڑ دیتی ہے)۔ اسے فوراً اسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا

گیا۔ میں بے حد پریشان تھا، مَدَنی مُنّی کی امّی تو مسلسل روئے جارہی تھی کہ شاید اب میری بیٹی جانبر نہ ہوسکے۔ اسی دوران میں عصر کی نماز پڑھنے قریبی مسجد میں گیا۔ نماز کے بعد میں نے رو رو کر شجرہ شریف کے یہ دعائیہ اشعار پڑھے؛

یا الٰہی رَحم فرما مصطفیٰ کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم)

یارسولَ اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم)

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پھر میں نے اپنے پیر و مُرشِد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے وسیلے سے دعا مانگی کہ ''یارب عزوجل! میری مَدَنی مُنّی کو شفا عطا فرما۔'' دعا کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے ایسا لگا کہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں نے میری مَدَنی مُنّی کو ڈھانپ لیا ہے اور ایسا ہی ہوا ڈاکٹروں کی توقع کے برعکس کچھ ہی دیر میں میری مَدَنی مُنّی نے آنکھیں کھولدیں اور یوں ہنسنے مُسکرانے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ بس ذرا سی نقاہت نظر آرہی تھی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دوسرے ہی دن مَدَنی مُنّی اسپتال سے گھر واپس آگئی۔ تادمِ تحریر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، اُس کی طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی بلکہ اس کی صحت پہلے سے بہتر نظر آتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿36﴾ خوفناک بَلا

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ایک رات میں اپنی گاڑی پر قدرے سنسان علاقے سے گزر رہا تھا۔ایک چھوٹے سے پل پر سے گزرتے ہوئے اچانک ایسا لگا جیسے کوئی بہت زیادہ وزنی چیز گاڑی پر لاد دی گئی ہو۔ فل اسپیڈ دینے کے باوجود گاڑی بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی ۔کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ کر جیسے ہی گاڑی سے اترا تو مجھے اپنے کندھوں پر کسی ان دیکھی شئے کا وزن محسوس ہوا۔جیسے تیسے میں نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور بستر پر جا گرا۔رات کے کم وبیش 1:30 بجے کا وقت تھا کہ میری آنکھ کھلی ۔مجھ پر ایک عجیب خوف طاری تھا۔بہرحال میں ہمت کر کے واش روم جانے کیلئے اٹھا،تو کسی ان دیکھی طاقت نے میرا ہاتھ موڑ کر کمر پر لگا دیا۔میری چیخ نکل گئی ۔اس ان دیکھی شے نے ساری رات مجھے اذیت میں مبتلا رکھا۔کبھی میری ٹانگ موڑ دی جاتی تو کبھی اٹھا کر پٹخ دیا جاتا۔ میں خوف وتکلیف میں چلاتا اور گھر والوں کو بلاتا رہا مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ گھر والوں کو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔اذانِ فجر ہونے پر وہ نادیدہ قوت چلی گئی۔میرا پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔

صبح اس خیال سے گھر میں کچھ نہ بتایا کہ خوامخواہ پریشان ہوں گے ۔گلی میں رہنے والے ایک باریش نمازی شخص کے (جودم وغیرہ کرتے تھے) پاس پہنچا۔انہوں نے استخارہ کر کے بتایا کہ سخت جان لیوا چیز تمھارے ساتھ ہے۔لگتا ہے کہ تم کسی کامل

پیر کے مرید ہو اس لئے جان بچ گئی۔ اس کا علاج میرے بس میں نہیں ہے۔ دوسری رات پھر اسی طرح 2:00 بجے کے قریب کسی نادیدہ قوت نے نیند کی حالت میں بستر سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور ساری رات مجھے اذیت دی جاتی رہی۔ مدد کیلئے پکارتا رہا مگر بے سُود۔ دن کے وقت میں نے قریبی مزار پر حاضری دی اور آنکھیں بند کر کے عرض کی: ''حضور! میرے مرشد کا واسطہ! کم از کم اتنا تو ہو کہ جو نادیدہ قوت مجھے تکلیف دیتی ہے نظر آئے۔'' یہ عرض کر کے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو برابر میں بھیانک چہرے والی ایک خوفناک بلا کھڑی دکھائی دی۔ جس کے دانت سینے تک نکلے ہوئے تھے اور سر چھت کو چھو رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد سیاہ تھا۔ وہ بڑی بڑی سرخ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ میں گھبرا کر وہاں سے چل دیا تو وہ بلا بھی میرے ساتھ ہولی۔ باہر آ کر جب میں نے مزار کے احاطے میں نگاہ دوڑائی تو مجھے عجیب الخلقت مخلوق دکھائی دی جن میں بچے بھی تھے اور لمبے قد والے مرد بھی جن کے بال گھٹنوں تک اور چہرے انسانوں سے مختلف تھے۔ اب چونکہ وہ نادیدہ قوت ظاہر ہو چکی تھی۔ لہٰذا سامنے آ کر میری پٹائی کیا کرتی۔

ایک صبح میں نے سبز عمامہ باندھے ہوئے اسلامی بھائی کو یہ تمام معاملہ بتایا تو انہوں نے پوچھا: ''تم اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ شریف میں سے اوراد و وظائف پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''پڑھنا تو دور کی بات، میرے پاس تو شجرہ بھی نہیں ہے۔'' انہوں نے مجھے شجرہ عطار یہ دیا

اورتاکید کی کہ اسے اپنے پاس رکھئے اوراس میں دیئے گئے اورادووظائف پڑھنے کا معمول بھی بنالیجئے اور فیضان مدینہ سے مجلس مکتوبات تعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات بھی لیجئے،ان شاء اللہ عزوجل اس خوفناک بلا سے نجات مل جائے گی۔

اس رات جب میں سویا تو **شجرہ عطاریہ** میری جیب میں تھا۔عجیب قسم کی پراَسرار آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ بھیانک بلا کمرے میں کھڑی ہے۔میں چونکہ اب عادی ہو چکا تھا،لہٰذا خوف میں کمی آ گئی تھی۔میں نے محسوس کیا آج وہ مجھ سے دور دور ہے اور قریب آنے سے کترا رہی ہے۔وہ بلا دور سے ہی بھیانک آواز میں کہنے لگی:''تمہاری جیب میں کیا ہے؟ اسکو نکال دو میں تجھے کچھ نہیں کہوں گی۔'' اب مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری جیب میں **شجرہ عطاریہ** ہے اوراسی کی وجہ سے اس بلا کو میرے قریب آنے کی ہمت نہیں ہورہی۔ساری رات وہ بلا دور دور کمرے میں ٹہلتی رہی اور جیب سے شجرہ عطاریہ نکالنے کا مشورہ دیتی رہی۔رات میں سوتو نہ سکا مگر اس کی اذیت سے بہرحال محفوظ رہا۔

دوسرے دن فیضان مدینہ میں **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے مکتب سے تعویذات لئے اورلاکرایک تعویذ کمرے میں لٹکا دیا۔الحمدللہ عزوجل تعویذ لٹکانے کی برکت سے اس بھیانک بلا کا کمرے میں داخلہ بھی بند ہوگیا۔چند دن مختلف روپ میں آکر باہر دالان سے کبھی کھڑکی سے،آواز دیتی رہی:تعویذ ہٹادے..... تیرے بہت کام آؤنگی.....مجھ سے دوستی کرلے..... تجھے اب نہیں ماروں گی۔وغیرہ وغیرہ''

اس کے بعد میں نے باہر بھی تعویذات لٹکا دیئے اور خود بھی تعویذ پہن لیا کاٹ کا پانی بھی پیتا رہا۔ الحمدللہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں **شجرۂ عطاریہ** اور **تعویذاتِ عطاریہ** کی برکت سے اس خوفناک بلا سے نجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿37﴾ ہوش میں آگئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کچھ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے شائع ہونے والے تعویذات عطاریہ کی بہاروں پر مشتمل رسالے ''**خوفناک بلا**'' میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' اپنے پاس رکھنے کی برکتیں پڑھیں تو میں نے بھی شجرۂ عطاریہ پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کا معمول بنالیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے شجرہ عطاریہ پڑھنے اور پاس رکھنے کی بدولت خوب خوب برکتیں ملیں۔ جس کی ایک برکت یوں بھی ظاہر ہوئی کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن پر جنات کے **اثرات** تھے۔ ایک دن اچانک انکی طبیعت بگڑی اور ان پر **بے ہوشی** کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ان کو ہوش میں لانے کے لئے پانی کے چھینٹے مارے گئے مگر بے سُود۔ میں چونکہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ کی برکتوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی، چُنانچہ میں نے جھٹ سے شجرہ عطاریہ نکال کر ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ شجرۂ عطاریہ ان کے ہاتھ میں دینے کی دیر تھی **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی

طبیعت سنبھلنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ **ہوش** میں آگئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿38﴾ گھریلو پریشانیاں دور ہو گئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ کچھ عرصے سے ہمیں مختلف **گھریلو پریشانیوں** کا سامنا تھا۔ بہت کوششیں کیں مگر پریشانیاں تھیں کہ **دور** ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ معاملات ایسے تھے کہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتے تھے۔ میں شیخ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت تھی۔ میں نے اپنے مسائل کے حل کی نیت سے **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' میں موجود **شجرۂ عالیہ** کے اس دعائیہ **شعر** کو بار بار پڑھنا شروع کیا:

یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰی کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم)

یارسولَ اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم)

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے اس دعائیہ شعر کی برکت سے ہمارے گھر کے مسائل بتدریج **حل** ہوگئے اور گھر میں **خوشحالی** آگئی۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اب میں نہ صرف **شجرۂ عطّاریہ** باقاعدگی سے پڑھتی ہوں بلکہ شجرہ شریف میں موجود دیگر اوراد و وظائف پڑھنے کا بھی معمول ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿39﴾ سینے کی تکلیف دُور ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' سے **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کی پیاری پیاری عادت بنائے ہوئے تھیں۔ایک دن اچانک ان کے سینے میں **تکلیف** شروع ہوئی جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی۔انہوں نے بہت علاج کروایا مگر کوئی خاص آرام نہ آیا۔وہ بڑی آزمائش میں مبتلا تھیں۔اپنی بیماری کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت سے بھی محروم رہنے لگیں۔لیڈی ڈاکٹر نے **انفیکشن** کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے فوری طور پر میموگرافی (Mammo Graphy) کروانے کو کہا۔جس دن وہ میموگرافی کروانے کے لئے لیبارٹری میں گئیں تو راستے میں **شجرۂ عالیہ** کا ورد شروع کر دیا کہ رپورٹ ٹھیک آئے اور کسی **بڑی بیماری** کا انکشاف نہ ہو۔جب میموگرافی کی رپورٹ آئی تو انفیکشن کا خدشہ غلط ثابت ہوا۔**الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ عرصے بعد انہیں **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کی برکت سے سینے کی اس **تکلیف سے نجات** بھی مل گئی۔**الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ!اب وہ اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں پابندی سے شرکت کرتی ہیں۔

دل عشقِ محمد ﷺ میں تڑپتا رہے ہر دم
سینے کو مدینہ میرے **اللہ** جَلَّجَلَالُہٗ بنادے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿40﴾ اثرات ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کچھ عرصے پہلے میری **طبیعت اچانک خراب** ہوگئی۔ بہت علاج کروایا مگر آرام نہ آیا۔ مسلسل بیمار رہنے کی وجہ سے میری **صحت** گرنا شروع ہوگئی۔ گھر والے میری حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے۔ انہیں یہ بھی شبہ تھا کہ کہیں مجھ پر جنات وغیرہ کے **اثرات** تو نہیں؟ جب مجھے ان کے خیالات کا پتہ چلا تو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ عنایت سے میری توجہ آپ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** میں دیئے گئے **شجرۂ عالیہ** کی طرف ہوگئی۔ جس کی برکتوں کی میں پہلے ہی قائل تھی۔ میں نے اس **حسنِ ظن** کے ساتھ کہ ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عطاریہ کی برکت سے مجھے **شفا** مل جائے گی، اسی دن سے شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ اپنے پاس رکھنا شروع کر دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسا ہی ہوا یعنی میں شجرہ قادریہ عطاریہ کی برکت سے **چند ہی دنوں میں صحت یاب ہوگئی۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿41﴾ خوفناک خواب

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں نے دو مرتبہ یہ **خواب** دیکھا کہ کوئی خوفناک بلا مجھ پر حملہ کرنے کیلئے آرہی ہے۔ لیکن جیسے ہی میرے ہاتھ میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ **''شجرہ قادریہ رضویہ**

ضیائیہ عطّاریہ" کا رسالہ دیکھتی ہے تو فوراً گھبرا کر **دور** ہو جاتی ہے۔ اس طرح شجرہ قادریہ عطاریہ اس خوفناک بلا کو میرے قریب ہونے سے **روکتا ہے** اور میں اس بلا سے محفوظ رہتی ہوں۔ بس پھر کیا تھا میں نے بیداری میں بھی شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ اپنے پاس رکھنا شروع کر دیا۔ مجھے اس کی ایسی برکت نصیب ہوئی کہ حقیقت میں تو کیا **نقصان** پہنچتا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ **خوفناک بلا** مجھے خواب میں بھی نظر آنا بند ہوگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿42﴾ پر اَسرار بچی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ میرے گھر والے ایک شادی میں شرکت کے بعد رات تقریباً 2 بجے گھر واپس آرہے تھے۔ جب وہ ایک ویران جگہ سے گزر رہے تھے تو میری بہن نے وہاں موجود کچرے کے ڈھیر سے ایک **پُراسرار بچی** کو نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ میری بہن خوفزدہ ہوکر پیچھے ہٹی مگر وہ **پراسرار بچی** قریب آکر بہن سے ٹکرائی اور غائب ہوگئی۔ گھر آتے ہی بہن کی حالت خراب ہونا شروع ہوگئی اور وہ بدلی ہوئی آواز میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگی۔ بقول اس کے اسے **سینکڑوں جنات** نظر آتے۔ کئی عاملین سے علاج کروایا گیا مگر طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی۔ پریشان ہوکر سسرال والے بہن کو میرے گھر چھوڑ گئے۔ میں نے بھی جگہ جگہ علاج کیلئے عاملین سے رابطہ کیا مگر بہن کی طبیعت صحیح ہونا تو ایک طرف رہا خود میری اہلیہ بھی اس کی لپیٹ میں آگئی۔

میں انتہائی پریشان تھا کہ کیا کروں۔

ایک دن میری ساس ملنے کیلئے آئی اور اپنی بیٹی کے ساتھ کمرے میں سوگئی۔ صبح جب میں جاگا تو اہلیہ کی طبیعت خراب تھی اور وہ بار بار ہنس رہی تھی۔ گھر والے جب میری ساس کو بیدار کرنے کے لئے کمرے میں پہنچے تو **وہ دم توڑ چکی تھیں**۔ اس واقعے کے بعد میں نے **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے بستے سے رابطہ کر کے کافی عرصہ علاج کروایا اور **شجرہ عالیہ عطاریہ** پڑھنے کا بھی معمول رکھا۔ الحمدللہ عزوجل اسکی برکت سے ان آفتوں اور بلاؤں سے ہمیں نَجات مل گئی اور اب گھر میں سکون ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿43﴾ ڈرنا چھوڑ دیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ تقریباً دس سال پہلے (1997ء) کی بات ہے، لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کی فردوس مارکیٹ میں ایک اسلامی بھائی کی فوم کے گدے اور لحاف وغیرہ کی دُکان تھی۔ وہ رات گئے تقریباً 2:00 بجے تک دُکان کھلی رکھتے۔ انہی دنوں **فائرنگ** اور **قتل وغارت کے** واقعات میں ایک دم اضافہ ہوگیا اور ہر طرف **خوف وہراس** پھیل گیا۔ لوگ خصوصاً رات کے وقت گھروں سے باہر نکلنے سے کترانے لگے۔ یہ اسلامی بھائی تو اس قدر **گھبرائے** کہ مارے خوف کے (فیڈرل بی ایریا میں واقع) اپنے چچا کے گھر منتقل ہوگئے اور دُکان پر بیٹھنا چھوڑ دیا۔ ان کے بھائی اور والد صاحب انہیں لینے کے لئے جاتے تو یہ **خوف زدہ** ہوکر چلانے

لگتے: ''وہ مجھے مار ڈالیں گے، وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔'' گھر والے پوچھتے: ''کون مار ڈالیں گے؟'' تو وہ کوئی جواب دینے کے بجائے یہی کہتے رہتے۔ یوں وہ نفسیاتی مریض بن چکے تھے جس سے ان کے گھر والے سخت **پریشان** تھے۔ انہوں نے علاقے کے ایک اسلامی بھائی کو سارا ماجرا سنایا اور درخواست کی کہ وہ آپ سے بڑی محبت کرتے ہیں لہٰذا آپ ہی اُن کو **سمجھائیے**، ہوسکتا ہے آپ کی بات مان جائیں۔ چُنانچہ وہ اسلامی بھائی انہیں سمجھانے پہنچے تو وہ حسبِ معمول خوف سے چیخنے چلانے لگے: ''وہ مجھے مار ڈالیں گے، وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔'' اسلامی بھائی نے ان کو مشورہ دیا کہ اپنے پیرو مرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** کو اپنے سینے سے لگا کر رکھئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بات **مان لی** اور واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کو سینے سے لگائے رکھنے کی **برکت** سے ان کا خوف ایسا **دُور** ہوا کہ فائرنگ کے واقعات کے باوجود وہ پھر سے رات دو دو بجے تک دکان پر بیٹھنے لگے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿44﴾ مَدَنی منے نے رونا چھوڑ دیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں **دعوتِ اسلامی** کے **مدرسۃ المدینہ** (بالِغان) میں شرکت کے بعد اپنے گھر کی طرف روانہ ہونے لگا تو مجھے کسی نے آواز دی۔ مُڑ کر دیکھا تو مسجد کے ایک نمازی اسلامی بھائی نظر آئے جو کافی **پریشان** دکھائی

دیتے تھے۔انہوں نے مجھ سے اپنی پریشانی کچھ یوں بیان کی کہ ''میرا مَدَنی منّا تقریباً 25 گھنٹے سے **مسلسل روئے** جارہا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے ایک خوفناک عورت دکھائی دیتی ہے جو مجھے اپنے **ساتھ لے جانا** چاہتی ہے۔سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں؟'' میں نے انہیں تسلی دی اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** مَدَنی منّے کی **جیب میں رکھنے** کا مشورہ دیا۔دوسرے دن جب صبح نمازِ فجر کے بعد مسجد میں فکرِ مدینہ کا حلقہ لگا تو میری نظر اس اسلامی بھائی پر پڑی۔میں نے ان سے مَدَنی منے کی **خیریت** دریافت کی۔انہوں نے خوشی کے عالم میں بتایا: **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ جیسے ہی میں نے **شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ** کا رسالہ اپنے بیٹے کی جیب میں رکھا حیرت انگیز طور پر اس نے **رونا بند کردیا**۔اس کی گھبراہٹ اور خوف میں کمی آئی اور وہ تقریباً 30 منٹ کے اندر اندر سکون سے **سو** گیا۔اب اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طبیعت بہت بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿45﴾ T.V **خریدنے سے باز آگئے**

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کا بیان ہے: **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہمارا گھر T.V کی تباہ کاریوں سے محفوظ تھا۔گھر بھر میں سنّتوں کی مَدَنی بہاریں تھیں۔اچانک میرے بچوں کے ابو کو بیٹھے بٹھائے نہ جانے کیا سُوجھی کہ انہوں نے **T.V** خریدنے کا ارادہ کرلیا۔جب مجھے

پتا چلا تو میں بہت **پریشان** ہوئی کہ تباہی کا یہ آلہ (یعنی T.V) نہ جانے کیا گل کھلائے۔ میں نے انہیں اس ارادے سے باز رکھنے کی اپنی سی کوششیں کیں مگر ناکام رہی۔ میری تشویش میں اور اضافہ ہوگیا۔ اسی دوران میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع (جو کہ ہر بدھ شریف کو باب المدینہ (کراچی) کے تقریباً تمام علاقوں میں ہوا کرتا ہے) میں شریک ہوئی۔ میں نے وہاں **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ کا پوسٹر کارڈ دیکھا تو سوچا کہ اسے اپنے گھر میں آویزاں کرتی ہوں شاید **T.V** سے بچنے کی کوئی صورت نکل آئے۔ چُنانچہ میں **شجرۂ عالیہ** اپنے گھر لے آئی اور ایک دیوار پر سجا دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ! **شجرہ عطاریہ** قادریہ رضویہ عطاریہ دیوار پر آویزاں کرنے کی برکت سے میرے بچوں کے ابو نے گھر میں T.V لانے کا ارادہ خُود ہی **ترک** کر دیا اور یوں ہمارا گھر T.V کا شکار ہونے سے بچ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿46﴾ ڈر سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے بچے رات کو ایک دم چیخ مار کر اٹھ جاتے اور **ڈر** کے مارے رونے لگتے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ جاگنا پڑتا جس سے میری نیند پوری نہیں ہو پاتی تھی۔ اس صورتِ حال سے میں بہت **پریشان** تھی۔ کئی جگہ سے علاج کروایا مگر ڈرنے کا یہ سلسلہ **ختم نہ ہوا**۔ ایک مرتبہ آدھی رات کو اچانک میری مدنی منی نے ایک **خوفناک چیخ** ماری اور

اٹھ کر بیٹھ گئی۔ چیخ اس قدر خوفناک تھی کہ میں بھی **خوفزدہ** ہوگئی۔ مدنی منی کے چہرہ **خوف** سے پیلا ہورہا تھا۔ میں شدید پریشان تھی کہ اب کیا کروں؟ اسی پریشانی کے عالم میں مجھے **مکتبۃ المدینہ** سے شائع ہونے والے تعویذاتِ عطاریہ کی بہاروں پر مشتمل رسالے ''**خوفناک بلا**'' میں لکھی جانے والی ایک بہار کا خیال آیا کہ کس طرح ایک اسلامی بھائی **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' اپنے پاس رکھنے کی برکت سے خوفناک بلا سے **محفوظ** رہے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ میں نے اسی وقت شجرہ عطاریہ نکالا اور اپنی مدنی منی کے **سرہانے** رکھ دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عطاریہ سرہانے رکھنے کی برکت سے میری مدنی منی کی طبیعت **بحال** ہونے لگی اور وہ بقیہ رات **سکون کی نیند** سوئی۔ شجرۂ عطاریہ کی یہ برکت دیکھ کر میں نے باقاعدگی سے **شجرہ عطاریہ** سرہانے رکھنا شروع کردیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر کبھی میرے بچے نیند میں نہیں ڈرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿47﴾ سکون کی نیند سویا

بابُ الاسلام (سندھ) کے شہر کوٹ عطاری (کوٹری) کے مقیم اسلامی بھائی (جو مدرسۃ المدینہ ''خدا کی بستی'' میں مُدرّس ہیں) کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں حسب معمول طلبہ کو قرآن پاک پڑھانے میں مصروف تھا کہ ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 65 سال) میرے پاس آئے جن کے چہرے پر آثارِ غم نمایاں تھے۔ انہوں نے مجھ

سے اپنی پریشانی کچھ اس طرح سے بیان کی کہ ہم حیدرآباد (سندھ) میں خوش وخُرم زندگی بسر کررہے تھے، خاندان والوں کی آپس میں محبت مثالی تھی۔مگر ہمارے ہنستے بستے خاندان کو نہ جانے کس کی نظر لگ گئی کہ زمین کے تنازع کی وجہ سے آپس میں جھگڑے شروع ہوگئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے دکھائی دینے لگے۔میری جان لینے کی بھی کئی مرتبہ کوشش کی گئی مگر مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے بچالیا۔سوتے میں کوئی ان دیکھی قوت میرا بازو مروڑ کر مجھے چارپائی سے نیچے گرادیتی تو کبھی میری چارپائی ہوا میں معلق ہوجاتی۔ایک بار تو کسی کے چھوئے بغیر پانی کا مٹکا دو ٹکڑے ہوگیا جس سے ہم اور زیادہ خوف زدہ رہنے لگے۔انہی پریشانیوں میں 15 سال کا طویل عرصہ گزر گیا،علاج کے لئے لاکھوں روپے ڈاکٹروں اور عاملوں کی نذر کئے مگر کوئی حل نہ نکل سکا بلکہ حالات مزید بگڑ گئے۔میری بیوی روٹھ کر میکے میں جا بیٹھی،میں نعمتِ اولاد سے بھی محروم تھا۔میری تو راتوں کی نیند اڑ گئی۔پہلے پہل تو حیدرآباد میں ہی تنہائی کی زندگی بسر کرتا رہا پھر پریشان ہوکر ''خدا کی بستی'' میں مکان لیا ہے۔یہاں فیضانِ مدینہ سے تعویذات عطّاریہ لئے ہیں جس سے **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ کافی فرق ہے مگر رات میں دیئے کی مانند کوئی چیز جلتی ہوئی نظر آتی ہے۔آپ دعا کیجئے کہ میری بے خوابی کا مسئلہ بھی حل ہوجائے۔ان کی دردبھری داستان سن کر میں نے تسلی دی اور پوچھا: آپ کس کے مُرید ہیں؟ فرمانے لگے: میں مُرید تو کسی اور

پیر صاحب کا ہوں مگر میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے طالب ہوں۔ میں نے اپنی جیب سے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' نکالا اور انہیں پیش کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ آج رات اسے اپنے سرہانے رکھ لیجئے گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ انہوں نے **شجرہ عطاریہ** کا رسالہ لیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے الوداعی سلام کے بعد رُخصت ہوگئے۔

دوسرے دن جب میں مدرسے پہنچا تو مجھے وہی اسلامی بھائی دوبارہ دکھائی دیئے۔ اب کی بار وہ بہت ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں پہلے بھی آیا تھا مگر آپ سے ملاقات نہ ہوسکی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ سرہانے رکھنے کی برکت سے میں کم وبیش 15 سال بعد سُکون کی نیند سویا ہوں۔ آج مجھے کوئی جلتا ہوا دِیا بھی نظر نہیں آیا۔'' تادمِ تحریر دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے مذکورہ اسلامی بھائی کی پریشانیاں بتدریج دور ہو چکی ہیں، ان کی زوجہ پھر سے ان کے ساتھ رہنے لگیں اور دیگر روحانی مسائل بھی حل ہوگئے۔ یوں تعویذاتِ عطاریہ اور شجرہ عالیہ کی برکت سے ان کی خزاں رسیدہ زندگی میں خوشیوں کی **بہار** آگئی۔ **الحمد للّٰہ عَلٰی ذٰلِک**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُسنِ اعتقاد کی بَہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ پڑھنے اور اپنے پاس تحریری صورت میں رکھنے کی کیسی برکتیں ہیں۔ مگر یاد رکھئے کہ یہ سب حُسنِ اعتقاد کی بَہاریں ہیں، اگر اعتِقادُ مُتَزَلْزِل ہو تو اِس طرح کے نَتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، ڈِھلمِل یقین (یعنی کچّے یقین) والا نہ ہو، مَثَلاً سوچتا ہو کہ فُلاں بُزُرگ سے یا فُلاں ولیُّ اللہ کے مزار پر حاضِری دینے سے نہ جانے فائدہ ہوگا یا نہیں ہوگا وغیرہ۔ ایسا شخص فیض نہیں پا سکتا۔ نیز فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی اپنا اپنا مقدر ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو "یك در گِیرو مُحکَم گیر" یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ" کے مِصداق پڑے رَہنا چاہئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔ ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دِل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر نَدامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادی بن جائے گی، غصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگُمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تکبُّر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹ جائے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوجائے گا۔ ان شآ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں فنکار تھا!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اول کے صفحہ 851 پر لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے

ایک **فنکار** کا واقِعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے مَدَنی رنگ چڑھادیا۔ چُنانچِہ **اورنگی** ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک **فنکار** تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جارہے تھے، قلب ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹُول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** (۱۴۲۴ھ۔2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر **رقّت انگیز دُعا** میں مجھے اپنے گناہوں پر بَہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھادیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص وسَرود (سَ۔رَوْ۔د) کی محفلوں سے **توبہ** کرلی اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25 دسمبر 2004 کو میں جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہورہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی **نابینا بچّی** کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بندٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہکر ڈھارس بندھائی کہ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی**

قافِلے میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی بَہُت دعائیں کیں اور مَدَنی قافِلہ والے **عاشِقانِ رسول** سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فرحت اثر سنائی کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کررہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔** یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بابُ المدینہ کراچی میں علاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصِل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱، ص۸۵۱)

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِ اہلِ سنت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اِسلامی بھائیوں کیلئے 72، اِسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ **مَدَنی انعامات** کا کارڈ مکتبۃُ المدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے اُس کو پُر کرکے مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے

دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔اپنے گناہوں کا اِحتساب کرنے، قَبْر وحَشر کے بارے میں غور وفکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا کارڈ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **فکرِ مدینہ** کرنا کہتے ہیں۔آپ بھی کارڈ حاصِل کر لیجئے اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولیِ کامل، عاشقِ رسول، **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔**اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے **فکرِ مدینہ** کرنے اور اِس کارڈ کو بھرنے کا ذِہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لم یَزَل

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والوں پر رحمتوں کی کیسی بارشیں برستی ہیں! اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو:

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ایک بار میں

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوایوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔**"

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضان لیلۃ القدر، ج۱، ص۹۳۱)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔

اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تواریخِ اعراس ومدفن شریف

نمبر	اسمائے گرامی	رِحلت	مزار اقدس
۱	**شہنشاہِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم	۱۲ ربیع النّور ۱۱ھ	مدینۂ منوّرہ
۲	حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم	۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ	نجف شریف
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ	کربلائے معلّٰی
۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ	مدینہ طیبہ
۵	حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ	//
۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ رجب ۱۴۸ھ	//
۷	حضرت امام کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ رجب ۱۸۴ھ	بغداد شریف
۸	حضرت امام رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۱ رمضان المبارک ۲۰۲ھ	مشہد مقدس
۹	حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ	بغداد شریف
۱۰	حضرت امام سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ	//
۱۱	حضرت امام جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷ رجب ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹ھ	//
۱۲	حضرت امام شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ	//
۱۳	حضرت امام شیخ عبدالواحد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶ جمادی الآخر ۴۲۵ھ	//
۱۴	حضرت امام ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ	۳ شعبان المعظم ۴۴۷ھ	//
۱۵	حضرت امام ابوالحسن ہکّاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	یکم محرم الحرام ۴۸۶ھ	//
۱۶	حضرت امام ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ شعبان المعظم ۵۱۳ھ	بغداد شریف
۱۷	حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ربیع الآخر ۵۸۲ھ	//
۱۸	حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶ شوال المکرّم ۶۲۳ھ	//
۱۹	حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ	//

۲۰	حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲ ربیع الاول ۶۵۶ھ	//
۲۱	حضرت سید علی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳ شوال المکرّم ۷۳۹ھ	//
۲۲	حضرت سید موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ رجب المرجب ۷۶۳ھ	//
۲۳	حضرت سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶ صفر المظفر ۷۸۱ھ	//
۲۴	حضرت سید احمد جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹ محرم الحرام ۸۵۳ھ	//
۲۵	حضرت شیخ بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ذی الحجہ ۹۲۱ھ	حیدرآباد دکن
۲۶	حضرت ابرہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ ربیع الآخر ۹۵۳/۹۴۰ھ	دہلی
۲۷	حضرت محمد نظام الدین بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ	کاکوری شریف
۲۸	حضرت قاضی ضیاءالدین معروف بجیا رضی اللہ عنہ	۲۲ رجب المرجب ۹۸۹ھ	لکھنؤ
۲۹	حضرت جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ	شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ	کوڑا جہاں آباد
۳۰	حضرت سید محمد کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶ شعبان المعظم ۱۰۷۱/۱۰۳۰ھ	کالپی شریف
۳۱	حضرت سید احمد کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹ صفر المظفر ۱۰۸۴ھ	//
۳۲	حضرت سید فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ	//
۳۳	حضرت سید برکت اللہ رضی اللہ عنہ	۱۰ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ	مارہرہ مظہر
۳۴	حضرت سید آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶ رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ	//
۳۵	حضرت شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ	//
۳۶	حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں رضی اللہ عنہ	۱۷ ربیع الاول ۱۲۲۵ھ	//
۳۷	حضرت سید شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	//
۳۸	امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف
۳۹	شیخ ضیاء الدین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ	مدینہ طیبہ
۴۰	حضرت مولانا عبد السلام قادری رحمۃ اللہ علیہ		

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بیُت سارا مال خَرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین وحضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مُفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ آپ صرف مکتبۃ المدینہ کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ جَزاكَ اللّٰهُ خيراً۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "لنگرِ رسائل کے" مدنی بستے لگوائیے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت**، **نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی مکتبۃُ المدینہ سے رُجوع فرمائیں۔



مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

Email:maktaba@dawateislami.net
Website:www.dawateislami.net



خلیفۂ راشِد کے حالاتِ زندگی کا مَدَنی گُلدستہ

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز

کی 425 حِکایات



- خواب میں والِدِ گرامی کی زِیارت 29
- موت یاد آنے پر رو دیئے 41
- پہلا مَدَنی مشورہ 65
- زمانۂ خدمت کی یادگاریں 77
- عِطر والے کپڑے دھوڈالے 121
- اپنی دولت راہِ خُدا میں خَرچ کردی 166
- بچوں کی امّی پر اِنْفِرادی کوشش 181

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC 1286



المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کُتُب

''خلیفۂ راشد کے حالاتِ زندگی کا مَدَنی گلدستہ''

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی 425 حکایات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

سنِ طباعت: ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بمطابق 22 اگست 2011ء

ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ حوالہ: 172

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

22 - 08 - 2011

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''عمر بن عبدالعزیز'' کے چودہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''14 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{1} ہر بار حمد و {2} صلوٰۃ اور {3} تعوُّذ و {4} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {5} حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور {6} قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {7} قرآنی آیات اور {8} اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا {9} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {10} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ {11} شَرعی مسائل سیکھوں گا۔ {12} اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا {13} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {14} کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و

www.dawateislami.net

مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

فِہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
پہلے دُرُودِ پاک پڑھتے	27	بزرگانِ دین کی بارگاہوں میں حاضریاں	46
اِبتدائی حالاتِ زندگی	27	رات بھر مَدَنی مذاکرہ جاری رہا	47
والدِ گرامی	28	ہاتھوں ہاتھ جواب	47
اے دنیا! ہم دھوکے میں رہے	29	علمی مشاغل جاری نہ رکھ سکے	48
خواب میں والدگرامی کی زیارت	29	آپ نے یاد رکھا اور میں بھول گیا	49
دِلوں کے زنگ کی صفائی	29	آپ تابعی بھی ہیں	49
والدہ محترمہ	30	مروی احادیث مبارکہ	49
بہو کیسے بنیں؟	30	نیکی کی دعوت چھوڑنے کا انجام	50
خلافِ شریعت کاموں میں ماں باپ		پسندیدہ نوجوان	50
کی اطاعت	33	محبتِ رمضان	51
دودھ میں پانی ملانا	34	حالتِ جنب میں سونا	51
رشتہ طے کرتے وقت کیا دیکھنا چاہئے؟	36	ذکرُ اللہ نہ کرنے پر حسرت	52
تلاشِ رشتہ	37	اسلام کا خُلق حیا ہے	52
میں اِن جیسا بننا چاہتا ہوں	39	شادی خانہ آبادی	53
اپنے ننھیال میں رہے	39	تاریخی اعزاز	53
موت یاد آنے پر رو دیئے	41	اخراجات کی کیفیت	54
یادِ موت کا فائدہ	41	ازواج واولاد	54
سیّدُنا فاروقِ اعظم کی بشارت	42	اولاد کی تربیت	55
خوابِ فاروقی کی تعبیر	43	فکرِ تربیت اولاد پر مشتمل ایک مکتوب	55
خود مدینے شریف جانے کی درخواست کی	43	بیٹے کے نام نصیحت آموز خط	56
بال منڈوا دیئے	44	مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن رکھو	58
عظمتِ الٰہی سے معمور سینہ	45	حُسنِ ظن عمدہ عبادت ہے	59
حلیہ شریف	46	اچھائی پر حمل کرنا واجب ہے	59

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
بُرا مطلب لینا بھی بدگمانی ہے	59	عالم کی تعظیم کا صِلہ	74
غفلت سے بچ کر رہنا	60	علماء کے احترام میں کوتاہی نہ کیجئے	74
خواب میں مخصوص دعا سکھائی	61	حجاج بن یوسف کو ناپسند کرتے تھے	75
گورنر بن گئے	61	حجاج بن یوسف کے مدینہ میں داخلے	
گورنری قبول کرنے کے لئے شرط رکھی	62	کی ممانعت	76
ظلم کا انجام ہلاکت ہے	62	دوسرے کونے میں چلے گئے	76
ظلم کسے کہتے ہیں؟	63	زمانۂ خدمت کی یادگاریں	77
مُفلِس کون؟	63	رسول اکرم صَلَّی اللہ علیہ وسلَّم جیسی نماز	78
لرز اٹھو!	64	اطمینان سے نماز پڑھنے کی فضیلت	79
پہلا مدنی مشورہ	65	مٹی پر سجدہ کیا کرتے	80
مشورہ سنّت ہے	66	آگے نہ پڑھ سکے	81
نیک بخت کون؟	67	محبتِ مدینہ	82
مشورہ برکت کی کنجی ہے	67	واہ کیا بات ہے مدینے کی	82
مشورے کی اہمیت واَفادیت کے		اہلِ بیت سے محبت	83
بارے میں 5 روایات	68	محبتِ اہلِ بیت کا فائدہ	83
علم کے قدردان	69	کھڑے ہو کر استقبال کیا	84
علم حاصل کرنے کا نُسخہ	70	بشارتِ نبوی	85
عالِم باعمل بنو	70	جنات کی تین قسمیں	86
علم غنی کی زینت ہے	70	جنات کی مختلف شکلیں	86
علم کی فضیلت	70	گورنری سے استعفٰی	87
علم مال سے افضل ہے	71	استعفٰی یا معزولی؟	88
علم کی حفاظت کا طریقہ	72	صرف ایک غلام ساتھ تھا	89
آپ واپس اپنی جگہ تشریف لے جایئے	72	بے چین ہو گئے	89
باادب بانصیب	73	بدشگونی کی تردید	90

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
بدشگونی کیا ہے؟	90	جھوٹ سے نفرت	107
بدشگونی کوئی چیز نہیں	91	جھوٹ کی مذمت میں تین فرامین مصطفٰے	109
خلیفہ کے مُشیر بن گئے	91	حضرت خضر علیہ السلام سے شرفِ ملاقات	110
ناحق قتل سے روکا	92	حضرت خِضر علیہ السلام کون ہیں؟	110
حجاج کی سازش	93	ایمان افروز خواب	111
کلمہ حق کہنے سے نہ ڈرے	95	خلیفہ کیسے بنے؟	115
نیکی کی دعوت کا ثواب	96	دونوں میں کتنا فرق ہے؟	117
سمجھانا کب واجِب ہے؟	96	میرا نام نہ لیجئے گا	118
فائدہ ہی فائدہ	97	خلافت کا اعلان	118
بدنامِ زمانہ شخص کی توبہ	98	اِحساسِ ذمّہ داری کی وجہ سے رونے لگے	119
دھوکہ دہی سے روکا	99	عطر والے کپڑے دھوڈالے	121
انسان کو وہی کچھ ملے گا جو آگے بھیجا ہوگا	100	تمہارے پاس عدل اور نرمی آرہی ہے	122
بارش سے عبرت	101	خلافت کی بشارت	122
یہ صدقے سے بہتر ہے	102	ہدایت یافتہ خلیفہ	122
دُنیا کو دُنیا کھا رہی ہے	102	نصیحتِ نبوی	123
یہ تمہارے فریق ہیں	103	ان دونوں کی طرح خلافت کرنا	123
حکمِ شرعی کو فوقیت ہے	103	حجاج کی زبان پر ذکرِ خلافت	124
عورتوں کو بھی میراث میں سے حصہ دیجئے	104	سلیمان کے لئے خوشخبری	124
جذامیوں کی جان بچائی	104	خلافت سے دستبردار ہونے کی پیشکش	125
مُثلہ کرنے سے روکا	105	خلیفہ بننے کے بعد اصلاحی بیان	125
مثلہ سے منع فرماتے	105	عہدِ صدیقی و فاروقی کی یاد تازہ کردی	127
فیاضی کی حقیقت	106	خلافتِ راشدہ کسے کہتے ہیں؟	128
خلیفہ کی توہین پر قتل کا حکم	106	خراسانی کا خواب	129
سلیمان بن عبدالملک کا اعتراف	107	خلیفہ بنانے والے کے بارے میں حسن ظن	130

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
لوگ بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے	130	کامل مسلمان کون؟	148
بیعت کے الفاظ	130	نیک اور پرہیزگاروں کی صحبت	148
مجھے اس منصب کی چاہ نہیں تھی	130	مجھے خبردار کردینا	149
آپ رنجیدہ کیوں ہیں؟	131	خود پر محاسِب مقرر کیا	149
شاہی سواری سے انکار	131	زیادہ معاونین نہ تھے	149
مجھے اپنے جیسا ہی سمجھو	132	معین ومددگار	150
شاہی خیمے میں نہیں گئے	132	اہلِ حق کی قدردانی	150
تین فوری احکام	133	نصیحت کرنے والے کا شکریہ	151
پہلے سائل کی مدد	135	معافی مانگی	152
قصرِ خلافت میں قیام نہیں فرمایا	136	آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بے اِنتہا عاجزی	154
مخصوص اشیاء بیت المال میں جمع کروادیں	136	مُعافی مانگ لیجئے	155
خوبرو کنیزوں کی پیش کش	137	منصبِ رسالت وخلافت میں فرق	156
اب تم سے دل چسپی نہیں رہی	137	آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹادیا	157
اِقتدار کے بار سے اشکبار	138	بہترین آدمی کی خُصُوصِیّات	158
ماتحتوں کے بارے میں سُوال ہوگا	139	سیکورٹی کے مسائل	158
نگرانوں اور ذمہ داران کے لئے		آرام کا وقت نہ ملتا	159
فکرانگیز فرامین	139	اپنے غصے پر قابو پایئے	160
صحبت میں رہنے والوں کے لئے شرائط	143	حق داروں کو ان کا حق دلایا	161
حارسین سے بے نیازی	143	اموال جائیداد واپس کرنے کا اعلانِ عام	162
حارس بنانے کے لئے نمازی کو چُننا	144	اولاد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرتا ہوں	162
شعراء کی دال نہ گلی	144	بھروسے کا انعام	163
یہ شخص شعراء کو نہیں گداگروں کو دیتا ہے	145	انگوٹھی کا نگینہ بھی واپس کردیا	164
تین فقہا سے مَدَنی مشورہ	146	خیبر کی جاگیر	165
عدل کس طرح کروں؟	147	اپنی دولت راہِ خدا میں خرچ کردی	166

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
خلیفہ کا یومیہ وظیفہ	166	سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول	182
اپنے کھانے کی رقم مطبخ میں جمع کرواتے	166	پہننے کے لئے کپڑے نہ تھے	185
بیت المال سے کبھی ناحق مال نہیں لیا	167	موٹے کپڑے	185
گورنروں کی بیش قیمت تنخواہ اور		ہزار بھوکوں کا پیٹ بھر دو	186
حضرت عمر کی تنگ دستی	167	بیت المال سو کنیں جمع کرنے کے لئے نہیں	186
ذاتی منافع بھی بیت المال میں جمع کروادیا	168	شہزادیوں کی عید	187
آمدنی کم ہوگئی	168	مسور کی دال اور پیاز سے پیٹ بھرا	189
پیچھے کیا چھوڑا؟	170	اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا بدنصیب	190
مال قبول نہ فرماتے	170	ذِمی کو اس کی زمین واپس دلوائی	191
نفع راہِ خدا میں خرچ کردیا	171	سات زمینوں کا ہار	192
کیا بات ہے ایثار کی!	173	دعا قبول نہ ہوئی	193
ایثار کی مَدَنی بہار	173	احساسِ ذمّہ داری نے رُلا دیا	193
30 ہزار درہم بیت المال میں جمع کروادیئے	175	مظلوم کی مدد	193
خلیفہ کی اہلیہ کے زیورات	175	غلام آزاد کردیا	194
سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کردو	176	اپنے علاقوں میں واپس چلے جاؤ	195
عورت پر شوہر کا حق	177	بدوؤں کو زمین واپس دلائی	195
گھر والوں کے خرچ میں کمی	177	حکومتی کارندوں کو بھی اسی کی تاکید کی	196
اہلیہ کا وظیفہ	178	ٹال مٹول کرنے والے حکام سے ناراضی	197
اپنی آخرت تباہ نہیں کروں گا	178	ادائے حقوق میں احتیاط	197
احمق کون؟	179	تمہارا کوئی حق نہیں مارا گیا	198
بُرا سودا	179	سائل سے ہمدردی	198
قیامت کے دن اہل وعیال کا دعویٰ	180	حکومتی ذمّہ دار پر انفرادی کوشش	200
بچوں کی امی پر انفرادی کوشش	181	پروٹوکول ختم کردیا	200
سونے کے انداز کی اصلاح	182	سب کے لئے کی جانے والی دعا کی قبولیت	201

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
سب کے برابر بیٹھئے	201	کسی سے امداد کی توقع نہ رکھئے	225
علماء کو اپنے قریب کرلیا	202	یہ نصیحت کافی ہے	225
کم رفتار سواری پر بیٹھنا	202	بُری خلافت کے گواہ ہوں	226
خاندان والوں سے میل جول کم کردیا	203	شرفا کو ذمّہ داریاں دیجئے	226
بیس ہزار دینار دینے سے انکار	203	مختصر ترین نصیحت	226
پھوپھی صاحبہ کا وظیفہ	206	مطلبی کی صحبت سے بچئے	227
حکمِ الٰہی کا پاس	208	کاش میں نے یہ بات نہ کہی ہوتی	227
آئندہ ایک درہم بھی نہیں دوں گا	208	بے ہوش ہوکر گر گئے	228
دُکانیں واپس دلوائیں	209	آنسوؤں سے چولہا بجھ گیا	229
جواب نہ بن پڑا	210	نصیحتوں بھرا مکتوب	229
''سمجھانے'' کی ایک اور کوشش	211	تقدیر پر صبر کیجئے	235
میں قیامت کے عذاب سے ڈرتا ہوں	213	خالد بن صفوان کی ناصحانہ تقریر	236
پھوپھی صاحبہ کی سفارش	214	دھوکے باز دُلہن	239
خلافت سے بے نیازی	215	دنیا کی مذمت پر چار احادیثِ مبارکہ	243
عمر بن ولید کا خط اور اس کا جواب	215	دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں	243
خاندان کی عزت کا پاس	217	دنیا کی مَحبت باعثِ نقصانِ آخرت ہے	244
بیت المال پر کس کا حق ہے؟	218	آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی حیثیت	244
مالِ حرام کے شرعی احکام	219	بھیڑ کا مرا ہوا بچّہ	245
قسطنطنیہ کے مسلمان قیدیوں کو رقم بھیجی	220	امیر المؤمنین کی عاجزی زمین پر بیٹھ گئے	246
بخل کا خوف	220	میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی	247
کنیز واپس کردی	221	بلندی عطا فرمائے گا	247
خارجیوں نے آپ سے جنگ نہیں کی	223	عاجزی کس حد تک کی جائے؟	248
بزرگانِ دین کی بارگاہوں سے رجوع	224		
موت کو اپنے سرہانے رکھئے	224		

www.dawateislami.net

عنوان	5 نمبر	صفحہ نمبر
مزاج پُرسی کرنے والے کو جواب	248	260
خادِمہ کی خدمت	249	261
چادر اوڑھادی	249	261
تحریر پھاڑ ڈالتے	249	262
پہچان نہ پاتے	250	263
مجھے ''عمر'' ہی سمجھو	250	264
تعریف کرنے والے کو جواب	251	265
''خلیفۃُ اللّٰہ'' کا مِصداق	251	265
اسلام نے مجھے فائدہ دیا ہے	252	266
شان وشوکت کے اظہار کی ممانعت	252	
مجلس برخاست کرنے کا معمول	252	266
جب سلام کرنا بھول گئے	253	266
روزانہ کا جدول	255	269
خلیفہ کا کھانا	256	270
زیتون کا سالن	256	271
پسلیاں گنی جاسکتی تھیں	256	271
مسور اور پیاز	256	272
کیا بات ہے ''مسور'' کی؟	257	273
سمجھانے والے کو سمجھادیا	258	273
کھانا نہ کھاسکے	258	274
زیادہ کھانا سامنے آنے پر اٹھ کھڑے ہوئے	259	274
پیٹ بھر کر کیسے کھاپی سکتا ہوں؟	259	275
کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا	260	276
تمہارے آقا کی یہی غذا ہے	260	277

عنوان	صفحہ نمبر
کھانا کتنا کھانا چاہئے؟	260
انگور کھانے کی خواہش	261
دال اور کٹی ہوئی پیاز سے مہمان نوازی	261
کھانے میں اسراف چھوڑ دیا	262
دورانِ بیان رونے لگے	263
تقویٰ وپرہیزگاری	264
شاہی گھوڑے بیچ دیئے	265
بیت المال کا گرم پانی	265
سخت سردی کی ایک رات	266
بیت المال کے مال سے بنے مکانوں	
میں ٹھہرنا گوارا نہیں کیا	266
ذاتی چراغ جلالیا	266
بیت المال کے کوئلے	269
ککڑیوں کا تحفہ	270
بیت المال میں دو دینار جمع کروائے	271
خوشبو سونگھنے میں احتیاط	271
خوشبو دھوڈالی	272
سیب کے لئے اپنے آپ کو برباد کرلوں!	273
آگ کی چنگاریاں	273
چہرہ دیکھنا بھی پسند نہیں کروں گا	274
کھجوروں کی قیمت جمع کروائی	274
دودھ کے چند گھونٹ	275
شہد بیچ ڈالا	276
یہ گوشت تم ہی کھالو	277

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
پہلے کی آسائشیں اور بعد کی آزمائشیں	277	بیٹے سے تلاوت سُنی	290
اخلاقی برائیوں سے کوسوں دور تھے	278	غلطی نکالنے کا ہوش تھا!	291
عُمری چال	278	تلاوت ہو تو ایسی ہو!	292
لوہے کی زنجیریں	279	امیر المؤمنین کا خوفِ خدا	294
امیر المؤمنین کا لباس	280	خوفِ خدا کی ضرورت	295
ایک ہی کُرتا	280	میرے لئے دعا کرنا	295
آٹھ سو کی چادر اور آٹھ درہم کا کمبل	281	خوفِ خدا کے اثرات	296
12 درھم کا لباس	281	اہلیہ محترمہ کی گواہی	296
لباس کی سادگی	282	امیر المؤمنین کی یادِ موت	297
سادہ لباس کی فضیلت	282	قبر والے کے بارے میں سوچتے رہے	297
نماز پنجگانہ کا اہتمام	283	موت کو یاد کیا کرو	298
نماز کی حفاظت کی تاکید	283	آباواجداد کی قبروں سے عبرت پکڑتے	299
شب بیداری	284	آخرت کی فکر دِلانے والا ایک مکتوب	299
عبادت گزاروں کی رات	284	موت سے ڈرو	300
رحمت کی چار راتیں	285	ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے	300
زکوٰۃ کی ادائیگی اور نفلی روزوں کا اہتمام	285	قبر کی دِل ہلا دینے والی کہانی	301
شکر کی بوریاں صدقہ کیا کرتے	285	زادِ آخرت تیار کرلو	303
شوقِ تلاوت	286	بوسیدہ نہ ہونے والا کفن	303
ایک طرف کو جھک گئے	287	موت کو یاد کرنے کا فائدہ	304
آیت مکمل نہ پڑھ سکے	287	دنیاوی رنج وغم کا علاج	304
رونے والے کو جنّت ملے گی	287	کانٹے دار ٹہنی	305
رونے کا طریقہ	288	دنیا میں آنا آسان، جانا مشکل ہے	305
آنسوؤں کی جھڑی	289	بے ہوش ہوگئے	306
دھاڑیں مار مار کر رونے لگے	290	کراماً کاتبین کا سامنا	306

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
مُرغِ بسمل کی طرح تڑپتے	307	بارگاہِ رسالت میں سلام بھیجا کرتے	324
نرم حدیث بیان کرتا	307	مقدس تحریر چوم لی	325
رونگٹے کھڑے ہوجاتے	308	چوم کر آنکھوں پر رکھا	325
کتنا سفر باقی ہے؟	308	حج کی خواہش	326
میزبان کے پاس کب تک رہیں گے؟	308	لُوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام	327
اٹھنے والے جنازوں سے عبرت پکڑو	309	امیر المؤمنین کی تبرکات سے محبت	328
موت کو یاد کیا کرو	309	قبر میں میّت کے ساتھ تبرکات رکھئے	329
لذتوں کو مٹانے والی	311	حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کی وصیّت	329
خوفِ قیامت	311	تبرکات رکھنے کا طریقہ	329
امیر المؤمنین کا جنتیوں اور دوزخیوں کے بارے میں غور وفکر	312	میں بھی غلامِ علی ہوں	330
کہیں میں دوزخیوں میں سے نہ ہوں	312	امیر المؤمنین کا رضائے الٰہی پر راضی رہنا	331
جنت ودوزخ کے ذکر پر رودیئے	313	اس پر میری رحمت ہے	331
حوضِ کوثر کے چھلکتے جام پینے کی تڑپ	313	نرمی کا فائدہ	332
قیامت کے امتحان کی فکر	315	نرمی کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفٰے	333
قیامت کے 5 سُوالات	315	والدین کے نافرمان کے ساتھ تعلق نہ جوڑنا	334
امتحان سر پر ہے	316	جنت یا جہنم کا دروازہ	335
صرف ایک نیکی چاہئے	316	غفلت بھی ایک طرح سے نعمت ہے	335
پُلِ صراط سے گزرو	318	اعترافِ ذہانت	336
عذابِ الٰہی کا خوف	320	جلد اطاعت کا انعام	336
بادلوں میں کہیں عذاب نہ ہو	320	امیر المؤمنین کا زبان کا قفلِ مدینہ	337
کوئی جنت میں جائے گا اور کوئی دوزخ میں	321	طنز ومزاح کرنے والوں کو تنبیہ	337
پھر مرتے دم تک نہیں ہنسے	321	شور وغل کو ناپسند فرماتے	338
امیر المؤمنین کا عشقِ رسول	324	شرم وحیا کا پیکر	338

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
خاموش طبع کی صحبت میں رہو	339	ناپسند کام پر ردِّ عمل	350
زبان خزانے کی چابی ہے	339	صبر نعمت سے افضل ہے	351
بولنے والا فائدے میں رہا	339	سب سے بہتر بھلائی	351
بھلائی کا سکھانا خاموشی سے بہتر ہے	340	صبر کی تین قسمیں	351
کلام کو اپنے عمل میں شمار کرنے کا فائدہ	340	دل کے لئے مفید شے	352
زبان کی حفاظت	340	سانپ اور بچھو سے بچنے کا وظیفہ	352
دعا دینے کو بھی سلیقہ چاہئے	340	احسان قبول نہ کرو	353
طویل نہیں پاکیزہ زندگی کی دعا دو	341	کامیاب کون؟	353
یکسوئی سے دعا مانگو	341	حرص کسے کہتے ہیں؟	353
بولنے میں رکاوٹ	342	انسان کا پیٹ تو مٹّی ہی بھر سکتی ہے	354
تین نقصان دہ عادتیں	342	قناعت فقرِ اکبر ہے	354
جاہل کون؟	342	کامیابی کا راز	355
بیان روک دیا	343	امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی نصیحت	355
کم گوئی کی عادت	343	گھر میں خاص ساز وسامان نہ تھا	356
خاموشی باعثِ نجات ہے	344	دابق کی راتیں	356
آپ خاموش کیوں ہیں؟	345	زاہد تو عمر بن عبدالعزیز ہیں	357
کلام کی اقسام	345	زہد کسے کہتے ہیں؟	358
خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟	346	دُنیا سے بے رغبتی کا انعام	358
حاسد ظالم بھی مظلوم بھی	347	کوئی ذاتی عمارت تعمیر نہیں کی	359
حسد کسے کہتے ہیں؟	347	ایک اینٹ بھی دوسری اینٹ پر نہیں رکھوں گا	359
حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے	347	غیر ضَروری تعمیرات کی حوصلہ شکنی	360
حَسَد کے چار دَرَجے	348	ہر سفر کے لئے توشہ لازمی ہے	361
حَسَد کا علاج	349	امیر المؤمنین کا عفو ودرگزر	362
صبر مؤمن کا مددگار ہے	350	دو بہترین عادتیں	362

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
سر جھکا لیا	363	پرنالے سے آنسو بہہ نکلے	376
سزا دینے میں احتیاط	363	داڑھی آنسوؤں سے تَر تھی	377
میں تم سے قصاص لیتا	363	آنسوؤں کو غنیمت سمجھو	377
تقویٰ نے منہ میں لگام ڈال دی ہے	364	سجدہ گاہ آنسوؤں سے تَر تھی	377
گالی دینے والے کو کچھ نہ کہا	364	آنسوؤں میں خون	378
بُرا بھلا کہنے والے سے حسنِ سلوک	365	دُنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں	378
میں پاگل نہیں ہوں	366	سب رونے لگے	378
گالوں سے خون نکل آیا	366	خلیفہ کا اثر رعایا پر	380
سزا کے بجائے وظیفہ مقرر کر دیا	367	مناجاتِ عمر بن عبدالعزیز	381
غصے کی حالت میں سزا نہ دو	367	ذمہ داران پر انفرادی کوششیں	385
بلا وجہ داغنا نہیں چاہئے	368	ایک اہم مکتوب	385
بُرا بھلا نہ کہو	368	سپہ سالار کے نام خط	388
سزا معاف کر دی	368	تقویٰ بہترین توشہ ہے	389
امیر المؤمنین کی رحم دلی	370	ہماری حیثیت زر خرید غلام کی سی ہے	390
جانور کو تین دن آرام کرنے دو	370	حجاج کی روش سے بچنا	391
چوپاؤں کے بارے میں ہدایات	371	یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کو 20 کوڑے مارے	391
صلح کروائی	371		
صلح کروانا سنت ہے	373	برائی کو نہ روکنے کا انجام	392
صلح کروانے کا ثواب	373	غیر مسلموں کی مناصب سے معزولی	395
عیادت وتعزیت	374	نومسلم پر جزیہ نہیں	396
مُردہ مُردے کی تعزیت کرتا ہے	374	نظامِ سلطنت کی بنیاد خوفِ خدا پر تھی	397
تعزیت کا انداز	375	گورنر نہیں بنوں گا	399
صبر اور رضا میں فرق	375	ذمہ داران کو مختلف نصیحتیں	399
امیر المؤمنین کی اشک باریاں	376	امین کیسے ہوں	400

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
یہ ہمارے لئے رشوت ہے	400	دِکھاوے کا انجام	416
سیبوں کے طباق	401	جَو شریف کا دَلیا	417
قلم باریک کرلو	404	ایک حبشن کنیز کا خط خلیفہ کے نام اور	
شمع کی جگہ چراغ جلاؤ	404	مسئلے کا فوری حل	420
عدل کا قلعہ بنادو	405	تھکا دینے والی مصروفیات	422
گواہیوں پر فیصلہ کرو	405	سیر وتفریح کا مشورہ دینے والے کو جواب	423
قاضی کیسا ہونا چاہئے؟	406	وقت کی قدر	423
خوفِ خدا رکھنے والے کو قاضی مقرر کردیا	406	وقت برف کی مانند ہے	425
گورنر بنانے سے پہلے ٹھوک بجا کر دیکھا	407	بیت المال کی اصلاح	425
کسی کام کا فیصلہ کیسے کرے؟	408	آپ قسم کھائیے	427
اُسی وقت اصلاح کرتے	409	محاصل کی اصلاح	427
نصیحت کرنے کا حق	409	جو مسلمان ہوجائے اس سے جزیہ نہ لو	429
میرے غیر شرعی حکم کو دیوار پر دے مارنا	410	نومسلموں سے جزیہ لینے والے گورنر کو	
معاف کرنے میں خطا سزا دینے میں		معزول کردیا	429
خطا سے بہتر ہے	410	ٹیکس ختم کردیئے	430
عادل عدالت کا عادل فیصلہ	410	مال میں برکت	431
ذمی کو انصاف دلایا	411	سرکاری عہدوں پر تقرری کا طریقہ کار	431
حجاج کے ساتھ کام کرنے والے کو گورنر نہ بنایا	412	ذمہ داران کی تقرری کے مَدَنی پھول	433
کیا یہ نافرمانی تھی؟	412	حجاج کی روش اپنانے سے روکا	435
کھلی آزمائش	413	کارکردگی کی تحقیقات بھی کرتے تھے	436
چالیس کوڑے لگوائے	414	ذمیوں کے حقوق کی حفاظت	436
ملزم اور مجرم کا فرق	414	گرجا گھر کا مقدمہ	437
کسی کی طرف گناہ کی نسبت کرنا	415	جزیہ کی وصولی میں تخفیف	437
		نرمی کرو	438

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ظلم کی نشانیاں مٹادیں	438	بچوں کے وظیفے	452
زائد رقم واپس لوٹادی	439	ہر ایک کو برابر وظیفہ ملتا تھا	452
قیدیوں کو سہولتیں دیں	439	وظائف میں اضافہ ہوتا رہتا	452
مسلمان قیدیوں کا فدیہ	440	غریبوں کی امداد کے دیگر ذرائع	453
سزا کی حد مقرر کردی	440	غلام کو آزادی کیسے ملی؟	453
لوگوں کو مشقت کا عادی بنا رہا ہوں	441	ہر دل عزیز خلیفہ	455
دلوں سے حرص و لالچ نکالنا چاہتا ہوں	442	ملاحوں کی خیر خواہی	456
مسلمان کو تکلیف پہنچنا گوارا نہیں	442	سفر خرچ عطا کیا	457
اپنے ہاتھ، پیٹ اور زبان کی حفاظت کرو	442	مقروضوں کے قرضے ادا کرنے کا حکم	457
نیک بندے چیونٹیوں کو بھی ایذا نہیں دیتے	443	فوت شدگان کے قرض سے ادائی	458
تلوار کے استعمال سے روکا	443	عوام کی خوشحالی	458
خونریزی کی اجازت نہیں دی	444	خوشحالی کی چند جھلکیاں	459
کھیتی کے مالک کی شکایت	445	صدقہ لینے والے صدقہ دینے والے بن گئے	459
فلاحِ عامہ کے کام	447	صدقہ دینے کے لئے فقیر نہیں ملا	459
مسافروں کی خیر خواہی کرو	447	اب ہم چارہ نہیں بیچتے	460
عوامی لنگر خانہ	448	مال میں برکت	460
چراگاہوں کو کھول دیا	448	رعایا کی خوشحالی پر مسرت	461
ضرورت مندوں کی تلاش	448	نعمتوں کا شکر ادا کریں	462
نابیناؤں، فالج زدوں اور یتیموں کی خیر خواہی	449	نعمت کی حفاظت کا طریقہ	462
اندھوں اور اپاہجوں کی دیکھ بھال کے لئے غلام عطا فرماتے	449	نعمت کا ذکر بھی شکر ہے	462
اپاہجوں کے وظائف مقرر کئے	450	شکر کی توفیق ملنا بھی سعادت ہے	463
قحط زدگان کی مدد	450	شکر کیسے کریں؟	463
حیا آتی ہے	451	نیکی کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرو	463
		شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے	463

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
بہن کے جنازے میں شرکت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا	464
حضرت عمر بن عبدالعزیز بطورِ مجدد	464
تدوینِ احادیث کا اہتمام	466
تمام گورنروں کو احادیث جمع کرنے کا کام سونپا	467
اتباعِ سنّت کی تاکید	467
سنّت کی اہمیت	468
سو شہیدوں کا ثواب	468
شرابی، مبلغ کیسے بنا؟	469
علمِ دین کی اشاعت	472
خلیفہ کا پیغام علماء کے نام	472
علم کے بغیر عمل کرنا خطرناک ہے	472
علم سیکھنے کے لئے سوال کرنے سے نہ شرماؤ	473
محدثین کی خدمت	473
30 درہم پیش کئے	473
ہر ایک کو سو دینار پیش کیجئے	474
علمی مراکز قائم کئے	474
علما کا اثر و رسوخ	476
فنِ مغازی اور مناقب صحابہ کی تعلیم و اشاعت	476
یونانی تصنیفات کی اشاعت	477
نماز کی تاکید	477
قراٰن میں 90 سے زیادہ بار نماز کا تذکرہ ہے	478
نماز سینکڑوں بیماریوں کا علاج ہے	479
نمازِ جمعہ پڑھ کر جانا	480
مؤذنین کی تنخواہیں مقرر کیں	481
زکوٰۃ و صدقہ	481
لہو و لعب اور نوحہ کی ممانعت	482
انسدادِ شراب نوشی	482
عورتوں کو حمام میں جانے سے روک دیا	484
امیر المؤمنین اور دعوتِ اسلام	485
دیگر بادشاہوں کو دعوتِ اسلام	485
سندھی حکمرانوں کو اسلام کی دعوت پیش کی	486
چار ہزار ذمیوں نے اسلام قبول کرلیا	486
مغرب والوں کو دعوتِ اسلام	487
ہماری حیثیت کا شکار کی سی رہ جائے	487
حسنِ ظن رکھو	488
شریعت پر عمل کی ترغیب	488
اِصلاح کا انداز	489
دوسروں کی اِصلاح کے لئے اپنی آخرت برباد نہ کرو	489
اِصلاح میں رُکاوٹیں	490
چغل خور کی اصلاح	490
محبتوں کے چور	491
دیوار پر قراٰن لکھنا	492
اپنے اہل و عیال کو رزقِ حلال ہی کھلاؤ	493
کیوں روتے ہو؟	494

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
عمل نے کام آنا ہے	496	افضل عبادت	516
آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگالیا	497	گناہ کی تین جڑیں	516
بہتان تراشنے والوں کا انجام	498	دنیا فائدہ کم نقصان زیادہ دیتی ہے	518
دوزخیوں کی پیپ میں رہنا پڑے گا	499	دس طرح کے افراد دھوکے میں ہیں	518
جہنم کا ہلکا ترین عذاب	501	نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچو	519
ہمارا نازک وجود	501	تیسرا شیطان ہوتا ہے	519
قطع رحمی کرنے والے سے دور رہو	501	جہالت سے بڑھ کر کوئی درد اور گناہوں سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں	521
افضل عمل کونسا ہے؟	502	گناہوں پر اصرار ہلاکت ہے	521
داڑھی کے بال اکھیڑنے والے کی گواہی مسترد کردی	502	توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا	522
داڑھیاں بڑھاؤ	503	نعمتوں میں غور عُمدہ عبادت ہے	523
مرنے کے بعد کی ہوشرُبا منظر کشی	503	عُبرت کا رونا رونے والے کو عُمدہ نصیحت	523
داڑھی مُنڈواتے ہی موت	506	کون کس کو دیکھے؟	524
سردار کون ہوتا ہے؟	507	اپنے بزرگوں کا دامن تھامے رکھو	526
رزق پہنچ کر رہے گا	508	تین نصیحتیں	526
توکل کیسا ہونا چاہئے؟	509	دِل کی اِصلاح کی ضرورت	527
بدمذہبوں کی صحبت سے بچو	509	معذرت کرنے والے کاموں سے بچو	528
اچھے اور بُرے مصاحِب کی مثال	510	نصیحت کا شکریہ	528
ہمیں کیا کرنا چاہئے؟	511	دل ہلا دینے والی نصیحت	530
زلزلہ، صدقہ اور دعائیں	512	امیر المؤمنین کی بیٹے کو نصیحت	532
زَلزلہ کیسے آتا ہے	513	صاحبزادے کی وفات سے عبرت	532
زَلزلہ گناہوں کے سبب آتا ہے	515	ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں	534
فرائض کی ادائیگی کی اہمیت	515	دھوکے میں نہ رہئے	535
تقویٰ سے عقل بڑھتی ہے	516		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
صبر کا مثالی مظاہرہ	536	آپ کو زہر کیوں دیا گیا؟	553
بیٹے کے دفن کے بعد بیان	537	لوگوں کی ہمدردی	554
تعزیت پر ردِّعمل	537	بغیر قمیض کے رہنا ہوگا	554
فونگی میں بکے جانے والے کفریّات کے بارے میں سُوال جواب	539	اولاد کو وصیت	555
''اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے'' کہنا کیسا؟	539	امیر المؤمنین کی مَدَنی سوچ	556
نیک لوگوں کی اللہ کو بھی ضَرورت پڑتی ہے'' کہنا کیسا؟	540	برکت کے نظارے	557
''یہ اللہ کو چاہئے ہوگا'' کہنا کیسا ہے؟	540	وہیں لوٹا دو	557
یا اللہ ! تجھے بچّوں پر بھی ترس نہیں آیا! کہنا کیسا؟	541	بعد کے خلیفہ کو وصیت	558
''یا اللہ تجھے بھری جوانی پر بھی رحم نہ آیا'' کہنا	541	ایک دن تمہیں بھی اسی طرح ہونا ہے	559
''یا اللہ! ہم نے تیرا کیا بگاڑا ہے'' کہنے کا حکمِ شرعی	541	میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا	560
محبت کا معیار	542	قبر میں تبرکات رکھنے کی وصیت	560
مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیغام	542	قبر کی جگہ خریدی	561
امیر المؤمنین کی فکرِ موت	547	سادہ کفن	561
موت کی دُعا کروائی	548	دُنیا سے کیا لے کر جا رہا ہوں؟	562
موت کی رغبت	549	موت کی سختیوں کا فائدہ	562
مزاحم بہترین وزیر	550	وقتِ وفات رونے لگے	562
عافیت کی موت کی دعا	551	کلمۂ پاک پڑھا	563
موت کی دعا کرنا کیسا؟	551	مرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی فضیلت	564
کیا آپ پر جادو کیا گیا تھا؟	552	دمِ رخصت تلاوتِ قرآن کی	564
		وفات کے وقت عمرِ مبارک	565
		خیرُ النَّاس کا انتقال ہوگیا	565
		خوبیاں بیان کرنے والے کے لئے امام احمد بن حنبل کی بشارت	566
		اخلاقی خُوبیاں	566

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
نجیبِ قوم	566
بعدِ وصال چہرہ جگمگا اٹھا	567
آسمانی رقعہ	567
عذاب سے چھٹکارے کا بشارت نامہ	568
بوڑھے راہب کی عقیدت	568
صِدِیق کی قبر	569
سرزمین سمعان کی خوش نصیبی	569
خلافت سے وفات تک کا سفر	569
خلافت سے پہلے اور خلافت کے بعد	570
پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے لگتے	573
غریب اسلامی بہن کی خیر خواہی	574
ایک مسلمان قیدی کا واقعہ	576
جب خلیفہ کا قاصد موت کی خبر لے کر پہنچا	578
شاہِ روم کا رنج وغم	578
نبطی کے آنسو	579
وفات پر جنّات کا اظہارِ غم	579
ایک جن کے اشعار	580
شہدا کی جنازے میں شرکت	581
آزادی کا پروانہ	581
جنت کے دروازے پر پروانۂ نجات	582
میں جنت عدن میں ہوں	582
حضرت مکحول کے تأثرات	582
تقویٰ و پرہیزگاری کی قسم اٹھائی جاسکتی ہے	583
اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انعام	583
مرنے کے بعد بھی احترام	583
بارگاہِ مصطفٰے میں حاضری	584
نظامِ حکومت کی تبدیلی	585
ماخذ ومراجع	586
شعبہ اصلاحی کتب کی کتابیں	590

www.dawateislami.net

وہ جن کو لوگ یاد رکھتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس دنیا میں روزانہ شاید ہزاروں لوگ آتے ہیں، اپنے حصے کی زندگی گزارتے اور یہاں سے چلے جاتے ہیں، کچھ عرصے بعد لوگ بھی انہیں بُھول بھال جاتے ہیں لیکن بعض حضرات ایسے عظیم الشان اَنداز سے زندگی گزارتے ہیں کہ صدیوں بعد آنے والے لوگ بھی اُن کو یاد کرتے اور اُن سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ انہیں دیکھا بھی نہیں ہوتا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز تاریخِ اسلام کی ایسی ہی تابناک شخصیت ہیں۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ۶۱ھ یا ۶۳ھ میں خاندانِ بنوامیّہ میں مدینہ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً میں آنکھ کھولی اور مدینے شریف ہی میں عِلْم و عمل کی منزلیں طے کرنے کے بعد صِرْف 25 سال کی عمر میں مکۃ المکرّمہ، مدینۃ المنورہ اور طائف کے گورنر بنے اور 6 سال یہ خدمت شاندار طریقے سے اَنجام دینے کے بعد مُستَعْفِی ہوکر خلیفہ کے مُشِیرِ خاص بن گئے اور سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد 10 صفر المظفر 99ھ کو تقریباً 36 سال کی عمر میں جمعۃُ الْمُبارک کے دن خلیفہ مقرّر ہوئے اور اِس شان سے خِلافت کی ذمّہ داریوں کو نبھایا کہ تاریخ میں اُن کا نام سُنہرے حُرُوف سے لکھا گیا، کم وبیش اڑھائی سال خلیفہ رہنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے 25 رجب 101ھ بدھ کے دن تقریباً 39 سال کی عمر میں اپنا سفرِ حیات مکمل کرلیا اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو حلب کے قریب دَیرِ سِمْعان میں سِپُردِ خاک کیا گیا جو مُلکِ شام میں ہے۔

www.dawateislami.net

حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اِذَا رَأَیْتَ الرَّجُلَ یُحِبُّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَیَذْکُرُ مَحَاسِنَہٗ وَیَنْشُرُھَا فَاعْلَمْ اَنَّ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ خَیْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ یعنی جب تم دیکھو کہ کوئی شخص حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے محبت رکھتا ہے اور اُن کی خوبیوں کو بیان کرنے اور اُنہیں عام کرنے کا اِہتمام کرتا ہے تو اس کا نتیجہ خیر ہی خیر ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ (سیرت ابن جوزی ص ۷۴) حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی عِبادت گزاری پر نظر دوڑائیں تو عابِدوں کے سردار، زُہد وتقویٰ کو دیکھیں تو **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** اُن کا خوفِ خدا دیکھ کر رَشک آئے، ذوقِ تِلاوت کے بارے میں پڑھ کر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں، عِلْمی وُسْعَتوں کو ماپنا چاہیں تو بڑے بڑے علماء ان کے سامنے زانوئے تلمُّذ بچھاتے دکھائی دیں، تَجْدِیدی کارناموں کا شُمار کرنے جائیں تو اسلام کا پہلا مُجَدِّد سب سے مُنْفَرِد دکھائی دے، طَرْزِ حکومت کا مشاہدہ کریں تو کامیاب ترین حکمران اور ایسے کامیاب کہ خلفائے راشدین میں اُن کا شُمار ہوتا ہے، بطورِ خلیفہ انہوں نے وہ کچھ کر دکھایا جس کا سوچنا بھی مشکل تھا۔ 590 صفحات پر مشتمل زیرِ نظر کتاب ''**حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات**'' انہی کی سیرتِ مُبارکہ کی جھلکیوں پر مشتمل ہے۔ بلاشُبہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اُن عظیم شخصیات میں سے ہیں جن کی عظمتوں کا بیان کرنے والا تَرَدُّد کا شکار ہو جاتا ہے کہ کہاں سے شُروع کرے اور کہاں ختم؟ کونسی حکایت پہلے بیان کرے اور کونسی بعد میں؟ پھر بھی حضرتِ سیّدُنا عمر بن

www.dawateislami.net

عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی زندگی کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کر کے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے: (۱) خلافت سے پہلے کی زندگی اور (۲) خلافت کے بعد والی زندگی۔ یوں تقریباً 456 حکایات (جس میں کم از کم 425 حکایات حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی ہیں) کا مَدَنی گلدستہ آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے ممکن ہے کہ کوئی واقعہ پہلے رُونما ہوا لیکن اس کتاب میں اس کا ذِکْر بعد میں کیا گیا ہو یوں حکایات کی ترتیب آگے پیچھے ہوگئی ہو لیکن اِس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا کیونکہ گلدستے کی خوشبو اِس بات کی محتاج نہیں کہ کونسا پھول کہاں رکھا گیا ہے! اِس خوشبو کو سونگھئے اور اپنے مَشامِ جاں مُعَطَّر و مُعَنْبَر کیجئے۔ اِس کتاب میں شامل اکثر روایات و حکایات حضرتِ علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی کتاب ''سیرتِ عمر بن عبدالعزیز'' اور حضرتِ علامہ عبداللّٰہ ابنِ عبدالحکم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کی کتاب ''سیرتِ عمر بن عبدالعزیز'' سے لی گئی ہیں یہ دونوں کتابیں حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی سیرت کے حوالے سے ماٰخذ کی حیثیت رکھتی ہیں، ان کے علاوہ تاریخِ دِمشق، حِلیۃُ الاولیاء، طبقات ابنِ سعد، تاریخِ طَبَری اور اِحیاءُ الْعلوم وغیرہ سے بھی مواد لیا گیا ہے مگر قارئین کی دلچسپی کے پیشِ نظر لَفْظ بلَفْظ ترجمے کے بجائے مقصود کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

شاید یہ کتاب پڑھنے کے بعد آپ کے دل میں دو ہی حسرتیں پیدا ہوں: ایک یہ کہ کاش! میں بھی حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز جیسا بن جاؤں، اور دوسری: کاش! میں اُن کے دَور میں پیدا ہوا ہوتا۔ اُن کے دَور میں پیدا ہونا تو ممکن

www.dawateislami.net

نہیں لیکن اُن جیسا بننے کی کوشش ضرور کی جاسکتی ہے۔ چُونکہ سیرتِ اَسْلاف کا مطالعہ محض ذوق اَفْزائی کے لئے نہیں بلکہ اپنی اِصْلاح کے لئے بھی ہونا چاہئے اس لئے حتی المقدور اِس کتاب میں دَرْج رِوایات وحِکایات سے ملنے والے مَدَنی پھولوں اور دَرْسوں کو تحریری شکل دے دی گئی ہے اگرچہ ان کی وجہ سے کتاب کچھ طویل ہوگئی ہے مگر یہ طوالت بے جا نہیں کیونکہ ہر ایک اِن دَرْسوں کو نکالنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ بعض مقامات پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری مدظلہ العالی کی کُتُب ورسائل سے ضَرورتاً لَفْظ بَلَفْظ مواد نقل کیا گیا ہے جس کا حتی المقدور حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ اِس کتاب میں شامِل اکثر اَشعار بھی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے نعتیہ دِیوان ''وسائلِ بخشش'' سے لئے گئے ہیں۔

''**حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات**'' کو خود بھی مکمّل پڑھئے اور دِیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی تَرغِیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب کمائیے۔ **اللہ** تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور **مَدَنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مَجالِس بِشُمُول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ، بمطابق 22 اگست 2011ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حدیث بیان کرنے سے پہلے درودِ پاک پڑھتے

جلیلُ الْقدر مُحدِّث حضرتِ سیِّدنا ابوعَمْرو بہ حَرّانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب کسی کے سامنے حدیث پاک بیان کرتے تو پہلے دُرُود پاک پڑھتے اور فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کی بَرَکت سے دُنیا میں سَرْوَرِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اَقدس پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آخرت میں جنت کی نعمتیں نصیب ہوں گی۔

(مسالک الحنفاء للقسطلانی ص ۳۰۵)

؎ پڑوسی خُلد میں یارَبّ بنادے اپنے پیارے کا
یہی ہے آرزو میری یہی دِل سے دعا نکلے (وسائلِ بخشش ص ۲۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِبتدائی حالاتِ زندگی

خلیفۂ عادِل امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سیِّدُنا ابوحَفْص عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ۶۱ھ یا ۶۳ میں مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیمًا میں آنکھ کھولی۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص ۹)

www.dawateislami.net

والدِ گرامی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزِیز کے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سرزمینِ عَرَب کے معزز ترین خاندان ''قُرَیش'' کی شاخ ''بنواُمیّہ'' کی ممتاز شخصیت تھے، 20 برس سے زائد عرصہ مِصر کے گورنر رہے[1] اور بہت سے یادگار کام کئے مثلاً ''حُلْوَان'' میں بہت سی نئی مسجدیں تعمیر کروائیں، مِصر کی جامع مسجد کو اَز سَرِ نو (یعنی نئے سرے سے) بنوایا[2]، لوگوں کی آسانی کے لئے خلیجِ مِصر پر دو پُل بنوائے[3]، علماءِ کرام کے حُقُوق و احترام کو بڑی اہمیت دی، اُن کے بیش بہا وظیفے مقرر کئے۔ جب شادی کرنا چاہی تو اپنے خزانچی کو فرمایا: مجھے میرے مال سے خالِص حلال کے 400 دینار لا دو، میں نیک گھرانے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں[4]۔ جُمادَی الاُولٰی ۸۵ھ میں ان کا وِصال ہو گیا[5]، وقتِ اِنتقال یہ الفاظ زَبان پر تھے: ''یَالَیْتَنِیْ لَمْ اَکُنْ شَیْئاً مَّذْکُوْراً اَلَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَھٰذَا الْمَاءِ الْجَارِی اَوْ کَنَبَاتَۃِ الْاَرْضِ کاش! میں کوئی قابلِ ذِکر چیز نہ ہوتا، کاش! میں کوئی شے نہ ہوتا، کاش میں جاری پانی کی طرح ہوتا یا ایک تنکا ہوتا۔''[6]

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا — قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے — کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا

(وسائلِ بخشش ص ۲۵۶)

مدینہ

[1]: تاریخ دمشق ج ۳۶ ص ۳۵۱ [2]: حسن المحاظرۃ، ج ۱ ص ۱۰۷ [3]: حسن المحاظرۃ، ج ۲ ص ۳۲۷
[4]: سیرت ابن جوزی ص ۲۸۷ [5]: البدایۃ والنھایۃ، ج ۶ ص ۱۷۹ [6]: تاریخ دمشق ج ۳۶ ص ۳۵۹

www.dawateislami.net

اے دنیا! ہم دھوکے میں رہے

جب حضرت عبدالعزیز بن مَرْوان علیہ رحمۃُ الحنّان کی وفات کا وَقْت قریب آیا تو فرمایا: ''مجھے وہ کَفَن دکھاؤ جس میں تم مجھے کفناؤ گے۔'' جب کَفَن سامنے آیا تو اُسے دیکھ کر فرمانے لگے: میرے اتنے سارے مال میں صِرْف یہ میرے ساتھ جائے گا! اور منہ پھیر کر رونے لگے پھر فرمایا: اے دُنیا! تجھ پر افسوس ہے کہ تیرا مال اگر بہت زیادہ ہو تو کم پڑتا ہے اور اگر تھوڑا ہو تو کافی ہو جاتا ہے، آہ! ہم تیری طرف سے دھوکے میں رہے۔ (درمنثور ج ۴ ص ۱۹۳)

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلْفت میں اپنی فنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

خواب میں والدِ گرامی کی زِیارت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ محترم کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک باغ میں چہل قدمی کر رہے ہیں، میں نے پوچھا: اَیُّ الْاَعْمَالِ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ؟ یعنی آپ نے کس عمل کو افضل پایا؟ فرمایا: ''اِسْتِغْفَار کو۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۲۸۷)

دِلوں کے زنگ کی صفائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی مرتبہ اِسْتِغْفَار کی فضیلت بیان فرمائی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ

www.dawateislami.net

تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ النَّبِیّین، صاحِبِ قرانِ مُبین، جنابِ صادِق وامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: اِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَأً کَصَدَأِ الْحَدِیْدِ وَجَلَاؤُھَا الِاسْتِغْفَارُ بیشک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی صفائی اِستِغْفار کرنا ہے۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۳۴۶ حدیث ۱۷۵۷۵)

ہر خطا تُو دَرْگزر کر بیکس و مجبور کی
یاالٰہی! مغفِرت کر بیکس و مجبور کی (وسائلِ بخشش ص ۷۶)

والدہ محترمہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی والدہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عاصم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا حضرت سیِّدُنا عاصم بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صاحبزادی اور امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی تھیں، اس لحاظ سے حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزِیز کی رَگوں میں فاروقی خون تھا، شاید اِسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے کردار و اَطوار پر حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گہرا اَثر دکھائی دیتا ہے۔

خوش نصیب مُبَلِّغہ حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہو کیسے بنیں؟

حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزِیز کی نانی جان کا امیرُ الْمُؤمنین، اِمامُ الْعَادِلین، حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہو بننے کا

www.dawateislami.net

واقعہ بھی بہت دِلچسپ ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی رِعایا کی خبر گیری وحاجت رَوائی کے لئے اکثر رات کے وَقت مدینۂ منوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا وَّ تَکرِیمًا کا دَورہ فرمایا کرتے تھے کہ کہیں کوئی مصیبت زَدہ یا مظلوم مدد کا مُنتَظِر تو نہیں۔ حضرت سیّدُنا اسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں بھی مَدَنی دورے میں امیر المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہمراہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھک کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور ایک مکان کی دیوار سے ٹیک لگالی۔ اچانک ایک آواز سنّاٹے کو چیرتی ہوئی آپ کے کانوں سے ٹکرائی، بظاہر وہ کُھسر پُھسر ہی تھی مگر ماحول کی خاموشی کی وجہ سے صاف سُنائی دے رہی تھی۔ اسی گھر میں ایک عورت اپنی بیٹی کو بیدار کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: ''بیٹی! اُٹھو اور دودھ میں تھوڑا سا پانی ملادو۔'' کچھ وقفے کے بعد لڑکی کی آواز سنائی دی: ''امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیرُ الْمُؤمِنِین نے یہ اِعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔'' ماں نے کہا: اس وَقت امیرُ الْمُؤمِنِین اور اعلان کرنے والے تمہیں کہاں دیکھ رہے ہیں! جاؤ اور دودھ میں پانی ملادو۔ مگر بیٹی صاف اِنکار کرتے ہوئے کہنے لگی: ''امی جان! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں لوگوں کے سامنے تو امیرُ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اِطاعت گزاری کروں اور تنہائی میں نافرمانی!'' حضرت سیّدُنا اسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ماں بیٹی کی گفتگو سُن کر مجھ سے فرمایا: ''اسلم!

www.dawateislami.net

اِس مکان کو اچّھی طرح پہچان لو۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ساری رات اسی طرح گلیوں میں دورہ فرماتے رہے، جب صبح ہوئی تو مجھے اُس مکان کے مکینوں (رہنے والوں) کی معلومات کیلئے بھیجا۔ میں نے معلومات کیں تو پتا چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اپنی کنواری بیٹی کے ساتھ رہتی ہے، میں نے بارگاہِ خلافت میں حاضِر ہوکر اپنی کارکَرْدَگی پیش کردی۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کرکے دریافت فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے؟ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ اور سیِّدُنا عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہما نے عَرض کی: ''ہم تو شادی شُدہ ہیں۔'' لیکن تیسرے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عاصِم رضی اللہ تعالٰی عنہ شادی کے لئے راضی ہوگئے۔ چُنانچِہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس لڑکی کے گھر اپنے شہزادے سے شادی کے لئے پیغام بھیجا جو قبول کرلیا گیا، شادی خانہ آبادی ہوگئی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کَرَم سے ان کے یہاں ایک خوش قسمت بیٹی پیدا ہوئی، پھر جب اُس کی شادی ہوئی تو اس کے بَطن سے ''عمرِ ثانی''، یعنی حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العَزِیز کی وِلادت ہوئی۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دودھ میں پانی ملانے سے اِنکار کرنے والی خوش نصیب مُبلِّغہ کو اس نیکی کا کیسا عُمدہ صِلہ ملا کہ ایک طرف **امیرُالْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہو اور دوسری جانب **عمرِ ثانی امیرُالْمُؤمِنین** حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العَزِیز کی

www.dawateislami.net

نانی ہونے کا شَرف حاصل ہوا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ گناہوں سے ہردم بچا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۷۸)

خلافِ شریعت کاموں میں ماں باپ کی اِطاعت جائز نہیں

اِس سبق آموز حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ اگر والِدین خلافِ شریعت حُکْم دیں مَثَلاً جھوٹ بولنے، حرام روزی کما کر لانے یا داڑھی منڈانے کا کہیں تو یہ باتیں نہ مانی جائیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، بلکہ اگر ان کی خلافِ شریعت باتیں مان لیں گے تو خدائے حنّان ومنّان عزَّوَجَلَّ کے نافرمان قرار پائیں گے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "**لَاطَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَاالطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اِطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (مُسلِم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸۴۰) اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: جائز باتوں میں والدین کی اِطاعت فرض ہے اور اگر وہ کسی ناجائز بات کا حُکْم دیں تو اِس میں اُن کی اِطاعت جائز نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۱۵۷)

www.dawateislami.net

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی
مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر اِک حُکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۷۹، ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دودھ میں پانی ملانا

مذکورہ حکایت میں دودھ میں پانی ملانے کا بھی تذکرہ ہے، اگر دودھ بیچنے والا گاہک کو خود صاف صاف بتادے کہ ہم اس میں اِتنی مقدار (مثلاً 10%) پانی ملاتے ہیں تو ایسا دودھ بیچنا جائز ہے، یا اُس علاقے کا عُرف ہو کہ دودھ میں دس فیصد پانی ملایا جاتا ہے اور خریدار بھی اس بات کو جانتا ہے تو بھی جائز ہے، لیکن اگر عُرف دس فیصد کا ہے یا گاہک کو دس فیصد بتایا مگر پانی زیادہ ملادیا تو اب بیچنا ناجائز ہوگا کیونکہ فریب ودھوکہ پایا گیا، سرکارِ دوعالَم نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ''مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا وَالْمَکْرُ وَالْخِدَاعُ فِی النَّارِ یعنی جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں اور مکر اور دھوکہ بازی جہنَّم سے ہے۔''

(المعجم الکبیر حدیث ۱۰۲۳۴ ج ۱۰ ص ۱۳۸)

دودھ میں پانی کی مِلاوٹ کے مسئلے کو اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے ایک فتویٰ سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے مِلاوٹ والے گھی کی خرید وفروخت کے بارے میں

www.dawateislami.net

سوال ہوا تو فتاوٰی رضویہ جلد 17 صَفْحَہ 150 پر فرمایا: اگر یہ مَصْنُوع جعلی (یعنی نقلی) گھی وہاں عام طور پر بکتا ہے کہ ہر شخص اس کے جَعْل (یعنی نقلی) ہونے پر مُطَّلع ہے اور باوُجُودِ اِطّلاع خریدتا ہے تو بشرطیکہ خریدار اسی بَلَد (یعنی بستی) کا ہو، نہ غریبُ الْوطن تازہ وارِد ناواقف (یعنی مسافِر، نیا آنے والا اور اَنجان نہ ہو) اور گھی میں اس قدر مَیل (یعنی ملاوٹ) سے جتنا وہاں عام طور پر لوگوں کے ذِہن میں ہے اپنی طرف سے اور زائد نہ کیا جائے نہ کسی طرح اس کا جعلی (یعنی نقلی) ہونا چھپایا جائے۔ خُلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت مَکْشُوف (یعنی ظاہر) ہو اور فریب ومُغالَطہ راہ نہ پائے (یعنی دھوکہ دینے کی کوئی صورت نہ پائی جائے) تو اس (یعنی ملاوٹ والے گھی) کی تجارت جائز ہے، گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اُس کا بیچنا بھی، جیسے **بازاری دودھ** کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصفِ عِلْم (یعنی جاننے کے باوُجُود) خریدتے ہیں، یہ (یعنی ناجائز ہونا تو) اس صورت میں ہے جبکہ بائع (یعنی بیچنے والا) وَقْتِ بَیع (یعنی بیچتے وَقْت) اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کردے اور اگر خود بتادے تو ظاہرُ الرِّوایہ[1] ومذہبِ امام اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ میں مُطْلَقًا جائز ہے خواہ (گھی میں) کتنا ہی مَیل (یعنی ملاوٹ) ہو، اگرچہ خریدار غریبُ الوطن (یعنی پردیسی) ہو کہ بعدِ بیان فریب (یعنی دھوکہ)

مدینہ

[1] فقہ حنفی میں ظاہرُ الرِّوایہ ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو حضرتِ سیّدنا امام **مُحَمَّد بن حَسَن شَیْبانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی چھ کتابوں (1) جَامِع صَغِیر (2) جامِع کَبِیر (3) سِیَر کَبِیر (4) سِیَر صَغِیر (5) زِیادات (6) مَبْسُوط میں مذکور ہوں

www.dawateislami.net

نہ رہا۔ بالجملہ مدارِ کار ظہورِ اَمر (یعنی ہر چیز کا دارومدار معاملے کے ظاہر ہونے) پر ہے خواہ خود ظاہر ہو جیسے گیہوں میں جَو (نمایاں ہو جاتے ہیں)، یا بجہتِ عُرف واِشتہار (یعنی عرف وشہرت کے اعتبار سے) مُشتری (یعنی خریدار) پر واضح ہو جیسے (کہ) دودھ کا معمولی پانی، خواہ یہ (یعنی بیچنے والا) خود حالتِ واقعی (یعنی حقیقتِ حال) تمام وکمال (یعنی اچھی طرح) بیان کرے۔'' (فتاوی رضویہ، ج ۱۷، ص ۱۵۰)

مدنی مشورہ: وہ اسلامی بھائی جو دودھ بیچنے کا یا کوئی اور ایسا کاروبار کرتے ہیں جس میں مِلاوٹ کے اِحتمالات ومعاملات ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کے حوالے سے تفصیلات بتا کر دارُالافتاء سے شَرعی حُکم معلوم کرلیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ''دارالافتاء اہلسنّت'' کی کئی شاخیں قائم ہو چکی ہیں جہاں رابطہ کر کے فتویٰ لیا جا سکتا ہے۔

رشتہ طے کرتے وقت کیا دیکھنا چاہئے؟

ایک مَدَنی پھول یہ بھی ملا کہ جب بھی رشتہ کیا جائے تو تقویٰ و پرہیزگاری کو ترجیح دی جائے جیسا کہ امیرُالْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے کیا۔ مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ہمیں یہی مَدَنی پھول عطا فرمایا ہے کہ ''کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدِّ نظر رکھا جاتا ہے: (۱) اُس کا مال (۲) حَسَب ونَسَب (۳) حُسن و جمال اور (۴) دین۔'' پھر فرمایا: ''فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ یعنی تم دیندار عورت کے حُصُول کی کوشش کرو۔'' (صحیح بخاری، کتاب النکاح، الحدیث ۵۰۹۰، ج ۳، ص ۴۲۹)

www.dawateislami.net

مگر افسوس کہ ہمارے معاشرے میں عام طور پر لڑکے والوں کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ مالدار کی بیٹی گھر میں آئے تاکہ ہمارے بیٹے کے سارے اَرمان نکلیں، اِس قدر جہیز ملے کہ گھر بھر جائے بلکہ اب تو ہاتھ جھاڑ کر منہ پھاڑ کر مطالبہ کیا جاتا ہے کہ جہیز میں فُلاں فُلاں چیز دو گے تو شادی ہوگی، اُدھر لڑکی والوں کے سامنے اگر کسی نیک و پرہیز گار اسلامی بھائی کا رشتہ پیش کیا جائے تو بَسا اوقات صرف اِس وجہ سے اِنکار کر دیتے ہیں کہ وہ باریش (یعنی داڑھی والا) اور سنتوں کا عامِل ہے جبکہ اس کے بَرعکس ایسے نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو مالدار ہو چاہے وہ اپنے بُرے اعمال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو، اُس کی صحبت اُن کی بیٹی کو بھی خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے بے نیاز اور اُس کی عبادت سے غافِل کر سکتی ہو۔ ہمارے اَسلاف اِس حوالے سے کیسی مَدَنی سوچ رکھتے تھے، اِس حکایت سے اندازہ کیجئے، چُنانچہ

تلاشِ رشتہ

حضرت سیِّدُنا شیخ کِرمانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دُنیاوی مَشاغِل سے بہت دُور ہو چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک صاحبزادی تھی جو حُسنِ صورت کے ساتھ ساتھ حُسنِ سیرت سے بھی آراستہ تھی۔ ایک دن اُسی صاحبزادی کے لئے شاہِ کِرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت سیِّدُنا شیخ کرمانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نہیں چاہتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بادشاہ کو ٹال دیا اور

www.dawateislami.net

مسجد مسجد گھوم کر کسی متقی نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک نوجوان پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیزگاری کا نُور چمک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: ''تمہاری شادی ہوچکی ہے؟'' اُس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا: ''کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نَماز روزے کی پابند ہے، خوبصورت، پاکباز اور نیک ہے۔'' اُس نے کہا: ''میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے اِن پاکیزہ صِفات کی حامِل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''میں کرتا ہوں، یہ دَراہم لو اور ایک دِرْہم کی روٹی، ایک دِرْہم کا سالن اور ایک دِرْہم کی خوشبو خرید لاؤ۔'' نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ حضرت سیِّدُنا شیخ کرمانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اُس نیک و پارسا نوجوان کے ساتھ کردیا۔ صاحبزادی جب رُخصت ہوکر اس نوجوان کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صُراحی کے سِوا کچھ نہیں ہے۔ اُس صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی تو پوچھا: ''یہ روٹی کیسی ہے؟'' نوجوان نے جواب دیا: ''یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے اِفطار کے لئے رکھ لی تھی۔'' یہ سن کر کہنے لگی: مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔ نوجوان نے کہا: ''مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی بیٹی مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی۔'' صاحبزادی نے پلٹ کر کہا: ''میں آپ کی مُفْلِسی کے باعِث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکُّل کمزور نظر آرہا ہے، اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خَصْلَت،

www.dawateislami.net

عَفِیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔'' یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور نَدامت کا اِظہار کیا۔ لڑکی نے پھر کہا: ''میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی جہاں ایک وَقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو، اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی!'' یہ سن کر نوجوان فوراً باہَر نکلا اور روٹی خیرات کر دی۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثانیۃ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں اِن جیسا بننا چاہتا ہوں

امیرُالْمُؤمِنین حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز چھوٹی سی عمر میں اپنی والدہ ماجدہ کے چچا جان حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں بکثرت حاضِر ہوا کرتے تھے اور اپنی والدہ سے اکثر اِس خواہش کا اِظہار کیا کرتے کہ میں ان (یعنی سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) جیسا بننا چاہتا ہوں۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۰)

؎ بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

اپنے ننھیال میں رہے

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کچھ بڑے ہوئے تو والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مِصْر کے گورنر بن گئے۔ وہاں جا کر

www.dawateislami.net

اپنی زوجہ ''اُمِّ عاصم'' کے نام پیغام بھیجا کہ بچے کو لے کر مِصر آجائیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عاصم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا اپنے چچا جان حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں حاضِر ہوئیں اور اپنے شوہر کے پیغام سے آگاہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: ''بھتیجی! تمہارے شوہر نے بلایا ہے تو تمہیں جانا ہی چاہئے۔'' جب وہ روانہ ہونے لگیں تو حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ہدایت کی: اس مَدَنی مُنّے (یعنی عمر بن عبدالعزیز) کو ہمارے پاس چھوڑ جاؤ، یہ تم سب کی بہ نسبت ہمارے گھرانے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اپنے چچا کی بات ٹالنا انہیں اچھا نہ لگا، چنانچہ وہ حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو وہیں چھوڑ گئیں۔ جب مِصر پہنچیں تو حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خوشی خوشی اپنے بیٹے کے اِستقبال کے لئے نکلے جب انہیں اپنا لختِ جگر دکھائی نہ دیا تو دریافت کیا: میرا بیٹا عمر کہاں ہے؟ حضرتِ سیِّدَتُنا ام عاصم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے اِصرار پر انہیں مدینہ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً وَّ تَکْرِیماً چھوڑ آنے کا سارا ماجرا بیان کیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور اپنے بھائی خلیفہ عبدالملک بن مَروان کو سارا واقعہ لکھ کر بھیجا جنہوں نے حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے اَخراجات کے لئے ایک ہزار دینار ماہانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۱)

www.dawateislami.net

موت یاد آنے پر رو دیئے

سہولیات و آسائشات کے ماحول میں سانس لینے کے باوجود حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا دل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت اور خوف سے لبریز رہا چُنانچِہ طبیعت بچپن ہی سے پاکیزگی اور زُہد و تقویٰ کی طرف راغِب تھی۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جس دن حِفظِ قراٰن مکمل کیا تو اچانک رونے لگے، والدہ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عاصم رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا کو پتا چلا اور انہوں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو عَرض کی: ''ذَکَرْتُ الْمَوْتَ یعنی مجھے موت یاد آ گئی تھی۔'' اپنے چھوٹے سے مَدَنی مُنّے کی یادِ آخرت دیکھ کر اُن کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے اَشکوں کی برسات ہونے لگی۔ (تاریخ دِمشق، ج ٥٤، ص ١٣٥)

اے کاش! اِن نُفُوسِ قُدسِیہ کے صدقے میں ہماری آنکھوں سے بھی غفلت کے پردے ہٹ جائیں اور ہم بھی اپنی موت کو یاد کرنے والے بن جائیں، اگرچہ یہ طے ہے کہ **''اِک دن مرنا ہے آخر موت ہے''** مگر موت کو یاد کرنا فائدے سے خالی نہیں، چُنانچِہ

یادِ موت کا فائدہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''فَمَنْ اَثْقَلَهٗ ذِكْرُ الْمَوْتِ وَجَدَ قَبْرَهٗ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ یعنی جسے موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہے

www.dawateislami.net

قبر اُس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔'' (جمع الجوامع، الحدیث ۳۵۷۶، ج ۲، ص ۱۴)

آہ! ہر لحہ گُنہ کی کثرت و بھرمار ہے غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے
زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نفس! گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بشارت

امیرُالْمُؤمِنین حضرت سیِّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک دن کوئی خواب دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد فرمایا: ''میری اولاد میں سے ایک شخص جس کے چہرے پر زَخْم کا نشان ہوگا، زمین کو عَدْل و اِنصاف سے بھر دے گا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صاحبزادے حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اکثر کہا کرتے: ''لَیْتَ شَعْرِیْ مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ فِیْ وَجْھِہٖ عَلَامَۃٌ یَمْلَؤُ الْاَرْضَ عَدْلًا یعنی کاش! مجھے معلوم ہوجائے کہ میرے ابوجان (یعنی حضرت سیِّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی اولاد میں سے کون ہوگا جس کے چہرے پر نشان ہوگا اور وہ زمین کو عدل و اِنصاف سے بھر دے گا؟'' وَقْت گزرتا رہا، دن مہینوں میں اور مہینے سال میں تبدیل ہوتے رہے اور ''فاروقی خاندان'' حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خواب کی تعبیر دیکھنے کا منتظر رہا یہاں تک کہ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے نواسے حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی وِلادت ہوئی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۰، ۱۱)

www.dawateislami.net

خوابِ فاروقی کی تعبیر

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اپنے والدِ محترم سے ملنے مِصْر آئے تو کچھ عرصہ وہاں رہے۔ایک دن دراز گوش (یعنی گدھے) پر سوار تھے کہ زمین پر گر گئے، اُن کی پیشانی پر زَخْم آیا،ان کے کم سِن سوتیلے بھائی اَصْبَغ بن عبدالعزیز نے جب ان کی پیشانی سے خون بہتا دیکھا تو خوشی سے اُچھلنے لگے، جب ان کے والد حضرت سیّدنا عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو معلوم ہوا تو ناراضی کا اظہار کیا کہ تم اپنے بھائی کے زخمی ہونے پر ہنستے ہو! اَصْبَغ نے وضاحت پیش کی: میں ان کی مصیبت پر ہرگز خوش نہیں ہوا اور نہ ان کے گرنے پر ہنسا ہوں بلکہ میری خوشی کا سبب یہ تھا کہ میں دیکھتا تھا کہ ان میں ''اَشَجُّ بَنِی اُمَیَّہ'' کی ساری علامتیں موجود ہیں مگر پیشانی پر زَخْم کا نشان نہیں، جب یہ سواری سے گرے اور پیشانی پر زَخْم آیا تو میں بے اِختیار خوشی کے مارے جھومنے لگا۔ یہ سن کر والد صاحب خاموش ہو گئے اور کہا: جس سے اِس قسم کی اُمیدیں وابستہ ہوں اس کی تعلیم وتربیت مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً ہی میں ہونی چاہئے۔چُنانچہ انہیں مدینے شریف بھیج دیا۔(سیرت ابن عبدالحکم ص ٢١) اور وہاں کے مشہور عالم اور مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا صالح بن کَیْسان رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو آپ کا اَتالیق (یعنی نگران استاذ) مقرر کیا۔

خود مدینے شریف جانے کی درخواست کی

بعض رِوایات کے مطابق حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنے والدِ محترم سے درخواست کی تھی کہ مجھے پڑھنے کے لئے مدینۂ منوّرہ

www.dawateislami.net

زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا وَّ تَکرِیمًا بھیج دیا جائے، چُنانچہ البدایہ والنہایہ میں ہے کہ حضرت عبدالعزیز رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اپنے ساتھ مِصر سے شام لے جانا چاہا تو آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے عَرض کی: ابا جان! میں آپ کو ایسا مشورہ نہ دوں جس میں ہم دونوں کا فائدہ ہو! فرمایا: وہ کیا؟ عَرض کی: آپ مجھے مدینے شریف کی پُر بہار عِلْمی فِضا میں بھیج دیجئے تا کہ میں وہاں کے فقہائے کرام ومشائخِ عظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام سے عِلْم وعمل کے مَدَنی پھول حاصل کرسکوں۔ والد صاحب کو یہ تجویز پسند آئی اور انہوں نے حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو ایک خادِم کے ہمراہ مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا وَّ تَکرِیمًا بھیج دیا۔

(البدایۃ والنہایۃ، ج٦، ص٣٣٢)

بال مُنڈوادیئے

حضرتِ سیّدُنا صالح بن کَیسان رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے جس دِیانت ومحنت کے ساتھ اپنے شاگردِ رشید حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے کِردار وگُفتار کی نگرانی کی، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نماز کی جماعت میں شریک نہ ہوسکے۔ اُستاذِ محترم نے وجہ پوچھی تو بتایا: ''میں اُس وَقت بالوں میں کنگھی کررہا تھا۔'' تڑپ کر بولے: ''بال سنوارنے کو نماز پر ترجیح دیتے ہو!'' اور اس بات کی خبر مِصر میں آپ کے والد محترم کو کردی، انہوں نے اُسی وَقت اپنا خاص آدمی بیٹے کو سزا دینے کے لئے

www.dawateislami.net

بھیجا جس نے مدینے شریف پہنچتے ہی سب سے پہلے اُن کے بال مُنڈوائے پھر کوئی دوسری بات کی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۴) اِسی تعلیم وتربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کی شخصیت اُن تمام اخلاقی برائیوں سے پاک تھی جن میں بنواُمَیَّہ کے کئی نوجوان مُبْتَلا تھے۔

اِس حکایت میں اُن والدین کے لئے دَرْس پوشیدہ ہے جو اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت پر خاطر خواہ توجُّہ نہیں دیتے، اُن سے دُنیاوی تعلیم کے بارے میں تو پوچھ گچھ کرتے ہیں مگر نمازوں کی اَدائی کی ترغیب نہیں دیتے، یاد رکھئے کہ تربیتِ اولاد صرف اِس چیز کا نام نہیں کہ انہیں کھانے پینے اور لباس جیسی ضروریات اور دیگر آسائشات مہیا کردی جائیں بلکہ انہیں **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا مُطِیع و فرمانبردار بنانے کی کوشش کرنا بھی والدین کی ذِمّہ داریوں میں شامل ہے۔[1]

؎ یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحِیم سے
اولاد پہ بھی بلکہ جہنَّم حرام ہو (وسائلِ بخشش ص ۱۸۹)

عظمتِ الٰہی سے معمور سینہ

جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے والد حج کے لئے آئے اور اپنے بیٹے کے استاذِ محترم حضرت سیِّدُنا صالح بن کَیْسان رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے ملاقات کی تو انہوں نے مَدَنی مُنّے کے بارے میں تاثرات دیتے ہوئے اِرشاد

مدینہ

[1] : اولاد کی بہترین تربیت کیونکر کی جائے، یہ جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب ''تربیتِ اولاد'' کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔

www.dawateislami.net

فرمایا: میں نے آج تک کوئی ایسا بچہ نہیں دیکھا جس کے دل میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اِتنی عظمت ہو جتنی اِس بچے کے سینے میں ہے۔ (تاریخِ دِمشق، ج ۴۵، ص ۱۳۵)

حلیہ شریف

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا رنگ سفید، چہرہ پتلا، آنکھیں گہری اور چہرے پر خوبصورت داڑھی مُبارَک تھی، بچپن میں دَراز گوش (یعنی گدھے) نے پیشانی پر لات ماری تھی جس کا نشان باقی تھا اس لئے وہ ''اَشَجُّ بَنِیْ اُمَیَّہ'' کہلاتے تھے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۷۳ ملخصا)

بزرگانِ دین کی بارگاہوں میں حاضریاں

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بچپن ہی میں قرآن پاک حِفظ کرنے کی سعادت پا چکے تھے، اس کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیّدنا اَنَس بن مالک، سائب بن یزید اور یوسف بن عبدُاللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ اور تابِعین کے حلقۂ دَرْس میں بھی شریک ہوئے۔ یوں ان بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی صحبتِ بابرکت میں قرآن وحدیث اور فِقْہ کی تعلیم مکمل کر کے حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے وہ مَقام حاصل کیا کہ آپ کے ہم عَصْر بڑے بڑے مُحَدِّثین کو بھی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فَضْل وکمال کا اِعتراف رہا، چُنانچِہ حضرت سیّدُنا علامہ ذَہَبی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی نے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا تذکرہ اِن الفاظ میں لکھا ہے: ''وہ بہت بڑے اِمام، فقیہ، مجتہد، حدیث کے بہت ماہر اور

www.dawateislami.net

معتبر حافظ تھے۔'' (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹۰) حضرت سیِّدُنا میمون بن مِہران علیہ رحمۃُ اللّٰہِ المنان نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو مُعَلِّمُ الْعُلَمَاء قرار دیا اور فرمایا: ''ہم اِن کے پاس اِس خیال سے آئے تھے کہ وہ ہمارے محتاج ہوں گے، لیکن معلوم ہوا کہ ہم خود اِن کی شاگردی کے لائق ہیں۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۳۵) ایک صاحب جو حضرت سیِّدَ ینا ابنِ عمر اور ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما جیسی قد آور عِلْمی شخصیات کی صحبت میں رہ چکے تھے، ان کا بیان ہے کہ ہمیں جب بھی کوئی مَسْئَلہ جاننے کی ضرورت پڑی تو اُس کا جواب حضرت عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے ملا، وہ یقیناً سب سے زیادہ عِلْم رکھنے والے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج ٦، ص ۳۳۳)

رات بھر مَدَنی مذاکرہ جاری رہا

حضرت سیِّدنا عبداللّٰہ بن طاؤس رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ میرے والدِ گرامی حضرت سیِّدُنا طاؤس رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نَمازِ عشاء کے بعد ایک شخص سے مصروفِ گفتگو ہوئے تو رات بھر مَدَنی مذاکرہ جاری رہا حتی کہ فجر کی اذانیں ہونا شروع ہوگئیں۔ میں نے اپنی حیرت دور کرنے کے لئے والدِ محترم سے اُن کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ خاندانِ بنواُمیہ کے سب سے نیک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز (عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز) تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج ٦، ص ۳۳۳)

ہاتھوں ہاتھ جواب

حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایسے زبردست فَقِیہ و عالِم

www.dawateislami.net

تھے کہ بڑے بڑے علماء کرام مشکل ترین سوالات کیا کرتے اور آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ ہاتھوں ہاتھ اُن کے جوابات دے دیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حجاز اور شام کے متعدّد علما جمع تھے،انہوں نے آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ الْخالِق سے کہا کہ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے پارہ22سورۂ سبا کی آیت52 کی تفسیر پوچھئے:

اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ترجمۂ کنزالایمان:اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے! (پ ۲۲،سبا:۵۲)

انہوں نے جا کر پوچھا تو فرمایا:''اَلتَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ'' سے وہ توبہ مراد ہے جس کی ایسی حالت میں خواہش کی جائے جس میں انسان اُس پر قادِر نہ ہو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۳۷)

عِلْمی مَشاغِل جاری نہ رکھ سکے

اُمُورِ سلطنت میں مصروفیت کی وجہ سے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز عِلْمی مشاغِل جاری نہ رکھ سکے،خود آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَا مِنْ رَجُلٍ اَعْلَمُ مِنِّیْ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الشَّامَ نَسِيْتُ یعنی میں مدینۂ طَیِّبَہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً سے زبردست عالم بن کر نکلا مگر شام آ کر (مصروفیت کی وجہ سے) بھول گیا۔(تذکرۃ الحفاظ للذھبی ج ۱،ص ۹۰)

www.dawateislami.net

آپ نے یاد رکھا اور میں بھول گیا

عظیم مُحدِّث حضرت سیِّدُنا امام زُہری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے ملاقات کی اور دورانِ گفتگو کچھ اَحادیث سنائیں تو فرمایا: کُلُّ مَا حَدَّثْتَ بِہٖ فَقَدْ سَمِعْتُہٗ، وَلٰکِنَّکَ حَفِظْتَ وَنَسِیْتُ جو حدیثیں آپ نے بیان کیں وہ سب میں نے بھی سُنی تھیں مگر آپ نے انہیں یاد رکھا اور میں بھول گیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۷)

آپ تابعی بھی ہیں

''تابعی'' اس خوش نصیب کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے ملاقات کی ہو۔ (تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، ص ۳۹۲) اپنے والدِ گرامی کی طرح حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بھی تابعی ہیں کیونکہ آپ نے متعدِّد صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم سے ملاقات کا شَرَف پایا ہے۔

حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے مَرْوی اَحادیث مبارکہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اپنے ہم عَصْر تابعینِ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام سے اَحادیث روایت کی ہیں مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حکومتی مصروفیات کے باعث روایتِ حدیث پر زیادہ توجُّہ نہیں دے سکے، یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے بہت کم احادیث مَرْوِی ہیں، حافظ باغندی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے ''مُسْنَدِ عمر بن عبدالعزیز'' کے نام سے ایک مجموعہ

www.dawateislami.net

بھی ترتیب دیا ہے۔ بہرحال حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے مَرْوِی احادیث میں سے 6 روایتیں بطورِ برکت یہاں درج کی جارہی ہیں:

(۱) نیکی کی دعوت چھوڑنے کا اَنجام

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُسَلَّطَنَّ عَلَيْكُمْ عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِكُمْ تَدْعُوْنَهٗ فَلَايَسْتَجِيْبُ لَكُمْ یعنی تم ضرور بھلائی کی دعوت دوگے اور برائی سے منع کروگے ورنہ تم پر باہَر سے ایسا دشمن مُسلَّط کردیا جائے گا کہ تم اس کے خلاف دعا کروگے مگر تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۸)

نہ ''نیکی کی دعوت'' میں سستی ہو مُجھ سے
بنا شائقِ قافِلہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۵)

(۲) پسندیدہ نوجوان

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرتِ سیّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الشَّابَّ الَّذِیْ يُفْنِیْ شَبَابَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ یعنی بیشک اللّٰہ تعالٰی اس نوجوان کو پسند فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی اللّٰہ تعالٰی کی

www.dawateislami.net

فرمانبرداری میں بسر کی ہو۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۹)

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کرنا ہے اب کرلو ابھی نُورِیؔ جواں تم ہو

(۳) محبتِ رمضان

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرتِ سیّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ بیشک جب رمضان آتا تو رسولِ ہاشمی، مکّی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ لِیْ رَمَضَانَ وَتُسَلِّمُہ مِنِّیْ مُقَبَّلًا یعنی اے اللّٰہ مجھے رمضان کے لئے سلامت رکھ اور رمضان کو میرے لئے سلامتی بنا اور میری طرف سے اسے بطور رضامن قبول فرما۔''

(سیرت ابن جوزی ص ۲۱)

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تُو عظیمُ الشّان ہے — کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے
ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں — ماہِ رَمَضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

(وسائلِ بخشش ص ۵۵۳)

(۴) حالتِ جُنُب میں سونا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرتِ سیّدُنا عروہ بن زبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے اور انہوں نے امُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت کی: ''کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَھُوَ جُنُبٌ

www.dawateislami.net

تَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوۃِ یعنی جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حالتِ جنب میں سونے کا اِرادہ فرماتے تو نماز کا سا وُضو کرتے۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۲۷)

(۵) ذِکرُ اللہ نہ کرنے پر حسرت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرتِ سیِّدُنا عُرْوہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مَامِنْ سَاعَۃٍ تَمُرُّ بِابْنِ اٰدَمَ لَمْ یَکُنْ ذَاکِراً لِلّٰہِ فِیْھَا بِخَیْرٍ اِلَّا حَسِرَ عَلَیْھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی ابن آدم پر کوئی ایسی گھڑی نہیں گزرتی جس میں وہ بھلائی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر نہ کرے مگر قیامت کے دن اس پر اُسے ندامت ہوگی۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۲۷)

؎ رہے ذِکر آٹھوں پَہَر میرے لب پر
تِرا یاالٰہی تِرا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

(۶) اسلام کا خُلق حیا ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ رحمتِ عالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقاً وَاِنَّ خُلُقَ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ یعنی بے شک ہر دین کا

www.dawateislami.net

ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۳۱)

؎ اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب
عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شادی خانہ آبادی

امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز طَبْعاً صالح اور نیک تھے، شاید یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے چچا خلیفہ عبدالملک نے ہمیشہ ان کو دیگر اُموی شہزادوں کی نسبت زیادہ پیار و محبت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے والد حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی وفات کے بعد اپنی لاڈلی بیٹی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا کی شادی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے کر دی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۶)

تاریخی اِعزاز

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا کو ایک مُنفَرِد تاریخی اِعزاز حاصل ہے جسے کسی شاعر نے ایک شعر میں بیان کیا ہے:

بِنْتُ الْخَلِیْفَۃِ وَالْخَلِیْفَۃُ جَدُّھَا اُخْتُ الْخَلَائِفِ وَالْخَلِیْفَۃُ زَوْجُھَا

یعنی: وہ ایک خلیفہ (یعنی عبدالملک) کی بیٹی تھی، اس کا دادا (یعنی مروان) بھی خلیفہ تھا، وہ خلفاء (یعنی ولید بن عبدالملک، سلیمان بن عبدالملک، اور یزید بن عبدالملک) کی بہن تھی اور اس کے شوہر (یعنی عمر بن عبدالعزیز) بھی خلیفہ تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۹۶)

www.dawateislami.net

اَخراجات کی کیفیت

صدرُ الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: خلیفہ عبدالملک بن مَروان نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے اپنی بیٹی بیاہتے وَقت خرچ کا حال دریافت کیا تو جواب دیا: ''نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۳۶) اِس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اِعتدال نیکی ہے اور وہ اِسراف و اِقتار (یعنی فضول خرچی اور تنگی) کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں۔ اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ سورۂ فرقان کی آیت 67 کے اِس مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

(خزائن العرفان، تحت الآیۃ ۶۷)

اَزواج و اولاد

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزیز نے کل تین شادیاں کیں بقیہ دو بیویوں کے نام لمیس بنت علی بن حارث اور اُمِ عثمان بنتِ شعیب بن زیّان ہیں اور آپ کی ایک کنیز اُمُّ الْوَلَد[1] تھی۔ اِن چاروں میں ہر ایک سے اولاد پیدا ہوئی،

مدینہ

[1] اُمُّ الْوَلَد اس کنیز کو کہتے ہیں جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ (یعنی اس کے مالک) نے اقرار کیا کہ یہ میرا ہی بچہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۲۹۴)

www.dawateislami.net

کنیز سے 7 بیٹے یعنی عبدالملک، وَلید، عاصِم، یزید، عبداللّٰہ، عبدالعزیز، زِیّان اور 2 بیٹیاں اَمینہ اور اُم عبداللّٰہ پیدا ہوئیں۔ ''اُمِّ عثمان'' سے صرف ایک بیٹا ابراہیم پیدا ہوا، دو بیٹے عبداللّٰہ اور بکر اور بیٹی ام عمار ''لَمیس بنت علی'' کے بطن سے تھے اور بقیہ اولاد یعنی اسحٰق، یعقوب اور موسیٰ، ''فاطمہ بنت عبدالملک'' کے بطن سے تھی۔ یوں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی مجموعی اولاد 16 تھی جن میں 14 لڑکے اور 2 لڑکیاں تھیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۱۵ ملتقطاً)

اولاد کی تربیت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا، چنانچہ جلیل القدر محدِّث حضرتِ سیِّدُنا صالح بن کَیسان علیہ رحمۃُ الحنّان جو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے بھی استاذِ محترم تھے، ان کو اپنی اولاد کا اَتالیق (یعنی نگران استاذ) مقرر کیا۔ (التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدینۃ الشریفۃ، حرف الصاد، ج ۱ ص ۳۰۴) علاوہ ازیں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے آزاد کردہ غلام سہل بھی اولاد کی دیکھ بھال پر مامور تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ان کو بہترین تعلیم و تربیت دینے پر خود بھی متوجہ کرتے رہتے تھے، چُنانچہ ایک بار انہیں خط میں لکھا:

فکرِ تربیت اولاد پر مشتمل ایک مکتوب

میں نے بہت سوچ سمجھ کر تمہیں اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے منتخب کیا ہے، ان کو تَرکِ صحبت کی طرف توجُّہ دلاؤ کہ وہ غفلت پیدا کرتی ہے، انہیں کم ہنسنے دو

www.dawateislami.net

کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے، تمہاری کوششوں کے نتیجے میں ایک اہم بات جو وہ سیکھیں وہ یہ ہے کہ انہیں گانے باجے کی طرف سے نفرت ہو کیونکہ گانا سننا دل میں اسی طرح نِفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سے گھاس اُگتا ہے، میرے بیٹوں میں سے ہر ایک کے جَدْوَل میں یہ بھی ہو کہ وہ قرآن مجید کھولے اور نہایت اِحتیاط کے ساتھ اس کی قِراءَت کرے، جب اس سے فارِغ ہو جائے تو ہاتھ میں تیر و کمان لے کر برہنہ پا (یعنی ننگے پاؤں) نکل جائے اور سات تیر چلا کر نشانہ بازی کی مَشق کرے، پھر قَیْلُولہ (یعنی دوپہر کا آرام) کرنے کے لیے واپس آئے کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''قَیْلُولہ کرو اس لئے کہ شیطان قَیْلُولہ نہیں کرتا۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۲۹۷)

بیٹے کے نام نصیحت آموز خط

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز براہِ راست اپنی اولاد کو بھی تربیت و نصیحت کے مَدَنی پھولوں سے نوازتے رہتے تھے، چنانچہ اپنے بیٹے کے نام ایک خط میں لکھا: تم اپنے آپ اور اپنے والد پر اللہ تعالٰی کے اِحسانات کو یاد کرو، پھر اپنے باپ کی ان کاموں میں مدد کرو جن پر اسے قدرت حاصل ہے اور اس معاملہ میں بھی مدد کرو جس کے بارے میں تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا باپ ان کو اَنجام دینے سے عاجِز ہے۔ تم اپنی جان، صحت اور جوانی کی پوری رعایت رکھو، اگر تم سے ہو سکے تو اپنی زبان تَحمید و تسبیح کی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر سے تَر رکھو، اس لئے کہ تمہاری اچھی باتوں میں سے سب سے اچھی بات اللہ تعالٰی کی حمد اور اس کا ذِکْر ہے۔ جو شخص جنت

www.dawateislami.net

کی رَغبت رکھتا ہو اور جہنم سے بھاگتا ہو تو ایسی حالت والے آدمی کی توبہ قبول ہوتی ہے اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ مدّتِ مقررہ (یعنی موت) کے آنے سے پہلے اور عمل کے ختم ہونے سے پہلے اور جن واِنس کو ان کے اعمال کا بدلہ دینے سے پہلے، اللہ تعالیٰ انہیں اُن کے اعمال کا بدلہ دے گا ایسی جگہ جہاں فِدْیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور جہاں معذرت نَفع مند نہیں ہوگی اور جہاں پوشیدہ اُمور ظاہر ہو جائیں گے، لوگ اپنے اعمال کا بدلہ لے کر لَوٹیں گے اور متفرق ہو کر اپنے اپنے مقامات کی طرف جائیں گے، پس اس آدمی کے لئے خوش خبری ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی اور اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، پس اگر اللہ تعالیٰ تمہیں مالداری عطا کر کے آزمائے تو اپنی مالداری میں مِیانہ رَوِی اِختیار کرنا، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے آپ کو جھکا لو، اور اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حُقُوق کو ادا کرو، اور مالداری کے وَقْت وہ بات کہو جو حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہی تھی، یعنی

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ (پ ۱۹، النمل: ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

اور تم فخر و خود پسندی سے اِجْتِناب کرنا اور اسی طرح اپنے رب کے دیئے ہوئے مال کے بارے میں یہ گمان نہ کرو کہ یہ تمہاری کسی شرافت کی بنا پر تمہیں ملا ہے

www.dawateislami.net

یا کسی ایسی فضیلت کی بنیاد پر ملا ہے جو اُن لوگوں میں نہیں ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ مال نہیں دیا ہے، پھر اگر تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر میں کوتاہی کی تو فقر و فاقہ کا مزہ چکھو گے اور ان لوگوں میں سے ہو گے جنہوں نے مالداری کی بنیاد پر سرکشی کی اور ان کو اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیا گیا، بیشک میں تمہیں یہ نصیحت کر رہا ہوں حالانکہ میں اپنے نَفْس پر بہت ظُلْم کرنے والا ہوں، بہت سے اُمور میں غلطی کرنے والا ہوں اور اگر آدمی اپنے اُمور کے ٹھیک ہونے تک اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کامل ہونے تک اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرتا تو لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیتے اور حرام کاموں کو حلال سمجھنے لگتے، اور نصیحت کرنے والے اور زمین میں اللہ کے لئے خیر خواہی کرنے والے کم ہو جاتے، پس اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو زمینوں اور آسمانوں کا پروردگار ہے، اور اسی کے لئے زمین و آسمان میں کِبریائی ثابت ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۱۰)

مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن رکھو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنی اولاد کی ظاہری تربیت کے ساتھ ساتھ باطنی تربیت میں بھی بھرپور کوشش فرمائی، چنانچہ ایک مرتبہ اپنے شہزادے کو نصیحت کی: اِذَا سَمِعْتَ کَلِمَۃً مِنْ اِمْرِءٍ مُسْلِمٍ فَلَاتَحْمِلْھَا عَلٰی شَیْءٍ مِنَ الشَّرِ مَاوَجَدْتَّ لَھَا مَحْمَلًا عَلَی الْخَیْرِ یعنی جب تم اپنے مسلمان بھائی کی زبان سے کوئی بات سنو تو اس وَقْت تک بُرائی پر مَحْمُول نہ کرو جب تک اس میں بھلائی کا ادنیٰ سے

www.dawateislami.net

ادنیٰ اِحتمال باقی رہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اس مَدَنی پھول پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوجائیں تو ہمیں ایسا رُوحانی سکون محسوس ہوگا جس کی لَذَّت بیان سے باہَر ہے، یاد رکھئے کہ مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور یہ عبادت بھی ہے چنانچہ

حُسنِ ظن عُمدہ عبادت ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی **حُسن ظن عمدہ عبادت ہے۔**'' (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، ج ۴، ص ۳۸۷، الحدیث ۴۹۹۳)

مسلمان کا حال حتی الامکان اچھائی پر حَمل کرنا واجب ہے

اِمامِ اہلِسنّت مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاویٰ رضویہ شریف** میں لکھتے ہیں: ''**مسلمان کا حال حَتَّی الْاِمْکَان صَلاح (یعنی اچھائی) پر حمل کرنا (یعنی گُمان کرنا) واجِب ہے۔**'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۹، ص ۶۹۱)

مسلمان کی بات کا بُرا مطلب لینا بھی بدگمانی ہے

صدرُ الْاَفاضِل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''مومِنِ صالح کے ساتھ برا گُمان ممنوع ہے اس طرح (کہ) اُس کا کوئی کلام سن کر فاسِد معنیٰ مراد لینا باوُجُود یکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے مُوافق ہو یہ بھی گُمانِ بد میں

www.dawateislami.net

دَاخِل ہے[1]۔'' (خزائن العرفان، پ٢٦، الحجرٰت: ١٢)

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص٨٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غفلت سے بچ کر رہنا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے بیٹے کے نام ایک خط میں نصیحت فرمائی: اِحْذَرِ الصُّرْعَۃَ عَلَی الْغَفْلَۃِ وَ لَاتَغْتَرَنَّ بِطُوْلِ الْعَافِیَۃِ یعنی غفلت سے بچ کر رہنا اور لمبے عرصے کے لئے ملنے والی عافیت سے ہرگز غلط فہمی میں مُبْتَلا نہ ہونا۔ (سیرت ابن جوزی ص ٢٤٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی پھول کی خوشبو کو عمر بھر کے لئے اپنے دل میں بَسا لیجئے، یقیناً آفات وبَلِیَّات سے عافیت **اللّٰہ** تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے مگر اُس کی وجہ سے گناہوں پر دلیر ہوجانا سَراسَر غفلت ہے کیونکہ رب عَزَّوَجَلَّ کی گِرفت بہت شدید ہے جیسا کہ پارہ 30 سورۂ بروج کی آیت 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﴿۱۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

[1] : بدگمانی کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 57 صفحات پر مشتمل رسالے ''بدگمانی'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

خواب میں مخصوص دعا سکھائی

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے شہزادے حضرتِ سیّدُنا عبدالعزیز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جو یزید بن ولید کے دور میں حرمین طیبین کے گورنر بھی رہے، ان کا بیان ہے کہ مجھے علمِ حدیث کے زبردست اِمام حضرت سیّدُنا زُہْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی زِیارت کا بہت شوق تھا، بالآخر مجھے خواب میں ان کی زیارت نصیب ہوہی گئی۔ میں نے عَرْض کی: حضرت! کوئی مخصوص دُعا بتایئے۔ فرمانے لگے: لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَۃَ وَاَسْأَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ وَذُرِّیَّتِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میرا بھروسا اسی پر ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی مرے گا نہیں، یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے عافیت کا سوالی ہوں اور تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور میری اولاد کو شیطان مَرْدُود سے محفوظ فرمادے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گورنر بن گئے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے علمی فَضْل وکمال کے اِظہار کا سب سے موزوں ذریعہ دَرْس وتدریس تھا مگر خاندانِ خلافت سے تعلق آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کو مَسْنَدِ خلافت تک لے گیا، مگر اس سے پہلے ''خُناصِرہ'' پھر مدینہ

www.dawateislami.net

منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا وَّ تکرِیماً میں صرف 25 سال کی عمر میں گورنر کے عہدہ پر بھی فائز ہوئے، مگر یہ خدمت بھی آپ نے آسانی سے قبول نہیں کی، چنانچہ

گورنری قبول کرنے کے لئے شَرْط رکھی

خلیفۂ وَقْت ولید بن عبدالملک نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا وَّ تکرِیماً، مکّۂ مکرّمہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا، اور طائف کا گورنر مقرر کیا مگر آپ یہ خدمت قبول کرنے میں پَس وپیش کرتے رہے، خلیفہ کے بار بار کہنے پر آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے گورنری اِس شَرْط پر قُبول کی کہ مجھے پہلے گورنروں کی طرح لوگوں پر ظُلْم اور زِیادَتی پر مجبور نہ کیا جائے۔ ولید نے اِس شرط کو منظور کرتے ہوئے کہا: اِعْمَلْ بِالْحَقِّ وَاِنْ لَّمْ تَرْفَعْ اِلَیْنَا اِلَّادِرْھَماً وَاحِداً یعنی آپ حق پر عمل کیجیے چاہے ہمیں ایک ہی دِرْہم وصول ہو۔ (سیرت ابن جوزی ۴۲)

ظلم کا انجام ہلاکت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کا مَدَنی ذہن ملاحظہ کیا کہ گورنری کا عہدہ جو اِختیارات کا مرکز تھا، اس کو بھی آپ نے اِس شَرْط پر قبول کیا کہ مجھے ظُلْم کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، یقیناً لوگوں پر ظُلْم کرنے میں دنیا وآخرت کی بربادی ہے، اس میں **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی بھی ہے اور بندوں کی حق تلفی بھی۔ لہٰذا اگر ہمیں کوئی مَنْصَب یا عہدہ حاصل ہوجائے تو اِس بات کا بے حد خیال رکھنا چاہئے کہ

www.dawateislami.net

کہیں عزت وطاقت کا غُرور ہمیں لوگوں پر ظُلم کرنے پر مجبور نہ کردے جس کے نتیجے میں ہم میدانِ محشر میں ذلیل ورُسوا ہوجائیں۔

ظُلم کسے کہتے ہیں؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 62 صفحات پر مشتمل رسالے ''**ظلم کا انجام**'' کے صفحہ 9 پر ہے: حضرتِ جُرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اپنی کتاب ''اَلتَّعرِیفات'' میں **ظلم کے معنٰی** بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔ (التعریفات للجرجانی ص ١٠٢) شریعت میں **ظلم** سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بغیر قُصُور کے سزا دینا۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٦٦٩)

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث ''**صَحِیح مُسلِم**'' میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: ''میری اُمّت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور

www.dawateislami.net

زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اُس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اُسے آگ میں پھینک دیا جائے۔'' (مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

لَرَز اٹھو!

اے نمازیو! اے روزہ دارو! اے حاجیو! اے پوری زکوٰۃ ادا کرنے والو! اے خیرات وحَسَنات میں حصّہ لینے والو! اے نیک صورت نظر آنیوالے مالدارو! ڈر جاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مُفْلِس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فَلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر کے، عاریتاً چیزیں لے کر قصداً واپس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر واصِلِ جہنَّم کر دیا جائے گا۔ (ظلم کا انجام ص ۹)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں　　بچانا ظُلْم وسِتَم سے مجھے سدا یاربّ
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم　　کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یاربّ

(وسائلِ بخشش ص ۹۶، ۹۷)

www.dawateislami.net

پہلا مَدَنی مشورہ

جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز **مدینۂ منوّرہ** زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً پہنچے تو وہاں کے اَکابر فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کو مَدَنی مشورے کے لئے جمع کیا اور اُن کی خدمت میں عَرض کی: میں نے آپ حضرات کو ایک ایسے کام کے لئے اکٹھا کیا ہے جس پر آپ کو ثواب ملے گا اور آپ حق کے حمایتی قرار پائیں گے۔ آپ لوگ کسی کو ظُلْم کرتے ہوئے دیکھیں یا آپ میں سے کسی کو میرے عامِل (یعنی حکومتی اہلکار) کے ظُلْم کا حال معلوم ہو تو میں آپ کو خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھ تک اس معاملہ کو ضرور پہنچائیں۔ فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کے جذبے سے بہت متاثر ہوئے اور دعائے خیر سے نوازا۔ (سیرت ابن جوزی، ص ۴۱) غالباً اِسی مَدَنی مشورے کا اثر تھا کہ جب بھی حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو کوئی مشکل معاملہ درپیش ہوتا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فقہائے مدینہ پر مشتمل **مجلسِ شوریٰ** سے اس پر مشورہ کیا کرتے اور اسی کی برکت سے آپ کے فیصلے غلطی سے پاک ہوتے تھے چُنانچہ حضرتِ سیّدُنا ربیع رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے کسی فیصلے کا ذِکْر ہوا تو فرمایا: واللّٰہ! انہوں نے کبھی غلط فیصلہ نہیں کیا۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج ٦، ص ۳۳۲، ۳۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ عِلْم وحکمت سے مالا مال اور حکومتی اُمور کا تجربہ ہونے کے باوجود حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

الْعَزِیز نے مدینہ منوّرہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں گورنری کی خدمات کا آغاز فقہائے مدینہ کے مَدَنی مشورے سے کیا اور ایک ہم ہیں کہ ہمیں کوئی مَنْصَب یا ذِمّہ داری مل جاتی ہے تو کسی ماتحت سے مشورہ کرنا تو دُور کی بات ہے اگر وہ اَز خود ہمیں مشورہ دینے کی جَسارَت کر بیٹھے تو اُس کو بدتہذیب، بے ادب، گستاخ اور زبان دَراز جانتے بلکہ بعض اوقات تو اپنے عہدے کے غُرور میں اُسے کھری کھری سُنا کر اور حوصلہ شِکن رویّے کے فُتُور سے اُس کے دل کا شیشہ چکنا چُور کر ڈالتے ہیں۔ یقیناً دِینی و دُنیاوی اُمور میں مشورے کی بڑی اہمیت وضرورت اور بَرَکت ہے۔ کاش ہم عاجزی اپنا کر اپنے آقائے خوش خصال، صاحبِ شیریں مقال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مشورہ کرنے والی سنت پر بھی عمل پیرا ہوں اور وُسْعَتِ قَلْبی سے اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی رائے لینے کا خُلُق اپنائیں اور اُن کی مناسب رائے قبول بھی کریں۔

مشورہ سنّت ہے

اللہ عزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوبِ کریم رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِرشاد فرمایا:

وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ (پ ۴، اٰلِ عمران: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کاموں میں اُن سے مشورہ لو۔

اِس آیت کی تفسیر میں خزائن العرفان میں ہے کہ اس میں اِن کی دِلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہوجائے گا اور آئندہ اُمت اِس

www.dawateislami.net

سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ (خزائن العرفان)

حضرت سیّدِ یناحسنِ بصری اور ضحاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہما سے مَرْوِی ہے کہ اللہ تعالٰی نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے اَصْحاب سے مشورہ کرنے کا حُکْم اِس وجہ سے نہیں دیا کہ اللہ عزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اُن کے مشورہ کی حاجت ہے بلکہ اس لئے کہ انہیں مشورے کی فضیلت کا عِلْم دے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد اُمّت مشورہ کرنے میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِقْتِدا اور اِتباع کرے۔ (تفسیرِ قرطبی، الجزء الرابع، ص ۱۹۲)

نیک بخت کون؟

حضرتِ سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آقائے کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے رِوایت کی ہے: مَا شَقِیَ قَطُّ عَبْدٌ بِمَشْوَرَةٍ وَمَا سَعَدَ بِاِسْتِغْنَاءِ رَأْیٍ یعنی جو بندہ مشورہ لے وہ کبھی بدبخت نہیں ہوتا اور جو بندہ خودرائے اور دوسروں کے مشوروں سے مُستَغْنِی (یعنی بے پرواہ) ہو وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوتا۔

(الجامع لاحکام القرآن، الجزء الرابع، ص ۱۹۳)

مشورہ بَرَکت کی کنجی ہے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز نے فرمایا: اِنَّ الْمَشُوْرَةَ وَالْمُنَاظَرَةَ بَابَا رَحْمَةٍ وَمِفْتَاحَا بَرَكَةٍ لَا يَضِلُّ مَعَهُمَا رَأْیٌ وَلَا يُفْقَدُ مَعَهُمَا حَزْمٌ یعنی مشورہ اور حق کے لئے باہمی بحث رحمت کا دروازہ اور برکت کی کُنجی ہے جن

www.dawateislami.net

کی وجہ سے کوئی رائے گمراہ نہیں ہوتی اور دُور اندیشی قائم رہتی ہے۔

(بدائع السلک فی طبائع الملک، مشورۃ ذوی رأی، ج ۱ ص ٦٣)

''مشورہ'' کے پانچ حروف کی نسبت سے مشورے کی اہمیت واَفادیت کے بارے میں 5 روایات

(۱) حضرتِ سیّدُنا **ابن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے اِرشاد فرمایا: مَنْ اَرَادَ اَمْراً، فَشَاوَرَ فِیْہِ وَقَضَی اِھْتَدَی لِاَرْشَدِ الْاُمُوْرِ یعنی جو شخص کسی کام کا اِرادہ کرے اور اس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے **اللہ** تعالیٰ اسے دُرُست کام کی ہدایت دے دیتا ہے۔ (تفسیر درمنثور ج ۷ ص ۳۵۷)

(۲) حضرت سیّدُنا **حسن بصری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے: ''کوئی قوم جب بھی آپس میں مشورہ کرتی ہے **اللہ** تعالیٰ اُسے اَفضل رائے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ (قرطبی ج ۴ ص ۱۹۳) (۳) حضرتِ سیّدُنا **انس بن مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی جس نے اِستِخارہ کیا وہ نامراد نہیں ہوگا اور جس نے مشورہ کیا وہ نادِم نہیں ہوگا اور جس نے مِیانہ رَوِی کی وہ کنگال نہیں ہوگا۔ (طبرانی اوسط ج ۵ ص ۷۷ الحدیث: ٦٦٢٧) (۴) کسی دانا سے پوچھا گیا کونسی چیز عَقل کی زیادہ مُؤیِّد (یعنی مددگار) اور کونسی زیادہ مُضِرّ (یعنی نقصان دہ) ہے۔ کہا: عَقل کے لئے زیادہ مُفید **تین چیزیں** ہیں۔ (1) علماءِ کرام سے مشورہ کرنا۔ (2) اُمور کا تجربہ ہونا۔

www.dawateislami.net

(3) کام میں ٹھہراؤ سلجھاؤ ہونا اور زیادہ مُضِر (یعنی نقصان دہ) بھی **تین چیزیں** ہیں۔ (1) خود رائی (2) ناتجربہ کاری (3) جلد بازی۔ (العقد الفرید ج ۱ ص ۲٦) **(۵)** حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''خَاطَرَ مَنِ اسْتَغْنَى بِرَأْيِهٖ یعنی جس نے اپنی رائے کو کافی جانا وہ خطرے میں پڑ گیا۔''[1] (المستطرف ج ۳ ص ۲۴۵)

عِلم کے قدردان

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نہ صرف خود زبردست عالم تھے بلکہ عِلم اور علماء کے قدردان بھی تھے، چُنانچِہ فرماتے ہیں: ''اِنِ اسْتَطَعْتَ فَكُنْ عَالِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَكُنْ مُتَعَلِّمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاَحِبَّهُمْ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَلَا تُبْغِضْهُمْ یعنی اگر تم سے ہو سکے تو عالم بنو، یہ نہ ہو سکے تو مُتَعَلِّم بنو، یہ بھی نہ ہو سکے تو علمائے کرام سے محبت ہی رکھو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم ان سے بُغض تو نہ رکھو۔ پھر فرمایا: جس نے اس نصیحت کو قبول کر لیا، اُس کے لئے نَجات کا کوئی راستہ نکل ہی آئے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۳)

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالموں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش ص ٦۴٦)

مدینہ

[1] : مشورے کے بارے میں مزید مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''رسائل دعوتِ اسلامی'' میں شامل رسالے ''مدنی کاموں کی تقسیم'' کے صفحہ 30 تا 48 کا ضرور مطالعہ کیجئے

www.dawateislami.net

عِلْم حاصل کرنے کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: تم عِلْم کو اُس وَقْت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک اِس کو جہالت پر ترجیح نہ دو اور حق کو نہیں پا سکتے جب تک باطِل کو نہ چھوڑ دو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۰۲)

عالِمِ باعمل بنو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرت عبدالرحمٰن بن نُعَیم رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ایک مکتوب میں لکھا: بے شک عِلْم اور عمل قریب قریب ہیں لہٰذا تم عالِمِ باعمل بنو کیونکہ جو لوگ عِلْم رکھتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے تو اُن کا عِلْم ان کے لئے وَبال بن جاتا ہے۔ (تاریخ طبری، ج ۴، ص ۲۵۰)

عِلْم غنی کی زِینت ہے

ایک اور مقام پر فرمایا: تُعَلِّمُوْا الْعِلْمَ فَاِنَّہٗ زَیْنٌ لِلْغَنِیِّ وَعَوْنٌ لِلْفَقِیْرِ لَاَقُوْلُ اِنَّہٗ یَطْلُبُ بِہٖ وَلٰکِنَّہٗ یَدْعُوْ اِلَی الْقَنَاعَۃِ یعنی عِلْم سیکھو! یہ غنی کی زینت اور فقیر کے لئے معاوِن (یعنی مددگار) ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ فقیر عِلْم کے ذریعے مانگتا پھرے گا بلکہ عِلْم اُسے قَناعت پر آمادہ کرے گا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۶)

عِلْم کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: اِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ یعنی عالم

www.dawateislami.net

کی بُزُرگی عابِد (یعنی عبادت گزار) پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تاروں پر۔ (ابن ماجہ ج۱، ص ۱۴۶، الحدیث ۲۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً عِلْمِ دین کی بڑی فضیلت واہمیت ہے مگر فی زمانہ اِس حوالے سے ہماری حالت انتہائی ناگُفتہ بہ ہے، حبِّ جاہ ومال نے ہمارے دلوں پر ایسا قبضہ کر رکھا ہے کہ ہم عزت، شہرت اور دولت پانے کے لئے دُنیا کا ہر کام سیکھنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں لیکن اپنی آخرت سنوارنے کے لئے عِلْمِ دین حاصل کرنے لئے ہمارے پاس وَقْت نہیں ہوتا، یاد رکھئے عِلْم مال سے افضل ہے، چنانچِہ

علم مال سے افضل ہے

حضرتِ مولائے کائنات عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم فرماتے ہیں کہ عِلْمِ دین مال پر سات وجہ سے افضل ہے: (۱) علم پیغمبروں کی میراث اور مال فرعون، ہامان اور نَمْرود کی (۲) مال خَرچ کرنے سے گھٹتا ہے مگر علم بڑھتا ہے (۳) مال کی انسان حفاظت کرتا ہے مگر علم انسان کی حفاظت کرتا ہے (۴) مرنے کے بعد مال تو دنیا میں رہ جاتا ہے اور علم قَبْر میں ساتھ جاتا ہے (۵) مال مومن وکافر سب کو مل جاتا ہے مگر علم دین کا نفع ایماندار ہی کو حاصل ہوتا ہے (۶) کوئی بھی عالم سے بے پرواہ نہیں لیکن بَہُت سے لوگوں کو مالداروں کی ضَرورت نہیں (۷) علم سے پُل صراط پر گزرنے کی قُوّت حاصل ہوگی اور مال سے کمزوری۔ (تفسیر کبیر ج۱ ص ۴۰۳)

www.dawateislami.net

علم کی حفاظت کا طریقہ

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اَیُّھَاالنَّاسُ قَیِّدُوْا الْعِلْمَ بِالْکِتَابِ یعنی اے لوگو! عِلْم کی حفاظت لکھنے کے ذریعے کرو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی دینی عِلْم کی یا حکمت بھری کوئی بات سنیں اُسے لکھنے کی عادت بنائیے، عِلْمِ دین کی بات لکھ لینے سے جلدی یاد بھی ہو جاتی اور اس کی بقاء کی صورت بھی پیدا ہوتی ہے۔ تابعی بُزُرگ حضرت سیّدُنا ابو قِلابہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا قول ہے: بھول جانے سے لکھ لینا کہیں بہتر ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۱۰۳) عِلْمِ نحو کے مشہور امام حضرت خلیل بن احمد تابعی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی کا قول ہے: ''جو کچھ میں نے سنا ہے، لکھ لیا ہے اور جو کچھ لکھا ہے، یاد کر لیا ہے اور جو کچھ یاد کیا ہے، اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔'' (ایضًا، ص ۱۰۵) حضرت سیّدُنا عصام بن یوسف رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُفید باتیں لکھنے کیلئے ایک دِینار میں قلم خرید فرمایا تھا۔ (تعلیم المتعلم، ص ۱۰۸)

(تذکرۂ امیرِ اہلسنّت حصہ ۵ ملخصًا)

آپ واپس اپنی جگہ تشریف لے جائیے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اگرچہ حکومتی اِعتبار سے ہر قسم کے لوگوں سے میل جول رکھنا پڑتا تھا تاہم ان کا زیادہ مَیلان اہلِ عِلْم کی طرف تھا اس لئے مختلف طریقوں سے ان کی قدر دانی کیا کرتے تھے، چنانچہ جب آپ مدینہ

www.dawateislami.net

منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًاوَّ تَکرِیمًا میں تھے، ایک قاصِد حضرتِ سیّدُنا سعید بن مُسَیَّب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے ایک مسئلہ پوچھ آئے۔ قاصد نے غَلَطی سے کہہ دیا کہ آپ کو ''امیر'' بلاتے ہیں، حضرت سعید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کسی حاکم یا خلیفہ کے پاس جانے کے عادی نہیں تھے لیکن بُلاوا حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز جیسی عِلْم دوست شخصیت کی جانب سے تھا، اس لئے حضرتِ سعید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ان کے بلانے پر نہ جانا گوارا نہ ہوا، فوراً جوتے پہنے اور قاصِد کے ساتھ ہولئے، جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے دیکھا کہ حضرتِ سیّدُنا سعید بن مُسَیَّب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بنفسِ نفیس تشریف لا رہے ہیں تو وضاحت کی: حضور! ہم نے قاصِد آپ کو بُلانے کے لیے نہیں بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ وہ آپ سے مسئلہ دریافت کر آئے۔ یہ اس کی غلطی ہے کہ اس نے آپ کو یہاں آنے کی زحمت دی، خُدارا! آپ واپس اپنی جگہ تشریف لے جائیں، ہمارا قاصد وہیں آکر آپ سے مسئلہ دریافت کرے گا۔ (الطبقات الکبری ج ۲ ص ۲۹۱)

باادب بانصیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے عالمِ دین کی کیسی تعظیم کی اور قاصِد کی غلطی کا کیسا اِزالہ کیا! ہمیں بھی چاہئے کہ علمائے کرام کے اَدَب و اِحترام میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں، عالِم کی فضیلت کا بیان کرتے ہوئے سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ

www.dawateislami.net

وسلَّم نے فرمایا: ہر وہ چیز جو آسمان وزمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور علماء انبیائے کرام کے وارِث و جانشین ہیں، انبیائے کرام کا تَرَکہ دینار و دِرْہم نہیں ہیں، انہوں نے وِراثت میں صِرْف عِلْم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔''

(ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ، الحدیث ۲۶۹۱، ج ۴، ص ۳۱۲)

عالم کی تعظیم کا صِلہ

ایک شخص کو اِنتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ جواب دیا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: کون سا عمل کام آگیا؟ جواب دیا: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ دریا کے کنارے وُضُو فرمارہے تھے اور وَہیں میں بُلندی کی طرف وُضُو کرنے بیٹھ گیا، جب میری نظر امام صاحِب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر پڑی تو تعظیماً نیچے کی جانب آگیا۔ بس یہی عمل کام آگیا اور میں بخشا گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۹۶)

علماءِ کرام کے احترام میں کوتاہی نہ کیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ علماء کرام کی اہمیت کا اِحساس دلاتے ہوئے لکھتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے

www.dawateislami.net

تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لیے ضَروری ہے کہ وہ عُلَماءِ اہلسنّت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، اُن کے اَدَب و اِحترام میں کوتاہی نہ کریں، علماءِ اہلسنّت کی تَحقیر سے قَطْعًا گُرَیز کریں۔ **حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ **سے روایت ہے، ''عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حُجَّت ہیں تو جس نے عالم میں عیب نِکالا وہ ہلاک ہوگیا۔''** (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷) میرے آقا اعلیٰ حضرت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اُس کی (یعنی عالم کی) خَطا گیری (یعنی بھول نکالنا) اور اُس پر اعتِراض حرام ہے اور اِس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کَش ہونا اور اِستِفادَۂ مسائل چھوڑ دینا اِس کے حق میں زَہر ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۱۱) اُن نادان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو بات بات پر عُلَمائے کِرام کے بارے میں تَوہین آمیز کلِمات بک دیا کرتے ہیں مَثَلاً بھئی ذرا بچ کر رہنا کہ ''عَلّامہ صاحِب'' ہیں، عُلَما لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جَلتے ہیں، ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو یہ تو مولوی ہے، (معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عالموں کو بعض لوگ حَقارت سے کہہ دیتے ہیں) ''یہ مُلّا لوگ!''، وغیرہ وغیرہ۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۳۴۴)

سارے سُنّی عالموں سے تُو بنا کر رکھ سدا
کر ادب ہر ایک کا، ہونا نہ تُو اُن سے جدا (وسائلِ بخشش ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حجاج بن یوسف کو ناپسند کرتے تھے

گورنروں میں سے ''حجاج بن یوسف'' ولید کے زمانے میں زیادہ مقبول

www.dawateislami.net

تھا لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اُسے اُس کے ظُلم وسِتم کی وجہ سے بدترین سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: اگر قیامت کے دن دنیا کی تمام قومیں خبیث لوگوں کا مقابلہ کریں اور ہر قوم اپنے اپنے خبیث کو مقابلہ میں لائے تو ہم حجاج کو پیش کر کے تمام دنیا پر غالِب ہو جائیں گے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۰۸)

حجاج بن یوسف کے مدینہ میں داخلے کی مُمانَعت

جن دِنوں حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز مدینۂ پاک کے گورنر تھے، حجاج بن یوسف کو امیرُ الحج بنایا گیا تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے خلیفہ کو خط لکھا کہ مجھے حجاج کے مدینہ آنے سے معاف رکھا جائے۔ خلیفہ نے حجاج کو کہا کہ عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے اِس مضمون کا خط لکھا ہے، جو شخص تمہارے آنے کو پسند نہیں کرتا تم اگر اس کے پاس نہ جاؤ تو کیا حَرَج ہے؟ چنانچہ حجاج مدینہ نہیں گیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۵)

دوسرے کونے میں چلے گئے

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اپنے زمانۂ گورنری میں ایک رات مسجدِ نبوی شریف میں حاضر ہوئے، اور جَہری (یعنی اونچی) قراءت[1] کے ساتھ نَماز پڑھنے لگے، آواز بڑی اچھی تھی، اتفاقاً قریب ہی کہیں حضرتِ سعید بن

مدینہ

[1]: دن کے نوافل میں قرآن آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲، ص ۳۰۶)

www.dawateislami.net

مسیّب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ موجود تھے، مگر انہیں آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی موجودگی کا عِلْم نہیں تھا، چنانچہ انہوں نے اپنے غلام ''بُرْد'' سے فرمایا: ''اِس قاری کو یہاں سے ہٹاؤ، اس کی آواز ہمیں پریشان کر رہی ہے۔'' غلام اِس کام کی ہمت نہ کر سکا اور حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بدستور اپنے دھیان میں نَماز پڑھتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت سعید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے غلام سے پھر فرمایا: ''بُرْد! بڑے افسوس کی بات ہے، میں نے کہا تھا کہ اِس قاری کو یہاں سے ہٹاؤ، مگر تم نے ابھی تک نہیں ہٹایا۔'' بُرْد نے عَرْض کی: ''حضور! مسجد کوئی ہماری جاگیر تو نہیں۔'' جب یہ بات حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے کان میں پڑی تو اپنے جوتے اُٹھائے اور مسجد کے دوسرے کونے میں چلے گئے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زمانۂ خدمت کی یادگاریں

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیماً وَّ تَکْرِیماً اپنے زمانۂ خدمت کے دوران مسجدِ نبوی شریف کی اَز سرِ نَو تعمیر کی، مسجدِ نبوی میں اگرچہ **امیرُ الْمُؤمنین** حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے زمانہ سے ہی تھوڑی بہت توسیع کا کام شروع ہو گیا تھا بالخصوص **امیرُ**

www.dawateislami.net

المُؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے بہت شاندار بنادیا تھا، پھر **امیرُ المُؤمنین** حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد سے لے کر عبدالملک تک مسجد نبوی میں کوئی تصرُّف نہیں کیا گیا، ولید بن عبدالملک مسندِ خلافت پر بیٹھا تو مسجد نبوی کو نئی آب وتاب کے ساتھ بنانا چاہا، چنانچہ اس نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو لکھا کہ مسجد نبوی کی تعمیرِ نو کی جائے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مسجد کے پاس موجود مکانات خرید کر مسجد میں شامل کئے اور فقہائے مدینہ نے مسجدِ نبوی کی تعمیرِ نو کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد بننا شروع ہوگئی۔ پہلے مسجِد میں امام کیلئے طاق نُما **محراب** نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز نے **مسجدُ النَّبَوِی الشّریف** علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں **محراب** بنانے کی سعادت حاصل کی اِس نئی ایجاد (بدعتِ حَسَنہ) کو اس قَدَر مقبولیّت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجد کی پہچان اِسی سے ہے، روضۂ اطہر کے چاروں طرف دوہری دیوار بنوائی، اطرافِ مدینہ میں جن جن مساجد میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے نَماز ادا فرمائی تھی، ان کو مُنَقَّش پتھروں سے تعمیر کروایا، مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً میں پانی کے کنوئیں کھدوائے اور راستے ہموار کروائے۔ (البدایۃ والنھایۃ ج۶ ص ۱۹۷ ملخصًا)

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم جیسی نَماز

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سنّتِ خیرُ الْاَنام علٰی

www.dawateislami.net

صاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر عمل کی بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔ جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ گورنرِ مدینہ تھے تو نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خادمِ خاص اور جلیل القدر صحابی حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ عراق سے مدینہ منوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً آئے تو حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پیچھے نَماز پڑھی۔ انہیں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی نَماز بہت پسند آئی چنانچہ نَماز پڑھنے کے بعد فرمایا: ''مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ بِصَلَاۃِ النَّبِیِّ مِنْ ھٰذَا الْغُلَامِ یعنی میں نے اس نوجوان سے بڑھ کر رسول اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مشابہ نَماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔''

(سیرت ابن جوزی ص ۳۴)

اطمینان سے نَماز پڑھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نَماز اطمینان اور سکون سے پڑھنی چاہئے تاکہ ہماری نَماز قبولیت کی مِعراج تک پہنچ سکے، چُنانچہ **حضرتِ** سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **نبیِّ رحمت**، شَفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو شخص اچّھی طرح وُضو کرے، پھر **نَماز** کے لیے کھڑا ہو، اِس کے رُکوع، سُجُود اور قِراءَت (قرا۔ءَ۔ت) کو مکمّل کرے تو **نَماز** کہتی ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔ پھر اس **نَماز** کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے

www.dawateislami.net

چمک اور **نور** ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ **نماز** اُس نمازی کی شَفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجُود اور قِراءت مکمّل نہ کرے تو نماز کہتی ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے ضائع کردے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس **نماز** کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی (اندھیرا) چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

(شعب الایمان، ج ۳، ص ۱۴۲، الحدیث ۳۱۴۰)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنّتیں وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مٹّی پر سجدہ کیا کرتے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز (کپڑے وغیرہ کے بجائے) ہمیشہ مٹّی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، ج ۱ ص ۲۰۴)

مدنی پھول: سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا مُستَحَب ہے۔ اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۵۲۹، ۵۳۸)

www.dawateislami.net

آگے نہ پڑھ سکے

حضرتِ سیّدُنا مقاتل بن حیّان رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ تلاوت کرتے ہوئے پارہ 23 سورۂ صافات کی آیت 24 : ''وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔)'' پر پہنچے تو رونے لگے، اسی آیت کو بار بار پڑھا مگر آگے نہ بڑھ سکے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۱۷)

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی) صِراط کے پاس (ٹھہراؤ)، حدیث شریف میں ہے کہ روزِ قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں: (۱) ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری؟ (۲) دوسرے اس کا عِلْم کہ اس پر کیا عمل کیا؟ (۳) تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا؟ (۴) چوتھے اس کا جِسْم کہ اس کو کس کام میں لایا؟ (ترمذی، ج ۴، ص ۱۸۸، الحدیث ۲۴۲۵)

تُلیں میرے اعمال میزاں پہ جس دم
پڑے اِک بھی نیکی نہ کم یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

مَحَبّتِ مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز مدینہ طَیِّبَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے ادب واِحترام کا بہت زیادہ لحاظ رکھتے تھے، مثلاً مدینہ کا جو حَرَم رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مقرر کر دیا تھا، اس کے اندر کے درخت یا گھاس کو کاٹا نہیں جاسکتا تھا، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اس کے گوشوں کے درمیان کو کہ اس میں خون بہایا جائے نہ شکار کیا جائے اور نہ ہی بَجُز چارے کے یہاں کا درخت کاٹا جائے۔ (مسلم، کتاب الحج، الحدیث ۱۳۶۲ ص ۷۰۹)

غالباً اِسی فرمانِ مصطفٰی کا پاس رکھنے کے لئے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فرمایا کرتے تھے: ایک شخص کو میرے سامنے اس حالت میں لایا جائے کہ وہ شراب لئے جاتا ہو مگر یہ گوارا نہیں کہ ایک شخص کو اس حالت میں لایا جائے کہ وہ حرمِ مدینہ سے کوئی چیز کاٹ کر لے جاتا ہو۔

(معجم البلدان، باب المیم والدال ج ۴ ص ۲۳۲ ملخصًا)

واہ! کیا بات ہے مدینے کی

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ اکرم نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سفر سے آتے اور مدینہ پاک کی دیواروں کو دیکھتے تو اس کی

www.dawateislami.net

محبت کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے اور اگر گھوڑے پر ہوتے تو اسے ایڑی لگاتے۔ (بخاری، کتاب الحج، الحدیث ۱۸۰۲، ج۱، ص ۵۹۴)

تُو عطّار کو چشمِ نَم دے کے ہر دم
مدینے کے غم میں رُلا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اہلِ بیت سے محبت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اہلِ بیت رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم سے بہت محبت رکھتے تھے، چنانچہ جب کسی چیز کو راہِ خدا میں پیش کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: اِبْتَغُوْا اَھْلَ بَیْتٍ بِھِمْ حَاجَۃٌ یعنی اُن اہل بیت کو تلاش کرو جو حاجت مند ہوں۔ (سیرت ابن جوزی ۴۲)

محبتِ اہلِ بیت کا فائدہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّونِی بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوا اَھْلَ بَیْتِی لِحُبِّی یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے لیے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لیے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔ (ترمذی، الحدیث ۳۸۱۴، ج۵، ص ۴۳۴)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت حاصل کرنے کے لئے مجھ سے محبت کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں، محبوب کا محبوب خود اپنا محبوب ہوتا ہے، میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے گھر والوں، اولادِ پاک، اَزواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) سے محبت کرو کیونکہ وہ میرے محبوب ہیں خلاصہ یہ ہے کہ ان محبتوں میں ترتیب یہ ہے کہ اہلِ بیت کی محبت زِینہ ہے حضور (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی محبت کا اور حضور (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی محبت ذریعہ ہے رب تعالیٰ کی محبت کا۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸، ص ۴۹۳)

؎ صحابہ کا گدا ہوں اور اہلبَیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش ص ۱۸۴)

کھڑے ہوکر استقبال کیا

جو لوگ خاندانِ نبوت سے تھوڑا سا تعلق بھی رکھتے تھے، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اُن کے ساتھ اسی قسم کے فیاضانہ سُلُوک کرتے تھے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مولیٰ زاد (یعنی آزاد کردہ غلام) تھے، اُن کی بیٹی ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس آئیں تو آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھڑے ہوکر اُن کا استقبال کیا، اپنی جگہ بٹھایا اور ان کی تمام ضرورتیں پوری کیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۳۹) اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

الْعَزِیز کے خلیفہ بننے کے بعد ایک بار خاندانِ بنواُمیہ کے بہت سے لوگ دروازہ پر منتظر بیٹھے ہوئے تھے، لیکن آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے غلام کو سب سے پہلے باریابی کا موقع دیا تو ہشام نے جل کر کہا: کیا عمر بن عبدالعزیز کو سب کچھ کر کے اب بھی تسکین نہیں ہوئی کہ ایک غلام کو موقع دیتے ہیں کہ ہماری گردن پھاند کے چلا جائے۔ (سیرتِ ابن جوزی، ص ۹۲)

بشارتِ نبوی

امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز مکہ مکرمہ کی طرف جارہے تھے کہ ایک چٹیل میدان میں ایک مُردہ سانپ دیکھا۔ انہوں نے ایک گڑھا کھودا اور ایک کپڑے میں اس سانپ کو لپیٹ کر دفن کر دیا۔ اچانک غیب سے ایک آواز سنائی دی: ''اے سُرّق! تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے: اے سرّق! تم ایک چٹیل میدان میں مرو گے اور تمہیں میری اُمت کا بہترین آدمی دفن کریگا۔'' یہ سن کر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز نے اس آواز دینے والے سے پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''میں ایک جن ہوں اور یہ سُرّق ہے، ہم اُن جنات میں سے ہیں جنہوں نے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم سے بَیعَت کی ہے، ہم دونوں کے سوا اُن میں کوئی بھی زندہ نہیں رہا، میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا

www.dawateislami.net

تھا: ''اے سرّق! تم چٹیل میدان میں دم توڑو گے اور تمہیں میرا بہترین اُمّتی دَفن کرے گا۔'' (دلائل النبوۃ، ج۶، ص۴۹۴)

جنات کی تین قسمیں

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جنات کی تین قسمیں ہیں؛ **اوّل:** جن کے پَر ہیں اور وہ ہوا میں اُڑتے ہیں، **دُوم:** سانپ اور کتے اور **سوُم:** جو سفر اور قیام کرتے ہیں۔''

(اَلْمُسْتَدْرَکُ لِلْحَاکِم، الجن ثلاثۃ اصناف، الحدیث ۳۷۵۴، ج۳، ص۲۵۴)

جنات کی مختلف شکلیں

علامہ بدرالدین شبلی حنفی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اپنی کتاب ''اَکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ'' میں لکھتے ہیں: ''بلاشبہ **جنات** انسانوں اور جانوروں کی شکل اِختیار کر لیتے ہیں چنانچہ وہ سانپوں، بچھوؤں، اونٹوں، بیلوں، گھوڑوں، بکریوں، خچروں، گدھوں اور پرندوں کی شکلوں میں بدلتے رہتے ہیں۔'' [1]

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم، ص۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] : جنات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''**جنات کی حکایات**'' اور 262 صفحات پر مشتمل کتاب ''**قوم جنات اور امیر اہلسنّت**'' کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

گورنری سے اِستعفٰی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ۸۷ھ سے ۹۳ھ تک تقریباً 6 سال تک مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تکْرِیماً میں گورنری کی خدمات اَنجام دیتے رہے، اس دوران طائف اور مکّۂ مکرّمہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً بھی آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے زیرِ انتظام رہے۔ آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کے عَدْل واِنصاف نے مکے مدینے والوں کے دل جیت لئے مگر ایک افسوس ناک واقعہ کی وجہ سے آپ گورنری سے مُستَعْفِی ہوگئے، ہوا یوں کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک نے آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کو پیغام بھیجا کہ خُبَیب بن عبداللّٰہ (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو گرفتار کرلیں اور 100 کوڑوں کی سزا دیں۔ چنانچہ حضرتِ خُبَیب بن عبداللّٰہ (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو پابندِ سَلاسِل کردیا گیا اور جب انہیں سو کوڑے مارے گئے تو ایک گھڑے میں ٹھنڈا پانی لاکر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو دیا گیا جسے آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے خُبَیب بن عبداللّٰہ (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) پر پھینک دیا، سردیوں کے دن تھے، اُن پر کپکپی طاری ہوگئی۔ جب ان کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو آپ نے انہیں قید سے رہا کردیا اور اپنے فعل کی معافی مانگی۔ ان کے رشتہ دار انہیں گھر لے گئے۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بہت پریشان تھے چنانچہ آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنے مُعاوِن ''ماجِشُون'' کو معلومات کے لئے ان کے گھر بھیجا۔ جب ماجشون وہاں پہنچے تو حضرت خُبَیب بن عبداللّٰہ (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کی

www.dawateislami.net

کفن میں لپٹی ہوئی لاش ان کے سامنے تھی۔ ماجِشُون کا بیان ہے کہ جب میں واپس حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس پہنچا تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بے قراری کے عالَم میں اٹھ بیٹھ رہے تھے، مجھے دیکھتے ہی بے چینی سے پوچھا: کیا ہوا؟ جب میں نے خُبَیب بن عبداللّٰہ (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کی موت کی خبر دی تو وہ غش کھا کر زمین پر گر گئے کچھ دیر بعد ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن'' پڑھتے ہوئے اٹھے اور گورنری سے مُستَعْفِی ہو گئے۔ اس واقعے کا آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو عمر بھر افسوس رہا، حتی کہ جب کبھی کوئی کسی کام پر آپ کی تعریف کرتا کہ آپ نے بڑا شاندار کام کیا ہے تو فرمایا کرتے: ''مگر میں نے خُبَیب کے ساتھ کیا کیا؟'' (سیرتِ ابنِ جوزی، ص ۴۴)

اِستعفٰی یا مَعزولی؟

بعض روایات کے مطابق محلاتی سازشوں کے نتیجے میں ولید نے خود ہی انہیں مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی گورنری سے معزول کر دیا تھا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اُس وَقت کے خلیفہ ولید بن عبدالملک کو ایک خط روانہ کیا جس میں حجاج بن یوسف کے بڑھتے ہوئے مَظالِم کی شکایت کی گئی تھی۔ جب حجاج بن یوسف کو اِس بارے میں پتا چلا تو اس نے آگ بگولہ ہو کر ولید کو ایک خط میں لکھا کہ عراق سے بہت سے فسادی لوگ جِلا وطن ہو کر مکّہ اور مدینہ میں آباد ہو گئے ہیں جو ایک قسم کی سیاسی کمزوری ہے (اور اس کا ذمہ دار وہاں کا گورنر ہے)۔ ولید نے جواب میں لکھا: مجھے گورنری کے لئے دو نام بتاؤ جنہیں

www.dawateislami.net

وہاں گورنری کی خدمت سونپی جاسکے۔ حجاج بن یوسف نے خالد بن عبداللہ اور عُثمان بن حیّان کے نام لکھ کر بھیجے، چُنانچہ ولید نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو معزول کر کے خالد بن عبداللہ کو مکّۂ مکرّمہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً اور عثمان بن حیان کو مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں گورنر مقرر کر دیا۔

(تاریخ طبری ج ۴، ص ۱۹۹ تا ۲۱۴ ملخصًا)

صرف ایک غلام ساتھ تھا

جب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز مدینۂ طیّبہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً آئے تھے تو آپ کا ذاتی سامان اونٹوں پر لَد کر آیا تھا مگر جب معزول ہونے کے بعد رات کی تاریکی میں دِمشق جانے کے لئے نکلے تو صِرف ایک غلام ''مُزاحم'' ساتھ تھا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۷۲ ملتقطاً)

بے چین ہو گئے

مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تکْرِیماً سے رُخصتی کے وَقْت حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو یہ حدیث یاد آئی: ''اَلْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیرِ تَنْفِی خَبَثَھَا'' یعنی مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ وہ میل کچیل اور گندگی کو نکال باہر کرتا ہے، (الاحسان بترتیب ابن حبان، الحدیث ۳۷۲۴، ج ۶، ص ۱۸) اس پر بے چین ہو گئے اور اپنے غلام مُزاحم سے فرمایا: نَخْشٰی اَنْ تَّکُوْنَ مِمَّنْ نَّفَتِ الْمَدِیْنَۃُ یعنی ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہم بھی اُن میں سے نہ ہوں جن کو مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تکْرِیماً باہر نکال

www.dawateislami.net

دیتا ہے۔(سیرت ابن جوزی ص ۲۲۴)

افسوس وقتِ رخصت نزدیک آرہا ہے اِک ہُوک اٹھ رہی ہے دل بیٹھا جارہا ہے
آہ! اَلفِراق آقا! آہ! الوداع مولیٰ اب چھوڑ کر مدینہ عطّار جا رہا ہے

(وسائلِ بخشش ص ۴۱۳)

بدشگونی کی تَردِید

امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے کہ: جب ہم مدینۂ طیّبہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند ''دَبَران'' میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ''ذرا چاند کی طرف نظر فرمائیے، کتنا خوبصورت نظر لگتا ہے۔'' آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے دیکھا تو چاند دَبَران[1] میں تھا، فرمایا شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں، بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ واحد وقہّار کے حُکْم ومَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۷)

بدشگونی کیا ہے؟

کسی چیز یا عمل کو دیکھ کر یا کسی آواز کو سن کر اسے اپنے حق میں اچھا یا برا سمجھنا شگون کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) اچھا شگون (نیک فال) (۲) بدشگونی۔

[1]: دَبَران چاند کی ایک منزل کا نام ہے، اس وقت چاند ثریا اور جوزا کے درمیان ہوتا ہے، عرب میں نجومیوں کا یہ وہم رائج تھا کہ یہ ساعت منحوس ہوتی ہے، مزاحم کا اشارہ اسی طرف تھا۔

www.dawateislami.net

مثلاً کوئی شخص گھر سے کہیں جانے کے لئے نکلا اور کالی بلی نے اس کا راستہ کاٹ لیا ، جسے اس نے اپنے حق میں منحوس جانا اور واپس پلٹ گیا یا یہ ذہن بنالیا کہ اب مجھے کوئی نہ کوئی نقصان پہنچ کر ہی رہے گا تو یہ بدشگونی ہے جس کی اسلام میں مُمانَعت ہے۔اور اگر گھر سے نکلتے ہی کسی نیک شخص سے ملاقات ہوگئی جسے اُس نے اپنے لئے باعث خیر سمجھا تو یہ نیک فالی کہلاتا ہے اور یہ جائز ہے۔

بدشگونی کوئی چیز نہیں

حضرتِ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا: لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الفَالُ یعنی بدفالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔لوگوں نے عَرض کی: مَا الفَأْلُ ؟ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''اَلْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ یَسْمَعُھَا یعنی اچھا کلمہ جو کسی سے سنے۔'' (بخاری، الحدیث ۵۷۵۴، ج ۴، ص ۳۶) یعنی کہیں جاتے وَقْت یا کسی کام کا اِرادہ کرتے وَقْت کسی کی زَبان سے اگر اچھا کلمہ نکل گیا، یہ فال حَسَن ہے۔(بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۵۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلیفہ کے مُشیر بن گئے

گورنری سے معزولی کے بعد حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ''سُوَیدا'' پہنچے۔کچھ عرصہ وہیں رہے پھر آپ نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے دِمشق منتقل ہونے کا اِرادہ کیا اور خلیفہ ولید بن عبدالملک کے پڑوس میں رہائش پذیر

www.dawateislami.net

ہوئے تاکہ اُسے بھلائی کے مشورے دے سکیں اور حتی المقدور اُسے ظُلم سے روک سکیں، یوں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دارُالخلافہ دِمشق میں ولید کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مقرر ہوگئے۔

ناحق قتل سے روکا

جب جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو موقع ملتا بڑی جراءت کے ساتھ حاکمِ وَقت کی اِصلاح فرمایا کرتے۔ایک روز ولید سے فرمایا: ''میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جب آپ کو مکمل فرصت ہو مجھے یاد کر لیجئے گا۔'' ولید کہنے لگا: ''ابھی فرمایئے!'' جواب دیا: ''ابھی آپ اِطمینان اور دل جَمعی کے ساتھ سن نہیں پائیں گے۔'' کچھ ہی عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شامیوں کی ایک جماعت کے ساتھ دربارِ خلافت میں موجود تھے تو ولید کہنے لگا: ابوحَفص! کہیے آپ کیا کہنا چاہتے تھے؟ فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک شِرک کے بعد سب سے بڑا گناہ کسی کو ناحق قتل کرنا ہے، آپ کے گورنر اور اُمراء لوگوں کو ناحق قتل کر ڈالتے ہیں پھر آپ کو اس کا جھوٹا سچا جُرم لکھ کر بھیج دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی بھی پکڑ ہوگی کیونکہ ان کو آپ نے گورنر مقرر کیا ہے، لہٰذا آپ انہیں لکھ بھیجئے کہ کوئی گورنر کسی کو قتل نہ کرے جب تک اُس کے جُرم کی شَرعی شہادت آپ تک نہ پہنچا دے اور آپ اُس کے واجبُ القتل ہونے کا فیصلہ نہ کر دیں۔'' مِزاجِ شاہاں تابِ سُخن ندارد یعنی شاہوں کا مزاج سننے کی تاب نہیں رکھتا'' کے مِصداق ولید کو غصّہ تو بہت آیا مگر وہ اپنا غصّہ پی گیا اور کہنے

www.dawateislami.net

لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر برکتیں نازل فرمائے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۴ ملخصًا)

حجاج کی سازش

آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے مشورے کے مطابق ولید نے تمام گورنروں کو یہ حُکْم کر لکھ بھیج دیا۔ سوائے حجاج کے کسی نے اِس سے تنگی محسوس نہیں کی، اُس کو یہ حُکْم بڑا شاق گزرا اور وہ اِس پر بڑا تلملایا، پہلے پہل اُس کا خیال تھا کہ یہ حُکْم میرے سوا کسی اور کو نہیں بھیجا گیا لیکن جب اُس نے تفتیش کرائی تو معلوم ہوا کہ اُس کا یہ خیال صحیح نہیں۔ چُنانچہ اس نے کہا: یہ آفت ہم پر کہاں سے آ پڑی؟ امیر المؤمنین کو یہ مشورہ کس نے دیا؟ اُسے بتایا گیا کہ یہ کارنامہ عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) نے اَنجام دیا ہے، یہ سن کر بولا: آہ! اگر مشورہ دینے والا عمر ہے تو اِس حُکْم کو رَد کرنا ممکن نہیں۔ پھر حجاج نے ایک چال چلی وہ یوں کہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک دیہاتی کو بلوایا جو بڑا اَکھڑ، بَدمِزاج اور عقیدے کے اِعتبار سے خارِجی تھا، حجاج نے اس سے پوچھا: معاویہ بن ابوسفیان (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے اُن کی عیب جوئی کی۔ پھر پوچھا: یزید کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس نے یزید کو گالیاں سنا دیں، پھر پوچھا: عبدالملک کیسا تھا؟ اس نے کہا: ظالم تھا۔ پھر پوچھا: موجودہ خلیفہ ولید کیسا ہے؟ اس نے کہا: یہ سب سے بڑھ کر ظالم ہے کیونکہ اُس نے تمہارے جَور و سِتَم کو جانتے ہوئے بھی تجھے ہم پر مُسلَّط کر دیا۔ اِس جواب کو سن کر حجاج خاموش ہو گیا کیونکہ اُسے لوگوں کو قَتْل کرنے پر دلیل چاہئے تھی جو اُسے مل چکی تھی، لہٰذا اُس نے

www.dawateislami.net

خارِجی کو ولید کے پاس بھیج دیا اور ساتھ ہی ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا: ''میں اپنے دین کے معاملے میں بے حد محتاط ہوں، جس رعایا پر آپ نے مجھے حاکم بنایا ہے اُن کی سب سے زیادہ حفاظت کرتا ہوں اور میں اِس بات سے نہایت اِحتراز کرتا ہوں کہ کسی ایسے شخص کو قتل کردوں جو اس کا سزاوار نہ ہو، لیجئے! میں آپ کے پاس ایک شخص کو بھیج رہا ہوں، آپ اس کی باتیں سنئے اور یقین کیجئے کہ میں اِسی قسم کے لوگوں کو ان کے خیالاتِ فاسدہ کی بنا پر قتل کیا کرتا تھا، اب آپ جانیں اور یہ جانے!'' وہ خارِجی ولید کے دربار میں پیش ہوا۔ اُس وَقت مجلس میں اہلِ شام کی ممتاز شخصیات کے علاوہ خود حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز بھی موجود تھے، ولید نے خارِجی سے کہا: میرے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: ظالم اور جابِر۔ ولید نے کہا: اور عبدالملک؟ خارجی بولا: جبّار اور سرکش۔ ولید نے کہا: اور معاویہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ؟ خارجی نے کہا: ظالم (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)۔ ولید نے اپنے جلّاد ''ابنِ ریّان'' کو حُکْم دیا: اُڑا دو اِس کی گردن۔'' اگلے ہی لمحے خارجی کا سر تَن سے جُدا تھا۔ پھر ولید وہاں سے اُٹھ کر گھر چلا گیا اور خادِم سے کہا: ذرا عمر بن عبدالعزیز (عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز) کو بُلا لاؤ۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اس کے پاس تشریف لے گئے تو کہنے لگا: ''ابوحَفص! کیا خیال ہے؟ ہم نے ٹھیک کیا یا غلَط؟ فرمایا: ''آپ نے اُسے قتل کر کے ٹھیک نہیں کیا، بہتر تھا کہ آپ اُسے جیل بھجواتے، پھر یا تو وہ اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ کر لیتا یا اس کو موت آلیتی۔'' ولید غصّے سے بولا: اُس نے

www.dawateislami.net

مجھے اور (میرے باپ) عبدالملک کو گالیاں دیں اور وہ خارجی تھا مگر پھر بھی آپ کے خیال میں میں نے اُسے قتل کر کے ٹھیک نہیں کیا؟ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: ''جی نہیں! واللّٰہ! میں اِسے جائز نہیں سمجھتا، آپ اسے قید بھی تو کر سکتے تھے اور اگر معاف ہی کر دیتے تو اور بھی اچھا ہوتا۔'' یہ سن کر ولید غصّے سے اٹھ کر چلا گیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۴ ملخصًا)

کلمہ حق کہنے سے نہ ڈرے

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فرماتے ہیں: ایک دن خلافِ معمول دوپہر کے وَقت خلیفہ ولید بن عبدالملک نے مجھے بلوایا، میں گیا تو وہ اپنے کمرۂ خاص میں تھا اور غصے میں دکھائی دیتا تھا۔ اُس نے مجھے اپنے سامنے اِس طرح بٹھالیا جیسے مجرموں کو بٹھایا جاتا ہے، اس وَقت وہاں ہم دونوں کے علاوہ اس کا جلّاد خالد بن ریّان تھا جو تلوار سونتے کھڑا تھا۔ ولید نے گرج دار آواز میں پوچھا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو خلفاء کو بُرا بھلا کہتا ہے، اسے قتل کر دیا جائے یا نہیں؟ میں خاموش رہا، وہ پھر گرجا: جواب کیوں نہیں دیتے؟ میں پھر چپ رہا کیونکہ وہ مجھ سے ''ہاں'' کہلوانا چاہتا تھا، اس نے سہ بار پوچھا تو میں نے کہا: ''کیا مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟'' وہ کہنے لگا: ''نہیں، مگر سوال خلفاء کی عزت کا ہے۔'' اب کی بار میں نے ہمت کر کے کہا: تو پھر میری رائے یہ ہے کہ ایسے شخص کو خلفاء کی توہین کرنے کے جُرم میں سزا دی جاسکتی ہے۔ ولید نے سر اٹھا کر جلّاد کی طرف دیکھا، مجھے

www.dawateislami.net

ایسا لگا جیسے اس نے مجھے قتل کرنے کا اشارہ کیا ہے، تاہم ایسا نہیں ہوا اور خلیفہ طیش کے عالَم میں یہ کہہ کر گھر کے اندر چلا گیا کہ یہ ''مُتکبّر'' ہے۔ اُس کے جانے کے بعد جلّاد نے مجھے بھی واپس ہونے کا اشارہ کیا اور میں وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین عَلَیْہِمُ رحمۃُ اللّٰہِ الْمُبِین نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے میں رُعبِ شاہی کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ اے کاش! ہمیں بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) جیسی عظیم ذِمّہ داری کا اِحساس ہو جائے اور ہم بھی اس کے بدلے میں ملنے والے ثواب کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

نیکی کی دعوت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرْض کی: اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اُسے نیکی کا حُکْم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ''میں اس کے ہر کلمے کے بدلے **ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔'' (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص ۴۸)

سمجھانا کب واجِب ہے؟

عام حالات میں اگرچہ نیکی کی دعوت دینا مُسْتَحَب ہے، مگر بعض صُورتوں میں

www.dawateislami.net

یہ واجِب ہوجاتی ہے، واجِب ہونے کی صُورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کر رہا ہواور ہمارا ظنِّ غالِب ہو کہ اس کو مَنع کریں گے تو یہ مان جائیگا تو اب اس کو **بتانا، سمجھانا، مَنع کرنا واجِب ہے**۔اب ہم کوغور کرنا چاہئے کہ یہ واجِب کون ادا کر رہا ہے؟ مَثَلاً آپ دیکھ رہے ہیں کہ فُلاں بِلا عُذرِ شَرعی نَماز کی جماعت تَرک کرنے کا گناہ کر رہا ہے اور وہ آپ سے چھوٹا بھی ہے بلکہ آپ کا ماتَحت، ملازِم یا بیٹا بھی ہے، اور آپ کا ظنِّ غالِب بھی ہے کہ سمجھاؤں گا تو مان جائیگا مگر آپ اُس کی اِصلاح کی کوشش نہیں فرماتے تو آپ گنہگار ہوں گے۔(زلزلہ اور اس کے اسباب، ص ۵)

؎ عطا ہو ''نیکی کی دعوت'' کا خوب جذبہ کہ
دُوں دُھوم سنّتِ محبوب کی مچا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۷)

فائدہ ہی فائدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے، گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پر **اِنفِرادی کوشش** کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضَروری نہیں کہ جس کو سمجھایا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے اور اگر آپ کی **اِنفِرادی کوشش** سے کسی نے گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی گزارنی شروع کردی پھر تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہوجائیگا۔آیئے اِس ضِمن میں **اِنفِرادی کوشش** کی ایک **مَدَنی بہار** سنتے چلیں، چُنانچِہ

www.dawateislami.net

بدنامِ زمانہ شخص کی توبہ

پنجاب (پاکستان) کے شہر مدینۃ الاولیاء (ملتان) کے نَواحی علاقے جَھوک وَنِیس میں مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لب لباب ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں ملنے سے پہلے میں اپنے علاقے کا **بدنام ترین** شخص تھا۔ ہر دوسرے دن تھانے میں میرے خلاف کوئی نہ کوئی **شکایت** پہنچ جاتی۔ لوگ مُجھ سے دور بھاگتے اور گھر والے میری حرکتوں کی وجہ سے سَخت **نالاں** تھے۔ پھر وہ وَقت بھی آیا کہ مجھے اپنے علاقے میں **نیک نامی** نصیب ہوگئی اور میں اپنے گھر والوں کی آنکھوں کا **تارا** بن گیا۔ یہ اس طرح ممکن ہوا کہ جس جگہ میں نوکری کرتا تھا وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کسی کام سے آئے۔ انہوں نے مجھ سے بھی ملاقات کی اور اِنْفِرادی کوشش کے دوران **دعوتِ اسلامی** کی مَدَنی بہاریں سُنانے کے بعد تحفے میں شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کی کیسٹ **"قبر کی پہلی رات"** دی۔ جب میں نے یہ بیان سنا تو مارے **خوف** کے میرے رُونگٹے کھڑے ہوگئے۔ گزشتہ زندگی کے ناگُفتہ بِہ حالات میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ میں نے خُود کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا **نافرمان** پایا۔ اپنے اَنجام کا تصوُّر کرکے میں **بے قرار** ہوگیا۔ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوکر اُسی وَقت اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگی اور سچی **توبہ** کرلی۔ پھر مجھ پر **دعوتِ اسلامی** کا ایسا مَدَنی رنگ چڑھا کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے اور اُن کی نفرت محبت میں تبدیل ہونا شروع ہوگئی۔ ایک خواہش مسلسل مجھے تڑپاتی

www.dawateislami.net

رہتی کہ کاش میں اس ولیِ کامل یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی **زیارت** کا شربت پی سکوں جن کی بنائی ہوئی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کی بدولت میری زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوا۔ آخر کار میری سعادتیں اپنی مِعْراج کو پہنچیں اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ غالباً کسی مَدَنی مشورے کے لئے عیدگاہ مدینۃُ الاولیاء ملتان تشریف لائے۔ وہاں میں آپ دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دَستِ مُبارَک پر بیعت کر کے **عطّاری** ہو گیا اور رات بھر **دیدارِ مُرشد** کے مزے بھی لُوٹتا رہا۔ تادَمِ تحریر میں علاقائی مشاورت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے **مَدَنی کاموں** کی دُھومیں مچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دھوکہ دہی سے روکا

ولید کا بھائی سلیمان بن عبدالملک اس کا ولی عہد تھا مگر وہ اُسے ولی عہدی سے ہٹا کر اپنی اولاد کو خلافت منتقل کرنا چاہتا تھا اور یہ کام حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے تعاوُن کے بغیر ممکن نہ تھا۔ جب ولید نے اِس بارے میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے بات کی تو حق گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّا بَایَعْنَا لَکُمَا فِیْ عُقْدَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَکَیْفَ نَخْلَعُہٗ وَنَتْرُکُکَ یعنی امیرالمؤمنین ! ہم نے آپ دونوں کی ایک ہی وَقْت میں بَیعَت کی تھی اب اکیلے

www.dawateislami.net

سلیمان کو اس بَیعَت سے کیسے الگ کر سکتے ہیں؟'' (سیرت ابن جوزی ۵۲) اِس پر ولید نے ناراض ہو کر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو قید میں ڈال دیا۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو کافی عرصہ قید میں رکھا گیا مگر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اپنے اِرادے پر ثابت قدم رہے، بالآخر کسی کی سفارش پر رہائی ملی۔ سلیمان بن عبدالملک نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی وفاداری اور اِحسان کو یاد رکھا چُنانچِہ اپنے بعد آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ہی کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۳۵) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انسان کو وہی کچھ ملے گا جو آگے بھیجا ہوگا

ایک بار حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز، خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ کسی سفر کے لیے نکلے، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنا سامان اور خیمہ وغیرہ پہلے سے آگے نہیں بھجوایا تھا۔ منزل پر پہنچے تو ہر شخص اپنے خیمے میں چلا گیا جو اُس نے پہلے سے بھجوا رکھا تھا۔ سلیمان بھی اپنے خیمے میں چلا گیا، جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کہیں نظر نہ آئے تو سلیمان نے کہا اِنہیں تلاش کرو، غالباً انہوں نے کوئی خیمہ نہیں بھیجا تھا۔ تلاش کیا گیا تو وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے رو رہے تھے۔ سلیمان کو اِطلاع دی گئی، اس نے آپ کو بلایا اور دریافت کیا: ''ابو حَفص!

www.dawateislami.net

کیوں رو رہے تھے؟'' فرمایا: امیر المومنین! مجھے قیامت کا دن یاد آ گیا، دیکھئے میں نے گھر سے کوئی چیز نہیں بھیجی تھی، اِس لئے مجھے یہاں کچھ نہیں ملا، اِسی طرح قیامت میں بھی جس نے جو چیز آگے بھیجی ہوگی وہی اُسے ملے گی۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۳ ملخصًا)

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حشْر میں میرا ہوگا کیا یاربّ
خوف آتا ہے نارِ دَوزخ سے ہو کرم بہرِ مصطفٰے یاربّ

(وسائل بخشش ص ۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارش سے عبرت

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک بار سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ حج کے لیے گئے۔ حج کے بعد طائف گئے تو راستہ میں گَرَج چمک کے ساتھ شدید بارش ہوئی، سلیمان نے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''ابوحَفص! کبھی ایسی بارش دیکھی؟'' فرمایا: ''ھٰذَا عِنْدَ نُزُوْلِ رَحْمَتِہٖ فَکَیْفَ لَوْ کَانَ عِنْدَ نُزُوْلِ نِقْمَتِہٖ یعنی ابھی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی بارش ہے، اگر اس کے غَضَب کی بارش ہو تو کیا حالت ہوگی؟'' (سیرت ابن جوزی ۵۲)

؎ گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی

ہائے! میں نارِ جَہَنَّم میں جلوں گا یاربّ! (وسائل بخشش ص ۹۱)

www.dawateislami.net

یہ صدقے سے بہتر ہے

ایک صحرا میں اِسی قسم کا اور بھی واقعہ پیش آیا تو سلیمان نے گھبرا کر ایک لاکھ دِرْہم حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو صدقہ کرنے کے لئے دیئے کہ اُس کی بَرَکت سے بادلوں کی گَرَج اور بجلی کی کَڑک کی یہ آفت ٹل جائے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے مشورہ دیا: اِس سے بھی بہتر ایک کام ہے۔ سلیمان نے پوچھا: وہ کیا؟ فرمایا: آپ نے بعض لوگوں کی جائیداد غَصَب کر رکھی ہے، وہ واپس دے دیجئے۔ یہ اِنْفِرادی کوشش رنگ لائی اور سلیمان نے اُن کے تمام مال، جائیداد واپس کر دیئے۔ (سیرت ابن جوزی ۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں یہ دَرْس ملا کہ جب کوئی مصیبت آن پڑے تو اُس سے نجات پانے کے لئے دعا کرنے اور صدقہ دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ کہیں ہم نے کسی کی زمین، مال یا کسی کی جائیداد پر ظالمانہ قبضہ تو نہیں کر رکھا اور اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو سَلْب کردہ حُقُوق فوراً ادا کر دینے چاہئیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مصیبت ٹلنے کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں بھی نصیب ہوں گی۔

دُنیا کو دُنیا کھا رہی ہے

ایک مرتبہ دورانِ سفر مقام عُسْفان کے قریب پہنچ کر سلیمان نے اپنے لاؤ لشکر اور قطار در قطار خیموں کو دیکھا تو سَرْشاری میں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے پوچھا: کَیْفَ تَرٰی مَاھَاھُنَا یَاعُمَرُ؟ یعنی آپ کو یہ سب دیکھ کر کیا محسوس ہو رہا ہے؟ جواب دیا: اَرٰی دُنْیَا یَأْکُلُ بَعْضُھَا بَعْضًا اَنْتَ الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا وَالْمَاخُوْذُ بِمَافِیْھَا یعنی مجھے تو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ دنیا کو دنیا کھا رہی ہے، آپ سے اِس کا سوال اور مواخذہ کیا جائے گا۔ (سیرت ابن جوزی ۵۲)

یہ تمہارے فریق ہیں

عَرفات میں قیام کے دوران سلیمان نے اجتماع گاہ کی طرف دیکھ کر کہا: کتنے زیادہ لوگ جمع ہیں! حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اسے فِکْرِ آخرت دلاتے ہوئے کہا کہ یہ آپ کے فریق ہیں (یعنی قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں آپ کے خلاف دعویٰ کریں گے)۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۹)

حکمِ شرعی کو فوقیت ہے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ میرے والد صاحب (یعنی عبدالعزیز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کی بعض صاحبزادیوں کا عبدالملک کی وِراثت میں حصہ بنتا ہے وہ دِلوایا جائے۔ سلیمان نے جواب دیا کہ عبدالملک نے ایک تحریر چھوڑی ہے کہ اُن کو حصہ نہ دیا جائے۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کچھ دیر خاموش رہے، دوبارہ اِسی موضوع پر گفتگو کی تو سلیمان سمجھا کہ شاید ان کو میری بات کا یقین نہیں آیا چنانچہ خادِم کو کہا: ذرا عبدالملک کی کتاب لانا۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے کہا:

www.dawateislami.net

کیا تم نے کتابُ اللّٰہ منگوائی ہے (یعنی جب شریعت نے میراث میں ان کا حصہ مقرر کیا ہے تو کوئی اپنی تحریر سے اسے کیسے ختم کرسکتا ہے؟) یہ سن کر سلیمان خاموش ہوکر رہ گیا اور اُس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۷)

عورتوں کو بھی میراث میں سے حصہ دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس شریعت نے وِراثت میں مَردوں کا حصہ مقرر فرمایا ہے اُسی شریعت نے عورتوں کا بھی حصہ مقرر کیا ہے لہٰذا ورثے کی تقسیم کے وَقت مَردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی حصہ دینا لازِم ہے مگر افسوس کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد عورتوں کو وِراثت میں حصہ دینے میں رُکاوٹ بنتی ہے بلکہ اگر کوئی اسلامی بہن اپنا حصۂ شَرعی لینے پر اِصرار کرے تو اوّل تو اُسے حصہ دینے سے ہی اِنکار کردیا جاتا ہے یا پھر یہ دھمکی دی جاتی ہے کہ اگر حصہ لینا ہے تو ہم سے تعلق ختم کرنا ہوگا نیز حصہ طَلَب کرنے کو مَعْیُوب سمجھا جاتا ہے جو کہ دُرُست نہیں ہے۔

جُذامیوں کی جان بچائی

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک ایک رات مکہ مکرمہ کے قریب سواری پر جارہا تھا کہ اُونگھ آ گئی، اتنے میں جُذامیوں کے شور مچانے اور گھنٹیاں بجانے کی آواز آئی گھبراہٹ اور بے چینی سے سلیمان کی آنکھ کھل گئی، انکی اِس حرکت پر بڑی کوفت ہوئی اور اس نے جَلال کے مارے حُکْم دے دیا انہیں آگ سے جلادیا جائے، جس شخص کو یہ حُکْم دیا گیا تھا وہ بے حد پریشان ہوا کہ کیا کیا جائے؟ اتنے میں اُس کی ملاقات

www.dawateislami.net

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے ہوئی اور اُس نے سارا ماجرا سنا کر مدد کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو! میں امیر المومنین سے ملتا ہوں۔'' چُنانچِہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سلیمان کے پاس گئے، کچھ دیر باتیں ہوتی رہیں پھر آپ نے فرمایا: امیر المومنین! آپ نے کبھی ان مُبْتَلائے مصیبت (جذامی) لوگوں جیسا بھی کوئی دیکھا؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عافیت میں رکھے، کاش آپ ان کو یہاں سے نکال دینے کا حُکْم فرما دیتے۔'' سلیمان نے اِعتراف کرتے ہوئے کہا: ''آپ نے ٹھیک فرمایا، ان کو یہاں سے نکال دیا جائے۔'' حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز واپس آئے اور اُس شخص سے فرمایا: امیر المومنین نے ان کو (جلانے کے بجائے) یہاں سے نکال دینے کا حُکْم فرما دیا ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۶)

مُثلہ کرنے سے روکا

ایک مرتبہ سلیمان بن عبدالملک کے چند لشکری رات بھر گانے بجانے میں مصروف رہے، صبح سلیمان نے انہیں بلوا کر ڈانٹا اور بطورِ سزا انہیں خَصّی کرنے (یعنی نامرد بنانے) کا حُکْم دے دیا مگر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: هٰذَا مُثْلَةٌ وَلَا تَحِلُّ یعنی یہ مُثلہ ہے اور جائز نہیں ہے۔ تو سلیمان نے انہیں چھوڑ دیا۔ (سیرت ابن جوزی ۴۹)

مُثلہ سے منع فرماتے

حضرتِ سیّدُنا عمران بن حُصَین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ

www.dawateislami.net

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم کو مُثلہ سے منع فرماتے تھے۔

(ابوداؤد، الحدیث ۲۶۶۷، ج ۳، ص ۷۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: مُثلہ کے لُغوی معنی ہیں سخت سزا، اِصطلاح میں میّت یا مقتول کے ہاتھ پاؤں، آنکھ، ناک، ذَکر (یعنی آلہ تناسُل) وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، ج ۵، ص ۲۶۷)

فیاضی کی حقیقت

ایک بار سلیمان بن عبدالملک مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا آیا تو وہاں بہت سا مال تقسیم کیا پھر داد طَلَب نگاہوں سے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو دیکھتے ہوئے پوچھا: ابوحَفص! آپ نے دیکھا ہم نے کیسی فیّاضی کی! فرمایا: میرے خیال میں تو آپ نے مالداروں کے مال میں اِضافہ کر دیا اور فقیروں کو اُسی طرح تنگدستی کی حالت میں چھوڑ دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں یہ مَدَنی پھول ملا کہ صدقہ وخیرات پر پہلا حق تنگدست کا ہے نہ کہ مال دار کا، جس کا پیٹ پہلے ہی سے بھرا ہوا ہو اُس کے منہ میں نوالے ٹھونسنے کے بجائے بھوکے کے کلیجے کو ٹھنڈک پہنچانی چاہئے۔ **اللہ** تعالٰی ہمیں عَقلِ سلیم عطا فرمائے، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

www.dawateislami.net

خلیفہ کی توہین پر قتل کا حکم

ایک شخص نے بَرسرِ عام خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کو بُرا بھلا کہا اور اُس کی سَخت توہین کی۔ سلیمان نے اُس کے بارے میں مشورہ کیا کہ اسے کیا سزا دی جائے؟ حاضرین نے کہا: فوراً اِس کی گردن اُڑا دی جائے مگر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز خاموش رہے۔ سلیمان نے کہا: عمر! آپ نے کچھ نہیں فرمایا! جواب دیا: اگر آپ مجھ سے پوچھنا ہی چاہتے ہیں تو سنئے کہ **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ کسی کو سَب وشَتم کرنے والے کی خون ریزی جائز نہیں۔ یہ جواب سن کر سب لوگ اُٹھ گئے اور سلیمان بھی یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا: اے عمر! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں خوش رکھے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۲)

سلیمان بن عبدالملک کا اِعْتِراف

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کے شریعت کے عین مطابق دیئے گئے مشوروں کا ہی نتیجہ تھا کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کو آپ کی عظمتوں کا اِعتراف تھا چنانچہ اس کا بیان ہے: ''حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر جب کبھی میرے پاس موجود نہ ہوں تو مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملتا جو اُن سے زیادہ معاملہ فَہم اور صحیح مشورہ دینے والا ہو۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۲)

جھوٹ سے نفرت

ایک بار حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز، خلیفہ سلیمان بن

www.dawateislami.net

عبدالملک کی رَفاقت میں آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے کسی پُر فِضا مَقام میں گئے، اتفاقاً وہاں اِن کے اور خلیفہ سلیمان کے غلاموں کے درمیان کسی بات پر تکرار ہوگئی، حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے غلاموں نے خلیفہ سلیمان کے غلاموں کی پٹائی کردی، انہوں نے اِسکی شکایت خلیفہ سلیمان سے کی، سلیمان نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو بلایا اور شکایت کے لہجے میں کہا: ''آپ کے غلاموں نے میرے غلاموں کو مارا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''مجھے اس بات کا عِلم نہیں۔'' سلیمان بگڑ کر بولا: ''آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔'' فرمایا: ''جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور مجھے معلوم ہوا کہ جھوٹ آدمی کو نقصان دیتا ہے، آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو جھوٹ سے کس قدر نفرت تھی! اور جھوٹ سے نفرت ہونی بھی چاہئے مگر صد افسوس! آج کثرت سے جھوٹ بولنے کو کمال اور ترقی کی علامت جبکہ سچ کو بے وقوفی اور ترقی میں رُکاوٹ تصور کیا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو مَذْمُوم مقاصد کے لئے جھوٹی قسم اُٹھانے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھئے! جھوٹ بولنے والا دنیا میں چاہے کتنی ہی کامیابیاں اور کامرانیاں سمیٹ لے، آخرت میں ناکامیاں اور رُسوائیاں اُس کا استقبال کریں گی، لہٰذا! ہمیں چاہئے کہ اپنی زَبان کو جھوٹ بولنے سے محفوظ رکھیں۔

www.dawateislami.net

جھوٹ کی مذمت میں تین فرامین مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۱) اَلَا اِنَّ الْکِذْبَ یُسَوِّدُ الْوَجْہَ وَالنَّمِیْمَۃَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی ''جھوٹ، انسان کو رُسوا کر دیتا ہے اور چُغلی عذابِ قبر کا سبب بنتی ہے۔'' (الترغیب والترہیب کتاب الادب، الحدیث ۴۵۲۰، ج ۳، ص ۴۵۶) (۲) اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ یعنی جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس کی بدبو سے ایک مِیل دور ہو جاتا ہے۔'' (سنن الترمذی، ج ۳، ص ۳۹۲، الحدیث ۱۹۷۹) (۳) اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِی اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِی اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِی اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِی اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا یعنی سچ بولنا نیکی کی طرف اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے صِدِّیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا فِسْق وفُجُور کی طرف جبکہ فِسْق وفُجُور دوزخ میں لے جاتا ہے، اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے کَذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث ۲۶۰۷، ص ۱۴۰۵)

میں جھوٹ نہ بُولوں کبھی گالی نہ نِکالوں
اَللّٰہ مَرَض سے تُو گناہوں کے شِفا دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

حضرت خضر علیہ السلام سے شرفِ ملاقات

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک رات تن تنہا سوار ہو کر کہیں جانے کے لئے نکلے، آپ کے خادم مُزاحِم بھی آپ کے پیچھے ہو لئے۔ آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ ان سے آگے ذرا فاصلے پر تھے، مُزاحِم نے دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے جس نے اپنا ہاتھ آپ کے کندھے پر رکھا ہوا ہے، حالانکہ گھر سے آپ تنہا نکلے تھے۔ مُزاحِم کہتے ہیں: میں نے سوچا یہ کوئی رہبر ہوگا جسے راستہ بتانے کے لیے ساتھ لے لیا ہوگا۔ میں نے اپنی رفتار تیز کردی تاکہ آپ سے جاملوں۔ میں آپ تک پہنچا تو دیکھا کہ آپ تنہا چل رہے ہیں اور کوئی آپ کے ساتھ نہیں۔ میں نے عَرض کی: میں نے ابھی آپ کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا تھا، وہ اپنا ہاتھ آپ کے کندھے پر رکھے آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، میں سمجھا کہ وہ کوئی رہبر ہوگا، لیکن میں آپ تک پہنچا تو دیکھا کہ آپ تنہا ہیں۔ فرمایا: مُزاحِم! کیا واقعی تم نے انہیں دیکھا ہے؟ عَرض کی: جی ہاں، فرمایا: میرا گمان ہے تم نیک آدمی ہو، دراصل وہ حضرتِ سیّدنا خضر علیہ السلام تھے، وہ مجھے بتا رہے تھے کہ مجھے اس امر (یعنی خلافت) سے پالا پڑے گا اور (حق تعالٰی کی جانب سے) اس پر میری مدد کی جائے گی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۷)

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلٰی حضرت'' کے صفحہ 483 پر ہے: حضرتِ سیّدُنا خضر علیہ السلام نبی ہیں، زندہ ہیں۔ (عمدۃ القاری، کتاب العلم، باب ما ذکر فی ذھاب موسی.....الخ،

www.dawateislami.net

ج ۲، ص ۸۴، ۸۵) فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: مالکِ بَحر و بَر اور ہر خشک وتَر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ہے اور اُس کی عطا سے حُضُور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، حُضُور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کی نِیابت (یعنی نائب ہونے کی حیثیت) سے خِضر علیہ السلام کے تصرُّفات خشکی و دریا دونوں میں ہیں۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۶ ص ۴۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان افروز خواب

حضرت سیّدنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ''اُردن'' کے رہنے والے تھے، اپنے دور کے بہت بڑے عابِد، خوش اخلاق، دانا، حلیم اور باوقار تھے، خلفا انکی قَدر کرتے تھے اور انہیں اپنا وزیر و مُشیر اور اپنے حکام اور اولاد کا نگران مقرر کیا کرتے تھے۔ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ انکے مَراسِم بہت گہرے تھے، اُسے اِن پر بڑا اِعتماد تھا اور اپنے راز اُن سے کہہ دیتا تھا۔ جبکہ خاندانِ بنی مَروان میں سے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو سلیمان کے ہاں بڑا مرتبہ حاصل تھا اور اسے آپ سے خصوصی تعلُّق تھا۔ جب سلیمان نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو مدینہ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا وَّ تَکرِیمًا کا گورنر بنایا تو حضرت سیّدنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ان کے پاس بھیجا تا کہ وہ انکے طور وطریق اور سیرت و رَوِش کی ٹھیک ٹھیک خبر لائیں۔ غالباً سلیمان کے دل میں حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اپنے بعد خلیفہ بنانے کا اِرادہ موجود تھا، وہ یہ معلوم کرنا

www.dawateislami.net

چاہتا تھا کہ آپ کہاں تک اس کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حضرت سیّدنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس گئے تو آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ نے انکی بہت زیادہ تعظیم وتکریم کی۔ چند دن آپ کے یہاں انکا قیام رہا۔ معمول یہ تھا کہ ہر صبح نماز فجر کے بعد وہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس چلے جاتے، دونوں کی نجی مجلس ہوتی، جب تک حضرت سیّدنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ موجود رہتے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوتی۔ ایک دن جب یہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس گئے تو مخاطب تو آپ رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ سے تھے مگر ان کا ذہن غیر حاضر تھا۔ دراصل انہوں نے رات ایک خواب دیکھا تھا، اُسی کی سوچ میں لگے ہوئے تھے۔ جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان سے دریافت کیا: کیا بات ہے؟ آپ کا ذہن کسی دوسری چیز کی طرف متوجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: دراصل میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے، بس اُسی کے بارے میں سوچ سوچ کر تعجُّب کر رہا ہوں۔ کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے بیان تو کیجئے کہ آپ نے کیا خواب دیکھا؟'' انہوں نے کہا: میں نے آج رات دیکھا کہ گویا آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں، میں ابھی اُن کھلے ہوئے دروازوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک دو فِرِشتے اُترے، انکے ساتھ ایک تخت تھا، میں نے ایسا خوب صورت تخت کبھی نہیں دیکھا، یہ تخت انہوں نے مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً میں لاکر رکھا اور جس

www.dawateislami.net

راستے سے آئے تھے اسی سے واپس چلے گئے۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں دوبارہ آئے، اِس بار اُن کے پاس ایسے سفید کپڑے تھے کہ میں نے ایسے بہترین کپڑے کبھی نہیں دیکھے، اُنکی مہک میرے مَشامِ جاں کو معطّر کررہی تھی، میں ان دونوں کے قریب گیا اور پوچھا کہ یہ کپڑے کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سُنْدُس واِسْتَبْرَق ہیں۔ پھر وہ اوپر چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ساتھ ایک پیکرِ نُور بزرگ بھی تھے، حلیہ یہ تھا: آنکھیں بڑی بڑی خوبصورت سرخ وسفید اور سُرمگیں، زُلفیں نہایت سیاہ کانوں کی لَو تک، دونوں کندھوں کے درمیان کافاصلہ اچھا خاصا، جِسْم سڈول اور شخصیت سراپا ہیبت ووقار کا مجسمہ دونوں فرشتوں نے نُورانی بُزرگ کو اُس تخت پر جو سُنْدُس واِسْتَبْرَق کے فرش پر بچھا ہوا تھا لاکر بٹھادیا، میں نے قریب جاکر دریافت کیا: ''یہ کون بزرگ ہیں؟'' فرشتوں نے بتایا: ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم'' یہ سن کر میں تو کانپ کانپ گیا اور ادب کے مارے اُلٹے پاؤں ہٹتے ہٹتے کچھ دُور جا کھڑا ہوا مگر وہاں سے یہ سارا منظر نظر آرہا تھا اور گفتگو بھی سنائی دے رہی تھی۔ اِسی دوران ایک اور بُزرگ وہاں تشریف لے آئے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ان کی طرف متوجّہ ہوئے، اسلام میں اُن کے کارناموں کی تعریف فرمائی اور فرمایا: تم ابوبکر صدیق ہو، میرے رفیقِ غار ہو، مگر یہاں معاملہ کسی اور کے سِپُرد ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ بدستور کھڑے رہے، کچھ دیر بعد آواز آئی: ان کو چھوڑ دیا گیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تخت کے ایک طرف زمین پر بیٹھ گئے۔

www.dawateislami.net

پھر ایک اور شخص تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے سامنے حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے اُن کی طرف توجُّہ فرمائی، ان کے اسلامی کارناموں کی تعریف فرمائی اور فرمایا: تم فاروق ہو، جس کے ذریعہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دین کو عزت بخشی مگر یہاں معاملہ کسی اور کے سپُرد ہے۔ یہ بھی کچھ دیر کھڑے رہے، پھر آواز آئی: ان کو چھوڑ دیا گیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس بیٹھ گئے۔ اسی طرح ایک ایک خلیفہ کو لایا جاتا رہا، یہاں تک کہ آپ کا نمبر آیا، حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز یہ سنتے ہی کانپتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''ہاں! ابوالمِقدام! ذرا جلدی بتایئے کہ میرے ساتھ کیا گزری؟'' انہوں نے کہا: آپ کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے بڑی دیر تک آپ کو حُضُورِ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کے سامنے کھڑا رکھا گیا بالآخر رہائی کا حُکم ہوا اور آپ کو شَیْخَین کَرِیْمَین (یعنی حضرت ابوبکر و عمر) رضی اللہ تعالٰی عنہما کے قریب بٹھا دیا گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اِس خواب سے بڑی حیرت ہوئی اور حضرتِ سیّدنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے فرمایا: اگر مجھے آپ کے وَرَع و تقویٰ، صِدْق و وَفا اور دوستی و رَفاقت پر اِعتماد نہ ہوتا تو میں یہی کہتا کہ آپ کا خواب صحیح نہیں کیونکہ میں نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ میں کبھی اِس امرِ خلافت کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا، مگر آپ کا خواب اور آپ کی گفتگو سن کر مجھے خیال ہوتا ہے کہ خواہی نخواہی مجھے اِس اُمت کی خلافت میں مُبْتَلا ہونا ہی پڑے گا۔ بخدا! اگر میں اس میں مُبْتَلا ہوا تو

www.dawateislami.net

یہ دنیا کا شَرَف تو ہے ہی مگر میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعہ آخرت کا شَرَف حاصل کرلوں گا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۸ ملخصا) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلیفہ کیسے بنے؟

دَابِق کے مقام پر (جو فوج کی اجتماع گاہ تھی) خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک شدید بیمار ہوگیا۔ جب زندگی کی کوئی اُمّید باقی نہ رہی تو اس نے اپنے کم سِن بیٹے ایوب کے نام خلافت کی وَصِیَّت لکھ دی مگر حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مشورہ دیا: **یاامیرَالْمُؤمنین!** یہ آپ نے کیا کیا؟ خلیفہ کو اُس کی قَبر میں جو چیز محفوظ رکھے گی وہ یہ ہے کہ وہ کسی نیک آدمی کو خلیفہ بنائے۔ یہ سُن کر سلیمان نے کہا: میں اِس بارے میں اِستخارہ کرتا ہوں کیونکہ ابھی میرا اَیّوب کو جانشین بنانے کا اِرادہ پُختہ نہیں ہے۔ ایک یا دو دن بعد سلیمان نے وہ تحریر پھاڑ دی اور حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے کہا: میرے بیٹے داؤد بن سلیمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ یہاں سے بہت دُور قُسطُنطُنیہ میں ہے اور یہ بھی پتا نہیں کہ زندہ بھی ہے یا نہیں! کافی دیر سوچنے کے بعد سلیمان بن عبدالملک نے پوچھا: عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حَیْوَۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کہا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں انہیں عُمدہ اور بہترین مسلمان سمجھتا ہوں۔ سلیمان نے ان کی تائید کی اور کہا: **واللّٰہ**! وہ یقیناً بہترین ہیں لیکن اگر عبدالملک کی اولاد کو چھوڑ کر میں انہیں خلیفہ بنادوں تو فتنہ اُٹھ کھڑا ہوگا اور وہ لوگ انہیں چین سے حکومت نہیں کرنے دیں گے، ہاں! ایک صورت ہے کہ اگر میں عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کے بعد عبدالملک کی اولاد میں سے بھی کسی کو خلیفہ نامزد کردوں تو یہ انہیں قبول ہوں گے۔ چنانچہ سلیمان بن عبدالملک نے حضرت سیِّدنا عمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اور یزید بن عبدُ الملک کو بالترتیب اپنا جانشین مقرر کرنے کے لئے اپنے ہاتھوں سے یہ خلافت نامہ لکھا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ خط **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے، **امیرُ المُؤمنین** سلیمان کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کے لئے ہے۔ بے شک میں نے اپنے بعد اِن کو خلافت کا مُتَوَلّی بنایا اور اس کے بعد یزید بن عبدالملک کو، پس تم لوگ اِن کی بات سنو اور اِطاعت کرو اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور آپس میں اِختلاف مت کرو۔'' یہ وَصِیَّت نامہ لکھا اور مہر بند کرکے ''کَعْب بن جابر'' نامی پولیس افسر کے حوالہ کیا کہ وہ اس وَصِیَّت نامے پر بنواُمیہ سے بَیعَت لے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کی زندگی ہی میں اِس پر بَیعَت لے لی گئی۔ چونکہ سلیمان کو بَنُو اُمَیَّہ کی طرف سے خطرہ لاحق تھا اس لئے مرنے سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا رَجاء رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو دوبارہ بَیْعَت کی تاکید کی۔ (سیرت ابن جوزی، ۶۰، ۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

دونوں میں کتنا فرق ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب پہلی مرتبہ سلیمان کی زندگی میں ہی نئے خلیفہ کے لئے بَیعَت لے لی گئی اور لوگ چلے گئے تو عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) میرے پاس آکر کہنے لگے: بے شک سلیمان میری بڑی عزت کرتا ہے، مجھ سے بڑی محبت رکھتا ہے اور لُطف و کَرَم سے پیش آتا ہے، اِس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اِس وَصِیَّت نامے میں میرا نام نہ لکھ دیا ہو، اگر ایسی بات ہے تو مجھے بتا دیجئے تاکہ میں ابھی اُس سے معذرت کرلوں۔ مگر میں نے جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آپ کو ایک حَرْف بھی نہیں بتانے والا۔'' تو وہ ناراض ہوکر چلے گئے۔ جبکہ ہشام بن عبدالملک نے مجھ سے مل کر کہا: بے شک سلیمان کی نظر میں میرے لئے بڑا اِحترام اور محبت ہے، مجھے بتایئے کہ کیا یہ وَصِیَّت میرے لئے ہے کہ اگر ایسا ہے تو فبھا (یعنی ٹھیک)، ورنہ میں اس سے ابھی بات کرتا ہوں کیونکہ میرے ہوتے ہوئے کسی اور کو خلیفہ کیسے بنایا جاسکتا ہے! میں آپ کا نام کسی سے ذِکْر نہیں کروں گا، مجھے ضرور بتایئے۔ تو میں نے اِنکار کیا اور کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں ایک لفظ بھی نہیں بتاؤں گا۔ ہشام نا اُمّید ہوکر وہاں سے چل دیا اور ہاتھ ملتے ہوئے کہہ رہا تھا: ''کیا خلافت مجھ سے پھیر دی جائیگی اور کیا خلافت عبدالملک کی اولاد سے نکل جائے گی!'' (سیرت ابن جوزی ۶۱)

www.dawateislami.net

میرا نام نہ لیجئے گا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حضرتِ سیِّدُنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو وَصِیَّتِ خِلافت لکھے جانے سے قبل بھی قَسَم دے کر کہا تھا کہ اگر سلیمان بن عبدالملک ''ولی عہدی'' کے لئے میرا نام لے تو آپ مَنْع کر دیجئے گا اور اگر میرا نام نہ لے تو آپ بھی نہ لیجئے گا۔ (سیرت ابن عبدالحکم، ص ۲۸)

خلافت کا اعلان

جب سلیمان بن عبدُ الملک کا انتقال ہو گیا تو حضرتِ سیِّدُنا رجاء رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اندیشہ ہوا کہ بَنُو اُمَیَّہ آسانی سے حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خلافت قبول نہ کریں گے، اس لئے کچھ دیر کے لئے سلیمان کی موت کو چھپائے رکھا یہاں تک کہ دابِق کی جامع مسجد میں بَنُو اُمَیَّہ کے اَفراد کو جمع کر کے دوبارہ بَیْعَت لے لی۔ اس کے بعد سلیمان کی موت کی خبر دی گئی اور وَصِیَّت نامہ کھول کر پڑھا گیا جس میں حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خلافت کی وَصِیَّت درج تھی، چنانچہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے خلیفہ بننے کا اعلان کر دیا گیا مگر آپ کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ جب تلاش کیا گیا تو مسجد کے آخری کونے میں سر جھکا کر بیٹھے ہوئے ملے۔ خلافت کے لئے نام نکلنے کے بعد آپ کی حالت غیر ہو رہی تھی حتّٰی کہ اُٹھنے کی طاقت نہ رہی تھی۔ لوگ انہیں سہارا دے کر منبر کے قریب لائے اور اس پر بٹھا دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کافی دیر

www.dawateislami.net

تک خاموش بیٹھے رہے، بالآخر پہلی بات یہ ارشاد فرمائی ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے پوشیدہ اور ظاہری طور پر کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے خلافت کا سوال نہیں کیا تھا۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۶۴، ۶۹ ملخصا) یوں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۰ صفر المظفر ۹۹ھ کو جمعۃ المبارک کے دن خلیفہ مقرر ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۱۹)

اِحساسِ ذمّہ داری کی وجہ سے رونے لگے

حضرتِ سیّدُنا حماد عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْجوّاد بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز خلیفہ مقرر ہوئے تو رونے لگے۔ جب میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''حماد! مجھے اِس ذمّہ داری سے بڑا خوف آتا ہے۔'' میں نے ان سے پوچھا: ''آپ کے دل میں مال و دولت کی کتنی محبت ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''بالکل نہیں۔'' تو میں نے عَرض کی: ''پھر آپ خوف زَدہ نہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مدد فرمائے گا۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۵)

؎ مِرا دل پاک ہو سرکار! دنیا کی محبت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش! آقا مال و دولت سے (وسائلِ بخشش ص ۲۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طَرزِ عمل ملاحظہ فرمایا کہ بغیر طَلَب کے خلافت کا اعلیٰ ترین مَنْصَب ملنے پر خوش ہونے کے بجائے اِحساسِ ذمّہ داری کی وجہ سے کس قدر پریشان ہو گئے اور ایک ہم ہیں جو عہدہ و مَنْصَب کے حُصول کے لئے دوڑ دُھوپ کرتے ہیں اور اپنی

www.dawateislami.net

خواہش پوری ہوجانے پر پُھولے نہیں سماتے لیکن اگر ہماری تگ ودَو کا مَن پسند نتیجہ نہ نکلے تو ہمارا موڈ آف ہوجاتا ہے۔ صِرف اِسی پر بس نہیں بلکہ (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) حَسَد وبُغض، چُغلی وغیبت، تُہمت اور عیب جُوئی کا ایک سنگین سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز کو تسلی دینے والے کی مَدَنی سوچ بھی مرحبا کہ اگر حِرصِ مال دل میں نہیں ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عافیت وسلامتی نصیب ہوگی کیونکہ حِرصِ مال بہت سی تباہیوں کا سبب ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا کَعْب بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لَبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِی غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ یعنی دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے رَیوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال ودولت کی حِرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔'' (جامع الترمذی، کتاب الزھد، الحدیث: ۲۳۸۳، ج۴، ص۱۶۶) مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نہایت نفیس تشبیہ ہے مقصد یہ ہے کہ مومن کا دِین گویا بکری ہے اور اس کی حِرصِ مال، حِرصِ عزت گویا دو بھوکے بھیڑیئے ہیں۔ مگر یہ دونوں بھیڑیئے مومن کے دین کو اس سے زیادہ برباد کرتے ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حِرص میں حرام وحلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اوقات کو مال حاصل کرنے میں ہی خَرچ کرتا

www.dawateislami.net

ہے پھر عزت حاصل کرنے کے لیے ایسے جَتَن کرتے ہیں جو بالکل خلافِ اسلام ہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۷ ص ۱۹)

کاش! ہمیں ایسا خوفِ خدا نصیب ہو جائے کہ حبِّ جاہ سے جان چھوٹ جائے اور حرص سے بھی، کسی ''واہ'' کی خواہش ہو نہ کسی ''آہ'' کا غم، صِرف اور صِرف رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہمارے پیشِ نظر رہے۔

؎ اپنی رِضا[1] کا دیدے مُژدہ[2]
یا اللّٰہ مری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِطر والے کپڑے دھوڈالے

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بہت خوش پوشاک اور عُمدہ سے عُمدہ عِطر استعمال کیا کرتے تھے مگر جب خلافت آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سپُرد کی گئی تو گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگے، لوگ سمجھے کہ شاید خلافت ملنے کی خوشی میں رو رہے ہیں، کچھ دیر بعد سر اٹھایا، آنکھیں مَلیں اور دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَقْلًا یَنْفَعُنِیْ وَاجْعَلْ مَااَصِیْرُ اِلَیْہِ اَھَمَّ مَایَزُوْلُ عَنِّیْ یعنی یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے عَقلِ نافع عطا فرما اور جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اسے میری نظر میں اہم بنا دے اس چیز کے مقابلے میں جو مجھ سے دُور ہونے والی ہے۔'' پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ گھر گئے اور عِطر والے کپڑوں کو پانی سے دھوڈالا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۳)

---

[1]: راضی ہونا [2]: خوش خبری

www.dawateislami.net

تمہارے پاس عَدْل اور نرمی آرہی ہے

جس دن حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے مسندِ خلافت کو زینت بخشی، اس سے ایک رات پہلے کسی نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے کہہ رہا ہے: ''لوگو! تمہارے پاس عَدْل اور نرمی آرہی ہے، اب مسلمانوں میں نیکیوں کا چرچا ہوگا۔'' خواب دیکھنے والے نے دریافت کیا: ''وہ کون ہے؟'' آواز دینے والا آسمان سے زمین پر اُترا اور اپنے ہاتھ سے لکھا ''عمر!!'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۳۱)

خلافت کی بشارت

حضرتِ سیِّدُنا وُھَیب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مقامِ ابراہیم کے قریب سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں ایک شخص کو بابِ بنی شیبہ سے اندر آتے ہوئے دیکھا جو کہہ رہا تھا: لوگو! تم پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک والی مقرر کیا ہے۔ میں نے پوچھا: کون؟ اس نے اپنے ناخُن کی طرف اشارہ کیا جس پر ''ع م ر'' لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی بَیعَت کا واقعہ رُونما ہوگیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۷۱)

ہدایت یافتہ خلیفہ

ابوعنبس کا بیان ہے کہ میں خالد بن یزید بن معاویہ کے ساتھ بیتُ المقدّس کی مسجد میں کھڑا تھا کہ ایک نوجوان نے آکر خالد کو سلام کیا، خالد نے سلام کا جواب دیا اور مصافحہ کیا تو نوجوان نے پوچھا: هَلْ عَلَيْنَا مِنْ عَيْنٍ یعنی کیا ہم پر کوئی

www.dawateislami.net

نگہبان ہے؟ خالد کے بجائے میں نے جلدی سے کہا: ''ہاں! تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک فِراست والا نگہبان ہے۔'' یہ سن کر اس نوجوان پر رِقّت طاری ہوگئی اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے خالد سے پوچھا: یہ کون تھا؟ کہا: کیا تم اُسے نہیں جانتے؟ یہ عمر بن عبدالعزیز ہے اور اگر تم زندہ رہے تو اُسے ہدایت یافتہ خلیفہ دیکھو گے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۷۵)

نصیحتِ نبوی

حضرتِ سیّدُنا امام خُرَاعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے نبیِّ مکرم، شفیعِ معظم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سَبْز سَبْز گنبد میں زِیارت کی تو اِرشاد ہوا: تم عنقریب میری اُمّت کے معاملات کے والی بنو گے تو خون بہانے سے بچنا، خون بہانے سے بچنا، کیونکہ لوگوں میں تمہارا نام عمر بن عبدالعزیز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ''جابِر'' ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۸۶)

اِن دونوں کی طرح خلافت کرنا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رُخِ روشن کی خواب میں زِیارت کی، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اپنے قریب بلا کر اِرشاد فرمایا: یَاعُمَرُ! اِذَا وُلِّیْتَ فَاعْمَلْ فِیْ وِلَایَتِكَ نَحْوًا مِّنْ عَمَلِ هٰذَیْنِ یعنی اے عمر! جب تمہیں خلیفہ بنایا جائے تو ویسے ہی کام کرنا جیسے اِن دونوں نے اپنی خلافت کے دوران کئے تھے۔ میں نے عَرْض

www.dawateislami.net

کی: یہ دونوں حضرات کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالٰی عنھما)۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۸۴)

حجاج کی زَبان پر ذکرِ خلافت

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حجاج بن یوسف نے غُنُودگی کی حالت میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کا تذکرہ کیا تو میں نے حجاج کو خوش کرنے کے لئے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر نکتہ چینی کی مگر حجاج اُسی کیفیت میں کہنے لگا: ''خاموش! ہم کہتے ہیں کہ وہ اس اَمرِ خلافت کے سربراہ بنیں گے اور عَدل و اِنصاف کریں گے۔'' پھر میں وہاں سے چلا آیا، بیدار ہونے کے بعد حجاج نے مجھے بلا کر کہا کہ جو بات غُنُودَگی کی حالت میں میرے منہ سے نکلی تھی اگر تم نے کسی سے کہی تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۸)

سلیمان کے لئے خوشخبری

سلیمان بن عبدالملک کے خلیفہ بننے سے پہلے ہی ایک شخص نے اُسے یہ خبر دے دی تھی کہ چند دن تک تمہیں خلافت ملے گی، پھر اسی طرح ہوا۔ جب یہ شخص دوبارہ خلیفہ سلیمان کے پاس آیا تو اس نے پوچھا: میرے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ سلیمان نے کہا: تجھ پر افسوس ہے، کیا تمہیں میرا بیٹا ایوب نظر نہیں آتا! اس نے کہا: میں ایوب کو خلفاء کی فہرست میں نہیں پاتا، البتہ اتنا ضَرور جانتا ہوں کہ آپ اپنا خلیفہ ایسے شخص کو بنائیں گے جو آپ کے بہت سے گناہوں کا کفّارہ

www.dawateislami.net

ہو جائے گا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۱)

خلافت سے دستبردار ہونے کی پیشکش

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز خلافت کی عظیم ذمہ داری کے اٹھانے سے لَرزاں تَرساں تھے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مسجد میں بَرسرِ منبر پیش کش کی: ''اے لوگو! میرے کندھوں پر خلافت کا بارِ گراں رکھ دیا گیا ہے مگر میں اُسے اَنجام دینے کی طاقت نہیں رکھتا لہٰذا میری بَیْعَت کا جو طَوق تمہاری گردن میں ہے اسے خود اُتارے دیتا ہوں، تم جسے چاہو اپنا خلیفہ بنالو۔'' جب حاضِرین نے یہ سنا تو بے چین ہو گئے اور سب نے بیک زَبان کہا: ''ہم نے آپ ہی کو خلیفہ مقرر کیا، ہم آپ (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ) سے راضی ہیں، ہم سب آپ ہی کی خلافت پر مُتَّفِق ہیں۔ آپ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر اُمورِ خلافت سَر اَنجام دیں، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکت دے گا۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۶۵) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلیفہ بننے کے بعد اِصلاحی بیان

جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے لوگوں کی یہ عقیدت دیکھی اور آپ کو اِس بات کا یقین ہو گیا کہ لوگ بخوشی میری خلافت قَبول

www.dawateislami.net

کرنے پر آمادہ ہیں تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمْد وثنا کی اور حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود وسلام پڑھنے کے بعد لوگوں سے کچھ اِس طرح مُخاطِب ہوئے: ''اے لوگو! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وَصِیَّت کرتا ہوں، تم تقویٰ اختیار کرو اور اپنی آخرت کے لئے نیکیاں کرو۔ بے شک جو شخص آخرت کے لئے نیک اعمال کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دُنیوی حاجات کو خود پورا فرمائے گا۔ اے لوگو! تم اپنے باطِن کی اِصلاح کی کوشش کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ظاہر کی اِصلاح فرمائے گا۔ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو اور موت سے پہلے اپنے لئے نیک اَعمال کا خزانہ اکٹھا کرلو، موت تمام لذّات ختم کردے گی۔ اے لوگو! تم اپنے آباؤ اجداد کے اَحوال میں غور وفکر کیا کرو وہ بھی دنیا میں آئے اور زندگی گزار کر چلے گئے اسی طرح تم بھی چلے جاؤ گے۔ اگر تم ان کے اَنجام کو یاد نہ رکھو گے تو موت تمہارے لئے بہت سختی کا باعث ہوگی لہٰذا موت سے پہلے موت کی تیّاری کرلو، اور بے شک یہ اُمّت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ، اُس کے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اُس کی کتاب قرآن مجید کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا نہیں کرے گی بلکہ ان کے درمیان عَداوت وفَساد تو دِرْہَم ودِینار کی وجہ سے ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کسی ایک کو بھی ناحق کوئی چیز نہ دوں گا اور حق دار کو اُس کا حق ضَرور دوں گا۔'' اس کے بعد فرمایا: ''اے لوگو! جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کرے، تم پر اُس کی اِطاعت واجِب ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت نہ کرے اس کی اِطاعت ہرگز نہ کرو۔ جب

www.dawateislami.net

تک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کرتا رہوں اس وقت تک تم میری اِطاعت کرنا اگر تم دیکھو کہ (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت نہیں کر رہا تو اُس معاملے میں تم میری ہرگز اِطاعت نہ کرنا۔'' (عیون الحکایات، ص ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عہدِ صِدّیقی وفاروقی کی یاد تازہ کردی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو خلیفہ بننے کے بعد مسلمانوں کے حُقُوق کی نگہداشت اور اللہ تعالٰی کے اَحکامات کی تعمیل اور نَفاذ کی فِکْر دامَن گیر رہتی جس کی وجہ سے اکثر چہرے پر پریشانی اور مَلال کے آثار دکھائی دیتے۔ اپنی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت عبدالملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کو حُکْم دیا کہ اپنے زیورات بیتُ المال میں جمع کرادو ورنہ مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ وفاشِعار اور نیک بیوی نے تعمیل کی۔ گھر کے کام کاج کے لیے کوئی مُلازِمہ نہ تھی تمام کام وہ خود کرتیں۔ اَلْغَرَض آپ کی زندگی دَرویشی اور فَقْر واِسْتِغنا کا نمونہ بن گئی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی تمام تَر کوششیں اس اَمْر پر لگی ہوئی تھیں کہ ایک بار پھر عہدِ صِدّیقی وفاروقی کی یاد تازہ کر دیں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اہلِ بیت کے ساتھ ہونے والی زِیادتیوں کا اِزالہ کیا، اُن کی ضَبْط کی ہوئی جائیدادیں انہیں واپس کر دی گئیں۔ اِحیائے شریعت کے لیے کام کیا۔ بیتُ المال کو خلیفہ کی بجائے عوام کی مِلکیت قرار دیا۔ اِس کی حفاظت کا نہایت مضبوط اِنتظام کیا، اِس میں سے تحفے تحائف اور بے جا اِنعامات دینے کا

www.dawateislami.net

طریقہ مَوقُوف کر دیا۔ ذِمّیوں سے حُسنِ سلوک کی روایت اختیار کی۔ اِس کے علاوہ بھی مُعاشی اور سیاسی نظام میں کئی اِصلاحات کیں۔ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا زمانۂ خلافت اگرچہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی طرح بہت ہی مختصر تھا لیکن عالَمِ اسلام کے لیے تاریخی زمانہ تھا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے پہلے مختلف حکمران اِسلام کے دیئے ہوئے نظامِ مذہب واَخلاق اور سیاست وحکومت میں طرح طرح کی آمیزشیں کر رہے تھے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُن سب خرابیوں سے حکومت ومعاشرہ کو پاک کرنے کی کوششیں کیں، حکمرانوں کی اِمتیازی خصوصیات مٹانے کی پوری کوشش کی، امیر غریب کے اِمتیازات، جَبْر و اِستِبداد کے نشانات اور حکمرانوں کے ظُلْم وسِتَم کو ختم کر کے اِسلام کا نظامِ عَدْل دوبارہ قائم کیا، حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ خلافتِ اِسلامیہ کو خلافتِ راشِدہ کی طَرْز پر قائم کر کے عہدِ صِدّیقی اور عہدِ فاروقی کو دُنیا میں پھر واپس لے آئے تھے۔ تجدید واِصلاح کے اِسی کارنامہ کی بدولت آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا زمانہ خلافتِ راشِدہ میں شُمار کیا جاتا ہے۔

خلافتِ راشِدہ کسے کہتے ہیں؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے کہ امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت مجدِّدِ دِین و ملت، **مولانا شاہ احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی بارگاہ میں سُوال کیا گیا کہ خلافتِ

www.dawateislami.net

راشِدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مِصداق کون کون ہوئے، اور اب کون کون ہوں گے؟ جواب میں **اِرشاد** فرمایا: خلافتِ راشِدہ وہ خلافت کہ **مِنہاجِ نُبُوَّت** (یعنی نبوی طریقے) پر ہو جیسے حضرات **خلفائے اَرْبَعہ** (یعنی چار خلفائے کرام حضرت سیّدُنا صِدّیقِ اکبر، حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم، حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) **وامام حَسَن مجتبیٰ وامیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز** رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی اور اب میرے خیال میں ایسی خلافتِ راشدہ **امام مہدی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی قائم کریں گے۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللہ (یعنی: اور غیب کا علم **اللہ** تعالیٰ کو ہے۔ت) (ملفوظات، ص ۱۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُراسانی کا خواب

خُراسان میں ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اُس سے کہہ رہا ہے کہ جب بنواُمَیَّہ میں (پیشانی پر) نشان والا خلیفہ ہو تو تم فوراً جا کر اس کی بَیعَت کر لینا اس لئے کہ وہ ''امامِ عادِل'' ہوگا۔ چُنانچِہ وہ بنواُمَیَّہ کے ہر خلیفہ کا حُلیَہ دریافت کرتا رہا۔ جب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز خلیفہ ہوئے تو اُس نے پے در پے تین دن تک خواب دیکھا کہ اُس سے بَیعَت کے لئے کہا جا رہا ہے، اِس پر وہ شخص ہاتھوں ہاتھ خُراسان سے روانہ ہو گیا اور دِمشق پہنچ کر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی بَیعَت کر لی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۱)

www.dawateislami.net

خلیفہ بنانے والے کے بارے میں حُسنِ ظن

محمد بن علی بن شافع کہتے ہیں: میرا حُسنِ ظن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سلیمان بن عبدالملک کو عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) کو خلیفہ بنانے کے سبب جنت میں داخِل فرمائے گا۔ (سیرت ابن جوزی ۶۳)

لوگ بَیعَت کے لئے ٹوٹ پڑے

جب سلیمان بن عبدالملک کو دَفن کیا جاچکا تو لوگ پَروانہ وار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز سے بیعت کے لئے ٹُوٹ پڑے حتّٰی کہ ہُجوم کی وجہ سے آپ کے صاحبزادے کی قمیص کا گِریبان پھٹ گیا۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۴)

بَیعَت کے الفاظ

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کے ہاتھ پر بَیعَت کرنا چاہی تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس سے اِن الفاظ پر بَیعَت لی: تُطِیْعُنِیْ مَااَطَعْتُ اللّٰہَ فَاِنْ عَصَیْتُ اللّٰہَ فَلَاطَاعَۃَ لِیْ عَلَیْكَ یعنی تم میری اُس وَقْت تک اِطاعت کرو گے جب تک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کروں اور اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اِطاعت لازِم نہیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۶۷)

مجھے اس مَنْصَب کی چاہ نہیں تھی

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کے چچازاد بھائی اور

مرحوم خلیفہ کے بیٹے ہشام نے بَیعَت کے لئے اپنا ہاتھ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے ہاتھ میں دیا تو اُس کے منہ سے نکلا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (یعنی ہم اللّٰہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔) آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کہا: اَجَلْ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (یعنی بے شک ہم اللّٰہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔) پھر فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اِس مَقام ومَنصَب کی خواہش نہیں رکھتا تھا کیونکہ یہ ایسی شے نہیں ہے جس کے ذریعے میں رب تعالٰی کا قُرب پاسکوں۔ (تاریخِ دمشق، ج ۴۵، ص ۱۵۹)

آپ رَنجیدہ کیوں ہیں؟

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سلیمان بن عبدالملک کی تدفین کے بعد واپس ہوئے تو بہت رنجیدہ اور غمگین دکھائی دے رہے تھے، غلام نے سبب پوچھا تو فرمایا: آج اِس دنیا میں کوئی رَنجیدہ اور فِکْر مند ہوسکتا ہے تو وہ میں ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اِس سے پہلے کوئی حقدار مجھ سے اپنا حق طَلَب کرے میں اُس کا حق اس تک پہنچادوں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۵)

شاہی سُواری سے اِنکار

خِلافت کا بارِ گراں اٹھاتے ہی فرض کی تکمیل کے اِحساس نے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ جب سلیمان بن عبدُ الملک کی تدفین سے فارِغ ہوکر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ قبرستان سے واپس آنے لگے تو سُواری کے لئے عمدہ نَسل کے خچر اور تُرکی گھوڑے پیش کئے گئے، پوچھا: ''یہ کیا

www.dawateislami.net

ہے؟'' عَرض کی گئی: ''یہ شاہی سُواریاں ہیں جن پر کبھی کوئی سُوار نہیں ہوا، ان کا مَصْرَف یہ ہے کہ نیا خلیفہ ہی پہلی بار اِن پر سُوار ہوا کرتا ہے، چونکہ اب آپ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) ہی ہمارے خلیفہ ہیں لہٰذا ان میں سے کسی کو قَبول فرمائیے۔'' مگر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اِن میں سے کسی پر سُوار نہ ہوئے اور اپنے خادِمِ خاص مُزاحم سے فرمایا: ''میرے لئے میرا خچر ہی کافی ہے، انہیں مسلمانوں کے بیتُ المال میں داخل کردو۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۳۳)

مجھے اپنے جیسا ہی سمجھو

جب روانہ ہونے لگے تو ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر عَرض کی: ''حضور! چلئے، میں آپ کے خچر کی لگام پکڑ کر ساتھ ساتھ چلتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اُسے بھی مَنْع کردیا اور فرمایا: ''میں بھی تمہاری ہی طرح ایک عام مسلمان ہوں۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۶۵ ملتقطاً)

شاہی خیمے میں نہیں گئے

شاہی دَسْتُور تھا کہ مَسْنَدِ خِلافت سنبھالنے پر خلفاء کے لئے اعلیٰ قسم کے خیمے اور شامیانے نَصْب کئے جاتے تھے، چنانچہ حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے لئے بھی نئے شاہی خیمے اور شامیانے آراستہ کئے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُنہیں دیکھ کر فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' عَرض کی گئی: ''شاہی خیمے اور شامیانے ہیں جو کبھی استعمال نہیں ہوتے، ان میں نئے خلیفہ کی سب سے پہلی نَشِسْت ہوتی ہے۔''

www.dawateislami.net

اپنے وفادار غلام سے فرمایا: ''مُزاحم! ان کو مسلمانوں کے بیتُ المال میں شامل کردو۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے خچر پر سوار ہوکر اُن عالیشان قالینوں تک پہنچے جو نئے خلیفہ کے اِعزاز میں بچھائے گئے تھے اور اُن کو پاؤں سے ہٹاتے ہوئے نیچے کی چٹائی پر بیٹھ گئے۔ پھر ان قالینوں کو بھی مسلمانوں کے بیتُ المال میں جمع کروانے کا حُکم دے دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۳۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین فوری اَحکام

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے قلم کاغذ طَلَب کیا اور فوری طور پر تین اَحکام جاری کئے، گویا اُن کے نزدیک خلیفہ بن جانے کے بعد ان میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی روا نہیں تھی۔ **پہلا حکم** یہ تھا کہ مَسْلَمَہ بن عبدُ الملک کو قُسْطُنْطُنِیَہ سے واپسی کی اجازت ہے۔ اِس کا پس منظر یہ تھا کہ خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک نے اپنی زندگی میں انہیں قسطنطنیہ کے بَرّی و بحری جہاد کے لیے بھیجا تھا، قریب تھا کہ شہر فتح ہوجائے مگر یہ دشمن کے دھوکے میں آ گئے، حریفوں نے اِن کے کھانے پینے اور دوسری ضروریات کے سامان پر قبضہ کرکے شہر کا دروازہ بند کرلیا۔ سلیمان کو اس کی اطلاع پہنچی تو اسے اس فَریب خُوردَگی (یعنی دھوکے میں آجانے) کا بے حد رَنج ہوا،

www.dawateislami.net

اور اُس نے قسم کھالی کہ جب تک میں زندہ ہوں اُنہیں واپس آنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ مسلمہ اور اُن کی فوج کے لئے وہاں ٹھہرنا دُوبھر ہوگیا تھا، بھوک اور بدحالی میں جانوروں کو کھانے تک نوبت پہنچی، کوئی شخص اپنی سواری سے اِدھر اُدھر ہوتا تو لوگ اسے ذبح کر کے کھا جاتے، مگر سلیمان بار بار کی اپیل کے باوجود اپنے فیصلے پر قائم تھا۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اُن کی حالت سے پریشان تھے۔ چنانچہ جب وہ خلیفہ ہوئے تو انہیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور اِس اَمر کی گنجائش نظر نہ آئی کہ مسلمانوں کے معاملات ان کے سِپُرد ہوں اور وہ ان بے چاروں کے معاملہ میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی رَوا رکھیں۔ **دوسرا حکم** جو تحریر فرمایا وہ اُسامہ بن زید تنوخی کی بَرطرفی تھی، یہ مصر کے خَراج کا تحصیلدار اور بڑا جابر و ظالم تھا، خلافِ قانون لوگوں کے ہاتھ کاٹ ڈالتا، چوپاؤں کے پیٹ چاک کر کے ان کے پیٹ میں گوشت کے ٹکڑے بھر کے بَحری دَرِندوں کے سامنے ڈال دیتا۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حُکْم دیا کہ اُسے ہر علاقے کی جیل میں ایک سال رکھا جائے اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں، صرف نَماز کے وقت کھولا جائے اور پھر باندھ دیا جائے۔ **تیسرا حکم** یزید بن ابی مسلم کی افریقہ سے بَرطرفی کا تھا، یہ بڑا بے ڈَھب حاکم تھا، بظاہر بڑے زُہد و عبادت کا مظاہرہ کرتا تھا، مگر چھوٹے بڑے تمام شاہی فرامین کو نافِذ کرنا ضروری سمجھتا تھا، خواہ وہ کتنے ہی ظالمانہ اور مخالفِ حق کیوں نہ ہوں۔ عین اس حالت میں جب کہ اس کے سامنے لوگوں کو سزائیں دی جاتیں وہ ذِکْر

www.dawateislami.net

و تسبیح اور وظیفہ میں مشغول رہتا اور ساتھ کے ساتھ سزا کے بارے میں ہدایات بھی دیتا مثلاً یوں کہتا: ''**اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر** ! اے لڑکے! اس کو رسی سے ذرا ٹھیک سے باندھ'' وغیرہ۔ اس کی اِسی بدترین حالت کی وجہ سے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اس کی معزولی کا حُکْم تحریر فرمایا۔ بہرحال یہ اَسباب تھے جن کی بنا پر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اِن تینوں اُمُور میں فوری فیصلہ ضروری سمجھا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلے سائل کی مدد

پھر ایک شخص لاٹھی ٹیکتا ہوا آگے بڑھا اور حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے سامنے پہنچ کر کہنے لگا: ''**یا امیرَ المُؤمنین!** میں شدید حاجت مند اور فاقوں کا مارا ہوا ہوں، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ سے میرے یوں آپ کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں پوچھے گا۔'' اِتنا کہنے کے بعد وہ پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگا۔ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے دَرْیافت فرمایا: تمہارے گھر میں کتنے اَفراد ہیں؟ اُس نے عَرْض کی: پانچ! میں، میری بیوی اور تین بچے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُس کے لئے دس دینار وظیفہ مقرر کر دیا اور ہاتھوں ہاتھ تین سو دینار بیتُ المال سے اور 200 دینار اپنی جیبِ خاص سے بھی عطا فرمائے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۷۰ ملخصا)

www.dawateislami.net

قَصرِ خِلافت میں قیام نہیں فرمایا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے پوچھا گیا: کیا آپ قَصرِ خلافت میں قیام فرمائیں گے؟ تو فرمایا: نہیں! ابھی اس میں ابوایوب (یعنی سلیمان بن عبدالملک) کے گھر والے ہیں، میرے لئے میرا خیمہ ہی کافی ہے۔ چنانچہ قَصرِ خلافت خالی ہونے تک حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اپنے پہلے گھر میں ہی قیام پذیر رہے۔ (سیرت ابن جوزی ۶۲)

سابق خلیفہ کی مخصوص اشیاء بیتُ المال میں جمع کروادیں

اُس دور میں یہ عام رواج تھا کہ جب کسی خلیفہ کا اِنتقال ہوجاتا تو اس کے ملبوسات اور عِطر وغیرہ میں سے جو چیزیں اُس کی استعمال شدہ ہوتیں وہ اس کے اہل وعِیال کا حق سمجھی جاتیں اور نئے عِطر اور لباس آنے والے خلیفہ کی نَذر کردیا جاتا۔ سلیمان بن عبدُ الملک کے اِنتقال کے بعد اس کے اہلِ خانہ نے سلیمان کی تیل اور خوشبو کی شیشیاں اور کپڑے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا: یہ چیزیں آپ کی ہیں اور وہ ہماری ہیں۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا ''یہ'' اور ''وہ'' کا کیا مطلب؟ تو انہوں نے دَستُور بتایا مگر حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: یہ ساری چیزیں نہ میری ہیں، نہ سلیمان کی اور نہ تمہاری، پھر آواز دی: مُزاحم! ان کو مسلمانوں کے بیتُ المال میں پہنچاؤ۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۳۴)

www.dawateislami.net

خُوبرُو کنیزوں کی پیش کش

یہ صورتِ حال دیکھ کر سابق اُمَراء ووُزَراء کو اپنی عیش کوشیوں کی بقا کی فِکْر پڑ گئی، چُنانچِہ وہ سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے: جو کچھ آج تم نے دیکھا ہے اس کے بعد ہمارے لئے عالیشان سُواریوں، خیموں، شامیانوں، زِینت و آرائش اور فَرْش فروش کی توقُّع بے سُود ہے، اب صرف ایک چیز باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہیں کنیزیں! یہ ان کی خدمت میں پیش کر دیکھو، ممکن ہے اِنہیں سے تمہاری مُراد بَر آئے، ورنہ تمہیں اِن ''صاحِب'' سے کوئی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ چنانچہ حسین وجمیل کنیزوں کو لاکر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں پیش کیا گیا مگر آپ ایک ایک سے دریافت کرتے: تم کون ہو؟ کس کی ہو؟ اور کس نے تمہیں یہاں بھیجا ہے؟ ہر کنیز بتاتی کہ وہ اصل میں فُلاں کی تھی اور اِس طرح زبردستی پکڑ کر اسے یہاں لایا گیا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے سب کے بارے میں حُکْم فرمایا کہ انہیں ان کے مالکوں کو واپس کر دیا جائے، چنانچہ سواری دے کر انہیں ان کے اصل شہروں کی طرف واپس کر دیا گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے قَطْعِی مایوس ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ لوگوں کو اُن کا حق دلائیں گے اور اِنصاف کا سُلُوک فرمائیں گے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۳۴)

اب تم سے دل چسپی نہیں رہی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے آزاد کردہ غلام سہل

www.dawateislami.net

بن صدقہ کا بیان کہ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خلافت ملی تو گھر کے اندر سے رونے کی گھٹی گھٹی آوازیں سنی گئیں۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنی کنیزوں سے فرمایا: مجھ پر ایسے کام کا بوجھ آن پڑا ہے جس نے تم سے میری دلچسپی ختم کردی، اب تمہیں اِختیار ہے کہ جسے آزادی کی خواہش ہو میں اُسے آزاد کردیتا ہوں، اور جو میرے یہاں رہنا چاہے، خوب سوچ لے کہ اُسے اب مجھ سے کچھ نہ ملے گا۔'' اس لئے وہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے نا اُمید ہوکر رو رہی ہیں۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۱ و سیرت ابن جوزی ص ۷۰)

اِقتدار کے بار سے اَشکبار

امیرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی زَوجۂ محترمہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا کا بیان ہے کہ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مرتبۂ خِلافت پر فائز ہوئے تو گھر آکر مُصلّے پر بیٹھ کر رونے لگے، یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تَر ہوگئی، میں نے عَرض کی: ''یاامیرَالْمُؤمِنین آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: ''میری گردن پر امّتِ سرکار کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جب میں بھوکے فقیروں، مریضوں، مظلوم قیدیوں، مسافروں، بوڑھوں، بچوں اور عِیالداروں، اَلْغَرَض تمام دنیا کے مُصیبت زَدوں کی خبر گیری کے متعلِّق غور کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کے متعلِّق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ باز پُرس فرمائے اور مجھ سے جواب نہ بَن پڑے! بس یہ بھاری ذِمّہ داری اور فِکْر رُلا رہی ہے۔ (تاریخُ الخلفاء ص ۲۳۶)

www.dawateislami.net

اِقتِدار کے نشے میں مَست رہنے والے غور فرمائیں کہ فکرِ آخرت رکھنے والے حُکّام دُنیوی اقتِدار کے مُعاملے میں کس قدَر فکرمند ہوتے ہیں، مگر یاد رہے کہ صِرف حاکم سے ہی نہیں بلکہ ہم میں سے ہر ایک سے اپنے ماتحت کے بارے میں سوال ہوگا، چُنانچِہ

ماتَحتوں کے بارے میں سُوال ہوگا

حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت اَفراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رِعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعِیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، الحدیث ۸۹۳، ج۱، ص۳۰۹)

نگرانوں اور ذمّہ داران کے لئے فکرانگیز فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسالے ''مُردے کے صدمے'' سے ماخوذ)

{1} مَا مِنْ عَبْدٍ اِسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ یعنی جس شخص کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی رِعایا کا نگران بنایا پھر اس نے

www.dawateislami.net

ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔‘‘

(بخاری، ج۴، ص۱۴۵۶، الحدیث ۷۱۵۰)

{2} كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ یعنی تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔‘‘

(مجمع الزوائد ج۵ ص۲۰۷)

{3} اَيُّمَا رَاعٍ اِسْتَرْعٰى رَعِيَّةً فَغَشَّهَا فَهُوَ فِي النَّارِ یعنی جو نگران اپنے ماتحتوں سے خیانت کرے وہ جہنّم میں جائے گا۔‘‘ (مسند امام احمد بن حنبل ج۷، ص۲۸۴، الحدیث ۲۰۳۱۱)

{4} "لَيَاْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَاعَةٌ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ یعنی اِنصاف کرنے والے قاضی پر قیامت کے دن ایک ساعت ایسی آئے گی کہ وہ تمنّا کرے گا کہ کاش! وہ آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔‘‘ (مسند امام احمد بن حنبل ج۹ ص۱۳۵۱ الحدیث ۲۴۵۱۸)

{5} مَا مِنْ اَمِيرِ عَشَرَةٍ اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولاً حَتّٰى يَفُكَّهُ الْعَدْلُ اَوْ يُوْبِقَهُ الْجَوْرُ یعنی جو شخص دس آدمیوں پر بھی نگران ہو قیامت کے دن اسے اس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عَدل اسے چھڑائے گا یا اس کا ظُلم اسے عذاب میں مُبتلا کرے گا۔‘‘

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج۱۰ ص۱۶۴، الحدیث ۲۰۲۱۵)

{6} (دعائے مصطفٰے صَلَّى اللّٰه تعالٰى عليه واله وسلَّم) اَللّٰهُمَّ مَنْ

www.dawateislami.net

وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِی شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْهِ وَمَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِی شَیْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ یعنی ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! جو شخص اس اُمّت کے کسی مُعامَلے کا نگران ہے پس وہ ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما اور اگر وہ ان سے نَرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما۔'' (مسلم، ص ۱۰۱۶، الحدیث ۱۸۲۸)

{7} مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِینَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اَحْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ یعنی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کو مسلمانوں کے اُمُور میں سے کسی مُعامَلے کا نگران بنائے پس اگر وہ ان کی حاجتوں، مفلِسی اور فقر کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی حاجت، مفلِسی اور فقر کے سامنے رُکاوٹ کھڑی کرے گا۔''

(ابوداؤد، ج ۳ ص ۱۸۹، الحدیث ۲۹۴۸)

{8} لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحم نہیں کرتا۔'' (بخاری، ج ۴، ص ۵۳۲، الحدیث ۷۳۷۶)

{9} اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی ''بے شک تم عَنقریب حُکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قِیامت کے دن وہ پَشیمانی کا باعِث ہوگی۔ اِنَّا لَا نُوَلِّی هٰذَا مَنْ سَاَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَیْهِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس اَمْر (یعنی حُکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرّر نہیں کرتا جو اس کا سُوال کرے یا اس کی حِرص رکھتا ہو۔'' (بخاری، ج ۴، ص ۴۵۶، الحدیث ۷۱۴۸، ۷۱۴۹)

www.dawateislami.net

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں: ''نگران'' سے مُراد صِرف کسی مُلک یا شہر یا مذہبی وسماجی وسیاسی تنظیم کا ذمّہ دار ہی نہیں۔ بلکہ عُمُوماً ہر شخص کسی نہ کسی حوالے سے نگران ہوتا ہے، مَثَلاً **مُراقِب** (یعنی سُپر وائزر) اپنے ماتحت مزدوروں کا، **اَفسر** اپنے کلرکوں کا، **امیرِ قافِلہ** شُرکائے قافِلہ اور **ذَیلی مُشاوَرت کے نگران** اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ان نگرانیوں سے فَراغَت مشکل ہے۔ بِالفرض اگر کوئی تنظیمی ذمّہ داری سے مُستَعْفِی ہو بھی جائے تب بھی اگر شادی شُدہ ہے تو اپنے **بال بچّوں کا نگران** ہے۔ اب وہ اگر چاہے کہ ان کی نگرانی سے گُلوخَلاصی ہوتو نہیں ہوسکتی کہ یہ تو اسے شادی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ بَہر حال ہر **نگران** سخت امتحان سے دوچار ہے مگر ہاں جو اِنصاف کرے اُس کے وارے نیارے ہیں چُنانچِہ اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے، **اِنصاف کرنے والے نور کے مِنبروں پر ہوں گے** یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن کے **نگران** بنتے ہیں ان کے بارے میں عَدْل سے کام لیتے ہیں۔ (نسائی، ص۸۵۱، الحدیث ۵۳۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا تحریر سے واضح ہوا کہ ہم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، والدین اپنی اولاد کے، اَساتذہ اپنے شاگردوں کے، شوہر اپنی بیوی کا، علی ھذا القیاس۔ لہٰذا! ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر ذمّہ داری کا اِحساس پیدا

www.dawateislami.net

کریں اور عَدْل و اِنصاف سے کام لے کر شریعت کے اَحکام کے مطابق اپنی ذمّہ داریاں ادا کریں۔[1]

ہم نشینوں کے لئے شرائط

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے لوگوں سے فرمایا: جو شخص میری صُحبت میں رہنا چاہتا ہے اُسے پانچ باتوں کی پابندی کرنی ہوگی: (۱) عَدْل و اِنصاف کی جو صُورتیں ہم سے اَوجھل ہیں اُن کی طرف ہماری رہنمائی کرے (۲) حق و اِنصاف کے قِیام میں ہماری مدد کرے (۳) جن لوگوں کی ضَرورتیں ہم تک نہیں پہنچ پاتیں ان کی ضَرورتیں ہمیں پہنچائے (۴) ہمارے پاس کسی کی غیبت نہ کرے (۵) ہماری اور تمام لوگوں کی اَمانت کا حق ادا کرے۔ جو شخص اِن اُمُور کا اِلْتِزام نہیں کرسکتا اُسے ہماری صُحبت و ہم نَشینی کی اِجازت نہیں۔ (سیرت ابن جوزی ۷۹)

حارِسین (یعنی سکیورٹی گارڈز) سے بے نیازی

بَنُو اُمَیَّہ کے سابق خلفاء کے پاس 300 دربان اور 300 سپاہی ذاتی حفاظت کے لئے رہا کرتے تھے، جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز خلیفہ بنے تو آپ نے سپاہیوں اور دربانوں سے فرمایا: مجھے تمہاری حفاظت کی ضَرورت نہیں ہے کیونکہ میرے پاس قَضا و قَدَر کے نگہبان موجود ہیں، اس کے باوجود

[1] : احساسِ ذمہ داری کو سمجھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 69 صفحات پر مشتمل کتاب ''احساسِ ذمّہ داری'' کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

www.dawateislami.net

اگر تم میں کوئی میرے پاس رہنا چاہے تو اسے 10 دِینار تنخواہ ملے گی اور اگر کوئی نہ رہنا چاہے یا یہ تنخواہ منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر چلا جائے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۰)

حارِس بنانے کے لئے نمازی کو چُنا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حارِسین کے نگران (سیکیورٹی انچارج) خالد بن ریّان کو مَعْزُول کر دیا کیونکہ وہ سابق خلفاء کے کہنے پر خلافِ شریعت سزائیں دیا کرتا تھا، پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے عَمرو بن مہاجر اَنصاری کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان سوائے اسلام کے کوئی رشتہ نہیں ہے، میں نے تمہیں کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے اور لوگوں سے چھپ کر نوافل پڑھتے دیکھا ہے، تم نماز بہت اچھی پڑھتے ہو، یہ تلوار سنبھالو میں تمہیں اپنا حارِس (یعنی سیکورٹی گارڈ) مقرر کرتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۱۳ وسیرت ابن جوزی ۵۰)

شُعراء کی دال نہ گلی

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز سے پہلے کے خلفاء کی بَزْم میں سب سے زیادہ ہُجوم شُعرا کا ہوتا تھا، اسی بناء پر جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ خلیفہ ہوئے تو حسبِ معمول حَرَمَین طَیِّبَین اور عراق کے شُعرا نے ان کے دربار کا رُخ کیا اور بڑے بڑے شعراء مثلاً کُثَیِّر، جَرِیر، فَرَزْدَق، اَحْوَص اور اَخْطَل وغیرہ آئے اور مہینوں قیام کیا لیکن یہاں تو مجلس ہی کا رنگ بدلا ہوا تھا، شُعرا کی کوئی قدر دانی نہیں

www.dawateislami.net

کی جاتی تھی مگر قرّاء وفقہاء اَطراف سے بلائے جاتے تھے اور اُن کو خواص میں داخل کیا جاتا تھا، مجبوراً بعض شعرا نے ایک فقیہ سے اِعانت (یعنی مدد) طلب کی اور اپنی ناقدری کا اِظہار اِن اَشعار میں کیا:

یَا اَیُّھَا الْقَارِیُ الْمُرْخِیْ عَمَامَتَہٗ	ھٰذَا زَمَانُکَ اِنِّیْ قَدْ مَضٰی زَمَنِیْ
اے وہ قاری جس کا عمامہ لٹک رہا ہے	یہ تیرا زمانہ ہے، میرا زمانہ گزر گیا
اَبْلِغْ خَلِیْفَتَنَا اِنْ کُنْتَ لَاقِیَہٗ	اَنِّیْ لَدَی الْبَابِ کَالْمَصْفُوْدِ فِیْ قَرَنِ
اگر ہمارے خلیفہ سے ملو تو اس کو یہ پیغام پہنچا دو	کہ میں دروازے پر بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوں

(ابن جوزی ص ۱۹۶)

یہ شخص شعراء کو نہیں گداگروں کو دیتا ہے

ایک روز اُس وقت کے مشہور شاعر جَرِیر کو کسی طرح بارگاہِ خلافت میں اِذنِ باریابی مل گیا۔ اُس نے ایک نظم پڑھی جس میں اہلِ مدینہ کے مصائب وآلام اور مشکلات کا ذکر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان کے لیے غلہ اور نَقْد روپیہ بھیجنے کا حُکْم دیا اور جَرِیر سے پوچھا: تم کس جماعت کے ہو، مہاجرین سے یا اَنصار سے یا اُن کے اَعِزَّہ واَقربا سے یا مُجاہِدین سے؟ اس نے کہا: میں اُن میں سے کسی سے نہیں ہوں۔ فرمایا: پھر مسلمانوں کے مال میں سے تمہارا کیا حق ہے؟ اس نے کہا: ''اگر آپ میرے حق کو نہ روکیں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں میرا حق مقرر فرمایا ہے۔ میں ''ابنِ سبیل'' (مسافر) ہوں۔ دُور دراز سے سفر کر کے آپ کے

www.dawateislami.net

دروازے پر آ کر ٹھہرا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا! تم میرے پاس آ ہی گئے ہو تو میں اپنی جیب سے تمہیں بیس درہم دیتا ہوں، اِس حقیر رقم پر تم میری تعریف کرو یا مُذَمَّت؟ میری مَدْح کرو یا ہَجْو (یعنی برائی)؟ جَرِیر نے اِس رقم کو بھی غنیمت سمجھ کر لے لیا اور باہر آ گیا۔ دوسرے شعرا نے اسے بارگاہِ خلافت سے باہر نکلتے دیکھا تو بے تابی سے پوچھا: ''کیسا معاملہ رہا؟'' جَرِیر نے جواب دیا: ''اپنا راستہ ناپو، یہ شخص شعراء کو نہیں گداگروں کو دیتا ہے۔'' (سیرتِ ابن جوزی ص ۱۹۷)

بہر حال حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خلفاء کی مجالس کا رنگ بالکل بدل دیا اور اپنی صُحبت کے لیے صِرْف علماء و فقہاء کو منتخب کیا جس میں حضرتِ سیّدُنا میمون بن مِہران، حضرتِ سیّدُنا رَجا بن حَیْوَۃ اور حضرتِ سیّدُنا رِیاح بن عُبَیدہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہم کا شمار خواص میں تھا، انکے علاوہ بھی کئی علماء آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے مُصاحِبین میں سے تھے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۰۸)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلیفہ بننے کے بعد تین فقہاءِ کرام سے مَدَنی مشورہ

خُود بینی صاحبِ مَنْصَب و وَجاہت کو قبولِ نصیحت سے عُمُوماً باز رکھتی ہے لیکن پروَرْدگارِ عالَم عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو ایک اثر

www.dawateislami.net

پذیرد دل عطا فرمایا تھا، وہ یہ سمجھتے تھے کہ حقِ خلافت ادا کرنے کے لئے عُلماء ومشائخ کی صحبت ونصیحت بہت کارآمد ثابت ہوگی، چُنانچہ خلافت کا بارِگراں اپنے کندھوں پر آنے کے بعد حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے تین فقہائے کرام حضرت سیّدُنا سالم بن عبداللّٰہ، حضرت سیّدُنا محمد بن کَعْب اور حضرت سیّدُنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہم کی خدمت میں عَرْض کی: ''مجھ پر یہ آزمائش آن پڑی ہے مجھے اپنے مشوروں سے نوازیئے۔'' حضرت سیّدُنا سالم بن عبداللّٰہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے آپ کو نصیحت کی: اِنْ اَرَدْتَّ النَّجَاۃَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ فَصُمْ عَنِ الدُّنْیَا وَلْیَکُنْ اِفْطَارُکَ مِنْھَا عَلَی الْمَوْتِ یعنی اگر آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو دنیا سے روزہ رکھ لیجئے جسے موت ہی اِفطار کروائے گی۔'' حضرت سیّدُنا محمد بن کعب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اِنْ اَرَدْتَّ النَّجَاۃَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ فَلْیَکُنْ کَبِیْرُ الْمُسْلِمِیْنَ عِنْدَکَ اَبًا وَاَوْسَطُھُمْ عِنْدَکَ اَخًا وَاَصْغَرُھُمْ عِنْدَکَ وَلَدًا فَوَقِّرْ اَبَاکَ وَاَکْرِمْ اَخَاکَ وَتَحَنَّنْ عَلٰی وَلَدِکَ یعنی اگر آپ عذابِ الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو بڑی عمر کے مسلمانوں کو اپنے باپ کی جگہ، درمیانی عمر والوں کو بھائی کی جگہ اور چھوٹوں کو اولاد کی جگہ تصوُّر کیجئے پھر اپنے والد کی توقیر، بھائیوں کا اِکرام اور اولاد پر شفقت اِختیار کیجئے۔۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عَدْل کس طرح کروں؟

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حضرت محمد بن کَعْب

www.dawateislami.net

رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے ایک مرتبہ پوچھا کہ ''مجھے عَدْل واِنصاف کے بارے میں بتایئے۔'' انہوں نے فرمایا: ''آپ چھوٹوں کے لئے باپ کی جگہ، بڑوں کے لئے بیٹے کی اور اپنے ہم عمروں کے لئے بھائی کی جگہ ہیں، لوگوں کو اُن کی خطاؤں اور جسمانی طاقت کے مطابق سزا دیجئے، کسی کو اپنی ناراضی کی وجہ سے ایک بھی کوڑا نہ ماریئے کیونکہ اس وقت آپ ظالم ٹھہریں گے۔'' (سیرت ابن جوزی، ص ۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسی پیاری نصیحت ہے! اے کاش ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب ہوجائے کہ کسی مسلمان کو ہمارے ہاتھ یا زَبان سے تکلیف نہ پہنچے۔

کامِل مسلمان کون؟

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زَبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
(صحیح بُخاری ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

نیک اور پرہیزگاروں کی صحبت

جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر خلیفہ مقرر ہوئے تو مختلف لوگوں نے آپ کے قریب ہونے کی کوشش کی مگر آپ صرف نیک اور پرہیزگار لوگوں کو اپنی صحبت میں رکھتے، جب ایک پرانے دوست کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: تَرَکْنَاہُ کَمَا تَرَکْنَا الْخَزَّ وَالْمُوَشّٰی یعنی ہم نے اُسے

www.dawateislami.net

اِسی طرح چھوڑ دیا جس طرح ریشم اور نقش ونگار کو چھوڑ دیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۹۱)

مجھے خبردار کردینا

حضرتِ سیّدُنا ابو حازِم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز خلیفہ بنے تو فرمایا کہ میرے لئے دو نیک اور صالح مرد تلاش کرو۔ چنانچہ دو حضرات تشریف لے آئے تو اُن سے اِلتجاء کی: آپ میرے ہر ہر کام پر نگاہ رکھئے، جب مجھے کوئی غَلَط کام کرتے دیکھیں تو مجھے خبردار کردیجئے گا اور رب تعالیٰ کی یاد دِلا دیجئے گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۳)

خود پر مُحاسِب مقرر کیا

حضرتِ سیّدُنا عمرو بن مہاجر رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے مجھ سے فرمایا: اے عَمْرو! جب تم مجھے راہِ حق سے اِدھر اُدھر ہوتے دیکھو تو میرا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالنا اور کہنا: مَاذَا تَصْنَعُ یعنی یہ تم کیا کر رہے ہو؟ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۳) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زیادہ مُعاوِنین نہ تھے

مختلف بزرگانِ دین رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہم سے مَرْوِی ہے کہ حضرتِ سیّدُنا عمر

www.dawateislami.net

بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی مثال اس ماہر کاریگر کی ہے جس کے پاس کاریگری کے آلات نہ ہوں مگر وہ بغیر اَوزار کے نہایت عمدہ کام کرے۔ (یعنی ان کے پاس کام کو اَنجام دینے کے لئے زیادہ مُعاوِنین نہیں ہیں مگر پھر بھی اُن کی کارکردگی مِثالی ہے۔) (حلیۃ الاولیاء، ج ۵، ص ۳۰۸ وسیرت ابن جوزی ۸۸)

مُعین و مددگار

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے گھر کے تین افراد، آپ کے بھائی ''سہل''، صاحبزادے ''عبدالملک'' اور غلام ''مُزاحم'' اُمورِ خلافت میں آپ کے خُصُوصی مددگار تھے۔ یہ تینوں حضرات حق کے نفاذ میں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے معاوِن تھے اور تائید وقوّت کا سبب تھے۔ ایک موقع پر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اِس کا اِظہار اِن الفاظ میں کیا: **اللّٰہ** تعالٰی کا شکر ہے کہ اُس نے سہل، عبدالملک اور مُزاحم کے ذریعے میری کمر مضبوط کردی۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۵)

اہلِ حق کی قدردانی

آپ کے ایک بہترین مُصاحِب حضرتِ سیّدُنا عبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ تھے، جو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی زندگی ہی میں فوت ہوگئے تھے لیکن اُن کی محبت امیر المؤمنین کے دل میں جوش مارتی رہتی تھی۔ اکثر فرمایا کرتے تھے: اگر حضرتِ سیّدُنا عبیداللّٰہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حیات ہوتے تو

www.dawateislami.net

میں ان سے رائے لئے بغیر کوئی سرکاری حُکم جاری نہ کرتا، ایک مرتبہ فرمایا: ''کاش مجھے فُلاں فُلاں شے کے بدلے حضرتِ سیِّدُنا عبید اللّٰہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی ایک مجلس نصیب ہوجائے۔'' (سیرتِ ابن جوزی، ص ۱۳) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نصیحت کرنے والے کا شکریہ ادا کیا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے مَسْنَدِ خلافت سنبھالنے کے بعد ایک شخص آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس آیا اور کہا: آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر راضی رہئے اور اُس کے حُکم کے سامنے جھکے رہئے، جو کچھ اس کے پاس ہے اسی کی امید رکھئے کیونکہ اللّٰہ تعالٰی کے پاس ہمیشہ کی بھلائی اور مصائب کا بہترین عِوَض ہے، آپ کو جس چیز کا اندیشہ اپنے سے پہلے خلیفہ سلیمان کے بارے میں تھا اب اپنے بارے میں کیجئے۔ اس کے بعد وہ شخص اٹھ کر چلا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اُسے میرے پاس بلاؤ۔ جب وہ واپس آیا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دریافت فرمایا: تم نے مجھے یہ نصیحتیں کس لئے کیں؟ اس نے کہا: جان کی اَمان پاؤں تو کچھ عَرض کروں! فرمایا: تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ وہ شخص بولا: میں نے آپ کو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا میں دیکھا ہے کہ آپ کی

www.dawateislami.net

چادر نیچے ڈھلکی اور زلفیں دَراز ہوتی تھیں، آپ سے عِطر کی خوشبو مہکا کرتی تھی، میں اُس وقت آپ کے انداز واَطوار دیکھ کر بہت حیران ہوتا اور سوچا کرتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو زمین پر رہنے کی مُہلت کیسے دے رہا ہے؟ اب جبکہ آپ اِس مَنْصَب تک پہنچے تو میں نے اپنا فَرْض سمجھا کہ (سلیمان کی وفات کی) تعزیت بھی کروں اور سمجھانے کی کوشش بھی کروں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: بھائی! اگر تم ہمارے پاس رہنا پسند کرو تو بڑی اچھی بات ہے اور اگر جانا چاہو تو اِجازت ہے۔ (سیرتِ ابن عبدالحکم ص ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

معافی مانگی

خلافت سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز ایک مرتبہ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا میں کہیں سے گزر رہے تھے، آپ کی چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی، حضرتِ محمد بن کَعْب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دیکھا تو پُکار کر کہا: اے عمر! رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ''مَاجَاوَزَ الْکَعْبَیْنِ فَھُوَ فِی النَّارِ یعنی جو چادر ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں جلے گی۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے غَضَبْنَاک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا: تم اپنی راہ لو۔ پھر جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ خلیفہ بنے تو حضرت محمد بن کعب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا کہ وہ جہاد کے

www.dawateislami.net

لئے تشریف لے گئے ہیں، آپ نے دُرُوب کے گورنر کو لکھا کہ اگر محمد بن کعب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ محاذ سے واپس آ گئے ہوں تو انہیں زادِ سفر دے کر فوراً میرے پاس بھیج دیا جائے، ہاں! اگر وہ آنا پسند نہ فرمائیں تو زبردستی نہ کی جائے۔ جب حضرتِ سیّدُنا محمد بن کعب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ محاذ سے واپس آئے تو گورنر نے ان سے امیر المؤمنین کے پاس جانے کی درخواست کی اور خط بھی دکھایا۔ محمد بن کعب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: زادِ راہ تو مجھے نہیں چاہئے، باقی رہا جانے کا مسئلہ! تو اُن کا خط نہ بھی آتا تو مجھے جانا ہی تھا۔ جب محمد بن کعب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے یہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کی حالت بہت تبدیل ہو چکی ہے۔ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے پہلی بات یہ کہی: ابن کعب! جب مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً میں تم نے مجھے نصیحت کی تھی تو میں نے اُلٹ جواب دیا تھا، مجھے معاف کر دیجئے۔ یہ کہنے کے بعد رونے لگے یہاں تک کہ داڑھی آنسوؤں سے تَر ہو گئی۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی یہ کیفیت دیکھ کر حضرت سیّدُنا محمد بن کعب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ بہت متأثر ہوئے اور دعا دی: غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَقَالَکَ عَثْرَتَکَ یعنی امیرُ المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بخشش فرمائے اور آپ کی لَغزشیں معاف فرمائے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے دُنیا ہی میں معافی مانگنے میں کس قدر کوشش فرمائی،

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حقوقُ العباد کا خیال رکھنے اور جن جن کے حق ہم سے تلف ہو گئے ہوں اُن سے معافی مانگنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اُسْوَۂ حَسَنہ کے ذَرِیعے ہم غلاموں کو حُقُوقُ الْعِباد کا خیال رکھنے کی جس حسین انداز میں تعلیم دی ہے اس کی ایک رِقّت انگیز جھلک مُلاحَظہ فرمائیے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 64 صفحات پر مشتمل رسالے ''ظُلْم کا اَنجام'' کے صفحہ 22 پر ہے:

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا عاجزی

ہمارے جان سے بھی پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وفات ظاہِری کے وقت اِجتماعِ عام میں اِعلان فرمایا: ''اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان و مال اور آبرو کو صَدْمہ پہنچایا ہو تو میری جان و مال اور آبرو حاضِر ہے،'' اِس دنیا میں بدلہ لے لے۔'' تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ اَمر بَہُت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصُول کر لے یا مجھے مُعاف کر دے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی اس لیے کہ دنیا کی رُسوائی آخِرت کی رُسوائی سے بَہُت آسان ہے۔ (تاریخ دِمشق لابن عساکر ج ۴۸ ص ۳۲۳ مُلَخَّصاً)

www.dawateislami.net

مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجُوع کر لیجئے، سچی توبہ کر لیجئے اور ٹھہرئے! بندوں کی حق تلفی کے مُعامَلے میں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں صرف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو جو حُقُوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لَوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو معاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اور طنز بازی کی، دل آزار نَقْلیں اُتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گُھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلْغَرَض کسی طرح بھی بے اجازتِ شَرْعی اِیذاء کا باعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً معاف کروالیجئے، اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہوجائے گی تو خُدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد آپ کی نیکیاں حاصِل کر کے اپنے گناہ آپ کے سر ڈالدیگا اُس وقت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن'' کی دھجیاں تو اُس وقت اڑیں گی اور آہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے قدموں میں گر کر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتَحتوں کے پاؤں پکڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گِڑگِڑا کر، ان کے آگے خود کو ذلیل کر کے آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل

www.dawateislami.net

کرنے کی سعی فرمالیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔(شُعَبُ الایمان ج۶ ص۲۹۷ حدیث ۸۲۲۹)

(ظُلم کا انجام، ص۵۰تا۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَنْصَبِ رِسالت اور مَنْصَبِ خِلافت میں فرق

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک مرتبہ خُطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: لوگو! رسولِ اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ہی کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ہے، جو چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی محترم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبان سے حلال ٹھہرادیں وہ قیامت تک حلال رہیں گے اور جو حرام ٹھہرادیں وہ قیامت تک حرام رہیں گی۔ خوب سمجھ لو! میں خود سے فیصلہ کرنے والا نہیں بلکہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فیصلوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر نافِذ کرنے والا ہوں، میں کوئی نیا راستہ نہیں نکالوں گا بلکہ پہلوں کے راستے پر چلوں گا، سُن لو! اللہ تعالٰی کی نافرمانی میں کسی کی فرمانبرداری جائز نہیں، میں تم سے بہتر نہیں بلکہ تمہیں میں سے ایک فرد ہوں البتہ میری ذمّہ داریاں تم سے زیادہ ہیں۔ (سیرت ابن جوزی ص۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹا دیا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک مرتبہ فرمایا: ''مُزاحم'' وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے مجھے ایک زبردست نصیحت کی تھی، ہوا یوں کہ میں نے ایک شخص کو قید کیا اور اس کی مقررہ سزا سے زیادہ مدّت قید میں رکھنا چاہا تو مُزاحم نے مجھ سے اُس کی رہائی کی بات کی مگر میں نے کہا: میں اسے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ اس کے جُرم سے زیادہ سزا نہ دے لوں، تو مُزاحم نے کہا: ''میں آپ کو اُس رات سے ڈراتا ہوں جس کی صبح میں قِیامت برپا ہوگی۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس نے یہ بات کہہ کر گویا میری آنکھوں سے غفلت کے پردے ہٹا دیئے۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حاضرین سے فرمایا: ذَکِّرُوْا اَنْفُسَکُمْ رَحِمَکُمُ اللّٰہ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللّٰہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہا کرو کہ سمجھانا مسلمان کو فائدہ دیتا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے عطا کردہ اس مَدَنی پھول پر عمل پیرا ہونے میں دونوں جہاں کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں، سورۂ آلِ عمران میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ (پ ۴ سورۃ آل عمران: ۱۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

www.dawateislami.net

بہترین آدمی کی خُصُوصِیّات

صاحِبِ قراٰنِ مُبین، جنابِ صادِق وامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ منبرِ اَقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سے سب سے اچّھا کون ہے؟'' فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حُکْم دینے اور برائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلۂ رَحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسندِ احمد، ج۴۵ ص۴۲۱ حدیث ۲۷۴۳۴)

عطا ہو ''نیکی کی دعوت'' کا خوب جذبہ کہ
دوں دُھوم سنّتِ محبوب کی مچا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سکیورٹی کے مسائل

چونکہ خوارِج کے ناگہانی حملوں سے خلفاء کی زندگی غیر محفوظ ہوگئی تھی یہاں تک کہ خلفاء کی حفاظت کے لئے بہت سے حارِسین رکھے جاتے تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز سے بہت سے لوگوں نے کہا: آپ کھانا دیکھ بھال کر کھائیں، نَماز پڑھیں تو ساتھ ساتھ پہرہ دار رکھیں کہ کوئی شخص حملہ نہ کر بیٹھے، طاعون میں جیسا کہ تمام خلفاء کا طریقہ تھا کہ باہر نکل جائیں۔ مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی

www.dawateislami.net

علیہ نے جواب دیا: بالآخر وہ بھی دُنیا سے چلے گئے۔ جب لوگوں نے بہت اِصرار کیا تو فرمایا: یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ اگر میں روزِ قیامت کے سِوا اور کسی دن سے ڈروں تو میرے خوف میں کمی نہ فرما۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۶)

آرام کا وَقت نہ ملتا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز لوگوں کے مسائل حل کرنے میں اس قدَر مصروف رہتے کہ کبھی کبھار تو آرام کے لئے بالکل وَقت نہ ملتا۔ ایک دن ظہر کی نَماز سے قَبْل بہت زیادہ تھکاوٹ محسوس ہونے لگی تو کچھ دیر قَیْلُولہ (یعنی آرام) کرنے کے لئے کمرے میں تشریف لے گئے۔ ابھی آپ لیٹے ہی تھے کہ آپ کے شہزادے حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق حاضِر ہوئے اور عَرض کرنے لگے: ''**یاامیرَالْمُؤمنین!** آپ یہاں کیسے تشریف فرما ہیں؟'' آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''مجھے مسلسل بے آرامی کی وجہ سے بہت زیادہ تھکاوٹ ہو رہی تھی، اس لئے کچھ دیر کے لئے آرام کی غَرَض سے آیا ہوں۔'' صاحبزادے نے عَرض کی: ''حضور! لوگ آپ کے منتظِر ہیں، مَظْلُوم اپنی فریادیں لے کر حاضِر ہیں اور آپ یہاں آرام فرما رہے ہیں۔'' آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''میں ساری رات نہیں سو سکا اب تھوڑی دیر آرام کر کے ظہر کے بعد لوگوں کے مسائل حل کروں گا۔'' شہزادے نے بڑے اَدَب سے عَرض کی: ''یا امیر المؤمنین! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ظہر تک زندہ رہیں گے؟ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جب اپنے لختِ جگر کا فکرِ آخرت سے

www.dawateislami.net

بھرپور یہ جملہ سنا تو شہزادے کو قریب بلایا، اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمانے لگے: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایسی اولاد عطا فرمائی جو دین کے معاملہ میں میری مدد کرتی ہے۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ آرام کئے بغیر فوراً باہر تشریف لائے اور اِعلان کروادیا کہ جس کا کسی پر کوئی حق ہے یا جس کو کوئی مسئلہ دَرپیش ہے وہ آجائے میں اُسے اُس کا حق دلواؤں گا اور اس کے مسائل حل کروں گا۔

(سیرت ابن جوزی ص ۶۷ ملخصا)

اپنے غصے پر قابو پائیے

ایک بار حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کسی بات پر سَخت بَرْہَم ہوئے، آپ کے شہزادے حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق بھی وہاں موجود تھے۔ جب امیرُ المُؤمنین کا غصّہ ٹھنڈا ہوا تو عَرْض کی: آپ اس قَدَر غصّہ ہوتے ہیں؟ فرمایا: تو کیا تمہیں غصّہ نہیں آتا؟ عَرْض کی: اگر میں غصّہ کو نہ پی سکوں تو میری تَوند سے کیا فائدہ!'' (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا ظَرْف کتنا وسیع ہوتا تھا کہ اپنے سے چھوٹے کی بھی اِصلاح قَبول کرلیا کرتے تھے، اور ایک طرف ہم ہیں کہ اگر کوئی کم عمر یا کم مرتبہ ہمیں کوئی بات سمجھانے کی کوشش کرے تو بُرا مان جاتے ہیں بلکہ اسے ایسا جواب دیتے ہیں کہ وہ اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا ہے مثلاً جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں اس شعبے میں آئے ہوئے، مجھے

www.dawateislami.net

سمجھاتے ہو؟ یہ منہ اور مسور کی دال، تم مجھے سمجھانے آئے ہو؟ بلکہ آج کل اگر کسی کی اِصلاح کی کوئی بات کی جائے تو بعض اوقات جواب مِلتا ہے ''**میاں! تم اپنی کرو**'' ایسا جواب نہایت ہی **مَذمُوم** ہے، چنانچہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک یہ ایک بڑا گناہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو بطورِ نصیحت کہے کہ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، تو بُرائی کرنے والا اِس کا جواب دے ''**تو اپنے آپ کو سنبھال**''۔(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّیْن ص ۲۳۷)

نَاصِحا! مت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے
اُس کو دُشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حق داروں کو ان کا حق دلایا

خلفائے بنواُمیّہ کے دور میں رِعایا کے مال وجائیداد پر بڑے پیمانے پر ظالِمانہ قبضے ہو چکے تھے، حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے بارِ خلافت سنبھالنے کے بعد حضرت سیِّدِ تابعین میمون بن مِہران، مکحول اور ابو قِلابہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہم جیسی بَرگُزِیدہ ہستیوں سے اِس بارے میں مشورہ کیا تو حضرت سیِّدُنا مکحول رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اِشاروں کِنایوں میں اپنی رائے دی جسے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے قَبول نہیں کیا اور حضرت میمون بن مہران علیہ رحمۃُ الحنّان کے چہرے کی طرف دیکھا تو وہ فرمانے لگے: اپنے صاحبزادے عبدالملک کو بھی

www.dawateislami.net

طَلَب فرمالیجئے، وہ عَقل وفہم میں ہم لوگوں سے کم نہیں ہیں۔ حضرت سیّدُنا عبدالملک علیہ رحمۃُ الحنّان بلانے پر آئے تو ان سے پوچھا کہ لوگ اَموالِ مَغْصُوبہ (یعنی قبضہ کئے گئے مالوں) کی واپسی کا مطالبہ کررہے ہیں، تمہاری کیا رائے ہے؟ عَرْض کی: اُن کے مال فوراً واپس کردیجئے ورنہ آپ بھی غاصِبانہ قبضہ کرنے والوں کے مددگار وشریک کار ہوں گے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۲۶)

اَموال وجائیدادیں واپس کرنے کا اِعلانِ عام

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اِعلانِ عام کروادیا کہ جن لوگوں کے مال وجائیداد پر کسی نے قبضہ کررکھا ہے وہ اپنی شکایتیں پیش کریں۔ اسی طرح جو بھی اَموال وجائیداد اور زمین وغیرہ شاہی خاندان کے پاس ناحق موجود تھی وہ سب کی سب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے حق داروں کو واپس کرادی اور کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس معاملے میں بڑے عَدْل واِنصاف کا مظاہرہ کیا اور شاہی خاندان کے پاس کوئی چیز بھی ایسی نہ چھوڑی جس پر کسی دوسرے کا حق ثابت ہورہا ہو۔

اولاد کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرتا ہوں

یہ کام بہت خطرناک اور نازُک تھا، خود آپ کے پاس بڑی مَوروثی جاگیر تھی جس کا بہت بڑا حصہ آپ نے اس کے حق داروں کو لوٹادیا اور اپنے پاس کوئی ایسی چیز باقی نہیں رکھی جس پر کسی اور کا حق بنتا ہو۔ بعض افراد نے آکر آپ سے کہا کہ اگر

www.dawateislami.net

آپ نے اپنی جاگیر واپس کردی تو اولاد کی کفالت کیسے کریں گے؟ یہ بات سن کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، فرمایا: اُوَكِّلُهُمْ اِلَى اللّٰهِ یعنی ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرتا ہوں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسی مَدَنی سوچ تھی حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی کہ اولاد کی کِفالت پر آخرت کو ترجیح دی، جبکہ ہم میں سے ہر دوسرے شخص کو یہ فِکر کھا رہی ہوتی ہے کہ میرے دُنیا سے جانے کے بعد اولاد کا کیا بنے گا، کاش! ہم یہ بھی سوچتے کہ ہمارے مرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ یا یہ سوچتے کہ اولاد کے مرنے کے بعد اُن کا کیا بنے گا؟ اے کاش! ہمارا یہ مَدَنی ذہن بن جائے کہ جو رَزّاق عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِزْق دے رہا ہے وہی ہماری اولاد کو بھی رِزْق دینے والا ہے تو ہم مال کمانے و جائیداد بنانے کے ناجائز ذرائع اختیار کر کے جہنم کا اِیندھن کیوں بنیں؟ پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ ہمارا چھوڑا ہوا مال بچوں کے ہی کام آئے گا؟ اس سلسلے میں ذیل کی حدیثِ پاک پر غور و فکر کیجئے، چُنانچِہ

بھروسے کا اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سَرورِ کونین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ان دو بندوں کو دوبارہ زندگی عطا فرمائے گا جنہیں اس نے دنیا میں کثیر مال اور اولاد سے نوازا تھا، پھر ایک سے اِرشاد فرمائے گا: ''اے فُلاں بن فُلاں!'' وہ عَرض کرے گا: ''لَبَّیْكَ یارب!'' ''اللہ

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''کیا میں نے تجھے مال اور کثیر اولاد عطا نہ فرمائی تھی؟'' وہ عَرض کرے گا: ''کیوں نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''تُو نے میرے عطا کردہ مال کا کیا کیا؟'' وہ عَرض کرے گا: ''میں نے اُسے محتاجی کے خوف سے اپنے بچوں کے لئے رکھ چھوڑا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''اگر تُو حقیقت جان لیتا تو ہنستا کم اور روتا زیادہ، کیونکہ جس چیز کا تجھے اپنے بچوں پر خوف تھا میں نے انہیں اُسی میں مبتلا کر دیا۔'' پھر دوسرے بندے سے فرمائے گا: ''اے فلاں بن فلاں!'' وہ عرض کرے گا: ''لَبَّیْكَ یارب عَزَّوَجَلَّ!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''کیا میں نے تجھے کثرت سے مال اور اولاد عطا نہیں فرمائی تھی؟'' وہ عرض کرے گا: ''یارب عَزَّوَجَلَّ! کیوں نہیں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''تو نے میرے عطا کردہ مال کے ساتھ کیا کیا؟'' وہ عَرض کرے گا: ''یارب عَزَّوَجَلَّ! میں نے اسے تیری طاعت (یعنی عبادت) میں خَرچ کیا اور موت کے بعد اپنے بچوں کے لئے تیری عطا پر بھروسہ کیا۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''اگر تو حقیقت جان لیتا تو روتا کم اور ہنستا زیادہ، تو نے جو بھروسہ کیا تھا میں نے تیری اولاد کے ساتھ وہی معاملہ کیا۔'' (المعجم الاوسط، باب العین، رقم ۴۳۸۳، ج ۳، ص ۲۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انگوٹھی کا نگینہ بھی واپس کر دیا

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے زمینیں اور جائیدادیں اُن کے حقداروں کو واپس کرنا شروع کیں تو فرمایا: مجھے اپنے آپ سے

www.dawateislami.net

اِبتداء کرنی چاہئے۔ پھر اپنی ساری زمینوں اور مال و دولت پر غور کرنا شروع کیا، جو بھی چیز مُشتَبہ دکھائی دیتی واپس کرتے چلے جاتے یا بیتُ المال کے حوالے کر دیتے، اسی دوران آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی نگاہ اپنے ہاتھ کی انگوٹھی کے نگینے کی طرف گئی تو فرمایا: ''یہ مجھے ولید نے دیا تھا'' اور اس کو بھی بیتُ المال میں جمع کروا دیا۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۳۲)

خیبر کی جاگیر

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللہِ الْقَدِیر نے اپنی تمام جاگیروں کی دستاویزات چاک کر دی تھیں، البتہ ''خیبر'' اور ''سُوَیْدَاء'' کی دو جاگیریں ابھی باقی تھیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خیبر کی جاگیر کے بارے میں تحقیقات کی کہ میرے والد کو یہ کیسے ملی؟ انہیں بتایا گیا کہ دراصل فتحِ خیبر کے بعد **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے یہ اَراضی اپنی ضروریات کے لیے مخصوص فرمائی تھی، پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اس کو مسلمانوں کے لئے ''فَے'' بنا کر چھوڑ گئے، ہوتی ہوتی یہ مَروان کے پاس پہنچی، مَروان نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد کو عطا کی اور اُن سے آپ کو ملی۔ یہ سن کر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللہِ الْقَدِیر نے اس کی دستاویز بھی چاک کر ڈالی اور فرمایا: میں اِس کو اُسی حالت میں چھوڑتا ہوں جس حالت میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اسے چھوڑ کر گئے تھے (یعنی مالِ فَے کے طور پر)۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۳۰)

www.dawateislami.net

اپنی دولت راہِ خدا میں خرچ کردی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے پاس کوئی ایسی زمین نہیں رہنے دی جس پر کسی کا مطالبہ بنتا ہو، اس کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی ساری زمینیں، غلام، کنیزیں، لباس، عِطر اور دیگر سامان بیچ ڈالا، جس کی قیمت 23 ہزار دینار ملی، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے وہ ساری رقم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرچ کردی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۴)

خلیفہ کا یومیہ وظیفہ

آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو گھریلو اَخراجات کے لئے دو دِرْہم روزانہ وظیفہ ملا کرتا تھا چاہے غلہ سَستا ہو یا مہنگا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۴)

اپنے کھانے کی رقم سرکاری مَطْبَخ (یعنی باورچی خانے) میں جمع کرواتے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے سامنے کھانا پیش کیا گیا مگر آپ یُونہی بیٹھے رہے، چُنانچِہ وہاں پر موجود لوگوں نے بھی نہ کھایا۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: تم لوگ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ عَرْض کی: اس لئے کہ آپ نہیں کھا رہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ذاتی رقم سے دو دِرْہم منگوائے اور کھانے کی قیمت سرکاری مَطْبَخ (یعنی باورچی خانے) میں جمع کروائی اور کھانا شروع کیا، اب حاضِرین نے بھی کھانا کھالیا۔ اس کے بعد سے آپ روزانہ دو دِرْہم اپنے کھانے کے جمع کرواتے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۹۱)

www.dawateislami.net

بیتُ المال سے کبھی ناحق مال نہیں لیا

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ الغفّار فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے مرتے دَم تک کبھی بیتُ المال سے ناحق کوئی شے نہیں لی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۶)

گورنروں کی بیش قیمت تنخواہ اور حضرت عمر کی تنگ دَستی

حضرت ابن ابی زکریا رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عَرض کی: ''**یاامیرالمؤمنین!** میں آپ سے کچھ عَرض کرنا چاہتا ہوں۔'' فرمایا: ''کہیئے۔'' عَرض کی: ''میں نے سنا ہے کہ آپ اپنے ایک ایک گورنر کو دو یا تین سو دینار بلکہ اِس سے بھی زائد تنخواہ دیتے ہیں۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کی وضاحت کی: ''میرا مقصد یہ ہے کہ انہیں کتاب وسنّت پر عمل کرنے میں آسانی رہے اور وہ فکرِ مَعاش سے آزاد ہوکر کام کریں۔'' عَرض کی: ''امیر المومنین! پھر تو آپ اس کے بدرجہ اَولٰی مُستَحَق ہیں کیونکہ آپ اُن سے کہیں زیادہ کام کرتے ہیں، آپ بھی ان کے برابر وظیفہ لیجئے تاکہ آپ کے گھر والے بھی مُعاشی طور پر خوشحال ہوسکیں۔'' یہ سن کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''**اللّٰہ** تعالٰی تم پر رحم فرمائے، تم نے یہ مشورہ یقیناً میری خیر خواہی میں دیا ہے۔'' پھر پیٹ کی طرف اِشارہ کرکے فرمایا: ''اِس کی پَروَرِش سرکاری مال سے ہوئی ہے، جو کھا چکا وہی کافی ہے، اب میں دوبارہ کبھی سرکاری مال سے اس کی ضِیافت نہیں کروں گا۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۹۲)

www.dawateislami.net

ذاتی منافع بھی بیتُ المال میں جمع کروادیا

ایک بار گھر میں ضَروریاتِ مَعاش کے لیے کچھ نہ تھا، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے غلام مُزاحم سخت پریشان ہوئے کہ کیا اِنتظام کیا جائے؟ مجبوراً ایک شخص سے پانچ دینار قرض لئے۔ جب یمن کی جائیداد کا منافع آیا تو وہ نہایت خوش ہوئے کہ اب قَرض ادا ہوجائے گا۔ یہ سوچ کر گھر میں گئے مگر تھوڑی ہی دیر بعد حیرانی کی حالت میں سر پر ہاتھ رکھے باہر نکلے اور کہنے لگے: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ امیر المومنین کو اَجْر دے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ امیر المومنین کو اَجْر دے، جنہوں نے اپنی ذاتی رقم بھی بیتُ المال میں جمع کروادی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۹۴)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آمدنی کم ہوگئی

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے صاحبزادے حضرت عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر سے دریافت کیا گیا: ''آپ کے والد کی آمدنی کتنی تھی؟'' انہوں نے جواب دیا: ''خلافت سے قَبْل چالیس ہزار دینار تھی لیکن اِنتقال کے وقت ''400 دینار'' رہ گئی تھی اور اگر کچھ دن مزید زندہ رہتے تو شاید اس سے بھی کم ہوجاتی۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز خلافت کے اعلیٰ ترین مَنْصَب پر پہنچے تو ان کی آمدنی پہلے سے کم ہوگئی مگر آج مَنْصَب وعہدے کو اپنی آمدنی بڑھانے کا آسان ذریعہ تصوّر کیا جاتا ہے اور عذاباتِ آخِرت کو بھول کر زیادہ سے زیادہ مال کمانے کے عجیب وغریب طریقے اپنائے جاتے ہیں حالانکہ اِدھر انسان کی آنکھیں بند ہوئیں اُدھر مال کا ساتھ خَتْم! کتنی پریشان کُن بات ہے کہ انسان دُنیا سے پُھوٹی کوڑی تک بھی اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا مگر حساب اُسے سارے مال کا دینا پڑے گا حالانکہ وہ مال اس کے وارِث استعمال کرتے ہیں، کسی بُزرگ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ اس نے بہت مال جمع کرلیا ہے تو انہوں نے دریافت فرمایا: کیا اس کو خَرچ کرنے کے لئے اَیّام بھی جمع کر لئے ہیں؟'' (منہاج القاصدین) یقیناً یہ بے وفا دنیا نہ پہلے کسی کی ہوئی نہ اب ہو گی، اِس دنیا کے مال واَسباب کے پیچھے ہم کتنا ہی دوڑیں یہ پیٹ بھرنے والا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اگر انسان کو سونے کی دو وادیاں مل جائیں تو وہ تیسری کی تمنّا کرے گا، انسان کا پیٹ تو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔'' (بخاری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۲۹، رقم: ۶۴۳۶) اکثر لوگ اپنا وقت اور صلاحیتیں محض دنیا کمانے میں صَرْف کرتے ہیں حالانکہ دنیا کی حقیقت تو یہ ہے کہ **محنت سے جوڑنا، مَشَقَّت سے سنبھالنا اور حَسْرَت سے چھوڑنا۔**

www.dawateislami.net

پیچھے کیا چھوڑا؟

حضرتِ سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَرفُوعاً مَروِی ہے: ''جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو فِرشتے کہتے ہیں: مَا قَدَّمَ یعنی اِس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: مَا خَلَّفَ یعنی اِس نے پیچھے کیا چھوڑا؟''

(شعب الایمان، الحدیث ۱۰۴۷۵، ج۷، ص۳۲۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی مرتے وقت اُس کے وارِثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فِکْر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جارہا ہے؟ اور جو ملائکہ (یعنی فِرشتے) اس کی قَبْضِ رُوح وغیرہ کے لیے آتے ہیں وہ اُس کے اَعمال وعقائد کا حساب لگاتے ہیں۔'' (مراٰۃ المناجیح، ج۷، ص۴۸)

نہ دے جاہ وحشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال قبول نہ فرماتے

عمر بن اسد کہتے ہیں کہ لوگ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس بہت سا مال لے کر آتے مگر آپ لینے سے اِنکار فرمادیتے، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ عام لوگوں سے بے نیاز تھے۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۸۸)

www.dawateislami.net

زمین سے ملنے والا نفع راہِ خدا میں خرچ کر دیا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے ایک مرتبہ فرمایا: ''میں نے ہر چیز مسلمانوں کے بیتُ المال میں داخل کر دی ہے، البتہ ''چشمہ سُوَیدا'' میرا اپنا ہے، وہاں میری کچھ چٹّیل (یعنی ویران و بے آباد) زمین تھی جس کی ایک بالشت میں بھی کسی مسلمان کا حق نہیں تھا، پھر جو وظیفہ مجھے عام مسلمانوں کے ساتھ ملتا ہے اِس رقم سے میں نے وہ زمین کاشت کرائی ہے۔'' جب اس زمین کا غلہ آیا جس کی مالیت 200 دینار اور ایک بوری ''صیہانی'' اور ''عَجْوہ'' کھجور تھی تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لاؤ! یہ عجوہ کھجور اِن حضرات (یعنی حاضرینِ مجلس) کے سامنے پیش کرو، یہ بڑی فَرْحَت اَفزا اور صحت بَخْش ہے۔'' جب گھر کی عورتوں نے سنا کہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس مال آیا ہے تو انہوں نے ایک کم سِن صاحبزادے کو بھیجا کہ اُسے اِس مال میں سے کچھ عنایت فرمایا جائے۔ مَدَنی منّا آیا تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اِسے مٹھی بھر کھجوریں دے دو۔'' کھجوریں لے کر بچہ تو خوشی خوشی چلا گیا، مگر جب عورتوں کے پاس پہنچا اور انہوں نے دیکھا کہ اُس کے ہاتھ میں صرف کھجوریں ہیں تو اس سے کہا: ''جاؤ! یہ کھجوریں اُنہی کے سامنے ڈال دو۔'' مَدَنی مُنّا آیا اور کھجوریں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سامنے ڈال دیں اور دیناروں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے ولید بن ہشام سے فرمایا: ولید! اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ ولید نے بچے کا ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کے لیے طویل دُعا

www.dawateislami.net

کی، جس میں یہ بھی تھا: ''اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ بَغِّضْ اِلٰی ھٰذَا الْغُلَامِ ھٰذَا الذَّھَبَ کَمَا حَبَّبْتَھَا اِلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یعنی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! اے غیب اور ظاہر کو جاننے والے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ مال اس بچے کے لیے اُسی طرح مَبْغُوض (یعنی ناپسند) بنادے جس طرح فلاں شخص کے لئے اِس کو محبوب بنایا ہے۔'' دُعا سے فارغ ہوکر فرمایا: ''ولید! اب اس کا ہاتھ چھوڑ دو۔'' مَدَنی مُنّے کا ہاتھ کانپنے لگا اور اس نے ایک دِینار کو بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ دیکھ کر ایک شخص نے عَرض کی: ''**امیرُ المُؤمنین**! لگتا ہے کہ آپ کی دعا قبول ہوگئی۔''

اِس کے بعد حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے فرمایا: ان دوسو دینار کی زکوٰۃ نکالو۔ جو شخص یہ مال لے کر آیا تھا اس نے عَرض کی: **امیرُ المُؤمنین**! اِس باغ کا عُشر ادا کیا جاچکا ہے۔ مگر آپ نے زکوٰۃ الگ کرنے پر اِصرار فرمایا تو زکوٰۃ کے پانچ دینار الگ کردیئے گئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''کوئی ایسا شخص بتاؤ جو آنکھوں سے معذور ہو اور اُس کے پاس کہیں آنے جانے کے لئے کوئی خادِم بھی نہ ہو۔'' لوگ آپس میں مشورہ کرنے لگے، کچھ دیر بعد حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے خود ہی فرمایا: ''ہاں! مجھے یاد آیا، وہ فُلاں بوڑھا جو آنکھوں سے معذور ہے، وہ بے چارہ برسات کی اندھیری رات میں ٹھوکریں کھاتا ہے، اس کے پاس کوئی خادم نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑ کر یہاں وہاں لے جائے، اس رقم سے ایک خادِم کی قیمت نکال لو، خادِم درمیانی عمر کا ہو، اتنا بڑا نہ ہو کہ اسے ڈانٹا

www.dawateislami.net

کرے نہ اتنا کم عمر ہو کہ بوڑھے کی خدمت سے عاجز ہو۔'' چنانچہ اس رقم سے پینتیس (35) دینار اُس کے لئے نکال لئے گئے۔ اس کے بعد حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے اس شخص کو بلایا جو آپ کے گھریلو اَخراجات کا مُتَوَلّی (یعنی دیکھ بھال کرنے والا) تھا۔ اس سے فرمایا: یہ بقیہ دینار لے لو اور میرا وظیفہ ملنے تک ہمارے اہلِ وعیال پر خَرچ کرو۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۱)

کیا بات ہے اِیثار کی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنی ضَروریات وسہولیات پر ایک نابینا مسلمان کی ضرورت کو ترجیح دی اور اس کی خدمت کے لئے غلام خرید کر مہیا کر دیا، ہمیں بھی چاہئے کہ وقتاً فوقتاً ایثار کرنے کی سعی کرتے رہا کریں، **سلطانِ دو جہان** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: اَیُّمَا اِمْرَیءٍ اِشْتَھَی شَھْوَتَہٗ فَرَدَّ وَاٰثَرَ عَلٰی نَفْسِہٖ غُفِرَ لَہٗ یعنی **جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر (دوسروں کو) اپنے اوپر ترجیح دے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔** (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۷۷۹)

اِیثار کی مَدَنی بہار

ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک **مَدَنی بہار** مختصراً عَرضِ خدمت ہے: بمبئی کے ایک عَلاقے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صفرُالمظفّر ۱۴۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذمّہ دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپّل کی کَمْشدگی کی شکایت کی۔ ذمّہ دار اسلامی بہن نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے اپنی چپّل کی پیش کش کی وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوئے تقریباً سات ماہ ہوئے تھے اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ ''**کیا دعوتِ اسلامی کی خاطِر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!**'' باصرار اپنی چپّلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قَبول کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابَرہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں نیز ایک **مُعَمَّر** (مُ-عَ-مَر) **مبلِّغ دعوتِ اسلامی** سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضِر ہیں۔ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لَبہائے مبارکہ کو جُنبِش ہوئی رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: چپّل اِیثار کرتے وَقت تمہاری زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ ''کیا دعوتِ اسلامی کی خاطِر میں اِتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!'' ہمیں بَہُت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی) (ماخوذ از پُراسرار بھکاری، ص ۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

30 ہزار درہم بیتُ المال میں جمع کروادیئے

ایک مرتبہ بحرین سے 30 ہزار درہم حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں اَخراجات کے لئے بھیجے گئے، جب آپ کو اطلاع ہوئی تو اپنے خادمِ خاص مُزاحم سے فرمایا: اِس مال کو بیتُ المال میں جمع کروادو۔

(تاریخِ دِمشق، ج ۴۵، ص ۲۲۱ ملخصًا)

خلیفہ کی اہلیہ کے زیورات

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا سے فرمایا: ''تمہیں اپنے اِن زیورات کا حال معلوم ہے کہ تمہارے والد نے یہ کس طرح حاصل کئے اور پھر کس طرح تمہیں دیئے؟ اگر تم اجازت دو تو میں انہیں ایک صندوق میں بند کر کے تالا لگا کر بیتُ المال کے آخری گوشے میں رکھ دوں، اگر اس سے پہلے بیت المال کا سارا مال خَرچ ہو جائے تو اسے بھی خَرچ کر ڈالوں گا اور اگر اسے خَرچ کرنے سے پہلے ہی میرا اِنتقال ہو جائے تو تمہیں یہ مل ہی جائیں گے۔'' (یعنی بعد کا خلیفہ تمہیں واپس کر ہی دے گا۔) زوجہ نے سعادت مندی سے کہا: ''جیسی آپ کی رائے ہو، میری طرف سے اِجازت ہے۔'' چنانچہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے زیورات بیتُ المال میں رکھوا دیئے، یہ زیورات ابھی بیتُ المال ہی میں موجود تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کا وِصال ہو گیا بعد میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک

www.dawateislami.net

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کے بھائی یزید بن عبدُ الملک خلیفہ ہوئے تو یہ زیورات اُنہیں واپس کرنا چاہے مگر انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ میں ان کی زندگی میں زیورات سے دَستبردار ہو جاؤں اور انکی وفات کے بعد واپس لے لوں۔'' چنانچہ خلیفہ نے یہ زیورات گھر کی دوسری عورتوں میں تقسیم کر دیئے۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۳)

اِس حکایت میں شادی شدہ اسلامی بہنوں کے لئے دَرسِ عظیم بھی پوشیدہ ہے کہ ناز و نَعم سے پلی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے شوہر کے حُکم پر آئیں بائیں شائیں کئے بغیر اپنے زیورات بیتُ المال میں جمع کروا دیئے اور پھر واپس کرنے پر بھی دوبارہ قَبول نہیں کئے۔

سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کر دو

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: اگر شوہَر اپنی عورت کو یہ حُکم دے کہ وہ زَرد رنگ کے پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سفید پہاڑ پر لے جائے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حُکم بھی بجا لانا چاہئے۔ (مُسنَد اِمام احمد ج ۹ ص ۳۵۳ حدیث ۲۴۵۲۵)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمانِ مبارک مُبالَغے کے طور پر ہے، سیاہ و سفید پہاڑ قریب قریب نہیں ہوتے بلکہ دُور دُور ہوتے ہیں مقصد یہ ہے کہ اگر خاوند

www.dawateislami.net

(شریعت کے دائرے میں رہ کر) مشکِل سے مشکِل کام کا بھی حُکم دے تب بھی بیوی اُسے کرے، کالے پہاڑ کا پتّھر سفید پہاڑ پر پہنچانا سخت مشکل ہے کہ بھاری بوجھ لے کر سفر کرنا ہے۔ (مراٰۃ ج ۵ ص ۱۰۶)

عورت پر شوہر کا حق

شوہر کے حُقُوق کا بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت ،مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ مُتعلّقہ زَوجِیّت میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کے بعد تمام حُقُوق حتّٰی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان اُمور میں اس کے اَحکام کی اِطاعت اور اُس کے ناموس کی نگہداشت (یعنی اس کی عزت کی حفاظت) عورت پر فرضِ اَہمّ ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم فرماتے ہیں: اگر میں کسی کو غیرِ خدا کے سجدہ کا حُکم دیتا تو عورت کو حُکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۸۰)

(ماخوذ از پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھر والوں کے خَرچ میں کمی

امام اوزاعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے اہل وعِیال کے خَرچ میں کمی کی تو انہوں نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے تنگی کی شکایت کی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا:

www.dawateislami.net

میرے پاس اِس قدر مال نہیں ہے کہ میں تمہیں اِس سے زیادہ دے سکوں، اب رہا بیتُ المال تو اس پر تمہارا اُتنا ہی حق ہے جتنا دوسرے مسلمانوں کا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۰)

اہلیہ کا وظیفہ

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز سے اپنے لئے الگ سے سرکاری وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی تو فرمایا: نہیں! تمہارے لئے میرا ذاتی مال ہی کافی ہے۔ عَرض کی: تو پھر آپ پہلے خلفاء سے خود وظیفہ کیوں لیتے تھے؟ فرمایا: وہ مجھے بغیر محنت کے ملنے والا اِنعام تھا اور اس کا وَبال دینے والوں پر ہے، اب جبکہ میں خود خلیفہ ہوں تو یہ کام نہیں کروں گا کہ کہیں گناہ گار نہ ہو جاؤں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۸۷)

اُن کی دنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت تباہ نہیں کروں گا

ایک دن کسی نے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز سے ان کے گھر والوں کی مُعاشی حالت کے حوالے سے گفتگو کی تو فرمایا: میں نے انہیں مالِ غنیمت سے دوسروں کی طرح اُن کو بھی حصہ دیا ہے۔ عَرض کی گئی: اِتنی سی رقم میں وہ کیسے گزارا کریں گے؟ کپڑے کہاں سے خریدیں گے، گھر آئے مہمانوں کی میزبانی کیونکر کر سکیں گے؟ تو اِرشاد فرمایا: میں اُن کی دُنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت تباہ نہیں کر سکتا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۸۲)

www.dawateislami.net

احمق کون؟

حضرتِ سیّدُنا میمون بن مِہران علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے رُفقاء سے پوچھا: اَخْبِرُوْنِیْ مَنْ اَحْمَقُ النَّاسِ یعنی یہ بتاؤ کہ لوگوں میں سے زیادہ اَحْمق کون ہے؟ کہنے لگے: رَجُلٌ بَاعَ آخِرَتَہٗ بِدُنْیَاہُ یعنی وہ شخص جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ دی۔ فرمایا: اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَحْمَقَ مِنْہُ یعنی کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے بڑھ کر اَحمق ہے! عَرض کی: بَلٰی یعنی کیوں نہیں۔ فرمایا: رَجُلٌ بَاعَ آخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ یعنی وہ شخص جس نے دوسروں کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت بیچ ڈالی۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۷۶)

بُرا سودا

دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونَوال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَبْداً اَذْھَبَ آخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ یعنی لوگوں میں سب سے بُرا اور بدتر ٹھکانا اس شخص کا ہے جو دوسرے کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کردے۔'' (المعجم الکبیر ج ۸ ص ۱۲۳ الحدیث ۷۵۵۹)

اپنے گھر والوں کو حرام کما کر کھلانے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ میدانِ محشر میں کہ جہاں ایک ایک نیکی کی سخت حاجت ہوگی، یہی ''اپنے'' اس سے کیا سُلوک کریں گے؟ چُنانچِہ

www.dawateislami.net

قیامت کے دن اہل وعِیال کا دعویٰ

مَرْوی ہے کہ مرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اس کی **زوجہ** اور اس کی **اولاد** ہے، مگر یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس شخص سے ہمارا حق لے کر دے، کیونکہ اس نے کبھی ہمیں **دینی اُمور** کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں عِلْم نہ تھا۔'' چنانچہ اس سے ان کا بدلہ لیا جائے گا۔'' **ایک** اور روایت میں ہے کہ ''بندے کو **میزان** کے پاس لایا جائے گا، فرشتے **پہاڑ** کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس سے اس کے **عِیال** کی خبر گیری اور خدمت کے بارے میں سوال ہوگا اور **مال** کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا؟ اور کہاں خَرچ کیا؟ حتی کہ اُس کے تمام **اعمال** اُن مطالبات میں خَرچ ہو جائیں گے اور اس کے لئے کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، اس وقت **فرشتے** آواز دیں گے: ''**یہ وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے اہل وعِیال لے گئے اور وہ اپنے اَعمال کے ساتھ گِروی ہے۔**''

(قوت القلوب، باب ذکر التزویج الخ، ج ۲ ص ۴۷۸، ۴۷۹)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں — ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یارب
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم — کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

بچوں کی امّی پر اِنفرادی کوشش

ایک دن **امیرُ المُؤمنین** خلیفۃُ المُسْلِمِین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی زوجہ محترمہ نے ان سے عَرض کی: ''مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔'' تو آپ نے فرمایا: ''تو سنئے! جب میں نے دیکھا کہ اِس اُمّت کے ہر سرخ وسفید کی ذمّہ داری میرے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے تو مجھے فوراً دُور دراز کے شہروں اور زمین کے اَطراف واَکناف میں رہنے والے بھوک کے مارے ہوئے فقیروں، بے سہارا مسافروں، سِتَم رسیدہ لوگوں اور اس قسم کے دوسرے اَفراد کا خیال آیا اور میرے دل میں یہ اِحساس پیدا ہوا کہ قیامت کے دن **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے میری رِعایا کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا اور **اللّٰہ** تعالیٰ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان تمام لوگوں کے حق میں میرے خلاف بیان دینگے۔ یہ سوچ کر میرے دل پر ایک خوف طاری ہوگیا کہ **اللّٰہ** تعالیٰ ان کے بارے میں میرا کوئی عُذر قبول نہیں فرمائے گا اور میں اپنے آقا ومولیٰ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُضُور کسی قسم کی صفائی پیش نہیں کرسکوں گا۔ یہ سوچ کر مجھے خود پر تَرَس آتا ہے اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اِس حقیقت کو میں جتنا یاد کرتا ہوں، میرا اِحساس اتنا ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔'' پھر آپ نے اپنے بچوں کی امّی سے مخاطب ہوکر فرمایا: ''اب آپکی مرضی ہے اس سے نصیحت حاصل کریں یا نہ کریں۔''

(تاریخِ دِمشق، ج ۴۵، ص ۱۹۸ ملخصًا)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز وہی ہستی ہیں کہ جس دن آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مَنْصَبِ خلافت پر فائز ہوئے اُسی دن سے تَن دِہی سے رِعایا کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی ذات اور ذہن کو مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے وَقف کر رکھا تھا، اس کے باوجود آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو آخرت میں گرِفت کا کسقدر احساس تھا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کے انداز کی اِصلاح

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی بیٹی یا زوجہ چِت سوئی ہوئی تھیں، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دیکھا تو اِس طرح لیٹنے سے مَنْع فرمایا۔ اپنی بیٹیوں کو فرمایا کرتے کہ شیطان تمہارے سامنے ہوتا ہے جب تم چِت لیٹو گی تو وہ تم میں بُری خواہش رکھے گا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۷، ۲۹۸)

”کاش! جنّتُ الْبقیع ملے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

{1} سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے {2} سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

www.dawateislami.net

ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (بُخاری ج ۴ ص ۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵) **{3} عَصر کے بعد نہ سوئیں عَقل زائل ہونے کا خوف ہے۔** فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو شخص عَصر کے بعد سوئے اور اس کی عَقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے۔'' (مسند ابی یعلی حدیث ۴۸۹۷ ج ۴ ص ۲۷۸) **{4}** دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شبِ بیداری کرتے ہیں، رات میں نَمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۷۹ مکتبۃ المدینہ) **{5}** دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) **{6}** سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور **{7}** کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) **{8}** سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا **{9}** سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے ﴿یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ-سُبْحٰنَ اللّٰہِ-اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ-کا وِرد کرتا رہے﴾ یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس

www.dawateislami.net

حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا (اَیضاً) {10} جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ. (بخاری ج۴ص۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے {11} اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری وتقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) {12} جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہوجائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۲۹) {13} میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حُکْم میں ہے (دُرِّمُختار ج۹ ص ۶۳۰) {14} نیند سے بیدار ہوکر مسواک کیجئے {15} رات میں نیند سے بیدار ہوکر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔'' (صَحِیح مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳) طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول

www.dawateislami.net

کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(ماخوذ از ''101 مدنی پھول''، ص ۳۰)

پہننے کے لئے کپڑے نہ تھے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اپنے بچوں سے اگرچہ بہت زیادہ محبت رکھتے تھے، لیکن اُس محبت کا اِظہار کبھی دُنیوی زیب و زِینت اور عَیش و عِشرت کی صورت میں نہیں ہوتا تھا، ایک بار انہوں نے اپنی بیٹی امینہ کو نہایت پیار سے آواز دے کر بلایا لیکن وہ نہ آئی۔ جب بعد میں اُس سے نہ آنے کی وجہ پوچھی تو عَرض کی: میرے پاس ستر ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہ تھا۔ **امیرُ المُؤمنین** نے مُراحِم کو حُکْم دیا کہ فرش پر بچھی ہوئی چادر کو پھاڑ کر اس کے لیے ایک قمیض تیار کروادو۔ حُسنِ اتفاق سے لڑکی کی پھوپھی اُمُّ البَنِین نہایت دولت مند تھیں، ایک آدمی ان کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے ایک تھان کپڑا بھیج دیا اور کہا عمر (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) سے کچھ نہ مانگو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۱۵)

موٹے کپڑے

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے صاحبزادے عبداللّٰہ آئے اور کپڑے مانگے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ان کو خیار بن رباح

www.dawateislami.net

بصری کے پاس بھیج دیا کہ ہمارے کپڑے وہاں رکھے ہوئے ہیں۔ وہ گئے تو خیار نے چند موٹے کپڑے نکال کر سامنے رکھ دیئے اور کہا کہ جس قدر ضرورت ہو لے لو، صاحبزادے نے کہا: یہ میری اور میرے خاندان کی پوشش (یعنی لباس) نہیں ہے۔ خیار نے کہا: **امیرُ المُؤمنین** کے یہی کپڑے ہیں جو میرے پاس ہیں۔ یہ سن کر عبداللہ واپس ہو لئے اور حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے واقعہ بیان کیا تو فرمایا: ''وہ ٹھیک ہی تو کہتے ہیں، ہمارے پاس تو یہی کپڑے ہیں۔'' اب صاحبزادے نے مایوس ہو کر پلٹنا چاہا تو پیش کش کی کہ اگر لینا چاہو تو میں تمہیں 100 درہم قرض دِلوا سکتا ہوں۔ وہ راضی ہو گئے تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے سو درہم دلوا دیئے، جب وظیفہ تقسیم ہوا تو ان کے وظیفے سے وہ رقم کاٹ لی۔ (سیرت ابن جوزی، ص ۳۱۲)

ہزار بھوکوں کا پیٹ بھر دو

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی اولاد میں اگر کوئی بیش قیمت چیز کا استعمال کرتا تو اُس کو بھی مَنع کرتے۔ ایک بار ان کے صاحبزادے نے انگوٹھی بنوائی اور اس کے لیے ہزار دِرْہم کا نگینہ خریدا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو معلوم ہوا تو لکھا کہ اس انگوٹھی کو فروخت کر ڈالو اور اس رقم سے ہزار بھوکوں کا پیٹ بھر دو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۳۱۴)

بیتُ المال سوکنیں جمع کرنے کے لئے نہیں ہے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے ایک صاحبزادے

www.dawateislami.net

نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں، میرا مَہر بیتُ المال سے ادا فرما دیجئے۔ یہ صاحبزادے پہلے سے شادی شدہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس پر بے حد ناراض ہوئے اور اسے لکھا: ''تم نے اپنے خط میں مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں تمہارے لیے مسلمانوں کے بیتُ المال کی رقم خَرچ کر کے سوکنیں جمع کر دوں؟ (یعنی تمہاری دوسری شادی کر دوں) حالانکہ مہاجرین کی اولاد میں بعض ایسے افراد بھی ہیں جنہیں اپنی عِفَّت و عِصْمَت کی حفاظت کے لیے ایک بیوی بھی مُیَسَّر نہیں، خبردار! آئندہ ایسی بات مجھے نہ لکھنا۔'' بعد ازاں آپ نے اُسی صاحبزادے کو ایک خط اور لکھا جس میں فرمایا: ''تمہارے پاس جو ہمارا تانبا اور گھریلو سامان ہے اگر چاہو تو اُسے فروخت کر کے اپنی ضَرورت پوری کر لو۔''

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۶)

شہزادیوں کی عید

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز کی خدمت میں عِید سے ایک دِن قَبْل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **شہزادیاں** حاضِر ہوئیں اور بولیں: ''**بابا جان!** کل عِید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟'' فرمایا: ''یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھّے ہیں، اِنہیں دھولو، کل پہن لینا!'' ''نہیں! **بابا جان!** آپ ہمیں نئے کپڑے بنوا دیجئے'' بچّیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''میری بچّیو! عِید کا دِن **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے، اُسکا شُکْر

www.dawateislami.net

بجالانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں!'' ''**باباجان**! آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طَعنے دیں گی کہ تم امیرُ المؤمنین کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!'' یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں **آنسو** بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا دِل بھی بھر آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **خازِن** (وزیرِ مالیات) کو بُلا کر فرمایا: ''مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔'' خازِن نے عَرض کی، ''**حُضُور**! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''**جَزَاکَ اللّٰہ** تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔'' **خازِن** چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بچّیوں سے فرمایا، ''پیاری بیٹیو! **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا پر اپنی خواہِشات کو قُربان کردو۔ (مَعْدَنِ اَخلاق حصۂ اوّل ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اِس حکایت کو نَقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ گُزشتہ دونوں حِکایات سے ہمیں یہی **دَرْس** مِلا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی **عید** نہیں۔ اس کے بغیر بھی **عید** مَنائی جاسکتی ہے۔ **اللہُ اکبر** عَزَّوَجَلَّ! **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا

www.dawateislami.net

عُمر بن عبدُالعَزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کس قدر غریب و مسکین خلیفہ تھے اِتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوُجُود آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے **خازِن** بھی کس قدر دِیانتدار تھے اور اُنہوں نے کیسے خُوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کردیا۔ اِس **حکایت** سے ہم سب کو بھی عِبرت حاصِل کرنی چاہئیے اور پیشگی تنخواہ یا اُجرت لینے سے پہلے خوب اچھّی طرح غور کرلینا چاہئیے کہ ہم جتنی مُدّت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اُتنی مدّت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابل بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہر ہے انسان حادِثہ یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی تو ہوسکتا ہے۔

(فیضانِ سنت، ج ۱، ص ۱۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَسُور کی دال اور پیاز سے پیٹ بھرا

امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا معمول تھا کہ عشا کی نَماز سے فارِغ ہوکر کچھ دیر کے لئے اپنی صاحبزادیوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ حسبِ معمول ایک رات اُن کے یہاں گئے تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آہٹ پاتے ہی انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لئے اور اندر کی طرف لپکیں۔ آپ نے خادِمہ سے اُس کا سبب دریافت کیا، اس نے بتایا کہ ان کے پاس شام کے کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا، مجبوراً انہوں نے مَسُور کی دال اور پیاز سے پیٹ

www.dawateislami.net

بھرا ہے، ان کو گوارا نہ ہوا کہ آپ کو انکے منہ کی بُو محسوس ہو۔ یہ سن کر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز رو پڑے اور صاحبزادیوں سے فرمایا: ''تمہیں اس سے کیا نفع ہوگا کہ تم رنگا رنگ کے کھانے کھاؤ اور فِرِشتے تمہارے باپ کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں!'' یہ کہہ کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ واپس آ گئے اور صاحبزادیوں کی روتے روتے چیخیں نکل گئیں۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۹)

؎ جَلا دے نہ مجھ کو کہیں نارِ دوزخ
کرم بہرِ شاہِ اُمَم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۳)

اس حکایت سے ان نادانوں کو عِبرت پکڑنی چاہئیے جو صرف اور صرف اپنے گھر والوں کی فرمائشیں اور ضَرورتیں پوری کرنے کے لئے مالِ حرام کا وَبال اپنے سر لے لیتے ہیں، ایسوں کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ یہ سَراسر خَسارے کا سودا ہے، چُنانچِہ

اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والا بدنصیب

ہمارے پیارے آقا، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مؤمن کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو اس وقت روزی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ

www.dawateislami.net

ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: ''یا رسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اُسے مال کی کمی کا طعنہ دیں گے تو آدمی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔'' (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک ہوا)

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی العزلۃ لمن لایامن ...الخ رقم ۱۶، ج۳، ص ۳۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذِمّی کو اس کی زمین واپس دلوائی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس ایک ذِمّی کافر آیا اور کہنے لگا: ''میں حَمْص سے آیا ہوں اور آپ سے کتابُ اللّٰہ کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں۔'' آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: ''تم کس بات کا فیصلہ چاہتے ہو؟'' کہنے لگا: ''عباس بن ولید نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔'' عباس بن ولید بھی اسی مجلس میں موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ان سے پوچھا: ''عباس! تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟'' عباس بن ولید کہنے لگے: ''حضور! یہ زمین مجھے میرے والد امیر المؤمنین ولید بن عبدالملک نے دی تھی، اُن کی لکھی ہوئی دستاویز میرے پاس موجود ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ذِمّی سے فرمایا: ''اب تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ عباس کے پاس تو زمین کی ملکیت کی دستاویز ولید بن عبدُ الملک کی طرف سے موجود ہے جس کے مطابق یہ زمین عباس کی ملکیت

www.dawateislami.net

میں ہے۔ ''ذِمّی کہنے لگا: ''**یاامیرالمؤمنین!** میں آپ سے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ چاہتا ہوں۔'' حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: ''ولید بن عبدالملک کی کتاب (یعنی دستاویز) کے بجائے کتاب اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا، عباس! تم یہ زمین اس ذِمّی کو واپس کردو۔'' یوں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وہ زمین سابق خلیفہ ولید بن عبدالملک کے بیٹے عباس سے لے کر اُس ذِمّی کو دلوادی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۲۶)

سات زمینوں کا ہار

دوسروں کی جگہوں پر قبضہ کر کے عمارتیں بنانے والے، لوگوں کی طرف سے ٹھیکے پر ملی ہوئی زَرعی زمینیں دبالینے والے کِسان، وڈیرے اور خائن زمیندار سنبھل جائیں کہ اگرچہ دنیا میں رشوت اور تعلُّقات کے بَل بوتے پر وہ سزا سے بچنے میں کامیاب ہو بھی جائیں مگر آخرت میں سخت ذِلّت ورُسوائی کا سامنا ہوگا جیسا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ''مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یعنی جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ناحق طور پر لے گا تُو اسے قِیامت کے روز سات زمینوں کا طَوق (یعنی ہار) پہنایا جائے گا۔ (مسلم، الحدیث ۱۶۱۰ ص ۸۶۹) چنانچِہ ایسوں کو گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کر لینی چاہئے اور جن جن کے حُقُوق دبائے ہیں وہ فوراً اَدا کر دینے چاہئیں۔

www.dawateislami.net

دُعا قبول نہ ہوئی

حضرتِ سیّدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کہتے ہیں: بنی اسرائیل سات برس قحط میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مُردوں اور بچوں کو کھانے لگے، پہاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی وتضرُّع کے ساتھ دعا مانگتے اور روتے مگر رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اُن کے حال پر اصلاً توجہ نہ فرماتی یہاں تک کہ ان کے پیغمبر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وحی ہوئی: ''اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گُھٹنے گھِس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زَبانیں دعا کرتے کرتے گُونگی ہو جائیں جب بھی میں تم میں سے کسی دعا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں، جب تک مظلوموں کو ان کے حُقُوق واپس نہ کر دیں۔'' پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حق واپس کئے، اسی دن مینہ برسا۔ (احیاء العلوم، ج۱، ص۴۰۷)

اِحساسِ ذمّہ داری نے رُلا دیا

حضرت سیّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز بہت روئے جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: لَوْاَنَّ سَخْلَۃً هَلَكَتْ عَلٰى شَاطِئِ الْفُرَاتِ لَاُخِذَ بِهَا عُمَرُ یعنی فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی مر گیا تو عمر سے مؤاخذہ ہوگا۔ (سیرت ابن جوزی ص۲۲۶)

مظلوم کی مدد

آذربائجان سے ایک شخص حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

العزیز کے پاس آیا اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر بولا: ''**یا امیر المؤمنین**! اپنے سامنے میرے اِس طرح کھڑے ہونے سے اس وقت کو یاد کیجئے جب آپ ربُّ العزّت کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے، آپ کے فریقوں کی کثرت بھی آپ کو چُھپنے نہیں دے گی، جس دن عملِ محکم کے علاوہ کوئی چارہ اور گناہوں سے چھٹکارا ممکن نہیں ہوگا۔ اس کی یہ بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز بہت روئے پھر فرمایا: تمہارا بھلا ہو! ذرا پھر سے کہنا۔ اس نے دوبارہ یہی بات کہی تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پھر رونے لگے، لمبی لمبی آہیں بھرنے لگے۔ تھوڑا اِفاقہ ہوا تو دریافت فرمایا: مَا حَاجَتُكَ یعنی تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے بتایا: آذربائجان کے عامل نے مجھ پر ظُلْم کیا اور بِلا وجہ میرے بارہ ہزار درہم بیتُ المال میں ڈال دیئے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اُسی وقت آذربائجان کے عامل کو یہ خط لکھنے کا حُکْم دیا کہ اسکا مال اسے لوٹا دیا جائے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۶۷)

غلام آزاد کر دیا

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس ایک غلام تھا۔ وہ غلام ایک خچر کے ذریعہ محنت مزدوری کیا کرتا تھا۔ ایک دن آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس غلام سے حال اَحوال دریافت کیا تو شکوہ کرتے ہوئے کہنے لگا: اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بِخَيْرٍ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ یعنی میرے اور آپ کے سوا باقی سب لوگ خیریت سے ہیں۔ فرمایا: ''فَاذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ یعنی جاؤ تم آزاد ہو۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۶)

www.dawateislami.net

اپنے علاقوں میں واپس چلے جاؤ

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے خلیفہ بننے کی خبر عام ہوئی تو دُور ونزدیک سے لوگ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس پہنچنا شروع ہو گئے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ان سب کو جمع کر کے فرمایا: اے لوگو! اپنے اپنے علاقوں میں واپس چلے جاؤ کیونکہ جب تم میرے پاس ہوتے ہو تو میں تمہیں بھول جاتا ہوں اور جب تم اپنی اپنی جگہ پر ہوتے ہو مجھے خوب یاد رہتے ہو، دیکھو! میں نے کچھ لوگوں کو تم پر حاکم مقرر کیا ہے، میرا یہ ہرگز دعویٰ نہیں ہے کہ وہ تم میں سے بہترین ہیں، ہاں! یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ بہت سے لوگوں سے اچھے ہیں، اگر کوئی حاکم تم پر ظُلْم ڈھاتا ہے تو اسے میری طرف سے ہرگز اس کی اِجازت نہیں ہے (یعنی اس کا محاسبہ ہوگا)۔

(سیرتِ ابن عبدالحکم ص ۴۰ وسیرت ابن جوزی ص ۸۹)

بَدُّوؤں کو زمین واپس دلائی

غَصَب شدہ جائیدادیں اور مقبوضہ زمینیں واپس کرنے کا سلسلہ تادمِ مَرگ قائم رہا۔ حُقُوق کی واپسی کے لیے کسی قَطْعی شہادت یا حُجت کی ضرورت نہ تھی، بلکہ جو شخص دعویٰ کرتا تھا معمولی سے معمولی ثُبُوت پر اس کا مال واپس مل جاتا تھا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۶) ایک بار بَدُّووں (یعنی دیہاتیوں) نے دعوی کیا کہ انہوں نے ایک قِطْعَہ زمین آباد کیا تھا جس کو عبدُ الملک نے اپنی اولاد کو دے دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے

www.dawateislami.net

فرمایا ہے: ''اَلْبِلَادُ بِلَادُ اللّٰہِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰہِ ،مَنْ اَحْیٰ اَرْضاً مَیْتَۃً فَھِیَ لَہٗ''یعنی زمین خداعَزَّوَجَلَّ کی زمین ہے،اور بندے خداعَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں جس نے بنجر زمین کوآباد کیاوہ اس کا مُستَحَق ہے۔'' یہ کہہ کرزمین بَدُّووں کوواپس دلادی۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۲۵)

اپنے حکومتی کارِندوں کوبھی اِسی کی تاکید کی

ان ذاتی کوشِشوں کے ساتھ ساتھ اُمَرا وعُمّال (حکومتی ذمّہ داران) کوبھی ہدایتیں بھیجتے رہتے تھے کہ وہ بھی اسی مُستَعِدی (یعنی تیز رفتاری) کے ساتھ اموالِ مَغْصُوبہ اُن کے مالِکان کوواپس دلائیں۔چُنانچہ ابوزناد کا بیان ہے:ہمیں عراق میں حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے لکھا:''ہم اہلِ حُقُوق کوحقوق واپَس دِلادیں۔'' جب ہم نے اس کام کوشروع کیا تو عراق کا بیتُ المال بالکل خالی ہوگیااورحضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کوشام سے روپیہ بھیجنا پڑا۔'' (سیرتِ ابن عبدالحکم،ص ۱۰۷)عبدالرحمٰن بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی کوئی تحریرایسی نہیں آئی جس میں اَموالِ مغصوبہ کی واپسی، اِحیائے سنت، اِماتتِ بِدعت (یعنی بدعت کے خاتمے) وغیرہ کی ہدایت درج نہ ہو(سیرتِ ابن جوزی،ص ۱۰۰)، بلکہ ایک بارتو یہ بھی لکھ کر بھیجا کہ رجسٹروں کا جائزہ لیں اورقدیم عُمّال (یعنی حکومتی عہدیداروں) نے کسی مسلمان یاذِمّی پر ظُلْم کیا ہوتو اس کا مال واپس کردیں اوراگر وہ خودزندہ نہ ہوں تو اس کے وُرثا کودے

www.dawateislami.net

دیں۔ (طبقات ابن سعد، ج۵، ص۲۶۴)

ٹال مٹول کرنے والے حُکّام سے ناراضی

جو ذمّہ دارانِ حکومت حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے اِس حُکْم میں لَیْتَ وَ لَعَلَّ (یعنی ٹال مٹول) کرتے تھے، اُن سے بہت ناراض ہوتے تھے، ''عُرْوَہ'' یمن کے عامل تھے ایک بار انہوں نے اِس معاملہ میں بہت قِیْلَ وَقَالَ (یعنی بحث وتکرار) کی تو ان کو لکھا کہ میں تمہیں لکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے اَموالِ مغصوبہ واپس کردو اور تم اس کے متعلّق مجھ سے سوال جواب کرتے ہو! حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان کتنا لمبا سفر ہے؟ اور موت کے آنے کا کچھ پتا نہیں، اگر میں تمہیں لکھتا ہوں کہ ایک مسلمان کی غَصَب شُدہ بکری واپس کردو تو تم پوچھتے ہو کہ وہ بُھوری ہو یا سیاہ؟ جلد از جلد مسلمانوں کا مال واپس کردو اور مجھ سے اِس معاملہ میں غیر ضروری خط وکتابت نہ کرو۔ (طبقات ابن سعد، ج۵، ص۲۹۶)

اَدائے حقوق میں اِحتیاط

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے عُمّال کے نام ایک خط میں لکھا: میں نے پہلے تمہیں لکھا تھا کہ ''مقبوضہ'' اَموال اُن کے مالکوں کو واپس کردیئے جائیں مگر بعد میں لکھا تھا کہ ابھی روک لئے جائیں اور تیسری بار لکھا تھا کہ واپس کردیئے جائیں، دَرْاصل بات یہ تھی کہ بعض لوگوں کی طرف سے خیانتوں اور جھوٹی شہادتوں کی اِطّلاع مجھے ملی تھی، اِسی وجہ سے میں نے واپس کئے گئے بعض

www.dawateislami.net

اَموال اپنی تحویل میں لے لئے تھے کہ جب تک دعویٰ داروں کی طرف سے قابلِ اِعتماد شہادت فراہم نہیں کی جاتی اُنہیں اَموال واپس نہ دیئے جائیں، لیکن بعد میں یہ رائے بنی کہ اپنی تحویل میں رکھنے کے بجائے اُن کے مالکوں کو لوٹا دینا بہتر ہے۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۷۷)

تمہارا کوئی حق نہیں مارا گیا

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے سامنے بے حد عُمدہ عنبر لاکر رکھی گئی اور ایک شخص نے کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور آپ کی دہائی ہے **یاامیرالمؤمنین!** فرمایا: کیا بات ہے؟ عَرض کی: **''یاامیرالمؤمنین!** میرا عنبر!'' دریافت فرمایا: اِس عنبر کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے یہ عنبر سلیمان بن عبدالملک کو سات ہزار درہم میں فروخت کیا تھا حالانکہ اس کی قیمت اٹھارہ ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ فرمایا: کیا انہوں نے تجھے ڈرایا دھمکایا تھا؟ عَرض کی: نہیں، فرمایا: کیا تجھے مجبور کیا تھا؟ کہا: نہیں، فرمایا: کیا تجھ سے غَصَب کیا تھا؟ کہا: نہیں، فرمایا: تو پھر؟ اس کے منہ سے نکلا: میرا عنبر۔ مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جاؤ! تمہارا کوئی حق نہیں مارا گیا، کیونکہ میں بھی یہی پسند کرتا ہوں کہ کوئی چیز خریدوں تو سَستی خریدوں (اور سلیمان بن عبدالملک نے یہی کیا تھا)۔ (سیرت ابن جوزی ص ۹۹)

سائل سے ہمدردی

ایک سائل حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت

www.dawateislami.net

میں حاضِر ہوا اور آپ کے مقرر کردہ گورنر کی شکایت کی کہ وہ میری زمین واپس نہیں دِلواتا، حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: اس کے حلیے نے ہمیں دھوکہ دیا کہ ہم نے اسے نیک سمجھ کر گورنر بنادیا، میں نے اُسے لکھا بھی تھا کہ جو شخص اپنے حق پر گواہی پیش کردے اُس کی چیز فوراً اُس کے حوالے کردیا کرو، مگر اُس نے میری تاکید نظر انداز کردی اور تمہیں خواہ مخواہ یہاں آنے کی زحمت دی۔ پھر آپ نے گورنر کے نام تحریری حُکْم لکھا کہ اِس شخص کی زمین اِسے دلوائی جائے۔ اس کے بعد سائل سے دریافت فرمایا: میرے پاس آنے میں تمہارا کتنا خَرچ ہوا؟ عَرض کی: **یاامیرالمؤمنین!** آپ مجھ سے سفر کا خَرچ پوچھتے ہیں، میری جو زمین آپ نے واپس دِلوائی ہے اس کی قیمت ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے! حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: وہ تو تمہارا حق تھا جو تمہیں مل گیا یہ بتاؤ کہ سفر پر کتنی رقم خَرچ ہوئی؟ عَرض کی: جی! معلوم نہیں۔ فرمایا: کچھ اندازہ تو ہوگا؟ عَرض کی: ''یہی کوئی 60 دِرْہم۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے حُکْم دیا کہ اس کا خَرچ بیتُ المال سے ادا کیا جائے، جب وہ جانے لگا تو اسے آواز دے کر بلایا اور فرمایا: خُذْ هٰذِهٖ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ مِنْ مَّالِیْ فَكُلْ بِهَا لَحْماً حَتّٰی تَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِكَ یعنی لو! یہ پانچ درہم میرے ذاتی مال سے ہیں، گھر جانے تک ان کا گوشت لے کر کھاتے رہنا۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۵)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب

www.dawateislami.net

مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکومتی ذمّہ دار پر اِنفرادی کوشش

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے ایک گورنر کو لکھا: تم سے پہلے کے گورنر فِسق وفُجُور اور ظُلْم وعُدْوان کی جس اِنتہا کو پہنچے ہوئے تھے تم سے ہو سکے تو عَدْل واِنصاف اور اِحسان واِصلاح میں وہی مقام پیدا کرو۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۲)

پروٹوکول ختم کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے پہلے خلیفہ منتخب ہونے والے کے خاندان کو شاہی اہمیت مل جاتی تھی، خلیفہ کی طرف سے ان کو خاص وظائف ملتے تھے، وہ ہر جگہ نمایاں حیثیت میں نظر آتے تھے، خود خلیفہ جب چلتا تھا تو اس کے ساتھ ساتھ نَقیب وعلمبردار چلا کرتے تھے، کسی جنازے میں شریک ہوتا تو اس کے لئے خاص طور پر چادر بچھائی جاتی لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خلیفہ بنتے ہی تمام نشیب وفراز مٹا دیئے اور ''محمود واَیاز'' کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔ خاندانِ شاہی کو عام مسلمانوں پر جو اِمتیاز حاصل ہو گیا تھا اُس کے بارے میں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے ابوبکر بن حزم کو لکھا کہ دربارِ عام میں کسی کو کسی پر اِس لیے ترجیح نہ دو کہ وہ خاندانِ خلافت سے تعلق رکھتا ہے، یہ

www.dawateislami.net

لوگ میرے نزدیک تمام مسلمانوں کے برابر ہیں۔(طبقات ابن سعد، ج۵، ص۲۶۴) خود اپنے لئے لکھا کہ مذہبی اجتماعات میں خاص میرے لئے دعا نہ کی جائے بلکہ عمومی طور پر سارے مسلمانوں کے لئے دعا کی جائے اگر میں اُن میں سے ہوں گا تو اس دعا میں حصّہ دار بن جاؤں گا۔(طبقات ابن سعد، ج۵، ص۲۹۵)

سب کے لئے کی جانے والی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے

وہ **دعا** زیادہ مقبول ہوتی ہے کہ جو سب کے لیے کی جائے کیونکہ اگر ایک کے لیے بھی قَبول ہوئی تو اُمّید ہے کہ سب کے لیے قَبول ہو جائے گی۔ اِسی لیے دعا کے اوّل اور آخر دُرُودِ پاک پڑھا جاتا ہے کیونکہ **دُرُود شریف** یقیناً قَبول ہوتا ہے، تو رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے امّیدِ قوی ہے کہ وہ **دو دُرُودوں کے درمیان کی جانے والی دعا** کو نہ چھوڑے گا بلکہ اوّل آخر پڑھے جانے والے دُرُود شریف کی بَرَکت سے اِسے بھی قَبول فرما ہی لے گا۔(تفسیر کبیر ج۱، ص۲۱۹)

؎ پڑوسی خُلد میں یارَبّ بنادے اپنے پیارے کا
یہی ہے آرزو میری یہی دِل سے دعا نکلے (وسائلِ بخشش ص۲۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب کے برابر بیٹھئے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے برادرِ نسبتی (یعنی زوجہ محترمہ کے بھائی) حضرت مَسْلَمَہ بن عبدالملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کسی مقدمے میں بحیثیتِ

www.dawateislami.net

فریق آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے دربار میں آئے تو درباری فرش پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے، مگر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اِن حالات میں یہاں نہ بیٹھئے اگر یہ گوارا نہ ہو تو کسی کو اپنا وکیل مقرر کر لیجئے ورنہ سب کے برابر بیٹھئے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۹۱ ملخصا)

علماءِ کرام کو اپنے قریب کر لیا

جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر خلیفہ مقرر ہوئے تو مختلف ''شخصیات'' نے آپ کے پاس آنا جانا شروع کیا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ انہیں بھی وہی توجُّہ ملتی ہے جو عام لوگوں کو تو وہ پیچھے ہٹ گئیں، پھر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے اپنی پسندیدہ شخصیات یعنی علماءِ کرام کو اپنے قریب کر لیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۹۱) تاریخِ دمشق میں ہے: کَانَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ سُمَّارٌ یَسْتَشِیْرُھُمْ فِیْمَا یَرْفَعُ اِلَیْہِ مِنْ اُمُوْرِ النَّاس یعنی: حضرتِ عمر بن عبدالعزیز کے چند مصاحِب تھے جن سے وہ رِعایا کے معاملات میں مشورہ کیا کرتے تھے۔

(تاریخ دمشق، ج ۴۵، ص ۱۷۰)

کم رفتار سواری پر بیٹھنا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا: تم اُسی سواری پر بیٹھنا جس کی رفتار لشکر کی دیگر سواریوں سے کم ہو۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۳۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس فرمانِ نصیحت نشان کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنے مرتبے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اچھی اچھی چیزیں اپنے لئے خاص نہ کر لینا، اس سے اُن اسلامی بھائیوں کو خود پر ایک سو بارہ مرتبہ غور کر لینا چاہئے جنہیں کسی شُعبہ یا مَکْتَب (دفتر) میں فوقیت حاصل ہوتی ہے اور وہ اپنی حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اچھی، قیمتی اور معیاری اشیاء اپنے لئے خاص کر لیتے ہیں اور بَچا کُھچا سامان ماتحت اسلامی بھائیوں کو پیش کر دیتے ہیں۔

خاندان والوں سے میل جول کم کر دیا

خلیفہ بننے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خاندان والوں سے میل جول کم کر دیا تو ان میں بعض لوگوں نے کہا: ''آپ مُتَکَبِّر ہو گئے ہیں۔'' فرمایا: میں پہلے محض ایک نوجوان تھا، خاندان کے لوگ بلا روک ٹوک میرے پاس آتے جاتے تھے لیکن خلیفہ بننے کے بعد میرے سامنے دو راستے تھے کہ یا تو میں پہلے کی طرح ان کے ساتھ زیادہ میل جول رکھوں اور حق کی مخالفت پر ان کو سزا دوں، یا ان سے ملنا جُلنا کم کر دوں تا کہ انہیں میرے بل بوتے پر حق کی مخالفت کی جرأت ہی نہ ہو، میں نے بہت سوچ سمجھ کر دوسرا راستہ اختیار کیا ہے، ورنہ **تَکَبُّر** تو صرف خدا عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے، میں اس کے متعلّق اس سے کیونکر جنگ کر سکتا ہوں! (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۴ ملخصا)

بیس ہزار دینار دینے سے اِنکار

خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک نے عنبسہ بن سعید کو بیس ہزار دینار دینے کا حُکْم

www.dawateislami.net

دیا تھا، یہ حُکْم نامہ دفتری کارروائی کے آخری مرحلہ میں تھا اور اس رقم کا صِرْف وُصول کرنا باقی تھا کہ سلیمان کا انتقال ہوگیا۔ عنبسہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے گہرے دوست تھے، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خلیفہ ہوئے تو وہ اس رقم کی وُصُولی کے سلسلہ میں گفتگو کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ کے دروازے پر بنواُمَیَّہ کے کئی لوگ بھی جمع ہیں اور وہ اپنے اپنے معاملات میں گفتگو کرنے کے لیے حاضری کی اِجازت چاہتے ہیں۔ جب انہوں نے عنبسہ کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ ہمیں **امیرُ الْمُؤمنین** سے بات چیت کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ عنبسہ سے کیا سلوک کیا جاتا ہے؟ چنانچہ انہوں نے عنبسہ سے کہا کہ آپ **امیرُ الْمُؤمنین** کے پاس جائیں تو ان کی خدمت میں ہمارا تذکرہ بھی کریں اور واپس آکر ہمیں بتائیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا۔ عنبسہ اندر گئے اور عَرْض کی: ''**یاامیرَالْمُؤمنین**! خلیفہ سلیمان نے مجھے کچھ رقم عطا کرنے کا حُکْم فرمایا تھا، اُس کی دفتری کارروائی مکمل ہوچکی تھی اور صرف قبضہ باقی تھا کہ ان کا انتقال ہوگیا، میری رائے میں اب آپ کو اس کی تکمیل بدرجہ اولٰی کرنی چاہیے کیونکہ میرا آپ کا تعلق اس سے کہیں زیادہ گہرا ہے جو میرا اور سلیمان کا تھا۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے پوچھا: ''کتنی رقم ہے؟'' عَرْض کی: ''بیس ہزار دینار!'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بہت حیران ہوئے اور فرمایا: ''بیس ہزار دینار! اتنی رقم تو مسلمانوں کے چار ہزار گھروں کے لیے کافی ہوسکتی ہیں، وہ ایک ہی آدمی کو دے ڈالوں؟ **واللّٰہ**! میں یہ نہیں کرسکتا۔'' عنبسہ کہتے ہیں میں نے یہ سن کر ناراضی سے وہ دستاویز پھینک دی۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: یہ تمہارے پاس ہی رہے تو تمہارا کیا نقصان ہے، ممکن ہے میرے بعد کوئی ایسا خلیفہ آئے جو اس مال کے معاملے میں مجھ سے زیادہ جَری (یعنی جرأت کرنے والا) ہو اور تمہیں یہ رقم دلوادے۔ میں نے انکی رائے کو مفید سمجھتے ہوئے وہ دستاویز اٹھالی اور عَرض کی: امیر المومنین! ''جبلِ درس'' کا کیا ہوا؟ درحقیقت جبل درس حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی ہی جاگیر تھی مگر حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے عنبسہ کی چوٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا: تم نے خوب یاد دلایا۔ پھر خادِم کو ایک ٹوکری لانے کا کہا۔ کھجور کے تنکوں کی بنی ہوئی ٹوکری لائی گئی، اس میں جاگیروں کے کاغذات تھے آپ نے خادِم کو پڑھنے کا حُکْم دیا، وہ ایک ایک کو پڑھتا جاتا اور آپ اسے چاک کرتے جاتے، یہاں تک کہ اس ٹوکری کے تمام کاغذات پھاڑ ڈالے۔

عنبسہ کہتے ہیں: میں باہر نکلا تو بنو اُمیہ کے لوگ دروازے پر موجود تھے۔ میں نے سارا قصہ اُن کو سنایا تو وہ مایوس ہوکر بولے: اس سے زیادہ کیا ہوسکتا ہے؟ آپ انکے پاس واپس جایئے اور ہماری سِفارش کیجئے یا یہ درخواست کیجئے کہ ہمیں دوسرے علاقوں میں جانے کی اِجازت دے دیں۔ میں واپس ہوا اور عَرض کی: **یاامیرالمؤمنین**! آپ کی قوم کے لوگ آپ کے دروازے پر کھڑے ہیں، اُن کی درخواست ہے کہ آپ انکے وہ وظائف وعطیات جاری کردیں جو آپ سے پہلے ان کو ملا کرتے تھے۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: ''**واللّٰہ**! یہ مال میری ملکیت نہیں، نہ میں یہ عطیات ان کو دے سکتا ہوں۔'' میں نے

www.dawateislami.net

عَرض کی: پھر ان کی درخواست ہے کہ آپ انہیں دوسرے علاقوں میں چلے جانے کی اجازت دیں۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ جہاں جانا چاہیں انہیں اس کی اجازت ہے۔'' میں نے عَرض کی: ''مجھے بھی؟'' فرمایا: ہاں تمہیں بھی اجازت ہے، مگر میرا مشورہ ہے کہ تم یہیں ٹھہرو، تم اچھے خاصے مالدار آدمی ہو، میں سلیمان کا تَرَکہ فروخت کرنا چاہتا ہوں، ہوسکتا ہے کہ تم کوئی چیز خرید کر نفع کما لو اور اس طرح جو رقم تمہیں نہیں مل سکی اس کا بدل ہی مل جائے۔'' عنبسہ کہتے ہیں: میں ان کی رائے کو بابرکت سمجھتے ہوئے وہیں رُک گیا۔ جب سلیمان کا تَرَکہ فروخت ہوا تو میں نے وہ ایک لاکھ میں خرید لیا اور عراق لے جا کر دو لاکھ کا فروخت کر دیا، یوں مجھے ایک لاکھ درہم کا نفع ہوا۔ بیس ہزار کی دستاویز بھی میں نے محفوظ رکھی، جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا وِصال ہوا اور یزید بن عبدُ الملک خلیفہ بنے تو میں نے سلیمان کی تحریر لا کر ان کو دکھائی تو انہوں نے اس رقم کی اَدائی کے احکامات جاری کر دیئے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۹ تا ۵۱)

پھوپھی صاحبہ کا وظیفہ

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خلافت کے بعد آپ کی پھوپھی صاحبہ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرتِ فاطمہ بنت عبدالملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کے پاس آئیں اور کہا: ''میں **امیرُ المُؤمنین** سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔'' حضرتِ فاطمہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا نے کہا: ''ذرا تشریف رکھئے وہ ابھی مصروف ہیں۔'' وہ بیٹھ گئیں، تھوڑی دیر بعد غلام گھر سے چراغ لے کر گیا تو حضرتِ فاطمہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا نے کہا: اب **امیرُ المُؤمنین** فارغ ہیں آپ اُن سے بات کر سکتی ہیں، ان کا معمول

www.dawateislami.net

یہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کے کام میں مصروف ہوتے ہیں تو سرکاری شمع جلاتے ہیں اور اپنا ذاتی کام کرنا ہو تو گھر سے چراغ منگوا لیتے ہیں۔ پھوپھی صاحبہ **امیرُ المُؤمنین** کے پاس گئیں، وہاں دیکھا کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ شام کا کھانا تناوُل فرما رہے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چند روٹیاں، کچھ نمک اور ذرا سا زیتون! بس یہ تھا **امیرُ المُؤمنین** کا کھانا۔ پھوپھی صاحبہ نے کہا: ''**امیرُ المُؤمنین**! میں تو اپنی ضرورت کے لئے آئی تھی مگر تمہیں دیکھ کر مجھے اِحساس ہوا کہ اپنی ضرورت سے پہلے مجھے تمہارے مسائل پر کچھ کہنا چاہیے۔'' **امیرُ المُؤمنین** نے کہا: ''فرمایئے پھوپھی جان!'' پھوپھی صاحبہ نے کہا: ''ذرا اِس سے نرم کھانا کھایا کرو۔'' جواب دیا: ''پھوپھی جان! یقیناً میں ایسا ہی کرتا مگر کیا کروں کہ اس کی گنجائش ہی نہیں۔'' اس کے بعد پھوپھی صاحبہ نے کہا: ''تمہارے چچا عبدُ الملک مجھے اتنا اتنا وظیفہ دیا کرتے تھے، انکے بعد تمہارے تایازاد بھائی ولید اور سلیمان آئے تو انہوں نے اس میں اِضافہ کر دیا، اب تم آئے تو میرا وظیفہ ہی بند کر دیا!'' آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ بولے: ''پھوپھی جان! میرے چچا عبدُ الملک، چچازاد بھائی ولید اور سلیمان آپ کو مسلمانوں کا مال دیا کرتے تھے، اب یہ مال میرا تو ہے نہیں کہ میں آپ کو دیا کروں! آپ چاہیں تو ذاتی مال سے دے سکتا ہوں۔'' وہ پوچھنے لگیں: وہ کون سا؟ جواب دیا: وہی جو مجھے دو سو دینار سالانہ وظیفہ ملتا ہے۔ پھوپھی صاحبہ نے کہا: میں تمہارے وظیفے کا کیا کروں گی؟ کہا: ''پھوپھی جان! میرے پاس تو یہی کچھ ہے اس کے علاوہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔'' یہ سن کر پھوپھی صاحبہ واپس چلی گئیں۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۴)

www.dawateislami.net

حکمِ الٰہی کا پاس

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی پھوپھی جان اُم عمر بنت مَروان نے کسی موقع پر آپ سے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ ہے مگر تم نے ہمیں بہت ساری ایسی چیزوں سے محروم کر دیا جو دوسرے خلفاء دیا کرتے تھے! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: یَا عَمَّۃُ لَوْلَا ذٰلِكَ الْحُكْمُ لَكُنْتُ اَوْصَلَهُمْ لَكِ یعنی پھوپھی جان! اگر ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ'' نہ ہوتا تو میں آپ کو دوسروں سے زیادہ دیتا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۴)

آئندہ ایک درہم بھی نہیں دوں گا

ایک مرتبہ عَنْبَسَہ بن سعید حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے ہاں سے نکلے تو دروازے پر خاندانِ بَنُو اُمَیَّہ کے لوگ جمع تھے، جن میں یزید بن عبدالملک بھی تھے جو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے بعد ولی عہد تھے۔ ان لوگوں نے عنبسہ سے شکایت کی کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ہمیں صِرف دس دس دینار بھیجے ہیں، ہمیں ان کی رَنجِش کا اندیشہ ہے ورنہ ہم انہیں یہ رقم واپس کر دیتے۔ ولی عہد یزید بن عبدالملک نے کہا: انہیں بتا دیجئے کہ میں بھی اِس رقم پر راضی نہیں، شاید ان کا خیال ہوگا کہ میں انکے بعد خلیفہ نہیں ہوں گا۔

یہ سن کر عنبسہ دوبارہ اندر گئے اور حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے بات کی کہ آپ کے خاندان کے لوگ دروازے پر بیٹھے ہیں، انہیں آپ

www.dawateislami.net

سے شکوہ ہے کہ آپ نے ان کو صِرف دس دس دینار پر ٹرخا دیا ہے، ولی عہد یزید بن عبدالملک نے تو یہاں تک کہا ہے کہ شاید عمر کا خیال ہوگا کہ ان کے بعد میں خلیفہ بننے والا نہیں ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: ان سے میرا اسلام کہو، سلام کے بعد انہیں میری طرف سے بتاؤ کہ ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے گذشتہ رات جاگ کر اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات کی معافی مانگتے ہوئے گزاری ہے کہ میں نے دوسرے مسلمانوں کو چھوڑ کر تمہیں فی کس دس دینار کیوں دے ڈالے؟ واللّٰہِ العظیم! آئندہ میں تمہیں ایک درہم بھی نہیں دوں گا اِلّا یہ کہ دیگر مسلمانوں کو بھی ملے۔'' اور یزید بن عبدالملک سے کہنا: ''میں تمہیں اس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اگر تم میری بَیعَت توڑ ڈالو اور مسلمان مجھے خلافت سے مَعزُول کر دیں پھر تم معاملاتِ خلافت سنبھال لو تو کیا تم مجھ سے اتنا کم تَر معاملہ کر سکتے ہو جتنا میں نے (خلیفہ ہوتے ہوئے) خود اپنے آپ سے کر رکھا ہے؟ جب کاروبارِ خلافت تمہارے سِپُرد ہوگا تو جو تمہارے جی میں آئے کر لینا۔'' عنبسہ باہر نکلے تو ان سے یہ سارا قصہ بیان کیا اور کہا: بھائیو! جس کی زمین ہے وہ جا کر اپنی زمین کی دیکھ بھال کرے (یعنی یہاں کچھ نہیں ملے گا)۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۱)

دُکانیں واپس دلوائیں

چند مسلمانوں نے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی

www.dawateislami.net

عدالت میں دعویٰ کیا کہ حَمص میں انکی چند دکانوں پر ولید بن عبدُ الملک کے بیٹے ''رَوح'' نے ناجائز قبضہ جمارکھا ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ''رَوح'' سے فرمایا: ''ان کی دکانیں واپس کردو۔'' رَوح بولا: یہ میرے پاس سابق خلیفہ ولید بن عبدالملک کی تحریر موجود ہے۔مگر آپ نے فرمایا: ''جب دکانیں ان کی ہیں اور اس پر شہادت بھی موجود ہے تو ولید کی تحریر کیا معنی رکھتی ہے؟'' اس فیصلہ کے بعد دونوں فریق اٹھ کر چلے گئے۔ باہر جا کر رَوح نے مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والے) کو دھمکایا، اس نے واپس آ کر شکایت کی: **یاامیرَالمُؤمنین!** وہ مجھے دھمکیاں دیتا ہے۔حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے کَعب بن حامد جو آپ کا پولیس افسر تھا، سے فرمایا: رَوح کے پاس جاؤ، اگر دکانیں ان کے حوالے کردے تو بہتر ورنہ اس کا سر کاٹ لاؤ۔'' رَوح کے حامیوں نے خلیفہ کا یہ فرمان سنا تو فوراً اُسے خبر کردی۔جب ''کعب بن حامد'' پولیس افسر نے ایک بالِشت تلوار نیام سے باہر نکال کر ''رَوح'' سے کہا ان کی دکانیں فوراً ان کے حوالے کردو ورنہ.....!! اس نے کہا: ''بہت اچھا!'' اور دکانوں کا قبضہ چھوڑ دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۲)

جواب نہ بَن پڑا

جب خاندانِ بنو امیّہ نے خود کو تمام مسلمانوں کے ساتھ ایک سَطْح پر شانہ بشانہ کھڑے دیکھا تو انہیں سخت ذِلّت محسوس ہوئی کیونکہ پرانے تَفَوُّق و اِمتیاز نے اُن کے لئے اِس مُساوات کو خوابِ فراموش بنا دیا تھا، پھر ذاتی جائیداد کا ہاتھ سے نکل جانا

www.dawateislami.net

بھی اِشتِعال کا مُمکِنہ سبب تھا اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے طَرْزِ عمل سے عوام کو یقین ہو چلا تھا کہ پہلے کے خلفائے بنواُمیہ نے جو رَوِش اختیار کی تھی وہ شَرْعاً درست نہیں تھی، اس لئے خاندان کو اپنے پورے سلسلہ کا دامن دَاغْدَار نظر آتا تھا چُنانچہ خاندان کے کئی اَفراد نے مختلف طریقوں سے حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے سامنے اپنی تشویش کا اِظہار کیا تو ایک دن آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مَروانی خاندان کو جمع کر کے کہا: اے بنو مَروان! تمہیں بہت سی جائیدادیں، عزتیں اور دولتیں ملی تھیں، میرے خیال میں اُمّت کا نِصف یا تہائی مال تمہارے قبضے میں آ گیا تھا، ایسا کیونکر ممکن ہوا؟ یہ سن کر سب پر سَکْتے کی سی کیفیت طاری ہوگئی، جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دوبارہ وضاحت طَلَب کی تو سب یک زبان ہو کر کہنے لگے: ''جب تک ہمارا سر ہمارے دھڑ سے الگ نہ ہو جائے ہم نہ تو اپنے آباء واَجداد کو بُرا بھلا کہہ سکتے ہیں اور نہ اپنی اولاد کو محتاج بنا سکتے ہیں۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۳۶) یہ کہہ کر وہاں سے چل دیئے۔

''سمجھانے'' کی ایک اور کوشش

خاندان کے اَفراد نے حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو ''سمجھانے'' کی ایک اور کوشش کی، چُنانچہ ہشام بن عبدالملک کو اپنا وکیل بنا کر چند لوگوں کے ساتھ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس بھیجا۔ ہشام نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس پہنچ کر کہا: ''**یا امیر المؤمنین**! میں آپ کی خدمت میں آپ کے

www.dawateislami.net

سارے خاندان کی طرف سے قاصِد بن کر آیا ہوں، ان لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ اپنی زیرِ حکومت چیزوں کے بارے میں اپنے طریقہ پر عمل کیجئے لیکن اُن کے پرانے حُقُوق کو باقی رہنے دیجئے۔'' حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز نے فرمایا: اگر تمہارے سامنے 2 دستاویز پیش کی جائیں اور جن میں سے ایک حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی اور دوسری خلیفہ عبدالملک کی لکھی ہوئی ہو تو تم کس پر عمل کرو گے؟ ہشام نے کہا: ظاہر ہے حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی تحریر مُقدَّم ہے، اُسی پر عمل کروں گا۔ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز نے فرمایا: تو پھر سُنو! میں کتابُ اللّٰہ کو سب پر مُقدَّم پاتا ہوں اور ہر چیز کو اِسی کے مُطابِق چلانے کی کوشش کروں گا۔ اس پر وہاں پر موجود خالد بن عمر نے کہا: پھر بھی جو چیزیں آپ کے زیرِ فرمان ہیں اُن پر عَدْل و اِنصاف سے حکومت کیجئے لیکن گذشتہ خلفا کی اچھی یا بُری چیزوں کو اپنے حال پر رہنے دیجئے اور یہ آپ کے لئے کافی ہوگا۔ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز نے فرمایا: اگر کسی شخص کے چند چھوٹے بڑے بچے ہوں اور وہ اِنتقال کر جائے پھر بڑے بیٹے چھوٹوں کی دولت پر قبضہ کر لیں اور چھوٹے بچے تمہارے پاس دادرَسی کے لئے آئیں تو تم کیا کرو گے؟ خالد نے کہا: میں انہیں ان کا حق دلاؤں گا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میرے نزدیک بہت سے خلفا اور ان کے قریبی لوگوں نے لوگوں کا مال و جائیداد زبردستی ہتھیا لیا اور جب میں خلیفہ بنا تو لوگوں نے مجھ سے دادرَسی چاہی تو میرے لئے اِس کے سوا

www.dawateislami.net

کوئی چارا نہیں تھا کہ میں کمزوروں کو اُن کا حق دلاؤں۔ یہ سن کر خالد بن عمر کے منہ سے بے اختیار یہ دعائیہ کلمات نکلے: وَفَّقَكَ اللّٰهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اِس کی توفیق دے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۴۱)

میں قیامت کے عذاب سے ڈرتا ہوں

اسی طرح کسی اور موقع پر خاندان کے لوگ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دروازے پر جمع ہوئے اور اُن کے صاحبزادے حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق سے کہا: ''یا تو ہمیں باریابی کی اِجازت دِلواؤ، یا خود ہمارا پیغام امیر المومنین تک پہنچاؤ۔'' انہوں نے پیغام پہنچانے پر حامی بھری تو سب نے کہا: ''ان سے پہلے جو خلفا تھے وہ ہم کو عطیہ دیتے تھے اور ہمارے مَراتِب کا لحاظ رکھتے تھے، لیکن تمہارے باپ نے ہم کو بالکل محروم کر دیا۔'' انہوں نے جا کر یہ پیغام سنایا تو حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: ''جا کر کہہ دو کہ میرا باپ کہتا ہے: اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ یعنی اگر میں اپنے خدا عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں تو قیامت کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

(سیرت ابن جوزی ص ۱۳۹)

؎ گنہگار طلبگارِ عفو و رحمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

پھوپھی صاحبہ کی سفارش

اُن سب نے ایک تدبیر یہ بھی کی کہ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی پھوپھی صاحبہ کو بھیجا۔ وہ آئیں اور کہا: تمہارے قَرابَت دار شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے ان سے روٹی چھین لی۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے جواب دیا: میں نے ان کا کوئی حق نہیں روکا۔ وہ بولیں: ''سب لوگ اِسی کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، مجھے خوف ہے کہ کسی دن تمہارے خلاف بَغاوت نہ کردیں!'' حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: ''ان کی بَغاوت کے دن سے زیادہ قیامت کے دن کا خوف ہے۔'' اس کے بعد ایک اَشْرَفی، گوشت کا ایک ٹکڑا اور ایک انگیٹھی منگوائی اور اشرفی کو آگ میں ڈال دیا، جب وہ خوب سُرخ ہوگئی تو اسکو اٹھا کر گوشت کے ٹکڑے پر رکھ دیا جس سے وہ بھن گیا، اب پھوپھی صاحبہ کی طرف رُخ کرکے کہا: '' اَیْ عَمَّۃُ! اَمَا تُؤْمِنِیْنَ لِاِبْنِ اَخِیْکَ مِنْ مِّثْلِ ھٰذا یعنی پھوپھی جان! اپنے بھتیجے کے لئے اِس قسم کے عذاب سے پناہ نہیں مانگتیں؟''

(سیرت ابن جوزی ص ١٣٨)

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

خلافت سے بے نیازی

جب خاندان کے کچھ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز پر اِسی حوالے سے کچھ زیادہ ہی بَرْہَمی کا اِظہار کیا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ان کی سب باتوں کو نہایت غور سے سنا اور پھر دھمکی آمیز لہجے میں فرمایا: ''اگر آئندہ پھر تم نے اِس قسم کی باتیں کیں تو سن لو! میں نہ صرف تمہارا شہر چھوڑ کر مدینہ طیبہ چلا جاؤں گا اور خلافت کا معاملہ شوریٰ پر چھوڑ دوں گا، میں اس کے اہل کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔'' (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۶۵)

عمر بن ولید کا خط اور اس کا جواب

جب حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے عَدل و اِنصاف پر مبنی ان فیصلوں کی خبر ولید بن عبد الملک کے بیٹے ''عمر'' کو پہنچی تو اُس نے اِس عادِلانہ طرزِ عمل کو نہایت ناپسندیدگی سے دیکھا اور آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی طرف ایک مکتوب بھیجا جس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو بہت زیادہ سخت الفاظ سے مُخاطَب کیا۔ چنانچہ اس نے لکھا: ''اے عمر بن عبدالعزیز! تم نے اپنے سے پہلے تمام خلفا پر عیب لگایا ہے اور تم حد سے تجاوُز کر گئے ہو، تم نے بُغْض و عِناد کی وجہ سے اپنے پیش رَوؤں کے طریقوں کو چھوڑ دیا ہے اور ان کے خلاف چل رہے ہو، تم نے قریش اور ان کی اولاد کی میراث کو جبراً بیت المال میں داخل کر کے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی ہے اور قَطْعِ رَحمی سے کام لیا ہے۔ اے عمر بن عبدالعزیز! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اس بات

www.dawateislami.net

کا خیال کرو کہ تم ظُلم و زِیادَتی سے کام لے رہے ہو، اے عمر بن عبدالعزیز! ابھی تمہارے پاؤں صحیح طور پر تختِ خلافت پر جَمے بھی نہیں اور تم نے ایسے سخت فیصلے کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ یاد رکھو! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نگاہ میں ہو جو بہت جَبَّار و قَہَّار ہے۔''

جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اُس کا یہ خط ملا تو اگرچہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سراپا حِلْم تھے تاہم اِس معاملے میں کوئی نَرمی نہیں برتی بلکہ اُسی کے انداز میں عَدْل و اِنصاف اور جرأتِ اِیمانی سے بھرپور جوابی خط روانہ کیا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے عمر بن ولید کو۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور سلام ہو تمام رسولوں پر۔ اَمَّا بعد! اے عمر بن ولید! مجھے تمہاری طرف سے جو مکتوب ملا ہے اُس کا جواب اُسی انداز میں لکھ رہا ہوں۔ اے عمر بن ولید! تو ذرا اپنے آپ کو پہچان کہ کس کی اولاد ہے؟ تو ایک ایسی لونڈی کے بَطْن سے پیدا ہوا تھا جسے ذبیان بن دیان نے خریدا تھا اور اُس کی قیمت بیت المال سے ادا کی تھی پھر اس نے وہ لونڈی تیرے والد کو تحفۃً دے دی تھی۔ اور اب تو اتنا شدید و سخت بن رہا ہے اور تو گمان کر رہا ہے کہ میں نے حدودُ اللہ نافذ کر کے ظُلْم کیا ہے۔ یاد رکھ! وہ زمین اور جائداد جو تمہارے خاندان والوں کے پاس ناحق تھی وہ میں نے ان کے حق داروں کو دے کر ظُلْم نہیں کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ ظالم تو وہ شخص ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کا لحاظ نہ رکھا اور جس نے ایسے لوگوں کو گورنر اور بلند حکومتی

www.dawateislami.net

عہدے دیئے جو صرف اپنے اہل خانہ اور اپنی اولاد کا بھلا چاہتے تھے اور مسلمانوں کی مشکلات اور اُن کے حقوق سے انہیں کوئی غرض نہ تھی اور وہ اپنی مرضی سے فیصلے کرتے تھے۔ اے عمر بن ولید! تجھ پر اور تیرے باپ پر بہت زیادہ افسوس ہے، بروزِ قیامت تم دونوں سے حق مانگنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی، اس دن لوگ تم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گے اور مجھ سے زیادہ ظالم تو **حجاج بن یوسف** تھا جس نے ناحق خون بہایا اور مالِ حرام پر قبضہ کیا اور مجھ سے زیادہ ظالم و نافرمان تو وہ شخص تھا جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حُدُود قائم کرنے کے لئے **قرہ بن شریک** جیسے شخص کو مِصر کا گورنر مقرر کیا حالانکہ وہ نِرا جاہل تھا، اس نے شراب کو عام کیا اور آلاتِ لہو ولعب کو خوب پَروان چڑھایا۔ اے عمر بن ولید! تمہیں مہلت ہے کہ جن جن کا حق تم پر ہے جلد اُن کو واپس کردو ورنہ تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے پاس جو بھی ایسا مال ہے کہ اس میں کسی غیر کا حق شامل ہے تو میں اسے حق داروں میں تقسیم کردوں گا اور اگر تم غور و فِکْر کرو تو تمہارے اَموال میں بہت سارے لوگوں کا حق شامل ہے۔ اگر دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو دوسروں کے حق واپس کردو۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَلَا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْن یعنی ہم پر سلامتی ہو اور ظالموں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سلامتی نہ ہو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۳۳)

خاندان کی عزت کا پاس

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اگرچہ بعض حکومتی معاملات میں اپنے خاندان کے طریقہ کار کو پسند نہ فرماتے تھے۔ تاہم ان کو اپنے

www.dawateislami.net

خاندان کی عزت وحُرمت کا کچھ کم پاس نہ تھا۔ایک بار خَوارِج نے اُن سے دورانِ مناظرہ کہا کہ جب تک آپ اپنے خاندان سے تبرّی (یعنی بیزاری کا اظہار) اور اُن پر لعنت وملامت نہ کریں گے ہم آپ کی اِطاعت قبول نہ کریں گے۔دریافت فرمایا: کیا تم نے فِرْعَون پر لعنت کی ہے؟ اُن سب نے کہا: نہیں۔فرمایا: جب تم نے فِرْعَون جیسے کافِر سے چَشْم پوشی کی تو میں اپنے خاندان سے کیوں نہ چَشْم پوشی کروں حالانکہ اس میں بُرے بھلے، نیک وبَد ہر قسم کے لوگ تھے۔(سیرت ابن جوزی، ص ۹۵)

بیت المال پر کس کا حق ہے؟

ایک موقع پر عنبسہ بن سعید نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے کچھ مال دینے کی درخواست کی تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جو مال تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے اگر وہ حلال کا ہے تو تمہیں وہی کافی ہے اور اگر حرام کا ہے تو اس پر مزید حرام کا اِضافہ نہ کرو۔پھر پوچھا: اچھا یہ بتاؤ! کیا تم محتاج ہو؟ عَرض کی: ''نہیں۔'' کیا تمہارے ذمّے قرض ہے؟ جواب اِس مرتبہ بھی نفی میں تھا۔ فرمایا: پھر تم کیا چاہتے ہو؟ کیا میں مسلمانوں کا مال بلاضرورت تمہیں دے ڈالوں اور حقداروں کو یونہی چھوڑ دوں! ہاں! اگر تم مقروض ہوتے تو میں تمہارا قرضہ ادا کرسکتا تھا، اگر محتاج ہوتے تو بقدرِ کِفایت تمہیں دے سکتا تھا، لہٰذا جو مال تمہارے پاس موجود ہے اُسی کو خَرچ کرو، سب سے پہلے تو یہ دیکھ لو کہ یہ مال کہاں سے جمع کیا ہے اور اپنی خیر مناؤ، اس سے پہلے کہ تمہیں اُس ذات (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کے سامنے پیش ہونا

www.dawateislami.net

پڑے جس کے ہاں تمہارا کوئی معاہدہ ہے نہ کسی حیلے بہانے کی گنجائش!

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے کیسی خیر خواہانہ نصیحت فرمائی، ہمیں بھی چاہئے کہ ہاتھوں ہاتھ اپنے مال واَسباب پر غور وفکر کریں کہ خدانخواستہ کہیں اس میں حرام تو شامل نہیں، اگر ہو تو ہاتھوں ہاتھ اُس سے جان چھڑالیں۔

مالِ حرام کے شَرعی احکام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ''پُر اَسرار بھکاری'' کے صفحہ 27 پر ہے: حرام مال کی دو صورَتیں ہیں: (۱) ایک وہ **حرام مال** جو چوری، رِشوت، غَصَب اور انہیں جیسے دیگر ذرائع سے مِلا ہو اِس کو حاصِل کرنے والا اِس کا اصلاً یعنی بالکل مالِک ہی نہیں بنتا اور اِس مال کے لئے شَرْعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اُسی کو لوٹا دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو وارِثوں کو دے اور ان کا بھی پتا نہ چلے تو بِلانیّتِ ثواب فقیر پر خیرات کردے (۲) دوسرا وہ **حرام مال** جس میں قبضہ کر لینے سے مِلکِ خبیث حاصِل ہو جاتی ہے اور یہ وہ مال ہے جو کسی عَقدِ فاسِد کے ذَرِیعہ حاصِل ہوا ہو جیسے سُود یا داڑھی مُونڈنے یا خَشخَشی کرنے کی اُجرت وغیرہ۔ اِس کا بھی وُہی حکم ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کو مالِک یا اِس کے وُرثا ہی کو لوٹانا فرض نہیں اوّلاً فقیر کو بھی بِلانیّتِ ثواب خیرات میں دے سکتا ہے۔ البتّہ افضل

www.dawateislami.net

یہی ہے کہ مالِک یاوُرثا کولوٹادے۔ (ماخوذاز: فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱، ۵۵۲ وغیرہ)

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(پُراسرار بھکاری، ص ۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قُسطُنطُنیہ کے مسلمان قیدیوں کو رقم بھیجی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے قُسطُنطُنیہ کے مسلمان قیدیوں کے نام خط لکھا: ''اَمَّابَعد: تم اپنے آپ کو قیدی تصوُّر کرتے ہو؟ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تم قیدی نہیں، بلکہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں محبُوس (یعنی روکے گئے) ہو اور تمہیں عِلْم ہونا چاہیے کہ میں اپنی رِعایا میں کوئی چیز تقسیم کرتا ہوں تو تمہارے گھر والوں کو اچھا اور زیادہ حصّہ پہنچاتا ہوں، میں تمہارے لئے پانچ پانچ دینار بھیج رہا ہوں اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ زیادہ بھیجنے کی صورت میں رُومی اُس کو روک لیں گے اور تم تک نہیں پہنچنے دیں گے تو اِس سے زیادہ بھیجتا، اور میں فلاں صاحب کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں وہ رُومیوں کو منہ مانگا مُعاوَضہ دے کر تم میں سے ہر چھوٹے بڑے، مرد، عورت، آزاد اور غلام سب کو رہا کرائے گا، والسلام۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۰)

بخل کا خوف

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے

www.dawateislami.net

جس کسی کو بھی کچھ دیا اُسے بہت تھوڑا سمجھا کیونکہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں اُس سے اپنے اسلامی بھائیوں کے لئے جنت کا سوال کروں اور دنیا کے معاملے میں ان پر بخل کروں یہاں تک کہ قیامت کے دن مجھ سے یہ سوال ہو: لَوْ كَانَتِ الْجَنَّةُ بِيَدِكَ كُنْتَ بِهَا أَبْخَلَ اگر جنت تمہارے ہاتھ میں ہوتی تو تم اس میں بھی بخل کرتے؟ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۷)

کنیز واپس کردی

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زوجہ حضرت فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کے پاس ایک کنیز تھی جو حسن و جمال میں بے مثال تھی، وہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بہت پسند تھی، خلیفہ بننے سے پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی زوجہ سے کہا بھی تھا: ''یہ کنیز مجھے ہبہ کردو۔'' لیکن انہوں نے اِنکار کردیا۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زوجۂ محترمہ اُس کنیز کو تیار کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں لائیں اور عَرض کی: ''میں یہ کنیز بخوشی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو پیش کرتی ہوں کیونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو یہ بہت زیادہ پسند ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہت خوش ہوئے۔ جب وہ تنہائی میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قریب آئی تو اُس کا حُسن و جمال آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بہت بھایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس سے قُربت اِختیار کرنا چاہی

www.dawateislami.net

مگر ایک دم رُک گئے اور اس کنیز سے کہا: ''بیٹھ جاؤ، اور پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور فاطمہ کے پاس تم کہاں سے آئیں؟'' وہ کہنے لگی: میں ''کُوفہ'' کے گورنر کی غلامی میں تھی اور وہ گورنر حجاج بن یوسف کا بہت مقروض تھا، اُس نے مجھے حجاج بن یوسف کے پاس بھیج دیا۔ حجاج بن یوسف نے مجھے عبدُ الملک بن مَروان کے پاس بھیج دیا۔ ان دنوں میرا لڑکپن تھا، پھر عبدُ الملک نے مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کو تحفے میں دے دیا اور یوں میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس پہنچ گئی۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس سے پوچھا: ''اُس گورنر کا کیا ہوا؟'' کہنے لگی: ''وہ فوت ہو چکا ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: ''کیا اُس کی کوئی اولاد ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''جی ہاں! اس کا ایک لڑکا ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اِستِفسار فرمایا: ''اس کا کیا حال ہے؟'' کہنے لگی: ''اس کا حال بہت برا ہے، بہت زیادہ مُفلِسی کی زندگی گزار رہا ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُسی وقت کُوفہ کے موجودہ گورنر ''عبدالحمید'' کو خط لکھا کہ فلاں شخص کو فوراً میرے پاس بھیج دو، فوراً حکم کی تعمیل ہوئی اور وہ شخص آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: ''تجھ پر کتنا قرض ہے؟'' تو اُس نے جتنا بتایا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سارا ادا کر دیا۔ پھر فرمایا: ''یہ کنیز بھی تمہاری ہے، اسے لے جاؤ۔'' یہ کہتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وہ کنیز اس کے حوالے کر دی۔

www.dawateislami.net

اس نے کہا: ''**امیرُالمُؤمنین!** یہ کنیز آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہی رکھ لیجئے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''مجھے اب اس کی کوئی حاجت نہیں۔'' اس نے پیش کش کی: ''اسے مجھ سے خرید لیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خریدنے سے بھی اِنکار کردیا اور فرمایا: ''جاؤ، اسے اپنے ساتھ ہی لے جاؤ۔'' یہ سن کر وہ کنیز کہنے لگی: ''**یاامیرَالمُؤمنین!** آپ تو مجھے بہت چاہتے تھے، اب وہ چاہت کہاں گئی؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''وہ محبت وچاہت اپنی جگہ برقرار ہے بلکہ اب تو اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔'' پھر ان دونوں کو روانہ کردیا۔ (عیون الحکایات، ص ۵۴)

خارجیوں نے آپ سے جنگ نہیں کی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی سیرت وکردار سے آپ کے دُشمن بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، چنانچہ خارِجی گروہ جو ہمیشہ خلفاء کے مقابلے میں عَلَمِ بَغاوت بُلند کرتا رہتا تھا، وہ لوگ پہلے پہل حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز کو بھی قَتْل کرنا چاہتے تھے، لیکن جب ان کو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرت اور طرزِ حکومت کی خبر ہوئی تو انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ ایسے عظیم شخص سے جنگ کرنا اور اُسے قتل کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا، لہٰذا وہ اپنے اِس مَذمُوم فعل سے باز رہے اور یہ اِعتراف کیا کہ یہ مردِ مجاہد واقعی خلافت کے لائق ہے۔ چُنانچِہ جب تک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ نہایت عَدْل واِنصاف سے اُمورِ خلافت

www.dawateislami.net

اَنجام دیتے رہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۶۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُزُرگانِ دین کی بارگاہوں سے رجوع

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر اگرچہ خود بھی تقویٰ و پرہیزگاری کے عظیم مرتبے پر فائز تھے مگر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ وقتاً فوقتاً دیگر بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین سے بھی نصیحت وعبرت کے مَدَنی پھول حاصل کیا کرتے تھے، ایسی ہی 14 حکایات وروایات اور مکتوبات ملاحظہ کیجئے:

(۱) موت کو اپنے سرہانے رکھئے

ایک بار حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے حضرت شیخ ابوحازِم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم سے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا: اِضْطَجِعْ ثُمَّ اجْعَلِ الْمَوْتَ عِنْدَ رَأْسِكَ ثُمَّ انْظُرْ مَاتُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ تِلْكَ السَّاعَةُ فَخُذْ فِيْهِ الْاٰنَ وَمَا تَكْرَهُ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْكَ تِلْكَ السَّاعَةُ فَدَعْهُ الْاٰنَ یعنی زمین پر لیٹ جائیے اور موت کو اپنے سر کے پاس سمجھئے، پھر غور کیجئے کہ اُس گھڑی آپ کو کونسی چیز محبوب ہوگی؟ پس اس چیز کو فوراً اِختیار کر لیجئے اور اُس وقت جس شے کو آپ ناپسند کریں اُسے ہاتھوں ہاتھ چھوڑ دیجئے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۵۹)

www.dawateislami.net

(۲) کسی سے اِمداد کی توقُّع نہ رکھئے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی کی خدمت میں بذریعہ **مکتوب** درخواست کی کہ ''مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے جو میرے تمام کاموں میں **مددگار** ثابت ہو۔'' آپ نے اس کے جواب میں لکھا: ''اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا مُعاوِن نہیں ہے تو پھر کسی سے بھی اِمداد کی توقُّع نہ رکھئے، اُس دن کو بہت نزدیک تصوُّر کیجئے جس دن ساری دنیا فَنا ہو جائے گی اور صِرْف آخِرت باقی رہے گی۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص۳۹)

(۳) یہ نصیحت کافی ہے

حضرت سیِّدُنا ابو قِلابہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس گئے تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُن سے کہا کہ مجھے نصیحت کیجئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو قِلابہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے وَقْت سے اب تک کوئی خلیفہ باقی نہیں رہا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے کہا کہ مجھے اور نصیحت کیجئے۔ انہوں نے کہا: اب پہلا خلیفہ جو اِنتقال کرے گا وہ آپ ہوں گے۔ کہا: اور بھی نصیحت کیجئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو قِلابہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر حق تعالٰی آپ کے ساتھ ہے تو پھر آپ کو کچھ خوف نہیں، لیکن اگر وہ آپ کے ساتھ نہ رہے، تو پھر آپ کس کی پناہ ڈھونڈیں گے یہ سن کر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فرمانے لگے: بس یہ

www.dawateislami.net

نصیحت مجھے کافی ہے۔

(التبر المسبوک فی نصیحۃ الملوک، باب ان یشتاق ان رویۃ العلماء، ج ۱، ص ۵)

(۴) بُری خلافت کے گواہ ہوں

حضرت سیّدُنا ابوحازِم علیہ رحمۃ اللّٰہ الاکرم نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو خط لکھا: ''نبی پاک صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِس حال میں ملنے سے ڈریئے کہ آپ اُن کی رسالت کی گواہی دیں اور وہ اپنی اُمّت میں آپ کی بُری خلافت کے گواہ ہوں۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۵۹)

(۵) شرفا کو ذمّہ داریاں دیجئے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرت سیّدُنا حَسَن بَصْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو بذریعہ مکتوب درخواست کی کہ مجھے ایسے لوگوں کی نشاندہی فرمایئے جن سے میں حکمِ الٰہی نافذ کرنے میں مدد لے سکوں تو انہوں نے جواب میں لکھا: اہلِ دین آپ کے قریب نہیں آئیں گے اور رہے اہلِ دنیا تو ان کو آپ خود قریب نہیں کرنا چاہیں گے لیکن آپ شرفا کو ذمّہ داریاں دیجئے کیونکہ وہ اپنی شرافت کو خیانت سے داغدار نہیں کریں گے۔ (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۹۹)

(۶) مختصر ترین نصیحت

حضرت سیّدُنا ابوسعید علیہ رحمۃ اللّٰہ المجید نے لکھا: یا امیر المومنین! لمبی زندگی کی اِنتہا اُس فَنا تک ہے جو معلوم ہے لہٰذا آپ اس فَنا سے وہ حصہ لیجئے جو باقی

www.dawateislami.net

رہنے والا نہیں، اپنی اس بقاء کے لئے جس نے فنا نہیں ہونا، والسلام۔ جب حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز نے خط پڑھا تو رو پڑے، فرمایا: ابوسعید علیہ رحمۃ اللہ المجید نے انتہائی مختصر نصیحت کی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۵۱)

(۷) مطلبی کی صحبت سے بچیئے

حضرتِ سیّدُنا محمد بن کَعْب علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز سے کہا: ''ایسے شخص کو ہرگز اپنا مُصاحِب نہ بنایئے جو اپنی حاجت کے پورے ہونے تک آپ کے آگے پیچھے ہو، جب اُس کا مطلب نکل جائے تو اس کی آپ سے محبت بھی ختم ہو جائے، بلکہ ایسے لوگوں کو اپنا مصاحِب بنایئے جو بھلائی میں بلند مرتبہ والے اور حق کے معاملہ میں صَبر والے ہوں، یہی لوگ نفس کے خلاف آپ کے مددگار رہوں گے اور انکی حمایت و مدد آپ کے لئے کافی ہوگی۔''

(سیرت ابن جوزی ص ۱۷)

(۸) کاش میں نے یہ بات نہ کہی ہوتی

حضرت زیاد رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے تو آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے بھی اُمورِ خلافت کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو انہوں نے پوچھا: **یا امیر المؤمنین!** اس شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جس کے خلاف ایک شخص نے دعویٰ دائر

www.dawateislami.net

کر رکھا ہو؟ فرمایا: ایسا شخص بُری حالت میں ہے۔ پوچھا: اگر دو ہوں تو؟ فرمایا: یہ اس سے بھی بُری حالت ہے۔ پوچھا: اگر تین ہوں تو؟ فرمایا: اس کے لئے تو زندگی کا لطف ہی باقی نہ رہے گا۔ حضرت زیاد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: تو پھر سنئے **یاامیرَالمُؤمنین!** امّت محمدی کا ہر شخص قیامت کے دن آپ کا فریق ہوگا۔ یہ سن کر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اتنا روئے کہ حضرت زیاد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے افسوس ہونے لگا کہ کاش میں نے ان سے یہ بات نہ کہی ہوتی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۶۴)

(۹) بے ہوش ہو کر گر گئے

حضرت سَیِّدُنا یزید رَقّاشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عَرْض کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''**یاامیرَالمُؤمنین!!** یاد رکھئے کہ آپ پہلے خلیفہ نہیں ہیں جو مر جائیں گے۔ (یعنی آپ سے پہلے گزرنے والے خلفاء کو موت نے آلیا تھا۔) '' یہ سن کر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز رونے لگے اور عرض کرنے لگے: '' کچھ اور بھی فرمایئے۔'' تو آپ نے کہا: ''**یاامیرَالمُؤمنین!** حضرتِ سیّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لے کر آپ تک آپ کے سارے آباء و اَجداد فوت ہو چکے ہیں۔'' یہ سن کر آپ مزید رونے لگے اور عرض کی: '' مزید کچھ بتایئے۔'' حضرت سَیِّدُنا یزید رَقّاشی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی نے فرمایا: '' آپ کے اور جنت و دوزخ

www.dawateislami.net

کے درمیان کوئی منزل نہیں ہے۔ (یعنی دوزخ میں ڈالا جائے گا یا جنت میں داخل کیا جائے گا۔) یہ سن کر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۲۹)

(۱۰) آنسوؤں سے چولہا بجھ گیا

ایک بُزرگ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے سامنے آگ کا چولہا رکھا تھا، آپ نے اُن سے کہا: ''مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔'' انہوں نے فرمایا: **امیرُ المُؤمنین!** آپ کو کسی کے جنت میں داخل ہو جانے سے کیا فائدہ؟ جب کہ آپ خود جہنم میں جا رہے ہوں، اور کسی کے جہنم میں داخل ہونے سے آپ کا کیا نقصان؟ جب آپ خود جنت میں جا رہے ہوں۔'' یہ سن کر حضرتِ عمر رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اتنا روئے کہ سامنے رکھا آگ کا چولہا آپ کے آنسوؤں سے بجھ گیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۶۴)

(۱۱) نصیحتوں بھرا مکتوب

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حضرت سیّدُنا سالم بن عبداللّٰہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا: **السّلام علیکم!** اللّٰہ تعالٰی کی حمد و ثناء کے بعد عمر بن عبدالعزیز عَرض کرتا ہے: ''میرے مشورے کے بغیر ہی اُمورِ خلافت میرے سپرد کر دیئے گئے ہیں حالانکہ میں نے کبھی بھی خلافت کی خواہش نہ کی تھی، **اللّٰہ** ربُّ العزّت کے حُکم سے مجھے خلافت کی

www.dawateislami.net

ذمہ داری ملی ہے، لہٰذا میں اُمورِ خلافت کے تمام مسائل میں اُسی سے مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے اچھے اعمال اور مخلوق پر شفقت ونرمی کی توفیق مرحمت فرمائے۔ وہی ذات میری مدد کرنے والی ہے، (اے میرے بھائی) جب آپ کے پاس میری یہ تحریر پہنچے تو مجھے **امیرُ المؤمنین** حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اور اُن کے فیصلوں کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کیجئے گا اور یہ بتایئے گا کہ انہوں نے مسلمانوں اور ذِمّیوں کے ساتھ اپنے دورِ خلافت میں کیسا رویہ اختیار کیا؟ میں اُمورِ خلافت میں ان کی پیروی کرنا چاہتا ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میری مدد فرمائے گا۔ وَالسَّلام: عمر بن عبدالعزیز

جب یہ مکتوب حضرتِ سیّدُنا سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہنچا تو انہوں نے اس کے جواب میں کچھ یوں لکھا: ''اے عمر بن عبدالعزیز (عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر)! آپ پر سلامتی ہو، **اللہ** رب العزت کی حمد وثنا اور حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود وسلام کے بعد میں کہتا ہوں: ''**اللہ** رب العزت قادرِ مُطْلَق ہے، اس کی عظمت وبلندی کو کوئی نہیں پہنچ سکتا، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ کسی غیر کے شریک ہونے سے مُنَزَّہ و مُبَرَّا ہے، جب اس نے چاہا دنیا کو پیدا فرمایا اور جب تک چاہے گا باقی رکھے گا، اس نے دنیا کی اِبتدا و اِنتہا کے درمیان بہت قلیل مدت رکھی جو حقیقتاً دن کے کچھ حصے کے برابر بھی نہیں۔ پھر **اللہ** تعالیٰ نے اس دنیا اور اس میں موجود تمام مخلوقات کی فنا کا فیصلہ بھی فرمادیا اور یہ سب چیزیں فانی ہیں، صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی

www.dawateislami.net

ذات ہی کو بقاء ہے، اس کے سوا باقی سب چیزیں فانی ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۠(۸۸)

(پ۲۰، القصص:۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے، اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

(اے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ!) بے شک دنیا والے دنیا کی کسی چیز پر قادر نہیں، وہ خود مختار نہیں، جب انہیں حکمِ الٰہی ہوگا وہ اس دنیا کو چھوڑ دیں گے اور یہ بے وفا دنیا ان کو چھوڑ دے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (لوگوں کی رہنمائی کے لئے) قرآن کریم اور دیگر آسمانی کُتُب نازِل فرمائیں، انبیاء ورُسُل علیہم الصلوۃ والسلام مبعوث فرمائے، اپنی کتاب میں جزاء وسزا بیان فرمائی، سمجھانے کے لئے مثالیں بیان فرمائیں اور اپنے دین کی وضاحت قرآن کریم میں فرمادی، حرام وحلال اشیاء کا بیان اسی کتاب میں فرما دیا اور عبرت آموز واقعات اس میں بیان فرمائے۔ اے عمر بن عبدالعزیز (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)! کیا آپ سے اس بات کا وعدہ نہیں لیا گیا کہ آپ ہر ایک انسان کے کھانے پینے کے ذمہ دار ہیں، بلکہ آپ کو تو خلافت دی گئی ہے، اس لئے بے شک آپ کے لئے بھی اُتنا ہی کھانا اور لباس کافی ہے جتنا ایک عام انسان کے لئے کافی ہوتا ہے بے شک آپ کو یہ ذمہ داری اللہ رب العزت ہی کی طرف سے ملی ہے۔

www.dawateislami.net

اگر آپ خُود کو اور اپنے اہلِ خانہ کو نقصان و بربادی سے بچا سکتے ہیں تو ضَرور بچائیے اور قیامت کی ہولناکیوں سے بچئے، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک جو لوگ آپ سے پہلے گزرے انہوں نے جو کچھ کرنا تھا وہ کیا، جو ترقیاتی کام کرنے تھے کئے، جن چیزوں کو ختم کرنا تھا ختم کیا، اور ہر شخص اپنے اپنے انداز میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہا اور یہی سمجھتا رہا کہ اصل طریقہ یہی ہے جو میں نے اختیار کیا ہے، ان میں سے بعض لوگوں نے قابلِ گرِفت لوگوں سے بھی نہایت نَرمی سے کام لیا اور ان کی سَرکشی کے باوجود انہیں بے جا ڈِھیل دی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے لوگوں پر آزمائش کا دروازہ کھول دیا۔ اگر آپ بھی کسی قابلِ گرِفت شخص سے نرمی کا برتاؤ کریں گے تو اس کا انجام دیکھیں گے اور اگر آپ نے کسی مُجرِم سے کسی دینی معاملہ میں نرمی کا برتاؤ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر بھی آزمائش کے دروازے کھول دے گا، اگر آپ کسی کو گورنر بننے کے قابل نہ سمجھیں تو بے دھڑک اس کو عہدے سے معزول کر دیجئے اور اس بات سے نہ ڈریئے کہ اب کون گورنر و حاکم بنے گا؟ اللہ ربُّ العٰلمین آپ کے لئے ان نااہل گورنروں اور حاکموں سے بھی اچھے مددگار لوگ عطا فرما دے گا۔ آپ مخلوق کی پرواہ مت کیجئے اور اپنی نیت کو خالص رکھئے، ہر انسان کی مدد اس کی نیت کے مطابق کی جاتی ہے، جس کی نیت کامل ہے تو اس کو اجر بھی کامل ہی ملے گا اور جس کی نیت میں فُتُور ہوگا اس کو صِلہ بھی ایسا ہی دیا

www.dawateislami.net

جائے گا۔ اے عمر بن عبدالعزیز! اگر آپ چاہتے ہیں کہ بروزِ قیامت کوئی آپ کے خلاف ظُلم کا دعویدار نہ ہو اور جو لوگ آپ سے پہلے گزر گئے وہ آپ پر رشک کریں کہ دیکھو! اِس کے متبعین کو اس سے کوئی شکایت نہیں، اس کی رِعایا اس سے خوش ہے تو آپ ایسے اعمال کیجئے کہ اس دن یہ مقام حاصل ہو جائے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے نیکی کرنے کی قوت دی جاتی ہے اور برائی سے بھی وہی ذات بچانے والی ہے۔ اور جو لوگ موت اور اس کی ہولناکیوں سے خوف کھاتے تھے مرنے کے بعد ان کی وہ آنکھیں ان کے چہروں پر بہہ گئیں جو دُنیوی لذتوں سے سیر ہی نہ ہوتی تھیں، ان کے پیٹ پھٹ گئے اور وہ تمام چیزیں بھی ضائع ہو گئیں جو وہ کھایا کرتے تھے، ان کی وہ گردنیں جو نرم و نازُک تکیوں پر آرام کرنے کی عادی تھیں آج قبر کی مٹی میں بوسیدہ حالت میں پڑی ہیں۔ جب وہ دنیا میں تھے تو لوگ ان سے خوش ہوتے اور ان کی خدمت کرتے لیکن آج یہی لوگ موت کے بعد ایسی حالت میں ہیں کہ ان کے جِسم گل سَڑ گئے، اگر ان لوگوں کو اور ان کی دنیوی غذاؤں کو آج کسی مِسکین کے سامنے رکھ دیا جائے تو وہ بھی اس کی بدبو سے اذیت محسوس کرے، اب اگر ان کے تَعَفُّن زدہ جسموں پر ڈھیر ساری خوشبو ملی جائے تب بھی ان کی بدبو ختم نہ ہو۔ ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے اپنی رحمتِ خاصہ سے حصہ عطا فرمائے اور اسے دائمی نعمتیں عطا فرمائے، بے شک ہم سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے عمر بن عبدالعزیز!

www.dawateislami.net

آپ کے ساتھ واقعی ایک بہت بڑا معاملہ درپیش ہے، آپ کبھی بھی جزیہ اور زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایسے عامِل مقرر نہ کیجئے گا جو بہت زیادہ سختی کریں اور لوگوں سے بہت زیادہ تُرش گوئی سے پیش آئیں اور بے جا ان کا خون بہائیں۔ اے عمر! اس طرح مال جمع کرنے سے بچئے، ایسی خون ریزی سے ہمیشہ کوسوں دور بھاگئے، اور اگر آپ کو کسی گورنر کے بارے میں یہ خبر ملے کہ وہ لوگوں پر ظُلم کرتا ہے اور پھر بھی آپ نے اسے گورنری کے عہدے سے معزول نہ کیا تو یاد رکھئے! آپ کو جہنم سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور ذلت ورسوائی آپ کے گلے کا ہار ہوگی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی حِفظ واَمان میں رکھے، آمین۔ اگر آپ ان تمام ظُلم وزِیادتی والے اُمور سے اِجتناب کرتے رہے تو دِلی سکون حاصل ہوگا اور آپ مطمئن رہیں گے (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔

اے عمر بن عبدالعزیز! آپ نے لکھا کہ میں **امیرُ المُؤمنین** حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سیرت اور ان کے فیصلوں کے متعلق آپ کو معلومات فراہم کروں تو **امیرُ المُؤمنین** حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے دور کے مطابق فیصلے کئے، جیسی ان کی رِعایا تھی اب ایسی نہیں، ان کے فیصلے اس دور کے اعتبار سے تھے، آپ اپنے دور کے اعتبار سے فیصلے کیجئے، اور اپنے دور کے لوگوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان سے معاملات کیجئے، اگر آپ ایسا کریں گے تو مجھے **اللہ** ربُّ العزّت سے امید ہے کہ وہ آپ کو بھی **امیرُ المُؤمنین** حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی

www.dawateislami.net

عنہ جیسی مدد ونصرت عطا فرمائے گا اور جنت میں ان کے ساتھ مقام عطا فرمائے گا۔

اور اے عمر بن عبدالعزیز! آپ یہ آیتِ مبارکہ پیشِ نظر رکھئے:

وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾ (پ ۱۲، ھود: ۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کے خلاف کرنے لگوں، میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں، اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

اللہ رب العزت آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور دارین کی سعادتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

والسّلام: سالم بن عبداللہ

(عیون الحکایات ص ۷۹ ملخصًا)

(۱۲) تقدیر پر صبر کیجئے

حضرت سیِّدُنا عُبَید اللہ بن عُتبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز کو مکتوب میں لکھا: ''اُس خدائے بزرگ وبَرتَر کے نام سے شروع جس نے سورتیں نازل فرمائیں اور تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اَمَّابَعْد! اے عمر! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے بے شک خوفِ خدا فائدہ دیتا ہے اور

www.dawateislami.net

آنے والی تقدیر پر صبر کیجئے اور اس پر راضی رہئے اگر چہ تقدیر آپ کے پاس کسی ایسی چیز کو لائے جو آپ کو پسند نہ ہو، اور انسان کی ہر وہ عیش والی زندگی جس پر وہ خوش ہوتا ہے ایک دن ایسا آئے گا جب سارے عیش ختم ہو جائیں گے، والسلام۔''

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۱۶)

(۱۳) خالد بن صفوان کی ناصحانہ تقریر

خالد بن صَفْوان حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس آئے اور عَرْض کی: امیر المومنین! آپ اپنی مَدْح وثَنا کو پسند فرمائیں گے؟ فرمایا: نہیں، عَرْض کی: تو پھر وَعْظ ونصیحت کو پسند فرمائیں گے؟ فرمایا: ہاں! خالِد نے کھڑے ہو کر خُطْبہ پڑھا اور رب تعالیٰ کی حَمْد وثَنا کے بعد کہا: امابعد: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، اسے نہ تو ان کی عبادت کی ضرورت ہے، نہ ان کی مَعْصِیَت سے اسے کوئی اندیشہ ہے۔ انسانوں کے مَراتِب اور ان کی رائے مختلف ہے اور عَرَب سب سے بَدتَر مرتبہ میں تھے، بُت پرستی، پتھر تَراشی اور اونٹوں کی گلہ بانی ان کا پیشہ تھا، جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرادہ فرمایا کہ ان میں اپنا رسول (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) بھیجے اور ان میں اپنی رحمت عام کرے تو انہیں میں سے ایک رسولِ محترم کو بھیجا، جن کے لئے تمہاری مشقت نا قابلِ برداشت ہے جو تمہاری خیر خواہی کے حَرِیص ہیں اور جو اہلِ ایمان کے لئے نہایت شفیق ومہربان ہیں۔'' یہ عظیم الشان رسول محمد مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھے۔ مگر ان تمام اوصاف وخصائص کے باوجود لوگوں نے آپ صلَّی اللّٰہ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جسمانی اذیتیں پہنچائیں، آپ پر طرح طرح کی آوازیں کسیں اور آپ کو وطن چھوڑ کر ہجرت پر مجبور کیا، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے واضح دلیل موجود تھی، آپ حُکمِ الٰہی کے بغیر ایک قدم نہیں اٹھاتے تھے، نہ اس کی اِجازت کے بغیر نکلتے تھے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملائکہ کے ذریعہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد کرتا تھا، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو غیب کی خبریں دیتا تھا اور اس نے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ضمانت دی تھی کہ آخر کار کامیابی آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم چومے گی اور جب آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جہاد کا حکم ہوا تو بحسن وخوبی حُکمِ الٰہی کی تعمیل کی۔ بہرحال آپ کی پوری زندگی دعوت وتبلیغ، اظہارِ حق، دشمنوں سے جہاد اور اَحکامِ خداوندی کی تعمیل میں گزری یہاں تک کہ اسی روش پر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وصال ہوا۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ خلافت سے سَرفراز ہوئے تو عرب کے چند قبائل نے کہا ہم نماز پڑھا کریں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے، مگر حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ انہیں وہ تمام فرائض بجالانے ہوں گے جو رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں ادا کرتے تھے، آپ نے مُرتَدِّین کے مقابلہ کے لئے تلوار نیام سے نکالی، جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اہلِ باطل پر غالِب آئے، ان کی عزت وغُرور کو خاک میں ملادیا اور زمین ان کے خون سے سیراب کرڈالی تا آنکہ وہ جس

www.dawateislami.net

دروازے سے نکلے تھے انہیں دوبارہ اسی میں داخل کر دیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حاصل ہونے والے ''مالِ فَے'' سے معمولی سی چیزیں قبول کیں، یعنی ایک دودھ دینے والی اونٹنی جس کا دودھ پیا کرتے تھے، ایک اُونٹ جس پر پانی ڈھویا جاتا تھا اور حبشن لونڈی جو آپ کے بچے کو دودھ پلاتی تھی۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے محسوس کیا کہ یہ بارِ خلافت ان کے حَلْق کا کانٹا اور کندھے کا بوجھ ہے، چنانچہ آپ نے یہ بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ڈال دیا اور نبیِّ پاک صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنت پر (چلتے ہوئے) اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارِ خلافت سنبھالا، شہر آباد کئے، سختی و نرمی کو باہم ملایا، نہایت مستعدی و خوش اُسلوبی سے اس کو نبھایا اور ہر کام کے لئے موزوں ترین افراد مقرر کئے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک غلام نے جو فیروز کہلاتا تھا اور جس کی کُنیت ابولُؤلُؤ تھی، آپ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ نے حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ لوگوں سے پتہ کر کے بتائیں کہ ان کا قاتل کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ کو مُغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے قتل کیا ہے۔ یہ سن کر آپ نے بآوازِ بُلند الحمدللہ کہی کہ وہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوئے۔ پھر آپ نے اپنے قرضوں پر غور کیا تو ان کی ادائیگی کا بار اپنی اولاد کے ذمّہ ڈالنا مناسب نہیں سمجھا، بلکہ جائداد فروخت کر کے اسے بیتُ المال میں داخل کر دیا۔ یہ سلسلۂ خلافت چلتا رہا یہاں تک کہ آپ دنیا کے سامنے

www.dawateislami.net

ہیں، دنیا کے بادشاہوں نے آپ کو جنم دیا، سلطنت کی آغوش میں پلے، اُسی کے پستانوں سے دودھ پیا اور ممکن ذرائع سے سلطنت کے متلاشی رہے یہاں تک کہ جب وہ اپنے تمام خطرات کے ساتھ آپ تک پہنچی تو آپ نے اسے نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھا، آپ نے معمولی توشہ کے علاوہ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ اس کو وہیں ڈال دیا جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ڈالا تھا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بے حد شُکر ہے کہ آپ کے ذریعے ہمارے گناہوں کو اس نے زائل اور ہماری پریشانیوں کو دُور کر دیا اور آپ کی بدولت ہمیں راست گو اور راست باز بنا دیا۔ بس آپ اپنی اس روش پر چلتے رہیے اور اِدھر اُدھر اِلتِفات نہ کیجئے کیونکہ حق پر ہوتے ہوئے کوئی چیز ذلیل نہیں ہو سکتی اور نہ باطِل پر ہوتے ہوئے کوئی چیز معزز ہوگی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۱)

(۱۴) دھوکے باز دُلہن

حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز کو یہ نصیحت آموز خط لکھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط اَمَّا بَعد: یا امیرَ المُؤمنین! یاد رکھئے کہ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں، دنیا کو پچھاڑنا بے حد ضروری ہے، جو اسے شکست دیتا ہے یہ اس کی تعظیم کرتی ہے اور جو اس کی تعظیم کرتا ہے یہ اسے ذلیل وخوار کر دیتی ہے۔ دُنیا وہ میٹھا زہر ہے جسے لوگ بڑے مزے سے کھاتے ہیں اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں زادِ راہ یہ ہے کہ دنیوی آسائشوں کو تَرک کر دیا جائے، دنیا میں تنگدستی غناء ہے، جو یہاں فقر وفاقہ کا شکار ہے

www.dawateislami.net

درحقیقت وہی غنی ہے۔ **یاامیرالمؤمنین**! دنیا میں اس مریض کی طرح رہئے جو اپنے مرض کے علاج کی خاطر دواؤں کی کڑواہٹ اور تکلیف برداشت کرتا ہے تاکہ اس کا زخم اور مرض مزید نہ بڑھے، اس تھوڑی تکلیف کو برداشت کر لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑی تکلیف سے بچ جائیں گے۔ بے شک عظمت اور فضیلت کے لائق وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ حق بات کہتے ہیں، اِنکساری وتَواضُع سے چلتے ہیں، اُنکا رِزق حلال وطَیِّب ہوتا ہے، ہمیشہ حرام چیزوں سے اپنی نگاہوں کو محفوظ رکھتے ہیں، وہ خشکی میں بھی ایسے خوفزدہ رہتے ہیں جیسے سمندر میں مسافر اور خوشحالی میں ایسے دعائیں کرتے ہیں جیسے مصائب وآلام میں دعا کی جاتی ہے۔ اگر موت کا وقت متعین نہ ہوتا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے شوق، ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے ان کی روحیں ان کے اجسام میں لمحہ بھر بھی نہ ٹھہرتیں، خالقِ لم یَزَلْ کی عظمت اور ہیبت ان کے دلوں میں راسخ ہے اور مخلوق ان کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی (یعنی وہ فقط رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے طلب گار ہوتے ہیں)۔ **یاامیرالمؤمنین**! یاد رکھئے کہ غور وفکر کرنا نیکیوں اور بھلائی کی طرف لے جاتا ہے، گناہوں پر ندامت برائیوں کو چھوڑنے میں مدد کرتی ہے، دنیاوی ساز وسامان کتنا وافر کیوں نہ ہو باقی رہنے والا نہیں، یہ اور بات ہے کہ لوگ اس کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس تکلیف کا برداشت کرنا جس کے بعد ہمیشہ کا آرام ملے اُس راحت سے بہتر ہے جس کے بعد طویل غم واَلَم، تکالیف اور ندامت وذلت کا سامنا کرنا پڑے۔ اس بے وفا، شکست خُوردہ اور ظالم دنیا سے آخرت کی

www.dawateislami.net

زندگی کئی درجے بہتر ہے۔ یہ دُنیا بڑی دھوکے باز ہے، لوگوں کے سامنے خوب بن سنور کر آتی ہے اور تباہ و برباد کر ڈالتی ہے، لوگ اس کی جھوٹی اداؤں کی وجہ سے ہلاکت میں جا پڑتے ہیں، یہ اس **دھوکے باز دلہن** کی طرح ہے جو خوب سجی سجائی ہو، اس کا بناوٹی حسن و جمال آنکھوں کو خیرہ کرنے لگے، مگر جب اس کا شوہر اس کے قریب جائے تو وہ اسے ظالمانہ طریقے سے قتل کر ڈالے۔ **یاامیرالمؤمنین!** عبرت پکڑنے والے بہت کم ہیں، اب تو حال یہ ہے کہ دُنیا کی محبت عِشق کے درجے تک جا پہنچی ہے، دُنیا اور اس کا عاشق دونوں ہی ایک دوسرے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں، دُنیا کو پانے والا سمجھتا ہے کہ میری کامیابیوں کی مِعراج ہوگئی اور اپنے مقصدِ حیات اور میدانِ محشر میں ہونے والے حساب و کتاب کو بھول جاتا ہے، وہ نیکیاں کمانے کے مواقع کھو دیتا ہے پھر جب حالتِ نزع میں سختیاں طاری ہوتی ہیں تو اس کی آنکھیں کھلتی ہیں اور اپنی کامیابیوں پر پُھولے نہ سمانے والا یہ شخص اس حقیقت سے آگاہ ہوجاتا ہے کہ وہ تو دُنیا سے بُری طرح دھوکہ کھا چُکا ہے، اس کے بعد وہ عاشقِ نامُراد کی مانند دُنیا سے رخصت ہوجاتا ہے اور بے وفا دنیا کسی اور کو دھوکا دینے چلی جاتی ہے۔ **یاامیرالمؤمنین!** اس دنیا اور اس کی فریب کاریوں سے بچ کر رہئے، اس دنیا کی مِثال اس سانپ کی طرح ہے جسے ہاتھ لگائیں تو نرم و نازُک معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا زہر جان لیوا ہوتا ہے، اس دُنیا سے ہرگز محبت نہ کیجئے گا کیونکہ اس کا اَنجام بہت بُرا ہے۔ دُنیا کا عاشق جب دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو یہ

www.dawateislami.net

اسے طرح طرح سے پریشان کرتی ہے، اس کی خوشیوں کو غم میں بدل دیتی ہے، جو اس کی فانی اشیاء کے ملنے پر خوش ہوتا ہے وہ بہت بڑے دھوکے میں پڑا، اس کا فائدہ پانے والا دَر حقیقت شدید نقصان میں ہے، دنیاوی آسائشوں تک پہنچنے کے لئے انسان تکالیف ومصائب کا سامنا کرتا ہے، جب اسے خوشی ملتی ہے تو یہ خوشی غم ومَلال میں تبدیل ہوجاتی ہے کیونکہ اس کی خوشی دائمی ہے اور نہ ہی اس کی نعمتیں، ان کا ساتھ تو کچھ دیر کا ہے۔ **یاامیرَالمُؤمنین!** اس دنیا کو تارِکُ الدنیا کی نظر سے دیکھئے نہ کہ عاشِقِ دنیا کی نظر سے، جو اس دارِ ناپائیدار میں آیا وہ یہاں سے ضرور رُخصت ہوگا۔ یہاں سے جانے والا کبھی واپس نہیں آتا اور نہ کوئی اس کی واپسی کا انتظار کرتا ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا اور اس کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لینے سے اِنکار فرمادیا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کی طَلَب سے منع نہ فرمایا گیا تھا اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان چیزوں کو قبول بھی فرمالیتے تب بھی آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مرتبہ میں کوئی کمی واقع نہ ہوتی اور جس مَقام ومرتبہ کا آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ملتا، لیکن ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے تھے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو یہ دنیا ناپسند ہے لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اس کو قَبول نہ فرمایا، جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کی کوئی وُقعت نہیں تو حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہ وسلَّم نے بھی اس کو کوئی وُقعت نہ دی، اگر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اسے قبول فرما لیتے تو لوگوں کے لئے دلیل بن جاتی کہ شاید آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اس سے محبت کرتے ہیں، لیکن آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے اسے قبول نہ فرمایا، کیونکہ یہ کیسے ہوسکتا ہے ایک شے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ناپسند ہو اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اسے قبول فرمالیں۔ **یاامیرَالمُؤمنین!** موت سے پہلے جتنی نیکیاں ہوسکتی ہیں کر لیجئے ورنہ بوقتِ نزع فائدہ نہ ہوگا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان نصیحت آموز باتوں سے ہمیں اور آپ کو خوب نفع عطا فرمائے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ والسَّلام (عیون الحکایات ص ۹۹ مُلخصًا)

دنیا کی مذمت پر چار احادیثِ مبارکہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 50 صفحات پر مشتمل رسالے ''جنتی محل کا سودا'' کے صفحہ 35 پر ہے:

﴿1﴾ دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ، طیّبہ، طاہرہ، عابِدہ، زاہدہ، عفیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم، سراپا جود و کرم، تاجدارِ حرم، شہنشاہِ اِرَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَہٗ وَمَالُ مَن لَا مَالَ لَہٗ وَلَھَا یَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَہٗ'' یعنی دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس

www.dawateislami.net

کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عَقل نہ ہو۔''

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح ج۲، ص۲۵۰، حدیث ۵۲۱۱)

﴿2﴾ دنیا کی مَحبت باعثِ نقصانِ آخرت ہے

حضرتِ سیّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ ہاشمی، مکّی مدنی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِہٖ وَ مَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی یعنی جس نے دُنیا سے مَحبَّت کی وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جس نے آخرت سے مَحبَّت کی وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، تو تُم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دُنیا) پر ترجیح دو۔'' (اَلْمُسْتَدرَک لِلْحَاکِم ج۵، ص۴۵۴، حدیث ۷۹۶۷)

﴿3﴾ آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سیّدُنا مُسْتَوْرِد بن شدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''وَاللّٰہِ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ ھٰذِہٖ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اِس اُنگلی کو سَمُندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔'' (صَحِیح مُسلِم، ص۱۵۲۹، حدیث ۲۸۵۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: یہ بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتناہی (مُ۔تَ۔ناہی یعنی انتہا کو پہنچنے والے) کو باقی غیر فانی غیر مُتناہی سے (اتنی) وجہِ نسبت بھی نہیں جو (کہ) بھیگی اُنگلی کی تَری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو **اللہ** سے غافِل کردے، عاقِل عارِف کی دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافِل کی نَماز بھی دُنیا ہے، جو (کہ) وہ نامُنمود کے لئے ادا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دین ہے کہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی **سنّت** ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی سنّتیں ہیں۔ حیاۃُ الدُّنیا اور چیز ہے، حیٰوۃٌ فِی الدُّنیا اور، حیاۃٌ لِّلدُّنیا کچھ اور، یعنی دنیا کی زندگی، دنیا میں زندگی، دنیا کے لئے زندگی۔ جو زندگی دنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دنیا کے لئے نہ ہو، وہ مبارَک ہے۔ مولانا فرماتے ہیں، شعر:

آب دَر کشتی ہلاکِ کشتی اَست　　آب اَندر زیرِ کشتی پشتی است

(کشتی دریا میں رہے تو نجات ہے، اور اگر دریا کشتی میں آجاوے تو ہلاکت ہے) (مراٰۃ ج ۷ ص ۳)

﴿4﴾ بَھیڑ کا مرا ہوا بچّہ

حضرتِ سَیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **رحمتِ عالم، نُورِ مجسَّم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھیڑ کے مُردہ بچے کے پاس سے گزرے اِرشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ یہ اسے ایک دِرہم کے عِوَض (عِ۔وَ۔ض) ملے؟ انہوں نے عرض کی: ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی بھی چیز کے عِوَض (بدلے)

www.dawateislami.net

ملے۔تو اِرشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔'' (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۲ص ۲۴۲ حدیث ۵۱۵۷)

اللّٰہ! حُبِّ دُنیا سے تُو مجھے بچانا

سائل ہوں یاخدا میں عِشقِ محمدی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کی عاجزی

زمین پر بیٹھ گئے

خلفائے بَنُو اُمَیَّہ کا دَستور تھا کہ جب کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے تو ان کے بیٹھنے کے لیے ایک خاص چادر بچھائی جاتی تھی۔ایک بار حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک جنازہ میں شریک ہوئے اور حسبِ معمول ان کے لیے بھی یہ چادر بچھائی گئی لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے لئے اِس اِمتیاز کو پسند نہیں کیا اور اس چادر کو پاؤں سے ایک طرف ہٹا کر زمین پر بیٹھ گئے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۷۰)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزُرگانِ دین علیہم رحمۃ اللّٰہ المُبین مَقام و مرتبہ اور عہدہ و مَنْصَب ملنے کے باوجود کس قدر عاجزی فرمایا کرتے تھے! حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی ایسی ہی مزید 14 حِکایات مُلاحظہ کیجئے:

www.dawateislami.net

(۱) میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی

ایک رات حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے ہاں کوئی مہمان آیا، آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ قریب تھا کہ چراغ بُجھ جاتا۔ مہمان نے عَرض کی: میں اُٹھ کر ٹھیک کر دیتا ہوں تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لَیْسَ مِنَ الْمُرُوَّۃِ لِلرَّجُلِ اِسْتِخْدَامُ ضَیْفِہٖ مہمان سے خدمت لینا اچھی بات نہیں ہے۔ اُس نے کہا غُلام کو جگا دوں؟ فرمایا: وہ ابھی ابھی سویا ہے۔ پھر آپ خود اٹھے اور کُپّی لے کر چراغ کو تیل سے بھر دیا۔ مہمان نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے خود ذاتی طور پر یہ کام کیا؟ فرمایا: قُمْتُ وَاَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْز، وَرَجَعْتُ وَ اَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْز جب میں (اس کام کے لئے) گیا تو بھی ''عمر'' تھا اور جب واپس آیا تو بھی ''عمر'' تھا، میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی اور بہترین آدمی وہ ہے جو اللّٰہ تعالٰی کے ہاں تواضُع کرنے والا ہو۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۷۹۷)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے کس قدر عاجزی فرمائی، عاجزی اختیار کرنے والا بظاہر کم تر دکھائی دیتا ہے مگر حقیقت میں بلند تر ہو جاتا ہے، چنانچہ

بلندی عطا فرمائے گا

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بلندی عطا فرمائے

www.dawateislami.net

گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوگا اور جو **تکبّر** کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کر دے گا، پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوگا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہوگا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک خِنزِیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق ، الحدیث:۸۵۰۵، ج۳،ص ۲۸۰)

؎ فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا

یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا (وسائلِ بخشش ص۱۹۵)

عاجزی کس حد تک کی جائے؟

مگر یاد رہے کہ دیگر اَخلاقی عادات کی طرح **عاجزی** میں بھی اِعتِدال رکھنا بہت ضَروری ہے کیونکہ اگر **عاجزی** میں بلاضَرورت زیادَتی کی تو ذلّت اور کمی کی تو **تکبّر** میں جا پڑنے کا خدشہ ہے۔لہٰذا اِس حد تک عاجزی کی جائے جس میں ذلّت اور ہلکا پن نہ ہو۔(احیاءالعلوم، ج۳،ص ۱۵۴)

(۲) مزاج پُرسی کرنے والے کو جواب

ایک شخص نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر سے کہا: ''**یاامیرالمؤمنین**! کَیْفَ مَااَصْبَحْتَ یعنی آپ نے کس حالت میں صبح کی۔'' عاجزی کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اس حالت میں صبح کی کہ پیٹو، سُست کار اور گناہوں میں آلودہ ہوں، اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر خام آرزوئیں باندھ رہا ہوں۔(سیرت ابن جوزی ص ۲۰۵)

www.dawateislami.net

(۳) خادِمہ کی خدمت

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے باوجود خلیفہ ہونے کے کبھی اپنے آپ کو عام مسلمانوں بلکہ کنیزوں اور غلاموں سے بھی بالاتر نہیں سمجھا۔ ایک بار کنیز آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو پنکھا جھل رہی تھی کہ اس کی آنکھ لگ گئی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خود پنکھا لیا اور اس کو جَھلنے لگے، جب کنیز کی آنکھ کھلی تو حیرت وخوف کے مارے اس کی چیخ نکل گئی مگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: تم بھی تو میری طرح ایک انسان ہو، تمہیں بھی اسی طرح گرمی لگتی ہے جس طرح مجھے، اس لئے میں نے سوچا کہ جس طرح تم نے مجھے پنکھا جھلا ہے میں بھی تمہیں پنکھا جَھل دوں۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۰۲)

(۴) چادر اَوڑھادی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز جنازوں میں بھی شریک ہوتے اور عام مسلمانوں کی طرح جنازے کو کندھا دیتے۔ ایک مرتبہ جنازے میں شریک ہوئے تو بارش آگئی۔ اِتفاقاً ایک مسافر وہاں آ گیا جس کے بدن پر چادر نہ تھی، انہوں نے اس کو بُلایا اور بارش سے بچانے کے لئے اپنی چادر کا بچا ہوا حصہ اسے اوڑھا دیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۴)

(۵) تحریر پھاڑ ڈالتے

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عُجب، غرور اور **تکبّر** سے بچنے کی اس قدر کوشش

www.dawateislami.net

فرماتے تھے کہ جب خُطبہ دیتے یا کوئی تحریر لکھتے اور اس کے متعلق دل میں غُرور پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا، تو خطبہ میں چُپ ہوجاتے اور تحریر کو پھاڑ ڈالتے اور بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ یعنی: یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے نفس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۷۸)

(۶) پہچان نہ پاتے

اِسی تواضُع اور عاجزی کا اثر تھا کہ جب کبھی نا آشنا لوگ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے ملاقات کے لئے آتے تو شاہانہ جاہ وجلال نہ ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو پہچان نہ پاتے اور پوچھنا پڑتا کہ **امیرُ المُؤمنین** کہاں ہیں؟ کیونکہ آپ عام لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۰۴ ملخصًا)

(۷) مجھے ''عمر'' ہی سمجھو

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز خلیفۂ وقت اور **امیرُ المُؤمنین** تھے مگر اپنے آپ کو ہمیشہ ''عُمَر'' ہی سمجھتے، ایک بار کسی نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ''عُمَر'' سمجھ کر ایسی بات کہوں جو آج آپ کو ناپسند اور کل پسندیدہ ہو، ورنہ ''امیرُ المؤمنین'' سمجھ کر ایسی گفتگو کروں جو آج آپ کو محبوب اور کل مَبْغُوض (یعنی ناپسند) ہو؟ فرمایا: کَلِّمْنِیْ وَاَنَا عُمَرُ فِیْمَا اَکْرَہُ الْیَوْمَ وَاُحِبُّ غَدًا یعنی مجھے ''عُمَر'' سمجھ کر وہی بات کہو جو آج مجھے ناپسند اور کل پسند ہو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۲)

www.dawateislami.net

(۸) تعریف کرنے والے کو جواب

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز خاکساری کی وجہ سے مَدَّاحی (یعنی تعریف وتوصیف) کو پسند نہیں فرماتے تھے، چنانچہ ایک بار کسی شخص نے ان کے سامنے ان کی تعریف کی تو فرمایا: لَوْعَرَفْتَ مِنْ نَفْسِیْ مَااَعْرِفُ مِنْھَا مَانَظَرْتَ فِیْ وَجْھِیْ یعنی جو کچھ میں اپنے بارے میں جانتا ہوں اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو میرا چہرہ دیکھنا بھی پسند نہ کرو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۶)

(۹) ''خلیفۃُ اللّٰہ'' کا مِصداق

ایک شخص نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو ''یا خلیفۃَ اللّٰہ فِی الْاَرْضِ یعنی اے زمین میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیفہ'' کہہ کر پکارا تو فرمایا: دیکھو! جب میں پیدا ہوا تو والدین نے میرے لئے ایک نام منتخب کیا چنانچہ میرا نام ''عُمَر'' رکھا اگر تم مجھے ''یا عُمَر'' کہہ کر پکارتے تو میں جواب دیتا، پھر جب میں بڑا ہوا تو میں نے اپنے لیے ایک کنیت ''ابوحَفْص'' پسند کی اگر تم ''ابوحَفْص'' کی کنیت سے مجھے بلاتے تو بھی میں جواب دیتا، پھر جب تم لوگوں نے امرِ خلافت میرے سپرد کیا تو تم نے میرا لَقَب ''امیرُ المؤمنین'' رکھا اگر تم مجھے ''امیرُ المؤمنین'' کے لَقَب سے مخاطب کرتے تب بھی مُضَایَقہ نہیں تھا، باقی رہا ''خلیفۃُ اللّٰہ فِی الْاَرْض'' کا خطاب! تو میں اس کا مِصداق نہیں ہوں، ''خلیفۃُ اللّٰہ فِی الْاَرْض'' تو حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور ان جیسے دوسرے حضرات تھے۔ پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ

www.dawateislami.net

نے پارہ 23 سورۂ ص کی آیت 26 پڑھی:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ (پ ۲۳، ص: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۶)

(۱۰) اسلام نے مجھے فائدہ دیا ہے

ایک شخص نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلام کی خدمت کرنے پر آپ کو جزائے خیر دے۔ مگر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یوں کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے فائدہ دینے پر اسلام کو جزا دے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۰۶)

(۱۱) شان وشوکت کے اِظہار کی مُمانَعت

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے کاتب کا بیان ہے کہ اَحکام وفَرامین جاری کرتے وقت آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ میں اَحکام وفرامین میں ان کی شان وشوکت اور عظمت ورِفْعَت کا اِظہار بالکل نہ کروں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۱)

(۱۲) مجلس برخاست کرنے کا معمول

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو تنہائی درکار ہوتی اور حاضِرین مجلس کو اٹھانا چاہتے تو حکم دینے کے انداز میں یہ نہیں کہتے تھے کہ اٹھ جائیے

www.dawateislami.net

بلکہ یہ فرمایا کرتے: ''اِذَا شِئْتُمْ یعنی جب آپ چاہیں! اللّٰہ آپ پر رحم فرمائے۔'' لوگ اس اِشارے کو سمجھ جاتے اور وہاں سے اٹھ جاتے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۷۶)

(۱۳) جب سلام کرنا بھول گئے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک بار چند لوگوں کے پاس بغیر سلام کئے بیٹھ گئے۔ جب آپ کو یاد آیا تو اُٹھ کر پہلے سب کو سلام کیا پھر تشریف فرما ہوئے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلام کرنا ہمارے **پیارے آقا، تاجدارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی پیاری سنت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸) حضرت **ابوہُریرہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے، کہ حضورِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، الحدیث ۵۱۹۳، ج ۴، ص ۴۴۸)

بعض اسلامی بھائی جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کے بجائے ''آداب عرض'' کیا حال ہے؟ ''مزاج شریف'' ''صبح بخیر'' ''شام بخیر'' وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے اِبتداء کرتے ہیں، یہ **خلافِ سنت** ہے۔ رُخصت ہوتے وقت بھی ''خدا حافظ'' ''گڈ بائی'' ''ٹاٹا'' وغیرہ کہنے کے بجائے

www.dawateislami.net

سلام کرنا چاہئے۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ص۴۰۹) چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کریں۔ سرکار مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو، اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، الحدیث ۲۱۶۰، ص۱۱۹۱)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

www.dawateislami.net

روزانہ کا جَدْوَل

حضرتِ سیِّدُنا عطا رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا کو پیغام بھیجا کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے کچھ حالات بھجوایئے، انہوں نے فرمایا: ضَرور!! حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنی ذات کو مسلمانوں کے لئے اور اپنے ذہن کو ان کے کاموں کے لئے فارِغ کرلیا تھا، اگر شام ہوجاتی اور وہ مسلمانوں کے کام سے فارِغ نہ ہوئے ہوتے تو دن کے ساتھ رات بھی ملا لیتے اور رات گئے تک کام کرتے رہتے۔ جب یومیہ کام ختم ہوجاتے تو اپنا چراغ منگوا لیتے، پھر دو نَفْل پڑھتے اور سر گھٹنوں پر رکھ کر اَکڑُوں بیٹھ جاتے، کچھ ہی دیر میں رُخساروں پر آنسوؤں کی دھاریں بہنا شروع ہوجاتیں اور اس قدَر دَرْدو کَرْب کے ساتھ روتے کہ گویا ان کا دل پھٹ جائے گا اور رُوح نکل جائے گی، رات بھر یہ کیفیت رہتی، جب صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیتے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۶)

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
رہوں مَسْت و بے خُود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

خلیفہ کا کھانا

خلیفہ بننے کے بعد حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے دنیا سے زُہد و قَنَاعَت اختیار کی، عَیش و عِشْرَت پر لات ماری اور اَنْواع و اَقسام کے لذیذ کھانے یکسر تَرْک کر دیئے۔ معمول یہ تھا کہ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا کھانا تیّار ہو جاتا تو کسی چیز میں ڈھک کر رکھ دیا جاتا، جب تشریف لاتے تو کسی خادِم سے کہنے کے بجائے اپنی مدد آپ کے تحت اسے خود ہی اٹھا کر تناوُل فرما لیتے۔

(تاریخ دِمشق، ج ۴۵، ص ۲۲۷)

زَیتُون کا سالَن

نُعَیم بن سلامت کا بیان ہے کہ میں **امیرُ الْمُؤمنین** کے پاس گیا تو دیکھا کہ زَیتون کے تیل کے ساتھ روٹی کھا رہے تھے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۰)

پسلیاں گنی جاسکتی تھیں

یُونُس بن شَبِیب جنہوں نے **امیرُ الْمُؤمنین** کو خلافت سے پہلے اس حالت میں دیکھا تھا کہ توند نکلی ہوئی تھی، انہی کا بیان ہے کہ خلافت کے بعد اگر میں گننا چاہتا تو بغیر چھوئے ہوئے ان کی پسلیوں کو گن سکتا تھا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۱)

مسور اور پیاز

ایک بار **امیرُ الْمُؤمنین** حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے بھائی ''زیان بن عبدالعزیز'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس آئے، کچھ دیر تک

www.dawateislami.net

باتیں ہوئیں پھر آپ نے فرمایا: ''گذشتہ رات میرے لیے بڑی لمبی ہوگئی کیونکہ اس میں نیند کم آئی، میرا خیال ہے اس کا سبب وہ کھانا تھا جو میں نے رات کو کھایا تھا۔'' زیان نے پوچھا: ''آپ نے کیا کھایا تھا؟'' فرمایا: ''مَسُور اور پیاز۔'' زیان نے حیرانی سے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو بڑی کشائش دے رکھی ہے، مگر آپ خود ہی اپنی جان پر تنگی ڈالتے ہیں؟'' جب ''زیان'' نے آپ کو مَلامت کے انداز میں فہمائش کی تو آپ نے ناراضی کا اِظہار فرمایا: ''میں نے تمہیں اپنی حالت بتا کر اپنا بھید تم پر کھول دیا مگر میں نے تمہیں خیر خواہ نہیں بلکہ بدخواہ پایا، میں قسم کھاتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں آئندہ کبھی تمہیں رازدار نہیں بناؤں گا۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۶)

کیا بات ہے ''مسور'' کی؟

رسولِ اکرم نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم مسور ضَرور کھایا کرو کیونکہ یہ بَرَکت والی شے ہے جو دل کو نَرم کرتی اور آنسوؤں کو بڑھاتی ہے اور اس میں 70 انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کی برکات شامل ہیں جن میں حضرتِ عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلام) بھی شامل ہیں۔'' (فردوس الاخبار، ج ۲، ص ۱۶۳ الحدیث ۳۸۷۶)

امام ثعلبی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز ایک دن زیتون، ایک دن گوشت اور ایک دن مسور سے روٹی کھایا کرتے تھے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: مسور اور زیتون نیکوں کی غذا ہے، بالفرض اگر اس میں اور کوئی فضیلت نہ ہو تو بھی یہ ضِیافتِ ابراہیمی کا حصہ ہوتا تھا، مسور بدن کو دُبلا کرتا ہے اور دُبلا

www.dawateislami.net

بدن عبادت میں مددگار رہوتا ہے، مسور سے ایسی شہوت نہیں بھڑکتی جیسی گوشت کھانے سے بھڑکتی ہے۔ (قرطبی، ج۱، ص۳۴۶)

سمجھانے والے کو سمجھا دیا

ایک شخص نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی بے حد سادہ غذا دیکھ کر کہا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تو فرماتا ہے:

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (پ۱۶، طٰہٰ: ۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں۔

آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کی اِصلاح کرتے ہوئے فرمایا: اس سے لذیذ کھانا مراد نہیں بلکہ وہ مال ہے جو کسبِ حلال سے حاصل کیا جائے۔

(درمنثور، ج۱، ص۴۰۶)

کھانا نہ کھا سکے

ایک دن حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ایک شخص کو گھر میں بلایا۔ وہ اندر پہنچا تو دیکھا کہ ایک دسترخوان پر ایک طَشْت (Tray) رومال سے ڈھکی ہوئی رکھی ہے اور امیرُ الْمُؤمنین نماز پڑھ رہے ہیں، نماز پڑھ چکے تو دسترخوان کو سامنے کھینچ کر فرمایا: آؤ! کھانا کھاؤ، کہاں وہ مصر و مدینہ کی زندگی اور کہاں یہ زندگی! یہ کہہ کر رونے لگے حتّٰی کہ کچھ نہ کھا سکے۔ (سیرت ابن جوزی ص۱۸۰ ملخصا)

www.dawateislami.net

زیادہ کھانا سامنے آنے پر اٹھ کھڑے ہوئے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اپنے کسی قریبی رشتہ دار کے پاس گئے تو اس نے انہیں کھانا پیش کیا جو بہت زیادہ تھا، دیکھتے ہی فرمایا: بھوک تو اس سے کم میں بھی مٹ جاتی، نفس کی خواہش پوری ہوجاتی اور زائد کھانا تمہارے فقر و فاقے کے دن کے لئے کافی ہوتا۔ اس نے عَرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے وُسعت عطا کی ہے۔ فرمایا: پھر تو تم پر شکر لازم تھا اور وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۴۵)

پیٹ بھر کر کیسے کھا پی سکتا ہوں؟

ایک مرتبہ مُسافِع بن شَیبَہ اپنے بیٹے کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے مہمان ہوئے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو مہمان خانے میں بھیج دو اور تم میرے ساتھ گھر پر چلو (کیونکہ مُسافِع آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زوجہ محترمہ کے محرم رشتہ دار تھے)۔ نمازِ مغرب پڑھانے کے بعد گھر پہنچے اور مسجد بیت میں جا کر سنتیں و نوافل پڑھنے اور گریہ وزاری میں مشغول ہوگئے، جب بہت دیر گزر گئی تو زوجہ محترمہ نے آواز دی: مہمان کھانے پر آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز تشریف لے آئے اور مہمان سے معذرت کرتے ہوئے کہا: وہ شخص پیٹ بھر کر کیونکر کھا پی سکتا ہے جس پر مشرِق و مغرِب کے مظلوموں کا دعویٰ بنتا ہو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۴)

www.dawateislami.net

کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے خادِم کا بیان ہے کہ خلیفہ بننے سے لے کر اِنتقال تک آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۶۶)

تمہارے آقا کی یہی غذا ہے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے خادِم کو جب بار بار دال کھانے کے لیے ملی تو ایک دن کہنے لگا: ''کُلَّ یَوْمٍ عَدَسٌ یعنی روز روز دال!'' آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا: هٰذَا طَعَامُ مَوْلَاكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ تمہارے آقا امیرُ المُؤمنین کی بھی یہی غذا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آفرین ہے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز پر کہ اتنی بڑی سلطنت کے تختِ خلافت پر مُتَمَکِّن ہوتے ہوئے ایسی سادہ اور کم غذا استعمال فرماتے تھے، واقعی کم کھانے کی بڑی برکتیں ہیں، چُنانچِہ

کھانا کتنا کھانا چاہئے

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نِشان ہے، ''آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کر سکے تو

www.dawateislami.net

تہائی (1/3) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے ہو۔'' [1]

(سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۸ حدیث ۳۳۴۹)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں

خدایا کرم! استِقامت بھی پاؤں

انگور کھانے کی خواہش

ایک دن حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دل میں انگور کھانے کی خواہش پیدا ہوئی تو اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا: ''اگر آپ کے پاس ایک دِرْہم ہو تو مجھے دے دیں، میرا دل انگور کھانے کو چاہ رہا ہے۔'' انہوں نے جواب دیا: ''میرے پاس ایک دِرْہم کہاں ہے؟ کیا آپ کے پاس **امیرُ المُؤمنین** ہونے کے باجود ایک دِرْہم بھی نہیں کہ اس سے انگور ہی خرید لیں؟'' فرمایا: ''انگور نہ کھانا اس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ (حرام کھانے کے نتیجے میں) کل میں جہنم کی زنجیریں پہنوں۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۸)

دال اور کٹی ہوئی پیاز سے مہمان نوازی

ایک دن حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا تھا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے غلام کو کھانا لانے کو کہا۔ غلام کھانا لے

مدینہ

[1] : کم کھانے کے فوائد اور برکتیں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنّت جلد اول کے باب ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

آیا جو چند چھوٹی چھوٹی روٹیوں پر مشتمل تھا، جن پر نَرم کرنے کے لئے پانی چھڑک کر نمک اور زیتون کا تیل لگایا گیا تھا۔ رات کو جو کھانا پیش ہوا وہ دال اور کٹی ہوئی پیاز پر مشتمل تھا۔ غلام نے مہمان کو وضاحت کرتے ہوئے بتایا: اگر **امیرُ المُؤمنین** کے ہاں اس کے علاوہ کوئی اور کھانا ہوتا تو وہ بھی ضرور آپ کی مہمان نوازی کے لئے دسترخوان کی زِینت بنتا، مگر آج گھر میں صرف یہی کھانا پکا ہے، **امیرُ المُؤمنین** نے بھی اسی سے روزہ اِفطار فرمایا ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۵ ملخصاً)

کھانے میں اِسراف چھوڑ دیا

مَسْلَمہ بن عبدالملک کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نمازِ فجر کے بعد حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی خَلْوَت گاہ پر حاضر ہوا جہاں کسی اور کو آنے کی اِجازت نہ تھی۔ اس وقت ایک لونڈی صیہانی کھجور کا تھال لائی جو آپ کو بہت پسند تھیں اور اسے رَغْبَت سے کھاتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کچھ کھجوریں اٹھائیں اور پوچھا: مَسْلَمہ! اگر کوئی اتنی کھجوریں کھا کر اس پر پانی پی لے تو کیا خیال ہے یہ رات تک اس کے لئے کافی ہوگا؟ چونکہ کھجوریں بہت کم تھیں اس لئے میں نے عَرض کی: مجھے صحیح اندازہ نہیں، میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس پر آپ نے چُلّو بھر کھجوریں اٹھائیں اور پوچھا: اب کیا خیال ہے؟ اب چونکہ مِقدار زیادہ تھی اس لئے میں نے کہا: **یاامیرَالمُؤمنین**! اس سے کچھ کم مقدار بھی کافی ہوسکتی ہے۔ کچھ توقُّف

www.dawateislami.net

کے بعد فرمایا: پھر انسان اپنا پیٹ کیوں نارِ جہنَّم (یعنی حرام) سے بھرتا ہے؟ یہ سن کر میں کانپ اٹھا کیونکہ ایسی نصیحت مجھے پہلے کبھی نہیں کی گئی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۴)

دورانِ بیان رونے لگے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک بار بیان کے لئے کھڑے ہوئے، ابھی اتنا ہی فرمایا تھا: ''یٰۤاَیُّهَا النَّاس! (یعنی اے لوگو!)'' کہ روتے روتے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی ہچکی بندھ گئی، کچھ سکون ہوا تو فرمایا: ''اے لوگو!'' لیکن پھر ہچکی بندھ گئی اور کچھ نہ بول سکے، جب کچھ اِفاقہ ہوا تو فرمایا: ''اے لوگو! جس آدمی نے اس حالت میں صبح کی ہو کہ اس کے آباؤ اَجداد میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو، وہ یقیناً موت کے منہ میں ہے، اے لوگو! تم دیکھتے نہیں کہ تم ہلاک ہونے والوں کا چھوڑا ہوا سامان استعمال کرتے ہو اور مرنے والوں کے گھروں میں رہتے ہو، دُنیا سے کُوچ کر جانے والوں کی زمینوں پر قابِض ہو، کل وہ تمہارے پڑوسی تھے اور آج وہ قبروں میں بے نام ونشان پڑے ہیں، کسی کی روح قیامت تک اَمن اور چین میں ہے اور کسی کی رُوح قیامت تک مبتلائے عذاب ہے۔ دیکھو! تم ان کو اپنے کندھوں پر لاد کر لے گئے اور زمین کے پیٹ (یعنی قبر) میں ڈال آئے جب کہ اس سے پہلے وہ دنیا کی عَیش وعِشرَت اور ناز ونعمت میں مگَن تھے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُون، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُون،'' پھر فرمایا: ''واللّٰہ! میری خواہش ہے کہ اِصلاح کا آغاز مجھ سے اور میرے خاندان سے ہو، تاکہ ہماری اور تمہاری مَعِیْشَت (یعنی مالی حیثیت) برابری کی

www.dawateislami.net

سطح پر آ جائے، واللّٰہ! اگر مجھے اس کے علاوہ کوئی بات کہنی ہوتی تو اس کے لیے خوب زبان چلتی۔'' یہ کہہ کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے چادر چہرے پر ڈال لی اور بچوں کی طرح بِلک بِلک کر رونے لگے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا یہ اَنداز دیکھ کر حاضِرین پر بھی رِقّت طاری ہوگئی اور وہ بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہ دل گورِ تیرہ سے گھبرا رہا ہے پئے مصطفٰے جگمگا یاالٰہی
بقیعِ مبارک میں تدفین میری ہو بہرِ شہِ کربلا یاالٰہی
تُو عطّار کو چشمِ نَم دے کے ہر دم
مدینے کے غم میں رُلا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تقویٰ وپرہیزگاری

تقویٰ کی بنیاد یہ ہے کہ اپنے نفس کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچایا جائے۔ کُفر و شِرک سے، صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے، ظاہِری و باطِنی نافرمانیوں اور بُری خصلتوں سے بچنا سب **تقویٰ** میں داخل ہے۔ شَہَنشاہِ اَبرار، متقیوں کے سردار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: کوئی بندہ اُس وقت تک مُتَّقِین میں شمار نہیں ہوگا جب تک کہ وہ بے ضَرر (یعنی نقصان نہ دینے والی) چیز کو اِس خوف سے نہ چھوڑ دے

www.dawateislami.net

کہ شاید اس میں ضَرَر (یعنی نقصان) ہو۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۹۴ الحدیث ۲۴۵۹) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض چیزیں بظاہر جائز ہوتی ہیں لیکن شُبہے سے خالی نہیں ہوتیں ان سے بچنا بھی تقویٰ ہی ہے اور یہ وَصْف حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز میں بدرجۂ اَتم موجود تھا، ایسی 16 حکایات ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(۱) شاہی گھوڑے بیچ دیئے

اَصْطَبل کے نگران نے شاہی گھوڑوں کے لئے گھاس اور دانے وغیرہ کا خَرچ طَلَب کیا تو حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: ''ان گھوڑوں کو بیچنے کے لئے شام کے مختلف شہروں میں بھیج دو اور ان کی قیمت میں ملنے والی رقم بیت المال میں جمع کردی جائے، میرے لئے میرا خچر ہی کافی ہے۔''

(تاریخ الخلفاء، ص ۲۳۴)

(۲) بیت المال کا گرم پانی

ایک غلام گرم پانی کا برتن لے کر آتا اور حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اس سے وُضو کر لیتے۔ ایک دن آپ کی توجُّہ ہوئی تو غلام سے فرمایا: ''غالباً تم یہ لوٹا مسلمانوں کے مَطْبَخ (یعنی کچن) میں لے جاتے ہو اور وہاں آتش دان کے پاس رکھ کر گرم کر لیتے ہو؟'' عَرض کی: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''تم نے گڑبڑ کردی۔'' پھر ''مُزاحم'' سے فرمایا: ''یہ برتن بھر کر گرم کرو اور دیکھو اس میں کتنا اِیندھن صرف ہوتا ہے، پھر ان تمام دنوں کا حساب کر کے اتنا اِیندھن مَطْبَخ میں داخل کرو۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۰)

www.dawateislami.net

(۳) سخت سردی کی ایک رات

اِسی طرح ایک مرتبہ سخت سردی کی رات میں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کو غُسل کی حاجت ہوئی، خادم نے پانی گرم کر کے پیش کیا، دریافت فرمایا: ''کہاں گرم کیا ہے؟'' عَرض کی: ''مَطْبَخِ عام میں۔'' فرمایا: ''پھر اسے اُٹھالو'' اور ٹھنڈے پانی سے غُسل کرنے کا اِرادہ فرمایا مگر کسی نے عَرض کی: ''**یاامیرالمؤمنین!** میں آپ کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیتا ہوں، اپنی ذات پر رحم کیجئے، اگر مَطْبَخ کا گرم شدہ پانی اپنے لیے جائز نہیں سمجھتے تو اس کی قیمت لگا کر بیت المال میں داخل کر دیجئے۔'' چنانچہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے پہلے بیت المال میں قیمت جمع کروائی پھر غُسل کیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۰)

(۴) بیت المال کے مال سے بنے مکانوں میں ٹھہرنا گوارا نہیں کیا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر ایک مرتبہ حُمَاصِرہ تشریف لے گئے تو وہاں پر بنے ہوئے مکانات میں ٹھہرنا پسند نہیں کیا کیونکہ وہ اگلے خلفاء نے بیت المال کے مال سے بنوائے تھے، چنانچہ آپ کھلے میدان ہی میں خیمہ زَن ہو گئے۔

(تاریخ یعقوبی، ج ۱، ص ۲۳۴)

(۵) ذاتی چراغ جلالیا

ایک خلیفہ کی حفاظت میں آنے والی سب سے اہم چیز بیت المال یعنی خزانہ ہے، اس لیے اس کی دیانت کا اصلی مِعْیار اسی کو قرار دیا جا سکتا ہے، حالات و واقعات

www.dawateislami.net

بتاتے ہیں کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی دیانت ہمیشہ اِس مِعْیار پر پوری اتری۔ وہ رات کے وقت خلافت کا کام بیت المال کی شمع سامنے رکھ کر اَنجام دیا کرتے تھے اور جب اپنا کوئی کام کرنا ہوتا تو اس شمع کو اٹھوا دیتے اور ذاتی چراغ منگوا کر کام کرتے۔ اسی طرح کی ایک سبق آموز حکایت مُلاحظہ ہو، چُنانچِہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس رات کے وقت کسی دُور دَراز علاقے کا قاصِد آیا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ آرام فرمانے کے لئے لیٹ چکے تھے لیکن اسے اندر آنے کی اِجازت دے دی اور بڑی دیر تک اس کے علاقے کے حالات بڑی تفصیل سے دریافت فرماتے رہے کہ وہاں کے مسلمانوں اور ذِمّیوں کی حالت کیسی ہے؟ گورنر کا رَہن سہن کیسا ہے؟ چیزوں کے بھاؤ کیسے ہیں؟ مہاجرین و اَنصار کی اولاد کے حالات کیا ہیں؟ مسافروں اور فقراء کی کیا کیفیت ہے؟ کیا ہر حقدار کو اس کا حق دیا جاتا ہے؟ کیا کسی کو شکایت تو نہیں؟ گورنر نے کسی سے بے اِنصافی تو نہیں کی؟ اسی طرح آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک ایک چیز کے بارے میں کُرید کُرید کر دریافت فرماتے رہے اور قاصِد اپنی معلومات کے مطابق جواب دیتا رہا۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سُوالات کا سلسلہ ختم ہوا تو قاصد نے آپ کی مِزاج پُرسی کی کہ آپ کی صحت کیسی ہے؟ اہل وعِیال کے بارے میں بھی پوچھا تو حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فوراً پھونک مار کر چراغ بجھا دیا اور دوسرا چراغ لانے کا حکم دیا چنانچہ ایک معمولی چراغ لایا گیا جس کی روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔ آپ

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ہاں! اب جو چاہو پوچھو۔ اس نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے اہل وعِیال اور متعلقین کے حالات پوچھے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جواب دیتے رہے۔ قاصد کو چراغ بجھانے سے بڑا تعجب ہوا تھا، چنانچہ اس نے پوچھ ہی لیا: **یاامیرَالمُؤمنین!** آپ نے ایک انوکھا کام کس لئے کیا؟ فرمایا: وہ کیا؟ عَرض کی: جب میں نے آپ کی اور اہل وعیال کی مزاج پرسی کی تو آپ نے چراغ گُل کردیا؟ فرمایا: **اللّٰہ** کے بندے! جو چراغ میں نے بجھایا تھا وہ مسلمانوں کے مال سے روشن تھا، لہٰذا جب تک میں تم سے مسلمانوں کے حالات وضَروریات دریافت کررہا تھا تو یہ روشن تھا، اس طرح یہ مسلمانوں کے کام اور ان ہی کی ضرورت کے لیے میرے پاس روشن تھا مگر جب تم نے میری ذات اور میرے اہل وعِیال کے بارے میں بات چیت شروع کی تو میں نے مسلمانوں کے مال سے جلنے والا چراغ بجھا دیا اور ذاتی چراغ روشن کردیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۳)

اس حکایت میں اُن اسلامی بھائیوں کے لئے دَرْسِ عظیم ہے جو کسی نہ کسی حوالے سے وَقف یا چندے[1] کے معاملات میں شامل ہوتے ہیں، انہیں بہت زیادہ اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ وَقف کی چیزوں کا تھوڑی دیر کا ناجائز استعمال طویل عرصے کے لئے جہنم میں پہنچانے کا سبب بن سکتا ہے، لوگوں کے دیئے ہوئے چندے کا غلط

مدینہ

[1] : چندے کے مسائل اور اس کی احتیاطیں تفصیل سے جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کی عالیشان تالیف ''چندے کے بارے میں سوال جواب'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

استعمال کرنے والوں کو اس کے بدلے جہنم کی پیپ پینی پڑ سکتی ہے، اس لئے اگر آپ سے زندگی میں کبھی ایسی بے احتیاطی ہوئی ہو تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے، تاوان بنتا ہو تو وہ بھی دے دیجئے، مولیٰ کریم عَزَّوَجَلَّ ہمارے حال پر رحم فرمائے، اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۶) بیت المال کے کوئلے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز نے اپنے غلام سے غُسلِ جمعہ کے لئے پانی گرم کرنے کا کہا تو اس نے عَرض کی: ہمارے پاس جلانے کے لئے لکڑیاں نہیں ہیں۔ فرمایا: مَطْبَخ (یعنی باورچی خانے) سے سَماوَار (یعنی پانی گرم کرنے کا برتن) لے آؤ۔ جب سماوار لایا گیا تو وہ دیکھ رہا تھا۔ حیرت سے فرمایا: تم نے تو کہا تھا کہ ہمارے پاس لکڑیاں نہیں ہیں! شاید تم اسے مسلمانوں کے مَطْبَخ سے لائے ہو۔ غلام نے ہاں میں سر ہلا دیا، فرمایا: مَطْبَخ کے ذمّہ دار کو بلاؤ۔ جب وہ حاضِر ہوا تو فرمایا: تم سے کہا گیا ہوگا کہ یہ امیر المؤمنین کا سَماوار ہے اور تم نے اس کو دہکا دیا ہوگا؟ عَرض کی: واللّٰہ! ایسا نہیں ہوا! میں نے ایک بھی لکڑی اس میں استعمال نہیں کی بلکہ چند کوئلے موجود تھے کہ جنہیں اگر میں یُونہی چھوڑ دیتا تو تھوڑی ہی دیر میں وہ راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتے۔ فرمایا: تم نے ان کوئلوں کی لکڑی کتنے میں خریدی تھی؟ اس نے قیمت بتائی تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے وہ قیمت ادا کر دی پھر پانی اِستعمال فرمایا۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۹۱)

www.dawateislami.net

(۷) ککڑیوں کا تحفہ

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں اُردن سے **ککڑیوں** کے دو ٹوکرے آئے آپ نے فرمایا: ''یہ کس نے دیئے ہیں؟'' عَرض کی گئی: ''**ککڑیوں** کے ٹوکرے اردن کے گورنر نے ہدیہ بھیجے ہیں۔'' فرمایا: ''کس چیز پر لاد کر لائے گئے؟'' جواب ملا: ''سرکاری ڈاک کی سواریوں پر۔'' فرمایا: ''**اللّٰہ** تعالیٰ نے ان سواریوں پر میرا حق عام مسلمانوں سے زیادہ نہیں رکھا، انہیں لے جاؤ اور فروخت کر کے ان کی قیمت ڈاک کی سواریوں کے چارے میں جمع کر دو۔''

راوِی کا بیان ہے: حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کے بھتیجے نے مجھے اِشارہ کیا کہ جب ان کی قیمت طے ہو جائے تو میرے لیے خرید لانا، چنانچہ وہ دونوں ٹوکرے بازار لائے گئے، ان کی قیمت چودہ دراہم طے ہوئی میں نے یہ قیمت ادا کی اور ٹوکرے خرید کر ان کے بھتیجے کو لا دیئے۔ اس نے ایک خود رکھ لیا اور دوسرے کے لیے کہا: ''یہ **امیرُ الْمُؤمنین** کی خدمت میں لے جاؤ۔'' میں نے وہ ٹوکرا حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کی خدمت میں حاضر کیا تو چونک کر فرمایا: ''یہ تو وہی **ککڑیاں** ہیں؟'' میں نے عرض کی: وہ دونوں ٹوکرے آپ کے فلاں بھتیجے نے خرید لئے تھے، ایک انہوں نے خود رکھ لیا ہے اور یہ دوسرا آپ کی خدمت میں بھیج دیا ہے۔'' فرمایا: ''ہاں! اب میرے لئے ان کا کھانا دُرست ہے۔''

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۷۴)

www.dawateislami.net

(۸) بیت المال میں دو دِینار جمع کروائے

ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے غلام مُزاحِم سے کہا کہ مجھے قرآن پاک رکھنے والی ایک رِحْل خرید دو۔ وہ ایک رِحْل لائے جو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بہت پسند آئی۔ پوچھا: کہاں سے لائے؟ انہوں نے بتایا: سرکاری مال خانہ میں کچھ لکڑی موجود تھی، میں نے اسی کی یہ رِحْل بنوالی۔ فرمایا: جاؤ! بازار میں اس کی قیمت لگواؤ۔ وہ گئے تو لوگوں نے نِصف دینار قیمت لگائی، انہوں نے پلٹ کر خبر دی تو فرمانے لگے: تمہاری کیا رائے ہے، اگر ہم بیت المال میں ایک دِینار داخل کردیں تو ذمہ داری سے سُبک دوش ہوجائیں گے؟ انہوں نے کہا: قیمت تو نِصف دینار کی لگائی گئی! مگر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے حُکم دیا کہ بیت المال میں دو دینار جمع کروادو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۲)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا
مُجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۶)

(۹) خوشبو سونگھنے میں احتیاط

امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْقَدِیر کے سامنے مسلمانوں کے لیے مُشک کا وزن کیا جارہا تھا، تو انہوں نے فوراً اپنی ناک بند کرلی تاکہ انہیں خوشبو نہ پہنچے جب لوگوں نے یہ بات محسوس کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: خوشبو سونگھنا ہی تو اس کا نَفْع ہے۔ (چُونکہ میرے سامنے اس وَقت وافر مقدار میں مُشک موجود ہے لہٰذا اس کی خوشبو بھی زیادہ آرہی ہے اور میں اتنی زیادہ خوشبو سونگھ کر

www.dawateislami.net

دیگر مسلمانوں کے مقابلے میں زائد نَفع حاصِل کرنا نہیں چاہتا)

(اِحیاء العلوم ج ۲ ص ۱۲۱، قُوتُ القلوب ج ۲ ص ۳۳۵)

خوشبو دھو ڈالی

اِس سے ملتا جلتا ایک واقعہ حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی سیرتِ مبارکہ میں بھی ملتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مالِ غنیمت کی مُشک اپنے گھر میں رکھی ہوئی تھی تا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا اس خوشبو کو مسلمانوں کے پاس فروخت کر دیں۔ ایک روز آپ گھر تشریف لائے تو بیوی کے دوپٹے سے مُشک کی خوشبو آئی۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ ''یہ خوشبو کیسی؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''میں خوشبو تول رہی تھی، اس سے کچھ خوشبو میرے ہاتھ کو لگ گئی، جسے میں نے اپنے دوپٹے پر مَل لیا۔ حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ان کے سر سے دوپٹہ اتارا اور اس کو دھویا اس کے بعد سُونگھا، پھر مٹی ملی اور دوبارہ دھویا حتّٰی کہ اس وقت تک دھوتے رہے، جب تک خوشبو ختم نہ ہوگئی پھر وہ دوپٹہ استعمال کے لیے زوجہ محترمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو دیا۔ (کیمیائے سعادت، ج ۱، ص ۳۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ اس قدر خوشبو کا لگ جانا قابلِ گرفت عمل نہ تھا لیکن حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے چاہا کہ دروازہ بالکل بند ہو جائے تا کہ کوئی برائی اس میں داخل نہ ہو سکے۔

www.dawateislami.net

(۱۰) سیب کے لئے اپنے آپ کو برباد کرلوں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر ایک بار سرکاری سیب مسلمانوں میں تقسیم فرما رہے تھے، اسی دوران ان کا ایک کم سِن مَدَنی منا آیا اور ایک سیب اٹھا کر کھانا چاہا۔ انہوں نے فوراً سیب کو اس کے ہاتھ سے چھین لیا، بچہ روتا ہوا اپنی امّی جان کے پاس پہنچا، انہوں نے بازار سے سیب منگا کر اس کو دے دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ گھر آئے تو سیب کی خوشبو سونگھ کر بولے کہ کہیں سرکاری سیب تو گھر میں نہیں آئے! بچوں کی امّی نے واقعہ بیان کیا تو فرمایا: میں نے سیب اپنے بچے سے نہیں چھینا بلکہ اپنے دل سے چھینا، کیونکہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ مسلمانوں کے ایک سیب کے لئے اپنے آپ کو خدا عَزَّوَجَلَّ کے سامنے برباد کردوں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۹۰)

؎ جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا
رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

(۱۱) آگ کی چنگاریاں

ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بیٹی نے ایک موتی بھیجا اور کہا کہ اس جیسا دوسرا موتی بھیج دیجئے تاکہ میں کانوں میں ڈالوں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کو دودھکتے ہوئے کوئلے بھیج دیئے اور پیغام بھیجا: اِنِ اسْتَطَعْتِ اَنْ تَجْعَلِیْ هَاتَیْنِ الْجَمْرَتَیْنِ فِیْ اُذُنَیْكِ بَعَثْتُ اِلَیْكِ بِاُخْتٍ لَهَا یعنی اگر تم ان سُرخ کوئلوں کو کان میں ڈالنے کی طاقت رکھتی ہو تو میں بیت المال سے اس موتی کا جوڑا بھیج دیتا ہوں! (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۴)

www.dawateislami.net

(۱۲) چہرہ دیکھنا بھی پسند نہیں کروں گا

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے باتوں باتوں میں لُبنان کے شہد کا شوق ظاہر کیا۔ زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیھا نے لُبنان کے گورنر ابن معدی کرب کو کہلا بھیجا چنانچہ انہوں نے وہاں سے بہت سا شہد بھیج دیا۔ جب شہد سامنے آیا تو زوجہ کی طرف رُخ کر کے کہا: غالباً تم نے گورنر کے ذریعہ سے منگوایا ہے۔ پھر اس کو فروخت کروا کر بیت المال میں قیمت داخل کروادی اور گورنرِ لبنان کو لکھا کہ اگر تم نے دوبارہ ایسا کام کیا تو میں تمہارا چہرہ دیکھنا بھی پسند نہ کروں گا۔ (المعرفۃ والتاریخ، ج ۱، ص ۳۲۲)

(۱۳) کھجوروں کی قیمت جمع کروائی

ایک بار کسی شخص نے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں کھجوریں روانہ کیں، خادِم کھجوریں سامنے لایا تو پوچھا: ان کو کس چیز پر لائے ہو؟ اس نے کہا: ڈاک کے گھوڑے پر۔ چونکہ ڈاک کا تعلق سرکاری چیزوں سے تھا اس لئے حکم دیا کہ کھجوروں کو بازار میں لے جا کر فروخت کر آؤ اور ان کی قیمت بیت المال میں جمع کروادو۔ وہ بازار میں آیا تو ایک مَروانی نے انکو خرید لیا اور دوبارہ حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں بطورِ تحفہ بھیج دیں۔ جب کھجوریں سامنے آئیں تو حیرت سے فرمایا: یہ تو وہی کھجوریں ہیں۔ یہ کہہ کر کچھ سامنے کھانے کے لئے رکھ دیں، کچھ گھر میں بھیج دیں اور ان کی قیمت بیت المال میں

www.dawateislami.net

جمع کروائی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۷)

(۱۴) دودھ کے چند گھونٹ

امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے مسافروں، مسکینوں اور فقراء کے لئے ایک مہمان خانہ بنا رکھا تھا، مگر اپنے گھر والوں کو تنبیہ کی ہوئی تھی کہ اس مہمان خانے سے تم کوئی چیز نہ کھانا، اس کا کھانا صرف مسافروں اور غرباء وفقراء کے لئے ہے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ گھر آئے تو کنیز کے ہاتھ میں ایک پیالہ دیکھا جس میں چند گھونٹ دودھ تھا۔ پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' کنیز نے عَرض کی: ''**یاامیرالمُؤمنین!** آپ کی زوجہ محترمہ حامِلہ ہیں، انہیں چند گھونٹ دودھ پینے کی خواہش ہو رہی تھی اور جب حاملہ عورت کو وہ چیز نہ دی جائے جس کی اسے خواہش ہو تو اس کا حَمل ضائع ہونے کا ڈر ہوتا ہے، لہٰذا اسی خوف سے میں یہ تھوڑا سا دودھ مہمان خانے سے لے آئی ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے بآوازِ بلند فرمایا: ''اگر اس کا حَمل فقیروں، محتاجوں اور مسافروں کا حق کھائے بغیر نہیں ٹھہر سکتا تو **اللّٰہ** تبارک وتعالٰی اسے نہ روکے۔'' پھر کنیز کو ساتھ لیا اور اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس پہنچے، وہ آپ کا یہ اَنداز دیکھ کر حیران و پریشان ہوگئیں اور عَرض کی: ''میرے سَرتاج! کیا بات ہے؟'' آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اِس کنیز کا یہ خیال ہے کہ جو تیرے پیٹ میں حَمل ہے وہ مسکینوں، محتاجوں اور مسافروں کا حق کھائے بغیر نہیں رُک سکتا، اگر یہی بات ہے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے

www.dawateislami.net

حَمل کو نہ روکے۔'' سعادت مند زوجہ نے جب یہ سنا تو کنیز سے کہا: '' جاؤ! یہ دودھ واپس لے جاؤ، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اسے ہرگز نہ چکھوں گی۔'' چنانچہ کنیز دودھ کا پیالہ واپس لے گئی۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۵)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جن کی حکومت کے ڈنکے عَرَب و عجم میں بج رہے تھے، ان کے گھر والوں کی مالی کیفیت کیا تھی؟ اسلام کے وہ پاسبان کیسے دِیانت دار تھے کہ بھوکا پیاسا رہنا منظور تھا لیکن کسی کے حق میں سے ایک گھونٹ لینے کو بھی تیار نہ تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے خلفاء کے صدقے ہمیں بھی دِیانت، اِخلاص اور اپنا خوف عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۱۵) شہد بیچ ڈالا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو شہد بہت پسند تھا۔ ایک بار ان کی زوجہ محترمہ نے ایک آدمی کو شہد لینے بھیجا، وہ ڈاک کی سواری پر گیا اور دو دینار کا شہد خرید لایا۔ جب شہد حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے سامنے آیا اور سارا واقعہ معلوم ہوا تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کو فروخت کر ڈالا اور دو دینار واپس لے کر بقیہ قیمت بیت المال میں داخل کر دی اور فرمایا: تم نے مسلمانوں کے جانور کو '' **عُمَر** '' کے لیے تکلیف دی! دوسری روایت میں ہے کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: '' اگر مسلمانوں کو میری قَے سے فائدہ پہنچ سکتا تو میں کر دیتا۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۸)

www.dawateislami.net

(۱۶) یہ گوشت تم ہی کھالو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے غلام کو گوشت کا ایک ٹکڑا بُھونے کے لئے روانہ کیا۔ وہ جلد ہی واپس آ گیا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے فرمایا تم نے اتنی جلدی کیسے کی؟ اس نے کہا میں نے یہ گوشت مَطْبَخ (باورچی خانہ) میں بُھونا ہے (اس جگہ مسلمانوں کا ایک مطبخ تھا جس میں صبح شام ان کا کھانا پکتا تھا)۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے غلام سے فرمایا: اب یہ سارا کھانا تم ہی کھالو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۲۴) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلافت سے پہلے کی آسائشیں اور بعد کی آزمائشیں

چونکہ حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے والد کے پاس دولت وثَروَت کی فَراوانی تھی لہٰذا آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی پَرْوَرِش نازونَعَم اور عیش وآرام کے ماحول میں ہوئی، جس کا اثر خلیفہ بننے تک قائم رہا۔ آرائش وزیبائش میں کوئی آپ کا ہَمْسَر نہیں تھا، یوں لگتا تھا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اور آسائشیں آپ پر نچھاور کردی گئی ہیں۔ خوش لِباسی، خوش گُفتاری اور رہن سہن میں آپ کا ذوق بڑا بلند

www.dawateislami.net

تھا، عہدِ شباب میں اچھے سے اچھا لباس پہنتے، دن میں کئی بار پوشاک تبدیل کرتے، خوشبو کو بے حد پسند کرتے، ان کے لئے خصوصی طور پر خوشبو تیار کی جاتی جس میں کثرت سے لونگ ڈالی جاتی تھی، جس راہ سے گزرتے فضا مہک جاتی، داڑھی پر نمک کی طرح عنبر چھڑکتے تھے۔ جس محفل میں بیٹھ جاتے ایسا لگتا گویا مشک وعنبر میں غُسل کر کے آئے ہیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۷۹ ملخصا)

اخلاقی برائیوں سے کوسوں دور تھے

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے ناز و انداز اور ان ظاہری علامات کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ خلیفہ بننے کے بعد ان کی زندگی میں بہت بڑا اِنقلاب آنے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قدر ناز و نعم میں پلنے کے باوجود حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اَخلاقی بُرائیوں سے کوسوں دور تھے حتی کہ آپ کے حاسِدین بھی آپ پر دو ہی الزام لگا سکے: ایک نعمتوں کو فَراوانی سے استعمال کرنے کا اور دوسرا مغروروں کی سی چال چلنے کا۔ (تاریخِ دمشق، ج ۴۵ ص ۱۳۸)

عُمری چال

پہلے پہل حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ناز و خرام کی ایک مخصوص چال چلا کرتے تھے، جو انہی کی نسبت سے ''عُمری چال'' مشہور ہوگئی حتّٰی کہ نوعمر دوشیزائیں اس چال کو سیکھنے کی کوشش کیا کرتی تھیں، چلنے کے دوران آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی چادر زمین کی جارُوب کشی کیا کرتی تھی، اگر کبھی جوتے میں پھنس جاتی

www.dawateislami.net

تو اسے زور سے کھینچ کر پھاڑ دیتے مگر جوتا اُتارنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے تھے، اگر سواری کی حالت میں کبھی جوتا پاؤں سے نکل کر گر جاتا تو اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے، اگر کوئی خادِم لاکر دوبارہ پیش بھی کر دیتا تو اسے ڈانٹ دیتے تھے۔ لیکن جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مَسْنَدِ خلافت کو رونق بخشی تو چلنے کے اِس انداز سے پیچھا چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر مکمل طور پر کامیاب نہ ہو سکے۔ بَسا اوقات اپنے غلام مُزاحم کو تاکید کرتے کہ جب کبھی مجھے ''عُمری چال'' چلتے ہوئے دیکھو تو یاد دِلا دینا، پھر جب وہ عَرْض کرتے تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فوراً سنبھل جاتے مگر بعد میں وہی چال چلنے لگتے۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۲)

لوہے کی زنجیریں

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز مسجِد کی طرف جا رہے تھے، راستے میں آپ پرانی عادت کے مطابق ہاتھ ہلا ہلا کر چل رہے تھے، اچانک آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنے ہاتھوں کو روکا اور رونا شروع کر دیا، کسی نے رونے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں گھبرا گیا تھا کہ کہیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرے اِس طرح چلنے کی وجہ سے بروزِ قیامت ان ہاتھوں میں لوہے کی زنجیریں نہ ڈال دے۔

(طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

امیر المؤمنین کا لباس

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز جب تک خلیفہ نہیں بنے تھے آپ کی نَفاسَت پسندی کا یہ حال تھا کہ نہایت بیش قیمت لباس زیب تن کرتے تھے اور تھوڑی دیر بعد اسے اُتار کر دوسرا قیمتی لباس پہن لیتے تھے۔لباس کے متعلق خود ان کا بیان ہے کہ جب میرے کپڑوں کو لوگ ایک مرتبہ دیکھ لیتے تھے تو میں سمجھتا تھا کہ پرانا ہوگیا۔(سیرت ابن جوزی ص ۱۷۲) بسا اوقات آپ کے لئے ایک ہزار دینار میں عالیشان جُبّہ خریدا جاتا تھا مگر فرماتے: اگر یہ کُھردرا نہ ہوتا تو کتنا اچھا تھا! لیکن جب تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو مزاج میں ایسی اِنْقِلابی تبدیلی آئی کہ آپ کے لئے پانچ دِرْہم کا معمولی سا کپڑا خریدا جاتا مگر آپ فرماتے: اگر یہ نَرم نہ ہوتا تو کتنا اچھا تھا! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا: **یاامیرالمؤمنین!** آپ کا وہ عالیشان لباس، اعلیٰ سواری اور مہنگا عِطر کہاں گیا؟ آپ نے فرمایا: میرا نفس زِینت کا شوق رکھنے والا ہے وہ جب کسی دُنیوی مرتبے کا مزا چکھتا تو اِس سے اُوپر والے مرتبے کا شوق رکھتا، یہاں تک کہ جب خلافت کا مزا چکھا جو سب سے بلند طبقہ ہے تو اب اُس چیز کا شوق ہوا جو اللّٰہ تعالٰی کے پاس ہے۔(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۸۹۷)

ایک ہی کُرتا

اکثر اوقات حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے جِسْم پر صرف ایک ہی لباس رہتا تھا جسے دھو دھو کر پہن لیتے تھے، ایک مرتبہ جمعہ کے لئے

www.dawateislami.net

تاخیر سے پہنچے، لوگوں نے تاخیر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: ''خادِم میرے کپڑے دھونے کے لئے لے گیا تھا، اس لئے میں باہر نہیں نکل سکتا تھا۔'' یہ سن کر لوگوں کو پتا چلا کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس ایک ہی لباس ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۲)

آٹھ سو کی چادر اور آٹھ درہم کا کمبل

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز نے ایک شخص سے فرمایا: آٹھ دِرہم کا کمبل خرید کر لاؤ۔ وہ صاحب خرید کر لائے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اسے بہت پسند کیا اور ہاتھ میں لے کر فرمایا: ''بڑا نرم ہے۔'' یہ سن کر وہ بے ساختہ ہنسنے لگے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''عجیب اَحمق آدمی ہو، بلاوجہ ہنستے ہو!'' وہ صاحب کہنے لگے۔ ''حضور! میں اَحمق نہیں ہوں، دراصل مجھے یاد آیا کہ جب آپ گورنر تھے تو مجھے فرمایا تھا کہ میں آپ کے لیے ایک عُمدہ قسم کی گرم چادر خرید کر لاؤں۔ میں نے آٹھ سو دِرہم کی چادر خرید کر پیش کی تھی تو آپ نے اس پر ہاتھ رکھتے ہی فرمایا تھا: ''بڑی کُھردری اٹھا لائے۔'' اور آج آٹھ درہم کے موٹے سے کمبل کو فرمایا جا رہا ہے کہ ''بڑا ملائم ہے'' اس پر مجھے تعجب ہوا اور بے ساختہ ہنسی آ گئی۔'' حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز نے فرمایا: ''جو شخص آٹھ آٹھ سو کا کمبل خریدتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھی ڈرتا ہے۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۳)

12 درھم کا لباس

حضرت سیّدنا رَجا بن حَیْوَۃ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ جنہوں نے حضرتِ سیّدُنا عمر

www.dawateislami.net

بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی قدیم حالت کو دیکھا تھا، فرماتے ہیں: ''خلیفہ ہونے کے بعد اُن کے لباس یعنی عمامہ، قمیص، قبا (اچکن)، کُرتہ، موزہ اور چادر وغیرہ کی قیمت لگائی گئی تو صرف 12 دِرہم ٹھہری۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۱۷۴)

لباس کی سادگی

حقیقت یہ ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز جس وقت بادشاہ نہ تھے اُس وقت بادشاہوں کی سی زندگی گزارتے تھے اور جس وقت عمامۂ خلافت سر پر باندھا تو بالکل سادہ مزاج ہوگئے، ایک بار قمیص کے گریبان میں آگے اور پیچھے دونوں طرف پیوند لگے ہوئے تھے، نمازِ جمعہ پڑھا کر بیٹھے تو ایک شخص نے کہا: **یاامیرَالْمُؤمنین! اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سب کچھ دیا ہے، کاش! آپ عمدہ کپڑے پہنتے! یہ سن کر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا: اِنَّ اَفْضَلَ الْقَصْدِ عِنْدَ الْجِدَّۃِ وَاَفْضَلَ الْعَفْوِ عِنْدَ الْمَقْدَرَۃِ یعنی تموّل (یعنی امیری) کی حالت میں میانہ رَوِی اور قوّت وقدرت رکھتے ہوئے عَفْو ودَرْگُزر بہتر ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۷۳)

سادہ لباس کی فضیلت

نِت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے مہنگے لباس پہننے والوں کے لئے اِن حکایات میں دَرْسِ عظیم پوشیدہ ہے، واقعی اگر ہم سادگی اپنالیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوجائے، چُنانچِہ سادہ لباس پہننے کی فضیلت پڑھئے اور جُھومئے۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ تَرَکَ لُبْسَ

www.dawateislami.net

ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ یعنی جو باوُجُودِ قُدرت اچھّے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کَرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۲۶، حدیث ۴۷۷۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى علٰى محمَّد

نَماز پنجگانہ کا اہتمام

نَماز پنجگانہ نہایت پابندی کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے تھے۔ اَذان کی آواز صاف طور پر سننے کے لئے گھر میں مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی کھڑکی بنا رکھی تھی، اگر مُؤَذِّن اَذان دینے میں دیر کرتا تھا تو آدمی بھیج کر کہلوا دیتے کہ وقت ہوگیا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۱) جب مُؤَذِّن اَذان دیتا تو کوشش کرتے کہ اَذان کی آواز کے ساتھ ہی مسجِد میں داخل ہوجائیں۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۷۸)

نَماز کی حفاظت کی تاکید

جعفر بن بُرقان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ہمیں مکتوب میں لکھا: دین کی سَربُلندی اور اسلام کی پائیداری ان باتوں میں ہے: اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِیْتَاءُ الزَّكَاةِ، فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَحَافِظْ عَلَيْهَا یعنی (۱) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھنا (۲) نَماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا، لہٰذا تم نَماز کو اس کے وقت میں ادا کرو اور اس میں ہمیشگی اختیار کرو۔ (درمنثور ج ۱ ص ۱۸۷)

www.dawateislami.net

شب بیداری

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی زندگی کا سب سے پُر اَثَر منظر راتوں کو دکھائی دیتا ہے جو اُن کی عبادت گزاری کا اصل وقت تھا۔ اس مقصد کے لیے گھر کے اندر ایک کمرہ مخصوص کرلیا تھا جس میں کمبل کے سِلے ہوئے کپڑے رکھے رہتے تھے، جب رات کا پچھلا پہر ہوتا، تو دن کے کپڑے اُتار ڈالتے اوران کپڑوں کو پہن کر صبح ہونے تک مُناجات اور گریہ وزاری میں مصروف رہتے اسی حالت میں آنکھ لگ جاتی جب بیدار ہوتے تو پھر سے آہ وبُکا شروع کردیتے، صبح ہوتی تو ان کپڑوں کو تہہ کر کے صندوق میں رکھ دیتے۔ مرنے سے پہلے اس صندوق کو ایک غلام کے پاس اَمانتہً رکھ دیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو دریا میں بہادینے کی وصیت کی تھی، جب خاندانِ بَنو اُمَیَّہ کو اس صندوق کا حال معلوم ہوا تو غلام سے طلب کیا، اس نے کہا بھی کہ اس میں مال ودولت نہیں ہے لیکن ان کی حِرص وطَمَع نے اس کا اِعتبار نہیں کیا اور صندوق کو اٹھا کر نئے خلیفہ یزید بن عبدُ الملک کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے تمام خاندان کے سامنے کھولا تو اندر سے کمبل کا وہی لباس نکلا جسے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر رات کو پہنا کرتے تھے۔

(سیرتِ ابن جوزی ص ۲۱۰، ۲۱۱ ملخصًا)

عبادت گزاروں کی رات

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک شخص کو لکھا: اگر تم

www.dawateislami.net

سے ہو سکے تو عیدِ قربان کی رات عبادت میں بسر کرو کیونکہ یہ لَیْلَۃُ الْعَابِدِین (یعنی عبادت گزاروں کی رات) ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۵)

رحمت کی چار راتیں

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے بصرہ کے گورنر عدی بن اَرطاۃ کو لکھا: سال بھر میں چار راتوں کو خوب یاد رکھو کیونکہ ان راتوں میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رحمت کی چھما چھم برسات فرماتا ہے: (۱) رجب کی پہلی رات (۲) شعبان کی پندرھویں رات (۳) عیدالفطر کی رات اور (۴) عیدِ قربان کی رات۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۷)

زکوٰۃ کی ادائیگی اور نفلی روزوں کا اہتمام

اپنے مال کی زکوٰۃ پابندی سے ادا فرماتے تھے، حضرتِ مجاہد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے مجھے 30 درہم دیئے اور کہا کہ یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۸) آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نفلی روزوں کا بھی اہتمام کیا کرتے چنانچہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا معمول تھا، علاوہ ازیں یوم عاشورا اور عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجۃ الحرام) کا روزہ بھی رکھا کرتے تھے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۱)

شکر کی بوریاں صدقہ کیا کرتے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز شکر (یعنی چینی) کی بوریاں

www.dawateislami.net

خرید کر صدقہ کرتے تھے ان سے کہا گیا اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے فرمایا شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔

(قرطبی، ج۲، ص۱۰۱)

شوقِ تلاوت

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز روزانہ صبح سویرے قرآن مجید کی تھوڑی دیر تلاوت کرتے اور رات کے وقت جب سوتے تو نہایت پُرسوز لہجہ میں سورۂ اعراف کی یہ آیتیں پڑھتے:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (پ۸، اعراف: ۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب اللّٰہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے

اور:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ (پ۹، الاعراف: ۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں۔

بعض اوقات ایک ہی سورۂ مبارکہ کو بار بار رات بھر پڑھا کرتے تھے، چنانچہ ایک رات سورۂ انفال شروع کی تو صبح تک پڑھتے رہے۔

(حلیۃ الاولیاء، ج۵، ص۳۸۵ ملخصاً، وسیرت ابن جوزی ص۲۱۱)

www.dawateislami.net

ایک طرف کو جھک گئے

ایک بار حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے بَرسرِ منبر یہ آیت پڑھی:

وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ (پ۱۷، الانبیاء: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن۔

تو خوف سے ایک طرف کو جُھک گئے گویا زمین پر گر رہے ہیں۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۳۶)

آیت مکمل نہ پڑھ سکے

ایک رات حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز **سورۂ وَاللَّیْل** پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے:

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، اللیل: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔

تو روتے روتے ہچکی بندھ گئی، آگے نہیں پڑھ سکے، نئے سِرے سے تِلاوت شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے تو پھر وہی کیفیت طاری ہوئی اور آگے نہیں پڑھ سکے، بالآخر یہ سورت چھوڑ کر دوسری سورت پڑھی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۲)

رونے والے کو جنّت ملے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تِلاوت میں رونا اِس قدَر پسندیدہ عمل ہے کہ سرکارِ

www.dawateislami.net

مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِسکی رغبت دِلاتے تھے۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبداللّٰہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،نبیوں کے سَرْوَر، مدینے کے تاجْوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: ''میں تمہارے سامنے سورۃُ التَّکاثُر پڑھتا ہوں تم میں سے جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔چُنانچِہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسے پڑھا۔ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے، جونہیں رو سکے تھے اُنہوں نے عَـــــرْض کی: یَارَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم نے رونے کی کوشش کی مگر نہ رو سکے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنِّی قَارِئُھَا عَلَیْکُمُ الثَّانِیَۃَ فَمَنْ بَکٰی فَلَہُ الْجَنَّۃَ، وَمَنْ لَّمْ یَقْدِرْ اَنْ یَّبْکِیَ فَلْیَتَبَاکَ یعنی میں تمہارے سامنے اِسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا اُس کے لئے جنّت ہوگی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنالے۔ (درمنثور ج۸،ص۶۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سورۃُ التَّکاثُر میں غفلت کے ساتھ جَمْعِ مال کی حَوصلہ شکنی اور قَبْـــر وجہنَّم کا ہولناک تذکِرہ ہے۔کاش!اس کو پڑھ سُن کر ہم گنہگار بھی رودیا کریں۔

رونے کا طریقہ

حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جب آیتِ سَجدہ پڑھو سجدہ کرنے سے پہلے روؤ، اگر تم میں سے کسی کی آنکھ نہ روئے تو دِل کو

www.dawateislami.net

رونا چاہئے۔ (تفسیر کبیر 7/551) بتکلُّف **رونے کا طریقہ** یہ ہے کہ عالَمِ اَرواح میں کئے ہوئے اپنے عَہْد (کہ میں نافرمانی نہیں کروں گا) کو یاد کرے اور بدعَہدی کی صورت میں قرآنِ پاک میں وارِد ہونے والی عذاب کی وَعِیدوں کو تصوُّر میں لائیں۔ اُسکے اَحکامات اور اپنی نافرمانیوں پر غور کریں اس سے امّید ہے دل میں غم کی کیفیّت پیدا ہوگی۔ اگر دِل بَہُت زیادہ سَخْت ہے کہ اس طرح بھی رونا نہ آئے تو پھر اپنے دِل کی سَختی پر روئے۔

ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

دورانِ تلاوت اگر کوئی خوف کی آیت آتی تو حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز گریہ وزاری کرتے، اگر رحمت کی آیت آتی تو دعا کرتے۔ جب اُن آیتوں کو پڑھتے تھے جن میں اَحوالِ قیامت کا ذِکْر ہوتا تو بے ساختہ رو پڑتے، بعض اوقات تو بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایسی ہی مزید 5 حکایات ملاحظہ ہوں، چنانچِہ

(۱) آنسوؤں کی جھڑی

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے غلام ابوعمر کا بیان ہے کہ جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز گورنر تھے میں جدّہ سے ان کے لئے تحائف لے کر مدینہ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً وَّ تَکْرِیماً پہنچا تو وہ فجر کی

www.dawateislami.net

نماز ادا کرنے کے بعد مسجد ہی میں موجود تھے اور گود میں قرآن پاک لئے تلاوت کررہے تھے اوران کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔

(سیرت ابن جوزی ۴۲)

؎ فلموں سے ڈِراموں سے عطا کردے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۵)

(۲) دھاڑیں مار مار کر رونے لگے

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس پارہ 18 سورۂ فُرقان کی آیت 13 پڑھی:

وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾

(پ ۱۸، الفرقان: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے۔

تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے، آخرِ کار وہاں سے اٹھے اور گھر میں داخِل ہو گئے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۷)

کاش لَب پر مرے رہے جاری ذِکْر آٹھوں پَہَر ترا یارب
چشمِ تَر اور قلبِ مُضْطَر دے اپنی اُلفت کی مَے پِلا یارب

(۳) بیٹے سے تلاوت سُنی

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے بیٹے

www.dawateislami.net

سے فرمایا: بیٹا! قرآن پاک سناؤ۔ عَرض کی: کیا پڑھوں؟ فرمایا: ''سورۂ ق۔'' بیٹے نے پڑھنی شروع کی جب وہ اس کی آیت 19 پر پہنچے:

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ، یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پ۲۶، ق: ۱۹)

تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ فرمایا: پھر پڑھو، میرے بیٹے! پھر پڑھو۔ عَرض کی: کیا پڑھوں فرمایا: سورۂ ق پڑھو۔ بیٹے نے پھر پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ دوبارہ اِسی آیت پر پہنچے تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز زور زور سے رونے لگے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۷)

طالبِ مغفِرت ہوں یا اللہ — بخش دے بہرِ مرتَضٰی یارب
کردے جنّت میں تو جوار اُن کا — اپنے عطّار کو عطا یارب

(وسائلِ بخشش ص ۸۸)

(۴) غلطی نکالنے کا ہوش تھا!

قرآن مجید کو سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز پر محویت کا عالم طاری ہوجاتا تھا۔ ایک بار کسی شخص نے ان کے سامنے قرآن مجید کی ایک سورۃ پڑھی تو حاضرین میں سے ایک صاحب بول اٹھے کہ اس نے پڑھنے میں غلطی کی ہے، حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز نے فرمایا کہ قرآن مجید سنتے وقت ان کو اِس کا ہوش تھا! (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۷ ملخصًا)

www.dawateislami.net

(۵) تلاوت ہو تو ایسی ہو!

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے انتقال کے بعد ان کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدالمَلِک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا بہت زیادہ رویا کرتیں یہاں تک کہ اُن کی بینائی جاتی رہی۔ ایک مرتبہ ان کے بھائی مَسْلَمَہ اور ہِشَام آئے اور کہا: ''پیاری بہن! آخر آپ اتنا کیوں روتی ہیں؟ اگر آپ اپنے شوہر کی جدائی پر روتی ہیں تو وہ واقعی ایسے مردِ مجاہد تھے کہ ان کے لئے رویا جائے، اگر دُنیوی مال ودولت کی کمی رُلا رہی ہے تو ہم اور ہمارے اَموال سب آپ کے لئے حاضر ہیں؟'' حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدالمَلِک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا نے فرمایا: ''میں ان دونوں باتوں میں سے کسی پر بھی نہیں رو رہی۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو وہ عجیب وغریب اور دَرْد بھرا منظر رُلا رہا ہے جو میں نے ایک رات دیکھا۔ اس رات میں یہ سمجھی کہ کوئی اِنتہائی ہولناک منظر دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی یہ حالت ہوگئی ہے اور آج رات آپ کا اِنتقال ہوجائے گا۔'' بھائیوں نے تفصیل پوچھی تو فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ وہ نَماز پڑھ رہے تھے، جب قراءَت کرتے ہوئے اس آیت پر پہنچے:

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾	ترجمۂ کنزالایمان:: جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے اور پہاڑ ہوں گے جیسے دُھنکی اُون۔

(پ ۳۰، القارعۃ: ۴۔۵)

www.dawateislami.net

تو یہ آیت پڑھتے ہی ایک زوردار چیخ مار کر فرمایا: ''ہائے! اس دن میرا کیا حال ہوگا۔ ہائے! وہ دن کتنا کٹھن ودشوار ہوگا۔'' پھر منہ کے بَل گر پڑے اور منہ سے عجیب وغریب آوازیں آنے لگیں پھر ایک دم ایسے خاموش ہوگئے کہ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں دَم نہ نکل گیا ہو! کچھ دیر بعد انہیں ہوش آیا تو فرمانے لگے: ''ہائے! اس دن کیسا سخت معاملہ ہوگا۔'' اور آہ وزاری کرتے ہوئے بے قراری سے صحن میں چکر لگانے لگے اور فرمایا: ''ہائے! اس دن میری ہلاکت ہوگی جس دن آدمی پھیلے ہوئے پتنگوں کی طرح اور پہاڑ دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔'' ساری رات ان کی یہی کیفیت رہی۔ جب صبح فجر کی اَذانیں شروع ہوئیں تو دوبارہ گر پڑے، اب کی بار تو میں سمجھی کہ روح پرواز کر گئی ہے مگر کچھ دیر بعد ان کو ہوش آ ہی گیا۔ اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدالمَلِک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب بھی مجھے وہ رات یاد آتی ہے تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگتے ہیں باوجود کوشش میں اپنے آنسو نہیں روک پاتی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۳)

خوف آتا ہے نارِ دوزخ سے ہو کرم بہرِ مصطَفٰے یارب
میرا نازُک بدن جہنَّم سے بہرِ غوث و رضا بچا یارب

(وسائلِ بخشش ص ۸۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے کس طرح لَرْزَاں وتَرْساں رہا کرتے تھے، بہت زیادہ عبادت وریاضت اور گناہوں سے حد درجہ دُوری کے باوجود وہ پاکیزہ خصلت لوگ حَشْر نَشْر کے بارے میں کس قدر فکر مند رہتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اپنی آخرت اور حساب وکتاب کو بھولے بیٹھے ہیں، نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر ہم نے گناہوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے، گناہوں کے اِرتکاب پر ندامت نہ نیکیوں سے محرومی پر شرمندگی، اے کاش! ان پاکیزہ ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی اشکِ ندامت نصیب ہوجائیں، ؎

ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہوجاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کا خوفِ خدا

دنیا میں اور بھی بہت سے عظیم المرتبت بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین گزرے ہیں جن کا دل خشیتِ الٰہی سے لَرْزتا رہتا تھا لیکن حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی اِنْفرادیت یہ ہے کہ جو مَنْصَب ووَجاہت انسان کے دل کو سَخت کردیتا ہے اُسی نے ان کے دل کو نَرْم کردیا تھا۔ عِزّت وحَشْمت انسان کو غافِل کردیتے ہیں لیکن حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دل کو انہی چیزوں نے خوفِ خدا کا آشیانہ بنادیا تھا، چنانچہ

www.dawateislami.net

خوفِ خدا کی ضرورت

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے ایک بیان میں فرمایا: لوگو! خوفِ خدا کو لازِم پکڑ لو کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہر چیز کا بَدَل ہے مگر اس کا کوئی بَدَل نہیں، اے لوگو! میں تم سے مال و دولت بچا بچا کر نہیں رکھوں گا مگر جہاں ضَرورت ہوگی وہیں صَرْف کروں گا، یاد رکھو! خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں ہے۔ (سیرتِ ابن عبدالحکم ۳۶) ایک مرتبہ اِرشاد فرمایا: اے لوگو! مہلت زیادہ طویل اور قیامت کا دن کچھ زیادہ دُور نہیں، جس کی موت آن پہنچی اس کے لئے قیامت بَرپا ہوگئی۔ (سیرتِ ابن عبدالحکم ۳۷)

میرے لئے دُعا کرنا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے اپنے ایک فوجی اَفسر کو لکھا: ”خدا عَزَّوَجَلَّ کی عظمت اور خَشْیَت کا سب سے زیادہ مستحق بندہ وہ ہے جو اس مصیبت میں مُبْتَلا ہو جس میں اس وقت میں خود مُبْتَلا ہوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مجھ سے بڑھ کر سخت عذاب کا حقدار اور مجھ سے زیادہ ذلیل کوئی نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم جہاد کے لیے روانہ ہونا چاہتے ہو تو میری خواہش یہ ہے کہ جب تم صفِ جنگ میں کھڑے ہو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرنا کہ وہ مجھے شہادت عطا فرمائے۔“

(طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۰۸)

www.dawateislami.net

خوفِ خدا کے اثرات

حضرت سیِّدُ نا ابوسائب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی کسی شخص کے چہرے پر ایسا خوف یا خُشُوع نہیں دیکھا جیسا عمر بن عبدالعزیز (عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز) کے چہرے پر دیکھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۹۴)

اہلیہ محترمہ کی گواہی

باہر کے لوگ تو کسی سے مُتَاثِّر ہو ہی جاتے ہیں، گھر والے بھی اس سے مُتَاثِّر ہوں ایسا بہت کم ہوتا ہے، حضرت سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز انہی میں سے ایک ہیں چنانچِہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی اہلیہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا سے **امیرُ المُؤمنین** کی عبادت کا حال دریافت کیا گیا تو کہنے لگیں: ''وہ اور لوگوں سے بڑھ کر نماز، روزہ کی کثرت تو نہیں کرتے تھے لیکن میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو **اللّٰہ** تعالٰی کے خوف سے کانپتے نہیں دیکھا' وہ اپنے بستر پر **اللّٰہ** تعالٰی کا ذکر کرتے تو خوفِ خدا کی وجہ سے چڑیا کی طرح پھڑ پھڑانے لگتے یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوتا کہ ان کا دَم گھُٹ جائے گا اور لوگ صبح کو اٹھیں گے تو خلیفہ سے محروم ہوں گے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْامین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

امیر المؤمنین کی یادِ موت

اُمَراء وسَلاطِین کے یہاں راتوں کو عُمُوماً بزمِ عیش وطَرَب مُنْعَقِد ہوتی ہے لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے یہاں رات کے وقت فقہاءِ کرام جمع ہوتے، موت اور قِیامت کا ذِکْر ہوتا اور حاضِرین اس طرح روتے تھے گویا اُن کے سامنے جنازہ رکھا ہوا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۵)

قَبْر والے کے بارے میں سوچتے رہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنے ایک ہم نشین سے کہا کہ میں غور وفِکْر میں رات بھر جاگتا رہا۔ اُس نے پوچھا: کس چیز کے متعلِّق غور و فِکْر کرتے رہے؟ فرمایا: ''اگر تم مَیِّت کو تین دن بعد اس کی قَبْر میں دیکھو تو تمہیں اُس کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک مانُوس رہنے کے باوجود اُس سے وَحْشَت ہونے لگے اور اگر تم اس کے گھر (یعنی قَبْر) کو دیکھو جس میں کیڑے پھر رہے ہوں، پیپ جاری ہو، کیڑے اس کے بدن کو کھا رہے ہوں، بدبو بھی آرہی ہو اور اس کا کَفَن بوسیدہ ہو چکا ہو، جبکہ پہلے وہ خوبصورت تھا، اس کی خوشبو اچھی تھی اور کپڑے بھی صاف تھے،'' اِتنا کہنے کے بعد آپ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا آئیں اور آپ کے چہرہ مُبارَک پر پانی کے چھینٹے پھینکے، جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ہوش آیا تو دیکھا کہ زوجہ محترمہ رو رہی ہیں، پوچھا: یَافَاطِمَۃُ مَایُبْکِیْكِ یعنی فاطمہ تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ عرض کی: **یاامیر المؤمنین!** آپ کی

www.dawateislami.net

دنیا کی رُخصتی اور ہم سے جُدائی کے خیال نے مجھے رُلا دیا ہے۔ فرمایا: فاطمہ! تم نے سچ کہا۔ پھر کھڑے ہونے کی کوشش کی تو گرنے لگے، زوجہ محترمہ نے ان کو پکڑ کر گرنے سے بچایا اور کہا: ہم آپ کے بارے میں اپنے دل کی کیفیات کی پوری تَرجُمانی نہیں کر سکتے۔ امیر المؤمنین پر دوبارہ بے ہوشی طاری ہوگئی یہاں تک کہ نماز کا وَقت آ گیا تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے اُن کے چہرے پر پانی ڈالا اور آواز دی: **یا امیرَ المُؤمنین!** نماز کا وقت ہوگیا، تو گھبرا کر اٹھ گئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۰۲ وسیرت ابن جوزی ص ۲۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی اپنے دوستوں اور عزیز واَقارِب کے ساتھ وَقت گزارتے ہیں، دنیا جہان کی باتیں کرتے ہیں، مگر ہماری مَحفِلوں اور بیٹھکوں میں قَبر وحَشر، جزا وسزا اور دیگر اُمورِ آخرت کے بارے میں کتنی گفتگو ہوتی ہے؟ اس سوال کا جواب اپنے ضمیر سے پوچھئے! اے کاش! کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے صَدْقے ہمیں بھی حقیقی فِکْرِ آخرت نصیب ہوجائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

موت کو یاد کیا کرو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنے کسی قریبی عزیز کو مکتوب میں لکھا: ''اگر تمہیں دن یا رات میں کسی وَقت موت کو یاد کرنے کا شعور مل

www.dawateislami.net

جائے تو دنیا کی سب فانی اشیا تمہیں ناپسند اور آخرت کی ہمیشہ رہنے والی چیزیں محبوب ہوجائیں گی۔'' والسلام (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۹۹)

آباواَجداد کی قبروں سے عبرت پکڑتے

حضرت سیِّدُنا مَیمون بن مِہران علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے ہمراہ قبرستان گیا۔ جب انہوں نے قبروں کو دیکھا تو رو پڑے اور فرمایا: اے میمون! یہ میرے آباواَجداد بنواُمیہ کی قبریں ہیں، گویا وہ دنیا والوں کے ساتھ اُن کی لذتوں میں شریک نہیں ہوئے، کیا تم انہیں نہیں دیکھتے وہ بچھڑ گئے اور اب محض اُن کے قصے باقی ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۶۴)

آخرت کی فکر دِلانے والا ایک مکتوب

ایک گورنر کو فِکرِ آخرت سے مَعْمُور مکتوب میں فرمایا: تم اپنے آپ کے بارے میں جلد سوچ وبچار کرو اس سے پہلے کہ تمہیں شدید غم میں مُبْتَلا کر دیا جائے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا گیا تھا، تم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کیسے مرتے ہیں اور کس طرح اپنے پیاروں سے جُدا ہوتے ہیں؟ اور یہ بھی دیکھا موت کیسے جلدی جلدی توبہ کرواتی ہے اور لمبا عرصہ جینے کی امید رکھنے والوں سے اُمّید کو ختم کرتی ہے اور بادشاہ سے اس کی سلطنت مانگتی ہے، موت ہی بڑی نصیحت ہے، دنیا سے رُوح کو لے جانے اور آخرت میں رَغْبَت دلانے والی ہے، ہم بُری موت سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں، ہم تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی موت اور موت کے بعد خیر کا سوال کرتے ہیں۔ تم اپنے کسی

www.dawateislami.net

ایسے قول وفعل سے دنیا کو طَلَب نہ کرو جس سے تمہاری آخرت کو نقصان پہنچے، اس کی وجہ سے ربّ عَزَّوَجَلَّ تجھ سے ناراض ہوجائے اور ایمان رکھو کہ تقدیر تمہارے پاس تمہارا رِزْق پہنچادے گی اور تمہیں تمہاری دُنیا میں سے پورا پورا حصہ دے گی جس میں تمہاری قوت کی وجہ سے نہ تو زِیادَتی ہوگی اور نہ ہی کمزوری کی وجہ سے اُس میں کچھ کمی ہوگی، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں فقر میں مُبْتَلا کردے تو اپنی غربت میں عِفَّت و پاکیزگی اِختیار کرنا اور اپنے ربّ کے فیصلے کے سامنے سر جُھکا دینا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصے میں جو اسلام جیسی عظیم دولت رکھی ہے اُسی کو غنیمت سمجھنا، دنیا کی جو نعمتیں تمہیں حاصِل نہ ہوں تو تم اپنا یہ ذہن بنالو کہ اسلام میں فانی دنیا کے سونے اور چاندی سے بہتر بدلہ موجود ہے۔ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور جنت کی تلاش میں لگتا ہے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نقصان نہیں پہنچاتا اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور جہنم کا خطرہ مَول لیتا ہے اُسے کبھی نفع نہیں پہنچائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۱۲)

موت سے ڈرو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اِحْذَرُوا الْمَوْتَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ مَاقَبْلَهٗ وَاَهْوَلُ مَابَعْدَهٗ یعنی موت سے ڈرو کیونکہ اس کے پہلے کے معاملات شدید اور بعد کے شدید تر ہیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۹)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز فرمایا کرتے تھے: میں

www.dawateislami.net

نے کبھی ایسا یقین نہیں دیکھا جس میں شک کی مِلاوٹ ہو جیسا لوگوں کا موت کے بارے میں دیکھا کہ وہ اس کا یقین تو رکھتے ہیں مگر جب اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کرتے تو ایسا لگتا ہے کہ شاید انہیں موت کی آمد کے بارے میں کوئی شک ہے۔

(قرطبی، ج۵، ص۴۸)

ہر خطا تُو دَرگُزَر کر بیکس و مجبور کی — یاالٰہی! مغفِرت کر بیکس و مجبور کی
زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش — جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش ص۷۶)

قَبْر کی دِل ہلا دینے والی کہانی

حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قَبْر کے پاس بیٹھ کر غور و فِکْر میں ڈوب گئے، کسی نے عَرض کی: ''یاامیرَ المومنین! رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ''ابھی ابھی ایک قَبْر نے مجھے پُکار کر کہا: اے عُمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قَبْر سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا کَفَن پھاڑ کر جِسْم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اسکا گوشت کھا جاتی ہوں، ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں''۔ اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز

www.dawateislami.net

ہچکیاں لے کر رونے لگے۔ جب کچھ اِفاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے مَدَنی پھول لٹانے لگے: ''**اے اسلامی بھائیو!** اِس دنیا میں ہمیں بہُت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دنیا میں (سخت گنہگار ہونے کے باوُجُود) صاحِبِ اِقتدار ہے وہ (آخرت میں) انتہائی ذلیل وخوار ہے۔ جو اس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہوگا۔ اِس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مر جائے گا۔ دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بہت جلد رخصت ہو جاتی ہے۔ کہاں گئے تِلاوتِ قراٰن کرنے والے؟ کہاں گئے بیتُ اللّٰہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رَمَضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے انکے جسموں کا کیا حال کر دیا؟ قَبر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا اَنجام کر دیا؟ ان کی ہڈّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا ہوا؟ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا میں یہ آرام دِہ نَرم نَرم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب وہ اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کر کے دوبارہ گھر بسا لئے، انکی اَولاد گلیوں میں دَربَدر رہے، ان کے رشتہ داروں نے ان کے مکانات ومیراث آپس میں بانٹ لی۔ **وَاللّٰہ**! ان میں کچھ خوش نصیب ہیں جو قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں اور **وَاللّٰہ**! بعض قَبر میں عذاب میں گرِفتار ہیں۔ **افسوس صد ہزار افسوس**، اے نادان! جو آج مرتے وَقت کبھی اپنے والِد کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے،

www.dawateislami.net

کسی کے جنازے کے ساتھ جا رہا ہے، کسی کو قبر کے گڑھے میں اتار کر دفنا رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش مجھے علم ہوتا! کون سا گال (قبر میں) پہلے خراب ہوگا'' پھر حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہوگئے اور ایک ہفتہ کے بعد اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (الروض الفائق ص ۱۰۸ ملخصًا)

زادِ آخرت تیار کرلو

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک مرتبہ فِکرِ آخرت دلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اس موت نے دنیا والوں کی چمک دَمک کو خراب وپَراگندہ کردیا، جب ان کے پاس مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام تشریف لے آئے تو جس حالت میں وہ تھے اسی حال میں ان کی رُوح قَبض کر لی، جہانِ آخرت میں حسرت وافسوس ہے اس کے لئے جو موت سے نہ ڈرے، اے کاش! ایسا شخص نَرمی وآسانی میں موت کو یاد کرتا تو اپنے لئے کوئی خیر آگے بھیجتا، جسے دنیا اور اہلِ دنیا کو چھوڑنے کے بعد پاتا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۹۸)

بوسیدہ نہ ہونے والا کفن

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز ایک مرتبہ قبرستان تشریف لے گئے تو ایک قبر سے آواز آئی کیا میں آپ کو ایسے کفن کے بارے میں نہ بتاؤں جو بوسیدہ نہیں ہوتا! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: ''ضرور بتاؤ''

www.dawateislami.net

آواز آئی: تقویٰ اور نیکیوں کا کفن۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج۶، ص۳۴۳)

موت کو یاد کرنے کا فائدہ

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اہلِ شام کو ایک خط میں حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھا: مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ رَضِیَ مِنَ الدُّنْیَا بِالْیَسِیْرِ یعنی جو موت کو اکثر یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی تھوڑی شے پر راضی ہوجاتا ہے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسی پیاری نصیحت ہے کہ دنیا سے رُخصتی جس کے پیشِ نظر ہوگی وہ ''هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ'' (یعنی کچھ اور ہے؟) کا نعرہ بلند نہیں کرے گا، بلکہ تھوڑی چیز بھی اس کے لئے کافی ہوگی۔

دنیاوی رَنج وغم کا علاج

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے شہزادے عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم فرمایا کرتے تھے: اِذَا کُنْتَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا یَسُوْءُکَ فَاذْکُرِ الْمَوْتَ فَاِنَّہٗ یُسَہِّلُہٗ عَلَیْکَ یعنی جب تمہیں دُنیاوی رَنج وغم پہنچے تو موت کو یاد کرلیا کرو اس کا سہنا آسان ہوجائے گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۹)

واقعی اگر موت کی سختیاں پیشِ نظر رکھی جائیں تو ہر دُنیاوی مصیبت اس کے سامنے بہت چھوٹی دکھائی دے، حضورِ اَکرم نورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے موت کی شِدّت کے بارے میں فرمایا: آسان ترین موت اُون میں کانٹے دار ٹہنی کی

www.dawateislami.net

طرح ہے، اُسے جب کھینچا جائے گا تو اس کے ساتھ ضرور کچھ نہ کچھ اُون بھی نکل آئے گی۔ (کنز العمال، کتاب الموت، الحدیث ۴۲۱۶۷ ج ۱۵، ص ۲۳۹)

کانٹے دار ٹہنی

امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیّدُنا کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا: ہمیں موت کی شِدّت کے متعلّق بتاؤ! حضرتِ کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: امیر المومنین! موت ایسی ٹہنی کی طرح ہے جس میں بہت زیادہ کانٹے ہوں اور وہ انسان کے جِسْم میں داخل ہوگئی ہو اور اس کے ہر ہر کانٹے نے ہر رَگ میں جگہ پکڑ لی ہو پھر اسے ایک آدمی انتہائی سختی سے کھینچے، کچھ باہَر آجائے اور باقی جِسْم میں باقی رہ جائے۔ (جامع العلوم، الحدیث ۳۸ ص ۴۵۹)

دنیا میں آنا آسان، یہاں سے جانا مشکل ہے

حضرت سیّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں داخلہ آسان مگر یہاں سے جانا آسان نہیں ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۳ ص ۲۵۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کے وَقْت تین باتوں کا سامنا ہوتا ہے، پہلی نَزع کی تکلیف، جو ابھی مذکور ہوچکی ہے، دوسری حضرتِ سیّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام کی صورت کا مشاہدہ اور اُسے دیکھ کر دل میں انتہائی خوف و دہشت کا پیدا ہونا، اگر بے پناہ ہمت والا آدمی بھی ملک الموت کی اس صورت کو دیکھ لے جو وہ فاسِق و فاجِر کی موت کے وَقْت لے کر آتے ہیں تو اس کی تاب نہ لا سکے، چنانچہ

www.dawateislami.net

بے ہوش ہو گئے

حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلام سے کہا: کیا تم مجھے اپنی وہ صورت دکھا سکتے ہو جس میں تم گنہگاروں کی رُوح قَبض کرنے کو جاتے ہو؟ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلام بولے آپ میں دیکھنے کی تاب نہیں ہے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میں دیکھ لوں گا۔ چنانچہ ملک الموت نے کہا: تھوڑی سی دیر دوسری طرف توجُّہ کیجئے۔ جب آپ نے کچھ دیر کے بعد دیکھا تو ایک کالا سیاہ آدمی نظر آیا جس کے رُونگٹے کھڑے ہوئے تھے، بدبو کے بھبکے اٹھ رہے تھے، سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور اس کے منہ اور نتھنوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور دُھواں اٹھ رہا تھا، حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام یہ منظر دیکھ کر بیہوش ہو گئے، جب آپ کو ہوش آیا تو دیکھا کہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلام سابِقہ شکل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا اگر فاسِق وفاجر کیلئے موت کی اور کوئی سختی نہ ہو تب بھی صِرْف تمہاری صورت دیکھنا ہی اُس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۱۶۹)

کِرامًا کاتِبِین کا سامنا

موت کے وَقْت ایک نازُک لمحہ محافظ فِرِشتوں کو دیکھنے کا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ ناوُھَیب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے مَرْوِی ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ جب بھی کوئی آدمی مرتا ہے تو وہ مرنے سے پہلے نامۂ اَعمال لکھنے والے فِرِشتوں کو دیکھتا ہے، اگر وہ

www.dawateislami.net

آدمی نیک ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ **اللہ** تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر دے، تو نے ہمیں بہت سی بہترین مَجالِس میں بٹھایا اور بہت ہی نیک کام لکھنے کو دیئے، اور اگر مرنے والا گنہگار ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ **اللہ** تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر نہ دے، تو نے بہت ہی بُری مجالس میں ہمیں بٹھایا اور گناہوں بھرا اور فُحش کلام سننے پر مجبور کیا، **اللہ** تجھے بہتر جزا نہ دے۔ اس وَقت انسان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں اور وہ سوائے **اللہ** تعالیٰ کے فِرِشتوں کے کسی چیز کو نہیں دیکھ پاتا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۱۷۰)

مُرغ بسمل کی طرح تڑپتے

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن زبیر رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کے سامنے موت کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو مُرغِ بِسْمِل (یعنی ذبح ہونے والے مُرغ) کی طرح تڑپنے لگتے اور اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تَر ہو جاتی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۴)

نَرم حدیث بیان کرتا

حضرت سیّدُنا میمون بن مہران علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے منقول ہے کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز نے مجھے کہا: اے میمون! مجھے کوئی حدیث سنایئے تو میں نے انہیں ایک حدیث سنائی جسے سن کر وہ اتنا زیادہ روئے کہ مجھے کہنا پڑا: **یاامیرالمؤمنین**!! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اِس کو سن کر اتنا روئیں گے تو میں

www.dawateislami.net

اِس سے کچھ نَرْم حدیث بیان کرتا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۰۶)

رُونگٹے کھڑے ہوجاتے

حضرتِ سیّدُنا ابن ابی عَرُوبہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے: كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِذَا ذَكَرَ الْمَوْتَ اِضْطَرَبَتْ أَوْصَالُهٗ یعنی حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز جب موت کو یاد کرتے تو ان کے رُونگٹے کھڑے ہوجاتے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۴۹)

کتنا سفر باقی ہے؟

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک خط میں کسی کو سمجھاتے ہوئے لکھا: میرے بھائی! تم بہت سا سفر طے کر چکے اور تھوڑا سا باقی ہے، خود کو دنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا ہونے سے بچانا کیونکہ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کے پاس مال نہ ہو، میرے بھائی! تم موت کے قریب ہو چکے ہو لہٰذا تم خود ہی اپنے آپ کو سمجھا لو نہ کہ لوگ تمہیں سمجھائیں۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۴۴)

میزبان کے پاس کب تک رہیں گے؟

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک شخص سے فرمایا کہ میں نے گذشتہ رات ایک سورۂ مبارکہ پڑھی جس میں زِیارت کا ذِکْر ہے، یعنی اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ (پ ۳۰، التکاثر: ۱، ۲) ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

www.dawateislami.net

پھر پوچھا اب بتاؤ کہ زِیارت کرنے والا اپنے میزبان (یعنی قَبر) کے پاس کب تک رہے گا؟ آخر کار اسے وہاں سے واپَس لَوٹنا ہے مگر معلوم نہیں کہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف! (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۶)

اُٹھنے والے جنازوں سے عبرت پکڑو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے آخری خطبے میں اِرشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس جو مال ہے وہ مرنے والوں کا چھوڑا ہوا ہے، بالآخر تم بھی اسے یہیں چھوڑ جاؤ گے، کیا تم نہیں جانتے کہ تم روزانہ صبح یا شام کے وَقت اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے جنازے میں پیچھے پیچھے چلتے ہو، تم اسے قَبر کے اس گڑھے میں اُتار آتے ہو جہاں بچھونا ہے نہ تکیہ، یہ مرنے والا اپنا سارا مال ومَتاع یہیں چھوڑ جاتا ہے، دوست اَحباب سے جُدا ہو کر مٹی کو اپنا مَسکَن بنا لیتا ہے، حساب وکتاب کا سامنا کرتا ہے، اُسی کا محتاج ہوتا ہے جو اِس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اور جو کچھ وہ پیچھے چھوڑ جاتا ہے اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز آنکھوں پر کپڑا رکھ کر رونے لگے اور منبر سے نیچے اُتر آئے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۰۰)

موت کو یاد کیا کرو

ایک قریشی جو خلفاء کے ہاں جب بھی اپنی ضَرورت لے کر آتا تو ناکام نہیں جاتا تھا۔ حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس بھی آیا اور کوئی

www.dawateislami.net

ضَرورت پیش کی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''لَایَجُوْزُ ھٰذَا یعنی یہ تو جائز نہیں۔'' خِلافِ معمول وہ اپنے مقصد میں خود کو ناکام ہوتا دیکھ کر غصے سے چل دیا۔ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اسے دوبارہ بلایا، وہ سمجھا شاید اب ان کی رائے بدل گئی ہو اور یہ میرا کام کردیں گے۔ جب وہ واپس آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اِذَا رَاَیْتَ شَیْئًا مِنَ الدُّنْیَا فَاَعْجَبَکَ فَاذْکُرِ الْمَوْتَ فَاِنَّہٗ یُقَلِّلُہٗ فِیْ نَفْسِکَ وَاِذَا کُنْتَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا قَدْغَمَّکَ وَنَزَلَ بِکَ فَاذْکُرِ الْمَوْتَ فَاِنَّہٗ یُسَھِّلُہٗ عَلَیْکَ وَھٰذَا اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ طَلَبْتَ یعنی جب دنیا کی کسی چیز کو دیکھو اور وہ تمہیں پسند آجائے تو موت کو یاد کرلیا کرو کیونکہ اس چیز کی وُقعت تمہاری نظر میں کم ہوجائے گی اور جب تم دنیا کی کسی چیز کو دیکھو جو تمہیں نہ ملنے کی وجہ سے پریشان کردے تو موت کو یاد کرلیا کرو اُس چیز کے نہ ملنے کا غم ہلکا ہوجائے گا، جاؤ یہ نصیحت اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم نے مطالبہ کیا تھا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۳) اسی طرح کی نصیحت ایک موقع پر عنبسہ بن سعید کو بھی کی: اَکْثِرْ مِنْ ذِکْرِ الْمَوْتِ، فَاِنْ کُنْتَ فِیْ ضَیْقٍ مِّنَ الْعَیْشِ وَسَّعَہٗ عَلَیْکَ، وَاِنْ کُنْتَ فِیْ سَعَۃٍ مِّنَ الْعَیْشِ ضَیَّقَہٗ عَلَیْکَ یعنی موت کو اکثر یاد کیا کرو اس کے دو فائدے ہیں اگر تم محنت وتکلیف میں مُبْتَلا ہو تو یادِ موت سے تم کو تسلی ہوگی اور اگر فراغت وآسُودَگی حاصِل ہے تو موت کا ذِکر تمہارے عیش کو تلخ کردے گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۳۹)

واقعی! جب انسان صِدْقِ دل سے اپنی موت اور اس کے بعد درپیش معاملات کے بارے میں غور وتفکر کرتا ہے تو دُنیاوی آزمائشیں اُسے آسان اور عارِضی دکھائی دیتی ہیں اور اگر اُسے آسائشیں میسر ہوں تو اِن کی رُخصتی کا خیال اُس کی دلچسپی کو

www.dawateislami.net

کم کر دیتا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کا دل فُضُولیات ولَغْوِیات سے دور ہو کر عِبادت وریاضت کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے بھی موت کو کثرت سے یاد کرنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے، چنانچہ

لذّتوں کو مٹانے والی

جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ رحمٰن، سَرْوَرِ ذیشان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو ہنستے دیکھ کر فرمایا: اگر تم لذّات کو مٹا دینے والی (موت) کو کثرت سے یاد کرتے تو وہ تمہیں اس چیز سے باز رکھتی، جس میں مَیں تمہیں مشغول دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یعنی لذّتوں کو مٹا دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ (شعَبُ الایمان ج۱ص۴۹۸ حدیث۸۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ قِیامت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز روزِ قِیامت سے بھی نہایت خوف زَدہ رہتے تھے، یَزید بن حَوشَب کا قول ہے: ''میں نے حَسَن بصری اور عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما) سے زیادہ کسی شخص کو قِیامت سے ڈرنے والا نہیں دیکھا، گویا دوزخ صرف انہی دونوں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔'' (سیرت ابن جوزی ص۲۲۶)

www.dawateislami.net

امیر المؤمنین کا جنتیوں اور دوزخیوں کے بارے میں غور و فکر

حضرتِ سیِّدُنا سفیان رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی مجلس میں گفتگو کا سلسلہ جاری تھا مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بالکل خاموش بیٹھے تھے، پوچھا گیا: حضور! کیا بات ہے آپ خاموش کیوں ہیں؟ فرمایا: میں اہلِ جنت کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ وہ کس طرح خوشی خوشی ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے! مگر دوزخی لوگ ایک دوسرے کو بے قراری سے مدد کے لئے پُکارا کریں گے۔'' اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ رونے لگے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۴)

کہیں میں دوزخیوں میں سے نہ ہوں

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے سورۂ یونس کی آیت 61 پڑھی:

وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ (پ ۱۱، یونس: ۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم کسی کام میں ہو اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ کوئی کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو۔

www.dawateislami.net

تو رو دیئے، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے رونے کی آواز اہلِ خانہ تک پہنچی تو زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا لپک کر آئیں جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی پاس بیٹھ کر رونے لگیں، بقیہ گھر والے بھی آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے آس پاس جمع ہو گئے۔ کچھ دیر بعد آپ کے شہزادے حضرت سیِّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْخالِق بھی آ گئے اور سب کو روتے دیکھ کر پوچھا: ابو جان! خیریت تو ہے! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: بیٹا! خیریت ہی ہے، تمہارے باپ کی خواہش ہے کہ کاش وہ دنیا والوں کو اور وہ اسے نہ جانتے۔'' تھوڑے توقف کے بعد فرمایا: مجھے یہ خوف لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں میں دوزخیوں میں سے نہ ہوں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۷)

جنت و دوزخ کے ذِکر پر رو دیئے

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قَیس رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ دوپہر کے وَقْت حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز نے مجھ سے فرمایا: جنت اور دوزخ کے بارے میں تذکرہ کرو۔ جب میں نے جنت و دوزخ کے اَحوال بیان کئے تو اتنا روئے کہ میں نے کسی کو اتنا روتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۱۸)

حوضِ کوثر کے چھلکتے جام پینے کی تڑپ

حضرتِ سیِّدُنا ابو سلام اَسود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے

www.dawateislami.net

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے کہا کہ میں نے حضرتِ سیّدُنا ثوبان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرا حوض ''عَدَن'' سے ''عُمَّان'' کی مسافت جتنا وسیع ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اسکے جام ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں، جو شخص اس میں سے ایک گھونٹ پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس حوض پر سب سے پہلے آنے والے وہ مہاجرین فقراء ہوں گے جن کے سر گرد آلود اور کپڑے بوسیدہ ہوں گے جو خوبصورت اور ناز و نعم والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے تھے اور نہ ان کے لئے دروازے کھولے جاتے تھے۔'' یہ فرمانِ بشارت نشان سن کر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حسرت سے فرمایا: ''مگر میں نے تو خوبصورت عورتوں میں سے فاطمہ بنت عبدُ الملک سے نکاح کر لیا ہے اور میرے لئے دروازے کھول دیئے گئے ہیں لیکن اب میں اپنا سر نہیں دھوؤں گا جب تک پراگندہ نہ ہو جائے اور اپنے پہنے ہوئے کپڑے نہیں دھوؤں گا جب تک بوسیدہ نہ ہو جائیں۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، الحدیث ۲۴۵۲، ج ۴، ص ۲۰۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

قِیامت کے امتحان کی فکر

ایک شخص حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس کسی کام سے آیا اور عَرْض کی: اے امیر المومنین! اس وَقْت میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں، اسی منظر سے آپ بارگاہِ الٰہی میں اپنا کھڑا ہونا یاد کیجئے جس دن دعویٰ کرنے والوں کی کثرت آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اوجھل نہیں کر سکے گی، جس دن آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے پیش ہوں گے اس دن عمل پر بھروسا ہوگا نہ گناہ سے چھٹکارے کی کوئی صورت ہوگی۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے یہ سن کر فرمایا: بھائی! یہی بات دوبارہ کہنا، اس نے اپنی بات دُہرائی تو حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز رو پڑے اور فرمانے لگے: وہی بات ذرا پھر سے کہنا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۱)

قِیامت کے 5 سُوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم خواہ روئیں یا ہنسیں، تڑپیں یا غفلت کی نیند سوتے رہیں **قِیامت کا امتحان** بَرحق ہے۔ ترمذی شریف میں اِس امتحان کے بارے میں فرمایا جارہا ہے: ''انسان اُس وَقْت تک قِیامت کے روز قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک کہ ان پانچ سُوالات کے جوابات نہ دے لے۔ (۱) تم نے زندگی کیسے بَسَر کی؟ (۲) جوانی کیسے گزاری؟ (۳) مال کہاں سے کمایا؟ اور (۴) کہاں کہاں خَرچ کیا؟ (۵) اپنے عِلْم کے مطابق کہاں تک عمل کیا؟''

(جامع ترمذی حدیث ۲۴۲۴ ج ۴ ص ۱۸۸)

www.dawateislami.net

امتِحان سر پر ھے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس رِوایت کو نَقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: آج دنیا میں جس طالبِ عِلْم کا امتحان قریب آ جائے وہ کئی روز پہلے ہی سے پریشان ہوجاتا ہے، اُس پر ہر وَقْت بس ایک ہی دُھن سُوار ہوتی ہے، ''امتحان سر پر ہے'' وہ راتوں کو جاگ کر اس کی تیّاری اور اہَم سُوالات پر خوب کوشش کرتا ہے کہ شاید یہ سُوال آ جائے شاید وہ سُوال آ جائے، ہر اِمکانی سُوال کو حل کرتا ہے حالانکہ دنیا کا امتحان بہت آسان ہے، اِس میں دھاندلی ہوسکتی ہے، رِشوت چل سکتی ہے، اور اسکا فائدہ بھی فَقَط اتنا کہ کامیاب ہونے والے کو ایک سال کی ترقّی مل جاتی ہے جبکہ فیل ہونے والے کو جیل میں نہیں ڈالا جاتا، صِرْف اتنا نقصان ہوتا ہے کہ ایک سال کی ملنے والی ترقّی سے اسکو مَحروم کردیا جاتا ہے۔ دیکھئے تو سہی! اِس دُنْیوی امتحان کی تیّاری کیلئے انسان کتنی بھاگ دوڑ کرتا ہے، حتّٰی کہ نیند کُشا گولیاں کھا کھا کر ساری رات جاگ کر اِس اِمتحان کی تیّاری کرتا ہے آہ! **قِیامت کے امتحان** کیلئے آج مسلمان کی کوشش نہ ہونے کے برابر ہے، جس کا نتیجہ کامیاب ہونے کی صورت میں جنّت کی نہ ختم ہونے والی اَبدی راحتیں اور فیل ہونے کی صورت میں عذابِ جہنَّم کا اِستحقاق ہے۔ (ماخوذ از قیامت کا امتحان، ص ۹)

صرف ایک نیکی چاھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سبھی کو قِیامت کے ہوشرُبا حالات پر غور کرنا

www.dawateislami.net

چاہئے اور گناہوں سے باز رہتے ہوئے نیکیاں کمانے کی کوشش کرنی چاہئے، اُس دن ہمیں ایک ایک نیکی کی قدر محسوس ہوگی، چنانچہ حضرت سیّدُنا ابوعبد اللّٰہ محمد بن احمد انصاری علیہ رحمۃ اللّٰہ الباری اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر ''تفسیرِ قُرطُبی'' میں لکھتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا عِکرِمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کے پاس آکر کہے گا: اَبو جان! کیا میں آپ کا فرماں بردار نہ تھا؟ کیا میں آپ سے مَحَبَّت بھرا سُلوک نہ کرتا تھا؟ کیا میں آپ کے ساتھ بھلائی نہ کرتا تھا؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرِفتار ہوں! مجھے اپنی نیکیوں میں سے صِرف ایک نیکی عطا کر دیجئے یا میرے ایک گناہ کا بوجھ اٹھا لیجئے۔ باپ کہے گا: ''میرے بیٹے! تو نے مجھ سے جو چیز مانگی وہ آسان تو ہے لیکن میں بھی اُسی چیز سے ڈرتا ہوں جس سے تم ڈر رہے ہو۔'' اس کے بعد باپ بیٹے کو اپنے اِحسانات یاد دلا کر یہی مطالَبہ کرے گا تو بیٹا جواب دے گا: آپ نے بَہُت تھوڑی چیز کا سُوال کیا ہے لیکن مجھے بھی اِسی بات کا خوف ہے جس کا آپ کو ڈر ہے۔ یونہی ایک شوہر بھی اپنی بیوی سے کہے گا: کیا میں تیرے ساتھ حُسنِ سُلوک نہ کرتا تھا؟ میرے ایک گناہ کا بوجھ اٹھا لے، ہوسکتا ہے میں نَجات پاجاؤں۔ بیوی جواب دے گی: ''آپ نے ایک ہی چیز مانگی ہے لیکن میں بھی اسی طرح ڈرتی ہوں جس طرح آپ ڈرتے ہیں۔'' حضرتِ سیّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''بروزِ قیامت ایک ماں اپنے بیٹے سے کہے گی: ''میرے لال! کیا میرا پیٹ تیرے لئے جائے قرار نہ تھا؟ کیا میرا

www.dawateislami.net

سینہ تیرے لئے (دودھ کا) مَشکیزہ نہ تھا؟ کیا میری گود تیرے لئے آرام گاہ نہ تھی؟ وہ اِعتِراف کرتے ہوئے کہے گا: ''کیوں نہیں، امی جان!'' ماں بولے گی: آج میں گناہوں کے بھاری بوجھ تلے دَبی ہوئی ہوں، تُو ان میں سے صِرف ایک گناہ کا بوجھ اٹھالے۔ بیٹا انکار کرتے ہوئے کہے گا: ''امی جان! جایئے کیونکہ مجھے تو خُود اپنے گناہوں کی فِکْر پڑی ہے۔'' (قرطبی ج ۷ ص ۲۴۷)

قِیامت کی گرمی میں سایہ عطا ہو کرم سے ترے عرش کا یاالٰہی
خُدایا مجھے بے حساب بخش دینا مرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

جَوار اپنی جنّت میں مجھ کو عطا کر
ترے پیارے محبوب کا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُل صِراط سے گزرو

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی ایک کنیز آپ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرْض کرنے لگی، ''عالی جاہ! میں نے خواب میں عجیب معاملہ دیکھا۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے دریافت کرنے پر وہ یوں عَرْض گزار ہوئی: ''میں نے دیکھا کہ جہنم کو بھڑکایا گیا اور اس پر پل صِراط رکھ دیا گیا پھر اُموی خلفاء کو لایا گیا۔ سب سے پہلے خلیفہ عبدالملک بن مَروان کو اس پل صِراط سے گزرنے کا حُکْم دیا گیا، چنانچہ وہ پلِ صراط پر چلنے لگا لیکن افسوس! وہ تھوڑا سا چلا کہ پل

www.dawateislami.net

اُلٹ گیا اور وہ جہنم میں گر گیا۔'' حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے دریافت کیا: ''پھر کیا ہوا؟'' کنیز نے کہا: ''پھر اس کے بیٹے ولید بن عبدالملک کو لایا گیا، وہ بھی اسی طرح پُل صِراط پار کرنے لگا کہ اچانک پُل صِراط پھر الٹ گیا، جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں جا گرا۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے سوال کیا کہ ''اس کے بعد کیا ہوا؟'' عَرض کی: ''اس کے بعد سلیمان بن عبدُ الملک کو حاضِر کیا گیا، اسے بھی حُکْم ہوا کہ پُل صِراط سے گزرو، اس نے بھی چلنا شروع کیا لیکن یکا یک وہ بھی دوزخ کی گہرائیوں میں اتر گیا۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: 'مزید کیا ہوا؟'' اس نے جواب دیا، ''یا امیر المؤمنین! ان سب کے بعد آپ کو لایا گیا'' کنیز کا یہ جملہ سنتے ہی سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خوف زدہ ہو کر چیخ ماری اور زمین پر گر گئے۔ کنیز نے جلدی سے کہا ''اے امیر المؤمنین! رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامتی کے ساتھ پُل صِراط پار کر لیا۔'' لیکن سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کنیز کی بات نہ سمجھ پائے کیونکہ آپ پر خوف کا ایسا غلبہ طاری تھا کہ آپ بے ہوشی کے عالَم میں بھی اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حالانکہ غیرِ نبی کا خواب شَرِیعت میں حُجَّت نہیں پھر بھی آپ نے دیکھا کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز پُل صِراط پر گزرنے کے مُعامَلے میں کس قَدَر حُسّاس تھے۔ واقِعی پُل صِراط کا مُعاملہ بڑا ہی

www.dawateislami.net

نازُک ہے۔ پُل صِراط بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز تر ہے اور یہ جہنَّم کی پُشت پر رکھا ہوا ہوگا، خدا کی قسم! یہ سخت تشویشناک مرحلہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا ہی پڑے گا۔ (پل صراط کی دہشت، ص ۳ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ الٰہی کا خوف

قِیامت کے علاوہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو دنیا ہی میں عذابِ الٰہی کا بھی خوف لگا رہتا تھا، ایک بار زور سے ہوا چلی تو ان کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا ایک شخص نے پوچھا: امیر المومنین! آپ کا یہ کیا حال ہوگیا؟ فرمایا: دنیا میں ایک قوم کو ہوا ہی نے تباہ کیا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی اس حکایت میں سیرتِ سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جھلک دکھائی دیتی ہے، چنانچہ

بادلوں میں کہیں عذاب نہ ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہا سے مروی ہے کہ جب رسولِ اکرم، شفیعِ معظم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیز آندھی کو ملاحظہ فرماتے اور جب بادل آسمان پر چھا جاتے تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہو جاتا اور

www.dawateislami.net

آپ کبھی حجرہ سے باہَر تشریف لے جاتے اور کبھی واپَس آجاتے، پھر جب بارِش ہو جاتی تو یہ کیفیت ختم ہوجاتی۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو اِرشاد فرمایا: ''اِنِّی خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ عَذَاباً سُلِّطَ عَلٰی اُمَّتِی یعنی مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں یہ بادل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب نہ ہو جو میری امّت پر بھیجا گیا ہو۔''

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ج۱، ص۵۴۶، رقم الحدیث ۹۹۴)

کوئی جنت میں جائے گا اور کوئی دوزخ میں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز ایک مرتبہ رونے لگے، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو روتا دیکھ کر آپ کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا بھی رونے لگیں بعد میں دیگر گھر والے بھی رونے لگے، جب رونے کا سلسلہ تھما تو عَرض کی گئی: **یا امیرَ المُؤمنین!** آپ کیوں رو رہے تھے؟ اِرشاد فرمایا: مجھے بارگاہِ الٰہی میں حاضِر ہونا یاد آگیا تھا جس کے بعد کوئی جنت میں جائے گا تو کوئی دوزخ میں۔ (حلیۃ الاولیاء ج۵ ص۳۰۳)

پھر مرتے دم تک نہیں ہنسے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے ایک غلام کا بیان ہے کہ میں رات کے وَقْت آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِر رہتا تھا، اکثر اوقات آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی گِریہ وزاری کی وجہ سے ٹھیک سے سو نہیں سکتا تھا، ایک رات آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے معمول سے زیادہ آہ وزاری کی جب صبح ہوئی تو

www.dawateislami.net

مجھے بلا کر نصیحت فرمائی: بھلائی اس میں نہیں کہ تمہاری بات سُنی جائے اور اِطاعت کی جائے بلکہ اس میں ہے کہ تمہیں تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ سے روکا جائے پھر بھی تم اس کی اِطاعت کرو۔ پھر تاکید کی: صبح کے وَقْت جب تک خوب دن نہ چڑھ جائے کسی کو میرے پاس نہ آنے دیا کرو کیونکہ لوگ میرے معاملات سمجھ نہیں پائیں گے۔ میں نے عَرض کی: آپ پر میرے ماں باپ قربان! آج رات تو آپ ایسا روئے کہ پہلے کبھی نہیں روئے۔ میری یہ بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز رو دِیئے اور فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں کھڑے ہونے کا منظر یاد آ گیا تھا۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور کافی دیر کے بعد ہوش میں آئے، اس کے بعد میں نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اس دنیا سے سفرِ آخرت پر روانہ ہوگئے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعدِ موت، قبر میں طویل عرصے تک قیام کرنے کے بعد قِیامت قائم ہونے پر جب ہم میدانِ محشر میں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پہنچیں گے تو ہمارے تمام اَعمال کو ہمارے سامنے لایا جائے گا، جیسا کہ سورۃ النبا میں ہے: **یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ** ترجمۂ کنزالایمان: جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھ نے آگے بھیجا۔ (پ ۳۰۔ النبا ۴۰) صِرْف یہی نہیں بلکہ ہمیں اپنے نامۂ اَعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سنانا ہوگا اور اپنے

www.dawateislami.net

کئے کا حساب دینا ہوگا جیسا کہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت 13 اور 14 میں اِرشاد ہوتا ہے: وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کے لئے قِیامت کے دن ایک نوشتہ (یعنی نامۂ اَعمال) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۳، ۱۴) اس کے بعد ہمیں اِن اَعمال کا پورا پورا بدلہ جزا یا سزا کی صورت میں دیا جائے گا، جیسا کہ سورۃ الزلزال میں اِرشاد ہوتا ہے: یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ ﴿۶﴾ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾ ترجمہ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر تا کہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰، الزلزال ۶، ۷، ۸) پھر جس کسی کو بخشش ونجات کا پروانہ ملے گا وہ خوشی سے پھولے نہ سمائے گا، جیسا کہ سورۂ عبس میں اِرشاد ہوتا ہے: ''وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے، ہنستے خوشیاں مناتے۔'' (پ ۳۰، عبس ۳۸، ۳۹) اور جسے اس کی شامتِ اَعمال کے باعث دوزخ میں جانے کا حکم سنایا جائے گا، وہ انتہائی مغموم ہوگا جیسا کہ سورۃ الحآقہ میں اِرشاد ہوتا ہے: ''وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَ لَمْ

www.dawateislami.net

اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جسے اپنا نامۂ اَعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ (یعنی نامۂ اَعمال) نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔'' (پ۲۹، الحآقۃ: ۲۵، ۲۶)

ہر عاقل شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ میدانِ محشر میں شرمندگی اور جہنم کے دل دہلا دینے والے عذابات سے بچنے کے لئے ہمیں کس قدر اِحتیاط کی ضَرورت ہے؟ لہٰذا! ہمیں چاہئے کہ اپنا مُحاسَبہ کریں کہ ہم اپنے نامۂ اَعمال میں کس قسم کے اَعمال دَرْج کروا رہے ہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں یونہی غفلت کی حالت میں موت آجائے اور سوائے پچھتاوے کے ہمارے ہاتھ کچھ نہ آئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کا عشقِ رسول

سیِّدُ المُرسَلین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت اور ادب واحترام ہر مسلمان کا جُزوِ ایمان ہے اور حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز میں عِشقِ رسول کا وَصْف بہت نمایاں تھا۔

بارگاہِ رسالت میں سلام بھیجا کرتے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا میں خُصُوصی طور پر قاصِد کو بھیجا کرتے تھے تاکہ وہ ان کی طرف سے نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں سلام

www.dawateislami.net

عَرض کرے۔ (درمنثور ج ۲ ص ۵۷۰) حضرت سلیمان بن سُحَیم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نُور والے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کا شربت پیا تو عَرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو لوگ آپ کی بارگاہ میں سلام عَرض کرتے ہیں کیا آپ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: ہاں! اور ان کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (ایضاً)

مقدّس تحریر چوم لی

اگر کہیں **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کوئی یادگار رِمل جاتی تھی تو سر اور آنکھوں پر رکھتے اور اس سے بَرَکت اندوز ہوتے۔ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے خِلاف ایک مقدمہ دائر کیا کہ انہوں نے آپ کو ایک کھیت فروخت کیا تھا پھر اس میں کانیں نکل آئیں۔ مقدمہ میں کہا گیا کہ ہم نے آپ کو کھیت فروخت کیا تھا، کانیں فروخت نہیں کی تھیں اور بطورِ دلیل انہوں نے آپ کو **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک تحریر دکھائی۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے لپک کر وہ تحریر چوم لی اور اسے اپنی آنکھوں سے لگایا اور اپنے منتظم سے فرمایا: ''اس کی آمدنی اور خَرچ کا اندازہ لگاؤ'' پھر آپ نے خَرچ وضع کر کے باقی رقم انہیں دے دی۔ (فتوح البلدان ج ۱ ص ۳۱)

چوم کر آنکھوں پر رکھا

رحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمَین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک صحابی رضی

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ عنہ کو جاگیریں دی تھیں اور اس کے متعلق ایک سَنَد لکھ دی تھی، ان کے خاندان کے ایک شخص نے حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہ سَنَد دکھائی تو اس کو چوم کر آنکھوں پر رکھ لیا۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۱۴۱)

حج کی خواہش

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حَرَمَین طَیِّبَین کی حاضِری کے شوق سے بے قرار ہو کر اپنے غلام مُزاحِم سے فرمایا: میرا حج کرنے کو جی چاہتا ہے، کیا تمہارے پاس کچھ رقم ہے؟ عَرض کی: دس دِرْہم کے قریب موجود ہیں۔ کفِ افسوس مَلتے ہوئے فرمایا: اتنی سی رقم میں حج کیونکر ہوسکتا ہے! کچھ ہی دن گزرے تھے کہ مُزاحِم نے عَرض کی: **امیرُ المُؤمنین** تیاری کیجئے، ہمیں بنو مروان کے مال سے 17 ہزار دینار مل گئے ہیں۔ فرمایا: ان کو بیت المال میں جمع کروادو، اگر یہ حلال کے ہیں تو ہم بقدرِ ضَرورت لے چکے ہیں اور اگر حرام کے ہیں تو ہمیں نہیں چاہئیں۔ مُزاحِم کا بیان ہے کہ جب **امیرُ المُؤمنین** نے دیکھا کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری ہے تو فرمایا: دیکھو مُزاحِم! جو کام میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے کیا کروں اسے گراں نہ سمجھا کرو، میرا نفس ترقی پسند ہے اور خوب تر کا مشتاق ہے، جب بھی اسے کوئی مرتبہ ملا اس نے فوراً اس سے بلند تر مرتبے کے حُصول کی کوشش شروع کردی، دُنیاوی مَناصِب میں سے بلند تر مَنْصَب خِلافت ہے جو میرے نفس کو حاصِل ہو چکا ہے،

www.dawateislami.net

اب یہ صِرْف اور صِرْف جنّت کا مُشتاق ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ان لوگوں کے لئے دَرْسِ عظیم ہے جو رشوت، سُود خوری اور جوئے جیسے ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کرتے ہیں اور اسی میں سے حج کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی کامیابی حاصِل کر لی ہے، ایسوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ یہ کامیابی نہیں بلکہ چوری اور سینہ زوری والا معاملہ ہے اور اس کا اَنجام بہت بھیانک ہے، ایک عبرت ناک حکایت ملاحظہ ہو:

لُوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا اَنجام

ایک قافلہ حج کو جا رہا تھا کہ راستے میں ایک مسافر چل بسا، قافلے والوں نے کسی سے ایک پھاوڑا اُدھار لیا اور اس سے قَبْر کھود کر اسے وہیں دَفْن کر دیا۔ جب قَبْر بند کر چکے تو انہیں یاد آیا کہ پھاوڑا ابھی قَبْر ہی میں رہ گیا۔ انہوں نے اسے نکالنے کے لئے قَبْر کھودی۔ اب جو اندر دیکھا تو اس شخص کے ہاتھ پیر پھاوڑے کے حلقہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر قَبْر فوراً بند کر دی اور پھاوڑے والے کو کچھ پیسے دے کر جان چھڑائی۔ حج سے واپسی پر اس کی بیوی سے اس کے اَعمال کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس کے ہمراہ ایک مال دار شخص نے

www.dawateislami.net

سفر کیا۔ راستے میں اس نے اس کو مار ڈالا، اب تک یہ حج اور جہاد سب کچھ اسی کے مال سے کرتا رہا ہے۔ (شرح الصدور، ص ۱۷۴)

مِٹا دے ساری خطائیں مری مِٹا یا رب　　بنادے نیک بنا نیک دے بنا یارب
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر　　کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یا رب
گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں　　کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کی تبرُّکات سے محبت

نبیِّ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی متبرک یادگاروں میں سے گدامُبارَک، پیالہ، چادر، چکی، تَرکش اور عصا شریف کو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ایک کمرے میں حفاظت سے رکھا ہوا تھا اور روزانہ اس کی زِیارت کرتے تھے۔ اگر کبھی قُرَیش ان کے پاس جمع ہوتے تو ان کو لے جا کر ان مقدس تبرُّکات کی زِیارت کرواتے اور کہتے کہ یہ اُس مقدس ذات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تبرُّکات ہیں جس کے ذریعے سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تم لوگوں کو عزت دی ہے۔ (سیرت ابن جوزی ۲۵۳) آپ کا اِنتقال ہونے لگا تو سب سے زیادہ فِکْر اِسی زادِ بابَرَکت کی ہوئی چنانچہ وصیت کی کہ کَفَن میں نُورِ مُجَسَّم، نبیِّ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چند موئے مُبارَک و ناخنِ پاک رکھے جائیں۔

www.dawateislami.net

قبر میں میّت کے ساتھ تبرّکات رکھئے

جب کسی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا اِنتقال ہو جائے تو تدفین کے وَقت کچھ نہ کچھ تبرّکات میّت کے ساتھ رکھ دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ عمل میّت کے لئے سکون واِطمینان اور نکیرین کے سوالات کے جواب دینے میں مددگار ثابت ہوگا۔

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کی وصیّت

کاتبِ وحی حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بھی اپنے اِنتقال کے وَقت وصیت فرمائی تھی: ''ایک دن حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب ہُوا۔ حضور پُرنور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا پہنا ہوا ایک کُرتا مجھے بطورِ انعام عطا فرمایا، وہ کُرتا میں نے آج کے لئے سنبھال رکھا تھا۔ اور ایک روز حضورِ انور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ناخن ومُوئے مُبارَک تراشے، وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے سنبھال رکھے تھے، جب میں مرجاؤں تو قمیصِ پُرتقدیس کو میرے کَفَن میں رکھنا اور موئے مُبارَک وناخُن ہائے مقدسہ کو میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سُجود پر رکھ دینا۔'' (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، معاویہ بن سفیان، ج ۳، ص ۴۷۳)

تبرّکات رکھنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''شجرہ طَیِّبَہ (اور دیگر تبرّکات) قبر میں طاق بنا کر رکھیں خواہ سرہانے کہ نکیرین

www.dawateislami.net

پائینتی کی طرف سے آتے ہیں اُن کے پیشِ نظر ہو، خواہ جانبِ قبلہ کہ میّت کے پیش رو (یعنی سامنے) رہے اور اس کے سکون و اطمینان و اِعانتِ جواب کا باعث ہو۔"

(فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں بھی غلامِ علی ہوں

ایک بار **امیرُ الْمُؤمنین** حضرتِ سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کے آزاد شدہ غلام یزید بن عمر بن مورق ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے دریافت فرمایا: تم کس طَبْقَہ سے تعلق رکھتے ہو؟ بولے: میں مولٰی بنی ہاشم میں ہوں اور حضرتِ سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کا نام لیا، تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں خود حضرتِ سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کا غلام ہوں کیونکہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ میں جس کا مولٰی ہوں علی بھی اس کے مولٰی ہیں۔ پھر اپنے وزیر مُزاحم سے پوچھا کہ اس قسم کے لوگوں کو کیا وظیفہ دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: 100 یا 200 دِرْہم۔ فرمایا: وِلایتِ علی کی بنا پر اس کو پچاس دِینار دیا کرو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

امیر المؤمنین کا رضائے الٰہی پر راضی رہنا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے ایک مرتبہ پوچھا گیا: مَا تَشْتَھِیْ یعنی آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا: مَا یَقْضِی اللّٰہُ یعنی جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہو۔ (احیاء العلوم، ج ۱ ص ۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کی رِضا پر راضی رہنا سعادت مندوں کا شیوہ ہے، اور کیوں نہ ہو کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے: یا اللّٰہ میں تجھ سے تندرستی، پاک دامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر رِضا مانگتا ہوں۔ (کتاب الادب للبخاری، ص ۸۶، الحدیث ۳۰۷)

اس پر میری رحمت ہے

رِضائے الٰہی پر راضی رہنے والے کو بیش بہا بَرَکتیں ملتی ہیں! چُنانچِہ حُضُورِ اکرم، شفیعِ معظَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رِضا تلاش کرتا رہتا ہے، اِسی جُستجو میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ جبریل سے فرماتا ہے کہ فلاں میرا بندہ مجھے راضی کرنا چاہتا ہے آگاہ رہو کہ اس پر میری رحمت ہے۔ تب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام کہتے ہیں: فلاں پر اللہ کی رحمت ہے، یہی بات حاملینِ عرش فِرِشتے کہتے ہیں، یہی ان کے اِردگرد کے فِرِشتے کہتے ہیں حتی کہ ساتویں آسمان والے یہ کہنے لگتے ہیں پھر یہ رحمت اس شخص کے لیے زمین پر نازل ہوتی ہے۔ (مسند احمد، الحدیث ۲۲۴۶۴، ج ۸، ص ۳۲۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بندہ اللہ کی رِضا تلاش کرتا رہتا ہے) اس طرح کہ اپنے دینی و دنیاوی کاموں سے رب تعالیٰ کی رِضا چاہتا ہے کہ کھاتا پیتا، سوتا جاگتا بھی ہے تو رِضائے الٰہی کیلئے، نَماز و روزہ تو بہت ہی دُور ہے خدا تعالیٰ اس کی توفیق نصیب کرے۔'' حدیثِ پاک کے اس حصے کہ ''اس پر میری رحمت ہے'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی اس پر میری کامل رحمت ہے اس طرح کہ میں اس سے راضی ہوگیا، خیال رہے کہ اللہ کی رِضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، جب رب تعالیٰ بندے سے راضی ہوگیا تو کونَین (یعنی دونوں جہان) بندے کے ہوگئے، آسمانوں میں اس کے نام کی دُھوم مچ جاتی، شور مچ جاتا ہے کہ ''رحمة الله عليه'' یہ کلمہ دُعائیہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے، یہ دُعا یا تو فِرِشتوں کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے یا خود وہ فِرِشتے اپنا قُرب الٰہی بڑھانے کے لیے یہ دُعائیں دیتے ہیں، اچھوں کو دُعائیں دینا قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے جیسے ہمارا دُرُود شریف پڑھنا۔ (مراۃ ج ۳ ص ۳۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَرمی کا فائدہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز فرمایا کرتے تھے: وَمَا رَفَقَ عَبْدٌ بِعَبْدٍ فِی الدُّنْیَا اِلَّا رَفَقَ اللّٰہُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جو شخص دنیا میں دوسروں پر نَرمی کرتا ہے بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر نَرمی فرمائے گا۔

(سیرت ابن جوزی، ص ۲۴۳)

www.dawateislami.net

”نَرمی“ کے چار حروف کی نسبت سے نَرمی کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

{1} اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِی شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ یعنی نَرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے زِینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نَرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔“ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۲۵۹۲، ص ۱۳۹۸)

{2} اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ لَیُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِی عَلَی الْخُرْقِ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْداً اَعْطَاہُ الرِّفْقَ مَا مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یُحْرَمُوْنَ الرِّفْقَ اِلَّا قَدْ حُرِمُوْا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نَرمی پر وہ اِنعام عطا فرماتا ہے جو جہالت وحَماقت پر عطا نہیں فرماتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے نَرمی عطا فرماتا ہے اور جو گھر نَرمی سے محروم رہا وہ محروم ہی ہے۔“

(المعجم الکبیر، مسند جریر بن عبداللہ، الحدیث ۲۲۷۴، ج ۲، ص ۳۰۶)

{3} اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَیْہِ النَّارُ عَلَی کُلِّ قَرِیبٍ ھَیِّنٍ سَھْلٍ یعنی سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو جہنم پر حرام ہے، (یا یہ فرمایا کہ) جس پر جہنم حرام ہے؟ جہنم ہر نَرم خُو نَرم دل اور اچھی خُو والے شخص پر حرام ہے۔“ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم باب ۴۵،

www.dawateislami.net

الحدیث ۲۴۹۶، ج ۴، ص ۲۲۰)

{4}مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَیْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَیْرِ یعنی ''جسے نَرْمی میں سے حصہ دیا گیا اُسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نَرْمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں سے اپنے حصے سے محروم رہا۔''

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب فی الرفق، الحدیث ۲۰۲۰، ج ۳، ص ۴۰۷)

ہے فلاح وکامرانی نَرْمی وآسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والدین کے نافرمان کے ساتھ تعلق نہ جوڑنا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک مرتبہ کسی کو نصیحت فرمائی: والدین کے نافرمان سے ہرگز دوستی نہ کرنا کیونکہ جس نے اپنے ماں باپ سے قَطْعِ رحمی کی وہ تم سے کیونکر حُسنِ سُلُوک کرے گا؟ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی پھول میں والدین کے نافرمانوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے، والدین کی فرمانبرداری کا اِنعام اور نافرمانی کا اَنجام ملاحظہ ہو، چنانچہ

www.dawateislami.net

جنّت یا جَہَنَّم کا دروازہ

سلطانِ دو جہان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اس حال میں صُبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے، اُس کیلئے صُبح ہی کو جنّت کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صُبح ہی کو جہنَّم کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے عَرْض کی: اگرچہ ماں باپ اُس پر ظُلْم کریں۔ فرمایا: اگرچہ ظُلْم کریں، اگرچہ ظُلْم کریں، اگرچہ ظُلْم کریں۔''[1] (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۰۶ حدیث ۷۹۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غفلت بھی ایک طرح سے نعمت ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْغَفْلَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ رَحْمَۃً کَیْلَا یَمُوْتُوْا مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی اللّٰہ تعالٰی نے غفلت کو اپنے خائفین (یعنی خوف رکھنے والے بندوں) کے دلوں کے لئے رحمت بنایا ہے تاکہ وہ خوفِ خدا سے مر ہی نہ جائیں۔ (احیاء العلوم، ج۴ ص۲۲۸)

مدینہ

[1] : والدین کے حُقُوق کے بارے میں ضروری معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''سمندری گنبد'' کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

حقیقی معنوں میں خوفِ خدا رکھنے والے کو کھانے پینے اور سونے میں لُطف آ ہی نہیں سکتا، شاید اِسی وجہ سے ان کی توجُّہ کچھ دیر کے لئے دنیاوی کاموں کی طرف کر دی جاتی ہے، اس مَدَنی پھول کی وضاحت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے فرمان سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' کے صفحہ 496 پر ہے: اکابر اولیاء پر بھی اَکل وشُرب ونَوم (یعنی کھانے، پینے، اور سونے) کے وَقت ایک گونہ (یعنی چند لمحوں کے لئے) غفلت دی جاتی ہے ورنہ کھانے پینے پر قادِر نہ ہوں۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِعترافِ ذَہانت

ایک وَفد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی خدمت میں آیا، ایک نوجوان گفتگو کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کسی بڑے کو بات کرنے دو۔ اس نے عَرض کی: یا امیر المؤمنین! اگر عمر کا زیادہ ہونا ہی مِعْیَار ہے تو آپ کی جگہ بھی کسی بڑی عمر والے کو ہونا چاہئے تھا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کا ذہانت بھرا جواب سن کر اُسے بولنے کی اِجازت دے دی۔ (احیاء العلوم، ج ۴ ص ۱۰۴)

جلدِ اِطاعت کا انعام

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فِرِشتوں کو حُکْم دیا کہ آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو سجدہ کریں تو سب سے پہلے

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلام نے سجدہ کیا اس کا انعام یہ ملا کہ ان کی پیشانی پر قرآنِ کریم لکھا گیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین اور زبان کا قفلِ مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: مَنْ لَمْ یَعُدَّ کَلَامَہٗ مِنْ عَمَلِہٖ کَثُرَتْ ذُنُوْبُہٗ یعنی جو شخص اپنے کلام کو عمل میں شُمار نہیں کرتا اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۹)

طنز و مزاح کرنے والوں پر اِنْفِرادی کوشش

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز مذاق مَسخَری کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے، ایک بار خاندانِ بَنُو اُمَیَّہ کے چند لوگ جمع ہوئے اور ان کے سامنے ظَرافت آمیز گفتگو شروع کر دی تو فرمایا: ''کیا تم لوگ اِسی لئے جمع ہوئے ہو؟ اپنی محفلوں میں قرآن مجید کے متعلّق گفتگو کرو، ورنہ کم از کم شریفانہ باتیں تو ضرور ہونا چاہئیں۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۷۷ ملخصا) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: آپس میں ہنسی مذاق سے بچو کیونکہ یہ دل میں کینہ اور کھوٹ پیدا کرتا ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم، ص ۱۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَنْجِیدَگی کو اپنے مِزاج کا حصہ بنا لیجئے اور مذاق مَسْخَری کی عادت پالنے سے پرہیز کریں۔ لیکن یاد رہے کہ رونی صورت بنائے رکھنے کا نام سَنْجِیدَگی نہیں اور نہ ہی بقدرِ ضَرورت گفتگو کرنا یا کبھی کبھار (جائز) مزاح کر لینا اور

www.dawateislami.net

مسکرانا سنجیدگی کے مُنافی ہے۔ ہاں! کثرتِ مزاح اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کریں کہ اس سے وَقار جاتا رہتا ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص زیادہ ہنستا ہے، اس کا دَبْدَبہ اور رُعب چلا جاتا ہے اور جو آدمی (کثرت سے) مزاح کرتا ہے وہ دوسروں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔'' (احیاء العلوم ج ۳، ص ۲۸۳)

مزاح بھی ایسا ہونا چاہیے جس کی وجہ سے کسی گناہ کا اِرتکاب نہ کرنا پڑے مثلاً کسی کا دل دُکھانا یا غیبت کرنا یا جھوٹ بولنا وغیرہ۔ سَرْوَرِ کونین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ایک شخص کوئی ایسی بات کہتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ہنساتا ہے، لیکن وہ اُسے آسمان کے زمین سے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلے تک دُور جہنم میں لے جائے گی۔'' (مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۷۹، رقم: ۱۳۱۴۹)

شور وغُل کو ناپسند فرماتے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز مَتانت اور سنجیدگی کی وجہ سے شور وغُل کو نہایت ناپسند کرتے تھے۔ ایک بار ایک شخص نے ان کے پاس بلند آواز سے گفتگو کی تو فرمایا: اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّمَا يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْكَلَامِ قَدْرَ مَا يُسْمَعُ یعنی اپنی آواز پَست رکھو کیونکہ انسان کے لئے اتنی آواز سے بات کرنا کافی ہے کہ اس کی بات اس کا ہم نشین سن لے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۷۷)

شرم وحیا کا پیکر

جن اَعضاء کے نام لینے سے شَرم آتی ہے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اُن کا نام نہیں لیتے تھے، ایک بار بَغل میں پھوڑا نکلا، لوگوں نے پوچھا: کہاں پھوڑا نکلا ہے؟ فرمایا: میرے ہاتھ کے بَطن میں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۷۸)

خاموش طبع کی صحبت میں رہو

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: جب تم کسی خاموش طَبع اور لوگوں سے دُور رہنے والے شخص کو دیکھو تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ حکیم (یعنی حکمت والا) ہوگا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۸)

زَبان خزانے کی چابی ہے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اَلْقُلُوْبُ اَوْعِیَۃُ السَّرَائِرِ وَالْاَلْسِنُ مَفَاتِیْحُھَا، فَلْیَحْفَظْ کُلُّ امْرِءٍ مِّنْکُمْ مِفْتَاحَ وِعَاءِ سِرِّہٖ یعنی دل رازوں کا خزانہ اور زَبان اس کی چابی ہے لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ خزانے کی چابی کی حفاظت کرے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۷)

بولنے والا فائدے میں رہا

ایک عالِمِ دین حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس تشریف لے گئے تو دورانِ گفتگو فرمانے لگے کہ عِلْم ہونے کے باوجود خاموش رہنے والا اور عِلْم ہوتے ہوئے بولنے والا دونوں برابر ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: مگر میرا خیال یہ ہے کہ بولنے والا افضل ہے کیونکہ اس نے

www.dawateislami.net

لوگوں کو نفع پہنچایا جبکہ خاموش رہنے والے کا فائدہ صرف اسی کی ذات کو پہنچا۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۲۰)

بھلائی کا سِکھانا خاموشی سے بہتر ہے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: تنہائی بُرے ہم نشین سے بہتر ہے، اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے، بھلائی کا سکھانا خاموشی سے بہتر ہے اور برائی کی تعلیم سے خاموشی بہتر ہے۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، رقم ۴۸۶۴، ج ۳، ص ۴۵)

کلام کو اپنے عمل میں شمار کرنے کا فائدہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک خط میں حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھا: مَنْ عَدَّ كَلَامَهٗ مِنْ عَمَلِهٖ قَلَّ كَلَامُهٗ اِلَّا فِيْمَا يَنْفَعُهٗ یعنی جو اپنے کلام کو عمل میں شمار کرتا ہے وہ صرف نفع بخش گفتگو کرتا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۲)

زبان کی حفاظت

حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے بڑھ کر اپنی زَبان کی حفاظت کرنے والا شخص نہیں دیکھا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۹۳)

دُعا دینے کو بھی سلیقہ چاہئے

ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس آیا اور کہا: تَصَدَّقْ عَلَيَّ، تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَلَيْكَ بِالْجَنَّةِ یعنی آپ مجھ پر صَدَقہ کیجئے،

www.dawateislami.net

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں آپ پر صَدَقہ کرے گا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کی اِصلاح کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَصَدَّقُ، وَلٰکِنَّ اللّٰہ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ یعنی بے شک اللّٰہ تعالٰی صَدَقہ نہیں کرتا بلکہ صَدَقہ کرنے والوں کو جزا عطا فرماتا ہے۔ (درمنثور ج ۴ ص ۵۷۷)

طویل نہیں پاکیزہ زندگی کی دُعا دو

حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن یحییٰ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی آیا اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو مُخاطَب کر کے کہنے لگا: اَبْقَاکَ اللّٰہُ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ مَادَامَ الْبَقَاءُ خَیْرًا لَّکَ یعنی یاامیرالمؤمنین! اللّٰہ تعالٰی آپ کو اُس وَقْت تک زندہ رکھے جب تک زندہ رہنے میں آپ کے لئے بھلائی ہو۔'' مگر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: مجھے یوں دُعا دو: ''اَحْیَاکَ اللّٰہ حَیَاۃً طَیِّبَۃً وَتَوَفَّاکَ مَعَ الْاَبْرَارِ یعنی اللّٰہ تعالٰی تمہیں پاکیزہ زندگی عطا کرے اور اچھوں کے ساتھ حَشْر کرے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۷۷)

یکسوئی سے دُعا مانگو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے ہاتھ میں موجود کنکریوں سے کھیلتے ہوئے یہ دُعا کر رہا تھا: اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِ الْعَیْنِ یعنی یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حورانِ عین سے میرا نکاح کروا

www.dawateislami.net

دے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کنکریاں پھینک کر خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر دُعا کیوں نہیں کرتے؟[1] (سیرت ابن جوزی ص ۷۹)

بولنے میں رکاوٹ

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے کاتب نُعَیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے: فخر و مباہات میں مُبْتَلا ہونے کا خوف مجھے زیادہ بولنے سے روک دیتا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۹۵)

تین نقصان دہ عادتیں

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حضرت سیّدُنا محمد بن کعب رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا: کونسی عادتیں انسان کو نقصان پہنچاتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کَثْرَۃُ کَلَامِہٖ، وَاِفْشَاءُ سِرِّہٖ، وَالثِّقَۃُ بِکُلِّ وَاحِدٍ یعنی بہت زیادہ بولنا، اپنا راز کسی پر ظاہر کر دینا اور ہر ایک پر اِعْتِماد کر لینا۔

(بدائع السلک فی طبائع الملک، السیاسۃ الثانیۃ، ص ۲۷۹)

جاہل کون؟

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: جب بھی کسی جاہِل سے تمہارا واسطہ پڑے گا تم اس میں دو خصلتیں ضرور پاؤ گے: کَثْرَۃُ الْاِلْتِفَاتِ

مدینہ

[1] : دُعا کے آداب و فضائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ''فضائلِ دُعا'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

وَسُرْعَةُ الْجَوَابِ یعنی بہت زیادہ اِدھر اُدھر دیکھنا اور ہر بات کا جلدی جلدی جواب دے دینا۔ (آداب الشرعیۃ، فصل فی حسن الخلق، ج ۲ ص ۳۱۱)

بیان روک دیا

حضرت سیّدُنا میمون بن مِہران رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز بیان فرما رہے تھے کہ ان کی نظر ایک شخص پر پڑی جو بیان سے متأثر ہو کر زار و قطار آنسو بہا رہا تھا، یہ دیکھ کر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ایک دم خاموش ہو گئے، میں نے عَرض کی: **یاامیرالمؤمنین!** آپ بیان جاری رکھئے تاکہ سننے والوں کو فائدہ پہنچے تو فرمایا: میمون! کلام کرنا بھی ایک آزمائش ہے اور کچھ کہنے سے کر کے دِکھانا افضل ہے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۸۸، ملخصًا)

کم گوئی کی عادت

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز اکثر فرمایا کرتے: مجھے یہ پسند نہیں کہ بولنے کے بدلے مجھے اِتنا کچھ مل جائے (یعنی مجھے خاموشی پسند ہے)۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے زَبان کی حفاظت (قفلِ مدینہ) کے حوالے سے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کے عطا کردہ مَدَنی پھول ملاحظہ کئے، اس میں کوئی شک نہیں کہ زَبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ اس زَبان کے ذریعے نیکیاں بھی کمائی جاسکتی ہیں اور یہی

www.dawateislami.net

زَبان ہمیں جہنم کی گہرائیوں میں بھی پہنچا سکتی ہے۔ افسوس! فی زمانہ زَبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً مَفقُود ہو چکا ہے، ہمیں اِحساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں اور 32 دانتوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وُجود کو دُنیوی واُخروی مصائب میں مُبْتَلا کروا سکتا ہے، جیسا کہ مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے کہ ''بندہ زَبان سے بھلائی کا ایک کلمہ نکالتا ہے حالانکہ وہ اس کی قدر و قیمت نہیں جانتا تو اس کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک اپنی رِضامندی لکھ دیتا ہے، اور بیشک ایک بندہ اپنی زَبان سے ایک بُرا کلمہ نکالتا ہے اور وہ اس کی حقیقت نہیں جانتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بناء پر اس کے لئے قِیامت تک کی اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قلۃ الکلام، ج ۴، ص ۱۴۳، الحدیث ۲۳۲۶)

خاموشی باعثِ نجات ہے

نبیوں کے سَرْوَر، شاہِ بحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کم بولنے والا فائدے میں رہتا ہے، ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ ہم بول کر بارہا پچھتائے ہوں گے کیا کبھی خاموش رہ کر بھی پچھتائے؟ اے کاش! ہمیں زَبان کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے۔

www.dawateislami.net

آپ خاموش کیوں ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مَروِی ہے کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم صفیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو زمین پر اُتارا تو آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کثیر اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بیٹے، پوتے اور پڑ پوتے سب آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اِردگرد جمع ہوکر باتیں کرنے لگے مگر حضرتِ سیِّدُنا آدم صفیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بالکل خاموش تھے، اولاد نے پوچھا: ''آپ ہم سے بات چیت کیوں نہیں فرماتے، خاموش کیوں ہیں؟'' اِرشاد فرمایا: ''میرے بچّو! جب سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے جَوار سے زمین کی طرف اُتارا ہے، اس نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ ''اے آدم! کم بولنا یہاں تک کہ تم میرے جَوار کی طرف جنّت میں لوٹ آؤ۔''

(تاریخِ دِمشق ج ۷ ص ۴۴۷)

کلام کی اقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان کی مکمل حفاظت اسی وَقت ممکن ہے جب ہمیں کلام کی اَقسام اور ان کے اَحکام معلوم ہوں۔ ہر کلام کی بنیادی طور پر چار اقسام ہوتی ہیں: (۱) وہ کلام جس میں نقصان ہی نقصان ہے، جیسے کسی کو گالی دینا، فُحش کلامی کرنا وغیرہ (۲) وہ کلام جس میں نفع ہی نفع ہو مثلاً تِلاوتِ قرآن کرنا، دُرُود پاک پڑھنا، نعت پڑھنا، ذکرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرنا، کسی کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ، (۳) وہ کلام

www.dawateislami.net

جو بعض صورتوں میں نفع بخش ہے اور بعض صورتوں میں نقصان دہ جیسے کسی مُقتَدا ء (مثلاً پیر یا استاذ) کا اپنی نیکیوں کو اس نیت سے ظاہر کرنا کہ لوگ اس کی پیروی میں ان نیکیوں کو اپنانے کی طرف راغِب ہوں گے لیکن اگر اس نے اپنی واہ واہ کروانے کی نیت سے نیکیاں ظاہر کیں تو یہ کلام اُسے نقصان پہنچائے گا۔ (۴) وہ کلام جس میں نہ تو کوئی نفع ہو اور نہ ہی نقصان، اسے فُضول گوئی بھی کہا جاتا ہے جیسے موسم وغیرہ پر تبصرہ کرنا مثلاً آج بڑی گرمی ہے، یا ایسے سُوالات کرنا جس سے نہ کوئی دنیاوی فائدہ حاصِل ہو اور نہ ہی اُخرَوِی مثلاً ٹریفک سِگنل نہ جانے کب کھلے گا؟

خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے ان مَدَنی پھولوں پر عمل کرنا بے حد مُفِید ہوگا: (1) لکھ کر گفتگو کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس میں نفس کے لئے مَشَقَّت ہے اور نفس مَشَقَّت سے بہت گھبراتا ہے۔ چنانچہ ہماری گفتگو محض ضَرورت تک محدود رہے گی۔ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغفّار فرماتے ہیں: ''اگر لوگوں کو لکھ کر گفتگو کرنے کا مُکلَّف بنایا جاتا تو یہ بہت کم گفتگو کرتے۔'' (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، ج۷، ص۵۸) اس سلسلے میں ایک مَدَنی پیڈ اور قلم ہر وَقت اپنی جیب میں رکھئے اور کم بولنے کی عادت بنانے کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ بات چیت لکھ کر کیجئے۔ (2) اِشارے سے گفتگو کرنا بھی زَبان کو کثرتِ کلام کا عادی ہونے سے بچانے کے لئے بے حد مُفِید ہے۔ (3) اگر کبھی زَبان سے فُضول بات نکل جائے تو

www.dawateislami.net

اس پر نادِم ہو کر دُرودِ پاک پڑھئے اور نفع سے محرومی کا اِزالہ کرنے کی کوشش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُرُود پاک کی بَرَکت سے فُضول گوئی سے نجات مل ہی جائے گی۔

اَللّٰہُ ہمیں کردے عطا قُفلِ مدینہ ہر ایک مسلمان لے لگا قُفلِ مدینہ
یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں اَللّٰہُ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاسِد ظالم بھی مظلوم بھی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: میں نے حاسِد کے علاوہ کوئی ایسا نہیں دیکھا جو ظالم بھی ہو اور مظلوم بھی کیونکہ وہ طویل غم اور اپنے آپ کو تھکا دینے والے کام (یعنی حَسَد) میں مصروف ہو جاتا ہے۔

(الرسالۃ القشیریۃ، باب الحسد، ج ۱ ص ۷۲)

حَسَد کسے کہتے ہیں؟

''حَسَد'' کا معنٰی ہے کسی سے نعمت کے چِھن جانے کی تمنّا کرنا۔

(فتاوٰی رضویہ، ج ۴ ص ۴۲۸)

حَسَد نیکیوں کو کھا جاتا ہے

سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''حَسَد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی

www.dawateislami.net

ہے اور صَدَقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، نَماز مؤمن کا نور ہے اور روزے ڈھال ہیں۔'' (ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۷۳، الحدیث ۴۲۱۰)

حَسَد کے چار دَرَجے

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: **حَسَد کے چار دَرَجے ہیں: پہلا** یہ ہے کہ حاسِد دوسروں کی نعمت کا زَوال چاہے کہ خواہ مجھے نہ ملے مگر اس کے پاس سے جاتی رہے، اس قسم کا حَسَد مسلمانوں پر گناہِ کبیرہ ہے اور کافر، فاسِق کے حق میں جائز مثلاً کوئی مالدار اپنے مال سے کُفر یا ظُلْم کر رہا ہے اُس کے مال کی اِس لئے بربادی چاہنا کہ دُنیا کُفر و ظُلْم سے بچے، ''جائز'' ہے۔ **دوسرا** دَرَجہ یہ ہے کہ حاسد دوسرے کی نعمت خود لینا چاہے کہ فُلاں کا باغ یا اُس کی جائداد میرے پاس آجائے یا اُس کی رِیاست کا میں مالِک بنوں، یہ حَسَد بھی مسلمانوں کے حق میں حرام ہے۔ **تیسرا** درجہ یہ ہے کہ حاسد اس نعمت کے حاصِل کرنے سے خود تو عاجز ہے اس لئے آرزو کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس بھی نہ رہے تاکہ وہ مجھ سے بڑھ نہ جائے یہ بھی منع ہے۔ **چوتھا** دَرَجہ یہ ہے کہ وہ تمنّا کرے کہ یہ نعمت اوروں کے پاس بھی رہے مجھے بھی مل جائے یعنی اوروں کا زوال نہیں چاہتا، اپنی تَرَقّی کا خواہش مند ہے اسے **غِبْطَہ** یا **تَنافُس** کہتے ہیں یہ دُنیوی باتوں میں مَنع اور دینی باتوں میں اچّھا اور کبھی واجِب بھی ہے، ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے **وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ** ﴿۲۶﴾ (پ30، المطففین 26) (ترجمۂ کنزالایمان: اور اِسی

www.dawateislami.net

پر چاہئے لپچائیں لپچانے والے) حدیث شریف میں ہے کہ دو شخصوں پر حَسَد یعنی غِبْطَہ جائز ہے، **ایک** وہ عالم دین جو اپنے عِلْم سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہو، **دوسرا** وہ سخی مالدار جس کے مال سے فیض جاری ہو۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۳، الحدیث ۷۳ ملتقطاً)

حَسَد کا علاج

خیال رہے کہ حَسَد ایک عالمگیر مَرَض ہے جس سے بَہُت کم لوگ خالی ہیں، اِس لئے اِس کا علاج بَہُت ضَروری ہے، اس کے صِرْف دو ہی علاج ہیں: **ایک علمی** علاج **دوسرا عملی** علاج **(۱) علمی علاج:** یہ ہے کہ حاسِد یہ عقیدہ رکھے کہ ہر ایک چیز تقدیر سے ہوتی ہے اور میں حَسَد کر کے اپنی بدنصیبی اور دوسروں کی نیک بختی کو بدل نہیں سکتا اور یہ بھی جانے کہ حَسَد ایمان کی آنکھ کا تنکا اور خاک ہے جیسے کہ دماغ کی آنکھ ان چیزوں سے گدلی ہو جاتی ہے ایسے ہی حاسد کا ایمان بلکہ اس کے دین و دنیا حَسَد سے مُکَدَّر (اور خراب) ہو جاتے ہیں کہ دنیا میں رنج اور آخرت میں عذاب کے سوا کچھ نہیں ملتا **(۲) عملی علاج:** یہ ہے کہ **حاسِد** (یعنی حَسَد کرنے والا)، **مَحْسُود** (یعنی جس سے حَسَد ہوا اُس) کے ساتھ طبیعت کے خِلاف برتاؤ کرے مثلاً اگر دل چاہتا ہے کہ مَحْسُود کی **غیبت** کروں تو فوراً اس کی تعریف کرنے لگ جائے، اگر نفس کہتا ہے کہ مَحْسُود کے سامنے اکڑ کر بیٹھوں تو فوراً اُس کے سامنے عاجزی و نَرمی کرے، اگر دل یہ کہتا ہے کہ اس سے نفرت کروں تو تکلُّفاً اس سے مَحَبَّت کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ ان علاجوں سے بہت فائدہ ہوگا اور یہ بھی خیال رہے کہ بے اختیاری نفرت یا محبت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں پکڑ نہیں۔ (تفسیر کبیر، ج۱، ص ۶۴۹ ملخصًا)

حَسَد کے علاج کے لئے کُتُبِ تصوُّف خُصُوصاً حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی کی کتابیں جیسے اِحیاء العلوم وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

حَسَد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چغلی، غیبت و گالی
مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یا رسول اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَبْر مؤمن کا مددگار ہے

جب سلیمان بن عبدالملک کا بیٹا فوت ہوا تو اس نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے دریافت کیا: کیا مؤمن اتنا صَبر کرے کہ اسے مصیبت محسوس ہی نہ ہو؟ فرمایا: پسند اور ناپسند آپ کے لئے یکساں نہیں ہو سکتے مگر اتنا ضرور ہے کہ صَبر مؤمن کا مددگار ہے۔ (درمنثور، ج۱، ص ۴۱۵)

ناپسند کام پر ردِّ عمل

امام اوزاعی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو جب کبھی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو صَبر کرتے اور فرماتے: یہ مقدّر میں تھا اور عنقریب ہمیں بھلائی بھی ملے گی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۵)

www.dawateislami.net

صَبْر نعمت سے افضل ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: جس شخص کو کوئی نعمت ملی پھر اس سے واپس لے لی گئی اور اُسے صَبْر کی توفیق دی گئی تو یہ صَبْر اس نعمت سے افضل ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ ۲۳، زمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۴۳)

سب سے بہتر بھلائی

آقائے مظلوم، سَرْوَرِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحْبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَیْرٌ وَّ اَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ یعنی جو صَبْر کرنا چاہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے صبر کی توفیق عطا فرمادے گا اور صَبْر سے بہتر اور وُسعت والی عطا کسی پر نہیں کی گئی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، الحدیث ۱۰۵۳، ص ۵۲۴)

صَبْر کی تین قسمیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''صَبْر'' کی تین قسمیں ہیں: (۱) مصیبت میں صَبْر (۲) عِبادت اور اِطاعت کی مَشَقَّتوں پر صَبْر (۳) نَفْس کو گناہ کی طرف جانے سے

www.dawateislami.net

روکنے پر صَبر ،مَثَلاً مصیبت میں بے قراری اور بے چینی کے اظہار کو جی چاہا مگر دل کو قابو میں رکھا اور کوئی شِکوہ وشِکایت زَبان پر نہ لائے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہے تو یہ پہلی قسم کا صَبر ہے، سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وُضو کرنے کی ہمَّت نہیں پڑتی یا نَمازِ فجر میں اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا مگر دل پر جَبر کرکے اِن کاموں کو کر گُزرے یہ دوسری قسم کا صَبر ہے، اِسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی حرام کے پیسوں سے عیش کر رہا ہے ہمارا بھی دل عیش کو چاہتا ہے مگر دل کو حرام کی طرف جانے سے روک لیا، یہ تیسری قسم کا صَبر ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۴ ص ۸۲)

دل کے لئے مُفید شے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: دل کے لئے وہی بات مُفید ہے جو دل سے نکلے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سانپ اور بچھو سے بچنے کا وظیفہ

افریقہ کے گورنر نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی خدمت میں بچھو وغیرہ کی شکایت لکھ کر بھیجی تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جوابی مکتوب میں لکھا تم روزانہ صبح وشام اس آیت مبارکہ کو اپنا وظیفہ[1] بنالو:

مدینہ

[1]: سینکڑوں اوراد وظائف اور دُعاؤں کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''مَدَنی پنج سورہ'' کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

www.dawateislami.net

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾

(پ ۱۳، ابراہیم: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھادیں اور تم جو ہمیں ستا رہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۱۵)

اِحسان قبول نہ کرو

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: لَاتَقْبَلِ الْمَعْرُوْفَ مِمَّنْ لَّایَصْطَنِعُہٗ اِلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ یعنی ایسے شخص کا اِحسان قبول نہ کرو جو اپنے گھر والوں سے حُسنِ سُلُوک نہ کرتا ہو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۶)

کامیاب کون؟

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے آپ کو مسائل میں اُلجھنے، غصّہ کرنے اور حرص سے دُور رکھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۲۳)

حِرص کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان لکھتے ہیں: کسی چیز سے سَیر نہ ہونا (یعنی جی نہ بھرنا)، ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنا حرص ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۷، ص ۸۶)

www.dawateislami.net

انسان کا پیٹ تو مٹّی ہی بھر سکتی ہے

دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اُس کو حاصِل کرنے کے چکر میں پریشان حال رہنا اور اس مقصد کے حُصول کے لئے غلَط وصحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنے کے پیچھے حِرص ولالچ کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اور یہ درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔ چنانچہ سرکارِ مدینۂ منورہ سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ یعنی اگر انسان کے لئے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور انسان کے پیٹ کو تو صِرف مٹّی ہی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالٰی اُس کی توبہ قَبول فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۲۲، حدیث ۱۰۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَناعت فقہِ اکبر ہے

حُریث بن عثمان اپنے بیٹے کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی خدمت میں حاضِر ہوئے تو فرمایا: اپنے بیٹے کو فِقہ اکبر سکھاؤ۔ عَرْض کی: فقہ اکبر کیا ہے؟ فرمایا: اَلْقَنَاعَةُ وَكَفُّ الْاَذٰى یعنی قَناعَت کرنا اور تکلیف پہنچانے سے باز رہنا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَناعَت یہ ہے کہ جو تھوڑا سا مل جائے اُسی کو کافی

www.dawateislami.net

سمجھے، اُسی پر صَبْر کرے۔ جو قَناعَت کرے گا اِن شاءَ اللّٰہُ الغفّار عَزَّوَجَلَّ خوشگوار زندگی گزارے گا۔ دل میں دنیا کی حِرص جتنی زیادہ ہوگی اُتنی ہی زندگی میں بدمزگی بڑھے گی، مقولہ ہے: اَلْحِرصُ مِفْتاحُ الذُّلِّ یعنی حرص، ذلّت کی کنجی ہے اور اَلْقَناعَۃُ مِفْتاحُ الرَّاحَۃِ یعنی قَناعَت، راحت کی کنجی ہے۔

کامیابی کا راز

نبیِّ محترم، رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا آتَاہُ یعنی وہ کامیاب ہوگیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کِفایت رِزْق دیا گیا اور اللہ تعالٰی نے اسے دیئے ہوئے پر قَناعَت دی۔

(مسلم، الحدیث ۱۰۵۴، ص ۵۲۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جسے ایمان وتقویٰ بقدرِ ضَرورت مال اور تھوڑے مال پر صَبْر، یہ چار نعمتیں مل گئیں، اس پر اللہ تعالٰی کا بڑا ہی کَرَم وفَضْل ہوگیا۔ وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۹)

امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کی نصیحت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: عیش چند گھڑیوں کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔ اپنی زندگی میں قَناعت اِختیار کر، راضی رہے گا اور اپنی خواہش تَرْک کردے،

www.dawateislami.net

آزادی کے ساتھ زندگی گزارے گا۔ کئی مرتبہ موت سونے، یاقوت اور موتیوں کے سبب (ڈاکوؤں کے ذَرِیعے) آتی ہے۔ (اِحیاء العلوم ج ۳ ص ۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کے گھر میں خاص ساز وسامان نہ تھا

ایک بار عراق سے ایک غریب عورت حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے گھر آئی، جب دیکھا کہ ان کے اپنے گھر میں کسی قسم کا ساز وسامان نہیں ہے تو بولی: میں اِس ویران گھر سے اپنا گھر آباد کرنے آئی ہوں؟ زوجہ محترمہ نے کہا: تمہیں جیسے لوگوں کے گھروں کی آبادی نے ہی اِس گھر کو ویران کر رکھا ہے۔

(سیرت ابن عبدالملک ص ۱۴۵)

دَابِق کی راتیں

ایک دن حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرتِ فاطمہ بنت عبدالملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: فاطمہ! آج کی بہ نسبت دابِق کی راتوں میں ہم زیادہ عیش وراحت میں تھے۔ عَرض کی: آج آپ کو جتنے اِختیارات حاصِل ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھے (یعنی عیش وراحت کا سامان کیا مشکل ہے؟) یہ سن کر **امیرُ الْمُؤمنین** کی چیخ نکل گئی اور غم ناک لہجہ میں یہ کہتے ہوئے اٹھ گئے: یَافَاطِمَۃُ! اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ یعنی فاطمہ! اگر میں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے

www.dawateislami.net

ڈرتا ہوں۔ وہ اس پُر دَرْد جملے کو سن کر رو پڑیں اور دُعا کرنے لگیں: اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ النَّارِ یعنی یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کو دوزخ سے نجات دے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت کو سُن کر فقط نعرۂ داد و تحسین بُلند کر کے دل کو خوش کر لینے کے بجائے ہمیں بھی تقویٰ اور قَناعت کا دَرْس حاصِل کرنا چاہئے۔ بالخصوص اَربابِ اِقتدار و حُکومَتی افسران اور مختلف اسلامی شُعبہ جات سے وابَستہ ذمّہ داران کیلئے اِس حِکایت میں قَناعت و خُودداری اپنانے، حِرص و طمع سے خود کو بچانے اور اپنی آخِرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب سامانِ عبرت ہے۔ کاش! ہم قلیل آمدنی پر قَناعت کرتے ہوئے نیکیوں میں کثرت کے تمنّائی بن جائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زاہد تو عمر بن عبدالعزیز ہیں

کسی نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُبارَک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو ''اے زاہِد!'' کہہ کر پکارا تو انہوں نے فرمایا: ''زاہد'' تو عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) ہیں کیونکہ دنیا کا مال ان کے ہاتھ میں ہے اور وہ قدرت رکھنے کے باوجود زُہد کو اِختیار کئے ہوئے ہیں، میں ''زاہد'' کہلانے کے لائق نہیں۔ (احیاء العلوم، ج ۴ ص ۲۶۸)

اسی طرح کا قول حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ الغفّار سے بھی منقول ہے کہ فرمایا: اَلنَّاسُ یَقُوْلُوْنَ مَالِكٌ زَاهِدٌ! اِنَّمَا الزَّاهِدُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الَّذِیْ اُتِیَ

www.dawateislami.net

اَلدُّنْیَا فَتَرَکَھَا یعنی لوگ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار ''زاہد'' ہے، ''زاہد'' تو عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) ہیں جس کے پاس دنیا آئی بھی تو انہوں نے تَرک کردی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۹۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زُہد کسے کہتے ہیں؟

حضور نبی کریم، رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''دنیا سے بے رَغبتی مال کو ضائع کردینے اور حلال کو حرام کردینے کا نام نہیں، بلکہ دنیا سے کنارہ کشی تو یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اِعتماد نہ ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، الحدیث: ۲۳۴۷، ج ۴، ص ۱۵۲)

دُنیا سے بے رغبتی کا انعام

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: ''یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ! تو نے نیک بندوں کے لئے کیا تیار کیا ہے اور تو انہیں کیا بدلہ عطا فرمائے گا؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے تو میں اپنی جنّت کو مُباح کردوں گا وہ اس میں جہاں چاہیں ٹھکانا بنالیں اور اپنی حرام کردہ

www.dawateislami.net

چیزوں سے پرہیز کرنے والوں کو یہ انعام دوں گا کہ جب قِیامت کا دن آئے گا تو میں پرہیز گاروں کے علاوہ ہر بندے سے سخت حساب لوں گا کیونکہ میں پرہیز گاروں سے حیا کروں گا اور انہیں عزت واِکرام سے نوازوں گا پھر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل فرماؤں گا اور میرے **خوف** سے رونے والوں کیلئے **رفیقِ اعلیٰ** ہوگا جس میں ان کا کوئی شریک نہیں ہوگا۔'' (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۵۲۹، الحدیث ۱۸۱۲۵)

کوئی ذاتی عمارت تعمیر نہیں کی

مَنْصَب ووَجاہت کے حامِل لوگ عُمُوماً محلات وعالیشان مکانات تعمیر کیا کرتے ہیں مگر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے عمر بھر ذاتی حیثیت سے کوئی عمارت تعمیر نہیں کی بلکہ فرماتے تھے کہ **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنت یہی ہے کہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اینٹ کو اینٹ پر اور شہتیر کو شہتیر پر نہیں رکھا اور اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۰)

ایک اینٹ بھی دوسری اینٹ پر نہ رکھوں گا

یہاں تک کہ گھر میں ایک اونچا کمرہ تھا جس کے زینے کی ایک اینٹ ہلتی تھی اور اترتے چڑھتے وَقْت گرنے کا خوف رہتا تھا۔ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے غلام نے اس کو مٹی سے جوڑ دیا، اس کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اوپر چڑھے تو اس اینٹ کی حرکت محسوس نہیں ہوئی، غلام سے پوچھا تو اس نے واقعہ بیان کیا، فرمایا: مٹی کو اکھیڑ ڈالو، میں نے خدا عَزَّوَجَلَّ سے عہد کیا تھا کہ جب تک

www.dawateislami.net

میں خلیفہ رہوں گا ایک اینٹ بھی دوسری اینٹ پر نہ رکھوں گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر ضَروری تعمیرات کی حوصلہ شِکنی

حضرتِ سَیِّدُنا خباب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، مالِکِ کون و مکان، رسولِ ذیشان، مَحبوبِ رحمٰن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْهَا اِلَّا نَفَقَتُهٗ فِی هٰذَا التُّرَابِ یعنی مسلمان کو ہر خَرچ کے عِوض اَجر دیا جاتا ہے سوائے اِس مٹّی کے۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، ج ۲، ص ۲۴۶، حدیث ۵۱۸۲)

مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللّٰہ المنان اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں: ''(اچّھی نیّت کے ساتھ شریعت کے مطابق) کھانے پینے، لباس وغیرہ پر خَرچ کرنے میں ثواب مِلتا ہے کہ یہ چیزیں عبادات کا ذَرِیعہ ہیں مگر بِلا ضَرورت مکانات بنانے میں کوئی ثواب نہیں، لہٰذا عمارات سازی کا شوق نہ کرو کہ اِس میں وَقت اور مال دونوں کی بَربادی ہے۔ **خیال رہے!** یہاں دُنیوی عمارتیں وہ بھی بِلا ضَرورت بنانا مُراد ہیں۔ مسجد، مدرَسہ (مَدْ۔رَ۔سہ)، خانقاہ، مُسافِر خانے (اچّھی نیّت کے ساتھ) بنانا تو عبادت ہے کہ یہ تو صَدَقاتِ جاریّہ ہیں۔ یوں ہی (اچّھی نیّت کے ساتھ) بَقدَرِ ضَرورت مکان بنانا بھی ثواب ہے کہ اِس میں سُکون سے رہ

www.dawateislami.net

کر اللّٰہ تعالیٰ کی عِبادت کرے گا۔ بعض لوگ دیکھے گئے ہیں کہ وہ ہمیشہ مکان کے توڑ پھوڑ، ہر سال نئے نُمونے کے مکانات بنانے ہی میں مشغول رہتے ہیں یہاں یہی مُراد ہیں۔'' (مراٰۃ شرح مشکوٰۃ، ج۷، ص۱۹)

اُونچے اُونچے مکان تھے جن کے تنگ قبروں میں آج آن پڑے
آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی نام کو بھی نہیں ہیں نشاں باقی

(ماخوذ از جنتی محل کا سودا، ص۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر سفر کے لئے توشہ لازمی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک خطبے میں فرمایا: ہر سفر کے لئے زادِ راہ ضَروری ہوتا ہے لہٰذا تم دنیا سے سفرِ آخرت کے لئے سامان تیار کرو، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ جنت اور جہنم کے درمیان کوئی منزل نہیں اور تمہیں ان دونوں میں سے ایک میں جانا ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء ج۵ ص۲۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیاوی سفر کے لئے مختلف پہلو سامنے رکھ کر سفر کی تیاری کی جاتی ہے کہ کہاں جانا ہے؟ کب جانا ہے؟ کس چیز پر جانا ہے؟ کتنی دُور جانا ہے؟ کتنے دن کے لئے جانا ہے؟ اے کاش اسی طرح ہم اپنے سفرِ آخرت کے لئے بھی خوب سوچ بچار کیا کریں اور نیکیاں اکٹھی کرنے کے لئے کوشاں رہیں کہ اس سفر

www.dawateislami.net

میں دنیاوی ساز وسامان نہیں بلکہ نیکیاں کام آئیں گی۔

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنالے

کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا (وسائلِ بخشش ص 108)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کا عَفْوودَرگزر

بدلے کی بھرپور طاقت رکھتے ہوئے بھی کسی کے نازیبا رویّے، نامناسب سُلُوک یا زیادتی کو برداشت کرجانا بڑے دل والوں کا ہی حصہ ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے، چُنانچِہ کَنزُالْعُمّال میں ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رِضا سے معمور فرمادیگا۔ (کنزالعُمّال ج ۳ ص ۱۶۳ حدیث ۷۱۶۰)

دو بہترین عادتیں

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: عِلْم کے ساتھ عادتِ حِلْم اور قدرت کے ساتھ عَفْو (یعنی معاف کردینے) کی عادت مل جانے سے بہتر کوئی شے نہیں ہے۔ (آداب الشریعۃ، فصل فی حسن الخلق، ج ۲ ص ۳۱۶)

اَلْحَمْدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز میں یہ دونوں عادتیں بخوبی موجود تھیں، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے عَفْو ودَرگزر

www.dawateislami.net

اور صَبر و تحمل کی 13 حکایات ملاحظہ ہوں، چنانچہ:

(۱) سر جھکالیا

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں: کسی شخص نے حضرتِ امیرُ الْمُؤمِنین سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر سے سخت کلامی کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر جُھکا لیا اور فرمایا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غُصّہ آجائے اور شیطان مجھے تکبُّر اور حکومت کے غُرور میں مبتلا کرے اور میں تم کو ظُلم کا نشانہ بناؤں اور بروزِ قیامت تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا۔'' یہ فرما کر خاموش ہوگئے۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۵۹۷)

(۲) سزا دینے میں اِحتیاط

حضرتِ سیدنا اوزاعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کا معمول تھا کہ جب کسی شخص کو سزا کا حُکم سناتے تو اِس اندیشے کے تحت اُسے تین دن تک قید میں رکھتے کہ کہیں میں نے سزا کا حُکم غیظ وغَضَب کی حالت میں تو نہیں دیا۔ (تاریخ دِمشق، ج ۴۵، ص ۲۰۶)

(۳) میں تم سے قِصاص لیتا

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے عامل عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو لکھا کہ میرے سامنے ایک شخص اس جُرم میں پیش کیا

www.dawateislami.net

گیا ہے کہ وہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو گالیاں دیتا ہے، میں نے اس کی گردن اُڑا دینی چاہی تھی لیکن پھر اس خیال سے قید کر دیا کہ پہلے اس بارے میں آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی رائے لے لوں۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے جواب میں لکھا کہ اگر تم اس کو قتل کر دیتے تو میں تم سے قِصاص لیتا، نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کے سوا کسی اور کو گالی دینے پر کوئی شخص قتل نہیں کیا جا سکتا، اس لیے اگر تمہارا جی چاہے تو اس کو گالی دے کر بدلہ لو ورنہ رِہا کر دو۔

(تاریخِ دِمشق، ج ۵۴، ص ۲۰۷ ملتقطاً)

(۴) تقویٰ نے منہ میں لگام ڈال دی ہے

کسی نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو ایک موقع پر نامناسب کلمات کہے، لوگ بولے: آپ چُپ کیوں ہیں؟ فرمایا: اِنَّ التَّقِیَّ مُلْجَمٌ یعنی تقویٰ نے منہ میں لگام ڈال دی ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۸)

(۵) گالی دینے والے کو کچھ نہ کہا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو کسی نے ایک شخص کے بارے میں نشاندہی کی کہ یہ آپ کو گالی دیتا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، بتانے والے نے پھر کہا، مگر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے نظر انداز کیا، جب اس نے تیسری بار کہا تو فرمایا: ''عمر'' اس (یعنی گالی دینے والے) کو اس طرح ڈھیل دے رہا ہے کہ اس کو خبر تک نہیں ہوتی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۸)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی ہماری دل آزاری کردے یا گالی بھی دے دے تو بھی بحث وتکرار سے اِجْتِناب کرکے دَرْگُزر سے کام لیتے ہوئے جھگڑے سے بچنے میں ہی بھلائی ہے۔ سرکارنامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان جنت نشان ہے، ''جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا میں اس کیلئے جنت کے گرد ایک گھر کا ضامن ہوں۔'' (سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۳۳۲، الحدیث ۴۸۰۰)

(۶) بُرا بھلا کہنے والے سے حسنِ سُلُوک

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سواری پر کہیں جارہے تھے کہ ایک پیدل چلنے والا شخص سواری کی جَھپٹ میں آ گیا اور اس نے غصّے سے کہا: دیکھ کر نہیں چل سکتے! جب سواریاں آگے نکل گئیں تو اس شخص نے کہا: کوئی ہے جو مجھے اپنے پیچھے بٹھائے؟ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنے غلام سے کہا کہ اس کو اپنے ساتھ بٹھا کر چشمے تک لے چلو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۰۸)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے اَخلاق نہایت ہی عُمدہ ہوتے ہیں اور وہ تکلیف پہنچنے پر بھی غصّہ میں نہیں آتے اور صَبْر کا دامن نہیں چھوڑتے اور نہ صرف خطا کار کی خطا معاف کردیتے ہیں بلکہ بسا اَوقات تو حُسنِ سُلوک سے نواز دیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

(۷) میں پاگل نہیں ہوں

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز رات کے وَقْت مسجد میں گئے، وہاں ایک شخص سو رہا تھا، اندھیرے میں اس کو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاؤں کی ٹھوکر لگ گئی، تو اس نے جَھلّا کر کہا: أَ مَجْنُوْنٌ اَنْتَ یعنی کیا تم پاگل ہو؟ فرمایا: نہیں۔ خادِم نے اس گستاخی پر اُس کو سزا دینی چاہی لیکن حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے روک دیا اور فرمایا: اس نے مجھ سے صِرْف یہ پوچھا تھا کہ تم پاگل ہو؟ میں نے جواب دے دیا: ''نہیں۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۹)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے بُزُرگانِ دین کا اخلاق کس قدر پاکیزہ تھا، مُقابل کوئی کمزور ہوتا تو اُن کے لہجے میں نَرمی آجاتی تھی مگر ہمارا غصّہ بڑا ''عَقل مند'' ہے کہ ''کمزور'' کو سامنے دیکھ کر خوب پَھلتا پُھولتا اور سر چڑھ کر بولتا ہے۔

(۸) گالوں سے خون نکل آیا

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز قَیلُولہ (یعنی دوپہر کا مختصر آرام) کرنے کے لیے اٹھنے لگے تو ایک آدمی ہاتھ میں کاغذات کی ایک بڑی فائل لئے ہوئے آگے بڑھا اور جلد بازی میں وہ فائل ان کی طرف پھینک دی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُڑ کر دیکھا تو فائل منہ پر جا لگی جس کی وجہ سے گالوں سے خون نکلنے لگا لیکن سیخ پا ہونے کے بجائے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے نہایت خاموشی کے ساتھ اُس کی درخواست پڑھی اور اس کی حاجت کو پورا کیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۸)

www.dawateislami.net

(۹) سزا کے بجائے وظیفہ مقرر کر دیا

ایک بچے نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے بیٹے کو مارا، لوگ اس بچے کو پکڑ کر ان کی زوجہ فاطمہ بنت عبدالملک کے پاس لے گئے۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ دوسرے کمرے میں تھے، شور سنا تو کمرے سے نکل آئے۔ اسی دوران ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یہ میرا بچہ ہے اور یتیم ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: اس یتیم کو وظیفہ ملتا ہے؟ عَرض کی: نہیں۔ خادِم سے فرمایا: اس کا نام وظیفہ خوار بچوں میں لکھ لو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۷)

سچ ہے کہ ہر بُلند مرتبہ شخص منکسر المزاج اور دوسروں کی دِلجُوئی کرنے والا ہوتا ہے۔ اُس کی مثال تو اُس درخت کی سی ہوتی ہے، جس پر جتنے زیادہ پھل آتے ہیں اُس کی شاخیں اُسی قَدَر جھک جاتی ہیں، جو خوش نصیب کمزوروں کے ساتھ نَرمی اور مُرَوَّت کا برتاؤ کرتے ہیں، وہ قِیامت کے دِن شاداں وفرحاں ہونگے، لیکن مغروروں کو شرمندگی کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(۱۰) غصے کی حالت میں سزا نہ دو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا کہ غصے کی حالت میں کسی مُجرِم کو سزا مت دو بلکہ اسے قید کر دو جب تمہارا غصّہ ٹھنڈا ہو جائے تو اسے اُس کے جُرم کے مطابق سزا دو۔ (احیاء العلوم، ج ۳ ص ۲۰۵)

www.dawateislami.net

(۱۱) بلاوجہ داغنا نہیں چاہئے

چند خارِجی حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں آئے اور مُناظَرہ شروع کر دیا۔ کسی نے مشورہ دیا: **یا امیرَ الْمُؤمنین!** اِن کو ذرا جلال دِکھا کر مَرعُوب کیجئے مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نہایت نَرمی سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ایک خاص شَرط پر راضی ہو کر چلے گئے۔ اُن کے جانے کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مشورہ دینے والے سے فرمایا: جب تک دَوا سے شفا کی اُمید ہو کسی کو داغنا نہیں چاہئے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۷۷)

(۱۲) بُرا بھلا نہ کہو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اگرچہ حجاج بن یوسف کو اس کی ظالمانہ رَوِش کی وجہ سے پسند نہیں کرتے تھے اور یہاں تک فرماتے تھے کہ اگر قِیامت کے روز اُمتوں کا خباثت میں مقابلہ ہو اور ہر اُمت اپنے خبیث لائے تو اگر ہم حجاج کو لائیں تو اُن پر غالب رہیں گے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۵۹) یہی وجہ تھی کہ حجاج کے خاندان کو جِلا وطن کر دیا تھا مگر اس کے باوجود جب کسی نے آپ کے سامنے حجاج بن یوسف کو گالی دی تو فوراً روکا اور فرمایا: جب مظلوم ظالم کو خوب بُرا بھلا کہہ کر اپنا بدلہ لے لیتا ہے تو ظالم کو اس پر ایک طرح سے بَرتری حاصِل ہو جاتی ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۰۹)

(۱۳) سزا معاف کر دی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک شخص پر کسی وجہ سے

www.dawateislami.net

سَخت بَرہَم ہوئے یہاں تک کہ اسے کوڑے مارنے کا حُکْم دے دیا لیکن جب کوڑے لگانے کا وَقْت آیا تو خُدّام سے فرمایا: خَلُّوْا سَبِیْلَہٗ یعنی اس کو رِہا کردو، اور اس شخص سے فرمایا: اگر میں غصے میں نہ ہوتا تو تمہیں ضَرور سزا دیتا، پھر یہ آیت پڑھی،

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ ۴، ال عمران: ۱۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور غصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز کے عَفْو و دَرْگُزَر کے اَنوار دیکھے یقیناً **غُصّہ** اپنے ساتھ تباہ کاریوں کی طویل داستان لے کر آتا ہے کیونکہ **غُصّہ** ہی اکثر دَنگا فَساد، دو بھائیوں میں اِفتراق، میاں بیوی میں طَلاق، آپس میں مُنافَرت اور قَتْل و غارت کا مُوجِب ہوتا ہے۔ جب کسی پر **غُصّہ** آئے اور مار دھاڑ اور توڑ تاڑ کر ڈالنے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قدرت حاصِل بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادِر ہے اگر میں نے **غُصّے** میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟ [1]

مدینہ

[1] : غصّے کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''غصّے کا علاج'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

امیر المؤمنین کی رحم دلی

ایک بار ایک دیہاتی آیا اور اپنی حاجت کو ایسے پُر دَرْد اَلفاظ میں پیش کیا کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز نے گردن جھکالی اور آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری ہوگئے حتّٰی کہ سامنے کی زمین گیلی ہوگئی۔ جب کچھ اِفاقہ ہوا تو پوچھا: تم کُل کتنے افراد ہو؟ اس نے کہا: ایک میں اور آٹھ بیٹیاں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے بیت المال سے سب کے وظائف مقرر کردیئے اور سو دِرْہم ذاتی طور پر اپنی جیب سے دیئے۔ (سیرت ابن جوزی ۹۱ ملخصا) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جانور کو تین دن آرام کرنے دو

یہ رحم صِرْف انسانوں تک محدود نہ تھا بلکہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز کو جانوروں تک کی تکلیف گوارا نہ تھی، ان کے پاس ایک خچر تھا جس کو ان کا غلام کرائے پر چلاتا تھا۔ کرایہ کی آمدنی روزانہ ایک دِرْہم تھی۔ ایک دن غلام ڈیڑھ دِرْہم لایا تو دریافت کیا: یہ اِضافہ کیونکر ہوا؟ اس نے کہا: آج بازار تیز تھا۔ فرمایا: نہیں! تم نے جانور سے زیادہ کام لیا، اب اس کو تین دن آرام کرلینے دو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۹۷)

www.dawateislami.net

جانوروں کے بارے میں ہدایات

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے بازاروں کے نگران کے نام باقاعدہ یہ حُکْم نامہ تحریر فرمایا: ''جانوروں کو بھاری لگام نہ دی جائے اور نہ انہیں ایسی چھڑی سے ہانکا جائے جس پر لوہے کا خول چڑھا ہو۔'' اور گورنرِ مِصر کو لکھا: ''مجھے اطلاع ملی ہے کہ مِصر میں بوجھ اٹھانے والے اونٹوں پر ہزار رِطل (تقریباً 500 سیر) تک بوجھ لادا جاتا ہے، جب میرا یہ خط ملے تو اس کے بعد کسی اونٹ پر چھ سو رِطل (تقریباً 300 سیر) سے زیادہ بوجھ لادنے کی اطلاع نہ آئے۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صلح کروائی

بڑی عمر کا ایک شخص اپنے بھتیجے کے ساتھ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ دونوں کا کسی بات میں تنازُع تھا، بڑے میاں پہلے پہلے تو صلح صفائی کی طرف مائل تھے، پھر اچانک انہیں غصّہ آیا اور ان کے نفس نے انہیں قَطْعِ رَحمی کی پٹّی پڑھائی۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے بوڑھے پر اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: ''بڑے میاں! میں نے نہ تم سے زیادہ شیریں کسی کو دیکھا نہ تم سے زیادہ تَلْخ، نہ تم سے زیادہ قریب کسی کو دیکھا نہ تم سے زیادہ بَعید، ابھی ابھی تم صُلح صفائی کی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک تمہارے نفس نے تمہیں قطعِ رحمی اور ظُلْم کی راہ پر لگا دیا۔'' بڑے میاں کی لبیں (مونچھیں) اتنی بڑھی

www.dawateislami.net

ہوئی تھیں کہ منہ ڈھک رہا تھا، حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے اپنے حجام سے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور اس کی لبیں کاٹ کر واپس لاؤ۔'' وہ لبیں بنوا کر واپس آیا تو فرمایا: ''دیکھو! یہ کیسی اچھی لگتی ہیں، اس سے نظافت بھی حاصل ہوتی ہے اور فطرتِ صحیحہ سے مطابقت بھی۔'' پھر بڑی نرمی سے فرمایا: ''بڑے میاں! آؤ اب اپنے بھتیجے سے صلح کرلو۔'' اس نے عرض کی: ''بہت بہتر۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دونوں کے مابین صلح کرادی اور ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔''

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اور انہیں آپس میں محبت و اتفاق سے رہنا چاہئے مگر شیطان کو یہ کیونکر گوارا ہوسکتا ہے چنانچہ وہ مَردُود مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتا، لڑواتا اور قتل و غارتگری تک کرواتا ہے، بعض اوقات دشمنی کا سلسلہ نسل در نسل چلتا ہے، جس سے ہوسکے ان کے بیچ میں پڑ کر صلح کروانے کی کوشش کرے، ہمارا پیارا رب عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۂ حجرات کی دسویں آیت کریمہ میں اِرشاد فرمارہا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں میں صلح کرواور اللّٰہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

www.dawateislami.net

صلح کروانا سنت ھے

صلح کروانا تاجدارِ حرم، نبیِ مکرم، رسولِ محترم، شفیعِ معظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس سنت بھی ہے، چنانچہ خزائن العرفان میں ہے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم درازگوش پر کہیں تشریف لئے جارہے تھے کہ اَنصار کے پاس سے گزر ہوا، وہاں کچھ دیر توقُّف فرمایا، اس جگہ درازگوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناک بند کرلی۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے درازگوش کا پیشاب تیرے مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو تشریف لے گئے۔ ان دونوں کی بات بڑھ گئی اور دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نَوبت پہنچی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپَس تشریف لائے اور دونوں میں صلح کروادی۔ اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا (پ۲۶، الحجرات:۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔

صلح کروانے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ

www.dawateislami.net

اَصْلَحَ بَیْنَ النَّاسِ اَصْلَحَ اللّٰہُ اَمْرَہٗ وَاَعْطَاہُ بِکُلِّ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِھَا عِتْقَ رَقَبَۃٍ وَرَجَعَ مَغْفُوْراً لَّہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا معاملہ دُرست فرمادے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہوکر لوٹے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الحدیث ۹، ج ۳، ص ۳۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عیادت وتعزیت

اُمراء وسلاطین عِیادت وتَعْزِیَت کے لئے بہت کم گھر سے باہَر قدم نکالتے ہیں لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز دوست دُشمن کی عیادت و تعزیت کو بے تکلف جایا کرتے اور ان کو تسلی دیتے تھے۔ چُنانچِہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ شام میں بیمار ہوئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ان کی عیادت کو تشریف لے گئے اور بے تکلُّفی سے کہا: یَا اَبَا قِلَابَۃَ تَشَدَّدْ وَلَاتُشْمِتْ بِنَا الْمُنَافِقِیْنَ یعنی ابوقلابہ! چاک وچوبند ہوجایئے اور ہم پر منافقین کو ہنسنے کا موقع نہ دیجئے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۰۶)

مُردہ مُردے کی تعزیت کرتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبید اللّٰہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے والد صاحب کا اِنتقال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان کے پاس ایک تعزیت نامہ

www.dawateislami.net

بھیجا جس میں لکھا: ”ہم آخرت میں رہنے والی قوم کے افراد ہیں مگر ہم نے دنیا کو اپنا ٹھکانا بنالیا ہے، ہم مُردے ہیں اور مرجانے والوں کی اولاد ہیں، حیرت ہے ایک مُردے پر کہ وہ مُردے کو خط لکھتا ہے اور مُردے کی تعزیت کرتا ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۰۰)

تعزیت کا انداز

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا ایک دوست فوت ہوگیا تو آپ اس کے گھر والوں کے پاس تعزیت کے لئے گئے۔ وہ آپ کو دیکھ کر شدید آہ وزاری کرنے لگے، حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان سے فرمایا: دنیا سے جانے والا تمہارا رازِق نہ تھا، تمہارا رازِق زندہ ہے جس پر موت نہیں آنی اور مرحوم نے تمہارے نہیں بلکہ اپنے رِزْق کا راستہ بند کیا ہے، اور تم میں سے ہر آدمی پر ایک دن ایسا آئے گا کہ اس کا رِزْق بند ہوجائے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا اس کے لئے فَنَا لکھ دی، اس کے باسیوں پر بھی فَنَا ہونا مقرر کردیا، جو یہاں جمع ہوئے بالآخر مُنْتَشِر ہوگئے، اس لئے تم اپنی فِکْر کرو کیونکہ جس طرف آج تمہارا یہ عزیز گیا ہے تم سب کل اُسی (یعنی موت کی) طرف جانے والے ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۶۴)

صَبْر اور رِضا میں فرق

ایک شخص کا بیٹا فوت ہوگیا تو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کی ہمراہی میں اس کے ہاں تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

www.dawateislami.net

وہ شخص بڑی خاموشی سے اس صدمے کو سہہ رہا تھا، اس کی یہ کیفیت دیکھ کر کسی نے آواز لگائی: رِضا پر راضی ہونا تو اِس کو کہتے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز بول اٹھے: رِضا پر راضی ہونا کہیں گے یا صَبر کرنا؟ سلیمان نے اس کی وضاحت کی: واقعی صَبر اور رِضا میں فرق ہے، رِضا کا مطلب یہ ہے کہ انسان مصیبت نازل ہونے سے پہلے اپنا ذہن بنائے کہ کیسی ہی مصیبت ٹوٹ پڑے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہوں گا، جبکہ صَبر مصیبت نازل ہونے کے بعد کیا جاتا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کی اَشک باریاں پرنالے سے آنسو بہہ نکلے

حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا، ٹھیک اِسی جگہ کبھی حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے بھی قیام کیا تھا۔ وہاں ایک راہب کی حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے ملاقات ہوئی۔ جب اس سے پوچھا کہ تم نے عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) میں کوئی مُنفَرِد بات دیکھی ہو تو بتاؤ۔ راہب کہنے لگا: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے یہاں چھت پر قیام کیا تھا، رات کے وَقْت پرنالے سے مجھ پر پانی کے چند قطرے گرے، میں نے فوراً آسمان کی طرف دیکھا مگر وہاں

www.dawateislami.net

بارش کے کوئی آثار نہ تھے، میں نے چھت پر چڑھ کر دیکھا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سجدے میں گرے ہوئے تھے، وہ رو رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو پرنالے کے ذریعے نیچے گر رہے تھے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۸)

داڑھی آنسوؤں سے تر تھی

جَسْــــر ابو جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے خناصرہ میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو خطبہ دینے کے لئے منبر پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی داڑھی آنسوؤں سے تَر تھی اور جب منبر سے نیچے اُترے تو بھی رو رہے تھے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، ج ۳، ص ۱۹۱)

آنسوؤں کو غنیمت سمجھو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اِغْتَنِمِ الدَّمْعَةَ تُسِيْلُهَا عَلٰى خَدِّكَ لِلّٰهِ یعنی رِضائے الٰہی کے لئے اپنے رخساروں پر بہنے والے آنسوؤں کو غنیمت سمجھو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۶)

سجدہ گاہ آنسوؤں سے تَر تھی

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نماز پڑھا کر فارِغ ہوئے تو لوگوں نے دیکھا کہ اُن کے سجدہ کرنے کی جگہ آنسوؤں سے تَر تھی۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۱۸)

www.dawateislami.net

آنسوؤں میں خون

حضرتِ سیّدُنا میمون بن مہران اور حضرتِ سیّدُنا حَسَن بن حسین رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو روتے ہوئے دیکھا حتّٰی کہ آپ کے آنسوؤں میں خون بہنے لگا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۹)

دُنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پڑوسی حضرت سیّدُنا حارِث بن زَید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب رات کی تاریکی چھا جاتی اور ستارے روشن ہو جاتے تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مریض کی طرح بے چین و مُضْطَرِب ہو جاتے اور غم زَدہ انسان کی طرح رونے لگتے اور فرماتے ''اے دُنیا! تو کیوں میرا پیچھا کرتی ہے؟ جا، مجھ سے دور ہو جا، کسی اور کو دھوکا دے، میں تو تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں، اب تجھ سے رُجوع نہیں ہوسکتا۔ تیری عمر کم، تیری لذّتیں حقیر اور تیرے خطرات بہت زیادہ ہیں۔ ہائے افسوس! میرے پاس زادِ راہ کم، سفر طویل اور راستہ پُرخَطَر ہے۔'' (الروض الفائق، ص ۲۰۰)

سب رونے لگے

بعض اوقات دورانِ خطبہ منبر شریف پر ایسا روتے کہ خطبہ جاری رکھنا دُشوار ہو جاتا، چنانچہ ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے

www.dawateislami.net

دورانِ بیان سورۂ تکویر کی یہ آیات پڑھیں:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۪ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۪ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۪ۙ﴿۶﴾ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۪ۙ﴿۷﴾ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۪ۙ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۪ۙ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۪ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۪ۙ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۪ۙ﴿۱۲﴾

(پ ۳۰، التکویر: ۱ تا ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں اور جب سَمُندَر سلگائے جائیں اور جب جانوں کے جوڑ بنیں اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے: کس خطا پر ماری گئی؟ اور جب نامۂ اَعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے اور جب جہنّم بھڑکایا جائے۔

جب آیت 13 پر پہنچے:

وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۪ۙ﴿۱۳﴾

(پ ۳۰، التکویر: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان اور جب جنّت پاس لائی جائے۔

تو اگلی آیت:

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾

(پ ۳۰، التکویر: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

www.dawateislami.net

نہ پڑھ سکے اور فِکرِ آخرت سے مغلوب ہوکر رو دیئے، مسجد میں موجود لوگ بھی رونے لگے یہاں تک کہ آہ وبُکا سے مسجد گونجنے لگی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۱۸)

خلیفہ کا اثر رعایا پر

مشہور ہے کہ ''خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے''، اسی طرح حکمرانوں کے طَرزِ زندگی کا اثر رعایا پر بھی پڑتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی عِبادت و رِیاضت کا رنگ عوام میں بھی منتقل ہوا چنانچہ ایک بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: خلیفہ ولید بن عبدالملک عمارات وغیرہ کا بانی تھا، لوگ جب اس کے زمانے میں آپس میں ملتے تھے تو صِرف عمارتوں کو بنانے خریدنے کے بارے میں ہی گفتگو ہوتی تھی، پھر جب سلیمان بن عبدالملک کا دور آیا تو وہ کھانے پینے اور نکاح کا شوقین تھا اس لئے اس کے عہد میں لوگ شادیوں اور کنیزوں کی باتیں کیا کرتے اور جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا دَورِ مُبارَک آیا تو آپ نے اپنی حکومت کا ستون رُوحانیت کو بنایا چنانچہ اس وَقت جب لوگ آپس میں ملتے تو عبادات کے بارے میں ہی گفتگو ہوتی اور وہ ایک دوسرے سے پوچھتے کہ تم کونسا وظیفہ پڑھتے ہو؟ تم نے کتنا قرآن پاک یاد کرلیا؟ تم قرآن کریم کب ختم کرو گے؟ اور کب ختم کیا تھا؟ اور مہینے میں کتنے روزے رکھتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ

(البدایۃ والنھایۃ ج ۶ ص ۲۹۹ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

مناجاتِ عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز

{1} اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ قَدْرِكَ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَاۤاَخَّرْتَ وَلَاتَاْخِیْرَ مَاعَجَّلْتَ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اپنی قضا پر راضی رہنے والا بنا اور اپنی تقدیر میں مجھے بَرَکت عطا فرما یہاں تک کہ جس چیز کو تو مؤخر کردے میں اس کی تعجیل کو پسند نہ کروں اور جو کچھ تو مجھے جلدی دے میں اس کی تاخیر کو پسند نہ کروں۔

آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے: یہ دُعا مجھے اس قَدَر راسخ ہوگئی ہے کہ اب میرے لیے قضا و قدَر کے علاوہ کسی چیز کی کوئی خواہش ہی نہیں رہی۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۳۰ و سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۳)

{2} اَللّٰھُمَّ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَھْلاً اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَھْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِیْ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَاَنَا شَیْءٌ فَتَسِعُنِیْ رَحْمَتُكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں تیری رحمت کا اہل نہیں ہوں مگر تیری رحمت تو مجھ تک پہنچنے کی اہل ہے کیونکہ تیری رحمت نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے اور میں بھی ''شے'' ہوں لہٰذا تیری رحمت مجھے بھی اپنے گھیرے میں لے لے، یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن عَزَّوَجَلَّ! (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۹)

{3} اَللّٰھُمَّ اِنَّ رِجَالًا اَطَاعُوْكَ فِیْمَا اَمَرْتَھُمْ وَانْتَھَوْا عَمَّا نَھَیْتَھُمْ اَللّٰھُمَّ وَاِنَّ تَوْفِیْقَكَ اِیَّاھُمْ كَانَ قَبْلَ طَاعَتِھِمْ اِیَّاكَ فَوَفِّقْنِیْ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! بلاشبہ جو خوش نصیب لوگ تیرے حُکْم کی اِطاعت اور تیری نافرمانی سے بچتے ہیں، یقیناً ان کے اِطاعت کرنے سے پہلے تیری توفیق انہیں ملتی ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی (اپنی اِطاعت) کی

www.dawateislami.net

توفیق عطا فرما۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۹)

{4} اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ مَنْ کَانَ فِیْ صَلَاحِہٖ صَلَاحُ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَھْلِكْ مَنْ کَانَ فِیْ ھَلَاکِہٖ صَلَاحُ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہر اس شخص کو سلامت رکھ جس کی سلامتی میں امّت سرکار کی سلامتی ہے اور ہر اس شخص کو تباہ کردے جس کی ہلاکت میں امت سرکار کی سلامتی ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۹)

{5} اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَاءِ اِلَیْكَ وَھُوَالتَّوْحِیْدُ وَلَمْ اَعْصِكَ فِیْ اَبْغَضِ الْاَشْیَاءِ اِلَیْكَ وَھُوَالْکُفْرُ فَاغْفِرْ لِیْ مَابَیْنَھُمَا یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیری سب سے محبوب شے یعنی توحید میں تیری اِطاعت کی ہے اور تیری سب سے ناپسندیدہ شے یعنی ''کُفر'' کے معاملے میں تیری نافرمانی نہیں کی (یعنی کُفر کو اِختیار نہیں کیا) تو اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس میں مجھے معاف فرمادے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۳۰)

{6} اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! عافیت وسلامتی عطا فرما۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۳۰)

{7} جب خانہ کعبہ میں داخل ہوتے تو یہ دُعا پڑھا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ وَعَدْتَّ الْاَمَانَ دُخَّالَ بَیْتِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَمَانَ مَاتُؤْمِنُنِیْ بِہٖ اَنْ تَکْفِیَنِیْ مَؤُوْنَۃَ الدُّنْیَا حَتّٰی تَبْلُغَنِیْھَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے اپنے گھر میں داخل ہونے والوں کے لئے امن کا وعدہ کیا

www.dawateislami.net

ہے اور تُو اپنے گھر میں آنے والوں کے لیے سب سے بہتر مہمان نواز ہے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے ایسا پروانۂ امن عطا فرما جس کے ذریعہ مجھے امن وامان حاصل ہو، وہ یہ کہ تُو دنیا کی مشقتوں سے میری کفایت فرمایہاں تک کہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن عَزَّوَجَلَّ تُو مجھے اپنی رحمت کے طُفَیل جنت میں پہنچادے۔

نیز یہ دُعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَلْبِسْنِیْ الْعَافِیَۃَ حَتّٰی تُھَنِّئَنِیْ الْمَعِیْشَۃُ وَاخْتِمْ لِیْ بِالْمَغْفِرَۃِ حَتّٰی لَاتَضُرُّنِی الذُّنُوْبُ وَاکْفِنِیْ کُلَّ ھَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّۃِ حَتّٰی تُبَلِّغَنِیْھَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے لباسِ عافیت عطا فرما تا کہ میری زندگی خوشگوار ہو اور بخشش پر میرا خاتمہ فرما تا کہ گناہ مجھے نقصان نہ دے سکیں اور جنت سے پہلے جتنی ہولناکیاں ہیں ان سے میری کفایت فرمایہاں تک کہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اپنی رحمت کے طُفَیل جنت میں پہنچادے (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۴)

{8} عرفات کے میدان میں یہ دُعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ دَعَوْتَ اِلٰی حَجِّ بَیْتِكَ وَوَعَدْتَّ بِہٖ مَنْفَعَۃً عَلٰی شُھُوْدِ مَنَاسِكِكَ وَقَدْ جِئْتُكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَنْفَعَۃً مَاتَنْفَعُنِیْ بِہٖ اَنْ تُؤْتِیَنِیْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! تُو نے اپنے گھر کی زیارت (یعنی حج) کے لیے بُلایا اور ان مقاماتِ عبادت کی حاضری پر بہت سے منافع عطا کرنے کا وعدہ فرمایا، یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! میں تیرے دربار میں حاضر ہوگیا ہوں، یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے یہ منفعت عطا فرما کہ مجھے دنیا میں بھی بھلائی ملے اور آخرت میں بھلائی ملے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۴)

www.dawateislami.net

{9}اَللّٰھُمَّ لَاتُعْطِنِیْ فِی الدُّنْیَا عَطَاءً یُبْعِدُنِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ فِی الْاٰخِرَةِ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دنیا میں ایسی چیز نہ دے جو مجھے آخرت میں تیری رحمت سے دور کردے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۴)

{10}''یارب عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھے کچھ کاموں کے کرنے کا حُکْم فرمایا اور کچھ کاموں سے منع فرمایا اور حُکْم ماننے کی صورت میں مجھے ثواب کی ترغیب دی اور نافرمانی کی سزا سے ڈرایا اور مجھ پر ایک دشمن (شیطان) مُسَلَّط کیا، میں اگر برائی کا قَصْد کرتا ہوں تو وہ مجھے ہمت دلاتا ہے اور اگر نیکی کا اِرادہ کرتا ہوں تو حوصلہ شکنی کرتا ہے، میں غافِل ہوجاتا ہوں مگر وہ چوکنّا رہتا ہے اور میں بھول جاتا ہوں مگر وہ نہیں بھولتا، وہ مجھے شہوتوں میں لا کھڑا کرتا ہے اور مجھے شبہات میں ڈالتا ہے اگر تو اس کے مَکْر وفریب سے میری حفاظت نہ فرمائے گا تو مجھے وہ پُھسلا کر رہے گا۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اسے مغلوب کردے اور مجھے کثرت ذِکْر کی توفیق دے کر اسے ذلیل کردے تاکہ میں ان پاکیزہ لوگوں کی صحبت میں کامیابی حاصِل کروں جو تیری توفیق کے طُفَیل شیطان کے شَر سے محفوظ ہیں، برائی سے بچنے اور نیکی پر جمنے کی توفیق تیری ہی جانب سے ہے۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۴)

{11}جب کبھی کسی نعمت پر نگاہ پڑتی تو یہ دُعا مانگا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُبَدِّلَ كُفْراً اَوْ اَكْفُرَ بِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهَا اَوْاُنْسَاهَا فَلَاتُثْنِی بِهَا یعنی یااللہ عَزَّوَجَلَّ میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ناشکری کروں یا میں اس نعمت کو

www.dawateislami.net

پہچاننے کے بعد اس کا انکار کروں یا میں اس نعمت کو فراموش کردوں اور اس پر تیری حمد وثنا نہ کروں۔ (تاریخ دِمشق، ج ۴۵، ص ۲۲۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کی ذمّہ داران پر اِنفِرادی کوششیں

ایک اہم مکتوب

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے حُکومتی ذمّہ داران کے نام ایک اہم خط تحریر فرمایا تھا، جس میں ہمارے لئے بے شمار مَدَنی پھول ہیں، چنانچہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے عمر بن عبدالعزیز، **امیرُ المُؤمنین** کی طرف سے اُمراءِ لشکر کے نام اَمَّابَعْد! جو شخص حکمرانی وسلطنت میں مُبْتَلا ہوا اُسے بہت سی ناگواریوں اور بڑی مصیبتوں وآزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے اگر وہ ایک دن پیش نہ آئیں تو دوسرے دن لازِماً پیش آکر رہیں گی، صاحبِ سلطنت سے بڑھ کر کوئی شخص اپنے نفس کی جانب سے مشغول اور کج رَوِی کے دَرپَے نہیں ہوتا اِلّا یہ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کسی کو عافیت میں رکھے اور اس پر اپنا رحم فرمائے، اس لئے جتنا ہوسکے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اپنے اس مَنْصَب کو جس پر تم فائز ہو اور ان

www.dawateislami.net

ذمہ داریوں کو جو تم پر ڈالی گئی ہیں ہمیشہ ذہن میں رکھو، اپنے نفس سے اسی طرح جہاد کرو جس طرح کہ تم اپنے دُشمن سے لڑتے ہو اور جب کوئی ناگوار معاملہ پیش آئے تو اپنے نفس کو اس پر ثابت قدم رکھو محض اُس ثواب کی خاطر جو اِس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں ملے گا اور جس کا وعدہ مُتَّقِین سے موت کے بعد کیا گیا ہے، جب تمہارے پاس کوئی ایسا جاہل اور نادان فریق آئے جس کا معاملہ تقدیرِ الٰہی نے تمہارے سپُرد کر دیا ہے اور تم اس کی جانب سے بَدخُلقی اور بدتمیزی کا مظاہرہ دیکھو تو جہاں تک ممکن ہو اسے راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو، اس سے نَرمی کا برتاؤ کرو اور اسے سمجھاؤ پس اگر وہ سمجھ جائے اور عِلْم وبصیرت سے کام لینے لگے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے اِنعام وفَضل ہوگا اور اگر اسے عِلْم وبصیرت حاصِل نہ ہو سکے تو تم نے حُجت تو پوری کر دی۔ اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے ایسے گناہ کا اِرتکاب کیا ہے جس کی وجہ سے وہ سزا کا مُستَحَق ہے تو اسے اپنے نفسیاتی غیظ وغَضَب کی بناء پر سزا نہ دو بلکہ خوب غور و فِکْر کے بعد یہ دیکھو کہ اس کا گناہ کتنا ہے اور بتقاضائے اِنصاف اِس پر اُسے کتنی سزا ملنی چاہیے، سزا گناہ کے بقدَر ہونی چاہئے اگر گناہ کی سزا صِرْف ایک کوڑا بنتی ہے تو ایک ہی کوڑا لگاؤ اور اگر گناہ اس سے بڑا ہے اور تمہارے خیال میں وہ اس کی سزا میں قَتْل کا یا اس سے کم سزا کا مُستَحَق ہے تو اسے فی الحال جیل بھیج دو۔ اس بات کا خوب خیال رکھو کہ جو لوگ تمہاری مجلس میں آتے ہیں کہیں ان کی حاضِری تمہیں ملزَم کی سزا میں جلدی کرنے پر آمادہ نہ کرے، کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ حاکم محض اپنے ہم

www.dawateislami.net

نشینوں کی موجودگی میں شہریوں کو اَدَب سکھانے اور اُن کو مَرعوب کرنے کی خاطِر سزائیں جاری کرتا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ حاکم کے کسی فیصلے کو سنے اور پھر اس کے پاس اپنی خواہش کے مُوافِق مختلف سِفارشیں لے کر نہ آئے البتہ اس سے وہ لوگ مُستَثنیٰ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رحم ہو، کیونکہ جن لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رحم فرمایا ہو وہ حق و اِنصاف کے فیصلے میں اختلاف نہیں کرتے، حق تعالیٰ کا اِرشاد ہے: وَ لَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا۔ (پ ۱۲، ہود: ۱۱۸، ۱۱۹)

اگر کوئی معاملہ مجہول اور مُبہَم ہو تو اُس کی اچھی طرح تحقیق کرلو، اور جب تمہارے گِرد و پیش کے لوگ یہ دیکھیں کہ تم اپنی رِعایا کے کسی بے وقوف آدمی کے ساتھ جس نے حماقت یا غَلَطی کی ہو کیا برتاؤ کرتے ہو تو اس کے بارے میں وہ فیصلہ کرو جو تمہارے نزدیک زیادہ اِنصاف پر مبنی ہو اور جو موت کے بعد تمہارے لیے بہتر ہو، محض لوگوں کا تم کو دیکھنا اور تمہارے کارناموں کا تذکِرہ کرنا تمہارے لئے اِترانے کا باعث نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ جو بات بھی ان کے دل میں ہو خواہ وہ اسے پسند کریں، یا ناپسند، کم و بیش اسے ظاہر کر کے رہتے ہیں۔ تم ہر اس دن اور رات کو غنیمت سمجھو جو عافیت و سلامتی سے گزر جائے اور کسی کو ناجائز سزا دینے کا وبال تمہاری گردن پر نہ ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور اپنی رِعایا کے لئے بکثرت عافیت کی دُعا کیا کرو، کیونکہ رِعایا کے ٹھیک ہونے سے جو فائدہ تمہیں حاصِل ہوگا وہ ان میں سے کسی کو بھی

www.dawateislami.net

حاصِل نہیں ہوگا اور رِعایا کے صِرْف ایک آدمی کے بگاڑ سے جو تمہیں نقصان ہوگا وہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں ہوگا، اگر تم نے رِعایا سے بھلائی کی یا ان کی اِصلاح ودُرُستی کی تو اس سے صِلہ مت چاہو، اگر رعایا کے لئے تم نے کوئی نیک عمل اور اچھا کارنامہ اَنجام دیا ہو تو ان سے جزا وثواب کی خواہش رکھو نہ کسی مَدْح وثنا اور مادّی منفعت کی بلکہ جزا وثواب کی توقع صِرْف رب تعالیٰ سے رکھی جائے جو ہر خیر کو عطا کرنے اور شَر کو دور کرنے والا ہے۔ اور ہاں! اپنے دربان، پولیس اور تمام ماتحت حکام پر کڑی نظر رکھو، وہ تمہارے زیرِ دست کسی قسم کا ظُلْم اور دھاندلی نہ کرنے پائیں، ان کے بارے میں لوگوں سے بکثرت دریافت کرتے رہو۔ پس ان میں سے جو شخص نیک سیرت ثابت ہو اِس میں اُسی کا فائدہ ہے اور جو شخص بدخصلت ہو اسے ہٹا کر اس کی جگہ کسی اچھے آدمی کو رکھو۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی رحمت اور اس کی قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے، ہمارے تمام کاموں کو آسان کردے، نیکی وتقویٰ اور اپنے پسندیدہ کاموں کے لیے ہمارے سینے کھول دے، تمام ناپسندیدہ کاموں سے بچائے رکھے اور ہمیں ان متقیوں میں شامل کرے جن کا اَنجام بخیر ہے۔ والسلام علیك (سیرت ابن عبدالحکم ص ۷۳)

سِپہ سالار کے نام خط

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے اپنے ایک لشکر کے سپہ سالار منصور بن غالب کے نام جو خط تحریر فرمایا اس میں یہ بھی تھا: تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کے حُکم سے جو حالت بھی پیش آئے اس میں تقویٰ کو لازِم پکڑ لو کیونکہ تقویٰ سب سے بہتر سامان، سب سے عمدہ تدبیر اور سب سے بڑی قوت ہے، اپنے رفقاء کے لئے کسی دشمن سے بچنے کا جس قدر اِہتمام کرتے ہو اس سے کہیں بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کا اِہتمام کرو کیونکہ میرے نزدیک گناہ دشمن کی سازشوں سے زیادہ خوفناک ہیں، کسی انسان کی عَداوت سے بڑھ کر اپنے گناہوں سے ڈرو اور یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے تم پر فِرِشتے مقرر ہیں جو تمہارے تمام اَعمال کو لکھ رہے ہیں، اپنے سفر و حَضَر میں ان سے حیا کرو اور انکی اچھی صحبت کا حق ادا کرو اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے اِیذا نہ دو۔ اپنے نفس کے مقابلہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد کی اسی طرح دُعا کرو جس طرح تم اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی دُعا کرتے ہو۔ والسلام علیك۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۷۳)

تقویٰ بہترین توشہ ہے

ایک بیان میں مَدَنی پھول لُٹاتے ہوئے فرمایا: دنیا تمہارے قیام کی جگہ نہیں، یہ ایسا گھر ہے جس کے متعلِّق اللہ تعالیٰ نے فَنا مقرر کر دی ہے اور یہاں سے اس کے رہنے والوں پر کُوچ کرنا فرض کر دیا، بہت سے آباد کرنے والے یقیناً عنقریب خراب کرنے والے ہیں اور بہت سے اقامت پذیر حرص کرنے والے تھوڑی دیر بعد رختِ سفر باندھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، اس جگہ سے جتنا جلد ہو سکے اچھا سفر کرو اور توشہ لے جاؤ، بہتر توشہ تقویٰ ہے، دنیا تو ہٹنے والے سائے کی طرح

www.dawateislami.net

ہے جو تھوڑا چل کر ختم ہو جاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۲۵)

ہماری حیثیت زرخرید غلام کی سی ہے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے عُمّال (یعنی حکومتی عہدیداران) کے نام تحریر فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے عمر **امیرُ المُؤمنین** کی طرف سے حکام کے نام، اَمَّا بَعْد! میں تو صاحبِ سلطنت کی حیثیت اس زرخرید غلام کی سی پاتا ہوں جسے آقا نے اپنی زمین کی نگرانی پر مقرر کر دیا ہو، اس پر لازِم ہے کہ وہ اس زمین کی اِصلاح کی ہر ممکن کوشش کرے اگر وہ عمدہ کارکردگی دکھائے گا تو اچھے اَجْر کا مُسْتَحِق ہوگا۔ پس تم اپنے آپ کو تمام معاملات میں اِسی مرتبہ میں سمجھو، اپنی پسند کے حصول اور ناپسند کے دَفع کرنے میں صَبر سے کام لو اور ہر پوشیدہ اور ظاہری معاملے میں اپنے نفس کو اس چیز پر مجبور کرو جس کے ذریعہ تمہیں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے یہاں نجات کی اُمّید ہو سکتی ہے، یہاں تک کہ جب تم اپنی اس دنیا سے جُدا ہو اور ممکن ہے کہ یہ جُدائی بہت جلد ہو جائے تو نیکوکار اور مُسْتَحِق اَجْر ٹھہرو، اپنے گذشتہ زمانے کے اَعمال کا محاسبہ کیا کرو پھر ان میں جو ناپسندیدہ ہوں ان کی اِصلاح کر لو قبل اس کے کہ کسی دوسرے کو ان کی اِصلاح کرنا پڑے اور اس سلسلہ میں تمہیں لوگوں کی چہ میگوئیوں کا اندیشہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جب **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ تم یہ کام اس کی خاطر کر رہے ہو تو اس پر دنیا میں پیش آنے والے خطرات سے وہ خود ہی تمہاری کفایت فرمائے گا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے جس رِعایا کا تمہیں نگران بنایا ہے ان کے دین اور عزت

www.dawateislami.net

کے معاملات میں ان کے خیر خواہ بن کر رہو، جہاں تک ممکن ہو ان کے عیوب کی پردہ پوشی کرو البتہ ایسی چیز جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ظاہر کر دیا ہو اس کی پردہ پوشی تمہارے لیے رَوا (یعنی جائز) نہیں ہوگی۔ اپنی چاہت اور اپنے غصّہ کے وَقْت ضبطِ نفس سے کام لو، تاکہ حتی الامکان وہ معاملہ بہتری اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائے، اور جب تم سے کوئی فیصلہ جلدی میں ہو جائے یا کسی معاملہ میں اپنی چاہت یا اپنے غصّہ کا دخل ہو تو اس فیصلے سے رجوع کر لیا کرو۔ یہ نصیحتیں جو میں نے تم کو لکھی ہیں اپنی اِستطاعت کے مطابق حق سمجھ کر لکھی ہیں، ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اعمال کی اِصلاح فرمائے۔ والسلام

حجاج کی روش سے بچنا

گورنر عدی بن اَرطاۃ کو لکھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم حجاج بن یوسف کے طریقے کو اپناتے ہو، اُس کی رَوِش اِختیار نہ کرنا کیونکہ وہ نَماز اپنے وَقْت میں نہیں پڑھتا تھا، ناحق زکوٰۃ لیتا تھا اور اس کے علاوہ کاموں کو زیادہ ضائع کرنے والا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۷۹)

یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کو 20 کوڑے مارے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اگرچہ خلیفہ کے انتخاب کے متعلّق اسلام کے نظام کو دوبارہ قائم نہ کر سکے اور انہیں مجبوراً سلیمان بن عبدالملک کی وصیت کے موافق اِس امانت کو یزید بن عبدالملک کے سپُرد کرنا پڑا، تاہم وہ دل

www.dawateislami.net

سے اس شخصی نظام کو پسند نہیں کرتے تھے۔شاید یہی وجہ تھی حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز قاتلِ حسین ''یزید پلید'' کو خلیفہ نہیں تسلیم کرتے تھے، چنانچہ ایک بار دورانِ گفتگو کسی نے یزید کو امیر المومنین کہا تو اس سے فرمایا: تم یزید کو امیر المؤمنین کہتے ہو؟ پھر اسے 20 کوڑے مارنے کا حُکم دیا۔(تاریخ الخلفاء ص ۱۶۶)

برائی کو نہ روکنے کا اَنجام

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے نیکی کی دعوت کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے اپنے بعض گورنروں کو خط میں لکھا: ''امابعد! کبھی ایسا نہ ہوا کہ کسی قوم میں کوئی برائی ظاہر ہو اور اس قوم کے نیک لوگ اس پر روک ٹوک نہ کریں پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس قوم کو کسی عذاب میں نہ پکڑا ہو۔ یہ عذاب کبھی براہِ راست اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے آتا ہے اور کبھی بندوں کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوتا ہے اور لوگ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی گرفت اور سزا سے اسی وَقت تک محفوظ رہتے ہیں جب تک کہ اہلِ باطِل کو دبا کر رکھا جائے اور گناہ علانیہ نہ ہونے پائیں، لوگوں میں یہ صلاحیت ہو کہ جونہی کسی سے ارتکابِ حرام کا ظہور ہو فوراً اس کی روک تھام کریں، لیکن جب حرام کاموں کا اِرتکاب کھلے بندوں ہونے لگے اور معاشرے کے نیک اور صالح افراد بھی روک ٹوک کرنے میں سُستی کریں تو آسمان سے زمین پر عذابوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے جو گنہگاروں اور تساہُل پسند دینداروں دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید فُرقانِ حمید میں جہاں ایسے

www.dawateislami.net

عذاب کا ذِکر فرمایا، وہاں میں نے یہ نہیں سنا کہ ایک کو ہلاک کر دیا ہو اور ایک کو بچالیا ہو سوائے ان لوگوں کے جو برائی سے روکتے تھے۔ اگر بالفرض اللہ عَزَّوَجَلَّ گنہگاروں کو نہ تو آسمانی عذاب سے پکڑے، نہ بندوں کے ہاتھوں کوئی عذاب نازل کرے تب بھی یہ ضرور ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارتکابِ گناہ میں مُبْتَلا ان لوگوں پر خوف و ہراس اور ذِلّت مُسَلَّط کر دے گا، بسا اوقات وہ ایک فاجِر سے دوسرے فاجِر کے ذریعہ اور ایک ظالم سے دوسرے ظالم کے ذریعہ اِنتقام لیتا ہے، پھر دونوں فریق اپنے اَعمالِ بد کے ساتھ جہنم رسید ہو جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ کہ ہم ظالم یا ظالموں کے ظُلْم پر خاموش رہنے والے بنیں، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہارے ہاں بدکاری عام ہو رہی ہے اور فاسِق و بدکار شہروں میں مامون اور بے خوف ہیں اور وہ علانیہ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کاموں کا اِرتکاب کرتے ہیں، یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہایت ناپسند ہے اور وہ اس پر چشم پوشی کو برداشت نہیں کرتا۔

واللہ! اہلِ محارم پر ہاتھ اور زَبان سے سختی کرنا اور ان کی خاطر مَشَقَّتیں برداشت کرنا بھی جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ ہی کا ایک شعبہ ہے، خواہ وہ باپ ہو بیٹے ہوں یا قبیلے اور برادری کے لوگ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راستہ، اس کی فرمانبرداری ہے۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ لوگ، مَلامت کے اندیشہ سے اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف اور نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے) میں سُستی کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنہیں خوش اَخلاق، بے تکلُّف اور صِرف اپنی فِکْر کرنے والا سمجھیں، مگر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

کے نزدیک خوش اخلاق نہیں بداَخلاق ہیں اورانہوں نے اپنی فِکْر نہیں کی بلکہ اپنے آپ سے منہ پھیر لیا ہے اور یہ تکلف سے بَری نہیں بلکہ اس میں بُری طرح گھر چکے ہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَمْر بِالْمَعْرُوْف اور نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے حُکْم سے جو حالت ان کے لئے تجویز کی تھی اسے چھوڑ کر انہوں نے دوسری رَوِش اِختیار کر لی ہے۔ ہاں! بہت سے لوگوں کی زَبان پر ایک آیت بار بار آتی ہے، جسے وہ بے محل پڑھتے ہیں اور اس کی غَلَط تاویل کرتے ہیں یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ اِرشاد:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ (پ۷، المائدہ ۱۰۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تم اپنی فِکْر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

بلاشبہ کسی گمراہ کی گمراہی ہمارے لئے مُضِر نہیں جب کہ ہم ہدایت پر ہوں، نہ کسی کی ہدایت ہمارے لئے مُفِید ہے جبکہ خدانخواستہ ہم گمراہ ہوں، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، مگر جو چیز خود اپنی ذات پر اور ان لوگوں پر لازِم ہے اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حُکْم بھی تو شامل ہے، یعنی جب کچھ لوگ حرام کا اِرتکاب کریں تو خواہ وہ کوئی ہوں اور کہیں رہتے ہوں مگر لازِم ہے کہ ان کا بدلہ لیا جائے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''ہمارے لئے اپنا مشغلہ کافی ہے'' اور یہ کہ ''ہمیں لوگوں سے کیا پڑی؟'' اگر سب اسی نظریئے پر چل پڑیں تو نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی حُکْم پر عمل ہوگا نہ کسی معصیت سے بچاؤ کی کوئی صورت ہوگی، نتیجہ یہ نکلے گا کہ باطل

www.dawateislami.net

پرست، حق پرست پر غالب آجائیں گے اور یہ دنیا انسانوں کی نہیں بلکہ چوپایوں اور جانوروں کی ہوجائے گی۔

اس لئے فاسِقوں پر تسلُّط رکھو خواہ تمہاری اور ان کی حیثیت کیسی بھی ہو، اپنی سچائی سے ان کے باطِل کو اور اپنی بینائی سے ان کے اندھے پن کو دور کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فاجر اور بدکاروں کے مقابلے میں نیکوکاروں کو کُھلا غلبہ دیا ہے اور اُن پر اِن کا دَبدَبہ رکھا ہے، خواہ یہ نہ حاکم ہوں نہ رئیس اور جو شخص اپنے ہاتھ اور اپنی زَبان سے برائی کو روکنے سے عاجز ہو اسے امام (خلیفہ) سے کہنا چاہیئے کیونکہ یہ بھی نیکی اور تقویٰ میں تعاوُن کی ایک صورت ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۷)

عطا کردو مجھے اسلام کی تبلیغ کا جذبہ
میں بس دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش ص ۱۴۷)

غیر مسلموں کی مَناصِب سے معزولی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز نے اپنے عُمّال (یعنی گورنروں) کو لکھا: امابعد: مشرکین ناپاک ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شیطان کا لشکر ٹھہرایا ہے اور انہیں ایسے لوگ قرار دیا ہے جو اَعمال کے لحاظ سے سراسر خسارے میں ہیں، جن کی ساری محنت دُنیوی زندگی میں کھپ گئی اور وہ بزعمِ خود اچھے کام کر رہے ہیں۔ واللہ! یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کی محنت کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور لعنت کرنے والوں کی لعنت پڑتی ہے۔ گذشتہ دور میں مسلمان جب ایسی بستی

www.dawateislami.net

میں جاتے جہاں مُشرِک آباد ہوتے ،تو ان سے (بھی کاروبارِ مملکت میں) مدد لیا کرتے تھے کیونکہ یہ لوگ تحصیلداری، کتابت اور نظم ونَسق سے واقِف ہوتے تھے اور اس سے مسلمانوں کو مدد ملتی تھی مگر اب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المومنین کے ذریعہ یہ ضَرورت پوری کردی، اس لئے اگر تمہارے زیرِ سلطنت علاقے میں کوئی غیر مسلم کاتب (کلرک) یا کوئی اور مَنْصَب دار ہو تو اُسے معزول کرکے اس کی جگہ مسلمانوں کو مقرر کرو کیونکہ غیر مسلموں کے عہدے اور مَنْصَب کا مٹانا درحقیقت ان کے دینوں کا مٹانا ہے، حقارت وذلت کا جو مقام اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے تجویز کیا ہے انہیں اُسی مقام پر رکھنا مناسب ہے، اس لئے اس حُکْم کی تعمیل کرو اور اپنی کارگزاری کی اِطلاع مجھے دو اور دیکھو کوئی نصرانی زِین پر سوار نہ ہو بلکہ وہ پالان پر سوار ہوا کریں۔ ان کی کوئی عورت اُونٹ کے کَجاوے میں سوار نہ ہو بلکہ پالان پر بیٹھیں اور یہ لوگ چوپایوں پر ٹانگیں کُشادہ کرکے نہ بیٹھیں، بلکہ دونوں پاؤں ایک طرف کو کرکے بیٹھیں اور اس سلسلے میں اپنے تمام ماتحت افسران کو بھی پابند کرو اور انہیں سختی سے اس کی تاکید کرو، میرے لئے صِرْف تمہیں لکھنا کافی ہونا چاہیے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۵)

نومسلِم پر جِزْیہ نہیں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے دل میں یہ جذبہ مَوجزن رہتا تھا کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور لوگ راہِ کُفْر چھوڑ کر صحیح راہ پر گامزن ہوجائیں۔ آپ نہایت زور وشور سے علماء کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام اور اپنے

www.dawateislami.net

گورنروں کو لکھتے کہ: ''ذِمّیوں کو اسلام کی خوب دعوت دو۔'' (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۰۱) ذِمّیوں کے مسلمان ہونے کی صورت میں اگر کوئی گورنر جزیے کی آمدنی کم ہونے کی وجہ سے خزانہ خالی ہونے کی شکایت کرتا تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اسے ڈانٹ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے گورنر عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو لکھا: تم نے مجھے لکھا ہے کہ حیرہ کے بہت سے یہودی، عیسائی اور مَجوسی مسلمان ہوگئے ہیں اور ان کے ذمے جِزْیہ (شرعی محصول) کی بھاری رقم واجبُ الاَدا ہے، تم نے اُن سے جِزْیہ وُصول کرنے کی اِجازت طَلَب کی ہے۔ یاد رکھو! **اللہ** تعالٰی نے **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خیر کی دعوت دینے والا بنا کر بھیجا ہے جِزْیہ وُصول کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا لہٰذا اگر غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں تو ان کے مال میں صَدَقہ ہے جِزْیہ نہیں۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۴، ص ۳۲۱ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نظامِ سلطنت کی بنیاد خوفِ خدا پر تھی

سیاسی کام عُمُوماً مصلحت اور ضَرورت کے تحت اَنجام دیئے جاتے ہیں لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے نظامِ سلطنت کی بنیاد صِرْف خوفِ خدا پر قائم تھی، وہ جو کچھ کرتے تھے خدا عَزَّوَجَلَّ کے ڈر، قِیامت کی پکڑ اور موت کے خوف سے کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز مکّۂ

www.dawateislami.net

مکرّمہ زادھا اللّٰہ شرفاً وّ تعظیماً حاضِر ہوئے، جب واپَس آ رہے تھے تو گورنر سمیت کچھ لوگ اَلوداع کہنے کے لئے آپ کے ساتھ ساتھ تھے، اسی دوران ایک شخص نے عَرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر المومنین کو بھلائی سے نوازے، مجھ پر ظُلم ہوا ہے اور مشکل یہ ہے کہ میں اسے بیان بھی نہیں کرسکتا کیونکہ گورنر نے مجھ سے قسم لی ہوئی ہے۔ آپ نے گورنر کو مخاطب کر کے فرمایا: بڑے افسوس کی بات ہے تم نے اس سے قسم لے رکھی ہے؟ پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا: ''اگر تم سچے ہو تو بلاخوف وخطر ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔'' اس نے ڈرتے ڈرتے گورنر کی طرف اِشارہ کر کے عَرض کی: اس نے مجھ سے میرے مال کا 6000 دِرہم میں سودا کرنا چاہا مگر میں اتنی رقم پر فروخت کرنے پر آمادہ نہ تھا، اِسی دوران میرے ایک قرض خواہ نے اس کے پاس دعویٰ دائر کیا، اسے تو گویا بدلہ چُکانے کا موقع مل گیا اور اس نے پکڑ کر مجھے جیل میں ڈال دیا، پھر جب تک میں نے اپنا مال اسے تین ہزار میں نہیں بیچا، اس نے مجھے رہا نہیں کیا اور اس نے مجھ سے شکایت نہ کرنے کی طلاق کی قسم لے رکھی ہے (یعنی اگر کبھی میں نے اس کی شکایت کی تو میری بیوی کو طلاق ہو)۔ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے غصے سے گورنر کی طرف دیکھا، پھر اپنے ہاتھ کی چھڑی اس کی آنکھوں کے درمیان نشان میں چبھوتے ہوئے فرمایا: ''تمہاری اس محراب نے مجھے فریب دیا۔'' پھر اس شخص سے فرمایا: جاؤ! تمہارا مال واپَس کیا جاتا ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۴)

www.dawateislami.net

گورنر نہیں بنوں گا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس ان کے ایک گورنر کی کوئی شکایت پہنچی تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اسے مکتوب روانہ کیا جس میں موت اور عذابِ نار کی یاد تھی، اس نے جیسے ہی وہ مکتوب پڑھا، طویل سفر کر کے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی بارگاہ میں حاضِر ہو گیا، جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دریافت فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ عَرض کی: آپ کے مکتوب نے مجھے بِلا کر رکھ دیا ہے اب میں مرتے دم تک کبھی گورنر نہیں بنوں گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۲۰)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذمہ داران کو مختلف نصیحتیں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے ذمّہ داران کو مَدَنی پھول دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ❁ اپنی ذمہ داریوں کی بَجا آوری میں رب تعالٰی سے ڈرو اور اس کی گرِفت میں تاخیر کی وجہ سے اس کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہ رہو کیونکہ گرفت کرنے میں جلدی وہی کرتا ہے جو موت سے ہمکنار ہونے والا ہو (اور رب تبارک وتعالٰی موت سے پاک ہے) ❁ جب تمہارے اِختیارات تمہیں لوگوں پر ظُلم ڈھانے پر آمادہ کریں تو خود پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کو یاد کر لیا کرو۔ ❁ اِعْمَلْ

www.dawateislami.net

لِلدُّنْیَا عَلٰی قَدْرِ مَقَامِكَ فِیْهَا وَاعْمَلْ لِلْاٰخِرَةِ عَلٰی قَدْرِ مَقَامِكَ فِیْهَا یعنی دنیا کے لئے اُتنی تیاری کرو جتنا عرصہ دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی تیاری کرو جتنا وہاں رہنا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۲۱)

امین کیسے ہوں

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے گورنر عدی بن اَرْطَاۃ کو لکھا: تمہارے امین درمیانے طبقہ کے لوگ ہونے چاہئیں کیونکہ وہ بہترین لوگ ہوتے ہیں نہ حق کو چھوڑتے ہیں نہ باطل کماتے ہیں۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ ہمارے لئے رشوت ہے

ایک بار حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے دورانِ گفتگو سیب کی خواہش ظاہر کی، ان کے خاندان کا ایک شخص اُٹھا اور اُن کی خدمت میں ایک سیب ہدیۃً بھیج دیا۔ جب آدمی سیب لے کر آیا تو اس کو قبول تو نہیں کیا لیکن اخلاقاً فرمایا: جا کر کہہ دو کہ آپ کا ہدیہ قبول ہوا۔ اس نے کہا: یہ تو گھر کی چیز ہے کیونکہ آپ کے رشتہ دار نے بھیجی ہے، آپ کو معلوم ہے کہ **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہدیہ قبول فرماتے تھے۔ فرمایا: **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ہدیہ بلا شبہ ہدیہ ہی تھا لیکن ہمارے حق میں رشوت ہے۔ (تاریخ دمشق، ج ۴۵، ص ۲۲۰)

www.dawateislami.net

سیبوں کے طباق

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل بین الاقوامی شہرت یافتہ کتاب ''فیضانِ سنت'' جلد اوّل کے صفحہ 541 پر ہے: حضرتِ سیّدُنا فُرات بن مسلِم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا بیان ہے: ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو سیب کھانے کی خواہش ہوئی مگر گھر میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس کے بدلے سیب خرید سکیں۔ چُنانچِہ ہم ان کے ساتھ سُوار ہو کر نکلے۔ دیہات کی جانب کچھ لڑکے ملے جنھوں نے **سَیبوں کے طَباق** (تحفۃً پیش کرنے کیلئے) اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ایک طَباق اٹھا کر سُونگھا اور پھر واپَس کر دیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں عَرض کی تو فرمایا، مجھے اِس کی حاجت نہیں۔ میں نے عَرض کی، کیا سیّدُنا رسولُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، سیّدُنا ابوبکر صِدّیقِ اکبر اور سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما تُحفہ قَبول نہیں فرمایا کرتے تھے؟ اِرشاد فرمایا، بِلاشُبہ یہ اُن کے لئے **تحائف** ہی تھے مگر ان کے بعد کے عُمّال (یعنی حُکّام یا ان کے نُمائندوں) کے لئے **رِشوت** ہیں۔

(عمدۃ القاری ج۹ ص۴۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے **تُحفے کے سیب قَبول فرمانے سے اِنکار کر دیا** کیوں کہ آپ جانتے تھے کہ یہ تُحفہ بَحیثیتِ خلیفۂ وَقت دیا جا رہا ہے اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو کوئی کیوں

www.dawateislami.net

دیتا؟ اور یہ بات تو ہر ذی شُعُور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ وُزَراء، **قومی وصُوبائی اِسمبلی کے ممبران یا دیگر حکومتی افسران ومنتخب نُمائندگان نیز جج صاحِبان حتّٰی کہ پولیس وغیرہ** کو لوگ کیوں تُحفہ دیتے ہیں اور ان کی کس سبب سے خصوصی دعوتیں کرتے ہیں۔ ظاہر ہے یا تو ''کام'' نکلوانا مقصود ہوتا ہے یا یہ ذِہن ہوتا ہے کہ آئندہ اس کی ضَرورت پڑنے کی صُورت میں آسانی سے ترکیب بن جائے گی۔ ان دونوں وُجوہات کی بنا پر ایسے لوگوں کو تُحفہ دینا اور ان کی خُصُوصی دعوت کرنا **رِشوت** کے حُکم میں ہے اور رِشوت دینے اور لینے والا جہنَّم کا حقدار ہے۔ ایسے موقع پر عیدی، مٹھائی، چائے پانی یا خوشی سے پیش کر رہا ہوں، مَحبَّت میں دے رہا ہوں وغیرہ خوبصورت الفاظ **رِشوت** کے گناہ سے نہیں بچا سکتے۔ اگرچہ واقِعی اخلاص کے ساتھ پیش کیا گیا ہو اور رشوت کی کوئی صورت نہ بنتی ہو تب بھی ایسوں کا اپنے ماتحتوں سے تُحفہ یا خُصُوصی دعوت قَبول کرنا ''مَظِنَّۂ تُہمت'' یعنی تُہمت کی جگہ کھڑا ہونا ہے، جبکہ سردارِ مکّہ مکرّمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: جو **اللّٰہ** تعالٰی اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔ (کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۲۷ حدیث ۲۴۹۹) اس لئے یہاں مَظِنَّۂ تُہمت سے بچنا واجِب ہے لہٰذا دینا بھی ناجائز اور لینا بھی ناجائز۔ ہاں اگر عُہدہ ملنے سے قَبل ہی آپس میں تحائف کے لین دین اور **خُصُوصی دعوت** کی ترکیب تھی تو اب حرج نہیں مگر پہلے کم تھا اور اب مقدار بڑھا دی تو زائد حصّہ ناجائز ہو جائیگا۔ اگر دینے والا پہلے کی نسبت مالدار ہو گیا ہے اور اُس نے

www.dawateislami.net

اس وجہ سے بڑھایا ہے تو لینے میں حرج نہیں۔ اسی طرح پہلے کے مقابلے میں اب جلدی جلدی خُصُوصی دعوت ہونے لگی ہے تب بھی ناجائز ہے۔ اگر دینے والا ذَوِی الْاَرحام یعنی خونی رِشتے والوں میں سے ہے تو دینے لینے میں حرج نہیں۔ (والِدَین، بھائی، بہن، نانا، نانی، دادا، دادی، بیٹا، بیٹی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، وغیرہ مَحرم رشتے دار ہیں جبکہ پھوپھا، بہنوئی، چچی، تائی، مُمانی، بھابھی، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد وغیرہ ذی رِحم یعنی مَحرم رشتہ داروں سے خارِج ہیں) مَثَلاً بیٹا یا بھتیجا حج ہے اس کو والِد یا چچا نے تُحفہ دیا یا خُصُوصی دعوت دی تو قَبول کرنا جائز ہے۔ ہاں بِالفرض باپ کا مقدّمہ حج بیٹے کے یہاں چل رہا ہو تو اب مَظِنَّۂ تُہمت کی وجہ سے ناجائز ہے۔ بیان کردہ اَحکام صِرف حُکومَتی افراد کیلئے ہی نہیں ہر سماجی، سیاسی اور مذہبی لیڈر و قائد کیلئے بھی ہیں۔ حتّٰی کے **دعوتِ اسلامی کی تمام تنظیمی مجالس کے جملہ نگران و ذمّہ داران بھی اپنے اپنے ماتحتوں سے تُحفہ یا خُصُوصی دعوت قَبول نہیں کر سکتے۔** چھوٹا ذمّہ دار اپنے سے بڑے ذمّہ دار سے قَبول کر سکتا ہے۔ مَثَلاً دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا رکن، نگرانِ شوریٰ سے قَبول سکتا ہے مگر دیگر دعوتِ اسلامی والوں سے قَبول نہیں کر سکتا اور نگرانِ شوریٰ اپنے کسی بھی ماتحت دعوتِ اسلامی والے کا تحفہ نہیں لے سکتا۔ مدرِّس اپنے شاگِردوں یا اُس کے سرپرست کا بِلا اِجازتِ شَرعی تحفہ نہیں لے سکتا۔ ہاں تعلیم سے فراغت کے بعد اگر شاگِرد تُحفہ یا خُصُوصی دعوت دے تو قَبول کر سکتا ہے۔ وہ عُلَماء و مشائخ جن کو لوگ عِلْم و فَضْل کی تعظیم کے سبب نذرانے پیش کرتے ہیں اور وہ قَبول بھی

www.dawateislami.net

کرتے ہیں اور لوگ ان پر رشوت کی تُہمت بھی نہیں لگاتے چُنانچِہ ایسے حضرات کا تُحفہ قَبول کرنا مَظنّۂ تُہمت سے خارج ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

سود و رشوت میں خُوست ہے بڑی
نیز دوزخ میں سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ٦٦٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قلم باریک کرلو

آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دفتری اَخراجات میں کمی کردی، دفتر کے لئے بیت المال سے کاغذ کے لئے جو رقم ملتی تھی، اس کی نسبت گورنر ابوبکر بن حزم کو لکھا کہ قلم کو باریک کرلو اور سطریں قریب قریب لکھو اور تمام ضروریات میں کفایت شعاری سے کام لو کیونکہ میں مسلمانوں کے خزانے میں سے ایسی رقم صَرف کرنا پسند نہیں کرتا جس کا فائدہ ان کو نہ پہنچے۔ (سیرت ابن جوزی ص ١٠١)

شمع کی جگہ چراغ جلاؤ

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے ابوبکر بن حَزْم جو مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کے گورنر تھے، کو لکھا: امابعد! میں نے تمہارا وہ خط پڑھا جو تم نے سلیمان بن عبدالملک (خلیفۂ سابق) کو لکھا تھا، اس میں تھا کہ تم سے پہلے گورنروں کو شمع کی مَد میں اتنی رقم ملتی تھی جس سے وہ اپنی آمد و رفت کے راستوں میں روشنی کا اِنتظام کرتے تھے۔ (سلیمان کا چونکہ اِنتقال ہو چکا ہے اس لئے) اس کے

www.dawateislami.net

جواب کی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے، اے ابوبکر! مجھے تمہارا وہ وَقت اچھی طرح یاد ہے جب تم سردیوں کی سَخت اندھیری راتوں میں روشنی کے بغیر اپنے گھر سے نکلتے تھے، آج تمہاری حالت اس دن سے کہیں زیادہ بہتر ہے، لہٰذا اپنے گھر کے چراغوں سے کام چلاؤ۔ (سیرت ابن جوزی ص ١٠٠)

عَدْل کا قلعہ بنادو

ایک گورنر نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی خدمت میں خط لکھا: ہمارا شہر خستہ حال ہوچکا ہے، عمارتیں ٹوٹ پھوٹ گئی ہیں اگر **امیرُالمُؤمنین** کی اِجازت ہوتو کچھ رقم مخصوص کرکے اس کی اَز سرِنَو تعمیر ومرمت کردیں؟ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب میں لکھا: **حَصِّنْهَا بِالْعَدْلِ، وَنَقِّ طُرُقَهَا مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّهُ مُرَمَّتُهَا** یعنی تم اپنے شہر کو عَدْل کا قلعہ بنالو اور اس کے راستوں کو ظُلْم سے پاک کرو، یہی اس کی تعمیر ومرمت ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ١١٠)

گواہیوں پر فیصلہ کرو

یحییٰ غسانی کہتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے مجھے شام کے شہر مُوصل کا حاکم مقرر کیا تو میں نے وہاں جاکر دیکھا کہ چوری اور نَقب زَنی کی وارداتیں بکثرت ہوتی ہیں، میں نے یہ تمام اَحوال حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو لکھ کر بھیجے اور دریافت کیا کہ میں چوریوں کے ان مقدمات میں لوگوں کی تُہمت پر اِنحصار کرکے اپنی رائے کے مطابق سزادوں یا

www.dawateislami.net

گواہیوں پر فیصلہ کروں؟ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً تحریر فرمایا: گواہیوں پر فیصلہ کرو، اگر حق و عدل نے اُن کی اِصلاح نہیں کی تو رب تعالٰی کبھی ان کی اِصلاح نہیں فرمائے گا۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کی ہدایت کے مطابق ہی مقدمات کے فیصلے کئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب میرا مُوصل سے تبادلہ ہوا تو وہ پُر امن شہر بن چکا تھا جہاں چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۰)

قاضی کیسا ہونا چاہئے؟

مُزاحم بن زُفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کو فرماتے سنا: قاضی میں پانچ خصلتیں ہونی چاہئیں: (۱) قرآن وسنّت کا عالِم ہو (۲) حِلْم والا ہو (۳) خُود دار ہو (۴) پرہیز گار ہو (۵) مشورہ کرنے والا ہو۔ جب یہ پانچ چیزیں قاضی میں پائی جائیں تو وہ قاضی ہے ورنہ اِنصاف کے نام پر دَھبہ ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۵)

خوفِ خدا رکھنے والے کو قاضی مقرر کر دیا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کے زمانہ خلافت سے پہلے سلیمان بن عبدالملک کے پاس اہلِ مِصر کا ایک وفد آیا، جس میں ابن خُذامِر نامی ایک شخص بھی شریک تھا، خلیفہ سلیمان نے ان لوگوں سے اہلِ مغرب کے حالات پوچھے تو ابنِ خُذامِر کے سوا سب نے وہاں کے حالات بیان کئے اور ''سب اچھا ہے'' کی

www.dawateislami.net

رپورٹ دی۔ جب وفد رخصت ہونے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ابنِ خُذامِر سے خاموشی کی وجہ پوچھی، اس نے کہا: جھوٹ بولتے ہوئے مجھے خدا کا خوف محسوس ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اس واقعہ کو یاد رکھا، یہاں تک کہ جب خلیفہ ہوئے تو ''ابنِ خُذامِر'' کو مِصر کا قاضی مقرر کر دیا۔ (تاریخ دمشق، ج ۳۳، ص ۳۸۵)

گورنر بنانے سے پہلے ٹھوک بجا کر دیکھا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز جب کسی کو قاضی یا گورنر مقرر کرتے تو اس کے بارے میں تحقیق کروا کر ساری معلومات جمع کرتے کہ یہ تقویٰ وطہارت میں کیسا ہے؟ عِلْم وعمل میں اس کا کیا مرتبہ ہے؟ اس کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق تو نہیں؟ یہ تحقیق اس لئے کرتے کہ کہیں آپ کسی کے ظاہری حالات سے دھوکہ نہ کھائیں۔ جب پورا پورا اِطمینان ہو جاتا تو پھر آپ اس کو قاضی یا گورنر مقرر فرماتے چنانچہ بلال بن ابی بُردہ کو آپ نے اسی تحقیق وتفتیش سے رَد کیا تھا۔ بلال بن ابی بردہ ایک ہوشیار، ذہین، ذکی اور نہایت عَقْل مند شخص تھا۔ یہ ''حَنَاصِرہ'' میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ان الفاظ میں خِلافت کی مُبارَکباد دی: ''امیر المومنین! اگر خِلافت کو کسی سے شرف حاصِل ہوا تو آپ سے حاصِل ہوا ہے اور اگر خِلافت کو کسی سے زینت ملی ہو تو آپ سے ملی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی تعریف کرنے کے بعد یہ

www.dawateislami.net

شخص مسجد میں گیا اور ایک ستون کے پاس کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے مُعْتَمَدِ خاص سے کہا کہ اگر اس کا باطن بھی ظاہر کی طرح ہے تو یہ واقعی عراق کا گورنر بننے کا اہل ہے اور اس کی خدمات سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ رفیقِ خاص نے کہا: ابھی تحقیق کر کے اس کے مکمل حالات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اسی وَقْت مسجد میں گئے اور بلال بن ابی بُردہ سے بات کا آغاز اس طرح کیا: آپ کو پتہ ہے کہ امیر المومنین کی نگاہ میں میرا کیا مقام ہے اگر میں امیر المومنین کے سامنے عراق کی گورنری کے لیے آپ کا نام پیش کر دوں تو آپ مجھے کیا دیں گے؟ بلال نے انہیں ضمانت دیتے ہوئے کہا: میں اس کے بدلے میں آپ کو بہت سا مال دوں گا۔ انہوں نے سارا ماجرا امیر المومنین کے سامنے کہہ سنایا تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُسے گورنر بنانے کا اِرادہ تَرْک کر دیا اور اہلِ عراق کو لکھ کر بھیجا: اس شخص کو بولنا تو بہت آتا تھا مگر عَقل کم تھی۔ (سیرتِ ابن جوزی ص ۱۱۳ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کام کا فیصلہ کیسے کرے؟

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: اَلْاُمُوْرُ ثَلَاثَۃٌ اَمْرٌ اِسْتَبَانَ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ، وَاَمْرٌ اِسْتَبَانَ ضِدُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ، وَاَمْرٌ اَشْکَلَ فَرُدَّہٗ اِلَی اللّٰہِ یعنی کام تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) جس کا دُرُست ہونا بالکل واضح ہو، اس کام کو کر ڈالو (۲) جس کا غلَط ہونا یقینی ہو، اس کام سے بچو اور (۳) وہ جس کا دُرُست یا غلَط

www.dawateislami.net

ہونا واضح نہ ہو تو ایسے کام کے کرنے یا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ سے اِستخارہ کرو (یعنی ہدایت چاہو)۔ (باب السلک فی طبائع الملک، مشورۃ ذوی رأی، ج ۱ ص ٦٧)

اُسی وَقت اِصلاح کرتے

ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے کسی مقدمے کا فیصلہ سنایا تو حضرتِ سیّدنا میمون بن مہران رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ بھی وہیں موجود تھے۔ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے تو حضرتِ سیّدنا میمون بن مہران رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے کہا: یا امیر المؤمنین! میری رائے میں آپ نے دُرُست فیصلہ نہیں دیا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: آپ کو اسی وَقت کہنا چاہئے تھا۔ عَرْض کی: مجھے اچھا نہیں لگا کہ لوگوں کے سامنے آپ کو شرمندہ کروں۔ فرمایا: پھر بھی آپ کو کہہ دینا چاہئے تھا تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ بادشاہی حق کی ہے۔

(تاریخ دِمشق، ج ۴۵، ص ۲۰۰)

نصیحت کرنے کا حق

حضرت سیّدنا میمون بن مہران علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے مجھے تاکید کی: قُلْ لِیْ فِیْ وَجْهِیْ مَا اَكْرَهُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَنْصَحُ اَخَاهُ حَتّٰی یَقُوْلَ لَهٗ فِیْ وَجْهِهٖ مَا یَكْرَهُ یعنی جو بات مجھے ناپسند ہو وہ میرے منہ پر کہہ دیا کریں کیونکہ انسان اپنے بھائی کو اُس وَقت تک حقیقی معنوں میں نصیحت نہیں کرسکتا جب تک اس کے سامنے ناگوار گزرنے والی بات کہنے

www.dawateislami.net

کی ہمت نہ رکھتا ہو۔ (باب السلک فی طبائع الملک، مشورۃ ذوی رأی، ج ا ص ۷۱)

میرے غیر شرعی حکم کو دیوار پر دے مارنا

حضرتِ سیّدنا میمون بن مہران رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے مجھے کسی چیز کی ذمّہ داری دی اور فرمایا: اِنْ جَاءَكَ كِتَابِیْ بِغَیْرِ الْحَقِّ فَاضْرِبْ بِهِ الْحَائِطَ یعنی اگر آپ کے پاس میرا کوئی غیر شرعی حکم آئے تو اسے دیوار پر دے ماریئے گا۔ (تاریخ دمشق، ج ۴۵، ص ۲۰۰)

معاف کرنے میں خطا سزا دینے میں خطا سے بہتر ہے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: شبہ کی صورت میں سزا میں حتی المقدور نرمی اختیار کرو، کیونکہ حاکم کی معاف کرنے میں خطا سزا دینے میں خطا سے بہتر ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۲۳)

عادِل عدالت کا عادِل فیصلہ

سَمرقند کے ذِمّیوں نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کے پاس ایک وفد بھیجا جس نے شکایت کی کہ مُسلِم سپہ سالار نے اِسلامی لشکر کشی کے اُصولوں سے اِنحراف کرتے ہوئے سمرقند کو فتح کیا تھا، لہٰذا ہمیں اِنصاف دلایا جائے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے سمرقند کے گورنر سلیمان بن ابی سرا ی کو خط لکھا کہ سمرقند والوں نے مجھ سے اپنے اوپر ہونے والے ظُلم کی شکایت کی ہے، میرا خط ملتے ہی ان کا مقدمہ سننے کے لئے قاضی مقرر کرو، اگر قاضی ان کے حق میں فیصلہ کردے تو یہ لوگ

www.dawateislami.net

اپنی چھاؤنی میں رہیں گے اور مسلمان پہلے والی جگہ پر واپس آجائیں۔ گورنر نے حسبِ حُکم قاضی کا تقرر کردیا جس نے اسلامی عَدل کے مَدَنی پھولوں (یعنی اصولوں) کو مدِنظر رکھتے ہوئے ذِمّیوں کے حق میں فیصلہ کردیا اور حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کی ہدایت کے موافق ذِمّیوں کو چھاؤنی میں رہنے اور مسلمانوں کو چھاؤنی سے باہَر نکل جانے کا حُکم دیا نیز جدید مصالحت یا جنگ کا فیصلہ کرنے کا حُکم دیا۔ عَدل واِنصاف کے شاہکار فیصلے کو سن کر سمرقندی پکار اٹھے: نہیں، ہم پہلے والی حالت میں ہی رہنا چاہتے ہیں، جنگ نہیں چاہتے کیونکہ مسلمان ہمارے ساتھ امن وامان کی زندگی بسر کرتے ہیں ہمیں کوئی تکلیف نہیں دیتے، اگر ہمیں جنگ میں دھکیل دیا گیا تو نہ جانے کامیابی کس کی ہو؟ اس لئے ہمیں حسبِ سابق مسلمانوں کے تحت رہنا قبول ہے۔ (تاریخ طبری، ج ۴، ص ۲۵۱)

ذِمّی کو اِنصاف دلایا

ایک بار کسی مسلمان نے حیرہ کے کسی ذِمّی کو قتل کرڈالا، حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے وہاں کے گورنر کو لکھا کہ قاتل کو مقتول کے وارِث کے حوالے کردو، چاہے وہ قتل کرے چاہے وہ معاف کردے، چنانچہ قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کردیا گیا جسے اس نے بدلے میں قتل کردیا۔

(نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ ج 5 ص 90)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

حجاج کے ساتھ کام کرنے والے کو گورنر نہ بنایا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک شخص کو گورنر بنایا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حجاج بن یوسف کا گورنر رہ چکا ہے تو اسے معزول کر دیا۔ وہ معذرت کے لئے آپ کے پاس آیا اور کہا: میں بہت تھوڑے عرصے کے لئے ہی حجاج کا گورنر رہا ہوں۔ فرمایا: بُرے آدمی کی ایک آدھ دن کی صُحبت بھی تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ١٠٨)

کیا یہ نافرمانی تھی؟

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک شخص کو گورنر بنانا چاہا تو اس نے معذرت کر لی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا اصرار بڑھا تو اس نے قسم کھالی: میں یہ کام نہیں کروں گا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: نافرمانی مت کرو۔ وہ کہنے لگا: **یاامیرالمؤمنین! اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا	ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔

(پ ٢٢، احزاب: ٧٢)

اب یہ بتائیے کہ کیا زمین و آسمان کا اِنکار کرنا نافرمانی تھی؟ یہ سن کر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اسے جانے دیا۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ٥، ص ٣٠٤)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں ایک زبردست مَدَنی پھول ملا اور وہ یہ کہ ہمیں اپنے ماتحت سے ''نہ'' سننے کا بھی حوصلہ رکھنا چاہئے، ہوسکتا ہے کہ وہ بے چارہ کسی حقیقی مجبوری کی وجہ سے ہمارے کہے پر عمل نہ کرسکتا ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھلی آزمائش

ایک شخص حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کی خدمت میں حاضِر ہوا، عَرْض کی: یا امیر المومنین! مجھ پر بڑا ظُلْم ہوا ہے۔ فرمایا: ''کس نے کیا؟'' وہ شخص خاموش رہا، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے بار بار دریافت فرمایا مگر اس شخص کی زَبان سے ظُلْم کرنے والے کا نام نہیں نکل پاتا تھا جو غالباً آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا کوئی عزیز تھا، بالآخر اس نے کہا کہ فلاں شخص نے میرا اتنا مال زبردستی لے لیا ہے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فوراً غلام سے قلم، دوات اور کاغذ طَلَب کیا اور اپنے گورنر کے نام لکھا: فلاں آدمی نے میرے پاس یہ شکایت کی ہے، اگر یہ صحیح ہے تو مجھے اطلاع دینے سے پہلے اس کا مال اسے واپَس مل جانا چاہیے۔ تحریر لکھنے کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو مَلتے ہوئے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک یہ روشن جانچ تھی۔ (پ ۲۳، الصافات: ۱۰۶)

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۳)

www.dawateislami.net

چالیس کوڑے لگوائے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کا حُکْم تھا کہ کوئی مسلمان کسی ذِمّی کے مال پر دَست درازی نہ کرے، اس ہدایت کے اثرات تھے کہ کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کے مال اور زمین پر دَست درازی نہیں کرسکتا تھا اگر ایسا کرتا تو اسے قرار واقعی سزا ملتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک مسلمان ربیعہ نے ایک سرکاری ضَرورت کے تحت کسی کا گھوڑا بیگار (بلا اُجرت محض سرکاری دباؤ) میں پکڑ لیا اور اس پر سواری کی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے پہلے یہ ایک معمولی بات ہوا کرتی تھی لیکن جب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو اس بات کا پتہ چلا تو اس عہدے دار کو چالیس کوڑے لگوائے تا کہ دوسروں کے لئے باعثِ عبرت ہو۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ملزَم اور مُجرِم کا فرق

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزیز کی طرف سے مقرر ہونے والے عُمّال بعض اوقات خود اطلاع دیتے کہ ہم سے پہلے جو عمّال تھے، انہوں نے مال غَصَب کیا تھا، اگر امیر المؤمنین کا اِرشاد ہو تو یہ مال اُن سے ضَبط کرلیا جائے؟ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزیز ان کو حُکْم لکھوا کر بھیجتے کہ اس معاملہ

www.dawateislami.net

میں مجھ سے مشورہ کرنے کی ضَرورت نہیں، اگر شہادت ہو تو شہادت کی رُو سے اور اِقرار ہو تو اقرار کی رُو سے مال واپَس لو، ورنہ حلف لے کر چھوڑ دو جیسا کہ بصرہ کے گورنر عدی بن اَرطاۃ کو لکھا: امابعد! تم نے خط کے ذریعے بتایا تھا کہ تمہارے علاقے میں اہل کاروں کی خیانت کا اِنکشاف ہوا ہے اور انہیں سزا دینے کے لئے مجھ سے اِجازت مانگی تھی، گویا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرِفت سے بچنے کے لئے مجھے ڈھال بنانا چاہتے تھے، جب تمہیں میرا یہ خط ملے تو اگر ان کے خِلاف شہادت موجود ہو تو ان سے مؤاخذہ کرو اور سزائیں دو ورنہ نمازِ عَصر کے بعد ان سے یہ قسم لے لو: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم نے مسلمانوں کے مال میں ذرا بھی خیانت نہیں کی۔'' اگر وہ یہ قسم کھالیں تو انہیں چھوڑ دو کیونکہ ہم یہی کچھ کر سکتے ہیں، واللہ! ان کا اپنی خیانتیں لے کر بارگاہِ الٰہی میں پہنچنا میرے لئے آسان ہے بجائے اس کے کہ میں ان کے خون کا وَبال اپنی گردن پر لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِر ہوں۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۵)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظُلم و سِتَم سے مجھے سدا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کی طرف گناہ کی نسبت کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں یہ دَرْس بھی ملا کہ بلا ثبوتِ

www.dawateislami.net

شَرْعی کسی کی طرف گناہ کی نسبت نہ کی جائے یعنی کسی کو اس وَقْت تک خائن، راشی، سُود خور نہ قرار دیا جائے جب تک ہمارے پاس شَرْعی ثبوت نہ ہو، **حجۃ الاسلام** اِمام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بُو آرہی ہو تو اس کو شَرْعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہی کلّی کردی ہو یا کسی نے اسے زبردستی شراب پلا دی ہو، جب یہ سب احتمال موجود ہیں تو (ثبوتِ شَرْعی کے بغیر) محض قلبی خیالات کی بنا پر تصدیق کردینا اور اس مسلمان کے بارے میں **بدگمانی** کرنا جائز نہیں ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دِکھاوے کا اَنجام

ولید بن ہشام نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو خط میں لکھا: ''میں نے اپنے ماہانہ اَخراجات کا حساب لگایا ہے تو پتا چلا ہے کہ میری تنخواہ میری ضَروریات سے زیادہ ہے اگر آپ منظور فرمائیں تو اس زائد رقم کو میری تنخواہ سے کم کردیا جائے۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لَوْ کُنْتُ عَازِلًا اَحَداً عَلٰی ظَنٍّ لَعَزَلْتُہٗ یعنی اگر میں محض گمان کی بنا پر کسی کو معزول کرتا تو اِسے کردیتا۔ پھر اس کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے تنخواہ کم کردی مگر اپنے ولی عہد یزید بن عبدالملک کے نام یہ تحریر لکھوائی: ولید بن ہشام نے مجھے اس مضمون کی درخواست بھیجی ہے، اگرچہ مجھے اِطمینانِ قلب نہیں مگر میں نے ظاہر پر عمل کیا ہے کیونکہ غیب کا عِلْم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے

www.dawateislami.net

پاس ہے، میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجائے اور تم مَسندِ خِلافت پر بیٹھو اور ولید تم سے یہ درخواست کرے کہ اس کی وہی پرانی تنخواہ بحال کی جائے جس میں میں نے کمی کردی تھی تو اُسے ہرگز اسکی مُرادِنامُراد میں کامیاب نہ ہونے دینا۔ چنانچہ یہی بات ہوئی کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کا وِصال ہوا اور خِلافت یزید بن عبدالملک کے سِپُرد ہوئی تو ولید کا خط آپہنچا کہ عمر نے مجھ پر ظُلْم کیا اور میری تنخواہ میں کمی کردی تھی لہٰذا میری تنخواہ بحال کی جائے۔ یزید بن عبدالملک اُس کی دَغابازی پر اتنا غَضَب ناک ہوا کہ اُسے معزول کردیا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے زمانے سے اب تک جتنی تنخواہ وُصول کرچکا تھا وہ بھی واپَس لے لی اور ولید کو مرتے دَم تک پھر کبھی کوئی عہدہ نہ ملا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۱)

جَو شریف کا دَلیا

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اِطّلاع ملی کہ سپہ سالار کے باوَرچی خانے کا یومیّہ خَرْچ ایک ہزار دِرْہم ہے۔ اس خبرِ وَحشَت اثر سے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو سَخْت افسوس ہوا۔ اس کی اِصلاح کیلئے **انفرادی کوشش** کا ذِہن بنایا اور اس کو اپنے یہاں مَدعُو فرمایا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے باورچیوں کو حُکْم دیا کہ پُرتکلُّف کھانے کے ساتھ ہی **جَو شریف کا دَلیا** بھی تیار کیا جائے۔ سِپَہ سالار جب دعوت پر حاضِر ہوا تو خلیفہ نے قصداً کھانا منگوانے میں اِس قدَر تاخیر فرمادی کہ سِپَہ سالار بھوک سے بے تاب ہوگیا۔ بالآخر امیرُالْمُؤْمِنِین نے پہلے **جَو**

www.dawateislami.net

شریف کا دَلیا منگوایا۔ سپہ سالار چُونکہ بہُت بھوکا تھا اِس لئے اُس نے **جَو شریف کا دَلیا** کھانا شروع کر دیا اور جب پُر تکلُّف کھانے دسترخوان پر آئے اُس وَقت اِس کا پیٹ بھر چکا تھا۔ دانا خلیفہ نے پُر تکلُّف کھانوں کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا: آپ کا کھانا تو اب آیا ہے کھایئے! سپہ سالار نے انکار کیا اور کہا کہ حضور! میرا پیٹ تو دلیا ہی سے بھر چکا ہے۔ امیرُالْمُؤْمِنِین نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! دَلیا بھی کتنا عُمدہ کھانا ہے کہ پیٹ بھی بھر دیتا ہے اور ہے بھی اتنا سَستا کہ ایک دِرہَم میں دس آدمیوں کو سَیر کر دے! یہ کہہ کر نصیحت کے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا: جب آپ دَلیا سے بھی گزارہ کر سکتے ہیں تو آخر روزانہ ایک ہزار دِرہَم اپنے کھانے پر کیوں خَرچ کرتے ہیں؟ سپہ سالار صاحِب! خدا سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خَرچ کرنے والوں میں داخِل نہ کیجئے۔ اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صَرف کرتے ہیں وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے بھوکوں، حاجتمندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔ مُتّقی خلیفہ کی **انفِرادی کوشش** نے سپہ سالارِ لشکر کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آیندہ کھانے میں سادَگی اپناؤں گا اور کم خَرچ سے کام چلاؤں گا۔

(مغنی الواعظین ص ۱۹۴)

اِس حِکایت کو نَقل کرنے کے بعد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہم نَفس کو جس قدَر لذیذ غذائیں کھلائیں گے اُسی قدَر وہ بہتر سے بہتر طَلَب کرتا رہے گا۔ آج ہماری اکثریت بے بَرَکتی کی شاکی ہے نیز تنگدستی

www.dawateislami.net

اور پھر اُوپر سے کمر توڑ مہنگائی کا رونا روتی ہے اور آج تقریباً ہر ایک کہتا سنائی دیتا ہے ''پورا نہیں ہوتا!'' یقین مانئے، مہنگائی، بے بَرَکتی اور تنگدستی کا فی زمانہ ایک بہُت بڑا سبب غیر ضَروری اَخراجات بھی ہیں۔ظاہر ہے جب فُضُول خرچیوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے نیز اعلیٰ کھانوں، عمدہ مکانوں، پھر ان کے اندر سجاوٹوں کے بیش قیمت سامانوں، مہنگے مہنگے فینسی لباسوں سے دل لگائے رہیں گے، تو ان کاموں کیلئے خطیر رقموں کی ضَرورت رہے گی اور پھر ''بے بَرَکتی'' اور ''پورا نہیں ہوتا'' کی راگنیاں بھی جاری ہی رہیں گی۔حضرتِ سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق علیہ رحمۃُ الرّازِق کا فرمانِ ہدایت نشان ہے، جس نے اپنا مال فُضُول خرچیوں میں کھودیا، اب کہتا ہے اے ربّ! مجھے اور دے۔ اللہ تعالیٰ (ایسے شخص سے) فرماتا ہے، کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حُکْم نہ دیا تھا؟ کیا تُو نے میرا (یہ) اِرشاد نہ سنا تھا؟ وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ (پ ۱۹ فرقان ٦٧) ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں، نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔(مُلَخَّصاً احسن الوِعاء لِآداب الدُّعاء ص ٥٧) بہَر حال اگر قناعت اور سادگی کے ساتھ سستے کھانوں اور سادہ لِباسوں کو اپنا لیا جائے۔فَقَط حسبِ ضَرورت مکانات رکھے جائیں، بے جا سجاوٹوں اور نُمائشی دعوتوں کے مُعامَلے میں خود پر پابندی ڈالی جائے تو خود بخود مہنگائی کا خاتمہ ہو اور غُربت رخصت ہو جائے۔(فیضانِ سنت، ج۱، ص ۴۶۴ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

ایک حبشن کنیز کا خط خلیفہ کے نام اور مسئلے کا فوری حل

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے زمانے میں سرکاری ڈاک لانے والے کا یہ دستور تھا کہ جب وہ ڈاک لے کر چلتا تو راستہ میں جو لوگ اسے کوئی خط دیتے ان سے وُصول کر لیتا، ایک بار وہ مِصر جا رہا تھا کہ ''ذِی اَصْبَح'' کی آزاد کردہ ''فَرْتُونہ'' نامی حبشن کنیز نے اسے خط دیا جس میں خلیفہ کے نام تحریر تھا کہ اس کے اِحاطے کی دیواریں چھوٹی ہیں لوگ انہیں پھلانگ کر اندر آ جاتے ہیں اور اس کی مرغیاں چوری ہو جاتی ہیں۔ قاصد نے جب یہ خط لا کر **امیرُ المُؤمنین** کو دیا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب میں تحریر فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، امیر المومنین! عمر بن عبدالعزیز کی جانب سے ذی اصبح کی کنیز فرتونہ کے نام! تمہارا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ تمہارے مکان کی دیواریں نیچی ہیں اور لوگ انہیں پھلانگ کر تمہاری مرغیاں چُرا لیتے ہیں، میں نے ایوب بن شُرَحْبِیل کو جو مِصر میں نَماز کے امام اور جنگ کے افسرِ اعلٰی ہیں لکھ دیا ہے کہ وہ تمہارے مکان کی مرمت کرا کر اسے پوری طرح محفوظ کرا دیں۔ والسلام

اور ایوب بن شُرَحْبِیل کو خط لکھا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے امیر المومنین عمر کی جانب سے ابن شُرَحْبِیل کے نام، امابعد! ذی اصبح کی کنیز ''فرتونہ'' نے مجھے لکھا ہے کہ اس کے مکان کی دیواریں چھوٹی ہیں اور اس کی مرغیوں کی چوری ہو جاتی ہے، وہ چاہتی ہے کہ اس کا مکان محفوظ کر دیا جائے، جب میرا یہ خط ملے تو خود سوار ہو کر وہاں

www.dawateislami.net

پہنچو اور اپنی نگرانی میں اس کا مکان مرمت کراؤ، والسلام۔''

جب ایوب بن شُرَحبیل کو خلیفہ کا یہ فرمان پہنچا تو انہوں نے فوراً اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مذکورہ علاقے کا رخ کیا وہاں پوچھتے پوچھاتے ''فرتونہ'' نامی کنیز کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ وہ بے چاری نہایت مسکین قسم کی بڑھیا ہے۔ ایوب بن شُرَحبیل نے اسے بتایا کہ امیر المومنین نے تمہارے بارے میں مجھے یہ حُکم نامہ بھیجا ہے، پھر اس کے مکان کی مرمت کروادی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ٥٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس **حکایت** میں **حاجت روائی** اور دلجوئی کا تذکرہ ہے، یقیناً مسلمانوں کی دِلجوئی کی اَہمِّیَّت بَہُت زیادہ ہے چُنانچِہ حدیثِ پاک میں ہے: ''فرائض کے بعد سب اَعمال میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو زِیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔'' (المعجم الکبیر ج ١١ ص ٥٩ حدیث ١١٠٧٩) واقعی اگر ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغمگُساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحبَّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

امیر المومنین کی تھکا دینے والی مصروفیات

انسان میں مختلف قابلیتیں بہت کم جمع ہوتی ہیں مثلاً جو لوگ دماغی اور عقلی حیثیت سے ممتاز ہوتے ہیں ان میں اَخلاقی اوصاف عُمُوماً بہت کم پائے جاتے ہیں اور جو لوگ ملکی وسیاسی کاموں کو نہایت سَرگرمی کے ساتھ اَنجام دیتے ہیں وہ اِنْفرادی عِبادت وریاضت پر خاطر خواہ توجُّہ نہیں دے پاتے لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز جس پابندی اور مستعدی کے ساتھ خِلافت کے فرائض اَنجام دیتے تھے، اسی شوق وشَغَف کے ساتھ اِنْفرادی عِبادت وریاضت بھی کیا کرتے تھے، عام معمول یہ تھا کہ دن بھر رِعایا کے معاملات اور مقدمات کے فیصلہ میں مشغول رہتے، نَمازِ عشاء کے بعد چراغ جلا کے بیٹھتے اور پھر یہی کام شروع ہوجاتا، اس کے بعد اَرباب رائے سے اُمورِ خِلافت کے متعلّق مختلف مشورے لیتے، پھر جو وَقْت بچتا وہ عِبادت وریاضت اور اِستراحت میں صَرْف کیا کرتے۔ ان کی تھکا دینے والی مصروفیات کو دیکھ کر بعض حضرات تَرْس کھاتے تھے اور اُن کو آرام کرنے کی ترغیب دیتے لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز پر ان کی نصیحتوں کا کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ چنانچہ ایک دن حضرت سیِّدُنا میمون بن مِہران رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جو ان کے مُشیر خاص تھے، کہا: امیر المومنین! دن بھر آپ کے اوقات رِعایا کے معاملات میں صَرْف ہوتے ہیں، رات گئے فرصت کا تھوڑا سا جو وَقْت ملتا ہے اس کو ہماری صحبت میں صَرْف کردیتے

www.dawateislami.net

ہیں! جواب دیا: لوگوں کی ملاقات سے عَقل بڑھتی ہے۔ (تاریخ دِمشق، ج ۴۵، ص ۲۲۷)

سیر وتفریح کا مشورہ دینے والے کو جواب

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے بھائی ریان بن عبدالعزیز نے انہیں مشورہ دیا کہ کبھی کبھی سیر وتفریح کے لئے بھی نکل جایا کیجئے۔ فرمایا: ''کَیْفَ لِیْ بِعَمَلِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ یعنی پھر اس دن کا کام کس طرح انجام پائے گا؟'' انہوں نے کہا: ''یَکُوْنُ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ یَلِیْہِ یعنی دوسرے دن ہوجائے گا۔'' فرمایا: حَسْبِیْ عَمَلُ یَوْمٍ فِیْ یَوْمِہٖ فَکَیْفَ بِعَمَلِ یَوْمَیْنِ فِیْ یَوْمٍ یعنی میرے لئے یہی بہت ہے کہ روز کا کام روز انجام پاجائے، دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر پورا ہوگا؟ (سیرت ابن جوزی ص ۲۲۵) بعض حضرات نے ان سے فُرصت کے اوقات میں فیض یاب ہونے کی خواہش ظاہر کی تو فرمایا: مجھے فُرصت کہاں! اب تو صِرْف خدا عَزَّوَجَلَّ کے یہاں ہی فرصت نصیب ہوگی۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۱۰)

وقت کی قَدَر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقْت ایسی اَنمول دولت ہے جو امیر وغریب کو یکساں ملتی ہے مگر ہماری اکثریت وَقْت کی اہمیت سے نا آشنا ہے اور اِس اہم ترین نعمت (یعنی وَقْت) کو فُضُولیات میں برباد کرتی ہے مثلاً کئی لوگ آنکھ کھلنے کے باوجود بلاوجہ کافی دیر تک بستر نہیں چھوڑتے، غسل خانے میں بے کار کافی وَقْت نکال دیتے ہیں، کھانا کھانے میں بہت زیادہ وَقْت لیتے ہیں، کافی دیر آئینے کے حضور

www.dawateislami.net

حاضِری دیتے ہیں، کہیں چائے پینے بیٹھے تو فُضول ولغْو گفتگو مَثَلاً مُلکی وسیاسی حالات، میچوں پر تبصرے وغیرہ میں گھنٹوں وَقت کا ضیاع کرتے ہیں۔ ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو غِیبت، چُغلی، مَوسیقی، بَدْگُمانی، دِل آزاری، تُہمت وبُہتان مَخلوط تفریح گاہ وہوٹل، ٹی وی وغیرہ پر فلمیں ڈرامے، کھیل کود کے غیرشَرْعی پروگرام دیکھ کر وَقت جیسی عظیم نعمت کو برباد کرتے اور اپنی دُنیا وآخِرت کا نقصان اُٹھاتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''دو نعمتیں ہیں جن میں لوگ بہت گھاٹے میں ہیں تندرستی اور فراغت۔'' (بخاری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۲۲، الحدیث: ۶۴۱۲) لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دولتِ وَقت کو **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری والے کاموں میں خَرچ کرنے کی کوشش کریں اور اس مختصر زندگی کے قیمتی لمحات کو فُضول وحرام خواہشات کی تکمیل میں صَرْف کرنے سے بچیں کیونکہ جو وقت کو ضائع کرتا ہے وقت اسے ضائع کردیتا ہے۔[1]

دِن لہو میں کھونا تُجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شَرْمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش از امامِ اہلسنّت علَیہِ رَحمۃُ رَبِّ العزّت)

مدینہ

[1] : وقت کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''**انمول ہیرے**'' کا مطالعہ فرمائیے۔

www.dawateislami.net

وقت برف کی مانند ہے

اِمام فخر الدّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ میں نے سُوْرَۃُ الْعَصْر کا مطلب ایک برف فروش سے سمجھا، جو بازار میں صدا لگا رہا تھا کہ رحم کرو اُس شخص پر کہ جس کا سرمایہ گُھلتا جا رہا ہے، رحم کرو اس شخص پر جس کا سرمایہ گھلتا جا رہا ہے۔ اُس کی یہ بات سن کر میں نے کہا: یہ ہے ''وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ کا مطلب، کہ جو زندگی انسان کو دی گئی ہے وہ بَرف کے پگھلنے کی طرح تیزی سے گُزر رہی ہے، اِس کو اگر ضائع کیا جائے یا غلَط کاموں میں صَرف کر دیا جائے تو اِنسان کا خسارہ ہی خسارہ ہے۔ (تفسیر کبیر، ج۱۱، ص۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیت المال کی اِصلاح

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے جن جن شعبوں کی اِصلاح کی، ان میں بیت المال (یعنی قومی خزانہ) بھی ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

(۱) بیت المال مختلف قسم کی آمدنیوں کے مجموعے کا نام ہے جن میں ہر ایک کے مَصارِف و مداخِل جُدا جُدا ہیں، غالبًا حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے زمانے سے پہلے یہ تمام آمدنیاں ایک ہی جگہ جمع ہوتی تھیں، لیکن انہوں نے آمدنیوں کے متعلِّق الگ الگ شعبہ جات قائم کئے، اور ہر ایک قسم کی آمدنی کو الگ الگ جمع کیا۔ (طبقات ابن سعد، ج۵، ص۳۱۲ ملخصًا)

www.dawateislami.net

(۲) بیت المال درحقیقت مسلمانوں کا مشترکہ خزانہ ہے جس سے ہر مسلمان برابر فائدہ اٹھا سکتا ہے، لیکن حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دور سے پہلے تمام خاندان شاہی کو عام مسلمانوں سے الگ الگ مخصوص وظیفہ ملتا تھا، جس کو وظیفۂ خاصہ کہتے تھے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کو مکمل طور پر بند کر دیا۔

(۳) قصائد (یعنی تعریفی اشعار کہنے) کے صِلے میں شعراء کو بیت المال سے جو اِنعامات ملتے تھے ان کو حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے بالکل موقوف کر دیا۔

(۴) حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دور سے پہلے یہ دَستور تھا کہ گورنر عشاء اور فجر کے وَقْت نَماز کو جاتے تھے تو آدمی ساتھ ساتھ شمع لے کر چلتا تھا اور اس کے مصارف کا بار بیت المال پر پڑتا تھا، حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اس کی رقم بند کر دی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۵ ملخصًا)

(۵) بیت المال کی آمدنیوں میں خُمس کے پانچ مصارف متعین ہیں جن کے علاوہ ان کو کسی دوسری جگہ صَرْف نہیں کیا جا سکتا، لیکن حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے پہلے کے خلفاء ان مصارف کا لحاظ نہیں کرتے تھے، مصارفِ خمس میں سب سے مُقَدَّم مَصْرَف اہل بیت ہیں، لیکن ولید اور سلیمان بن عبدُ الملک نے باوجود حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے سمجھانے بجھانے کے ان کو

www.dawateislami.net

بالکل اس حق سے محروم کر دیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خلیفہ بنتے ہی خمس کو ان کے صحیح مصارف میں صَرف کیا اور اہلِ بیت کو ان کا حق دیا۔

(طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۰۵ ملخصًا)

آپ قسم کھائیے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے نزدیک بیت المال (قومی خزانے) کی حفاظت کی بہت اہمیت تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جو خود ایک متقی پرہیزگار بزرگ تھے، بیت المال کے منتظم تھے اور بیت المال سے کچھ رقم کم ہوگئی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو لکھا کہ بیت المال میں چند دینار کم ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ان کو جواب میں لکھا: ''میں آپ کو اِلزام نہیں دیتا، مجھ سے اس مال کے بارے میں مسلمان پوچھ گچھ کرنے والے ہیں، انہیں آپ کی قسم ہی مطمئن کرسکتی ہے اس لئے آپ حلف اٹھائیے۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۸)

مُحَاصِل کی اِصلاح

ملکی محاصِل کی وجہ سے قومی خزانے کو اچھی خاصی رقم وُصول ہوا کرتی تھی لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العَزیز کے عہدِ خِلافت سے پہلے ان تمام چیزوں کا نظام اس قدر اَبتر ہوگیا تھا کہ یہ محاصِل رِعایا کے لئے بالکل ایک جبری چیز بن گئے تھے۔ اسلام میں جِزْیہ صِرف غیر قوموں کے لیے مخصوص تھا اس لیے اگر

www.dawateislami.net

کوئی عیسائی، یہودی یا مجوسی مذہبِ اسلام میں داخل ہوجاتا تھا تو وہ اس سے بالکل بَری ہوجاتا، لیکن حجاج بن یوسف نے اس فرق و اِمتیاز کو بالکل مٹا دیا تھا، اور وہ نومسلموں سے بھی جِزْیہ وُصول کرتا تھا۔ اس کی نسبت حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حیان بن شریح کو لکھا کہ ذِمّیوں میں جو لوگ مسلمان ہوگئے ہیں ان کا جِزْیہ ساقط کردیا جائے کیونکہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۵ (پ ۱۰، التوبہ: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۂ توبہ کی آیت 29 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۲۹

(پ ۱۰، التوبہ: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جِزْیہ نہ دیں ذلیل ہوکر

اس حُکْم کی بناء پر اتنی کثرت سے لوگ اسلام لائے کہ جِزْیہ کی آمدنی اچانک

www.dawateislami.net

کم ہوگئی، چنانچہ حیان بن شریح نے ان کو اطلاع دی کہ ذِمّیوں کے اسلام نے جِزْیہ کو اس قدَر نقصان پہنچایا کہ میں نے تیس ہزار اشرفیاں قرض لے کر مسلمانوں کے عطیے تقسیم کیے، لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی، اور لکھا کہ میں نے جب تمہیں مِصر کا عامِل مقرر کیا تھا۔ اسی وَقْت تمہاری کمزوری سے واقف تھا، میں نے قاصِد کو حُکْم دیا ہے کہ تمہارے سر پر کوڑے لگائے جِزْیہ کو موقوف کرو۔ (المواعظ والاعتبار، ج ۱، ص ۹۷)

جِزْیہ نہ لو

''حَیَّرہ'' کے یہودی، عیسائی اور مَجُوسی جن سے جِزْیہ کی رقم وُصول ہوتی تھی، جب اسلام لائے تو گورنر عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے جِزْیہ وُصول کرنا چاہا اور حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز سے اس کی اِجازت طَلَب کی، انہوں نے لکھا کہ خدا نے محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسلام کی دعوت کے لئے بھیجا تھا نہ کہ خَراج جمع کرنے کے لئے، ان مذاہب کے لوگوں میں جو لوگ اسلام لائیں ان کے مال میں صِرْف صَدَقہ ہے جِزْیہ نہیں۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۹ ملخصا)

نومسلموں سے جِزْیہ لینے والے گورنر کو معزول کر دیا

گورنر جراح کی نسبت جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ نومسلموں سے جِزْیہ وُصول کر رہے ہیں تو ان کو معزول کر دیا۔ نومسلموں کے جِزْیہ کی موقوفی پر ان کو اس قدَر اِصرار تھا کہ ایک بار لکھا کہ اگر ایک ذِمّی کا جِزْیہ ترازو کے پلڑوں میں رکھا جا چکا ہو اور

www.dawateislami.net

اسی حالت میں وہ اسلام قبول کرلے تو اس کا جزیہ معاف کردیا جائے، اسی طرح ایک مرتبہ فرمایا: اگر سال مکمل ہونے سے ایک دن پہلے بھی کوئی ذِمّی مسلمان ہوجائے تو اس سے جزیہ نہ لیا جائے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۷۵)

ٹیکس ختم کردیئے

پہلے خلفاء کے دور میں رِعایا پر مختلف قسم کے ٹیکس لگائے گئے تھے: روپیہ ڈھالنے پر ٹیکس، چاندی پگھلانے پر ٹیکس، عرائض نویسی پر ٹیکس، دوکانوں پر ٹیکس، گھروں پر ٹیکس، پن چکیوں پر ٹیکس، الغرض کوئی چیز ٹیکس سے بَری نہ تھی اور یہ تمام ٹیکس ماہوار وُصول کئے جاتے تھے اور اس لئے اس کو مالِ ہِلالی (یعنی ماہانہ حاصِل ہونے والا مال) کہا جاتا تھا۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز تختِ خِلافت پر متمکن ہوئے تو دیکھا کہ ان میں بعض قسم کی آمدنیاں شَرْعاً ناجائز ہیں اور بعض سے رِعایا پر غیر معمولی بار پڑ رہا ہے، اس لئے انہوں نے ان کو یک لخت موقوف کردیا۔ عَرَبی زَبان میں اس قسم کے ٹیکسوں کو مَکْس کہتے ہیں مگر آپ نے فرمایا: یہ مَکْس نہیں بلکہ نَجِس ہے، وہ نجس جس کی نسبت خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ (پ۱۹، الشعراء ۱۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

لہٰذا جو اپنے مال کی زکوٰۃ دے وہ قبول کرلو جو نہ دے اللّٰہ تعالیٰ خود اس سے حساب

www.dawateislami.net

لے گا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۸ ملتقطاً)

بیتُ مال میں بَرَکت

یہ عجیب بات ہے کہ اس قدر رَزمی کے باوجود حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے زمانہ میں جو مال گزاری وُصول ہوئی، اس سے حجاج کے پُر مظالم زمانہ کو کوئی نسبت نہیں، حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فخریہ فرمایا کرتے تھے کہ حجاج کو نہ دین کی لیاقت تھی نہ دنیا کی، اس نے کاشت کاروں کو 20 لاکھ دِرہم زمین کی آبادی کے لیے بطورِ قَرض کے دیئے تو محصولات کی مَد میں 1 کروڑ 60 لاکھ اور وُصول ہوئے، لیکن باوجود اس ویرانی کے عراق میرے قبضہ میں آیا تو میں نے 10 کروڑ 24 لاکھ دِرہم وُصول کیے، اور اگر زندہ رہا تو اس سے بھی زیادہ وُصولی کروں گا۔ (معجم البلدان، باب السین والواو وما یلیھما، ج ۳ ص ۸۷ ملخصاً)

سرکاری عہدوں پر تقرری کا طریقہ کار

زمانہ قدیم کا نظامِ سلطنت موجودہ زمانہ کے نظامِ حکومت سے بالکل مختلف تھا آج کے دور میں حکومت کی شخصیتیں بدل جاتی ہیں، نظامِ حکومت اُلٹ پلٹ جاتا ہے لیکن سلطنت کے اَعضاء و جوارح یعنی عمّال (یعنی گورنر وغیرہ) پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑتا، لیکن قدیم زمانہ میں سلاطین کی شخصیت کا تَغَیُّر وتَبَدُّل گویا نظامِ سلطنت کی تبدیلی تھا، اور یہ اِنْقِلاب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دورِ خلافت میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے انہوں نے تختِ خلافت پر متمکن ہونے کے

www.dawateislami.net

ساتھ ہی تمام مفاسِد کی اِصلاح کرنی چاہی لیکن اس کے لیے سب سے بڑی ضَرورت ان پُرزوں کی تھی جو نہایت نیک نیتی اور خُلوص کے ساتھ سلطنت کی کُل کو چلائیں اور انکے زمانہ میں اس قسم کے اہل اَفراد تقریباً مَفقُود ہو چکے تھے۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو صاف نظر آتا تھا کہ انہیں جس قسم کے مددگاروں کی ضَرورت ہے وہ سرکاری دفتروں میں نہیں مل سکتے، اس لیے وہ اپنی نگاہ کو دُور دُور تک دوڑاتے تھے اور جہاں کہیں کوئی مرغِ بلند آشیاں نظر آتا تھا اس کو اس جال میں پھنسانا چاہتے تھے جس میں خود گرِفتار ہو چکے تھے۔ اَہل افراد ملیں نہ ملیں عُمّال سلطنت کا تقرر فوری طور پر کرنا ضروری تھا اس لئے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے تختِ حکومت پر بیٹھتے ہی مختلف اشخاص کو ذمہ داری کے مختلف عہدے دیئے جن کے ناموں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ابوبکر بن محمد بن حزم کو سلیمان بن عبدالملک نے مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا تھا اور حضرتِ عمر بن عبدالعزیز نے بھی ان کو اس عہدے پر قائم رکھا۔ عبدالعزیز بن عبداللّٰہ بن خالد کو مکہ کا گورنر مقرر کیا۔ **عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب** کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ **عدی بن اَرطاۃ** کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ **مسح بن مالک خولانی** کو اندلس کا گورنر مقرر کیا۔ **عمر بن ھبیر** کو جزیرہ کا گورنر مقرر کیا۔ **اسماعیل بن عبداللّٰہ مخزومی** کو افریقہ کا گورنر مقرر کیا۔ **جراح بن عبداللّٰہ الحکمی** کو خراسان کا گورنر مقرر کیا۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۴، ص ۳۱۶، ۳۲۳ وتاریخ طبری، ج ۴، ص ۲۴۱ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

ذمہ داران کی تقرری کے مَدَنی پھول

عُمّال کی تقرری اور معزولی کا دارومدار جن مَدَنی پھولوں (یعنی اصولوں) پر تھا ان کی تفصیل ملاحظہ ہو:

(۱) کوئی شخص جو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا قَرابت دار ہوتا اس کو کبھی عامِل مقرر نہیں کرتے تھے، بیٹے سے زیادہ کون عزیز ہوسکتا ہے، لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان میں سے کسی کو کوئی عہدہ نہیں دیا۔ ((تاریخِ دِمشق، ج ۴۵، ص ۱۹۸ ملتقطاً)) ایک بار جراح بن عبداللّٰہ حکمی نے عبداللّٰہ بن اہتم کو عامِل مقرر کیا، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو خبر ہوئی تو لکھا کہ اس کو ہٹادو، کیونکہ اور باتوں کے علاوہ وہ خود میرا رشتہ دار ہے۔ (ابن جوزی ص ۱۰۵)

(۲) جو لوگ کسی عہدہ کے خواستگار ہوتے تھے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ان کو وہ عہدے نہیں دیتے تھے اور مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنت بھی یہی تھی۔

(۳) جو لوگ سَفّاک اور ظالم ہوتے تھے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ان کو بھی کوئی عہدہ نہیں دیتے تھے، ایک بار جراح بن عبداللّٰہ حکمی نے عمارہ کو عامِل مقرر کیا، تو انہوں نے لکھا کہ مجھ کو نہ عمارہ کی ضَرورت ہے نہ عمارہ کی مار پیٹ کی، نہ اس شخص کی جس نے اپنے ہاتھ کو مسلمانوں کے خون سے رنگین کیا ہے، اس

www.dawateislami.net

لیے اس کو معزول کر دو۔ (ابن جوزی ص ۱۰۵) خود جراح اور یزید بن مہلب کی معزولی کا سبب بھی یہی ظُلم وعدوان تھا یہی وجہ ہے کہ حجاج کے ملازموں اور اس کے قبیلہ کے لوگوں کو کوئی جگہ نہیں دیتے تھے۔ ابو مسلم جو حجاج کا جلاد اور ہم قبیلہ تھا، ایک فوج میں شریک ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اس کو واپَس بلا لیا۔ (ابن جوزی ص ۱۰۸)

(۴) حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز عُمّال کے تقرر میں یہ لحاظ بھی رکھتے تھے کہ قرآن وحدیث کا عالِم ہو چنانچہ اس وَصْف کو پیشِ نظر رکھ کر انہوں نے تمام عُمّال کے نام ایک عام فرمان بھیجا کہ اہلِ عِلْم کے سوا اور کوئی شخص کسی عہدے پر مامور نہ کیا جائے لیکن تمام عُمّال کی طرف سے جواب آیا کہ ہم نے ان سے کام لیا، مگر وہ خائن نکلے لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اب بھی اس پر اِصرار رہا، اور لکھا کہ خبردار مجھے یہ نہ معلوم ہونے پائے کہ تم نے اہلِ عِلْم کے سوا اور کسی کو عامِل بنایا، اگر اہلِ عِلْم میں بھلائی نہیں ہے تو کسی اور میں کیونکر ہوگی؟ (سیرتِ ابن جوزی ص ۱۲۰)

(۵) اگرچہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی نیک شہرت نے جیسا کہ میمون بن مہران نے ان کو یقین دلایا تھا، ان کے تختِ حکومت کے گرد بہترین اشخاص جمع کر دیئے تھے، لیکن یہ تمام شخصیتیں حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ اثر تھیں اور انہی کے اشاروں سے یہ تمام پُرزے حرکت

www.dawateislami.net

کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا قاعدہ تھا کہ بات بات پر عُمّال کو ہدایتیں کرتے رہتے تھے، احکام بھیجتے رہتے تھے، ان کو کام کرنے کی ترغیب وترہیب دیتے رہتے تھے، اس لیے طبیعتوں پر خواہ مخواہ ان کا اَخلاقی اثر پڑتا تھا مثلاً گورنر ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنی ذمّہ داریاں نبھانے کے لئے دن رات ایک کر دیتے تھے اور یہ صِرْف حضرتِ عمر بن عبدالعزیز کی ترغیب وتحریص کا اثر تھا۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۰۲)

حجاج کی رَوِش اپنانے سے روکا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے عُمّال کو سَخْت تاکید کی تھی کہ حجاج کی رَوِش اِختیار نہ کریں، ایک بار عدی بن اَرطاۃ کو لکھا کہ میں تمہیں حجاج کی رَوِش سے روکتا ہوں کیونکہ حجاج ایک مصیبت تھا، ایک قوم نے اپنے عمل سے اس کی غلَط کاریوں کی مُوافقَت کی، اس لیے اپنے زمانے میں اس نے جو چاہا کیا لیکن اب وہ زمانہ گزر گیا اور سلامتی کے دن واپَس آ گئے اور اگر صِرْف ایک ہی دن رہے تب بھی یہ خدا کا عطیہ ہوگا، میں نے تمہیں نَماز کے متعلِّق اس کی پیَروی سے روکا ہے کیونکہ وہ وَقْت میں تاخیر کرتا تھا، میں نے زکوٰۃ کے متعلِّق اس کی تقلید سے روکا ہے کیونکہ وہ بے محل لیتا تھا اور بے محل صَرْف کرتا تھا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۰۷) ایک اور عامِل نے ذِمّیوں کے کھلیانوں (یعنی گوداموں) کی حد بندی کی تو اس کو لکھا کہ ایسا نہ

www.dawateislami.net

کرو، یہ حجاج کا طریقہ تھا اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ (سیرتِ ابن جوزی ص ۱۰۸)

کارکردگی کی تحقیقات بھی کرتے تھے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو صِرْف ان ہدایات ہی پر قَناعَت نہ تھی بلکہ مناسب طریقوں سے وہ عُمّال کے طَرزِ عمل کی تحقیقات بھی کرتے رہتے تھے تاکہ وہ راہِ اِعتدال سے ہٹنے نہ پائیں۔ رِیاح بن عُبَیدہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے کہا کہ عِراق میں میری جائیداد اور میرے اہل و عِیال ہیں، اگر اِجازت ہو تو میں ان کو دیکھ آؤں؟ انہوں نے پہلے تو مجھے روکا مگر میرے اِصرار کے بعد اِجازت دی جب میں رُخصت ہونے لگا تو میں نے کہا کہ اگر آپ کی کوئی ضَرورت ہو تو اِرشاد فرمایئے؟ بولے: میری ضَرورت صِرْف یہ ہے کہ اہلِ عراق اور ان کے ساتھ حُکّام و عُمّال کے طرزِ عمل کے متعلّق حالات دریافت کرو۔ میں نے لوگوں سے اس کے متعلّق سوال کیا تو سب کو عُمّال کا مداح پایا، واپس آ کر حضرتِ عمر بن عبدالعزیز کو اس کی اطلاع دی، تو انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا: اگر تم نے اس کے خِلاف خبر دی ہوتی تو میں ان کو معزول کر دیتا۔

ذِمّیوں کے حقوق کی حفاظت

ذِمّیوں کے حُقُوق کی نگہداشت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے، حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے جس طرح ان تمام چیزوں کی نگہداشت کی اس کی نظیر خِلافتِ راشِدہ کے سِوا اور خلفاء کے دور میں بہ مشکل مل سکتی

www.dawateislami.net

ہے، انہوں نے ذِمّیوں کی جائیداد کی حفاظت میں خاندانی تعلقات کی بھی پروا نہیں کی، ان کے عہد میں ذِمّیوں کی تمام چیزیں اس قدر محفوظ تھیں کہ ان سے ذرہ برابر بھی تعرُّض نہیں کیا جاسکتا تھا، جان جائیداد سے بھی زیادہ عزیز شے ہے اور حضرتِ عمر بن عبدالعزیز نے ذِمّیوں کی جان کو مسلمانوں کی جان کے برابر سمجھا۔

گرجا گھر کا مقدمہ

دِمشق میں عیسائیوں کا ایک گرجا تھا، جو خاندانِ بنونضر کی جاگیر میں آ گیا تھا، عیسائیوں نے حضرتِ عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں اس کا دعویٰ کیا اور انہوں نے اس کو واپس دِلا دیا۔ ایک اور مسلمان نے ایک گرجے کی نسبت دعویٰ کیا کہ وہ اس کی جاگیر میں ہے لیکن حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کہا کہ اگر یہ عیسائیوں کے معاہدے میں داخِل ہے تو تم اس کو نہیں پا سکتے۔

(فتوح البلدان ج ١ ص ١٤٧ تا ١٤٩)

جِزْیہ کی وُصولی میں تخفیف

جِزْیہ کی تخفیف اور وُصولی میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ہمیشہ ذِمّیوں کے ساتھ نہایت نَرْمی کا برتاؤ کیا۔ وہ پہلے اپنے جِزْیہ میں مصالحۃً سالانہ کپڑے دیا کرتے تھے، اس کے بعد جب ان کی تعداد میں کمی واقع ہونا شروع ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا عثمان اور حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے کپڑوں کی تعداد میں کمی کر دی۔ عراق میں جب ابن الاشعث نے حجاج سے بغاوت

www.dawateislami.net

کی، تو اس نے وہاں کے ذمہ داروں پر اس کی اِعانت کا اِلزام قائم کیا اور اس کے خراج و جِزْیہ کو بہت زیادہ سَخْت کر دیا اور اس میں غیر معمولی اِضافہ کر دیا، یعنی سالانہ آٹھ سو رنگین کپڑے ان پر لازم کر دیئے، حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دورِ خِلافت میں ان لوگوں نے اپنے مصائب کا اظہار کیا تو انہوں نے گھٹا کر دو سو کپڑے کر دیئے جن کی قیمت آٹھ ہزار دِرْہم تھی۔ (فتوح البلدان، ج ۱، ص ۸۰، ملخصًا)

نَرْمی کرو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز عُمّال کو حُکْم بھیجتے رہتے تھے کہ ذِمّیوں کے ساتھ ہر قسم کی اَخلاقی رعایتیں کی جائیں، چنانچہ ایک بار عدی بن اَرطاۃ کو لکھا کہ ذِمّیوں کے ساتھ نَرْمی کرو، اگر ان میں کوئی شخص بوڑھا ہو جائے اور وہ نادار ہو تو اس کے اخراجات کے کفیل بن جاؤ اور اگر اس کا کوئی رشتہ دار ہو تو اس کو حُکْم دو کہ وہ اس کے اَخراجات برداشت کرے، جس طرح تمہارا کوئی غلام بوڑھا ہو جائے تو اس کو آزاد کرنا پڑے گا، یا تادمِ مَرْگ اس کو کھلانا پڑے گا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۶)

ظُلْم کی نشانیاں مٹا دیں

اگرچہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خوش قسمتی تھی کہ سلیمان بن عبدالملک نے حجاج کے تمام مقرر کردہ عُمّال کو معزول کر کے اس کے جبارانہ اِقتدار کو بہت کچھ مٹا دیا تھا، تاہم اب تک اس کے ظُلْم و سِتَم کی جو یادگاریں باقی تھیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان کا بھی خاتمہ کر دیا، حجاج کے

www.dawateislami.net

تمام خاندان کو یمن کی طرف جلا وطن کر دیا اور وہاں کے عامِل کو لکھا کہ میں تمہارے پاس حجاج کے خاندان کو بھیجتا ہوں، ان کو اپنی حکومت میں اِدھر اُدھر منتشر کر دو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۰۹)

زائد رقم واپس لوٹا دی

صدقات میں پہلے جو زائد رقمیں وُصول کی جاتی تھیں، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان تمام رقموں کو واپس کر دیا۔ ایک بار عامِل صَدَقہ وُصول کر کے آیا تو حضرتِ عمر بن عبدالعزیز نے اس کی مِقدار پوچھی، اس نے مِقدار بتائی تو پوچھا کہ تم سے پہلے کس مِقدار میں صَدَقہ وُصول ہوتا تھا؟ اس نے اس سے زیادہ مِقدار بتائی، فرمایا: یہ کہاں سے وُصول ہوتی تھی؟ اس نے کہا: گھوڑوں اور خدام وغیرہ پر لی جاتی تھی۔ یہ سن کر آپ نے ان رقموں کو بالکل معاف کر دیا اور فرمایا: میں نے معاف نہیں کیا خدا عَزَّوَجَلَّ نے معاف کیا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قیدیوں کو سہولتیں دیں

مُجرِموں کو جرائم پر سزا دینا اگرچہ قیامِ اَمن کے لیے ضروری ہے تاہم عُرف وتمدُّن کے لحاظ سے سزا کی نوعیت اور مُجرِمین کی حالت میں اِختلاف ہوتا رہتا ہے،

www.dawateislami.net

اسلام چونکہ ایک مُتَمَدَّن سلطنت کا بانی تھا اس لیے اس نے قیدیوں کے ساتھ ان تمام مُراعات کو قائم رکھا جو مقتضائے انسانیت تھیں مثلاً عام حُکم دیا کہ کسی مسلمان قیدی کو اتنی بھاری بیڑیاں نہ پہنائی جائیں کہ وہ نَماز نہ پڑھ سکے (سیرت ابن جوزی ص ۸۹) قیدیوں کی مختلف نوعیت اور مختلف حالت کے لحاظ سے ان کے لیے الگ الگ اَحکام جاری کئے ، چنانچہ تمام صوبوں کے گورنروں کو لکھا کہ اگر بیمار قیدیوں کے عزیز و اقارِب نہ ہوں یا ان کے پاس مال نہ ہو تو ان کی خبر گیری کرو، جو لوگ قَرض کے بارے میں قید کئے جائیں ان کو اور مُجرِموں کے ساتھ ایک کوٹھڑی میں نہ رکھو، عورتوں کو الگ قید کرو، قیدیوں کو سردیوں اور گرمیوں میں لباس فراہم کرو اور جیلر ایسا شخص مقرر کرو جو قابلِ اِعْتماد ہو اور رشوت نہ لے۔ ان اَحکام کے ساتھ ابوبکر بن حزم کو خصوصیت کے ساتھ لکھا کہ ہفتہ کے روز جیل خانہ کا معائنہ کیا کریں۔ ان کے علاوہ دیگر عُمّال کو بھی قیدیوں کے ساتھ حسنِ سُلُوک کرنے کی ہدایت کی۔

(طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۷۶ ملخصًا)

مسلمان قیدیوں کا فدیہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے گورنروں کو تاکیدی مکتوب روانہ کیا کہ مسلمان قیدیوں کا فدیہ ادا کر کے انہیں رہائی دلوائیں چاہے سارا خزانہ صَرْف کرنا پڑے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۲۰)

www.dawateislami.net

سزا کی حد مقرر کردی

اسلام نے خود جن جرائم پر سزائیں مقرر کردی ہیں ان میں تو کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوسکتی، تاہم اسلام نے تعزیر (یعنی قاضی یا حاکمِ اسلام کی طرف سے دی جانے والی سزا) کی کوئی تحدید (یعنی حد مقرر) نہیں کی ہے اور اس کو خود حاکمِ اسلام وقاضیٔ اسلام کی رائے پر چھوڑ دیا ہے، حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے زمانہ میں عُمّال نے اس میں اس قدر سختیاں کردی تھیں کہ بعض جرائم پر بلکہ صِرف اِلزام وشبہہ پر تین تین سو کوڑے مارتے تھے۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے قانونی طور پر تعزیر کی تحدید کردی جس کی انتہائی مِقدار 30 کوڑے تھی۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۷۳)

لوگوں کو مَشَقَّت کا عادی بنا رہا ہوں

ان سب اَقدامات کے باوجود ابھی تک حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اس طرح کام نہیں کر پائے تھے جس طرح کرنا چاہتے تھے، چُنانچِہ جب آپ کے شہزادے حضرت سیِّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق نے اس بارے میں آپ کی خدمت میں عَرض کی تو فرمایا: مجھے اپنی اور تمہاری جان کی پرواہ نہیں مگر میں لوگوں کو مَشَقَّت کا عادی بنا رہا ہوں، اگر زندگی باقی رہی تو اپنی رائے کے مطابق ہی عمل کروں گا اور اگر اس سے پہلے دنیا سے چلا گیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیتوں کا حال جانتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ اگر لوگوں کے ساتھ اچانک سختی کی تو وہ مجھے تلوار کے اِستِعمال پر

www.dawateislami.net

مجبور کردیں گے اور جو اچھا کام تلوار کے بغیر نہیں ہوسکتا اس میں کوئی اچھائی نہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۱۵)

تمہارے دلوں سے حرص ولالچ نکالنا چاہتا ہوں

حضرت میمون بن مہران علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ اگر میں پچاس سال بھی تمہارا خلیفہ رہوں تب بھی میں اِنصاف کے جُملہ مُراتب تم کو نہیں سکھا سکتا، میں تمہارے دل سے دنیاوی حرص ولالچ نکال دینا چاہتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہ طَمع کے ساتھ تمہارے دل بھی سینے سے نکل پڑیں گے، میری آرزو ہے کہ تم برائیوں کو سچے دل سے بُرا سمجھو تاکہ عَدل واِنصاف سے دلوں کو تسکین ہو۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۸)

مسلمان کو تکلیف پہنچنا گوارا نہیں

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے جَعْوَنہ بن حارِث کو ''مَلَطْیَہ'' کی طرف بھیجا، انہوں نے وہاں پر حملہ کیا اور بہت سا مالِ غنیمت حاصِل کیا۔ جب وہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس آئے اور اپنی کارکردگی پیش کی تو دریافت فرمایا: کسی مسلمان کو تو نقصان نہیں پہنچا؟ عَرض کی: **یاامیرالمؤمنین!** سوائے ایک معمولی آدمی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا۔ تڑپ کر فرمایا: ''معمولی آدمی؟'' پھر جَعْوَنہ کو ڈانٹا: تم ایک مسلمان کو نقصان پہنچا کر میرے پاس گائے اور بکریاں لاتے ہو! جب تک میں زندہ ہوں تم کسی عہدے پر دوبارہ فائز نہیں ہوسکتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۶۸ رقم ۷۴۳۴)

www.dawateislami.net

اپنے ہاتھ، پیٹ اور زبان کی حفاظت کرو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک گورنر کو نصیحت فرمائی: تم اپنے ہاتھ کو مسلمانوں کے خون سے، پیٹ کو ان کے مال سے اور زَبان کو ان کی بے عزتی سے بچانا، اگر تم نے یہ کام کر لئے تو گویا اپنی ذمّہ داری نبھالی۔

(سیرت ابن جوزی ص ۱۱۴)

نیک بندے چیونٹیوں کو بھی اِیذا نہیں دیتے

اللّٰہ کے نیک بندے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ غُصّے میں آکر مسلمانوں کو تو کیا تکلیف دیگا چیونٹیوں تک کو اِیذا دینے سے گُریز کرتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں (پ ۳۰، المطففین ۲۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْذُوْنَ الذَّرَّ یعنی نیک بندے وہ ہیں جو چیونٹیوں کو بھی اَذِیَّت نہ دیں۔ (تفسیر حسن بصری ج ۵ ص ۲۶۴)

تلوار کے اِستِعمال سے روکا

جراح بن عبداللّٰہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو اہلِ خراسان کی صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ لوگ بہت بگڑے ہوئے ہیں ان کی اِصلاح تلوار اور دُرّوں کے بغیر نہیں ہوسکتی، آپ میری راہنمائی فرمائیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ان کو جواب میں لکھا:

www.dawateislami.net

تم نے یہ غلَط لکھا کہ اہلِ خراسان تلوار کے بغیر نہیں سدھریں گے، عدل اور حق ایسی چیزیں ہیں جن کی بدولت یہ خود بخود دُرُست ہوجائیں گے، لہٰذا تم ان میں حق و اِنصاف کا بول بالا کرو، والسلام۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۴)

خونریزی کی اِجازت نہیں دی

دو افراد کو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے عراق کے کسی کام پر مقرر کیا تھا تو انہوں نے بھی لکھا تھا کہ لوگ بغیر تلوار کے دُرُست نہیں ہوتے، آپ نے ان دونوں کو لکھا: بے وقوفو! تم مجھ سے مسلمانوں کے خون کے بارے میں عَرض و معروض کرتے ہو؟ لوگوں میں سے کسی ایک شخص کے خون کے بجائے میرے لئے تم دونوں کے خون بے قیمت ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۴۰ رقم ۷۳۲۱)

مسلمان ایک دوسرے کے محافظ ہوتے ہیں چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی ''**احیاء العلوم**'' میں نقل کرتے ہیں، ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اِستِفْسار فرمایا: جانتے ہو ''مسلمان'' کون ہوتا ہے؟ سب نے عَرض کی: **اللّٰہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زَبان سے دوسرے مومنوں کو مال اور جسمانی لحاظ سے کوئی خطرہ نہ ہو۔'' پھر پوچھا، مہاجر کون ہوتا ہے؟ فرمایا: ''جو برے کام کرنا چھوڑ دے۔'' اور اِرشاد فرمایا کہ مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی

www.dawateislami.net

طرف آنکھ سے اس طرح اِشارہ کرے جس سے اسے تکلیف پہنچے اور یہ بھی حلال نہیں کہ ایسی حرکت کی جائے جو کسی مسلمان کو خوفزدہ کردے۔'' (کتاب الزھد لابن مبارک، ص ۲۴۰، الحدیث ۶۷۹۰۶۸۸ اتحاف السادۃ المتقین، ج ۷، ص ۱۷۵، ۱۷۷)

کھیتی کے مالک کی شکایت

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر شکایت کی: میں نے کھیتی کاشت کی تھی کہ اہلِ شام کا لشکر وہاں سے گزرا اور اِسے خراب کر دیا۔ حضرت عمر نے اس کے بدلے اُسے دس ہزار دِرْہم دیئے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۹۷)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اسی نوعیت کی ایک حکایت کے بعد لکھتے ہیں: اِس **حکایت** سے اُن لوگوں کو دَرْس حاصِل کرنا چاہئے جو لوگوں کی دیواروں اور سیڑھیوں کے کونوں وغیرہ کو پیک (یعنی پان کے رنگین تھوک) کی پچکاریوں سے بدنُما کر دیتے ہیں، اِسی طرح بِغیر اِجازتِ مالِک مکانوں اور دُکانوں کی دیواروں اور دروازوں نیز سائن بورڈز اور گاڑیوں، بسوں وغیرہ کے باہَر یا اندر اِسٹیکرز اور پوسٹر لگانے والے، دیواروں پر مالِک کی اِجازت کے بِغیر ''چاکنگ'' کرنے والے بھی دَرْس حاصِل کریں کہ اس طرح کرنے سے لوگوں کے حُقُوق پامال ہوتے ہیں۔ بے شک حُقُوقُ اللّٰہ ہی عظیم تر ہیں مگر توبہ کے تعلُّق سے حُقُوقُ الْعِبادکا

www.dawateislami.net

مُعامَلہ حُقُوقُ اللّٰہ سے سَخْت تر ہے، دنیا میں جس کسی کا حق ضائع کیا ہوا گر اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب دنیا ہی میں نہ بنی ہوگی تو قِیامت کے روز اُس صاحِبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق ادا نہ ہوا تو اُس کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ مَثَلاً جس نے بِلاعُذرِ شَرْعی کسی کو جھاڑا ہوگا، گُھور کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہوگا، دل دُکھایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کے پیسے دبا لئے ہوں گے، پیک، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہوگی، کسی کی دکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہوگا، کسی کی عمارت سے قریب غیر واجِبی طور پر زبردستی اپنی عمارت بنا کر اُس کی ہوا اور روشنی میں رُکاوٹ کھڑی کی ہوگی، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے ڈینٹ ڈال کر یا خَراش لگا کر راہِ فِرار اِختیار کی ہوگی، یا بھاگ نہ سکنے کی صورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زَبانی یا رُعب داب سے اُسی کو مُجرِم باور کرا کر اُس کی حق تلفی کی ہوگی، عیدِ قرباں وغیرہ کے موقع پر صاحِبِ مکان کی رِضامندی کے بغیر اُس کے گھر کے آگے جانور باندھ کر یا ذَبح کر کے اُس کی دیوار یا گھر سے نکلنے کا رَستہ گوبر، خون اور کیچڑ وغیرہ سے آلودہ کر کے اُس کیلئے اِیذا کا سامان کیا ہوگا، کسی کے مکان یا دکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کُن گند کچرا پھینکا ہوگا، اَلْغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچہ نَمازیں، حج، عمرے، خیراتیں اور بڑی بڑی نیکیاں لیکر گیا ہوگا، مگر بروزِ قِیامت اُس

www.dawateislami.net

کی عِبادتیں وہ لوگ لے جائیں گے جن کو ناحق نقصان پہنچایا ہوگا یا بلا اِجازتِ شَرْعی کسی طرح سے ان کی دل آزاری کا باعث بنا ہوگا۔ نیکیاں دینے کے باوُجُود حُقُوق باقی رہنے کی صورت میں اُن کے گناہ اِس ''نیک نَمازی'' کے سر تھوپ دیئے جائیں گے اور یوں دوسروں کی حق تلفی کرنے کے سبب حاجی، نَمازی، روزہ دار اور تہجُّد گزار ہونے کے باوُجُود وہ جہنَّم میں جا پڑے گا۔ وَالْعِیاذ بِاللّٰہ تعالٰی۔ (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے چاہے گا محض اپنے فضل وکرم سے صُلح کرائے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''ظُلم کا اَنجام'' مُلاحظہ فرمالیجئے۔ (ماخوذ از ''اشکوں کی برسات''، ص ١٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فلاحِ عامہ کے کام

عوام کی فلاح و بہبود کے لئے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے تمام ممالکِ محروسہ میں نہایت کثرت سے مسافر خانے بنوائے، چنانچہ خراسان کے عامِل کو لکھا کہ وہاں کے راستے میں بہت سے مسافر خانے تعمیر کرائے جائیں۔ (الطبقات الکبری ج ٥، ص ٢٦٦)

مسافروں کی خیر خواہی کرو

سمرقند کے عامِل سلیمان بن ابی السریٰ کے پاس فرمان بھیجا کہ وہاں کے

www.dawateislami.net

شہروں میں سَرائیں (یعنی مسافر خانے) تعمیر کراؤ، جو مسلمان اُدھر سے گزریں ایک دن اور رات ان کی مہمان نوازی کرو، ان کی سواریوں کی حفاظت کرو جو مسافر مریض ہو اس کو دو رات اور دو دن مقیم رکھو۔ اگر کسی کے پاس گھر تک پہنچنے کا سامان نہ ہو تو اس قَدر سامان کر دو کہ اپنے وطن میں پہنچ جائے۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۴، ص ۳۲۷)

عوامی لنگر خانہ

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ایک عام لنگر خانہ قائم کیا، جس میں تمام فقراء مساکین اور مسافروں کو کھانا ملتا تھا۔ (تاریخ دمشق ج ۴۵ ص ۲۱۸)

چراگاہوں کو کھول دیا

ماتحت ممالک میں جو چراگاہیں تھیں ان میں نَقیع کے سوا تمام چراگاہوں کو عام کر دیا (الطبقات الکبری ج ۵، ص ۲۶۶) اور ان کے متعلّق ایک عامِل کو لکھا: فَمَا حُمِیَ مِنَ الْاَرْضِ اَلَّا یُمْنَعُ اَحَدٌ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ فَاَبِحِ الْاَحْمَاءَ ثُمَّ اَبِحْهَا جو زمینیں چراگاہ بنائی گئی ہیں تو جہاں جہاں برسات کا پانی گرے ان سے کسی کو نہ روکا جائے، اس لئے چراگاہوں کو عام کر دو اور ضرور عام کر دو۔ (الطبقات الکبری ج ۵، ص ۲۹۶)

ضَرورت مندوں کی تلاش

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی طرف سے ایک شخص باقاعدہ اِعلان کیا کرتا: کہاں ہیں قرض دار؟ کہاں ہیں نکاح کی خواہش رکھنے والے؟

www.dawateislami.net

کہاں ہیں مَساکین؟ کہاں ہیں یتیم؟ اور جب یہ لوگ مُنادِی کرنے والے سے رابطہ کرتے تو وہ ان کی ضروریات کو پورا کیا کرتا تھا۔ (البدایۃ والنھایۃ، ج٦، ص٣٤٠)

نابیناؤں، فالج زدوں اور یتیموں کی خیر خواہی

غلاموں کے نگران نے حاضِر ہوکر ان کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے اَخراجات مانگے تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے غلاموں کی تعداد دریافت فرمائی تو بتایا گیا کہ اتنے ہزار غلام ہیں۔ آپ نے شام کے شہروں میں مکتوب روانہ کیا کہ نابیناؤں اور فالج زدوں کی تفصیلات بھیجی جائیں، جب معلومات آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ تک پہنچیں تو ہر نابینا کو ایک اور دو فالج زدوں کو ایک خادِم عطا کیا، اس کے بعد بھی کچھ غلام باقی تھے چنانچہ آپ نے یتیموں اور قرض داروں کی فہرست منگوائی اور ہر پانچ افراد کو ایک غلام عطا کر دیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ١٨٣)

اندھوں اور اپاہجوں کی دیکھ بھال کے لئے غلام عطا فرماتے

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَدِیر کے پاس جب "خُمُس"[1] کے غلام زیادہ ہو جاتے تو دو دو اپاہجوں کو خدمت کے لئے ایک غلام اور ہر نابینا کو

مدینہ

[1] : مسلمان جو مال کفار سے بطورِ قوت وغلبہ اور لشکر کشی کے حاصِل کریں اس کو مالِ غنیمت کہا جاتا ہے۔ اس مالِ غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے چار حصے مجاہدین میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور پانچواں حصہ الگ کر دیا جاتا ہے جس کو خُمُس کہا جاتا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج١٠ ص٦، ٧ ملخصًا)

www.dawateislami.net

راہ دکھانے کے لئے ایک غلام دے دیا کرتے تھے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۸)

اپاہجوں کے وظائف مقرر کئے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے اپاہجوں کے بھی وظائف مقرر کئے اور اس فیصلے پر اِس شِدّت کے ساتھ عمل کیا کہ جو عامِل اس کی خِلاف ورزی کرتا تھا وہ معتوب ہوتا تھا۔ ایک بار دِمشق کے بیت المال سے ایک اپاہج کا وظیفہ مقرر کیا گیا تو ایک عامِل نے کہا کہ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک تو کیا جاسکتا ہے لیکن تندرست آدمی کے برابر وظیفہ نہیں مقرر کیا جاسکتا، لوگوں نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کی خدمت میں اس کی شکایت کردی۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس عامِل کی خوب خبر لی۔

قحط زدگان کی مدد

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے زمانے میں ایک مرتبہ زبردست قحط پڑا تو عَرَب کے کچھ لوگ ایک وفد کی شکل میں آپ کے پاس آئے اور عَرض کی: ''**یاامیرالمؤمنین!** ہم ایک شدید ضَرورت کی وجہ سے آپ کے پاس حاضِر ہوئے ہیں، فاقوں کے سبب ہمارے جِسم کی چمڑی سُوکھ گئی ہے اور ہماری مشکل کا حل صرف بیتُ المال کے ذریعہ ممکن ہے۔ اس مال کی حیثیت تین میں سے ایک ہوسکتی ہے، یا تو یہ مال **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے یا بندوں کے لئے یا پھر آپ کے لئے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو اس کی ضَرورت نہیں وہ بے نیاز ہے، اگر بندگانِ خدا کے لئے ہے

www.dawateislami.net

تو اس میں سے ہمیں بھی دے دیجئے، اگر آپ کا ہے تو صَدَقے کے طور پر ہی ہمیں دے دیجئے، اللّٰہ تعالیٰ صَدَقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دے گا۔'' یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی چنانچہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے حُکْم دیا کہ ان لوگوں کی تمام ضَروریات بیت المال سے پوری کی جائیں۔

(التبر المسبوک فی نصیحۃ الملوک، باب فی ذکر العدل والسیاسۃ، ج۱، ص ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیا آتی ہے

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا مولا مشکل کشا علیُّ المرتضٰی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن حسن رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ اپنی کسی ضَرورت کی وجہ سے حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس آئے تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے انہیں تاکید کی: اِذَا کَانَتْ لَکَ حَاجَۃٌ فَاَرْسِلْ اِلَیَّ اَوِاکْتُبْ، فَاِنِّی اَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہ تَعَالٰی اَنْ یَّرَاکَ عَلٰی بَابِیْ یعنی جب آپ کو کوئی حاجت دَرپیش ہو تو کسی کی زَبانی یا لکھ کر پیغام بھجوا دیا کریں کیونکہ مجھے اس بات پر اللّٰہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ وہ آپ جیسی ہستی کو میرے دروازے پر کھڑا دیکھے۔

(بدائع السلک فی طبائع الملک، ظہور العنایۃ بمن لہ حق، ج۱ ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

بچوں کے وظیفے

ملک میں جتنے مسلمان تھے ان میں بچے بچے کا وظیفہ مقرر کیا، چنانچہ محمد بن عمر کا بیان ہے کہ میں ۱۰۰ھ میں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے بابَرَکت دورِ خِلافت میں پیدا ہوا تو میری دایہ مجھ کو گورنر ابوبکر بن حزم کی خدمت میں لے گئی اور انہوں نے مجھ کو ایک دِینار دیا۔ اور ہَیثَم بن واقد کہتے ہیں کہ میں ۹۷ھ میں پیدا ہوا، جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز خلیفہ بنے تو مجھے ان کی خِلافت میں سالانہ تین دینار بطورِ وظیفہ ملے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۶۷)

ہر ایک کو برابر وظیفہ ملتا تھا

یہ وظائف تمام لوگوں کو مُساوی ملتے تھے صِرف آزاد شدہ غلاموں کے وظائف میں کچھ فرق تھا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۹۲) یہاں تک کہ جو لوگ ہمیشہ سے تفوُّق و اِمتیاز کے خُوگر (یعنی عادی) تھے وہ اس مساوات کو دیکھ کر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز سے بالکل الگ ہو گئے۔

وظائف میں اِضافہ ہوتا رہتا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز وظائف میں عُرف وعادت کے مطابق اِضافہ بھی کرتے رہتے تھے، چنانچہ ایک بار ہر ایک کے وظیفے میں دس دینار یا دس دِرہم کا اِضافہ کیا جس سے سب لوگ یکساں طور پر مُستفید ہوئے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۰۷) اس پُر فیّاض طَرزِ عمل سے بیت المال کو سخت نقصان پہنچا،

www.dawateislami.net

چنانچہ بعض عُمّال نے ان کو اس طرف توجہ بھی دلائی لیکن **امیرُ المُؤمنین** نے اس کی کچھ پروا نہیں کی بلکہ عُمال کو یہاں تک لکھا: اَعْطِ مَافِیْہِ فَاِذَا لَمْ یَبْقَ فِیْہِ شَیْءٌ فَاَمْلِاْہُ زُبْلًا یعنی جب تک خزانے میں رقم ہے دیتے چلے جاؤ، جب کچھ نہ رہے تو اس میں گھاس پُھونس بھر دو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۰۴)

غریبوں کی امداد کے دیگر ذرائع

وظائف وعطیات کے علاوہ غربا ومساکین کی اِمداد واِعانت کے مختلف ذرائع بھی اِختیار کئے مثلاً: (۱) تمام لوگوں کے لیے مُساویانہ طور پر غلہ مقرر کیا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۶۷) (۲) غریبوں کے پاس جو کھوٹے سکے ہوتے تھے ان کی نسبت بیت المال کے افسروں کو لکھا کہ اگر یہ لوگ اِن سکوں کو بدلنا چاہیں تو کھرے سکوں سے بدل دیئے جائیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غلام کو آزادی کیسے ملی؟

حضرتِ سیِّدُنا زِیاد بن ابی زِیاد مَدِیْنی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی فرماتے ہیں: ”مجھے میرے آقا ابنِ عیاش بن ابی رَبیعہ نے **امیرُ المُؤمنین** حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس اپنے کسی کام سے بھیجا۔ جب میں ان کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو اس وَقْت ایک کاتِب اُن کے پاس بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ میں نے ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام“ کہا اور

www.dawateislami.net

کاتب کو اَحکامات لکھوانے میں مصروف رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کام سے فارِغ ہوئے تو میرے سوا کمرے میں موجود تمام لوگوں کو باہَر جانے کا حُکم دیا۔ سردیوں کا موسم تھا میں نے اُونی جُبّہ پہنا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میرے سامنے بیٹھ گئے اور اِرشاد فرمایا: ''واہ بھئی! تم سردیوں میں گرم جُبّہ پہن کر کتنے پُرسکون ہو۔'' پھر مجھ سے اہلِ مدینہ کے صالحین، بچوں، عورتوں اور مردوں کے متعلق حال دریافت کیا یہاں تک کہ ہر ہر شخص کے بارے میں پوچھا۔ پھر مدینہ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کے حکومتی نظام کے متعلق پوچھا۔ میں نے تفصیل بتائی تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے غور سے ہر ہر بات سنتے رہے پھر فرمایا: ''اے ابن زیاد! تم دیکھ رہے ہو کہ میں کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں!'' میں نے کہا: ''**یاامیرَالمُؤمنین!** میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں خیر کی ہی امید رکھتا ہوں۔'' مگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عاجِزی کرتے ہوئے فرمانے لگے: ''افسوس! ہائے افسوس! کیسی خیر، کیا بھلائی! میں لوگوں کو ڈانٹتا ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں ڈانٹتا، میں لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہوں لیکن مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ کلمات دہراتے جاتے اور روتے جاتے یہاں تک کہ مجھے آپ پر تَرَس آنے لگا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے میری حاجات پوری فرمائیں اور میرے آقا کی طرف لکھ کر بھیجا: ''یہ غلام ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔'' پھر اپنے بستر کے نیچے سے بیس (20) دینار نکالے اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا: ''یہ لو، انہیں اپنے اِستِعمال میں لانا، اگر تمہارا

www.dawateislami.net

غنیمت میں حصہ بنتا تو وہ بھی ضرور تمہیں دیتا لیکن کیا کروں تم غلام ہو اس لئے مالِ غنیمت میں تمہارا کچھ حصہ نہیں۔'' میں نے دینار لینے سے انکار کیا تو فرمایا: ''یہ میں اپنی ذاتی رقم میں سے دے رہا ہوں۔'' میں نے پھر انکار کیا مگر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پیہم (یعنی مسلسل) اِصرار سے مجبور ہو کر مجھے وہ دینار لینے ہی پڑے۔ پھر میں واپس آ گیا۔ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا یہ پیغام میرے آقا کو ملا کہ ''یہ غلام ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔'' تو انہوں نے فرطِ عقیدت میں مجھے بیچنے کے بجائے آزاد کر دیا۔ یوں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کی برکت سے مجھے آزادی نصیب ہو گئی۔ (عیون الحکایات، ص ۴۰۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر دل عزیز خلیفہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ فَیُحِبُّہٗ جِبْرَئِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرَئِیْلُ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی اَھْلِ الْاَرْضِ یعنی خدا عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام سے کہتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام اس سے محبت

www.dawateislami.net

کرتے ہیں، پھر آسمان کے رہنے والوں میں مَنادِی کرتے ہیں کہ خدا عَزَّوَجَلَّ فلاں سے محبت رکھتا ہے تم لوگ بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دنیا میں مقبولِ عام بنا دیتا ہے۔ (بخاری، ج ۴، ص ۱۱۰، الحدیث ۶۰۴۰)

مقبولیت اور ہر دلعزیزی بھی ایک بہت بڑا درجہ ہے، حسنِ اخلاق اور عَدل و اِنصاف کی بدولت حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو یہی درجہ حاصِل تھا، چنانچہ وہ ایک بار موسمِ حج میں میدانِ عَرَفات سے گزرے تو لوگوں کی توجُّہ کا مرکز بن گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا سہیل بن ابی صالح رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جو مذکورہ بالا حدیث کے راوِی ہیں، وہ بھی اس مجمع میں موجود تھے، انہوں نے یہ حالت دیکھی تو اپنے والدِ محترم سے کہا کہ میرے خیال میں خدا عَزَّوَجَلَّ عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو محبوب رکھتا ہے، انہوں نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی جگہ ہے، پھر یہی حدیث بیان کی۔ (تاریخِ دِمشق، ج ۴۵، ص ۱۴۵)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ملّاحوں کی خیر خواہی

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے مِصر کے گورنر کو خط لکھا کہ دریائے نِیل کے کنارے شجر کاری نہ کی جائے کیونکہ اس سے ملاحوں کو کشتیوں

www.dawateislami.net

کا لنگر کھینچنے میں دِقّت پیش آتی ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ٥٧)

خرچ سفر عطا کیا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز ایک مرتبہ حِمْص کے بازار میں تشریف لے گئے تو وہاں پر ان سے ایک شخص ملا اور پوچھا: **یاامیرالمؤمنین!** کیا آپ نے یہ حُکْم جاری کیا ہے کہ جو شخص مظلوم ہے وہ آپ کے پاس آجائے؟ فرمایا: ہاں۔ اس نے عَرْض کی: تو پھر بہت دُور سے ایک مظلوم آپ کے پاس حاضِر ہوا ہے۔ دریافت فرمایا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ عَرْض کی: عَدَن کا۔ فرمایا: تم پر کیا ظُلْم ہوا ہے؟ عَرْض کی: ایک شخص نے زبردستی میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے عَدَن کے گورنر ''عُروہ بن محمد'' کو لکھا: اس شخص کے دعوے کو سنو اور گواہوں کی بنیاد پر اس کا حق اسے دِلاؤ۔ پھر مُہر لگا کر یہ خط اس شخص کے حوالے کردیا۔ جب وہ جانے لگا تو فرمایا: تم اتنی دُور سے یہاں آئے ہو، یہ بتاؤ تمہارا خرچِ سفر کتنا ہے؟ اس نے حساب لگا کر بتایا: گیارہ دینار۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اسے ذاتی جیب سے گیارہ دینار تحفۃً عطا کردیئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ٥ ص ٣١٣ رقم ٧٢٣٢)

مقروضوں کے قرضے ادا کرنے کا حکم

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے عُمّال کو لکھا کہ مقروضوں کے قرضے بیت المال سے ادا کرو۔ عُمّال نے وضاحت چاہی کہ وہ مقروض جس کے پاس مکان، خادِم، سواری اور گھر کا سامان موجود ہے کیا اُس کا قَرْض بھی بیت

www.dawateislami.net

المال سے ادا کیا جائے گا؟ فرمایا: ہر مسلمان کے پاس مکان کا ہونا ضروری ہے جس میں وہ سر چھپا سکے اور ایک خادِم کا جو اُس کا ہاتھ بٹا سکے اور ایک گھوڑا جس پر سوار ہو کر وہ جہاد کر سکے اور گھر کے سامان کا جو اس کے کام آسکے اور اگر ان سب چیزوں کے باوجود کوئی مقروض ہے تو اس کا قَرْض بیت المال سے ہی ادا کیا جائے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۰)

فوت شدگان کے قرض کی بیت المال سے ادائی

گورنر ابوبکر بن حزم کو یہاں تک لکھا کہ جس شخص کا اِنتقال ہو جائے اور اس کے ذمہ قَرْض ہو، اس کا قَرْض بیت المال سے ادا کر دو بشرطیکہ وہ قَرْض کسی حماقت کی بنا پر نہ ہو۔ (سیرت ابن عبدالحکم، ص ۱۵۷)

عوام کی خوشحالی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز تقریباً اڑھائی سال یعنی 30 مہینے خلیفہ رہے مگر ناجائز آمدنیوں کی روک تھام، ظُلم کے سدباب اور مال کی دیانتدارانہ تقسیم کے نتیجے میں ایک سال میں ہی لوگوں کے مالی حالات اتنے بہتر ہو گئے تھے کہ کوئی شخص بھاری رقم لاتا اور کسی اہم شخصیت سے کہتا کہ آپ کی نظر میں جو ضَرورت مند ہوں، ان کو یہ مال دے دیجئے تو بڑی دوڑ دُھوپ اور پوچھ گچھ کے بعد بھی کوئی ایسا آدمی نہ ملتا جسے یہ مال دے دیا جائے، بالآخر اسے وہ مال واپس لے جانا پڑتا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۶ و سیرت ابن جوزی ص ۹۴) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ

www.dawateislami.net

الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوشحالی کی چند جھلکیاں

امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دور میں خوشحالی کا کس طرح دَور دَورہ ہوگیا تھا، اس کی چند مزید جھلکیاں ملاحظہ ہوں: چُنانچِہ

صَدَقہ لینے والے صدقہ دینے والے بن گئے

طبقاتِ ابنِ سعد میں محمد بن قَیس سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حُکْم دیا کہ مستحقین پر صَدَقہ تقسیم کیا جائے لیکن میں نے دوسرے ہی سال دیکھا کہ جو لوگ صَدَقہ لیا کرتے تھے وہ خود صَدَقہ دینے کے قابل ہوگئے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۶۸)

صدقہ دینے کے لئے فقیر نہیں ملا

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے مجھے افریقہ میں صَدَقہ وُصول کرنے کے لئے بھیجا میں نے صَدَقہ وُصول کر کے فقراء کو تلاشا کہ ان پر تقسیم کردوں لیکن مجھ کو کوئی فقیر نہیں ملا کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے لوگوں کو دولت مند بنا دیا تھا، لہٰذا میں نے صَدَقہ کی رقم سے غلام خرید کر آزاد کر دیئے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۹)

www.dawateislami.net

اب ہم چارہ نہیں بیچتے

ایک بار مدینۂ منوّرہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا سے کوئی شخص آیا اور حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اس سے اہلِ مدینہ کے حالات پوچھے پھر دریافت کیا کہ اُن مسکینوں کا کیا حال ہے جو فُلاں فُلاں جگہ بیٹھتے تھے؟ اس شخص نے بتایا: ''اب وہ وہاں سے اٹھ گئے ہیں۔'' یہ وہ غریب لوگ تھے جو اپنی گزر بسر کے لئے مسافروں کو جانوروں کا چارہ بیچا کرتے تھے لیکن جب حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے زمانے میں اُن سے چارہ مانگا گیا تو کہنے لگے: حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی عطاؤں نے ہمیں اس قسم کی تجارت سے بالکل بے نیاز کر دیا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۹۴)

مال میں برکت

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے گورنر عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو لکھا کہ بیت المال سے لوگوں کو وظائف ادا کر دو۔ انہوں نے لکھا: میں نے وظائف دے دیئے ہیں لیکن بیت المال میں ابھی بھی مال باقی ہے تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے لکھا: ہر اُس مقروض کا قَرْض ادا کرو جس کا قَرْض کسی حماقت کی بنا پر نہ ہو۔ انہوں نے جواب میں لکھا: میں نے قرضے ادا کر دیئے ہیں لیکن مال ابھی بھی باقی ہے۔ فرمایا: اُن کنواروں کو تلاش کرو جو مُفْلِس ہوں اور ان کو شادی کے لئے اَخراجات

www.dawateislami.net

مہیا کردو، عَرض کی: میں نے شادیاں کروادی ہیں مگر مال ابھی بھی باقی ہے۔

(تاریخِ دِمشق، ج ۴۵، ص ۲۱۳)

رِعایا کی خوشحالی پر مسرت

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی عادت تھی کہ سوار ہوکر شہر سے باہَر نکل جاتے اور آنے جانے والے قافلوں سے مل کر ان سے مختلف علاقوں کے حالات دریافت فرماتے۔ ایک بار اسی مقصد کے لیے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنے خادِم و مُشیرِ خاص مُزاحِم کی معیت میں سوار ہوکر نکلے، انہیں ایک مسافر ملا جو مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا سے آرہا تھا، اس سے دریافت فرمایا کہ وہاں کے لوگوں کی کیا حالت ہے؟ مسافر بولا: آپ فرمائیں تو اجمالاً مختصر سی بات کہہ دوں اور فرمائیں تو ہر چیز الگ الگ تفصیل سے بیان کروں؟ فرمایا: بس مختصر ہی کہو۔ اس نے کہا: ”میں مدینۂ پاک کو اس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہاں ظالم بے بس اور مغلوب ہیں، مظلوم کی داد رسی ہوتی ہے، مالدار کے پاس دولت کی کمی نہیں اور تنگدست بھی خوشحال ہے اور اس کی ضروریات اب خوب پوری ہورہی ہیں۔“ یہ سُن کر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بے حد خوش ہوئے اور فرمایا: واللّٰہ! اگر تمام شہروں کی حالت یہی ہو تو یہ مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۱)

www.dawateislami.net

نعمتوں کا شکر ادا کریں

عدی بن اَرطاۃ نے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کی خدمت میں خط لکھا کہ لوگوں کی خوش حالی اور مال کی فَراوانی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان میں جھگڑے اور تکبُّر نہ پیدا ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب میں لکھا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب جنتیوں کو جنت اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرمائے گا تو اہلِ جنت کے اِس قول پر راضی ہو جائے گا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا بے حد شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔

لہٰذا اپنے یہاں کے لوگوں کو کہو کہ وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کیا کریں (یعنی شکر کی برکت سے تکبُّر سے حفاظت رہے گی، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔)

(سیرت ابن عبدالحکم ص ٥٨)

نعمت کی حفاظت کا طریقہ

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ قَیِّدُوا النِّعَمَ بِالشُّکْرِ یعنی نعمت کی حفاظت شکر سے کرو۔ (سیرت ابن جوزی ص ٢٧٦)

نعمت کا ذکر بھی شکر ہے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: ذِکْرُ النِّعَمِ شُکْرٌ یعنی نعمت کا ذِکر بھی شکر ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ٢٧٦)

www.dawateislami.net

شکر کی توفیق ملنا بھی سعادت ہے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک مکتوب میں لکھا: اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُنْعِمْ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَۃً فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلَیْھَا اِلَّا کَانَ حَمْدُہٗ اَفْضَلَ مِنْ نِعْمَتِہٖ یعنی جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے اور وہ بندہ اُس کی حَمْد کرے تو یہ حَمْد کرنا اس نعمت سے افضل ہے۔ (درمنثور ج ٦ ص ٣٤٤)

شکر کیسے کریں؟

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: شُکْرُ اللّٰہ تَرْکُ الْمَعْصِیَۃِ یعنی اللّٰہ تعالیٰ کا شُکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ اس کی نافرمانی چھوڑ دے۔ (درمنثور ج ١ ص ٣٧١)

نیکی کرنے پر اللّٰہ کا شکر ادا کرو

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: مَنْ اَحْسَنَ مِنْکُمْ فَلْیَحْمِدِ اللّٰہَ وَمَنْ اَسَاءَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یعنی نیکی پر اللّٰہ کا شکر اور گناہ ہوجانے پر اس سے مغفرت طَلَب کرو۔ (سیرت ابن جوزی ص ٢٣٣)

شکر سے نعمتوں میں اِضافہ ہوتا ہے

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک خط میں لکھا: میں تمہیں شُکر کی ترغیب دیتا ہوں کیونکہ شکر سے نعمتوں میں اِضافہ اور ناشکری سے ان کا خاتمہ ہوتا ہے، تم عِلْم کو اس وَقْت تک حاصِل نہیں کرسکتے جب تک اسے جہالت پر

www.dawateislami.net

ترجیح نہ دو، اِسی طرح حق کو نہیں پا سکتے جب تک باطل کو نہ چھوڑ دو۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۰۲)

بہن کے جنازے میں شرکت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن نافع رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کی بہن فوت ہوگئی، اُس کی تدفین کے بعد لوگ آپ کے ساتھ گھر تک گئے، دروازے پر پہنچ کر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس کا ثواب عطا فرمائے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت عمر بن عبدالعزیز بطورِ مُجَدِّد

حضرت سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا ترجمہ: بے شک **اللہ** تعالٰی اس امّت کے لیے ہر صدی (سو سال) کے سر پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس دین کی **تجدید** کرے گا۔ (سنن ابوداؤد، الحدیث ۴۲۹۱ ج ۴ ص ۱۴۸)

www.dawateislami.net

شیخ الاسلام بدرُ الدین اَبدال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، ''عُمُوماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ صدی کے خَتْم ہوتے ہوتے علمائے امّت بھی خَتْم ہوجاتے ہیں۔ دینی باتیں مٹنے لگتی ہیں، بدمذہبی اور بِدْعَت ظاہر ہوتی ہے، **اس واسطے دین کی تجدید کی ضَرورت پڑتی ہے۔** اس وَقْت اللّٰہ تعالٰی ایسے عالِم کو ظاہر کرتا ہے جو اِن خرابیوں کو دُور کردیتا ہے اور ان برائیوں کو سب کے سامنے علی الاعلان بیان کر کے دین کو ازْ سرِ نَو نیا کردیتا ہے۔ وہ سَلَف صالحین کا بہتر عِوَض، خیر الخلف (یعنی اچھا جانشین) اور نعم البدل ہوتا ہے۔'' (حیات اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۱۲۶ بحوالہ رسالہ مرضیہ فی نصرۃ مذھب الاشعریۃ) **تجدید** دین کا معنی بیان کرتے ہوئے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ الْعُلَماء، حضرت علامہ **محمد ظفر الدین بِہاری** علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں: ''تجدید کے معنٰی یہ ہیں کہ ان میں ایک صفت یا صفتیں ایسی پائی جائیں، جن سے امّت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتسلیم کو دینی فائدہ ہو۔ جیسے تعلیم وتدریس، وَعظ، اَمر بِالمعروف، نَہی عَنِ الْمُنکر، لوگوں سے مکروہات کا دفع، اَہلِ حق کی اِمداد۔'' (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۳، ص ۱۲۴)

سلیمان بن عبدُ الملک کے زمانہ خِلافت تک تاریخِ اسلام پر پوری ایک صدی گزر چکی تھی، اس طویل عرصے میں اسلام کا نظامِ حکومت، نظامِ سیاست، نظامِ اَخلاق اور نظامِ معاشرت تجدید چاہتا تھا جس کے لئے ایک مُجَدِّد کی ضَرورت تھی، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم نے پہلی صدی میں غور وفِکْر کیا تو وہ مُجَدِّد عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) ہیں اور دوسری صدی میں غور وفِکْر

www.dawateislami.net

کیا تو وہ امام شافعی (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) ہیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۷۴) یوں تو اِحیائے سنّت و بقائے اسلام کے لیے اِنْقِلابی جِد وجَہد کرنے والی شخصیات ہر صدی میں اپنا فَیضان عام کرتی ہیں لیکن حضرتِ عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر کو یہ اِمتیاز حاصِل تھا کہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے اسلام کے کل نظام یعنی مذہب، اَخلاق، سیاست اور تمدُّن پر پورا اِقتدار حاصِل تھا، اس لیے انہوں نے ہر چیز کی تجدید و اِصلاح کی۔

تدوینِ احادیث کا اِہتمام

قرآنِ مجید کے بعد شَرعی اَحکام کا ماخذ وہ مُقدّس کلمات ہیں جو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانِ مُبارَک سے نکلے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا سب سے بڑا تعلیمی کارنامہ اَحادیثِ نبوی کی حفاظت و اِشاعت ہے۔ اگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس طرف توجُّہ نہ کی ہوتی تو شاید کُتُبِ حدیث کا یہ ذخیرہ وجود میں نہ آتا جو آج بخاری شریف، مسلم شریف، مؤطا امام مالک وغیرہ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دیکھا کہ وَقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ حدیث جاننے والے علماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام بھی کم ہوتے جارہے ہیں جس کی وجہ سے عُلُومِ شرعیہ کے مٹ جانے کا بھی اندیشہ ہے تو انہوں نے قاضی ابوبکر بن حزم کو جو اُن کی طرف سے مدینہ کے گورنر تھے لکھا: اُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيثَ

www.dawateislami.net

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی احادیثِ نبویہ کی تلاش کر کے ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے عِلْم کے مٹنے اور علماء کے فنا ہونے کا خوف معلوم ہوتا ہے اور صِرْف رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کی حدیث قبول کی جائے۔'' (فتح الباری، باب کیف یقبض العلم، ج ۲، ص ۱۷۶)

تمام گورنروں کو احادیث جمع کرنے کا کام سونپا

یہ حُکْم صِرْف مدینہ منوّرہ زادھا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا اور اس کے گورنر کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے تمام صوبوں کے گورنروں کے پاس اسی قسم کا فرمان بھیجا تھا۔ بہر حال اس حُکْم کی تعمیل کی گئی اور جمع شدہ احادیث کے متعلق مجموعے تیار کرا کے تمام ماتحت ممالک میں تقسیم کئے گئے۔

حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بِجَمْعِ السُّنَنِ فَکَتَبْنَا هَادَفْتَراً دَفْتَراً فَبَعَثَ اِلٰی کُلِّ اَرْضٍ لَهٗ عَلَیْهَا سُلْطَانٌ دَفْتَراً ہم کو عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جمع حدیث کا حُکْم دیا ہے اور ہم نے بہت ساری حدیثیں لکھیں اور انہوں نے ایک ایک مجموعہ ہر جگہ جہاں جہاں ان کی حکومت تھی بھیجا۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، باب ذکر الرخص فی کتاب العلم، ص ۱۰۷)

اِتباعِ سنّت کی تاکید

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: ''نبیِّ پاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے خلفائے راشدین کی بہت سی سنّتیں ہیں، ان پر عمل کرنا گویا کتابُ اللّٰہ کو مضبوطی سے پکڑنا ہے، ان میں تبدیلی کرنے کا کسی کو کوئی

www.dawateislami.net

حق نہیں، جو شخص ان سنتوں سے ہدایت حاصِل کرے وہ ہدایت پر ہوگا جو ان سے مدد لے اس کی مدد ہوگی اور جو ان کو چھوڑ دے اور اہلِ ایمان کے راستے سے ہٹ کر کوئی اور راستہ اپنائے تو وہ جدھر جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُسی طرف پھیر دے گا اور اسے جہنم میں ڈالے گا۔'' امام مالک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے: احیائے سنّت کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز کا عَزْم مجھے بے حد پسند ہے۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۳۵)

سنّت کی اہمیت

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حُصُول کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب العلم، الحدیث: ۲۶۸۷، ج ۴، ص ۳۰۹)

سو شہیدوں کا ثواب

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِأَۃِ

www.dawateislami.net

شَہِیْدِ یعنی فسادِ امت کے وَقْت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔'' (کتاب الزھد الکبیر للبیھقی، الحدیث ۲۰۷، ج۱، ص۱۱۸)

دیتا ہوں تجھے وَاسِطہ میں پیارے نبی کا اُمَّت کو خدایا رہِ سنّت پہ چلا دے
عطّار سے محبوب کی سُنَّت کی لے خدمت ڈنکا یہ ترے دین کا دُنیا میں بجا دے

(وسائلِ بخشش ص۱۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسے نازُک حالات میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع اِبلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی ہے، نیز عِلْمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صِرْف اور صِرْف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر جہالت کے بادَل منڈلا رہے ہیں، ہمیں اپنی زندگی سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئیے اور اس کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونا بے حد مُفید ہے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے، چُنانچِہ

شرابی کی توبہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ کھارادر کے مقیم اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: ہمارے علاقے میں ایک انتہائی **بدکردار شخص** رہائش پذیر تھا۔ وہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے بہت **بدنام** تھا، لوگ اسے بہت **سمجھاتے** مگر اس کے کانوں پر

www.dawateislami.net

جُوں تک نہ رینگتی۔ دیگر برائیوں کے ساتھ ساتھ دن رات **شراب** کے نشے میں بَدْمَسْت رہا کرتا۔ اس کے شب و روز بحرِ گناہ میں غوطہ زنی کرتے گزر رہے تھے کہ ایک دن کسی اسلامی بھائی نے اُسے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت کی دعوت دی۔ اس کی خوش نصیبی کہ وہ اجتماع میں شریک ہوگیا۔ جونہی اجتماع میں شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **سنتوں بھرا بیان** شروع ہوا وہ سراپا اِشتیاق بن گیا۔ جب رِقّت انگیز بیان کی تاثیر کانوں کے راستے اس کے دل میں اُتری تو وہاں سے **ندامت کے چشمے** پھوٹ نکلے جو آنکھوں کے راستے آنسوؤں کی صورت میں بہنے لگے۔ **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے سبب اس پر اتنی رِقّت طاری ہوئی کہ بیان کے ختم ہوجانے کے بعد بھی وہ بہت دیر تک سر جھکائے زار و قطار **روتا** رہا۔ پھر اس نے شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھ بَیعَت ہوکر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اس نے اپنے سابقہ **گناہوں سے توبہ** کرکے شراب کو ہمیشہ کے لیے تَرْک کرنے کا اِرادہ کرلیا۔ اچانک شراب چھوڑنے کی وجہ سے اس کی **طبیعت** شدید خراب ہوگئی، کسی نے مشورہ بھی دیا کہ شراب یک دَم نہیں چھوڑی جاسکتی لہٰذا فی الحال تھوڑی بہت پی لیا کرو، تھوڑا سکون مل جائے گا پھر کم کرتے کرتے چھوڑ دینا، لیکن اس نے شراب پینے سے **صاف اِنکار** کردیا اور تکلیفیں اٹھا کر شراب سے **چھٹکارا** پا ہی لیا۔ پانچوں **نمازیں** مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنے کو

www.dawateislami.net

اپنا معمول بنالیا اور چہرے پر سنت کے مطابق **داڑھی شریف** بھی سجالی۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مدنی ماحول نے اس اسلامی بھائی کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ دن بھر سنت کے مطابق **سفید لباس** میں ملبوس نظر آتے، ہفتے میں ایک دن علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شریک ہوتے۔ دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** کرنے کی برکت سے انہیں ایسی مِلنْساری نصیب ہوئی کہ جو کوئی ان سے ملتا، ان کا **گرویدہ** ہوجاتا۔

ایک دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی انہیں ہسپتال میں داخل کروادیا گیا، کثرتِ قے واِسہال (دست) کی وجہ سے نڈھال ہوگئے۔ ان کی حالت دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ شاید اب **صحت یاب** نہ ہوسکیں۔ شام کے وَقت اچانک بلند آواز سے **کلمہ طیبہ** لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھا اور اُن کی رُوح قفسِ عُنصُری سے **پرواز** کرگئی۔ جب اِنتقال کی خبر علاقے میں پہنچی تو ان سے محبت رکھنے والا ہر اسلامی بھائی اُداس اور **مغموم** دکھائی دینے لگا۔ اس مبلغِ دعوت اسلامی کے جنازے میں کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ اُن کی نَماز جنازہ ان کے پیرومُرشِد، شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ اسلامی بھائی **مُرید کے جنازے پر مُرشِد کی آمد** پر فرطِ رَشک سے اَشکبار ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

علمِ دین کی اشاعت

اَحادیث کی تدْوِین وترتیب کے بعد دوسرا کام یہ تھا کہ ان کی تَرْوِیج و اِشاعت کا اِہْتِمام کیا جائے، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنے دَور میں عِلْم کی اِشاعت پر خُصُوصی توجہ دی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک پیغام میں قاضی ابوبکر بن حزم کو اس طرف بھی توجہ دلائی اور لکھا: وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْتَجْلِسُوا حَتّٰی یَعْلَمَ مَنْ لَا یَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا یَھْلِكُ حَتّٰی یَكُونَ سِرًّا یعنی لوگوں کو چاہیے کہ عِلْم کی اِشاعت کریں اور تعلیم کے لیے حلقۂ دَرْس میں بیٹھیں تا کہ جو لوگ نہیں جانتے وہ جان لیں کیونکہ عِلْم اس وَقْت تک نہیں برباد ہوتا جب تک کہ وہ مَخْفی نہ رکھا جائے۔ (فتح الباری، باب کیف یقبض العلم، ج ۲، ص ۱۷۶)

خلیفہ کا پیغام علماء کے نام

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے جعفر بن بُرقان کو خط کے ذریعے حُکْم فرمایا: اپنے علاقے کے فقہاء وعلماء کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عَرْض کرو کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو جو عِلْم عطا کیا اسے اپنے اِجتماعات اور مساجد میں پھیلائیں۔

(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر، ج ۱، ص ۱۶۸، رقم ۵۵۶)

عِلْم کے بغیر عمل کرنا خطرناک ہے

امیرُالْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فرماتے ہیں: ''مَنْ عَمِلَ عَلٰی غَیْرِ عِلْمٍ كَانَ مَایُفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا یُصْلِحُ یعنی جو کوئی عِلْم کے

www.dawateislami.net

بغیر عمل کرتا ہے، وہ سنوارتا کم بگاڑتا زیادہ ہے۔'' (مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج ۸ ص ۲۴۲ رقم ۱۹)

عِلْم سیکھنے کے لئے سوال کرنے سے نہ شرماؤ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فرمایا کرتے تھے: ''بہت کچھ عِلْم مجھے حاصِل ہے، لیکن جن باتوں کے بارے میں سوال کرنے سے میں شرمایا تھا ان سے آج بھی لاعِلْم ہوں۔'' (جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر ج ۱ ص ۶۲۱ رقم ۳۱۴) یعنی پوچھنے سے عِلْم بڑھتا ہے لہٰذا عِلْم کے بارے میں سوال کرنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔

مُحدِّثین کی خدمت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے تدریس و اِشاعتِ عِلْم میں مشغول علمائے کرام کے لئے بیتُ المال سے بھاری وظیفے مقرر کر کے ان کو فِکْرِ مَعاش سے آزاد کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمرہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک مُحدِّث تھے، جو نہایت تنگ دستی کی زندگی بسر کرتے تھے، جب وہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس آئے تو ان کی جانب سے 90 دینار قَرْض ادا کیا، رہنے کا مکان اور ایک خادِم دیا اور 60 دینار وظیفہ مقرر کر دیا تاکہ وہ یکسُوئی کے ساتھ خدمتِ دین کر سکیں۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۶۹ ملخصًا)

30 دِرْہم پیش کئے

ایک بار حضرت سیِّدُنا مجاہد علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الواحِد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں حاضِر ہوئے، تو ان کو تیس دِرْہم پیش کئے اور

www.dawateislami.net

کہا کہ یہ رقم میں نے اپنی جیب سے دی ہے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۱۲)

ہر ایک کو سو دینار پیش کیجئے

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے حِمص کے گورنر کو خط لکھا کہ ”آپ عوام میں ان لوگوں کو تلاش کیجئے جنہوں نے خود کو فقہ کی تعلیم حاصِل کرنے کے لئے وَقف کر رکھا ہے اور طَلَبِ دنیا سے منہ موڑ کر مسجدوں کی زینت بنے ہوئے ہیں، جیسے ہی میرا یہ خط ملے تو ان میں سے ہر ایک کو بیت المال سے سو سو دینار دے دیجئے تا کہ فقہ کی تعلیم حاصِل کرنے میں انہیں کوئی مشکل نہ ہو۔“

(تاریخ دمشق ج ۴۶ ص ۳۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علمی مراکز قائم کئے

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے بہت سے ممالک کے لوگوں کی تعلیم کے لئے خود متعدِّد علماء کرام کو روانہ کیا، چُنانچہ ❁ حضرتِ سیّدنا نافع رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ جو حضرتِ سیّدنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے غلام اور مدینہ کے فقیہ تھے، ان کو مِصر بھیجا کہ وہاں کے لوگوں کو حدیث کی تعلیم دیں، چنانچہ حضرتِ سیّدنا نافع رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے وہاں مدتوں قیام کیا۔ (حسن المحاضرہ، ج ۱، ص ۲۵۸) ❁ حضرتِ سیّدنا بُحْتُر بن ہاعان رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ جو قُرّاء میں سے تھے، ان کو مِصر سے مغرب (یعنی یورپ) بھیجا کہ وہاں جا کر لوگوں کو قراءت کی تعلیم دیں۔ (حسن المحاضرۃ، ج ۱، ص ۲۵۸)

www.dawateislami.net

۞ بَدّ ووں کی تعلیم وتربیت کے لیے حضرتِ سیّدنا یزید بن ابی مالک دِمشقی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اور حضرتِ سیّدنا حارث بن مجید اَشعری رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو متعین کیا، اور ان کے وظیفے مقرر کئے (سیرت ابن جوزی ص ۹۲) ۞ تعلیم کے علاوہ لوگوں کی اِصلاح کے لیے تمام ممالک محروسہ میں واعظ اور مفتی مقرر کئے چنانچہ حضرت حلاج ابو کثیر اموی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو جو اُن کے باپ کے مولٰی (یعنی آزاد کردہ غلام) تھے، اِسکندریہ کا واعِظ مقرر کیا۔ (حسن المحاضرۃ ج ۱ ص ۲۲۲) ۞ حجاز میں جو واعظ اس خدمت پر مامور تھے ان کو ہدایت تھی کہ تیسرے دن لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کریں۔ (سیرت ابن جوزی، ص ۹۰) ۞ اِفتاء کی خدمت پر متعدد لوگ مامور تھے جو یکتائے روزگار تھے، مثلاً مِصر میں یہ ذمّہ داری حضرتِ سیّدنا یزید بن ابی حبیب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی تھی، اور یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اہلِ مِصر کو فقہ وحدیث سے آشنا کیا چنانچہ علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری حسن المحاضِرہ میں لکھتے ہیں: هُوَاَوَّلُ مَنْ اَظْهَرَ الْعِلْمَ بِمِصْرٍوَالْمَسَائِلَ فِی الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فِی التَّرْغِيْبِ وَالْمَلَاحِمِ وَالْفِتَنِ وَهُوَ اَحَدُ ثَلَاثَةٍ جَعَلَ اِلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْفَتْيَا یعنی حضرتِ سیّدُنا یزید بن ابی حبیب (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مِصر میں عِلْم کو شائع کیا اور حلال وحرام کے مسائل عام کئے، اس سے پہلے وہاں کے لوگ صِرف ترغیب اور جنگ وغیرہ کے متعلق بیانات کرتے تھے اور یہ اُن تین اشخاص میں سے ہیں جن کو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اِفتاء کی خدمت

www.dawateislami.net

کے لئے بھیجا تھا۔ (حسن المحاضرہ، ج ۱، ص ۲۵۹)

علما کا اثر و رُسوخ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دورِ حکومت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے زمانے میں علماء کا رُسوخ و اِقتدار بہت زیادہ ترقی کر گیا، وہ ہمیشہ علماء سے مشورہ لیتے تھے، علماء سے صحبت رکھتے تھے اور علماء کو مقرب بارگاہ بناتے تھے، متعدد علماء ان کے خواص میں تھے، چنانچہ عدی بن اَرطاۃ کو جو ہمیشہ شَرْعی اُمور میں ان سے مشورہ لیا کرتے تھے، لکھا: ''گرمی اور سردی میں تم ہمیشہ ایک مسلمان کو تکلیف دیتے ہو کہ مجھ سے سنت کے متعلق اِسْتِفْسار کرے، تم اس طریقے سے میری تعظیم کرتے ہو، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حضرتِ حَسَن بصری (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) تمہارے لیے کافی ہیں، جب یہ خط پہنچے تو میرے لیے، اپنے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے اُنہی سے اِسْتِفْسار کیا کرو، خداوند تعالٰی حضرت حسن بصری (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) پر رحم کرے کہ وہ اسلام میں ایک بڑے درجہ کے شخص ہیں، لیکن اُن کو میرا یہ خط نہ دکھانا۔

(سیرتِ ابن جوزی ص ۱۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فنِ مَغازی اور مَناقبِ صحابہ کی تعلیم و اشاعت

بیانِ مَغازی (یعنی غزوات کے بیان) اور مَناقبِ صحابہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کی طرف اب تک علمی حیثیت سے کسی نے توجہ نہیں دی تھی، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن

www.dawateislami.net

عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خاص طور پر ان کی طرف توجہ کی اور حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو جو مَغازی اور سیرت میں کمال رکھتے تھے، ان کو درخواست کی کہ مسجدِ دِمشق میں بیٹھ کر مغازی اور مناقب کا دَرْس دیں۔

(تاریخِ دمشق، ج ۲۵ ص ۲۷۷)

یُونانی تصنیفات کی اِشاعت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا مقصودِ اصلی اگرچہ کتاب وسنت کی اِشاعت کرنا تھا اور انہوں نے ہر ممکن تدبیر سے اس کی اشاعت بھی کی، تاہم غیر قوموں کے مُفید علوم وفنون سے بھی انہوں نے مسلمانوں کو بالکل بیگانہ نہیں رکھا۔ طِب میں ایک یونانی حکیم ''اَہرن لاقس'' کی ایک مشہور کتاب تھی جس کا ترجمہ ''ماسرجیس'' نے مَروان بن حکم کے زمانہ میں عَرَبی زبان میں کیا تھا۔ یہ کتاب شامی کُتُب خانہ میں محفوظ تھی، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اس کو دیکھا تو چالیس روز تک اِستخارہ کیا پھر اس کو ملک میں شائع کیا۔

(عیون الانباء فی طبقات الاطباء، جزا ص ۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَماز کی تاکید

عقائد کے بعد اَعمال کا درجہ ہے، جن میں سب سے مُقدَّم نَماز ہے، پہلے کے حکامِ بالا نے نَماز کے ساتھ جو غفلت برتی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوقات نَماز کی

www.dawateislami.net

پابندی جو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے زمانے میں نہایت ضروری چیز خیال کی جاتی تھی بالکل جاتی رہی لیکن حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے تمام عُمّال کے نام ایک فرمان بھیجا: اِجْتَنِبُوا الْاَشْغَالَ عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلٰوۃِ فَمَنْ اَضَاعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا مِنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ اَشَدُّ تَضْیِیْعاً نَماز کے وَقْت تمام کام چھوڑ دو کیونکہ جس شخص نے نَماز کو ضائع کر دیا وہ اِس کے علاوہ دیگر فرائضِ اسلام کا بھی بہت زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۴۹)

قرآن میں 90 سے زیادہ بار نَماز کا تذکرہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَماز اِسلام کی تمام عبادات کی جامع ہے کیونکہ نَماز میں توحید و رسالت کی گواہی ہے، قِبلہ کی طرف مُنہ کرنا ہے، دورانِ نَماز کھانے پینے کو تَرک کرنا اور نفسانی خواہشوں سے باز رَہنا ہے اور ان اُمور میں حج اور روزے کی طرف اِشارہ ہے، قرآنِ کریم کی تِلاوت ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد و تسبیح اور اس کی تعظیم ہے۔ **رسول اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر صلوٰۃ و سلام اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم و تکریم ہے، آخر میں سلام کے ذَرِیعے مسلمانوں کی خَیر خواہی ہے، اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے دُعا ہے، اِخلاص ہے، **خوفِ خدا** ہے، تمام بُرے کاموں سے بچنا ہے، شیطان سے، نَفس کی خواہشوں سے اور اپنے بدن سے جہاد ہے، اِعتِکاف ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا بیان ہے، اپنے گناہوں کا اِعتِراف اور توبہ

www.dawateislami.net

واِستِغْفار رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِر ہونا ہے، مُراقَبہ ہے، مُجاہَدہ ہے، مُشاہَدہ ہے اور مؤمن کی مِعراج ہے۔ **قراٰنِ کریم میں نوے (90) سے زیادہ مرتبہ نَماز کا ذِکْر کیا گیا ہے**، اسلام میں سب سے پہلی عِبادت نَماز ہے، یہ صِرف نَماز کی خُصوصیّت ہے کہ وہ امیر وغریب، بوڑھے اور جوان، مرد اور عورت، صحّت منداور بیمار ہر ایک پر یکساں **فَرض** ہے، یہی وہ عِبادت ہے جو کسی حال میں ساقِط نہیں ہوتی، اگر کھڑے ہوکر نَماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر، اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھنا ہوگی، حالتِ جنگ یا سفر میں اگر سُواری سے اُتر نہیں سکتے تو سُواری پر پڑھنے کا حُکْم ہے۔

نَماز سینکڑوں بیماریوں کا علاج ھے

نَماز انسان کی ہر حالت دُرُست کرتی ہے، بُرے کاموں سے بچاتی ہے یہ تو آزمائی ہوئی بات ہے کہ بڑے بڑے فاسِق و بدکار لوگوں نے جب صِدْق دل سے نَماز پڑھنی شُروع کردی تو رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے سارے گناہوں سے بچ گئے۔ نَماز صدہا بیماریوں کا علاج ہے اس وَقت کے اَطِبّاء بھی کہتے ہیں کہ وُضو کرنے والا آدمی دِماغی بیماریوں میں بَہُت کم مبتلا ہوتا ہے۔ نَمازی آدمی اکثر تِلّی کی بیماریوں اور جُنُون (یعنی پاگل پن) وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے نیز پنج وقتہ نَمازی کے اَعضاء دُھلتے رہتے ہیں، کپڑے پاک رہتے ہیں، گھر بھی اس کا پاک رہتا ہے، اس لئے وہ گندگی سے بچا رہتا ہے اور گندگی بَہُت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔ نَماز ہر مصیبت کا عِلاج ہے اِسی لئے اسلام نے ہر مصیبت کے وَقْت نَماز پڑھنے کا حُکْم دیا، بارِش نہ ہو تو نَمازِ اِستِسقاء پڑھو،

www.dawateislami.net

سورج یا چاند کو گرہن لگے تو نمازِ کُسوف (یا نمازِ خُسوف) پڑھو، کوئی حاجت درپیش ہو تو نمازِ حاجت پڑھو۔ غرضیکہ نماز ہر مصیبت میں کام آنے والی چیز ہے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۱ ص ۱۲۷)

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
پڑھوں سنّتِ قَبلیّہ وقت ہی پر
ہوں سارے نوافل ادا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازِ جمعہ پڑھ کر جانا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اِنْفِرادی طور پر لوگوں کو نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی، چنانچہ ایک شخص کو کوئی ذمّہ داری دے کر مِصْر روانہ کرنا چاہا، اس نے جانے میں دیر کی تو آدمی بھیج کر بلوایا وہ آیا تو اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: گھبراؤ نہیں، آج جمعہ کا دن ہے، جمعہ پڑھے بغیر یہاں سے نہ جانا، ہم نے تمہیں ایک فوری کام کے لیے بھیجا تھا، لیکن یہ عُجلت تم کو اس پر نہ آمادہ کرے کہ نماز کو وَقْت گزار کر پڑھو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس قوم کے بارے میں جس نے نماز کو برباد کر دیا اور شہوت پرستی کی، فرمایا:

فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: عنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے۔ (پ ۱۶، مریم: ۵۹)

www.dawateislami.net

ان لوگوں نے نَماز کو بالکل تَرْک نہیں کر دیا تھا بلکہ اس کے وَقْت کی پابندی چھوڑ دی تھی۔ (سیرت ابن جوزی ص ١٠٦)

مؤذّنین کے وظائف مقرر کئے

ان ہدایات کے علاوہ ملک میں ہر جگہ عملی طور پر نَماز کا اِہْتمام کیا اور مؤذّنین کی تنخواہیں مقرر کیں، تاریخِ دِمشق میں کثیر بن زید سے روایت ہے: قَدِمْتُ حُنَاصِرَةَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرِ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْز فَرَأَیْتُہٗ یَرْزُقُ الْمُؤَذِّنِیْنَ مِنْ بَیْتِ الْمَال میں حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دورِ خِلافت میں حُنَاصِرہ آیا تو دیکھا کہ وہ مؤذنین کو بیت المال سے وظیفہ دیتے ہیں۔ (تاریخ دمشق ج ٥٠ ص ٢١)

زکوٰۃ وصدقہ

اگرچہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خِلافت کی یہ برکت تھی کہ جب لوگوں کو ان کے خلیفہ ہونے کی خبر ہوئی تو نہایت سُرعت و دیانت سے صَدَقہ فِطْر ادا کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کے ایک عامل نے لکھا کہ اب بہت سا صَدَقہ فِطْر جمع ہو گیا ہے اپنی رائے سے اطلاع دیجئے کہ اس کو کیا کیا جائے (سیرت ابن جوزی، ص ١٠٥)، تاہم آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ خود بھی نہایت شِدّت کے ساتھ لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے رہتے تھے، ایک بار حُنَاصِرہ میں عید سے ایک دن پہلے جمعہ کے روز خطبہ دیا جس میں لوگوں کو نَمازِ عید سے پہلے ہی صَدَقہ فطر دینے کی ترغیب دی تو لوگ صَدَقہ فِطْر کے طور پر ستو لاتے اور حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

الْعَزِیز قبول کرتے جاتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵ ص ۲۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لہو ولعب اور نوحہ کی ممانعت

شریعت نے جن چیزوں کی ممانعت کی ہے، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان کی سختی سے روک تھام کی۔ ایک بار ان کو معلوم ہوا کہ بہت سے مسلمان لَہْو ولَعب میں مصروف ہوگئے ہیں اور عورتیں جنازے کے ساتھ بال کھولے ہوئے نَوحہ کرتی ہوئی نکلتی ہیں تو عُمّال کے نام ایک فرمان بھیجا، جس کا خُلاصہ یہ ہے: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ سُفَہاء (یعنی بے وقوفوں) کی عورتیں مُردے کی وفات کے وَقْت بال کھولے ہوئے اہلِ جاہلیت کی طرح نوحہ کرتی ہوئی نکلتی ہیں، حالانکہ جب سے عورتوں کو آنچل ڈالنے کا حُکْم دیا گیا ان کو دوپٹہ اتارنے کی اِجازت نہیں دی گئی، پس اس نوحہ وماتم کی روک تھام کرو اور مسلمانوں کو لہو ولعب اور راگ باجے وغیرہ سے روکو، پھر بھی جو باز نہ آئے اس کو اِعتدال کے ساتھ سزا دو۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۸۹)

اِنسدادِ شراب نوشی

شراب کو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے اُمُّ الْخَبَائِث یعنی تمام گناہوں کی جڑ فرمایا ہے اور اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں اِس کو حرام فرمایا اور حدیثوں میں بھی کثرت سے اِس کی حُرمت اور مخالفت کا ذِکْر آیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

www.dawateislami.net

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۹۰ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۹۱

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلواوے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

(پ۷، المائدۃ: ۹۰، ۹۱)

حضرتِ سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ {۱} شراب نچوڑنے والے پر {۲} شراب نچڑوانے والے پر {۳} شراب پینے والے پر {۴} شراب اُٹھانے والے پر {۵} اُس پر جس کی طرف شراب اٹھا کر لے جائی گئی۔ {۶} شراب پلانے والے پر {۷} شراب کی قیمت کھانے والے پر {۸} شراب بیچنے والے پر {۹} شراب خریدنے والے پر {۱۰} اس پر جس کیلئے شراب خریدی گئی ہو۔ (سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلا، الحدیث ۱۲۹۹، ج۳، ص۴۷۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب

www.dawateislami.net

لعنت الخمر علی عشرة اوجه، الحدیث ۳۳۸۱، ج۴، ص ۶۵)

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے شراب نوشی کے انسداد کے لیے مختلف تدبیریں اِختیار کیں مثلاً شرابیوں کو سزائیں دیں، ذِمّیوں کو شہروں میں شراب لانے سے روک دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عورتوں کو حمام میں جانے سے روک دیا

مذہب اور اخلاق کے متعلق اور بھی بہت سے اَحکام تھے جن کی خِلاف ورزی غلَط نتائج پیدا کرسکتی تھی، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ان تمام جزئیات کی طرف توجہ کی اور ان سے مسلمانوں کو روکا مثلاً: عجمیوں کی آمیزش واختلاط سے ممالک اسلامیہ میں حماموں کا رواج ہوگیا تھا اور اس میں مرد وعورت بیباکانہ جاتے اور غسل کرتے تھے لیکن اس میں سترِ عورت کا انتظام نہیں کیا جاتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے عورتوں کو حمام میں جانے سے بالکل روک دیا اور مردوں کی نسبت عام حُکم دیا کہ بغیر تہبند کے حمام میں غسل نہ کریں، چنانچہ اس حُکم پر اس شِدّت کے ساتھ عمل ہوا کہ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے حمام کے مالک اور حمام میں جانے والی دونوں کو دیکھا کہ ان کو سزا دی جارہی ہے۔ اسی طرح حماموں کی دیواروں پر تصویریں بنائی جاتی تھیں جو اصولِ شریعت کے خِلاف تھیں، ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ایک حمام میں اس قسم کی

www.dawateislami.net

تصویر دیکھی تو مٹانے کا حُکم دیا اور فرمایا: لَوْعَلِمْتُ مَنْ عَمِلَ هٰذا لَاَوْجَعْتُهٗ ضَرْباً یعنی اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ کس نے بنائی ہے تو میں اس کو سزا دیتا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین اور دعوتِ اسلام

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد دعوتِ اسلام کو قرار دیا اور اس پر ہر قسم کی مادی اور اخلاقی طاقت صَرْف کی جو افسر کفار کے ساتھ معرکہ آراء تھے اُن کو ہدایت کی: لَا تَقْتُلُنَّ حِصْناً مِّنْ حُصُوْنِ الرُّوْمِ وَلَا جَمَاعَةً مِّنْ جَمَاعَاتِهِمْ حَتّٰی تَدْعُوْهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ رومیوں کے کسی قلعہ اور کسی جماعت سے اُس وَقْت تک جنگ نہ کرو جب تک ان کو اسلام کی دعوت نہ دے لو۔ (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۷۴) لوگوں کو تالیفِ قلبی کے لیے بڑی بڑی رقمیں دے کر اسلام کی طرف مائل کیا، چنانچہ ایک بار کسی شخص کو اس غرض سے ہزار اشرفیاں دیں۔

(طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۷۰)

دیگر بادشاہوں کو دعوتِ اسلام

شاہانِ ماوَرَاءالنہر کو اسلام کی دعوت دی اور اُن میں بعض نے اسلام قبول کیا، چنانچہ فتوحُ البلدان میں ہے: کَتَبَ اِلٰی مُلُوْكِ مَاوَرَاءَ النَّهْرِ يَدْعُوْهُمْ اِلَی

www.dawateislami.net

اَلْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ بَعْضُهُم حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے ماوَراءالنہر کے بادشاہوں کو دعوتِ اسلام دی اور ان میں بعض اسلام لائے۔

(فتوح البلدان، ج ۳ ص ۵۳۴)

سندھی حکمرانوں کو اسلام کی دعوت پیش کی

سندھ کے حکمرانوں کے نام بھی دعوت نامہ روانہ کیا، چونکہ وہ لوگ ان کے حُسنِ اخلاق کی شہرت پہلے سے سُن چکے تھے اس لئے بہت سے بادشاہوں نے اسلام قبول کرلیا، علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں: انہوں نے بادشاہوں کو اسلام کی اس شرط پر دعوت دی کہ ان کی بادشاہی میں کوئی خَلَل نہ آئے گا اور جو حُقُوق مسلمانوں کے ہیں ان کو ملیں گے اور جو ذمہ داریاں مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں وہ ان پر عائد ہوں گی۔ چونکہ تمام بادشاہوں کو ان کے کردار کا حال معلوم ہو چکا تھا، اس لیے جیشبہ اور دوسرے بادشاہ اسلام لائے اور اپنا نام عَرَبی رکھا۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۴، ص ۳۲۳)

چار ہزار ذِمّیوں نے اسلام قبول کرلیا

جراح بن عبداللّٰہ حکمی کو جو خراسان کے عامل تھے، لکھا کہ ذِمّیوں کو اسلام کی دعوت دیں اور وہ اسلام لائیں تو ان کا جزیہ معاف کردیں۔ انہوں نے اس حُکْم کی تعمیل کی اور ان کے ہاتھ پر چار ہزار ذِمّی اسلام لائے، جراح کے حُسنِ اخلاق کی شہرت پھیلی، تو ان کے پاس تبت سے وفد آئے کہ ان کے یہاں مبلغین روانہ کریں، چنانچہ اس غرض سے انہوں نے سلیط ابن عبداللّٰہ المنقی کو روانہ کیا۔

www.dawateislami.net

مغرب والوں کو دعوتِ اسلام

اسمٰعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر جو مغرب (یورپ) کے عامل تھے، اگرچہ وہ خود بھی اس خدمت میں مصروف تھے اور مسلسل غیر مسلموں کو اِسلام کی دعوت دیتے تھے، لیکن جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا دعوت نامہ پہنچا اور اسمٰعیل نے پڑھ کر سنایا تو اس کا اس قدر اثر ہوا کہ اسلام تمام مغرب کے افق پر چھا گیا، علامہ بلاذری لکھتے ہیں: پھر جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا دور آیا تو انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر کو مغرب کا گورنر مقرر کیا، انہوں نے نہایت عمدہ روش اِختیار کی اور بَربَر کو اسلام کی دعوت دی، اس کے بعد خود حضرتِ عمر بن عبدالعزیز نے ان کے نام دعوت نامہ روانہ کیا، اسمٰعیل نے یہ دعوت نامہ اُن کو پڑھ کر سنایا تو اسلام مغرب پر غالب ہوگیا۔ (فتوح البلدان، ج۱، ص ۲۷۳) اُن کے زمانہ میں اشاعتِ اسلام کا سب سے زیادہ موثر سبب یہ ہوا کہ حجاج کی ظالمانہ روش کے مطابق نومسلموں سے اب تک جو جِزْیہ وُصول کیا جاتا تھا، انہوں نے اس سے ان کو بالکل بَری کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ بکثرت اسلام لائے۔

ہماری حیثیت کاشتکار کی سی رہ جائے

ایک بار عدی بن اَرطاۃ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو لکھا کہ اس کثرت سے لوگ اسلام لا رہے ہیں کہ مجھے خَراج میں کمی واقع ہونے کا اندیشہ ہے، انہوں نے ان کو جواب دیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ تمام لوگ

www.dawateislami.net

مسلمان ہو جائیں اور ہماری اور تمہاری حیثیت صِرْف ایک کاشتکار کی سی رہ جائے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھائیں۔ (سیرتِ ابن جوزی ص ۱۲۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسنِ ظن رکھو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز فرمایا کرتے: اَحْسِنْ بِصَاحِبِكَ الظَّنَّ مَالَمْ يَغْلِبْكَ یعنی اپنے بھائی کے بارے میں اس وَقْت تک حُسن ظن رکھو جب تک تمہیں ظنِ غالب نہ ہو جائے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۵)

شریعت پر عمل کی ترغیب

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک مکتوب میں لکھا: بے شک اسلام کی کچھ حُدود ہیں اور کچھ اَحکام اور سنّتیں، تو جس نے ان سب پر عمل کر لیا اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا اور جس نے عمل نہیں کیا اس کا ایمان نامکمل رہا، پس اگر میں زندہ رہا تو یہ سب چیزیں تمہیں سکھاؤں گا بھی اور عمل کی ترغیب بھی دوں گا لیکن اگر اس سے پہلے میرا وَقْتِ رخصت آ پہنچا تو میں تمہاری صحبت کا حَرِیص نہیں ہوں۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۴)

www.dawateislami.net

اِصلاح کا انداز

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے شہزادے حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق نے ایک مرتبہ عَرض کی: حضور! میں دیکھتا ہوں کہ آپ نے کئی ایسے کام مُؤخّر کر دیئے ہیں جن کے بارے میں میرا خیال تھا کہ اگر آپ کو ایک گھڑی کے لئے بھی حکومت ملی تو انہیں کر ڈالیں گے، میرا مشورہ ہے کہ چاہے نتائج کچھ بھی نکلیں آپ ان کاموں کو ہاتھوں ہاتھ کر ڈالئے۔ اِس مخلصانہ مشورے پر حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اپنے شہزادے کی حوصلہ افزائی کی اور فرمایا: دراصل بات یہ ہے کہ لوگوں کو دین کی بات پر آمادہ کرنا میرے بس میں نہیں جب تک میں اس کے ساتھ تھوڑی سی دُنیا نہ ملا دوں، میں ان کے دلوں کو نَرم کر کے اِصلاح کرنا چاہتا ہوں ورنہ مجھے ڈر ہے کہ ایسے فتنے کھڑے ہو جائیں گے جنہیں دُور کرنا میرے لئے ممکن نہ ہوگا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۱)

دوسروں کی اِصلاح کے لئے اپنی آخرت برباد نہ کرو

یونہی ایک مرتبہ اِرشاد فرمایا: مَنْ لَّمْ یُصْلِحْہُ اِلَّاالْغَشْمُ فَلَایُصْلَحُ، وَاللّٰہِ لَااُصْلِحُ النَّاسَ بِھَلَاکِ دِیْنِیْ یعنی جس شخص کی اِصلاح ظُلم کئے بغیر نہیں ہوسکتی، چاہے اس کی اِصلاح نہ ہو مگر میں اپنا دین برباد کر کے لوگوں کی اِصلاح کے دَرپے نہیں ہوں گا۔ (سیرتِ ابن عبدالحکم ص ۱۱۲)

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے اس اِرشادِ پاک میں

www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مبلغین کے لئے زبردست مَدَنی پھول ہے کہ کسی کی اِصلاح کی کوشش کے دوران خود کو گناہ میں پڑنے سے بچانا چاہئے جیسا کہ اگر کوئی اس کے بار بار ترغیب دلانے پر بھی نَماز نہیں پڑھتا تو اب وہ دوسروں کے سامنے اس کی غیبتیں کر کے گناہ گار اور نارِ جہنم کا حقدار نہ بنے مثلاً یوں نہ کہے کہ ''فلاں بہت ڈھیٹ ہے ہزار بار سمجھایا کہ نماز پڑھا کرو مانتا ہی نہیں''، وغیرہ۔

اِصلاح میں رُکاوٹیں

حضرتِ سیّدنا سلیمان بن داؤد خولانی عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْغنی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فرمایا کرتے تھے: کاش! میں تمہارے معاملہ میں کتابُ اللّٰہ پر مکمل طور پر عمل کر سکتا اور تم لوگ بھی اس پر عمل کرتے، ابھی تو یہ حال ہے کہ میں تمہارے درمیان ایک سنّت کو نافذ کرتا ہوں تو گویا میرے جسم کا ایک عُضْو جھڑ جاتا ہے، بالآخر اسی میں میری جان نکل جائے گی۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۲۵)

چُغل خور کی اِصلاح

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمتِ با بَرَکت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور اُس نے کسی کے بارے میں کوئی مَنفی (NEGATIVE) بات کی۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے مُعامَلے کی تحقیق کریں! اگر تم جھوٹے نکلے تو اِس آیتِ مبارَکہ کے مِصداق

www.dawateislami.net

قرار پاؤ گے:

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا (پ ٢٦، الحُجرات ٦) ترجَمۂ کنزالایمان: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔

اور اگر تم سچے ہوئے تو یہ آیتِ کریمہ تم پر صادِق آئے گی:

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ۙ﴿۱۱﴾ (پ ٢٩، القلم ١١) ترجَمۂ کنزالایمان: بہُت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔

اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مُعاف کردیں! اُس نے عَرض کی: یَاامِیرَالْمُؤْمِنِین! مُعاف کردیجئے آئندہ میں ایسا (یعنی غیبتیں اور چغلخوریاں) نہیں کروں گا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٣ ص ٣٩١) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محبتوں کے چور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج ١، ص ١١٣) **چغل خور محبتوں کا چور** ہے، **بُزُرگانِ دین** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین فرماتے ہیں: عَقلوں کے دشمنوں اور مَحبَّتوں کے چوروں سے بچو، یہ چور **بدگوئی** کرنے والے اور **چُغلی** کھانے والے ہیں اور چور تو مال چُراتے ہیں جبکہ یہ (غیبتیں اور چغلیاں کرنے والے) **لوگ محبتیں چُراتے ہیں۔** (اَلْمُسْتَطْرَف ج ١ ص ١٥١) آج ہمارے معاشرے میں محبتوں

www.dawateislami.net

کی فضا آلُودہ ہونے کا ایک بڑا سبب چغل خوری بھی ہے، لوگوں کے درمیان چغلیاں کھا کر فساد برپا کر کے اپنے کلیجے میں ٹھنڈک محسوس کرنے والے کو کل جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑے گا، جیسا کہ نبیِّ آخر الزّمان، شَہَنْشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چار طرح کے جہنّمی جو کہ **حَمِیْم** اور **جَحِیْم** (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ھلاکت) مانگتے ہونگے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنّمی کہیں گے: اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ ''بد بخت'' لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور **چغلی** کرتا تھا۔ (ذَمُّ الْغِیْبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنْیَا ص ۸۹ رقم ۴۹) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر کبھی زندگی میں یہ گناہ ہوا ہو تو توبہ کر کے یہ نیت کر لیجئے کہ ہم چغلی کھائیں گے نہ سُنیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی
تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دیوار پر قرآن لکھنا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی جگہ سے گزرے تو زمین پر کچھ لکھا

www.dawateislami.net

ہوا دیکھا تو ایک نوجوان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے عَرض کی: ''یہ کتابُ اللّٰہ ہے، ایک یہودی نے یہاں لکھا ہے۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ایسا کرنے والے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو، کتابُ اللّٰہ کو اس کے مقام و مرتبے پر ہی رکھو۔ محمد بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے ایک بیٹے کو دیوار پر قرآن لکھتے ہوئے دیکھا تو اس کی پٹائی لگائی۔

(تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۳۰)

مَدَنی پھول :فقیہِ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: ''مسجد کی دیواروں پر قرآنِ مجید کی آیتیں لکھنا جائز ہے لیکن نہ لکھنا بہتر ہے اس لئے کہ ان آیاتِ قرآنیہ پر نجس جگہ سے اُڑتی ہوئی دُھول وغیرہ آئے گی نیز مٹی، چونا جو اس کے اوپر لگا ہوا ہے زمین پر گرے گا اور پاؤں کے نیچے گرے گا جس سے بے اَدَبی ہوگی۔ (فتاوٰی فقیہ ملت ج ۱ ص ۱۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے اہل وعیال کو رِزقِ حلال ہی کھلاؤ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے جعونہ بن حارث سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے گھر والے تم سے کیا چاہتے ہیں؟ عَرض کی: وہ میرا بھلا چاہتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: نہیں! وہ تمہارے مال سے محبت کرتے ہیں، جسے وہ کھاتے ہیں مگر اس کا بوجھ تمہارے سر آئے گا، لہٰذا رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور انہیں

www.dawateislami.net

صِرف حلال و پاکیزہ روزی کھلاؤ۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۶ ملتقطاً)

کیوں روتے ہو؟

ایک شخص شدید بیمار تھا، ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں کچھ ہی دیر کا مہمان ہے۔ اس کے بچے، زوجہ اور ماں باپ اِرد گِرد کھڑے آنسو بہا رہے تھے۔ اس نے اپنے والد سے پوچھا: ''ابا جان! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟'' کہنے لگے: ''میرے جگر کے ٹکڑے! جُدائی کا غم رُلا رہا ہے، تمہارے مرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟'' اس شخص نے اپنی والدہ سے پوچھا: ''پیاری امّی جان! آپ کیوں رو رہی ہیں؟'' ماں نے جواب دیا: ''میرے لال! دنیا سے تیری رُخصتی کا سوچ کر رو رہی ہوں، میں تیرے بغیر کیسے رَہ پاؤں گی۔'' پھر اپنی بیوی سے پوچھا: ''تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟'' اس نے بھی کہا: ''میرے سرتاج! آپ کے بغیر ہماری زندگی اجیرن ہوجائے گی، جُدائی کا غم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟'' پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قریب بلایا اور پوچھا: ''میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟'' بچے کہنے لگے: ''آپ کے وِصال کے بعد ہم یتیم ہوجائیں گے، ہمارے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟'' ان سب کی یہ باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگا: ''تم سب اپنی دنیا کے لئے رو رہے ہو، تم میں سے ہر شخص میرے لئے نہیں بلکہ اپنا نفع ختم ہوجانے کے خوف سے رو رہا ہے، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قبر میں میرا کیا حال ہوگا،

www.dawateislami.net

عنقریب مجھے وحشت ناک تنگ وتاریک قبر میں چھوڑ دیا جائے گا، کیا تم میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد منکر نکیر (یعنی قبر میں سوالات کرنے والے فِرِشتوں) سے واسطہ پڑے گا! کیا تم میں سے کوئی اس خوف سے بھی رویا کہ مجھے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے سامنے حساب وکتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا! آہ! تم میں سے کوئی بھی میری اُخروی پریشانیوں کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دنیا کی وجہ سے رو رہا ہے۔'' اس گفتگو کے کچھ ہی دیر بعد اس کی رُوح قفسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔

(عیون الحکایات ص ۹۸ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت ہی عبرت ہے کہ وہ اہل وعِیال جن کے عیش وآرام کے لئے ہم اپنی نیندیں قربان کر دیتے ہیں، جنہیں آسائشیں دینے کے لئے ہم بڑی خوشی سے مَشَقَّتیں برداشت کرتے ہیں، جن کی راحتوں کے لئے ہم خود کو غموں کے حوالے کر دیتے ہیں، جواباً یہ بھی دنیا میں ہمارا بڑا خیال رکھتے ہیں مگر جونہی ہمارا سفرِ زندگی ختم ہوتا ہے انہیں ہماری نہیں اپنی فِکْر ستانے لگتی ہے کہ اِس کے جانے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ کاش وہ یہ بھی سوچتے کہ مرنے کے بعد اِس کا کیا بنے گا؟ اور ہمارے لئے دُعائے مغفرت وایصالِ ثواب کی کثرت کرتے۔

جبکہ پیکِ اَجَل رُوح لے جائیگا　　جسمِ بے جاں تڑپ کر ٹھہر جائیگا
لَحد میں کوئی تیری نہیں آئے گا　　تجھ کو دفنا کے ہر اِک پلٹ جائے گا

(وسائلِ بخشش، ص ۶۲۹)

www.dawateislami.net

عمل نے کام آنا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کی دُنیا روشن کرنے کے لئے اپنی قبر میں اندھیرا مت کیجئے، دَولت و مال اور اہل و عِیال کی مَحَبَّت میں نیکیاں چھوڑیئے نہ گناہوں میں پڑیئے کہ ان سب کا ساتھ تو آنکھ بند ہوتے ہی چھوٹ جائے گا جبکہ نیکیاں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قَبر و آخرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی، اس لئے جلدی کیجئے اور خوفِ خدا و عِشقِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پانے، دل میں صَحابۂ کِرام و اولیاءِ عُظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت جگانے، نیک صحبتوں سے فیض اُٹھانے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، **عاشقانِ رسول** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اِختیار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور اپنی آخرت سنوارنے کیلئے روزانہ "فِکْرِ مدینہ" کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی **10** دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کیجئے اور **دعوتِ اسلامی** کے ہر دلعزیز **مَدَنی چینل** کے سلسلے دیکھئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّبِین و صالِحین کی مَحَبَّت کو دن بدن بڑھتا ہوا محسوس فرمائیں گے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کَرَم سے اِن نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا فیضان اور اِن کی نظرِ شفقت شاملِ حال ہوگی۔ ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

www.dawateislami.net

آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگا لیا

ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلّغ دعوتِ اسلامی الحاج قاری حاجی ابو عُبید مشتاق احمد عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی وفات سے چند ماہ قَبْل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بَقسم اپنا واقِعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو سُنہری جالیوں کے رُوبرو پایا، جالی مُبارَک میں بنے ہوئے تین سوراخ میں سے ایک سوراخ میں جب جھانکا تو ایک دلربا منظر نظر آیا، کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شیخینِ کریمین یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی حاضرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں حاجی مُشتاق عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بارگاہِ محبوبِ باری صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہوئے سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگا لیا اور پھر کچھ اِرشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں پھر آنکھ کُھل گئی۔

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے
آرزو کب آئے گی بر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

بُہتان تَراشنے والوں کا انجام

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ولید بن ہشام مُعَیطی کو قِنَّسْرِین کا امیرِ لشکر اور فُرات بن مسلم کو وہاں کا امیرِ خراج مقرر کیا۔ اِن دونوں کے درمیان کچھ اَن بَن ہوگئی۔ یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ ولید نے علاقے کے چار معمر افراد کو اس بات پر تیار کرلیا کہ وہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس فُرات کے خِلاف یہ جھوٹی گواہی دیں کہ (۱) وہ نَماز نہیں پڑھتا (۲) صحت و اِقامت کی حالت میں بھی رمضان کے روزے نہیں رکھتا (۳) غسلِ جنابت تک نہیں کرتا (۴) ماہواری کی حالت میں بیوی کے پاس جاتا ہے۔ وہ لوگ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس آئے اور اِن چاروں باتوں کی گواہی دی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: یہ تو تم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوگا کہ فُرات نے نَماز نہیں پڑھی اب یہ خدا جانے کہ جان بوجھ کر ہوا یا سَہو و نِسیان کی وجہ سے، اور یہ بھی دیکھا ہوگا کہ بظاہر کوئی مَرَض نہ ہونے کے باوجود اس نے روزہ نہیں رکھا مگر یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ کیسے پتا چلا کہ وہ غُسلِ جَنابت نہیں کرتا یا بیوی کے پاس ماہواری کی حالت میں جاتا ہے؟ یہ سوال سن کر ان لوگوں کو سانپ سونگھ گیا، پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ”**واللّٰہ!** فُرات جیسے پاک دامن اور امانت دار شخص سے ان باتوں کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔“ اور اُن بدکردار بُڈھوں کو پولیس افسر کے حوالے کردیا، ہر ایک کو بیس کوڑے لگوائے، پھر ان کی ضمانتیں اس شرط پر لیں کہ فُرات خود ان سے اپنا حق وُصول کریں

www.dawateislami.net

یا معاف کردیں۔اس واقعے کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے بھرپور کوشش کرکے ولید اور فُرات کے درمیان صلح کروادی۔(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے بُہتان تراشنے والوں کی کیسی گرفت فرمائی، **کسی** شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اُس پر جھوٹ باندھنا **بہتان** کہلاتا ہے۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ ج ۲ ص ۲۰۰) اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ **بُرائی** نہ ہونے کے باوُجُود اگر پیٹھ پیچھے یا رُوبَرو وہ برائی اُس کی طرف منسوب کردی تو یہ **بُہتان** ہوا مَثَلاً پیچھے یا منہ کے سامنے **ریاکار** کہہ دیا اور وہ ریاکار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثُبُوت نہ ہو کیوں کہ **ریاکاری** کا تعلُّق باطِنی امراض سے ہے لہٰذا اس طرح کسی کو ریاکار کہنا **بہتان** ہوا۔تہمت دھرنے اور بہتان تراشنے والے کو دنیا وآخرت میں رسوائی کا سامنا ہوگا، چنانچہ

دوزخیوں کی پیپ میں رہنا پڑے گا

نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ قَالَ فِی مُؤْمِنٍ مَا لَیْسَ فِیہِ أَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ یعنی جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس وَقْت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔(سُنَنِ ابوداؤد ج ۳ ص ۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر خدانخواستہ کبھی بُہتان تراشی کا گناہ سَرزَد ہوا ہو تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے، **بہتان** سے توبہ کے لئے تین باتوں کا پایا جانا ضَروری ہے: {1} آئندہ بہتان کو ترک کرنے کا پکا اِرادہ کرنا {2} جس کا حق ضائع کیا، ممکن ہو تو اس سے مُعافی چاہنا مَثَلاً صاحبِ حق زندہ اور موجود ہے نیز مُعافی مانگنے سے کوئی جھگڑا یا عداوت پیدا نہیں ہوگی {3} (جن) لوگوں (کے سامنے بہتان لگایا ان) کے سامنے اپنے **جھوٹ** (یعنی بہتان) کا اقرار کرنا یعنی یہ کہنا کہ جو میں نے **بہتان** لگایا تھا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ وَ الطَّرِیْقَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃ ج ۲ ص ۲۰۹) **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 181 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: **بُہتان** کی صورت میں توبہ کرنا اور مُعافی مانگنا ضَروری ہے بلکہ جن کے سامنے **بہتان** باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضَروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر میں نے **بہتان** باندھا تھا۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۸۱) نفس کے لئے یقیناً یہ سخت گِراں ہے مگر دنیا کی تھوڑی سی ذلّت اٹھانی آسان مگر آخرت کا مُعامَلہ انتہائی سنگین ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! دوزخ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

(ماخوذ از غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۹۵)

www.dawateislami.net

جَہنَّم کا ہلکا ترین عذاب

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔''

(صحیح البخاری، باب صفۃ الجنۃ والنار، الحدیث ۶۵۶۱، ج ۴، ص ۲۶۲)

ہمارا نازُک وجود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا تصوُّر تو کیجئے کہ اگر ہمیں سزا کے طور پر جہنم کا صِرف یہی عذاب دیا جائے تو بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے گا کیونکہ ہمارے پاؤں اتنے نازُک ہیں کہ کسی گرم انگارے پر جا پڑیں تو پورے وُجود کو اُچھال کر رکھ دیں، معمولی سا سَر دَرْد ہمارے ہوش گُم کر دیتا ہے تو پھر وہ عذاب جس سے دماغ کھولنے لگے، برداشت کرنے کی کس میں ہمت ہے؟ ہم جہنم کے عذاب سے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگتے ہیں۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتواں پر کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قطع رحمی کرنے والے سے دور رہو

حضرت میمون بن مہران علیہ رحمۃُ الحنّان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے مجھ سے فرمایا: لَا تُوَاخِیَنَّ قَاطِعَ رِحْمٍ فَاِنِّیْ

www.dawateislami.net

سَمِعْتُ اللّٰهُ لَعَنَهُمْ فِیْ سُوْرَتَیْنِ فِیْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ وَسُوْرَةِ مُحَمَّدٍ یعنی قطع رحمی کرنے والے سے کبھی بھائی چارہ قائم نہ کیجئے گا کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۂ رَعْد اور سورۂ محمد میں قطع رحمی کرنے والے پر لعنت کی ہے۔ (درمنثور ج ۴ ص ۶۴۱)

افضل عمل کونسا ہے؟

حضرتِ سیّدُنا ابوربیعہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ مَا اَکْرَهَتْ عَلَیْهِ النُّفُوْسُ یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جو نفس پر بھاری ہو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۷)

داڑھی کے بال اکھیڑنے والے کی گواہی مسترد کردی

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے پاس ایک ایسا شخص گواہی دینے کے لئے حاضِر ہوا جس نے اپنی بچّی (یعنی ٹھوڑی اور نچلے ہونٹ کی درمیانی جگہ) کے بال اُکھاڑے ہوئے تھے، یہ دیکھ کر آپ نے اس کی گواہی رَد کردی۔

(احیاء العلوم، ج ۱ ص ۱۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بلا حاجتِ شَرْعی بچّی کے مقام سے داڑھی کے تھوڑے سے بال اکھاڑنے والے کی گواہی مسترد کردی گئی، اس سے زیب وزینت کے ان مَتوالوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پوری داڑھی ہی مونڈ ڈالتے ہیں۔

www.dawateislami.net

داڑھیاں بڑھاؤ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان بار بار پڑھئے: ''اَحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَاَعْفُوا اللِّحَی وَلَا تَشَبَّھُوا بِالْیَھُوْدِ یعنی مونچھیں خوب پَست (یعنی چھوٹی) کرواور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ) یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔'' (شرح معانی الآثار للطّحاوی ج۴ ص۲۸)

شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''**کالے بچھو**'' میں یہ حدیث پاک نقل کرنے کے بعد سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

مرنے کے بعد کی ہوشرُبا منظر کشی

اے غافِل اسلامی بھائی! ذرا ہوش کر!! مرنے کے بعد تیری ایک نہ چلے گی، **تیرے ناز اٹھانے والے** تیرے کپڑے بھی اتارلیں گے۔ تو کتنا ہی بڑا سرمایہ دار سہی، تجھے وُہی **کورے لٹّھے کا کفن** پہنائیں گے جوفُٹ پاتھ پر دم توڑ دینے والے لاوارِث کو پہنایا جاتا ہے۔ تیری کار ہے تو وہ بھی گیرج میں کھڑی رہ جائے گی۔ تیرے بیش قیمت لباس صندوق میں دھرے رہ جائیں گے۔ تیرے مال و متاع اور خون پسینے کی کمائی پر وُرَثاء قابِض ہوجائیں گے۔ ''**اپنے**'' اشک بہارہے ہوں گے۔ ''**بیگانے**'' خوشیاں منارہے ہوں گے۔ تیرے ناز اٹھانے والے تجھے اپنے کندھوں پر لاد کر چل دیں گے اور ایک ایسے ویرانے میں لے آئیں گے کہ تو

www.dawateislami.net

کبھی اس ہولناک سنّاٹے میں خُصُوصاً رات کے وَقْت ایک گھڑی بھی تنہا نہ آیا تھا، نہ آسکتا تھا بلکہ اس کے تصوُّر سے ہی کانپ جایا کرتا تھا۔ اب گڑھا کھود کر تجھے **منوں مٹّی تلے** دَفْن کر کے تیرے سارے عزیز چلے جائیں گے۔ تیرے پاس ایک رات کُجا ایک گھنٹہ بھی ٹھہرنے کے لئے کوئی راضی نہ ہوگا۔ خواہ تیرا **چہیتا بیٹا** ہی کیوں نہ ہو، وہ بھی بھاگ کھڑا ہوگا۔ اب اس تنگ وتاریک **قَبْر** میں نہ جانے کتنے ہزار سال تیرا قیام ہوگا۔ تو حیران و پریشان ہوگا، افسردگی چھائی ہوگی، **قَبْر** بھینچ رہی ہوگی، تو چلّا رہا ہوگا، حسرت بھری نگاہوں سے عزیزوں کو نگاہوں سے اَوجھل ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوگا، دل ڈوبتا جارہا ہوگا۔ اتنے میں **قَبْر** کی دیواریں ہلنا شروع ہوں گی اور دیکھتے ہی دیکھتے **دو خوف ناک شکلوں والے فِرِشتے** (منکَر ونکیر) اپنے لمبے لمبے دانتوں سے **قَبْر** کی دیوار کو چیرتے ہوئے تیرے سامنے آموجود ہوں گے، ان کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، کالے کالے مُہیب (یعنی ہیبت ناک) بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، تجھے جھڑک کر بٹھائیں گے۔ کَرَخت (یعنی نہایت ہی سخت) لہجے میں اس طرح **سُوالات** کریں گے: ''مَنْ رَّبُّكَ؟'' (یعنی تیرا رب عَزَّوَجَلَّ کون ہے؟) ''مَا دِیْنُكَ؟'' (یعنی تیرا دین کیا ہے؟) اِتنے میں تیرے اور مدینے کے درمِیان جتنے پردے حائل ہوں گے، سب اُٹھا دیئے جائیں گے کسی کی موہنی، دلرُبا اور پیاری پیاری صورت سامنے آجائے گی۔ یا وہ عظیم اور پیاری ہستی خود تشریف لے آئے گی۔ کیا عجب! تیری آنکھیں شَرْم سے جُھک جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ تُو سوچ

www.dawateislami.net

میں پڑ جائے کہ نِگاہیں اُٹھاؤں تو کیسے اُٹھاؤں! اپنی بگڑی ہوئی صورت دِکھاؤں تو کیسے دکھاؤں! یہ وُہی تو میرے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں جن کا میں کلمہ پڑھا کرتا تھا۔ اپنے آپ کو ان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا غلام بھی کہتا تھا۔ لیکن میں نے یہ کیا کیا! میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تو یہ فرمایا: ''**مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ۔**'' لیکن ہائے میری بدبختی! میں چند روزہ دنیا کی زینت میں کھو گیا۔ **فیشن** نے میرا ستیاناس (سَتْ۔تیا۔ناس) کر دیا۔ آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سختی سے منع کرنے کے باوُجود میں نے چہرہ یہودیوں یعنی مدنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں جیسا ہی بنایا۔ **ہائے! اب کیا ہوگا؟** کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم منہ پھیر لیں اور یہ فرمادیں کہ ''**یہ تو میرے دشمنوں والا چہرہ ہے میرے غلاموں والا نہیں!!**'' اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو سوچ اُس وَقت تجھ پر کیا گزرے گی۔

نہ اُٹھ سکے گا قِیامت تلک خدا کی قسم
اگر نبی نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

ایسا نہیں ہوگا، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہرگز نہیں ہوگا۔ ابھی تو زندہ ہے، مان جا! اپنے کمزور بدن پر تَرَس کھا! جھٹ ہِمّت کر! انگریزی فیشن، فرنگی تہذیب کو تین طَلاقیں دے ڈال اور اپنا چہرہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلَّم کی پاکیزہ **سنّت** سے آراستہ کرلے اور **ایک مُٹھی داڑھی** سجالے۔ ہرگز ہرگز شیطان کے اِس فریب میں نہ آ اور ان وساوِس کی طرف توجُّہ مت لا، کہ ''**ابھی تو میں اس قابل نہیں ہوا، میری تو عمر ہی کیا ہے؟ میرا عِلْم بھی اتنا کہاں ہے؟ اگر کسی نے دین کے بارے میں سُوال کردیا تو مجھے جواب نہیں آئے گا میں تو جب قابل ہوجاؤں گا اُس وَقت داڑھی رکھوں گا۔**'' یادرکھ! یہ شیطان کا کامیاب ترین وار ہے کہ انسان اپنے بارے میں یہ سمجھ بیٹھے کہ ''**ہاں، اب میں قابل ہوگیا ہوں۔**'' یادرکھئے! اپنے آپ کو قابل سمجھنا یہی نا قابلیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ عاجزی اِختیار کر! بڑے بڑے **علمائے کرام** بھی ہر سُوال کا جواب نہیں دیتے تو کیا ہر سُوال کا جواب دینے کی تُو نے ذمّہ داری لی ہوئی ہے؟ نفس کی حیلہ بازیوں میں مت آ! اور مان جا۔ خواہ ماں روکے، باپ منع کرے، معاشرہ آڑے آئے، شادی میں رُکاوٹ کھڑی ہو۔ کچھ ہی ہوجائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے **رسول** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حُکْم ماننا ہی پڑے گا۔ **تسلّی رکھ!** اگر جوڑا لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا ہے تو تیری **شادی** ضَرور ہوجائے گی اور اگر نہیں لکھا تو دُنیا کی کوئی طاقت تیری **شادی** نہیں کرواسکتی۔ زندگی کا کیا بھروسہ؟

داڑھی مُنڈواتے ہی موت

کسی نے سگِ مدینہ (راقم الحروف) کو کچھ اس طرح کا واقِعہ سنایا تھا کہ **بنگلہ دیش** میں ایک نوجوان نے داڑھی رکھی تھی، جب اس کی **شادی** کا وَقت قریب

www.dawateislami.net

آیا تو والِدین نے **داڑھی** مُنڈوانے پر مجبور کیا۔ بادلِ نخواستہ نائی کے پاس جا کر **داڑھی** منڈوا کر گھر کی طرف آتے ہوئے سڑک عبور کر رہا تھا کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے کچل کر رکھ دیا، اُس کا دم نکل گیا اور اُس کی **شادی** کے ارمان خاک میں مل گئے۔ ماں باپ کیا کام آئے؟ نہ **شادی** ہوئی نہ **داڑھی** رہی۔ تو **پیارے اسلامی بھائی!** ہوش میں آ! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کر کے آج ہی عہد کر لے کہ اب تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحَبَّت** میں گردن تو کٹ سکتی ہے مگر میری داڑھی اب دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے جُدا نہیں کر سکتی۔

شاباش.....مبارَک.....مبارَک.....مبارَک

(کالے بچھو ص ۴ تا ۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سردار کون ہوتا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک شخص سے پوچھا: مَنْ سَیِّدُ قَوْمِكَ یعنی تمہاری قوم کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا: انا یعنی میں۔ تو اِرشاد فرمایا: لو کُنْتَ سَیِّدَھُمْ مَاقُلْتَ یعنی اگر تم واقعی ان کے سردار ہوتے تو ہاں نہ کہتے (یعنی عاجزی کرتے ہوئے خاموش رہتے)۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۷۸)

اس حکایت میں ان اسلامی بھائیوں کے لئے دَرْسِ عظیم ہے جنہیں کوئی بڑی ذمّہ داری یا عہدہ حاصِل ہو جائے تو کوئی پوچھے نہ پوچھے وہ اپنے تعارُف میں

www.dawateislami.net

بلاضَرورت ومصلحت اپنے عہدے کوضرور ذِکر کرتے ہیں، ہونا تو یہ چاہئے کہ اگر کوئی نگران بھی ہوتو عندَ الضرورت خود کوخادِم کہہ کرتعارف کروائے، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی عاجزی مرحبا! کہ لوگ آپ کو امیرِ اہلسنّت کہتے ہیں لیکن آپ دامت برکاتہم العالیہ خودکوحسبِ موقع فقیرِ اہلسنّت کہتے ہیں اور اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں: ''میں اہلسنّت میں سے نیکیوں کے معاملے میں سب سے غریب ہوں اس لئے فقیرِ اہلسنّت ہوں۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقیقی عاجزی نصیب فرمائے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رزق پہنچ کر رہے گا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ ! اِتَّقُوااللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ لِاَحَدِکُمْ رِزْقٌ فِیْ رَأْسِ جَبَلٍ اَوْحَضِیْضِ اَرْضٍ یَاْتِیْہِ یعنی لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور حلال ذریعے سے رِزْق تلاش کرو کیونکہ اگر تمہارا رِزْق کسی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے یا زمین کی تہہ میں، تمہیں مل کر رہے گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس فرمانِ عظیم میں ہمارے لئے توکُّل کا دَرس پوشیدہ ہے، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: تَوَکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اِعْتِماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے، توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔ مثلاً مریض دوائی کھانا نہ چھوڑے بلکہ دوائی کھائے اور نظر خالقِ اسباب کی طرف رکھے کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو ہی اِس دوائی سے شِفا ملے گی۔

توکل کیسا ہونا چاہئے؟

حُضُورِ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا یعنی اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توکُّل کرنے کا حق ہے تو تم کو ایسے رِزْق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج ۴ ص ۱۵۴ حدیث ۲۳۵۱)

اس فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ان نادانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں جو روزی کمانی کے لئے حرام ذریعہ اپنانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، اے کاش ہمیں حقیقی توکل نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بدمذہبوں کی صحبت سے بچو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: لَاتُجَالِسُ

www.dawateislami.net

ذَاهَوٰی فَیُلْقِیْ فِیْ نَفْسِكَ شَیْئًا یَسْخَطُ اللّٰهُ بِهٖ عَلَیْكَ یعنی بد مذہبوں کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں بھی ایسے کاموں میں لگا دے گا جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۴۶)

اچھے اور بُرے مصاحِب کی مثال

پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اچھے اور برے مصاحِب کی مِثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔'' (مسلم، ص ۱۱۱۶، رقم الحدیث ۲۶۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی! ہر صحبت اپنا اثر رکھتی ہے، مثال کے طور پر اگر آپ کو کبھی کسی مَیِّت والے گھر جانے کا اتفاق ہوا ہو تو وہاں کا اُداس ماحول کچھ دیر کے لئے آپ کو بھی غمگین کر دے گا اور اگر کسی شادی پر جانے کا اتفاق ہوا ہو تو خوشیوں بھرا ماحول آپ کو بھی کچھ دیر کے لئے مسرور کر دے گا۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص غفلت کا شکار ہو کر گناہوں پر دلیر ہو جانے والے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا، تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد انہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ایسے خوش عقیدہ لوگوں کی صحبت اِختیار کرے گا جن کے دل خوفِ خدا سے معمور ہوں، ان کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے روئیں تو یقینی طور پر یہی کیفیات اس شخص کے دل میں بھی

www.dawateislami.net

سرایت کر جائیں گی۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صُحْبَتِ صَالِح تُرَا صَالِح کُنَد

صُحْبَتِ طَالِح تُرَا طَالِح کُنَد

(یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا اور بروں کی صحبت تجھے برا بنا دے گی)

ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ہمیں چاہئے کہ **دینی** مشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اِختیار کریں یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصِل کریں جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری برائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ اچّھی صحبت کے مُتَعَلِّق **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: **(1)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ جب تو خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بُھولے تو وہ یاد دلائے۔ (موسوعۃ الامام لِابْنِ اَبِی الدُّنیا، ج ۸، ص ۱۶۱ رقم ۴۲) **(2)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے تمہیں خدا عَزَّوَجَلَّ یاد آئے اور اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادَتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخِرت کی یاد دلائے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۷ ص ۵۷ حدیث ۹۴۴۶) (ماخوذ از غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

زلزلہ، صدقہ اور دُعائیں

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے تمام علاقوں میں تحریری پیغام بھیجا کہ زلزلہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے اللّٰہ تعالیٰ بندوں پر عتاب فرماتا ہے، آپ لوگ فلاں دن باہر نکلیں اور توبہ اِستِغفار کریں، جو شخص صَدَقہ کرسکتا ہو وہ صَدَقہ کرے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ (بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا (پ ۳۰، الاعلیٰ: ۱۴) اور اپنے باپ حضرتِ سیّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی یہ دُعا پڑھا کرو:

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ۫ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ ۸، الاعراف: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے

اور حضرتِ سیّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دُعا پڑھا کرو:

وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ (پ ۱۲، ھود: ۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں۔

اور حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دُعا پڑھا کرو:

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (پ ۲۰، قصص: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۸)

www.dawateislami.net

زَلزلہ کیسے آتا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے 80 صفحات پر مشتمل رسالے ''زَلزَلہ اور اس کے اَسباب'' کے صفحہ 13 پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام زمین کو مُحیط (یعنی گھیرے میں لیا ہوا) ایک پہاڑ پیدا کیا، جس کا نام **کوہِ قاف** ہے، زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں **کوہِ قاف** کے رَیشے پھیلے ہوئے نہ ہوں۔ جس طرح دَرَخت کی جَڑیں زمین کے اندر پھیل جاتی ہیں اور ان جَڑوں کے سبب دَرخت کھڑا رہتا ہے اور آندھی، یا ہوا آئے تو یہ نہیں گرتا۔ اب اُصول یہ ہے کہ دَرخت جتنا بڑا ہوگا اُتنی ہی دُور تک اس کی جڑوں کے رَیشے پھیلتے ہیں چُونکہ **کوہِ قاف** بَہُت بڑا ہے، اتنا بڑا ہے، اتنا بڑا ہے، اتنا بڑا ہے کہ ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے لہٰذا اس کو کھڑے رہنے کیلئے جگہ بھی بَہُت ہی بڑی درکار ہے، چُنانچِہ اسکے رَیشے حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ساری زمین میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کہیں یہ رَیشے زمین کی اُوپری سَطْح پر ظاہِر ہیں جیسا کہ بَرگد کے دَرَخت کی جَڑیں کہیں کہیں زمین پر اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔ جہاں جہاں اس **کوہِ قاف** کے رَیشے اُبھرے وہاں پہاڑیاں اور پہاڑ کھڑے ہوگئے، کہیں

www.dawateislami.net

کہیں زمین کی سَطْح تک آ کر رُکے رہے تو اس کو سَنگلاخ (یعنی پتھریلی) زمین کہتے ہیں۔ بَہر حال یہ رَیشے کہیں زمین کے اوپر تو کہیں زمین کے نیچے یہاں تک کہ سَمُندر کے اندر بھی ہیں۔ سَمُندر میں بھی زَلزلہ آسکتا ہے، پہلے ہم نے کبھی نہیں سُنا تھا مگر اب **سونامی یعنی سَمُندری زَلزلہ** بھی سُن لیا، جو 26.12.04 کو بَرپا ہوا تھا، اس نے سب سے زیادہ تباہی انڈونیشیا کے صوبے ''آچے'' کے دارالحکومت ''باندا آچے'' میں مچائی، غالِباً صِرف اُسی ایک شہر میں ایک لاکھ سے زیادہ افراد موت کے گھاٹ اُتر گئے! سُنا یہی ہے کہ خُصُوصاً وہ عَلاقے اسکی زَد میں آئے تھے جہاں گناہوں کی حد ہوگئی تھی، سَمُندر کی چنگھاڑتی ہوئی لہروں نے ان بستیوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور تَہس نَہس کر کے رکھ دیا۔ بَہر حال **کوہِ قاف** کے رَیشے زمین کی نچلی سطح میں بھی دُور دُور تک پھیلے ہوئے ہیں، جہاں جہاں وہ رَیشے ہوتے ہیں اسکی اُوپری زمین بَہُت نَرم ہوتی ہے۔ جس جگہ **زَلزلہ** بھیجنے کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اِرادہ ہوتا ہے، (**اللہ** اور اُس کے رسول کی پناہ) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کوہِ قاف** کو حُکْم دیتا ہے کہ وہ اپنے وہاں کے رَیشے کو جُنبِش دے، صِرف وہیں **زَلزلہ** آئیگا جس جگہ کے رَیشے کو حَرَکت دی گئی پھر جہاں خفیف یعنی ہلکے **زَلزلے** کا حُکْم ہے تو یہ وہاں کے رَیشے کو ہلکا سا ہِلاتا ہے اور جہاں حُکْم ہے کہ شدید جھٹکا دے تو وہاں **کوہِ قاف** بَہُت زور سے اپنا رَیشہ ہِلاتا ہے۔ بعض جگہ صِرف ہلکا سا جھٹکا آتا ہے اور ختم ہوجاتا ہے اس میں بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّتیں (مَشْیَ۔یَتَیں) کارفرما ہیں کہ کہیں ہلکا سا جھٹکا آتا ہے تو کہیں زَوردار، کہیں مکانات صِرف ہِل جاتے

www.dawateislami.net

ہیں تو کہیں اس کی کھڑکیاں اور کانچ وغیرہ بھی ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں، کہیں **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ زمین پھٹ جاتی ہے اور اس سے پانی نکل آتا ہے تو کہیں **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شُعلے نکل پڑتے اور چیخنے کی آوازیں بُلند ہوتی ہیں۔ کہیں سے بخارات و دھوئیں برآمد ہوتے ہیں۔ (از افادات: فتاوٰی رضویہ ج ۲۷ ص ۹۶ تا ۹۷)

زلزلہ گناہوں کے سبب آتا ہے

میرے آقائے نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّدِ دین وملت، **مولانا شاہ امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی بارگاہ میں سُوال کیا گیا کہ زَلزَلے کا سبب کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ''سببِ حقیقی'' تو وہی اِرادۃُ اللّٰہ (یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا اِرادہ فرمانا) ہے اور عالَم اسباب میں ''باعثِ اصلی'' بندوں کے مَعاصی (یعنی گناہ)۔[1]

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۷ ص ۹۶)

نیم جاں کردیا گناہوں نے
مرضِ عِصیاں سے دے شفا یارب (وسائلِ بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرائض کی ادائیگی کی اہمیت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: تقوٰی محض دن

مدینہ

[1] : زلزلے کے بارے میں مزید تفصیلات پڑھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے 80 صفحات پر مشتمل رسالے ''زلزلہ اور اس کے اسباب'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

کو روزہ رکھنے اور راتوں کو قیام کرنے کا نام نہیں بلکہ فرائض کو ادا کرنے اور حرام کو چھوڑ دینے کا نام ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۹)

تقویٰ سے عَقل بڑھتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: تقویٰ سے عَقل میں اِضافہ ہوتا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۹)

اَفضل عِبادت

ایک مرتبہ فرمایا: اِنَّ اَفْضَلَ الْعِبَادَةِ اَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ یعنی فرائض کو ادا کرنا اور حرام سے بچنا افضل عِبادت ہے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۳۶)

گناہ کی تین جڑیں

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں کہ **گناہوں کی اَصل** (یعنی جڑ) تین چیزیں ہیں: (۱) حِرص (۲) حَسَد اور (۳) تَکَبُّر۔ **غفلت پیدا کرنے والی 6 چیزیں** ہیں: (۱) زیادہ کھانا (۲) زیادہ سونا (۳) ہر طرح آرام سے رہنے کی خواہش کرنا (۴) مال کی مَحَبَّت (۵) عزّت (پانے) کی رَغبت (۶) حکومت کی خواہش، بسا اوقات مال و حکومت کی طَلَب میں انسان کافِر (بھی) بن جاتا ہے اور وہ

www.dawateislami.net

(یعنی علمائے کرام) یہ بھی فرماتے ہیں کہ گناہ دل میں سیاہی پیدا کرتا ہے اور قرآنِ پاک کی تِلاوت، دُرُود شریف، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر، موت کا یاد کرنا۔ یہ سب چیزیں دل کی صَیقَل (یعنی دل کی صفائی کرنے والی) ہیں، جن سے وہ سیاہی دُور ہوتی ہے۔ اسی طرح **زیادہ ہنسنا** دل کو بیمار کر دیتا ہے اور خوفِ الٰہی سے **رونا** اس کا علاج ہے۔ جو شخص گناہوں کے ساتھ نیکیاں بھی کرتا رہے تو اس کا قلب مَیلا ہو کر دُھلتا رہے گا (جبکہ اِس نیّت سے گناہ نہ کرتا ہو کہ بعد میں نیکی کر کے گناہ دھوڈالا کروں گا) لیکن جو گناہوں میں مشغول رہے، نیکی کی طرف **مُتَوَجِّہ** نہ ہو اُس کے قلب کی سیاہی بڑھتے بڑھتے ایک دن سارے قلب کو سیاہ کر دے گی، جس کے **مُتَعَلِّق** حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''ان دلوں پر لوہے کی طرح زنگ آتا رہتا ہے اور اس کی صَفائی تِلاوتِ قرآن ہے۔'' اِس سیاہ قلب کو صاف کرنے کے لئے ایک عَرصہ اور کافی **مِحنَت** چاہئے، ہاں اگر کسی **اللہ** والے کی اِس پر **نگاہِ کرم** پڑ جائے تو وہ آناً فاناً اس قلب کو صاف کر دیتی ہے۔ **خیال** رہے کہ گناہوں سے آہستگی سے دل مَیلا ہوتا ہے اور مَیلا دل عبادات کے ذَرِیعے آہستہ آہستہ صاف ہوتا ہے مگر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عداوت سے کبھی ایک دم مُہر لگ جاتی ہے۔ شیطان کے دل پر حضرتِ سیِّدُنا آدم **صفیُّ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بُغض سے اچانک **مُہر** لگ گئی اور حضرتِ سیِّدُنا **موسیٰ کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جادوگروں کا مَیلا دل نگاہِ کلیمی سے اچانک **اُجلا** ہو گیا۔

www.dawateislami.net

معلوم ہوا کہ **عداوتِ نبی بدترین کُفر** ہے اور نگاہِ ولی بہترین نعمت ہے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۵۱)

گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے

کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا فائدہ کم نقصان زیادہ دیتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک خطبے میں اِرشاد فرمایا: اِنَّ الدُّنْیَا لَاتُسِرُّ بِقَدْرِ مَاتَضُرُّ اِنَّھَاتُسِرُّ قَلِیْلاً وَتَجُرُّ حُزْناً طَوِیْلاً یعنی بلاشبہ دُنیا اتنی خوشی نہیں دیتی جتنا نقصان پہنچاتی ہے، یہ مختصر خوشی دیتی ہے اور طویل غم میں مبتلا کردیتی ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۳)

دس طرح کے افراد دھوکے میں ہیں

بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین فرماتے ہیں: دس طرح کے افراد بہت دھوکے میں ہیں: (۱) ایک وہ جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو **خالق** جان کر (یعنی پیدا کرنے والا جاننے کے باوُجُود بھی) اس کی عِبادت نہیں کرتا (۲) وہ جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو **رزّاق** ماننے کے باوُجُود اُس پر بھروسا نہیں رکھتا (۳) وہ جو دنیا کو **فانی** جاننے کے باوجُود اس پر بھروسا کرتا ہے (۴) وہ جو جانتا ہے کہ میرے وارِث میرے **دشمن** (یعنی وِرثے کی حِرص میں میری موت کے مُنْتَظِر) ہیں پھر بھی ان کے لئے مال جَمع کرتا ہے (۵) وہ جو

www.dawateislami.net

موت کو اٹل مان کر بھی اس کی تیّاری نہیں کرتا (۶) وہ جو جانتا ہے کہ قبر میری منزل ہے اور پھر بھی اس کو آباد (کرنے والے اعمال) نہیں کرتا (۷) وہ جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حساب لے گا مگر پھر بھی اپنا حساب صاف نہیں رکھتا (۸) وہ جو جانتا ہے کہ پُل صراط پر چلنا پڑے گا مگر اپنا (گناہوں کا) بوجھ ہلکا نہیں کرتا (۹) وہ جو جانتا ہے کہ جہنّم بدکاروں کی جگہ ہے مگر اس سے (یعنی بدکاریوں اور گناہوں سے) نہیں بھاگتا (۱۰) اور وہ جو جانتا ہے کہ جنّت اَبرار (یعنی نیکوکاروں) کی جگہ ہے مگر اِس کی طرف نہیں آتا۔ حق تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(رُوح البیان ج۱، ص ۴۲ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی اِختیار کرنے سے بچو

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک شخص کو نصیحت فرمائی: اِیَّاکَ اَنْ تَخْلُوَ بِامْرَاَۃٍ غَیْرِ ذَاتِ مَحْرَمٍ وَاِنْ حَدَّثَتْکَ نَفْسُکَ اَنْ تُعَلِّمَھَا الْقُرْاٰنَ یعنی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی اِختیار کرنے سے بچنا اگرچہ تمہارا نفس تمہیں یہ پٹّی پڑھائے کہ تم تو اُس عورت کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے ہو۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۲۰)

تیسرا شیطان ہوتا ہے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ

www.dawateislami.net

عبرت نشان ہے: ''لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطٰنُ یعنی کوئی شخص کسی عورت (اجنبیہ) کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہوتا مگر اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج۴ ص۶۷ حدیث ۲۱۷۲) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت مراٰۃ جلد 5 صَفْحَہ 21 پر فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے لیے (ہی) جمع ہوں (مگر) شیطان دونوں کو برائی پر ضَرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضَرور ہَیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زِنا واقع کرادے! اس لیے ایسی خَلْوت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بَہُت ہی احتیاط چاہئے گناہ کے اَسباب سے بھی بچنا لازِم ہے، بخار روکنے کیلئے نزلہ وزُکام (کو) روکو۔ (مراٰۃ المناجیح ج۵ ص۲۱)

حضرت علامہ عبدالرَّءُوف مَناوی علیہ رحمۃ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''جب کوئی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ تنہائی میں اِکٹّھی ہوتی ہے تو شیطان کے لئے یہ ایک نفیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے دلوں میں گندے وَسْوَسے ڈالتا ہے، ان کی شہوت کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گناہوں میں مُلَوَّث ہوجانے کی ترغیب دیتا ہے۔''

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۳ ص۱۰۲ تحتَ الحدیث ۲۷۹۵)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''بہارِ شریعت''

www.dawateislami.net

جلد3 حصہ 16 صفحہ 449 پر ہے: اجنبیہ عورت کے ساتھ خَلْوت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے، ہاں! اگر وہ بالکل بوڑھی ہے کہ شہوت کے قابل نہ ہو تو خَلْوت ہوسکتی ہے۔ عورت کو طلاقِ بائن دے دی تو اس کے ساتھ تنہا مکان میں رہنا ناجائز ہے اور اگر دوسرا مکان نہ ہو تو دونوں کے مابین پردہ لگا دیا جائے، تاکہ دونوں اپنے اپنے حصہ میں رہیں یہ اس وَقْت ہے کہ شوہر فاسِق نہ ہو اور اگر فاسِق ہو تو ضروری ہے کہ وہاں کوئی ایسی عورت بھی رہے جو شوہر کو عورت سے روکنے پر قادِر ہو۔ جبکہ محارِم کے ساتھ خَلْوت جائز ہے یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا ہوسکتے ہیں مگر رَضاعی بہن اور ساس کے ساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ یہ جوان ہوں۔ یہی حُکْم عورت کی جوان لڑکی کا ہے جو دوسرے شوہر سے ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۴۴۹)

جہالت سے بڑھ کر کوئی درد اور گناہوں سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز ایک دن منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا: لوگو! جہالت سے بڑھ کر کوئی درد، گناہوں سے بڑی کوئی بیماری نہیں اور خوفِ موت سے بڑھ کر کوئی خوف نہیں ہے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۴۴)

گناہوں پر اِصرار ہلاکت ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے ایک خطبے میں فرمایا: لوگو! جس نے کسی گناہ کا اِرتکاب کیا ہو وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگے اور توبہ کرے،

www.dawateislami.net

دوبارہ گناہ ہوجائے تو پھر توبہ کرے، پھر گناہ ہوجائے تو پھر توبہ کرے مگر یاد رکھو کہ گناہ پر اِصرار بدترین ہلاکت ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کا اَنجام ہلاکت ورُسوائی کے سوا کچھ نہیں، لہٰذا! اس سے پہلے کہ پیامِ اَجَل آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقرِباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر، قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں تنہا جاسوئیں، ہمیں چاہئے کہ ان گناہوں سے چھٹکارے کی کوئی تدبیر کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں کیونکہ سچی توبہ ایسی چیز ہے جو ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامۂ اعمال سے دھوڈالتی ہے، سَرْوَرِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ** یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

(السنن الکبری، کتاب الشہادات، باب شہادۃ القاذف، رقم ۲۰۵۶۱، ج ۱۰، ص ۲۵۹)

توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا

کسی نے حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی نے گناہ کیا کیا اس کی توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے منہ دوسری طرف کرلیا۔ پھر دوبارہ اِدھر توجُّہ کی تو ان کی آنکھیں ڈَبڈَبا رہی تھیں۔ فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سب کھلتے اور بند ہوتے ہیں، سوائے توبہ کے اس لیے کہ توبہ کے دروازے پر ایک فِرِشتہ مقرر ہے اس لیے نیک عمل کرو

www.dawateislami.net

اور مایوس نہ ہو۔"[1] (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۱، ۶۲)

گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نعمتوں میں غور عُمدہ عِبادت ہے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابوداؤد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے فرمایا: اَلْفِکْرَۃُ فِیْ نِعَمِ اللّٰہِ اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں غور و تفکر عُمدہ عِبادت ہے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۳۷)

غُربت کا رونا رونے والے کو عُمدہ نصیحت

ایک شخص نے کسی بُزُرگ کی خدمت میں اپنی غُربت کی شکایت کی تو اُنہوں نے اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت کردہ نعمتوں کا اِحساس دلانے کے لئے اِرشاد فرمایا: "کیا تُو اِس بات کے لئے تیّار ہے کہ اپنی آنکھ دے دے اور دس ہزار دِرہَم لے لے؟" اُس نے عَرْض کی: "ہرگز نہیں۔" فرمایا: "اچھا عَقْل دے دے

[1] : توبہ کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "نہر کی صدائیں" اور 132 صفحات پر مشتمل کتاب "توبہ کی روایات و حکایات" کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

اور دس ہزار دِرْہم لے لے۔'' عَرْض کی: ''کبھی نہیں۔'' فرمایا: ''اچّھا اپنے **ہاتھ** دے دے اور دس ہزار دِرْہم لے لے۔'' عَرْض کی: ''کسی صورت میں نہیں۔'' فرمایا: ''اچھا اپنے **کان** دے دے اور دس ہزار دِرْہم لے لے۔'' اُس نے عَرْض کی: ''یہ بھی گوارا نہیں۔'' فرمایا: ''اچّھا اپنے **پاؤں** دے دے اور دس ہزار دِرْہم لے لے۔'' اُس نے عَرْض کی: ''یہ بھی قَبول نہیں۔'' اِس پر اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: ''50 ہزار دِرْہم کا مال تیرے پاس موجود ہے اور تو پھر بھی مُفلِسی (یعنی غُربت) کا شکوہ کر رہا ہے؟''

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنے وجود اور اِرْدگِرْد کے ماحول پر غور و فِکْر کریں تو ہمیں اِحساس ہوگا کہ ہمیں ربّ تعالیٰ نے کتنی نعمتوں سے نواز رکھا ہے۔

کون کس کو دیکھے؟

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس میں دو عادتیں ہوں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ شاکِر صابِر لکھتا ہے جو اپنے دین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے تو اس کی پیروی کرے اور اپنی دنیا میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرے اس پر کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اس شخص پر بزرگی دی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے شاکِر صابِر لکھے گا اور جو اپنے دین میں اپنے سے کم کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے اوپر کو دیکھے تو فوت شدہ دنیا پر غم کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نہ شاکر لکھے نہ صابِر۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۲۹ حدیث ۲۵۲۰)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو نیکیوں میں کمزور ہیں وہ نیکیوں میں آگے بڑھے ہوؤں پر رَشک کر کے اُن کی طرح نیکیاں بڑھانے کی جُستجُو کریں اور مریض وغیرہ اپنے سے بڑے مریض کی طرف نظر رکھتے ہوئے شکر ادا کریں کہ مجھے فُلاں کے مقابلہ میں تکلیف کم ہے۔ مَثَلاً جوڑوں کے دَرد والا پیٹ کے درد والے کو دیکھے کہ یہ مجھ سے زیادہ اَذِیَّت میں ہے، T.B. والا کینسر والے کی طرف دیکھے کہ وہ بے چارہ زیادہ تکلیف میں ہے۔ جس کا ایک ہاتھ کٹ گیا وہ اُس کی طرف دیکھے جس کے دونوں ہاتھ کٹ چکے ہیں، جس کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی ہو وہ نابینا کی طرف نظر کرے۔ کم تنخواہ والا بے رُوزگار کی طرف، فلیٹ میں رہنے والا کوٹھی والے کو دیکھنے کے بجائے بے گھر کو دیکھے۔ شاید کوئی سوچے کہ نابینا اور کینسر والا کس کی طرف دیکھیں؟ وہ بھی اپنے سے زیادہ تکلیف والوں کی طرف دیکھیں مَثَلاً نابینا اُس پر غور کرے جو نابینا ہونے کے ساتھ ہاتھ پاؤں سے بھی معذور ہو، اِسی طرح کینسر والا غور کرے کہ فُلاں کو کینسر کے ساتھ ساتھ دل کا مرض یا فالج بھی ہے۔ بَہر حال دنیا میں ہر آفت سے بڑی آفت مل جائیگی۔ خدا کی قسم! سب سے بڑی مصیبت کُفر ہے ہر وہ مسلمان جو کتنا ہی بڑا مریض وغمزدہ ہو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے ایمان کی نعمت سے نوازا اور کُفر کی مصیبت سے محفوظ رکھا ہے۔

اصل بربادکُن اَمراض گناہوں کے ہیں
بھائی کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اپنے بزرگوں کا دامن تھامے رکھو

امام اَوزاعی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اپنے بزرگوں کی رائے کو مضبوطی سے تھام لو اور اس کے خِلاف چلنے سے بچو کیونکہ وہ تم سے بہتر اور زیادہ عِلْم والے تھے۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بزرگانِ دین کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہنے میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں، **اللّٰہ** کے پیارے حبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے : اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُم یعنی برکت تمہارے بُزُرگوں کے ساتھ ہے۔(المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۲۳۸، الحدیث ۲۱۸)

تین نصیحتیں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے شام میں مٹی کے بنے ہوئے منبر پر خطبہ دیا جس میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد اِرشاد فرمایا: (۱) اے لوگو! تم اپنے باطِن کی اِصلاح کرلو تو تمہارے ظاہِر کی اِصلاح خود بخود ہو جائے گی (۲) تم اپنی آخِرت کے لئے کام کرو تمہاری دنیا کے لئے بھی یہی کفایت کرے گا اور (۳) یہ بات جان لو کہ ہر وہ شخص جس کے باپ اور حضرت سیِّدُنا آدم صَفِی اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تک کوئی زندہ نہیں رہا اُسے موت ضرور آئے گی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۰۰)

www.dawateislami.net

دِل کی اِصلاح کی ضَرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''آگاہ رہو کہ جسم میں ایک لوتھڑا گوشت کا ہے جب وہ **سنورے** تو پورا جسم **سنور** جاتا ہے، اگر وہ **بگڑے** تو پورا جسم **بگڑ** جاتا ہے، سُنو! وہ **دِل** ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من استبراء لدینہ، الحدیث ۵۲، ج ۱، ص ۳۳)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دل بادشاہ ہے جسم اِس کی رِعایا، جیسے بادشاہ کے دُرُست ہوجانے سے تمام مُلک ٹھیک ہوجاتا ہے، ایسے ہی دل سنبھل جانے سے تمام جسم ٹھیک ہوجاتا ہے، دل اِرادہ کرتا ہے جسم اس پر عَمَل کی کوشش، اس لیے صوفیاء کرام دل کی اِصلاح پر بہت زور دیتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۴، ص ۲۳۱)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: تم پر دل کی حفاظت، اس کی اِصلاح اور اسے دُرُست رکھنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ دل کا معاملہ باقی اَعضاء سے زیادہ خطرناک ہے، اور اس کا اثر باقی اعضاء سے زیادہ ہے۔ (مزید لکھتے ہیں) ظاہری اَعمال کا باطنی اَوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اَعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حَسَد، رِیا اور تَکَبُّر وغیرہ عیوب سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی دُرُست ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر

www.dawateislami.net

کوئی اپنے اَعمال صالحہ کو رب تعالیٰ کا فضل و کَرَم سمجھے تو ٹھیک ہے اور اگر انہیں اپنا ذاتی کمال تَصَوُّر کرے تو خُود سِتائی (خُد۔سِتا۔ای) کے باعث وہ اَعمال برباد ہوجاتے ہیں، اس لیے جب تک باطنی اُمُور کا ظاہری اعمال سے تعلق، باطنی اَوصاف کی ظاہری اعمال میں تاثیر اور اوصاف باطنی کے ذریعہ ظاہری اعمال کی حفاظت کی کیفیت وغیرہ کا پتہ نہ چلے، ظاہری اَعمال بھی دُرُست نہیں ہوسکتے۔ (منہاج العابدین، ص ۶۷، ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

معذرت کرنے والے کاموں سے بچو

حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مِہران رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے مجھ سے فرمایا: اِیَّاکَ وَمَا یُعْتَذَرُ مِنْہُ یعنی اس کام سے بچو جس پر معذرت کرنی پڑے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہر کام سے پہلے اس کے نتائج پر غور و فِکْر کرنا ہمیں بہت سی ناکامیوں اور شرمندگیوں سے بچا سکتا ہے۔

نصیحت کا شکریہ ادا کیا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو کسی شخص نے کوئی ناصحانہ خط لکھا تھا، اس کے جواب میں تحریر فرمایا: "اَمَّا بَعْد! آپ کا گرامی نامہ مجھے ملا، جس میں آپ نے نصیحتیں فرمائی تھیں اور اس چیز کا ذِکْر کیا تھا جو میرا حصہ ہے (یعنی نصیحت کو توجہ سے سننا) اور جو آپ کے ذمہ حق ہے (یعنی نصیحت کرنا) آپ نے اس نصیحت

www.dawateislami.net

نامہ کے ذریعہ سب سے افضل اَجْر پالیا، بلاشُبہ نصیحت صَدَقہ کی مثل ہے بلکہ اَجْر وثواب میں اس سے بڑھ کر ہے کہ اس کا نفع زیادہ پائیدار ہے اور یہ اس سے بہتر ذخیرہ بھی ہے اور مردِ مومن کے ذمہ اس سے بڑا حق بھی۔ایک مومن کا اپنے بھائی سے بطور نصیحت ایک بات کہہ دینا جس سے اس کی ہدایت طلبی میں اِضافہ ہو، اس مال سے یقیناً بہتر ہے جس کا اپنے بھائی پر صَدَقہ کرے، خواہ وہ اس صَدَقے کا ضَرورت مند بھی ہو اور تمہارے بھائی کو وعظ ونصیحت سے جو ہدایت ملے گی وہ اس دنیا سے بدرجہا بہتر ہے جو تمہارے مال سے اسے حاصِل ہوگی اور تمہارا بھائی تمہارے وعظ ونصیحت کے ذریعہ ہلاکت سے نجات پائے یہ اس کے لئے کہیں زیادہ بہتر ہے اس بات سے کہ وہ تمہارے صَدَقے کے ذریعے اپنی غربت کا مُداوا کرے۔لہٰذا جس کو نصیحت کیجئے اپنے اوپر حق سمجھتے ہوئے کیجئے، مگر جب آپ کسی دوسرے کو نصیحت کریں تو اس پر خود بھی عمل کیجئے، آپ کی مثال اس طبیبِ حاذِق کی سی ہونی چاہیے جو خوب جانتا ہے کہ اگر دوا کا بے موقع اِسْتِعمال کرے گا تو مریض کو بھی پریشان کرے گا اور خود بھی پریشان ہوگا اور اگر مناسب جگہ پر دوا لگانے میں کوتاہی کرے گا تو جہالت وحماقت کا مرتکب ہوگا اور جب وہ کسی مجنون کا علاج کرے گا تو یونہی کُھلے بندوں علاج شروع نہیں کردے گا، بلکہ اس کے ہاتھ پاؤں بندھوا کر اطمینان کرے گا کیونکہ اسے خطرہ ہوگا کہ کہیں اس ''کارِ خیر'' کے ذریعہ اس سے بڑا شر پیدا نہ ہوجائے گویا اس کا عِلْم وتجربہ اس کے عمل کی کنجی ہے، یاد رہے کہ دروازے پر تالا اس لئے نہیں لگایا جاتا کہ وہ ہمیشہ بند رہے، کبھی نہ کُھلے، نہ اس کے لئے کہ ہمیشہ کھلا رہے، کبھی بند نہ ہو! بلکہ اس

www.dawateislami.net

لئے لگایا جاتا ہے کہ اسے اپنے وَقْت پر بند کیا جائے اور اپنے وَقْت پر کھولا بھی جائے۔'' والسلام۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۱۳)

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل ہلا دینے والی نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو کسی کے اِنتقال کی خبر ملی پھر اطلاع ملی کہ پہلی خبر غلَط تھی (یعنی وہ شخص زندہ ہے) اس پر آپ نے انہیں خط لکھا: امـــابـــعـــد: ہمیں ایک خبر پہنچی تھی جس پر تمہارے تمام بھائی گھبرا گئے تھے بعد ازاں خبر ملی کہ پہلی اِطلاع غلَط ہے، اس خبر سے ہمیں خوشی ہوئی! اگرچہ یہ خوشی بہت جلد ہی خَتْم ہونے والی ہے اور کچھ ہی دن بعد وہ خبر بھی آئے گی جس سے پہلی خبر کی تصدیق ہو جائے گی (یعنی جلد یا بدیر موت تو آکر ہی رہے گی) میرے بھائی! تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے موت کا مزہ چکھ لیا ہو پھر (دنیا میں) واپَسی کی درخواست کی ہو اور اسے (زندہ رہنے کی) اِجازت مل گئی ہو، ظاہر ہے کہ ایسا شخص ہاتھوں ہاتھ (آخِرت کی) تیاری میں لگ جائے گا اور جہاں تک ممکن ہوگا اپنے کم سے کم خوش کُن مال سے بھی دارِ قرار (یعنی آخِرت) کا سامان مہیا کرنے کی کوشش کرے گا اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس کے مال میں سے اس کی چیزیں صِرْف وہی ہیں جو اس نے آگے بھیج دیں کیونکہ ایسے شخص کے پلے تو دنیا و آخِرت کا خسارہ ہی خسارہ پڑتا ہے جس کے

www.dawateislami.net

پاس تھوڑا بہت مال ہو مگر اس کے باوجود اسکی اپنی کوئی چیز نہ ہو (یعنی آخرت کے لیے کچھ نہ بھیجا ہو)، رات اور دن ہمیشہ سے زندگی ختم کرنے (انسانوں کی) بساط حیات کو لپیٹتے اور شیرازۂ عمر کو بکھیرتے ہوئے دوڑے چلے جا رہے ہیں اور یہ دونوں (یعنی رات اور دن) اسی طرح دوڑتے رہیں گے اور انسان کو بوسیدہ اور فنا کر کے چھوڑیں گے، یہ دن اور رات بہت سی اُمتوں کے مصاحب رہے مگر یہ سب لوگ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے اور اپنے اچھے یا بُرے کو پالیا مگر رات اور دن اسی طرح تر و تازہ ہیں جن کو انہوں نے فنا کیا ان میں سے کوئی بھی ان کو بوسیدہ نہ کر سکا اور جن پر سے یہ گزرے ان میں سے کوئی بھی ان کو فنا نہ کر سکا، یہ بدستور گزشتہ لوگوں کی طرح باقی ماندہ لوگوں کے ساتھ وہی کرنے کے لیے پوری طرح چُست اور تیار ہیں جو پہلے لوگوں کے ساتھ کر چکے ہیں۔ تم آج اپنے بہت سے ہم عصر اور ہمسر لوگوں میں شریف انسان ہو مگر تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس کا ایک ایک جوڑ بند کاٹ دیا گیا ہو اور اس میں صِرف زندگی کی رَمَق رہ گئی ہو اور وہ صبح شام بُلاوے کا منتظر ہو، اس لئے ہم (سب) اپنی بداعمالیوں پر توبہ و اِستِغفار کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔ کاش! ہمارے نفسوں کو عبرت ہو۔ والسلام (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۷)

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا — زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سرہانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی — تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

امیر المؤمنین کی بیٹے کو نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے شہزادے حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق کو ایک خط میں لکھا: ''اپنے بعد میں اپنی وَصِیَّت اور نصیحت کا سب سے زیادہ مُسْتَحَق تم کو سمجھتا ہوں اور تم ہی ان کو محفوظ رکھنے کے سب سے زیادہ اہل ہو، خدا عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر بہت بڑا اِحسان کیا ہے اور جو نعمتیں رہ گئی ہیں وہ بھی عطا کرے گا، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ اِحسانات یاد کرو جو تم پر اور تمہارے باپ پر ہیں اور اپنے باپ کو ہر اُس معاملہ میں جس پر وہ قادِر ہے اور جس سے تمہارے خیال میں وہ عاجِز ہے مدد دو۔'' (سیرت ابن جوزی ۲۹۸ ملخصًا) حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق نے اِس نصیحت پر شدت کے ساتھ عمل کیا اور حضرتِ عمر بن عبدالعزیز کو خِلافت کے اہم معاملات میں ہمیشہ مدد دی مثلاً حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اَموالِ مغصوبہ کو بنو اُمَیَّہ کے فتنہ وفساد کے خوف سے بتدریج اس کے اصل مالکوں کو واپس کرنا چاہتے تھے لیکن حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق ہی کے مشورہ سے انہوں نے اس کام کو سب سے پہلے اَنجام دیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۲۶ ملتقطًا)

صاحبزادے کی وفات سے عبرت

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو اپنی اولاد میں سے زیادہ محبت حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق سے تھی، بلکہ شام کے بعض

www.dawateislami.net

مشائخ کا کہنا ہے کہ ہمارے خیال میں حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کا ذوقِ عبادت اپنے بیٹے عبدالملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی عبادت و ریاضت سے متأثر ہو کر بڑھا تھا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۹۷) حضرتِ سیّدُنا عبدالملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ طاعون کے مَرَض میں مبتلا ہوئے اور مرض نازُک صورت اِختیار کر گیا تو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو اِطلاع دی گئی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ تشریف لائے اور ان سے دریافت فرمایا: ''بیٹا! کیسے ہو۔'' انہوں نے سَرسَری طور پر عَرض کی: ''اچھا ہوں۔'' مگر اپنی حالت کا اظہار نہیں کیا تا کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پریشان نہ ہوں۔ فرمایا: ''بیٹا! اپنی حالت ٹھیک سے بتاؤ تم جانتے ہی ہو کہ میں تمہارے معاملے میں رِضائے الٰہی پر راضی ہوں۔'' عَرض کی: ''ابا جان! سچی بات تو یہ ہے کہ میں خود کو دُنیا سے رُخصت ہوتا ہوا محسوس کر رہا ہوں۔'' مِزاج پُرسی کر کے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اپنی جائے نَماز میں تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ابھی نَماز میں تھے کہ حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق کا اِنتقال ہو گیا۔ مُزاحم نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اطلاع دی تو غَش کھا کر گر پڑے۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے مزاحم کو تاکید کر رکھی تھی کہ مجھ سے کوئی بات خِلافِ معمول صادِر ہوتی ہوئی دیکھو تو ٹوک دیا کرو۔ حضرتِ سیّدُنا عبدالملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے کَفن دَفن سے فَراغت ہوئی تو

www.dawateislami.net

مزاحم نے کہا: ''**امیرُ المُؤمنین!** آج میں نے آپ سے ایک عجیب بات دیکھی وہ یہ کہ آپ عبدُ الملک کے پاس آئے اور انکی مزاج پُرسی کی تو انہوں نے اپنی حالت کو چھپانا چاہا مگر آپ نے اِصرار کیا کہ وہ اپنی حالت آپ کو ٹھیک ٹھیک بتائیں کیونکہ ان کے حق میں تقدیر کا جو فیصلہ ہوگا آپ اس پر دل وجان سے راضی رہیں گے، پھر جب ان کا اِنتقال ہوا اور میں نے آپ کو اس کی اِطلاع کی تو آپ غش کھا کر گر گئے، اگر آپ تقدیر کے فیصلے پر راضی تھے تو یہ غشی کیوں طاری ہوئی؟'' **امیرُ المُؤمنین** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بات تو یہی تھی کہ میں تقدیرِ الٰہی کے فیصلہ پر راضی ہوں مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلام میرے گھر آ کر میرے جگر کے ٹکڑے کو لے کر گئے ہیں تو میں ڈر گیا جس کی وجہ سے وہ حالت پیش آئی جو تم نے دیکھی، لہٰذا یہ غم کی نہیں خوفِ موت کی غشی تھی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ٩٦)

ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی یہ سمجھنا نادانی ہے کہ ہم ہمیشہ دوسروں کے جنازے ہی دیکھتے رہیں گے، یاد رکھئے! ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہمارا بھی جنازہ اٹھایا جائے گا۔ حضرتِ سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: ''**رُوْحُوْا فَاِنَّا غَادُوْنَ** یعنی **چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آنیوالے ہیں۔**'' (البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ، ج٥، ص٦١٦) واقعی آئے دن اُٹھنے والے جنازے ہمارے لئے

www.dawateislami.net

خاموش مبلغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مِرے پیچھے چلے آؤ تمھارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دھوکے میں نہ رہئے

جوں جوں دن، مہینے اور سال گزرتے جارہے ہیں دُنیا ہم سے دُور بھاگ رہی ہے اور آخرت قریب آرہی ہے مگر ہم ہیں کہ دُور بھاگنے والی کی آؤ بھگت میں لگے ہیں اور آنے والی کے اِستقبال کی کوئی تیاری نہیں کرتے، اپنی سانسوں کو غنیمت جانئے اور گناہوں سے توبہ کرکے نیکیاں کمانے میں مصروف ہوجایئے، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو آنے والے کل کے منتظر ہوتے ہیں کہ یہ کریں گے وہ کریں گے، پھر وہ ''کل'' تو آتا ہے مگر اس کا اِنتظار کرنے والے اپنی قبر میں اُتر چکے ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ''اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، **موت** کو بھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل **توبہ** کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں انہیں موت آگئی اور وہ اندھیری قبر میں جا سوئے، انہیں ان کے مال، غلاموں، اولاد اور ماں باپ نے کوئی فائدہ نہ دیا، فرمانِ الٰہی ہے:

www.dawateislami.net

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ (پ۱۹، الشعراء، آیت: ۸۸، ۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(مکاشفة القلوب، باب فی العشق، ص ۳۴)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے
زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نفس! گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَبْر کا مثالی مظاہرہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے بیٹے کے اِنتقال پر بھی صَبْر کا ایسا مثالی مظاہرہ کیا کہ لوگ دنگ رہ گئے۔ چنانچہ حضرت سیِّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق کی وفات کے بعد جو خطبہ دیا اس میں فرمایا: ''عبدالملک بچپن سے لے کر وفات تک وہ میرے دل کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھے لیکن آج سے بڑھ کر انہوں نے میری آنکھوں کو کبھی ٹھنڈک نہیں پہنچائی۔'' اس کے بعد تمام سلطنت میں پیغام بھیجا کہ کسی قسم کا نوحہ نہ کیا جائے۔ پھر جب حضرت سیِّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق کو دَفن کیا جارہا تھا تو ایک شخص نے بائیں ہاتھ کا اِشارہ کرکے کہا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **امیرُ الْمُؤمنین** کو اِس صَبْر پر اجر دے۔ فرمایا: گفتگو میں بائیں ہاتھ

www.dawateislami.net

سے اِشارہ نہ کرو، داہنے سے کرو۔ وہ شخص بے اِختیار بول اٹھا: میں نے آج تک اس سے حیرت انگیز واقعہ نہیں دیکھا کہ ایک شخص اپنے عزیز ترین بیٹے کو دفن کر رہا ہے، اس رَنج وغم کی حالت میں بھی اسے دائیں بائیں ہاتھ کا خیال ہے!

(سیرت ابن عبدالحکم، ص ۳۰۳، ۳۰۴ ملخصًا)

بیٹے کے دفن کے بعد بیان

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے شہزادے کو دَفن کیا جا چکا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ان کی قَبر کے پاس قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے، لوگوں نے آپ کے گرد حَلقہ بنالیا آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بیٹا! اللّٰہ تعالٰی تم پر رحم کرے بیشک تم اپنے باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے والے تھے، اللّٰہ کی قسم! جب سے تم اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے مجھے عطا ہوئے میں تم سے خوش رہا اور اس سے زیادہ خوش اور اللّٰہ تعالٰی سے اپنا حصہ پانے کا اُمیدوار آج اِس وقت ہوں جب میں نے تمہیں اس منزِل وگھر میں رکھا ہے جسے اللّٰہ تعالٰی نے تمہارے لئے بنایا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے، تمہیں بخشے اور تمہیں تمہارے عمل کا اچھا بدلہ عنایت کرے، ہم اللّٰہ تعالٰی کے فیصلہ پر راضی اور اس کے حُکم کو تسلیم کرتے ہیں، الحمد للہ رب العٰلمین، پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ قبرِستان سے لوٹ آئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۹۱)

تعزِیَت پر ردِعمل

لوگ حضرت سیِّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق کی وفات پر تعزیت کے

www.dawateislami.net

کیسے ہی رِقّت خیز جملے اِستِعمال کرتے **امیرُ المُؤمنین** حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ان کے جواب میں صَبْر وشکر کا ہی اظہار فرماتے۔ ربیع بن سمرہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس آئے اور کہا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو اَجْرِ عظیم دے، آپ کے سِوا مجھے ایسا کوئی شخص نہیں نظر آیا کہ چند روز کے وقفہ میں اتنی بڑی آزمائش کا شکار ہوا ہو کہ اس کے بیٹے، بھائی اور عزیز ترین غلام نے یکے بعد دیگرے وفات پائی ہو، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے آپ کے بیٹے کا سا بیٹا، بھائی جیسا بھائی اور غلام جیسا غلام نہیں دیکھا۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے سر جُھکا لیا لوگوں نے ربیع سے کہا: تم نے **امیرُ المُؤمنین** کو بے قرار کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ربیع! پھر سے کہنا تم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے دوبارہ وہی جملے بول دیئے تو فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ یہ اَموات نہ ہوتیں (یعنی میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی ہوں)۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۳۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ مَدَنی پھول ملا کہ ہمیں بھی تعزِیَت کے جواب میں صَبْر، صَبْر اور صِرف صَبْر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: یقیناً انسان کی موت اُس کے پسماندگان کیلئے زبردست اِمتحان کا باعِث ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر صَبْر کرنا اور بالخصوص زَبان کو قابو میں رکھنا ضَروری ہے، بے صبری سے صَبْر کا اَجْر تو ضائع ہو سکتا ہے مگر مرنے والا پلٹ کر نہیں آ سکتا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا **شاہ**

www.dawateislami.net

امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ''حدائقِ بخشش شریف'' میں فرماتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے
جانے والے نہیں آنیوالے

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۴۹۲)

مگر کیا کیجئے ایسے نادان بھی اس جہان میں موجود ہیں جو اپنے کسی قریبی عزیز مثلاً باپ، بیٹے، بھائی یا والدہ وغیرہ کی وفات پر دامنِ صَبر ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یا اس کے محترم فِرِشتوں کے لئے ایسے توہین آمیز کلمات بک دیتے ہیں جن کی وجہ سے ان کے ہاتھوں سے ایمان بھی جاتا رہتا ہے، ایسی ہی چند مثالیں ملاحظہ ہوں: چُنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ 489 پر ہے:

فوتگی میں بکے جانے والے کفریّات کے بارے میں سُوال جواب

''اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے'' کہنا کیسا؟

سُوال: چھوٹے بھائی کی فوتگی پر بڑے بھائی نے صدمے کی وجہ سے کہا کہ ''**اللہ** تعالیٰ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' بڑے بھائی کیلئے کیا حُکم ہے؟

جواب: یہ کہنا **کفر** ہے۔ کیونکہ کہنے والے نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر اعتِراض کیا۔

www.dawateislami.net

”نیک لوگوں کی اللہ کو بھی ضَرورت پڑتی ہے“ کہنا کیسا؟

سُوال: ایک نیک نَمازی آدَمی فوت ہوگیا، اس پر پڑوسی نے کہا: ”نیک لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جلدی اٹھالیتا ہے کیوں کہ ایسوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی ضَرورت پڑتی ہے۔“ پڑوسی کا یہ قول کیسا ہے؟

جواب: پڑوسی کا قول کُفر یہ ہے۔ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کا بھی محتاج نہیں، وہ بے نیاز ہے۔ چُنانچِہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: کسی نے مُردے کے بارے میں کہا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ اس کا حاجتمند ہے“ یہ کہنا کفر ہے۔“ (مِنَحُ الرَّوْض ص ۳۱۸)

”یہ اللہ کو چاھئے ھوگا“ کہنا کیسا ہے؟

سُوال: ایک ننّھا مُنّا بچّہ چھت سے گر کر فوت ہوگیا، تعزِیَت کرنے والی ایک عورت بولی: ”آپ کا پھول جیسا بچّہ اللہ پاک کو چاہئے ہوگا اِسی واسطے اُس نے لے لیا ہو گا۔“ اُس عورت کا یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اُس عورت نے کُفر بک دیا۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام فرماتے ہیں: کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا: ”اللہ تعالیٰ کو اس کی حاجت ہوگی“ یہ قول کفر ہے۔ کیونکہ کہنے والے نے اللہ تعالیٰ کو محتاج قرار دیا۔

(اَلْبَزَّازِیَّہ علی ھامِش الْفَتَاوَی الْھِنْدِیَّہ ج ۶ ص ۳۴۹)

www.dawateislami.net

یا اللہ! تجھے بچّوں پر بھی ترس نہیں آیا! کہنا کیسا؟

سُوال: ایک آدمی کا اِنتِقال ہوگیا۔اس کی بیوہ نے خوب واویلا مچایا اور چیخ چیخ کر کہنے لگی: ''یااللہ! تجھے میرے چھوٹے چھوٹے بچّوں پر بھی تَرس نہیں آیا!'' بیوہ کیلئے کیا حُکمِ شَرعی ہے؟

جواب: بیوہ پر حُکمِ کفر ہے، کیوں کہ اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ظالم قرار دیا۔

''یااللہ تجھے بھری جوانی پر بھی رحم نہ آیا'' کہنا

سُوال: ایک نوجوان کا اِنتِقال ہوگیا۔ اِس کی سوگوار ماں نے غم سے نڈھال ہوکر رو کر پکارا! ''یااللہ! اِس کی بھری جوانی پر بھی تجھے رحم نہ آیا! اگر تجھے لینا ہی تھا تو اِس کی بوڑھی دادی یا بُڈّھے نانا کو لے لیتا!'' سوگوار ماں کے یہ کلمات کیسے ہیں؟

جواب: یہ کلمات، **کفریات** سے بھرپور ہیں۔

''یااللہ! ہم نے تیرا کیا بگاڑا ہے'' کہنے کا حکمِ شرعی

سُوال: ایک گھر میں تھوڑے تھوڑے وَقفے سے دو اَموات ہوگئیں۔ اِس پر گھر کی بڑی بی روتے ہوئے بَڑبڑانے لگی: ''یااللہ! ہم نے تیرا کیا بِگاڑا ہے! آخر ملکُ الموت کو ہمارے ہی گھر والوں کے پیچھے کیوں لگا دیا ہے!'' بڑی بی کے یہ الفاظ کیا حُکم رکھتے ہیں؟

جواب: مذکورہ بڑھیا کی بکواس ربِّ کائنات کی توہین اور اس پر اعتِراضات سے بھرپور ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توہین اور اس پر اعتِراض کرنا کفر ہے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۸۹)

www.dawateislami.net

محبت کا معیار

جب حضرت سیّدنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ الْخالِق کے اِنتقال کے بعد ایک مرتبہ **امیرُ الْمُؤمنین** کی زَبان سے ان کے متعلق تحسین آمیز کلمات نکلے تو مَسْلَمَہ نے کہا: **یاامیرَ الْمُؤمنین** اگر وہ زندہ رہتے تو آپ انہی کو ولی عہد مقرر کرتے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' انہوں نے کہا: وہ کیوں! ان کی تعریف تو آپ بہت کرتے ہیں! فرمایا: مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ محض محبتِ پدَ رِی کی وجہ سے محبوب نہ نظر آتے ہوں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرْف خونی رشتے کے جوش کے سبب ماں باپ، اولاد یا کسی رِشتے دار سے مَحَبَّت کرنا بھی کارِ ثواب نہیں، جب تک رِضائے الٰہی عزوجل پانے کی نیَّت نہ ہو۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کسی بندے سے صِرْف اس لیے مَحَبَّت کرے کہ رب تعالیٰ اِس سے راضی ہو جائے، اِس (مَحَبَّت) میں دُنیاوی غَرَض (اور) رِیا (یعنی دکھاوا) نہ ہو۔ اِس مَحَبَّت میں ماں باپ، اولاد (اور) اہلِ قَرابت (یعنی رشتے دار) مسلمانوں سے مَحَبَّت سب داخل ہیں جب کہ رِضائے الٰہی (عزوجل) کے لیے (یہ مَحَبَّتیں) ہوں۔

(مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا پیغام

ابوہَمّام نامی شخص کا بیان ہے کہ میں حج کے اِرادے سے گھر سے چلا، حرم

www.dawateislami.net

شریف پہنچ کر مناسکِ حج ادا کئے۔ حرمین طیبین سے جُدائی کا وقت قریب آیا تو میں نوافل ادا کرنے ''اَبْطَحْ'' کی جانب گیا۔ نوافل پڑھنے کے بعد وہاں کچھ دیر آرام کے لئے بیٹھا تو اُونگھ آگئی، سر کی آنکھیں بند ہوئیں تو دل کی آنکھیں کھل رہی تھیں اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اپنا نورانی چہرہ چمکاتے مسکراتے ہوئے میرے خواب میں تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: ''اے خوش بخت! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری سعی (یعنی کوشش) کو قبول فرمالیا ہے، تم عمر بن عبدالعزیز کے پاس جانا اور اس سے کہنا: ''ہمارے ہاں تمہارے تین نام ہیں: (۱) عمر بن عبدالعزیز (۲) امیر المؤمنین (۳) اَبُو الْیَتَامٰی (یعنی یتیموں کا والی)۔ اے عمر بن عبدالعزیز! قوم کے سرداروں اور ٹیکس وُصول کرنے والوں پر اپنا ہاتھ سخت رکھنا۔'' اتنا فرما کر سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم واپَس تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا اور اپنے رفقاء کے پاس پہنچ کر کہا: ''جاؤ! اَللّٰہ تبارک وتعالٰی کی بَرَکت کے ساتھ اپنے وطن لوٹ جاؤ! میں کسی وجہ سے تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا۔'' پھر میں ''شام'' جانے والے قافلے میں شامل ہو گیا۔ دِمشق پہنچ کر **امیرُ الْمُؤمنین** کا گھر معلوم کیا اور زوال سے کچھ دیر پہلے وہاں پہنچ گیا۔ باہری دروازے کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا میں نے اس سے کہا: ''**امیرُ الْمُؤمنین** سے میرے لئے حاضِری کی اِجازت طَلَب کرو۔'' وہ بولا: ''ان کے پاس جانے سے تمہیں کوئی نہیں روکے گا، لیکن ابھی وہ لوگوں کے مسائل حل فرما رہے ہیں۔

www.dawateislami.net

بہتر یہی ہے کہ تم کچھ دیر اِنتظار کرلو جیسے ہی وہ فارِغ ہوں گے میں تمہیں بتادوں گا اور اگر ابھی حاضِر ہونا چاہو تو تمہاری مرضی۔'' میں اِنتظار کرنے لگا، کچھ دیر بعد بتایا گیا: ''**امیرُ المُؤمنین** لوگوں کے مسائل سے فارِغ ہو چکے ہیں۔'' چنانچہ، میں نے حاضِرِ خدمت ہوکر سلام پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' میں نے عَرض کی: ''میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا قاصِد ہوں اور آپ کی طرف پیغام لے کر آیا ہوں۔'' یہ سنتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے میری طرف دیکھا اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پانی پی رہے تھے۔ فوراً پیالہ ایک طرف رکھا، مجھے سلامتی کی دُعا دی پھر اپنے پاس بٹھایا اور پوچھا: ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' میں نے کہا: ''بصرہ کا رہنے والا ہوں۔'' پوچھا: ''کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔'' میں نے کہا: ''فلاں قبیلے سے۔'' فرمایا: ''وہاں اس سال گندم کیسی ہوئی ہے؟ تمہاری جَو کی فصلیں کیسی ہوئی ہیں؟ وہاں کے انگور کیسے ہیں؟ وہاں کی کھجوریں کیسی ہیں؟ گھی کیسا ہے؟ وہاں کے ہتھیار اور بیج کی کیا حالت ہے؟'' اَلْغَرَض! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خرید وفروخت سے متعلقہ تمام چیزوں کے بارے میں سوال کیا۔ جب ان تمام چیزوں کے متعلِّق پوچھ چکے تو پہلی بات کی طرف آئے اور کہا: ''تمہارا بھلا ہو کہ تم بہت عظیم معاملہ لے کر آئے ہو۔'' میں نے عَرض کی: ''حضور! مجھے خواب میں جو پیغام ملا میں وہی لے کر حاضِر ہوا ہوں۔'' پھر میں نے حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کی زِیارت سے یہاں پہنچنے تک تمام واقعات آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کہہ سنائے، مجھے ایسا محسوس

www.dawateislami.net

ہوا جیسے انہیں مجھ پر اِعْتِماد ہو گیا ہے اور ان کے نزدیک میری تمام باتیں ثابت ہو چکی ہیں۔ فرمایا: ''تم ہمارے پاس ٹھہرو، ہم تمہاری خیر خواہی کریں گے۔'' میں نے کہا: ''حضور! میں پیغام لے کر حاضِر ہوا تھا، اب میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکا ہوں، مجھے اِجازت عطا فرمائیے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجھے وہیں چھوڑ کر اندر تشریف لے گئے۔ واپَسی پر چالیس دیناروں سے بھری ایک تھیلی میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: ''اس وقت میرے پاس ان دیناروں کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں تم بطورِ تحفہ یہ قبول کر لو۔''

میں نے کہا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کبھی بھی حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا پیغام پہنچانے کے عوض کوئی چیز نہیں لوں گا۔ بے حد اِصرار کے باوجود میں نے ان دیناروں کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ میں نے واپَسی کی اِجازت چاہی اور اَلوداعی سلام لے کر اٹھنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ العزیز نے مجھے سینے سے لگا لیا اور دروازے تک چھوڑنے آئے اور اَشک بار آنکھوں سے مجھے رخصت کیا۔ اس ولیِّ کامل سے ملاقات کے بعد دل میں ان کی محبت و تعظیم مزید بڑھ گئی تھی۔ بصرہ پہنچنے کے کچھ ہی دن بعد مجھے یہ رُوح فَرسا خبر ملی کہ ولیِّ کامل، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز ہزاروں آنکھوں کو سوگوار چھوڑ کر اس دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں۔'' اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی جُدائی پر ہر آنکھ اشک بار تھی۔

عرش پر دُھومیں مچیں، وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے، وہ طیب و طاہر گیا

www.dawateislami.net

پھر میں مجاہدین کے ہمراہ جہاد کے لئے رُوم چلا گیا۔ وہاں مجھے وہی شخص ملا جو حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور جس کے ذریعے میں نے اِجازت طَلَب کی تھی۔ میں اسے پہچان نہ سکا لیکن اس نے مجھے پہچان لیا میرے قریب آکر سلام کیا اور کہا: اے بندۂ خدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کا خواب سچا کر دیا ہے۔ امیر المؤمنین کے بیٹے عبدالمَلِک بیمار ہو گئے تھے۔ میں رات کے وقت ان کی خدمت پر مامور تھا۔ جب میں ان کے پاس ہوتا تو امیر المؤمنین چلے جاتے اور نَماز پڑھتے رہتے۔ جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آجاتے تو میں جا کر سو جاتا۔ میرے جاتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دروازہ بند کر لیتے اور نَماز میں مشغول ہو جاتے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک رات میں نے اچانک امیر المؤمنین کے رونے کی آواز سنی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے درد بھرے انداز میں بلند آواز سے رو رہے تھے۔ میں گھبرا کر دروازے کی طرف لپکا دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! کیا عبدالمَلِک کو کوئی حادثہ پیش آگیا ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مسلسل روتے رہے اور میری بات کی طرف بالکل توجہ نہ دی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کچھ افاقہ ہوا تو دروازہ کھول کر فرمایا: ''اے بندۂ خدا! جان لے! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بصری کا خواب سچا کر دکھایا۔ ابھی ابھی مجھے خواب میں حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کی زِیارت نصیب ہوئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے وہی

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمایا جو اس بصری نے پیغام دیا تھا۔'' (عیون الحکایات، ص ۳۲۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر المؤمنین کی فکرِ موت

حضرتِ سیِّدُنا سالم علیہ رحمۃ اللہ الحاکم فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ مُلکِ روم سے کچھ قاصِد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس آئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''جب تم لوگ کسی کو اپنا بادشاہ بناتے ہو تو اس کا کیا حال ہوتا ہے؟'' کہا: ''جب ہم کسی کو اپنا بادشاہ بناتے ہیں تو اس کے پاس ایک گورکن (یعنی قبر کھودنے والا) آکر کہتا ہے: اے بادشاہ! جب تجھ سے پہلا بادشاہ تخت نشین ہوا تو اس نے مجھے حُکْم دیا: میری قبر اس اس طرح بنانا اور مجھے اس طرح دَفْن کرنا۔ چنانچہ قبر تیار کر لی گئی۔ پھر اس کے پاس کفن فروش آکر کہتا ہے: اے بادشاہ! جب تجھ سے پہلا بادشاہ تخت نشین ہوا تو اس نے مرنے سے قبل ہی اپنا کفن، خوشبو اور کافور وغیرہ خرید لیا پھر کفن کو ایسی جگہ لٹکا دیا گیا جہاں ہر وقت نظر پڑتی رہے اور موت کی یاد آتی رہے۔ اے مسلمانوں کے امیر! ہمارے بادشاہ تو اس طرح موت کو یاد کرتے ہیں۔'' رُومی قاصد کی یہ بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فرمایا: ''دیکھو! جو شخص **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے ملنے کی امید بھی نہیں رکھتا وہ موت کو کس طرح یاد کرتا ہے، اسے بھی موت کی کتنی فِکْر ہے؟'' اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ بہت زیادہ بیمار ہو گئے۔ (عیون الحکایات، ص ۴۲۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

موت کی دُعا کروائی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے شامی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابی زکریا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اپنے ہاں تشریف آوری کی دعوت دی۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے: ''آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کو کیوں زحمت دی ہے؟ جواب دیا: جی نہیں۔ فرمایا: ایک ضَروری کام ہے، مگر میں اس وقت تک نہیں بتاؤں گا جب تک آپ قسم نہ اٹھالیں کہ وہ کام ضرور کریں گے۔'' انہوں نے بُہتیرا کہا: ''**یاامیرَ الْمُؤمنین** ! جو حُکم ہو بجالاؤں گا۔'' مگر فرمایا: ''نہیں ! پہلے قسم اٹھایئے۔'' جب انہوں نے قسم اٹھالی تو فرمایا: ''دُعا کیجئے کہ **اللہ** تعالٰی مجھے موت دے دے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابی زکریا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تڑپ کر فرمایا: تب میں مسلمانوں کا بدترین نمائندہ ہوا اور امتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام کا بدترین دشمن ! فرمایا: بہت خوب ! حضرت ! آپ حلف اٹھا چکے ہیں۔ ناچار انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لیے موت کی دُعا کی لیکن اس کے فوراً بعد کہا: ''اے **اللہ** ان کے بعد مجھے بھی نہ رکھنا۔''

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا ایک چھوٹا بچہ وہاں آنکلا، فرمایا:

www.dawateislami.net

’’اور اس کو بھی، کیونکہ مجھے اس سے محبت ہے۔‘‘ انہوں نے بچے کے لیے بھی دُعا کردی، چنانچہ کچھ ہی عرصے میں ان تینوں کا اِنتقال ہوگیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۵)

موت کی رغبت

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القَدِیر کی وفات سے کچھ پہلے آپ کے بھائی سہل، صاحبزادے عبدالملک اور خادِم مُزاحم کا اِنتقال ہوگیا تھا۔ یہ حضرات اُمورِ خلافت میں آپ کے معین و مددگار تھے۔ ایک جمعہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خطبہ کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو ان کی صلاح وفلاح کا حُکم فرمایا، مگر لوگوں نے اس سے گرانی محسوس کی، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اس کا بڑا رنج ہوا، آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ گھر تشریف لے گئے، معمول تھا کہ جمعہ کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادگان آپ سے قرآن مجید پڑھا کرتے تھے، چنانچہ حسبِ معمول وہ قرآن مجید پڑھنے کے لئے آئے، سب سے پہلے جس نے تِلاوت شروع کی اس نے یہ آیتیں پڑھیں:

تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝۲ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝۳ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ ۝۴

(پ۱۹، الشعرا: ۱ تا ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی، کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے، اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اتاریں کہ ان کے اونچے اونچے اس کے حضور جھکے رہ جائیں۔

www.dawateislami.net

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میرے اس بیٹے کی زبانی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تسلی دی ہے۔ اس سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا غم کسی قدر ہلکا ہوگیا، آپ نے دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ لوگ مجھ سے اُکتا گئے ہیں اور میں ان سے اُکتا گیا ہوں، بس مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے راحت دلا دے۔ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو دوبارہ منبر پر جانا نصیب نہیں ہوا یہاں تک کہ دارِ آخرت کو روانہ ہوگئے۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُزاحم بہترین وزیر

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر اپنے صاحبزادے، عبدالملک، بھائی سہل اور اپنے خادِم مزاحم کو تھوڑے ہی عرصے میں سپُردِ خاک کر چکے تو ایک شامی نے آپ سے کہا: امیر المومنین کو صاحبزادے کی وفات کا صدمہ پہنچا، واللّٰہ ! میں نے کوئی بیٹا نہیں دیکھا جو باپ کا اتنا فرمانبردار اور خدمت گزار ہو پھر امیر المومنین کو بھائی کی وفات کا حادثہ پیش آیا، واللّٰہ! میں نے کوئی بھائی ایسا نہیں دیکھا جو اس سے بڑھ کر اپنے بھائی کا خیر خواہ اور نفع رَساں ہو۔'' مگر ان صاحب نے ''مُزاحم'' کا ذِکر نہیں کیا۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے فرمایا: کیا بات ہے آپ نے ''مُزاحم'' کا ذِکر نہیں کیا؟ حالانکہ وہ میرے نزدیک ان دونوں سے کچھ کم رُتبہ نہیں رکھتا تھا۔ پھر دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا: ''مُزاحم! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم

www.dawateislami.net

کرے، تم نے میری بہت سے دُنیوی فکروں سے میری کفایت کی اور آخرت کے معاملہ میں تم میرے بہترین وزیر تھے۔'' (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۲)

عافیت کی موت کی دُعا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز مرضُ الوفات میں مُبْتَلا ہوئے تو رِینگتے ہوئے پانی کے مشکیزے تک پہنچے، خوب اچھی طرح وضو کیا پھر اپنی جائے نَماز میں پہنچے، دو نَفْل ادا کئے پھر یہ دُعا کی: ''یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے میرے مددگاروں'' سہل، عبدالملک اور مُزاحم'' کو اُٹھالیا، مگر اس سے میری تجھ سے محبت بڑھی ہے کم نہیں ہوئی، اور میں تیری نعمتوں کو پانے کا مشتاق ہو گیا ہوں، اب مجھے بھی عافیت کے ساتھ موت دے کہ میں نہ تو حُقُوق و فرائض کو ضائع کرنے والا ہوں نہ ان میں کوتاہی کرنے والا۔'' چنانچہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس مرض سے جانبر نہ ہو سکے یہاں تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۷)

موت کی دُعا کرنا کیسا؟

حدیثِ پاک میں ہے کوئی دُنیوی مصیبت سے پریشان ہو کر موت کی تمنّا نہ کرے۔ (بخاری، ج ۴، ص ۱۳، الحدیث ۵۶۷۱) اور درحقیقت دنیاوی پریشانیوں سے تنگ آ کر موت کی دُعا کرنا صَبْر و رِضا و تسلیم و توکُّل کے خِلاف ہے اور ناجائز ہے جبکہ دینی نقصان کے خوف سے جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: موت کا خوشی کے ساتھ اِنتظار کرنا کہ آتے وقت ناگواری نہ

www.dawateislami.net

ہو، اُس وقت کی ناگواری مَعَاذَاللّٰہ بَہُت سخت ہے، عِیاذاً بِاللّٰہ اس میں سُوءِ خاتمہ (یعنی بُرے خاتمے) کا خوف ہے، نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ لِقَاءَہٗ یعنی جو اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ اس کا ملنا پسند فرمائیگا اور جو اللہ سے ملنے کو مکروہ (یعنی ناپسند) رکھے گا اللہ اسکا ملنا مکروہ (یعنی ناپسند) رکھے گا۔ حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عَرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم میں کون ایسا ہے کہ موت کو مکروہ نہ رکھے! فرمایا: یہ مُراد نہیں بلکہ جس وقت دَم سینہ پر آئے اُس وقت کا اعتبار ہے اُس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے ملنے کو دوست رکھے گا، اور ناپسند تو ناپسند۔ (ترمذی، ج ۲ ص ۳۳۶ الحدیث ۱۰۶۹) (فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۸۱) حدیث میں ہے: ''کوئی تم سے موت کی آرزو نہ کرے مگر جب کہ اِعتماد نیکی کرنے پر نہ رکھتا ہو۔'' (مسند احمد، ج ۳، ص ۲۶۳، الحدیث ۸۶۱۵) اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: خلاصہ یہ کہ دُنیوی مُضَرَّتوں (نقصانات و پریشانیوں) سے بچنے کے لئے موت کی تمنّا ناجائز ہے اور دینی مُضَرَّت (دینی نقصان) کے خوف سے جائز۔ (درمختار ج ۹، ص ۶۹۱) (فضائل دُعا، ص ۱۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا آپ پر جادو کیا گیا تھا؟

ابتدائے مرض میں عام خیال یہی تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز پر جادو کیا گیا ہے لیکن خود آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کو اپنی بیماری کا اصلی راز

www.dawateislami.net

معلوم ہو چکا تھا، چنانچہ ایک بار حضرت مجاہد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے پوچھا کہ میری نسبت لوگوں کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز نے اس کی تردید کی: نہیں! میں مَسْحُور نہیں ہوں (یعنی مجھ پر جادو نہیں کیا گیا)، مجھے وہ وقت یاد ہے جب مجھے زہر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک غلام کو بلا کر پوچھا تو اس نے زہر دینے کا اِقرار کرلیا۔ فرمایا: تم مجھے زہر دینے پر کیونکر آمادہ ہوئے؟ اُس نے کہا: ''مجھے ہزار دینار دے کر آزاد کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزیز نے وہ دینار منگوا کر بیت المال میں جمع کروادیئے اور اپنے قاتل سے کہہ دیا: ''تم ایسی جگہ چلے جاؤ جہاں کوئی تم تک پہنچ نہ سکے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۷) جب طبیب آیا تو اس نے بھی مرض کی یہی وجہ بتائی اور علاج کی طرف توجہ دلائی لیکن آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے علاج کروانے سے اِنکار کردیا۔ (سیرت ابن جوزی ۱۷۳ ملخصاً)

آپ کو زہر کیوں دیا گیا؟

طاقتور افراد نے غاصبانہ طور پر مسلمانوں کی جو جائیدادیں اپنے قبضہ میں کرلی تھیں، ان کو حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خلیفہ بنتے ہی نہایت سختی کے ساتھ واپس کردیا، جس نے ان لوگوں میں عام برہمی پھیلادی، لیکن یہ ناراضی صِرْف زَبان وقلم تک محدود نہیں رہی، بلکہ اس نے ایک خطرناک سازِش کی صورت اِختیار کرلی اور حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی وفات اسی

www.dawateislami.net

سازش کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خادِم کو ایک ہزار اشرفیاں دے کر آپ کو زہر دلوایا گیا۔

لوگوں کی ہمدردی

عبدالحمید بن سہیل کا بیان ہے کہ میری حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے طبیب سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا: کیا آج تم نے ان کا پیشاب ٹیسٹ کیا ہے؟ تو کہنے لگا: ہاں! مگر مجھے اس میں لوگوں کے دُکھ درد کے علاوہ کوئی بیماری دکھائی نہیں دیتی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۱٦)

بغیر قمیص کے رہنا ہوگا

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بیمار تھے۔ مَسْلَمَہ بن عبدُ الملک عیادت کے لیے آئے دیکھا کہ کرتا بہت میلا ہو رہا ہے، اپنی ہمشیرہ اور آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ فاطمہ بنت عبدُ الملک سے کہا: ''انکی قمیص دھودو۔'' اگلے دن انہوں نے دیکھا تو قمیص اسی طرح تھی تو اپنی بہن سے ناراض ہوئے اور کہا: ''فاطمہ! کیا میں نے تمہیں امیر المومنین کی قمیص دھونے کا نہیں کہا تھا؟ لوگ عِیادت کرنے آتے ہیں۔'' بہن نے جواب دیا: ''وَاللّٰہِ! مَالَہٗ قَمِیْصٌ غَیْرُہٗ یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم! اِن کے پاس بس یہی ایک قمیص ہے۔'' یعنی اگر اسے اتار کر دھوئیں تو اتنی دیر اِن کو بغیر قمیص کے رہنا ہوگا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۸۲)

www.dawateislami.net

اولاد کو وَصِیّت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز بیمار ہوئے تو آپ کے برادرِ نسبتی حضرتِ سیِّدُنا مَسْلَمَہ بن عَبدُ الْمَلِک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمَلِک آئے اور عَرض کی: **امیرُ الْمُؤمنین!** آپ نے اس مال سے اپنی زندگی میں تو اپنی اولاد کا منہ بند ہی رکھا، کم از کم ان کے بارے میں مجھے اور دیگر لوگوں کو وَصِیّت ہی کر جاتے تا کہ ہم لوگ آپ کے بعد ان کی گزر بسر کا اِنتظام کر سکتے، یہ سن کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: مجھے بٹھا دو۔ آپ کو بٹھا دیا گیا تو فرمایا: ''مَسْلَمَہ! میں نے تمہاری بات سنی، تم نے جو یہ کہا کہ میں نے اس مال سے انکے منہ بند کئے رکھے، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اولاد کا حق کبھی نہیں روکا مگر میں یہ نہیں کر سکتا تھا کہ دوسروں کا حق چھین چھین کر انہیں دیتا رہتا، رہی یہ بات کہ میں ان کی نگہداشت کے لیے کسی کو وصی بناؤں تو عمر کی اولاد میں دو ہی قسم کے آدمی ہو سکتے ہیں: نیک یا بَد، اگر وہ نیک ہے تو مجھے اس کی فِکْر کی ضَرورت نہیں کیونکہ، اللّٰہ تعالٰی خود ہی اسے مستغنی کر دے گا، اور اگر وہ بَد ہے تو میں کیوں اسے مال دے کر اللّٰہ کی نافرمانی پر اس کی مدد کروں۔

پھر فرمایا: ''میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ۔'' وہ آئے تو انہیں دیکھ کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آنکھیں ڈَبڈَبا گئیں اور فرمایا: میں قربان جاؤں، یہ بے چارے نو عمر ہیں جنہیں کنگال چھوڑ کر جا رہا ہوں ان کے پاس کچھ بھی تو نہیں۔'' پھر روتے ہوئے فرمایا: ''میرے بیٹو! میں دوراہے پر کھڑا تھا، یا تم مالدار ہو جاتے اور میں جہنم کا

www.dawateislami.net

ایندھن بن جاتا، یا تم ہمیشہ کے لیے فقر و قلاش ہو جاتے اور میں جنت میں چلا جاتا، میرے خیال میں میرے لیے یہی دوسرا راستہ بہتر تھا، جاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا حافظ و نگہبان ہو، جاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا حافظ و نگہبان ہو، جاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رِزْق دے گا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۸ و سیرت ابن جوزی ص ۳۲۱)

امیر المؤمنین کی مَدَنی سوچ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اَولاد کے بارے میں ہمارے بزرگانِ دین علیہم رحمۃُ المُبین کا کیسا مَدَنی ذِہن تھا! مگر افسوس کہ آج ہمارے مُعاشَرے میں اَکثر لوگوں کے ذِہنوں پر دولتوں اور خزانوں کے اَنبار جمع کرنے کی دُھن سُوار ہے اور اِس راہِ پُر خار میں خواہ کتنی ہی تکالیف سے دوچار ہونا پڑے، پرواہ نہیں، بس! ہر وَقت دولتِ دُنیا جمع کرنے کی حِرص ہے، اگر کبھی آخِرت کی بھلائی کے لئے نیکیوں کی دولت اکٹھی کرنے کی طرف تَوَجُّہ دلائی بھی جائے تو مُلازَمت یا کاروباری مصروفِیَّت وغیرہ کے بہانے آڑے آجاتے ہیں، بال بچوں کا دُنیوی مستقبل سنوارنے کی کوششوں میں اپنا اُخروی مستقبل بھول جاتے ہیں، اَولاد کی دُنیوی پڑھائی پھر اُن کی شادی کی فِکْر کسی اور طرف ذِہن جانے ہی نہیں دیتی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اِصلاح فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

برکت کے نظارے

خلیفہ منصور نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن قاسم بن ابی بکر رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے درخواست کی کہ مجھے نصیحت کیجئے تو فرمایا: اس چیز کی نصیحت کروں جو میں نے دیکھی ہے یا اس چیز کی جو میں نے سنی ہے؟ اس نے کہا: جو آپ نے دیکھی ہے۔ فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے گیارہ بیٹے چھوڑ کر وفات پائی اور ان کا کل تَرَکہ 17 دینار تھا جس میں سے کچھ دینار ان کے کفن دفن میں صَرف ہوئے اور بقیہ بیٹوں پر تقسیم ہوا اور ہر بیٹے کو 19 دِرْہم ملے، ہشام بن عبدُ الملک بھی 11 بیٹے چھوڑ کر مرا اور جب اس کا تَرَکہ تقسیم ہوا تو سب نے دس دس لاکھ پایا لیکن میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے ایک بیٹے کو دیکھا کہ ایک دن میں سو گھوڑے جہاد کے لئے پیش کئے اور ہشام کی اولاد میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس بے چارے کو صَدَقہ دے رہے ہیں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۳۸)

وہیں لوٹا دو

مَسْلَمَہ بن عبدالملک مرضِ وفات میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں حاضِر ہوئے تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ان کو وَصِیَّت فرمائی: ''میری وفات کے وقت میرے پاس موجود رہنا، تجہیز و تکفین کا اِنتظام خود کرنا، قَبْر تک میرے ساتھ جانا اور لحد میں خود اُتارنا۔'' پھر مَسْلَمَہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''ذرا غور کرو مَسْلَمَہ! تم مجھے کہاں چھوڑ کر آؤ گے اور دنیا مجھے کن حالات میں قَبْر کے

www.dawateislami.net

حوالے کرے گی؟'' مَسْلَمَہ نے عَرض کی: ''**امیرُ المُؤمنین!** کوئی (مالی) وَصِیَّت فرمایئے۔'' فرمایا: '' میرے پاس مال ہی نہیں جس کی وَصِیَّت کروں۔'' عَرض کی: ''میرے پاس ایک لاکھ دینار ہیں آپ جو چاہیں وَصِیَّت فرمایئے۔'' فرمایا: '' یہ جہاں سے لئے ہیں، وہیں لوٹادو۔'' مَسْلَمَہ نے اَشک بار آنکھوں سے کہا: **یاامیرَالمُؤمنین!** **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، **واللہ!** آپ نے ہمارے سخت دلوں کو نَرم کر دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۵ و سیرت ابن جوزی ص ۳۲۰)

بعد کے خلیفہ کو وَصِیّت

کسی نے عَرض کی: **یاامیرَالمُؤمنین!** اپنے بعد کے خلیفہ '' یزید بن عبدُ الملک'' کے لیے وَصِیَّت و نصیحت کی کوئی تحریر لکھوا دیجئے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے کاتب کو حُکْم فرمایا لکھو: **امابعد!** اے یزید! غفلت کے وَقْت کی لَغْزِش سے بچ کر رہنا کیونکہ اس کا ازالہ نہیں ہوسکتا، نہ رُجوع ہی کی توفیق ہوتی ہے، دیکھو! تم ان ساری چیزوں کو ان لوگوں کے لیے چھوڑ جاؤ گے جو تمہیں کلمۂ خیر سے بھی یاد نہیں کریں گے اور اس ذات (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ) کی طرف لوٹ کر جانا ہے جس کے یہاں تمہارے عُذر و معذرت کی کوئی شنوائی نہیں ہوگی۔ والسلام (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۰۳) یہ بھی لکھا: ''تم جانتے ہو کہ اُمورِ خلافت کے متعلق مجھ سے سوال کیا جائے گا، اور خدا عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کا حساب لے گا اور میں اس سے اپنا کوئی کام نہ چھپا سکوں گا، اگر خدا عَزَّوَجَلَّ مجھ سے راضی ہوگیا تو میں کامیاب رہوں گا اور ایک طویل عذاب سے بچوں گا اور اگر

www.dawateislami.net

مجھ سے ناراض ہوا تو افسوس ہے میرے انجام پر، میں خدائے وحدہ لاشریک لہ سے یہ دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی رحمت کے طُفَیل آگ سے نجات دے اور اپنی رِضامندی سے جنت عطا کرے۔ تمہیں چاہئے کہ تقویٰ اِختیار کرو اور رِعایا کا خیال رکھو کیونکہ تم بھی کچھ عرصے بعد قبر میں اُتر جاؤ گے لہٰذا تمہیں غفلت میں ڈوب کر ایسی غلطی نہیں کرنی چاہئے جس کی تم کوئی تلافی نہ کرسکو۔ سلیمان بن عبدالملک خدا عَزَّوَجَلَّ کا ایک بندہ تھا جس نے اِنتقال سے پہلے مجھے خلیفہ بنایا اور میرے لیے خود بَیعت لی اور میرے بعد تم کو ولی عہد مقرر کیا، مجھے امیر المؤمنین کا مَنصَب اس لئے نہیں ملا تھا کہ میں بہت سی بیبیوں کا انتخاب کروں اور مال و دولت جمع کروں کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ نے (خلافت سے پہلے ہی) مجھ کو اس سے بہتر سامان دیئے تھے لیکن میں سخت حساب اور نازک سوال سے ڈرتا ہوں۔ (سیرت ابن جوزی ۳۱۷ ملخصاً)

ایک دن تمہیں بھی اسی طرح ہونا ہے

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا وقتِ وِصال قریب آیا تو حاضِرین کو وَصِیَّت فرمائی: ''میں تمہیں اپنے اِس (وقتِ نزع کے) حال سے ڈراتا ہوں کہ ایک دن تمہیں بھی اِسی طرح ہونا ہے۔''

(اِحیاءُ العُلوم ج ۴ ص ۵۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنی اس وصِیّت میں کئی فوائِد وفضائِل کے حُصول کا نُسخہ بتایا کہ موت کی یاد

www.dawateislami.net

گناہوں سے بچاتی، دلوں کو چمکاتی، حُبِّ دنیا سے بچاتی، عَقْلمندی دلاتی اور لذّاتِ دنیا کو مٹاتی ہے۔ کاش! ہم ہر دَم موت کو یاد رکھنے اور اُس کے لئے تیاری کرنے والے بن جائیں۔ موت کی آمد کا یقین تو ہر ایک کو ہے لیکن اِس کے لئے تیاری کوئی کوئی کرتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شقیق بن اِبراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم فرماتے ہیں: لوگ یہ تو کہتے ہیں کہ موت آکر ہی رہے گی لیکن اُن کے اَعمال ایسے ہیں جیسے اُنہوں نے کبھی مرنا ہی نہ ہو۔ (تنبیہُ الغَافِلِین ص ۱۷)

میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا

مرض الموت میں لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کو مشورہ دیا کہ اگر آپ مدینہ میں جا کر وفات پاتے تو **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، حضرتِ سیِّدَ ینا ابوبکر و عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے ساتھ دَفْن ہوتے، اس مَدْفَن پاک میں ایک قَبْر کی جگہ اور ہے۔ فرمایا: میں اپنے آپ کو **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو میں دَفْن ہونے کے قابل نہیں سمجھتا۔

(سیرت ابن جوزی ص ۲۰۵)

قَبْر میں تبرُّکات رکھنے کی وَصِیّت

نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چند موئے مُبارَک اور ناخن منگوا کر کفن میں رکھنے کی وَصِیّت بھی فرمائی۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۱۸)

www.dawateislami.net

قبر کی جگہ خریدی

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر نے اپنی قبر کی جگہ بیس دینار میں اور بعضوں کے بقول دس دینار میں خریدی تھی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۲۳ و سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۵) چُنانچِہ ابوامیہ کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے اِنتقال سے پہلے کچھ دینار دیئے مجھے فرمایا: جاؤ! گاؤں کے لوگوں سے میری قبر کی زمین خرید لو اور اگر وہ اِنکار کریں تو واپَس آجانا۔ میں لوگوں کے پاس پہنچا اور زمین خریدنا چاہی تو انہوں نے کہا: واللّٰہ! اگر ہمیں تمہارے واپَس لَوٹ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم یہ دینار قبول نہ کرتے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۸)

سادہ کفن

جب حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی بیماری بڑھ گئی تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مَسلَمَہ بن عبدالملک کو حُکْم فرمایا: ''میرے مال میں سے دو دینار لے کر میرے لئے کفن خرید لاؤ۔'' اُس نے عَرض کی: ''اے امیر المؤمنین! آپ جیسی شخصیت کو دو دینار کا کفن دیا جائے گا!'' تو اِرشاد فرمایا: ''اے مَسلَمَہ! اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے راضی ہوا تو اس کم قیمت کفن کو اس سے بہتر سے بدل دے گا اور اگر ناراض ہوا تو یہ آگ کا ایندھن بن جائے گا۔'' منقول ہے کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو کچے دھاگے سے بُنے ہوئے کپڑے کا کفن پہنایا گیا۔ ایک قول کے مطابق وہ یَمَنی چادر کا تھا۔ (الروض الفائق ص ۲۰۵)

www.dawateislami.net

دُنیا سے کیا لے کر جارہا ہوں؟

عمرو بن قیس کا بیان ہے کہ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر نے وصال سے قبل وہاں پر موجود لوگوں سے فرمایا: میری حالت سے عبرت پکڑو کیونکہ ایک دن تمہیں بھی موت کا سامنا کرنا ہے اور جب تم مجھے قبر میں اُتار چکو تو دیکھ لینا کہ میں تمہاری دُنیا سے کیا لے کر جارہا ہوں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۲۲)

موت کی سختیوں کا فائدہ

حضرت سیّدُنا اِمام اوزاعی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے اِرشاد فرمایا: ''میں پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر موت کی سختیوں کو آسان کر دیا جائے کیونکہ یہی تو وہ آخری چیز ہے جو بندۂ مؤمن کو اجر وثواب عطا کرتی ہے۔'' (سیرت ابن جوزی ص ۳۲۴)

وقتِ وفات رونے لگے

مرض الموت میں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ رونے لگے تو عَرض کی گئی: یا امیر المؤمنین! آپ کیوں روتے ہیں؟ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کے ذریعے بہت سی سنّتوں کو زندہ فرمایا ہے اور اِنصاف کا بول بالا کیا ہے، یہ سن کر آپ خوفِ خدا کی وجہ سے اور زیادہ روئے اور فرمایا: کیا مجھے اس مخلوق کے معاملے کی جواب دہی کے لئے کھڑا نہیں کیا جائے گا؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھ پر عَدل کیا

www.dawateislami.net

گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ پھنس جاؤں گا اور ان کے دلائل کے سامنے کچھ نہیں کہہ پاؤں گا۔ (تاریخِ دمشق، ج ۴۵، ص ۲۵۴)

کلمہ شریف پڑھا

حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز روزانہ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری موت کو مجھ پر آسان کردے۔ چنانچہ ان کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کا بیان ہے کہ ان کی وفات کے وقت میں ان کے خیمہ سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے ان کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے اور آخرت کی بھلائی پرہیز گاروں کے لئے ہے۔

اس کے بعد وہ بالکل ہی پرسکون ہوگئے، نہ کچھ بولے، نہ کوئی حرکت کی۔ تو میں نے کنیز سے کہا کہ ذرا دیکھنا! **امیرُ المُؤمنین** کا کیا حال ہے؟ وہ دوڑ کر گئی تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ وفات پا چکے تھے (سیرت ابن جوزی ص ۳۲۵) اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عین وفات کے وقت آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ مجھے بٹھادو جب لوگوں نے انہیں بٹھایا تو بیٹھ کر انہوں نے یہ کہا: **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے کچھ باتوں کا حُکْم فرمایا تو میں نے کوتاہی کی اور تو نے مجھے کچھ باتوں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔

www.dawateislami.net

تین مرتبہ یہی کہا پھر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا اور نظر جما کر دیکھا تو لوگوں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں کچھ سبز پوش لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن، یہ کہا اور ان کی رُوح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۸۰۴ و ۹۰۴)

مرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خوش قسمت ہے وہ مسلمان جس کو مرتے وَقْت کَلِمَہ نصیب ہو جائے اُس کا آخرت میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ **نبیِّ رَحْمت**، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔

(ابوداؤد شریف، الحدیث ۳۱۱۶، ج ۳ ص ۱۳۲)

فضل و کرم جس پر بھی ہُوا　　لب پر مرتے دَم کَلِمَہ
جاری ہوا جنّت میں گیا　　لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دمِ رخصت تِلاوتِ قرآن کی

عبید بن حسان کہتے ہیں کہ جب حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْعزیز کی وفات کا وقت بالکل ہی قریب آ پہنچا تو انہوں نے ہر شخص کو گھر میں سے نکل جانے کا حُکْم دیا۔ ان کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ

www.dawateislami.net

علیہا اور برادرِ نسبتی مَسْلَمَہ دروازے پر بیٹھ گئے، انہوں نے سنا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں: مرحبا! خوش آمدید ہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں نہ جن پھر یہ آیت پڑھی: تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ o پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وفات پا چکے تھے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹٦)

وفات کے وقت عمرِ مُبارَک

تقریباً 20 دن بیمار رہنے کے بعد 25 رجب 101ھ بدھ کے دن حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللہِ العزیز نے اپنا سفرِ حیات مکمل کر لیا اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اس وقت آپ کی عمر صِرف 39 سال تھی اور آپ تقریباً اڑھائی سال خلیفہ رہے۔ آپ کو حلب کے قریب دَیرِ سمعان میں سِپُردِ خاک کیا گیا جو شام میں ہے۔ (بعض روایتوں میں تاریخ وفات ۲۰ رجب اور عمر ۴۰ سال بھی بیان کی گئی ہے)

(طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۱۹)

خیرُ النَّاس کا اِنتقال ہو گیا

جب حضرتِ سیّدنا حَسَن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کو حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الْعَزِیز کی وفات کی خبر ملی تو فرمایا: مَاتَ خَیْرُ النَّاس یعنی بہترین آدمی کا اِنتقال ہو گیا ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۵)

www.dawateislami.net

خوبیاں بیان کرنے والے کے لئے امام احمد بن حنبل کی بشارت

حضرتِ سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اِذَا رَاَیْتَ الرَّجُلَ یُحِبُّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَیَذْکُرُ مَحَاسِنَہٗ وَیَنْشُرُھَا فَاعْلَمْ اَنَّ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ خَیْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ یعنی جب تم دیکھو کہ کوئی شخص حضرتِ عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز سے محبت رکھتا ہے اور ان کی خوبیوں کو بیان کرنے اور انہیں عام کرنے کا اِہتمام کرتا ہے تو اس کا نتیجہ خیر ہی خیر ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

(سیرت ابن جوزی ص ۷۴)

اخلاقی خُوبیاں

عبدالملک بن عمیر نے ایک موقع پر حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی اَخلاقی خوبیاں اس طرح گنوائیں: **امیرُالْمُؤمنین!** خدا عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم کرے، آپ نگاہوں کو جُھکائے رہتے تھے، پاک دامن تھے، فَیّاض تھے، ٹھٹھا مذاق نہیں کرتے تھے، کسی پر عیب لگاتے تھے نہ کسی کی غیبت کرتے تھے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۳۰)

نجیبِ قوم

محمد بن علی بن حسین سے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ ہر قوم میں ایک نجیب[1] مدینہ

[1]: ولایت کا ایک مَنْصَب

www.dawateislami.net

ہوتا ہے اور بنی امیہ کے نجیب شخص عمر بن عبدالعزیز (عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز) ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۲۸۸)

بعدِ وصال چہرہ جگمگا اٹھا

حضرت سیّدُنا رَجاء بن حَیْوَۃ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اپنے مرضِ وصال میں مجھ سے فرمایا: ''آپ مجھے غُسل دینے، کفن پہنانے اور لحد میں اتارنے والوں میں رہئے گا۔ جب لوگ مجھے لحد میں اُتار دیں تو کفن کی گِرہ کھول کر میرا چہرہ دیکھ لیجئے گا۔ جب آپ عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے اِنتقال فرمایا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو غُسل دینے والوں میں میں بھی شامل تھا۔ آپ کو قبر میں اتارے جانے کے بعد جب میں نے گِرہ کھول کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا چہرۂ اَنور دیکھا تو وہ قِبلہ رُخ تھا اور چودھویں کے چاند کی طرح چَمک دَمک رہا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ (الروض الفائق، ص ۲۰۴)

آسمانی رقعہ

حضرتِ سیّدُنا یوسف بن ماھک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی قَبْر مُبارَک کی مٹی برابر کر رہے تھے تو ایک آسمانی رقعہ ہم پر گرا جس پر لکھا تھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَمَانٌ مِّنَ اللّٰہِ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ مِنَ النَّارِ یعنی یہ اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے جہنم سے امان کا پروانہ ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۲۸)

www.dawateislami.net

عذاب سے چھٹکارے کا بشارت نامہ

معاذ مولیٰ زید بن تمیم کا بیان ہے کہ بنو تمیم کے ایک شخص نے خواب میں آسمان سے اُترنے والی ایک کھلی کتاب کو دیکھا جس میں واضح الفاظ میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ غالب حکمت والے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے دردناک عذاب سے چھٹکارے کا پروانہ ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۷۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بوڑھے راہب کی عقیدت

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے صاحبزادے عبداللّٰہ ایک جزیرے میں ایک بوڑھے راہب کے صومعے کے پاس کسی جھونپڑی میں ٹھہرے تو وہ ان سے ملاقات کے لئے نیچے اُتر آیا، اس سے پہلے اسے کسی کے لئے اترتے ہوئے نہ دیکھا گیا تھا۔ بوڑھے راہب نے کہا: کیا تم جانتے ہو میں نیچے کیوں اترا ہوں؟ عبداللّٰہ نے کہا: نہیں۔ راہب کہنے لگا: لِحَقِّ اَبِیْكَ اِنَّا نَجِدُهٗ مِنْ اَئِمَّةِ الْعَدْلِ بِمَوْضِعِ رَجَبٍ مِنَ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ یعنی تمہارے والد کے حق کی وجہ سے، بے شک ہم انہیں عادِل ائمہ میں سے اسی طرح پاتے ہیں جیسے رجب کے مہینے

www.dawateislami.net

کو حُرمت والے مہینوں میں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۵۷)

صِدِیق کی قبر

حضرتِ سیِّدُنا صالح بن علی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے کہ میں شام گیا تو حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کے مَزار شریف پر حاضِری کا اِرادہ کیا مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ مل سکا جو ان کے مزار شریف کا پتا بتاتا، بالآخر ایک راہب سے ملاقات ہوئی، اس سے پوچھا تو کہنے لگا: تم ''صِدِّیق'' کی قَبْر تلاش کر رہے ہو، وہ فلاں جگہ پر ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۳۱)

سرزمین سِمعان کی خوش نصیبی

حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ دَیرِ سِمعان کی سرزمین سے ایک ایسے مردِ قلندر (یعنی حضرت عمر بن العزیز) کا حَشْر ہوگا جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے بہت زیادہ ڈرنے والا تھا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۲۰)

خِلافت سے وفات تک کا سفر

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے خِلافت کے بعد نہ کوئی نئی سواری خریدی، نہ کسی عورت سے نکاح کیا، نہ نئی باندی رکھی، یہاں تک کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا وِصال ہوگیا اور خِلافت سے وفات تک کبھی آپ کو کھل کر ہنستے نہیں دیکھا گیا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں کہ خِلافت سے وفات تک آپ نے تین مرتبہ کے سوا کبھی غُسلِ جَنابت نہیں کیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۴۴)

www.dawateislami.net

خِلافت سے پہلے اور خلافت کے بعد

حضرت سیِّدُ نا ابو حازِم علیہ رحمۃ اللّٰہ المُنعم فرماتے ہیں: ''جب حضرت سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز خلیفہ بن گئے تو ایک دن میں ان سے ملاقات کے لئے گیا۔ وہ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، اس لئے میں انہیں نہ پہچان سکا لیکن انہوں نے مجھے پہچان لیا اور فرمایا: ''اے ابو حازِم! میرے قریب آؤ۔ میں ان کے قریب گیا اور حیرت سے پوچھا: ''کیا آپ ہی **امیرُ المُؤمنین** عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) ہیں؟'' فرمایا: ''ہاں! میں ہی عمر بن عبدالعزیز ہوں۔'' میں نے کہا: ''جس وقت آپ مدینہ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا میں ہمارے امیر تھے اس وقت آپ کا حُسن وجَمال عُروج پر تھا، چہرہ انتہائی تاباں اور روشن تھا، آپ کے پاس بہترین لباس اور بہت ہی عمدہ سواریاں تھیں، آپ کے کثیر خدّام تھے اور آپ کی رہائش گاہ بہت ہی عمدہ تھی، اب آپ کو کس چیز نے اس حال میں پہنچا دیا؟ حالانکہ اب تو آپ **امیرُ المُؤمنین** ہیں، اب تو آپ کے پاس زیادہ آسائشیں ہونی چاہئیں تھیں!'' یہ سن وہ رونے لگے اور فرمایا: ''ابو حازم! اس وقت میرا کیا حال ہوگا جب میں اندھیری قبر میں پہنچ جاؤں گا اور میری آنکھیں بہہ کر میرے رخساروں پر آجائیں گی، میرا پیٹ پھٹ جائے گا، زبان خشک ہو جائے گی اور کیڑے میرے جسم پر رِینگ رہے ہوں گے!'' پھر روتے ہوئے فرمانے لگے: ''مجھے وہی حدیث سنایئے جو مدینہ منورہ

www.dawateislami.net

میں سنائی تھی۔'' تو میں نے کہا: ''**یا امیرُ المُؤمنین!** میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''**تمہارے سامنے دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے صِرف کمزور اور نحیف لوگ ہی گزر سکیں گے۔**'' (حلیۃ الاولیاء، مسند عمر بن عبد العزیز، رقم: ۸۹۲۷، ج۵، ص ۳۳۳) یہ حدیثِ پاک سن کر **امیرُ المُؤمنین** بہت دیر تک روتے رہے، پھر فرمایا: ''اے ابو حازِم! کیا میرے لئے یہ بہتر نہیں کہ میں اپنے جسم کو کمزور و نحیف بنالوں تا کہ اس ہولناک وادی سے گزر سکوں! لیکن مجھے اس خِلافت کی آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا ہے، میں نہیں جانتا کہ مجھے نجات ملے گی یا نہیں؟''

اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی طاری ہوگئی، اس پر لوگوں نے اپنی اپنی رائے دینا شروع کر دی لیکن میں نے لوگوں سے کہا: ''تمہیں کیا معلوم! یہ کس آزمائش سے دوچار ہیں۔'' اچانک **امیرُ المُؤمنین** نے رونا شروع کر دیا اور اتنا زور سے روئے کہ ہم سب نے ان کی آواز سنی پھر یکدم آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ مسکرانے لگے۔ میں نے پوچھا: ''**امیرُ المُؤمنین!** ہم نے آپ کو بڑی تعجب خیز حالت میں دیکھا، پہلے تو خوب روئے پھر مسکرانا شروع کر دیا، اس میں کیا راز ہے؟'' انہوں نے پوچھا: ''کیا تم نے مجھے اس حالت میں دیکھ لیا؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! ہم سب نے آپ کی یہ تعجب خیز حالت دیکھی ہے۔'' فرمانے لگے: ''بات دراصل یہ

www.dawateislami.net

ہے کہ جب مجھ پر غشی طاری ہوئی تو میں نے خواب دیکھا کہ قِیامت قائم ہوچکی ہے اور مخلوق حساب و کتاب کے لئے میدانِ محشر میں جمع ہے، تمام اُمتوں کی 120 صفیں ہیں جن میں سے اسّی (80) صفیں اُمتِ محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ہیں، ندا دی گئی: ''عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کہاں ہیں؟'' چنانچہ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فِرِشتوں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر کیا۔ ان سے مختصر حساب لیا گیا اور انہیں دائیں جانب جنت کی طرف جانے کا حُکْم ہوا۔ پھر حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو آواز دی گئی؟ وہ بھی بارگاہِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر کئے گئے اور مختصر حساب کے بعد انہیں بھی جنت کا مُژدہ سنا دیا گیا، پھر حضرت سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھی مختصر حساب کے بعد جنت میں جانے کا حُکْم سنایا گیا پھر حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ندا دی گئی۔ چنانچہ وہ بھی بارگاہِ احکم الحاکمین عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر ہوگئے اور انہیں بھی مختصر حساب کے بعد جنت کا پروانہ مل گیا۔ جب میں نے دیکھا کہ جلد ہی میری بھی باری آنے والی ہے تو میں منہ کے بل گر پڑا، مجھے معلوم نہیں کہ خلفاء اربعہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے بعد والوں کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ پھر ندا دی گئی: عمر بن عبد العزیز کہاں ہے؟ میری حالت غیر ہوگئی اور میں پسینے میں شرابور ہوگیا، بہرحال مجھے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر کیا گیا اور مجھ سے حساب کتاب شروع ہوا اور ہر اس

www.dawateislami.net

فیصلے کے بارے میں پوچھا گیا جو میں نے کیا حتّٰی کہ گٹھلی اور اس کے چھلکے تک کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی، پھر مجھے بخش دیا گیا۔ (عیون الحکایات، ص ۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے لگتے

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی وفات کے بعد کچھ فقہائے کرام تعزیت کی غرض سے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زوجہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا کے پاس آئے اور بعدِ دُعائے مغفرت ان کی گھریلو زندگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہا نے فرمایا: **واللّٰہ!** وہ آپ حضرات سے زیادہ نمازیں پڑھنے والے یا روزے رکھنے والے تو نہیں تھے مگر میں نے ان سے بڑھ کر خوفِ خدا رکھنے والا کسی کو نہیں دیکھا، کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ہم دونوں ایک لحاف میں ہوتے، اچانک ان کے دل پر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا ایسا خوف طاری ہوتا کہ وہ اس پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے لگتے جو پانی میں گر گیا ہو، پھر وہ آہ و بکا کرنے لگتے اور مجھے چھوڑ کر لحاف سے نکل جاتے، میں گھبرا کر کہتی: کاش اس عہدے (یعنی خِلافت) اور ہمارے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہوتا کیونکہ یہ جب سے ہمیں ملا ہے ہم نے سُرور کا ایک لمحہ نہیں دیکھا۔ (طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۳۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

غریب اسلامی بہن کی خیر خواہی

جولوگ مدد کے محتاج ہوتے تھے حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ہر ممکن طریقے سے اُن کی مدد فرماتے تھے چنانچہ ایک عراقی عورت حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے گھر آئی، جب وہ آپ کے دروازے پر پہنچی تو حیران ہوکر پوچھنے لگی: کیا امیر المومنین کے دروازے پر دَرْبان نہیں ہوتا؟ اسے بتایا گیا: ''یہاں کوئی دربان نہیں، اندر جانا چاہتی ہو تو جاسکتی ہو۔'' یہ عورت زنان خانہ میں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کے پاس گئیں۔ وہ گھر میں رُوئی ٹھیک کر رہی تھیں، سلام دُعا کے بعد انہوں نے بیٹھنے کو کہا۔ تھوڑی دیر میں حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز گھر آئے اور گھر کے کنویں سے پانی کے ڈول نکال نکال کر مٹی پر جو گھر میں پڑی تھی ڈالنے لگے اور آپ کی نظر بار بار اپنی زوجہ محترمہ پر پڑ رہی تھی، اسی عورت نے فاطمہ سے کہا: اس مزدور سے پردہ تو کرلو، یہ تمہاری طرف ہی دیکھے جارہا ہے۔ فاطمہ نے بتایا: یہ مزدور نہیں امیر المومنین ہیں۔ حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز اس کام سے فارغ ہوکر حضرت سیدتنا فاطمہ بنت عبدُ الملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کی طرف آئے، سلام کیا اور ان سے اس عورت کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ فلاں عورت ہے۔ آپ نے توشہ دان اٹھایا، اس میں

www.dawateislami.net

کچھ انگور تھے، چن چن کر اس خاتون کو دیئے پھر دریافت فرمایا تم کس ضَرورت سے آئیں؟ اس نے بتایا: میں عراق سے آئی ہوں، میری پانچ بے کس و بے سہارا لڑکیاں ہیں، میں آپ سے مدد مانگنے آئی ہوں۔'' آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ بے کس و بے سہارا کا لفظ دوہرا دوہرا کر رونے لگے۔ پھر آپ نے کاغذ قلم لیا اور والیٔ عراق کے نام خط لکھنا شروع کیا، عورت سے اس کی بڑی بیٹی کا نام پوچھا، اس نے بتایا تو آپ نے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا، عورت نے کہا: **اَلْحَمْدُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ، پھر دوسری، تیسری اور چوتھی کا نام دریافت کیا اور ایک ایک کا وظیفہ مقرر فرماتے گئے۔ عورت ہر ایک وظیفے پر **اَلْحَمْدُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کہتی جاتی، جب چوتھی لڑکی کا وظیفہ مقرر ہوا تو عورت خوشی سے بے قرار ہوگئی اور آپ کو دُعائیں دینے لگی اور شکریہ کے طور پر **جَزَاکَ اللّٰہ** کہا۔ اس پر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا: جب تک تم مُستَحِقِ حمد یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرتی رہیں ہم وظیفہ لگاتے رہے مگر اب جب کہ تم نے میرا شکریہ ادا کیا تو اسکے بعد کا وظیفہ نفسانیت پر مبنی ہوگا پس ان چاروں لڑکیوں کو کہنا کہ اسی میں سے پانچویں کو بھی دے دیا کریں۔ عورت یہ تحریر لے کر عراق پہنچی اور اِسے والیٔ عراق کے سامنے پیش کیا۔ اُس نے خط پڑھا تو روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی، کچھ سنبھلا تو بولا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ صاحبِ خط پر رحم فرمائے۔ عورت بولی: کیا ہوا؟ کیا ان کا اِنتقال ہوگیا؟ جواب ملا: جی ہاں! یہ سنکر عورت چیخنے اور واویلا کرنے لگی اور واپسی کا اِرادہ کیا،

www.dawateislami.net

والی عراق نے کہا: ٹھہرو، فِکْر کی بات نہیں، میں کسی بھی معاملے میں انکی تحریر کو رد نہیں کرسکتا، پھر اس کی تعمیل کی اس کی لڑکیوں کا وظیفہ ادا کرنے کا حُکْم دے دیا۔

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک مسلمان قیدی کا واقعہ

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے شاہِ روم کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ یہ قاصد ایک دن بادشاہ کے پاس سے اٹھا تو گھومتے پھرتے ایک ایسی جگہ پہنچا جہاں ایک شخص کے قرآن پڑھنے اور چکی پیسنے کی آواز آرہی تھی۔ یہ اس کے پاس گیا اور سلام کرنے کے بعد اس کے حالات دریافت کئے تو اس نے بتایا کہ مجھے فلاں جگہ سے قید کیا گیا تھا اور شاہِ رُوم کے سامنے پیش کیا گیا، بادشاہ نے مجھے دعوت دی کہ میں نصرانی (کرسچین) ہوجاؤں مگر میں نے اِنکار کردیا، بادشاہ نے دھمکی دی کہ اگر ایسا نہیں کروگے تو آنکھیں نکال دی جائیں گی مگر میں نے دین کو آنکھوں پر ترجیح دی چنانچہ گرم سلائیوں سے میری آنکھیں ضائع کردی گئیں اور یہاں قید خانے میں پہنچادیا گیا، روزانہ کچھ گندم پیس لیتا ہوں جس کے عِوَض مجھے کھانا دیا جاتا ہے۔ جب قاصِد حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس پہنچا تو اس قیدی

www.dawateislami.net

کا ماجرا بھی بیان کیا۔ قاصد کا کہنا ہے کہ میں ابھی پورا قصہ بیان نہیں کر پایا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا چشمہ اُبل پڑا، جس سے ان کے آگے کی جگہ تَر ہوگئی، اسی وقت شاہِ روم کے نام خط لکھا: ''امابعد! مجھے فلاں قیدی کے بارے میں خبر ملی ہے، میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر تم نے اسے رہا کر کے میرے پاس نہیں بھیجا تو میں مقابلے کے لئے ایسا لشکر بھیجوں گا جس کا اگلا سِرا تمہارے پاس ہوگا اور پچھلا میرے پاس۔''

قاصِد پھر شاہِ روم کے یہاں گیا تو اس نے کہا: ''بڑی جلدی دوبارہ آئے!'' قاصد نے حضرتِ عمر کا خط پیش کیا، اس نے پڑھ کر کہا: ہم نیک آدمی کو لشکر کشی کی زحمت نہیں دیں گے اور اس قیدی کو واپس کر دیں گے۔ قاصد کا بیان ہے کہ مجھے قیدی کی رہائی کے انتظار میں چند دن وہاں ٹھہرنا پڑا ایک دن بادشاہ کے دربار میں گیا تو عجیب منظر دیکھا کہ بادشاہ اپنے تخت سے نیچے بیٹھا ہے اور چہرے پر حُزن و مَلال کے آثار ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی کہا جانتے ہو میں اس طرح کیوں بیٹھا ہوا ہوں؟ میں نے کہا: مجھے پتا نہیں مگر میں بہت حیران ہوا ہوں۔ بادشاہ نے کہا مجھے بعض علاقوں سے خبر پہنچی ہے کہ اس نیک آدمی (یعنی حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز) کا اِنتقال ہوگیا، اس کے غم میں میری یہ حالت ہوئی ہے۔ قاصد کہتا ہے: مجھے اس اطلاع سے اُس قیدی کی رہائی سے مایوسی ہوگئی، میں نے بادشاہ سے کہا: مجھے واپسی کی اِجازت ہو۔ وہ کہنے لگا: یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم زندگی میں انکی بات مان لیں اور انکی

www.dawateislami.net

موت کے بعد اس سے پھر جائیں، چنانچہ اس قیدی کو رہا کر کے میرے ساتھ بھیج دیا۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۱۴۴)

جب خلیفہ کا قاصد موت کی خبر لے کر پہنچا

حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کا قاصد جب بصرہ آتا تو جونہی لوگوں کو اس کی آمد کی اطلاع ہوتی وہ جَوق دَر جَوق اِستقبال کے لیے نکل آتے، قاصد کی آمد عموماً وظیفے کی زیادتی، مال کی تقسیم، کسی بھلائی کے حُکْم یا کسی برائی سے ممانعت کا پیغام لایا کرتی۔ لوگ قاصد کے ساتھ چل کر مسجد پہنچتے جہاں وہ خلیفہ کا فرمان پڑھ کر سنا دیتا۔ جس دن قاصد حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے اِنتقال کی خبر لایا لوگ حسبِ معمول اس کے اِستقبال کے لیے نکلے، مگر آج وہ کسی خوش خبری کے بجائے رو رو کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے اِنتقال کے بارے میں بتا رہا تھا، لوگ اس عظیم حادثہ اور مصیبت پر روتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے اور قاصد نے وہاں آپ کی وفات کی خبر باقاعدہ پڑھ کر سنائی۔ (سیرت ابن عبدالحکم ص ۵۷)

شاہِ روم کا رنج وغم

محمد بن معبد کا بیان ہے کہ میں شاہِ روم کے پاس گیا تو اس کو زمین پر نہایت رنج وغم کی حالت میں بیٹھا ہوا پایا، میں نے پوچھا: کیا حال ہے؟ کہنے لگا: جو کچھ ہوا تم کو خبر نہیں؟ میں نے کہا: کیا ہوا؟ بولا: مردِ صالح کا اِنتقال ہو گیا۔ میں نے کہا: وہ کون؟ بولا ''عمر بن عبدالعزیز'' پھر کہا: مجھے اس راہب کی حالت پر کوئی تعجب نہیں جس نے

www.dawateislami.net

اپنے دروازے کو بند کر کے دنیا کو چھوڑ دیا، اور عِبادت میں مشغول ہو گیا مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جس کے قدموں کے نیچے دنیا تھی اور اس نے اس کو پامال کر کے راہبانہ زندگی اِختیار کی۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۳۱)

نَبَطی کے آنسو

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے جنازے میں شرکت کے بعد جب واپَس جا رہا تھا کہ ایک راہب نے مجھ سے پوچھا: کیا تم حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی وفات کے وقت موجود تھے؟ میں نے کہا: ''ہاں۔'' یہ سن کر اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ میں نے کہا: تم ان کے لئے کیوں رو رہے ہو؟ وہ تو تمہارے ہم مذہب نہ تھے! اس نے کہا: اِنِّیْ لَسْتُ اَبْکِیْ عَلَیْہِ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ عَلٰی نُوْرٍ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَطُفِئَ یعنی میں ان پر نہیں روتا اس نور پر روتا ہوں جو زمین پر تھا اور بجھا دیا گیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۳۱)

وفات پر جنّات کا اظہارِ غم

ایک رات کوفہ میں ایک عورت اپنی بیٹی کے ہمراہ بالا خانے میں چرخا کات رہی تھی، اچانک اس کی بیٹی کی کوئی چیز نیچے گر گئی، اس نے باہر دیکھا تو نیچے چند عورتوں کا حلقۂ غم برپا تھا۔ درمیان میں کھڑی ایک عورت شعر پڑھ رہی تھی جن کا ترجمہ یہ ہے: ''ہاں جنات کی عورتوں سے کہو کہ اب وہ فرطِ غم سے رویا کریں، ریشمی لباس میں

www.dawateislami.net

نازو انداز سے چلنے کے بجائے ٹاٹ پہنا کریں اور برق رفتار گھوڑوں کی سواری کے بجائے سست رفتار جانوروں پر سوار ہوا کریں۔''

وہ عورت یہ شعر پڑھتی اور حاضرین مجلس ''ہائے امیر المومنین! ہائے امیر المومنین'' کہکر اس کی تائید کرتے، لڑکی نے گھبرا کر والدہ سے کہا: ''امی دیکھو تو نیچے کیا ہے؟'' بڑھیا نے نیچے جھانکا تو عجیب منظر دیکھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اسی رات امیر المومنین حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر کا اِنتقال ہوا تھا۔''

(سیرت ابن عبدالحکم ص ۹۹)

ایک جن کے اشعار

ایک جنّ نے ان الفاظ میں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی وفات پر اظہارِ غم کے لئے یہ اشعار کہے:

عَنَّا جَزَاكَ مَلِيْكُ النَّاسِ صَالِحَةً ۔۔۔ فِيْ جَنَّةِ الْخُلْدِ وَالْفِرْدَوْسِ يَا عُمَرُ!

أَنْتَ الَّذِيْ لَا نَرٰى عَدْلاً نَسُرُّ بِهٖ ۔۔۔ مِنْ بَعْدِهٖ مَا جَرٰى شَمْسٌ وَلَا قَمَرُ

ترجمہ: (۱).....اے سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ! لوگوں کا عظیم بادشاہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ہماری طرف سے جنت الخلد اور جنت الفردوس میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔ (آمین)

(۲).....جب تک سورج چاند طلوع ہوتے رہیں گے، ہم آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے بعد ایسا عادل خلیفہ کبھی نہ پائیں گے جس سے ہم خوش ہو سکیں۔

(اخبار مکة للفاکهی، ذکر السمر والحدیث فی المسجد الحرام، الحدیث ۱۳۳۹، ج ۲، ص ۱۵۱)

www.dawateislami.net

شہدا کی جنازے میں شرکت

کسی بُزرگ کا لڑکا شہید ہوگیا، وہ اپنے باپ کو کبھی خواب میں نظر نہ آیا۔ صِرف اس دن خواب میں باپ سے ملا جس دن حضرتِ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے وِصال فرمایا۔ باپ نے دیکھ کر فرمایا: میرے بیٹے! کیا تم پر موت واقع نہیں ہوچکی؟ تو اس نے جواب دیا: میں مُردہ نہیں ہوں، بلکہ مجھے شہادت نصیب ہوئی ہے اور میں اللّٰہ تعالیٰ کے قُرب میں زندہ ہوں، اور مجھے اَنواع واقسام کی روزی ملتی ہے۔ باپ نے پوچھا: پھر آج تم ادھر کیسے آ گئے؟ تو اس نے کہا: آج تمام آسمان والوں کو آواز دی گئی کہ آج انبیاء وشہداء سب عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شریک ہوں، تو میں بھی ان کی نَمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے ادھر آیا تھا۔

(تاریخ دمشق، ج ۴۵، ص ۲۵۷ ملخصًا)

آزادی کا پروانہ

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز ایک مرتبہ شعبانُ الْمُعَظّم کی پندرہویں رات یعنی شبِ براءت عِبادت میں مصروف تھے۔ سر اُٹھایا تو ایک ''سبز پرچہ'' ملا جس کا نُور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اُس پر لکھا تھا، ''هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ''، یعنی خدائے مالِک وغالِب کی طرف سے یہ ''جہنّم کی آگ سے آزادی کا پروانہ'' ہے جو اُس کے بندے عمر بن عبدالعزیز کو عطا ہوا ہے۔ (تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۲۰۴)

www.dawateislami.net

جنت کے دروازے پر پروانۂ نجات

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے: بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ لِعُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِمِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ یعنی خدائے غالِب ورحیم کی طرف سے اُس کے بندے عمر بن عبد العزیز کے لئے دردناک دن (یعنی یومِ قِیامت) کے عذاب سے نجات ہے۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۹۰)

میں جنت عدن میں ہوں

حضرتِ سیِّدُنا مَسْلَمَہ بن عبد الملک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: کاش! مجھے پتا چل جائے کہ بعدِ وفات آپ کن حالات سے گزرے! فرمایا: **واللّٰہ!** میں بہت آرام میں ہوں۔ پوچھا: یا امیر المومنین! آپ کہاں پر ہیں؟ فرمایا: ائمہ ھُدیٰ کے ساتھ جنّات عدن میں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۸۷)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت مکحول کے تأثرات

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مکحول رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مقامِ دابق سے پلٹ کر ایک منزل میں کُوچ کے وقت اترے اور ایک طرف دور نکل گئے، لوگوں نے پوچھا:

www.dawateislami.net

حضرت! کہاں تشریف لے گئے تھے؟ فرمایا: پانچ میل کے فاصلہ پر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی قَبْر تھی میں وہیں گیا تھا، خدا کی قسم! اُن کے زمانہ میں ان سے زیادہ کوئی خدا ترس نہ تھا، خدا کی قسم ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ کوئی زاہِد نہ تھا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۷)

تقویٰ و پرہیز گاری کی قسم اٹھائی جاسکتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا مکحول رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا ہی بیان ہے کہ اگر میں اس بات پر قسم کھاؤں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نہایت زاہد، پاکباز اور خوف خدا رکھنے والے تھے تو میری قسم جھوٹی نہیں ہوگی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۹۱)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا انعام

حضرتِ سیِّدُنا امام زہری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: فَلَمَّا كَانَ فِیْ رَأْسِ الْمِأَةِ مَنَّ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یعنی جب صدی اختتام پذیر ہوئی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی صورت میں اس اُمّت پر احسان فرمایا۔ (درمنثور ج ۱ ص ۷۶۸)

مرنے کے بعد بھی احترام

ہشام بن عبدالملک جب خلیفہ بنا تو اس کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا: امیر المومنین! عبدالملک نے میرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے

www.dawateislami.net

برقرار رکھا اور جب عمر بن عبدالعزیز رَحِمَہُ اللّٰہ خلیفہ بنے تو انہوں نے واپس لے لی۔ ہشام نے اس سے کہا: اپنی بات دہراؤ، اس نے کہا: امیر المومنین! عبدالملک نے میرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا، اور جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللّٰہ خلیفہ بنے تو انہوں نے لے لی، ہشام نے کہا: تم بھی عجیب آدمی ہو؟ جنہوں نے تمہارے دادا کو جاگیر دی ان کا تذکرہ بغیر کسی تعظیم کے کرتے ہو اور جس نے چھینی ان کے لئے دُعائے رحمت کر رہے ہو، البتہ ہم نے وہی حُکم صادِر کیا جو عمر بن عبدالعزیز رَحِمَہُ اللّٰہ نے کیا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۴۷۶)

بارگاہِ مصطفٰے میں حاضِری

حضرت ماجِشُون رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ میں نے (خواب میں) نبی پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کا شربت پیا، ان کے دائیں بائیں شَیْخَین کریمَین یعنی حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما تھے اور ایک نوجوان آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے تھا۔ میں نے کسی سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا: یہ عمر بن عبدالعزیز (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) ہیں۔ میں نے کہا: یہ حضورِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اتنے قریب ہیں! جواب دیا: کیوں نہ ہوں! کیونکہ انہوں نے ظُلم وسِتَم کے زمانے میں بھی حق واِنصاف کا بول بالا کیا ہے۔ (شرح الصدور ص ۸۴)

www.dawateislami.net

نظامِ حکومت کی تبدیلی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے جو عادلانہ نظامِ حکومت قائم کیا تھا یزید بن عبدالملک نے جو اُن کا جانشین ہوا صِرف چالیس دن تک اس کو قائم رکھا اس کے بعد اس راہِ عَدل سے الگ ہوگیا۔ غرضیکہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے جو نظامِ سلطنت قائم کیا تھا وہ آپ کے وصال کے چند ہی روز میں درہم برہم ہوگیا اور دنیا نے کم وبیش اڑھائی برس ہی حضرتِ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرزِ حکومت سے فائدہ اٹھایا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت کے خِلاف جنگ جاری رہے گی
نہ غیبت کریں گے نہ سُنیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ
(1)کنز الایمان ترجمۂ قرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	برکات رضا ھند
(2)تفسیر الکبیر	امام محمد بن عمر فخر الدین رازی	دار احیاء التراث العربی بیروت
(3)تفسیر الدر المنثور	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی	دار الفکر بیروت
(4)تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی	کوئٹہ
(5)تفسیر قرطبی	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن احمد القرطبی	دار الفکر بیروت
(6)تفسیر الحسن البصری	مرتبین	باب المدینہ کراچی
(7)تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور
(8)تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور
(9)صحیح البخاری	امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(10)صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری	دار ابن حزم بیروت
(11)سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	دار الفکر بیروت
(12)سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی	دار احیاء التراث العربی بیروت
(13)سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن یزید ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت
(14)سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب نسائی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(15)المسند	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
(16)الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(17)المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	داراحیاء التراث العربی بیروت
(18)المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	دار الفکر بیروت
(19)المستدرک	امام محمد بن عبد اللّٰہ الحاکم النیشاپوری	دار المعرفۃ بیروت
(20)السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(21)مصنف ابن ابی شیبۃ	امام ابو بکرعبد اللّٰہ بن محمد بن ابی شیبۃ	دار الفکر بیروت
(22)المسند	امام ابو یعلی احمد بن علی الموصلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(23)جمع الجوامع	امام جلال الدینعبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(24)شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(25) الترغیب و الترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(26)الموسوعۃ لابن ابی الدنیا	حا فظ امام ابوبکرعبد اللّٰہ بن محمد قرشی	مکتبۃ العصریۃ بیروت
(27)مجمع الزوائد	امام نور الدین علی بن ابی بکر	دار الفکر بیروت
(28)کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(29)کنز العمال	علی بن حسام الدین الھندی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(30)مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد اللّٰہ الخطیب التبریزی	دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

(31)شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی	دار الکتب العلمیة بیروت
(32)شرح صحیح مسلم	امام یحی بن شرف النووی	دار الکتب العلمیة بیروت
(33)عمدة القاری شرح صحیح البخاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمدعینی	دارالفکر بیروت
(34)فتح الباری شرح صحیح البخاری	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی	دارالکتب العلمیة بیروت
(35)فیض القدیر شرح الجامع الصغیر	امام محمد عبد الرؤف مناوی	دارالکتب العلمیة بیروت
(36)مراة المناجیح شرح مشکاة المصابیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور
(37) جامع العلوم والحکم	ابو الفرج عبد الرحمن بن شهاب الدین	مکة المکرمة
(38)الدر المختار	علامه علاء الدین محمد بن علی حصکفی	دار المعرفة بیروت
(39)رد المحتار	علامه سید محمد امین ابن عابدین شامی	دار المعرفة بیروت
(40)البزازیة علی هامش الفتاوی الهندیة	علامه محمد شهاب الدین بن بزاز کردری	دار الفکر بیروت
(41)الفتاوی الهندیة	ملا نظام الدین وعلمائے هند	دار الفکر بیروت
(42)الفتاوی الرضویة	اعلی حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	رضا فاؤنڈیشن لاهور
(43)بهار شریعت	علامه مفتی محمد امجد علی اعظمی	مکتبة المدینه باب المدینه
(44)فتاوی فقیه ملت	مفتی جلال الدین احمد امجدی	شبیر برادرز لاهور
(45)حلیة الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللّٰه اصبهانی	دار الکتب العلمیة بیروت
(46)العقد الفرید	امام احمد بن محمد بن عبد ربه	دار الکتب العلمیة بیروت
(47) المستطرف	امام محمد بن ابو احمد الابشیهی	دار الفکر بیروت
(48)تذکرة الحفاظ	امام محمد بن احمد الذهبی	دارالکتب العلمیة بیروت
(49)تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی	دار الفکر بیروت
(50)الاصابة فی تمیزالصحابة	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دارالکتب العلمیة بیروت
(51)الطبقات الکبری	امام محمد بن سعد البصری	دارالکتب العلمیة بیروت
(52)دلائل النبوة	امام ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی	دار الکتب العلمیة بیروت
(53)نصب الرایة فی تخریج احادیث الهدایة	امام ابو محمد عبد اللّٰه بن یوسف الحنفی	پشاور
(54)مسالک الحنفاء	امام قسطلانی	دارالکتب العلمیة بیروت
(55)بدائع السلک فی طبائع الملک	ابن الازرق	المکتبة الشاملة
(56)جامع بیان العلم وفضله	امام ابو عمر یوسف بن عبد اللّٰه القرطبی	دارالکتب العلمیة بیروت
(57)التبر المسبوک فی نصیحة الملوک	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	المکتبة الشاملة
(58)سیرت ابن عبد الحکم	علامه عبدالله بن عبدالحکم	المکتبة الوهبه
(59)سیرت ابن جوزی	علامه عبدالرحمٰن بن جوزی	دارالکتب العلمیة بیروت
(60)تاریخ دمشق	ابو القاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر	دار الفکر بیروت
(61)تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبد الرحمان بن ابی بکر السیوطی	باب المدینه کراچی
(62)تاریخ طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	دار ابن کثیر بیروت
(63)الکامل فی التاریخ	امام ابوالحسن علی بن محمد	دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

(64)تاریخ یعقوبی	احمد بن اسحاق	المکتبة الشاملة
(65)المعرفة والتاریخ	ابو یوسف یعقوب بن سفیان الفسوی	دار الکتب العلمیة بیروت
(66)الاستعیاب فی معرفة الاصحاب	امام ابو عمر یوسف بن عبد اللّٰه	دار الکتب العلمیة بیروت
(67)اسد الغابة	امام ابو الحسن علی بن محمد الجزری	دار احیاء التراث العربی بیروت
(68)تذکرة الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری	انتشارات گنجینه تهران
(69)التحفة اللطیفة فی تاریخ المدینة الشریفة	محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی	المکتبة الشاملة
(70)اخبار مکة	امام ابو عبد اللّٰه محمد بن اسحاق الفاکهی	دار حضر بیروت
(71)البدایة والنهایة	امام ابوالفداء اسماعیل بن عمرابن کثیر	دار الفکر بیروت
(72)عیون الانباء فی طبقا ت الاطباء	احمد بن القاسم ابن ابی اصیبعة	المکتبة الشاملة
(73)الرسالة القشیریة	امام ابو القاسم عبد الکریم بن هوازن القشیری	دارالکتب العلمیة بیروت
(74)تنبیه المغترین	امام عبدالوهاب بن احمد شعرانی	دارالبشائر، دارالمعرفة بیروت
(75)تنبیه الغافلین	امام ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی	پشاور
(76)روض الریاحین	امام ابو السعادات عبد اللّٰه بن اسعد	دارالکتب العلمیة بیروت
(77)الروض الفائق	مبلغ اسلام شیخ شعیب حریفیش	دار احیاء التراث العربی بیروت
(78)منح الروض	علی بن سلطان(المعروف ملا علی قاری)	دار البشائر الاسلامیة بیروت
(79)عیون الحکایات	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی	دارالکتب العلمیة بیروت
(80)حسن المحاضرة	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	دارالکتب العلمیة بیروت
(81)قوت القلوب	امام ابو طالب محمد بن علی المکی	مرکز اهل السنة الهند
(82)الحدیقة الندیة	عارف باللّٰه سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی	پشاور
(83)احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	دار صادر بیروت
(84)مکاشفة القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	دارالکتب العلمیة بیروت
(85)کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	تهران ،ایران
(86)منهاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی	دارالکتب العلمیة بیروت
(87)منهاج القاصدین	علامه عبدالرحمٰن بن جوزی	
(88)شرح الصدور	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	مرکز اهلسنت برکاتِ رضاهند
(89)معدن اخلاق	علامه ڈاکٹر خلیل احمد قادری	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
(90)مغنی الواعظین		
(91)المواعظ والاعتبار	احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی	المکتبة الشاملة
(92)اتحاف السادة المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی	دارالکتب العلمیة بیروت
(93)ذم الغیبة (الموسوعة)	الحافظ ابی بکر عبد اللّٰه محمد المعروف ابن ابی الدنیا	دارالکتب العلمیة بیروت
(94)کتاب الزهد الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین البیهقی	مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت
(95)کتاب الزهد	امام عبد اللّٰه بن مبارک	دارالکتب العلمیة بیروت
(96)آکام المرجان فی احکام الجان	علامه بدر الدین شبلی	دارالکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

(97)ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفی رضا خان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(98)تعلیم المتعلم	امام برہان الاسلام زرنوجی	باب المدینہ کراچی
(99)آداب الشرعیۃ	محمد بن مفلح حنبلی	
(100)معجم البلدان	امام ابوعبد اللّٰہ یاقوت بن عبد اللّٰہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
(101)فتوح البلدان	احمد بن یحیی بن جابر بن داود البلاذری	المکتبۃ الشاملۃ
(102)التعریفات	علامہ علی بن محمد بن علی الجرجانی	باب المدینہ کراچی
(103)فضائلِ دعا	مصنف:رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان شارح:اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(104)حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(105)فیضان سنت (جلد اول)	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(106)کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(107)غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(108)پردے کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(109)زلزلہ اور اس کے اسباب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(110)ظلم کا انجام	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(111)پراسرار بھکاری	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(112)کراماتِ فاروقِ اعظم	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(113)پل صراط کی دہشت	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(114)**101** مدنی پھول	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(115)قیامت کا امتحان	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(116)اشکوں کی برسات	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(117)کالے بچھو	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(118)جنتی محل کا سودا	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(119)تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (حصہ 5)	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(120)حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(121)وسائلِ بخشش	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
(122)المسند	امام احمد بن حنبل	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

www.dawateislami.net

مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اِصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ 33 کُتُب و رسائل

01.....غوثِ پاک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106) 02.....تکبر (کل صفحات:97)

03.....فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87) 04.....بدگُمانی (کل صفحات:57)

05.....تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33) 06.....نور کا کھلونا (کل صفحات:32)

07.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش (کل صفحات:49) 08.....فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

09.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32) 10.....ریاکاری (کل صفحات:170)

11.....قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262) 12.....عشر کے احکام (کل صفحات:48)

13.....توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124) 14.....فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)

15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) 16.....تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

17.....کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات:63) 18.....ٹی وی اور موویٔ (کل صفحات:32)

19.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) 20.....مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

21.....فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120) 22.....شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)

23.....نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39) 24.....خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)

25.....تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100) 26.....انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

27.....آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62) 28.....قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

29.....فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325) 30.....ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

31.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) 32.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

33.....آدابِ مرشدِ کامل (مکمل 5 حصے) (کل صفحات:275)

www.dawateislami.net









اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافِلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل نوشہ مسجد نزد جمیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: ڈرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکر بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- مُظفر علیہ (سرگودھا) ضیاء مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّدہ عائشہ صدیقہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے رہنما تحریر

انفرادی کوشش

مع

25 حکایاتِ عطاریہ



- نیکی کی دعوت کے فضائل 18
- نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ 21
- انفرادی کوشش کی اہمیت اور طریقہ 22
- انفرادی کوشش کی مثالیں 160
- اکابرین کی انفرادی کوشش کے 99 واقعات 27
- انفرادی کوشش کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور ان کا حل 124
- انفرادی کوشش کرنے والے کو کیسا ہونا چاہیے؟ 131

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

مدنی چینل دیکھتے رہئے

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اسلامی کتب

نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے
مسلمانوں کے لئے راہنما تحریر

انفرادی کوشش

مع

25 حکایاتِ عطاریّہ

پیش کش

شہزادۂ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری سَلَّمَهُ الْبَارِی

مرتب

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : انفرادی کوشش مع ۲۵ حکایاتِ عطاریہ
پیش کش : شہزادۂ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری مدظلہ العالی
مرتب : المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ اصلاحی کتب)
طباعتِ ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء
طباعتِ ۱۴۳۱ھ، 2010ء تعداد:5000
طباعتِ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء تعداد:12000
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی — فون: 021-32203311
- **لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ — فون: 042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار — فون: 041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور — فون: 058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن — فون: 022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ — فون: 061-4511192
- **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال — فون: 044-2550767
- **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ — فون: 051-5553765
- **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ — فون: 068-5571686
- **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB — فون: 0244-4362145
- **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ — فون: 071-5619195

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینة العلمیة

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تراجم کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

www.dawateislami.net

"**المدینۃ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بِشُمُول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونو ں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
1	پیشِ لفظ.....	8
2	مسلمانوں کی حالتِ زار.....	9
3	اس کے اجتماعی وانفرادی نقصانات.....	10
4	ان نقصانات سے بچنے کا طریقہ.....	12
5	دعوتِ اسلامی کا تعارف.....	12
6	دعوتِ اسلامی کی بہاریں.....	13
7	دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے فوائد	15
8	نیکی کی دعوت کے فضائل.....	18
9	نیکی کی دعوت دینے کے دو طریقے.....	21
10	اجتماعی کوشش.....	21
11	انفرادی کوشش.....	21
12	انفرادی کوشش کی اہمیت.....	22
13	انفرادی کوشش کے فضائل.....	23
14	رسولِ اکرم ﷺ کی انفرادی کوشش کے واقعات.....	27

www.dawateislami.net

15	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انفرادی کوشش کے واقعات.....	51
16	اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی انفرادی کوشش کے واقعات....	64
17	اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی انفرادی کوشش کے واقعات.....	94
18	امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی انفرادی کوشش کے واقعات....	101
19	انفرادی کوشش کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور ان کو دور کرنے کے طریقے.....	124
20	انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ.....	130
21	انفرادی کوشش کرنے والے کے اوصاف.....	131
22	انفرادی کوشش کے لئے کی جانے والی ملاقات میں نیت	141
23	انفرادی کوشش کے لئے کی جانے والی ملاقات سے پہلے غور طلب امور.....	141
24	ملاقات کی ابتداء کس طرح کریں؟.....	142
25	ملاقات کا دورانیہ.....	143
26	دورانِ ملاقات پیشِ نظر رکھے جانے والے امور.....	144
27	بعدِ ملاقات کئے جانے والے کام.....	154

www.dawateislami.net

28	انفرادی کوشش کب تک جاری رکھی جائے؟.....	158
29	غیر مسلم پر انفرادی کوشش کس طرح کی جائے؟.....	159
30	**ملاقات کی مثالیں**	160
31	مسجد میں ملاقات.....	160
32	ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بعد ملاقات.....	164
33	دورانِ سفر بس میں ملاقات.....	169
34	طالب علم Student سے ملاقات.....	176
35	ٹرین میں سفر کے دوران ملاقات.....	182
36	سنتوں بھرے اجتماع کے بعد ملاقات.....	190
37	ایمان کی حفاظت.....	195
38	ماخذ و مراجع.....	198

www.dawateislami.net

پیشِ لفظ

الحمدللہ عزوجل ! زیرِنظر کتاب ''انفرادی کوشش مع ۲۵ حکایاتِ عطاریہ'' شہزادۂ عطار حاجی محمد بلال رضا عطاری مدظلہ العالی کی جانب سے آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ''۹۹'' منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ کے ''۲۵'' واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

اس کتاب کو مرتب کرنے کی سعادت **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کے **شعبۂ اصلاحی کتب** نے حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے اسلامی بھائیو!

رب تعالیٰ کا کروڑ ہا احسان کہ اس نے ہمیں دولتِ اسلام سے نواز کر مسلمان بنایا۔ اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہمارا ہر کام رب عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی خوشنودی کے لئے ہوتا مگر افسوس صد افسوس کہ آج مسلمانوں کی اکثریت بے عملی کا شکار ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ (معاذ اللہ عزوجل) جہنم کے گڑھے میں چھلانگ لگانے کے لئے پوری رفتار سے بھاگی چلی جارہی ہے۔ بلکہ اس رفتار کو دوام دینے کے لئے جہنم میں لے جانے والے اعمال دانستہ یا نادانستہ طور پر ''استقامت'' سے اپنائے ہوئے ہے مثلاً گالی دینا، تہمت لگانا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، کسی کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، کسی کے عیب اچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس نہ کرنا، کسی کا نام بگاڑنا، کسی کی چیز باوجود اسے ناگوار گزرنے کے بلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جوا کھیلنا، چوری کرنا، زنا کرنا، حیاء سوز مناظر پر مشتمل فلمیں دیکھنا، گانے سننا، سود و رشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورتوں کا مردوں کی اور مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا، غرور، تکبر، حسد، ریاء کاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بغض و کینہ رکھنا، شماتت (یعنی کسی مسلمان کو نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، بدگمانی کرنا، اپنی ذات کے لئے غصہ کرنا، گناہوں کی حرص، نامحرم عورتوں کی محبت، حبِ جاہ، بخل، خود پسندی.....وغیرہ

www.dawateislami.net

سب سے زیادہ تشویش ناک بات تو یہ ہے کہ علم دین کی دولت سے محرومی کی بناء پر اب ان ''کارناموں'' کو سرانجام دیتے وقت یہ بھی خیال نہیں کیا جاتا کہ یہ گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔اس کی بجائے ''اجی! زمانے کا دستور ہے، خوشی کا موقع ہے، مجبوری ہے، عادت بن گئی ہے، بچنا مشکل ہے، جوانی کا تقاضا ہے.....'' جیسے بیوقوفانہ جملوں کو دلیل بنا کر ان گناہوں کا ارتکاب اس قدر بے باکی اور دلیری سے کیا جاتا ہے کہ الامان والحفیظ.....

جبکہ اس کے برعکس ایسے مسلمانوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے جو زیورِ علم سے آراستہ ہوں اور اپنی زندگی رب تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب ﷺ کی اطاعت میں بسر کریں، میدانِ محشر میں سرخروئی کے لئے خوب نیکیاں کریں، سنتوں پر عمل کریں اور ارتکابِ گناہ سے باز رہیں۔

اب اگر کسی ''عقل مند'' کے مشورے کے مطابق اس صورتِ حال کو جوں کا توں رہنے دیا جائے تو **نتیجۃً** ہمیں اجتماعی اور انفرادی طور پر درج ذیل نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے،.....

اجتماعی طور پر پیش آنے والے نقصانات:

کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا تو اس شخص کا نقصان ہوگا جس کی چیز چرائی جائے گی بالکل یہی معاملہ ڈاکہ ڈالنے، امانت میں خیانت، گالی دینے، تہمت لگانے، غیبت کرنے، چغلی کھانے، کسی کے عیب اچھالنے، کسی کا مال ناحق کھانے، خون بہانے، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دینے، قرض دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار

www.dawateislami.net

گزرنے کے باوجود بلا اجازت استعمال کرنے، ماں باپ کو ستانے اور بدنگاہی کرنے کا ہے.....

اب اگر ہر ایک کو ان گناہوں کے ارتکاب کی کھلی چھوٹ دے دی جائے تو نہ تو کسی کا مال سلامت رہے گا اور نہ ہی عزت..... بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ ہمارا معاشرہ ''درندوں کے جنگل'' کا منظر پیش کرنے لگے گا۔

انفرادی طور پر ہونے والے نقصانات:

ان گناہوں میں سے کچھ ایسے ہیں، جن کے ارتکاب سے انسان کی عزت کو نقصان پہنچتا ہے مثلاً جو شخص چغل خور یا زانی یا شرابی کے طور پر مشہور ہوجائے تو سب پر عیاں ہے کہ معاشرے میں اس کا کیا مقام ہوتا ہے؟ اور بعض گناہ ایسے ہیں جو انسان کے مال کو نقصان پہنچاتے ہیں مثلاً جوا کھیلنے کی لت پڑ جانا، سود پر قرض لینا، کام کاج کرنے کی بجائے فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہنا..... افعالِ مذکورہ میں ملوث افراد مالی طور پر جس طرح ''دن دگنی رات چوگنی'' اُلٹی ترقی کرتے ہیں یہ کسی صاحبِ عقل سے مخفی نہیں۔ ان تمام دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اُخروی طور پر بھی خسارے کا سامنا ہے جو جہنم کے بھیانک اور ہولناک عذابات کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ والعیاذ باللہ عزوجل



www.dawateislami.net

ان نقصانات سے بچنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ان نقصانات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش میں لگ جائیں بلکہ اس کے لئے باقاعدہ طور پر کوئی ایسی تنظیم ہونی چاہئے جو ساری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کوشاں رہے۔ قرآن کریم میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، چنانچہ سورۂ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے،

''وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔'' (پ۴ سورۃ آل عمران:۱۰۴)

الحمدللہ عزوجل! اس پرفتن دور میں تبلیغ قرآن وسنت کی غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** یہ فریضہ بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ اس تحریک کے بانی **امیر اہلِ سنت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، مریدِ قطبِ مدینہ، علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی ہیں۔ جنہوں نے ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء میں کچھ اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر

www.dawateislami.net

باب المدینہ کراچی سے اس تحریک کا آغاز کیا۔الحمدللہ عزوجل! میٹھے میٹھے مصطفیٰ ﷺ کی عنایتوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برکتوں، اولیائے عظام رحمہم اللہ کی نسبتوں، علماء ومشائخِ اہلِ سنت کی شفقتوں، اسلامی بھائیوں کی محنتوں، مدنی قافلوں کی بہاروں اور امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی شبانہ روز کوششوں کے نتیجے میں آج ''دعوتِ اسلامی'' کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش ۵۶ ممالک میں پہنچ چکا ہے اور کامیابی کا سفر ابھی جاری ہے۔

دعوتِ اسلامی کی بہاریں

الحمدللہ عزوجل! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائب ہوکر صلوٰۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بن گئے، بدنگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے والے بن گئے، زرق برق لباس پہن کر گلے میں دوپٹا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زینت بننے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مدنی برقع ان کے لباس کا حصہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ انداز اختیار کرنے والے اُن کا ادب کرنے والے بن گئے، جن کی حرکتوں کی وجہ سے کبھی پورا محلّہ تنگ تھا وہ سارے علاقے کی آنکھ کا تارا بن گئے، چوری وڈاکے کے عادی دوسروں کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنے والے بن گئے، کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کے علم وعمل میں ترقی کی دعائیں دینے والے بن گئے، گانے سننے کے شوقین، سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسیٹ سننے والے بن گئے،

www.dawateislami.net

فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والے بن گئے ، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے گنبد خضریٰ کی زیارت کے لئے تڑپنے والے بن گئے ، مال کی محبت میں مرنے والے فکرِ آخرت میں مبتلاء رہنے والے بن گئے ، شراب پینے کی عادت پالنے والے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے جام پینے والے بن گئے ، اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے والے اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارنے کے لئے ''مدنی انعامات'' کے عامل بن گئے ، فحش رسائل وڈائجسٹ کے رسیا امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی وعلمائے اہلِ سنت دامت فیوضھم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے والے بن گئے ، تفریح کی خاطر طُور پر جانے کے عادی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے بن گئے ، ''کھاؤ ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو اپنی زندگی کا محور قرار دینے والے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل''**

مدینہ:

دعوتِ اسلامی کی بہاروں کے بارے میں تفصیلی طور پر جاننے کے لئے، **''خوش نصیب میاں بیوی ''**،**''کافر خاندان کا قبولِ اسلام ''**، **''بھیانک حادثہ ''**،**''دعوت اسلامی کی بہاریں ''** کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔



www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اگر آپ ابھی تک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے دور ہیں تو مدنی مشورہ ہے کہ آج ہی اس مدنی ماحول سے ہمیشہ کے لئے وابستہ ہوجائیں۔اس وابستگی کے نتیجے میں ہمیں درجِ ذیل برکتیں بھی نصیب ہونگی۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

(1) دینی معلومات میں اضافہ :

جب ہم دعوتِ اسلامی کے اس پاکیزہ ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی صحبت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کریں گے تو اس کی برکت سے ہماری دینی معلومات میں اضافہ ہونا شروع ہوجائے گا۔ان میں سے کچھ معلومات ہمیں باہم گفتگو اور کچھ بیانات وغیرہ کے ذریعے حاصل ہوگی، پھر اس وابستگی کی برکت سے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل پڑھنے، مدنی مذاکروں کی کیسٹیں سننے اور دیگر علمائے اہلِ سنت کی کتابیں پڑھنے کا شوق بیدار ہوگا، جس کے نتیجے میں ہمیں علم کا خزانہ حاصل ہوگا۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

(2) توبہ کی توفیق :

جب دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے ہمیں ایسے اسلامی بھائیوں کی

www.dawateislami.net

صحبت میسر آئے گی جو اپنے ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خیال رکھنے والے ہوں اور عذابِ جہنم کے خوف کی وجہ سے ارتکابِ گناہ سے بچتے ہوں تو ہمارے اندر بھی اِن عمدہ اوصاف کا ظہور ہونا شروع ہوجائے گا۔ پھر ہم بھی جلوت وخلوت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بن جائیں گے اور یہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ ہمیں سابقہ زندگی میں کئے ہوئے گناہوں پر توبہ کرنے کی طرف مائل کرے گا۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

(3) باعمل بننے کی سعادت:

دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنانے کی برکت سے ہمیں مدنی انعامات کے عامل اسلامی بھائیوں کی صحبت نصیب ہوگی جن کے سامنے بے عملی اختیار کرنے میں فطری طور پر جھجک محسوس ہوگی اور ہمارا دل بھی مدنی انعامات کا عامل بننے کو چاہے گا، یوں غیر محسوس طریقے سے آہستہ آہستہ ہم بھی باعمل بنتے چلے جائیں گے۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

(4) عبادات اور گناہوں سے بچنے پر استقامت:

عبادات پر استقامت اختیار کرنا عموماً دشوار محسوس ہوتا ہے۔لیکن یہ دشواری اس وقت تک محسوس ہوتی ہے جب تک ہمارے سامنے کوئی شخص انہیں استقامت سے اپنائے ہوئے نہ ہو چنانچہ اگر ہم مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں گے تو ہمیں کثیر اسلامی بھائی اجتماعی طور پر عبادات پر استقامت پذیر دکھائی دیں گے جس کی برکت سے حیرت انگیز طور پر ہم بھی کسی قسم کی مشقت کے احساس کے بغیر عبادات اور پرہیزِ گناہ پر استقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

(5) خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دولت کا حصول:

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع ، مسجد اجتماع ، مساجد میں ہونے والے فیضانِ سنت کے ابواب کے درس اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مدنی قافلوں کی پاکیزہ فضاء کی برکت سے ہمیں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دولت میسر آئے گی ، اس کے برعکس اگر ہم ایسے افراد کی صحبت اختیار کئے رہیں گے جو ارتکابِ گناہ میں کسی قسم کی شرم محسوس نہ کریں اور ان کا مطمعِ نظر صرف دنیا ہو تو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس عظیم دولت کا حصول محض ایک خواب ہے۔

(6) نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ :

جب اس مدنی ماحول میں ہمیں ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے'' کے مدنی مقصد کے تحت نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے کی عادت اپنائے ہوئے ہوں گے تو ہم بھی اس پاکیزہ عادت میں سے اپنا حصہ وصول کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ لہذا! ہم بھی علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کر کے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بن کر نیکی کی دعوت کو ساری دنیا میں عام کرنے کی کوشش میں مصروف ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ



www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی کو نیکی کی دعوت دینا یقیناً ہمارے لئے دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، بطورِ ترغیب نیکی کی دعوت کے چند فضائل ملاحظہ ہوں،

﴿1﴾ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،.....

''كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ''ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

(پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰)

﴿2﴾ ایک اور مقام پر فرمایا،.....

''وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ

ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ (پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۱)

﴿3﴾ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.dawateislami.net

فرمایا کہ انسان کے ہر عضو پر روزانہ ایک صدقہ ہے لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی، ''آپ نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں یہ ان میں سے سب سے زیادہ سخت ہے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''تمہارا **نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ** ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم صدقہ ہے۔'' (الترغیب والترھیب، ج۳، ص ۳۷۷)

﴿4﴾ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ذکر اللہ عزوجل اور نیکی کی دعوت کے سوا بنی آدم کے ہر کلام کے بارے میں اس کی پرسش کی جائے گی۔''

(الترمذی، کتاب الزھد، رقم الحدیث ۲۴۲۰، ج۴، ص ۱۸۵)

﴿5﴾ حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جنت الفردوس خاص اُس شخص کے لئے ہے جو نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔''

(تنبیہ المغترّین ص ۲۹۰ دار البشائر بیروت)

﴿6﴾ حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ ﷺ! مال دار لوگ اجر لے گئے (حالانکہ) وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں؟'' فرمایا، ''کیا اللہ عزوجل نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدقہ کرسکو؟ بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور **نیکی کی ترغیب دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔**'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم ۱۰۰۶، ص ۵۰۳)

﴿7﴾ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بندے کو کون سی شے دوزخ سے نجات دلوائے گی؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔'' میں نے عرض کی، ''اے اللہ کے

www.dawateislami.net

نبی! کیا ایمان کے ساتھ ساتھ کوئی عمل بھی ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے ہوتے ہوئے عاجزی کرنا۔'' میں نے عرض کی، ''اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کے پاس نعمتوں کی فراوانی نہ ہو تو؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ بھلائی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ! اگر کوئی یہ کام کرنے سے بھی عاجز ہو تو؟'' ارشاد فرمایا، ''کسی کو تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے دے دے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ! اگر کوئی ایسا ہو کہ کچھ بھی کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ مغلوب کی مدد کرے۔'' پھر فرمایا، ''اگر تم اس بات کی خواہش رکھتے ہو کہ تمہارے بھائی میں کوئی بھلائی ہو تو وہ لوگوں کو تکلیف نہ دے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ! کیا ایسا کرنے والا جنت میں داخل ہو جائے گا؟'' ارشاد فرمایا، ''جو مسلمان ان اعمال میں سے ایک بھی عمل کرے گا تو قیامت کے دن وہ عمل خود اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا۔'' (مکارم الاخلاق، ص ۳٤٦، رقم الحدیث: ۹۸)

www.dawateislami.net

نیکی کی دعوت دینے کے دو طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی کوشش عموماً دو طرح سے کی جاسکتی ہے،.....

﴿1﴾ اجتماعی کوشش، ﴿2﴾ انفرادی کوشش

(i) اجتماعی کوشش:

سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی صورت میں اور کتابیں تحریر کر کے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو اجتماعی کوشش کہتے ہیں۔

(ii) انفرادی کوشش:

چند (مثلاً ایک، دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی انہیں سمجھانے) کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

انفرادی کوشش کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ''دعوتِ اسلامی کا 99,90 فی صد کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انفرادی کوشش، اجتماعی کوشش سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا گیا کہ وہ اسلامی بھائی جو برسہا برس سے اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر رہا تھا، اس نے دورانِ بیان دی جانے والی مختلف ترغیبات مثلاً پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، سر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سنت کے مطابق سفید لباس پہننے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ پر لبیک کہتے ہوئے ان کی نیت بھی کی مگر اس کے باوجود عملی قدم اٹھانے میں ناکام رہا۔ لیکن جب کسی نے اس سے ملاقات کر کے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بالتدریج مذکورہ بالا امور کی ترغیب دی، تو وہ ان کا عامل بنتا چلا گیا۔ گویا اجتماعی کوشش کے ذریعہ لوہا گرم ہوا اور انفرادی کوشش کے ذریعے اس گرم لوہے پر چوٹ لگائی گئی۔

اسی طرح اجتماعی کوشش کے مقابلے میں ایک یا دو اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے بیان کرنا ہر ایک کے

www.dawateislami.net

بس کی بات نہیں، جبکہ انفرادی کوشش ہر ایک کرسکتا ہے خواہ اسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔اس انفرادی کوشش کے نتیجے میں تنظیمی فوائد کے علاوہ ہمیں درجِ ذیل فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

انفرادی کوشش کے فضائل

﴿1﴾ سورۂ حم السجدۃ میں ہے،''**وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ** ۔(پ۲۴،حم السجدہ:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان:اوراس سے زیادہ کس کی بات اچھی جواللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔''

﴿2﴾ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا،''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم !اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''(سنن ابو داؤد، ج۲، ص ۱۵۹)

﴿3﴾ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا ''نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔''

(جامع ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر الخ، ج٤، ص٣٠٥، رقم:٢٦٧٩)

﴿4﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا، ''جس نے ہدایت و بھلائی کی دعوت دی تو اسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اوران کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اوران کے گناہوں

www.dawateislami.net

میں کمی نہ ہوگی۔

﴿صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن حسنة الخ، ص۱۴۳۸، رقم:۲۶۷۴﴾

﴿4﴾ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی، ''یا اللہ عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔''﴿مکاشفة القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص۴۸﴾

﴿5﴾ ان کے علاوہ انفرادی کوشش کی غرض سے کی گئی ملاقات سے ہمیں درجِ ذیل فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

(۱) حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' اس نے کہا، ''**اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جارہا ہوں۔**'' اس فرشتے نے پوچھا، ''کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جارہا ہے؟'' تو اس نے کہا، ''نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔'' فرشتے نے کہا، ''مجھے اللہ عزوجل نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتادوں کہ اللہ عزوجل بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کیلئے دوسروں سے محبت کرتا ہے۔''

﴿صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الحب فی اللہ، رقم ۲۵۶۷، ص ۱۳۸۸﴾

(۲) حضرتِ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

www.dawateislami.net

فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ بے شک ان لوگوں کے لئے میری محبت حق ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے میری محبت حق ہے، اور جو لوگ میری وجہ سے آپس میں گفتگو کرتے ہیں ان کے لئے میری محبت حق ہے، اور جو لوگ میری وجہ سے ملاقات کرتے ہیں ان کے لئے میری محبت حق ہے۔''

﴿مسند احمد بن حنبل، رقم ۲۲۰۶۳، ج۸، ص ۲۳۲﴾

(۳) حضرتِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے.. یا.. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ ''خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔''

﴿الاحسان بترتیب ابن حبان، باب الاحسان، رقم ۵۷۴، ص ۳۹۱﴾

(۴) رسول اکرم شفیع معظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون جنت میں جائے گا؟'' ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ضرور بتایئے۔'' فرمایا کہ ''نبی جنت میں جائے گا، صدیق جنت میں جائے گا اور جو شخص صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرنے شہر کے مضافات میں جائے، وہ بھی جنت میں جائے گا۔'' ﴿طبرانی اوسط، رقم ۱۷۴۳، ج۱، ص ۴۷۲﴾

(۵) حضرتِ بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''بیشک جنت میں ایک کمرہ ہے جس کے باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اور اندر سے باہر کا منظر نظر آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے لئے محبت کرنے والوں اور اپنے لئے ایک

www.dawateislami.net

دوسرے سے ملاقات کرنے والوں اور اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کیلئے تیار کیا ہے۔'' ﴿طبرانی اوسط، رقم ۲۹۰۳، ج۲، ص ۱۶۶﴾

(۶) حضرتِ ذر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا ''کیا تم ملاقات کے لئے آئے ہو؟'' ہم نے عرض کی ''ہاں۔'' ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''**جو اپنے مؤمن بھائی سے ملاقات کرتا ہے وہ واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جو اپنے مؤمن بھائی کی عیادت کرتا ہے، واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے۔**'' ﴿طبرانی کبیر، رقم ۷۳۸۹، ج ۸، ص ۶۷﴾

(۷) حضرتِ ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ''**اے ابو رزین! مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو اسے رخصت کرتے ہوئے ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا اللہ عزوجل! جیسے اس نے تیرے لئے ملاقات کی تو بھی اسے اپنا وصال عطا فرما۔**''

﴿مجمع الزوائد، باب الزیارۃ واکرام الزائرین، رقم ۱۳۵۹۲، ج۸، ص۳۱۷﴾

www.dawateislami.net

انفرادی کوشش کے سلسلے میں اکابرین کے واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

الحمدللہ عزوجل! ہمارے اسلاف ہمہ وقت نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے کوشش کرتے رہتے تھے۔ان کی انفرادی کوششوں کی برکت سے آج ہر طرف اسلام کی بہاریں ہیں، ذیل میں بغرض ترغیب اکابرین کے منتخب واقعات پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے.....

سید المبلغین ،رحمۃ للعالمین ،شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادی کوشش کے واقعات

(1) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب میں یمن سے واپس مکہ مکرمہ پہنچا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے۔عقبہ بن ابی معیط ،شیبہ، ربیعہ، ابوجہل، ابو البختری اور دیگر صنادید قریش مجھ سے ملے۔انہوں نے کہا کہ ''اے ابوبکر! ایک عظیم واقعہ ہوگیا ہے، ابوطالب کے یتیم (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ دعوی کیا ہے کہ وہ نبی مرسل ہیں۔اگر تم نہ ہوتے تو ہم اس معاملہ میں انتظار نہ کرتے ،اب تم آ گئے ہو تو اس کا فیصلہ کرنا تم پر موقوف ہے۔''میں نے انہیں احسن طریقے سے واپس کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا

www.dawateislami.net

تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہیں۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ باہر تشریف لائے۔

میں نے پوچھا، ''اے محمد! آپ نے اپنے آباؤ اجداد کا دین ترک کر دیا؟'' آپ نے (اسلام کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا، ''اے ابوبکر! میں تمہاری اور تمام لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، تم اللہ پر ایمان لے آؤ۔'' میں نے کہا کہ آپ کے اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے؟'' فرمایا ''وہ بوڑھا شخص جو تمہیں یمن میں ملا تھا۔'' میں نے کہا کہ میں تو وہاں کئی بوڑھوں سے ملا ہوں۔'' آپ نے فرمایا کہ ''وہ بوڑھا شخص جس نے تمہیں شعر سنائے تھے۔'' میں نے کہا کہ ''آپ کو کس نے خبر دی؟'' آپ نے فرمایا کہ اس عظیم فرشتے نے جو مجھ سے پہلے انبیاء کے پاس آتا رہا ہے۔'' میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔'' پھر فرماتے ہیں کہ ''میں واپس ہو گیا اور میرے اسلام لانے پر پوری وادی میں سب سے زیادہ خوشی رسول اللہ ﷺ کو ہوئی۔'' (اسد الغابہ، جلد ۳، ص ۳۱۹)

(2) حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا، ''کیا میں تمہیں اپنے اسلام قبول کرنے کا قصہ نہ بیان کروں؟'' لوگوں نے عرض کی، ''کیوں نہیں۔'' تو ارشاد فرمایا، ''میں پہلے پہل رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا دشمن تھا۔ آپ ﷺ صفا پہاڑی کے قریب ایک مکان میں تشریف فرما تھے کہ میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے میری قمیص پکڑ کر ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا، ''اے خطاب کے بیٹے! اسلام لے آؤ۔'' اور ساتھ ہی یہ دعا کی، ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے ہدایت عطا فرما۔'' یہ سن کر فوراً میرے منہ سے نکلا، ''اشهد ان لااله الا الله واشهد انك رسول الله ۔'' میرے اسلام قبول کرتے ہی مسلمانوں نے اتنی زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ مکہ کی گلیاں گونج اٹھیں۔

﴿حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۷۶، رقم الحدیث: ۹۵﴾

﴿3﴾ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا شانہ رسالت میں تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ''یہ آپ کیا کر رہے تھے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسلام کی دعوت دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا، ''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا دین ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے منتخب کیا اور اسی کی دعوت کے لئے انبیاء علیہم السلام بھیجے لہٰذا میں تمہیں بھی ایسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلاتا ہوں جو تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی عبادت کا حکم دیتا ہوں اور لات وعزیٰ کا انکار کرو۔'' حضرت علی رضی اللہ نے کہا کہ ''یہ ایسی بات ہے کہ آج سے قبل میں نے کبھی نہیں سنی میں اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک کہ اپنے والد ابو طالب سے بیان نہ کرلوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس جواب سے تشویش ہوئی کہ کہیں آپ کے اعلان سے پہلے ہی یہ راز فاش نہ ہو جائے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دل کو اسلام کی طرف مائل فرما دیا۔ چنانچہ وہ دوسری صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، ''آپ مجھ پر کیا پیش کرتے ہیں؟'' آپ

www.dawateislami.net

ﷺ نے فرمایا، ''یہ کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور لات وعزی کو جھٹلاؤ اور بتوں سے براءت کا اظہار کرو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور مسلمان ہو گئے۔ (البدایۃ والنہایۃ ج۳ ص۳٤)

(4) حضرت سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے بوڑھے والد ابوقحافہ (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کو لے کر سرکارِ دوعالم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، ''اے ابوبکر! تم نے اپنے بوڑھے باپ کو کیوں تکلیف دی؟ میں خود ان کے پاس آجاتا۔'' تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ''ان کا یہاں حاضر ہونا ہی زیادہ مناسب تھا۔'' رسولِ اکرم نے ابوقحافہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا، ''اے ابوقحافہ! اسلام قبول کرلو سلامتی کو پالو گے۔'' تو سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔'' (الطبقات الکبری ج٦ ص٨ رقم: ١٤٩٧)

(5) حضرت سیدنا حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حَکَم بن کَیسان کو ایک جنگی معرکے میں گرفتار کیا۔ ہمارے سپہ سالار نے اس کی گردن اڑا دینے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن میں نے عرض کی، ''رہنے دیجئے! ہم اسے رسولِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کریں گے۔'' جب ہم اسے لے کر بارگاہِ نبوی میں پہنچے تو پیارے آقا ﷺ نے اسے دعوتِ اسلام پیش کی اور کافی دیر تک انہیں سمجھاتے رہے۔ یہ دیکھ کر حضرت سیدنا عمر فاروق

www.dawateislami.net

رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ''یارسول اللہ ﷺ! آپ کس امید پر اس شخص سے گفتگو فرما رہے ہیں؟ (مجھے تو لگتا ہے کہ) خدا عزوجل کی قسم! یہ رہتی دنیا تک ایمان نہ لائے گا، مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور یہ جہنم رسید ہوجائے۔'' مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان ﷺ نے آپ کی بات پر توجہ نہ دی اور اسے مسلسل سمجھاتے رہے یہاں تک کہ حکم بن کیسان رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے۔ (طبقات ابن سعد ج٤،ص١٠٢)

(6) حضرت سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے وحشی بن حرب کے پاس اپنا نمائندہ بھیج کر اسلام قبول کرنے کے لئے دعوت دی۔ اس نے جواب میں یہ کہلا بھیجا، ''آپ کیونکر مجھے اسلام کی طرف آمادہ کررہے ہیں جب کہ آپ کا دعوی ہے کہ قاتل، مشرک اور زانی جہنم میں ڈالا جائے گا اور قیامت کے دن اس کے عذاب کو دوگنا کردیا جائے گا اور وہ ہمیشہ جہنم میں ذلیل وخوار ہوتا رہے گا۔ اور میں نے ان سب کاموں کو کیا ہے، تو کیا ان سب کے باوجود آپ میرے چھٹکارے کی کوئی راہ پاتے ہیں۔''

اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی، ''**اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا** ۔ ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (الفرقان ٧٠)

www.dawateislami.net

جب وحشی کو اس آیت کے بارے میں پتہ چلا تو اس نے اپنا اشکال پیش کیا کہ نیک اعمال اور توبہ کی شرط تو بہت کڑی ہے، عین ممکن ہے کہ میں اس کو پورا نہ کر پاؤں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی، ''**اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ** ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور اس کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔'' (النساء:۴۸)

اس آیت کو سن کر وحشی نے کہا، ''میرے گمان میں یہ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی مشیت پر ہے مجھے کیا پتہ کہ میری مغفرت ہوگی بھی یا نہیں؟ کیا اس کے علاوہ کوئی اور بھی امید افزاء بات ہے یا نہیں؟'' تب یہ آیت نازل ہوئی ''**یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ** ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔'' (زمر:۵۳)

یہ سن کر حضرت سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے کہا، ''اب ٹھیک ہے۔'' اور دامنِ اسلام میں آ گئے۔ (مجمع الزوائد ج۷ص۲۲۴رقم الحدیث ۱۱۳۱۴)

﴿7﴾ حضرت سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اپنے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''میں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو سراسر گمراہ خیال کرتا تھا اور بتوں کو کچھ نہ سمجھتا تھا۔ ایک دن میں نے سنا کہ مکہ میں ایک شخص ہے جو نئی نئی باتیں بیان کرتا ہے۔ میں اپنی

www.dawateislami.net

اونٹنی پر سوار ہو کر فوراً مکہ جا پہنچا۔ وہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ کسی خفیہ مقام پر جلوہ فرما ہیں اور مکہ والے آپ کے درپئے آزار ہیں۔ میں بڑی مشکلوں سے آپ تک پہنچا اور عرض کی، ''آپ کون ہیں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نبی ہوں۔'' میں نے پوچھا، ''نبی کس کو کہتے ہیں؟'' آپ نے جواب دیا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پیغام لانے والے کو۔'' میں نے سوال کیا، ''کیا واقعی آپ کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے بھیجا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''ہاں! مجھے اللہ تعالیٰ نے ہی بھیجا ہے۔'' میں نے پوچھا، ''کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟'' فرمایا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مانا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، بت توڑ دیئے جائیں اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا جائے۔'' میں نے عرض کی، ''آپ کا ساتھ دینے والوں میں کون لوگ شامل ہیں؟'' ارشاد فرمایا، ''ایک آزاد اور ایک غلام۔'' تو میں نے دیکھا کہ آپ کا پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے عرض کی، ''میں بھی آپ کی غلامی میں آنا چاہتا ہوں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''موجودہ حالات میں میرا ساتھ دینا تمہارے بس سے باہر ہے، ابھی تو تم (اسلام قبول کر کے) اپنے گھر چلے جاؤ اور جب سنو کہ مجھے غلبہ حاصل ہو گیا ہے تو میرے پاس چلے آنا۔'' چنانچہ میں آپ کے حکم کے مطابق اسلام قبول کر کے گھر چلا آیا۔'' (طبقات ابن سعد، ج٤، ص١٦٣)

(8) حضرت سیدنا ضماد رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ضماد رضی اللہ عنہ جو اسلام قبول کرنے سے قبل بھوت پریت اتارنے کا منتر کیا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ آیا تو چند احمقوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد

www.dawateislami.net

(ﷺ) پر جنون کا اثر ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ کہاں رہتے ہیں، شاید اللہ تعالیٰ انہیں میرے ہاتھوں شفا دے دے۔'' پھر میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، ''میں ہوائی اشیاء اور جنون وغیرہ کا علاج کرتا ہوں اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفاء دے دیتا ہے، آیئے میں آپ کا علاج کردوں۔'' یہ سن کر سرورِ عالم ﷺ نے خطبہ پڑھنا شروع کیا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد کے طلب گار ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ راہِ حق سے بھٹکا دے اس کی راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد و یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔'' آپ نے یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ یہ سن کر میں نے کہا، ''خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کی باتیں بھی سنی ہیں اور جادوگروں کی بھی نیز شاعروں کے کلام بھی سن رکھے ہیں مگر آپ جیسا کلام کسی نے نہیں کیا، اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایئے۔'' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور میں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام لانے کی بیعت کی۔ ﴿البداية والنهاية، ج۳، ص۴۸﴾

﴿9﴾ حضرت سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایمان لانے سے قبل) میں مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا، اس وقت، سرورِ عالم ﷺ وہیں پر موجود تھے۔ چونکہ طفیل بن عمرو، رئیس اور سردار بھی تھے اور صاحب فہم و فراست شاعر بھی، چنانچہ آپ کی آمد پر قریش، دوڑے ہوئے ان کے پاس آئے اور کہا کہ ''تم یہاں آئے ہو اور ہمارے پاس موجود

www.dawateislami.net

اس شخص نے ہمیں بڑی مشکل میں ڈال رکھا ہے۔اس نے ہماری جماعت کو بکھیر کر رکھ دیا ہے،اس کی گفتگو سحر کی مانند ہے،جس کو سننے کی وجہ سے باپ اور بیٹے میں جدائی واقع ہوتی ہے ، بھائی بھائی سے دور ہو جاتا ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ہمیں خطرہ ہے کہ جس مشکل سے ہم دوچار ہیں،کہیں تم اور تمہاری قوم بھی اس مصیبت کا شکار نہ ہو جاؤ،لہذا تم اس سے کلام مت کرنا اور نہ ہی اس کی بات سننا۔''

طفیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ کفار مجھے اسی طرح مسلسل نصیحتیں کرتے رہے،حتی کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ نہ اس دعوائے رسالت کرنے والے کی بات سنوں گا اور نہ ان سے کسی قسم کا کلام کروں گا۔چنانچہ جب صبح کے وقت، میں مسجدِ حرام میں گیا،تو میں نے اپنے کانوں میں روئی دے لی،تاکہ ان کی آواز مجھ تک نہ پہنچنے پائے۔جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا،تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔میں بھی آپ کے پاس کھڑا ہو گیا۔میرے نہ چاہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کا کلام سنا ہی دیا۔سن کر مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا کلام تو بے حد حسین ہے۔میں نے دل ہی دل میں کہا، مجھے میری ماں روئے !واللہ! میں عقل رکھتا ہوں اور فن شعر و شاعری میں مہارت بھی ، مجھ پر کسی کلام کا حسن و قبح مخفی نہیں رہ سکتا ، میرے لئے اس میں رکاوٹ کی کونسی بات ہے کہ ان کے کلام کو سنوں ،اگر اچھا ہو،تو قبول کرلوں اور اگر اس کے برعکس ہو تو چھوڑ دوں اور نظر انداز کر دوں۔''

فرماتے ہیں کہ میں وہیں ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کی ''اے محمد (ﷺ)! آپ کی قوم نے مجھے آپ کے بارے میں یہ کچھ کہا تھا

www.dawateislami.net

اور بخدا! وہ مجھے آپ کے متعلق اتنا ڈراتے رہے کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ڈال لی تھی کہ آپ کی آواز نہ سن سکوں، مگر اللہ تعالی نے مجھے آپ کا کلام سنانے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ میں نے انتہائی حسین اور پاکیزہ کلام کو سنا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنا دعوی اور اپنی دعوت مجھے بتائیں اور اپنا کلام سنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر اسلام کی دعوت پیش فرمائی اور قرآن پاک کی تلاوت کی۔ بخدا! میں نے قرآن سے زیادہ کوئی حسین کلام نہیں سنا تھا اور نہ ہی اسلام سے بڑھ کر کوئی عادلانہ نظام میری نظر سے گزرا تھا۔ چنانچہ میں نے فوراً اسلام قبول کر لیا اور حق کی گواہی دی۔ ﴿الوفاء باحوال المصطفی ﷺ ص۲۵۲﴾

﴿10﴾ ایک نصرانی پر انفرادی کوشش

سفر طائف کے دوران جب آپ ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوئے اور آپ کو اطمینان وسکون حاصل ہو گیا، تو آپ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔ جب عتبہ اور شیبہ نے نبی پاک ﷺ کی تکلیف و پریشانی کو دیکھا، تو اپنے نصرانی غلام کو بلایا، جس کو عدرس کہا جاتا تھا اور اسے کہا کہ انگوروں کا ایک گچھا، تھال میں رکھ کر اس شخص کی خدمت میں لے جا کر پیش کر اور عرض کر کہ اسے تناول فرمالیں۔ عدرس نے انگور لئے، تھال میں رکھے اور سرورِ عالم ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ جب آپ نے اپنا دستِ اقدس تھال کی طرف بڑھایا کہ انگور کھائیں، تو اولاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، پھر انگور کھائے۔

عدرس آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھنے لگا اور عرض کیا کہ بخدا! اس شہر والے تو

www.dawateislami.net

یہ کلام زبان پر نہیں لاتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم کس شہر سے تعلق رکھتے ہو اور تمہارا دین کیا ہے؟....اس نے عرض کیا، ''میں نصرانی ہوں اور اہل نینوا سے ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت یونس علیہ السلام کے شہر سے؟...اس نے حیرت سے پوچھا کہ آپ حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟... آپ نے فرمایا، ''وہ میرے بھائی ہیں، وہ بھی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔'' عدرس نے جونہی آپ کا جواب سنا، تو ادب و نیاز سے جھک کر آپ کے سر اقدس کو بوسہ دیا، پھر دستِ اقدس چومے اور بعد ازاں قدموں کو بوسہ دیا۔ دونوں بھائی یہ منظر بھی دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ''اس شخص نے تیرے غلام کو اب تیرے کام کا نہیں چھوڑا۔'' جب عدرس ان کے پاس پہنچا، تو انہوں نے کہا، تیرے لئے افسوس ہے، تجھے کیا ہو گیا کہ تو اس شخص کے سر کو چومنے لگ گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں کے بوسے لینے لگا؟....غلام نے جواب دیا، ''اے میرے سردار! اس ہستی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی شخص نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے ایک ایسے امر کی خبر دی ہے کہ جسے صرف نبی ہی جانتا ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفٰی ﷺ، ص۲۶۲)

(11) انصاری صحابہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

نبی اکرم ﷺ کا مبارک معمول تھا کہ موسمِ حج میں مکہ مکرمہ آنے والے مختلف قبائل کے ہاں یکے بعد دیگرے تشریف لے جاتے۔ ایک روز آپ عقبہ کے پاس تھے کہ آپ کی ملاقات، قبیلہ خزرج کے ایک گروہ سے ہوئی۔ یہ قبیلے والے اپنے آباؤ اجداد سے سنتے رہے تھے کہ بنی غالب میں سے عنقریب ایک نبی آخر الزمان کا

www.dawateislami.net

ظہور ہوگا۔ نیز اس گروہ والے یہود سے سنا کرتے تھے کہ نبی آخر الزمان ﷺ کا زمانِ ظہور قریب آچکا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، ''تم کون ہو؟....انہوں نے عرض کی ،ہم قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، کیا کچھ دیر بیٹھو گے نہیں، میں تم سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں؟'' انہوں نے عرض کی ،''کیوں نہیں!....

آپ نے انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف دعوت دی اور ان پر دینِ اسلام پیش کیا، قرآن مجید فرقانِ حمید کی تلاوت فرمائی۔

جب رسول اکرم ﷺ نے اپنی دعوت مکمل فرمائی، تو انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو کہا، ''بخدا! یہ وہی نبی ہیں، جن کے ظہور کی یہود تمہیں خبر دیا کرتے تھے۔ اب فوراً ان کی اتباع کا شرف حاصل کرلو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے ایمان واسلام میں سبقت لے جائیں۔''

چنانچہ انہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا اور دولتِ ایمان واسلام سے مالا مال ہوکر اپنے گھروں کی طرف لوٹے۔ یہ گروہ چھ آدمیوں پر مشتمل تھا، جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

(۱) اسعد بن زراہ۔(۲) عوف بن عفراء۔(۳) رافع بن مالک۔

(۴) قطبہ بن عامر۔(۵) عقبہ بن عامر۔(۶) جابر بن عبداللہ۔

جب یہ گروہ اپنی قوم کے پاس، مدینہ منورہ تشریف لایا، تو ان کے سامنے بھی رسول اکرم ﷺ کا ذکر کیا اور انہیں دعوتِ اسلام دی، حتی کہ اسلام پوری قوم کے اندر

www.dawateislami.net

معروف ومشہور ہوگیا۔

اگلے سال انصار میں سے بارہ افراد مکہ مکرمہ حاضر ہوئے، جنہوں نے مقامِ عقبہ میں آپ ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضرت جابر کے علاوہ پانچ تو وہ تھے، جو پچھلے سال شرفِ اسلام حاصل کر چکے تھے۔ اور ان کے علاوہ معاذ بن عفراء، ذکوان بن عبد قیس، عبادہ بن صامت، یزید بن ثعلبہ، عباس بن عبادہ، عویم بن ساعدہ اور ابوالہیثم ابن التیہان رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جب یہ حضرات مشرف بہ اسلام ہو کر سرورِ عالم ﷺ کی بارگاہ سے رخصت ہوئے، تو آپ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ فرمایا کہ اہلِ مدینہ کو دینِ اسلام کی تعلیم دیں اور قرآن پاک پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگ شرفِ اسلام سے مشرف ہوئے۔

﴿الوفاء باحوال المصطفٰی ﷺ، ص۲۶۶﴾

﴿12﴾ حضرت خالد بن سعید ابن العاص رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے تمام بھائیوں میں سب سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ ان کے اسلام کی طرف مائل ہونے کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ''ان کو وسیع عریض اور بلند آگ کے کنارے کھڑا کیا گیا ہے۔ پھر کسی نے انہیں آگ میں دھکا دینا چاہا مگر رسول اللہ ﷺ ان کی کمر پکڑے ہوئے ہیں اور آگ میں گرنے سے بچا رہے ہیں۔'' اسی گھبراہٹ میں ان کی آنکھ کھل گئی اور اسی وقت ان کی زبان سے نکلا، ''خدا کی قسم! یہ خواب سچا ہے۔'' پھر فوراً حضرت ابوبکر

www.dawateislami.net

صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس خواب کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ''اللہ تعالی کی طرف سے تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا گیا ہے، اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں ان کی پیروی کرلو، تمہارے خواب کی یہی تعبیر ہے۔ تم اُن کی پیروی کروگے اور اسلام میں داخل ہوجاؤ گے تو اسلام تمہیں آگ میں داخل ہونے سے بچائے گا۔''

پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا۔'' اے اللہ عزوجل کے رسول! آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا،''میں تم کو اللہ عزوجل کی طرف بلاتا ہوں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کی طرف بلاتا ہوں کہ جس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اور رسول ہے۔ اور بت پرستی جس پر تم جم رہے ہو چھوڑ دو، یہ پتھر نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ یہ جانتے ہیں کہ ان کی کون عبادت کرتا ہے اور کون نہیں کرتا؟'' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (البدایۃ والنہایۃ ج۳ص ٤٤)

(13) حضرت سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ دورانِ نماز آپ سے کوئی خطا سرزد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے بعد ان کی اصلاح فرمائی۔ حضرت سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،'' (ان پر میرے ماں باپ قربان) میں نے ایسا اچھا سمجھانے والا نہ پہلے کبھی دیکھا اور نہ بعد

www.dawateislami.net

میں، خدا کی قسم! آپ نے نہ مجھے ڈانٹا، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا بلکہ فرمایا، ''نماز میں انسانی کلام مناسب نہیں، یہ تو صرف تسبیح، تکبیر، اور تلاوتِ قرآن (کا نام) ہے۔''

﴿مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، ج۱، ص۲۹۲، رقم:۹۷۸﴾

﴿14﴾ ابوطالب پر انفرادی کوشش

جب ابو طالب کی موت کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور (دعوتِ اسلام پیش کرتے ہوئے) فرمایا، ''اے چچا! آپ کلمہ پڑھ لیجئے، یہ وہ کلمہ ہے کہ اس کے سبب سے میں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے دربار میں آپ کی مغفرت کے لئے اصرار کروں گا۔'' اس وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ ابوطالب کے پاس موجود تھے۔ ان دونوں نے ابوطالب سے کہا، ''اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے روگردانی کروگے؟'' پھر یہ دونوں برابر ابوطالب سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے کلمہ نہیں پڑھا بلکہ ان کی زندگی کا آخری قول یہ تھا کہ ''میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد ان کی روح پرواز کرگئی۔

رحمتِ عالم ﷺ کو اس سے بڑا صدمہ پہنچا۔ اور آپ نے فرمایا کہ ''میں آپ کے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے منع نہ فرمادے۔'' اس کے بعد یہ آیت نازل ہوگئی کہ،

''مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ O

www.dawateislami.net

ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۳)

﴿بخاری، باب قصہ ابی طالب، ج۲ ص۵۸۳، رقم:۳۸۸۴﴾

﴿15﴾ عتبہ بن ربیعہ پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ سرداران قریش حرمِ کعبہ میں بیٹھے ہوئے یہ سوچنے لگے کہ آخر اتنی تکالیف اور سختیاں برداشت کرنے کے باوجود محمد (ﷺ) اپنی تبلیغ کیوں بند نہیں کرتے؟ آخر ان کا مقصد کیا ہے؟ ممکن ہے یہ عزت و جاہ یا سرداری اور دولت کے خواہش مند ہوں۔ چنانچہ اُن سب نے عتبہ بن ربیعہ کو حضور ﷺ کے پاس بھیجا کہ تم کسی طرح ان کا دلی مقصد معلوم کرو۔

چنانچہ عتبہ تنہائی میں آپ سے ملا اور کہنے لگا کہ،

''اے محمد (ﷺ) آخر اس دعوت اسلام سے آپ کا مقصد کیا ہے؟ کیا آپ مکہ کی سرداری چاہتے ہیں؟ یا عزت و دولت کے خواہاں ہیں؟ یا کسی بڑے گھرانے میں شادی کے خواہش مند ہیں؟ آپ کے دل میں جو تمنا ہو کھلے دل کے ساتھ کہہ دیجئے میں اس کی ضمانت لیتا ہوں کہ اگر آپ دعوتِ اسلام سے باز آجائیں تو پورا مکہ آپ کے زیر فرمان ہو جائے گا اور آپ کی ہر خواہش اور تمنا پوری کر دی جائے گی۔''

عتبہ کی یہ ساحرانہ تقریر سن کر رحمتِ عالم ﷺ نے اس کی پیش کش کے جواب میں قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں جن کو سن کر عتبہ اس قدر متاثر ہوا کہ اس کے بدن کا بال بال لرزنے اور کانپنے لگا۔ اس نے حضور ﷺ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا، ''میں آپ کو رشتہ داری کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں

www.dawateislami.net

کہ بس کیجئے میرا دل اس کلام کی عظمت سے پھٹا جا رہا ہے۔'' عتبہ بارگاہِ رسالت ﷺ سے واپس تو آ گیا مگر اس کے دل کی دنیا میں ایک نیا انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ اس نے واپس لوٹ کر سرداران قریش سے کہہ دیا کہ ''محمد (ﷺ) جو کلام پیش کرتے ہیں وہ نہ جادو ہے نہ کہانت اور نہ ہی شاعری' بلکہ وہ کوئی اور ہی چیز ہے، لہٰذا میری رائے ہے کہ تم لوگ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اگر وہ کامیاب ہو کر سارے عرب پر غالب ہوئے تو اس میں ہم اہل قریش ہی کی عزت بڑھے گی ورنہ سارا عرب ان کو خود ہی فنا کر دے گا۔'' مگر قریش کے سرکش کافروں نے عتبہ کا یہ مخلصانہ اور مدبرانہ مشورہ نہیں مانا بلکہ اپنی مخالفت اور ایذاء رسانیوں میں اور زیادہ اضافہ کر دیا۔

﴿زُرقانی علی المواھب ج۱ ص ۴۸۰﴾

﴿16﴾ ایک نمازی پر انفرادی کوشش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں جلوہ افروز تھے۔ اس شخص نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ معلّمِ اعظم ﷺ نے فرمایا ''واپس جاؤ اور نماز پڑھو کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ شخص واپس گیا اور (دوبارہ) نماز پڑھی' پھر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''جاؤ اور نماز پڑھو کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس شخص نے تیسری بار کے بعد کہا ''یارسول اللہ ﷺ! مجھے (نماز کا طریقہ) سکھا دیجئے۔''

مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم نماز کا ارادہ کرو تو تکبیر کہو' پھر قرآن میں سے جس قدر آسان ہو پڑھ لو' پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اِطمینان ہو

www.dawateislami.net

جائے، پھر اٹھو، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ سجدے میں تمہیں اِطمینان ہو جائے، پھر اٹھو، یہاں تک کہ تمہیں بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تم سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اٹھو، حتی کہ سیدھا کھڑے ہو جاؤ، پھر اپنی ساری نماز میں یہی کرو۔'' (بخاری، کتاب الصلوۃ، ج۱، ص۲۷۸، رقم:۷۹۳)

(17) حضرتِ امِّ حمید رضی اللہ عنہا پر انفرادی کوشش

حضرتِ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ نَماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انہیں سمجھاتے ہوئے) فرمایا، ''میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نَماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا کمرے میں نَماز پڑھنا صحن میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صحن میں نَماز پڑھنا احاطے میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا احاطے میں نَماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے کی مسجد میں نَماز پڑھنا میری مسجد میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ (یہ سننے کے بعد) ام حمید رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر کے ایک کونے میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور جب تک زندہ رہیں اسی کونے میں نَماز پڑھتی رہیں۔'' (مسند احمد، ج۱۰، ص۳۱۰، رقم:۲۷۱۵۸)

(18) حضرت سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرتِ حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے پھر عطا فرمایا۔ میں نے

www.dawateislami.net

پھر سوال کیا، آپ نے پھر مال عطا کیا پھر فرمایا، ''اے حکیم! یہ دنیا کا مال بظاہر بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے، جو کوئی اسے اپنے نفس پر سختی رکھ کر لے تو اسے اس میں برکت ہوگی اور جو کوئی اپنے دل میں لالچ رکھ کر لے تو اسے برکت نہ ہوگی۔ اس کا حال اس شخص کی مانند ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ ﷺ! قسم اس رب کی جس نے سچائی کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے کہ اب میں مرتے دم تک کسی کا احسان نہیں لوں گا۔''

﴿بخاری، کتاب الزکوۃ، ج۱، ص۴۹۷، رقم: ۱۴۷۲﴾

﴿19﴾ پیتل کی انگوٹھی پہننے والے پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''کیا بات ہے تجھ سے بتوں کی بُو آتی ہے؟'' اس نے وہ انگوٹھی پھینک دی۔ پھر وہ لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا ''کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟'' اس شخص نے وہ انگوٹھی بھی پھینک دی اور عرض کی، ''یارسول اللہ ﷺ! کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟'' ارشاد فرمایا، ''چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پورا نہ کرو۔

﴿ابوداؤد، کتاب اللباس، ج۴، ص۱۲۲، رقم: ۴۲۲۳﴾

﴿20﴾ راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے لئے انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن سرکارِ مدینہ

www.dawateislami.net

ﷺ نے اپنے صحابہ سے دریافت کیا ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال ،اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنے وارث کے مال کے مقابلے میں اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا ''انسان کا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا (یعنی راہِ خدا عزوجل میں خرچ کر دیا) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ پیچھے (دنیا میں) چھوڑ گیا۔''

﴿بخاری، کتاب الرقاق، ج٤، ص ٢٣٠، رقم: ١٦٤٤٢﴾

﴿21﴾ بیوی پر شک کرنے والے پر انفرادی کوشش

ایک اَعرابی نے سرورِ عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی ''میری بیوی کے شکم سے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو کالا ہے اور میرا ہم شکل نہیں ہے، اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔'' اَعرابی کی بات سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کی ''میرے پاس بہت سے اونٹ ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے اونٹ کس رنگ کے ہیں؟'' اس نے بتایا ''سرخ رنگ کے ہیں۔'' آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں؟'' اس نے کہا ''جی ہاں! کچھ اونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔'' آپ نے فرمایا ''یہ بتاؤ کہ سرخ رنگ کے اونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اونٹ کیسے اور کہاں سے پیدا ہو گئے؟'' اس نے عرض کی ''میرے سرخ رنگ کے اونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اونٹ رہا ہوگا، اس کی رگ نے اس کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہوگا اس لئے سرخ رنگ کے اونٹوں کا بچہ خاکی رنگ کا ہو گیا ہوگا۔'' یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا،

www.dawateislami.net

"ممکن ہے کہ تمہارے باپ دادوں میں بھی کوئی کالے رنگ کا ہوا ہو، اور اس کی رگ نے تمہارے بچے کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہو اور یہ بچہ اس کا ہم شکل ہو گیا ہو۔"

(بخاری، کتاب الطلاق، ج۳، ص۴۹۷، رقم:۵۳۰۵)

(22) دنیا سے بے رغبتی اپنانے کے بارے میں انفرادی کوشش

حضرت سیدنا سہل بن اسعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، "یارسول اللہ ﷺ! کسی ایسے کام کے لئے میری راہنمائی فرمایئے کہ جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی محبت کریں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "دنیا سے بے رغبت رہو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کی چیزوں سے بے نیاز رہو، لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔"

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳، ص۱۱۰، رقم:۵۱۸۷)

(23) ایک اَعرابی پر انفرادی کوشش

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ ایک اَعرابی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول اکرم ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم نے (اسے) فرمایا، "رک جا، رک جا۔" رحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اسے نہ روکو چھوڑ دو۔" صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر مبلّغِ اعظم ﷺ نے اسے بلا کر (نرمی وشفقت) سے فرمایا "یہ مساجد پیشاب اور گندگی کیلئے نہیں، یہ تو صرف اللہ عزّ وجل کے ذکر، نماز اور

www.dawateislami.net

تلاوتِ قرآن کیلئے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے قوم کے ایک آدمی کو حکم فرمایا' وہ پانی کا ایک ڈول لایا' جسے اس نے اس (پیشاب کی جگہ) پر بہادیا۔

(مسلم، کتاب الطھارۃ، باب وجوب غسل البول الخ، ص۱۶۵، رقم: ۱۰۰)

(24) زبان کی حفاظت وغیرہ کے بارے میں انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی ''مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمایئے۔'' سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا، ''جب تم اپنی نماز کے لئے کھڑے ہو تو رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھو، کوئی ایسی بات نہ کرو، جس کے بارے میں بعد میں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں موجود اشیاء سے مکمل طور پر مایوس ہوجاؤ (یعنی کسی سے مال ملنے کی امید نہ رکھو)۔'' (مشکوۃ المصابیح، ج۳، ص۱۱۶، رقم: ۵۲۲۶)

(25) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا پر انفرادی کوشش

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہن کر رسولِ اکرم ﷺ کے سامنے آئیں تو آپ نے ان کی جانب سے منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا، ''اے اسماء! جب عورت بالغ ہوجائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دینا چاہیئے سوائے اس کے (پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا)۔'' (ابوداؤد، کتاب اللباس، ج۴، ص۸۵، رقم: ۴۱۰۴)

www.dawateislami.net

﴿26﴾ ادائیگی زکوۃ کے لئے انفرادی کوشش

مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟'' اس عورت نے عرض کی ،''جی نہیں۔'' تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا،'' کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنا دے؟'' یہ سنتے ہی اس عورت نے وہ کنگن رسول اللہ ﷺ کے آگے ڈال دیئے اور عرض کی ،''یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔''

﴿سنن ابوداؤد، کتاب الزکوۃ ج۲ ص۱۳۷ رقم:۱۵۶۳﴾

﴿27﴾ ایک نوجوان پر انفرادی کوشش

مروی ہے کہ ایک نوجوان رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا،'' یارسول اللہ ﷺ! مجھے زناء کی اجازت دیجئے۔'' یہ سنتے ہی تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' اسے نہ مارو۔'' پھر اسے اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا،

''اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟'' اس نے عرض کی ،''میں اس کو کیسے روا رکھ سکتا ہوں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا،''تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟'' پھر آپ نے دریافت

www.dawateislami.net

فرمایا،''تیری بیٹی سے اگر اس طرح کیا جائے تو تو اسے پسند کرے گا؟''عرض کی نہیں۔''فرمایا،''اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟''اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟اسی طرح آپ نے ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرمایا،اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں۔تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی،''یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ!اس کے دل کو پاک کردے،اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔''اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زنا سے بے زار رہا۔(مسند امام احمد،ج۸،ص۲۸۵،رقم:۲۲۲۷٤)

﴿28﴾ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر انفرادی کوشش

ایک دن مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا،''کیا تم جانتے ہو کہ یہ بکری اپنے گھر والوں کے نزدیک کس قدر حقیر ہے؟''صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی،''اسی حقارت کی وجہ سے ہی تو انہوں نے اسے یہاں پھینکا ہے۔''آپ نے فرمایا،''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے،جس قدر یہ بکری اپنے گھر والوں کی نظر میں حقیر ہے،اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دنیا اس سے بھی ہلکی اور حقیر ہے۔''

﴿ابن ماجہ،ج٤،ص٤٢٧،رقم:٤١١٠﴾

www.dawateislami.net

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی انفرادی کوشش کے واقعات

﴿29﴾ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انفرادی کوشش

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایمان لاتے ہی اسلام کی دعوت پیش کرنا شروع کردی۔اہل مکہ پہلے ہی سے آپ رضی اللہ عنہ کی دانائی، حسن تدبیر اور علم وفہم کے معترف تھے۔لہذا! آپ کی کوششیں رنگ لائیں اور بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا، جن میں وہ پانچ محترم صحابہ کرام علیہم الرضوان مشرف بہ اسلام ہوئے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

﴿البدایۃ والنہایۃ ،ج۳،ص۳۹﴾

﴿30﴾ حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ،

www.dawateislami.net

''حَاسِبْ نَفْسَكَ فِی الرُّخَاءِ قَبْلَ حِسَابِ الشِّدَّةِ یعنی شدت کے وقت میں حساب سے پہلے، راحت کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔''

﴿احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ج۵، ص۱۲۸﴾

﴿31﴾ ایک نصرانی بڑھیا پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ملکِ شام میں تھا تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا، ''یہ پانی کہاں سے لائے ہو؟ بہت اچھا پانی ہے۔'' میں نے عرض کی، ''ایک نصرانی بڑھیا کے گھر سے لایا ہوں۔'' آپ وضو کرنے کے بعد اس بڑھیا کے گھر تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے کہنے لگے، ''اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر بھیجا ہے، تم بھی اسلام قبول کرلو۔'' یہ سن کر اس بڑھیا نے اپنے سر سے چادر اتار کر اپنے سفید بال دکھائے اور کہنے لگی، ''میں انتہائی بوڑھی ہو چکی ہوں اور اب میری موت بالکل قریب ہے۔ (یعنی ایسے وقت میں کیا اسلام لاؤں گی)'' یہ سن کر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا، ''یا اللہ عزوجل! تو گواہ ہو جا (کہ میں اسلام کی دعوت پیش کر چکا)۔''

﴿الدار قطنی، ج۱، ص۴۴، رقم: ۶۰﴾

﴿32﴾ اپنے نصرانی غلام پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے نصرانی غلام کو مسلسل دعوتِ اسلام دیتے رہتے اور فرمایا کرتے، ''اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تم سے مسلمانوں کی امانتوں میں مدد

www.dawateislami.net

لیا کروں لیکن تم نصرانی ہو، لہذا! میرے لئے حلال نہیں کہ میں مسلمانوں کی امانتوں کے سلسلے میں تم سے کوئی مدد لوں۔'' لیکن وہ ہمیشہ انکار کر دیتا تو آپ فرماتے ''دین میں کوئی جبر نہیں۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۹، ص۳۴)

(33) حضرت سیدنا سعد بن معاذ اور حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہما پر انفرادی کوشش

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں راہِ خدا عزوجل میں سفر پر روانہ ہوئے تو قبیلہ بنی ظفر کے باغ میں مرق نامی کنوئیں پر جا کر بیٹھ گئے۔ ان دونوں کے پاس قبیلہ بنو اسلم کے لوگ جمع ہو گئے۔ ان کے چوٹی کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر تھے جو ابھی دامنِ اسلام سے وابستہ نہ ہوئے تھے۔ جب ان دونوں کو اپنے خالہ زاد بھائی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر ملی تو سعد بن معاذ نے اسید بن حضیر کو بھیجا کہ جاؤ ان دونوں کو ڈانٹ کر روک دو جو ہمارے کمزور لوگوں کو (معاذ اللہ عزوجل) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چنانچہ اسید بن حضیر نے اپنا نیزہ لیا اور کنوئیں کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دور سے ہی آتے ہوئے دیکھ لیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے، ''یہ شخص اپنی قوم کا سردار ہے۔'' آپ نے فرمایا، ''ذرا آنے تو دو، میں ہی اس سے بات کروں گا۔''

اسید بن حضیر نے آتے ہی ان کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور کہنے لگے، ''تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ ہمارے کمزوروں کو بے وقوف بنانے کے لئے؟ اگر تمہیں زندگی

www.dawateislami.net

پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نرمی سے کہا،'' ذرا بیٹھ کر میری بات تو سن لو، اگر میری بات سمجھ میں آجائے تو اسے مان لینا اور اگر پسند نہ آئے تو ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے۔'' اسید بن حضیر نے کہا،'' یہ بات تو تم نے قاعدے کی کہی ہے۔'' اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کے بارے میں بتانا شروع کیا اور قرآن پڑھ کر سنایا تو ان کے چہرے پر قبولِ اسلام پر آمادگی کے آثار نمودار ہوئے اور یہ کہنے لگے،'' کیا ہی اچھا اور پسندیدہ دین ہے، اس دین میں داخل ہونے کے لئے تم کیا کہلواتے اور کون سا کام کرواتے ہو؟'' ان دونوں نے جواب دیا،'' پہلے غسل کریں اور اپنے کپڑے پاک کریں پھر کلمۂ حق کی گواہی دیں پھر نماز پڑھیں۔''[1] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے ان کے کہنے کے مطابق غسل کر کے کلمہ پڑھا اور دو رکعت نماز ادا کی پھر ان سے کہنے لگے کہ'' میرے پیچھے ایک آدمی اور ہے جس کا نام سعد بن معاذ ہے، اگر اس نے تم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری قوم تمہاری بات مان لے گی، میں اسے ابھی تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔'' یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے چل دیئے اور سعد بن معاذ کے پاس جا پہنچے اور ان سے کہنے لگے،'' میں نے ان سے گفتگو کی ہے، خدا کی قسم! میں نے کوئی خطرے والی بات نہیں دیکھی۔'' پھر آپ نے کسی نہ کسی حیلے سے سعد بن معاذ کو ان کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ جب سعد بن معاذ ان دونوں کے پاس پہنچے تو ان کو برا بھلا کہنا

---

[1]: یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے، تاہم اب کسی کو اسلام قبول کرنے کے لئے غسل کرنے کا نہیں کہا جائے گا بلکہ فوراً کلمہ پڑھا دینا ضروری ہے۔ ماخوذ از فتاویٰ مصطفویہ ص ۲۳

www.dawateislami.net

شروع کر دیا اور حضرت اسعد بن زرارہ سے کہا، ''اے ابوامامہ (رضی اللہ عنہ)! اگر ہمارے درمیان رشتہ داری نہ ہوتی تو تم کبھی ایسی ہمت نہ کر سکتے، کیا تم ہمارے گھروں میں وہ چیز لانا چاہتے ہو جس کو ہم برا سمجھتے ہیں؟'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی سمجھاتے ہوئے فرمایا، ''ارے بیٹھو تو سہی! اور ہماری بات تو سن لو، اگر سمجھ میں آجائے تو مان لینا اور اگر ناپسند گزرے تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔'' اس پیش کش کو سن کر یہ بھی نرم پڑ گئے اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ان پر بھی اسلام کی خوبیاں آشکار کیں اور سورۂ زخرف کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں۔ قرآن پاک سنتے ہی ان کے چہرے پر بھی قبولِ اسلام کے ارادے کا نور چمکنے لگا اور انہوں نے دریافت کیا، ''جب تم اسلام لاتے ہو تو کیا کام کرتے ہو اور کیا بات کہتے ہو؟'' انہیں بھی بتایا گیا کہ اچھی طرح پاکی حاصل کر کے کلمۂ حق کی گواہی دو اور نماز پڑھو۔'' چنانچہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی غسل کر کے کلمہ پڑھا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اپنی قوم کی طرف لوٹے اور ان سے کہنے لگے، ''تم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟'' سب نے بیک زبان ہو کر کہا، ''آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ کی رائے درست اور دُوررس ہوتی ہے۔'' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا ''مجھ پر تمہارے مردوں اور عورتوں سے اس وقت تک بات کرنا حرام ہے جب تک تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لے آتے۔'' راوی فرماتے ہیں، ''خدا عزوجل کی قسم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اس قبیلے کے تمام مرد و عورت مسلمان ہو چکے تھے۔''

﴿البدایۃ والنہایۃ ج۳ ص۱۸۶﴾

www.dawateislami.net

﴿34﴾ اپنی ماں پر انفرادی کوشش

حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں اروٰی بنت عبدالمطلب کے پاس آئے اور اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے کہنے لگے، ''ماں! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرلی ہے، اب تمہیں اسلام قبول کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ جبکہ تمہارے بھائی سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔'' ان کی ماں نے جواب دیا، ''میں اس انتظار میں ہوں کہ میری بہنیں کیا کرتی ہیں؟ پھر میں بھی ویسا ہی کروں گی۔'' حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی، ''ماں! میں تمہیں خدا عزوجل کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم ضرور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو، انہیں سلام کرو، ان کی تصدیق کرو اور اس بات کی گواہی دو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں (یعنی مسلمان ہو جاؤ)۔'' بیٹے کی فریاد سن کر ماں کا دل پسیج گیا اور انہوں نے کہا، ''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔'' اور مسلمان ہوگئیں۔

﴿الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، کتاب النساء، ج۴، ص۳۴۳﴾

﴿35﴾ نجاشی کے دربار میں انفرادی کوشش

حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کے بعد تمام مہاجرین وہاں نہایت امن وسکون کے ساتھ رہنے لگے۔ مگر کفارِ مکہ کو کب گوارا ہوسکتا تھا کہ فرزندانِ توحید کہیں امن و چین کے ساتھ رہ سکیں۔ ان ظالموں نے کچھ تحائف کے ساتھ ''عمرو بن العاص'' اور

www.dawateislami.net

''عمارہ بن ولید'' کو بادشاہ حبشہ کے دربار میں اپنا سفیر بنا کر بھیجا ان دونوں نے نجاشی کے دربار میں پہنچ کر تحفوں کا نذرانہ پیش کیا اور بادشاہ کو سجدہ کر کے یہ فریاد کرنے لگے کہ ''اے بادشاہ! ہمارے کچھ مجرم مکہ سے بھاگ کر آپ کے ملک میں پناہ گزین ہو گئے ہیں، آپ ہمارے ان مجرموں کو ہمارے حوالہ کر دیجئے۔'' یہ سن کر نجاشی بادشاہ نے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے نمائندہ بن کر گفتگو کے لئے آگے بڑھے اور دربار کے آداب کے مطابق بادشاہ کو سجدہ نہیں کیا بلکہ صرف سلام کر کے کھڑے ہو گئے درباریوں نے ٹوکا۔ تو حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے میں بادشاہ کو سجدہ نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی سے مخاطب ہو کر فرمایا،

''اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے شرک و بت پرستی کرتے تھے لوٹ مار، چوری، ڈکیتی، ظلم وستم اور طرح طرح کی بدکاریوں اور بداعمالیوں میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری قوم میں ایک شخص کو اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ جس کے حسب و نسب اور صدق و دیانت کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ اس رسول نے ہم کو شرک و بت پرستی سے روک دیا اور صرف ایک خدائے واحد کی عبادت کا حکم دیا اور ہر قسم کے ظلم و ستم اور تمام برائیوں اور بدکاریوں سے ہم کو منع کیا۔ ہم اس رسول پر ایمان لائے اور شرک و بت پرستی چھوڑ کر تمام برے کاموں سے تائب ہو گئے۔ بس یہی ہمارا گناہ ہے

www.dawateislami.net

جس پر ہماری قوم ہماری جان کی دشمن ہوگئی اور ان لوگوں نے ہمیں اتنا ستایا کہ ہم اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر آپ کی سلطنت کے زیر سایہ پرامن زندگی بسر کر رہے ہیں اب یہ لوگ ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم پھر اسی پرانی گمراہی میں واپس لوٹ جائیں۔''

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی انفرادی کوشش سے نجاشی بادشاہ بے حد متاثر ہوا۔ یہ دیکھ کر کفارِ مکہ کے سفیر عمرو بن العاص نے اپنے ترکش کا آخری تیر بھی پھینک دیا اور کہا کہ ''اے بادشاہ! یہ مسلمان لوگ آپ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کچھ دوسرا ہی اعتقاد رکھتے ہیں جو آپ کے عقیدہ کے بالکل ہی خلاف ہے۔'' یہ سن کر نجاشی بادشاہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے سورۂ مریم کی تلاوت فرمائی۔ کلام ربانی کی تاثیر سے نجاشی بادشاہ کے قلب پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ اس پر رقت طاری ہوگئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہی بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو کنواری مریم کے شکم مبارک سے بغیر باپ کے خدا کی قدرت کا نشان بن کر پیدا ہوئے۔ نجاشی بادشاہ نے بڑے غور سے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر کو سنا اور یہ کہا کہ بلاشبہ انجیل اور قرآن دونوں ایک ہی آفتابِ ہدایت کے دو نور ہیں اور یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں دی ہے اور اگر میں دستور سلطنت

www.dawateislami.net

کے مطابق تختِ شاہی پر رہنے کا پابند نہ ہوتا تو میں خود مکہ جا کر رسول اکرم ﷺ کی جوتیاں سیدھی کرتا اور ان کے قدم دھوتا۔''

بادشاہ کی یہ تقریر سن کر اس کے درباری جو کٹر قسم کے عیسائی تھے، ناراض و برہم ہو گئے مگر نجاشی بادشاہ نے جوشِ ایمانی میں سب کو ڈانٹ پھٹکار کر خاموش کر دیا اور کفارِ مکہ کے تحفوں کو واپس لوٹا کر عمرو بن العاص اور عمارہ بن ولید کو دربار سے نکلوا دیا اور مسلمانوں سے کہہ دیا کہ تم لوگ میری سلطنت میں جہاں چاہو امن وسکون کے ساتھ آرام وچین کی زندگی بسر کرو کوئی تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

﴿زُرقانی علی المواھب ج۲ ص۳۳﴾

﴿36﴾ اپنی مشرکہ ماں پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ماں پہلے مشرکہ تھی۔ میں اسے بار بار اسلام کی دعوت پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن جب میں نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے مجھے مدنی آقا ﷺ کے بارے میں بہت ناگوار باتیں کہیں۔ میں روتا ہوا رحمتِ عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، ''یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا اور وہ انکار کر دیتی تھی، لیکن آج جب میں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے آپ کے بارے میں بہت ناگوار باتیں کیں، آپ اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت دے۔'' یہ سن کر آپ ﷺ نے فوراً دعا کی ''اے اللہ عزوجل! ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔''

میں آپ کی دعا کے بعد وہاں سے بہت خوش ہو کر اپنے گھر آیا اور جیسے ہی

www.dawateislami.net

دروازہ کھولنا چاہا تو میری ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا، ''ابو ہریرہ! وہیں ٹھہرے رہو۔'' پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ کچھ دیر بعد میری ماں نے دروازہ کھولا اور کہا، ''اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔'' میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ خوشخبری سنائی تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور دعائے خیر فرمائی۔''

﴿صحیح مسلم، کتاب المناقب باب من فضائل ابی ھریرۃ الدوسی، رقم الحدیث: ۲۴۹۱﴾

﴿37﴾ اپنے والد اور بیوی پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا طفیل بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام قبول کرنے کے بعد بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں عرض کی ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں اپنی قوم کا رئیس اور سردار ہوں، میں واپس جا کر انہیں بھی دعوتِ اسلام دوں گا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ میرے لئے ایسی علامت اور نشانی قائم فرمائے، جو میرے لئے اس دعوتِ اسلام اور رشد وہدایت میں معاون ثابت ہو۔'' میری اس درخواست پر نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہوئے فرمایا، ''اللھم اجعل له آیة۔ اے اللہ! اس کے لئے کوئی نشانی قائم فرمادے۔''

سیدنا طفیل بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، ''جب میں اپنی قوم کی طرف نکلا، تو ابھی اس گھاٹی تک پہنچنے ہی پایا تھا، جس سے میں اپنے شہر کو دیکھ سکتا تھا، تو اچانک میری آنکھوں کے درمیان چراغ کی مانند ایک نور رونما ہو گیا۔ میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ ''اے

www.dawateislami.net

اللہ! اس نور کو میرے چہرے کے علاوہ کسی اور جگہ ظاہر فرما، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میری قوم یہ گمان کرے گی کہ میرے چہرے پر آنے والی تبدیلی، ان کا دین چھوڑنے کی وجہ سے ہے۔'' میرے دعا کرتے ہی وہ نور، میرے چہرے سے چھڑی کے سرے پر منتقل ہو گیا۔ جب میں گھاٹی سے نیچے اتر رہا تھا، تو میرے شہر والے، میری اس چھڑی کے نور کو اس طرح دیکھ رہے تھے، جیسے فضا میں لٹکا ہوا کوئی چراغ۔ میں چلتے چلتے ان کے قریب جا پہنچا۔ صبح ہوئی، تو میرا عمر رسیدہ باپ میرے پاس آیا۔ میں نے کہا ''مجھ سے دور ہو جائیے، اب میرا اور آپ کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔'' اس نے پوچھا، ''بیٹے! وہ کیوں؟'' میں نے جواب دیا ''میں مسلمان ہو چکا ہوں اور میں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام کی بیعت کر لی ہے۔'' انہوں نے کہا، ''اے لختِ جگر! مجھ سے جدا نہ ہو، اب میرا دین وہی ہے، جو تیرا دین ہے۔'' میں نے عرض کی، ''تو پھر جائیے، غسل کیجئے، پاک کپڑے پہنئے اور میرے پاس تشریف لائیے، تاکہ میں آپ کو وہ تعلیم دوں، جو بارگاہِ نبوت ﷺ سے مجھے حاصل ہوئی ہے۔'' میرے مطالبے پر وہ فوراً گئے اور غسل کر کے اور پاک کپڑے پہن کر میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے انہیں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے بارے میں بتایا، چنانچہ انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

پھر میری بیوی میرے پاس آئی، تو میں نے اس سے کہا، مجھ سے دور ہو جا! اب میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''....اس نے مجسم سوال بن کر پوچھا، ''میرے ماں باپ آپ پر فدا! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟''....میں نے اسے بھی بتایا کہ اسلام کی وجہ سے ہم دونوں کے درمیان جدائی ہو چکی ہے۔'' یہ سن کر وہ بھی مسلمان ہو گئی۔

﴿الوفاء باحوال المصطفی ﷺ ص۲۵۲﴾

www.dawateislami.net

﴿38﴾ حضرتِ سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ پر انفرادی کوشش

فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ مکۃ المکرّمہ میں داخل ہوئے تو ابوجہل کے بیٹے عکرمہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے کہا کہ میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں مجھے اپنے باپ کے قاتلوں کو دیکھنا پڑے۔ چنانچہ اپنے سسرال پہنچے اور بیوی ام حکیم کو رختِ سفر باندھنے کی ہدایت کی۔ اس نے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ''اے قریش کے نوجوانوں کے سردار تم کہاں جارہے ہو، تم ایسی جگہ جارہے ہو جہاں تمہاری کوئی پہچان نہیں۔'' لیکن عکرمہ (رضی اللہ عنہ) نے اس کی بات ماننے سے انکار کردیا۔

جب سیدتنا ام حکیم رضی اللہ عنہا سرورِ عالم، نورِ مجسم ﷺ کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ! عکرمہ آپ سے بھاگ کر یمن جارہا ہے کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں آپ اسے قتل نہ کرڈالیں، آپ اسے امان دے دیجئے۔'' یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے امان عطا فرمادی۔ پھر ام حکیم رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اور انہیں تہامہ کے ساحل پر جالیا اور انہیں سمجھانے لگیں ''اے چچا کے بیٹے! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے افضل اور نیک ہستی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی طرف سے آئی ہوں، لہذا! تم خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔'' پھر انہیں رسول اللہ ﷺ کی امان کے بارے میں بتایا تو عکرمہ (رضی اللہ عنہ) نے پوچھا ''کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے؟'' ام حکیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ''ہاں! میں نے ان سے عرض کی تو انہوں نے امان دے دی۔'' یہ سن کر عکرمہ (رضی اللہ عنہ) ام حکیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔

www.dawateislami.net

جب عکرمہ (رضی اللہ عنہ) سرورِ کونین ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو دیکھ کر رسول اکرم ﷺ بہت خوش ہوئے۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور ساتھ ہی ام حکیم رضی اللہ عنہا بھی نقاب باندھے موجود تھیں۔ عکرمہ (رضی اللہ عنہ) بولے، ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں۔'' اور سب حاضرین کو اپنے مسلمان ہونے پر گواہ بنالیا۔ اس کے بعد سرکارِ مدینۃ المنورہ سلطان مکۃ المکرّمہ ﷺ سے سابقہ کوتاہیوں کی معافی طلب کی۔ (ملخصاً۔ کتاب التوابین، ص ۱۲۳)

www.dawateislami.net

اولیائے کرام رحمھم اللہ کی انفرادی کوشش کے واقعات

﴿39﴾ ہارون رشید پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے اپنے وزیر فضل برمکی کے سامنے، کسی ولی کامل سے ملاقات اور ان سے نصیحت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ فضل جانتا تھا کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولایت کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں، لھذا ہارون کو آپ کی بارگاہ میں لے آیا۔

جب یہ دونوں دروازے کے باہر پہنچے، تو اندر سے حضرت کے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ آپ یہ آیتِ پاک تلاوت فرما رہے تھے،

''اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے۔'' (پ۲۵، سورۃ الجاثیۃ: ۲۱)

یہ آیتِ کریمہ سن کر ہارون نے کہا، ''اس سے بڑھ کر اور کون سی نصیحت ہوسکتی ہے۔'' پھر فضل نے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے دریافت کیا گیا، کون؟... فضل نے کہا، ''امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں، آپ سے ملاقات کے مُتَمَنِّی ہیں۔'' حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، ''ان کا میرے پاس کیا کام اور میرا ان سے کیا واسطہ؟ آپ حضرات میری مشغولیت میں خلل نہ ڈالیں۔'' فضل بولا، ''اگر آپ اجازت نہ دیں گے، تو ہم بلا اجازت ہی داخل ہوجائیں گے۔'' اندر سے جواب

www.dawateislami.net

ملا، ''میں تو اجازت نہیں دیتا، ویسے بلا اجازت اندر داخل ہونے میں تم دونوں مختار ہو۔''

جب یہ دونوں اندر داخل ہوئے، تو حضرت نے چراغ بجھا دیا تا کہ ان کی صورت نظر نہ آئے اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ فارغ ہوئے تو ہارون نے نصیحت کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ''تمہارے والد، سید الانبیاء ﷺ کے چچا تھے۔ جب انہوں نے کسی ملک کا حکمراں بننے کی خواہش کا اظہار کیا، تو رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا، ''میں تمہیں، تمہارے نفس کا حکمران بناتا ہوں، کیونکہ دنیاوی حکومت تو بروزِ قیامت، وجہِ ندامت بن جائے گی۔'' یہ سن کر ہارون نے عرض کہ ''کچھ اور ارشاد فرمایئے۔'' فرمایا، ''جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حکومت حاصل ہوئی تو انہوں نے کچھ ذی عقل لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ ''مجھ پر ایک ایسے بارِ گراں کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے، جس سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔''

یہ سن کر ان میں سے ایک نے مشورہ دیا تھا کہ ''آپ ہر سن رسیدہ شخص کو اپنا والد، ہر جوان کو بمنزلہ بھائی یا بیٹا اور ہر عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن سمجھیں، پھر انہیں رشتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔'' ہارون رشید نے عرض کی، ''کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں۔'' آپ نے فرمایا، ''مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری حسین وجمیل صورت نارِ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے، کیونکہ بہت سے حسین چہرے، بروز قیامت آگ میں جا کر تبدیل ہو جائیں گے، وہاں بہت سے امیر، اسیر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ محشر میں جواب دہی کے لئے ہر لمحہ چوکس رہو کیونکہ وہاں تم سے ایک ایک مسلمان کی باز پرس ہوگی۔ اگر تمہاری سلطنت میں ایک غریب عورت بھی بھوکی سوگئی، تو بروز قیامت تمہارا گریبان پکڑے گی۔''

www.dawateislami.net

ہارون اس نصیحت کو سن کر رونے لگا حتی کہ روتے روتے اس پر غشی طاری ہوگئی۔ یہ حالت دیکھ کر فضل نے عرض کی، ''حضرت! بس کیجئے، آپ نے تو امیر المؤمنین کو نیم مردہ کر دیا۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''اے ہامان! خاموش ہو جا، میں نے نہیں بلکہ تو اور تیری جماعت نے ہارون کو زندہ درگور کر دیا ہے۔'' یہ سن کر ہارون پر مزید رقت طاری ہوگئی۔

جب کچھ افاقہ ہوا تو عرض کی، ''حضور آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے؟''... فرمایا، ''ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرض ہے اور اس کی ادائیگی صرف اطاعت سے ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی بھی میرے بس کی بات نہیں، میدان محشر میں میرے پاس کسی سوال کا جواب نہ ہوگا۔'' ہارون نے عرض کی، ''میرا مقصد دنیاوی قرض سے تھا۔'' آپ نے فرمایا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے میرے پاس اتنی نعمتیں ہیں کہ مجھے کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔''

ہارون نے ایک ہزار دینار کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کی، ''یہ رقم مجھے اپنی والدہ کے ورثے میں سے حاصل ہوئی ہے، اس لئے قطعاً حلال ہے، قبول فرمالیں تو کرم نوازی ہوگی۔'' آپ نے فرمایا، ''تجھ پر بے حد افسوس ہے، میری ساری نصیحتیں بے کار گئیں۔ میں تو تجھے نجات کا راستہ دکھا رہا ہوں اور تو مجھے ہلاکت میں گرانا چاہتا ہے۔ یہ مال مستحقین کو ملنا چاہیئے اور تو اسے ایک غیر مستحق کو دے رہا ہے۔'' یہ کہہ کر عبادت میں مشغول ہوگئے۔ ﴿تذکرۃ الاولیاء۔ ج۱، صفحہ ۸۰﴾

﴿40﴾ اپنے بھانجے پر انفرادی کوشش

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ تین سال کی عمر میں ہی اپنے ماموں

www.dawateislami.net

کے ہمراہ مشغول عبادت ہو گئے تھے۔آپ کے ماموں نے اولاً تلقین فرمائی کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے یہ کلمات ایک بار پڑھ لیا کرو،''**اَللّٰہُ مَعِیَ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ** ۔یعنی اللہ میرے ساتھ ہے،اللہ مجھے دیکھنے والا ہے،اللہ مجھ پر گواہ ہے۔''جب آپ اس پر عامل ہو گئے،تو ارشاد فرمایا،''اب اسے روزانہ سات بار پڑھا کرو۔''جب سات مرتبہ پڑھنے پر بھی عمل کی سعادت حاصل کر لی،تو اس کی تعداد پندرہ کروادی۔پھر آپ تاحیات اس پر عامل رہے۔''(تذکرۃ الاولیاء،ج۱،صفحہ ۲۲۸)

﴿41﴾ ایک راہ گیر پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابراہیم بن بشار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابو یوسف فسولی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شام جا رہا تھا کہ راستے میں ایک شخص اچھل کر ان کے سامنے آیا اور سلام کرنے کے بعد عرض کرنے لگا،''اے ابو یوسف! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے جسے میں یاد رکھ سکوں۔''یہ سن کر آپ رو پڑے اور (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا،''اے بھائی! بے شک شب و روز کا آنا جانا تیرے بدن کے گھلنے،تیری عمر کے ختم ہونے اور تیری موت کے آنے میں تیزی پیدا کرتا ہے۔اس لئے میرے بھائی تمہیں چاہئے کہ تم ہرگز مطمئن نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟(جنت میں یا جہنم میں؟)تمہارا انجام کیا ہوگا؟(کامیابی یا ناکامی؟)تمہارا رب عزوجل تم سے تمہاری معصیت و غفلت کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل و رحمت کے سبب تم سے راضی ہے؟اے ضعیف انسان!(یاد رکھ)تُو گزرے ہوئے ایام میں ایک ناپاک قطرہ تھا اور آنے والے وقت میں سڑے ہوئے مردار کی طرح ہوگا۔اگر تجھے یہ نصیحت کافی نہیں تو عنقریب وہ

www.dawateislami.net

وقت آئے گا جب تُو قبر میں جائے گا، پھر تجھے یہ سب باتیں معلوم ہو جائیں گی، اس وقت تُو اپنے کئے پر شرمندہ ہوگا لیکن ندامت کام نہ آئے گی۔''

یہ کہہ کر آپ رونے لگے اور وہ شخص آپ کو روتا دیکھ کر رونے لگا۔ ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔

﴿ذم الھوی، الباب الخمسون، ص ۵۰۰﴾

﴿42﴾ اپنے بھائی پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے (بذریعہ تحریر نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) اپنے بھائی کو خط میں لکھا کہ، ''یاد رکھو! تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے (یعنی تم احکامِ شرعی کے پابند ہو)، اور تمہیں دن رات (موت کی منزل کی طرف) ہانکا جا رہا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کی بارگاہ میں حاضری سے ڈرتے رہو اور دمِ واپسی تک اس پر قائم رہو۔ والسلام''

﴿ذم الھوی، الباب الخمسون، ص ۴۹۹﴾

﴿43﴾ حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی انفرادی کوشش

ایک شخص کسی حسین نوجوان یہودی کو دیکھنے میں مشغول تھا کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ آن پہنچے۔ وہ شخص آپ سے کہنے لگا، ''ایسی حسین صورت بھی جہنم میں جلے گی؟'' آپ نے (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا کہ، ''اس پر نگاہ ڈالنا بھی نفسانی خواہش کے سبب ہے، اگر عبرت کا حصول ہی مقصود ہے تو دنیا میں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔'' ﴿تذکرۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۵۳﴾

www.dawateislami.net

﴿44﴾ بذریعہ تحریر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر بن العزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بذریعہ مکتوب درخواست کی کہ ''مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے جو میرے تمام کاموں میں مددگار ثابت ہو۔'' آپ نے اس کے جواب میں لکھا، ''اگر اللہ تعالیٰ تمہارا معاون نہیں ہے تو پھر کسی سے بھی امداد کی توقع نہ رکھو، اس دن کو بہت نزدیک تصور کرو جس دن ساری دنیا فنا ہو جائے گی اور صرف آخرت باقی رہے گی۔''

﴿تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۳۹﴾

﴿45﴾ ایک آتش پرست پر انفرادی کوشش

شمعون نامی ایک آتش پرست حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کا پڑوسی تھا۔ جب اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ اس کے پاس گئے اور دیکھا کہ اس کا سارا جسم آگ کے دُھویں کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے۔ آپ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی اور رحمت الٰہی عزوجل کی امید دلائی۔ اس نے عرض کی کہ، ''میں تین چیزوں کی وجہ سے اسلام سے دور ہوں، پہلی: جب دنیا مسلمانوں کے اعتقاد میں بہت بری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کے حصول کی جستجو کیوں کرتے ہو؟ دوسری: موت کو یقینی تصور کرنے کے باوجود اس کے لئے تیاری کیوں نہیں کرتے؟ تیسری: تمہارے کہنے کے مطابق دیدارِ الٰہی عزوجل بہت بڑی نعمت ہے تو پھر تم دنیا میں اس کی مرضی کے خلاف کام کیوں کرتے ہو؟''

آپ نے ارشاد فرمایا، ''ان سب چیزوں کا تعلق تو افعال و کردار سے ہے لیکن تم

www.dawateislami.net

غور کرو کہ آتش پرستی میں وقت ضائع کر کے تمہیں کیا حاصل ہوا؟ مؤمن خواہ جیسا بھی ہو کم از کم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کو تو تسلیم کرتا ہے۔ تم نے ستر سال اس آگ کو پوجا ہے اس کے باوجود اگر ہم آگ میں کود یں تو یہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی یا تیرا اس کی عبادت کرنا تجھے بچالے گا؟ لیکن میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میں یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ آگ مجھے ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکتی۔'' یہ فرمانے کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ میں آگ کو اٹھالیا لیکن اس نے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ یہ دیکھ کر شمعون بڑا متاثر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ''میں ستر سال آتش پرستی میں مبتلاء رہا، اب آخری وقت میں کیا مسلمان ہوں گا؟''

لیکن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کی ڈھارس بندھائی اور مسلمان ہوجانے کی ترغیب دیتے رہے۔ آخر کار اس نے عرض کی، ''میں اس شرط پر مسلمان ہوسکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عہد نامہ لکھ کر دیں کہ میرے مسلمان ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ میرے تمام گناہوں کی بخشش فرمادے گا۔'' آپ نے اسی مضمون کا عہد نامہ لکھ کر اس کے حوالے کر دیا۔ لیکن اس نے کہا، ''اس پر عادل لوگوں کی گواہی بھی درج کروایئے۔'' آپ نے اس کا یہ مطالبہ بھی پورا کر دیا۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہوگیا اور وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ ہی غسل دیجئے گا اور یہ عہد نامہ میرے ہاتھ میں تھما دیں تا کہ میدانِ محشر میں میرے مومن ہونے کا ثبوت بن سکے۔ یہ وصیت کرنے کے بعد اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ نے اس کی وصیت پر کامل طور پر عمل کیا۔

اسی شب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت قیمتی لباس اور نقش ونگار

www.dawateislami.net

سے مزین تاج پہنے جنت کی سیر میں مصروف ہے۔ جب آپ نے اس سے پوچھا کہ ''تجھ پر کیا گزری؟'' اس نے عرض کی، ''خدا عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے ایسے ایسے انعامات سے نوازا کہ میں بتا نہیں سکتا، لہذا! اب آپ پر کوئی بار نہیں اور یہ عہد نامہ واپس لے لیجئے کیونکہ اب مجھے اس کی حاجت نہیں۔'' جب آپ بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں موجود تھا۔ آپ نے اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

﴿تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ٤١﴾

(46) خلیفہ پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا شقیق بلخی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سفرِ حج کے دوران جب بغداد پہنچے تو خلیفہ ہارون رشید نے آپ کی دعوت کی اور بہت احترام سے پیش آیا اور آپ سے کچھ نصیحتیں کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ''تم خلفائے راشدین کے نائب ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے علم وحیاء اور صدق وعدل کے بارے میں باز پرس کرے گا،.....اس نے تمہیں شمشیر وتازیانہ اور دولت اس لئے عطا کئے کہ تم دولت کو ضرورت مندوں میں تقسیم کرو اور تازیانے سے شریعت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دو اور تلوار کے ذریعے خون کرنے والوں کا خون بہا دو،.....اگر تم نے اس پر عمل نہ کیا تو روزِ حشر تمہیں اہلِ جہنم کا سردار بنا دیا جائے گا،.....تمہاری مثال دریا جیسی ہے اور عُمّال وحُکّام اس سے نکلنے والی نہریں ہیں، لہذا! تمہارا فرض ہے کہ عادلانہ طریقے سے حکومت کرو کہ اس کا عکس تمہارے ماتحت لوگوں پر بھی پڑے کیونکہ نہریں دریا کے تابع ہوا کرتی ہیں (یعنی جو کچھ دریا میں ہوتا ہے وہی نہروں میں آتا ہے۔)''

پھر آپ نے خلیفہ سے سوال کیا، ''اگر تم ریگستان میں پیاس سے تڑپ رہے ہو

www.dawateislami.net

اور کوئی شخص تمہیں ایک گلاس پانی کے بدلے نصف حکومت بطورِ معاوضہ طلب کرے تو کیا تم اسے قبول کرلو گے؟'' خلیفہ نے جواب دیا، ''یقیناً قبول کرلوں گا۔'' پھر آپ نے دوسرا سوال کیا، ''اگر اس پانی کو استعمال کرنے کے بعد تمہارا پیشاب بند ہوجائے اور تمہیں شدید تکلیف محسوس ہو، ایسے میں کوئی طبیب تم سے علاج کے معاوضہ میں آدھی سلطنت مانگے تب تم کیا کرو گے؟'' ہارون رشید نے جواب دیا، ''میں آدھی سلطنت اس کے حوالے کردوں گا۔'' یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا، ''اس حکومت پر کیا اِترانا جس کی قیمت محض چند گھونٹ پانی اور اس کا پیشاب ہو۔'' یہ جواب سن کر ہارون رشید بہت دیر تک روتا رہا اور بصد احترام آپ کو رخصت کیا۔

﴿تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۱۴۰﴾

﴿47﴾ ایک رئیس پر انفرادی کوشش

ایک رئیس، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے قلبی عناد رکھتا تھا اور (معاذ اللہ عزوجل) آپ کو یہودی تک کہہ جایا کرتا تھا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اس سے فرمایا، ''میں تیری بیٹی کی شادی ایک یہودی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔'' یہ سن کر اس نے غصے سے کہا، ''آپ مسلمانوں کے امام ہو کر ایسی بات کرتے ہیں؟ میں تو ایسی شادی کو قطعاً حرام تصور کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا، ''تیرے حرام جاننے سے کیا فرق پڑتا ہے جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیاں (معاذ اللہ عزوجل) ایک ''یہودی'' کے نکاح میں دے دیں؟'' وہ رئیس آپ رضی اللہ عنہ کا اشارہ سمجھ گیا اور توبہ کر کے اپنے برے خیالات سے باز آ گیا۔ ﴿تذکرۃ الاولیاء، ج۱، صفحہ ۱۷۹﴾

www.dawateislami.net

﴿48﴾ ایک کنیز کی انفرادی کوشش

حضرت سیدنا عبداللہ بن مرزوق رضی اللہ عنہ پہلے پہل دنیا ہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ایک دن انہوں نے شراب پی اور مدہوشی کی حالت میں مزامیر سننے میں مشغول رہے یہاں تک کہ ظہر،عصر اور مغرب کی نماز بھی نہ پڑھ سکے۔حالانکہ ان کی کنیز ہر نماز کے لئے کہنے آتی رہی۔پھر جب نمازِ عشاء کا وقت بھی نکلنے لگا تو وہ ایک انگارہ اٹھالائی اور آپ کے پاؤں پر رکھ دیا۔آپ شدتِ تکلیف سے تڑپ اٹھے اور پوچھا ''یہ کیا ہے؟'' کنیز نے جواب دیا''یہ تو دنیا کی آگ ہے،آخرت کی آگ کیسے برداشت ہو گی؟'' یہ سن کر آپ بہت روئے اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔بعد میں اپنی دولت راہِ خدا عزوجل میں صدقہ کر کے یادِ الٰہی عزوجل میں مشغول ہوگئے۔(کتاب التوابین ص۱۶۲)

﴿49﴾ غفلت کا شکار ہونے والے پر انفرادی کوشش

حضرت علی بن حسین علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی بہت زیادہ عبادت گزار تھا۔وہ اس قدر نمازیں پڑھا کرتا کہ اس کے قدم سوج جاتے اور اتنا روتا کہ اس کی بینائی کمزور ہوگئی۔ایک مرتبہ اس کے گھر والوں اور لوگوں نے مل کر اسے شادی کرنے کا مشورہ دیا۔یہ سن کر اس نے ایک کنیز خرید لی۔یہ کنیز نغمہ سرائی کی شوقین تھی لیکن اس عابد کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ایک دن عابد اپنی عبادت گاہ میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ کنیز نے بلند آواز میں گانا شروع کر دیا۔گانے کی آواز سن کر عابد بے چین ہوگیا۔اس نے عبادت میں لگے رہنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔آخرِ کار کنیز اس سے کہنے لگی ''میرے آقا!تمہاری جوانی ڈھلنے کو ہے،تم نے عین جوانی میں دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا،اب تو مجھ

www.dawateislami.net

سے کچھ فائدہ اٹھالو۔'' یہ بات سن کر عابد عبادت چھوڑ کر اس کے ساتھ لذتوں میں مشغول ہوگیا۔ جب اس کے بھائی کو یہ بات پتہ چلی تو اس نے اپنے بھائی کو (نیکی کی دعوت پر مشتمل) ایک خط لکھا،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط ایک مشفق وناصح اور طبیب دوست کی طرف سے اس شخص کی طرف ہے جس سے حلاوتِ ذکر اور تلاوتِ قرآن کی لذت سلب ہوگئی، جس کے دل سے خشوع اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف جاتا رہا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک کنیز خریدی ہے جس کے بدلے اپنا ''حصۂ آخرت'' بیچ دیا ہے،..... تم نے کثیر کو قلیل کے بدلے اور قرآن کو نغمات کے بدلے بیچ دیا،..... میں تمہیں ایسی شے سے ڈراتا ہوں جو لذّات کو توڑنے والی، شہوتوں کو ختم کرنے والی ہے،..... جب وہ آئے گی تو تیری زبان گنگ ہوجائے گی، اعضاء کی مضبوطی رخصت ہوجائے گی اور تجھے کفن پہنایا جائے گا،..... تیرے اہل وعیال اور پڑوسی تجھ سے وحشت کھائیں گے،..... میں تمہیں اس چنگھاڑ سے ڈراتا ہوں جب لوگ بادشاہ جبار عَزَّوَجَلَّ کی ہیبت سے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے،..... میرے بھائی! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے ڈراتا ہوں۔''

پھر یہ خط لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دیا۔ جب اس عابد کو یہ خط ملا وہ رقص وسرور کی محفل میں تھا۔ یہ خط پڑھتے ہی اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگا۔ وہ ساری لذت بھول کر اس محفل سے اٹھا اور شراب وغیرہ کے برتن توڑ دیئے۔ کنیز کو آزاد کرنے کے بعد قسم کھائی کہ اب نہ کھانا کھائے گا اور نہ ہی سوئے گا۔

www.dawateislami.net

جب اس کا انتقال ہوگیا تو خط لکھنے والے بھائی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا، ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ۔اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو اس نے جواب دیا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کنیز کے بدلے ایک جنتی کنیز (یعنی حور) عطا فرمائی ہے جو مجھے شرابِ طہور یہ کہہ کر پلاتی ہے کہ یہ اس کے بدلے میں پی لو جو تم نے دنیا میں چھوڑی تھی۔'' (کتاب التوابین، ص۲۵۸)

(50) گناہ کی ترغیب دینے والی پر انفرادی کوشش

کچھ لوگوں نے ایک عورت کو ایک ہزار درہم کے بدلے اس بات پر تیار کیا کہ وہ حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کو بہکائے گی۔ وہ عورت بن سنور کر آپ کے راستے میں کھڑی ہوگئی۔ جب حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے تو وہ عورت چہرہ کھولے آپ کے سامنے آگئی۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا، ''اگر تیرے جسم پر بخار طاری ہوجائے تو تمہارا رنگ روپ غائب ہوجائے اور تمہارے چہرے کی رونق جاتی رہے، یاد کرو! وہ وقت کیسا ہوگا جب ملک الموت علیہ السلام تشریف لاکر تمہاری روح قبض کریں گے؟'' یہ سن کر اس عورت پر غشی طاری ہوگئی۔ جب اسے ہوش آیا تو وہ سب برائیوں سے کنارہ کش ہوکر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوگئی۔

(کتاب التوابین، ص۲۶۳)

(51) نصیحت کے طالب نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا ابراہیم ادھم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک نوجوان حاضر ہوا اور کہنے لگا، ''میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں جو مجھے گناہوں

www.dawateislami.net

کو چھوڑنے میں معاون ہو۔'' آپ نے ارشاد فرمایا کہ،''اگر تم پانچ خصلتوں کو اپنا لو تو گناہ تمہیں کوئی نقصان نہ دیں گے اور ان کی لذت ختم ہو جائے گی۔'' اس نے آمادگی کا اظہار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا،

''پہلی بات یہ ہے کہ جب تم گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ کا رزق مت کھاؤ۔'' وہ نوجوان بولا،''پھر میں کھاؤں گا کہاں سے؟ کیونکہ دنیا میں تو ہر شے اللہ عزوجل کی عطا کردہ ہے۔'' آپ نے فرمایا،''کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم رب تعالیٰ کا رزق بھی کھاؤ اور اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' اس نوجوان نے کہا،''نہیں، دوسری بات بیان فرمایئے۔''

آپ نے فرمایا،''دوسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرنے لگو تو اللہ عزوجل کے ملک سے باہر نکل جاؤ۔'' وہ کہنے لگا،''یہ تو پہلی بات سے بھی مشکل ہے کہ مشرق سے مغرب تک اللہ عزوجل ہی کی مملکت ہے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،''تو کیا یہ مناسب ہے کہ جس کا رزق کھاؤ یا جس کے ملک میں رہو، اس کی نافرمانی کرو؟'' نوجوان نے نفی میں سر ہلایا اور کہا،''تیسری بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے ارشاد فرمایا،''تیسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرو تو ایسی جگہ کرو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔'' اس نے کہا،''حضور! یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تو ہر بات کا جاننے والا ہے، کوئی اس سے کیسے چھپ سکتا ہے؟'' تو آپ نے فرمایا،''تو کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم اس کا رزق بھی کھاؤ، اس کی مملکت میں بھی رہو اور پھر اسی کے سامنے اس کی نافرمانی بھی کرو؟'' نوجوان نے کہا،''نہیں، چوتھی بات بیان فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،''چوتھی بات یہ ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے تشریف لائیں تو ان سے کہنا،'' کچھ دیر کے لئے ٹھہر جائیں تا کہ میں توبہ کر

www.dawateislami.net

کے چند اچھے اعمال کرلوں۔'' اس نے کہا،'' یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اس مطالبے کو مان لیں۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا،'' جب تم جانتے ہو کہ موت یقینی ہے اور اس سے بچنا ممکن نہیں تو چھٹکارے کی توقع کیسے کر سکتے ہو؟'' اس نے عرض کی،'' پانچویں بات ارشاد فرمائیں۔''

آپ نے فرمایا،'' پانچویں بات یہ ہے کہ جب زَبانِیَہ آئے (یعنی عذاب کے فرشتے آئیں) اور تجھے جہنم کی طرف لے جایا جائے تو مت جانا۔'' اس نے عرض کی،'' وہ نہیں مانیں گے اور نہ مجھے چھوڑیں گے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا،'' تو پھر تم نجات کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟''

وہ نوجوان پکار اٹھا،'' مجھے یہ نصیحت کافی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔'' اس کے بعد وہ نوجوان مرتے دم تک عبادت میں مشغول رہا۔

(کتاب التوابین، ص۲۸۵)

(52) مفلسی کی شکایت کرنے والے پر انفرادی کوشش

ایک شخص نے کسی بزرگ کی خدمت میں اپنی غریبی اور مفلسی کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا'' کیا تو اس بات کے لئے تیار ہے کہ اپنی آنکھ دے دے اور دس ہزار درہم لے لے؟'' اس نے عرض کی'' ہرگز نہیں۔'' آپ نے فرمایا'' اچھا اپنے ہاتھ دے دے اور دس ہزار درہم لے لے۔'' اس نے عرض کی'' یہ بھی منظور نہیں۔'' فرمایا'' اچھا اپنے کان دے دے اور دس ہزار درہم لے لے۔'' اس نے عرض کی'' یہ بھی منظور نہیں۔'' فرمایا'' اچھا اپنے پیر دے دے اور دس ہزار درہم لے لے۔'' اس نے عرض کی'' یہ بھی قبول نہیں۔'' اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ چالیس ہزار درہم کا مال تیرے پاس

www.dawateislami.net

موجود ہے اور تو پھر بھی مفلسی کا شکوہ کر رہا ہے؟'' (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۷۰۵)

(53) ایک نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''میں حضرت سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کے ساتھ بغداد کے کسی علاقے میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو اچھے طریقے سے **وضو** نہ کر رہا تھا۔ تو اُسے ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! اپنا وضو ٹھیک کر، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں تجھ پر احسان فرمائے گا۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے۔ نوجوان نے جلدی سے وضو مکمل کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملا۔ وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانتا نہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور استفسار فرمایا: ''**کیا کوئی کام ہے؟**'' عرض کی: ''جی ہاں! مجھے بھی وہ علم سکھایئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سکھایا ہے۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جان لے! جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت پالی وہ نجات پا گیا۔ جس نے اپنے دین کے معاملے میں خوف کیا وہ تباہی سے بچ گیا۔ جس نے دُنیا میں زُہد اختیار کیا تو کل (بروزِ قیامت) جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کا **ثواب** دیکھے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔'' (پھر فرمایا) ''کیا تجھے کچھ مزید نہ بتاؤں؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں! ضرور بتایئے۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''جس میں تین خوبیاں جمع ہو گئیں اس کا ایمان مکمل ہو گیا: ☆ جو نیکی کا حکم دے اور خود بھی اس پر عمل کرے ☆ جو برائی سے منع کرے اور خود بھی اس سے باز رہے اور ☆ جو حدودِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت کرے۔'' **پھر** ارشاد فرمایا: ''کیا کچھ اور بھی بتاؤں؟'' عرض کی: ''کیوں نہیں، ضرور بتایئے۔'' تو ارشاد فرمایا: ''**دنیا سے بے رغبت** اور آخرت کا شوق

www.dawateislami.net

رکھنے والا ہو جا اور اپنے ہر کام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچ کا معاملہ کر نجات پانے والوں کے ساتھ **نجات** پا جائے گا۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیئے۔ بعد میں اس نوجوان نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو اسے بتایا گیا: ''یہ حضرت سیِّدُنا امام **شافعی** علیہ رحمۃ اللہ الکافی تھے۔'' (احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۴۵ بتغیرٍ)

﴿54﴾ اپنے دوست پر انفرادی کوشش

منقول ہے کہ بزرگانِ دین میں سے دو اشخاص آپس میں دوست تھے۔ ان میں سے ایک خواہشِ نفس کے تحت کسی کے عشق میں مبتلاء ہو گیا اور اپنے دوست سے کہا کہ ''میرا دل بیمار ہو گیا ہے، اگر تو چاہتا ہے کہ مجھ سے محبت و دوستی کا تعلق ختم کر لے تو تجھے اس کا اختیار ہے۔'' اس کے دوست نے جواب دیا کہ ''معاذ اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صرف ایک گناہ کی وجہ سے میں تجھ سے رشتۂ دوستی منقطع کر لوں۔'' پھر اس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میرے دوست کو اس گناہ سے نجات عطا نہ کرے گا، میں کھانا نہ کھاؤں گا۔''

پھر وہ وقتاً فوقتاً اس سے پوچھتا رہتا کہ ''کیا حال ہے؟'' وہ یہی جواب دیتا کہ ''بدستور مبتلائے مرض ہوں۔'' یہ دوست مسلسل کھانے سے کنارہ کش رہا اور غم میں اندر ہی اندر گھلتا رہا، آخرِ کار اس کا جذبۂ اصلاح، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو گیا اور ایک دن وہ دوست اس کے پاس آیا اور خوشخبری سنائی کہ ''الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرض سے نجات عطا کر دی ہے اور میرا دل معشوق کے عشق سے متنفر ہو گیا ہے۔'' جب اس نے یہ سنا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر کھانا کھایا۔ (کیمیائے سعادت، ص ۳۸۱)

www.dawateislami.net

﴿55﴾ عشق میں مبتلاء ہونے والے دوست پر انفرادی کوشش

مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ یہ دونوں ایک پہاڑ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان میں سے ایک شہر میں کچھ خریدنے آیا تو اس کی نگاہ ایک فاحشہ عورت پر پڑ گئی اور وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا اور اس کی مجلس اختیار کر لی۔ جب کچھ روز گزر گئے اور وہ واپس نہ آیا تو دوسرا دوست اسے تلاش کرتا ہوا شہر میں پہنچا، معلومات کرنے پر اس کے بارے میں سب کچھ جان گیا۔

یہ اس سے ملنے پہنچا تو عاشق دوست نے شرمندہ ہو کر کہا کہ ''میں تو تجھے جانتا ہی نہیں۔'' اس نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے شفقت سے سمجھاتے ہوئے کہا، ''پیارے بھائی! دل کو اس کام میں مشغول نہ کر، میرے دل میں جس قدر شفقت آج پیدا ہوئی ہے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔'' یہ کہہ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ گناہ گار دوست نے جب اس کی طرف سے محبت کا یہ مظاہرہ دیکھا تو جان لیا کہ ''میں اس کی نگاہوں سے گرا نہیں ہوں۔'' پس فوراً طوائف کی محفل سے اٹھا، توبہ کی اور اس کے ساتھ واپس آ گیا۔ ﴿کیمیائے سعادت، جلد اول، ص ۳۸۱﴾

﴿56﴾ آتش پرست ہمسائے پر انفرادی کوشش

حضرت سیدنا احمد حرب رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ آتش پرست تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر میں تھا کہ اسے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ آپ اس کی غم خواری کے لئے اس کے یہاں تشریف لے گئے۔ وہ آپ کے ساتھ بڑے احترام سے پیش آیا۔ قحط سالی کا دور ہونے کی بناء پر اس نے سوچا شاید آپ کھانا کھانے آئے ہوں۔ چنانچہ اس نے کھانے کا انتظام کرنا

www.dawateislami.net

چاہا لیکن آپ نے منع فرمادیا کہ میں محض تمہاری دل جوئی کے لئے آیا ہوں۔اس نے عرض کی کہ،''اگرچہ میرا مال لٹ گیا لیکن تین باتیں لائقِ شکر ہیں،پہلی: یہ کہ دوسروں نے میرا مال لوٹا، میں نے کسی کا مال غصب نہیں کیا، دوسری: یہ کہ اب بھی میرے پاس نصف دولت باقی ہے،تیسری: یہ کہ میرا مذھب سلامت ہے۔''

یہ سن کر آپ نے اس سے پوچھا،''تم آگ کی پوجا کیوں کرتے ہو؟''اس نے کہا،''اس لئے کہ روزِ محشر جہنم کی آگ سے محفوظ رہ سکوں اور خدا عَزَّوَجَلَّ کا قرب بھی نصیب ہوجائے۔'' آپ نے فرمایا،''آگ کی حقیقت تو اتنی سی ہے کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس پر پانی ڈال دے تو بجھ جائے،علاوہ ازیں تم ستّر سال سے اس کی پوجا کر رہے ہو لیکن اس نے آج تک تمہاری کیا رعایت کی ہے جس کی بنا پر تم قیامت میں اس سے بہتری کی امید لگائے بیٹھے ہو؟'' آپ کی بات سے متأثر ہوکر اس نے عرض کی،''اگر آپ میرے چار سوالوں کا جواب دے دیں تو میں اسلام قبول کرلوں گا، پہلا: یہ کہ خدا عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کیوں بنائی؟ دوسرا: تخلیق کرنے کے بعد اس کو رزق کیوں دیا؟ تیسرا: رزق دینے کے بعد موت سے دوچار کیوں کیا؟ چوتھا: مارنے کے بعد زندہ کرنے کی کیا حاجت ہے؟''

آپ نے جواب دیا،''مخلوق کو بنانے کا مقصد یہ ہے کہ خالق کی پہچان ہوسکے، رزق عطا کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی رزّاقی کا اندازہ کیا جاسکے،موت سے اس کی صفت جباری وقہاری کا اظہار مقصود ہے، بعدِ موت زندگی عطا کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی قدرت کو تسلیم کیا جائے۔'' یہ کہہ کر آپ بہت دیر تک آگ میں ہاتھ ڈالے بیٹھے رہے لیکن آپ کے دست مبارک پر آگ نے کچھ اثر نہیں کیا۔ یہ دیکھ کر وہ آتش پرست فوراً مسلمان ہوگیا۔(تذکرۃ الاولیاء،ج۱،صفحہ ۲۱۹)

www.dawateislami.net

﴿57﴾ ایک عالمِ باعمل کی انفرادی کوشش

منقول ہے کہ والی مصر احمد بن طولون بڑا ہی سفّاک اور خون ریز بادشاہ تھا۔ مگر اس کے باوجود اسے مقدمات میں ظالم اور مظلوم کے درمیان عدل کرنے کا بڑا جذبہ تھا۔ایک دِن اس کا لڑکا عباس ایک گانے والی عورت کے ساتھ چلا جارہا تھا اور اُس کا غلام ہاتھ میں ''ستار'' لئے جارہا تھا۔جب ایک عالمِ باعمل نے یہ منظر دیکھا تو ایک دم نیکی کی دعوت پیش کرنے کا عظیم جذبہ ان کے سینے میں بیدار ہوگیا۔غضب وجلال میں بے قرار ہوکر دوڑ پڑے اور غلام کے ہاتھ سے ''ستار'' چھین کر زمین پر اس طرح پٹخ دیا کہ وہ چور چور ہوکر بکھر گیا۔عبّاس نے غضب ناک ہوکر اپنے باپ احمد بن طُولُون کی کچہری میں اُس حقّانی عالم پر مقدمہ دائر کردیا۔

جب یہ پیکرِ علم وعمل کچہری میں پہنچا تو احمد بن طولون نے آپ سے سوال کیا،''کیا واقعی تم نے ''ستار'' کو توڑا ہے؟'' آپ نے فرمایا،''جی ہاں۔'' یہ جواب سن کر احمد بن طولون نے تیور بدل کر بڑے غصے میں پوچھا،''کیا تمہیں معلوم تھا کہ وہ ستار کس کا تھا؟'' آپ نے فرمایا،''جی ہاں!وہ آپ کے فرزند عباس کا تھا۔'' احمد بن طولون نے پوچھا،''پھر بھی تم نے میرے اعزاز کا کچھ خیال نہیں رکھا؟'' عالم صاحب اس کے رعبِ شاہی کو ذرا بھی خاطر میں نہ لائے اور بھرپور خود اعتمادی سے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے فرمایا،

''عالی جاہ!یہ کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے کہ میں ایک گُناہ ہوتے ہوئے دیکھوں اور آپکے اِعزاز کے خوف سے خاموش رہوں جب کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے،''**وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ**

www.dawateislami.net

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ترجمۂ کنزالایمان:''اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔''(پارہ ۱۰،التوبۃ:۷۱)

جبکہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا''خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے''۔

احمد بن طولون اس عالمِ دین کی نیکی کی دعوت سے بے حد متأثر ہوا اور ایک دَم اسکا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا۔اور اس نے آپ کو خصوصی طور پر اجازت دی کہ آپ شہر میں جو بات بھی خِلافِ شرع دیکھیں اُسے روک دیں۔(مستطرف،ج۱ص۱۸۱)

(58) ایک عیاش نوجوان پر انفرادی کوشش

بنوامیہ کا بانکا،چھریرا،حسین وجمیل نوجوان موسیٰ بن محمد بن سلیمان ہاشمی اپنے عیش وعشرت،تن پروری،خوش لباسی اور خوبصورت کنیزوں اور غلاموں کے جھرمٹ میں زندگی گزارنے کا عادی تھا۔انواع واقسام کے کھانوں سے اس کا دسترخوان ہمہ وقت بھرا رہتا۔زرق برق ملبوسات میں لپٹا،مجلسِ طرب سجائے،ساری ساری رات غم وآلامِ دنیا سے بے خبر پڑا رہتا۔ایک سال میں تین لاکھ تین ہزار دینار کی آمدنی تھی، جسے مکمل طور پر اپنی عیاشیوں میں خرچ کر دیتا۔شارع عام پر نہایت بلند وبالا خوبصورت محل بنوا رکھا تھا۔اپنے محل میں بیٹھا کبھی تو وسیع گزرگاہوں کی رونقوں سے محظوظ ہوتا اور کبھی پچھلی جانب واقع شاندار باغ میں مجلسِ طرب سجاتا۔محل میں ہاتھی دانت کا بنا ہوا ایک قبہ تھا،جس میں چاندی کی کیلیں تھیں۔اس کے بیچ میں ایک قیمتی تخت خاص شہزادے

www.dawateislami.net

کے بیٹھنے کے لئے بنایا گیا تھا۔موسیٰ اس پر شان وشوکت کے ساتھ بیٹھتا،اردگرد دوست احباب کی نشستیں ہوتیں۔پشت پر خدام وغلام باادب کھڑے ہوتے۔ قبے کے باہر گانے والوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی، جہاں سے وہ نغمہ وسرور کے ذریعے اس کا اور اس کے دوستوں کا دل بہلاتے۔کبھی خوبصورت گانے والیاں بھی رونقِ مجلس بڑھاتیں۔رات ڈھلے عیش وعشرت سے تھک کر کنیزوں میں سے جس کے ہمراہ چاہتا شب باشی کرتا۔ دن کو شطرنج کی بساطیں جمتیں۔کبھی بھولے سے بھی اس کی مجلس میں موت یا غم وآلام کا تذکرہ نہ چھڑتا۔اسی عالمِ سرمستی وشباب میں ستائیس سال گزر گئے۔

ایک رات وہ اسی طرح عیش وعشرت میں محو تھا کہ یکا یک ایک دردناک چیخ کی آواز ابھری، جو گانے والوں کی آواز کے مشابہ تھی۔اس آواز کا کانوں سے ٹکرانا تھا کہ محفل پر سناٹا چھا گیا۔موسیٰ نے قبے سے سر نکالا اور آواز کا تعاقب کرنے لگا۔شراب و شباب کا یہ رسیا،اس کرب ناک آواز کی تلخی کو برداشت نہ کرسکا۔غلاموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو تلاش کرو اور میرے پاس لاؤ۔غلام وخدام محل سے باہر نکلے،انھیں قریبی مسجد میں ایک کمزور،لاغر اور نحیف ونزار نوجوان ملا،جس کا بدن ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا،رنگ زرد،لب خشک،بال پریشاں،دو پھٹی چادروں میں لپٹا ربِ کائنات کے حضور مناجات کررہا تھا۔خادموں نے اسے ہاتھ پاؤں سے پکڑا اور موسیٰ کے سامنے حاضر کر دیا۔موسیٰ نے اس سے تکلیف کا سبب پوچھا۔نوجوان نے کہا دراصل میں قرآنِ پاک کی تلاوت کررہا تھا،دورانِ تلاوت ایک مقام ایسا آیا کہ اس نے مجھے بے حال کر دیا۔موسیٰ نے کہا ''وہ کون سی آیات تھیں میں بھی تو سنوں۔''نوجوان نے تعوذ وتسمیہ کے بعد یہ آیات تلاوت کیں،''**اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ0 عَلَی الْاَرَآئِکِ**

www.dawateislami.net

يَنْظُرُوْنَ 0 تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ 0 يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ 0 خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ 0 وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ 0 عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ 0 ترجمہ: بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے، نتھری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہئے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں۔ (پ۳۰، سورہ مطففین: ۲۲ تا ۲۸)

تلاوت کرنے کے بعد نوجوان نے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے کہا ''اے فریب خوردہ! بھلا وہ نعمتیں کہاں اور تیری یہ مجلس کہاں؟ جنتی تخت کچھ اور ہی ہوگا ،اس پر نرم و نازک بستر ہوں گے، جن کے استر استبرق کے ہوں گے۔ سبز قالینوں اور بستروں پر ٹیک لگائے لوگ آرام کرتے ہوں گے۔ وہاں دو نہریں ساتھ ساتھ بہتی ہیں ،وہاں ہر پھل کی دو قسمیں ہیں۔ وہاں کے میوے کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ ان سے جنتیوں کو کوئی روکنے والا ہوگا۔ اہلِ جنت، جنت کے پسندیدہ عیش میں ہمیشہ رہیں گے ،وہاں انھیں کوئی ناگوار بات سنائی نہ دے گی۔ وہاں اونچے اونچے تختوں کے اردگرد چمک دار آب خورے قطار سے رکھے ہوں گے۔ یہ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کے لئے ہوں گی۔ اور کافروں کے لئے کیا ہوگا؟ ان کے لئے آگ ہی آگ ہو گی، آگ بھی ایسی کہ کبھی سرد نہ ہونے والی، کافر اس میں ہمیشہ رہیں گے ان کا عذاب کبھی موقوف نہ ہوگا، وہ اس میں اوندھے منہ پڑے ہوں گے اور جب انھیں سر کے بل گھسیٹا جائے گا تو کہا جائے گا ''لو یہ عذاب چکھو۔''

www.dawateislami.net

ان پُر اثر کلمات کے باعث موسیٰ کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو گیا، بے اختیاری میں تخت سے اترا اور اس نوجوان سے لپٹ کر رو پڑا، پھر تمام خدام و غلام وکنیزوں کو رخصت کر کے نوجوان کو ساتھ لئے گھر کے اندرونی حصے میں چلا گیا اور ایک بوریئے پر بیٹھ کر اپنی جوانی کے ضائع ہونے پر خود کو ملامت کرنے لگا۔ نوجوان اسے دلاسا دیتا اور اللہ تعالیٰ کی ستاری وغفاری یاد دلاتا رہا۔ اسی عالم میں پوری رات گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے سچی توبہ کی، تازہ غسل کیا اور نوجوان کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، عبادتِ الٰہی کو اپنا مقصد بنالیا۔ تمام مال و دولت، سونا چاندی، کپڑے وغیرہ صدقہ کر دئے۔ غلاموں کو فروخت و آزاد کر دیا۔ لوگوں کے حقوق شمار کر کے ادا کر ڈالے۔ موٹا لباس زیبِ تن کر لیا، شب بیداری کو شعار بنایا، دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر جاگ کر اللہ تعالیٰ کے حضور روتا، گڑگڑاتا۔ مجاہدہ و ریاضت میں اس قدر مشغول ہوا کہ دیکھنے والوں کو اس پر رحم آنے لگا۔ بڑے بڑے صلحاء و زہاد اس کی زیارت کو آتے اور اتنی سخت مشقت سے اسے روکتے۔ جب وہ نصیحتیں سنتا تو اپنے گزرے غفلت کے ایام یاد کر کے خوب روتا۔ بالآخر وہ دن بھی آیا کہ ننگے پیر، ایک معمولی سا لباس پہنے، حجِ بیت اللہ کے ارادے سے نکلا۔ اس پاک سرزمین پر پہنچا تو دل کی کیفیت میں مزید انقلاب پیدا ہو گیا، اکثر حجرِ اسود کے پاس یہ مناجات کرتا ہوا نظر آتا،

''اے مالکِ بے نیاز! سینکڑوں خلوتیں غفلت میں گزر گئیں اور عمر کے کتنے ہی سال گناہوں میں ضائع ہو گئے، نیکیاں تو جاتی رہیں بس حسرت و ندامت پاس رہ گئی ہے۔ جس روز تیری بارگاہ میں حاضری ہو گی تو کیا منہ دکھاؤں گا؟

اے میرے رب کریم! میں اب تیرے سوا کس کے سامنے اپنا دکھ بیان

www.dawateislami.net

کروں؟ کس سے التجاء کروں؟ کس کی جانب دوڑوں؟ کس پر اعتماد کروں؟

اے مالک ومولیٰ! میں اس لائق تو نہیں کہ تجھ سے جنت کا سوال کروں، میں تو بس تیری شانِ کریمی سے محض اتنے کرم کا متمنی ہوں کہ میری مغفرت فرمادے۔''

حج کے بعد اس نے وہیں اقامت اختیار کر لی اور اسی طرح مشغولِ عبادت رہتے ہوئے دارِفانی سے کوچ کر گیا۔ ﴿روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ عشرۃ، ص۸۸﴾

﴿59﴾ طبیب پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بہت بیمار ہوگئے۔ لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفاء خانے لے گئے۔ شفاء خانے میں بغداد کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراً بادشاہ سے رابطہ کیا کہ کوئی تجربہ کار معالج بھیجئے۔ بادشاہ نے ایک طبیبِ حاذق کو بھیج دیا جو اپنے فن میں بہت ماہر تھا لیکن اس کا مذہب نصرانی تھا۔ اس نے شیخ کے علاج کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں لیکن آپ کو شفاء نہ ہوئی۔ ایک دن طبیب کہنے لگا، ''اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ میرے پارۂ گوشت سے آپ کو شفاء مل جائے گی تو اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر کچھ گراں نہ ہوتا۔''

یہ سن کر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا، ''میرا علاج اس سے بھی کم میں ہوسکتا ہے۔'' طبیب نے دریافت کیا، ''وہ کیا؟'' ارشاد فرمایا، ''زُنّار (کمر میں باندھا جانے والا دھاگہ جو کہ عیسائیوں کی مذہبی علامت ہے) توڑ دے اور مسلمان ہوجا۔'' یہ سن کر اس نے عیسائیت سے توبہ کر لی اور مسلمان ہوگیا اور اس کے مسلمان ہونے پر شیخ شبلی علیہ الرحمۃ بھی تندرست ہوگئے۔

﴿روض الریاحین، الحکایۃ الرابعۃ والثلاثون بعد المئۃ، ص۲۱۲﴾

www.dawateislami.net

﴿60﴾ خلافِ سنت لباس پہننے والے پر انفرادی کوشش

ایک جگہ حضرت شیخ سیدنا صلت بن اشیم رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ان کے سامنے سے ایک شخص گزرا جس کا پاجامہ زمین پر گھسٹ رہا تھا (جو کہ خلافِ سنت ہے)۔ آپ کے شاگردوں نے اس پر اسے ڈانٹ ڈپٹ کرنا چاہی لیکن آپ نے انہیں روک دیا اور فرمایا، ''میں خود اس کی اصلاح کی کوئی تدبیر کرتا ہوں۔'' پھر اس شخص کو پکار کر کہا، ''بھائی! مجھے تم سے کوئی کام ہے۔'' اس نے پلٹتے ہوئے پوچھا، ''کیا کام ہے؟'' آپ نے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے انتہائی نرم لہجہ میں فرمایا، ''پیارے بھائی! اپنا پاجامہ ٹخنوں سے ذرا سا اوپر کر لو کہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا خلافِ سنت ہے۔'' اس نے عرض کی، ''بہت بہتر۔'' اور اپنا پاجامہ ٹخنوں سے اوپر کر لیا۔

﴿کیمیائے سعادت، جلد اول، ص ۴۸۶﴾

﴿61﴾ ایک نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سیِّدُنا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بغداد کی جامع مسجد میں بیان فرما رہے تھے کہ ایک خوش حال، خوش پوشاک جوان اپنے دوستوں کے ہمراہ آیا اور بیان سننے لگا۔ دورانِ بیان حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا، ''حیرت ہے کہ کمزور کیسے قوی کی نافرمانی کرتا ہے؟'' یہ سن کر اس نوجوان کا رنگ فق ہو گیا اور وہ بیان سن کر چلا گیا۔ دوسرے دن وہ حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، ''کل آپ نے فرمایا تھا کہ حیرت ہے کہ کمزور کیسے قوی کی نافرمانی کرتا ہے، ذرا اس کا مطلب مجھے سمجھا دیں۔''

www.dawateislami.net

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، ''مولا عَزَّوَجَلَّ سے قوی کوئی نہیں اور بندے سے زیادہ کمزور کوئی نہیں، پھر بھی بندہ اس کی نافرمانی کرتا ہے۔'' یہ سن کر وہ نوجوان چلا گیا۔ دوسرے دن وہ پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے جسم پر صرف دو سفید کپڑے تھے۔ اس نے عرض کی، ''مجھے رب تبارک وتعالیٰ تک پہنچنے کا طریقہ بتا دیجئے۔'' آپ نے فرمایا، ''اگر عبادت کرنا چاہتے ہو تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو نوافل میں مشغول رہو، اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے طالب ہو تو اس کے سواء ہر ایک کو چھوڑ دو اسے پالو گے اور رہنے کے لئے مساجد، ویرانوں اور قبرستانوں کو اختیار کرو (یعنی خلوت اختیار کرو)۔'' یہ سن کر اس نے کہا، ''واللہ! میں تو وہی راہ اختیار کروں گا جو سب سے مشکل اور دشوار ہے۔'' اور چلا گیا۔

﴿روض الریاحین، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعد المئۃ، ص۲۲۸﴾

﴿62﴾ ویرانے میں انفرادی کوشش

ایک بادشاہ جو شکار کے لئے نکلا تھا، جنگل میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ اس نے جنگل میں ایک جگہ کمزور، غم زدہ نوجوان کو دیکھا جو بیٹھا انسانی ہڈیوں کو الٹ پلٹ کر رہا ہے۔ بادشاہ نے نوجوان سے پوچھا، ''تمہیں کیا ہوا؟ اور اس سنسان ویرانے میں اکیلے کیا کر رہے ہو؟'' اس نوجوان نے جواب دیا،

''مجھے طویل سفر درپیش ہے، دو موکل (یعنی دن اور رات) میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مجھے خوف دلا کر آگے (یعنی موت) کی جانب دوڑا رہے ہیں،..... میرے سامنے تنگ و تاریک، تکالیف سے بھرپور قبر ہے،..... آہ! عنقریب مجھے زیرِ زمین گلنے سڑنے کے لئے چھوڑ دیا جائے گا،..... آہ! وہاں تنگی و وحشت کا بسیرا ہوگا، مجھے کیڑوں کی

www.dawateislami.net

خوراک بننا ہوگا یہاں تک کہ میری ہڈیاں الگ الگ ہوجائیں گی،.....صرف یہی نہیں بلکہ اس کے بعد قیامت کا کٹھن مرحلہ بھی ہوگا، میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد مجھے داخلِ جنت ہونا نصیب ہوگا یا (معاذ اللہ) مجھے جہنم میں پھینک دیا جائے گا،.....اب تم ہی بتاؤ کہ جسے اتنے خطرناک مراحل سے گزرنا ہو وہ کس طرح خوش رہ سکتا ہے؟''

یہ باتیں سن کر بادشاہ بھی رنج وغم سے نڈھال ہوگیا اور گھوڑے سے اتر پڑا۔ پھر اس نوجوان سے کہنے لگا، ''اے بندہ خدا! تمہاری باتوں نے میرا چین وسکون چھین لیا ہے اور میرے دل کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے، ذرا اپنی باتوں کی وضاحت تو کرو۔'' اس نوجوان نے کہا،

''میرے سامنے جمع شدہ ہڈیوں کو دیکھ رہے ہو، یہ ان بادشاہوں کی ہڈیاں ہیں جنہیں دنیا نے اپنی زینت وآرائش میں الجھا کر فریب دیا اور ان کے دل پر چھائی رہی، یہ فکرِ آخرت سے غافل رہے حتی کہ انہیں موت نے آلیا، اس وقت ان کی آرزوئیں ناتمام رہ گئیں، نعمتیں سلب کرلی گئیں۔ عنقریب ان ہڈیوں کو پھر زندگی ملے گی، پھر انہیں اپنے کئے کا بدلہ ملے گا اور یہ نعمتوں والے گھر جنت میں جائیں گے یا عذاب والے گھر دوزخ میں۔''

اتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان بادشاہ کی نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ دوسری جانب جب بادشاہ کے خدام اس کے پاس پہنچے تو اس کا چہرہ ملول اور آنکھوں سے سیلابِ اشک رواں تھا۔ جب رات ہوئی تو بادشاہ نے لباسِ شاہی کو خیر آباد کہا اور دو چادریں جسم پر ڈال کر راہِ فقر میں نکل گیا۔

﴿روض الریاحین. الحکایۃ التاسعۃ بعد المئتین. ص۲۶۹﴾

www.dawateislami.net

﴿63﴾ بادشاہ کے دربار میں انفرادی کوشش

خلیفہ دمشق سلیمان بن عبدالملک اموی بڑے کروفر کا بادشاہ تھا۔اس نے ایک مرتبہ مشہور محدث امام طاؤس علیہ الرحمۃ کو دربار میں بلایا تو آپ نے فرمایا،''کیا آپ کو معلوم ہے کہ سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟'' خلیفہ نے جواب دیا،''آپ ہی ارشاد فرمایئے۔'' تو آپ نے یہ حدیث پڑھ کر سنائی،''جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سلطنت میں بادشاہی عطا فرمائی ،پھر اس نے ظلم کیا تو اس شخص کو قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔''

یہ سن کر خلیفہ لرز گیا اور چیخ مار کر رونے لگا حتی کہ روتے روتے تخت پر چت لیٹ گیا۔﴿مستطرف، ج۱،ص۹۴﴾

﴿64﴾ خلیفہ منصور پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ خلیفہ منصور مسجدِ نبوی میں حاضر ہوا اور امام مالک علیہ الرحمۃ سے گفتگو کرنے لگا۔اس دوران اس کی آواز کچھ بلند ہوگئی تو سیدنا امام مالک علیہ الرحمۃ نے اسے سمجھاتے ہوئے فرمایا،''اے امیر المؤمنین! رب تعالی کا ارشاد ہے کہ''**لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ** ترجمۂ کنزالایمان: اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔(پ۲۶،الحجرات:۲)

(پھر فرمایا)''اے امیر المؤمنین! نبی کریم ﷺ کا ادب واحترام اب بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ظاہری حیاتِ مبارکہ میں تھا،اس لئے قبر انور کے پاس ہرگز بلند آواز سے گفتگو نہ کیجئے۔'' یہ سن کر خلیفہ منصور بالکل خاموش ہوگیا پھر نہایت ہی پست آواز میں گفتگو کرنے لگا۔﴿وفاء الوفاء ج۴،ص۱۳۷۶﴾

www.dawateislami.net

﴿65﴾ ہنسنے والے نوجوان پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ عنہ ایک جوان کے پاس سے گزرے جو لوگوں کے درمیان بیٹھا ہنسنے میں مشغول تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا، ''اے نوجوان! کیا تو پلِ صراط پار کر چکا ہے؟'' اس نے عرض کی، ''نہیں۔'' فرمایا، ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم جنت میں جاؤ گے یا جہنم میں؟'' اس نے کہا، ''جی نہیں۔'' تو آپ نے پوچھا، ''پھر یہ ہنسی کیسی ہے؟'' اس کے بعد اس نوجوان کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

﴿احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ٤، ص ٢٢٧﴾

﴿66﴾ بت پرست پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدالواحد علیہ الرحمۃ اپنے رفقاء کے ہمراہ سمندری سفر فرما رہے تھے۔ اچانک سمندر میں طوفان اٹھا اور ان کا جہاز ایک جزیرہ سے جالگا۔ وہاں آپ کی ملاقات ایک بت پرست سے ہوئی۔ آپ نے اس پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے پوچھا، ''تم کس کی عبادت کرتے ہو؟'' اس نے اپنے بت کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا، ''یہ بت جو خود کسی کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے، کسی کا معبود نہیں ہوسکتا، ایسا تو ہم بھی بنا سکتے ہیں۔'' اس نے پوچھا، ''آپ لوگ کس کی عبادت کرتے ہیں؟'' شیخ نے فرمایا، ''ہمارا معبود وہ ہے جس نے اس بت اور ساری کائنات کو تخلیق فرمایا ہے، جس کا حکم زمین میں اور اختیار زندوں اور مُردوں پر جاری ہے۔'' اس نے پوچھا، ''تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟'' شیخ نے فرمایا، ''اس بادشاہِ حقیقی نے ہم میں ایک سچا رسول بھیجا جس نے ہمیں رب عزوجل کی طرف بلایا۔'' اس نے سوال کیا، ''وہ رسول کہاں

www.dawateislami.net

ہیں؟'' آپ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ نے انہیں جس کام کے لئے مبعوث فرمایا تھا، جب وہ اسے پورا کر چکے تو انہیں وفاتِ ظاہری دے دی۔'' اس نے پھر پوچھا، ''کیا آپ کے پاس ان کی کوئی نشانی بھی ہے؟'' شیخ نے فرمایا، ''بے شک ان کی نشانی کتاب اللہ ہے۔'' پھر اسے قرآن مجید کی ایک سورۃ پڑھ کر سنائی جسے سن کر وہ اشکبار ہو گیا اور کہنے لگا، ''جس کا یہ مقدس کلام ہے اس کی اطاعت تو دل وجاں سے کرنی چاہیے۔'' اور شیخ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ ﴿روض الریاحین · الحکایۃ الثالثۃ عشرۃ · ص۸۳﴾

﴿67﴾ امیر المؤمنین پر انفرادی کوشش

حضرت سَیِّدُنا یزید رقاشی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے فرمایا، ''یا امیر المؤمنین! یاد رکھئے کہ آپ پہلے خلیفہ نہیں ہیں جو مر جائیں گے۔ (یعنی آپ سے پہلے گزرنے والے خلفاء کو موت نے آلیا تھا۔)'' یہ سن کر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کرنے لگے، ''کچھ اور بھی فرمائیے۔'' تو آپ نے کہا، ''اے امیر المؤمنین! حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ تک آپ کے سارے آباواجداد فوت ہو چکے ہیں۔'' یہ سن کر آپ مزید رونے لگے اور عرض کی، ''مزید کچھ بتائیے۔'' آپ نے فرمایا، ''آپ کے اور جنت ودوزخ کے درمیان کوئی منزل نہیں ہے۔ (یعنی دوزخ میں ڈالا جائے گا یا جنت میں داخل کیا جائے گا۔)'' یہ سن کر حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

﴿احیاء العلوم · کتاب الخوف والرجاء ج ٤ · ص ٢٢٩﴾

www.dawateislami.net

امام اہلِ سنت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی انفرادی کوشش کے واقعات

﴿68﴾ نماز میں نگاہ صحیح جگہ نہ رکھنے والے پر انفرادی کوشش

امام اہلِ سنت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کسی مسجد میں نماز پڑھ کر وظیفہ میں مشغول تھے کہ ایک صاحب نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے اور حضور کے قریب ہی نماز پڑھنے لگے۔ جب قیام کیا تو دیوارِ مسجد کو دیکھتے رہے، جب رکوع میں گئے تو تھوڑی اوپر اٹھا کر دیوارِ مسجد کی طرف دیکھتے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس وقت تک اعلیٰ حضرت بھی وظیفہ سے فارغ ہو چکے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے ان کو پاس بلا کر مسئلہ بتایا کہ ''نماز پڑھنے میں کس کس حالت میں کہاں کہاں نگاہ ہونی چاہئے؟'' اور فرمایا ''بحالتِ رکوع پاؤں کی انگلیوں پر نگاہ ہونی چاہئے۔''

یہ سن کر وہ قابو سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے ''واہ صاحب! بڑے مولانا بنتے ہیں، میرا منہ قبلہ سے پھیرتے ہیں؟ نماز میں قبلہ کی طرف منہ ہونا ضروری ہے۔'' یہ سن کر اعلیٰ حضرت نے ان کی سمجھ کے مطابق کلام فرمایا اور دریافت کیا ''تو سجدہ میں کیا کیجئے گا، پیشانی زمین پر لگانے کے بدلے تھوڑی زمین پر لگائیے۔'' یہ چبھتا ہوا فقرہ سن کر بالکل خاموش ہو گئے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ ''قبلہ رو ہونے کے یہ معنی ہیں کہ قیام کے وقت نہ کہ از اول تا آخر قبلہ کی طرف منہ کر کے دیوارِ مسجد کو دیکھا کرے۔

﴿حیات اعلیٰ حضرت قدس سرہ ۳۰۳﴾

www.dawateislami.net

﴿69﴾ صدرالشریعہ پر انفرادی کوشش

بہارِ شریعت جیسی عظیم کتاب کے مؤلف صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد کچھ عرصہ تک تدریس فرمائی لیکن پھر تدریس چھوڑ کر مطب شروع کر دیا (کیونکہ آپ حکیم بھی تھے)۔ جب آپ کے استاذ محترم مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ کو اس بات کا پتہ چلا تو بے حد غمگین ہوئے۔ جب صدر الشریعہ بریلی کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے انہیں اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے نام ایک خط لکھ کر دیا جس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے صدر الشریعہ کو علمِ دین کی خدمت کی جانب متوجہ کرنے کی گزارش کی گئی تھی۔

جب آپ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی بارگاہ میں محدث سورتی کا خط لے کر پہنچے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے انہیں سمجھاتے ہوئے فرمایا، ''طبابت اچھا کام ہے کہ **العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان** (یعنی علم دو ہیں، ایک دین کا علم اور ایک اجسام کا علم) لیکن اس میں صبح سویرے قارورہ (یعنی پیشاب کا نمونہ) دیکھنا پڑتا ہے۔'' اس ارشاد میں جو روحانی تاثیر تھی، صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا، لہذا! آپ مطب چھوڑ کر بریلی شریف میں دینی کاموں میں مصروف ہو گئے۔

﴿سیرتِ صدر الشریعہ، ص ۳۸﴾

﴿70﴾ سونے کی انگوٹھی اور چھلے پہننے والے پر انفرادی کوشش

حضرت مہدی حسن میاں علیہ الرحمۃ سجادہ نشیں سرکار کلاں مارہرہ شریف فرماتے ہیں کہ ''میں جب بریلی آتا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ خود کھانا لاتے اور ہاتھ دھلاتے۔ حسبِ دستور ایک بار ہاتھ دھلاتے وقت فرمایا، ''حضرت شہزادہ صاحب انگوٹھی اور چھلے

www.dawateislami.net

مجھے دے دیجئے۔'' میں نے اتار کر دے دیئے اور وہاں سے بمبئی چلا گیا۔ بمبئی سے مارہرہ واپس آیا تو میری لڑکی فاطمہ نے کہا ''ابا بریلی کے مولانا صاحب (یعنی اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کے یہاں سے پارسل آیا تھا، جس میں چھلے اور انگوٹھی تھے اور والا نامہ (تحریری پیغام) میں مذکور تھا ''شہزادی صاحبہ یہ دونوں طلائی اشیاء آپ کی ہیں (کیونکہ مردوں کو ان کا پہننا جائز نہیں)۔'' (حیات اعلی حضرت قدس سرہ، ص ۱۰۵)

(71) مولوی صاحب پر انفرادی کوشش

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مولوی موصوف حسبِ معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا ''جیتے رہو۔'' اس پر آپ نے عرض کی ''یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہئے تھا۔'' مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔''

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱، ص ۶۳)

(72) طالب علم پر انفرادی کوشش

مولوی نور محمد صاحب جو بسلسلہ تعلیم، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے آستانہ میں مقیم تھے، آپ نے ایک مرتبہ اپنے طالب علم ساتھی جو کہ سیّد صاحب تھے اس طرح پکارا، ''قناعت علی، قناعت علی۔'' یہ آواز جب اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی سماعتِ مبارکہ سے ٹکرائی تو آپ نے اِنہیں فوراً اپنے پاس بلایا اور سمجھایا، ''کیا سیّد صاحب کو اس طرح پکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی (باوجود استاذ ہونے کے) اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟'' مولوی نور محمد صاحب یہ سن کر بہت شرمندہ ہوئے اور

www.dawateislami.net

ندامت سے نگاہیں جھکالیں۔اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا،''جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔''(حیاتِ اعلیٰ حضرت،ج۱،ص۱۸۳)

ایک آریہ پر انفرادی کوشش (73)

مولانا سید ایوب علی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ قبلِ ظہر حضرت استاذ العلماء مولانا مولوی حکیم نعیم الدین مرادآبادی وحضرت مولانا مولوی رحم الٰہی (مدرس مدرسہ منظر الاسلام بریلی)رحمہما اللہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آریہ (یعنی ہندو) آیا اور کہنے لگا''میرے چند سوالات ہیں،اگران کے جوابات دے دیئے گئے تو میں اور میری بیوی بچے سب مسلمان ہوجائیں گے۔''چونکہ اذان ہوچکی تھی،نہ معلوم اس کے جوابات میں کتنا وقت صرف ہوگا؟ یہ سوچ کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا''ہماری نماز کا وقت ہے،ٹھہر جاؤ، اس کے بعد جوسوال کروگے ان شاء اللہ جواب دیا جائے گا۔''وہ کہنے لگا''ایک سوال تو یہی ہے کہ آپ کے یہاں عبادت کے پانچ وقت کیوں مقرر ہیں؟ پرمیشر کی عبادت جتنی بھی کی جائے اچھا ہے۔''مولانا نعیم الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا''یہ اعتراض تو خود تمہارے اوپر بھی وارد ہوتا ہے۔''مولانا رحم الٰہی علیہ الرحمۃ نے فرمایا''میرے پاس (تمہارے مذہب کی کتاب)ستیارتھ پرکاش مکان پر موجود ہے،ابھی منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔''الغرض طے پایا کہ جب تک کتاب آئے نماز پڑھ لی جائے،وہ آریہ اتنی دیر پھاٹک پر بیٹھا رہا۔نماز کے بعد اس نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے،

(1) قرآن تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوا؟ایک دم کیوں نہ آیا جبکہ وہ خدا کا کلام ہے،خدا تو قادر تھا کہ ایک ساتھ اتار دیتا۔

www.dawateislami.net

(2) آپ کے نبی کو معراج کی رات خدا نے بلایا تو پھر انہیں دنیا میں واپس کیوں کیا؟ وہ تو اسے محبوب تھے؟

(3) عبادت پانچ وقت کے متعلق ستیارتھ پرکاش کی عبارت دیکھنا مشروط ہوئی۔

مذکورہ بالا سوالات سن کر اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا ''میں تمھارے سوالوں کے جواب ابھی دیتا ہوں، مگر تم نے جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم رہو۔'' اس نے کہا ''ہاں! میں پھر کہتا ہوں کہ اگر میرے سوالات کے جوابات آپ نے معقول دے دیئے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا اور بیوی بچوں کو بھی لا کر مسلمان کرادوں گا۔'' جب خوب قول وقرار اور پختہ وعدہ کرالیا تو آپ نے فرمایا ''پہلے سوال کا تو جواب یہ ہے کہ جو شے عین ضرورت کے وقت دستیاب ہوتی ہے، اسکی وقعت دل میں زیادہ ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالی نے اپنے کلام کو بتدریج (یعنی درجہ بدرجہ) نازل فرمایا۔'' پھر فرمایا ''انسان بچہ کی صورت میں آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا، اللہ تعالی تو قادر تھا بوڑھا ہی کیوں نہ پیدا فرمایا؟ پھر فرمایا ''انسان کھیتی کرتا ہے، پہلے پودا نکلتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس میں بالی آتی ہے اس کے بعد دانہ برآمد ہوتا ہے، وہ تو قادر تھا کہ ایک دم غلہ کیوں نہ پیدا فرمایا۔'' اس کے بعد ستیارتھ پرکاش آ گئی جس میں حسبِ ذیل عبارتیں موجود تھیں۔

باب تیسرا (تعلیم) پندرہواں ہیڈنگ ''اگنی ہوتر (یعنی پوجا) صبح شام دو ہی وقت کرے''

باب چوتھا (خانہ داری) ۶۳ ہیڈنگ ''سندھیا (ہندوؤں کی صبح وشام کی

www.dawateislami.net

عبادت) دو ہی وقت کرنا چاہئے‘‘

ان عبارات کو سن کر اس آریہ کے لئے قائل ہونے کے سوا چارہ ہی کیا تھا؟ لہذا! اعتراف کرتے ہوئے معراج شریف والے سوال کا جواب چاہا۔ اس کی نسبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ’’اسے یوں سمجھو کہ ایک بادشاہ اپنے مملکت کے انتظام کے لئے ایک نائب مقرر کرتا ہے، وہ صوبہ دار یا نائب، بادشاہ کے حسبِ منشاء خدمات انجام دیتا ہے، بادشاہ اس کی کارگزاریوں سے خوش ہو کر اپنے پاس بلاتا ہے اور انعام وخلعتِ فاخرہ عطا فرماتا ہے نہ یہ کہ اسے بلا کر معطل کر دیتا ہے اور اپنے پاس روک لیتا ہے۔‘‘ یہ سن کر اس نے کہا کہ ’’آپ نے میری پوری تشفی فرمادی اور میری سمجھ میں خوب آ گیا، میں ابھی جا کر بیوی اور بچوں کو لاتا ہوں اور خود مسلمان ہوتا ہوں، ان کو بھی مسلمان کراتا ہوں۔‘‘ (حیات اعلیٰ حضرت، ص ۲۸۷)

(74) غربت وافلاس کے شاکی پر انفرادی کوشش

امام اہلِ سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’سادات کرام میں سے ایک صاحب میرے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور اپنی غربت وافلاس کا رونا روتے رہتے۔ ایک مرتبہ بڑی پریشانی کی حالت میں آئے تو میں نے ان سے پوچھا، ’’جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو کیا وہ بیٹے کے لئے حلال ہو سکتی ہے؟‘‘ انہوں نے فرمایا ’’نہیں۔‘‘ میں نے کہا، ’’امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، جن کی آپ اولاد ہیں، تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارکہ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا، ’’اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے طلاق دی جس میں کبھی رجعت

www.dawateislami.net

نہیں۔'' کیا اس قول کے ہوتے ہوئے سادات کرام کا افلاس میں مبتلاء ہونا تعجب کی بات ہے؟'' وہ کہنے لگے،''واللہ عَزَّوَجَلَّ! میری تسکین ہوگئی۔''اس کے بعد کبھی اپنی غربت کا شکوہ نہ کیا۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت،ص۹۳)



www.dawateislami.net

بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی انفرادی کوشش کے واقعات

﴿1﴾ ایک دہریہ پر انفرادی کوشش

۱۴۰۶ھ میں امیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی پنجاب کے مدنی دورے پر تھے کہ ساہیوال میں آپ کی مڈبھیڑ ایک دہریہ سے ہو گئی۔ وہ اپنے عقائد ونظریات میں بہت پختہ دکھائی دیتا تھا لہٰذا! بحث مباحثہ کی بجائے آپ نے اس امید پر اسے کافی محبت وشفقت سے نوازا کہ ہوسکتا ہے کہ حسنِ اخلاق سے متاثر ہوکر وہ عقائد باطلہ سے تائب ہوجائے۔ آپ کو پاکپتن شریف میں منعقد ہونے والے اجتماعِ ذکر ونعت میں بیان کرنا تھا، لہٰذا وہ بھی آپ کے ہمراہ چلنے پر تیار ہوگیا۔ بذریعہ بس پاکپتن شریف پہنچنے کے بعد آپ نے حضرت سیدنا بابا فریدالدین مسعود گنجِ شکر رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دی۔ وہ دہریہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ تھا۔ رات کے وقت اجتماعِ ذکر ونعت میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں رقت انگیز دعا کروائی۔ حاضرین پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ دورانِ دعا آپ نے رو رو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی، ''یا اللہ عزوجل! راہِ حق کا ایک متلاشی ہمارے ساتھ چل پڑا ہے اور اس نے تیری بارگاہ میں ہاتھ بھی اٹھا دیئے ہیں، اب تُو اس کا دل پھیر دے اور اس کو نورِ ہدایت نصیب کر کے روشنی کا مینار بنا دے۔''

www.dawateislami.net

جب دعا ختم ہوئی تو اس دہریہ نے آپ سے بڑی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عرض کی، ''دورانِ دعا ایک انجانے خوف کے سبب میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے، اب میں نے توبہ کر لی ہے۔'' پھر اس نے آپ کے دست مبارک پر دہریت سے باقاعدہ توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور آپ کے ذریعے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹا بھی اپنے گلے میں ڈال لیا۔

﴿2﴾ بُرا بھلا کہنے والے پر انفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کے اوائل میں امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کو ایک اسلامی بھائی کے بارے میں پتا چلا کہ وہ آپ کو برا بھلا کہتا ہے اور اس نے آپ کی امامت میں نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی ہے۔ ایک دن وہ آپ کو اپنے دوست کے ساتھ سرِ راہ مل گیا۔ آپ نے اسے سلام کیا تو اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ لیکن آپ نے اس کی بے رخی کا کوئی اثر نہ لیا اور اس کے سامنے ہو کر مسکراتے ہوئے کہا ''بہت ناراض ہو بھائی؟.....'' اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور گرم جوشی سے معانقہ کیا۔ اس کے دوست کا کہنا ہے کہ وہ آپ کے جانے کے بعد کہنے لگا، ''عجیب آدمی ہے، میرے منہ پھیر لینے کے باوجود اس نے مجھے گلے لگا لیا، جب اس نے مجھے گلے لگایا تو یوں محسوس ہوا کہ دل کی ساری نفرت محبت میں بدل گئی، لہٰذا! میں مرید بنوں گا تو انہی کا بنوں گا۔'' پھر وہ اسلامی بھائی اپنے کہنے کے مطابق آپ کے مرید بھی بنے اور داڑھی شریف بھی چہرے پر سجالی۔

﴿3﴾ مدنی ماحول سے دور ہو جانے والے پر انفرادی کوشش

باب المدینہ کراچی کے علاقہ لائنز ایریا میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی مدنی

www.dawateislami.net

ماحول سے وابستہ تھے لیکن چند نادان عناصر کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر دعوتِ اسلامی سے بدظن ہوکر مدنی ماحول سے دور ہوگئے اور اپنے دن رات محض دنیا کمانے میں بسر کرنے لگے۔ ایک اسلامی بھائی انہیں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں لے گئے۔ جب امیر اہلِ سنت مدظلہ العالی کو ان کے بارے میں الگ سے بتایا گیا تو آپ نے بھرپور شفقت فرماتے ہوئے انفرادی کوشش فرمائی اور اپنے ساتھ کھانا کھلایا پھر چائے بھی پلائی۔ ملاقات کے اختتام پر اس اسلامی بھائی کے جذبات کچھ یوں تھے کہ اب میں اس مدنی ماحول کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا، آپ استقامت کی دعا کردیجئے۔'' الحمدللہ عزوجل! آج وہ اسلامی بھائی باب المدینہ کی ایک مجلس کے رکن اور اپنے حلقہ کے قافلہ ذمہ دار ہیں۔

﴿4﴾ عیسائی پادری پر انفرادی کوشش

۲۶ شوال المکرّم ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات دوپہر کے وقت ایک عیسائی پادری اپنی اہلیہ کے ہمراہ شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے درِ دولت پر حاضر ہوا۔ اس پادری کا کہنا تھا،

''مجھے خواب میں چار مرتبہ سبز عمامے والے بزرگ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) اور ایک مرتبہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، ان دونوں نے مجھ سے ایک ہی بات ارشاد فرمائی کہ ''**تم عطار کے پاس جاؤ**'' چنانچہ میں تلاشِ بسیار کے بعد آپ تک پہنچنے میں کامیاب ہوا ہوں۔''

پھر اس نے امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی سے کچھ سوالات کئے اور اپنی تسلی چاہی۔ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اس کے سوالات کے تسلی

www.dawateislami.net

بخش جوابات عطا فرمائے۔لیکن اس کا کہنا تھا کہ ''ابھی میرا دل 100 فی صد مطمئن نہیں ہوا،لہذا! آپ بھی دعا کریں، میں بھی دعا کرتا ہوں۔''امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے اس کی درخواست پر رقت انگیز دعا کی جسے سن کر اس پر گریہ طاری ہوگیا اور وہ اپنی اہلیہ سمیت مسلمان ہوگیا۔ پھر اس نے اپنی دوسری بیوی اور تین بچوں کو مسلمان کرنے کے لئے کسی کو اپنے ہمراہ بھیجنے کی درخواست کی تو امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے اپنے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری کو اس نومسلم اسلامی بھائی کے ہمراہ بھیج دیا جن کے ہاتھ پر اس کے بقیہ اہلِ خانہ نے اسلام قبول کرلیا۔

﴿5﴾ مدنی کام چھوڑ دینے والے پر انفرادی کوشش

اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں 1984ء میں دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد ایک عرصہ تک بطورِ حلقہ نگران مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا رہا لیکن کچھ وساوس کا شکار ہوکر بددل ہوگیا اور مدنی کاموں سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ پھر 6 سال کے بعد ایک مرتبہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے پیچھے نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا اور آپ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو آپ نے شفقت بھری مسکراہٹ سے نوازا جس سے دل کی کیفیات بدلنا شروع ہوگئیں۔اس کے بعد چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ آپ کے درِدولت پر سحری کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتے رہے۔الحمدللہ عزوجل! آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے نہ صرف وساوس سے چھٹکارا ملا بلکہ پھر سے مدنی کاموں کے لئے فعال ہوگیا اور آج عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مدنی تربیت گاہ میں ذمہ

www.dawateislami.net

داری سرانجام دے رہا ہوں۔

﴿6﴾ ناراض ہمسائے پر انفرادی کوشش

پہلے پہل امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی موسیٰ لین باب المدینہ (کراچی) میں ایک فلیٹ میں رہا کرتے تھے۔ایک مرتبہ پڑوس میں رہنے والی خاتون کی آپ کے گھر والوں سے کچھ بدمزگی ہوگئی۔اس خاتون نے اسی وقت گھر میں موجود اپنے بچوں کے ابو کو سارا قصہ اپنے انداز میں جاسنایا۔وہ اس کی بات سن کر بھڑک اٹھا اور خطرناک تیور لئے آپ کے گھر پہنچا اور آپ سے ملنے کا تقاضا کیا لیکن آپ اس وقت راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر اختیار کئے ہوئے تھے۔یہاں سے ناکام ہونے کے بعد وہ اس مسجد میں جا پہنچا جہاں آپ امامت فرماتے تھے اور آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے خلاف واویلا مچانا شروع کردیا اور مختلف قسم کی دھمکیاں دے ڈالیں۔

جب آپ قافلے سے واپسی پر مسجد میں پہنچے تو آپ کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔آپ نے تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی انتقامی کاروائی نہ کی بلکہ اس کو منانے کی فکر میں لگ گئے۔چند دن بعد مسجد سے گھر کی طرف جاتے ہوئے وہی شخص اپنے گھر کے باہر کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا مل گیا۔آپ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھ گئے اور سلام کیا۔آپ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمودار ہوئے لیکن آپ نے اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہایت نرمی اور شفقت سے کہا،''بھائی! آپ تو بہت ناراض دکھائی دیتے ہیں؟.....'' آپ کا پیار بھرا انداز دیکھ کر اس کا دل پسیج گیا اور اس کی ناراضگی دور ہوگئی۔یہاں تک کہ وہ باصرار آپ کو اپنے گھر لے گیا اور ٹھنڈے مشروب سے آپ کی خاطر تواضع کی۔

www.dawateislami.net

﴿7﴾ اپنے مدنی مُنّے پر انفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا، ''انہیں تہجد پڑھوانی چاہئیے۔'' اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے حد غلبہ تھا لہٰذا! پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ لیکن امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا، ''یہ کیا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا، ''چاند۔'' پھر آپ نے پوچھا، ''یہ کیا کر رہا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا، ''گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے۔'' اس گفتگو کے دوران مدنی منّا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اسے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

﴿8﴾ شدید تھکن کے باوجود انفرادی کوشش

۱۹۹۱ء میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے ہوئے جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ھند کے شہر دہلی میں پہنچے تو وہاں جامع مسجد نورُ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں قیام کیا۔ طویل سفر کی تھکن کی وجہ سے اکثر شرکائے قافلہ عشاء کے بعد بہت جلد نیند کی آغوش میں پہنچ گئے لیکن آپ شدید تھکاوٹ کے باوجود آدھی رات تک وہاں پر ملاقات کی غرض سے آنے والے اسلامی بھائیوں پر

www.dawateislami.net

انفرادی کوشش فرماتے رہے۔

﴿9﴾ گونگے بہرے اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش

الحمدللہ عزوجل! قوتِ گویائی سے محروم یعنی گونگے اسلامی بھائی بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں۔جن کی تربیت اشاروں کی زبان میں کی جاتی ہے۔اور تربیت کرنے والے اسلامی بھائی حقیقتاً گونگے نہیں ہوتے لیکن وہ اشاروں کی زبان میں گفتگو کرنا جانتے ہیں۔ایک مرتبہ بہت سے گونگے اسلامی بھائی امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ان میں ایک گونگا ایسا تھا جو بدمذہبوں کے عقائد کی طرف مائل تھا۔کسی نے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ نے ان کی تربیت کرنے والے اسلامی بھائی کے ذریعے اس سے گفتگو کی۔الحمدللہ عزوجل! آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے وہ گونگا اپنے برے عقائد سے تائب ہوگیا۔

﴿10﴾ کلمۂ کفر بولنے والے پر انفرادی کوشش

بہت عرصہ قبل یعقوب ٹیرس سولجر بازار کے رہائشی اسلامی بھائی امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوئے تو کسی وجہ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ انتہائی مایوسی کے عالم میں ان کے منہ سے کلمۂ کفر نکل گیا۔جب آپ کو ان کی زبان سے نکلنے والے کلمات کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے (کچھ اس طرح) فرمایا ''یہ تو کلمۂ کفر ہے۔'' اس کے بعد اس اسلامی بھائی کی شدومد سے تلاش شروع کردی گئی۔تقریباً دو گھنٹے کی تلاش کے بعد بالآخر امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی اس اسلامی بھائی کے گھر جا پہنچے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسے کلمۂ کفر کے بارے میں بتایا اور توبہ کی ترغیب

www.dawateislami.net

دلائی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! اس اسلامی بھائی نے آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے توبہ کر کے تجدید ایمان کرلیا۔

﴿11﴾ عذابِ جہنم سے ڈرانے کے لئے انفرادی کوشش

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلَّمہ الباری فرماتے ہیں کہ

''بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہوگیا۔ جب میں نے اپنے باباجان امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا، ''دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہوگیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہوگی۔''

﴿12﴾ سنت سکھانے کے لئے انفرادی کوشش

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری مدظلہ العالی کا ہی بیان ہے کہ

''بچپن میں ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اپنے گھر (واقع پیر کالونی باب المدینہ کراچی) سے فیضان مدینہ (واقع محلّہ سوداگران) کی طرف آرہا تھا۔ اسی دوران راستے میں ایک پُول (کھمبا) ہمارے درمیان حائل ہوگیا۔ جب وہاں سے گزرنے کے بعد میں دوبارہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے قریب ہوا تو آپ نے سلام ارشاد فرمایا۔ میں جواب دے چکا تو فرمایا، ''راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہوجائے تو دوبارہ ملاقات پر سلام کرنا سنت ہے۔'' الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کے بعد سے ہمیشہ میری یہ کوشش رہی کہ جب بھی ایسا موقع آئے تو میں ہی سلام میں

www.dawateislami.net

پہل کروں۔

﴿13﴾ ائیر پورٹ پر انفرادی کوشش

قومی ائیر لائن میں ملازمت کرنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ۱۹۹۵ء میں جب امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی سفرِ حج کے لئے ائیر پورٹ پہنچے اور میرے کاؤنٹر سے بورڈنگ پاس (Boarding PASS) لیا پھر امیگریشن کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ میں نے آپ کے بعد بورڈنگ پاس لینے والے اسلامی بھائی سے دریافت کیا کہ ''کیا بات ہے، آج آپ لوگوں (یعنی سبز عمامے والوں) کا بہت رش ہے؟ کیا کوئی جارہا ہے؟'' اس اسلامی بھائی نے بتایا کہ ''آج امیرِ اہلِ سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی حج کے لئے جارہے ہیں۔'' میں نے کہا، ''مجھے بھی بتایئے امیرِ اہلِ سنت کون سے ہیں؟ (کیونکہ میں امیرِ اہل سنت مدظلہ کو پہچانتا نہ تھا)۔'' اس اسلامی بھائی نے بتایا کہ ''جو ابھی ابھی کاؤنٹر سے بورڈنگ پاس لے کر گئے ہیں وہ ہی تو امیرِ اہلِ سنت ہیں۔'' یہ سنتے ہی میں فوراً امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی سے ملاقات کے لئے بڑھا، آگے جا کر دیکھا تو امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو امیگریشن کاونٹر کے قریب قطار میں کھڑے پایا۔ قریب جا کر سلام عرض کیا اور درخواست کی، ''حضور! بہت لمبی لائن ہے، لایئے میں آپ کی امیگریشن کروا دیتا ہوں۔'' لیکن امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے حقوق العباد تلف ہونے کے خوف سے منع فرمادیا۔ یہ دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا کہ ''میں نے بڑی بڑی شخصیات کو دیکھا لیکن کوئی اس طرح قطار میں کھڑا نہیں ہوتا۔'' چنانچہ میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے انتظار میں وہیں رُکا رہا۔ جب امیر اہل سنت امیگریشن Clear کروا کر آگے بڑھے تو میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

www.dawateislami.net

امیر اہل سنت مدظلہ العالی نے چند قدم ساتھ چلنے کے دوران اتنی محبت دی کہ میں آپ کے حسن اخلاق کا گرویدہ ہوگیا اور عرض کی، ''میں آپ کے ساتھ کچھ دیر بیٹھنا چاہتا ہوں۔'' امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے کرم فرماتے ہوئے مجھے وقت عطا کیا اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے اجتماع کی دعوت بھی پیش کی۔ میں نے اجتماع میں شرکت کی حامی بھرلی اور آپ کی خدمت میں درخواست کی، ''مجھے اپنا مرید بنالیجئے۔'' جسے آپ نے قبول فرمالیا۔ اس طرح میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی انفرادی کوشش کی برکت سے مدنی ماحول سے بھی وابستہ ہوگیا اور آپ کے ذریعے مجھے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کا دامن تھامنا بھی نصیب ہوگیا۔

﴿14﴾ قادیانی پروفیسر پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، میں اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنا چکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سن کر دل کی دنیا زیروزبر ہوگئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسیٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟''

بانیٔ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بلا تاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً توبہ کر کے اسلام قبول کر لیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (معاذ اللہ عزوجل) مرتد کیا ہے

www.dawateislami.net

انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔''

الحمدللہ عزوجل! جب یہ مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔اس پروفیسر اسلامی بھائی کے باپ اور خاندان والوں نے اس پر بہت سختیاں کیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اور بیوی بچوں سمیت باب المدینہ (کراچی) میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنے اسلام کا اظہار بھی کیا۔امیر اہل سنت کے بیان سننے کی برکت سے آخرِ کار اس کے پورے خاندان کو قادیانی مذہب سے نجات حاصل ہوئی اور وہ دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگئے۔

﴿15﴾ کسی کا نام بگاڑنے والے پر انفرادی کوشش

کچھ عرصہ قبل کسی نے آپ کے سامنے وساوس کا شکار ہوکر دعوتِ اسلامی کی مخالفت پر اتر آنے والے گروہ کے سربراہ کا نام برے لقب کے ساتھ لے ڈالا تو آپ نے فوری طور پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا،''ایسا نہ بولیں کہ کسی مسلمان کا نام بگاڑنے والے کو قرآنِ عظیم میں ''فاسق'' کہا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ،

''وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ 0 ترجمۂ کنزالایمان:اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو،کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔''(پ۲۶،سورۃ الحجرات:۱۱)

﴿16﴾ مرتد ہوجانے والے پر انفرادی کوشش

www.dawateislami.net

ایک مرتبہ کوئی مبلغ ایک ایسے شخص کو امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار مدظلہ العالی کی بارگاہ میں لے کر آیا جو انتہائی سنگین نوعیت کے جرائم میں ملوث تھا حتی کہ تین قتل بھی کر چکا تھا اور جیل میں سزا بھی کاٹ چکا تھا۔ اس نے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں اپنی داستان عرض کی اور کہنے لگا کہ، ''میں اپنی بقیہ زندگی عیسائی بن کر گزارنا چاہتا ہوں لیکن آپ کا یہ اسلامی بھائی بہت اصرار کر کے مجھے آپ کے پاس لے آیا ہے۔ لہذا! اگر آپ مجھے مطمئن کر دیں تو ٹھیک، وگرنہ (معاذ اللہ) میں صبح گرجا گھر جا کر باقاعدہ عیسائی مذہب اختیار کر لوں گا اور پھر سے جرائم کی دنیا میں مصروف ہو جاؤں گا۔''

بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے بڑی توجہ کے ساتھ اس کی باتیں سننے کے بعد بڑے پیار اور شفقت بھرے لہجے میں اس کو سمجھانا شروع کیا۔ مدنی مٹھاس سے لبریز کلمات گویا تاثیر کا تیر بن کر اس کے جگر میں پیوست ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ شخص امیرِ اہلِ سنت کی دست بوسی کرتا ہوا نظر آیا۔ الحمدللہ عزوجل! وہ عیسائی بننے کے ارادے سے بھی باز آ گیا، مگر چونکہ وہ عیسائی بننے کا ارادہ کر چکا تھا، اس لئے شرعی حکم کے مطابق وہ مرتد ہو چکا تھا، لہذا! آپ نے اسے توبہ کروائی اور از سرِ نو مسلمان کیا۔ پھر اس نے آپ کے دست مبارک پر بیعت ہو کر شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔

(17) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے کے لئے انفرادی کوشش

شہزادۂ عطار حاجی احمد عبید رضا عطاری مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ

''عَرَب اَمارات کے قیام کے دوران ۱۲ جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ دبئی سے

www.dawateislami.net

کراچی ٹیلی فونک بیان کرکے امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ جب اپنی قیام گاہ کی طرف جارہے تھے اس وقت میں (عبید رضا ابن عطّار) بھی ہمراہ تھا۔راستے میں ہماری گاڑی سمندر کے قریب سے ہوتی ہوئی ''جسر المکتوم'' (Al Maktoom Bridge) کے قریب سے گزری تو ایک اسلامی بھائی نے جسر المکتوم کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ''سمندر پر بنے ہوئے اس پل پر گاڑیوں کی آمدورفت رہتی ہے،ضرورتاً ٹریفک روک کر اس کو اوپر اٹھادیا جاتا ہے اور اسکے نیچے سے سفینے گزرتے ہیں۔'' یہ سن کر گاڑی پر سوار اسلامی بھائی انتہائی تجسس کے ساتھ اس پُل کی طرف متوجہ ہوئے اور امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بھی توجہ دیکھنے کی طرف مبذول کروانا چاہی۔اس پر آپ نے فرمایا،''اس پل کو دیکھ کر کیا لینا ہے؟'' پھر یہ شعر پڑھا۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے　　قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

اس پر اُس اسلامی بھائی نے تعجب کے ساتھ عرض کی،''کیا سیر وتفریح کرنا شرعاً منع ہے؟ یعنی اس طرح کے پُل وغیرہ تفریحاً نہیں دیکھ سکتے؟'' تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''اگر مَنْہِیّاتِ شرعی نہ ہوں تو اس طرح کے نظارے اگرچہ شرعاً مباح ہیں مگر بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، آنکھوں کو مباح یعنی جائز خوشنما نظاروں کے دیکھنے سے بھی بچاؤ اور ان کو قید میں رکھو اگر ان کو آزاد چھوڑو گے تو پھر یہ حرام کی طرف دیکھنے کا بھی مطالبہ کریں گی۔امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں،

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں　　دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

(18) خود کو جنتی سمجھنے والے پر انفرادی کوشش

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اوائل میں شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے ہاتھوں بیعت ہوکر مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے نواب شاہ (سندھ) سے تعلق رکھنے والے مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بتایا کہ ''میں پہلے پہل عورتوں اور مردوں کے مشترکہ ورائٹی پروگرامز میں رنگین روشنیوں کے بیچ ناچ گانا کرکے لوگوں کو تفریح مہیا کرتا تھا۔لیکن الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ کا مرید بننے اور دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول کو اپنا لینے کی برکت سے میری زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔ مجھے گناہوں سے توبہ کرنے اور نیکیوں کی طرف مائل ہونے کی توفیق ملی۔ میں فرائض وواجبات تو کیا، مستحبات ونوافل پر بھی عمل پیرا رہنے لگا نیز راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرکے نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت بھی حاصل ہونے لگی۔ گناہوں سے دوری اور نیکیوں کی سعادت ملنے کی بناء پر مجھ پر سُرور کی ایک عجیب کیفیت طاری رہنے لگی۔

اسی کیفیت میں ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتھم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری ہوئی اور میں آپ کی ہمراہی میں باب المدینہ (کراچی) شہید مسجد کھارادر سے آپ کے آستانے شریف واقع موسیٰ لین (باب المدینہ) کی طرف جارہا تھا کہ سُرور کی اسی کیفیت میں اچانک میں نے پیرومرشد کی بارگاہ میں عرض کی ''!حضور مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں جنتی ہوں۔'' آپ یہ بات سن کر چونکے اور فوراً پوچھا ''یہ آپ کیونکر کہہ رہے ہیں؟'' میں نے عرض کی '' حضور! دعوت اسلامی جیسے مَدَنی ماحول سے وابستگی، اسکی بَرَکت سے گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں پر استقامت کا حصول اور پھر آپ جیسے ولی کامل سے مرید ہونے کی سعادت.....اسلئے مجھے لگتا ہے میں جنتی ہوں۔''

www.dawateislami.net

آپ نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''حضرت سیدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟'' میں نے عرض کی ''حضور! وہ تو ''**قطعی جنتی**'' ہیں۔'' یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: ''قطعی جنتی ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ تھی کہ آپ خوف خدا عَزَّوَجَلَّ میں اس قدر رویا کرتے تھے کہ آپ کے مبارک اور روشن رخسار نور بار پر کثرت گریہ کے سبب لکیریں بن گئی تھیں، کیا یہی حالت آپ کی بھی ہے؟''

آپ کی بات سن کر میں نے فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کی۔ آپ نے انفرادی کوشش جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا،

''ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے کتنی بھی نیکیاں کرنے کی سعادت ملے اور گناہوں سے بچنے کا کتنا ہی سامان ہو، اسی کی بارگاہ میں رجوع رکھیں، اس سے ڈرتے رہیں، اور بہتری کی کوشش میں لگے رہیں اور یہ کوشش کبھی ترک نہیں ہونی چاہئے کہ اصل کامیابی دنیا سے ایمان سلامت لے کر جانے میں ہے۔''

﴿19﴾ صحیح سجدہ نہ کرنے والے پر انفرادی کوشش

ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے درِ دولت پر ایک اسلامی بھائی کسی نماز کی سنتیں ادا کر رہے تھے۔ وہ سجدے کی حالت میں تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ان کے پاؤں کی انگلیاں ٹھیک سے زمین پر نہیں لگی ہوئیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے عملی طور پر اشارہ کر کے بتایا کہ ''سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا پیٹ زمین پر اس طرح زمین پر لگنا چاہئے۔''

www.dawateislami.net

﴿20﴾ کفریہ کلمہ بولنے والے پر انفرادی کوشش

بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''میٹھے بول'' میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ،

''ایک بار کسی محفل میں کسی اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ''ہمارے نانا جان آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق رکھتے ہیں۔'' پھر اشارہ کر کے بتانے لگے کہ وہ سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں نے ان کے نانا جان کا بڑا نام سنا تھا لہذا شوقِ دیدار میں وہاں جا پہنچا۔ وہ مذہبی وضع قطع کے ایک ضعیف العمر بزرگ تھے جو معتقدین کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے۔ میں سلام و مصافحہ کے بعد ان کے قریب بیٹھ گیا۔ بے چارے باتونی بہت تھے، مسلسل بولتے ہی چلے جارہے تھے۔ ذرا رکے تو کسی نے پوچھ لیا، ''حضرت! آپ کی عمر شریف کتنی ہے؟'' زبان سے فوراً الفاظ پھسل پڑے، ''اجی! عمر کیا پوچھتے ہو، دراصل بات یہ ہے کہ حضرتِ ملک الموت علیہ السلام مجھے بھول گئے ہیں۔'' حاضرین قہقہہ مار کر ہنسے لیکن مجھے کاٹو تو لہو نہیں، چنانچہ میں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ذرا بلند آواز سے کہا، ''آپ توبہ کر لیجئے کہ آپ نے ملک الموت علیہ السلام کی توہین کر دی اور یہ کلمہ کفر ہے، جتنے لوگ یہ جملہ سمجھنے کے باوجود ہنسے وہ بھی سن لیں کہ کفر پر خوش ہونا بھی کفر ہے، لہذا وہ بھی توبہ کریں۔'' میری بات سن کر مجمع پر سناٹا طاری ہو گیا اور وہ بزرگ چونکہ ''بڑی نسبتوں'' والے تھے، میری بات سن کر آبدیدہ ہو گئے اور سب کو گواہ بنا کر توبہ کر لی۔

﴿21﴾ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کے لئے انفرادی کوشش

مرکزی مجلس شوریٰ کے ایک رُکن مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

www.dawateislami.net

''میرے چھوٹے بھائی جو کہ درسِ نظامی درجہ خامسہ کے طالب علم رہ چکے ہیں، اور میرے پھوپھازاد بھائی لاہور سے کچھ سامان چھوڑنے کے لئے دو دن کے لئے کراچی تشریف لائے۔ جب وہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی خدمتِ اقدس میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ مدظلہ العالی نے انتہائی شفقت کے ساتھ ان پر انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی تو وہ دونوں گھر کے لئے روانہ ہونے کی بجائے ہاتھوں ہاتھ راہ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔'' جب امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

﴿22﴾ بذریعہ ای میل (E.Mail) انفرادی کوشش

ایک مرتبہ عرب امارات سے باب المدینہ (کراچی) تشریف لانے سے قبل امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے نگاہ کی حفاظت سے متعلق انفرادی کوشش پر مشتمل ایک E.Mail اپنے شہزادے حاجی احمد عبید رضا مدظلہ العالی کو بھیجی، جس کا کچھ حصہ پیش خدمت ہے۔

''ان شاء اللہ عزوجل جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب P.I.A کے ذریعے رات تقریباً ۱۲ بجے روانگی ہے اور ان شاء اللہ عزوجل رات کے تین بجے باب المدینہ مطار (یعنی ائیر پورٹ) پر اتر جائیں گے۔ چونکہ مطار (یعنی ائیر پورٹ) پر بے پردہ عورتوں سے بھرا پُرا گندا سا ماحول ہوتا ہے، اس لئے ذہن یہ بن رہا ہے کہ میں کسی کو بھی مطار (ائیر پورٹ) آنے کا نہ کہوں کہ کہیں میرے کہنے کے سبب وہ آئیں اور بدنگاہیوں سے نہ بچ پائیں اور آخرت میں مجھے بھی اسکا کہیں حساب نہ دینا پڑ جائے کہ ''تُو جب

www.dawateislami.net

حالات سے واقف تھا کہ جب ہر ایک آنکھوں کا قفل مدینہ نہیں لگا پا رہا تھا تو اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کو مطار (ائیر پورٹ) پر کیوں جمع کرتا رہا؟'' آہ! حساب کے سامنے کی تاب نہیں، میں نے سارے گناہوں سے بار بار توبہ کی ہے، آپ کو گواہ رکھ کر بھی توبہ کرتا ہوں۔ استقامت کی دعا فرما دیجئے۔ آہ! آہ! آہ!

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا

(لیکن) حارسین کی آمد ہماری مجبوری ہے، زہے نصیب! کہ صرف گاڑیوں کے ڈرائیور اور حارسین تشریف لائیں اور وہ بھی کار پارکنگ کی جگہ تشریف رکھیں۔ ہاں! جن کو اپنی آنکھوں کے قفل مدینہ پر اعتماد ہو وہ بے شک تشریف لائیں۔ میں نے یہ خوف خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب لکھا ہے۔ آپ مجھے جلدی مشورہ میل فرما دیجئے۔ اور جن جن کو چاہیں ان کو اس میل کی پرنٹ آؤٹ پڑھا دیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بحث میں نہیں پڑیں گے۔''

(23) مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران پر انفرادی کوشش

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوتِ اسلامی سے وابستگی بھی انفرادی کوشش کا ہی نتیجہ ہے۔ چنانچہ جب آپ پہلی مرتبہ اجتماع میں تشریف لائے اور اجتماع ختم ہونے کے بعد گھر جانے لگے تو کسی مبلغ نے آگے بڑھ کر پیار بھرے انداز میں آپ پر انفرادی کوشش کی۔ اس مبلغ کا والہانہ پن دیکھ کر آپ بہت متأثر ہوئے اور اگلی جمعرات پھر اجتماع میں حاضری دی۔ پھر آپ کی ملاقات امیرِ اہلِ سنت سے کروائی گئی جنہوں نے اپنے شفقت بھرے انداز

www.dawateislami.net

میں آپ پر انفرادی کوشش کی۔اس کے بعد آپ اس مدنی ماحول سے ایسے وابستہ ہوئے اور دعوتِ اسلامی کی ترقی کے لئے بھرپور کوششیں کیں کہ آج آپ کے مزار پر پھولوں کے انبار دکھائی دیتے ہیں اور ایک بھینی بھینی خوشبو مہکتی رہتی ہے۔

﴿24﴾ ملاقات کے لئے آنے والے پر انفرادی کوشش

ایک صاحب اپنے منّے کو گود میں اٹھائے فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ''اس بچے کی بینائی چلی گئی ہے۔'' اور دم کرنے کی درخواست کی۔امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے (دم کرنے کے بعد) ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا، ''آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور دورانِ سفر دعا مانگئے، ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ کرم ہوگا۔'' کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منّے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر کیا اور دعا مانگی، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! اب میرے منّے کی بینائی واپس آچکی ہے۔

﴿25﴾ خط کے ذریعے انفرادی کوشش

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی بذریعہ تحریر بھی انفرادی کوشش فرماتے رہتے ہیں، ذیل میں انفرادی کوشش پر مشتمل آپ کا ایک منتخب مکتوب پیش کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

.....محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے بندۂ خدا عزوجل، امتیِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم، غلامِ صحابہ رضی اللہ عنھم واہلِ بیتِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی

www.dawateislami.net

خدمت میں طائف میں زخمی ہونے والے عظیم مبلغ محمدِ مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مقدس سے بھری ہوئیں نعلین مبارکین کو چومتا ہوا بیقرار سلام،

السلام علیکم ورحمة الله وبر کاته ومغفرته

الحمد لله رب العٰلمین علی کل حال۔

اللہ عزوجل آپ کو دونوں جہاں کی بہتریاں اور شاد کامیاں نصیب فرمائے، اپنی رحمت ومغفرت سے نوازے، بار بار حج نصیب فرمائے اور بار بار میٹھا مدینہ دکھائے۔ اللہ عزوجل آپ کو اسلام کی سربلندی کیلئے تن من اور دھن کی قربانی پیش کرنے کا جذبہ بلکہ سعادت نصیب کرے۔ اللہ پاک جل جلالہ آپ کو مدینہ منورہ میں ایمان وعافیت کے ساتھ موت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس عطا فرمائے۔ مدینے کی دُھول کے صدقے میں یہ تمام دعائیں مجھ..... کے حق میں قبول فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وبارک وسلم۔

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے ﷺ

آج سے تقریباً ۱۴۰۰ سال پہلے جب اس مادر گیتی میں ہر طرف کفر وضَلالت، جَہالت وسَفاہت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ فاران کی چوٹی سے رُشد وہدایت کا ماہتاب چمکا جس کے انوار سے اَکوانِ عالم منوَّر ہوگئے۔ ہمارے میٹھے میٹھے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ۲۳ سال کے قلیل عرصے میں بنی نَوع انسان کو ترقی کی اس معراج پر پہنچادیا کہ دنیا کی تاریخ اِس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ غُلامانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنِ کرم تھامے ترقی کی منازل طے کرتے رہے۔ وہ علم وعمل کے پیکر ہوتے تھے۔ اُن مسلمانوں کا ہر عمل اپنے پیارے آقا صلی

www.dawateislami.net

اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہوتا تھا۔ وہ ''دنیا'' کیلئے نہیں خدا و مصطفٰے عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زندگی گزارتے تھے۔اور.....اور.....اب؟ آہ! آج کے مسلمانوں کا طرزِ عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔لہذا مسلمان اب ترقی کے بجائے تیزی سے تنزُّل کی گھاٹی میں گرتا چلا جارہا ہے۔کیوں کہ علم دین کی جگہ علم دنیا نے لے لی۔سنت کی جگہ انگریزی فیشن کی نُحُوست چھا گئی۔اب جینے کا مقصد صرف اور صرف دنیا اور بس دنیا کا حُصول بن کر رہ گیا ہے۔

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے　　امّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

آہ! اب ذلّت وخواری مسلمانوں کا مقدّر بن چکی ہے۔نہ طاقت وقوت ہے نہ شان وشوکت، نہ آپس میں محبت والفت ہے نہ حسن اخلاق واچھی عادت بلکہ ہر برائی اب مسلمانوں میں موجود ہے۔یہ سب زندگی کا مقصد بھلا دینے کے سبب ہے۔اللہ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی ارشاد فرما چکے ہیں،

''جب میری امت دنیا کو قابلِ عظمت سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت ان کے دلوں سے نکل جائیگی اور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہوجائیگی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ تبارک وتعالی کی نظر سے گر جائیگی۔'' (ترمذی)

حدیث بالا پر غور فرمائیے! واقعی اب ہر شخص دنیا ہی کا متوالا نظر آتا ہے۔اسی دنیا کو سنوارنے کی ہر ایک کو دھن ہے۔اسی دنیا کے ہنر وفن سیکھنے میں ہر ایک مگن ہے۔ عُلُومِ دُنیوی کی بڑی بڑی ڈگریاں سب کو عزیز ہیں مگر نماز، وضو وغسل کے احکام سیکھنے کی کسی کو نہیں پڑی۔دنیا کے مشکل ترین معاملات کی تھیُوری اگرچہ معلوم ہے مگر نماز جنازہ

www.dawateislami.net

نہیں آتی ۔ انگریزی لباس میں ملبوس ، پینٹ اور شرٹ میں کسا کسایا اَپ ٹُو ڈیٹ نوجوان پٹاخ پٹاخ بوٹ پچھاڑتا گزرے تو سب کو بھلا لگے مگر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ سنتوں بھرے سفید لباس میں ملبوس، بارِیش و باعِمامہ سنت کے مطابق زلفیں لہراتا، نگاہیں نیچی کئے خوشبوئیں مہکاتا گزرے تو ایک آنکھ نہ بھائے ۔ آہ!

وہ دور آیا کہ دیوانۂ نبی کیلئے ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

نہ جانے مسلمان کب غفلت کی نیند سے بیدار ہوگا! یہ سینما گھروں اور بری صحبتوں سے نکل کر مسجد کی طرف کب پلٹے گا؟ خود برائی سے باز رہ کر دوسروں کو برائیوں سے باز رکھنا کب سیکھے گا؟ وہ مسلمان کس قدر بدنصیب ہے جو دنیا کی ذلیل دولت کی خاطر تو اپنا گھر بار، ماں باپ، وطنِ عزیز سب کچھ چھوڑ کر دُور دراز کے ملکوں کا سفر اختیار کرسکتا ہے مگر اللہ عزوجل کے دین کی سربلندی کی خاطر وہ اپنے گھر سے چند روز کیلئے بھی نکلنے کے لئے تیار نہیں ۔ وہ ماں باپ بھی کتنے عجیب ہیں کہ اپنی اولاد کو علمِ دنیا کی خاطر دُور دراز کے ممالک میں کفّار تک کے سپرد کرتے ہوئے نہیں ہچکچاتے مگر سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں چند روز بھی سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتے ۔ پہلے کے مسلمان ماں باپ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت کرتے تھے اور اپنے جگر پاروں کو دین سیکھنے کیلئے کس فراخ دلی کے ساتھ راہِ خدا عزوجل میں وقف کرتے تھے، اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے ۔

''ایک بزرگ سے ان کے اکلوتے صاحبزادے نے علمِ دین سیکھنے کیلئے سفر کی اجازت چاہی ۔ پہلے کے دور میں سفر بے حد دشوار گزار ہوتے تھے انہوں نے بخوشی اپنے بیٹے کو راہ خدا عزوجل میں وقف کردیا۔ تقریباً دس سال کے بعد بیٹا اپنے والدین کی

www.dawateislami.net

زیارت کی غرض سے سفر کر کے ایک تاریک رات موسلا دھار بارش میں بھیگتا ہوا گھر تک پہنچتا ہے اور دروازے پر دستک دیتا ہے۔ اندر سے بوڑھے باپ کی آواز آتی ہے کون؟ جواب دیتا ہے، آپ کا بیٹا ''احمد''۔ اندر سے آواز آتی ہے، ''ہمارا ایک ہی بیٹا تھا جسے ہم نے راہ خدا عزوجل میں وقف کر دیا ہے، ہم راہ خدا عزوجل میں دے کر واپس نہیں لیتے۔ جواب سن کر بیٹا ایک بار پھر علمِ دین کا جذبہ لیکر وہیں سے پلٹ جاتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ)

کاش! مسلمان اپنی ذمّہ داری سمجھیں اور ایک بار پھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے گلی گلی، قریہ قریہ، شہر شہر، ملک ملک پھیل جائیں۔ تمام افرادِ خانہ کو سلام۔ مجھ .....کو دعائے مدینہ سے نوازتے رہیں، دعوت اسلامی کے مدنی قافلے میں ہر ماہ کم از کم تین دن سفر کی مدنی التجا ہے۔ دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرمایا کریں۔ والسلام مع الاکرام



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں بھی چاہئیے کہ اپنے اکابرین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کو ساری دنیا میں عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی مقدس عادت کو اپنالیں اور اپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیکیوں کا خزانہ جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔



www.dawateislami.net

انفرادی کوشش کی راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹیں اور انھیں دور کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انفرادی کوشش کی تمام تر اہمیت اور فوائد کے باوجود اسلامی بھائیوں کی بہت بڑی تعداد اس اہم مدنی کام کو اپنے لئے بہت مشکل تصور کرتی ہے۔ چنانچہ! ایسے اسلامی بھائی بار بار کی ترغیب کے باوجود اس مدنی کام کے لئے کما حقہ فعال نہیں ہو پاتے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کی طرف سے عموماً جن رکاوٹوں کا اظہار کیا جاتا ہے، وہ رکاوٹیں اور ان کو دور کرنے کا طریقہ پیشِ خدمت ہے۔

(1) شرم و جھجک:

ہم بھرپور انفرادی کوشش کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں شرم آتی ہے اور جھجھک محسوس ہوتی ہے۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی صورت میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو بھی کام پہلی مرتبہ کیا جائے اس میں جھجھک محسوس ہوتی ہی ہے۔ اس جھجک کو دور کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جیسے بھی بن پڑے ہمت کر کے انفرادی کوشش کا آغاز کر دیا جائے۔ پہلے پہل جھجھک محسوس ہوگی لیکن بعد میں اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ جس طرح تیراکی سیکھنے کی خواہش رکھنے والے کو پانی سے کتنا ہی خوف محسوس کیوں نہ ہو اسے دریا میں اترنا ہی پڑتا ہے، اسی طرح انفرادی کوشش سیکھنے

www.dawateislami.net

کے لئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرنا ہی پڑے گی۔اس سلسلے میں اس حکایت پر غور کیجئے،

''ایک چھوٹا سا بگلہ جو اونچی چٹان پر ہی پیدا ہوا تھا۔ پہلے پہل اس کے بہن بھائی اور ماں اسے مچھلیاں لا کر کھلاتے رہے۔جب وہ تھوڑا سے بڑا ہو گیا تو انہوں نے اس سے خود شکار کر کے کھانے کا مطالبہ کیا لیکن وہ اڑنے سے ڈرتا رہا۔آخر ایک دن ایسا آیا کہ کوئی بھی اس کے پاس مچھلی وغیرہ نہ لایا۔جب وہ بھوک سے نڈھال ہو گیا اور اس نے چٹان سے نیچے جھانکا تو اسے نیچے بہت بڑا سمندر دکھائی دیا جہاں سے اسے خوراک مل سکتی تھی۔اسے اڑنے سے بے حد ڈر لگا لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا چنانچہ اس نے ہمت کر کے چٹان سے چھلانگ لگا دی۔وہ نیچے گرنا شروع ہو گیا لیکن اچانک اس نے محسوس کیا کہ اس کے پر پھڑ پھڑا رہے ہیں اور وہ اڑ رہا ہے۔وہ آرام سے ساحلِ سمندر پر اتر آیا۔اب وہ خود اپنی خوراک کا انتظام کرنے کے لائق ہو چکا تھا۔''

اسی طرح شدید سردی میں ٹھنڈے پانی کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن اگر کبھی فجر کے وقت اس سے وضو کرنا پڑ جائے تو پہلی مرتبہ ہاتھ میں لینے پر اس کی ٹھنڈک برداشت کرنا بے حد مشکل لیکن بعد میں بے حد آسان ہو جاتا ہے۔بالکل اسی طرح انفرادی کوشش کرنے میں جھجھک کا شکار ہونے والے کو چاہیے کہ وہ احساسِ کمتری میں مبتلاء ہونے کی بجائے موقع ملتے ہی ہمت کر کے انفرادی کوشش کا آغاز کر دیا کرے اور اپنی نظر اسباب پر نہیں خالقِ اسباب عزوجل پر رکھے۔مسلسل انفرادی کوشش جاری رکھنے کی برکت سے ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسے بلا کی خود اعتمادی حاصل ہو جائے گی اور وہ اپنی ابتدائی کیفیات کو یاد کر کے مسکرائے بغیر نہ رہ سکے گا۔

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے بعد مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ''دعوت اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع'' ہے جو ہر سال مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی جب اس اجتماع میں بیان فرماتے ہیں تو سننے والوں کی توجہ کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔ آج لاکھوں کے اجتماع میں بیان کرنے، ذکر اللہ عزوجل اور دعا کروانے والے بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی اپنے ابتدائی بیان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''دعوتِ اسلامی کے بننے سے قبل میں نے اپنی زندگی میں پہلا بیان ''فضول خرچی'' کے موضوع پر کیا تھا۔ مجھ سے پہلے جس مقرر نے بیان کیا، وہ بیان کے دوران گاہے بگاہے نگاہ اٹھا کر سر گھما کر حاضرین کو بھی دیکھتے تھے۔ جب میں بیان کے لئے کھڑا ہوا تو نگاہیں نیچی کئے بیان شروع کر دیا۔ دورانِ بیان میں نے سوچا کہ مجھ سے پہلے بیان کرنے والے نگاہ اٹھا کر حاضرین کو بھی دیکھتے تھے، کیوں نہ میں بھی اسی طرح کروں۔ لیکن جب میں نے نگاہ اٹھائی تو نفسیاتی طور پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی اور اس وقت میرے دل کی جو حالت تھی وہ میں ہی جانتا ہوں اور مجھے کیا یاد رہا اور کیا نہیں؟ یہ میں ہی جانتا ہوں۔''

(2) طریقہ نہیں آتا:

بعض اسلامی بھائی یہ سوچ کر انفرادی کوشش کرنے کی سعادت سے محروم رہتے ہیں کہ ہم کیسے انفرادی کوشش کریں ہمیں تو اس کا طریقہ ہی نہیں آتا؟

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

اس سلسلے میں عرض ہے کہ پہلی فرصت میں ''مدنی قافلہ کورس'' کر لیجئے

www.dawateislami.net

جس میں آپ کو انفرادی کوشش کا طریقہ عملی طور پر سکھایا جائے گا نیز اس کتاب کے مطالعہ کی برکت سے بھی یہ رکاوٹ ایک حد تک دور ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

(3) کثرتِ مصروفیات:

ہماری مصروفیات بہت زیادہ ہیں جن کی بناء پر ہمیں انفرادی کوشش کے لئے وقت نہیں مل پاتا۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی التجاء ہے کہ غور کریں کہ ہماری یہ مصروفیات ہمارے دیگر دنیاوی معاملات مثلاً شادی بیاہ میں شرکت کرنے، کسی عزیز کی فوتگی پر جانے، دور رہنے والے رشتے داروں سے ملاقات کے لئے جانے وغیرہ میں بھی رکاوٹ بنتی ہیں یا نہیں؟ اگر جواب نہ میں ہو تو لمحۂ فکر ہے کہ ان مصروفیات کو اخروی سعادتوں کے حصول میں رکاوٹ بنا کر کہیں ہم شیطان کے ہاتھوں کھلونا تو نہیں بن رہے؟ اس لئے دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کے لئے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر انفرادی کوشش شروع کر دیجئے۔

(4) سُستی:

ہم انفرادی کوشش کرنا چاہتے ہیں لیکن سُستی ہو جاتی ہے۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

ظاہر ہے یہ سستی نفس و شیطان کی طرف سے ہے۔ غور کیجئے کہ ایسا مدنی کام جو ہمارے لئے عظیم ثوابِ جاریہ کا سبب بن سکتا ہو اور اس میں تنظیمی ترقی کا

www.dawateislami.net

راز پوشیدہ ہو، اور سب سے بڑھ کر جس کے ذریعے رب تعالیٰ اور اس کے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی رضا حاصل ہوسکتی ہو تو اس کام کے کرنے میں سستی کا مظاہرہ نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا دنیا کی دولت کمانے کے لئے سستی کو بالائے طاق نہیں رکھا جاتا تو پھر اُخروی دولت کے حصول کے وقت یہ سستی پہاڑ کی شکل کیوں اختیار کر لیتی ہے؟

(5) مایوسی:

ہم نے کئی بار انفرادی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا، کیونکہ نہ تو ہم کسی کو اجتماع میں شرکت کروا سکے، اور نہ ہی مدنی انعامات کا عامل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنا پائے۔ لہذا! ہم نے تھک ہار کر انفرادی کوشش کرنا چھوڑ دیا۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ آپ کا منصب کر کے دکھانا ہے؟ یاد رکھئے! ہمارا کام فقط دوسرے اسلامی بھائیوں تک احسن انداز میں انفرادی کوشش کر کے نیکی کی دعوت پہنچا دینا ہے، ان کو عمل کی توفیق دینے والی ذات تو ربِ کائنات کی ہے۔ لہذا! اپنی کوشش کا کوئی نتیجہ نہ نکلنے پر ہرگز دل چھوٹا نہ کریں بلکہ اسے اپنے اخلاص کی کمی تصور کرتے ہوئے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے انفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری زبان میں تاثیر عطا فرما اور میری انفرادی کوشش میں پائی جانے والی خامیاں دور فرما دے۔'' اس کے ساتھ ساتھ غور کیجئے کہ مایوسی کا شکار ہو کر کہیں ہم شیطان کے وار کو کامیاب تو نہیں بنا رہے؟ نیز کیا کبھی دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے کی جانے والی

www.dawateislami.net

کوشش کے ناکام ہونے پر ہم نے اسے بھی مکمل طور پر ترک کیا؟ اگر جواب نفی میں ہو تو خود کو سنبھالئے اور مایوسی سے دامن چھڑا کر انفرادی کوشش کا سلسلہ پھر سے شروع کر دیجئے۔

(6) استقامت نہیں ملتی:

ہم انفرادی کوشش تو کرتے ہیں مگر اس میں استقامت نہیں ملتی۔

اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ:

ایسے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا استقامت نہ ملنے کی یہ شکایت دنیاوی کاروبار، ملازمت اور دنیاوی تعلیم کے بارے میں بھی ہے یا نہیں؟ غور کیجئے کہ اگر واقعی آپ میں وصفِ استقامت مکمل طور پر مفقود ہوتا تو پھر آپ بلاناغہ مقررہ وقت پر اپنے دفتر، دکان یا اسکول و کالج کیسے پہنچتے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ عدمِ استقامت کی یہ رکاوٹ محض مدنی کاموں کی راہ میں ہی حائل ہوتی ہو؟ آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ انفرادی کوشش میں استقامت پانے کے لئے ان فوائد پر نگاہ رکھئے جن کا ذکر پچھلے صفحات میں کیا جا چکا ہے۔

www.dawateislami.net

اِنفرادی کوشش کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ باقاعدہ طور پر جاننے سے پہلے ہمیں چاہئیے کہ اپنی انفرادی کوشش کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنی ذات کو ذیل میں دیئے گئے اوصاف سے متصف کرنے کی کوشش کریں۔لیکن یاد رکھئے کہ ان تمام اوصاف کا تعلق اسباب سے ہے اور ہمیں چاہئے کہ اپنی نگاہ اسباب پر نہیں، خالقِ اسباب عزوجل پر رکھیں۔اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ اگر مذکورہ اوصاف میں سے کچھ اوصاف آپ کی ذات میں نہ بھی ہوں تو بھی آپ کو انفرادی کوشش کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی کیونکہ ایسے ایسے اسلامی بھائیوں کو کامیاب انفرادی کوشش کرتے دیکھا گیا جن میں بظاہر کوئی خوبی دکھائی نہیں دیتی۔''

جبکہ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کبھی اس قسم کے شکووں میں مبتلا نہیں ہوں گے کہ میں نے اتنے اچھے انداز سے فلاں پر انفرادی کوشش کی لیکن وہ تو (معاذاللہ) ایسا ڈھیٹ ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتا..یا..،فلاں پر مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقے کے مطابق اتنی طویل انفرادی کوشش کی لیکن نتیجہ صفر رہا..یا..فلاں پر زندگی کی سب سے بہترین انفرادی کوشش کی لیکن لگتا ہے اس کا دل پتھر ہو چکا ہے،وغیرہ وغیرہ.....اور اس کا تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ ان اوصاف کی موجودگی میں خود پسندی کا شکار نہیں ہوں گے کہ میرا انداز گفتگو بہت اچھا ہے، میں تو مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا ہوں تو سونا بن جاتی ہے،فلاں پر کئی منجھے ہوئے اسلامی بھائیوں نے انفرادی کوشش کی لیکن کامیابی مجھے ہی ملی،وغیرہ وغیرہ.....

www.dawateislami.net

انفرادی کوشش کرنے والے کے اوصاف

(1) خوش اخلاقی:

جو مبلغ جتنا زیادہ خوش اخلاق ہوگا یعنی سلام میں پہل کرنے والا ہوگا، پرتپاک انداز سے مصافحہ یا معانقہ کرنے کا عادی ہوگا، خندہ پیشانی سے مسکرا کر ملنے والا ہوگا، اپنی ذات کے لئے غصہ کرنے والا نہ ہوگا، جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کرنے والا ہوگا، احترامِ مسلم کا خوگر ہوگا اور مسلمانوں کی غم خواری کرنے والا ہوگا تو لوگ اتنی ہی آسانی سے اس کی طرف مائل ہوں گے اور اسے کسی پر انفرادی کوشش کرنے میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ خوش اخلاقی اپنانے کے لئے ہمیں چاہئیے کہ اس کے فضائل پر غور و فکر کریں مثلاً

﴿۱﴾ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''بندہ اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے رات کو عبادت کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔''

(شعب الایمان، ج۶، ص۲۳۷، رقم: ۷۹۹۸)

﴿۲﴾ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے کے تاجور رسولوں کے سرور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''میزانِ عمل میں حسن اخلاق سے وزنی کوئی اور عمل نہیں۔''

(الادب المفرد، باب حسن الخلق، ص۹۱، رقم ۲۷۳)

﴿۳﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''بروز محشر تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں سب سے زیادہ

www.dawateislami.net

قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہیں، نرم خُو ہیں، جو لوگوں سے الفت رکھتے ہیں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور تم میں میرے لیے سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن میری مجلس میں مجھ سے سب سے زیادہ دُور منہ بھر کر باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرغوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے۔'' (سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، ج۳، ص۴۱۰، رقم ۲۰۲۵)

﴿۴﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''حسن اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ج۶، ص۲۴۸، رقم ۸۰۳۶)

﴿۵﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہیں۔''

(شعب الایمان، ج۶، ص۲۴۵، رقم ۸۰۵۴)

﴿۶﴾ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی گئی، ''یارسول اللہ ﷺ! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا، ''جو ان میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہو۔'' (ابو داؤد، کتاب الادب، ج۴، ص۴۴۹، رقم ۵۱۹۷)

﴿۷﴾ حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔''

(جامع العلوم والحکم ج۱ ص ۲۳۵)

www.dawateislami.net

﴿۸﴾ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ انکی دعا قبول فرمائے اور انکے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرمادے۔''

(مسند احمد بن حنبل، ج٤، ص ٢٨٦، رقم: ١٢٤٥٤)

﴿۹﴾ حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''جب دو مسلمان مرد ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے نوے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کے لئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں۔''

(مسند البزار، ج١ ص ٤٣٧)

﴿۱۰﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عزوجل انکے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے نوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''

(طبرانی اوسط باب الف، ج٥، ص ٣٨٠، رقم: ٧٦٧٢)

www.dawateislami.net

﴿۱۱﴾ حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر نیکی صدقہ ہے اور تمہارا کسی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔''

(المسند احمد بن حنبل، ج۵، ص ۱۱۲، رقم ۱۴۷۱۵)

﴿۱۲﴾ حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کسی نیک کام کو ہرگز حقیر نہ جانو اگرچہ وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔''

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب فی صنائع المعروف، ص ۱۴۱۳، رقم: ۲۶۲۶)

﴿۱۳﴾ حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مرفوعًا روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، '' اپنے ڈول (برتن) سے دوسرے بھائی کا ڈول (برتن) بھرنا تیرا صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، تیرا مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا صدقہ ہے اور تیرا کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، ج۳، ص ۳۸۴، رقم: ۱۹۲۳)

(2) خوش لباسی:

انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ وہ سنت کے مطابق سادہ اور صاف ستھرا لباس پہننے کا عادی ہو۔ کیونکہ اگر اس کے کپڑے میلے کچیلے نظر آئیں گے تو لوگ اس سے ملنے سے کترائیں گے۔ خوش لباسی سے ہمیں تنظیمی فوائد کے ساتھ ساتھ درجِ ذیل برکتیں بھی نصیب ہوں گی ان شاء اللہ عزوجل

www.dawateislami.net

☆سرکار ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے''۔

﴿سنن ترمذی رقم الحدیث ۲۸۰۸ ج ٤ ص ٣٦٥﴾

☆مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' الطھور شطر الایمان یعنی پاکیزگی نصف ایمان ہے۔''

﴿صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۲۳ ص ١٤٠﴾

☆حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا ''جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اِکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔''

﴿سنن ابو داؤد رقم الحدیث ٤١٦٣ ج ٤ ص ١٠٣﴾

لیکن یہ بھی نہ ہو کہ ہر وقت کنگھا لے کر سر کے بالوں کے پیچھے پڑے رہیں اور نہ ہی اتنی لاپرواہی سے کام لیں کہ بال الجھے اور بکھرے ہوئے رہیں۔ بہرحال ہمارا حلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نکھرا ہونا چاہیے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔

مِری ہر ہر ادا سے یا نبی سنت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

(3) معاملہ فہمی:

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت علامہ ابو بلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ ''جس کو یہ گُر مل گیا کہ کہاں کیا بولنا ہے تو وہ کامیاب ہو گیا۔''

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مبلغ کو معاملہ فہم ہونا چاہئے کہ وہ جانتا ہو کہ کس وقت، کس سے، کیا بات کرنی ہے؟ مثلاً آپ کی ملاقات کسی نئے اسلامی بھائی سے ہوئی اور اس نے بتایا کہ ''میری ماں کو کینسر ہو گیا ہے۔'' اور آپ نے اس کی قلبی کیفیات کا لحاظ کئے بغیر اسے موت کے تصور سے ڈرانا شروع کر دیا کہ عنقریب موت آنے والی ہے، اور تمہاری ماں تو بالکل قبر کے کنارے پہنچ چکی ہے، وغیرہ وغیرہ ۔.....اس قسم کی گفتگو کے بعد آپ کے بارے میں اس کے کیا تأثرات ہوں گے؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں بلکہ ہوسکتا ہے وہ زبان سے اظہار بھی کر ڈالے۔ اس لئے ایسے موقع پر غم خواری کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کریں اور کچھ اس طرح سے اس کی غم خواری کریں، ''اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ کو جلد از جلد شفاء عطا فرمائے انہیں ہر آفت، دکھ اور پریشانی سے بچائے،..... میں اجتماع میں بھی دعا کروں گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ..... بلکہ ہو سکے تو آپ بھی میرے ساتھ چلئے، دونوں بھائی مل کر دعا کریں گے، اس کے علاوہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والوں کی دعائیں جلد قبول ہونے کی بشارت بھی دی گئی ہے، لہٰذا! آپ بھی کوشش کر کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے اور ڈھیروں ثواب کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنی والدہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعا بھی کریں۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ اگر ہم نے موقع محل کے مطابق گفتگو نہ کی تو ممکن ہے کہ کسی بے موقع بات کی وجہ سے وہ اسلامی بھائی ہم سے دور ہو جائے جیسا کہ ایک مبلغ نے بتایا کہ ''ایک ماڈرن کلین شیو نوجوان سے میری ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ابتدائی ایک دو ملاقاتوں کے بعد ہی ایک دن میں نے ان سے کہہ دیا کہ ''پیارے اسلامی بھائی! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ بھی داڑھی رکھنے کی سنت پر عمل کر لیں۔'' وہ

www.dawateislami.net

اسلامی بھائی یہ بات سن کر جھینپ گئے اور اس دن کے بعد مجھ سے ملنا چھوڑ دیا۔افسوس! مجھ سے غلطی ہوگئی، گویا ابھی تو اگرم نہیں ہُوا تھا کہ میں نے ٹھنڈے توے پر ہی روٹی ڈال دی یعنی نیکی کی دعوت دینے میں جلد بازی سے کام لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس اسلامی بھائی نے ملنا ہی چھوڑ دیا اگر وہ ملتے رہتے تو کم از کم میں انہیں نیکی کی دعوت تو پیش کرتا رہتا،اس طرح آہستہ آہستہ ان کا ذہن بن جاتا اور وہ بھی ایک دن اپنے چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی سجا لیتے۔''

یہ بھی یاد رکھئے کہ ہمیں جن اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنی ہے ان کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں سے ہوسکتا ہے مثلاً طالب علم، استاذ، وکیل، ڈاکٹر، فوجی افسر، کاروباری شخص، ملازمت پیشہ وغیرہ، .....پھر ان میں کوئی جوان ہوگا تو کوئی بوڑھا،.....اور اسی بناء پر ان میں سے ہر ایک کی گفتگو،لباس، رہن سہن اور سوچ کا انداز جداگانہ ہوتا ہے، لہذا! ہمیں چاہئے کہ ہر ایک پر اس کی نفسیات کے مطابق انفرادی کوشش کریں اور یہ گُر سیکھنے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا، امیرِ اہل سنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے مدنی مذاکروں کو سننا اور جتنا ممکن ہو سکے آپ مدظلہ العالی کی صحبت میں بیٹھنا بے حد مفید اور ضروری ہے۔

(4) قدرتِ کلام (بولنے کا فن) :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کسی کو اپنا مقصد کلام کے ذریعے سمجھا سکتے ہیں، مثلاً کسی غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دینا، کسی اسلامی بھائی کو مدنی قافلے میں سفر یا مدنی انعامات کی ترغیب دلانا، نیکی کی دعوت یا نماز کی ادائیگی کے لئے ذہن بنانا گفتگو کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

www.dawateislami.net

اس لئے ضروری ہے کہ انفرادی کوشش کرنے والا مبلغ قلیل اور پر دلیل کلام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔اس کے لئے مسلسل مدنی قافلوں میں سفر کرنا بے حد مفید ہے۔اس کے علاوہ انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرتا رہے تا کہ اس کے ذہن میں زیادہ سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ جمع ہو سکے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں کہ اس وقت دنیا میں جتنی بھی بڑی بڑی کمپنیاں ہیں ان کی تیار کردہ مصنوعات کی کامیابی کا دارومدار ان کے سیلز مین (Salesman) پر ہوتا ہے کیونکہ اس کا کام بولنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو سیلز مین (Salesman) جتنے اچھے انداز میں اپنی کمپنی کا تعارف پیش کرے گا اتنی ہی اس کمپنی کی شہرت مارکیٹ میں ہوگی۔

اسی طرح ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کا تعارف اور اس کی برکتیں بہترین انداز میں دوسروں تک پہنچائے۔چنانچہ ہم جتنے اچھے انداز میں انفرادی کوشش کریں گے، اتنی آسانی سے ہماری تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کا پیغام لوگوں کے دلوں میں اترتا چلا جائے گا۔

(5) مختلف زبانوں پر عبور:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہمیں اردو زبان میں ہی انفرادی کوشش کرنی چاہئے لیکن جس قدر ممکن ہو کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ علاقائی اور بین الاقوامی زبانوں مثلاً اردو، عربی، انگلش، سندھی، پنجابی، سرائیکی، پشتو، بنگالی، میمنی وغیرہ پر عبور حاصل کرنا چاہئے تا کہ سامنے والے کے اردو نہ جاننے کی صورت میں اس پر کسی بھی

www.dawateislami.net

زبان میں انفرادی کوشش کی جاسکے۔ کیونکہ ہمارا مدنی مقصد یہ ہے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل'' اور ساری دنیا کے لوگوں میں مختلف قسم کی زبانیں رائج ہیں۔ چنانچہ جب ہم کسی سے اس کی مادری یا مقامی زبان میں گفتگو کریں گے تو وہ بہت جلد ہم سے مانوس ہوجائے گا جس کی وجہ سے اس پر انفرادی کوشش کرنا بے حد آسان ہوجائے گا۔

(6) مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ:

انفرادی کوشش کے لئے مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ دل میں ہونا بہت ضروری ہے۔سرکارِ مدینۃ المنورۃ سلطانِ مکۃ المکرّمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے،'' دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لیے؟'' ارشاد فرمایا،'' اللہ کیلئے اسکی کتاب کیلئے، اس کے رسول کیلئے، مسلمانوں کے اماموں کے لیے اور ان کی عوام کیلئے۔''

﴿مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، رقم ۵۵، ص ۴۷﴾

جب ہم کسی کا مخلص خیر خواہ بن کر انفرادی کوشش کریں گے تو اخلاص کی نورانیت سامنے والے کا دل موہ لے گی اور یہ انفرادی کوشش ضرور کامیاب ہوگی۔ان شاءاللہ عزوجل

(7) سنجیدہ مزاجی:

انفرادی کوشش کرنے والے کی ذات میں سنجیدگی کا وصف ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر کوئی ابے تبے سے دوسروں کو مخاطب کرنے والا، مسخرے پن کی عادت کا شکار ہونے والا ہوگا تو اس کی کسی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا جائے گا۔ چنانچہ وہ جب بھی انفرادی کوشش کرے گا تو اسے مذاق ہی مذاق میں ٹال دیا جائے گا۔اس لئے

www.dawateislami.net

مبلغ کو چاہیے کہ وہ محض انفرادی کوشش کے وقت نہیں بلکہ ہر وقت، ہر جگہ مبلغ بن کر رہے یعنی پورے جسم کا قفلِ مدینہ لگانے کی کوشش کرے اور سنجیدہ اور باوقار انداز سے زندگی گزارے۔.....

(8) معاملات میں صفائی پسند واقع ہونا:

مبلغ کو چاہئے کہ اپنے دنیاوی معاملات مثلاً کاروباری لین دین، ملازمت، قرض اور گھریلو معاملات میں بھی شریعت کا دامن تھام کر رکھے۔ کیونکہ مذکورہ معاملات درست نہ ہونے کی صورت میں اس کی شخصیت پر ایسے منفی اثرات مرتب ہوں گے جو اس کی انفرادی کوشش کی کامیابی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

(9) بقدرِ ضرورت علمِ دین کا حامل ہونا:

''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے سلسلے میں علم دین بنیادی ضرورت ہے۔ لہذا! مبلغ کو چاہیے کہ مختلف ذرائع مثلاً امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل و بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسیٹ اور علمائے دین کی تصانیف اور مدنی قافلوں میں سفر کی مدد سے علم دین سیکھنے کی کوشش مسلسل جاری رکھے۔

(10) باعمل ہونا:

اگر انفرادی کوشش کرنے والا اپنے کہے پر عمل کرنے والا ہوگا تو اس کی زبان سے نکلنے والے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر سامنے والے کے دل میں پیوست ہو جائیں گے، ان شاءاللہ عزوجل۔ جبکہ اس کے برعکس اگر اس کے قول و فعل میں تضاد نظر آئے گا تو سامنے والے پر کوئی اچھا تأثر قائم نہیں ہوگا۔

www.dawateislami.net

انفرادی کوشش کے لئے کی جانے والی ملاقات میں نیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب بھی کسی سے ملاقات کریں تو ہمیں چاہئے کہ ''رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا حصول'' پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس مدنی مقصد کے ساتھ ملاقات کریں کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ'' اوراس مقصد کے حصول کے لئے مجھے خود بھی مدنی انعامات کا عامل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننا ہے اور اپنے اس ملاقاتی اسلامی بھائی کو بھی اس کی ترغیب دینی ہے۔

انفرادی کوشش کے لئے کی جانے والی ملاقات سے پہلے غور طلب امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب بھی ہم کسی سے ملاقات کے لئے جائیں تو ہمیں چاہئے کہ ملاقات سے پہلے ربِ کائنات کی بارگاہ میں (دل ہی میں سہی) اپنی انفرادی کوشش کی کامیابی کے لئے دعا ضرور کریں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔اس کے علاوہ اپنے ظاہری حلیہ کا بھی ضرور جائزہ لے لیں مثلاً لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے،عمامہ دُھلا ہوا ہو اس پر تیل وغیرہ کے دھبے نہ لگے ہوئے ہوں، زُلفیں بے ترتیب نہ ہوں، ہو سکے تو ان میں تیل لگا کر کنگھی کر لیجئے، ہاتھ پاؤں کے ناخن بڑھے ہوئے نہ ہوں اور اگر اچھی قسم کے جوتے موجود ہوں تو

www.dawateislami.net

وہ پہن لئے جائیں، وغیرہ..... بلکہ ہمیں ہر وقت ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کسی بھی وقت کسی بھی مقام پر ہمیں انفرادی کوشش کے لئے ملاقات کرنا پڑ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ مدنی تحائف مثلاً عطر کی شیشی، رسائلِ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی، آپ کے بیانات کی کیسٹیں، مدنی انعامات کے کارڈ اور تسبیح وغیرہ بھی اپنے پاس ضرور رکھیں۔

ملاقات کی ابتداء کس طرح کریں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کسی سے ملاقات ہو تو مسکراتے ہوئے سلام کر کے اس کا نام (اگر پہلے سے معلوم ہو تو) پکار کر اس سے گرمجوشی سے مصافحہ کریں اور مصافحہ کے دوران اگر انگوٹھے کے پاس ایک رگ کو دبایا جائے تو آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ یاد رہے دورانِ مصافحہ توجہ سامنے والے کی طرف ہونی چاہئے ایسا نہ ہو کہ آپ کا چہرہ کسی اور جانب ہو جبکہ ہاتھ کسی دوسرے کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ ہاں! اگر سامنے والے کی توجہ کسی اور طرف ہو تو مصافحہ کرتے وقت اس کے ہاتھ کو خفیف سا جھٹکا دیں (جس سے اسے تکلیف نہ پہنچے) ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ آپ کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ اگر موقع ہو تو معانقہ بھی کریں (بشرطیکہ وہ امرد نہ ہو) اور اس کے بعد گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے مناسب الفاظ میں اس کی خیریت دریافت کریں۔ پھر (اگر معلوم نہ ہو تو) اس کا نام پوچھ لیجئے اور اگر نام شریعت کے مطابق ہے تو اس کے نام کی تعریف بھی کر دیجئے کہ بڑا پیارا نام ہے۔ پھر اسے اپنا نام اور کام بھی بتا دیجئے، اس کے بعد نپے تلے الفاظ میں اس کا کام بھی دریافت کر لیں مثلاً ''شعیب بھائی! آپ پڑھتے ہیں یا کوئی کام وغیرہ کرتے ہیں؟'' پھر اس پر مدنی ماحول کی اہمیت

www.dawateislami.net

آشکار کرتے ہوئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دیجئے اور حسبِ موقع مدنی انعامات کا تعارف کرواتے ہوئے ان کا عامل اور مدنی قافلوں کی برکتیں بتاتے ہوئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مسافر بننے کی ترغیب دیں۔ (عملی مشق کے لئے کتاب کے آخر میں دی گئی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔)

ملاقات کا دورانیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کی غرض سے کی جانے والی ہماری ملاقات مختلف مقامات پر ہوسکتی ہے مثلاً ہفتہ وار اجتماع میں، اجتماعِ ذکر ونعت میں، سالانہ اجتماع میں، مسجد میں، بازار میں، دکان پر، بس اسٹاپ پر، کسی اسپتال میں، اسکول وکالج میں، کسی مختصر یا طویل سفر کے دوران،..... پھر یہ ملاقات اچانک ہوگی یا طے شدہ۔..... لہذا! موقع کی مناسبت سے ملاقات کا دورانیہ (جو بہت زیادہ طویل نہ ہو) اپنے ذہن میں طے کرلیں اور اس کی بھی تقسیم کرلیں، مثلاً اتنے منٹ دعوتِ اسلامی کے ماحول کا تعارف کرواتے ہوئے اس کے دل میں دعوتِ اسلامی کی اہمیت اجاگر کروں گا، اتنے منٹ میں اسے نیکی کی دعوت پیش کروں گا، اتنے منٹ اسے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کروں گا، عَلٰی هٰذَا الْقِيَاس (یعنی اسی پر قیاس کرلیجئے)۔ وقت کی اس تقسیم کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی مختصر ملاقات میں بھی بھرپور انفرادی کوشش کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اور اگر ہم نے وقت تقسیم نہ کیا تو ہوسکتا ہے کہ ہماری ملاقات محض حال احوال دریافت کرنے تک محدود رہے اور وہ ہم سے اجازت لے کر رخصت ہوجائے۔

www.dawateislami.net

دوران ملاقات پیشِ نظر رکھے جانے والے امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں چاہئے کہ ملاقات کے دوران درجِ ذیل امور کا بالخصوص خیال رکھیں۔ (اس کی عملی مشق کے لئے بھی کتاب کے آخری صفحات میں دی گئی ملاقات کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔)

(1) نشاط قائم رکھیں:

پوری ملاقات کے دوران اپنی اور سامنے والے بالخصوص نئے اسلامی بھائی کی دلچسپی فوت نہ ہونے دیں۔ بار بار ایک ہی سوال مثلاً طبیعت یا کاروبار کے بارے میں ہی پوچھتے رہنے سے بھی سامنے والا بوریت کا شکار ہوجاتا ہے، لہٰذا! اس سے اجتناب کیا جائے۔ واقعات میں دل چسپی انسان کا فطری تقاضا ہے، اس لئے ہو سکے تو ملاقات کے دوران دعوتِ اسلامی کی برکتوں پر مشتمل کوئی مختصر واقعہ بھی سنا دیں۔

(2) ٹھہر ٹھہر کر سوچ سمجھ کر گفتگو کریں:

جو بھی گفتگو کریں بہت سوچ سمجھ کر کریں اور الفاظ کی ادائیگی کی رفتار متوسط ہو۔ ایسا قلیل اور پر دلیل کلام کریں جو سامنے والے کی سمجھ میں بھی آجائے۔ یہ گُر سیکھنے کے لئے مدنی قافلوں میں استقامت سے سفر اختیار کرتے رہیے۔

(3) جھوٹ میں مبتلاء کروا دینے والے سوالات کرنے سے بچیں:

دورانِ ملاقات ایسے سوالات نہ کریں جن کا جواب

www.dawateislami.net

دیتے ہوئے مسلمان کے جھوٹ میں مبتلاء ہونے کا غالب امکان ہو، مثلاً سفر کیسا گزرا؟ آپ کو میری بات بری تو نہیں لگی؟ آپ نے اجتماع میں شرکت کیوں نہیں کی؟ آپ بور تو نہیں ہو رہے؟ وغیرہ وغیرہ.....

(4) بات نہ کاٹیں:

حتی الامکان سامنے والے کی بات کاٹنے سے بچیں کہ کوئی بھی اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں! اگر سامنے والا بے تکان بولتا چلا جائے یا گفتگو کا رخ ایسی جانب موڑ دے جہاں آپ کو اپنا مقصدِ ملاقات فوت ہوتا نظر آئے وہاں حکمت عملی سے رسمی الفاظ بول کر ترکیب بنا لیجئے۔

(5) سامنے والے کی نفسیات کے مطابق گفتگو کریں:

دورانِ گفتگو سامنے والے کی نفسیات کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ لہذا! وہ جس شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتا ہو اُس سے اِس شعبے کے بارے میں مختصر طور پر چند جملوں میں معلومات ضرور پوچھیں اور اپنی انفرادی کوشش کے دوران ہو سکے تو اس کے شعبے کی مثالیں دے کر اسے سمجھائیں۔ اس سے ملاقات میں اُس کی دلچسپی قائم رکھنے میں بہت مدد ملے گی۔

(6) بھرپور خود اعتمادی سے ملاقات کریں:

انفرادی کوشش کے لئے بالخصوص شخصیات سے ملاقات کرنے والے مبلغ کو چاہئے کہ اس کے سامنے موجود شخصیت کتنے ہی بڑے عہدے پر کیوں نہ ہو وہ قلبی طور پر ہرگز ہرگز اس کے عہدے یا منصب سے مرعوب نہ ہو اور نہ ہی کسی قسم کی

www.dawateislami.net

احساسِ کمتری کا شکار ہو بلکہ بھرپور خوداعتمادی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انفرادی کوشش کرے۔ مگر یاد رہے کہ انفرادی کوشش کر چکنے کے بعد خُود پسندی میں مبتلا ہونے کی بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے انفرادی کوشش کی توفیق عطا فرمائی۔

(7) آپ جناب سے بات کریں:

دورانِ گفتگو تو تُکار، ابے تبے سے بچیں خواہ وہ آپ کا پرانا جاننے والا ہو، بلکہ آپ جناب سے بات کریں۔ اس سے آپ کو اپنا مقصد پورا کرنے میں معاونت ملے گی۔

(8) نگاہیں نیچی رکھیں:

ملاقات کے دوران سامنے والے کے چہرے پر نظریں نہ گاڑیں بلکہ سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور وقتاً فوقتاً کن انکھیوں سے اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ بھی لیتے رہیں۔

(9) اصطلاحات کا استعمال:

گفتگو کے دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات کا استعمال ہرگز ترک نہ کریں۔ ہاں! اگر ایسی اصطلاح ہو جس سے سامنے والا بالکل ناواقف ہو اور تشویش میں مبتلاء ہو جائے تو اس کی مختصر طور پر وضاحت بھی کر دیجئے مثلاً ''مکتب'' کا لفظ بولیں تو اسے بتا دیں کہ ''دفتر'' کو ہمارے ہاں مکتب کہا جاتا ہے۔

(10) درمیانی آواز سے گفتگو کریں:

دورانِ گفتگو درمیانی آواز سے بات چیت کریں، نہ تو اتنی

www.dawateislami.net

دھیمی آواز ہو جو سامنے والے کے پردۂ سماعت سے ٹکرانے کی ''سعادت'' سے محروم رہے اور نہ اتنی بلند کہ آس پاس کے لوگ تشویش میں مبتلاء ہو جائیں۔

(11) اظہار مسرت اور غم خواری:

سامنے والا اگر کوئی خوشی کی بات بتائے کہ میں امتحان میں پاس ہو گیا ہوں یا میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے تو اس کی خوشی میں اس طرح شریک ہو جائیں کہ وہ خوشی اسے نہیں آپ کو ملی ہے۔ اسے مبارک باد دیتے ہوئے ملاقات کے اختتام پر اس کے بچے کے لئے کوئی تحفہ دے دیجئے۔ اور اگر اس کا کوئی چھوٹا بچہ ساتھ ہو (جو حدِ شہوت کو نہ پہنچا ہو) تو اسے شفقت سے چوم لیجئے، اس سے سامنے والے کے دل میں آپ کی محبت بڑھے گی۔

اور اگر وہ کوئی غم کی بات بتائے مثلاً میں امتحان میں فیل ہو گیا یا میرے پیسے کھو گئے یا مجھے کاروبار میں نقصان ہو گیا تو اظہار افسوس کرتے ہوئے اس کی غم خواری کیجئے، اس کی ڈھارس بندھانے کے لئے موقع محل کے مطابق مصائب کے فضائل میں سے کوئی فضیلت بھی سنا دیں۔ مصائب کے چند فضائل ملاحظہ ہوں،.....

(۱) حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''مسلمان کو تھکاوٹ، مرض رنج اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے اسکے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، رقم ۱۷۸۷۲، ج ۱۰، ص ۲۵۶)

www.dawateislami.net

(۲) حضرتِ اَنَس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسکے جتنے پتے گرانا چاہے اتنے پتے گر گئے پھر فرمایا کہ ''مصیبتیں اور تکلیفیں میرے اس درخت کے پتوں کو گرانے سے بھی تیزی سے آدمی کے گناہوں کو گرادیتی ہیں۔''

﴿مجمع الزوائد ج۲ ص ۳۰۱﴾

(۳) رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''قِیَامَت کے دن جب اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو دنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے تمنا کریں گے کہ کاش! ان کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔'' ﴿ترمذی، کتاب الزھد، رقم: ۲٤۱۰، ج٤، ص ۱۸۰﴾

(۴) حضرتِ سیدنا معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''مومن کے جسم میں جو ایذاء دینے والی چیز پہنچتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب اس بندے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

﴿الترغیب والترھیب رقم ۵۲۷۳ ج٦ ص ۱٦٦﴾

(12) اس کے ذاتی حلیے وغیرہ پر اعتراض نہ کریں:

اگر سامنے والے نے خلافِ سنت لباس پہنا ہوا ہو یا وہ کسی اعلانیہ فسق (مثلاً داڑھی منڈانے کے گناہ) میں مبتلاء ہو تو اس پر تنقید نہ کریں کہ فائدہ کی بجائے نقصان ہوسکتا ہے۔

(13) اختلافی وسیاسی بحث میں نہ الجھیں:

اگر دورانِ گفتگو سامنے والا کسی قسم کی اختلافی بحث چھیڑنے کی

www.dawateislami.net

کوشش کرے تو اپنے ''محققِ اعظم'' ہونے کا ثبوت دینے کی بجائے اس سے گزارش کریں کہ'' آپ کے ان سوالات کا جواب تو ہمارے علمائے کرام ہی بہتر طور پر دے سکتے ہیں، لہذا! اگر آپ چاہیں تو کسی وقت فلاں عالمِ دین کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں۔'' یا پھر اسے اس موضوع پر لکھی گئی مستند کتاب پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے بات آگے بڑھادیں۔

اور اگر آپ کی ملاقات سیاسی بحث کا شوق رکھنے والے سے ہوجائے تو اس بحث میں مبتلاء ہونے کی بجائے اپنی گفتگو کا رخ اپنے مقصد کی جانب اس طرح پھیریں کہ اسے محسوس نہ ہونے پائے، کیونکہ ایسی بحث کی صورت میں غیبت ہوجانے کا اغلب امکان ہوتا ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(14) محاسب نہیں خیرہ خواہ بنیں:

دورانِ گفتگو اگر سامنے والا کوئی غلط بات کہہ دے تو نہایت شفقت کے ساتھ اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے نرمی سے سمجھایئے نہ کہ محاسب کے انداز میں پوچھ گچھ اور ڈانٹ ڈپٹ شروع کردیں۔ جیسا کہ.....

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا،''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے زینت عطا کرتی ہے۔''

﴿مسند احمد بن حنبل، ج ۱۰، رقم ۲۵۷۶۷، ص ۴۰۷﴾

حضرت سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں،'' جب تم اپنے کسی بھائی کو گناہوں میں مبتلا دیکھو تو اُس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ تم کہتے ہو اللہ

www.dawateislami.net

اسے رسوا کرے، اللہ اِس کا برا کرے بلکہ یوں کہو اللہ اِسکی توبہ قبول فرمائے اِسکی مغفرت فرمائے۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، باب فضیلۃ الصبر، رقم ۶۵۲۱، ج۳، ص۱۱۲ بتغیر قلیل)

(15) سب کے سامنے نہ سمجھائیں:

اگر وہ کوئی غلطی کردے تو اسے سب کے سامنے ہرگز نہ ٹوکیں کہ اس کی دل آزاری ہوجانے کا قوی امکان ہے جس کی وجہ سے آپ کی بات بے اثر ہوجائے گی، لہٰذا موقع پا کر تنہائی میں سمجھائیں۔

حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کردیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزین (آراستہ) کردیا۔'' (تنبیہ الغافلین ص۹۴)

(16) اعتراض یا تنقید کا جواب:

اگر ملاقات کے دوران سامنے والا آپ کی ذات یا تنظیم پر خوامخواہ کا اعتراض یا بے جا تنقید کرے تو بھڑک اٹھنے کی بجائے زبان کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے اسے نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے کا سلسلہ جاری رکھئے۔ اور اگر ایسی صورت حال ہو کہ اس کا جواب دینا ضروری ہوجائے تو انتہائی حکمتِ عملی سے جواب دیجئے کہ سننے والا کوئی بھی شخص بدظن نہ ہو۔

(17) اس کی کوئی بات بری لگے تو؟

اگر آپ کو اس کی کوئی بات بری لگے تو اس پر ظاہر نہ ہونے دیں بلکہ

www.dawateislami.net

برداشت کر کے صبر کرنے کا ثواب لُوٹیں، مثلاً اس کے منہ سے بدبو آرہی ہو یا اس کے جسم سے پسینے کی بو آرہی ہو جس کی وجہ سے اس کے پاس کھڑا ہونا دشوار محسوس ہو رہا ہو تو اسے ہرگز اس بات کا احساس نہ ہونے دیں کہ آپ اس کی وجہ سے کسی آزمائش میں مبتلاء ہیں۔

(18) فضول گوئی سے بچتے رہیں:

دورانِ گفتگو فضول گوئی (یعنی بے کار باتوں) سے بالعموم اور حرام کلام مثلاً غیبت ،چغلی وغیرہ سے بالخصوص مکمل طور پر بچئے۔صرف اور صرف اپنے مدنی مقصد پر نگاہ رکھئے۔

(19) نرم لہجہ اپنائیں:

لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے،لہذا! ہمارا لہجہ خصوصاً ملاقات کے وقت ایک شفیق اور مہربان باپ کے لہجے کی طرح ہونا چاہیے۔اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو ہمارے لہجے کی مٹھاس اس کے کانوں میں رس گھولتی ہوئی دل میں اتر جائے گی۔ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

(20) سنجیدگی کا دامن تھامے رکھیں:

ملاقات کے دوران سنجیدگی کا دامن مضبوطی سے تھامے رہئے اور مذاق مسخری کی محفل گرم کرنے سے پرہیز کریں۔لیکن یاد رکھئے کہ سنجیدگی ''منہ پر بارہ بجانے'' کا نام نہیں اور نہ ہی بقدرِ ضرورت گفتگو کرنا اور مسکرانا سنجیدگی کے منافی ہے۔اس لئے سنجیدہ بننے کے لئے ان چیزوں کو ترک نہ کریں بلکہ حسبِ ضرورت مزاح بھی کرلیں،اور مزاح ایسا ہونا چاہیے جس میں نہ تو کسی کی دل آزاری وتذلیل ہو اور نہ ہی

www.dawateislami.net

کوئی اس کی وجہ سے تشویش میں مبتلاء ہو۔

(21) وہ کلمہ کفر کہہ دے تو؟

گفتگو کے دوران اگر سامنے والا (معاذ اللہ عزوجل) کوئی ایسا کلمہ کہہ ڈالے جسے علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہو (کلمات کفر کی پہچان کے لئے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسالے ''اٹھائیس کلمات کفر'' کا مطالعہ کریں) تو اس کے الفاظ کی تائید نہ کریں، لیکن اُس پر فوری طور پر ''کفر کا فتویٰ'' لگانے سے بھی پرہیز کریں کہ اسی میں عافیت ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو اور وہ کلمہ کفر نہ ہو یا پھر وہ کلمہ تو کفر ہو لیکن اس کے کہنے والے کو کافر نہیں کہا جاتا (اس کی تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''ایمان کی حفاظت'' کا مطالعہ فرمائیں) بہرصورت اسے حکمت عملی سے سمجھائیں کہ ''پیارے بھائی میری معلومات کے مطابق علمائے کرام نے اس بات کو کفر قرار دیا ہے لہذا! آپ احتیاطاً تجدید ایمان کے لئے کلمہ پڑھ لیجئے اور کسی مستند عالم سے اس بارے میں ضرور پوچھ لیجئے گا۔'' پھر ایمان کی حفاظت کے بارے میں اس کا ذہن بنا کر ''اٹھائیس کلمات کفر'' نامی رسالہ تحفے میں دے دیں اور اپنی گفتگو کا سلسلہ وہیں سے جوڑ لیں جہاں سے ٹوٹا تھا۔

(22) مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت ضرور دیں:

مدنی انعامات اور مدنی قافلوں کے بارے میں اس کا ذہن بنانے کے بعد (جس کا مواد مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''نصاب مدنی قافلہ''، اس کتاب کے آخر میں دی گئی ملاقات کی مثالوں اور رسالہ ''مدنی تحفہ'' سے لیا جاسکتا ہے۔) اس کے ہاتھ میں مدنی انعامات کا کارڈ تھماتے ہوئے اسے پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی دس تاریخ سے پہلے پہلے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے اور ہر ماہ میں تین دن کے لئے مدنی قافلے میں سفر کی

www.dawateislami.net

بھرپور ترغیب دلائیے اور نیت کرنے کے فوائد بتانے کے بعد نیت کروا کے نام بھی لکھ لیجئے۔ یاد رہے یہ ترغیب صرف پہلی ملاقات تک محدود نہ رہے بلکہ وقتاً فوقتاً ترغیب دلاتے رہیں۔

(23) آئندہ رابطہ کے لئے ایڈریس ضرور لے لیں:

ملاقات کے اختتام سے پہلے اس سے آئندہ رابطے کا ذریعہ ضرور معلوم کریں اور اسے تحریراً محفوظ کرلیں تاکہ اس پر مسلسل انفرادی کوشش کرنا ممکن ہو۔

(24) ملاقات کے اختتام پر تحفہ دیں:

اس کی حیثیت کے مطابق اسے کوئی مدنی تحفہ مثلاً کوئی رسالہ یا کیسیٹ وغیرہ ضرور دیں کہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ مشہور حدیث ہے، ''**تھادوا تحابوا**۔ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔''

(مؤطا امام مالك، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱)

(25) ملاقات کے دورانئے کا خیال رکھیں:

ملاقات کے دورانئے کا ضرور خیال رکھئے۔ ایسا نہ ہو کہ سامنے والے کی کیفیات کا اندازہ کئے بغیر ملاقات کو اتنا طول دے دیا جائے کہ آئندہ وہ آپ کو دیکھتے ہی راستہ بدل لے۔ چنانچہ اگر وہ آپ سے ملاقات میں بوریت محسوس کر رہا ہو مثلاً بار بار گھڑی دیکھے یا آپ کی بات توجہ سے سننے کی بجائے اِدھر اُدھر دیکھنے میں مصروف ہو تو اس کے سر پر زبردستی سوار رہنے کی بجائے آئندہ ملاقات کرنے کا عزم ظاہر کر کے الوداعی مصافحہ کرلیجئے۔

www.dawateislami.net

بعدِ ملاقات کئے جانے والے کام

(1) اس سے رابطہ رکھیں:

کسی اسلامی بھائی سے پہلی مرتبہ ملاقات ہونے کے بعد اس سے دوبارہ رابطہ کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ اس پر مسلسل انفرادی کوشش کر کے اسے بھی سنّتوں کا مبلغ بنایا جاسکے۔ عدمِ رابطہ کی صورت میں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری ملاقات کے نتیجے میں ملنے والے دینی جذبے کی تسکین کے لئے وہ ایسے لوگوں کے ہتھے چڑھ جائے جو دین کی تبلیغ کے نام پر لوگوں کا ایمان لُوٹنے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ چنانچہ ملاقات کے بعد مناسب وقفے سے اس کے دیئے ہوئے پتے پر بالمشافہ رابطہ ضرور کریں۔ ان کی رہائش کسی دوسرے شہر میں واقع ہونے کی صورت میں یہ رابطہ بذریعہ خط اور فون بھی ہوسکتا ہے۔

(2) احسان نہ لیں:

اس سے کسی قسم کا احسان بالخصوص مسلسل رابطے کی صورت میں نہ لیں کیونکہ احسان لینے کی صورت میں آپ اپنے مدنی مقصد کو پورا کرنے میں ناکام ہوسکتے ہیں۔ مشہور عربی مقولہ ہے، ''**الاحسان یقطع اللسان**، احسان زبان کو روک دیتا ہے۔'' لہٰذا! جب آپ اس سے احسان لے چکے ہوں گے تو کسی غلطی پر اس کی اصلاح کرنے میں جھجھک کا سامنا ہوگا۔

(3) ذاتی معاملات میں دخل نہ دیں:

سامنے والے کے ذاتی یا گھریلو معاملات میں بالکل دخل نہ

www.dawateislami.net

دیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ وہ مروتاً خاموش رہے لیکن اسے آپ کی دخل اندازی شدید ناگوار گزرے جس کے نتیجے میں وہ آپ سے دور ہونا شروع ہو جائے۔ ہاں اگر وہ خود آپ سے کوئی مشورہ طلب کرے تو محتاط مشورہ دینے میں حرج نہیں۔

(4) دعوتیں نہ اڑائیں:

اگر وہ آپ کے اندازِ ملاقات سے متاثر ہو کر آپ کی دعوت کرنا چاہے اور آپ کو اس میں دینی فائدہ نظر آئے تو مدنی فیس کے ساتھ قبول فرمالیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ روابط بڑھ جانے پر آپ خود اس سے مطالبہ کر کے دعوتیں اڑانا شروع کر دیں اور اپنے مدنی مقصد کو فراموش کر بیٹھیں۔

(5) غم خواری کا سلسلہ جاری رکھیں:

اگر وہ خود یا ان کے والد صاحب وغیرہ بیمار پڑ جائیں تو عیادت کرنے ضرور جائیں کہ اس سے محبت میں اضافہ ہوگا اور ہمیں اپنا مدنی مقصد پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح اگر اس کے گھر والوں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو جنازے میں ضرور شرکت کریں اور اس سے بطورِ خاص تعزیت بھی کریں۔ یاد رکھئے کہ اس موقع پر سستی ہونے کی صورت میں ناقابلِ تلافی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ اس قسم کے مواقع پر مذہبی لوگوں کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اگر وہ آپ کو اپنے اردگرد نہ پائے گا تو ہوسکتا ہے کہ یہ سوچ کر اس کا دل ٹوٹ جائے کہ ویسے تو حضرت میرے آس پاس منڈلاتے رہتے تھے لیکن میرے اس عزیز کے انتقال پر ان کی صورت بھی دکھائی نہیں دی اور وہ آپ سے، اس مدنی ماحول سے دور ہو جائے۔

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی کی غم خواری کرنے سے جہاں ہمیں تنظیمی طور پر فائدہ حاصل ہوگا وہیں اُخروی فضائل بھی ملیں گے۔

﴿i﴾ حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے تقوی کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے عطا کرے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔''

﴿المعجم الاوسط طبرانی ج٦ ص ٤٢٩ رقم ٩٢٩٢﴾

﴿i﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے پھل چننے میں رہا۔'' ﴿بخاری رقم الحدیث ٢٥٦٨ ص ١٣٨٩﴾

﴿ii﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔''

﴿سنن الترمذی، رقم الحدیث ٩٧١، ج٢، ص ٢٩٠﴾

﴿iii﴾ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو کسی مسلمان کے جنازے میں

www.dawateislami.net

ایمان اور اجر وثواب کی نیت سے شریک ہوا اور نَماز جنازہ ادا کرنے اور تدفین تک جنازے کے ساتھ رہا تو دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ان میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نَماز پڑھ کر تدفین سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔'' (مسلم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلوۃ علی الجنازۃ، ص ۴۷۱، رقم: ۹۴۵)

(6) اس کے دل میں دعوت اسلامی کی محبت پیدا کریں:

انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ سامنے والے کی چاہت کو فقط اپنی ذات تک ہی محدود نہ کرے بلکہ اسے دعوتِ اسلامی کی محبت گویا گھول کر پلا دے اور تاحیات اس مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے مدنی کام کرنے کا ذہن دے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کے اُس علاقے یا دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی وہ اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی محبت کی وجہ سے اس کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے گا۔

(7) اس سے زیادہ بے تکلف نہ ہوں:

زیادہ بے تکلفی کا اظہار انسان کی عزت میں کمی کا سبب بھی بن جاتا ہے، نتیجتاً اس کی بات بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس لئے انفرادی کوشش کے دوران سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ہاں! شرعی اجازت کے ساتھ کبھی کبھار مزاح کر لینے میں حرج نہیں۔

(8) بیانات کی کیسیٹ اور رسائل دیں:

ایسے اسلامی بھائیوں کو امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے بیانات اور مدنی مذاکرات کی کیسٹیں سننے کے لئے دیں اور مناسب محسوس کریں تو کیسیٹ

www.dawateislami.net

دیتے وقت گوَر ہٹالیں کہ بعض اوقات موضوع دیکھ کر اسلامی بھائی اس کیسیٹ کو سننے سے کتراتے ہیں۔اس کے علاوہ رسائلِ امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی بھی پڑھنے کو دیجئے مثلاً احترامِ مسلم، میں سدھرنا چاہتا ہوں، باحیاء نوجوان، مردے کے صدمے، پل صراط کی دہشت، ویران محل، وضو اور سائنس، انمول ہیرے، ظلم کا انجام، خودکشی کا علاج.....

(9) اجتماع میں اپنے ساتھ شرکت کروائیں :

مذکورہ اسلامی بھائی کو بھرپور ترغیب دلا کر اپنے ساتھ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائیں۔ دورانِ اجتماع انہیں تنہا چھوڑنے کی بجائے اپنے ساتھ ساتھ رکھیں۔اجتماع میں لگنے والے حلقوں میں شرکت کروائیں۔اجتماع کے بعد ساری رات وہیں اعتکاف کی ترغیب دے کر رکنے کی ترکیب بنائیں۔

(10) قافلے میں سفر کروائیں :

اپنی گفتگو میں بار بار مدنی انعامات کی برکات اور مدنی قافلوں کی بہاروں کا تذکرہ کریں۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس اسلامی بھائی کا بھی یہ ذہن بن جائے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی انعامات کا عامل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننا ہے۔

انفرادی کوشش کب تک جاری رکھی جائے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب آپ سے ملنے والے نئے اسلامی بھائی انفرادی کوشش کی برکت سے اپنی زندگی کو سنتوں کے سانچے میں ڈھال کر مکمل طور پر نہ صرف خود مدنی ماحول سے وابستہ

www.dawateislami.net

ہوجائیں بلکہ دوسرے پر انفرادی کوشش کر کے انہیں اجتماع ، مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دینے والے بن جائیں تو ان سے ''ذاتی دوستی'' نبھانے کی بجائے بقدر ضرورت رابطہ رکھیں (لیکن مکمل طور پر ختم بھی نہ کریں) اور مزید نئے اسلامی بھائیوں کی طرف بڑھ جائیں۔ کیونکہ اگر آپ انہی اسلامی بھائیوں کے جھرمٹ میں گھرے رہیں گے تو نئے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کے لئے وقت نہیں نکال پائیں گے۔

غیر مسلم پر انفرادی کوشش کس طرح کی جائے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کسی غیر مسلم پر انفرادی کوشش کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے مذہب کے تفصیلی عقائد مع دلائل جاننے کے ساتھ ساتھ سامنے والے کے مذہبی عقائد اور ان کے رد کا طریقہ بھی جانتا ہو نیز اس مذہب کی طرف سے جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں وہ اعتراضات اور ان کے جوابات اسے مستحضر ہوں ۔ لہذا! جو اسلامی بھائی اوصاف مذکورہ سے متصف نہ ہو اسے اس بارے میں محتاط رہنا چاہئے کہ کہیں سامنے والے کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکنے کی بناء پر اس کا اپنا ایمان خطرے میں نہ پڑ جائے ۔ ہاں ! اگر ملاقات یا علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران سامنے والے کے غیر مسلم ہونے کا انکشاف ہو تو مسکرا کر اسے مسلمان ہوجانے کی دعوت پیش کریں اگر وہ قبول کرلے تو فبہا وگرنہ اس سے بحث میں مت الجھیں جس کی وجہ عرض کی جا چکی ہے (لیکن دل میں اس کے کفر کو برا ضرور جانئے)۔

ملاقات کی مثالیں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے یہ مثالیں محض انفرادی کوشش کا طریقہ سمجھانے کی غرض سے لکھی گئیں ہیں امید ہے کہ سمجھ دار اسلامی بھائی کسی سے ملاقات کے دوران ان مثالوں میں دیئے گئے جملے بعینہ بولنے کی غلطی نہیں کریں گے، ہاں! معمولی سے ردوبدل کے بعد ان جملوں کو انفرادی کوشش کرتے ہوئے استعمال کیا جاسکتا ہے، نیز اس کا فیصلہ مبلغ کے ہاتھ میں ہے کہ ایک ملاقات میں کتنے مَدَنی کاموں کی دعوت پیش کرنی ہے، الغرض جیسا موقع ویسی ترکیب۔ اس کے علاوہ الفاظ کی ادائیگی کے وقت لہجے کی بہت زیادہ اہمیت ہے جسے کما حقہ تحریر میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔

﴿مسجد میں درس کے بعد ملاقات.....﴾

مبلغِ دعوتِ اسلامی:

السلام علیکم! (کہنے کے بعد پرتپاک انداز سے مصافحہ کرے).....

ملاقاتی اسلامی بھائی:

وعلیکم السلام!.....

مبلغِ دعوتِ اسلامی:

پیارے بھائی! آپ مجھے کچھ وقت دیں گے؟.....

ملاقاتی اسلامی بھائی:

کیوں نہیں جناب!.....

www.dawateislami.net

مبلغِ دعوتِ اسلامی:

پیارے بھائی! تشریف رکھئے۔(اس کے بیٹھ جانے کے بعد پوچھے) آپ کا نام کیا ہے؟.....

ملاقاتی اسلامی بھائی:

محمد قاسم.....

مبلغِ دعوتِ اسلامی:

ماشاء اللہ! بڑا پیارا نام ہے۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ کے ایک شہزادے کا نام بھی قاسم تھا۔ میرا نام محمد عمران عطاری ہے۔ میں جامعۃ المدینہ میں پڑھتا ہوں۔ محمد قاسم بھائی! آپ کیا کام کرتے ہیں؟.....

محمد قاسم:

مسجد کے قریب ہی میری کریانے کی دکان ہے۔.....

محمد عمران عطاری:

اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے، آپ کو درس میں نہایت توجہ سے بیٹھے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرلیا جائے،.....

محمد قاسم:

جناب! آپ باتیں بڑی اچھی اچھی بتاتے ہیں، اس لئے میں شوق سے یہاں بیٹھ جاتا ہوں۔.....

www.dawateislami.net

محمد عمران عطاری:

اللہ تعالیٰ آپ کے شوق کو سلامت رکھے اور اس میں مزید اضافہ فرمائے، محمد قاسم بھائی! یہ سب تبلیغ قران وسنت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی بہاریں ہیں ورنہ ہم اس قابل کہاں تھے؟ الحمد للہ عزوجل! جیسا کہ آپ نے درس کے آخر میں سنا کہ دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع ہر جمعرات کو بعدِ نمازِ مغرب فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں شروع ہوجاتا ہے اور صبح اشراق وچاشت تک جاری رہتا ہے۔ الحمد للہ عزوجل اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں مثلاً علم دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جو شخص علم سیکھنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مقام پر مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو علم دین سیکھنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے قدموں تلے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔'' اس کے علاوہ رو رو کر کی جانے والی اجتماعی دعا میں شرکت کا موقع بھی ملتا ہے، میری آپ سے گزارش ہے کہ اس جمعرات آپ بھی ہمارے ساتھ اجتماع میں شرکت فرمائیں.....

محمد قاسم:

جناب! کیا کریں ہم تو دنیا کے دھندے میں پھنس کر رہ گئے ہیں پیچھے دکان سنبھالنے والا کوئی نہیں، میرے لئے اجتماع میں جانا بہت مشکل ہے۔.....

www.dawateislami.net

محمد عمران عطاری:

قاسم بھائی! مشکل ہے ناممکن تو نہیں، دیکھئے! اگر ہمیں کہیں شادی یا کسی اور تقریب یا خدانخواستہ کسی فوتگی میں جانا پڑے تو ہم اپنی دکان وغیرہ کا کوئی نہ کوئی بندوبست کر ہی لیتے ہیں یا متبادل نہ ملنے کی صورت میں دکان بند بھی کر دیتے ہیں، اگر آپ تھوڑی سی کوشش کریں تو دکان کی کوئی ترکیب بنا کر اجتماع میں شرکت ممکن ہوسکتی ہے،.....

محمد قاسم:

واقعی! آپ کی بات سمجھ میں تو آتی ہے، میں جمعرات کو ضرور آپ کے ساتھ اجتماع میں جاؤں گا چاہے مجھے دکان جلدی بند کرنی پڑے۔.....

محمد عمران عطاری:

سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے آپ سے یہی امید تھی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دوبارہ پھر یہیں ملاقات ہوگی۔ السلام علیکم! (کہنے کے بعد الوداعی مصافحہ کرے اور معانقہ بھی کرے پھر کوئی مدنی تحفہ بھی دے دے).....

محمد قاسم: وعلیکم السلام۔.....



www.dawateislami.net

﴿ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بعد ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی: (اجتماع میں شریک ہونے والے نئے اسلامی بھائی کی طرف بڑھتے ہوئے) السلام علیکم! (پھر گرم جوشی سے مصافحہ کرے اور یہ کہے) پیارے بھائی آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام فیاض ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت اچھا نام ہے، اس کا معنی ہے بہت زیادہ سخاوت کرنے والا۔ میرا نام بلال عطاری ہے۔ آپ کس علاقے سے تشریف لائے ہیں؟

فیاض بھائی: میں لسبیلہ چوک (کراچی) سے آیا ہوں۔

بلال عطاری: آپ پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں یا اس سے پہلے بھی تشریف لاتے رہتے ہیں؟

فیاض بھائی: جی میں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔

بلال عطاری: آپ کو ہمارا اجتماع کیسا لگا؟

فیاض بھائی: بہت اچھا لگا۔

بلال عطاری: انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ جو کام اچھا لگے اسے بار بار کرتا ہے، تو کیا میں امید رکھوں کہ آپ آئندہ بھی اسی طرح ذوق وشوق کے ساتھ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتے رہیں گے؟

فیاض بھائی: کیوں نہیں؟ بالکل شرکت کروں گا۔

www.dawateislami.net

بلال عطاری: فیاض بھائی! آپ کس شعبے سے وابستہ ہیں؟

فیاض بھائی: میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہوں۔

بلال عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے۔ (پھر چند مختصر اور محتاط سوالات اس کے کاروبار میں کرے، پھر یوں گویا ہو) پیارے بھائی دیکھئے! ہم کاروبار اس لئے کرتے ہیں کہ ہماری ضروریاتِ زندگی پوری ہوجائیں اور ہم آسائشیں حاصل کر سکیں،..... ہمارا یہ مقصد اسی وقت پورا ہوسکتا ہے جب ہم اپنے کاروبار سے خاطر خواہ نفع کمانے میں کامیاب ہوجائیں،.....اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اس کے لئے اپنے کاروبار کا ہر پہلو سے خیال رکھنا پڑتا ہے، اس کا حساب کتاب رکھنا، لاگت اور آمدنی کا حساب کر کے نفع کی رقم الگ کرنا اور اس میں سے اپنی ضرورت کے بقدر رقم رکھنے کے بعد بقیہ دوبارہ کاروبار میں لگا دینا،..... کسی گاہک کو بدظن نہ ہونے دینا، وقت پر دکان کھولنا اور بند کرنا، مارکیٹ کے حالات کا جائزہ لیتے رہنا، تجربہ کار لوگوں سے مشاورت کرتے رہنا وغیرہ.....

لیکن ذرا غور کیجئے کہ یہ دنیوی کاروبار تو یہیں رہ جائے گا کیونکہ اس کی منزل تو محض دنیاوی ضروریات کو پورا کرنا اور سہولیاتِ زندگی حاصل کر لینا ہے،.....اس لئے بطورِ مسلمان ہمیں اپنی دنیا کی ہی نہیں بلکہ بہتر آخرت کی بھی فکر ہونی چاہئے،.....اور بہتر آخرت کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اپنے کاروبارِ آخرت پر اس سے کہیں زیادہ توجہ دینی چاہئے جتنی توجہ ہم اس دنیاوی کاروبار پر دیتے ہیں،.....لہذا! ہمیں چاہیے کہ اپنا محاسبہ کریں، جو عمل نقصانِ آخرت کا سبب بنے اسے چھوڑ دیں اور جو عمل آخرت کے لئے نفع بخش ثابت ہو اسے اپنائے رکھیں.....اس مقصد میں کامیابی کے لئے راہِ خدا

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ ان مدنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب الگ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبُ العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳)

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے تین دن بارہ دن تیس دن اور بارہ ماہ کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے کی نیت فرمالیں۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ اگر آپ ابھی سے نیت کرلیں گے تو ثواب بھی ابھی سے ملنا شروع ہو جائے گا۔

فیاض بھائی: آپ بجا فرما رہے ہیں واقعی ہمیں اپنی قبر و آخرت کی بہتری کی بھی کوشش کرنی چاہئیے۔ میں ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

بلال عطاری: مشہور ہے کہ نیک کام میں دیر کس بات کی؟ کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ صبح

www.dawateislami.net

اجتماع کے اختتام پر یہاں فیضانِ مدینہ سے روانہ ہونے والے مدنی قافلے میں ہاتھوں ہاتھ سفر اختیار کرلیں؟

فیاض بھائی: ہاں ممکن تو ہے، (کچھ دیر سوچنے کے بعد) چلئے ٹھیک ہے میں صبح ہی مدنی قافلے میں سفر کروں گا.....

بلال عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) سبحان اللہ! آپ نے تو میرا دل خوش کردیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین) (مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ان انعامات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے (یہ بھی ایک مدنی انعام ہے) اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

فیاض بھائی: ان شاء اللہ عزوجل! میں ایسا کرنے کی کوشش کروں گا۔

بلال عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب کرے۔ آپ دوبارہ رابطے کے لئے اپنا ایڈریس لکھادیں تو کرم نوازی ہوگی،.....

www.dawateislami.net

فیاض بھائی: کیوں نہیں، لکھئے،.....

بلال عطاری: (ایڈریس لکھنے کے بعد) آیئے میں آپ کی ملاقات قافلہ مکتب کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے کروادوں تاکہ صبح آپ کے سفر کی ترکیب بنائی جاسکے۔

فیاض بھائی: چلئے،.....

(مبلغ کو چاہئے کہ قافلہ ذمہ دار سے ملاقات کروانے اور قافلے میں سفر کے لئے نام لکھوانے کے بعد اس اسلامی بھائی کو اپنے ساتھ ساتھ رکھے اور مسلسل انفرادی کوشش کرتا رہے، پھر ہو سکے تو صبح خود بھی اس کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرے۔ یا کم از کم اسے ضرور سفر کروادے۔)

www.dawateislami.net

﴿دورانِ سفر بس میں ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی: (ساتھ بیٹھے ہوئے اسلامی بھائی کی طرف مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے) السلام علیکم!

اسلامی بھائی: وعلیکم السلام! کیا حال ہے اسلامی بھائی؟

مبلغ دعوتِ اسلامی: الحمدللہ علی کل حال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟

اسلامی بھائی: جناب میں بالکل ٹھیک ہوں۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: پیارے بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام یاسر ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاءاللہ! بڑا پیارا نام ہے، ہمارے پیارے آقا ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام بھی یاسر تھا۔ میرا نام محمد شاہد رضا عطاری ہے، آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

یاسر بھائی: میں حیدر آباد جا رہا ہوں۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟

شاہد رضا عطاری: یاسر بھائی! مجھے نواب شاہ جانا ہے۔ آپ حیدر آباد میں کام کرتے ہیں؟

یاسر بھائی: نہیں میں کراچی کی ایک فرم میں ملازمت کرتا ہوں۔

شاہد رضا عطاری: اچھا اچھا! اللہ تعالیٰ آپ کی روزی میں برکت دے۔ میری اپنی کتابوں کی دکان ہے۔ آپ کراچی میں کون سے علاقے میں رہتے ہیں؟

www.dawateislami.net

یاسر بھائی: میں لیاقت آباد میں رہتا ہوں۔

شاہد رضا عطاری: (تھوڑی سی حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے) واقعی! ہمارا مدنی مرکز فیضان مدینہ بھی تو لیاقت آباد کے قریب ہی ہے جہاں ہر جمعرات کو نمازِ مغرب کے بعد سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے، میرا حسنِ ظن ہے کہ آپ اس اجتماع میں شرکت ضرور فرماتے ہوں گے۔

یاسر بھائی: ہاں! بہت پہلے چند ایک بار گیا تھا، اس کے بعد جانے کا وقت ہی نہیں ملتا۔

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی! کوئی بھی کام ہو اسے کرنے کے لئے وقت نکالنا ہی پڑتا ہے، مثلاً کتنی ہی مصروفیت ہو ہم دفتر یا دکان میں وقت پر پہنچ جاتے ہیں تو جہاں ہم دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ کوشش ہمیں اخروی فوائد کے حصول کے لئے کرنی چاہئیے۔ اس بات کو آپ بھی تسلیم کریں گے کہ اجتماع میں شرکت سے ہمیں علم سیکھنے کے لئے چل کر جانے کا ثواب، علم کی محفل میں شرکت کا ثواب، اپنی آخرت کے بارے میں غور و تفکر اور دعا مانگنے کا موقع میسر آتا ہے تو ہمیں چاہئے کہ بھرپور کوشش کر کے اس سنتوں بھرے اجتماع میں ضرور شریک ہوا کریں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی سستی ہمیں فوائد سے محروم کروا دے۔

یاسر بھائی: ہاں واقعی! آپ درست فرما رہے ہیں، اب میں ہر جمعرات فیضان مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہوا کروں گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

شاہد رضا عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) ماشاء اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک ارادے میں کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)

یاسر بھائی: بس جناب آپ میرے حق میں دعا کرتے رہا کریں۔

www.dawateislami.net

شاہد رضا عطاری: ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ! (کچھ توقف کرنے کے بعد اسے مخاطب کرتے ہوئے یوں کہے) اس حقیقت سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہوسکتا کہ مختصر سی زندگی کے ایام گزارنے کے بعد ہر ایک کو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر تمام اعمال کا حساب دینا ہے۔ ہر ایک کی حاضری کا انداز مختلف ہوگا، کوئی گرمی کی وجہ سے اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا اور کسی کو اپنی ذلت ورسوائی کا خوف اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہوگا، کسی کی کمر بھوک کی وجہ سے جھک چکی ہوگی تو کوئی پیاس کے مارے بلبلا رہا ہوگا، کسی کا رنگ جہنم کو دیکھ کر زرد پڑ گیا ہوگا تو کوئی جنت سے محرومی کی بناء پر اشکِ ندامت بہا رہا ہوگا لیکن اس کے برعکس کچھ خوش نصیب ایسے بھی ہوں گے جنہیں اس دن نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم، وہ عرش کے سائے میں ہوں گے، انہیں سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا، حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام پینے کو ملیں گے، پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائیں گے اور انہیں جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔ یقیناً پہلا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر کی ہوگی، جبکہ دوسرا گروہ ان بندوں کا ہوگا جن کی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت میں گزری ہوگی۔

پیارے بھائی! اگر ہم میدانِ محشر کی پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی مختصر سی زندگی اس طرح سے گزارنی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہوجائے۔ اس مقصد کو پانے کے لئے علمِ دین کی حاجت ہے اور علمِ دین کے حصول کے لئے بہترین ذریعہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ان مدنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا ﷺ کی سنتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب الگ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ،''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہوکر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱،ص ۱۴۵، رقم الحدیث:۲۲۳)

اس کے علاوہ جب ہم اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر ان قافلوں میں سفر کریں گے تو ان قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔

ان قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول ﷺ کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین

www.dawateislami.net

ہوجائے گا، اغیار کی وضع قطع پر اِترانے والا جسم اپنے پیارے آقا ﷺ کی سنتوں کا آئینہ دار بن جائے گا، غیروں کے طریقوں کو چھوڑ کر اسلافِ کرام رحمہم اللہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تڑپ نصیب ہوگی، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کی خواہش دم توڑ دے گی اور مکۃ المکرّمہ و مدینۃ المنورہ کے مقدس سفر کی دیوانگی نصیب ہوگی، وقت کی دولت کو محض دنیا کمانے کے لئے صرف کرنے کی بجائے اپنی آخرت کے بہتری کے لئے خدمتِ دین میں صرف کرنے کا شعور نصیب ہوگا۔ اِن شاء اللہ عزوجل

یاسر بھائی! میری آپ سے التجاء ہے کہ آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول ﷺ کے مدنی قافلے میں سفر کریں۔

یاسر بھائی: یہ تو میرے لئے بہت مشکل ہے۔

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی مشکل ہے ناممکن تو نہیں، ذرا سی کوشش کر کے اس مشکل کو بھی آسان کیا جاسکتا ہے، اسی ہفتہ کو سرکاری چھٹی ہے اور اتوار کے دن پہلے ہی تعطیل ہوتی ہے آپ کو صرف ایک دن یعنی جمعہ کی چھٹی کرنا پڑے گی اور آپ اسی ہفتے تین دن راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

یاسر بھائی: آپ کی بات سمجھ میں تو آتی ہے۔

شاہد رضا عطاری: یاسر بھائی! پھر دیر کس بات کی ہے؟ آپ ابھی سے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لیجئے۔

یاسر بھائی: نہ بابا نہ! میں کم از کم ابھی نیت نہیں کروں گا کیا معلوم میں کسی وجہ سے نہ جا سکوں؟ اور گناہ گار ہوجاؤں۔

www.dawateislami.net

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی! گھبرانے کی ضرورت نہیں، نیت کا مطلب ہے دل میں کسی کام کا پختہ ارادہ کرنا، اگر ہم کسی کام کا ارادہ کریں اور پھر کسی مجبوری کی بناء پر نہ کرسکیں تو ہم گناہ گار نہیں ہوں گے۔ ابھی سے راہِ خدا میں سفر کرنے کی نیت کا ثواب ثواب ملنا شروع ہوجائے گا۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

یاسر بھائی: (حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے) کیا واقعی! پھر تو میں ابھی نیت کرتا ہوں۔

شاہد رضا عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) سبحان اللہ! آپ نے تو میرا دل خوش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین) (مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ درحقیقت خود احتسابی کا ایک جامع اور خود کار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ اس پر عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی وقت مقرر کرکے روزانہ اسے پُر کیا جائے۔ (پھر اسے پُر کرنے کا تفصیلی طریقہ سمجھائے)

یاسر بھائی: یہ تو بہت اچھی چیز ہے میں آج سے ہی اسے پر کرنا شروع کردوں گا۔

شاہد رضا عطاری: (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) ماشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ یہ کارڈ میری طرف سے آپ کو تحفہ ہے، اس کے علاوہ یہ چند رسائل ہیں جنہیں امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا

ہے۔ یہ بہت دل چسپ اور سہل انداز میں لکھے گئے ہیں آپ کو ان کے مطالعے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ ان رسائل کو نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

یاسر بھائی: ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ!.....

شاہد رضا عطاری: پیارے بھائی ذرا اپنا ایڈریس لکھوایئے گا تاکہ آپ سے دوبارہ ملاقات ممکن ہوسکے۔

یاسر بھائی: کیوں نہیں جناب! لکھئے۔

شاہد رضا عطاری: (ایڈریس لکھنے کے بعد کچھ وقفہ کرے اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس پر انفرادی کوشش جاری رکھے۔)

www.dawateislami.net

﴿طالب علم Student سے ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی: (کسی اسکول، کالج یا یونیورسٹی میں پڑھنے والے اسلامی بھائی کو بیٹھا ہوا دیکھ کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے) السلام علیکم! (پھر گرم جوشی سے مصافحہ کرے اور یہ کہے) پیارے بھائی آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام حَسن ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ بہت اچھا نام ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نواسے کا نام بھی حسن (رضی اللہ عنہ) تھا۔ میرا نام محمد رضوان عطاری ہے۔ آپ کس کلاس میں پڑھتے ہیں؟

حسن بھائی: میں سیکنڈ ائیر میں پڑھتا ہوں۔ آپ کس کلاس میں پڑھتے ہیں؟

رضوان عطاری: میں ایم اے اسلامیات کر رہا ہوں۔ (پھر اس کے قریب بیٹھ کر تعلیم سے متعلق کچھ گفتگو کرے اور تھوڑا توقف کرنے کے بعد یوں کہے) پیارے بھائی! میں نے اس بات پر غور کیا کہ آج ہم دنیاوی عُلوم کے حصول کے لئے کس قدر کوشش کرتے ہیں۔ اس کے لئے اپنا وقت، دولت اور اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کر ڈالتے ہیں، یہاں تک کہ اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک کا رخ کرنے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں، ..... جب امتحان کا وقت قریب آتا ہے تو اپنے ہر طرح کے ''غیر نصابی مشاغل (Non Educational Hobbies)'' مثلاً کھیل کود، دوستوں سے گپ شپ کرنے، تفریحی مقامات کی سیر وغیرہ کو خیر آباد کہہ کر فقط پڑھائی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر رات بھر جاگ کر پڑھنے سے بھی گریز نہیں کرتے، اور اتنا کچھ کرنے کے

www.dawateislami.net

باوجود اگر امتحان میں فیل (Fail) ہوجائیں تو ہمت ہارے بغیر ضمنی امتحان (Supplimentry Examination) کی تیاری میں لگ جاتے ہیں،.....

لیکن ذرا غور کیجئے! کہ اس امتحان میں ناکامی کی صورت میں زیادہ سے زیادہ ردعمل یہ ہوگا کہ ہمیں اگلی کلاس میں بیٹھنے سے روک دیا جائے گا لیکن ایک امتحان محشر میں بھی ہونا ہے اور میدانِ محشر تو وہ امتحان گاہ ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ انسان اس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک ان پانچ سوالات کے جوابات نہ دے لے (۱) تم نے زندگی کیسے بسر کی؟ (۲) جوانی کس طرح گزاری؟ (۳) مال کہاں سے کمایا؟ اور..... (۴) کہاں کہاں خرچ کیا؟ (۵) اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا؟

﴿مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، ج۳، ص۱۱۲، رقم: ۵۱۹۷﴾

گویا ہماری عمر بھر کی کمائی کا حساب لیا جائے گا اور جوابات صحیح نہ دے سکنے کی بناء پر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈال دیا جائے گا جس کے بارے میں مدنی آقا ﷺ نے فرمایا، ''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔''

(صحیح البخاری، باب صفة الجنة والنار، ص۱۱۶۵، رقم الحدیث ۶۵۶۱)

پیارے بھائی! برا مت مانئے گا! ایک جانب تو یہ حال ہے کہ آج کا طالب علم دنیاوی علوم میں تو کمال کی بلندیوں کو چُھو لینا چاہتا ہے، لیکن علمِ دین کے بارے میں اس کی دل چسپی نہ ہونے کے برابر ہے،..... دینی احکام پر عمل پیرا ہونے کے لئے شریعت کے کم از کم اتنے احکام تو سیکھ لینے چاہئیں جن کا سیکھنا ایک مسلمان پر فرض ہے، مثلاً عقائدِ اسلام، عبادات یعنی نماز و روزے وغیرہ کے مسائل، معاملات یعنی خرید و فروخت کرنے،

www.dawateislami.net

کرایہ پر اشیاء کا لین دین کرنے، (شادی کرنے کی صورت میں) نکاح وطلاق، حقوق العباد وغیرہ کے مسائل اوراس کے ساتھ ساتھ گناہوں کی پہچان کا علم کہ کون سے افعال وکیفیات گناہ میں شمار ہوتی ہیں اور کونسی نہیں؟.....

حسن بھائی: واقعی آپ درست ارشاد فرمارہے ہیں، لیکن اس نفسانفسی کے دور میں کس کو پڑی ہے کہ ہمیں دین کی باتیں سکھائے؟ کوئی سیکھنا بھی چاہے تو کیسے سیکھے؟

رضوان عطاری: پیارے بھائی! اس بارے میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! اس پرفتن دور میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' اس فریضے کو بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ اس کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہر جمعرات بعدِ نمازِ مغرب ''فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی'' میں شروع ہوجاتا ہے۔ آپ بھی میرے ساتھ اس اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کریں۔ وہاں پر ہونے والی تلاوتِ قرآن، اصلاحی بیان، اجتماعی طور پر کی جانے والی فکرِ مدینہ اور ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ کی جانے والی دعائیں، سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کیا جانے والے درود وسلام، پھر سنتیں سیکھنے اور دعائیں یاد کروانے کے حلقے وغیرہ، یہ سب کچھ آپ کے دل ودماغ میں انقلاب برپا کردے گا۔ اس کے علاوہ وہاں پر آپ کو اس پرفتن دور میں بھی ہزاروں ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ ان کی حیاء سے جھکی ہوئی نگاہیں، سنت کے مطابق بدن پر سفید لباس اور سر پر زلفیں نیز گنبدِ خضریٰ کی یاد دلا دینے والا سبز سبز عمامہ، چہرے پر شریعت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی، بقدرِ ضرورت

www.dawateislami.net

گفتگو کا باادب انداز ،خوش اخلاقی کا نمایاں وصف اور کردار کی پاکیزگی آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ مجھے سفرِ آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا ہی مدنی ماحول درکار ہے اور آپ بھی یہ مدنی مقصد لے کر گھر لوٹیں کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ (ان شاء اللہ عزوجل)''

حسن بھائی: (شوق کا اظہار کرتے ہوئے) آپ کی گفتگو سننے کے بعد تو اس اجتماع میں شرکت کرنا ہی پڑے گی تاکہ میں بھی اس روحانی لذت سے مستفید ہوسکوں۔

رضوان عطاری: ان شاءاللہ عزوجل ہم اکٹھے اس اجتماع میں شرکت کے لئے جائیں گے، کل جمعرات ہے لہذا آپ عصر کی نماز یہیں ہاسٹل کی مسجد میں ادا کیجئے گا وہیں سے فیضانِ مدینہ کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔

(مبلغ کو چاہئے کہ طالب علم اسلامی بھائی کو اجتماع میں ساتھ لے کر آئے اور اپنے ساتھ ساتھ رکھے، جب اجتماع کی اختتامی دعا ہوچکے تو اس سے یوں کہے)

رضوان عطاری: کہئے کیسا لگا ہمارا اجتماع؟

حسن بھائی: جیسا آپ سے سنا تھا ویسا ہی پایا، اب تو میرا جی چاہتا ہے کہ انہی عمامے والوں کے ساتھ ساتھ رہوں۔

رضوان عطاری: یہ کون سی مشکل بات ہے، الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے تین دن بارہ دن تیس دن اور بارہ ماہ کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کے کیا کہنے؟ جو خوش نصیب مدنی قافلوں کا مسافر بنتا ہے تو اسے پانچ وقت کی باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت ملنے کے ساتھ ساتھ وضو و غسل اور دیگر مسائل بھی سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ جو

www.dawateislami.net

سعادت مند اسلامی بھائی علمِ دین کے حصول کی نیت سے مدنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں ان کے لئے مغفرت کی بشارت ہے جیسا کہ طبرانی شریف میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔ (طبرانی اوسط، باب المیم، ج۴ص۲۰۴، رقم:۵۷۲۲)

آپ بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرکے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور ابھی سے نیت فرمالیں کہ ثواب ملنے کا سلسلہ ابھی سے شروع ہوجائے گا، ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

حسن بھائی: بالکل! میں ضرور سفر کروں گا، لیکن امتحان قریب آچکے ہیں لہذا! امتحان کے فوراً بعد قافلے میں سفر کروں گا۔

رضوان عطاری: امتحان کے بعد چونکہ فرصت کے ایام ہوتے ہیں لہذا! کم از کم تیس دن کا سفر تو ہونا چاہئے۔

حسن بھائی: ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

رضوان عطاری: (اسکول وکالج کے طلباء کا مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل

www.dawateislami.net

وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اوراس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اورایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ان انعامات پرعمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

حسن بھائی: ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس پرعمل کی کوشش کروں گا۔

رضوان عطاری: آیئے کچھ اسلامی بھائیوں سے آپ کی ملاقات کراؤں۔

حسن بھائی: کیوں نہیں.....

(مبلغ کو چاہیئے کہ ذمہ دار اسلامی بھائیوں سے مختصر ملاقات کروانے اور قافلے میں سفر کے لئے نام لکھوانے کے بعد اس اسلامی بھائی کو اپنے ساتھ ساتھ رکھے اور مسلسل انفرادی کوشش کرتا رہے)

www.dawateislami.net

﴿ٹرین میں سفر کے دوران ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی: (ساتھ بیٹھے ہوئے اسلامی بھائی کی طرف مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے) السلام علیکم! کیسے مزاج ہیں پیارے بھائی؟

اسلامی بھائی: وعلیکم السلام! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

اسلامی بھائی: جناب! میں ملتان تک جاؤں گا۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: پیارے بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام محمد فاروق ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاء اللہ! بڑا پیارا نام ہے، ایک مشہور صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام بھی فاروق (رضی اللہ عنہ) تھا۔ میرا نام محمد حسّان رضا عطاری ہے۔

فاروق بھائی: آپ کہاں جارہے ہیں؟

حسّان رضا عطاری: فاروق بھائی! مجھے بہاولپور تک جانا ہے۔ کیا آپ ملتان میں کوئی کام کرتے ہیں؟

فاروق بھائی: نہیں! میں لاہور کی ایک فیکٹری میں ملازمت کرتا ہوں۔

حسّان عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کے رزقِ حلال میں برکت عطا فرمائے، میں بھی لاہور ہی میں ملازمت کرتا ہوں۔ (پھر ملازمت سے متعلق چند محتاط سوالات کرنے کے بعد یوں گویا ہو) فاروق بھائی! دیکھئے ہم نے اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لئے کسی کی

www.dawateislami.net

نوکری اختیار کی ہے اور ہم اپنے سیٹھ یا افسر کی ہدایات پر عمل کرنے میں کس قدر مستعد رہتے ہیں اور غلطیوں کے ارتکاب، جائے ملازمت پر پہنچنے میں تاخیر اور غیر حاضری سے محفوظ رہنے کے لئے حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ کہیں میرا سیٹھ مجھ سے ناراض ہو کر ڈانٹ نہ پلا دے، کہیں مجھے نوکری سے نہ نکال دے، کہیں میری تنخواہ میں سے کٹوتی نہ کر لے؟.....ڈیوٹی کے دوران بھی ہمیں اس کے موڈ کی فکر رہتی ہے کہ کسی وجہ سے بگڑ نہ جائے، .....اگر باوجود احتیاط کے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو اپنے بچاؤ کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں لیکن جب اُس کی گرفت سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نظر نہ آئے تو ہتھیار ڈال کر معافی مانگ لیتے ہیں،.....

فاروق بھائی! سوچنے کی بات ہے کہ آج کسی کی ملازمت کرنے والا چند روپے ہتھیلی پر رکھ دینے والے سیٹھ سے وفاداری کا دم تو بھرتا ہے اور اس کا عملی ثبوت فراہم کرنے کے لئے بھی تیار رہتا ہے، لیکن اپنے مالکِ حقیقی (عَزَّوَجَلَّ) سے اس کی وفاداری کیا ہوئی؟.....جس نے اسے کروڑہا نعمتوں سے نوازا مثلاً اسے پیدا کیا،..... زندگی باقی رکھنے کے لئے سانسیں عطا فرمائیں،..... چلنے کے لئے پاؤں دیئے.....، چھونے کے لئے ہاتھ دیئے.....، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں.....، سننے کے لئے کان دیئے.....، سونگھنے کے لئے ناک دی.....، بولنے کے لئے زبان عطا کی اور کروڑہا ایسی نعمتیں جن پر ہم نے آج تک غور نہیں کیا ہوگا،.....لیکن اس کے باوجود ہمارے پروردگار (عَزَّوَجَلَّ) نے ہم سے کچھ طلب نہیں کیا کیونکہ وہ بے نیاز ہے،.....لیکن اس نے ہماری ہی بھلائی کے لئے، ہمیں جنت کی ابدی و سرمدی نعمتوں کے درمیان پہنچانے کے لئے ہمارے ذمے کچھ کام لگائے کہ ''اے میرے بندے! چاہے تُو سارا دن اپنے

www.dawateislami.net

کام میں مشغول رہ لیکن پانچ وقت میری بارگاہ میں مجھ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوجا اور نماز پڑھ،.....چاہے تُو سارا سال ہر وقت میری نعمتیں کھا لیکن رمضان کے تیس دن سحری تا افطاری میری رضاء کے لئے ان سے ہاتھ روک لے اور روزہ رکھ،.....چاہے تُو جتنا چاہے مال کما اور خرچ کر لیکن مخصوص مقدارِ مال پر سال گزرنے پر میرے غریب بندوں کو بھی ان کا حصہ دے اور زکوۃ ادا کر،.....چاہے تُو دنیا میں جہاں چاہے بسیرا کر لیکن جب تیرے پاس میرے گھر کعبۂ مشرفہ کی زیارت کے لئے سفر کرنے کے اسباب مہیا ہوجائیں تو پوری زندگی میں صرف ایک بار عظمتِ کعبہ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوجا اور حج کر،.....اے میرے بندے! میری دی ہوئی نعمتوں کا جو چاہے استعمال کر لیکن انہیں میری نافرمانی میں استعمال نہ کرنا کہ میں نے نافرمانوں کے لئے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے،.....''

پیارے بھائی! یقیناً ہمیں سب سے زیادہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا چاہیے، اس کی دی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیے، قصور ہوجائے تو اعتراف کرنے اور معافی مانگنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے کہ ''وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے''، نیکی ہوجانے پر اسی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق دی،.....لیکن افسوس! آج کے مسلمان کا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کا ذہن ہی نہیں، اگر ایسا ہوتا تو کیا مسلمانوں کی نمازیں قضاء ہوتیں یا روزے قضاء ہوتے؟ آج اگر دُھن ہے تو اپنا کاروبار چمکانے کی، مستقبل کو روشن کرنے کی، اولاد کو ترقی دلانے کی۔ افسوس! آج قبر و آخرت کی بھلائی کی پڑی کس کو ہے؟ کاش! ہم آخرت کی اہمیت کو سمجھ پاتے اور اس کی بہتری کے لئے کوشش کرتے جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں، ''انسان جتنا دنیا کے لئے کڑھتا ہے اگر اتنا آخرت

www.dawateislami.net

کے لئے کڑھتا تو دونوں جہاں میں سعادت پاجاتا۔'' اے کاش! ہمیں اپنی قبر روشن کرنے کی فکر لاحق ہوجائے۔

فاروق بھائی: آپ نے یقیناً بہت پاکیزہ خیالات کا اظہار فرمایا۔لیکن کیا کریں یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔انسان نیک بننا بھی چاہے تو کیا کرے؟

حسّان عطاری: فاروق بھائی! ابھی دنیا نیک لوگوں سے خالی نہیں ہوئی ہے۔الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! اس پرفتن دور میں امید کی ایک روشن کرن تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' ہے۔جو اس وقت دنیا کے تقریباً 56 ممالک میں نیکی کی دعوت کو عام کر رہی ہے۔الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائب ہوکر صلوٰۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔جو بے نمازی تھے نمازی بن گئے، بدنگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے والے بن گئے، زرق برق لباس پہن کر گلے میں دوپٹا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زینت بننے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مدنی برقع ان کے لباس کا حصہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ انداز اختیار کرنے والے اُن کا ادب کرنے والے بن گئے، جن کی حرکتوں کی وجہ سے کبھی پورا محلّہ تنگ تھا وہ سارے علاقے کی آنکھ کا تارا بن گئے، چوری وڈاکے کے عادی دوسروں کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنے والے بن گئے، کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کے علم وعمل میں ترقی کی دعائیں دینے والے بن گئے، گانے سننے کے شوقین، سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسیٹ سننے والے بن گئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پڑھنے والے بن گئے، یورپی

www.dawateislami.net

ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے گنبد خضریٰ کی زیارت کے لئے تڑپنے والے بن گئے، مال کی محبت میں مرنے والے فکرِ آخرت میں مبتلاء رہنے والے بن گئے، شراب پینے کی عادت پالنے والے عشقِ مصطفٰی ﷺ کے جام پینے والے بن گئے، اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے والے اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارنے کے لئے ''مدنی انعامات'' کے عامل بن گئے، فحش رسائل وڈائجسٹ کے رسیا امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے والے بن گئے، تفریح کی خاطر ٹُور پر جانے کے عادی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے بن گئے، ''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو اپنی زندگی کا محور قرار دینے والے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل''**

فاروق بھائی: (خوشگوار حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے) واقعی!..... پھر تو ضرور دعوتِ اسلامی والوں کی صحبت میں رہنا چاہئے۔

حسّان عطاری: اس کے لئے لاہور میں ''فیضانِ مدینہ'' میں جمعرات کے دن ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کریں۔وہاں پر ہونے والی تلاوتِ قرآن، اصلاحی بیان، اجتماعی طور پر کی جانے والی فکرِ مدینہ اور ذکرُ اللہ عزوجل اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ کی جانے والی دعائیں، سرورِ عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جانے والے درود وسلام، پھر سنتیں سیکھنے اور دعائیں یاد کروانے کے حلقے وغیرہ، یہ سب کچھ آپ کے دل ودماغ میں انقلاب برپا

www.dawateislami.net

کردے گا۔ اس کے علاوہ وہاں پر آپ کو اس گئے گزرے دور میں بھی ہزاروں ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ ان کی حیاء سے جھکی ہوئی نگاہیں، سنت کے مطابق بدن پر سفید لباس اور سر پر زلفیں نیز گنبدِ خضریٰ کی یاد دلا دینے والا سبز سبز عمامہ، چہرے پر شریعت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی، بقدرِ ضرورت گفتگو کا باادب انداز، خوش اخلاقی کا نمایاں وصف اور کردار کی پاکیزگی آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کردے گی کہ مجھے سفرِ آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا ہی مدنی ماحول درکار ہے اور آپ بھی یہ مدنی مقصد لے کر گھر لوٹیں کہ، ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل''

فاروق بھائی: میں اسی جمعرات اجتماع میں شرکت کروں گا، ان شاءاللہ عزوجل

حسّان عطاری: اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے تین دن، بارہ دن، تیس دن اور بارہ ماہ کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کے کیا کہنے؟ جو خوش نصیب مدنی قافلوں کا مسافر بنتا ہے تو اسے پانچ وقت کی باجماعت نماز ادا کرنے کی سعادت ملنے کے ساتھ ساتھ وضو و غسل اور دیگر مسائل بھی سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ جو سعادت مند اسلامی بھائی علمِ دین کے حصول کی نیت سے مدنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں وہ سعادتوں کی معراج کو پہنچ جاتے ہیں جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے کہ حضرتِ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ، ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبُ العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین

www.dawateislami.net

وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۵، رقم الحدیث: ۲۲۳)

آپ بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرکے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور ابھی سے نیت فرمالیں کہ ثواب ملنے کا سلسلہ ابھی سے شروع ہوجائے گا، ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

فاروق بھائی: کیوں نہیں جناب! میں ضرور مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

حسّان عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کے اس نیک ارادے کو پورا فرمائے۔ (مدنی انعامات کا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے) یہ دیکھئے! یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ان انعامات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر

www.dawateislami.net

اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

فاروق بھائی: ان شاءاللہ عزوجل! میں ان انعامات پر عمل کی کوشش کروں گا۔

حسّان عطاری: اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب کرے۔ آپ دوبارہ رابطے کے لئے اپنا پتہ لکھادیں تو کرم نوازی ہوگی،.....

فاروق بھائی: کیوں نہیں، لکھئے،.....

(مبلغ کو چاہئے کہ پتہ لکھنے کے بعد ٹرین کے ڈبے میں موجود دوسرے اسلامی بھائیوں کی طرف بڑھ جائے اور انفرادی کوشش کا مدنی کام جاری رکھے۔)

www.dawateislami.net

﴿سنتوں بھرے اجتماع کے بعد ملاقات﴾

مبلغ دعوتِ اسلامی: (اجتماع میں شریک ہونے والے نئے اسلامی بھائی کی طرف بڑھتے ہوئے) السلام علیکم! (پھر گرم جوشی سے مصافحہ کرے اور یوں کہے) پیارے بھائی آپ کا نام کیا ہے؟

اسلامی بھائی: میرا نام نعیم ہے۔

مبلغ دعوتِ اسلامی: ماشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ بہت اچھا نام ہے، اس کا معنی ہے نعمتیں پانے والا۔ میرا نام جنید عطاری ہے۔ آپ کس علاقے سے تشریف لائے ہیں؟

نعیم بھائی: میں بابری چوک (کراچی) سے آیا ہوں۔

جنید عطاری: آپ پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں یا اس سے پہلے بھی اجتماع میں شرکت فرماتے رہتے ہیں؟

نعیم بھائی: جی میں پہلے بھی آتا رہا ہوں۔

جنید عطاری: امید ہے آپ آئندہ بھی اسی طرح تشریف لاتے رہیں گے۔

نعیم بھائی: ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

جنید عطاری: الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ جس اسلام کا نور ہمیں گھر بیٹھے نصیب ہوگیا اس نورِ اسلام کو پھیلانے کے لئے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کتنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ کفّارِ بدا طور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بے حد ستاتے، برا بھلا کہتے، آپ کی راہوں میں کانٹے بچھاتے، کبھی سجدے کی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پشتِ اطہر پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دیتے تو کبھی آپ کے مبارک گلے میں

www.dawateislami.net

چادر کا پٹہ ڈال کر اس زور سے کھینچتے کہ آنکھیں اُبل آتیں۔ جب آپ ﷺ دعوتِ اسلام کے لئے طائف تشریف لے گئے تو کفّار ناہنجار نے گالیاں دیں، مذاق اڑایا اور پتھراؤ تک کیا جس سے جسمِ نازنین لہولہان ہوگیا اور نعلین خون سے بھر گئیں۔ جب سرکار ﷺ بے قرار ہوکر بیٹھ جاتے تو کفّار جفا کار بازو تھام کر اٹھا دیتے۔ جب آپ ﷺ دوبارہ چلنے لگتے تو وہ پھر سے پتھر برسانے لگتے۔ مصطفٰی جانِ رحمت ﷺ نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل کوشش جاری رکھی، بالآخر یہ کوششیں رنگ لائیں اور اسلام کی روشنی چار دانگِ عالم میں پھیل گئی۔

آپ نے دیکھا کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے کس قدر کوشش اور مشقت سے اسلام کی دعوت دی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے بھی پیغامِ اسلام کو عام کرنے کے لئے دنیا بھر میں سفر اختیار کیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر راہِ خدا عزوجل میں اپنی جانیں تک قربان کیں۔ ان نفوسِ قدسیہ کی کوشش ہی کا نتیجہ ہے کہ آج شجرِ اسلام ہرا بھرا نظر آرہا ہے۔

مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہم عزت وعظمت اور شان وشوکت کے تنہا مالک تھے مگر اب آہ! مسلمانوں کی حالتِ زار ہمارے سامنے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نمازی تھے اور ہماری اکثریت بے نمازی، وہ سنت کے دیوانے تھے اور ہم فیشن کے مستانے، وہ خود بھی نیکیاں کرتے اور دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے تھے جبکہ ہم نہ صرف خود گناہ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے اسباب مہیا کرتے ہیں، وہ اسلام کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا عزوجل میں سفر کرتے جبکہ ہم محض مالِ دنیا کی جستجو

www.dawateislami.net

میں دور دراز کے سفر اختیار کرتے ہیں، انہیں نیکیاں کمانے کی جستجو جبکہ ہمیں مال کمانے کی آرزو ۔ جو اسلام ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام کی بے شمار قربانیوں کے بعد نصیب ہوا ہے، افسوس صد افسوس ! اس کی ترقی واشاعت کی ہمیں بالکل فکر نہیں۔ آج مسلمان ترکِ نماز اور دیگر گناہوں پر دلیر ہو چکا ہے، مسجدیں ویران اور گناہوں کے اڈے آباد ہیں، ہر طرف غفلت کا دور دورا ہے۔

پیارے بھائی! عنقریب ہمیں بھی مرنا ہے، اندھیری قبر میں اترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔ قبر کی ہولناک تاریکی اور قیامت کا دہشت ناک منظر، یہ بھلانے والی باتیں نہیں ہیں۔ اب سرکار ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی، اب ہم غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اور اس کا مؤثر ترین ذریعہ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اس کے لئے وقت، مال اور جان کی قربانی پیش کرنا اور تکالیف پر صبر کرنا، یہ سب عظیم سنتیں ہیں۔ مدنی قافلوں میں علمِ دین حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین کی فضیلت کے کیا کہنے..... حضرتِ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو

www.dawateislami.net

صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۵، رقم الحدیث:۲۲۳)

پیارے بھائی! ذرا غور کیجئے کہ دنیاوی ضروریات کو پورا کرنے اور آسائشوں کے حصول کے لئے لوگ کئی کئی سال کے لئے اپنے والدین، بیوی بچوں اور دوست احباب کو چھوڑ کر اپنے وطن سے دور دوسرے ملک کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ آخرت کا معاملہ تو دنیا سے کہیں زیادہ اہم ترین ہے، میں آپ سے صرف تیس دن کی درخواست کرتا ہوں، برائے کرم تیس دن کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی نیت فرمالیں اور اپنا نام بھی لکھا دیجئے۔

نعیم بھائی: آپ کی باتیں سن کر تو جی چاہتا ہے کہ میں ساری زندگی کے لئے قافلوں میں سفر کروں لیکن افسوس! کہ ابھی میرے حالات ایسے ہیں کہ میں 30 دن کے لئے گھر سے باہر نہیں رہ سکتا۔ کیا 30 دن کے علاوہ قافلے سفر نہیں کرتے؟

جنید عطاری: (کچھ دیر توقف کے بعد) چلئے پھر آپ 12 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرلیجئے۔

نعیم بھائی: ہاں 12 دن کے لئے ترکیب بن سکتی ہے۔

جنید عطاری: (قافلے کے لئے نام اور پتہ لکھنے کے بعد مدنی انعامات کا کارڈ دکھاتے ہوئے) یہ دیکھئے! یہ مدنی انعامات کا کارڈ ہے۔ (پھر اسے تھوڑا مطالعہ کرنے کا وقفہ دے اور یوں گویا ہو) یہ دراصل امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات ہیں۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل

www.dawateislami.net

وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اوراس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پراستقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اورایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ان انعامات پرعمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ اس کارڈ کو پر کیجئے اور ہر مدنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

نعیم بھائی: ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ان انعامات پرعمل کی کوشش کروں گا۔

جنید عطاری: (کوئی تحفہ بھی دے دے) اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو، دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔السلام علیکم.....

نعیم بھائی: وعلیکم السلام.....

دُعا

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تمت بالخیر والحمد للہ رب العلمین

www.dawateislami.net

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

===﴿ایمان کی حفاظت﴾===

شیطٰن لاکھ سستی دلائے ، مگر اس مختصر مضمون کو مکمل پڑھ لیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، جس کو زندگی میں سلبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔ (بحوالہ رسالہ "برے خاتمے کے اسباب ص ۱٤) **ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی "مرشدِ کامل" سے مُرید ہونا بھی ہے۔**

بَیْعَت کا ثُبوت اَللّٰه عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ م بِاِمَامِهِمْ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

(ترجمہ کنزالایمان) "جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔ نورُ العِرفان فی تفسیرُ القرآن میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیئے **شَرِیْعَت** میں "**تقلید**" کرکے، اور **طریقت** میں "**بَیْعَت**" کرکے، تاکہ حُشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطٰن ہوگا۔ اس آیت میں (۱) **تقلید** (۲) **بَیْعَت** اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔" (تفسیر نورالعرفان، ص ۷۹۷)

آج کے پرفتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضَرورہے، مگر کامل اور ناقص پیر کا امتیاز مشکل ہے۔ یہ اَللّٰه عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے مَحبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰه ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** (اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ)

مرشدِ کامل جس کی ایک مثال قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے۔ جس کے امیر، بانیِ دعوتِ اسلامی، **امیرِ اَہلسنّت** حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں

www.dawateislami.net

مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ **حضور غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! ''میں اپنے مریدوں کا قیامت تک کے لئے توبہ پر مرنے کا (بفضلِ خدا عزوجل) ضامن ہوں۔'' (بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مَدَنی مشورہ جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات مبارکہ کو غنیمت جانے اور بلا تاخیر ان کا مُرید ہوجائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

شیطانی رکاوٹ مگر یہ بات ذہن میں رہے! کہ چونکہ **حضورِ غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مُرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔ آپ کے دل میں خیال آئے گا، میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں، دوستوں کا بھی مشورہ لے لوں، ذرا نماز کا پابند بن جاؤں، ابھی جلدی کیا ہے، ذرا مُرید بننے کے قابل تو ہوجاؤں، پھر مُرید بھی بن جاؤں گا۔ میرے پیارے اسلامی بھائی! کہیں قابل بننے کے انتظار میں موت نہ آسنبھالے، لہٰذا مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

شَجرہ عطاریہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بہت ہی پیارا ''شجرہ شریف'' بھی مرتب فرمایا ہے۔ جس میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہئے، جادو ٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہئے، اسی طرح کے اور بھی بہت سے ''اَوراد'' لکھے ہیں۔ اس شجرے کو صرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں، جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مُرید یا طالب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دن کا بچہ بھی ہو تو اسے بھی **سرکار غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.dawateislami.net

کے سلسلے میں داخل کر کے مُرید کروا کر **قادری رضوی عطاری** بنوادیں۔ بلکہ امّت کی خیر خواہی کے پیشِ نظر، جہاں آپ خود **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہونا پسند فرمائیں وہاں انفرادی کوشش کے ذریعے اپنے عزیز واقرباء اور اہلِ خانہ، دوست احباب و دیگر مسلمانوں کو بھی ترغیب دلا کر مُرید یا طالب کروادیں۔ طالب ہونے کی صورت میں جو انکے پیر صاحب ہیں وہ ہی ان کے پیر صاحب رہیں گے بلکہ ان کے پیر صاحب کے فیض کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیض بھی ملنا شروع ہوجائے گا۔ اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں، اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں! کہ ہم **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر** 3 کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔ اس کے لئے نام لکھنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔ مثلاً لڑکی ہو تو **میمونہ بنت محمد بلال** عمر تقریباً چار سال اور لڑکا ہو تو **اَحمد رضا بن محمد بلال** عمر تقریباً چھ سال، اپنا مکمل پتا لکھنا ہرگز نہ بھولیں (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E-mail : attar@dawateislami.net

مسئلہ: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت کے لئے اجازتِ شوہر کی حاجت نہیں (فتاوی رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴) عورت باری کے دنوں میں بھی مُرید ہوسکتی ہے۔

مسئلہ: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "بذریعہ قاصد یا بذریعہ خط مُرید ہوسکتا ہے (فتاوی رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴) معلوم ہوا کہ جب نمائندے یا خط کے ذریعے مُرید ہوسکتا ہے۔ تو ای میل، ٹیلیفون، اور لاؤڈ اسپیکر پر بدرجہ اولیٰ بیعت جائز ہوئی۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند **مصطفےٰ رضا خاں** علیہ الرحمۃ **بھی لوگوں کو اجتماعی طور پر مُرید فرماتے تھے۔**

مزید معلومات کے لئے رسالہ **آداب مرشد کامل** مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حاصل فرما کر اس کا مطالعہ فرمائیں۔ اس مضمون کے ذریعے اجتماعی یا انفرادی ترغیب بھی دلا سکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

﴿1﴾ القرآن الحکیم مطبوعة دارالعلوم امجدیه کراچی .....

﴿2﴾ صحیح بخاری مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت .....

﴿3﴾ صحیح مسلم مطبوعة داراحیاء التراث العربی بیروت .....

﴿4﴾ الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت

﴿5﴾ جامع ترمذی مطبوعة دارالفکر بیروت.....

﴿6﴾ سنن ابی داؤد مطبوعة داراحیاء التراث العربی بیروت.....

﴿7﴾ مسند امام احمد مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت.....

﴿8﴾ مؤطا امام مالک مطبوعة دارالمعرفة بیروت .....

﴿9﴾ کنزالعمال مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت .....

﴿10﴾ شعب الایمان مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت .....

﴿11﴾ مجمع الزوائد مطبوعة دارالفکر بیروت .....

﴿12﴾ الترغیب والترهیب مطبوعة دارالفکر بیروت .....

﴿13﴾ مسند بزّار مطبوعة مکتبة العلوم والحکم مدینة المنورة .....

﴿14﴾ طبرانی اوسط مطبوعة دارالفکر بیروت .....

﴿15﴾ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب مطبوعة دارالکتب العلمیة بیروت

﴿16﴾ السنن الکبری مطبوعةدارالکتب العلمیة بیروت .....

www.dawateislami.net

﴿17﴾ مشکوۃ المصابیح مطبوعۃ دارالفکر بیروت .....

﴿18﴾ الادب المفرد مطبوعۃ دارالحدیث ملتان

﴿19﴾ الدارقطنی مطبوعۃ نشر السنۃ ملتان .....

﴿20﴾ جامع العلوم دارالفکر بیروت .....

﴿21﴾ طبقات ابن سعد (الطبقات الکبری) مطبوعۃ داراالکتب العلمیۃ بیروت .....

﴿22﴾ مستطرف مطبوعۃ دارالفکر بیروت .....

﴿23﴾ زرقانی علی المواھب مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت .....

﴿24﴾ اسد الغابۃ مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت.....

﴿25﴾ حلیۃ الاولیاء مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت .....

﴿26﴾ مکارم الاخلاق مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت.....

﴿27﴾ احیاء العلوم مطبوعۃ دار صادر بیروت .....

﴿28﴾ کیمیائے سعادت مطبوعہ انتشارات گنجینہ تہران .....

﴿29﴾ البدایۃ والنہایۃ مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت.....

﴿30﴾ مکاشفۃ القلوب دارالکتب العلمیۃ بیروت.....

﴿31﴾ تنبیہ الغافلین مطبوعۃ دارابن کثیر بیروت.....

﴿32﴾ وفاء الوفاء مطبوعۃ داراحیا التراث العربی بیروت

﴿33﴾ روض الریاحین مطبوعۃ دارالبشائر دمشق شام

www.dawateislami.net

﴿34﴾ المنبہات لیوم الاستعداد نورانی کتب خانہ پشاور

﴿35﴾ کتاب التوابین مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت.....

﴿36﴾ ذم الہوٰی مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت.....

﴿37﴾ تذکرۃ الاولیاء مطبوعہ انشارات تہران .....

﴿38﴾ طبرانی کبیر مطبوعۃ داراحیاء التراث العربی بیروت.....

﴿39﴾ الوفاء باحوال المصطفیٰ مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور .....

﴿40﴾ تنبیہ المغترین مطبوعہ دارالبشائر دمشق شام .....

﴿41﴾ روحانی حکایات مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی .....

﴿42﴾ سیرتِ صدر الشریعہ مطبوعہ مکتبۃً اعلیٰ حضرت لاہور.....

﴿43﴾ فتاوٰی مصطفویہ مطبوعہ شبیر برادز لاہور

﴿44﴾ فتاوٰی امجدیہ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی

﴿45﴾ حیات اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

﴿46﴾ ملفوظات اعلیٰ حضرت مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور .....

www.dawateislami.net



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرداد آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں بمبر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد بوہڑ والی مسجد، حسین آگاہی گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اسلام آباد: کالی دادا انٹرنیشنل فوڈ سپر مارکیٹ جمیل کمرشل ہال فون: 044-2550787
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، اڈا سٹریٹ صدر۔
- خان پور: ڈاڑی چوک امیر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: پیکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ ایوب روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیرانوالہ دروازہ گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): خیابانِ سرگودھا، بالمقابل جامع مسجد سبزہ علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

محبوبِ عطّار کی 122 حِکایات

مرحوم رُکنِ شُوریٰ حاجی زم زم عطّاری کے حالاتِ زندگی



المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

محبوبِ عطّار کی 122 حکایات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: محبوبِ عطار کی 122 حکایات
پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)
پہلی بار: شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ، جون 2013ء تعداد: 10000 (دس ہزار)
ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ حوالہ: 182

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"محبوبِ عطّار کی 122 حکایات"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

06 - 02 - 2013

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجلس
تفتیشِ کتب ورسائل
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”اطاعت میں برکت ہے“ کے چودہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”14 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** ○ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ، الحدیث ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے ،مثلاً ﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿5﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ صالحین کا ذکرِ خیر پڑھوں گا۔ ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(١) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (٢) شعبۂ درسی کُتُب

(٣) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجِم کتب

(٥) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و

www.dawateislami.net

مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارك ١٤٢٥ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر یہ کتاب (208صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنی اصلاح کا جذبہ ملے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: ''اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہوگا، جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُود پاک پڑھے ہونگے۔''

(جامع الترمذي، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ٢/ ٢٧، الحديث ٤٨٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا جو **رَحْمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رہے اور حضورِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ **دُرُود شریف** کی کثرت ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ دُرُود پاک بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے **جنّت** ملتی ہے اور اس (یعنی دُرُودِ پاک) سے **بزمِ جنّت کے دُولہا** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ (مرآۃ المناجیح ٢/ ١٠٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

بادشاہوں کی ہڈیاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''بادشاہوں کی ہڈیاں'' کے صفحہ 1 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **منقول** ہے کہ ایک بادشاہ شکار کیلئے نکلا مگر جنگل میں اپنے مُصاحِبوں سے بچھڑ گیا۔ اُس نے ایک کمزور اور غمگین نوجوان کو دیکھا جو **انسانی ہڈّیوں** کو اُلٹ پلٹ رہا ہے، پوچھا: تمھاری یہ حالت کیسے ہوگئی ہے؟ اور اس سُنسان بیابان میں اکیلے کیا کر رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میرا یہ حال اِس وجہ سے ہے کہ مجھے طویل سَفَر درپیش ہے۔ دو مُوَکَّل (دن اور رات کی صورت میں) میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مجھے خوف زدہ کر کے آگے کو دوڑا رہے ہیں یعنی جو بھی دن اور رات گزرتے ہیں وہ مجھے موت سے قریب کرتے چلے جارہے ہیں، میرے سامنے تنگ و تاریک تکلیفوں بھری قَبْر ہے، آہ! گلنے سڑنے کیلئے عنقریب مجھے زیرِ زمین رکھ دیا جائے گا، ہائے! ہائے! وہاں تنگی و پریشانی ہوگی، وہاں مجھے کیڑوں کی خُوراک بننا ہوگا، میری ہڈّیاں جُدا جُدا ہو جائیں گی اور اسی پر اِکْتِفا نہیں بلکہ اسکے بعد قیامت برپا ہوگی جو کہ نہایت ہی کٹھن مَرحلہ ہوگا۔ معلوم نہیں بعد ازاں میرا جنّت ٹھکانہ ہوگا یا مَعاذَ اللہ جہنّم میں جانا ہوگا۔ تم ہی بتاؤ، جو اتنے خطرناک مَراحِل سے دوچار ہو وہ بھلا کیسے خوشی منائے؟ یہ باتیں سن کر **بادشاہ** رنج و ملال سے نڈھال ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے سامنے بیٹھ کر عرض گزار

www.dawateislami.net

ہوا: اے نوجوان! آپ کی باتوں نے میرا سارا چین چھین لیا اور دل کو اپنی گرفت میں لے لیا، ذرا ان باتوں کی مزید وضاحت فرما دیجئے! تو اُس نے کہا: یہ میرے سامنے جو ہڈّیاں جمع ہیں انہیں دیکھ رہے ہو! یہ ایسے **بادشاہوں کی ہڈّیاں** ہیں جنہیں دنیا نے اپنی زینت میں اُلجھا کر فریب میں مُبتَلا کر دیا تھا، یہ خود تو لوگوں پر حکومت کرتے رہے مگر غفلت نے انکے دلوں پر حکمرانی کی، یہ لوگ آخرت سے غافِل رہے یہاں تک کہ انہیں اچانک موت آ گئی! ان کی تمام آرزوئیں دھری کی دھری رہ گئیں، نعمتیں سَلْب کر لی گئیں، قبروں میں ان کے جِسْم گل سڑ گئے اور آج انتہائی کَسْمپُرسی کے عالَم میں انکی ھڈّیاں بکھری پڑی ہیں۔ عنقریب انکی ہڈّیوں کو پھر زندگی ملے گی اور ان کے جِسْم مکمّل ہو جائیں گے، پھر انہیں انکے اعمال کا بدلہ ملے گا، اور یہ نعمتوں والے گھر جنّت یا عذاب والے گھر دوزخ میں جائیں گے۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان **بادشاہ** کی آنکھوں سے اَوجھل ہو کر معلوم نہیں کہاں چلا گیا! اِدھر خُدّام جب ڈھونڈتے ہوئے پہنچے تو بادشاہ کا چہرہ اُداس اور اس کی آنکھوں سے سَیلِ اَشک رَواں تھا۔ رات آئی تو بادشاہ نے لباسِ شاہی اتارا اور دو چادریں جسم پر ڈال کر عبادت کیلئے جنگل کی طرف نکل گیا۔ پھر اسکا پتا نہ چلا کہ کہاں گیا۔

(بادشاہوں کی ھڈیاں، بحوالہ روضُ الرّیاحین ص۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے بادشاہوں کی حکومت اَجسام پر ہوتی

www.dawateislami.net

ہے جونہایت ناپائیدار ہوتی ہے، انہیں یا تو لوگ اِحتجاج کرکے شور مچا کر یا ہنگامے کرکے اِقتدار سے محروم کرتے ہیں ورنہ بالآخر موت ان سے تاج وتخت چھین کر انہیں اندھیری قَبْر میں اُتار دیتی ہے۔اس دنیا میں بڑے بڑے بادشاہوں نے دَم توڑا، بڑے بڑے وزیروں نے موت کا جام پیا، بڑے بڑے سرمایہ دار اوراپنی قوموں کے سردار راہیٔ مُلکِ عَدَم ہوئے، عارضی طور پران کے ساتھ بھیڑ بھاڑ بھی ہوئی،لوگوں کی کثیر تعدادان کے جنازوں میں بھی گئی مگر وَقْت کے ساتھ ساتھ سب بھلا دیئے گئے، آج ان کی قبروں پرکوئی جانے والانہیں،ان کوکوئی پوچھنے والانہیں،ان کو اِیصالِ ثواب کرنے والا بھی کوئی نہیں،لیکن جو بظاہر بے شک غُربت کے مارے ہوں، بظاہران کے پاس کوئی اِقتدار نہ ہولیکن ان میں سے بعض ایسے بھی ہوئے ہیں جولوگوں کے دلوں کے تاجدار ہوتے ہیں، اُن کی حکومتیں دلوں پر ہوتی ہیں اورایسی پائیدار کہ برسہابرس گزرجاتے ہیں وہ بھلائے نہیں جاتے لوگ بھلائی کے ساتھ ان کا چَرچا کرتے ہیں،ان کے لیے خوب اِیصالِ ثواب کرتے ہیں،ان کی یادمناتے ہیں، ان کی باتوں سے نفع اٹھاتے ہیں۔ ایسوں کا تذکرہ باعثِ نُزُولِ رحمت ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا **سُفیان بن عُیَیْنَہ** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا قولِ مبارک ہے:''عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، ۷/۳۳۵،الرقم ۱۰۷۵۰) بے شمار اسلامی بھائیوں کا حسنِ ظن ہے کہ حاجی زَم زَم رَضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نیک اورمتّقی مسلمان اوردعوتِ اسلامی کے مُخلص مُبلّغ تھے،

www.dawateislami.net

آیئے اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ ان کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔

محبوبِ عطّار کی وِلادت ورِحلت

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورُکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو جُنید زَم زَم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الباری 10 ستمبر 1965ء (بمطابق ۱۴ جُمَادَی الْاُوْلٰی ۱۳۸۵ھ) میں حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) میں پیدا ہوئے۔ ۶ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۰۵ھ (بمطابق 28 مارچ 1985ء) میں کم وبیش 20 سال کی عمر میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے قُطبِ ربّانی، غوثِ صمدانی، قندیلِ نورانی حضور سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ الربانی کے غلاموں میں شامل ہو گئے۔ کچھ عرصے کے لئے مَدَنی ماحول سے دُوری رہی پھر ایک اسلامی بھائی کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں کم وبیش پانچ سال بعد تقریباً ۱۴۰۹ھ بمطابق 1989 میں دعوتِ اسلامی سے دوبارہ وابَستہ ہوئے اور اس مَدَنی تحریک کا مَدَنی کام کرنا شروع کیا۔ پہلے ان کا نام ''جاوید'' تھا، مگر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ان کا نام ''محمد'' اور پکارنے والا نام ''زَم زَم رضا''

www.dawateislami.net

رکھا تھا جبکہ ان کی کنیت **ابوجُنید** تھی۔ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری ترقّی کرتے کرتے ۱۵ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۵ھ بمطابق 30 اکتوبر 2004ء کو دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے رُکن بن گئے اور سالہا سال تک مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچائیں، پھر معدے کے مَرَض میں مبتلا ہوئے اور طویل عَلالت کے بعد ہجری سن کے اعتبار سے تقریباً 48 سال 6 ماہ 8 دن اس دنیائے فانی میں گزارنے کے بعد ۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ بمطابق 8 اکتوبر 2012ء کو پیر اور منگل کی درمیانی شب تقریباً 11 بج کر 45 منٹ پر باب المدینہ کراچی میں اِنتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نکاح واولاد

مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی اپنے وصال سے کم وبیش 21 برس پہلے بابُ الاسلام پاکستان کے مشہور شہر حیدر آباد میں شادی ہوئی، دو بیٹیاں تھیں جن کی انہوں نے اپنی زندگی میں شادی کردی تھی، جبکہ تقریباً 15 سال کا بڑا شہزادہ بوَقْتِ وفات جامعۃ المدینہ (حیدر آباد) میں

www.dawateislami.net

دَرَجۂ ثالِثہ کا طالبُ العلم تھا، دوسرا بیٹا آٹھ سال اور تیسرا بیٹا پانچ سال کا تھا۔ حاجی زَم زَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کی زوجۂ محترمہ نے اپنے تینوں بیٹوں کو وقفِ مدینہ (یعنی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے عمر بھر کے لئے وَقف) کر دیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کچھ لوگوں کا دین کے لئے وقف ہونا ضروری ہے

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان "تفسیرِ نعیمی" میں پارہ 3، سورۂ آل عمران: 35، 36 کے تحت فرماتے ہیں: کُچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دِین کے لئے وَقف کر دینا ضروری ہے اگر سبھی لوگ دُنیا میں مشغول ہو جائیں تو دین کیسے قائم رہے گا؟ کاش! مسلمان اس سے عِبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لئے بچپن ہی سے ان کی دینی تربیّت کر کے وَقف کر دیں۔ یاد رکھئے! ہماری عِزّت دین سے ہے۔ اگر ہم اپنی بقاء چاہتے ہیں تو ایسے لوگ زیادہ بنائیں۔ (تفسیرِ نعیمی ۳ / ۳۷۵ ملخصًا) مفتی صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: "زندگی ہر شخص کی گزرتی ہے مگر بہترین زندگی وہ ہے جو ربّ تبارک وتعالٰی کے لئے **وقف** ہو جائے۔ **اللّٰہ** تعالٰی نے ایسے ہی لوگوں کے لئے صَدَقات کا خُصوصی حکم دیا جو اپنی زندگی **اللّٰہ** تعالٰی کے لئے **وقف** کر چکے ہیں۔"

(تفسیر نعیمی ۳ / ۱۳۴ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

خِدمتِ دین کے لئے وقف ہونے والے کی عظمت

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان مزید فرماتے ہیں: ''اگر زمین مسجد کے لئے وَقْف ہو جائے تو اُس کی شان وعظمت بڑھ جاتی ہے، اَصحابِ کہف کے کُتّے نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے لئے وَقْف کردی تو اُسے حیاتِ جاوِدانی مل گئی، زمین اور کُتّا زندگی **وقف** کرنے کی وجہ سے شان والے ہوگئے تو اگر انسان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رِضاوخوشنودی کے حُصُول کی خاطِر دِین کے لئے **وقف** کردے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے بھی افضل ہوجائے گا۔''

(تفسیرِ نعیمی ۳/ ۱۳٤ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱ تربیتِ اولاد

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے بچّوں کی امّی کا بیان کچھ یوں ہے کہ مرحوم اپنی اولاد سے بَہُت پیار کرتے تھے، بیٹیاں گھر آتیں تو گُونا گُوں مصروفیات کے باوُجُود ان سے ملنے گھر آتے تھے۔ گھر میں جب کسی کی غَلَطی کی اِصلاح کرتے ہوئے لہجہ تھوڑا سخت کرتے تو ساتھ میں وضاحت بھی کردیتے کہ ''میں آخِرت میں نَجات اور آپ لوگوں کے فائدے کے لئے سمجھا رہا ہوں۔'' کھانا کھاتے وَقْت بچوں کے ذریعے دعائیں پڑھواتے اور سنّت کے مطابق کھانا کھانے کی ترکیب کیا کرتے۔ حتَّی الْاِمکان بیٹوں کو نماز کے لئے ساتھ لے جایا کرتے، **مَدَنی**

www.dawateislami.net

قافلے میں سفر کے لئے جاتے تو **نماز** کی تاکید کر کے جاتے اور سفر کے دوران بھی S.M.S. کے ذَرِیعے معلومات کرتے کہ نماز ادا کر لی ہے یا نہیں؟ بیماری کی حالت میں بھی اپنے بڑے شہزادے سے فرمایا: ''جیسے ہی میری طبیعت بحال ہوئی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم دونوں **مَدَنی قافلے** میں سفر کریں گے۔'' شہزادے کو موبائل لے کر دینے سے منع کرتے ہوئے ذِہْن بنایا کہ چُونکہ بابا (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) نے بچّوں کو موبائل لے کر دینے سے منع فرمایا ہے اس لئے میں آپ کو موبائل لے کر نہیں دوں گا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تربیت اولاد کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ محبوبِ عطار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ الغفّار کو اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کا کیسا جذبہ تھا۔ یقیناً نیک اولاد **اللّٰہ** تبارک وتعالٰی کا عظیم **انعام** ہے کیونکہ یہ دنیا میں اپنے والدین کے لئے راحتِ جان اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتی ہے۔ بچپن میں ان کے دل کا سُرُور، جوانی میں آنکھوں کا نور اور والدین کے بوڑھے ہو جانے پر ان کی خدمت کر کے ان کا سہارا بنتی ہے۔ پھر جب یہ والدین دنیا سے گزر جاتے ہیں تو یہ سعادت مند اولاد اپنے والدین کے لئے بخشش کا سامان

www.dawateislami.net

بنتی ہے جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین کاموں کے کہ ان کا سلسلہ جاری رہتا ہے: (۱) صدقۂ جاریہ (۲) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے (۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائے خیر کرے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب مایلحق الانسان...الخ، الحدیث ۱۶۳۱، ص۸۸۶)

اگر ہم اسلامی اَقدار کے حامِل ماحول کے مُتَمَنِّی (یعنی خواہش مند) ہیں تو ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی مَدَنی تربیت بھی کرنی ہوگی کیونکہ اگر ہم تربیتِ اولاد کی اہم ذمہ داری کو بوجھ تصور کر کے اس سے غفلت بَرتتے رہے اور بچوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نفس وشیطان انہیں اپنا آلۂ کار بنالیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عِصیاں (یعنی گناہوں کے صحرا) میں سَرگَرداں رکھیں گی اور وہ عمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کے بجائے دنیا جمع کرنے میں صَرف کردیں گے اور یوں گناہوں کا انبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں گے۔ رحمتِ الٰہی عزوجل شامل حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی وگرنہ دنیا سے کفِ افسوس ملتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جاسوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچوں کی مدنی تربیت نہیں ہوگی تو وہ معاشرے کا بگاڑ دور کرنے کے لئے کیا کردار ادا کرسکیں گے، جو خود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا، جو خود خوابِ غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا بیدار کرے گا،

www.dawateislami.net

جوخود پستیوں کی طرف محوِ سفر ہو وہ کسی کو بلندی کا راستہ کیونکر دکھائے گا۔[1]

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رَکھوالی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢ مزاج میں نرمی

حاجی زم زم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کے بچوں کی امی کا بیان ہے کہ مرحوم کی طبیعت میں بہت **نرمی** تھی، غصّہ بَہُت ضَبْط کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ ان کے چھوٹے بیٹے نے موبائل پانی کے ٹَب میں ڈال دیا، اس کے باوُجُود انہوں نے کوئی غصّہ نہیں کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٣ اپنے بچوں تک سے مُعافی مانگ لیتے

حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے بڑے بیٹے محمد جُنَید رضا عطاری کا بیان ہے کہ جب ابُّو کسی مُعامَلے میں ہماری اِصلاح فرماتے تو بسا اوقات بعد میں مُعافی مانگتے اور کہتے: آپ کا دل دُکھ گیا ہوگا۔

٤ کسی کا دل نہ دُکھے

حاجی زم زم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کی والدۂ محترمہ کا بیان ہے کہ میرے بیٹے

مدینہ

[1] : تربیت اولاد کی اہمیت وطریقہ کار جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''تربیتِ اولاد'' کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

کی بہت کوشش ہوتی تھی کہ کسی کا دل نہ دُکھے۔ باب المدینہ کراچی کے اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری خلافِ مزاج کام ہوجانے پر غصّہ نہیں کرتے تھے بلکہ بڑی شَفقت سے سمجھایا کرتے تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مومِن کی شان کا بیان بزبانِ قُراٰن

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے حاجی زم زم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کتنے بھلے انسان تھے اور کس اَحسَن انداز میں **غصے کا علاج** فرمالیا کرتے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے انہیں معلوم تھا کہ اپنے نفس کے واسطے **غُصّہ** کرکے مدِّ مُقابل پر چڑھائی کرنے میں بھلائی نہیں ہے بلکہ غصہ پینے والے فائدے میں رہتے ہیں۔ پارہ 4 سورۂ اٰل عمران کی آیت 134 میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

غُصّہ روکنے کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ بشارت**

www.dawateislami.net

نشان ہے: جو شخص اپنے **غُصّے** کو روکے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔ (شعب الایمان ٦/ ٣١٥ حدیث ٨٣١١)

غُصّہ پینے والے کیلئے جنتی حُور

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے **غُصّے** کو ضبط کرلیا حالانکہ وہ اسے نافِذ کرنے پر قادِر تھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اِختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔ (سنن ابی داؤد، ٤/ ٣٢٥ حدیث ٤٧٧٧)

حُسنِ اَخلاق اور نرمی دو
دُور ہو خُوئے اِشتِعال[1] آقا (وسائلِ بخشش، ص ٣٥٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

۵ بچّوں کی امّی کا شکریہ ادا کیا

حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری بیماری کی وجہ سے بابُ المدینہ کراچی اور حیدر آباد کے اَسپتالوں میں داخِل رہے جہاں ان کے بچوں کی امی بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے اکثر موجود رہیں، جب ان کی طبیعت ذرا سنبھلی تو ان کا شکریہ اِن الفاظ میں ادا کیا: ''آپ نے میری خدمت میں کمال کردیا ہے۔''

مدینہ

[1] خُوئے اشتِعال یعنی غصے کی عادت۔

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت

دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار نہیں ہوسکتا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی شکر المعروف، ج٤، الحدیث: ٤٨١١، ص٣٣٥)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! کتنا عالی مقام ہے، بندوں کا ناشکرا رب کا بھی ناشکرا یقیناً ہوتا ہے، بندہ کا شکریہ ہر طرح کا چاہیے؛ دِلی، زبانی، عملی، یوں ہی رب کا شکریہ بھی ہر قسم کا کرے، بندوں میں ماں باپ کا شکریہ اور ہے! استاد کا شکریہ کچھ اور! شیخ، بادشاہ کا شکریہ کچھ اور! (مرأۃ المناجیح، ٤/ ٣٥٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦ سب سے پہلے والِدۂ محترمہ کی زیارت کرتے

مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد اجمل عطاری (مرکز الاولیاء لاہور) کا بیان ہے کہ محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے ایک بار مجھے بتایا: میری عادت ہے کہ گھر پہنچتے ہی سب سے پہلے والِدۂ محترمہ کی خدمت میں حاضِری دیتا ہوں، انہیں

www.dawateislami.net

سلام کر کے قدم بوسی کرنے کے بعد دیگر کام کرتا ہوں یہاں تک کہ گھر داخل ہوتے ہی گھر کے افراد سے پہلا سُوال یہ کرتا ہوں کہ ''امّی کہاں ہیں؟'' وہ جہاں بتائیں فوراً ان کی خدمت میں حاضِری دے کر پھر دیگر افراد سے ملتا ہوں۔

۷ والدہ کی قدم بوسی کی مُنفرِد حکایت

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے والد صاحب تو ان کے بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے البتہ والدۂ محترمہ حیات تھیں۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد اجمل عطاری (مرکز الاولیاء لاہور) کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے تحدیثِ نعمت کے طور پر ایک بار بتایا کہ جب مجھے سفرِ حج پر جانا تھا اور تقریباً ڈیڑھ مہینا گھر سے باہَر رہنا تھا تو میں نے گھر سے روانہ ہونے سے پہلے ایڈوانس میں پچاس ساٹھ مرتبہ والدہ کے قدم اس طرح چُومے کہ وہ سیڑھیوں میں بیٹھی تھیں اور میں ان کے قدم چومتا رہا۔ جب بابُ المدینہ باپا جان کی خدمت میں حاضری ہوئی اور آپ کو یہ بات پتا چلی تو بہت ہی زیادہ شفقت وخوشی کا اظہار فرمایا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزانہ جنّت کی چوکھٹ چومئے

جن خوش نصیبوں کے ماں باپ زندہ ہیں اُن کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک

www.dawateislami.net

باران کے ہاتھ پاؤں ضَرور چوما کریں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 حصّہ 16 صَفحہ 445 پر ہے: والِدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے، حدیث میں ہے: ''جس نے اپنی والِدہ کا پاؤں چوما، تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا۔''

(دُرِّمختار ۹/ ۶۰۶)

یقیناً ماں کی تعظیم کا بڑا دَرَجہ ہے۔ **فرمانِ مُصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ یعنی جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (الجامع الصغیر، ص ۲۲۱، حدیث: ۳۶۴۲) حضرتِ علّامہ عبدُ الرّءُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی اس حدیثِ پاک کے تحت ''**فیضُ القدیر**'' میں تحریر فرماتے ہیں: یعنی ان کے لئے تواضُع کرنا اور ان کو راضی رکھنا جنّت میں داخلے کا سبب ہے۔

(فیضُ القدیر ۳/ ۴۷۷ تحتَ الحدیث: ۳۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸ والِدہ کی اطاعت کی

مبلغِ دعوتِ اسلامی ابورجب محمد آصف عطاری مدنی کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری کے وصال سے تقریباً سات آٹھ برس پہلے کی بات ہے کہ انہوں نے مَدَنی کاموں کے سلسلے میں باب المدینہ کراچی میں رہائش رکھنے کی ترکیب بنائی جس کے لئے مکان بھی دیکھ لیا گیا، لیکن ان کی والدہ نے انہیں حیدر آباد سے کراچی

www.dawateislami.net

منتقل ہونے سے منع کر دیا تو اُنہوں نے والدہ کی اطاعت کی اور باب المدینہ کراچی میں رہائش اختیار نہیں کی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کے حق کی اَہَمِّیَّت

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہارے والد۔

(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ٤/ ٩٣، الحدیث: ٥٩٧١)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: یعنی احسان کرنے میں ماں کا مرتبہ باپ سے بھی تین دَرَجہ بلند ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹ مَدَنی ماحول سے کیسے وابَستہ ہوئے؟

مَدَنی چینل کے سلسلے ''کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے'' میں حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الباری نے اپنے دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ہونے کے بارے میں

www.dawateislami.net

کچھ یوں بیان کیا تھا: بچپن سے ہی میری طبیعت میں شرارتی پن بہت تھا۔شعور آنے کے بعد سے یہ حال تھا کہ گلیوں میں نکل جاتے اور ڈھونڈتے رہتے کہ شرارت کا کوئی موقع ملے۔جیسے میری طبیعت تھی ویسے ہی دوست تھے۔رات کو جو لوگ سڑک پر چارپائی بچھا کر سوتے تھے ان کو اٹھا کر بیچ روڈ میں رکھ دیتے۔لوگوں کے گھروں کا دروازہ بجا کر چھپ جانا،ڈراؤنا ماسک پہن کر لوگوں کو ڈرانا۔شروع سے میری طبیعت خوش طبعی،مذاق مسخری کرنے والی رہی ہے۔میرے دوست میرا انتِظار کرتے تھے کہ ابھی یہ آئیں گے تو سب کو ہنسائیں گے،ہنستے ہنستے کوئی یہاں گرے گا تو کوئی وہاں!ایک دوسرے پر ہُوٹِنگ کرنا،شرارتوں کی پلاننگ کرنا،مل کر ہوٹلوں پر کھانے کیلئے جانا اور پیسے ہونے کے باوُجود بھاگنے کی کوشش کرنا۔گویا ایک عجیب قسم کی دنیا میں زندگی گزر رہی تھی اور کچھ پتا ہی نہ چلتا تھا،آنکھیں بالکل بند تھیں۔نماز کا کوئی خاص اہتمام نہ تھا،کبھی کبھار پڑھ لی تو پڑھ لی ورنہ نہیں (اللہ تعالیٰ مُعاف فرمائے)۔ان سب چیزوں کے باوجود سنّی علماء کی تقریریں سننے کی سعادت ملتی تھی اور یہ ذِہن بنا ہوا تھا کہ مُرید بننا چاہیے،دل اس جستجو میں تھا کہ کوئی پیرِ کامل ملے تو اس کا مرید بنوں۔اسی طرح میری زندگی کے بیس اکیس سال گزر گئے۔میں نے شیخِ طریقت امیر اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کا نام سن رکھا تھا۔ایک بار آپ حیدر آباد تشریف لائے تو مجھے کسی نے بتایا کہ ہم ملاقات کیلئے جارہے ہیں آپ بھی چلیں،میں نے کہا: چلو چل کر دیکھتے ہیں۔اس وَقت میں نے پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور کلین شیو تھا۔ایک ذہن

www.dawateislami.net

تھا کہ کوئی ایسی شخصیت ہوگی جس نے ہزاروں روپے کا عمامہ پہن رکھا ہوگا اور خوبصورت لباس ہوگا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حیران رہ گیا کہ بالکل سادہ لباس میں ملبوس شخصیت موجود ہے۔ میں ملاقات کیلئے قِطار میں لگ گیا، باری آنے پر ہاتھ ملاتے ہوئے جوں ہی نظر اٹھائی تو ایک مسکراتا ہوا چہرہ میرے سامنے تھا۔ نہ جانے ایسا کیا ہوا کہ مجھ پر رقّت طاری ہوگئی۔ مختصر ملاقات کے بعد میں الگ ہوگیا، غالباً یہ ٦ رجب المرجب ١٤٠٥ھ کی بات ہے۔ پھر کسی نے مرید بننے کی ترغیب دلائی اور بیعت کا اعلان ہوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے گناہوں سے توبہ کرکے **عطاری** بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی وَقْت میں نے داڑھی کی نیت کرلی اور گاہے بگاہے اجتماعات میں شرکت کرنے لگا۔ اس طرح مَدَنی ماحول سے وابستگی نصیب ہوئی لیکن افسوس! یہ زیادہ عرصے برقرار نہ رہ سکی کیونکہ میں نے اپنے پرانے دوستوں کی صُحبت نہیں چھوڑی تھی۔ بدقسمتی سے اسی دوران مجھے یہ شوق چڑھا کہ اب مجھے اداکاری کرنی ہے، گانے گانے ہیں، لطیفے سنانے ہیں۔ میں مزاحیہ اسٹیج ڈراموں کی کیسٹیں سنتا اور اپنی آواز میں ان کی نَقْل تیار کرتا۔ کسی ٹی وی آرٹسٹ کا پتہ چلتا تو اس سے ملنے چلا جاتا اور فرمائش کرتا کہ میرے لئے کوشش کرو کہ مجھے ٹی وی میں آنے کا موقع مل جائے۔ اسی طرح ایک اسٹیج پروڈیوسر سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے میرا شوق دیکھا تو انہوں نے مجھے کام کرنے کی آفر کی۔ یوں میں بدقسمتی سے اس طرف چلا گیا اور ایک عرصے تک اسٹیج ڈرامے اور فنکشنز وغیرہ کرتا رہا۔ اسی طرح کم وبیش چار پانچ سال کا عرصہ گزر گیا۔

www.dawateislami.net

غالباً 1989ء میں، میں مرکز الاولیاء لاہور میں ہونے والے اجتماع میں شرکت کیلئے حاضر ہوا۔ ویسے تو پہلی ملاقات کے بعد ہی میرے دل میں **امیرِ اہلِ سنت** دامت برکاتہم العالیہ کی محبت پیدا ہوگئی تھی۔ ان پانچ سالوں کے دوران میں کبھی کبھی اجتماع میں جاتا تھا لیکن امیرِ اہلِ سنت کی بارگاہ میں بار بار جاتا رہتا اور چھپ چھپ کر زیارت کرتا رہتا۔ جب میں مدنی ماحول سے دور ہوا تھا تو ایک عجیب کیفیت تھی اور بے بسی سی محسوس ہوتی تھی۔ دل بہت چاہتا تھا کہ میں اس طرف چلا آؤں مگر دنیا کی رنگینی مجھے کھینچ کر رکھتی تھی۔ ایک دفعہ ہم دوستوں نے رات بھر فلمیں دیکھیں۔ جب میں باہر نکلا تو لوگ نمازِ فجر کیلئے جارہے تھے۔ میرے پیر کی توجُّہ سے مجھے احساس ہوا کہ یہ میں کیا کر رہا ہوں! بہرحال جب میں مرکز الاولیاء اجتماع میں حاضر ہوا تو انفرادی کوشش کرنے والے ایک مبلغ نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے میری ملاقات اور تعارف کروایا کہ یہ جاوید بھائی ہیں۔ شاید پہلی ملاقات کے پانچ یا چھ سال بعد باقاعدہ طور پر یہ ملاقات ہوئی تھی لیکن آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ تو بہت پرانے ہیں، ایکٹو (active یعنی فعّال) اب ہوئے ہیں۔ اس وَقْت میں ہلکی ہلکی شیو بڑھا چکا تھا، آپ نے ترغیب دلا کر مجھے داڑھی کی نیت کروائی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس طرح ایک ولی کامل کی نظر سے مجھے مَدَنی ماحول نصیب ہوا۔

(سلسلہ ''کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے'' ۵ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق 12 دسمبر 2010ء، بتصرف)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب

www.dawateislami.net

مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی میں ذمّے داریوں کی تفصیل

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد حیدر آباد میں اپنے علاقے ''ہیر آباد'' کی مسجد میں مَدَنی کام شروع کیا، پھر طویل عرصہ علاقہ ''**چل مدینہ**'' کے عَلاقائی نگران رہے، پھر زم زم نگر (حیدر آباد) میں چار ذمّے دار برائے کارکردگی مقرّر کئے گئے تھے جن میں سے ایک حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری تھے۔ **مرکزی مجلس شوریٰ** بننے سے پہلے ہی یہ ''**مَدَنی انعامات**'' کی ترغیب وتربیت کے لئے مختلف علاقوں اور شہروں میں جایا کرتے تھے۔ 2002ء میں انہیں باب الاسلام (سندھ) کی مشاورت کا رُکن بنایا گیا تھا، پھر مرکزی مجلس شوریٰ کے تحت پاکستان اِنتظامی کابینہ بنی تو یہ بھی اس کے رکن بنے اور ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ بمطابق 30 اکتوبر 2004ء کو مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بنے اور تادمِ آخر رُکن شوریٰ رہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محبوبِ عطّار کی تنظیمی ذمّے داریاں

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے پاس (۱) مَدَنی اِنْعامات (۲) لنگرِ رسائل (۳) خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اسلامی بھائیوں (٤) مکتوبات

www.dawateislami.net

وتعویذاتِ عطاریہ کی شوریٰ کی طرف سے عالمی سطح پر ذمّے داری تھی، اس کے علاوہ یہ (۱) اسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں (۲) رکن مجلس بیرون ملک، (۳) مجلس اجرائے کتب ورسائل (علمیہ) اور (٤) مَدَنی بہاروں وغیرہ کے بھی ذمے دار رہے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰ محبوبِ عطّار کی اپنے پیر و مُرشِد سے عقیدت

حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کو اپنے پیر و مُرشِد پندرھویں صدی کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے بہت بہت بہت عقیدت ومحبت تھی۔ باپا کا پیغام ان کے لئے گویا حرفِ آخر ہوتا تھا، اس پر بلا چُون وچَرا کے عمل کیا کرتے تھے۔ زم زم نگر (حیدر آباد، باب الاسلام سندھ پاکستان) میں طویل عرصے تک حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے محلے میں رہنے والے اسلامی بھائی محمد انیس عطّاری کے بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ تقریباً 20 برس پہلے بھی محبوبِ عطار رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی اپنے مُرشد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مَحبّت کا یہ عالَم تھا کہ جب یہ عشقِ مُرشِد میں آنسو بہاتے تو ہم ڈر جاتے کہ کہیں ان کو کچھ ہو نہ جائے، اسی طرح جب یہ کوئی منقبتِ عطّار لکھتے تو میرے پاس آتے کہ اسے

www.dawateislami.net

طرز میں پڑھو، جب میں پڑھتا تو یہ آنسو بہایا کرتے تھے، مَدَنی انعامات کے بارے میں ہمیں لگتا کہ ان پر عمل کرنا بہت دشوار ہے لیکن یہ مردِ قلندر مَدَنی انعامات پر عمل کرنے اور ان کی ترغیب دینے میں لگے رہتے۔ باپا (یعنی امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) سے ان کی عقیدت گویا پتھر پر لکیر تھی، ان کی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ اگر میں باپا کے فرمان پر عمل نہ کرسکا تو مرجاؤں گا۔ بہت پہلے کی بات ہے کہ باپا کی جانب سے اسلامی بھائیوں کو غالباً اس طرح تاکید کی گئی کہ رات بارہ بجے سے پہلے گھر پہنچ جایا کریں تو میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ یہ کسی جگہ بھی موجود ہوتے لیکن وہاں سے گھڑی کا ٹائم دیکھ کر چل پڑتے اور ٹھیک بارہ بجے اپنے گھر میں ہوتے۔ ان کا جذبہ تھا کہ میں ہر اسلامی بھائی کو اپنے پیر و مُرشد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید کروا دوں، چنانچہ جس سے ایک دو مِنٹ کے لئے راستے میں بھی ملاقات ہوتی تو اسے مریدِ عطّار بننے کی ترغیب دے کر اس کا نام بیعت کروانے کے لئے لکھ لیا کرتے تھے۔ ان سے تعلق رکھنے والوں، رشتے داروں دوست احباب میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید نہ ہو۔ میرا گمان ہے کہ انفرادی کوشش سے جنہوں نے سب سے زیادہ عطّاری بنائے ہوں گے اُن سب میں زم زم بھائی کا پہلا نمبر ہوگا۔

(۱۱) چُھپ چُھپ کر زیارت کیا کرتے

اسی اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے کہ برسوں پہلے کی بات ہے کہ محبوبِ عطّار

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہ الغفّار حیدرآباد سے قافلے کی صورت میں **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے لیکن امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے بیٹھنے والے اسلامی بھائیوں میں تشریف فرما نہیں ہوتے تھے بلکہ ہم ان کو ڈھونڈتے تو یہ کسی سُتُون کے پیچھے بڑے باادب انداز میں کھڑے ہوتے اور چُھپ چُھپ کر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی زِیارت کیا کرتے۔ان کے ساتھ رہنے والا بھی باپا کا عاشق بن جاتا تھا، یہ گویا اس کو عشقِ مُرشِد گھول کر پلا دیا کرتے تھے۔ میرا حُسنِ ظَن ہے کہ ان کو یہ بلند مقام مُرشِد سے محبت کے صدقے میں ملا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۲ عیدیں اور بڑی راتیں باپا کی صُحبت میں گزارتے

حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی صُحبت میں رہنے کی بڑی تمنا ہوتی تھی چنانچہ یہ عیدالفطر، عیدالاضحٰی باپا کے ساتھ گزارتے، ربیع الاول شریف میں باپا کے ساتھ جشنِ ولادت مناتے اور **جلوسِ میلاد** میں شریک ہوتے، شبِ براءت، شبِ معراج اور 26 رَمَضان کو باپا کے یومِ ولادت پر یہ عُموماً امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قُرب کی برکتیں لُوٹتے تھے۔ چنانچہ مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ، حاجی ابورضا، محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا

www.dawateislami.net

بیان ہے کہ محبوبِ عطار رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی محبت میں ایسے فنا تھے کہ اکثر ہم مل کر ایک ساتھ جَدْ وَل بناتے کہ ربیع الاول شریف آ رہی ہے تو کون کہاں جلوسِ میلاد میں، اجتماعِ میلاد میں شرکت کرے گا؟ تو یہ بڑی عاجزی اور سادَ گی کے ساتھ مجھے فرماتے کہ میرا جتنا چاہیں جَدْ وَل بنادیں، مجھ سے جو چاہیں کام لے لیں لیکن یہ جو خُصُوصی مَواقِع ہیں: عیدالاضحٰی، عیدالفطر، ربیع الاول شریف، شبِ براءَت، شبِ قدر، شبِ معراج وغیرہ مجھے میرے پیر کے پاس گزارنے دیں، میں باپا سے دُور نہیں رہ سکتا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ان کی طبیعت خراب ہوتی بیمار ہوتے، ان کو بخار ہوتا تب بھی یہ باب المدینہ جا کر باپا کے پاس پڑے رہتے، اُٹھنے کی ہمّت نہ ہوتی لیکن کہتے: ''بس باپا کو دیکھ دیکھ کر مجھے سکون ملتا رہے گا۔'' اللّٰہ تعالٰی ان کے صدقے ہمیں بھی عشقِ مُرشِد سے حصہ عطا فرمادے اور ان کے دَرَجات بلند فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۳ چہرہ کِھل اُٹھتا

رُکنِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری مدظلہ العالی مزید کچھ یوں فرماتے ہیں کہ مَرَضُ الموت میں جب **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی عیادت کے لئے تشریف لاتے تو ان کا چہرہ کِھل اُٹھتا، کیسی ہی گہری نیند میں ہوتے جب ساتھ موجود اسلامی بھائی ان کو آگاہ کرتے تو یہ فوراً آنکھ کھول

www.dawateislami.net

دیتے تھے۔ یہ ایسے عاشقِ عطّار تھے کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے آنے کے بعد ان کی طبیعت میں نُمایاں تبدیلی محسوس ہوتی، بلڈ پریشر کم ہوتا تو پورا ہو جاتا، جسم میں نقاہت کی جگہ توانائی آجاتی۔ ایک مرتبہ باب المدینہ کراچی کے اَسپتال سے ان کو صبح کے وَقْت چُھٹّی ملنی تھی۔ رات کے وَقْت میں مَدَنی مشورے میں تھا تو نِصْف شب (یعنی آدھی رات) سے لے کر فجر تک ان کے بار بار دیوانگی بھرے فون اور s.m.s آئے کہ میری بابا سے بات کرادو، صبح اَسپتال سے چُھٹّی مل جائے گی، میں بابا سے اجازت لئے بِغیر کس طرح حیدر آباد جاؤں گا! مَدَنی مشورے میں مصروفیت کی وجہ سے میں نے ان سے عرض بھی کی کہ میں فارِغ ہوتے ہی آپ سے بات کروانے کی کوشش کرتا ہوں، آپ آرام کر لیجئے اور سو جایئے، مگر ان کی بے قراری کم نہیں ہوئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی حُلئے میں رہا کرتے

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری اپنے پیرومُرشِد شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے پسندیدہ مَدَنی حُلئے میں رہا کرتے تھے۔ اسلامی بھائیوں کے مَدَنی حُلئے میں یہ چیزیں شامل ہیں: **داڑھی**، زُلفیں، سر پر سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی Dark نہ ہو) گلی والا سفید کُرتا سنّت کے مطابق آدھی پنڈلی

www.dawateislami.net

تک لمبا، آستینیں ایک بالِشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ) (163 مَدَنی پھول ص ۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۴) علمِ دین سیکھنے کا جذبہ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کے رُکن ابو رجب محمد آصف عطاری مَدَنی کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو علمِ دین سیکھنے کا بہت بہت بہت جذبہ تھا، کتابوں کا مطالعہ کرتے، باپا کے مَدَنی مذاکروں میں شریک ہوتے، علمائے کرام و مفتیانِ عظام سے ضَرورتاً شرعی رہنمائی لیتے رہتے۔ جب جُمَادَی الْاُخْرٰی ۱۴۳۲ھ بمطابق جون 2012ء میں دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں 63 دن کا ''**فرض علوم کورس**'' کروایا گیا تو محبوب عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری بھی اس میں شریک ہوئے تھے، اہم مواد ڈائری میں نوٹ کرتے اور دیگر اسلامی بھائیوں کا بھی کچھ یوں ذِہن بناتے کہ دیکھئے یہاں وہ عُلوم سکھائے جارہے ہیں کہ ہر ایک کو اپنے حال کے مطابق جن کا سیکھنا فرض ہے ورنہ بروزِ قیامت سخت رُسوائی کا سامنا ہوسکتا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۱۵ مَدَنی مذاکرے میں شرکت کا شوق

انہی مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے: بیماری کے دوران میری کئی مرتبہ محبوبِ عطار عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہ الغفّار سے فون پر بات ہوئی تو فرماتے کہ دعا کیجئے کہ طبیعت اتنی تو ٹھیک ہوجائے کہ میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ''**مَدَنی مُذاکرے**'' میں شرکت کے لئے پہنچ سکوں، کئی مرتبہ تو طبیعت ناساز ہونے کے باوُجُود حیدرآباد سے سفر کرکے باب المدینہ مَدَنی مذاکرے میں پہنچ جایا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۶ مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کا انداز

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے ایک رشتہ دار کا بیان کچھ یوں ہے کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں محبوبِ عطار عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہ الغفّار سے ملنے ان کے گھر پہنچا تو یہ دوزانو بیٹھے ادب سے ہاتھ باندھ کر مَدَنی چینل پر مَدَنی مذاکرہ ملاحظہ کررہے ہوتے، الغرض اس وقت بھی ان کا انداز ایسا ہوتا تھا کہ گویا یہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔

مدنی مذاکرے کی کیا بات ہے!

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے

www.dawateislami.net

بیانات اور علم وحکمت سے معمور ''**مَدَنی مُذاکرات**'' کے ذَرِیعے کچھ ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مَدَنی اِنقِلاب برپا کردیا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ کی صُحبت درحقیقت بہت بڑی نعمت ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے ''**مَدَنی مُذاکرات**'' میں مختلف قسم کے مثلاً عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت وطریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، معاشی ومعاشرتی وتنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انہیں حکمت آموز وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے اور حسبِ عادت وقتاً فوقتاً صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! کی دِلنواز صدا لگا کر حاضرین کو دُرُود شریف پڑھنے کی سعادت بھی عنایت فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مدنی مذاکرے **مدنی چینل** پر براہِ راست بھی نشر کئے جاتے ہیں اِن ''مَدَنی مُذاکرات'' میں شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کو عقائد واعمال اور ظاہر وباطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرف شرعی، طبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی بے شمار بہاریں ہیں، بطورِ ترغیب صرف

www.dawateislami.net

دو مَدَنی بہاریں پیش کرتا ہوں۔

(۱) میں نے گناہوں سے توبہ کر لی

واہ کینٹ (پنجاب) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لب لباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اَخلاقی برائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پچھلے گناہوں سے تائب ہو کر فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوں، چہرے پر ایک مٹھی داڑھی مبارکہ سجالی ہے اور مدنی حلیہ بھی اپنا لیا ہے، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید کرم یہ ہوا ہے کہ والدین نے بخوشی مجھے ''وقفِ مدینہ'' کر دیا ہے۔

(۲) 200 مَدَنی مذاکرے

پشاور سے ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر مجھے **مَدَنی مذاکرے** کے کم وبیش 200 سلسلے دیکھنے کی سعادت ملی ہے، جن میں بیان کئے جانے والے بعض مَدَنی پھول میں نے نوٹ بھی کئے ہیں۔ مدنی مذاکروں کی برکت سے میرے دل میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور گھر میں بھی مدنی ماحول قائم ہو گیا ہے، اِجتماعات میں پابندی سے شریک ہونے اور مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے پہلے دس دن کے اندر اندر جمع کرانے کا جذبہ بیدار ہوا، مزید کرم یہ ہوا کہ میرے والد محترم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر

www.dawateislami.net

مدنی قافلے کے مسافر بن گئے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۷ شدید بیماری میں بھی نماز کی فِکر

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی ساجِد عطّاری کا بیان ہے کہ مَدَنی انعامات کے تاجدار علیہ رحمۃُ اللہ الغفّار کا شدید بیماری میں بھی نماز کی حفاظت کا بہت ہی ذہن تھا۔ ایک مرتبہ میں رات کو ان کی دیکھ بھال کے لئے اَسپتال میں موجود تھا کہ مجھ سے فرمایا: مجھے فجر کی نماز میں اٹھا دیجئے گا۔ میں نے جب فَجْر میں اذان کے بعد آپ کو آواز دی تو ایک ہی آواز پر اٹھ گئے اور مجھ سے فرمانے لگے: ''جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا، شکریہ بیٹا! آپ نے مجھے نماز فجر کے لئے جگایا۔'' میں نے یہ بھی دیکھا کہ شدید بیمار ہونے کے باوجود کہ آپ سے بیٹھا بھی نہیں جاتا تھا تو آپ لیٹے لیٹے مٹّی کی پلیٹ اپنے سینے پر اُلٹی رکھ کر اس سے تَیَمُّم کرتے اور اِشاروں سے نماز ادا کرلیا کرتے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی بیماری کے اندر ہوش وحواس کے عالَم میں کوئی نماز چھوٹی ہو۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

شدید زخمی حالت میں نماز

حاجی زم زم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا بیماری کے عالَم میں بھی نماز کی پابندی کرنا ہمیں ہمارے اکابرین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کی یاد دلاتا ہے، تندرستی ہو یا بیماری، بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین نماز کی پابندی کیا کرتے تھے چنانچہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! **نماز** (کا وقت ہے) فرمایا: ''جی ہاں، سنئے! جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔'' پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **شدید زخمی** ہونے کے باوجود **نماز** ادا فرمائی۔ (کتاب الکبائر ص ۲۲) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَیَمُّم کا اِنتظام کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کبھی داخلِ اسپتال ہونے کی نوبت آئے تو نماز ہرگز نہ چھوڑی جائے، محبوبِ عطّار کی پیروی میں ضَرورتاً تَیَمُّم کے لئے اینٹ یا کوری مٹّی کی پلیٹ وغیرہ ساتھ لے لی جائے، نیز ''**نماز کے احکام**'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) بھی ساتھ ہو تاکہ تَیَمُّم کا طریقہ اور سخت بیماری میں اشارے سے نماز پڑھنے

www.dawateislami.net

کے اَحکام وغیرہ کی معلومات حاصل کی جاسکیں۔ یاد رہے! مٹی کی پلیٹ پر کسی قسم کی غیر مٹّی مثلاً کانچ وغیرہ کی تہہ نہیں ہونی چاہئے ورنہ تیمّم نہیں ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۸ سفر میں بھی نمازوں کا خیال رکھتے

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کے رُکن ابورجب محمد آصف عطاری مَدَنی کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری جب کبھی بذریعۂ بس حیدر آباد سے باب المدینہ کراچی آتے یا واپس جاتے تو اکثر ایسے وَقْت کا انتخاب کرتے جس میں کوئی نماز راستے میں نہ آئے، کیونکہ عموماً ڈرائیور یا کنڈیکٹر حضرات نماز کے لئے بس روکنے میں حِیل وحُجت کرتے ہیں جس سے بڑی آزمائش ہوتی ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نماز فرض ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی زم زم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کی نماز کے بارے میں کُڑھن مرحبا! ہمیں بھی ہر حال میں نماز کا دھیان رکھنا چاہئے۔ ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ اللّٰہ تبارک وتعالٰی پارہ 2 سورۂ بقرہ کی آیت 238 میں ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

ترجمۂ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللّٰہ کے حضور ادب سے۔ (پ ۲، البقرۃ: ۲۳۸)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۸۱)

نماز کی اہمیت کا بیان

یقیناً نماز کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے، نماز اللّٰہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے، نماز سے رحمت نازِل ہوتی ہے، نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں، نماز بیماریوں سے بچاتی ہے۔ نماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے، نماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے، نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے، نماز عذابِ قبر سے بچاتی ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، نماز پل صراط کے لیے آسانی ہے، نماز جہنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے، نماز میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نمازی کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت نصیب ہوگی اور نمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے بروزِ قیامت اللّٰہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

www.dawateislami.net

بے نَمازی کا ہَولناک انجام

جبکہ بے نَمازی سے **اللہ** تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نَماز چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جہنَّم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲۹۹/۷، حدیث ۱۰۵۹۰) **نَماز** میں سستی کرنیوالے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، اُس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اُس پر ایک گنجا سانپ **مُسَلَّط** کر دیا جائے گا نیز قیامت کے روز اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔ (قرۃ العیون معہ الروض الفائق، ص ۳۸۳)

سر کچلنے کی سزا

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام) میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدَّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ **ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سرہانے ایک شخص پتھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھر سے اس کا سر کُچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔** میں نے ان فرشتوں سے کہا: **سُبْحٰنَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظِر دکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عرض کی: پہلا شخص جو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا (یعنی جس کا سر کُچلا جا رہا تھا) **یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا۔ اس کے**

www.dawateislami.net

ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔

(صحیح البخاری، ج ١، ٤٠١ ص ٤٦٧، ٢٤٥ حدیث ١٣٨٦، ٧٠٤٧، باختصار)

سیاہ خَچَّر نُما بِچُّھو

منقول ہے، جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''لملم'' ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح موٹے موٹے سانپ ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مَسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ بے نَمازی کو ڈَسے گا تو اُس کا زہر اس کے جسم میں ستَّر سال تک جوش مارتا رہے گا اور جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''جَبُّ الْحُزْن'' ہے اس میں کالے خَچَّر کی مانند بچّھو ہیں۔ اس کے ستَّر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے۔ وہ بچّھو جب بے نَمازی کو ڈنک مارتا ہے تو اُس کا زہر اس کے سارے جسم میں سَرایت کر جاتا ہے اور اس زَہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اس کی ہڈّیوں سے گوشت جَھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنَّمی اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(قُرَّةُ العُيُون معه الرَّوضُ الفائِق ص ٣٨٥)

١٩ مُطالَعے کا شوق

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی صُحبت کی برکت سے، محبوبِ عطّار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ الغفّار کو دینی مُطالَعے کا بہت شَغَف (شوق) تھا یہاں تک کہ اَسپتال میں آخری دنوں کے اندر ذرا طبیعت سنبھلی تو مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''حَسَد''

www.dawateislami.net

(جوانہی دنوں پہلی بار چھپ کر آئی تھی) سے کچھ صَفْحات کا مطالَعہ کیا، پھر افسُردہ ہوکر اپنے بچوں کی امی سے فرمانے لگے: ''مزید پڑھنے کی مجھ میں ہمّت نہیں ہے۔''

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال کے بعد جب اس بات کا علم المدینۃ العلمیۃ کے اُس مَدَنی اسلامی بھائی کو ہوا جنہوں نے یہ کتاب لکھی تھی تو انہوں نے اس کتاب کی تالیف کا ثواب محبوبِ عطّار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ الغفّار کو ایصال کر دیا۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢٠ شدید بیماری میں بھی رسالے کا بغور مطالعہ کیا

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ زم زم نگر حیدر آباد کے دورۂ حدیث کے طالب العلم محمد رضا عطاری جو علاقائی سطح پر مَدَنی انعامات کے ذمہ دار بھی ہیں، ان کے بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ ذوالقعدہ ١٤٣٣ھ میں اپنے وصال سے کچھ دن پہلے **مَدَنی انعامات** کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری باب المدینہ کراچی کے اسپتال سے چھٹی ملنے پر اپنے گھر حیدر آباد تشریف لائے تو میں اپنے والدِ محترم رُکن شوریٰ حاجی محمد علی عطاری مدظلہ العالی کے ہمراہ عیادت کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور شدید علالت اور نقاہت کے عالَم میں تھے۔ میں آپ کے سرہانے کی طرف

www.dawateislami.net

بیٹھ گیا، وہاں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ''قسم کے بارے میں مَدَنی پھول'' رکھا تھا، ساتھ ہی پین اور ہائی لائٹر (Highlighter یعنی نشان زد کرنے والا قلم) بھی موجود تھا۔ بعدِ اجازت جب میں نے اس رسالے کی ورق گردانی کی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ شدید کمزوری کی حالت میں بھی حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے اس رسالے کو بغور پڑھا تھا اور جگہ جگہ عبارتیں نشان زَد کی ہوئی تھیں اور بعض مقامات پر پین سے اَطراف میں حاشیہ بھی لکھا ہوا تھا۔ اس پر میں ان سے مزید متأثر ہوا، اللہ تعالیٰ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے علم و عمل اور اطاعتِ مُرشِد و اطاعتِ مَدَنی مرکز کے جذبے میں سے مجھے بھی حصہ عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاُمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢١ نئی کُتُب و رسائل شائع ہونے پر بہت خوش ہوتے

مجلس مکتبۃ المدینہ کے ذمّہ دار حاجی فیاض عطاری کا بیان ہے کہ جب کبھی مکتبۃ المدینہ سے شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی نئی کتاب یا رسالہ شائع ہونے کی ان کو خبر ملتی تو بہت زیادہ خوش ہوتے اور پہلی فرصت میں اسے حاصل کرنے کی تگ و دَو کیا کرتے۔ جب یہ اپنی زندگی کے آخری رمضان المبارک

www.dawateislami.net

۱۴۳۳ھ فیضانِ مدینہ مُستَشفٰی میں بسترِ علالت پر تھے تو میں نے انہیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا نیا رسالہ **''کراماتِ شیرِ خدا''** پیش کیا تو خوشی سے جُھوم اُٹھے اور میرا شکریہ ادا کیا، اسی طرح **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا **''حبِّ جاہ''** کے عنوان پر پمفلٹ شائع ہوا تو وہ بھی بڑے شوق سے مجھ سے حاصل کیا اور اس کا مُطالَعہ کیا۔ اِسی طرح ''مجلس تراجم'' کے نگران، رکن شوریٰ حاجی ابو میلاد، برکت علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی کُتُب و رسائل کا ترجَمہ شائع ہونے پر عُمُوماً ہماری حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢٢ کتابیں پڑھنے کی ترغیب دلایا کرتے

کوٹ عطاری (کوٹری، باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی محمد جنید عطاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ باب الاسلام (سندھ) کے شہر ''میر پور خاص'' مَدَنی مشورے میں شرکت کے لئے رکنِ شوریٰ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے ہمراہ سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ روانگی کے وَقْت انہوں نے مکتبۃ المدینہ سے **''قومِ جِنّات اور امیرِ اہلسنّت''** 26 عدد کتابیں خرید فرمائیں اور میر پور خاص کے مَدَنی مشورے کے دوران اس کی ایسی ترغیب دلائی کہ وہ تمام کتابیں ذمّے داران نے

www.dawateislami.net

(اصل قیمت دے کر) خرید لیں، پھر حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے ان سے وہ کتاب پڑھنے کا ہَدَف بھی لے لیا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خاموش رہنا ایک طرح کی عبادت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ ایسی عظیم نعمت ہے جس کی حقیقی قدر وُہی شخص جان سکتا ہے جو قُوّتِ گویائی سے محروم (یعنی گونگا) ہو۔ زبان کے ذَرِیعے اپنی آخرت سنوارنے کے لئے نیکیوں کا خزانہ بھی اِکٹھّا کیا جاسکتا ہے اور اس کے غَلَط استِعمال کی وجہ سے دنیا و آخرت برباد بھی ہوسکتی ہے۔ خاموش رہنا بھی ایک طرح کی عبادت اور کارِ ثواب ہے۔ احادیثِ مبارَکہ میں زبان پر قابو پانے کے لئے خاموشی کی بَہُت سی فضیلتیں بیان ہوئی ہیں، سرِ دست ''چار یار'' کی نسبت سے **چار فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے:﴿۱﴾ اَلصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَۃِ خاموشی اعلیٰ درَجے کی عبادت ہے۔ (اَلفردوس بمأثور الخطاب ٢/٣٦، الحدیث ٣٦٦٥) ﴿۲﴾ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ ''جو اللہ اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔'' (بُخاری، ٤/١٠٥، الحدیث ٦٠١٨) ﴿۳﴾ اَلصَّمْتُ سَیِّدُ الْاَخْلَاق خاموشی اَخلاق کی

www.dawateislami.net

سردار ہے۔(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطاب ،٢/ ٣٦، الحدیث٣٦٦٦) ﴿۴﴾ آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ،٤/ ٢٤٥ الحدیث ٤٩٥٣)

''خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے'' کی وضاحت

حضرتِ علّامہ عبدالرءوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی پہلی حدیثِ پاک (خاموشی اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے) کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ اکثر خطائیں زبان سے سَرزَد ہوتی ہیں، جب انسان زبان پر قابو پا کر اس کو ناجائز باتوں سے روک لے تو یقیناً وہ عبادت کی ایک عظیم قسم میں مصروف ہوگیا اور یہ ایسی بات ہے جس پر تمام شریعتیں متفق ہیں۔(فیض القدیر،ج٤،ص٣١٦)

خاموشی کے 60 سال کی عبادت سے بہتر ہونے کی وضاحت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان چوتھی حدیثِ پاک (آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص ساٹھ سال عبادت کرے مگر زیادہ باتیں بھی کرے، اچّھی بُری بات میں تمیز نہ کرے اِس سے یہ بہتر ہے کہ تھوڑی دیر خاموش رہے کیونکہ خاموشی میں فکر بھی ہوئی، اِصلاحِ نَفْس بھی، مَعارِف وحقائق میں اِستِغراق بھی، ذِکر خفی کے سَمُندر میں غوطہ لگانا بھی، مراقبہ بھی۔(مراٰۃ المناجیح ،٦/ ٤٧٩ مختصرا)

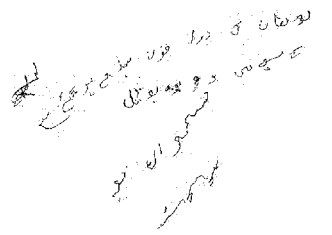
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(٢٣) لکھ کر بات کرنے کی عادت

خاموشی پر قائم رہنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کچھ نہ کچھ گفتگو اشاروں میں اور لکھ کر کی جائے اور یہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ ''مَدَنی انعام'' بھی ہے، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا **زبان کا قفلِ مدینہ** بھی مدینہ مدینہ تھا، لکھ کر بات کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ ''**قفلِ مدینہ پیڈ**'' ان کی جیب میں ہوتا تھا۔ لکھ کر بات کرنے کا ان کو بہت زیادہ جذبہ تھا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ رَمَضانُ المبارک (١٤٣٣ھ) کے اوائل (یعنی شروعات کے دنوں) سے ہی بِسترِ علالت پر آ گئے تھے۔ آپ کے ''قفلِ مدینہ پیڈ'' پر ٢٣ رَمَضانُ المبارک ١٤٣٣ھ تک کی تاریخ موجود ہے۔ اس کے بعد بھی گاہے بگاہے لکھ کر گفتگو فرماتے رہے، چنانچِہ حیدر آباد کے اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہم صُبْح کے وَقْت اِن کی خدمت میں حاضِر ہوئے تو کاغذ قلم طلب کیا اور اس پر لکھا کہ جس اسلامی بھائی نے مجھے خون دیا اُس کا بَہُت بَہُت شکریہ۔ (خون کی اُلٹیوں وغیرہ کی وجہ سے شرعی اجازت کے تحت آپ کو بار بار خون چڑھایا گیا اور اسلامی بھائیوں نے اس میں کافی تعاوُن کیا تھا) اسی طرح اَسپتال کے عملے کا بیان ہے کہ ''ہمیں بھی کوئی بات کہنی ہوتی تو لکھ کر فرماتے حالانکہ شدید نَقاہَت (یعنی کمزوری) کے باعث لکھنا بے حد دشوار ہوتا۔'' زندگی کے آخِری ایام میں بسترِ علالت پر لکھی گئی ایسی ہی ایک تحریر کا عکس ملاحظہ کیجئے: (جس کے الفاظ مکمل سمجھ نہیں آ سکے)

www.dawateislami.net



اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢٤ لکھ کر بات کرنا کیسے شُروع کیا

مَدَنی چینل کے سلسلے ''کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے'' میں حاجی زم زم رضاعطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے کچھ اِس طرح بتایا تھا کہ مجھے یاد ہے کہ ہمارے حیدرآباد کے مرحوم مبلّغِ دعوتِ اسلامی حاجی یعقوب عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری باب المدینہ سے واپَس آئے اور میں نے ان سے کوئی بات کی تو اُنہوں نے لکھ کر اس کا جواب دیا، میں پھر بولا تو اُنہوں نے پھر لکھ کر بات کی، کئی دَفْعہ اِس طرح ہوا تو میں نے ان سے پیڈ لیا اور میں نے بھی لکھ کر بات کی، اِس طرح میں نے پہلی بار لکھ کر بات کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اب تو ماہانہ سینکڑوں مرتبہ لکھ کر بات کرنے کی سعادت حاصل ہوجاتی ہے، گزشتہ مہینے میں تقریباً 747 مرتبہ لکھ کر بات کی بلکہ کئی دَفْعَہ تو روزانہ بھی 330 یا 350 مرتبہ تحریری گفتگو کی سعادت ملی ہے۔ بتانے کا مقصد یہ ہے

www.dawateislami.net

کہ لکھ کر بات کرنا ناممکن نہیں ہے۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں جو مَدَنی انعام دیا ہے کہ آج چار مرتبہ لکھ کر بات کی یا نہیں؟ تو آپکا اپنا عالَم یہ ہے کہ کبھی کبھی کئی دن تک سخت ضرورت کے علاوہ بولتے ہی نہیں ہیں، آپ دامت برکاتہم العالیہ خود کہتے ہیں ایک بار **مدینۂ منوّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا سے جدائی کے بعد زبان پر ایسا قفلِ مدینہ لگا کہ تقریباً 15 دن تک (سوائے سلام، جوابِ سلام، چھینک پر حمد، چھینکنے والے کی حمد پر جواب وغیرہ کے) بولنے سے بچا رہا۔ اتنا خاموش رہنے اور قفلِ مدینہ لگانے کے بعد ہمیں صِرْف اتنا ارشاد فرمایا ہے کہ کم از کم چار بار لکھ کر بات کیجئے۔ مکتبۃ المدینہ نے ایک ''قفلِ مدینہ پیڈ'' شائع کیا ہے جس میں تحریری گفتگو کا طریقۂ کار بھی لکھا ہوا ہے اسے حاصل کریں۔ (سلسلہ ''کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے'' بتغیّرِ قلیل ۵ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق 12 دسمبر 2010ء) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نگاہیں نیچی رکھنے کی اَہَمِّیَّت

منقول ہے: جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بروز قِیامت اسکی آنکھ میں جہنَّم کی آگ بھر دے گا۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۱۰)

اپنی آنکھوں کو جہنَّم کی آگ سے بچانے کے لئے نگاہوں کی حفاظت نہایت ضروری ہے اور اس کے لئے نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا بے حد مُفید ہے، چنانچہ

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' کے صَفْحہ 312 پر اس سُوال کے جواب میں کہ کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر نیچی رکھنی ضَروری ہے؟ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں کہ اِس کی صورَتیں ہیں مَثَلاً مَرْد کا مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ) اَمْرَد ہو اور اُس کو دیکھنے سے شَہْوت آتی ہو (یا اجازتِ شَرْعی سے مرد اجنبیہ سے یا عورت اجنبی مَرد سے بات کر رہی ہو) تو نظر اس طرح نیچی رکھ کر گفتگو کرے کہ اُس کے چہرے بلکہ بدن کے کسی عُضْو حتّٰی کہ لباس پر بھی نظر نہ پڑے۔ اگر کوئی مانِعِ شَرْعی (یعنی شَرْعی رُکاوٹ) نہ ہو تو مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہا ہے اُس) کے چہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شَرْعاً کوئی حَرَج نہیں۔ اگر نگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیّت سے ہر ایک سے نیچی نظر کئے بات کرنے کا معمول بنائے تو بَہُت ہی اچّھی بات ہے کیوں کہ مُشاہَدہ یہی ہے کہ فی زمانہ جس کی نیچی نگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی عادت نہیں ہوتی اُسے جب اَمْرَد یا اَجْنَبِیَّہ سے بات کرنے کی نوبت آتی ہے اُس وَقت نیچی نگاہیں رکھنا اُس کیلئے سَخْت دشوار ہوتا ہے۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۱۲)

۲۵ قُفْلِ مدینہ کا عینک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنانے کے لئے قفلِ مدینہ کے عینک کا استعمال بے حد مُفید ہے، مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری گناہوں سے آنکھوں کی حفاظت کے لئے

www.dawateislami.net

قفلِ مدینہ عینک کا کثرت سے استعمال کرتے تھے حتّٰی کہ دورانِ علالت اَسپتال میں بھی قفلِ مدینہ عینک استعمال کیا کرتے تھے، اس کے علاوہ دوسرا عینک لگانے کا معمول ہی نہیں تھا۔ یہ عینک حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے پہلی مرتبہ کب اور کیسے لگائی؟ اسکے بارے میں انہوں نے مَدَنی چینل کے سلسلے ''کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے'' میں کچھ اس طرح بتایا تھا کہ جب شروع شروع میں مَدَنی انعامات آئے تھے تو ان میں قفلِ مدینہ کا عینک شامل نہیں تھا۔ ایک دَفْعہ جب رُکن شوریٰ حاجی محمد علی عطاری باب المدینہ کراچی سے واپَس آئے تو میں ان کے پاس حاضِر ہوا۔ یہ اس وَقْت میڈیکل اسٹور پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک عینک پہنا ہوا تھا جس کے اوپری حصے کو پین کی سیاہی سے بلیک کر دیا تھا تا کہ اوپر سے نظر نہ آئے۔ جب میں نے دیکھا تو پوچھا کہ یہ آپ نے کیا پہنا ہوا ہے؟ کہنے لگے کہ اس سے نظریں جھکانے میں مدد ملتی ہے۔ میں نے کہا: لوگ مذاق بنائیں گے، نظریں تو ویسے بھی جھکا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک اسلامی بھائی ایسا ہی عینک پہنے ہوئے تھے تو امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے بہت پسند فرمایا تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی پسند کا سن کر میرا ذِہن بنا کہ یہ کام کرنا چاہیے۔ وہ عینک انہوں نے مجھے تحفے میں دے دی۔ میں نے اسے اوپر سے گرینڈ کروالیا تھا، ڈیڑھ سے دو سال وہ میرے پاس رہا اور جب تک میری قریب کی نظر کمزور نہیں ہوئی میں نے اسے پابندی سے پہننے کی کوشش کی، سوتے وَقْت اور نمازوں کے اوقات کے علاوہ تقریباً پورا دن میں اسے پہنتا تھا۔

www.dawateislami.net

بس ایک ذہن بن گیا تھا کہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ اسے پسند فرماتے ہیں تو ''پیر کی پسند اپنی پسند۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۲۶ نَرسوں کی وجہ سے آنکھیں بند کرلیتے

مختلف اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم جب حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کو اَسپتال لے کر جاتے تو وہ اکثر اپنی آنکھیں بند کرلیا کرتے تھے اور اس کی وَضاحت کچھ یوں فرماتے کہ اَسپتال میں نرسیں وغیرہ ہوتی ہیں میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر نگاہ پڑے اور اسی حالت میں میری رُوح پرواز کر جائے۔ رکنِ شوریٰ حاجی ابورضا محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اَسپتال میں ان کی عِیادت کے لئے موجود تھا، اِس دَوران میں نے دیکھا کہ یہ بار بار آنکھیں بند کررہے ہیں۔ میں سمجھا شاید ان کو نیند آرہی ہے، چنانچہ میں نے اجازت چاہی کہ آپ سوجائیے میں چلتا ہوں، تو فرمایا: آپ تشریف رکھئے، مجھے نیند نہیں آرہی بلکہ نرسوں کے سامنے آنے کے اندیشے پر آنکھیں بند کرلیتا ہوں تاکہ ان پر نگاہ نہ پڑے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(۲۷) مَطار پر نگاہوں کی حفاظت

مجلسِ تعویذاتِ عطاریہ کے ذمہ دار محمد اجمل عطاری (مرکز الاولیاء لاہور) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے نومبر 1998ء میں محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی رفاقت میں بابُ المدینہ سے بمبئی سفر کا موقع ملا، سارا راستہ انہوں نے نگاہیں جھکا کر رکھیں حالانکہ جہاز میں بے پردگی، پھر ایئرپورٹ پر امیگریشن کے معاملات کے وَقْت کاؤنٹر پر خواتین سے واسِطہ بھی پڑا لیکن بمبئی ائیرپورٹ سے باہَر نکلنے کے بعد انہوں نے بطورِ ترغیب مجھ سے فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! بابُ المدینہ سے یہاں پہنچنے تک ایک بھی عورت پر میری نظر نہیں پڑی۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲۸) آنکھوں پر سبز پٹّی باندھ لی!

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی غلام شبیر عطاری کا بیان ہے کہ کچھ عرصے پہلے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضان مدینہ** میں نابینا اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کام کرنے کا جذبہ رکھنے والوں کو مَدَنی کورس (جس کو موبیلٹی کورس mobility course کہتے ہیں) کروایا گیا، جس میں **بینا** (یعنی انکھیارے) اسلامی بھائیوں کو **نابینا** اسلامی بھائیوں کا ہاتھ پکڑ کر کس طرح چلنا چاہئے، ان سے بات چیت کس طرح کی

www.dawateislami.net

جائے، ان پر انفرادی کوشش کیسے کی جائے؟ یہ ساری باتیں سکھائی جاتی تھیں۔ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری ایک مرتبہ ہمارے درجے کے قریب سے گزرے تو دیکھا کہ **بِینا** (یعنی دیکھنے کی صلاحیت رکھنے والے) اسلامی بھائیوں کی آنکھوں پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر قریب آیا تو دریافت فرمایا کہ آنکھوں پر پٹّی باندھنے کی کیا حکمت ہے؟ میں نے عرض کی: تاکہ ان اسلامی بھائیوں کو نابینا اسلامی بھائیوں کی مشکلات کا اِدراک ہو سکے۔ فرمایا: یہ پٹّی تو **آنکھوں کے قفل مدینہ** کے لئے بھی نہایت کارآمد ہے، مجھے ایسی پٹی چاہئے۔ میں نے اپنی ذاتی پٹّی پیش کردی۔ فرمانے لگے: اس کی قیمت آپ کو لینی پڑے گی۔ میں نے بُہتیرا انکار کیا مگر انہوں نے فرمایا کہ آپ پیسے لیں گے تو ہی میں یہ پٹّی لوں گا۔ میں نے مجبوراً رقم قبول کرلی۔ پھر حاجی زم زم نے ہمارے درجے میں اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیان کیا اور نابینا اسلامی بھائیوں کی دِلجوئی کرتے ہوئے فرمایا: میں نے بھی آنکھوں پر پٹی باندھ لی تاکہ مجھے بھی آپ کی مشکلات کا احساس ہو سکے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٢٩ آنکھوں کے قفلِ مدینہ کی مَشق کروایا کرتے

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) سے تعلق رکھنے والے مبلغِ دعوتِ

www.dawateislami.net

اسلامی محمد نعیم عطاری کا بیان کچھ یوں ہے کہ تقریباً 18 سال پہلے (غالباً 1996 میں) میں نے ان کے ساتھ 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا۔ پہلے مرکزُ الاولیاء لاہور، پھر اسلام آباد اور پھر گلگت کا سفر ہوا۔ دورانِ سفر **مَدَنی اِنْعامات** کا ان میں بڑا جذبہ دیکھا، آنکھوں کے قفلِ مدینہ کی ہمیں کافی ترغیب دیتے تھے اور باقاعدہ اس کے لئے ہمیں مَشْق کرواتے تھے۔ بازار جانے سے پہلے فرماتے: ''دیکھئے! بازار میں عُمُوماً بدنگاہی کا سامان ہوتا ہے، اس لئے پورے راستے اس طرح چلنا ہے کہ ہماری نگاہیں صِرْف ایک گز کے فاصلے پر ہوں۔'' یقین مانئے! جب ہم بازار کا چکّر لگا کر آتے تھے تو نگاہیں جھکانے کی وجہ سے ہماری گردنوں میں درد ہو جاتا تھا۔ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری تسلّی دیتے کہ اس طرح مشق کرنے سے جب عادت پڑ جائے گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درد نہیں ہوگا اور بدنگاہی سے بچنے میں مدد ملے گی۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۳۰ جامعۃ المدینہ کے طالب العلم کے تاثرات

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ زم زم نگر حیدر آباد کے طالب العلم محمد اختیار عطاری کا بیان کچھ یوں ہے کہ میری جب بھی **مَدَنی انعامات** کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری سے ملاقات ہوئی تو ان کی نگاہیں نیچی

www.dawateislami.net

ہی دیکھیں، گفتگو کرتے وقت بھی ان کی نگاہیں نیچی ہوا کرتی تھیں، ان کا یہ انداز دیکھ کر میں نے بھی نیت کی کہ میں بھی نگاہیں نیچی رکھنے کی کوشش کروں گا اور **قفلِ مدینہ کا عینک** لگایا کروں گا۔ پھر ایک دن آیا کہ میں نے اپنی نیت پر عمل کرتے ہوئے قفلِ مدینہ عینک خریدا اور استعمال کرنا شروع کر دیا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال کے بعد مجھے خواب میں دو مرتبہ ان کی زیارت ہوئی ہے اور وہ بہت خوش دکھائی دیئے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٣١ نیکی کی دعوت کے کارڈ سینے پر سجایا کرتے تھے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مسلمانوں کو نیکی کی دعوت پیش کرنے کا جذبہ مرحبا! کہ آپ نہ صرف اپنے بیانات، مَدَنی مذاکروں، اِنفرادی کوششوں اور تحریروں کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں بلکہ وَقْتاً فَوَقْتاً نیکی کی مختصر دعوت پر مشتمل سینے پر لگانے والے **مَدَنی کارڈ** بھی مُرتَّب فرماتے رہتے ہیں، یہ کارڈ مکتبۃ المدینہ سے ھدِیَّۃً حاصل کئے جاسکتے ہیں، **حاجی زم زم رضا عطّاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا معمول تھا کہ وہ نیکی کی دعوت کے یہ کارڈ (بدل بدل کر) اپنے سینے پر سجایا کرتے تھے، بلکہ المدینۃ العلمیۃ کے اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ جب بھی کوئی نیا

www.dawateislami.net

کارڈ منظرِ عام پر آتا تو ہمیں **محبوبِ عطّار** کے سینے پر ضَرور دکھائی دیتا۔ یوں یہ چلتے پھرتے خاموش رہ کر بھی کارڈ کے ذریعے **نیکی کی دعوت** دیا کرتے تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارگاہِ رسالت میں غیبت کُش کارڈ کی مقبولیَّت

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا اِقتباس ہے: ۱۸ شوال المکرّم ۱۴۳۰ھ بمطابق 8 اکتوبر 2009ء شبِ جمعرات (یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات) میں نے خواب میں **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، کئی صَحابۂ کرام علیہم الرضوان اور سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی زیارت کی، ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بھی حاضِرِ خدمت تھے، **تاجدارِ رسالت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اجازت سے اُس مبلغ نے **غیبت کُش کارڈ** حاضِرین کو پیش کرنا شروع کئے، اپنے کرمِ خاص سے گدایانِ در کی دلجوئی کی خاطِر ایک کارڈ **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی قَبول فرمایا اور اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی کیلئے اپنے مبارَک سینے پر سجالیا۔

صلّوا علَی الحبیب ! صلی اللہ تعالٰی علٰی محمد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کی طرف سے **غیبت** کے خلاف اعلانِ جنگ ہے اور دعوتِ اسلامی کا بچّہ بچّہ نعرہ زن (یعنی نعرہ لگانے والا) ہے کہ **غیبت کریں گے نہ**

www.dawateislami.net

سنیں گے۔دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے آپ بھی ''غیبت کُش کارڈ'' حاصِل کیجئے اور اپنے سینے پر سجایئے۔**غیبت** کرنے سننے سے خود بھی بچئے اور دوسروں کو بھی بچایئے۔**غیبت** کی دُنیوی اور اُخروی خوفناک ہلاکت خیزیوں سے آگاہی حاصِل کرنے کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد2 کا باب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' (صفحات 505) کتابی صورت میں مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کرکے پڑھئے اور خوفِ خداوندی عزوجل میں اشک بہنے دیجئے۔

ہمیں غیبتوں سے بچا یاالٰہی
بچا چُغلیوں سے سدا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تحائف سے نوازتے

گھر پر جب کوئی ملنے آتا تو اُس کی دل جوئی کی بہت کوشش فرماتے، لنگرِ رسائل اور تحائف کے بغیر کسی کو نہ جانے دیتے۔گھر میں اکثر **بکرے کی کھال** پر بیٹھنے کا معمول تھا۔**اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! بکرے کی کھال پر بیٹھنے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے اور محبوبِ عطّار عاجزی کے پیکر تھے۔**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۳۲ چٹائی پر سوتے تھے

محبوبِ عطّار رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ **چٹائی** پر سونے والے مَدَنی انعام پر عمل کرتے ہوئے سفر اور گھر میں حتَّی الْمَقْدُور **چٹائی** پر سویا کرتے تھے، وصال سے کچھ عرصہ قبل یہ اتنے کمزور ہوگئے تھے کہ ہڈّیاں نُمایاں ہوگئیں تھیں، ان کی ریڑھ کی ہڈی میں بھی تکلیف رہنے لگی تھی، ان کے بچّوں کی امّی ان سے اصرار کرتیں کہ گدیلے پر آرام کیجئے لیکن ان کی کوشش ہوتی تھی کہ زمین پر **چٹائی** بچھا کر آرام کریں۔ 'مَدَنی چینل'' کے ذمّے دار محمد اسد عطاری مدنی سے گفتگو کرتے ہوئے خود **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے کچھ یوں فرمایا تھا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میری شادی کو تقریباً 17 سال ہوگئے ہیں اور ہمارے گھر میں پلنگ شُروع میں تھا، پتا چلا کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اِسے اپنے لئے پسند نہیں فرماتے (چنانچہ انہوں نے بھی نکال دیا)، مَدَنی انعام ہے کہ بستر تہ کر کے رکھیں مگر پلنگ کا مَوٹا گدا تہ کر کے رکھنا دشوار ہوتا ہے[1]

میرا چونکہ آپریشن ہوا تھا اس لئے مجبوری میں فی الحال بیڈ کی ترکیب بنانی

مدینہ

[1]: حضرت سیدنا صفوان بن سلیم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم فرماتے ہیں، ''انسان کے ساز وسامان اور ملبوسات کو جنات استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اٹھائے یا (اتار کر) رکھے تو ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھ لیا کرے۔ اس کے لئے اللّٰہ تعالٰی کا نام مُہر ہے۔'' (یعنی بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے)

(لقط المرجان فی احکام الجان للسیوطی ص ۱۶۱)

www.dawateislami.net

پڑی ہے، یہ تھوڑے ہی دنوں کے لئے ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی نکال دیں گے۔ اس کے باوُجُود میری سونے کی جگہ نیچے ہے، میں یہیں سوتا ہوں قبلہ سمت کروٹ لے کر، یہ سنّت بکس بھی ہوتا ہے، ساتھ سرہانے رکھتا ہوں۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سوتے وقت چہرہ قبلے کی طرف رکھنا سنّت ہے

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِسنّت مجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: سنت یوں ہے کہ قُطب کی طرف سر کرے اور سیدھی کروٹ پر سوئے کہ سونے میں بھی منہ کعبہ کو ہی رہے۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ ج ۲۳ ص ۳۸۵)

(۳۳) قبلہ سَمت بیٹھنے کی کوشش فرماتے

سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عُمُوماً **قبلہ رُو** بیٹھتے تھے۔ (اِحیاء العلوم ج ۲ ص ٤٤٩)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا اپنے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی میں قبلہ رُو بیٹھنے کا معمول ہے اور ان کی صحبت کی برکت سے محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری بھی اکثر قبلہ رُو بیٹھا کرتے تھے چنانچہ مبلغِ دعوتِ اسلامی ابورجب محمد آصف عطاری مدنی کا بیان ہے کہ

www.dawateislami.net

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری تحریری کام کے سلسلے میں المدینۃ العلمیۃ تشریف لاتے تو قبلہ رُخ بیٹھنے کی کوشش فرماتے، جب کبھی ان کے ساتھ کھانا کھانے کا موقع ملا تب بھی اکثر قبلہ رُخ بیٹھا کرتے تھے۔اسی طرح دعوتِ اسلامی کی مجلس لنگر رسائل کے ذمہ دار اسلامی بھائی محمد عرفان عطاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کا یہ انداز دیکھا کہ کھانے کے لئے دسترخوان قبلہ رُو نہیں تھا آپ نے ترغیباً فرمایا کہ اس کو گھما کر قبلے کی سَمت کر لیجئے اور ہمیں یہ ذہن دیا کہ قبلہ رُو بیٹھنا چاہئے اور مَدَنی انعامات پر عمل کے حوالے سے ترغیب دلائی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دَرَجات بُلند فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٣٤ محبوبِ عطّار کی اشک باریاں

(مع نگرانِ شوریٰ کے تأثرات)

مبلغِ دعوتِ اسلامی، نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ، حضرت مولانا حاجی ابو حامد، محمد عمران عطاری مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ محبوبِ عطّار علیہ رحمۃُ اللّٰہ الغفّار رَقِیقُ الْقَلب تھے، میں نے ان کو کئی مرتبہ روتے دیکھا ہے، جب قرآنِ پاک کی تلاوت اور اس کا ترجَمہ وتفسیر بیان ہوتا تو بسا اوقات ان کے آنسو نکل آتے تھے، جب کبھی خوفِ خدا اور قبر وآخرت کی ہولناکیوں کا تذکرہ ہوتا تو میں نے ایک نہیں کئی مرتبہ دیکھا ہے کہ یہ

www.dawateislami.net

ایسے روتے تھے کہ ان کے آنسو ٹپ ٹپ گرتے تھے۔اسی طرح نعت خوانی میں بھی ان کو روتے دیکھا ہے۔ نگرانِ شوریٰ مزید فرماتے ہیں: مجھ سے بارہا وہ اس طرح کے مدنی پھولوں کا مطالبہ کرتے جس سے رِقّت، سوز اور عمل کا جذبہ بڑھے نیز باعمل رہتے ہوئے مدنی کام کرنے والی باتوں پر بے حد حوصلہ افزائی فرماتے۔ مجھے حاجی زم زم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا تعارف اس وقت ہوا تھا جب میں ایک ذیلی نگران تھا۔دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے ایک اسلامی بھائی کا نام لے کر تعارف کروایا اور کچھ اس طرح فرمایا کہ یہ آپ کے علاقے میں آکر مدنی انعامات کی ترغیب دلائیں گے۔حاجی زم زم باب المدینہ بابری چوک جہانگیر روڈ پر واقع کنزالایمان مسجد میں بیان کے لئے تشریف لائے اور ہم بھی اپنے ذیلی حلقے (اولین مدنی مرکز دعوتِ اسلامی گلزارِ حبیب مسجد) سے قافلہ لے کر پہنچے۔اس بیان میں وہ عمل کا جذبہ ابھارنے اور **مدنی انعامات** پر عمل کرنے کی ترغیب دلا رہے تھے۔ یہ ان کا پہلا تعارف تھا۔پھر کبھی کبھی ان کا ذکرِ خیر سنتے رہتے اور اس طرح کچھ قربت بھی ہوتی چلی گئی اور آخرِ کار مرکزی مجلس شوریٰ میں ان کی رُکنیت ہمارے لئے ایک بہت بڑی نعمت ثابت ہوئی۔ یہ اپنے عمل کے ذریعے ہم سب کو **مدنی انعامات** پر عمل کی ترغیب دلاتے تھے۔ ہر ماہ کے اِبتدائی دنوں میں (جبکہ شوریٰ کا مشورہ ہوتا) اپنی جیب سے تمام اراکینِ شوریٰ میں **قفلِ مدینہ** پیڈ اور **مدنی انعامات** کا رسالہ تقسیم فرماتے تھے۔**نمازِ باجماعت** کا اہتمام مع سنت قبلیہ کا جذبہ دیدنی تھا، میرا حُسنِ ظن

www.dawateislami.net

ہے کہ یہ اکثر اوقات **باوضو** رہتے تھے۔ ان کے مزاج میں چڑچڑا پن، طنز، تنقید، جھاڑنا کبھی نہ دیکھا۔ مسکراہٹ اور حوصلہ افزائی میں بڑی فراخی فرماتے تھے، گویا ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ بڑی نرمی کے ساتھ اپنا موقف بیان فرماتے، طویل دورانیہ خاموش رہتے، ان کے ساتھ رہنے والا اُکتاہٹ کا شکار نہ ہوتا تھا، اس کے علاوہ بھی بہت ساری خصوصیات کے حامل تھے۔ ان کا جانا دعوتِ اسلامی سمیت مجھ گناہ گار کے لئے بھی بہت بڑا نقصان ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں بے حساب بخشے اور ہمیں ان کا نِعْمَ الْبَدَل عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحوم حاجی زم زم رضا کی گریہ وزاری بارگاہِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ میں قبول ہوگئی تو ان کا بیڑا پار ہوگا کیونکہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس مُؤْمِن کی آنکھوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکّھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے کو پہنچیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم پر حرام کر دیتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ١/٤٩١، الحدیث ٨٠٢)

ایک مرتبہ سرورِ کونین، رَحمتِ دارین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **خُطبہ** دیا تو حاضِرین میں سے **ایک شخص رو پڑا**۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مُؤمن موجود ہوتے جن کے گناہ

www.dawateislami.net

پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے تھے اور دُعا کر رہے تھے: اَللّٰھُمَّ شَفِّعِ الْبَکَّائِیْنَ فِیْمَنْ لَّمْ یَبْکِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شَفاعت قَبول فرما۔

(شُعَبُ الْاِیمان، ١/ ٤٩٤، الحدیث ٨١٠)

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھرتھر رہوں کانپتا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٣٥ اسلامی بھائی کی نیند میں خلل نہ پڑے

محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری حُقُوقُ الْعِباد کے حوالے سے بے حد حُسّاس تھے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) میں مُقیم مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی فیاض عطّاری کا بیان ہے کہ ہم ایک مرتبہ **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی عِیادت کے لئے نمازِ فجر کے بعد فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی کے مُسْتَشْفٰی میں پہنچے تو ہمیں اشاروں سے تاکید کی کہ آواز بلند نہ کیجئے گا تاکہ سامنے سوئے ہوئے اسلامی بھائی کی نیند میں خلل نہ پڑے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

٣٦ پاؤں پکڑ کر مُعافی مانگی

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورُکنِ شوریٰ، ابُو الْقافِلہ سید محمد لقمان عطاری مدظلہ العالی کا کچھ یوں بیان ہے: ایک اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ محبوبِ عطار **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا پاؤں میرے پاؤں پر آ گیا، میں نے ذرا بھی بُرا محسوس نہیں کیا تھا مگر یہ حقوق العباد کے بارے میں اتنے حُسّاس تھے کہ فوراً آگے بڑھے اور میرے پاؤں پکڑ کر مجھ سے معافی مانگنے لگے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٣٧ شکر رَنجی کے بعد معذِرت کی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 10 جون 2012 کو میری **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری سے کسی کام کے سلسلے میں فون پر بات ہوئی، دورانِ گفتگو تھوڑی سی شکر رنجی ہوگئی تو کچھ ہی دیر بعد ان کا فون دوبارہ تشریف لایا اور بڑی عاجزی کے ساتھ معذِرت طلب کرنے لگے کہ میری کسی بات سے آپ کا دل دکھ گیا ہو تو مجھے مُعاف کر دیجئے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے**

www.dawateislami.net

حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳۸) مُعافی کے لئے سِفارش کروائی

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ، ابو بلال محمد رفیع عطاری مدظلہ العالی کا بیان ہے: **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے وِصال سے کچھ عرصہ پہلے سردار آباد (فیصل آباد) میں خصوصی اسلامی بھائیوں کا تربیتی اجتماع ہوا، جس کے اَخراجات کے حوالے سے کچھ تنظیمی مسائل تھے۔ اس سلسلے میں **حاجی زم زم** رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے مجھے فون کیا، میں نے کچھ اِشکالات بیان کئے اور ان کا حکم تسلیم کرلیا۔ یہ سمجھے شاید میں نے ان کی بات نہیں مانی اور انہوں نے دوبارہ فون کیا مگر میں نے مصروفیت کی وجہ سے فون کاٹ دیا۔ کچھ دیر بعد شہزادہ عطّار، حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطّاری المدنی مدظلہ العالی کا فون تشریف لایا تو انہوں نے کچھ یوں فرمایا کہ ''زم زم بھائی سخت پریشان ہیں کہ آپ ان سے ناراض ہیں، انہوں نے مجھ سے سفارش کرنے کے لئے کہا ہے کہ آپ انہیں معاف کردیں''، پھر حضرت مولانا عبید رضا مَدَنی مدظلہ العالی نے **حاجی زم زم رضا** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو فون دے دیا تو انہوں نے خود بھی مُعافی مانگی، میں نے اُسی وَقت وضاحت کردی کہ'' حضور! میں آپ سے ہرگز ناراض نہیں ہوا محض مصروفیت کی وجہ سے آپ کا فون رِسیو نہیں کرسکا تھا۔'' اس واقعہ سے ان کی عاجزی اور **ایذائے مُسلم** سے بچنے کے بارے میں ان کے ذِہن کا پتا چلتا ہے۔

www.dawateislami.net

٣٩ مسجِد کا ادب

مدینۃ الاولیاء احمد آباد (الھند) کے اسلامی بھائی محمد امتیاز عطاری کے بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ جب حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری احمد آباد مَدَنی انعامات کے حوالے سے ہماری تربیّت کے لئے تشریف لائے تھے تو ہم نے ان سے ایک بات یہ بھی سیکھی کہ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مسجد میں نماز ادا کرتے تو تازہ وضو کرنے کی صورت میں اپنی کتھئی چادر اس جگہ رکھتے جہاں سجدے میں داڑھی آتی ہے اور فرماتے کہ وضو کے بعد ہاتھ منہ صاف کرنے کے بعد بھی بعض اوقات داڑھی سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں جبکہ فرشِ مسجد پر وضو کے قطرے ٹپکانا مکروہِ تحریمی ہے، اب اگر وضو کے قطرے دورانِ نماز چادر پر گریں گے تو مسجد کا ادب برقرار رہے گا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بھی مغفِرت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین**

صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٤٠ نیلے رنگ کا لوٹا استِعمال نہیں کرتے تھے

ایک مَدَنی اسلامی بھائی ابو واصف عطّاری کا بیان ہے کہ میں نے اپنے مکتب کے استنجا خانے کے لئے بازار سے بڑے سائز کا لوٹا منگوایا تو سمجھانے کے باوُجُود لانے والا نیلے رنگ کا لوٹا لے آیا اور بتایا کہ اس سائز میں صِرْف یہی رنگ

www.dawateislami.net

موجود تھا، بَہر حال مجبوراً ہم نے وہ لوٹا استِعمال کرنا شروع کر دیا، سُرخ رنگ کا ایک چھوٹا لوٹا بھی استنجا خانے میں موجود تھا، جب **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری ہمارے مکتب میں تشریف لاتے اور ضَرورتاً استنجا خانے میں جاتے تو مجھے قرائن سے اندازہ ہو جاتا تھا کہ آپ سُرخ رنگ کا لوٹا استعمال کیا کرتے اور **غالباً غوثِ پاک رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے مزار شریف کے گنبد کے نیلے رنگ کی نسبت کی وجہ سے نیلا لوٹا استعمال نہیں کرتے تھے**، لیکن چونکہ استعمال کرنا ناجائز نہیں اس لئے کبھی مجھ سے اس کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی نیلے رنگ کا لوٹا استعمال کرنے سے منع کیا۔

ع ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٤١) مَدَنی انعامات کے تاجدار کی عاجِزی

مرکز الاولیاء (لاہور) کے اسلامی بھائی نے بتایا کہ تقریباً چار یا پانچ سال پہلے ایک مرتبہ ہم **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے درِ دولت کے باہَر گلی میں کھڑے تھے کہ **حاجی زم زم رضا عطاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری تشریف لائے تو میں نے عقیدت سے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چوم لئے۔ انہوں نے عاجزی کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

بڑی پیاری بات ارشاد فرمائی کہ پیارے بھائی! آپ کی عقیدت کا مرکز آپ کا پیر ہونا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی تُربت پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٤٢ حافِظِ قرآن کی تعظیم

زَم زَم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی حافظ محمد ارسلان عطاری کا بیان ہے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے **مَدَنی انعامات** کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے ساتھ تین دن کے مَدَنی قافلے میں ٹنڈو جام (باب الاسلام سندھ) کے سفر کی سعادت ملی۔ نمازِ عشاء کے بعد جب وقفۂ آرام ہوا تو میں آرام کے لئے جس جگہ لیٹا اس طرف **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے قدم تھے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مجھے بڑی محبت سے فرمایا: آپ حافظِ قرآن ہیں اور مجھے یہ گوارہ نہیں کہ حافظِ قرآن کی طرف پاؤں کر کے آرام کروں۔ میں نے عرض کی: حضور! کوئی بات نہیں، آپ جیسی شخصیت کے قدموں کی سیدھ میں لیٹنا میرے لئے سعادت ہے، مگر ان کے شفقت بھرے اِصرار پر میں وہاں سے تھوڑی دُور جا کر لیٹ گیا، اس پر **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری مسکرائے اور مجھے کہا: ''جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (یعنی اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر دے)''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب

www.dawateislami.net

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٤٣ صبر و رِضا کا پیکر

حاجی ابوجُنید زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے بچوں کی امی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ مرحوم چند سالوں سے پِتّا، پتھری اور السر وغیرہ کے اَمراض میں مبتلا رہے، اس دوران ان کا آپریشن بھی ہوا لیکن اس مرتبہ مرض (یعنی مرض الموت) میں بہت تکلیف تھی، خون کی اُلٹیاں اس قدر ہوتی تھیں کہ دیکھی نہ جاتی تھیں، تکلیف سے ان کے جسم سے اس قدر پسینہ نکلتا کہ لگتا جسم پر پانی ڈالا گیا ہے مگر صَبْر کا یہ عالَم تھا کہ فرماتے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے امتحان ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔'' **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٤٤ میں نے انہیں صابِر پایا

زم زم نگر حیدر آباد کے اسلامی بھائی محمد ساجِد عطّاری کا بیان ہے کہ دورانِ علالت مجھے بھی کچھ عرصہ حاجی زم زم کے ساتھ دیکھ بھال اور خدمت کے لئے رہنے کی سعادت ملی، عُموماً جب کسی مریض کو زیادہ چُبھن والا انجکشن لگایا جاتا ہے تو وہ کَراہتا ہے لیکن حاجی زم زم رضا عطاری پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں ہوں کہ آپ کے

www.dawateislami.net

دونوں ہاتھوں پر کثرت سے انجکشن لگتے تھے لیکن آپ نے کبھی تکلیف کا اظہار نہیں کیا، **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کو بہت صابر پایا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٤٥ مایوسی کے الفاظ نہیں بولتے تھے

رکن شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ان کی طبیعت شدید علیل رہی، پے در پے آپریشن ہوئے، کئی بار انتہائی نگہداشت کے وارڈ (I.C.U) میں منتقل کیا گیا، گویا کئی مرتبہ موت کے منہ سے واپس آئے، لیکن کبھی بھی ان کے منہ سے مایوسی کے اس طرح کے الفاظ نہیں سُنے کہ میں اب زندہ نہیں رہ سکوں گا بلکہ ڈھارس بندھاتے کہ **اللہ** بہتر کرے گا۔ کبھی اپنی تکلیف کا بلاضرورت اظہار کر کے لوگوں کی ہمدردیاں سمیٹنے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صبر کرنا چاھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی تکلیف آئے صبر و ہمت کا مظاہرہ

www.dawateislami.net

کرنا چاہئے، بلا ضَرورت کسی پر اس کا اظہار بھی نہ کیا جائے کہ کہیں شِکوے کی آفت میں نہ جا پڑے اور آتا ثواب ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ بعض اوقات تھوڑی سی پریشانی یا بیماری بھی بَہُت بڑا ثواب دلا دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت بُرَیدہ اَسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّدُ الْمُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا بھی چُبھے تو اس کی وجہ سے یا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا کوئی ایسا گناہ مٹا دیتا ہے جس کا مٹانا اسی مصیبت پر موقوف تھا یا اسے کوئی بزرگی عنایت فرماتا ہے کہ بندہ اس مصیبت کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اس تک نہ پہنچ پاتا۔''

(موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات ٤/ ٢٩٣، الحدیث ٢٤٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مصیبت کی حکمت

حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بندے کے لئے علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں جب کوئی مرتبۂ کمال مقدر ہوتا ہے اور اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے پھر اس پر صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک اسے اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب الجنائز، باب الامراض..الخ، ٣/ ٢٤٦، الحدیث ٣٠٩٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۴۵ پریشان نہ ہونے دیا

مرکز الاولیاء (لاہور) کے اسلامی بھائی محمد احتشام کا بیان ہے کہ ہماری رَمَضان المبارک میں حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی عیادت کیلئے حاضری ہوئی تھی۔ آپ شدید تکلیف میں تھے، ٹھیک سے بیٹھ یا لیٹ بھی نہیں پا رہے تھے۔ اتنے میں آپ کے گھر سے فون آ گیا۔ آپ نے سنبھل کر اپنے گھر والوں سے بہت اطمینان سے بات کی اور انہیں تسلی دی۔ بعد میں ہم سے فرمانے لگے کہ میں اگر اپنے گھر والوں سے اس طرح بات نہ کروں تو وہ مزید پریشان ہو جائیں گے۔ پھر ہمیں قفلِ مدینہ لگانے اور لکھ کر گفتگو کرنے کے حوالے سے مَدَنی پھول ارشاد فرمائے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۴۶ بیماری میں بھی خوش اخلاق رہے

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے بچوں کی امی کا بیان ہے کہ بیماری میں بسا اوقات انسان میں چڑچڑا پن آ جاتا ہے مگر شدید تکلیف میں بھی ان کے مزاج میں ذرا بھی چڑچڑا پن دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اَسپتال کے عملے والوں سے بھی مسکرا مسکرا کر بات کرتے تھے اور بارہا ان سے کہتے: آپ میرا بہُت خیال رکھتے ہیں، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

مُسکرا کر بات کرنا سنّت ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 74 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**حُسنِ اَخلاق**'' صَفحہ 15 پر ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **مُتَعَلِّق** فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات **مُسکرا** کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: ''میں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، ملنساروں کے رہبر، غمزدوں کے یاوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دَورانِ گفتگو **مسکراتے** رہتے تھے۔'' (مکارِمُ الاخلاق للطَّبَرانی ص ٣١٩ رقم ٢١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٤٧ نومسلِم پر انفرادی کوشش

مصطفٰی آباد (رائے ونڈ، پاکستان) کے اسلامی بھائی عبدُالرَّءُوف عطاری کا بیان ہے کہ تقریباً دو سال قبل (غالباً ١٤٣١ھ میں) میں نے اسلام قبول کیا اور عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں خود کو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کے لئے پیش کر دیا۔ قبولِ اسلام کے بعد مجھے بہت سی آزمائشیں پیش آئیں جن سے میرے قدم ڈگمگا جاتے لیکن حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری میرے بہت بڑے مُحسِن ہیں انہوں نے مجھے خوب شفقتوں سے نوازا اور کسی قسم کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ جب بھی میں ڈگمگانے لگتا تو مجھے ان کی نصیحتیں یاد آجاتیں۔ جب کبھی

www.dawateislami.net

میں حالات سے تنگ آ کر مَدَنی انعامات کے تاجدار علیہ رحمۃُ اللہ الغفّار کو اپنی پریشانی سے آگاہ کرتا کہ مجھے اس طرح کے خیالات آتے ہیں کہ واپس پرانے مذہب پر لَوٹ جاؤ تو وہ مجھے سمجھاتے: یہ شیطان کے وَسْوَسے ہیں جو آپ کا ایمان چھیننے کی کوشش کر رہا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کی انفرادی کوششوں سے اب تک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوں۔ مجھے سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ جن دنوں حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے مستشفٰی (شفاخانے) میں داخل تھے تو مجھے ان کے قریب رہنے اور ان کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ میں نے دیکھا کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری کو اس قدر تکلیف ہوتی کہ میں کانپ اٹھتا مگر انہوں نے کبھی اُف تک نہیں کی۔ جب کبھی ان کی طبیعت سنبھلتی تو مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور دینِ اسلام کے بارے میں اچھّی اچھّی باتیں بتاتے کہ ''دیکھو! چودہ سو سالہ تاریخ میں بزرگانِ دین نے راہِ خدا میں کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں، بعضوں نے تو اپنا گھر بار مال دولت سب کچھ چھوڑا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! آپ نے اسلام قَبول کیا ہے اور اس کی وجہ سے آپکے گھر والوں نے آپ کو چھوڑ دیا ہے تو آپ کے پیر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کو سنبھال لیا ہے اور یہ سب سے بڑی سعادت ہے اور یہ بھی خوش نصیبی ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہیں، **اللہ** تعالٰی سے ہر وَقْت اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے دعا کرتے رہا کریں اور اپنے پیارے مُرشِد سے اپنے آپ کو

www.dawateislami.net

وابستہ رکھیں۔'' میں ان سے بڑا متأثّر ہوتا کہ یہ اتنی شدید تکلیف میں بھی مجھ پر انفرادی کوشش کررہے ہیں اور دینِ اسلام پر قائم رہنے کی تاکید فرمارہے ہیں۔ میری محرومی کہ میں ان کا آخری دیدار نہیں کرسکا، ان کے وِصال سے تین چار دن پہلے پنجاب چلا گیا تھا۔ وہاں جب مجھے یہ پتا چلا کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری انتقال کرگئے ہیں تو صدمے سے چُور چُور ہوگیا کہ یہی تو تھے جو مجھے اس مَدَنی ماحول پر قائم رکھنے کے لئے فون پر رابطہ رکھتے اور ان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ یہ اسلامی بھائی کہیں بھٹک نہ جائے۔ میں نے جو آزمائشیں سہیں ان کو دور کرنے میں حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کا ہاتھ ہے۔ میں اپنے مسلمان ہونے کا سارا ثواب حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کو پیش کرتا ہوں اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے یہ نیت بھی کی ہے کہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنی ساری زندگی دعوتِ اسلامی کے نام کردوں گا، میرا جینا مرنا اسی مدنی ماحول میں ہوگا۔ **اللّٰہ** تعالیٰ مجھے ایمان پر استقامت عطا فرمائے اور مرتے وَقْت کلمہ نصیب فرمائے۔ **اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۴۸ محبوبِ عطّار علیہ رحمۃُ اللّٰہ الغفّار کا تعزیت کا انداز

جب مسلمان کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہوجائے تو اُس کی دلجوئی کرنا اسے تسلی دینا بہت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچِہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے

www.dawateislami.net

تاجور، رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رُوح پَرْوَر ہے: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔ (المعجم الاوسط، ۶/۴۲۹، الحدیث:۹۲۹۲) **مَدَنی انعامات** کے تاجدار، محبوبِ عطّار علیہ رحمۃُ اللہ الغفّار دُکھی اور غمزدہ اسلامی بھائیوں کی اکثر دلجوئی کیا کرتے اور انہیں مَدَنی کام کرنے کی ترغیب بھی دیتے تھے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی کے والِد صاحب کے اِنتِقال پر بذریعۂ فون تعزیت کرتے ہوئے کچھ یوں فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے والد کی مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو جنَّتُ البقیع میں منتقل فرمائے، آپ سب کو، ان کے لواحقین کو صَدَقۂ جاریہ بننے کی توفیق عطا فرمائے، نیک اولاد صدقۂ جاریہ ہے، اب یہ (یعنی فوت ہونے والے) منتظر ہوتے ہیں کہ اولاد کی طرف سے کیا کیا ان کو ثواب پہنچتا ہے! اب آپ کو چاہئے کہ ہر گناہ سے بچتے ہوئے خوب خوب نیکیاں کیجئے پھر اپنے مرحوم ابو کو ان کا ثواب اِیصال کر دیجئے۔ ابھی اسی جمعہ تین دن کا مَدَنی قافلہ بھی سفر کر رہا ہے جس میں میں بھی شامل ہوں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، ابو کے اِیصال ثواب کے لیے تین دن آپ بھی مَدَنی قافلے میں سفر کیجئے، مرحوم نے آپ کو پالا پوسا، آپ کے لیے دُنیاوی طور پر کیا کیا ذرائع کر کے گئے، ان کے اِیصال ثواب کے لیے اگر آپ اسی جمعے کو ہمارے ساتھ سفر کرلیں تو مدینہ مدینہ، ہمّت کیجئے

www.dawateislami.net

اور جمعہ، ہفتہ اور اتوار تین دن کے لیے اپنا نام لکھوا دیجئے !(اسلامی بھائی کے نام لکھوانے پر فرمایا:) مَاشَآءَ اللّٰہ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک بہت پیارا انداز ہے کہ غم خواری، تعزیت اور ساتھ ہی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی رغبت دلانا، **اللّٰہ** کرے کہ ہمیں بھی یہ انداز نصیب ہو جائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۴۹ حاجی زم زم ہمارے گھر تشریف لے آئے

زم زم نگر حیدر آباد کے علاقے لطیف آباد کے اسلامی بھائی سیِّد راشِد حسین عطاری کا بیان اپنے الفاظ و انداز میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری والدہ جو کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھیں، ان کا 17 مئی 2011ء کی رات انتقال ہوا۔ ہوا یوں کہ علاقے کا کوئی ذمّہ دار میری امّی کے جنازے میں نہ آسکا، اس پر چھوٹے بھائی جو کہ مدنی انعامات کا ذمہ دار بھی ہے، کا دل بہت دُکھا۔ نہ جانے کیسے حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو اس بات کا پتا چل گیا اور وہ دیگر بڑے بڑے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے ہمراہ **تعزیت** کے لئے ہمارے گھر تشریف لے آئے۔ ان کی آمد پر نہ صرف میرے بھائی کو تسلی ملی بلکہ بقیہ گھر والوں کو بھی قلبی اِطمینان نصیب ہوا۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب**

www.dawateislami.net

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۰ ہاتھ کی سُوجن جاتی رہی

جامشورو (باب الاسلام سندھ) میں دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائی محمد اویس عطاری کا بیان اپنے انداز والفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت مجھے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے شاید دو ہفتے ہوئے ہوں گے جب میں نے 26 گھنٹے کے لئے ہونے والے مَدَنی انعامات کے تربیتی اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ اس اجتماع میں **مَدَنی انعامات** کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری اور دیگر مبلغین دعوتِ اسلامی ہماری تربیت فرما رہے تھے۔ نمازِ عصر کے **بعد جب حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری فنائے مسجد میں آئے تو ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر انہیں اپنا ہاتھ دکھایا اور عرض کی کہ بھاری سامان گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر چوٹ آئی ہے اور اس کی سُوجن نہیں جارہی جس کی وجہ سے میں اپنی ملازمت پر نہیں جاسکتا اور میری تنخواہ بھی کٹ رہی ہے! آپ اس پر دَم کردیجئے۔ **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے اس کے ہاتھ پر دم کردیا۔ جب مغرب کا وقت ہوا تو وضو خانے میں وہی اسلامی بھائی میرے برابر آبیٹھے اور اسی ہاتھ سے ٹونٹی کھولی، میں نے حیرت سے پوچھا کہ کچھ دیر پہلے تو آپ کہہ رہے تھے کہ **میں اس سے کوئی کام نہیں کرپاتا!** تو انہوں نے فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! حاجی زم

www.dawateislami.net

زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے دَم کرنے کی برکت سے میرے ہاتھ کی سُوجن بہت کم ہوگئی ہے اور اس نے کام کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵۱) بِغیر آپریشن شِفا مل گئی

وکیلوں اور ججوں میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کے لئے بنائی گئی ''**مجلسِ وُکَلا**'' فاروق نگر (لاڑکانہ باب الاسلام پاکستان) کے رُکن عبدالواحد عطاری کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرا ڈیڑھ سالہ بیٹا 13 مئی 2012 کو گرمی کی شدت کی وجہ سے شدید بیمار ہوگیا، اس کے پھیپھڑوں میں پانی بھر گیا تھا جس کی وجہ سے اَسپتال میں داخل کروانا پڑا جہاں وہ 14 دن زیرِ علاج رہا مگر حالت مزید خراب ہوگئی۔ چنانچہ 27 مئی 2012 کو ہم اسے بابُ المدینہ کراچی کے ایک اچھے اَسپتال میں لے گئے جہاں وہ مزید 15 دن زیرِ علاج رہا۔ بالآخر ڈاکٹروں نے کہا کہ بچّے کے پھیپھڑوں کا بڑا آپریشن ہوگا۔ یہ سن کر ہم بہت پریشان ہوئے، انہی دنوں محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری میرے بیٹے کی عیادت کرنے کے لئے اَسپتال تشریف لائے۔ دعا کرنے کے بعد میرے بیٹے کو دَم کیا اور مجھے تسلّی دی کہ ہمّت رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دواؤں سے ہی فائدہ ہوجائے گا، آپریشن نہیں

www.dawateislami.net

کرنا پڑے گا۔ دوسرے دن آپریشن سے پہلے ڈاکٹر نے جو ٹیسٹ کروائے اُن کی رپورٹ دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اب آپریشن کی ضَرورت نہیں بچہ دواؤں سے ہی صحّت یاب ہوجائے گا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میرا بیٹا دواؤں اور حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی دعاؤں کی بَرَکت سے صحّت یاب ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعائے معروف کَرْخِی کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ کے نیک بندوں کی دعائیں مل جائیں تو انسان کا بیڑا پار ہوجاتا ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان رُؤمی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا خلیل صیّاد علیہ رحمۃ اللّٰہ الجواد کو یہ کہتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میرا بیٹا شہر سے باہر کھیتوں کی طرف گیا اور گم ہوگیا، خوب ڈھونڈا لیکن کہیں نہ ملا، بیٹے کی جدائی پر اس کی ماں غم سے نڈھال ہوگئی۔ میں حضرت سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخِی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابو محفوظ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ! میرا بیٹا لاپتہ ہوگیا ہے۔ اس کی والدہ بیٹے کی جدائی میں غم سے ہَلکان ہوئی جارہی ہے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: حضور! دعا فرمائیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بیٹے کو ہم سے ملوادے۔ یہ سن کر ولیِّ کامل، مقبولِ بارگاہِ خداوندی، حضرت سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخِی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح التجا کی: ''اے میرے پروردگار

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ ! بے شک تمام آسمان تیرے ہیں، زمین تیری ہے اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے سب کا مالک وخالق تو ہی ہے۔ میرے مالک! ان کا بچہ انہیں لوٹا دے۔'' حضرت سیِّدُنا خلیل صیّاد علیہ رحمۃ اللہ الجواد کہتے ہیں: پھر میں آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی اجازت سے شہر کے دروازے پر آیا تو اپنے بیٹے کو وہاں موجود پایا اس کا سانس پھول رہا تھا۔ میں نے جب اپنے بیٹے کو دیکھا تو فرطِ محبت سے پکارا: اے محمد! اے میرے بیٹے! میری آواز سن کر وہ میری طرف لپکا۔ میں نے اسے سینے سے لگا کر پوچھا: میرے لختِ جگر تم کہاں تھے؟ کہا: ابا جان میں گندم کے کھیتوں میں مارا مارا پھر رہا تھا کہ اچانک یہاں پہنچ گیا۔ میں اپنے بچے کو لے کر خوشی خوشی گھر کی طرف چل دیا۔ یہ حضرت سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی دعا کی برکت تھی کہ مجھے میرا بیٹا مل گیا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ عشرۃ بعد الثلاثمائۃ، ص۲۷۸ ماخوذاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک لوگوں کی دعاؤں سے مصیبتیں کیسے ٹلتی اور غم دور ہوتے ہیں۔ **اللہ** کریم اپنے بندوں پر ہر آن کرم کی بارش برسا رہا ہے جو چاہے اس بارانِ رحمت میں نہا لے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی برکت سے ہمارے مصائب

www.dawateislami.net

وآلہٖ وسلّم ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ۔

دعائے ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال سے بے رغبتی

رکن شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان کچھ یوں ہے: حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے حُسنِ اَخلاق کی بدولت کیا غریب کیا امیر سبھی ان کے گرویدہ تھے، بڑے بڑے سیٹھ ان سے رابطے میں رہتے تھے، یہ ان پر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کیلئے **عطیات** کے تعلُّق سے انفرادی کوشش تو کیا کرتے مگر اپنی ذات کے لئے ''ترکیبیں'' نہ فرماتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذاتی سُواری نہیں تھی

انہی رُکنِ شوریٰ کا بیان کچھ یوں ہے: ان کو موٹر سائیکل مکمّل طور پر چلانا نہیں آتی تھی اور نہ ہی کار ڈرائیونگ آتی تھی مگر یہ رِکشے، تانگے اور کسی اسلامی بھائی کے ساتھ موٹر سائیکل پر مختلف عَلاقوں میں مَدَنی کاموں کے لئے جایا کرتے تھے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی کسی سے بیان وغیرہ کے لئے سُواری کا مطالبہ کیا ہو کہ سُواری بھیجو گے تو آپ کے عَلاقے میں آؤں گا۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو** ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ

www.dawateislami.net

الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے دَر سے ہی لَو لگی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی کاموں میں مصروفیت

رکن شوریٰ حاجی محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان کچھ یوں ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری دعوتِ اسلامی کے مختلف مَدَنی کاموں میں ازخود مصروف رہا کرتے تھے، کسی کے کہنے یا حوصلہ افزائی کا انتظار نہیں کیا کرتے تھے۔ کبھی **مَدَنی مشورے** کے لئے جارہے ہیں تو کبھی **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** کے لئے، کبھی کسی مریض کی **عیادت** کرنے یا کبھی میّت کی **تعزیت** کیلئے اس کے گھر جارہے ہیں، تو کبھی کسی کے **جنازے** میں شرکت کے لئے جارہے ہیں، کبھی **جامعۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ حیدرآباد میں طلبہ میں بیان کررہے ہیں تو کبھی ان کی تربیت فرما رہے ہیں، انہیں **مَدَنی قافلوں** میں سفر، **مَدَنی انعامات** پر عمل اور دعوتِ اسلامی کے دیگر **مَدَنی کاموں** کا جذبہ دِلا رہے ہیں۔ کبھی **مَدَنی بہاریں** مُرتّب کررہے ہیں تو کبھی کسی موضوع پر کوئی رسالہ لکھ رہے ہیں، پھر اپنے گھر کو بھی وَقْت دے رہے ہیں، اپنے بچّوں کی تربیت بھی کررہے ہیں، جب بابُ المدینہ کراچی جاتے تو وہاں بھی **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہونے کے ساتھ

www.dawateislami.net

ساتھ کبھی کسی **مَدَنی مشورے** میں شرکت کررہے ہیں، کبھی کسی پر **انفرادی کوشش** کررہے ہیں، کبھی فون پر کسی پریشان حال کی **غم خواری** کررہے ہیں، کبھی کسی جگہ **بیان** کے لئے جارہے ہیں، کبھی **سحری اجتماع** میں شریک ہورہے ہیں، پھر **شہزادۂ عطّار** حضرت مولانا الحاج ابواُسَید عُبید رضا عطاری مَدَنی مدظلہ العالی کی صحبتِ بابرکت بھی پارہے ہیں، **المدینۃ العلمیۃ** میں تحریری کام کے تعلُّق سے وَقْت دے رہے ہیں، الغرض یہ اپنے وَقْت کو ضائع نہیں کرتے تھے۔ ان کے وصال کے بعد مختلف اسلامی بھائی مجھے فون کررہے ہیں، sms کررہے ہیں کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری ہمیں فُلاں فُلاں کام کے لئے وَقْت دیتے تھے، وہ تو دنیا سے رخصت ہوچکے اب آپ وقت دے دیں، میں حیران وپریشان ہوں کہ اتنے سارے کام یہ اکیلے کس طرح کرلیتے تھے! مجھ سے تو اپنے حصّے کے کام بھی مکمّل نہیں ہوپارہے، اب مزید ان کے حصّے کے کام میں کیونکر کرپاؤں گا! اللہ تعالیٰ مجھے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کے وَقْت میں ایسی برکت عطا فرمائی تھی کہ یہ کم وَقْت میں زیادہ کام کرلیا کرتے تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۵۲ اسکول کے اوقات میں رابطہ نہ فرمائیں

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری ایک پرائمری اسکول میں ٹیچر تھے۔ مبلغ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری المدنی مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے اور دیگر کئی اسلامی بھائیوں کو کچھ اس طرح s.m.s کیا: ''آپ مجھ سے اسکول کے اوقات کے علاوہ رابطہ فرمائیں کیونکہ میرا ان سے اِجارہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ فون پر میری گفتگو عرف وعادت سے زائد ہو جائے اور آخرت میں میری گرفت ہو جائے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحوم حاجی زم زم رضا عطاری کا یہ خوف بالکل بجا تھا اور ہر ملازِم کو ان کی پیروی کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں مدنی التجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 22 صَفحات پر مشتمل رسالے ''حلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول'' کا مطالعہ فرمالیجئے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۳ مَدَنی قافِلے میں سفر کا شوق

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے بچّوں کی امّی کا بیان ہے کہ آپ مَدَنی قافِلے میں سفر کا بَہُت شوق رکھتے تھے، آپ اسکول ٹیچر تھے، سالہا سال یہ

www.dawateislami.net

معمول رہا کہ جیسے ہی اسکول میں چُھٹّیاں ہوتیں تو دو ماہ مَدَنی قافِلوں میں سفر کیا کرتے تھے حتّٰی کہ جس سال اپریل میں شادی ہوئی اُس سال بھی (شادی کے ایک ڈیڑھ ماہ بعد) جُون جولائی کی چُھٹّیاں ہوتے ہی مَدَنی قافِلے کے مسافِر بن گئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۴ زم زم بھائی گِلگِت والے

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ، حاجی ابو رضا محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان کچھ یوں ہے کہ گرمیوں کی جون جولائی کی چُھٹّیوں میں یہ چھ یا سات برس تک **63** دن کے **مَدَنی قافلے** میں حیدرآباد سے گِلگت (بلتستان) اور اس کے اطراف کے دشوار گزار پہاڑی علاقے میں سفر کرتے رہے ہیں جبکہ ان دنوں وہاں شدید سردی ہوتی تھی، اُس دَوران جیپوں پر خطرناک راستوں سے گزرتے، بعض اوقات ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں پیدل بھی تشریف لے جاتے، اس دَوران پہاڑوں پر چڑھنا پڑتا تو دراز گوشوں (گدھوں) پر زادِ قافِلہ لاد کر خود پیدل چلا کرتے تھے۔ گِلگِت کے مَدَنی قافِلوں میں بار بار کے سفر کی وجہ سے یہ ''**زم زم بھائی گلگت والے**'' مشہور ہو گئے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۵۵ مَدَنی قافِلے میں حاجی زم زم کی مَدَنی بہار

مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطار، مبلغ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ حاجی ابوجنید زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: غالباً 1998ء کا واقِعہ ہے، میری اہلیہ امّید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہوگئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید **آپریشن** کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرا اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیّت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وَقْت، زادِ قافِلہ ساتھ لیکر اَسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ مُحترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنّتوں بھرے اجتماع (مدینۃ الاولیاء ملتان) کیلئے الوَداع کیا۔

میرا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں ضَرور سفر کرنا ہے کاش! اس کی بَرَکت سے عافیت کے ساتھ وِلادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بَہر حال میں مدینۃ الاولیا ملتان شریف حاضِر ہوگیا۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اِختتامی رِقّت انگیز دُعا کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امّی جان نے فرمایا: **مبارک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے بِغیر آپریشن کے تمہیں چاندسی مَدَنی مُنّی عطا**

www.dawateislami.net

فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جُھومتے ہوئے عرض کی: امّی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آ جاؤں یا 30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنوں؟ امّی جان نے فرمایا: بیٹا! بے فِکْر ہو کر مَدَنی قافِلے میں سفر کرو۔ اپنی مَدَنی مُنّی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے میری مُشکِل آسان ہو گئی تھی، مَدَنی قافِلوں کی بہاروں کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، حتّٰی کہ **میرے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے، جب آپ مَدَنی قافِلے کے مسافِر ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔**

زچگی آسان ہو، خوب فیضان ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو
بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافِلے میں چلو

(اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۹۲ بتغیر قلیل)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۶ قَبْر کا تصوُّر

زم زم نگر حیدر آباد کے اسلامی بھائی محمد انیس عطّاری کا بیان کچھ یوں ہے:

www.dawateislami.net

بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک مرتبہ ہم چند اسلامی بھائی **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے ہمراہ کہیں سے واپس آرہے تھے، ایک جگہ پہنچے تو دیکھا کہ بڑی پائپ لائن بچھانے کے لئے لمبائی میں کھدائی کی گئی تھی، حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے فرمایا کہ چلو اس جگہ لیٹ کر خود کو **قبر** میں گُمان کرتے ہیں اور فکرِ آخرت کرتے ہیں، چنانچہ سارے اسلامی بھائیوں نے گڑھے میں لیٹ کر **قبر** کے بارے میں "فکرِ آخرت" کرنے کی سعادت پائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسا کرنا ہمارے اسلاف سے بھی ثابت ہے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خیثم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم نے اپنے گھر میں قبر کھودی اور جب بھی اپنے دل میں سختی محسوس کرتے تو قبر میں اُتر جاتے اور صبح تک قبر کے احوال اور قیامت کی مشکلات میں غور و فکر کرتے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس میں اُترے اور بار بار اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان پڑھتے رہے:

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا

ترجمۂ کنزالایمان: تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں۔ (پ۱۸، المؤمنون: ۹۹، ۱۰۰)

پھر فرمایا: اے ربیع! ہم نے تجھے لَوٹایا اور اب تو دنیا میں ہے نماز کے لئے اٹھ، یہ فرما کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ (تنبیہ المغترین ص ۲۸۸)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب

www.dawateislami.net

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۷ گناہوں سے بچنے کا ذِہن دیا کرتے

زم زم نگر (حیدر آباد) کے اسلامی بھائی محمد نعیم عطاری کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی ایک خاص بات جو مجھے ان کی صُحبت سے ملی وہ یہ تھی کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اکثر و بیشتر فرمایا کرتے تھے: ''کوشش کیجئے کہ کبھی بھی گناہ سَرزَد نہ ہو، اس کی بَرَکت سے نیکی کرنے کا موقع ملتا رہے گا۔'' **حاجی زم زم رضا عطاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری اتنے نیک ہونے کے باوُجُود فرماتے تھے ''بھائی! میرا حال بہت بُرا ہے، بڑی بدحالی ہے، نیکیاں پاس نہیں اور گناہوں کا سلسلہ ہے، میں اس حالت میں مرنا نہیں چاہتا، میں چاہتا ہوں کہ جب نیک بن جاؤں تب مجھے موت آئے۔'' یہ آپ کی عاجزی تھی، نیز اسلامی بھائیوں سے بار بار ان الفاظ میں مُعافی مانگنا کہ ''**مجھے مُعاف کردینا**'' یہ آپ کی عادت بن چکا تھا۔ اللہ تعالٰی ہمیں ان کے صدقے نیک بنادے اور بلاحساب مغفرت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

پچیسویں اور چھبیسویں کی بَہاریں

(محبتِ مُرشِد بڑھانے کا نُسخہ)

مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے محبت مثالی تھی اور ان کی صحبت کی برکت سے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے بھی بے انتہا عقیدت رکھتے تھے، ان دونوں ہستیوں کی یاد ہر ماہ منانے کے لئے حاجی زم زم رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے ایک پرچہ بھی مرتب کیا تھا جس میں عبادت، فکرِ آخرت اور دعوتِ اسلامی کے بہت سے مَدَنی کاموں کی ترغیب موجود ہے، یہ مضمون ذیل میں پڑھئے اور جُھومئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **25** اور **26** تاریخ کو عالمِ اسلام کی دو عظیم ہستیوں اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیم المرتبت، مُجدّدِ دین وملت، حضرت علامہ مولانا شاہ امام **اَحمد رضا خان** قادِری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری اور پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کی نسبت حاصل ہے۔

☆ **25** صَفَرُ المُظَفَّر کو **امامِ اَہلسنّت** رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کا ''یومِ عرس'' ہے۔

☆ **26** رَمَضانُ المبارک ۱۳۶۹ھ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کا ''یومِ

www.dawateislami.net

ولادت'' ہے۔لہٰذا ہر مَدَنی ماہ کی **25** تاریخ کو'' **عُرسِ امامِ اَہلسنّت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ'' اور **26** تاریخ کو'' **یومِ ولادتِ امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہم العالیہ'' دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق منانے کا اہتمام کیجئے۔

ہر ماہ یومِ رَضا کی دھوم

ہر مَدَنی ماہ کی **25** تاریخ کو عمر بھر پنج وَقتہ باجماعت نماز ادا کرنے کی نیت کے ساتھ نمازِ عَصْر مع سنتِ قبلیہ **پہلی صف** میں ادا فرمائیں اور نیّت کر لیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فُضول باتوں سے بچنے اور خاموشی کی عادت بنانے کے لئے عَصْر تا مغرب صرف **لکھ کر یا اشارے** سے کام چلانے کی کوشش کرونگا۔ضَرورتاً بولنا پڑا تو کم سے کم لفظوں میں گفتگو نمٹاؤں گا۔اس دوران پریشان نظری اور بدنگاہی سے بچنے کی نیت سے نگاہیں جھکا کر رکھنے کی عادت بنانے کے لئے **قُفلِ مدینہ کا عینک** بھی استعمال کرونگا۔عَلاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شرکت کرونگا یا مریض یا دُکھی کی گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق غم خواری کرونگا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن تمام اُمور کا ثواب **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **کو ایصال** کرونگا۔

ہر ماہ ولادتِ امیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہم العالیہ کی دھوم

دھڑکتے دل کے ساتھ غروبِ آفتاب کے منتظر رہیں کہ'' **26 ویں شب**'' کی آمد ہے۔نمازِ مغرب پہلی صف میں مع نفل اَوابین وصلوٰۃ التوبہ پڑھ کر سابقہ تمام گناہوں سے توبہ کر کے آیندہ زندگی'' **رِضائے رَبّ الانام کے مَدَنی کام**'' کے

www.dawateislami.net

مطابق گزارنے یعنی عطار کا دوست، پیارا، محبوب اور منظورِ نظر بننے کی نیّت کے ساتھ **"26ویں شریف"** کا استقبال کیجئے۔ **ولادتِ امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کی خوشی میں **سورۂ مُلک** شریف و **سورۂ یٰسٓ** شریف کی تلاوت کے بعد **فکرِ مدینہ** (یعنی مَدَنی انعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر) کرتے ہوئے اس طرح **تصورِ مُرشِد** کیجئے کہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ مجھ سے **بذریعہ مَدَنی انعامات** سُوالات فرمارہے ہیں اور میں ان کی بارگاہ میں جوابات عرض کررہا ہوں۔ **26** عدد مَدَنی انعامات کے رسالے حاصل کر کے تقسیم اور مَدَنی ماہ کے اختتام پر وُصول کرنے کی نیت کے ساتھ قفلِ مدینہ پیڈ پر آیندہ ماہ اپنی **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی تاریخ بھی نوٹ کیجیے اس مَدَنی ترکیب کے نفاذ سے آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے 2 کام مَدَنی قافلہ و مَدَنی انعام کے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پَر لگ جائیں گے اور یہ بے ساختہ مدینہ منورہ کی طرف اڑنا شروع کردیں گے۔ پھر **شَجَرَۂ عالیہ** پڑھ کر سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ کے مشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی کے لئے فاتحہ اور **ایصالِ ثواب** کی ترکیب بنائیں۔ **لنگرِ رسائل** (یعنی مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل کی تقسیم) بھی اِیصالِ ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ترکیب سے تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ہر مَدَنی ماہ کی **25** اور **26** تاریخ کو **یومِ رَضا** منانے کے ساتھ ساتھ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کے **یومِ ولادت** کی بَرَکتوں سے بھی مستفیض ہوسکتے ہیں۔ (اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت

www.dawateislami.net

ترمیم کرلیں)

(نوٹ: پچیسویں چھبیسویں کا یہ پرچہ مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃ حاصل کیا جاسکتا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت کے مَدَنی پھول اور مَدَنی انعامات

مکتبۃ المدینہ کی مجلس کے ذمہ دار اسلامی بھائی حاجی فیاض عطّاری کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مَدَنی پھول **مَدَنی انعامات** کا حصہ بن جائیں اور اسلامی بھائیوں کو عمل کرنے کا زیادہ موقع ملے، چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے کئی **مَدَنی انعامات** ان کی درخواست پر ترتیب دیئے مثلاً اچھی اچھی نیّتیں کرنے والا مَدَنی انعام، قبلہ رُخ بیٹھنے والا مَدَنی انعام، مَدَنی چینل دیکھنے والا مَدَنی انعام وغیرہ۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کس کے لئے کتنے مَدَنی اِنعامات ؟

پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رضَوی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ نے اس پُرفتن دُور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے

www.dawateislami.net

کے طریقوں پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام ''مَدَنی انعامات'' اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، جامعۃ المدینہ کے طلبہ کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لئے 40، خصوصی (یعنی گونگے اور بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مدنی انعامات بصورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۸ محبوبِ عطّار سراپا ترغیب تھے

مدینۃ الاولیاء احمد آباد (الھند) کے ایک تنظیمی ذمّے دار محمد امتیاز عطّاری کا بیان ہے کہ حاجی زمزم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری ''مَدَنی انعامات'' کے حوالے سے مدینۃ الاولیاء احمد آباد ہماری تربیت کے لئے آئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ان کی صحبت بابرکت نصیب ہوئی، حاجی زمزم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری واقعی مَدَنی انعامات کے تاجدار تھے، ان میں ایک خاص بات یہ دیکھی کہ ہمیشہ خود مَدَنی انعامات پر عمل کرتے اور اپنے رُفَقاء کو بھی خوب خوب عمل کی رغبت دلاتے اور ساتھ ہی ساتھ فرمایا کرتے کہ ہمیں یہ ذِہْن بنانا چاہیے کہ ''یقیناً میرا ہر عمل تیری نظروں سے قائم ہے'' پھر فرماتے ہم جو عمل کرتے ہیں وہ سب ہمارے پیرو مرشد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ عنایت ہے، یوں یہ مرشدِ کریم کی طرف سب کی توجُّہ بڑھانے کی کوشش کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی انعامات کے

www.dawateislami.net

تاجدار سنتوں پر کافی مضبوطی کے ساتھ عمل کرتے تھے، بار بار رغبت دلاتے کہ جب بھی تمہیں کوئی سنّت نظر آئے یا سنّت پر عمل کرنے کا کوئی آلہ نظر آئے یا جس چیز کے ذریعے تمہیں مَدَنی انعامات پر عمل نصیب ہو جائے تو اس کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرو اور سُبْحٰنَ اللّٰہ! مَاشَاءَ اللّٰہ! مرحبا! کی صدائیں بلند کرو کہ سُبْحٰنَ اللّٰہ اس کے ذریعے مَدَنی انعامات پر عمل کریں گے اس کے ذریعے سنّت پر عمل کریں گے اور ہمیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ثواب ملے گا۔ یوں وہ اپنے رُفَقاء کا **مَدَنی انعامات** پر عمل کا جذبہ بڑھایا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۵۹ مَدَنی انعامات کے لئے انفِرادی کوشش

جامِعاتُ المدینہ عطاری کا بینات (بابُ المدینہ کراچی) کے ذمّے دار مَدَنی اسلامی بھائی سیّد محمد ساجِد عطاری کا بیان ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں دَورِ طالبِ علمی سے ہی ''**مَدَنی اِنعامات کی مجلس**'' میں بطورِ رُکن شامل تھا اور **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی شفقتیں نصیب ہوتی رہتیں۔ جب میں فارغُ التّحصیل ہوا تو مجھے **جامِعاتُ المدینہ** میں مختلف تنظیمی ذمّے داریاں دی گئیں، جن کی بجا آوری میں مصروف ہو گیا اور **مَدَنی انعامات** کی مجلس میں خدمت کا سلسلہ موقوف ہو گیا۔ جب حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا پہلا آپریشن ہوا اور کچھ دن اَسپتال رہنے کے بعد عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ المدینہ کراچی میں ہمارے

www.dawateislami.net

مکتب میں ہی تشریف فرما ہوئے، تقریباً پندرہ دن کے بعد جیسے ہی ان کی طبیعت بحال ہوئی تو اُنہوں نے مجھ پر بھرپور ''انفرادی کوشش'' فرمائی کہ میں پھر سے **مَدَنی اِنعامات** کی مجلس میں فعّال ہوجاؤں، اگرچہ دیگر تنظیمی مصروفیات کی وجہ سے میں ان کے حکم پر عمل نہ کرسکا مگر ان کی **مَدَنی انعامات** سے محبت نے دل میں گہرا اثر چھوڑا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۶۰ مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کررہے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ عطار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار اپنی زندگی میں تو مَدَنی انعامات کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہی تھے، بعدِ وفات بھی خواب میں مَدَنی انعامات کے رسائل بانٹتے دیکھے گئے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک رات میں اپنے معمولات سے فارغ ہوکر سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مرحوم حاجی زم زم رضا عطاری میرے سامنے تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے کچھ اس طرح فرمایا کہ **سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مریدین کے لیے **مدنی انعامات** کے رسائل عطا فرمائے ہیں اور مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ انہیں تقسیم کردو، (پھر ایک رسالہ مجھے بھی

www.dawateislami.net

عطا کرتے ہوئے فرمایا:) یہ آپ بھی لے لیجئے۔

فیضانِ مدنی انعامات جاری رہے گا اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦١ سرسبز وشاداب باغ

''پاک مجلس مدنی انعامات'' کے رُکن کا بیان اپنے الفاظ وانداز میں پیش خدمت ہے کہ ''میں مرحوم نگران شوریٰ حاجی ابوعبید، محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال کے بعد مدنی ماحول میں آیا۔ اسلامی بھائیوں سے حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے تقویٰ اور پرہیز گاری اور اِطاعتِ مرشد کے بارے میں سنتا تو دل میں سے ایک آہ! نکلتی کہ اے کاش! میں اپنی زندگی میں حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ جیسے مُریدِ کامل کی زِیارت سے مشرَّف ہوتا۔ بہرحال میں تنظیمی طور پر مختلف ذمہ داریوں پر کام کرتا رہا، تادمِ بیان میں رکن مجلس مدنی انعامات پاک صدیقی کابینات کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام میں مصروف عمل ہوں۔ اس ذمہ داری پر مجھے کام کرتے ہوئے چند ماہ ہوگئے ہیں۔ محبوبِ عطار، رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بہت ہی کم صُحبت پائی۔ چند مدنی مشوروں میں ان کی صحبت سے فیض یاب ہو پایا۔ ان کی وفات کے بعد یہ دلی خواہش تھی کہ مجھے کسی طرح ان کے احوال معلوم ہوجائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ١٦ ربیع

www.dawateislami.net

النور ۱۴۳۴ھ بمطابق 16 جنوری 2013ء کو رات خواب میں حاجی زم زم عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مرحوم رکن شوریٰ حاجی زم زم عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک خوشنما باغ میں پھولوں سے سجی ہوئی سیج پر تشریف فرما ہیں اور کچھ تحریر فرما رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ حاجی صاحب کیا تحریر فرما رہے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: ''بیٹا! (وہ مجھے زندگی میں بیٹا کہہ کر ہی بلاتے تھے) فکرِ مدینہ کر رہا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''حاجی صاحب! آپ کو دنیا سے رخصت ہونے کے بعد یہ مقام اور مرتبہ کیسے ملا اور یہ خوشنما باغ کس کا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: یہ مقام اور مرتبہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے اور یہ باغ مجھے مدنی انعامات پر عمل کرنے کی بدولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام میں ملا ہے۔'' پھر ایک سرد آہ! بھرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کاش! میرے پیر (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) کا ہر مرید 72 **مَدَنی انعامات** کا عامل بن جائے۔ اس کے بعد مجھے **مَدَنی انعامات** پر عمل کی ترغیب دینے لگے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور وہ سہانا منظر یاد کر کے میں خوشی سے جُھومنے لگا۔

ہم کو عطار اور محبوبِ عطار سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

فیضانِ مدنی انعامات جاری رہے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

٦٢ مجھے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں نصیب ہوئیں

مَدَنی چینل کے سلسلے ''کھلے آنکھ صلِّ علیٰ کہتے کہتے'' میں حاجی زم زم رضاعطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا اپنا بیان کچھ یوں ہے کہ آج کل بعض لوگوں میں یہ تاَثُّر پایا جاتا ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں جائیں گے تو دنیا سے کٹ کر رہ جائیں گے حالانکہ ہرگز ایسا نہیں، میرا ذاتی تجربہ تو یہ ہے کہ میں نے انتہائی غُربت کے ماحول میں آنکھ کھولی تھی، حالت یہ تھی کہ ہم ایک ایسے مکان میں رہتے تھے جو دراصل ایک گُودام کا حصّہ تھا، اس کی ایک طرف ہمارے تایا کی فیملی اور دوسری طرف ہمارا گھرانا رہتا تھا۔ غُربت کا یہ عالَم تھا کہ آج کے اس ترقّی یافتہ دور میں بھی ہمارے گھر میں بجلی نہ تھی، لالٹین سے کام چلاتے تھے۔ والِد صاحِب گھر کے واحِد کفیل تھے، کئی دَفْعہ گھر میں کھانا دستیاب نہ ہوتا اور فاقہ کرنا پڑتا۔ ہمارے والِد صاحِب خود بھی رَمَضان کے روزے رکھتے اور ہم سے بھی رکھواتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دَفْعہ سخت گرمیوں میں ماہِ رَمَضان تشریف لایا، اُن دنوں آٹھ آنے (یعنی پچاس پیسے) یا چار آنے (یعنی پچیس پیسے) کی بَرْف آتی تھی لیکن ہمارے پاس اتنی گنجائش بھی نہیں تھی کہ بَرْف لاکر ٹھنڈے پانی سے اِفطار کرسکیں۔ عید کا موقع آیا تو نہانے کیلئے صابن تک نہ تھا اور برتن مانجھنے کے کالے صابن سے نہانے کی ترکیب ہوئی۔ اسطرح میں نے شروع سے غربت کا ماحول پایا لیکن جیسے ہی **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول نصیب ہوا، آپ یقین کریں ایسے غیبی اسباب ہوئے کہ میں خود آج تک حیران

www.dawateislami.net

ہوں۔ہم لوگ جو پہلے ڈھائی سو روپے کرائے والے مکان میں نہیں رہ سکتے تھے، کچھ ہی عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب بنائے کہ بی سی (کمیٹی) وغیرہ کے ذریعے ہم نے تقریباً تین شادیاں نمٹائیں، پھر اللہ تعالیٰ نے ذاتی مکان بھی عطا فرمادیا۔ پیشے کے اِعتبار سے میں ایک اسکول ٹیچر ہوں۔مدنی ماحول سے پہلے میں نے تقریباً نو سال تک کوشش کی کہ مجھے ملازمت مل جائے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماحول میں آنے کے بعد مجھے گھر بیٹھے سرکاری ملازمت مل گئی، اِس کیلئے خاص کوشش بھی نہیں کرنی پڑی۔چھوٹے بھائی کو بھی نوکری ملی، اس طرح اسباب بنتے چلے گئے اور سب سے بڑی بات یہ کہ مجھ جیسا شخص جو دو ڈھائی سو روپے کرائے کا مکان نہ لے سکے اُسے حج کی سعادت اور وہ بھی شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ ''چل مدینہ'' کی صورت میں مل گئی، اِس پر تو میری نسلوں کو بھی فَخْر رہے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۶۳ پان والے پر انفرادی کوشش

زم زم نگر حیدر آباد کے اسلامی بھائی محمد انیس عطّاری کا بیان ہے کہ تقریباً 20 برس پہلے کی بات ہے، حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے مکان کے

www.dawateislami.net

قریب میری **پان کی دکان** تھی، یہ آتے جاتے مجھے دکھائی دیتے اور اچھّے لگتے تھے۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے ملاقات کی اور **مَدَنی قافلے** میں سفر کی دعوت پیش کی، میں سمجھتا تھا کہ میری مصروفیات ایسی ہیں کہ میں مَدَنی قافلے میں ہرگز سفر نہیں کرسکتا، چنانچِہ میں نے ان سے معذرت کی، لیکن انہوں نے میرا ایسا ذہن بنایا کہ میں نے اپنی زندگی کے پہلے مَدَنی قافلے میں سفر اختیار کرلیا، پھر تو راہیں کھل گئیں اور کئی سال تک میں ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتا رہا اور **درسِ فیضانِ سنت**، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، صدائے مدینہ، سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کے ذریعے مَدَنی ماحول کی برکتیں لُوٹتا رہا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔[1] اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦٤ ڈاکٹر کی مدنی ماحول سے وابستگی

زَم زَم نگر حیدر آباد کے علاقے لطیف آباد میں مقیم، پاکستان سطح کی مجلسِ ڈاکٹرز کے نگران اسلامی بھائی ڈاکٹر نظام احمد عطّاری کا بیان اپنے الفاظ و انداز میں پیشِ خدمت ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بھی محض دُنیاوی مال و دولت کی محبت میں گُم تھا۔ ڈاکٹر بننے میں میرا مقصد دُنیاوی عیش

www.dawateislami.net

وآرام حاصل کرنا تھا، میں نے اپنی آنکھوں میں بہت سے خواب سجا رکھے تھے کہ میں اسپیشلسٹ (Specialist) بنوں گا اور مشہور ہونے کے بعد اپنا بڑا اسپتال بناؤں گا اور خوب مال کماؤں گا جبکہ اُخروی تیاری کا یہ حال تھا کہ نمازوں کی پابندی تھی نہ گناہوں سے بچنے کا ذہن تھا۔ رات دیر تک دوستوں کے ساتھ گپ شپ، سگریٹیں پھونکنا میرا معمول تھا۔ زیادہ تر پینٹ شرٹ میں ملبوس رہتا، چہرے پر داڑھی بھی نہ تھی۔ غصے کا اتنا تیز تھا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپے سے باہر ہو جاتا اور گھر والوں سے بھی جھگڑتا رہتا۔ جب **مَدَنی چینل** نے اپنے سلسلوں کا آغاز کیا تو میں بھی کبھی کبھار مَدَنی چینل دیکھ لیا کرتا تھا۔ میں حیدر آباد کے ایک اسپتال میں مریض دیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا جو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (آفندی ٹاؤن) کے نزدیک تھا۔ میں عصر کی نماز پڑھنے فیضان مدینہ مسجد چلا جاتا۔ ایک دن میں نماز پڑھ کر نکل رہا تھا کہ صحن میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ مل گئے۔ انہوں نے بڑی شفقت اور محبت سے مجھے سلام کیا، ان کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں فوراً رُک گیا۔ انہوں نے بڑی محبت سے میرا نام پوچھا اور سفرِ آخرت کی تیاری کے حوالے سے انفرادی کوشش کی اور مجھے **غوث پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید بننے کا مشورہ بھی دیا اور اس کے فوائد بھی بتائے۔ ان کے پیار بھرے اندازِ گفتگو سے میں بہت متاثر ہوا اور اپنا نام **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید بننے کے لئے پیش کر دیا۔ انہوں نے مزید مشورہ دیا کہ اپنے بچوں کو بھی بیعت

www.dawateislami.net

کروادینا چاہئے، میں نے خوشی خوشی اپنے چھوٹے بچوں کے نام بھی پیش کردیئے۔ آخر میں انہوں نے مجھے مَدَنی چینل دیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اجتماع** میں شرکت کی دعوت بھی دی جو میں نے بخوشی قبول کرلی۔ اپنے دیگر ڈاکٹر دوستوں کی طرح پہلے میں گانے سننے اور فلمیں دیکھنے کا بہت شوقین تھا اور میرے گھر میں بھی انہی چیزوں کا رواج تھا مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! جیسے ہی میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا مُرید بنا مجھے گناہوں سے بیزاری سی ہوگئی اور میں نے فلمیں ڈرامے دیکھنا چھوڑ کر صرف **مَدَنی چینل** دیکھنا شروع کردیا اور **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں بھی شریک ہونے لگا جس کی برکت سے نمازوں کی پابندی بھی نصیب ہوگئی۔ اپنے محسن اسلامی بھائی سے فیضانِ مدینہ میں اکثر ملاقات ہوجاتی، ان کی مجھ پر خصوصی شفقت رہتی۔ وہ مبلغ کوئی اور نہیں بلکہ **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری تھے، ان کے عاجزانہ انداز کی وجہ سے شروع شروع میں مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرے یہ مُحسن وکیلِ عطار اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بھی ہیں۔ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری سے جب ملاقات ہوتی تو وہ مجھے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کی بھی ترغیب دیتے اور مَدَنی قافلوں کی برکتیں اور بہاریں سُنایا کرتے۔ ان کی مسلسل اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں بالآخر میں تین دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اپنے پہلے مَدَنی قافلے میں جب میں رات کو سویا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے خواب میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا دیدار نصیب

www.dawateislami.net

ہوگیا۔اس مَدَنی قافلے میں مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور ایسا رُوحانی سُرور محسوس ہوا کہ میں نے بعد میں بھی کئی مَدَنی قافلوں میں سفر کیا۔یوں روز بروز مجھ پر مَدَنی ماحول کا رنگ چڑھتا گیا۔**حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی ہی انفرادی کوشش کی بدولت مدینۃ الاولیاء ملتان میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی ملی۔اسی اجتماع میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا بیان **''کالے بچھو''** سن کر میں نے داڑھی منڈانے اور دیگر گناہوں سے توبہ کی اور اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالی۔پھر صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کے اِجتماع میں شریک ہوا تو وہاں پر ایک اسلامی بھائی کی اِنفرادی کوشش کی برکت سے سر پر سبز **عمامہ شریف** سجا لیا۔ہر ماہ تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر اب میرا معمول بن چکا تھا۔دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی ایک برکت یہ بھی نصیب ہوئی کہ پہلے میرے بچے اکثر بیمار رہتے تھے،آئے دن ان کو اُلٹی اور موشن (دست) لگ جاتے،ان کا سینہ خراب ہوجاتا اور سانس لینے میں دُشواری ہوتی۔ان پر کوئی شربت اثر نہ کرتا جس کی وجہ سے انہیں ڈرپ اور انجکشن لگانے پڑتے۔میرے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد اب اگر بچے بیمار ہوتے بھی ہیں تو صرف دوائی والا شربت پینے سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کا بہت شوق تھا، میری خوش نصیبی کہ محبوبِ عطار **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وسیلے سے مجھے پندرھویں صدی ہجری کی عظیم علمی ورُوحانی شخصیت شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت

www.dawateislami.net

بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوگئی جس سے مجھے خوب مَدَنی کام کرنے کا جذبہ ملا اور میں نے ساری زندگی دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہنے کا عزمِ مصمم کرلیا۔ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی صحبت کی برکت سے میں نے آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگایا اور لکھ کر بات کرنے کی کوشش شروع کردی۔ان کی شفقتوں کے نتیجے میں میں نے دعوتِ اسلامی کی مجلسِ ڈاکٹرز میں کابینہ سطح پر مَدَنی کام کرنے کی سعادت پائی اور ترقی پاتے پاتے آج میں پاکستان سطح کی مجلسِ ڈاکٹرز (دعوتِ اسلامی) کے خادم (نگران) کے طور پر ڈاکٹر اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کے لئے کوشاں ہوں۔امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش کے احترام میں یک مشت 12 ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کی بھی نیت کرچکا ہوں۔میری تمام اسلامی بھائیوں بالخصوص ڈاکٹر اسلامی بھائیوں سے مَدَنی التجاء ہے کہ آپ بھی **دعوتِ اسلامی** کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے،اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوجائے گا،آپ کے دل کو وہ سکون ملے گا جو شاید پہلے کبھی نہ ملا ہوگا، گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا اور گھر کا ماحول بھی مدینہ مدینہ ہوجائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انفِرادی کوشش کی اَہمیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں **اِنفرادی کوشش**

www.dawateislami.net

کا بڑا عمل دَخْل ہے، دعوتِ اسلامی کا تقریباً 99% (ننانوے فیصد) مَدَنی کام **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے ہی ممکن ہے، اکثر **اِنفرادی کوشش**[1] **اجتماعی کوشش**[2] سے کہیں بڑھ کر مُؤَثِّر (مُ۔اَ۔ثْ۔ثِر) ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا جاتا ہے کہ وہ اسلامی بھائی جو سالہا سال سے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوتا ہے، اور دَورانِ بیان مختلف ترغیبات مَثَلاً پنجوقتہ باجماعت نَماز، **رَمَضانُ المبارک** کے روزے، عمامہ شریف، داڑھی مبارک، زلفوں، سفید مَدَنی لِباس، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرنے، مَدَنی تربیتی کورس (63 دن)، مَدَنی قافلہ کورس (41 دن)، یکمشت 12 ماہ، 30,12 یا 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر وغیرہ کا سن کر عملی جامہ پہنانے کی نیّتیں بھی کر لیتا ہے مگر عملی قَدم اُٹھانے میں ناکام رہتا ہے لیکن جب کوئی مبلغِ دعوتِ اسلامی اُس سے محبت کے ساتھ مُلاقات کر کے **اِنفرادی کوشش** کرتا اور نرمی و شفقت، تدبیر و حکمت سے اِن اُمُور کی ترغیب دِلاتا ہے تو بسا اوقات وہ عمل کرنے والا بنتا چلا جاتا ہے۔ گویا **اِجتماعی کوشش** کے ذَرِیعے لوہا گرم کیا جاتا اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے اُس پر مَدَنی چوٹ لگا کر اُسے مَدَنی سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ **یاد رکھئے!** اجتماعی کوشش کے مقابلے میں **اِنفرادی کوشش** بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے ''بیان''

---

(1) ایک کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو ''انفرادی کوشش'' کہتے ہیں۔ (2) سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، مسجد درس، چوک درس وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو ''اجتماعی کوشش'' کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

کرنے کی صلاحیّت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ **اِنفرادی کوشش** ہر ایک کرسکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا نہ بھی آتا ہو۔ **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیجئے اور ثواب کا خزانہ لوٹئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۶۵ سفرِ مدینہ

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو 1997 میں **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ **"چل مدینہ"** کے قافلے میں سفرِ حج نصیب ہوا، اس قافلے میں مرحوم نگرانِ شوریٰ بلبلِ روضۂ رسول الحاج قاری ابو عُبید مشتاق احمد عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری بھی شامل تھے۔ اِس قافلۂ چل مدینہ میں شامل حیدرآباد کے ایک اسلامی بھائی محمد فاروق جیلانی عطاری کا بیان ہے کہ جب ہم مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیمًا میں **مسجدُ النَّبَوِیّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے قریب پہنچے اور اب اُس مقام پر جانا تھا جہاں پر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ بڑے پیارے انداز میں اسلامی بھائیوں کے جھکے ہوئے سر اپنے ہاتھ سے تھوڑا اوپر کرتے اور سبز سبز گنبد کی زیارت کرواتے، جب اسلامی بھائی اُس جگہ جانے لگے تو حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری وہیں رُک گئے اور میرے دریافت کرنے پر فرمایا: پیارے بھائی! یہاں تک آجانا ہی میرے لئے بڑی سعادت کی بات ہے، میری آنکھیں اِس قابل نہیں ہیں کہ سبز سبز گنبد دیکھ سکیں، میں نے بارہا ان سے کہا لیکن یہ

www.dawateislami.net

نہیں گئے اور یوں حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری چل مدینہ ہونے کے باوُجُود سبز گنبد دیکھے بغیر وطن واپس آ گئے!

نظر بھر کر تو دیکھ لوں میں گنبدِ خضرا
پئے شیخین اس قابل بنا نا یارسولَ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مشہور عاشقِ رسول علّامہ یوسُف بن اسمٰعیل نَبْہانی کا اندازِ ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی زم زم عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی اس ادا میں **عاشقِ رسول علّامہ یوسُف بن اسمٰعیل نَبْہانی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کا رنگ جھلکتا ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 328 صفحات پر مشتمل کتاب **''عاشقانِ رسول کی 130 حکایات''** کے صفحہ 149 پر ہے: خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم، حضرتِ علّامہ ابو یوسف محمد شریف مُحدِّثِ کوٹلَوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جب میں **حج** کرنے گیا تو **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضِری میں سبز سبز گنبد کے دیدار سے مُشَرَّف ہوتے وَقْت میں نے ''بابُ السَّلام'' کے قریب اور **گنبدِ خضراء** کے سامنے ایک سفید رِیش اور انتہائی نورانی چہرے والے بُزُرگ کو دیکھا جو قبرِ انور کی جانب منہ کر کے دوزانو بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہ مشہور و معروف عالمِ دین اور زبردست عاشقِ رسول حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسُف بن اسمٰعیل نَبْہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی ہیں۔ میں ان کی وَجاہت

www.dawateislami.net

اور چہرے کی نورانیّت دیکھ کر بَہُت مُتَأَثِّر ہوا اور اُن کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے گفتگو کی کوشش کی، وہ میری جانِب مُتَوجِّہ نہ ہوئے تو میں نے اُن سے کہا: میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتابیں حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعالَمِین اور جَواہِرُ الْبِحار وغیرہ میں نے پڑھی ہیں جن سے میرے دل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے۔ اُنہوں نے یہ بات سن کر میری طرف مَحَبَّت سے ہاتھ بڑھایا اور مُصافَحہ فرمایا۔ میں نے ان سے عَرض کی: حُضور! آپ قبرِ انور سے اِتنی دُور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور فرمانے لگے: ''**میں اِس لائق نہیں ہوں کہ قریب جا سکوں۔**'' اِس کے بعد میں اکثر ان کی جائے قِیام پر حاضِر ہوتا رہا اور ان سے ''سَندِ حدیث'' بھی حاصِل کی۔ سیِّدی **قطبِ مدینہ** حضرتِ علّامہ شیخ ضِیاءُ الدّین احمد مَدَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی فرماتے ہیں: حضرتِ علّامہ یوسُف نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی اَہلیہ مُحْتَرَمہ رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہا کو **84 مرتبہ نبیِّ آخرُ الزّمان، شَہَنْشاہِ کون و مکان** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کی زیارت کا شَرَف حاصل ہوا ہے۔** (انوارِ قطبِ مدینہ ص ۱۹۵ ملخصا) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُن کے دِیار میں تُو کیسے چلے پھرے گا؟
عطّار تیری جُرأت! تُو جائے گا مدینہ!! (وسائلِ بخشش ص ۳۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

٦٦ رُومال پر اَشعار لکھ کر مدینے شریف بھیجے

زم زم نگر حیدر آباد کے اسلامی بھائی محمد انیس عطّاری کا بیان ہے کہ تقریباً 18 سال پہلے کا واقعہ ہے ایک سیِّد صاحِب مدینہ شریف جارہے تھے تو حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری نے ان سے ملاقات کی اور ایک رومال دیا جس میں کچھ اشعار سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے لکھے گئے تھے۔ حاجی زم زم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ان سیِّد صاحِب سے عرض کی کہ آپ یہ رومال سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش کیجئے گا اور جو اشعار میں نے لکھے ہیں میری طرف سے پڑھ کر سنا دیجئے گا۔ وہ سیِّد صاحِب جب مدینہ شریف سے واپَس ہوئے تو میری ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا: میں حیران ہوں کہ جب سنہری جالیوں کے روبرو حاضر ہوا اور وہ رومال جیسے ہی پڑھنا شروع کیا کہ وہاں کا دربان میرے پاس آگیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر سنہری جالیوں کے بالکل نزدیک لے گیا اور کہا کہ اب پڑھو! میں حیران تھا کہ یہ کیا مُعامَلہ ہے حالانکہ وہ تو وہاں زیادہ دیر کھڑا ہی نہیں ہونے دیتے، **پھر میرے دل میں یہ بات آئی کہ لگتا ہے بارگاہ رسالت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلام میں زم زم بھائی کا بڑا مقام ہے کہ وہ بظاہِر دُور ہیں لیکن سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بڑے نزدیک ہیں۔**

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب

www.dawateislami.net

مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

غمِ مصطفٰے جس کے سینے میں ہے
گو کہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦٧ اُسے غوث پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی زیارت ہوئی تھی

زم زم نگر حیدر آباد کے اسلامی بھائی محمد انیس عطّاری کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری بہت ملنسار، نرم خُو، بردبار، اچھی عادتوں والے، انتہائی سنجیدہ طبیعت، مُعاملہ فہم اور کافی ذہین تھے۔ ہر کسی کے لئے اچّھے جذبات اور مَدَنی سوچ کے حامل تھے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی صحبتِ بابرکت کا ان کو ایسا فیضان ملا تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی ملاقات ہوئی تو آپ کی نظر ان کے چہرے پر پڑی، فرمایا: ''آپ کے چہرے سے ایسا لگتا ہے کہ رات آپ کو بہت اچّھی زیارت ہوئی ہے۔'' وہ اسلامی بھائی حیران ہوگئے اور جواب دیا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! **مجھے رات حُضور غوث پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی زیارت ہوئی ہے۔ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

٦٨ مَرَضُ الْموت میں بھی دوسرے مریض کی دلجوئی

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نُسخے **''مَدَنی اِنعامات''** میں سے ایک مَدَنی اِنعام مریض کی عِیادت کا بھی ہے اور بیمار کی عِیادت کرنا بھی بڑے اجر وثواب کا کام ہے، حضرتِ سیِّدنا عبدُاللہ بن عمر اور حضرتِ سیِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروِی ہے: جس نے مریض کی عِیادت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر پچھتّر ہزار ملائکہ کے ذَرِیعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپَس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹادیا جائے گا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔ (الترغیب والترھیب حدیث ۱۳، ج ۴، ص ۱٦۵) **مَدَنی انعامات** کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الباری **ثواب** کے حریص تھے، جب بھی کسی مریض کی عیادت کا موقع ملتا ضرور کرتے، چنانچِہ جامِعۃ المدینہ (فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی) کے دَرَجۂ ثالِثہ کے طالِبِ علم محمد شان عطاری کا بیان اپنے انداز والفاظ میں پیشِ خدمت ہے: رَمَضان 1433ھ میں **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الباری سخت بیماری کی وجہ سے فیضانِ مدینہ کے مُستَشفٰی (اَسپتال) میں داخل تھے۔ اسی دوران میں بھی شدید علالت کی بِنا پر مستشفٰی میں داخل ہوا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جُونہی ان کی طبیعت ذرا سنبھلی یہ میرے پاس میری عِیادت کے لئے پہُنچ گئے اور میری غم خواری کی،

www.dawateislami.net

مجھے اَوراد و وظائف بتائے۔ جب المدینۃ العلمیۃ کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی مرحوم رکنِ شوریٰ **حاجی زم زم رضا** کی عیادت و دیکھ بھال کے لئے مُستشفٰی میں تشریف لائے تو ان کو میرے بارے میں بتایا کہ یہ جامعہ کے طالبِ علم بے چارے بیمار پڑے ہیں برائے کرم! کسی کی ترکیب فرمائیں جو اِن کو کھانا وغیرہ تو کھلا سکے۔ بہرحال ان مَدَنی اسلامی بھائی نے **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے فرمانے پر ہاتھوں ہاتھ ایک طالبِ علم کی ترکیب بنائی۔ مریض طالبِ علم کا بیان ہے کہ خود بیمار ہونے کے باجود محبوبِ عطار کی غم خواری اور خیر خواہی کے معاملات دیکھ کر میں بہت ہی متأثر ہوا اور **دعوتِ اسلامی کی مَحبَّت** میرے دل میں پہلے سے کہیں زیادہ ہوگئی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٦٩ فون کر کے خیریّت دریافت کرتے

مبلغ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ حاجی ابو میلاد برکت علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ **حاجی زم زم رضا عطاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال سے تقریباً 6 ماہ پہلے میری مَدَنی مُنّی بیمار ہوئی تو انہوں نے بارہا فون کر کے اس کی خیریت دریافت کی اور میری دل جوئی فرمائی۔ اسی طرح جب میرے پاس غمزدہ اسلامی بھائیوں کے فون آتے تو میں ان کی غم خواری کرنے کے بعد انہیں ''**رُوحانی علاج**'' کے لئے

www.dawateislami.net

ضَرورتاً حاجی زَم زَم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی طرف بھیج دیا کرتا تھا۔ یہ نہ صرف ان کی پریشانی سنتے بلکہ اس کے حل کے لئے تعویذاتِ عطاریہ کی ترکیب بھی بناتے۔ بعد میں اس اسلامی بھائی سے میری بات ہوتی تو وہ **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے لئے بڑے اچّھے جذبات کا اظہار کرتے کہ **ما شاء اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔[1] اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۷۰ کینسر کے مریض کی عِیادت

رکن شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ سردار آباد (فیصل آباد پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی آصف عطاری کے دس سالہ بیٹے کو کینسر کا مَرَض تھا۔ **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال کے بعد وہ اسلامی بھائی نہایت افسُردہ اور غمگین تھے اُن کے یہ تأثّرات تھے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری میری بہت ڈھارس بندھاتے تھے، جب کبھی سردار آباد میں مَدَنی مشورے کے لئے تشریف لاتے تو مصروفیات کے باوُجُود میرے بیٹے کی عِیادت کے لئے تشریف لاتے، اُسے دَم فرماتے، اس کی صحت یابی کی دعا کرتے اور میری ہمّت بڑھاتے تھے۔ اس کا ٹیسٹ ہونے سے پہلے اور بعد میں مجھ سے

www.dawateislami.net

معلومات کیا کرتے۔ باپا سے دعا کی درخواست کرتے، شہزادۂ عطّار حضرت مولانا الحاج ابواُسید عُبید رضا مَدَنی مدظلہ العالی سے دعا کرواتے، ان سے فون پر میری بات کروادیتے۔ آخری مرتبہ میرے بیٹے کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو میرے بیٹے کو پنسل تحفے میں پیش کی تھی۔ الغرض **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری سگے بھائیوں کی طرح میری دلجوئی کیا کرتے تھے۔ ان کے جانے کے بعد میں گویا تنہا رہ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت ورضوان کی بارشیں برسائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۷۱ میری عِیادت کے لئے سب سے زیادہ فون انھوں نے کئے

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ، ابوبلال محمد رفیع عطاری مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ میں کم وبیش ایک سال پہلے (1432ھ) میں ہیپاٹائٹس c کے مَرَض میں مبتلاء ہوا تو میری عِیادت ودلجوئی کے لئے مختلف اسلامی بھائیوں نے فون کئے مگر سب سے زیادہ فون **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے کئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(۷۲) فرض عُلُوم کورس کے طالبِ علم کی عِیادت

عطّار نگر (ننکانہ پاکستان) کے اسلامی بھائی زاہد عطّاری کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں ۱۴۳۳ھ میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والے ''**فرض عُلوم کورس**'' میں شریک تھا کہ میری طبیعت خراب ہوگئی اور مجھے فیضانِ مدینہ کے مُستَشْفٰی (اسپتال) میں داخل کرلیا گیا تو **حاجی زم زم رضا عطاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری میری عیادت کے لئے تشریف لے آئے۔ میں اپنی خوش نصیبی پر جھوم اٹھا، اگلے دن پھر تشریف لائے اور میری عیادت و دلجوئی کی۔ مجھے ان کا مریض کی عیادت والے مَدَنی انعام پر عمل کرنا بہت اچھا لگا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **حاجی زم زم رضا عطاری** کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۳) پرانے رفیق کی عِیادت

زَم زَم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی محمد انیس عطّاری کا بیان ہے کہ مجھے طویل عرصہ محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی صحبت میں رہنے کا شَرَف حاصل ہے، بعض اوقات میں اپنے گھریلو مُعامَلات کی وجہ سے شدید پریشان ہوجاتا تو یہ میری ڈھارس بندھایا کرتے تھے، میں نے ان کو بَہُت باعمل پایا۔ پھر میں نے رِہائش کہیں اور منتقِل کرلی، یوں تقریباً 10 سال ان کا قُرب نہ

www.dawateislami.net

پاسکا۔ اکتوبر 2011 میں میرا حیدر آباد میں آپریشن ہوا تو **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری میری عیادت کے لئے اَسپتال پہنچے لیکن میں گھر میں شفٹ ہو چکا تھا، میں نے فون پر ان سے درخواست کی کہ آپ بَہُت مصروف ہوتے ہیں آنے کی زَحمت نہ فرمائیں، آپ کا فون کر دینا ہی کافی ہے لیکن یہ میری عیادت کے لئے کافی دُور گھر پر آ گئے، بعد میں بھی کئی مرتبہ تشریف لائے جس سے میرا دل بہت خوش ہوا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۴) سَحَری پیش کی

کویت میں مقیم ایک اسلامی بھائی ۱۴۳۳ھ کے رَمَضانُ الْمبارَک میں ہونے والے اجتماعی اعتِکاف میں شریک ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** باب المدینہ (کراچی) آئے۔ بیماری کی وجہ سے انہیں مستشفٰی میں داخل ہونا پڑا، جہاں محبوبِ عطار **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری بھی داخل تھے۔ اس اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے کہ جب رات کو میری طبیعت ذرا سنبھلی اور میری آنکھ کھلی تو دیکھا سَحَری کا وَقْت بہت کم رہ گیا تھا۔ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری بیدار ہوئے اور مجھے پریشان دیکھ کر قریب آئے، میرا حال احوال دریافت کرنے پر جب انہیں پتا چلا کہ میں سحری کے حوالے سے

www.dawateislami.net

تشویش میں ہوں تو اپنے پاس موجود بسکٹ، جوس اور سلائس وغیرہ میرے پاس لے آئے اور سحری کے لئے پیش کر دیئے، میں نے بُہتیرا منع کیا مگر ان کے مَحَبَّت بھرے اصرار پر مجھے وہ چیزیں لینی پڑیں، یوں حاجی زم زم رضا رحمۃُ اللہ تعالی علیہ نے بیماری کی حالت میں بھی میری **خیر خواہی** فرمائی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۷۵ اپنا لِحاف مجھے پیش کر دیا

مجلسِ خُصوصی اسلامی بھائی کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی محمد یاسر عطاری کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ ایک مرتبہ بابُ الاسلام (سندھ پاکستان) سے مرکز الاولیاء ملتان شریف (پنجاب پاکستان) میں مَدَنی مشورے میں حاضری ہوئی، مَدَنی مشورے کے اختِتام پر محبوبِ عطّار رکن شوریٰ **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے مجھ سے دریافت فرمایا: آپ اپنا بچھونا ساتھ لائے ہیں؟ میں نے نَفی میں جواب دیا۔ اِصرار کر کے فرمانے لگے: آپ میرا لحاف لے لیجئے۔ اس کے علاوہ بھی ان کی دیگر شفقتوں نے مجھے بہت متأثر کیا، وہ دن اور آج کا دن ہے میں خُصوصی اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(۷۶) جامِعۃُ الْمدینہ کے طالبُ العلم کی خیر خواہی

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد کے ایک طالب العلم کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں جامعۃ المدینہ کے امتحان دے رہا تھا کہ اچانک میرا بلڈ پریشر Low ہوگیا جس پر میں استاذ صاحب سے اجازت لے کر جوس وغیرہ لینے کے لئے فیضان مدینہ کی سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا کہ محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری تشریف لاتے ہوئے نظر آئے۔ انہوں نے میری خیریت دریافت کی تو میں نے انہیں بتایا کہ میرا بلڈ پریشر Low ہورہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: آپ باہَر نہ جائیں بلکہ جامِعہ میں جا کر آرام کرلیں میں کچھ کرتا ہوں۔ میں حسبِ ارشاد جامعہ میں آرام کرنے کے لئے چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد **حاجی زم زم رضا عطاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری نے جوس اور گلوکوز منگوا کر مجھے بھیجا جو میں نے پی لیا۔ پھر آپ خود میری عیادت کے لئے تشریف لے آئے اور فرمایا: ''افاقہ ہوتے ہی مجھے بتا دیجئے گا۔'' اس طالب علم کا کہنا ہے کہ میں ان کے اس انداز سے بہت متأثّر ہوا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷۷) بیماری کے عالَم میں بھی محروم نہیں لَوٹایا

دعوتِ اسلامی کی ''مجلسِ اِصلاح برائے قیدیان'' کے پاکستان سطح کے

www.dawateislami.net

نگران اسلامی بھائی حاجی سلیم مُون عطاری کا بیان ہے کہ رَمَضانُ الْمبارَک 1433ھ میں ''قیدیوں کے لئے 52 مَدَنی انعامات'' کے سلسلے میں **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وَقْت یہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کے مستشفٰی (اسپتال) میں داخل تھے، جب میں نے دیکھا کہ یہ تو سخت بیمار ہیں اور ڈرپ لگی ہوئی ہے تو میں دعا سلام کے بعد اپنا مسئلہ بیان کئے بغیر واپَس جانے کے لئے مڑ گیا، انہوں نے مجھے روکا اور فرمایا کہ آپ شاید کسی کام سے آئے تھے، تشریف رکھئے۔ پھر انہوں نے نہ صِرْف میری عَرْض توجُّہ سے سنی بلکہ اِس بارے میں مفید مشورے بھی دیئے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے مَثَلاً اس کو راستہ بتا دینا، سامان اٹھانے میں اُس کی مدد کر دینا یا اُس کی کوئی ضَرورت پوری کر دینا، اَلْغَرَض کسی بھی طرح سے اُس کے کام آنے کی بڑی فضیلت ہے، شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظُلْم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رُسوا کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللّٰہ

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ اُس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دُور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کی پریشانیوں میں سے اُس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔

(صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة ،باب تحریم الظلم ،ص۱۳۹٤ ، الحدیث: ۲۵۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اِس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغمگساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔لیکن آہ!اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے،آج مسلمان کی عزّت وآبرواوراُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحبَّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النبی الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت روائی کا جذبہ

حاجی زم زم رضا کے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے کہ مرحوم کو دُکھیاروں کی حاجت روائی اور مالی امداد کا بَہت جذبہ تھا،خود تو غریب تھے مگر مُخَیّر اسلامی بھائیوں کے ذریعے ضَرورتمندوں کی مالی مشکِلات حل فرمادیتے اور رِیا سے بچنے کیلئے اِسے چھپانے کی بھی ترکیب فرماتے،مجھ سے بھی چھپاتے البتّہ کبھی کبھی باہَر سے معلوم ہوجاتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۷۸ ولیمے میں زیادہ رقم دلوائی

دعوتِ اسلامی کے ایک تنظیمی ذمّے دار کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اور حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کسی اسلامی بھائی کے ولیمے میں جارہے تھے۔ میری چُونکہ ان سے تھوڑی بے تکلُّفی تھی، اس لئے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ نے ''سلامی'' میں کتنی رقم دولہا کو پیش کرنے کی نیّت کی ہے؟ جب میں نے رقم بتائی تو ترغیباً ارشاد فرمایا کہ بے چارے مالی طور پر کمزور ہیں اور جن حالات میں انہوں نے شادی کی ہے مجھے معلوم ہے، اگر ہو سکے تو آپ کچھ زیادہ رقم پیش کر دیجئے۔ چُنانچِہ میں نے انہی سے مشورہ کر کے سلامی کی رقم دُگنی کر دی اور لفافے میں ڈال کر دولہا کو پیش کر دی۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۷۹ شاید میں جامعہ چھوڑ دیتا

جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ زم زم نگر حیدر آباد کے دورۂ حدیث کے طالب العلم حیدر رضا عطّاری کے بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ میں جس وقت درسِ نظامی کے درجۂ ثالثہ میں تھا تو مجھے کچھ ایسی ذاتی پریشانیاں پیش آئیں کہ مجھے لگتا تھا کہ شاید پڑھنے کا سلسلہ موقوف کرنا پڑے گا۔ اس وقت میں نے **مَدَنی انعامات** کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو

www.dawateislami.net

انہوں نے نہ صرف میری ڈھارس بندھائی بلکہ میرا مسئلہ حل کرنے کی بھی ترکیب فرمائی۔اس کے بعد بھی **حاجی** زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری مجھ سے گاہے بگاہے معلومات لیتے رہتے اور مدنی کاموں بالخصوص مدنی انعامات کا جذبہ دلاتے رہتے۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ بیان دیتے وقت (محرم الحرام ۱۴۳۴ھ) میں جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ (حیدر آباد) میں دورۂ حدیث کا طالب العلم ہوں اور **جامعات المدینہ** حیدر آباد میں مدنی انعامات کی دُھومیں مچانے کے لئے کوشاں ہوں۔**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۰ دُکھیاروں کی حاجت روائی کی جھلکیاں

دعوتِ اسلامی کی مجلس، المدینۃ العلمیۃ کے مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے خود کئی مرتبہ حاجی زم زم رضا عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو دکھیاروں کی حاجت روائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔چند مثالیں عرض کرتا ہوں: ۞ ایک مرتبہ ایک نومسلم کو سات یا آٹھ ہزار روپے پیش کئے ۞ ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ کے فارغ التحصیل طلباء ''مدنی'' کہلاتے ہیں) تقریباً 8000 کا قرض بِغیر مُطالَبے کے چُکایا۔۞ ایک اور مَدَنی اسلامی بھائی کو بِلا مُطالَبہ تقریباً 32000 قرض کی ادائیگی کے لئے پیش کئے۔۞ چند سال پہلے میرا کچھ زمین خریدنے کا ذِہن

www.dawateislami.net

بنا لیکن رقم کم ہونے کی وجہ سے میں نے مَنْع کر دیا حالانکہ زمین بہُت سَستی مل رہی تھی جب ان کو معلوم ہوا تو میرے طلب کئے بِغیر پُر زور اصرار کر کے غالباً بیس ہزار کی رقم میرے گھر آ کر بطورِ قرض پیش کر دی، میں نے بہت انکار کیا مگر ان کی شفقت مرحبا! مجھے وہ رقم قَبول کرنی ہی پڑی۔ ۞ اپنے ایک غریب رشتے دار کی ماہانہ تقریباً 3000 ہزار روپے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ ۞ اس کے علاوہ بھی میرے سامنے کئی دکھیاروں کے ان کو فون آتے جن کی یہ نہ صرف دل جوئی فرماتے بلکہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''**روحانی علاج**'' سے کوئی وظیفہ بھی بتا دیا کرتے اور تعویذات عطاریہ کے بستے سے رُجوع کرنے کا مشورہ دیتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۱ سر کا درد خَتْم ہو گیا

فاروق نگر (لاڑکانہ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی محمد فاروق عطّاری کا بیان ہے کہ جن دنوں میں نصیر آباد ڈویژن کا ذمّے دار تھا، **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری ہماری تربیت فرمانے کے لئے ''نصیر آباد'' تشریف لائے۔ مجھے بچپن ہی سے **دردِ سر کا عارِضہ** لاحِق تھا، کافی علاج کروایا مگر مستقِل آرام نہ آیا، چنانچِہ میں نے حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی بارگاہ میں عرض کی: مجھے دردِ سر رہتا ہے۔ مرحوم نے شفقت فرماتے ہوئے اُسی وَقْت دَم فرمایا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ! حاجی زم زم کے دم کی بَرَکت سے میرا پُرانا مَرَض جاتا رہا اور تادمِ تحریر (یعنی ۱۴۳۳ھ میں) 6 سال ہوچکے ہیں لیکن مجھے دوبارہ دردِ سر نہیں ہوا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

بیمار! کیوں مایوس ہے تو حُسنِ یقیں سے
دَم جاکے کرالے کسی بیمارِ نبی سے (وسائلِ بخشش ص۲۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۲ غمزدوں کی دلجوئی

مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ، حاجی محمد علی عطاری مدظلہ العالی کا بیان کچھ یوں ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری فیضانِ مدینہ حیدرآباد میں موجودگی کی صورت میں حَتَّی المقدور عَصْر تا عشاء تعویذاتِ عطاریہ کے بستے پر آنے والے غمزدوں اور پریشان حالوں سے ملاقات کرکے، ان کی دل جوئی وغم خواری کرتے، ان سے تعزیت کرتے اور **انفرادی کوشش** فرماتے۔ ایک اور اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے بارہا دیکھا کہ **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری تعویذاتِ عطاریہ کے بستے پر تشریف لاتے تو وہاں کسی نہ کسی مریض کے ساتھ بیٹھ کر اس کی دلجوئی فرماتے رہتے تھے۔ کئی مرتبہ اس کُڑھن کا اظہار فرماتے کہ اگر تمام تنظیمی ذمّے داران ایسے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کیا کریں تو بِحَمدِہٖ تعالٰی بَہُت سارے اسلامی بھائی مَدَنی قافلے کے

www.dawateislami.net

لئے تیّار ہو جائیں۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۳ بیماری میں بھی دکھیاروں کی خیر خواہی

مجلس مَدَنی بہاروں کے پاکستان سطح کے نگران، مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی محمد امتیاز عطّاری کا بیان ہے کہ میں فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کے مُستَشْفٰی (اَسپتال) میں **حاجی زَم زَم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی عیادت کے لئے موجود تھا کہ اچانک ان کی طبیعت بگڑی اور سارا جسم نہایت شدت سے کانپنے لگا، ڈاکٹر نے ان کو انجکشن لگایا، تھوڑی دیر بعد کپکپی جاتی رہی اور ان کی طبیعت کچھ سنبھل سی گئی، اُسی وَقْت ایک اسلامی بھائی کا فون آیا، انہوں نے نہ صرف فون سنا بلکہ اُن کی پریشانی سن کر ان کی دلجوئی کی اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ''**رُوحانی علاج**'' سے وظائف بھی بتائے۔ میں نے یہ دیکھ کر عرض کی کہ حضور آپ کی تو اپنی طبیعت ناساز ہے، فی الحال فون رسیو (Receive) نہ کیا کریں تو کچھ اِس طرح فرمایا: **بے چارے دُکھیارے کتنی آس سے فون کرتے ہوں گے میں ان کی دلجوئی کی نیّت سے فون وُصول کر لیتا ہوں۔**

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۸۴ محبوبِ عطّار کی انفرادی کوشش کی مَدَنی بہار

مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ باب الاسلام سندھ پاکستان کے رُکن مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد صداقت عطّاری کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں حیدرآباد میں فرنیچر کی دکان پر کام کرتا تھا اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کیا کرتا تھا۔ اکثر **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی آتے جاتے زیارت ہوتی، یہ بائیک نہیں چلاتے تھے، رِکشے میں جاتے چپل اتار کر بیٹھتے، کیوں کہ جب بھی کہیں بیٹھیں تو جوتے اُتار لینے چاہئیں کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں، نیز قفلِ مدینہ کا عینک بھی لگائے رہتے۔ ایک بار اپنے گھر کا دروازہ بنوانے ہماری دکان پر آئے تو ان سے مختصر ملاقات کی سعادت ملی۔ کچھ دنوں کے بعد **حاجی زم زم رضا** کی خواہش پر مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (حیدرآباد) کے تعویذاتِ عطاریہ کے بَستہ ذِمّے دار نے میرا ذِہن بنایا کہ میں **فیضانِ مدینہ** میں مریضوں کیلئے پلیٹیں لکھنے کی ذِمّے داری قبول کرلوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! یوں مجھے فیضان مدینہ میں مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے مکتب میں خدمت کی سعادت حاصل ہوئی اور محبوبِ عطار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی بالواسطہ **انفرادی کوشش** کی برکت سے مکتوبات وتعویذات عطاریہ (حیدرآباد) کے مکتب میں رہتے ہوئے دُکھیاروں کی خیرخواہی کرنے لگا اور آج پاکستان سطح کی مجلسِ مکتوبات وتعویذات کا رُکن ہوں۔ اَللّٰہ تبارک وَ تعالیٰ دعوتِ اسلامی اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی پر عافیت کے ساتھ

www.dawateislami.net

استِقامت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۵ غریبوں کا دل خوش کیا

رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی محمد اسلم عطّاری کا بیان ہے کہ رُکن شوریٰ **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری **ایک** مرتبہ ہمارے علاقے میں مَدَنی مشورے کے لئے تشریف لائے تھے۔ مشورے کے بعد روانگی میں کچھ وَقْت تھا تو انہوں نے ہم سے فرمایا: مجھے ایسے غریب اسلامی بھائیوں کے گھروں پر ملاقات کے لئے لے چلئے جن کے گھروں پر عُمُوماً لوگ نہیں جایا کرتے۔ جب ہم ان اسلامی بھائیوں کے گھروں پر پہنچے تو وہ حیران رہ گئے کہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن، مَدَنی انعامات کے تاجدار محبوب عطّار حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے انہیں مختلف **مَدَنی پھول** ارشاد فرمائے اور ان پر انفرادی کوشش کر کے اچھی اچھی نیتیں بھی کراوئیں۔ جب ان اسلامی بھائیوں کو **حاجی زم زم رضا عطاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے انتقال کی خبر ملی تو وہ بے اختیار رونے لگے کہ ایسے شفیق اور غریب پَرْوَر اسلامی بھائی دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انکے مزار پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور انکے درجات بلند فرمائے اور انکے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مُرشد کریم کی اِطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا انعام

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنا بہت آسان مگر اس کا اِنعام کتنا شاندار ہے، اس کا اَندازہ درجِ ذیل روایت سے لگائیے: چنانچہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت، قاسمِ نعمت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذِکْر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے: ''کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے: ''تُو کون ہے؟'' تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے: ''میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فُلاں کے دل میں داخِل کیا تھا، آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنّت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلین، ۳/ ۲۶۶، الحدیث ۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ فضیلت اُسی وَقْت حاصل ہو سکے گی جب وہ خوشی عین شریعت کے مطابق ہو چُنانچہ اگر عورت نے شوہر کو خوش کرنے کے لئے بے پردگی کی یا بیٹے نے باپ کو خوش کرنے کے لئے داڑھی منڈا دی یا ایک مٹّھی سے گھٹا

www.dawateislami.net

دی تو وہ اس فضیلت کا ہرگز حقدار نہیں ہوگا بلکہ عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں اور اس سے رحمت کا سُوال کرتے ہیں۔

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے والے 9 کام

❁ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا ❁ کسی بھُوکے کو کھانا کھلا دینا ❁ کوئی دُعا کے لئے کہے تو ہاتھوں ہاتھ اُس کے لئے دُعا کر دینا ❁ ضرورت مند کی مدد کرنا ❁ حاجت مند کو قَرض دے دینا ❁ پسندیدہ چیز کھلانا ❁ اہم مواقع پر تحفہ دینا بلکہ مطلقاً تحفہ دینا ❁ مظلوم کی مدد کرنا ❁ دورانِ سفر بیٹھنے کے لئے دوسروں کو جگہ دے دینا۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم
کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یارب (وسائلِ بخشش، ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۶ دعوتِ اسلامی کے ذِمّے داران کے لئے لائقِ تقلید

بدین (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے اسلامی بھائی بلال رضا کا بیان ہے کہ حاجی زمزم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کی ایک خاص بات یہ تھی کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ وَقْت پر مَدَنی مشورہ شروع کرتے اور وَقْت پر خَتْم کر دیتے۔ جب ہم انہیں ایس ایم ایس یا کال کرتے تو فوراً جواب دیتے، اگر کبھی ہاتھوں ہاتھ جواب نہ دے پاتے تو بعد میں ان کا S.M.S آتا کہ میں اجتماع یا مشورے میں تھا معذِرت! یہ عادت ہم نے

www.dawateislami.net

دیگر اسلامی بھائیوں میں بہت کم دیکھی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۷ کبھی کبھار خوش طَبْعی بھی فرماتے

مرکز الاولیاء (لاہور) کے اسلامی بھائی محمد اجمل عطّاری کا بیان ہے کہ محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری اگرچہ سنجیدہ اور زَبان و آنکھ کے قفلِ مدینہ کے زبردست عامِل تھے مگر حسبِ ضَرورت وحسبِ موقع خوش طبعی بھی فرماتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی صُحبت میں رہنے والا بور نہ ہوتا تھا۔ بعض اوقات میں ان کو فون کرتا تو ان کے تینوں بچّوں کے نام لے کر یوں مخاطب کرتا: یَا اَبَا الْجُنَیْدِ وَالْجِیْلَانِ وَ الْاُسَیْدِ کَیْفَ الْحَال، (یعنی اے جُنید، جِیلان اور اُسید کے ابّو! کیا حال ہے؟) تو بہت خوش ہوتے۔ ایک بار میں نے جب صرف یہ کہا: یَا اَبَا الْجُنَیْدِ وَالْجِیْلَانِ! تو جواباً فرمایا: کیوں بھائی! آپ نے ہمارے تیسرے مُنّے کا نام کیوں نہیں لیا؟ ہمارے **اُسَید رضا** کو کیوں چھوڑ دیا۔ میں ان کی بات پر مسکرا دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۸ بات نہ ماننے پر ناراض نہیں ہوئے

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی ارسلان احمد عطّاری

www.dawateislami.net

کا بیان ہے کہ جب میں مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدرآباد کے ایک مکتب میں کمپیوٹر آپریٹر مقرّر ہوا۔ میرا پہلا دن تھا جب میں ظہر کی نماز پڑھ کر مکتب میں پہنچا تو محبوبِ عطّار رکنِ شوریٰ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کسی کام سے کمپیوٹر کے پاس ایک کرسی پر بیٹھے تھے۔ مجھ سے ارشاد فرمایا: مجھے کمپیوٹر کا پاس ورڈ (password) بتادیجئے۔ اس وَقْت میں انہیں پہچانتا نہیں تھا چنانچہ میں نے عرض کی: چونکہ میں آپ سے ناواقِف ہوں، آپ کی ذمّے داری بھی نہیں جانتا اِس لئے پاس ورڈ دینے سے معذِرت خواہ ہوں، ہاں! اگر کسی ذمّے دار اسلامی بھائی سے کہلوا دیں تو میں آپ کو پاس ورڈ پیش کردوں گا۔ وہ اس پر ذرا بھی ناراض نہ ہوئے اور خود اپنا تعارُف کروانے کے بجائے فرمایا: مجھے کِن سے اجازت دلوانی ہے؟ میں نے اُس اسلامی بھائی کا نام اور ان کا مکتب بتادیا۔ محبوبِ عطّار **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری اُسی وَقْت اٹھے اور ذمّے دار اسلامی بھائی کے ہمراہ چند ہی لمحوں میں واپَس تشریف لے آئے تو مجھے ذمّے دار اسلامی بھائی نے محبوبِ عطّار رکن شوریٰ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا تعارُف کروایا اور میں نے انہیں ''پاس وَرڈ'' بتادیا۔ میں نے بعد میں ان سے معذِرت کی: میں آپ سے ناواقِفیّت کی وجہ سے شاید بدتمیزی کر بیٹھا ہوں، تو محبوبِ عطّار رکن شوریٰ **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے ارشاد فرمایا: آپ کو معذِرت کی ضَرورت نہیں، یہ آپ کی ذمّے داری ہے کہ آپ کسی بھی انجان اسلامی بھائی کو اپنا کمپیوٹر استِعمال نہ کرنے دیں۔ پھر

www.dawateislami.net

مجھے کافی عرصہ ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، وہ جب بھی ملتے مسکرا کر ملتے۔ انہوں نے مجھے بَہُت شفقت دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبوبِ عطار رکن شوریٰ **حاجی زم زم رضا** عطاری پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ان کی صحبت میں تاثیر تھی

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی محمد انیس عطّاری کا بیان ہے کہ ان کی صحبت میں بڑی تاثیر تھی، ان کی صحبت میں رہنے والا بھی عاشقِ عطّار بن جایا کرتا تھا۔ مجھے طویل عرصہ ان کی صحبتِ بابرکت میں رہنے کا موقع ملا، پھر میں نے باب المدینہ کراچی میں رِہائش اختیار کرلی، تادمِ تحریر تقریباً 12 سال ہوگئے لیکن میری ذات پر ان کی نیک صحبت کے اثرات آج بھی باقی ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۸۹ رِکشا ڈرائیور پر انفرادی کوشش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری سفر و حضر میں انفرادی کوشش کیا کرتے تھے چنانچہ مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے ایک

www.dawateislami.net

ذمّے دار اسلامی بھائی محمد صداقت عطّاری کا بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ حیدر آباد میں ایک مرتبہ **حاجی زَم زَم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے ہمراہ کہیں جانے کی سعادت حاصل ہوئی، دورانِ سفر رِکشا ڈرائیور پر انفِرادی کوشش فرمائی اور اس کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید کروانے کے لئے لے لیا، پھر ڈرائیور نے کچھ مسائل بیان کئے، اس پر **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری نے انہیں مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، **''40 روحانی علاج''** میں سے کچھ وظائف پڑھنے کے لئے دیئے اور ان کا فون نمبر بھی لے لیا۔ کچھ دنوں کے بعد جب **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری نے ڈرائیور کو غم خواری کے لئے فون کیا تو ڈرائیور ان کے اس انداز سے بڑا متأثّر ہوا اور اس نے کئی اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹۰ بَروَقْت حوصلہ افزائی

مَدَنی چینل کے شعبے میں خدمات انجام دینے والے اسلامی بھائی غلام شبیر عطّاری کا بیان ہے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے طویل عرصہ خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کے شعبے میں مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے، یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں پاکستان انتظامی کابینہ میں شُعبۂ خصوصی اسلامی بھائی

www.dawateislami.net

کا خادِم (نگران) تھا، خصوصی اسلامی بھائیوں کے مَدَنی کام کے حوالے سے ایک مرتبہ ایسی آزمائش آئی کہ مختلف ذمّے داران طرح طرح کی مجبوریوں اور رکاوٹوں کی وجہ سے اس شعبے میں فعّال نہ رہے اور یہ مَدَنی کام اپنی رونقیں کھونے لگا، میں اس صورت حال پر دل ہی دل میں کُڑھتا رہتا مگر امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی، اسی ٹینشن میں ایک مرتبہ رات کے تین بج گئے مگر مجھے نیند نہیں آرہی تھی حتّٰی کہ میں نے سوچ لیا کہ بس اب صبح میں **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری (جو مرکزی مجلس شوریٰ میں خُصوصی اسلامی بھائیوں کے نگران تھے) کو عرض کردوں گا کہ میں اب مزید یہ مَدَنی کام نہیں کرسکتا۔ حُسنِ اتّفاق سے اُسی وَقت مجھے ان کا S.M.S. آپہنچا جس میں میری کسی کاوِش کے سلسلے میں حوصلہ افزائی کے الفاظ تھے کہ ''آپ نے میرے نگران (یعنی نگرانِ شوریٰ) کی آنکھیں ٹھنڈی کیں اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔'' میں دل ہی دل میں شرمندہ ہوا کہ میں یہاں مَنْع کرنے کی سوچ بناچکا ہوں مگر یہ تو میری حوصلہ افزائی فرما رہے ہیں۔ بہرحال میں نے جوابی S.M.S. میں ان کا شکریہ ادا کیا میری بیداری پر مُطّلع ہوکر انہوں نے مجھے فون کیا اور میری دل جوئی کی کہ خیریت تو ہے آپ آج رات گئے تک جاگ رہے ہیں! پھر مجھ پر دیگر شفقتیں بھی فرمائیں اور روز مرّہ کے جَدْوَل کے حوالے سے مفید مشورے بھی دیئے۔ اب میں کیونکر مَدَنی کام سے انکار کرسکتا تھا لہٰذا میں نے اپنا فیصلہ خود ہی بدل دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے تمام رُکاوٹیں ایک ایک کرکے ہٹتی چلی گئیں

www.dawateislami.net

اور خُصُوصی اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کام کی دھومیں مچنا شُروع ہوگئیں ۔ بابُ الاسلام سِنْدھ کے سنّتوں بھرے اجتماع میں خُصُوصی اسلامی بھائیوں کے لئے الگ سے مکتب بنانے کی ترکیب ہوئی جس میں انہیں تمام بیانات اشاروں کی زَبان میں سنائے گئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے اِس حوالے سے بھی بَہُت شفقتیں فرمائیں اور آخِری نِشست میں ''**ذِکْرُ اللّٰہ**'' اشاروں سے کروانے کی ترکیب بنائی ۔ **اَللّٰہ** تعالٰی ان کو جزائے خیر دے ۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹۱ استِقامت کا مَدَنی نُسخہ

مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی محمد اجمل عطّاری کا بیان ہے کہ مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطّار **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے مجھے بتایا تھا کہ ایک بار میں نے باپا جان کی خدمت میں عرض کیا کہ اسلامی بھائی مدنی ماحول میں آتے ہیں پھر ٹوٹ جاتے ہیں، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمادیں کہ مَدَنی ماحول میں استِقامت مل جائے ! تو آپ دامت برکاتہم العالیہ نے جو کچھ فرمایا اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ مجھے مَدَنی ماحول میں استِقامت مل جائے تو اُسے چاہیے کہ اپنے کان، آنکھ اور زَبان بند کر کے اپنے کام میں لگا رہے یعنی اپنے کام سے کام رکھے ۔ پھر اس کی وَضاحت فرمائی کہ اگر کوئی ذَیلی مشاوَرت

www.dawateislami.net

کا نگران ہے تو وہ یہ نہ دیکھے کہ میرا نگرانِ حلقہ مُشاورت کیا کر رہا ہے، وہ اپنے حلقے میں آ جا رہا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی حلقہ نگران ہے تو وہ یہ نہ دیکھے کہ میرا علاقائی نگران کیا کر رہا ہے؟ اِسی طرح اگر کوئی علاقائی نگران ہے تو وہ اپنے ڈویژن نگران کو نہ دیکھے کہ وہ جَدْوَل چلا رہا ہے یا نہیں؟ فُلاں علاقے یا حلقے میں یہ مسئلہ ہو گیا! اِدھر یہ ہو گیا اُدھر وہ ہو گیا! یاد رکھیے! اس بات کو دیکھنا، اس کو چیک کرنا یہ ہماری ذمّے داری نہیں بلکہ ہمیں جو ذمّے داری دی گئی ہم سے اس کا حساب ہوگا لہٰذا اپنے کام میں لگے رہیں۔ ہاں! کسی جگہ دین کا نقصان ہوتا دیکھیں تو تنظیمی ترکیب کے مطابق مسئلہ حل کریں مگر ہرگز ایک دوسرے پر اظہار نہ کریں کہ نگران صاحب تو سنتے ہی نہیں یہ تو کسی کی مانتے ہی نہیں! وغیرہ کہ اِس طرح غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں کا دروازہ کُھل سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹۲) جب محبوب عطار کو علاقائی نگران سے ذیلی نگران بنایا گیا

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری ہمارے علاقائی نگران ہوا کرتے تھے۔ اس وَقْت ہمارا علاقہ 125 سے زائد مساجد پر مشتمل تھا۔ ایک مَدَنی مشورے میں تنظیمی ترکیب تبدیل ہوئی تو **حاجی زم زم رضا عطاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو صرف ایک مسجد کا ذیلی نگران بنا دیا گیا۔ جب ہم مَدَنی مشورے سے واپس

www.dawateislami.net

آرہے تھے، **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری نے اپنے مُثْبَت جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ اگر میرا مَدَنی مرکز مجھے ایک مسجد تو کیا صرف ایک گھر میں مَدَنی کام کرنے کی بھی ذمّے داری دے تو میں اس گھر میں مَدَنی کام کرتا رہوں گا۔ حیدرآباد کے ہی ایک اور اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری فرمایا کرتے تھے کہ **بالفرض میرا ذمّے دار مجھے لات بھی مارے تو میں جہاں جا کر گروں گا وہیں پر مَدَنی کام شُروع کردوں گا۔** الغرض محبوبِ عطار رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مَدَنی مرکز کی اطاعت کے حوالے سے بڑا مضبوط ذِہْن رکھتے تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹۳ انوکھی آرزو

مجلس مکتوباتِ تعویذاتِ عطاریہ (دعوتِ اسلامی) کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطّار **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری مجھ سے فرماتے تھے کہ ''میری خواہش یہ ہے کہ مجھے دنیا میں کوئی نہ جانتا ہو، بس میں ہوں اور میرا پیر، بس مُرشِد مجھ سے راضی رہیں۔ میں ان کو چھپ چھپ کر دیکھتا رہوں۔'' اس اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے کہ 1998ء میں سفرِ ہند میں محبوبِ عطّار کی رفاقت ملنے سے قبل میری آرزو یہ تھی کہ بڑے بڑے تمام نگرانوں سے میرے رابطے

www.dawateislami.net

ہوں، سب مجھے جانتے ہوں، میری تعریف کریں، میرا خوب چرچا ہو، شہرت ملے! الغرض **حُبِّ جاہ** کا مرض عروج پر تھا۔ ان کی صُحبت نے میری یہ سوچ یکسر بدل دی، انہوں نے مجھے حُبِّ جاہ کی آفات بتائیں جس سے میرا یہ ذِہن بنا کہ مَدَنی کاموں کی مصروفیات کے بعد خَلْوَت وتنہائی میں رہا جائے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کی تربیت کی بدولت میں سمجھتا ہوں کہ میں آج بھی **دعوتِ اسلامی** میں ہوں، میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے کہ مجھے اِستِقامت حاصل ہے اللہ تعالیٰ مرتے دَم تک نصیب رکھے۔ اگر محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی صُحبت نہ ملتی تو نہ جانے میں کب کا برباد ہو چکا ہوتا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹۴ باطِنی تربیت بھی فرماتے

مرکز الاولیاء (لاہور) میں مُقیم مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد اجمل عطّاری کا بیان کچھ یوں ہے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے بھی محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی صحبت میں رہنے کا شَرَف ملا ہے، آپ باطِنی اِصلاح پر بہت زیادہ توجُّہ دلاتے تھے، کبھی نگران سے اختِلاف کے حوالے سے اس طرح سمجھاتے کہ دیکھئے! دعوتِ اسلامی کا کام کرنا مستحب مگر اس کی خاطر ذمّے دار کی بلاوجہِ شَرعی دل آزاری کرنا، غیبت کرنا، تہمت لگانا حرام و گناہ ہے، ایسا نہ ہو کہ مستحب کی آڑ میں

www.dawateislami.net

شیطان ہمارے ساتھ کھیلتا رہے، لہٰذا خوب ہوشیار رہئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹۵ میری سُستی کو چُستی میں بدل دیا

کوٹ عطاری (کوٹری، باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی محمد جنید عطّاری کا بیان کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** آفندی ٹاؤن حیدر آباد میں رکنِ شوریٰ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری سے ملاقات ہوئی تو حسبِ عادت میری خیریت دریافت فرمائی۔ پھر ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے میری سُستی کو چُستی میں بدل دیا۔ ہوا کچھ یوں ہوا کہ دورانِ گفتگو میں نے حاجی زم زم سے عرض کی کہ میرے پاس دو "مَدَنی بہاریں" ہیں، ایک آدھ دن میں آپ کو پیش کردوں گا تو محبوبِ عطّار پُھرتی سے اُٹھے اور مجھے کاغذ دے کر کہنے لگے: پیارے بھائی! ابھی ہاتھوں ہاتھ لکھ کر دے دیں، میرا تجربہ ہے کہ بعد میں شیطان لکھنے نہیں دیتا، بعض اسلامی بھائی سُستی کرتے ہیں اور لکھ کر نہ دینے سے ہزاروں مدنی بہاریں جمع ہونے سے رہ جاتی ہیں۔ چُنانچِہ میں نے اُسی وَقْت وہ مدنی بہاریں انہیں لکھ کر دے دیں۔ اس سے میرا ذہن بنا کہ جو نیک کام ہاتھوں ہاتھ ہوسکتا ہو اُس میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

آخرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے

حدیث پاک میں ہے: اِطمینان ہر چیز میں ہو، سوائے آخرت کے کام کے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرفق، ۴/۳۳۵، الحدیث: ۴۸۱۰)

یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے اسے موقع (Chance) ملتے ہی کرلو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو (حج کا) موقع ملا نہ کیا پھر نہ کر سکے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: **فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ** بھلائیوں میں جلدی کرو۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۴۸) شیطان کارِ خیر میں دیر لگوا کر آخر میں اس سے روک دیتا ہے۔ (مرأۃ المناجیح، ج۶/۶۲۷ ملخصًا)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۹۶ نام ونُمود کی خواہش سے کوسوں دُور تھے

(مع دیگر یادگاریں)

المدینۃ العلمیۃ میں خدمات انجام دینے والے ابو واصف عطاری مدنی کا بیان ہے کہ تحریری کام کے سلسلے میں **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری سے میرا تقریباً 7 برس کا ساتھ رہا ہے۔ میں نے ان میں نام ونُمود کی رَتی بھر خواہش

www.dawateislami.net

نہیں دیکھی حالانکہ انہوں نے ''آدابِ مرشدِ کامل، مَدَنی گلدستہ، سینگوں والی دلہن، خوفناک بلا، دم توڑتے مریض کو شفا، تنگ دستی کے اسباب، شہزادۂ عطار کی شادی کی جھلکیاں، عطاری جنّ کا غسلِ میّت، حیرت انگیز حادِثہ اور دیگر بہُت سے رسائل'' مُرتّب فرمائے ہیں مگر کبھی اپنا نام ڈالنے کی خواہش تک ظاہر نہیں کی۔ بعض اوقات یہ کئی کئی گھنٹے ہمارے مکتب میں موجود رہتے تھے مگر کبھی انہوں نے اپنی زبان سے اپنے کارنامے اشارۃً بھی بیان نہیں کئے۔ پھر بہُت سی کُتُب و رسائل ایسی ہیں جو ہم دونوں نے مل کر لکھیں، میں ان کی تحریر میں کیسی ہی تبدیلی کرتا کبھی ناگواری کا اظہار نہیں کیا بلکہ مجھ سے فرمادیتے جو آپ کو مناسب لگے کر لیجئے، کبھی کسی بات پر ہمارا اختلافِ رائے بھی ہوتا اور میں دوٹوک اپنا موقِف اپناتا تو ضِد نہیں کرتے تھے بلکہ بعد میں اس کی اِفادیت سامنے آنے پر شاباش دیتے اور حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ **''قومِ جنّات''** جیسی کئی کُتُب و رسائل انہوں نے فرمائش کر کے مجھ سے لکھوائیں، اس کے لئے مَواد مہیّا کیا اور وَقْتاً فوَقْتاً میری رہنمائی فرماتے رہتے۔ پھر ہم دونوں نے دیگر ذمے داران سے مل کر المدینۃ العلمیۃ میں مَدَنی بہاروں کے رسائل وغیرہ کے لئے ''شعبہ امیر اہلسنّت'' قائم کیا تو ان کی خوشی دیدنی (یعنی دیکھنے والی) تھی۔ بیماری کے باوُجُود تحریری کام کروانے کے لئے مسلسل اسلامی بھائیوں سے رابطے میں رہتے۔ ان کی زندگی کے آخری سالوں میں دیگر مصروفیات کی وجہ سے میں ان کے تحریری کام میں ہاتھ نہ بٹاسکا مگر پھر بھی مجھ سے بڑی محبت کرتے، میں بھی دل کی گہرائیوں سے

www.dawateislami.net

ان سے عقیدت رکھتا تھا۔ اکثر فرماتے کہ میرا بس چلے تو آپ کو اپنے تحریری کام کے لئے ایک کمرے میں بند کردوں۔ میرے مَدَنی مُنّے اور مُنّیوں سے بڑی محبت فرماتے، اکثر فون پر ان کے بارے میں دریافْت کرتے رہتے تھے۔ حالانکہ خود بیمار تھے مگر میری طبیعت کے حوالے سے بَہُت فکرمند رہتے کہ آپ کو کچھ نہیں ہونا چاہئے۔ کبھی میرا گلا خراب ہوتا تو تعویذ پیش کردیتے۔

۹۷ ربڑی کا تحفہ

(پاکستان کے صوبہ) پنجاب جاتے وَقْت ان کے شہر حیدر آباد اسٹیشن سے گزرتا تو مجھے ربڑی کا تحفہ بھجوایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مجھے فون کیا تو ٹرین حیدر آباد میں داخِل ہوچکی تھی، میرے منع کرنے کے باوُجُود یہ ایک اسلامی بھائی کے ساتھ موٹر سائیکل پر نکل پڑے، میں بار بار ان سے درخواست کرتا کہ حضور، آپ رہنے دیجئے مگر نہیں مانے، جب یہ اسٹیشن کے باہَر پہنچے تو ٹرین چل دی، یہ کافی دور تک پیچھے آئے مگر ٹرین نے رفتار پکڑ لی، ان کی اس محبت بھری دیوانگی کا جب میں نے پنجاب میں اپنے بھائیوں کو بتایا تو انہوں نے برجستہ کہا کہ اتنی محبت اور خلوص سے وہ دینے آئے مگر نہیں دے سکے تو سمجھ لو کہ انہوں نے بھیجی اور ہم نے کھالی۔

۹۸ زم زم کا مطلب ہے ''رُک رُک''

جب کبھی عشقِ مُرشد میں بَہُت بڑھ چڑھ کر کلام فرماتے کہ ہم یہ بات بھی تحریر میں ڈال دیتے ہیں وہ بات بھی ڈال دیتے ہیں تو میں ان سے مِزاحاً عرض کرتا

www.dawateislami.net

کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ بابا نے آپ کا نام ''زَم زَم'' اسی حکمت کے تحت رکھا ہو کہ آپ ''رُک'' بھی جایا کریں کیوں کہ زم زم کا معنٰی ہے ''رُک رُک'' تو آپ ذرا رُکئے بھی کہ ہر بات ایک دم سے چھاپ ڈالنا آسان کام نہیں۔

۹۹ رسالے کی آمد پر بے حد خوش ہوئے

ان کی نگاہوں کا قفل مدینہ، زبان کا قفل مدینہ مرحبا۔ مکتبۃ المدینہ کے رسالے **خاموش شہزادہ** کی (نئی ترکیب کے بعد) اشاعت کے غالباً سب سے زیادہ منتظر یہی تھے، جب رسالہ آنے کی خبر دی تو ان کی خوشی دیکھنے والی تھی۔

۱۰۰ کھانا ساتھ کھاتے

بابُ المدینہ تشریف لاتے تو اکثر مجھے میزبانی کا شَرَف ملتا، دوپہر کا کھانا عُمُوماً ہم ساتھ ہی تناول کرتے۔ ایک مرتبہ میں جامعۃ المدینہ میں پڑھا رہا تھا اس دوران یہ جلدی میں میرا گھر سے لایا ہوا کھانا کھا کر کہیں بیان کرنے چلے گئے مگر باہَر سے کھانا منگوا کر رکھ گئے، میری طرف سے ان کو میری چیزیں کھانے استعمال کرنے کی مکمل اجازت تھی مگر جب ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے میں آپ کا کھانا بغیر بتائے کھا گیا! میں نے عقیدت سے عرض کی: کیا آپ کو مجھ سے پوچھنے کی حاجت ہے؟ تو مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ اس بے تکلُّفی کے باوُجُود بہت خوددار تھے، اپنی وفات سے چند دن پہلے مجھے فون کر کے اَسپتال میں یاد کیا اور فرمانے لگے کہ ڈاکٹر نے پرہیزی کھانا شروع کرنے کا کہا ہے تو مجھے آپ ہی یاد آئے! لیکن آپ اس کی رقم مجھ سے

www.dawateislami.net

لے لیجئے گا۔ میں نے عرض کی: صَدمرحبا! میں حاضِر ہوں مگر میں رقم نہیں لوں گا۔ لیکن افسوس وہ پرہیزی کھانا کھانے پر بھی قادر نہ ہو سکے، میری ان سے جو آخری گفتگو فون پر ہوئی اس میں کچھ یوں فرمایا: ''دعا کیجئے کہ بھوک لگ جائے اور میں کھانا کھا سکوں فی الحال تو ایک نوالہ بھی نہیں کھایا جا رہا۔''

۱۰۱ نازُک حالت میں بھی صابر رہے

ایک مرتبہ ان کی بیماری کے دَوران میرے سامنے ان کی طبیعت بَہُت بگڑی مگر یہ اس نازک حالت میں بھی صابر رہے اور منہ سے شکوہ وشکایت کا کوئی لفظ نہیں نکالا۔ ان کی زندگی کی آخری رات قریباً سوا دس بجے جب میں ان کو دیکھنے کے لئے پہنچا تو غالباً نزع کے عالم میں تھے مجھ سے ان کی حالت دیکھی نہیں گئی، ان کی حیات میں کبھی انہوں نے مجھے اپنا ہاتھ نہیں چومنے دیا، میں نے اس وَقْت ان کے داہنے ہاتھ پر بوسہ دیا اور رو رو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ان کیلئے آسانی وعافیت کی دعا کی تو ان کے سر کو جُنبش ہوئی مجھے یوں لگا کہ شاید اس دعا پر میرا شکریہ ادا کر رہے ہوں کیونکہ زندگی میں یہ چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی مجھے ''جَزَاکَ اللّٰہ'' ''جَزَاکَ اللّٰہ'' کی دعا سے اتنی کثرت سے نوازتے تھے کہ یہ الفاظ تحریر کرتے وَقْت بھی میرے کانوں میں گویا ان کی آواز گونج رہی ہے۔

۱۰۲ بیماری میں بھی اعتکاف کرنے کی خواہش

رَمَضان المبارک میں جب یہ مستشفٰی میں داخل تھے تو آخری عشرے کا

www.dawateislami.net

اعتِکاف شروع ہونے سے پہلے مجھے دبے لفظوں میں کچھ یوں کہنے لگے کہ کسی طرح مجھے باپا کے قریب پہنچا دوتا کہ میں بھی سنّت اعتِکاف کرسکوں مگر میں نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے پیار سے سمجھایا اور آرام کی تلقین کی۔ پچیسویں چھبیسویں منانے کے لئے انہوں نے ایک باقاعدہ پرچہ مرتّب کیا تھا اور اس کے سب سے بڑے داعی یہی تھے۔ بہت سے معاملات صرف میرے اور ان کے درمیان تھے، ان کے جانے کے بعد میں اکیلا رہ گیا۔ ان کے ادھورے رہ جانے والے کام اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مکمّل کروں گا۔ ان کا مسکراتا ہوا چہرہ اب بھی میری نگاہوں کے سامنے رہتا ہے۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مجھے ان جیسا تقویٰ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰۳ مَدَنی چینل پر اعلانِ وفات اور دعائے مغفرت

جس وَقْت حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا وصال ہوا تو شیخِ **طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ عالَمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں اراکینِ شوریٰ و دعوتِ اسلامی کی مختلف کابینات کے اراکین سے مَدَنی مشورہ فرمارہے تھے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مَدَنی انعامات کے تاجدار،

www.dawateislami.net

محبوب عطار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وِصال کا اِعلان کرتے ہوئے فرمایا: مَدَنی چینل کے ناظِرین اور حاضِرین! میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے دل کے چین دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی زمزم رضا طویل بیماری کے بعد دَم توڑ چکے ہیں، (ان کا) وِصال ہوگیا ہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

پھر **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ان کے لئے اس طرح کے دعائیہ کلمات کہے: **اللّٰہ** تبارک وتعالیٰ مرحوم حاجی زمزم کو غریقِ رحمت فرمائے، **اللّٰہ** تعالیٰ ان کے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرمائے، **اللّٰہ** تعالیٰ ان کی خدماتِ دعوتِ اسلامی کو قبول فرمائے، انہوں نے بہت خدمت کی اس کا اعتراف ایک میں نہیں بلکہ ہمارے لاکھوں اسلامی بھائی کریں گے، مَدَنی انعامات جو کہ نیک بنانے کے مَدَنی پھول اور نُسخے ہیں ان کے سب سے بڑے داعی یہی تھے۔ زبان کا قفلِ مدینہ، آنکھوں کا قفلِ مدینہ نگاہوں کی حفاظت کے دعوتِ اسلامی کے سب سے بڑے داعی میرے حُسنِ ظن کے مطابق یہی حاجی زمزم رضا تھے اور خود ان کے اندر بہت خوفِ خدا دیکھا جاتا تھا، **اللّٰہ** کرے کہ ان کا کوئی نِعْمَ الْبَدَل ہمیں مل جائے، **اللّٰہ** کی رحمت کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے، **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان کو بے حساب بخش دے، میرے پیارے پیارے **اللّٰہ**! حاجی زمزم کو بے حساب بخش دے، **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تیری رحمت اس کے شاملِ حال نہ رہی تو بے چارہ کیا کرے گا! میرے مالک! اس نے بہت تکلیفیں اٹھائیں، بہت بہت تکلیفیں اٹھائیں میرے مالک! ان تکالیف کو اِس کے

www.dawateislami.net

گناہوں کا کفّارہ بنادے، ان تکالیف کو ان کے لیے ترقّیِ دَرَجات کا سبب بنادے، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کو فردوسِ اعلیٰ میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا پڑوس دے دے، ان کے بارے میں ہمارا حُسنِ ظن ہے یہ تیرے نیک بندے تھے تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے عاشق تھے، اس کے چاہنے والے تھے، ہمارا حسنِ ظن ہے کہ انہوں نے دین کی بے لوث خدمت کی، ہمارے حُسنِ ظن کی لاج رکھ لے، ان کو بخش دے، اے **اللہ**! ان کی قبر خواب گاہِ بہشت بن جائے، جنت کا باغ بن جائے، ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں ہو جائیں، یَااِلٰـہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر تاحدِّ نظر وسیع ہو جائے ان کو گھبراہٹ نہ ہو وحشت نہ ہو، قبر میں اکیلا پن نہ رہے تیرے حبیب کے جلووں سے ان کی قبر آباد رہے، یَااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کے لواحقین اور پسماندگان کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مَرحمت فرما، اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے صدقے میں ہم سب کا ایمان سلامت رکھ، ہمیں مدینے میں شہادت دے ایمان سلامت رکھ، محبوب کے جلووں میں موت دے، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے صدقے میں ہماری یہ ٹوٹی پھوٹی دعا قبول فرما۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰۴ ایصالِ ثواب کی ترغیب

دعائے مغفرت کرنے کے بعد **شیخِ طریقت** امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

www.dawateislami.net

نے فرمایا: ''حاضِرین اور مَدَنی چینل کے ناظِرین سے مَدَنی التجا ہے کہ حاجی زمزم رضا کے لیے خوب خوب اِیصالِ ثواب فرمائیں۔ قراٰنِ کریم کے تحفے، درود پاک پڑھنے کے تحفے، مَدَنی قافلے (میں سفر کی نیّتوں) کے تحفے، مَدَنی انعامات پر عمل کرکے اس کے تحفے، ہمارے جامعات المدینہ ومدارِس المدینہ بھی قرآن خوانیاں کرکے ہمیں جلدی جلدی اِیصالِ ثواب کے تحفے دیں۔'' **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو خوب خوب اِیصالِ ثواب کیا، جس کی کچھ تفصیل آخری صفحات پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰۵ ''فیضانِ زم زم'' مسجد بنانے کی نیتیں

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال کی خبر سنانے کے بعد مرحوم کے اِیصالِ ثواب کے لئے ''**مسجد فیضانِ زم زم**'' کے نام سے دنیا بھر میں مسجدیں بنانے کی ترغیب دیتے ہوئے کچھ یوں فرمایا: ''میری خواہش ہے کہ **اللّٰہ** کا کوئی نیک بندہ اٹھے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس نیک بندے کی برکتیں لینے کے لیے ایک مسجد بنانے کی مجھے خوشخبری دے دے کہ وہ ''**فیضانِ زمزم**'' نامی ایک مسجد بنادے گا، میں دعا کرتا ہوں کہ **اللّٰہ** تعالٰی اُس کے لیے جنّت میں عالی شان محل عطا فرمائے، میں زم زم رضا سے بَہُت مَحَبّت کرتا رہا

www.dawateislami.net

ہوں، میرے دل کو بھی خوشی حاصل ہوگی۔'' تو اسلامی بھائیوں نے آپ دامت برکاتہم العالیہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے باب المدینہ کراچی، مرکز الاولیاء لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، نواب شاہ، گوجرانوالہ، پاک پتن، عطار والا (بُورے والا)، خانیوال، بلوچستان اور بیرون ملک ساؤتھ افریقہ، سی لنکا وغیرہ میں مسجدیں بنانے کی ہاتھوں ہاتھ نیتیں کیں اور تادمِ تحریر ملک و بیرونِ ملک تقریباً 72 مسجدیں بنانے کی نیتیں پیش کی جاچکی ہیں، جن میں سے کم و بیش 40 پلاٹ خرید لئے گئے اور تادمِ تحریر (یعنی ۱۲ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ میں) پانچ جگہ پر تعمیراتی کام بھی شروع ہو چکا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا انتقال پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ہوا ہے، اور پیٹ کی بیماری میں انتقال کرنے والے کو شہید قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم کس کو شہید سمجھتے ہو؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو شخص **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پھر تو میری اُمَّت کے شہداء بَہُت کم ہوں گے! صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! پھر وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلَّی

www.dawateislami.net

اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِی الْبَطْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ جو شخص راہِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے اور جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مرجائے وہ شہید ہے اور جو طاعون کی بیماری میں مرجائے وہ شہید ہے اور جو ''پیٹ کی بیماری'' میں مرجائے وہ شہید ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشھداء ص ۱۰۶۰، حدیث ۱۹۱۴)

شارِحِ مُسلِم حضرت امام یحییٰ بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مَبْطُوْن سے مُراد پیٹ کی بیماری والا ہے اور اس سے مراد دَست ہیں۔ علامہ قاضی عِیاض علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الرزّاق نے فرمایا: اس سے مُراد اِستِسْقاء اور پیٹ کا پُھولنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِس سے وہ شخص مراد ہے جو پیٹ کی کسی بھی بیماری میں فوت ہوا ہو (وہ شہید ہے)۔ (شرح مسلم للنووی ج ۷ جز ۱۳ ص ۶۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت) جبکہ مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: پیٹ کی بیماریوں سے مرنے والا حُکماً شہید ہوتا ہے جیسے دَست، دَرد، اِستِسْقاء[1] چُونکہ ان بیماریوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے کہ پیٹ کی خرابی تمام بیماریوں کی جڑ ہے اِس لئے اس سے

مدینہ

[1] :: (استسقاء) وہ بیماری جس میں مریض کی پیاس بہت بڑھ جاتی ہے اور جسم کے بعض اندرونی اعضا پیٹ، گردہ، فوطہ، قلب، دماغ یا پھیپھڑوں یا جھلی میں رطوبت بھر جاتی ہے۔

www.dawateislami.net

مرنے والا حُکماً شہید ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ۵/ ۴۲۷ ملخصا)

نوٹ: شہیدِ حکمی کی مزید صورتوں کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''بہارِ شریعت'' جلد اول حصہ 4 صفحہ 857 تا 860 کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰۶ غسل دینے کی ترکیب

حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کا انتقال اَسپتال میں ہوا تھا، ان کی میّت کو شہزادۂ عطار حضرت مولانا الحاج ابواُسَید عُبید رضا عطاری مَدَنی مدظلہ العالی کے درِدولت پر لایا گیا، جہاں مبلغِ دعوتِ اسلامی مفتی ابوالحسن محمد قُضَیل رضا عطاری مدظلہ العالی اور رُکنِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری مدظلہ العالی نے دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر غسل دیا۔ (شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ بھی اُس موقع پر چند لمحوں کے لئے تشریف لائے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰۷ نمازِ جنازہ

حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی نمازِ جنازہ ۲۱ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۳۳ھ کم وبیش صبح 7 بجے عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی (فنائے مسجد) میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی اور ان کے لئے

www.dawateislami.net

کچھ یوں دعائے خیر کی:

یارَبَّ الْمُصْطَفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! بطفیلِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم سب کے گناہوں کو مُعاف فرما، ہم سب کی مغفرت فرما، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! خُصوصاً تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رُکن ابوجُنید حاجی زمزم رضا کی مغفِرت فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کی قبر کی پہلی رات آیا چاہتی ہے، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! عنقریب یہ روشنیوں سے نکال کر اندھیری قبر میں اتار دیئے جائیں گے۔ اِلٰـہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر اندھیری نہ رہے، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کی قبر نُورِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے روشن ہوجائے۔ یَااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر کو محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور سے پُرنور کردے۔ ربِّ کریم! ان کی قبر پر رحمت و رِضوان کے پھول برسا۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر کی گھبراہٹ دور کردے۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کو قبر کی وَحشت نہ ستائے، اے **اللہ**! انہیں قبر میں صدمات نہ پہنچیں، **یااللہ**! مرحوم حاجی زمزم رضا کو قبر میں راحتیں نصیب فرما، فرحتیں نصیب فرما، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! جب منکر نکیر ان سے سُوالات کریں تو یہ ٹھیک ٹھیک جوابات دے پائیں۔ اے **اللہ**! جب تیرے محبوب کی تشریف آوَری ہو، تو یہ فوراً پہچان کر محبوب کے قدموں میں گر پڑیں اور جواباً ان کے منہ سے نکلے: هُوَ رَسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ اے پروردگار! محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں سے ان کی قبر آباد کردے۔ اِلٰـہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر میں جنّت کی کھڑکی کُھل جائے، **یااللہ**! ان کی قبر جنّت کا باغ بنادے۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی بے حساب

www.dawateislami.net

بخشش کردے۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! برزخ کا طویل عرصہ ان کے لیے قلیل ہوجائے۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! یہ اس طرح سوئیں جس طرح دُلہن سوتی ہے، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! انہیں کوئی عذاب نہ ہو، انہیں کوئی تکلیف نہ ہو، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! بس یہ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پیچھے سیدھے جنّت میں داخِل ہوں ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہوں، یَااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! تو جانتا ہے کہ میں ان سے مَحبَّت کرتا تھا، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! میں آخری سانس تک ان سے راضی تھا، پروردگار! تو بھی راضی ہوجا۔ یَااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ہمارے لاکھوں اسلامی بھائی ان سے مَحبَّت کرتے تھے، مَحبَّت کرتے ہیں، ان کے بارے میں بڑا حسنِ ظن اسلامی بھائیوں میں دیکھا جاتا تھا، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے حسنِ ظن کی لاج رکھ لے انہیں تکلیف نہ ہو، انہیں قبر میں پریشانیاں نہ ہوں، انہیں مُردوں کو پہنچنے والے صدمے نہ پہنچیں بس یہ تیرے مَحْبُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں میں گُم رہیں، تیرے محبوب کے جلووں میں گُم رہیں، محبوب کے جلووں میں گُم رہیں اور ان کی قبر جنّت کا باغ بنی رہے۔ یَااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی والِدہ محترمہ، ان کے بچّے، ان کے بچّوں کی امّی، مرحوم کے بھائی اور دیگر عزیز رشتے دار سب کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم نے **دعوتِ اسلامی** کی بڑی خدمت کی خُصُوصاً ''مَدَنی انعامات''، ''قفلِ مدینہ'' (خاموشی اور نگاہوں کی حفاظت) کے خاص داعی تھے، **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کے بیٹے جُنَید کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلا۔ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کا بیٹا عالِم باعمل بنے، ان کے نقشِ قدم پر چلے، دعوتِ اسلامی کی خدمت کرے، ان کے سارے گھر والے ان کے سارے خاندان والے دعوتِ اسلامی کے

www.dawateislami.net

مبلّغ اور مُبلّغہ بن جائیں، سب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں۔ یَااِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! پیارے حبیب کی ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰۸ صحرائے مدینہ بابُ المدینہ میں تدفین

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، نگرانِ شوریٰ اور کئی اراکینِ شوریٰ و دیگر تنظیمی ذمّے داران نے حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے جنازے کو کندھا دیا امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور نگرانِ شوریٰ حفاظتی اُمور کے پیشِ نظر فیضانِ مدینہ ہی رُکے رہے اور جنازے کا جُلوس صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کی طرف روانہ ہوگیا، صحرائے مدینہ پہنچ کر اسلامی بھائیوں کو مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوب عطار رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا آخری دیدار کروایا گیا۔ پھر ان کو مرحوم نگرانِ شوریٰ، بلبل روضۂ رَسول حاجی مشتاق عطاری اور مفتیِ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق عطاری علیہما رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے پہلو میں دَفن کرنے کے لئے لے جایا گیا۔ شہزادۂ عطار حضرت مولانا حاجی ابواُسَید عُبَید رضا عطاری مَدَنی دامت برکاتہم العالیہ نے مرحوم کی قبر کی دیواروں پر انگشتِ شہادت سے (بغیر روشنائی کے) کلمۂ پاک لکھا، پھر قبر کی دیوارِ قبلہ میں طاق کھود کر اس میں شجرۂ قادِریہ رضویہ عطاریہ و دیگر دعاؤں کے پرچے تبرُّکاً رکھے

www.dawateislami.net

گئے [1] اور سر کی جانب طاق کھود کر مرحوم کے نام لکھی گئیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بعض تحریریں رکھی گئیں، مبلغِ دعوتِ اسلامی، حافظ ابوالبنین محمد حسّان رضا عطّاری مدنی مدظلہ العالی نے قبر کے اندر کھڑے ہو کر سورۃُ الملک شریف کی تلاوت کی اور کئی اراکینِ شوریٰ نے حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو قبر میں اُتارا پھر شہزادۂ عطّار نے قبر میں اُتر کر ان کا چہرہ قبلہ رُخ کیا [2] اس کے بعد مٹّی سے لیپ کی ہوئی سِلیں قبر پر رکھ دیں گئیں [3] اسلامی بھائیوں نے مستحب طریقے کے مطابق قبر پر مٹی

مدینہ

[1] : شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ ''در مختار'' میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے۔ (بہارِ شریعت ۱/ ۸۴۸) اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''شجرہ طَیِّبَہ (اور دیگر تبرکات) قبر میں طاق بنا کر (رکھیں) خواہ سرہانے کہ نکیرین پائینتی کی طرف سے آتے ہیں اُن کے پیشِ نظر ہو، خواہ جانبِ قبلہ کہ میّت کے پیش رو (یعنی سامنے) رہے اور اس کے سکون واطمینان و اِعانتِ جواب کا باعث ہو۔''

(فتاوی رضویہ، ۹/ ۱۳۴ ملتقطا)

[2] : میّت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا مونھ قبلہ کو کریں، اگر قبلہ کی طرف مونھ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رُو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ (فتاوی ھندیہ ج ۱ ص ۱۶۶ / ردالمحتار علی الدر المختار ج ۳ ص ۱۶۷)

[3] : بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۳ پر ہے: قبر کے اس حصہ میں کہ میّت کے جسم سے قریب ہے، پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے۔ (فتاوی ھندیہ، ۱/ ۱۶۶ وغیرہ) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: قبر کے اندورنی حصّے میں آگ کی پکی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر (کراچی میں دیکھا ہے کہ) اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے۔ لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصّہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچی مٹّی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ (اٰمین بِجاہِ النّبی الامین صلّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم) (نماز کے احکام ص ۴۶۹)

www.dawateislami.net

ڈالی[1] اور سنّت کے مطابق ایک بالِشت اونچی کوہان نما قبر[2] بنانے کے بعد اُس پر پانی چِھڑکا گیا (کہ بعدِ تدفین یہ بھی سنّت ہے) اور پھر اسلامی بھائیوں نے قبر پر اتنے پھول ڈالے کہ قبر پھولوں سے ڈھک گئی[3] قبر کے پاس کھڑے ہوکر سورۃُ البقرہ کی کچھ آیات تِلاوت کی گئیں[4] اس کے بعد مبلغِ دعوتِ

مدینہ

[1] : مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۵۵) کہیں۔ (فتاوی ھندیہ ۱/ ۱۶۶) اب باقی مٹّی پھاوڑہ وغیرہ سے ڈال دیں۔

[2] : قَبْر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان۔ قبر ایک بالشت اونچی ہو یا اِس سے معمولی زیادہ۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ۳/ ۱۶۹)

[3] : حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ہادیٔ راہِ نَجات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک کی قَبْر پر ایک ایک حصّہ گاڑ دیا۔ (صحیح البخاری، ۱/ ۹۵ حدیث ۶۱۲ ملتقطاً) قَبْر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میّت کا دل بہلے گا۔ (ردُّ المُحتار، ۳/ ۱۸۴ و بہار شریعت ج ۱ ص ۸۵۱)

[4] : حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ میں نے محترم نبی، مکّی مَدَنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اسے روک نہ رکھو، اسے اُس کی قبر تک جلدی پہنچاؤ، اس کے سر کے پاس سورۂ بقرہ کا شروع اور پیروں کے پاس سورۂ بقرہ کا آخری رکوع پڑھو۔ (شعب الایمان ج ۷ ص ۱۶ حدیث: ۹۲۹۴) مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقر کا اوّل و آخر پڑھیں (الجوھرۃ النیرۃ ص ۱۴۱) سرہانے الٓمّٓ ﴿۱﴾ سے الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ تک اور پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۴۶)

www.dawateislami.net

اسلامی مولانا عبدالنبی حمیدی مدظلہ العالی نے میّت کو تلقین کی[1] پھر قبر پر اذان دی گئی[2] آخر میں مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکنِ شوریٰ، حاجی ابو مدنی عبدالحبیب عطاری مدظلہ العالی نے دعا کروائی، یوں مَدَنی انعامات کے تاجدار محبوبِ عطار رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی تدفین کے معاملات تکمیل کو پہنچے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

مدینہ

[1] حضور سیّدِ عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جب تمہارے کسی مسلمان بھائی کا انتقال ہو اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ کہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے: یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ، وہ کہے گا: ہمیں ارشاد کر، اللہ تعالٰی تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے: چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، فرمایا: تو حوّا کی طرف نسبت کرے۔ (المعجم الکبیر، ۸/۲۴۹، حدیث ۷۹۷۹) نوٹ: فُلاں بن فُلانہ کی جگہ میّت اور اسکی ماں کا نام لے۔ اگر میّت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی جگہ حوّا رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کا نام لے۔ تلقین صرف عَرَبی میں پڑھیں۔ (نماز کے احکام ص ۴۶۰)

[2] مٹی برابر کرنے کے بعد قبر پر اذان دیجئے مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ”یہ وقت امتحانِ قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہوگی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہوگا اور اگر قبر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھا دی جائے گی، اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنّت ہے۔“ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۴۴)

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۰۹ حاجی مشتاق کی حاجی زم زم سے ملاقات

حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے تیجے (سوم) کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مراکز پر ۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ بروز جمعرات کو اِیصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا، عَصْر تا مغرِب قرآن خوانی ہوئی اور نمازِ مغرِب کے بعد عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کرتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا: غلامزادۂ عطّار حاجی عُبَید رضا نے مجھے کچھ یوں بتایا: **حاجی زم زم رضا** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال سے کم و بیش تین ہفتے پہلے 14 ستمبر 2012ء کی رات میں نے خواب میں ایک منظر کچھ یوں دیکھا کہ مرحوم نگرانِ شوریٰ **حاجی مشتاق** عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری تیزی سے کہیں جارہے ہیں، میں نے بے تکلُّفی والے انداز میں پوچھا: حاجی مشتاق! آپ اتنی جلدی جلدی کہاں جارہے ہیں؟ فرمایا: **زم زم بھائی کو لینے جارہا ہوں، میرے ساتھ پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ہیں**۔ میں نے جوں ہی نگاہ اٹھائی میری نظر **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور پر پڑی جو کہ حاجی مشتاق کے ساتھ ہی جلوہ فرما تھے، ایک دَم میرے ہونٹ بند ہو گئے، مجھ سے کچھ بھی

www.dawateislami.net

عرض نہ کیا جاسکا، **سرکارِنامدار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے جانے لگے اور حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری اپنے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پیچھے روانہ ہوگئے۔ اسی خواب کے دوسرے منظر میں حاجی مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری پھر مجھے دکھائی دیئے مگر اس مرتبہ وہ اکیلے تھے، خوشی بھرے انداز میں فرمانے لگے: ''**مبارک ہو کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے پہلے زم زم سے ملاقات فرمائی۔**'' حاجی عبید رضا مَدَنی سَلَّمَہُ الْغَنِی نے مرحوم حاجی زم زم رضا کی علالت (یعنی بیماری) کے دوران یہ خواب بیان نہ کرنے کی حکمت یہ بیان کی (خواب جُحّت تو ہوتا نہیں مگر) کہیں ایسا نہ ہو کہ خواب سُن کر اسلامی بھائی علاج کے تعلُّق سے غفلت میں پڑ جائیں۔ غلامزادے کا اِصرار تھا کہ یہ خواب میرے نام سے بیان نہ کیا جائے۔ میں نے کہا کہ یہ بات آپ میری اور نگرانِ شوریٰ کی صوابدید پر چھوڑ دیجئے اِس پر وہ خاموش ہوگئے۔ نگرانِ شوریٰ ان کا نام ظاہر کرنے پر مُصِر تھے لہٰذا اظہار کر دیا گیا۔

۱۱۰ میّت کی اُلٹی آنکھ کُچھ کُچھ کُھل گئی!

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مزید کچھ یوں فرماتے ہیں کہ مرحوم حاجی زم زم رضا کے غسل کی تیاری کی جارہی تھی، میں بھی حاضِر ہوگیا، میں مرحوم کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا، اتنے میں **بائیں آنکھ میں معمولی سی حَرَکت محسوس ہوئی، میں چہرے کی طرف جُھک گیا تو اُن کی آنکھ کا کچھ حصّہ کُھل چکا تھا اور آنسو چمک**

www.dawateislami.net

رہے تھے، میں بدستور کھڑا ہو گیا تو آنکھ بند ہو گئی، میری بائیں طرف نگرانِ شوریٰ حاجی عمران سَلَّمَہُ الرَّحْمٰن کھڑے تھے، اُن سے تذکرہ کیا تو وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے تھے، میرے دائیں طرف دارُالافتا اہلسنّت کے مُصدِّق مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی کھڑے تھے، اُن کی توجُّہ دلائی تو وہ بھی متوجِّہ ہوئے، نگرانِ شوریٰ نے مجھ سے پھر چہرے کی طرف جھکنے کا کہا، میں نے تعمیلِ ارشاد کی تو اب کی بار پہلے سے زیادہ آنکھ کُھلی اور پُتلی بھی نظر آنے لگی، اور آنسو بھی نکل آئے۔ یہ منظر مفتی صاحِب سمیت کئی حاضِرین نے اپنی کُھلی آنکھوں سے دیکھا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱۱ جِنّات کی اشک باری

چشتیاں (پنجاب) کے اسلامی بھائی حسان رضا عطاری کا بیان کچھ اِس طرح ہے کہ میں عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تجوید وقراءَت کورس (سالِ اوّل) کا طالبُ العلم ہوں، ۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ شبِ منگل میں محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی عیادت وزیارت کی نیّت سے اَسپتال حاضر ہوا تو وہ بے ہوش تھے۔ زیارت کرکے میں واپَس آ گیا اور فیضانِ مدینہ میں اپنے رہائشی کمرے میں آ کر سو گیا۔ اچانک کمرے میں کسی کے رونے کی آوازیں آنے

www.dawateislami.net

لگیں، میری آنکھ کُھل گئی دیکھا تو کمرے میں کوئی نہیں تھا، میں نے کروٹ بدل کر آنکھیں بند کرلیں اور دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگا۔ **میں نے محسوس کیا کہ کمرے میں بہت سے لوگ ہیں جو بے چینی کے عالَم میں اِدھر اُدھر آجارہے ہیں، رونے کی آوازیں پھر سے آنے لگیں**، کمرے کی لائٹ بھی بند تھی، مجھ پر عجیب دہشت اور خوف طاری ہوگیا لیکن میں دل مضبوط کرکے لیٹا رہا۔ تھوڑی اُونگھ آئی تو کسی نے میرا پاؤں ہلایا، میں ایک دَم اٹھ بیٹھا مگر کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ میں کمرے سے باہَر نکلا اور وضوخانے کی طرف چل دیا۔ راستے میں ایک اسلامی بھائی نے حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے اِنتقال کی خبر دی، سچی بات ہے کہ مجھے یقین نہیں آیا لیکن مَدَنی چینل پر دیکھا تو ان کے انتقالِ پُرملال کی خبر چل رہی تھی۔ اب مجھے اندھیرے کمرے میں لوگوں کا رونا، بے چینی سے اِدھر اُدھر ٹہلنا اور مجھے جگانا لیکن کسی کا دکھائی نہ دینا سمجھ میں آگیا، ایسا لگتا ہے کہ وہ جِنّات تھے جو مَدَنی اِنْعامات کے تاجدار، محبوبِ عطار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال پر غمزدہ ہوکر آنسو بہا رہے تھے کیونکہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنے بیانات وگفتگو میں جِنّات بالخصوص عطاری جنات کا گاہے بگاہے ذکر کیا کرتے تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(۱۱۲) خواب میں تشریف لے آئے

زَم زَم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی محمد سلیم عطاری کا بیان ہے کہ میرا تعلق حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے علاقے ''ہیر آباد'' سے ہے، مجھے ان سے بے حد محبت تھی، جن دنوں یہ شدید بیمار ہوئے تو میری بَہُت خواہش تھی کہ میں ان کی عِیادت و زِیارت کرسکوں لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کرسکا۔ ایک رات جب میں سویا تو حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری میرے خواب میں تشریف لے آئے اور میری خیریت دریافت کی اور اپنے لئے دعا کا فرمایا۔ پھر جس رات ان کا اِنتِقال ہوا تو مجھے اس کا عِلْم نہیں تھا لیکن رات کو میرے خواب میں ایک اسلامی بھائی تشریف لائے اور فرمانے لگے: اب **مَدَنی چینل** پر حاجی زم زم رضا رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا چَرچا ہوگا۔ صبح جب میں بیدار ہوا تو پتا چلا کہ محبوبِ عطار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری اِنتِقال فرما گئے ہیں، پھر مجھے سارا دن مَدَنی چینل پر انہی کا چرچا دکھائی دیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱۳) بعدِ وفات حاجی زم زم نے خواب میں آکر خبر دی کہ.....

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: غلام زادہ حاجی عُبَید رضا مَدَنی سَلَّمَہُ الْغَنِی کی تربیت میں مَدَنی انعات کے تاجدار، محبوبِ عطار، حاجی زم

www.dawateislami.net

زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کا بَہُت حصّہ تھا، دونوں کے مابین محبت کا عظیم رشتہ قائم تھا، مرحوم کی علالت کے دوران غلامزادے نے اپنی بساط کے مطابق خوب خدمت کی سعادت حاصل کی، ان کی وفات پر یہ بے حد رنجیدہ ہوگئے تھے، مرحوم نے خواب میں تشریف لاکر ان کی دلجوئی کا سامان کیا چُنانچِہ غلامزادے کا بیان اپنے الفاظ میں عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: ''میں نے مرحوم حاجی زم زم رضا کو بعد وفات دو سے تین بار اس حالت میں خواب کے اندر دیکھا کہ داڑھی مبارک کے اکثر بال کالے ہیں اور کہیں کہیں ہلکی ہلکی لال مہندی لگی ہے، انہوں نے سفید لباس زیبِ تن کیا ہوا ہے اور سبز سبز عمامے کا تاج سر پر سجا رکھا ہے اور فرما رہے ہیں: ''**آپ پریشان نہ ہوں میں بَہُت خوش ہوں۔**''

واسِطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہِد کہ وہ فاجِر گیا (حدائقِ بخشش شریف، ص۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

١١٤ میں نمازِ عصر پڑھنے لگا ہوں

ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ محبوبِ عطّار علیہ رحمۃُ اللّٰہ الغفّار کی موت پر رشک آتا ہے، کاش! ایسی موت مجھے بھی آئے۔ مَدَنی چینل پر ان کی تدفین کے مناظر دیکھنے کے بعد میں ان کی سعادتوں پر رشک کرتے کرتے سوگئی، خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ حاجی زم زم رضا عطّاری سبز سبز عمامہ سجائے بیٹھے ہیں۔ میں بڑی

www.dawateislami.net

حیران ہوئی کہ یہ تو انتقال فرما چکے ہیں، اس طرح کیوں بیٹھے ہوئے ہیں تو فرمانے لگے: ''میں عَصْر کی نماز پڑھنے لگا ہوں۔'' **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱۵ قبْر میں تِلاوتِ قرآن کر رہے ہیں

راولپنڈی (پنجاب پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے (تیجے کے) اجتماع کے دوران کچھ اُونگھ آ گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ **حاجی زمزم رضا عطاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری **اپنی قبر شریف میں تلاوتِ قرآن فرما رہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱۶ حاجی زم زم کو روضہ اطہر کے قریب دیکھا

جامعۃ المدینہ (سکھر، باب الاسلام سندھ پاکستان) کے مُدرِّس محمد نوید عطاری مدنی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال کے بعد ۲۷ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ بمطابق 15 اکتوبر 2012ء بروز پیر نمازِ فجر سے کچھ دیر پہلے میں نے خواب میں خود کو جامعۃ المدینہ

www.dawateislami.net

(سکّھر پاکستان) کے ایک طالبِ علم کے ساتھ سرکارِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ مبارکہ کے سامنے پایا۔ میں نے دیکھا کہ روضۂ مبارکہ کی جالیاں کُھلی ہوئی ہیں، میں ایک راستے سے اندر جانا چاہتا ہوں مگر جا نہیں پا رہا۔ دو تین بار ایسا ہوا پھر مجھے دعوتِ اسلامی کی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن **حاجی زم زم رضا** عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری مزارِ پاک کی پچھلی طرف نظر آئے اور انہوں نے مجھے اشارہ کر کے اندر بلایا۔ میں مذکورہ طالب علم کے ساتھ اندر حاضِر ہوا، دونوں ہاتھ ادب سے باندھ لئے، میری آنکھوں سے اشک جاری تھے کہ آج کس **عظیم المرتبت آقا** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اسکے بعد حاجی زم زم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مجھے مزار مبارک کے بالکل قریب بٹھا دیا۔ مجھے خواب ہی خواب میں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا حاجی زم زم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزارِ مبارک پر خادِم کی حیثیت سے موجود ہیں۔

یہی آرزو ہو جو سرخرو ملے دو جہان کی آبرو
میں کہوں: غلام ہوں آپ کا، وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک خواب بِشَارَتیں ہیں

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ

www.dawateislami.net

بَرَکت نشان ہے: ''نُبُوَّت گئی، اب میرے بعد نُبُوَّت نہ ہوگی مگر **بِشارَتیں**۔'' عرض کی گئی: ''وہ کیا ہیں؟'' فرمایا: ''**اچھے خواب** کہ نیک آدمی خود دیکھے یا اُس کیلئے دیکھا جائے (یعنی دوسرا شخص اس کے متعلق خواب دیکھے)۔''

(الموطّا لامام مالك، ۲/ ۴۴۰، الحديث ۱۸۳۳ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی اِہتمام

اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، **شاہ امام اَحمد رَضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن اپنے رسالے ''**صَفَائِحُ اللُّجَیْن فِی کَوْنِ التَّصَافُحِ بِکَفَّیِ الْیَدَیْن**'' میں لوگوں کے آگے خواب بیان کرنے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: اَحادیثِ صَحِیحَہ سے ثابت کہ حضورِ اقدس سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم اِسے (یعنی خواب کو) اَمرِ عظیم جانتے اور اِس کے سُننے، پُوچھنے، بتانے، بیان فرمانے میں نہایت دَرَجے کا اِہتمام فرماتے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرتِ سَمُرہ بن جُنْدَب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے ہے: **حُضور پُرنور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نَمازِ صُبْح پڑھ کر حاضرین سے دریافْت فرماتے: ''آج کی شب کسی نے کوئی خواب دیکھا؟'' جس (کسی) نے دیکھا ہوتا عرض کر دیتا، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم تعبیر فرماتے۔

(صحیح بخاری، ۱/ ۴۶۷ الحدیث ۱۳۸۶ ملتقطاً و فتاوٰی رضویه ج۲۲، ص۲۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اچھے خواب بیان کرنے کی اجازت

اچّھے خواب اچّھے ہی ہوتے ہیں ان کو بیان کرنے کی شَرْعاً اجازت ہے، چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ہے: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو تو چاہیے کہ اس پر **اللہ تعالٰی** کی حَمْد بجالائے اور **لوگوں کے سامنے بیان کرے**۔(مُسندِ امام احمد، ۲/ ۵۰۲ الحدیث ۶۲۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خواب بیان کرنے میں کیا نیّت ہونی چاھئے؟

صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات** یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ لہٰذا اگر کوئی **حُبِّ جاہ** کے باعث لوگوں کو اپنا خواب سُناتا، اپنی شہرت اور واہ واہ چاہتا ہے تو واقِعی **مُجرِم** ہے اور اگر اچّھی نیّت سے سُناتا ہے، مَثَلاً **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے متعلق کوئی ایمان افروز بِشارت ملی، سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کے دوران کسی خوش نصیب نے اچھا خواب دیکھا اب وہ اس لئے سنا رہا ہے کہ اِس پُر فِتن دور میں لوگوں کو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی ترغیب ملے اور انہیں اطمینان کی دولت نصیب ہو کہ **دعوتِ اسلامی** اَہلِ حق اور عاشِقانِ رسول کی سنّتوں بھری مَدَنی تحریک ہے اور اس پر **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا خاص فضل وکرم ہے تو یوں وہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر

www.dawateislami.net

اپنے **ایمان کی حفاظت** کا سامان کریں، یہ نیّت محمود ہے اور اس نیّت سے خواب سنانے والے کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ملیگا۔ نیز **تحدیثِ نعمت** یعنی نعمت کا چرچا کرنے کی نیّت سے سناتا ہے تب بھی جائز ہے۔ ہاں اگر رِیاکاری کا خوف ہو تو اپنا نام ظاہر نہ کرے کہ اس میں زیادہ عافیت ہے۔ بَہر حال دل کی نیّت کا حال **اللّٰہ ذُوالْجَلال** عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے۔ مسلمان کے بارے میں بلا وجہ **بدگُمانی کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے**، لہٰذا عرض ہے کہ کسی خواب بیان کرنے والے مسلمان پر خواہ مخواہ بدگُمانی نہ کی جائے۔ بدگُمانی کی قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ میں مذّمت وارِد ہوئی ہے۔ پارہ 26 **سورۂ حُجُرات** کی بارہویں آیت میں ارشادِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ	**ترجمۂ کنز الایمان:** اے ایمان والو! بہُت گُمانوں سے بچو بیشک کوئی گُمان گناہ ہو جاتا ہے۔

(پ ۲۶، الحُجرات: ۱۲)

نبیِ مکرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بدگُمانی سے بچو بے شک بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مایخطب علی خطبۃ اخیہ، الحدیث ۵۱۴۳، ج۳، ص۴۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جھوٹا خواب بیان کرنے والے کا انجام

بالفرض کوئی جھوٹا خواب گڑھ کر سنا تا بھی ہے تو اِس کا وہ خود ہی ذمّہ دار، سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو جھوٹا خواب بیان کرے اُسے بَروزِ قیامت جَو کے دو دانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائیگی اور وہ ہرگز گانٹھ نہیں لگا پائے گا۔'' (صحیح بخاری، ٤/ ٤٢٢ حدیث ٧٠٤٢) **البتہ** خواب سنانے والے سے قَسم کا مطالبہ شرعاً واجِب نہیں اور جو **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جھوٹا ہوگا، ہوسکتا ہے وہ جھوٹی قسم بھی کھالے۔

خواب کی چار قسمیں

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 29 صَفْحَہ 87 پر فرماتے ہیں: خواب چار قسم ہے: **ایک** حدیثِ نَفْس کہ دن میں جو خیالات قَلْب (یعنی دل) پر غالِب رہے جب سویا اور اس طرف سے حواس مُعَطَّل ہوئے عالَمِ مثال بقدرِ اِستعداد مُنکَشِف ہوا انہیں تَخَیُّلات کی شکلیں سامنے آئیں یہ خواب مُہمَل و بے معنی ہے اور اس میں داخل

www.dawateislami.net

ہے وہ جو کسی خَلَط کے غلبہ اس کے مناسبات نظر آتے ہیں مثلاً صَفراوی آگ دیکھے بلغمی پانی۔ **دوسرا** خواب اِلقائے شیطان ہے اور وہ اکثر وحشتناک ہوتا ہے شیطان آدمی کو ڈراتا یا خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے اس کو فرمایا کہ کسی سے ذِکر نہ کرو کہ تمہیں ضَرَر نہ دے۔ ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تُھوک دے اور اَعُوْذُ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے۔ **تیسرا** خواب القائے فرشتہ ہوتا ہے اس سے گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیب ظاہر ہوتے ہیں مگر اکثر پردۂ تاویلِ قریب یا بعید میں ولہٰذا محتاجِ تعبیر ہوتا ہے۔ **چوتھا** خواب کہ ربّ العزّت بلاواسطہ اِلقاء فرمائے وہ صاف صریح ہوتا ہے اور احتیاجِ تعبیر سے بری، وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱۷ مزار شریف بنانے کا اعلان

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے تیجے میں بیان کرتے ہوئے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے جب اس خواہش کا اظہار کیا کہ حاجی مشتاق عطاری، مفتی فاروق عطاری مَدَنی اور حاجی زم زم رضا عطاری رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہم کی قبروں پر مزار شریف کی عمارت تعمیر کر دینی چاہئے کہ بزرگانِ دین کی قُبور پر ایسا کرنا اہلسنّت کا معمول بھی ہے اور زائرین کے لئے سَہولت کا سامان بھی، لیکن دعوتِ اسلامی کے چندے سے یہ کام نہ کیا جائے بلکہ اس کے لئے الگ سے رقم جمع کی جائے یہ بیان مدنی چینل پر براہِ راست (LIVE) ٹیلی کاسٹ ہو رہا تھا، عَرَب امارت

www.dawateislami.net

کے ایک اسلامی بھائی نے مدنی چینل پر سن کر ہاتھوں ہاتھ نگرانِ شوریٰ کو S.M.S کیا کہ مزار شریف بنانے کا سارا خرچہ میں اُٹھاؤں گا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے خوش ہوکر انہیں خوب دعاؤں سے نوازا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایّامِ مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی منانے کا عَزْم

تیجے کے اجتماعِ پاک میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، اراکینِ شوریٰ و دیگر ذمّے داران کی طرف سے بزرگانِ دین کے ایام کے ساتھ ساتھ تینوں مرحومین کے ایّام منانے کا بھی عزم کیا گیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ 29 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو ''یومِ مشتاق''، 18 مُحَرَّمُ الْحَرَام کو ''یومِ مفتی دعوتِ اسلامی'' اور 21 ذُوالْقَعْدَہ کو ''یومِ زم زم'' منایا جائے گا، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

المدینہ لائبریریوں کا قِیام

تیجے کے بیان میں محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے اِیصالِ ثواب کے لئے ''**المدینہ لائبریری**'' کے نام سے بے شمار لائبریریاں قائم کرنے کی بھی ترغیب دی گئی اور یہ بھی وضاحت کی گئی کہ اس کا انتِظام

www.dawateislami.net

وانصِرام عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی میں موجود ''**مجلس المدینہ لائبریری**'' کرے گی، اس لئے جو اسلامی بھائی المدینہ لائبریری قائم کرنا چاہتے ہیں، وہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے رابطہ کریں، اپنے طور پر کسی کو دنیا میں کہیں بھی یہ لائبریری قائم کرنے کی مَدَنی مرکز کی طرف سے اجازت نہیں۔ جو اسلامی بھائی المدینہ لائبریری کے لئے عَطِیّات جمع کروانا چاہتے ہوں، وہ اس اکاؤنٹ نمبر میں جمع کرواسکتے ہیں:

اکاؤنٹ ٹائٹل: دعوتِ اسلامی (المدینہ لائبریری) اکاؤنٹ نمبر: 089101012077

بینک کا نام: UBL Ameen برانچ: ایم اے جناح روڈ، کراچی سوفٹ کوڈ: UNILPKKA

نوٹ: اِس اکاؤنٹ نمبر میں لائبریری کے لئے زکوۃ فطرہ نہیں صرف نفلی عطیّات جمع کروائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱۸ اِیصالِ ثواب کے لئے مَدَنی قافلوں میں سفر

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے تیجے میں بیان کرتے ہوئے شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے جب حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے اِیصالِ ثواب کے لئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلوں** میں تین دن کے سنتوں بھرے سفر کی ترغیب دلائی تو ہاتھوں ہاتھ سینکڑوں اسلامی بھائیوں نے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیا، جن میں کثیر اسلامی بھائیوں نے صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی کی طرف سفر کیا، اور تین دن حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری

www.dawateislami.net

کے مزار کے اطراف میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا خوب خوب سلسلہ رہا جس میں دیگر سینکڑوں اسلامی بھائی بھی شریک ہوئے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۱۹ عبرت انگیز بات

حاجی زم زم کے بچّوں کی امّی کا بیان ہے کہ چند ماہ سے حیدرآباد (ہیرآباد کالی مَوری) میں ہم اپنا مکان بنا رہے تھے، مرحوم نے بَہُت دلچسپی سے اس کا تعمیری کام کروایا تھا، ابھی ہم نئے گھر میں مُنتقِل ہوئے ہی تھے اور انہوں نے وہاں ایک ہی دن کا کھانا کھایا تھا، کہ بابُ المدینہ چلے گئے اور پھر وَہیں سے دارِآخرت کی طرف کوچ کر گئے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت کے تأثُّرات

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطّار رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے تیجے کے موقع پر بیان کرتے ہوئے ان کے بارے میں اپنی مَحَبَّتوں کا

www.dawateislami.net

خوب اظہار فرمایا، اس کے چند اِقتِباسات مُلاحَظہ کیجئے: (حسبِ ضَرورت ترمیم کی گئی ہے)

۞ حاجی زمزم رضا عطاری نے میرے ساتھ بہت وَقْت گزارا، میں نے ان میں بہت خوبیاں پائی ہیں اور صحیح بات ہے کہ میں ان کی صُحبت پسند کرتا تھا اور ان کے سبب اپنے اندر بہتریاں مَحسوس کرتا اور اپنے لئے اِصلاح کا سامان کرتا، سچی بات ہے نیکوں کی خوب برکتیں ہوتی ہیں۔

۞ **حاجی زمزم رضا** مجھ سے بڑی مَحَبَّت کرتے تھے، میں بھی ان سے مَحَبَّت کرتا تھا، مجھے تو اِتنا چاہتے تھے کہ ان کو حیدر آباد میں چَین نہیں پڑتا تھا، عام طور پر بھاگ بھاگ کر آجاتے تھے اور بارہا ایسا ہوتا جب یہ جانے لگتے تھے تو افسُردہ ہوتے اور اکثر پیڈ کے ایک دو صفحے لکھ کر مجھے پڑھا دیتے تھے اور اس میں کچھ اِس طرح کے تأثرات ہوتے تھے کہ ''آپ کے یہاں کی دنیا کچھ اور ہے، اور اب میں جہاں جاؤں گا وہ دنیا کچھ اور ہے۔ آہ! اب ہر طرف بدنگاہی کا سامان ہوگا، گناہوں بھری گفتگو کا سلسلہ ہوگا''، اور بے چارے حاجی زم زم بولتے تھے کہ ''باہر بہت آزمائش ہے، بہت آزمائش ہے''، یہ ان کا ذہن تھا۔

۞ برسوں سے میرے پاس ان کا آنا جانا تھا اور کئی کئی دن یہ میرے پاس تشریف فرما رہتے تھے لیکن ان کا اپنا انداز تھا، کبھی سوال کرتے نہیں دیکھا کہ ''یہ دے دو وہ ذرا مجھے کھلا دو، وہ جو آپ کے پاس فلاں چیز ہے ذرا مجھے دے دو، میں اپنے بچے کو دوں گا''، ہاں کبھی کچھ پیش کیا تو انکار بھی نہیں فرماتے تھے خوشی خوشی قبول فرما لیتے

www.dawateislami.net

تھے لیکن سوال کی عادت نہیں تھی خودداری بہت تھی۔ میں نے کبھی اپنی زندگی میں ان کو قہقہہ مار کر ہنستے نہیں دیکھا، قہقہہ نہ لگانا سنّت ہے، اِس سنت پر یہ سختی سے عامِل تھے، اِسی طرح میں نے کبھی ان کو مذاق مسخری کرتے نہیں دیکھا اور یہ بھی نہیں دیکھا کہ کسی پر چیخے ہوں یا کسی کو جھاڑا ہو۔

❁ اپنی تکلیفوں کا زیادہ تذکرہ نہیں کرتے تھے، بے چارے بیماریوں سے بَہُت پریشان ہوگئے تھے تو مجھے کچھ بتاتے تھے جیسے باپ کو بچّے بتاتے ہیں اور مجھے بتانے کا مقصد عام طور پر دعا کروانا ہوتا تھا۔ اسپتال سے بھی دعاؤں کے لیے ان کے S.M.S آتے رہتے تھے، جب تک ان میں طاقت رہی دعاؤں کے لیے مجھے پیغامات بھیجتے رہتے تھے۔

❁ سیکیورٹی اور حفاظتی امور کے معاملات ایک دم سخت ہوجانے کے بعد میں کسی مریض کو اتنا دیکھنے نہیں گیا ہوں گا جتنا ان کو دیکھنے گیا، میں کتنی بار اسپتال پہنچا ان کو دیکھنے کے لیے مجھے گنتی بھی اب یاد نہیں رہی، مجھے یاد آتے تھے اور میں جا جا کر دیکھتا تھا اور فون پر بھی کئی بار میری گفتگو ان سے ہوجاتی تھی۔

❁ بہرحال ہمارے حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری بہت خوبیوں کے مالک تھے اور ایمان داری کی بات ہے کہ بڑی یادیں انہوں نے چھوڑی ہیں، مَدَنی انعامات کے تعلّق سے حاجی زمزم کا مجھ پر بَہُت بڑا احسان ہے، بَہُت بڑا احسان ہے، بَہُت ہی بڑا احسان ہے کہ مَدَنی انعامات اتنے کامیاب نہیں ہورہے

www.dawateislami.net

تھے کیونکہ اس میں عمل کرنے کی بات ہے، پہلے مرکزی مجلس شوریٰ اور دیگر ترکیبیں نہیں تھیں بس میں اکیلا ہی عموماً مدنی انعامات کے لئے کوشش کرتا تھا اور ذمّے داران کی طرف سے کوئی خاص حوصلہ افزائی نہیں ہوتی تھی، حاجی زمزم نے میرا بہت حوصلہ بڑھایا کہ یہ مَدَنی انعامات بہت اچھے ہیں، ان میں بڑا فائدہ ہے، آپ ہمت رکھئے۔ (دراصل شُروع میں یہ ''سُوالات'' کہلاتے تھے، حاجی زم زم نے ہی ان کا نام ''مدنی انعامات'' رکھا!)

❁ **حاجی زمزم** نے جب ''سوالات'' کا نام مَدَنی انعامات رکھا، مَدَنی انعامات عام کرنے کی کوششیں کیں تو یہ دنیا میں کہاں سے کہاں نکل گئے! اور آج **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تنظیمی طور پر مَدَنی انعامات ہمارے مَدَنی کاموں کا بَہُت اہم حصّہ بن چکے ہیں۔ مَدَنی انعامات میرے نفس کے لیے نہیں ہیں، میں نیک نہیں بن سکا اِس کا مجھے ضَرور اعتِراف ہے لیکن مجھے نیکیاں بَہُت پسند ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہم سب نیک بن جائیں۔ حقیقت میں مَدَنی انعامات دعوتِ اسلامی کی روح ہیں، تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس روح کو دعوتِ اسلامی والوں کے اندر اُتارنے میں ہمارے حاجی زم زم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کا بہت بڑا کردار ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

شہزادۂ عطّار کے تأثُّرات

شہزادۂ عطّار حضرت مولانا حاجی ابواُسید عُبید رضا عطّاری مَدَنی مدّظلہ العالی سے محبوبِ عطّار رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو بڑی محبّت تھی، بقولِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ: حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی وفات کا خاندان کے افراد کے بعد جس کو سب سے زیادہ صدمہ پہنچا ہوگا وہ شاید غلامزادہ حاجی عُبید رضا ہوں گے۔ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے وِصال کے بعد **مَدَنی چینل** پر ہونے والے خُصُوصی مَدَنی مکالمے میں بذریعۂ فون شہزادۂ عطّار نے جو کچھ فرمایا وہ بِالتَّصرف عرض ہے:

۞ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی اب محتاجِ تعارُف نہیں رہی، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے باغ کی خوب خوب آبیاری کی، اس کی دیکھ بھال کے لیے مرکزی مجلسِ شوریٰ کی ترکیب کی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس کے لئے چُن چُن کر باغبان رکھے، مرکزی مجلس شوریٰ کا ہر ہر رکن اپنی جگہ ایک اَنمول ہیرا ہے، انہیں میں حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری بھی تھے، ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔

۞ محبوبِ عطّار رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے پیش کردہ مَدَنی انعامات پر عامل تھے، زَبان و آنکھ کے قفلِ مدینہ والے تھے۔

۞ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش تھی کہ میرے اسلامی بھائی مَدَنی

www.dawateislami.net

انعامات والے ہوں، تو حاجی زم زم رضا رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ان مَدَنی انعامات کو لے کر چلے اور ان کی خواہش تھی کہ اسلامی بھائی مَدَنی انعامات پر عمل کریں، زَبان کا آنکھ کا قفلِ مدینہ لگائیں۔

۞ غم خواری کا تو بتانے کی ضَرورت نہیں کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری دکھیاروں کے کس قدر غم خوار تھے اور کس طرح اسلامی بھائیوں سے رابِطہ کر کے ان کی دلجوئی فرماتے تھے، بعض اوقات یہ مجھے بھی sms کرتے تھے کہ ان کا یہ یہ مُعامَلہ ہے آپ ذرا ان سے سلام دعا کرلیں۔ میرے موبائل میں اس طرح کا sms محفوظ ہے کہ ''آپ حاجی زمزم سے رابِطہ فرمالیں، یہ ان کا نمبر ہے۔'' جب کوئی پیچیدہ مسئلہ آتا تو میں ان کی طرف ریفر (Refer) کرتا تھا۔ بعد میں ہماری مشاوَرت ہوجاتی تھی۔

۞ سفر میں ہمارا کافی ساتھ رہا ہے، 1998ء میں ہِند کے سفر میں ہم ساتھ رہے تھے، اسی سال انہوں نے مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف میں اعتِکاف بھی کیا تھا۔ اسی طرح فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد) کے افتِتاح کے موقع پر میری حاضری ہوئی وہاں پر میری چند دن رُکنے کی ترکیب بنی تو میں نے بابا سے عرض کی: اگر مجھے حاجی زمزم مل جائیں تو آسانی ہوجائے گی۔ تو بابا نے حاجی زمزم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کے رُکنے کی بھی ترکیب فرمائی اور اس طرح پنجاب میں میرا رکنا ہوا۔

۞ اسکے علاوہ بھی ہمارا کافی ساتھ رہا ہے رَمَضان المبارک میں، معتکفین سے

www.dawateislami.net

ملاقات کے جَدْوَل میں، اِسی طرح جب سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت ہوتی اُس وَقْت بھی یہ میرے ساتھ ہوتے تھے، ان کی وجہ سے مجھے کافی آسانی ہوگئی تھی، بعض اوقات یہ مجھے sms کرتے تھے کہ آپ ذمّے داران کو یہ sms کردیں تو اِس کی اہمیت بڑھ جائے گی، پھر میں بعض ذمہ داران کو اپنے نمبر سے فارورڈ کرتا تھا۔ یہ اپنا نام نہیں فقط مدنی کام چاہتے تھے کہ بس جس طرح میرے مُرشِد چاہتے ہیں اس طرح کام ہونا چاہیے۔ اَللّٰہ تعالیٰ حاجی زمزم کی مغفِرت فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اراکینِ شوریٰ کے تأثُّرات

حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وِصال کے وقت حسنِ اتفاق سے کئی اراکینِ شوریٰ باب المدینہ میں موجود تھے کیوں کہ ان کے مدنی مشورے چل رہے تھے۔ چنانچِہ مدنی مشورے میں مختلف زاویوں سے محبوبِ عطار رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کا خوب ذکرِ خیر ہوا، اراکینِ شوریٰ نے ان کے بارے میں مختصر طور پر جو تأثُّرات دیئے وہ یہ تھے کہ ❁ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری مُتَحَمِّل مزاج و ہمدرد تھے ❁ ان میں خیر خواہی کا جذبہ تھا ❁ سمجھانے کا انداز جارِحانہ نہیں بلکہ نرم ہوتا تھا ❁ بالخصوص اپنے شہر حیدر آباد کی بُزُرگ شخصیّت تھے ❁ عوام سے گھلنے ملنے والے تھے ❁ عام شخص کا فون بھی رِسیو کرلیتے تھے ❁ فون پر بھی غم خواری کیا کرتے تھے

www.dawateislami.net

❁ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آتے تو کئی اسلامی بھائی ان کو دیکھ کر ملنے پہنچ جاتے اور دعاؤں کیلئے عَرض کرتے ❁ مذاق مسخری سے دُور تھے ❁ سنجیدہ رہتے ❁ خوفِ خدا رکھنے والے تھے اور گناہوں کے ارتکاب سے ڈرتے تھے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دیگر اسلامی بھائیوں کے تأثُّرات

مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال کے بعد کثیر اسلامی بھائیوں نے ان کے بارے میں اپنے تأثُّرات مَدَنی چینل کو بھیجے، ایسے ہی 14 تأثرات ملاحظہ کیجئے: (جملوں میں حسبِ ضَرورت ترمیم کی گئی ہے)

❁ راولپنڈی (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی ارسلان قادری کا کہنا ہے: ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ رکنِ شوریٰ ومحبوب عطار حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری بہت نیک و پرہیز گار اسلامی بھائی تھے، ہم مَدَنی چینل پر جب بھی انہیں دیکھتے تو وہ قفلِ مدینہ کی عینک لگائے رکھتے تھے اور یہ بہت اچھے انداز میں نیکی کی دعوت دیتے اور بہت اچھی زندگی گزاری اور اب مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطاری اور مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے پہلو میں دفن ہوئے

www.dawateislami.net

ہیں، اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

۞ ساہیوال (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی محمد عرفان کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری ہمارے علاقے میں بیان کے لئے تشریف لائے تھے۔ جب بیان کے بعد ہم گاڑی پر ان کو مدینۃ الاولیاء ملتان چھوڑنے کے لئے جارہے تھے تو انہوں نے ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بَہُت اچّھی چّھی باتیں بتائیں اور ہماری تربیت فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی مغفرت فرمائے، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

۞ مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی عبدالقدیر عطّاری کا بیان ہے کہ باغِ عطّار کے گُلاب کے پھول (یعنی حاجی زم زم رضا عطّاری رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ) کا اِس دنیا سے رخصت کا پُر کیف منظر دیکھا تو دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ کاش مجھے بھی ایسی موت مل جائے۔

۞ سردار آباد (فیصل آباد) کے ایک اسلامی بھائی محمد شہباز عطاری کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے میری دُعا ہے کہ مجھے بھی حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری جیسا مَدَنی انعامات کا عامل بنادے۔

۞ واہ کینٹ (پنجاب) کے اسلامی بھائی عبدالخالق عطّاری کا بیان ہے کہ مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے غسل کے

www.dawateislami.net

وَقْت (آنکھ کھول کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھنے والی) مَدَنی بہار نظر آئی تو آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دل میں یہ حسرت پیدا ہوئی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم گناہگاروں کو بھی یہ سعادت نصیب فرمائے، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

❁ باب المدینہ (کراچی) میں خصوصی اسلامی بھائیوں کے ذمّہ دار اسلامی بھائی محمد وسیم عطاری کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے ساتھ بہت وَقْت گزرا جس میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا، آپ اتنے شفیق تھے کہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں، بالخصوص آپ اسلامی بھائیوں کے ضائع ہونے کے مُعامَلے میں بَہُت زیادہ کڑھتے تھے اور ضِیاع سے بچانے کے لئے ہر ایک کو اپنا محبوب بنا کر رکھتے تھے، آپ بالخصوص آنکھوں کے **قفلِ مدینہ** کا بہت ذہن دیتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو اَعْلٰی عِلِّیِّین میں جگہ عطا فرمائے، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

❁ شفا انٹرنیشنل اَسپتال اسلام آباد کے نیوروسرجن ڈاکٹر شاہد عطّاری کا بیان ہے کہ: حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری یقیناً ایک مخلص مبلّغ تھے، انہوں نے زندگی کے کئی مُعامَلات میں میری رہنمائی فرمائی، مرشد سے محبت اور اطاعت کا ذہن دیا۔ ان کا اس دنیا سے چلے جانا بہت بڑا المیہ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ انکے درجات بلند فرمائے، **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

www.dawateislami.net

۞ زم زم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ) مجلسِ مالیات کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی محمد شاہد عطّاری کا بیان ہے کہ محبوبِ عطّار رکنِ شوریٰ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری جب بھی مکتب میں تشریف لاتے تو نگاہیں جھکائے رکھتے، دھیمی آواز میں بات کرتے اور فکرِ مدینہ کا ذِہن دیا کرتے تھے۔

۞ زم زم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ) میں حفاظتی اُمور کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کو جب بھی دیکھا مُتَواضِع (یعنی عاجزی کرنے والا) ہی پایا۔

۞ مدینۃ الاولیاء ملتان (پنجاب) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ **مَدَنی چینل** پر خصوصی مَدَنی مکالمے میں سیرتِ محبوب عطار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے متعلق سن کر قلبی خوشی حاصل ہوئی اور اعمالِ صالحہ کا جذبہ نصیب ہوا۔ میں نے نیّت کی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ میری کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوگی۔

۞ قُصُور (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نادر رضوی کا بیان ہے کہ **مَدَنی چینل** پر مرحوم رکنِ شوریٰ محبوبِ عطار تاجدار مَدَنی انعامات حاجی زمزم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کی سوانحِ حیات سُن کر جنازے اور تدفین کے پُر کیف مناظر دیکھ کر میری قلبی کیفیت تبدیل ہوگئی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تاحیات عمامہ سجانے کی نیت کی ہے۔

www.dawateislami.net

۱۲۰ زم زم بھائی نے مجھے بچا لیا

زم زم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی غلام فرید عطّاری کا بیان ہے کہ محبوبِ عطار رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے مجھے بدمذہبوں کے چُنگل سے چھڑا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے مَدَنی ماحول میں تقریباً بیس سال ہوگئے، میں 17 سال سے ایک ہی مسجِد میں امامت کرنے کی سعادت پا رہا ہوں، یہ میرے زم زم بھائی کا صدقہ ہے، اللہ تعالٰی مجھے ایمان پر عافیت کے ساتھ موت نصیب کرے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بَقِیَّہ عُمر مَدَنی کام کرتے ہوئے گزاروں گا

مِٹھیاں (کھاریاں، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی محمد سعید عطاری نے مدنی چینل کو اپنے تأثرات کچھ یوں ریکارڈ کروائے کہ مجھے اٹھارہ سال ہوگئے دعوتِ اسلامی میں کچھ خاص کام نہیں کرسکا، مدنی چینل پر حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری کا ذکرِ خیر دیکھ کر ان کے کام کی مَدَنی بہاریں اور ایصالِ ثواب کے خزانے دیکھ کر میں نیت کرتا ہوں کہ جو عمر باقی بچی ہے اب خوب خوب دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کروں گا اور اسی جمعے سے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت بھی کرتا ہوں۔

www.dawateislami.net

مَدَنی کام کیا کروں گی

صادِق آباد (پنجاب) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ پہلے میں دعوتِ اسلامی کا خوب مَدَنی کام کیا کرتی تھی، مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کر کے جمع کرواتی اور روزانہ **فیضانِ سنّت** سے چار ''گھر درس'' دیا کرتی تھی، پھر میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا اور میں ہمت ہار بیٹھی اور سارا مَدَنی کام چھوڑ دیا۔ مَدَنی انعامات کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کے وصال پر مَدَنی چینل کے ذریعے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ وارکینِ شوریٰ کی ان کے لئے مَحَبَّتیں، مَدَنی قافِلوں اور اِیصالِ ثواب کی بہاریں دیکھ کر میں نے پکی نیت کی ہے کہ اب میں دوبارہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنا شروع کردوں گی، اَللّٰہ ربّ العزت مجھے اس پر استقامت عنایت فرمائے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۲۱ محبوبِ عطّار پر انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائی کے تاثرات وحکایات

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی محمد نعیم عطّاری کے بیان کا لبِّ لباب ہے کہ یہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ گناہ گار پر بڑا احسان ہے اور اس کا

www.dawateislami.net

فضلِ عظیم ہے کہ مجھے آج سے تقریباً 21 سال پہلے ہیرآباد (زم زم نگر حیدرآباد) کے علاقے کی ذمّے داری ملی اور میں نے جب وہاں مَدَنی کام کی شُروعات کی تو کسی نے مجھ سے کہا کہ یہاں پر جاوید بھائی[1] رہتے ہیں جو پہلے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے لیکن اب دُور ہو چکے ہیں مگر ہیں بہت سمجھدار! آپ ان سے ملاقات کرلیں ہوسکتا ہے وہ دوبارہ ماحول میں آجائیں۔ جب میں کچھ اسلامی بھائیوں کو ساتھ لے کر حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کے گھر پہنچا اور ان سے ملاقات کی تو انہوں نے فوراً ہماری دعوت قبول کی اور **مَدَنی ماحول** سے دوبارہ وابَستہ ہوگئے اور اتنے اچھے انداز میں مَدَنی کام کیا کہ ہمیں ان پر رشک آتا تھا کہ **ماشاءاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہوں نے ہم سب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ان میں شکریہ ادا کرنے کا اتنا جذبہ تھا کہ 21 سال میں جب بھی میری ان سے ملاقات ہوتی یا میں ان کے ساتھ ہوتا تو دوسروں سے میرا تعارُف اِس طرح کرواتے کہ یہ میرے محسن ہیں اور ان کا مجھ پر احسان ہے کہ یہ مجھے مَدَنی ماحول میں لائے، یہ میرے استاد ہیں اور ان کی یہ کیفیت آخر تک رہی۔ میں بارہا ان کو روکتا تھا لیکن یہ فرماتے: ''اگر آپ نے مجھ پر انفرادی کوشش نہ کی ہوتی تو نہ جانے میں آج کہاں ہوتا!'' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی انعامات

مدینہ

[1] : حاجی: زم زم رضا عطاری کا نام پہلے جاوید تھا شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے تبدیل کر کے ان کا نام محمد کر دیا اور عُرف یعنی پہچان کیلئے عام نام ''زم زم رضا'' رکھا۔

www.dawateislami.net

کے تاجدار، محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ جو اسلامی بھائی مدنی ماحول سے دور ہو گئے ہوں، انہیں فراموش نہ کریں، ان پر ضرور انفرادی کوشش فرمائیں کہ بعض ان میں انمول ہیرے تو بعض روشن ستارے بن کر ابھر سکتے ہیں جس سے اُن کی اور آپ کی آخرت سنور سکتی ہے۔ مدنی انعام نمبر 55 کے مطابق ہفتے میں کم از کم ایک بچھڑے ہوئے اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کرنی ہوتی ہے۔ آپ بھی اس مدنی انعام پر عمل کیجئے، شاید زم زم بھائی نُما کوئی چمکدار ہیرا آپ کے بھی ہاتھ لگ جائے!

مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے

زم زم نگر حیدر آباد کے اسلامی بھائی مزید فرماتے ہیں کہ حاجی زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری نئے اور پرانے اسلامی بھائیوں کو یہ ترغیب دیتے رہتے تھے کہ آپ اپنے آپ کو مَدَنی ماحول سے وابستہ رکھیں اور مَدَنی کام کرتے رہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

۱۲۲ ڈاکوؤں سے حفاظت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے، سنّتوں پر عمل کرنے، نیکیوں کا ثواب کمانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہیے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھیے، سنّتوں پر عمل کرتے رہیے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریے اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہیے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ نیک بندوں سے لوگ مَحَبَّت کرتے ہیں یہاں تک کہ بسا اوقات ڈاکو بھی نیک بندوں کا احترام کرتے ہوئے انہیں لُوٹنے سے باز رہتے ہیں، ایسی ہی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ کیجئے: چنانچہ تاجدارِ مَدَنی انعامات مبلغِ دعوتِ اسلامی ورکن شوریٰ حاجی ابوجنید زم زم رضا عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ ایک بار میں جیب میں کافی رقم لئے حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) سے بابُ المدینہ کراچی آنے کیلئے بس میں سُوار ہوا۔ بس ابھی بمشکل آدھا گھنٹہ چلی ہوگی کہ اچانک مختلف نِشستوں سے چار پانچ افراد ایک دم اسلحہ (اَس۔لَ۔حہ) تان کر

www.dawateislami.net

کھڑے ہو گئے۔ان میں جو سب سے قد آور تھا اُس نے لپک کر ڈرائیور کو ایک زور دار طمانچہ جڑ دیا اور اسے دھکیل کر ڈرائیونگ سیٹ پر قابض ہو گیا، بَس ایک کچّے راستے میں اُتار دی گئی، اب **ڈاکوؤں** نے چلتی بس میں ہر ایک کی جامہ تلاشی لینی اور لوٹنا شُروع کر دیا۔بس میں شدید خوف و ہراس تھا، میں بھی ایکدم سہما ہوا تھا، میری اگلی نِشَست پر مضبوط قد و قامت کے نوجوان بیٹھے تھے اور مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ڈاکوؤں کے خلاف مُزاحَمت کریں اور وہ گولی چلا دیں۔بہر حال میں نے احتیاطاً تجدیدِ ایمان کرنے کے بعد آنکھیں بند کر لیں، میرے برابر جو صاحِب بیٹھے ہوئے تھے ایک **ڈاکو** نے اُن کی تلاشی لی اور جو ہاتھ آیا چھین لیا مگر مجھے ہاتھ نہ لگایا، دوسرا **ڈاکو** آیا اُس نے بھی انہیں صاحِب کی تلاشی لی، مزید اُن کی کسی جیب سے 100 روپے کا نوٹ برآمد ہوا وہ بھی لُوٹ لیا اور مجھے چھیڑے بغیر جانے لگا، تیسرے **ڈاکو** نے میری طرف اشارہ کر کے آواز دی **مولانا صاحِب کو مت لُوٹنا** یہ دیکھ کر میرے پیچھے بیٹھے ہوئے کسی پیسنجر نے موقع پا کر اپنی رقم کی گڈّی میری پیٹھ کی طرف کُرتے کے اندر سَرکا دی، کسی خاتون نے پیچھے سے سونے کا لاکِٹ نیچے میرے پاؤں کی طرف پھینک دیا (اِس کا علم مجھے بعد میں ہوا) بہر حال **ڈاکو** لوٹ مار کرنے کے بعد بس سے اُترے اور فِرار ہو گئے۔اب بس کے لُٹے ہوئے پیسنجروں کی آواز نکلی، شور وغل اور واویلا شُروع ہو گیا، کسی نے میری طرف اشارہ کر کے چِلّا کر کہا: اِس مولانا کو پکڑ لو یہ **ڈاکوؤں کا آدمی** معلوم ہوتا ہے کیوں کہ ہم سب کو لُوٹا اس کو نہیں لوٹا، میں ڈر گیا کہ اب گئے! یہ لوگ کہیں مجھے توڑ پھوڑ نہ ڈالیں، یکا یک غیبی مدد یوں آئی

www.dawateislami.net

کہ انہیں مسافروں میں سے کسی نے کچھ اس طرح کہا: نہیں نہیں بھائیو! یہ شریف آدمی ہے، اِس کا لباس اور چہرہ نہیں دیکھتے! بس اِس کی نیکی آڑے آگئی اور بچ گیا، ہم لوگ گنہگار ہیں، ہمیں گناہوں کی سزا ملی ہے۔

مرحوم حاجی زم زم کا مزید بیان ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلے ڈاکوؤں سے حفاظت ہوئی اور بعد میں لُٹے ہوئے مسافروں کی طرف سے آنے والی شامت دُور ہوئی۔ یہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت کی ''مَدَنی بہار'' ہے کہ میں داڑھی، زلفوں اور عمامہ شریف کا تاج سجائے سنتوں بھرے لباس میں ملبوس رہتا ہوں ورنہ مجھے بھی شاید بے دردی سے لوٹ لیا جاتا۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں فُل ماڈرن رہتا اور اسٹیج ڈراموں میں کام کیا کرتا تھا۔ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کرم ہوا کہ مجھ گنہگار کو دعوتِ اسلامی نے **توبہ** کا راستہ دکھایا، نمازی بنایا، سنّتوں کا رنگ چڑھایا، حُضُور **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سلسلے میں مُرید بننے کا شَرَف دلایا، نیک بننے کے نُسخے یعنی **مَدَنی اِنعامات** کا عامِل اور اپنے پیر صاحِب کی طرف سے ملنے والے ''شجرۂ قادِریہ رضویہ'' کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھنے والا بنایا جِس میں ایک وِرد یہ بھی ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ یعنی **اللہ** تَعَالٰی کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔ (ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں، اوّل آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے) **فضیلت**: یہ دعا جو روزانہ صبح و شام تین تین بار پڑھ

www.dawateislami.net

لے اُس کے دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں (یعنی حاجی زم زم رضا) روزانہ صبح وشام یہ وِرد پڑھتا ہوں، میرا حُسنِ ظن ہے کہ ڈاکوؤں سے حفاظت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اِسی وِرد کی بَرَکت سے ہوئی ہے۔ جب دنیا میں اِس کا یہ ثَمَر (یعنی فائدہ) ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرتے وَقت ایمان بھی سلامت رہے گا۔ میری تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے مَدَنی التجا ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں اور **مکتبۃُ المدینہ** سے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ حاصِل کر کے اُس کے مطابِق زندگی گزارنے کی کوشش کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب **مَدَنی بہاریں** ہیں! مذکورہ وِرْد کرنے کے اوقات یعنی ''صبح وشام'' کی تعریف بھی سمجھ لیجئے، چُنانچِہ **مکتبۃُ المدینہ** کے مطبوعہ **شجرۂ قادِریہ رضویہ** صَفْحہ 10 پر ہے: آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ''**صُبح**'' ہے۔ اس سارے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وَقتِ ظُہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک ''**شام**'' ہے۔ اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔ (نیکی کی دعوت، ص۲۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اِیصالِ ثواب کی تفصیل

مَدَنی چینل کے ناظِرین، جامعات المدینہ ومدارس المدینہ کے طلبہ وطالبات اور دیگر اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی جانب سے مَدَنی انعامات کے تاجدار محبوبِ عطار رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری کو اِیصالِ ثواب کی تفصیل

ایصالِ ثواب	تعداد	تعداد الفاظ میں
قرآنِ پاک	9074623	(نوے لاکھ چوہتر ہزار چھ سو تیئس)
ذِکرُ اللّٰہ	318258559	(اکتیس کروڑ بیاسی لاکھ اٹھاون ہزار پانچ سو انسٹھ)
سورۃ الفاتحۃ	3363755	(تینتیس لاکھ تریسٹھ ہزار سات سو پچپن)
سورۃ البقرۃ	206	(دوسو چھ)
سورۃ الرحمٰن	40971	(چالیس ہزار نو سو اِکہتّر)
سورۃ المزمل	63315	(تریسٹھ ہزار تین سو پندرہ)
سورۃ المدثر	430	(چار سو تیس)
سورۃ السجدۃ	103	(ایک سو تین)
سورۃ محمد	35	(پینتیس)
سورۃ التَّغَابُن	1	(ایک)
سورۃ الدُّخَان	38650	(اڑتیس ہزار چھ سو پچاس)
سورۃ الْکَھْف	378	(تین سو اٹھتّر)
سورۃ الْکَوْثَر	1015	(ایک ہزار پندرہ)
سورۃ الاخلاص	1821071	(اٹھارہ لاکھ اکیس ہزار اِکہتّر)

www.dawateislami.net

سورہ الکافرون	2361	(دو ہزار تین سو اکسٹھ)
سورۃ الطارق	400	(چار سو)
سورۃ الناس	3549	(تین ہزار پانچ سو انچاس)
سورۃ الفلق	1833	(اٹھارہ سو تینتیس)
دیگر سورتیں	1431172	(چودہ لاکھ اکتیس ہزار ایک سو بہتر)
مختلف سپارے	25901	(پچیس ہزار نو سو ایک)
دلائل الخیرات	26	(چھبیس)
درودِ تُنَجِّینا	1643	(سولہ سو تینتالیس)
درود لکھی	20	(بیس)
درود تاج	1039	(ایک ہزار انتالیس)
درودِ ابراہیمی	121	(ایک سو اکیس)
درودِ غوثیہ	25	(پچیس)
کنز الایمان پڑھنے کی نیت	70	(ستر)
آیتُ الکرسی	511178	(پانچ لاکھ گیارہ ہزار ایک سو اٹھتر)
اِستِغفار	4931559	(انچاس لاکھ اکتیس ہزار پانچ سو انسٹھ)
متفرق نوافل	37100	(سینتیس ہزار ایک سو)
گھر درس	24	(چوبیس)
نفلی روزے	60	(ساٹھ)
نفلی طواف	12	(بارہ)
اِعتکاف	476	(چار سو چھہتر)
آیتِ کریمہ	162824	(ایک لاکھ باسٹھ ہزار آٹھ سو چوبیس)

www.dawateislami.net

عَہد نامہ	183	(ایک سو تراسی)
ختمِ قادریہ	2	(دو)
مدنی قافلوں کا ثواب	13526	(تیرہ ہزار پانچ سو چھبیس)
اسلامی بہنوں کے قفلِ مدینہ کا ثواب	60	(ساٹھ)
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ثواب	317	(تین سو سترہ)
فکرِ مدینہ کا ثواب	240	(دو سو چالیس) دن
رسائل تقسیم کرنے کا ثواب	20,029	(بیس ہزار انتیس)
عمرہ	159	(ایک سو انسٹھ)
حج	49	(انچاس)
متفرق مدنی کام	30	(تیس)
جامعۃ المدینہ میں داخلے کی نیت	14	(چودہ)
نیکی کی دعوت	14	(چودہ)
مدنی مذاکرے	63	(تریسٹھ)
فکرِ مدینہ کرنے کی نیت کرنے والی اسلامی بہنوں کی تعداد	8	(آٹھ)
قفلِ مدینہ لگانے کی نیت کرنے والی اسلامی بہنوں کی تعداد	80	(اسی)

www.dawateislami.net

شرعی پردہ کرنے کی نیت کرنے والی اسلامی بہنوں کی تعداد	19	(انیس)
زلفیں رکھنے کی نیت	161	(ایک سو اکسٹھ)
زبان کا قفلِ مدینہ	227	(دو سو ستائیس)
پیٹ کا قفلِ مدینہ	191	(ایک سو اکانوے)
ہر ماہ کم از کم 12 نمازی بنانے کی نیت	136	(ایک سو چھتیس)
روزانہ ایک رسالہ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پڑھنے کی نیت	119	(ایک سو انیس)
روزانہ مدنی چینل کم از کم (1 گھنٹہ 12 منٹ) دیکھنا اور کم از کم 12 کو دیکھنے کی دعوت دینا	336	(تین سو چھتیس)
دیگر سورتیں	9341946	(ترانوے لاکھ اکتالیس ہزار نو سو چھیالیس)
متفرق پارے	88405	(اٹھاسی ہزار چار سو پانچ)
وقفِ مدینہ	6	(چھ)
چاند رات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی تربیتی کورس 63 دن	110	(ایک سو دس)
چاند رات سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلہ کورس 41 دن	133	(ایک سو تینتیس)

www.dawateislami.net

چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 30 دن مدنی قافلے میں سفر	367	(تین سو سرسٹھ)
چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 12 دن مدنی قافلے میں سفر	880	(آٹھ سو اسی)
شبِ جمعہ کے اجتماع کے لیے روزانہ 2 کو دعوت دینے کی نیت	480	(چار سو اسی)
چاندرات سے ہاتھوں ہاتھ 3 دن مدنی قافلے میں سفر	3099	(تین ہزار ننانوے)
ہفتہ وار تربیتی حلقے میں شرکت	205	(دو سو پانچ)
ہر ماہ 3 دن کا مدنی قافلہ	167	(ایک سو سرسٹھ)
ہفتہ وار یومِ تعطیل اعتکاف میں شرکت	224	(دو سو چوبیس)
مستقل عمامہ شریف کی نیت	155	(ایک سو پچپن)
بیان/مدنی مذاکرہ (آڈیو/ویڈیو) سننے کی نیت	606	(چھ سو چھ)
داڑھی شریف کی نیت	186	(ایک سو چھیاسی)
مدنی لباس کی نیت	597	(پانچ سو ستانوے)

مدنی التجاء

"محبوبِ عطّار کی 122 حکایات" کو پڑھنے اور فائدہ اٹھانے والے تمام اسلامی بھائیوں کی خدمت میں اس کے مؤلف و معاونین کے لئے بے حساب مغفرت و عافیت کی دعا کی درخواست ہے۔

www.dawateislami.net

پھر توجہ بڑھا میرے مرشِد عطار پیا

کے 26 حروف کی نسبت سے استغاثہ کے 26 اشعار

(از محبوبِ عطار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری)

پھر توجہ بڑھا میرے مرشِد پیا — نظریں دِل پہ جما میرے مرشِد پیا
نفس حاوی ہوا حال میرا بُرا — تجھ سے کب ہے چھپا میرے مرشِد پیا
اب لے جلدی خبر تیری جانب نظر — میں نے لی ہے لگا میرے مرشِد پیا
سخت دل ہوچلا اب کیا ہوگا میرا — دے دے دِل کو جِلا میرے مرشِد پیا
تیری بس اک نظر دل پہ ہوجائے گر — پائے گا یہ شِفاء میرے مرشِد پیا
ایسی نظریں جھکیں پھر کبھی نہ اٹھیں — دے دے ایسی حیا میرے مرشِد پیا
گر میں چپ نہ رہا بولتا ہی رہا — نامہ ہوگا سیاہ میرے مرشِد پیا
بس تِری یاد ہو دِل میرا شاد ہو — مجھ کو مَے وہ پِلا میرے مرشِد پیا
ایسا غم دے مجھے ہوش ہی نہ رہے — مست اپنا بنا میرے مرشِد پیا
ہر بُرے کام سے خواہشِ نام سے — دور رکھنا سدا میرے مرشِد پیا
مجھ گنہگار کو اس خطاکار کو — تُو ہی مخلص بنا میرے مرشِد پیا
شہوتوں کی طلب ختم ہوجائے اب — کردو تقویٰ عطا میرے مرشِد پیا
جو ملے شکر ہو کل کی نہ فکر ہو — ہو قناعت عطا میرے مرشِد پیا
ڈال دی قلب میں عظمتِ مصطفیٰ — تُو رضا کی ضیاء میرے مرشِد پیا

www.dawateislami.net

گلشنِ سنّیت پہ تھی مظلومیت تُو نے دی ہے بقا میرے مرشِد پیا
تیرا احسان ہے سنّتیں عام ہیں دیں کا ڈنکا بجا میرے مرشِد پیا
حکمتوں سے تری ہر سُو دھوم پڑی تُو جمالِ رضا میرے مرشِد پیا
ہے یہ فضلِ خدا کہ ہے تجھ پہ فدا بچہ ہو یا بڑا میرے مرشِد پیا
ہوں نمازیں ادا پہلی صف میں سدا ہو خُشوع بھی عطا میرے مرشِد پیا
نفل سارے پڑھوں اور ادا میں کروں سنتِ قبلیہ میرے مرشِد پیا
باوضو میں رہوں، اک رکوع بھی پڑھوں کنزالایماں سدا میرے مرشِد پیا
پورے دن ہو نصیب سبز عمامہ شریف سنتِ دائما میرے مرشِد پیا
قافلوں میں سفر کرلوں میں عمر بھر جذبہ ہو وہ عطا میرے مرشِد پیا
مجھ سے بدکار سے اس گناہ گار سے رہنا راضی سدا میرے مرشِد پیا
آخری وَقْت ہے اور بڑا سخت ہے میرا ایماں بچا میرے مرشِد پیا
اِک عجب تھا مزا جب یہ تیرا گدا تیری جانب چلا میرے مرشِد پیا

مَدَنی مشورہ: یہ اشعار یاد کرلیں اور روزانہ چند منٹ تصورِ مرشد ضرور کریں اور یہ اشعار پڑھیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود دیکھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
دُرود شریف کی فضیلت	6	مدنی خلیئے میں رہا کرتے	31
بادشاہوں کی ہڈیاں	7	علمِ دین سیکھنے کا جذبہ	32
محبوبِ عطار کی ولادت و رِحلت	10	مدنی مذاکرے میں شرکت کا شوق	33
نکاح و اولاد	11	مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کا انداز	33
کچھ لوگوں کا دین کیلئے وقف ہونا ضروری ہے	12	مدنی مذاکرے کی کیا بات ہے!	33
خدمتِ دین کیلئے وقف ہونے والے کی عظمت	13	میں نے گناہوں سے توبہ کرلی	35
تربیتِ اولاد	13	200 مدَنی مذاکرے	35
تربیت اولاد کی اہمیت	14	شدید بیماری میں بھی نماز کی فِکر	36
مزاج میں نرمی	16	شدید زخمی حالت میں نماز	37
اپنے بچوں تک سے معافی مانگ لیتے	16	تیمّم کا انتظام کرلیجئے	37
کسی کا دل نہ دُکھے	16	سفر میں بھی نمازوں کا خیال رکھتے	38
مومن کی شان کا بیان بزبانِ قرآن	17	نماز فرض ہے	38
غصہ روکنے کی فضیلت	17	نماز کی اہمیت کا بیان	39
غصہ پینے والے کے لئے جنتی حور	18	بے نمازی کا ہولناک انجام	40
بچوں کی امی کا شکریہ ادا کیا	18	سر کچلنے کی سزا	40
لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت	19	سیاہ خچر نما بچھو	41
سب سے پہلے والدۂ محترمہ کی زیارت کرتے	19	مطالعے کا شوق	41
والدہ کی قدم بوسی کی منفرد حکایت	20	شدید بیماری میں بھی رسالے کا بغور مطالعہ کیا	42
روزانہ جنت کی چوکھٹ چومئے	20	نئی کُتُب و رسائل شائع ہونے پر بہت خوش ہوتے	43
والدہ کی اطاعت کی	21	کتابیں پڑھنے کی ترغیب دلایا کرتے	44
ماں کے حق کی اہمیت	22	خاموش رہنا ایک طرح کی عبادت ہے	45
مدنی ماحول سے کیسے وابستہ ہوئے؟	22	''خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے'' کی وضاحت	46
دعوتِ اسلامی میں ذمے داریوں کی تفصیل	26	خاموشی کے 60 سال کی عبادت سے بہتر ہونے کی وضاحت	46
محبوبِ عطّار کی تنظیمی ذمے داریاں	26	لکھ کر بات کرنے کی عادت	47
محبوبِ عطّار کی اپنے پیر و مرشد سے عقیدت	27	لکھ کر بات کرنا کیسے شروع کیا	48
چھپ چھپ کر زیارت کیا کرتے	28		
عیدیں اور بڑی راتیں بابا کی صحبت میں گزارتے	29		
چہرہ کھل اٹھتا	30		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
نگاہیں نیچی رکھنے کی اہمیت	49	بیماری میں بھی خوش اخلاق رہے	73
قفلِ مدینہ کا عینک	50	مسکرا کر بات کرنا سنّت ہے	74
نرسوں کی وجہ سے آنکھیں بند کر لیتے	52	نومسلم پر انفرادی کوشش	74
مَطار پر نگاہوں کی حفاظت	53	محبوبِ عطّار کا تعزیت کا انداز	76
آنکھوں پر سبز پٹی باندھ لی!	53	حاجی زم زم ہمارے گھر تشریف لے آئے	78
آنکھوں کے قفلِ مدینہ کی مشق کروایا کرتے	54	ہاتھ کی سوجن جاتی رہی	79
جامعۃ المدینہ کے طالب العلم کے تاثرات	55	بغیر آپریشن شفا مل گئی	80
نیکی کی دعوت کے کارڈ سینے پر سجایا کرتے تھے	56	دعائے معروف کرخی کی برکت	81
بارگاہِ رسالت میں غیبت کش کارڈ کی مقبولیّت	57	مال سے بے رغبتی	83
تحائف سے نوازتے	58	ذاتی سواری نہیں تھی	83
چٹائی پر سوتے تھے	59	مدنی کاموں میں مصروفیت	84
سوتے وقت چہرہ قبلے کی طرف رکھنا سنّت ہے	60	اسکول کے اوقات میں رابطہ نہ فرمائیں	86
قبلہ سمت بیٹھنے کی کوشش فرماتے	60	مدنی قافلے میں سفر کا شوق	86
محبوبِ عطّار کی اشک باریاں	61	زم زم بھائی گلگت والے	87
خوفِ خدا سے رونے کی فضیلت	63	مدنی قافلے میں حاجی زم زم کی مدنی بہار	88
اسلامی بھائی کی نیند میں خلل نہ پڑے	64	قبر کا تصور	89
پاؤں پکڑ کر معافی مانگی	65	گناہوں سے بچنے کا ذہن دیا کرتے	91
شکر رنجی کے بعد معذرت کی	65	پچیسویں اور چھبیسویں کی بہاریں	92
معافی کے لئے سفارش کروائی	66	محبتِ مرشد بڑھانے کا نسخہ	92
مسجد کا ادب	67	ہر ماہ یومِ رضا کی دھوم	93
نیلے رنگ کا لوٹا استعمال نہیں کرتے تھے	67	ہر ماہ ولادتِ امیرِ اہلسنّت کی دھوم	93
مدنی انعامات کے تاجدار کی عاجزی	68	امیرِ اہلسنّت کے مدنی پھول اور مدنی انعامات	95
حافظِ قرآن کی تعظیم	69	کس کے لئے کتنے مدنی انعامات؟	95
صبر و رضا کا پیکر	70	محبوبِ عطّار سراپا ترغیب تھے	96
میں نے انہیں صابر پایا	70	مدنی انعامات کے لئے انفرادی کوشش	97
مایوسی کے الفاظ نہیں بولتے تھے	71	مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کر رہے تھے	98
صبر کرنا چاہئے	71	سرسبز و شاداب باغ	99
مصیبت کی حکمت	72	مجھے مدنی ماحول کی برکتیں نصیب ہوئیں	101
پریشان نہ ہونے دیا	73	پان والے پر انفرادی کوشش	102

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
ڈاکٹر کی مدنی ماحول سے وابستگی	103
انفرادی کوشش کی اہمیت	107
سفرِ مدینہ	109
مشہور عاشقِ رسول علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی کا اندازِ ادب	110
رومال پر اشعار لکھ کر مدینے شریف بھیجے	112
اُسے غوث پاک کی زیارت ہوئی تھی	113
مرضُ الموت میں بھی دوسرے مریض کی دلجوئی	114
فون کر کے خیریت دریافت کرتے	115
کینسر کے مریض کی عیادت	116
میری عیادت کے لئے سب سے زیادہ فون انہوں نے کئے	117
فرض علوم کورس کے طالبِ علم کی عیادت	118
پرانے رفیق کی عیادت	118
سحری پیش کی	119
اپنا لحاف مجھے پیش کر دیا	120
جامعۃ المدینہ کے طالب العلم کی خیر خواہی	121
بیماری کے عالم میں بھی محروم نہیں لوٹایا	121
مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے	122
حاجت روائی کا جذبہ	123
ولیمے میں زیادہ رقم دلوائی	124
شاید میں جامعہ چھوڑ دیتا	124
دُکھیاروں کی حاجت روائی کی جھلکیاں	125
سر کا درد ختم ہو گیا	126
غمزدوں کی دلجوئی	127
بیماری میں بھی دکھیاروں کی خیر خواہی	128
محبوبِ عطّار کی انفرادی کوشش کی مدنی بہار	129
غریبوں کا دل خوش کیا	130
مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا انعام	131
کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے والے 9 کام	132
دعوتِ اسلامی کے ذمے داران کیلئے لائقِ تقلید	132
کبھی کبھار خوش طبعی بھی فرماتے	133
بات نہ ماننے پر ناراض نہیں ہوئے	133
ان کی صحبت میں تاثیر تھی	135
رکشا ڈرائیور پر انفرادی کوشش	135
بروقت حوصلہ افزائی	136
استقامت کا مدنی نسخہ	138
جب علاقائی نگران سے ذیلی نگران بنایا گیا	139
انوکھی آرزو	140
باطنی تربیت بھی فرماتے	141
میری سستی کو چستی میں بدل دیا	142
آخرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے	143
نام ونمود کی خواہش سے کوسوں دور تھے	143
ربڑی کا تحفہ	145
زم زم کا مطلب ہے: ''رُک رُک''	145
رسالے کی آمد پر بے حد خوش ہوئے	146
کھانا ساتھ کھاتے	146
نازک حالت میں بھی صابر رہے	147
بیماری میں بھی اعتکاف کرنے کی خواہش	147
مدنی چینل پر اعلانِ وفات اور دعائے مغفرت	148
ایصالِ ثواب کی ترغیب	150
''فیضانِ زم زم'' مسجد بنانے کی نیتیں	151
پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے	152
غسل دینے کی ترکیب	154
نمازِ جنازہ	154
صحرائے مدینہ بابُ المدینہ میں تدفین	157
حاجی مشتاق کی حاجی زم زم سے ملاقات	161
میت کی اُلٹی آنکھ کچھ کچھ کھل گئی!	162

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
جنات کی اشک باری	163	ایصالِ ثواب کیلئے مدنی قافلوں میں سفر	175
خواب میں تشریف لے آئے	165	عبرت انگیز بات	176
بعد وفات حاجی زم زم نے خواب میں آ کر خبر دی کہ.....	165	شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت کے تأثرات	176
میں نمازِ عصر پڑھنے لگا ہوں	166	شہزادۂ عطّار کے تأثرات	180
قبر میں تلاوتِ قرآن کر رہے ہیں	167	اراکینِ شوریٰ کے تأثرات	182
حاجی زم زم کو روضۂ اطہر کے قریب دیکھا	167	دیگر اسلامی بھائیوں کے تأثرات	183
نیک خواب بشارتیں ہیں	168	زم زم بھائی نے مجھے بچالیا	187
مدنی اہتمام	169	بقیہ عمر مدنی کام کرتے ہوئے گزاروں گا	187
اچھے خواب بیان کرنے کی اجازت	170	مدنی کام کیا کروں گی	188
خواب بیان کرنے میں کیا نیت ہونی چاہئے؟	170	محبوبِ عطّار پر انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائی کے تأثرات وحکایات	188
جھوٹا خواب بیان کرنے والے کا انجام	172	مدنی ماحول سے وابستہ رہئے	190
خواب کی چار قسمیں	172	ڈاکوؤں سے حفاظت	191
مزار شریف بنانے کا اعلان	173	ایصالِ ثواب کی تفصیل	195
ایامِ مبلغینِ دعوتِ اسلامی منانے کا عزم	174	پھر توجہ بڑھا میرے مرشد عطار پیا	200
المدینہ لائبریریوں کا قیام	174		

مآخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ قرآن کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت، ۱۴۲۱ھ
الموطا	امام مالک بن انس، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
الفردوس بمأثور الخطاب	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریۃ بیروت، ۱۴۲۶ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ

www.dawateislami.net

المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۵ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
شرح مسلم	امام محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۰۱ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
فتاویٰ ہندیہ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۱ھ
ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
الدرالمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۱۴۱۸ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
نماز کے احکام	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اسلامی بہنوں کی نماز	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مکارم الاخلاق	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
عیون الحکایات	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ
کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دارمکتبۃ الحیاۃ للطباعۃ والنشر بیروت، ۱۹۸۵ء
تنبیہ المغترین	امام عبدالوہاب بن احمد الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۵ھ
روض الریاحین	امام عبداللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
احیاء علوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت، ۲۰۰۰ء
مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
قرۃ العیون بیلیہ الروض الفائق	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۶ھ
شجرۂ قادریہ رضویہ	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
انوارِ قطب مدینہ	جناب خلیل احمد رانا صاحب	برکاتی پبلیشرز باب المدینہ کراچی
عاشقانِ رسول کی 130 حکایات	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
بادشاہوں کی ہڈیاں	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
163 مدنی پھول	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
لقط المرجان فی احکام الجان	امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۰۶ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ 40 کُتُب و رسائل

01.....غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (صفحات:106)
02.....تکبر (صفحات:97)
03.....فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (صفحات:87)
04.....بدگُمانی (صفحات:57)
05.....تنگ دستی کے اسباب (صفحات:33)
06.....نور کا کھلونا (صفحات:32)
07.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش (صفحات:49)
08.....فکرِ مدینہ (صفحات:164)
09.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (صفحات:32)
10.....ریاکاری (صفحات:170)
11.....قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت (صفحات:262)
12.....عشر کے احکام (صفحات:48)
13.....توبہ کی روایات و حکایات (صفحات:124)
14.....فیضانِ زکوٰۃ (صفحات:150)
15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (صفحات:66)
16.....تربیتِ اولاد (صفحات:187)
17.....کامیاب طالبِ علم کون؟ (صفحات:63)
18.....ٹی وی اور موویز (صفحات:32)
19.....طلاق کے آسان مسائل (صفحات:30)
20.....مفتیٔ دعوتِ اسلامی (صفحات:96)
21.....فیضانِ چہل احادیث (صفحات:120)
22.....شرح شجرہ قادریہ (صفحات:215)
23.....نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (صفحات:39)
24.....خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (صفحات:160)
25.....تعارفِ امیرِ اہلسنّت (صفحات:100)
26.....انفرادی کوشش (صفحات:200)
27.....آیاتِ قرآنی کے انوار (صفحات:62)
28.....قبر میں آنے والا دوست (صفحات:115)
29.....فیضانِ احیاء العلوم (صفحات:325)
30.....ضیائے صدقات (صفحات:408)
31.....جنت کی دو چابیاں (صفحات:152)
32.....کامیاب استاذ کون؟ (صفحات:43)
33.....آدابِ مرشدِ کامل (مکمل 5 حصے) (صفحات:275)
34.....تذکرۂ صدرالافاضل (صفحات:25)
35.....مزاراتِ اولیاء کی حکایات (صفحات:48)
36.....نیک بننے اور بنانے کے طریقے (صفحات:696)
37.....جلد بازی کے نقصانات (صفحات:168)
38.....آسان نیکیاں (صفحات:192)
39.....حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات (صفحات:590)
40.....حرص (صفحات:232)

www.dawateislami.net

مَسْلَک کا تُو اِمام ہے الیاس قادری

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری
تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری

فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار
یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری

سَرمستیِ رضا کی ہر عالَم میں دھوم ہے
ساقیِ دورِ جام ہے الیاس قادری

فیضانِ سنّتِ نبی پھیلاتا ہے تیری
تحریک کو دَوام ہے الیاس قادری

امریکہ، یُورپ، ایشیاء، افریقہ ہر زمیں
کرتی تجھے سلام ہے الیاس قادری

سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا
فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری

سر پہ عمامہ ماتھے پہ سجدوں کا نور ہے
جو بھی تیرا غلام ہے الیاس قادری

ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دھوم دھام
مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری

تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں
میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

سایہ ہے ترے سر پہ دُعائے خواص کا
تُو مرجعِ عوام ہے الیاس قادری

ہے بدرِ رضوی بھی ترے کردار کا اسیر
اِس کا تجھے سلام ہے الیاس قادری

مدینہ

۱: یہ کلام علامہ بدرالقادری مدظلہ العالی (ہالینڈ) نے ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ کو جشنِ ولادتِ امیرِ اہلِ سنّت کے موقع پر بذریعہ ریکارڈ ڈکال پیش کیا تھا۔

www.dawateislami.net

زم زم رضا کے ناقابلِ فراموش کارنامے

''مَدَنی اِنعامات بصورتِ سُوالات'' جو کہ درحقیقت نیک بننے کے عظیم نسخے ہیں، نَفْس پر سخت گراں ہونے کی وجہ سے بعض اسلامی بھائی قَبول کرنے میں پَس وپیش کررہے تھے جس کی وجہ سے میں کافی مایوسی کا شکار تھا، ایسے میں **مَدَنی اِنعامات** کے تاجدار **حاجی زم زم رضا عطاری** سلمہ الباری نے میری ڈھارس بندھائی اور ''**مَدَنی اِنعامات**'' کو عام کرنے کیلئے کمربستہ ہوگئے۔ ضَرورتاً ان میں ترامیم واضافے بھی کرواتے رہے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ''**مَدَنی انعامات**'' کی دھوم دھام ہے (میں ''سوالات'' کہا کرتا تھا ''مَدَنی اِنعامات'' نام حاجی زم زم رضا ہی کا تجویز کردہ ہے) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج کثیر اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں **مَدَنی اِنعامات** کی برکات سے مالا مال ہیں۔ اس کا زیادہ تر سہرا **حاجی زم زم رضا** کے سر جاتا ہے تاہم اِس سلسلے میں دیگر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے بھی خوب تعاوُن فرمایا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سبھی کو جزائے خیر سے نوازے۔ اٰمین۔ حاجی زم زم رضا زَبان وآنکھ کے **قفلِ مدینہ** کے بھی عظیم داعی تھے۔ یقین مانئے تادمِ تحریر کماحقُّہٗ ان کا کوئی نِعْمَ البدل مجھے نظر نہیں آیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

زم زم رضا کو پیارے خدا! بے حساب بخش
جنّت میں قُربِ ماہِ رسالت مآب بخش

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۲ رجب المرجب ١٤٣٤ھ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتی محمد فاروق العطاری المدنی مدظلہ
کے حالاتِ زندگی پر مشتمل تالیف

علیہ رحمۃ اللہ الغنی

مفتیٔ دعوتِ اسلامی

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

- دعوتِ اسلامی سے کس طرح منسلک ہوئے؟ 13
- نگرانِ شوریٰ کے تحریری تاثرات 17
- مفتیِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوششیں 18
- مفتیِ دعوتِ اسلامی کی مدنی قافلوں اور مدنی انعامات سے محبت 21
- ذہانت اور تبلیغ 28
- تحقیقِ مسئلہ پر مشکبار اور تدفین کے حالات 58
- امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی آپ سے محبت 74
- ایصالِ ثواب کی تفصیل اور مدنی بہاریں 76



مزارِ مبارک مفتی محمد فاروق عطاری مدظلہ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
StC1286

مدنی چینل دیکھتے رہئے

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

''**مفتیٔ دعوتِ اسلامی**'' کے 15 حروف کی نسبت سے **اس کتاب** کو پڑھنے کی 15 نیّتیں

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1 ..... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔

2 ..... حَتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور

3 ..... قبلہ رو مطالَعہ کروں گا۔

4 ..... قرآنی آیات اور

5 ..... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6 ..... جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7 ..... جہاں جہاں ''سرکار'' کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔

8 ..... مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔

9 ..... اس روایت ''عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذِکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔

10 ..... (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

11 ..... (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

12 ..... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

13 ..... اس حدیثِ پاک ''تَهَادُوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم:۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

14 ..... اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری امّت کو ایصال کروں گا۔

15 ..... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتی محمد فاروق العطاری المدنی

علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے حالاتِ زندگی پر مشتمل تالیف

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مفتیٔ دعوتِ اسلامی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت : ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹی گھٹی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ نزد ریلوے اسٹیشن، ڈی، ایف، آفس کوئٹہ

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر پشاور

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشق اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت
حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**''، نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین وملّت، حامیٔ سنّت،

ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ الامام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بِشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یقیناً صالحین کے واقعات وحالات میں اہلِ نظر کے لئے عبرت وبصیرت کا کثیر سامان ہوتا ہے۔ان کے ذکر سے دِلوں کو روشنی، روحوں کو تازگی اور فکر ونظر کو بالیدگی ملتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاں اَسرار واَحکام اور شرائع وقوانین کی عقدہ کشائی کی ہے، وہیں انبیائے سابقین علیہم السلام اور گزشتہ اَقوام کے حالات وواقعات بھی بڑی اثر انگیزی اور فیاضی کے ساتھ بیان کئے ہیں اور ہمارے لیے انہیں سامانِ عبرت وبصیرت قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (پ۱۳، یوسف:۱۱۱) ترجمہ کنزالایمان: بیشک ان کے واقعات میں اہلِ عقل کے لئے عبرت ہے۔

بلاشبہ حیاتِ صالحین کا لمحہ لمحہ اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتا ہے۔ان کی زندگی کا قابلِ تقلید پہلو یہ ہے کہ آخرت کی رعنائیاں، جنت کی بہاریں، عقبیٰ کی مسرتیں اور حسنِ حقیقی کے دیدار کی لذتیں ان کے قلب ونگاہ میں بسی ہوئی ہوتی ہیں۔اس لئے یہ اپنے خالقِ حقیقی عزوجل کی رضا کی جستجو میں لگے رہتے ہیں اور دنیا میں ایک مسافر کی سی زندگی بسر کرتے ہوئے جہانِ آخرت کو اپنے پیشِ نظر رکھتے ہیں۔اس جہانِ باقی کی آباد کاری کے لئے وہ اسی طرح منہمک نظر آتے ہیں جیسے کوئی ظاہر شناس انسان اس دنیائے فانی کی آبادکاری کے لئے ہر لمحہ بے قرار دکھائی دیتا ہے اور جس طرح اسے خوف ہوتا ہے کہ اگر میں نے ذرا بھی غفلت کی تو اپنے ہمسروں سے بہت پیچھے ہوجاؤں گا، تھوڑی

سے چُوک ہوئی تو میرا متوقع نفع خسارے میں تبدیل ہوجائے گا۔اسی طرح ان نفوسِ قدسیہ کو یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ اگر وہ دنیاوی لذّات اور آسائشوں میں کھو گئے تو ابدی زندگی ویران ہوسکتی ہے۔وہ ابدی زندگی جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، ساٹھ یا ستّر سالہ دنیاوی زندگی کی رعنائیوں، لذتوں اور آسائشوں میں پھنس کر اس حیاتِ دائمی کو بے رونق و بے کیف بنانا یقیناً بے عقلی اور جنون ہے۔فکرِ آخرت انہیں ایسا بے تاب صفت بنادیتی ہے کہ انہیں نہ تو یہاں کے عالیشان محلّات بھاتے ہیں اور نہ سیم وزر کی کھنک انہیں فریفتہ کرتی ہے۔دراصل ان کی نگاہیں تو اپنے خالق و مالک کی رضا پر جمی ہوتی ہیں اور وہ اِن تمام اشیاء سے زیادہ پُرشکوہ اور پر کیف جنتی نعمتوں کے متمنی ہوتے ہیں۔یہی وہ ہستیاں ہیں جن کا ذکر بھی باعثِ نزولِ رحمت ہے۔جیسا کہ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔‘‘

(حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۳۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ اعلیٰ و پاکیزہ طرزِ زندگی انہی نفوسِ قدسیہ کا حصہ ہے ہم جیسے بے مایوں کے لئے ان کے نقشِ قدم پر چلنا ناممکن نہیں تو بے حد دشوار ضرور ہے۔لیکن اگر ہم ان پاکیزہ ہستیوں کے نقشِ قدم نہیں چل سکتے تو اپنی نیتوں اور اپنے معاملات کی دنیا تو سنوار سکتے ہیں، مولائے حقیقی کی ناراضی مول لے کر اپنے نفس کی خوشنودی کے سودوں سے تو باز رہ سکتے ہیں، حلال وحرام کی تمیز، آخرت کے نفع ونقصان اور اپنے رب قدیر کے غضب ورضا کا خیال تو رکھ سکتے ہیں۔

ان تمام باتوں کے پیشِ نظر کچھ عرصہ قبل اچانک انتقال کر جانے والے ایک صالح

ومتقی عالمِ دین اور تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر تحریک **دعوتِ اسلامی** کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن الحافظ القاری المفتی **محمد فاروق العطاری المدنی** علیہ رحمۃ الغنی کے مختصر حالاتِ زندگی بنام ''مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ الغنی'' پیش کئے جارہے ہیں۔ مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری دینِ اسلام کے مخلص اور پُر جوش مبلغ تھے۔ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''** کے مقدس جذبے کے تحت آپ نے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں ہند، دبئ، اور پاکستان کے تمام صوبوں پنجاب، سرحد، بلوچستان، سندھ اور کشمیر کا سفر بھی کیا۔ زُہد وورع اور تقویٰ وپرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے اور اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: ''**كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ** یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔'' (صحیح البخاری، الحدیث ۶۴۱۶، ج۴، ص۲۲۳، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبۂ اصلاحی کتب کے ذمہ داران نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدينة العلمية** کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	ولادت اور اِبتدائی تعلیم	12
2	دعوتِ اسلامی سے کس طرح مُتأثِّر ہوئے	13
3	عہدِ طالب علمی کا کردار	14
4	تقریباً چار ہزار فتاویٰ لکھے	15
5	سفرِ مدینہ کی سعادت	16
6	مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت	17
7	نگرانِ شوریٰ کے تحریری تأثُّرات	17
8	تحصیلِ مشاورت کے نگران کے تأثُّرات	18
9	مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی انفرادی کوششیں	18
10	گلشنِ اقبال کے ذمّہ دار کے تأثُّرات	20
11	عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر	21
12	مدنی انعامات کے عامل	25
13	ہر دم مدنی کام کے لئے تیار	25
14	مدنی مشورے کا انداز	26
15	صدائے مدینہ	26
16	علاقائی دورۂ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت	26
17	درس و بیان	27
18	دُبلا پتلا مُبلِّغ	28
19	اِنفرادی کوشش	30
20	قفلِ مدینہ	31
21	اِطاعتِ امیر	34
22	مَدَنی مرکز کی اِطاعت	34

23	ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت	35
24	عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	35
25	امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے محبت	36
26	صبر کی عادت	37
27	ہر کام میں نرمی	38
28	کھانے میں عیب نہ نکالنا	39
29	کفایت شعاری	39
30	سادگی	40
31	ثوابِ جاریہ کے متمنی	40
32	ثوابِ آخرت کے حریص	40
33	تلاوتِ قرآن کا ذوق	41
34	پردے کی احتیاطیں	42
35	اپنی بچی اور اُس کی امّی کی تربیت	43
36	شوقِ مطالعہ	43
37	یادِ موت	43
38	قناعت پسندی	44
39	گھر والوں کی آپ سے محبت	45
40	''گھر میں مدنی ماحول'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے ۱۵ مدنی پھول	45
41	وقت کی پابندی	48
42	اندازِ تدریس	50
43	شہید مسجد میں امامت	51
44	نمازوں کا اہتمام	52
45	عاجزی	54

46	مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ الغنی بطورِ علاقائی نگران	56
47	مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ الغنی کی رِحلت	57
48	وفات کی کیفیات	57
49	ایصالِ ثواب کا آغاز	58
50	تختۂ غسل پر مسکراہٹ	58
51	نعت خوانی کے دوران ہونٹوں کی جنبش	59
52	ہونٹ ہلنے لگے	59
53	بانیٔ دعوتِ اسلامی کی آمد	60
54	مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ الغنی کی نمازِ جنازہ	61
55	نمازِ جنازہ کے بعد کی رقّت انگیز دعا	62
56	جنازہ بسوئے صحرائے مدینہ	64
57	تدفین کی کیفیات	65
58	قبر پر اذان	67
59	دعوتِ اسلامی ہرگز مت چھوڑیئے!	67
60	تجدیدِ عہدِ وفا	68
61	بعدِ تدفین پُرسوز دُعاء	69
62	مزار پر 12 گھنٹے رُکنے والے	73
63	مفتیٔ دعوتِ اسلامی کا تیجا	73
64	بابُ الاسلام کے اجتماع میں دُعاء کے الفاظ	76
65	اِیصالِ ثواب	76
66	مدنی بہاریں	77
67	مدنی گزارش	80

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''ضیائے دُرُود وسلام'' میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں:

''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحہ کریں اور نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔''

(مسند ابی یعلی ، رقم الحدیث ۲۹۰۱،ج۳ ،ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادت اور ابتدائی تعلیم:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحافظ القاری **محمد فاروق العطاری المدنی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی وِلادت 26 اگست 1976ء ماہِ رمضان المبارک میں لاڑکانہ (جس کا نام امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی نے آپ کی وفات کے بعد ''فاروق نگر'' رکھ دیا ہے) میں ہوئی۔ اسکول سے واپسی پر والدہ کو قرآنِ پاک سنایا کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم وحفظ دار العلوم احسن البرکات (حیدر آباد سندھ) سے کیا۔ فاروق نگر (لاڑکانہ) سے حیدر آباد اور پھر 1989ء میں بابُ المدینہ (کراچی) منتقل ہوگئے۔

دعوتِ اسلامی سے کس طرح مُتأثِر ہوئے :

مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کے بارے میں خود کچھ اس طرح سے بتایا تھا کہ میں نے جب پہلی مرتبہ سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی تو وہاں کی جانے والی اِختتامی رقّت انگیز دُعا سن کر بَہُت مُتأثِّر ہوا بس اس دعا کا انداز پسند آ گیا۔اس کے بعد دعوتِ اسلامی کی منزلیں طے ہوتی چلی گئیں۔الحمدللہ عزوجل

عہدِ طالب علمی کا کردار :

باب المدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں 1995ء میں داخلہ لیا۔آپ اپنی عادات واطوار میں دیگر طَلَبہ سے ممتاز حیثیت کے حامِل تھے۔آپ کے ساتھ پڑھنے والے مدنی علماء کا بیان ہے کہ ''دورانِ طالب العلمی جب پڑھائی کے درمیانی وقفہ میں ہم لوگ چائے وغیرہ پینے کے لئے ہوٹل میں چلے جاتے تو یہ اس وقفہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔ایک دفعہ اِسْتِفْسَار پر فرمایا: الحمدللہ عزوجل! میں روزانہ ایک منزِل کی تلاوت کرتا ہوں (قرانِ پاک کی سات منزِلیں ہیں اس طرح آپ سات دن میں قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے) زبان کا قُفْلِ مدینہ بَہُت مضبوط تھا، خود گفتگو شروع کرنے کے بجائے اکثر سامنے والے کے آغازِ کلام کے مُنْتَظِر رہتے تھے۔کبھی قَہْقَہہ لگاتے نہیں دیکھا گیا، البتہ ان کے لبوں پر مسکراہٹ ضَرور دیکھی جاتی۔الحمدُ للہ عزوجل! یہ حافظِ قرآن بھی تھے اور ان کا حفظ اتنا مضبوط تھا

کہ تمام اساتذہ دورانِ سبق آیت آجانے پر انہی سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، ہماری نظر سے ایسا مضبوط حافظے والا حافظ کبھی نہیں گزرا۔ کبھی اساتِذہ سے غیرضَروری سوالات نہیں کئے، جب کبھی سوال کیا تو ہر ایک اس سوال میں دلچسپی لیتا تھا اور اس سوال کو اہم ترین قرار دیتا تھا۔ ہم درجہ اسلامی بھائیوں سے کسی مسئلے پر اختلافِ رائے ہونے کی صورت میں اپنے مؤقف کو پُر اعتماد طریقے سے بیان ضرور کرتے تھے لیکن کسی کی تَحْقِیر یا تَجْہِیل ہرگز نہیں فرماتے تھے۔ دورانِ طالبُ العلمی جب پیریڈ خالی ہوتا قرآن مجید کی تلاوت شروع فرمادیتے ان کے ہم درجہ اسلامی بھائیوں نے ان سے متأثر ہوکر ان سے تجوید وقراءت کے اصولوں کے مطابق قرآن پاک پڑھنا شروع کردیا کیونکہ یہ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھّے قاری بھی تھے۔ انہی میں سے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میں پڑھنے کے ساتھ ساتھ شام کے وقت تدریس بھی کرتا تھا۔ جب کبھی بھی میں نے ان سے کسی سبق کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کبھی بیزاری کا اظہار نہیں کیا بلکہ بہت شوق اور لگن سے میرے سُوالات کے جوابات دیئے۔ ان کے کردار کی بلندی کی بناء پر ہمارا ان کے بارے میں یہی حسنِ ظن ہے کہ یہ اللہ عزوجل کے ولی تھے۔'' (انتہی)

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

تقریباً چار ہزار فتاویٰ لکھے:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی **حافظ محمد فاروق العطاری المدنی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے فتویٰ نویسی

کی تربیت جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (بابُ الاسلام سندھ) سے لی اور ۱۵ شعبان، ۱۴۲۱ھ بمطابق 13 نومبر 2001ء کو پہلا فتویٰ لکھا۔ پہلے پہل تقریباً ایک سال دارُ الافتاء اہلسنت ''جامع مسجد کنزُ الایمان'' بابری چوک (گرومندر) باب المدینہ (کراچی) میں رہے، اور تقریباً 500 فتاویٰ لکھے۔ اس کے بعد تقریباً تین سال دارالافتاء نورالعرفان ''جامع مسجد سید معصوم شاہ بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری'' نزد پولیس چوکی، کھارادر، باب المدینہ (کراچی) میں رہے اور تقریباً 2000 فتاویٰ لکھے۔ پھر تقریباً ۱۱ ماہ، مکتب مجلسِ افتاء (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ) میں رہے، یہاں آپ کے فتاوٰی کی تعداد 1500 ہے۔ اس طرح آپ کے فتاوٰی کی تعداد تقریباً 4000 ہے۔ اس کے علاوہ تفسیرِ جلالین کا تقریباً 1200 صفحات پر مشتمل عربی حاشیہ بھی لکھا اور تفسیرِ قرآن ''صِراطُ الجنان'' کے چھ پاروں پر بھی کام مکمل کر چکے تھے۔

سفرِ مدینہ کی سعادت:

7 فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کامل شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ حج و زِیارتِ مدینۂ منوّرہ کی سعادت سے مُشَرَّف ہوئے۔ جب ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد مدنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی سُہانی گھڑیاں آئیں تو آپ کے مرشدِ کامل نے جب گنبدِ خضریٰ کی زیارت کرانے کے لئے آپ کے جُھکے

ہوئے سر کو اوپر اُٹھایا تو آپ نے اپنے مرشدِ کامل مدظلہ العالی کی آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، یوں گویا آپ کے مرشد کامل گنبدِ خضریٰ کو دیکھ رہے تھے اور مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی آنکھوں میں گنبدِ خضریٰ کے نظارے کر رہے تھے۔

مرشد کی آنکھوں سے روضے کو میں دیکھوں
اور گنبدِ خضرا کے جلوے کو میں دیکھوں

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 2000ء میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن بنے اور تادم حیات مجلسِ شوریٰ میں شامل رہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ دعوتِ اسلامی کی مجلس تحقیقاتِ شَرْعِیَّہ، مجلسِ اِفتاء، مجلسِ جامعات المدینہ، مجلسِ اِجارہ، مجلس مَدَنی مذاکرہ کے نگران اور مجلس مالیات، مجلس برائے الیکٹرانک میڈیا، مجلس مکتبۃ المدینہ، پاکستان انتظامی کابینہ، باب المدینہ مشاورت کے رکن اور تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کے استاذ بھی تھے۔

نگرانِ شوریٰ کے تحریری تأثُّرات:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد نگرانِ شوریٰ مدظلہ العالی نے یہ تحریری بیان دیا کہ ''جس دن سے مرحوم نے رُکنِ شوریٰ کی حیثیت سے مدنی مشورے میں شرکت فرمائی ہر دلعزیز اور محترم بن گئے۔آپ مدنی مشوروں میں وقت کی پابندی فرماتے۔ میں اپنا حال کیا بتاؤں کہ بطورِ نگران مشہور تو میں ہی رہا مگر دراصل مفتی صاحب ہی نگرانی

فرماتے رہے، آہ! اب ہم اپنے مشوروں میں (شرعی راہنمائی کے لئے) ہاتھوں ہاتھ کس کی طرف رجوع کریں گے کہ اراکینِ شوریٰ گھنٹوں کسی اہم معاملے پر بحث کرتے اور جب کسی نکتے کو طے کرنے کی پوزیشن میں آتے تو مفتی صاحب کی طرف رجوع کرتے ان کی ''ہاں'' پر ہمارا فیصلہ موقوف ہوتا، اور جب کسی نکتہ پر اختلافِ رائے فرماتے تو عقلی ونقلی دلائل سے قائل کرتے اور کبھی خود قائل ہو جاتے۔''

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

تحصیل مشاورت کے نگران کے تأثُرات:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تنظیمی کارکردگی بھی مثالی تھی۔ان کی مدنی تحصیل گلشنِ عطار کی مُشاورت کے نگران کا بیان ہے کہ:

''مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن دنوں علاقائی نگران تھے ان کی کارکردگی تنظیمی کاموں میں بھی باقی سب نگران اسلامی بھائیوں سے بہتر تھی۔ان کا کارکردگی فارم بِن مانگے سب سے پہلے مل جاتا تھا۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی انفِرادی کوششیں:

آپ پہلے پہل کنزالایمان مسجد کے قریبی علاقے پٹیل پاڑا میں رہائش پذیر رہے۔اِن کے علاقے (اعجاز کالونی، لسبیلہ چوک) کے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ☆''مفتیٔ دعوت اسلامی حاجی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی انفرادی کوشش سے کئی اسلامی بھائی نمازی بنے، اپنے چہرے پر داڑھیاں سجالیں اور مدنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے۔

☆ یہ بلاناغہ **صدائے مدینہ** لگایا کرتے تھے اور اپنی رِہائش گاہ واقع پٹیل پاڑا سے بلال مسجد یا غوثیہ مسجد (لسبیلہ چوک) تک **صدائے مدینہ** لگاتے ہوئے آیا کرتے تھے۔ ☆ **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں شرکت فرماتے ☆ **مدرسۃُ المدینہ** برائے بالِغان پڑھاتے تھے ☆ ایک مرتبہ ہمارے سامنے اندرونِ سندھ سے آنے والے 50 سے 60 کفار اِن کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ☆ ان کی ترغیب پر متعدّد اسلامی بھائیوں نے اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بنایا ☆ اس علاقے میں بعض نوجوان زَبان کی تیزی کی وجہ سے کفریہ کَلِمات بھی بول جاتے تھے، آپ نے ان پر **اِنفرادی کوشش** کی اور تجدیدِ ایمان کے بارے میں ان کا ذِہن بنایا تو وہ تائب ہوگئے اور زبان کی احتیاط کرنے والے بن گئے ☆ جتنا عرصہ ہمارے علاقے میں رہے، کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے سُوال نہیں کیا ☆ ہم نے انہیں کبھی فضول گفتگو کرتے نہیں دیکھا ☆ بہت مِلنسار تھے ☆ کبھی مُتکبّرانہ انداز میں گفتگو کرتے نہیں دیکھا نہ درس نظامی سے پہلے نہ بعد میں ☆ اِیثار کا جذبہ اتنا تھا کہ ایک مرتبہ سنّتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں تمام اسلامی بھائیوں کو شامیانے کے اندر دَریوں پر سُلایا، صبح جب اسلامی بھائی بیدار ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ فاروق بھائی شامیانے سے باہر کُھلے آسمان تلے زمین ہی پر سوئے ہوئے ہیں اور ان کے کپڑوں پر مٹّی لگی ہوئی ہے ☆ ایک مرتبہ ہم نے ان کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کیا۔ دسمبر کی شدید سرد رات میں ہم نے دیکھا کہ رات تین بجے کے لگ بھگ فاروق بھائی غسل کر کے آرہے ہیں، اس پر اسلامی بھائی فکرمند

ہوگئے کہ کہیں ان کو سردی نہ لگ جائے اور اشاروں کنایوں میں غسل کا مقصد پوچھا تو کچھ اس طرح سے فرمایا: مجھے غسل کی کوئی شرعی حاجت نہ تھی، یہ نفس تنگ کرتا رہتا ہے اس لئے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا ہے☆ ہمارا حسنِ ظن ہے کہ اگر یہ مزید کچھ عرصہ ہمارے علاقے میں رہ جاتے تو وہاں عاموں کی مزید بہاریں آجاتیں۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مدظلہ العالی کا تحریری بیان ہے کہ

''ان کے ساتھ سفرِ ہند انتہائی یادگار سفر رہا۔ان کی موجودگی جہاں **شرعی رہنمائی** کا باعث تھی وہیں **مدنی انعامات** پر اُبھارنے والی بھی تھی۔اس دوران قرآنِ پاک کی کثرت سے تلاوت اور **تہجُّد** میں اُٹھنے کا معمول رہا اور **صدائے مدینہ** کا ایسا معمول دیکھا جس کی مثال پیش کرنا مشکل ہے۔ جہاں کسی تنظیمی اور شرعی رَہنمائی کی حاجت ہوتی فوراً حل ارشاد فرمادیتے، دورانِ سفر **آنکھوں کا قفل مدینہ** ایسا مثالی تھا کہ ان کی نگاہوں کو اکثر جھکا ہوا ہی دیکھا گیا۔''

گلشنِ اقبال کے ذمّہ دار کے تأثُّرات:

آپ کے علاقے گلشنِ اقبال (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، ''جن دنوں میری کچھ تنظیمی ذِمّہ داریاں بڑھائی گئی تھیں تو ان دنوں حاجی فاروق بھائی میری حوصلہ افزائی کیلئے میرے ساتھ ساتھ مختلف ذَیلی حلقوں میں نماز فجر ادا کرتے، اور ہم مل جُل کر نئے نئے اسلامی بھائیوں سے **ملتے** اور **اِنفرادی کوشش کرتے**۔

رَمضان المُبارک میں معتکفین کے ساتھ وقت گزارنے کا سلسلہ ہوتا تھا۔اس میں مفتیٔ دعوتِ اسلامی مختلف ذیلی حلقوں کی جُدا جُدا مسجِدوں کیلئے وقت دیا کرتے اور وہاں تشریف لیجا کر سنّتوں بھرے بیانات فرماتے اورذکر ودُعاء کرواتے ۔ معتکفین اور وہاں کے اسلامی بھائیوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آج رات فاروق بھائی ہمارے حلقے میں آئیں۔ ہمارے علاقے میں انفرادی کوشش کے لئے جتنا مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدل چلے ہیں شاید ہی کوئی اُتنا چلا ہو۔جن دنوں آپ کے پاس موٹر سائیکل نہیں تھی اور آپ علاقائی نگران ہوا کرتے تھے تو آپ پیدل ہی آمدو رفت کرتے اور موٹر سائیکل والوں کے مقابلے میں پورے وقت پر آجایا کرتے۔ واقعی! آپ کا مدنی کام کرنے کا انداز انتہائی قابل رشک تھا۔‘‘

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر :

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوراہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں سے بڑی محبت تھی چُنانچہ اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

محرم الحرام ۱۴۲۷ھ کے مقدّس ماہ میں پاکستان کے تقریباً تمام جامِعات میں تشریف لے گئے اور واپسی پر بابُ الاسلام (سندھ،صوبائی مشاورت) کے نگران (جو رُکنِ شوریٰ بھی ہیں ان) کوفون کیا کہ میں فُلاں دن آرہا ہوں میرا مدنی قافِلہ نہ رہ جائے لہٰذا! مَدَنی قافِلہ اگر مجھے تیار مل جائے تو میں اس میں سفر کرسکوں گا۔

آپ کے گھر کے قریب رہائش پذیر اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ آپ مَدَنی قافلوں میں سفر کے شُروع سے عادی تھے۔ بہت پہلے کی بات ہے کہ ایک مرتبہ مَدَنی قافِلہ تیّار نہ ہوسکا کیونکہ مقرّرہ وقت پر اسلامی بھائی نہ پہنچ پائے تو مفتی فاروق مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی مجھے تنہا ہی لیکر مدنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے تیار ہوگئے اور ہم دونوں اسلامی بھائی قافلے کے لئے روانہ ہوگئے۔

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ

میرا مشاہدہ ہے کہ مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طالب علمی کے دور میں بھی ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کیا کرتے تھے حالانکہ اس دور میں ہر دوسرے ماہ مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترکیب ہوا کرتی تھی۔

الحمدللہ عزوجل! مجھے بھی ان کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت ملی۔ یہ مدنی قافلے کے جَدْوَل پر بہت پابندی سے عمل کیا کرتے تھے۔ یہ اپنے عمل سے دوسروں کو عمل کی ترغیب دیتے تھے چنانچہ جب یہ خود جدول پر عمل کرتے تھے دیگر شرکائے قافلہ بھی جدول پر خوش دلی سے عمل کیا کرتے تھے۔ یہ شرکائے قافلہ کی خود خدمت بھی کرتے اور تربیت بھی کیا کرتے تھے۔

اس دوران جب بھی بازار سے روٹی، چینی یا کوئی اور سامان منگواتے تو کسی نہ کسی بابَرَکت نسبت سے منگواتے، مثلاً غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے گیارہ روٹیاں

، چار یار رضی اللہ عنہم کی نسبت سے چار پلیٹیں، وعلی ھذا القیاس ۔

الحمدللہ عزوجل! جب بھی مدنی قافلے میں سفر کرتے تو قافلے کا وقت خود بھی پورا کرتے اور دیگر شرکاء سے بھی کروایا کرتے تھے۔ اور اس طرح ذِہن بنایا کرتے کہ ڈاکٹرز کی دی ہوئی دوائی کا کورس اگر پورا نہ کریں تو فائدہ نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ ان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع سے 30 دن کے لئے مدنی قافلے میں سفر کرنا نصیب ہوا۔ اجتماع کے اختتام پر شدید بارش ہوئی اور ہر طرف کیچڑ نظر آرہی تھی ۔ اتفاق دیکھئے کہ مدنی قافلے کے دیگر شرکاء سے ہماری ملاقات نہ ہو پائی ۔ انہوں نے مجھے ساتھ لیا اور چلنا شروع کر دیا ۔ میں پریشان تھا کہ دیگر شرکائے قافلہ سے ہماری ملاقات کیونکر ہو پائے گی ۔ اس لئے میں نے گمان کیا کہ شاید ہم سفر نہ کر پائیں مگر مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ اپنا تو ذہن بنتا ہے کہ ایک دفعہ 30 دن کے سفر کے ارادے سے نکل آئے ہیں تو اگر ۳۰ دن ایک ہی مسجد میں بھی گزارنے پڑیں تو گزار لوں گا مگر ۳۰ دن سے پہلے گھر نہیں جاؤں گا۔ بہرحال پھر قافلے والے مل گئے اور یوں ہم مدنی قافلے میں سفر کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ

''مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدنی قافلوں سے قولاً وعملاً بہت پیار کیا کرتے تھے۔ آپ ہر ایک کو ہر بات میں مدنی قافلے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ اگر ان سے

کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو مسئلہ بیان فرما کر کہتے کہ مزید معلومات کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی قافلہ میں سفر کیجئے۔ نئے پرانے سب اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ مدنی مشوروں میں بھی اکثر یہ شعر سنایا کرتے۔

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں قافلے کی تیاری میں
جو مجھ کو دیکھ لے وہ قافلے کے لیے تیار ہو جائے

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) ہی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے:

''بابُ المدینہ کے اکثر اسلامی بھائیوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ۱۲ ربیع النور شریف باب المدینہ (کراچی) ہی میں گزاریں۔ مگر مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اس دن بھی مدنی قافلے کی ترکیب بنایا کرتے۔ ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ خود رات ہی کو مدنی قافلے میں شہداد پور (بابُ الاسلام سندھ) چلے گئے اور وہاں جا کر شبِ ولادتِ مبارکہ کے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی اور ہمیں جُلوس والے دن صبح بعدِ فجر آنے کا کہا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے اجتماعِ میلاد میں ساری رات گزار کر بعدِ فجر مدنی قافلے میں سفر کیا اور شہداد پور میں دیگر شرکائے مدنی قافلہ کے ساتھ مدنی جلوس میں شرکت کروائی۔ پھر اس مدنی قافلے میں شرکاء کو عیدی میں دیدارِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مانگنے کا ذِہن دیتے، اور یہی ذہن عید الفطر کی چاند رات یا عید کے دن سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں دیا کرتے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

مدنی انعامات کے عامل :

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ ''مدنی انعامات'' پر بھی پابندی سے عمل کیا کرتے تھے۔ان کے گھر والوں کا بیان ہے کہ جب کبھی رات کو کسی کام سے ان کے کمرے میں جانا ہوا تو اکثر دیکھا جاتا کہ ان کے پاس مدنی انعام کا کارڈ ہوتا اور یہ اس پر نشان لگا رہے ہوتے۔

باب المدینہ (کراچی) کی مجلسِ مدنی انعامات کے ذمّہ دار کا بیان ہے کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے سب سے پہلے مدنی انعامات کا کارڈ جمع کرواتے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

ہر دم مدنی کام کے لئے تیار:

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر وقت مَدَنی کام کے لیے تیار پایا۔کوئی بیان کے لیے کہتا تو فرماتے: میں حاضر ہوں،کوئی جمعہ پڑھانے کے لیے کہتا تو جواب دیتے: میں حاضر ہوں،کبھی یہ نہیں کہا کہ مجھے پڑھنا ہوتا ہے،مطالعہ کرنا ہے، امتحانات ہو رہے ہیں،لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کا پڑھائی کا معیار بھی بہت شاندار تھا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

مَدَنی مشورے کا انداز :

مدنی مشورے میں وقت کی پابندی سے شریک ہونا، وقت پر شروع کرنا اور وقت پر ختم کر دینا، مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاصیّت تھی ۔مشورے کے دوران مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ہی سادہ انداز میں مدنی مشورہ لیتے ۔ ہر اسلامی بھائی کی رائے سنتے اور جب اپنی رائے کو کسی کے مشورے کی تائید میں پیش کرتے تو اس سے اس شخص کا دل بھی خوش ہو جاتا اور نکتہ بھی طے پا جاتا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾

صدائے مدینہ :

مفتیٔ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ اکثر مسلمانوں کو نماز کے لئے جگانے کے لئے صدائے مدینہ لگایا کرتے تھے۔اگر کبھی کسی ''جامعۃ المدینہ'' میں رکنے کا اتفاق ہوتا تو طلبہ کو خود صدائے مدینہ لگا کر نماز کے لئے اٹھایا کرتے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت :

مجلس مدنی قافلہ باب المدینہ (کراچی) کے رُکن اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ''ہم چند اسلامی بھائی جامع مسجد سید معصوم شاہ بخاری کھارادر باب المدینہ کراچی کے اطراف میں نیکی کی دعوت دینے کے لئے گئے تو اسی مسجد سے ملحق دارالافتاء نورُ العرفان میں مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ہم

نے ان سے التجاء کی کہ آپ بھی ہمارے ساتھ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت فرمایئے۔الحمدللہ عزوجل! مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغیر کسی حیل وحجت کے ہمارے ساتھ علاقائی دورے برائے نیکی کی دعوت میں شریک ہوگئے۔اس کے بعد جب بھی ہم ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو یہ ہمیں دیکھتے ہی ہمارے ساتھ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے لئے چل پڑتے۔''

﴿اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

درس وبیان:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کھارادر کی شہید مسجد میں اِمامت کرواتے تھے تو روزانہ باقاعدگی سے نمازِ مغرب کے بعد فیضانِ سنت سے درس دیا کرتے اور مختلف مقامات پر بیان بھی کرتے۔آپ امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کے حکم کے مطابق (اپنی ڈائری یا امیر اہلسنت کے رسائل سے) دیکھ کر بیان کیا کرتے تھے درسِ نظامی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی،کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ آپ نے زبانی بیان کیا ہو یا کچھ بیان دیکھ کر اور کچھ زبانی کیا ہو۔نیز کبھی بھی یہ تقاضا نہیں کیا کہ ہفتہ وار اجتماع یا بین الاقوامی وصوبائی سطح کے بڑے اجتماعات میں میرے بیان کی ترکیب کی جائے۔ہاں مدنی مرکز کی طرف سے جب بھی بیان کرنے کا کہا جاتا تو اپنی خدمات پیش کرتے اور وقت کی پابندی کرتے ہوئے اس مقام پر تشریف لے جاتے۔

﴿اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

دُبلا پتلا مُبلِّغ :

۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بعد نمازِ مغرب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے بابُ المدینہ کراچی ملاقات کیلئے حاضِر ہونے والے مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے میری وابَستگی کا ابتدائی دور تھا، طبیعتاً میں انتہائی شرارتی تھا، ایک بار ڈیرہ اسمٰعیل خان (سرحد، پاکستان) دوستوں کے ہمراہ جانا ہوا تو معلوم ہوا کہ بابُ المدینہ کراچی سے 12 دن کیلئے ایک **مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا ہے اور اس جمعرات کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بابُ المدینہ کراچی کے مبلّغ بیان فرمائیں گے۔

میں اجتماع میں پہنچا تو دیکھا کہ ایک دُبلے پتلے اسلامی بھائی ایک **رسالہ** پڑھ کر سُنا رہے ہیں۔ میں نے کسی سے پوچھا کہ بابُ المدینہ سے آئے ہوئے مبلّغ کب بیان فرمائیں گے؟ تو اُس نے بتایا کہ جو بیان فرما رہے ہیں وہ بابُ المدینہ ہی کے مبلّغ ہیں۔ یہ سن کر میں نے شرارت کے انداز میں کہا کہ یہ کیسے مولانا ہیں جو دیکھ کر بیان کر رہے ہیں؟ اُس اسلامی بھائی نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی مگر میں نے طنزیہ جملے کس کر اُس کو دِق کیا۔ نیز میں ان پر مزید طنزیہ جُملے کسنے لگا اور دُبلے پتلے مولانا صاحِب کو بھی اپنی شرارت کا نشانہ بنانے کی ٹھانی۔ اس ارادے سے دوسرے روز میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ اُس مسجِد میں جا پہنچا جہاں مَدَنی قافِلہ ٹھہرا ہوا تھا اور چھیڑنے کے

انداز میں اُن دُبلے پتلے مبلّغ کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ رات ہم تو بابُ المدینہ والوں کی بہُت تعریف سُن کر آئے تھے مگر آپ تو **رسالہ** پڑھ کر بیان کر رہے تھے! میری اِس بات کا بُرا ماننے کے بجائے اُس مبلّغ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور بڑے تحمُّل کیساتھ کہنے لگے، الحمدللہ عزوجل میرے پیرومرشد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ جو زمانے کے ولی اور دعوتِ اسلامی کے امیر ہیں ان کے سنّتوں بھرے بیانات سن کر اور مَدَنی رسائل پڑھ کر ہزاروں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے، چونکہ میری اپنی بات میں تاثیر نہیں لھٰذا اُن کے مَدَنی رسائل سے دیکھ کر بیان کی کوشش کرتا ہوں۔

اُن مبلّغ کے پُرخلوص الفاظ تاثیر کا تیر بن کر ہم تینوں دوستوں کے جگر میں پیوست ہو گئے اور ہمارے دل کی دنیا زیروزبر ہو گئی اور شرارت کیلئے اُٹھے ہوئے سر اُن خوش اَخلاق مبلّغ کی عظمت کے سامنے ندامت سے جھک گئے۔ پھر انہوں نے ہمیں اچھّی اچھّی نیّتیں کروائیں اور ہم دعوتِ اسلامی کے ہو کر رَہ گئے۔ بعد میں بھی ان سے ہمارا رابطہ باقی رہا۔ آج الحمدللہ عزوجل میں تحصیل سطح پر مجلسِ رابطہ برائے عُلَماء و مشائخ کا ذمّہ دار ہوں اور میرے دونوں دوستوں میں سے ایک علاقائی اور ایک تحصیل سطح پر مَدَنی قافِلے کے ذمہ دار ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ اُس سنّتوں بھرے اجتماع میں شیخِ

طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ پڑھ کر سنانے والے مبلّغ کون تھے! اگر نہیں جانتے تو سنئے وہ اور کوئی نہیں دعوتِ اسلامی کے مرحوم رُکنِ شوریٰ مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق العطاری اَلْمَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی تھے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

اِنفرادی کوشش:

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

''بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ مرحوم مدرسۃ المدینہ کنز الایمان کی جائے نماز میں اِمامت فرماتے تھے۔ایک علاقائی تنازع کو حل کرنے کے بارے میں ہونے والے مشورے میں کسی فرد سے کلمۂ کفر نکل گیا۔آپ نے اسی وقت تمام گفتگو رُکوا کر کسی مفتی صاحب کو فون کیا اور مسئلے کی تہہ میں گئے۔پھر قائل کو تجدیدِ ایمان کروائی اور تجدیدِ نکاح کی تاکید کی۔ان کی اس جرأت اور خیر خواہی کے جذبے نے بہت متاثر کیا۔''

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دارالافتاء میں فون پر یا بالمشافہ سائل کی بات کو توجہ سے سنتے ہوئے آسان اور عام فہم انداز میں جواب دینے کے ساتھ نیکی کی دعوت بھی دیا کرتے تھے۔چند واقعات ملاحظہ ہوں.....

(۱) دارالافتاء نورالعرفان کھارادر بابُ المدینہ کراچی میں ایک نوجوان اکثر ان کے پاس آیا کرتا اور کافی دیر تک وہاں بیٹھا رہتا اور سوالات پوچھتا رہتا۔مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے سوالات کے جوابات بھی ارشاد فرمایا کرتے اور اس پر

انفرادی کوشش بھی کیا کرتے۔ان کی مسلسل انفرادی کوشش کی برکت سے اس نوجوان نے باقاعدہ طور پر علمِ دین سیکھنے کے لئے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔

(۲) اسی طرح دارالافتاء نورالعرفان میں ایک ماڈرن نوجوان آپ کے پاس شرعی مسائل دریافت کرنے آیا کرتا تھا۔مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت بھری انفرادی کوشش کے نتیجے میں وہ ماڈرن نوجوان سنتوں کے سانچے میں ڈھل گیا اور مدنی لباس پہننے لگا اور عمامہ شریف باندھنے کا بھی معمول بنالیا۔

(۳) ایک بڑے میاں دارالافتاء نورالعرفان میں آپ سے شرعی مسائل پوچھنے آئے۔بے چارے باتونی بہت تھے، بات کرتے کرتے ان کے منہ سے کلمۂ کفر نکل گیا۔مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ الباری نے فوراً انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں تجدید ایمان کروائی اور قلتِ کلام (یعنی کم بولنے) کی نصیحت کی۔

(۴) ایک مرتبہ دارالافتاء نورالعرفان میں دو نوجوان آپس میں ناراضگی کی حالت میں آپ سے کوئی شرعی مسئلہ پوچھنے آئے اور آپ سے ساری صورتِ حال بیان کی۔آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے سب سے پہلے بہارِ شریعت سے صلح کے فضائل انہیں پڑھ کر سنائے اور ان کی صلح کروائی پھر ان کا دریافت کردہ شرعی مسئلہ بھی بتایا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

قفلِ مدینہ:

آپ کے ساتھ کام کرنے والے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

"مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ زبان کا مضبوط قفل مدینہ[1] لگاتے تھے۔ مُتعدَّد مرتبہ ایسا ہوا کہ میں موٹر سائیکل پر دارالافتاء نورالعرفان کھارادر سے فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ آیا لیکن راستے میں مکمل خاموش رہے۔ جب فیضان مدینہ پہنچ گئے تو سلام کر کے رخصت ہو گئے۔ پیٹ کا قفل مدینہ[2] بھی مضبوط تھا، عموماً دن رات میں دو مرتبہ اور کبھی کبھار ڈبل بارہ گھنٹوں میں ایک مرتبہ کھانا کھاتے۔ آنکھوں کے قفل مدینہ[3] کا بھی زبردست ذہن تھا، موٹر سائیکل اس لئے بیچ دی کہ چلاتے ہوئے غیر محرم عورت آڑے آجانے کی صورت میں نظر کی حفاظت بے حد کٹھن ہے۔ ایک دفعہ کسی گاڑی میں ان کے ساتھ سفر کا موقع ملا میں نے انہیں شیشوں کے باہر نظر ڈالتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا بیان ہے کہ "یہ بہت کم گفتگو فرماتے تھے، اکثر خاموش ہی رہتے۔ بعض اوقات گھر والوں سے لکھ کر بھی بات چیت کرتے تھے۔"

آپ کے علاقے گلشن اقبال (بابُ المدینہ) کے ایک اسلامی بھائی کا تحریری بیان ہے، "ایک بار طے ہوا کہ بعدِ فجر مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ

---

[1] غیر ضَروری باتوں سے بچنے اور خاموشی اختیار کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "زَبان کا قفلِ مدینہ" لگانا کہتے ہیں۔

[2] بھوک سے کم کھانے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پیٹ کا قفلِ مدینہ کہتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف "پیٹ کا قفلِ مدینہ" کا مطالعہ فرمائیں۔

[3] بدنگاہی کے علاوہ فضول نگاہی سے بھی بچنے (اور اکثر نیچی نگاہیں رکھنے) کو دعوتِ اسلامی میں "آنکھوں کا قفلِ مدینہ" کہتے ہیں۔

علیہ کے مزار پر حاضِری دینے جائیں گے۔ چُنانچِہ بعدِ نمازِ فجر ہم کار میں بیٹھ کر جارہے تھے۔ حاجی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کار میں اگلی نشست پر تشریف فرما تھے جبکہ میں پچھلی سیٹ پر تھا۔ اچانک میری نظر سائیڈ گلاس (SideGlass) پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ فاروق بھائی کی نگاہیں بالکل جھکی ہوئی تھیں، ہم اسوقت سپر ہائی وے سے گزر رہے تھے اور دائیں بائیں بالکل سنسان علاقہ تھا اور بدنگاہی کا خدشہ بھی نہ تھا لیکن آپ کی احتیاط کہ اس مرحلے پر بھی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔''

اسی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ''میری شادی کی تقریب میں الحمدللہ عزوجل مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ جب صبح فجر میں میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے دل میں سوچا کہ فاروق بھائی رات کی تقریب کے بارے میں کوئی رسمی گفتگو فرمائیں گے۔ لیکن انہوں نے کوئی سُوال نہ کیا بلکہ نماز کے بعد گھر آتے ہوئے بھی میں نے ہی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا، یقیناً مفتی صاحِب کا زَبان کا قفلِ مدینہ مثالی تھا۔''

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ایک رُکن کا بیان ہے کہ

''مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمراہی میں ہند کے سفر کا اتفاق ہوا۔ سفرِ ہند کے دوران بارہا دیکھا کہ اگر کبھی کسی گاڑی میں سوار ہوکر کہیں جانا پڑتا تو مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں سوار ہوتے ہی اپنی آنکھیں بند فرمالیا کرتے تھے۔

منزل پر پہنچنے کے بعد جب کوئی آپ کو توجہ دِلاتا کہ ہم مطلوبہ مقام پر پہنچ گئے ہیں تو آپ آنکھیں کھولا کرتے تھے۔''

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

اِطاعتِ امیر:

اطاعتِ امیر کا بھی بے حد جذبہ تھا۔ایک مرتبہ راہِ خدا عزوجل میں سفر کے دوران جہاں آپ کا قافلہ ٹھہرا ہوا تھا ایک اسلامی بھائی نے آپ سے نکاح پڑھانے کی درخواست کی تو آپ نے ان سے کہا کہ امیرِ قافلہ سے پوچھ لیجئے اگر یہ اجازت دیں گے تو میں جاؤں گا ورنہ نہیں۔(یاد رہے کہ امیرِ قافلہ وہ اسلامی بھائی تھے جو آپ کے ماتحت مکتب مجلس افتاء میں خادم کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔)

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

مَدَنی مرکز کی اِطاعت:

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ

''ایک مرتبہ چھٹیوں میں مدنی قافلے کی ترکیب تھی اور تاریخ بھی طے تھی کہ اچانک ہفتہ وار اجتماع میں تربیتی نشست کا اعلان ہوگیا۔تو میں پریشانی کی حالت میں فاروق بھائی کے پاس آیا مگر انہوں نے فرمایا جیسا مدنی مرکز نے کہہ دیا ہم ویسا ہی کرینگے۔اکثر مَدَنی مشوروں وملاقاتوں میں do as directed(یعنی جیسا حکم دیا

جائے ویسا کرنا ہے) کا ذِہن دیتے اور یہ بھی فرماتے کہ مدنی مرکز کی ہر وہ بات جو شریعت سے نہ ٹکراتی ہو وہ اگر سمجھ نہ بھی آئے تو بھی اطاعت کرنی ہے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پابندی سے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیا کرتے تھے اور مکمل تَوَجُّہ کے ساتھ بیان وغیرہ سنا کرتے تھے۔ اپنی زندگی کی آخری جُمُعَرات بھی اجتماع میں شرکت کی اور ساری رات فیضانِ مدینہ ہی میں رہے۔مجلس افتاء کے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

''ایک مرتبہ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کرائے کے مکان کی تلاش کے سلسلے میں پراپرٹی ڈیلر کے پاس جانا تھا لیکن اس سے پہلے ایک اسلامی بھائی جن کا آپریشن ہوا تھا، ان کی عیادت میں کافی وقت لگ گیا۔ جب وہاں سے فارغ ہوئے تو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کا وقت ہو چکا تھا، لہذا مجھے کہنے لگے کہ اجتماع میں جانے کا وقت ہو چکا ہے لہذا اجتماع ہی میں چلتے ہیں، مکان بعد میں دیکھیں گے۔''

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الحمد للہ عزوجل! عشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مفتیٔ دعوتِ اسلامی کا سرمایۂ حیات تھا۔جمعۃ المبارک کو اپنی وفات سے چند گھنٹے قبل کھانا کھانے کے بعد یہ بہت

اُفْسُرْ دَہ انداز میں ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلے میں ہی گفتگو کر رہے تھے۔ان کو حال ہی میں (یعنی ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) غیر مسلموں کی جانب سے نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی شان میں کی گئی گستاخی کا بہت صدمہ تھا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے محبت:

شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اگر انہیں کچھ عنایت فرماتے تو یہ بے حد خوش ہوتے اور جا کر اپنی والدہ محترمہ کے ہاتھ میں دے دیتے اور عرض کرتے:''اس تبرک کو گھر میں سب کو تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دیجیے۔''

جب کبھی گھر میں موجودگی کے دوران شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا فون آتا تو جیسے ہی فون آتا کرتہ پہننے لگتے۔

اکثر فرمایا کرتے کہ:''مجھے جو عزّت ملی میرے مرشد کا صدقہ ہے۔''مکتبِ مجلس افتاء میں ان کی رَفاقت میں کام کرنے والے مفتی صاحب مدظلہ العالی کا کہنا ہے کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی بہت سی عادات ان میں موجود تھیں،مثلاً؛مسکرانے کا انداز،گفتگو کا انداز اور اشاروں سے گفتگو کرنے کا انداز وغیرہ۔مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب بھی اپنے مرشدِ کریم شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف

نصیب ہوتا تو آپ بارگاہِ مرشد میں حاضری کے آداب کو ضرور مدِّ نظر رکھا کرتے ، مثلاً دوزانو ہوکر بیٹھتے ، اس دوران کوئی وظیفہ نہ پڑھتے ، بلا اجازتِ مرشد وہاں سے رخصت نہ ہوتے ، وغیرھا۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشدِ کامل مدظلہ العالی کے دونوں شہزادوں سے بھی بے حد محبت کرتے تھے۔ حتی کہ جب کبھی کسی شہزادے کو آتا ہوا دیکھتے تو احتراماً کھڑے ہوجایا کرتے حالانکہ آپ بڑے شہزادے حضرت مولانا ابواُسید الحاج احمد عُبَید رضا عطاری مدنی سلمہ الغنی کے استاذ بھی تھے۔

﴿اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

صبر کی عادت :

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی ان کے منہ سے یہ نہیں سنا کہ میرے جسم میں درد ہورہا ہے، یا مجھے بخار ہے، یا میرا سر بھاری ہورہا ہے۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا تحریری بیان ہے کہ حاجی فاروق بھائی کی طبیعت میں بہت صبر تھا۔ ان کی اتنی پیاری عادت تھی کہ یہ یوں نہیں بتاتے تھے کہ آج میرے سر میں درد ہے یا مجھے بخار ہے، اکثر ان کے چہرے کی تھکاوٹ دیکھ کر ہم پوچھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ان کو فلاں تکلیف ہے۔

﴿اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

ہر کام میں نرمی :

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ ہم نے ان کو کبھی غصّہ کرتے نہیں دیکھا، نہ بہن، بھائیوں پر، نہ اپنی بچی کی امّی پر غصّہ کرتے، ہمیشہ نرمی سے گفتگو فرماتے تھے۔

مکتبِ مجلس افتاء میں ان کی رفاقت میں سنتوں کی خدمت کرنے والے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

''مفتی دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں پر کمال شفقت فرماتے اور ہر دم خیر خواہی پیش نظر ہوتی، تکلف نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ مجھ سے کبھی یہ نہیں فرمایا: 'یہ کام کیوں نہیں کیا'' اور مجھے کبھی بھی نہیں ڈانٹا اور نہ ہی کسی کو ڈانٹتے دیکھا۔

مجلس افتاء ہی کے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

'' جب میں تخصص فی الفقہ سالِ دوم میں تھا مجھے مفتی صاحب کے ماتحت ''دارالافتاء نورُ العرفان'' میں 18 اگست 2003ء سے ۱۹ جون ۲۰۰۴ء تک فتویٰ نویسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت مُشْفِق تھے جب بھی فتویٰ ان کی خدمت میں پیش کرتا تو وہ میری تربیت کے لئے اس پر اشکالات وَارِد کر کے ان کے جوابات طلب کرتے۔ پھر میں ان کے جوابات دے دیتا تو بے حد خوش ہوتے اور اگر ناکام رہتا تو نرمی کے ساتھ خود جواب ارشاد فرما دیتے اور اگر فتویٰ میں تبدیلی کرنا ہوتی تو

بھی راہنمائی فرمادیتے۔‘‘

مکتب مجلس افتاء وتحقیقاتِ شرعیہ میں خدمت پر مامور اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مکتب میں کمپیوٹر کی میزیں رکھنے کا معاملہ درپیش تھا۔ مجھ سے پیمائش میں بھول ہوگئی اور نتیجۃً لائی جانے والی میزیں وہاں پوری نہ آرہی تھیں۔کوئی اور ہوتا تو شاید میری خوب خبر لیتا مگر مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قربان! آپ نے مجھے اس بارے میں ذرا بھی نہیں ڈانٹا بلکہ نہایت نرمی کے ساتھ مجھے میری غلطی کی طرف مُتَوَجِّہ کیا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

کھانے میں عیب نہ نکالنا:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ان کو جو کھانا پیش کیا جاتا یہ شکوہ کئے بغیر کھالیتے۔کئی بار ایسا ہوا کہ ان کو کھانا پیش کیا گیا اور اس میں نمک نہ تھا تو بھی یہ ایک لفظ نہ بولے اور یونہی کھانا تناوُل فرمالیا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

کفایت شعاری:

اپنی الماری میں صرف چار جوڑے رکھتے، ماہِ ربیعُ النُّور میں نئے کپڑے سلواتے تو پرانے کسی کو دے دیتے۔انتقال سے کچھ عرصہ قبل جب پنجاب تشریف لے گئے تو اپنے تمام جوڑے ساتھ لے گئے اور تقسیم کردیئے تھے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

سادگی :

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حاجی فاروق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے دریافت فرمایا کہ گھر میں آپ کے رہنے کا جو حصّہ ہے وہاں رنگ وروغن کروادوں؟ تو عرض کی ''نہیں! مجھے صرف وضوخانہ بنوادیجئے۔''

اپنی شادی کے موقع پر یہ مُصِر تھے کہ ان کی زوجہ کو شادی میں جہیز نہ دیا جائے مگر لڑکی کے گھر والوں نے جہیز دیا۔ آپ نے مجبوراً لے تو لیا مگر انہیں جہیز سے بھرے ہوئے گھر میں لطف نہ آتا تھا اور بار بار اپنی بچی کی امی سے یہ اصرار کیا کرتے کہ اس کو بیچ دیں، ہمارا گھر بالکل سادہ ہونا چاہیے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

ثوابِ جاریہ کے متمنی :

ایک بار ان کی ہمشیرہ کتابوں کی الماری صاف کررہی تھیں تو انہیں ایک پرچی ملی جس پر لکھا تھا ''میرے مرنے کے بعد تمام کتابیں دعوتِ اسلامی کے ''جامعۃ المدینہ'' کو دے دی جائیں۔'' پھر کچھ عرصے بعد خود ہی یہ کتابیں لے گئے اور دارالافتاء میں رکھوادیں۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

ثوابِ آخرت کے حریص :

ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی تحریری کام کے سلسلے میں بیرونِ ملک تھے۔ اس دوران مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد

فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی آپ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جب امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی نے نمازِ مغرب کے بعد نوافل (یعنی نمازِ اوّابین) میں سورۂ یٰسٓ مکمل تلاوت کی تو مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی حکمت دریافت کی تو امیر اہل سنت مدظلہ العالی نے فرمایا کہ تلاوتِ قرآن کا ثواب نماز میں زیادہ ہے، یہ سن کر مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنے لگے کہ ان شاء اللہ عزوجل اب میں بھی حفظِ قرآن کی دہرائی نمازِ نفل میں کیا کروں گا۔

تلاوتِ قرآن کا ذوق:

مکتب مجلس افتاء میں خدمت پر مامور اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر و بیشتر اپنا وقتِ اِجارہ ختم ہوجانے کے بعد مکتب میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے۔

گلشن اقبال باب المدینہ (کراچی) کے اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ''مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ ترجمہ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان کا کئی مرتبہ مکمل مطالعہ کرچکے تھے۔ مدنی قافلہ میں سفر کے دوران بھی جب کبھی کھانا پکانے کی ذمّہ داری ملتی تو کھانا پکانے کے دوران تلاوتِ قرآن کرتے رہتے۔ الحمدللہ عزوجل اتنے ذہین تھے کہ ان کے سامنے اگر کوئی اردو ترجمہ سنا کر آیت پوچھتا تو بتادیا کرتے تھے۔

ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ میں موٹر

سائیکل چلا رہا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تلاوت کر رہے تھے۔ راستے میں مجھے یوں لگا کہ کوئی تار ہماری موٹر سائیکل سے ٹکرایا ہے۔ بہر حال جب میں آپ کو گھر چھوڑ کر اسی راستے سے واپس آیا تو لوگوں کا سڑک پر ہجوم تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا بجلی کا تار سڑک پر گرا ہوا ہے، جس میں کرنٹ ہے۔ یہ سن کر مجھے ذہنی طور پر دھچکا لگا کہ یہی تار تو ہماری موٹر سائیکل سے ٹکرایا تھا لیکن ہمیں کرنٹ نہیں لگا۔ میرا حسنِ ظن ہے یہ تلاوتِ قرآن کی برکت تھی۔

پردے کی احتیاطیں:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے گھر میں یہ ترکیب بنا رکھی تھی کہ جس وقت کمرے میں مفتی صاحب ہوتے تو اس وقت کوئی بھابھی اس کمرے میں نہ آسکتی تھیں۔ اور جہاں ان کی بچی کی امی ہوتیں وہاں گھر کا کوئی نامحرم مرد نہ آسکتا تھا۔ اس طرح بہت احتیاط کے ساتھ مکمل پردہ رہتا تھا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی ساس کے سامنے بھی نہ آتے تھے بلکہ ان سے بھی پردہ کرتے تھے۔

آپ کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ آپ کے گھر میں کچھ تعمیراتی کام ہونا تھا اور مزدوروں وغیرہ کی آمد پر بے پردگی کا احتمال تھا۔ چنانچہ آپ بے پردگی سے بچنے کے لئے اپنی بچی کی امّی کے ساتھ عارضی طور پر کرائے کے گھر میں منتقل ہوگئے۔ اسی طرح جب کبھی اپنی بچی کی امی کے علاج کی ضرورت پیش آتی تو اس بات کا اِلْتِزَام کیا کرتے کہ ان کا چیک اپ وغیرہ لیڈی ڈاکٹر ہی کرے۔

اپنی بچی اور اُس کی امّی کی تربیت:

انکی مدنی منّی (ان کے انتقال کے وقت) 11 ماہ کی تھی، اس سے بہت محبت کیا کرتے اور اس کے بارے میں اکثر فرماتے کہ ان شاء اللہ عزوجل اس کو میں خود پڑھاؤں گا۔ ان کی مدنی منی سے گھر کا کوئی فرد اگر کہتا کہ بولو بیٹا ''پاپا'' تو فرماتے کہ اس کو یوں نہ سکھاؤ بلکہ اس کے سامنے ''اللہ، اللہ'' کہتے رہیں۔ بچی کی امی کو تاکید فرماتے کہ گھر کا کام چھوڑ کر پہلے نماز ادا کریں، اگر وہ عشاء میں تاخیر کر دیتیں تو ناراض ہوتے کہ پہلے نماز ادا کریں۔

﴿اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

شوقِ مطالعہ:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر مطالعے میں مشغول رہا کرتے اور اپنی وفات سے قبل بھی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آپ نے فتاویٰ رضویہ شریف اور بہارِ شریعت کا بِالِاسْتِیْعَاب (یعنی مکمل) مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ فتاویٰ رضویہ سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی جمع کر رکھے تھے۔ نیز زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے والے مختلف اردو فتاوٰی کا بھی مکمل مطالعہ کر چکے تھے۔

﴿اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

یادِ موت:

مفتی محمد فاروق عطاری مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے اپنی شادی کے چند دنوں بعد ہی

اپنی منکوحہ سے فرمادیا تھا کہ میں زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکوں گا۔آپ اکثر گھر والوں سے فرماتے کہ میری عمر بہت کم ہے میں زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہوں گا۔جب کبھی ان کی نانی ان سے فرماتیں کہ بیٹا میرا جنازہ تم پڑھانا،تو آپ جواب دیتے کہ نانی! میری عمر بہت کم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والوں کا بیان ہے کہ اپنی منکوحہ کو شادی کے کچھ عرصے بعد ہی تاکید کردی تھی کہ میرا چھوڑا ہوا مال شریعت کے مطابق تقسیم کرنا۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

قناعت پسندی:

جامعۃ المدینہ ہو یا دارالافتاء،مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ نہیں کیا۔مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

''حال ہی میں (یعنی ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) ان کا مشاہرہ بڑھا تھا تو یہ میرے گھر خود تشریف لائے۔انتہائی پریشانی کے عالم میں تھے۔مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے لہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مشاہرہ نہ بڑھایا جائے۔''

حقیقت یہی ہے کہ تصوف ''قال'' کا نہیں ''حال'' کا نام ہے،اور یہ حقیقی صوفی، متقی بزرگ تھے۔''(انتہی)

اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی اسکوٹر اور لیپ ٹاپ (leptop) کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اس

کی ضرورت نہیں ہے۔اسی طرح ایک مرتبہ جب آپ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے ؟ تو فرمایا کہ مختصر زندگی ہے، کرائے کا مکان ہی کافی ہے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

گھر والوں کی آپ سے محبت :

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ کے گھر والوں کی محبت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گھر والے ان سے دم کرواتے ،ان کا بچا ہوا پانی سنبھال کر رکھتے اور بطور تبرک استعمال کیا کرتے۔ان کی پلیٹ سے کھانے کے لیے بچے آپس میں ضد کرتے تھے۔ان کی جھوٹی چائے کو واپس پتیلے میں ڈال کر سب کو پیش کرتے تھے۔یہ ان کے مدنی کردار کی مضبوط دلیل ہے گویا کہ امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کے عطا کردہ گھر میں مدنی ماحول بنانے کے ۱۵ مدنی پھولوں پر ان کا مضبوطی سے عمل تھا، وہ مدنی پھول یہ ہیں:

”گھر میں مدنی ماحول“ کے پندرہ حروف کی نسبت سے ۱۵ مدنی پھول

۱۔ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔

۲۔ والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

۳۔دن میں کم از کم ایک بار اسلائی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ

اور پاؤں چوما کریں۔

۴۔ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیں۔

۵۔ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔

۶۔ ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مُخَاطِبْ ہوں۔

۷۔ اپنے محلّہ کی مسجد کی عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر سو جایا کریں کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

۸۔ گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں، سب کو نرمی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنائیں۔ ان شاءاللہ عزوجل ''مدنی'' نتائج برآمد ہوں گے۔

۹۔ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ زبان چلائیں گے تو ''مدنی ماحول'' بننے کی کوئی امید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہذا غصہ، چڑچڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کردیں۔

۱۰۔ گھر میں روزانہ فیضان سنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سنیں۔

۱۱۔ اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیں کہ دعاء مومن کا ہتھیار ہے۔

۱۲۔ سسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین

کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حسن سلوک بجا لائیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔

۱۳۔ مسائل القرآن ص۲۹۰ پر ہے، ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دعا اوّل وآخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں. ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔

(اَللّٰھُمَّ)رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۝ (پ۱۹، الفرقان۷۴)

ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

۱۴۔ نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر ذیل میں دی ہوئی آیات صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اس کی آنکھ نہ کھلے۔

(مدّت ۱۱ تا ۲۱ دن)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۙ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (ترجمہ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں) (پ۳۰ البروج ۲۱، ۲۲) (اوّل، آخر، ایک مرتبہ درود شریف)

(۱۵) نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تا حصولِ مراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رخ کر کے "**یَاشَھِیْدُ**" ۲۱ بار پڑھیں (اوّل وآخر، ایک بار درود شریف)۔

مدنی التجا: نافرمانوں کو فرماں بردار بنانے کے لیے اَوراد شروع کرنے سے قبل سیدنا امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایصالِ ثواب کے لیے 25 روپے کی دینی کتابیں تقسیم کردیں۔

وقت کی پابندی:

تدریس کا معاملہ ہو یا دارالافتاء کا، مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ وقت کی پابندی فرماتے رہے اور کبھی بلاضرورت چھٹی نہیں کرتے تھے بلکہ جامعۃ المدینہ کنزالایمان میں تو کم وبیش دوسالہ تدریسی دور میں ان کی ایک بھی چھٹی نہیں ہوئی۔ نمازِ فجر کے بعد وقت کم ہونے کی وجہ سے ناشتہ بھی فجر سے پہلے کرلیا کرتے تھے تاکہ تاخیر نہ ہو۔

دعوتِ اسلامی کی مجلس، **المدینۃ العلمیۃ** اور تخصص فی الفقہ کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ

''میں نے قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہمیشہ وقت کا پابند پایا ہے، مجلسِ افتاء کے مَکْتَبْ میں ان کا وقت صبح 8:00 بجے، شروع ہوتا تھا لیکن یہ جب بھی باب المدینہ (کراچی) میں ہوتے تو ہمیشہ وقت سے پہلے تشریف لے آتے اور مجلس افتاء کا مکتب خود ہی کھولتے تھے (حالانکہ یہ ان کی ذمہ داری نہ تھی)۔ اس بات کے گواہ پہلی منزل کے خادم اور دیگر اسلامی بھائی بھی ہیں۔ مجھے اس بات کا مشاہدہ کافی مہینوں سے ہے اس لیے کہ مجھے روزانہ صبح کم وبیش 7:50 پر کہیں جانا ہوتا تھا اور تقریباً روزانہ زِیارت کا شرف حاصل ہوتا اسی (یعنی ان کی زندگی کی آخری) جمعرات کی بات ہے کہ میں حسب معمول 7:50 پر جب باہر نکلا تو سوچ ہی رہا تھا کہ آج مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

زیارت نہیں ہورہی، شاید پہلے تشریف لا چکے ہوں گے یا ہوسکتا ہے تاخیر ہوگئی ہو، اسی دوران میں نے اپنے پاس سے گزرنے والے رکشے میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ میں نے سوچا کہ مفتی صاحب نے شاید یہ محسوس کیا ہوگا کہ کہیں پہنچنے میں تاخیر نہ ہوجائے اس لیے رکشہ میں تشریف لائے کیونکہ آپ اکثر پیدل تشریف لاتے۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کیونکہ آپ کی پابندی سے میں نے اندازہ لگالیا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تقوی انہیں رخصت پر عمل کی اجازت نہیں دیتا حالانکہ ہماری ''مجلس'' میں جن اسلامی بھائیوں کا اجارہ 8:00 بجے کا ہوتا ہے، ان کو 9:00 بجے تک رخصت ہوتی ہے، اگر وہ اپنا وقت آخر میں دے دیں ان کا یہ وقت تاخیر میں شمار نہیں ہوتا۔ نیز مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پابندی کو دیکھ کر میرا یہ ذہن بنا کہ یہ وقت سے پہلے اس لیے تشریف لاتے ہیں تاکہ وقت سے پہلے مکتب کھل جائے اور اسلامی بھائیوں کا کچھ وقت بھی فارغ نہ گزرے۔ اس کے علاوہ دیگر تنظیمی معمولات میں بھی وقت کی پابندی مثالی تھی۔

تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) سال اوّل کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ

''یہ بات میرے مشاہدے میں بھی رہی کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اصول و وقت کے بہت زیادہ پابند تھے، اور دوسرے کے وقت کی بھی قدر کرتے کہ تخصص فی الفقہ کے درجے میں پورے 8:00 بجے، پڑھائی شروع فرما دیتے اگرچہ درجہ میں ایک یا دو اسلامی بھائی ہوں۔ نیز ان کا اجارہ 4:00 بجے تک تھا، مگر آپ اکثر عصر بلکہ مغرب کے بعد

بھی موجود رہتے۔حاضری رجسٹر بھی اس بات کا گواہ ہے کہ پورے مہینے میں شاید دو چار دن اپنے اجارے کے مقررہ وقت پر (یعنی 4:00 بجے) تشریف لے گئے ہوں۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب باب المدینہ (کراچی) کے دارالافتاء قطب مدینہ خضریٰ مسجد ڈرگ کالونی کے دورے پر تھے۔تو وہاں کے مفتی صاحب مدظلہ العالی نے آپ سے استفسار کیا کہ کس بات نے آپ کو وقت کا اس قدر پابند بنا دیا ہے؟ تو مفتیٔ دعوت اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختصر اور جامع جواب ارشاد فرمایا ''احساسِ ذمہ داری نے (مجھے وقت کا پابند بنا دیا)۔''

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

اندازِ تدریس:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت سہل انداز میں طلبہ کی نفسیات کے مطابق سبق پڑھاتے اور سوالات پوچھنے والوں کی مکمل تشفّی فرماتے۔تفسیرِ جلالین پڑھانے کا خاص تجربہ رکھتے تھے۔تقریباً چار ماہ شریعت کورس بھی پڑھایا جس میں دعوتِ اسلامی کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران،بعض اراکینِ شوریٰ، پاکستان انتظامی کابینہ کے اراکین اور کئی مجالس کے ذمہ داران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی مثلاً ٹیچر،تاجر، ملازمت پیشہ،اسکول وکالج کے طلبہ وغیرہ شرکت کرتے۔ابتداءً ''نصابِ شریعت'' سے عقائد کے بارے میں درس ہوتا، پھر شرکاء اس درس کے متعلق سوالات کرتے اور مفتی صاحب انتہائی آسان وعام فہم

انداز میں جوابات مرحمت فرماتے، پھر عبادات یا معاملات سے متعلق درس ہوتا، پھر اس سے متعلق سوالات وجوابات کا سلسلہ ہوتا پھر تجوید وقراءت کے اُصولوں کے مطابق مفتی صاحب قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ (تادمِ تحریر اس درس کی پانچ کیسٹیں منظرِ عام پر آچکی ہیں جنہیں مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔) اسی وجہ سے امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی آپ کو ''اُستاذُ الشُّوریٰ'' فرمایا کرتے تھے۔

شہید مسجد میں امامت:

مفتی دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عرصہ تک شہید مسجد کھارادر بابُ المدینہ (کراچی) میں امامت فرماتے رہے، آپ کے وصال کے بعد وہاں کی انتظامیہ کی جانب سے ایک مکتوب موصول ہوا جس میں یہ تحریر تھی،

''مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید مسجد کے سابق پیش امام بھی تھے، ان سے الحمد للہ عزوجل ہمیں کوئی شکایت نہیں تھی بلکہ ان کا کمیٹی والوں پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے کئی بار ماہوار وظیفہ نہیں لیا اور کہتے تھے کہ مصروفیت کی وجہ سے میں اکثر نماز پڑھانے سے قاصر رہتا ہوں۔ یہ ان کے تقویٰ کی بہترین مثال ہے، (دعوت اسلامی کے مدنی کام کی ذمہ داریاں بڑھنے کی وجہ سے) شہید مسجد کی امامت چھوڑنے سے پہلے انھوں نے کم وبیش پانچ، چھ ماہ، بغیر وظیفہ کے امامت کی۔''

﴿اللہ عزوجل کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

نمازوں کا اہتمام:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ با جماعت نمازوں کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے۔کئی بار ٹرین سے اگر پنجاب جانا ہوتا تو باب المدینہ کراچی سے حیدر آباد تک بس میں سفر فرماتے تاکہ نماز بآسانی ادا ہو سکے۔اگر ٹرین آنے میں تاخیر ہوتی تو باقاعدہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش فرماتے۔ہمیشہ ہر نماز پہلی صف میں ادا کرنے کی مکمل کوشش فرماتے۔

ان کے ایک رفیق مفتی صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ

''مفتی محمد فاروق العطاری المدنی رحمۃ اللہ علیہ بہت باعمل تھے،مدنی انعامات کے عامل تھے۔اکثر باوضو رہا کرتے تھے میں نے متعدد بار انہیں وضو کے بعد نوافل (یعنی تحیۃ الوضو) ادا کرتے دیکھا۔عموماً اذان سے قبل وضو کر لیتے اور جیسے ہی اذان ہوتی مسجد میں چلے جاتے اور عموماً پہلی صف میں نماز پڑھتے میں ان کے ساتھ تقریباً چار سال رہا مگر میں نے ان کی تکبیر اولیٰ فوت ہوتے نہیں دیکھی۔''

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو سے پہلے ثواب کی نیت سے عمامے کا ایک ایک پیچ کھولا کرتے ،اور غالبًا اس حدیث کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے قبلہ رخ ہو کر عمامہ باندھا کرتے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم،نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے،اور جب اُتارے تو

ہر پیچ کھولنے پر ایک خطا معاف ہوتی ہے۔

(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، الحدیث: ۴۱۱۳۸، ج ۱۵، ص ۱۳۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پھر شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مرتب کردہ مسجد میں جانے کی چالیس نیّتوں کا کارڈ پڑھا کرتے (یہ کارڈ مکتبۃ المدینہ سے ھَدِیَّۃً حاصل کیا جاسکتا ہے) اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد کوشش کرتے کہ ہر صف پر سیدھا قدم رکھیں۔ فرض نماز ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا کرنے سے پہلے گفتگو سے حتی الامکان گریز فرماتے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

آپ کے علاقے گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک جگہ خریدی گئی تھی اور وہاں جائے نماز قائم کی گئی تھی۔ مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں بسا اوقات نماز ادا کرنے آیا کرتے تھے (انتقال والے دن بھی جمعہ کی نماز مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہیں ادا فرمائی تھی) اس جگہ پر قبلہ کی سمت کے بارے میں مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ شک گزرا، انہوں نے مجھے فون کیا کہ فلاں دن مجھے فون کیجئے گا قبلہ کی سمت چیک کرنے کی ترکیب بنائیں گے۔ غالباً میں فون نہ کرسکا بلکہ انہوں نے مجھے دوبارہ فون کیا اور کثرتِ مصروفیات کے باوجود بعدِ عشاء خود تشریف لے آئے۔ آپ سمتِ قبلہ چیک کرنے کا آلہ بھی اپنے ساتھ لائے تھے۔ وہیں انہوں نے بیٹھ کر کاغذ پر باقاعدہ نقشہ بنایا کہ یہاں پر صفوں کا رُخ 45 ڈگری

زاویہ میں ہے یانہیں؟ غور وتفکر کے بعد ظاہر ہوا کہ وہاں کی صفوف قبلہ کی سمت سے ہٹی ہوئی تھیں لیکن الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ 45 ڈگری کے اندر اندر تھیں لہذا نمازیں دُرست ہی ہورہی تھیں۔ یہ ان کی بصیرت ہی تھی انہوں نے اندازہ کرلیا کہ قبلہ کی سمت میں کچھ نہ کچھ غلطی ہے اور پھر اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر آنا یقیناً ہم اسلامی بھائیوں کے ساتھ بڑی خیر خواہی تھی۔

ایک مرتبہ مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الغنی غوثیہ مسجد (عابد ٹاؤن گلشن اقبال) میں معتکف تھے۔ اسی دوران ایک معتکف اپنے بھائی کے بارے میں بہت مشہور کر چکے تھے کہ ان کے بھائی پر ''سُواری'' آتی ہے۔ ایک دن ان کے وُہی بھائی بھی آگئے اور سواری بھی تشریف لے آئی، اِتّفاق سے اُس وقت وہ سُواری والے صاحب اوران کے بھائی، فاروق بھائی کے خیمے میں تھے۔ جب سواری آئی تو سب سہم گئے اور سواری والے صاحب سے سوالات کرنے لگے۔ فاروق بھائی بڑے پُر اعتماد انداز میں اپنے کام میں مشغول رہے۔ اُس وقت تو کچھ نہ کہا مگر رات کی نشست میں شیخِ طریقت امیر اہلسنّت مدّ ظلہ العالی کا رسالہ ''جنّات کی حکایات'' پڑھ کر سنا دیا۔ جس میں سُواریوں کے ڈھکوسلوں کا ردِّ بلیغ کیا گیا ہے۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

عاجزی:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت سے فیض یاب ہونے والے

اسلامی بھائی اس بات کے گواہ ہیں کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ بالخصوص آپ خادمین اسلامی بھائیوں سے بڑی محبت سے پیش آیا کرتے تھے خادم کو گویا بڑا بھائی سمجھتے اور اس کی عام آدمی سے زیادہ قدر کیا کرتے۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے رُکن ہونے کے باوجود کبھی بڑی راتوں وغیرہ کے اجتماعات میں بھی منچ پر تشریف نہ لاتے تھے۔

گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اتنے سادہ طبیعت تھے کہ مجھے ایسا ہی لگتا تھا کہ میں ایک عام اسلامی بھائی کے ساتھ ہوں، چاہے علاقے میں ہوں یا مدنی قافلے میں سفر پر ہوں ہر جگہ سادگی اور عاجزی، آپ کی سادگی دیکھ کر کوئی یہ محسوس نہیں کرسکتا تھا کہ یہ اتنے بڑے مفتی صاحب ہیں (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)۔

گلشنِ اقبال کے ہی ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ

مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جمعرات کو بعدِ اجتماع سنّتیں سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں بھی شرکت فرمایا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے کئی نئے اسلامی بھائیوں کو علاقے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف عالم ومفتی کے لحاظ سے کرایا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عاجزی کرتے ہوئے فرماتے کہ میں مفتی نہیں ہوں۔ ایک مرتبہ بڑے پیار سے سمجھایا کہ ”آپ جب میرا تعارف اس طرح سے کرا دیتے ہیں تو ترکیب آؤٹ ہو جاتی ہے اور پھر میں اتنا فری ہو کر مدنی قافلے و دیگر مدنی کاموں کی

دعوت نہیں دے پاتا۔'' سبحان اللہ عزوجل! مفتی کہلانے سے بچنے کا کتنا پیارا انداز ہے۔

جب بین الاقوامی اجتماع میں پہلی بار بطور رُکنِ شوریٰ مفتی فاروق صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کا اِعلان ہوا تو اس وقت آپ عَلاقائی نگران تھے۔ جب سب نے مبارک باد دینا شروع کی تو فرمایا کہ'' مفتی فاروق کا اِعلان ہوا ہے وہ کوئی اور ہونگے (کیوں کہ میں تو مُفتی نہیں ہوں)''

﴿اللہ عزوجل کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ بطورِ علاقائی نِگران:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بطورِ علاقائی نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا خیال رکھتے۔ دارالافتاء اہلِ سنت میں آپ ایک سال ناظمِ مکتب رہے، آپ کی نظامت مثالی تھی، ناظم ہونے کی حیثیت سے براہِ راست تنقید نہ کرتے بلکہ اجتماعی طور پر سمجھاتے۔ کبھی کسی کی شکایت نہ کرتے بلکہ پردہ پوشی فرماتے۔ بارعب ہونے کے باوجود اپنائیت بہت تھی۔ اجارے پر کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کی خیرخواہی کرتے ہوئے ان کی تنخواہ کی ادائیگی کی جلد سے جلد ترکیب بنانے کی کوشش کرتے۔

ان کی رفاقت میں سنتوں کی خدمت کرنے والے ایک مفتی صاحب مدظلہ العالی کا کہنا ہے کہ''اگرچہ آپ مجھ سے تکلف نہیں کرتے تھے لیکن قدرتی طور پر بارعب تھے، مجھے ان سے بہت محبت تھی لیکن ان کے رعب کی وجہ سے میں کبھی اتنا بھی نہ کہہ سکا کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔

﴿اللہ عزوجل کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

مُفْتِیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃاللّٰہ الغنی کی رحلت

۱۸ محرم الحرام ۱٤۲۷ھ بمطابق 17 فروری 2006ء جُمُعَہ کو بعد نمازِ مغرب تقریباً 8:00 بجے بابُ المدینہ کراچی میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مُفْتِیٔ دعوتِ اِسلامی اَلحافِظ اَلقاری اَلحاج حضرتِ علّامہ مولانا **محمد فاروق العطاری المدنی** اِنْتِقال فرماگئے ہیں۔(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

وفات کی کیفیات

یہ خبر ملنے کی دیر تھی کہ کثیر تعداد میں اسلامی بھائی آپ کے گھر (واقع گلشنِ اِقبال بابُ المدینہ کراچی) کے باہر جمع ہوگئے۔ ہر اسلامی بھائی تصویرِ غم بنا اپنی آنکھوں میں اَشکوں کے موتی لئے نظر آرہا تھا۔ کثیر اسلامی بھائیوں نے قطار میں لگ کر آپ کے چہرۂ مبارک کی زِیارت کی۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے ایک رُکن نے آپ کے اِنْتِقال کی تفصیلات کچھ اس طرح سے بتائیں کہ

''**نمازِ جُمُعَہ** کی ادائیگی کے بعد مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج **محمد فاروق العطّاری المَدَنی** (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) نے کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد کچھ دیر گھر والوں سے مَحْوِ گفتگو رہے پھر دینی کُتُب کے مُطَالَعَہ میں مصروف ہوگئے۔ ساڑھے تین بجے کے لگ بھگ وہ آرام کرنے کے لئے اپنے گھر کی نچلی منزل میں آگئے اور گھر والوں کو تاکید کردی کہ انہیں نمازِ عصر کے لئے جگا دیا جائے۔ نماز کا وَقْت ہونے پر ان کی والدہ مُحْتَرَمَہ نے انہیں پُکارا مگر

ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ خود نیچے تشریف لائیں اور دیکھا کہ مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ بے حِس وحرکت پڑے ہوئے ہیں۔انہوں نے فوراً ان کے بڑے بھائی کوفون کیا۔وہ فوراً گھر پہنچے اور مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کو لے کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوگئے۔وہاں پہنچنے پر ڈاکٹروں نے آپ علیہ الرحمۃ کا طِبّی معائنہ کیا اور بتایا کہ یہ تو حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے تقریباً دو گھنٹے پہلے ہی داعیٔ اجل کو لبّیک کہہ چکے ہیں۔''

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

اِیصالِ ثواب کا آغاز

آپ کے گھر کے باہر جمع ہونے والے اسلامی بھائی تِلاوتِ قرآن اور ذکر و دُرُود میں مشغول تھے اور یوں آپ کو ایصالِ ثواب کا سلسلہ دَفْن ہونے سے پہلے ہی شروع ہوگیا۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

تختۂ غُسل پر مُسکراہٹ

رات تقریباً 10:00 بجے مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غُسل دیا گیا۔آپ کو غُسل دینے والے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دورانِ غسل مسکرا رہے تھے۔اس کی گواہی وہاں پر موجود دیگر اسلامی بھائیوں نے بھی دی ہے۔گویا کہ آپ سَیِّدُنا شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کے مصداق تھے:

یادداری کہ وقتِ زادن تو ہمہ خَنداں بدند توگریاں

آنچناں زی کہ وقت مُردن تو ہَمہ گِریاں شَوند توخَنداں

یعنی یاد رکھ! جب دنیا میں آیا تھا تو تُو رو رہا تھا اور لوگ مسکرا رہے تھے، اس طرح کی زندگی بسر کر کہ تیری موت کے وقت لوگ رو رہے ہوں اور تُو مسکرا رہا ہو۔

(شجرۂ عطاریہ، ص ۳۰ مکتبۃ المدینہ)

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔اٰمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

نعت خوانی کے دوران ہونٹوں کی جُنبِش

غسل دیئے جانے کے بعد اسلامی بھائیوں نے مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد جمع ہو کر نعت خوانی شروع کر دی۔ تخصُّص فِی الْفِقْہ (مفتی کورس) کے سالِ دُوُم کے ایک طالبُ العِلْم کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ نعت خوانی کے دوران استاذِ محترم مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج مولانا محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے لب ہائے مبارکہ بھی جُنبِش کر رہے تھے۔

رات تقریباً 1:00 بجے آپ کے جَسدِ مبارک کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی لایا گیا۔ جہاں اسلامی بھائیوں نے آپ کے اردگرد جمع ہو کر نعت خوانی کی، تلاوتِ قرآن اور ذکر و دُرود کا بھی سِلْسِلَہ رہا۔

ہونٹ ہلنے لگے

جَامِعَۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کے ایک طالبِ علم کا بیان ہے کہ

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! جب رات کے وقت مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا جسدِ مبارک اسلامی بھائیوں کو زِیارت کروانے

کے لئے ان کے گھر سے فیضان مدینہ لایا گیا تو اس دوران نعت خوانی جاری تھی اور زائرین زِیارت سے مُستَفِیض ہورہے تھے، جب نعت خواں اسلامی بھائی نے ''کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود'' پڑھنا شروع کیا تو اس دوران میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہت قریب تھا اور بغیر کسی رکاوٹ کے مسلسل ان کے چہرۂ مبارَک کی زِیارت کئے جارہا تھا۔ اچانک ایک شعر پر مجھے مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے ہونٹوں کی جُنْبِش محسوس ہوئی لیکن میں نے اسے محض اپنا گمان سمجھا کہ ہوسکتا ہے یہ میری نظر کی خطا ہو لیکن بعد میں اسی طرح ہونٹوں کے ہلنے کے بارے میں ایک اور اسلامی بھائی نے بھی بتایا، اس کے علاوہ بھی کم از کم دو اسلامی بھائیوں نے اس کی تصدیق کی۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

بانیٔ دعوتِ اسلامی (مدظلہ العالی) کی آمد

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وِصال کے وقت شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی **حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ اِسلامی کتابوں کے تحریری کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے کیونکہ پاکستان میں موجود ہونے کی صورت میں خَلْقت کا آپ کی طرف اس قدر رُجوع ہوتا ہے کہ آپ یکسوئی سے تحریری کام نہیں کر پاتے۔ رات آٹھ بجے کے بعد امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کو مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کے اِنْتِقال کی اِطّلاع دی گئی۔ دراصل بابُ المدینہ سے جانے والا

فون آپ کے ساتھ مُقیم اسلامی بھائی نے وُصول (Receive) کیا اور اُس نے امیرِ اہل سنت مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کو فوراً نہ بتایا بلکہ جب اطمینان سے رات کے کھانے اور چائے سے فارغ ہو چکے تب اسلامی بھائی کے لب وا ہوئے اور اُن کی آنکھوں سے رُکے ہوئے اَشْک بہہ نکلے، انہوں نے رو رو کر مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی رِحْلَت کی خبرِ وحشت اثر امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کو سنائی۔ اپنے مَدَنی بیٹے کی دنیا سے رُخصتی کی دردانگیز خبر ملنے پر بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی بھی صدمے سے نڈھال نظر آنے لگے اور رقّتِ قلبی کی وجہ سے آپ کی چشمانِ مبارکہ میں آنسوؤں کے ستارے جِھلْمِلانے لگے۔

آپ مدظلہ العالی بذریعہ ہوائی جہاز رات تقریباً 3:15 بجے باب المدینہ کراچی پہنچ گئے اور ائیر پورٹ سے تقریباً 3:45 بجے پرسیدھے فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی تشریف لے آئے اور اپنے مدنی بیٹے مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی فاروق عطاری علیہ رحمۃ الباری کو اپنی قُربَت کا شَرف بخشا اور ان کے لئے دُعا بھی کی۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کی نمازِ جنازہ

مفتیٔ دعوتِ اسلامی **حافظ محمد فاروق العطاری المدنی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی نمازِ جنازہ صُبح تقریباً 10:30 بجے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ادا کی گئی۔ آپ علیہ الرحمۃ کی سعادتیں اس وقت اپنے عروج پر پہنچیں جب آپ کے مُرْشِدِ کریم، زمانے کے ولی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت

علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد ایسی رِقّت انگیز دعا کی کہ حاضرین اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، اُس رقّت انگیز دعا کے الفاظ کچھ یوں تھے:

نَمازِ جنازہ کے بعد کی رقّت انگیز دُعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

یاربَّ المصطفیٰ جل جلالہ! ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما، **یااللہ** عزوجل! ہم سب کی مَغْفِرَت فرما، پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری امّت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ عزوجل! مرحوم مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرما، یا اللہ عزوجل! عنقریب قبر کی تنہائیوں میں انہیں تنہا چھوڑ دیا جائے گا، اے اللہ عزوجل! ہمارے حاجی فاروق کی قبر پر رحمت و رِضوان کے پھول برسا، یا اللہ عزوجل! قبر کی وَحْشَت اور تنگی کو دُور فرما، ان کو قبر میں امن نصیب فرما، یا اللہ عزوجل! قبر مُجرِموں کو اس طرح دباتی ہے کہ پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں، لیکن تیرے نیک بندوں کو اس طرح دباتی ہے جیسے ماں اپنے بچھڑے ہوئے لعل کو سینے سے چمٹا لیتی ہے، اے اللہ عزوجل! ہم تجھ سے رحم کی درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے فاروق بھائی کو قبر اسی طرح دبائے جس طرح ماں اپنے بچھڑے ہوئے لال کو شفقت سے مامتا بھری گود میں چھپا لیتی ہے، اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے، اے

مولا عزوجل! مرحوم کی قبر کو تا حدِ نظر وسیع فرما، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق پہ کوئی تکلیف نہ آئے، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کے سارے گناہ معاف کردے، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کو قبر میں وحشت نہ ہو، گھبراہٹ نہ ہو، تنگی نہ ہو، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلووں میں گم کردینا، یا اللہ عزوجل! پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخِ روشن کا واسطہ میرے فاروق کی قبر کو روشن کردے، اے اللہ عزوجل! میرے فاروق کو بخش دے، تجھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ، مُرسَلِین کا واسطہ، صحابہ کا واسطہ، تابِعِین کا واسطہ، سَیِّدُ الشُّہَدَاء امام حسین کا واسطہ، سیدنا عبّاس علمدار کا واسطہ، علی اکبر و علی اصغر کا واسطہ، کربلا کے ہر شہید و اَسیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کا واسطہ میرے فاروق کی قبر کو جنت کا باغ بنادے، اے اللہ عزوجل! یہ عالم تھے، انہوں نے تیرے دین کی جو خدمت کی، اُسے قبول کرلے، اے مولا عزوجل! یہ بے چارے بھری جوانی میں ہم سے رخصت ہوگئے، **اے رحمت والے مولا عزوجل! تیری رحمت کے حوالے،** اے اللہ عزوجل! تیری رحمت کے حوالے، اے اللہ عزوجل! تیری رحمت کے حوالے، مولا عزوجل! میرے غوث پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا واسطہ میرے فاروق پر کرم کردے، میرے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (علیہ رحمۃ الرحمٰن) کا واسطہ، میرے پیر و مرشد سیدی قُطبِ مدینہ (ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کا واسطہ میرے فاروق پر کرم کردے، انہیں رحمتوں کے سائے تلے جگہ دے دے، انکی قبر پر رحمتوں کا سائبان کھڑا ہوجائے، اے اللہ عزوجل! ان کے فُیُوض و بَرَکات قیامت تک جاری رہیں، اے اللہ عزوجل! سب کو ایمان کی سلامتی نصیب کردے،

ہم سب کو مدینہ منورہ میں زیرِ گنبد خضراء محبوب کے جلووں میں شہادت نصیب کردے، جَنَّتُ الْبَقِیْع میں مَدْفَن اور جَنَّتُ الْفِرْدَوْس میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس عطا کردے، اِلٰہَ الْعَالَمِیْن! میرے فاروق کو بھی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنّت میں پڑوس دے دے، یا اللہ عزوجل! ان کے گھر والوں کو انکے دوستوں کو اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کو صبرِ جمیل عطا کردے اور اس صبر پر اجر عطا فرما، اِلٰہَ العالمین! انکے گھر والوں کو شکوہ و شکایت سے بچانا، صَبْر صبر اور صبر عطا فرمانا، اے اللہ عزوجل! انکی زبان سے تجھے ناراض کرنے والا کوئی بھی کلمہ نہ نکلے، **اے اللہ عزوجل!** ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ ہم سب کو مرنا ہے مگر ہم بندے ہیں اس لئے روتے ہیں، اے اللہ عزوجل! ہمیں گریۂ رحمت نصیب کردے، اے اللہ عزوجل! اُس گریۂ رحمت کا واسطہ جو تیرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے شہزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر کیا تھا، ان پاکیزہ مُقدّس آنسوؤں کا واسطہ ہمیں حقیقی معنوں میں صبر اور ایسا صبر عطا فرما جو تجھے پسند ہو مولا عزوجل! پوری اُمّت کی بخشش کردے مولا عزوجل! ایمان کی سلامتی عطا فرمادے، ایمان کی قدر نصیب کردے، عمل صالح نصیب کردے، **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ** ،امین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ‘‘

جنازہ بسوئے صحرائے مدینہ

نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کے مرشدِ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت،

بانیٔ دعوتِ اسلامی **حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کے جنازہ کو کندھا دیا۔ جنازے کو کندھا دینے کے خواہش مند اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد کے پیشِ نظر جنازے کی چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے گئے تھے۔ ہزاروں اسلامی بھائی، مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کو لے کر تدفین کے لئے جلوس کی شکل میں **صحرائے مدینہ** کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے علاقے گلشنِ اقبال (جو کہ فیضانِ مدینہ سے چند کلومیٹر دور ہے، وہاں) تک جنازہ کندھوں پر لے جایا گیا پھر ایک ٹرک پر آپ کا جنازہ رکھا گیا، اسی ٹرک پر **امیرِ اہلِ سنت** مدظلہ العالی، آپ کے بڑے شہزادے حضرتِ مولانا **حاجی ابواُسید احمد عُبید رضا العطّاری المَدَنی** سلمہ الغنی اور **متعدد اَراکینِ شوریٰ** بھی سُوار تھے اور یوں آپ علیہ الرحمۃ اپنے مرشدِ کامل دامت برکاتہم العالیہ کی مَعِیَّت میں سُوئے صَحرائے مدینہ (نزد ٹول پلازہ، سپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی) روانہ ہوگئے۔ راستے بھر ذِکر و دُرود اور نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔

تدفین کی کیفیات

مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو صحرائے مدینہ میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق احمد عطاری علیہ رحمۃ الباری کے دائیں پہلو میں دَفن کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آپ کے مرشدِ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری

رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی موجودگی میں تقریباً 2:00 بجے دوپہر دعوتِ اسلامی کی مختلف مجالس کے اسلامی بھائیوں نے سنت کے مطابق تیار کی جانے والی قبر میں اُتارا۔ مدینے شریف کے بہت سے تبرُّکات آپ کے سینے پر رکھے گئے اور امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی چادرِ مبارک بھی آپ کے کفن کے اوپر بطورِ تبرک ڈال دی گئی۔ اِس دوران پُرسوز نعت خوانی کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ قبر پر رکھی جانے والی سِلوں کی اندرونی جانب مٹی کا لیپ بھی کیا گیا تھا، جب آخری سل رکھی جارہی تھی تو امیرِ اہلِ سنّت مدظلہ العالی نے مُضْطَرِب ہوکر ارشاد فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، مجھے اپنے مدنی بیٹے کا آخری دیدار کر لینے دو۔'' دَفن کرنے کے بعد قبر پر جو مٹی ڈالی گئی اس پر ختم شریف پڑھا گیا تھا۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں کو قبر پر مٹی ڈالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے کچھ اس طرح سے ارشاد فرمایا کہ مُسْتَحَبّ یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے اسی قبر کی تین بار مٹّی ڈالیں پہلی بار کہیں: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری بار کہیں: وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے) اور تیسری بار کہیں: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے)

باقی مٹی ہاتھ یا کُھرپی یا پھاوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر پر ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (الجوہرۃ النیرہ، ص۱۴۱، بابُ المدینہ کراچی)

پھر امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی نے مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو منکر نکیر کے جوابات تلقین کئے۔

قبر پر اذان

اس کے بعد بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر پر خود اذان دی اور قبر کے سرہانے کی جانب کھڑے ہو کر سورۂ بقرہ **الم** سے **مُفْلِحُوْنَ** تک تلاوت کی۔ اس کے بعد شہزادۂ عطار مولانا ابواُسَید احمد عبید رضا العطاری المدنی سلمہ الغنی نے سورۂ بقرہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک تلاوت کی۔

دعوتِ اسلامی ہر گز مت چھوڑئیے!

تدفین کے بعد **امیرِ اہل سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی** مدظلہ العالی نے وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وفادار رہنے کی کچھ اس طرح سے تاکید کی:

''آپ کی کسی ذمّہ دارِ دعوتِ اسلامی سے خواہ کیسی ہی ناراضگی ہوجائے، دعوت اسلامی سے ناراض نہ ہوا کریں، چاہے مجھ سے ناراضگی ہوجائے، نگرانِ شوریٰ سے ہوجائے، بے شک مرکزی مجلسِ شوریٰ سے ناراضگی ہوجائے لیکن دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور عملی طور پر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بھی کرتے رہئے، ان شاءاللہ تعالیٰ! قبر میں بھی آرام نصیب ہوگا، حشر میں بھی کامیابی نصیب ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ الحمدللہ عزوجل! دعوتِ اسلامی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی غلامی کرنے والوں کی تحریک ہے۔ الحمدللہ عزوجل! مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہے اور دعوت اسلامی والوں سے بھی پیار ہے۔ (دعوتِ اسلامی والے سے میری مراد یہ نہیں کہ) جو زبان سے تو یہ دعویٰ کرے

کہ میں دعوت اسلامی والا ہوں لیکن جب موقع ملے تو دعوت اسلامی کو نقصان پہنچائے، اس کی کاٹ کرے بلکہ جو واقعی دل و جان سے دعوت اسلامی والا ہے مجھے (تو) اس سے پیار ہے، میں دعوت اسلامی کا ہوں اور مجھے دعوت اسلامی والوں سے پیار ہے، جو میرے ہیں، (وہ سن لیں کہ) میری دعوت اسلامی کو کبھی بھی نہ چھوڑنا۔ یہ میری وصیت ہے، کچھ بھی ہوجائے، آپ کو کسی ذمہ دار سے کیسا ہی اِخْتِلَافْ ہوجائے، دعوت اسلامی کو مت چھوڑنا، ان شاء اللہ عزوجل! ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی، ہم خطا کار انسان ہیں بھول کر جاتے ہیں، میں بھی بھُولوں سے مُبرّا نہیں، بیچارے مرکزی مجلس شوری والے بھی خطائیں کرتے ہونگے، مُبلِّغین بھی غلَطیاں کرتے ہونگے، ہمیں چاہئے کہ پیار محبت سے ایک دوسرے کی اِصْلَاح کرتے رہیں بس کبھی بھی دعوتِ اسلامی کو مت چھوڑنا، اِس تحریک کو چلاتے رَہنا اور یہ ذِہن بنائے رہیں کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاءاللہ عزوجل۔''

تجدیدِ عہدِ وفا

(اس کے بعد وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں کی خواہش پر امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے اس طرح عہدِ وفا لیا)

''ارادہ کرتا ہوں میں کہ دعوتِ اسلامی کے ساتھ آخری دم تک وابستہ رہوں گا، چاہے کسی بڑے سے بڑے ذمہ دار سے کتنا ہی بڑا اختلاف کیوں نہ ہوجائے میں دعوت اسلامی کو نہیں چھوڑوں گا اور اگر ہوسکا تو اس کی اصلاح کروں گا، ورنہ جب تک شریعت واجِب نہ کرے اس وقت تک اس اختلاف کا کسی سے تذکرہ نہیں کروں گا، اپنی

دعوت اسلامی کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ (پھر امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی) اے اللہ عزوجل! میری دعوت اسلامی کا باغ آباد رہے، کبھی بھی خزاں کے تیز و تند جھونکے اس کو پامال نہ کرسکیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوت اسلامی تری دھوم مچی ہو

بعد تدفین پُرسوز دُعاء

تدفین کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت **علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ نے کچھ اس طرح سے دعا کی:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا ھُوَ اَھْلُہ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

یارب المصطفیٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما، یا اللہ عزوجل! ہماری مَغْفِرَت کردے، پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امّت کی مغفرت کردے، یا اللہ عزوجل! ہم نے اپنے حاجی فاروق کو تیری رحمت کے سِپُرد کیا' اے اللہ عزوجل! یہ تیری رحمت کے حوالے ہیں، اے اللہ عزوجل! تُو ہی کرم کرے گا، مولا! بس تیری رحمت کام آئے گی، اے اللہ عزوجل! تو ہی بگڑی بنائے گا، تو ہی اس کی قبر کو روشن کرے گا ہم بتّی (لائٹ) لگا

نہیں سکتے، اگر لگائیں بھی تو روشنی نہیں ہوسکتی، اے اللہ عزوجل! اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نُور سے ہمارے حاجی فاروق کی قبر کو جگمگا دے، تجھے نور والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا واسطہ، بیچارے کی قبر نُور سے بھر دے، اے ربِّ بے نیاز! تیری خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا، اے اللہ عزوجل! میرا کیا ہوگا! اے اللہ عزوجل! تو بیچارے کی قبر کو رحمت و رِضوان کے پھولوں سے ڈھک دے، اے مالک رحم کردے، کرم کردے، یاارحم الراحمین! میرا فاروق میرا مدنی بیٹا تیری رحمت کے سپرد ہے، یااللہ عزوجل! میں اس سے آخری سانس تک راضی تھا، (تُو بھی اس سے راضی ہوجا) یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اس سے راضی تھا، آپ بھی راضی ہوجائیں، یاغوث اعظم رضی اللہ عنہ! میں اس سے راضی ہوں میرے فاروق سے آپ بھی راضی ہوجائیں اس پر بھی اور میرے مشتاق پر بھی کرم ہوجائے، یااللہ عزوجل! میں مشتاق سے بھی راضی ہوں (تُو بھی اس سے راضی ہوجا)، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں مشتاق سے بھی راضی ہوں، (آپ بھی اس سے راضی ہوجائیں) یاغوث اعظم رضی اللہ عنہ! میں مشتاق سے بھی راضی ہوں، (آپ بھی اس سے راضی ہوجائیں) میں ہر دعوت اسلامی والے سے، دعوت اسلامی کا کام استقامت سے کرنے والوں سے راضی ہوں، اے اللہ عزوجل! دعوت اسلامی کے مبلغین کے صدقے مجھ سے راضی ہوجا، اے اللہ عزوجل! میرے جامعاتُ المدینہ کے طلبہ کے صدقے مجھ سے راضی ہوجا، اے اللہ عزوجل! علمائے اہلسنت کے صدقے میں مجھ سے راضی ہوجا،

عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو میں شاد رہوں گا یارب

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے میں نارِ جہنَّم میں جلوں گا یا رب

یا اللہ عزوجل! میرے مشتاق اور فاروق سے ہمیشہ کیلئے راضی ہوجا، اے اللہ عزوجل! ان دونوں کی قبروں کو نور سے بھر دے، اے اللہ عزوجل! نورِ حبیب کے جلووں سے ان دونوں کی قبریں آباد کردے، ان دونوں کے صدقے میں مجھ غریب سے بھی راضی ہوجا، ہمیں توبہ پر استقامت نصیب کردے، ہمیں گناہوں سے بچالے مولا، ہم سب کو مدنی انعامات کا عامل بنادے، ہم سب کو مخلص عاشقِ رسول بنادے، ایک غریبُ الوطن بیچارہ کوئی مسافر بھی یہاں (یعنی صحرائے مدینہ میں بہت پہلے سے) مدفون ہے، اے اللہ عزوجل! اس پر کرم کردے، اس کی بخشش کردے، یا اللہ عزوجل! اس کے بھی درجے بلند کردے، الہ العالمین! ہم سب کو مدینے میں زیرِ گنبدِ خضراء جلوۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شہادت نصیب فرمادے، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں ہمیں، حاجی فاروق، حاجی مشتاق اور ہر دعوت اسلامی والے اور ہر دعوت اسلامی والی کو مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمادے، یا اللہ عزوجل! ہمیں تو مانگنا بھی نہیں آتا، جو ہم نے مانگا وہ بھی عطا کردے اور جو نہیں مانگا وہ بھی عطا کردے، الہ العالمین ہم حساب کے قابل نہیں ہیں، تُو ہمیں بے حساب بخش دے، یا اللہ عزوجل! پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم،

انبیاء ومرسلین (علیہم السلام) کا صدقہ صحابہ وتابعین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا واسطہ، تمام اولیاء کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا واسطہ خصوصاً میرے مرشد غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کا واسطہ، میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا واسطہ، میرے پیر ومرشد قطبِ مدینہ ضیاء الدین مدنی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا واسطہ اِن (یعنی حاجی فاروق) کی مغفرت کردے، انہیں بے حساب بخش دے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے، ان کی قبر کو حدِّ نظر تک وسیع کردے، ان کی قبر کو جنت کا باغ بنادے، یہ دعائیں حاجی مشتاق کے حقّ میں بھی قبول فرما، ہم سب کے حق میں بھی قَبول فرما، اے اللہ عزوجل! اُمّتِ محبوب کی مغفِرت فرمادے، یا اللہ عزوجل!! مرحوم کے لواحِقین کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل عطا فرما، الہ العالمین! حاجی فاروق کے والِد صاحب، انکے بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں سب کو یہ توفیق دے کہ یہ سب کے سب پابندی کے ساتھ دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجْتِمَاع میں شریک ہوں، سر پر مستقل عمامہ شریف کا سنّتوں بھرا تاج سجالیں، اور حاجی فاروق کے ایصالِ ثواب کے لئے ہر مہینے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والے بن جائیں، انکے گھر کی خواتین کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شریک ہونے کی توفیق عطا فرما۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا0

صلی اللہ علی النبی الامی واٰلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ وسلاما علیک یارسول اللہ، آمین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار پر12 گھنٹے رُکنے والے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ترغیب دلانے پر 265 اسلامی بھائی تقریباً 12 گھنٹے تک مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کے مزار پر رکے رہے۔ ان رکنے والوں میں جامعات المدینہ کے تقریباً 20 مدنی عُلَماء، 88 طلبہ، مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 157 اسلامی بھائی شامل تھے۔ اس دوران نعت خوانی، اصلاحی بیان اور ذکر ودُرود کے ساتھ ساتھ باجماعت نمازوں کی ادائیگی کا سلسلہ رہا۔ وہیں سے ایک مدنی قافلہ ہاتھوں ہاتھ تیار ہوگیا جو صحرائے مدینہ میں 7 دن بعد باب الاسلام سندھ سطح پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع تک وہیں مقیم رہا۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ الرحمۃ کا تِیجا

مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ القاری محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ایصالِ ثواب کے لئے ان کے تیجے کے موقع پر اجتماعِ ایصالِ ثواب شبِ پیر ۲۱ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بمطابق 19 فروری 2006ء **فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی** میں مُنعَقِد کیا گیا۔ جس میں شریک ہونے والے اسلامی بھائیوں نے پہلے تلاوتِ قرآن اور ذکر ودُرُود کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی** مدظلہ العالی کا سنّتوں بھرا بیان ہوا۔ جس میں آپ نے مَصَائِبْ پر صَبْرْ کرنے کے فضائل بیان کئے، پھر **مفتی فاروق** رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کی زندگی کے کچھ واقعات اور مَدَنی بہاریں بھی ذکر کیں اور ان سے اپنی محبت کا کچھ اس طرح سے اظہار فرمایا:

''آج میرے فاروق کی ہر طرف دُھوم ہے میرے مَدَنی بیٹے کی قسمت.....

(پھر آپ مدظلہ العالی نے وہ مقامات گنوائے جہاں جہاں ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے تیجے کا بیان سنا جارہا تھا۔ جب دورانِ بیان نگرانِ شوریٰ نے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کو لکھ کر دیا کہ میں ہاتھوں ہاتھ شرعی راہنمائی کے حُصول کے لئے مفتی فاروق علیہ الرحمۃ کی طرف رُجُوع کیا کرتا تھا تو آپ مدظلہ العالی نے عاجزی کرتے ہوئے فرمایا) سچی بات یہ ہے کہ (نگرانِ شوریٰ کی طرح) میں بھی (شرعی مسائل وغیرہ کے سلسلے میں کبھی کبھار) فاروق بھائی کی طرف رجوع کرتا تھا اور بارہا ان سے مشورے بھی کیا کرتا تھا، خدا عزوجل کی قسم! اسی وجہ سے مجھے زیادہ صدمہ ہے ورنہ موت تو برحق ہے' آنی ہی ہے۔ (اس کے بعد فرمایا) اِن کو حفاظتِ ایمان کی ایسی فکر ہوتی تھی کہ آپ کو کیا بتاؤں؟ میں نے خود ان کے معاملات کو قریب سے دیکھا ہے۔

کسی بات سے رُجوع کرنے میں کبھی میں نے ان کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ بعض مسائل میں انہوں نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر یا تو مجھے قائل کر دیا یا خود قائل ہو گئے۔ مگر میں نے کبھی ان کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا کہ میں نے اتنی کتابیں پڑھ رکھی ہیں،..... بلکہ بارہا عاجزی فرمائی اور مجھ سے یہی کہتے رہتے کہ آپ رہنمائی فرمائیں۔ کئی بار ایسا ہوا کہ میں نے کسی مَسْئَلَہ میں ان کی رائے پوچھی تو کہنے لگے جیسے آپ فرمائیں۔ کئی بار فتاویٰ میں ضرورت پڑتی تھی تو مجھ سے مشورہ کرتے تھے کہ یہ

سوال آیا ہے، اس کا کیا جواب ہونا چاہئیے اور میں نے یہ لکھا ہے، اگر میں کہتا تھا: ''یہ جواب یوں نہیں بلکہ یوں ہونا چاہئے تو یہ مان جاتے اور فتویٰ روک دیتے یا پھر مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے۔ الحمدللہ عزوجل! میں نے ان کی عاجزی کے بہت سے معاملات دیکھے ہیں، اللہ عزوجل ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

انہوں نے مجھ سے کئی بار کہا کہ مجھے تمام تر تنظیمی ذمہ داریوں سے چھڑا کر اپنے پاس رکھ لیں اور مجھ سے کام لیتے رہیں، آپ جو کہیں گے، میں کرتا رہوں گا۔ لیکن میں انہیں جواب دیتا کہ میں آپ کو کیسے رکھ لوں، آپ کام کے آدمی ہیں، اور کام کے آدمی کو گھر پر نہیں بٹھایا جاتا۔ یہ بھی اصرار کرتے رہے کہ چلئے کم از کم میرے گھر پر آکر رہیں۔ انہوں نے مجھے اپنا گھر دکھایا، کمرہ دکھایا اور کہنے لگے کہ جیسا کمرہ آپ کہیں گے، ہم بنادیں گے، نیچے ہمارا مکان کرایہ پر ہے اور فُلاں تاریخ کو خالی ہونے والا ہے۔ ہم مستقل طور پر خالی کرالیں گے اور اب نیا اجارہ نہیں کریں گے۔ آپ یہیں رہ جائیے ہمارے گھر والے بھی آپ کے منتظر ہیں۔ لیکن میری کچھ مجبوریاں تھیں جن کی وجہ سے میں وہاں نہیں رَہ سکتا تھا۔ کیونکہ ان کا گھر آباد علاقے میں ہے اور مجھے تحریری کام کے لئے یکسوئی چاہئے۔ جب عوام کو پتا چلتا تو وہ ملاقات کے لئے وہاں پہنچ جاتے۔ بہرحال ان کی خواہش تھی اور کئی بار انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں آکر رہئے، اللہ عزوجل ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔''

(اس بیان کو مکمل طور پر سننے کے لئے اس بیان کا کیسیٹ ''مفتیٔ دعوتِ اسلامی کے تیجے کا بیان'' مکتبۃ المدینہ سے حاصل فرمائیں۔)

بابُ الاسلام کے اجتماع میں دُعاء کے الفاظ

(بابُ الاسلام (سندھ) سطح پر ہونے والے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی نے مفتی محمد فاروق رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اس طرح دعا کی) ہمارے مفتیٔ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق رُکنِ شوریٰ تھے اور ہمارے دلوں کی دھڑکن تھے، بہت ہی قیمتی ہیرے تھے، اُنہوں نے بَہُت محتاط زندگی گزاری، وہ خوفِ خدا عزوجل کے پیکر تھے۔ اے اللہ عزوجل! میرا ان کے بارے میں حسنِ ظن ہے کہ یہ تیرے ولی تھے۔ اے اللہ عزوجل! میرے اس حسنِ ظن کی لاج رکھ لے اور ان کی مغفرت فرمادے۔

ایصالِ ثواب:

الحمدللہ عزوجل! کثیر اسلامی بھائیوں نے مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے بہت زیادہ ایصالِ ثواب کیا۔ وفات کی تیسری رات تک دنیائے دعوت اسلامی سے موصول ہونے والے نیکیوں کے تحائف کی کچھ تفصیل ملاحظہ ہو:

قرآن پاک	69281	انہتر ہزار دوسو اکیاسی
مختلف پارے	90423	نوے ہزار چار سو تئیس
مختلف سورتیں	388744154	اڑتیس کروڑ ستاسی لاکھ چوالیس ہزار ایک سو چون
حج	5	پانچ
عمرہ	17	سترہ

طواف	7	سات
کلمہ شریف	57921215	پانچ کروڑ اناسی لاکھ اکیس ہزار دوسو پندرہ
درود شریف	2397742010	دوارب انتالیس کروڑ ستتر لاکھ بیالیس ہزار دس
تسبیحات	2061656	بیس لاکھ اکسٹھ ہزار چھ سو چھپن
مدنی قافلہ	1961	انیس سو اکسٹھ
اسلامی بہنوں کی طرف سے شرعی پردہ (مدنی برقعہ) کی پتیّں	852	آٹھ سو باون

مَدَنی بہاریں

(1) جامعۃ المدینہ فیضانِ مصطفٰی میٹروول باب المدینہ (کراچی) کے طالب علم نے خواب میں دیکھا کہ مفتی محمد فاروق عطاری مَدَنی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا جنازہ سنہری جالیوں کے سامنے رکھا ہوا ہے، اور دیگر مفتیانِ کرام اور علمائے کرام بھی وہاں ساتھ تھے تو اتنے میں پھر اس خواب ہی میں طالب علم نے مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے چہرے سے نقاب اٹھایا، تو مفتی فاروق صاحب ذکر اللہ (عزوجل) میں مشغول تھے اور اعلان کیا گیا کہ سب زیارت کرلیں۔

﴿اللہ عزوجل کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

(2) تدفین کے بعد پہلی ہی رات مزار شریف پر رُک جانے والے ایک

اسلامی بھائی نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف کے سُہانے نظارے ہیں۔امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی، حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مفتی فاروق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نگرانِ شوریٰ موجود ہیں۔امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی، حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت فرمارہے ہیں کہ آپ کے بعد تو ہم نے حاجی عمران کو نگران بنایا تھا اب مفتی فاروق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ کس کو ذمہ داری دیں۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو..اور..ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾

(3)ایک نوجوان کا بیان اپنے انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔''میں ۱۸محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بروز ہفتہ صبح کے وقت دعوت اسلامی کے مدنی مرکز فیضان مدینہ سے کچھ فاصلے سے گزر رہا تھا کہ میں نے سریلی آواز میں نعت شریف کی آواز سنی۔اس آواز کی سمت چلتا ہوا فیضان مدینہ کے قریب آپہنچا تو وہیں سے ٹیپ ریکارڈر پر مرحوم حاجی مشتاق عطاری رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیں چلائی جارہی تھیں۔وہاں سبز عمامہ والوں کی کافی بھیڑ دیکھ کر معلومات کیں تو پتا چلا کہ مفتی محمد فاروق نامی، رکن مرکزی مجلس شوری کی فوتگی ہوگئی ہے۔میں فیضان مدینہ میں داخل ہوگیا فنائے مسجد ہی میں مرحوم کا جسد خاکی رکھا ہوا تھا اور آخری دیدار کیلئے لمبی قطار لگی ہوئی تھی۔میں بھی اس قطار میں کھڑا ہوگیا اور اپنی باری پر میں نے مرحوم کا دیدار کیا، کچھ دیر کے بعد نماز جنازہ ہوئی میں اس میں بھی شریک

ہوگیا۔ میں دعوت اسلامی سے بالکل ناواقف تھا، میرے لیے بالکل نیا ماحول تھا اور انداز بھی دوسرے جنازوں سے بہت مختلف تھا، رقت انگیز فضا اور نورانی چہروں نے میرے دل کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ میں اپنا کام کاج سب بھلا کر جنازے کے ساتھ چل پڑا، خوف خدا عزوجل اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ملے جلے جذبات نیز آہوں اور سسکیوں کے ساتھ مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا، میں اپنے قلب میں عجیب سی کیفیت لے کر پلٹا۔

رات جب سویا تو خواب میں ایک کمرہ کے گرد بھیڑ سی دیکھی، لوگ اس کمرے میں جھانک جھانک کر دیکھ رہے تھے میں نے بھی جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین چارپائیاں بچھی ہیں اور تین صاحبان چادر اوڑھے ان پر لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرہ کسی کا نظر نہیں آرہا تھا۔ کسی نے مجھ سے کہا، ایک چارپائی پر امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو دوسری پر امام عرش مقام حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرام فرما رہے ہیں۔ تیسری چارپائی والے کا مجھے نام نہیں بتایا گیا مگر ان بزرگ نے خود ہی اپنے منہ پر سے چادر ہٹالی تو میں یہ دیکھ کر حیران ہوگیا کہ آج میں نے جن کا آخری دیدار کیا، جنازہ پڑھ کر تدفین میں حصہ لیا وہی مفتیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد فاروق عطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی مسکراتے ہوئے میری جانب دیکھے جارہے ہیں۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں مزید متاثر ہوا اور میں نے امیر اہلسنت مدظلہ العالی

کے پاس جا کر ملاقات کی، اپنا خواب بھی سنایا، انہوں نے مجھ پر کافی شفقت کی اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ کی اچھی اچھی نیتیں کروائیں۔ اور میں نے مدنی قافلوں میں سفر کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں شمولیت کی نیت کا بھی اظہار کیا۔''

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو.. اور.. اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

(4) ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا منظر ہے اور جنت کو سجایا جا رہا ہے۔ میں نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کیوں سجائی جا رہی ہے تو اس نے جواب دیا کہ یہاں فاروق مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی تشریف لانے والے ہیں۔ پھر میں نے دوبارہ دیکھا کہ جنت کے حسین نظارے ہیں اور مفتی فاروق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرشتوں کے جھرمٹ میں جھولا جھول رہے ہیں۔

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو.. اور.. اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم﴾

مَدَنی گزارش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

الحمدللہ عزوجل! مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا اعلیٰ مثالی کردار اِن کے مرشدِ کامل، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مدنی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے متعلق کی جانے والی تمام تعریفوں کے مرجع در اصل امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ جس کا اعتراف خود مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ الباری

نے خود اپنی حیات میں ان الفاظ میں کیا کہ ''مجھے جو عزّت ملی میرے مرشد کا صدقہ ہے۔''

دعوت اسلامی کے بانی اور امیر، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ سے کون واقف نہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ وہ یادگار سَلَف شخصیت ہیں جو **کثیرُ الکرامت** بُزُرگ ہونے کے ساتھ ساتھ **احکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں**۔ آپ اپنے بیانات، تحریری رسائل، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اِصلاحِ اعمال وعقائد کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کے قابلِ تقلید مثالی کردار، اور تابعِ شریعت بے لاگ گُفتار نے **ساری دنیا میں لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے۔**

الحمدللہ عزوجل! یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اس مختصر سے عرصے میں دعوتِ اسلامی کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے تقریباً 60 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ ہزاروں مقامات پر سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات اور سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اِس مقدس جذبے کے تحت اصلاحِ امت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**''۔ ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

الحمدللہ عزوجل! اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائب ہو کر صلوٰۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ جو بے نمازی تھے

نمازی بن گئے، بدنگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے والے بن گئے، پردے کی رعایت نہ کرنے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مدنی برقع ان کے لباس کا حصہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ انداز اختیار کرنے والے اُن کا ادب کرنے والے بن گئے، جن کی حرکتوں کی وجہ سے کبھی پورا محلّہ تنگ تھا وہ سارے علاقے کی آنکھ کا تارا بن گئے، چوری و ڈاکے کے عادی دوسروں کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والے بن گئے، کسی غریب کو دیکھ کر تکبر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وقت حسد کی آگ میں جلنے والے دوسروں کے علم و عمل میں ترقی کی دعائیں دینے والے بن گئے، گانے سننے کے شوقین سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسیٹ سننے والے بن گئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھنے والے بن گئے، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے گنبد خضریٰ کی زیارت کے لئے تڑپنے والے بن گئے، مال کی محبت میں مرنے والے فکرِ آخرت میں مبتلاء رہنے والے بن گئے، شراب پینے کی عادت پالنے والے عشقِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے جام پینے والے بن گئے، اپنا وقت فضولیات میں برباد کرنے والے اپنا اکثر وقت عبادت میں گزارنے کے لئے ''مدنی انعامات'' کے عامل بن گئے، فحش رسائل و ڈائجسٹ کے رسیا امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی وعلمائے اہلِ سنت دامت فیوضھم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے والے بن

گئے، تفریح کی خاطر ٹُور پر جانے کے عادی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے بن گئے، ''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو اپنی زندگی کا محور قرار دینے والے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ان شاءاللہ عزوجل''**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ ابھی تک دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے دور ہیں تو مدنی مشورہ ہے کہ آج ہی اس مدنی ماحول سے ہمیشہ کے لئے وابستہ ہوجائیں۔ اس وابستگی کے نتیجے میں ہمیں دنیا و آخرت کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہونگی۔ان شاءاللہ عزوجل

مدینہ: دعوتِ اسلامی کی بہاروں کے بارے میں تفصیلی طور پر جاننے کے لئے ''**خوش نصیب میاں بیوی**''، ''**کافر خاندان کا قبولِ اسلام**''، ''**بھیانک حادثہ**''، ''**دعوتِ اسلامی کی بہاریں** حصہ اول، دوم'' نامی رسالوں کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

الحمدللہ عزوجل! بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی نے اسلامی بھائیوں کو اپنے شب و روز شریعت کے مطابق گزارنے کے لئے 72، طَلَبہ کو 92 اور اسلامی بہنوں کو 63 مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں۔ہمیں چاہئے کہ ان انعامات پر عمل کریں اور باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ یعنی اپنے محاسبے کے ذریعے رسالہ پُر کرکے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر

اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ان شاءاللہ عزوجل! ہماری زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بے شمار مدنی قافلے 12 ماہ، 30 دن، 12 دن اور 3 دن کے لئے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو ان مدنی قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا عزوجل کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ

الٰہی عزوجل اور نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

اس کے علاوہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو
اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کُھلی

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب **''غیبت کی تباہ کاریاں''** صفحہ 466 پر لکھتے ہیں: تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی ''مرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے رُکن مُفْتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج اَلحافِظ اَلقاری حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد فاروق العطاری المدنی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلص مبلّغ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: ''کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔'' (صحیح البخاری ج ٤ ص ٢٢٣ حدیث ٦٤١٦) ١٨ محرم الحرام ١٤٢٧ھ بمطابق 2006-2-17 بروز جُمُعہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قِیام گاہ (واقع گلشنِ اقبال، بابُ المدینہ کراچی) میں اچانک حَرَکتِ قلب بند ہونے کے سبب بعُمر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **صحرائے مدینہ**، باب المدینہ کراچی میں دفن کیا گیا۔ وِصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجّب ١٤٣٠ھ بمطابق 2009-7-18 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات باب المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتیٔ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَاری کی قبر درمیان سے کُھل گئی۔ جو اسلامی بھائی **صحرائے مدینہ** میں

حفاظتی اُمور پر مُتَعَیَّن ہیں اُنہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ **قبر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے**۔ عارضی طور پر قبر دُرُست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ **تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتیِ دعوتِ اسلامی** قدّس سرہ السّامی **کی مبارَک لاش اور کفن اِس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی انتقال ہوا ہو**، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سرِ مبارک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زُلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نُورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رُخ تھا۔ مفتیِ دعوتِ اسلامی کی قبر مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آرہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعَطَّر ہوگئے۔ قبر میں بارش کا پانی اتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قبر مزید دھنس جائے اور سلیں مرحوم کے وجُودِ مسعود کو صدمہ پہنچائیں لہٰذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ ٦ شعبانُ المعظم ١٤٣٠ھ (28-7-2009) بَشُمُول مفتیانِ کرام و عُلَمائے عِظام ہزارہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مجمع ہوا، غلامزادہ ابواُسَید حاجی عُبَید رضا ابنِ عطّار مدنی سلَّمہُ اللّٰہ الغنی پہلے سے موجود شگاف کے ذریعے قبر کے اندر اترے تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کیلئے جسمِ مبارَک باہَر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قبر شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی صاحِب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بدن مبارَک باہَر نہ نکالنے کا

حکم فرمایا، غلامزادہ حاجی عُبید رضا کو مُووی کیمرہ دیا گیا چنانچہ پُرانی قبر کے اندرونی ماحول اوراوپر سے مِٹّی وغیرہ گرنے کے باوُجُود الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے **عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زُلفوں کے بعض حصّے کی کامیاب مووی بنالی**، جو کہ کچھ ہی دیر بعد ''صحرائے مدینہ'' میں لگائی گئے مختلف اسکرینوں پر ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھادی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دِیدَنی تھے، یہ روح پرور منظر دیکھ کر بے شُمار اسلامی بھائی اشکبار ہوگئے۔اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ۷ شعبانُ المعظَّم ۱۴۳۰ھ (29-7-2009) کو دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی چینل** پر براہِ راست ''خُصوصی مَدَنی مُکالَمہ'' نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف مُمالِک کے لاکھوں ناظِرین کو کیمرے کے اندر محفوظ کردہ قبر کا اندرونی منظر اور مفتی دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہٰذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کا لُبِ لُباب ہے کہ **خُصوصی مدنی مکالمے** کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سُونے ہو گئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رَمَضانُ الْمبارَک میں اِفطار کے وقت ہوتے ہیں اور T.V. پر گھر گھر سے ''خُصوصی مدنی مکالمے'' کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں T.V. سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہُجوم در ہُجوم جمع ہوکر **مَدَنی چینل** پر مفتی دعوتِ

اسلامی قدّس سرہ السّامی کی مَدَنی بہاروں کے نظّارے کررہے تھے۔ایک اطّلاع کے مطابق مدنی چینل پر''خُصوصی مدنی مُکالمہ'' سُن کراور مفتیٔ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی مبارک لاش کی رُوح پرور جھلکیاں دیکھ کرایک غیر مسلم مشرَّف بہ اسلام ہوگیا۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اِس سلسلے میں شبِ براءت ۱۴۳۰ھ کے مبارَک موقع پرایک تاریخی V.C.D بنام''مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی'' جاری کردی چندہی روز میں بہت بڑی تعداد میں V.C.Ds فروخت ہوگئیں۔

جَبیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَل کی ان پررحمت ہواوران کے صدقے ہماری مغفرت ہو،آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

مفتیٔ دعوت اسلامی نے خواب میں بتایا کہ.....

اس واقعہ کے بعد کسی مَحرَمہ نے **مفتیٔ** دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مفتی محمد فاروق عطاری المدنی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا: آپ کو یہ رُتبہ کیسے ملا؟ مرحوم خاموش رہے، بالآخر اصرار کرنے پر فرمایا(زبان پر) **قفلِ مدینہ** لگانے کی وجہ سے۔**مرحوم** واقعی نہایت سنجیدہ اورکم گو تھے،ہم سبھی کے لئے اس واقعہ میں ''خاموشی'' کی ترغیب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ نیچ کلاں روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرداآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- سکھر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آخری ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد شیخ والی مسجد، بوسن روڈ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد شمیلی کوٹلی بالی فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کھلی چوک اتوال روڈ۔ فون: 051-5553765
- چیچہ وطنی: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور شریف بھٹہ۔
- خان پور: ڈیرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: پکا بازار نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیرانوالہ باغ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (مرکز سوسائٹی) فیصل ایونیو بالمقابل جامع مسجد نبیہ عارف شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net

قومِ جنات اور امیرِ اہلسنت

جنات کے بارے میں دلچسپ معلومات اور حکایات کا مجموعہ



جنات کون ہیں؟	11
جنات کس دن پیدا ہوئے؟	13
جنات کی طاقت	16
جنات کی تعداد	20
جنات کہاں رہتے ہیں؟	24
جنات کی مختلف شکلیں	31
تہجد گزار جنات	56
جنات کے شر سے بچنے کے طریقے	156
جنات سے نجات کی حکایات	191

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC1286



المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

جنات کے بارے میں دلچسپ معلومات اور حکایات کا مجموعہ

قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش

شعبہ اِصلاحی کتب

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

نام کتاب: قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت: ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۸ھ، دسمبر 2007ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❁ **کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی — فون: 021-32203311

❁ **لاہور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ — فون: 042-37311679

❁ **سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار — فون: 041-2632625

❁ **کشمیر**: چوک شہیداں، میر پور — فون: 058274-37212

❁ **حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن — فون: 022-2620122

❁ **ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ — فون: 061-4511192

❁ **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال — فون: 044-2550767

❁ **راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ — فون: 051-5553765

❁ **خان پور**: دُرانی چوک، نہر کنارہ — فون: 068-5571686

❁ **نواب شاہ**: چکرا بازار، نزد MCB — فون: 0244-4362145

❁ **سکھر**: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ — فون: 071-5619195

❁ **گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ — فون: 055-4225653

❁ **پشاور**: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِيْمِ ط

''قومِ جِنّات میں نیکی کی دعوت'' کے بیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''20 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ اس روایت **''عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ''** یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔''(حِلیۃُ الاولیاء، حدیث ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سُنا کر ذِکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا۔ ﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔ ﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یاد داشت'' والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۵﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔ ﴿۱۶﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۷،۱۸﴾ اس حدیثِ پاک **''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا''** ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔''(مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿۱۹﴾ اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ ﴿۲۰﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس آیت کے تحت تفسیر نورالعرفان میں لکھتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ عبادتِ اختیاری جس پر سزا، جزاء مرتب ہو صرف جن وانسان کے لئے ہے۔ جنات کی سزا دوزخ ہے اور جزاء دوزخ سے نجات۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ علمِ دین کی کمی اور سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُوری کی وجہ سے اکثر مسلمان، جنّات کے بارے میں دُرست معلومات سے محروم ہیں مثلاً جنات کون ہیں؟ کس چیز سے پیدا کئے گئے؟ کہاں رہتے ہیں؟ یہ کون کون سے کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں؟ کیا اِنہیں بھی موت آتی ہے؟ کیا انہیں بھی جزاء وسزا کا سامنا ہوگا؟ کیا یہ انسان کو تکلیف دے سکتے ہیں؟ وغیرھا۔ لوگوں کی ناقص اور محدود معلومات کا ذریعہ مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہونے والی جنات کی ڈراؤنی کہانیاں ہوتی ہیں۔ اِن کہانیوں میں جنات کو انتہائی خوفناک اور ظالم مخلوق کے طور پر متعارف کروایا جاتا ہے۔ نتیجۃً اِنہیں پڑھنے والوں کے دلوں میں جنات کا اتنا خوف بیٹھ جاتا ہے کہ جنات کا نام سنتے ہی ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو جنات کا وجود تسلیم کرنے سے ہی اِنکاری ہیں اور انہیں انسان کا وہم قرار دیتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''**قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت**'' میں جنّات کے بارے

www.dawateislami.net

میں جامع ترین معلومات حوالہ جات کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ موضوع کی مناسبت سے حکایات بھی درج کی گئی ہیں، جن میں **43** حکایاتِ عطاریہ بھی شامل ہیں۔ ''**المدینۃ العلمیۃ**'' **دعوتِ اسلامی** کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ایسا ادارہ ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کتاب کو اسی ادارے کے ''**شعبہ اِصلاحی کتب**'' کے مَدَنی اسلامی بھائیوں نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے قرآن مجید فرقانِ حمید، اس کی **7** تفاسیر، **18** کُتُبِ احادیث، ان کی **2** شروحات، لَقْطُ الْمَرْجَان فِیْ اَحْکَامِ الْجَان، اَکَامُ الْمَرْجَان فِیْ اَحْکَامِ الْجَان، کِتَابُ الْعَظَمَۃِ، ھَوَاتِفُ الْجِنَان، فیضانِ سنّت (جلد اوّل) اور **20** دیگر کتب سے مواد منتخب کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل اس کتاب کے آخری صفحات میں ماٰخذ ومراجع کی فہرست میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اس کتاب میں تقریباً **32** آیاتِ قرآنیہ، **49** احادیثِ مبارکہ اور **74** حکایات شامل ہیں۔ ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بہت سی غلط فہمیاں دُور ہوجائیں گی۔ اس کتاب کو خود پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے حق دار بنئے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل کرنے اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ اِصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے ضیائے دُرُود وسلام کے صفحہ 6 پر **نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان نقل فرماتے ہیں کہ **"مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔"**

(مُسْنَدُ اَبِی یَعْلٰی، الحدیث ٦٣٨٣، ج٥، ص٤٥٨)

صلّوا علی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

جِنّات کو نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دلوں کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جہاں انسانوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلایا وہیں جنوں کو بھی دعوتِ اسلام پیش کی۔ **اللہ تعالیٰ** ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ	ترجمۂ کنزالایمان: اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف
الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ج فَلَمَّا	کتنے جن پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب
حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ج فَلَمَّا	وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو پھر
قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِہِمْ مُّنْذِرِیْنَ0	جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے۔

(پ:٢٦، الاحقاف:٢٩)

www.dawateislami.net

علامہ محمد بن اَحمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۷۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ایک جماعت سے مروی ہے کہ **رَحمتِ دوعالم، نورِ مجسّم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ وہ **جنات** کو (عذابِ آخرت سے) ڈرائیں اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی دعوت دیں اور ان کو قرآنِ مجید پڑھ کر سنائیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **جنات** کے گروہ کو ایک جگہ جمع کر دیا، وہ ''نِینَوٰی'' کے رہنے والے **جنات** تھے۔ **سرورِ کونین**، دکھی دلوں کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ جنات کو قرآن مجید پڑھ کر سناؤں، تم میں سے کون میرے ساتھ آئے گا؟'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنے سر جھکا لئے۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا تو حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ ہو لئے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میرے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ کوئی دوسرا نہ تھا۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کی ایک وادی ''شِعبُ الحَجُوْن'' میں داخل ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے لئے ایک دائرہ کھینچا اور مجھے اس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا اور تاکید فرمائی کہ ''میرے واپس آنے تک یہاں سے باہر نہ نکلنا۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تلاوتِ قرآن کرنے لگے۔ میں نے گدھ کی مثل اڑتے ہوئے پرندوں کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ سنی۔ میں نے شدید شور بھی

www.dawateislami.net

سنا حتی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے متعلق اندیشہ ہوا۔ پھر بہت سی کالی چیزیں میرے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے درمیان حائل ہوگئیں حتی کہ مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی آواز مبارک سنائی نہ دیتی تھی پھر وہ سب بادل کی طرح چھٹنا شروع ہوئیں یہاں تک کہ غائب ہوگئیں۔

اسی دوران فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ان سے فارغ ہوکر میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے استفسار فرمایا: ''کیا سو گئے تھے؟'' میں نے عرض کی: ''اللہ عزوجل کی قسم! نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو مدد کے لئے بلاؤں، یہاں تک میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم **جنات** کو عصا مبارَکہ سے مارتے ہوئے ارشاد فرمارہے تھے: ''بیٹھ جاؤ۔'' تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم یہاں سے باہر نکل جاتے تو تمہاری خیر نہ تھی، ان جنات میں سے کوئی تم کو پکڑ لیتا۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے کچھ دیکھا؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں نے کالے رنگ کے کچھ آدمی دیکھے جن پر سفید کپڑے تھے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نصیبین کے **جنات** تھے۔'' میں نے عرض کی: ''میں نے شدید قسم کا شور بھی سنا تھا۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ اپنے درمیان ایک مقتول کے فیصلے میں جلدی کررہے تھے انہوں نے مجھ سے فیصلے کے لئے کہا تو میں نے ان کے درمیان حق فیصلہ کردیا۔''

(اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرْاٰنِ ، سُوْرَۃُ الْاَحْقَافُ،تحت الآیۃ ۲۹،ج۸ نصف الثانی،ص۱۵۳)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **کی بارگاہِ اقدس سے رخصت ہونے کے بعد جنات نے اپنی قوم میں جا کر دعوتِ اسلام پیش کی، جس کا تذکرہ قراٰن مجید فرقانِ حمید میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:**

قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ (پ۲۶، الاحقاف ۳۰، ۳۱)	ترجمۂ کنزالایمان: بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی کہ موسٰی کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی۔ اے ہماری قوم اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جنّ و اِنس کے رسول ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

دیگر انبیاء علیہم السلام صرف انسانوں کی طرف بھیجے جاتے تھے جبکہ ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جن و اِنس کے رسول ہیں۔ (فَتْحُ الْبَارِیْ، ج۶، ص۲۸۳) چنانچہ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بُعِثْتُ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یعنی مجھے جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔''

(شُعَبُ الْاِیْمَانِ، باب فی حب النبی، الحدیث ۱۴۸۲، ج۲، ص۱۷۷)

www.dawateislami.net

جنّات کی بارگاہ رسالت میں حاضری

علامہ بدرالدین شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) فرماتے ہیں: **نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس **مکہ مکرمہ** اور ہجرت کے **بعد مدینہ طیبہ** میں **جنوں** کے **بکثرت وفود آتے تھے۔** (لقط المرجان فی احکام الجان،فصل بعثۃ النبی...الخ،ص ۸۵)

جنوں کا قاصد

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ اچانک ایک بہت بڑا اژدھا سامنے آیا اور اس نے اپنا سر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے کان مبارک کے قریب کرلیا (اور غالباً کچھ عرض کی) پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا منہ مبارک اس کے کان کے قریب لے جاکر کچھ سرگوشی فرمائی۔ اس کے بعد وہ ہماری نگاہوں سے یوں اوجھل ہوا کہ گویا زمین نے اسے نگل لیا ہو۔ ہم نے اپنا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! ہم آپ کے بارے میں ڈر گئے تھے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جنوں کے وفد کا قاصد تھا، جنات قرآن کی ایک سورت بھول گئے تھے، لہٰذا! انہوں نے اسے میرے پاس بھیجا۔ میں نے اسے قرآن کریم کی وہ سورت بتادی۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

سجدہ کرنے والے جنات

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ سورۃ النجم تلاوت فرمائی اور سجدہ کیا تو وہاں موجود جن و اِنس نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، الحدیث ۱۲۲۵۰، ج۸، ص۲۹۴)

جنّات کون ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

قرآنِ مجید و احادیثِ کریمہ سے ثابت ہے کہ **جن اللہ عزوجل کی ایک مخلوق ہے** جو اپنا وُجود رکھتی ہے۔ جنات کو ایک خاص علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایسے عجیب و غریب اور مشکل ترین کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جنہیں کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں۔'' (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ، ج۱، ص۷۲، ۷۳، ماخوذاً)

جِنّات کے وُجود کا انکار کرنا کیسا؟

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تالیف **''بہارِ شریعت''** میں لکھتے ہیں: ''**جِنّات** کے وُجود کا انکار یا بدی کی قُوّت کا نام **جِن** یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔'' (بہارِ شریعت، حصہ۱، ص۵۰)

www.dawateislami.net

جِن کو جن کیوں کہتے ہیں؟

شارحِ بخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں: لغت میں جِن کا معنی ہے ''ستر اور خفا'' اور جن کو اسی لیے جن کہتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ فرشتوں کو بھی جن کہا کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے تھے۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِیْ، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجن وثوابھم وعقابھم، ج ۱۰، ص ٦٤٤ ملخصًا)

جنّات کو کس سے پیدا کیا گیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ۝ (پ ١٤، الحجر: ٢٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنّ کو اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے۔

اور سورۃ الرحمٰن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۝ (پ ٢٧، الرحمٰن: ١٥)

ترجمہ کنزالایمان: اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لُوکے (یعنی لپٹ) سے۔

شارحِ بخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ

www.dawateislami.net

لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فرشتوں کو نُور سے، جنات کو آگ کے شعلہ سے اور سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ (صَحِیح مُسلِم، الحدیث ۲۹۹۶، ص۱۵۹۷) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کی اصل آگ ہے جیسا کہ انسان کی اصل مٹی ہے۔ قرآنِ پاک میں حکایت کردہ ابلیس کا قول ﴿خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا۔ (پ۸، الاعراف۱۲)) بھی اس بات کا ثُبوت ہے کہ جن کی اصل آگ ہے۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِیْ، باب ذکر الجن وثوابھم، ج۱۰، ص۶۴۳)

جنات کس دن پیدا ہوئے؟

حضرتِ سیدنا ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بدھ کے دن، جنّات کو جمعرات اور سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا۔ (جَامِعُ الْبَیَانِ فِیْ تَاْوِیْلِ الْقُرْاٰنِ، الحدیث ۶۰۲، ج۱، ص۲۳۷)

جنات کو انسان سے پہلے پیدا کیا گیا:

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو جہنم سے پہلے، اپنی رَحمت کی اشیاء کو اپنے غضب کی چیزوں سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج و چاند کو ستاروں سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، دریا کو خشکی سے پہلے، فرشتوں کو جنوں سے پہلے، جنوں کو انسانوں سے پہلے اور نر کو مادہ سے پہلے پیدا فرمایا۔ (کتاب العظمۃ، صفۃ ابتداء الخلق، الحدیث ۸۹۱، ص۲۹۹)

www.dawateislami.net

زمین پر انسان سے پہلے جِنّات آباد تھے

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرتِ سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جنات رہتے تھے۔ انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا اور خونریزی کی۔ جب انہوں نے زمین میں فساد پھیلانے کو اپنا وتیرہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہوں نے انہیں مارا اور سمندری جزیروں کی طرف بھگا دیا۔ (اَلدُّرُّالْمَنْثُوْر، ج ۱، ص ۱۱۱)

ابلیس بھی جِنّات میں سے ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیسَ ط كَانَ مِنَ الْجِنِّ (پ ۱۵، الکھف ۵۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے قومِ جن سے تھا۔

حضرتِ علّامہ جلال الدین سُیُوطی الشّافِعی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۹۱۱ھ) نقل کرتے ہیں: شیاطین جنات ہی کی نافرمان قسم کا نام ہے جو ابلیس کی اولاد سے ہیں۔ (لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِّ، ذکر وجودھم، ص ۲۴)

شیطان کی دو قسمیں:

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے ﴿شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ

www.dawateislami.net

وَ الْجِنِّ ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: آدمیوں اور جنوں میں کے شیطان۔ (پ۸، الانعام۱۱۲)''

(خزائن العرفان، پ۲۴، حم السجدۃ، زیرِ آیت ۲۹)

جنات کا باپ

حضرتِ سیدنا حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جس طرح حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام تمام انسانوں کے باپ ہیں، اسی طرح ابلیس تمام **جنات کا باپ** ہے۔ (کِتَابُ الْعَظَمَۃِ، الحدیث ۱۱۴۰، ص ۴۲۹)

جِنّات کی اولاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات کے یہاں بھی اولاد پیدا ہوتی ہے جس سے ان کی نسل چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قراٰن مجید میں اولادِ شیطان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ (پ ۱۵، الکھف: ۵۰)	ترجمۂ کنزالایمان: بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں۔

علامہ محمود آلوسی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ''ظاہر یہ ہے کہ ذُرِّیَّت سے مراد اولاد ہے، پس یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ شیطان کی بھی اولاد ہوتی ہے۔'' (رُوحُ الْمَعَانِیْ، ج ۱۵، ص ۳۷۰)

www.dawateislami.net

سورۃ الرحمٰن میں ارشاد ہوتا ہے:

فِیۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ۝ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے۔

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۰۶ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ''جنات کی بھی اولاد ہوتی ہے۔'' (تفسیر کبیر، سورۃ الرحمن ج ۱۰، ۳۷۶)

حضرت سیدنا ابو الشیخ اصبہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۳۹۶ھ) ''کتاب العظمۃ'' میں اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗ﴾ کی تفسیر میں حضرتِ سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''جنات کی بھی اسی طرح اولاد پیدا ہوتی ہے جس طرح انسانوں کی پیدا ہوتی ہیں اور جنات کثیر تعداد میں پیدا ہوتے ہیں۔'' (کِتَابُ الْعَظَمَةِ، ذکر الجن و خلقهم، الحدیث ۱۱۴۸، ص ۴۳۱)

جنّات کی طاقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے جنوں کو بعض ایسے غیر معمولی اوصاف عطا کئے ہیں جو انسان میں عموماً نہیں پائے جاتے۔

تختِ بلقیس لانے کی پیش کش

حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی بارگاہ میں ایک جن نے شہر سبا کی ملکہ بلقیس کا تخت (جو کہ بہت دور تھا) بہت کم وقت میں لانے کی پیش کش کی تھی،

www.dawateislami.net

چنانچہ قراٰن پاک میں ہے:

قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ (پ۱۹، النمل ۳۸، ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سلیمان نے فرمایا اے دربار یو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں۔ ایک بڑا خبیث جن بولا میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بیشک اس پر قوت والا امانتدار ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی خبر

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کی خبر مدینہ منورہ میں سب سے پہلے **جنات** نے دی۔ چنانچہ حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی خبر سب سے پہلے اس طرح پہنچی کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت رہتی تھی جس کے تابع ایک **جن** تھا۔ وہ ایک پرندے کی شکل میں آیا اور اس عورت کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے اس سے کہا: ''آؤ ہم تمہیں کچھ سنائیں اور کچھ تم ہمیں سناؤ۔'' اس نے کہا: ''اب ایسا نہیں ہوسکتا کیوں کہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوئے ہیں جس نے ہمیں دوستی سے منع کر دیا ہے اور ہم پر زنا کو بھی حرام کر دیا ہے۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ، الحدیث ۷۶۵، ج۱، ص۲۲۴)

www.dawateislami.net

خبر رَساں جن

امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمنانِ اسلام کی سرکوبی کیلئے ایک لشکر اسلام روانہ فرمایا۔ پھر (چند دنوں بعد) ایک شخص مدینہ منورہ آیا اور اس نے اطلاع دی کہ مسلمان دشمنوں پر فتح یاب ہوگئے۔ یہ خبر مدینہ منورہ میں عام ہوگئی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بارے میں علم ہوا تو ارشاد فرمایا: ''یہ اَبُو الْھَیْثَمْ جنوں کے خبر رساں (یعنی خبر پہنچانے والے) ہیں عنقریب انسانوں کا خبر رساں بھی پہنچنے والا ہے چنانچہ چند دنوں میں وہ بھی پہنچ گیا۔ (کیونکہ جن تیز رفتار ہوتے ہیں اسلئے اس نے جلدی خبر پہنچادی اور انسان اتنی جلدی نہیں پہنچ سکتا اس لئے انسان کے ذریعے دیر میں اطلاع ملی۔)

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی جواز سوال...الخ،ص ۱۹۲)

جنات کے مختلف کام

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ **جنات** (سمندر سے) زیورات لینے کے لئے غوطہ لگاتے اور انہوں نے حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے لئے پانی پر محل بنائے۔ جب حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے انہیں حکم دیا کہ انہیں گرادو مگر تمہارے ہاتھ انہیں نہ چھوئیں۔ تو ان جنوں نے اس پر گوپیا (یعنی رسی کا بنا ہوا آلہ جس میں پتھر یا مٹی کی بنی ہوئی گولی رکھ کر مارتے ہیں) سے پتھر پھینکے یہاں تک کہ انہیں گرادیا۔ اس طریقہ کار کا فائدہ انسانوں کو بھی ملا۔ یہ جنوں کا ہی کام ہے کہ ہمیں کوڑے دیکھنے کو ملے۔ جس کا قصہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام جنوں کو لکڑی سے مارتے اور ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیتے۔ جنوں

www.dawateislami.net

نے عرض کی: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہمیں سزا تو دیں مگر ہمارے اعضا نہ توڑیں؟'' فرمایا: ہاں۔ تو انہوں نے آپ کو چابُک کے بارے میں بتایا۔ اسی طرح ملمع سازی بھی **جنات** کا کام ہے۔ انہوں نے تختِ بلقیس کے پایوں پر پانی چڑھایا۔

(اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر، ج۷، ص ۱۹۰)

بیت المقدس کی تعمیر

مُلکِ شام میں جس جگہ **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا خَیمہ گاڑا گیا تھا ٹھیک اُسی (بَرَکت والی) جگہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے **بیتُ المُقدَّس** کی بُنیاد رکھی۔ مگر عمارت پوری ہونے سے قَبل ہی **حضرتِ سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی وفاتِ ظاہری کا وَقت آ گیا چُنانچِہ اپنے فرزندِ اَرجُمند **حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو اس عمارت کی تکمیل کی وصیّت فرمائی۔ **حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے **جنّات** کے ایک گروہ کو اس کام پر لگا دیا۔ عمارت ابھی تعمیری مَراحل سے گزر رہی تھی کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی وفاتِ ظاہری کا وَقْت بھی قریب آ گیا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے دُعا مانگی: **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ میری وفات ان **جنّات** پر ظاہر نہ فرما اور وہ برابر عمارت کی تکمیل میں مصروفِ عمل رہیں اور ان سبھوں کو جو **علمِ غیب** کا دعویٰ ہے وہ بھی باطِل ٹھہر جائے۔ یہ دُعا مانگ کر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام محراب میں داخِل ہو گئے اور حسبِ عادت اپنا عَصا مبارک

www.dawateislami.net

ٹیک کر عبادت میں کھڑے ہوگئے اور اِسی حالت میں آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی **وفات** ہوگئی۔ مگر مزدور **جنّات** برابر کام میں مصروف رہے۔ عرصۂ دراز تک آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا اسی حالت میں رَہنا **جنّات** کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی، کیونکہ وہ بارہا دیکھ چکے تھے کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام ایک ایک ماہ بلکہ کبھی کبھی دو دو ماہ برابر عبادت میں کھڑے رہا کرتے ہیں۔ **اَلْغَرَض ظاہری اِنتقال کے بعد ایک سال تک آپ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام **اپنی مبارک لاٹھی سے ٹیک لگائے کھڑے رہے** یہاں تک کہ بحکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ دِیمک نے آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے عَصا شریف (یعنی مبارک لاٹھی) کو کھالیا اور یوں آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کا جسمِ نازنین زمین پر تشریف لے آیا۔ اب **جنّات** اور انسانوں کو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی **ظاہری وفات** کا علم ہوا۔

(مُلَخَّص از عجائبُ القرآن ص ۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جِنّات کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ چوتھی زمین کے اوپر اور تیسری زمین کے نیچے اتنے **جنات** ہیں کہ اگر وہ تمہارے سامنے آجائیں تو تمہیں سورج کی روشنی دکھائی نہ دے۔ (کِتَابُ الْعَظَمَۃِ، الحدیث ۱۰۹۸، ص ۴۱۷)

www.dawateislami.net

اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر وِبکالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب انسان کا ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے تو **جنات** کے یہاں نو بچّے پیدا ہوتے ہیں۔''

(جَامِعُ الْبَیَانُ، الحدیث ۲۴۸۰۳، ج۹، ص۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ انسانوں کے مقابلے میں **جنات** کی تعداد **9** گُنا ہے۔

جِنّات کیا کھاتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میرے لئے پتھر تلاش کرو تاکہ میں اس سے استنجاء کروں لیکن ہڈی اور لید مت لانا۔ میں نے آپ کی خدمت میں وہ پتھر پیش کردیئے جو میں نے پلّے باندھ رکھے تھے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فارغ ہوگئے تو میں نے عرض کی: ''**ہڈی** اور **لید** سے منع کرنے میں کیا حکمت ہے؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**یہ دونوں چیزیں جنات کی خوراک ہیں**، میرے پاس نصیبین (ایک شہر کا نام ہے) کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا۔ وہ بہت **نیک جن** تھے، انہوں نے مجھ سے خوراک مانگی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے دعا کی کہ یہ جس ہڈی اور لید کے پاس جب بھی گزریں اسی پر اپنی غذا موجود پائیں۔''

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب مناقب الانصار، باب ذکر الجن وقول ...الخ، الحدیث ۳۸۶۰، ج۲، ص۵۷۶)

www.dawateislami.net

حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم **حضورِ پاک صاحبِ لولاک** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک سانپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنا منہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے کان مبارک کے قریب لے جا کر کچھ عرض کی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' اس کے بعد وہ لوٹ گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ''یہ ایک **جن** تھا جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ آپ اپنی امت کو حکم فرمائیے کہ وہ لید اور بوسیدہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے۔''

(آکام المرجان فی احکام الجان،الباب الحادی عشر فی ان الجن یاکلون ویشربون ،ص ۳۲)

جس ہڈی کو جنات لیتے ہیں اس پر انہیں گوشت ملتا ہے اور جس لید (گوبر) کو لیتے ہیں وہ دانہ یا پھل بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ اشکال وارد ہی نہیں ہوتا کہ گوبر تو ناپاک ہے اس کا کھانا جنات کے لئے کیسے جائز ہے؟ کیونکہ ماہیت بدلنے سے ناپاک چیز پاک ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ از نزھۃ القاری، ج ۷، ۲۰۱)

شیطان کی قے

حضرتِ سیدنا اُمَیَّہ بن مَخْشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف فرما تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے بِسْمِ اللّٰہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ اس کے

www.dawateislami.net

کھانے میں سے ایک لقمہ کے سواء کچھ بھی باقی نہ بچا۔ جب اس ایک لقمہ کو اس نے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مسکرائے اور فرمایا: ''شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا پھر جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا سب اس نے قے کر دیا۔''

(سُنَنُ اَبِیْ دَاؤد، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، الحدیث ۳۷۶۸، ج۳، ص۴۸۸)

لوبیا کھانے والے جنات

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنات کے چُنگل سے چھوٹ کر آنے والے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **جنات کی غذاؤں** کے بارے میں دریافت کیا تو اس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: ''وہ لوبیا (نامی سبزی) کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا۔ (مثلاً بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے والے کی غذا) پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے پینے کے بارے میں پوچھا تو بتایا: جَدَف۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ، ج۱، ص۲۹۵)

نوٹ: جدف سے مراد یا تو وہ یمنی گھاس ہے جسے کھانے والے کو پانی پینے کی محتاجی نہیں رہتی، یا اس سے مراد پانی وغیرہ کا وہ برتن ہے جسے ڈھانپ کر نہ رکھا جائے۔

(النھایة فی غریب الحدیث والاثر، ج۱، ص۲۴۰)

مُسلمان کے دَسترخوان پر جنات:

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک تابعی بُزُرگ

www.dawateislami.net

سے نَقْل فرماتے ہیں: ''تمام مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں پر مسلمان جنّات رَہتے ہیں، جب دوپہر اور رات کو دسترخوان لایا جاتا ہے یعنی گھر کے افراد کھانا کھاتے ہیں تو جِنّات بھی چھتوں سے اُتر آتے اور ساتھ ہی بیٹھ کر کھانا شروع کر دیتے ہیں، ان کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ **شریر جنّات** کو بھگا دیتا ہے۔''

(لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِّ لِلسُّیُوْطِیْ،باب هل الجن یا کلون، ص ٤٤)

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ **ہڈی، لید، لوبیا** اور انسانوں کے **کھانے کی دیگر چیزیں** جن پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، جنوں کی خوراک ہے۔

جنات کہاں رہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس زمین پر ہم زندگی گزار رہے ہیں اسی پر **جنات** بھی رہتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب ''لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ'' میں رقم طراز ہیں: ''**اکثر و بیشتر جنات** نجاست کی جگہوں پر ہوتے ہیں مثلاً کھجوروں کا جھنڈ، بیت الخلاء، کچرے کے ڈھیر اور غسل خانہ، اسی وجہ سے غسل خانے اور اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے کہ یہ شیطان کی جگہ ہے۔(لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ،مساکن الجن، ص ٦٧)

بیت الخلاء جنات کے رہنے کی جگہ ہے:

حضرتِ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ

www.dawateislami.net

مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیت الخلاء جنوں اور شیطانوں کے رہنے کی جگہ ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو یہ دعا پڑھ لے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَائِثِ یعنی اے اللہ (عزوجل)! میں پلیدی اور شیطانوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سُنَنُ اَبِیۡ دَاؤدُ، کتاب الطھارۃ، باب مایقول الرجل اذا دخل الخلاء، الحدیث ٦، ج ١، ص ٣٦)

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد **21** صَفحہ **218** پر جو کچھ فرماتے ہیں اس کا خلاصہ ہے: ہاں جِنّ اور ناپاک رُوحیں مرد وعورت، احادیث سے ثابت ہیں اور وہ اکثر ناپاک موقعوں پر ہوتی ہیں۔ انہیں سے پناہ کے لئے اِستنجاء خانے جانے سے پہلے یہ دعا پڑھنا وارِد ہوا، ''اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَا ئِثِ۔ (یعنی میں گندی اور ناپاک چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)

(مُسۡنَد اِمَام اَحۡمَد بن حَنۡبَل ج ٤ ص ٢٠٣ حدیث ١١٩٨٣)

ٹیلوں اور وادیوں میں رہنے والے جنات

حضرتِ سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الۡعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ قضاءِ حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

www.dawateislami.net

پاس پانی کا برتن لے گیا تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی۔ اس طرح کی آواز میں نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ جب پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں نے آپ کے پاس لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی اور اس سے پہلے میں نے ایسی آواز کسی کی زبان سے نہیں سنی تھی؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **''میرے پاس مسلم جنات اور مشرک جنات آپس میں جھگڑ رہے تھے ان لوگوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں انہیں رہنے کی جگہ دیدوں تو میں نے مسلمان جنوں کو ٹیلوں وچٹانوں میں جگہ دے دی اور مشرک جنوں کو پست زمین (یعنی گڑھوں، کھائیوں اور غاروں) میں جگہ دیدی۔''** (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، الحدیث ۱۱۴۳، ج ۱، ص ۳۷۱)

بِلوں میں رہنے والے جنات

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بِل (یعنی سوراخ) میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ بِل میں پیشاب کرنے سے ممانعت کی کیا وجہ ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''کہا جاتا ہے کہ **بِل جنات کے رہنے کی جگہ ہے۔**''

(سُنَنُ اَبِیْ دَاوٗدَ، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن البول فی الجحر، الحدیث ۶۹، ج ۱، ص ۴۴)

ویرانوں میں رہنے والے جنات

علامہ بدرالدین شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) نقل کرتے ہیں:

www.dawateislami.net

اَعرابیوں (یعنی عرب کے رہنے والے دیہاتیوں) کا بیان ہے کہ ہم کثیر لوگ ہوتے اور کہیں پڑاؤ کرتے تو ہمیں بہت سے خیمے اور لوگ دکھائی دیتے مگر اچانک سب کچھ غائب ہوجاتا، ہمیں یقین ہے کہ دکھائی دینے والے وہ لوگ جنات ہیں۔

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم، ص۲۶)

انسانوں کے ساتھ رہنے والے جنات

انسانوں کے ساتھ رہنے والے جن کو عَـامِر کہتے ہیں جس کی جمع عَـمَّـار ہے۔(لَقَطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ، ذکر وجودھم، ص۲۵)

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام، الحدیث۲۰۱۸، ص۱۱۱۶)

چکنائی والا کپڑا جن کی اِقامت گاہ ہے

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو!

www.dawateislami.net

اپنے گھروں سے گوشت کی چکنائی والا کپڑا (دستی رومال) نکال دو (یعنی دھو دیا کرو) اس لئے کہ یہ شریر جن کی جگہ ہے اور اس کی قیام گاہ ہے۔''

(فردوس الاخبار ،باب الالف ، الحدیث ۳۴۳، ج۱، ص۶۸)

جھاڑیوں میں جنات کا بسیرا

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو قَـــرَع میں رفع حاجت کرنے سے منع فرمایا۔ عرض کی گئی: ''قَـــرَع کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جھاڑی والی جگہ میں جائے تو گویا اپنے مکان میں ہے حالانکہ وہ تمہارے بھائی جنات کے رہنے کی جگہ ہے۔ (الکامل فی الضعفاء لابن عُدّی، ج۴، ص۳۱۰)

جنات کی اَقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

شارحِ بُخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) نے قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ اور آثار میں غور و فکر کر کے **جِنّات** کی چند اَقسام بیان فرمائی ہیں۔

(1) غُوْل: اسے **عِفْرِیْت** بھی کہتے ہیں، یہ سب سے خطرناک اور **خبیث جنّ** ہے جو کسی سے مانوس نہیں ہوتا۔ جنگلات میں رہتا ہے، مختلف شکلیں بدلتا رہتا ہے

www.dawateislami.net

اور رات کے وقت دکھائی دیتا ہے اور تنہا سفر کرنے والے مسافر کو عموماً دکھائی دیتا ہے جو اسے اپنے جیسا انسان سمجھ بیٹھتا ہے، یہ اس مسافر کو راستے سے بھٹکاتا ہے۔

(2) سِعْلَاۃ: یہ بھی جنگلوں میں رہتا ہے، جب کسی انسان کو دیکھتا ہے تو اس کے سامنے ناچنا شروع کر دیتا ہے اور اس سے چوہے بلی کا کھیل کھیلتا ہے۔

(3) غَدَارُ: یہ مصر کے اَطراف اور یَمَن میں بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے، اسے دیکھتے ہی انسان بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے۔

(4) وَلَھَان: یہ ویران سَمُنْدری جَزیروں میں رہتا ہے اس کی شکل ایسی ہے جیسے انسان شُتر مرغ پر سَوار ہو۔ جو انسان جَزیروں میں جا پڑتے ہیں اُنہیں کھالیتا ہے۔

(5) شَقّ: یہ انسان کے آدھے قد کے برابر ہوتا ہے، دیکھنے والے اسے بن مانس سمجھتے ہیں، سفر میں ظاہِر ہوتا ہے۔

(6) بعض **جِنّات** انسانوں سے مانوس ہوتے ہیں اور انہیں تکلیف نہیں پہنچاتے۔

(7) بعض **جِنّات** کنواری لڑکیوں کو اُٹھالے جاتے ہیں۔

(8) بعض **جِنّات** کتّے کی شکل اور **(9)** بعض چھپکلی کی شکل میں ہوتے ہیں۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِی ج ۱۰ ص ٦٤٤، ماخوذ از رسالہ: "جِنّات کی حکایات"، ص ۱۰)

www.dawateislami.net

جِنّات اصلی شکل میں نظر کیوں نہیں آتے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات بھی ہمارے ساتھ اس زمین میں رہتے ہیں لیکن وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۝ (پ۸، الاعراف:۲۷)	ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''**اللہ تعالیٰ** نے **جنوں** کو ایسا اِدراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا اِدراک نہیں ملا کہ وہ **جنوں** کو دیکھ سکیں۔''

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے **سموم** (یعنی جہنم کی آگ کے ستر ویں حصے) سے ابوالجنات کو پیدا فرمایا اور اس سے پوچھا: ''اے ابوالجن! تمہاری کیا خواہش ہے؟ اس نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ ہم سب کو دیکھیں اور ہمیں کوئی نہ دیکھے اور ہم زمین میں چھپ جائیں اور ہمارا ادھیڑ عمر بھی نہ مرے یہاں تک کہ اس کی جوانی واپس آجائے (یعنی ہمارا ادھیڑ عمر بھی جوان ہو کر مرے)۔'' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تمنا پوری فرمادی اسی لئے **جنات** ہم سب کو دیکھتے

www.dawateislami.net

ہیں لیکن ہم لوگ انہیں نہیں دیکھ پاتے اور جب وہ مرتے ہیں تو زمین میں غائب ہو جاتے ہیں اور ان کا بوڑھا بھی جوان ہو کر مرتا ہے۔''

(اکام الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ،الباب الثانی فی ابتداء خلق الجن، ص ۱۲)

علامہ بدرالدین شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) لکھتے ہیں: حضرت ربیع بن سلیمان علیہ رحمۃ اللہ الحنان فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو عادل شخص یہ گمان کرے کہ اس نے جن کو دیکھا ہے تو میں اس کی گواہی باطل قرار دیتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۸،الاعراف:۲۷)﴾ مگر یہ کہ وہ نبی ہو۔

(آکام المرجان فی احکام الجانّ،الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم ،ص۲۳)

یاد رہے کہ عام انسان **جنات** کو اصل حالت میں نہیں دیکھ پاتا لیکن اگر یہ کسی اور شکل میں ہوں تو انسان کا ان کو دیکھنا کثیر روایات سے ثابت ہے۔

جنات کی مختلف شکلیں

علامہ بدرالدین شبلی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۷۶۹ھ) اپنی کتاب ''اَکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ'' میں لکھتے ہیں: ''بلاشبہ **جنات** انسانوں اور جانوروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں چنانچہ وہ سانپوں، بچھوؤں، اونٹوں، بیلوں، گھوڑوں، بکریوں، خچروں، گدھوں اور پرندوں کی شکلوں میں بدلتے رہتے ہیں۔

(آکام المرجان فی احکام الجان،الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم ،ص ۲۱)

www.dawateislami.net

جنات کی تین قسمیں:

حضرتِ سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جنات کی تین قسمیں ہیں؛ **اول:** جن کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، **دوم:** سانپ اور کتے اور **سوم:** جو سفر اور قیام کرتے ہیں۔''

(اَلْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِم، الجن ثلاثة اصناف، الحديث ٣٧٥٤، ج٣، ص٢٥٤)

جن اونٹ کی شکل میں:

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کے قریب نماز مت پڑھو! کیونکہ اونٹ جنوں میں سے بھی پیدا کئے گئے ہیں، کیا تم ان کی آنکھوں اور ان کی پھولی ہوئی سانسوں کو نہیں دیکھتے جب وہ بدکتے ہیں، ہاں! بکریوں کے باڑے کے قریب نماز پڑھو کیونکہ وہ رَحمت کے زیادہ قریب ہیں۔''

(اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَامِ اَحْمَد بْنِ حَنبَل، مسند عبد الله بن مغفل المزنی، الحديث ٢٠٥٨٠، ج٧، ص٣٤٢)

جن کتے کی شکل میں:

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ (بعض) کتے بھی جنات ہوتے ہیں اور یہی کمزور قسم کے جنات ہیں لہذا جس کے کھانے کے

www.dawateislami.net

وقت کتا آجائے تو وہ اسے بھی کچھ کھلا دے یا اسے بھگا دے۔

(احکام المرجان فی احکام الجان،الباب السابع ان بعض الکلاب من الجن،ص ۲٤)

پُراَسرار کتا

صوبہ سرحد پاکستان کے مشہور شہر کوہاٹ کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ جس مکان میں ہماری رہائش ہے اس میں پہلے غیر مسلم رہتے تھے۔ ہمارے ساتھ ایک عجیب اور **پراسرار واقعہ** پیش آیا۔ ہوا یوں کہ آدھی رات کے بعد یا کبھی کبھار دن میں ہمارے گھر میں ایک خوفناک کالا کتا داخل ہو جاتا۔ ہم اسے کسی نہ کسی طرح باہر نکال دیتے۔ تمام دروازے کھڑکیاں احتیاط سے بند کرنے کے باوجود جب اُس کی آمد کا سلسلہ نہ رُکا تو ایک دن میرے چچا نے (جو کتے کے بار بار آجانے پر اُکتا چکے تھے) کتے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس کی لاش کو کچرے کے ڈھیر پر پھینکنے کے لئے لے گئے۔ لاش کو پھینکنے کے بعد وہ واپس ہوئے۔ چند قدم چلنے کے بعد انہوں نے ایک دم پلٹ کر دیکھا تو اُن کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ کتے کی لاش وہاں سے **غائب** ہو چکی تھی۔ بہر حال وہ رُکے بغیر گھر لوٹ آئے۔

پراسرار کتے سے تو چھٹکارا پالیا لیکن اب ہمارے گھر میں کچھ اور **عجیب و غریب معاملات** ہونے لگے۔ کبھی ایک **خوفناک عورت** (جس کے بال کھلے ہوئے ہوتے) روتی ہوئی نظر آتی تو کبھی چھوٹے قد کے **عجیب الخلقت بچے** اِدھر اُدھر بھاگتے دکھائی دیتے۔ یہ معاملات دیکھ کر لگتا یوں تھا کہ شاید وہ پراسرار کتا کوئی

www.dawateislami.net

جن تھا اور یہ سب معاملات انتقامی کاروائی کے طور پر تھے۔ ہمارے چچا (جنہوں نے اس کتے کو مارا تھا) سخت خوفزدہ رہنے لگے اور ان کی صحت دن بدن گرتی چلی گئی یہاں تک کہ سوکھ کر کانٹا ہو گئے۔ اُن کے یہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا، اس کی بینائی پیدائشی طور پر تو بالکل ٹھیک ہوتی مگر کچھ ہی عرصے میں نظر کمزور ہوتے ہوتے اسقدر کم ہو جاتی کہ رات میں تو ان بچوں کو بالکل دکھائی نہ دیتا۔ سب گھر والے سخت تکلیف و پریشانی میں مبتلا تھے۔ بہت سے عاملین کو دکھایا مگر کوئی حل نہ نکل سکا۔ بالآخر ہمارے گھر والے نسبت کی برکتیں پانے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت بھی ہوئے اور ان کے عطا کردہ تعویذات اور اوراد بھی استعمال کئے۔ الحمد للہ عزوجل دامنِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے وابستگی اور تعویذاتِ عطاریہ کی برکت سے ہمارا خوف جاتا رہا۔ خوفناک عورت اور عجیب الخلقت بچوں کا دکھائی دینا بھی بند ہو گیا اور ہمارے چچا کی اولاد بھی تندرست ہو گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کتا تھا یا جن؟

کشمیر (پاکستان) کے شہر میر پور کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان ہے: غالباً 2000ء کی بات ہے کہ ہم چند اسلامی بھائی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے باب المدینہ (کراچی) کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی پہنچے تو وہاں ہمیں کوئی ایسا اسلامی

www.dawateislami.net

بھائی نہ مل سکا جو ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پر پہنچا سکے۔ ہم پریشانی کے عالم میں فیضانِ مدینہ سے باہر نکل آئے۔ سامنے چند کتے بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اسلامی بھائی کے دل میں نہ جانے کیا آئی کہ ایک کتے کے سامنے جا کر بڑی سنجیدگی سے کہنے لگے: ''ہم امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پر جانا چاہتے ہیں مگر ہمیں راستہ معلوم نہیں کیا تم راستہ بتا سکتے ہو۔''

یہ دیکھ کر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ کتا اٹھ کھڑا ہوا اور دُم ہلاتے ہوئے ایک سمت کو چلنے لگا۔ ہم بے ساختہ اسکے پیچھے ہو لئے۔ وہ کتا مختلف گلیوں سے ہوتا ہوا ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے درِ دولت تک لے گیا اور ہمیں وہاں چھوڑ کر واپس ہو لیا۔ ہم نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور رات کم و بیش 11:00 بجے واپس فیضانِ مدینہ پہنچ گئے۔ ہمیں چائے کی طلب محسوس ہو رہی تھی مگر کسی ہوٹل کے بارے میں معلومات نہیں تھیں۔ اُنہی اسلامی بھائی نے پھر کہا کہ جو ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پہنچا کر آیا تھا چلو اُسی سے کہہ کر دیکھتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ اسلامی بھائی اٹھے اور اس کتے کے قریب پہنچ کر جب ہوٹل کے بارے میں دریافت کیا تو حیرت انگیز طور پر وہ کتا (جو غالباً کوئی جن تھا) اُٹھا اور ایک سمت چل دیا۔ ہم اسکے پیچھے پیچھے ایک گلی میں پہنچے تو سامنے چائے کا ہوٹل نظر آ گیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جن انسان کی شکل میں

حضرت یحییٰ بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفص طائفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ (ہم نے دیکھا) ایک شیخ جو سفید سر والا اور سفید داڑھی والا تھا (یعنی جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے) لوگوں کو فتویٰ دے رہا ہے۔ حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابو ایوب! کیا تم اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو لوگوں کو فتوے دے رہا ہے، یہ عفریت جن ہے۔'' یہ فرمانے کے بعد حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے قریب گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ جب حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی طرف غور سے دیکھنا شروع کیا تو اس نے اپنے جوتے اٹھائے اور بھاگنا شروع کر دیا، لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ حضرت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہنے لگے: ''اے لوگو! یہ عفریت جن ہے۔''

(آکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ، الباب الثامن والثلاثون فی تحمل الجن العلم، ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان سراقہ بن جعشم کی صورت میں

جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے، یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سراقہ بن مالک بن جعشم بنی

www.dawateislami.net

کنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں، آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں۔ جب مسلمانوں اور کافِروں کے دونوں لشکر صف آرا ہوئے اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشتِ خاک مشرکین کے مُنہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل، ابلیسِ لعین کی طرف بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ وہ ہاتھ چھڑا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا۔ حارث پکارتا رہ گیا: ''سراقہ سراقہ تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو؟'' کہنے لگا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا۔

جب کُفّار کو ہزیمت ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکّہ مکرّمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سراقہ ہوا۔ سراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر، نہ جانے کی، ہزیمت ہوگئی جب میں نے سنا ہے تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔

(ماخوذ از خزائن العرفان، الانفال، تحت الآیۃ ۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن شیخِ نجدی کی شکل میں

حضرتِ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کُفّارِ قریش

www.dawateislami.net

دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں **رسولِ کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیسِ لعین ایک بُڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخِ نجد ہوں، مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا، میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا۔ انہوں نے اس کو شامل کرلیا اور سیدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی، ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو، دروازہ بند کردو، صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہو کر رہ جائیں۔ اس پر شیطانِ لعین جو شیخِ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے، یہ خبر مشہور ہوگی اور ان کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چُھڑا لیں گے۔ لوگوں نے کہا: شیخِ نجدی ٹھیک کہتا ہے۔ پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ان کو (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو) اونٹ پر سوار کر کے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضَرر نہیں۔ ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا جس شخص نے تمہارے ہوش اُڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو، تم نے اس کی شیریں کلامی، سیف زبانی، دل کشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم کے قلوب تسخیر کر کے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے۔

www.dawateislami.net

اَہلِ مجمع نے کہا شیخِ نجدی کی رائے ٹھیک ہے اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں، وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہو کر قتل کر دیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے۔ غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا۔ ابلیسِ لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی اور اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔

حضرتِ جبریل علیہ السلام نے سیدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اِذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شب میں اپنی خواب گاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشتِ خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت ﴿اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا﴾ پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری، سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی، سب اندھے ہو گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کو امانتیں پہنچانے کے لئے مکّہ مکرّمہ میں چھوڑا۔ مشرکین رات بھر سیدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

www.dawateislami.net

کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے، صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دریافت کیا گیا کہ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔

(ماخوذ از خزائن العرفان، الانفال، تحت الآیۃ ۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن پست قد انسان کی صورت میں

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو اس کے کجاوہ کے کمبل پر دیکھا جو دو بالشت لمبا تھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے؟ تو اس نے کہا میں اِزْب (یعنی پست قد) ہوں۔انہوں نے پھر پوچھا: اِزْب کیا ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا: ''جنوں میں سے ایک مرد۔'' تو آپ نے اس کے سر پر کوڑا مارا تو وہ بھاگ گیا۔

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب السادس فی تطور الجن و تشکلھم، ص ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

علامہ محمود آلوسی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں: جنات اجسام

www.dawateislami.net

ہوائیہ ہیں جن میں سے بعض یا سب مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ان کی خاصیت یہ ہے کہ وہ مخفی رہتے ہیں اور بسا اوقات اپنی اصلی شکل کے علاوہ کسی اور شکل میں نظر آتے ہیں بلکہ بعض مرتبہ اپنی خلقی صورت میں بھی نظر آجاتے ہیں،لیکن ان کو اصلی شکل میں دیکھنا انبیاء علیہم السلام اور بعض اولیائے کرام رحمہم اللہ کے ساتھ خاص ہے۔

(رُوحُ الْمَعَانِیُ ،ج۲۹ ،ص ۱۳۰)

تفسیرِ عزیزی میں ہے:''احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی شکلوں میں بہت اختلاف ہے یعنی ان کی ایک معین شکل نہیں ہے بعض کے **پَر** ہوتے ہیں وہ تیز ہوا میں اڑتے ہیں۔بعض **سانپ** اور **کتے** کی شکل بن کر پھرتے ہیں۔بعض آدمیوں کی صورت میں ہوتے ہیں اور ان کے گھر بار ہوتے ہیں کہ کُوچ اور قیام بھی کرتے ہیں لیکن ان کے گھر اور ٹھہرنے کی جگہ اکثر ویرانہ جنگل اور پہاڑ ہوتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی،پ۲۹)

جنات اپنی شکلیں کس طرح تبدیل کرتے ہیں؟

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں: قاضی ابویعلی نے فرمایا کہ شیاطین کو اپنی خلقت یا شکل تبدیل کرنے پر کوئی قدرت نہیں ہے،ہاں یہ اس وقت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے کلمات یا افعال سکھادے کہ جنہیں وہ پڑھیں یا کریں تو ایک شکل سے دوسری شکل میں منتقل ہو جائیں۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِی ،کِتاب بدء الخلق ،ج۱۰،ص ٦٤٤)

www.dawateislami.net

سانپ سے لڑائی

حضرتِ سیدنا ابو سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میں نے ان کے بستر کے نیچے کسی شے کے حرکت کرنے کی آواز سنی۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو مجھے ایک سانپ دکھائی دیا، میں ایک دم سے کھڑا ہو گیا۔ حضرتِ سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استفسار فرمایا: ''کیا ہوا؟'' میں نے انہیں سانپ کی موجودگی کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے: ''تمہارا کیا ارادہ ہے؟'' میں نے کہا: ''اس کو مارنا چاہتا ہوں۔'' تو انہوں نے ساتھ والے مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ میرے چچازاد بھائی نے (جو اس مکان میں رہتے تھے) غزوہ احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اپنے اہل خانہ کے پاس جانے کی اجازت لی کیونکہ ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کو اجازت دے دی اور اپنا ہتھیار ساتھ لے جانے کی بھی تاکید فرمائی۔ جب وہ اپنے گھر پہنچے تو اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر کھڑے دیکھا۔ بیوی کو اس طرح کھڑے دیکھ کر ان سے رہا نہ گیا اور وہ نیزہ تان کر اپنی دلہن کی طرف لپکے۔ وہ رو کر پکاری، میرے سرتاج میں بے قصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر تو دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے۔ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زہریلا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ بیقرار ہو کر اس پر نیزہ کے ساتھ حملہ کر دیا اور اس کو نیزہ میں پرو لیا تو زخمی سانپ نے ان کو ڈس لیا۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا سانپ ان میں سے کون جلدی جاں بحق ہوا؟ پھر ان کی قوم کے افراد نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر التجاء کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے بھائی کو لوٹا دے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم اپنے اسلامی بھائی کے لئے تین مرتبہ استغفار کرو، پھر ارشاد فرمایا: **جنوں** میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا ہے، جب تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھو تو تم تین مرتبہ اس کو تنبیہ کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ دکھائی دے تو تم اس کو قتل کر سکو تو کر دو۔

(مسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث ۱۱۳۶۹، ج ٤، ص ۸۲)

چھپکلی تھی یا.....؟

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری دَامت بَرَکاتُہم العَالِیَہ کی خدمت میں رہنے والے اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح سے بیان ہے کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ تصنیف و تالیف کے کام کے لئے بیرونِ ملک جلوہ فگن تھے۔ میں کسی کام سے باورچی خانہ میں گیا تو وہاں میری نظر غیر معمولی قد و قامت کی ایک **خوفناک چھپکلی** پر پڑی۔ ایسی **چھپکلی** میں نے پہلی بار دیکھی تھی، مجھے ایسا لگا جیسے وہ کوئی جن ہو۔ کچھ دیر تو ہمت کر کے کام کرتا رہا، لیکن جب زیادہ ڈر لگنے لگا تو بارگاہِ مرشِدی میں سارا معاملہ عرض کیا۔ غیر متوقع طور پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت

www.dawateislami.net

بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ جواب دینے کے بجائے باورچی خانہ کی طرف تشریف لے گئے۔اس **چھپکلی** کو دیکھا اور فرمانے لگے اسے مارئیے گا مت، بلکہ اسے کسی طرح پکڑ لیں۔ میں نے آپ دامت برکاتہم العالیہ کے بتائے ہُوئے طریقے سے اسے پکڑ لیا تو **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے فرمایا اسے کسی ویران جگہ میں چھوڑ آؤ۔

میں اُس **خوفناک چھپکلی** کو کہیں دُور چھوڑ آیا۔ دوسری صبح میں باورچی خانہ میں داخل ہوا تو میری نظر کھڑکی پر پڑی۔ میں چونک گیا کہ جس **خوفناک چھپکلی** کو ویرانے میں چھوڑنے کی ترکیب بنادی گئی تھی وہ کھڑکی سے جھانک رہی ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو یہ وہ **چھپکلی** نہیں تھی بلکہ اس سے ملتی جلتی دوسری **چھپکلی** تھی۔ شاید اس کی تلاش میں آئی تھی۔ مگر اسے اندر آنے کی ہمت نہیں ہورہی تھی۔ بس سر اٹھا کر اندر جھانک رہی تھی۔ جب **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''فُلاں تعویذ بنا کر کھڑکی میں لگا دیجئے۔'' ایسا ہی کیا گیا جس کی بَرَکت سے وہ دوسری **چھپکلی** بھی وہاں سے چلی گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھپکلی اچانک غائب ہوگئی

شہزادۂ عطار الحاج مولانا ابواُسید احمد عبید رضا عطاری المدنی مدظلہ العالی نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک دن کمرے میں **چھپکلی** دیکھی اور اسے مارنا چاہا تو ایک دم وہ **غائب** ہوگئی۔ سارا کمرہ خالی تھا۔ ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں وہ چھپ سکتی

www.dawateislami.net

ہو۔اتنے میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ تشریف لے آئے۔ میں نے ان سے سارا معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہوسکتا ہے کوئی **جن** ہو، لہٰذا اسے نہیں مارنا۔'' چنانچہ میں نے اسے مارنے کا ارادہ ترک کردیا۔ابھی میں نے اسے نہ مارنے کا سوچا ہی تھا کہ وہ سامنے دیوار پر نظر آ گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وہ کون تھا؟

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ غالباً 1990ء کی بات ہے کہ سخت سردی کے دنوں میں ایک بار **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت ملی۔ٹھنڈ اتنی تھی کہ قمیض کے نیچے سوئیٹر وموزے وغیرہ پہننے کے باوجود بھی سردی گویا ہڈیوں میں سرایت کررہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک اور اسلامی بھائی بھی بارگاہِ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ میں حاضر تھے۔لمبا قد، صحت مند جسم اور سر پر سبز عمامے کا تاج بھی سجا ہوا تھا۔وہ بڑے مؤدبانہ انداز میں بارگاہِ مرشد میں کچھ عرض کررہے تھے۔ میں بڑا حیران ہوا کہ اتنی ٹھنڈ کے باوجود ان کے جسم پر لان کا کُرتا تھا۔بظاہر ایسا لگتا تھا کہ انہیں سردی کی کوئی پرواہ نہیں۔ان کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی اور ہیبت کے باعث مجھے ان سے عجیب سا خوف محسوس ہوا جس کی وجہ سے میں ان سے مانوس نہیں ہو پا رہا تھا۔

www.dawateislami.net

اسی اثنا میں **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے مجھے مُخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''آپ ان کے ساتھ گاڑی پر چلے جایئے اور فلاں کو بُلا لایئے۔'' میرا دل اُن کے ساتھ جانے کیلئے نہیں مان رہا تھا مگر مجھ میں انکار کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ جیسے ہی گاڑی میں ان کے ساتھ بیٹھا تو مجھے ان کے جسم سے شدید حرارت نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ایسا لگتا تھا کہ میرے قریب انگیٹھی رکھی ہوئی ہو۔جب گاڑی قبرستان کے قریب سے گزری اور میں نے قبرستان والوں کوسلام کیا تو وہ اسلامی بھائی میری طرف رُخ کر کے بیٹھ گئے اور گاڑی بھی چلاتے رہے۔مُسکرا کر بڑے ہی پُراسرار انداز میں فرمانے لگے کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ **میں جن ہوں تو تمہارا کیا حال ہوگا؟**''میں پہلے ہی ان کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہورہا تھا، یہ سن کر ڈر کے مارے میری حالت خراب ہوگئی۔میں گھبراہٹ کے عالم میں صرف اتنا کہہ سکا کہ حُضور!ابھی تو ایسی باتیں نہ کریں۔پھر واپسی تک انہوں نے مجھ سے کوئی گفتگو نہیں فرمائی اور میں بھی بات کرنے کی ہمت نہ کرسکا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا جنّات شریعت کے مکلف ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسانوں پر شرعی احکامات لاگو ہوتے ہیں اسی طرح **جنات** بھی شریعت مطہرہ کے پابند ہیں۔**اللہ تعالیٰ** ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ○ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

علامہ فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں: ''بلاشبہ **جنات** بھی انسانوں کی طرح شریعت کے مکلّف ہیں۔''

(التفسیر الکبیر، پ۲۹، الجن، تحت الآیۃ ۱، ج۱۰، ص۶۶۵)

علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں: علامہ تاج الدین سبکی اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں: **جنات** ہر چیز میں نبی عَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی شریعت کے مکلّف ہیں۔ اخبار و آثار میں وارِد ہے کہ **مومنین جنات** نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں، علومِ دینیہ اور روایتِ حدیث انسانوں سے حاصل کرتے ہیں اگرچہ انسانوں کو اس کا پتا نہ چلے۔

(اَلْفَتَاوٰی اَلْحَدِیْثِیَۃ، ص۹۹)

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ''علماءِ محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ **جن سب کے سب مکلّف ہیں**۔'' (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۶، الاحقاف، زیرِ آیت ۲۹)

جنّات میں مختلف مذاہب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح انسانوں میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح **جنات** میں بھی دین اسلام کے ماننے اور نہ ماننے والے دونوں قسم کے گروہ موجود ہیں۔ **حضرت** سیدنا محمد بن کعب علیہ رحمۃ اللہ الوھاب فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

جنات میں مومن بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی۔(کِتَابُ الْعَظْمَةِ ،الحدیث ۱۱۳۷، ص۴۲۹)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ رحمۃ اللہ القوی(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ) لکھتے ہیں: ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں تو جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دین میں داخل ہوا وہ گروہِ مومنین میں ہے اور دنیا وآخرت اور جنت میں ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو جھٹلایا وہ شیطان ہے اور مومنین کے گروہ سے دُور اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔(اَلْحَدِیْقَةُ النَّدِیَّةِ، ج۱، ص۷۳)

حضرت سیدنا اسماعیل بن عبدالرحمٰن سُدِّی (تابعی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **جنوں** کے بھی تمہاری طرح فرقے ہوتے ہیں جیسے رافضی، مرجیہ اور قدریہ وغیرہ۔(کِتَابُ الْعَظْمَةِ ،الحدیث ۱۱۵۲، ص۴۳۲)

امامِ اہلِسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) سے پوچھا گیا: ''حضور! کیا **جن وپری** بھی مسلمان ہوتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں (اور اسی تذکرہ میں فرمایا) ایک پری مشرّف باسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں رہا کرتی تھی۔ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی سبب دریافت فرمایا۔ عرض کی حضور میرے عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا میں وہاں گئی تھی۔راہ میں مَیں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے۔مَیں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا کام تو نماز سے غافل کردینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شاید ربّ العزّت تعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج۱، ص۱۵)

www.dawateislami.net

اِبلیس کے پڑپوتے کی توبہ

امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک دن ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہمراہ کوہ تمامہ پر بیٹھے تھے۔ اچانک ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ظاہر ہوا اور اس نے **رسول الثقلین، رحمتِ کونین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جواب مرحمت فرمایا اور ارشاد فرمایا: **''اس کی آواز جنات جیسی ہے۔''** آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے استفسار پر اس نے بتایا کہ میرا نام ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تو گویا تیرے اور ابلیس کے درمیان صرف دو پُشتیں ہیں۔'' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کی عمر پوچھی تو عرض کی: ''جتنی دنیا کی عمر ہے اتنی یا اس سے تھوڑی سی کم ہے، یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جن دنوں قابیل نے حضرت ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا اس وقت میں چند برس کا بچہ ہی تھا مگر بات سمجھتا تھا۔ پہاڑوں میں دوڑتا پھرتا تھا اور لوگوں کا کھانا اور غلہ چوری کرلیا کرتا تھا۔ لوگوں کے دلوں میں وسوسے بھی ڈالتا تھا تاکہ وہ اقارِب کے ساتھ بدسلوکی کریں۔ آقا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں نے حضرت سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کے ہاتھوں توبہ کرلی ہے اور ان کے ساتھ ان کی مسجد میں ایک سال تک رہا ہوں۔ میں حضرت سیدنا ھود، حضرتِ سیدنا یعقوب اور حضرت سیدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی مقدس صحبتوں سے

www.dawateislami.net

مستفیض ہو چکا ہوں اور ان سے تورات سیکھی ہے اور ان کا سلام حضرت سیدنا عیسی روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی خدمت میں پہنچانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ یا سیدالانبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم حضرت سیدنا عیسی روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے فرمایا تھا کہ اگر تجھے نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو تو میرا اسلام ان سے عرض کرنا، سو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اب اس امانت سے سبکدوش ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے اور یہ بھی آرزو ہے کہ مجھے آپ اپنی زبانِ حق ترجمان سے کچھ کلامِ الٰہی عزوجل تعلیم فرمائیے۔'' سرکار نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو مرسلات، عم یتسآء لون، اخلاص، معوذتین (یعنی فلق وناس) اور اذالشمس یہ سورتیں تعلیم فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے ہامہ! جب تمہیں کوئی حاجت ہو میرے پاس آجانا اور میری ملاقات نہ چھوڑنا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی ذکر اخبار الجن، ص۲۱۶ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن مسلمان ہو گیا

7 جون 2004 بروز پیر شریف بہاولپور (صوبہ پنجاب) کے مقیم اسلامی بھائی اپنے بیٹے کے ہمراہ باب المدینہ (کراچی) امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اپنا ماجرا کچھ اس طرح سے بیان کیا:

''ہمارا آموں کا باغ ہے۔ ایک دن میرے بیٹے نے درخت پر چڑھ کر آم

www.dawateislami.net

توڑے۔اس کے بعد اسکی طبیعت بگڑ گئی۔آنکھیں بڑی بڑی اور خوفناک ہوگئیں۔پھر اس میں ایک **جن** ظاہر ہوا جو اپنے آپ کو غیر مسلم بتا رہا تھا۔اس نے میرے بیٹے کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا شروع کردیں پھر مُغلّظات بکتے ہوئے الزام لگایا کہ تمہارے بیٹے نے ہمارے بچّے پر پاؤں رکھ کر اسے تکلیف دی ہے ہم بھی اس کو اسی طرح اذیت میں مبتلا رکھیں گے۔ہم نے علاج کے لئے کئی عاملوں وغیرہ کو دکھایا مگر خاطِر خواہ فائدہ نہ ہوا،کبھی یہ **سرکش جنّ** چلا جاتا تو کبھی دوبارہ ظاہر ہوجاتا۔اسی پریشانی میں کافی عرصہ گزر گیا۔ایک دن گھر میں **آپ** (یعنی امیرِ اَہلسنّت) دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ کے **مدنی مذاکرے**[1] کی کیسٹ چل رہی تھی کہ میرے بیٹے کی طبیعت خراب ہونے لگی اور وہ غیر مسلم جن ظاہر ہوگیا مگر حیرت انگیز طور پر آج اسکا لہجہ کچھ نرم تھا۔وہ ٹیپ ریکارڈ کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا:''یہ مسائل بیان فرمانے والے کون ہیں؟''ہم نے بتایا:''یہ ہمارے مرشد شیخ طریقت امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ ہیں۔اس پر جنّ بولا:''مجھے ان کے پاس لے چلو،میں ان سے مُلاقات کرنا چاہتا ہوں۔''ہم نے آپس میں مشورہ کیا تو طے پایا کہ بیٹے کو باب المدینہ (کراچی) لے جانا چاہئے (شاید علاج کی کوئی صورت بن جائے)، یوں ہمارے کراچی آنے کی صورت بنی۔''

اس گفتگو کے دوران وہ جن بھی (ان کے بیٹے پر) ظاہر ہوچکا تھا۔

[1] :وہ اجتماع جس میں امیرِ اہلِسنّت دامت برکاتہم العالیہ عقائد واعمال،شریعت وطریقت،تاریخ وسیرت، طِبابت وروحانیت وغیرہ مختلف موضوعات پر پوچھے گئے سُوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلسنّت دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ نے اس پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلام پیش کی۔ الحمدللہ عزوجل آپ دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں **وہ جن مشرّف باسلام ہوگیا** اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں بَیْعَتْ کرکے **عطاری** بھی بن گیا۔ اس نے امیرِ اہلسنت دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ سے انتہائی مؤدبانہ انداز میں پریشانیوں کے حل کیلئے دعاؤں کی درخواست بھی کی۔ **پھر** وہ نومسلم جن عرض کرنے لگا کہ میں مسلمان تو ہوگیا ہوں اور آپکا مرید بھی بن گیا ہوں لیکن اس (نوجوان) کو نہیں چھوڑونگا۔ کیونکہ اس نے اپنے آم کے باغ میں کام کرنے کے دوران میرے بچے پر پاؤں رکھ دیا، میرا بچّہ رات بھر درد کے مارے سو نہیں سکا، میں اپنے بچے سے بہت پیار کرتا ہوں، میری بیوی سخت غصے میں ہے وہ تو کہتی ہے کہ اِس کو ختم کردو۔ اِس پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ نے بڑی محبت اور شفقت سے اسے سمجھایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ آپ اب مسلمان ہوچکے ہیں اور **غوثِ پاک** کے سلسلہ میں بھی داخل ہوچکے ہیں یہ نوجوان آپ کا اسلامی بھائی بھی ہے اور پیر بھائی بھی، لہٰذا اِس کو چھوڑ دیجئے۔ آپ کافی دیر تک اسے اسی طرح پیار سے سمجھاتے رہے مگر وہ اپنی ضِد پر قائم تھا اور کہہ رہا تھا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔ **پھر امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ نے ذرا سخت لہجے میں فرمایا کہ دیکھو مان جاؤ، ورنہ اگر میرے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلال آگیا تو تمہارا کیا بنے گا؟

یہ سن کر وہ نوجوان جس پر **جن** ظاہر ہوا تھا اس پر کپکپی طاری ہوگئی اور جب **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ نے اس پر کچھ پڑھ کر دم کیا تو وہ اپنی ضد سے

www.dawateislami.net

باز آتے ہوئے کہنے لگا کہ بس! حضور میرا وعدہ ہے کہ میں چلا جاؤنگا اور پھر دوبارہ نہیں آؤنگا۔ پھر عرض کرنے لگا: اب چونکہ میں آپ کے ذریعے اسلام قبول کر چکا ہوں، لہٰذا آپ میرا اسلامی نام رکھ دیجئے۔ اس پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے اس عطاری نومسلم جن کا اسلامی نام **"غلامِ غوث"** رکھا۔ اُس نومسلم عطاری جنّ نے جاتے جاتے یہ بھی ارادہ کیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے (جنّ) بیوی بچوں کو **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی بارگاہ میں لاؤنگا اور مسلمان کروا کر ان سب کو بھی **عطاری** بنواؤں گا۔ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرونگا اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں شامل ہو کر راہِ خدا میں سفر بھی کرونگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھے اور بُرے جنات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح ہمیں **انسانوں** میں اچھے برے ہر دو طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اسی طرح **جنات** میں بھی نیک و بد دونوں طرح کے جنات ہوتے ہیں۔ **اللہ تعالیٰ** قراٰن مجید فرقانِ حمید میں جنات کا قول حکایت فرماتا ہے:

وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىِٕقَ قِدَدًا ۙ (پ ۲۹، الجن: ۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کہیں راہیں پھٹے ہوئے ہیں۔

www.dawateislami.net

مخلوق کی دو قسمیں:

حضرتِ سیدنا حَلیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زندہ، عاقل اور بولنے والی مخلوق کی دو ہی قسمیں ہیں: انسان اور جن، اور ان میں ہر گروہ کی پھر دو قسمیں ہیں، نیک اور بد۔ نیک انسانوں کو اَبرار کہا جاتا ہے پھر ان میں رسول بھی ہوتے ہیں اور عام انسان بھی، جبکہ برے لوگوں کو اَشرار کہا جاتا ہے پھر ان میں کچھ کافر ہوتے ہیں اور کچھ نہیں، برے جنات کو شیاطین کہا جاتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَانِ، فصل فی معرفۃ الملائکۃ، الحدیث ٤٠، ج١، ص١٦٣/١٦٤ ملخصًا)

حج کی دعوت ابراہیمی پر جنات نے بھی لبیک کہا:

حضرتِ سیدنا سعید بن جُبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیدنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام لوگوں میں اعلان کے لیے نکلے اور اعلان فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پروردگار نے ایک گھر بنایا ہے لہذا تم اس کا حج کرو تو آپ کے اس اعلان کو ہر **مسلمان جن وانس** نے سنا اور کہا لَبَّیْک اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک یعنی ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔

(جامع البیان فی تاویل القراٰن، تحت الآیۃ ٢٧، الحدیث ٢٥٠٤٣، ج٩، ص١٣٤)

www.dawateislami.net

جنات بھی مؤذن کے حق میں گواہی دیں گے:

حضرتِ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچے گی **جنات وانسان اورتمام چیزیں** قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔

(صَحِیحُ الْبُخَارِی ، کتاب الأذان،باب رفع الصوت بالنداء،الحدیث۶۰۹،ج۱،ص۲۲۲)

تلاوت سننے والے جنات

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ **اللہ** عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائی تو **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاموش رہے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے کہ میں **جنوں** سے ان کے پروردگار عزوجل کے بارے میں تم سے اچھا جواب سنتا ہوں، جب بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر پہنچتا ہوں:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ O

(پ۲۷،الرحمن:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

تو وہ کہتے ہیں: لَا بِشَیْءٍ مِنْ آلَائِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنی اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کو ہم جھٹلائیں

www.dawateislami.net

تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فصل بعثة النبی...الخ،ص ۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفِ خدا عزوجل کی وجہ سے جاں سے گزرنے والے جنات

حضرتِ سیدنا خُلید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں میں کھڑے ہوکر نماز ادا کر رہا تھا اور میں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی :

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (پ۴،اٰل عمرٰن:۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

اور بار بار اسی آیت کو دہراتا رہا۔ گھر کے ایک کونے سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا: ''اس آیت کو بار بار کیوں دہراتے ہو؟ تم نے ہمارے **چار جنوں** کو قتل کر دیا ہے اور اس آیت کو دہرانے کی وجہ سے جن اپنے سر بھی آسمان کی طرف نہیں اٹھا سکے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر المصطفین من عباد الجن،ص ۲۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تہجد گزار جنات

(۱) حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم

www.dawateislami.net

میں سے جو شخص رات میں نماز (تہجد) پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ بلند آواز سے قرأت کرے کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت کو سنتے ہیں اور وہ **مسلمان جن** جو فضاء میں ہوتے ہیں یا اس کے پڑوس میں اس کے ساتھ اس کے گھر میں ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت کو سنتے ہیں اور اس شخص کا بلند آواز سے قرأت کرنا اس کے اپنے گھر اور اس کے گردونواح کے گھروں سے **شریر جنوں** اور سرکش شیاطین کو بھگا دیتا ہے۔''

(مسند البزّار، الحدیث ۲۶۵۵، ج۷، ص۹۷)

(۲) حضرت سیدنا صفوان بن محرز مازنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی **رات میں نماز تہجد** کے لئے اٹھتے تو ان کے ساتھ انکے گھر میں رہنے والے **جنات** بھی اٹھتے اور انکے ساتھ نماز پڑھتے اور انکی تلاوت قرآن کو سنتے۔ حضرت سیدنا سری علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں میں نے حضرت یزید رقاشی علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے پوچھا کہ حضرت **صفوان** علیہ رحمۃ اللہ الحنّان کو اس بات کا علم کیسے ہوا؟ تو حضرت یزید رقاشی علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے جواب دیا کہ جب **صفوان** علیہ رحمۃ اللہ الحنّان چیخ و پکار کی آواز سنتے تو گھبرا جاتے تو انہیں آواز دی جاتی: ''اے اللہ کے بندے! گھبراؤ مت کیونکہ ہم تمہارے بھائی ہیں ہم بھی تمہارے ساتھ نماز تہجد کے لئے اٹھتے ہیں اور تمہارے ساتھ ہم بھی نماز پڑھتے ہیں۔'' چنانچہ ان کی وحشت ختم ہو جاتی اور امان ہو جاتا۔ (کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، ج۲، ص۴۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جنوں کے نماز پڑھنے کی جگہ:

حدیث میں ہے کہ تم لوگ گھاس پر قضائے حاجت نہ کرو اس لئے کہ یہ جنوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص ۱۰۲)

عمرہ کی ادائیگی کرنے والے جنات

(۱) حضرتِ سیدنا عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد حرام میں موجود تھے کہ ایک سفید اور سیاہ چمکدار رنگ کا سانپ آیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر وہ مقام ابراہیم کے پاس آیا اور گویا نماز ادا کر رہا تھا تو حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اے سانپ! شاید تم نے عمرہ کے ارکان پورے کر لئے ہیں اور اب میں تمہارے بارے میں یہاں کے ناسمجھ لوگوں سے ڈرتا ہوں (کہیں وہ تمہیں مار نہ ڈالیں لہٰذا تم یہاں سے جلدی چلے جاؤ)۔'' چنانچہ وہ گھوما اور آسمان کی طرف اُڑ گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص ۱۰۱)

(۲) حضرتِ سیدنا ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت اللہ شریف کے قریب بیٹھے تھے کہ اچانک ایک سانپ عراقی دروازہ سے داخل ہوا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر حجرِ اَسود کے پاس آیا اور اس کو بوسہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''اے

www.dawateislami.net

جن! اب تو نے اپنا عمرہ ادا کرلیا ہے اور ہمارے بچے تم سے ڈر رہے ہیں لہذا اب تم واپس چلے جاؤ۔'' چنانچہ جدھر سے وہ آیا تھا وہیں سے واپس چلا گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر عقائدھم وعباداتھم،ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کعبۂ مشرفہ کا طواف کرنے والی جن عورتیں

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حرم شریف میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چند عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہی ہیں۔ انہوں نے مجھے تعجب وحیرانی میں ڈال دیا (کیونکہ وہ عام عورتوں کی طرح نہیں تھیں)۔ جب وہ عورتیں طواف سے فارغ ہوئیں تو باہر نکل گئیں۔ میں نے دل میں کہا میں ان کے پیچھے جاؤں تاکہ میں ان کے گھر دیکھ لوں۔ وہ چلتی رہیں یہاں تک کہ ایک دشوار گزار (مشکل ترین) گھاٹی میں پہنچیں پھر اس گھاٹی پر چڑھ گئیں۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اس پر چڑھ گیا پھر وہ اس سے اتریں تو میں بھی نیچے اتر گیا پھر وہ ایک ویران جنگل میں داخل ہوئیں تو میں بھی ان کے پیچھے داخل ہوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کچھ معمر افراد بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا: ''اے ابن زبیر! آپ یہاں کیسے آ گئے؟'' میں نے جواب دینے کے بجائے ان سے سوال کر دیا: ''اور آپ لوگ کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: **''ہم جنات ہیں۔''**

میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تو

www.dawateislami.net

انہوں نے مجھے تعجب میں ڈال دیا یعنی وہ مجھے انسان کے سوا کوئی اور مخلوق معلوم ہوئیں چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ گیا۔انہوں نے کہا:''یہ ہماری عورتیں (یعنی جنات میں سے) تھیں،اے ابن زبیر! آپ کیا پسند کریں گے؟''میں نے کہا:''پکی ہوئی تازہ کھجوریں کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔''حالانکہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تازہ کھجور کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔لیکن وہ میرے پاس پکی ہوئی تازہ کھجور لے آئے۔جب میں کھا چکا تو انہوں نے مجھ سے کہا:''جو باقی بچ گئی ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔''حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ بچی ہوئی کھجوریں اٹھائیں اور گھر واپس آ گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر اخبار الجن...الخ،ص۲۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک جنات بدمذہبوں کے گھر میں نہیں رہتے

حضرت سلمہ بن شبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ منتقل ہونے کا ارادہ کیا اور اپنا گھر بیچ دیا۔جب میں نے اسکو خالی کر کے خریدار کے سپرد کر دیا اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر (جنوں کو مخاطب کر کے) کہا اے گھر والو! ہم تمہارے پڑوسی رہے تو تم نے ہمیں اچھا پڑوس مہیا کیا (یعنی جن ہو کر بھی نہ ستایا) اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ہم نے تم سے بھلائی ہی دیکھی اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور مکہ مکرمہ منتقل ہو رہے ہیں فَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

وَبَرَکاتہ یعنی لہذا تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رَحمت اور اس کی بَرَکتیں۔ تو گھر میں سے کسی جواب دینے والے نے جواب دیا: ''اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے، ہم نے بھی تم سے بھلائی ہی دیکھی اور ہم بھی یہاں سے جا رہے ہیں اسلئے کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی ہے جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا بھلا کہتا ہے۔'' (صفة الصفوة، ذكر المصطفين من عباد الجن، ج ٤، ص ٣٥٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن کی توبہ

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابو عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی سیدنا شیخ محی الدین **عبد القادر جیلانی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''میں ایک رات جامع منصور میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے ستونوں پر کسی شے کی حرکت کی آواز سنی پھر ایک بڑا سانپ آیا اور اس نے اپنا منہ میرے سجدہ کی جگہ میں کھول دیا۔ میں نے جب سجدہ کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ سے اس کو ہٹا دیا اور سجدہ کیا پھر جب میں التحیات کے لئے بیٹھا تو وہ میری ران پر چلتے ہوئے میری گردن پر چڑھ کر اس سے لپٹ گیا، جب میں نے سلام پھیرا تو اس کو نہ دیکھا۔

دوسرے دن میں جامع مسجد سے باہر میدان میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں بلی کی طرح تھیں اور قد لمبا تھا۔ میں نے جان لیا کہ یہ جن ہے اس نے مجھ سے کہا: ''میں وہی جن ہوں جس کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کل رات دیکھا تھا

www.dawateislami.net

میں نے بہت سے اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس طرح آزمایا ہے جس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آزمایا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح ان میں سے کوئی بھی ثابت قدم نہیں رہا، ان میں بعض وہ تھے جو ظاہر و باطن سے گھبرا گئے، بعض وہ تھے جن کے دل میں اضطراب ہوا اور ظاہر میں ثابت قدم رہے، بعض وہ تھے کہ ظاہر میں مضطرب ہوئے اور باطن میں ثابت قدم رہے لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ آپ نہ ظاہر میں گھبرائے اور نہ ہی باطن میں۔'' پھر اس نے مجھ سے درخواست کی کہ ''آپ مجھے اپنے ہاتھ پر توبہ کروائیں۔'' چنانچہ میں نے اسے **توبہ** کروائی۔

(بهجة الاسرار، ذكر طريقه رحمة الله تعالى عليه، ص ١٦٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات میں مَدَنی کام کی بہاریں

ایک اسلامی بھائی اپنے چھوٹے بھائی کے ہمراہ سندھ کے مشہور بُزُرگ **شاہ عقیق** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ ان کے چھوٹے بھائی پر جنّات کے اَثرات تھے جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان تھے۔ انہوں نے صاحِبِ مزار سے کچھ اس طرح سے استغاثہ کیا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کی مصروفیت کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں زیادہ دیر حاضر نہیں رہ سکتا، اگر آپ گھر پر ہی علاج کی کوئی ترکیب فرما دیں تو اِحسانِ عظیم ہوگا۔ یہ عرض کرنے کے بعد وہ واپَس بابُ المدینہ لوٹ آئے۔ حیرت انگیز طور پر گھر پر ہی ان کے چھوٹے بھائی کا علاج ہونا شروع ہوگیا۔ ان کے بھائی پر قابض جن کی کوئی دوسرا جن خوب پٹائی کرتا (جسے غالباً **شاہ عقیق** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے بھیجا گیا تھا)۔ جب اس اسلامی بھائی نے

www.dawateislami.net

معالج جنّ سے اس کا نام دریافت کیا تو اس نے اپنا نام **عبدالرحمٰن عطاری** بتایا۔ اسلامی بھائی نے حیران ہوتے ہوئے تصدیق کی غرض سے پوچھا: ''کیا آپ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سے بیعت ہیں؟'' جنّ نے کہا: ''جی ہاں، الحمدللہ عزوجل میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کا مرید ہوں۔'' اسلامی بھائی نے سوال کیا: ''تو کیا آپ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام بھی کرتے ہیں؟'' جنّ نے بتایا: ''**الحمدللہ** عزوجل! **ہزاروں جنّات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں، وہ بھی اپنے قبیلوں میں انفِرادی کوشش کرتے ہیں، فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، مَدَنی قافلوں میں سفر، مَدَنی انعامات پر عمل کرتے اور دَرْس بھی دیتے ہیں۔ اجتماع میں ہمارے بھی باقاعدہ حلقے لگتے ہیں اور حاضری لی جاتی ہے۔**''

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عطّاری جنات

نیو کراچی (باب المدینہ) کے ایک اسلامی بھائی کا (جو ایک مسجد میں امامت کرواتے ہیں) تحریری بیان کچھ اس طرح سے ہے:

ہمارے علاقے کے ایک سیّد صاحب نے مجھے حلفیہ بتایا کہ ہمارا مَدَنی قافلہ فاروق نگر (لاڑکانہ) کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ مَدَنی مرکز کے دیئے گئے جدول کے مطابق عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کے بعد دو گھنٹے کے اندر اندر سو جانا ہوتا ہے تاکہ

www.dawateislami.net

تہجد اور **صدائے مدینہ** وغیرہ کی ترکیب آسانی سے بن سکے۔مگر جدول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہم نے رات گئے تک اجتماعِ ذکر ونعت کا سلسلہ جاری رکھا۔نعت خوانی سے فارغ ہونے کے بعد شرکاء قافلہ مسجد کے اندر آرام کے لئے لیٹ گئے اور میں باہر صحن میں سوگیا۔ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ مسجد کے اندر سے چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔صورت حال کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ مسجد کے اندر سونے والے اسلامی بھائیوں کو اچانک کسی نے پیٹنا شروع کر دیا تھا۔ان کو لاتیں اور تھپڑ لگ رہے تھے مگر مارنے والا نظر نہیں آرہا تھا۔کچھ دیر بعد مار پیٹ کا سلسلہ رک گیا۔تمام شرکاء قافلہ صبح تک جاگتے رہے،وہ انتہائی خوفزدہ تھے۔دوسری رات مار پیٹ کا سلسلہ پھر سے شروع ہوگیا۔ایک حیران کن بات یہ تھی کہ میں دونوں راتیں پٹائی سے محفوظ رہا۔

تیسری رات یہ طے ہوا کہ تمام شرکاء قافلہ مسجد کے صحن میں سوئیں گے اور میں (یعنی سید صاحب) مسجد کے اندر۔مگر اس رات باہر سونے والوں کی پٹائی شروع ہوگئی اور میں اندر سونے کے باوجود ایک بار پھر محفوظ رہا۔اتنے میں مجھے ایک چہرہ دکھائی دیا اور ایک آواز سنائی دی،کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:ہم **جنّات** ہیں اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیہ کے مُرید (یعنی عطاری) ہیں۔ہمیں اس لئے غصہ آیا کہ تم نے مدنی مرکز کے دیئے ہوئے مدنی قافلے کے جدول پر عمل کیوں نہیں کیا اور اسی لئے ہم نے شرکاء قافلہ کی پٹائی کی (نہ کہ اجتماعِ ذکر ونعت کی وجہ سے)۔آپ چونکہ سید ہیں اور ہمارے پیر ومرشد **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سیدزادوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔لہٰذا اس لئے آپ کو چھوڑ دیا گیا،آئندہ ایسا نہ کیجئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جنّات کی عمریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انسانوں کی نسبت جنات کی عمریں خاصی طویل ہوتی ہیں۔اس بارے میں چند روایات ملاحظہ کیجئے:

طویل عرصہ زندہ رہنے والے صحابی جن:

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ''اَلْاِصَابَہ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَہ'' میں فرماتے ہیں: صحابی جن حضرتِ سیدنا عثمان بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا 219 ہجری میں انتقال ہوا۔(الاصابة فی تمییز الصحابة،رقم ٥٨٠٦،ج٤ص٥٠٤)

لمبی عمر پانے والے جن:

حضرت عیسیٰ بن ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کو یہ خبر پہنچی کی سرزمینِ چین میں ایک مکان ایسا ہے کہ اگر لوگ راستہ بھول جائیں تو وہ یہ آواز سنتے ہیں کہ ''راستہ ادھر ہے'' لیکن کوئی دکھائی نہیں دیتا۔اس نے کچھ لوگوں کو بھیجا اور تاکید کی کہ جان بوجھ کر راستہ بھٹک جانا پھر جب تمہیں یہ آواز سنائی دے تو تم ان پر دھاوا بول دینا اور دیکھنا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جب انہیں آواز سنائی دی تو حملہ کردیا۔اُنہوں نے کہا تم لوگ ہمیں ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔حجاج کے آدمیوں نے پوچھا تم لوگ یہاں کتنے عرصے سے رہتے ہو؟ان لوگوں نے بتایا کہ ہم سالوں کا شمار نہیں کرتے البتہ یہ معلوم ہے کہ کہ ملک چین 8 مرتبہ ویران

www.dawateislami.net

ہوااور 8 مرتبہ آباد ہوااور ہم اسی وقت سے اس جگہ آباد ہیں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر موتھم،ص۱۲۳)

جنات کی موت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسان اپنی مدّت حیات پوری کرنے کے بعد اس دنیاء فانی سے رخصت ہوجاتا ہے اسی طرح جنات کو بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ملک الموت کے ذمہ انسانوں کی روحیں قبض کرنے کا کام لگایا گیا ہے۔وہی ان کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ ایک فرشتہ جنوں کی روح قبض کرنے کے لئے ہے،ایک فرشتہ شیاطین کی روحیں قبض کرنے کے لئے جبکہ ایک فرشتہ پرندوں،وحشیوں،درندوں،مچھلیوں اور چیونٹیوں کو وفات دینے پر مامور ہے،اس طرح یہ چار فرشتے ہیں۔(اَلدُّرُّ الْمَنْثُور،ج٦،ص٥٤٢)

ایک جن صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ کی وفات:

کچھ لوگ حضرتِ سیدنا ابو رجاء عطاردی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران سے پوچھا کہ کیا آپ ان جنوں کے بارے میں جانتے ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب،دانائے غُیوب،مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ وہ مسکرائے اور فرمایا: میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو میں نے خود دیکھی اورسنی ہے۔ایک سفر کے دوران ہم نے پانی کے ذخیرے کے پاس پڑاؤ کیا اوراپنے خیمے گاڑ لئے۔میں اپنے خیمہ میں قیلولہ (یعنی دوپہر

www.dawateislami.net

کے آرام) کے لیے گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک سانپ خیمہ میں داخل ہوا اور لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا تو وہ پُرسکون ہوگیا۔ جب میں نماز عصر سے فارغ ہوا تو وہ مر چکا تھا۔ میں نے اپنے تھیلے سے ایک سفید رنگ کا کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اس میں لپیٹا اور ایک گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا۔ پھر رات بھر ہم نے اپنا سفر جاری رکھا، جب صبح ہوئی تو ہم پانی کے پاس اترے اور پھر سے اپنا خیمہ نصب کیا اور میں قیلولہ کے لیے (خیمہ میں) چلا گیا تو میں نے دو مرتبہ السلام علیکم کی آواز سنی۔ وہ لوگ ایک یا دس یا سو یا ہزار نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد میں تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: ''تم لوگ کون ہو؟'' کہنے لگے: ''ہم جنات ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے تم نے ہمارا ایسا کام کر دیا ہے جس کا ہم تمہیں بدلہ نہیں دے سکتے۔'' میں نے پوچھا: ''میں نے تمہارا کون سا کام کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جو سانپ تمہارے پاس مر گیا وہ ان جنوں میں سے آخری یادگار جن تھا جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بیعت کی تھی۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا، رقم ۳۵، ج ۲، ص ۴۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابی جن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل

حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے گھر میں سانپ دیکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے مارنے کا حکم دیا چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔ رات کو وہ آپ کو خواب میں دکھائی دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

www.dawateislami.net

عرض کی گئی: ''اس کا تعلق اس گروہ سے تھا جو نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے وحی سنا کرتے تھے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یمن سے چالیس غلام منگوائے اور ان سب کو آزاد کردیا۔(آکام المرجان فی احکام الجان ،الباب التاسع والعشرون ، ص٦٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مقتول جن

حضرتِ سیدنا محمد بن نعمان انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنی قیام گاہ میں آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک ہولناک قسم کا اژدھا ظاہر ہوا۔جس سے وہ خوف زدہ ہوگئے اور اس کو مار ڈالا تو انہیں اسی وقت وہاں سے اٹھالیا گیا اور وہ اپنے گھر والوں سے گم ہوگئے۔ان کو جنات کے ساتھ رکھا گیا یہاں تک کہ انہیں جنوں کے قاضی کے سامنے پیش کیا گیا اور مقتول کے وارث نے ان پر قتل کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس کا انکار کردیا کہ میں نے کسی جن کو قتل نہیں کیا ہے۔تو قاضی نے اس وارث سے سوال کیا: ''مقتول کس صورت پر تھا؟'' بتایا گیا کہ وہ اژدھے کی شکل میں تھا تو قاضی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے بتایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو تمہارے سامنے اپنی شکل بدل کر آئے تو تم اس کو قتل کردو۔'' تو جن قاضی نے حضرت محمد بن نعمان انصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کو رہا کردینے کا حکم دے دیا اور یوں یہ اپنے گھر لوٹ آئے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر روایتھم للحدیث،ص١١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

عمرہ ادا کرنے والے جن کا قتل

حضرتِ سیدنا ابو طفیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''زمانۂ جاہلیت میں ایک جنیہ (یعنی جن عورت) وادیٔ ذی طوی میں رہتی تھی۔ اس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جس سے وہ بہت محبت کرتی تھی۔ وہ اپنی قوم کا شریف ترین نوجوان تھا۔ اس کی شادی کر دی گئی۔ جب اس کی شادی کا ساتواں دن تھا تو اس نے ماں سے کہا: ''اے امی جان! میں دن کے وقت کعبہ کا طواف کرنا چاہتا ہوں۔'' ماں نے اسے سمجھایا: ''بیٹا! مجھے تم پر قریش کے سفہاء (یعنی ناسمجھ لوگوں) سے خوف ہے۔'' اس نے کہا: ''میں سلامتی کی امید رکھتا ہوں۔'' ماں نے اس کو اجازت دے دی تو اس نے سانپ کی صورت اختیار کی اور کعبہ کی طرف چل پڑا۔ اس نے طواف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراھیم کے پیچھے دو نفل ادا کئے۔ پھر جب وہ واپس آ رہا تھا تو اس کے سامنے قبیلہ بنی سہم کا ایک جوان آیا جس نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے قتل ہونے کے بعد مکہ میں گویا جنگ چھڑ گئی اور ایسا غبار اڑا کہ پہاڑ بھی دکھائی نہ دیتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو قبیلہ بنو سہم کے بہت سے لوگ اپنے اپنے بستروں پر جنوں کے ہاتھوں مرے پڑے تھے اور اس لڑائی میں **70** جنات بھی کام آئے۔ (الدر المنثور، ج ۱، ص ۲۹٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

گستاخ جن کا انجام

حضرتِ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ابتدائے اسلام میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے کہ اچانک ایک ہاتف (غیب سے پکارنے والے) نے مکہ کے ایک پہاڑ سے آواز دی اور مسلمانوں کے خلاف کفار کو بھڑکایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے قتل پر لوگوں کو نہیں بھڑکایا مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا۔'' پھر کچھ دیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عفریت (سرکش) جن کے ہاتھوں قتل کرا دیا ہے جس کو سَمْحَجْ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔''

(الاصابة فی تمییز الصحابة، رقم ۳۴۸۵، ج۳ ص۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات کے دفن کی حکایات

(1) حضرت سیدنا معاذ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: ''یا امیر المومنین! کیا میں آپ کو ایک دلچسپ بات نہ بتاؤں؟'' حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اجازت ملنے پر وہ گویا ہوا: ''میں ایک وسیع بیابان میں تھا کہ ہوا کے دو بگولے آئے، جو آپس میں گھتم گتھا ہوئے اور پھر جدا

www.dawateislami.net

ہو گئے۔ میں ان کے گتھم گتھا ہونے والی جگہ پر گیا تو وہاں میں نے ایسے سانپ دیکھے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ اچانک مجھے ان سے کستوری کی خوشبو محسوس ہوئی تو میں ان سانپوں کو الٹ پلٹ کرنے لگا کہ اتنی پیاری اور پاکیزہ خوشبو کس سانپ سے آرہی ہے؟ بالآخر معلوم ہوا کہ یہ ایک چھوٹے سے پیلے سانپ سے آرہی ہے جو مر چکا تھا۔ میں نے گمان کیا کہ یہ ان میں سے بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے اسے پکڑا اور اپنے عمامے میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ دفن سے فارغ ہونے کے بعد ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ ایک منادِی نے مجھے آواز دی کہ تو ہدایت یافتہ ہے، یہ سانپ درحقیقت جن تھے جو آپس میں جھگڑے تھے اور جس کو تم نے پکڑا اور دفن کیا تھا وہ شہید تھا اور یہ ان سعادت مند جنوں میں سے تھا جنہوں نے حضور اکرم نورِ مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قرآن سنا تھا۔

(کتاب العظمۃ ،ذکر الجن و خلقھم ،الحدیث ۱۱۱۲، ص ۴۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ الکریم مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے تھے۔ ایک چٹیل میدان میں انہوں نے ایک مرا ہوا سانپ دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کو دفن کرنا مجھ پر لازم ہے اور جنوں نے کہا ہم تمہارے لئے کافی ہیں (ہم آپ کو اس سے منع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے) اللہ تعالیٰ تمہاری بھلائی فرمائے یعنی بہتر بدلہ دے۔ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔'' پھر سانپ کو اٹھایا اور ایک گڑھا کھودا پھر ایک کپڑے میں اسے لپیٹ کر دفن کر دیا۔

www.dawateislami.net

اچانک ایک عجیب سی آواز دینے والے نے آواز دی جو نظر نہیں آرہا تھا: ''اے سُرّق! تم پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے اے سرّق! تم ایک چٹیل میدان میں مرو گے اور تم کو میری امت کا بہترین آدمی دفن کریگا۔''

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ الکریم نے اس سے پوچھا: ''تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔'' اس نے کہا: ''میں ایک جن ہوں اور یہ سُرّق ہے اور ان جنوں میں سے ہم دونوں کے سوا کوئی باقی نہ رہا جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے بیعت کی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''اے سرّق! تو چٹیل میدان بیابان میں مرے گا اور تجھے میرا بہترین امتی دفن کرے گا۔''

(دلائل النبوۃ،باب ماجاء فی اخبارہ ﷺ بالشر الذی...الخ،ج٦،ص٤٩٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عطاری جن کا غسلِ میت

فیضانِ مدینہ (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) کے خادِم کا حلفیہ بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ ایک روز میرے پاس ایک صاحب آئے۔ انہوں نے سفید مَدَنی لباس پہن رکھا تھا اور سر پر سنّت کے مطابق زُلفیں جلوہ نما تھیں۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ ہمارے والِد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے انہیں غسل دینا ہے۔ میں ان کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوگیا۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو مجھے گھر کے باہر کسی کی فوتگی کے کوئی

www.dawateislami.net

آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ جب میں اُن صاحب کے پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوا تو وہاں بھی مجھے کوئی دکھائی نہ دیا۔ یہ میرے لئے ایک نئی بات تھی کیونکہ عموماً میّت والے گھر میں لوگوں کا رش ہوتا ہے۔ مجھے ایک کمرے میں لے جایا گیا تو وہاں بھی بالکل سنّاٹا تھا اور ایک جیسے حلئے کے پانچ افراد موجود تھے۔ انہوں نے بے داغ سفید لباس زیبِ تن کر رکھا تھا، سر پر زلفیں سجا رکھی تھیں اور ان کی پیشانیاں کثرتِ سجود کی علامت سے مزیّن تھیں۔ گھر کی ویرانی اور اِن لوگوں کے ایک جیسے حلئے اور ان کے انتہائی سفید بے داغ لباس کو دیکھ کر نہ جانے کیوں میرے دل میں خیال آیا کہ کہیں میں **جنّات** کے درمیان تو نہیں! لیکن میں زبان سے کچھ نہ بولا۔ جب میں نے غسل دینے کے لئے مَیّت کے چہرے سے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ یہ کوئی ضعیفُ العُمر بُزرگ تھے جن کے چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی اور سر پر زلفیں تھیں۔ ان پانچوں میں سے ایک کے ہاتھ میں **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا مرتب کردہ رسالہ **''مَدَنی وصیت نامہ''** تھا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے: ''میں اپنے **پیرومرشِد** (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) کے رسالے سے مُردے کو غسل دینے کی سنّتیں اور آداب بتاتا ہوں، آپ اس کے مطابق غسل دیجئے۔'' ان میں سے ایک صاحب دوسرے کمرے سے مَیّت پر بطورِ پردہ ڈالنے کیلئے سفید موٹا تولیا لے آئے۔ میں نے ان کے کہنے کے مطابق میّت کو غسل دیا۔ غسل دینے کے بعد انہوں نے ایک ڈبیہ دی غالباً اس میں زعفران تھا اور کہا اس سے جسم پر **''یا عطار المدد''** لکھئے۔ پھر ایک سبز کپڑا لایا گیا، جس پر سنہری تاروں سے **یا غوث الاعظم دستگیر** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور **یا عطار** (دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ) لکھا ہوا

www.dawateislami.net

تھا۔اس کو میت پر ڈال دیا گیا۔

جب میں فارِغ ہوا تو ان میں سے ایک نے میری کمر پر تھپکی دی اور کہا:''نمازِ ظہر کے بعد نمازِ جنازہ میں شرکت کیلئے ممکن ہو تو ضَرور آیئے گا۔''میری عجیب حالت تھی لہٰذا سر ہلا کر رہ گیا۔دمِ رخصت بھی مجھے گھر میں یا گھر کے باہر کوئی اور دکھائی نہ دیا۔جو صاحب مجھے لائے تھے انہی کے ساتھ گاڑی میں سُوار ہو کر واپس روانہ ہوا۔کچھ دُور جا کر وہ مجھ سے کہنے لگے:''یہاں سے آپ خود چلے جائیں۔''اور مجھے گاڑی سے اُتار کر وہ واپس لوٹ گئے۔میں نے سُکون کا سانس لیا کیونکہ میری گھبراہٹ بڑھتی چلی جارہی تھی۔اسی کیفیت میں چلتا ہوا میں اپنی مسجد (فیضانِ مدینہ) تک پہنچ گیا۔

بعد میں جب میں اُس عَلاقے کی مسجِد کے ذمّہ داران سے نمازِ جنازہ اور تدفین وغیرہ کے بارے میں معلومات کرنے پہنچا۔تو اُن سب نے اپنے علاقے کے کسی گھر میں فوتگی ہونے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔میں ورطۂ حیرت میں پڑ گیا اور ذمّہ داران کے ہمراہ اس گھر کی تلاش میں نکلا تو تلاشِ بسیار کے باوجود نہ تو مجھے وہ گھر ملا اور نہ وہ افراد۔میں انگشت بہ بدندان واپس ہولیا۔بعد میں اس علاقے کے دیگر اسلامی بھائیوں سے بھی معلومات کی گئیں،اس علاقے کی مسجد کے نمازیوں سے بھی پوچھا گیا مگر سبھی نے لاعلمی کا اظہار کیا۔حالانکہ میری بہترین یاداشت کے مطابق میّت والا گھر مسجد کے قریب ہی کی کسی گلی میں تھا۔نہ جانے اس گھر اور ان افراد کو آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ان تمام حقائق کی بنا پر مجھے تو ایسا لگتا ہے جس **مرحوم** کو میں نے غسل دیا شاید وہ کوئی جِنّوں کے عطاری خاندان کے **''عطاری جِنّ''** تھے،کیونکہ

www.dawateislami.net

دورانِ غسل ہدایات دینے والے نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو اپنا پیرومرشد قرار دیا تھا اور پھر میّت کے جسم پر "**یا عطار المدد**" لکھوایا پھر کفن کے اوپر ڈالی جانے والی چادر پر سنہری تاروں سے **یا غوث الاعظم دستگیر** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور **یا عطار** (دامت برکاتہم العالیہ) لکھا ہوا تھا۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جِنّات میدانِ محشر میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

محشر کے میدان میں جہاں **انسان** اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں حسابِ اعمال کے لئے کھڑے ہوں گے وہیں **جنات** بھی اپنے اعمال کے جواب دِہ ہوں گے، **فرمانِ ربّ** لم یزل ہے :

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ (پ۲۷، الرحمن ۳۳ تا ۳۵)	ترجمۂ کنزالایمان: اے جن وانسان کے گروہ اگر تم سے ہوسکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلا نہ لے سکو گے۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید **محمد نعیم الدین** مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

www.dawateislami.net

(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ)اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں:''(یعنی تم)اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے، پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔''

جنات کو ثواب وعذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسانوں کو حسابِ محشر کے بعد بارگاہِ ربُّ الانام عزوجل سے پروانۂ بخشش جاری ہوگا یا(معاذ اللہ عزوجل) دُخولِ جہنم کا حکم ملے گا۔اسی طرح جنات کو بھی ان کے اچھے کاموں پر ثواب اور برے کاموں پر عتاب کا سامنا ہوگا۔**سورۃ الجن** میں ہے:

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا۝(پ۲۹،الجن:۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان:اور رہے ظالم وہ جہنّم کے ایندھن ہوئے۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ)اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں:''اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جنّ آتشِ جہنّم کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ حَقَّ عَلَیۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِیۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا خٰسِرِیۡنَ 0 وَ لِکُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ۚ وَ لِیُوَفِّیَهُمۡ اَعۡمَالَهُمۡ وَ هُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ0 (پ۲۶، الاحقاف ۱۸)

ترجمہء کنز الایمان: یہ وہ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ان گروہوں میں جو ان سے پہلے گزرے جن اور آدمی بے شک وہ زیاں کار تھے اور ہر ایک کے لئے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں اور تا کہ اللہ ان کے کام انھیں پورے بھر دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

شارح بخاری علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی (اَلْمُتَوَفّٰی ۸۵۵ھ)

عمدۃ القاری، جلد 10، صفحہ 645 پر لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنات کی جزا و سزا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! ان کے لئے ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہے۔'' علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ کافر جنات کو آخرت میں عذاب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

www.dawateislami.net

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ (پ۸، الانعام: ۱۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لئے اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

البتّہ مسلمان جنّات کی جزا میں اختلاف ہے کہ آیا انہیں جنت میں داخلہ ملے گا یا نہیں؟ اس بارے میں علماء کرام کی **چار آراء** ہیں:

(1) جمہور علماء کے نزدیک مسلمان جنات جنّت میں جائیں گے۔ **حضرتِ** سیدنا ضحاک علیہ رحمۃ اللہ الوھّاب فرماتے ہیں کہ جن جنت میں داخل ہوں گے اور کھائیں پئیں گے۔ (كِتَابُ الْعَظَمَةِ، الحديث ۱۱۶۰، ص ۴۳۵) **حضرت** سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مخلوق کی چار اقسام ہیں۔ پہلی: وہ مخلوق جو تمام کی تمام جنت میں جائے گی۔ دوسری: وہ مخلوق جو تمام کی تمام جہنم میں جائے گی۔ جبکہ بقیہ دو اقسام میں سے بعض جنت اور بعض جہنم میں جائیں گے۔ تمام کے تمام جنت میں جانے والے فرشتے ہوں گے اور جو تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے وہ شیاطین ہوں گے، رہے وہ جو جنت میں بھی جائیں گے اور جہنم میں بھی تو وہ جن وانس ہیں، انہیں (نیکیاں کرنے

www.dawateislami.net

پر) اجر وثواب بھی ملے گا اور وہ (کفر اور گناہ کرنے پر) سزا بھی پائیں گے۔ (کِتَابُ الْعَظْمَةِ ،الحدیث ۱۱۶۰، ص ۴۳۵) اور جنت میں جانے کے بعد وہ کھائیں پئیں گے یا نہیں تو بعض علماء کے نزدیک وہ کھائیں پئیں گے جبکہ بعض کے نزدیک وہ کھائیں گے نہ پئیں گے بلکہ انہیں ایسی تسبیحات اور اذکار اِلہام کئے جائیں گے جن سے وہ ایسی لذّت پائیں گے جیسی لذت اہلِ جنت کو کھانے پینے سے حاصل ہوگی۔

(2) وہ جنت میں داخل نہیں ہونگے بلکہ جنت کے گردونواح میں رہیں گے انسان ان کو دیکھیں گے مگر وہ انسانوں کو نہیں دیکھ پائیں گے۔

(3) وہ اعراف میں رہیں گے۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مومن جنوں کے لئے ثواب بھی ہے اور ان پر عقاب (سزا) بھی ہے۔ تو ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ان کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اعراف پر ہوں گے اور وہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیساتھ جنت میں نہیں ہوں گے۔ پھر ہم نے پوچھا اعراف کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ جنت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہیں اور اس میں درخت اور پھل اُگتے ہیں۔ (اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر، ج۳، ص ۴۶۵)

(4) چوتھا قول توقف کا ہے یعنی اس بارے میں خاموشی اختیار کی جائے۔

(عُمْدَةُ الْقَارِی ،کتاب بدء الخلق ج ۱۰، ص ۶۴۵، و کِتَابُ الْعَظْمَةِ)

امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

www.dawateislami.net

(اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۴۰ھ) سے پوچھا گیا: ''حضور جنت میں جنّات جائیں گے یا نہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک قول یہ بھی ہے کہ جنت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے۔ جنت میں سیر کو آیا کریں گے (پھر فرمایا) جنت تو جاگیر ہے حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی، اُن کی اولاد میں تقسیم ہوگی۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ج۴، ص۴۲۳)

کیا جنات کو جنت میں حوریں ملیں گی؟

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: مجھ کو جو ظن غالب ہے وہ یہ ہے کہ انسانوں کو انسان بیویاں ملیں گی اور حوریں بھی ملیں گی اور جنات کو جنیات بیویاں ملیں گی اور حوریں بھی ملیں گی اور کسی انسان کو جنّیہ نہیں ملے گی اور نہ کسی جن کو اِنسیہ ملے گی اور مومن خواہ انسان ہو خواہ جن ہو اس کو وہی ملے گی جو اس کی نوع کے لائق ہو اور اس کا نفس اس کی خواہش کرے۔

(رُوْحُ الْمَعَانِیْ، سورۃ الرحمن، تحت الآیۃ ۵۶، ج ۲۷، ص ۱۶۹)

جنّات اور انسان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

زندگی کے اس سفر میں جنات اور انسان کا ایک دوسرے سے واسطہ پڑتا ہی رہتا ہے۔ یہ مختلف معاملات میں ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں چاہے انسان کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ جنات انسانوں سے علمِ دین بھی حاصل کرتے ہیں، صحیح العقیدہ جنات بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور ان کی بارگاہوں میں حاضریاں بھی دیتے ہیں، ان کے ہاتھ پر گناہوں سے تائب بھی ہوتے

www.dawateislami.net

ہیں، ان کے مرید بھی ہوتے ہیں، جبکہ بعض جنات ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسان کو نقصان بھی پہنچا بیٹھتے ہیں، ان کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں، بعض اوقات جنات انسان کو اغوا بھی کر کے لے جاتے ہیں بلکہ بسا اوقات تو قتل بھی کر ڈالتے ہیں۔

جنات انسانوں کی چیزیں استعمال کرتے ہیں:

حضرتِ صفوان بن سلیم علیہ رحمۃ اللہ العلیم فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے کوئی اگر کپڑا پہنے یا اتارے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ شریف پڑھ لے کیونکہ اللہ عزوجل کا نام مبارک مہر کی مانند ہے۔ (کِتَابُ الْعَظْمَةِ ،الحدیث ۱۱۲۳، ص٤٢٦)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب آدمی کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے جسم کے پوشیدہ حصوں اور جنات کی آنکھوں کے درمیان پردہ حائل ہوجاتا ہے۔ (کِتَابُ الْعَظْمَةِ ،الحدیث ۱۱۱۹، ص٤٢٥)

انسان اور جن کا آپس میں نکاح:

انسان اور جن کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ **صدر الشریعہ** بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تالیف **بہارِ شریعت** میں لکھتے ہیں: ''مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔''

(بہار شریعت، نکاح کا بیان، حصہ ہفتم، ص۵)

www.dawateislami.net

جنات اپنی حق تلفی پر پتھر مارتے تھے

حضرت ابو میسرہ حرانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ جنات اور انسان قاضی محمد بن علاثہ کے پاس مدینہ منورہ کے ایک کنویں کا جھگڑا لے کر گئے۔ حضرت ابو میسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات آپ کے سامنے ظاہر بھی ہوئے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میرے سامنے ظاہر تو نہیں ہوئے لیکن میں نے ان کی گفتگو سنی ہے۔ قاضی صاحب نے انسانوں کیلئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس کنوئیں سے پانی لے لیا کریں اور جنوں کیلئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کنوئیں سے پانی لیا کریں۔ اس حکایت کے راوی کہتے ہیں: ''انسانوں میں سے جب کوئی اس کنوئیں سے غروب آفتاب کے بعد پانی لیتا تو اسے پتھر مارا جاتا۔''

(اَکَام الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ، الباب الثانی و الاربعون فی اختصام الجن ..الخ، ص ٨٦)

جنات کا انسان کو قابو کر لینا:

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ١٢٧٠ھ) اس مسئلہ پر اظہار خیال فرماتے ہوئے تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: ''بعض اجسام میں ایک بد بو داخل ہوتی ہے اور اس کے مناسب ایک خبیث روح اس پر قابو پا لیتی ہے اور اس انسان پر مکمل جنون طاری ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ بخارات انسان کے حواس پر غالب ہو کر حواس معطل کر دیتے ہیں اور وہ خبیث روح انسان کے جسم پر تصرف کرتی

www.dawateislami.net

ہے اور اس کے اعضا سے کلام کرتی ہے، چیزوں کو پکڑتی ہے اور دوڑتی ہے حالانکہ اس شخص کو بالکل پتہ نہیں چلتا اور یہ بات عام مشاہدات سے ہے جس کا انکار کوئی ضدی شخص ہی کرسکتا ہے'' (رُوحُ الْمَعَانِی، ج۳، ص۶۷)

جن کی جان بچانے کا صلہ

حضرت سیدنا عبید بن ابرص رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھی سفر میں تھے کہ یہ ایک سانپ کے پاس سے گزرے جو گرمی کی شدت اور پیاس سے تڑپ رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنا چاہا لیکن آپ نے اسے منع کرتے ہوئے کہا: ''یہ اس وقت ایک قطرہ پانی کا زیادہ محتاج ہے۔'' چنانچہ وہ شخص اترا اور اس پر پانی ڈال دیا۔ پھر وہ لوگ وہاں سے چل دیئے۔ اچانک یہ لوگ بہت بری طرح سے راستہ بھٹک گئے۔ یہ اسی پریشانی کے عالم میں تھے کہ ایک ہاتِف (یعنی غیب سے آواز دینے والے) نے آواز دی:

''**اے** اپنے راستہ سے بھٹکے ہوئے مسافرو! یہ جوان اونٹ لو اور اس پر سوار ہوجاؤ۔ یہاں تک کہ رات ڈوبنے کی جگہ پھر جائے اور صبح روشن ہوجائے اور صبح کے ستارے چمکنے لگیں۔ تو اس کو چھوڑ دینا اور اس سے اتر جانا۔''

چنانچہ وہ لوگ رات ہی کو وہاں سے چل پڑے جب دس دن اور دس رات کی مسافت کے برابر چلے تو صبح طلوع ہوئی۔ عبید نے اس ہاتف سے کہا:

''**اے** نوجوان! تو نے ہمیں جہالت و بے خبری اور جنگل و بیابان سے نجات دی جس جنگل میں واقف کار سوار بھی گم ہوجاتے ہیں۔ تو کیا تم ہمیں حق بات

www.dawateislami.net

سے آگاہ نہ کرو گے تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے جس نے اس وادی میں نعمتوں کی سخاوت کی ہے؟'' تو اس جن نے عبید کو جواب دیتے ہوئے کہا:

''**میں** وہی بہادر ہوں جس کو تم نے تپتی ہوئی ریت پر تڑپتے ہوئے دیکھا تھا جس کی وجہ سے میرا شکار آسان ہو گیا تھا (یعنی مجھے بآسانی قتل کیا جا سکتا تھا)۔ تم نے پانی کی سخاوت و اہتمام اس وقت کیا جب کہ اس کا پینے والا بخل کرتا ہے تم نے اس سے مجھے سیراب کیا اور کم ہونے کے خوف سے بخل سے کام نہ لیا۔ نیکی باقی رہتی ہے اگرچہ عرصہ دراز گزر جائے اور برائی بدترین چیز ہے جسے کوئی توشۂ سفر نہ بنائے۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا ،رقم ۹۲، ج ۲، ص ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نرگس کا پھول:

حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک دن سفر میں نکلا اور میں ایک پہاڑ کے دامن میں تھا کہ رات ہو گئی۔ وہاں مجھ سے کوئی اُنس و محبت کرنیوالا نہ تھا کہ اچانک بیچ رات میں کسی پکارنے والے نے پکارا کہ تاریکیوں میں دل نہیں پگھلنے چاہئیں بلکہ محبوب (یعنی اللہ تعالٰی) کی رضا حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس پگھلنے چاہئیں۔ حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران رہ گیا چنانچہ میں نے پوچھا: ''مجھے جن نے پکارا ہے یا انسان نے؟'' اس نے کہا: ''اللہ تعالٰی پر ایمان رکھنے والے مومن جن نے پکارا ہے اور میرے ساتھ میرے دوسرے

www.dawateislami.net

بھائی بھی ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''کیا وہ بھی مؤمن ہیں؟'' وہ کہنے لگا: ''جی ہاں۔'' پھر ان میں سے دوسرے (جن) نے مجھے آواز دی: ''بدن سے خدا کا غیر اس وقت تک نہیں جاتا جب تک کہ دائمی مسافر (بے گھر) نہ ہوجائے۔'' میں نے اپنے دل میں کہا: ''ان کی باتیں کتنی اعلیٰ ہیں۔'' پھر ان میں سے تیسرے (جن) نے مجھے پکارا: ''جو تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ سے اُنس رکھتا ہے اسے کسی قسم کی فکر نہیں لاحق ہوتی۔'' تو میری چیخ نکل گئی اور غشی طاری ہوگئی۔ پھر مجھے کسی خوشبو سونگھنے سے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا تو میرے سینے پر نرگس کا ایک پھول رکھا ہوا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کوئی وصیت بھی کرو تو ان سب نے کہا: ''اللہ تعالیٰ متقیوں (ڈرنے والوں) ہی کے دلوں کو جِلا وحیات عطا فرماتا ہے لہذا جس نے غیر خدا کی طمع کی ہے بے شک اس نے ایسی جگہ طمع کی جو طمع کے قابل نہیں اور جو شخص معالج کے چکر میں رہے گا تو اسکی بیماری ہمیشہ رہے گی۔'' اسکے بعد انہوں نے مجھے الوداع کہا اور چلے گئے میں اس وقت سے ہمیشہ کلام کی برکت اپنے دل میں پاتا رہا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی ذکر المصطفین...الخ، ص ۲۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جن نے شیطانوں سے بچایا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صاحب خیبر سے چلے تو دو آدمیوں نے ان کا پیچھا کیا۔ ایک دوسرے شخص نے ان دونوں کا پیچھا کیا جو کہہ رہا تھا: ''تم دونوں واپس ہوجاؤ، واپس ہوجاؤ۔'' یہاں تک کہ اس نے ان

www.dawateislami.net

دونوں کو پکڑ لیا اور ان دونوں کو واپس لوٹا دیا۔ پھر وہ پہلے آدمی سے جا ملا اور ان سے کہا: ''یہ دونوں شیطان ہیں اور میں ان دنوں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو تم سے واپس لوٹا دیا۔'' جب آپ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں تو انکی خدمت میں میرا اسلام پہنچا دیجئے گا اور عرض کیجئے گا: ''ہم صدقات جمع کر رہے ہیں جیسے ہی جمع ہو جائیں گے، ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں گے۔'' جب وہ صاحب مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کے بعد سے اکیلے سفر کرنے سے منع فرما دیا۔

(مسند ابو یعلی الموصلی، مسند ابن عباس، الحدیث ۲۵۸۱، ج۲، ص ۵۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

راستہ بتانے والا جن

حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت مکہ مکرمہ کے سفر کے لیے روانہ ہوئی اور راستہ بھٹک گئی۔ جب انہیں موت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے کفن پہن لئے اور موت کے انتظار میں لیٹ گئے۔ انکے سامنے ایک جن درخت کے درمیان سے نمودار ہوا اور کہنے لگا: میں ان جنوں میں سے باقی رہ گیا ہوں جنہوں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قراٰن سنا ہے اور میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا

www.dawateislami.net

ہے: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور اس کی رہنمائی کرتا ہے اور اسے بے یار و مددگار و بے سہارا نہیں چھوڑتا بلکہ بتاتا ہے کہ یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے۔'' پھر اس جن نے ان لوگوں کو پانی پر آگاہ کیا اور ان کی رہنمائی کی۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر روایتھم للحدیث، ص۱۰۸)

پانی کی طرف رہنمائی کرنے والا جن

(1) حضرت ابن حیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یمن کی ایک جماعت کسی علاقے کے لیے نکلی تو ان لوگوں کو پیاس لگی۔ انہوں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو کہہ رہا ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم سے حدیث بیان فرمائی: ''مسلمان مسلمان کا بھائی اور اس کا نگہبان و نگران ہے۔'' پھر اس پکارنے والے نے کہا: ''فلاں جگہ حوض ہے لہٰذا تم لوگ وہاں جا کر پانی پی لو۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر روایتھم للحدیث، ص۱۰۹)

(2) ایک قافلہ حضرتِ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں حج کے ارادے سے نکلا تو انہیں راستہ میں پیاس لگی، لہٰذا! وہ کھارے پانی کے پاس پہنچے۔ ان میں سے بعض حضرات نے کہا اگر تم لوگ یہاں سے نکل چلو تو اچھا ہے کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ پانی ہمیں ہلاک نہ کر دے۔ چنانچہ وہ لوگ چل پڑے یہاں تک کہ شام ہوگئی لیکن پانی نہ ملا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: ''کاش! تم اس کھارے پانی ہی کی طرف واپس چلتے تو بہتر ہوتا۔'' پھر یہ لوگ رات بھر چلتے رہے

www.dawateislami.net

یہاں تک کہ ایک کھجور کے درخت کے پاس پہنچے تو ان کے سامنے ایک انتہائی کالا موٹا آدمی نمودار ہوا۔اس نے کہا:''اے قافلہ والو!میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے:''جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مسلمان بھائیوں کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور مسلمان بھائیوں کے لیے وہ چیز ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔''لہذا تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ اور جب تم ٹیلے تک پہنچو تو اپنی دائیں جانب مڑ جانا وہاں تمہیں پانی مل جائے گا۔ان میں سے کسی نے کہا کہ اللہ کی قسم ہمارا خیال ہے کہ یہ شیطان ہے اور دوسرے شخص نے اس کی تردید کی:''شیطان اس قسم کی باتیں نہیں کرتا، یہ کوئی مسلمان جن ہے۔''بہرحال وہ لوگ چل پڑے اور جس جگہ کے متعلق اس نے نشاندہی کی تھی وہاں پہنچ گئے، دیکھا تو پانی موجود تھا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر روایتھم للحدیث،ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات نے غم خواری کی

حضرت ابو خلیفہ عبدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میرا چھوٹا سا بچہ فوت ہو گیا جس کا مجھے بہت سخت صدمہ ہوا اور میری نیند اچاٹ ہو گئی۔خدا کی قسم! میں ایک رات اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا۔میرے علاوہ گھر میں کوئی نہ تھا۔میں اپنے بیٹے کی سوچوں میں گُم تھا کہ اچانک گھر کے ایک کونے سے کسی نے بڑے پیار سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ یَا اَبَا خَلِیْفَۃَ ۔میں نے گھبراہٹ کے عالم میں کہا

www.dawateislami.net

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ پھر اس نے سورۂ آلِ عمران کی آخری آیتیں تلاوت کیں جب وہ اس آیت پر پہنچا:

وَمَا عِندَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ0 (پ ٤،ال عمران ١٩٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا۔

تو اس نے مجھے پکارا: ''اے ابو خلیفہ!'' میں نے کہا: ''لَبَّیک'' اس نے پوچھا: ''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ صرف تمہارے بیٹے ہی کے لیے زندگی مخصوص رہے اور دوسرے کے لیے نہیں؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ شان والے ہو یا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تو فوت ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کردے۔ کیا تم اپنے بیٹے کو موت سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو؟ جبکہ تمام مخلوق کے لئے موت لکھی جا چکی ہے، یا تم چاہتے ہو کہ تم مخلوق کے متعلق اللہ تعالیٰ کی تدبیر کو رد کردو۔ اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنی وسیع نہ ہوتی اگر دکھ اور غم نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔'' پھر اس نے کہا: ''تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟'' میں نے پوچھا: ''تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔'' اس نے انکشاف کیا: ''میں تیرے پڑوسی جنوں میں سے ایک ہوں۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا،رقم ٤٠،ج ٢،ص٤٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

نیک جن کی نصیحت

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعمرو بن العلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی۔

وان امرأ دنیاہ اکبر من ھمہ لمستمسك منھا بحبل غرور

یعنی وہ آدمی جس کی مراد دنیا ہی ہو تو وہ غرور کی رسی تھامے ہوئے ہے۔

میں نے ان سے اِس نقش کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں دوپہر کو اپنے مال واسباب میں گھوم رہا تھا کہ ایک کہنے والے کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا (جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ مال واسباب صرف یہیں کام آئے گا)۔ پھر جب میں نے دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا۔ میں نے پوچھا: ''تم انسان ہو یا جن؟'' اس نے کہا: ''انسان نہیں بلکہ میں جن ہوں۔'' پھر میں نے اپنی انگوٹھی پر اس شعر کو نقش کرالیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر اخبار الجن...الخ ،ص۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات نے نیکی کی دعوت دی

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''ہمیں اپنی ابتداء اسلام کی بات سناؤ وہ کیسا تھا؟'' انہوں نے فرمایا: ''میں ہندوستان سے آیا تھا اور میرا ایک مشیر جن تھا جس کی میں ساری باتیں مانا کرتا تھا۔'' میں ایک رات سو رہا تھا کہ اچانک

www.dawateislami.net

میرے پاس کوئی آیا اور کہا: ''اٹھو اگر تم عقل رکھتے ہو تو غور و فکر کرو اور سمجھو کہ ایک رسول کی بعثت ہوئی ہے پھر اس نے یہ اشعار کہے:

عجبت للجن وأنجاسها وشدها العيس بأحلاسها

یعنی میں جنوں اور ان کی نجاستوں سے اور بھورے رنگ کے (قیمتی) اونٹ کو بے قیمت ٹاٹ سے باندھنے پر حیران و متعجب ہوں۔

تهوى الى مكة تبغى الهدى مامؤمنوها مثل أرجاسها

تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ آپ پر ایمان لانے والے وہاں کے مومن وہاں کے پلیدوں (کافروں) کی طرح نہیں ہیں۔

فانهض الى الصفوة من هاشم واسم بعينيك الى رأسها

بنو ہاشم کی پونجی (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے پاس حاضری دو اور اس پونجی (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے سر کو اپنی آنکھوں سے چوم لو۔

پھر اس نے مجھے بیدار کر کے پریشان کیا اور کہا: '' اے سواد بن قارب! بیشک اللہ تعالیٰ عزوجل نے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور رشد و ہدایت حاصل کرو۔'' پھر جب دوسری رات آئی تو وہ پھر میرے پاس آیا اور جگا کر یہ اشعار کہے۔

عجبت للجن وتطلابها وشدها العيس بأقتابها

میں جنوں سے اور ان کی سرگردانی سے اور ان کے بھورے اونٹ کو کجاوہ

www.dawateislami.net

سے باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔

تھوی الی مکة تبغی الھدی ماصادق الجن ککذابھا

تم ہدایت تلاش کرنے مکہ جاؤ جنوں کی سچائی ان کے جھوٹوں کے مثل نہیں ہے۔

فانھض الی الصفوة من ھاشم واسم بعینیك الی بابھا

تم بنو ہاشم کے سردار (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے پاس جاؤ اوران کے دروازے کو اپنی آنکھوں سے بوسہ دو۔

پھر جب تیسری رات ہوئی تو پھر میرے پاس آیا اور بیدار کر کے کہا:

عجبت للجن وتخبارھا وشدھا العیس بأکوارھا

میں جنوں سے اوران کے خبر دینے اور بھورے اونٹ کو عمامہ کے پیچوں کے ساتھ باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔

تھوی الی مکة تبغی الھدی لیس ذو والشر کأخیارھا

تم ہدایت حاصل کرنے کے لیے مکہ جاؤ شریر جن نیکوکار جنوں کی طرح نہیں ہیں۔

فانھض الی صفوة من ھاشم مامؤمنوالجن ککفارھا

بنو ہاشم کے عظیم الشان نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں جلدی جاؤ ایمان لانے والے خوش بخت جن (جنات) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا انکار کرنے والے کافروں کی طرح بد بخت نہیں ہیں۔

www.dawateislami.net

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''کیا اب بھی وہ تمہارا مشیر جن تمہارے پاس آتا ہے؟'' حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جب سے میں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا ہے وہ میرے پاس نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اُس جن کا بہترین عوض (بدلہ) ہے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۷٦٥، ج ۱، ص ۲۲٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پتھر کا محل

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قوم عاد کے علاقہ میں تھا کہ میں نے کندہ (کھدائی کئے ہوئے) پتھر کا ایک غار دیکھا۔ جس میں پتھر کا محل تھا جس میں جنات رہتے تھے۔ جب میں اس میں داخل ہوا تو اس میں ایک بہت بھاری بھرکم جسم کا بوڑھا آدمی تھا جو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کے اوپر ایک اونی جبہ تھا جس میں تازگی تھی۔ مجھے اس کے موٹاپے سے اتنا تعجب نہیں ہوا جتنا اس کے جبہ کی تازگی پر ہوا۔ میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: ''اے سہل! جسم کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے بلکہ گناہوں کی بدبو اور حرام کھانے کپڑوں کو پرانا کر دیتے ہیں، یہ جبہ میرے جسم پر سات سو سال سے ہے میں نے اس جبہ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہما الصَّلٰوۃ والسَّلام سے ملاقات کی اور ان پر ایمان لایا۔'' میں نے اس سے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا کہ میں ان میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

www.dawateislami.net

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ0(پ۲۹،الجن : ۱)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنّوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔

(صفة الصفوة،ذکر المصطفین من عباد الجن،ج٤،ص٣٥٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات کا حلقہ

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ۱۴۲۷ھ رمضان المبارک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں معتکف تھا۔ 26 ویں شب **نگرانِ شوریٰ** مدظلہ العالی کا رقت انگیز بیان ہو رہا تھا (اس بیان کا کیسٹ ''مریدِ کامل'' کے نام سے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے)۔ مگر میں اپنے دوستوں کے ہمراہ صحنِ مسجد میں باتوں میں مصروف تھا۔ اچانک ہمیں کسی کے رونے کی آواز آئی۔ ہم سمجھے شاید کچھ اسلامی بھائی بیان سے متاثر ہو کر غمِ مرشد میں رو رہے ہوں گے۔ رونے کی آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں تو میں نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ آخر یہ آوازیں کہاں سے آرہی ہیں۔ کچھ فاصلے پر چند اسلامی بھائی بیٹھ کر سر جھکائے روتے ہوئے دکھائی دیئے۔ میں ان کے قریب گیا اور دلاسہ دیا۔ کچھ دیر بعد میں واپس ہوا۔ تھوڑی دور آکر میں نے جونہی مُڑ کر دیکھا تو خوف کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ **رونے والے اسلامی بھائیوں کی جسامت اچانک بڑھنا شروع ہوگئی**۔ یہ دیکھ کر مجھے غالب گمان ہوا کہ ہو نہ ہو یہ **جنات کا حلقہ ہے**۔ دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ اعتکاف کرنے کا میرا پہلا موقع تھا۔ میں بڑا

www.dawateislami.net

متاثر ہوا کہ ان کے اجتماعات اور اعتکاف میں جنات بھی شریک ہوتے ہیں۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جِنّات کی بُزُرگانِ دین سے عقیدت و محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح مسلمان بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، ان کی بارگاہوں میں حاضر ہوتے ہیں اور ان کی صحبت میں گزرے ہوئے لمحات کو سرمایۂ حیات تصور کرتے ہیں، اسی طرح صحیح العقیدہ جنات بھی بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر ان سے عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے ملفوظات سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

ولادتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے والے جنات

حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت شریف ہوئی تو جبل ابوقبیس اور حجون کے پہاڑوں پر چڑھ کر جنات نے نداء کی۔ **حجون پہاڑ کے جن نے یہ نداء کی:** ”میں قسم کھاتا ہوں انسانوں میں سے کوئی عورت مرتبہ والی نہیں ہوئی اور نہ انسانوں میں سے کسی عورت نے کوئی (ایسا) بچہ جنا جیسا فخر وصفات والا بچہ حضرت آمنہ زہریہ (یعنی بنوزہرہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والی) رضی اللہ تعالٰی عنہا نے جنا ہے یہ شان وشوکت والی قبائل کی ملامت سے دور رہنے والی ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تمام قبیلوں سے بہترین

www.dawateislami.net

اور بڑھ کر بیٹا حضرت احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو جنا ہے تو بڑی عظمت اور شان وشوکت والا بیٹا ہے اور بڑی ہی مکرم ومعظم شان والی ماں ہے۔''

اور وہ جن جو جبل ابوقبیس پر تھا اس نے یوں نداء کی: اے بطحاء (یعنی مکہ مکرمہ) کے رہنے والو! غلطی نہ کرو معاملہ کو روشن عقل کے ذریعہ ممتاز وجداگانہ کرلو۔ قبیلہ بنوزہرہ تمہاری نسل میں سے ہیں زمانۂ قدیم میں بھی اور اس زمانہ میں بھی۔ لوگوں میں سے جو گزر چکے یا جو موجود ہیں ان میں سے ایک خاتون ایسی ہو تو اسے ہمارے سامنے لاؤ۔ ایک ایسی خاتون غیروں ہی میں سے لاکر دِکھادو جس نے نبی مکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جیسا پاکباز جنا ہو۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، نداء الجن...الخ، ص۱۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حج کو جانے والا جن

ایک مرتبہ جب حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے تو چند مریدین بھی آپ کے ساتھ ہولئے۔ جب یہ لوگ کسی منزل پر اترتے تو انکے پاس سفید کپڑے میں ملبوس ایک جوان آجاتا۔ مگر وہ ان کے ساتھ کھاتا پیتا نہیں تھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مریدوں کو وصیت فرمائی کہ وہ اس نوجوان سے بات چیت نہ کریں۔ یہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ایک گھر میں قیام پذیر ہوگئے۔ جب یہ حضرات گھر سے نکلتے تو وہ نوجوان داخل ہوجاتا اور جب یہ حضرات داخل ہوتے تو باہر نکل جاتا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے

www.dawateislami.net

لیکن ایک صاحب بیت الخلاء میں رہ گئے۔اسی دوران وہ نوجوان داخل ہوا تو اسے کوئی نظر نہیں آیا۔اس نے تھیلی کھولی اور ایک گدر کھجور (جو کھجور پکنے کے قریب ہو) نکال کر کھانے لگا۔جب وہ صاحب بیت الخلاء سے نکلے اور ان کی نظر اس نوجوان پر پڑی تو وہ نوجوان وہاں سے چلا گیا۔اس کے بعد پھر کبھی ان حضرات کے پاس نہیں آیا۔ جب ان صاحب نے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کی خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ شخص ان جنوں میں سے ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قرآن مجید سنا ہے۔(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر المصطفین من عباد الجن،ص۲۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضورغوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان سننے والے جنات

شیخ ابوزکریا یحییٰ بن ابی نصر صحراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ ''میں نے ایک دفعہ عمل کے ذریعے جنات کو بلایا تو انہوں نے کچھ زیادہ دیر کردی پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ''جب شیخ سید عبدالقادر جیلانی،قطب ربانی قدس سرہ النورانی بیان فرمارہے ہوں تو اس وقت ہمیں بلانے کی کوشش نہ کیا کرو۔''میں نے کہا :''وہ کیوں؟''انہوں نے کہا کہ''ہم حضورغوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔''میں نے کہا:''تم بھی ان کی مجلس میں جاتے ہو۔''انہوں نے کہا: ''ہاں!ہم مردوں میں کثیر تعداد میں ہوتے ہیں،ہمارے بہت سے گروہ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان سب نے حضورغوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر توبہ

www.dawateislami.net

کی ہے۔'' (بهجة الاسرار،ذکروعظہ رحمة الله تعالیٰ علیه،ص ۱۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قومِ جنات

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ حج کے لئے گیا۔قافلہ رواں دواں تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ میں سب لوگوں سے الگ ہوکر شارِع عام سے ہٹ کر کسی دوسرے راستہ پر چلوں۔ چنانچہ میں نے عام راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلیا۔ میں تین دن اور رات مسلسل چلتا رہا۔اس دوران مجھے بھوک لگی نہ پیاس محسوس ہوئی اور نہ کوئی دوسری حاجت پیش آئی۔آخر کار میں ایک ہرے بھرے جنگل میں پہنچا جہاں پھلدار درخت اور خوشبودار پھول تھے۔اس باغ کے درمیان میں ایک چھوٹا سا تالاب تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو گویا جنت ہے۔ میں حیران و پریشان تھا کہ اچانک لوگوں کی ایک جماعت میرے سامنے آگئی جن کے چہرے آدمیوں کے طرح تھے۔وہ نفیس پوشاک خوبصورت عمامے سے آراستہ و پیراستہ تھے۔

ان لوگوں نے آتے ہی مجھے گھیرے میں لے لیا اور مجھے سلام کیا۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ لوگ یہاں کیسے؟اس سوال کے پوچھتے ہی میرے دل میں خیال گزرا کہ یہ لوگ جن ہیں اور یہ عجیب وغریب سرزمین ہے۔اتنے میں ان میں سے ایک شخص بولا:''ہم لوگوں کو ایک مسئلہ درپیش ہے،اس میں ہمارا باہم اختلاف ہے اور ہم لوگ جنوں میں سے

www.dawateislami.net

ہیں۔ہم نے لیلۃ الجن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقدس کلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی زبان مبارک سے سننے کا شرف حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کی وجہ سے تمام دنیاوی کام ہم سے چھین لئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جنگل میں یہ تالاب مقدر فرما دیا ہے۔میں نے دریافت کیا کہ جس مقام پر میں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑا ہے، وہ یہاں سے کتنی دور ہے؟ یہ سن کر ان میں سے ایک مسکرایا اور کہنے لگا: ''اے ابواسحاق! اللہ عزوجل ہی کیلئے اسرار وعجائبات ہیں یہ جگہ جہاں اس وقت آپ ہیں، ایک نوجوان کے سوا آج تک کوئی نہیں آیا اور وہ بھی یہیں وفات پا گیا۔'' اور ایک طرف اشارہ کر کے کہنے لگا: ''وہ رہی اس کی قبر۔'' وہ قبر تالاب کے کنارے تھی۔جس کے اردگرد ایسے خوش نما باغ وخوشبودار پھول تھے جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے۔پھر اس جن نے میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا: ''آپ کے ساتھیوں اور آپ کے درمیان اتنے مہینہ کی مسافت کا فاصلہ ہے۔''

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان جنوں سے کہا: ''مجھے اس جوان کے بارے میں کچھ بتاؤ۔'' تو ان میں سے ایک نے کہا: ''ہم یہاں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے محبت کا ذکر کر رہے تھے۔ہماری گفتگو جاری تھی کہ اچانک ایک شخص ہمارے پاس آیا اور ہمیں سلام کیا۔ہم نے جواب دیا اور اس سے دریافت کیا: ''اے نوجوان! تم کہاں سے آئے ہو؟'' اس نے جواب دیا نیشاپور کے ایک شہر سے۔'' ہم نے پوچھا: ''تم وہاں سے کب نکلے تھے؟'' اس نے جواب دیا: ''سات دن ہوئے پھر ہم نے پوچھا: ''اپنے وطن سے نکلنے کی وجہ؟'' اس نے کہا:

www.dawateislami.net

''اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَاَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَاتُنْصَرُوْنَ۝ (پ ٢٤، الزمر: ٥٤)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

ہم نے اس سے کچھ اور بھی سوالات کئے۔ ان سوالات کے جوابات دیتے دیتے اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ ہم لوگوں نے اسے یہاں دفن کر دیا اور یہ اس کی قبر ہے (اللہ اس سے راضی ہو)۔

حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نوجوان کے اوصاف سن کر بہت متأثر ہوا۔ میں اس کی قبر کے قریب گیا تو اس کے سرہانے نرگس کے پھولوں کا ایک بہت بڑا گلدستہ رکھا ہوا تھا اور یہ عبارت لکھی ہوئی تھی هٰذَا قَبْرُ حَبِیْبِ اللّٰهِ قَتِیْلِ الْغَیْرَةِ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے دوست کی قبر ہے اسے غیرت نے مارا ہے۔ اور ایک ورق پر ''اَلاِنَابَة'' کا معنی لکھا تھا۔ پھر جنوں نے مجھ سے اس کی تفسیر کے متعلق سوال کیا تو میں نے اس کی تفسیر بیان کر دی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور ان کا اختلاف واضطراب جاتا رہا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے ہمیں ہمارے مسئلہ کا کافی وشافی جواب مل گیا۔ حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر مجھے نیند آ گئی جب مجھے ہوش آیا اور نیند سے بیدار ہوا تو (مکہ مکرمہ میں) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مسجد (تنعیم) کے پاس اپنے آپ کو دیکھا اور میرے پاس پھولوں کا گلدستہ تھا جو سال بھر اسی طرح باقی رہا پھر کچھ عرصہ بعد وہ خود بخود گم ہو گیا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی ذکر المصطفین من عباد الجن، ص ٢٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جنات کا نوحہ:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے جنوں کو حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نوحہ کرتے ہوئے سنا۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کتاب المناقب، باب ١٦، الحدیث ١٥١٧٩، ج٩، ص٣٢١)

جنات کا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر رونا:

جس رات امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو جنات ان پر رو رہے تھے۔ ان کے رونے کی آواز تو آ رہی تھی لیکن وہ خود نظر نہیں آ رہے تھے وہ کہہ رہے تھے:

١۔ فقیہ چلا گیا تو اب تمہارے لئے کوئی فقیہ نہ رہا لہذا تم اللہ عزوجل سے ڈرو اور ان کے پیروکار اور جانشین بنو۔

٢۔ حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا وصال ہو گیا تو اب کون ہے جو راتوں کو قیام کرے جب رات کی تاریکی ہو۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، فی بکاء الجن، ص٢٠٠)

حضرت وکیع بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جنوں کا نوحہ:

حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے لیے نکلے تو ان کے گھر والوں کو گھر میں ان کا نوحہ سنائی دینے لگا پھر جب لوگ حج سے واپس آئے تو حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال کب ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں رات میں۔ تو وہ وہی رات

www.dawateislami.net

تھی جس میں حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں نے نوحہ سنا تھا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی نوح الجن ،ص ۲۰۰)

ایک محدث کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا جن

حضرت وہب اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما ہر سال حج کے زمانہ میں مسجد خیف میں ملا کرتے تھے۔ایک رات جب کہ لوگوں کی بھیڑ کم ہو چکی تھی اور اکثر لوگ سو چکے تھے تو ان دونوں حضرات کے ساتھ کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ایک چھوٹا سا پرندہ آیا اور حضرت وہب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک جانب حلقہ میں بیٹھ گیا اور سلام کیا۔حضرت وہب نے اس کے سلام کا جواب دیا۔انہوں نے جان لیا تھا کہ وہ **جن** ہے۔وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا:''تم کون ہو؟'' اس نے جواب دیا کہ''میں ایک **مسلمان جن** ہوں۔'' انہوں نے اس کے آنے کا مقصد دریافت کیا تو اس نے کہا:''کیا آپ یہ نہیں پسند کرتے کہ ہم آپ کی مجلس میں بیٹھیں اور علم حاصل کریں۔''ہم میں آپ سے روایت کرنے والے بہت سے جنات ہیں،ہم لوگ آپ لوگوں کے ساتھ بہت سے کاموں میں شریک ہوتے ہیں مثلاً نماز، جہاد، بیماروں کی عیادت،نماز جنازہ اور حج وعمرہ وغیرہا اور آپ سے علم حاصل کرتے ہیں اور آپ سے قرآنِ کریم کی تلاوت سنتے ہیں۔

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا،رقم۱۷۷،ج۲،ص۵۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جنات بھی وعظ ونصیحت سنتے ہیں

حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:''میں نیشاپور میں وعظ وتقریر کیلئے گیا تو مجھے آشوبِ چشم ہوگیا۔ مجھے اپنی اولاد سے ملاقات کا شوق ہوا۔ میں نے ایک رات خواب دیکھا گویا کہ ایک شخص میرے پاس آکر کہتا ہے:''اے شیخ! آپ اتنی جلدی واپس نہیں جاسکتے کیوں کہ نوجوان جنوں کی ایک جماعت بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہوکر روزانہ آپ کا وعظ سنتی ہے اور وہ وعظ کو کسی دوسرے موقع پر سننے کو تیار نہیں جب تک وہ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ جاتے (یعنی وعظ نہیں سن لیتے) آپ ان کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے، شاید اللہ تعالیٰ ان کو جِلا بخش دے۔'' پھر جب صبح ہوئی تو میری آنکھیں بالکل ٹھیک تھیں گویا مجھے کبھی آشوبِ چشم تھا ہی نہیں۔

(صفة الصفوة،ذكر المصطفين من عباد الجن،ج٤،ص٣٦٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وعظ میں شرکت

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کے وقت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد میں تشریف لے گئے تو اندر سے دروازہ بند تھا اور آپ مشغول دعا تھے۔ کچھ لوگوں کے آمین کہنے کی صدائیں آرہی تھیں۔ چنانچہ میں یہ خیال کرکے کہ شاید آپکے ارادتمند ہوں گے باہر ہی ٹھہر گیا۔ جب صبح کے وقت دروازہ کھلا

www.dawateislami.net

اور میں نے اندر جا کر دیکھا تو آپ تنہا تھے۔نماز کے بعد جب صورت حال دریافت کی تو فرمایا:''پہلے کسی کو نہ بتانے کا وعدہ کرو۔''پھر بتانے لگے کہ یہاں جنات وغیرہ آتے ہیں اور میں ان کے سامنے وعظ کہہ کر دعا مانگتا ہوں جس پر وہ سب آمین آمین کہتے رہتے ہیں۔

(تذکرۃ الاولیاء،باب سوم،ذکرحسن بصری،نیمہ اول،ص ٤٠،انتشارات گنجینہ تہران)

جنوں نے''علمِ نحو''سیبویہ سے پڑھا:

حضرت ابوالحسن بن کیسان علیہ رحمۃ اللہ الحنان فرماتے ہیں کہ میں ایک رات سبق یاد کرنے کیلئے دیر تک جاگتا رہا۔پھر میں سوگیا تو میں نے خواب میں جنوں کی ایک جماعت دیکھی جو فقہ،حدیث،حساب،نحو اور شعروشاعری میں مذاکرہ کررہی تھی۔ میں نے پوچھا:''کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟''انہوں نے کہا:''جی ہاں ہم میں علماء بھی ہوتے ہیں۔''میں نے پوچھا:''پھر تم نحو کے مسائل میں کن علمائے نحو کے پاس جاتے ہو؟''انہوں نے کہا:''سیبویہ کے پاس۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر المصطفین من عبادۃ الجن،ص ٢٤٤)

شہنشاہِ جنات

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ غالباً 1999ء میں جمعرات کے دن سندھ کے عظیم بزرگ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار فائز الانوار پر اپنے

www.dawateislami.net

دوستوں کے ہمراہ حاضر تھا۔ میں آنکھیں بند کئے استغاثیہ کلام پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھ کر دبایا۔ میں نے آنکھیں کھولیں اور پیچھے مڑ کے دیکھا تو میری نظر ایک سفید ریش بزرگ پر پڑی جن کے سر پر سبز سبز عمامہ سجا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا: ''یہ کلام جو تم پڑھ رہے تھے ﴿اے کاش میں بن جاؤں مدینے کا مسافر﴾ کس نے لکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''یہ میرے پیرومرشد شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا کلام ہے۔'' دریافت فرمانے لگے: ''تمہارے پیرومرشد الیاس قادری صاحب (دامت برکاتہم العالیہ) ہیں؟'' میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے مجھ سے دوسرا کلام سنانے کی فرمائش کی تو میں نے امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ایک اور پرسوز کلام سنایا۔ جسے سن کر ان پر رقت طاری ہوگئی۔ میں نے ان سے دعا کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا: ''تم بڑے خوش نصیب ہو کہ تمہیں زمانے کے مقبول ولی کا دامن ملا ہے، الیاس قادری صاحب اپنے مریدوں کیلئے بہت دعائیں فرماتے ہیں۔ اپنے پیرومرشد کی بارگاہ سے کبھی نظر ہٹا کر ادھر ادھر مت دیکھنا، ان کی نظرِ کرم تم پر ہوگئی تو تمہاری بگڑی بن جائے گی۔'' میں نے بے ساختہ ان کے ہاتھ چوم لئے اور پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' پہلے تو انہوں نے ٹالا مگر میرے بے حد اصرار پر انہوں نے فرمایا: ''میں شہنشاہ جنات ہوں، ہمارا قافلہ اڑتا ہوا جا رہا تھا، یہاں کچھ دیر حاضری کیلئے آنا ہوا تو تمہارے پڑھے گئے کلام کی کشش نے روک لیا۔'' یہ کہتے ہوئے وہ بزرگ نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ واللہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال

اُن کے جانے کے بعد میں اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں حیران

www.dawateislami.net

وپریشان پایا۔انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم پریشان تھے کہ نعتیں پڑھتے پڑھتے اچانک تم نے کس سے گفتگو شروع کردی جبکہ ہمیں دوسرا کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ جب میں نے انہیں ساری صورت حال بتائی کہ میری ملاقات امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عقیدت مند شہنشاہِ جنات سے ہوئی ہے تو وہ بہت حیران ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاضرات کی حقیقت

شَیخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے **''جنات کی حکایات''** میں کچھ یوں لکھتے ہیں:

شریر جنات مختلف روپ میں آکر مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات تو انسانی جسم میں ظاہر ہوکر خود کو کسی بزرگ کے نام سے بھی منسوب کرتے ہیں اور پھر لوگوں کے سوالات کے الٹے سیدھے جوابات دیتے ہیں، بیماریوں کا علاج بتاتے ہیں وغیرہ،اسی کو فی زمانہ ''حاضری'' کا نام دیا جاتا ہے۔چنانچہ ہمارے معاشرے میں آج کل جگہ بہ جگہ **''حاضرات''** کا سلسلہ زوروں پر ہے۔بعض مَقامات پر مرد یا عورت کو **''حاضری''** اور پھر کسی بُزُرگ کی **''سُواری''** آتی ہے حتّٰی کہ مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **''غوثِ پاک** رضی اللہ عنہ'' کی سُواری آنے کا بھی دعویٰ کیا جاتا ہے۔ مثلاً **''حاضری''** میں مُبتلا عورت اب اِس طرح ہم کلام ہوتی ہے کہ **''ہم غوثِ پاک**

www.dawateislami.net

رضی اللہ عنہ **ہیں، ہم سے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو!**'' پھر مجمع میں سے لوگ سُوالات کرتے ہیں اور جوابات دیئے جاتے ہیں، علاج تجویز ہوتے ہیں وغیرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ ''**انسان**'' کسی دوسرے ''**انسان**'' کے جسم میں حُلول نہیں کرتا، ذرا سوچئے تو سہی! وہ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰه جنہوں نے عُمر بھر ''**پردہ**'' کی تعلیم دی اور اب بعدِ وفات کیسے ممکن ہے کہ وُہی بُزُرگ بے پردہ عورتوں کے جسم میں داخِل ہوکر تماشا دکھانے لگیں۔

جھوٹا جن

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ مزید لکھتے ہیں کہ'' مجھے کسی نے بتایا کہ فُلاں صاحِب پر ''**ایک بابا**'' کی ''**سُواری**'' آتی ہے اور وہ ''**بابا**'' آپ دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے بارے میں بہت حسنِ عقیدت کا اظہار کرتے ہیں آپ بھی کبھی چلیں۔ مگر عُلَمائے اَہلِ سُنّت کی نَعلین کے صَدْقے مجھے ان ''**حاضِریوں**'' کا راز اچھی طرح معلوم تھا۔ خیر میں وہاں گیا۔ ''**بابا**'' نے وہاں بڑی رُونق جما رکھی تھی۔ خوب دُرود خوانی اور مَحفلِ میلاد کے سلسلے تھے، جس کی وجہ سے **ضَعیفُ الاِعْتِقاد** لوگوں کی ''**سمجھ**'' میں آجاتا ہے کہ واقعی یہ کوئی بُزُرگ ہی ہیں جبھی تو نیکیاں کروارہے ہیں۔ وہ ''**بابا**'' کی حاضِری کا وقت نہیں تھا مگر مجھ پر چُونکہ خصوصی ''**نظرِ کرم**'' تھی اِس لئے جِن صاحب پر سُواری آتی تھی وہ مجھے ایک الگ کمرے میں لے گئے۔ ''**بابا**'' کی

www.dawateislami.net

تشریف آوری کا انداز بھی خوب تھا یعنی جن صاحب پر ''**سُواری**'' آتی تھی اُنہوں نے ایک دم اپنا بدن تھرکانا اور پھڑکانا شروع کردیا۔ چہرہ عجیب ڈراؤنا سا ہوگیا۔ عجیب عجیب آوازیں نکلنی شروع ہوئیں کہ اگر کوئی کمزور دل کا آدمی ہوتو بابا کی آمد کی تنہائی میں ''**تجلیات**'' دیکھ کر شاید چیخ مار کر بے ہوش ہوجائے یا سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑا ہو۔ خیر میں ہمّت کرکے بیٹھا رہا جب ''**بابا**'' کی سُواری ''**مُسلّط**'' ہوچکی تو ''**بابا**'' نے اپنا تعارف کچھ اسطرح کروایا کہ ''**ہم بغداد شریف سے آتے ہیں اور جنابِ غوثِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے قدموں میں ہمارا مزار ہے**'' میں نے پوچھا آپ انسان ہیں یا جنّ؟ تو کہا ''**بشر**'' (یعنی انسان) انہوں نے اپنے آپ کو **عَرَبیُّ اللّسان** بُزُرگ ظاہر کیا لیکن حالت یہ تھی، دو تین بار ایک ''**عَرَبی دعا**'' پڑھی اور مجھے بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی، دعا تو میں بھول گیا ہوں مگر یہ اچّھی طرح یاد رہ گیا ہے کہ وہ ''**اَغِثْنِی**'' کو بار بار ''**اَغْثِنِی**'' کہتے تھے۔ بَہر حال اختتام پر میں نے اُن کو دعوت دی کہ آپ ان صاحِب کی وَساطت سے نہیں تنہا کبھی تشریف لائیں پھر بات ہوگی۔ تو اُنہوں نے مجھ سے وعدہ فرمایا، ہم آئیں گے.....ہم آئیں گے.....میں نے کہا کب تشریف لائیں گے؟ تو پھر وہ، ہم آئیں گے.....ہم آئیں گے.....کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔ رخصت کا انداز بھی نرالا تھا یعنی ان صاحِب نے کچھ جھٹکے کھائے اور پھر ''**نارمل**'' ہوگئے۔ جب میں کمرے سے باہر آیا تو مجھ سے لوگوں نے رائے دریافت کی تو میں نے عرض کردیا کہ ''**یہ جنّ تھا، جو جاہل اور جھوٹا تھا۔**''

بَہر حال جو مسلمان بُزُرگوں کی ''**سُواری**'' کے دعوے کرتے ہیں بعض

www.dawateislami.net

اوقات بے قُصُور بھی ہوتے ہیں کہ ان پر **جنّ** مُسَلط ہوجاتے ہیں اور وہ **جنّ** بُزُرگ اور بابا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

وَسْوَسہ: وہ **"بابا"** تو نماز، روزہ اور اَوْرَادووَظائف کے مشورے دیتے ہیں پھر غلَط کیسے ہوسکتے ہیں؟

جوابِ وَسْوَسہ: جس طرح بعض انسانوں کو بھیڑ کرنے میں لُطف آتا ہے اسی طرح بعض **جنّات** کو بھی مجمع کرنے میں مزا آتا ہے اور وہ نیکی کے کام بتا کر لوگوں کی بھیڑ جماتے ہیں۔ تفسیر **"فتح العزیز"** میں ہے: **مُنافِق جنّات** اپنے آپ کو کسی بُزُرگ کے نام سے مشہور کرکے اپنی تعظیم وتکریم کرواتے اور اپنے پوشیدہ مکر وفریب سے لوگوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔ بعض مَقامات پر **"بُزُرگ کی حاضِری"** کا دعویٰ نہیں ہوتا بلکہ **"حاضِرات"** میں براہِ راست جِنّ ہی کلام کرتا ہے اور لوگ ان سے سُوالات پوچھتے ہیں اور جنّات جوابات دیتے ہیں۔

(مُلخص از رسالہ: "جِنّات کی حکایات"، ص ۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاضرات سے مستقبل کا حال معلوم کرنا؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدِدِ دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

"**حاضِرات** کرکے مُوَکَّلانِ جِنّ سے پوچھتے ہیں فُلاں مقدمہ میں کیا ہوگا؟ فُلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ **یہ حرام ہے۔**" (مزید فرماتے ہیں) "تو اب **جنّ** غیب سے

www.dawateislami.net

نِرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عَقْلاً حماقت اور **شرعاً حرام** اور اُن کی غیب دانی کا اِعتِقاد ہو تو **کُفْر**۔'' (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۷۷)

عامِل اور سائِل دونوں مُتَوجہ ہوں

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی ''فتاویٰ افریقہ'' کے سوال نمبر ۱۰۲ کے جواب کے دوران فرماتے ہیں، ''غیب کا علم یقینی بے وَساطَتِ رسول عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کسی کو ملنے کا اعتقاد (یعنی عقیدہ رکھنا) **کُفْر** ہے۔'' (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۷۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے،

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۝ (پ ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷)	ترجمہ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں لکھتے ہیں: انہیں (یعنی پسندیدہ رسولوں کو) خاص غیوب پر پوری اطلاع دیتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا کشف دیتا ہے، اگرچہ بعض اولیاء اللہ کو بھی علومِ غیبیہ بخشے جاتے ہیں مگر نبی کے واسطہ سے، پھر بھی نبی کا علم ان کے علم سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

جِنّات گُزشتہ حالات کیسے بتا دیتے ہیں؟

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اس سوال کا جواب

www.dawateislami.net

دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

یقیناً بسا اوقات **جِنّات** گزشتہ حالات کی دُرُست اِطّلاعات دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں مَثَلاً آپ کو دس سال قَبل سخت بخار آگیا تھا یا آپ 15 سال قَبل فُلاں قبرِستان میں ڈر گئے تھے یا آپ کے بچّے کو سر پر چوٹ آگئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ گزشتہ حالات بتانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ باتیں وہ ''حاضِری کا جِنّ'' آپ کے **ہمزاد** سے پوچھ لیتا ہے۔ تو **ہمزاد** کے ذَرِیعے ملی ہوئی اطلاع کو ''علمِ غیب'' نہیں کہتے۔ ہر شخص کے ساتھ ایک ہمزاد بھی پیدا ہوتا ہے جو کہ کافِر جِنّ ہوتا ہے اور وہ ہر وقت ساتھ رہنے کی وجہ سے اس طرح کی باتیں دیکھتا رہتا ہے۔

حجاج بن یوسف کے پاس ایک ایسے شخص کو پیش کیا گیا جس کی طرف جادو گری کی نسبت کی گئی تھی۔ حجاج نے اس سے پوچھا: ''کیا تم جادوگر ہو؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' تو حجاج نے کچھ کنکریاں لیں اور ان کو گننے کے بعد مٹھی بند کر لی اور پوچھا: ''میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟'' اس نے کہا: ''اتنی اور اتنی۔'' تو حجاج نے ان کو پھینک دیا پھر ایک دوسری مٹھی بھری اور ان کو شمار نہ کیا پھر پوچھا: ''یہ میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟'' اس نے کہا: ''میں نہیں جانتا۔'' حجاج نے کہا: ''تجھے پہلی تعداد کیسے معلوم ہوئی اور دوسری تعداد کیوں نہیں معلوم ہوئی؟'' تو وہ کہنے لگا: ''ان کی تعداد آپ جانتے تھے تو آپ کے وسواس (وسوسہ ڈالنے والے) کو علم ہوگیا پھر آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو بتادیا اور یہ (دوسری مٹھی کی) تعداد آپ کو نہیں معلوم تھی تو آپ کے وسواس کو بھی اس کا علم نہ ہوا، اس لئے اس نے میرے وسواس کو خبر نہیں دی تو مجھے بھی

www.dawateislami.net

اس کا علم نہ ہوسکا۔'' (لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر الوسوسۃ،ص۱۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمزاد کون ہوتا ہے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاویٰ رضویہ** جلد 21 صفحہ 216 تا 217 پر فرماتے ہیں: **ہمزاد** از قسم شیاطین ہے، وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مُطْلَقاً کافِر ملعونِ اَبَدی ہے سوا اُس کے جو **حضورِ اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھا وہ بَرَکتِ صُحبتِ اقدس سے مسلمان ہوگیا۔ **صحیح مسلم** میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں؛ لوگو! تم میں کوئی شخص نہیں کہ جس کے ساتھ **ہمزاد جنّ** اور **ہمزاد فرشتہ** نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: **اے اللہ تعالیٰ کے رسول!** (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن **اللہ** تعالیٰ نے میری مدد فرمائی کہ وہ **مسلمان** ہوگیا لہٰذا وہ مجھے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں کہتا۔ (صَحِیحُ مُسلِم ،الحدیث ۲۸۱٤،ص ۱۵۱۲) مزید معلومات کیلئے **فتاویٰ رضویہ** جلد 21 صفحہ 216 تا 219 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو اس کے ساتھ مقرر ہے۔ کافر کا شیطان کافر کے ساتھ اس کے کھانے سے کھاتا ہے اس کے ساتھ اس کے پانی سے پیتا ہے اور اسکے ساتھ اس کے بستر پر سوتا بھی ہے لیکن مؤمن کا شیطان مؤمن سے چھپا رہتا ہے اور اس کی تاک

www.dawateislami.net

میں لگا رہتا ہے کہ مؤمن اپنی عقل سے کب غافل ہوتا ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ شیطان زیادہ کھانے والے اور زیادہ سونے والے آدمیوں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر القرین،ص۱۲۶)

ہمزاد جن کی تسخیر کے لئے عمل کرنا کیسا؟

اس بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جلد 21 صفحہ 216 پر لکھتے ہیں:

اس کی تسخیر جو سفلیات (یعنی جادو) سے ہو وہ تو حرام قطعی بلکہ اکثر صُوَر (یعنی صورتوں) میں کفر ہے کہ بے ان کے خوشامد اور مدائح ومرضیات کے نہیں ہوتی، اور جو علویات سے ہو تو اگرچہ بصولت وسطوت (یعنی دبدبہ) ہے مگر اس کا ثمرہ غالبًا اپنے کاموں میں شیطان سے ایک نوع استعانت (یعنی مدد طلب کرنے) سے خالی نہیں ہوتا۔

مزید لکھتے ہیں: کافر شیطان کی مخالطت ضرور مورث تغیر احوال وحدوث ظلمت (یعنی صحبت شیطان، احوال کی تبدیلی اور گمراہی پیدا ہونے کا سبب ہے)، حضرت سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کم از کم وہ ضرر (یعنی نقصان) کہ صحبتِ جن سے ہوتا ہے یہ کہ آدمی متکبر ہو جاتا ہے والعیاذ باللہ، تو راہ سلامت اس سے بعد ومجانبت (یعنی دور رہنے) ہی میں ہے۔ **والعیاذ باللّٰہ تعالٰی واللّٰہ تعالٰی اعلم**

دستِ غیب اور مصلیٰ کے نیچے سے اشرفی نکلنا:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جلد 21 صفحہ 218 پر لکھتے ہیں:

www.dawateislami.net

ہاں (دستِ غیب اور مصلّٰی کے نیچے سے اشرفی نکلنا) صحیح ہے مگر اس عملداری میں کمیاب بلکہ نایاب ہے۔ دستِ غیب کے نہایت درجہ کا حاصل اب صرف فتوح ظاہرہ ووسعت رزق ہونا ہے۔ پھر اگر دست غیب اس طرح ہو کہ **جن کو تابع** کر کے اس کے ذریعہ سے لوگوں کے مال معصوم منگوائے جائیں تو **اشد سخت حرام کبیرہ** ہے اور اگر **سفلیات** سے ہو تو **قریب بکفر** اور **علویات** سے ہو تو خود یہ شخص مارا جائے گا یا کم از کم پاگل ہو جائے گا یا سخت امراض و بلایا میں گرفتار ہوا **اعمال علویہ کو ذریعہ حرام بنانا ہمیشہ ایسے ثمرے لاتا ہے**۔ اور اس کے حرام قطعی ہونے میں کیا شبہہ ہے۔

قال اللہ تعالٰی (یعنی اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا)

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ ۲، البقرۃ ۱۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ

اور اگر کسی دوسرے کی ملک معصوم نہ لائی جاتی ہو بلکہ خزانہ غیب سے اس کو کچھ پہنچایا جائے یا مال مباح غیر معصوم اور وہ جن کہ مسخر کیا جائے مسلمان ہو نہ کہ شیطان، اور اعمال علویہ سے ہو نہ کہ سفلیہ سے اور اسے منگا کر مصارف محمودہ یا مباحہ میں صرف کرے، نہ کہ معاذ اللہ حرام و اسراف میں، تو یہ عمل جائز ہے، اور جو اس طریقے سے ملے اس کا صرف کرنا بھی جائز کہ جس طرح کسب حلال کے اور طُرق (طریقے) ہیں اسی طرح ایک طریقہ یہ بھی ہے۔

جن کی دی ہوئی رقم کا حکم:

اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پوچھا گیا کہ ایک عورت کے اوپر جن آتا ہے اور وہ علانیہ اُس کو دیکھتی

www.dawateislami.net

ہے اور وہ اُس کے پاس آ کر روپے وغیرہ نوٹ دے کر جاتا ہے تو آیا اُس نوٹ اور روپے کو صرف کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور استعمال میں لانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جواباً ارشاد فرمایا: وہ جن جو کچھ اُس عورت کو دیتا ہے اس کا لینا حرام ہے کہ وہ زنا کی رشوت ہے۔ درمختار میں ہے: **مایدفعہ متعاشقان رشوۃ** یعنی آپس میں معاشقہ کرنے والے جو کچھ دیں وہ رشوت میں شمار ہے۔ اگر وہ لینے پر مجبور کرے لے کر فقراء پر تصدّق کر دیا جائے اپنے صَرف میں لانا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج۲۳، ص۵۶۶)

جنات کو قابو کرنا

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنّ کو قابو کر لیا:

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''گذشتہ شب ایک زبردست جِنّ میری طرف بڑھا تاکہ میری نماز توڑ دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا۔ میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں حتّٰی کہ کل صبح ہوتے ہی تم سب اسے دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی یہ دعا یاد آئی: ''اے اللہ! مجھے معاف فرما دے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے اس جِنّ کو ناکام و نامراد لَوٹا دیا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد وموضع الصلاۃ، الحدیث ۵۴۱، ص۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو گھڑوں میں بند کر دیا:

حضرت موسیٰ بن نصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جہاد کے لئے سمندر کے راستہ سے چلے یہاں تک کہ وہ سمندر کی تاریکی میں پہنچے اور کشتیوں کو ان کے رخ پر چلتا ہوا چھوڑ دیا۔ اچانک انہوں نے کشتیوں میں کھٹکھٹانے کی آوز سنی جب دیکھا تو سبز رنگ کے مہر لگے ہوئے گھڑے نظر آئے۔ ان میں سے ایک گھڑا اٹھالیا تو اس کی مہر توڑنے سے ڈر گئے۔ فرمایا: اس کو نیچے سے سوراخ کرو جب گھڑے کا منہ ایک پیالے کے برابر ہو گیا تو ایک چیخنے والے نے چیخ ماری: ''اللہ عزوجل کی قسم! اے اللہ کے نبی! میں واپس نہیں آؤں گا۔'' یہ سن کر حضرت موسیٰ بن نصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ''یہ تو ان شیطانوں میں سے ہے جن کو حضرت سلیمان بن داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام نے قید کیا ہے۔'' پھر حکم دیا کہ گھڑے کے اس سوراخ کو بند کر دیا جائے۔ پھر اچانک کشتی پر ایک آدمی دکھائی دیا جو گھور رہا تھا اور ان کو دیکھ کر کہہ رہا تھا اللہ کی قسم تم لوگ وہی ہو اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تم سب کو غرق کر دیتا۔

(لقط المرجان، فی خوف الجن من الانس، ص ۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا جنات انسان کو تکلیف دے سکتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات انسان کو دو طرح سے تکلیف دیتے ہیں:

(1) اس کے جسم سے باہر رہتے ہوئے،

(2) اس کے جسم میں داخل ہو کر

www.dawateislami.net

﴿1﴾ جسم سے باہر رہ کر تکلیف دینا

پیدائش کے وقت بچے کی رونے کی وجہ:

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اِبنِ آدم کا جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کی پیدائش کے وقت شیطان اس کو مس کرتا (یعنی چھوتا) ہے اور شیطان کے مس کرنے سے وہ بچہ چیخ مار کر روتا ہے ماسوا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے بیٹے کے۔''

(صَحِیحُ الْبُخَارِیُ، کتاب احادیث الانبیاء، الحدیث ۳۴۳۱، ج۲، ص۴۵۳)

طاعون کیا ہے؟

حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت طعن اور طاعون سے ہلاک ہوگی۔'' عرض کی گئی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! طعن کے بارے میں تو ہم نے جان لیا مگر یہ طاعون کیا ہے؟'' فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنّات کے نیزوں کی چبھن ہے، ان کا مارا ہوا شہید ہے۔''

(اَلْمُسْنَدُ لِلْاِمَامِ اَحْمَدَ بنِ حَنبَل، مسند ابی موسی الاشعری، الحدیث ۱۹۵۴۵، ج۷، ص۱۳۱)

فیض القدیر میں ہے: ''یہ اس لئے ہے کہ (محصن کے لئے) زنا کی حد رجم (یعنی پتھر مار مار کر قتل کر ڈالنا) ہے لہٰذا جب حد قائم نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جنات کو

www.dawateislami.net

مسلط کر دیتا ہے جو اِن کو قتل کر دیتے ہیں۔‘‘

(فَیْضُ الْقَدِیْر، حرف الھمزہ، الحدیث ۴۰۲، ج۱، ص۳۴۳)

(2) جنات کا جسم میں داخل ہو کر نقصان پہنچانا

جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا بھی قراٰن واحادیث سے ثابت ہے،

سورۃ البقرۃ میں ہے:

لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط (پ۳، البقرہ ۲۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (اَلْمُتَوَفّٰی ۶۷۱ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ’’یہ آیت اس شخص کے انکار کے فساد پر دلیل ہے جو یہ کہتا ہے کہ انسان کو پڑنے والا دورہ جن کی طرف سے نہیں اور گمان کرتا ہے کہ یہ طبیعتوں کا فعل ہے اور شیطان انسان کے نہ تو اندر چلتا ہے اور نہ اسے چھوتا ہے۔‘‘

(اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرْاٰنِ، سُوْرَۃُ البقرۃ، تحت الآیۃ ۲۷۵، ج۲، ص۲۶۹)

پیٹ سے جن نکلا

حضرتِ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس اپنے بیٹے کو لائی اور عرض گزار ہوئی: ’’یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.dawateislami.net

والہ وسلم! میرے بیٹے کو جنون عارض ہوتا ہے اور یہ ہم کو تنگ کرتا ہے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ اس نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے پلے کی طرح کوئی چیز نکلی۔ (مُسْنَدُالدَّارِمِیُ ،الحدیث ۱۹، ج ۱، ص ۲٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے دشمنِ خدا نکل جا

حضرتِ سیِّدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئی اور کہا: ''اس کو کچھ جنون ہے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''اے دشمن خدا نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔'' پھر وہ بچہ ٹھیک ہو گیا۔

(مُسْنَد اَحْمَد، مسند الشامیین ،الحدیث ۱۷۵۷٤، ج٦، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زندگی بھر دوبارہ نہ آیا

حضرتِ سیِّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے طائف کا عامل بنایا تو کوئی چیز آ کر مجھے نماز میں ستاتی تھی حتی کہ مجھے پتہ نہیں چلتا تھا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ میں مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آنے کا مقصد دریافت

www.dawateislami.net

فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! نماز میں مجھے کوئی چیز آ کر ستاتی ہے حتی کہ مجھے پتا نہیں چلتا کہ میں نماز میں کیا پڑھ رہا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ شیطان ہے، قریب آؤ۔'' میں آپ کے قریب گیا اور اپنے قدموں کے بل بیٹھ گیا۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں اپنا لعابِ اقدس ڈالا اور فرمایا: ''اے اللہ کے دشمن نکل جا۔'' آپ نے تین بار یہ عمل کیا اور فرمایا: ''اب تم اپنے کام پر جاؤ۔'' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھے اپنی زندگی کی قسم اس کے بعد وہ مجھ میں نہیں آیا۔'' (سُنَنُ ابْنُ مَاجَه ، کتاب الطب ،الحدیث ۳۵٤۸، ج٤، ص۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تندرست ہوگیا

حضرتِ سیِّدنا وازع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے ساتھ میرا مجنون بیٹا یا بھانجا ہے، میں اس کو آپ کے پاس لاؤں گا تاکہ آپ اس کے لیے اللہ عزوجل سے دعا کریں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اجازت عطا کردی۔ میں اس کے پاس گیا وہ اس وقت اونٹوں کے پاس تھا، میں نے اس کے سفر کے کپڑے اتارے اور اس کو اچھے کپڑے پہنائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو رسول اکرم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے فرمایا اس کو میرے قریب کرو اور اس کی پشت میری طرف کردو۔ پھر آپ نے اوپر اور نیچے اس کے کپڑوں کو پکڑ کر اٹھایا حتی کہ میں نے اس کی بغل کی سفیدی دیکھی اور آپ اس کی پشت پر مارتے رہے اور فرمایا: ''اللہ کے دشمن نکل!'' تب وہ لڑکا تندرست آدمی کی طرح دیکھنے لگا، جبکہ پہلے اس طرح نہیں دیکھتا تھا۔ پھر پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو اپنے سامنے بٹھا کر دعا کی اور اس کے چہرے پر دستِ شفقت پھیرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اس دعا کے بعد کوئی شخص خود کو اس پر فضیلت نہیں دیتا تھا۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِدُ، الحدیث ١٤١٤٩، ج٨، ص٥٥٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کبھی کوئی چیز نہیں بُھولا

حضرتِ سیِّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے قرآن مجید بھولنے کی شکایت کی تو آپ نے میرے سینہ پر دستِ پُرانوار سے ضرب لگائی اور فرمایا: ''اے شیطان! عثمان کے سینہ سے نکل جا۔'' اس کے بعد میں کبھی اس چیز کو نہیں بھولا جس کو میں یاد رکھنا چاہتا تھا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر، الحدیث ٨٣٤٧ ج٩، ص٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

جنات انسان کو اغوا بھی کرتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کثیر روایات سے ثابت ہے کہ جنات انسان کو اغوا بھی کرتے ہیں۔ چند حکایات ملاحظہ ہوں:

ایک یہودیہ کا بچہ اغوا ہو گیا

ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی عورت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں روتی ہوئی حاضر ہوئی اور یہ اشعار پڑھنے لگی:

بِاَبِیْ اَفْدِیْکَ یَانُوْرَ الْفَلَکِ　　لَیْتَ شَعْرِیْ اَیُّ شَیْئٍ قَتَلَکْ

غِبْتَ عَنِّیْ غَیْبَۃً مُوْحِشَۃً　　اَتُرٰی ذِئْبٌ یَھُوْدِیٌّ اَکَلَکْ

اِنْ تَکُنْ مَیْتًا فَمَا اَسْرَعَ مَا　　کَانَ فِیْ اَمْرِ اللَّیَالِیْ اَجَلَکْ

اَوْ تَکُنْ حَیًّا فَلَا بُدَّ لِمَنْ　　عَاشَ اَنْ یَّرْجِعَ مِنْ حَیْثُ سَلَکْ

ترجمہ: (۱) اے میرے چاند (یعنی میرے بیٹے) میرا باپ تم پر فدا، کاش! مجھے تیرے قاتل کا علم ہوتا۔

(۲) تیرا مجھ سے یوں اوجھل ہونا وحشت ناک ہے، کیا تجھے یہودی بھیڑیا کھا گیا ہے۔

(۳) اگر تو فوت ہو چکا ہے تو راتوں رات تیرا یہ مرجانا کسی قدر جلد ہوا ہے، اگر تو فوت ہو چکا ہے تو تیری خاطر میری راتیں کس بھیانک طریقہ سے کٹیں گی۔

www.dawateislami.net

(۴) اگر تو زندہ ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ جہاں سے چلا تھا جیتے جی وہیں پلٹ آ۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس سے پوچھا کہ ''اے عورت! تجھے کیا صدمہ پہنچا ہے؟'' عرض کرنے لگی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرا بچہ میرے سامنے کھیل رہا تھا کہ اچانک غائب ہوگیا، اس کے بغیر میرا گھر ویران ہوگیا ہے۔''

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ عزوجل میرے ذریعے تمہارے بچے کو لوٹا دے تو کیا تم مجھ پر ایمان لے آؤ گی۔'' عورت بولی: ''جی ہاں! مجھے انبیاء کرام حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم، حضرتِ سَیِّدُنا اسحٰق اور حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے حق ہونے کی قسم! میں ضرور ایمان لے آؤں گی۔''

رَحْمَۃٌ لِّلعٰلَمِین، شفیع المذنبین، اَنِیس الغریبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اٹھے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر دیر تک دعاء مانگتے رہے۔ جب دعا مکمل ہوئی تو بچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے موجود تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بچے سے پوچھا کہ ''تم کہاں تھے؟'' بولا کہ ''میں اپنی ماں کے سامنے کھیل رہا تھا کہ اچانک ایک کافر جن میرے سامنے آیا اور مجھے اٹھا کر سمندر کی طرف لے گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعاء مانگی تو اللہ عزوجل نے ایک مومن جن کو اس پر مسلط کر دیا جو جسامت میں اس سے بڑا اور طاقتور تھا۔ اس نے مجھے کافر جن سے چھین کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیا اور اب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے حاضر ہوں، اللہ

www.dawateislami.net

عزوجل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر رحمت نازل فرمائے۔'' وہ عورت یہ واقعہ سنتے ہی کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

(بحرالدموع،الفصل السادس والعشرون صفات التائبین والعباد الصالحین،ص ۱۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیثِ خُرافہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (عجیب) واقعہ سنایا تو ان میں سے ایک نے عرض کی: ''گویا یہ بات حدیثِ خُرافہ ہے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا تم جانتی ہو کہ خُرافہ کون تھا؟'' پھر خود ہی فرمانے لگے: ''خُرافہ قبیلہ عُذْرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانہ جاہلیت میں جنّات نے قید کرلیا۔ وہ طویل عرصہ ان میں رہا۔ پھر انہوں نے اسے آزاد کر کے انسانوں کی طرف روانہ کردیا۔ اس نے وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے تھے۔ پھر لوگ ہر عجیب بات کے بارے میں یہ (محاورۃً) کہنے لگے: ''یہ تو حدیثِ خُرافہ ہے۔''

(الشمائل المحمدیہ والخصائص المصطفویہ للترمذی ،ص ۱۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کئی سال تک غائب رہے

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو اُن کو

www.dawateislami.net

جِنّات نے **اِغواء** کرلیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً تشریف لائے تو امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اِس سلسلے میں دریافْت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھے جِنّات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے بعد **مسلمان جِنّات** نے (اُن جِنّات سے) جہاد کیا اور ان میں سے بَہُت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کرلیا۔ انہوں نے مجھ سے میرا دین دریافت کیا۔ میں نے کہا: ''اسلام۔'' **مسلمان جِنّات** آپَس میں کہنے لگے کہ یہ ہمارے دین پر ہے اِس کو قید کرنا مناسِب نہیں۔ پھر اُنہوں نے مجھے اختیار دیا کہ چاہے میں ان کے پاس قِیام کروں یا اپنے اَہل وعِیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کرلیا تو وہ **جِنّات** مجھے **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً لے آئے۔

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب الخامس والثلاثون، ص۷۶ ملخّصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اغوا ہونے والی لڑکی

حضرتِ سیِّدُنا نضر بن عمرو حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ہمارا ایک کنواں تھا۔ میں نے اپنی بیٹی کو ایک پیالہ دیکر پانی لینے کے لئے بھیجا۔ بہت دیر گزر گئی مگر وہ لوٹ کر نہ آئی۔ ہم نے اس کو بہت تلاشا مگر ناکام رہے یہاں تک کہ ہمیں اس کے ملنے کی امید نہ رہی۔ اللہ عزوجل کی قسم! میں ایک رات اپنے

www.dawateislami.net

سائبان کے نیچے بیٹھا تھا کہ مجھے دور سے ایک سایہ نظر آیا۔ جب وہ سایہ تھوڑا قریب ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ میری ہی بیٹی تھی۔ میں نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے لہجے میں پوچھا: ''تم میری ہی بیٹی ہو؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں! میں آپ کی بیٹی ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''بیٹی! تم کہاں تھی؟'' اس نے کہا: ''آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ایک رات کنویں پر بھیجا تھا، وہاں سے مجھے ایک جن نے پکڑ لیا اور مجھے اڑا لے گیا۔ میں اس کے پاس اس وقت تک رہی کہ اس کے اور جنوں کی ایک جماعت کے درمیان جنگ واقع ہوئی تو اس جن نے میرے ساتھ عہد کیا کہ اگر وہ ان پر غلبہ پانے میں کامیاب ہو گیا تو وہ مجھے آپ کے پاس واپس لوٹا دے گا۔ چنانچہ وہ کامیاب ہوا اور مجھے آپ کے پاس لوٹا دیا۔ میں نے اپنی بیٹی کو ذرا غور سے دیکھا تو اس کا رنگ سانولا ہو چکا تھا اور اس کے بال کم ہو گئے اور انتہائی کمزور دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس کی صحت بحال ہو گئی۔ اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کا پیغام بھیجا تو ہم نے اس کا نکاح کر دیا۔ اس جن نے اپنے اور اس لڑکی کے درمیان ایک علامت مقرر کر رکھی تھی کہ جب اسے ضرورت پڑے تو اس جن کو بلا لے جب اس کا شوہر اس لڑکی کو دیکھتا تو وہ شک کرتا کہ وہ کسی کو اشارہ کر رہی ہے اور اسے برا بھلا کہتا۔ ایک مرتبہ اس نے اپنی بیوی سے کہا: ''تو شیطان جن ہے انسان نہیں ہے۔'' اس لڑکی نے اس مقررہ علامت کے ذریعہ اشارہ کیا تو اسکے شوہر کو ایک پکارنے والے نے آواز دی: ''اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ اگر تو اس کی طرف بڑھا تو میں تیری آنکھیں پھوڑ دونگا میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے اس کی

www.dawateislami.net

حفاظت کی ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی اپنے دین کے اعتبار سے اس کی حفاظت کرتا رہوں گا۔'' تو اس جوان نے کہا تو ہمارے سامنے کیوں نہیں آتا ہم بھی تو تمہیں دیکھیں؟ اس نے کہا یہ ہمارے لئے مناسب نہیں کیونکہ ہمارے باپ دادا نے ہمارے لئے تین چیزوں کا سوال کیا تھا۔

۱۔ ہم خود تو دیکھ سکیں لیکن کوئی ہمیں نہ دیکھے۔

۲۔ ہم سطحِ زمین کے نیچے رہیں۔

۳۔ ہمارا ہر ایک بڑھاپے سے اپنے گھٹنوں تک پہنچ کر دوبارہ جوان ہو جائے۔

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا ،رقم ۱۱۰،ج ۲،ص ۴۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عاشق جن نے اغوا کرلیا

حضرتِ سیِّدنا ابو سعد عبد اللہ بن احمد بغدادی ازجی رحمۃ اللہ علیہ القوی فرماتے ہیں کہ میری 16 سالہ بیٹی جس کا نام فاطمہ تھا۔ ایک مرتبہ وہ کسی کام سے چھت پر چڑھی تو اس کو کوئی اٹھا کر لے گیا۔ میں حضور سیِّدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا بیان کر کے مدد چاہی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''آج کی رات تم کرخ کے جنگل کی طرف جاؤ۔ پانچویں ٹیلے کے پاس جا کر زمین پر اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ کر بیٹھ جاؤ اور خط کھینچنے کے وقت یہ کہنا بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نِیَّۃِ عَبْدِالْقَادِر (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) پھر جب تھوڑی رات آجائے گی تو

www.dawateislami.net

تمہارے پاس جنوں کا گروہ آئے گا۔جن کی صورتیں مختلف ہوں گی ،تم ان سے مت ڈرنا۔اور جب صبح ہوجائے گی تو اس وقت ان کا بادشاہ تمہارے پاس ایک لشکر کے ساتھ آئے گا تم سے تمہارا مطلب پوچھے گا تم انہیں کہہ دینا کہ مجھے عبدالقادر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور اس سے اپنی لڑکی کا حال بیان کرنا۔

چنانچہ میں مذکورہ مقام پر گیا اور جو کچھ مجھے آپ نے حکم دیا تھا اس کے موافق عمل کیا۔مجھ پر ڈراؤنی شکل والی صورتیں گزریں لیکن کسی کو مجال نہ تھی کہ اس دائرہ کے قریب آئے جو میں نے اپنے گرد کھینچ رکھا تھا۔رات بھر جنات کے آنے جانے کا سلسلہ جاری رہا حتی کہ ان کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اس کے ساتھ بھی جنات کا ایک گروہ تھا۔وہ آکر دائرہ کے پاس کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: ''اے انسان تمہاری کیا حاجت ہے؟'' میں نے کہا: ''مجھے شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔'' تب وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور دائرہ سے باہر بیٹھ گیا۔اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے اور کہا: ''تمہارا کیا مسئلہ ہے؟'' تب میں نے اپنی لڑکی کا حال بیان کیا۔اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ''یہ کام کس نے کیا ہے؟'' انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک جن کو پکڑ کر لائے۔جس کے ساتھ وہ لڑکی تھی اور بتایا گیا کہ یہ چین کا جن ہے۔اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کس چیز نے اس پر ابھارا کہ قطب کی رکاب کے نیچے چوری کرو۔اس نے حقیقتِ حال بتاتے ہوئے کہا: ''میں نے اس کو دیکھا اور اس کی محبت میرے دل میں آئی۔'' بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔میری بیٹی میرے حوالے کر دی گئی۔میں نے اس سے کہا کہ میں نے آج کی

www.dawateislami.net

رات کا سا معاملہ کبھی نہیں دیکھا، پھر پوچھا: ''تم غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس قدر فرمانبرداری کرتے ہو۔'' اس نے کہا: ''ہاں بے شک وہ اپنے گھر بیٹھے ہمارے جنوں کو دیکھتے ہیں حالانکہ وہ جنات بہت دور کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ جب کسی قطب کو مقرر کرتا ہے تو اس کو جن و اِنس پر غلبہ دیتا ہے۔''

(بهجة الاسرار ،ذكر فصول من كلامه مرصعا...الخ،ص ١٤٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قتل کا بدلہ لینے کے لئے اغوا کرلیا

حضرتِ سیِّدنا **شاہ ولی اللہ** مُحدِّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ القوی ایک بار مشغولِ تلاوتِ قرآن تھے کہ ایک **سانپ** نظر آیا آپ نے اُسے مار ڈالا۔ دراصل وہ **سانپ** نہیں بلکہ **جِنّ** تھا چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد **جِنّ** آئے اور شاہ صاحِب کو اُٹھا کر لے گئے اور اُن کو **جنّات** کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ مُدَّعی نے بادشاہ کے رُوبرُو فریاد کی کہ شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔ ہم خون کا بدلہ خون چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے جب تصدیق کر لی کہ واقعی شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ نے **سانپ** کی شکل میں گُزرنے والے **جِنّ** کو مار دیا ہے تو وہ شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا حُکم صادر کرنے والا ہی تھا کہ وہاں موجود ایک بُوڑھے **جِنّ** نے کہا، میں نے **تاجدارِ مدینہ**، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنا ہے، ''جس کا قتل کرنا جائز نہ ہو مگر وہ اَیسی قوم کی وَضع میں ہو جس کا قتل کیا جانا جائز ہے تو اُسے اگر کوئی قتل

www.dawateislami.net

کردے تو اُس کا خون مُعاف ہے''۔چُونکہ مُدَّعی **جِنّ** صاحِب کا فرزند **سانپ** کی شَکْل میں تھا اور **سانپ** کو مار دینا جائز ہے اس لئے شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو **سانپ** سمجھ کر مار دیا ہے لہٰذا بَمُوجَبِ حدیث شاہ صاحِب رحمۃ اللہ علیہ پر قِصاص نہیں۔''یہ حدیثِ پاک سن کر **جِنّات** کے بادشاہ نے شاہ صاحِب کو باعِزّت بَری کردیا اور ان دونوں **جِنّات** نے شاہ صاحِب کو ان کی جگہ پر پہنچادیا۔

(جنات کی حکایات،ص۲۹بحوالہ اَلتَحرِیر الاَفخَم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات انسانوں کو قتل بھی کرتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح انسان کے ہاتھوں انسان قتل ہوجاتا ہے اسی طرح **بعض اوقات** جنات بھی انسانوں کو قتل کرڈالتے ہیں، چند روایات ملاحظہ ہوں:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جنوں نے قتل کیا

حضرتِ سیِّدنا ابن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: حضرت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے استنجاء کے دوران جب پہلو پر سہارا لیا تو انتقال کر گئے۔دراصل انہیں جنّوں نے قتل کیا اور یوں کہا:''ہم نے آلِ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا، ہم نے اسے دل کی طرف تیر مارا، ہمارا نشانہ خطا نہ ہوا۔''

(المعجم الکبیر،الحدیث ۵۳۵۹، ج۶،ص۱۶)

www.dawateislami.net

بدکار انسانوں کو قتل کرنے والے جنات

امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ **فَیضانِ سنّت** کے باب ''آدابِ طعام'' میں صفحہ نمبر **161** پَر تحریر فرماتے ہیں کہ بعض اوقات مسلمان جِنّات بدکار انسانوں کو سزائیں بھی دیتے ہیں چُنانچِہ ابنِ عقیل ''کتابُ الفُنون'' میں فرماتے ہیں، ہمارا ایک مکان تھا جو بھی اس میں رہتا اور رات قِیام کرتا تو صُبْح کو اُس کی **لاش** ہی ملتی! ایک مرتبہ ایک مغرِبی مسلمان آیا اور اُس نے اِس مکان کو پسند کر کے خرید لیا۔ وہاں رات بسر کی اور صُبْح کو بِالکل صحیح وسلامت رہا۔ اِس بات سے پڑوسیوں کو تعجُّب ہوا۔ وہ شَخْص اس گھر میں کافی عرصہ تک مقیم رہا پھر کہیں چلا گیا۔ جب اس سے (اس گھر میں سلامت رہنے کا سبب) پوچھا گیا تو اُس نے جواب دیا، جب میں اس گھر میں رات گزارتا تو عِشاء کی نَماز کے بعد قراٰنِ کریم کی تِلاوت کیا کرتا۔ ایک بار ایک **پُر اَسرار نوجوان** نے کُنوئیں سے باہَر نکل کر مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا، ڈریئے مت مجھے بھی کچھ قراٰنِ کریم سکھایئے۔ چُنانچِہ میں اُسے قراٰنِ کریم سکھانے لگا۔ میں نے اُس سے پوچھا، اِس گھر کا کیا قِصّہ ہے؟ اُس نے بتایا، ہم **مسلمان جِنّات** ہیں ہم قراٰنِ پاک کی تِلاوت بھی کرتے ہیں اور نَماز بھی پڑھتے ہیں۔ **اِس گھر میں اکثر و بیشتر شرابی اور بدکار لوگ رہنے کیلئے آئے اِس لئے ہم نے گلا گھونٹ کر اُن کو مار ڈالا۔** میں نے اس سے کہا، رات میں آپ سے ڈر لگتا ہے، برائے کرم! دن میں تشریف لایا کریں، اُس نے کہا، ٹھیک ہے۔

www.dawateislami.net

چُنانچِہ وہ دن میں کُنویں سے باہَر آتا اور میں اُسے پڑھاتا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ **جِنّ** مجھ سے قراٰن سیکھ رہا تھا کہ ایک عَمَلِیّات کرنے والا مَحَلّے میں آیا اور صدائیں لگانے لگا۔ ''میں سانپ کے ڈسنے، نظرِ بد اور آسیب کا دم کرتا ہوں'' اُس **جِنّ** نے کہا، یہ کون ہے؟ میں نے کہا، یہ جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ **جِنّ** بولا، اسے میرے پاس بُلاؤ، لہٰذا میں گیا اور اُسے بُلا لایا۔ **یکا یک وہ جِنّ چھت پر ایک بَہُت بڑا اَژدھا بن گیا!** اُس عامِل نے دَم کیا تو وہ اَژدھا تڑپنے لگا یہاں تک کہ گھر کے درمیانی حصّے میں گر پڑا۔ اُس **عامل** نے (سانپ سمجھ کر) اسے پکڑ کر اپنی زَنْبیل (ٹوکری) میں بند کر دیا میں نے اُسے مَنْع کیا تو کہنے لگا، یہ میرا شکار ہے میں اس کو لے جاؤں گا۔ میں نے اسے ایک اشرفی دی تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد اُس اَژدھے نے حَرَکت کی اور پہلی والی شَکْل میں ظاہِر ہوا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا پڑ گیا تھا! میں نے اس سے پوچھا، تمہیں کیا ہو گیا؟ **جِنّ** نے جواب دیا **عامِل** نے اَسمائے مبارَکہ پڑھ کر دَم کیا جس سے میری یہ حالت ہوئی، مجھے زندہ بچنے کی اُمّید نہ تھی۔ جب تم کُنویں میں چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ مغرِبی مسلمان کا کہنا ہے، میں نے رات میں **چیخ** کی آواز سنی تو میں گھر چھوڑ کر دُور چلا گیا۔

(لقط المَرجان فی احکام الجان، تحمل الجن العلم عن الانس...الخ، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سنسنی خیز حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ بسا

www.dawateislami.net

اوقات مذاق مہنگا پڑ جاتا ہے۔ غالباً اُس جِنّ نے اَژدھا بن کر اُس عامِل کو چھیڑنے کی کوشش کی تھی کہ دیکھو یہ کیا کرتا ہے مگر وہ عامِل اپنے فن میں کامل نکلا اور اُس نے اَسمائے مبارَکہ پڑھ کر ایسا دَم کیا کہ اس بے چارے **جِنّ** کو جان کے لالے پڑ گئے لہٰذا کسی کو کمزور سمجھ کر چھیڑنا نہیں چاہئے نیز پتا چلا کہ **گناہوں کی نُحُوست کے سبب دُنیا میں بھی بلائیں اور آفتیں آسکتی ہیں** جیسا کہ اُس آسیب زدہ مکان میں آنے والے شرابیوں اور بدکاروں کو جِنّات گلا گھونٹ کر مار دیتے تھے اِس سے گھروں میں فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو عبرت حاصِل کرنی چاہئے کہ کہیں دُنیا میں بھی گناہوں کی پاداش میں کوئی **جِنّ** مُسلَّط نہ ہو جائے! نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ **عبادت و تِلاوت سے بَلائیں ٹلتی ہیں**۔ جیسا کہ اُس **پُر اَسرار مکان** کے جِنّ نے نَمازی و تِلاوت کرنے والے مسلمان کی شاگردی اختیار کر لی۔ لہٰذا اپنے گھر کو نَمازوں، تِلاوتوں اور نعتوں سے آباد رکھئے اور فلموں، ڈِراموں، گانے باجوں کی نُحُوستوں سے دور رہئے، **اِنْ شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہوں گی۔ گناہوں کی عادتوں سے نَجات اور عبادت کی تربیَّت کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آخِرت کے عظیم ثوابات کے ساتھ ساتھ **اِنْ شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیوی آفات وبَلِیّات سے نَجات کا بھی سامان ہوگا۔

www.dawateislami.net

خودکشی یا قتل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی **مجلسِ** مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ہمیں ایک مکتوب موصول ہوا جس میں ایک ماں کی طرف سے کچھ یوں تحریر تھا:

''**میرا** ایک بیٹا تھا جو پنج وقتہ نَماز کا پابند تھا اور اس کے چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی بھی تھی۔ اسے **عملیات** وغیرہ کا بہت شوق تھا۔ وہ مختلف وظائف پڑھتا رہتا۔ بارہا ایسا ہوا کہ وہ رات کے وقت قبرِستان چلا جاتا اور ساری رات کوئی عمل کرتا رہتا۔ ایک روز صُبح جب ہم سو کر اٹھے تو یہ دیکھ کر میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا کہ میرا بیٹا اپنے بستر پر ہی موت سے ہم کنار ہو چکا تھا۔ اُس کے گلے میں چادر کا **پھندا** تھا جس سے لگتا تھا کہ اُس نے **خودکُشی** کر لی ہے۔ حالانکہ بظاہر اُسے کوئی پریشانی نہ تھی۔

اُس کی تدفین کے بعد سے کچھ **حیرت انگیز واقعات** دیکھنے میں آرہے ہیں کہ میرا وہ مرحوم بیٹا کبھی بستر پر لیٹے ہوئے، تو کبھی اسکوٹر پر بیٹھے ہوئے تو کبھی گھر میں کھڑے ہوئے نظر آتا ہے۔ لیکن جب ہم اسے آواز دیتے ہیں تو وہ غائب ہو جاتا ہے۔ ہم سب انتہائی پریشان ہیں کہ آخر یہ کیا مُعاملہ ہے؟ کیا میرا بیٹا زِندہ ہے؟ اور اگر مر چکا ہے تو **دوبارہ نظر آنے کی کیا حقیقت ہے؟**

www.dawateislami.net

امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ نے کچھ اس طرح جواب ارشاد فرمایا کہ آپ کے مکتوب سے لگتا ہے، (کہ آپ کے بیٹے نے) کسی **جِنّ** کو قابو کرنے کیلئے عملیّات و وظائف کئے ہوں گئے اور تابع کرنے میں ناکام رہے ہوں گے یا قابو کر لینے کے بعد کوئی خطا ہوگئی ہوگی اور وہ **جِنّ** آزاد ہوگیا پھر مشتعِل ہوکر اُس **جِنّ** نے آپ کے بیٹے کو قتل کردیا۔ اب وہ **جِنّ** بیٹے کے رُوپ میں آکر آپ کو پریشان کررہا ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلمُ وَ رسولُہٗ اعلم** عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انسانوں کے ہاتھوں قتل ہونے والے جنات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جس طرح جنات انسان کو قتل کرتے ہیں اسی طرح بعض اوقات جنات کو خود انسان کے ہاتھوں جامِ موت پینا پڑتا ہے، چند حکایات ملاحظہ ہوں:

طالبِ علم کے ہاتھوں قتل ہونے والا جن

ایک طالبِ علم سفر کررہا تھا کہ راستے میں ایک شخص اس کے ساتھ ہوگیا۔ جب وہ اپنی منزل کے قریب پہنچا تو اس شخص نے طالبِ علم سے کہا: میرا تجھ پر ایک حق اور ذمہ ہے، میں ایک **جن** ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے۔'' طالبِ علم نے پوچھا: ''کیا کام ہے؟'' جن نے کہا: ''جب تو فلاں گھر میں جائے گا تو وہاں تمہیں ایک سفید مرغ ملے گا اس کے مالک سے پوچھ کر اس کو خرید لینا اور اسے ذبح کردینا۔'' طالبِ علم

www.dawateislami.net

نے کہا: ''اے بھائی! مجھے بھی تم سے ایک کام ہے۔'' جن نے پوچھا: ''وہ کیا؟'' طالب علم نے کہا: ''جب شیطان سرکش ہوجائے اور جھاڑ پھونک وغیرہ کچھ فائدہ نہ دے اور آدمی کو پریشان کردے تو اس کا کیا علاج ہے؟'' جن نے علاج بتایا: ''چھوٹی دُم والے بارہ سنگے کی کھال اتاری جائے اور جن کے اثر والے آدمی کے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں پر مضبوطی سے باندھ دی جائے پھر سداب بری (ایک قسم کا کالا دانہ جس کو عورتیں نظر بد اتارنے کے لئے جلاتی ہیں۔) کا تیل لے کر اس کی ناک کے داہنے نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ ڈال دیا جائے تو اس کا جن مرجائے گا، پھر کوئی دوسرا جن بھی اس کے پاس نہیں آئے گا۔''

وہ طالب علم کہتا ہے کہ جب میں اس شہر میں داخل ہوا تو اس مکان میں آیا۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ بڑھیا کے پاس واقعی ایک مرغ ہے۔ میں نے اس سے بیچنے کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کردیا۔ بہرکیف میں نے اس کو کئی گنا قیمت میں خرید لیا۔ جب میں خرید چکا تو جن نے دور سے مجھے شکل دکھائی اور اشارہ سے کہا اس کو ذبح کردے۔ میں نے وہ مرغ ذبح کردیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے مرد اور عورتیں باہر نکل آئے اور مجھے مارنے لگے اور مجھے جادوگر قرار دینے لگے۔ میں نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا: ''نہیں! میں جادوگر نہیں ہوں۔'' انہوں نے مجھ سے شکوہ کیا کہ جب سے تم نے اس مرغ کو ذبح کیا ہے ہماری لڑکی پر جن نے حملہ کردیا ہے۔ یہ سن کر میں نے ان سے چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی ایک کھال اور سداب بری کا تیل منگوایا۔ جب میں نے جن کا بتایا ہوا وہی عمل کیا تو وہ جن چیخ پڑا: ''کیا میں نے تمہیں یہ عمل اپنے خلاف بتلایا تھا۔'' جب اس لڑکی کی ناک میں تیل کے قطرے ڈالے گئے تو وہ جن اسی

www.dawateislami.net

وقت مر گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو شفا عطا فرمائی۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ما یعتصم به منهم ،ص ١٦٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک جن کی ہلاکت

لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک کشمیری اسلامی بھائی رہتے تھے۔ان لوگوں کے خاندان میں جائیداد کے معاملات کی وجہ سے آپس میں خوب ٹھنی ہوئی تھی۔ کسی عامل کی فراہم کردہ معلومات کی بنا پر اُن کا کہنا کچھ یوں تھا کہ **ہمارے** کسی مخالف نے کالا جادو (ایسا جادُو یا منتر جو شیطان کی مدد سے کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کیا جائے۔) کروا کر چند غیر مسلم **سرکش جنّات** ہم پر مسلّط کروا دیئے تھے۔وہ ہمیں طرح طرح سے ستاتے رہتے۔ہم نے علاج کی بہت کوششیں کیں مگر ناکام رہے۔ بالآخر تنگ آ کر ہم اپنا آبائی شہر چھوڑ کر لیاقت آباد باب المدینہ کراچی میں آن بسے۔مگر عملیّات کے ذریعے ہونے والے پریشان کن سلسلے یوں ہی جاری رہے۔

ہمیں کڑی آزمائش کا سامنا تھا۔بِالخُصوص سب سے چھوٹے بھائی پر ایک **غیر مسلم جنّ** ظاہر ہوتا اور تکالیف دینے کے ساتھ ساتھ دھمکیاں بھی دیتا۔ہم مالی اور جانی دونوں قسم کے نقصانات سے دوچار رہوئے۔مَثَلاً ایک دن ہمارے خالو فیکٹری میں کام کر رہے تھے کہ اچانک اوپر سے کوئی تیز دھار چیز ان پر آ گری اور ان کا جسم دو

www.dawateislami.net

حصوں میں تقسیم ہوگیا۔اسی طرح بغیر کسی بیماری اور ظاہری سبب کے والد صاحب کا بھی انتقال ہوگیا اور والدہ بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔انہی پریشانیوں میں 8 سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ایک خوش آئند بات یہ ہوئی کہ اس دوران ہمارا گھرانا **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا اور تمام اہلِ خانہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ سے مُرید ہوکر **عطاری** بھی بن گئے۔

ایک دن گھر والوں میں سے کوئی چھوٹے بھائی کے علاج کے لئے ایک عامل کو لائے۔اُس نے جیسے ہی چھوٹے بھائی کے سامنے علاج کی غرض سے فتیلہ (یعنی دُھونی کا دھاگہ) جلایا **ایک جنّ** انتہائی غصے کے عالم میں میرے بھائی پر ظاہر ہوا اور اس عامل کو اٹھا کر زور سے دیوار پر مارا۔وہ کافی دیر تک بیہوش رہا۔جب اُسے ہوش آیا تو اس نے فوراً واپسی کی راہ لی۔عامل سے دو دو ہاتھ کرنے کے بعد اب وہ **جنّ** ہیبت ناک انداز میں گھر والوں کی طرف بڑھا تو گھر والوں کی خوف کے مارے چیخیں نکل گئیں۔اچانک وہ جن رُک گیا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا (روشنی کی وجہ سے) اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔پھر اس نے کسی سے **بات چیت** شروع کردی۔کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔گھر والے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے کہ آخر یہ کس سے باتیں کر رہا ہے؟ **جنّ** بولا کون ہو تم؟ **الیاس قادری** (مدظلہ العالی).....اچھا..... **"پیر"** ہو ان کے! ہاں ہاں! مجھے ان کے فُلاں رشتے دار نے بھیجا ہے.....ہاں ان کے خالو کو میں نے قتل کیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔اِس طرح وہ **سرکش جنّ** اپنے سیاہ کارناموں کی رُوداد سنا رہا تھا۔اس کی باتوں سے ہمیں لگا کہ شاید امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ رُوحانی طور پر

www.dawateislami.net

ہماری مدد کیلئے تشریف لے آئے تھے اور اُس جن سے کچھ سُوالات کررہے تھے جن کے وہ جوابات دے رہا تھا۔ پھر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے غالباً اُس سے اُس کا مذہب دریافت فرمایا جس پر اُس نے بتایا کہ میں غیر مسلم ہوں۔

پھر ایسا محسوس ہوا جیسے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اسے سمجھا رہے ہوں کیونکہ وہ خاموشی سے سر ہلا رہا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے انداز میں نرمی آتی گئی اور بالآخر **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ کی مَدَنی مٹھاس سے تر بتر دعوتِ اسلام سے متاثر ہوکر وہ **جنّ** کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا: مجھے اپنا مرید بھی بنالیں۔ یوں وہ ہاتھوں ہاتھ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ سے مُرید ہوکر **عطاری** بھی بن گیا اور وہاں سے چلے جانے کا وعدہ بھی کرلیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یوں ہمیں اس خوفناک صورتحال سے نَجات ملی اور بھائی کی طبیعت بھی بالکل ٹھیک ہوگئی۔ اس خوش کُن تبدیلی پر اہل خانہ نے سکھ کا سانس لیا۔ اگلی رات کا آخری پَہر تھا کہ ایک انتہائی **خوفناک چیخ** کی آواز سے سب گھر والوں کی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو بڑے بھائی بستر پر بیٹھے تھے خوف کے مارے ان کا پورا جسم بُری طرح کانپ رہا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی میں نے بہت ہی **بھیانک خواب** دیکھا کہ خوفناک شکلوں والے **جِنّات** کا ایک ٹولہ غضب ناک حالت میں بڑی تیزی کے ساتھ چلا آرہا ہے۔ ان کی پیشوائی کرنے والا جن تو مُغلّظات بھی بک رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تمہارے سارے گھر والوں کو ختم کردوں گا۔ تمہارے الیاس

www.dawateislami.net

قادری (مدظلہ العالی) کو بھی دیکھ لوں گا، بدھ کو عصر کے بعد میں پہنچوں گا اور تم میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔

یہ سن کر تمام اہلِ خانہ خوفزدہ ہوگئے۔ منگل کا دن جیسے تیسے گزر گیا۔ گھر والے انتہائی پریشان تھے کہ کیا کریں۔ بدھ کی صبح بڑے بھائی نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ رات خواب میں مجھے **غوثِ پاک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''گھبراؤ مت ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا، وہ جنّات تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خود آؤں گا۔'' یہ خواب سن کر گھر والوں کی ڈھارس بندھی اور خوشی خوشی سارے گھر کو سجایا اور خوشبوؤں سے بھی مَہکا دیا گیا۔

نمازِ عصر کے بعد ہم سب ایک جگہ جمع ہوگئے۔ ہم نے دیکھا کہ چھوٹا بھائی اچانک بے سُدھ ہو کر گر پڑا۔ پھر اس میں **جنّ** ظاہر ہوا اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ خوفناک آواز میں مُغلّظات بکتا ہوا خطرناک تیور کے ساتھ ہماری طرف بڑھا۔ خوف کے مارے ہمارا بُرا حال تھا مگر فرار کی راہیں مسدود تھیں، کیونکہ باہر جانے کے راستے پر جن قابض تھا۔ اچانک اس **غضبناک جنّ** کا رخ بیرونی دروازے کی طرف ہوگیا، ایسا محسوس ہوا کہ کوئی آرہا ہے۔ **جنّ** گرجا، اچھا تم ہو الیاس قادری، تم ہی نے میرے بھائی کو مسلمان کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ غیض وغضب کے عالم میں دروازے کی طرف لپکا مگر ایک دم رک گیا اور کہنے لگا: یہ تم نے ہاتھ کیوں باندھ لئے! کیا تمہارا ''**غوث**'' (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آنے والا ہے، دیکھ لوں گا اسے بھی۔'' یہ کہہ کر وہ دانت

www.dawateislami.net

پیتا ہوا جیسے ہی آگے بڑھا تو ایک دم ہوا میں اُچھلا اور بُری طرح سے زمین پر آ گرا۔ لگتا یوں تھا جیسے اس خوفناک جنّ کو کسی نے اُٹھا کر پچھاڑ دیا ہو۔ اب وہ زمین پر چت پڑا کراہ رہا تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر اس انداز میں ہاتھ رکھے ہوئے تھے جیسے بہت تیز روشنیاں اُس پر پڑ رہی ہوں۔ وہ بڑا بے چین اور اذیّت میں لگ رہا تھا۔ پھر وہ بُری طرح اچھلنے اور تڑپنے لگا، ایسا مَحسوس ہوتا تھا کہ اس کے جسْم میں آگ لگی ہوئی ہو۔ سارے گھر کے افراد مل کر بارگاہِ غوثیت میں یاغَوث المدد، **یاغَوث المدد** کی صدائیں بُلند کرنے لگے۔ غیر مسلم جن کی خوفناک چیخیں بُلند ہوتی چلی جارہی تھیں۔ جو جن کچھ دیر پہلے گرج برس رہا تھا، اب فریادیں کر رہا تھا، معافیاں مانگ رہا تھا، مجھے **معاف کردو**، مجھے **چھوڑ دو**، مجھے **مت جلاؤ**، میں **چلا جاؤں گا**، آئندہ کبھی **نہیں آؤنگا**، میں **جل** رہا ہوں مجھے چھوڑ دو۔ کچھ دیر وہ جن اسی طرح تڑپتا رہا پھر اس کی اچھل کود میں کمی آنے لگی اور ایسا لگا جیسے اس سرکش **غیر مسلم جن** کو غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جَلا دیا ہو۔ اس کے بعد چھوٹا بھائی (جس میں وہ جن ظاہر ہوا تھا) بے سُدھ ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد اس کی طبیعت خود بخود صحیح ہوگئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان ہمارے گھر میں امن ہے اور کبھی کسی جن نے ہمیں تنگ نہیں کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پھونک مارنے سے جن مرگیا

ایک دن **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیہ عام ملاقات فرما رہے تھے۔

www.dawateislami.net

ملاقات کے لئے آنے والے ایک پریشان حال اسلامی بھائی نے آپ کی بارگاہ میں کچھ یوں عرض کی: ''حُضُور پچھلے دنوں میں ایک اسلامی بھائی کو آپ کے پاس لے کر آیا تھا جس پر **جنّات** کے اثرات تھے آپ نے اُس پر دم فرمایا تو وہ ہاتھوں ہاتھ ٹھیک ہوگئے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَل وہ اسلامی بھائی تو ٹھیک ہوگئے مگر اُس **جِنّ** کے قبیلے کے **جنّات** مجھے طرح طرح سے تنگ کر رہے ہیں، وہ مجھے باقاعِدہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ہمارے بھائی کو **الیاس قادِری** (دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ) کے پاس کیوں لے گئے تھے؟ ان کے دَم کرنے سے ہمارا **بھائی مرگیا** ہے لہٰذا اب ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔'' یہ سن کر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ نے اس اسلامی بھائی پر بھی دم کیا اور تسلی دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عاجزی:

ایک بار جب کسی نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی بارگاہ میں آپ کی دُعا کی برکت سے **جِنّ** سے نَجات کی بہار سُنائی تو آپ نے بُزُرگانِ دین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے عاجزی کرتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا۔ ''یہ سب **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ہے ورنہ اگر کوئی ''**سرکش جنّ**'' سامنے آکر کھڑا ہوئے اور اَڑ جائے کہ کرلو میرا جو کرنا ہے۔ تو میں کیا کرلوں گا! بس بھائی! **ربّ** عَزَّوَجَلَّ راضی ہوجائے، راضی رہے، اُس کا کرم چاہئے۔''

www.dawateislami.net

سر کٹے جنات

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی جو **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مرید ہیں اور اپنے پیرومُرشد سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، ان کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے:

میری ایک شخص سے جان پہچان تھی۔ایک دن وہ اصرار کر کے مجھے ایک آدمی سے مِلوانے کے لئے لے گیا جسے وہ اپنا پیرومرشد کہتا تھا حالانکہ مذکورہ شخص نماز تک نہیں پڑھتا تھا۔اس کے نام نہاد عقیدت مندوں نے اس کے بارے میں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ یہ مدینے میں نماز پڑھتے ہیں۔بہرحال جب ہماری اس شخص سے ملاقات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ یہ شخص ننگے سر تھا، چہرے پر (خلافِ شرع) خشخشی داڑھی تھی۔اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور ہاتھوں کے ناخن بھی غیر معمولی حد تک بڑھے ہوئے تھے۔کمرے میں عجیب سی بدبو پھیلی ہوئی تھی جس سے مجھے وحشت سی ہونے لگی۔

وہ خود اپنے ہی منہ سے اپنے فضائل بتانے لگا کہ میرے پاس بڑی طاقت ہے، میرا مقام لوگ نہیں جانتے، اگر میں خود کو ظاہر کردوں تو لوگ اپنے مرشدوں کو چھوڑ کر میرے پاس جمع ہوجائیں۔اسی طرح متکبرانہ انداز میں نہ جانے وہ کیا کیا بولتا رہا۔پھر مجھ سے کہنے لگا کہ ''تم خوش نصیب ہو جو میرے پاس آنے کی سعادت مل گئی، مجھ سے مرید ہوجاؤ، ہوا میں اڑو گے اور پانی پر چلو گے۔''

میں اس کی خلافِ شرع وضع قطع اور متکبرانہ اندازِ گفتگو سے پہلے ہی بیزار

www.dawateislami.net

بیٹھا تھا۔اس کی یہ پیش کش مجھے سخت ناگوار گزری مگر میں نے اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے جواب دیا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ایک **پیرِ کامل** کا مرید ہوں۔'' اس پر وہ بلند آواز سے کہنے لگا:''میرے ہاتھ پر مرید ہو کر دیکھو تو پتہ چلے گا کہ کامل پیر کسے کہتے ہیں؟''اب تو میرے تن بدن میں گویا آگ سی لگ گئی کہ یہ جاہل و بے عمل آدمی جو شرعاً پیر بننے کا ہی اہل نہیں اتنا بڑھ چڑھ کر بول رہا ہے۔لہٰذا! میں نے اسے کھری کھری سنا دیں۔اس پر وہ غصے کے مارے کھڑا ہو گیا اور گرج دار آواز میں کہنے لگا:''تم نے ہماری بے ادبی کی ہے،تم ہمیں نہیں جانتے،اب اپنا انجام خود ہی دیکھ لو گے،نکل جاؤ اس دربار سے،ہماری ناراضگی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی۔''میں بھی یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل آیا کہ جو تیرا جی چاہے کر لینا،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میرا پیر کامل ہے۔**

اس رات تھکن کے باعث میں جلدی سو گیا۔میں گہری نیند میں تھا کہ کہ اچانک کسی نے مجھے جھنجھوڑ ڈالا، میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔اس وقت رات کے شاید ساڑھے تین بج چکے تھے۔اچانک میری نگاہ کمرے کے دروازے کی طرف اٹھی تو خوف کے مارے میری چیخ نکل گئی۔میرے سامنے 2 خوف ناک شکلوں والی **بلائیں** موجود تھیں۔ان کے سر چھت کو چھو رہے تھے۔کالے کالے **لمبے بال** پیروں تک لٹک رہے تھے اور **لمبے لمبے دانت** سینے تک باہر نکلے ہوئے تھے۔وہ بلائیں بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے مجھے غصے میں گھور رہی تھیں۔یکا یک دونوں بلائیں میری

www.dawateislami.net

طرف بڑھیں اور سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر انہوں نے میری گردن دبوچ کر مجھے زمین پر پٹخ دیا۔ ان کے جسم سے مُردار کی سی سَڑانڈ اور شدید **بدبو** آرہی تھی۔ پھر وہ دونوں پوری قوت سے میرا گلا دبانے لگیں، میرا دم گھٹنے لگا۔ میں نے گھر والوں کو مدد کے لئے پکارا۔ نہ جانے کیوں کمرے میں موجود گھر والے مزے سے سو رہے تھے۔ لگتا ایسا تھا کہ وہ میری آواز نہیں سن پا رہے۔

مجھے اپنے زندہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو میں نے کَلِمَۂ طَیِّبہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیرومرشد **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو یاد کرتے ہوئے ان کی بارگاہ میں استغاثہ بھی پیش کیا۔ خدا عزوجل کی قسم! میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے پیرومرشد، شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ وہاں تشریف لے آئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھ کر وہ خوفناک بلائیں جو غالباً اسی نام نہاد پیر نے عملیات کے ذریعے مجھ پر مسلط کی تھیں، گھبرا کر مجھ سے دور ہوگئیں۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے جلال کے عالَم میں تلوار کے ایک ہی وار میں دونوں بلاؤں کے سر قلم کر دیئے اور وہ نیچے گر کر تڑپنے لگیں، زمین اُن کے خون سے رنگین ہوگئی۔ پھر امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ میرے قریب آئے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی: بیٹا گھبراؤ مت، ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے جانے کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے حیرت انگیز طور پر ان خوفناک بلاؤں کی

www.dawateislami.net

لاشیں اور خون بھی غائب ہو گیا۔

صبح اس نام نہاد پیر کے دو عقیدت مند میرے پاس آئے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے میرا حال معلوم کرنے لگے۔ شاید ان کے پیر نے انہیں میرے متعلق معلومات کرنے بھیجا ہوگا اور یہ مجھے صحیح سلامت دیکھ کر حیران تھے۔ ادھر وہ نقلی پیر اپنی خوفناک بلاؤں کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غار کے جنات

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ تحریری بیان کچھ یوں ہے کہ ہم تمام گھر والے تقریباً **18** سال سے اپنے بھائی کی بیماری سے پریشان تھے۔ کبھی سر میں درد، کبھی پیٹ میں درد تو کبھی سر چکرانا الغرض انہیں کوئی نہ کوئی بیماری لاحق رہتی۔ کبھی کبھی تو ایسا لگتا تھا کہ بھائی پر آسیب کا سایہ ہے۔ بھائی نے بیزار ہو کر کئی بار **خودکشی** کرنے کا ارادہ کیا (معاذ اللہ عزوجل) مگر یہ سوچ کر وہ رک جاتے کہ والدین اور بچوں کا کیا ہوگا؟ ہم نے ان کے علاج کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، کئی ڈاکٹروں، پروفیسروں اور عاملوں کو دکھایا مگر سوائے پیسے گنوانے کے کچھ نہ ہوا۔ اسی چکر میں ہم مالی طور پر بھی برباد ہو گئے۔ ایک عامل کے کہنے پر ہم نے بھائی کو علاج کے لئے **''مری''** بھی بھیجا مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ اسطرح تقریباً 18 سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ بھائی پر جو **جنّ** تھا وہ ہمیں سونا اور لاکھوں روپے دینے کی آفر کرتا کہ جو تمہیں چاہئے وہ لے لو مگر اپنا یہ بھائی ہمیں دے دو۔

www.dawateislami.net

ہم تقریباً مایوس ہو چکے تھے کہ ایک دن بھائی نے خود ہی کہا کہ میرا علاج میرے مرشِد کے پاس ہے۔اس کا یہ کہنا تھا کہ ہم نے باب المدینہ (کراچی) کیلئے رختِ سفر باندھ لیا۔ جب ہم فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) پہنچے تو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اسی **آسیب** نے بھائی کو دھکا دے کر نیچے گرا دیا۔جس کی وجہ سے بھائی بیہوش ہو گیا۔

مغرب کی نماز کے بعد ہم امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتہم العالیہ کی خدمت میں بھائی کو جیسے تیسے لے کر حاضر ہوئے اور ملاقات کے لئے قطار میں لگ گئے۔قریب پہنچنے پر میں نے مرشدِ کریم کی خدمت میں عرض کی: ''حضور! ہم 18 سال سے پریشان ہیں، بھائی پر **آسیب** ہے، آپ دعا فرما دیجئے۔'' **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ نے بڑی شفقت فرمائی اور دعا کی۔اس کے بعد ہم واپس لوٹ آئے۔وہ **آسیب** چار روز غائب رہا۔ہم یہ سمجھے کہ اب اس سے جان چھوٹ گئی ہے۔لیکن پانچویں روز وہ پھر ظاہر ہو گیا۔اس وقت میں دوستوں میں بیٹھا تھا کہ میرا بیٹا مجھے بلانے آیا کہ ابو چچا کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ میں گھر کی طرف آتے ہوئے سوچنے لگا کہ شاید کراچی جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔بہرحال جب میں گھر پہنچا تو **جن** نے بھائی کی زَبان اور پیشاب بند کیا ہوا تھا۔اور وہ تکلیف سے تڑپ رہا تھا۔میں نے **آیۃ الکرسی** پڑھا ہوا تیل بھائی کے کانوں میں لگایا جس سے بھائی کو کچھ افاقہ ہوا۔

کچھ ہی دیر کے بعد بھائی نے اس آسیب کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور مجھ

www.dawateislami.net

سے کہا کہ مجھے مرشِد کریم نے جو تحفے دیئے ہیں وہ لا کر دو۔ میں نے اس کے کہنے کے مطابق وہ تبرکات اسے دے دیئے۔ بھائی نے وہ **تبرکات** ہاتھ میں لئے اور کہنے لگا: ''سب گھر والے ہٹ جاؤ، اب اس **جنّ** کی اور میری جنگ ہے۔'' چند ہی لمحوں بعد بھائی کہنے لگا **''جل تُو ایسے ہی جلے گا''** اس کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں ایسا لگا جیسے **جنّ** نے بھائی پر وار کیا ہے۔ جس بنا پر بھائی جھٹکے سے نیچے آن گرا مگر فوراً اٹھ کر **جنّ** سے کہنے لگا: ''اب میں اپنے پیر کو بُلاتا ہوں، 18 سال سے تو مجھے اذیت دیتا رہا ہے، آج میں رہوں گا یا تو!'' پھر بھائی جوش کے عالم میں چیخنے لگا: ''لو میرے مرشِدِ عطار آ گئے،..... کیوں بھاگ رہا ہے؟ .....اب بول کیا ہوا؟..... کیوں چِلّاتا ہے؟..... ہاں اب جلنے کیلئے تیار ہو جا، ہاں **''جل تو ایسے ہی جلے گا''** کچھ دیر بھائی اس طرح جوش میں بولتا رہا۔ پھر بھائی کی طبیعت بالکل صحیح ہو گئی۔

اس نے خوشی کے عالم میں بتایا کہ ''میری دھمکیوں کے باعث اس **جنّ** کی حمایت میں سینکڑوں **جنّات** ایک غار سے نکل نکل کر بڑے خوفناک انداز میں میری طرف بڑھنے لگے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اتنے میں، میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے مرشِد **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ تشریف لے آئے اور میرے سر پر دستِ شفقت رکھا اور جلال کے عالم میں دوسرے ہاتھ کا رُخ روکنے کے انداز میں جیسے ہی ان غضبناک جنات کے غول کی طرف کیا تو تمام **جنّات** خوفزدہ ہو کر دوڑتے ہوئے غار کی طرف پلٹے اور غار میں داخِل ہو گئے۔

www.dawateislami.net

جیسے ہی تمام **جنّات** اس غار میں داخل ہوئے تو غار میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور غار سے بھیانک چیخیں بُلند ہونے لگیں اور کچھ ہی دیر میں غار کے تمام جنّات جل کر راکھ ہوگئے۔ پھر **مرشدی عطّار** یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ **بیٹا گھبرانا نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات بھی انسانوں سے ڈرتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

انسان تو جنات سے ڈرتے ہی ہیں لیکن آپ حیران ہونگے کہ جنات بھی انسان سے ڈرتے ہیں۔

چھلانگ مار کر بھاگ نکلا

حضرتِ سیِّدنا مجاہد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک لڑکا آ کر کھڑا ہوگیا۔ میں اسے پکڑنے کیلئے بڑھا تو اس نے چھلانگ ماری اور دیوار کے پیچھے جا پڑا۔ میں نے اس کے گرنے کی آواز سنی۔ اس کے بعد وہ پھر کبھی میرے پاس نہیں آیا۔ پھر فرمایا: ''**جنات تم** (انسانوں) سے اسی طرح ڈرتے ہیں جس طرح تم جنات سے ڈرتے ہو۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی خوف الجن من الانس،ص ۱۸٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

شیطان ہم سے گھبراتا ہے:

حضرتِ سیّدنا مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ جتنا تم (انسانوں) میں سے کوئی شیطان سے گھبراتا ہے شیطان اس سے بھی زیادہ تم سے گھبراتا ہے لہٰذا جب وہ تمہارے سامنے آئے تو تم اس سے نہ گھبرایا کرو ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائے گا البتہ تم اس کے مقابلہ کیلئے تیار ہو جایا کرو تو وہ بھاگ جائے گا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی خوف الجن من الانس،ص۱۸٤)

وہ تم سے زیادہ ڈرتا ہے:

حضرتِ سیّدنا ابوشراعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں مجھے حضرت یحییٰ جزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ میں رات کے وقت گلیوں میں جانے سے ڈر رہا ہوں تو مجھ سے فرمایا: ''جس سے تم ڈر رہے ہو وہ اس سے زیادہ تم سے ڈرتا ہے۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی خوف الجن من الانس،ص۱۸٤)

حضرت سیدنا ابوالشیخ اصبہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ''**کتاب العظمۃ**'' میں حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ تم میں سے جس کے سامنے شیطان ظاہر ہو جائے تو وہ شیطان سے منہ نہ موڑے بلکہ اس کی طرف نظر جمائے رہے اس لئے کہ تمہارے ان (شیطان) سے ڈرنے سے زیادہ وہ تم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس سے ڈر جائے گا تو وہ اس پر سوار ہو جائے گا اور اگر ڈٹ جائے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔

حضرتِ سیّدنا مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش

www.dawateislami.net

آیا یہاں تک کہ میں نے شیطان کو دیکھا تو مجھے حضرتِ سیِّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان یاد آیا، چنانچہ میں ڈٹ گیا اور وہ مجھ سے ڈر کر بھاگ گیا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ۱۱۵۰، ص ۴۳۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان منہ کے بل گر جاتے:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر پہنچنے میں دیر ہوگئی۔ وہاں ایک عورت تھی جس کے پہلو میں شیطان بولتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ اس نے عورت سے جا کر کہا: اپنے شیطان سے کہو کہ وہ جا کر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر ہمیں لا کر دے کیونکہ وہی ہمارے سردار اور ہمارے معاملات درست کرنے والے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ وہ (جن) اس وقت یمن میں ہے عنقریب آ ہی جائے گا۔ قاصد تھوڑی دیر انتظار میں رکے رہے۔ آخر کار وہ (جن) اس عورت کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا: ''تم دوبارہ جاؤ اور حضرت امیر المومنین کے متعلق خبر دو کیونکہ وہ ہمارے سردار ہیں اور ان کی خبر میں تاخیر نے ہمیں بہت پریشان کر دیا ہے۔ شیطان نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی شان والے شخص ہیں جن کے قریب جانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی شیطان پیدا فرمائے جب بھی وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سنتے ہیں تو منہ کے بل گر جاتے ہیں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی جوز سؤال الجن عن الاحوال...الخ،ص ۱۹۲)

www.dawateislami.net

خوف زدہ جن

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح سے بیان ہے: الحمدللہ عزوجل مجھے چند اسلامی بھائیوں کے ساتھ اپنے پیرومرشد حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت اور ان سے مصافحہ کرنے کا شرفِ عظیم نصیب ہوا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں رات گئے تک ملاقات فرماتے رہے۔ جب سحری کے وقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ جانے لگے تو آپ نے اپنے گلے سے ہار اُتارا (جو کسی عقیدت مند نے آپ کو پہنایا تھا) اور چاہا کہ کسی اسلامی بھائی کو دے دیں تو دیوانے اس ہار کو لینے کے لئے لپکے۔ پھولوں سے جھڑنے والی چند پتیاں ہمارے ساتھ موجود ایک اسلامی بھائی کے ہاتھ میں بھی آئیں جو انہوں نے بڑی عقیدت سے اپنی بائیں جیب میں رکھ لیں۔

واپسی پر ہمارا ارادہ ٹھٹھہ شریف میں حضرت سیدنا عبداللہ شاہ اصحابی رضی اللہ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دینے کا تھا۔ لہٰذا نمازِ فجر ادا کر کے ہم ٹھٹھہ شریف کے لئے روانہ ہوگئے۔ جب ہم مزار شریف میں داخل ہوئے تو ہماری نظر مزار کے احاطے میں موجود ایک نوجوان پر پڑی جو بری طرح چِلّا رہا تھا۔ ہمیں یہ سب کچھ بڑا عجیب لگا مگر ہم خاموش رہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نوجوان نے (معاذ اللہ عزوجل) صاحبِ مزار کو گالیاں دینا شروع کردی۔ یہ ہمارے لئے ناقابلِ برداشت تھا۔

وہ اسلامی بھائی جن کے پاس پھولوں کی پتیاں بطورِ تبرک موجود تھیں، کہنے

www.dawateislami.net

لگے: ''ایسا لگتا ہے اس نوجوان پر کسی خبیث جن کا غلبہ ہے لہٰذا اس کے ساتھ الجھنا بیکار ہے، میں اسکا علاج کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد انہوں نے پھول کی پتیاں اس نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے اِنہیں کھا لینے کی درخواست کی۔ پھول کی پتیاں دیکھتے ہی وہ نوجوان ڈر کے مارے بھاگ کھڑا ہوا اور زور زور سے کہنے لگا: ''نہیں میں یہ نہیں کھاؤں گا، میں مر جاؤں گا، میں مر جاؤں گا۔'' اس وقت ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا نام لیتے ہوئے یہ کہا: ''یہ الیاس قادری کے ہار کی پتیاں ہیں۔'' اس کے بعد وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ ہم اپنی قسمت پر رشک کرنے لگے کہ اللہ عزوجل کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسا **''کامل پیر''** عطا فرمایا جس سے نسبت رکھنے والی پھول کی پتی میں بھی ایسی تاثیر آگئی کہ جن خوفزدہ ہوکر بھاگ کھڑا ہوا۔

ڈرپوک جن

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک بار (بابُ المدینہ کراچی) میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیہ عام ملاقات فرمارہے تھے۔ دریں اثنا پنجاب سے آئے ہوئے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی (جو کافی عرصے سے **آسیب زدہ** تھے) یکا یک اِس طرح چیخنے لگے: مجھے چھوڑ دو! میں چلا جاؤں گا، مجھے مت مارو، مجھے **آپ** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے شہزادہ حُضُور مدظلہ العالی نے بھی بہُت مارا ہے، میں اب نہیں آؤنگا، مجھے چھوڑ دو۔'' **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیہ نے اس پر اپنی پُرجَلال نگاہ ڈالی اور چیخ وپکار

www.dawateislami.net

کرنے سے سختی سے منع کیا، وہ زور سے چیخا: ''مجھے مُعاف کردو، میں جارہا ہوں، مجھے مُعاف کردو، میں جارہا ہوں۔'' یہ کہتے کہتے وہ اسلامی بھائی نیچے گر پڑے اور وہ **جنّ** وہاں سے فرار ہوگیا اور یہ عمر رسیدہ بزرگ ٹھیک ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّات سے نہ ڈریئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جیسا کہ اگلے صفحات میں گزرا کہ جنات انسان کو ڈراتے ہیں بلکہ اِغوا کرکے بھی لے جاتے ہیں اور بعض اوقات قتل بھی کرڈالتے ہیں۔لیکن ہر **جن** اغوا یا قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، جِنّات کی مُتَعَدَّد اَقسام آگے بیان ہوئیں۔ بیشتر **جِنّات** انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ایسے بھی **جِنّات** ہوتے ہیں جو لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں۔کافی **جنّات** انسانوں کے گھروں اور ان کی چھتوں پر رہائش پذیر بھی ہوتے ہیں مگر وہ سَتاتے نہیں ہیں۔جس طرح انسانوں میں، بہادُر اور ڈرپوک ہر طرح کے اَفراد ہوتے ہیں اِسی طرح **جِنّات** میں بھی ہوتے ہیں۔بہرحال **جنات** سے ڈرنا نہیں چاہئے، جو ڈرتا ہے اُس کو عام طور پر زیادہ ڈرایا جاتا ہے اور جو ہمّت والا ہوتا ہے اُس سے خود **جنّ** بھی ڈر جاتے ہیں۔اگرچہ بعض **جِنّات** بَہُت طاقت ور ہوتے ہیں۔خُصوصاً **جِنّات** کی ایک قِسم ''**عِفرِیْت**'' یہ سب سے خطرناک مانی جاتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو یہ کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔(ماخوذ از ''جنات کی حکایات''، ص۳۰)

www.dawateislami.net

امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی تلقین:

شہزادۂ عطار الحاج مولانا ابو اُسید احمد عبید رضا العطاری المدنی مدظلہ العالی نے ایک بار کچھ اس طرح ارشاد فرمایا کہ میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ ہمارے گھر کے برابر والے پلازہ کی چھت سے کوئی شخص گر کر انتقال کر گیا۔ اس کے بارے میں مشہور ہو گیا کہ **اسے جنات نے مارا ہے**۔ چنانچہ ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔ ہم بھی خوفزدہ ہو گئے۔ جب بابا (یعنی **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہم العَالِیہ) کو معلوم ہوا تو آپ نے ہم دونوں بھائیوں کو بُلایا اور ہماری ہمت بندھائی اور مزاحاً یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر کبھی کسی **جنّ** سے تمہارا سامنا ہو جائے تو مجھے یہ سننے کو نہ ملے کہ **جنّ** پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا اور آپ لوگ آگے آگے، بلکہ میں یہ سُنوں کہ **جنّ** آگے آگے بھاگ رہا تھا اور آپ دونوں اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

محافظ فرشتے:

حضرتِ **سیِّدُنا مُجاہِد** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہر انسان پر مُحافِظ فِرشتے مؤکّل ہیں جو سَونے جاگنے کی حالت میں **جِنّات** اور حشراتُ الْارض (یعنی کیڑے مکوڑوں) سے انسان کی حِفاظت کرتے ہیں اگر کوئی ستانے والی چیز آتی ہے تو اُس کو ہٹا دیتے ہیں مگر جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِجازت دے۔''

www.dawateislami.net

جنات کے شر سے بچنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جنات سے حفاظت کے لئے اِن اُمور کا اختیار کرنا بے حد مفید ثابت ہوگا، ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(۱) اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا

(۲) تلاوتِ قرآن کریم

(۳) ذِکرُ اللہ کی کثرت

(۴) اذان دینا

(۵) اس کلمہ کو سو مرتبہ پڑھنا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

(۶) جنات اور جادو سے حفاظت کیلئے چند اَوراد

(۷) جنات سے حفاظت کے چند وظائف

(۸) چکنائی والی چیزیں جلد دھوڈالئے

(۹) گھر میں لیموں رکھئے

(۱۰) گھر میں سفید مُرغا رکھ لیجئے

(۱۱) تعویذاتِ عطاریہ کا استعمال

www.dawateislami.net

﴿1﴾ اللہ تعالٰی کی پناہ طلب کرنا

جنات کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالٰی کی پناہ طلب کی جائے۔قرآن پاک میں ہے:

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ0 (پ۹، الاعراف ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان :اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

حضرتِ سیّدنا سلیمان بن صرد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتی کہ ان میں ایک کا چہرہ سرخ ہوگیا تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسے کلمے کا علم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ چلا جائے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم یعنی میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(صحیح مسلم،کتاب البر والصلة،باب فضل من یملك نفسه...الخ،الحدیث ۲۶۱۰،ص۱۴۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ تلاوتِ قراٰن کریم

مومن جنات کا بسیرا:

امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: تم اپنے گھروں کے لئے قرآن پاک کا کچھ حصہ ذخیرہ کرلو اس لئے کہ جس گھر میں **قرآن کی تلاوت** کی جائے گی وہ گھر والوں کے لئے مانوس بن جائے گا اور اس کی خیر و برکت بڑھ جائے گی اور اس میں **مومن جن** رہائش اختیار کریں گے اور جب اس گھر میں تلاوت نہیں کی جائے گی تو وہ گھر اسکے رہنے والوں پر وحشت بن جائے گا اور اس کی خیر و برکت بھی کم ہو جائے گی اور اس میں **کافر جنات** بسیرا کرلیں گے۔

(کنز العمال ،کتاب المعیشۃو العادات ،الحدیث ٤١٥١٨،ج ١٥ ، ص١٦٧)

جنات بھاگ گئے:

حضرت ابو خالد الوالبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قافلے کیساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانے کے لئے نکلا۔ میرے ساتھ میرے گھر والے بھی تھے ۔ہم ایک جگہ پر پہنچے اور میرے گھر والے میرے پیچھے تھے تو میں نے بچوں کے چیخنے کی آواز سنی۔ میں نے بلند آواز سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو کسی چیز کے گرائے جانے کی آواز سنی ۔ میں نے بچوں سے (ان کے چیخنے کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں شیطانوں نے پکڑا اور ہمارے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ جب آپ نے **بلند آواز سے قرآن پڑھا** تو وہ ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکر مایعتصم به منهم،ص١٥٢)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یوں تو پورا **قرآن** ہی مجموعۂ فیض ہے لیکن چند سورتوں اور آیات کا خصوصیت سے روایات میں ذکر آیا ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) آیۃ الکرسی

(۲) یٰسین شریف

(۳) سورۂ مؤمنون کی آخری آیات

(۴) سورۂ مؤمن کی ابتدائی آیات

(۵) سورۃ البقرۃ

(۶) سورۂ آل عمران

(۷) سورۃ الاعراف

(۸) سورۂ حشر کی آخری آیات

(۹) سورۂ اخلاص

(۱۰) معوذتان (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

(۱) آیۃ الکرسی پڑھنا

محافظ مقرر ہو جائے گا:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے رمضان کی زکوۃ

www.dawateislami.net

کی حفاظت میرے ذمے لگائی۔ایک شخص آیا اور غلہ کو بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے نبی پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس لے جاؤں گا۔اس نے مجھے پیش کش کی کہ میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ان سے نفع دے گا۔میں نے کہا:''وہ کونسے کلمات ہیں؟''تو کہنے لگا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ آیت پڑھا کرو"اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ "حتی کہ آیت ختم کی،تو بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبح تک ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔

جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے استفسار فرمایا:''تمہارے قیدی نے رات کیا کیا؟''میں نے عرض کی:''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم!اس نے مجھے ایک چیز سکھائی اور اسکا گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ساتھ فائدہ دے گا۔آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے پوچھا:''وہ کیا ہے؟''میں نے کہا:اس نے مجھے بتایا کہ جب میں بستر پر آؤں تو آیۃ الکرسی پڑھا کروں اسکا گمان تھا کہ صبح تک میرے پاس شیطان نہیں آئے گا اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا۔''یہ سن کر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''اس نے تیرے ساتھ سچ بولا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے اور وہ شیطان تھا۔''

(صحیح البخاری،کتاب الوکالۃ،باب اذا وکل رجلا فترك...الخ،الحدیث ۲۳۱۱،ج۲،ص۸۲ملخّصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عفریت سے حفاظت:

حضرتِ سیِّدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِ

www.dawateislami.net

قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اورانہوں نے کہا کہ عفریت جنوں میں سے ہے جو آپ کے ساتھ مکر (عیاری) کرتا ہے لہٰذا آپ جب بھی اپنے بستر پر تشریف لے جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکرمایعتصم به منهم،ص۱۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوفرشتے صبح تک حفاظت کریں گے:

حضرتِ سیِّدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ''جوشخص اپنے بستر پر ٹیک لگاتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے گا تو اس کے لئے دوفرشتے مقرر کردیئے جائیں گے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکرمایعتصم به منهم،ص۱۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پھلوں کونقصان پہنچانے والے جنات:

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات اپنے باغ کی طرف گئے تو وہاں شوروغل سنائی دیا۔آپ کی زبان سے بے ساختہ نکلا: ''یہ کیا معاملہ ہے؟'' آپ کو ایک جن کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا: ''ہمیں دوطرفہ کلہاڑی نے تکلیف پہنچائی ہے لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ میں اس باغ کے پھلوں کونقصان پہنچاؤں،تم اس

www.dawateislami.net

باغ کو ہمارے لئے حلال کردو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ مطالبہ مان لیا۔ دوسری رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ شور وغل سنا اور کہنے لگے: یہ کیا معاملہ ہے؟'' ایک جن نے جواب دیا: ''ہمیں دوطرفہ کلہاڑی نے تکلیف پہنچائی ہے، لہٰذا ہم نے ارادہ کیا کہ ہم تمہارے ان پھلوں کو نقصان پہنچائیں تم ان پھلوں کو ہمارے لئے حلال کردو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' اور اس سے دریافت کیا: ''کیا تم ہمیں ایسی چیز کے بارے میں نہیں بتاؤ گے جو ہمیں تم سے نجات دے دے؟'' اس جن نے کہا: ''وہ آیۃ الکرسی ہے۔''

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ١١٢٦، ص٤٢٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھجوریں کھانے والے جن:

حضرتِ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا کھجوروں کا باغ تھا۔ میں ان کی دیکھ بھال کیا کرتا، مجھے ایسا لگا جیسے کھجوریں روز بروز کم ہو رہی ہوں۔ چنانچہ میں نے رات کے وقت اس پر پہرہ دینا شروع کردیا۔ اسی دوران بالغ لڑکے سے مشابہ ایک چوپایہ مجھے نظر آیا۔ اس نے مجھے سلام کیا۔ میں نے اس کے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا: ''تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان؟'' میرے استفسار پر اس نے بتایا: ''میں جنوں میں سے ہوں۔'' میں نے کہا: ''مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ۔'' جب اس نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا تو اس کا ہاتھ کتے کی طرح تھا جس پر بال اُگے ہوئے

www.dawateislami.net

تھے۔ میں نے پوچھا: ''کیا جن ایسے ہوتے ہیں؟'' وہ کہنے لگا: جنات میں مجھ سے بھی طاقتور جن موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: ''تم جو کچھ کر رہے تھے اس کام پر تمہیں کس چیز نے ابھارا؟ وہ کہنے لگا: ''مجھے پتہ چلا کہ تمہیں صدقہ کرنا بہت پسند ہے، لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ میں بھی تمہاری کھجوروں تک رسائی حاصل کروں۔'' میں نے اس سے دریافت کیا: ''وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں تم سے بچا سکتی ہے؟'' اس نے کہا: ''آیت الکرسی۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح کے وقت جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا (اور رات کا ماجرا سنایا) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خبیث (شیطان) نے سچی بات کہی۔'' (کتاب العظمۃ، ذکر الجن و خلقھم، الحدیث ۱۱۰٤، ص ٤٢٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان احمق گدھے کی طرح بھاگ جائے گا:

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک جن سے مڈبھیڑ ہوئی تو انہوں نے اسے پچھاڑ دیا۔ جن نے ان سے فریاد کی کہ مجھے ایک موقع اور دو تو آپ نے اسے دوبارہ موقع دیا۔ دوبارہ مقابلہ ہوا تو آپ نے اسے پھر چاروں شانے چت کر دیا اور فرمایا: ''میں تیری کمزوری اور چہرے کی اڑی ہوئی رنگت کو دیکھ رہا ہوں تیری دونوں کلائیاں کتے کی کلائیوں کی طرح ہیں تو مجھے جنوں میں سے لگتا ہے، کیا تو جن

www.dawateislami.net

ہی ہے؟'' اس نے گھگھیا کر کہا: نہیں! اللہ عزوجل کی قسم! میں ان میں سے نہیں ہوں، میں تو مضبوط پسلیوں والا ہوں، لیکن آپ مجھے تیسری مرتبہ پھر موقع دیں، اگر آپ نے مجھے زمین پر گرا دیا تو میں آپ کو ایک مفید چیز سکھاؤں گا۔ اس کی درخواست پر آپ نے اسے دوبارہ موقع دیا اور حسبِ سابق پچھاڑ دیا۔ پھر فرمایا: ہاں! اب تُو مجھے وہ شے سکھا دے۔ اس نے کہا: کیا آپ'' آیۃ الکرسی'' پڑھتے ہیں؟ فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا: ''آپ اس کو گھر میں پڑھیں تو شیطان احمق گدھے کی طرح اس گھر سے بھاگ جائے گا اور صبح تک اس میں داخل نہیں ہوگا۔''

لوگوں میں سے کسی نے حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''وہ صحابی کون تھے؟'' فرمایا: ''عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کون ہوسکتا ہے۔''

(المعجم الکبیر، الحدیث ۸۸۲۶، ج۹، ص۱۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) یٰسین شریف

تمام چراغ بجھ گئے:

حضرتِ سیّدنا احمد بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب ایک مرتبہ ایسے راستے سے گزرے جہاں جن، بھوت کا بسیرا تھا حالانکہ وہ دوسروں کو اس راستے سے گزرنے سے روکا کرتے تھے۔ والدِ محترم کا بیان ہے: میں وہاں سے گزر رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک عورت دکھائی دی جو پیلے رنگ کے کپڑے

www.dawateislami.net

پہنے ایک تخت پر بیٹھی تھی۔اس کے اردگرد چراغ جل رہے تھے۔اس عورت نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً یٰسین شریف پڑھنا شروع کردی۔ جیسے ہی میں نے سورۂ یسین پڑھنا شروع کی تمام چراغ بجھ گئے۔وہ عورت مجھ سے کہنے لگی:''اے اللہ کے بندے! یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا؟''اس طرح میں اس سے محفوظ رہا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ١١٠٦، ص ٤٢٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان اندھا ہوگیا:

حضرتِ سیِّدنا ثعلبہ بن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:''ایک مرتبہ میں نے سحری میں پینے کے لئے کچھ پانی رکھا مگر جب میں سحری کے وقت پانی لینے کے لئے گیا تو وہاں کچھ نہ تھا۔دوسرے دن میں نے دوبارہ پانی رکھا اور اس پر یٰسین شریف پڑھی۔ جب سحری کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا کہ پانی اسی طرح رکھا ہوا ہے جبکہ شیطان اندھا ہوکر گھر کے اردگرد چکر لگا رہا ہے۔''

(مکائد الشیطان لابن ابی الدنیا، رقم١١،ج٤،ص٥٣٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳)سورۂ مؤمنون کی آخری آیات

مرگی والے کا علاج:

حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک

www.dawateislami.net

(مرگی والے) کے کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہوگیا۔ رسول اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ میں نے عرض کی: ''میں نے ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۱۵) آخر سورت تک (یعنی مکمل سورت) تلاوت کی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی مؤمن شخص اس آیت کو کسی پہاڑ پر تلاوت کرے تو وہ بھی ٹل جائے۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عبداللّٰہ بن مسعود، الحدیث ۵۰۲۳، ج۴، ص۳۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) سورۂ مؤمن کی ابتدائی آیات صبح تک حفاظت کی جائے گی:

حضرتِ سیِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت سورۂ مؤمن کی آیات ﴿حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ (پ۲۴، المؤمن: ۱ تا ۳)﴾ اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا

www.dawateislami.net

اس کی ان کے ذریعے صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ و آیۃ الکرسی، الحدیث ۲۸۸۸، ج ٤، ص ٤٠٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) سورۃ البقرۃ کی قراءت

(1) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ، بیشک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ البقرہ پڑھی جائے۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ ...الخ، الحدیث ۷۸۰، ص ۳۹۳)

(2) حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ امامُ الْعابِدین، سلطانُ السّاجِدین، سیِّدُ الصّالحین، سیِّدُ المرسلین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں پڑھیں تو وہ اسے کفایت کریں گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحہ و خواتیم...الخ، الحدیث ۸۰۷، ص ٤٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) اور حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک اللہ

www.dawateislami.net

تعالیٰ نے آسمان وزمین بنانے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں سے دو آیتیں اتاریں جن سے سورۃ البقرۃ کو ختم کیا تو جس گھر میں یہ دونوں آیتیں تین راتیں پڑھی جائیں وہاں شیطان نہیں رہتا۔''

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی آخر سورۃ البقرۃ، الحدیث ۲۸۹۱، ج٤، ص٤٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے گا تو اس دن نہ اسکے قریب شیطان آئے گا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اور اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف دہ چیز ظاہر نہ ہوگی اور اگر انہی آیتوں کو کسی مجنون پر پڑھا جائے (یعنی دم کیا جائے) تو اس کو جنون سے افاقہ ہوجائے گا۔ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، الحدیث ۳۳۸۳، ج۲، ص ٥٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) حضرتِ سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: شریر جن کیلئے سورۂ بقرہ کی ان دو آیتوں سے زیادہ سخت اور کوئی آیت نہیں ہے:

www.dawateislami.net

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جِلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں۔

(۶) سورۂ آل عمران

جان بچ گئی:

حضرت سیدنا حمزہ زیات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں کوفہ جانے کے ارادے سے نکلا۔ رات کی تاریکی نے مجھے ایک ویران عمارت میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ ابھی میں وہیں تھا کہ دو خبیث جن میرے پاس آئے۔ ان میں سے

www.dawateislami.net

ایک نے اپنے رفیق سے کہا: ''یہ حمزہ زیات ہے جو کوفہ کے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔'' یہ سن کر وہ کہنے لگا: اچھا، اللہ عزوجل کی قسم! میں اسے ضرور قتل کروں گا۔'' جب میں نے اس کے خطرناک ارادے دیکھے تو میں نے سورۂ ال عمران کی یہ آیت پڑھی:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (پ۳، ال عمران ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا

اور کہا: ''میں اس پر گواہ ہوں۔'' یہ سن کر وہ دوسرے جن سے کہنے لگا: ''تیرا ناس ہو، اب ذلیل وخوار ہو کر صبح تک اس کی حفاظت کرو۔''

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم ،الحدیث ۱۱۰۷، ص ۴۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) سورۃ الاعراف

حضرتِ سیّدنا سعد بن اسحاق بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 54 ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ﴾ نازل ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت حاضر ہوئی جو نظر تو نہیں آتی تھی لیکن اتنا معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عربی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے پوچھا: ''تم لوگ کون ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ہم جنات ہیں مدینہ منورہ سے نکل چکے ہیں

www.dawateislami.net

اور ہمیں یہاں سے اسی آیت نے نکالا ہے۔‘‘

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکرمایعتصم به منهم،ص۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) سورۂ حشر کی آخری آیات

70 ہزار فرشتے حفاظت کریں گے:

حضرتِ سیِّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’جو شخص تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر سورۂ حشر کی آخری آیتیں تلاوت کرلے تو اللہ تعالٰی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے جو اس سے جن وانس کے شیطانوں کو دھکا دیتے رہیں گے اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک۔‘‘

(لقط المرجان فی احکام الجان،ذکرمایعتصم به منهم،ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھجوریں چُرانے والے جن:

حضرتِ سیِّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے گھر میں کھجوریں خشک کرنے کے لئے ایک جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ آپ کو کھجوروں کی تعداد میں کچھ کمی محسوس ہوئی۔ جب رات کے وقت آپ نے اس کی نگرانی فرمائی تو اچانک آپ کو وہاں ایک شخص دکھائی دیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ’’تم کون ہو؟‘‘ وہ کہنے لگا: ’’میں

www.dawateislami.net

جن ہوں، ہم نے ادھر کا رُخ اس لئے کیا کہ ہمارا توشہ ختم ہوگیا تھا، چنانچہ ہم نے آپ کی کچھ کھجوریں لے لیں۔ لیکن اگر اللہ عزوجل نے چاہا تو تمہیں کھجوریں کم نہیں پڑیں گی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''اگر تم (جن ہونے کے دعویٰ میں) سچے ہو تو مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ۔'' اس نے آپ کو اپنا ہاتھ دکھایا جس پر کتے کے بازوؤں کی طرح کے بال تھے۔ آپ نے استفسار فرمایا: ''تم ہماری جتنی کھجوریں لے چکے ہو وہ تم پر حلال ہیں، کیا تم مجھے اس افضل ترین عمل کے بارے میں نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعہ انسان جنوں سے پناہ حاصل کرسکیں۔'' تو اس نے جواب دیا: ''وہ سورۂ حشر کی آخری آیات ہیں۔ (الدرالمنثور، ج۸، الحشر، تحت الآیۃ ۲۱، ص۱۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھ لیجئے

حضرتِ سیِّدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھ لے تو اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہوگی۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر مایعتصم به منهم، ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(۱۰) معوذتان (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے حتی کہ معوذتان (یعنی سورہ الفلق اور الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے کر باقی کو چھوڑ دیا۔

(سنن الترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، الحدیث ۲۰۶۵، ج ٤، ص ۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بسم اللہ شریف کی طاقت

حضرتِ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے اور آپس میں فضائل قرآن پر مذاکرہ کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک صحابی نے کہا: ''سورۂ توبہ کا آخری حصہ افضل ہے۔'' دوسرے صحابی نے کہا: ''سورۂ بنی اسرائیل کا آخری حصہ افضل ہے۔'' ایک تیسرے صحابی نے کہا: ''سورۂ کٓهٰیٰعٓصٓ اور طٰهٰ افضل ہیں۔'' اسی طرح سے ہر ایک نے اپنے اپنے علم کے مطابق مختلف اقوال بیان کئے اور ان حضرات میں حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا ''اے امیر المومنین! آپ لوگوں نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے عجیب وغریب فضائل کو کیسے بھلا دیا، اللہ کی قسم ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے عجائبات میں سے ایک بہت ہی عجیب چیز ہے۔'' حضرت

www.dawateislami.net

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اے ابو ماثور! (یہ حضرتِ سیِّدنا عمرو بن معدی کرب کی کنیت ہے) ہم سے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے فضائل عجیبہ بیان کرو۔'' حضرتِ سیِّدنا عمرو بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کرنا شروع کیا: ''اے امیر المومنین! زمانہ جاہلیت میں ہم پر سخت قحط آپہنچا تو میں نے کچھ رزق کی تلاش کے لئے جنگل میں گھوڑا ڈال دیا۔ میں اسی حالت میں جارہا تھا کہ میرے سامنے ایک گھوڑا کچھ مویشی اور ایک خیمہ نظر آیا۔ جب میں خیمہ کے پاس پہنچا تو وہاں مجھے ایک خوبصورت عورت نظر آئی۔ خیمے کے سامنے ایک بوڑھا ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ میں نے کہا: ''جو کچھ تو نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے وہ سب مجھے دیدے تیری ماں تجھ پر روئے۔'' اس نے کہا: ''اے شخص! اگر تم مہمانی چاہتے ہو تو اتر آؤ اور اگر مدد چاہتے ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔'' میں نے پھر کہا: ''تیری ماں تجھ پر روئے، یہ سب مجھے دے دے۔'' تو وہ بوڑھا بمشکل تمام کھڑا ہوا اور **بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم** پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا۔ اس نے مجھے زمین پر گرالیا اور میرے اوپر سوار ہوگیا اور مجھ سے کہنے لگا: ''میں تجھے قتل کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا: ''چھوڑ دو۔'' تو وہ میرے اوپر سے اٹھ گیا۔

میں نے اپنے دل میں کہا: ''اے عمرو! تو عرب کا شہسوار ہے اس بوڑھے کمزور سے بھاگنے سے زیادہ بہتر مرجانا ہے۔'' چنانچہ میرے دل نے پھر مقابلہ کے لئے اکسایا اور بھڑکایا تو میں نے اس بوڑھے سے دوبارہ کہا: ''یہ سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے۔ وہ ایک بار پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا اور مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آگیا اور وہ میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ

www.dawateislami.net

گیا اور پوچھا: ''کیا تجھے قتل کردوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا: ''معاف کردے۔'' چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ نہ جانے میرے جی میں کیا آئی کہ میں نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے تیسری مرتبہ کہا: ''اپنا سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے۔'' اب کی بار پھر وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے پھر میرے قریب آیا تو مجھ پر رعب طاری ہوگیا اور اس نے مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آپڑا۔ میں نے اس سے درخواست کی: ''مجھے چھوڑ دو۔'' اس نے کہا: ''اب تیسری بار تو میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔'' پھر اس نے کنیز کو آواز دی: ''تیز دھار کی تلوار لے آ۔'' وہ اس کے پاس تلوار لے آئی تو اس بوڑھے نے میرے سر کا اگلا حصہ (یعنی چوٹی کو) کاٹ دیا اور میرے سینے سے اتر گیا۔

اے امیر المومنین! ہم عربوں میں یہ رواج ہے کہ جب ہماری چوٹی کاٹ دی جاتی ہے تو اسکے اُگنے سے پہلے ہمیں اپنے گھر لوٹ جانے میں حیا و شرم آتی تھی۔ چنانچہ میں ایک سال تک اس کی خدمت کرنے پر راضی ہوگیا۔ جب پورا سال گزر گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ''اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ جنگل کی طرف چلو۔ میں اس کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم ایک وادی میں پہنچے۔ اس نے جنگل والوں کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر آواز لگائی تو تمام پرندے اپنے اپنے گھونسلے چھوڑ کر نکل گئے ایک پرندہ بھی باقی نہ رہا۔ پھر دوبارہ آواز لگائی تو تمام درندے اپنے احاطوں سے باہر چلے گئے۔ تیسری بار آواز لگائی تو ایک لمبے کھجور کے درخت کی طرح لمبا کالا آدمی نظر آیا جو اونی لباس پہنے ہوئے تھا۔ اسے دیکھ کر مجھ پر رعب طاری

www.dawateislami.net

ہوگیا۔ اس بوڑھے نے کہا: ''اے عمرو! گھبرا مت اگر ہم ہار گئے تو تم کہنا میرا ساتھی (یعنی بوڑھا) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے اس پر غالب آجائے گا لیکن مقابلہ میں وہ لمبا کالا آدمی غالب آگیا تو میں نے جھٹ سے کہا کہ میرا ساتھی لات وعزی کی وجہ سے غالب ہوگا تو اس بوڑھے نے مجھے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ میرا سر اکھڑ جاتا۔ میں نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر جب ہم جیت گئے تو میں نے کہا میرا ساتھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے غالب آگیا۔ اس بوڑھے نے اس کو اٹھا کر زمین میں اس طرح گاڑ دیا جس طرح گھاس کو گاڑا جاتا ہے پھر اسکے پیٹ کو پھاڑ کر اس سے سیاہ لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور مجھ سے کہا: ''اے عمرو! یہ اس کا دھوکہ اور کفر ہے۔'' میں نے کہا: ''آپ کا اور اس پلید کا کیا قصہ ہے؟'' اس نے کہا وہ لڑکی جس کو تم نے خیمہ میں دیکھا وہ فارعہ بنت مستورد ہے۔ ہر سال ایک جن میرے ساتھ جنگ لڑتا تھا تو اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے مجھے ان پر فتح عطا فرماتا تھا۔

(لقط المرجان فی احکام الجان،فی ذکر اخبار الجن...الخ ،ص ۲۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ ذکرُ اللّٰہ کی کثرت

حضرتِ سیّدنا حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ ''میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ بیشک اس کی مثال اس آدمی کی ہے جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہو تو وہ ایک قلعہ کے پاس آئے تو اس میں

www.dawateislami.net

اپنے آپ کو ان سے محفوظ کرلے۔ تو ایسے ہی بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔''

(سنن الترمذی، کتاب الامثال، باب ما جاء مثل الصلاۃ...الخ، الحدیث ۲۸۷۲، ج ٤، ص ٣٩٤ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ اذان دینا

حضرتِ سیِّدنا سہل بن ابو صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنو حارثہ کی طرف بھیجا اور میرے ساتھ ہمارا غلام یا دوست تھا۔ باغ میں سے کسی نے اس کا نام لے کر پُکارا۔ اس نے دیوار کے اوپر سے جھانکا تو کچھ بھی نظر نہ آیا۔ میں نے اس بات کا اپنے والد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تیرے ساتھ یہ معاملہ پیش آئے گا تو میں تجھے نہ بھیجتا لیکن جب آواز سنو تو نماز کی اذان دو کیونکہ میں نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان منہ پھیر کر بھاگتا ہے اور اسکی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الآذان وھرب...الخ، الحدیث ۳۸۹، ص ۲۰۵)

انسانوں کا شکار کرنے والے جنات

حضرتِ سیِّدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدنا زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبیلہ بنی سلیم کی کان (خزانہ) پر نگراں مقرر کیا گیا تھا اور یہ

www.dawateislami.net

کان ایسی تھی جس میں جنات انسانوں کا شکار کر لیتے تھے۔ جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے والی ہوئے تو لوگوں نے آپ سے شکایت کی۔ آپ نے ان کو بلند آواز سے اذان دینے کا حکم فرمایا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو یہ مصیبت ٹل گئی۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر المصطفین من عباد الجن، ص ۲۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ درج ذیل کلمہ کو پڑھنا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر (ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

(1) حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ بیشک نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اسکے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی اور سو برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور شام تک اسکے لئے شیطان سے حفاظت رہتی ہے۔ اور اس سے بہتر کوئی عمل نہیں کرتا حتّٰی کہ کوئی اس سے زیادہ کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، الحدیث ۲۶۹۱، ص ۱۴۴۵)

(2) حضرتِ سیّدنا عمارہ بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: جو شخص "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر "نماز مغرب کے بعد دس بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مسلح فرشتے (محافظ) بھیج دے گا جو اس کی صبح تک شیطانوں سے نگہبانی کریں گے۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، الحدیث ۳۵۴۵، ج۵، ص۳۱۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

﴿6﴾ جنات اور جادو سے حِفاظت کیلئے چند اوراد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہم العَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: ''معلوم ہوا کہ **جِنّات** انسانوں کو اِغواء بھی کر جاتے ہیں اور یہ انتہائی تشویش کی بات ہے ان سے حِفاظت کیلئے دُنْیوی اسلحہ بلکہ اِنسانی فوج بھی کارآمد نہیں۔ اِس کیلئے **''مَدَنی ہتھیار''** درکار ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی طرف سے شائع کردہ ۱۶ صَفَحات پر مشتمل جَیبی سائز کے رسالے **40 رُوحانی علاج** میں سے چار ''مَدَنی ہتھیار'' حاضِر ہیں ﴿۱﴾ **یَا مُهَيْمِنُ 29** بار (دن میں کسی بھی وَقْت) روزانہ پڑھنے والا **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ ہر آفَت وبلا سے محفوظ رہے ﴿۲﴾ **یَا وَكِيْلُ** سات بار جو روزانہ عَصْر کے وَقْت پڑھ لیا کرے، **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ ہر آفَت سے پناہ پائے گا۔ ﴿۳﴾ **یَا مُمِيْتُ** سات بار روزانہ پڑھ کر جو اپنے اُوپر دم کرلیا کرے **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ اُس پر جادو اثر نہیں کرے گا۔ ﴿۴﴾ **یَا قَادِرُ** جو وُضو

www.dawateislami.net

کے دَوران ہر عُضْوْ دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دشمن (جِنّ اور انسان) اِس کو اِغواء نہیں کر سکے گا۔ (وُضو میں ہر عُضْوْ دھوتے وَقْتْ دُرُود شریف بھی پڑھئے کہ مُستحب ہے اور یا قادِرُ بھی پڑھتے رہئے) اپنے اپنے پیرومرشِد کی اجازت سے حفاظت کے اَوراد بھی پڑھتے رہئے۔

﴿7﴾ جنات سے حفاظت کے مختلف وظائف

(ا) جنات کے شر سے حفاظت

حضرتِ سیِّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بنی تمیم کا ایک آدمی بہت جرأت منداور بہادر تھا۔ایک رات وہ سفر پر روانہ ہوااور جنات کی زمین پر جا اترا۔جب اس نے وحشت اور خوف سا محسوس کیا تو اس نے اپنی سواری کی ٹانگیں باندھیں اور اس کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میں اس وادی کے سردار سے اس کے رہنے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔تو جنات میں سے ایک بوڑھے نے اسے پناہ دے دی۔اس کے قبیلے کا ایک جوان جو جنات کا سردار بھی تھا،انتہائی غضبناک ہوا۔اس نے زہر میں بجھا ہوا اپنا نیزہ اٹھایا اور اس آدمی کی اونٹنی مارنے کے ارادے سے آگے بڑھا۔مگر اس بوڑھے نے اسے اٹھا کر اونٹنی کے قریب پٹخ دیا اور اسے کچھ اس طرح سمجھایا:

''اے مالک بن مہلہل! رک جاؤ، یہ شخص میری جائے حفاظت اور میری پناہ میں ہے،اس کی اونٹنی کو کچھ نہ کہو اور تم مجھ سے نیل گائیں لے لینا۔''اے ابو یقطاری!

www.dawateislami.net

اگر حیا نہ ہوتی کہ تیرے گھر والے میرے پڑوسی ہیں تو میں تجھے اپنے ناخنوں سے چیر پھاڑ دیتا۔‘‘

جواباً اس نوجوان نے کہا ’’اے ابوالعیزار! کیا تو چاہتا ہے کہ تو بلند ہو اور ہمارا ذکر بغیر کسی عیب کے پست کردے، تُو یہاں سے چلتا بن کیونکہ شرف و بزرگی ان کے لئے ہے، جو گزرے ہوئے زمانہ میں سردار تھے، بلاشبہ افضل واعلیٰ وہی ہیں جو اعلیٰ لوگوں کی اولاد ہیں۔ اے دوبارہ حملہ کرنے والے! اپنے ارادے میں اعتدال پیدا کر۔ بیشک پناہ دینے والا مہلہل بن وبار ہے۔‘‘

تو بوڑھے نے کہا: تو نے سچ کہا ہے۔ تیرا باپ ہمارا سردار اور ہم سے افضل واعلیٰ تھا۔ تو اس آدمی کو چھوڑ دے میں اسکے بعد کسی کے بارے میں تجھ سے تنازع اور جھگڑا نہیں کروں گا تو اس نوجوان نے اسے چھوڑ دیا۔

پھر وہ آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو سارا قصہ سنایا تو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو وحشت ہو اور خوف پہنچے یا جنات کی زمین میں کوئی پڑاؤ کرے تو اسے چاہیے کہ یہ کلمات کہے:

اَعُوْذُبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّوَّلَا فَاجِرٌمِنْ شَرِّ مَایَلِجُ فِی الْاَرْضِ،وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا،وَمَایَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَایَعْرِجُ فِیْھَاوَمِنْ فِتَنِ الَّیْلِ،وَمِنْ طَوَارِقِ النَّھَارِاِلَّا طَارِقًایَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کے ساتھ جنہیں کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرسکتا جو زمین میں

www.dawateislami.net

داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو آسمان کی طرف چڑھتا ہے اور رات کے فتنہ سے اور دن کے حوادث سے پناہ مانگتا ہوں بجز اس حادثہ کے جو بھلائی کے ساتھ آئے۔ (الدر المنثور، ج۸، الجن، تحت الآیۃ ۶ ص ۲۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) نظر بد سے حفاظت کا نسخہ

حضرتِ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اپنے گھر میں پڑھے گا تو اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر بد لگے گی اور نہ کسی جن کی۔''

(لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر مایعتصم به منهم، ص ۱۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) جن کے فریب سے بچنے کا نسخہ

حضرتِ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! جنوں میں سے ایک مکار مجھے فریب دیتا ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ کلمات پڑھ لو۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ اللَّاتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّمَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرِجُ فِی السَّمَاءِ وَّمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنْھَا وَ مِنْ شَرِّ کُلِ طَارِقٍ اِلَّا

طَارِقاً یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَّا رَحْمٰنُ۔ ترجمہ: اللہ کے ان کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی برا تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو زمین میں داخل ہوا اور اس شر سے جو زمین سے خارج ہوا اور اس شر سے جو آسمان سے اترتے ہیں اور جو آسمان میں چڑھتے ہیں اور ہر قسم کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑی رحمت والے (اللہ)۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ما جاء فی تحرز النبی ﷺ....الخ، ج۷، ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) حفاظت کا ایک وظیفہ

حضرتِ سیِّدنا ابن زید بن اسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کہتے ہیں کہ اشجع قبیلے کے دو آدمی کسی شادی میں شرکت کے لئے جارہے تھے کہ اچانک ایک عورت ان کے سامنے آگئی اور پوچھنے لگی: ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ایک شادی ہے، ہمیں اس میں جہیز دینا ہے۔'' اس نے دعویٰ کیا: مجھے ان تمام باتوں کا خوب علم ہے، جب تمہیں وقت ملے تو میرے پاس آجانا۔ جب وہ فارغ ہوگئے تو اس کے پاس پہنچے۔ وہ کہنے لگی: ''میں تم دونوں کے ساتھ چلتی ہوں۔'' چنانچہ انہوں نے اسے ایک اونٹ پر سوار کیا اور دوسرے اونٹ پر خود سوار ہوگئے اور اس کے پیچھے پیچھے چلنا شروع کردیا۔

جب وہ ریت کے ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگی مجھے کچھ حاجت ہے۔ انہوں نے وہیں اونٹ بٹھادیئے اور اس کا انتظار کرنے لگے۔ جب اس عورت

www.dawateislami.net

نے لوٹنے میں بہت تاخیر کردی تو ان میں سے ایک اس کے پیچھے گیا۔کافی وقت گزر گیا مگر وہ بھی واپس نہ آیا تو دوسرا شخص بھی ان دونوں کو برا بھلا کہتے ہوئے انہیں ڈھونڈنے نکلا۔

اس نے دیکھا کہ ایک جگہ وہ عورت اس شخص کے پیٹ پر بیٹھی اس کا جگر کھا رہی ہے۔جب اس نے یہ خونی منظر دیکھا تو الٹے قدموں واپس ہولیا اور اپنی سواری پر سوار ہوکر جلدی سے بھاگ نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔مگر وہ عورت اس کی راہ میں حائل ہوگئی اور کہنے لگی تُو تو بہت جلدی چلدیا۔وہ کہنے لگا میں نے دیکھا کہ تو نے بہت دیر کردی ہے،لہٰذا میں چلا آیا۔جب اس عورت نے دیکھا کہ وہ اس سے جان چھڑانے کی کوشش کررہا ہے تو کہنے لگی:تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے؟ میں نے گھبرا کر کہا ہمارے سامنے ایک ظالم شیطان ہے۔وہ کہنے لگی: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں کہ جس سے تم اسے ہلاک کرسکو اور اس سے اپنا حق لے سکو؟ میں نے پوچھا:''وہ کونسی دعا ہے؟''وہ کہنے لگی:

يَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا اَذَرَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ، تَاْ خُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهُ، خُذْلِيْ حَقِّيْ مِنْ فُلَانٍ فَاِنَّهُ ظَلَمَنِيْ (ترجمہ:اے اللہ(عزوجل) آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر آسمانوں نے سایہ کیا،زمینوں اور ان کے رب جن کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور ہواؤں کے

www.dawateislami.net

رب اوران کے جن کو ہواؤں نے اڑا دیا ہے شیطانوں اوران چیزوں کے رب جن کو شیطان نے گمراہ کیا ،تو احسان فرمانے والا ہے ،آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا ہے،جلال اور بزرگی والے اے اللہ! تو ظالم سے مظلوم کا حق دلاتا ہے، میرا حق بھی فلاں سے دلا دے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔)

میں نے اس عورت سے کہا: ایک مرتبہ پھر پڑھو۔اس نے وہ دعا میرے سامنے دہرادی۔ میں نے اسی وقت وہ دعا مانگی اور کہا:''اے اللہ عزوجل! اس عورت نے مجھ پر ظلم کیا اور میرے بھائی کو کھالیا۔''اتنا کہنا تھا کہ آسمان سے ایک آگ آئی اور اس کے کپڑوں کو جلانا شروع کر دیا اور اسے دو حصوں میں چیر دیا، ایک حصہ ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف گر گیا۔وہ ان جنوں میں سے ایک چڑیل تھی جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں۔(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم ،الحدیث ١١٢٤، ص٤٢٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵)جنات سے حفاظت کا نسخہ

حضرتِ سیِّدنا احمد بن نصر بن مالک خزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عجمی کنیز کو کوئی (جن) ایسی اذیت دیتا کہ وہ تکلیف کے مارے زمین پر گر جاتی۔ میں نے اس (جن) سے کہا:''اے مخلوق خدا! تم اس کنیز کو نہیں بلکہ درحقیقت ہمیں اذیت دیتے ہو۔''(اس پر) کنیز نے (عجمی ہونے کے باوجود) فصیح عربی زبان میں گفتگو شروع کی اور کہنے لگی:''اے احمد بن نصر! ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں اور کبھی

www.dawateislami.net

لوٹ کر نہیں آؤں گا لیکن حضرت جب آپ رات کو نماز کیلئے اٹھتے ہیں اور وضو کرتے ہیں تو اپنا ہاتھ دیوار پر نہ رکھا کریں کیونکہ آپ کا ہاتھ ہمارے جن بھائیوں پر جا پڑتا ہے جس سے ہمیں تکلیف پہنچتی ہے نیز اپنی بیٹی سے کہئے کہ رات کے وقت اپنے بال نہ کھولا کرے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: ''تم نے ہمیں بھلائی کی باتیں بتائیں، اب کوئی ایسا طریقہ بھی بتاؤ جس کے ذریعے ہم تم سے چھٹکارا حاصل کرسکیں؟'' اُس جن نے کاغذ قلم لانے کا مطالبہ کیا۔ جب یہ دونوں چیزیں فراہم کردی گئیں تو اس نے کہا: لکھئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ وَوَضَعَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَاَجْرٰی الْبِحَارَ، وَاَظْلَمَ اللَّیْلَ وَاَضَاءَ النَّهَارَ وَخَلَقَ مَایُرٰی وَمَالَا یُرٰی لَمْ یَحْتَجْ فِیْهِ اِلٰی عَوْنِ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ وَفَرَقَ الْاَدْیَانَ فَجَعَلَ اَخَصَّ الْاَدْیَانِ الْاِسْلَامَ، فَسُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ شَانَكَ لِمَنْ تَفَكَّرَ فِیْ قُدْرَتِكَ عَلَوْتَ بِعُلُوِّكَ وَدَنَوْتَ بِدَنُوِّی، وَقَهَرْتَ خَلْقَكَ بِسُلْطَانِكَ فَالْمَعَادِیْ لَكَ مِنْهُمْ فِی النَّارِ وَالْمُذْلَلِ لَكَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ فِی الْجَنَّةِ، اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَضَمِنْتَ الْاِجَابَةَ اَنْتَ الْقَوِیُّ فَلَا اَحَدٌ اَقْوٰی مِنْكَ، وَاَنْتَ الرَّحِیْمُ فَلَیْسَ اَحَدٌ اَرْحَمَ مِنْكَ وَرَحِمْتَ یُوْسُفَ فَنَجَّیْتَهُ مِنَ الْجُبِّ وَرَحِمْتَ یَعْقُوْبَ فَرَدَدْتَ عَلَیْهِ بَصَرَهُ وَرَحِمْتَ اَیُّوْبَ فَكَشَفْتَ عَنْهُ بَلَاءَهُ وَرَحِمْتَ یُوْنُسَ فَنَجَّیْتَهُ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ اَسْئَالُكَ وَاَرْغَبُ اِلَیْكَ فَاِنَّكَ مَسْؤُوْلٌ لَمْ یُسْاَلْ مِثْلُكَ، یَا قَاصِمَ الْجَبَابِرَةِ وَ یَادَیَّانَ

الدِّیْنِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ وَیَا مُجِیْبَ الْمُضْطَرِّیْنَ قَضِیَّۃٌ لِخَلْقِكَ عَلٰی اَنْ یَّمُرُّوْا عَلٰی اَدَقَّ مِنَ الشَّعْرِ وَاَحَدَّ مِنَ السَّیْفِ عَلٰی وَادِیْ جَھَنَّمَ ، فَاَنْقَذْتَ مَنْ شِئْتَ وَاَغْرَقْتَ مَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ اَنْتَ ابْتَلَیْتَ فُلَانَ اِبْنَ فُلَانَۃٍ بِھٰذِہِ الْاَوْجَاعِ وَالْاَسْقَامِ وَالرِّیَاحِ وَاَنْتَ الْقَادِرُ عَلَی الذِّھَابِ بِہٖ فَاذْھَبْ بِہٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کیلئے ہیں جس نے آسمان کو بلند کیا اور زمین کو بچھایا، پہاڑوں کو کھڑا کیا، سمندروں کو رواں کیا، رات کو تاریک اور دن کو روشن کیا، ہر نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی چیز کو تخلیق کیا، وہ ان کاموں میں مخلوق میں سے کسی کا محتاج نہیں، جس نے ادیان میں فرق کیا اور ان میں سب سے خاص دین، دینِ اسلام کو بنایا، اے اللہ عزوجل! تو ہر عیب سے پاک ہے، تیری قدرت کے بارے میں تفکر کرنے والا تجھے بڑی عظمت وشان والا پاتا ہے، تو اپنی بلند شان کی وجہ سے ہر ایک پر غالب ہے اور تو میرے قریب بھی ہے، تو اپنی مخلوق پر اپنی بادشاہی کی وجہ سے قاہر ہے، تیری مخلوق میں سے تیرے ساتھ دشمنی کرنے والا جہنمی ہے اور تیری بارگاہ میں جھک جانے والا جنتی ہے،، تو نے دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی قبولیت کی ضمانت بھی دی۔ تجھ سے بڑھ کر کوئی قوت والا نہیں ہے، تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، تو نے حضرت یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحمت نازل کی اور انہیں گہرے کنویں سے نجات دلائی، تو نے حضرت یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحمت فرمائی تو انہیں ان کی بصارت لوٹا دی، تو نے حضرت ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحمت کی تو انہیں مصائب وآلام سے چھٹکارا دلایا، تو نے حضرت یونس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام پر رحم فرمایا تو انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی، اے اللہ عزوجل میں بھی تجھ سے سوالی ہوں اور تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ تو ایسا مسئول (جس سے مانگا جائے) ہے کہ تجھ سے بڑھ کر کسی اور سے نہیں مانگا جاتا۔ اے مغرور اور سرکش

لوگوں کا غرور خاک میں ملا دینے والے! اے بروزِ محشر حساب کتاب لینے والے جو بوسیدہ ھڈیوں کو زندہ کردے گا۔ اے پریشان حالوں کی پکار کو سننے والے، تو نے اپنی مخلوق پر لازم کیا ہے کہ وہ جہنم کی وادی پر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز (پل صراط) پر سے گزرے۔ اب تو جسے چاہے بچالے اور جسے چاہے جہنم کی آگ میں غرق کردے۔ اے اللہ عزوجل! تو نے فلاں بن فلانہ کو ان ان مصائب و آلام اور بیماریوں میں مبتلا کیا ہے۔ اے اللہ عزوجل! تو ان مصائب و آلام کو ختم کرنے پر قادر ہے۔ یا ارحم الراحمین! اس شخص کی ان تمام تکالیف کو دور فرما۔)

پھر اُس نے ہمیں کچھ آیات بتائیں اور کہا: یہ آیات پڑھنے کے بعد لوہے کے ایک برتن میں پانی لیجئے اور اس پر دم کرنے کے بعد اُس شخص کو ایک یا دو گھونٹ پلا دیں جسے **نظر** لگی ہو یا **جنون** ہو یا اسے کوئی **جن** وغیرہ نقصان پہنچاتے ہوں۔ پانی کے چند چھینٹے اس کے منہ پر بھی ماریئے، اللہ عزوجل کے حکم سے وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ۱۱۵۹، ص ٤٣٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صبح شام پڑھے جانے والے کلمات

ایک شخص رات کے درمیانی حصہ میں کوفہ کے نواح کی طرف نکلا تو اچانک اس نے ایک خیمہ نما چیز دیکھی جسے ایک مجمع نے گھیرا ہوا تھا۔ وہ شخص انہیں چھپ کر دیکھتا رہا اتنے میں کوئی آیا اور اس خیمہ کے اوپر بیٹھ گیا۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص سنتا رہا۔ تو مجمع میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا: ''یہ میں کروں گا۔'' اس نے کہا: ''ابھی میرے پاس (لاؤ)۔'' تو وہ مدینہ کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا: ''میں عروۃ پر قابو نہیں پا سکتا۔'' خیمہ پر بیٹھے ہوئے شخص نے اسے ملامت

www.dawateislami.net

کی تو وہ شخص کہنے لگا کہ وہ صبح وشام ایسا کلام پڑھتا ہے (جس کی وجہ سے) اس پر کوئی قابو نہیں پاسکتا۔ مجمع برخاست ہوگیا اور وہ شخص اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ دوسرے دن صبح سویرے وہ کناس گیا اور اونٹ خرید کر مدینہ کی جانب چل دیا۔ مدینہ میں حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل کر اس کلام کے متعلق سوال کیا جو وہ صبح شام پڑھتے تھے اور انہیں یہ قصہ بھی بیان کیا آپ نے فرمایا: ''میں صبح شام یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتا ہوں۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ ترجمہ! یعنی میں ایک اللہ (عزوجل) پر ایمان لایا بت، کاہن اور جادوگر اور غیر اللہ کا انکار کیا اور مضبوط رسی (اسلام) کو تھام لیا جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔''

(کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا ،رقم ١٥٤، ج ٢، ص ٥١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ چکنائی والی چیزیں جلد دھو ڈالئے

حضرتِ سیِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس حال میں رات بسر کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں (چکنائی کی) بو ہو (اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے) اور اسے اس سے کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے ہی کو ملامت کرے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب فی غسل الید من الطعام، الحدیث ٣٨٥٢، ج٣، ص ٥١٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

﴿9﴾ گھر میں لیموں رکھئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ''فیضانِ سنّت'' جلد اول کے صفحہ 333 پر لکھتے ہیں:

قاضی علی بن حَسَن خلعی کی ''سوانحِ حیات'' میں ہے کہ جِنّات ان کے پاس آتے رَہتے تھے۔ ایک مرتبہ عرصۂ دراز تک نہیں آئے تو قاضی صاحِب نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو جِنّوں نے بتایا کہ **آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جس میں لیموں ہوتا ہے۔**

(لقط المرجان فی احکام الجان ،ص٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ گھر میں سفید مُرغا رکھ لیجئے

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل کے صفحہ 333 پر لکھتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ سفید مُرغ رکھا کرو اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہو تو نہ شیطان اس گھر کے قریب ہوگا اور نہ جادوگران گھروں کے قریب ہوگا جو اس گھر کے اردگرد ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ،الحدیث٦٧٧ ج ١ ص ٢٠١) ﴿۲﴾ سفید مرغ کو بُرا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں

www.dawateislami.net

اس کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جِنّات کو دَفْع کرتا ہے۔(کِتَابُ الْعَظْمَۃِ،ذکر ساعات اللیل والنھار...الخ، الحدیث ۱۲۶۹، ص۴۵۹) (لقط المَرجان فی احکام الجان ص۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات سے نجات کی حکایات

(1) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے خط کی برکت

حضرتِ سیِّدنا ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ! میں اپنے بستر پر سوتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز جیسی آواز سنتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی بھنبھناہٹ سنتا ہوں اور بجلی کی چمک جیسی چمک دیکھتا ہوں۔ پھر جب میں گھبرا کر اور مرعوب ہو کر سر اٹھاتا ہوں تو مجھے ایک (کالا) سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل جاتا ہے۔ پھر میں اس کی طرف مائل ہوتا ہوں اور اس کی جلد چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیہی (ایک جانور ہے جس کے بدن پر کانٹے ہوتے ہیں) کی جلد کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے میرا گمان ہوتا ہے کہ وہ مجھے بھی جلا دے گا اور میرے گھر کو بھی۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے

www.dawateislami.net

ابودجانہ! تمہارے گھر میں رہنے والا برا (جن) ہے رب کعبہ کی قسم! اے ابودجانہ! کیا تم جیسے کو بھی کوئی ایذا دینے والا ہے؟'' پھر فرمایا: ''تم میرے پاس دوات اور کاغذ لے آؤ۔'' جب یہ دونوں چیزیں لائی گئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کو حضرتِ سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: ''اے ابوالحسن! جو میں کہتا ہوں لکھو۔'' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''کیا لکھوں؟'' حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزَّوَّارِ وَالصَّالِحِيْنَ o اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ o فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مَوْلِعًا o اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا o اَوْ رَاغِبًا حَقًّا o اَوْ مُبْطِلًا o هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ o اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ o اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا o وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ o وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ o لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ o يُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ o حٰمٓ عٓسٓقٓ o تُفَرَّقُ اَعْدَاءُ اللّٰهِ o وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ o وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o **ترجمہ:** اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

یہ خط تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی طرف سے گھروں کے دروازہ کھٹکھٹانے والوں یعنی عمارتوں میں رہنے والے جنات، کثرت سے آنے جانے والوں اور صالحین مگر بھلائی لانے والوں کی طرف ہے، اس کے بعد! بے شک ہمارے اور تمہارے لئے حق بات میں وسعت ہے لہذا اگر تو بہت گرویدہ ہونے والا عاشق ہے یا مشقت میں ڈالنے والا بدکار ہے یا حق کی طرف راغب ہے یا فساد پیدا کرنے والا ہے تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہم پر اور تم پر حق بولنے والی کتاب ہے بے شک ہم ختم کردیتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اور ہماری (بھیجی) جماعت لکھتی ہے جو کچھ تم فریب دیتے ہو میری اس کتاب والے کو تم لوگ چھوڑ دو اور بتوں کی پوجا اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک ٹھہرانے والے کی طرف بھاگ جاؤ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے، اسی کا حکم ہے اور اس کی طرف پھیرے جاؤ گے، مغلوب ہوجاؤ گے، تمہاری مدد نہیں کی جائے گی، اللہ کے دشمن جدا ہوجائیں گے اور اللہ کی دلیل پہنچ گئی۔ اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔'' پھر یہ آیت لکھی: ''تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی سنتا جانتا ہے۔''

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس خط کو لیا اور لپیٹ لیا اور اپنے گھر لے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر رات اپنے گھر میں گزاری تو ایک چیخنے والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا: ''اے ابو دجانہ! لات وعزی کی

www.dawateislami.net

قسم ان کلمات نے ہمیں جلا ڈالا تمہیں تمہارے نبی کا واسطہ اگر تم یہ خط مبارک یہاں سے اٹھالو تو ہم تیرے گھر میں کبھی نہیں آئیں گے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نہ تمہیں ایذا دیں گے نہ تمہارے پڑوسیوں کو اور نہ اس جگہ پر جہاں یہ خط مبارک ہوگا۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جواب دیا مجھے میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے واسطہ کی قسم میں اس خط کو یہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اس کی اجازت نہ حاصل کرلوں۔ حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں رات بھر جنوں کی چیخ وپکار اور رونا دھونا جاری رہا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی جو میں نے رات میں جنوں سے سنی تھی اور جو میں نے جنوں کو جواب دیا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابو دجانہ! (وہ خط اب تم) جنوں سے اٹھالو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا وہ جن قیامت تک عذاب کی تکلیف پاتے رہیں گے۔'' (دلائل النبوۃ، کتاب جماع ابواب نزول الوحی...الخ، ج۷، ص۱۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) قتل کی دھمکی دینے پر جن بھاگ گیا

حضرتِ سیِّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے صحن میں تھا کہ اچانک میرے پاس میری بیوی کی طرف سے بُلاوا آیا۔ میں نے گھر

www.dawateislami.net

جا کر اس سے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' میری بیوی نے کہا: ''یہ سانپ ہے جب میں گھر سے باہر جنگل میں قضائے حاجت کیلئے گئی تو اس کو دیکھا تھا پھر میں کچھ دیر ٹھہری رہی لیکن مجھے یہ نظر نہیں آیا، اب میں اس کو دیکھ رہی ہوں یہ وہی سانپ ہے میں اس کو پہچانتی ہوں۔'' حضرتِ سیِّدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: ''تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر میں نے اس کے بعد تجھ کو دیکھا تو یقیناً تجھے قتل کر ڈالوں گا۔'' تو وہ سانپ نکلا اور گھر کے دروازہ سے چلا گیا یہاں تک کہ وہ سانپ مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے منبر کے پاس آیا اور اس پر چڑھ کر آسمان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ (یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں حضرتِ سیِّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کے سامنے ظاہر ہوا تھا۔) (کتاب الھواتف لابن ابی الدنیا ،رقم ۱۳۲، ج ۲، ص ۵۰۸)

اگر جن سانپ کی حالت میں مل جائے تو کیا کیا جائے؟

اگر کبھی سانپ دکھائی دے اور اس پر جن ہونے کا شک گزرے تو اسے اس طرح سے تنبیہ کی جائے،

ایک: یہ کہ یوں کہا جائے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے: یہ کہ اس طرح کہا جائے ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان ابن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے،

www.dawateislami.net

تیسرے: یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

چوتھے: یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے۔

پانچویں: یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج۲۴، ۶۵۱)

(3) اللہ تعالیٰ کی طرف حفاظت کا رقعہ

(1) حضرتِ سیِّدنا حسن بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدتنا ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کچھ سوال کئے تو انہوں نے فرمایا: ''میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ گھر کی چھت پھٹی اور اونٹ کی طرح یا گدھے کے مثل کالا کوئی جانور میرے اوپر گرا۔ میں نے اس جیسا کالا اور خلقت اور گھبراہٹ کے اعتبار سے کوئی جانور نہیں دیکھا۔ پھر وہ میرے قریب ہوا وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا کاغذ کا رقعہ آیا جب اس کو اس (جن جانور) نے کھولا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:

''مِنْ رَبِّ عَكْبٍ اِلٰى عَكْبٍ أَمَّا بَعْدُ فَلَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَى الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ بِنْتِ الصَّالِحِيْن یعنی یہ رقعہ ربِّ عکب کی جانب سے عکب کی طرف ہے اس کے بعد تمہیں حکم ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی

www.dawateislami.net

اجازت نہیں ہے۔'' حضرتِ سیِّدتنا ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی کہ اس کے بعد وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا اور میں اس کا واپس ہونا دیکھ رہی تھی۔ حضرتِ سیِّدنا حسن بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں پھر انہوں نے مجھے وہ رقعہ دکھایا جو ان کے پاس ابھی تک موجود تھا۔ (آکام المرجان فی احکام الجان، الباب الثانی والثلاثون، ص ۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کا وقت آیا تو ان کی خدمت میں بہت سے تابعین کرام جمع ہوئے۔ ان میں حضرت عروہ بن زبیر، حضرت قاسم بن محمد اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ یہ حضرات ان کے پاس ہی تھے کہ حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غشی طاری ہوگئی۔ ان حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی پھر ایک کالا سانپ (اژدھا) گرا جو کھجور کے بڑے تنے کی مثل (موٹا اور لمبا) تھا۔ وہ اس خاتون کی طرف لپکنے لگا تو اچانک ایک سفید رقعہ گرا جس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ oمِنْ رَّبِ عَکْبٍ اِلٰی عَکْبٍ oلَیْسَ لَکَ عَلٰی بَنَاتِ الصَّالِحِیْنَ سَبِیْلٌ o یعنی اللہ کے نام سے شروع جو مہربان نہایت رحم والا ربِّ کعب کی طرف سے کعب کی طرف، تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔

جب اس اژدھے نے یہ سفید کاغذ دیکھا تو اوپر چڑھا اور جہاں سے اترا تھا

www.dawateislami.net

وہیں سے نکل گیا۔

(دلائل النبوۃ، کتاب جماع ابواب نزول الوحی...الخ،باب ماذکر فی حرزالربیع...الخ،ج۷،ص۱۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) حضرتِ سیِّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدنا عوف بن عفرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھیں۔ان کو علم بھی نہ ہوا کہ ایک حبشی (سیاہ فام آدمی) انکے سینہ پر چڑھ گیا اور اس نے اپنا ہاتھ ان کے حلق میں ڈال دیا تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ آسمان کی طرف سے گر رہا تھا یہاں تک کہ ان کے سینے پر آگرا تو اس (کالے آدمی) نے اس رقعہ کو لے لیا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:

مِنْ رَّبِّ لَکِیْنٍ اِلٰی لَکِیْنٍ: اِجْتَنِبِ ابْنَةَ العَبْدِ الصَّالِحِ oفَاِنَّ لاسَبِیْلَ لَکَ عَلَیْھَا o یعنی یہ حکم نامہ لکین کے رب کی جانب سے لکین کی طرف ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دور ہو اس لئے کہ تمہارا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔

وہ فرماتی ہیں کہ وہ سیاہ فام آدمی اٹھا اور اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا۔میرا گھٹنا بکری کے سر کی طرح (سوج) گیا۔پھر میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا:''اے میرے بھائی کی بیٹی !جب تو حیض میں ہو تو اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر رکھا کر تو ان شآءاللہ عزوجل یہ تمہیں ہرگز کبھی تکلیف نہیں دے گا۔''حضرتِ سیِّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کی

www.dawateislami.net

اس کے والد کی وجہ سے حفاظت فرمائی کیوں کہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

(دلائل النبوۃ، کتاب جماع ابواب نزول الوحی...الخ،باب ماذکر فی حرزالربیع...الخ،ج۷،ص۱۱۶)

(آکام المرجان فی احکام الجان،الباب الثانی والثلاثون ،ص۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) جن کو پچھاڑ دیا

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک جن کے ساتھ لڑائی ہوگئی۔عرض کی گئی: ''انسان کی لڑائی تو انسان سے ہوتی ہے جن سے لڑائی کس طرح ہوئی ؟'' تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تفصیل بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی ہمراہی میں ایک سفر پر تھے تو آقائے رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پینے کیلئے پانی لانے کو کہا۔ چنانچہ وہ پانی لینے کے لئے چلدیئے۔اسی دوران شیطان لعین ایک سیاہ فام غلام کی شکل میں آیا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور پانی کے درمیان رکاوٹ بن کر بیٹھ گیا۔حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے پچھاڑ دیا۔وہ کہنے لگا: میری جان بخشی کردیجئے میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور پانی کے درمیان رکاوٹ نہیں بنوں گا۔حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے چھوڑ دیا لیکن اس نے پھر اپنا وعدہ پورا نہ کیا اور پھر سے آپ اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا۔دوسری مرتبہ آپ نے اسے پھر پچھاڑ دیا،اس نے پھر امان چاہی اور چلے جانے کا وعدہ کیا چنانچہ آپ نے اسے دوسری

www.dawateislami.net

مرتبہ چھوڑ دیا۔تیسری مرتبہ بھی یہی ماجرا ہوا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ پھر اسے زمین پر دے مارا۔اس ملعون نے ایک مرتبہ پھر وہی وعدہ کیا البتہ اس بار اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

دوسری جانب اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے (اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے) ارشاد فرمایا کہ شیطان ایک سیاہ غلام کی صورت میں عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پانی کے درمیان حائل ہوگیا تھا، اللہ عزوجل نے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیطان پر فتح عطا فرمادی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (جب حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی لے کر واپس ہوئے تو) ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال یہ کہتے ہوئے کیا: اے ابو یقظان! آپ کامیاب ہوگئے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیں اس اس طرح بیان فرمایا ہے۔یہ سن کر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اللہ عزوجل کی قسم! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اسے قتل کر دیتا۔

(کتاب العظمة ،ذکر الجن و خلقهم،الحدیث ۱۱۰۲، ص۴۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے جن نکالا

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ اس کی شہزادی کو مرگی ہوگئی ہے اور اس کی صحت و عافیت کے لیے دعا کی درخواست کی۔حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کرنے

www.dawateislami.net

کیلئے کھجور کے پتے کا تسمہ لگا ہوا لکڑی کا جوتا (جس کا پٹا کھجور کے پتے کا تھا) نکالا اور اس وزیر سے فرمایا: ''امیر المومنین کے گھر جاؤ اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس جن کو میری طرف سے کہو کہ تمہیں کیا پسند ہے؟ آیا اس لڑکی سے نکل جانا پسند کرتے ہو یا میرے جوتے سے 70 جوتے کھانا پسند کرتے ہو؟'' وہ وزیر اس جن کے پاس گیا اور اسے یہ پیغام پہنچادیا۔ اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان سے کہا ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے، اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں گے تو ہم عراق میں بھی نہیں رکیں گے وہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے ہیں اور جو اللہ کی فرماں برداری کرتا ہے ساری کائنات اس کی فرماں بردار ہوتی ہے۔

یہ کہہ کر وہ جن اس لڑکی سے نکل گیا۔ وہ لڑکی تندرست ہوگئی اور اس کی شادی کردی گئی اسکے یہاں اولاد بھی ہوئی۔ جب امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا تو وہ سرکش جن اس لڑکی پر دوبارہ آ گیا۔ متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابوبکر مروزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا تو اس نے پورے واقعہ سے مطلع کیا چنانچہ حضرت ابوبکر مروزی نے جوتا لیا اور اس لڑکی کے پاس گئے تو اس سرکش جن نے اس لڑکی کی زبان سے گفتگو کی اور کہا: ''میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا اور میں تمہاری اطاعت نہیں کروں گا اور تمہاری بات نہ مانوں گا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے تھے اس لئے انہوں نے ہمیں اپنی اطاعت کا حکم دیا (یعنی ہم نے ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے ان کی اطاعت کی۔)

(لقط المرجان فی احکام الجان، طرد الامام احمد للجن... الخ، ص۱۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(6) مرگی کی بیماری بغداد سے بھاگ گئی

ایک شخص حضرت سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ ''میں اصبہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور اس پر کسی تعویذ کا اثر نہیں ہوتا۔'' حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''یہ ایک جن ہے جو وادی سراندیپ کا رہنے والا ہے، اُس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہنا کہ ''اے خانس! تمہارے لئے شیخ عبدالقادر (جو بغداد میں رہتے ہیں) کا پیغام ہے کہ ''آج کے بعد پھر نہ آنا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔'' تو وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ''میں نے شیخ کے حکم پر عمل کیا پھر اب تک اس پر مرگی کا اثر نہیں ہوا۔'' (بہجۃ الاسرار، ص ۱۴۰)

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ سے ہوا ظاہر
تصرف انس و جن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا
ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اس نے وظیفہ غوث اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(7) شیاطین سے مقابلہ

شیخ عثمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے سنا کہ'' میں شب و روز بیابانوں اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبت ناک شکلوں میں قطار در قطار آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے، مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا: '' اے عبدالقادر! اُٹھو ان کی طرف بڑھو، مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔'' پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اسی طرف بھاگ جاتے، ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ ''یہاں سے چلے جاؤ۔'' تو میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا پھر میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔'' (بهجة الاسرار، ذكر طريقه رحمة الله تعالىٰ عليه، ص ١٦٥)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

(8) شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ کے سند یافتہ عالم مَدَنی کہلاتے ہیں) نے بتایا کہ مریم مسجد میں **مَدَنی قافِلہ**

www.dawateislami.net

ٹھہرا ہوا تھا۔ شرکاءِ قافلہ میں سے ایک اسلامی بھائی عرصۂ دراز سے آسیب زدہ تھے۔ وہ جِنّ انہیں تنگ کرنے لگا۔ ان کی طبیعت خراب ہونے کی بِنا پر سارا **مَدَنی قافِلہ** پریشان ہورہا تھا۔ اس مَدَنی اسلامی بھائی نے بُلند آواز سے جُونہی **منظوم شَجَرۂ عالیہ قادِریہ رَضَوِیہ عطّارِیہ** پڑھنا شروع کیا تو جس اسلامی بھائی پر جِنّ تھا وہ چیخنے لگے اور اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ مگر پڑھنے والے نے **شجرۂ عالِیہ** پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ان کی حالت بہتر ہونے لگی۔ شجرۂ عالِیہ پڑھنے والے مَدَنی اسلامی بھائی کا حَلَفِیہ بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ قبلہ شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے ہاتھ مبارک میں **''عصا''** ہے اور آپ کے آگے آگے ایک عجیبُ الخلقت شخص یعنی ستانے والا جِنّ بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جِنّ مسجد سے باہَر نکل کر بھاگ گیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس اسلامی بھائی کی طبیعت سنبھل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) قبرستان کی چُڑیل

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ ہمارا گھر **قبرِستان** کے اتنا قریب ہے کہ اگر کوئی اس کی چھت سے **قبرِستان** میں اترنا چاہے تو اتر سکتا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی (عمر تقریباً **22** برس) کے ساتھ عجیب معاملہ پیش آیا، اسی کا بیان کا خلاصہ ہے کہ

www.dawateislami.net

''**شدید** گرمی کا موسم تھا، جس کی وجہ سے گھر والے چھت پر سویا کرتے تھے۔ ایک رات تقریباً **2:00** بجے میری آنکھ کھل گئی۔ ہر طرف خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہوا کی سرسراہٹ، درختوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور کہیں دور سے آنے والی کتوں کے بھونکنے کی آوازیں ماحول کو مزید وحشتناک بنا رہی تھیں۔ اچانک میری نظر **قبرستان** کی دیوار کے قریب ایک **دَرَخت** پر پڑی تو مجھے وہاں کسی کی **موجودگی** کا احساس ہوا، میں ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا۔ جب میں نے ہمت کر کے درخت کی طرف غور سے دیکھا تو مجھے سفید کپڑوں میں ملبوس ایک حسین وجمیل لڑکی ایک شاخ پر بیٹھی دکھائی دی جو میری جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ میں نے ایسی حسین لڑکی زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔ میں اُس کے حُسن میں ایسا گم ہوا کہ مجھے کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ میں اسی کیفیت میں اُٹھا اور چھت پر چلتے ہوئے اس **دَرَخت** کی طرف بڑھنے لگا۔ جونہی میں اس کے قریب پہنچا، یکا یک وہ پُر اَسرار لڑکی **غائب** ہوگئی۔ اُس کے اِس طرح اچانک غائب ہوجانے کی وجہ سے میں ہکا بکا رہ گیا اور ڈر کے مارے **تھر تھر کانپنے لگا**، بالآخر بے ہوش ہوگیا۔

جب صبح ہوئی تو گھر والوں نے مجھے سنبھالا اور علاج کی ترکیب بنائی۔ اس کے بعد میری حالت عجیب ہوگئی۔ مجھے تو اپنے آپ کا ہوش نہ تھا مگر میرے گھر والوں کا کہنا ہے: ''میں بہکی بہکی باتیں کرتا، گھنٹوں چھت پر بیٹھا رہتا، گھر سے بھاگنے کی بھی کوشش کرتا، ڈاکٹر نیند کی دوا دیتے تو کچھ دیر کے لئے سوجاتا جب بیدار ہوتا تو پھر وہی کیفیت طاری ہوجاتی۔'' سارے گھر والے پریشان تھے کہ آخر اچانک مجھے کیا

www.dawateislami.net

ہوگیا ہے؟ اسی حالت میں کم وبیش 15 دن گزر گئے۔

میری خوش نصیبی کہ ایک دن کسی اسلامی بھائی نے پھول کی ایک پتّی میرے بڑے بھائی کو دی اور کہا کہ یہ اُس ہار کے **پھول کی پتّی** ہے جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہمُ العَالِیَہ کو ربیع النور شریف کے **جلوسِ میلاد** میں پہنایا گیا تھا، آپ اپنے آسیب زدہ بھائی کو کھلا دیں **اِن شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہوجائے گا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میں نے جیسے ہی **پھول کی پتّی** کھائی، مجھے ایسا لگا جیسے میرے جسم سے کوئی چیز نکل کر بھاگی ہو۔ وہ دن اور آج کا دن، تقریباً ایک سال ہونے والا ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میری طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔''

(**اُن** کے بڑے بھائی کے تأثرات کچھ یوں ہیں کہ) **اللہ** عزوجل کے **ولی** سے نسبت رکھنے والے **پھول کی پتی** کی بَرَکت سے نہ صرف میرے بھائی کو **''قبرستان کی چڑیل''** سے نَجات ملی، بلکہ میرے بھائی کے احساسِ ذمہ داری اور ذہانت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) عاشقِ ناشاد جنّ

محمود آباد (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ میرے بچوں کی امّی (یعنی میری اہلیہ) پر جنّ کا اثر ہوگیا جس کی وجہ سے بارہا اس کی طبیعت اچانک بگڑ جاتی تھی۔ وہ جنّ صرف اہلیہ کو نظر آتا اور اسے دھمکی دیتا: اپنے شوہر

www.dawateislami.net

کو چھوڑ کر مجھ سے شادی کرلو، تمہیں دنیا کی دولت سے مالا مال کردوں گا ورنہ تمہیں، تمہارے بچوں اور شوہر کو ختم کردوں گا۔ اس کے علاوہ بھی طرح طرح کی دھمکیاں دیتا۔ مگر کوئی غیبی طاقت اسے اہلیہ کے قریب نہ آنے دیتی تھی، چنانچہ وہ یہ سب کچھ دُور دُور سے کہتا۔

ایک رات اہلیہ کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو میں نے گھبرا کر منظوم شَجَرَہ عالِیہ قادِریّہ رَضَویہ عطّارِیّہ پڑھنا شروع کردیا اور اپنے پیرومرشِد **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی بارگاہ میں اِستغاثہ پیش کیا اور خوب فریادیں کیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دیر بعد طبیعت سنبھل گئی اور ساری رات امن رہا۔ صبح اہلیہ کو وہ جِنّ نظر آیا، اُس کا منہ سُوجا ہوا تھا۔ اُس نے کرَاہتے ہوئے بمشکل تمام کہا: آج آخِری بار آیا ہوں، تمہارے **پیر** نے مجھے بہت مارا ہے، رات بھر زخمی حالت میں چھت پر پڑا رہا ہوں، میرے **''جِنّ نانا''** نے بھی سمجھایا ہے کہ بیٹا باز آجا، یہ لوگ بَہُت طاقتور ہیں، جان کی سلامتی چاہتا ہے تو دوبارہ مت جانا۔'' یہ کہکر وہ جن غائب ہوگیا اور آج تک دوبارہ نظر نہیں آیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) زوجہ جنات کے اثر سے محفوظ ہوگئی

اندرونِ سندھ کے ایک شہر پیر جو گوٹھ کے ایک اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح سے ہے: میری شادی کے تھوڑے ہی عرصے بعد میری اہلیہ میں

www.dawateislami.net

ایک **جنّ** ظاہر ہوا اور ہمیں طرح طرح سے تنگ کرنے لگا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر میں بے حد پریشان ہوا اور جگہ جگہ علاج کیلئے پہنچا مگر کسی عامل کے علاج سے کوئی افاقہ نہ ہوا۔ میری زوجہ کی حالت دن بدن بگڑتی چلی گئی، وہ اُمیّد سے ہوتیں مگر کچھ دن بعد ہی سلسلہ ختم ہوجاتا۔ اسی پریشانی میں ایک طویل عرصہ گزر گیا۔

اسی دوران بابُ المدینہ (کراچی) بھی جانا ہوا۔ وہاں میں نے شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضِری کیلئے بھی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اسی دوران نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) میں اجتماعِ ذکر ونعت منعقد ہوا، **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ بھی اس اجتماعِ ذکر ونعت میں شریک ہوئے۔ میں وہاں بھی ملاقات کرنے سے محروم رہا۔

میں بہت پریشان تھا مگر اُمید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن میں اپنے پیرومرشد کو یاد کر کے بہت رویا اور ان کی بارگاہ میں استِغاثہ کرتے کرتے سوگیا۔ الحمدللہ عزوجل! مجھے خواب میں شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا: کیوں پریشان ہو! اُٹھ کر دیکھو! **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپکی زوجہ ٹھیک ہوچکی ہیں۔'' یہ سُن کر میری آنکھ کھل گئی۔

نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد میں نے جب بغور اپنی زوجہ کو دیکھا تو مجھے تبدیلی کے آثار محسوس ہوئے اور ایسا لگا کہ وہ واقعی ٹھیک ہوچکی ہیں۔ میں نے جب یہ خوشخبری

www.dawateislami.net

اپنی والدہ کو سنائی تو وہ بولیں: ''بیٹا تمہیں معلوم ہے کہ اس کی حالت کتنی خراب رہتی ہے، دیکھنا کچھ دیر بعد پھر خراب ہو جائے گی۔'' شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ عرصہ دراز تک علاج کرانے کے باوُجُود آج تک ہم نے اسے مکمّل تندرست حالت میں ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔ مگر میری والدہ کے شکوک وشبہات غلط ثابت ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اہلیہ کی طبیعت ٹھیک ہوگئی اور یوں ہمیں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی توجّہ اور کرم سے اس **جنّ** سے نَجات حاصل ہوئی اور آج میں ایک پیارے سے مدنی منّے کا باپ ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی

صوبہ پنجاب (پاکستان) اٹک کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ 2003ء میں مجھ پر جنات کے اثرات ہوگئے۔ ایک چڑیل آکر مجھے پریشان کیا کرتی تھی۔ میں نے باب المدینہ (کراچی) حاضر ہوکر اپنے پیرومرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں تحریری رقعہ لکھ کر حالات پیش کردیئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے رقعہ پر کچھ لکھا اور تسلی دی۔ اس دن سے میری طبیعت بہتر ہونا شروع ہوگئی۔ کم وبیش 2 سال بعد 2005ء میں تربیتی کورس میں شرکت کیلئے مظفرآباد (کشمیر) پہنچا۔ 10 مئی 2005ء بروز منگل انتہائی سیاہ رنگ کی ایک بدصورت عورت جس کے سر کے بال کُھلے ہوئے تھے میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ وہ انتہائی غصے کے

www.dawateislami.net

عالم میں کہنے لگی: ''میری دوست چڑیل کو تمہارے کراچی والے پیر نے پکڑ لیا ہے اب میں تمہیں اور تمام تربیتی کورس والوں کو مار دوں گی۔'' یہ سن کر میں خوف کے مارے زور زور سے چیخیں مارنے لگا۔

اسلامی بھائیوں نے میری حالت دیکھ کر شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کیا۔ جب تک وہ شجرہ شریف پڑھتے رہتے تو طبیعت سنبھل جاتی مگر جب رک جاتے تو پھر ویسی حالت ہو جاتی۔ نمازِ عشاء کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو سب نے مل کر اپنے پیرو مرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنا شروع کر دیا، ''یا عطار پیر ہر بلا چیر'' تو اچانک اسلامی بھائیوں نے دیکھا کہ کمرے کی کھڑکیاں ہوا کے زور سے کھل گئیں اور دیوار گیر گھڑی زور زور سے ہلنے لگی۔ ہم گھبرا گئے کہ نہ جانے یہ جنّات اب ہمارا کیا حشر کریں گے۔ یکا یک دروازے سے قبلہ امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے۔ وہ چڑیل روہانسی ہو کر کہنے لگی: ''مجھے معاف کر دو میں چلی جاؤنگی۔'' امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا۔ میری طبیعت بھی سنبھل گئی مگر دوسرے دن کچھ اور چڑیلیں پہنچ گئیں اور دھمکی دینے لگیں: ''تم 80 طلباء ہو اگر 80,000 بھی ہوں تو میرا کچھ نہیں کر سکتے، تمہارے فیضانِ مدینہ کے کچھ عطاری جن ہیں جن کے باعث ہم مجبور ہیں ورنہ ہم تم سب کا گلا دبا دیتے۔'' ہم نے پھر سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کیا تو سب چڑیلوں نے یہ کہتے ہوئے بھاگنا شروع کر دیا کہ ہم صرف تمہارے کراچی والے پیر عطار سے ڈرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(13) 500 سالہ عامِل جن کی بدحواسی

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر (حیدرآباد) کے مقیم اسلامی بھائی کی حلفیہ تحریر کچھ اس طرح سے ہے:

میرے دو بھائیوں کی شادی **2001**ء میں اپنے تایا جان کی بیٹیوں اور ہماری اکلوتی بہن کی شادی تایا کے بیٹے سے طے کردی گئی۔ دونوں طرف سے شادی کی تیاریاں شروع کردی گئیں۔ لیکن شادی سے تقریباً 3 ماہ قبل تایا کی دونوں بیٹیوں نے اچانک بغیر کوئی وجہ بتائے شادی سے انکار کردیا۔ اُن کے اس طرح انکار کرنے پر سب دم بخود رہ گئے۔ بہرحال ہم نے دعائیں کرنے اور **شَجَرہ عطاریہ** سے وظائف وغیرہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا اور مختلف ذرائع سے روحانی علاج بھی کرایا۔ بالآخر وہ دونوں شادی کیلئے خود ہی راضی بھی ہوگئیں۔

شادی والے دن میری بھابھی (یعنی میری تایازاد بہن) کے ہاتھ پاؤں مُڑ گئے اور وہ بے ہوش ہوگئی۔ جیسے تیسے اسے ہوش میں لایا گیا اور رخصتی کردی گئی۔ شادی کے تیسرے دن میرے تایازاد بھائی (یعنی بہنوئی) کا ولیمہ تھا۔ اس دن بھی دونوں دلہنیں (یعنی میری بھابھی اور بہن) بے ہوش ہوگئیں، بڑی مشکل سے ان کو ہوش میں لایا گیا۔

یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ بعض اوقات تو ان کی حالت ایسی ہوجاتی کہ آٹھ آٹھ افراد سے بھی نہیں سنبھل پاتیں۔ ہم نے ان کا مختلف عاملوں سے علاج بھی کروایا مگر کافی رقم خرچ کرنے کے باوُجود فائدہ ہونے کے بجائے ان کی حالت مزید

www.dawateislami.net

خراب ہوتی چلی گئی۔اکثر عامل تو علاج کرنے سے ہی منع کر دیتے کہ (علاج کرنے کی صورت میں) ہماری **جان کو خطرہ** ہے، ہم تو حیران ہیں کہ تم لوگ اب تک کیسے بچے ہوئے ہو؟ لگتا ہے **تم کسی پیرِ کامل سے مُرید ہو** جس کی نظر نے تمہیں اب تک بچا رکھا ہے۔

پھر ہمارا رابطہ **مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے اسلامی بھائی سے ہوا۔ انہوں نے تعویذات عطّاریہ کے ذریعے علاج شروع کر دیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تعویذاتِ عطّاریہ کی برکت سے دونوں (یعنی میری بھابھی اور بہن) کی طبیعت سنبھل گئی۔ تقریباً **4 سال** یونہی بیت گئے۔

ایک دن دونوں کی طبیعت ایسی بگڑی کہ انہوں نے کھانا پینا اور بولنا بند کر دیا۔تقریباً اسی حالت میں **72 گھنٹے** گزر گئے۔سارے گھر والے انتہائی پریشان تھے۔صحت یابی کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ہماری خوش قسمتی کہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے بڑے شہزادے الحاج مولانا ابو اُسَید **عبید رضا العطاری المدنی** مدظلہ العالی سے فون پر رابطہ ہوگیا۔آپ مدظلہ العالی نے فرمایا کہ **26 منٹ** بعد پانی پلانا **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پی لیں گی۔ہماری نظریں گھڑی پر جم گئیں۔ہم نے ایک ایک منٹ گن کر گزارا۔ٹھیک **26 منٹ** بعد دونوں کو ہوش آ گیا اور انہوں نے پانی مانگا پھر کھانا بھی کھایا۔اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ ہمیں دو **خوفناک بلائیں** ہنس ہنس کر اذیت دے رہی تھیں۔مگر توجہ مرشد کی بَرَکت سے

www.dawateislami.net

ٹھیک **26 منٹ** بعدان کے جسم گلنے سڑنے لگے اوران سے پیپ بہنے لگی۔ان میں سے ایک **بَلا** نے (جس کے لمبے لمبے کالے کالے خوفناک بال اور بڑے بڑے پیلے دانت اور لمبے لمبے ناخن تھے) اپنے گندے ہاتھوں سے ہمارے دلوں کو پکڑ رکھا تھا،گھبرا کر کمرے سے باہر نکل بھاگی۔دوسری بَلا نے بھی بھاگنے کی کوشش کی لیکن وہ گر گئی۔وہ بڑی بے بسی کے عالم میں التجائیں کر رہی تھی کہ مجھے چھوڑ دو میں اب نہیں آؤں گی۔یوں ہماری طبیعت بہتر ہوگئی۔

اس گفتگو کو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کوئی اور بَلا ان دونوں پر ظاہر ہوگئی۔ہم نے دوبارہ **شہزادہ عطار** الحاج مولانا ابواُسید عبید الرضا العطاری المدنی مدظلہ العالی سے فون پر رابطہ کیا۔سارا ماجرا سننے کے بعد آپ نے فرمایا **363** مرتبہ **"قَلَّتْ حِیْلَتِی اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِی یارَسُوْلَ اللّٰہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھئے اوراس عمل کو **12** دن تک جاری رکھئے۔ہم نے ان کی ہدایت پر عمل کیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ اس سے کافی اِفاقہ ہوا لیکن بلاؤں سے مکمل طور پر جان نہ چھوٹی۔وہ اب بھی مختلف خوفناک شکلوں میں ان دونوں کے سامنے آتیں۔ایسا لگتا تھا کہ کوئی مسلسل عملیات کے ذریعے یہ سارا معاملہ کر رہا ہے۔کچھ دن بعد پھر ان دونوں کی طبیعت بگڑی اور بگڑتی ہی چلی گئی۔

میری بہن کی تو ایسی حالت تھی کہ مغرب کے بعد اس کو **خوفناک شکل والی بَلائیں** نظر آتیں اور ڈرانا شروع کر دیتیں۔اس صورتِ حال سے مجبور ہو کر ہم

www.dawateislami.net

ایک دن باب المدینہ (کراچی) **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے روانہ ہوئے۔ جب ہم گھر سے روانہ ہونے لگے تو بہن اور بھابھی کی طبیعت مزید بگڑنا شروع ہوگئی۔ میری بہن اصرار کرنے لگی کہ آپ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سے ملاقات کیلئے مت جائیے۔ مگر ہم سنی ان سنی کرتے ہوئے **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے باب المدینہ پہنچ گئے۔

(بعدِ صحت بہن نے بتایا کہ جس وقت آپ لوگ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سے ملاقات کیلئے نکل رہے تھے اس وقت وہ **عامل جنّ** جو اِن تمام **شیطانی قوّتوں کا سردار** تھا (جو وقتاً فوقتاً ہمیں تنگ کر رہی تھیں) خود ظاہر ہوا اور شدید پریشانی کے عالم میں کہنے لگا اپنے بھائیوں کو روکو، ہم سب چلے جائیں گے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ اسکی عمر تقریباً 500 سال ہے اور وہ زبردست عامل ہے۔)

جب ہم امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سے ملاقات کیلئے قِطار میں لگے تو حیدرآباد سے موبائل فون پر گھر والوں نے بتایا کہ دونوں کی حالت انتہائی تشویش ناک ہوچکی ہے، ایسا لگتا ہے کہ اب یہ زندہ نہیں بچیں گی۔ دونوں برابر یہی مطالبہ کر رہی ہیں کہ **انہیں واپس بلالو**۔ یہ جان کر ہم پریشان تو بہت ہوئے مگر ہمت کر کے ملاقات کیلئے آگے بڑھتے رہے۔ اس دوران بار بار فون پر ان کی طبیعت خراب سے خراب تر ہونے کی اطلاع دی جاتی رہی۔

(بعد میں بہن نے بتایا کہ اُس وقت ہمیں آپ تمام قطار میں نظر آرہے تھے اور وہ **500 سالہ عامل جنّ** اپنے تمام قبیلے کے ساتھ موجود تھا۔ وہ سب انتہائی پریشان اور گھبرائے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ ''بھاگ چلو ورنہ ہم سب مارے جائیں گے ہم نے غلط جگہ ہاتھ ڈال دیا ہے۔'')

امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سے ملاقات ہونے پر ہم نے ان سے اپنی

www.dawateislami.net

پریشانی بیان کی تو آپ دامت برکاتہم العالیہ نے بڑی شفقت دی اور فرمایا کہ حوصلہ رکھئے **اِنْ شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا گھبرائیے نہیں۔ پھر ہم نے ایک تھیلی میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ سے دَم کروا کر اُس کا منہ دھاگے سے باندھ دیا۔

جب ہم دم کی ہوئی تھیلی لے کر باب المدینہ (کراچی) سے حیدرآباد روانہ ہورہے تھے تو (فون پر بتایا گیا کہ) حیدرآباد میں دونوں مریضائیں بہت گھبرا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ان کو روکو اور یہاں مت آنے دینا **وَرنہ یہ خوفناک جِنّات ہمیں ماردیں گے۔**

جب ہم گھر پہنچے اور تھیلی کھول کر آدھی پھونک ایک مریضہ اور آدھی دوسری مریضہ پَر چھوڑی تو دونوں مریضاؤں کا کہنا ہے کہ ہمارا دماغ ایک لمحہ کیلئے سُن ہوگیا اور ایک **خوشگوار خوشبو** پھیلی جس کا سُرُور دل میں بھی مَحسوس ہوا۔ اس کے بعد دونوں مریضاؤں کو دَم کیا ہوا پانی پلاتے رہے اور **تعویذاتِ عطاریہ** بھی استعمال کراتے رہے۔ **بالآخر** ہمارا وہ مسئلہ جس کے حل کے لئے تمام عاملوں نے معذرت کرلی تھی اور ہم تقریباً مایوس ہوچکے تھے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ زمانے کے ولی شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی نگاہِ کرم کی بَرَکت سے حل ہوگیا اور ہمیں اس آفت سے نَجات مل گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ اب ان دونوں کی طبیعت بالکل صحیح ہے۔ (تادمِ تحریر اس واقعے کو کم وبیش دو سال ہوچکے ہیں)۔

ہمارے ایک عزیز جو خود بھی عامل ہیں۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ آپ نے

www.dawateislami.net

جن بُزُرگ سے علاج کرایا ہے **وہ روحانی طور پَر بہت طاقتور ہیں اور** جس عامل نے آپ کے خلاف کام کیا تھا وہ غیر مسلم تھا جو اپنی شیطانی قوت، جادو اور کالے علم وغیرہ کی مہارت میں **بینَ الاقوامی شہرت** رکھتا ہے۔ اُس کے گھر کے باہر گاہگوں کی کاروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ آپ کے **پیرو مرشِد** کے طفیل اب اس **عامل کی گندے عمل کرنے کی شیطانی طاقت چھن چکی ہے** اور وہ شدید بیمار ہو چکا ہے۔ اس کے پاس **تین** گندی طاقت ور چیزیں تھیں جو اس سے چھن چکی ہیں۔ وہ عامل اب سخت پریشان ہے، اس کا کہنا ہے کہ **مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کن لوگوں کا معاملہ ہے ورنہ میں کبھی اس کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) بدصُورت بلا

مکتبۃ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا کہ کسی نے باہَر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: ''کون؟'' مگر کوئی جواب نہ ملا، میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ میری نگاہوں کے سامنے ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا اور وہ یہ کہ **ایک عجیب وغریب اور انتہائی گِرِیہ الصورت شخص کھڑا تھا جس کے چہرے اور جسم سے خون اور پیپ بہہ رہا تھا اور کہیں کہیں کیڑے بھی کُلبُلا رہے تھے۔** یکا یک اس نے ہاتھ بڑھا کر میرا گلا دبانا چاہا تو بے ساختہ میرے منہ سے نِکلا: **یا عطار پیر!** اسے ایک دم جھٹکا

www.dawateislami.net

لگا اور وہ دھڑام سے پیچھے کی طرف گرا۔ میں نے فوراً دروازہ بند کرلیا۔ میرے حواس گم تھے، کافی دیر تک جاگتا رہا پھر آنکھ لگ گئی۔ رات کم و بیش 3:00 بجے کسی انجانے خوف کے سبب دوبارہ میری آنکھ کھل گئی اور میں اُٹھ بیٹھا۔ اِتنے میں سامنے بند دروازے سے اسی **بدوضع شخص** کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے پایا۔ خوف کے مارے میری گھگّی بندھ گئی اور ہلنے جُلنے کی قوت گویا سَلْب ہوگئی۔ اُس نے قریب آکر جیسے ہی مجھے دبوچنے کیلئے میری طرف ہاتھ بڑھائے دوبارہ میرے منہ سے **یا عطار پیر** نکلا۔ حیرت انگیز طور پر وہ **بدصورت انسان نمابلا** مُضطرِ بانہ عالم میں اُلٹے قدم پلٹی اور بند دروازے سے باہَر نکل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) عقیدت مند جن

مَدَنی تربیتی کورس کے ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے عارف والا (پنجاب) میں جمعرات کے دن ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور بیان کرنے کی سعادت ملی۔ دوران ذکر ایک اسلامی بھائی کی عجیب وغریب آوازیں آنا شروع ہوگئیں لیکن ہم نے خاص توجہ نہ دی۔ اجتماع کے بعد وہاں کے ذمہ داروں سے مشورہ تھا۔ دوران مشورہ تربیتی کورس کے ایک استاذ ایک اسلامی بھائی کو لائے جو لنگڑا کر چل رہا تھا اور اسکو تقریباً 3 اسلامی بھائیوں نے سہارا دیا ہوا تھا۔ اسے

www.dawateislami.net

بٹھانے کے بعد اسلامی بھائی کہنے لگے کہ یہ عجیب وغریب حرکتیں کر رہا ہے اور مسلسل چیخ رہا ہے۔ قافلہ کورس کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی اس کے قریب گئے اور اس کو غور سے دیکھا تو اسکی آنکھیں گھومی ہوئی تھیں اور ہاتھ پاؤں ٹیڑھے تھے۔ اتنے میں اس نے غرا کر کہا: ''ہٹ جاؤ۔'' میں نے ذمہ دار اسلامی بھائی کو مشورہ دیا کہ اس کے سامنے شجرہ عطاریہ پڑھو، شاید یہ چلا جائے۔

ابھی انہوں نے شجرہ عطاریہ نکالا ہی تھا کہ وہ جن ان کو گھورنے لگا۔ اسلامی بھائی نے اس سے پوچھا: تم کون ہو اور اسے کیوں تنگ کر رہے ہو۔ اس جن نے چِلّا کر کہا: ''میں اس کا دوست ہوں اور اس سے ملنے آیا ہوں اور میں بھی عطاری ہوں۔ اسلامی بھائی نے اس سے کہا: ''عطاری ہو کر اپنے پیر بھائی کو تنگ کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی، میں ابھی شہزادہ عطّار مدظلہ العالی کو فون کرتا ہوں۔ اس نے کہا: ''نہیں! میں چلا جاؤں گا۔'' میں نے اسلامی بھائی کو آواز دی: ''امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی کا بال مبارک اس کے سامنے کرو، شاید یہ چلا جائے۔ جیسے ہی اس اسلامی بھائی نے اپنی جیب سے امیرِ اہلسنّت کا بال نکالا اس جن نے شور کرنا شروع کر دیا: ''مجھے دیدو مجھے دیدو۔'' اسلامی بھائی نے اس سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس یہ نہیں ہے؟'' اس نے کہا: ''میرے پاس بھی ہے۔'' اسلامی بھائی نے اس سے مطالبہ کیا: ''تو دکھاؤ۔'' اس جن نے گردن جھکائی اور مٹھی بند کر لی جب اس نے مٹھی کھولی تو اس میں بال مبارک نظر آ رہا تھا۔ اس اسلامی بھائی نے وہ بال مبارک اس کے ہاتھ سے اٹھا لیا تھا۔ اس

www.dawateislami.net

نے چیخنا شروع کر دیا: ''مجھے دیدو مجھے دیدو۔'' اسلامی بھائی نے کہا: ''ایک شرط پر دونگا اگر تم واپس چلے جاؤ گے۔'' وہ جن ہار مانتے ہوئے بولا: ''ٹھیک ہے۔'' جیسے ہی اسکو بال دیا گیا تو جن کے زیرِ اثر اسلامی بھائی بیٹھے بیٹھے سر کے بل زمین پر گر گیا۔ جب اسے اٹھایا گیا تو نارمل لوگوں کی طرح باتیں کرنا شروع ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(16) جن سے خلاصی ہوگئی

نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری بیٹی دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ (للبنات) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ ایک روز اس پر کوئی خبیث جن قابض ہو گیا اور اسے روزانہ تنگ کرنے لگا۔ وہ کبھی اسکا ہاتھ مروڑ دیتا تو کبھی اسے بے ہوش کر دیتا۔ سر میں شدید درد کے باعث وہ چیخیں مارتی۔ سارا گھر پریشان تھا۔ مختلف طریقے سے علاج کی کوشش کی مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ یوں کم و بیش ۱۵ دن گزر گئے ۲ شعبان المعظم ۱۴۲۸ (16-08-2007) بروز جمعرات وہ جن بیٹی کو سخت تکلیف دینے لگا۔ ہمارا سارا گھر چونکہ زمانے کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہے اس لئے میری بیٹی جس پر جن قابض تھا، بلند آواز سے **المدد یا عطار، المدد یا عطار** پکارنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد اسکی طبیعت میں افاقہ ہوا اور وہ ٹھیک ہو گئی۔ الحمدللہ عزوجل اب تک اس کی طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔ میری بیٹی نے بتایا: ''جب میں نے

www.dawateislami.net

المدد یا عطار، المدد یا عطار کہنا شروع کیا تو مجھے ایک آواز سنائی دی: ''بیٹی گھبراؤ مت میں نے انہیں بھگا دیا ان شآءاللہ عزوجل یہ اب تمہیں تنگ نہیں کریں گے۔'' یوں اس **جن** سے میری جان چھوٹ گئی ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(17)4جنّات کی حکایات

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک روز میں کسی عزیز کی تدفین کے سلسلے میں قبرستان گیا۔ دورانِ تدفین ایک اجنبی شخص میرے قریب آیا اور بڑے ہی پُراسرار انداز میں کہنے لگا: ''مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔'' یہ کہہ کر وہ مجھے لوگوں سے الگ لے گیا اور کہنے لگا: ''میری طبیعت خراب ہورہی ہے، مجھ پر دم کردو۔'' میں نے جیسے ہی اُن پر دم کیا تو یکا یک مجھے یوں لگا جیسے کئی من وزن میرے اوپر لاد دیا گیا ہو۔ میں جب واپس گھر لوٹا تو سارا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔ گھر آکر میں لیٹ گیا یہاں تک کہ اذانِ مغرب ہونا شروع ہوئی۔ میں باجماعت نماز ادا کرنے کی نیّت سے ہمت کرکے جیسے تیسے اُٹھا اور عمامہ باندھ کر جیسے ہی باہر جانے کیلئے کمرے کے دروازے کے قریب پہنچا تو اچانک مجھے کسی ان دیکھے وُجود نے پکڑا اور اٹھا کر کمرے کی دیوار پر دے مارا۔ میرا سر چکرا گیا۔ میرے حواس بحال ہوئے تو میں نے اپنے سامنے **4 خوفناک جنّات** کو پایا۔ وہ بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے مجھے گھور رہے تھے۔ ان کے سر کے بال زمین تک لٹک رہے تھے۔ ان

www.dawateislami.net

میں سے ایک نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور دوسرے نے دونوں پاؤں جکڑ لئے، تیسرے نے میری زبان پر قابو پالیا اور چوتھا جن میرے جسم میں داخل ہو گیا۔

وہ مجھے سخت تکلیف دے رہے تھے اور میں چیخ و پکار کر رہا تھا۔ میری چیخ و پکار سن کر دوسرے کمرے سے گھر والے اور چند محلے کے لوگ آ گئے۔ مجھے لگ رہا تھا کہ یہ **جنات** مجھے جان سے مار دیں گے۔ بے اختیار میں نے **غوثِ پاک** رضی اللہ عنہ اور اپنے پیر و مرشد **شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی بارگاہ میں مدد کیلئے استغاثہ پیش کرنا شروع کر دیا۔ خدا کی قسم! میں نے بیداری کے عالم میں دیکھا کہ یکا یک کمرے کے دروازے سے **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ انتہائی جلال کے عالم میں کمرے میں داخل ہوئے اور جس **جن** نے میرے پاؤں جکڑ رکھے تھے اسے ٹھوکر ماری تو اس **جن** کے جسم پر آگ بھڑک اٹھی۔ وہ بُری طرح چیخ رہا تھا۔ دوسرے کو آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ یہ دیکھ کر جو **جن** جسم میں داخل تھا وہ جان بچا کر بھاگ نکلا۔ چوتھا جس نے میری زبان کو قابو کیا ہوا تھا وہ **جن** بھی الٹے قدموں واپس بھاگ گیا۔ آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے مجھے سینے سے لگا لیا اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا مت گھبراؤ، **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ ان سے تمہاری جان چھوٹ گئی ہے۔'' یہ فرما کر آپ جانے لگے تو میں رونے لگا اور عرض کی: آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے جانے کے بعد یہ دوبارہ آ کر مجھے قتل نہ کر دیں۔ آپ نے مجھے دلاسہ دیا اور فرمایا: ''**ان شآء اللہ** عَزَّوَجَلَّ اب یہ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ گھبراتے کیوں ہو، میں جو ہوں۔ مجھے بلالینا **ان شآء اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں آ جاؤں گا۔'' یوں کرم فرمانے کے بعد

www.dawateislami.net

آپ دامت بَرَکاتُہم العالیہ واپس لوٹ گئے۔ **الحمدُ للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج اس بات کو ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے میری طبیعت بالکل صحیح ہے ان جنّات نے دوبارہ آنے کی جرأت نہیں کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) بدصورت بڑھیا

صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کی حلفیہ تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں شام کے وقت سو رہا تھا۔ میری آنکھ کھلی تو ساڑھے پانچ بجے کا وقت تھا۔ سورج غروب ہونے میں تقریباً آٹھ سے دس منٹ باقی تھے۔ میں نے جونہی بستر سے اُٹھنا چاہا سامنے بند دروازے سے ایک نہایت **بدصورت بڑھیا** داخل ہوئی۔ اس نے آناً فاناً میرے گُردوں میں اُنگلیاں ڈال کر مجھے اُوپر اُٹھالیا۔ اب میرا آدھا جسم اوپر تھا اور آدھا نیچے۔ میں اتنا خوفزدہ تھا کہ آیۃ الکرسی اور لاحول شریف وغیرہ پڑھنا بھی بھول گیا۔ میں نے اپنے ماں باپ اور دادی جان کو (جنھوں نے مجھے بچپن سے پالا تھا) مدد کے لئے پکارا۔ لیکن ان میں سے کسی نے میری پکار نہ سُنی۔ اتنے میں اس بڑھیا نے میرے ہونٹوں کو ناخن مار کر چیر دیا۔ میں شدید تکلیف میں تھا اور بری طرح چیخ رہا تھا، مگر لگتا تھا کہ میری چیخ و پکار کسی کو سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اسی وقت میرے دل میں اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَت بَرَکاتُہم العالیہ کا خیال آیا۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میرے **پیر و مرشد** بنفس نفیس تشریف لے

www.dawateislami.net

آئے۔ جیسے ہی اُس بڑھیا نے **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کو آتے دیکھا تو مجھے چھوڑ کر فوراً بھاگ گئی۔یوں مجھے اس بدصورت بڑھیا سے نجات ملی۔ پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ زخم بھی صحیح ہوگئے اور تکلیف بھی ختم ہوگئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) لمبے بالوں والا جن

بابُ المدینہ (کراچی) علاقہ نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ (کراچی) کے اجیر اسلامی بھائی ایک روز ڈیوٹی پر آئے تو ان کو بخار تھا۔ ذمہ دار کے دریافت کرنے پر انہوں نے جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

''کل رات جب میں گھر جانے کے لئے اپنے اسکوٹر پر بیٹھ کر روانہ ہوا تو گارڈن چورنگی پر مجھے کسی نے لفٹ کا اشارہ کیا۔ میں نے اسکوٹر روک کر انہیں بٹھالیا۔ جب گاڑی تین ہٹی کے پل پر پہنچی تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے پیچھے کوئی لمبی لمبی سانسیں لے رہا ہے۔ میں نے گھبرا کر گاڑی روک دی اور جیسے ہی مڑ کر دیکھا تو میری چیخ نکل گئی۔ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کی شکل بدل چکی تھی۔ لمبے لمبے بال، بڑی بڑی سرخ آنکھیں، چوڑے دانت اور انتہائی خوفناک سیاہ چہرہ۔ وہ سخت غصے میں لگ رہا تھا اور اس کی سانس بہت تیز چل رہی تھی۔ وہ کچھ دیر مجھے گھورتا رہا پھر سامنے فٹ پاتھ پر جا بیٹھا۔ میں بھی مارے دہشت کے وہیں کھڑا کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔ اچانک وہ اٹھا اور غصے کے عالم میں میری جانب لپکا۔ میں پیچھے ہٹا۔ اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر میری

www.dawateislami.net

گردن پکڑنا چاہی تو بے اختیار میرے منہ سے ''**یاعطار پیر**'' نکلا۔ حیرت انگیز طور پر اس خوفناک بلا کو جھٹکا لگا اور وہ یوں لرزتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے فٹ پاتھ پر جا پڑا جیسے اسے کرنٹ لگ گیا ہو۔ میں نے گھبراہٹ کے عالم میں اسکوٹر اِسٹارٹ کی اور وہاں سے بھاگ نکلا۔ گھر پہنچ کر مارے خوف کے مجھے بخار چڑھ گیا۔ جب سے طبیعت کچھ ناساز ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) بھگوڑا جن

مرکز الاولیاء (لاہور پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے بھائی کے یہاں پہلا بچہ پیدا ہوا تو اس کے سر کے بالائی حصے پر جِلْد نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے اس کا مغز بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ڈاکٹر حیران تھے کہ اس نوعیت کا کیس ہم نے پہلی بار دیکھا ہے۔ بچہ تقریباً 3 دن زندہ رہا پھر **انتقال** کر گیا۔ کچھ عرصے بعد ایک اور بیٹے کی ولادت ہوئی تو اس کے سر کے بالائی حصے کی کھال غائب تھی اور مغز نظر آرہا تھا۔ یہ بھی چند گھنٹے بعد **انتقال** کر گیا۔

میری بھابھی بھی **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے ہی بیعت تھیں اور اپنے **پیر و مرشد** سے بڑی عقیدت رکھتی تھیں۔ ایک رات انہوں نے تصور ہی تصور میں اپنے پیر و مرشد **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کیا۔ پھر وہ سوگئیں۔ ان کا کہنا ہے کہ رات اچانک میری آنکھ کھلی تو میں نے دو نورانی

www.dawateislami.net

چہروں والے بزرگوں کو دیکھا جنہوں نے **سبز عمامہ شریف** سر پر سجایا ہوا تھا۔ وہ کمرے میں کسی کو تلاش کر رہے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں کمرے کے کونے سے ایک **خوفناک جن** گھبرایا ہوا ظاہر ہوا اور باہر کی طرف بھاگا۔ وہ دونوں بزرگ بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ وہ جن مختلف کمروں سے ہوتا ہوا وہاں سے بھاگ نکلا۔ پھر وہ **بزرگ** میرے پاس تشریف لائے اور تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگے کہ بیٹی گھبراؤ مت ہم نے اسے اس گھر سے **بھگا** دیا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ **دوبارہ** نہیں آئے گا۔''

یہ سب عالمِ بیداری کی بات ہے۔ صبح جب بھابھی نے یہ بات گھر میں بتائی تو میری بہن نے بھی اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا: ''رات میری بھی شور کی وجہ سے آنکھ کھلی تو **میں نے بھی دو سبز عمامے والے بزرگوں کو گھر میں آتے دیکھا تھا۔**'' اس بات کو کم وبیش **10** سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس کے بعد میری بھابھی کے یہاں **صحیح سلامت اولاد** پیدا ہوئی۔ کم وبیش **6** ماہ قبل جب بھابھی نے کسی طرح **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی زیارت کی تو چونک اُٹھی اور کہنے لگی: ''جن دو بزرگوں نے بیداری کے عالم میں تشریف لاکر خوفناک جنّات کو بھگایا تھا ان میں سے ایک شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ تھے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(21) سینگوں والی دلہن

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ بیٹی کو بیاہنے کا ارمان پورا ہونے کو تھا۔ صبح بارات آنی تھی، بہنیں خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھیں۔ گھر کو برقی قُمقُموں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ **آج** ''رَتْ جگا'' کی رَسْم تھی۔ **دُلْہن** کیلئے اس رات کیلئے بیش قیمت جوڑا تیار کیا گیا تھا۔ **دُلْہن** کو تیار کر کے سہیلیاں جُھرمَٹ میں لئے شور شرابے میں مصروف تھیں کہ اچانک **دُلْہن نے** دوپٹا سَر سے اُتار ڈالا۔ کمرے میں موجود عورتوں کی چیخیں نکل گئیں۔ **دُلْہن** کا چہرہ تبدیل ہورہا تھا۔ بڑی بڑی سُرْخ آنکھیں اِدھر اُدھر گھوم رہی تھیں اور گلے سے غُراہٹ کی سی آواز آرہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے دُلْہن کے بال آپس میں سختی سے مل کر **خوفناک سینگوں** کی صورت اختیار کر گئے۔ شاید یہ کسی سرکش جنّ کی شرارت تھی۔ شادی کی خوشیاں منانے والوں کے چہروں پر خوف وغم کے آثار دکھائی دینے لگے۔ صبح بارات آنے والی ہے، پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے۔ وقتی طور پر بات کو دبا دیا گیا۔ دلہن کی ماں اور بہنیں زاروقطار رورہی تھیں کہ اب کیا ہوگا؟ دلہن کے بھائی کو کسی نے مشورہ دیا کہ فیضانِ مدینہ میں امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے تعویذات مفت دیئے جاتے ہیں، وہ لے لیجئے۔ انہوں نے فوراً **مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ** کے مکتب سے رابطہ کیا۔ جنہوں نے تعویذاتِ عطاریہ دینے کے ساتھ کاٹ والا عمل بھی کیا۔ گھر آکر جب تعویذاتِ عطاریہ **دُلْہن** کو پہنایا گیا اور کاٹ والا پانی پلانے کے بعد کچھ بالوں پر بھی چھڑکا گیا تو **الحمدللہ** عزوجل حیرت انگیز طور

www.dawateislami.net

پر دُلہن کی طبیعت سنبھلنے لگی اور سر کے بال جو خوفناک سینگوں کی صورت اختیار کر چکے تھے، دُرُست ہوگئے۔ پورے گھر نے سُکون کا سانس لیا اور دعائیں دینے لگے۔ دوسرے دن دلہن کو بخیر و عافیت رخصت کر دیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آسان ترین علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲: ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۶۰۰)

تعویذات اسمائے الٰہی و کلامِ الٰہی و ذکرِ الٰہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا، ''تو عجیب گدھا ہے۔'' وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنتا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہوگیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے،

www.dawateislami.net

گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کرلیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۴ص۲۰۷ملخصًا)

الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی **مجلسِ مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے تحت دکھیارے مسلمانوں کا شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلامبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جاچکے ہیں اور تادمِ تحریر (۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے **ماہانہ سوا دو لاکھ** اور سالانہ کم وبیش **26 لاکھ سے زائد** ''تعویذات'' و ''اَوراد'' دیئے اور کم وبیش **20 سے 25 ہزار مکتوبات** بھیجے جاتے ہیں ان میں **E-mail** کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمدللہ عزوجل **ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ** کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ ''**خوفناک بلا**''، ''**پراسرار کتا**'' اور ''**سینگوں والی دلہن**'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(22) عامِل جن سے خَلاصی

ایک شخص نے بتایا کہ ایک **خطرناک جن** میری بچی کے پیچھے پڑ گیا۔ کبھی کبھی میرے سامنے بھی ظاہر ہوجاتا اور مطالبہ کرتا: ''اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو اور جتنا چاہو مال لے لو۔'' میں بے حد خوفزدہ اور پریشان تھا، کئی عاملین سے رُجوع کیا۔ پیشہ ور عاملین میرے گھر آتے، پڑھائی وغیرہ کرتے مگر وہ جن بھی غالبًا عامل تھا اپنے عملیات سے عاملوں کو اُلٹا لٹکا دیتا۔ میں ہزاروں روپے خرچ کر چکا تھا اور سخت مایوسی کے عالم میں تھا کہ کسی نے بتایا **فیضان مدینہ** چلے جاؤ وہاں تعویذاتِ عطاریہ ملتے ہیں۔ میں نے وہاں جا کر اپنا مسئلہ بیان کیا۔ انہوں نے مجھے لٹکانے اور پہننے کیلئے **تعویذات** دیئے۔

الحمدللہ عزوجل میں نے تعویذاتِ عطاریہ مجلس کے مشورے کے مطابق استعمال کئے۔ چند دنوں بعد جب دوبارہ جنّ ظاہر ہوا تو تعویذات عطاریہ کی برکت سے قریب نہیں آیا بلکہ دور ہی سے کہنے لگا، ''**یہ تعویذ اتار دو، تم یہ تعویذ کہاں سے لائے ہو؟**'' اور وہیں کھڑے کھڑے میرے باندھے ہوئے تعویذ کی طرف اشارہ کر کے تعویذات اتارنے یا اس کا اثر زائل کرنے کیلئے کچھ پڑھتا بھی رہا۔ مگر **الحمدللہ** عزوجل وہ ناکام رہا اور **تعویذ** نہ اتار سکا، کچھ روز وہ خطرناک جنّ اسی طرح ظاہر ہوتا رہا پھر آخر تھک ہار کر **تعویذاتِ عطاریہ کی** بَرَکت سے غائب ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(23) خوفناک بلا

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ایک رات میں اپنی گاڑی پر قدرے سنسان علاقے سے گزر رہا تھا۔ایک چھوٹے سے پل پر سے گزرتے ہوئے اچانک ایسا لگا جیسے کوئی بہت زیادہ وزنی چیز گاڑی پر لاد دی گئی ہو۔ فل اسپیڈ دینے کے باوجود گاڑی بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی ۔کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ کر جیسے ہی گاڑی سے اترا تو مجھے اپنے کندھوں پر کسی ان دیکھی شئے کا وزن محسوس ہوا۔جیسے تیسے میں نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور بستر پر جا گرا۔رات کے کم وبیش 1:30 بجے کا وقت تھا کہ میری آنکھ کھلی ۔مجھ پر ایک عجیب خوف طاری تھا۔بہرحال میں ہمت کر کے واش روم جانے کیلئے اٹھا،تو کسی نادیدہ قوت نے میرا ہاتھ موڑ کر کمر پر لگا دیا۔میری چیخ نکل گئی ۔اس ان دیکھی شے نے ساری رات مجھے اذیت میں مبتلا رکھا۔کبھی میری ٹانگ موڑ دی جاتی تو کبھی اٹھا کر پٹخ دیا جاتا۔ میں خوف وتکلیف میں چلاتا اور گھر والوں کو بلاتا رہا مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ گھر والوں کو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔اذانِ فجر ہونے پر وہ نادیدہ قوت چلی گئی۔میرا پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔

صبح اس خیال سے گھر میں کچھ نہ بتایا کہ خوامخواہ پریشان ہوں گے ۔گلی میں رہنے والے ایک باریش نمازی (جو دم وغیرہ کرتے تھے) کے پاس پہنچا۔انہوں نے استخارہ کر کے بتایا کہ سخت جان لیوا چیز تمھارے ساتھ ہے۔لگتا ہے کہ تم کسی کامل

www.dawateislami.net

پیر کے مرید ہو اس لئے جان بچ گئی۔ اس کا علاج میرے بس میں نہیں ہے۔ دوسری رات پھر اسی طرح 2:00 بجے کے قریب کسی نادیدہ قوت نے نیند کی حالت میں بستر سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور ساری رات مجھے اذیت دی جاتی رہی۔ مدد کیلئے پکارتا رہا مگر بے سُود۔

دن کے وقت میں نے قریبی مزار پر حاضری دی اور آنکھیں بند کر کے عرض کی: ''حضور! میرے مرشد کا واسطہ! کم از کم اتنا تو ہو کہ جو نادیدہ قوت مجھے تکلیف دیتی ہے نظر آئے۔'' یہ عرض کر کے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو برابر میں بھیانک چہرے والی ایک خوفناک بلا کھڑی دکھائی دی۔ جس کے دانت سینے تک نکلے ہوئے تھے اور سر چھت کو چھو رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد سیاہ تھا۔ دو بڑی بڑی سرخ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ میں گھبرا کر وہاں سے چل دیا تو وہ بلا بھی میرے ساتھ ہو لی۔ باہر آ کر جب میں نے مزار کے احاطے میں نگاہ دوڑائی تو مجھے عجیب الخلقت مخلوق دکھائی دی جن میں بچے بھی تھے اور لمبے قد والے مرد بھی جن کے بال گھٹنوں تک اور چہرے انسانوں سے مختلف تھے۔ اب چونکہ وہ نادیدہ قوت ظاہر ہو چکی تھی۔ لہٰذا سامنے آ کر میری پٹائی کیا کرتی۔

ایک صبح میں نے سبز عمامہ باندھے ہوئے اسلامی بھائی کو یہ تمام معاملہ بتایا تو انہوں نے پوچھا: ''تم اپنے پیر و مرشد شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ شریف میں سے اوراد و وظائف پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''پڑھنا

www.dawateislami.net

تو دور کی بات، میرے پاس تو شجرہ بھی نہیں ہے۔'' انہوں نے مجھے شجرہ عطاریہ دیا اور تاکید کی کہ اسے اپنے پاس رکھئے اور اس میں دیئے گئے اوراد و وظائف پڑھنے کا معمول بھی بنالیجئے اور فیضان مدینہ سے مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات بھی لو، ان شآءاللہ عزوجل اس خوفناک بلا سے نجات مل جائے گی۔

اس رات جب میں سویا تو **شجرہ عطاریہ** میری جیب میں تھا۔ عجیب قسم کی پراَسرار آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ بھیانک بلا کمرے میں کھڑی ہے۔ میں چونکہ اب عادی ہو چکا تھا، لہٰذا خوف میں کمی آ گئی تھی۔ میں نے محسوس کیا آج وہ مجھ سے دور دور ہے اور قریب آنے سے کترا رہی ہے۔ وہ بلا دور سے ہی بھیانک آواز میں کہنے لگی: ''تمہاری جیب میں کیا ہے؟ اسکو نکال دو میں تجھے کچھ نہیں کہوں گی۔'' اب مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری جیب میں **شجرہ عطاریہ** ہے اور اسی کی وجہ سے اس بلا کو میرے قریب آنے کی ہمت نہیں ہو رہی۔ ساری رات وہ بلا دور دور کمرے میں ٹہلتی رہی اور جیب سے شجرہ عطاریہ نکالنے کا مشورہ دیتی رہی۔ رات میں سو تو نہ سکا مگر اس کی اذیت سے بہرحال محفوظ رہا۔

دوسرے دن فیضان مدینہ میں **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے مکتب سے تعویذات لئے اور لاکر ایک تعویذ کمرے میں لٹکا دیا۔ الحمدللہ عزوجل تعویذ لٹکانے کی برکت سے اس بھیانک بلا کا کمرے میں داخلہ بھی بند ہو گیا۔ چند دن مختلف روپ میں آ کر باہر دالان سے کبھی کھڑکی سے، آواز دیتی رہی: تعویذ ہٹادے..... تیرے

www.dawateislami.net

بہت کام آؤنگی..... مجھ سے دوستی کرلے..... تجھے اب نہیں ماروں گی۔ وغیرہ وغیرہ'' اس کے بعد میں نے باہر بھی تعویذات لٹکا دیئے اور خود بھی تعویذ پہن لیا کاٹ کا پانی بھی پیتا رہا۔ الحمدللہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں **تعویذاتِ عطاریہ** کی برکت سے اس خوفناک بلا سے نجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) جنات سے نجات

ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرے ماموں کی بیٹی تقریباً اڑھائی سال سے بیمار تھی بہت علاج کروایا لیکن کسی کو اصل مرض کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ ڈاکٹروں کی دی ہوئی طرح طرح کی دوائیاں بھی کھلائی گئیں اور روحانی علاج کے لئے مختلف عاملوں کے پاس بھی لے کر گئے مگر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ ایک دن اچانک ایک جن نے اس کی زبان سے بولنا شروع کردیا جو طرح طرح کی خرافات بک رہا تھا، اس نے گھر بھر میں طوفانِ بدتمیزی برپا کردیا۔ گھر والے بہت زیادہ گھبرا گئے۔ میں نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ کہیں اور نہ جائیں بلکہ ہمارے پیارے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ تعویذات لے کر استعمال کریں۔ میرے ماموں اگرچہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا تھے مگر ان پر ایسا مشکل وقت آن پڑا تھا کہ ماننے ہی بنی۔

چنانچہ وہ میرے ساتھ مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ کے ذمہ دار اسلامی

www.dawateislami.net

بھائی کے پاس گئے اوران سے اپنا مسئلہ بیان کیا۔اس اسلامی بھائی نے تعویذ دیا جسے پلاسٹک لیمنیشن کروا کر دروازے پر لٹکانا تھا۔ہم تعویذ لے کر گھر واپس آئے اور جیسے ہی تعویذ لٹکانے لگے تو جن دوبارہ حاضر ہوگیا۔اس نے رونا شروع کر دیا اور ہاتھ جوڑ کر منتیں کرنے لگا:''خدا کیلئے مجھ پر یہ ظلم نہ کرنا،الیاس قادری (دامت برکاتہم العالیہ) نے تو میرا بیڑا غرق کر دیا ہے۔''وہ اسی طرح کافی دیر تک معافیاں مانگتا رہا۔لیکن ماموں نے تعویز لٹکا دیا اور وہ جن وہاں سے ٹل گیا۔دوسرے دن جب میں ماموں کے ہاں گیا اور صورتِ حال دریافت کی تو ماموں کہنے لگے:''اب تک تو سب ٹھیک ہے۔'' مجھے ماموں کے گھر آئے ہوئے چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ وہ جن دوبارہ ظاہر ہوگیا۔اور کہنے لگا کہ آپ نے اس لڑکی کو الیاس قادری (دامت برکاتہم العالیہ) کی حفاظت میں دے کر ہم پر بڑا ظلم کیا ہے،اس کے علاوہ بھی وہ بہت کچھ کہتا رہا۔پھر وہ وہاں سے رخصت ہوگیا۔الحمدللہ عزوجل میرے ماموں کی بیٹی جسکی عمر اب تقریباً 17 سال ہے،بالکل ٹھیک ہوچکی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

T.V(25) دیکھنے سے انکار

کشمیر (پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ایک رات میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا۔رات تقریباً بارہ بجے کسی آہٹ کی وجہ سے میری آنکھ کھلی تو مجھے کمرے کی کھڑکی میں ایک بوڑھی عورت کا چہرہ دکھائی دیا۔وہ مجھ سے کہنے

www.dawateislami.net

لگی: ''تو T.V نہیں دیکھتا، چل میں ٹی وی آن کرتی ہوں اور مل کر ٹی وی دیکھتے ہیں۔'' میں ایک دم گھبرا گیا کہ نہ جانے یہ کون ہے اور ڈر کے مارے اپنے چھوٹے بھائی کو آواز دی تو وہ غائب ہوگئی۔

اس واقعے کے کچھ دن بعد مجھے سینے میں درد شروع ہوا اور طبیعت خراب رہنے لگی۔ میرے ڈویژنل نگران نے مجھے تعویذاتِ عطاریہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مجلسِ مکتوبات وتعویذات** کے بستے سے **تعویذاتِ عطاریہ** حاصل کر کے استعمال کئے۔ الحمدللہ عزوجل چند ہی دنوں کے بعد میں بالکل ٹھیک ہوگیا۔ کچھ دن کے بعد وہ آسیب نما عورت پھر ظاہر ہوئی۔ میں نے **شجرہ عطاریہ** بھی جیب میں رکھنا شروع کر دیا تھا۔ لہٰذا! وہ دُور ہی سے بولی: ''یہ جو تم نے جیب میں رکھا ہوا ہے اسے نکال دے۔'' میں نے کہا: ''ہرگز نہیں۔'' اُس نے دو تین مرتبہ شجرہ شریف نکالنے پر اصرار کیا مگر میں منع کرتا رہا۔ تنگ آ کر اس نے کہا: ''اگر تم نہیں نکالتے تو میں جارہی ہوں۔'' الحمدللہ عزوجل وہ دن اور آج کا دن اس نے دوبارہ مجھے تنگ نہیں کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(26) جن کا پاگل پن

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میرے بڑے بھائی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا اور کچھ ہی عرصہ بعد اچانک انتقال کر جاتا۔ ڈاکٹر بھی بہت پریشان تھے کہ بغیر کسی بیماری اور ظاہری سبب کے بالکل صحت مند بچے کیسے فوت ہوجاتے ہیں؟ گھر والے

www.dawateislami.net

الگ پریشان تھے۔ میری زوجہ کی گودہری ہونے کے آثار نمودار ہوئے تو اسے بھی جنات مختلف شکلوں میں آکر ڈراتے تھے اور دھمکی دیتے تھے کہ تم بہت خوش ہو رہے ہو میں تمہارے بچے کو مار دوں گا۔ ہم نے **تعویذات عطاریہ** حاصل کئے اور کاٹ والا عمل بھی کروایا۔

ایک رات وہ جن دوبارہ ظاہر ہوا، پہلے میری زوجہ کو نظر آتا تھا مگر اب کی بار میں نے بھی اس کو دیکھا۔ اس کی شکل بندر کی طرح تھی۔ وہ ہمیں دھمکانے لگا: ''میں تمہارے بچے کو مروادونگا، تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے میں 10 سال سے تمہارے پیچھے لگا ہوا ہوں۔'' دوسرے دن عصر کی نماز کے بعد میں نے **تعویذات عطاریہ** کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے رابطہ کیا۔ انہوں نے تسلی دیتے ہوئے مجھے تین نقش اور پہننے کے لئے تعویذات بھی دیئے۔ اس مرتبہ جب وہ جن ظاہر ہوا تو اس کی عجیب حالت تھی۔ وہ پاگلوں کی طرح کبھی دیواروں پر سر مارتا تو کبھی گھر کی چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگتا۔ بالآخر وہ تھک ہار کر چلا گیا۔ دوسری رات وہ پھر آیا اور ہمیں تنگ کرنے لگا۔ میں نے جوشِ عقیدت میں اس جن سے کہا: ''تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ میرا پیر کامل ہے۔''

الحمدللہ عزوجل وہ دن اور آج کا دن، ہمارے گھر میں دوبارہ کوئی جن وغیرہ نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیاری سی مَدَنی منی سے بھی نوازا جو اَب تین ماہ کی ہو چکی ہے۔ میرے بھائی کے یہاں بیٹا پیدا ہوا ہے جو ماشاءاللہ عزوجل خوب صحت مند ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(27) جنوں کی دُنیا

بابُ الاسلام (سندھ) لطیف آباد نمبر 07 حیدرآباد کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لبِّ لباب ہے کہ میرا 16 سالہ بیٹا قراٰن پاک حفظ کر رہا تھا۔ اس نے 26 پارے حفظ کر لئے تھے مگر بقیہ پارے حفظ کرنے میں شدید دشواری پیش آ رہی تھی۔ وہ کسی نہ کسی بہانے مدرسے سے چھٹی کر لیتا۔ ایک صبح جب گھر والے جاگے تو دیکھا کہ میرا بیٹا گھر میں موجود نہیں ہے۔ اس کے اس طرح اچانک غائب ہونے پر گھر والے شدید پریشان تھے۔ ہر کوئی اس کی تلاش میں لگ گیا لیکن وہ نہیں ملا۔ دوپہر تقریباً ایک بجے وہ گھر میں داخل ہوا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کہاں گئے تھے؟ لاکھ جتن کے باوجود اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

دوسری صبح پھر وہ غائب تھا۔ گھر میں کہرام مچ گیا۔ میری بیٹی نے انکشاف کرتے ہوئے بتایا: ''بھائی مجھے کہہ رہا تھا کہ میں **جِنّوں کی دنیا** میں جاتا ہوں، وہاں جِنّوں کے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوں، وہ مجھے ناشتہ بھی کراتے ہیں اور کھانا بھی کھلاتے ہیں، وہاں پر بڑے بڑے خوبصورت تالاب ہیں، جن میں بَہُت ہی پیاری رنگ برنگ کی مچھلیاں ہوتی ہیں۔ وہاں دیگر **جنات** بھی میرا دِل بہلاتے ہیں۔''

بہر حال اس مرتبہ بھی وہ خود ہی گھر لوٹ آیا۔ اب تو اس کا معمول بن گیا کہ رات کے کسی حصے میں غائب ہو جاتا اور پھر دن میں کسی وقت لوٹ آتا، کچھ پتا نہیں چلتا تھا کہ وہ کہاں جاتا ہے؟ ہم نے گھر کے دروازے پر تالا بھی ڈالا مگر کوئی فائدہ نہ

www.dawateislami.net

ہوا۔ایک رات میں جاگ کر انتظار کرتا رہا کہ دیکھوں تو سہی یہ کس طرح غائب ہوتا ہے۔رات کے کم وبیش 2:00 بجے وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا جیسے کسی انجانے وُجود نے بیدار کیا ہو۔وہ اپنے بستر سے اٹھا اور پُراسرار انداز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے دھیمے قدموں کے ساتھ کھڑکی کی طرف بڑھا۔کھڑکی کے پاس پہنچ کر وہ ایک دم رک گیا اور خوفزدہ نگاہوں سے کھڑکی کو دیکھنے لگا۔میں نے اس کے قریب ہوتے ہوئے پوچھا:''رُک کیوں گئے۔''جواباً اس نے مجھے عجیب نظروں سے دیکھا اور میرے سوال کا جواب دیئے بغیر سر جھکا کر اپنے بستر کی طرف چل دیا۔

میں اُس کی رکاوٹ کا معاملہ سمجھ گیا کہ کھڑکی پر حیدرآباد کے مشہور بُزُرگ حضرت سیِّدُنا عبدالوہاب المعروف سخی سلطان علیہ الرحمۃ المنان کے مزارِ مبارک کی چادر شریف لگی ہوئی تھی،شاید اِسی سبب جنّات اپنے ساتھ لے جانے سے قاصِر رہے۔اس سے اگلی رات کم وبیش ساڑھے تین بجے جب میری آنکھ کھلی تو وہ پھر غائب تھا۔میں اسی وقت اُسکی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔اور مختلف جگہوں پر تلاش کرتا ہوا،لطیف آباد نمبر 4 کے ایک گوٹھ کے قریب پہنچا جس کے لئے مشہور ہے کہ یہاں ایک پُرانے بَڑ کے درخت پر **جنّات کا بسیرا** ہے۔میں بیٹے کی فکر میں اس ویران جگہ پہنچ تو گیا مگر اب مجھے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا۔میری حالت ایسی تھی کہ پتہ کھڑکے دل دھڑکے مگر بیٹے کی محبت نے مجھے روک رکھا تھا۔میں مایوس ہو کر لوٹنا ہی چاہتا تھا کہ کچھ فاصلے پر مجھے میرا بیٹا دکھائی دیا۔وہ سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔میں

www.dawateislami.net

اُسے لیکر گھر پہنچا۔

ہم نے مختلف عاملین سے علاج کروایا مگر کوئی پائیدار حل نہ نکل سکا۔ایک دن میری ملاقات **مدرسۃ المدینہ** کے ناظم صاحب سے ہوئی۔میں نے انہیں اپنی پریشانی کے بارے میں آگاہ کیا تو انہوں نے **مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے بستے سے رابطے کا مشورہ دیا۔

میں فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن (حیدرآباد) پہنچا اور بستے کے ذمہ داران کو سارا مُعاملہ بتایا۔انہوں نے **تعویذاتِ عطاریہ** دینے کے ساتھ کاٹ کی ترکیب بھی بنائی اور پلیٹیں بھی لکھ کر دیں۔الحمدللہ عزوجل تعویذاتِ عطاریہ کی برکت سے میرا بیٹا اُس دن کے بعد سے گھر سے غائب نہیں ہوا اور اس نے باقاعدگی سے مدرسے جانا بھی شروع کر دیا۔اور قراٰن پاک حفظ کرنے کے بعد **جامعۃ المدینہ** حیدرآباد میں عالم کورس کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) خوفناک دانت والا بچہ

بابُ المدینہ کے ایک اسلامی بھائی **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے بستے پر اپنے ایک 14 سالہ بیٹے کے ساتھ تشریف لائے اور کچھ اس طرح بتایا کہ میرا یہ بیٹا کچھ عرصہ پہلے رات کم وبیش اڑھائی بجے ایک شادی میں شرکت کے بعد گھر والوں کے ساتھ واپس آرہا تھا۔ایک ویران گلی میں درخت کے قریب سے گزرتے

www.dawateislami.net

ہوئے یہ ایک دم گھبرا گیا اور بے حد خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔ جب اس سے خوف کا سبب پوچھا گیا تو کوئی جواب دینے کے بجائے خاموشی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے چلنے لگا۔ گھر پہنچ کر سب سو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک پراسرار چیخ کی آواز سے سب کی آنکھ کھل گئی۔

کسی فوری خیال کے تحت میں نے بیٹے کے بستر کی طرف دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا۔ سارے گھر میں دیکھ لیا مگر وہ نہ ملا۔ بچے کی امی (یعنی میری زوجہ) نے رونا شروع کر دیا۔ اچانک کسی نے توجہ دلائی کہ چھت پر تو دیکھو۔ اوپر پہنچے تو میرا بیٹا دیوار کی منڈیر پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ میں نے فوراً اسے سنبھالا۔ وہ گم صم میرے ساتھ نیچے چلا آیا اور سو گیا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میرے پاس **جن** آتا ہے جو اپنے ساتھ چلنے کا کہتا ہے۔ وہ اکثر چھت پر چلا جاتا، کھانا پینا بھی کم کر دیا اور زیادہ تر خاموش رہتا۔ ہم نے ڈاکٹروں کے علاوہ کئی عاملین کو بھی دکھایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔

ایک روز وہ سویا ہوا تھا کہ اچانک اس کی آنکھ کھلی، اس کی سانس بہت تیز چل رہی تھی، وہ غصے کے عالم میں اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ گھر والوں نے سنبھالنے کی کوشش کی تو اس نے ہر ایک کو **اٹھا اٹھا کر پھینکنا** شروع کر دیا۔ نہ جانے اس میں اتنی طاقت کہاں سے آ گئی تھی۔ خود مجھے اس نے صرف ایک جھٹکے میں گرا دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ انتہائی **خوفناک** ہو گیا اور اوپر کے دو دانت باہر نکل آئے جو انتہائی نوکیلے اور بھیانک تھے۔ یہ منظر دیکھ کر سارے گھر والوں کی چیخیں نکل گئیں کہ یہ کیا

www.dawateislami.net

اُفتاد آن پڑی۔ میں بھی انتہائی پریشان تھا مگر کیا کرتا۔ جیسے تیسے رات گزری۔ صبح جب اذانِ فجر ہوئی تو اس کی آواز پر اس کے **خوفناک دانت** اندر ہوگئے اور وہ پرسکون ہوگیا پھر سوگیا۔ **اب** تو یہ روز کا معمول بن گیا ہے کہ رات اسکے دو خوفناک دانت نکل آتے ہیں اور ایک انجانی طاقت اس میں آجاتی ہے۔

اس اسلامی بھائی نے اپنے بیٹے کے نیچے کے ہونٹوں پر کالے کالے نشانات بھی دکھائے جو بار بار دانت نکلنے کے باعث بن چکے تھے۔ ''ہر جگہ سے مایوس ہوکر بڑی امید کے ساتھ آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔'' یہ کہتے ہوئے اس کے والد کی آواز بھرا گئی۔ مجلس کے ذمہ دار اسلامی بھائی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا **اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا دینے والا ہے**، گھبرائیے نہیں۔ اور پہننے کے لئے **تعویذات عطاریہ** دینے کے ساتھ کچھ تعویذات لٹکانے کے لئے بھی دیئے اور کاٹ کی بھی ترکیب بنائی۔

الحمدللہ عزوجل چند دنوں بعد اس اسلامی بھائی نے آکر بتایا کہ نہ صرف میرے بیٹے کے دانت باہر نکلنا بند ہوگئے ہیں بلکہ طبیعت بھی اب تک خراب نہیں ہوئی ہے۔ (سبحان اللہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(29) پراسرار بچی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے

www.dawateislami.net

کہ میرے گھر والے ایک شادی میں شرکت کے بعد رات تقریباً 2 بجے گھر واپس آرہے تھے۔ جب وہ ایک ویران جگہ سے گزر رہے تھے تو میری بہن نے وہاں موجود کچرے کے ڈھیر سے ایک **پُراسرار بچی** کو نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ میری بہن خوفزدہ ہوکر پیچھے ہٹی مگر وہ **پراسرار بچی** قریب آکر بہن سے ٹکرائی اور غائب ہوگئی۔ گھر آتے ہی بہن کی حالت خراب ہونا شروع ہوگئی اور وہ بدلی ہوئی آواز میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگی۔ بقول اس کے اسے **سینکڑوں جنات** نظر آتے۔ کئی عاملین سے علاج کروایا گیا مگر طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی۔ پریشان ہوکر سسرال والے بہن کو میرے گھر چھوڑ گئے۔ میں نے بھی جگہ جگہ علاج کیلئے عاملین سے رابطہ کیا مگر بہن کی طبیعت صحیح ہونا تو ایک طرف رہا خود میری اہلیہ بھی اس کی لپیٹ میں آگئی۔ میں انتہائی پریشان تھا کہ کیا کروں۔

ایک دن میری ساس ملنے کیلئے آئی اور اپنی بیٹی کے ساتھ کمرے میں سوگئی۔ صبح جب میں جاگا تو اہلیہ کی طبیعت خراب تھی اور وہ بار بار ہنس رہی تھی۔ گھر والے جب میری ساس کو بیدار کرنے کے لئے کمرے میں پہنچے تو **وہ دم توڑ چکی تھی**۔ اس واقعے کے بعد میں نے **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے بستے سے رابطہ کرکے کافی عرصہ علاج کروایا اور شجرہ عالیہ عطاریہ پڑھنے کا بھی معمول رکھا۔ الحمدللہ عزوجل اسکی برکت سے ان آفتوں اور بلاؤں سے ہمیں نَجات مل گئی اور اب گھر میں سکون ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(30) خوفناک بچی

باب الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد کے علاقہ دولت آباد کے **17** سالہ مقیم اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میرا دودھ سپلائی کا کام تھا۔ میں ایک روز صبح صادق سے کچھ دیر قبل بھینسوں کے باڑے سے موٹر سائیکل پر دودھ لے کر نکلا۔ میں سڑک پر جارہا تھا کہ ایک گلی کے کونے پر سرخ لباس میں ملبوس ایک **بچی** کو روتے ہوئے دیکھا۔ میں نے موٹر سائیکل روک لی مگر آگے بڑھنے میں کچھ خوف محسوس ہوا۔ اس گلی میں پُرانے زمانے کا ایک مَسان (یعنی غیر مسلموں کے مردے جلانے کی جگہ) تھی۔

خیر میں ہمت کر کے بچی کے قریب پہنچا۔ وہ بڑی پیاری بچی تھی۔ اسکے لمبے لمبے بال کھلے ہوئے تھے اور ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ میں اُسے سنبھالنے کیلئے جیسے ہی موٹر سائیکل سے اُتر کر اسکی طرف بڑھا تو اچانک اس بچی کے سر کے لمبے لمبے بال **کھڑے** ہوگئے۔ اس کا چہرہ انتہائی **خوفناک** ہوگیا۔ اس کے ہونٹ **غائب** ہوگئے اور دانت دکھائی دینے لگے۔ وہ **بھیانک** انداز میں منہ کھولے، خوفناک آوازیں نکالتی ہوئی اور شعلے برساتی آنکھوں سے مجھے گھورنے لگی۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر میری چیخیں نکل گئیں۔ جیسے تیسے میں نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کی اور وہاں سے **بھاگ** نکلا۔ جب میں اپنے محلے میں پہنچا تو بے ہوش ہوکر گر گیا۔ لوگوں نے مجھے اٹھا

www.dawateislami.net

کر گھر پہنچایا۔اس دن سے میں بیمار اور خوف زدہ رہنے لگا۔خواب میں **خوفناک جنات** آ کر مجھے ڈراتے۔

اسی دوران میں **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہو کر عطاری بن گیا۔اس نسبت کی برکت سے **دعوتِ اسلامی** کا مدنی ماحول بھی نصیب ہوگیا۔میرے جینے کا ڈھنگ بدل گیا۔چہرے پر سنّت کے مطابق **داڑھی** اور سر پر سبز **عمامہ شریف** کا تاج سج گیا۔میں **فرائض وواجبات** کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ **سُنَن ونوافل** کا پابند بننے کی بھی کوشش کرنے لگا۔میری طبیعت بھی قدرے بہتر ہوگئی۔

میرے والد کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے تھے اور کراماتِ اولیاء کے منکرین میں سے تھے۔انہیں میرا مدنی ماحول میں آنا جانا پسند نہ تھا۔لیکن وہ میری سابقہ بے راہ روی سے پریشان تھے اس لئے میری بدلی ہوئی زندگی دیکھ کر خاموش تھے۔میں پہلے والدین کی بات سننے کے بجائے ان سے نہ صرف **زبان درازی** کرتا بلکہ (معاذ اللہ عزوجل) **گالیاں** تک بک دیا کرتا تھا اور اب اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اپنے **پیر ومرشد** کی تربیت کی برکت سے انکے ڈانٹنے پر خاموش رہتا۔

ایک دن میری حالت **پہلے کی طرح** ہوگئی اور میں **خوف زدہ** رہنے لگا۔

www.dawateislami.net

کھانا پینا بند ہوگیا۔ جو کھاتا فوراً قے آجاتی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اسے معدہ میں زخم ہو چکے ہیں جو خطرناک ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے تقریباً جواب دے دیا تھا۔ ہومیو پیتھک کا علاج جاری تھا۔ روزانہ 100 روپے کی دوا آتی۔ غربت کے باعث والد صاحب نے کسی سے قرض لیا تھا۔ پندرہ دن اسی طرح گزر گئے۔ اب میں چلنے کے قابل بھی نہ رہا۔ اس حالت میں دیکھ کر **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذمہ دار نے **تعویذات عطاریہ** کے بستے سے رابطہ کرنے کا مشورہ دیا۔ میں نے بڑی مشکل سے والد صاحب کو **فیضان مدینہ** چلنے کیلئے تیار کیا کیونکہ وہ تعویذات وغیرہ پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ جب میں نے **تعویذاتِ عطاریہ** استعمال کئے اور کاٹ کا پانی استعمال کیا تو حیرت انگیز طور پر دو دن بعد ہی میں نے **کھانا** شروع کر دیا اور معدے کی تکلیف بھی **دُور** ہوگئی۔ جس پر تمام گھر والے بالخصوص والد صاحب انتہائی متأثر ہوئے۔

ہمارے گھر میں تنگدستی تھی۔ بہنوں کی شادی کے کوئی اسباب نظر نہیں آرہے تھے۔ ایک دن صبح جب گھر والے سو کر اٹھے تو والدہ نے بتایا کہ رات میں نے ایک **عجیب خواب** دیکھا۔ یہ سن کر والد صاحب بولے **خواب** تو رات میں نے بھی دیکھا ہے۔ والدہ نے کہا پہلے آپ اپنا خواب سنا دیں۔ والد صاحب نے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک **نورانی چہرے والے بزرگ** کو دیکھا جن کے سر پر سبز **عمامہ** تھا

www.dawateislami.net

اور ان کی **نگاہیں** جھکی ہوئی تھیں۔اور بھی لوگ حاضر تھے۔کسی نے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ زمانے کے ولی امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ان سے **دعا** کروالیں،ان سے **مرید** بھی ہوجایئے اور **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی ماحول** سے وابستہ ہوجائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **پریشانیاں** دور ہونے کے ساتھ **دنیا وآخرت** کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہونگی۔

والد صاحب کے خاموش ہونے سے پہلے ہی والدہ بول اٹھیں:''بالکل یہی سب کچھ تو میں نے بھی خواب میں دیکھا ہے۔'' پھر والد صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تمام گھر والوں کو **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بنوادو۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے گھر میں تمام افراد بُرے عقیدوں سے توبہ کرکے **عطاری** بن چکے ہیں۔ربیع النور شریف میں والد صاحب نے (جو پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت کے جشن کو شرک بتاتے تھے) خود اپنے ہاتھوں سے چوک پر **جشن ولادت** کی خوشی میں ایک بڑا پرچم لگانے کی ترکیب بنائی اور **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگئے۔ میری بہن نہ صرف مَدَنی برقع پہننے لگی ہیں بلکہ اپنے علاقہ کی ذمہ دارہ بھی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) جامعہ کا جن

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے خادم کے

www.dawateislami.net

بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک مرتبہ دوپہر تقریباً 11:00 بجے درسِ نظامی (عالم کورس) کے طلبہ دَرَجہ میں معمول کے مطابق پڑھائی میں مصروف تھے۔ اچانک ایک **17** سالہ طالب علم نے چیخ ماری اور **بے ہوش** ہوگیا۔ اس کے منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکل رہی تھیں اور وہ اپنے ہاتھ پاؤں ادھر ادھر پٹخ رہا تھا۔ دیگر طلبہ نے سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ کسی کے قابو میں نہیں آرہا تھا۔ خادِمِ اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میں نے **مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے بستے سے اپنے بچے کیلئے **''نظرِ بد''** سے بچنے کا تعویذ لیا تھا جو اس وقت میری جیب میں موجود تھا۔ میں نے ایک طالب علم کو تعویذ دے کر کہا: ''خاموشی سے اس کے جیب میں ڈال دو۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طبیعت سنبھل جائے گی۔'' اس نے آگے بڑھ کر جیسے ہی تعویذ بیمار طالب علم کی جیب میں ڈالنا چاہا، اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے روک دیا حالانکہ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ میں نے اشارہ کیا کہ تعویذ اس کے جسم یا ہاتھ پر مَس کردو۔ جیسے ہی تعویذ اُس کے جسم سے مَس ہوا تو اُس نے چلّانا شروع کردیا: **''میں جارہا ہوں، مجھے مت جلاؤ، مجھے چھوڑ دو۔ پھر زور زور سے چیخنے لگا۔ چھوڑ دے الیاس! چھوڑ دے الیاس!''** **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دیر میں طبیعت سنبھل گئی۔ اس بات کو نو دس ماہ ہوچکے ہیں، **الحمدللہ** عزوجل جنات نے کبھی دوبارہ آنے کی جرأت نہیں کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

پُراَسرار تتلی

دعوتِ اسلامی کی **مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ** کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ کسی نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے نام مکتوب بھیجا، جس میں کچھ یوں تحریر تھا: میری چند برس پہلے شادی ہوئی اور اللہ عزوجل نے مجھے ایک پیاری سی مدنی منّی سے نوازا جس کا نام ہم نے **''دُعا''** رکھا۔ یہ بچی ہماری محبتوں کا محور تھی، ہمارے گھر کی رونقیں اسی کے دم سے تھیں۔ایک روز مَدَنی مُنی نے اپنی امّی کا دودھ پیتے پیتے اچانک زور دار چیخ ماری اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنی امّی کی گود میں دم توڑ دیا۔اس کی اچانک موت پر گھر کے درودیوار پر اُداسی نے ڈیرے ڈال دیئے، اہلِ خانہ شدتِ غم سے نڈھال تھے۔سوگوار فضا میں ننھی سی بچی ''دُعا'' کو قبر میں اتار دیا گیا۔

تدفین کے چند دنوں بعد مرحومہ **دُعا** کی امّی نے بتایا کہ صبح کم و بیش 10:00 بجے کا وقت تھا، میں اپنے کمرے میں اُداس بیٹھی تھی مجھے میری مَدَنی مُنّی **دُعا** بڑی شدّت سے یاد آرہی تھی جس کے نتیجے میں میری آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگیا۔اتنے میں میری نظر ایک **خوبصورت تتلی** پر نظر پڑی، میں کچھ دیر یونہی اسے دیکھتی رہی پھر میری زَبان سے بے اختیار ''دُعا'' کا نام نکل گیا! ''دُعا'' کہتے ہی حیرت انگیز طور پر وہ **پُراَسرار تتلی** میری طرف متوجّہ ہوئی اور اُڑتی ہوئی میرے قریب آگئی۔میں نے حیران ہوکر دوبارہ ''دُعا!'' پُکارا تو وہ **پُراَسرار تتلی** میرے کندھے پر آبیٹھی۔اب تو گھر میں ایک عجیب تماشہ بن گیا! سبھی حیران تھے کیونکہ کبھی وہ **پُراَسرار تتلی** مرحومہ مَدَنی مُنّی **''دُعا''** کے کپڑوں پر جا کر بیٹھتی تو کبھی اُس کے جُھولے پر منڈلانے لگتی۔پورا دن اسی طرح گزرا۔نمازِ مغرب کے وقت وہ **پُراَسرار تتلی** اڑتے ہوئے جیسے ہی ٹیوب لائٹ کی طرف بڑھی تو ایک **چھپکلی** نے اس پر حملہ

www.dawateislami.net

کیا اور **پُر اَسرار تتلی** زخمی ہوکر نیچے آ گری اور کچھ دیر تڑپ کر ٹھنڈی ہوگئی۔ ہم بہت پریشان اور تشویش میں ہیں کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ **وہ پُر اَسرار تتلی کون تھی؟**

مجلس کے اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ہم نے وہ مکتوب **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کی بارگاہ میں پیش کیا تا کہ آپ اس کا کوئی جواب تجویز فرمائیں۔ اتفاق سے اُس وقت دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ چند مفتیانِ کرام بھی ساتھ تشریف فرما تھے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے مکتوب دکھا کر ان حضرات سے وضاحت چاہی مگر انہوں نے فوری طور پر کوئی جواب دینے سے معذوری ظاہر کی۔

پھر **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ نے اپنا عِنْدِیہ بیان فرمایا جس کا لُبِّ لباب یہ ہے کہ **پُر اَسرار تتلی** کی حَرَکتوں سے **اندازہ** ہوتا ہے کہ وہ کوئی **ہندو جنّ** تھا۔ جو کہ مرحومہ مَدَنی مُنّی **دُعا** کے گھر والوں کو **''آواگون''** کا تَاثُّر دے رہا تھا کہ میں آپ لوگوں کی فوت شدہ **بچّی** ہوں جس نے مَعاذَاللہ عزوجل **تتلی** کے روپ میں ''دوبارہ جنم'' لیا ہے اور یوں وہ مسلمانوں کا ایمان برباد کرنے کیلئے آیا تھا کیونکہ ہندو مذہب کا ایک کُفریہ عقیدہ ''آواگون'' بھی ہے، اِس کو **''تَناسُخ''** بھی بولتے ہیں۔ ان کا باطِل خیال ہے کہ مرنے کے بعد روح کسی انسان یا حیوان وغیرہ کے جسم میں مَعاذَاللہ بار بار جَنم لیتی ہے۔ **تتلی** بن کر مرحومہ بیٹی کا نام لینے پر مذکورہ انداز اختیار کر کے وہ (ہندو جن مدنی منی کے والدین کو) یہ باور کروانا چاہتا تھا کہ یہ ان کی **مرحومہ بیٹی** ہی ہے جو **تتلی** کے روپ میں واپس آئی ہے۔ لیکن خوش نصیبی سے اُس گھر میں کوئی سنّی صحیح العقیدہ مسلمان جِنّ بھی تھا، جس نے چھپکلی کے رُوپ میں آ کر اس بد بخت کافر جن کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

واللہ تعالیٰ اعلمُ وَ رسولُہٗ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صلّوا علی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مَدَنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ان شآءاللہ عزوجل! مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیرمحسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ان مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غوروفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔عاشقانِ رسول کی صحبت میں راہِ خدا عزوجل میں بار بار سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوتِ قرآن ،حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادی بن جائے گی ،غُصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی ، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی ،تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی ،الغرض بار بار راہِ خدا

www.dawateislami.net

عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

آنکھیں روشن ہوگئیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اول کے صفحہ 66 پر لکھتے ہیں:

لیاقت کالونی حَیْدَرآباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) میں دعوتِ اسلامی کے مُبلّغ نے ایک نوجوان کو **مَدَنی قافِلے** کی دعوت پیش کی جس پر وہ بَرہم ہوکر کہنے لگے ،آپ لوگ کسی کی پریشانی کا خیال بھی فرمایا کریں، میری والِدہ کی آنکھوں کا آپریشن ڈاکٹروں نے غلَط کردیا جس کی بِناء پر اُن کی بینائی چلی گئی، ہمارے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہے اور آپ کہتے ہیں، **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرو۔ مُبلّغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمدردانہ انداز میں دعاء دیتے ہوئے کہا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی والِدہ کو شِفاء عطا فرمائے۔ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے، ڈاکٹرز کہتے ہیں، اب امریکہ لے جاؤ گے تب بھی عِلاج ممکن نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز بھرّا گئی۔ مُبلّغ نے بڑی مَحَبَّت سے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلّی آمیز لہجے میں کہا، بھائی! ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے اِس پر مایوس کیوں ہوتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ شفاء عطا فرمانے والا ہے، مُسافر کی دعاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قَبول فرماتا ہے آپ عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر

www.dawateislami.net

کیجئے اور اِس دَوران والِدہ کے لئے دعاء بھی مانگئے۔

اُس مُبلِّغ کی دِلجوئی بھری اِنفِرادی کوشش کے نتیجے میں غمزدہ نوجوان نے سُنّتوں کی تربیَّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیا، دورانِ سفر والِدہ کیلئے خوب دُعا مانگی۔ **جب گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر اُس کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی کہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اُس کی والدہ کی آنکھوں کا نُور واپَس آچکا تھا۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علیٰ اِحسانہٖ

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے　　پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت (جلداوّل)، باب فیضانِ بسم اللہ، ص ٦٦)

مَدَنی انعامات

الحمدللہ عزوجل! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِ اہلِ سنت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالٰی کے فضل

www.dawateislami.net

وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اوراس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اورایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اورروزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ایک بار میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔**"

www.dawateislami.net

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ لیلۃ القدر، ج۱، ص۹۳۱)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرما اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللّٰہ** ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللّٰہ** ! عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی شے اُس کا اِیمان ہے۔ اِس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت **اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا اِرشاد ہے: عُلَمائے **کرام** فرماتے ہیں جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔ (الملفوظ حصہ۴ص۳۹۰ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال پر اِستقامت کے علاوہ اِیمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **"مرشدِ کامل"** سے بیعت ہوجانا بھی ہے۔ **شیخِ** طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادِری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضلِ خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص۱۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **جو** کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے وُجودِ مسعود کو غنیمت جانتے ہوئے بلا تاخیر ان کا مُرید ہوجائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں، اِس بات کا اِظہار کرتے رہتے ہیں کہ ہم **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالِب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی "مکتب مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ"** کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

www.dawateislami.net

ماٰخذ ومراجع

(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲)	کَنزُ الْاِیمَان فِی تَرجَمَۃِ الْقُرْآن	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳)	اَلدُّرُّ الْمَنثُور	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
(۴)	رُوحُ الْمَعَانِیْ	علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی متوفّٰی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
(۵)	اَلتَّفْسِیرُ الْکَبِیر	امام فخر الدین رازی متوفّٰی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
(۶)	تَفْسِیرُ الطَّبَرِی	ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۷)	اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرآن	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
(۸)	تَفْسِیر عَزِیْزِی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفّٰی ۱۲۳۹ھ	
(۹)	صَحِیحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۰)	صَحِیحُ مُسْلِم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
(۱۱)	سُنَنُ التِّرمِذِیْ	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	دار الفکر بیروت
(۱۲)	سُنَنُ اَبِیْ دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۳)	سُنَنُ ابنُ مَاجَۃ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار الفکر بیروت
(۱۴)	اَلْمُسْنَدُ لِلاِمَامِ اَحْمَد بْنِ حنبل	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
(۱۵)	اَلْمُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی المُوْصِلی	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد الموصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۶)	المستدرك عَلَی الصَّحِیحَیْن	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت
(۱۷)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی
(۱۸)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۹)	شُعَبُ الْاِیمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۰)	مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
(۲۱)	فِرْدَوسُ الْاَخْبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
(۲۲)	اَلبَحْر الزُّخَار مُسْنَدُ الْبَزَّار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عدی متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ امنورہ
(۲۳)	اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۲۴)	حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
(۲۵)	کَنزُ الْعُمَّال	علامہ علاء الدین علی المتقی الھندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۲۶)	اَلْکَامِلُ فِی ضُعَفَاءِ الرِّجَال	امام ابواحمد بن عبداللہ بن عدی جرجانی متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۲۷)	مُسْنَدُ الدَّارِمِیْ	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن متوفّٰی ۲۵۵ھ	باب المدینہ کراچی
(۲۸)	اَلشَّمَائِلُ مُحَمَّدِیَّہ	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	داراحیاء التراث العربی
(۲۹)	عُمْدَۃُ الْقَارِی	امام بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی متوفّٰی ۸۵۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
(۳۰)	نُزْھَۃُ الْقَارِی	حضرت شریف الحق امجدی متوفّٰی ۱۴۲۱ھ	فرید بک اسٹال لاہور
(۳۱)	فَتَاوٰی حدِیْثِیَہ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر متوفّٰی ۹۷۴ھ	باب المدینہ کراچی
(۳۲)	اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیۃ	علامہ عبدالغنی نابلسی متوفّٰی ۱۱۴۳ھ	پشاور

www.dawateislami.net

(۳۳)	بَہارِشَرِیعَت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۷۶ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳۴)	فَتَاوٰی رَضَوِیہ	اعلیٰ حضرت امام احمد اضا مو فّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۳۵)	فتاوٰی افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد اضا مو فّٰی ۱۳۴۰ھ	
(۳۶)	بَحرُالدُّمُوع	عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی مو فّٰی ۵۵۵ھ	مکتبۃ دارالفجر دمشق
(۳۷)	ملفوظات اعلحضرت	مولانا مصطفٰی رضا خان مو فّٰی ۱۴۰۲ھ	فرید بک اسٹال لاہور
(۳۸)	دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ	ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۹)	اَلْاِصَابَۃُ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَۃ	حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی مو فّٰی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۴۰)	تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاءِ	شیخ فریدالدین عطار متوفّٰی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ
(۴۱)	کِتَابُ الْعَظْمَۃِ	ابومحمد عبداللہ بن محمد مو فّٰی ۳۹۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۴۲)	اَحْکَامُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ	علامہ بدرالدین ابوعبداللہ محمد حنفی مو فّٰی ۷۶۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۴۳)	لَقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِ	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۴۴)	صِفَۃُ الصَّفْوَۃ	امام جمال الدین ابی الفرج بن جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۴۵)	حَیَاۃُ الْحَیَوَانِ الْکُبْرٰی	کمال الدین محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ متوفّٰی ۸۰۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۴۶)	عَجَائِبُ الْقُرْاٰن	علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۷)	اَلنِّھَایَۃُ فِیْ غَرِیْبِ الْحَدِیْث	امام مجدالدین ابی السعادات مو فّٰی ۶۰۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت

نمازِ عصر کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے ((دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) ذرا ٹھہرو! مجھے **نماز** تو پڑھنے دو۔'' (''سنن ابن ماجه''، کتاب الزهد، باب ذکر القبر و البلی، الحدیث: ٤٢٧٢، ص٢٧٣٦)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث پاک کے اس حصے دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے بارے میں فرماتے ہیں: **یعنی** اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، **عصر** کا وقت جارہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ یہ وہ کہے گا جو دنیا میں نمازِ عصر کا پابند تھا **اللہ** نصیب کرے۔ مزید فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس عرض پر سوال و جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان، کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سوالوں کا جواب ہوچکی۔ (مرأة المناجیح، ج ١، ص ١٤٣)

www.dawateislami.net

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)
(۲) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)
(۳) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات:55)
(٤) کرنسی نوٹ کے مسائل (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِي اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)
(۵) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات:125)
(۶) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات:100)
(۷) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)
(۸) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)
(۹) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)
(۱۰) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات:63)
(۱۱) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

عربی کتب: از امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱٤) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) (۱٦) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات:93) (۱۹، ۲۰، ۲۱) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث) (کل صفحات:570، 672، 713)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۲) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)
(۲۳) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
(۲۴) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
(۲۵) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
(۲٦) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
(۲۷) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)
(۲۸) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
(۲۹) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
(۳۰) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات:196)
(۳۱) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)
(۳۲) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
(۳۳) مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
(۳۴) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
(۳۵) تحقیقات (کل صفحات:142)
(۳٦) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
(۳۷) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۸) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
(۳۹) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
(۴۰) قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
(۴۱) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)

www.dawateislami.net

(۴۲) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
(۴۳تا۴۹) فتاوی اہل سنت (سات حصے)
(۵۰) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
(۵۱) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
(۵۲) تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)
(۵۳) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
(۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68)
(۵۵) دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
(۵۶) تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
(۵۷) آیاتِ قرانی کے انوار (کل صفحات:62)
(۵۸) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
(۵۹) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
(۶۰) بدگُمانی (کل صفحات:57)
(۶۱) غافل درزی (کل صفحات:36)
(۶۲) بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
(۶۳) گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
(۶۴) کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
(۶۵) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)

شعبہ تراجم کتب

(۶۶) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۴۳۷)
(۶۷) شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36) (۶۸) حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
(۶۹) مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن فیصلے (کل صفحات:103) (۷۰) بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)
(۷۱) الدعوة الی الفکر (کل صفحات:148) (۷۲) آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)
(۷۳) جہنم میں لے جانے والے اعمال (کل صفحات:847) (۷۴) نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (کل صفحات:133)
(۷۵) راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

شعبہ درسی کتب

(۷۶) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
(۷۷) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۷۸) نزهة النظر شرح نخبة الفکر (کل صفحات:175)
(۷۹) اربعین النوویه (کل صفحات:121)
(۸۰) نصاب التجوید (کل صفحات:79)
(۸۱) گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:180)
(۸۲) وقایة النحو فی شرح هدایة النحو
(۸۳) شرح مایة عامل (کل صفحات:38)
(۸۴) صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:55)
(۸۵) المحادثة العربیة (کل صفحات:101)
(۸۶) شرح اربعین النوویه فی الاحادیث الصحیحة النبویة (کل صفحات:155)

شعبہ تخریج

(۸۷) عجائب القران مع غرائب القران (کل صفحات:422)
(۸۸) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۸۹تا۹۵) بہارِ شریعت (سات حصے)
(۹۶) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۹۷) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
(۹۸) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)
(۹۹) اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)
(۱۰۰) علم القرآن (کل صفحات:244)
(۱۰۱) اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
(۱۰۲) اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)

www.dawateislami.net

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	دُرُود شریف کی فضیلت	6	۲۸	جنات کی اقسام	28
۲	جنات کو نیکی کی دعوت	6	۲۹	جنات اصلی شکل میں نظر کیوں نہیں آتے	30
۳	جن وانس کے رسول	9	۳۰	جنات کی مختلف شکلیں	31
۴	جنات کی بارگاہ رسالت میں حاضری	10	۳۱	جن شیخِ نجدی کی شکل میں	37
۵	جنوں کا قاصد	10	۳۲	جنات اپنی شکلیں کس طرح تبدیل کرتے ہیں؟	41
۶	سجدہ کرنے والے جنات	11	۳۳	سانپ سے لڑائی	42
۷	جنات کون ہیں؟	11	۳۴	چھپکلی تھی یا.....؟	43
۸	جنات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟	11	۳۵	وہ کون تھا؟	45
۹	جن کو جن کیوں کہتے ہیں؟	12	۳۶	کیا جنات شریعت کے مکلّف ہیں؟	46
۱۰	جنات کو کس سے پیدا کیا گیا؟	12	۳۷	جنات میں مختلف مذاہب	47
۱۱	جنات کس دن پیدا ہوئے؟	13	۳۸	ابلیس کے پڑپوتے کی توبہ	49
۱۲	زمین پر انسان سے پہلے جنات آباد تھے	14	۳۹	جن مسلمان ہوگیا	50
۱۳	ابلیس بھی جنات میں سے ہے	14	۴۰	اچھے اور برے جنات	53
۱۴	جنات کا باپ	15	۴۱	مخلوق کی دو قسمیں	54
۱۵	جنات کی اولاد	15	۴۲	حج کی دعوتِ ابراھیمی پر لبیک	54
۱۶	جنات کی طاقت	16	۴۳	مؤذن کے حق میں گواہی	55
۱۷	تختِ بلقیس لانے کی پیشکش	16	۴۴	تلاوت سننے والے جنات	55
۱۸	نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر	17	۴۵	جان سے گزرنے والے جنات	56
۱۹	خبر رساں جن	18	۴۶	تہجد گزار جنات	56
۲۰	جنات کے مختلف کام	18	۴۷	جنوں کے نماز پڑھنے کی جگہ	58
۲۱	بیت المقدس کی تعمیر	19	۴۸	عمرہ کی ادائیگی کرنیوالے جنات	58
۲۲	جنات کی تعداد	20	۴۹	طواف کرنے والی جن عورتیں	59
۲۳	جنات کیا کھاتے ہیں؟	21	۵۰	نیک جنات اور بد مذہب	60
۲۴	شیطان کی قے	22	۵۱	جن کی توبہ	61
۲۵	لوبیا کھانے والے جنات	23	۵۲	جنات میں مدنی کام کی بہاریں	62
۲۶	مسلمان کے دسترخوان پر جنات	23	۵۳	عطاری جنات	63
۲۷	جنات کہاں رہتے ہیں؟	24	۵۴	جنات کی عمریں	65

www.dawateislami.net

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۵	جنات کی موت	66
۵۶	صحابی جن کی وفات	66
۵۷	صحابی جن کا قتل	67
۵۸	مقتول جن	68
۵۹	عمرہ ادا کرنے والے جن کا قتل	69
۶۰	گستاخ جن کا انجام	70
۶۱	جنات کے دفن کی حکایات	70
۶۲	عطاری جن کا غسلِ میت	72
۶۳	جنات میدانِ محشر میں	75
۶۴	جنات کو ثواب وعذاب	76
۶۵	کیا جنات کو حوریں ملیں گی؟	80
۶۶	جنات اور انسان	80
۶۷	انسان اور جن کا آپس میں نکاح	81
۶۸	جنات اپنی حق تلفی پر پتھر مارتے ہیں	82
۶۹	جنات کا انسان کو قابو کر لینا	82
۷۰	جن کی جان بچانے کا صلہ	83
۷۱	نرگس کا پھول	84
۷۲	جن نے شیطانوں سے بچایا	85
۷۳	راستہ بتانے والا جن	86
۷۴	پانی کی طرف رہنمائی کرنے والا جن	87
۷۵	جنات نے غم خواری کی	88
۷۶	نیک جن کی نصیحت	90
۷۷	جنات نے نیکی کی دعوت دی	90
۷۸	پتھر کا محل	93
۷۹	جنات کا حلقہ	94
۸۰	بزرگانِ دین سے عقیدت ومحبت	95
۸۱	ولادتِ سرکار ﷺ کی خوشی منانے والے جنات	95
۸۲	غوثِ پاک کے ہمراہ حج کو جانے والا جن	96
۸۳	غوثِ پاک کا بیان سننے والے جنات	97
۸۴	ابراھیم خواص اور قوم جنات	98
۸۵	جنات کا امام اعظم کے وصال پر رونا	101
۸۶	ایک محدث کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا جن	102
۸۷	جنات بھی وعظ ونصیحت سنتے ہیں	103
۸۸	جنوں نے علم نحو سیبویہ سے پڑھا	104
۸۹	شہنشاہِ جنات	104
۹۰	حاضرات کی حقیقت	106
۹۱	جھوٹا جن	107
۹۲	حاضرات سے مستقبل کا حال معلوم کرنا؟	109
۹۳	عامل اور سائل دونوں متوجہ ہوں	110
۹۴	جنات گزشتہ حالات کیسے بتا دیتے ہیں؟	110
۹۵	ہمزاد کون ہوتا ہے؟	112
۹۶	ہمزاد جن کی تسخیر کیلئے عمل کرنا کیسا؟	113
۹۷	دستِ غیب اور مصلی کے نیچے سے اشرفی نکلنا	113
۹۸	جن کی دی ہوئی رقم کا حکم	114
۹۹	جنات کو قابو کرنا	115
۱۰۰	کیا جنات انسانوں کو تکلیف دے سکتے ہیں؟	116
۱۰۱	جسم سے باہر رہ کر تکلیف دینا	117
۱۰۲	پیدائش کے وقت بچے کے رونے کی وجہ	117
۱۰۳	طاعون کیا ہے؟	117
۱۰۴	جنات کا جسم میں داخل ہو کر نقصان پہچانا	118
۱۰۵	پیٹ سے جن نکلا	118
۱۰۶	اے دشمن خدا نکل جا	119
۱۰۷	زندگی بھر دوبارہ نہ آیا	119
۱۰۸	تندرست ہو گیا	120
۱۰۹	کبھی کوئی چیز نہیں بھولا	121
۱۱۰		

www.dawateislami.net

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۱	جنات انسان کو اغواء بھی کرتے ہیں	122
۱۱۲	جنات انسانوں کو قتل بھی کرتے ہیں	130
۱۱۳	خودکشی یا قتل	134
۱۱۴	انسانوں کے ہاتھوں قتل ہونے والے جنات	135
۱۱۵	غار کے جنات	146
۱۱۶	جنات بھی انسانوں سے ڈرتے ہیں	149
۱۱۷	چھلانگ مار کر بھاگ نکلا	149
۱۱۸	خوف زدہ جن	152
۱۱۹	جنات سے نہ ڈریئے	154
۱۲۰	جنات کے شر سے بچنے کے طریقے	156
۱۲۱	اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا	157
۱۲۲	تلاوتِ قرآن کریم	157
۱۲۳	مؤمن جن کا بسیرا	157
۱۲۴	جنات بھاگ گئے	158
۱۲۵	آیۃ الکرسی پڑھنا	159
۱۲۶	عفریت سے حفاظت	160
۱۲۷	پھلوں کو نقصان پہنچانے والے جنات	161
۱۲۸	کھجوریں کھانے والے جن	162
۱۲۹	سورۃ یٰسین شریف	164
۱۳۰	تمام چراغ بجھ گئے	164
۱۳۱	شیطان اندھا ہو گیا	165
۱۳۲	سورۃ مؤمنون کی آخری آیات	165
۱۳۳	مرگی والے کا علاج	165
۱۳۴	سورۃ بقرۃ کی قراءت	167
۱۳۵	سورۃ آل عمران	169
۱۳۶	سورۃ الاعراف	170
۱۳۷	سورۃ الحشر	171
۱۳۸	70 ہزار فرشتے حفاظت کریں گے	171
۱۳۹	کھجوریں چرانے والے جن	171
۱۴۰	سورۃ الاخلاص	172
۱۴۱	معوذتان	173
۱۴۲	بسم اللہ شریف کی طاقت	173
۱۴۳	ذکر اللہ کی کثرت	176
۱۴۴	اذان دینا	177
۱۴۵	انسانوں کا شکار کرنے والے جنات	177
۱۴۶	جنات اور جادو سے حفاظت کے اوراد	179
۱۴۷	جنات سے حفاظت کے مختلف وظائف	180
۱۴۸	نظرِ بد سے حفاظت کا نسخہ	182
۱۴۹	جن کے فریب سے بچنے کا نسخہ	182
۱۵۰	صبح وشام پڑھے جانے والے کلمات	188
۱۵۱	چکنائی والی چیزیں جلد دھوڈالئے	189
۱۵۲	گھر میں لیموں رکھئے	190
۱۵۳	گھر میں سفید مرغا رکھ لیجئے	190
۱۵۴	اگر جن سانپ کی حالت میں مل جائے تو؟	195
۱۵۵	اللہ تعالیٰ کی طرف حفاظت کا رقعہ	196
۱۵۶	جن کو پچھاڑ دیا	199
۱۵۷	امام احمد بن حنبل نے جن نکالا	200
۱۵۸	مرگی کی بیماری بغداد سے بھاگ گئی	202
۱۵۹	شیاطین سے مقابلہ	203
۱۶۰	شجرہ قادریہ عطاریہ کی برکت	203
۱۶۱	قبرستان کی چڑیل	204
۱۶۲	عاشقِ ناشاد جن	206
۱۶۳	زوجہ جنات کے اثر سے محفوظ	207
۱۶۴	چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی	209

www.dawateislami.net

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۵	500 سالہ عامل جن کی بدحواسی	211	۱۷۶	جنوں کی دنیا	235
۱۶۶	بدصورت بلا	216	۱۷۷	خوفناک دانت والا بچہ	239
۱۶۷	عقیدت مند جن	217	۱۷۸	پراسرار بچی	241
۱۶۸	جن سے خلاصی	219	۱۷۹	خوفناک بچی	243
۱۶۹	سینگوں والی دلہن	226	۱۸۰	جامعہ کا جن	246
۱۷۰	آسان ترین علاج	227	۱۸۱	پراسرار تتلی	248
۱۷۱	عامل جن سے خلاصی مل گئی	229	۱۸۲	مدنی ماحول اپنا لیجئے	250
۱۷۲	خوفناک بلاء	230	۱۸۳	آنکھیں روشن ہوگئیں	251
۱۷۳	جنات سے نجات	233	۱۸۴	روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام	253
۱۷۴	T.V دیکھنے سے انکار	234	۱۸۵	مَدَنی مشورہ	255
۱۷۵	جن کا پاگل پن	235	۱۸۶	ماخذ و مراجع	256

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:

" مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، فَاَ تَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ "

یعنی ''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔ ("سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب كراهية المسألة، الحديث: ١٦٤٣، ص١٣٤٦.)

www.dawateislami.net

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَیکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، سُنّتوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شعبہ مجلس کتابدار۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار کمپلیکس نیو مسلم ٹاؤن۔ فون: 042-37311679
- سرگودھا: (فیصل آباد) کے: امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 05827437212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- فیصل آباد: کالی سڑک، اِنتقال پُرنور مسجد غوثیہ، جھنگ بازار۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اٹک روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، اَلمدینہ مسجد۔
- ٹانک: اڈا روڈ، چوک شہر کتابی۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: پکا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، ریل روڈ۔ فون: 071-5619195
- کوئٹہ: فیضانِ مدینہ، جناح روڈ، کوئٹہ۔ فون: 055-4225653
- گوجرہ: (سرگودھا) فیضانِ مدینہ، نزد بائی پاس چوک، مین بازار۔ فون: 048-6037128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net